16580

لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

[illegible] ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بالا دوی مین [illegible] قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے [illegible] کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین۔ الحق کہ اُنکے اصول قدیمی [illegible] فیض شیفی نے جو ان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ [illegible] خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی۔ اس داستان [illegible] ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد جلد		تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
۲ جلد		پنجم	طلسم ہوشربا	۷ جلد
۱ جلد		ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
۱ جلد		ہفتم	تورج نامہ	۲ جلد
۲ جلد		ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

[illegible] احمد حسین قمر کی تصنیف ہین۔ ہرمز نامہ ۲ جلدون مین آفتاب شجاعت [illegible] دون مین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب اپنی [illegible] حاصل کرکے کئی کئی بار طبع ہوئین اور نیز اور ترجمہ جو ابھی تک [illegible] وغیرہ وہ بھی عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر نذر ناظرین ہو سکیگے [illegible] فرحل [illegible] معنون دفتر ہے اور جسکو داستان کو آخری دفتر اور نایاب دفتر فرا [illegible] ہین اور جو وہ ۲ جلدون مین منقسم ہے اسکی

جلد دوم

[illegible] فصاحت عمل [illegible] ش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے [illegible] مطبع بہایت [illegible] س و عام فہم اردو مین نہایت با محاورہ ترجمہ کیا ہی بار دوم

[illegible]

مطبع نامی [illegible] لکھنؤ مین چھپا

جملہ حقوق [illegible] محفوظ ہین —

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے رہتے ان میں بعض کتب قصہ جات نثر و نظم و ناول کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
قصہ جات نثر	
داستان امیر حمزہ صاحبقران کی ترکیب وتنزیں آٹھ دفتروں میں ہے اور اس کے ناموں کی تصریح حسب نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔	

نمبر	نام دفتر	تعداد جلد
۱	نوشیروان نامہ	۲
۲	کوچک باختر	۱
۳	بالا باختر	۱
۴	ایرج نامہ	۲
۵	طلسم ہوشربا	۷
۶	صندلی نامہ	۱
۷	تورج نامہ	۲
۸	لعل نامہ	۲

نام کتاب	قیمت
نوشیروان نامہ جلد اول	[illegible]
" جلد دوم	[illegible]
ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم	للعہ ر پ
ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان جلد دوم	[illegible]
کوچک باختر	[illegible]
بالا باختر	[illegible]
ایرج نامہ جلد	[illegible]
ایضاً جلد دوم	[illegible]
طلسم ہوشربا۔ جلد اول	عہ
ایضاً جلد دوم	[illegible]
ایضاً جلد سوم	[illegible]
ایضاً جلد چہارم	[illegible]
ایضاً جلد پنجم کا حصہ اول	[illegible]
" حصہ دوم	[illegible]

نام کتاب	قیمت
ایضاً جلد پنجم کامل	للعہ
ایضاً جلد ششم	[illegible]
ایضاً جلد ہفتم	[illegible]
بقیہ طلسم ہوشربا [illegible] اول	[illegible]
[illegible] حصہ دوم	[illegible]
صندلی نامہ دفتر ششم	[illegible]
تورج نامہ جلد اول	[illegible]
تورج نامہ جلد دوم	[illegible]
لعل نامہ جلد اول	[illegible]
ایضاً جلد دوم	[illegible]
دفتر آفتاب شجاعت جلد اول	للعہ
ایضاً جلد دوم	[illegible]
ایضاً جلد سوم	[illegible]
ایضاً جلد چہارم	[illegible]
ایضاً جلد پنجم حصہ اول	للعہ ر پ
" حصہ دوم	للعہ ر پ
گلستان باختر متعلق داستان جلد اول	[illegible]
ایضاً جلد دوم [illegible]	[illegible]
طلسم [illegible] جلد اول	[illegible]
ایضاً جلد دوم	[illegible]
ایضاً جلد سوم	للعہ ر پ
ایضاً [illegible] اول جلد [illegible] ہر سہ جلد کے لیے۔	[illegible]
[illegible] جلد اول	[illegible]
[illegible] دوم	[illegible]
[illegible] جلد سوم	[illegible]
[illegible] جمشیدی جلد اول	[illegible]
ایضاً جلد دوم	[illegible]

لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین با تمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بالاوری مین پیک خیال بھی معترف بعجز وقصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کما حقہ واقف [illegible] ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ آنکے اصول فارسی کے مصنف [illegible] ابوالفیض فیضی نے جوان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے [illegible] دقیق البیان اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے [illegible] متعدد دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوشربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورج نامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۱ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان کتب [illegible] محمد حسین جاہ اور بعض احمد حسین قمر کی تصنیف ہین، ہرمز نامہ ۲ جلدون مین آفتاب شجاعت دو جلدون مین اور گلستان باختر تین جلدون مین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب اپنی دلچسپی اور رنگینی کے قبولیت عامہ کا شرف حاصل کرکے کئی کئی بار طبع ہوئین اور نیز اور ترجمہ جو ابھی تک طبع نہین ہوے ہین مثل سامری نامہ وغیرہ وہ بھی عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر نذر ناظرین ہونگے فی الحال دفتر لعل نامہ کی جو آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین اور جو دو ۲ جلدون مین منقسم ہے اسکی

جلد دوم

جسکو گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم مالک مطبع نہایت محنت و مشقت سے سلیس و عام فہم اردو مین نہایت با محاورہ ترجمہ کیا ہی بار دوم

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو - بی - اے سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آنکہ سپہر و زمین و مافیہا
بیک اشارۂ کن کرد از عدم پیدا
تمام از پے تہلیل بزبان ناطق
تمام از پے تسبیح بہ بیان گویا
در آستان خداوندیش رکع و سجد
سما و ارض و موالید و ساحل و دریا
رکوع شان ہمہ سبحان ربی العظیم
سجود شان ہمہ سبحان ربی الاعلی

واقعی جو حمد اس پروردگار کی بیان کیجائے زیبا ہے کہ وہ واحد و یکتا ہے ایک لفظ کن سے اس نے سمٰوٰت کو بنایا آسمان و زمین کو خلق فرمایا ایسے صناع برحق کی حمد و ثنا بشر سے تو کیا فرشتون سے بھی ہونا محال ہے اس تعریف مین سب کی زبان لال ہے اگر غور کیجیے اور انصاف سے کام لیجیے تو اسکی ایک صنعت کی تعریف ادنی سے ایجاد کی توصیف بیان ہونا دشوار ہے یہ وہ دریاے ناپید اکنار ہے کہ جسمین بڑے بڑے شناور سیر کر ہارے ہین گو بہت ہاتھ پاؤن مارے ہین مگر کنارے تک نہ جا سکے ٹھہرنے کی بھی تاب نہ لا سکے گوہر مدعا ہاتھ نہ آیا آخر کو ایسے ڈوبے کہ پتہ نہ پایا بس حقیر ز و ہیچمدان کس شمار مین ہے جو ایسے دریاے زخار مین شناوری کرے

اب نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات تحریر کرتا ہون مختصر فضائل تسطیر کرتا ہون

گو یہ بھی امکان بشر سے باہر ہے انکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہے مگر شمۂ از شمائل بیان کرنا باعث زینت کتاب اور وسیلہ حصول ثواب ہے رسول مختار محبوب کردگار شفیع روز محشر مین مقبول داور ہین خدا نے انکو اپنا حبیب بنایا عرش اعظم پر اپنے پاس بلایا اسپر بھی التفات نہین کی اور عزت دی تن انور کو بے سایہ بنا دیا اور تو کیا کہون اپنی یکتائی کا نمونہ اس پردہ مین دکھا دیا جو جو صفتین انبیاے سابق مین تھین وہ سب خدا نے انکو دین اور جو انھین عطا ہوئین وہ اورون کو نہ ملین اب زیادہ طول بیکار ہے اس ایک شعر سے مرتبہ رسول آشکار ہے شعر نبیون مین نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے * حسینون مین حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

اب منقبت جناب شیر خدا یکہ تاز میدان ہیجا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بیان کرنا منظور ہی گو یہ بات بہت دور ہے میں انکی مدح بیان کر سکون کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہی علی کا رتبہ بڑھا یا ہی کہ علی کو جیسا مین نے او خدا نے جانا و یسا دوسرے نے نہین پہچانا کیون نہو علی نفس رسول ہی جو بقول ہی قسیم کوثر و نار ہی صاحب ذو الفقار ہی جو مرتبہ علی نے پایا سواے رسول کے اور کسکے ہاتھ آیا ۔ نظم

آنکہ گاہ رضاع اندر مہد		
پنجہ در کام اژدر انداز د	آنکہ وقت نزاع الشتش	در زبازوے خیبر اندازد
		بعد انکے جو اور گیارہ

امام ہین ہمارے پیشوا الکلام ہین سب اللہ کے پیارے ہین جو برج امامت کے بارہ ستارے ہین ۔ ا بہ خاکسار ذوتہ ہیقدار خوشہ چین خرمن اہل سخن آل عبا و رب ذو المنن تصدق حسنین خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام مین عرض پیرا ہے کہ خاکسار نے بہ تعمیل اس دفتر کا ترجمہ کیا مگر جہانتک ہو سکا اپنے امکان مین انکی عبارت اور تسلسل مضامین کو فلاقت قاعدہ نہین ہونے دیا جیسے بعض کتب مین قصہ گویون نے عبارت کا لحاظ نہین کیا ہے بلکہ مضامین بھی بعض بعض مقام پر بے ربط ہو گئے ہین ایک عیاری کو دس جگہ ایک ہی طور سے بیان کیا ہی ایک سحر کو بیس مقام پر ایک ہی عنوان سے صرف کیا ہی کمترین کو بوقت تحریر دفتر ہذا ان امور کا لحاظ رہا ہی جس بات کو ایک مرتبہ لکھدیا اُسے دوسرے مقام پر نہین آنے دیا اور علاوہ اسکے بہت سے جدتین کی ہین جو ملاحظہ پر موقوف ہین اب امید آپ حضرات سے یہ ہے کہ بوقت ملاحظہ کمترین کی عرق ریزی کی داد عطا فرمائین گے اور سہو و خطا کو دامن عفو مین چھپائینگے

آغاز داستان روانہ ہونا صاحبقران ثانی بدیع الملک نوجوان کا لشکر گران ہمراہ لیکر بعد فتح طلسم خونخوار اور پہونچنا سرحد طلسم فیروزہ پر اور براے طلبی زمرد ثانی نامہ لکھنا فیروز ستارہ پیشانی پادشاہ کو باقی حالات متعلق داستان ہذا

ای ساقی گلبدن سمن بر
ای ساقی شوخ و شنگ و طرار
ہین عاشق حسن و خت رز سب
سے آگئے تیرے در پہ میخوش
یہ تجکو دعائین دیکے بیٹھین
جو انکو شراب آج دے گا
تیرے حق مین دعا کرین گے
شہرہ ساقی کا چار سو ہو
رند و نگین چشمن ادہر بھی ہو

ہو ہنون سے لگا کے ساغر
آتے ہین گھٹا کے ساتھ میخوار
گر ہے تو یہی ہی انکا مطلب
ہین الفت و خت رز مین بیہوش
اس در کی بلائین لیکے بیٹھین
وہ سب کی دعائین جب لیگا
خالق سے التجا کرینگے
ہر رند کی پوری آرزو ہو
ساقی کا رہے ہر ایک ہاتھ گو

کیا ابر ہے آسمان پہ آیا
سب آتے ہین آج تیرے در پر
پروردے انھین مراد بر آئے
اب انکے مرض کی تو دوا ہے
ہین سب کے جگر کباب ساقی
جب پی کے شراب ہونگے مسرور
جاری رہے فیض تا قیامت
میخانہ مین رند جھنجھے آمین

جل تھل ہی بھرینگے گریہ برسا
ہاتھون مین لیے ہوئے ہین ساغر
شکل بنت العنب نظر آئے
ہان صورت و خت رز دکھا دے
دے انکو شراب ناب ساقی
رنج انکے دلون سے چھٹینگے کافور
ساقی رہے تا ابد سلامت
پی بھر کے شراب روز باغین

چہرہ سرکہ تاز میدان جنگ و جدال و معرکہ آرایان عرصہ قتال اشہب تیز گام خامہ کو نذرین قرطاس پر یون جولانگری دیتے ہین شہسواران عرصہ ہیجا و می نگارندہ داستان وغاہد ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جلد اول لعل نامہ مین ذکر کیا گیا تھا کہ

صاحبقران ثانی اور بدیع الملک نامدار مع لشکر بیشمار برائے مقابلہ فیروز ستارہ پیشانی روانہ ہوئے
جب دس کوس نکل گئے تو بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران ثانی سے عرض کی اب دن بہت کم
باقی ہے اور آج پہلا روز سفر ہے بہتر یہ ہے کہ اسی صحرا مین قیام فرمایئے شب بھر ٹھہر جایئے صبح کو پھر روانہ ہوجیے
صاحبقران کو یہ بات پسند آئی لشکر کوہ کا بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے
صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ دریافت کرو یہان سے طلسم فیروز یہ کتنی دور ہے
بدیع الملک نے راہبرون کو طلب کیا اُنسے پوچھا تو کیفیت معلوم ہوئی کہ یہان سے دس دن کا راستہ
ہے مگر آگے دھوان اسقدر ہے کہ کچھ نظر نہین آتا لوگ اُسی دھوئین کو سرحد طلسم بتاتے ہین عجیب عجیب
باتین بناتے ہین بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا دس دن کی راہ کو پانچ روز مین طے
کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی کہ مین بھی اس امر کو بہتر جانتا ہون مگر ایک بات اور سننے مین آئی ہے
صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی کہ جو لوگ وہان کے واقف کار [illegible] بیان
کرتے ہین کہ دس دن کے بعد ایک دھوان نظر آئے گا اسی کو سب سرحد طلسم کہتے ہین [illegible] صاحبقران نے فرمایا
دیکھا جائے گا غرض وہ شب اسی ذکر مین بسر ہوئی صبح کو صاحبقران بعد فراغ نماز پھر روانہ [illegible] روز بہت
رہروی کی جب دن تھوڑا رہا ایک صحرا مین جاکر پہونچے وہان قیام کیا شب بھر اس [illegible] علی الصباح
وہان سے بھی روانہ ہوئے اسی طرح کوچ و مقام کرتے ہوئے پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار سیاہ نظر آتی ہے بدیع الملک سے مخاطب ہوکر فرمایا شاید [illegible] کی سرحد یہی ہے
بدیع الملک نے بھی بغور اس دیوار کو دیکھکر عرض کی مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ [illegible] یہ ذکر تھا کہ راہبر
قریب صاحبقران حاضر ہوئے سب نے عرض کی آگے دیوار طلسم ہے راہ نہین ہے [illegible] ثانی نے لشکر
کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران ثانی داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے اور [illegible] اپنی اپنی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد جب استراحت سے فراغت کی اور مسافت سفر زائل ہوئی صاحبقران زمان
نے سب کو طلب فرمایا جملہ سردار بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک نوجوان سے
کہا اب کیا کرنا چاہیے اور فیروز ستارہ پیشانی کو اپنے آنیکی خبر کیونکر دینا چاہیے بدیع الملک نے
عرض کی میری رائے یہ ہے کہ ایک نامہ فیروز ستارہ پیشانی کو اس مضمون کا روانہ فرمایئے کہ ہمارے مجرم تمھارے
یہان پوشیدہ ہین انکو ہمارے حوالہ کرو اور اگر یہ امر تمھارے خلاف ہو تو صرف انکو اپنے طلسم سے نکالدو
ہم اُنھین گرفتار کرلین گے کیونکہ ہم اُنکی بابت قسم کھا چکے ہین امیر نے فرمایا بہت مناسب ہے اُسیوقت نامہ
اس مضمون کا تحریر کرایا صاحبقران نے فرمایا کہ اس نامہ کو فیروز تک کون لیجائیگا اور اُسکا جواب کون لائیگا
یہ سنکر شہزادہ نور الدہر نوجوان اپنے دنگل سے اُٹھے اور قریب آئے نامہ اُٹھا لیا عرض کی اس
خدمت کو غلام بجا لائیگا نامہ لیکر وہانتک جائےگا صاحبقران نے نور الدہر نامدار کو رخصت کیا شاہزادہ
باہر تشریف لایا اپنا مرکب منگایا خادمون نے مرکب حاضر کیا نور الدہر گھوڑے پر سوار ہوئے نامہ لیکر
جانب طلسم روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت طلسم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہان کا دستور ہے کہ جب کوئی نیا شخص آتا ہے تو ملازمین فیروز ستارہ پیشانی اُسکو خبر پہونچاتے ہین کہ آج

بیرون طلسم ایک لشکر آیا ہے یا ایک شخص آیا ہے یا کوئی جانور آیا ہے فیروز جو مناسب جانتا ہے وہ کرتا ہے چنانچہ جب امیر ثانی مع لشکر تشریف لیگئے تو ملازمین فیروز نے اسکو خبر پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہے اور دیوار طلسم سے بہت قریب ہے فیروز نے کہا اسکی کیفیت دریافت کرکے ایک ایک لمحہ کی خبر ہمکو پہونچاتے رہو ملازمین وہان سے واپس آئے نورالدہر نامہ لیکر روانہ ہو چکے تھے اور قریب دیوار طلسم پہونچے تھے یہ دیوار دھوئین کی بنی ہوئی تھی جب ملازمین نے انکو آتے ہوئے دیکھا پھر فیروز کو جاکر اطلاع دی کہ ایک جوان اُس لشکر کا ہمارے طلسم کیطرف آتا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ دار ہے فیروز اسوقت اپنی بارہ دری مین بیٹھا تھا اور زمرد ثانی اور توریج بھی اسکے قریب تھے سنجگان بھی وہین موجود تھا فیروز نے کہا آج تک کسی نے ایسی جرأت نہین کی جو میرے طلسم کیطرف نامہ لیکر آئے سنجگان نے کہا آپ ابھی تک نہین سمجھے معلوم ہوتا ہے لشکر حمزہ ثانی آگیا یہ انھین لوگونکا قاعدہ ہے فیروز یہ کلمہ سنکر بہت ہنسا کہا حمزہ عقل سے خالی ہے جو میرے طلسم کی طرف آیا معلوم ہوا اب پیمانہ عمر اسکا لبریز ہو گیا اور ایام موت قریب آئے یہ کہکر ملازمین سے کہا اِس نامہ دار کو ہمارے پاس اُٹھا لاؤ ملازمین یہ سنکر روانہ ہوئے یہان نورالدہر قریب اُس دیوار کے جو پہونچے دیکھا دیوار نہین ہے بلکہ دھوان زمین سے نکل رہا ہے نورالدہر نے گھوڑا اُس دھوئین مین ڈالدیا کچھ نظر نہ آیا نورالدہر چلے جاتے تھے کہ ایکبار ایک برق چمکی نورالدہر چارون طرف دیکھنے لگے کچھ نظر نہ آیا مگر یہ معلوم ہوا کہ کسی نے پشت مرکب سے جدا کیا نورالدہر جوان نے زور کیا مگر کچھ فائدہ نہوا بلند ہوگئے تکان بھی ایسی پہونچی کہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اپنے تئین ایک دربار مین پایا گھبرا کے اُٹھے دیکھا سامنے ایک ساحر مکار قوی ہیکل کریہ منظر تخت زرنگار پہ بیٹھا ہے پیشانی پر اسکی ایک نشان سیاہ ہے گرد اسکے سیندور کے چھوٹے چھوٹے ٹیکے دیے ہین پہلو مین اُس ساحر کی زمرد ثانی بیٹھا ہے دوسرے پہلو مین توریج بیٹھا ہے نورالدہر نے جو یہ کیفیت دیکھی مثل اہل اسلام سلام کیا اُس ساحر نے کہا اے نورالدہر لاؤ نامہ مجکو دو نورالدہر نے نامہ اُس ساحر کو دیا ساحر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم میرا نام ہے یہ کہکر نامہ کو پڑھا پڑھکر چاک کیا نورالدہر کو غصہ آیا کہا او بے ادب ہمارے سامنے نامہ کو چاک کرتا ہے چاہا بڑھ کے طمانچہ مارین فیروز نے اشارہ کیا نورالدہر کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے اُسنے اپنے ملازمین سے کہا اس جوان گستاخ کو لیجا کر قید کرو جب سب جمع ہو جائینگے تو مین ایک مرتبہ سب کو قتل کرونگا ملازم نورالدہر کو اُٹھا لیگئے یہان فیروز نے سنجگان سے مخاطب ہو کر کہا جوانان اسلام بڑے بیباک ہین انکو کسیکا خوف مطلق نہین سنجگان نے جواب دیا یہ لوگ اپنے جوش شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین جانتے فیروز نے کہا اب سب یہ نہین اسیر ہو جائینگے سنجگان نے جواب دیا میرے نزدیک ان لوگون کا اسیر رہنا اچھا نہین ہے اسکے مددگار یعنی لشکر اسلام کے عیار آفت کے بنے ہین جب وہ اس بات کی خبر پائینگے ضرور یہان آئینگے اور جب وہ لوگ کہین آئے تو اچھا نہوا فیروز نے کہا اے سنجگان تم مثل اور طلسمون کے میرے طلسم کو بھی جانتے ہو مین خداوند طلسم ہون میرے یہان کیا بنا لینگے جب آئینگے وہ بھی گرفتار ہونگے سنجگان خاموش ہو رہا زمرد نے کہا اب آپ اس نامہ کے جواب مین کیا چاہتے ہین فیروز نے کہا مین خاموش ہون اب حمزہ ثانی اور کسیکو یہان بھیجین گے اسکو بھی گرفتار کرونگا اسیطرح جس جس کو حمزہ بھیجتے جائینگے مین اسیر کرتا جاؤنگا اور اگر کسی کو روانہ نکرینگے تو مین اور انتظار کرونگا اُنکے لشکر سے لوگونکو گرفتار کرا کے منگا لونگا زمرد بھی

خاموش ہو رہا فیروز نے ایک لازم کو طلب کیا کہا اب سرحد پر جا کے سب نگہبانوں سے کہدو کہ جو کوئی نامدار
یا سوار لشکر اسلام سے اس طرف آئے اُسکو ہمارے پاس اٹھا لاؤ وہ ساحر یہ سنکر روانہ ہوا اگر صاحبقران
نامدار بعد جانے نورالدہر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے اور سرداروں کو بھی ہمراہ لیا سب یہی فرماتے
تھے کہ اب نورالدہر آتے ہونگے سردار بھی عرض کرتے تھے کہ اب بہت عرصہ ہو گیا ہے یقین ہے قریب ہوں جب
اسی انتظار میں دن گذر گیا اور نورالدہر نامدار واپس نہ آئے تو صاحبقران نے فرمایا اب مجھکو انتشار ہے کہ اب
جو ابھی تک نورالدہر نہیں آئے بعض سرداروں نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم جائیں انکی خبر لائیں صاحبقران
نے فرمایا ابھی اس امر کا محل نہیں ہے اگر ایسا ہی ہے تو کل صبح کو جانا انکی خبر لانا سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
بعد انتظار بسیار واپس آئے شب بھر اسی غم و الم میں بسر کی جب صبح ہوئی تو شاہزادہ امیر الزمان
اور اسد نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہم لوگ
جائیں صاحبقران نے سب کو اجازت دی یہ لوگ سب سے رخصت ہوئے باہر آئے مرکب طلب کیے خادموں
نے ارادہ ور حاضر کیے سب سردار گھوڑوں پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے جب قریب دھوئیں کے
پہونچے جب سرداروں نے گھوڑے اس دھوئیں میں ڈالدیے یہاں لازمین فیروز تو منتظر تھے ان لوگوں کو
بھی اٹھا لیگئے ان لوگوں کو بھی فیروز نے زندانخانہ میں روانہ کیا سنجگان نے کہا یہ وہ لوگ اسیر ہوئے
ہیں جو صاحبقران کے قوت بازو ہیں مگر ابھی بعض سردار ایسے باقی ہیں جنکے درجے انسے زیادہ ہیں فیروز
نے کہا اسیطرح سب اسیر ہونگے سنجگان نے پھر کہا کہ اب بھی خیریت ہے ان لوگوں کو زندہ اسیر نہ کیجیے ایسا نہو
ان لوگوں کے مددگار یہاں آجائیں اور دام مکر پھیلائیں تو مشکل ہو فیروز نے جھلا کے جواب دیا کہ اے
سنجگان تو بڑا ضعیف الاعتقاد ہے شاید تو مجھے خداوند نہیں جانتا ہے اسے ابھی جاتا ہوں تو سب کو فنا
کر دوں مگر میں کیفیت دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں انکے حوصلے بھی باقی نہ رہے سنجگان خاموش ہو رہا
فیروز نے اور لازمین سرحد پر مقرر کیے اور انسے کہدیا جو لشکر اسلام سے تنہا جاتے ہوئے دیکھو یہاں
اٹھا لاؤ یہ سنکر لازمین سرحد پر آئے گر صاحبقران ان لوگوں کے انتظار میں بارگاہ کے باہر ٹہل رہے
تھے جب عرصہ ہوا اور کوئی واپس نہ آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب میں خود جاتا ہوں یہ کیفیت دیکھکر
بدیع الملک نوجوان نے کہا آپ ذرا توقف فرمائیے میں جاتا ہوں اگر خدا نے چاہا تو سب کو اپنے ساتھ لے کر
آتا ہوں صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت روکا مگر بدیع الملک نے نہ مانا منت و خوشامد سے
رخصت لی گھوڑے پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نوجوان نے دیکھا
کہ ایک ساحر سیہ فام سامنے سے آتا ہے جیسے ہی وہ ساحر قریب پہونچا بدیع الملک اسی طرح آگے بڑھے
چلے گئے جب اس ساحر نے دیکھا کہ یہ جوان بے خوف چلا آتا ہے للکار کر آواز دی اے جوان کہاں جاتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا طلسم کے اندر جاتا ہوں اپنے سرداروں کی خبر لاؤنگا اس ساحر نے چاہا قریب جا کے اٹھا لوں
جیسے ہی بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادے نے ایک طمانچہ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی
کشتی مرا نام میرا سواد جادو وہ جب یہ مر گیا بدیع الملک آگے بڑھے قریب اس دھوئیں کے پہونچے
لوح محفوظ کا عکس جو دھوئیں پر پڑا سب دھواں منتشر ہو گیا راستہ صاف نظر آنے لگا بدیع الملک
آگے بڑھے تھوڑی دور اس دھوئیں سے چلے تھے کہ ایک پنجہ کہیں سے آیا گرفتار کی بدیع الملک نے

لوح محفوظ کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا بدیع الملک آگے بڑھے پھر ایک پنجہ کمر میں پڑا بدیع الملک نے پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا بدیع الملک پھر آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد پھر ایک پنجہ کمر میں پڑا بدیع الملک نے پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا اسیطرح کئی بار پنجہ کمر میں پڑا مگر عکس لوح ڈالنے سے نکل گیا بدیع الملک بڑھتے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد ایک دیوار آہنی نظر پڑی بدیع الملک نے لوح محفوظ کو دیوار سے مس کیا کیونکہ یہ گمان تھا کہ دیوار بھی سحر کی بنی ہوئی ہے مگر وہ دیوار قائم رہی اپنی جگہ سے حرکت نہ کی بدیع الملک اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگے مگر راہ نظر نہ آئی سخت حیران ہوئے اسی تلاش میں ایک سمت گھوڑا دوڑاتے ہوئے دیوار کی حد تلاش کرتے کو روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نگہبانان طلسم کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لوگ بدیع الملک کو گرفتار نہ کر سکے تو وہاں سے فیروز کے پاس آئے سب کیفیت بیان کی آخر میں یہ بھی کہا کہ نہیں معلوم کیا بات ہے کہ ہم لوگوں کا پنجہ اس جوان پر قابض نہیں ہوتا ہے جتنی مرتبہ چاہا کہ اسکو گرفتار کریں ہر مرتبہ ہمارا ہاتھ ہٹ گیا اور مگر اس جوان کا انا تھا کہ ہمسے اٹھ نہ سکا لاکھو لاکھ ہم لوگوں سے سحر کیا مگر سحر نے بھی تاثیر نہ کی اور اسکے آنے کی وجہ سے جو ایک دیوار دودی گرد طلسم کے رہتی تھی جسطرف سے وہ آیا ہے اسطرف کی دیوار برطرف ہو گئی وہ دیوار آہنی کے قریب پہنچا مگر اندر آنے کی راہ نہ پائی اس دیوار کے سرے کی طرف گیا ہے فیروز نے نجگان سے مخاطب ہو کے کہا یہ کون شخص ہے کیا خواجہ عمرو ثانی آئے تھے کیونکہ یہ بات انکے سوا اور کسیکو حاصل نہیں ہے کہ جو اسطور سے چلا آئے اور دیوار دودی شکست ہو جائے فیروز نے کہا ایمن کیا کمال ہے جو دیوار شکست ہو گئی نجگان نے کہا وہ صاحب اسم اعظم ہیں علاوہ اسکے اور بہت سے تحفہ جات انکے پاس موجود ہیں ایک جام ایسا انکے پاس موجود ہے کہ جو اس جام کا پانی پی لے اس روز اسپر وہ سحر تاثیر کرے جہاں وہ جام رکھا ہو وہاں ساحر کا گذر نہو سکے وہیں آتش ہو جائے فیروز نے کہا میں ابھی گرفتار کرا کے منگاتا ہوں یہ کہکر ایکبار آواز دی ایک طائر سیاہ رنگ آیا فیروز نے کہا اے طائر جو کوئی شخص دیوار طلسم کے نیچے جاتا ہو اسکو میرے پاس حاضر کر طائر ایک چیخ مارکے اڑا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت امیر ثانی کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک امیر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تو صاحبقران مع سرداروں کے اپنی بارگاہ سے بہت دور آکے انتظار بدیع الملک میں کھڑے رہنے لگے بدیع الملک کو جب بہت عرصہ ہوا اور دن تھوڑا باقی رہا تو صاحبقران نے متردد ہو کر فرمایا عجب کی بات ہے کہ بدیع الملک بھی ابھی تک واپس نہ آئے گو وہ جانتے تھے کہ میں اس تردد میں ہوں نہیں معلوم انپر کیا واقعہ گذرا جو اب تک واپس نہیں ہوئے وہاں تک پہنچ جاتے اور کام کو انجام دیتے تو اب تک ضرور واپس آتے لوگوں نے عرض کی یا صاحبقران آپ انکی نسبت آج اسقدر تشویش فرما رہے ہیں وہ ماشاءاللہ صاحب تحفہ جات ہیں انکا کوئی کیا کر سکتا ہے ضرور خبر لیکر پہنچیں گے امیر نے فرمایا یہ صحیح ہے مگر ساحر بھی بڑے مکار ہوتے ہیں انکو جرأت کے جوش میں بہت سی باتوں کا خیال نہیں ہوتا ہے وہ جرأت و سحر کی لڑائی شیطنت میں ہوشیار ہیں سرداروں نے عرض کی پھر آپکی کیا رائے ہے ہم لوگ جائیں انکی خبر لائیں امیر نے فر

میرا ارادہ یہ ہو کہ مین خود جاؤن سردارون نے عرض کی یہ ممکن نہین کہ ہمارے سامنے آپ تشریف لیجائین امیر
نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا بدیع الملک کی خبر لاؤنگا جب لوگون نے امیر کو بہت ہی مستعد پایا تو شاہزادہ
آصف انجم طلعت نے عرض کی ابھی آپ تشریف نہ لیجایئے مجکو رخصت مرحمت فرمایئے مین جاتا ہون
میرے بعد آپکو اختیار ہو امیر اسنے مجبور ہوسے آصف انجم طلعت کو رخصت کیا شاہزادہ جانب طلسم
روانہ ہوا مگر طائر طلسمی جسکو فیروز ستارہ پیشانی نے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ جو کوئی شخص غیر دیوار طلسم کے
پاس جاتا ہوا اسکو گرفتار کر لاؤ وہ طائر اسی تجسس مین جاتا تھا کہ سامنے سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
نمودار ہوئے طائر گندے تول کے گرا آصف انجم طلعت کو اٹھا لیگیا شاہزادہ بیہوش ہوگیا طائر نے
آصف کو لیجا کر فیروز کے سامنے رکھدیا فیروز نے تخنگان سے کہا اس جوان کا کیا نام ہو تخنگان نے
کہا اس جوان کا نام آصف انجم طلعت ہو فیروز نے کہا دیکھو اسکے پاس کیا چیز ہو جسکے سبب سے اسنے
یہ آفت برپا کردی ساحرون نے آصف کے بازو کھول کے دیکھے مگر کوئی چیز نہ دیکھی سینہ کھولا کچھ نظر
نہ آیا سب نے کہا ظاہر مین تو اس جوان کے پاس کوئی چیز نہین ہو باطن کا حال نہین معلوم یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آصف انجم طلعت کو ہوش آیا اپنے کو ایک محفل مین پا کمال تعجب ہوا اسنے اور
سلام کیا فیروز نے کہا او جوان مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہو بہتر تیرے واسطے یہ ہو کہ تو دین سامری پرستی اختیار
کر آصف نے جو یہ کلام سنا غصہ آگیا فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہو اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو سامری پر
لعنت کر اور اطاعت اسلام قبول کر فیروز نے کہا او جوان تو اس تنہائی پر ایسی باتین کرتا ہو میرے قہر کو تو نے ابھی
نہین دیکھا اگر ایک اشارہ کردون تو سر تیرا کٹ کر گر پڑے آصف نے جواب دیا کیا مجال کسی کی جو بے حکم الٰہی
کسیکو قتل کرسکے تو کیا چیز ہو جو مین تیرے قہر سے خائف ہون یہ کہکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فیروز نے اشارہ کیا
ہاتھ پاؤن شاہزادہ انجم طلعت کے بیکار ہوئے فیروز نے کہا اس جوان کو بھی زندانخانہ مین لیجا کر قید کرین
پہنا دیا زمان فیروز آصف انجم طلعت کو بھی زندانخانہ مین لے گئے فیروز نے ازراہ کبر و نخوت تخنگان
سے کہا کہ میری قدرت خداوندی دیکھی اب یہ بتاؤ کہ لشکر حمزہ مین کون کون سردار نامی باقی ہین تخنگان نے
جواب دیا ابھی بہت لوگ باقی ہین اور بڑے بڑے دلیر ہین اسکے علاوہ عیاران اسلام ایسے ہین کہ جن سے
بہت خائف ہون فیروز نے جواب دیا کہ تم اب بالکل خوف نہ کرو جہان جہان لشکر اسلام کے سردار ہونگے
وہان وہان سے گرفتار کرکے منگاؤنگا ایک مسلمان کو باقی نہ رکھونگا تخنگان خاموش ہو رہا زمرد ثانی نے
کہا آپ میری خاطر سے ان سردارونکو جو گرفتار ہوگئے ہین کل قتل کر ڈالیے فیروز نے جواب دیا کہ آپ
میرے مطلب کو ابھی نہین سمجھے ہین کہ مین نے ان لوگونکو اسیر کیون رکھا ہو مطلب انکے اسیر رکھنے سے یہ ہو
کہ مین حمزہ ثانی کی اسیری کا منتظر ہون جسوقت وہ اسیر ہوجائینگے اور کل سردار یہان آجائینگے اس روز
مین حمزہ ثانی کو بلاؤنگا بہت کچھ خاطر کرونگا تسلی دونگا سمجھاؤنگا اگر میرے کہنے کو انھون نے قبول کیا اور اپنے
ارادے سے باز رہے اور دین سامری پرستی اختیار کیا مجھے خداوندی مانا تو مین اپنے طلسم مین انکو کل کا افسر
کردونگا کیونکہ ایسے جانباز و دلیر پردہ دنیا پر نہین ہین آپنے ان لوگون کی دلیری دیکھی مجھ سے مطلق خوف نہ کیا
سردار تم سب کے روبرو کیا کیا کہا ہر ایک شخص نے نہین بلکہ جو گرفتار ہوکے آیا اسنے بالکل اپنی جان کو عزیز نہ جانا
سبب اسکا یہ ہو کہ یہ لوگ مطیع ہین حمزہ ثانی کے اور وہ مرد عاقل ہو جسوقت میرے یہان اسیر ہوکے آویگا اور مجھے

قیدداران

قدردان ہونگا ضرور اپنے مذہب کو ترک کرونگا مجھے بخداوندی مانیگا اپنا مالک جانیگا جب وہ میری اطاعت قبول کریگا یہ لوگ بھی اُس وقت انکار نہ کرینگے سب میری اطاعت کرینگے جب ایسے مطیع مجھکو ممکن ہوجائینگے تو بھی طلسم کو بادشاہ ہونگا اپنے قبضہ مین کرلونگا بجوت ہر ایک سے تخت چھین لونگا زمرو نے جواب دیا آپکے خیال کو مین غلط نہین کہہ سکتا ہون مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ یہ بات ممکن نہین حمزہ ثانی اپنے مذہب کو ترک کردین جب اُنکے یہان کے سردارون نے یہ گوارا نہین کیا اور اپنی جان کا خوف نہین کیا تو حمزہ تو صاحب دین ہو کر دنیا ہو وہ کاہے کو منظور کرینگے اُنسے بڑھکے جوابات تخت دیگا فیروز نے کہا آپ اس معاملے مین دخل نہ دیجئے مین جو کرتا ہون اسکا انجام بہت ہی خوب ہوگا اور اگر ان دونون کو قتل کرڈالون گا تو حمزہ خود مجھ سے پیش جان دینا گوارا کرینگا مگر میری اطاعت قبول نہ کریگا زمرو ثانی نے کہا آپکو اختیار ہے اب ہم اس معاملے مین دخل نہ دینگے جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے فیروز یہ باتین کر رہا تھا کہ چند ساحر آئے اور کہا ایک نشان کو کسی نے قتل کیا فیروز یہ سنکر نہایت غضبناک ہوا اپنے ملازمین کو بلایا کہا اسکا پتہ لگاؤ کہ کمبخت کسنے قتل کیا ہو اور اسکو گرفتار کرو اگر خالی میرے پاس واپس آؤگے تو سزا پاؤگے ملازمین روانہ ہوئے کہ دیکھئے انکا وقت پر کیا ہاتھ لگے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آفتاب انجم طلعت کو بھی عرصہ ہوا تو صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے جو یہان سے جاتا ہے وہ کسی جگہ بند ہو جاتا ہے ورنہ ہم تک نہین آ سکتا ورنہ ضرور کوئی دلیر مجھ تک آفتاب کی خبر لاتا فیروز نے یہ کرکیا ہو نامہ اُسکو پہنچا ہوگا اسنے اپنے نزدیک یہی مناسب جانا کہ جو وہان سے ۴۲ جاسے مین اُسکو گرفتار کرتا جاؤن یا اور کوئی امر ہو کیونکہ یہ معاملہ طلسم کا ہے اسمین ہزارون عجائب و غرائب ہوتے ہین مگر نہین معلوم کہ وہ کافران دلیرون سے کیونکر پیش آیا مجھے ایک بڑی فکر یہ ہے کہ وہان زمرو و بختگان و تورج موجود ہین اور یہ لوگ دشمن ہین نہین معلوم انکو یاد ہے دین اور ان دلیرون سے کیا باتین ہوا ہین اور فیروز انکی باتون کو ضرور قبول کریگا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ کی جانب واپس ہوئے بارگاہ مین آکر خواجہ کو طلب کیا کہا خواجہ ہم کل ضرور طلسم مین جائینگے تم یہان ہوشیاری سے حفاظت کرنا خواجہ نے کہا یا صاحبقران اور کسی سردار کو روانہ فرمائیے ابھی آپ کے جانے کی کیا ضرورت ہے امیر نے فرمایا خواجہ کتنا ہے سامنے کئے سردار گئے ہوئے ہین مگر اُنمین سے ایک بھی واپس نہ آیا اب اور جو کوئی جائیگا وہ بھی وہین رہ جائیگا جب بدیع الملک تک واپس نہوئے تو اور لوگون کا کیا ذکر ہے خواجہ عمرو خاموش ہو رہے صاحبقران نے وہ شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی وظیفہ سحری سے فراغت حاصل کرکے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے روانہ ہوئے دلیرون نے جو صاحبقران کو جاتے ہوئے دیکھا ہر طرف سے آگے گھیر لیا منت و زاری عرض کرنا شروع کی جب تک غلامان جانباز زندہ ہین آپ کو جانے کی کیا ضرورت ہے ہم جائینگے جسطرح بن پڑیگا اس کام کو انجام دینگے صاحبقران نے فرمایا اسقدر سردار گئے مگر کوئی واپس نہ آیا مین آپ حضرات کو کیا سمجھ کے بھیجون سوا اسکے آپکے پاس کوئی چیز ایسی نہین جو آپ پر سحر تاثیر نہ کرے

جب بدیع الملک ساد لیر جا گرفتار ہو تو اور کسی سے مجکو کیا امید ہو اس سے بہتر یہی ہو کہ آپ لوگ تامل
فرمائین مین جاتا ہون انشاء اللہ اس امر معرکہ کو سر کرکے واپس آؤنگا جب سردارون نے دیکھا کہ صاحبقران
کسی طرح سے منظور نہین کرتے ہین تو مجبور ہوکے عرض کی اچھا ہم لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے صاحبقران
نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو اگر آپ ہی لوگ چلے جائینگے تو لشکر مین کون رہیگا اور بانیان لشکر کی نگرانی کون
کریگا سب نے عرض کی پھر آپ مع لشکر کیون نہین تشریف لیچلتے صاحبقران نے فرمایا ابھی مناسب نہین ہو
کہ مین بعزم جنگ یہان سے چلون پیشتر یہ تحقیق ہو جاے کہ سردار جو میرے گئے یہ لوگ کہان اور کس آفت
مین مبتلا ہین جب یہ بات مجکو معلوم ہو جائیگی اسوقت مین اُسکا بندوبست بھی کرونگا امیر نے یہان تک کہا
کہ سب سردار مجبور ہو گئے آخرکار سب کو یہی بن پڑا کہ امیر نامی کے حکم کی تعمیل کیجاے صاحبقران روانہ
ہوئے سب سردار تھوڑی دور تک صاحبقران کے ہمراہ گئے امیر نے کہا اب آپ لوگ واپس جائین زیادہ
تکلیف نہ فرمائین سردار مجبور ہوکے واپس ہوئے صاحبقران شاہی طلسم کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
دیوار آہنی پہونچے اور ملازمین فیروز نے امیر کو آتے دیکھا سب نے کہا یہی جوان نے نگہبان کو قتل کیا ہو
جلدی اسکو شہنشاہ کی خدمت مین لے چلو یہ کہکر وہ تین ساحر امیر کے قریب آئے صاحبقران پر سحر کیا مگر
بسبب حرز ہیکل امیر پر سحر نے تاثیر نہ کی ساحرون نے بڑے بڑے سحر کئے مگر صاحبقران برابر چلے گئے
جب ساحرون نے دیکھا کہ یہ شخص چلا جاتا ہو تو صاحبقران کے قریب آئے کہا اے شخص تو نے ایک
نگہبان کو قتل کیا اب کہان چلا جاتا ہو امیر نے فرمایا مین تم سب کو بھی قتل کرونگا ورنہ خلاصہ کیفیت بیان کرو کہ
جسقدر لوگ لشکر اسلام سے یہان آئے وہ سب کیا ہوئے ساحرون نے کہا وہ سب اسیران اور اب مجکو بھی
انھین کے پاس لیچلکے قید کرینگے صاحبقران نے فرمایا کیا مجال تمھاری جو مجھے لیجا سکو ساحرون نے
جواب دیا جب ہم سحر کرکے مجبور ہو گئے تو تمکو بزور بازو گرفتار کرکے لیجائینگے امیر نے فرمایا اگر تمھین یہ دعوے ہو تو
مین موجود ہون جس طرح تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے سمجھ لو ساحرون نے پہلے تو سحر کیا جب یقین ہو گیا
کہ اب سحر تاثیر نہ کریگا تو مجبور ہوکے سب لوگ چارون سے امیر پر ٹوٹ پڑے صاحبقران نے
تلوار بھی میان سے نہ لی ضرب مشت سے سب کو ہلاک کیا جب یہ ساحر مرچکے تو امیر باتوقیر دروازہ کی
تلاش مین روانہ ہوئے دیکھا ایک دیوار آہن بہت دور تک بنی ہو خیال کیا کہ دروازہ اسطرف ہوگا یہ
سوچکے دیوار کے سرے کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب حالت فیروز کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جو براے تلاش قاتل نگہبان لوگون کو روانہ کیا آپ جگگان سے مخاطب ہوکر کہا کیون جگگان
تم کہہ سکتے ہو کہ یہ فعل کسکا ہو جگگان نے جواب دیا سواے سرداران اسلام کے اور کسکی مجال ہو جو قریب
طلسم بلا زیر دیوار طلسم نگہبان طلسم کو قتل کر سکے یہ انھین لوگون کی جرات ہو کہ ساحر نہین ہین اور ساحرون
سے مقابلہ کرتے ہین فیروز نے کہا ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے جنکو انکی گرفتاری کے واسطے
بھیجا تھا جگگان نے کہا آپ کسی کو انکی خبر کے واسطے روانہ کیجیے فیروز نے اور چند ملازمین کو طلب کیا
جب ملازمین آئے تو فیروز نے کہا کہ مین کے سرحد پر نگہبان مقتول پڑے تھے کیا ابھی تک ان مین سے

ایک بھی واپس نہ آیا تم لوگ جاکر دیکھو کہ وہ سب کس کام مین مشغول ہین یہ سنکر سب ملازمین وہان سے روانہ ہوئے سرحد طلسم پر آکے پہونچے دیکھا چند لاشین پڑی ہین اور کوئی قاتل انکا وہان نظر نہین آتا یہ لوگ متعجب ہوئے لاشون کو اٹھایا روتے پیٹتے **فیروز** کے پاس روانہ ہوئے **فیروز** اُس وقت شراب پی رہا تھا کہ اُسکے کان مین رونے کی آواز آئی گھبرا کے چوبدارون سے کہا ارے خبر تو لاؤ یہ کون روتا ہے چوبدار وہان سے روانہ ہوئے باہر آکے جو دیکھا عجب سامان نظر آیا چوبدارون نے پوچھا ارے انکو یہ کیا ہوا جو لوگ لاشے لیکر آئے ہین انھون نے جواب دیا اسکی خبر ہمکو نہین ہے کہ کیا ہوا مگر جب ہم سرحد کے پار پہونچے تو وہان یہ لاشے پڑے پائے اٹھا لائے اب شہنشاہ کے پاس جاتے ہین یہ لاشے دکھاتے ہین پھر جو کچھ وہ فرمائینگے ہم بسروچشم بجا لائینگے چوبدارون نے کہا ہم لاشے لیکر تمھین اندر نجانے دینگے بلکہ تم سب یہان ٹھہرو اندر نجاؤ ہم جاتے ہین تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا وہ کرنا ساحر خاموش ہوئے ڈیوڑھی پر ٹھہرے چوبدار اندر آئے **فیروز** سے سب کیفیت بیان کی اُسکو حیرت ہوگئی **بختگان** سے خاطب ہوکر کہا اب مسلمانون کی شامت آئی غضب کیا میرے مہمان قتل کیے دیکھو تو مین بھی کیا بدلا لیتا ہون کہ یہ لوگ تا زیست یاد کرین یہ کہکر ایک دستک دی ایک مار سیاہ سامنے سے پیدا ہوا **فیروز** نے کہا اے **سمر ز جادو** سرحد طلسم کے پار جاؤ جو کوئی شخص مجھ کو ملے اُسکو اسی وقت گرفتار کرکے لاؤ مگر خوب تلاش کرنا جہان پوشیدہ ہو گرفتار کرلانا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور غائب ہوگیا **بختگان** نے کہا یہ گویا بھی ہے **فیروز** نے کہا اے **بختگان** یہ میری قدرت ہے ابھی کہو تو یہ دیوار مجھ سے باتین کرنے لگے مگر مین اپنے کشف وکمالات اور قدرت خداوندی کو بوجوہ چند ظاہر نہین کرتا کسی بندے کو اس راز سے ماہر نہین کرتا تم لوگون سے ایسا ہی دل صاف ہے جو مین یہ باتین تمھارے سامنے کرتا ہون ورنہ آجتک مین نے سحر کسی کے سامنے نہین کیا مجکو سحر کرنے کی ضرورت ہی نہین ہوتی ہے جس کام کو چاہتا ہون فوراً بزور قدرت انجام دے لیتا ہون اگر چاہتا تو کوئی طائر اس مار کے عوض میرے پاس آتا اور تلاش قاتل کرتا ان طلسم مین یہان سے جاتا مگر اس وقت یہی مزاج مین آیا **بختگان** خاموش ہو رہا **فیروز** نے کہا مین نے **سمر ز جادو** سے ایک بات نہ کہدی کہ زندہ میرے پاس لانا یہ کہکر پھر آواز دی وہی مار سیاہ واپس آیا **فیروز** نے کہا اے **سمر ز جادو** جو کوئی ملے اُسکو زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لانا کسی طرح کا گزند نہ پہونچانا مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب **صاحبقران** کو عرصہ ہوا تو سب سردار گھبرائے خصوص **خواجہ عمرو ثانی** سب سے زیادہ تاب مفارقت امیر نہ لائے سردارون نے کہا ہم جاتے ہین امیر کی خبر لاتے ہین **خواجہ عمرو** نے کہا آپ حضرات اگر تشریف لیجائینگے تو لشکر اسلام بالکل بگڑ جائیگا اس سے مناسب یہ ہے کہ آپ لوگ انتظام لشکر کرتے رہین مین جاتا ہون سردارون نے بھی تصور کیا کہ اگر **خواجہ** جائینگے تو ضرور کوئی بات پیدا کرینگے ہمارے جانے سے انکا جانا بہتر ہے خیال کرکے سب نے **خواجہ عمرو** کو رخصت کیا **خواجہ** روانہ ہوئے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی **برق ثانی** نے جو دیکھا کہ اُستاد جاتے ہین یہ بھی بانائے عیاری سے درست ہوا چل نکلا **چالاک ثانی** نے جب دیکھا

کہ برق جاتا ہے یہ بھی باہمارے عیاری سے درست ہوا چل نکلا خواجہ نے راہ میں دونون کو جو دیکھا کہا کیون برق
یہ کون سی حرکت ناشایستہ تھی وہ پس جاؤ تمھارے جانے کی ضرورت نہین ہے اور کیون چالاک تجھسے کہنے
کہا تھا کہ تم ہمارے ہمراہ آؤ چالاک نے کہا ہم آپ کے ہمراہ نہین جائینگے صرف آپ کو پہونچانے آئے
ہین جب آپ طلسم کے اندر تشریف لیجائینگا ہم لوگ بھی واپس جائینگے خواجہ نے کہا آپ کے آنے کی ضرورت
نہین ہے واپس جائیے برق نے جواب دیا استاد یہ تو ہمسے نہین ہوگا ہم آپکو پہونچا کے پلٹ جائینگے خواجہ نے
سوچا کہ ان دونون کا ساتھ رہنا بہت اچھی بات ہے مگر انکو یون لیجانا بہتر نہین ہے کوئی ترکیب کرنا چاہیے یہ سوچ کے
خواجہ نے ایک خربزہ زنبیل سے نکالکر اُسکے دو حصے کیے کہا برق ایک شخص نے مجکو یہ خربزہ دیا تھا تم بھی کھاؤ
برق نے کہا اُستاد مین نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکار نہ کرو میرے کہنے کو قبول کرو اور چالاک تم بھی لو
چالاک نے بھی انکار کیا خواجہ عمرو نے زبردستی دونون کو خربزہ کھلا دیا دونون بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو
زنبیل مین رکھا وہان سے روانہ ہوئے جب قریب دیوار آہن پہونچے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک مار سیاہ
آتا ہے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی وہ مار سیاہ چارون طرف خواجہ کو تلاش کرنے لگا جب کسی طرف خواجہ کو
نہ پایا تب مار سیاہ نے ایک چیخ ماری بہت سے ساحر وہان پر آگئے مار سیاہ گویا ہوا سب سے کہا اے
نگہبانان سرحد ابھی ایک ساحر اس جگہ نکل رہا تھا مگر ہمارے طلسم کا نہ تھا مین جو اسکی طرف چلا وہ غائب ہوگیا نہین معلوم
کون تھا یہان کس لیے آیا تھا اور اب غائب کیونکر ہوگیا نگہبانون نے جو یہ کیفیت سُنی چارون طرف منتشر ہوگئے
تلاش کرنے لگے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک جانب چلے کہ اُسطرف ایک نگہبان تنہا جاتا تھا جب وہ دور
نکل گیا تو خواجہ نے اپنی صورت بھی ایک نگہبان کی بنائی اسکے پیچھے دوڑے کہا بھائی ٹھہر جاؤ مین بھی آتا ہون
اُسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نگہبان اور اسطرف آتا ہے وہ ٹھہر گیا خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا بھائی مین چارون
طرف تلاش کرچکا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہے یہ کہتے کہتے کہا دیکھو وہ سامنے کوئی شخص درختون کی آڑ مین بیٹھا ہے
نگہبان اس طرف دیکھنے لگا یہان حلقہ کمند کے گلے مین ڈال دیا ساحر اسے کھینچ لیا جب تک وہ بیہوش
ہوکر گرا خواجہ نے لہو کیا اُسکا پاس آکر آپ اُسکی صورت بنے اُنکو ایک سردار کی صورت بنایا زبان مین
سوزن دبا گلے مین احتیاطاً گیند عیاری ٹھونس دیا پھر اپنے تمام جسم پر بڑے بڑے زخم بنائے اس ساحر کے
تن پر بھی زخم بنائے جب فراغت پائی اُسی کے برابر زمین پر لیٹ رہے مگر ہاتھ پاؤن اُسکے باندھ دیے
تھوڑی دیر کے بعد اور نگہبان بھی اسطرف آئے اُنھون نے دیکھا دو آدمی خاک پر پڑے ہین اور خون بھی
بہت سا پڑا ہوا ہے نگہبان اسطرف آئے دیکھا ایک سردار اہل اسلام کا زخمی پڑا ہے اور ایک ملازم طلسم بھی
اُسی کے پاس بیٹھا ہے گرا ہوا ہے سے زیادہ زخمدار ہے نگہبانون نے کہا میان سفاک جادو کیا حالت ہے خواجہ
عمرو سمجھے کہ نام میرا سفاک جادو ہے اشارہ سے کہا میرے پاس بیٹھ جاؤ سب ساحر سفاک جادو کے
پاس بیٹھ گئے سفاک نقلی نے کہا بھائی میرے سر مین ایک ایسا زخم کاری ہے جسکی وجہ سے مین کلام نہین
کرسکتا ہون بات کرنے مین تکان ہوتی ہے اور اسکی وجہ سے تکلیف شدید ہوتی ہے تم کوئی چیز میرے سر مین باندھ دو
تو مین کلام کرون ساحرون نے جلدی جلدی پٹی سر مین باندھی گرباندھتے وقت زخم دیر جو تکا وہی ہوش
اُڑ گئے آپس مین کہا اب سفاک جادو زندہ رہیگا گر سر مین پٹی جو نہ دی تو سفاک اُسکی کو کچھ افاقہ
ہوا کہا بھائی یہ ایک سردار لشکر اسلام کا یہان پوشیدہ تھا مین نے جو اُسکو دیکھا چاہا گرفتار کرون اُسنے

وار کھینچ میں نے سحر کیا مگر اُسپر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے وار کیا میں نے جب دیکھا کہ اسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہی اور یہ
میری طرف بقصد حملہ آتا ہی ایک چھرا اُسکی طرف پھینکا یہ پیچھے ہٹا خنجر اسکی کمر سے زمین پر گر پڑا میں نے وہی
خنجر اُٹھا لیا آپس میں رد و بدل ہونے لگی اسکے پاس تلوار تھی دور ہی سے وار کرتا تھا مجھے نزدیک پہنچنے
نہ دیتا تھا کبھی دھوکا کھا کر زخمی بھی ہو جاتا تھا اس رد و بدل میں بہت عرصہ ہوا میں بھی تھک گیا
اور یہ بھی کسی قدر مضمحل ہوا اُسنے ایک وار میرے سر پر کیا کہ سر میرا زخمی ہوا قریب تھا کہ میں زمین پر گرون
مگر اسکو یہ گمان ہوا کہ میں نے کام تمام کیا یہ سوچ کے میرے قریب پہونچا تھا سر کاٹنے کا ارادہ تھا
میں نے اُسکے پیٹ پر خنجر مارا یہ بھی زمین پر گرا میں نے اور دو تین خنجر مار دیے کہ یہاں سے بھاگ کر
جا نہ سکے پھر اُسکے ہاتھ پاؤں بھی باندھ دیے لیکن اپنے میں اتنی طاقت نہ دیکھی جو اسکو لیکر چل سکوں پھر
خون زخموں سے بہنے کا ضعف طاری ہوا یہیں لیٹ رہا اب زخموں میں ہوا لگ گئی خون اِسقدر بہ گیا کہ تکلیف
بھی بہت ہی اور ضعف بھی زیادہ ہی اب زندگی دشوار ہو گئی جادوں نے کہا اے سفاک جادو تُنے
بڑا کام کیا ہی اب ہم تکو شہنشاہ کے پاس لیے چلتے ہیں وہ تمہارا علاج کرینگے دو تین دن میں اچھے
ہو جاؤ گے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ ہاں آپ لوگوں کی اتنی عنایت ہوگی کہ تکو شہنشاہ تک پہونچا دیجے
کہ شرف قدمبوسی حاصل ہو جائے سب ساحروں نے سفاک نقلی کو ایک تخت سحر پر ڈالا اور سردار
علی کو بھی اُٹھا لیا دیوار کے قریب آئے سحر کر کے تخت کو بلند کیا اندر طلسم کے آئے اُسی ہیئت سے
فیروز کے پاس پہونچے فیروز نے جو یہ حالت دیکھی کہا ارے یہ کیا ہوا اسکو کسنے زخمی کیا
ساحروں نے جو کیفیت سنی تھی وہ سب بیان کی فیروز بہت خوش ہوا تخت سے اُٹھکے سفاک نقلی
کے قریب آیا غور سے اُسکے چہرے پر نگاہ کی کہا بڑا غضب ہوا یہ مر گیا دنیا سے گذر گیا ساحروں
اسکو اُٹھا کے لانے تھے اُنھوں نے کہا حضور ابھی راہ میں یہ کہتا تھا کہ تکو جلد خدمت شہنشاہ میں لیچلو
کہ میں قدمبوسی سے مشرف ہوں فیروز کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے کہا اگر یہ زندہ رہتا تو میں اسکو
عہدہ جلیل دیتا اور بہت خوش رکھتا ایسے جانباز نمک حلال کہیں ممکن ہوتے ہیں اور مرتے مرتے میری
اطاعت سے غافل نہ ہوا یہ کلمہ کہا کہ میں قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤں پھر سب نے کہا حضور ابھی یہ زندہ
ہی خون کے بہ جانے سے اسقدر ضعف ہی حالت غشی میں پڑا ہی اگر دافع غشی کچھ اسکو دیا جائے تو ابھی
ہوش آئے فیروز نے اُسی وقت لخلخہ منگایا اپنے ہاتھ سے سنگھایا سفاک نقلی نے بتکلف تمام
آنکھ کھولی فیروز خوش ہوا کہا بھائی سفاک مزاج کیسا ہی میں تمہارے پاس موجود ہوں گھبراؤ نہیں تمہارا
علاج کیا جاتا ہی اچھے ہو جاؤ گے میں تمہیں اپنا بھائی جانتا ہوں اگر اسوقت کوئی میرا نصف ملک لیکر
تمہیں اچھا کر دے تو مجھے دینے میں انکار نہیں ہی سفاک نقلی نے بہ آہستگی ہاتھ اُٹھا کر ماتھے پر رکھا اور
فیروز کے پاؤں کی طرف سر جھکانا چاہا فیروز نے سفاک کی زخمداری کا بھی خیال نہ کیا گلے
سے لگا لیا بہت کچھ تشفی دی اُسی وقت جراح طلب ہوئے جراحوں نے یہ کیفیت دیکھی کہا اس زخمی
کا علاج بیکار ہی تھوڑی دیر کا مہمان ہی فیروز نے کہا جو اسکو صحت دیگا اُسے ایک شہر کا حاکم
کر دونگا بہت کچھ مال و اسباب دونگا جراحوں نے کہا ہم علاج کرتے ہیں اگر اسکی زندگی ہی تو شفا پائے گا
اچھا ہو جائیگا مگر اسکا یہاں رہنا مناسب نہیں ہی ایسے مقام پر رہنا چاہیے جہاں ہوا نہ آتی ہو فیروز نے

اُسی وقت ایک کمرے مین سفاک نقلی کو بھیجا خود بھی گیا جراحون نے زخمون مین ٹانکے لگائے پٹیان مرہم کی چڑھائین جب فراغت پائی فیروز نے بہت کچھ مال وزر دے کر رخصت کیا وہان سے اُٹھ کے اپنی جگہ پر آیا وہ تین خدمتگار سفاک نقلی کی تیمارداری کو روانہ کیے اور نگہبان جو موجود تھے اُنھون نے کہا اس سردار زخمدار کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے فیروز نے کہا اُسکو بھی زندان خانہ مین لے جاؤ قید کر آؤ ایک جراح سے کہدو کہ اُسکو دیکھ آیا کرے وہ نگہبان اُس سردار نقلی کو لیکر روانہ ہوئے زندان خانہ مین لا کر بند کر دیا جراح سے کہدیا کہ اُسکو ایک وقت دیکھ جایا کرو یہ کہکر نگہبان بھی سرحد کی جانب روانہ ہوئے ادھر سفاک نقلی کے پاس جب وہ خدمتگار پہونچے اُسکی مسہری کے قریب بیٹھ کے رومال ہلانے لگے جب رات ہوئی تو سفاک نقلی کے واسطے فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نے خدمتگارون سے کہا مین کھانے کے قابل نہین ہون اس کھانے کو تم لیجاؤ خدمتگارون نے کہا کچھ آپ ضرور نوش فرمائین سفاک نے بالکل نہ کھایا خدمتگارون سے کہا تم لوگ اس کھانے کو کھاؤ خدمتگار وہان سے کھانا لیکر چلے سفاک نقلی نے دونون کی آنکھ بچا کر بیہوشی ملا دی کھانا لذیذ تھا دونون خدمتگارون نے خوب کھایا کھاتے ہی سر پکڑا یا دونون گر کر بیہوش ہوئے سفاک نقلی نے اُٹھکر ان دونون کو داخل زنبیل کیا برق اور چالاک کو نکالا یہ جو زنبیل سے نکلے عجب کیفیت دیکھی کہ ایک مرد زخمی بیٹھا ہے چالاک نے کہا اے شخص تو کون ہے برق نے کہا اُستاد کہان ہین ہمکو وہی اپنے ہمراہ لائے تھے اُس مکان مین ہین کون لایا خواجہ عمرو نے مسکرا کے کہا ابھی عیاری کرنا سیکھو مین موجود ہون خائف نہو چالاک اور برق قدمون پر گر پڑے عرض کی یہ آپ ہی کے واسطے ہے کیا مجال دوسرے شخص کی جو یہ عیاری کرسکے خواجہ عمرو نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے قریب آؤ دونون خواجہ عمرو کے قریب آئے عمرو ثانی نے اُن خدمتگارون کا لباس اُتارا نام تحقیق کر چکے تھے چالاک و برق کو اُنھین کی صورت بنا کر اُنکا لباس پہنا کر اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کر دی برق و چالاک نے خواجہ کے قدم چوم لیے ہر مرتبہ یہی کہتے تھے کہ یہ بات آپ کے واسطے ہے دوسرے کی مجال نہین جو عیاریان کرسکے اِسی گفتگو مین صبح ہو گئی خواجہ عمرو بصورت سفاک بستر پر لیٹ رہے برق و چالاک بصورت خدمتگار رومال ہلانے لگے کہ جراح آئے سفاک نقلی کی حالت دیکھی خوش ہوئے پٹیان چڑھائین زخمون کو پھر ہرا پایا جراحون نے کہا اب آپ کے زخم بہت اچھے ہین یقین ہے ایک ہفتہ عشرہ مین صحت کلی ہو جائے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ مین تم کو علاوہ شہنشاہ کے بہت کچھ دونگا سفاک نقلی نے جراحون کو باتون مین لگایا جب عرصہ ہو گیا تو فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نقلی نے خدمتگارون کو اشارہ کیا کہ کھانا لے لو اور تم لوگ کھا لو یہ کہکر جراحون سے کہا تم بھی شریک ہو جاؤ جراحون نے بہت انکار کیا مگر سفاک نقلی نے قبول نہ کیا جراح مجبور ہوئے ہاتھ دھو کر دسترخوان پر آئے خدمتگارون نے کہا پہلے تم لوگ کھانے سے فراغت کر لو پھر ہم بھی کھالینگے جراحون نے جو کھانا لذیذ پایا خوب کھایا خدمتگارون نے اُس کھانے مین بیہوشی ملائی تھی جراح کھاتے ہی بیہوش ہو گئے سفاک نقلی نے اُن دونون کو بھی داخل زنبیل کیا کپڑے اُتار لیے خدمتگارون کو بلایا کہا اب جراحون کی صورت بنکے فیروز کے پاس جاؤ مگر خبردار اس عیاری کو

خراب نہ کرنا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکے علاوہ اپنی طبیعت سے کوئی بات نہ کرنا یہ مقام بہت سخت ہی
کوئی بیان آ نہین سکتا ہی مین بڑی مشکل سے یہان تک آیا ہون ورنہ جو لشکر اسلام سے آیا دیوار آہن کے
وہان پہونچکے اسیر ہوگیا یہی میرے واسطے بھی ہوتا مگر مین نے اسکا انتظام کر لیا تھا خدمتگارون نے عرض
کی ہماری کیا مجال جو آپ کے حکم کے خلاف کرین وہ اور مقام ہوتے ہین جہان ہم لوگ عیاری کرتے ہین
ایسے مقامات پر آپ ہی کا کام ہی جو عیاری کرتے ہین سفاک نقلی نے کہا تم ان جراحون کی صورت بنکر
فیروز کے پاس جاؤ اور کہو کہ جب تک ہم لوگ ہر وقت وہان موجود نہ رہینگے تیمارداری سفاک جادو کی
نہو سکیگی وہ اس امر کو قبول کریگا جب تمھین رہنے کی اجازت دے تو اپنی مدد کے واسطے اور آدمی طلب کرنا
اور یہ بھی کہدینا کہ اگر تکلیف نہو تو حضور بھی گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو آپکو بہت
یاد کرتا ہی اور بے آپ کے اسکو چین نہین آتا ہی اُسکے سوا اور کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہنا یہ کہکر دونون کو جراحون
کی صورت بنایا انھین کے لباس پہنائے کہا جلد جاؤ اور ابھی اس بات کو حل کرکے آؤ جراح نقلی روانہ ہوئے
فیروز کے مکان پر پہونچے اپنی اطلاع کرائی فیروز نے ان دونون کو اندر بلایا جراح سامنے گئے جھک کے
سلام کیا دعا دی کہا حضور کے اقبال سے سفاک جادو کی اب حالت اچھی ہی مگر جب تک ہم لوگ ہر وقت
اُنکے پاس موجود نہ رہینگے تب تک تیمارداری اُنکی اچھی طرح سے نہ ہوگی فیروز نے کہا تم لوگون کو وہان رہنا
چاہیے جراحون نے کہا امیدوار ہین کہ کچھ لوگ برائے خدمتگاری ہمکو مرحمت فرمائے جائین اور حضور بھی
گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو شب و روز آپ ہی کا نام لیا کرتا ہی فیروز نے
کہا مین ہر روز دونون وقت آیا کرونگا اسکو دیکھ جایا کرونگا اور آدمی جسقدر چاہو لیجاؤ جراحون نے چند آدمی طلب کیے
فیروز نے اُسی وقت چار خدمتگار جراحون کے ہمراہ کیے جراحان نقلی وہان سے روانہ ہوئے جہان سفاک نقلی
تھا وہان آئے سفاک نقلی سے سب کیفیت وہان کی بیان کری آدمیون کو جو ہمراہ لائے تھے سامنے
بلایا سفاک نقلی نے خدمتگارون سے کہا تم لوگ اپنے رہنے کو ایک مقام پسند کرلو جس وقت تمہاری کسی کام
کی ضرورت ہوگی تمھین بلالینگے خدمتگار ایک کمرے مین گئے اپنا بستر آراستہ کیا سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا
اب فیروز کب آئیگا اُنھون نے عرض کی کیا عجب ہی جو آج ہی آئے سفاک نے کہا اگر آج آئے گا تو مین
آج ہی سب کیفیتین اُس سے دریافت کرلونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین فیروز آئے سفاک نقلی کو خبر دی کہ
شہنشاہ تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف لائین مین تو انکی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہون خدمتگار
واپس گئے تھوڑی دیر مین فیروز ستارہ پیشانی مکان کے اندر آیا سفاک نقلی نے چاہا مین پلنگ سے
نکلون فیروز نے کہا او سفاک خبردار اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ٹانکے ٹوٹ جائینگے اگر تکان پہونچیگی تو غضب
ہوجائیگا سفاک نقلی نے کہا یہ تو سراسر بے ادبی ہی کہ آپ تشریف لائین اور مین قدمبوسی نہ کرسکون فیروز نے
کہا ہمنے تمھین ہمیشہ کے واسطے سب معاف کیا سفاک نے کہا اے شہنشاہ آپ کی عنایات شاہانہ مین
شک نہین ہی مگر مجھے ناگوار ہی فیروز نے کہا مجھے ناگوار ہوگا جو تم اُٹھوگے سفاک نقلی لیٹا رہا فیروز
اُسکے قریب آکے بیٹھا زخم دیکھے بہت خوش ہوا جراحون کے واسطے خلعت طلب کیا روپیہ بھی بہت کچھ
منگایا جب خدمتگارون نے خلعت و زر حاضر کیا فیروز نے جراحون کو دیا سفاک نے کنکھیون
سے جراحون کی طرف دیکھا مطلب یہ تھا کہ خبردار ہرگز ہوش نہ کھونا پاس سے کوئی روپیہ آمین سے غائب

ہو جائے جراحوں نے گردنیں جھکائیں سفاک نے کہا اور کوئی سردار تو گرفتار نہیں ہوا۔ فیروز نے کہا ابھی
تک تو کوئی سردار گرفتار نہیں ہوا اور میں نے بہت سے لوگ وہاں بھیدیے ہیں یقین ہے کہ ایک روز میں بہت
سے سردار گرفتار ہو جائیں کیونکہ میں نے اب یہ حکم دیا ہو کہ اگر وہ تمہاری طرف مدد بھی آئیں اور معین کسی اور طرف
تنہا جاتے ہوئے دیکھو تو گرفتار کر لو لوگ انکی تلاش میں پھرتے ہیں مگر وہ لوگ باہر ہی نہیں نکلتے وہ حمزہ ثانی
باہر آتے ہیں سفاک نے جو نام صاحبقران کا سنا اور یہ معلوم ہوا کہ امیر ابھی تک اسیر نہیں ہوئے
ہیں خوش ہو گیا دل میں فکر کیا یقین ہوا کہ صاحبقران کسی دوسری طرف چلے گئے ہیں کچھ تدبیر کرنی ہوگی
مگر پھر خیال ہوا نہیں معلوم کس حال سے ہیں کہاں ہیں کیا بات ہوئی جو اس طرف نہ آئے گو یہ خیالات
اور باتیں کرنے کو تابع لگتے مگر سفاک نقلی نے ضبط کیا کہا اب کس قدر سردار اسیر ہو گئے ہونگے فیروز
نے سب کے نام بتا دیے خواجہ عمرو نے جب بدیع الملک کا نام نہ سنا خیال کیا کہ بدیع الملک
ابھی مثل امیر کے کسی طرف چلے گئے کوئی امر ایسا واقع ہوا جو یہ دونوں دلیر اس طرف نہ آئے اور اسکے
دام میں گرفتار ہوئے پھر سفاک نقلی نے اور حالات جو فیروز سے دریافت کرنا تھے پوچھے فیروز
نے سب حالات کہدیے زندان خانہ کی کیفیتیں باتوں باتوں میں سب تحقیق کیں درباروں کے نام بھی پوچھ لیے
جب سفاک نقلی نے دریافت کرنے سے فراغت پائی اور عرصہ بھی زیادہ ہوا تو فیروز نے کہا اے سفاک
جادو اب ہم جاتے ہیں کل صبح کو پھر آئینگے سفاک نقلی نے کہا اے شہنشاہ جب تک میں اس کیفیت
میں مبتلا ہوں اگر ایک لمحہ بھر کے لیے تکلیف فرمایا کیجیے اور یہاں تشریف لایا کیجیے تو آپ کی تشریف آوری
میرے واسطے بہتر از دوا ہو جائیگی جلد صحت ہوگی فیروز نے کہا اے سفاک خاطر جمع رکھو میں اب روز
آیا کرونگا تمکو دیکھ جایا کرونگا سفاک نقلی نے کہا آپ نے پیشتر بھی وعدہ فرمایا تھا مگر تشریف نہ لائے
فیروز نے جواب دیا اسکی ایک وجہ تھی کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ایک لڑائی فتح کرکے آئے تھے
اس وجہ سے میں نہ آسکا محل میں رہا تم خوب جانتے ہو کہ مجھکو شاہزادے سے محبت ہے یوں تو اور بھی
شاہزادے ہیں سب میرے نور نظر ہیں لخت جگر ہیں مگر میں جیسا انکو عزیز رکھتا ہوں دوسرے کو یہ مرتبہ
حاصل نہیں ہوا اور مالک تاج و تخت بھی وہی ہیں سفاک نے جو مریخ آفتاب علم کا نام سنا اور یہ
معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ یہ پسر فیروز کو عزیز ہو اور وارث تاج و تخت بھی ہے دل میں خیال کیا کہ اگر
یہ ہاتھ آئے تو خوب بات بنجائے یہ سوچ کر کہا اے شہنشاہ شاہزادۂ عالم کب تشریف لائے فیروز نے
کہا دو روز کا عرصہ ہوا سفاک نے کہا ہم کیونکر انکی زیارت سے مشرف ہو سکتے ہیں فیروز نے کہا
جب میں تمہارا ذکر انسے کرونگا انہیں تو تمہارے دیکھنے کا اشتیاق ہوگا ضرور عیادت کو آئینگے سفاک
نے کہا اے شہریار اگر آپ اسی وقت میری حالت انسے بیان کر دیں تو بہت ہی مناسب ہو فیروز نے
کہا میں ابھی جا کر انکو تمہارے پاس روانہ کرتا ہوں یہ کہکر فیروز وہاں سے اٹھا اپنے محل کی طرف روانہ
ہوا یہاں سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا وہ جو خلعت تمکو فیروز نے دیا ہو میرے حوالے
کرو اور روپیہ بھی سب دو خبردار ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہ رکھنا یہ حق اسی کا ہو جسنے جانبازی
کر کے اسکو یہاں تک پہنچایا اگر میں تمہیں اپنے ہمراہ نہ لاتا تو کیونکر تم یہاں تک آسکتے یا تمہیں یہ کام
سپرد نہ کرتا تو کیوں خلعت پاتے چالاک ورق نے کہا استاد سب آپ سے لیے مگر ابھی ہمارے پاس رہنے دیجیے

سفاک نقلی نے ایک کا کھانا منا دونوں سے خلعت و زر تھین کرا پنے قبضے مین کیا کہا بیٹا تم اسکو
بیجا خرچ کرڈالتے میرے پاس رہتا دوسرے رکھا رہیگا روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہو دونوں جرّاح
نقلی خاموش ہو رہے سفاک جادو نے کہا اب یہان سے چلتے ہین خدا نے چاہا تو سب کو رہائی کرینگے
در باہر اور اپنے لشکر مین جو پہنچینگے یہ ذکر تھا کہ چند آدمی سفاک نقلی کے پاس آئے سفاک کو دیکھکر
سلام کیا کہا آپ کے پاس شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف
لائین میری عزت بڑھائین مین دیر سے اُنکا منتظر تھا وہ لوگ تو اطلاع کرکے واپس ہوئے یہان
سفاک نقلی نے خدمتگارون کو آواز دی سب خدمتگار حاضر ہوئے سفاک نقلی نے کہا اے شاہزادہ
عالم تشریف لاتے ہین اسوقت مین اُنکی کیا خاطر کر سکتا ہون جسمین یہ ہو کہ تم لوگ شہنشاہ کے آبدار خانہ مین
جاؤ اور میخانہ کے داروغہ سے میرا نام لیکر دو تین صراحیان شراب کی مانگ لاؤ خدمتگار افتان و خیزان
وہان سے روانہ ہوئے یہان مریخ آفتاب علم مکان مین داخل ہوا سفاک نقلی نے دیکھا
ایک جوان حسین بانکین تاج شہریاری کا سر پر دھرے لباس فاخرہ پہنے سلاح ذات پر آراستہ کیے مانند
شیر چلا آتا ہے سفاک دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا لائق سرداری ہے اتنے مین مریخ آفتاب علم
قریب پلنگ کے پہونچا سفاک نقلی نے چاہا تعظیم کو اُٹھون مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک
خبردار اُٹھنے کا قصد نہ کرنا جب والد ماجد نے تمھارے واسطے یہ حکم دیا ہے کہ تم ہمیشہ میری تعظیم نہ کرو
تو مین ہرگز نہین چاہتا کہ تم اٹھو سفاک نقلی نہ مانا دینے لگا مریخ آفتاب علم نے سب زخم
دیکھے بہت حیران ہوا کہا اے سفاک اتنے زخم کھا کر دشمن کو گرفتار کرنا تمھارا ہی کام تھا سفاک نے
کہا سب آپکے اقبال کا صدقہ تھا یہ ذکر تھا کہ خدمتگار صراحیان شراب کی لیکر آئے سفاک نقلی نے
جرّاحان نقلی کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے صراحیان خدمتگارون کے ہاتھ سے لین سفاک نقلی نے
مریخ آفتاب علم سے کہا اے شہزادہ عالم مین اسوقت بہت محجوب ہون کہ آپ نے تو عنایت
فرمائی میری عزت بڑھائی اور مین خدمتگذاری نہ کر سکا مگر امیدوار ہون کہ ایک جام شراب نوش
فرمایئے میری عزت اور زیادہ بڑھایئے مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک تم جو کہوگے مین
کیون نہ کرونگا والد نامدار تمہین اپنا دوست بتاتے ہین بہت کچھ تعریف فرماتے ہین سفاک نقلی نے
کہا وہ مالک ہین اگر وہی میری عزت نہ بڑھائینگے تو اور کون ہے جس سے مجکو امید ہو یہ کہکر اشارہ کیا
جرّاحان نقلی نے جام شراب سے مملو کیا اسوقت مریخ آفتاب علم کے ہمراہ چالیس آدمی مصاحبان
خاص سے تھے سفاک نقلی نے کہا سب کو شریک کرو بلکہ اپنے یہان کے سب آدمیون کو بلاؤ انکو بھی
شراب پلاؤ یہ کہکر خدمتگارون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے کہا شاہزادہ عالم شراب نوش فرماتے ہین پانی
حاضر کرو خدمتگار آفتابہ مین پانی لے کر حاضر ہوئے جرّاحان نقلی نے جام شراب پہلے مریخ آفتاب علم کے
پیشکش کیا مریخ نے جام پیا پھر تو سب لوگون کو شراب دی گئی سب نے پی خدمتگارون کو بھی شراب
پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی مریخ آفتاب علم نے کہا کیون میان سفاک
جادو یہ شراب کیسی تھی سر چکراتا ہے سفاک نقلی نے جواب دیا حضور کے والد ماجد کے میخانہ سے
آئی تھی خاصہ کی شراب ہے مگر مزاج مبارک نادرست ہو گا اسلیے طبیعت ٹھہر جائے گی

مرجح طلبے کو اُنکا بیہوشی سے طمانچہ مارا اُلٹکر بیہوش ہو گیا اُسکے گرتے ہی اور مصاحبین جو اُسکے ہمراہ تھے وہ
بھی اُسکے سب بیہوش ہو کر گرے خدمتگار جو سفاک نقلی کے یہان تھے وہ بھی بیہوش ہوئے اب تو
سفاک نقلی نعرہ کرکے اُن سب کی زبانون مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا مگر خدمتگارون کو وہین رہنے
دیا اُنکے دماغ پر بھی بیہوشی کی جڑ جادی اور اُنکے بسترون پر لیجا کے ڈال دیا مرجح آفتاب علم کا
لباس اُتار کے اُسکو داخل زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوا جراحان نقلی کو دو مصاحبون کی صورت
بنا کر اُنکے لباس پہنا دیے اور اُس مکان سے نکلکر زندان خانہ کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
زندان خانہ کے پہونچے تو سب کیفیت توفیروز سے تحقیق ہی کر چکے تھے ایک مصاحب کو بھیجا کہ جا کر داروغہ
زندان خانہ کو اطلاع دو کہ شاہزادہ مرجح آفتاب علم قیدیون کے دیکھنے کو تشریف لاتے ہین جو جو
قیدی مبتلائے سحر ہون انپر سے سحر جلد اُتارا جائے شاہزادہ عالم سب سے کچھ باتین کرینگے مصاحبان
نقلی یہ پوچھکر روانہ ہوئے زندان خانہ کے دروازے پر پہونچ کے داروغہ کو طلب کیا جو کہنا مقصود
تھا سب بیان کر دیا داروغہ اُسی وقت زندان خانہ کے اندر آیا سب اسیرون کی قید دور کی سحر اُتارا
ایک ایک حجرے مین ایک ایک قیدی کو بند کر دیا باہر آکے مصاحبان نقلی سے کہا آپ جا کر
شاہزادے سے بعد آداب و تسلیمات عرض کیجے کہ آپ تشریف لائین یہان سب انتظام درست
ہو یہ سنکر مصاحبان نقلی روانہ ہوئے یہان مرجح نقلی منتظر تھا سب نے آکے اطلاع دی مرجح نقلی
آگے بڑھا اور زندان خانہ پر آیا داروغہ اور جملہ ملازمین زندان خانہ استقبال کو آئے باعزاز و اکرام
مرجح آفتاب علم کو لے گئے جب زندان خانہ کے قریب پہونچے تو مرجح آفتاب علم نے
داروغہ سے کہا تم باہر جاؤ میرے ہمراہ نہ آؤ مجھے کچھ ضروری باتین ہر ایک قیدی سے کرنا ہین وہ
تمھارے سامنے نہین ہو سکتی ہین داروغہ کنجیان دے کر باہر آیا مرجح نقلی نے پہلا حجرہ کھولا دیکھا
نور الدہر نامدار حجرے مین گردن جھکائے بیٹھے ہین مرجح نقلی نے کہا کیون اے نور الدہر اب کیا کہتے
ہو نور الدہر سنبھل کے بیٹھے اور کہا اسکو طمانچہ مارون مرجح نے آنکھ لڑائی نور الدہر نے پہچانا خوش
ہو گئے کہا خواجہ کیا کار نمایان کیا ہے خواجہ نے کہا خاموش رہو یہ کہکر نور الدہر کو داخل زنبیل کیا حجرے
کو بند کر دیا دوسرے حجرے کے قریب آئے قفل کھولا دروازہ وا کیا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان بیٹھے ہین
خواجہ نے اُنکو بھی بعد گفتگوے بسیار داخل زنبیل کیا دوسرے حجرے کے قریب آئے اسد نامدار کو دیکھا
اُنھین بھی داخل زنبیل کیا پھر تیسرے حجرے کے پاس آئے شاہزادہ سکندر فرخ لقا کو پایا اُنھین بھی
داخل زنبیل کیا اسی طرح جسقدر سردار و امیر تھے سب کو داخل زنبیل کرکے باہر آئے ایک پرچہ لکھا اُسکو
ملفوف کرکے داروغہ زندان خانہ کو دیا اور کہا یہ پرچہ اپنے شہنشاہ کو دینا مین نے اسمین کل کیفیت اسیرون
کی لکھدی ہے مگر صبح کو جا کر جب وہ دربار مین بیٹھے ہون اُس وقت دینا ابھی وقت شب ہے وہ محل
مین ہونگے تسلیم پانے کا موقع نہ ملیگا صبح کو جا کر ضرور دینا داروغہ نے عرض کی مین صبح کو پیش
کرونگا مرجح نقلی وہان سے روانہ ہوا پھر اُسی مکان مین آیا جہان سے گیا تھا یہان آکر
سب مکان کو لوٹ لیا خدمتگارون کے کپڑے اُتار لیے سب کو برہنہ چھوڑ کے وہان سے روانہ ہوئے
زمین سے تخت نکالا جب تک طلسم کے اندر رہے اپنی صورت مرجح آفتاب علم کی رکھی جب

قریب دیوار چوبی تخت کو اونچا کیا دیوار پھاند کے طلسم کے باہر آئے نگہبان جو وہاں موجود تھے سمجھے
شاہزادہ کسی کام سے جاتا ہے جب تھوڑی دور نکل آئے تو پھر اپنی صورت اصلی ظاہر کی برق وچالاک
نے بھی منہ دھوئے خواجہ عمرو لشکر میں آئے یہاں سب لوگوں کو نہایت سے زیادہ مضطرب پایا
خواجہ عمرو کو جو سرداروں نے دیکھا کہا خواجہ کچھ خیریت صاحبقران کی بیان کرو خواجہ
عمرو نے کہا صاحبقران اور بدیع الملک کے حال سے تم کو آگاہی نہیں ہوئی ہے اور جو سردار
جو اسیر تھے انکو بفضل خدا رہا کر کے لایا ہوں اور ایک ایسا شخص اسیر ہوا ہے کہ جسکا دام میں آنا ہر صورت مشکل
تھا سب نے کہا خواجہ سب لوگ کہاں ہیں خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات کو اس سے کیا مطلب ہے
کہیں ہیں اور جس شخص کو میں اسیر کر کے لایا ہوں وہ چاہے تو امیر کا پتہ بھی لگا دے سرداروں نے
کہا خواجہ خدا کے لیے وہ سب لوگ کہاں ہیں خواجہ نے کہا سب کو قرضداروں نے چھین لیا سرداروں
نے کہا اے خواجہ عمرو ہم تمہارے قرض کی فکر کر دینگے تم لوگوں کو جا کر لاؤ خواجہ نے کہا سبحان اللہ
اس وقت میں اُنکے یہاں جاؤں اور کہوں کہ میں تجھے روپیہ دیگا تو سب لوگوں کو میرے حوالے
کردے وہ مانیگا اور سب کو دیدیگا اگر ایسا ہی ہوتا تو میں لیتا آتا خواجہ عمرو نے جو ایسی باتیں بنائیں
سب سرداروں نے دینا شروع کیا ہامیوں تک سے خواجہ نے ایک مہینے کی تنخواہ لی جب خوب
وصول کر چکے تو اپنی بارگاہ میں آئے سب سرداروں کو نکالا لشکر والوں نے جو دیکھا سب خواجہ عمرو کی
بارگاہ میں آئے آپس میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے جو جو لوگ خواجہ کی مدد سے رہا ہوئے
تھے اُن لوگوں نے خواجہ عمرو کو بہت کچھ دیا تھوڑے عرصہ میں خواجہ عمرو کے پاس بہت کچھ
روپیہ جمع ہو گیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہ میں گئے مگر صاحبقران زمان اور بدیع الملک
نوجوان کا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سب کو صدمہ بدرجہ کمال تھا پھر سب نے خواجہ سے کہا
خواجہ اور تم کسکو لائے ہو جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا پتا لگا سکتا ہے خواجہ نے
مریخ آفتاب علم کو زنبیل سے نکالا چوب سے باندھ دیا اور اُسکے جملہ مصاحبین کو بھی نکال کے
باندھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے مریخ کو پہلے ہوشیار کیا اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب عالم بیکسی
میں پایا دیکھا زبان میں سوزن ہے ستون بارگاہ سے بندھا ہوں ایک مرد لاغر تازیانہ لیے کھڑا ہے خواجہ
عمرو نے قلمدوات اُسکے سامنے رکھا کہا اے مریخ اب شناخت میں خداوند معبود یکتا کی کیا کہتا
ہے اور سامری و جمشید پر لعنت کیوں نہیں کرتا ہے دیکھ یہ وہی سب سردار ہیں جنکو تیرے باپ نے
پکڑ گرفتار کیا تھا ہمارے خدا نے ایسی مدد کی کہ ہم ان سب کو رہا کر کے لائے اور تجھے بھی اسیر کیا
علاوہ اسکے اور بہت سی باتیں وعظ و پند کی ایسی کہیں کہ مریخ آفتاب علم کے دل میں ذوق خدا پیدا
ہوا اور دل اُسکا مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹا اُسنے قلمدوات اپنے آگے کھینچکر پرچہ کاغذ
کا اُٹھایا اسپر لکھا میں بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں اور اطاعت اسلام قبول کرتا ہوں مگر شرط
میری یہ ہے کہ میں ایک مدت سے ایک امر کے واسطے پریشان ہوں اور وہ کام انجام نہیں پاتا ہے
کئی بار میں لشکرکشی کر کے گیا مگر شکست کھا کے واپس آیا اگر آپ لوگ اُس کام کو انجام دیں تو میں
بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں یہ لکھکر اُسنے خواجہ کے ہاتھ میں پرچہ دیا خواجہ نے اُس پرچہ کو پڑھا

کہ صاحبقران ابھی یہان تشریف نہیں رکھتے ہین جب وہ تشریف لائینگے تو انکی نسبت جو مناسب
جانینگے فرمائینگے ان مین وعدہ کرتا ہون کہ صاحبقران سے سفارش کرونگا اور یقین ہو وہ خود بھی
قبول کرین مرریخ آفتاب علم نے کہا کہ مین آپ کی اور صاحبقران کی اطاعت سے منحرف
نہ مونڈونگا مجھے یہ اسکے خواجہ نے اسکی پیشانی کی طرف نگاہ کی نور اسلام اسکے چہرے سے
ساطع پایا خواجہ نے سوزن اسکی زبان سے نکالا شلیتین کھولین مرریخ آفتاب عالم کو سب
سرداران اسلام نے بغلگیر کیا خواجہ عمرو نے کہا اب اپنے مصاحبین کو بھی اس امر کی اطلاع دو مرریخ نے
عرض کی آپ سب کو ہوشیار کیجیے ان مین کوئی ایسا نہیں ہو جو انکار کرے خواجہ عمرو نے سب کو ہوشیار
کیا جبکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب عالم مین پایا سب کو کمال حیرت ہوئی مرریخ نے کہا مین نے آج سے
اطاعت اسلام قبول کی ہو جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ سامری و جمشید پر لعنت کرے مصاحبین نے اسکے
خیال کیا کہ اگر اب انکار کرتے ہین تو ہمین کا ساتھ نہین چھوٹتا ہو اور جان بھی جاتی ہو بہتر یہی ہو کہ ترک مذہب
کرین سب بصدق دل مسلمان ہوئے اب مرریخ نے خواجہ سے پوچھا کہ صاحبقران کہان تشریف
لے گئے ہین خواجہ نے کل کیفیت بیان کی مرریخ نے عرض کی مین صبح کو جاؤنگا انشاء اللہ تعالے
صاحبقران کو بہت جلد تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ نے کہا اب تمہارے جانے سے یہ کام انجام پاے گا تم
یہان کے واقفکار ہو مرریخ نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین صاحبقران کو تلاش کرکے لاؤنگا
خواجہ خاموش ہو رہے مرریخ اور سردارون سے مخاطب ہو کر باتین کرنے لگا یہان تو یہ باتین ہین
مگر جب داروغہ زندانخانہ صبح کو اٹھا تو دربار مین فیروز ستارہ پیشانی کے وہ خط لیکر پہنچا فیروز کے دربار
مین اسوقت سب ارکین دولت موجود تھے تورج بھی بیٹھا تھا زمرد شانی بھی بیٹھا تھا بجنگان بھی موجود
تھا داروغہ زندانخانہ نے سلام کیا فیروز نے کہا آج تمہارے آنے کا کیا سبب ہو داروغہ نے
وہ لفافہ دیا کہا شب کو شاہزادہ عالم زندانخانہ کے معائنہ کو تشریف لے گئے تھے سب قیدیون کو
دیکھا جب باہر تشریف لائے تو یہ ایک پرچہ ملفوف کرکے مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے شہنشاہ کو دیدینا
مین اسی وقت حاضر ہوتا تھا مگر وہ مانع ہوئے فرمایا جب دربار مین رونق افروز ہون اسوقت جاکر یہ پرچہ
دینا غلام نے اسوقت حاضر کیا اب حضور ملاحظہ فرمائین کہ اسمین کیا تحریر ہو فیروز نے اس لفافہ کو کھولا
پرچہ نکالا پڑھا جب پڑھ چکا تو اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا زمرد شانی نے کہا خیر تو ہو فیروز نے
کہا کیا کہون آپ خود اس پرچے کو پڑھ لیجیے زمرد نے وہ پرچہ فیروز کے ہاتھ سے لیکر دیکھا
تو اسمین لکھا تھا کہ او مردود مکار دیکھ یون عیاری کرتے ہین کیا تو نے دھوکے سے سردارون کو گرفتار
کرلیا اب اپنے بیٹے کی خیر منا کہ ہم اسکو تیرے طلسم سے لیے جاتے ہین اسی بات پر یہ دعوی کرتا تھا کہ
ہمارے طلسم مین کوئی نہین آسکتا ہو دیکھ یون عیاری کرتے ہین اور اس طرح کام بناتے ہین زمرد نے
پڑھکے وہ پرچہ بجنگان کو دیا بجنگان نے جو دیکھا مارے خوف کے کانپ گیا کہا اے شہنشاہ مین
پہلے ہی آپ سے عرض کرتا تھا کہ عیارون سے ہوشیار رہیے آپ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ عیار کیا
بنا سکتے ہین اب میرے عرض کرنے کا امتحان ہوا فیروز نادم ہوا مگر جھلا کے جواب دیا اے بجنگان اب
اہل اسلام کی خیر بھی نہین ہو ایک دم مین سب کو فنا کر دونگا اور یہ کیا طرہ کیا کہ مرریخ آفتاب علم کو بکر

گرفتار کریگا اگر یہ لوگ کہان جاتے ہین سب سے عوض لونگا ایک دن مین سب کو اسیر کراؤنگا ججگان نے
کہا اب جو آپکے مزاج مین آئے کیجیے وہ لوگ اپنا کام کر گئے فیروز نے کہا مین اسی وقت جاتا ہون ابھی
سب عیارون کو گرفتار کرکے باندھ لاتا ہون ججگان نے کہا اب اگر میرا کہنا قبول فرمائیے تو کچھ عرض کرون
فیروز نے کہا کہو مین ضرور تمھارا کہنا مانونگا کیونکہ اب تمھارے کہنے کا امتحان ہو چکا ہے ججگان نے
کہا آپ ابھی جانے کا ارادہ نہ کیجیے جو کچھ مین کہون وہ انتظام کیجیے فیروز نے کہا ایسا نہو کہ وہ لوگ مرخ
آفتاب علم کو قتل کر ڈالین ججگان نے کہا اگر وہ لوگ مرخ کو قتل کر ڈالین تو آپ مجھکو قتل کیجیے گا وہ
لوگ ایسے نہین ہین جو اُنکو قتل کرین جب تک وہ آپ سے مقابلہ نہ کرینگے شاہزادے کو قتل نہ کرینگے فیروز نے
کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے ججگان نے کہا اب آپ کو سامان حرب درست کرنا لازم ہو جب سامان جنگ درست
ہو جائے اُسوقت برائے مقابلہ طلسم سے باہر تشریف لیجیے وہ لوگ ایسے نرم نہین ہین جو آپ تنہا جا کر سب کو
گرفتار کرین وہان کئی آدمی ایسے ہین جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اگر آپ جاینگے تو حمزہ ثانی وہان موجود ہین اُنکی
موجودگی مین آپکا کچھ زور نہ چلیگا جب تک اُنکی حرز ہیکل لیکر اسم اعظم کو بند نہ کیجیے گا تب تک حمزہ ثانی کا
مجبور ہونا ممکن نہین ہو فیروز نے کہا حمزہ کے پاس حرز ہیکل ہو ججگان نے کہا حرز ہیکل بھی ہو اور
صاحب اسم اعظم بھی ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو فیروز نے کہا اسم اعظم بند کرنا بہت مشکل امر ہو جب تک
حمزہ ثانی کی حرز ہیکل قبضے مین نہ آئیگی اسم اعظم بند نہوگا پہلے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کرنا چاہیے ججگان
نے کہا آپ غافل نرہیے انتظام کیجیے فیروز نے اسی وقت ایک ملازم کو طلب کیا وہ آیا فیروز نے کہا
لے سرتاب جادو اسی وقت رنگین چشم جادو کے یہان جا اور اُسکو میرا حکم سنا کر اسی وقت میری حضوری
مین حاضر ہو چند باتین اُس سے کہنا ہین سرتاب جادو اسی وقت روانہ ہوا رنگین چشم جادو کے مکان پر گیا
اُسکو فیروز کا پیام سنایا کہا ابھی وقت چلیے ورنہ بیٹھیے رنگین چشم جادو اُسکے ہمراہ تھوڑی دیر مین فیروز کے
پاس پہونچا سب نے دیکھا ایک ساحر کوتاہ قامت سیہ فام مگر آنکھین حد سے زیادہ بڑی اور زردی مائل
فیروز کے سامنے آیا جھکے سلام کیا فیروز نے کہا مین نے تمہین اسواسطے بلایا ہو کہ تم طلسم کے باہر جاؤ وہان
لشکر اسلام قیام پذیر ہو سردار کا نام حمزہ ثانی ہو سب اُنکو صاحبقران کہتے ہین اُنکے پاس ایک حرز ہیکل ہو
جس طرح بن پڑے اُس حرز ہیکل کو اپنے قبضے مین کرو میرے پاس لاؤ مین پھر اسم اعظم بند کرنے کے
واسطے دوسرے ساحر کو روانہ کرونگا خبردار کوتاہی نہ کرنا رنگین چشم جادو نے کہا کیا مجال جو خلاف مرضی ہو فیروز
نے رخصت کیا رنگین چشم جادو روانہ ہوا اگر ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت مرخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہو

کہ شب بھر تو آپسنے باتون مین بسر کی جب صبح ہوئی تو خواجہ سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران
کو تلاش کرنے جاتا ہون خواجہ نے کہا اچھی بات ہو یہ سنکر چند سردار اور مرخ کے قریب آئے کہا ہم بھی
تمھارے ہمراہ چلتے ہین مرخ نے عرض کی آپ حضرات کو تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہو مین جاتا ہون
دو ایک روز مین تلاش کر لاؤنگا سرداروں نے کہا ہم بھی ہمراہ چلینگے مرخ نے عرض کی آپکو اختیار ہو مین مانع
نہین ہون چند سردار مثل نور الدہر نامدار و شاہزادہ سکندر فرخ لقا مرخ کے ہمراہ روانہ ہوئے

خواہید لشکر میں رہے اور سب سردار بھی انتظام لشکر کی وجہ سے نہ جا سکے مرزا آفتاب علم اُس روز دس کوس تک گیا بعد دس کوس کے ایک صحرا سے پر فضا میں پہونچا اور وہ صحرا طلسم بند تھا مرزا نے وہاں کے نگہبانوں کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مرزا نے سب سے دریافت کیا کہ یہاں صاحبقران تو تشریف نہیں لائے نگہبانوں نے کہا ایک ماہ کے زمانہ سے اس طرف کوئی مسافر بھی نہیں آیا مرزا نے شب بھر وہاں قیام کیا صبح کو روانہ ہوا چلتے وقت نگہبانوں سے یہ کہہ دیا کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی اسطرف آئے خبردار اُنکو گزند نہ پہونچانا بہت آرام دینا اگر اسکے خلاف کروگے تو میں سب کو قتل کر دونگا نگہبانوں نے عرض کی آپ نے اب فرمایا تو جو کوئی لشکر اسلام سے اسطرف آئیگا ہر طرح پیش آئینگے اُنکو کسی قسم کا گزند نہیں پہونچیگا مرزا سب کو تاکید کرکے وہاں سے روانہ ہوا دوسرے روز وہ ایک صحرا میں پہونچا وہاں بھی کچھ کارخانہ سحر تھا وہاں کے متعلقین کو بلایا اُنسے تحقیق کیا کہ صاحبقران جو لشکر اسلام کے سردار ہیں اسطرف تو تشریف نہیں لائے اُن لوگوں نے بھی کہا کہ اس طرف مدت سے کوئی نہیں آیا مرزا نے کہا اب ہم تمکو تاکید کرتے ہیں کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی صاحب بھی اسطرف آئے تو اسے کسی قسم کا گزند نہ پہونچانا ہر طرح پیش آنا اگر اسکے خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے اپنے کیے کی سزا پاؤگے سب نے عرض کی ہم آپ کے تابعدار ہیں جو کچھ حکم ہوا ہے اُسکی تعمیل میں عذر کیا ہے مرزا ایک شب وہاں مقیم رہا صبح کو وہاں سے بھی روانہ ہوا اسیطرح چاروں طرف برابر جنگلوں میں گیا اور وہاں کے نگہبانوں سے حال صاحبقران کا دریافت کیا مگر کسی نے پتہ نہ بتایا پانچویں روز ایک صحرا میں جاکے مقیم ہوا دن قلیل باقی تھا کہ اُسنے دیکھا ایک ابر سیاہ آتا ہے نورالدہر اُسوقت بارگاہ کے آگے کرسی پر جلوہ فرماتے تھے مرزا آفتاب علم نورالدہر کی پشت پر بیٹھا تھا نورالدہر نے پلٹ کے مرزا سے کہا دیکھو یہ ابر کیسا ہے مرزا آفتاب علم نے ابر کو دیکھ عرض کی اے شہریار کوئی ساحر ہمارے طلسم سے آتا ہے یقین ہے آپ ہی لوگوں کی تلاش میں آیا ہو نورالدہر نے فرمایا پھر اس سے مقابلہ کرنا چاہیے مرزا آفتاب علم نے عرض کی یہ کیا مقابلہ کریگا آپ کا مطیع ہوگا ابھی اسلام قبول کریگا یہ ذکر تھا کہ وہ ابر قریب آیا پابند تھا اُسکی طرف مائل ہوا زمین پر آتے آتے ابر دور ہوا نورالدہر نے دیکھا تخت پر ایک ساحر پستہ قد سیہ فام آنکھیں انتہا سے زیادہ بڑی بیٹھا ہے مرزا آفتاب علم آگے بڑھا اُس ساحر نے جو مرزا کو دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی اے شاہزادہ عالم مزاج کیسا ہے آپ کے والد ماجد آپ کے غم مفارقت میں بہت نالاں ہیں مجکو اسواسطے بھیجا ہے کہ میں حمزہ ثانی کی حرز ہیکل سے لوں پھر وہ کسی اور کو روانہ کرینگے کہ وہ امیر کا اسم اعظم بند کرے مرزا نے کہا اے نگین چشم جادو خاموش ہو اور توبہ کر قریب آ ہمراہ آؤ یہ کہکر اپنے ہمراہ نورالدہر کے قریب لایا کہا آقائے نامدار کو سلام کر قدموں کو بوسہ دو نگین چشم نے بصولت و شوکت نورالدہر نامدار کی دیکھی سلام کیا قدموں کو بوسہ دیا نورالدہر نے کہا اے نگین چشم جادو اپنے مذہب باطل کو ترک کر اور پروردگار عالم کو وحدہ لاشریک جانو کہ عقبے میں اجر نیک پاؤ مرزا آفتاب علم نے کہا خبردار کچھ عذر نہ کرنا جو کچھ آقائے نامدار کہتے ہیں اُسکو بسر و چشم قبول کرو نگین چشم نے دیکھا مرزا آفتاب علم نے اطاعت قبول کی اور ترک مذہب کر دیا اب اگر میں بھی انکار کرتا ہوں تو جان جاتی ہے اور اصل بھی یہی ہے کہ دین سامری پرستی بالکل بے بنیاد ہے ایسی باتیں جو اُسکے خیال میں گذریں سامنے شہریار مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایئے میں بصدق دل

مسلمان ہوتا ہون نورالدہر نے کہا بتا یا رنگین چشم نے اسوقت عرض کی ابھی مجکو چند خدمتین ایسی کرنا ہونگی جنمین سحر کی ضرورت ہو انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم کلمہ پڑھونگا نورالدہر خاموش ہو رہے رنگین چشم کے واسطے مریخ آفتاب علم نے ایک خیمہ الگ استادہ کرایا رنگین چشم خیمہ مین داخل ہوا اس شب بھی صحرا مین سب مقیم رہے جب صبح ہوئی تو مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم سے کہا تعجب کی بات ہو کہ صاحبقران عالی وقار اور بدیع الملک نامدار اس طرف تشریف لائے مگر انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو کہ کہان چلے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے صحرا مین دیکھا مریخ نے کہا جسقدر صحرا سحر بند تھے سب مین تحقیق کیا مگر وہان بھی تشریف نہین لے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے چار جانب طلسم کے تلاش کیا مریخ آفتاب علم نے کہا نہین مین نے ابھی ایک سمت دیکھا ہو دو سمتین اور باقی ہین کیونکہ چوتھی سمت جو ہو اسطرف کوئی جا نہین سکتا ہو اور نہ راہ پاتا ہو نہ آجتک اُسطرف کا حال معلوم ہوا رنگین چشم نے عرض کی اُن دونون سمتون مین سے ایک جانب تشریف لیگئے ہونگے مناسب یہ ہو کہ ایک جانب آپ تشریف لیجائین اور دوسری طرف جانے کی اجازت غلام کو عطا فرمائین مریخ آفتاب علم نے کہا بہت اچھی بات ہو ایک جانب تم جاؤ اور ایک سمت مین جاتا ہون مگر تین روز ختم کرکے تمھاری طرف آؤنگا تم میرے منتظر رہنا جبتک مین وہان پہونچ لون تب تک اور کہین جانے کا ارادہ نہ کرنا رنگین چشم نے عرض کی کہ مین آپ کا انتظار کرونگا جب تک آپ تشریف نہ لائینگے کہین نہ جاؤنگا مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم جادو کو رخصت کیا آپ بھی ایک جانب روانہ ہوا ادھر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے فرمایا یہ رنگین چشم جادو کون ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ اس طلسم کا لازم و محافظ قدیم ہو جب حکماے اشراقین نے اس طلسم کو بنایا تھا تو اسکا باپ اس طلسم کی لوح کا محافظ تھا جب یہ طلسم والد ماجد کے پاس آیا تو اسکے باپ کو انھون نے قتل کیا اور لوح دوسرے شخص کو دی یہ چونکہ بہت کمسن تھا اسوجہ سے اسکو باپ کا عہدہ نہ ملا لازمان طلسم مین نام اُسکا درج ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کیا یہ طلسم پیشتر کسی اور کے قبضہ مین تھا مریخ نے عرض کی یہ طلسم حکیم جالینوس نے بنایا تھا اور اپنی دختر ملکہ سمن بر کے نام سے نامزد کیا تھا ملکہ سمن بر کا عقد والد کے ساتھ ہوا انھون نے یہ طلسم اپنے قبضے مین کیا اور ایک بیٹا حکیم جالینوس کا جو مسلمان ہو اور اس طلسم کا وارث شرعی ہو انکو قید کیا ہو وہ ابتک اس صحرا مین اسیر ہو سکندر فرخ لقا نے کہا اب اس طلسم کا فتح کرنا اور صاحب حق کو یہ حصہ پہونچانا ضروری و واجب ہو کہ وہ مرد مسلمان ہو مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی آپ نے اس طلسم کی پوری حقیقت اور یہان کے سوانحات نہین سُنے ہین انشاء اللہ تعالے کبھی عرض کرونگا آپ بہت محظوظ ہونگے کہ عجیب و غریب داستان ہو اگر آج سے شروع کردون تو بہت زمانہ درکار ہو پھر سکندر سے عرض کی کہ اس طلسم کے متعلق جو اور طلسم ہین اور اُنپر اور لوگ قابض ہین وہ طلسم کس عجیب قسم کے ہین اور نایاب زمانہ اشیا وہان پائی جاتی ہین جنکی تفصیل انشاء اللہ تعالے عرض کرونگا سکندر کو اس داستان کے سننے کا نہایت اشتیاق ہوا کہا اے مریخ آفتاب علم ایک ہی طلسم کی کیفیت بیان کرو مریخ نے کہا اے شہریار اسکے متعلق تو طلسم ہین جن مین پہلا طلسم جسکو بیت الجمال کہتے ہین وہ ہو وہان کی حاکم ملکہ اختر جمال ہو اس طلسم مین مرد نہین ہو سب عورتین ہین مگر بلا کے سحر جانتی ہین اس طلسم کو کوئی فتح نہین کرسکتا ہو اسے سعد رنگین ملکات ہو

وہان کا حاکم مذبوح لالہ رنگ جادو ہی اُس طلسم مین دیوانے شدت سے مین گرسب ساحر مین سُننے مین آیا ہی
کہ کوئی شاہزادی اُس طلسم مین لیتی ہو کہ سب اُسکے عاشق مین اور خود بادشاہ طلسم بھی ہے عاشق ہو اور اُسکے
نام سے بھی کچھ مطلب نکلتا ہی جو مجکو خلاصہ نہین معلوم ہوتے اسکے بعد طلسم بیت الحزن ہی وہان کی کیفیت طولانی
ہی حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہدہ تمین ساق ہی بعد اُسکے ارژنگ یاقوت نگار ہی بادشاہ وہان کا بہار انگیز جادو
ہی اُسکے بعد چہل سر وہان کا نام عفریت چہل سر ہی آجتک کسی سے نہین مرا اور بڑے بڑے لاکھ تنہا
ہاکر فتح کیے اکثر شاہزادیون کو اُٹھا لایا اس طلسم کے فتاح کیواسطے بانیان طلسم یہ بات تحریر کرگئے ہین کہ جو اس
طلسم کو فتح کریگا اُسکے ہاتھ میں اشیاے نادرہ آئینگے کہ روے زمین پر اس سے کوئی مقابلہ نکر سکیگا بعد
اُسکے بعد طلسم بیت المال ہی حاکم وہان کا زرریز محاسن دراز جادو ہی وہ ملعون اپنے تئین خداوند مشہور
کرتا ہی اور زر و جواہر اسقدر اس طلسم مین ہی جسکے شمار کے واسطے دس لاکھ آدمی بھی کافی نہین ہوسکتے ہین اسکے
بعد طلسم ذوفنون حاکم وہان کا حکیم بلقیت بشر ہو اسکے بعد طلسم سحر آفرین حاکم اُسکا ملک الماس
روشن بخت ہی بعد اُسکے طلسم وراء العدم ہی حاکم وہان کا قیصر ہامان ابلیس ہی سکندر فرخ لقا نے
کہا اے مریخ آفتاب علم اُسنے اسوقت ایسی باتین کین کہ دل مین ایک جوش پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالی
انہین سے دو ایک طلسمون کی سیر ضرور کرینگے مریخ آفتاب علم نے کہا جب مزاج مبارک مین آئے ابھی تو سیر
تشریف لیچلیے غلام سے سب لوگ بخوبی آگاہ ہین کہ یہ سب لوگ ہمارے ستمدیدہ و ہمدرد ہین اور کیا عجب ہی حضور
والد ماجد ان لوگون کو بہت مدد لائین ان پاک طلسم تو ہمارے قبضہ مین ہی اور وہان کا حاکم ہمارا دشمن ہی سکندر
نے پوچھا کون شخص مریخ نے عرض کی طلسم چہل سر جہان کا حاکم عفریت چہل سر ہی شخص تو ہم لوگون سے
خلاف ہی باقی اور سب لوگ ہمارے شریک ہین اور ہم بھی اُنکے شریک تھے لیکن اب وہ ہمارے دشمن ہین اور ہم اُنکے
دشمن ہین راہ بھر یہ باتین رہین جب دن گذر گیا اور آفتاب غروب ہوچکا تو مریخ نے عرض کی آج یہان قیام
فرمایے مین یہان کے باشندون سے کیفیت صاحبقران کی تحقیق کرلون کل پھر تشریف لیچلیے گا سب سردارون
نے قبول کیا مریخ آفتاب علم نے بارگاہ مین استادہ کرائین سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین گئے نماز سے
فراغت حاصل کرکے جو بارگاہ بڑے شان و شوکت سے مقرر تھی وہان تشریف لائے مریخ آفتاب علم بھی ساتھ تھا
سب سردار جمع ہوئے سکندر فرخ لقا نے کہا اس ذکر کو صاحبقران کے سامنے بیان کرنا مریخ نے عرض کی
مین بھی عرض کرونگا اور صاحبقران زمان کو خود بھی معلوم ہوجائیگا اور کیا عجب ہی کہ ان طلسم کے فتح کرنے کی
ضرورت ہو شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے کہا اگر ضرورت ہوگی تو مین ضرور ایک طلسم مین اجازت لیکر
جاؤنگا مریخ نے عرض کی جبتک یہ طلسم شکست نہونگے والد ماجد کو کوئی قتل نہین کرسکتا اور جبتک وہ قتل
نہونگے اسوقت تک یہ طلسم فتح نہونگا نورالدہر نوجوان نے فرمایا واقعی ان تینون طلسمون کی کیفیت سنکر مین بھی
مشتاق ہوا مریخ نے عرض کی آپ تشریف لے چلیے مین سیر کراؤن نورالدہر نے فرمایا یون چلنے سے کیا حاصل
ہی جبتک کسی کار خاص کے واسطے وہان نجاوین مریخ نے عرض کی اسکا بھی وقت آئیگا غرض شب بھر
یہی باتین رہین صبح کو مریخ نے اُس صحرا کے باشندون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ
آفتاب علم نے صاحبقران کو دریافت کیا اُن لوگون نے کہا اس طرف سے اس دشت کے لوگ
بھاگ گئے اگر اسطرف آتے تو ضرور کیفیت معلوم ہوجاتی مریخ آفتاب علم نے تاکید کی کہ اگر اسطرف

ب آئین تو انھین بادشاہ طلسم سے زیادہ جانتا ہو وہ فرمائین اُسے ماننا اگر خلاف کروگے تو اُنکے ہاتھ سے
زندہ نہ بچوگے تمھارے واسطے کہتے ہین سب نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا مرغ
آفتاب علم نے اُس سمت کو بھی دور تک دیکھا جب ایک دریا ملا تو مرغ نے سب سردارون کی خدمت
مین عرض کی کہ اب حدِ سمت ختم ہو گئی معلوم ہوا کہ صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اِسطرف تشریف
نہین لائے مین مجبور ہون سب سردار اُسطرف سے واپس ہوئے مرغ نے عرض کی اب اسطرف جانا ہے
جس سمت کا وعدہ رنگین چشم جادو سے ہو سب نے کہا بہت مناسب ہو ہم موجود ہین جس طرف تلاش
مین صاحبقران کی چلو ہمین عذر نہین ہو مرغ جادو اُس طرف متوجہ ہوا سب سوار اُڑان اور قریب ان مین
تلاش کرتا ہے جہان کا وعدہ رنگین چشم جادو سے تھا وہان پہونچا رنگین چشم تنہا ایک صحرا مین آمد
مرغ کا منتظر تھا مرغ آفتاب علم نے جو رنگین چشم کو دیکھا گلے سے لگا لیا کہا صاحبقران کی
کیفیت بیان کرو رنگین چشم نے کہا مین نے اس سمت مین صاحبقران کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ
نہین ملا اب آپ کے مزاج مین آئے تو تلاش کیجیے مرغ آفتاب علم نے کہا تم نے مجھ سے بہتر تلاش
کیا ہوگا مگر ایک بار پھر دیکھ لینے مین کچھ قباحت نہین ہو رنگین چشم نے عرض کی مین حاضر ہون تشریف
لیجیے مرغ رنگین چشم کو ہمراہ لیکر اُس سمت مین گیا جب حد حائل ہوئی واپس آیا سردارون سے آکر
عرض کی نہین معلوم صاحبقران کس جانب تشریف لے گئے اس سمت مین بھی پتہ نہ ملا اور یہی تین سمتین مین
چوتھی سمت نہ ہو اُس طرف کوئی جا نہین سکتا ہو نورالدہر نے فرمایا اُسطرف نہ جانے کا کیا سبب ہو
مرغ نے عرض کی یہ کیفیت مجکو بالکل نہین معلوم مگر بزرگون سے سنتا ہون کہ اسطرف جو جائیگا بہت پچھتائیگا
اور نیز بادشاہ طلسم اس طرف نہین جاتا ہو ایک بار ایک وزیر ہمارے یہان کا اسطرف چلا گیا تھا آجتک اُسکا
پتہ نہ معلوم ہوا کہ کیا ہو گیا اور کہان چلا گیا نورالدہر نے فرمایا بیشک امیر اُسی طرف تشریف لے گئے ہونگے
مرغ نے عرض کی شہریار اسطرف کوئی نہین جاتا ہو نورالدہر نے فرمایا اسی سے مین کہتا ہون کہ
صاحبقران اُسی جانب تشریف لے گئے ہونگے مرغ نے عرض کی پھر غلام حاضر ہو حضور بھی تشریف لیچلین
نورالدہر نے کہا مین ضرور اُس طرف جاؤنگا اور صاحبقران کو پاؤنگا مرغ نے عرض کی جسوقت مزاج مبارک
مین آئے تشریف لیچلیے نورالدہر نے فرمایا آج شب بھر یہان قیام کرو کل صبح کو بعد نماز یہان سے سفر کرینگے
مرغ نے رنگین چشم سے کہا رنگین چشم نے جو سنا کہ کوئی بھی آجتک اُسطرف گیا ہو مرغ آفتاب علم
سے کہا مین نے بہت بہت سمجھایا مگر شہریار کی سمجھ مین نہین آتا اب مین مجبور ہون اور وہ جب میرا کہنا قبول
نہین کرتے ہین تو تمھارے کہنے سے کیونکر کرینگے رنگین چشم نے کہا مین جاکر عرض کرتا ہون اگر قبول
فرمینگے تو بہت مناسب ہوگا ورنہ جو اُنکی مرضی ہو ہمین کیا عذر ہو مرغ نے کہا جاؤ رنگین چشم نورالدہر
کے پاس آیا بہت کچھ سمجھایا نورالدہر نے کہا اے رنگین چشم مین تنہا اس طرف کے جانے پر زور نہین دیتا
ہون بلکہ اور لوگ بھی کہتے ہین اگر وہ وہان کے جانے سے باز رہین تو مین بھی باز رہونگا رنگین چشم نے
عرض کی آپ تو اپنے قصد سے باز رہیے اور سب کو مین راضی کر لونگا نورالدہر نے کہا جب وہ لوگ
راضی ہو جائینگے تو مین بھی پھر جانے کا نام نہ لونگا رنگین چشم وہان سے شاہزادہ امیرالزمان کے خیمے
مین آیا کہا اے شہریار آپ نے کیا ارادہ کیا ہو اسطرف کوئی نہین جاتا ہو امیرالزمان نے فرمایا کہ سب لوگ

اسطرف کے جانے سے باز رہینگے تو مین بھی ہرگز نجاؤنگا رنگین چشم اسی طرح ہر ایک کی بارگاہ مین آیا گر سب نے ایک ہی جواب دیا آخرکار مجبور ناچار رنگین چشم بچہ مریخ آفتاب علم کے نیچے مین آیا کہا کوئی راضی نہین ہوتا ہو سب کی یہی رائے ہو کہ وہان ضرور جائین اب مین مجبور ہون مریخ نے کہا مین نے پیشتر ہی تم سے کہا تھا کہ یہ لوگ جو زبان سے کہہ دیتے ہین اُسکو ضرور کرتے ہین رنگین چشم نے کہا اب کیا انتظام کیا جائے جو سب کا جانا ملتوی رہے مریخ نے کہا اب یہ لوگ اسطرف ضرور جائینگے وعجب نہین جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اسی طرف تشریف لیگئے ہون رنگین چشم مجبور ہوا اسی گفتگو مین صبح ہوگئی سرداران اسلام نے نماز سحر سے فراغت کی لشکر تو تیار تھا اسی وقت روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

• مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان اور صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک تلاش راہ مین روانہ ہوئے تو طلسم کی چہار دیواری کا دورہ کیا جب کسی سمت راستہ نہ پایا تو ایک جنگل کی طرف متوجہ ہوئے کہ اسطرف کچھ مکانات تھے کے دکھائی دیتے تھے بدیع الملک نوجوان نے یہ خیال کیا کہ یہ مکانات جو نظر آتے ہین شاید یہان جانے سے راہ طلسم دستیاب ہو اس خیال سے اسطرف چلے تھوڑی دور کے بعد ایک چہار دیواری پتھر کی نظر آئی شاہزادہ اُس چہار دیواری کے گرد پھرا کسی طرف راہ نہ پائی ایک جانب کچھ نشان دیوار مین نظر آئے کہ مثل زینے کے بنے تھے بدیع الملک اُنکے ذریعہ سے دیوار کے اوپر آئے دیکھا ایک میدان ہو اور بیچ مین ایک حجرہ بنا ہو بدیع الملک دیوار کے نیچے اُترے اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا اُسکے دروازے پر بخط جلی لکھا ہو کہ جو شخص یہان آئے اس حجرے کو نہ کھولے کہ بہت تکلیف اُٹھائیگا اور سزائے سخت پائیگا نیچے اُسکے ایک ساحر کا نام لکھا ہو بدیع الملک نے دل مین خیال کیا کہ یہ وصیت کسی اہل اسلام کی نہین ہو بلکہ ایک کافر کی ہو اُسکا ماننا نہ ماننے سے بہتر نہین ہو یہ سوچکے بدیع الملک اُسکے دروازے کے قریب آئے دیکھا ایک قفل آہنی پڑا ہو بدیع الملک نے اُس قفل پر بہت زور کیا مگر قفل نہ کھلا بدیع الملک نے پھر دوسری طرح سے زور کیا مگر قفل کو ذرا بھی صدمہ نہ پہونچا اب بدیع الملک کو غصہ آیا لوح محفوظ اُس قفل سے مس کی لوح کے مس ہوتے ہی قفل زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے در کھولا اندر تشریف لائے عجب سامان دیکھا کہ ایک نازنین غیرت لعبتان چین ایک مسہری پر لیٹی ہو مگر اُسکا سر کسی ظالم نے تن سے جدا کیا ہو تن بے سر سے خون رواں ہو بدیع الملک نے جو صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھی اور اس حالت مین پایا صبر کا یارا نہ رہا سر کو تن سے ملایا آپ اُسکے سرہانے بیٹھکر آبدیدہ ہوئے ایسی محویت طاری ہوئی کہ سر و پا کا ہوش نہ رہا اس کیفیت مین بدیع الملک کو دو روز گذر گئے جب تیسرا روز ہوا تو بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام اُس حجرے کے اندر سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر سلام کیا کہا اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے سب کیفیت اپنے آنے کی بیان کی اُس ساحر نے کہا اب آپ یہان کیون تشریف رکھتے ہین بدیع الملک نے کہا مین اُسکی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس نازنین کو کسنے قتل کیا اور اُسکی کیا خطا تھی اُس ساحر نے کہا اے شہریار یہ نازنین کشتہ سحر ہو اگر اُسکی کوشش کیجائے تو یہ زندہ ہو جائے بدیع الملک یہ سُنکر خوش ہوئے فرمایا اسکے واسطے کیا تدبیر ہو جو اُسکو اس قید الم سے نجات ملے اُس ساحر نے کہا اے شہریار اول آپ

۱۱

چاہا آپ چاہ عظیم مین جا کر پھاند پڑیے وہان کے ساحرون کو قتل کیجیے وہان سے ایک گلدستہ لایے وہ
اسکے سرہانے رکھیے پھر ایک ہفتہ تک دریاے تاریک مین شناوری فرمایئے آٹھوین روز تاریک صحرا
سے ملتا ہے لیجیے ایک گلدستہ اسکے باپ کا ہی اسکو بھی لیجیے جب دونون گلدستے آپکے پاس پہنچین اور
ان دونون کے پھول اس نازنین کو سنگھایئے تب اسکو ہوش آئیگا اور سحر دور ہو جائیگا بدیع الملک
نے فرمایا یہ کیا مشکل ہے مین چاہ عظیم کی طرف جاؤنگا وہان سے گلدستہ لاؤنگا دریاے تاریک مین شناوری
کرونگا تاریک جادو کو مار کر گلدستہ لونگا مگر مجھے راہ سے آگاہی نہین ہو اگر تم رہبری کرو تو مین وہان تک پہونچ
جاؤن اس ساحر نے بدیع الملک سے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے مین آپکو چاہ تک پہونچا دونگا
بدیع الملک اسکے ساتھ ہی ہمراہ ہوا بدیع الملک کو ساتھ لیے ہوئے ایک کنوئین کے قریب آیا کہا
یہی چاہ ظلم ہے آپ کچھ خوف نہ فرمایئے اندر تشریف لیجایئے بدیع الملک نے چاہا کہ مین کنوئین کے
اندر کود پڑون کسی نے ہاتھ پکڑ لیا بدیع الملک نے بہت بہت زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹا بدیع الملک
مجبور ہوئے اس ساحر نے کہا اے شہریار آپکو خوف آگیا یہ اچھا ہوا ابھی تو آپ کو بڑے بڑے ساحرون سے
مقابلہ کرنا ہے جب کوئی ساحر آپ کے سامنے آئیگا اسوقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک نے
فرمایا مین مجبور ہون کہ میرے بازو کوئی شخص پکڑے ہے مین لاکھ زور کرتا ہون مگر بازو نہین چھوٹتے ساحر
نے کہا آپ اسطرف واپس آیئے ابھی ادھر نجایئے بدیع الملک نے چاہا پیچھے ہٹون مگر نہ ہٹا گیا
ساحر نے کہا یہ بھی عین ممکن ہے ساحر حیران ہوا کہ یہ کیا مشکل ہے کہا ابھی ٹھہر جایئے مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ
کہکر بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے ساحر ایک جانب روانہ ہوا جب ساحر کچھ دور نکلگیا بدیع الملک کے
ہاتھ پاؤن کھلگئے شاہزادے نے چاہا مین اب چاہ مین کود پڑون پھر دست و پا کی وہی حالت ہوگئی
بدیع الملک مجبور ہوئے چاہا اپنے تئین ہلاک کرون کہ ناگاہ آواز آئی اے بدیع الملک کیا نادانی کرتے ہو مقام
تدبر ہے جان کی دشمن بات صحیح نہین ہے مگر تمہارے پھنسانے کی تدبیر تھی خبردار کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہان پر
ایک لوح مدفون ہے مقام لوح مین دیکھو اسپر عمل کرو بدیع الملک اس آواز کے آنے سے ہوش مین آئے
لوح نکالی اسمین لکھا پایا کہ اپنے کو اس حجرے تک پہونچاؤ نازنین کے جسم سے اس لوح کو مس کرو
قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک اسطرف روانہ ہوئے اس حجرے کے قریب آئے لوح کو اس
نازنین کے جسم سے مس کیا ایک آواز مہیب آئی حجرے مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین سب حجرہ جلگیا
ایک تودۂ آتشی میدان مین تھا سب جادو بود اس آواز کے آنے سے بدیع الملک نے دیکھا کہ چارون
طرف سے ساحرون نے آکے گھیر لیا غل مچانا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار میان سے لی ساحرون کو
قتل کرنا شروع کیا بعض ساحرون نے آپس مین کہا کہ معلوم ہوتا ہے طلسم فیروزہ کی عمر تمام ہوئی بعض نے کہا
طلسم کشا کی صورت اس جوان سے کچھ مشابہ ہے مگر طلسم کشا اصلی نہین ہے اسکے واسطے لکھا ہے کہ وہ بزرگ
ہوگا ابھی اس جوان کی عمر بہت کم ہے بدیع الملک یہ گفتگو سنکر تعجب کی نگاہون سے چارون طرف دیکھنے
لگے مگر کچھ خیال نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے خیال کیا تو مجمع ساحران کو بہت دیکھا تعجب ہوا
غور کیا کہ مین نے اسقدر ساحر قتل کیے مگر ابھی تک کمی نہین ہوئی جسقدر ساحر قتل ہوئے تھوڑی دیر مین مجمع کو اور
زیادہ دیکھا بدیع الملک اور زیادہ حیران ہوئے کسی طرح اور تھوڑی دیر مین انبوہ کثیر ہوگیا بدیع الملک بھی

تھک گئے لڑنے سے عاجز ہوئے مجبور ہو کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا اے بدیع الملک تو نے غضب کیا
جو انسے جنگ کی یہ لوگ محض تمھارے ڈرانے کو یہان آئے تھے اگر تم خاموش چلے جاتے تو تمسے کوئی
دبولتا اب جسکو قتل کروگے اُسکے عوض چار ویسے ہی پیدا ہونگے مناسب یہ ہی کہ اب تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ
ایک طائر آئیگا اُس طائر کو تیر سے نشانہ کرنا مگر ایک تیر کے سوا دوسرا تیر نہ لگانا اگر وہ ایک تیر مین گرگیا تو
یہ سب مرجاینگے اور اگر تیر نے خطا کی تو پھر تمھارا زندہ واپس جانا محال ہی یہ بہت مقام سخت ہی جو اسکو
فتح کریگا وہی طلسم کشا ہی اُسی کے ہاتھ سے طلسم فیروزیہ فتح ہوگا بدیع الملک کو جوش ہوا دل مین
خیال کیا اسکو فتح کرون اور طلسم کی طرف روانہ ہون تا یہ طلسم بھی میرے ہاتھ سے فتح ہو صاحبقران بہت
خوش ہونگے یہ سوچ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد بلند ہوئی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو پھر
بدیع الملک نے دیکھا کہ صاحبقران زمان گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے آتے ہین بدیع الملک آگے
بڑھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک تم یہان کس طرح پہونچے بدیع الملک نے اپنی
کیفیت بیان کی امیر نے چاہا تلوار کھینچ کے مجمع ساحران پر جا پڑون بدیع الملک نے عرض کی ابھی موقع نہین
ہی لازم یہ ہی کہ اُنسے جنگ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر مین ایک طائر آئیگا اسکو تیر سے نشانہ کیجیے گا جب وہ مرکے
گریگا یہ سب مرجاینگے امیر نے فرمایا آخر یہ کون جگہ ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ تو مین نہین جانتا ہون
کہ یہ کون مقام ہی مگر یہ معلوم ہو کہ جو اس جگہ کو فتح کریگا وہی اُس طلسم کو بھی فتح کریگا صاحبقران کو تعجب
ہوا یہ ذکر تھا کہ طائر درخت پر آکے بیٹھا امیر نے تیر ترکش سے لیا کاندھے سے کمان اُتاری بدیع الملک
نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرمائین مین اس طائر کو بھی نشانہ کرتا ہون امیر نے فرمایا مین اسم اعظم پڑھکے
تیر لگاؤنگا خطا نہ پاؤنگا بدیع الملک سمجھے صاحبقران کا ارادہ ہی کہ طلسم کو فتح کرین بلحاظ صاحبقران
خاموش ہو رہے امیر نے اسم اعظم شروع کیا جب اسم اعظم پڑھ چکے تیر سر کیا طائر اُڑا مگر قضا آ پہونچی تھی تیر طائر
کے سر پر پڑا تڑپتا ہوا زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین کچھ شعلے بھڑکنے لگے
آندھی چلنے لگی صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا یہ طائر کوئی ساحر تھا مگر بڑے ساحرون سے تھا کہ
تاریکی چھائے بڑی دیر ہوئی اب تک روشنی نہین ہوئی بدیع الملک نے کہا یہان عجائب عجائب چیزین
دیکھنے مین آئین صاحبقران نے فرمایا طلسم فیروزیہ بہت بڑا طلسم ہو امیر باتین کر رہے تھے کہ ایک آواز
آئی کُشتی مرا نام مرغ طائر ہفت گوش جادو بود اس آواز آنے سے اور آفت زیادہ برپا ہوئی مگر تھوڑی
دیر کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا نہ وہ صحرا ہی نہ وہ ساحر ہین دیوار آہنی طلسم فیروزیہ
کی معلوم ہوتی ہو اور ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہو امیر اُس پھاٹک کے قریب آئے دروازے پر
لکھا تھا کہ در طلسم فیروزیہ امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ وجہ تھی کہ دروازہ اس طلسم کا نہ ملتا تھا
اور یہان ایسے ایسے عجائب وغرائب جمع کیے گئے تھے کہ غضب کا سحر کیا گیا تھا اگر تمام عمر پھرا کرتے تو بھی
راستہ نہ پاتے نہین معلوم اور سردارون پر کیا گذری اور وہ کہان غائب ہوگئے بدیع الملک نے
عرض کی وہ دیوار کے پاس جاکے طلسم کے اندر گئے ساحر وہان موجود رہتے ہین جو کوئی جاتا ہی اُسکو اندر
لیجاتے ہین مگر نظر نہین آتا صرف ایک ہاتھ دکھائی دیتا ہی جب مین دیوار کے قریب پہونچا تو یہی واقعہ گذرا
مگر تعویذات کی برکت سے گزند نہ پہونچا امیر نے فرمایا مجکو بھی کچھ معلوم ہوا تھا مگر مین نے خیال نہین کیا

بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے اُس پھاٹک کے اندر گئے امیر نے دیکھا ایک میدان
وسیع ہزاروں کوسون تک وہان کا نام نہین دھوپ اس شدت کی ہو کہ زمین پر پانون رکھنا ناگوار ہوتا ہو صاحبقران
نے بدیع الملک سے کہا اس میدان مین کس طرف جائین کیونکر راہ کا پتہ پائین بدیع الملک نے عرض
کی جس طرف چلتے ہین ادھر ہی تشریف لے چلئے خدا مالک ہو وہ منزل مقصود پر پہونچاویگا صاحبقران نے
فرمایا اتنا بڑا میدان کئی دن مین طے ہوگا بدیع الملک نے عرض کی مین نہین عرض کرسکتا ہون اگر دس دن
مین بھی یہ میدان طے ہوا اور آبادی ملی تو گویا بہت جلد تکلیف سے فراغت پائی امیر نے فرمایا اس وقت
پیاس کی شدت ہو اگر پانی نہ ملیگا تو راستہ چلنا مشکل ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ ٹھہر جائیے مین
چہار جانب تلاش کرتا ہون شاید اُس میدان مین کہین کنوان ہو تو پانی حاضر کرون صاحبقران نے فرمایا
بھلا اس ویرانے مین کنوان کہان ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ چونکہ اسوقت شدت تشنگی سے پریشان
ہین آپ کو زیادہ مسافت اٹھانا مناسب نہین ہو مین جاتا ہون امیر وہین ٹھہرے بدیع الملک ایک
جانب روانہ ہوئے قریب دو کوس کے نکل گئے اور پانی مثل شراب بدیع الملک کو بھی شدت تشنگی نے
بیتاب کیا تھا تھوڑے سے اس سمت کو ترک کیا دوسری جانب روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی
تھی کہ ایک کنوان نظر آیا بدیع الملک نے کمند کو کھولا ڈولچی نکالی کمند کو ڈولچی مین باندھ کر کنوئین مین ڈالا پانی نکالا
پیکر وہان سے روانہ ہوئے جب دور نکل آئے اور ڈولچی کی طرف خیال کیا اُسکو خشک پایا سمجھے پانی بہ گیا
اور تمازت آفتاب سے ڈولچی خشک ہوگئی پھر اُس طرف سے پلٹے اُس چاہ کے قریب آئے پھر پانی
بھر کر روانہ ہوئے جب دو کوس زمین نکل گئے پھر ڈولچی کو خشک پایا گو بدیع الملک نے بہت کچھ حفاظت کرلی
تھی مگر پانی کو ڈولچی سے خالی پایا اب یہ خیال کیا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلون اور یہ کیفیت عرض
کرون امیر کو کنوئین پر لاکر پانی پلاؤن یہ سوچکر روانہ ہوئے راستہ بھول کر کسی اور سمت کو نکل گئے دن بھر
پریشان پھرے مگر صاحبقران کا پتہ نہ لگا جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک اُسی میدان مین گھوڑے
سے اُترے زین پوش بچھا کے بیٹھے چونکہ دن بھر کی رہروی کی تھی بہت خستہ تھے ہوا جو میدان مین چلی
بدیع الملک کو نیند آگئی شاہزادہ لیٹ کر سو گیا اسقدر غفلت طاری ہوئی کہ جب دن دو گھڑی آچکا تب
بدیع الملک کی آنکھ کھلی دیکھا گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہو اُسے دور تک تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا مجبور ہوکے
پیادہ پا روانہ ہوئے اُسدن بھی شام تک رہروی کی نہ آبادی ملی نہ صاحبقران سے ملاقات ہوئی جب آفتاب
غروب ہوگیا بدیع الملک اُسی میدان مین قیام پذیر ہوئے ہوا سرد جو آئی پھر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی سلاح
غائب پایا بہت افسوس ہوا بدیع الملک کی آنکھون مین آنسو بھر آئے لاچار اُٹھکر روانہ ہوئے ایک دریا نظر آیا
بدیع الملک اُس دریا کے کنارے پر آئے منہ ہاتھ دھوکر تھوڑی دیر دم لیا پھر اُٹھے چاہتے تھے کہ چلون ایک
جہاز نظر آیا بدیع الملک ٹھہر گئے اُس جہاز کی کیفیت دیکھنے لگے جب وہ جہاز قریب پہونچا تو ناخدا نے جہاز کو
لنگر کیا کشتیان کھولیں لوگ اُترے بدیع الملک دیکھتے رہے جب سب لوگ اُتر چکے تو ایک مرد
ضعیف ریش سفید جہاز سے اُترا سب کے آگے اُسکی کشتی روان ہوئی کنارے پر آیا بدیع الملک پر نگاہ پڑی
اُس مرد ضعیف نے کشتی سے اُتر کے بدیع الملک کو سلام کیا کہا اے جوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو اُس
وہان صحرا مین تیرا کیا کام ہو بدیع الملک نے اپنی کل کیفیت اُس مرد ضعیف سے بیان کی اور کہا

آپ کہاں جاتے ہین کون صاحب ہین اُس ضعیف نے کہا مین تاجر ہون شمس بازرگان میرا نام ہو شاہ فیروزیہ کے بادشاہ نے مجھے طلب کیا ہو وہان جاتا ہون بدیع الملک نے کہا وطن آپ کا کہان ہو شمس نے جواب دیا مین ختن کا رہنے والا ہون شہر فیروزیہ وہان سے دو برس کی راہ ہو بڑی تکلیف اُٹھاکے آیا ہون شہر مین جاؤنگا بدیع الملک نے کہا کیا شہر طلسم سے الگ ہو شمس نے عرض کی طلسم شہر سے دور ہو طلسم مین کون جا سکتا ہو یہ سنکر شمس نے کہا پھر آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ورنہ مسافت راہ کی تاب نہ لائیے گا بہت پریشان ہوجیے گا بدیع الملک شمس کے ہمراہ ہوے شمس نے تھوڑی دیر اُس میدان کو دیکھا پھر اپنی کشتی پر آیا جہاز پر سوار ہوکر لنگر اُٹھوا دیے جہاز چل نکلا بدیع الملک تو اس طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ امیر نے جب بدیع الملک کو براے تلاش آپ روانہ کیا تو اُسی دھوپ مین عرصے تک انتظار کیا جب دن باقی نرہا صاحبقران نے تیمم کرکے نماز پڑھی چونکہ تھکے ہوئے تھے اسوقت پھر چلنا مناسب نہ جب تا گھوڑے سے زین پوش اُتار زمین پر بچھاکر بیٹھے تھوڑی دیر مین شام ہوگئی میدان مین ہوا سے سرد چلنے لگی صاحبقران کو نیند آگئی امیر نے آرام فرمایا نصف شب نہ گذری تھی کہ صاحبقران کے مرکب نے غل مچانا شروع کیا امیر کی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک مرد سیہ فام گھوڑے کو کھولنا چاہتا ہو امیر نعرہ کرکے اُٹھے اُسکے قریب آئے کہا او دزد مکار تو کون ہو اس صحرا مین کہان رہتا ہو اُسنے جواب دیا کہ مین دزد نہین ہون بلکہ اس صحرا کا نگہبان ہون مجکو یہی خدمت سپرد ہو کہ جو کوئی اسطرف آئے اُسکو عاجز کرون صاحبقران نے یہ سُنکر ایک طمانچہ اُسکے سر پر مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی کشتی مرا نام من دشت بان جادو بود او در صاحبقران زمان نے گھوڑے کے قریب آگے گردن پر ہاتھ پھیرا پھر زین پوش پر آکے آرام فرمایا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ مرکب نے پھر آواز دی صاحبقران کی آنکھ کھل دیکھا ایک اور ساحر گھوڑے کے پاس کھڑا ہو امیر پھر اُٹھے اُسکے قریب آئے فرمایا او مکار تو کون ہو اُسنے جواب دیا مین دشت بان ہون تو نے میرے بھائی کو قتل کیا ہو مین تجھے قتل کرونگا امیر نے فرمایا پھر انتظار کس بات کا ہو مین موجود ہون جو کچھ رکھتا ہو پیش کر اُسنے ایک گولہ امیر کی طرف پھینکا صاحبقران نے اسم اعظم وردِ زبان کیا گولہ زمین پر گرا ساحر نے دوسرا گولہ امیر کی طرف پھینکا وہ بھی بیکار گیا اسی طرح اُس ساحر نے تین گولے پیہم صاحبقران کی طرف پھینکے مگر سب خالی گئے آخرکار مجبور ہوکے اُسنے صاحبقران سے کہا اب مین سحر کرونگا معلوم ہوا کہ تمہین بھی سحر مین بہت اچھا دخل ہو اب تم سحر کرو مین اسکو رد کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہم سحر اور ساحر دونون کو برا جانتے ہین اور ساحر پر لعنت کرتے ہین کہ سحر ہمارے مذہب مین حرام ہو ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہین ساحر نے کہا اگر آپکا خدا برحق ہو تو مجھے کسی قسم کا گزند ہونچائیے امیر نے آگے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا طمانچہ مارون کہ سر اُسکا اُڑ جائے ساحر نے سحر کیا لیکن صاحبقران زمان کی قوت مین کسی قسم کا فرق نہ پایا سمجھا یہ شخص مجھے ہلاک کریگا یہ سوچ کے کہا مجکو معلوم ہوا کہ آپ کا خدا برحق ہو اور آپ کا مذہب بہت صحیح ہو مجکو امان دیجیے امیر نے کہا جب تک اپنے مذہب کو ترک نہ کروگے امان نہین ملیگی

ساحر نے کہا میں آپ کا مذہب قبول کرتا ہوں اور سامری و جمشید پر لعنت کرتا ہوں امیر نے اُسکا ہاتھ
چھوڑ دیا ساحر مسلمان ہوا صاحبقران سے تقصیر معاف کرائی عرض کی اب غلام کے یہاں تشریف لے چلیے
آرام فرمایئے صاحبقران نے کہا اپنا نام بتاؤ ساحر نے عرض کی کہ مجھے رہ نورد جادو کہتے ہیں اس صحرا میں
فیروز کی طرف سے مقرر ہوں اُسنے حکم دیا ہے کہ جو کوئی یہاں آئے اُسکو نہ آنے دوں اور سر کاٹ کے
بھجوا دوں یا ایسا پریشان کروں کہ وہ اسی صحرا میں تڑپ تڑپ کے مر جائے صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد
بدیع الملک اور میں اس صحرا میں ہمراہ تھے مجھے پیاس کا غلبہ ہوا اُنکو پانی لینے کو بھیجا میں عرصہ تک وہاں منتظر
رہا مگر وہ واپس نہیں آئے میں نے بہت تلاش کیا لیکن کہیں پتہ نہیں پایا رہ نورد جادو نے عرض کی اسی
قدر معلوم ہوتا ہے اُسوقت انھوں نے راہ فراموش کی یا تلاش آب میں کسی طرف چلے گئے اور پھر آپ تک
نہ آسکے جس جگہ [illegible] ہوئی ہوگی ایسی باتیں اُنکے ساتھ بھی کی گئی ہونگی اگر فضل خدا شامل حال ہوا ہوگا تو بچ گئے
ہونگے ورنہ کہیں تباہ و برباد پھرتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا اب اُنکا پتہ کیونکر معلوم ہو رہ نورد نے
عرض کی میں صبح کو سب صحراؤں میں دیکھ آؤنگا اسوقت آپ میرے یہاں تشریف لے چلیے امیر نے
فرمایا اے رہ نورد جادو تمہارا مکان یہاں سے کتنی دور ہے رہ نورد نے عرض کی بہت قریب ہے صاحبقران
نے فرمایا یہاں تو مکان کیا کوئی درخت بھی نہیں معلوم ہوتا ہے رہ نورد جادو نے عرض کی مکان زیر زمین
میں بنوا رکھا ہے اُسکے نیچے آبادی ہے صاحبقران نے فرمایا اُسوقت معلوم ہوا کہ زمین بنائی ہے رہ نورد
نے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائیے گا یہ کہکر صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیا ایک مقام پر آ مٹی ہٹائی امیر نے
دیکھا ایک نقب ظاہر ہوئی رہ نورد نے کہا آپ اب تشریف لے چلیں صاحبقران نے فرمایا میں اس راہ سے
واقف نہیں ہوں تم آگے چلو رہ نورد سلام کر کے آگے بڑھا صاحبقران اُسکے ہمراہ نقب میں داخل
ہوئے تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی بعد تھوڑی دور کے صاحبقران نے دیکھا روشنی معلوم ہوئی ہے امیر آگے
بڑھے تھوڑی دور کے بعد نقب سے باہر آئے اب جو صاحبقران نے دیکھا ایک شہر آباد پایا بہت تعجب
ہو کہا اے رہ نورد یہ کون شہر ہے رہ نورد نے عرض کی اے صاحبقران یہاں سب ملازمین طلسم کے مکان ہیں اور
کوئی غیر یہاں نہیں رہتا ہے صاحبان پیشہ بھی سب طلسم کے ملازم ہیں جب وہاں طلبی ہوتی ہے دوکانیں بند کر کے
چلے جاتے ہیں جب وہاں سے رخصت ہوتی ہے پھر آکے یہاں دوکانیں کھولتے ہیں اور جو اعلیٰ درجوں پر ملازم
ہیں انکو دوکان کی ضرورت نہیں ہے یہاں جسقدر ملازمین طلسم ہیں اُنکے مکان ہیں صاحبقران رہ نورد جادو
سے باتیں کرتے ہوئے شہر کی سیر دیکھتے ہوئے اُسکے مکان پر آئے رہ نورد صاحبقران جادو
کو اپنے مکان میں لے گیا امیر نے اُسکے مکان کو بہت نفیس پایا جب رہ نورد صاحبقران کو مکان
کے اندر بٹھا چکا تو سب متعلقین کو بلایا کہا ہمارے آقائے نامدار تشریف لائے ہیں اُنکو سلام کرو قدمبوسی سے
مشرف ہو سب نے امیر کو سلام کیا قدمبوسی سے مشرف ہوئے رہ نورد نے کہا میں نے آج سے
فیروز کی ملازمت ترک کی اور صاحبقران نامدار کی اطاعت قبول کی اور دین سامری کو بھی ترک کیا
اور خداوند واحد و یکتا پر ایمان لایا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ بھی ترک مذہب کرے اور جو اُسکے
خلاف کریگا میں انکو اپنے یہاں رہنے نہ دونگا بلکہ سزا سخت دونگا اُسکے گھر میں بھی سب کو تعجب ہوا
مگر مجبور ہوگئے کچھ بن نہ آیا سب نے دین سامری پرستی کو ترک کیا اطاعت اسلام قبول کی سب

صاحبقران کی خاطر مین مصروف ہوئے شب رنگین باتون مین بسر ہو گئی جب صبح ہوئی تو امیر سے
رہ نورد جادو سے کہا اب تم جاؤ اور بدیع الملک کو تلاش کر کے لاؤ رہ نورد امیر سے رخصت ہو کر
روانہ ہوا صاحبقران سے کہگیا کہ یا امیر آپ سب میرے مکین تشریف نہ یجائیے گا جب مین حاضر ہونگا تو
آپکو تمام طلسم کی سیر کرا دونگا صاحبقران نے فرمایا رہ نورد مین یہان جبتک رہونگا میرا دم گھبرا جائیگا
اس سے بہتر یہ ہو کہ مین اس شہر کی سیر کرون رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران آپ فتاح طلسم ہین آپکو
علانیہ نہین پھرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا اچھا تم جاؤ مین بے تمہارے کہین نہین جاؤنگا رہ نورد جادو
روانہ ہوا سب صحراؤن مین پھرا جب دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اور وہان تحقیق کیا تو وہان سے
نگہبانون نے کہا ہان ایک جوان یہان آیا تھا اسکا مرکب اور اسلحہ ہمنے لے لیے مین وہ کسی طرف چلا گیا اب
اسکی کیفیت نہین معلوم ہے رہ نورد نے کہا مرکب اور سلاح اسکے ہمارے حوالے کرو ہم پہنچا دینگے اور اس
جوان کا بھی پتہ لگا لینگے نگہبانون نے سلاح و مرکب رہ نورد کو دیے رہ نورد وہان سے روانہ ہوا
بہت دور دور بدیع الملک کو تلاش کیا جب شاہزادے کا پتہ نہ معلوم ہوا تو مجبور ہو کے اپنے مکان کیطرف
واپس آیا یہان صاحبقران زمان اسکے منتظر تھے جیسے ہی رہ نورد کو دیکھا پوچھا اور رہ نورد پہلے کیفیت بدیع الملک
بیان کرو کہ تمنے کہین پتہ بھی لگایا رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران مین بدیع الملک کی تلاش مین بہت
پھرا مگر وہ نہین ملے ہان مرکب اور سلاح انکے لایا ہون ایک صحرا مین وہ سو رہے تھے وہان کے
نگہبانون نے مرکب اٹھا پایا وہ دوسری جگہ گئے وہان سلاح انکے ضائع ہوئے پھر نہین معلوم کس طرف
گئے اور کیا ہوئے صاحبقران کو بہت افسوس ہوا فرمایا اے رہ نورد بھلا تم کچھ کہ سکتے ہو کہ بدیع الملک پر
کیا گذری رہ نورد نے کہا مین یہ تو ضرور عرض کرتا ہون کہ وہ صحیح و سلامت ہین کسی قسم کا نقصان جان پر
نہین پہونچا ہے مگر کسی طرف چل گئے ہین اور کوئی کفیل بھی انکا پیدا ہو گیا ہو اسی کے یہان ہین یقین ہو کہ آپسے
ملین صاحبقران نے فرمایا ہان یہ بات میرے بھی قیاس مین آتی ہے مگر دل نہین مانتا رہ نورد نے عرض کی
پھر جو کچھ ارشاد ہو مین بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا سوا اسکے کہ تم تلاش کرو اور کیا ہو رہ نورد
نے عرض کی اب مین ایک ایک شخص کے مکان پر جاؤنگا سب کے یہان بہت تلاش کرونگا صاحبقران
نے فرمایا اے رہ نورد اگر بدیع الملک کو تلاش کروگے مین تمام عمر تمہارا ممنون احسان رہونگا رہ نورد نے
عرض کی یا صاحبقران یہ آپ کیا فرماتے ہین مین بسر و چشم تلاش کرنے کو جاؤنگا جس طرح ممکن ہوگا شاہزادے
کو تلاش کر کے لاؤنگا یہ کہکر رہ نورد پھر صاحبقران زمان سے رخصت ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب وہ شخص بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیکر چلا تیسرے روز جہاز اسکا بہر لنگر انداز ہوا بدیع الملک نے دیکھا سامنے
ایک شہر نمودار ہوا تو اس شخص سے فرمایا یہ آبادی کیسی ہے شخص نے عرض کی شہر فیروزہ ہے اسکا نام ہے اب
مین اپنے گھر جا کے رہینگے مین فیروز ستارہ پیشانی کے پاس جاتا ہون وہان کچھ مال فروخت کرونگا وہ نہین
خرید لے تو سنبھالے رکھا ہون کہ سوا اسکے دوسرا اسکی خریداری نہین کر سکتا ہو اپنے خود مجھ سے طلب کیے تھے وہ
لیکے پیش کرونگا پھر آپ کو جہان فرمایئے گا پہونچا دونگا ورنہ کچھ دن آپکی خدمت مین رہونگا بدیع الملک نے

فرمایا مین بھی فیروز کے دربار کا بہت مشتاق ہون تاجر نے عرض کی اے شہریار اگر وہان کوئی آپ سے دریافت کرے کہ آپ کون ہین تو آپ کیا جواب دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی ہم سے دریافت کریگا اسوقت دیکھا جائیگا تاجر نے عرض کی مین آپ کا ہمراہ لیجانا مناسب نہین جانتا ہون بدیع الملک نے کہا اگر تمھاری رائے نہین ہے تو مین نہ چلونگا مگر شہر کی سیر کرنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے تاجر نے عرض کی مین وہان سے فراغت کر آؤن پھر آپ کو شہر کی سیر کراؤن بدیع الملک نے قبول کیا شمس بازرگان کشتیان منگا کے سوار ہوگیا بدیع الملک کی خدمت کو بہت سے آدمی چھوڑ گیا یہان بدیع الملک کا دل گھبرایا ملازمین سے کہا کشتی لگاؤ ہم کنارے پر دریا کے جائینگے وہان سیر کرینگے دم گھبراتا ہے ملازمین مجبور ہو کے بولے تو سب نے عرض کی آپ کا جانا مناسب نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے تم کشتیان طلب کرو خادمون نے ناخدا سے جاکر کہا کہ شہریار کشتیان طلب کرتے ہین ساحل پر جائینگے دل بہلائینگے ناخدا نے اسی وقت ملازمین کو روانہ کیا انھون نے جہاز پر سے کشتیان اتارین دریا مین ڈالین بدیع الملک کشتی پر سوار ہوئے اور بھی ملازمون کو ہمراہ لیا کنارے پر آئے خشکی مین اترے ہوا جو سرد معلوم ہوئی ٹہلنے لگے قضائے کار اسوقت دریا پر ملکہ لیلائے کمان ابرو دختر فیروز ستارہ پیشانی برائے سیر آئی ہوئی تھین بدیع الملک کو ٹہلتے ہوئے دیکھا اپنی خواصون سے کہا یہ کون شخص ہے جو ٹہل رہا ہے خواصین بدیع الملک کے قریب آئین مگر مارے اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے کہ بدیع الملک انکو نہ دیکھ سکے وہ بدیع الملک کو دیکھکر واپس گئین ملکہ سے کہا نہین معلوم کون ہے کسی ملک کا شہزادہ معلوم ہوتا ہے اسطرف برائے سیر آیا ہے جہاز بھی دور کھڑا ہے اور کشتیان بھی قریب ساحل لگی ہین مگر ملکہ عالم آجتک ایسی صورتین نگاہ سے نہین گذرین انسان ہے یا مجسم خدا کی شان ہے خواصون نے جو اسطرح بیان کیا ملکہ کو بھی شوق دید پیدا ہوا کہا تم لوگون کو یہی رہتا ہے کسی کی خوبصورتی سے ہمین کیا مطلب ہے خواصون نے عرض کی ملکہ عالم کنیزون نے تذکرتاً آپسے عرض کیا ورنہ ہمین کیا غرض ہے اور کیا دنیا مین یہی ایک حسین ہے ملکہ نے کہا مجھے آج تمھاری نگاہ کا امتحان منظور ہے چلو مین بھی دیکھون خواصین ملکہ کو اپنے ہمراہ لیکر اسطرف آئین ملکہ کی نگاہ جو جمال باکمال شہزادہ بدیع الملک پر پڑی صبر و قرار سب نے جواب دیا عشق نے سلام کیا جنون نے مبارکباد دی ہاتھ گریبان کی طرف جانے لگا ملکہ کو غش آگیا خواصون نے جو یہ حالت ملکہ کی دیکھی وہان سے اٹھا لائین گلاب و کیوڑے کے شیشے اسی وقت منگائے ملکہ پر چھڑک کے لخلخہ سونگھایا لیلائے کمان ابرو کو ہوش آیا مگر عجیب حالت بُری کیفیت حالت تباہ لب پر آہ دل مین بدیع الملک کی یاد زبان پر نالہ و فریاد فاقہ ہوتے ہی خواصون سے پوچھا ارے وہ نوجوان غارتگر دین و ایمان کہان ہے خواصین ملکہ کی حالت دیکھکر تھرتھرا گئین عرض کی حضور وہین ٹہل رہے ہین ملکہ نے کہا مجھے بھی وہین بلواؤ اس ناچکش دزد دلفریب کی صورت پھر دکھادو میری تو عجیب حالت ہے بُری کیفیت ہے کیا کرون کہان جاؤن کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم خیرت تو ہے آپ کی طبیعت کو اسوقت انتہا سے درجہ نادرست پاتے ہین گھبراتے ہین کچھ خلاصہ حال بیان فرمایئے کنیزون سے نہ چھپایئے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری کہا ارے اس جوان کی صورت دلفریب نے میرے دل کو بیتاب کردیا دل کو غم و الم سے بھر دیا اگر یہ میرے پاس نہ آئیگا تو زندگی دشوار ہوگی جینا مشکل ہوگا کنیزون نے عرض کی پھر جو کچھ ارشاد فرمایئے ہم بجا لائین ملکہ نے کہا تم وزیرزادی کو ابھی جاکر لاؤ یہ کام اسی سے انجام پائیگا

تم لوگ اُسکو اچھی طرح انجام نہین دیگی کنیزون نے عرض کی ہم ابھی جاتے ہین وزیرزادی کو لاتے ہین
یہ کہکر چند خواصین تو ملکہ کے پاس رہین باقی سب روانہ ہوئین وزیرزادی ملکہ لیلائے ابروکمان کی زرین
گلگون لباس دختر شعلہ پوش جادو وزیر فیروز ستارہ پیشانی اپنے باغ مین بیٹھی تھی کہ کنیزان ملکہ لیلائے
کمان ابرو نے آکے سلام کیا زرین نے پوچھا کیون خیر ہو سب نے ملکہ کی کیفیت بیان کی وزیرزادی
کو بہت ہنسی آئی کہا ملکہ کو تو ہمیشہ ایسی باتین ناپسند تھین عاشقون کی مذمت کیا کرتی تھین آج خود مبتلائے
عشق ہوگئین کنیزون نے عرض کی اب جلد تشریف لے چلیے عرصہ نہ فرمایئے ملکہ کی عجب کیفیت ہی اگر شاہزادہ
سوار ہو جائیگا تو کچھ بن نہ آئیگا وزیرزادی اُنکی کنیزون کے ہمراہ ہوئی ملکہ کے پاس آئی کیفیت جو ملکہ کی دیکھی
تو عجب حالت پائی قریب آکر مسکرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج کیسا ہو ملکہ نے کہا اے زرین گلگون لباس
کیا حالت پوچھتی ہو عجب کیفیت ہی کیا بیان کرون ایک جوان غارتگر دین وایمان کے حسن دلفریب نے صبر دل کا
چھین لیا مجکو دیوانہ بنا دیا اب للہ کوئی تدبیر بتا دے اُس سے ملا دے زرین نے عرض کی واری ہو تو
آپ نے ایسی نازک بات بیان فرمائی جسکا انتظام بہت مشکل ہی مین کیونکر اس کام کو انجام دے سکونگی
اگر اسکی اطلاع شہنشاہ کو ہو جائیگی تو وہ کیا کرینگے مجھے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا اے زرین اب اسوقت
تو جو ہوسکے اُسکے ملنے کی تدبیر نکال دے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا میری جان جائیگی اگر وہ عابد کش فریب
مجھ تک نہ آئیگا زرین نے عرض کی ماہین بھی اُنکے دیکھنے کی مشتاق ہون ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا
بدیع الملک جہان ٹہل رہے تھے وہان لاکر زرین گلگون پوش سے کہا دیکھو یہی جوان ہو زرین کی
جو نگاہ بدیع الملک پر پڑی جبین کہا ملکہ نے بجا عشق نہین کیا اصل مین یہ جوان اُسی کے لائق ہو دیر تک
بدیع الملک کا جمال دیکھا کی جب دیر ہوئی ملکہ نے کہا اے زرین اب دیر نہ کر دیکھتی ہو کشتیان لب ساحل
لگی ہوئی ہین قریب ہی کہ سوار ہوکر روانہ ہو جائین زرین نے عرض کی واری پھر جو کچھ آپ ارشاد فرمایئے
مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا جو تم مناسب جانو وہ کرو زرین نے کہا مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہون شاہزادے
کے پاس جاتی ہون آپ کا پیام پہونچاتی ہون ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہی زرین بدیع الملک کے
قریب آئی اپنی صورت دکھائی بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا زرین نے
عرض کی آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس ارادے سے آئے ہین بدیع الملک نے اپنے آنے
کی حقیقت بیان کی زرین نے جو کیفیت سنی دنگ ہوگئی کہا پھر اب کہان تشریف لیجایئے گا بدیع الملک
نے فرمایا جب تک تاجر صاحب تشریف نہین لائینگے مین اسی جہاز پر رہونگا اُنکے آنے کے بعد یہان سے
روانہ ہو جاؤنگا زرین نے عرض کی جب تک تاجر صاحب تشریف نہ لائین آپ ہمین سرفراز فرمایئے دعوت
قبول کیجیے بدیع الملک نے جواب دیا مین عذر نہین کرسکتا ہون مگر مجبوری اسوجہ سے ہو کہ مجھے تاجر صاحب
کا حکم نہین ہو اور مین کہین جا نہین سکتا ہون آج بہت دم گھبرایا تو برائے سیر لب ساحل آیا یہ بھی تاجر صاحب
سے پوشیدہ ایک بات کی ہو اگر اُنکو خبر ہوگی تو آزردہ ہونگے اور مین اُنکے تئین رنجیدہ کرنا نہین چاہتا ہون
کیونکہ وہ میرے محسن ہین زرین نے عرض کی جہان آپ یہانتک تشریف لائے اب مہربانی فرماکر
میرے غریب خانہ تک بھی قدم رنجہ فرمایئے کنیز کی عزت بڑھایئے بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خاطرشکنی بھی
مجھے منظور نہین ہو مگر وعدہ مجھ سے اس بات کا کرو کہ جسوقت مین آنے کی اجازت طلب کرون اسوقت

سب مجھے آنے دیتا زرین نے عرض کی جس وقت آپ کے مزاج مبارک مین آئے تشریف لے آئیگا مین مانع ہونگی بدیع الملک نے ملازمین سے کہا ایک شخص حد سے زیادہ مصر ہوتا ہی اُنکی خاطرشکنی کرنا اچھا نہین ہی تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو دو ایک روز مین واپس آئینگے جبتک تاجر صاحب بھی آجائینگے ملازمین نے عرض کی آپ کو اختیار ہی ہم مانع نہین ہوسکتے بدیع الملک نے فرمایا کچھ نقصان نہین ہی ہر حال مین تم نگہبان ہو یہ کہکر زرین کے ہمراہ ہوئے ملازمین بھی ساتھ چلے ملکہ زرین نے کہا بھی کہ ان لوگون کی کیا ضرورت ہی بدیع الملک نے فرمایا ان سب کا چلنا فرض ہو اگر نہین جاینگے تو سب کی دلشکنی ہوگی اور تاجر صاحب سے میری شکایت کرینگے زرین نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک زرین کے ہمراہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے کہ زرین نے بدیع الملک سے عرض کی آپ ذرا توقف فرمایئے مین ایک انتظام کرکے پھر آپ کو سیدھے ہمراہ لے چلون بدیع الملک وہان ٹھہرے زرین ایک جھاڑی کے قریب پہونچی اندر گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آئی بدیع الملک سے عرض کی تشریف لے چلیے شاہزادہ آگے بڑھے زرین ہمراہ ہوئی بدیع الملک کو ایک پھاٹک کے قریب لائی کہا اندر تشریف لے چلیے بدیع الملک اندر اس پھاٹک کے آئے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف وضع مین ایک بنگلی منہ کی کھڑی ہی اُسکے سامنے ایک بارہ دری بنی ہی غرض مقام نہایت نفیس بدیع الملک بہت خوش ہوئے زرین سے پوچھا کیون صاحب یہ بنگلی کیسی ہی زرین نے عرض کی سب حقیقت آپ پر ظاہر ہوجائیگی بدیع الملک خاموش ہو رہے آگے بڑھے زرین نے بدیع الملک کو ایک کمرے مین لاکے بٹھایا ملازمین کے واسطے ایک الگ جگہ تجویز کی اور کہا کہ آپ لوگ یہان رہین گو سب ملازمین نے انکار کیا اور سب نے یہی کہا کہ ہم شہنشاہ کو اس مکان مین تنہا نہین چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہی بخوف رہو غرض اُنکی شامل حال ہی ملازمین نے بدیع الملک کا کہنا مانا وہان جا بیٹھے زرین بدیع الملک کے قریب آئی عرض کی اے شہریار کچھ مین کہون اُسکو گوش دل سماعت فرمایئے اور جواب معقول مرحمت کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین بھی طرح سن رہا ہون تم بیان کرو زرین نے ایک تصویر نکالی بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی ایک آہ سرد بھری قریب تھا کہ بیہوش ہوجائین گراپنے تئین سنبھالا زرین نے شاہزادے کے چہرے کی طرف دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ تو تصویر کو دیکھکر ایسے بیخود ہوگئے کہ تاب ضبط باقی نہ رہی بدیع الملک نے فرمایا اسکی وجہ تمھاری سمجھ مین نہ آئی اسوجہ سے تمنے میری بیخودی پر تعجب کیا زرین نے عرض کی اے شہریار مین نہین سمجھی بدیع الملک نے فرمایا یہ تصویر میرے ایک دوست کی تصویر سے بہت مشابہ ہی مجھے اسکا خیال آیا اور کوئی سبب نہ تھا یہ کہکر بدیع الملک نے زرین کو ٹال دیا لیکن ناتجربہ کار بدیع الملک کے فریب مین آگئی دل مین کہا یہ جوان بھی مقرر کسی پر عاشق ہی اسکا رام ہونا بہت دشوار ہی گر جو کچھ اس وقت زبان یاوری دیگی اس سے کہ گذر دیگی یہ سوچ کے زرین نے عرض کی اے شہریار جسکی یہ تصویر ہی اگر اُسکو مین آپ کی خدمت مین حاضر کرون تو آپ کو سکون ہوگا بدیع الملک سمجھے کہ اس بات مین کوئی بھید ہی یہان عقل سے کام لینا چاہیے اپنا حال اسپر ظاہر کرنا خلاف ہی یہ سوچ کے شاہزادے نے فرمایا کہ اگر اس صاحب تصویر کو تمنے مجھ تک پہونچایا تو کیا مین جس کی یاد مین بیتاب ہون وہ غارتگر تو نہ ملیگا زرین نے عرض کی اے شہریار آپ فرماتے ہین کہ ایسی ہی صورت ہی آپ کو صورت سے کام ہی بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی مجھے ہر طرح

منظور ہو اگر یہی ارادہ ہو تو دیر کرنا کیا ضرور ہے دم بھر دل ہی بہلیگا زرین نے عرض کی پھر آپ تکلیف فرمائیں میرے ساتھ تشریف لائیں بدیع الملک اُٹھے زرین گلگون لباس آگے آگے روانہ ہوئی ایک دروازے کے قریب پہونچ کے پردہ اُٹھایا بدیع الملک نے دیکھا اس پردے کے اُٹھتے ہی ایک آفتاب محشر دین و ایمان کا غارتگر نمودار ہوا بدیع الملک دیکھکر بیتاب ہوگئے قریب تھا کہ غش کھا کے گر پڑیں مگر اپنے تئیں سنبھالا اُس بانی نازو ادا نے پردا گرا دیا زرین سے کہا ارے یہ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں میرے باغ میں اُنھیں کون لایا زرین نے کہا آپ سے عرض کرونگی اسوقت یہ آپکے مہمان ہیں آپ کو انکی خاطر لازم ہو تشریف لائیے استقبال کیجیے اپنے ہمراہ اندر لیجائیے میں پھر عرض کرونگی نازنین نے کہا مجھے تیری خاطر کا پاس ہو ورنہ کبھی نہ آنے دیتی یہ کہکر پھر پردہ اُٹھایا بدیع الملک کے قریب آکر کہا کیوں صاحب آپ کون صاحب ہیں بے اجازت ہمارے باغ میں تشریف لانے کا سبب کیا ہی بدیع الملک نے مُسکرا کے جواب دیا کشش عشق کھینچ لائی تمھاری صورت زیبا دکھائی کیا بتاؤں کہ کون ہوں نازنین نے کہا صاحب عشق و محبت کی یہاں کیا ضرورت ہو اپنے بیان کو درست فرمائیے میں نے سوال کیا کیا آپ نے جواب میں کیا ارشاد فرمایا ہو اچھے گرم گرم فقرا سنایا میں نے جو زرین کی خاطر سے آپکی کیفیت دریافت کی تو آپ کو زبان میں نکالنے کا حوصلہ ہاتھ آیا اچھا ذریعہ پایا جناب بات کا ٹھیک جواب دیجیے جواس میں تکرار کیجیے میں پھر پوچھتی ہوں کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں یہاں کیوں آئے ہیں بدیع الملک نے پھر فرمایا جذب الفت نے اپنا اثر دکھایا یہاں تک کھینچ لایا ملکہ خاموش ہو رہی بیٹھکے بدیع الملک سے زرین گلگون لباس نے عرض کی ای شہریار جواب صاف دیجیے رمز و کنایہ میں بات نہ کیجیے بدیع الملک نے کہا میں نے تو جواب صاف دیا کوئی پہلو بات میں نہیں رکھا اگر آپ لوگوں کو ایک نکتہ کا ہزار بار سُنکر خوش ہونا اچھا معلوم ہوتا ہو تو جبتک آپ سوال کریں میں جواب دیتا رہوں ملکہ نے کہا زرین خاموش ہو رہو یہ ہماری تمھاری خطا ہو تے کیوں مجھے یہاں تک آنے پر آمادہ کیا میرا آنا گیا تھا گویا مردین برآئین اُسے خوشی میں جواب دینے کی عقل باقی نہ رہی بدیع الملک نے ہنسکر فرمایا آپ کی تمثالت سر آنکھوں پر جو فرمایا بہت درست ہی میں ہی نے اپنی تقصیر بھی آپ کی تشریف آوری کے واسطے سعی و کوشش کی اب بھی کہ آپ کے آنے سے ناز ہو گیا غرض یہی باتیں کرتے ہوئے بدیع الملک بارہ دری کے اندر تشریف لیگئے ایک مسند زرتار بچھی تھی ملکہ نے عرض کی آپ ہمارے مہمان ہیں اور خاطر مہمان لازم ہو مسند پر تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا آپ نے بڑی عنایت فرمائی میری عزت بڑھائی مسند آپ ہی کو زیب ہو میں بھی کہیں بیٹھ جاؤنگا آپ مسند پر جلوہ فرما ہوں ملکہ نے بدیع الملک کے قریب آکے ہاتھ پکڑکے مسند پر بٹھایا خود بھی برابر بیٹھ گئیں بدیع الملک ہنسکر خاموش ہو رہے زرین نے جو اشارہ دیا خواصوں کو بلایا خواصیں شراب کی کشتیاں لیکر آئیں ملکہ نے نازنین بدیع الملک کو شراب بھیجی ایک صراحی سینے آگے کھینچا جام لبریز اُنڈیلا شراب اُنڈیل کے بدیع الملک کی طرف بڑھائی شاہزادے نے فرمایا ملکہ ایک امر بہت باریک ہو اگر قبول کرو تو میں شراب پیوں ملکہ نے کہا بیان فرمائیے بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ ہم لوگ غیر مذہب کے یہاں اکل و شراب روا نہیں رکھتے ہیں اگر تم اپنے مذہب کو ترک کرو تو مجھے منظور ہو شراب پیونگا ملکہ نے جواب دیا مجھے آپ کی خاطر منظور ہو مگر یہ فرمائیے کہ آپ کس ملت کو پسند کرتے ہیں بدیع الملک فرمایا ہم خدا کو واحد و یکتا جانتے ہیں اور سب احکام اُسکے مانتے ہیں سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہیں سحر کو حرام تصور

کرتے ہین اگر یہ باتین آپ قبول کرین مجھے کچھ انکار نہین ملکہ چونکہ شیداے جمال بدیع الملک نوجوان تھی کچھ
عذر نہ کرسکی فوراً مسلمان ہوئی بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا ملکہ نے دیکھا زرین کے ابرو پر بل آگیا
اور مسکرا کے کہا اے زرین کیا تم ہمارا ساتھ نہ دوگی زرین نے عرض کی کہ عالم اصل یون ہو کہ دین اپنی تو بڑی چیز نہین
دیا جاتا ہو یون تو آپ مالک ہین اگر میری جان تک آپ کے کام آئے حاضر ہو مگر اس امر مین مجھے مجبور
نہ فرمایئے مین کبھی نہین قبول کرونگی اسکو مجبوری لاحق تھی کچھ کی جواب کیا اب مجھ سے کیون آپ فرماتی ہین مین کسی پر عاشق
نہین ہون کسی نے مجکو مجبور نہین کیا ہے مین ہرگز ترک مذہب نہ کرونگی ملکہ کو یہ بات زرین کی ناگوار معلوم ہوئی کہا اے
زرین اگر ترک مذہب نہ کروگی تو مجھے ملال ہوگا زرین نے عرض کی کہ مرنا کچھ نہ معلوم ہو جائے کہ دین اسلام مین
بہتری کس بات کی ہے بدیع الملک نے فرمایا زرین گلگون لباس ہم تمھارے مہمان ہین اور تمھارے کہنے سے
یہان آئے ہین ہماری بات سنو ہم تمھین جو بتاتے ہین اسکو خیال کرو زرین نے کہا آپ میرے مہمان نہین
ملکہ نے آپکو بلایا مین نے جاکر عرض کی آپ تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا اچھا میری بات سنو اگر
تمھارے خیال مین صداقت مذہب اسلام ہو اور گر سے تو ترک مذہب کرنا برا نہین ہے زرین نے بدیع الملک
کا کہنا بھی قبول نہ کیا ملکہ سے کہا مین اسکا جواب پھر دونگی ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑی دیر تک صحبت عیش و عشرت
گرم رہی جب رات زیادہ گذری بدیع الملک کو نیند آئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا مسہری پر تشریف لائین
زرین رخصت ہوئی ملکہ نے بہت روکا مگر زرین نے قبول نہ کیا کہا میرے رہنے کا موقع نہین ہے آپ
کی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی شاید وہ آپکو پوچھین تو مین نے کہدون کہ باغ مین تشریف رکھتی ہین صبح کو
آئینگی ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہے زرین نے عرض کی اگر انسے نہ کہا جائیگا تو انھین شب بھر آپ کا خیال رہیگا کیا عجب ہے
کسی کو باغ کی طرف روانہ کرین اس سبب سے مین اطلاع دیتی ہون یہ کہکر زرین ملکہ سے رخصت ہوئی
اسکے جانے کے بعد ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مجھے اسوقت زرین کی ذات سے خوف پیدا ہوا ہے ایسا
نہو کہ یہ اطلاع کردے اور اس امر کا تجسس سب کو ہو والدہ ماجدہ باغ مین کسی کو روانہ کرین بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ خاطر جمع رکھو خدا مالک ہے کسی کی اتنی مجال نہین ہے جو ہمین کچھ گزند پہنچا سکے ملکہ خاموش ہو رہین رات
بہت گذر گئی دونون نے آرام کیا مگر زرین جو یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ لیلاے کمان ابرو کی مان کے
پاس آئی ملکہ کی مان نے جو زرین گلگون لباس کو دیکھا کہا ملکہ لیلا کہان ہین زرین نے کہا اپنے باغ
مین ہین اسنے کہا تم یہان کیون آئین انھین تنہا کیون چھوڑا زرین نے کہا انھون نے فرمایا کہ اسوقت یہان
نہ ٹھہرو مین چلی آئی صبح کو پھر جاؤنگی گو والدہ لیلاے کمان ابرو ملکہ خوش نگاہ جادو نے کہا اسنے تمھین کیون
رخصت کردیا زرین نے کہا انکی خوشی اسوقت وہان صحبت ایسی ہی ہو رہی ہے کہ مین اس صحبت کو لائق تھی انھون نے
مجھے رخصت کردیا اب بیٹھ گئین خوش نگاہ نے کہا اری صحبت کیسی کچھ خلاصہ بیان کرو کیفیت معلوم ہو زرین
نے سب حال صاف صاف کہدیا ملکہ خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت سنی بہت ہی برا معلوم ہوا کہا اری تو سب
باتین دیکھا کی اور مجھے پہلے سے اطلاع نہ کی زرین نے کہا مین اسوقت تک آنے نہ پائی تھی اگر ملکہ آنے دیتین
تو مین فوراً آکر آپ کو اطلاع کرتی خوش نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون انکو لاتی ہون غضب کیا اسنے اگر
شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو وہ کیا حال کرینگے یقین ہے قتل کر ڈالینگے اپنے ساتھ اور ایک مسافر کو گرفتار بلا کریگی یہ کہکر
زرین سے کہا میرے ہمراہ چل مین ابھی چلکر لیلا کو سزا دونگی اس بیچارے مسافر کو رخصت کرونگی زرین نے

کہا مجکو اپنے ہمراہ اسوقت نہ لیجئے اگر مین جاؤنگی تو ملکہ کو یقین ہوگا کہ اسی نے اس راز کو فاش کیا اور آپ جانتی ہین کہ یہی مجھ سے محبت ہو اور مجھے جیسا انکا خیال ہو اس رسم مین ہمیشہ کے واسطے فرق آجائے گا خوش نگاہ نے کہا سچ کہتی ہو۔ جانا مناسب نہین ہو زرین نے کہا اگر وہان جائیے گا تو میرا نام بھی دیجئےگا اور کسی کا نام لیجیے گا کہ اسکے ذریعے سے مجکو یہ اطلاع ہوئی خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمہارا نام نہین لونگی زرین نے کہا اب مین اپنے مکان مین جاتی ہون صبح کو حاضر ہونگی خوش نگاہ نے زرین کو رخصت کیا آپ ملکہ لیلا کے باغ کی طرف روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین داخل باغ ملکہ ہوئی یہان ملکہ اور بدیع الملک نوجوان بیخوف محو خواب تھے کنیزون نے جو دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ چلی آتی ہین سب نے جاکے ملکہ کو بیدار کیا عرض کی واری غضب ہوگیا آپ کی والدہ ملکہ خوش نگاہ جادو تشریف لاتی ہین سواری باغ مین آگئی ہو عنقریب آیا چاہتی ہین ملکہ لیلا نے جو یہ بات سنی بیتاب ہوئین کہا ارے اب کیا کرنا چاہیے کنیزون نے کہا شاہزادے کو پوشیدہ کیجیے ملکہ لیلا نے بدیع الملک کو جگایا بدیع الملک کی جو آنکھ کھلی دیکھا ملکہ حد سے زیادہ بیقرار ہین گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہو لیلا نے کل کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف نکرو خدا مالک ہو میرے پوشیدہ ہونے کی بھی ضرورت نہین ہو جب وہ یہان آئینگی دیکھا جائیگا ملکہ لیلا نے بدیع الملک سے بہت کہا مگر شاہزادے نے قبول نکیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ خوش نگاہ پردہ اٹھا کے بارہ دری کے اندر آئین ملکہ لیلا نے کمان ابروئے جھک کے سلام کیا خوش نگاہ نے جواب سلام نہ دیا قدم آگے بڑھایا بدیع الملک پر نگاہ پڑی صورت زیبا دیکھکر خوش ہوگئی غصہ بھی کم ہوگیا قریب لی بیٹی کو پاس بلایا کہا کیون بی بی یہ تمنے کیا غضب کیا ابھی جو شہنشاہ کو خبر ہوجائے تو وہ سب کے حق مین کیا کرین ملکہ لیلا نے گردن جھکائی خوش نگاہ بدیع الملک نوجوان کی طرف مخاطب ہوئی کہا کیون جناب آپ کو کچھ خوف نہ آیا بے تکلفانہ یہان چلے آئے اب اسکی سزا آپ کو دیجائے بدیع الملک نے کہا سزا کوئی نہین دیسکتا ہو اور آپ کا فرمانا بیجا ہو خوف سوائے خدا کے اور کسی کا ہم لوگون کے دل مین نہین ہے خوش نگاہ نے کہا اب اگر اپنی جان کی خیریت آپ کو منظور ہو تو یہان سے چلے جائیے ورنہ جسوقت شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی وہ آپ کو زندہ نچھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مجال کسی کی جو کسی کو جان سے مارسکے اگر شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو ہمین کیا ہرگز نہ ہو سکے گا خوش نگاہ نے کہا او جوان تو اپنی جہالت سے باز نہین آتا ہو اگر ابھی سحر کرونگی تو تڑپ کے مرجائیگا بدیع الملک نے فرمایا ای خوش نگاہ اپنے دل کا حوصلہ نکال لے یہ آرزو تیرے دل مین نہ رہجائے خوش نگاہ نے سحر کیا ملکہ لیلا نے چاہا سحر کو دفع کرون مگر خوش نگاہ نے اسکے تو یہ سحر کرکے فراموش کردیا پھر بدیع الملک پر سحر کیا شاہزادے کو کچھ ضرر نہ ہو سکا خوش نگاہ کو تعجب ہوا پھر سحر کیا بہت کچھ زور دیا مگر بدیع الملک جس طرح سے بیٹھے تھے بیٹھے رہے خوش نگاہ اور زیادہ متعجب ہوئی پھر اسنے سحر کیا جسقدر قوت سحر امین تھی سب صرف کردی مگر بدیع الملک کی ابرو پہ بل بھی نہ آیا خوش نگاہ نے کہا ای جوان مجھ سے تو نے سحر آزمائی کی معلوم ہوا کہ تو خوب سحر جانتا ہو مگر جسوقت شہنشاہ کو اطلاع ہوگی اور وہ ساحرون کو حکم کرینگے انمین کا ایک ساحر تم ایسے ہزار کو کافی ہو بدیع الملک نے جواب دیا ای خوش نگاہ مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون اور لعنت کرتا ہون میرا بھروسا خدا پر ہو وہی ہر جگہ حفاظت کرتا ہو شر اعدا سے بچاتا ہو سحر کی کیا حقیقت ہو جو مجھپر تاثیر کرے خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو سحر نہین جانتا اور سحر کو رد کرتا ہو

بدیع الملک نے فرمایا مین سحر کو حرام جانتا ہون مگر فضل الٰہی شامل حال ہو سحر کی کیا مجال ہو جو مجھے گزند پہونچا سکے خوش نگاہ نے کہا اسکا کیا سبب ہو بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین کہہ چکا کہ ہم لوگون کا ہر وقت خدا حافظ رہتا ہو جملہ آفات سے پناہ دیتا ہو خوش نگاہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ تمھارے خداوند مین ایسی برکت ہو کہ وہ سحر سے پناہ مین رکھتا ہو بدیع الملک نے فرمایا کیا یہی ایک صفت ہمارے پروردگار مین ہو ایسی ایسی عجیب صفتین اسمین ہین جنکا احاطہ امکان بشری سے باہر ہو بدیع الملک نے اس طرح سے ثنائے الٰہی بیان کی کہ خوش نگاہ کا دل مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹ گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان مین جو خیال کرتی ہون تو سامری کو قدامت نہین ہو اور تمھارے خدا سے تا دیدہ کا نام سامری سے لاکھون برس آگے سے ہو جب تک کوئی شی نہین ہوتی ہو اسکا نام نہین ہوتا ہو پس معلوم ہوا کہ وہی سب کا خالق ہو اور اسی نے سب کو بنایا ہو بدیع الملک نے فرمایا سامری جمشید شل اور کافرون کے مرتد تھے اگر خداوند اصلی ہوتے اور اُنمین کسی قسم کی قدرت ہوتی تو ہمیشہ دنیا مین رہتے اپنی جگہ پر دوسرے کو نہ آنے دیتے پھر ایک مدت تک اپنی خداوندی کو نہ ظاہر کیا جب اُنکے ہوا خواہون نے از راہ مکر شہرت دی تو وہ خداوند بنکر بیٹھے لوگ انکی پوجا کرنے لگے معلوم ہوا کہ کچھ نہین تھے اور ایسے ایسے قوی دلائل پیش کیے کہ خوش نگاہ نے کہا مین بھی اس دین باطل کو ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی ہون بدیع الملک خوش ہوئے ملکہ لیلائے کمان ابرو کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی خوش نگاہ نے اطاعت اسلام قبول کی ملکہ لیلائے کمان ابرو سے کہا بی بی خوشا نصیب تمھارا کہ پروردگار نے تمھین ایسے کا وابستہ کیا جو بزرگ ہو تمام شاہان جلیل سے ملکہ لیلا نے زرین گلگون پوش کی شکایت کی خوش نگاہ نے کہا اسوقت اسی سبب سے اُسنے تمکو اطلاع کی تھی خیر دیکھا جائیگا اگر وہ ترک مذہب کریگی تو اسکو اپنے ہمراہ رکھنا ورنہ مین اسے سزائے سخت دونگی مگر میری کیفیت ابھی اس سے بیان نہ کرنا کہ وہ شہنشاہ سے اطلاع کر دیگی اور یہ امر برا ہوگا کیونکہ ابھی مجھے کچھ انتظام کرنا ہے اور تم بھی اپنے تئین پوشیدگی کی حالت مین رکھو جب اس بات کا وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر بدیع الملک سے مخاطب ہوئی عرض کی اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے کہ اس طرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک نے کل کیفیت براے فتح طلسم آنے کی اور سردارون کے غائب ہونے کی بیان کی ملکہ خوش نگاہ نے کہا سردارون کو آپ کے یہان سے کوئی شخص اڑا لیگیا ملکہ مریخ آفتاب جلال تو وارث تاج و تخت تھا ملکہ لیلا کا بڑا بھائی تھا اسکو بھی مع زرین گلگون لباس کے بھائی کے اور چند مصاحبون کے گرفتار کر لیگیا یہ نہین معلوم کون آیا تھا اور کس طرح لیگیا فیروز کو بڑا صدمہ ہوا اُسنے کئی آدمیون کو روانہ کیا مگر انکا بھی پتہ نہ معلوم ہوا بدیع الملک رہائی کی کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اور ترکیب رہائی خیال کرکے سمجھ گئے کہ سوائے خواجہ کے اور کون ہو جو یہ بات پیدا کرے مگر کمال کیا طلسم کے اندر کیونکر گئے کس طرح عیاری کی بڑا کار نمایان کیا بدیع الملک تو یہ خیال کر رہے تھے لیکن خوش نگاہ نے کہا اے شہریار مجھے ایک بہت بڑا خوف ہو ایسا نہو کہ آپ کے لشکر مین کوئی مریخ آفتاب علم کو قتل کر ڈالے تو میری زندگی دشوار ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا آپ خاطر جمع رکھیے جبتک ہم لوگ جائینگے تب تک وہان اُنسے کوئی نہ بولیگا ہان یہ ضرور ہو کہ انسے کہا جائیگا کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اگر وہ ترک کرینگے تو انکے واسطے جملہ اسباب امارت ہو اور سردارون کے واسطے مہیا کر دیے جائینگے

اور اگر ترک مذہب نہ کرینگے تو قید رہینگے جب ہم جاینگے تب اُنسے پھر کہینگے اُسوقت اُنکی نسبت جو کچھ ہونے والا ہو
ہوگا خوش نگاہ کو بدیع الملک کے فرمانے سے تسکین ہوئی تھوڑی دیر تک بدیع الملک سے ملکہ خوش نگاہ
نے باتین کین جب عرصہ ہوا تو ملکہ لیلا سے کہا کہ بی بی اب ہم جاتے ہین تم دونون کو خدا کے سپرد کیا اب
زرین سے شاہزادے کو پوشیدہ کرنا جب تک مین اُسکا انتظام نہ کرون کہ مین صبح کو تمھارے پاس نہ آنے
دونگی اور موقوف کرونگی مگر شاید چھپا کے تمھارے پاس آئے تو شاہزادے کو اُسکے سامنے نہ لانا ملکہ لیلا
نے قبول کیا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئی قریب صبح اپنے مکان مین آئی کنیزون نے عرض کی والی اب
کہان تشریف لیگئی تھین ملکہ نے کہا ایسی ہی ضرورت تھی مگر تم لوگ یہ کام کرنا کہ زرین گلگون لباس کو علی الصباح
بلا لانا مجھے اُس سے کچھ کام ہے کنیزون نے عرض کی ہم صبح کو اُنسے حاضر کرینگے ملکہ خوش نگاہ نے باقی شب بھی جاگکر
بسر کی جب صبح ہوئی تو کنیزین زرین کو بلا کے لائین زرین نے سامنے خوش نگاہ کے آکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام
دیکر کہا کیون زرین تمنے خود ہی اُسکو اس جانب راغب کیا اور آپ ہی اُنکی شکایت مجھ سے کی خود ہی اُس مرد
مسافر کو پیام پہونچایا اور خود ہی اُسکو بلا کر وہین پھر مجھ سے شکایت کی بہتر تمھارے واسطے یہ ہو کہ اب تم ملکہ لیلا کے
پاس نہ جانا اگر زرین تمھین اُنکے پاس دیکھونگی تو سزا سخت دونگی زرین نے بہت کچھ منت کی مگر خوش نگاہ
نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا زرین مجبور ہوکے واپس ہوئی چاہا کہ ملکہ کے باغ مین جاؤن مگر پھر خیال آیا ایسا نہو کہ
وہان خوش نگاہ نے کوئی انتظام کر دیا ہو اور مین وہان جاؤن یہان ملکہ کو خبر ہو جائے تو میرے سر بدنامی آئے
یہ سوچ کے اپنے باغ مین گئی فکر کرنے لگی دن بھر تنہائی مین بیٹھی رہی جب دن تمام ہوا تو اُسنے تدبیر کی کہ
اس راز کو فیروز سے بیان کرنا چاہیے جب وہ سنے گا تو ضرور ہی کچھ بندوبست کریگا ملکہ خوش نگاہ پر بھی خفگی آئیگی پیار
اعتبار زیادہ ہوگا جو کچھ مین کہونگی اُسکو منظور کریگا یہ سوچ کے اُسنے ایک عرضی تحریر کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ ملکہ لیلا
نے ایک مرد مسلمان کو اپنے یہان بلایا اور جب اُسنے ملکہ کے ساتھ شراب پینے مین انکار کیا تو ملکہ نے اُس سے
سبب دریافت کیا اُسنے ملکہ کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی اور مسلمان ہو مین مذہب سامری پرستی ترک کیا مین نے
ملکہ کو سمجھایا انکو ناگوار ہوا مجھ سے بھی کہا کہ اپنے دین قدیم کو ترک کر دو مین نے ملکہ عالم کی والدہ ماجدہ کو اس
امر کی اطلاع دی وہ باغ مین گئی تھین نہین معلوم کیا انتظام کرکے مجھکو ملکہ کے باغ مین جانے کو منع کر دیا ہے
قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ مرد مسلمان ابتک وہان موجود ہے آپ اس امر کی تحقیق فرمایئے جب یہ عرضی تمام
ہوئی زرین گلگون لباس فیروز کے انتظار مین اُسکے محل کے بالاخانہ پر جا کر بیٹھی کہ ما پہلے تھین ملکہ خوش نگاہ سے
پوشیدہ رکھا جب فیروز محل مین آیا یہ اُسکو دیکھنے لگی فیروز نے اپنی زوجہ ملکہ خوش نگاہ سے تھوڑی دیر باتین کین
جب عرصہ ہوا تو فیروز وہان سے اُٹھا زوجہ سے رخصت ہوکر روانہ ہوا زرین اُسکے آنے سے پہلے
ڈیوڑھی مین آکے منتظر کھڑی ہوئی جب فیروز ڈیوڑھی مین پہونچا زرین نے عرضی دکھائی فیروز نے اُسکی
صورت پر نگاہ کی مسکرا کے عرضی لی کہا بی زرین گلگون لباس اسمین کیا مضمون ہے زرین نے عرض کی جب
آپ ملاحظہ فرمائینگے تو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا ہمارے ساتھ آؤ ہم ابھی تمھین اسکا جواب دین زرین اُسکے ہمراہ
ہوئی فیروز ایک مکان مین آیا کہ وہان کوئی نہ تھا مگر اسباب ضرورت سب اُس مکان مین موجود تھا فیروز مسند پر
بیٹھا زرین سے کہا ہمارے پاس آؤ باتین نہ بناؤ بیٹھے بے پڑھے عرضی کو قبول کیا تمھاری خاطر ہمین منظور ہے
زبانی بیان کرو زرین نے سر جھکا کے کہا آپ مالک ہین میری اتنی مجال نہین جو آپکے پاس بیٹھ سکون یا عرضی کے

مطلب کو خلاصہ بیان کرون آپ عرض ملاحظہ فرمایئے فیروز نے کہا اے زرین تمھین جس بات کی ضرورت ہو مجھسے
کہو مگر میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو زرین نے کہا مین تابعدار ہون حضور کی خانہ زاد ہون مجھے عذر کیا ہے
مگر ملکہ عالم کا خوف ہے کہ وہ تو یون بھی خفا مجھسے آزردہ رہتی ہین اور جب کوئی خلاف مرضی دیکھینگی تو نہین معلوم کیا
حال کرینگی فیروز نے کہا اُنکی کیا مجال جو تمھاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکین مین تمھین اپنے پاس رکھونگا
لذت شباب چکھونگا زرین اپنے دل مین کہتی ہے یہ کس عذاب مین پھنسی بڑا غضب ہوا اب اسوقت فیروز
کی بات کو ٹالنا ممکن نہین اور یہ بھی میرے انکار سے نہ مانے گا جو ارادہ ہے ضرور ظہور مین آئیگا غضب ہو جائیگا
کبھی دل مین کہتی ہے کیا بُرائی ہے بادشاہ ہے عالیجاہ ہے اگر اُسکے گلے کا ہار ہونگی تو عزت بڑھیگی سب لوگ میرا ادب
کرینگے خاتون سلطانی مشہور ہونگی ایسے ایسے خیالات اُسکے دل مین آتے تھے مگر کچھ نہ کہہ سکتی تھی جب اُسکو
فیروز نے خاموش پایا نیم رضی سمجھکر ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا زرین پیچھے ہٹی فیروز مسند سے اُٹھا قریب اُسکے
آغوش تمنا مین لیا مطلب دل حاصل کیا زرین سے کہا اپنا مطلب بیان کرو زرین نے پھر تو صاف صاف
جو کیفیت گذری تھی بیان کر دی فیروز کو سنکر غصہ آیا کہا مین ابھی باغ مین جاتا ہون اور اس امر کو تحقیق کرتا ہون
اگر یہ امر واقعی ہے تو ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا کو قتل کر کے تجھکو خاتون محل بناؤنگا اور اگر اسمین ذرا بھی خلاف ہوا تو
اسوقت مین تمھارے واسطے کیا سزا ہونا چاہیے زرین نے کہا آپ اسکو تحقیق فرمایئے ملکہ لیلا کی کنیزون کو
بلایئے اگر وہ کہدین کہ ہان ایک مرد مسلمان آیا تھا تو آپ میرے کلام کو صحیح جانیے گا اور اگر وہ انکار کرین
تو جو آپکے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے جو مین کنیزون کو بلاؤن
اور اُنسے یہ تحقیق کرون مین خود اسوقت ملکہ کے باغ مین جاتا ہون وہان دیکھونگا اگر اُس مسلمان کا پتہ مجھے ملا اور
مین نے اُسکو دیکھا تو گرفتار کر لاؤنگا نہین تو کنیزون کو لاکر دریافت کرونگا زرین نے کہا آپ تشریف لیجایئے
فیروز اُسی وقت روانہ ہوا زرین اپنے باغ مین آئی خوشی کے مارے پھولی نہ سمائی دل مین خیال کیا
کہ اب شہنشاہ وہان سے پہنچتے ہین جو شاہزادہ وہان ضرور موجود ہوگا اُسکو اسیر کرکے لائینگے سب کو
قتل کر کے مجھے خاتون محل بنائینگے یا کنیزون سے دریافت کرینگے مین انکو روپے کا لالچ دونگی وہ بتادینگی
سب کو سزا ہوگی یہان یہ تو اس خیال مین پھنسی تھی کہ فیروز جو روانہ ہوا تو ملکہ لیلا کے باغ مین پہونچا یہان کی
کیفیت ملاحظہ فرمائی کہ جب ملکہ خوش نگاہ چپادو واپس آئین تو بدیع الملک لوہوان نے ساری رات
جاگ کے بسر کی ملکہ لیلا بھی بیدار رہی جب صبح ہوئی تو ملازمین بدیع الملک جو شاہزادے کے ہمراہ آئے
تھے اُنھون نے کہلا بھیجا کہ اب یقین ہے تاجر صاحب تشریف لائے ہون آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ ملکہ مین دن بھر کے واسطے جاتا ہون مجھسے بروقت روانگی تاجر صاحب کہہ گئے تھے جو اسباب
یہان باقی ہے اُسکا انتظام کرتے رہنا ایسا نہو کہ خراب ہو جائے اور ملازمین کی فکر رکھنا مین دو روز سے یہان
ہون نہین معلوم کیا کیفیت گذری تاجر صاحب تشریف لائے یا ابھی نہین آئے اگر وہ آئے ہون تو اُنھین
اپنی کیفیت سے بترکیب آگاہ کر دون اگر ابھی نہ آئے ہون تو مال کو درست کرا دون اور لوگون کو سمجھا دون
کہ ہوشیار رہنا اگر تاجر صاحب یہان آئین اور مجھکو پوچھین تو کہنا کہ ساحل پر ہوا سے گئے ہین ساحل پر آدمی
مقرر کر دون کہ وہ مجھے اطلاع دیدین ملکہ نے کہا اے شہریار اس شہر مین آپکے دشمن سب ہین کوئی دوست
نہین ہے اس طرح علانیہ آپکا جانا مناسب نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کچھ اندیشہ نہ کرو

ہین اجازت دو خدا حافظ ہو ملکہ نے بڑی دیر کے بعد جب بہت کچھ گفتگو ہولی تو مجبوری بدیع الملک کو اجازت دی مگر تاکید بھی کردی کہ آج ہی واپس آیئے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مجھے خود قرار نہو گا یقین ہو اتنی ہی دیر مین میری عجب حالت ہو جایگی مگر مجبور ہون کہ تاجر صاحب کو مین اپنا بزرگ دل مین جانتا ہون یہ کہکر بدیع الملک نوجوان وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو باغ مین ملکہ لیلا کے پہونچا کنیزون نے ملکہ کو اطلاع دی کہ شہنشاہ آتے ہین ملکہ کا رنگ رخ اڑگیا مگر شکر کیا کہ بدیع الملک جاچکے تھے کنیزون سے کہا کہان ہین سب نے کہا باغ مین ہین ملکہ پلنگ پر چپکی لیٹ رہین کنیزون سے کہا اگر مجھے تحقیق کرین تو کہدینا کہ اندر ہین کنیزون نے کہا آپ تشریف لیچلیے ملکہ تو اندر بارہ دری کے تشریف لائین دو تین کنیزین بھی ملکہ کے ہمراہ آئین ملکہ مسہری پر جاکر لیٹ رہین کنیزون نے رومال ہلانا شروع کیا فیروز بارہ دری کے قریب آیا جو کنیزین باہر تھین اُنھون نے سلام کیا فیروز نے کہا ملکہ کہان ہین سب نے جواب دیا اندر آرام فرماتی ہین فیروز بے تکلف اندر بارہ دری کے داخل ہوا دیکھا ملکہ پلنگ پر سو رہی ہین کنیزین رومال ہلاتی ہین فیروز نے وہان کسی کا نشان بھی نہ پایا پٹی کے قریب آیا کنیزین اُٹھ کھڑی ہوئین فیروز نے لیلا کو جگایا ملکہ نے اُٹھکر سلام کیا فیروز نے گلے سے لگایا مزاج پوچھا اُسکے پاس بیٹھ گیا لیلا نے کہا اسوقت آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین فیروز نے کہا مین ایک ضرورت سے گیا تھا وہان سے واپس آتا تھا ارادہ ہوا تمھارا باغ کئی روز سے تمھین نہین دیکھا تھا چلا آیا اب جاتا ہون ملکہ نے بہت بہت کہا کہ آپنے بہت دنون کے بعد اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس باغ کو منور فرمایا تھوڑی دیر تشریف رکھیے فیروز نے کہا نہین مجھے اور بہت سے کام ہین اُنکا بندوبست کرتا ہو ملکہ خاموش ہو رہین فیروز وہان سے اُٹھا باہر آکے دو کنیزون سے کہا میرے ہمراہ چلو تمسے ایک کام ہو کنیزین اُسکے ہمراہ ہولین فیروز نے اُنھین اپنے تخت پر بٹھایا تخت اُڑاتا ہوا اپنے مکان مین آیا زرین کے پاس خواصون کو بھیجا زرین آئی کہ مین ملکہ کے باغ مین گیا تھا وہان کسی کو نہین پایا کنیزون کو لیتا آیا ہون اُنسے دریافت کرتا ہون زرین نے کہا کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا فیروز نے کہا اب کنیزون سے سب کیفیت دریافت ہو جایگی یہ کہکر کنیزون کی طرف مخاطب ہوا زرد چہرہ کا غبار لگا دیا کہا یہ سب حال تم لوگ ایک بات بتا دو کنیزون نے کہا جو آپ تحقیق فرمایئے ہمین ہرطرح عرض کرنے مین عذر نہین ہو فیروز نے کہا ملکہ نے کسی مرد مسلمان کو بلایا تھا اور اُسنے ملکہ کو مسلمان کیا تھا کنیزین بھی مسلمان ہو چلی تھین سب نے کہا آپ سے کسنے بیان کیا فیروز نے کہا اس تحقیق سے تمکو کیا ضرورت ہو جو بات ہم دریافت کرتے ہین اُسکا جواب دو کنیزون نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہو بھلا ملکہ مسلمان کو بلاتین اور خود بھی مسلمان ہو جاتین بڑے بڑے شاہان جلیل نے ملکہ کی خواستگاری کی آپ نے سب کی تصویرین منگا کر ملکہ کو دکھائین اُنکو تو ملکہ نے نامنظور کیا اور ایک مرد مسافر غیر مذہب کو بخواہش بلا لیا آپ کو ایسی باتون پر یقین آجاتا ہے تو تعجب ہو فیروز نے جو کنیزون کی یہ گفتگو سنی دل مین قائل ہوا مگر احتیاطاً کہا کہ تم یون صاف صاف نہ بتاؤگی جب تک سزا نہ پاؤگی یہ کہکے تازیانہ ہاتھ مین لیا کنیزون کو بے تحاشا مارنا شروع کیا مگر کنیزون نے جو پہلے کہا تھا وہی کہا اب فیروز کو یقین کامل ہوگیا

کہ کنیزیں جا کہتی ہیں اور زرین نے ملکہ پر تہمت کی تھی یہ جو اسکو یقین ہوا وہی تازیانہ لیکر زرین کی طرف بڑھا زرین نے بہت کچھ باتیں بنائیں مگر فیروز نے ایک بات بھی نہ سُنی اسقدر تازیانے لگائے کہ یہ جان بلب ہو گئی فیروز نے کنیزوں کو بہت کچھ مال و زر دیکر رخصت کیا چلتے وقت کہدیا کہ اس امر کا ذکر ملکہ سے نہ کرنا اگر میں سنونگا تو قتل کر ڈالونگا کنیزوں نے کہا ہماری کیا مجال ہے جو زبان پر لائیں یہ کہکر کنیزیں رخصت ہوئیں فیروز زرین کو لیے ہوئے ملکہ خوش نگاہ کے پاس آیا کل کیفیت بیان کی ملکہ نے سنکر کہا اُسکو اچھی سزا نہیں دی فیروز نے کہا میں نے بہت کچھ زد و کوب کی اور اب اُسکو یہاں سے نکالے دیتا ہوں ملکہ سے بھی اطلاع کرتا ہوں کہ اگر زرین کو اپنے پاس آنے دوگی تو میں آزردہ ہونگا ملکہ خوش نگاہ اس کیفیت کو سنکر خوش بھی ہوئیں مگر ساتھ ہی اُسکے اس خیال نے دل کو مضطرب کیا کہ اگر بدیع الملک وہاں موجود ہوتے اور یہ دیکھ لیتا تو کیا ہوتا اسی خیال میں ملکہ کو بڑے بڑے خیالات پیدا ہوئے فیروز سے کہا میں خود ملکہ لیلا کے باغ میں جاتی ہوں اُسکو منع کردوں کہ زرین کو اپنے یہاں نہ آنے دینا فیروز نے کہا اور کوئی بات نہ بیان کرنا اُسکو صدمہ ہوگا ملکہ خوش نگاہ نے کہا میں اُسکا ذکر بھی نہیں لاؤنگی یہ کہکر ملکہ خوش نگاہ روانہ ہوئیں کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ ملکہ لیلا سے جو رخصت ہو کر آئے تو جہان سے ملکہ کے ساتھ گئے تھے وہاں پہونچکے جو دیکھا تو کشتی کا پتہ نہ پایا جہاز کو بھی نہ دیکھا بدیع الملک بہت گھبرائے ملازمین جو ہمراہ تھے اُنسے تحقیق کیا کہ یہ کیا ماجرا گذرا سب نے عرض کی معلوم ہوتا ہے جسوقت آپ یہاں سے گئے اُسی وقت تاجر صاحب آئے آپ کو یہاں نہ پایا ہوگا تلاش کرایا ہوگا مجبور ہو کے جہاز کو روانہ کر دیا ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ بات عقل کے خلاف ہے اگر تاجر صاحب یہاں آتے اور مجھے نہ پاتے تو کم از کم ہفتہ بھر مجھے تلاش کراتے ملازمین نے عرض کی پھر کیا بات ہوئی یہ ذکر تھا کہ دو تین کشتیاں سامنے سے نمودار ہوئیں بدیع الملک نے کشتیبانوں سے کہا یہاں ایک جہاز لنگر زن تھا اور چند کشتیاں کنارے پر تھیں وہ کیا ہوئیں کشتیبانوں نے کہا جہاز کے واسطے حکم شاہی صادر ہوا تھا کہ یہاں سے جہاز کو لیجاؤ جسوقت سوار ہونے کی ضرورت ہوگی اسوقت لے آنا جہاز ان یہاں سے جہاز کو لیگئے ہیں بدیع الملک نے فرمایا جہاز کتنی دور گیا ہوگا کشتیبانوں نے عرض کی یہاں سے تھوڑی دور پر ہے بدیع الملک نے کہا ہمیں وہاں تک پہونچا سکتے ہو کشتیبانوں نے عرض کی آپ تشریف لائیے ہم آپ کو وہاں پہونچا دینگے بدیع الملک کشتی پر بیٹھے اور ملازمین بھی سوار ہوئے کشتی چل نکلی جب وسط دریا میں پہونچی اور دور نکل گئے تو ہوا تیز چلنے لگی پانی کے تھپیڑے آنے لگے چاروں طرف کشتی پر گرنے لگیں کشتی کو بے ترکیبی سے جنبش ہونے لگی ہوا تیز ہوئی پانی کے تھپیڑے جو کشتی پر پڑے کشتی کا پیندا ٹوٹ گیا سب لوگ دریا میں غوطے کھانے لگے عجب حالت ہوگئی سب لوگ متفرق ہوگئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت مہر آفتاب علم کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جوق مع سرداران اسلام رئیس حشم جادو کے ہمراہ اُس سمت روانہ ہوا جس طرف باغ شہر نگار تھا مع

نہین جاتے تھے دو تین کوس کے بعد اسنے دیکھا کہ ایک پھاٹک آہنی بہت بلند معلوم ہوتا ہو اور دیوار آہنی
طلسم کی معلوم ہوتی ہو مریخ نے کہا او نگین چشم دیوار طلسم مین پھاٹک کیسا ہو نگین چشم نے کہا اس جانب کی
کیفیتین ہمین نہین معلوم گو یہ امر تعجب خیز ہو طلسم کا راستہ تو کسی جانب بھی نہین ہو گر یہ پھاٹک کہان کے جانے
کے واسطے بنایا ہو شاہزادہ امیر الزمان نے کہا پھاٹک کے اندر چلو سب کیفیت معلوم ہو جاویگی مریخ
حسب الارشاد شاہزادہ پھاٹک کے اندر گیا دیکھا صحرا ہے خار دار طلسم ہو حیران ہوا نگین چشم سے کہا
اب تو طلسم کے اندر آگئے یہ صحرا ہے خار زار طلسم ہو یہان کا حال اکثر لوگون سے سنا کرتے تھے کہ طبقہ
اتنا ہو گو یہان کئی بار آئے گر اسطرح دیکھکر پلٹ گئے آج اسکے نیچے بھی سیر کرین کیا عجب ہو جو صاحبقران اور
بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف لائے ہین اور یہان کے نگہبانون نے چھپا دیا ہو یہ خیال کرکے مریخ
نے وہان کے داروغہ کو بلایا جب وہ حاضر ہوا کہا طبقہ کا دروازہ کھولو ہم اندر جائینگے داروغہ تو اسطرف روانہ
ہوا کر ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت رہ نورد جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ سب طرف سے بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرکے پلٹا تھا جب وہان پہونچا تو اسنے دیکھا ایک لشکر اترا ہو
رہ نورد قریب آیا دیکھا مریخ آفتاب علم اور نگین چشم جادو اور چند سردار ہمراہ ہین گر سروارون کی
صورتین صاحبقران سے بہت ملتی ہین رہ نورد کو تعجب ہوا مریخ آفتاب علم کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا مریخ نے جواب سلام دیا کہا اے رہ نورد جادو کہان گئے تھے رہ نورد نے عرض کی کار سرکاری
کے واسطے گیا تھا مریخ نے کہا اے رہ نورد تم یہان زیادہ گشت کرتے ہو صاحبقران زمان جو لشکر اسلام کے
سرگروہ ہین اسطرف کو تو تشریف نہین لائے ہین ہم لوگ انھین کی تلاش مین نکلے ہین رہ نورد سمجھا کہ یہ صاحبقران
کے گرفتار کرنے کو آئے ہین یہ سوچ کے اسنے جواب دیا اسطرف تو نہین آئے مریخ نے کہا اگر آپ ایسے
اسطرف تشریف لائین تو انکو گرفتار نہ ہونے دینا راہ بتا دینا بخاطر پیش آنا نہایا لک جانثار رہ نورد نے یہ گفتگو سنی
عرض کی اے شاہزادہ عالم اسکا کیا سبب آپ کو تو ان لوگون سے بغض و عناد رکھنا چاہیے مریخ آفتاب علم
نے کہا مین نے ان لوگون کی اطاعت اختیار کی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کیا رہ نورد نے عرض کی
اگر یہ بات ہو تو پھر صاحبقران میرے یہان موجود ہین آپ بھی تشریف لے چلے مین بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین
گیا تھا گر کہین اُنکا پتہ نہین ملا مجبور ہوکے واپس آیا اب صاحبقران کی خدمت مین جاتا ہون اُنسے عرض کرونگا
کہ بدیع الملک کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہو وہ جو کوئی بات فرماینگے اسکی فکر کرونگا مریخ نے کہا مین بھی تمہارے
ہمراہ چلتا ہون مگر تھوڑا سے توقف کرو مین نے داروغہ خار زار کو بلایا تھا وہ پھاٹک کھولنے گیا ہو جب وہ آجائیگا
آئیگا مین تمکو ہمراہ لیکر چلونگا مگر کیفیت سی سے بیان نہ کرنا رہ نورد نے عرض کی آپ ایسا فرماتے ہین مجھے
تو ایسی باتون کا خیال ہو بالکل خائف ہون کوئی مجھ سے آجکل بات بھی نہ کرے شاید کوئی کلمہ ایسا میری
زبان سے نکل جائے جو میرے مسلمان ہو جانے کا کسی کو یقین دلائے اگر صاحبقران کو فتح طلسم کرنا منظور نہوتا تو
بخوف نہ تھا علانیہ اس بات کو بیان کرتے کہ ہم نے دین سامری پرستی ترک کیا ہو گر امیر کو ابھی طلسم مین جانا ہو اور
وہان بہت سے مقامات پر ہم لوگون کا کام ہو اس وجہ سے یہ بات ہو کہ ہم اپنے تئین پوشیدہ رکھنا اچھا جانتے ہین

یہ باتین ہو رہی تھین کہ داروغۂ دربار حاضر ہوا اور عرض کی تشریف لیچلیے مریخ آفتاب علم شاہ نور الدہر
وغیرہ کے پاس آیا عرض کی حضور میرے ساتھ تکلیف فرمائین ایک عجائب سیر ملاحظہ کرین سب سردار اُٹھ
مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے رہ نورد بھی ساتھ ہوا وارد ہو کر مریخ آفتاب علم کو ہمراہ لیے آیا مریخ شہر
مقلوب مین داخل ہوا سب سرداروں نے اس کیفیت کو دیکھ کر کمال تعجب کیا رہ نورد نے مریخ سے کہا اگر
تکلیف ہو تو میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے مریخ نے کہا مین ضرور چلونگا جسقدر رہ لازمین طلسم اسوقت
وہان موجود تھے سب مریخ کے ساتھ ہوئے مریخ نے سب کو رخصت کیا آپ مع سرداران اسلام رہ نورد
کے مکان پر آئے رہ نورد نے صاحبقران کو اطلاع دی کہ شاہزادہ طلسم آپسے ملنے کو آیا ہے اور آپکے بیان کے
بہت سے سردار اُسکے ہمراہ ہین امیر خوش ہوئے کہا جلد بلاؤ رہ نورد نے اپنے مکان مین فرش کیا مریخ کو مع سرداروں کے
اندر لیگیا سرداروں نے جو صاحبقران کو دیکھا سب نے قدمبوسی کی امیر نے سب کو گلے سے لگایا سرداروں سے
رہائی کا باعث پوچھا سب نے کیفیت خواجہ کے جانے کی بیان کی امیر بہت خوش ہوئے خواجہ کو آفرین
و مرحبا سے یاد کیا پھر سب نے مریخ آفتاب علم کو صاحبقران سے ملایا مریخ نے قدمبوسی کی صاحبقران نے
گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا مریخ نے عرض کی مجکو حضور کی قدمبوسی کی آرزو تھی ہی ہر وقت جستجو تھی شکر ہو خدائے
عزوجل کا کہ اسنے آج مرادِ دلی کو پورا کیا جب خواجہ مجھے لائے اور مذہب حق اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی اسوقت
ایک کلمہ بے ادبانہ میری زبان سے نکلا کہ مین ایک شرط سے اسلام قبول کرتا ہون خواجہ سے مین نے اُس شرط کے
متعلق چند باتین بیان کرین انھون نے فرمایا کہ جب صاحبقران زمان تشریف لائینگے تو وہ اس شرط کو
پورا کرینگے پھر مین اپنی بے ادبی پر محجوب ہو کر خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اب مجھ سے اُس شرط کو بیان کرو
مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران وہ ایک وقت ایسا تھا کہ مین عالم حیرت مین تھا اور یہ خیال کر رہا
تھا کہ مین یہان کیونکر آیا اُس عالم حیرت مین میرے منھ سے یہ کلمہ نکل گیا اب مین اُسکا عرض کرنا نہین چاہتا
ہون امیر نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم تم نہین بیان کرتا ہو گا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران مین بہت
خوش ہونگا اگر آپ اس امر کی تحقیق مجھسے نہ فرمائینگے صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اگر تمھین
یہی منظور تھا تو اُسکا اظہار نہ کرتے اور اگر اظہار کیا ہے تو خلاصہ بیان کرو مریخ جب مجبور ہوا تو عرض کی یا صاحبقران
وہ امر ایسا ہے کہ جسکا عرض کرنا مین گستاخی جانتا ہون صاحبقران نے کہا آپ حضرات کو سب گستاخیان معاف
ہین بیان کیجیے مریخ مجبور ہو عرض کی مین سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہون کئی مرتبہ
لشکرکشی کر کے وہان گیا ہر مرتبہ شکست پا کے واپس آیا کچھ نہ بنا سکا اور مجھے اس فکر کی وجہ سے ہر وقت
غم رہتا ہے صاحبقران نے فرمایا مین مجبور اس امر سے ہون کہ اب طلسم مین داخل ہو چکا اور فیروز کو نامہ بھی تحریر کر چکا
اگر جنگ کا ارادہ نہ کرتا تو مین پیشتر تمھارے کام کو انجام دیتا پھر کوئی دوسری فکر کرتا مگر اب بعد فتح طلسم فیروزیہ انشاءاللہ
تعالی تمھارے ہمراہ چلونگا سلطان روشن جبین سے فہمایش کرونگا اگر اُسنے قبول کیا تو خیر ورنہ بزور شمشیر تم
اُس سے بیٹی لینا مریخ نے عرض کی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہو گا تو وہ کیا چیز ہے اور کیون نہ میرے ساتھ
عقد کریگا امیر نے فرمایا مین وعدہ کرتا ہون کہ دلا دونگا مریخ بہت خوش ہوا پھر صاحبقران نے فرمایا کہ
بدیع الملک کے نہ آنے سے میری عجب کیفیت ہے نہین معلوم اس خجستہ صفات پر کیا گذری اور کہان گیا
کون لے گیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب انکو شہر فیروزیہ مین تلاش کرنا چاہیے وہ صورت انکی

یہ ہو کہ جو لوگ ابھی ظاہر مین مسلمان نہین ہوئے ہین اور باطن مین مسلمان ہین انکو شہر فیروزیہ مین روانہ کرنا چاہیے کہ وہ لوگ بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرین اور آپ بھی برائے تلاش تشریف لے چلیے آپ کے چلنے سے دو مطلب نکلین گے اول تو طلسم کے بہت سے مقامات [illegible] جلیل کو مین آپ کا مطیع کرادونگا سب کو آپ سے ملاؤنگا اور بدیع الملک نوجوان کو تلاش بھی کرتا رہونگا اور آپ کو مقامات طلسم کے بھی دکھاؤنگا آخر آپ اب یہان ٹھہر کے کیا کیجیے گا صاحبقران نے فرمایا میرا خود یہ ارادہ ہو کہ اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤن مریخ نے عرض کی آج یہان اور تشریف رکھیے کل یہان سے روانہ ہو جائیے صاحبقران نے قبول فرمایا مریخ نے رہ نورد جادوے کہا اے رہ نورد تم اب یہان رہ کے کیا کروگے بہتر یہ ہو کہ تم شہر فیروزیہ مین جاؤ اور شاہزادے کو وہان تلاش کرو رہ نورد نے عرض کی مین وہان جاتا ہون مگر صاحبقران زمان کو ابھی نہ جانے دیجیے امیر نے فرمایا اے رہ نورد ہمارا یہان رہنا بیکار ہو جب تک یہان رہینگے سب کام موقوف رہینگے پھر آخر جس لیے یہان آئے ہین کچھ اسکا انتظام بھی کرنا چاہیے رہ نورد نے صاحبقران سے بہت بہت عرض کی مگر امیر نے قبول نہ کیا ناچار رہ نورد مجبور ہو گیا عرض کی اب آپ کو مین کیونکر پاؤنگا مریخ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ تلاش طلسم کے واسطے جائینگے تمہین ہمراہ لے لینگے اور اگر تم بدیع الملک کو تلاش کرکے لانا تو اپنے یہان رکھنا ہم دورہ کرتے ہوئے جاتے ہین اگر ہمسے ملاقات ہوگی تو ہم اپنے ہمراہ لیجائینگے رہ نورد رخصت ہو گیا صاحبقران نے وہ شب تو وہان بسر کی دوسرے روز وہان سے مریخ آفتاب علم کو مع اور چند سرداروں کے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب مریخ آفتاب علم کو روانہ ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا تو ایک روز جملہ سردار جو لشکر مین باقی تھے خواجہ عمرو ثانی کی بارگاہ مین آئے اور خواجہ سے کہا کہ اب پھر کوئی تدبیر آپ نکالیے اور سب کو تلاش فرمایئے خواجہ نے جواب دیا کہ گھڑی گھڑی تدبیر نکالنا میرا کام نہین ہو آپ لوگون نے جو جو باتین تجویز فرمائی ہون مجھ سے بیان کیجیے مین انکو اچھا جانونگا وہ آپ سب لوگ کیجیے گا سردارون نے کہا یہ بات بھی بہت خوب ہو ہم اپنی اپنی رائین آپ سے بیان کرتے ہین ایک نے کہا ہمارا یہ ارادہ ہو کہ تلاش مین صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی ایک ایک شخص روانہ ہو اور کچھ لوگ یہان موجود رہین خواجہ نے کہا مین بچند وجوہ ان باتون کو نا پسند کرتا ہون کیونکہ جب صاحبقران کے تلاش کرنے کو مریخ سا شخص گیا ہو تو ہم لوگ کس شمار مین ہین جو برائے تلاش جائین اور امیر کو تلاش کرین اسمین تمام لشکر متفرق ہو جائیگا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا مین مریخ کا جانا بھی گوارا نہین کرتا تھا مگر وہ واقفکار طلسم تھا اس وجہ سے انکو روانہ کر دیا اب کسی کا جدا ہونا مناسب نہین ہو سب نے خواجہ کے کہنے کو قبول کیا پھر اور لوگون نے کہا کہ اگر سب ملکر صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین چلین تو کیا برائی ہو خواجہ نے کہا ہان یہ بات مین بھی پسند کرتا ہون کہ تمام لشکر یہان سے کوچ کرے اور ہر مقام پر صاحبقران کو تلاش کرتے ہوئے طرف طلسم کے چلین اور چار دیواری طلسم کا دورہ کرین خواجہ نے جو اس رائے کو پسند کیا سب نے قبول کر لیا اس روز تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح سب اس صحرا سے بتلاش امیر روانہ ہوئے خواجہ قریب چار دیواری کے پہونچے ایک سمت کو جانیکا ارادہ کر رہے تھے

کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا دو تین سردار لشکر سے غائب ہو گئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھ لی لشکر کو اس طرف سے پھیرا دوسری جانب کا ارادہ کیا اسطرف روانہ ہوئے شام تک رہروی کی جب آفتاب غروب ہوا خواجہ نے مقام کیا اسی طرح تین دن تک تلاش امیر مین سرگردان رہے چوتھے روز ایک ندی کے کنارے پہونچے خواجہ نے کہا آج یہین قیام کرنا چاہیے سب سردارون کی بھی یہی راے ہوئی زمین بارگاہین استادہ ہو گئین خواجہ دریا کے کنارے جا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک گٹھری پانی مین بہتی آتی ہی پیشتر تو خواجہ کو یہ خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ گٹھری کیسی ہی اور اسمین کیا ہی مگر پھر دل مین خیال کیا اگر کچھ نہو گا تو گٹھری بھر کر کپڑا ہی کیا کم ہی اسکو جانے دینا خلاف ہی یہ سوچکر اس گٹھری کو نکالا کھول کر دیکھا تو اسمین ایک صندوقچہ بند تھا ہی خواجہ صندوقچہ کو کھولنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک گٹھری اور بہتی نظر آئی خواجہ نے اسکو بھی نکالا کھولا دیکھا اسمین بھی ایک صندوقچہ ہی خواجہ نے دونون صندوقچون کو کھولا ایک مین موتی نکلے دوسری گٹھری مین مختلف قسم کا جواہرات بیش قیمت پایا خواجہ بہت خوش ہوئے دونون صندوقچون کو داخل زنبیل کیا نگاہ جو اٹھائی دیکھا ایک گٹھری اور بہتی ہوئی آئی ہی خواجہ نے دوڑ کے اس گٹھری کو بھی نکالا اسمین بھی صندوقچہ پایا جب صندوقچے کو کھولا تو اسمین ایک تصویر ملکہ زہرہ شمایل کی نکلی نام اس تصویر پر لکھا تھا اور ایک مہر پائی کہ اسپر نام شمس بازرگان کندہ تھا خواجہ نے اس صندوقچے کو بھی داخل زنبیل کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک تختہ بہتا ہوا نظر آیا خواجہ نے جو نگاہ کی تو اسپر ایک آدمی کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی جب وہ تختہ قریب آیا تو خواجہ نے بدیع الملک نوجوان کو دیکھا کہ اس تختے پر پڑے ہین خواجہ نے دوڑ کے بدیع الملک کو دریا سے نکالا کنارے پر لا کے منھ پر پانی چھڑکا بدیع الملک نوجوان کو ہوش آیا اپنے قریب خواجہ کو پایا خواجہ نے بدیع الملک کو اٹھا کے بٹھایا تھا کہ ایک تختہ اور بہتا ہوا نظر آیا بدیع الملک نے اس تختہ کو دیکھکر خواجہ سے کہا اس تختے کو نہ جانے دیجیے گا مقرر کوئی ہمارا ساتھی ہی خواجہ نے اس تختے کو بھی پانی سے نکالا بدیع الملک نے قریب لا کے شاہزادے نے دیکھکر پہچانا آہستہ سے کہا خواجہ یہ شخص ہمارا محسن ہی اسکے واسطے بھی تمہین کوشش لازم شمس بازرگان اسکا نام بڑا تاجر ہی خواجہ نے شمس کے منھ پر بھی پانی کے چھینٹے دیے شمس کو ہوش آیا اپنے کو دریا کے کنارے پایا خواجہ وہان ٹھہرے رہے مراد ٹھہرنے سے یہ تھی کہ شاید اور کچھ مال ملجائے تو مراد بر آئے مگر خواجہ دیر تک وہان ٹھہرے رہے کچھ بھی نظر نہ آیا آخرکار مجبور ہو کے بدیع الملک نوجوان کو پہلے لشکر مین پہونچایا لوگون نے جو شاہزادے کی یہ حالت دیکھی فوراً علاج شروع ہوا پھر خواجہ شمس بازرگان کو اٹھا کے لائے اسکا بھی علاج ہوا دو روز مین بدیع الملک نوجوان کا وہ سب ضعف برطرف ہوا آٹھوین روز شمس نے صحت پائی غسل صحت کر کے شمس نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے جواب دیا کہ جس طرح آپ تشریف لائے اسیطرح مین بھی آیا شمس بہت خوش ہوا مال کے جانے کا بھی افسوس نہ کیا بلکہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کہ تاجر صاحب آپکا بہت بڑا نقصان ہوا تاجر نے جواب دیا اے شہریار خدا آپ کو صحیح و سالم رکھے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہی آپ سے ملا گویا مجکو دولت لازوال ملگئی بدیع الملک نے کہا آپ کب تشریف لائے اور کیا حال ہوا شمس بازرگان نے اپنی کیفیت بیان کی اور بدیع الملک نوجوان پر جو کیفیت گذری تھی وہ سب دریافت کی بدیع الملک نے خواجہ سے صاحبقران

کی خیریت دریافت کی خواجہ نے کہا آپ کے جانے کے بعد امیر بھی آپ کی تلاش مین گئے ابھی تک انکا پتہ
نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا مجھے ملاقات ہوئی تھی مگر ایک ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان پانی ممکن نہ تھا
اورصاحبقران زمان کو تشنگی کی شدت ہوئی مین پانی لینے گیا بہت دور کے بعد ایک کنوان نظر آیا مین نے
اس چاہ سے پانی بھرا جب ایک کوس تک نکل آیا تو پانی خشک ہو گیا مین پھر دوسری مرتبہ واپس گیا اور
پانی بھرا اسی طرح کئی چکر لگو ہوئے آخر خالی ہاتھ یہ خیال کر کے روانہ ہوا کہ صاحبقران کو کنوئین پر لے آؤن
وہین پانی بھر کے پلاؤن مگر صاحبقران کو نہ پایا راستہ بھی بھول گیا بڑے بڑے مصائب اٹھائے
آخر مین تاجر صاحب سے ملاقات ہوئی انھون نے عنایت کی اپنی ہمراہی مین شہر فیروزیہ لگئے وہان عجیب
عجیب باتین گذرین جو اسوقت یاد آکر دل کو مغموم دیئے گئین وہان سے تقدیر نے یہ گروش دکھائی یہانتک
پہونچایا آپ لوگون سے ملا یا گرمین تاجر صاحب کا ممنون احسان ہون انھون نے میرے واسطے بڑی
بڑی زحمتین گوارا کین مجکو راحتین دین تاجر نے عرض کی اس شہریار مین آپ کی خدمت نہ کرسکا محجوب ہون
بدیع الملک نے فرمایا اب صاحبقران کی تلاش مین چلنا ضرور ہی خواجہ نے کہا ہم لوگ اسی واسطے
نکلے تھے کہ امیر کو تلاش کرین شکر ہی کہ آپ سے ملاقات ہوگئی بدیع الملک نے خواجہ سے کہا اب
لشکر کو طرف شہر کے لے چلو یقین ہی صاحبقران بھی شہر کی طرف گئے ہون خواجہ نے منظور کیا اسی روز سے
وہان سے کوچ کیا ساتوین روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک نے فرمایا آج لشکر کو اسی جگہ ٹھہراؤ
کل یہان سے کوچ کرینگے خواجہ نے بھی یہ بات پسند کی اسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار
وہین اترے بدیع الملک نوجوان باہر بارگاہ کے آگے نکلنے لگے صحرا کی کیفیت دیکھ رہے تھے کہ
ایک جانب سے گرد اڑی بدیع الملک اس گرد کی طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادہ
نے دیکھا ایک لشکر گران اسطرف آتا ہی بدیع الملک نے اور سردارون کو دکھایا سب نے عرض کی نہین
معلوم یہ کون لوگ ہین کہان جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قریب آنے دو سب کیفیت دریافت
ہو جائیگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ لشکر قریب آیا بدیع الملک نوجوان نے دیکھا آگے آگے گینڈے پر
ایک پہلوان سوار ایک گرز گران ہاتھ مین لیے کبر و نخوت مین مست چلا آتا ہی عقب مین اسکے دو ہزار
پہلوان پیادہ پا بعد اسکے اور لشکری گھوڑون پر سوار آتے ہین جب وہ پہلوان مقابلے مین لشکر بدیع الملک
کے پہونچا اپنے یہان سے ہرکارے کو بھیجا کہ وہ جاکر دریافت کرے کہ لشکر کسکا ہی ہرکارہ بدیع الملک
کے لشکر مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی سب نے خلاصہ حال بتا دیا ہرکارہ پلٹ گیا اس
پہلوان نے لشکر مقابلے مین لشکر بدیع الملک کے اتارا اور ایک نامہ اس مضمون کا بدیع الملک نوجوان
کو تحریر کیا کہ آگاہ ہو کہ مین بلداق گرد ملازم ستارہ پیشانی خاص اس غرض سے نکلا ہون کہ جو کوئی باغی
خداوند کا ملے اسکو گرفتار کر کے لیجاؤن لہذا خداوند فیروزکا تم لوگون سے زیادہ کون باغی ہوگا اگر تمھین اپنی
خیریت منظور ہی تو میرے پاس چلے آؤ میری اطاعت قبول کرو مین خداوند سے چلکر تمھاری سفارش کرون وہان
سے تمھاری عفو تقصیر ہو جائے اپنے ملک کو واپس جاؤ اگر یہ بات نہ منظور ہو تو میدان مین آؤ مجھ سے مقابلہ
کرو یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہ وہ اسکا شاگرد تھا فن کشتی مین استاد تھا نامہ دار نامہ لیکے روانہ ہوا لشکر اسلام
مین پہونچا بارگاہ بدیع الملک کے قریب آیا دربانون نے اسکو روکا کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرین

پھر جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار دوڑ پر ٹھہرا ملازمین نے بدیع الملک سے آکے عرض کی حضور ایک
نامہ دار دربارگاہ پر حاضر ہوا امیدوار باریابی ہے کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا بلاؤ ملازم باہر آئے نامدار
وہیں ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور جوانان شیر دل کی صورت دیکھی محو دید ہو گیا
بدیع الملک نے کہا بھائی جس کام کو آیا ہے جلد انجام دے پھر ادھر ادھر دیکھنا نامہ دار نے نامہ
بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا شاہزادے کو غصہ آگیا نامہ چاک کرکے پھینک دیا اور
نامہ دار سے کہا کہ اس بے ادب سے کہدینا کہ اگر تجھے ہماری اطاعت منظور ہو تو خیر ہو ورنہ ایک دم میں
سب لشکر کو تباہ کردونگا اپنے لشکر پر ناز نہ کرنا نامہ دار خود بھی مغرور تھا چین بر جبین ہو کر جواب دیا ہمارے
استاد کا مثل نہیں ہے کیا مجال کسی کی جو انکو برا کہے روبرو کچھ کہہ سکے بدیع الملک نوجوان نے کہا
اے شخص تو نامہ دار ہے تجھے ان باتوں سے کیا کام تو جاکر کہدینا اور بدزبانی تیرے حق میں بری ہے نامدار
نے بدیع الملک کو پھر جواب ترش دیا قریب اسکے بدیع الزمان نامدار بیٹھے تھے سنکر تاب نہ رہی ایک
طمانچہ ایسے مارا کہ نامہ دار دور جاکے گرا اٹھ نہ سکا تڑپ تڑپ کے مرگیا بدیع الملک نے فرمایا اسکی لاش
کو باہر پھینک دو اسکے لشکر سے کوئی آکے اٹھا لیجائیگا ملازمین نے لاش اسکی باہر لیجاکر دور پھینکدی یہاں تو
اس نامہ دار پر یہ واقعہ گذرا اگر بلداق گردنے انکا راستہ بہت دیکھا دوسرے پہلوان کو اسکی خبر کیواسطے
روانہ کیا پہلوان اپنے لشکر سے چلا تھوڑی دور کے بعد اسنے دیکھا ایک لاش پڑی ہے پہلوان اس لاش
کے قریب آیا دیکھا لاش اسی نامہ دار کی ہے انکو بہت صدمہ ہوا لاش کو اٹھا بلداق کے پاس پھر واپس
آیا اور کہا دیکھیے کسی نے انکو قتل کیا بلداق نے کہا اب تو لشکر اسلام میں جا اور بہ تحقیق کر کہ انکو کسنے قتل کیا ہے
وہ پہلوان بھی روانہ ہوا لشکر اسلام میں آیا بدیع الملک کی بارگاہ میں جانے کا ارادہ کیا دربانوں نے
روکا بدیع الملک نوجوان کو اطلاع دی بدیع الملک نے انکو بھی اندر بلالیا اسنے جاتے ہی کہا ہمارے
لشکر کے نامہ دار کو کسنے قتل کیا بدیع الملک نے فرمایا جو بدزبانی کریگا ایسی ہی سزا پائیگا اپنی جان سے جائیگا
پہلوان نے کہا میں اسکے قاتل کو پوچھتا ہوں کہ اس سے عوض لوں بدیع الزمان نے فرمایا میں نے
اس دریدہ دہن کو قتل کیا ہے پہلوان نے کہا آپ نے بہت برا کیا میں آپ سے اسکا عوض خون لونگا یہ سنکر
بدیع الزمان نے ایک طمانچہ اسکے مارا اسکی بھی کیفیت وہی ہوئی جو اس نامہ دار کی ہوئی تھی بدیع الملک
نے اسکی لاش بھی پھکوادی یہاں جب اسے عرصہ ہوا تو بلداق گردنے اور ایک پہلوان کو روانہ کیا کہا تو جاکر
صرف انکی خبر لانا اگر وہ لشکر اسلام میں ہو تو واپس آنا اسکے پاس نجانا یہ پہلوان جو روانہ ہوا تھوڑی دور کے
بعد اسنے انکی لاش دیکھی لاش اٹھاکے لیگیا بلداق کو لاش دکھائی بلداق نے کہا معلوم ہوا کہ مسلمان
بہت مغرور ہیں خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اسنے اپنے لشکر میں طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود
تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی بارگاہ میں آئے ہاتھ اٹھاکر دعا دی کہ الٰہی تیرا اقبال تا قیامت
طالع رہے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہے انکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ میں نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو
بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی
نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں شب بھر سامان جنگ میں بسر کی
جب شہسوار زرین پوش مشرق نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ میں لیکر اسپ فلک زبرجدی پر سوار ہوا اور لشکریان

میدان چرخ سے مت بھگایا اور اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو روشن و منور فرمایا یعنے شب گذری سحر ہوئی
بدیع الملک نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے بعد فراغ سلاح طلب کیے ملازمین نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار سجے بارگاہ سے برآمد ہوئے یہان خادم ویسے
مرکب لیے موجود تھے شہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا اسب لشکر کو ہمراہ لیا میدان کارزار مین آکر
اپنے لشکر کے صفوف آراستہ کرکے فوج مخالف کا انتظار کرنے لگے کہ سب نے دیکھا کہ بلداق گرد
بھی اپنا لشکر ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا اُسنے بھی پرا جمایا نقیب دونون لشکرون سے نکلے نقابت
کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا بلداق گرد نے کہا اے فرقہ خدا پرستان کل تم لوگون نے میرے دو پہلوانون
کو بیجا قتل کیا آج اُنکے خون ناحق کا بدلا تم سب سے لونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا گو مجھے حکم خداوندیہ
کہ جو سردار لشکر اسلام کا ملے اُسکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن مگر اب میری آنکھون مین دنیا اندھیر ہے مین حکم شاہی
کو بھی نہ مانونگا جو میرے مزاج مین آئیگا وہ کرونگا اور اب بھی ایک شرط سے تم لوگون کو امان دیتا ہون
اگر تم سب میری اطاعت قبول کرو تو مین جاکر خداوند سے تمہاری سفارش کردون بدیع الملک نے کہا
او بادہ گو یہ مقام وعظ و پند نہین ہے میدان جنگ ہے یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہین
بلداق نے یہ سنکر اپنے لشکر کی طرف دیکھا صفوان گرد اسکے لشکر سے نکلا میدان مین آکر نعرہ کیا کہ
اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے شہنشاہ
گوہر کلاہ روبروے بدیع الملک کے آئے کہا اجازت میدان عطا فرمایے دیر نہ لگایے بدیع الملک
نے شہنشاہ کو بہت روکا مگر شہنشاہ نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے بدیع الملک نے میدان کی اجازت
دی شہنشاہ گوہر کلاہ میدان مین آئے صفوان سے ہم آورد ہوا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ بازی
رہی ایک مقام پر شہنشاہ نے گانٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ صفوان کے ہاتھ سے نکل گیا اُسکی آنکھون مین
دنیا سیاہ ہوئی کہا اے جوان تونے غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر اُسنے تلوار میان سے لی
شہنشاہ نے بھی تلوار نکالی صفوان نے وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے وار کو خالی دیا اُسنے پھر وار کیا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے پھر وار کو خالی دیکر کہا اے صفوان اب ہوشیار ہو جا کہ مین وار کرتا ہون صفوان نے
سپر اُٹھائی شہنشاہ نے تلوار لگائی تیغ سپر پر پڑی سپر کو کاٹ کے خود مین در آئی خود کو دو پارہ کرکے
سر مین اُتر آئی سر کو کاٹتی ہوئی سینے کا لہو چاٹتی ہوئی زین فرس تک پہونچی وہان بھی نہ ٹھہری فرس کو کاٹا
زمین کو بوسہ دیکے اُٹھی صفوان کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوکے زمین پر گرا فوجون سے شور
تحسین و آفرین بلند ہوا بلداق کے ہوش اُڑ گئے پھر اپنی فوج کی طرف نگاہ کی ایک پہلوان قہار
شیر قوت اُسکے لشکر سے بڑھا شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے مین آیا گرز گران اُٹھایا شہنشاہ نے پھر سپر اُٹھائی
اُسنے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا خبردار خبردار
کہکے وہی گرز اُسکے سر پر لگایا کہ سر چور ہوا پیوند خاک وہ مغرور ہوا بلداق نے اور پہلوان اپنے لشکر
سے بھیجا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُنکو بھی قتل کیا اسی طرح دس پہلوان لشکر بلداق سے آئے اور شہنشاہ
گوہر کلاہ کے ہاتھ سے مارے گئے دن بھی اسی جنگ مین ختم ہو گیا بلداق طبل بازگشت بجوا کر
واپس آیا بدیع الملک نے شہنشاہ کی بہت تعریف کی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف پھرے مگر بلداق گرد

جو میدان سے واپس گیا اپنے خیمے مین جاکر سب سردارون کو جمع کیا کہا آج ایک سردار لشکر اسلام
سے آیا اسنے تو یہ قیامت بپا کی اور اگر مین کسی اور پہلوان کو بھیجتا تو وہ جنگ کرنے سے عاجز تھا ابھی بڑے
بڑے سردار لشکر مین باقی ہین جب اُنکی نوبت آئیگی تو کیا ہوگا خصوصا جب بدیع الملک میدان مین آئینگے
تو یقین ہی کسی کو زندہ نہ چھوڑینگے سب نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے بلداق نے کہا مین ایک نامہ خداوند
طلسم کو تحریر کرتا ہون اور مدد طلب کرتا ہون جب تک وہان سے فوج آئیگی تب تک جسطرح بن پڑیگا
مین مقابلہ کرتا رہونگا سب نے اس بات کو پسند کیا بلداق نے اُسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا
کہ مین نے لشکر اسلام کو راہ مین روکا اور اُنسے بہت اچھی طرح جنگ کی مگر لڑائی بگڑ گئی اب آپ اس لفیف
کے دیکھتے ہی فوج براے مدد روانہ فرمایئے جسوقت تک آپ فوج روانہ فرمایئے گا مین مقابلہ کرتا ہونگا
مگر دیر ہو جائیگی تو پھر مجھسے کچھ بن نہ پڑیگا اور مسلمان غالب آجائینگے اسکے مقابلے کے واسطے ساحرون کو
روانہ فرمایئے تو بہت مناسب ہے جب یہ نامہ لکھ چکا تو ایک شخص کو دیکر جانب طلسم روانہ کیا شب بھر
جاگ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا یہان سے بدیع الملک نوجوان بھی
اپنے لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے صفوف لشکر جانبین درست ہوئین نقیبون نے نقابت
کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بلداق گردن نے اپنے لشکر سے ایک پہلوان کو بھیجا اسنے آکر میدان مین نعرہ کیا
کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے کچھ ہنر جنگ دکھائے
مین شاگرد بلداق ہون فن سپہ گری مین بہت طاق ہون کل جو دس جوان یہان کے قتل ہوئے وہ سب
تو لازم تھے آج میرے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا بدیع الملک نے چاہا کہ اس یاوہ گو کی سزا کو مرکب بڑھا کے
میدان مین جاؤن اُس سے مقابلہ کرون کہ شہنشاہ گوہر کلاہ سامنے آکے کہا آج بھی مین ہی اُسکے مقابلے
مین جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو منع کیا مگر شہنشاہ نے بدیع الملک
کو مجبور کرکے رخصت میدان لی اُسکے مقابلے مین آکے کہا اے یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے پہلوان نے کہا
اے جوان تو نے میرا نام سُنا ہوگا کہ مین بیژن گرد ہون بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے اور بہت
لوگون نے میری اطاعت قبول کی ہے تو نے جو کل دس جوانون کو قتل کیا اس بات پر بہت نازان ہے آج
میرے ہاتھ سے تمہارا بچنا دشوار ہے شہنشاہ نے جواب دیا اے بیژن مجھے دس پہلوانون کو قتل کرکے ناز نہین
ہے اگر پہلوان ہوتے تو وہ اس طرح ذلت و خواری سے قتل نہوتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی مثل اُنھین کے یاوہ گو
ہے اور وہی انجام تیرا بھی ہوتا ہے بیژن نے جواب دیا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے ابھی معلوم ہو جائیگا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا پھر لا جو حربہ رکھتا ہے بیژن نے کہا مین کیا پہلے وار کرون بہتر ہے تم اپنے دل کا حوصلہ نکال لو
اگر مین وار کرونگا تو تمہین وار کرنے کی طاقت نہ رہیگی شہنشاہ نے فرمایا او بیہودہ گو تجھے اس سے کیا مطلب ہے
اگر وار کرتا ہے تو مین موجود ہون وار کر جب تیرے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے ہم لوگون کا دستور نہین
کہ وار مین سبقت کرین بیژن نے تلوار میان سے لی کہا اے جوان مین مجبور ہون تو خود چاہتا ہے کہ حوصلہ دل کا دل ہی
مین رہے شہنشاہ نے فرمایا تو شوق سے وار کر بیژن نے تلوار لگائی شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیکر یا علی
بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُسنے دوسرا ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کی کمر مین ڈالا زور ہونے لگا جو جو سواران
جنگ آزما لشکر طرفین مین سے تھے اُس تماشے کے دیکھنے کو آگے بڑھ آئے سب نے کہا اب بہتر ہے

گھوڑون کی جان بچاؤ زمین پر آؤ کہ لنگر تمہارا ہو اور گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا ہو دونون پہلوان سُتے ہوئے
گھوڑون سے اُترے زمین پر آتے ہی بیژن نے شہنشاہ کو ریل کر دس قدم پر لاکے کمر مارا شہنشاہ نے لنگر
قائم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر ذرہ اُکھڑ سکا جب شہنشاہ نے دیکھا کہ اب اسکے زور مین کمی ہو سینے مین ہم
اُڑا کے دو ڈیڑھ بیس قدم پر لاکے کمر مارا بیژن نے لنگر قائم کیا شہنشاہ نے دیر تک زور کیا جب عرصہ
ہوا پھر بیژن پانچ قدم شہنشاہ کو ہٹا لایا تھوڑی دیر زور کیا شہنشاہ موقع پاکے اُسے سات قدم ہٹا لے گئے اب
اس قسم کے آپس مین زور ہونے لگے اسی ردّ و بدل مین شام ہوئی بیژن شہنشاہ کو روک کے کھڑا ہوا کہا
ای جوان آج تو مجھ سے خوب زور آزما ہوا گردن برسے جنگ اوقات برائے راحت ہو اب جاکر اپنے خیمے مین استراحت
کر کل پھر میرے تیرے مقابلہ ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا ای بیژن ہم لوگون کا یہ قاعدہ نہین ہو یا زیر کرکے
یا زیر ہو کے پلٹین گے اگر خدا تجھے ظفریاب کریگا تو بخوشی رخوشی اپنی طرف واپس جانا اگر اللہ ہمین فتح دیگا ہم اپنے
لشکر کی طرف واپس جاینگے بیژن نے کہا ای شہنشاہ رات کو ہماری تمہاری جانبازی کون دیکھیگا اسلئے
جنگ کو صبح پر موقوف رکھو شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ای بیژن یہ بات ہمارے یہان کے دستور کے
خلاف ہو ہم ایسا نہین کرسکتے جب بیژن مجبور ہوا کہا پھر رات کو کیا معلوم ہوگا اور سب لوگ کیونکر دیکھین گے
شہنشاہ نے کہا رات کا دن ہونا کیا بڑی بات ہو روشنی کراؤ بیژن مجبور ہوا اپنے لشکر کی طرف دیکھ کر
روشنی کا اشارہ کیا طلبداق نے اسی وقت روشنی کا بندوبست کیا یہان بدیع الملک نوجوان نے بھی روشنی
کرائی میدان جنگ مین اسقدر روشنی ہوئی کہ دن سے بہتر اُجالا ہوگیا بیژن و شہنشاہ دونون پھر گرم جنگ
ہوئے وہ شب بھی بسر ہوگئی دن ہوا تو بیژن کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شہنشاہ گوہر کلاہ کو پھر روک کے
کھڑا ہوا اور کہا ای شہنشاہ کل صبح سے ہم تم مصروف جانبازی ہین اور اسوقت تک بے آب و دانہ
جانبازی کر رہے ہین اب مناسب یہ ہو کہ کچھ ضرور از قسم میوہ جات وغیرہ کھانا چاہیے کہ قوت جنگ ہو
اور زندگی تیغ ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ ای بیژن یہ بھی ہمارے قواعد کے خلاف ہو اگر تمہین ضرورت
ہو تو ہم مانع نہین ہین تم کھاؤ بیژن نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہو کہ مین تو کھاؤن اور آپ اسی حالت مین رہین
شہنشاہ نے فرمایا چونکہ ہمارا دستور نہین ہو پس اسلیے تمہارے واسطے عیب نہین ہو بیژن نے کہا یہ
نہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تمہین اختیار ہو بیژن پھر لڑنے لگا شہنشاہ بھی مشغول زور آزمائی
ہوئے تھوڑی دیر کے بعد بیژن مین قوت باقی نہ رہی اور بھوک کی شدت ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ سے
کہا اگر آپ اجازت دین تو مین ہی کچھ شغل اکل و شرب کرون گو یہ امر خلاف ہو مگر مجبور ہون کہ اس وقت
مجھ سے کچھ نہین ہو سکتا شہنشاہ نے کہا مین تمہین نہ اسوقت مین مانع تھا نہ اب مانع ہون بیژن نے فوج
کی طرف دیکھ کے اشارہ کیا اسی وقت طلبداق نے میوہ و نواکہات کشتیون مین لگا کے اسکے واسطے
بھیجے دودھ بھی کثرت سے آیا بیژن نے میوے کے دو چار پھنکے لگائے کچھ نواکہات کھاکر دودھ پیا
تازہ دم ہو کر پھر شہنشاہ کے سامنے آیا کہا مین بہت محجوب ہون مگر کیا کرتا مجبور تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے
کہا تعجب کی کیا بات ہو اگر ہمارے یہان یہ بات متروک نہوتی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے بیژن نے پھر
ہاتھ ملایا اب شہنشاہ نے زیادتیان کرنا شروع کین جہان قابو پایا دو چار رگڑے ایسے دیے کہ بیژن
کے حواس جاتے رہے ہانپنے لگا تڑپ کے نکلا پھر شہنشاہ گوہر کلاہ نے اسکو باندھا وہ چار رگڑے

دیے یہ کیفیت جو بلداق نے دیکھی آنکھوں مین روز روشن تاریک ہوا اپنے سب پہلوانون سے کہا غضب کی بات ہو کہ بیزن ابھی تازہ دم ہو اور شہنشاہ نے ابتک کچھ نہین کھایا ہو مگر پیشتر سے اب زیادہ تان کر رہا ہو اگر بیزن زیر ہو گیا تو میرا بازو ٹوٹ جائیگا اب ایسا میرا کوئی شاگرد نہین ہو مین خود اس سے نہین لڑ سکتا تھا بڑی قوت ایسی تھی مگر خدا پرست قوت کے سیکھے ہین بیزن کی زبری شہنشاہ سے بہت زیادہ ہو اور لنگر بھی شہنشاہ کا بیزن سے آگے کوئی چیز نہین ہو مگر شہنشاہ ہر مقام پر اسکو عاجز کرتا ہو اور بیزن سے اسکا لنگر نہین اکھڑ سکتا ہو سب لوگ سکتے تھے کہ شہنشاہ اگر خود زیر نہ ہوگا تو بیزن کو زیر بھی نہین کر سکیگا یہان تو لوگ اس خیال مین تھے اور شہنشاہ گوہر کلاہ۔ بیزن کوے دوڑے اسنے چاہا بیٹھ کر شہنشاہ کو دھوکا دون مگر شہنشاہ نے اسکی کمر مین ہاتھ ڈیکر ہکا مارا کہ بیزن کے ہوش اڑگئے لنگر قائم نہ کر سکا شہنشاہ نے اسکو تا بہ سینہ اٹھایا دوسرا زور کر کے سر سے زیادہ بلند کیا چاہا زمین پر مارین کہ استخوان بیزن کے چور چور ہو جائین مگر بیزن نے عرض کی اے شہریار اب غلام کو امان دیجیے اگر سر سے بلند کیا ہو تو خاک مذلت پر گرا کے ذلت نہ دیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای بیزن اگر اپنے مذہب باطل کو ترک کرو تو امان دیجاے بیزن نے عرض کی مین نے اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور آپکی اطاعت قبول کی شہنشاہ نے اسکو باہستگی زمین پر رکھدیا دونون لشکرون سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی بیزن شہنشاہ کے قدمون پر گرا شہنشاہ نے لپٹالیا بفتح و فیروزی میدان جنگ سے چلے مگر بلداق نے جو کیفیت دیکھی ایک کوہ الم اسکے دل پر گرا اسی وقت اسنے طبل بازگشت بجوایا اپنے خیمے کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی شہنشاہ گوہر کلاہ کو لیکر خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے سردارون نے شہنشاہ پر سے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے جلسہ عیش و نشاط آراستہ کیا بیزن کو شہنشاہ نے بدیع الملک سے ملایا بدیع الملک نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا بیزن نے کلمہ پڑھا شریک جلسۂ عشرت ہوا یہان تو یہ عیش و عشرت کی تیاریان تھین مگر بلداق جو اپنے خیمے مین واپس آیا سب پہلوانون کو بلایا کہا بیزن سے بڑھکے تم مین کون ہو سب نے کہا سواے آپکے اور کوئی بیزن سے زیادہ نہین ہو بلداق گردنے کہا جب بیزن زیر ہو گیا تو اب اہل اسلام سے لڑکر کون فتح پائیگا غضب تو یہ ہوا کہ بیزن نے اپنا مذہب بھی ترک کر دیا اور مسلمان ہو گیا اگر نہ کرتا تو یقین ہو شہنشاہ کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا سب نے کہا یہ بات تو ضرور تھی مگر بیزن کو ایسا لازم نہ تھا بلداق نے کہا وہ تو جو کچھ ہونے والا تھا وہ ہوا اب اہل اسلام سے مقابلے کی کیا فکر کیجاے سب نے کہا ہم لوگ حاضر ہین جس طرح بن پڑیگا اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دیدینگے بلداق نے کہا یہ مجکو منظور نہین ہو مین اپنی جان سے تمھاری جان کو بہتر سمجھتا ہون سب نے کہا اگر آپ کو مقابلہ کرنا منظور نہین ہو تو ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر فرمایئے اور مہلت مانگیے دیکھیے وہ مہلت دیتے ہین یا نہین بلداق نے اس بات کو پسند کیا اور ایک نامہ بدیع الملک نوجوان کو تحریر کیا مضمون اس نامہ کا یہ تھا کہ مجکو ترتیب فوج کی ضرورت ہو اور میری فوج مین بعض بعض سردار علیل ہین اسواسطے مجکو آٹھ روز کی مہلت درکار ہو یہ مضمون لکھکر ایک پہلوان کو دیا اُسے نامہ دیکر کہا اگر بدیع الملک یا اور کوئی سردار کوئی کلمہ میری شان مین خلاف زبان سے نکالے تو اسکو سنکر خاموش ہو رہنا جواب سخت

تھا جب خداوند ظلمت کے یہان سے فوج ساحران آئیگی تو سوقت عوض لے لینگے یہ سب باتین سمجھاکر نامہ دار کو روانہ کیا وہ نامہ دار لشکر اسلام مین آیا بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا بدیع الملک کے ملازم جو بعہدہ نگہبانی در بارگاہ پر بیٹھے تھے انھون نے اسکو روکا کہا ہم تمھاری اطلاع کرین جو حکم ہوگا وہ کیا جائیگا نامہ دار وہین ٹھہر رہا دربانون نے ہرکارے کو بلایا ہرکارہ جب آیا تو نگہبانون نے کہا یہ ایک شخص آیا ہو بلداق گرد کا نامہ لایا ہو شہریار کی قدمبوسی کا خواستگار ہو اسکی اطلاع کرو وہ ہرکارہ اندر آیا بدیع الملک سے عرض کی حضور ایک نامہ دار بلداق کا آیا ہو حیدر بار (؟) ہو بدیع الملک نے فرمایا بلالو ہرکارہ باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے رونق بارگاہ کو دیکھا بیژن سے جاہ وحشمہ پرتگاہ کی دیکھا ایک دنگل پر بیٹھا ہو لباس فاخرہ زیب جسم ہو سرداران اسلام سے باتین کر رہا ہو نامہ دار کو اسکی صورت دیکھکر غصہ آگیا مگر بلداق گرد نے کہدیا تھا کہ خبردار کوئی بات سخت زبان سے نکالنا اسی وجہ سے خاموش ہو رہا نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے جواب نامہ اسکی پشت پر لکھدیا کہ جب تک تم پیام جنگ بھکو نہ دوگے ہم تمسے مقابلے کے واسطے نہین کہینگے جب تمھارا سب انتظام درست ہو جائے اسوقت تم ہمین اطلاع دینا یہ جواب لکھکر اس نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا بیژن نے بدیع الملک سے کہا آپ جانتے ہین کہ یہ فرصت کسواسطے مانگی ہو بدیع الملک نے فرمایا عذر یہ لکھا تھا کہ میرے یہان سردار علیل ہین مین کچھ درستی فوج کی کرونگا بیژن نے عرض کی اصل اسکی یہ ہو کہ بلداق نے ایک عرضی فیروز ستارہ پیشانی کو روانہ کی ہو مضمون اسکا یہ ہو کہ یہان لڑائی بگڑگئی ہو اور مسلمان اسوقت ہمسے زیادہ ہین اگر آپ لشکر ساحران روانہ فرمائینگے تو مسلمان مجھپر غالب آئینگے جس دن وہان سے فوج آئیگی اسی دن یہ طبل جنگی بجوائیگا بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہو اگر فوج ساحران بھی آئیگی تو میرا کیا بنا لیگی بیژن نے عرض کی او شہریار وہ لوگ جو آئینگے تو سحر کرینگے بدیع الملک نے کہا اگر سحر کرینگے تو کیا ہوگا بیژن ایسی ہی باتین بدیع الملک سے کرتا رہا مگر نامہ دار جو جواب نامہ لیکر بلداق کے پاس پہونچا نامہ دکھایا بلداق گرد خوش ہو کہا واقعی یہ لوگ بڑے جری ہین اور بہادری مین انکی کلام نہین ہو مین نے صرف آٹھ روز کی مہلت چاہی تھی بدیع الملک نامدار نے اُسکے جواب مین یہ تحریر فرمایا ہو کہ جب تک تم ہمین پیام جنگ نہ دوگے تب تک ہم مقابلہ نہ کرینگے تم بسہولیت اپنا بندوبست کرو جس وقت سب انتظام ٹھیک ہو جائے اُس وقت جنگ آغاز کرو سب لوگون نے کہا اب آپ کو مدتون کی فرصت ہوگی جب تک فوج وہان سے نہ آئے تب تک خاموش رہیے بلداق گرد نے کہا اگر بدیع الملک نامدار لشکر ساحران پر بھی غالب آنے تو مین اُسے مقابلہ کرونگا اگر زیر کرونگا تو اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا اور اگر زیر ہو جاؤنگا تو انکی اطاعت قبول کرونگا سب نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی رائے تھی کہ آپ بدیع الملک سے مقابلہ کرین ان سب کو تو اس کیفیت مین چھوڑیے

اب حال نامدار بلداق کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو نامہ لیکر روانہ ہوا تو دوسرے روز فیروز کے پاس پہونچا نامہ بلداق گرد کا دیا فیروز نے

نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی جگنگان سے خاطب ہو کر کہا یہ مسلمان بڑے جری ہیں جس سے مقابلہ کرتے ہیں انکو عاجز کر دیتے ہیں ایسا پہلوان نامی یہ کتا ہو کہ میں مقابلہ کرنے سے عاجز ہون اگر آپ فوج ساحران روانہ نہ کیجیے گا تو لڑائی بگڑ جائیگی مسلمان غالب آئینگے جگنگان نے کہا ان لوگون سے ہر ایک دنیا ہی بڑے تیغزن صف شکن ہیں آج تک بڑے بڑے طلسم فتح کیے کیسے کیسے ساحر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے فیروز نے کہا ابھی تو میں کچھ نہیں بولتا ہون مگر جب یہ لوگ طلسم کے اندر کسی قسم کا فساد برپا کرینگے اسوقت میں انکی خبر لونگا ابھی تو یہ لوگ لڑتے ہیں اور یقین ہو جبتک کہ طلسم کے اندر پہونچیں گے تب تک انکے سردار بہت کم رہجائینگے اب میں یلداق کو جو فوج روانہ کرتا ہون یہ لوگ ایسے ہیں جو آج تک سحر میں کسی سے نہیں دبے اور لڑائی کے ہی ہیں جگنگان نے کہا اسکا انتظار نہ فرمایے کہ جب یہ لوگ طلسم کے اندر آئیں اسوقت آپ اُنسے مقابلہ کیجیے جو کچھ آپکو کرنا منظور ہو ابھی سے آپ اسکا انتظام شروع کر دیجیے اور اُس روز جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ساحر نے مجھے خبر دی ہو کہ طلسم میں ایک دروازہ پیدا ہوا اور ایک جوان خارزار طلسم میں آکر غائب ہو گیا ایک جوان اور کسی طرف چلا گیا وہان بعض لوگ قتل ہوئے پس یہ دروازہ خلاف قاعدہ کیسا پیدا ہوا اور جوان کون تھے جو وہان آکے غائب ہو گئے اور ان لوگون کو قتل کس نے کیا یہ سب باتیں آپ نے سنیں اور ابھی تک کچھ انتظام نہیں کیا فیروز نے کہا ہو جگنگان اس امر کا مجھے بھی تعجب ہو کہ یہ دروازہ طلسم میں کیسا پیدا ہوا ہو بلا میں یلداق کو فوج روانہ کرون تو خود اُس دروازے کے دیکھنے کو جاؤن اور اسکی اصلیت کو بھی تحقیق کرون جگنگان نے کہا آپ تو خداوند طلسم ہیں آپ کو اصلیت کے تحقیق کرنے کی ضرورت ہی کیا ہو کیا آپ کو معلوم نہیں ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ دروازہ کیسا ہو جبسے اس طلسم کی حکومت میرے قبضے میں آئی اُس روز سے میں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ طلسم میں دروازہ پیدا ہوا اور پیدا بھی ہوا تو اُس سمت جس سمت کوئی جاتا نہیں ہو یہ عجب کی بات ہو اور دو جوانون کا اُسی طرف سے آنا بڑے تعجب کی بات ہو میری عقل حیران ہو اور اتفاقاً خارزار طلسم نا بالغ کیا ہو کس کی مجال ہو جو طلسم کے اندر آکے وہان خوبرو مزاولت میں طلسم کے مکان سنئے طور سے واقع ہیں کہ زمین کا ایک قطعہ بالکل صاف کئی کوس تک ہو اور اسکے نیچے شہر آباد ہو وہان ملازمین طلسم کے مکان ہیں جب یہان سے رخصت پاتے ہیں تو وہان جاتے ہیں اُنکے سوا اور کوئی وہان نہیں رہتا ہو جگنگان نے کہا پہلے فوج روانہ کرکے آپ بھی وہان تشریف لے چلیے اُسکا بندوبست کیجیے فیروز ستارہ پیشانی نے اپنے ملازمین کو آواز دی دو لوگ آئے فیروز نے ایک پرچہ لکھا ایک ملازم کو دیا کہا معین جادو کو یہ پرچہ جاکر دو ساحر روانہ ہوا فیروز نے دوسرا پرچہ لکھکر دوسرے ساحر کو دیا کہا یہ جاکر عتیق جادو کو دو اور ابھی واپس آؤ بلکہ انکو بھی لاؤ وہ بھی ساحر روانہ ہوا جگنگان نے کہا اب آپ کے چلنے میں کتنی دیر ہو فیروز نے جواب دیا کہ معین جادو اور عتیق جادو آلیں تو میں چلون جگنگان نے کہا یہ کون بزرگوار ہیں کچھ انکی تعریف بیان کیجیے فیروز نے کہا معین جادو اس طلسم کے قدیم مددگار ہیں اور ساحر یکتا ہیں انکے پاس دس ہزار پتلے سحر کے بنے ہوئے ہیں جو کام انکا ہوتا ہو ان پتلوں کے ذریعے سے ہوتا ہو ظاہر میں آدمی معلوم ہوتے ہیں بات کرتے ہیں بات کا

جواب دیتے ہین کھانا کھاتے ہین مگر وہ مر نہین سکتے اُنکی مرگ وزیست ہین معین جادو کو اختیار ہی جب
معین جادو چاہین اُنکو مار ڈالین جب چاہین اُنکی صورت کے دس پیدا کردین اُنکو برائے مقابلہ
لشکر اسلام روانہ کردیگا اور عتیق جادو بھی ساحر یکتا ہین اُنکا بھی جواب دینے والا بہت کم ہو بعض لوگ اس
طلسم مین ایسے ہین جو اُنکے مقابلے کے ہین وہ ایسے جبر کوئی سحر مین دخل نہین رکھتا ہو انھون نے ایک
بارگاہ سحر بنائی ہو اس بارگاہ مین حریف کو مع لشکر بلاکر بٹھاتے ہین جب لشکر حریف کے سب لوگ جمع
ہوجاتے ہین بارگاہ کو سحر کرکے اُٹھا دیتے ہین وہ بارگاہ چارون طرف سے لوہے سے زیادہ مستحکم ہوجاتی ہی
اگر کوئی چاہے کہ بارگاہ کے اندر سے نکل جائے یہ بات ممکن نہین وہ بارگاہ ایک دریا مین جاکر اُن
سب اسیرون کو ڈبو دیتی ہو اسیر چالیس دن تک اس دریا مین رہتے ہین اگر اُنکی اطاعت قبول کرتے
ہین تو وہ رہا کر دیتے ہین اور اگر سرتابی کرتے ہین تو وہ اپنے یہان کے زندانخانہ مین بھیجدیتے ہین بختگان نے
کہا واقعی یہ دونون باتین آج نئی سُنین اپنے ساحر بننے آج تک نہین دیکھے بڑے بڑے طلسمون مین
جانے کا اتفاق ہوا مگر یہ بات کہین نہین دیکھی فیروز نے کہا بختگان ابھی تمنے اس طلسم مین کیا دیکھا ہی
ذرا حمزہ کو طلسم کے اندر آنے دو پھر سحر کی کیفیت دیکھنا کہ کیا آفت برپا کرتا ہون اور کیونکر حمزہ کو ایک
دن مین گرفتار کرلیتا ہون اسم اعظم اور حرز ہیکل کچھ نہ بنا سکیگی وہ اسیر ہوجائیگا اپنی خطاؤن کی سزا پائیگا
یہان ساحر ایسے سحر کرتے ہین جو دوسرے طلسم کے بادشاہون نے خواب مین بھی نہین دیکھے
ہین بختگان کو یہ باتین سنکر بہت تعجب ہوا فیروز کی مدح وثنا کرنے لگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ
آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی بختگان ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا کہا
ای بختگان خوف کا مقام نہین ہی معین جادو کی آمد ہو اژدر شیر سوار آتا ہو بختگان نے دیکھا
ایک انسان اژدر سر ایک شیر پر سوار بلندی سے مثل طائر کے نیچے اُترا فیروز ستارہ پیشانی کو سجدہ کیا کہا
معین جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین یہین موجود ہون وہ شوق سے آئین مجھسے ملاقات ہوگی
اژدر شیر سوار رخصت ہوا بختگان نے فیروز سے پوچھا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ اژدر
شیر سوار بیٹا معین جادو کا ہو گو سحر مین باپ سے بڑھکر ہو باپ کی اطاعت مین دل وجان مصروف
رہتا ہو ہر وقت اسکے ہمراہ رہتا ہو اُسکے خود عجائبات ایسے ایسے ہین جو باعث حیرت طلسم ہین پہلے میرا
ارادہ تھا کہ تنہا اُسی کو روانہ کردون مگر پھر سوچا کہ اُنکی شان کے خلاف ہو یہ اسلئے وہ بڑے ساحرون سے
مقابلے کے واسطے بھیجا جاتا ہو غیر ساحر اس سے کیا مقابلہ کرینگے اور اُسکے بھی خلاف ہوتا میرے حکم کی
تعمیل تو ضرور کرتا چلا جاتا مگر رنجیدہ ہوتا اور معین جادو کو بھی صدمۂ عظیم ہوتا ہے بے صدمہ ان لوگون
کا خوش نہین آتا مین ان سب کو عزیز جانتا ہون بختگان نے کہا واقعی آپ خداوند طلسم ہین جب تو
ایسے ایسے ساحر آپ کے مطیع ہین فیروز ستارہ پیشانی نے جواب دیا ای بختگان ابھی تمنے
کچھ بھی نہین دیکھا ہو اگر تمھین طلسم کی پوری سیر کرادون تو تمھین حیرت ہوجائے مین سچ سچ کہتا ہون کہ
اس طلسم سے بڑھکر کوئی اور دوسرا طلسم نہین ہو بختگان نے کہا مجھے آپ کے فرمانے کا
یقین کامل ہوا اور اب ہماری خاطر بھی مطمئن ہو اور امید قوی ہو کہ آپ اہل اسلام کو ضرور گرفتار کرلین گے
اور مسلمان آپ سے لڑکے سرسبز ہونگے یہ باتین ہو رہی تھین کہ پھر برق چمکی فیروز نے کہا اب معین جادو

بیان

تشریف لائے جنگان نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تاج سر پر رکھے ہوئے لباس پہنے ہوئے تخت پر سے
اترکے فیروز کے قریب آیا فیروز نے سلام کیا معین جادو نے انکو دعا دی فیروز ستارہ پیشانی ایک
ادب سے بیٹھا معین جادو بھی انکے پاس بیٹھا کہا کیوں شہنشاہ مجھے کیوں بلایا تھا فیروز نے سب
حال کہا معین جادو نے کہا بھلا میں غیر ساحرون سے مقابلہ کرنے کو جاؤں یہ بات تمہاری عقل کے خلاف
ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وجہ یہ ہو کہ انمیں بعض لوگ ایسے ہیں کہ جنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہو انکے مقابلہ
میں اور ساحرون کے جانے سے آپکا جانا بہتر ہو معین جادو نے کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہو تو جاتا
ہون فیروز نے کہا میں نے عتیق جادو کو بھی بلایا ہو یقین ہو کہ وہ بھی آتے ہون معین جادو نے کہا اب
نہیں کیون تکلیف دو میں جاتا ہون سب کام درست کردونگا فیروز نے کہا بہت دنون سے آپ
وہ جسطرح بھی نہیں ہوئے ہیں آپ کا اور انکا ساتھ ہو جائیگا تو مجھے اطمینان رہیگا معین جادو نے کہا
تمہیں اختیار ہو یہ ذکر تھا کہ پھر برق چمکی ایک ساحر اژدہے پر سوار آیا فیروز ستارہ پیشانی کو سلام کیا
جھک کے سجدہ کیا فیروز نے پوچھا کیا خبر ہو اُس ساحر نے کہا عتیق جادو تشریف لاتے ہیں فیروز
نے کہا جلد آئیں اسلیے کہ معین جادو بھی میرے پاس موجود ہیں اگر ابھی آجائینگے تو اُن سے
ملاقات ہو جائیگی اگر دیر لگائینگے تو انکو یہان نہ پائینگے وہ ساحر اسی وقت رخصت ہوا تھوڑی دیر میں
پھر برق چمکی سب نے دیکھا ایک ساحر بلند قامت ایک تخت پر سوار آیا تخت اتارا آپ تخت سے اترا فیروز
کو سلام کیا فیروز نے اپنے پاس اسکو بھی بٹھایا کہا میں نے تمکو اسواسطے بلایا ہو کہ مسلمانون نے بہت
سر اٹھایا ہو تم اور معین جادو دونون لشکر جاؤ سب کو گرفتار کرلاؤ عتیق جادو نے جواب دیا جب
میں جاتا ہون تو معین جادو کی کیا ضرورت ہو اور اگر معین صاحب کا ارادہ ہو تو میری کیا ضرورت
ہو فیروز نے کہا انمیں بعض لوگ ایسے ہیں جو سحر کی حقیقت نہیں جانتے ہیں اور انپر عمل
سحر تاثیر نہیں کرتا ہو اسواسطے میں آپ دونون صاحبون کو روانہ کرتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو اسمیں
کوشش بلیغ فرمائیے عتیق جادو نے کہا آپ کی خوشی ہرحال مجکو منظور ہو ورنہ معین صاحب کے جانے کی
کیا ضرورت ہے فیروز نے کہا آپ لیتے جایئے عتیق جادو خاموش ہوا فیروز نے کہا اب عمرہ
نذرانے یہان سے جاکر اسباب سفر درست کیجیے اور معین صاحب آپ بھی تشریف لیجائیے میں
ایک کام کو جاتا ہون معین جادو اور عتیق جادو اپنے مکانون پر آئے وہ شب وروز تو سامان سفر میں
بسر کیا دوسرے روز معین جادو اور عتیق جادو دونون نے لشکر جانب بلداق گرد سفر کیا کہ ذکر انکا
وقت پر معرض تحریر میں آئیگا

اب کیفیت مرنج آفتاب علم اور صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو اپنے لشکر کی تلاش میں روانہ ہوئے شب وروز کوچ مقام کرتے ہوئے آٹھوین روز ایک صحرا
میں پہونچے امیر کو اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی مرنج آفتاب علم سے فرمایا آج اسی جگہ قیام کرو صبح
کو پھر چلینگے مرنج نے عرض کی اے صاحبقران زمان یہ صحرا اترنے کے نہیں ہو یہان کی آب وہوا
بہت خراب ہو آج تک باشندگان طلسم اس طرف سے راستہ نہیں چلتے ہیں ایسی ہی کوئی ضرورت

ہوتی ہے تو واسطے سعرت آتے ہیں یا کسی قیدی کو مارنا منظور ہوتا ہے تو اس طرف لاتے ہیں اور یہاں لاکر چھوڑ جاتے
ہیں وہ دو ایک روز میں تمام ہو جاتا ہے صاحبقران نے فرمایا تو یہاں سے جلد نکلنا چاہیے اسقدر بھی ٹھہرنا
مناسب نہیں ہے مریخ آفتاب علم نے لشکر سے کہا کہ اس صحرا میں دیر تک نہ ٹھہرنا چاہیے جہانتک ہو سکے جلد
نکل چلو لشکریوں نے جو یہ خبر سنی گھوڑوں کو سرپٹ ڈال دیا ایک دن میں اُس صحرا کو طے کیا قریب شام
ایک پہاڑ کے متصل پہونچے مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران زمان
آپ یہاں قیام فرمائیے بلکہ دو ایک روز ٹھہر جائیے کہ یہاں کی آب و ہوا بہت مفید ہے اور ایک مطلب
درپیش ہے میں یہاں کے سردار کو بلاؤنگا آپ کا مطیع کراؤنگا وہ ایک درہند کا مالک ہے طلسم کا پہلا درہند
وہی ہے صاحبقران زمان نے کہا جو تمہاری خوشی ہو وہ کرو میں دو تین دن تک یہاں مقام کروں گا
مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا صاحبقران زمان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ میں داخل
ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں آئے مریخ آفتاب علم نے ایک دستک دی
سب نے دیکھا ایک طائر سفید رنگ آیا مریخ آفتاب علم نے اُس طائر کو اپنے پاس بلایا سر پر ہاتھ
پھیرا ایک نامہ لکھکر اُسکے گلے میں ڈال دیا اور کان میں کچھ کہا وہ طائر مریخ کے ہاتھ پر سے اُڑگیا سب نے
مریخ سے پوچھا یہ طائر کہاں گیا ہے مریخ نے کہا ایک ساحر کے بلانے کو گیا ہے تھوڑی دیر میں ساحر کو
اپنے ہمراہ لیکر واپس آئیگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم اپنے خیمے میں گیا ملازموں سے کہا کہ جو کوئی ساحر
ہمیں دریافت کرے تو ہمارے پاس پہونچا دینا تھوڑی دیر اسکو اپنے خیمے میں ہوئی تھی کہ صاحبقران
زمان نے ایک خادم کو بھیجکر اپنے یہاں بلایا مریخ آفتاب خدمت صاحبقران کے خیمے میں گیا تھوڑی
دیر میں ملازم نے مریخ سے آکے عرض کی جسکی نسبت آپ فرماتے تھے وہ حاضر ہے مریخ نے
صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران گوگرد جادو مالک درہند وہی حاضر ہے میں نے اُسکو بلایا تھا اگر
آپ کی اجازت ہو تو اندر بلالوں امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے بلالو مریخ آفتاب علم نے کہا بلالو
ملازم پھر آیا گوگرد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا گوگرد جیسے اندر بارگاہ کے آیا زینت بارگاہ دیکھکر
حیران ہوا مریخ آفتاب علم سے پہلے صاحبقران زمان کو سلام کیا پھر مریخ کو سلام کیا مریخ کو تعجب
ہوا اپنے دل میں کہا یہ کیا باعث کہ گوگرد جادو نے صاحبقران زمان کو پیشتر سلام کیا اور مجھے بعد سلام کیا
صاحبقران زمان کو آج تک گوگرد جادو نے نہیں دیکھا تھا اور مجھے خوب جانتا ہے مگر کیا سبب جو صاحبقران
زمان کو پہلے سلام کیا اس فکر میں تھا کہ گوگرد جادو نے عرض کی کہ اے شہریار آپ کو کس بات کی
فکر ہے گوگرد جادو نے جو خود پوچھا تو مریخ آفتاب علم نے کہا کیا سبب ہے جو تم نے پیشتر مجھے سلام
نہ کیا اور میرے آقا کو سلام کیا کیا تمھیں یہ کیفیت معلوم تھی گوگرد نے عرض کی کہ میں نے اُس تمام
محفل میں سب سے بادشاہ و حشم جسکا دیکھا اُنکو پیشتر سلام کیا مریخ نے کہا یہ سب کے
آقا ہیں اور میرے بھی مالک ہیں اگر تم انھیں پہلے سلام نہ کرتے تو میں خود اسکی ہدایت کرتا
کہ اقبالمندی ہمارے آقاے نامدار کی ایسی ہی کہ تمنے خود پہلے اُنکو سلام کیا گوگرد جادو نے کہا
میں نے آجتک اُنکو طلسم میں نہیں دیکھا اور آپ جو اپنا مالک و آقا فرماتے ہیں اسکا کیا سبب ہے
مریخ آفتاب علم نے کہا صاحبقران زمان ہیں میں نے مال میں انکی اطاعت قبول کی اور اپنے

مذہب باطل کو ترک کیا گوگرد جادو نے عرض کی ای شہریار مین آپ کے ارشاد کو ابھی تک نہین سمجھا کہ
آپ نے کیا ارشاد کیا اور اُسکا کیا مطلب ہوا مرج آفتاب علم نے تب پورا قصہ بیان کیا گوگرد کو
سنکے کمال حیرت ہوئی کہا کیا مین نے آج نئی بات سنی مرج آفتاب علم نے کہا تم بھی میری تقلید کرو اپنے
دین ناقص کو چھوڑو مذہب حق اختیار کرو کہ عقبے مین راحت ہو اور آقا کے نامدار کی اطاعت قبول کرو کہ
یہ بزرگ قوم ہین اور اقبالمندی اُنکی کو خوب معلوم ہوگئی کہ پہلے تھے باوجود جاننے کے انھین کو
سلام کیا گوگرد نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو مرج آفتاب علم زندہ نچھوڑیگا اور اب طلسم کا باقی رہنا بھی
مشکل ہی جب ایسا شخص شریک ہوا ہو تو یہ طلسم مجھکو اسی سے زیر کریگا ہو کہ تابع کریگا سکو قتل کر ڈالیگا تحریر بانسبت
مین کوئی اُسکا ہمسر نہین ہی اُس سے کون مقابلہ کرسکیگا اور اصل بھی یہ ہی کہ اس شخص کے اقبالمند ہونے مین
کوئی شبہہ نہین ہی اور طلسم کشا بھی اقبالمند ہی لیکن شاہزادے سے زیادہ اقبالمند ہی تب تو شاہزادے نے
انکی اطاعت قبول کی اور مین نے بھی پیشتر انکو سلام کیا اصل یون ہی کہ یہ شخص اقبالمند ہی اور انکی ملاقات
مناسبت اچھا نتیجہ دیگی اور مذہب کی نسبت درست تو یون ہی کہ ہمارا مذہب سامری پر ہی بالکل بے بنیاد
ہی یہ سوچ کے اُسنے مرج آفتاب علم سے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا مین نے بسر و چشم منظور کیا مرج
نے کہا یا صاحبقران گوگرد جادو کو کلمہ تعلیم فرمایئے یہ مذہب حق اختیار کرتے ہین صاحبقران زمان نے
گوگرد کو اپنے پاس بلایا اور کلمہ تعلیم فرمایا گوگرد نے عرض کی یا صاحبقران ابھی آپ کو طلسم فتح کرنا
ہی اور ظلام در بند اول کا حاکم ہی اگر مین ابھی کچھ پہلو کرونگا تو سحر نکر سکونگا امیر نے فرمایا بھائی خدا مالک
ہی مین انکی مددگار ہی مرج نے کہا یا صاحبقران ابھی انسے سحر کی تو یہ ہزار سے بعض کام ایسے ہین جو بغیر
انکے ڈھلین گے اور انھین کی خوف ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ ابھی انکو سحر کرنے سے مانع نہو ہیے صاحبقران
نے فرمایا تمھین اختیار ہی گوگرد جادو نے عرض کی اگر تکلیف نہ ہو تو در بند مین تشریف لیچلیے اور ایک روز
وہان قیام فرمایئے مرج آفتاب علم نے کہا انشاء اللہ تعالے اب ایک ہی بار آئینگے ابھی تو اپنے
لشکر سے ملنے جاتے ہین گوگرد نے پوچھا لشکر اور بھی ہی مرج نے کہا یہان لشکر کہان ہی یہ تو چند
لوگ جو عزیز ان صاحبقران سے ہین وہ براے تلاش صاحبقران زمان آئے تھے اور کچھ میرے ملازمین
ہین باقی لشکر ایک مقام پر قیام پذیر ہی اُس لشکر سے بھی ملنا مقصود ہی اور بدیع الملک نوجوان کو بھی
تلاش کرنا ہی اگر اس زمانہ مین مل گئے تو خیر ورنہ لشکر کو ہمراہ لیکر پھر انکی تلاش مین نکلینگے اور طلسم مین داخل کرینگے
گوگرد نے سب کیفیتین دریافت کرین بدیع الملک نوجوان کی وضع صورت سب تحقیق کر کے عرض کی
کہ مین بھی وقتاً فوقتاً انکو تلاش کرتا رہونگا اگر کہین پتہ ملجائیگا تو اپنے یہان لیجا کر رکھونگا جب آپ اس طرف تشریف
لایئے گا تو آپ سے ملاقات ہو جائیگی مرج آفتاب علم نے کہا بہت مناسب ہی گوگرد تھوڑی دیر ٹھہر کے
وہان سے رخصت ہوا صاحبقران زمان نے دو روز اُس کوہ کے قریب قیام فرمایا تیسرے روز وہان سے
روانہ ہوئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے کہ ذکر کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت معین جادو او عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو فیروز سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تیسرے روز جہان یلداق گرد تھا وہان آکے

ہوپنچے بلداق تو اُنکا منتظر تھا جیسے ہی یہ لوگ آئے اور نامہ دار بلداق نے جواب نامہ کا دیا اس مین
لکھا تھا کہ ہم معین جادو اور عتیق جادو کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ کل کام درست کر دینگے اُنکو مثل میرے
جاننا اور اُنکے احکام سے سرتابی نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا بلداق گرد اس جواب کو دیکھکر خوش
ہوگیا معین جادو نے بلداق سے کہا اپنے ملازمین کو بلاؤ بلداق نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا
معین جادو نے کہا خیمے صحرا مین استادہ کرو بلداق نے کہا کسقدر خیام اُستادہ کیے جائین معین جادو نے کہا
قریب ڈھائی ہزار کے خیمے استادہ ہو جائین بلداق گرد نے کہا خیمے تو میرے پاس نہین ہین معین جادو نے کہا
خیر اگر خیمے نہین ہین تو کیا ڈر ہے ہم اور انتظام کیے لیتے ہین مگر تم طبل جنگی بجواؤ اسنے اسی وقت کہا کہ طبل
جنگی پہ چوب پڑے اُسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ
ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک نوجوان کی آئے عرض کی پروردگار تا دیر گاہ قیامت آفتاب شوکت و
اقبال کو تابان رکھے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا
نبرد ہو بدیع الملک نوجوان نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جرار تیاری اسباب جنگ مین مصروف ہوئے بدیع الملک
نے بیژن سے کہا شاہ فیروز کے بیان سے مدد آگئی بیژن نے عرض کی جب مدد کے علاوہ طبل جنگی
کیون بجوایا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے کل میدان مین دیکھین گے کہ کون کون جوان آتے ہین
اور کیا کیا ہنر جنگ دکھاتے ہین بیژن نے کہا اے شہریار سب ساحر آئے ہونگے غیر ساحر نہونگے کیونکہ بلداق
نے لکھا تھا کہ لشکر ساحران روانہ کیجیے غیر ساحر مقابلہ نہین کر سکین گے بدیع الملک نے فرمایا اگر ساحر
آئے ہونگے تو کیا خوف ہے اُنسے بھی مقابلہ کرینگے بیژن نے عرض کی اے شہریار ساحرون سے مقابلہ کیونکر
ہوگا آپ تو میرے ناواقف ہین بدیع الملک نے فرمایا مین کہہ چکا تھا شاید تمہین یاد ہو کہ خدا ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہے ہر بلا کو رد کرتا ہے بیژن خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان اور باتون مین مشغول
ہوئے مگر بلداق سے معین جادو نے کہا کہ مین نے آپکے حسب الحکم طبل جنگی بجوایا ہے
معین جادو نے ایک صندوقچہ جھولی سے نکالا اُسمین سے کاغذ کے خیمے نکالے بلداق سے
کہا ان خیمون کو استادہ کراؤ مگر یہ خیال رہے کہ ایک خیمے بھر کے فاصلے پر دوسرا
خیمہ استادہ کرانا یہ نہ جاننا کہ یہ چھوٹے چھوٹے ہین جیسے اصل خیمے ہوتے ہین یہ ویسے ہی ہو جاتے
ہین جگہ کا خیال رکھنا ملازمین بلداق گرد وہ خیمے لیکر میدان مین آئے جس طور سے معین جادو نے
کہا اُسی طور سے سب خیمون کو استادہ کیا جب فراغت پائی معین جادو کو آکر اطلاع دی معین جادو
اُٹھا خیمون کے پاس آیا پھر وہی صندوقچہ نکالا اُسکو کھولا کاغذ کے پتلے اُسمین سے نکالے ایک ایک
خیمے مین ایک ایک پتلا رکھا جب خیمون مین پتلے رکھ چکا تو اُسنے سب لوگون سے کہا کہ اب یہان سے
تم سب ہٹ جاؤ اس طرف کوئی نہ دیکھے جو دیکھے گا وہ پتھر کا ہو جائیگا سب لوگ وہان سے بخوف جان
اپنے خیمون مین آکے پوشیدہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد معین جادو بلداق گرد کے خیمے مین آیا کہا
اب لوگ جہان جانے والے ہون جائین بلداق بھی مشتاق تھا کہ معین نے کیا طلسم بنایا ہے فوراً اپنے
خیمے سے نکلا باہر آکے دیکھا دور تک خیمے استادہ ہین سب مین روشنی ہو رہی ہے ایک ایک

سنتے مین ایک ایک جوان کوہ پیکر دیو قامت بیٹھا ہو ایک ایک صراحی شراب کی آگے رکھے جام بھر بھر کے پی رہا ہو ایک جانب لشکر کا اصطبل معلوم ہوتا ہو گھوڑے کوبکثل بندھے ہین سامنے اُنکے آگے سبزے ہین یلداق گرد کو یہ سامان دیکھکر تعجب ہوا کہا آپ نے یہ کیا کیا جو یک ناگاہ یہان یہ سب چیزین پیدا ہوگئین معین جادو نے کہا مین جو کام کرتا ہون ایسا ہی کرتا ہون جو دوسرا نہین کر سکتا ہو اب یہی لوگ صبح کو میدان مین جاینگے اور سرداران اسلام کو گرفتار کرکے لاینگے یلداق گرد نے بہت کچھ اُنکی مدح و ثنا کی عتیق جادو نے اپنی بارگاہ استادکی یلداق نے کہا آپ نے کوئی سحر تیار نہین کیا عتیق جادو نے جواب دیا مجھے جب ضرورت ہوگی سب کو یکبارگی گرفتار کرکے لیجاؤنگا اس بارگاہ سے سحر پیدا ہو جائیگا یلداق گرد بہت خوش ہوا شب بھر اُنکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو معین جادو لشکر خیام کی طرف گیا اور بہ آواز بلند کہا ای جوانان شیر دل ہوشیار ہو جاؤ وقت حرب و پیکار آگیا سب نے دیکھا کہ وہی سپاہی سلاح جنگ جسم پر آراستہ کرکے اپنے خیمون کے دروازے پر آئے سائیسون نے سب کے مرکب لاکے موجود کیے سب سوار ہوئے یلداق گرد بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے آیا دیکھا کہ ایک ایک جوان قوی ہیکل ہو گھوڑے ایسے ہین کہ جو اُنکا بار سنبھالے ہین ورنہ ہر ایک مرکب سے ایسے جوان کا بار اُٹھنا مشکل ہو اس طرح سے یلداق گرد میدان کی طرف روانہ ہوا معین جادو بھی سیر دیکھنے کو ایک تخت پر سوار ہوکے اُسکے ہمراہ ہوا یلداق گرد نے معین جادو اور عتیق جادو سے کہا کہ آپ لوگ اپنے تخت آگے بڑھائیے معین جادو اور عتیق جادو نے اپنے تخت آگے بڑھائے اس صورت سے میدان مین آئے صف بندی ہوئی لشکر آراستہ کرکے کھڑے ہوئے گر بدیع الملک نوجوان جو بیدار ہوئے تازہ ہوئے فراغت حاصل کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے میدان مین پہونچے لشکر حریف کو دیکھا تو عجب انداز کے جوان نظر آئے بدیع الملک نوجوان دیکھکر خوش ہوگئے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ سب جوان اطاعت قبول کرین اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرین تو زینت لشکر ہین ایسے ردہ دار جوان اور اسقدر فیروزکو کیونکر ممکن ہولے یہ خیال کر رہے تھے کہ نقابت شروع ہوگی کہ یکبیت بھی کڑکا کہکر ہٹ آئے اب یلداق گرد نے مرکب اپنا صف کے آگے بڑھایا کہا اے بدیع الملک نوجوان مجھ پر ظاہر ہوا کہ آپکی ہمت و جرأت مین فرق نہین ہو اور آپ سا بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا اور مین نے آپکی بہت کچھ تعریف اپنے سردارون سے کی مجھے آپکی اس جرأت و شجاعت پر رحم آتا ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ آپ اُس لشکر سے نکل جائین ہم اور لشکریون سے سمجھ لینگے اور صاحبقران کو بھی تلاش کر لینگے اور آپ اُس لشکر مین ہونگے تو گرفتار ہو جاینگے اور شکست کھاینگے بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ اے یلداق گرد بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم ایسی بات کہتے ہو جب مین دشمن کی برائی نہین چاہتا تو بھلا اپنے لشکر کو چھوڑکر ہٹ جاؤنگا تم خود خیال کرو کہ جو جو کلمات تمنے میری نسبت کہے ہین اُنکا یہی تقاضا ہو کہ مین سب کو چھوڑکے ہٹ جاؤن شاید تم رسم جرأت و مردانگی سے آگاہ نہین ہو یہ خلاف ہو کہ مین اپنی جان بچا کر

بچا باؤن اور جب مجھے یہ امید ہو تو سب کے پہلے اپنی جان دون مگر مجھے تو ایسی امید نہین ہو جیسا کہ تم
کہ رہے ہو یلداق گرد نے کہا آپ کو اختیار ہو مجھے جو کچھ حق ادب ادا کرنا تھا آپ سے کہ چکا بدیع الملک
نے فرمایا اب اس کلام کو ختم کرو یلداق ہٹ گیا صف مین جا کر اُسنے معین جادو کی طرف دیکھا
معین جادو نے کہا اسقدر جوان صف بستہ کھڑے ہین اُنمین سے جسکو چاہیے میدان مین بھیجیے
ایک جوان تمام لشکر کو کافی ہو گا یلداق گرد نے غور سے دیکھا ایک جوان سب مین طویل القامت اور
قوی ہیکل نظر آیا یلداق گرد نے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ جوان صف سے نکلا میدان کارزار مین آیا
نعرہ کیا کہ ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میدان مین آئے اپنے ہنر جنگ دکھائے
اسکی صدا سُنکے بیژن لشکر اسلام سے بدیع الملک کے قریب آیا پایۂ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی
کہ اے شہریار مین آج میدان مین جاؤن بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ای بیژن تمھارے جانے
کی کیا ضرورت ہو اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون بیژن نے عرض کی آقاے نامدار اگر آپ مجھے
اجازت میدان عطا نفرمائیگا تو مجھے ملال ہوگا اور تمام بھائیون مین ذلت ہوگی کہ مین صف سے گویا
بڑھ چلے خاص اسی واسطے حاضر خدمت بابرکت ہوا ہون بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے فرمایا
تمھین اختیار ہو جاؤ بیژن اذن جنگ پاکر خوش ہوگیا مرکب کو للکار کر آگے بڑھا اُس جوان کے مقابلے
مین آیا کہا ای جوان اپنے نام سے مجھکو آگاہ کر تعجب ہو کہ مین نے آج تک تیرے تئین اس طلسم مین
نہین دیکھا ہو اُس جوان نے کہا آگاہ ہو کہ میرا نام اوتاد گرد ہو اس طلسم کے پہلوانان نامی سے
ہون بیژن نے کہا مین نے آج تک تجھے طلسم مین نہین دیکھا اوتاد نے جواب دیا کہ مین
کیا تیری طرح ہون جو ہر ایک جگہ پھرون مجھکو خداوند طلسم بیٹے قیروز کے یہان سے اجازت ملتا ہو اپنے
مکان مین رہتا ہون جب کبھی مجھے خداوند یاد فرماتے ہین حاضر ہو جایا کرتا ہون یہ کہکر کہا ای جوان تو مجھکو
باتون مین ٹالتا ہو یہ میدان جنگ ہو جاے مکالمہ نہین اگر کچھ حربہ رکھتا ہو تو پیش کر بیژن نے جواب دیا
ای جوان ہمارے آقا کا یہ دستور نہین ہو کہ وہ پیشدستی کرین وہی ہمارا بھی دستور ہو پہلے تو وار کر جب
تیری ضرب سے ہمین خدا بچائیگا تو ہم وار کرینگے اوتاد گرد نے تلوار لگائی بیژن نے سپر اٹھائی تلوار
سپر پر پڑکے اُچٹ گئی اوتاد نے کہا ای جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون بیژن نے اُسکے سر پر
تلوار لگائی اُسنے بھی سپر اٹھائی جیسے ہی تلوار سپر پر پڑی ٹوٹ گئی بیژن حیران ہوا اوتاد نے کہا ای
بیژن اب مین وار کرتا ہون خبردار رہنا بیژن نے کہا تو شوق سے وار کر مین خبردار ہون اوتاد
نے پھر تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے تلوار تھوڑی سی بیژن کے سر مین اُتر آئی بیژن نے دستانہ مارا تلوار
نکل گئی بیژن نے ہٹ کے دیکھا ملازم نے اُسکو اسی حال مین دوسری تلوار پہونچائی بیژن نے پھر وار کیا
تلوار پھر ٹوٹ گئی اب بیژن بہت پریشان ہوا اوتاد نے کہا ای بیژن اگر تجھے کوئی تلوار عمدہ
نہین ملتی ہو تو ایسی تلوارین رکھنے کی کیا ضرورت ہو جو وقت پر دغا کرین خیر اب مین پھر تجھے مہلت دیتا
ہون اور تلوار منگالے بیژن نے اور تلوار منگائی ملازم نے دوسری تلوار اُسکو پہونچائی بیژن نے
کہا اب میرے وار کرنے کی باری ہو بیژن نے کہا پھر تجھے کون مانع ہو وار کر اوتاد نے پھر تلوار اُسکے
سر پر لگائی سپر اُسکے ہاتھ سے زمین پر گری تلوار پھر اُسی زخم مین اُتر گئی خون کی چادر منھ پر آئی بیژن

گھوڑے سے زمین پر گرا اوتاد نے اسکو نیزے پر اُٹھالیا چرخ دیکر زمین پر مارا کہ بےستون گرد جان بحق تسلیم ہوا اسکی فوج کے لوگوں نے صدمہ نہیں و آزردگی لشکر بدیع الملک کو اُسکے قتل ہونیکا بہت صدمہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کو بھی رنج ہوا اوتاد گرد نے پھر للکارا ہو فرزند خدا پرستان اسکا لاشہ اُٹھا لیجاؤ اور میرے مقابلے میں آؤ شہنشاہ گوہر کلاہ بدیع الملک نوجوان کے قریب آئے کہا میں میدان میں جاتا ہوں اس جوان کا سر کاٹ کے لاتا ہوں بدیع الملک نے بہت روکا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بدیع الملک کو مجبور کردیا آپ میدان جنگ میں آئے اوتاد گرد نے کہا اے جوان کو ناحق اپنی جوانی برباد کرتا ہو بہتر تیرے واسطے یہ ہو کہ تو پھیٹ جا شہنشاہ نے فرمایا زیادہ گوئی فضول ہو طول کلام سے کیا حصول ہو لا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بچا کر اسکے وار کو خالی دیا گھوڑے نے سکندری کھائی خود شہنشاہ گوہر کلاہ کے سر پہ بہت گیا تلوار چل چکی تھی سر پر بڑی زخم کاری آیا قریب تھا کہ شہنشاہ بھی گھوڑے سے گرپڑیں مگر سنبھل گئے اُٹھے اور خادم آگئے شہنشاہ گوہر کلاہ بیہوش ہو گئے اوتاد نے پھر نعرہ کیا بدیع الملک نوجوان نے مرکب آگے بڑھایا یلداق گرد بڑھا کہا اے بدیع الملک نوجوان میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ مقابلہ نفرمایئے واپس جایئے اس جوان سے لڑکر تاب نہ ہوئیگا بدیع الملک نے فرمایا اے یلداق گرد اگر تم کو ایسا ہی میرا پاس ہو تو فیروز ستارہ پیشانی کی رفاقت ترک کردو میرے لشکر میں آؤ جو کچھ فیروز نے سلوک کرتا ہی اس سے زیادہ یہاں ہوگا اور قدر کیجائیگی یلداق گرد نے کہا بھلا یہ ممکن ہو کہ میں خداوند طلسم کی ملازمت ترک کردوں بدیع الملک نے فرمایا جب تم نمک حلال ہو تو میں کب گوارا کرونگا کہ اپنے لشکر کو چھوڑ کے چلا جاؤں صاحبقران کو کیا منہ دکھاؤنگا اور ہم چشم مجھے کیا کہینگے یلداق گرد خاموش ہو رہا بدیع الملک اس جوان کے مقابلے میں آئے فرمایا اے جوان کسبت مغرور ہو اگر کچھ دعوے ہو تو میں موجود ہوں جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اوتاد گرد نے تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے بازو پکڑ کے اسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی یلداق گرد کو بہت تعجب ہوا معین جادو کو بھی حیرت ہوئی اوتاد نے خنجر نکال کر بدیع الملک کے شکم پر مارا شاہزادے نے خنجر بھی اُسکے ہاتھ سے چھین لیا جب اوتاد ہر طرح سے عاجز ہوا تو اسنے بدیع الملک کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا بدیع الملک نے بھی بغل کمر میں ہاتھ ڈالا نعرہ کر کے زمین سے اُٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا اوتاد اُٹھ کھڑا ہوا تب بدیع الملک کو یقین ہوا کہ یہ ساحر ہو مگر معین جادو نے یہ کیفیت جو دیکھی عتیق جادو سے کہا اسپر سحر تاثیر نہیں کرتا تو معلوم ہوتا ہو کہ اسکے پاس کوئی تحفہ ہو یا تو اسکو کسی طور سے لینا چاہیے یا تم اپنے سحر میں اسے مبتلا کرو عتیق جادو نے کہا میں شب کو اُسکا بندوبست کرونگا معین جادو نے کہا اچھی بات ہو بغیر اس کے کے یہ لوگ اسیر نہ ہونگے وہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں یہاں اوتاد گرد پھر بدیع الملک نوجوان کے مقابلے میں آیا بدیع الملک نے پھر اُسکو زمین سے اُٹھا لیا اپنے لشکر کی طرف آئے خواجہ عمرو سے کہا اس مکار سے ہوشیار رہنا خواجہ عمرو نے فوراً اسکی زبان میں سوزن دیکر مشکیں باندھیں بدیع الملک نوجوان پھر میدان میں آئے معین جادو نے پھر ایک جوان کو بھیجا بدیع الملک اُسکو بھی اُٹھا لے گئے اسی طرح دس جوانوں کو بدیع الملک اُٹھا لائے اور خواجہ عمرو ثانی نے

دوسون جوانون کی زبانون مین سوزن ذیکرا سیر کر لیا جب معین جادو نے یہ کیفیت دیکھی سب جوانون کو شمارہ
دیا جسقدر ستے تلوارین لیکر بدیع الملک نوجوان پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک خنگانہ و پلنگانہ دغا
کرنے لگے لشکر اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی مگر بدیع الملک نے جو
خیال کرکے دیکھا تو لشکر حریف کا کوئی بھی زخمی نہین ہوا اور اپنے لشکر کے بہت سے جوان قتل پائے اور بہت
سے زخمدار دیکھے بدیع الملک کو تعجب ہوا مگر مجبور کیا کرین پھر پشت و پہلو سے ہوشیار ہوگئے بہت غصہ
ہوگیا مگر کثرت لشکر حریف کم نہ ہوئی بدیع الملک نوجوان کے ہاتھ بھی تھک گئے گو زخم تو بدن پر کوئی
نہین آیا کیونکہ بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ اور بازوبند وغیرہ پہنے ستھے ان لشکر کے بہت سے جوان
قتل ہوکے گرے بدیع الملک بہت مجبور ہوئے درگاہ قاضی الحاجات مین ہاتھ اٹھاکر عرض کی
اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز غریبان وقت مدد ہے بدیع الملک
نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی صحرا کی ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی سب لوگ اس گرد
کی طرف دیکھنے لگے بلداق گرد نے کہا شاید خداوند نے اور مدد ہمارے واسطے روانہ فرمائی ہو بلداق گرد
یہ خیال کر رہا تھا کہ وامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ صاحبقران نامدار بڑے جاہ و حشم سے سب
سرداران نامی کو ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین اور ایک جوان صاحب شوکت و شان بھی ہمراہ ہے
بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے صاحبقران زمان جو قریب پہونچے اپنے لشکر کو اس آفت
مین مبتلا پایا بدیع الملک کو لڑتے دیکھا مریخ آفتاب علم کی نگاہ جو پڑی کہا یا صاحبقران دیکھیے
یہ سب لوگ مرکے جیتے ہوئے ہین جو لڑ رہے ہین صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک پکار رہے
ہین مریخ آفتاب علم نے پھر عرض کی یا صاحبقران زمان کیا بدیع الملک نوجوان پر
سحر تاثیر نہین کرتا ہو امیر نے فرمایا انپر سحر اثر نہین کرتا ہو صاحب تحفہ جات ہین مریخ آفتاب علم
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر تلوار کھینچ کے چاہے مریخ نے عرض کی یا امیر
یہ لوگ یون دفع نہ ہونگے مین انکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار میان سے لی اور اپنے تئین آگ کے
بیچ مین ڈال دیا جلتے ہوا بھی لگ گئی جل کے خاک ہوگیا معین جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی یلداق گرد
اور عتیق جادو سے کہا تعجب کی بات ہے یہ مریخ آفتاب علم مسلمانون کی طرف سے لڑ رہا ہے ہم خیر
یہ سمجھے تھے کہ ہماری مدد کو آیا ہو بلداق نے کہا چاہیے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ مریخ کے
آگے جو شخص تھا صاحبقران انھین کا نام ہے اور مریخ کے برابر جو لوگ تھے وہ سردار ہین جو قیدخانہ
طلسم سے چھوٹ کر آئے ہین معین جادو نے کہا کیا عجب ہو مگر اب کیا کیا جائے جو اسوقت
سب کی جان سے اگر کچھ بندوبست نہ کیا جائیگا تو مریخ سب کا خاتمہ کر دیگا اور پھر ہم لوگون تک کو
زندہ نہ چھوڑیگا یلداق نے کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے عتیق جادو نے کہا طبل بازگشت بجاؤ بلداق گرد
نے بھی پسند کیا اسی وقت طبل بازگشت بجا امیر نے مریخ آفتاب علم کو بڑھ کے روکا سب
جوانان صحرائی طرف سے صاحبقران اپنے لشکر کی طرف واپس آئے سب سردار بھی آئے اسی وقت
بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے گئے سب سردار اپنی اپنی
بارگاہون مین جاکر مستراحت پذیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد امیر کی بارگاہ مین سردار آنے لگے

بدیع الملک تو صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی میں تشریف لے گئے تھے اور امیر
سے سب کیفیت اپنی بیان کی تھی مریخ آفتاب علم کا سب حال پوچھا تھا اور خواجہ عمرو بھی ساتھ
تھے صاحبقران زمان بھی بارگاہ میں آئے تھے جب سب لوگ جمع ہونے لگے تو پھر صاحبقران نے
فرمایا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کہاں ہیں بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کی امیر
نے فرمایا انکی عیادت کو ضرور جانا چاہیے غضب ہوا ایسے شیر جوان کے زخم لگا خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اس مکار نے سحر کو اسوقت زور نہ دیا بدیع الملک نے عرض کی پیشتر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ ساحر ہیں
میں ہر ایک کو جوان غیر ساحر جانتا تھا یہ باتیں تھیں کہ مریخ آفتاب علم آیا صاحبقران زمان نے
کہا اے مریخ ساحروں نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو زخمی کیا ہے ہم انکی عیادت کو جاتے ہیں مریخ آفتاب علم
نے کہا یا صاحبقران زمان اگر خدا نے چاہا تو زخم کو بھی صحت ہو جائیگی امیر نے فرمایا کیونکر مریخ
نے عرض کی یا امیر یہ زخم سحر کا مرہم سے اچھا ہوگا اور خود بخود فوراً اچھا ہو جائیگا صاحبقران
نے مریخ کو بھی ہمراہ لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ میں آئے دیکھا شہنشاہ مسہری پر بیہوش پڑے
ہیں امیر نے قریب جا کے اسم اعظم پڑھا بدیع الملک نے لوح محفوظ شہنشاہ کے جسم سے مس کی شہنشاہ
کو ہوش آیا امیر کو اپنے پاس پایا اسم اعظم کی برکت سے اٹھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے مزاج پوچھا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ آج تک میں نے بہت سے زخم کھائے مگر یہ حالت میری کبھی نہیں ہوئی
خلاصہ نہیں معلوم ہوا میں جانتا ہوں کہ تلوار زہر میں بجھی تھی زخم میں ابتک آگ لگی ہوا اسوقت تو سکون ہو
اور زخم میں ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے مگر قبل آپ کی تشریف آوری کے اسقدر زخم میں سوزش تھی کہ میں بات
نہ کر سکتا تھا صاحبقران نے فرمایا تلوار زہر کی بجھی نہ تھی بلکہ وہ لوگ ساحر تھے پھر اسم اعظم پڑھا زخم پر دم
کیا بدیع الملک نے لوح محفوظ اور مہرہ سلیمانی اور بازوبند زخم پر سے مس کیا زخم اسی وقت جاتا رہا
شہنشاہ صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی میں آئے اب سب سردار جمع ہوئے کہ مریخ
آفتاب علم نے بدیع الملک سے عرض کی حضور کی تلاش میں غلام سرگرداں رہا مگر افسوس پیشتر
تو آپ کا نہ پایا اور آپ یہاں تشریف رکھتے تھے بدیع الملک نے اپنی حقیقت بیان کی کہا میں
کیونکر آپ لوگوں کو ملتا مجھ پر مصائب گذرے تھوڑے دنوں کے بعد لشکر میں آیا مریخ آفتاب علم نے
عرض کی میں قبل کا ذکر کرتا ہوں جب آپ صاحبقران زمان کے ساتھ سے الگ ہوئے ہیں اسکے
تھوڑے دنوں کے بعد آپ کو تلاش کیا اگر اس روز کہیں آپ کی قدمبوسی حاصل ہو جاتی لوگی باتیں ایسی
قسم کی تھیں جو باعث حسن سے ہوتیں بدیع الملک نوجوان نے فرمایا انشاء اللہ تعالے وہ اب ہو جائیگی
مگر آپ سے کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں مریخ آفتاب علم نے عرض کی ارشاد فرمایئے بدیع الملک
نے فرمایا کہ میری بارگاہ میں تشریف لے چلیے تو میں سب باتیں بیان کر دوں مریخ آفتاب علم
نے عرض کی میں ہمراہ رکاب ہوں بدیع الملک اٹھے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو
تو میں مریخ آفتاب علم کو اپنے خیمے میں لیجاؤں کچھ باتیں ضروری کہنا ہیں صاحبقران زمان نے
فرمایا جلد آنا بدیع الملک رخصت ہو کر مریخ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنی بارگاہ میں آئے
پہلے مریخ کی بہت خاطر کی پھر کہا آپ کو ملکہ خوش ثمرہ جیلا روست یاد فرماتی ہیں اور آپکی مفارقت

انھین بہت ناگوار ہو اور ملکہ لیلا سے کہان ایرو بھی اگر آپ کو یاد کرکے آبدیدہ ہوتی ہین اگر ممکن ہو
تو کسی طرح اپنے تئین ایک نظر دکھا آیئے مرزا آفتاب علم نے عرض کی اسے شہریار مین مجبور
ہون کہ کسی صورت سے وہان نہین جا سکتا مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ وہان تک کیونکر تشریف
لے گئے اور ان حضرات سے کیونکر یکجائی ہوئی جو اس قسم کے تذکرے درمیان مین آئے بدیع الملک
نے بہ تہذیب پوری حکایت بیان کر دی بعد مین یہ بھی کہا کہ مین یہان نہین معلوم کیونکر ہون مین وعدہ
کرکے آیا تھا کہ ایک دن کے بعد آؤنگا مگر اب تک نہ جا سکا نہین معلوم وہان کیا کیفیت ہوگی مرزا اس
کلام کو سنکر خاموش ہو گیا بدیع الملک نے بمصلحت اس ذکر کو ٹال دیا کہا مین نے خواجہ کی
زبانی سنا تھا کہ آپ نے کوئی شرط فرمائی ہو مرزا نے عرض کی مین نے صاحبقران سے اس شرط کا اظہار
کر دیا ہو مگر مین نہین چاہتا کہ وہ شرط پوری کیجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی شرط انشاء اللہ
تعالےٰ پوری کر دینگے مرزا نے عرض کی بیشک امید قوی ہو مگر آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا ہون
بدیع الملک نے کہا بھائی جب تک تمھاری شرط پوری نہ کرینگے دوسرے کام مین دخل نہ دینگے
اور کیا کرین مجبور ہین کہ اس حالت مین ہین اور اب صاحبقران نامدار کو تنہا چھوڑ نہین سکتے ہین
اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو اب تک مین اس کوشش سے فراغت حاصل کر چکا ہوتا مرزا نے
عرض کی انشاء اللہ تعالےٰ اب اسکا انتظام ہو جائیگا اور میرے نزدیک تو فضول ہو بدیع الملک نے
فرمایا اسکی نسبت جسقدر آپ اصرار کیجے گا اسی قدر مین اپنی آمادگی ظاہر کرونگا مرزا آفتاب علم نے
عرض کی جو آپ کی مرضی بدیع الملک نے تھوڑی دیر تک مرزا آفتاب علم سے باتین کین جب بہت
دیر ہوئی تو بدیع الملک بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے مرزا کو بھی ہمراہ لائے صاحبقران سے
مرزا آفتاب علم کے خلق کی بہت تعریفین کین صاحبقران نے بھی مرزا کی مدح وثنا بیان کی
بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران زمان مرزا آفتاب علم کی جو شرط آپ نے سنی ہو مین نے
اس شرط کے پورا ہونے کا وعدہ کیا ہو اگر خدا نے چاہا تو ضرور اس شرط کو پورا کرونگا صاحبقران نے فرمایا
اے بدیع الملک مین خود قصد رکھتا ہون انشاء اللہ تعالےٰ بعد فتح طلسم مین سب لشکر کو ہمراہ لیکر مرزا
آفتاب علم کے ساتھ جاؤنگا جس طرح بن پڑیگا انکا مطلب پورا کرونگا بدیع الملک نے عرض کی اس
معاملے کو میرے سپرد فرمایئے مین درست کرونگا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہو جسوقت مزاج
مین آئے انکے ہمراہ وہان جا کر پہلے آشتی گفتگو کرنا جب وہ قبول نہ کرین پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا
مگر بے لیے واپس نہ آنا بدیع الملک نوجوان نے عرض کی مجھے خود اسکا خیال رہیگا اور ضرور ہی ایسا
ہوگا صاحبقران نے فرمایا جسوقت یہ کہین اسی وقت انکے ہمراہ جاؤ بدیع الملک نے عرض کی
یہ تو بہت ہی معذرت پیش کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا انکے عذر قابل سماعت نہین اسی گفتگو
مین رات گذری شب بھر محفل عیش ونشاط گرم رہی جب صبح ہوئی صاحبقران فریضہ سحری سے
فراغت حاصل کرکے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر با توقیر گھوڑے پر
سوار ہوے میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے میدان مین پہونچکے لشکر حریف کو نہ پایا مرزا
آفتاب علم سے فرمایا ابھی تک میدان مین کوئی نہین آیا اسکا کیا سبب ہو مرزا نے عرض کی یا امیر

اُنکے خیام بھی نہین معلوم ہوتے ہین صاحبقران زمان نے چند ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر خبر لائین ہرکارے جاکر تھوڑی دیر مین واپس آئے عرض کی وہان کوئی بھی نہین ہو دو ایک خیمے خالی پڑے ہین دو ایک زخمی پڑے ہین امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ کیا ہوا بدیع الملک کو بھی تعجب ہوا کہ جسقدر خیام یہان استادہ تھے کہ آنکے کھلنے مین دو دن صرف ہوتے شب بھر مین سب انتظام کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی اسکا تعجب بیکار ہو کہ بندوبست بھاگ جانے کا اسقدر جلدی کیونکر ہو گیا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم یہ امکان سے باہر ہو کہ اسقدر جلدی سب انتظام ہو جاے مریخ نے کل حقیقت خیام کی اور ان بدالون کی بیان کی امیر کو تعجب ہوا میدان سے واپس آئے اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم اور بدیع الملک نوجوان کو بلوایا جملہ سرداروں کو بھی طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی میرے نزدیک بہتر و مناسب یہ ہو کہ مرحلہ جات طلسم کی طرف تشریف لے چلیے بعد فتح ہو جانے مراحل کے لوح کی جستجو کیجاے خاص طلسم میں داخلہ ہو جو طلسم اُسکے متعلق ہین اُنکی فتح کی صورت نکالی جاے وہ طلسم فتح ہون تو انکی قوت گھٹ جائے اور یہ بھی فتح ہو امیر نے اس راے کو پسند کیا اس روز تو وہین قیام کیا دوسرے روز وہان سے طرف مرحلہ گوگرد جادو کے روانہ ہوئے کہ یہ پہلا درجہ طلسم ہو ذکر اُسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت معین اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو بھوت مریخ آفتاب علم فرار ہوئے تو دو روز کے بعد فیروز کے یہان پہونچے فیروز اُسوقت محل مین تھا یہ لوگ ہوگئے بجنگان اور زمرد ثانی اور تورج نے اُنہین بٹھایا کیفیت دریافت کی معین جادو نے کہا ہم کیا عرض کرسکے اور کس سے اپنے غضب تو یہ ہو کہ مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم مسلمانون کی مدد کرتا ہو پھر طلسم بھر مین سواے فیروز ستارہ پیشانی کے اور دوسرا کون ہو جو مریخ سے مقابلہ کرے بجنگان نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو جو شاہزادہ طلسم شریک ہوا معین جادو نے کہا وہ لوگ خود کیا کم ہین ایک ایک جوان اُنمین ایسا ہو کہ میرے تین جوانون کو گرفتار کر کے لیگیا بڑے بڑے ساحرون کی تو مجال نہین جو اُنکی طرف دیکھ سکین یہ لوگ جسطرف دیکھ لین وہ پانی ہو کر بہ جاے جل جاے جسپر وار کرین وہ زخمی بھی اچھا نہ ہو پایا اُنہین کو ایک جوان غیر ساحر اسیر کر کے لیجاے بجنگان اپنے دل مین خائف ہوا خیال کیا کہ اب اس طلسم کا بھی بچنا دشوار ہو مسلمان ایسے ہین کہ جہان جاتے ہین اُنکی بات رہتی ہو دیکھا چاہیے کب تک اس جگہ پر آتے ہین معین جادو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز آیا معین جادو کو دیکھکر پوچھا آپ کیون تشریف لائے کیا سب لوگ اسیر ہو گئے معین نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے عتیق جادو سے کہا تمنے کوئی تدبیر کی عتیق جادو نے کہا جب وہ لوگ میری بارگاہ مین آئے تو شاہزادہ عالم بارگاہ کو اُٹھا ہی دیتے بھلا میرے سحر کو اُنکے سامنے فروغ ہوتا یہ آپ کیا خیال کرتے ہین فیروز مریخ آفتاب علم کی یہ کیفیت سنکر دنگ ہو گیا قریب تھا رونے لگے مگر اپنے گریہ کو ضبط کیا معین جادو سے کہا پھر اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کسی طرح سے مریخ آفتاب علم کو گرفتار کرو جبتک

وہ گرفتار ہوگا تب تک مسلمانون پر فتح پانا دشوار ہو حسین اور عتیق نے کہا یہ کون ہو جو اُنکو گرفتار
کرے اگر آپ تشریف لیجائین تو البتہ یہ بات ممکن ہو ورنہ آپکے بہتر طلسم بھر مین کوئی سحر کا جاننے والا نہین ہو فیروز
نے کہا اگر مین بھی جاؤنگا تو بھی نہین ممکن ہو اُسکے سب سحر قیامت کے ہین اور علاوہ اسکے میرے سب
تحفہ جات اُسی کے پاس ہین مین کیا کر سکتا ہون یہ کہکر اسی غم و ملال مین اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ
خوش نگاہ جادو سے بولا کہ آپ کے صاحبزادے نے اطاعت مسلمانون کی اختیار کی ہو مین نے
دو ساحرون کو برائے گرفتاری مسلمانان روانہ کیا تھا اُنھون نے دونون کے سحر بگاڑ دیے وہ وہان سے
بھاگ کر میرے پاس آئے خوش نگاہ دل مین تو خوش ہوئی مگر ظاہر مین اُسکے دکھانے کو بہت افسوس
ظاہر کیا تھوڑی دیر فیروز وہان ٹھہرا پھر باہر چلا گیا اُسکے جاتے ہی خوش نگاہ ملکہ لیلائے کمان ابرو
کے باغ مین گئی کہا بی بی تم بہت مضطرب و بیتاب تھین آج تمہارے بھائی صاحب کی خبر آئی اُنھون نے بھی
مذہب باطل کو ترک کیا اب لشکر اسلام مین ہین ابھی شہنشاہ نے مجھسے کہا تھا مجھے تو بہت افسوس ہو
ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی اے مادر مہربان کچھ شاہزادے کی بھی کیفیت معلوم ہوئی خوش نگاہ
نے کہا بی بی مین کیونکر دریافت کرتی اور کس سے دریافت کرتی اب میرا یہ قصد ہو کہ تمھارے
بھائی صاحب کو ایک نامہ لکھون اور اُسمین سب کیفیت تحریر کردون جسوقت وہ دیکھینگے بہت خوش ہونگے
یقین ہو ہم لوگون کو یہان سے بچانے کی تدبیر کرینگے یا اپنے تئین یہان تک پہونچا دینگے جس طرح
بن پڑیگا آئینگے ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی میری کیفیت بھی تحریر فرمائیے گا اور جو مزاج مبارک
مین آئے بطور مناسب لکھدیجیے خوش نگاہ نے کہا بی بی مین اس طرح سے تحریر کرونگی کہ اُنکو ناگوار نہ ہوگا
بلکہ خوش ہونگے ملکہ خاموش ہو رہین خوش نگاہ نے کہا اب یہ نہین معلوم کہ مریخ آفتاب علم
کہان ہین ملکہ لیلائے کمان ابرو نے کہا آپ نے دریافت کیون نہ فرمایا خوش نگاہ نے جواب دیا
اسوقت ایسا موقع نہ تھا مگر دریافت کرونگی یہ کہکر خوش نگاہ لیلائے کمان ابرو کے یہان سے رخصت
ہوکر اپنے مکان مین آئی ملکہ لیلائے کمان ابرو کی فراق بدیع الملک مین حالت ابتر ہوئی حد سے
زیادہ مضطر ہوئی لب پر آہ حالت تباہ آنکھون سے آنسو جاری دم بدم بیقراری کنیزون نے
جو ملکہ کی یہ حالت دیکھی سب نے آکے عرض کی ملکہ عالم مزاج کیسا ہو آج حضور کو بہت بیقرار پاتے ہین
اسکا کیا سبب ہو ملکہ نے کیفیت اپنے بھائی مریخ آفتاب علم کی بیان کی اور کہا سب کی کیفیت معلوم
ہوئی مگر بدیع الملک نوجوان کے حال سے آگاہی نہ ہوئی اسی وجہ سے قلب بیقرار ہو اگر کوئی صورت
ایسی ہوتی کہ بدیع الملک نوجوان کا حال معلوم ہو جاتا تو دل کو قرار آتا کنیزون نے عرض کی جو کچھ ارشاد ہو
ہم بجا لائین جہان حکم ہو وہان جائین ملکہ نے کہا مجکو ابھی تک خلاصہ نہین معلوم کہ لشکر اسلام کہان ہو اور کون
کون شخص ہمراہ ہو کنیزون نے عرض کی اس امر کو آپ شہنشاہ سے یون دریافت کیجیے کہ مین نے سنا ہو
بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا آپ کو کس سے یہ کیفیت معلوم ہوئی اور کہان جنگ واقع ہوئی وہ
خود سب کیفیت بیان کر دینگے اسی تذکرے مین آپکے سب حال خلاصہ تحقیق کر لیجیے گا ملکہ
لیلائے کمان ابرو کو یہ بات بہت پسند آئی کہا مین ابھی جاتی ہون اسی طور سے تحقیق کرونگی یہ کہکر
ملکہ نے اپنا تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا ملکہ دو چار کنیزون کو ہمراہ لیکے تخت پر سوار ہوئین تخت کو

سحر سے روان کیا جانب ایوان شاہی روانہ ہوئین تھوڑی دیر مین محل مین جا پہونچین خوش نگاہ نے جو
ملکہ لیلا کو دیکھا کہا بی بی خیر ہو ملکہ نے عرض کی اسوقت میرا دم گھبرایا آپ کے پاس چلی آئی ملکہ خوش نگاہ
نے کہا بی بی تمنے بہت اچھا کیا ملکہ لیلا نے کہا اسوقت کسی طرح شہنشاہ کو بلایئے مین انسے چند باتین
تحقیق کرونگی ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی وہ آج کل کثرت کار سے اندر بہت کم آتے ہین مگر مین تمھارے
نام سے بلاتی ہون یقین ہے چلے آئین ملکہ نے کہا آپ شوق سے میرے نام سے طلب فرمایئے وہ ابھی
چلے آئینگے ملکہ خوش نگاہ نے اسی وقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار حاضر ہوئی تو کہا کہ جاکر چوبدار سے کہو
کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرے کہ ملکہ لیلا سے کمان ابرو آئی ہین آپ کو بلاتی ہین محلدار نے
چوبدار سے آکر عرض کی چوبدار نے جاکر فیروز کو اطلاع دی فیروز پہلے سے بہت مایوس تھا اسیوقت
دربار سے اٹھکر چلا آیا محل مین آکر بیٹی کو گلے سے لگایا کہا بی بی اسوقت تمھارے آنے کا کیا سبب ہے ملکہ
نے کہا مین نے سنا ہے کہ بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا کیا یہ امر سچ ہے فیروز نے کہا واقعی یہ بات
سچ ہے ملکہ نے ظاہری بہت افسوس کیا پھر کہا یہ کیا سبب تھا جو ایسا ہوا فیروز نے ابتدا سے سب کیفیت بیان
کی ملکہ نے کہا اب سب لوگ کہان ہین اور بھائی صاحب کہان ہین فیروز نے کہا مسلمانون کے لشکر کے
ہمراہ ہین لشکر نہین معلوم اب کسطرف گیا ہے پہلے تو قریب دریاے طلسم کے ترائی تھی اب نہین معلوم لشکر
کس جانب جاے مین یقین کرتا ہون کہ اب وہ لوگ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرین اور مرحلہ جات
کی طرف جائینگے اگر یہ ارادہ ہوگا تو سب پہلے دربند پر جائینگے وہان گوگرد جادو حاکم ہے یقین ہے اُن سے
مقابلہ پڑیگا اب مجھے اس سے تحقیق کرنا ہے کہ تمھاری طرف تو ابھی تک کوئی نہین آیا ملکہ لیلا نے سب
باتون کو سنا اور خیال رکھا فیروز تھوڑی دیر بیٹھ کے وہان سے روانہ ہوگیا ملکہ نے خوش نگاہ سے
عرض کی اب آپ جسکو چاہین روانہ کرین وہ وہ بغداد اول کی طرف آئینگے اسی راہ سے نامہ روانہ فرمایئے
راہ مین ضرور ملاقات ہو جائیگی خوش نگاہ نے بیٹی کے کہنے کو قبول کیا اسی وقت نامہ لکھا ایک کنیز کو بلایا
کہ وہ ملکہ خوش نگاہ کے پاس بہت زمانہ سے تھی اور سحر مین بھی بہت حاذق تھی اسکو نامہ دیا سب باتین تعلیم
کردین کہا اس طور سے نامہ دینا کہ کسی کو خبر نہو اور مریخ آفتاب علم نامہ کو دیکھے کنیز نے سب کیفیتین
دریافت کین اور جانب دربند اول روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر ثانی جو مریخ آفتاب علم کے کہنے سے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک دریا کے قریب پہونچے
مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام فرمایئے کل کشتیان منگاکر سوار ہوجیے گا یہان ایک
ضرورت یہ بھی ہے کہ دریابار جادو کو بلاتا ہون اُس سے چند باتین پوچھنا ہین صاحبقران نے اُس روز وہین
قیام کیا مریخ آفتاب علم نے اپنے ایک ملازم کو نامہ لکھکر دیا کہا دریابار جادو کو بلا لاؤ ملازمین مریخ
روانہ ہوئے دریابار جادو جہان رہتا تھا اُسکے مکان پر جاکر نامہ دیا دریابار جادو نے اُس نامہ کو پڑھا
کہا مین ابھی حاضر ہوتا ہون ملازمین مریخ آفتاب علم وہان سے واپس آئے مریخ سے آکر کہہ دیا
کہ دریابار جادو آتا ہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہان تیراکی کشتیان نہین اسوجہ سے

اُسے طلب کیا امیر نے فرمایا کیا یہ سرحد طلسم کی زمین ہو مریخ نے عرض کی حوالی طلسم مین اسکا شمار ہے مگر عملداری سب ساحرون کی ہو یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک ساحر مریخ کے پاس آیا مریخ نے کہا ہمین کشتیان درکار ہین کل صبح کو کشتیان مہیا کر دو دریا پار رخصت ہوا دوسرے روز کشتیون کا انتظام ہو گیا صاحبقران زمان سے روانہ ہونے تین روز تک دریا مین رہے چوتھے روز دریا سے خشکی مین آئے مریخ نے عرض کی سامنے ورنہ معلوم ہوتا ہو یہین قیام فرمایے صاحبقران نے لشکر اُسی وقت روکا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا فوراً بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ آفتاب علم بھی اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھا تھا کہ ایک پرچہ اُنکی گود مین گرا مریخ نے جو اُس پرچے کو دیکھا ملکہ خوش نگاہ کے ہاتھ کا لکھا پایا مضمون پڑھا تعجب ہوا اُسمین لکھا تھا کہ مجھکو تمھارے تبدیل مذہب کرنے کی خبر سنکر بہت خوشی ہوئی مین نے بھی مذہب باطل کو ترک کرکے دین حق اختیار کیا اُسکا سبب جب تمسے ملونگی تو بیان کرونگی ابھی نہین کہہ سکتی مگر کسطرح ہو سکے اپنی صورت دکھا جاؤ کہ ایک مدت سے تمھین نہین دیکھا اور بہت سے ضروری امر بیان کرنا ہین مریخ نے اُسیوقت جواب لکھا کہ مجھے کل کیفیتین آپ کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے معلوم ہو لی تھین مگر کیا کرتا مجبور تھا کہ آپ تک پہنچ نہین سکتا تھا اب انشاء اللہ تعالی بعد فتح مرحلہ جات آپ کی قدمبوسی سے مشرف ہونگا اور آپکا ابھی کنارہ کش ہونا مناسب نہین ہو کیونکہ صاحبقران نامدار کو طلسم کی فتح منظور رہا ہو اور آپسے اُسمین مدد ملتی رہیگی گو مین بفضل الٰہی سب کام انجام دے لونگا مگر آپکا وہان ہونا بھی بہت ضروریات سے ہو آپسے وہان کے حالات دریافت ہوتے رہینگے اور مین یہان کے حالات آپکو تحریر کرتا رہونگا یہ جواب لکھکر اُسنے رکھا نامہ غائب ہو گیا مریخ آفتاب علم بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا خط دکھایا بدیع الملک کی بابت ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ لکھا تھا شاہزادے نے جو خط کو دیکھا ملکہ لیلا سے کمان ابرو کی یاد آئی دل بیتاب ہو گیا مگر صبر اختیار کیا مریخ آفتاب علم سے فرمایا تمنے بوقت تحریر جواب مجھکو اطلاع نہ کی مین کچھ امور خود بھی تحریر کر دیتا کہ وہ ملکہ کو پہونچ جاتے اور اُنکے ذریعہ سے میری خیریت کی آگاہی ہو جاتی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اے شہریار مجھے بوقت تحریر جواب اس بات کا خیال نہ رہا واقعی مجھسے خطا ہوئی مگر جب فرمایئے گا مین وہان خط روانہ کر سکتا ہون اور اب تو اکثر مین وہان سے واقعات دریافت کرنے کے واسطے خط و کتابت رکھونگا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اگر تمنے خود لکھدیا ہو تو خیر کیا ہرج ہو خیریت معلوم ہو جانے سے مطلب ہو مریخ آفتاب علم تھوڑی دیر ٹھہر کے بدیع الملک نوجوان سے رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ گوگرد جادو کو لکھا اپنے ملازم کو دیکر روانہ کیا جب نامہ گوگرد جادو کو پہونچا گوگرد جادو نامہ کو دیکھکر فوراً روانہ ہوا مریخ آفتاب علم کے پاس آیا مریخ نے صاحبقران زمان کی خدمت مین بھیجا گوگرد امیر کے پاس آیا صاحبقران نے بڑی خاطر کی مریخ آفتاب علم حاضر ہوا گوگرد سے مخاطب ہوکے کہا اے گوگرد جادو اب تم اپنے مرحلے کے سحر کو سنا دو تاکہ ہم آگے چلے جائین مریخ آفتاب علم نے جو گوگرد جادو سے کہا گوگرد نے جواب دیا کہ آپ تشریف لے چلئے مین بھی آپ کے ہمراہ ہون مریخ نے کہا ابھی تمھارے چلنے کی کیا ضرورت ہی گوگرد نے عرض کی جب مرحلہ ٹوٹ جائیگا تو مین پھر کچھ کر سکتا ہون فیروز شاہ کو پشیمانی ہے

زندہ نہ چھوڑینگے مرزنج آفتاب علم نے کہا تم میرے ہمراہ چلو کچھ خوف نہین گوگرد مرزنج کو اپنے دربند پر
لیکر آیا صاحبقران بھی ہمراہ تھے گوگرد نے آکر اپنے تمام سحر کو خراب کیا دربند ٹوٹ گیا صاحبقران زمان
ایک روز وہان رہے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا مرزنج نے عرض کی یا صاحبقران اب
طرف دربند الوان جادو کے تشریف لیچلئے مین اُسکو بھی آپ کا مطیع کردون صاحبقران زمان طرف
روانہ ہونے کر ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اسنے معین جادو اور عتیق جادو اور یلداق گرد کی زبانی کیفیت صاحبقران کی سُنی اور مرزنج
آفتاب علم کا شریک ہو جانا سنا تو اُسکو بڑا افسوس ہوا معین سے اُسنے صلاح لیکر ایک خط گوگرد جادو
کے نام تحریر کیا کہ مسلمان تمہارے سمت کی طرف آتے ہین بہت ہوشیار رہنا ہم تمہارے واسطے اور
بھی مدد روانہ کرتے ہین جہانتک ہو سکے خود بلکہ سب کو گرفتار کرنا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا ساحر نامہ لیکر
روانہ ہوا فیروز نے معین سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آپ اور عتیق جادو اور اژدر شیر سوار
لشکر ساحران ہمراہ لیکر دربند گوگرد پر جائیے اور وہان مسلمانون سے مقابلہ کیجیے گرفتار کر لیجیے معین جادو
نے کہا اے فیروز بڑی بات تو یہ ہے کہ صاحبقران کے ہمراہ مرزنج آفتاب علم ہے وہ کس کمر میں مبتلا ہو گا
تمام طلسم سے سحر اچھا جانتا ہے اور ہمت وشجاعت مین بھی مرد ہے بھلا اُسکے مقابلے مین ہم لوگ کیا کر سکتے ہین بلقا
کے طلسم سے ساحران سامری کو طلب فرمایئے وہ لوگ البتہ اُنکا مقابلہ کرسکینگے فیروز نے کہا ابھی اُنکی
کیا ضرورت ہے کیا مین اُسکے لیے کافی نہین ہون جس وقت مین جاؤنگا پھر اُنکو کچھ بن نہ پڑیگا کو میرے
تحفہ جات سب اُسکے پاس ہین مگر پھر بھی مین وہ وہ سحر کرونگا کہ جنکا رد ممکن نہو گا معین نے کہا پھر ایسے
وقت آپ ہی تشریف لیچلئے جو کچھ مناسب جانئے وہ انتظام کیجیے فیروز نے جواب دیا آپ لوگ
اس طلسم کے پرانے ملازم ہین اگر اس وقت مین ایک مشکل آگئی ہے تو آپ لوگ بھی پہلو تہی کرتے ہین
یہ بات آپ کو زیب نہین ہے معین جادو نے جو فیروز ستارہ پیشانی کو یہ ہم پایا کہا مین آپ کا کہنا
قبول کرتا ہون آپ اتنی تکلیف فرمایئے مین اور اژدر شیر سوار اور عتیق جادو آج ہی وہان
روانہ ہو جائینگے یہ ذکر تھا کہ نامہ دار جو گوگرد جادو کے پاس نامہ لیکر گیا تھا فیروز کے پاس آیا سب
نامہ واپس دیا پھر کہا کہ وہان کچھ بھی نہین ہے میدان پڑا ہے نہ گوگرد سے ملاقات ہوئی نہ علامت دربند
نظر آئی مجبور ہو کر واپس آیا فیروز نے کہا ارے تو راہ بھول گیا ہوگا بھلا یہ ممکن تھا کہ گوگرد جادو سے
ملاقات نہ ہوتی اور علامت دربند معلوم ہوتی اگر نہین ہے تو پھر کیا ہوا اگر گوگرد کو کوئی قتل کرتا تو مجھے
اطلاع ہو جاتی اُسکی شبیہ میرے پاس موجود ہے یہ جل جاتی ابھی تک شبیہ سامنے موجود ہو لیکن تو بھی
دیکھے تو نے راہ فراموش کی ہے ساحر نے کہا اب آپ کسی اور ساحر کو وہان بھیجئے دیکھیے وہ کیا کہتا ہے
فیروز نے اُسی وقت اور ایک ساحر کو بلایا اُسکو نامہ دیکر روانہ کیا وہ ساحر بھی تھوڑی دیر کے بعد
واپس آیا کہا مین سب دیکھ آیا کہین دربند کی علامت نہین ہے اور نہ گوگرد جادو کا پتہ ہے فیروز کو حیرت ہوئی
معین جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا آپ اُنکی باتین سنتے ہین اگر دربند ٹوٹتا تو گوگرد ضرور قتل ہوتا

جب گوگرد قتل ہوتا تو اسکی شبیہ جل جاتی شبیہ ابھی تک سالم ہے اور ان لوگوں کو پتہ نہیں معلوم ہوتا
عتیق جادو نے کہا اب میں جاتا ہوں خلاصہ خبر لاتا ہوں فیروز نے کہا بغیر تمہارے جائے یہ بات درست
نہ ہوگی عتیق جادو روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد گھبرایا ہوا آیا کہا واقعی دونوں ساحر بچ گئے ہیں جہاں پر
عمارت درخت تھی وہاں میدان پڑا ہے فیروز نے کہا آخر یہ کیا غضب کیا اور وہ مرحلہ کیا ہو گیا عتیق جادو
نے کہا کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہوا فیروز نے کہا اب مرحلہ الوان جادو کی خبر لینا چاہیے کہ
وہاں کیا ہو رہا ہے عتیق جادو نے کہا میں کل الوان جادو کے مرحلے پر جاؤنگا وہیں سے گوگرد جادو کی
بھی حالت تحقیق ہو جائیگی کہ اس بچارے پر کیا گذری فیروز نے کہا کل ضرور جانا عتیق نے کہا آپکے
کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود جاؤنگا یہ کہکر عتیق جادو رخصت ہوا یہاں فیروز نے معین کو اپنے
ہمراہ لیا اور جانب خارزار طلسم روانہ ہوا معین جادو نے راہ میں پوچھا کہ خارزار میں کیا ضرورت
ہے فیروز نے پھاٹک ظاہر ہونے کی حقیقت بیان کی معین جادو کو تعجب ہوا کہا میں ایک مدت سے اس طلسم
میں ہوں مگر آج تک بھی ایسی بات نہیں دیکھی اور طلسم کے باہر جب کوئی جاتا تھا تو ہر طرف کی سیر کرتا
تھا مگر اس سمت کو نہیں جاتا تھا اور آج تک اسکی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ اس طرف لوگ کیوں نہیں
جاتے ہیں فیروز اور معین یہ باتیں کرتے ہوئے قریب خارزار پہونچے فیروز نے ملازمین
کو وہاں سے طلب کیا بہت ملازم آئے فیروز نے کہا وہ پھاٹک کہاں ہے ہم دیکھینگے ملازمین فیروز کو اپنے
ہمراہ اس پھاٹک تک لائے فیروز نے دیکھا ایک پھاٹک بہت بڑا آہنی پر اتا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے فیروز
کو تعجب ہوا معین جادو بھی دیر تک دیکھا کیا فیروز نے کہا اطراف کے در بند نہ کرکے اسی پھاٹک سے
طلسم کشا طلسم میں آئیگا معین نے کہا آپ اسکو بند کرا دیجیے فیروز نے بہت سے ملازمین کو بلا کے کہا
اس پھاٹک کو بند کر دو سب ملازمین نے ملکر زور کیا مگر پھاٹک بند نہوا رات بھر سب ساحر پریشان ہوئے
جب صبح ہو گئی تو معین جادو نے کہا اب اسکو اسی حالت میں رہنے دو اور یہاں بہت سے ساحران
نامی کو بھیجو کہ وہ شب و روز اسکی حفاظت کریں ایسا نہو طلسم کشا چلا آئے فیروز نے ستارہ پیشانی سے
کہا ابھی تو طلسم کشا یہاں نہیں آسکتا ہے ابھی تو بڑی بڑی لڑائیاں مرحلہ جات پر پڑینگی جب سب مرحلے فتح
ہو لینگے تب تلاش میں لوح کی جائیگا اگر لوح ملجائیگی تو یہاں آئیگا معین جادو نے کہا لوح دار کہاں ہے
فیروز نے کہا لوح دار یہاں سے بہت دور ہے وہاں تک جانا بہت مشکل ہے معین جادو نے کہا
مریخ آفتاب علم ضرور جائیگا فیروز نے کہا اگر جائیگا تو لوح دار کا کیا بنا لیگا لوح دار پر سحر تاثیر نہیں کرتا اور وہ سب پر
غالب آسکتا ہے وہاں جو جائیگا مصیبت اٹھائیگا یہاں کی لوح عجیب ترکیب سے ہے جو کسی کو مل نہیں سکتی
اور اگر لوح مل بھی جائیگی تو ناقص رہیگی جب ملحقات کے طلسم فتح ہو کر انکی لوحیں جمع نہ ہو لینگی
تب تک لوح ناقص رہیگی ہر روز ایک لوح کام دیتی ہے جب تک سب لوحیں جمع نہ کریگا اسوقت تک
طلسم میں کیونکر آسکتا ہے اور سب طلسم فتح کرنے کے واسطے کسقدر مدت درکار ہے اور کون ایسا ہے جو سب
طلسموں کو فتح کرے مریخ آفتاب علم کی کیا مجال ہے جو ہمیں سے ایک طلسم بھی فتح کر سکے ان طلسموں کے
ساحر سب ساحران سامری مشہور ہیں انمیں جو جو باتیں کمال کی ہیں وہ مریخ آفتاب علم کہاں سے پیدا
کریگا معین جادو نے کہا یہ مجکو بھی معلوم ہے مگر یہاں کے جو عجائبات تباہ ہوئے ہیں اب اسکے واسطے

درستی کیونکر ہوگی فیروز نے کہا پھر اب مین کیا کر سکتا ہون جہانتک میرے امکان مین ہے کوشش کرتا ہون اگر کوشش کارگر نہو تو میری غفلت نہین ہے معین جادو نے کہا اب یہان کے واسطے ساحر تجویز کرو فیروز نے کہا پھر تشریف لے چلیے جن جن لوگون کو پسند فرمایئے اُنکو یہان روانہ کر دیجیے معین جادو اور فیروز وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے مکان کو چلے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی عرض کیجاتی ہے

کہ مریخ جو صاحبقران کو لیکر مرحلہ الوان کی جانب روانہ ہوا پہونچے تھے روز دربند الوان کے نزدیک پہونچا ایک صحرا نہایت پرفضا تھا مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہین قیام فرمایئے مین الوان جادو کو بلاتا ہون صاحبقران نے حکم دیا لشکر ٹھہرایا گیا خیمے استادہ ہوئین سب اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت ایک نامہ الوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای الوان جادو آگاہ ہو کہ مین اسوقت اس صحرا مین وارد ہوا ہون تجھے ایک کار ضروری ہے جس حال مین ہو اپنے کو جلد میرے پاس پہونچاؤ اگر دیر لگاؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر الوان جادو کے پاس روانہ کیا ساحر الوان جادو کے پاس گیا نامہ دیا الوان جادو نے کہا جب شاہزادہ عالم تشریف لائے تھے تو یہان کیون نہ آئے جو صحرا مین مقیم ہوئے یہان سب غلامان جانباز موجود تھے ساحر نے کہا اُنکے ساتھ لشکر بہت ہے اگر یہان آتے تو جگہ نہ ملتی اس سبب سے اُس صحرا مین قیام فرمایا یہان نہین تشریف لائے الوان جادو اُسی وقت اُٹھا اپنے درباری کپڑے نکالے سب ساحرون کو بھی لباس درباری پہنایا جواہرات کی کشتیان برائے نذر ہمراہ لین اس کلفت سے مریخ آفتاب علم کے پاس چلا قضائے کار عتیق جادو جو چلا تھا آج اُس دربند کے قریب پہونچا راہ مین الوان جادو سے ملاقات ہوئی عتیق جادو نے کہا ای الوان جادو اس کلفت سے کہان جاتے ہو الوان نے کہا تمہین نہین معلوم شاہزادہ مریخ آفتاب علم یہان تشریف لائے ہین میرے نام حکم نامہ صادر ہوا ہے طلبی ہے برائے قدمبوسی شاہزادہ جاتا ہون عتیق جادو نے کہا بہت اچھا ہوا ہے جو اسوقت ملاقات ہوگئی اگر تم وہان پہونچ جاتے تو غضب ہو جاتا شہنشاہ کا عتاب تم پر آتا شاہزادہ مریخ نے دین قدیم ترک کر دیا ہے اور مذہب جدید اختیار کیا ہے الوان جادو نے کہا کون مذہب جدید اختیار کیا عتیق جادو نے کہا مسلمان ہوگئے ہین ایک شخص حمزہ ثانی اُس طلسم مین با ارادہ فتح طلسم آیا ہے اُسکی اطاعت قبول کی ہے اُسکی طرف سے ہر ایک ساحر کو زیر کرتے پھرتے ہین گوگرد جادو کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہو گیا اُسکی تلاش مین سرگردان ہون اگر کہین اُسکا نشان نہ ملا اسی اطلاع کے واسطے تمہارے پاس آیا تھا کہ اگر مریخ آفتاب علم اسوقت آئین اور تمہین بلائین تو ہرگز نہ جانا بلکہ انہین آگے نہ بڑھنے دینا اگر گرفتار کر لوگے تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے اور عہدۂ جلیل عطا فرماینگے الوان جادو نے جو یہ کیفیت سنی دنگ ہو گیا کہا ای عتیق جادو مجھکو تمہاری بات کا اعتبار نہین ہے مین جب تک خود جا کر نہ دیکھونگا اعتبار نہ ہوگا عتیق نے کہا اگر تم وہان جاؤ گے تو فوراً اسیر ہو جاؤ گے اور شہنشاہ کے بھی خلاف ہوگا عتیق نے جب اس طرح کہا تو الوان جادو کو بھی کچھ یقین آیا کہا مین اپنے ایک ملازم کو بھیجتا ہون وہ جا کر پوشیدہ طور سے

سب حال دریافت کریگا عتیق نے کہا کچھ مضائقہ نہیں تم اپنے ایک مزدور کو روانہ کرو وہ جاکر کیفیت
وہاں کی پوشیدہ طور سے دریافت کر آئے الوان جادو نے ایک ساحرہ سے کہا تم لشکر میں مریخ
آفتاب علم کے جاؤ اور بالا بالا حال دریافت کر آؤ ساحرہ روانہ ہوئی لشکر اسلام میں پہونچ کے اسنے کل
کیفیت دریافت کی اسی وقت آکے الوان جادو کو خبر دی کہ جو کچھ آپ نے سنا وہ سب صحیح ہے ایک
حرف بھی غلط نہیں ہے بلکہ عتیق جادو نے جو کچھ بیان کیا اس سے بڑھ کے وہاں پایا یہ سنتے ہی الوان جادو
دنگ ہو گیا وہاں سے پلٹا عتیق جادو بھی اسکے ہمراہ آیا جب اپنے مکان پر پہونچا عتیق جادو سے کہا
اب کیا بندوبست کرنا چاہیے میں تنہا تو مریخ کے سحر کا جواب نہیں دیکھتا ہوں شہنشاہ سے عرض کرتا ہوں کہ
مدد کے لیے ساحران جلیل کو روانہ کریں جب تک ساحر نہ آئینگے میں کیا کر سکونگا عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع
رکھو شہنشاہ کو تو تمہارا خیال ہے میں اسی وقت جاتا ہوں کل کیفیت شہنشاہ سے بیان کرونگا کل تک
مدد لیکر تمہارے پاس آؤنگا الوان جادو نے عتیق جادو کو رخصت کیا چلتے چلتے کہا یار اگر کل
مدد نہ ملیگی تو خرابی ہوگی عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع رکھو جب مدد نہ آئے تو اسوقت تمکو اختیار ہے وہ شہر
کو چھوڑ کے ہٹ جانا اپنی جان بچانا الوان جادو خاموش ہو رہا عتیق جادو روانہ ہوا بڑھ کے سجدہ کرتا ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا میں سب کیفیت تحقیق کر آیا ہوں مریخ آفتاب علم اور طلسم کشا
الوان جادو کے مرحلے پر پہونچ گئے ہیں الوان جادو کو مریخ آفتاب علم نے طلب کیا ہے طلسم
جاتا تمہارا راہ میں مجھ سے ملاقات ہوگی میں نے منع کیا جب سے کیفیت تحقیق کی تو گھبرا گیا اب اسکے واسطے
مدد روانہ فرمائیے نہیں تو دربند لوٹ جائیگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا میں اسی وقت ساحروں کو
روانہ کرتا ہوں یہ کہکر اسنے معین جادو اور اژدر سوار جادو کو بلایا کہا آپ لوگ دربند الوان میں
تشریف لیجائیں اور اسکی مدد کریں اژدر شیر سوار نے کہا آپ کیوں اسقدر کوشش فرماتے ہیں میں تنہا
جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وہاں مریخ آفتاب علم بھی
ہے اژدر شیر سوار نے کہا پھر کیا خوف ہے میں کیا اسنے کم ہوں ایک ہی جگہ میں نے اور مریخ آفتاب علم
نے تعلیم پائی ہے فیروز نے کہا کیا مضائقہ ہے معین جادو اور عتیق جادو کو بھی لیتے جاؤ اژدر شیر سوار
خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب یہاں توقف کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی وقت روانہ ہو جاؤ اژدر شیر سوار
اسی وقت روانہ ہو گیا قریب شام الوان جادو کے مرحلے پر جاکے پہونچا الوان جادو تو ان سب کا
منتظر تھا اپنے مکان پر لے گیا بڑی خاطر سے بٹھایا عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو پھر تو مریخ
آفتاب علم نے کسی کو نہیں بھیجا تھا الوان جادو نے کہا دو بار آدمی آچکا ہے میں نے بہانہ کر دیا تھا کہ میں
ایک کار ضروری میں مصروف ہوں فراغت کر لوں تو حاضر ہوں یہ ذکر تھا کہ پھر مریخ آفتاب علم
کا نامہ آیا کہا اے الوان جادو آقا سے کہہ دو فرماتے ہیں اگر نہ آؤگے تو ایک دم میں سارے دربند کو
تہ و بالا کر ڈالونگا اگر اپنی جان عزیز ہے تو ابھی میرے پاس آؤ الوان جادو نے چاہا کہ میں کچھ کہوں مگر اژدر شیر سوار
نے کہا کہہ دینا کہ الوان جادو نہیں آئینگے اگر تمہیں کچھ کام ہے تو یہیں آکے بیان کرو ہمارے مذہب
میں مسلمان کے پاس جانا گناہ ہے وہ نامہ بر مریخ آفتاب علم یہ باتیں سنکر روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا کل قصہ سنایا مریخ کو غصہ آگیا کہا ارے یہ سنکے کہا کہ ہمارے مذہب میں مسلمان سے

ملاقات کرنا حرام ہے ملازم نے عرض کی اژدر شیر سوار وہاں موجود تھا اُسنے کہا مریخ آفتاب علم نے کہا میں ایک دم میں لشکر سب غور و شاداں کو خاک میں ملا دونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم وہاں سے اُٹھا امیر کی بارگاہ میں آیا صاحبقران زمان سے عرض کی دو روز کا زمانہ ہوا کہ میں نے الوان جادو کو ایک نامہ تحریر کیا اور اُسے بلایا تھا مگر وہاں عتیق جادو اور معین جادو اور اژدر شیر سوار یہ سب لوگ آگئے ہیں انھوں نے انکو اس کیفیت سے مطلع کر دیا ہے سب نے دشمنی پیدا ہو گئی ہے اور اسوقت جو میں نے اپنے ملازم کو اسکے پاس بھیجا تو اُسنے جواب سخت دیا اور اژدر شیر سوار نے کہا کہ ہمارے مذہب میں مسلمان کے پاس جانا گناہ ہے مجھے یہ کلمہ بہت ناگوار معلوم ہوا ہے اب آپ کل اُس طرف تشریف لے چلیے جب وہ راستہ روکیگا تو میں اُسوقت سمجھ لونگا امیر نے فرمایا کل یہاں سے چلینگے مریخ نے اُسی وقت سب اہالیان لشکر کو حکم امیر سے مطلع کیا کہ کل صاحبقران زمان یہاں سے کوچ کرینگے سب لشکر میں تیاریاں ہونے لگیں دوسرے روز صاحبقران نے اُس صحرا سے کوچ کیا اور دربند الوان جادو کی طرف روانہ ہوئے وہ دربند وہاں سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر میں جا پہونچے ملازمین دربند نے الوان جادو کو خبر پہونچائی کہ مریخ آفتاب علم لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے الوان جادو نے معین جادو سے کہا اب انکو روکیے معین جادو کا تھا عتیق جادو بھی اُسکے ساتھ تھا اژدر شیر سوار نے کہا آپ دونوں صاحب یہیں تشریف رکھیں میں جاتا ہوں اور فوج کو اپنے ہمراہ لیتا ہوں الوان جادو نے کہا فوج تیار موجود ہے میں نے اطلاع دیدی ہے پھر اژدر شیر سوار نے کہا مجھے فوج کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ کچھ لوگ درکار ہیں الوان نے کہا جب فوج تیار ہے تو آپ کیوں کر شکر بجا لائے عتیق جادو نے بھی کہا کہ سب فوج کو ہمراہ لیجائیے اژدر شیر سوار نے تھا اسباب سحر درست کیا معین جادو نے بھی اسباب سحر درست کیا اور عتیق جادو نے بھی اپنی جھولی سنبھالی سب درست ہو کر چلے الوان جادو بھی ہمراہ ہوا باہر مکان کے آکر سب فوج کو ساتھ لیا آگے بڑھے تھے لشکر صاحبقران کے نشان نظر آئے الوان جادو نے کہا دیکھیے لشکر آتا ہے عتیق نے کہا لشکر بھی بہت ہے معین جادو نے کہا ایسا ہوتا تو براے فتح طلسم میں کیونکر آتا ہے ایک کا کام نہیں ہے جو طلسم کے فتح کرنے کا ارادہ کرے ایسے ہی شجاعوں کا کام ہے یہ سب ہوئے آگے بڑھے کہ مریخ کی نگاہ سب پر پڑی صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ملاحظہ فرمایئے یہ لوگ ساحران جلیل اس طلسم کے ہیں امیر نے سب کو دیکھا اژدر شیر سوار نے جو صاحبقران زمان کو دیکھا معین سے پوچھا یہ کون ہیں معین نے کہا طلسم کشا یہی ہیں انھیں کی اطاعت مریخ آفتاب علم نے قبول کی ہے اژدر شیر سوار آگے بڑھا اور نعرہ کیا کہ او حمزہ خبردار آگے چلنے کا ارادہ نہ کرنا اگر اپنی خیریت درکار ہو تو واپس جا ورنہ بہت پچھتائیگا مریخ نے چاہا آگے بڑھکے جواب دے مگر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روکا اور فرمایا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہے ہم تیرے روکے سے کب رکینگے اژدر شیر سوار نے کہا بڑا ہوگا امیر نے فرمایا ہو رہے تو نے جو بڑی ہو انکو اُٹھا رکھ اژدر نے ایک تیر کمان میں پیوستہ کرکے طرف صاحبقران کے سر کیا امیر نے تلوار میان سے لی اُس تیر کو قلم کیا اُسنے دوسرا تیر پھر صاحبقران کی جانب پھینکا امیر نے اسکو بھی قلم کیا اُسنے بیس تیر امیر کی جانب مارے مگر صاحبقران نے سب قلم کیے مریخ نے پہلے ہی

زمین امیر سے کہا تھا یا صاحبقران یہ خدنگ سحر اسم اعظم الٰہی ورد زبان رکھیے گا صاحبقران اسم اعظم پڑھ رہے تھے اسی وجہ سے خدنگ خطا کرتے تھے جب اسکا ترکش خالی ہو گیا تو اژدر شیر سوار نے معین جادو سے پلٹ کے کہا معلوم ہوتا ہے مریخ آفتاب علم سحر کو دفع کرتا جاتا ہے نہیں تو ایک خدنگ تمام فوج کو کافی تھا صاحبقران نے بیس تیر کھا لیے یہ سوچ کر اسنے کہا اے مریخ آفتاب علم یہ بات اچھی نہیں ہو کہ تم چھپ کر میرے سحر کو دفع کرتے ہو اگر تمہیں سحر آزمائی کرنا ہو تو میرے سامنے آکے کچھ کمالات دکھاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا او مکار جب عاجز ہوا تو یہ باتیں بنانے لگا ارے کسکی مجال ہے جو صاحبقران زمان سے مقابلہ کر سکے کیا اصل ہے تیرے سحر کی جو تیرا اثر کرے اگر سامری اور جمشید بھی ہوتے تو انکا سحر تاثیر نہ کرتا تو کیا چیز ہے اژدر شیر سوار نے کہا یہ میں نہیں یقین کرتا کہ انسان پر سحر تاثیر نہ کرے مریخ نے کہا اب جو تیرے مزاج میں آئے سحر کر دیکھوں کیونکر تیرا سحر تاثیر کرتا ہے اژدر شیر سوار نے کہا میں تجکو اپنے مقابلے میں بلاتا ہوں مریخ آفتاب علم نے کہا میں موجود ہوں یہ کہکر صاحبقران سے عرض کی اب میرے بارے میں کیا ارشاد ہے حریف مجھے کہ رہا ہے صاحبقران نے فرمایا اسکے مقابلے میں جاؤ خدا فتح دیگا مریخ رکاب سعادت انتساب صاحبقران کو بوسہ دیکر صف سے آگے بڑھا اژدر شیر سوار نے ایک ناریل جھولی سے نکال کر کہا اے مریخ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے مریخ نے جواب دیا کہ اشیاء نجس میں سے کوئی چیز ہو اژدر نے اس ناریل کو ہتھیلی پر رکھا وہ ناریل آسمان کی طرف چلا دور جا کے ناریل کے دو ٹکڑے ہوئے ایک دھواں نکلا اور پھیلنے لگا مریخ آفتاب علم سیر دیکھ رہا ہے وہ دھواں اسقدر پھیلا کہ تمام میدان میں تاریکی ہوگئی اور ایک کو دوسرے کی صورت دیکھنے میں تکلف ہوا اس وقت اژدر شیر سوار نیچے سے کر بڑھا مریخ آفتاب علم نے ایک آفتاب جھولی سے نکال کر آسمان کی طرف پھینکا اس آفتاب نے چمک دکھائی تاریکی دفع ہوئی آفتاب کی چمک بڑھنے لگی یہاں تک ترقی پذیر ہوئی کہ آنکھ نہ ٹھہر سکی سب نے آنکھیں بند کر لیں مریخ آفتاب علم نے سحر کو اور زور دیا آفتاب کی چمک اور زیادہ بڑھی مریخ آفتاب علم نے اور سحر کو قوت دی آفتاب میں حدت پیدا ہونا شروع ہوئی یہاں تک حدت بڑھی کہ اژدر شیر سوار اور عقیق جادو اور معین جادو وغیرہ بیتاب ہوگئے مگر مجبور کیا کرسکتے تھے آنکھیں کھول نہیں سکتے سحر کیونکر کریں سر نیچے کیے ہوئے ہونٹ ہلا رہے ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا اب مریخ آفتاب علم ریسمان و سوزن لیکر آگے بڑھا پہلے اسنے اژدر شیر سوار کی زبان میں سوزن دیا پھر معین جادو کو گرفتار کیا پھر عقیق جادو کو قید کیا الوان جادو کے ہاتھ پاؤں خوب مضبوطی سے باندھے اور جسقدر ساحر تھے سب کو گرفتار کرکے خدمت میں صاحبقران زمان کی حاضر ہوا آفتاب کو کچھ اشارہ کیا وہ پستی کی طرف مائل ہوا حدت اور روشنی کم ہوگئی ایک تانبے کا ٹکڑا زمین پر آکے گرا مریخ آفتاب علم نے اٹھا کر جھولی میں رکھا صاحبقران سے عرض کی اب الوان جادو کے مکان میں تشریف لے چلیے وہاں تھوڑی دیر ٹھہریے پھر جو مزاج مبارک میں آئے وہ کیجیے گا صاحبقران الوان جادو کے مکان میں آئے مریخ جادو نے سب کو ایک ستون سے باندھ دیا ہوشیار کیا سب نے اپنے تئیں عجب حالت میں پایا مریخ آفتاب علم کا

کہو اب اژدر شیر سوار اب تو اپنے کو کس حال مین پاتا ہو اژدر شیر سوار نے گردن جھکائی مرّیخ صاحبقران کے پاس حاضر ہوا عرض کی یا امیر اب اُنکی بابت کیا حکم ہو صاحبقران نے فرمایا اُنکے آگے قلم دوات رکھو اگر یہ اپنے دین باطل کو ترک کرین تو اُنھین رہا کر دو ورنہ تمھین اپنے اسیرون کا اختیار ہو مرّیخ آفتاب علم نے سب کے آگے قلم دوات رکھا کاغذ ہر ایک کو دیا کہا مین تم سب سے کہتا ہون کہ اب بھی اپنے مذہب باطل کو ترک کرتے ہو یا نہین سب نے انکار کیا مرّیخ سب کو وہان سے لایا پہر اسکے پہلے معین جادو کو قتل کیا اسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من معین جادو بود اسکے بعد عتیق جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی تاریکی ہو گئی آواز آئی کشتی مرا نام من عتیق جادو بود اسکے بعد اژدر شیر سوار کو قتل کیا اسکے مرتے ہی آندھی چلنے لگی سنگ باری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من اژدر شیر سوار بود اسکے بعد الوان جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی عمارتین بہت سی گرین مرحلے کی علامت ملی آواز آئی کشتی مرا نام من الوان جادو مالک در بند طلسم بود پہر اور ساحرون کو جو اسیر ہوئے تھے مرّیخ نے قتل کیا جب سبکو قتل کر کے فراغت پائی تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران فتح مبارک امیر نے فرمایا سب خدا کی عنایت ہو اور تم لوگون کی کوششون کا نتیجہ ہو اس روز صاحبقران نے جلسہ آراستہ کیا تمام شب عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو صحبت برخاست ہوئی مرّیخ آفتاب علم نے عرض کی اب ایک در بند اور باقی ہو مگر وہ بہت سخت ہو صاحبقران نے فرمایا خدا سب آسان کریگا مرّیخ نے عرض کی بہتر ہو جو آج ہی تشریف لیجیے امیر نے فرمایا مجھے کچھ عذر نہین ہو جسوقت کہو مرّیخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب اسکے مرنے کی خبر فیروز ستارہ پیشانی کو ہو گئی ہوگی وہ ضرور در بند احتشام کے واسطے بندوبست کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے ہی وہان پہونچ جائین اور احتشام جادو کو بلا کر کہا جائین اگر وہ شراکت منظور کرے بہتر ہو ورنہ اسے قتل کرین صاحبقران زمان نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور طرف در بند احتشام کے روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کی جاتی ہو

کہ جسوقت یہان مرّیخ آفتاب علم نے ساحرون کو قتل کیا اُنکی تصویرین جو فیروز کے سامنے رکھی تھین جلنے لگین فیروز گھبرا گیا کہا غضب ہوا معین جادو قتل ہوا ابھی اسکی تصویر جل رہی تھی کہ عتیق کی تصویر مین آگ لگی فیروز نے کہا ارے عتیق کو بھی کسی نے مارا یہ کہہ رہا تھا کہ اژدر شیر سوار کی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے کہا لو اژدر بھی قتل ہوا کہا الوان جادو کی بھی تصویر جل اُٹھی فیروز نے کہا لو صاحب خاتمہ کر دیا مرحلہ فتح ہو گیا ججگان نے جو یہ کیفیت دیکھی زمرد شاہی سے کہا اب اس طلسم کا بھی بچنا بہت دشوار ہو دیکھیے کیسے کیسے ساحران جلیل قتل ہو گئے مرحلہ فتح ہو گیا زمرد نے کہا غضب ہوا مین یہ سمجھا تھا کہ یہ طلسم کسی سے فتح نہوگا مگر اب اُمید میری منقطع ہو گئی ججگان نے کہا واقعی اہل اسلام صاحب اقبال ہین اُنکے رکے کوئی سر نہین ہوتا ہو زمرد و ججگان تو یہ باتین کر رہے تھے مگر فیروز نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا ایک رقعہ لکھ کر دیا کہا اس رقعہ کو فیل زور جادو کے پاس پہونچاؤ بلکہ ابھی اپنے ہمراہ لیکر آؤ ملازم نامہ لیکر روانہ ہوے فیروز نے ججگان سے کہا اب مین نے اُس شخص کو بلایا ہو جو یکتاے روزگار ہو بڑا اکار ہو کتنے

اور دن ساحروں کو زندہ ... کر قتل کیا ہو بہت سی جگہ کی حکومت کرے ہیں اسکا شمار نہیں ہو اگر یہ جائیگا تو ضرور دم کر
جیتا رہیگا اور اُسکے سحر بھی عجائب ہیں مرجّ آفتاب علم سوا اُسکے اور کسی سے گرفتار نہو گا بختگان نے کہا
میں بھی اُسکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہوں فیروز نے کہا ابھی آئینگے دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ ایک برق چمکی بختگان نے
دیکھا ایک ساحر فیروز کے سامنے آیا کہا فیل زور جادو آتے ہیں فیروز نے کہا میں منتظر ہوں جلد آئیں اب
دیر نہ لگائیں وہ ساحر رخصت ہوا اُسکے تھوڑی دیر بعد سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ تھا اور برقیں چمکنے لگیں
فیروز نے کہا فیل زور آتا ہے بختگان کے چہرے سے رنگ اُڑگیا فیروز نے جو اُسکی حالت دیکھی کہا اے
بختگان تمہاری ابھی سے یہ کیفیت ہے جب فیل زور کی صورت دیکھوگے اُسوقت تمہاری کیا حالت ہوگی
بختگان خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا وہ ابر قریب آیا ایک برق چمکی کہ سب کی آنکھیں جھپک گئیں آنکھیں جو کھولیں
دیکھا ایک مرد طویل القامت ہاتھی کا سر ایک خرطوم بڑی لمبی لٹکی ہوئی فیروز کے سامنے آکے سلام کیا فیروز
نے جواب سلام دیا فیل زور جادو نے کہا کیوں اے شہنشاہ اِس وقت مجھے کیوں یاد فرمایا فیروز نے
سب کیفیت آمد صاحبقران کی بیان کی اور مرجّ جادو کا مسلمان ہو جانا پھر ساحران نامی کا قتل ہونا اور
مرطون کا برباد ہونا سب بیان کیا جب سب کہہ چکا تو آخر میں کہا اب تم مرحلہ احتشام جادو پر جاؤ اور
اُسکو بچاؤ ورنہ وہ بھی لوٹ جائیگا فیل زور جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں میں سب کو ایک دن میں اسیر
کرکے بھیجدونگا فیروز نے کہا مجھے تمہاری ذات سے امید قوی ہو کہ تم ضرور ایسا ہی کروگے فیل زور
اُسی وقت رخصت ہوا فیروز نے کہا اب تم کب جاؤگے فیل زور نے کہا میں آج ہی روانہ ہو جاؤنگا فیروز
نے بہت کچھ اُسکو دلاسا دیا فیل زور روانہ ہو گیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر بعد فتح در بند الوان جادو روانہ ہوے آٹھویں روز مرحلۂ احتشام پر پہونچے مرجّ آفتاب علم
نے ایک نامہ احتشام جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم ایک ضرورت خاص سے یہاں آئے ہیں لازم یہ
ہو کہ اپنے تئیں بہت جلد ہمارے پاس پہونچاؤ یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور احتشام جادو کے پاس روانہ کیا ساحر
جس وقت نامہ لیکر احتشام جادو کے پاس پہونچا احتشام جادو نے نامے کو بوسہ دیا کہا میں ابھی چلتا ہوں اُسیوقت
اُسنے لباس پہنا نامہ بر کے ہمراہ روانہ ہوا تھوڑی دیر میں مرجّ آفتاب علم کے پاس پہونچا مرجّ کو سلام
کیا مرجّ نے مزاج پوچھا اُسنے سب طلسم کی خیریت بیان کی مرجّ آفتاب علم نے کہا اے احتشام جادو تم مجھے
کیا جانتے ہو احتشام جادو نے کہا میں تمکو اپنا مالک جانتا ہوں مرجّ نے کہا جو بات ہم اختیار کریں تمہیں اُسکے
گوارا کرنے میں عذر تو نہو گا احتشام نے عرض کی میری جان تک حاضر ہو اگر آپکے کام آئے تو یہ سر موجود ہے
مرجّ نے کہا ہمیں اور کوئی ضرورت نہیں ہو صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمیشہ ہمارے پاس رہو احتشام نے
عرض کی کہ میں حاضر ہوں مرجّ نے کہا ایک شرط یہ ہو اگر اُسکو قبول کرو احتشام نے عرض کی میں نے اُس
شرط کو بھی قبول کیا اگر حکم ہوے تو مکان بھی نہ جاؤں آپ ہی کی خدمت میں رہوں مرجّ نے جب اُسکو
اچھی طرح پکا کر لیا تب کہا ہمنے صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی ہو تمکو بھی لازم ہو کہ اپنے مذہب باطل کو
ترک کرکے صاحبقران کی اطاعت کرو اور مذہب حق اختیار کرو احتشام جادو نے کہا اے شاہزادۂ عالم مذہب

حق کیا ہے مریخ نے کہا مذہب اسلام مذہب حق ہے اور مذہب سامری فرقہ گمراہی ہے احتشام جادو نے کہا اے
شہنشاہ یہ آپ نے بہت سخت بات فرمائی ہے میں اسکو نہیں قبول کرسکتا ہوں اور آپکا مانع نہیں ہوں آپنے
جو کچھ کیا بہت خوب کیا میں آپکی اطاعت سے سرتابی نہ کرونگا مگر مجھ سے یہ نہ ہوگا کہ اپنے مذہب قدیم کو ترک
کرکے جدید طریقہ اختیار کروں مریخ آفتاب علم نے اسکو بہت سمجھایا مگر یہ قلب تھا مریخ کے سمجھانے
پر بھی راہ راست پر نہ آیا جب مریخ بہت کچھ فہمایش کرچکے اور اسنے قبول نہ کیا تو مریخ کو غصہ آیا کہا اے
احتشام تم جانتے ہو کہ اس طلسم میں کوئی ساحر ایسا نہیں ہے جو میرا ہم نبرد ہو میں تجھ سے ایک محبت خاص رکھتا ہوں
اس وجہ سے اس طرح کہتا ہوں ورنہ میں سختی بھی کرسکتا ہوں پر تجھے معلوم ہو کہ تم مجھ سے سحر میں زیادہ ہوگے
قوت میں بڑھکے ہوگے سب باتوں میں تم مجھ سے کم ہو جب تم میری خدمت مرضی کرنے تو میں ضرور تمکین
اسکی بڑھا دونگا احتشام نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر اس وقت میں انکار ہی کئے جاتا ہوں تو ایسا نہو
کہ مجھ سے مکر کرے تو میں رک بھی نہ سکونگا مفت میں جان جائیگی اس سے بہتر یہ ہو کہ اسوقت کوئی حیلہ کرکے
یہاں سے جان بچا کر جانا چاہیئے اور بعد میں فیروز کو اطلاع کر کے وہاں سے مدد طلب کرکے اس سے
مقابلہ کرنا چاہیئے یہ سوچکے اسنے عرض کی کہ شاہزادہ عالم میں دین اسلام اور مذہب سامری دونوں کا
مقابلہ کرونگا اور دونوں کی بہتری اور بدتری دیکھونگا جس مذہب قدیم اور بہتر دیکھونگا اسے اختیار کرونگا
امیدوار ہوں کہ آج مجھے فرصت مرحمت فرمائی جائے کل میں عرض کرونگا مریخ آفتاب علم نے کہا اسکا مضائقہ
نہیں میں تجھے دو روز کی مہلت دیتا ہوں تم خوب غور کرلو مگر جسکو قدیم اور بہتر دیکھو اسے اختیار کرو گر دونوں کی بھلائیاں
اور برائیاں جو جو تجویز کرنا مجھ سے بھی بیان کردینا احتشام نے عرض کی میں ضرور آپکی خدمت میں عرض کرونگا
یہ کہکر احتشام جادو رخصت ہو کر اپنے گھر میں آیا ملازمین کو بلا کہا آج غضب ہوا تھا اگر ایک بات ذہن میں دوڑتی
تو نہیں معلوم کیا کیفیت ہو جاتی ملازمین نے حقیقت دریافت کی احتشام جادو نے سب کیفیت خلاصہ بیان کردی
ملازمین احتشام کو تعجب ہوا سب نے کہا پھر اب آپ کیا انتظام فرمائیے گا احتشام نے کہا میں اسوقت
ایک نامہ شہنشاہ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں اور مدد اُنسے طلب کرتا ہوں مگر جلد کیونکہ میں نے ایک ہی
دن کی مہلت لی ہے ایک دن اور ہو سکتا ہے کہ مریخ نے مجھے کہا ہے کہ تجھے تو دو روز کی فرصت دی ملازمین
نے کہا پھر آپ جلد نامہ تحریر فرمائیے دیر نہ کیجیے احتشام نے اسی وقت ایک نامہ لکھا اور یہ سب مضمون
اسمیں تحریر کردیا جب سب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا رخصت کیا کہا خداوند کی خدمت میں یہ عریضہ
لیجانا اور اسکا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا احتشام اپنے باغ میں آکے بیٹھا ملازمین سے
یہی باتیں کر رہا ہو کہ آسمان پر ایک برق چمکی احتشام نے آنکھ اٹھا کے دیکھا فیل زور جادو زمین پر آیا احتشام
اسکو دیکھکر خوش ہو گیا کہا اے فیل زور جادو تم بہت اچھے وقت پر آئے پھر اسنے کل کیفیت مریخ
آفتاب علم کی بیان کی فیل زور جادو نے کہا مجھے یہ سب کیفیت معلوم ہے خداوند طلسم نے تمھاری مدد
کے واسطے مجھے بھیجا ہے احتشام نے کہا میں ایک عریضہ خدمت میں خداوند طلسم کی روانہ کرچکا ہوں اور اسمیں
بھی یہی مضمون ہے کہ میں نے مدد طلب کی ہے فیل زور نے کہا وہ پڑھکے جواب لکھ دینگے مگر اب تم
سامان جنگ درست کرو احتشام نے لشکر ساحران کو اطلاع دی کہ خوب ہر وقت مسلح و مکمل رہے اسکے لشکر میں
جسقدر لوگ تھے ہر وقت مسلح و مکمل رہنے لگے دوسرے روز صبح [illegible] آفتاب علم نے اپنے ملازم کو اسکے یہاں بھیجا

اور رقعہ دیا تھا اسمین لکھا تھا کہ اے احتشام جادو کو تم نے کیا بات تجویز کی اور کس وقت ہمارے پاس آؤگے رقعہ جو احتشام جادو کو لا تھا اُسنے فیل زور جادو کو دکھایا اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے دونون مذہبون کی برائی بھلائی پر نظر کی ابتک میرے ذہن مین جسقدر بھلائیان مذہب اسلام کی ہین اسقدر اپنے مذہب کی بھلائیان نہین پائی ہین دو روز کی مہلت کا اور طلبگار ہون وعدہ کرتا ہون کہ مین آپ کا مذہب اختیار کرونگا آپ میری طرف سے خاطر جمع رکھیے یہ جواب لکھکر نامہ وار کو دیا اور رخصت کیا نامہ وار نے مریخ آفتاب علم کو نامہ دکھایا مریخ عبارت کو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اچھا ہے اور دو روز کی مہلت دی یہان فیل زور جادو نے احتشام جادو سے کہا اب مریخ آفتاب علم کو گرفتار کر دیون تو ہرگز سحر کی لڑائی مین فتح نہ پائینگے بلکہ جان سے مارے جائینگے مریخ آفتاب علم سحر مین یکتا ہے اسکا جواب دینے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہے وہان طلسمات کے طلسمون مین ساحران سامری البتہ ایسے ہین جو اسکو برون تعلیم کرین احتشام جادو نے کہا پھر جو آپ کی رائے ہو وہ کیا جائے فیل زور جادو نے کہا تم کل مریخ آفتاب علم کے پاس جاؤ اور اسکو بحیلہ دعوت یہان بلا کے لاؤ میرے آنے کا ذکر ہرگز نہ کرنا نہین وہ نہ آئیگا سمجھ جائیگا کہ اسمین مکر ہے احتشام جادو نے کہا مین کل جاکر ضرور لے آؤنگا مگر جب وہ یہان آئیگا تو کیا بات کیجائیگی فیل زور نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہے تم جاکر اسکو مدعو کر آؤ احتشام نے کہا اگر آپ کا یہ ارادہ ہو کہ اسکو بیہوشی پلا کے بیہوش کرین تو وہ ہرگز بیہوشی نہ پئیگا اور اُسی وقت اسکو معلوم ہو جائیگا فیل زور نے کہا مین بیہوشی نہین پلاؤنگا دوسری ترکیب کرونگا احتشام جادو نے کہا مجھے وہ ترکیب بیشتر بتا دو تو مین البتہ وہان جاؤن اور اپنے ہمراہ لاؤن فیل زور نے کہا مریخ آفتاب علم سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہے مین ایک تصویر اسکی یہان لگاؤنگا اُسی کے ذریعہ سے اپنا کام نکالونگا احتشام نے کہا اب مین بھی کل جاکر مریخ کو اپنے ہمراہ لے آؤنگا انھین باتون مین رات گذر گئی صبح کو احتشام جادو آیا مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آیا مریخ نے کہا اے احتشام اس وقت تمہارے آنے کا کیونکر اتفاق ہوا احتشام نے عرض کی مجھکو چند باتین آپ سے دریافت کرنا ہین اُسی کی وجہ سے چلا آیا مریخ آفتاب علم نے کہا جو کچھ تمھین تحقیق کرنا منظور ہو پوچھ لو احتشام جادو نے دو چار باتین دریافت کین مریخ نے اُنکا جواب دیا احتشام نے عرض کی اے شہنشاہ اب مجھے کوئی عذر نہین ہے فقط ایک بات اور دیکھنا ہے جسوقت اُس سے فراغت پاؤنگا مسلمان ہو جاؤنگا مریخ نے کہا تمھین اختیار ہے ایک روز اور باقی ہے احتشام نے عرض کی ایک بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے گا تو میری عزت بڑھ جائیگی مریخ آفتاب علم نے کہا جو کچھ کہو احتشام نے عرض کی امیدوار ہون کہ ایک روز فدوی کے یہان تشریف لایئے ماحضر نوش فرمایئے مریخ آفتاب علم نے کہا جب تم وعدہ پورا کر دوگے تو مین ضرور تمھارے یہان آؤنگا کھانا کھانے کا ابھی کوئی ضرورت نہین ہے احتشام نے دیکھا مریخ نہ جائینگے کہا اے شہریار اگر آپ کو یہی انکار ہے تو مین اسوقت موجود ہون آپ کلمہ تعلیم فرمایئے مریخ نے کہا ابھی تمکو صاحبقران کی خدمت مین لے چلونگا جب اُنکی قدمبوسی سے مشرف ہو ناتب اُنھی سے خواہش ظاہر کرنا وہی تمھین کلمہ تعلیم فرمائینگے احتشام نے عرض کی مین حاضر ہون خدمت مین صاحبقران زمان کے لے چلیے مین اُنکی قدمبوسی سے بھی مشرف ہو جاؤن اُنکو بھی اپنے یہان لیجاؤن مریخ آفتاب علم احتشام جادو کو ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا احتشام نے صاحبقران

کے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر اسکا چھاتی سے لگا لیا مرتؐ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب انکو کلمہ تعلیم
فرمائیے یہ آپکی اطاعت بدل و جان قبول کرتے ہین امیر نے چاہا اسکو کلمہ پڑھا دین اسنے عرض کی یا صاحبقران
ابھی مجھکو آپ کے واسطے سحر کرنے کی ضرورت ہوگی سحر سے اسلیے توبہ نکرونگا امیر نے فرمایا نہین کچھ ضرورت نہوگی
بہت سے ساحر موجود ہین اور ہم تو سحر کو برا جانتے ہین احتشام نے عرض کی آپکی خوشی ہو تو مین موجود ہون
صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا احتشام کلمہ پڑھکے مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی اب امیدوار ہون
کہ مجھے سرفراز کیجیے دعوت قبول فرمائیے امیر نے فرمایا انشاء اللہ تعالی جلد فتح طلسم تمھاری دعوت قبول
کرینگے خاطر نہ ملول کرینگے ابھی بہت سی باتون کی جلدی ہے تم صرف ہونا انکے واسطے بہت خرابی ہے احتشام نے
عرض کی یا صاحبقران اگر دعوت نہ قبول فرمائیے گا مجھے صدمہ عظیم ہوگا اب مین اپنے مکان پر کیونکر
جاتا ہون کہ مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان پر لاتا ہون بلکہ وہ لوگ آپ کے منتظر ہین اگر آپ تشریف لیجینگے
تو وہ سب لوگ ایمان لائینگے اور اگر نہ تشریف لیجائیے گا تو وہ تو مسلمان ہونگے مگر مین محجوب ہونگا صاحبقران
مجبور ہوے کہا مین چلونگا احتشام نے عرض کی مع جملہ سردارون کے تشریف لائیے گا امیر نے فرمایا سب سے
وعدہ ہے احتشام جادو سب سردارون کی بارگاہ مین آیا سب سے وعدہ لیا مگر خواجہ کی بارگاہ مین جسوقت آیا
اور خواجہ نے اسکی پیشانی کی طرف دیکھا مکر کی علامت ظاہر ہوئی خواجہ نے اسکو اپنے پاس بٹھایا باتین کرنا
شروع کین کہا اے احتشام جادو تم نے بہت بہت حجتین کین آخر کو قائل ہوے اور دین ساحری پرستی ترک کیا
احتشام جادو نے کہا خواجہ مین کیا کرتا مجبور تھا بے اس دین کے قبول کیے ہوے چارہ نہ تھا ہر طرح
مین نے اپنے دین کو بے بنیاد اور کمزور پایا جب مجبور ہوا اور کوئی دلیل نہ بن پڑی تو یقین کیا کہ دین اسلام
بہت قوی ہے مین نے اسکو قبول کیا ابھی اور لوگ بھی مسلمان ہونے والے ہین جب صاحبقران وہان تشریف
لے چلینگے تو وہ لوگ بھی ایمان لائینگے خواجہ نے بھر تو ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ احتشام جادو نے
بہت ہی خوشی خوشی اپنے دل کی کیفیت خواجہ کے آگے بیان کر دی جب خواجہ نے اسکی دلی کیفیت سنی
کہا مجکو اسکا یقین نہین تم نے میرے پوچھنے پر اپنے دل کا حال کہا اگر اسکو ایک کاغذ پر تحریر کردو تو مین
کوشش کرکے صاحبقران کو اور جملہ سردارون کو گرفتار کرا دون احتشام نے کہا آپ کاغذ دیجیے مین
ابھی لکھ دون خواجہ نے مسکرا کے کاغذ دیا احتشام جادو نے سب کیفیت اپنے دل کی لکھ دی اور مہر کرکے
خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے کہا اب مین صاحبقران کو گرفتار کرا دونگا تم خاطر جمع رکھو مگر شہنشاہ کے پاس
مجکو لیچلنا اور انکی قدمبوسی سے مشرف کرانا احتشام نے کہا خواجہ دونون مطلب بڑا امر جہ ہوگا مجھے اب
معلوم ہوا کہ تم ساحری پرست ہو خواجہ نے کہا مین ایک مدت سے ساحری پرست ہون اور لشکر اسلام مین
بھی بعض آدمی مجکو جانتے ہین نہ میرا خوف ایسا غالب ہے کہ کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ہے احتشام نے کہا فیلورد
جادو تمکو دیکھکر بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا مین انسے ضرور ملونگا احتشام نے کہا اب مین رخصت
ہوتا ہون خواجہ نے کہا افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے وقت مین میرے مہمان ہوے کہ مین تمھاری خاطر
نکرسکا دیکھو اگر کہین کچھ شراب ملے تو تمھارے واسطے لاؤن احتشام نے کہا خواجہ آپ تکلیف نفرمائین
خواجہ نے کہا صاحب یہ میرے یہان کا دستور نہین ہے جو شخص آتا ہے مین اسکو ضرور شراب پلاتا ہون یہانتک
اصرار کیا کہ احتشام جادو عاجز ہو گیا خواجہ اسکو بٹھا کے بارگاہ کے باہر نکلے صاحبقران کے قریب

کے عرض کی یا امیر آپنے جسکو مسلمان کیا ہو وہ بکر مسلمان ہوا اور اپنے یہان لیجا کر آپسے دغا کریگا
صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم ہر شخص کی نسبت ایسا ہی کہا کرتے ہو بھلا احتشام جادو مجھ سے دغا کریگا
خواجہ نے عرض کی جو مین عرض کرتا ہون اُسکو یقین مانیے میرے کہنے کو خلاف نہ جانیے امیر نے کہا
مین ضرور اُسے خلاف جانونگا کبھی نہ مانونگا مریخ آفتاب علم نے جو یہ گفتگو سنی کہا خواجہ آپ بہت صحیح
ارشاد فرماتے ہین مجھکو بھی اُسکی طرف ایسا ہی گمان ہو امیر نے فرمایا جب اُسنے ہمارے سامنے کلمہ پڑھا
اور سامری و جمشید کو برا کہا تو اب وہ دغا کرے یہ ممکن نہین جب صاحبقران نے کئی بار انکار کیا تو خواجہ
نے اُسکے ہاتھ کا لکھا نکال کے صاحبقران کو دیا عرض کی ملاحظہ فرمایئے اسنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہو اب تو
مریخ آفتاب علم اور چند سردار اُس لکھے کے دیکھنے کو صاحبقران کے نزدیک آئے سب نے عمرو سے
پوچھا خواجہ اپنے پاس سے کیونکر دریافت کیا خواجہ نے سب حقیقت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اسکے
یہان فیل زور جادو آیا ہو وہ کچھ مکر پھیلاوے گا مریخ نے کہا خواجہ فیل زور بڑا مکار ہو خواجہ نے کہا مین
تو اسکو جانتا بھی نہین ہون فقط نام اس وقت احتشام کی زبانی سنا ہو جب صاحبقران نے یہ کیفیت دیکھی
تو کہا احتشام جادو کو یہان لاؤ ہم اُسکے خط سے اس خط کو ملائینگے خواجہ نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون یہ کہکر
بارگاہ صاحبقران سے باہر آئے اپنی بارگاہ مین داخل ہوے ایک صراحی ہاتھ مین لے لی کہا بھائی احتشام
کیا کہون اس وقت کہین شراب ممکن نہوئی صاحبقران کے میخانے سے خاصے کی شراب لایا ہون احتشام
نے کہا اس سے بہتر اور کوئی شراب کیا ہوگی خواجہ نے جام بھر کے احتشام کو دیا احتشام اُس جام کو پی گیا
خواجہ نے دوسرا جام بھی فوراً دیا احتشام اُس جام کو بھی پی گیا جو سر چکرایا آنکھون مین اندھیرا آیا عرض
کی کیون خواجہ اس شراب مین کیا تھا میرا سر چکراتا ہو خواجہ نے کہا صاحبقران کے میخانے کی شراب ہو
وہان بہت تیز شراب ہوتی ہو ٹھکر ٹھلو یہ بات دفع ہو جائیگی احتشام اٹھنے کو تھا بیہوشی نے طمانچہ مارا
ڈگمگا کے گرا خواجہ نے اُسکی زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندھ کے خدمت مین صاحبقران کے لائے صاحبقران
نے فرمایا خواجہ اِس صورت سے کیون لائے خواجہ نے عرض کی یا امیر اور صورت سے یہ میرے ہمراہ
نہ آتا بڑا مکار تھا فوراً تاڑ جاتا امیر نے کہا اچھا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے ہوشیار کیا احتشام نے اپنے کو اِس
حالت مین پایا کہا یا صاحبقران مجھسے کیا خطا سرزد ہوئی جسکی یہ تعذیر مجھکو ملی امیر نے وہ لکھا اُسکے پیش کش
کیا کہا یہ تنے کیا لکھا ہو احتشام نے کہا یہ ہرگز میرے ہاتھ کا لکھا نہین ہو امیر نے خواجہ کی طرف دیکھا
کہا کیون خواجہ یہ کیا کہتا ہو خواجہ نے کہا اس سے کچھ اور لکھوایئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسکی
کوئی ضرورت نہین ہو ابھی معلوم ہو جائیگا یہ کہکر عرض کیا اسکو مین ایک جام شراب پلاتا ہون ابھی کل کیفیت
اپنی بیان کریگا صاحبقران نے کہا جب یہ خود کہہ دیگا تو مجھکو یقین ہوگا مریخ نے ایک جام مین شراب بھری
خواجہ نے کہا ای احتشام اس جام کو پیو احتشام نے کہا مین ہرگز نہ پیونگا ایک بار پلا کے آپ نے
بیہوش کیا تھا اب اگر مین شراب پیونگا تو نہین معلوم میرا کیا نقشہ ہوگا خواجہ نے کہا تم اس شراب کو پیو صرف
تمھارے جھوٹ سچ کے خلاصے کے واسطے یہ شراب تمھین پلائی جاتی ہو ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی احتشام نے
بہت بہت انکار کیا مگر مریخ آفتاب علم نے شراب اسکو پلا دی شراب کے پیتے ہی اسنے کل کیفیت بیان
کر دی مریخ نے اسکو قید کرکے اپنے ملازمین کے سپرد کیا اور آپ اسکے مکان کی طرف روانہ ہوے یہان

بیان

فیل زور جادو منتظر تھا کہ احتشام مریخ کو لاے تو مین دام مکر پھیلاؤن یہ اس فکر مین بیٹھا تھا کہ شاہزادہ
مریخ آفتاب علم جا کر پہونچے فیل زور جادو مریخ آفتاب علم کو دیکھکر ڈر گیا چاہا سحر کرون مگر مریخ نے اسکی
زبان بندی پیشتر ہی سے کر دی تھی کہ اسکو سحر یاد نہ آیا مریخ آفتاب علم نے اسکی مشکین باندھ لین اور
اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوے یہان آکر صاحبقران کے سامنے فیل زور جادو کو ڈالدیا خواجہ نے
فیل زور کی صورت دیکھکر کہا اے مریخ آفتاب علم اسکی زبان مین سوزن نہین دیا ہو مریخ نے کہا
خواجہ سوزن دینے کی کیا ضرورت ہو مین نے احتشام جادو کی زبان سے بھی سوزن آپکے سامنے
نکال لیا تھا خواجہ نے کہا مین اس وقت تعجب کرتا تھا کہ یہ لیکن کیونکر رہا ہو اس وقت تم سے معلوم ہوا کہ اسکی
زبان سے سوزن نکال لیا تھا مریخ نے کہا خواجہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سحر اور شے ہو انکو سحر مین ذرا
دخل نہین ہو خواجہ سے یہ کہہ کے مریخ آفتاب علم نے فیل زور جادو کو ہوشیار کیا کہا اے فیل زور
اب شناخت مین خداوند دیکھتا ہے کیا کہتے ہو فیل زور جادو نے کہا مین ہرگز اطاعت فیروز سے منہ
نہ موڑونگا اور دین سامری پرستی نہ چھوڑونگا مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی اب اسکی بابت
کیا حکم ہوتا ہو امیر نے فرمایا تمہین اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہو مریخ نے اسکو ہلا کے قتل کیا پھر
احتشام جادو کو لا کر امیر کے سامنے رکھا کہا اے احتشام اب کیا کہتے ہو احتشام نے کہا مین دین
سامری پرستی کو ترک نہ کرونگا امیر نے فرمایا اسکو بھی قتل کرو مریخ نے اسکو بھی ہلا کر قتل کیا اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہو گیا تھا زمین مرحلے کی گرنے لگین بعد عرصہ کے آواز آئی کشتی مرا نام من احتشام جادو مالک مرحلہ
طلسم فیروز زر پوش کے مرحلے کی جسقدر عمارتین تھین سب گر گئین مریخ نے امیر سے آکر عرض کی مبارک ہو کہ
احتشام جادو قتل ہوا اور مرحلہ فتح ہوا صاحبقران نے شکر خدا کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب
یہان قیام نہ فرمایئے سب در بند فتح ہو چکے اب طلسم کے اندر چلنا چاہیے امیر نے فرمایا آج یہان اور
قیام کر کل روانہ ہو جائینگے مریخ آفتاب علم نے عرض کی جو آپکی مرضی ہو وہ کیجیے صاحبقران نے اس
شب وہان قیام فرمایا صبح کو مع لشکر کے بارادہ داخلہ طلسم وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کی جاتی ہو

کہ جس وقت یہان مریخ نے فیل زور جادو کو قتل کیا وہان اسکی تصویر مین آگ لگ گئی فیروز نے جو تصویر کو
جلتے دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا کسی نے فیل زور کو قتل کیا ابھی یہ کہہ رہا تھا کہ احتشام کی تصویر
مین بھی آگ لگ گئی اسکی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کہ غضب ہوا در بند
آخری بھی فتح ہوا اب طلسم کشا کو طلسم کے اندر آنے کا موقع ملا یا پر اب تلاش لوح جانے گا یا طلسم
کے اندر آئے گا اب ساحرون مین یہان کوئی ایسا نہین ہو جو مریخ آفتاب علم کو جا کے روکے اور
اس طرف نہ آنے دے پنجگان نے کہا اس طلسم سے وسیع طلسم آجتک مین نے نہین دیکھا اور
جسقدر ساحر یہان پائے جاتے ہین اسقدر دوسرے طلسم مین نہین ہین پھر آپ یہ شکایت کرتے ہین کہ کوئی
ساحر ایسا نہین ہو کہ جا کے مریخ آفتاب علم کو روکے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا کہ مجھسے بہتر
سحر کا جاننے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہو اگر مین جاتا ہون تو میرے تخت باعث اسکے پاس مین جب ہین

اس سے مقابلہ کے واسطے جاؤنگا وہ میرے تحفہ جات بھی پر حسرت کریگا اور انکار کرنا ممکن نہین ہو بختگان نے کہا پھر آپ کیا کیجیے گا فیروز نے کہا اب ملحقات کے طلسم مین نامے بھیجتا ہون وہان سے ساحران سامری کو طلب کرتا ہون جبتک وہ لوگ نہین آینگے طلسم کی نگرانی نہین ہوگی بختگان نے کہا پھر اب جلد نامے تحریر فرمایے دیر نہ لگایے فیروز نے اسی وقت میرمنشی کو بلایا چند خط لکھوائے ملحقات کے طلسمون مین روانہ کردیے اور ایک خادم کو بلا کر کہا کہ میری ایک عرضی استاد کی خدمت مین لیجا وہین جانتا ہون کہ وہ تشریف نہ لاینگے مگر کچھ تدبیر بتاینگے اور اگر تشریف لے آئے تو پھر ساحران سامری کی بھی ضرورت نہین ہو جو کچھ اُنھون نے دیکھا ہو سامری کے خواب مین بھی وہ نہ آیا ہوگا اور جو سحر کہ وہ کرسکتے ہین اب کوئی اُسکا جواب دینے والا نہین ہوا اسی سے جمشید سامری کا خطاب اُنکو ملا ہو بختگان نے کہا آپ جو اُنکو اگر عریضہ روانہ فرماتے تو میرے ہاتھ بھیجیے مین اپنے ہاتھ سے جاکر اُنکو عریضہ دونگا اور زبانی بھی اس طور سے عرض کرونگا کہ اُنکو سوا تشریف لانے کے دوسری بات بن نہ آئیگی فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہو مین عریضہ تحریر کرتا ہون تم اُسکو لیجاؤ مگر ایک خیال ہو کہ تم کسیقدر ساحرون سے ڈرتے ہو یہان جب کوئی ساحر آیا تمھارے چہرے سے رنگ اُڑگیا اور اُنکی صورت ایسی ہو جسکو دیکھکر تمھارے حواس درست نہ رہینگے وہ اصل مین انسان ہین مگر بصورت دیو ہین بختگان نے کہا وہ مجھے کچھ تکلیف تو نہین پہونچاینگے فیروز نے جواب دیا نہین بلکہ خاطر کرینگے بختگان نے کہا پھر مجھے جانے مین کیا عذر ہو صورت اگر اُنکی مہیب ہو تو مین نہ ڈرونگا مگر مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچا نے فیروز نے کہا خاطر جمع رکھو بختگان نے کہا کہ آپ عریضہ تحریر فرمایے فیروز نے اسی وقت ایک عرضی لکھی بختگان کو دی ایک ساحر کو بلایا اور تخت منگایا بختگان کو تخت پر بٹھا کے ساحر سے کہا اُنکو بعزت وحرمت لیجانا اور بہ آسایش لے آنا ساحر تخت اُڑا کے چلا دو روز کے بعد بختگان نے دیکھا ایک جگہ پر دریاے خون بہ رہا ہو کچھ ہاتھ پاؤن آدمیون کے کٹے ہوے اُسمین نظر آتے ہین کچھ سر دکھائی دیتے ہین بختگان نے اس ساحر سے کہا یہ دریاے خون کیسا ہو ساحر نے کہا ابھی حقیقت معلوم ہو جائیگی بختگان خاموش ہوا ساحر نے تخت کو بستی کی طرف رجوع کیا تھوڑی دیر مین تخت زمین پر آیا بختگان سے کہا اب تخت سے اُتریے میرے ہمراہ تشریف لے چلیے بختگان تخت سے اُترا ساحر کے ساتھ ہوا ساحر ایک مقام پر پہونچا کہ وہان نیچے زمین [illegible] ساحر نے بختگان سے کہا آپ میری پشت پر سوار ہون کہ اس جگہ سے آپ کو پار پہونچاؤن بختگان ساحر کی پیٹھ پر سوار ہوا ساحر بختگان کو لیکر پار گیا بختگان نے دیکھا ایک پہاڑ سیاہ معلوم ہوتا ہو بختگان نے اس ساحر سے کہا یہ پہاڑ بھی طے کرنا پڑیگا ساحر نے کہا یہ پہاڑ نہین ہو جمشید سامری کے مکان کی دیوار ہو بختگان اور آگے بڑھا دیکھا ایک سر دکھائی دیتا ہو مگر عورت کا سر ہو کہ وہ سر دیوار سے زیادہ اونچا ہو بختگان نے کہا یہ شخص یہ سر کسکا ہو ساحر نے کہا یہ سر جمشید سامری کی زوجہ کا ہو بختگان نے کہا اسقدر اونچی دیوار ہو اور سر اُسکا بھی بہت اونچا ہو یہ آدمی ہو ساحر نے کہا یہ تو پست جمشید سامری بہت کوتاہ قامت ہو جسوقت آپ جمشید سامری کو ملاحظہ فرمائینگے تو یقین ہو جائیگا بختگان نے کہا ڈر کی کیا بات ہو مگر تعجب اس بات کا ہو کہ آجتک ایسا قد کہیں نہین دیکھا ساحر سے یہ باتین کرتا ہوا بختگان آگے بڑھا ساحر ایک مکان مین آیا بختگان نے دیکھا ایک شخص خون کے دریا مین لیٹا ہو صورت اسکی ایسی مہیب ہو کہ پاس

جانے کو جی نہین چاہتا ہی بجنگان نے اُس ساحر سے پوچھا کیون بجائی یہ شخص کون ہو ساحر نے کہا ہمعصر
سامری اُنہین کا نام ہی بجنگان نے کہا مین تو اُنکے پاس نجاؤنگا مجھے وحشی خوف آتا ہی کہا عجب ہو جو یہ
مجھے کہا جائین یہ دریا سے خون اُنکے نیچے کیسا بہ رہا ہو ساحر نے کہا تم ڈرتے ہو یہی کیفیت ہی
اگر اسکی وجہ بیان کرونگا تو آپ ہوش مین نرہینگے ابھی بیہوش ہو گر پڑینگے بجنگان نے کہا کیا
ساحر نے کہا ہمعصر سامری آدمی جانور پتھر کنکر گھانس درخت مٹی جو پاتے ہین کہا جاتے ہین مگر بھی اُنکا
پیٹ نہین بھرتا ہو دن بھر یہی شغل رہتا ہو ایک ہفتہ تک اپنا پیٹ بھرتے ہین اور ایک ہفتہ تک اُسی
شکل سے سویا کرتے ہین معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر اس طرف سے آیا تھا اُنکو پیٹ بھرنے کا موقع اتھ
آیا بجنگان نے کہا کہین مجھے بھی نکہا جائین ساحر نے کہا آپ کی بہت خاطر کرینگے مگر جو بات کہین
اُسکا جواب بہت سمجھ کے دیجیے گا ایسا کہ عقل بھی نہین ہو عقل نہایت ہی سالم ہو بجنگان نے کہا
مین اُنکے پاس نہ جاؤنگا ساحر نے جواب دیا آپ کا خوف بیکار ہو غرض ساحر نے بجنگان کو جب
بہت کچھ کہا تو بجنگان قریب آیا ہمعصر سامری کے پاس جا کے جیسا ساحر نے کہا پاؤن دباؤ آنکھ کھل جائیگی
بجنگان نے ڈرتے ڈرتے پاؤن دبائے ہمعصر سامری نے آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اٹھ بیٹھا بجنگان سے
کہا لاؤ نامہ دو بجنگان نے پہلے سلام کیا پھر نامہ دیا ہمعصر سامری نے نامے کو پڑھا تب ہنسا بجنگان
اسقدر ڈرا کہ اسکا پیشاب خطا ہو گیا جب ہمعصر سامری نامے کو پڑھ چکا تو اُسنے بجنگان سے کہا اے بجنگان
مین اگر وہان جاؤن تو میری غذا کہان ممکن ہو سکتی ہو میرے ہنسنے کا باعث تو نہین سمجھے اس نامے مین ہمارے
شاگرد صاحب نے لکھا ہو کہ مین بیس آدمی آپ کے واسطے روز حاضر کیا کرونگا آپ یہان تشریف لائیے
بیس آدمی اگر مین روز کھاؤنگا تو دو تین دن مین مر جاؤنگا ایسے فاقے مجھے نہین سہے جائینگے یہان تو
صحراؤن مین نکل جاتا ہون جانورون کو کھاتا ہون جب اُنسے کچھ تسکین نہین ہوتی ہو تو صحرا مین سے
درخت کھا لیتا ہون جو درخت بدمزہ ہوتا ہو اُسکو چھوڑ دیتا ہون پتھر کھا کے بسر کرتا ہون بعض زمانہ ایسا
ہوتا ہو کہ مٹی پر اکتفا کرتا ہون پھر یہ سب چیزین وہان کیونکر دستیاب ہونگی بجنگان نے ڈرتے ڈرتے
کہا آپ جسوقت وہان تشریف لیجائینگے تو سب کچھ ممکن ہو جائیگا ہمعصر سامری نے کہا وہان آدمی
تو بیس روز ضرور ہی ملینگے کچھ جانور سو پچاس ملجائینگے درخت وغیرہ کہان ہین طلسم بھر کے درخت دو
دن مین کھا جاؤنگا بجنگان نے کہا آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہوگی آپ تشریف تو لیچلین اور خیال
فرمائین کہ اس وقت مین آپکو ضرور مدد فرمانا چاہیے کہ طلسم کی حالت دگرگون ہو ہمعصر سامری نے کہا جب
طلسم کی عمر تمام ہوئی ہو ان لوگون کے بچائے طلسم نہین بچیگا ہان اگر اب کوئی اس طلسم کی عمر کو زیادہ بڑھائے
تو طلسم بچ جائے بجنگان نے کل کیفیت زمرد شاہ کی بیان کی ہمعصر سامری نے کہا مین خوب آگاہ ہون اور
صاحبقران کو بھی خوب جانتا ہون مگر مجبور ہون کہ میرے کھانے کی فکر وہان نہوسکیگی نہین تو صاحبقران
کو مع لشکر ایک چشم زدن مین تمام کر دون اور طلسم کو پھر آراستہ کر دون دو ایک ہزار برس کی فرصت ہو جائے
بجنگان نے اُس سے ایسی کچھ منت وساجت کی کہ ہمعصر سامری کو رحم آگیا کہا ای بجنگان تم جاؤ مین
بھی کسی موقع پر آؤنگا ابھی تو ساحران سامری طلسم ملحقات سے آئینگے اپنے اپنے ہنر دکھائینگے جب اُنسے بھی کچھ
نہوسکیگا تو مین آؤنگا سب باتین ٹھیک کر دونگا بجنگان نے کہا اگر ابھی تشریف لے چلیے تو کیا ہو ہمعصر

سامری نے جواب دیا کہ ابھی میں نہ آؤنگا میرے آنے کا سامان ابھی سے وہان درست ہونا چاہیے میں
آدمی اور سو جانور روز ذبح کیے جائیں جس وقت مین وہان آؤن اُسوقت وہ میرے سپرد کیے جائیں کہ دو روز تک
تو میں پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن بعد اسکے دو ایک روز نصف شکم کھاؤنگا بختگان نے کہا میں جاکر اسکا انتظام
کرتا ہون مگر جس وقت آپکو اطلاع دیجائے اُسی وقت تشریف لے آئیے گا ورنہ دیر لگائیے گا بعدہ سامری
نے کہا میں فوراً چلا آؤنگا اور ایک ہفتہ میں سب انتظام درست کر دونگا بختگان نے رخصت چاہی ہنوز
سامری نے ہاتھ بڑھایا بختگان سمجھا کہ اب مجھکو کھا لیگا گر اُسنے جو ہاتھ کھینچا تو ایک مالا موتیون کا اُسکے
ہاتھ میں تھا اُسنے بختگان کے گلے میں ڈالدیا بختگان بہت خوش ہوا سلام کر کے پیچھے ہٹا
اپنے تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں فیروز کے پاس پہونچا فیروز نے جو اُسکی صورت دیکھی تو
رنگ رو متغیر پایا کہا کیون بختگان کیا کیفیت ہے بختگان نے کہا اگر میں یہ کیفیت جانتا ہوتا تو ہرگز جانے کا
ارادہ نکرتا ابتک میرا دل قابو میں نہین ہے فیروز نے مالا دیکھا کہا اے بختگان تمہاری تو بڑی خاطر کی سامری
کے گلے میں مالا دیا اس پر تمہاری یہ کیفیت ہوئی بختگان نے کہا مجھے ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا تھا کہ اب مجھکو کھا جائیگا
مگر بڑی مشکل سے جان بچی اور بہت خاطر کی فیروز نے کہا اب یہ بتاؤ کہ وعدہ کیا فرمایا ہے بختگان سے جو جو گفتگو
ہوئی تھی سب بیان کی اور کہا کہ اب میں آدمی اور سو جانور روز جمع کرتے رہیے جب وہ یہان تشریف لائیں
تو اُنکی نذر کیجیے اُنھون نے خود فرمایا ہے کہ میں دو تین روز تو پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن باقی دو تین روز
نصف خوراک پر بسر کرونگا ایک ہفتہ وہان رہونگا سب انتظام درست کرونگا فیروز نے کہا یہان ہر وقت
سب انتظام درست ہے جس وقت اُنکے مزاج میں آئے تشریف لائیں اور ساحران سامری کی حقیقت جتنے
کہنے بیان کرو بختگان نے کہا بہت سی باتیں ایسی ہی دیکھنے میں آئین جنکی وجہ سے مجھے بھی تعجب ہے
جیسے ہی اُنکی آنکھ کھلی میرا نام لیکر کہا کہ نامہ جو میں نے عریضہ پیش کیا میرا نام اُنکو کسنے بتا دیا فیروز نے
کہا وہ بعض وقت ایسی باتین کرتے ہیں کہ انسان کو تعجب ہو جاتا ہے ہمیشہ اُنسے اور سامری سے فساد رہا
اُنھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور خود دعوی خدائی کا کیا اُنکا اعتقاد سب سے الگ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ
خداوندی کسی کے لیے نہین ہے اور قدرت اُنکے لیے ہے سامری کو یہ بات اُنکی بہت ناگوار ہے مگر کچھ کر نہین سکتے
مجھے ہمیشہ سنا کیے یہ ذکر تھا کہ ایک نامہ نادر نے جو ساحران سامری کے طلب کرنے کو بادشاہان طلسم ملحقات
کو روانہ کیا تھا جواب نامہ لا کر فیروز کو دیا فیروز نے جو اُسکو پڑھا تو لکھا تھا کہ ایسی حالت میں ساحرِ سامری
نہین بھیج سکتے ہیں کیونکہ ہمکو اب اپنے طلسم کی بھی حفاظت کا خیال ہوا ہے جب آپکے طلسم پر کسی نے چڑھائی کی ہے
تو وہ ہمارے یہان چلے آئیگا جب ملحقات سے فراغت کریگا تب آپکے یہان جائیگا پس ہم ساحران سامری
کو نہین روانہ کر سکتے ہیں یہ جواب دیکھکر فیروز بہت رنجیدہ ہوا کہ دوسرے نامہ وروں نے آکے جواب دیا نہین
بھی یہی لکھا تھا فیروز کو اور زیادہ ملال ہوا اسی طرح سب جگہ سے صاف صاف جواب آئے فیروز
نے سب جواب بختگان کو دکھائے کہا اب کیا کرنا چاہیے استاد کے پاس ان خطوط کو روانہ کرتا ہون بختگان
نے کہا بہت اچھی بات ہے جب وہ اُنکی عبارت دیکھین گے تو ضرور جلد آئینگے فیروز نے کہا اے بختگان تم آپ
یہ تکلیف کرو ان خطون کو استاد کے پاس لیجاؤ بختگان نے کہا اب مجھے معاف رکھیے کسی اور کے ہاتھ روانہ فرمائیے
فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ اُنھون نے تمہاری اسقدر خاطر کی اور تمکو ابھی تک خوف باقی ہے بختگان نے

کہا کچھ ہو مین سنتا ہون جسوقت انکو بھوک معلوم ہوتی ہو اسوقت وہ کچھ نہین سمجھتے جسکو پاتے ہین کھا جاتے ہین اگر انھون نے مجھکو اٹھا کے منھ مین رکھ لیا تو مین کہین کا نہ رہا فیروز نے بہت کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا فیروز مجبور ہو کے ایک ساحر کو بلایا اسکو وہ خط دیے اور ایک عرضی اور تحریر کردی ساحر سے کہا یہ سب خطوط مع عرضی ہمارے استاد کی خدمت مین لیجا اور زبانی کہنا کہ آپ تشریف نہ لائینگے تو مین اپنی جان دیدونگا مجھے یہ رسوائی نہ اٹھائی جائیگی ساحر روانہ ہوا فیروز محل مین گیا بی بی سے سب کیفیت بیان کی مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہو اب سب در بند فتح کرلیے ہین سنتا ہون خاص طلسم مین آتے ہین یہان کے عجائب و غرائب سنائینگے پھر تلاش لوح مین جائینگے لوح کے ذریعہ سے طلسم طبقات کی تحقیق کرینگے اسکو فتح کرکے اس طلسم کو بھی توڑینگے مین نے عاجز ہو کے ایک عرضی استاد کی خدمت مین بھیجی ہی انھون نے بہت سے عذرات پیش کردیے مگر اب مین نے انکے بلانے کی ایک ترکیب کی ہو اگر وہ چلے آئے تو سب کام بنجائیگا ورنہ مین طبقات کے طلسمون مین جاکر پوشیدہ ہو جاؤنگا خوش نگاہ نے سب کیفیت سنی تھوڑی دیر تک فیروز وہان بیٹھا رہا جب باہر چلا تو اسنے اُسی وقت ایک نامہ مریخ آفتاب علم کو لکھا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ بعد دعا کے معلوم ہو کہ فیروز نے ایک عرضی اپنے اُستاد بہمن سامری کو لکھی ہو یقین ہو کہ وہ ضرور آئین اور اسکی مدد کرین تم خوب جانتے ہو کہ بہمن سامری جو شخص ہو اُسکے مقابلے کے واسطے کیا کروگے لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہو کہ بہت ہوشیاری سے رہنا اور وقتاً فوقتاً کیفیت بہمن سامری کی دریافت کرتے رہنا جسوقت وہ یہان آئے اپنے کو پوشیدہ کر دینا اُسکے سامنے نہ آنا اور اگر طلسم کشا مقابلہ کرنا چاہین تو ہرگز انکو بھی مقابلہ نہ کرنے دینا یہ کیفیت نامے مین تحریر کرکے ایک کنیز کو بلایا اسکو سب پتہ بتایا مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب مرحلہ احتشام جادو فتح ہوا اور مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب طلسم مین تشریف لیچلیے وہان زندان خانے پر قبضہ کرکے اسیران طلسم کو رہا کیجیے انکو لیکر پھر لوح کی تلاش مین چلے امیر وہان سے روانہ ہوے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو وہین روکا بارگاہین استادہ ہونے لگین مریخ ٹہلنے لگا ایک نامہ اسکے پاس گرا اسنے نامے کو اٹھا لیا کھولکر پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی وہ نامہ لیے ہوے مریخ امیر کے پاس آیا صاحبقران سے عرض کی کہ یہ نامہ آیا ہی اسمین عجب وحشت کا حال لکھا ہی صاحبقران نے کہا خیر تو ہو مریخ نے عرض کی اب والد ماجد تو عاجز ہین اور کسی صورت سے تاب مقابلہ نہین لاسکتے ہین کہ عاجز ہو کے اب ایک نامہ اپنے استاد کو لکھا ہو اور وہ شخص ایسا ہو کہ جو بہمن سامری مشہور ہی اُسکے مقابلے کا ساحر دوسرا اب نہین ہو زمانہ سامری مین اُسنے سامری سے مقابلہ کیا اور سجدہ نہ کیا اور روایت مین یکتائے روزگار ہو آدمی نہین ہو دیو ہو صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہو اگر وہ آئیگا تو کیا بنائیگا مریخ نے عرض کی یہ تو آپکا فرمانا بجا ہو مگر مین اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون بجز اپنے اُسکے یہان بہت سے خدمتگار ہین اب کیا تدبیر کیجائے امیر نے فرمایا اسکو آنے دو وہ کیا جائیگا مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک کو نامہ دکھایا شاہزادہ نے اسے پڑھکے فرمایا جب وہ آئیگا تو خدا ہماری مدد کریگا اسوقت اِس نامے کا جواب لکھدو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت

نامے کا جواب لکھکر پردے ہوا اُڑا دیا وہ پرچہ غائب ہوگیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم صاحبقران کے
خیمے میں آئے امیر نے کہا کہ مریخ تم بڑے بڑے ساحروں سے لڑے مگر تمھاری یہ کیفیت نہیں ہوئی
جو ایک ساحر کی آمد کی خبر سنکر تمھاری حالت ہوئی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران وہ اصل میں تو انسان
ہو مگر ہیکل دیو ہو اُسکے سحر آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں فرمائے ہیں اول تو اسقدر قوی ہیکل ہو کہ اکثر دیو سے کشتی لڑا
اور غالب آیا اور سحر کی یہ کیفیت ہو کہ جس وقت سحر کیا تختۂ زمین اُلٹ دیا لشکر حریف دبکر مرگیا اُسکی ہی اسکو ضرورت
نہیں ہو کہ کسی پر سحر تانہ کرتا ہو یا نہیں ہر ایک شخص پر غالب آجانا اُسکا کام ہو وہ کسی سے نہیں دبتا صاحبقران مریخ
کے بیان کو سنکر ہنسکے سنا کیے جب یہ سب بیان کر چکا تو امیر نے فرمایا جب وہ آئیگا تم اُسکے مقابلے میں
دبا نا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے دیکھیں وہ ہمارا کیا کر سکتا ہو مریخ خاموش ہو رہا اُس دن اُسی جگہ قیام کیا
دوسرے دن صاحبقران نے مریخ سے کہا اب کوچ کرنا چاہیے مریخ نے سب لشکر میں اطلاع کرائی لشکر میں
سامان سفر درست ہوا امیر نے وہاں سے طرف زندان خانہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسکے پاس نامہ فیروز کا پہونچا دیر اسنے سب خطوط طلسم ملحقات کے دیکھے وہاں یہ مضمون پایا کہ ایسے
وقت میں ساحر یہاں سے نہیں آسکتے ہیں جب اسنے یہ مضمون کے خط دیکھے تو مجبور ہوگیا کہا میری طرف سے کہدیا کہ
آج کے چوتھے روز وہاں آؤنگا ایک دم میں سب مسلمانوں کو مٹادونگا مگر میرے کھانے کا انتظام درست رہے کسی
قسم کی مجھکو تکلیف نہونے پائے ساحر یہ جواب لیکر یہاں سے روانہ ہوا فیروز سے آکر کہا آج کے چوتھے روز
ہمعصر یہاں آئیگا مگر یہ کہا ہو کہ سب انتظام میرے کھانے کا درست رہے کسی قسم کی تکلیف نہونے
پائے فیروز نے کہا یہاں سب انتظام درست ہو وہ تشریف لائیں نامہ دار کو رخصت کر دیا آپ محل میں آیا ملکہ
خوش نگاہ سے کہا ہمعصر نے وعدہ فرمایا اب مجھے کسی قسم کا اضطراب نہیں ہو بلکہ امید قوی ہوگئی اب اُنکے کھانے کا
انتظام کرنا ہو ملکہ خوش نگاہ نے یہ سنا رنگ چہرے کا فق ہوگیا فیروز سے کہا کہ اب اُنکے کھانے کے واسطے کیا انتظام
ہوگا فیروز نے کہا میں قربات سے اب کچھ آدمی بلاتا ہوں دو چار سو آدمی جمع ہو جائینگے اور کچھ جانور صحرائی کو منگاتا ہوں
وہ ایک ہفتہ یہاں تشریف رکھینگے اُنکی دعوت میں وہ کچھ آدمی کچھ جانور اُنکے کھانے کے واسطے
ہر وقت موجود رہیں ملکہ خوش نگاہ یہ باتیں سنکر دل ہی دل میں بیقرار ہوتی ہیں خیالات فاسد آتے ہیں مگر
کیا کریں مجبور ہیں کچھ بس نہیں ہو فیروز تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے چلا آیا ملکہ خوش نگاہ نے پھر مریخ
آفتاب علم کو نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے مریخ آفتاب علم اب بہتر تم سبکے حق میں یہ ہو کہ کہیں جاکر پوشیدہ
ہو جاؤ اور اس طلسم میں نہ ہو کہ اب وہ شخص آنے والا ہو جو سامری عہد ہو اُسکے ہاتھ سے کون بچیگا جسکو پائیگا
کھا جائیگا اب تم لوگوں کا اس طلسم میں رہنا مناسب نہیں ہو یہ نامہ لکھکر اپنی کنیز کو دیکر روانہ کیا کنیز نامہ لیکر آئی جہاں
لشکر اسلام قیام پذیر تھا وہاں پہونچکے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ میں گئی نامہ دیا مریخ آفتاب علم نے نامے کو پڑھا
متردد و متفکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران پھر نامہ آیا ہو صاحبقران نے نامہ طلب کیا مریخ نے نامہ کو دکھایا
صاحبقران نامے کو دیکھکر ہنسے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اب تمھارا کیا ارادہ ہو مریخ نے عرض کی جو حضور کی مرضی ہو
صاحبقران نے فرمایا خدا کو یاد کرو اسقدر نہ ڈرو وہ کیا چیز ہو تم نے ابھی ساحروں کو نہیں دیکھا ہو نہیں معلوم کیسے کیسے ساحر

نگاہ سے گذرے ہین اور کن کن ساحرون سے مقابلے ہوے ہین بڑے بڑے سامری عہد اور جمشید زمان مقابلے مین آئے مگر قتل خدا قتل ہوے یہ کیا چیز ہو اگر آئیگا تو شکست اٹھائیگا مریخ آفتاب علم نے اس ظلمت کا جو لکھدیا صاحبقران نے بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک حاضر ہوے امیر نے کہا مریخ آفتاب علم کی عجب کیفیت ہو اسکو سمجھاؤ ایسا خواہی خوف مین پڑی جان دیدے بدیع الملک خود مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آئے مریخ کو دیکھا کہ سر نیچا کیے بیٹھا ہو بدیع الملک کو دیکھکر بڑی تعظیم سے اٹھا شاہزادہ اسکے پاس جاکے بیٹھا مریخ آفتاب علم بڑے تعجب کی بات ہو کہ تم اسقدر خائف ہوا گر تمھین اُسکے قوت مقابلہ نہین ہو تو مقابلہ نہ کرنا ہم لوگ سمجھ لینگے مگر یہ دہشت کو تم اپنے دل سے دور کرو یہ اچھی بات نہین ہو مریخ نے عرض کی مجھے بڑے بڑے خیال مین بدیع الملک نے فرمایا ان خیالات کو بھی ظاہر کرو تاکہ کچھ تدبیر کیجائے مریخ نے عرض کی دل تو وہ جسکو پائیگا کھا جائیگا آتے ہی کوئی سحر ایسا کریگا کہ طبقہ پیمان کا الٹ دیگا مقابلے کی نوبت ہی نہین آئیگی بدیع الملک نے فرمایا یہ اگر قوت مین خدا ہماری مدد کریگا اس آفت ناگہانی کو ردنہ کریگا مریخ نے عرض کی یہ تو سچ ہو اور خدا ضرور ہی مدد کریگا اس کوئی حقیقت نہین ہو انشاء اللہ فتح دیگا لیکن حالات ظاہری ایسے ہوتے ہین کہ جو دل کو پریشان کردیتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قدرت الٰہی پر جب تکیہ کیا تو حالات ظاہری اور اسباب ظاہری پر نظر کرنا خلاف ہو مریخ آفتاب علم کو بدیع الملک نے ایسا سمجھایا کہ اُسکے دل سے سب خوف کافور ہوگیا عرض کی اے شہریار اس وقت کے کلام نے میرے دل کو قوی کردیا ورنہ عجب حالت تھی اب اگر ہمسر سامری بھی مجھسے مقابلہ کرے تو مین ضرور اُس سے ہر طرح لڑونگا بدیع الملک نے فرمایا اس امر سے مطمئن رہو تمھین اُسکے مقابلہ مین نہین بھیجین گے ہم لوگ جائینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار تو مین اُس سے مقابلہ ضرور کرونگا اگر قسمت مین فتح ہو تو نصیب ہوگی ورنہ جو منظور الٰہی ہو بدیع الملک تھوڑی دیر اسکے خیمے مین بیٹھے رہے جب مریخ کی طبیعت کو سکون ہوگیا تو بدیع الملک پھر صاحبقران کے خیمے مین آئے امیر نے پوچھا اب مریخ کی کیا کیفیت ہو بدیع الملک نے کہا اب تو طبیعت کو سکون ہو اور مقابلہ کرنے کو کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا مریخ آفتاب علم مرد شجاع ہو اپنے کو اسکے مقابلے کے لائق نہین پاتا ہو یہی وجہ ہو کہ مضطرب ہوا اور ہم لوگون کی حالت سے ابھی بخوبی واقف نہین ہو اسوجہ سے اسکے قلب کی یہ کیفیت ہو بدیع الملک نے فرمایا واقعی ہمسر سامری ایسا ہی ہو کہ اس سے خوف کرنا چاہیے سب ساحرون سے سحر بہتر جانتا ہو اور قوی ہیکل بھی ہو مگر کیا کرسکتا ہو صاحبقران اور بدیع الملک سے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب عرصہ ہوا بدیع الملک اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے القصہ شب بھر صاحبقران وہان مقیم رہے صبح کو کوچ کیا چونکہ طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین دروازے کے قریب پہونچے طلسم مین داخلہ ہوا مگر فیروز نے معین جادو کے کہنے سے وہان بہت سے ساحران نامی مقرر کردیے تھے کہ وہ دروازے کی نگہبانی کرتے رہتے تھے ان لوگون نے جو لشکر کو آتے دیکھا سحر کرنا شروع کیا مگر مریخ آفتاب علم نے سب کے سحر کو باطل کیا لوگ قتل ہوے جب نگہبانون نے یہ کیفیت دیکھی نذر جان وہان سے ہٹ گئے صاحبقران زمان طلسم کے اندر داخل ہوے دیکھا عجب عجب عمارتین بنی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران جسقدر عمارتین آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ سب عجائب وغرائب طلسم ہو انشاء اللہ تعالیٰ یہ حاصل کرلیجیے اور فتح کرنے طلسمات ملحقات کے یہ سب برباد ہوگا اور اسکے پتے لوح سے ملینگے صاحبقران سب سیر کرتے ہوے قریب زندان خانہ طلسمی کے پہونچے تھے کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی امیر نے کہا شاید کوئی لشکر آتا ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران آپ ہی سے لوگ مقابلے کیواسطے آتے ہین امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا

کہ لشکر عظیم آتا ہے سب سے آگے تو ہیچ گھوڑے پر جو عقب میں ہزار سوار ایک لشکر ساحران غدر کا لیکے آگے فیروز ستارہ پیشانی ایک تخت پر سوار چار اژدران آتش فشان تخت اٹھائے ہوئے گرد جوانان حسین چنور کرتے ہوئے بڑی شان وشوکت سے تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوئے آتا ہے ایک طرف اسکے زمرد ثانی تخت پر عقب میں اسکے جنگان بیٹھا ہوا بھی تاج سر پر رکھے چپ وراست بہت سے ساحران نیزہ بکف ورنا قوس بجاتے سب شان کے آگے باجے بجتے ہوئے چلے آتے ہیں اسطرح سے لشکر آیا جو صاحبقران نے دیکھی بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے لشکر بہت جمع کیا ہے مرغ آفتاب علم نے عرض کی یہ بہت کم لشکر ہے جسقدر لشکر طلسم کا ہے وہ متفرق رہتا ہے یہاں جسقدر رہ رہتے ہیں انکو اپنے ہمراہ لیکر چلے آئے ہیں یہ باتیں تھیں کہ لشکر قریب آیا میدان وسیع کس جگہ تھا فیروز نے ایک ساحر کو روانہ کیا اور کہدیا کہ جاکر امیر سے ہو کہ پلٹ جائیں مقابلہ نہ کریں نہیں بہت پچھتائینگے ساحر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا جسبا جلالت دیکھکر بخوف جان عرض کی صاحبقران زمان میں پیامبر ہوں اگر حکم ہو جو پیام لایا ہون عرض کرون صاحبقران نے فرمایا شوق سے کہو تمہارے واسطے کل باتیں معاف ہیں پیامبر نے جو کچھ فیروز سے سنا تھا سب امیر کی خدمت میں عرض کیا صاحبقران نے فرمایا اس مکار سے کہدو کہ ہمیں نہ روکے جانے دے ورنہ بہت پچھتائیگا یہ سب جاہ وحشم ایک دم میں مٹ جائیگا ساحر وہان سے پلٹا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا اب یہ لوگ یوں نہ مانینگے جبتک سزا نہ پائینگے یہ کہکر اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ کرو لشکر کو یہیں اتارو واسطے یہاں بارگاہیں استادہ ہونے لگیں دوسرے ساحر کو بلایا صاحبقران کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ آج تو دن بھی بہت قلیل باقی ہے اور لشکروں کو مسافت راہ طے کرنے کی وجہ سے سستی بھی ہے مگر کل صبح سے آپ سے مقابلہ ہوگا یہ نامہ ساحر کو دیکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ساحر نے امیر کی خدمت میں حاضر ہوکر نامہ دیا صاحبقران نے بدیع الملک کو نامہ دیا بدیع الملک نے کہا پھر آپ بھی لشکر کو ٹھہرائیے یہیں قیام فرمائیے صاحبقران نے بھی لشکر کو ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہونے کا حکم دیا خادموں نے جلدی جلدی بارگاہیں استادہ کیں سب سردار گھوڑوں سے اترے صاحبقران بارگاہ سلیمانی میں داخل ہوئے اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے فیروز نے اترتے ہی طبل جنگ بجوا دیا ہرکاروں نے صاحبقران سے آکر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہے امیر نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی وتائید باری طبل جنگ بے بیان بجے نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں بہادران اسلام تیغوں پر صیقل کرنے لگے کسی جوان نے اپنے خنجر کو تیز کیا کسی نے نیزہ کی سنان کو درست کیا کوئی گرز کی کڑیوں کو دیکھنے لگا کسی نے خود کی درستی کی کوئی اپنے مجمع احباب میں گیا ذکر جنگ شروع کیا کہ کل دیکھیں کس کس کے حصے میں دولت فتح آتی ہے کون کون ہنر جنگ دکھاتا ہے دشمن کو کون کون ٹوکتا ہے وغیرہ وشمشیر روکتا ہے کون اپنا نام بروئے دنیا پر کر جاتا ہے لشکر سے باہر تمام لڑنے کے مرحلے بعض کہتے تھے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے اور یاوری اقبال ہے تو دشمن کو لوٹ کے مارینگے تیغ کے گھاٹ اتارینگے تلوار کھینچے لشکر حریف پر جا پڑینگے خدا نے چاہا تو فوج سے خوب لڑینگے سبکی صورت بگاڑ دینگے علم فوج صاحبقران بارگاہ فیروز پر جاکے گاڑ دینگے جو بہادر کل جنگ کی کرسی سے جائیگا بروئے دنیا پر اسکا نام رہجائیگا لشکر فیروز میں بھی جنگ کے ذکر تھے سب مجمع لگا کے ایک ایک سے کہتا تھا کل معرکہ جنگ ہے مقابلہ تیر وخدنگ ہے دیکھیں کیا ہوتا ہے کون ہنستا ہے کون روتا ہے مسلمانوں کی تو جراتیں بڑھی ہوئی ہیں ابھی سے آستینیں چڑھی ہوئی ہیں دیکھیں کل یہ لوگ کس طرح جنگ کرتے ہیں بہادری پر تو بہت مرتے ہیں بعض کہتے تھے اگر اور کسی سے جنگ ہوتی تو ہمیں عذر نہ تھا مقابلہ کرنے کا ارادہ کرتے مگر مسلمانوں کے نام سے دل تھراتا ہوں

ہو گرون سے کے جنگ کی کیفیت کتابون مین لکھی ہین کہ دن کون لڑے ہین کیسے کیسے ہتھیار کہ تان بادشاہ جلیل کو مارا ہی کفر
کی بہادرون کو بجا رہی بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کرکے پانچ پانچ سات سات بہادرون کو بھی قتل کیا [illegible] نے جنگ کرنا بیکار ہی
بعد [illegible] وقت ملاقات [illegible] رسالدار صاحب کو ایک خط دکھاتے ہین گھر سے خط آیا ہی [illegible] بڑے بیٹے کی
طبیعت علیل ہی وہان ٹھہرنے کی سبب کیا ہے ہمکو جانا ضرور ہی نوکری کرنا نہین منظور ہی کہین اور جا کر ملازمت
کر لینگے اگر جان سلامت ہی تو نوکری ہزارون جگہ موجود ہی یہ کہکر اٹھے رسالدار صاحب کے پاس ایک خط سنگ
[illegible] کرکے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اٹھائی کہا کیون میان کیا کام ہی کچھ سلاح جنگ کی ضرورت ہی
گھوڑے کا اسباب چاہیے ہی گردن جھکا کے کہا جناب کیا عرض کرون کسی شی کی ضرورت نہین بلکہ نوکری کی بھی حاجت
نہین ہی رسالدار صاحب گھبرائے کہا کیون صاحب نوکری سے کیون بیزار ہو عرض کی کیا کہون گھر سے یہ خط آیا ہی
یہ لڑکے نے لکھا ہی کہ آپکے تابعدار کی طبیعت علیل ہو گئی ہی وہان جانا ضرور ہی جبتک مین نجاؤنگا علاج وغیرہ کون کریگا اگر
جی چاہیے رخصت دیجیے نہین تو میرا نام کاٹ دیجیے مین اور کہین آپکا نام لیکر کھاؤنگا مگر گھر ضرور جاؤنگا رسالدار
صاحب مسکرائے کہا بھائی کل روز جنگ ہی بعد اس لڑائی کے پھر تمہین اختیار ہی جتنے دنون کے واسطے جی چاہے
گھر جانا ہم رخصت دینگے بلکہ تنخواہ بھی پیشگی ملجائیگی اور سرکار سے انعام عطا ہوگا اسوقت جانا ابھی سے جاکے کیا
کروگے سپاہی میان نے عرض کی اجی جناب ہمین پیشگی تنخواہ کی ضرورت نہین انعام کی حاجت نہین بلکہ اور جو ہماری تنخواہ
ہو وہ بھی ہٹئے چھوڑی نوکری کو بھی سلام کیا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا رسالدار صاحب پکارتے رہے
مگر ساعت بھی نہ کی رسالدار صاحب افسوس کے چپ ہو رہے تسکے جاتے ہی دوسرے صاحب سپاہی نے آکے سلام کیا رسالدار
صاحب نے گردن اٹھا کے دیکھا کہا کیون صاحب کیا ضرورت ہی سپاہی میان نے عرض کیا حضور کیا کہون شرم دامنگیر
ہو جاتی ہی انکو ادا نہین کرسکتا ہون رسالدار صاحب نے کہا ارشاد فرمایے سپاہی صاحب نے کہا آپ جانتے ہین آج
مین ضعیف ہوا اور لڑنے بھڑنے کے لائق نہین رہا آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہی کانون سے اونچا سنائی دیتا ہی
امیدوار ہون کہ اب میری تنخواہ جو باقی ہو مرحمت فرمائی جائے اور میرا نام دفتر سرکار سے خارج کردیا جائے رسالدار
نے کہا جناب کل تو آپ اپنے ساتھ کے سپاہی سے کہ رہے تھے کہ مین تنہا سو پر کافی ہون اور مین نے اپنی
عمر ورزش مین صرف کی ہی اب بھی جوان مجھ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور آج آپ یہ کلمات فرماتے ہین سپاہی صاحب نے
کہا جناب مین سابق کا ذکر کرتا تھا بلکہ میرے کہنے کا یہی منشا تھا کہ ایک زمانہ وہ بھی ہوگیا کہ مین کسی کو اصل دھانتا تھا
یا اب یہ حالت ہی کہ ایک بچہ میرا ہاتھ پکڑ لے تو چھڑانا مشکل ہو جائے رسالدار صاحب نے کہا اس جنگ کے بعد
آپ کی تنخواہ ملجائیگی بلکہ اور آپ کی پرورش کے واسطے بھی کچھ مقرر ہو جائیگا کل شریک جنگ ہو جیے پھر
چلے جائیگا سپاہی صاحب نے کہا جناب آپنے اپنی عمر عہدۂ رسالداری مین صرف کی مگر ابتک آپ کو یہ بات
نہین معلوم ہوئی کہ لڑنے کے قابل کون ہی اور کون نہین ہی اگر مجھ مین اتنی قوت ہوتی تو مین اسوقت آپکو یہ پیام کیون
دیتا کہ میرا نام دفتر سے خارج کر دیجیے مجھ مین قوت جنگ نہین ہی مبادا کسی سے مقابلہ پڑا اسنے مجھے قتل کیا تو مفت
جان بھی گئی رسالدار صاحب نے جواب دیا کہ بہادرون کے واسطے لڑ بھڑ کر مرجانا حیات ابدی سے بہتر ہی
کیا آپ نے اس بات کو نہین سنا ہی سپاہی صاحب نے ترش ہو کر جواب دیا کہ آپکا ارادہ یہ ہی کہ مین کل
جاکر اپنی جان دیدون اور بقیہ تنخواہ میری آپکے صرف مین آئے تو آپ کو میری تنخواہ مبارک رہے
مین نوکری نہین کرتا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیر کر روانہ ہوئے [illegible] تب گریک کو

جواب نہ دیا اپنی بستر پر آ کے سائیس سے کہا ارے جلدی گھوڑا کھینچ کر لا ہم ایسے ناقدر کی نوکری نہین کرتے ساتھ والون نے کہا کیون بھائی صاحب خیر تو ہے کیہ اسقدر غصہ آگیا جل کے کہا جناب اِس وقت مجھ سے بات نہ کیجیے میری طبیعت ٹھیک نہین ہے لوگون نے کہا جناب خلاصہ بتائیے جنے آپ کے ساتھ بدزبانی کی ہو ہم اُسکو سزا دین کہا مین کیا سزا دینے کو کم ہون مین خود ایک متنفس سو کو کافی ہون مگر کیا کہون بعض باتین نازک ہوتی ہین ابھی رسالدار صاحب کو گز بر دکر دیتا مگر کیا کہون کہ میرے افسر ہین آپ ہی سب لوگ مجھکو قائل کرتے کہ اپنے افسر کا لحاظ نہ کیا اُنکی ناقدری اور زبان آوری کا کوئی خیال نہ کرتا لوگون نے کہا جناب کچھ تو خلاصہ فرمایئے ہم لوگ بھی نہین سپاہی صاحب نے کہا جناب مین اپنی تنخواہ طلب کرتا تھا مجھے ضرورت تھی رسالدار صاحب نے فرمایا بعد ختم جنگ تنخواہ تقسیم ہوگی ارادہ یہ ہو کہ جن جن لوگون کی تنخواہ باقی ہو وہ کل لڑائی مین قتل ہون اُنکی تنخواہ پر رسالدار صاحب قبضہ کرین سب لوگون نے جو یہ سنا یہ بھی بہت ہارے ہوئے تھے حیلہ ڈھونڈھتے تھے یہی بہانہ ہاتھ آیا سب نے یک زبان ہوکر کہا ہم بھی آپ کے ساتھ ہین یہ کہکر سب رسالدار کے پاس گئے کہا جناب ہمارے جوڑی دار نے ملازمت ترک کردی ہے ہم بھی آپ کی نوکری نہین کرتے رسالدار نے کہا حضرت اگر اُنھون نے اپنی نوکری ترک کردی تو آپ کو کون مجبور کرتا ہو کہ آپ بھی ترک روزگار کرین سب نے کہا حضرت ایک مدت سے ہم وہ ایک جگہ نوکر رہے عزیزون سے بڑھ کے باہمی محبت ہوگئی اب بے اُنکے ہمین یہان آرام نہ ہوگا اور کہین جا کے اُنکے ساتھ نوکری کرینگے مگر آپ کے یہان نہ رہینگے رسالدار نے بہت بہت روکا مگر کوئی نہ رکا سب سپاہیون نے ترک روزگار کردیا اُسی وقت وہان سے چلے گئے لشکر مین بھی نہ ٹھہرے بعض جنکو نوکری بھی عزیز تھی اور جان بھی پیاری تھی اُنھون نے سائیسون کو بلایا عرضیان لکھین مضمون اُنکے یہ تھے کہ اس وقت طبیعت بہت سست ہے شدت سے بخار ہے لہذا دوا خانہ لشکر سے ہمارے واسطے دوا بھی جانا ہے اور کل تک لشکر کے ہمراہ چلنے سے معاف رکھے جائین بعض نے کچھ مختلف قسم کے امراض تحریر کیے رسالدار کے پاس عرضیان روانہ کردین رسالہ دار نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ تمام لشکر پر ہیبت طاری ہے انکو بھی خفقان ہوا دل مین سوچے اب لشکر کا تو چھوٹ گیا تو مین کیا بنا سکونگا کچھ تدبیر اپنے واسطے بھی نکالنا چاہیے یہ سوچ کے اُسیوقت فیروز ستارہ پیشانی کی بارگاہ کے دروازے پر آئے چوبدار سے اپنی اطلاع کرائی چوبدار نے فیروز سے آکر کہا فلان رسالہ کے رسالدار آتے ہین کچھ آپ سے عرض کرنے کی ضرورت ہے فیروز نے کہا اندر بلا لو چوبدار باہر آیا رسالدار صاحب کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا رسالدار صاحب نے سلام کیا فیروز نے کہا کیون رسالدار صاحب آپ کس غرض سے تشریف لائے ہین کہا حضور کیا کہون تمام رسالے کی عجیب کیفیت ہے جسکو دیکھتا ہون نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے کسی نے اپنی علالت کا بہانہ کیا کسی نے ایک مصنوعی خط لا کے دکھا کر مجھ سے کہا اب مین لائق جنگ نہین ہون میرا نام دفتر سے خارج کیا جائے کوئی بگڑ کے آیا کہ ہمارے جوڑی دار نے ترک روزگار کیا ہے ہم بھی نوکری نہین کرتے ہین عجب کیفیت ہے اب مین کیا کرسکتا ہون مجھکو بھی حکم ہو جائے کہ رخصت ہون فیروز نے جو یہ کیفیت سنی کہا رسالدار صاحب بلا وجہ سب ترک روزگار کرتے ہین رسالدار نے کہا ہیبت لشکر حریف سے ایسا ہی ہوتا ہے فیروز نے کہا کوئی نہین جانے پائیگا جو ترک روزگار کا نام منھ سے نکالیگا سزا سخت پائیگا آپ اپنے رسالے مین جائیے اور حکم دیدیجیے کہ کوئی نہ جانے پائے جو جائیگا وہ قتل کیا جائیگا رسالدار صاحب نے

کہا میرے کہنے کو کوئی قبول نہ کریگا آپ اپنے یہان سے کسی کو روانہ فرمایئے وہ جاکر کہے تو یقین ہے سب لوگ اپنے ارادے سے باز رہیں گر بہت سے لوگ روانہ ہو چکے ہین انکو کیونکر پا سکتا ہون فیروز نے کہا سب انشاء اللہ ہو جاینگا آپ رسالے مین جا کے رسالدار سے سلام کر کے چلے گئے فیروز نے شعلہ پوش جادو سے کہ وزیر اعظم اُسکا تھا کہا کہ تم جا کے رسالہ کا انتظام کرو جو کوئی جانے کا قصد کرے اُسے قتل کرو بخوف جان سب بھاگ گئے ہین جب دو ایک کو قتل کرو گے پھر کوئی جانے کا نام نہ لیگا شعلہ پوش جادو باہر آیا اُس رسالے مین گیا جہان سے لوگ فرار ہو رہے تھے اپنے آتے ہی اور رسالون سے سوارون کو بلایا جو لوگ بھاگ گئے ہین انکو گرفتار کر لاؤ سوار اُنکے تعاقب مین چلے تھوڑی دور پر جا کے روکا یہ لوگ تو یہ کہتے تھے کہ اب قتل کرنے جان نہ بچے نوکری پھر ملجائیگی مگر سوارون نے جو روکا تو اُنھون نے کہا ہمکو رسالدار نے برطرف کر دیا تو ہم واپس نہ جائینگے اپنا منھ لشکر مین نہ دکھائینگے رسالدار کو جس وقت ہم آگے دیکھینگے ہین غصہ سے جائینگے اُسکو قتل کر ڈالینگے اور جو کوئی سامنے آئیگا مار ڈالینگا سوارون نے کہا تمھین وزیر اعظم بلاتے ہین اگر نہ چلوگے تو خرابی ہوگی جب مجبور ہوئے تو سوارون کے ہمراہ آئے یہان شعلہ پوش جادو اُنکا منتظر تھا کہا کیون تم لوگون نے نوکری ترک کی سب نے اپنے اپنے بیان کیے شعلہ پوش نے کہا یہان کچھ ساعت نہ ہوگی اگر ترک روزگار کروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین نے کہا ہمین قتل منظور ہے مگر نوکری نہین کرینگے شعلہ پوش جادو نے دو تین کو قتل کرا ڈالا سب کے دلون پر خوف طاری ہوا اپنے ارادون سے باز رہے اس اضطراب مین شب گذری کہ ناگاہ لشکر ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی سے گریزان ہوا اور ماہ لشکر بیضے قمر کو شکست فاش ہوئی بھاگنے کی تلاش ہوئی رُخ پر سپیدی چھاگئی ذلت شکست نے جبین کو داغدار بنایا اور سلطان زرین کلاہ مشرق نے ظلمت کدۂ عالم کو اپنے نور سے منور فرمایا یعنے آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی غازی مجاہدون پر آئے طاعت الٰہی مین سب نے سر جھکائے فریضہ سحری سے فراغت پاکر ہتھیار لگا کر جملہ سرداران نامی و گرامی در دولت صاحبقران عالی شان پر حاضر ہوئے امیر با توزکی فریضہ سحر ادا کر کے مسلح بارگاہ سے برآمد ہوئے شور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند ہوا صدائے کاول درود بلند ہوا فرس صبادم در بارگاہ پر حاضر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہو کر راہی میدان کارزار ہوئے اُس طرف سے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور تورج لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آئے فوج کے پرے جمائے لشکر صاحبقران مین بھی صف بندی ہوئی نقیب برائے نقابت بڑھے پہلے دنیا کی مذمت بیان کی کہ اے بہادران عالی شان یہ سرائے فانی ہے مانند حباب ہر ذیحیات ہے یہان کسی کو بقا نہین ہے کیسے کیسے شاہان عالی جاہ اس دنیا سے باحسرت و ارمان گذر گئے اپنے نام کر گئے مگر موت نے کسی کو نہ چھوڑا وہ کونسا گل اس گلشن مین کھلا جسکو گلچین قضا نے نہ توڑا سے ہیہات احیات کے درجہان نماند از دست مرگ ہیچ کسے درامان نماند ہر طلبے کہ بود درین گلشن جہان + فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند اے غافلان شعار دنیا پائدہ نہین کسی کو سوائے ذات الٰہی بقا نہین کوئی ہمیشہ جیتا نہین مگر نام باقی رہجاتا ہے رہروان ملک عدم کی یاد دلاتا ہے اس جہان فانی مین جہانتک ہوسکے نام کر جائے زندہ رہ کر مرجائے ایسا مرنا حیات ابدی سے بہتر ہے پس ہر ایک شیر بیشہ وغا و یکہ تاز میدان ہیجا کو لازم ہے کہ آج وہ نام کرے جو تا قیامت باقی رہے اپنے

بزرگون نے مرتب کا خیال کرکے ننگے ناموں کو دیکھے جو توج کے روز ہمت عزت مار جائیگا اپنے نام
کی وجہ سے نجات بڑی پائیگا نقیبوں نے اس خوبصورت ذمت وبدبونی کی دشنام آوری کی تعریف وتوصیف
مین شور بجوش انسانی پڑھے کہ سب بہادروں کے دلوں میں جوش جنگ پیدا ہوا سب نے چاہا جادوروں کو
بر حملہ لشکر دریغہ پر جا پڑین تجی سب کو ناک مین دم دین آتے ہیں قدرت کرکے بیٹھے کہ کیتوں نے کرکا شروع
کیا جادوروں کو اور زیادہ جوش دنیا برکت ہی کردو تاکر سپہ سے فیروز ستارہ پیشانی شعلہ پوش جادو
کی طرف مخاطب ہوا اس سے دیر تک باتین کرکے لشکر کے آگے روانہ ہوا شعلہ پوش جادو لشکر فریقین کے درمیان
مین آکے کھڑا ہوا پہلے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا پھر شعلہ پوش نے بآواز بلند کہا
یا صاحبقران ہمارے خداوند جسم قراست میں کچھ ساحر غیر ساحر سے اور ساحر ساحر سے مقابلہ کرین لشکر
کے دو حصے کیے جائیں ایک طرف ساحر گرم پیکار رہوں ایک طرف غیر ساحر مصروف ہوں [illegible] صاحبقران نے
فرمایا یہ سب باتین منظور ہیں مگر لشکر کے دو حصے نہیں ہوسکتے یا پہلے ساحر لڑین یا غیر ساحر مقابلہ کرین شعلہ پوش جادو
پھر فیروز کے پاس گیا کہا صاحبقران زمان یہ فرماتے ہیں کہ لشکر کے دو حصے نہیں ہوسکتے ہیں یا ساحر پہلے لڑین
یا غیر ساحر مقابلہ کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہے غیر ساحر پہلے جنگ شروع کرین شعلہ پوش جادو پھر میدان
مین آیا عرض کی یا صاحبقران خداوند کو بھی منظور ہے پہلے غیر ساحر مقابلہ کرین آپ اپنے لشکر سے کسی کو میدان
مین روانہ فرمایئے ہمارے یہان سے بھی پہلوان آئیگا امیر نے فرمایا سبقت جنگ ہمارا دستور نہیں ہے جب
تمھارے یہان سے مبارزطلبی ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا شعلہ پوش جادو میدان سے پلٹا فیروز کے
پاس آیا کہا صاحبقران فرماتے ہیں پہلے اپنے لشکر سے کسی پہلوان کو بھیجو بختگان نے کہا اُن لوگوں کا دستور یہ
نہیں ہے کہ جنگ مین کسی بات کو پیشتر کرین جو بات ہوتی ہے پہلے حریف کی طرف سے ہوتی ہے فیروز نے کہا
تورج کو اختیار ہے جو اُنکے مزاج مین آئے وہ کیا جائے تورج نے چاہا مین خود گھوڑا بڑھاؤن مقابلے کو جاؤن
مگر فیروز نے کہا ابھی تمھاری کیا ضرورت ہے لشکر مین بہت سے پہلوان نامی موجود ہیں اُنہین سے کسی کو میدان مین
بھیجو تورج نے بھی مناسب جانا ایک پہلوان کو کہ نام اُسکا محلال زنجیر بند تھا میدان مین روانہ کیا محلال میدان
مین آیا نعرہ کیا ای فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام
سے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان عطا کیجے
صاحبقران نے کہا میدان مین جاؤ خدا کے سپرد کیا آصف انجم طلعت میدان مین آئے محلال زنجیر بند نے
کہا ای جوان لڑکیا میرے مقابلے مین آیا ہے کسی اور جوان کو بھیجا ہوتا تو بھلا مجھ سے کیا مقابلہ کرے گا آصف
انجم طلعت نے کہا او بیہودہ گو تو کیا بکتا ہے اور کیون اسقدر کلمات نخوت زبان سے نکالتا ہے خدا نے ایک سے
ایک کو بہتر ایک سے ایک کو بدتر بنایا ہے نہ کوئی بہتری مین یکتا ہے نہ بدتری مین بے ہمتا ہے یکتائی سوائے ذات خدا کے
اور کسی کو زیب نہیں ہے محلال نے کہا ای جوان مین اس مین یکتا ہون میرے مقابلے کی تاب لانا محال ہے
آصف انجم طلعت نے کہا یہ میدان جنگ ہے باتیں بنانے کا نہیں ہے لا جو ہاتھ رکھتا ہے محلال نے گرز گران
کا وار کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اُس وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گرز ہاتھ سے چھین لیا
لشکر فیروز کی طرف پھینکا ایک سوار کے سر پر پڑا وہ گھوڑے سے گر کے مر گیا لشکروں مین شور احسنت و آفرین
بلند ہوا حاسد کا دل دردمند ہوا محلال زنجیر بند نے تلوار میان سے لی کہا ای جوان اب اس تلوار کی

خنجر بازی سے تیرا بچنا محال ہے آصف انجم طلعت نے فرمایا اگر زبر ہی تو یہی دعوے کر کے آیا تھا بڑے دعوے
سے میرے سر پہ لگایا تھا محلال نے کہا اگر زمین گیر نہ کیا تو ناکامیاب رہا اگر کل زمین نہ ملی دو کو چھوڑوں گا میں نے
تیغ زنی میں کمال حاصل کیا ہے بڑے بڑے شجاع میری تلوار سے مارے گئے آصف انجم طلعت نے کہا
اب بیہودہ گوئی کو ختم کرو محلال نے تلوار لگائی آصف انجم طلعت نے تلوار اُٹھائی تیغ اسکے وار پر پڑی شاہزادہ
نے سپر لی اور چھری کی لڑ لو، محلال کی ٹوٹ گئی محلال بہت شرمندہ ہوا آصف انجم طلعت نے کہا تیغ زنی میں
بہت کمال تھا مگر تلوار کو بچا نہ سکا محلال نے کہا ای جوان بہت نازان نہو یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا آصف انجم طلعت
کے گھوڑے سے گھوڑا ملا کے چاہا خنجر لگادوں مگر شاہزادے نے ہاتھ اُسکا پکڑا دوسرا ہاتھ کمر میں ڈال محلال نے
بھی ہاتھ آصف انجم طلعت کے گریبان میں ڈالا دونوں لپٹے ہوئے گھوڑوں سے نیچے اُترے
اُترتے ہی آصف انجم طلعت نے محلال کو زمین سے اُٹھالیا چرخ دیکر زمین پر دے مارا کہ ہڈیاں
اُسکی ریزہ ریزہ ہوگئے لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا شاہزادہ پھر مرکب پر سوار ہوا تورج نے
اور پہلوان کو بھیجا آصف انجم طلعت نے اسکو بھی قتل کیا تورج نے دس پہلوان آصف انجم طلعت کے مقابلے
کے لیے روانہ کیے شاہزادے نے سب کو قتل کیا دن تمام ہوگیا فیروز علم بازگشت بجا کے اپنے لشکرگاہ کی طرف
پلٹا صاحبقران زمان بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے بارگاہ میں آکر آصف انجم طلعت
کی بہت تعریف کی سب سردار گرد بارگاہ میں جمع ہوئے صاحبقران نے فرمایا آج تو تورج بہت لشکر کو
ہمراہ لیکر آیا تھا مگر کسی سے مقابلہ نہیں کیا شاید کل کسی سے مقابلے کا ارادہ کرے بدیع الملک نے
عرض کی میں تورج کو جبتک قتل نہ کرونگا مجھے راحت نہ ملیگی اُسنے کیسے کیسے سردار میرے یہاں کے قتل کیے
جنکا مثل و نظیر ممکن نہیں اُن سب کا داغ اس وقت تک میرے دل پر ہے صاحبقران نے فرمایا ابھی زمرد
بیدین بھی بہت خوش ہوگا کثرت سپاہ پر فیروز بھی نازان ہو مگر آفتاب علم نے عرض کی جس روز ساحروں سے
مقابلہ ہوگا ایک ساحر سحر نہ کر سکیگا سب کو فراموش ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا میں جانتا ہوں سحر کی نوبت
بھی نہ آئیگی یونہیں لڑائی ختم ہو جائیگی غیر ساحر کیا کم ہیں جو ساحر مقابلہ کریں اسی ذکر میں شب بسر ہوئی صبح کو پھر دونوں
لشکر میدان کارزار میں آئے پرے جمائے نقیبوں نے نقابت کی گرد کیت کرکا کہکر ہٹے تورج نے ایک
جوان کو کہ نام اُسکا ہژبر سام صورت تھا میدان میں بھیجا ہژبر نے نعرہ کیا کہ اے فرقہ خدا پرستان تم میں سے
جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے مقابلے میں آئے شاہزادہ سکندر صاحبقران سے رخصت لیکر میدان میں آئے
ہژبر نے کاوردن ہوا نیزہ سنبھال کے وار کیا شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے اُسکے وار کو خالی دیا چند نیزے
لگے ایک مقام پر اپنے شاہزادے کے سینے کو تاکا سکندر فرخ لقا نے وار اُسکا نیزے پر روک کر جھٹکا
مارا نیزہ ہژبر کے ہاتھ سے نکل گیا کمال خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا ای جوان نیزہ بازی خیال بازی ہے
تلوار کی لڑائی مجھے پسند ہے سکندر فرخ لقا نے بھی تیغ آبدار میان سے لی آپس میں تلوار چلنے لگی ہژبر نے
شاہزادہ سکندر کے سر پر وار کیا سکندر نے تلوار پر روکا لمحاوے سے ہاتھ نکل کے خبردار خبردار کہکے تلوار لگائی
اُسنے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی خود کے دو ٹکڑے ہوئے سر میں اُتر کر سینے میں در آئی
سینے سے تا کمر آئی کمر کو کاٹ کر زین فرس پر ٹھہری ہژبر مرکے گرا لشکروں سے شور تحسین اُٹھا سکندر
فرخ لقا نے تلوار روک لی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ یکبارگی شاہزادہ سکندر پر

ٹوٹ پڑو سب نے اشارہ جو پایا تلواریں لیکر سکندر پر ٹوٹ پڑے سکندر فرخ لقا بھی شیرانہ وار کرنے لگے لشکر اسلام
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب آپڑے جنگ مغلوبہ ہوئی فیروز نے جو موقع پایا ساحرون سے کہا تم بھی ٹوٹ پڑو سحر کرکے
غیر ساحرون کو مبتلا کرکے گرد و ساحر بڑھے سمجھے کہ مریخ نے بھی ساحرون کو اشارہ کیا یہ لوگ بھی بڑھے ایک
طرف ساحر سحر آزمائی کرنے لگے ایک طرف غیر ساحر تیغ و تیر سے گرم پیکار ہوئے سر مانند حباب دریائے خون میں بہتے
نظر آتے تھے تن بے سر تودون کے غوطے کھاتے تھے صدائے بزن و بکش کی بلند تھی ڈھالون کا ابر چھایا تھا برق خنجر
چمک رہی تھی سر تنون سے گر رہے تھے ایک ایک سردار اسلام کی یہ حالت تھی کہ جس طرف گھوڑے کو
جھکا کے گیا سو سو کو بیجان کر دیا صفین درہم برہم ہو رہی تھیں ہوا سپہ شکست بھاگنے کا بندوبست سپاہ کا عجب عالم
کفار میں سب بیدم بدیع الملک نوجوان اس ہنگامہ دار و گیر میں علمدار فوج کے قریب پہونچے علم فوج کو طلب کیا
قریب تھا کہ توسن تیغ زنی کرین کہ یکایک تورج بدیع الملک نوجوان پر پڑی جھٹ تلوار لگائی بدیع الملک نے
اسکی تلوار کو تلوار پر روکا تجاوز سے ہاتھ تورج نے اُسکے سر پر وار کیا اپنے مرکب کو پیچھے ہٹایا بدیع الملک کا وار
خالی گیا تورج وہان سے گریزان ہوا بدیع الملک نے چاہا تعاقب کرین بہت سے لوگ بیچ میں آگئے بدیع الملک
انکے قتل کرنے میں رکے تورج گھوڑا ہٹا کے نکل گیا ایک طرف امیر ثانی صفون کو درہم برہم کرکے زمرد ثانی کے
قریب پہونچے جنگان نے جو امیر کو آتے ہوئے دیکھا زمرد سے کہا غضب ہوا صاحبقران آپہونچے زمرد ثانی
نے فیروز سے کہا ارے طبل بازگشت بجوا دے فیروز نے اسی وقت طبل بازگشت بجوا دیا صاحبقران
نے تلوار روک لی سب سردار بھی رکے فیروز ملول و غمگین میدان جنگ سے پھرا صاحبقران نے
طبل خوشی بجوا کے میدان سے واپس آئے بارگاہ سلیمانی میں سامان جشن ہوا مگر فیروز جو پلٹ کے گیا
زمرد ثانی سے کہا آج خدا پرستون کا حال مجھکو معلوم ہوا بھلا انسے کون جنگ کر سکتا ہو ایک ایک جوان نے
ہزارون کو قتل کیا اگر میں طبل امان نہ بجواتا تو تمام لشکر آج قتل ہو جاتا زمرد نے کہا لڑائی بگڑ گئی ورنہ فوج
بہت تھی اگر قاعدے سے لڑتے تو کبھی شکست نہوتی فیروز نے کہا اور کس طرح مقابلہ کرتے زمرد نے
کہا جس طرح پہلے جنگ شروع ہوئی تھی اسی صورت سے لڑتے رہتے مغلوبہ کی کوئی ضرورت نہ تھی فیروز
نے کہا اگر اس طرح بھی لڑتے تو فتحیاب نہوتے آپ نے کل کیفیت کیا نہیں دیکھی ایک جوان خدا پرست نے
دس پہلوانون کو میدان میں قتل کیا اور پھر کسی طرح کا فرق اُسکی ہمت میں نہ تھا اگر اور کوئی پہلوان اُسکے مقابلہ
میں جاتا تو اس سے بھی لڑتا میں نے بہتر نہ جانا طبل بازگشت بجوا دیا اگر آج اس جوان سے بھی لڑتے
تو یہ بھی دس بیس پہلوانون کو قتل کرتا تورج نے جنگ مغلوبہ کو اس وقت اچھا نجانا لشکر کو اشارہ دیدیا
کر نہیں معلوم خود کس طرف نکل گیا زمرد نے کہا سوائے اس طلسم کے اور کہاں جائیگا فیروز نے کہا
اب مجھکو لشکر کی کیفیت دیکھنا ہو کس قدر لشکر باقی ہو زمرد ثانی نے کہا نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوئے اور
زخمی بہت یہان موجود ہیں کچھ میدان جنگ میں پڑے تڑپ رہے ہیں یقین ہو اب زندہ بھی نہون فیروز
نے کہا میں ابھی جا کے لشکر کو دیکھتا ہون کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکے اٹھا باہر آیا لشکر کے خیمہ گاہ کی طرف گیا
جس خیمے میں گیا اسکو خالی پایا جب تمام لشکر میں دورہ کیا تو کیفیت معلوم ہوئی نصف سے کم لوگ زندہ پائے
انمیں بھی بہت سے زخمدار قریب مرگ تھے فیروز وہان سے گھبرایا ہوا آیا زمرد سے کہا اب لشکر باقی نہیں
رہا جو لوگ اس وقت موجود ہیں انمیں قابل جنگ شاید سو دو سو آدمی زخمی نہونگے ورنہ سب زخمی ہیں اب لشکر

لڑنے کے لائق نہیں ہو زمرد نے کہا لشکر اسلام میں کسی کو بھیج کے خبر منگاؤ کہ وہان کی کیا کیفیت ہو فیروز نے ہرکارون کو فوراً روانہ کیا ہرکارے چھپ کر لشکر اسلام میں آئے یہان وہی چہل پہل تھی بازار مین لوگ بیٹھے رہے تھے کنورہ بچ رہا تھا رونق بڑھی ہوئی تھی ہر جگہ آئینہ بندی روشنی کے سامان ہو رہے تھے ہرکارے سردارون کی بارگاہون کے قریب آئے یہان اور زیادہ رونق پائی ہرکارے دنگ ہو گئے بارگاہ صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے یہان تو جلسہ کی تیاریان ہو رہی تھین سب جگہ سے بڑھ کے یہان رونق تھی ہرکارون نے یہ سب تیاریان دیکھین واپس گئے فیروز سے جاکے سب حقیقت بیان کی کہ وہان جشن کی تیاریان ہو رہی ہین سب لشکر مین رونق ہو بازار مین اس وقت کیفیت ہو سردارون کی بارگاہون مین تیاریان ہین صاحبقران کی بارگاہ مین روشنی کی تیاریان ہو رہی ہین آج وہان جلسہ ہو فیروز نے کہا کہ زمرد ثانی اب لشکر مین میرا ٹھیرنا مناسب نہین ہو اور تم کو بھی مین یہان نہ چھوڑونگا رائے میری یہ ہو کہ اپنے تمام لشکر کو لیکر اسی وقت یہان سے نکل چلون زمرد نے کہا مین بھی آپکی رائے سے اتفاق کرتا ہون بختیارک نے کہا بہت اچھی بات ہو فیروز نے کہا اب اُستاد کے آنے مین دو روز اور باقی ہین جب وہ آئینگے تو اُنکے ساتھ لشکر کشی کرینگے وہ سب کو درست کر دینگے ایک دن اُنکی دعوت کر دیجائیگی خوب پیٹ بھر جائیگا زمرد نے فیروز کی رائے سے اتفاق کیا فیروز اُسی وقت اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکریون کو اپنے ارادے سے مطلع کیا سب لوگ تیار ہو گئے فیروز اُسی وقت روانہ ہو گیا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب صاحبقران نے وقت صبح جشن سے فراغت پائی مریخ آفتاب علم کو طلب کیا کہا کسی کو میدان مین بھیجو وہ جاکر خبر لائے کہ لشکر حریف میدان مین آیا یا نہین مریخ آفتاب علم نے لازمی کو میدان مین بھیجا لازم آئے میدان مین جاکر واپس آئے مریخ سے آکر عرض کی کہ وہان تو کوئی نہین ہو بلکہ بارگاہین بھی لشکر کی نہین معلوم ہوتی ہین مریخ تحقیق کے واسطے خود اُٹھا میدان مین گیا سب طرف دیکھا کسی جانب لشکر کا نشان نہین پایا واپس آیا صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر ہم لوگ یہان مصروف عیش و نشاط رہے اور لشکر مخالف یہان سے چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہو دیکھا جائیگا بھاگ کے کہان جائینگے مریخ نے عرض کی آپ زندان خانے کی طرف تشریف لے چلئے قیدیون کو وہان سے رہا کیجئے صاحبقران نے لشکر کو ہمراہ لیا زندانخانے کیطرف تشریف لائے یہان جو ساحر موجود تھے وہ مانع ہوئے مریخ آفتاب علم نے سب کو روکا جب ساحرون نے بلوہ کیا مریخ آفتاب علم نے سحر کرکے سب کو بیکار کیا صاحبقران سے کہا آپ اندر تشریف لے چلئے امیر قریب در آئے دیکھا ایک قفل آہنی دروازے مین پڑا ہو بدیع الملک نے اُس قفل کو بڑھ کے توڑ ڈالا دروازہ کھولا صاحبقران مع بدیع الملک و مریخ آفتاب علم اندر تشریف لے گئے امیر نے جو نگاہ کی بہت تاجدارون کو اسیر دیکھا مریخ سے کہا یہ کون لوگ ہین مریخ نے عرض کی یا صاحبقران یہ بھی بارادہ طلسم کشائی یہان آئے تھے اسیر ہو گئے امیر نے پہلے اُن لوگون کو رہا کیا جو سب مسلمان ہوئے صاحبقران اور آگے بڑھے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اُن سب کے پہلے شفیق جادو اور رفیق جادو کو رہا کیجئے امیر نے فرمایا وہ کون ہین مریخ نے عرض کی وہ لوگ

ایک طلسم کے بادشاہ بڑے مانی جاہ ہین اس طلسم مین ایک غرض سے آئے تھے اسیر ہوے اگر وہ رہا ہون
تو آپ کے ایک بڑا کام نکلے طلسم ملحقات کے سپتے کچھ انکی ذات سے معلوم ہونگے وہ لوح لانے کی ترکیب بھی
وہی خوب بتائینگے صاحبقران نے کہا وہ لوگ کس طرف اسیر ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ میرے
ہمراہ تشریف لائیے امیر مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے مریخ صاحبقران کو ایک مکان تنگ مین لیکر آیا صاحبقران
نے دیکھا ایک زنجیر آہن مین دو جوانان حسین اُلٹے لٹکے ہوے آہ و زاری کر رہے ہین صاحبقران نے
زنجیر کو توڑا ساحرون کی زبان سے سوزن نکالے دونون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر تشریف لائے رفیق جادو
اور شفیق جادو اسی وقت مسلمان ہوے صاحبقران زندان خانے کے اندر آئے اور اسیرون کو رہا کیا
ایک درب مین تشریف لے گئے وہان ایک دروازہ نظر پڑا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران
اس طرف تشریف نلیجائیے گا امیر نے فرمایا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی مین سبب پھر عرض کرونگا اس وقت
آپ اس طرف تشریف نہ لے جائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک سبب نہ بتاؤ گے مین قبول نہ کرونگا فرور
اس طرف جاؤنگا مریخ نے عرض کی اس طرف آفتاب ہزار سر قید ہے اگر آپ وہان جائیے گا تو بجھنے کی تاب نہ لائیے گا
امیر نے فرمایا وہان کیا ہے مریخ نے عرض کی اسکے آگے ایک کنوان ہے اس کنوئین مین آگ روشن ہے
اسکے بیچ مقام قید آفتاب ہے اگر آپ تشریف لے جاتے تو ضرور کنوئین مین پھاندتے وہان آگ گرد نہ
ہونچاتی ہے صاحبقران نے فرمایا پھر اسکو بھی رہا کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا اسکو رہا کرکے کیا فائدہ
ہوگا یک وہ بڑا ہی مفت مین مر گئے ہین وہ آدمی نہین ہے دیو ہے امیر نے فرمایا اسکو کس خطا پر قید کیا ہے
مریخ نے ... کی ... عرض کرونگا مگر اس وقت مجلا عرض کرتا ہون نہ اسکا رہا کرنا مع الملاک
کو وہان ... ہوگا امیر ہنس گئے کہا مین اس قصے کو پھر سنونگا اور اس وقت اسکو رہا نہ کرون گا
اے فرماکے امیر مرتب طالب ہوے بہت سے قیدیون کو رہا کیا سب مسلمان ہوے جب صاحبقران سب کو
رہا کر چکے تو قصد کیا کہ مین باہر جاؤن مریخ نے عرض کی ابھی آپ نے خاص امیر کو جسکے واسطے اس طلسم
کے زندان خانے مین آئے ہین اسی کو رہا نہ کیا صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم وہ کون شخص
ہے جسکے واسطے ہم خاص اس زندان مین آئے ہین مریخ نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے
صاحبقران مریخ کے ہمراہ روانہ ہوے مریخ ایک مقام تنگ و تاریک مین آیا صاحبقران سے عرض
کی آپ یہان تشریف رکھیے مین حاضر ہوتا ہون امیر وہین ٹھہرے مریخ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا مگر
اسکے آنے سے اُس خانہ تاریک مین روشنی پیدا ہوگئی صاحبقران نے دیکھا مریخ کے ہاتھ مین ایک مہرہ
ہے انکی ضیا سے سب خانہ تاریک منور ہے صاحبقران کے قریب آکے مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران پھر مریخ کے ساتھ ہوے مریخ امیر کو ایک چاہ کے
قریب لایا عرض کی اس چاہ مین نام خدا لیکر پھاند پڑے صاحبقران اُس چاہ مین پھاندے مریخ بھی
پھاند پڑا جب پاؤن امیر کے آشنا زمین ہوے ایک صحراے لق و دق نظر آیا مریخ سے فرمایا یہ مقام
کیسا ہے کیا زندان خانے سے الگ ہے مریخ نے عرض کی یا امیر یہ مقام بھی شامل ہے زندان خانہ طلسمی مین
مگر یہان وارث قہر ہی اس طلسم کا اسیر ہے جب وہ رہا ہوگا تو البتہ سب کو حیران کریگا اور اس سے کوئی
مقابلہ نہ کریگا امیر نے فرمایا وہ کون شخص ہے مریخ نے عرض کی یہ طلسم جسنے بنایا تھا اسکا پسر ہے اور مرد مسلمان

صاحب ایمان ہو صاحبقران بہت خوش ہوے فرمایا اے مریخ کیا تم نے کام کیا ہی مین ضرور انکو رہا
کرونگا مریخ نے عرض کی مین قبل عرض کر چکا تھا کہ یہ وارث شرعی اس طلسم کا ہی اور اسکے باپ نے اس
طلسم کو بنایا وہ بہت بڑا حکیم زبردست تھا اور یہ بھی فن حکمت مین یکتا دخل رکھتا ہو اور علم نجوم سے بھی بخوبی
ماہر ہو عامل بھی بہت زبردست ہو صاحبقران نے فرمایا وہ یہان کس جگہ ہے تو مریخ نے عرض کی وہ سامنے
جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہی وہین انکو اسیر کیا ہو صاحبقران اس چاہ کے قریب آئے مریخ آفتاب علم نے
عرض کی حضور چاہ مین کود پڑے اسکے اندر ایک مکان بہت عمدہ بنا ہو صاحبقران اس چاہ مین
کود پڑے جب پاؤن زمین سے آشنا ہوے صاحبقران نے دیکھا مکان نہایت نفیس بنا مریخ آفتاب علم
بھی آیا ایک حجرے کا دروازہ کھولا صاحبقران نے دیکھا ایک نوجوان حسین لباس شرعی پہنے ہوے لیٹا
ہو سینے پر ایک سنگ گران رکھا اور ہاتھ بندھے ہوئی ہو ایک تار زبان مین پڑا ہو اسکے دونون سرے
چھت مین بندھے ہین صاحبقران نے جو اس حالت مین اس جوان کو دیکھا بہت افسوس کیا جلدی سے
اسکے قریب آئے اس تار کو پہلے کاٹا اس جوان نے سلام کیا صاحبقران نے پتھر اسکے سینے سے اتارا
جوان بڑی دیر کے بعد اٹھ بیٹھا صاحبقران نے فرمایا اے جوان اپنا نام بتا مجھے اپنے حسب و نسب سے آگاہ کر
اس جوان نے کہا مین گم کردہ مکان غریب دلیس اسیر و بے بس اپنی کیا کیفیت بیان کرون حسب و نسب کو
کیونکر عیان کرون شرم آتی ہو صاحبقران نے فرمایا اے جوان ہم خوب جانتے ہین مگر تیرے نام سے واقف
نہین ہین اس جوان نے عرض کی اے شہریار نام مجھ بے نشان کا قرنطلین ذوفنون ہو ایک مدت سے یہان
اسیر تھا شاکر ہو کہ اس وقت خدا نے میری مشکل آسان کی قید اہم سے رہائی دی آپ میرے حال پر مہربان
کیا آپ یہان تشریف لائے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو
مریخ نے عرض کی تشریف لے چلیے یہ کہکے سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی راستہ نمایان ہوگیا صاحبقران
وہان سے آئے تھوڑی دیر کے بعد اپنے لشکر مین پہونچے لوگون نے جو حکیم قرنطلین ذوفنون کو دیکھا آپس مین
کہا یہ کون جوان ہو جسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لائے ہین بدیع الملک سے بعض لوگون نے پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا مجکو جس وقت امیر نے رخصت کیا تھا یہ جوان اس وقت صاحبقران کے ہمراہ
نہ تھا کوئی اسیران طلسم سے ہوگا جب صاحبقران اس سے حال دریافت فرمائینگے معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا
کہ صاحبقران وہین تشریف لائے اپنے مرکب پر سوار ہوے مریخ نے عرض کی یا امیر آج شب بھر
یہان قیام فرمایئے حکیم صاحب سے رائے لیجیے جو آپکی رائے ہو وہ کیا جاے صاحبقران نے فرمایا
کیا مضائقہ ہو جہان بارگاہین استادہ تھین وہان تشریف لائے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت کرکے سب صاحبقران
کی بارگاہ مین حاضر ہوے اور دربار آراستہ ہوا اسوقت صاحبقران نے حکیم قرنطلین ذوالفنون کو اپنے
پاس بلایا اعزاز و اکرام سے بٹھایا فرمایا حکیم صاحب اب آپ مشترا اپنی کیفیت خلاصہ بیان فرمایئے حکیم قرنطلین
ذوالفنون نے عرض کی یا صاحبقران مین حکیم عالینوس کا بیٹا ہون میرے باپ نے اس طلسم کو بنایا تھا
اور بڑے بڑے عجائبات و غرائبات اس مین ایجاد کیے تھے وہ عجائبات دوسرے طلسمون مین نہین پائے
جاتے ہین اور والدہ ماجدہ کی ایک دختر بلند اختر تھی جسے والدہ مریخ آفتاب علم کی جسکی شادی فیروز ستارہ شیلانی

سے ہوئی ہو میں اُس زمانے میں بہت صغیر السن تھا جب والد ماجد کا زمانۂ وفات قریب آیا اُنھوں نے فیروز
ستارہ پیشانی کو اس طلسم کا حاکم بنایا اور وصیت کی کہ جب میرا پسر ارجمند قابل حکومت کے ہو تو طلسم اسکو دینا
اور وہ تمھاری اطاعت کریگا۔ ای شہریار میں اس زمانہ میں اپنی والدہ کے پاس رہا اُنھوں نے میری تعلیم میں بہت
کچھ کوشش کی بڑے بڑے لوگوں سے مجھکو پڑھوایا جب میں میرا قریب دس برس کے ہوا تو والدہ نے
بھی انتقال کیا مگر میں اپنے اعزا کے پاس رہا اور وہ لوگ بھی میری تعلیم میں کوشش کرتے رہے دس برس تک
میں نے تحصیل علم شب و روز کی جب بیس برس کا میں ہوا تو حکماے نامی و گرامی سے میں نے مقابلہ کیا مگر کوئی
میرے سوالات کا جواب نہ دے سکا چونکہ پیشتر سے مجھکو شوق علم تھا اپنے باپ کے کتب خانے کو دیکھا تو اُس میں
علمیات کی کتب بہت دیکھیں اُنھیں سے جو کتب کہ کیا ب تھیں اُنکو زیادہ دیکھا جب میرا سن بیس سال کا ہوا
تو میں فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا وصیت نامہ جو والد ماجد کا میرے پاس تھا دکھایا فیروز نے کہا طلسم حاضر ہی
مجھکو آج تک اس امانت کی نگہبانی میں بڑی کوشش کرنی پڑی مگر شکر ہو کہ آپ تک آپکا حق ہونچا اسی شب کو
بے اُٹھائے خواب میں گرفتار کرلیا اور اس حال میں اسیر کیا کہ میں بالکل بے بس رہا اب میں اپنا طلسم کس سے
رنگا دیکھوں اب مجھے کیونکر اسیر کریگا صاحبقران نے کیفیت حکیم قرطلین کی سنکر بہت افسوس کیا قرطلین نے
عرض کی اب میں مشتاق ہوں کہ آپ اپنی کیفیت سے آگاہی دیجیے صاحبقران نے
فرمایا میں اپنی کیفیت کیا بیان کروں اس طلسم میں ایک ضرورت سے آیا ہوں حکیم نے عرض کی جو
کچھ ضرورت ہو مجھ سے ارشاد فرمائیے میں اُسکو بسر و چشم بجا لاؤں صاحبقران نے فرمایا آپکی عنایت کافی ہو میں
سواے خدا کے اور کسی کی مدد نہیں چاہتا ہوں حکیم نے عرض کی مجھے یہ فرمائیے کہ آپ اس طلسم میں کسواسطے تشریف
لائے ہیں صاحبقران نے کل کیفیت اپنی بیان کی حکیم نے کہا ای شہریار ایک دم میں سب طلسم کو مٹا دونگا جس
کے جسقدر مقامات ہیں اُنکو باقی نہیں رکھونگا اور ملحقات کے طلسم جو ہیں وہ بھی ایک دن میں فتح ہو جائینگے صاحبقران
نے کہا اب طلسم کا مٹانا ٹھیک نہیں ہو بلکہ ساحروں کو قتل کرنا مناسب ہو حکیم نے عرض کی ساحر بھی ایک دم میں
فنا ہو جائینگے مگر مجھکو ایک ماہ کی مہلت عطا فرمائیے کہ میں اپنے اعزا سے جا کر ملوں اور اُنکی حالت دیکھوں مجھکو
بہت زمانہ ہوا ہے یہاں قید ہوں جو کتب اس طلسم کے متعلق جو والد نے لکھے تھے اُنکو لاؤں
اور علم طلسم کو دریافت کروں صاحبقران نے فرمایا آپ شوق سے تشریف لیجائیے حکیم قرطلین
دونوں صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے ملک کو روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران و مریخ آفتاب علم بیان کیجاتی ہی

انکے جانے کے بعد صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی اب
رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمائیے اُنسے کیفیت لوح کی پوچھیے دیکھیے وہ کیا بتاتے ہیں صاحبقران
نے اسی وقت رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایا یہ دونوں حاضر ہوے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے
اُنکو بھی باعزاز ایک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی دونوں ساحر کرسیوں پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا اپنی کیفیت
بیان کرو رفیق جادو نے سب حالت اپنی صاحبقران کے سامنے بیان کی امیر نے فرمایا آپ لوگ اپنے
اپنے طلسموں میں رہتے ہیں مگر یہ بتائیں کہ لوح کہاں ہو اور کسکے قبضے میں ہو رفیق جادو نے عرض کی لوح

صحرائے خدنگ نگاہ میں ہے اور مہ خدنگ نگاہ جادوگر پاس نیل قوہ خود بھی جادوگی ماہرہ ہے اور دنیا وہ اس کے
سات مرحلے درمیان میں ہیں جب اُن سب مرحلوں کو طے کرے تب صحرا میں پہونچے جو صحرا کے بیچ میں
ووا ثبات کو دفع کرکے مگر خدنگ نگاہ کے سحر سے بچے مگر کیا جادو دست بنائے یا قتل کرے تب وہ ان سے
پر اُسکا قتل ہونا بہت مشکل ہے اور دوست بنانا بھی ممکن نہیں جو صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب اُسکا
وقت آئے گا دیکھا جائے گا مگر اب یہاں سے تلاش نوح روانہ ہونا چاہیے سب نے امیر کی رائے کو پسند کیا
صاحبقران اُس شب بھر تو وہیں رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر کو ہمراہ لیکر بہ تلاش نوح گلزار خدنگ کی طرف
روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخوف امیر گریزان ہوا فیروز اپنے تختگاہ میں آیا سب لوگوں کو جمع کیا کہا اب مسلمان یہان بھی آئینگے اور بنا
قبضہ کرینگے شعلہ پوش جادو نے کہا یہاں ابھی کیونکر آسکتے ہیں جبتک یہ حصن نہ کرین فیروز نے کہا کہ اُس کا حاصل
کرلینا کیا بڑی بات ہے یقین ہے زندان خانہ پر انھوں نے قبضہ کرلیا ہوگا اور وہاں سے اسیروں کو رہا کیا ہوگا
شیخ آفتاب علم اُنکے ہمراہ ہوا ہے حکیم کا پتہ بتایا ہوگا اب حکیم کو رہا کر لیا ہوگا وہ سب سحر کو باطل کردیگا تو حصن کا
لینا بہت آسان ہوا اسکو کوئی روک نہیں سکتا ہے بختگان نے کہا حضور آج تو عمر سامری آپ کے استاد ابھی
تشریف لاتے ہیں اُنسے کہیں تو تدبیر کرینگے فیروز نے جواب دیا کہ حکیم فریستین ذوفنون ایسا شخص ہے کہ اُسکا کوئی
کچھ نہین کرسکتا ہے شعلہ پوش نے کہا آپ کسی کو وہان روانہ فرمایئے کہ وہ جا کر خبر لائے کہ زندانخانہ کی کیا کیفیت ہے
فیروز نے اُسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر زندان خانہ کی طرف آیا یہان سب عمارتوں کو خراب پایا مگر
ایک درجہ قیدخانہ کا سلامت پایا اُس درجہ میں جاکے دیکھا آفتاب ہزار سر کی جگہ پائی وہان سے واپس
آیا فیروز سے سب کیفیت بیان کرکے یہ بھی کہا کہ نہیں معلوم کیا بات ہے کہ آفتاب ہزار سر ابھی تک قید ہے فیروز
نے کہا مرگیا آفتاب علم نے از راہ فضل صبر کیا ہوگا اب اُسکے ذریعہ سے مدد لینگے اور یہ حکیم سے سب طرح
مقابلہ کرسکیگا کیونکہ یہ بھی حکیم زبردست ہے اور سب لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ میرے یہان کیون آیا تھا اور مین نے
اسکو کیون قید کیا شعلہ پوش نے کہا بہت مناسب ہے کہ آپ اُسکو رہا کیجئے اور وعدہ فرمائیے کہ تمہاری مراد دلی
برآئیگی مگر مسلمانون کا پیچھا کرو اور حکیم کو قتل کرو یقین ہے وہ قبول کرے فیروز نے کہا میں ابھی اُسکے پاس
جاتا ہون اور سب ذکر کرتا ہون اُسکو راضی کرکے لاتا ہون یقین ہے کہ آج استاد بھی تشریف لائینگے ان
دونون کو لشکر گران دیکر روانہ کرونگا ابھی مسلمان گلزار خدنگ تک پہونچنے بھی نہ پائے ہونگے یہ لوگ
راہ میں جاکر سد راہ ہوجائینگے شعلہ پوش جادو اور بختگان فیروز کے ہمراہ ہوئے زندان خانے میں آئے
جہان آفتاب اسیر تھا وہان کی آتش کو سحر کرکے بجھا دیا آفتاب کے قریب آیا بختگان نے دیکھا ایک
جوان دیو مثال زنجیرون میں جکڑا ہوا اسلاخہائے آہنی میں جیدا ہوا معکوس سقف زندان میں آویزان ہے
اُسکا معلوم نہیں ہوتا اسدرجہ وحشی ہے کہ نگاہ کام نہیں کرتی بختگان ڈرا فیروز نے کہا اے بختگان مقام خوف
نہیں ہے کہ یہ حالت اسیری میں ہے اسوقت یہ نہیں کرسکتا ہے بختگان سے یہ کہکر فیروز آفتاب کی طرف مخاطب ہوا
کچھ سحر کیا کہ زنجیرین کٹ گئین آفتاب زمین پر آیا فیروز نے کہا اے آفتاب آج تک میں تمہارا دشمن تھا

مگر آج سے تمہارا دوست ہون اور جس امر کے واسطے تم یہان آئے تھے مین اسکا بھی انتظام کرتا ہون آفتاب نے اسکو
نے اشارہ کیا کہ مین بھی تمہارا جان نثار ہون مگر سوزن میری زبان سے نکالو تو مین کچھ باتین کر سکون فیروز نے
اپنے ہاتھ سے اسکی زبان کا سوزن نکالا آفتاب نے کہا جو کچھ آپنے فرمایا مین نے بخوبی تمام سنا اور جو کچھ آپ
فرماتے ہین مین یقین کر رہا ہون مگر میرے درد دل کی دوا دیجیے یعنی ملکہ لیلا سے کمان ابرو سے ملا دیجیے فیروز
نے جواب دیا کہ اے آفتاب تم خاطر جمع رکھو مین بڑی دھوم سے تمہاری شادی ملکہ لیلا سے کمان ابرو سے کرونگا
اپنی اس سلطنت کا ملک ہمیشہ بناؤنگا جب مجمسا اور فسانا کارپرداز اس طلسم مین ہو تو کیا مجال ہے کسیکی جو طلسم کیطرف
نگاہ اٹھاکے دیکھ سکے آفتاب نے جواب دیا کہ آپ جب میرے سپرد اس طلسم کا انتظام فرمائیے گا تو مین اپنے طلسم کو
اور اسکو ایک کر لونگا دونون کا انتظام بخوبی کرتا رہونگا آپ بعیش و عشرت ایک گوشہ مین تشریف رکھیے گا فیروز نے
کہا مین اس سے بڑھ کے تمسے امید رکھتا ہون مگر کیا کہون آجتک لوگون کے کہنے سے تمکو اسقدر تکلیف پہنچی
کہ جسکے سبب سے بہت محجوب ہوا اور اپنی خطا پر بہت نادم ہون آفتاب نے جواب دیا مجھکو کچھ رنج آپ سے
نہین فیروز نے یہی مکر آمیز باتین کر کے آفتاب کو اپنے مکان پر لایا بہت اعزاز اکرام سے بٹھایا اسی وقت
حمام کو روانہ کیا آفتاب کیواسطے لباس پر تکلف منگوا رکھا جب حمام سے آفتاب باہر آیا لباس پہنا
فیروز کے پاس آکر بیٹھا زمرد کی طرف دیکھکر کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ خداوند زادے ہین اس وقت
مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین مگر کچھ بس نہین چلتا ہے یہان آکر ٹھہرے تھے مسلمان یہان بھی آئے
آفت بپا کر دی زندان خانہ طلسم کو فتح کر کے سب اسیرون کو رہا کر لیے اور یہ بھی سب فتح ہوئے ایکبار
مجھسے مقابلہ پڑا اس وقت میرے ہمراہ فوج بہت کم تھی سوائے فرار کے اور کچھ بن نہ پڑا وہان سے یہان بھاگ
کے آیا اب وہ لوگ لوح کی تلاش مین گلزار خدنگ کی جانب روانہ ہوئے ہین مین نے استاد معظم کو عریضہ تحریر
کیا ہے انھون نے تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے یقین ہے آج کل مین آجائین لیکن اب ایک بات یہی ہے کہ استاد بھی انکے
دفع کرنے مین عاجز ہین آفتاب نے کہا وہ کیا بات ہے فیروز نے جواب دیا کہ نعلین ذوفنون جو مالک طلسم ہے
اسکو مسلمانون نے رہا کر لیا ہے اور وہ انکے ہمراہ ہے کسکا حوصلہ ہو سکتا ہے جو اس سے مقابلہ کرے استاد اگر
ساحر زبردست ہین تو وہ عامل بیبدل ہے اور بزور حکمت انھین ایسے ایسے نکات معلوم ہین کہ جو استاد کے
دفع کرنے سے رد نہ ہونگے آفتاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے وہ کیا ہے جو لوح سے آئیگا مین آج ہی جاتا ہون اور
سب کو گرفتار کر کے لیے آتا ہون حکیم میرا کیا بنا سکتا ہے مین نے بھی علم حکمت کو بہت دنون حاصل کیا ہے اسلیے جا
اس فن خاص مین دخل رکھتا ہون فیروز نے کہا مین جانتا ہون مگر تم کیون تکلیف کرو استاد تشریف لائینگے
وہ کسی صورت سے اسیر کر لینگے آفتاب نے کہا انسے کچھ نہ ہو سکیگا جس وقت وہ سحر کرینگے حکیم بزور عمل دفع
کر کے انکو قتل کر ڈالیگا اور جب مین جاؤنگا تو بہ اتنا بحث فن حکمت مین پڑ جائیگی اسمین عمل کی ضرورت ہوگی
اسمین حکمت زبانی ہوگی مین اسکو گرفتار کر لاؤنگا فیروز نے کہا استاد کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تم حکیم کو گرفتار کرنا
وہ اور لوگون کو اسیر کرینگے مرجع آفتاب علم دان کیسا ساحر زبردست موجود ہو وہ سوائے علوم استاد کے
اور کسی کے سحر کو نہ مانیگا آفتاب نے جواب دیا کہ مین اسکو بھی اسیر کر لاؤنگا فیروز نے جواب دیا اور لوگ جو لشکر
اسلام مین نامی و گرامی ہین انکے اسیر کرنے مین مشکل پیش آئیگی وہ لوگ صاحب تحفجات ہین آفتاب نے
کہا مین سبکو اسیر کر لاؤنگا فیروز نے جنگان کیجانب نگاہ کی کہا کیون جنگان تمہاری کیا رائے ہے آفتاب ہزار سحر کو تنہا دفع

کردن نجگان نے جواب دیا کہ یہ بات بالکل خلاف ہے کہ ایک شخص تنہا جاوے اسمین جانیوالے کی عزت نہین باقی رہتی ہ
ہین اس بات کو برا جانتا ہون ہان جب کچھ استاد تشریف لاوین تو انکے ہمراہ ورونہ بھیجے اور لشکر بھی تھوڑا سا
ساتھ جاوے کہ مسلمانون کو انکی طرف سے خوف بھی پیدا ہو اور انکی عظم و شان ظاہر ہو فیروز نے کہا ای نجگان مین تمہاری
راے سے اتفاق کرتا ہون آفتاب بھی کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہا اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک
آواز مہیب بلند ہوئی اور ہوا ے تیز چلنے لگی درخت اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے جانور متفرق ہونے لگے خاک اڑنے لگی نجگان
وزرا فیروز سے کہا ای شہنشاہ یہ کیا آفت آئی ہے فیروز نے کہا استاد معظم تشریف لاتے ہین یہ انھین کی تشریف آوری
کی علامتین ہین یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک پہاڑ صحن مین آگر گرا اسمین معظم سامری کو بیٹھا پایا لوگ متعجب ہوے
فیروز مع سب درباریون کے باہر آیا اس کوہ سے اوپر گیا معصر سامری کو سجدہ کیا سب درباریون نے بھی قدمبوسی
کی معصر سامری نے کہا ای فیروز مجھکو کلیف نہایت دی مگر اب کچھ بہت کھانے کو منگاؤ کہ مین اتنی دور سے آتا ہون ساتھ
راہ جلنے کی ہے تو بھوک معلوم ہوتی ہے اس وقت پیٹ بھر کے کھانا مجھے دینا تمہین اختیار ہے فیروز نے کہا مین ہر روز
روانی مرضی کے طعام لذیذ آپکی خدمت مین حاضر کرتا رہونگا معصر نے ہنس کر کہا یہ تمہارے امکان مین نہین ہے تم
کہان سے اسقدر آدمی جمع کر سکوگے اگر ابھی کہو تو تمہارے طلسم کے آدمیون کو دو دن مین کھا جاؤن فیروز نے
کہا استاد ایسا غضب نکیجیگا طلسم کے آدمیون کو کھانا چاہیے معصر سامری نے کہا جب مجھے بھوک زیادہ ہوگی تو
مین کچھ خیال نکرونگا جو میرے سامنے آئیگا اسکو کھا جاونگا فیروز نے کہا آپکو اختیار ہے طلسم آپہی کا ہے چاہے اسکو تباہ کیجیے
چاہے آباد رکھیے معصر سامری نے کہا اچھا اسوقت تو میرے کھانے کیواسطے منگاؤ فیروز نے اسیوقت ملازمون کو بلایا
کہا جسقدر آدمی اس وقت ممکن ہو سکین استاد کی خدمت مین حاضر کرو کہ استاد گرسنہ ہین ملازمین وہان سے روانہ ہوے
فیروز نے معصر سامری سے کہا اب آپ کہان تشریف رکھینگے بارگاہ مین استادہ کی جاوین معصر سامری نے جواب دیا
کہ مین بارگاہ مین کیونکر رہ سکونگا فیروز نے کہا سو دو سو خیمہ برابر استادہ کر دیے جاوینگے معصر سامری نے نا منظور کیا کہا مین
اپنے رہنے کا ٹھکانا بنا لونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین بہت سے آدمیون کو لیکر آئے فیروز سے کہا حضور یہ حاضر ہین فیروز نے
معصر سامری کیطرف دیکھکر کہا آپ نوش فرمایے معصر سامری نے کہا بھلا یہ اتنے سے آدمیون سے میرا پیٹ بھریگا فیروز
نے کہا آپ جبتک انھین نوش فرمائیے مین اور لوگون کو روانہ کرتا ہون وہ بہت سے آدمی حاضر کرینگے معصر سامری نے دو آدمیون
کی ٹانگین پکڑ کے اٹھایا منہ کے قریب لا یا چبانا شروع کیا آفتاب سہزاد سر اور جسقدر لوگ وہان موجود تھے اس کیفیت کو
دیکھکر دنگ ہو گئے آفتاب نے فیروز شاہ ہ بیشانی سے کہا یہ جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو انسے کون مقابلہ کر سکیگا
حکیم قسطین اپنا عمل کرتا رہیگا اور حکمت کرتا رہیگا یہ نوش جان کر جا ینگے فیروز نے کہا ای آفتاب تمنے سنا ہو
کہ عہد سامری مین انھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور برابر مقابلہ کیا آخر کار سامری سے ایسے شخص کو جسکو
ایک عالم سجدہ کرتی مانتا ہو شکست دی سامری ہمیشہ انسے خائف رہے آفتاب نے کہا مجھے اسوقت حیرت ہوگی فیروز نے
کہا اسوقت حیرت کا محل نہین ہے جب انھین کسی وقت آدمی نہین ممکن ہوتے ہین تو یہ درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا لیتے
ہین جب درختون کے کھانے سے پیٹ نہین بھرتا ہے تو پہاڑون کے پتھر کھاتے ہین زمین کھود کے مٹی کھایا کرتے ہین جانور
صحرائی مثل شیر و پیل ہاتھی وغیرہ کے جو ملجاتے ہین تو کھا جاتے ہین آفتاب سب باتین سنکر دنگ ہو گیا معصر سامری نے
سب آدمیونکو کھا کر فیروز سے کہا اب مجھ مین تاب ضبط باقی نہین ہے تھوڑا سا کھانے سے بھوک بڑھ گئی ہے فیروز نے ملازمین سے کہا
جلد جاؤ جہانتک آدمی ممکن ہون استاد کیواسطے لاؤ ملازمین دوڑ گئے اور آدمیون کو تلاش کرکے لانے معصر سامری نے

اسو بھی کھا لیا مگر پیٹ نہ بھرا جب فیروز سے حکایت کی فیروز نے ہمیں سے کچھ گوشت منگا کے دیا کچھ کھانے سے باچھی منگا کر
ندر کیے معصر ساحری نے کہا اے فیروز اب زیادہ دیر تشویش کرو اسوقت مجھے تسکین ہو گئی گر دوسرے وقت کیواسطے ابھی
طرح سے بندوبست کرلینا فیروز نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے اسوقت میں بہت سے آدمی حاضر خدمت کرونگا معصر نے کہا اب کیفیت
بیان کرو کہ مسلمان یہاں کیوں آئے اور کسطرح مقابلہ پڑا انہوں نے کیا بندوبست کیا فیروز نے سب کیفیت بیان
کی معصر ساحری نے کہا اب وہ لوگ کہاں ہیں فیروز نے کہا سب گلزار خدنگ کی جانب براہ تلاش روح گئے ہیں
اور حکیم فرنطین ذوفنون انکے ہمراہ ہے وہ ایک لمحہ میں روح لے لیگا اور ساحر اس سے مقابلہ بھی نہیں کر سکتے ہیں معصر ساحری
نے کہا یہ تو خیال خام ہے کہ ساحر مقابلہ نہیں کرسکتے مگر جسوقت میرے سامنے آئیگا سب چال کھل جائیگی حکیم کیا ہے ہزار حمزہ تامی
کی کیا طاقت ہے جو مجھ سے مقابلہ کرسکیں ایک لشکر کو بادشاہ پتہ بھی نہ معلوم ہوگا فیروز نے کہا پھر آپ تشریف لیجائیے
اور اپنے ہمراہ آفتاب ہزار سر کو بھی لیتے جائیے کہ یہ علم حکمت کو خوب جانتا ہے فیروز نے جو یہ کہا معصر ساحری نے
جواب دیا کہ آفتاب کے جانے کی کیا ضرورت ہے اور یہ وہاں جاکر کیا بنائیگا فیروز نے کہا آپ میری خاطر سے انکو اپنے ہمراہ
لیتے جائیے اور تھوڑا سا لشکر بھی ساتھ لیجئے کہ باعث زینت ہے معصر ساحری نے کہا تمہاری خوشی مجھکو منظور ہے خیر
لیتا جاونگا فیروز نے کہا اب آپ عرصہ نہ فرمائیے تشریف لیجائیے معصر ساحری اسی وقت تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ
لیکر مع آفتاب ہزار سر براہ تلاش لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران مع جملہ سرداروں کے جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے دوسرے روز ایک میدان ملا مریخ
آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ عجیب مقام ہے یہاں کی آب و ہوا بہت مفید ہے جب روسار طلسم
کوئی جلیل القدر آتا ہے تو میدان میں سکونت اختیار کرتا ہے اگر مزاج مبارک میں آئے تو دو چار روز یہاں تشریف رکھیے پھر
اس طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے فرمایا اگر تمہاری خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ فرما کر صاحبقران
نے لشکر کو روکا بارگاہ میں استادہ ہونے کا حکم دیا ملازمین نے فوراً بارگاہ بہت رنگین استادہ کی صاحبقران زمان
بارگاہ سلیمانی میں داخل ہوئے اور جملہ سردار بھی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی جب
ماندگی دفع ہوئی صاحبقران نے ترتیب و طلب فرمایا سردار بارگاہ صاحبقران میں حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک سے
فرمایا فیروز نے جس ساحر کو حلوات دی تھی وہ بھی ابتک نہیں آیا بدیع الملک نے عرض کی شاید کوئی بات ورنہ تجویز کی گئی
ہوگی اسوجہ سے اسکا آنا ملتوی رہا مریخ آفتاب علم سے دریافت کرتا ہوں وہ خلاصہ کیفیت شاید جانتا ہو صاحبقران
نے فرمایا ضرور دریافت کرنا چاہیے بدیع الملک جوں نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا کہ جس ساحر کو فیروز ستارہ پشمینی
نے طلب کیا تھا وہ کس سبب سے ملکوت بہت اضطراب تھا وہ بھی ابتک نہیں آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ
اسکا آنا بہت مشکل ہے اول تو اسکو بہت غذا کہاں ممکن ہوتی دو دو رتے کا کھانا ہمیں نہ تھا ہر طرح سکے لیے
مشکل تھی اسیوجہ سے یہاں نہیں آیا اور ان سب باتوں کے علاوہ اسکو اپنی جگہ سے اٹھکر چلنا تو بہت دشوار ہے ہر وقت
ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا آدمیوں کو کھایا کرتا ہے جب دو تین دن کے بعد خوب پیٹ بھر جاتا ہے تو اسی جگہ پر لیٹ
کر سوتا ہے چوتھے پانچویں دن آنکھ کھلتی ہے پھر کھانے کی تلاش میں ہوا اسی کام میں وہ مصروف رہتا ہے اسے اسقدر
مہلت کہاں جو وہ یہاں آئے صاحبقران نے فرمایا اسنے تو وعدہ مستحکم کیا تھا میں ضرور آؤنگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی ۱۱

ایسے بہت سے وعدے ہو چکے ہیں مگر اُسکے وعدے کبھی ایفا نہیں ہوتے ہیں صاحبقران مریخ آفتاب علم سے یہ باتیں
کر رہے تھے کہ غیب سے صدائیں کان میں آنے لگیں ہوا بہت تیز چلنے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے کہا
کیا آفت آئی ہے مریخ نے عرض کی کہ آپ جسکو بھی یاد فرماتے تھے شاید وہی ساحر آتا ہے صاحبقران نے فرمایا ہم اُسکے
آنے کی سیر دیکھینگے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اسوقت آپ باہر تشریف نہ لیجائیے امیر نے فرمایا کیا سبب ہے
مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسوقت آپکا جانا میرے نزدیک مناسب نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا میرے نہ جانے
سے کیا فائدہ ہے اور جانے میں کیا نقصان ہے مریخ نے عرض کی وہ بہت حیلہ دار ہے بڑا مکار ہے ایسا نہو کوئی مکر چلائے
صاحبقران نے فرمایا اے مریخ اس قسم کے خیالات ہمارے دل میں نہیں آتے ہیں تم ہمیں مانع ہو تو ہم ضرور
جائینگے اگر تمہارا دل گوارا نکرے تو ہمارے ہمراہ چلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مریخ آفتاب علم نے کہا میں آپکے ہمراہ
رکاب ہوں مجھے کیا عذر ہے صاحبقران اپنے خیمہ سے اُٹھے بدیع الملک نوجوان بھی امیر کے ہمراہ ہوئے اور جملہ
سردار بھی ساتھ تھے صاحبقران در بارگاہ پر تشریف لائے دیکھا ایک ابر تیرہ و تار سامنے سے آتا ہے برقیں چمک
رہی ہیں ہوا اس زور سے چلتی ہے کہ جنگل کے درخت جڑ سے اکھڑے جاتے ہیں بارگاہ بھی جنبش میں ہے جھونکے ہیں
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بارگاہ زمین پر گر پڑے کی دہشت سے خیمے گر گئے ہیں لشکر کے گھوڑے کھل گئے
ڈرے ہوا میں چاروں طرف تباہ ہیں صاحبقران نے فرمایا خیام کا جلد بندوبست کرو فراشوں نے تمام کرکے کھینچ
لا زمین خیام کی درستی میں مشغول ہوے صاحبقران نے دیکھا کہ وہ ابر قریب آیا زمین پر اترا مگر کوئی صورت اسکی
تبدیل نہیں ہوئی صاحبقران نے مریخ سے کہا اس ابر کی صورت ابھی تک تبدیل نہیں ہوئی ہے دیکھا کیا سبب ہے
مریخ نے عرض کی ہمعصر سامری سے بچنا اور تدبیر بھی ثبات و خرابات کرے ہوگا جب فراغت پائیگا تو ابر کو ہٹا
کے اپنے تئیں ظاہر کریگا صاحبقران یہ باتیں کر رہے تھے کہ دوسرا ابر آسمان سے آیا اور قریب اُس ابر کے پہونچ
کے شق ہوا سب نے دیکھا ایک جوان سیہ فام مگر سرخ چہرہ روشنی معلوم ہوتی ہے اُس ابر سے عیاں ہوا
صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ کون شخص ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ وہ شخص ہے جسکے بار کرنے کو میں نے
منع کیا تھا معلوم ہوتا ہے شعلہ پوش جادو نے اسکو قید سے آزاد کیا ہے دام مکر میں پھنسایا ہے دیکھیے اگر بدیع الملک
نوجوان اسکے حال سے آگاہ ہو جائینگے تو قتل کرینگے بڑی لڑائی پڑیگی یہ بھی مالک طلسم ہے اور یہ ملعون بڑا
زبردست ہے علم حکمت میں کوئی دخل رکھتا ہے کوئی صاحب عقل و ہنر اس طلسم میں نہیں ہے اسنے فاضل اپنی زور
طبیعت سے ایک طلسم بنایا ہے اس طلسم میں جو جو باتیں ذہن پیدا کی ہیں وہ سوا اسکے اسوقت میں دوسرا نہیں کر سکتا
ہے دیکھیے اب کیا ہوتا ہے ہمعصر سامری کی آمد کی خبر سنکر تو مجھے کچھ خیال تھا ہی مگر اب آفتاب شررسر کا آنا اور بھی قیامت ہو گئی
یہ کیا غضب کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے مریخ تم خدا کو قادر نہیں جانتے ہو ابھی تک تمہارے عقیدے میں فرق ہیں
ہے بڑے افسوس کی بات ہے ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است وہ اگر آیا تو کیا کر سکتا ہے کس سے خوف ہے مقابلہ کرکے
ہم سمجھ لینگے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران کو آزردہ پایا عرض کی یا صاحبقران میں ان لوگوں کی اس
مکاری اور عیاری سے خائف نہیں ہوں مگر میرے عرض کرنیکا منشا یہ ہے کہ وہ لوگ مکار ہیں اسلئے جہانتک ہوسکے بچنا بہتر ہے
صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے وہی سبکی حفاظت کرتا ہے یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہے کہ کسیکی فکر سے بچ سکیں خدا
ہر حال میں نگہبان ہے مریخ نے عرض کی میں نے صرف انکی مکاری آپسے عرض کی ہے ورنہ میں کسیسے خائف نہیں ہوں صاحبقران
خاموش ہو رہے آفتاب شررسر اُترا جو کچھ لشکر کے ہمراہ تھا وہیں مقیم ہوا صاحبقران اپنی بارگاہ میں واپس آئے بدیع الملک

نوجوان سے فرمایا کہ آفتاب ہزار سر جسکا نام ہے اُسکا سر نہیں معلوم ہوتا ہے ایک روشنی نظر آتی ہے بدیع الملک نے
عرض کی کہ مین نے بھی اس امر کے دریافت کرنے کی بہت کوشش کی مگر نہیں معلوم ہوا کہ کیا ہے امیر نے فرمایا مریخ آفتاب علم
سے دریافت کرو حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم کو بلوایا فرمایا اے مریخ آفتاب
ہزار سر کا سر نہیں نظر آتا ہے مگر ایک روشنی دکھائی دیتی ہے اسکا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی اسکا سحر یہی ہے
ابھی آپ نے اس روشنی کو بے پردہ نہیں ملاحظہ فرمایا ہے اُسکے چہرے پر نقاب ہے جسوقت وہ نقاب اُٹھاتا ہے اور
زیادہ روشنی ہوتی ہے اُسکی وجہ سے کسیکی آنکھ ٹھہر نہیں سکتی ہے اُس عالم مین یہ اپنے سحر کو زور دیتا ہے اور وار
سحر کرتا ہے یہ سب سحر سے بنایا ہے امیر نے فرمایا اسکا طلسم یہان سے کتنی دور ہے مریخ نے عرض کی کہ یہان سے بہت نزدیک
ہے طلسم بہت اچھا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ اس طلسم مین جسقدر چیزین ہین وہ سحر سے نہین بنی ہین بلکہ سب حکمت
کے ذریعہ سے بنائی گئی ہین صاحبقران نے فرمایا اُس طلسم کو بھی ضرور دیکھین گے کیونکر بے سحر کے بنایا ہے اور
کیا کیا عجائب و غرائب اسمین ایجاد کیے ہین مریخ نے عرض کی کہ عجائب و غرائب وہان کے قابل دید ہین جسوقت
ملاحظہ فرمایئے گا خوش ہو جایئے گا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نامہ دار نے بارگاہ پر آکے ملازمین سے کہا کہ ہمارا نام
اندر پہونچا دو ملازمین نے کہا ہم ہمیشہ تمھاری احتیاج کرتے ہین اگر تم ہوگا نامہ لیجا سکتے اور اگر تمھاری طلبی ہوگی تو تم
چلنا یہ کہکر ہرکارے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے بعد دعاے دولت کے عرض کی کہ ایک نامہ دار بارگاہ پر حاضر
ہے ایک نامہ لایا ہے اُسکے واسطے کیا حکم ہے صاحبقران نے فرمایا اندر بلاؤ ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے اندر آکے جو رونق بارگاہ صاحبقران کو دیکھا دنگ ہو گیا نامہ امیر کے پیش کیا
صاحبقران نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ اے ظالم ستمگار برائے عفو تقصیر خدمت فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم
مین چلو اور اُسکی اطاعت قبول کرو ورنہ بہت پچھتاؤگے سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا صاحبقران نے
جو اس مضمون کو پڑھا غصہ آگیا فرمایا اے نامہ دار اُس بدتہذیب یاوہ گو سے کہدینا کہ جو تجھسے ہمارے حق مین بُرائی
ہوسکے اُٹھا نہ رکھ اور اگر اب اس قسم کا اپنی زبان سے نکالے گا تو بہت پچھتائیگا نامہ دار نے جو صاحبقران کے چہرے کی
کیفیت حالت غصہ مین دیکھی کانپ گیا سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان کی کیفیت
یہ تھی کہ نامہ صاحبقران زمان کو آفتاب ہزار سر نے روانہ کیا تھا جواب نامہ کی راہ دیکھ رہا تھا کہ نامہ دار نے
جاکے کہا آپ نے ایسی جگہ مجھکو بھیجا تھا کہ اگر کوئی بات منھ سے نکالتا تو زندہ آپ کے پاس واپس نہ آتا آفتاب نے
کہا اُن لوگون نے جواب کیا دیا نامہ دار نے کہا جواب اُنھون نے ایسا دیا ہے کہ مین آپ کے سامنے بیان نہین
کرسکتا ہون جب آفتاب نے بہت پوچھا تو نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی آفتاب کو بھی بہت غصہ آیا
کہا طبل جنگی اسیوقت ہمارے لشکر مین بجے صبح کو لشکر اسلام کے مقابلہ مین جائینگے دیکھین کون کون ساحران
جلیل سے ہمارے مقابلہ مین آتا ہے اور کیا ہوتا ہے غرض لشکر آفتاب مین اُسیوقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر
اسلام کے یہان موجود تھے یہ سب خبر لیکر روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران مین آئے اداے آداب و تسلیمات بادشاہی
بجالائے اور عرض کی کہ آفتاب نے طبل جنگی بجوایا ہے امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی طبل نبرد بجا دو بانی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب فلک
چہارم پر جلوہ گر ہوا آفتاب ہزار سر اسباب سحر سے آراستہ ہو کر میدان جنگ مین آیا اپنے ہمراہ لشکر قلیل کو بھی لایا
اُس طرف سے صاحبقران زمان مع لشکر گران میدان جنگ مین آئے بہادرون نے پرے جماے نقیبون نے

نقابت کی گرا یکسٹ کر کے کھڑے ہوئے آفتاب نے اپنا تخت آگے بڑھا للکار کر آواز دی ای فرقہ خداپرستان تم مین سے
جسکو اپنے سحر پر ناز ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر مریخ آفتاب علم صف سے آگے بڑھا صاحبقران کے
سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمائیے بیٹھے بیٹھے مین عزت بڑھائیے امیر نے
فرمایا ای مریخ اور ساحر یہان موجود ہین وہ جائینگے تمکو ابھی کیا ضرورت ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اور ساحر
اس لائق ہین یہی جو اُسکے مقابلے مین جائین امیر نے فرمایا خدا حافظ ہے میدان مین جاؤ دشمن کو خاک و
خون مین ملا کے آؤ مریخ آفتاب علم نے پایہ رکاب کو بوسہ دیا اور جانب میدان روانہ ہوا اُسکے مقابلہ مین آکے
کہا کہ او بادہ گو کیا لاف و گزاف منہ سے نکال رہا ہے مقام ادب ہے خاموش رہ آفتاب ہزار سر نے کہا ای مریخ
تجھکو یہ بات زیب نہ تھی کہ شاہزادہ طلسم ہو کر ایک خلاف مذہب کی اطاعت اختیار کرے اور پھر اُسکی طرف
سے میرے مقابلہ مین آئے مریخ نے کہا تجھکو میرے کام مین دخل نہین ہے جو میرے مزاج مین آیا وہ مین نے کیا آفتاب
نے کہا اچھا تجھے بھروسے کا ہے جو مجھپر کرے کہ تیرے دل مین حوصلہ باقی نہ رہے مریخ نے جواب دیا کہ ہمارے آقا کے نام
کا یہ دستور نہین ہے کہ وہ کسی پر پہلے وار کرین وہی ہم خادمون کی بھی خصلت ہے جب تیری حسرت ادا ہو جائیگی تو ہم بھی
وار کرین گے آفتاب نے کہا کہ ای مریخ تیرے دل مین حسرت رہجائیگی اور کچھ حاصل نہو گا مریخ نے کہا تجھے اس
سے کیا اگر تو ارادہ سحر رکھتا ہے مین موجود ہون یہ سنکر آفتاب ہزار سر نے نقاب چہرے سے الٹی مریخ جادو بھی سنبھلا
سحر کرنا شروع کیا آفتاب نے ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالکر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج دور جا کے پھٹا اور اُسمین
سے ایک نور پیدا ہوا مریخ آفتاب علم کو اس نور نے چارون طرف سے محصور کر لیا مریخ نے ایک ڈبیا اپنی جھولی سے نکالی
اُسکو کھولا خاک سیاہ نکالکر اڑائی خاک چارون طرف پھیلی وہ نور دفع ہوا تاریکی چھا گئی آفتاب نے ایک نشتر
اپنی جھولی سے نکالا پیشانی پر مارا چند قطرے خون کے اپنے ہاتھ مین لیے کچھ اسم سحر پڑھ کر مریخ کیطرف پھینکے وہ
قطرے برق بنکر مریخ پر گرے مریخ نے [illegible] مگر نہ رک سکے چارون طرف سے مریخ کو ایک برق نے گھیر لیا مریخ
نے نکلنے کی بہت کوشش کی مگر نکل نہ سکا آفتاب قریب پہونچا ایک ناریل جھولی سے نکالا اُسمین پانی بھرا تھا وہ
اُسپر پھینکا برق مع مریخ زمین ہو گئی سب نے دیکھا تو مریخ آفتاب علم کو وہان نہ پایا صاحبقران کو یہ حالت
دیکھکر بہت افسوس ہوا آفتاب نے پھر ندا کی کہ جسکو حوصلہ باقی ہو وہ میرے مقابلے مین آئے اپنے اپنے ہنر سحر دکھائے
الغرض ایک ساحر صاحبقران کے لشکر سے اسکے مقابلہ مین گیا آفتاب نے اُسکو بھی اسیر کیا اسی طور سے تا بشام
چند ساحر لشکر اسلام سے گئے اور سب اسیر ہوئے جب آفتاب غروب ہوا تو دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ
کی جانب روانہ ہوئے صاحبقران جو اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار صاحبقران کے پاس آکے سب نے
عرض کی یا امیر آج بڑا ستم ہوا وہ ساحر جلیل گرفتار ہو گیا جسکا مثل اس طلسم مین نہین ہے اور اسکی وجہ سے لشکر مین قوت
تھی سب ساحرون سے لشکر خالی ہو گیا اُسکے مصاحبین جو ساحران نامی و گرامی تھے وہ بھی اُسکے ساتھ اسیر ہو گئے اب
کیا ہو سکتا ہے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب کل وہ میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شب بسر کی
صبح کو پھر صاحبقران مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے اس طرف سے آفتاب ہزار سر اپنے ساتھ چند
ساحرون کو لیکر امیر کے مقابلہ مین آ موجود ہوا لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی گرا یکسٹ کر کے کھڑے ہوئے آفتاب
جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا نعرہ کیا ای فرقہ خداپرستان تم مین سے جس ساحر کو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر
رفیق جادو اور حریف جادو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہو کے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان عطا فرمائیے

امیر نے فرمایا اے رفیق جادو کل کی کیفیت تو دیکھ چکے ہو آج میں تو منتظر ہوں کہ دونگا غرض قصد یہ ہے کہ آج ساحر دنگو مقابلے میں نہ بھیجوں سب غیر ساحر ہی لڑیں رفیق نے عرض کی کہ صاحبقران جب کہ حریف سحر کرتا ہو تو یہ غیر ساحر کیا چیز ہیں امیر نے فرمایا خدا مالک ہے [illegible] جو کریگا ہو رہیگا بدیع الملک نے جو یہ باتیں سنیں کہا اے رفیق جادو آج میں اس سے مقابلہ کرونگا رفیق جادو نے بدیع الملک سے کہا کہ جس وقت آپ مقابلہ نہ کیجیے غلام کو اجازت میدان دیجیے دیکھیے کیا ہوتا ہے آخر میں نے کیا اختیار ہے بدیع الملک خاموش ہوئے صاحبقران سے رفیق نے عرض کی امیر بھی مجبور ہوئے اسکو اجازت میدان دیکر رخصت کیا رفیق جادو روانہ ہو میدان میں آیا آفتاب نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے رفیق کیا کہتے ہیں قیدخانے کی [illegible] مجھے مقابلہ کرنے آئے ہو رفیق جادو نے کہا کہ اے آفتاب مجھپر کیا کیفیت قید بہت گذری اس وجہ سے میں رہا ہو گیا ہوں اسکو پوچھو گے مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمھیں بھی اپنا [illegible] یہ نہیں آفتاب نے جو دندان شکن جواب دیا سر جھکا کے کہا اچھا اس گفتگو ہی سے کیا حاصل بہتر ہے واسطے میدان جنگ میں آئے ہو [illegible] رفیق جادو نے کہا [illegible] کا دستور ہے کہ وہ جنگ میں سبقت نہیں کرتے میں وہی قاعدہ ہوں [illegible] جنگ میں پہل نہیں کرتے اگر تجھکو بھی [illegible] خدا ہی بیگا تو ہم بھی حملہ کرینگے آفتاب نے کہا کہ اے رفیق میں یہی خیال کرتا ہوں کہ [illegible] میں ہوش رہتے ہی ورنہ تم [illegible] رفیق نے کہا تمھیں [illegible] یہ منصب ہے [illegible] آفتاب نے کہا اور رفیق [illegible] قبول کرو خدا [illegible] کا دیکھو فیروز [illegible] پیشانی [illegible] کیسی کیسی چیزیں [illegible] بنائی ہیں کہ عقل ہماری تمھاری [illegible] دوسرے کے [illegible] سے باہر ہیں علاوہ ملک [illegible] قدرت [illegible] جستجو [illegible] جستجو میں ابھی تنا ہو جاتے [illegible] ہم لوگوں نے ایک مسلمان [illegible] عقل سے دور ہے [illegible] خدا [illegible] کی طاعت قبول کرو [illegible] عفو تقصیر کے خواستگار ہو [illegible] حمزہ ثانی کی [illegible] کو مجبور [illegible] ہو جاؤ [illegible] ایک [illegible] آفتاب نے [illegible] اور [illegible] سحر بھی شامل کیا اور رفیق جادو [illegible] آفتاب کے قریب پہنچ کہا میں آپکی پناہ مانگتا ہوں آپ [illegible] مجھکو [illegible] میں بہت نادم ہوں آفتاب نے کہا میں یوں [illegible] رفیق نے کہا [illegible] مبارک میں آئے مجھکو [illegible] میں راضی ہوں آفتاب نے اپنے ملازمین کو آواز دی وہ لوگ آئے آفتاب نے کہا زنجیریں لاؤ زنجیریں بھی ملازمین نے لاکر [illegible] طوق آہنی بھی موجود کیا آفتاب نے رفیق سے کہا اس قید کو پہنو اور اس صورت سے میرے ہمراہ چلو رفیق جادو نے اسیوقت سب قید پہن لی آفتاب نے ملازمین سے کہا [illegible] رفیق جادو کی زبان میں سوزن دیا اپنے ہمراہ لیکے چلتے وقت رفیق جادو کو ہوش آیا تو اپنے کو اس حال میں پایا حیران ہو گیا مگر مجبور سب کے ساتھ چلا گیا یہاں آفتاب [illegible] رفیق جادو صاحبقران کے قریب حاضر ہو [illegible] صاحبقران مجھکو بھی اجازت میدان مرحمت فرمائیے میں بھی جاکر اس سے مقابلہ کروں [illegible] رفیق جادو کو کس عنوان سے [illegible] گرفتار کیا باتوں باتوں میں سحر کر دیا [illegible] صاحبقران نے کہا اب میں [illegible] مناسب نہیں جانتا ہوں

کیونکہ اُسنے یہ کچھ آواز نہیں دی کہ ساحر میرے مقابلے مین آئے مین خود جاتا ہون رفیق جادو نے عرض
کی یا امیر اگر مین نجاؤنگا تو میرے دل مین حسرت رہجائیگی اور لوگ طعنہ زن ہونگے کہ بھائی کو اپنے سامنے اسیر
کرا دیا اور کوشش نہ کی میرا جانا مناسب ہے صاحبقران نے اسکو بہت منع کیا مگر شفیق جادو نے بڑی کوشش
سے اجازت لی اور میدان مین آیا آفتاب نے اسکو دیکھکر کہا اے شفیق کیا تمہین اسیری اچھی معلوم ہوتی
ہے شفیق نے جواب دیا وہ بیہودہ کیا یاوہ گوئی کرتا ہے تجکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہے دو تین سردارون کو پکڑ گرفتار کرکے
بڑا ساحر بن گیا آفتاب نے جواب دیا کہ مین نے سر میدان بزور سحر سب کو گرفتار کیا اور کوئی میرا کچھ نہ کر سکا جو
تمھارے یہان افسر علی یعنی مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم یکتائے روزگار تھا وہ بھی سر میدان اسیر ہوا اور جو جو
ساحران نامی تھے وہ سب گرفتار ہوے اگر سحر مین مجھسے اچھے ہوتے تو کیون اپنے تئین قید سے رہا کرتے اب تو
میرے مقابلے کے واسطے آیا ہے تجھے بھی گرفتار کرکے لیے جاؤنگا پھر دوسرے کو بلاؤنگا شفیق نے جواب دیا کہ اے
آفتاب یہ خیال خام تصور نا تمام ہے آفتاب نے کہا اچھا سحر کرین دیکھین کہ مجھ مین کیا کمال ہے شفیق
جادو نے کہا مین سبقت نکرونگا پہلے تو سحر کر پھر مین بھی سمجھ لونگی آفتاب جادو نے کہا اے شفیق مین سحر تو بعد مین
کرونگا مگر پہلے ایک بات تجھسے دریافت کرتا ہون اسکا جواب بہت سمجھ کے دینا شفیق نے کہا اچھا ٹھیک ہوگا
مین جواب دونگا آفتاب نے ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا اور کہا اے شفیق مین نے سنا ہے کہ تو کسی پر عاشق ہے
شفیق نے کہا بالکل غلط ہے آفتاب نے کہا بھلا اس تصویر کو پہچانتے ہو یہ کہکر وہ آئینہ شفیق کے سامنے رکھا شفیق نے
جو آئینہ کو دیکھا ایک صورت زیبا نظر آئی کہ شفیق کا دل بے قابو ہو بیتاب ہو گیا آفتاب نے جلدی سے اس تصویر
کو جھولی مین رکھ لیا شفیق نے کہا اے آفتاب مین اسیر عاشق ہوں ایکبار مجھے اور وہ تصویر
دکھا دے آفتاب نے کہا اب مین ہرگز نہ دکھاؤنگا شفیق نے کہا اگر نہ دکھاؤگے تو میری جان جاتی ہے آفتاب
نے کہا ایک شرط اگر میری قبول کرو تو مین ابھی تمکو یہ تصویر دکھادون شفیق نے کہا جو کچھ کہو مجکو منظور ہے
آفتاب نے کہا اپنی عفو تقصیر کیواسطے خداوند طلسم کی خدمت مین قید آہن پہنکر چلو جب وہ خطا تمھاری
معاف فرمادینگے تو مین اس نازنین کو تمھارے پاس حاضر کردونگا شفیق حالت تحیرت مین تھا کہا اے آفتاب
مجھے منظور ہے مین تمھارے ہمراہ چلتا ہون آفتاب نے کہا یون نہ چلو قید آہن پہنو شفیق نے کہا مجھے کیا انکار
ہے آفتاب نے اسی وقت زنجیرین منگالین ملازمین اسکے قید آہن لیکر آئے اس نے کہا اے شفیق جادو
یہ سب موجود ہے شفیق نے بڑھکر سب قید پہنی آفتاب نے ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے
بڑھکے شفیق کی زبان مین سوزن دیتے جیسے کہ اسکو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا بہت حیران ہوا آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکو یہان سے لے جاؤ ملازمین شفیق کو بھی وہان سے لیگئے آفتاب نے نعرہ کیا کہ اب کون
دلیر ہے جو میرے مقابلے مین آئے ہنر دکھلائے اسکی صدا سنکر صاحبقران نے چاہا مین مرکب بڑھا کے جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی یا امیر مجھے اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا
مین خود جاتا ہون بدیع الملک نے عرض کی آپکو ابھی تشریف لے جانیکی ضرورت نہین ہے جب مین ناکامیاب
ہون اسوقت آپکو اختیار ہے صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے سلام رخصت کیا میدان کو
روانہ ہوے آفتاب نے جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا کہا اے جوان کیا تو بھی ساحر ہے بدیع الملک
نے کہا ہم سحر اور ساحر دونو پر لعنت کرتے ہین سحر ہمارے مذہب مین حرام ہے آفتاب نے کہا پھر تو مجھسے

کیا مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا اس بحث سے تجھکو کیا فائدہ ہو جو تیرے مزاج مین آئے سو کر آفتاب نے بہت سے شعبدات کئے مگر بدیع الملک پر کارگر نہوئے جب یہ بہت سے سحر کرکے تھکا تو اُسنے بدیع الملک سے کہا اب مین تیرے حربے کا مشتاق ہون بدیع الملک آگے بڑھے اُسپر زور کا وار کیا آفتاب نے سپر سحر کو اٹھایا وار کو روکا اپنی کمر سے تیغ سحر نکالا بدیع الملک پر وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا اُسنے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر وار اسکا خالی دیا آفتاب جب مجبور ہوا اور اسکو یقین ہو کہ یہ جوان ضرور مجھے ہلاک کریگا سحر کرکے غرق زمین ہوگیا بدیع الملک تلوار کھینچکر اسکی فوج پر جا پڑے چند ساحرون کو قتل بھی کیا ساحرون نے یہ حال دیکھکر پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب ساحر ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے ایمان لائے بدیع الملک خوشی خوشی اپنے لشکر کی جانب واپس ہوے صاحبقران بہت خوش ہوے طبل خوشی پر چوب پڑی امیر اپنی بارگاہ کیطرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو مقابلہ بدیع الملک سے فرار ہوکر بھاگا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا بدیع الملک نوجوان اس روز اسوجہ سے اُسکی بارگاہ تک تشریف نہ لے گئے تھے کہ چند گھنٹہ رات نے طبل بازگشت بجوادیا تھا اور چند خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے تھے اس وجہ سے بدیع الملک نوجوان اسکی بارگاہ تک نہین گئے تھے اور خیام لشکر آفتاب تباہ نہین کئے تھے مگر آفتاب جو اپنی بارگاہ مین واپس آیا تو ہمعصر سامری کے پاس گیا سب کیفیت بیان کی ہمعصر سامری نے کہا اب تم کچھ فکر نکرو جب کل لشکر میدان مین جائیگا تو مین آؤنگا سب فوج حمزہ کو کھا جاؤنگا آفتاب وہان سے واپس آیا اور اسکو امید قوی ہوئی کہ اب مسلمان کہان کہ بچین گے اسی خوشی مین یہ شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو اپنے بقیہ لشکر کو میدان مین لے گیا امیر عالی توقیر بھی میدان مین تشریف لائے دونون لشکرون نے پرے جمائے نقیبون نے نقابت سے فراغت کی آفتاب چاہتا ہو کہ آگے بڑھے کہ ایک آواز عجیب آئی دونون لشکرون کے لوگ نگران ہوے گھوڑے بھڑکنے لگے عجب کیفیت ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہے ہمعصر سامری آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی مجھکو بھی یہی گمان ہے یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک دیو صورت حیوان سیرت بدہیئت عجیب نداست لشکر کے سامنے آ کھڑا ہوا پکارکے کہا اے حمزہ ثانی تو کہان ہے آج میرے مقابلے مین آ کہ جوہر تیرے دیکھون صاحبقران زمان نے گھوڑے کو پرے سے آگے بڑھایا اسکے مقابلہ مین آئے ہمعصر سامری نے کہا اے حمزہ اب طاعت فیروز کیون نہین اختیار کرتا ہے اور اپنے مذہب سے کیون نہین انکار کرتا صاحبقران نے تیغ میان سے نکالی فرمایا او بیہودہ اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ سر تن پر نہوگا ہمعصر سامری نے جو یہ کلمہ سخت زبان صاحبقران سے سُنا ہاتھ بڑھایا امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالدیا قصد یہ ہوا کہ صاحبقران کو کھا جاؤن مگر امیر نے لنگر قایم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر صاحبقران کو اٹھا نہ سکا جب مجبور ہوا تو اسنے سحر کرنا شروع کیا یہان صاحبقران کے پاس حرز ہیکل موجود تھی سحر کیونکر تاثیر کرتا یہ سحر کرکے بھی مجبور ہوا صاحبقران زمان نے فرمایا اے ہمعصر سامری اب بھی خیر ہو تو اپنے ارادے سے

باز رہو اور اس دین باطل کو ترک کرو معصر سامری نے جواب دیا کہ اے حمزہ تو اپنے زور بازو پر اسقدر نازان
ہے میں ہرگز اپنے مذہب سے نہ پھرونگا اگر اسوقت تو میرے قبضے میں نہیں آتا ہے تو دوسرے وقت تجھکو زیر
کرونگا مگر اب میں تجھکو اجازت دیتا ہوں کہ تو چلا جا اور پھر صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ معصر سامری
دنگ ہوگیا سحر کرکے اپنے تئیں غرق زمین کیا صاحبقران کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ نکل گیا معصر سامری غرق
ہوا اسکی طرف جادو اور رنگ تھے وہ جبل باز گشت ہوکر بیٹھے صاحبقران بھی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے
کر ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت معصر سامری کی عرض کیجاتی ہے

الغرض جو غرق زمین ہوا تو اپنی جگہ پر آیا اسی وقت اسنے آفتاب ہزار سر کو بلا کر کہا آفتاب ہے کہ حمزہ کے پاس جبتک
تحفہ جات موجود ہیں تب تک قابو میں نہیں آئیگا آفتاب نے کہا اب تحفہ جات کسطرح لے سکتے ہیں معصر سامری نے
کہا کہ لینا چاہیئے آفتاب نے کہا مگر یون ہی نہیں پڑیگا بہتر ہے حمزہ ثانی سے چند دنون کی مہلت طلب کرو دیکھو وہ
مہلت دیتا ہے یا نہیں معصر سامری نے کہا مجھے یقین ہے کہ حمزہ ثانی ضرور ہی مہلت دیگا کیونکہ میں نے اکثر اسکی
تعریف سنی ہے کہ بہت صاحب جرأت ہے آفتاب نے اسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ہمین درستی
فوج کرنے کی نہایت ضرورت ہے اس واسطے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہے جب یہ نامہ تیار ہوگیا ایک ساحر کو بلایا
نامہ دیکر کہا یہ نامہ صاحبقران ثانی کے پاس لیجا اگر وہ کچھ کلمات سخت و درشت کہیں تو اسکا جواب نہ دینا
خاموش ہو رہنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا حمزہ ثانی کی بارگاہ کے قریب پہونچا یہان نگہبان دربارگاہ پر
بیٹھے تھے نظر جو آتے دیکھا سب نے منع کیا ساحر نے نامہ دکھایا نگہبانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہیں جو حکم
حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا ساحر وہان ٹھہر گیا چوبدار صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی ایک ساحر دربار
پر حاضر ہے اور عدو سے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہے امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو یہان حاضر کیا جائے
صاحبقران نے فرمایا اندر بلاؤ ساحر کو چوبدار اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ساحر نے نامہ صاحبقران کو دیا امیر
نے نامہ کے مضمون کو پڑھا پشت پر تحریر کردیا کہ ہمنے مہلت دی جب تمھارے مزاج میں آئے ہمسے مقابلہ کرنا
یہ نامہ لیکر ساحر کو دیا ساحر امیر سے رخصت ہوا یہان آفتاب اسکا منتظر تھا ساحر نے آکر جواب نامہ آفتاب
کو دیا آفتاب نے جو جواب دیکھا اپنے دلمین بہت خوش ہوا معصر سامری کے پاس آیا کہا وہی جیسا آپ
نے فرمایا تھا حمزہ ثانی نے اس سے بڑھ کے کہا یعنی اس نامہ کے جواب میں لکھا ہے کہ جب تمھارے مزاج میں
آئے ہمسے مقابلہ کرنا معصر سامری نے کہا حمزہ کی بہادری میں فرق نہیں ہے میں نے بہت سی لڑائیان حمزہ کی
دیکھی ہیں اور خوب آگاہ ہوں حمزہ کا مثل نہیں ہے میں خود اس سے مقابلہ کرنے میں عاجز ہوں مگر کیا کرون مجھے
یہی نہیں بنتا اگر نہیں لڑتا ہون تو طلسم غارت ہوتا ہے اور اگر اس سے مقابلہ کرتا ہون تو خوف جان ہے مگر اب اس
تدبیر سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ حمزہ ثانی کے تحفہ جات اپنے قبضہ میں کرنا چاہیے اور اسم اعظم بند کرنا چاہیے جبتک
یہ انتظام نہوگا حمزہ اسیر نہوگا آفتاب نے کہا پھر آپنے کیا فکر کی ہے معصر سامری نے کہا میرے نزدیک یہ بات
ہے کہ کوئی شخص رات کو جائے اور حمزہ کو اثنائے خواب میں اسیر کرکے لے آئے اور اگر حمزہ کو نہ لاسکے تو
اسکے گلے سے حرز ہیکل اتار لائے آفتاب نے کہا افسوس ہے کہ اس کام کے واسطے یہان کوئی

موجود ہین معصر سامری نے کہا ای آفتاب اگر کوئی نہین ہے تو تم خود جاؤ اور اپنے تئین بصورت جلال صاحبقران کے خیمے مین پہونچاؤ امیر کی حرز ہیکل لاؤ اور اگر صاحبقران کو لا سکو تو بہت اچھی بات ہے آفتاب نے کہا مین آج شب کو جاؤنگا جس طرح بن پڑے گا امیر کو لاؤنگا اور اگر صاحبقران کو نہ لا سکونگا تو حرز ہیکل ضرور لاؤنگا یہ کہکر آفتاب وہان سے اپنی بارگاہ مین آیا تمام دن اسنے اسی فکر مین بسر کیا کہ کس صورت سے بارگاہ امیر مین جاؤن اور کیونکر صاحبقران کو لاؤن جب دن گذر گیا تو اسنے اپنے تئین غرق زمین کیا اور صاحبقران کی بارگاہ مین آکر پہونچا اور سحر کے ذریعے سے اپنے تئین نظر مردم سے پوشیدہ رکھا یہان سب سردار جمع تھے جنگ کی صلاحین ہو رہی تھین سب لوگ خوش و خرم بیٹھے تھے آفتاب ہزار سر نظر مردم سے پوشیدہ چھپا رہا جب رات زیادہ گئی اور سب لوگ صاحبقران زمان سے رخصت ہوکر اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے امیر بھی فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر تک بیدار رہے جب عرصہ ہوا تو صاحبقران نے آرام فرمایا جب امیر غافل ہوگئے تو آفتاب ہزار سر قریب آیا صاحبقران کے گلے سے حرز ہیکل اتارنا چاہی امیر کی آنکھ کھل گئی جو دیکھا تو نظر نہ آیا کسیکو نہ پایا پھر صاحبقران تھوڑی دیر مین غافل ہوگئے آفتاب نے اپنی جھولی سے بیہوشی نکالی امیر کے دماغ مین پہونچائی صاحبقران کو چھینک آئی امیر بیہوش ہوے آفتاب نے امیر کے گلے سے حرز ہیکل اتاری چاہا صاحبقران کو بھی لیجاؤن مگر ہمت نہ پڑی مجبور ہوگیا حرز ہیکل لیکر وہان سے پھر غرق زمین ہوا اپنی بارگاہ مین آیا رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی یہان صاحبقران زمان بیدار ہوے حرز ہیکل گلے مین نہ پائی حیران ہوے خادم جو اسوقت حاضر خدمت تھے سب سے فرمایا سبنے عرض کی یا صاحبقران ہم لوگ شب بھر بیدار رہے کہ کوئی آتا تو ہمکو ضرور معلوم ہوتا مگر کوئی بارگاہ مین نہین آیا خواجہ کو اس امر کی خبر ہوئی خواجہ بارگاہ صاحبقران مین آئے چارون طرف دیکھی کسی طرف نشان قدم نہ پایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران کسی طرف نشان قدم بھی نہین معلوم ہوتا ہے یہ کہکر خواجہ نے فرش بارگاہ کی ایک گوشہ کی جانب فرش الٹ کر دیکھا تو ایک نقب معلوم ہوتی ہے خواجہ نے نقب کی صورت جو دیکھی تو دہن نقب بند پایا امیر سے عرض کی یا صاحبقران اس نقب سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کسی طرح نہین آ سکتا ہے کسی ساحر کا کام ہے کوئی ساحر حرز ہیکل لیگیا ہے صاحبقران نے فرمایا کل کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے عرض کی مین ابھی اس امر کی تحقیق کرتا ہون معلوم ہو جائے گا یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوے کہ ذرا اسکا وقت پر حال معلوم کرے

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ حرز ہیکل صاحبقران کی لیکر آیا تمام شب فرط خوشی سے بیدار رہا جب صبح ہوئی تو حرز ہیکل لیکر معصر سامری کے پاس گیا حرز ہیکل دکھائی معصر سامری نے کہا ای آفتاب حرز ہیکل مجھکو دیدے اب مین تمکو معظم بھی بنائے لیتا ہون آفتاب نے حرز ہیکل معصر سامری کو دیدی معصر سامری نے اسی وقت حرز ہیکل تو الگ رکھی اسنے دستک دی کہ ایک طائر سفید رنگ کا آیا معصر سامری نے اس طائر کو اپنے پاس بلایا اور کچھ اس طائر سے کہا وہ طائر لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہان صاحبقران متردد بارگاہ سے آگے نہیں جا سکے اور بہت سے سردار بھی صاحبقران کے ہمراہ تھے امیر فرما رہے تھے کہ یہ کام سوا اسکے معصر سامری کے

دوسرے کا یہی ذکر تھا کہ ایک جانور نے آکر گرد صاحبقران چکر مارا اور ایک دم غیب ہوا۔ صاحبقران بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے سردار جو صاحبقران کے ہمراہ تھے سب گھبرا گئے امیر کو اٹھا کے بارگاہ کے اندر لے گئے صاحبقران کی عجیب حالت ہوئی یہ خبر بدیع الملک نوجوان کو معلوم ہوئی فوراً بارگاہ میں آئے صاحبقران کے قریب آکے بیٹھے گلے سے لوح محفوظ اتاری امیر کے گلے میں ڈالی صاحبقران ہوش میں آئے طبیعت بحال ہوئی امیر اٹھ کے بیٹھے بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کی اب کیا کیفیت ہے صاحبقران نے فرمایا بیٹا اب کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے مگر اب فکر اسم اعظم اور حرز نبیل کی ہے یا ضرور ہے کہ اس کا سراغ لگانا چاہئے اور بہت کچھ پھیلا ہے بدیع الملک نے عرض کی کیا مجال جو کچھ بنا سکیں خدا مالک ہے وہی ہر وقت میں محافظ و نگہبان ہے صاحبقران نے فرمایا اور تو کچھ خوف نہیں ہے لیکن اتنا خیال ہے یہ لوگ کہیں ایسا نہ ہو۔ اور سرداروں کو بھی امیر کہنے لگے جاؤ ان اور فیروز کو اطلاع دیں وہ بھی یہیں آئے لشکر اپنا ساتھ لائے اس وقت کی زحمت سب خیال سے اس وقت فکر کرنا خوب ہے بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو ان لوگوں نے تھوڑے دنوں کی مہلت مانگی ہے دیکھیں اب وہ کب طبل جنگی بجاتے ہیں میدان میں آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ عجب ہے جب طبل جنگی بھی لشکر کفار میں بجے اور جنگ شروع ہو جائے بدیع الملک نے عرض کی جس وقت وہاں طبل جنگی بجے گا اس وقت دیکھا جائے گا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ صاحبقران میں آئے باتوا کہا کہ صاحبقران دولت و دولت زیادہ ہو عرض کی کہ آج لشکر میں طبل جنگی بجا ہے آفتاب ہزار سر کہتا ہے کہ دم کل میدان میں جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہمارے یہاں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر میں تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں مگر خواجہ عمرو نامی جو لشکر اسلام سے برائے تحقیق کیفیت حرز نبیل روانہ ہوئے بصورت مبدل لشکر ساحران میں آئے آفتاب ہزار سر کی بارگاہ کے قریب گئے ایک چوبدار کو بلایا جب وہ خواجہ کے پاس آیا اسکو باتوں میں لگا کے اپنے ہمراہ ایک طرف میں لے گئے وہاں بیہوش کر کے اسکا لباس اتار لیا چوبدار کو داخل زنبیل کیا ایک نامہ ہاتھ میں لیا آفتاب کے خیمے کے اندر آئے آفتاب اس وقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا بہت سے لوگ اسکے پاس موجود تھے سب سے کہہ رہا تھا کہ میں تمام لشکر اسلام کو گرفتار کرونگا سب کو مجبور کرونگا جن سے حمزہ کا اسم اعظم بھی لے کر آیا ہوں معصوم سامری نے مجھے بہت ہی دی اگر یہ نہ ہوتا تو مجھے اسکا مثل آتی کوئی تو تدبیر ہے اب تو یہ ندارد حکمت کوئی چیز نہ تھا سبب گرفتاری کر لینا اب بہت آسان ہوگا صاحبقران کیا بنا سکیں گے حرز نبیل اور اسم اعظم بہت ہاتھ ان سے آج چھینا ہے سحر ہونے کسی کروٹ چین نہ آتا ہوگا دل گھبراتا ہوگا عجب کیفیت بری حالت ہوگی آفتاب کے ہمراہ خواہ اسکی مدح و ثنا کرتے تھے کوئی کہتا تھا کسکی مجال ہو جو آپ سے مقابلہ کر سکے اب جو کسی کا قول تھا اگر سامری جمشید ہوتے وہ آپکے سحر کو دیکھتے یقین ہے حلقہ غلامی کان میں ڈالتے آپکے آگے سحر کا نام نہ لیتے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک چوبدار نے آکر سلام کیا آفتاب نے کہا کیوں کس واسطے یہاں آیا ہے چوبدار نے ایک نامہ آفتاب کے ہاتھ میں دیا کہا حضور اس نامہ کو ملاحظہ فرمائیں بھی لشکر اسلام سے ایک نامہ لا رہا یہ نامہ دیکر چلا آیا آفتاب نے کہا وہ مکار ہے اپنے مکر میں پھنسانا ہے چوبدار نے کہا حضور میں آپ سے خلاف نہیں عرض کرتا ہوں وہ بھی لشکر اسلام سے آیا ہے ایک جوان لایا ہے مجھکو دیکر بارگاہ کے دروازے پر ٹھہر گیا ہے اگر حکم ہو تو اسکو حاضر خدمت کروں یہ کہکر چوبدار چپ ہوا آفتاب نے

ایک چیخ ماری کہ او مکار کہاں جاتا ہے چہ بار لرز کر اسکے زمین پر گرا اب جو لوگون نے خیال کیا تو ایک مرد لاغر جو بدلا
کا لباس پہنے زمین پر پڑا ہے سبکو تعجب ہوا پھر اسکے سبب آفتاب سے کہا حضور یہ کیا معاملہ ہے آفتاب نے
کہا یہ عیار لشکر اسلام کا ہے مجھے دھوکا دینے آیا تھا چاہا مین اسکے مکر مین کیونکر گرفتار ہوتا جب مین نے اسم اعظم
حمزہ اور حرز ہیکل حمزہ اپنے قبضے مین کر لی اور اسکو منتر سے سحر کر دیا تو اسکی کیا حقیقت تھی جو مجھکو دام مکر مین
پھنساتا یہ کہکر اپنے چند سردارون سے کہا اسکو یہان سے اٹھا لیجاؤ قید کرو مین مہم سامری کر کے دکھاؤنگا مگر
اسکی حفاظت بہت اچھی طرح سے کی جائے یہ شخص بہت مکار معلوم ہوتا ہے لوگ وہان سے اٹھا کے لیگئے ایک
خیمہ مین بیجا کر ڈال دیا اور خیمہ پر بہت سے لوگ تلوارین کھینچکر بیٹھے تھوڑی دیر نگذری تھی کہ خیمے سے گانے کی آواز
آئی جو لوگ نگہبانی کر رہے تھے اسکے دل بیتاب ہو گئے سب نے کہا یہ کون گاتا ہے کہنے لگا تھا بعض نے کہا قیدی
جو آج اسیر ہوا ہے اسکے سوا اس خیمہ مین اور کون ہے وہی گاتا ہوگا ہمین لگتا ہوگا بعض نے جواب دیا کہ وہ کیا گا سکیگا
اسے اپنی جان کے خوف سے ہوش نہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ گانے کی آواز بہت اچھی طرح سے آنے لگی
سبکے دل زیادہ بیتاب ہوے آپسمین یہ بات قرار پائی کہ خیمہ کے اندر چل کر دیکھو کون گاتا ہے دو تین آدمی باہر
رہے باقی نگہبان خیمے کے اندر آئے دیکھا قیدی زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہے سب نے کہا کیون میان قیدی
یہان کون گا رہا تھا قیدی نے جواب دیا کہ مین کیا جانون کون گاتا تھا مین اس مصیبت مین مبتلا ہون لوگون نے
کہا اسی خیمے کے اندر سے آواز آئی تھی قیدی نے کہا بھائی یہ بات ایسی نہین ہے جو بتائی جائے یہ کلمہ جو قیدی کی
زبان سے سبنے سنا کہا اب ضرور ہے ہم اسکو تحقیق کرینگے قیدی نے کہا مین ہرگز نہ بتاؤنگا نگہبانون نے
کہا تمہین بتانے مین کیا عذر ہے قیدی نے جواب دیا کہ مین اگر تمہین بتا دونگا تو میرا بڑا نقصان ہوگا اور گانے والا
میرے ہاتھ سے جاتا رہیگا نگہبانون نے کہا میان قیدی صاحب خاطر جمع رکھو گانے والا تمہارے ہاتھ سے نہین
جانے کا ہم صرف اسکا گانا سنینگے قیدی نے کہا اس قید کو مجھسے دور کرو تو مین تمہین گانے والے کو دکھاؤن
نگہبانون نے قید جسم سے دور کی قیدی نے کہا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے باہر تشریف لے جائیں مین جبتک
نہ بلاؤن یہان تشریف نہ لائیے گا نگہبان باہر آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ کے آواز دی بھائی اندر آؤ گانیوالے
کو دیکھ جاؤ نگہبان اندر آئے خواجہ ایک کنارے کھڑے ہو گئے نگہبان چارون طرف دیکھنے لگے آپسمین کہا
یہان تو کوئی بھی نہین معلوم ہوتا ہے قیدی بھی کہین غائب ہو گیا بڑا غضب ہوا اب آفتاب ہزار سر کو جو یہ
خبر پہونچے گی تو وہ کیا کریگا اور ہم لوگون کو کیا سزا دیگا تعجب کی بات ہے ہم لوگ خیمہ کے چارون طرف موجود
رہے نہین معلوم قیدی کس طرف سے نکل گیا یہ ذکر تھا کہ نہین سے ایک نے دوسرے سے کہا ارے
بھائی تمہاری ٹوپی کیا ہو گئی اسنے سر پر ہاتھ رکھا ادھر ادھر دیکھکر کہا ارے بھائی اور تمہاری ٹوپی بھی تو غائب ہے
اسنے جو گردن اٹھائی کہا بھائی تم ایک میری ٹوپی کو کہتے ہو سب کی ٹوپیان کون لے گیا اب سب نے جو یہان
دیکھا خنجر تک نہین سب کو تعجب ہوا کہ سب کی ٹوپی کون اتار لے گیا اس فکر مین تھے کہ سب نے دیکھا در خیمہ پر
لگا ہوا الجھن مین پھر رہا ہے اندر آئے جو لوگ اندر تھے انہون نے کہا جلدی چلو آفتاب ہزار سر تشریف لائے مین تم
سبکو بلاتے ہین ان لوگون نے کہا اے بھائی بڑا غضب ہو گیا ہے قیدی یہان سے غائب ہو گیا ہے اب اگر انکے پاس
جائینگے تو وہ کیا کہینگے سب نے کہا مجبوری ہے وہان تک چلنا ضروری ہے مجبور ہو کر وہ لوگ خیمے سے باہر آئے
دیکھا آفتاب ہزار سر ایک تخت پر سوار گشت بروت ہوا قائم خیمہ کے سامنے موجود ہے سب نے سلام کیا آفتاب ۴

نے کہا اسوقت مجھے ہیرون نے خبر دی تھی کہ قیدی تم لوگون کی غفلت سے نکل گیا کیا یہ بات سچ ہو سب نگہبان کانپنے لگے ہاتھ باندھ کے کہا کہ حضور ہماری غفلت سے نہین بلکہ اپنی فطرت سے نکل گیا ہو ہم اگر خطاوار تو ضرور ہین جو چاہے سزا دیجیے آفتاب نے کہا اب مین ہمصر سامری کے پاس جاتا ہون تم سب کو میرے ہمراہ جاکر اس امر کی شہادت دینا ہوگی جیسا پوچھینگے وہ کیا جسے گا نگہبان لرزان و ترسان آفتاب کے ہمراہ ہوے آفتاب تخت اڑاتا ہوا ہمصر سامری کے مکان دودی کے قریب آیا نگہبانون سے کہا پیشتر جاکر ہماری اطلاع کرو نگہبان گئے ہمصر سامری کو جاکر اطلاع دی کہ آفتاب ہزار سر آپ کے پاس آئے ہین ہمصر سامری نے کہا بلا لو نگہبان باہر آئے آفتاب سے کہا آپکو اندر بلاتے ہین تشریف لے چلیے آفتاب اسی طرح تخت اڑاتا ہوا اندر آیا سب نگہبان بھی ساتھ ہمراہ آئے آفتاب نے ہمصر سامری کو سلام کرکے کہا اسوقت آپسے ملنے کی خاص ضرورت یہ تھی کہ مین نے ابتدا ایک عیار طرار کو اسیر کرکے ان لوگون کے سپرد کیا تھا انھون نے اسکی نگہبانی مین بہت غفلت کی وہ نکل گیا اب انکی سزا مین نے یہ تجویز کی ہو کہ آپ ان سب کو کھا جائیے زندہ نہ چھوڑیے تاکہ اور لوگون کو ہیبت ہو اور آیندہ ایسی غفلت نکرین ہمصر سامری نے دیکھا اسوقت تھوڑا سا کھانا ملتا ہو آفتاب سے کہا ان لوگون کی یہی سزا ہو یہ کہکر ایک ایک نگہبان کو کھا گیا جب سب نگہبانون کو کھا چکا تو آفتاب سے کہا اے آفتاب اسوقت اتنے سے آدمیون کو کھاکر بھوک زیادہ ہوگئی ہو اب اسکی تدبیر کرو کہین سے تھوڑے آدمی اور منگا دو کہ میرا پیٹ بھر جاے آفتاب نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون وہان سے آفتاب باہر آیا ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ او ہمصر سامری مجھکو اپنے کمال پر بہت ناز ہو مجھپے حکومت کرتا ہو اگر تو استاد ہو تو فیروز ستارہ پیشانی کا ہو مجھے اگر ابکی بار تو نے آدمیون کی فرمائش کی تو مین اسکے جواب مین بہت بری طرح پیش آؤنگا مین تیری حقیقت نہین سمجھتا ہون مجھے خود اس وقت اتنی قدرت ہو کہ تجھ سے کران تن کو کافی ہون اگر تو آخر مین کیا ہو تو مین علم حکمت مین لاثانی ہون تو میرے مقابلے مین ہر وقت عاجز ہو اب اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہے تو مجھے اس قسم کی حکومت نکرنا جب یہ مضمون ختم ہوا اسکے نیچے آفتاب ہزار سر ساحر بے عدیل و حکیم بے نظیر لکھکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر قریب آیا تو اسکو یہ نامہ دیکر روانہ کیا ہمصر سامری کے پاس وہ ساحر آیا آفتاب کا نامہ دکھایا ہمصر سامری نے جو نامے کو پڑھا آگ ہو گیا مہر اسکے نامے کو پھاڑ ڈالا کہا یہ آفتاب اپنے دلمین کیا خیال کرتا ہو ایکدم مین سارا غرور جلا دونگا پھر نہ پڑھیگا جب بلا سامری کچھ نکرسکے تو یہ کیا چیز ہو یہ کہکر ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیون او بے ادب تو ایسا نامہ میرے پاس کیون لایا یہ کہکر ساحر کی انگلیئن چبا کر کھا گیا پھر ان ساحرون مین سے ایک ساحر کو بلایا کہا اسی وقت آفتاب ہزار سر کے پاس جاؤ اور میرا یہ پیام پہونچاؤ کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو مجھکو آکر سجدہ کر ورنہ بہت خرابی ہوگی ایک دم مین سب سحر اور حکمت جلا دونگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوا آفتاب کی بارگاہ مین آیا آفتاب اسوقت سو رہا تھا ساحر نے نگہبانون سے کہا ہم ہمصر سامری کا کچھ پیام لائے ہین آفتاب سے کہنا ہو جو دو لوگون نے ہمصر سامری کا نام سنکر آفتاب کو جگا دیا آفتاب آنکھین ملتا ہوا اٹھا ساحر کو اندر بلایا کہا اسوقت ہمصر سامری نے تجھکو کیون تکلیف دی جو کچھ کہنا ہو تا وہ مجھے جلد کہدے ساحر نے کہا ہمصر سامری فرماتے ہین کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو مجھکو اسیوقت سجدہ کرو ورنہ ایکدم مین فنا کر دونگا آفتاب نے کہا ہمصر سامری کی شامتین آئی ہین ایک دم مین سب سحر جلا دونگا مین انکی حقیقت کچھ نہین سمجھتا ہون ایک دم مین سبکو خود فنا کر دونگا مین نے جو یہ فیروزا کی اطاعت کی

تو انھین یہ گمان ہوا کہ مین دب گیا ہون یہ خیال اپنے دل سے دور رکھین مین خود بادشاہ طلسم ہون معصر سامری
میرے سامنے ایک طفل مکتب ہے کہ برابر نہین ہو سکتا مگر مصلحت کہا جاکر اس بیہودہ سے کہہ دینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے
میرے حق مین کر مین موجود ہون مگر جسوقت مین بر سر فساد ہونگا اسوقت بیان معصر سامری کچھ نہ بتا سکینگے
ابھی تو مجھکو فیروز کا خیال ہے مگر اس لڑائی کے بعد جب مین سب مسلمانون کو اسیر کرکے یہان سے لیجاؤنگا
اُس وقت فیروز کے روبرو معصر سامری کو راضی کرونگا ساحر یہ سنکر واپس آیا معصر سامری سے سب گفتگو بیان
کی معصر سامری نے کہا ابھی مجھکو بھی یہی خیال ہے کہ فیروز مجھسے شکایت کریگا لیکن بعد اس لڑائی کے اسکو جیسا چاہیے
کہہ دونگا معصر سامری تو یہان یہ باتین کر رہا تھا مگر آفتاب ہزار سر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا لوگون سے کہتا
آج کیا بات تھی کہ معصر سامری نے یہ پیام بے ایسے وقت مین بھیجا کیا اسکے دماغ مین خلل ہے اگر کہنا تھا تو مجھسے خود
کہا ہوتا اور کسی وقت اس بات کا اظہار کرنا لازم تھا اسوقت کیا ضرورت تھی یہ ذکر تھا کہ لوگون نے آکے خبر
دی کہ آپنے جو ایک عیار لشکر اسلام کا گرفتار کیا تھا اُسکا پتہ نہین ہے آفتاب یہ سنکر گھبرا گیا کہا تم لوگون کو کیونکر
معلوم ہوا سب نے کہا ہم اس وقت اُس جانب ٹہلتے ہوے گئے خیمہ کو خالی پایا وہان دربان بھی نہین ہین قیدی کا
بھی پتہ نہین ہے آفتاب اُٹھا اپنی بارگاہ سے باہر آیا اُس خیمے کو جاکر دیکھا کہین قیدی کا پتہ نہ پایا لوگون سے تحقیق
کرنا شروع کیا سب سے دریافت کر چکا تو مجبور واپس ہوا اتنے مین ایک ملازم معصر سامری کا ملا اُس سے آفتاب نے
دریافت کیا ملازم نے جواب دیا کہ آپ خود ہی دربانون کو اپنے ہمراہ لیگئے ہمارے آقا سے تمہارے کہا کہ انکو سزا دیجیے
انھون نے قیدی کی حفاظت نہ کی وہ بھاگ گئے اب آپ یہان دریافت کرتے ہین آفتاب اس بات کو سنکر اور گھبرایا ملازم سے کہا
مین تمہارے یہان نہین گیا ملازم نے کہا آپ دریافت کر لین آفتاب نے اپنے ملازمین سے کہا جاکر تحقیق کرو یہ کیا معاملہ ہے ملازمین
آفتاب معصر سامری کے خیمے مین آنے کی کیفیت معصر سامری سے بیان کی معصر سامری نے کہا آفتاب خود میرے خیمے مین
آیا اپنے ساتھ سب دربانون کو لیکے مجھسے کہا آپ انکو اس خطا پر سزا دیجیے کہ سبکو کھا لیجیے یہ بات سب نگہبانون کو معلوم ہوگی تو خوف جان
پھر ایسی غفلت نہ کرینگے مین بھی اس بات کو اچھا سمجھا اُن سبکو کھا لیا چونکہ آدمی تھوڑے سے تھے مین نے
جو انکو کھایا بھوک اور زیادہ ہوگئی آفتاب سے مین نے بھوک کی شکایت کی اسنے کہا مین جاتا ہون ابھی
اور آدمی حاضر کرتا ہون یہان سے جاتے ہی ایک رقعہ میرے پاس بھیجا یہ کہکر وہ رقعہ دکھایا ملازمین آفتاب
نے جو رقعہ کو دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ او معصر سامری کیا تو اپنے سحر پر بہت نازان ہے مین تجھے ایک طفل مکتب
سمجھتا ہون خبردار ایسی نوالے نہین ملینگے کبھی نہ سمجھ ورنہ بہت پچھتائیگا ایک دن زک اُٹھائیگا یہ مضمون جو ملازمین
نے دیکھا معصر سامری سے کہا یہ آفتاب ہزار سر کے ہاتھ کا لکھا نہین ہے اور وہ یہان تشریف نہین لائے جب
آپکا رقعہ اس مضمون کا گیا کہ تم مجھے [illegible] اُسوقت وہ خواب سے بیدار ہوے آپکے رقعہ کو دیکھکر بہت حیران
تھے سب سے کہتے تھے کہ آج اس امر کا اظہار آفتاب ہزار سر کو لازم تھا تو مجھے صبح کو کہا ہوتا مین اس کا
جواب دے لیتا اس وقت کیا ضرورت تھی معصر سامری نے جواب دیا کہ جب یہ نامہ تمہارے آفتاب ہزار سر
آ چکا ہے تب مین نے اس کے جواب مین یہ باتین لکھی ہین ملازم دنگ ہو گیا وہان سے آفتاب ہزار سر کے
پاس آئے کل حال کہہ سنایا آفتاب کو کمال حیرت ہوئی کہا یہ سب کام اسی عیار کے ہین بڑا غضب کیا تھا نہین
معلوم کہان [illegible] معصر سامری [illegible] ہوا اور [illegible] طرف سے دل مین رنج پیدا ہو گیا اسکی شکایت مین
فیروز سے [illegible] لوگون نے کہا حضور [illegible] اُنھون نے اس [illegible] یہ [illegible] لکھا اگر

یہ نامہ کرتے ان تک نہ جاتا وہ کیونکر اسے جواب لکھتے آفتاب نے کہا بس عیار کو تلاش کرنا چاہیے
ایسا نہو کہ کوئی ادھر ادھر رہے لوگون نے کہا پھر اسکو کیونکر تلاش کرین آفتاب نے کہا ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر
اسنے ایک نسخہ جدول سے نکالا اُس آئینہ کو دیر تک دیکھا کیا جب دیکھ چکا تو اپنے ملازمین سے کہا کہ وہ میری
بارگاہ کے باہر ایک دربان کی صورت بنا ہوا بیٹھا ہے سب دربانون کو اندر لے آؤ کیفیت معلوم ہو جائیگی
لوگ باہر چلے یہان خواجہ نے جو لوگون کو آتے ہوے دیکھا یقین کیا کہ آفتاب آگاہ ہو گیا یہ خیال کرکے تنبیہ دشمن
کے عمل سے آنکھ بچا کے الگ ہوئے گلیم اوڑھ کر ایک کنارے کھڑے ہو گئے ملازمین آفتاب لگے دربانون کو
بلانے لگے خواجہ سمجھے کہ آفتاب نے اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا ہوگا تو اُسنے یہ پتہ معلوم ہوا ہوگا
کہ دربانون مین کوئی عیار ہے بہتر ہے کہ تھوڑی دیر اسکو پریشان کرو یہ سوچ کر چوبدارون کے نزدیک
آکر کھڑے ہوے اپنی صورت بھی ایک چوبدار کی ایسی بنائی یہان ملازمین آفتاب دربانون کو اندر لیگئے
آفتاب نے کہا انھین سے ایک ایک کو میرے پاس لاؤ ملازمون نے ایک دربان کو آفتاب کے آگے
کیا آفتاب نے اُس سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ تم جاؤ دوسرے کو لاؤ لوگ دوسرے کو اسکے
قریب لے گئے آفتاب نے اُس سے بھی آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی بٹھا دیا اسیطرح ایک ایک
سے آنکھ ملا کر سبکو رخصت کیا پھر آئینہ نکالا اور کہا کہ سخت تعجب کی بات ہے اس مرآۃ سامری کا حکم باطل
ہو گیا اسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک عیار جسکا نام عمرو ثانی ہے دربارگاہ پر دربانون مین ملا بیٹھا ہے مین نے
اسی وجہ سے سب دربانون کو بلایا مگر جسکی طرف دیکھا سب اپنی صورت اصلی پر رہے کوئی انمین عیار تھا اگر
عیار ہوتا تو رنگ و روغن عیاری کا چھٹ جاتا صورت اصلی ظاہر ہوتی مگر یہ عیار نہ تھے سب میرے ملازم
تھے لیکن اب مین پھر دیکھتا ہون دیکھیے کیا بات ثابت ہوتی ہے یہ کہکر اسنے پھر آئینہ کو دیکھا معلوم ہوا چوبدارون مین
شامل ہوا اسنے اپنے ملازمین سے کہا جاکر سب چوبدارون کو لاؤ ملازمین چوبدارون کے لینے کو روانہ ہوے
یہین جب نگہبان باہر آے تو خواجہ نے بشکل چوبدار اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ اندر کیون بلائے گئے
تھے انھون نے سب کیفیت بیان کی چونکہ خواجہ نے اس سے پہلے تماشا قی مین جاکر زنبیل پر ہاتھ رکھکر اپنی صورت ایک
چوبدار کی بنائی تھی اور اس طرح خوب جانتے ہین کہ جب خواجہ اپنی صورت اسطور سے تبدیل کرتے ہین تو حرمت اس
صورت کا بگڑنا دشوار ہوتا ہے اسیواسطے خواجہ نے اپنی صورت اس طور سے تبدیل کرلی تھی اور چوبدارون مین آگے
کھڑے ہوے تھے کہ لوگ آفتاب کے آئے اور چوبدارون سے کہا تمھین اندر طلب کیا ہے چوبدار اندر چلے
خواجہ بھی بشکل چوبدار ان سب کے ساتھ روانہ ہوے بارگاہ کے اندر آئے آفتاب نے بطور سابق
ایک ایک کو اپنے پاس بلایا آنکھ ملا کے سبکو دیکھنے لگا کسی سے بھی کسیکی صورت تبدیل نہوئی آفتاب بہت متعجب ہوا
کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرآۃ سامری کے حکم غلط ہو رہے ہین آفتاب کا یہ کہنا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھکے کہا حضور کیا فرماتے ہین کس بات کی تحقیق منظور ہے آفتاب نے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا ہے
کہین چھپا بیٹھا ہے مین اسکو تلاش کرتا ہون مگر پتہ نہین معلوم ہوتا پیشتر تو مین نے آئینہ سے حکم پایا کہ وہ دربانون
مین ہے مین نے سب دربانون کو بلایا ایک ایک کا امتحان کیا مگر انمین سے کسیکو عیار نہ پایا پھر مین نے تحقیق کیا تو
معلوم ہوا کہ وہ چوبدارون مین ہے مین نے تم سبکو بلایا تم مین بھی کوئی نہین تو اب مین پھر آئینہ دیکھتا ہون دیکھون
اب کیا حکم ہوتا ہے چوبدار نے کہا حضور خود عاقل ہین ہوشیار رہو کہ ایسی باتین فرماتے ہین اس وقت مرآۃ سامری

کا حکم صحیح نہوگا آفتاب نے کہا اسکا کیا سبب ہے چوبدار نے کہا مین یون نہین عرض کرونگا جبتک تخلیہ نہوگا آفتاب نے اُسیوقت سب ملازمین سے کہدیا کہ تم لوگ باہر جاؤ مجھے کچھ تحقیق کرنا چاہیے جسقدر ملازمین آفتاب وہان موجود تھے وہ سب باہر آئے آفتاب چوبدار کی طرف متوجہ ہوا کہا اب بیان کرو چوبدار نے کہا آپ جانتے ہین کہ جمعصر سامری آپسے عداوت رکھتے ہین انھون نے اس آئینہ پر سحر کیا ہے آفتاب نے کہا یہ بات خلاف ہے وہ مجھسے عداوت نہین رکھتے ہین بلکہ اُسی عیار کی کارروائی سے یہ بات پیدا ہوئی ایک نامہ میری طرف سے لکھکے لیگیا تھا اُسکا جواب انھون نے مجھکو بھیجا تھا وہ انکا فعل خود کردہ نتھا بلکہ اُس عیار کی مکاری سے ایسا ہوا چوبدار نے کہا آپ ایسی باتین فرماتے ہین کہ جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہین بھلا عیار دہوکا جاتا اور وہ عیار کو پہچان نہ لیتے یہ صرف اس واسطے کیا گیا ہے کہ فیروز کے نزدیک جائے اعتراض باقی نرہے اور یہ سبب خطا رہین ورنہ فیروز انکو ہر طرح قائل کریگا آفتاب نے کہا ہان اس بات کو تو مین بھی یقین کرتا ہون کہ وہ عیار کو نہین پہچان سکتا ہے چوبدار نے کہا یہ صرف آپ ہی کی ترکیب ہے وہ فیروز کے استاد ہین اب یہ چاہتے ہین کہ سب ہماری اطاعت کرین آفتاب نے کہا پھر مجھے اگر وہ آزردہ ہین تو میرے اسباب سحر کے کیون دشمن ہین چوبدار نے کہا انکو آلات سحر کو وہ ضرور خراب کرینگے شاید کوئی وقت ایسا آجائے کہ آپکے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپکے آلات سحر سب بیکار ہون اُسوقت کام نہ دے سکین آفتاب نے کہا پھر اسکی کیا تدبیر کرنا چاہیے چوبدار نے کہا جبتک جمعصر سامری زندہ ہے اُسوقت تک یہ سب باتین پیدا ہونگی اسلئے اُنھین آپ قتل کر ڈالین تب بیخوف ہو جائین ہم جابین سوکرین آفتاب نے کہا ای چوبدار بڑی نازک بات ہے تم اس راز سے آگاہ نہین ہو مین تمھین اس وقت اسکی کل کیفیت سنائے دیتا ہون چوبدار نے کہا ارشاد فرمائیے ہم غلامان جانباز ہین اگر آپکے راز ہین لوگون سے مخفی رہین تو بڑے تعجب کی بات ہے آفتاب نے کہا جب مین پہلے اس طلسم مین آیا تھا تو قصد میرا یہ تھا کہ فیروز کو پیام دونگا کہ بیٹی دختر نیک اختر یعنی ملکہ لیلاے کمان ابرو کا عقد میرے ساتھ کردو جب یہان آیا فیروز کو برہم پایا مین نے پیام دیا اسنے نامنظور کیا مجھے غصہ آیا لشکر میرے ہمراہ بہت کچھ تھا مگر مین نے فیروز سے مقابلہ کیا اسنے بہر مجھکو گرفتار کرلیا ایک مدت تک یہان قید رہا جب مسلمانون نے فیروز کو آکر ستایا تو اسنے مجھکو رہا کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تم مسلمانون کو گرفتار کروگے تو مین عقد ملکہ لیلاے کمان ابرو کا تمھارے ساتھ کردونگا اور یہ سلطنت بھی ملکہ دونگا آج تک مین تمھارا دشمن تھا مگر آج سے ہین ہمکو مریخ آفتاب علم کی جو ہر تصور کرتا ہون اس وجہسے مین یہ سب کوشش کر رہا ہون دل و قلب کی میرے یہ حالت ہے کہ ہر وقت فراق ملکہ مین بیقرار رہتا ہے اسی وجہ سے ابتک کوئی چیز مین نے بزور حکمت بھی نہین بنائی کہ میرا دماغ صحیح نہین ہے اگر مجھے ملکہ کیطرف سے سلام پیام کا بھی سہارا ہوتا تو ایک روز مین سب مسلمانون کو گرفتار کرلیتا ایک چیز ایسی بناتا کہ سبکو بے حس و حرکت کر دیتا مگر کیا کہون کہ مجبور ہون ہر وقت ملکہ کی تصویر پیش نگاہ ہے اب اگر فیروز سے کہتا ہون کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردو تو وہ بھی منظور کیون کریگا اور مجھے بھی حجاب مانع ہے ابھی نہین کہہ سکتا ہون یہ لڑائی ختم ہو جائے تو مین اسکو پیام دون اسیوجہ سے جمعصر سامری سے بھی زیادہ نہین کہہ سکتا ہون اور کسی قسم کا کلمہ اُسکی شان مین نہین نکال سکتا کہ وہ فیروز کا استاد ہے فیروز بڑا ادب کرتا ہے اگر کوئی بات اُسکے خلاف ہوگی تو یہ فیروز سے میری شکایت کریگا فیروز اُسکا کہنا قبول کریگا اور میرا مطلب فوت ہو جائیگا پھر مجھے کوشش کرنا ہوگی چوبدار نے کہا اب آپ کہون

ڈرتے ہین آپ کو کوئی ایذا نہین کر سکتا فیروز سے اپنا عوض لیجیے ایک ایک ساحر کو قتل کیجیے ملک کو یہان سے لیجیے
آفتاب نے کہا میرا لشکر یہان موجود نہین ہے جب کوئی میرے طلسم مین جاے اور وہان سے لشکر لاوے
تب کچھ انتظام درست ہو پھر اس انتظام کے واسطے مدت مدید درکار ہے کون ایسا ہے جو اتنی کوشش کر سکے
چوبدار نے کہا مین حاضر ہون جو کچھ حکم ہو بسر و چشم بجا لاؤن آپ کے طلسم مین جاؤن وہان سے لشکر لیکر آؤن
آپ فیروز سے مقابلہ کیجیے آفتاب نے کہا وہان کی کیفیت بھی ابھی تک نہین معلوم ہوئی کہ وہان کیا ہوا
کون منتظم سلطنت ہوا کیا خرابیان سلطنت مین واقع ہوئی ہین کون کون سی باتین پیدا ہوئین کیا حال ہے
مین یہان پانچ سال سے اسیر ہون ابھی اسکی کیفیت دریافت کرنے مین بڑی کوشش کرنا ہوگی اور اب
عالم کے عجائب و غرائب کی وہ کیفیت بھی نہوگی کیونکہ وہ طلسم مین نے بزور سحر نہین بنایا ہے بلکہ وہ حکمت سے
تعلق رکھتا ہے جبتک مین وہان موجود تھا اسوقت تک کسی ہر ایک چیز کو درست کرتا رہتا تھا اب وہان ایسا
کون ہے جو اسکے عجائب و غرائب کو درست کرتا رہے ہر طرح طلسم خراب ہو گیا ہوگا چوبدار نے کہا پھر کوئی انتظام
تو ایسا کرنا چاہیے کہ مہتر سامری بیٹے کی کچھ سزا دیجیے آفتاب نے جواب دیا کہ مین تھوڑی دیر یہان موجود ہون
جبتک رات باقی ہے جسوقت یہ شب گذر جاے گی میدان مین جاؤنگا سبکو گرفتار کر کے لے آؤنگا مہتر نے
کا اسم اعظم بھی چھین لیا ہے اور حرز ہیکل بھی لے لی ہے حمزہ مین اب طاقت جنگ باقی نہین ہے سحر مین مبتلا ہے جب
اسکا لشکر آئے گا تو مین سب کو گرفتار کر لونگا لڑائی فتح ہو جائیگی یہان سے فیروز کے پاس جاؤن گا
جسوقت مین اس طلسم کی سلطنت پر حکمرانی کرونگا اس وقت اسکا عوض مہتر سامری سے لونگا چوبدار
نے کہا یہ خیال نہ کیجیے گا کہ مین اس وقت مین اسکا عوض لونگا جو کچھ آپ کو کرنا ہے اسی وقت کر لیجیے
آفتاب نے جواب دیا کہ ابھی مین مناسب نہین جانتا ہون وہ میرے سحر کو تو خاطر مین نہ لائیگا ہان
بزور حکمت رہا ہوگا جب مین کوئی شے حکمت کی رو سے تیار کرونگا اور اسکو دست بکر دونگا اسوقت
یہ مبتلاے آفت ہوگا چوبدار نے کہا آپ نے حرز ہیکل کیا کی آفتاب نے کہا مین نے مہتر سامری کو دیدی
اسی کے زانو کے نیچے رکھی رہتی ہے اور دوسری جانب شیشہ رکھا رہتا ہے اسمین اسم اعظم بند ہے
چوبدار نے کہا اور یہ سب قیدی جو اہل اسلام کے یہان آئے وہ سب کیا ہوے آفتاب نے کہا
مریخ آفتاب علم تو وہان قید ہے جہان مین اسیر تھا اور سب ساحر اسی زندانخانے کے ایک طبقہ مین قید ہین
انکو اب کوئی رہا نہین کر سکتا ہے جبتک مین نہ قتل ہون وہ لوگ رہا نہین ہو سکتے ہین اگر مین قتل ہو جاؤن تو
البتہ ان لوگون پر سے سحر اترے اور رہائی پائین چوبدار نے کہا اب عیارون کی تلاش کیجیے گا نگرانی کی جاے آفتاب
نے کہا مین پھر آئینے کو دیکھتا ہون چوبدار نے کہا آئینہ تو ویسی ہی خبر دیگا آفتاب نے کہا معلوم ہو جائیگا اگر
عیار اسمین ہوگی تو کچھ شبہہ نہین بیٹھے ہین اور طرح سے دریافت کرونگا یہ کہکر بغل سے آئینہ نکالا اسکو
دیکھا تھوڑی دیر کے بعد گردن اٹھائی کہا اے چوبدار تم سچ کہتے تھے آئینہ خبر غلط دے رہا ہے اسمین یہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ تم عیار ہو چوبدار نے کہا حضور جس طرح چاہین میرا امتحان کر لین آفتاب نے کہا مجھے
اب یقین کامل ہو گیا کہ یہ سب آلات سحر مہتر سامری نے بیکار کر دیے اب کسی کام کے نہین رہے چوبدار نے
کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے تو مین عیار کا پتہ چلا دون آفتاب نے کہا بھلا تم کیونکر پتہ لگاؤ گے
چوبدار نے کہا مجھے کسطرح کچھ شک معلوم ہوتا مشکل ہے [illegible] کوشش کر دونگا مگر آپ [illegible]

پوشیدہ طور سے میرے ہمراہ چلے آفتاب چوبدار کے ہمراہ بارگاہ کے باہر آیا چوبدار نے آفتاب کو باہر لاکے ایک
گوشے مین کھڑا کیا اور آپ صورت بدل کے معصر سامری کی بارگاہ مین آیا معصر سامری اُس
وقت اپنے ٹھکانے پر بیٹھا ہوا نجوم دیکھ رہا تھا کہ دیکھا ایک آدمی سامنے سے آتا ہے معصر سامری نے کہا کون
آتا ہے جواب پایا کہ آپکا خادم معصر سامری نے کہا کہو کیا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ آپکو آفتاب ہزار سر سے
ملنا ضروری باتین آپ سے کہنا ہین معصر سامری نے کہا او مکار ایکبار تو نے مجھکو مین مبتلا کر کے
آفتاب سے جنگ کرایا اب پھر میرے پاس آیا ہے یہ ہرگز نہوگا کہ تیری بات اُٹھاؤن خواجہ کلیم
اوزہ کے غائب ہوتے معصر سامری چلا [illegible] وقت دیکھنے لگا خواجہ اُسکی دیوار دودی کے باہر آکے
کے دیکھ سامنے آفتاب ہزار سر [illegible] خواجہ نے خیال کیا کہ اب عیاری [illegible] پڑے گی
ان نوکرون پر ایسے کو ظاہر کر کے عیاری کرو یہ سوچ کے خواجہ نے آفتاب کے سر سے تاج اُتار کے آفتاب
کو جو زمانہ [illegible] خیال کیا کہ زمین مین گر گیا ہوگا سب طرف تلاش
کیا مگر نہ پایا اب آفتاب کو یقین ہوا کہ وہ شخص جو مجھ سے باتین کر رہا تھا بیشک وہ عیار تھا کیونکہ اسقدر
جو باتین آتے تھے اور سنے مجھے اسقدر باتین نہ کہین اسکو کیا ضرورت تھی جو اتنی دیر تک سب
سازین دیانت کین اور پھر غائب ہو گیا ضرور عیار تھا اس وقت میرے سر سے تاج بھی لیگیا کہین
نہین پوشیدہ ہوگا [illegible] اس وقت تلاش کرنا چاہیئے یہ سوچ کے اسنے اپنے ملازمین کو آواز دی جب
سب ملازمین اسکے پاس آئے تو اسنے کہا کہ معصر سامری کو اطلاع کرو کہ ایک عیار ایسا آیا ہے جسنے
بہت پریشان کیا ہے اور اب صبح بھی قریب ہے ایسا نہو کہ فوراً اسکا کارگر ہو جائے اور خرابی آجائے
اس سے بہتر ہے کہ اسکی تلاش کرو لازم یہ بات سنکر معصر سامری کے پاس روانہ ہوئے آفتاب
یہان تلاش کرنے مین مصروف ہوا خواجہ نے یہ کیفیت دیکھی ایک گوشے مین آکے بارگاہ دنیال استاد
کی بارگاہ کے اندر جا کے بیٹھے آفتاب تلاش کرتا ہوا اس طرف بھی آیا دیکھا ایک بارگاہ چھوٹی سی استادہ ہے
اسمین ایک پلنگ [illegible] جڑاؤ بچھا ہے پلنگ پر ایک مرد ضعیف الخلقت بیٹھا ہے ایک نازنین پاؤن
دبا رہی ہے آفتاب اس بارگاہ کے قریب آکے کہا یہ بارگاہ کسکی ہے خواجہ نے کہا جو بارگاہ مین موجود ہے
آفتاب نے کہا تو کون ہے خواجہ نے کہا مرد عاقل ہون آفتاب نے کہا او عیار مین تجھکو خوب جانتا ہون
جب تجھے پکڑ لیا تو تو نے یہ کر دکھایا اب [illegible] کہان جاتا ہے یہ کہکے اسنے چاہا کہ بارگاہ
کے اندر جائے حلقہ کمند جو آویزان تھا [illegible] گردن دبا دو مین الجھ گیا [illegible] آیا خواجہ
نے اُتر کے داخل [illegible] کیا اور پھر آکے بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد معصر سامری بھی اس
جگہ آیا اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوا کہا او شخص تو کون ہے خواجہ نے کہا مین ایک مرد عاقل ہون معصر
سامری نے کہا یہان تمہارا کیا کام ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تمہارے گرفتار کرنے کو یہان آیا ہون معصر
سامری نے کہا او عیار تجھے کیا گرفتار کریگا ابھی تجھے کھائے جاتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا بارگاہ مین ہاتھ ڈالا
حلقہ کمند مین [illegible] اسنے دوسرا ہاتھ بڑھایا وہ ہاتھ بھی الجھ گیا معصر سامری نے چاہا پاؤن
کی مدد سے [illegible] پاؤن بڑھایا پاؤن بھی کمند مین الجھا اسنے دوسرا پاؤن بڑھایا وہ پاؤن
بھی الجھ گیا اب خواجہ نے نعرہ کیا معصر سامری کے قریب آکے کہا او بے ایمان اب کیا

کہتا ہے معصر ساحری نے کہا ارے مین نے ایسی بہت سی باتین دیکھی ہین جو تیرے دل مین خیال ہے وہ بھی پورا
ہوگا اگر تو چاہے کہ مجھے قتل کرے یہ بات ممکن نہین ہے مجھے کوئی قتل ہی نہین کر سکتا ہے اسیر کرنے کی بات
ممکن نہین کہ تو مجھے اسیر کرکے کسی زندانخانے مین رکھے یا میدان مین رکھے مین جب چاہونگا نکل جاؤنگا
خواجہ نے کہا پھر اس وقت کیون نہین نکل جاتا کون مانع ہے معصر ساحری نے بہت بہت سحر کو یاد کیا مگر کوئی یاد نہ آیا
مجبور ہوگیا کہا اسوقت مین اگر آپ نے نہین رہا کرنے مین مجبور ہو گیا تو دوسرے وقت رہا ہو جاؤنگا مگر تجھے زندہ
نہ چھوڑونگا خواجہ نے کہا او مکار کیون بیہودہ بکتا ہے یہ کہکر اسکو بھی زنبیل کیا وہان سے اسکی جائے نشست پر آکے نقش
اسم اعظم توڑا آخر ایک بجلی اسی جا پر گری دیکھی اٹھاکر اپنے قبضہ مین کی وہان سے روانہ ہوے اپنے لشکر مین قریب
صبح ہے پہنچے یہان سبکو بیدار پایا صاحبقران کی بارگاہ مین آے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ کہان
گئے تھے عمرو نے سب کیفیت بیان کی صاحبقران نے فرمایا ہم تمھارے اسیرون کو دیکھین خواجہ نے پہلے آفتاب
ہزار سر کو نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکی زبان مین سوزن خواجہ دے چکے تھے صاحبقران نے
فرمایا خواجہ اسکو دوات و قلم لا کر دو تو اس سے کچھ سوال کرین خواجہ نے دوات و قلم اسکے سامنے لا کے
رکھا امیر نے آفتاب ہزار سر سے کہا اے آفتاب اب اپنے مذہب باطل کو ترک کر اور دین اسلام کو قبول
کر آفتاب نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہے یہ لوگ زندہ نہ چھوڑینگے یہ سوچ کے
بظاہر مسلمان ہوا کاغذ پر لکھا کہ مین اپنے دین باطل کو ترک کرتا ہون اور آپ کے مذہب حق کو اختیار کرتا ہون
صاحبقران نے جو اس مضمون کو دیکھا خواجہ سے کہا خواجہ آفتاب کی مشکین کھول دو خواجہ نے اسکی
پیشانی کی طرف دیکھا عرض کی یا امیر یہ بظاہر مسلمان ہوتا ہے ضرور دغا کریگا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھارے
دل مین جو ایک شخص کی طرف سے شبہہ رہتا ہے جب وہ اقرار کرتا ہے تو ہمین شبہہ کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر یہ
بعد اسکے دغا کریگا سزا پائیگا مارا جائیگا خواجہ نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آفتاب
کی مشکین کھلوا دین آفتاب صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے اسکو گلے سے لگایا اسی وقت اسنے کلمہ
پڑھا سبکو بہت ہی خوشی ہوئی اب خواجہ نے معصر ساحری کو زنبیل سے نکالنے کا ارادہ کیا صاحبقران سے عرض کی
یا امیر باہر تشریف لے چلیے کہ مین معصر ساحری کو زنبیل سے نکالون صاحبقران باہر تشریف لائے خواجہ نے
معصر ساحری کو زنبیل سے نکالا اسکی زبان مین بھی سوزن تھا صاحبقران نے کہا خواجہ اس سے بھی تحقیق کرو
دیکھو اسکی نیت مین کیا ہے خواجہ نے دوات و قلم اسکے آگے بھی رکھا صاحبقران نے کہا او معصر ساحری
اب شناخت مین پروردگار واحد کی آئے کیا کہتے ہو معصر ساحری نے اسی کاغذ پر لکھا کہ مین خود خداوندی کا
دعویٰ رکھتا ہون اگر اپنی قدرت کا اظہار کرونگا تو سبکو فنا کر دونگا مین ہرگز کسی کی پرستش نکرونگا امیر نے
جو اس مضمون کو دیکھا غصہ آگیا خواجہ سے کہا تمہین اپنے قیدی کا اختیار ہے جو چاہے وہ کرو خواجہ نے کہا
سوائے اسکے کہ اسکو مین جلا دون اور دوسری سزا اسکے لیے نہین ہے امیر نے کہا تمہین اختیار ہے
خواجہ نے اسکو جلانا چاہا بہت کچھ تدبیرین کین مگر یہ نہ جلا جب بہت کچھ کوششین کرچکے اور مجبور ہوے تو
صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر وہ ملعون کسیطرح ہلاک نہین ہوتا ہے نہ خنجر اسکے گلے پر کام کرتا ہے نہ آگ
اسکو ضرر پہنچاتی ہے صاحبقران نے کہا ابھی اسکو اسیر رکھو دیکھا جائیگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران
اسکا اسیر رہنا میرے نزدیک مناسب نہین ہے صاحبقران نے فرمایا پھر کیا ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی

کوئی صورت اسکے قتل ہونے کی ضرور ہونا چاہیے امیر نے کہا دیکھی جائیگا ابھی اسیر رکھو اسکے قتل کیواسطے کچھ اسباب کی ضرورت ہوگی جب وہ معلوم ہو جائینگے اسوقت قتل کر لینا خواجہ وہان سے خاموش واپس آئے جمہور سامری کو اسی جگہ پر رہنے دیا پھر خیال آیا مبادا کوئی لشکر لگا رہے ایسا آئے کہ اسکی زبان سے سوزن نکال دے تو غضب ہو جائیگا یہ سوچکر پھر اسے نذر زنبیل کیا صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے امیر نے فرمایا خواجہ جمہور سامری کو کیا کیا خواجہ نے عرض کی مین نے اسکو اسیر رکھا ہے جب اسکی موت آئیگی آپ ہی مر جائیگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہے مریخ آفتاب علم اور ساحرون کو رہا کرنے جانا ہے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجکو معلوم ہے جہان مریخ آفتاب علم قید ہے ہرگز ابھی جانا بہتر نہین ہے یہان سے تھوڑی دور پر گلزار خدنگ ہے وہان تشریف لے چلیے لوح حاصل کیجیے جب لوح پاس آ جائیگی سب آسان ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ مریخ اتنے عرصے تک مبتلاے تکلیف رہیگا اور لوگون نے بھی کہا کہ مریخ واقف کار طلسم ہے اسکا ساتھ ہونا ضرور ہے آفتاب ہزار سر نے عرض کی اے شہریار اگر آپ کو واقف کار کی ضرورت ہے تو مجھسے بہتر واقف کار یہان کوئی نہین اور سحر کی بھی کیفیت آپ پر بخوبی روشن ہے بسم اللہ آپ تشریف لے چلیے مین تو آپکے ہمراہ ہون جب موقع ایسا آئیگا اس وقت مریخ سے بڑھکے کام کرونگا امیر نے فرمایا مجھے واقف کار و مددگار کی ضرورت نہین ہے بلکہ افسوس اس بات کا ہے کہ مریخ تکلیف مین مبتلا ہے اسکو اس تکلیف سے رہائی دینا عین دوستی ہے اسنے ہمارے واسطے کیا کیا مصیبتین اپنے اوپر گوارا کین کہ جسکا عوض نہین ہو سکتا ہے آفتاب نے عرض کی میری رائے یہ نہین ہے کہ آپ مریخ کی رہائی کو تشریف نہ لے چلین میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ پہلے لوح حاصل کر لیجیے پھر مریخ کا رہا کر لینا کتنی بڑی بات ہے صاحبقران مجبور ہو گئے کہا بہتر ہے کل یہان سے سفر کرنا ہوگا یہ خبر تمام لشکر مین پہونچی لوگون نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اس شب تو صاحبقران وہین قیام پذیر ہے دوسرے روز علی الصباح جانب گلزار خدنگ مع لشکریان آفتاب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت سامعین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آفتاب اور جمہور سامری کو عرصہ ہوا اور یہ لوگ اسکے پاس واپس نہ گئے اور نہ کسی قیدی کو سوے مریخ وغیرہ کے وہان روانہ کیا تو فیروز نے نجنگان اور شعلہ پوش جادو کو بلا کہا دو تین روز سے کوئی اسیر لشکر اسلام کا نہین آیا اور نہ کسی ساحر کو آفتاب نے بھیجا ہے نہین معلوم کیا کیفیت ہے کسی ہرکارے کو روانہ کرنا چاہیے کہ وہ جاکر خبر لائے نجنگان نے کہا کسی انتظام مین مصروف ہونگے شعلہ پوش جادو نے کہا مین ابھی ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون تھوڑی دیر مین مفصل کیفیت معلوم ہو جاتی ہے یہ کہکر وہان سے اٹھا باہر آیا ایک ساحر کہ نام اسکا ضرغام جادو تھا بلا کر کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ ابھی جاؤ اور اسی وقت بدری پوری مفصل خبر لیکر واپس آؤ ضرغام جادو یہ سنکر روانہ ہوا شعلہ پوش جادو آیا فیروز ستارہ پیشانی سے کہا مین نے ایک ساحر کو روانہ کر دیا ہے یقین ہے بہت جلد واپس آئے اور خبر خوش سنائے فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ ابھی تک کسی قیدی کو روانہ نہین کیا اگر سنگے دونون صاحبون کی طرف سے اطمینان کامل ہے کہ اونکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے مگر مجھے حکیم فرنطین ذوفنون کا بہت بڑا خیال ہے کہ وہ علم حکمت مین عدیل وبے نظیر ہے ایسا نہو کوئی بات ایسی نکالے کہ دونون

کو بیکار کردے شعلہ پوش نے کہا آفتاب ہزار سر بھی علم حکمت کو خوب جانتا ہے اور علم نجوم مین بھی بخوبی دخل رکھتا ہے کبھی کسی بات مین شبہ نہین رہیگا سخنگان نے کہا اے شہنشاہ آپکو حکیم کا خیال ہے اور مجھے اور لوگون کا خیال ہے فیروز نے پوچھا وہ کون لوگ ہین جو حکیمون سے بڑھ کے ہین سخنگان نے کہا مجھے عیاران اسلام کا خیال ہے کہ وہ لوگ اپنی حکمت کو دخل نہ دین فیروز نے کہا عیاران لوگون کا کچھ نہین بنا سکتے ہین نہ انپر بیہوشی اثر کرتی ہے نہ عیار انکے سامنے اپنی صورت اصلی پر قایم رہ سکتا ہے سخنگان نے کہا وہ لوگ بلا سکتے ہین مین آپسے پیشتر بھی انکی بابت عرض کر چکا ہون اور اب بھی کہتا ہون کہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو انکی عیاری سے کوئی بچ جائے آپنے ایکبار میرے عرض کرنیکا امتحان کر لیا مگر ابھی تک آپ کو یقین نہین ہے جو کچھ مین کہتا ہون اسکو ہر وقت اپنے خیال مین رکھیے اور خوف کیجیے اگر حمزہ ثانی یہان نہین ہین تو آپکو لازم ہے کہ اپنی ہر وقت حفاظت رکھیے ایسا نہو کہ کوئی عیار یہان آئے اور عیاری کر جائے فیروز نے کہا مین تو البتہ عیارون سے خائف ہون اور اپنی حفاظت رکھتا ہون مگر وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جو عیاری مین گرفتار ہو جائین آفتاب ہزار سر خود ہزارون خطرتین بنا سکتا ہے حکیم ہے اسپر بیہوشی تاثیر نہین کرتی ہے اور عیار جیسے اسکے سامنے جائیگا جو کچھ رنگ و روغن عیاری کا لگایا ہوگا سب اڑ جائیگا اور اسکو کوئی گرفتار کیونکر کریگا اگر اچر قابو بھی پایا اور نہین اسیر کیا تو وہ قتل ہو سکتے ہین نہ وہ اسیر ہو سکتے ہین اگر اسیر کرنے کا قصد کرے تو انہین کہان لیجا کر قید کرے کوئی سی جگہ ہو جہان وہ رہ سکتے ہین سخنگان یہ باتین سن رہا تھا کہ ضرغام جادو نے فیروز کو آکر سلام کیا فیروز نے کہا اے ضرغام جادو کیا کیفیت ہے ضرغام نے عرض کی نہ وہان آفتاب ہزار سر کو دیکھا نہ آپ کے استاد کو پایا لشکر اسلام بھی تھا جب مین آگے گیا تو لشکر کا نشان معلوم ہوا مین نے اور آگے بڑھ کے نگاہ کی تو معلوم ہوا حمزہ ثانی اپنے لشکر کو لیے ہوئے گلزار خدنگ کیطرف جاتے ہین آفتاب ہزار سر لشکر ساحران کا انتظام کرتا ہوا صاحبقران کے ہمراہ رکاب جاتا ہے اور آپ کے استاد کا پتہ نہین ہے فیروز نے جو یہ کیفیت سنی رنگ اڑ گیا کہا ارے یہ کیا غضب ہوا آفتاب ہزار سر شریک اہل اسلام ہو گیا اور استاد کا پتہ نہین ضرغام نے کہا مین نے بہت تلاش کی مگر کہین نہ پایا فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہے اپنے مکان واپس گئے اور لڑائی سے عاجز ہو گئے اسیوقت اسکے مکان خاص پر ساحرون کو روانہ کیا سب نے آکر یہی خبر دی کہ وہان بھی نہین ہین فیروز حیرت مین ہوا سخنگان سے کہا اے سخنگان مین بہت متعجب ہون کہ استاد کیا ہو گئے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہے جو مین یہ گمان کرون کہ کسی نے قتل کر ڈالا اور اگر ایسا ہوتا تو یہ طلسم نصف رہ جاتا بہت سی چیزین اسمین سے غائب ہو جاتین اور بہت سے ساحر مر جاتے جتنے طلسمون سے یہ طلسم تعلق رکھتا ہے سب مین خبر ہو جاتی تین دن تک آواز آیا کرتی کہ ہمعصر سامری قتل ہوا سب طلسمون کے بادشاہ یہان آتے اور ایسی ہی بہت سی علامتین ظاہر ہوتین سخنگان نے کہا مین جو کچھ آپ سے عرض کرتا تھا آپنے امتحان کیا یہ کام بہت بڑے شخص کا ہے ہمعصر سامری اگر زندہ موجود ہین تو ایسی جگہ ہین کہ آپ لوگ انکو نہین دیکھ سکتے فیروز نے کہا اے سخنگان یہ کیا کہا سخنگان نے کہا یہ ایسی بات ہے جسکو مین نہین کہہ سکتا ہون جب پر ظاہر ہو جائیگی اگر بتا دونگا تو ابھی یہان قیامت برپا ہو جائیگی فیروز بھی اس واقعہ کو سنکر ذرا خائف ہوا کہا اے سخنگان خبردار کوئی ایسی بات نہ بیان کرنا مجھکو معلوم ہو جائیگا مین پھر کسی سے تحقیق کرونگا مگر اب کیا بندوبست کیا جائے سخنگان نے کہا ایک لوح دار کو اس واقعہ کی اطلاع دیجیے کہ وہ وہانکا انتظام درست کرے بلکہ میرے نزدیک تو یہ بات مناسب ہے کہ آپ لوح اپنے پاس منگا لیجیے اور یہین لوح کو رکھیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن نہین لوح وہان سے آ نہین سکتی

بختگان نے کہا تو لوح دار کو اطلاع دیدیجیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے اور دوسرا امر یہ ہے کہ مین بھی جو لشکر ہمراہ لیکر یہان
سے روانہ ہو جاؤن ایکبار لشکر اسلام سے پھر مقابلہ کرون ایکبار جسقدر فوج میرے پاس ہے سب کو لیکر جاؤنگا اور اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا مگر افسوس ہے کہ فوج کا پتہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ کیا ہوا اور کہان گیا مین نے اسکو بہت بہت تلاش
کرایا مگر کہین پتہ نہ پایا اگر وہ ہوتا تو اس وقت مین انتظام لشکر بہت اچھی طرح سے ہو جاتا اور وہ مقابلہ کے لائق بھی تھا
بختگان نے کہا اب فوج بھی جوان اسلام کا لوہا مان گیا بیشتر اسکی اور کیفیت تھی بہت سے سردار اسنے لشکر اسلام کے
ہلاک کیے اور بہت بہت جگہ مقابلے کیے حمزہ ثانی کو بہت پریشان کیا مگر اب اسکی ہمت مین فرق آگیا اب یہ میرے مقابلہ نہ
کرسکا فیروز نے کہا تاہم اُسکی وجہ سے بڑی قوت رہتی تھی اب اسکے نہونے سے سپاہ بے رونق ہے بختگان نے
کہا مجبوری ہے جو جو سردار آپ کے یہان نامی و نامدار ہون انکو بلائیے سپہ سالار بنائیے فوج بے حساب بھیجیے اسوقت
مقابلہ اہل اسلام مین چلیے فیروز نے اُسیوقت اپنے ملازمین کو بلایا خطوط تحریر کرائے علاقہ جات پر جو فوج تھی اُن
سب کی طلبی کیواسطے ساحرون کو خط دیکر روانہ کیا اور جہان جہان فوج تھی وہان وہان نامے روانہ کیے ساحران
نامی کو بھی طلب کیا بختگان سے کہا اب مین دعوی کرتا ہون کہ صاحبقران مجھسے مقابلہ نکر سکینگے میرے
ہمراہ فوج بیشمار ہوگی ساحران نامی ہمراہ ہونگے جسوقت جاؤنگا صاحبقران فوج کو دیکھکر گھبرا جائینگے تاب مقابلہ نہ
لاینگے بختگان نے کہا ای شہنشاہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو کثرت فوج سے گھبرا جائین تاب مقابلہ نہ لائین
وہ سب مرجانے کو حیات ابدی جانتے ہین اور لڑائی کو شغل سمجھتے ہین انکے واسطے یہ بات نہین ہے کہ وہ
ہمت ہارین اور کثرت فوج کو دیکھکر ہراسان ہو جائین فیروز نے کہا ای بختگان تم اُن لوگون کے بہت مداح رہتے
ہو اسکا کیا سبب ہے بختگان نے کہا ای شہنشاہ مین اُن لوگون کا مداح نہین ہون بلکہ جو باتین اُنمین ہین انکو
کہتا ہون جو کچھ مین نے آپسے عرض کیا وہ ذرا بھی خلاف نہین آپنے آج تک میری کسی بات کو خلاف پایا مین نے
آپسے عیارون کی نسبت عرض کیا تھا آپنے ملاحظہ فرمایا کہ عیار کیونکر طلسم کے اندر آئے اور اپنے یہان کے قیدیون کو
رہا کیا پھر مرتج کو اسیر کیا آپکو رقعہ لکھکر دیا اور پھر یہان سے چلے گئے آپکے طلسم مین اسوقت تک کسیکی مجال تھی جو
آسکتا مگر عیار لوگ اپنی حکمت عملی سے چلے آئے اور سب کام اپنا انجام دیکر چلے گئے آپ کچھ نہ کرسکے علاوہ
عیارون کے آپ لشکر کشی کر کے گئے آپکی فوج بھی لشکر اسلام سے کم نہ تھی لیکن وہان کے ایک ایک جوان نے آپکے
یہان کے دس دس جوانون کو کیسی بہادری سے زیر کیا اور قتل کیا آخر آپ اس جنگ مین بھی تاب مقابلہ نہ لاسکے
اگر اسلاف نہ چلے آتے تو نہ جانے کیا ہوتا فیروز نے کہا یہ بات تو واقعی ہے کہ وہ لوگ بہادر ہین مگر ایسے بھی نہین ہین جیسا کہ تم بیان
کرتے ہو بھلا یہ بات غیر ممکن ہے کہ مین جسقدر فوج گران اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور حمزہ ثانی کو ہراس نہو وہ بااطمینان کل
تمام مجھسے مقابلہ کرین بختگان نے کہا ای شہنشاہ اگر مین زیادہ عرض کرونگا تو آپکے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہے
کہ اس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ فرمائیے اس بات کو اب نہ بڑھائیے فیروز نے کہا ہم نے تمہاری سب بے ادبی معاف
کی جو تمہارے مزاج مین آئے کہو یہ نسبت ہمارے تم اُن لوگون کو خوب جانتے ہو اور تمسے اتفاق جنگ بھی
زیادہ رہا ہے بختگان نے کہا میرے نزدیک تو اُن لوگون سے بڑھ کر شجاع و صاحب قوت اب پردہ دنیا پر کوئی نہین ہے
آپنے ابھی اُن لوگون کی جنگ نہین دیکھی ہے اُس روز جنگ بھی اُن لوگون کے نزدیک ایک شغل تھا اگر اُنکی جنگ
ملاحظہ فرمائیے تو آپ مجھسے زیادہ متحیر ہو جائینگے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی بہادری کے جھنڈے گاڑ دیے بڑے
بڑے شجاعان روزگار کے چہرے بگاڑ دیے انسے مقابلہ کرنے کے لیے ایساہی دلیر ہونا چاہئے جیسے وہ ہین تورج سے نے

بہ دونوں نے مقابلہ کیا اور بہت سے سرداران نامی اُنکے قتل کیے مگر آخر مین وہ بھی انکا لوہا مان گیا ایک جنگ
مین اُنکے سامنے سے بھاگا اگر نہ بھاگتا تو اُس روز زندہ نہ بچتا پھر آپکے طلسم مین آکر مقابلہ کیا یہان بھی اُسنے ڈر کے
فرار کیا اور ایسا بھاگا کہ آج تک اسکا پتہ نہین ملتا فیروز نے کہا مجھے یہ بھی گمان ہے کہ حمزہ ثانی نے یا تو اسکو قتل
کر ڈالا ہے یا اُنکے یہان اسیر ہے تنجنگان نے کہا کیا عجب ہے لیکن ایسا نہین ہوا ہے اگر وہ قتل ہوتا یا اسیر ہوکر
صاحبقران کے یہان جاتا تو پوشیدہ نہ رہتا ظاہر ہو جاتا فیروز نے کہا مین نے تمام طلسم مین اُسکے تلاش کرنے کو
آدمی روانہ کیے مگر اُسکا پتہ مطلق نہین معلوم ہوا اگر وہ میری سرحد مین ہوتا تو ضرور معلوم ہو جاتا کوئی تو اُسکی خبر
بتاتا رہتا تنجنگان نے کہا پھر طلسم سے نکل کے کہان جائیگا اور کون لیجائیگا فیروز نے کہا جو طلسم کا راستہ جانتا
ہو اور کیا ہوا کسی اور جانب چلا گیا ہوگا تنجنگان نے کہا اگر وہ ہوتا تو کیا ہوتا اسقدر فوج آپکے ہمراہ ہے اگر وہ آج نہین کل
تو کیا نقصان ہے فیروز خاموش ہو رہا صحبت برخاست ہوئی سب لوگ متفرق ہوئے فوجین علاقہ جات سے آنے لگین تین دن
مین سب جگہ سے فوجین آگئین چوتھے روز فیروز ستارہ پیشانی نے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب گلزار حیدر کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت [illegible]

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام اور آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

سابق مین تحریر ہے عرض کیا تھا کہ آفتاب بخوف جان کے مسلمان ہوا تھا مگر بغض سبکے دل مین باقی تھا شب و روز اسی فکر
مین رہتا تھا کہ تمام لشکر اسلام کو مبتلائے مصیبت کردن چونکہ علم حکمت بھی کسیقدر جانتا تھا اُسنے ایک چیز ایسی تیار کی
جسکی تاثیر یہ تھی کہ جب کوئی اُسکو جلائے اور اُسکا دھوان نکلے جسکے جسم مین وہ دھوان لگے وہ بیحس و حرکت
ہو جائے جب اُسنے اسکے تیار کرنے سے فراغت پائی تو ایک میدان مین جاکر اُسکو روشن کیا وہ میدان لشکر سے بہت قریب
تھا ہوا بھی اُسوقت تیز تھی دھوان لشکر اسلام کیطرف آنے لگا جسکے دھوان لگا وہ بیحس ہوکر زمین پر گرا جب
چند آدمی اس سے ضایع ہوے اور بہت سے لوگ بیکار ہوے تو سرداران اسلام اس امر کی تحقیق کو اپنے اپنے
خیام سے باہر آئے یہ لوگ بھی بیحس و حرکت ہوکر زمین پر گرے صاحبقران زمان کو خبر ہوئی امیر بھی اپنی بارگاہ سے
برآمد ہوے دیکھا صحرا کی جانب سے دھوان آتا ہے صاحبقران آگے بڑھے بیہوش ہوکر زمین پر گرے اسیطرح
تمام لشکر اسلام بیکار ہو گیا جب کوئی باقی نہ رہا تو آفتاب اس صحرا سے آیا سبکی حالت دیکھی صاحبقران زمان
کے گلے سے حرز ہیکل بی بی بدیع الملک کے جملہ تحفجات اپنے قبضے مین کیے ان سب کو اسی حال مین چھوڑا
آپ ایک میدان مین آیا اسی وقت ایک تخت سحر بنایا تخت پر سوار ہوکر فیروز کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت کیجائیگا

اب کیفیت حکیم قرنطین ذوفنون کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران سے رخصت ہوکر اپنے وطن مین آیا سب لوگون سے ملاقات کی کیفیت بیان کی سبکو نہایت افسوس ہوا
حکیم کے اعزا نے کہا کہ اب ہم تمہاری مدد کرینگے فیروز کیا چیز ہے ایکدم مین اُسکو ہلاک کر ڈالین گے سلطنت طلسم تمکو دلائینگے وہان کا
بادشاہ بنائینگے قرنطین نے ایک کی مدد قبول نہ کی سب سے یہی کہا مین صرف آپ حضرات سے ملنے کو آیا تھا اب جاکر ایک دن
مین طلسم کو صاف کردونگا مجھے صرف کتاب طلسم دیکھنا ہے اور چند اشیا کی ضرورت ہے وہ لے لون تو پھر طلسم کیطرف روانہ ہون
سبنے بہت سمجھایا کہ ہم حکیم کی مدد کرینگے مگر قرنطین نے قبول نہ کیا دو روز تک اپنے شہر مین مقیم رہا تیسرے روز وہان سے
تحفجات ساختہ حکما سے اختراعی لیکر کتاب طلسم لیکر روانہ ہوا نجوم مین بھی دخل وافی رکھتا تھا تحقیق کرنے سے

معلوم ہوا کہ لشکر اسلام مصیبت عظیم میں گرفتار ہے ہر طرف سے ایک آفت ہے سب لوگ بیماریوں سے پریشان
ہیں اور عجب حالت میں گرفتار ہیں نہ بول سکتے ہیں نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے ہیں یہ کیفیت جو حکیم قرنطین
کو معلوم ہوئی پہلے تشویش ہوئی پھر پہونچنے کی کوشش کی بہ تعجیل تمام دو روز میں آپ تمہیں اسی شہر میں پہونچا
یہاں عجب حالت دیکھی کہ سب بیہوش ہیں مردوں سے بدتر ہیں بہت سے فوت ہو گئے ہیں بہت سے
قریب مرگ ہیں بہت لوگ ایسے ہیں کہ منہ سے کچھ نہیں بول سکتے لشکر کے چاروں طرف کی بھی وہی حالت دیکھی
پس قرنطین نے یہ کیفیت دیکھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں پر دو دھوئیں گزرا ہے اسکا سبب دریافت کیا
پھر حکیم نے اسیوقت رفع مرض کو دوا اپنے پاس سے نکالیں اور سونگھایا تھوڑی دیر میں دھواں بلند ہوا اور
بیہوشی دور ہوئی جو دھوئیں سے بیہوش ہو گئے تھے کہ سب سے پہلے خواجہ عمرو ثانی ہوشیار ہوئے چاہتے تھے کہ بھاگ
جاویں مگر صاحبقران زمان کو جو متوجہ دیکھا بہت افسوس کیا امیر کے قریب گئے صاحبقران کو اٹھا کر بغل میں رکھ
لیوں کہ حق تعالیٰ اس مرض کو دفع کرے لیکن تعجب میں خواجہ نے صاحبقران سے پوچھا کہ اے ابن برادر
سے ہوئے فرمایا خواجہ یہ کیا مرض تھا ہم سب گرفتار تھے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران ابھی نہیں معلوم ہوا میں نے
دونوں کی طرف دیکھا سب بیہوش پایا اسوقت یہ خیال کیا کہ ایک آدمی دوڑتا آیا اور اس طرف سے دھواں آتے ہوئے
دیکھ صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ہم لوگ کس آفت میں مبتلا ہوئے تھے اسوقت بھی دھواں آیا تھا اسوقت بھی
دھواں پہونچا ہے دیکھو جیسے دھواں لگتا ہے وہ ہوشیار ہوتا ہے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں متعجب ہوں
کہ یہ دھواں کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا آؤ قریب چلکر دیکھیں ایک آدمی بیٹھا معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کہا آپ تشریف
نہ لیجائیے امیر نے فرمایا خواجہ وہاں جان تمہاری کون لیگا معلوم ہوتا ہے کوئی ہمارا دوست
ہے اسنے بہت تکلیف دی ہے خواجہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے اگر کوئی دوست ہو تو مجھکو پکار لیجئے گا میں وہاں
آ جاؤنگا صاحبقران آگے بڑھے خواجہ اسی جگہ کھڑے رہے امیر نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ حکیم قرنطین
کی نگاہ صاحبقران پر پڑی دوڑ کر صاحبقران کی طرف بڑھے قریب آکے قدموں کو بوسہ دیا امیر نے سر
قرنطین کا چھاتی سے لگا کر فرمایا حکیم صاحب یہ کیا کیفیت ہے حکیم نے عرض کی یا صاحبقران میں اس حال سے مطلق
آگاہ نہیں میں نے آپ کی کیفیت نجوم سے دریافت کی یہ حالت معلوم ہوئی میں وہاں سے روانہ ہوا چار لیل و نہار
کی راہ تین روز میں طے کی یہاں آکے آپ لوگوں کو اس حالت میں پایا میں ابھی عرض کرونگا یہ کام کسکا ہے پہلے سبکو
ہوشیار کر لوں صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی آ پہونچے غرض تمام صاحبقران نے قریب
پہونچایا حیرت تھی بہت کی حکیم اپنی دواؤں سے قریب آیا سبکو ہوشیار کیا سب لوگ صاحبقران کے
قدموں پر گرے ہر ایک نے حقیقت دریافت کرنی چاہی امیر نے سب سے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب حکیم صاحب فراغت
پاوینگے تو مفصل کیفیت بیان فرمائینگے سب سردار خاموش ہو رہے جب قرنطین نے فراغت پائی لوگ ہوشیار ہوگئے
تو صاحبقران حکیم کو اپنی بارگاہ میں لائے بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا سب سردار بھی جمع ہوئے حکیم نے کچھ ادویہ اپنے
پاس سے نکالیں ہر ایک شخص کو کھلا کر غسل کرایا بعد فراغت سبکو قوت آئی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا آپ تحقیق فرمائیے
اور یہ مجھے معلوم ہو مگر شب ہے آپ بھی تحقیق فرمائیے حکیم نے بمدد نجوم سب کیفیت دریافت کی صاحبقران سے
عرض کی کہ یا امیر آفتاب سرکوئی ساحر ہے وہ علت بھی خود مسی کی جانتا ہے یہ سب اسی کا کام ہے امیر نے فرمایا میری بھی
یہی خیال تھا اسی سے یہ بات ہے مگر اب اسکا پتہ نہیں ہے مگر صاحبقران نے حریف کی طرف خیال کیا لگے ہیں

تو پایا بہت عجب ہے کہ خواجہ آفتاب حرز ہیکل بیگم بدیع الملک اپنے تحفوں کو جو ایک چیز زنہاری انگوٹھی کمال
کی ہوا امیر نے عرض کی یہ سب تحفے بھی بیگم حکیم قرنطین نے عرض کی آپ ولیسے ہی نہ جانے میں سب تحفہ جات
مل جائینگے اور آفتاب بھی گرفتار ہوگا ایک لشکر عظیم اس طرف آتا ہے آفتاب بھی ساتھ ہے اور بیگ فیروز ستارہ جبینی
تمام طلسم کی فوج کو لیے ہوئے آتا ہے صاحبقران نے فرمایا کیا بار تو مقابلہ کر کے شکست کھا چکا ہے بیس ہی تک اپنی
ہزاروں میں ہوئی آزردہ جنگ باقی ہے حکیم نے عرض کی آفتاب نے جو کر سحر اعلیٰ دکھائے کہ لشکر اسوقت بے حس ہیں مصیبت میں گرفتار
کر رہا ہوں اب جلد سب کو گرفتار کر لو اسی وجہ سے سب آتے ہیں اگر آفتاب کے ہمراہ نہ ہوتے تو آپ حضرت کو وہ بیان کیونکر
چھوڑ جاتا امیر نے فرمایا جب لشکر آئیگا دیکھا جائیگا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران اب خوف و قیچ رہیے بہت جلد فیروز
کو گرفتار کیے لیتا ہوں اور طلسم بلکہ قبضہ میں آتا ہے امیر نے فرمایا مجھے عادت کا یقین ہے مگر زمرد ثانی کی وجہ سے میں کوشش
کر رہا ہوں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ صوت کوس صاحبقران اور بہ ہزار اس طرف دیکھنے لگے کہ دامن پر دشمن آتا ہے
سب نے دیکھا فیروز ستارہ پیشانی لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے زمرد ثانی اور سنجگان ایک تخت پر بیٹھے ہیں آفتاب
ہزار سر ایک تخت پر سوار ہے فیروز کے تخت کو چار سنگ اٹھائے ہیں سر پر ایک چتر مرصع کا گردش کر رہا ہے ایک ہاتف
ندا کرتا ہے کہ یہ بادشاہ ہے تمام روئے زمین کا اور خداوند ہے اس طلسم کا اسکو اختیار ہے جسکی زندگی کو چاہے بڑھائے اور
جسکی عمر چاہے کم کرے ہر ایک کو اسکی اطاعت لازم ہے جو اسکی اطاعت کریگا حیات ابدی پائیگا اور جو اطاعت
نہ کریگا وہ مرگ عذاب عظیم میں مبتلا کیا جائے گا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا دیکھو اسکی بار ایک ہاتف یہ کہہ
آگے کہتا آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ سب سحر کے زور سے ہے حکیم نے عرض کی جسوقت فیروز مجھکو دیکھیگا
سب سمجھ لیگا اپنے آنے پر افسوس کریگا یہ ذکر تھا کہ لشکر فیروز قریب آگیا آفتاب نے کہا بس لشکر یہیں ٹھہر جائے میں
میں نے سبکو بے حس و حرکت کر کے چھوڑا ہے فیروز کی نگاہ لشکر اسلام کے خیام پر پڑی لوگوں کو چلتے پھرتے جو دیکھا
آفتاب سے کہا اے آفتاب تم تو کہتے تھے کہ میں نے سبکو بے حس و حرکت کر دیا ہے یہاں تو سب چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں
آفتاب نے بھی خیال کیا کہ میں سبکو ایسی حالت میں چھوڑ گیا تھا کہ کسی کے جسم میں جان تک باقی نہ تھی نہیں معلوم کیا ہوا
کہ یہ سب لوگ رہا ہو گئے فیروز نے کہا تعجب کی بات ہے تمہارے کہنے کو میں خلاف نہیں تصور کرتا ہوں آفتاب
نے کہا اگر میں سبکو بیہوش نہ کرتا تو حرز ہیکل و تحفہ جات بدیع الملک کیونکر لاکر آپکو دیتا فیروز نے کہا اب بھی کچھ
مشکل نہیں ہے تم کہتے ہو کہ صاحبقران کے پاس اسم اعظم ہے میں اسم اعظم کو بند کرتا ہوں جب اسم اعظم بند ہو جائے گا
اسوقت امیر کیا کر سکیں گے ایکدم میں گرفتار کر لونگا یہ کہکر فیروز نے لشکر کو وہیں ٹھہرایا آپ تخت سے اترا سب لوگ
پیادہ ہوئے بارگاہ میں استادہ ہوئیں سب داخل ہوئے فیروز نے سنجگان اور زمرد ثانی اور آفتاب ہزار سر
کو اپنی بارگاہ میں بلایا کہا دیکھو میں کس عنوان سے اسم اعظم حمزہ کو بند کرتا ہوں آفتاب نے کہا اے شہنشاہ اسم اعظم
بند کرنے کی امید نہ رکھیے کہ اب ہم فتحیاب ہونگے آپکے استاد نے اسم اعظم بند کیا عیاران سادہ آئے بڑے جد و جہد
سے اسم اعظم اور حرز ہیکل لیگئے تھے اور آپکے استاد کو اسیر کیا میں نے کلمہ اسلام قبول کیا اس وجہ سے میرا اعتبار سبکو رہا
آپکے استاد نے اسلام قبول نہ کیا انہیں اسیر کیا فیروز نے کہا اے آفتاب استاد کہاں اسیر ہیں آفتاب نے کہا مجھے
نہیں معلوم کہ کہاں اسیر کیا ہے میں جسقدر جانتا ہوں کہ انکے قتل کی تدبیر تھی جب وہ کسی طرح سے قتل نہ ہوسکے تو انہیں
اسیر کیا سنجگان نے کہا میں جو آپ سے عرض کرتا تھا اسکا امتحان ہوا فیروز نے کہا میں اسی تعجب میں ہوں کہ استاد
کہاں اسیر ہیں سنجگان نے کہا یہی تو اسیر ہیں جہاں کسی کا گذر نہیں ہے نہ آپ جا سکتے ہیں نہ کوئی ساحر وہاں پہنچ سکتا ہے فیروز

نے بہت بہت پوچھا مگر سخنگان نے نہ بتایا فیروز بھی خاموش ہو رہا آفتاب نے کہا آپ بھی اسم اعظم بند کرکے طبل جنگی بجوائیے
فیروز نے کہا آپ بھی اسم اعظم بند کرتا ہوں سخنگان نے کہا اے شہنشاہ اگر میری عرض قبول فرمائیے تو کچھ کہوں فیروز نے
کہا اے سخنگان بیان تمہارا کہنا ضرور ہے تو کچھ کہو سخنگان نے کہا آپ اسم اعظم ہرگز نہ بند کیجیے نہیں تو عیاروں کی آمد شروع
ہو جائیگی جان بچنی مشکل ہوگی گو اب بھی وہ لوگ خاموش نہ بیٹھے رہینگے ضرور آئینگے مگر اسم اعظم بند ہونے پر تو بے
جان نذر کیے عیاری کر بیٹھینگے اور عیاری اُن لوگوں کی خالی نہ جائیگی فیروز نے کہا اے سخنگان اب عیار میرا کچھ نہیں
بنا سکتے ہیں تیغ جنگ میں اس راز سے ناواقف تھا اُسوقت تک دھوکا کھایا اور اب میں جانتا ہوں کہ عیار
ضرور آسکتے ہیں میں اس کا انتظام کیے لیتا ہوں ایک حصار قائم کرتا ہوں جو عیار اس حصار کے اندر آنیکا ارادہ
کریگا مرکت [illegible] زمین پر گر پڑیگا سخنگان نے کہا آپکے اُستاد جو بڑے ساحر تھے یعنی لقا سے روزگار ہیں وہ تو عیاری
میں عاجز ہو گئے اب [illegible] کیونکر امید کروں کہ آپ انکا انتظام کرلینگے فیروز نے کہا انکو بھی یہ کیفیت معلوم تھی اگر آگاہ
ہوتے تو کیا مجال تھی عیار کی جو انکی محفل میں رفتار کرتا سخنگان نے کہا آپکو اختیار ہے مگر حصار ضرور بنا لیجیے
اور اپنے یہاں شغل شراب موقوف رکھیے جبتک یہ جنگ رہے اُس وقت تک شراب کا چرچا محفل میں نہ ہونے
پائے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے میں حصار کی ابھی سے تیاری کرتا ہوں اور شراب بھی محفل میں نہ آنے پائیگی
یہ کہکر فیروز اٹھا ایک نیزہ میدان میں گاڑ آیا اور لوگ بھی اسکے ہمراہ ہوئے اسنے اپنے لشکر کے گرد ایک خط اس نیزہ
سے کھینچا پھر ایک جگہ پر کھڑے ہوکر کچھ سحر کیا سب نے دیکھا ایک غبار لشکر کے چاروں طرف پیدا ہوگیا فیروز نے
سخنگان سے کہا اب جو اسکے اندر آنے کا ارادہ کرے گا سرکٹ کے گر پڑے گا سخنگان نے کہا آپ کے
جو لوگ ہیں وہ بھی نہیں آسکتے ہیں فیروز نے کہا وہ لوگ برابر آئینگے سخنگان نے کہا اگر انہیں کی شکل
بنکر عیار آئے فیروز نے کہا عیار کی مجال نہیں جو آسکے جو ایکبار اس حصار کے اندر سے باہر جائے گا
وہ آ سکتا ہے اور جو کوئی باہر سے آنے کا ارادہ کرے گا وہ قتل ہو جائے گا سخنگان خاموش ہو رہا فیروز
نے کہا ایک بات اور تحقیق طلب ہے سخنگان نے کہا فرمائیے اگر مجھے معلوم ہوگی بتا دونگا فیروز نے کہا عیاران
اسلام کے نام کیا ہیں میں اسکے نام بھی بتا دوں تاکہ میرے بیر انکو پہچان لیں سخنگان نے کہا آپ نے بہت
ٹھیک بات دریافت کی میں عیاروں کے نام نہ بتاؤنگا فیروز نے کہا تمہیں نام بتانے میں کیا تکلیف ہے
سخنگان نے کہا میں اور سب کے نام بتائے دیتا ہوں مگر جو صاحب سب کے اُستاد ہیں انکا اسم مبارک نہ عرض
کرونگا فیروز نے کہا اس کا کیا سبب ہے سخنگان نے کہا انکے اسم مبارک میں یہ تاثیر ہے جب کوئی ایکبار
انکا ذکر کرتا ہے تو وہ اسی جانب منہ کرتے ہیں جب انکا ذکر آغاز کیا جاتا ہے تو وہ اس جانب چلتے ہیں جب انکا نام
لیا جاتا ہے تو وہ موجود ہو جاتے ہیں پھر انکا تشریف لانا اور ملک الموت کا آنا یکسان ہے فیروز اس کیفیت کو
سنکر بہت ہنسا کہا اے سخنگان تمہاری بھی عجیب باتیں ہیں بھلا عیار میں یہ بات کیونکر پیدا ہو سکتی ہے کہ جو کوئی
انکا خیال کرے تو وہ اس طرف منہ کرکے بیٹھے اور جب اسکا ذکر شروع کیجیے تو وہ اس جانب روانہ ہوا اور
نام لیتے ہی محفل میں آکر موجود ہو جائے اور سب اسکو دیکھ لیں کوئی اسکا کچھ نہ بنا سکے وہ اپنا کام کرکے چلا جائے
یہ بات بالکل خلاف ہے میں ایسی باتیں یقین نہیں کرتا ہوں سخنگان نے کہا آپ اس بات میں زیادہ حجت نہ کریں
ورنہ نقصان بہت بڑا ہوگا فیروز نے کہا میں اس وقت ضرور ثابت کرونگا اور تمکو نام بتانا ہوگا سخنگان نے کہا اے شہنشاہ
اب اس ذکر کو جانے دیجیے مفت آفت اپنے سر نہ لیجیے میں اس کا امتحان کر چکا ہوں آپ ابھی نہیں دیکھتے ہیں فیروز نے کہا

ای بختگان بہت اچھا ہوگا اگر وہ اس وقت یہاں آجائیگا بختگان نے کہا بہت بُرا ہوگا یہ محفل درہم برہم ہوجائیگی بڑی بڑی خرابیاں واقع ہونگی فیروز نے جواب دیا یاخدا کبھی نہ سکیگی حصار تنگ ہونے سے رہتی مگر اس کت کے نستن پر تریر گا لولا لازم ہے کہ ایسے وقت میں ضرور مدد دے کہ یہ نیم مرحوم ہوجائے غرض جب بختگان نے کہا اب میں زیادہ ذکر کرتے ہوئے ڈرتا ہوں شاید وہ تشریف لاتے ہونگے مگر ابھی موجود نہیں فرمایا نام لینے کے منتظر ہیں بختگان نے جو یہ کہا کہ وہ تشریف لاتے ہونگے فیروز نے کہا یہ سب خلاف ہے اگر کوئی میرے حصار کے اندر آتا تو سرنگر گر پڑتا کوئی بھی نہیں آیا ہے سب تمہارے شک ہیں تم ذرہ جب بختگان بہت مجبور ہوا تو فیروز سے کہا اگر آپ کو یہی منظور ہے تو کچھ نذرانہ رکھیے تو میں انکا نام لوں فیروز نے کہا کیا بختگان نے جواب دیا کہ دستور یہ ہے کہ جب انکا نام لیا جائے تو کچھ روپیہ بطور نذر رکھ دیا جائے کہ وہ تشریف لائیں اگر تم روپیہ دو تو میں فیروز نے کہا یہ بھی ممکن ہے یہ کہکر اپنے خادموں کو بلایا ایک توڑا روپیہ منگایا بختگان سے کہا اب آپ نام لیجیے بختگان رو بقبلہ ہو کر بیٹھا کہا ای شہنشاہ اب میری طرف مخاطب ہوجیے اور انکا القاب واضح فرمایئے فیروز بختگان کی طرف مخاطب ہوا بختگان نے کہا سرور سروران بہتر مردان راس جنگ و نامردان راپالنگ سر حب قلعہ و زنگ جناب نعرت ماب سرخیل بساط بلادیں آدم مولانا ئے معظم عمرو ثانی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نذر یہ کہکر کہا آپ تشریف لائیے نذر قبول فرمایئے بختگان کا یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرد عجیب الخلقت طویل و بیکل جسم پشت اسکے کوتاہ سرمانند ناریل آنکھیں بڑی سی مجہول اسی جگہ سے پیدا ہوا اور روپیہ پر قبضہ کیا سب نے تماشا دیکھا پھر نہ معلوم ہوا کہ روپیہ کیا ہو گیا فیروز نے چاہا سحر سے خواجہ کو ایک ساحرہ کو تیغ زن کرے سا لشکر جب آب ہوا مہرہ کے گرا اسکے دسترس اندھیرا ہوا خواجہ نے اسی اندھیرے میں گلیم اوڑھ لی سبکی نظروں سے غائب ہوگئے فیروز اس معرکے کو دیکھکر حیران ہوگیا کہا ای بختگان تو بہت صحیح کہتا تھا عجب بات دیکھنے میں آئی بختگان نے خوف کے مارے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے اسکے چہرے کا رنگ زرد پایا کہا ای بختگان اب کیا خوف ہے جو وہ ہونے والا تھا وہ ہو اب جو مزاج میں آئے باتیں کرو مگر بختگان نے جواب نہ دیا فیروز بھی خاموش ہوا سب لوگ دربار سے اپنی اپنی جگہ پر آئے مگر بختگان فیروز کے ہمراہ اسکی بارگاہ میں آیا کہا آپ مجھکو سیف سے تخلیہ تک پہنچا دیجیے میں اب یہاں نہ رہونگا فیروز نے کہا ای بختگان خوف کی کیا ضرورت ہے ہم تو انسے مقابلہ کرنے آئے ہیں یا فتح پاینگے یا شکست کھاینگے اگر ایسے ہی خوف کریں تو ہماری طرف سے انسے مقابلہ کون کریگا اور یہ لڑائی کیونکر بسر ہوگی بختگان اسکے سمجھانے سے خاموش ہو رہا مگر دل کا عجیب عالم تھا فیروز نے کہا میں اسم اعظم تم کو ضرور بند کردونگا دیکھو عیار مہر آیا کرتے ہیں جب میں اپنے یہاں شغل شراب و کباب نہ رکھونگا تو عیاری کیونکر ہوگی علاوہ اسکے میرے پاس تحفہ جات ایسے ایسے موجود ہیں جو مجھے خبردار کرتے رہینگے اور عیار مجھ تک نہ آسکینگے اگر آجائیگا تو رنگ عیاری کا جبکہ خاک ہوگا صورت اصلی عیاں ہوجائیگی یہ سوچ کر اپنے سب سے کہا میں ابھی صاحبقران بند کرتا ہوں تم سب لوگ اسکی محافظت کرتے رہو کوئی عیار نہ آنے پائے یہ کہکر اپنی جھولی میں ہاتھ ڈالا ایک ناریل مسلم نکالا اسمیں سوراخ کیا ناریل کو پھینکا تم پڑھکر ناریل اڑگیا کہ ذکر اس ناریل کا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت دربار صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب لشکر فیروز آراستہ ہوا تو صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لائے تمام سردار نامی گرامی بھی حاضر ہوئے

حکیم قرنطین بھی ایک کرسی زرنگار پر آکر بیٹھے آپس مین صلاح ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی صاحبقران نے دیکھا بارگاہ کے باہر ایک برق عجب رہی ہے بدیع الملک سے کہا یہ کیا ہوتا ہے بدیع الملک نے چاہا اٹھکے باہر جا کر اسکی کیفیت دریافت کرین مگر حکیم قرنطین نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین مین جاتا ہون اسکو بھی دفع کیے دیتا ہون یہ کہکر حکیم بارگاہ کے باہر آیا کچھ پڑھکر اس برق کی طرف پھونک دیا ایک دھوان ہوا اور ایک آواز مہیب آئی حکیم کے سامنے ایک ناریل گرا قرنطین نے اس ناریل کو اٹھا کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر کیا امیر نے فرمایا یہ کس واسطے یہان آیا تھا حکیم نے عرض کی فیروز نے کسی واسطے سحر کیا ہوگا مگر کیا کر سکتا تھا اگر یہ نیزہ سلامت رہیگا تو کیا ہوگا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے اس نے اسم اعظم بند کرنے کی ترکیب کی تھی قرنطین نے عرض کی آپ اسم اعظم کا ورد کسی وقت موقوف نکرین جب اسم اعظم ورد زبان رہیگا کبھی بند نہوگا اور جب موقوف کیجیے گا تو شاید بند ہو جائے گا کیونکہ تاثیر اسم اعظم بے پڑھے نہین ظاہر ہوتی ہے اس سے مناسب یہ ہے کہ آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے امیر نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا لیکن فیروز ستارہ پیشانی ناریل کو جب اڑا چکا تو اپنے ملازمین سے کہا ایک گڑھا بہت گہرا کھودو جب ناریل واپس آئیگا تو مین اسی گڑھے مین اسکو دفن کردونگا تم لوگ یہان موجود رہو کہ عیار نہ آسکے نحجگان نے کہا آپ نے بہت برا کیا کہ اسم اعظم کی فکر کی فیروز نے کہا اے نحجگان لڑائی کی یہی صورتین ہین خود ہی ڈر جاتے ہو ورنہ کوشش نکرین تو پھر دشمن غالب نہ آجائے نحجگان نے کہا کیا اور صورتین ہین فیروز نے جواب دیا کہ یہ سب صورتین کی جاتی ہین اس حصار کو اور زیادہ مستحکم کرتا ہون مجھے اس بات کا خوف ہے کہ عیار کیونکر یہ قتل کیا ہمین نے اس حصار مین یہ بات پیدا کی تھی کہ جو کوئی اسکے اندر آتا اسکا سر کٹ کے گر پڑتا نحجگان نے کہا اسکی حقیقت کیا ہے وہ جو آپ طلسم بھیجے گا وہ سب ہیچ ہو جائیگا جو آنے والا ہے وہ ضرور آئیگا فیروز نے کہا تم مجھے اپنی حفاظت پر غور کرتا ہون اب اگر کوئی آئے تو مین مجبور ہون یہ کہکر اپنے پر سحر کرنا شروع کیا وہ غبار برطرف ہوا سب نے دیکھا دھوئین نے حصار کر لیا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان بھی برطرف ہو گیا ایک دیوار برف کی گرد لشکر کے نظر آنے لگی فیروز نے نحجگان سے کہا اب جو اس دیوار کے اندر ہے وہ باہر نہین جا سکتا اور جو باہر ہے وہ اندر نہین آسکتا ہے اگر کوئی عیار لشکر اسلام کا اس وقت یہان موجود بھی ہوگا تو اب اسکو اس دیوار کے باہر جانا ممکن نہوگا مین ایک دھوان اس قسم کا بناتا ہون جو عیاری کے رنگ و روغن کو عیار کے چہرے سے کھو دے اور جو کوئی عیار یہان ہو وہ فوراً گرفتار ہو جائے یہ کہکر اپنے سحر کیا سب نے دیکھا ایک دھوان زمین سے پیدا ہوا اور وہ لشکر مین چارون طرف پھیل گیا فیروز نے چند ملازمین سے کہا تم لوگ اب مری فکر کرو جسکو اپنے لشکر مین غیر شخص دیکھو فوراً میرے پاس گرفتار کر لاؤ ملازمین چارون طرف تلاش کرنے مین مشغول ہوئے فیروز نے کہا اب طبل جنگ بجوانا چاہیے یہ کہکر اور ملازمین کو بلایا کہا لشکر مین طبل جنگ بجے کا حکم سناؤ ملازمین لشکر مین آئے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام کے ہرکارون نے جو صدائے طبل جنگی سنی وہان سے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اٹھا کر بعد دعا و ثنائے صاحبقران بجالائے پھر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا ہو صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا ہمارے لشکر مین بھی نقیب بزودی وقت نماز طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر فیروز ستارہ پیشانی نے ناریل اسم اعظم بند کرنے کو روانہ کیا تھا اسکا انتظار کر رہا ہے جب عرصہ ہوا اور ناریل پلٹ کے نہ آیا گھبرا کے اپنے ملازمین سے کہا کیا سبب ہے جو ابتک ناریل واپس نہین آیا بڑا عرصہ ہوا معلوم ہوتا ہے لشکر امیر مین کوئی ساحر ہے اسنے میرے سحر کو رد کیا اب مین دوسرا سحر کرتا ہون کہ بار

تو کوئی میرے سحر کو رد نہ کر سکے گا یہ کہکر اسنے جھول سے ایک شیشہ مثل قرابے کے نکالا کچھ ماش کے دانے پڑھ کر رکھے
وہ شیشہ بلند ہوا بارگاہ صاحبقران کی طرف چلا یہان امیر بارگاہ مین تشریف رکھتے تھے شیشہ در بارگاہ
پر آکے ٹھہرا دربان جو بارگاہ کے در پر بیٹھے تھے وہ ملتفت ہوئے دوڑ سبب ہی حکیم قرنطین پھر اٹھا یہ آیا
شیشے کو بھی بہ ملاحظہ صاحبقران کی خدمت مین پہنچایا امیر نے کہا ابکی بار شیشہ آیا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران
مین دیکھون فیروز کیا تک سحر کرتا ہے آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے جبتک اسم اعظم ورد زبان رہیگا کوئی سحر نہین
نہین کریگا اور اگر حرز سنگل آپکے پاس ہوتی تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ آپ اسم اعظم پڑھتے رہتے چونکہ حرز سنگل آپکے پاس
نہین ہے اسوجہ سے عرض کیا جاتا ہے کہ ہر دم آپ اسم اعظم پڑھتے رہیے گو بعض جہلا کا قول ہے کہ اسم اعظم حرز سنگل کی
موجودگی مین بھی بند ہو جاتا ہے مگر یہ غلط ہے اور اسم پڑھتے پڑھتے زبان مین لکنت آجاتی ہے یہ بات بھی خلاف ہے جب
حرز سنگل پاس نہو تو اسم اعظم ورد زبان رہنے سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اگر اسم اعظم نہ پڑھے تو البتہ سحر تاثیر کرتا ہے اور
زبان مین لکنت آجاتی ہے غرضکہ صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمہ
مین گئے ادھر فیروز ستارہ پیشانی جب شیشہ روانہ کر چکا تو اسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ مجھے زہراب کی بہت ضرورت ہے
جسوقت شیشے کو آتے ہوئے دیکھنا ہٹ جانا ایسا نہو وہ ایک دم ضائع ہو جائے ملازمین یہ سنکر منتشر ہوگئے فیروز نے
شیشہ کا دیر تک انتظار کیا جب شیشہ واپس نہ آیا تو اسنے سنجگان سے مخاطب ہوکر کہا اب تو شک کرنا بیکار ہے اسم اعظم
حمزہ کسیطرح نہین بند ہوگا مین نے ابکی بار بہت بڑا سحر کیا تھا مگر ابھی تک شیشہ واپس نہین آیا معلوم ہوتا ہے میرا سحر
خالی گیا سنجگان نے کہا مجھے آپ سے پیشتر ہی عرض کیا تھا آپ نے قبول نہ فرمایا اب تشریف لے چلیے آرام
فرمائیے صبح کو مقابلہ کرنا ہے فیروز وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا شب بھر اسنے یون بسر کی جب
صبح ہوئی تو سوکے اٹھا لشکر کی تیاری کا حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا فیروز بھی اپنے آلات سحر درست کرنے لگا
یہان تو یہ حالت تھی لیکن لشکر امیر مین سب سرداران نامی جو خواب سے بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کرکے سلاح
ذات پر آراستہ کرکے صاحبقران زمان کی بارگاہ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے امیر بھی بعد فراغ نماز برآمد ہوئے
سب سردارون نے صاحبقران کو سلام کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر ہمراہ رکاب چلا حکیم
قرنطین بھی ہمراہ ہو سوار ہوئے اس جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان مین تشریف لائے اس طرف سے
فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر زمرد تاج کو تخت پر بٹھا کے میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین درست ہوئین
نقیبون نے نقابت کی گرد کیت گرد کا کم ہوئے فیروز نے آفتاب ہزار سر کیطرف اشارہ کیا آفتاب اپنی جگہ سے
آگے بڑھا میدان مین آیا پکار کے آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ
آئے یہ سنکے حکیم قرنطین نے اپنا ہوا اور بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان فرمایئے
امیر نے کہا حکیم صاحب آپ کیون تکلیف فرمایئے یہان اور لوگ موجود ہین مین خود میدان مین جاتا ہون
حکیم نے عرض کی مین ضرور جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے صاحبقران نے جب دیکھا کہ حکیم صاحب کسیطرح
نہین رکتے ہین تو مجبور ہوکے کہا آپکو اختیار ہے تشریف لے جایئے حکیم قرنطین میدان مین آیا آفتاب نے کہا
او شخص پہلے اپنا نام بتا اسلیے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے حکیم نے اپنا نام بتایا آفتاب ہزار سر نے
کہا مین آج تک تمھارا نام سنتا تھا مگر آج مقابلہ ہوا دیکھون تم نے اپنی عمر مین کسقدر علم حکمت کو حاصل کیا ہے
قرنطین نے کہا زیادہ گوئی کی ضرورت نہین ہے جو تجھے حربہ سحر کرنا منظور ہو کر مین موجود ہون آفتاب نے کہا مین جانتا ہون

میرے تھی رست حق بدیوں ہو کر دیکھنے والوں کو کچھ لطف نہ ملے اور وہ امر ابھی ممکن نہیں ہے کیونکہ میرے پاس
ابھی اشیا ضروری موجود نہیں ہیں اور جو کہ چیزیں تیار کر چکے ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ آج کچھ آغاز جنگ ہو جائے
پھر دیکھا جائیگا حکیم نے کہا تمہیں اختیار ہے مگر اے آفتاب تمہیں کیا ضرورت ہے جو دوسرے کے واسطے اپنے
تئیں اسقدر پریشان کرتے ہو آفتاب نے کہا حکیم صاحب آپ اس راز سے واقف نہیں ہیں اگر میں اس لڑائی
کو سر کر دونگا تو فیروز نے مجھے اپنی بیٹی دیگا اور طلسم کا مالک کریگا میں وہ طلسم کا بادشاہ ہونگا اسکی دختر پر ایک مدت سے
فریفتہ ہوں کسی طرح امید بر نہیں آتی تھی یہ شرط قرار پائی ہے کہ میں اس لڑائی کو فتح کر دوں تو میرا عقد اسکے ساتھ
ہو جائے طلسم بھی قبضہ میں آئے قرنطین نے کہا اے آفتاب تمکو اسکے قول کا یقین ہو گیا جب اسنے میرے
طلسم کو مجھے واپس نہ دیا تو تمہیں کیا تخصیص کروگے کیا طلسم کی حکومت دیگا یہ امر فقط اپنی مدد کے واسطے
کیا ہے تمہیں ہرگز اسکی ذات سے کچھ فائدہ نہیں پہونچے گا اور لڑائی اب فتح نہوگی اول تو خود صاحبقران کیا کم
ہیں جسوقت چاہیں تنہا اس طلسم کو فتح کر لیں اسکے بعد تم بخوبی خوب جانتے ہو کہ یہ طلسم میرا ہے اور ہمارے یہاں
اسکی بنا ہوئی ہے ہم اسکے عجائب وغرائب کو فیروز سے بڑھ کے جانتے ہیں کتاب طلسم ہمارے پاس ہے ہم
دیکھ چکے کہ صاحبقران زمان فاتح طلسم ہیں والد ماجد نے تصویر صاحبقران کی بنا دی ہے اور لکھ دیا ہے کہ یہ شخص
فاتح طلسم ہے اور اب عمر طلسم تمام ہو گئی طلسم باقی نہ رہیگا اور فیروز کی زندگی اب دشوار ہے تم کیوں اپنے تئیں پریشان
کرتے ہو ہمارے یہاں آؤ اسلام قبول کرو عہدہ جلیل پاؤ اگر طلسم کے خواہاں ہو تو ہم صاحبقران سے بعد فتح تمہیں
اس طلسم کی حکومت دلا دینگے آفتاب ہزار سر نے کہا میں فیروز کی اعانت ترک نہ کرونگا قرنطین نے کہا تمہیں
اختیار ہے ہمکو جسقدر سمجھانا تھا تم سے کہہ چکے اگر ہمارے کہنے کو قبول کروگے اچھے رہوگے آفتاب نے کہا اب میں
تم سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہوں بعد ایک ہفتہ کے تم سے مقابلہ کرونگا قرنطین نے کہا تمہیں اختیار
ہے آفتاب میدان سے واپس ہوا فیروز نے کہا اے آفتاب میدان سے کیوں واپس آئے آفتاب
نے سب کیفیت بیان کی آخر میں یہ بھی کہا کہ قرنطین حکیم زبردست ہے میں اس سے ابھی مقابلہ نہیں
کر سکتا ہوں ایک ہفتہ کی میں نے مہلت طلب کی ہے جب میں بھی کچھ چیزیں تیار کر لونگا اس وقت قرنطین
سے مقابلہ کرونگا فیروز نے کہا تمہیں اختیار ہے میں صاحبقران سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہوں تو میری
طرف سے بدگمان ہیں لیکن مہلت ضرور دینگے یہ کہکر اپنا تخت آگے بڑھایا میدان میں آیا صاحبقران
سے عرض کی کہ میں ایک ہفتہ کی مہلت چاہتا ہوں آفتاب ہزار سر کو کچھ اشیاء تیار کرنا ہیں جب یہ فراغت پائیگا
تو میں مقابلہ کرونگا صاحبقران نے ایک ہفتہ کی مہلت دی فیروز میدان سے اپنی بارگاہ کی جانب واپس آیا
صاحبقران خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے سب لوگوں کو خوشی ہوئی بدیع الملک نے
صاحبقران سے عرض کی اب فیروز کو کچھ بن نہیں پڑتا ہے دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے صاحبقران
نے فرمایا اگر فیروز ایمان لائے اور زمرد شاہ کو میرے حوالے کر دے تو میں ابھی یہاں سے واپس جاؤں
بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو آفتاب کچھ تیاری کرنے گیا ہے دیکھیں کیا کرتا ہے یہ باتیں کرتے ہوئے
صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار جمع ہوئے صاحبقران نے حکیم قرنطین سے پوچھا
آپ سے آفتاب ہزار سر نے کیا کہا تھا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران جب وہ میرے مقابلہ میں آیا
تو میرا نام تحقیق کیا مجھ سے عذر کیا کہ میں ابھی تم سے مقابلہ نہ کرونگا میرے پاس ابھی کچھ اشیاء

تمھارے مقابلے کے لایق تیار نہین ہین ایک ہفتہ کی مہلت ہو تو مین کچھ اشیار تیار کرون مین نے مہلت
بہت دی پھر مین نے کہا اے آفتاب تمھین کیا ضرورت ہو جو ایک شخص غیر کے واسطے اپنے تئین اسقدر
پریشان کرتے ہو اسنے بیان کیا کہ سبب یہ ہے فیروز نے وعدہ کیا ہو کہ اگر اس لڑائی کو فتح کر دوگے تو مین اس
طلسم کی حکومت تمھین دونگا اور اپنی لڑکی کی شادی تمھارے ساتھ کر دونگا اور آفتاب اسکی لڑکی پر مایل
بھی ہو بدیع الملک نے جو یہ بات سنی سمجھ گئے یہ جاکون فیروز کی دختر پر مایل ہو حکیم نے عرض کی آفتاب بزاجر
فیروز کی دختر پر مایل ہو بدیع الملک کو غصہ آگیا بیخودی کے عالم مین منہ سے نکل گیا کہ اگر میرے سامنے اس
کلمہ کو کہتا تو مین زبان تیغ سے جواب دیتا آپ کیون خاموش ہو رہے حکیم نے عرض کی مین اسکو مہلت دے چکا
تھا اس وجہ سے خاموش ہو رہا ورنہ مین خود اس کلمہ کا جواب دیتا میرے بھی خلاف ہوا تھا آپ
جانتے ہین کہ فیروز سے اور مجھ سے کیسا نازک رشتہ ہے اور جو کچھ آفتاب نے کہا اسکو کہ تم مین مجبو تھا بدیع الملک
کے منہ سے یہ کلمہ نکل تو گیا مگر خود ہی خیال آیا کہ مین نے کیا کہا سب کر گیا ان جو ہوگا صاحبقران کیا سمجھے
ہونگے امیر نے جو یہ کلمہ بدیع الملک کے منہ سے سنا تو مرغ آفتاب علم کا کہنا یاد آیا مرغ آفتاب علم
نے کہا تھا کہ آپ آفتاب ہزار سر کو رہا نہ کیجیے ورنہ بدیع الملک دوجوان کے خلاف ہوگا صاحبقران
اس بات کو سمجھکر خاموش ہو رہے اور ذکر شروع ہو گیا مگر بدیع الملک کی عجیب حالت ہوگئی کچھ دل مین
ملکہ لیلا سے کمان ابرو کی یاد آئی اسنے قالب کو حزین کر دیا کچھ آفتاب کے کہنے کا ملال ہوا غصہ آیا
تکیہ پاس خاطر صاحبقران خاموش بیٹھے رہے امیر نے چہرۂ بدیع الملک کی جو کیفیت دیکھی سمجھے کہ اس وقت
بدیع الملک کو غصہ بھی ہے اور دختر فیروز کی بھی یاد ہے انکا دل بہلانا ضرور ہے ایسا نہو غصہ مین خود
کوئی بات اسنے ہو جائے یا آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین یہ سوچکر صاحبقران نے خواجہ عمرو ثانی
[illegible] خواجہ آئے امیر نے پاس بلا کے خواجہ کے کان مین سب قصہ بیان کیا اور کہا خواجہ اس وقت ایسی
باتین کرو کہ بدیع الملک کا دل بہل جائے اور خیال منتشر ہو جائے ورنہ مجھے خوف ہے کہ مبادا یہ جوش
غیظ مین آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین اور اس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہون اسکو بھی یہ امر ناگوار
ہوگا کہ حضرت اسکے پاس موجود نہین ہین وہ ساحر ہے نہین معلوم کیا ہو خواجہ نے بدیع الملک کے
چہرے کی طرف دیکھ کر صاحبقران سے عرض کی کہ واقعی آپ بہت صحیح فرماتے ہین اس وقت بدیع الملک
کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہین ابھی بہلائے دیتا ہون یہ خیال برطرف ہو جائیگا طبیعت درست
ہو جائیگی یہ کہکر خواجہ نے باتین کرنا شروع کین ایسے ظرافت آمیز جملے بیان کیے کہ بدیع الملک
کی طبیعت درست ہوئی خواجہ کی طرف مخاطب ہوے اور جملہ سردار بھی بیتاب ہو گئے بارگاہ مین
اسی وقت خواجہ نے سبکو ہنسایا جب بدیع الملک کی طبیعت اصلاح پر آئی تو خواجہ نے در پردہ
نصیحت کی بدیع الملک منشاء تقریر خواجہ کا سمجھکر بہت محجوب ہوے دل مین خیال کیا
اس وقت حالت بیخودی مین میرے منہ سے ایسا کلمہ نکل گیا جسکی وجہ سے مجھکو ایسی ندامت
ہوئی اب اپنے ارادون سے باز رہون ورنہ سب بے خلاصہ ہو جائیگا قبل خواجہ
کے آنے کے بدیع الملک کے دل مین یہ خیال تھا کہ جب صاحبقران جلسہ برخاست فرمائینگے
اور سب سردار اپنی بارگاہون مین چلے جائینگے مین آفتاب کے خیمہ مین

جا کر اس بے ادبی کی سزا دونگا سارا عشق جاتا رہیگا مگر خواجہ کے کہنے سے طبیعت کو سکون اور تاب و تب ہوا
بدیع الملک بہت ارادون سے باز رہے جب خواجہ کو یقین ہو گیا کہ اب بدیع الملک کے دو ارادے نہ
رہے تو اپنی گفتگو کو ختم کیا صاحبقران کے پاس آئے عرض کی اب بدیع الملک اپنے ارادے سے باز
آئے ہین اور غصہ بھی اب نہین ہے صحبت کو برخاست فرمائیے سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جائین رات
زیادہ آئی ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران بھی فرش خواب
پہ تشریف لائے تھوڑی دیر بیدار رہے آخر آرام فرمایا انکا ذکر اپنے وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز کی عرض کی جاتی ہے

کہ جو وہاں سے کیا تو آفتاب ہزار مرتبہ کہ کہ مین مقابلہ سے اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین اپنے عیار تیز نگاہ
کو شاہ یا مادری طرف روانہ کرون اور وہ قرنطین کو پکڑ لائے مگر جس وقت قرنطین یہان آئے تو اسکو
بے ہوش کیے ہوئے اسی وقت قتل کر ڈالا جائے جو صاحبقران کا اسم اعظم بھی بہت جلد بند ہو جائیگا
صرف اسی کی وجہ سے خوف ہے آفتاب نے کہا مین بھی اسی بات کو اچھا جانتا ہون فیروز نے کہا آفتاب
غروب ہو جائے تو مین تیز نگاہ کو بلاؤن اس سے یہ کیفیت بیان کرون آفتاب نے کہا اگر ایسا
ہو جائیگا تو لشکر اسلام بہت جلد شکست پائیگا اور سب سردار گرفتار ہو جائینگے فیروز اسی انتظار مین بیٹھا رہا
تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوا اور تاریکی پھیل گئی فیروز نے اپنے عیار کو بلایا کل واقعہ اس سے بیان
کیا عیار نے کہا آپ فوراً قرنطین مین بہت جلد لا دونگا پھر آپ کو اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے
اسکے قتل مین دیر نہ لگاؤ یہ کہکر عیار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے روانہ ہوا جب لشکر اسلام مین پہنچا اسوقت
اسوقت آکر پہونچا کہ قرنطین صاحبقران سے بیان یہ کر رہے تھے کہ آفتاب دختر فیروز پر فریفتہ ہے
اور بدیع الملک نوجوان لڑکے جواب دے رہے تھے کہ آپنے اس بیہودہ کو فوراً قتل کیون نہ کیا
عیار اس گفتگو کو سنکر سمجھا یقین کیا کہ یہ جوان بھی شاید دختر فیروز پر فریفتہ ہے دیر تک بدیع الملک
کی طرف دیکھا اور تیز نگاہ کود دیکھ کر کہتا تھا کہ ضرور یہ جوان بھی اسکے عاشقون مین سے ہے مگر خاموش
رہا جب صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور سب لوگ اپنی اپنی بارگاہ مین گئے قرنطین
بھی اپنی بارگاہ مین گیا تیز نگاہ بھی اسکے ہمراہ اسکی بارگاہ تک آیا دروازے پر ٹھہر گیا قرنطین
بارگاہ کے اندر گیا تیز نگاہ دیکھتا رہا جب قرنطین پر غفلت طاری ہوئی اور ملازمین کو بھی غنودگی نے
دبایا تیز نگاہ عقب بارگاہ سے نقب دیکر اندر آیا بیہوشی کے چھوڑے ملازمین جسکو
بلا دخل ہوئے تیز نگاہ پلنگ کے قریب آیا کانٹے سے دو شاخہ ہٹایا تکیے مین بیہوشی رکھکر
جب دماغ پہونچا حکیم نے سانس جو لی چھینک لی اسکو یقین ہوا بیہوشی نے اپنا اثر دکھایا پشتارہ
باندھکر بارگاہ سے نکلا قریب صبح اپنے لشکر مین داخل ہوا فیروز تو اسکا منتظر تھا جیسے ہی تیز نگاہ
کو آتے دیکھا خوش ہو گیا تیز نگاہ نے پشتارہ فیروز کے آگے رکھدیا فیروز نے آفتاب اور بجگان
اور شعلہ پوش جادو اور چند ساحران جلیل کو بلایا کہا اب آپ لوگون کی کیا رائے ہے کہ مین اسوقت
قرنطین کو قتل کرون یا اسکو بدستور قدیم اسیر کرون بجگان نے کہا آپ کی کیا رائے ہے فیروز نے
کہا مین اسی وقت اسکا قتل کرنا اچھا جانتا ہون یہ وہ شخص ہے کہ جسوقت اسکو موقع ملے گا طلسم کو تہ و بالا

کر دیگا ایک کے روکے سے نہ رکیگا اور اسکو اسیر رکھنا بھی بہت مشکل ہے جبتک اسکی زبان چھید کر منہ سے باہر نہ نکالی جائے اور سینے پر اسکے ایک سنگ گران نہ رکھا جائے اُس وقت تک یہ قید خانے میں ٹھہر نہیں سکتا بختگان نے کہا پھر ایسے شخص کا زندہ رکھنا کیا ضرور ہے ابھی قتل کیجیے فیروز نے آفتاب کیطرف دیکھا آفتاب نے کہا میری اسے نہیں ہے کہ آپ اسکو ابھی قتل کیجیے ایسا شخص اب دوسرا نہیں ہے اسنے مجھکو بہت کچھ سمجھایا تھا میں اب اسکو سمجھاؤنگی اگر راضی ہو جائے تو اس سے بہتر کچھ ممکن نہیں ہے طلسم کے عجائب و غرائب کو دیکھ جائے گا اور بہت سے کام اسکے ذریعہ سے نکلینگے شعلہ پوش جادو کی بھی یہی رائے ہوئی فیروز خاموش ہو رہا اُسی حالت بیہوشی میں اسکو قید خانے کیطرف روانہ کیا بعد اسکے آپ بھی گیا قید خانے میں جاکر حکیم کو سلاسل قید کیا وہاں سے وہیں آیا آفتاب نے کہا ایک ہفتہ کی مہلت شکار اسلام سے لی ہے ابھی بات ہے جبتک دم لیں جب ایام مہلت ختم ہو جائینگے تو ایک دن میں مقابلہ کر کے سبکو گرفتار کر لینگے فیروز نے بھی اسکی رائے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا پھر یہاں کیوں بیکار رہیے یہ سب تک تشریف لے چلیے فیروز نے کہا میں بھی یہ چاہتا تھا کہ ذرا برائے شکار جاؤنگا بلکہ اپنے ہمراہ بہت سے آدمیوں کو لے جاؤنگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک شکار کو جانا اچھا نہیں ہے فیروز نے کہا کیا سبب ہے بختگان نے کہا آپ عیاران اسلام کی حقیقت جانتے ہیں اور پھر مجھے ڈراتے ہیں ابھی آپ نے حکیم کو تو یہاں سے منگوا لیا ہے جب جلا وہاں کے نہیا خاموش بیٹھینگے فیروز نے جواب دیا کہ میں شکار کر کے جاؤنگا میرا عیار کچھ نہ کر سکینگے جس وقت میرے سامنے آئینگے اپنی صورت اصلی انکو نظر آئیگی میں چند چیزیں ایسی ہیں جنکے نہ مرہ ٹیکا ہوں کہ جو وہاں عیاروں سے مجبور رہینگے بختگان نے کہا آپ عیاروں کی کاروائیاں دیکھتے جاتے ہیں مگر آپکے دل میں ڈر نہیں پیدا ہوتا ہے فیروز نے کہا تم خاطر جمع رکھو اگر زیادہ خوف ہے میرے ہمراہ نہ چلو بختگان نے کہا میں آپکے ہمراہ ہرگز نہ جاؤنگا آپ اور لوگوں کو لے جائیے میں یہاں رہونگا فیروز سنکے خاموش ہو رہا اسکے عیار تیز نگاہ نے کہا وزیر صاحب آپ ناحق خوف کرتے ہیں میں شہنشاہ کے ہمراہ جاؤنگا پھر کسی عیار کی مجال ہے جو میری موجودگی میں عیاری کر سکے بختگان نے کہا جب وہ لوگ ساحروں سے نہیں ڈرتے ہیں اور ساحروں پر انکی عیاری کارگر ہوتی ہے تو تم کیا چیز ہو صرف ہم پیشہ ہونے کے سبب سے کہتے ہو تو وہ لوگ ایسی عیاری نہیں کرتے ہیں جو سمجھ میں آجائے یا عیار اسکو پہچان سکے تیز نگاہ نے کہا وہ اور عیار ہونگے جو انکی عیاری کو نجان سکیں اب انکی عیاریاں ہماری سمجھ میں آگئیں اب وہ ہمارے سامنے عیاری نہیں کر سکتے اور اگر نہیں مانتے کوئی آئیگا تو ہم ضرور اسکو گرفتار کرینگے بختگان نے کہا اچھا ہم زیادہ بحث نہیں کرتے ہیں تمکو آپ معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا اسکی نوبت ہی کیوں آئیگی جب کوئی عیار آئے گا مجھکو خود معلوم ہو جائیگا یہ کہکر اسی روز اسباب سفر درست کیا اور برائے شکار ایک صحرا کیطرف روانہ ہوا که ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہاں جو سب لوگ صبح کو بیدار ہوئے صاحبقران کے سلام کو آئے امیر نے جب حکیم قرنطین کو نہ پایا فرمایا خواجہ حکیم صاحب ابھی تک تشریف نہیں لائے ذرا انکی بارگاہ میں جاؤ اگر بیدار ہوں تو اپنے ہمراہ لے آؤ خواجہ حکیم قرنطین کی بارگاہ میں آئے یہاں آکر کسیکو نہ دیکھا سراپردہ چاک پایا سمجھ گئے کوئی عیار حکیم صاحب کو لیگیا

صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے سب ماجرا عرض کیا امیر کو بہت افسوس ہوا فرمایا بڑا غضب ہوا اب حکیم صاحب
پر بڑی مصائب پڑینگے یہ فیروز از راہ دشمنی انکو قتل کر ڈالیگا انتقام کرنا چاہیے خواجہ تم جاؤ اور انکی خبر
مفصل لاؤ کہ کیا گذری خواجہ اسیوقت روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے دیکھا تو عجب سامان نظر آیا کہ کچھ بارگاہیں
کچھ لوگ ایک طرف جاتے ہیں کچھ اسباب شکار بھی انکے ہمراہ ہے خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اور قریب ان لوگوں کے آکے پوچھا کیوں
بھائی یہ اسباب کسکا ہے اور کہاں جاتا ہے انھوں نے جواب دیا کہ تمھیں کیا کہیں جاتا ہے خواجہ نے کہا بھائی اگر تمھیں کسی مزدور کی ضرورت ہو تو
میں موجود ہوں ان لوگوں کے افسر کو رحم آیا کہا اچھا ہمارے ساتھ چلو جو کچھ کام ہوگا تم سے لیا جائیگا اور تمھارے
کھانے وغیرہ کی خبر لی جائیگی خواجہ خوشی خوشی ان سب کے ہمراہ ہوے افسر نے پوچھا کیوں میاں تمھارا نام کیا ہے
خواجہ نے کہا میرا نام مغلوب جادو ہے افسر نے کہا آپ ساحر بھی ہیں مغلوب نقلی نے جواب دیا کہ ہاں تھوڑا بہت میں
کچھ سحر خاص کرتا تھا مگر نہیں آیا اور میرے عزیز بڑے ساحر ہیں وہ میرے پیر ہیں مگر میں انکے یہاں نہیں رہتا ہوں جو کچھ اپنی
قوت بازو سے ملتا ہے اسی پر اکتفا کرتا ہوں گو یہ بات میرے ارادہ کے خلاف ہے مگر میری غیرت تقاضا نہیں کرتی ہے کہ میں
اسوقت میں انکو کسی قسم کی اپنے واسطے تکلیف دوں افسر نے کہا بھائی اچھی بات ہے تم ہمارے یہاں رہو ہم تمھیں نوکر
رکھا دینگے تم بھی تمام تمھاری اوقات بسر ہوگی مغلوب نے کہا اگر ایسا ہو جائے تو میری زندگی ہو جائے میں تمام
عمر آپکا ممنون و مشکور رہوں اپنے تئیں بے دام غلام تصور کروں اور جو کچھ میری تنخواہ ہو وہ سب آپ ہی کے ہاتھ میں دوں
آپ صرف میرے کھانے پینے کی فکر رکھیں باقی اور سبکا آپکو اختیار ہے جو مزاج میں آئے کیجیے افسر نے کہا ہم شکار سے
واپس آلیں تو تمھاری سعی اپنے شہنشاہ سے کریں مغلوب نقلی نے کہا آپکے شہنشاہ بھلا مجھکو کیوں نوکر رکھنے لگے
میں انکے کس کام کا ہوں افسر نے کہا ہزاروں کام ہیں ہم اپنی مدد کے واسطے تمھارے بارے میں سفارش کرینگے
کہ ہمیں ایک آدمی کی ضرورت ہے اور یہ آدمی معتمد موجود ہے اسکو لازم کیجیے شہنشاہ اسیوقت حکم دیدینگے تم شوق سے
ہمارے پاس رہنا مغلوب نے کہا رات دن آپکے پاس رہونگا خوب راضی کرونگا آپ مجھسے بہت خوش ہونگے
ایسی ایسی باتیں کرتے ہوئے میاں مغلوب نقلی افسر سے تھوڑی دور تک گئے جب فیروز ایک صحرا میں پہنچا
اسنے سب لوگوں کو روکا خیمہ استادہ ہونے کا حکم دیا اسی وقت خیمے بارگاہیں استادہ ہو گئیں سب لوگ ٹھیرے
مغلوب نے افسر سے پوچھا کیوں جناب افسر صاحب آپکا نام کیا ہے مجھکو آگاہی دیجیے افسر نے کہا میرا نام برقتاب
جادو ہے میں شہنشاہ فیروز کا ملازم قدیم ہوں کئی پشت سے ہم اور شہنشاہ ساتھ کھیل کے بڑے ہوئے ہیں میری انکی بہت
پاس ہے جرأت ہے میں اُسے کہتا ہوں اسکو منظور کرتے ہیں مغلوب نقلی نے کہا آپ بھی تو ساحر یکتا
ہیں اور وہ کیوں نہ آپکی عزت و حرمت کریں آپ بھی عالی خاندان اور انکے دوست قدیم ہیں مگر
آپ مجھکو ضرور ہی نوکر رکھا دیجیے گا اور شہنشاہ مجھے نوکر رکھ لینگے برقتاب جادو نے کہا اے مغلوب
جادو میں وعدہ کرتا ہوں اگر وہ نہیں نوکر نہ بھی رکھینگے تو میں تمھیں اپنے پاس نوکر رکھونگا مغلوب
نے کہا بھلا میں آپسے تو تنخواہ نہ لونگا جیسے میں اپنے اور بزرگوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتا ویسے ہی
آپکی تکلیف منظور نہ ہوگی برقتاب نے کہا وہ لوگ مفت کام نہیں لیتے ہیں اور میں مفت کام
لونگا اسکی اجرت تمکو دونگا مغلوب نے کہا میں آپسے کام کی اجرت بھی نہ لونگا برقتاب نے کہا اے مغلوب
تمکو خلل دماغ بھی ہو گیا ہے کیسی باتیں کرتے ہو میں تمکو شہنشاہ کے پاس ملازم کرا دونگا اب طول کلام کی کیا ضرورت
ہے مغلوب نے کہا آپکو میری باتیں گوارا نہیں میں بات نہ کروں برقتاب نے کہا نہیں میاں مغلوب تمھارے

باتین مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہین تم باتین کیے جاؤ مین تمھاری تسکین کیواسطے کہتا ہون کہ تم طول کلام دو مین تمھین نوکر رکھا دونگا ورنہ باتین تمھاری بہت اچھی ہین مجکو پسند آئین تم تو ہین باتین کیے جاؤ میرا دل بہلتا ہی مغلوب نقلی نے کہا جناب کیا باتین کرون اسوقت میری طبیعت درست نہین ہی برقتاب نے کہا خیریت ہو مغلوب نے جواب دیا مین شراب دو وقت پیتا ہون اسوقت کہین ممکن نہوئی تو مجبور ہوکر آپ ہی کے نزد یہان آیا ارادہ یہ تھا کہ جب آپکی مزدوری سے فراغت پاؤنگا اور جو کچھ اجرت ملیگی اسکی شراب پیونگا مگر یہان میرے واسطے عمر بھر کا ٹھکانہ ہوگیا اب کیونکر جا سکتا ہون اگر آپکے یہان کچھ شراب ہو تو مجھے عنایت فرمائیے برقتاب نے کہا میان مغلوب شراب کا تو مین بھی بہت عادی ہون مگر مجبور ہون کہ شہنشاہ کا حکم تعلیق ہے کہ شراب کا چرچا مطلق ہمارے لشکر مین نہو آج آٹھ دن سے شراب نہین پی ہے کیا کہون جو دل کی کیفیت ہے طبیعت بھی نادرست ہے عجب حالت ہے کوئی بات خوش نہین آتی ہے طبیعت گھبراتی ہے مغلوب نقلی نے کہا کیا شہنشاہ شراب نہین پیتے ہین برقتاب نے کہا شدت سے شراب پیتے ہین مگر بخوف عیاران اسلام منع کیا ہے کہ وہ لوگ شراب مین بیہوشی ملاکے لوگونکو بیہوش کرتے ہین اور عیاری کرکے چلے جاتے ہین مغلوب نے کہا اب یہان عیار کہان موجود ہین آپ شراب منگائیے برقتاب نے کہا بھلا یہان جنگل مین شراب کہان ممکن ہے مغلوب نے کہا مین ابھی سے جا کر لے آؤنگا وہان ایک بھٹی ہے بہت عمدہ شراب بناتا ہے اور مجھے اس سے شناسائی بھی ہے اکثر مین اس سے قرض بھی لیتا ہون برقتاب نے کہا اچھا جائیے شراب لائیے مغلوب نے کہا کوئی صراحی آپکے یہان ہو تو مجکو عنایت کیجیے برقتاب نے کہا میان مغلوب جب تم اسکو جانتے ہو اسی کے یہان سے صراحی لے لینا جب خالی ہوجائیگی دیدینا یہ کہکر کچھ دام برقتاب نے مغلوب نقلی کو دیے مغلوب وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد ایک صراحی بلورین نہایت عمدہ ہاتھ مین لیے ہوئے آیا برقتاب سے کہا یہ شراب بہت عمدہ ہے اگر پیجیے گا تو لطف ملیگا برقتاب نے کہا میان مغلوب تمھین سب کو شراب تقسیم کرو مغلوب نے کہا حضور اور شراب منگا لیجیے تو سب کو پہونچیگی اور جب شراب سب کو دیجائیگی تو یہ لوگ شراب پیکر بدمست ہونگے اسکی خبر شہنشاہ کو پہونچیگی وہ آزردہ ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ میرے ہمراہ خلوت مین تشریف لیچلیں وہان شراب نوش فرمائین کسیکو خبر بھی نہوگی برقتاب نے کہا میان مغلوب بہت ٹھیک کہتے ہو یہ کہکر ایک خیمہ جو تنہا تھا وہان گیا مغلوب سے کہا کچھ تبدیل ذائقہ کیواسطے بھی ضرور ہونا چاہیے مغلوب نے کہا اسوقت کچھ یہان نہین ملیگا شراب ہی سے تبدیل ذائقہ ہوجائیگا برقتاب خاموش ہو رہا مغلوب نے جام شراب سے لبریز کرکے برقتاب کو دیا برقتاب نے کئی روز سے شراب نہین پی تھی جلدی سے جام لیکر پی گیا مغلوب نے دوسرا جام بھی اسی کو دیا اسنے وہ جام بھی پیا اسیطرح چند جام برقتاب کو مغلوب نے پلائے اب تو برقتاب کی آنکھون مین سرسون پھولی کہا کیون میان مغلوب یہ فیروز نے جو شراب پینے کو منع کیا تو عیاران اسلام سے ڈرگیا مغلوب نے کہا ضرور اسکے دل مین خوف پیدا ہوا برقتاب نے کہا مین اپنے یہان شب و روز شراب کا چرچا رکھتا ہون بھلا دیکھون کیونکر عیار آتے ہین فیروز کو خاک بھی سحر مین دخل نہین ہے اس سے اچھا تو مین سحر جانتا ہون اگر عیار میرے سامنے آئے تو انکا حال کھلجائے جو بات کل ہونیوالی ہے وہ مین آج ہی بتادیتا ہون مغلوب نے کہا پھر آپ بیکار اسکی ماتحتی گوارا کرتے ہین میرے نزدیک تو یہ طلسم اس سے چھین لیجیے اور خود اسکی بادشاہی کیجیے برقتاب نے کہا میری بھی

یہی ارادہ تھا مگر آج تک کوئی ایسا معتمد مجکو نہین ملا تھا کہ مین ایسا قصد کرون اب تم یہان آئے ہو دیکھو مین
ایک خط اسکے پاس بھیجونگا کہ سلطنت مجکو بخشے ورنہ مجکو دیدے اگر عذر کریگا تو دیکھا جائیگا مغلوب نے کہا بہت
اچھی بات ہے یہ کہتے کہتے جھومکے اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرتے بیہوش ہوا مغلوب نقلی نے نعرہ
کیا منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرکے سب لباس اتار لیا اسکو تہ زنبیل کیا آپ اسی کی صورت بنکر اسی کا لباس پہنکر
باہر آئے نوکرون نے دیکھا میان برقتاب جادو ایک خیمے سے اکیلے آتے ہین سب قریب آئے پوچھا کہ
جناب آپ کہان سے تشریف لاتے ہین برقتاب نقلی نے کہا مین ایک ضرورت سے اس خیمے مین گیا تھا
نوکرون نے کہا مغلوب کہان گیا برقتاب نے کہا اسکو نوکری منظور نہوئی مین نے کچھ مزدوری دیکر رخصت
کر دیا اپنے گھر چلا گیا ہوگا سب خاموش ہو رہے میان برقتاب اپنی بارگاہ مین گئے جو کچھ اسباب شکار تھا وہ سب
برقتاب جادو کے پاس رہتا تھا جانوران شکاری بھی انھین کے تحت مین تھے اس شب کو تو فیروز نے
کچھ نہین پوچھی دوسرے روز صبح کو اسباب شکار طلب کیا برقتاب جادو نے سب سامان شکار نوکرون کے ہاتھ روانہ
کیا آپ نہ گئے فیروز نے ملازمین سے پوچھا کہ برقتاب کیون نہین آئے سب نے کہدیا کہ انکو کار سرکار سے فرصت
نہین ملی کیونکر آسکتے فیروز نے کہا جبتک انکو مہلت دی وہ آئین ملازمین انھون نے آکر برقتاب کو اطلاع
دی کہ آپکو شہنشاہ نے فرصت دی ہے اور فرمایا ہے کہ کار سرکار کو دو ایک روز موقوف رکھو یہان آکر شکار کھیلو برقتاب
نے کہا میری بہت سے آداب و تسلیمات حضور شہنشاہ مین عرض کرکے کہنا کہ مین کچھ اسباب شکار درست کرتا ہون
جب تمام ہو جائیگا حاضر خدمت ہونگا ملازمین نے فیروز سے جاکر یہ سب باتین کہدین فیروز خاموش ہو رہا
برقتاب نقلی نے وقت جو پایا اور دیکھا کہ سب شکار کو گئے ہوئے ہین کوئی ایسا نہین ہے جسکا کچھ خوف ہو یہ جا کر اپنی
بارگاہ سے نکل چلے فیروز کی بارگاہ مین آئے یہان کچھ دربان بیٹھے تھے برقتاب کی نظر بچاکے بارگاہ کے اندر گئے
سب بارگاہ کو آراستہ پایا مسہری جو فیروز کے سونے کی بچھی تھی اسکے قریب لے گئے اٹھا اور تکیے اپنے پاس سے
اسکی جگہ پر رکھے شمعین جو رکھی تھین وہ بھی بدل دین اور تھوڑا اسباب اسیطرح بدل کر بارگاہ سے باہر آئے اور
آفتاب کی بارگاہ مین جاکر سب کام درست کیا وہان سے اور چند سردارون کی بارگاہ مین گئے سب کے یہان
تکیے بدلکر اور رکھے غرضکہ اس کام سے فراغت کرکے پھر اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھ رہے ملازمین سے کام لینے
لگے دن بھر خوب سب پر حکومت کی جب دن تمام ہوا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو فیروز مع سب سردارون
کے شکار کھیل کر واپس آیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تبدیل لباس کرکے پھر فیروز کی بارگاہ مین
آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی فیروز نے جب کھانے سے فراغت کی صحبت برخاست ہوئی سب لوگ اپنے
اپنے خیمون مین گئے فیروز اپنی خوابگاہ مین آیا چند ملازمین اسکے ہمراہ آئے اب میان برقتاب نقلی لباس
تبدیل کرکے اپنے خیمے سے نکل چلے فیروز کی بارگاہ کے قریب پہونچے دیکھا بہت سے لوگ بارگاہ کے گرد پھر رہے
ہین اور ایک عیار بھی باندھا ہے چارون سے درست بارگاہ کے گردگشت کر رہا ہے برقتاب نے عقب بارگاہ
پر آکے نقب لگانا شروع کی تھوڑی دیر مین نقب تیار کرکے بارگاہ کے اندر ایک کونے مین سر نکالا دیکھا فیروز
مسہری پر گیا ہے لیٹنا چاہتا ہے ملازمین کھڑے ہین برقتاب نقلی وہین ٹھہر رہا تھوڑی دیر کے بعد فیروز
مسہری پر لیٹا جیسے ہی تکیہ پر سر رکھا تکیے سے کچھ خاک سی زمین سے اڑی فیروز چھینک لیکر بیہوش ہوا اور
ملازمین جو کھڑے تھے وہ سب بھی بیہوش ہوکر گرے اسوقت برقتاب نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی عیار صاحبقران

نعرہ کرکے فیروز کے قریب آئے پشتارہ باندھ کے لے نکلے گر عیار فیروز یعنے تیز نگاہ یہ چاروں طرف گشت کرتا
تھا جب عقب بارگاہ پر پہونچا تو اسکو دہنہ نقب دکھائی دیا از بسکہ شوخ و طرار تھا کچھ خوف نہ کیا نقب مین چلا
پچاس قدم کے بعد اسکو روشنی معلوم ہوئی تیز نگاہ نے کہا کون اس نقب مین آیا خواجہ نے جو آواز
سنی ہوش اڑ گئے حباب بیہوشی نکالا قریب پہونچتے ہی حباب مار دیا تیز نگاہ بھی بیہوش ہو کر گرا خواجہ نے
اسکو وہین چھوڑا اور رخ پر اسکے بیہوشی کی چڑھا دی آپ نقب سے نکلے آفتاب کی بارگاہ مین پہونچے
آفتاب کو مع جملہ ملازمین بارگاہ کے بیہوش پایا اسکو خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور سرداروں کے خیمون
مین گئے سب بیہوش پڑے تھے خواجہ نے سب کو نذر زنبیل کیا مگر فیروز کو زنبیل مین داخل نہ کیا اسکا پشتارہ
پیٹھ پر لادے ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو فیروز کی زبان مین سوزن دینا بھول گئے
تھے راہ مین ہوش جو فیروز کی رفع ہوئی اپنے کو عجب حالت مین پایا سخت گھبرایا دیکھا تو ایک عیار
پشتارہ باندھے لیے جاتا ہے فیروز نے سحر کیا خواجہ زمین پر گرے فیروز سنبھل کر کھڑا ہوا نعرہ کیا اور پکارا
تو کون ہو خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے خواجہ کو تو مقبلات سحر کرکے وہین چھوڑا اور آپ اپنی بارگاہ
کیطرف آیا یہان آکر سب ملازمین کو ہوشیار پایا فیروز نے ایک ایک سے اپنا واقعہ بیان کیا سب نے
تعجب کیا فیروز آفتاب کے خیمے مین گیا آفتاب کو خیمے مین نہ پایا اور گھبرایا شعلہ پوش جادو کی بارگاہ مین
آیا یہان بھی کچھ ملازمین کو بیہوش دیکھا گھبرا کے بارگاہ سے نکلا باہر آکے طلایہ داروں سے کہا مین ایک عیار
کو مقبلات سحر کرکے یہان سے دو کوس پر ڈالکر آیا ہون جلد جا کر اسکو نکالا لو لوگ اسی وقت روانہ ہوئے
تھوڑی دیر مین اس صحرا مین پہونچے جہان خواجہ عمرو مقبلات سحر پڑے تھے طلایہ دارون نے خواجہ کو اٹھا لیا
کہا او شخص تو نے غضب کیا خداوند طلسم کو بیہوش کرکے لیجاتا تھا یہ نہ سمجھا کہ علاوہ تیرے قریں گرفتار ہونگے
خواجہ نے جواب دیا کہ مین نہین معلوم کیا تھا کہ انکو لیے جاتا تھا اور کیا ہو گیا درباں خواجہ کو فیروز کے پاس لائے
فیروز نے خواجہ کو دیکھا پہچانا کہا کیون صاحب آپ تو بڑے صاحب کمال تھے گرفتار نہ ہوئے ہوتے خواجہ
نے کہا میری صاحب کمائی کی آج آپ نے داد دی اور اب مجھے آپ سے امید ہوئی کہ آپ میری قدردانی فرمائینگے
فیروز نے کہا او مکار تو مجھسے مکر کی باتین کرتا ہے مین تیرے مکر مین نہ آؤنگا خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین حضور ہم
لوگ عیار ہین جب قدردان مالک پاتے ہین تو اپنے کمالات دکھاتے ہین جبتک مین صاحبقران کے پاس
رہا انکا تابعدار تھا مگر انھون نے میری قدردانی نہ کی مہینون کی تنخواہ چڑھائی جب دس مہینے گذر گئے تو دو ماہ کی
تنخواہ ملی ان ان تکلیفون مین بسر کی مگر رفاقت حمزہ سے منھ نہین موڑا اب مین اچھی طرح سے انکا امتحان کرچکا
انھین میری ذرا بھی قدر نہین ہے مین خود چاہتا تھا کہ کسیطرح سے مین وہان سے نجات پاؤن اور کہین چلا جاؤن
تقدیر اچھی تھی کہ آپ سا مالک ملا اب حضور کی رفاقت کرونگا جو کچھ حکم ہوگا بجا لاؤنگا فیروز نے کہا خواجہ بہت
باتین نہ بناؤ مین تمھارے مکر مین گرفتار نہ ہونگا اور حمزہ کی اطاعت سے منھ موڑو بھلا یہ ہو سکتا ہے جسقدر مسلمان
ہین آجتک انمین سے کوئی سامری پرست نہین ہوا اور اقوام کے لوگ ترک مذہب بھی کر دیتے ہین مگر مسلمان
کبھی اپنا مذہب بدلکر سامری پرست نہین ہوتے خواجہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ ہم لوگون کا پیشہ ایسا ہے جسکے پاس
رہے اسی کا مذہب بھی اختیار کیا اور حمزہ کی رفاقت ہمسے کیونکر نہ ترک ہوگی جب آپ سا قدردان مالک
ہمین ملیگا تو ضرور ہے کہ ہم اسکی رفاقت ترک کر دینگے اسمین کچھ مول تو دیا نہین ہے جو آپ سے دعوی کرے آپ کیا

باتوں کو خلاف نہ جانیے فیروز نے کہا کہ آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور بہت مصاحبین جن کی
جنگو تم سیکھتے ہو وہ کہاں ہیں خواجہ نے کہا اسکو نہ دریافت کیجیے کہ وہ لوگ کہاں ہیں فیروز نے کہا یہ ہو سکتا
ہے کہ میں انکو نہ دریافت کروں خواجہ نے کہا میں بیان نہیں کر سکتا ورا پایں تک پہونچ نہیں سکتے فیروز
نے کہا تم بیان کرو ہم کسیطرح انتک جا سکینگے رہا کر کے لا سکینگے خواجہ نے کہا اگر آپ مجکو رہا کر دینے کا وعدہ کریں
تو میں آپکو بتادوں فیروز نے کہا میں تمھیں ضرور رہا کر دونگا خواجہ نے کہا آپ مجھپر سے سحر اتاریں تو میں آپکو
بتادوں فیروز نے کہا خواجہ تمنے یہ مکر کیا میں تیرے سحر اتاردوں تم اپنے لشکر کا رستہ لو میں تمھارا کیا کر سکتا ہوں خواجہ
نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہیں جو میرے امکان میں نہیں آپ ایک اشارہ کر دیں تو ابھی میں زمین سے ہل
نہ سکوں بھلا آپ کے سامنے سے بھاگ کے کیونکر جا سکتا ہوں فیروز نے کہا میں سحر تیرے نہیں اتاروں گا
اگر تمھیں بتانا ہو تو بتادو ورنہ ابھی مکو قید خانے روانہ کرتا ہوں خواجہ نے کہا آپ مالک ہیں میں آپسے زیادہ
نہیں کہ سکتا جو آپ کے مزاج میں آئے میرے حق میں کیجیے میں اسوقت مجبور ہوں آپکو میرے عرض کرنے کا
اعتبار نہیں ہے فیروز نے کہا خواجہ ابھی خیریت ہے بتادو کہ تمنے آفتاب وغیرہ کو کیا کیا نہیں تو میں تمھیں مریخ
کے پاس بھیجتا ہوں خواجہ نے جواب دیا کہ میں یوں تو نہیں بتا سکتا ہوں کہ میں نے اُن لوگوں کو کہاں چھوڑا
فیروز نے اپنے ملازمین کو پکارا جب دو تین ملازم آئے تو اُسنے کہا اس عیار کو لیجاؤ مریخ آفتاب علم اور
ساحران لشکر اسلام جہاں اسیر ہیں وہیں اسکو بھی قید کرنا مگر خبردار بڑی ہوشیاری سے لیجانا یہ عیاری میں اپنا
مثل نہیں رکھتا ہے راہ میں ضرور مکر کریگا ساحروں نے کہا حضور ہم اسکو بڑی احتیاط سے لیجائینگے قید کر کے آپکی
خدمت ذرا بھی فکر نہیں کر سکتے فیروز نے کہا اگر لشکر میں بیجاتا تو بختگان کو دکھا دینا اور کہنا کہ جس شخص کا تمکو خوف
تھا وہ اسیر ہو گیا اب آپ کے ہمارے ساتھ شکار کھیلو اور یہ بھی کہدینا کہ تمھارا دعوی باطل ہوا عیار نے عیاری کی
ہمت نہ کی اسکو گرفتار کیا ملازمین فیروز سے رخصت ہوئے فیروز کو آفتاب وغیرہ کے غائب ہوجانیکا بڑا افسوس
تھا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا میں تلاش کرو شاید عمرو نے آفتاب وغیرہ کو بیہوش کر کے کہیں ڈالدیا ہو
جو اُن سب کو تلاش کر کے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا لوگ روانہ ہوئے ساحر خواجہ کو لیکر چلے تو پہلے
لشکر فیروز میں آئے یہاں ساحر خواجہ کو قیدگران نیناں بی بختگان سے کہا کہ آپکو جس شخص کا خوف تھا
وہ اسیر ہو کر آیا ہے چلکر دیکھیے شہنشاہ نے ہمسے کہدیا تھا کہ بختگان کو ضرور دکھا دینا اور کہدینا کہ اب تو تمھارا
دعوی غلط ہوا عمرو گرفتار ہو گیا اب تمھیں آنے میں کیا عذر ہے اگر چلے آؤ تو میں دو تین روز اور اس صحرا میں
رہوں سیر و شکار ہو طبیعت بہلے کیونکہ آفتاب وغیرہ کو اس عیار نے کہیں پوشیدہ کر دیا ہے جی تنہا نہیں ہو
میں یہاں تنہا ہوں مناسب یہ ہے کہ ضرور میرے پاس چلے آؤ بختگان نے جو یہ خبر سنی ساحروں سے کہا میں
اس قیدی کے دیکھنے کو نہیں جاؤنگا اور شہنشاہ کے پاس جاؤنگا اگرچہ مجھے وہاں جانے سے بھی خوف ہے
لیکن اس بہانے سے جانا ضرور ہے کیونکہ شہنشاہ تنہا ہیں میں ضرور جاؤنگا ساحروں نے بہت بہت کہا مگر بختگان
خواجہ کے دیکھنے کو نہ آیا ساحر خواجہ کی قید لیکر روانہ ہوئے دوسرے روز زندانخانہ میں آکر پہونچے داروغہ زندانخانہ
کو بلایا خواجہ کی قید سپرد کی سحر اُتارا کہا داروغہ صاحب شہنشاہ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی حفاظت تم لوگوں سے نہ ہو سکیگی
اور لوگوں کو بلا کر اپنا شریک کرنا یہ وہ شخص ہے جسکا مثل زمین پر عیاری کرنے میں اس سے بہتر دوسرا نہیں جاننا لازم ہے کہ اسکی
حفاظت میں بانہایت کوشش ہو سکے کرو اسکی بات کا اعتبار نہ کرو اور جسقدر ساحروں کی ضرورت ہو بلاکر

اپنے ہمراہ رکھو تنخواہ خزانہ شاہی سے ملیگی داروغہ زندان نے کہا ہم اسکی حفاظت بہت اچھی طرح کرینگے اسکی مجال نہیں جو ہمارے یہاں سے نکل جائے سوار خواجہ کو سپرد کرکے روانہ ہوئے داروغہ نے خواجہ کو ایک حجرے میں لاکر بند کرنا چاہا خواجہ نے کہا کیوں داروغہ صاحب اب میری رہائی کی بھی کوئی صورت ہوگی داروغہ نے کچھ جواب نہ دیا بند کرکے چلا گیا عمرو نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ بڑی مشکل ہے فیروز نے شاید ان لوگوں سے منع کردیا ہے کہ کوئی اسکی بات کا جواب نہ دے لیکن دیکھا جائیگا اسی سوچ میں خواجہ تمام دن بیٹھے رہے جب شام ہوئی تو داروغہ آیا اپنے ہمراہ چند ساحروں کو لایا جس حجرے میں خواجہ قید تھے اس حجرے کو کھولا پھر کھانا خواجہ کے آگے رکھ کہا اے قیدی جلدی کھانا کھالے کہ ہمیں شہنشاہ کا حکم نہیں ہے کہ زیادہ دیر تک تیرے پاس ٹھہریں خواجہ نے کہا اب میں کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دونگا داروغہ نے کہا اے شخص تو کیوں اپنی جان دیتا ہے شاید شہنشاہ کو تیرے حال پر رحم آجائے اور تجھے رہا کردیں تو کھانا کھالے خواجہ نے کہا میں ہرگز کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ نے کہا زندان نے کہا اگر یہ کھانا نہیں کھاتا ہے تو اسکے آگے سے اٹھالو جب زیادہ گرسنہ ہوگا تو آپ ہی کھالیگا انہوں نے کھانا خواجہ کے آگے سے اٹھالیا داروغہ نے حجرے کو بند کیا اور تینوں کو کھانا دیا خواجہ بحر فکر گرسنہ تمام شب فکر میں بسر کی جب صبح ہوئی تو داروغہ نے آکر خواجہ کا حجرہ کھولا پھر زندان نے پھر کھانا خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب اگر آپکو میرا قتل کرنا منظور ہے تو جلد قتل کیجئے دیر نہ لگائیے داروغہ نے کہا اے شخص تیرے واسطے حکم قتل نہیں تو ناحق ڈرتا ہے صرف حکم قید ہے جب شہنشاہ تیری خطا معاف فرمائینگے رہا ہو جائیگا تجھے ابھی تک یہ خیال تھا کہ تیرے لیے حکم قتل صادر ہوا ہے خواجہ نے کہا میں خود چاہتا ہوں کہ مجھکو کوئی قتل کرڈالے کہ میں اس عذاب سے نجات پاؤں داروغہ نے کہا یہ ممکن نہیں کہ کوئی تجھے قتل کرسکے اول تو شہنشاہ کا حکم نہیں ہے دوسرے تجھ بیکار قیدی کی جان لینے سے کیا فائدہ ہوگا خواجہ نے کہا میں نے اپنا خون بھی معاف کیا اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس موجود ہے وہ بھی میں بخشے دیتا ہوں آپ مجھکو قتل کیجیے داروغہ نے جو زر و جواہر کا نام سنا کان کھڑے کیے مگر اور لوگ اسوقت ہمراہ تھے اس سبب سے خلاصہ کچھ دریافت نہ کیا کہا اے شخص میں مجبور ہوں کہ میرے امکان میں تیری رہائی نہیں ہے اگر میرے امکان میں ہوتی تو میں تجھکو رہا کردیتا خواجہ نے کہا اے داروغہ صاحب مجھے اپنی جان جانے کا افسوس نہیں کرتا ہوں مگر کیا کروں آپکے برابر دو بیٹے ہیں اور سب بیوی بچے ہیں وہ تو تنہا ہیں ان سب کا خرچ بھر تین بیبیاں ان سبکی خبرگیری بجز میرے کون کرے گا نہ معلوم انکی کیا کیفیت ہوگی اور انہیں کون پرورش کریگا داروغہ جو زر و جواہر کا نام سن چکا تھا خواجہ سے تشفی کی باتیں کرنے لگا کہا بھائی تم گھبراؤ نہیں جب شہنشاہ یہاں تشریف لائینگے میں تمہیں رہائی دلوادونگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب شہنشاہ نہیں معلوم کب آئینگے اور اسوقت تک میرے اہل و عیال کا کیا نقشہ ہوجاوے مجھے اب اپنی زندگی دوبھر ہوگئی ہے ایک تلوار میری گردن پر لگائیے کہ میرا سر کٹ جائے جب شہنشاہ آپسے دریافت کریں تو آپ میرا لاشہ دکھادیجئے گا داروغہ نے کہا بھلا یہ ممکن ہے خواجہ نے کہا میں اپنا خون معاف کرچکا ہوں اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس ہے وہ آپ کو دیتا ہوں کہ آپ میرے اہل و عیال کو روانہ کردیجیے گا اور کچھ آپ اپنے تصرف میں لائیے گا داروغہ نے کہا جو کچھ تمہارے پاس مال و زر ہے وہ سب تمہیں مبارک رہے میں شہنشاہ سے کہکر تمہاری رہائی کرادونگا خواجہ نے کہا مجھے اسقدر صبر نہیں ہوسکیگا کہ اتنے دنوں تک اسیری میں مبتلا رہوں داروغہ نے

نے کہا اچھا اب ہم اسوقت آپ سے باتیں کرینگے ہمیں زیادہ حکم تمھارے پاس ٹھہرنے کا نہیں ہے تم کھانا کھاؤ
خواجہ نے کہا میں کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ مجبور ہوگیا ملازمین سے کہا کھانا اٹھا لو ملازمین نے کھانا اٹھا لیا داروغہ
نے دروازہ بند کیا باہر آیا قفل دیا دوسرے قیدیوں کی طرف گیا سب کو آب و طعام پہونچا کر ملازمین زنداں کو
رخصت کیا آپ پھر خواجہ کے حجرے کے قریب آیا پھر سوچا کہ اسوقت خالی ہاتھ جانا مناسب نہیں ہے کچھ طعام لذیذ
قیدی کیواسطے لیجانا چاہیے یہ سوچ کے اپنے مکان پر گیا طعام لذیذ تیار کرایا پھر قیدخانے میں آیا جہاں خواجہ قید
تھے اس حجرے کو کھولا خواجہ نے سلام کیا کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیوں تشریف لائے داروغہ
نے کہا مجھے تمھارے حال پر رحم آتا ہے تم نے دو روز سے کھانا نہیں کھایا ہے میں اسوقت تمھارے واسطے
طعام لذیذ پکوا کے لایا ہوں اسکو کھالیجیے تو خواجہ نے کہا داروغہ صاحب آپ مجھے زیادہ اصرار نہ فرمایئے میں
کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دیدونگا آپ اسوقت تشریف لائے بہت ہی اچھا ہوا مجھے کچھ ضروری باتیں آپ سے
کرنا ہیں داروغہ نے کہا پہلے تم کھانا کھالو پھر میں تمھاری باتیں سنونگا خواجہ نے کہا میں کھانا نہیں کھاؤنگا
آپ میری باتیں سن لیں داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا پاس خواجہ کے بیٹھ گیا کہا بیان کرو خواجہ نے کہا میرے
پاس بہت کچھ جواہرات ہیں میں چاہتا ہوں کہ اسمیں سے دو حصے ہوجائیں ایک حصہ تو آپ میرے گھر
روانہ کردیں اور دوسرا حصہ میں آپکو بخشش و رضا دیتا ہوں داروغہ نے کہا میں دونوں حصے تمھارے گھر
بھیجدونگا تم نے کہا اون صاحب جمال ہو تمھارے اہل و عیال میں صرف ہوگا خواجہ نے کہا تو میں نہ دونگا آپ
میرے کہنے کو قبول فرمائیے تو میں آپکو دوں داروغہ نے کہا اچھا جو کچھ تم کہتے ہو وہی کیا جائیگا خواجہ نے کہا
میں مجبور ہوں کہ کوئی چیز نکال نہیں سکتا داروغہ نے زنجیریں اور بیڑیاں وغیرہ خواجہ کے دست و پا سے
دور کردیں خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی اسکو کھولا داروغہ نے دیکھا اسمیں مروارید بیبہا رکھے ہیں خوش
ہوگیا دلمیں خیال کیا اسوقت اس سے اون دولت لازوال ہاتھ آتی ہے نوکری کی حاجت نہ رہیگی
امیر کبیر ہوجاؤنگا اسقدر دولت پاؤنگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب میری طرف مخاطب ہوجیے داروغہ
خواجہ کے جانب مخاطب ہوا خواجہ نے وہ موتی گنے دس عدد تھے کہا داروغہ صاحب ان میں سے پانچ موتی آپ
لیں اور پانچ موتی میرے مکان کو روانہ کردیں داروغہ نے وہ دسوں موتی لیے پھر خواجہ نے ایک تھیلی نکالی کہا
اسمیں دانہ ہاے یاقوت سرخ ہیں داروغہ نے کہا اسکو کھولو خواجہ نے اس تھیلی کو کھولا یاقوت سرخ کے دانے
اُس تھیلی میں نکلے خواجہ نے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر خواجہ نے ایک صندوقچی نکالی اسمیں سے کچھ دانے
الماس کے نکلے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر ایک پوٹلی نکالی اسمیں کچھ زیور جڑاؤ رکھا تھا وہ بھی نصف
نصف کردیا داروغہ خوش ہوا اپنے دلمیں خیال کرتا ہے کہ اب کئی سلطنتوں کی قیمت میرے پاس آگئی اس
طلسم کی کیا حقیقت ہے میں خود اپنے ایسے دس طلسم خرید کرکے لوگوں کو دیدونگا اس فکر میں تھا کہ خواجہ نے
ایک ڈبیا نکالا اسکو کھولا تو ایک جوڑی موتی کی بہت بڑی آبدار نکلی خواجہ نے کہا داروغہ صاحب یہ وہ موتی
ہیں جنکی قیمت آجتک بادشاہان عالم نہ دے سکے اور مثل انکا روے زمین پر ممکن نہوا داروغہ موتیوں
کو دیکھکر خوش ہوگیا کہا خواجہ واقعی آجتک میری نگاہ سے ایسے موتی نہیں گذرے خواجہ نے کہا اسمیں سے
ایک اپنے پاس رکھیےگا اور ایک میرے گھر بھیجدیجیےگا اور اگر آپ کے بہت ہی پسند ہوں تو جو مزاج میں
آئے اسکے عوض میں روپیہ میرے گھر روانہ کردیجیےگا کیونکہ ایسی جوڑی دستیاب نہوگی داروغہ نے

کہا دیکھا چاہیے نگاہان سب کے بعد خواجہ نے ایک ڈبیا مرصع جواہر کی نکالی بہت بہت زور کیا مگر وہ ڈبیا نہ کھلی خواجہ نے کہا داروغہ صاحب اس ڈبیا میں عجائب روزگار ایک چیز ہے مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مجھ سے کسیطرح یہ نہیں کھل سکتی ہے آپ اس ڈبیا کو اپنے مکان بھیجدیجیے گا داروغہ نے کہا خواجہ میں دیکھون اسمین کیا ہے خواجہ نے کہا اگر آپ سے کھل سکے تو دیکھ لیجیے داروغہ نے بہت زور کیا ڈبیا کھل گئی کچھ خاک سی اڑی داروغہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا خواجہ نعرہ کرکے اٹھے جو جو اسباب داروغہ کو رہا تھا سب داخل زنبیل کیا داروغہ کا لباس اتارا وہ آپ پہنا اپنی صورت داروغہ کی بنائی داروغہ کو اپنی صورت بنا یا سب قید اسکو پہنا لی حلق میں گیند عیاری کا ڈالدیا بیہوش پھر نکر حجرے سے باہر آئے قفل دیکر روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے ایک حجرہ اور نظر آیا خواجہ نے اسکو کھولکر دیکھا ایک ساحر قید ہے خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب گئے زبان سے سوزن نکالی بیت قید تمام کیا ساحر نے خواجہ کی بہت تعریف کی چاہا ہمراہ چلے مگر خواجہ نے روک دیا کہا جسوقت میں مہرخ آفتاب عالم کو رہا کرونگا اسوقت آپ لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لونگا ابھی مجھے انکو رہا کرنا ہے ساحر نے کہا بجا جو آپ فرماتے ہو خواجہ نے کہا تم یہیں رہو میں حجرے کو بند کیے جاتا ہون ساحر نے قبول کیا خواجہ اس حجرے سے باہر آئے قفل دیکر آگے بڑھے اور ایک حجرہ نظر آیا اسکو کھولا دیکھا رفیق جادو قید آہن میں جکڑا پڑا ہے خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب آئے رفیق جادو نے نگاہ غضب دیکھی خواجہ نے مسکرا کے اسی زبان سے سوزن نکالی رفیق جادو نے سحر کیا کہ سب قید جسم سے کٹ کے گری کہا داروغہ صاحب آج کیا سبب جو آپ مجکو رہا کیا خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا رفیق جادو خواجہ کے قدمون پر گر پڑا بہت کچھ تعریف کی خواجہ نے کہا ابھی تم اسی حجرے میں رہو جب میں مہرخ آفتاب عالم کو رہا کرونگا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر چلونگا رفیق بھی حجرے میں رہا خواجہ کو آگے اور ایک حجرہ ملا اسکو کھولا شفیق جادو کو وہان اسیر پایا اسکو بھی خواجہ نے رہا کیا مگر شفیق کو بھی اسی حجرے میں چھوڑا اور آگے بڑھے کئی ساحر اسیطرح رہا کیے بعد سب کے خواجہ ایک مقام پر پہنچے دیکھا کہ وہان بہت سے آدمی دروزے پر بیٹھے ہیں اور بڑے بڑے ساحران غدار سانپ بچھو گلے میں ڈالے ہوے نگہبانی کر رہے ہیں مکان بھی نہایت نفیس بنا ہوا ہے سب سامان شاہی وہان موجود ہے مگر دروازہ مقفل ہے خواجہ سمجھے کہ مہرخ اسی جگہ اسیر ہے مگر مشکل یہ ہے کہ بڑے بڑے ساحر وہان موجود ہیں ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے تو سخت مشکل ہو اور پھر تمام عمر رہائی بھی نملے یہ سوچکر چاہا ٹھہرون وہان نہ جاؤن مگر پھر خیال میں آیا کہ دیکھا جائیگا قفل در کھولون تب ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون گھومتے ہیں کیا حکم شہنشاہ بھول گئے داروغہ نقلی نے جواب دیا ایک کار ضروری ہے اسوقت اندر جانا ضرور ہے خاص حکم شہنشاہی میرے پاس مع ایک قیدی کے آیا ہے ساحرون نے کہا ہم بھی سنا چاہتے ہیں داروغہ نے کہا شہنشاہ نے ایک گلدستہ مجھ کو بھیجا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اس گلدستے کو مہرخ کو سونگھا دینا اسکے تعمیل کیو اسطے جاتا ہون ساحر خاموش ہو رہے داروغہ نقلی نے قفل کھولا اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہے خادم خدمتگار چارو نطرف پھر رہے ہیں داروغہ نقلی آگے بڑھا دیکھا ایک پردہ اطلس زری کا پڑا ہے اس پردے کو اٹھایا خادمون نے کہا داروغہ صاحب سوقت اندر تشریف نہ لیجاے شاہزادہ عالم خواب میں ہیں داروغہ نے کہا مجکو حکم شہنشاہ پہونچا ہے کہ اسیوقت اندر جاؤن تم لوگ کیون مانع ہوتے ہو سب خاموش ہو رہے داروغہ نقلی پردہ اٹھاکے اندر آیا دیکھا فرش نہایت پر تکلف بچھا ہے ایک جانب مسند زرتار بچھی ہے اسپر مہرخ آفتاب عالم

لباس پر تکلف پہنے ہوئے سونے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا بیٹھا ہے زبان میں سوزن ہے خواجہ قریب آئے دیکھا
مریخ سو رہا ہے داروغہ نقب نے ہاتھ دیا مریخ نے آنکھ کھولی نگاہ غضب داروغہ کی طرف دیکھی داروغہ لقا نے زبان
سے سوزن نکالی مریخ نے زنجیروں کی طرف دیکھا سب زنجیریں ٹوٹ گئیں مریخ آفتاب علم اٹھا کہا ای
داروغہ تجھ سے خوش ہوں کیا داروغہ لقا نے اپنے تئیں ظاہر کیا مریخ نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار ہیں قدموں پر گر پڑا
کہا خواجہ سوا آپ کے یہ بات کسکو حاصل ہے صاحبقران نامدار لشکر کی کیفیت بیان فرمایئے خواجہ نے
کل حال بیان کیا مریخ آفتاب علم نے کہا اسوقت یہاں ٹھہرنا بہتر نہیں ہے جلد تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا میں
نے سب کو رہا کیا ہے وہ دیکھو تمہارے منتظر ہیں مریخ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لایئے کوئی نہیں بول سکتا ہے
اسوقت تک یہ میری زبان میں سوزن تھی اسوقت تک میں مجبور تھا اب کسکی مجال ہے جو مجھے بول سکے
دو دیکھیے گا اسے جانیگا یا میرے ساتھ آئیگا میں مدت سے والدہ کی خدمت میں نہیں گیا ہوں دن
ضرور جاؤنگا آپ ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوجیے میں آپ سے انشاء اللہ تعالی راہ میں ملاقات کرونگا
خواجہ نے کہا تم تنہا کیسے جاؤگے ایسا نہو کوئی تجھے راہ میں گرفتار کرلے مریخ نے کہا میں آپکے
واسطے بندوبست کرونگا خواجہ نے کہا تنہا ہی جانے دو مریخ آفتاب علم نے کہا اچھا آپ کسی اور جگہ جاکر
میرا انتظار کیجیے کہ میں آپکے پاس حاضر ہوتا ہوں خواجہ نے ایک مقام قرار دیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ باہر تشریف لے چلیے خواجہ نے کلیم اوڑھ لی مریخ باہر آیا جو ساحر پہرہ نگہبانی وہاں موجود تھے انھوں نے مریخ
کو جو دیکھا سب کانپ اٹھے مریخ نے کہا کہیے صاحب آپ لوگ ہماری محافظت کرتے تھے اب آپکے لیے کیا سزا
تجویز کیجائے ساحروں نے ہاتھ باندھکر عرض کی ہم حکم شہنشاہ سے مجبور تھے آپ بھی ہمارے مالک ہیں جو مزاج
میں آئے وہ باعث حق میں ہمارے کیجیے مریخ نے کہا اگر تم سب کو اپنی جان عزیز ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ
ابھی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کی جان جاتی ہے ایک دم میں تمام طلسم کو تہ و بالا کردونگا ساحروں نے جو
مریخ کو اسقدر برہم پایا بہت سے تو مسلمان ہوئے بہت سے ایمان نہ لائے مریخ نے برقین گرا کے ان کو
جلا دیا ساحروں نے جو دیکھا سب نے مریخ کو سلام کیا مریخ نے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیے میں آپ سے
راہ میں مل جاؤنگا اور جس صحرا کا وعدہ خواجہ سے کیا تھا وہی صحرا ان سب کو بتا دیا اور یہ بھی کہدیا کہ وہاں
خواجہ عمرو ثانی بھی ملیں گے جب آپ لوگ وہاں پہونچیں تو خواجہ کو تلاش کریں اور انکی محافظت رکھیے گا
کہ اس طلسم میں انکے دشمن بہت سے ہیں ساحروں نے کہا آپکے فرمانے پر موقوف نہیں ہے ہمکو خود خواجہ
کا خیال ہے یہ کہکر ساحر روانہ ہوئے مریخ آفتاب علم اپنے مکان کی طرف گیا جب مکان کے قریب پہونچا
جو لوگ وہاں محافظت کر رہے تھے سب نے مریخ کو آتے ہوئے دیکھا آپس میں کہا اب جو مریخ آفتاب علم
کا یہاں آنا مناسب نہیں ہے اگر شہنشاہ سنیں گے تو کیا کہیں گے مگر غضب یہ ہے کہ ہم روک بھی نہیں سکتے جسکو اپنی
جان دوبھر ہو وہ روکے یہ لوگ اسی خیال میں رہے مگر مریخ آفتاب علم مکان کے اندر چلا گیا سب خاموش
ہو رہے مریخ جو گھر میں آیا اپنی ماں ملکہ خوش نگاہ سے ملا ماں نے جو بہت دنوں کے بعد دیکھا گلے سے
لگا لیا دیر تک روئیں پھر اپنے تئیں سنبھالا کمان ابرو سے ملایا پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ملکہ خوش نگاہ
سے رخصت طلب کی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر مریخ نے سبب اپنے چلے جانیکا بیان کردیا ملکہ خاموش ہوئی
اتنا کہا کہ ہماری طرف سے جلد ملکہ کو دعا کہنا اور حسرت دیدار ظاہر کرنا مریخ خاموش ہو رہا رخصت ہوکر

باہر آیا جہاں کا خواجہ نے وعدہ کیا تھا اُس صحرا کیطرف روانہ ہوا یہاں خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے پہونچے ایک درخت کے سایہ میں جاکر بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد اور ساحر بھی آئے تو خواجہ نے سب کو پہچانا مگر اپنے تئیں نہ ظاہر کیا اُن لوگوں نے خواجہ کو تلاش کرنا شروع کیا بہت سی آوازیں دیں مگر خواجہ نے جواب نہ دیا جب مریخ آفتاب علم اُس صحرا میں آیا اور خواجہ نے مریخ کو بخوبی تمام پہچان لیا تو اپنے تئیں ظاہر کیا مریخ نے کہا خواجہ اب یہاں سے اگر پیادہ پا چلیں گے تو بہت دنوں میں پہونچیں گے وہاں مہلت کے دن ختم ہو جائینگے اور صاحبقران سے جنگ شروع ہو جائیگی اس سے بہتر یہ ہے کہ میں تخت سحر بناتا ہوں آپ سب لوگ ایک ہی تخت پر بیٹھ لیں تو ایک روز میں وہاں پہونچ جائینگے خواجہ نے کہا اے مریخ آفتاب علم مہلت کے دن تو ختم ہو چکے یقین ہے کل مقابلہ ہو مریخ نے کہا اگر خدا چاہے تو میں عین وقت مقابلہ وہاں پہونچوں یہ کہکر ایک تخت سحر بہت طول بنایا سب ساحروں کو بٹھایا آپ بھی بیٹھا تخت کو سحر کے بلند کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام اور فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب فیروز نے خواجہ عمرو ثانی کو اسیر کرکے جانب قید خانہ روانہ کیا تو اور ملازمین کو بلایا اُنسے کہا کہ سنجگان کو اپنے ساتھ لے آؤ بلکہ زمرد ثانی کو بھی میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ایسے وقت میں آپ کا تشریف لانا بہت مناسب ہے کہ میں تنہا ہوں یک دو روز یہاں اور قیام کرونگا پھر برائے مقابلہ حمزہ لشکر میں جاؤنگا آپ ضرور تشریف لائیے ملازمین زمرد ثانی کے آئے جو کچھ فیروز نے پیام دیا تھا وہ سب زمرد سے کہا زمرد گرفتاری عمرو کی سنکر بہت خوش ہوا سنجگان نے کہا اب چلنے میں کیا قباحت ہے سنجگان نے کہا میرے پاس بھی فیروز ستارہ پیشانی نے پیام بھیجا ہے بلکہ جسوقت خواجہ کی قید جاتی تھی اسوقت لوگ میرے پاس آئے تھے اور کہتے تھے کہ قیدی کے دیکھنے کو چلو میں تو نہیں گیا اور لوگ گئے تھے اسلئے کہا یہ یقین ہے کہ قیدی قید ہی رہیگا نہیں معلوم اور کسقدر لوگوں کو ہلاک کرکے وہ اپنے لشکر میں آگئے ہونگے اور اب یہاں بھی تشریف لائیے اس موقع پر وہاں جانا میرے نزدیک اچھا نہیں ہے کسی حیلے سے ٹال دیجئے زمرد نے ساحروں سے کہا ہماری طرف سے اپنے شہنشاہ کو سلام کہنا اور کہہ دینا اگر میں اور سنجگان اسوقت میں وہاں چلا آؤنگا تو فوج کے انتظامات کون کریگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم لوگوں کو یہیں رہنے دیجئے بلکہ آپ بھی یہیں تشریف لے آئیے اب وہاں زیادہ رہنا اچھا نہیں ہے کل تین دن اور باقی ہیں ایسا نہو کہ مسلمان لوگ شبخون آ جائیں تو بڑی مشکل ہو یہ کہکر ساحروں کو روانہ کیا ساحروں نے آکر فیروز سے کہا فیروز نے جو سنا کہ مسلمان شبخون آئینگے گھبرا گیا کہا اب میں یہاں نہ رہونگا نہیں تو لشکر میرا تباہ ہو جائیگا اسیوقت حکم ہو چکا دو کہ چلنے کی تیاری ہو ساحروں نے سب ملازموں سے کہا کہ شہنشاہ اب یہاں سے کوچ کرینگے اپنے لشکر کی طرف چلیں گے چلنے کی تیاری کرو آج اور یہاں مقیم ہیں کل صبح کو روانہ ہو جائیں گے ساحروں نے جو یہ خبر سنی سب نے جلدی جلدی چلنے کی تیاری کر دی فیروز اُس شب کو تو وہیں رہا دوسرے روز وہاں سے روانہ ہوا قریب شام اپنے لشکر میں آ کے پہونچا زمرد سے کل کیفیت عیاری کی بیان کی سنجگان نے کہا میں نے تو آپ سے عرض کر دیا تھا کہ عیار لوگ غافل نہیں رہتے ہیں فیروز نے کہا پھر اپنی سزا کو بھی تو پہونچ گئے میں نے قید کر کے بھیجدیا ہے اب تمام عمر رہائی نہ پائینگے قید خانے میں مر جائینگے سنجگان نے کہا اس خیال کو محال تصور فرمائیے یقین ہے کہ وہ اپنے لشکر میں چین کرتے

ہونگے زمرد نے بھی کہا ای سنجگان تمکو تو عیارون کے نام سے خوف آگیا ہے اور ساحرون کی حقیقت نہین جانتے
ہو سنجگان نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین شہزادے عیاریان آپکی دیکھ چکے خداوند نالان و گریان ہو کر
یہان سے چلے گئے اور آپ لب بستہ فرماتے ہین زمرد خاموش ہوا فیروز نے کہا مین نے بڑے بڑے انتظام
کر دیئے ہین اب کسیکی مجال نہین جو اُس قید سے نکل سکے سنجگان نے کہا جب وہ یہان تشریف لائینگے آپ
پر نجامہ ہو جائیگا فیروز نے کہا اب اس بات کا اختیار ہے فرصت تو آفتاب ہزار سر نے دی تھی وہ تو ہو نہین سکتی پ
مین کیونکر اسبات کو ملتوی رکھون سنجگان نے کہا میری بھی یہی صلاح ہے فیروز نے کہا آج مین اسم اعظم
حمزہ کا بند کرونگا جسنے حکیم کی وجہ سے اسم اعظم نہ بند ہوا اب مین بند کرونگا سنجگان نے کہا آپکو اختیار ہے
فیروز نے اسیوقت ایک طائر سیاہ جھولی سے نکالا کچھ پڑھ کے اُسکی طرف پھونکا طائر نے ایک چیخ ماری پر کھولے
فیروز نے کہا ای طائر مین چاہتا ہون اسم اعظم حمزہ کو بند کر اور اسکی زبان مین لکنت پیدا کر دے طائر نے کہا
یہ کیا بڑی بات ہے مین ابھی جاتا ہون اسم اعظم بند کئے لیتا ہون یہ کہکر طائر اُڑا اور لشکر اسلام کیطرف چلا
یہان صاحبقران زمان اسوقت بارگاہ کے باہر ٹہل رہے تھے اور سردار بھی ہمراہ تھے آپس مین ذکر ہو رہا
تھا کہ فیروز نے بڑی مکاری کی جو حکیم قسطنطین کو عیار کے ذریعہ سے منگا کر اسیر کیا نہین معلوم اس بیچارے
پر کیا گذری ہو صاحبقران فرماتے تھے حکیم کا مجھے بہت خیال ہے اگرچہ دو تین روز سے نہین گئے ہوتے ہین
انکی کیفیت بالکل نہین معلوم ہوئی یہ امر باعث انتشار ہے نہین معلوم خواجہ کہان ہین اور انپر کیا مصیبت پڑی
جو دو تین روز ہوگئے ہین مین نے چالاک و برق کو بھی روانہ کیا تھا وہ لوگ گئے تھوڑی دیر مین واپس آئے
مجھسے کہا کہ وہان راستہ بند ہے کوئی صورت جانیکی نہین ملتی ہے بدیع الملک نے عرض کیا کیا عجب ہے جو خواجہ
کسی حکمت سے اندر چلے گئے ہون صاحبقران نے فرمایا اگر خواجہ آزاد ہوتے تو ضرور آتے کبھی دو تین دن
دیکھاتے کوئی ایسی ہی بات ہے جو انکو عرصہ ہو گیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا ایک طائر سیاہ رنگ
اُڑتا ہوا آیا قریب صاحبقران کے پہونچ کے ایک چیخ ماری کہ بہت سے لوگ گر پڑے اور جو خاص خاص
سردار تھے وہ بھی متحیر ہو گئے صاحبقران زمان سر تھام کر زمین پر بیٹھ گئے وہ طائر اُڑتا ہوا چلا
گیا بدیع الملک نے تیر بھی لگایا مگر طائر تک نہ پہونچا سب سردار صاحبقران کے گرد آگئے امیر کو
اُٹھا کے بارگاہ مین لے گئے افاقہ ہوا صاحبقران سے لوگون نے عرض کی یا امیر مزاج مبارک کی
کیا کیفیت ہے امیر نے اشارے سے فرمایا مجھ مین طاقت گفتار نہین ہے زبان قابو مین نہین ہے کیونکر کہون بدیع الملک
نے کہا فیروز نے اسم اعظم بند کیا ہے صاحبقران فرش خواب پر آ کر لیٹ رہے سردار گرد جمع ہو گئے
امیر حیب کروٹ لیتے تھے اشارے سے فرماتے تھے کہ دل مین آتش مشتعل ہے بدیع الملک کی
آنکھون سے آنسو جاری تھے یہان تو یہ حالت تھی کہ ہرکارون نے آکر دعاے دولت دی اور
عرض کی کہ فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے صاحبقران نے اسی حالت مین اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے بدیع الملک نے اجازت طبل بجنے کی دی لشکر اسلام
مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تیاری جنگ کی ہونے لگی شب بھر لشکرون مین تیاریان رہین جب چار
پہر رات گذری اور آفتاب فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تو بدیع الملک نوجوان نے فریضۂ سحری سے فراغت
کی صاحبقران زمان بھی بوقت تمام اُٹھے کہا یہ نماز خدا بجا لائے مرکب طلب کیا خادم در بارگاہ بہ اسپ

صبا رفتار لائے صاحبقران بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہاں سب لوگ منتظر تھے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے اسطرف فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی لشکر بیشمار ہمراہ لیکر میدان میں آیا جانبین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی اشعار عبرت خیز حیرت انگیز پڑھے گرد کیت کر کا ٹھکر ہٹے فیروز نے اپنا تخت آگے بڑھایا اور پکار کر کہا اے حمزہ ثانی اب بھی کچھ نہیں گیا ہے اپنے ارادے سے باز آؤ میرے طلسم سے واپس جاؤ مجھے تمھاری شجاعت پر رحم آتا ہے واقعی تمسا شجاع آجتک میری نگاہ سے نہیں گذرا میں تمکو اپنی سرحد سے نکال دونگا یہاں کوئی تمسے نہ بولیگا اور مجھسے روکے تو ہرگز نہ پاؤگے میں خداوند طلسم ہون اناپ حکیم قرنطین پر تمکو ناز تھا اسکو بھی میں نے اسیر کرلیا اب کس پر تند کروگے اسم اعظم بھی تمھارے پاس نہیں ہے جو سحر سے امان دیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب واپس جاؤ اپنے ارادے سے باز آؤ صاحبقران زبان میں طاقت گفتار تھی مگر ہونٹھ چبا کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بدیع الملک نے آگے بڑھ کے فرمایا او بیہودہ گو کیا! وہ گوئی کرتا ہے ہمکو سوا ذات خدا اور کسی شئے پر ناز نہیں ہے وہی ہر حال میں ہمارا حامی و مددگار ہے حکیم قرنطین کو اگر تو نے مکاری سے گرفتار کرلیا تو کیا ہوا اور اسم اعظم بند کرلیا تو کیا ہوا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا تجھ اسم اعظم بند کرلینے سے تجھکو فتح نصیب ہوگی جو تیرے مزاج میں آئے وہ ہماری ہلاکت کیواسطے کر ہمارا خدا مالک ہے ہم اپنے ارادے سے باز نہ آئینگے جبتک زندہ ہیں بے فتح کیے واپس نہ جائینگے فیروز نے کہا اے جوان گو ابھی تو بہت کم سن ہے مگر تجھسا شجاع بھی پردہ دنیا پر پیدا نہیں ہوا ہے میں تجھے یہ تو نہیں کہہ سکتا ہوں کہ تو اپنا ترک مذہب کردے مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ تو بھی اپنے ارادے سے باز آ اور میرے طلسم سے نکل جا بدیع الملک نے کہا کیا ایکبار کا کہنا تجھے کافی نہیں ہوا ہے جو بار بار مجھے کہتا ہے جو بات ایکبار اہل حق کی زبان سے نکل جائے اسکو یقین کر اور یہ خیال نہ کر کہ ہم اسکے خلاف کرینگے فیروز نے کہا اب تمہیں اختیار ہے میں نے بہت سمجھایا یہ کہکر پھر اپنی جگہ پر جا کے کھڑا ہوا فوج کیطرف دیکھا ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ میدان میں آیا لشکر اسلام سے بدیع الملک نوجوان نے گھوڑا بڑھایا قریب صاحبقران کے آئے عرض کی یا امیر اجازت میدان دیجیے امیر نے چاہا کچھ کہوں بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران کچھ فرمانے کی ضرورت نہیں ہے وقت ایسا ہے کہ انہیں سب بڑے ہیں آپ مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے صاحبقران نے اشارے سے کہا کہ جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر میدان میں آئے ساحر نے کہا اے جوان تو مجھے کسطرح مقابلہ کرنا چاہتا ہے بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ جسطرح تیرے مزاج میں آئے میں موجود ہون ساحر نے کہا اے جوان پہلے تو مجھپر حربہ کر کہ تجھے حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگونکا یہ دستور نہیں ہے جب تیری ضرب سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی وار کرینگے ساحر نے تلوار میان سے کھینچ لی بدیع الملک کے سر پر وار کیا بدیع الملک نے سپر اٹھائی مگر اس نے تلوار سحر کر کے لگائی تھی سپر کچھ نہ روک سکی تلوار نے سپر کو کاٹ کر سر میں اتر آئی ساحر نے عمداً ہاتھ روک لیا بدیع الملک نوجوان پر بیہوشی طاری ہوئی گھوڑے سے زمین پر گرے ساحر نے بدیع الملک کو اٹھایا اور اپنے لشکر کیطرف واپس گیا دوسرا ساحر نکلا اسنے آواز دی ملک ایرج صاحبقران کے سامنے حاضر ہوئے اجازت میدان لیکر آئے ساحر نے کہا اے جوان تو وار کر اسے ایرج نے فرمایا ہمارا دستور نہیں ہے پہلے تو وار کر ساحر نے نیزہ ایرج پر مارا

ایرج نامار نے چاہا نیزے کو خالی دین مگر اُسنے سحر کے ذریعے سے دور کیا تھا ایرج بھی زخمی ہوئے بیہوش
ہوکر گھوڑے سے گرے ساحر انکو اٹھا کر لیگیا اسکی جگہ پر دوسرا ساحر آیا لشکر اسلام سے شاہزادہ سکندر
فرخ لقا امیر سے اجازت لیکر میدان مین گئے یہ بھی زخمی ہوکر اسیر ہوگئے اسیطرح تا شام دس سردار
لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے صاحبقران جو
اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کے غم والم مین اور زیادہ تردد بڑھا غرض بہر حال تیسری صبح کو پھر میدان
کارزار مین تشریف لائے اُس روز بھی بہت سے سردار تا شام اسیر ہوئے آٹھ روز تک معرکہ کارزار گرم رہا
نوین روز صاحبقران زمان کو فیروز نے مبتلاے سحر کیا قریب تھا کہ فیروز امیر کو اٹھا کر لیجائے کہ یکایک برق
چمکی فیروز کی آنکھ جھپک گئی جب خیرگی دفع ہوئی اسنے صاحبقران کو سامنے نہ پایا سخت گھبرایا پلٹ کے
جو دیکھا اپنی سپاہ مین بہت سے لوگون کو بے سر پایا گھبرا کے آگے بڑھا تھا کہ دو صفین اسکے لشکر کی زمین پر گرین
سب کے سر اُڑ گئے فیروز نے آسمان کیطرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور آگے بڑھا دیکھا مریخ آفتاب علم اور بہت
سے ساحران جلیل یک جانب کھڑے ہوئے سحر کر رہے ہین فیروز نے کہا او مکار موے میرے ہاتھ سے بچکر
اب کہان جاؤگے یہ کہکر آگے بڑھا مریخ آفتاب علم نے ساحرون سے کہا آپ لوگ فوج کو تباہ
کرین مین اسنے سمجھ لونگا ساحر تو یہ سنتے سحر لیکر فوج کیطرف مخاطب ہوئے مریخ آفتاب علم نے بڑھ کے
فیروز پر پنجہ سحر کا وار کیا فیروز نے خالی دیا جھولی سے اپنا پنجہ نکالا مریخ و فیروز مین پنجہ چلنے لگا دیر تک
آپس مین خوب پنجہ چلا جب دونون خوب تھکے تو فیروز ٹھہر گیا جھولی سے ایک آئینہ نکالا مریخ کیطرف اس
آئینے کو بڑھایا مریخ نے بھی جھولی سے ایک آئینہ نکال فیروز کیطرف بڑھایا دونون آئینے ٹکرا کر خاک ہوگئے
فیروز نے پلٹ کے جو دیکھا تو فوج کم باقی رہگئی اور وہ تھوڑی دیر مین قتل ہوا چاہتی ہے اسنے مریخ سے کہا
آج مین مہلت مانگتا ہون نہ معلوم تھا کہ تجھسے مقابلہ پڑیگا نہین تو مین اپنا سامان درست کر لیتا مگر
کل تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ ویسا ہی مقابلہ ہوگا جیسے آجکا رہا تھا کہ مہلت طلب کرکے
فرار پر قرار کیا تھا فیروز نے جواب دیا کہ وہ وقت اور تھا اور اب تو مجھے مسلمانون کا مٹا دینا منظور ہے اسوقت
تک تو یہ خیال تھا کہ شاید اہل اسلام اب بھی راہ پر آجائین اور میری اطاعت قبول کرین جب مجھکو یقین
کامل ہوگیا کہ یہ لوگ میری اطاعت قبول نکرینگے تو مین انکو مٹا دونگا مریخ نے کہا کوئی انکو نہین
مٹا سکتا ہے سواے خدا کے یہ دعوے باطل ہے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین کل دکھادونگا
مریخ آفتاب علم نے جواب دیا ہم دیکھ لینگے یہ باتین کرکے فیروز اپنے لشکر کیطرف پلٹا مریخ نے ساحرون
کو منع کیا سب ٹھہر گئے فیروز ستارہ پیشانی اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس گیا مریخ اپنی طرف واپس
آئے سب لشکر اسلام بھی پلٹا سردارون نے صاحبقران ثانی کو بارگاہ سلیمانی مین پایا مریخ
سے کہا یہان صاحبقران کو کون لایا ہے مریخ نے کہا مین صاحبقران کو یہان پہونچا گیا تھا یہ ذکر تھا
خواجہ بھی آئے مریخ نے کہا خواجہ آپ نے کہان دیر لگائی تھی خواجہ نے کہا مین ایک ضرورت
سے لشکر مین مشغول رہا تھا مریخ خاموش ہورہا سرداران اسلام سے مریخ نے کہا کہ خواجہ مقتولان
کفار کے کپڑے اتار رہے تھے مریخ ہنس کے خاموش ہورہا خواجہ نے صاحبقران کی جو کیفیت دیکھی
سخت افسوس کیا مریخ نے عرض کی خواجہ آپ گھبرایئے نہین یہ حالت ابھی دفع ہوئی جاتی ہے یہ کہکر بارگاہ

سے نکل میدان مین آیا جھولی سے ایک عقاب کاغذ کا نکالا اسپر کچھ پڑھ کے پھونکا وہ عقاب اُڑ کے ہاتھ پر بیٹھا
مریخ نے کہا اے عقاب طائر سامری کو لا سکتا ہے عقاب نے کہا کیا بڑی بات ہے مریخ نے کہا جا اور ابھی لا عقاب مریخ
کے ہاتھ پر سے اُڑا لشکر فیروز کے جانب چلا تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا کہ وہی عقاب ایک طائر سیاہ کو
پنجہ مین دبائے ہوئے آتا ہے دیکھتے دیکھتے وہ عقاب مریخ آفتاب علم کے ہاتھ پر آکے بیٹھا مریخ نے عقاب کی
گردن پر ہاتھ پھیرا اور اپنی پیشانی پر ایک سوزن مار کر خون کا ایک قطرہ اُس عقاب کے منھ مین دیا عقاب اُڑ
ہوا چلا گیا مریخ نے اُس طائر کو کارد سحر نکال کر اسیوقت ذبح کیا اسکے ذبح ہوتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری
برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طیران جادو بود اسکے مرتے ہی امیر
کو ہوش آیا زبان قابو مین ہوئی امیر نے اسم اعظم پڑھا قلب کی سوزش برطرف ہوئی مریخ آفتاب علم نے
سامنے آکے امیر کو سلام کیا صاحبقران مریخ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے گلے سے لگا لیا خواجہ بھی حاضر ہوئے
امیر نے کہا خواجہ تم کہان تھے خواجہ نے کل کیفیت بیان کی امیر نے بہت تعریف کی مریخ نے بھی کہا کہ صاحبقران
اگر خواجہ تشریف نہ لیجاتے تو میری آزادی غیر ممکن تھی امیر نے فرمایا اب سردارون کے فراق مین میری عجیب
کیفیت ہے نہین معلوم فیروز بے دین ان دلیرون سے کیونکر پیش آئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ
خاطر جمع رکھئے آج شب کو سب سردار آپ کے یہان آ جائینگے امیر نے مریخ سے حکیم کے آنیکی کل کیفیت بیان کی
اور کہا اسیر ہو جانیکی حقیقت بھی کہی مریخ نے عرض کی کل شب کو مین حکیم صاحب کو ضرور رہا کر لاؤنگا خواجہ
نے آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور مصاحبان فیروز کو زنبیل سے نکال کے ستون بارگاہ سے
مضبوط صاحبقران باندھ دیا صاحبقران نے جوان ساحرون کو دیکھا خواجہ سے فرمایا خواجہ اسکی تحقیق
کرو کہ اب یہ لوگ کیا کہتے ہین خواجہ نے اسیوقت قلم دوات طلب کیا سب کے سامنے رکھکر سوال کیا کہ اے
منکران دین اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو شعلہ پوش جادو نے جو آنکھ کھولی اپنے
کو اس کیفیت مین پایا سخت گھبرایا دل مین خیال کیا کہ اب اسلام سے انکار کرنا اچھا نہین کیونکہ اہل اسلام کی
اقبالمندی مین شک نہین ہے یہ لوگ اس طلسم کو فتح کر لینگے اور سب لوگ ان کے ہاتھ سے مارے جائینگے
فیروز کے بنائے کچھ نہ بنے گا یہ سمجھ کے شعلہ پوش جادو نے پرچے پر لکھا کہ مین بصدق دل اسلام قبول کرتا ہون
اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے اُس پرچے کو صاحبقران کے سامنے
پیش کیا امیر نے پڑھکر فرمایا خواجہ اس کو قید سے رہا کرو کہ اسنے ہمارا دین قبول کیا ہے خواجہ نے شعلہ پوش جادو کی
پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا اسکی زبان سے سوزن نکالا مشکین کھولدین شعلہ پوش دوڑ کر
صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر نے سر اٹھا کے چھاتی سے لگایا دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور مصاحبین
فیروز بھی مسلمان ہوئے خواجہ نے سب کو رہا کیا صاحبقران نے سب کو بیٹھنے کی اجازت دی آفتاب
ہزار سر کے قریب خواجہ آئے خواجہ نے کہا اے آفتاب اب شناخت مین خداوند عالم کے کیا کہتا ہے آفتاب نے
پرچے پر لکھا کہ مین ہرگز مسلمان نہونگا خواجہ نے وہ پرچہ بھی امیر کو دکھایا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھین
اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہے مین اس سے آزردہ ہون خواجہ نے عرض کی یا امیر جب آپ آزردہ ہین تو
مین اسکے بابت کیا کرون سوا اسکے کہ اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے خواجہ آفتاب ہزار سر
کو باہر لیکر آئے مریخ آفتاب علم بھی خواجہ کے ہمراہ آیا خواجہ نے جلاد کو بلایا مریخ نے کہا خواجہ اسکے سر مین ایک مہرہ ہے

وجہ سے اسکی یہ آب وتاب ہے اور اسکے چہرے پر نگاہ نہین ٹھہرتی ہے وہ چہرہ اسکے سر سے نکال لو تو ٹھیک ہوگا خواجہ
بڑھے مریخ آفتاب علم نے عرض کی خواجہ وہ بہوتسے نہ نکلیگا بڑی تکلیف ہوگی مین نکالے دیتا ہون یہ کہکر
مریخ آگے بڑھا اور کارد جھول کے سے نکالی اس کارد پر دیر تک کچھ پڑھا قریب جا کے اسکے سر کو تھوڑا سا چاک کیا خواجہ
نے دیکھا ایک چہرہ مانند ستارے کے تابان ہے آفتاب کے سر سے نکلا مریخ اس چہرے کو لیکر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہوا یہان خواجہ نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے چاہا کہ ہاتھ مارے ایک برق زمین پر گری
جلاد کا سر اڑ گیا سب کی آنکھین بند ہو گئین جب خیرگی دفع ہوئی خواجہ نے دیکھا آفتاب وہان نہین ہے متحیر
ہوئے سب طرف تلاش کیا جب کہین پتہ نہ پایا تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران
یہ واقعہ گذرا امیر نے فرمایا اسکی قضا ابھی نہین تھی خواجہ نے عرض کی مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ اسوقت
آفتاب کو کون لیگیا مریخ نے کہا خواجہ مین جانتا ہون کہ کوئی لشکر حریف سے آیا ہوگا اسنے یہ کیفیت دیکھی جلاد
کو ہلاک کیا آفتاب کو اٹھا لیگیا مگر اب اسکے سحر مین تاثیر باقی نہین رہی اور ساحری اسکی بہت کمزور ہو گئی یہ
کہکر مریخ وہان آیا جہان آفتاب ہزار سر کو بر سے قتل بٹھایا تھا وہان کی خاک اٹھائی اس خاک کو علیحدہ
زمین پر رکھکر کچھ سحر کیا ایک ساحر کی شکل زمین پر بنی مریخ آفتاب علم نے خواجہ سے کہا اے خواجہ اکوان
جادو ایک ساحر ہے وہ آفتاب کو اٹھا لیگیا ہے یہ اسکی صورت شکل ہے خواجہ نے کہا دیکھا جائیگا کہانتک بچے گا
کبھی تو اسکی موت دامنگیر ہوگی مریخ نے عرض کی اگر آپکی مرضی منظور ہے تو مین ابھی اسکو لا سکتا ہون خواجہ نے
جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے جب اسکی موت آئیگی آپ ہی یہان آجائیگا مریخ خاموش ہو رہا صاحبقران نے
مریخ سے کہا بدیع الملک نوجوان کا مجکو بہت خیال ہے کہ وہ صاحب تخت ہے جاتا ہے ایسا نہو کہ اسکو دشمن کچھ گزند
پہونچائین مریخ نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے کسی کی مجال نہین جو بدیع الملک نوجوان کو گزند
پہونچاسکے جبتک تین برس نہ گذر جائین اسوقت تک قیدیان طلسم قتل نہین ہونے صاحبقران زمان خاموش
ہو رہے دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی مریخ صاحبقران زمان کے پاس آیا عرض کی مین جاتا ہون سرداران کو
رہا کر کے لاتا ہون امیر نے مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم بڑے رہائی سرداران اسلام روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اسیرون کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب فیروز مریخ آفتاب علم سے جلست لیکر جنگ سے واپس آیا تو اسنے اپنے مصاحبین سے کہا اب قیدیون
کا یہان رہنا اچھا نہین ہے مریخ آفتاب علم نہین معلوم کسطرح سے رہائی پاکے یہان آگیا ہے وہ ضرور قیدیون کو
لیجائیگا بہتر یہ ہے کہ سب اسیرون کو زندانخانہ طلسمی مین روانہ کر دو غرض اسیوقت سرداران اسلام کی
قید لیکر روانہ ہوئے ایک دن کے بعد شہر فیروزیہ مین یہ خبر عام ہوئی کہ سرداران اسلام قید ہو کر آئے
ہین یہ بات محل مین پہونچی ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا سے کمان ابرو نے بھی سنا ملکہ لیلا اپنی مان کے
پاس گئی یہ عرض کی اے والدہ مہربان مین نے بھی کنیزون سے سنا ہے کہ کچھ سرداران لشکر اسلام سے اسیر ہو کر
آئے ہین میرے قلب کی عجب کیفیت ہے کسی طور سے تحقیق کرایے کہ کون کون سردار ہین ملکہ خوش نگاہ
نے کہا مجکو بھی تردد ہے ابھی سب کے نام تحقیق کرائی ہون یہ کہکر جو کنیزین رازدار تھین انکو بلا کر فرمایا کہ مین نے
سنا ہے کچھ سرداران لشکر اسلام کے گرفتار ہو کر آئے ہین تم جا کر کیفیت دریافت کرو کہ کون کون لوگ اسیر ہوئے ہین نام

سب کی تحقیق کر لینا کنیزین اُسیوقت روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا اے لیلاے کمان ابرو مین نے
کنیزون کو روانہ کیا ہے یقین ہے بہت جلد خبر معلوم ہو جائے ملکہ لیلا نے عرض کی کنیزون سے نہین معلوم کب خبر
لائین مین خود جاؤنگی اور سب کی خبر لاؤنگی ملکہ نے کہا بہت بہتر ہوگا مگر لیلاے کمان ابرو تو قدم بڑھا کے چند
ہو گئین قریب دروازہ پہونچین دیکھا بہت سے سردار ایک زنجیر آہن مین مسلسل ہین ساحر کشان
کشان لیے جاتے ہین مگر سب مبتلاے سحر ہین ملکہ سردارون کو دیکھ رہی تھین کہ نگاہ بدیع الملک نوجوان
پر پڑی ملکہ لیلاے کمان ابرو بیتاب ہو گئین چاہا اسیوقت رہا کر کے لاؤن مگر مناسب وقت نہ جانا کیونکہ
سلطانی کا خیال تھا اسوقت گریان و نالان واپس آئین اور ان سے سب حال بیان کیا ملکہ خوش نگاہ کی کیفیت انتہا کی برست
مگر متحیر ہو کر کہا تعجب کی بات ہے اس شیر بیشۂ جرأت کو ان لوگون نے کیونکر گرفتار کیا اسیر سحر تو ہرگز نہین بلکہ
معلوم ہوتا ہے تم نے کسی اور کو دیکھا ہوگا صاحبقران کے لشکر مین جسقدر رعنا جوان امیر ہین اُن سب کی صورتین
باہمدگر بہت مشابہ ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو نے کہا آپ خود تشریف لیجاکے دیکھ آئیے میری عرض کا
یقین ہو جائے ملکہ خوش نگاہ تحیر کرکے بلند ہوئین جب قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا سب سرداران
اسلام زنجیر آہن مین مسلسل ہین گرفتار سحر ہین ساحر انکو کشان کشان لیے جاتے ہین جب دو تین سردار
آگے بڑھ گئے تو ملکہ خوش نگاہ نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان زنجیر آہنی مین جکڑے ہوئے ہین گردن جھکی ہے
ایک ساحر سر زنجیر کا پکڑے ہوے کشان کشان لیے جاتا ہے ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے چاہا
اسیوقت رہا کرون مگر خیال آیا ایسا نہو ساحرون سے مقابلہ پڑ جائے تو غضب ہو یہ پردہ فاش ہو پھر وزن
تک یہ خبر پہونچے وہ نہین معلوم کسطرح پیش آئے اس کام کو سمجھ کے کرنا چاہیے یہ سوچ کے ملکہ خوش نگاہ
واپس آئین یہان لیلاے کمان ابرو کی عجب حالت تھی ملکہ خوش نگاہ نے بہت تسکین و تشفی دی کہا بی بی
اسقدر پریشان نہو مین اسکا بندوبست کرونگی غافل نہ رہونگی شب کو زندان خانہ تک جاکرے آئینگے
اور سب سردارون کو بھی قید سے چھڑا لینگے ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ سمجھایا لیکن لیلاے کمان ابرو
کا اضطراب کم نہوا روتے روتے دن تمام کیا جب شام ہوئی تو ملکہ خوش نگاہ سے کہا بی بی اب رونا موقوف
کرو میرا قصد ہے کہ جب بارہ بج جائین تو مین قید خانہ کیطرف جاؤن سب کو رہا کرکے لاؤن تمہاری وجہ سے
تمکو ان لوگون کے رہنے کیواسطے کوئی مقام تجویز نہین کیا گیا کوئی سامان نہ درست ہو سکا اب جو وہ لوگ
آئینگے تو کہان رہینگے ملکہ لیلاے کے بھی خیال مین آیا کہ واقعی مادر مہربان بہت صحیح فرماتی ہین اُن لوگون
کے رہنے کیواسطے انتظام کرنا چاہیے یہ خیال کرکے فوراً انھین مخصوص کنیزون کو بلایا سب سے فرمایا
کہ ہمارے باغ مین جاؤ سب مکانون کو صاف کرکے فرش بچھاؤ کنیزین اُسیوقت حکم پاتے ہی وہان سے
روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اپنے باغ مین رکھنا اچھا نہین لیلاے کمان ابرو نے
کہا اور کوئی مقام اس سے بہتر نہین ہے اول تو اس شہر کی سرحد پر باغ ہے دوسرے اُس باغ مین محلات
اس قسم کی ہین جہان دو ہزار آدمی پوشیدہ ہو سکتے ہین خوش نگاہ نے کہا تمہاری خوشی جس بات
مین ہو مجھے وہی منظور ہے اور مقام بھی اچھا ہے وہان باغ اور مکانات ایسے ہین جو کوئی نہین جان سکتا
ہے لیلاے کمان ابرو نے عرض کی اب آپ تشریف لیجیے دیر نہ فرمائیے ملکہ خوش نگاہ جادو اور انھین
لیلاے کمان ابرو بھی ہمراہ ہوئین تھوڑی دیر کے بعد زندان خانے کے قریب پہونچین دیکھا دربان جاگ

رہتے ہیں داروغہ زندانخانہ ایک جانب بیٹھا ہوا ہے بخت سے لوگ گئے گرد جمع ہیں ملکہ لیلاے کمان ابرو
نے ملکہ خوش نگاہ سے کہا اب کیا ارادہ ہے داروغہ زندانخانہ بھی جاگ رہا ہے اور لوگ بھی ہوشیار ہیں ملکہ
خوش نگاہ نے کہا بی بی اسکا کچھ خوف نہ کرو ہم اپنے جانیکے واسطے دوسرا راستہ پیدا کرینگے ملکہ خاموش
ہو رہیں خوش نگاہ عقب زندانخانہ پر آئیں سحر کرکے دیوار میں در بنایا لیلاے کمان ابرو سے کہا
بی بی تم یہاں موجود رہو میں اسیروں کو وہان سے لاتی ہوں تم اپنے ساتھ یہاں سے تخت پر بیٹھکر باغ تک پہونچا دو
مگر جب باغ سے واپس آنا تو اپنے ہمراہ کنیزوں کو لیتی آنا کہ وہ سب کو یہاں سے لیجائیں اور بار بار جانیکی
تکلیف نہو ملکہ لیلاے کمان ابرو باہر رہیں خوش نگاہ قیدخانے کے اندر آئیں پہلے شہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو اٹھا کر باہر لائیں ملکہ لیلاے کمان ابرو کو دیا ملکہ نے بدیع الملک نوجوان
کو خوش نگاہ کے سامنے تو ہے ہیں تخت پر ڈال کے تخت کو بلند کیا جب بارہ دری میں آئیں تو سر شاہزادے کا
اپنے زانو پر بیٹھکر سحر اتارا بدیع الملک کو ہوش آیا اپنے کو زمین سے بلند پایا گھبراکے آنکھ کھول دی دیکھا
کہ ملکہ لیلاے کمان ابرو سرہانے بیٹھی ہیں خوش ہو گئے مگر کمال حیرت ہوئی دلمیں کہتے تھے کہ یہ واقعہ
اصلی ہے یا خواب ہے مگر اظہار کرتے تھے کہ ملکہ بھی اتنے دنوں کی مفارقت کش تھیں رات بھر خوب خوب
باتیں رہیں شکایتوں کے دفتر کھلے جب ملکہ باغ میں پہونچیں تو بدیع الملک کو اپنی بارہ دری میں
لاکر مسند پر بٹھایا عرض کی میں ابھی حاضر ہوتی ہوں آپ کے ہمراہیوں کو بھی لے آؤں تو پھر خدمتگذاری
میں مصروف ہوں بدیع الملک نوجوان نے کہا ہاں ملکہ اسقدر تکلیف تمہیں ضرور ہوگی مگر سب سردار
رہا ہو جائیں گے آرام پائینگے ملکہ نے کنیزوں کو بلایا سب کو اپنے ہمراہ لیکے پھر زندانخانہ کیطرف روانہ ہوئیں
تھوڑی دیر میں زندانخانہ کی دیوار کے پاس پہونچیں یہاں ملکہ خوش نگاہ منتظر تھیں کنیزوں کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئیں سب سرداروں کو کنیزیں باہر لائیں پھر ملکہ خوش نگاہ نے اپنے تخت پر بیٹھ
ملکہ لیلاے کمان ابرو نے اپنے تخت پر بیٹھ سب کنیزوں نے سرداروں کو لیا وہان سے ملکہ کے باغ میں
آکر تخت اتارے جہان مہمان ملکہ نے فرش کو حکم دیا تھا کنیزوں نے سب مکان آراستہ کر رکھے تھے
سرداروں پر سے سحر اتار کر ان مکانوں میں روانہ کیا آدمی انکی خدمت کو مقرر کیے کنیزیں گئیں
سب انتظامات درست ہو گئے سرداران اسلام متعجب ہوئے کہ ہم تو اس بلا میں مبتلا تھے یہ راحت کی
یہ کیا بات ہے اسکا سبب کیا ہے مگر ملکہ لیلاے کمان ابرو اور ملکہ خوش نگاہ جادو سب سرداروں کو
مکانوں میں روانہ کرکے بدیع الملک نوجوان کی خدمت میں حاضر ہوئیں ملکہ خوش نگاہ جادو نے
بدیع الملک کی بلائیں لیں کہا مجھے ایک مدت سے آپکے مزاج کی کیفیت نہیں معلوم ہوئی تھی مریخ نے
جب یہاں سلامی پائی تھی تو تھوڑی دیر کو میرے پاس آیا تھا میں نے اُس سے کچھ کیفیت آپ کی پوچھی
اُسنے کہا جسوقت تلک میں لشکر اسلام میں تھا اُسوقت تک خیریت تھی اب حال نہیں معلوم مجھے یقین
تھا کہ آپ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے حضرت آپ محفوظ ہیں اس سبب سے کچھ اندیشہ نہ تھا اگر مجھے یہ
معلوم ہوتا تو کیا مجال تھی کسیکی جو آپکو اسیر کر سکتا بدیع الملک نے فرمایا آپکو میری کیفیت کیونکر معلوم
ہوتی سبب میری اسیری کا یہ ہوا کہ جو تحفہ جات میرے پاس دافع سحر تھے وہ فیروز نے اپنے لشکر سے
آفتاب کو بھیجکر منگا لیے بلکہ صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند کیا تھا حرز ہیکل بھی لے لی ہے اسم اعظم و تیغ آفتاب علم

۲۰

سے کھولدیا مگر حرز ہیکل ابھی تک نہین ملی ہو آفتاب نے بکر مسلمان ہو کے مجھے دغا کی راہ مین سب کو بیہوش
کرکے تحفہ جات لیلیا اسی سبب سے میری یہ حالت ہوئی اگر فیروز عیار ساحر کو میرے مقابلے مین بھیجتا اور ساحرون
کے ذریعے سے مقابلہ کرتا تو مین فضل خدا سے لڑائی فتح کر لیتا مگر اُسنے مکر کیا اور نقصان کے کام مین لایا
ساحرون سے مدد چاہی سب لشکر کو خراب کر دیا نہین معلوم صاحبقران پر کیا گذری اور کون کون سردار
میرے یہان کے اسیر ہو کر یہان آئے مین سب کو دیکھنا چاہتا ہون خوش نگاہ نے کہا صبح کو سب سے ملیے گا
اسوقت موقع نہین ہے بدیع الملک نے کہا مین صبح کو ضرور سب کو دیکھونگا اور صبح کو آپسے رخصت بھی ہونگا بلکہ
لیلائے کمان ابرو نے جو یہ بات سنی بدیع الملک کیطرف نگاہ حسرت دیکھا بدیع الملک کی بھی نگاہ ملکہ
کے چہرے پر پڑی لیلائے کمان ابرو کے آنسو ٹپک پڑے بدیع الملک مجبور ہو گئے ملکہ کو تسکین بھی نہ دیسکے
تھے کیونکہ سامنے ملکہ خوش نگاہ بیٹھی تھین لیکن خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی
اب مین رخصت ہوتی ہون صبح کو پھر حاضر ہونگی اور جو جو امور ضروری ہین انکی نسبت عرض کرونگی بدیع الملک
نے ملکہ خوش نگاہ کو روکا مگر کہنے کہا اب میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہے محل مین سب کو میرا انتظار ہوگا لوگ پریشان
ہونگے میرا جانا اچھا ہے بدیع الملک تو خود چاہتے تھے کہا آپ تشریف لیجائیے مگر صبح کو ضرور تشریف لائیے گا
کہ مین آپسے بھی رخصت ہو کر جاؤن ملکہ خوش نگاہ نے عرض کی ابھی تو آپ تشریف نہ لیجائیے کچھ دنون
یہان قیام فرمائیے جب مین عرض کرون اسوقت آپکو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین کل
کیفیت آپ سے صبح کو عرض کرونگا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئین بدیع الملک نوجوان نے ملکہ
لیلائے کمان ابرو کو تسلی دی آنسو پونچھے کہا ملکہ مین مجبور ہون صاحبقران زمان پر نہین معلوم وہان کیا گذری
ہو اور انکی کیا کیفیت ہو اگر مین نہ جاؤنگا تو خرابی ہوگی اسکے علاوہ اسقدر سردار یہان موجود ہین اور یہی لوگ
جان لشکر ہین اگر یہ نہون تو لشکر بیکار ہے انہین سب کو لیکر جاؤنگا صاحبقران سے ملونگا دیکھون مقابلے کی کیا
صورت ہوئی ہے اب فیروز کسطرح مقابلہ کرتا ہے اسکے علاوہ اپنے تحفہ جات مجکو بہم کرنا ہین جبتک تحفہ جات
میرے پاس نہین ہین مجکو اپنی زندگی دشوار ہے ملکہ لیلا نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھئے تحفہ جات آپکے مین لا دونگی
اور مقابلے کے واسطے بجائے صاحب یہان موجود ہین کون ایسا ہے جو انسے مقابلہ کرسکے خود والد ماجد انسے مقابلہ
کر نہین سکتے ہین علاوہ اسکے والد ماجد کے سب تحفہ جات بجائے صاحب کے پاس ہین وہ بالکل بے دست
و پا ہین کیا کرسکین گے لڑائی فتح ہو جائیگی آپ کے جانیکی ضرورت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر
مین سمجھا ہوتا تو پھر نہ جاتا تمھاری خوشی کرتا اور اب مجبور ہون کہ میرے ہمراہ اتنے سردار ہین اگر مین نہ جاؤنگا
تو یہ سب بھی یہین رہینگے لشکر مین کوئی نہ ہوگا امیر کے دل کی کیا کیفیت ہوگی اگر کسی نے مقابلہ کیا اور بڑے بڑے
سردار آگئے تو انکے مقابلے کیواسطے کون جائے گا اس سے میرا جانا مناسب ہوگا ملکہ نے کہا اگر آپکو یہ خیال
ہو تو مین سردارون کو کل ہی لشکر مین روانہ کر دونگی ایک دن مین سب لوگ صاحبقران زمان کے
پاس پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ ہو سکتا ہے کہ سب جائین اور مین یہان رہجاؤن صاحبقران سنکر کیا
فرمائینگے اور میرے ہمچشمون مین مجکو کیسی ذلت ہوگی ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان کسیطرح
کہنا قبول نہ کرینگے تو مجبور ہو کر رونا شروع کیا بدیع الملک نے بہت بہت سمجھایا مگر ملکہ نے گریہ موقوف نہ کیا آخر
بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے ملکہ نے شب بھر رونے مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نوجوان مغموم و مضمحل بیٹھے تھے

کہ ملکہ خوش نگاہ تشریف لائین بدیع الملک کی بلائین لین ملکہ لیلاے کمان ابرو کی حالت دیکھی کہا بی بی خیر ہی کچھ اپنی پریشانی کا سبب بتاؤ بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی اور حیلہ یا فن ملکہ خوش نگاہ کو سمجھائین چونکہ ملکہ خوش نگاہ مسن تھی اور تقریر بدیع الملک نوجوان کی بہت فریفتگی تھی ملکہ خوش نگاہ نے سب باتون کو تسلیم کیا بیٹی سے کہا بی بی ایسے وقت مین انکو روکنا میرے نزدیک خلاف محبت ہی اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد تم سے پھر ملین گے اور خیریت سے ہر روز تمہین آگاہی ہوتی رہیگی کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو اگر وہ نہ جاینگے تو واقعی نقصان ہوگا صاحبقران وہان تنہا ہین ان سب سردارون کے خیال مین انکو رنج کی بات ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ شاہزادے کو جانے دو اگر ایسا ہی تمہین خیال ہو تو ہم مریخ کو اطلاع دینگے وہ بعد فراغت بدیع الملک نوجوان کو یہان پہونچا جاینگے ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ کی بھی یہی مرضی ہی تو مجبور ہو کر خاموش ہوئین بدیع الملک نوجوان نے کہا اب بے رخصت کرو دیر ابھی بہت نہین ہی ملکہ لیلا نے جواب دیا کہ شب بھر تو عجب حالت مین بسر ہوئی آپ پر روشن ہی اور اسوقت تک جو قلب کی حالت ہی وہ آپ دیکھ رہے ہین کہ آپکی خاطر کا بھی کچھ خیال نہین ہی دو ایک روز تو اور تشریف رکھیے کہ مین کچھ آپکی خاطر و تواضع کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ تمہاری خوشی مجھے منظور ہی ورنہ مین ایسے حال مین نہ ٹھہرتا ملکہ لیلا نے کہا تین روز آپ تشریف رکھیے چوتھے روز تشریف لیجایئے گا بدیع الملک کو کچھ نہ بن پڑا ناچار اقرار کر لیا ملکہ نے اسیوقت کنیزون کو حکم دیا کہ سامان عیش و نشاط مہیا کرین سب کنیزین درستی اسباب جلسہ مین مصروف ہوئین ملکہ لیلاے کمان ابرو بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ مین لائین دیر تک باغ مین صحبت گرم رہی پھر بارہ دری مین آکے کچھ دیر تک شغل رقص و سرود رہا اسیطور سے تین دن بسر ہوے چوتھے روز بدیع الملک نوجوان علی الصباح بیدار ہوے ملکہ خوش نگاہ بھی آئین بدیع الملک ملکہ خوش نگاہ سے ملے خوش نگاہ اسیوقت اپنے محل کیطرف روانہ ہوگئین یہان ملکہ لیلاے کمان ابرو نے اپنی عجب حالت بنائی مختصر تمام بدیع الملک مع جملہ سرداران صاحبقران باغ سے باہر آئے ملکہ نے راہ بتادی تھی مخفی ملکہ نے چند کنیزون سے کہا تھا کہ تم پوشیدہ طور سے شاہزادے کے ہمراہ جانا شاید کہین راہ [illegible] کرین تو بتلا دینا یا خدانخواستہ راہ مین کوئی بات واقع ہو تو اسکی اطلاع ہمکو دینا کنیزین بھی پوشیدہ ہو کر شاہزادہ بدیع الملک کے ہمراہ ہوئین شاہزادہ مع سب سرداران لشکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوا انکا ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو براے رہائی سرداران اسلام اپنے لشکر سے روانہ ہوا پہلے لشکر فیروز مین آکے تلاش کیا کسیکو نہ پایا خیال کیا کہ شاید فیروز نے سب کو زندانخانہ مین روانہ کر دیا ہی یہ سوچ کے زندانخانہ کیطرف چلا تین دن کے بعد قیدخانہ کے قریب پہونچا یہان آکر یہ غوغا سنا کہ قیدی زندانخانہ سے غائب ہوگئے نہین معلوم کون لیگیا مریخ آفتاب علم کو خیال ہوا کہ سواے خواجہ عمرو نامدار کے اور یہ قدرت کس مین ہی جو زندانخانہ طلسمی سے قیدیون کو رہا کر لیجائے وہی آئے ہونگے سب کو رہا کر کے لے گئے ہونگے یہ سوچ کے وہان سے پلٹا لشکر صاحبقران مین حاضر ہوا امیر نے جو مریخ کو خالی پایا فرمایا اے مریخ تم کس کام کو گئے تھے

مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بھلا میری مجال ہو کہ خواجہ کے سامنے کوئی کام کر سکون خواجہ اسیرونکو
رہا کر لائے امیر نے فرمایا سردار یہان نہین ہین مریخ نے عرض کی خواجہ کے پاس ہونگے امیر نے فرمایا خواجہ
تین روز سے کہین نہین گئے مریخ نے عرض کی سواے خواجہ کے یہ کام کسی دوسرے سے نہین ہو سکتا ہو امیر
نے اسیوقت خواجہ کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھین مریخ آفتاب علم پوچھتے
ہین خواجہ نے مریخ آفتاب علم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کیون صاحب آپ کو مجھسے کیا کام
ہو مریخ نے عرض کی خواجہ آپ سردارون کو رہا کرکے لائے ہین خواجہ نے تبسم کہا کہ مین نہین لایا ہون اگر لاتا تو
صاحبقران کے سامنے لاتا اور سردارون کو پوشیدہ کیون کرتا مریخ نے عرض کی خواجہ جب مین صاحبقران
سے رخصت ہو کر گیا تو لشکر فیروز مین پہونچا وہان کسیکو نہ پایا مجبور ہو کر زندانخانہ کیطرف گیا وہان بھی کسیکا
پتہ نہ ملا بلکہ یہ غوغا سنا کہ کوئی شب کو اسیرون کے لینے کو یہان آیا اور لیگیا مجکو یہ گمان ہوا کہ سواے آپکے
اور یہ کام کسیکا نہین ہو کہ زندانخانہ طلسمی سے قیدیون کو نکال لیجائے خواجہ بھی حیران ہوئے امیر بھی متردد
ہوئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب پھر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو انکو بار ضرور
تلاش کر کے لاؤنگا صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا مریخ براے تلاش سرداران اسلام
روانہ ہوا انکا ذکر اسکے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اکوان جادو آفتاب کو جلاو کے سامنے سے اٹھا لیگیا تو فیروز کے سامنے لیجا کر آفتاب کو
پیش کیا آفتاب بوجہ زخم سر کے بہت تکلیف مین تھا ہوش باقی نتھا فیروز نے جو آفتاب کی کیفیت
دیکھی اکوان سے کہا او اکوان جادو اسوقت تمھین کیونکر موقع ہاتھ آیا جو تم آفتاب کو لائے
اکوان نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے اکوان کی بہت کچھ تعریف کی اور بہت کچھ انعام بھی دیا آفتاب کے
زخم مین ٹانکے لگائے گئے بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا آفتاب نے آنکھ کھولی اپنے قریب فیروز شاہ
کو دیکھا چاہا اٹھکے بیٹھون فیروز نے منع کیا کہا او آفتاب تمھارے زخم سر مین ٹانکے دیے گئے ہین تمھین اٹھنا
نہین چاہیے آفتاب نے کہا اے شہنشاہ مین یہانتک کیونکر آیا اور مجھے کون لایا فیروز نے کہا تمھین اکوان
لایا ہو لیکن یہ سر مین تمھارے زخم کیسا ہو کیا کسی سے لڑائی ہوئی تھی یا قید توڑ کے نکلنا چاہا تھا آفتاب نے کہا اے
شہنشاہ یہ زخم مریخ آفتاب علم نے لگایا ہو میرے سر مین ایک مہرہ تھا جو آجتک سواے میرے دوسرا نہین
جانتا تھا نہین معلوم مریخ کو کیونکر معلوم ہوا اور انھون نے میرے سر سے وہ مہرہ نکال لیا اب مین کسی کام کا نہین
رہا نہ میرے سحر مین قوت ہوگی نہ مین بطاقت کسی سے لڑ سکونگا نہ اب طلسم مین حکومت کر سکونگا اب مین
کسی کام کا نہین رہا فیروز نے بہت افسوس کیا کہا اے آفتاب اب کیا انتظام کیا جائے جو تمھارے
سحر مین قوت آئے آفتاب نے کہا میرے طلسم مین ایک ساحر ہو کہ وہ ہمیشہ ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہو اور
پہاڑ کے چارون طرف شعلہاے آتش نکلتے رہتے ہین اسی آگ مین وہ ساحر رہتا ہو لوگ اسکو پہلوتن
ساحر کہتے ہین مین نے اسکو بابا جانی بنایا تھا یہ مہرہ اسی سے ہاتھ آیا تھا اسنے اپنی عمر صرف کر کے خاص
اپنے واسطے دو مہرے بنا لئے تھے ایک اپنے پاس رکھا اور ایک مجکو دیا تھا اس مہرہ کی وجہ سے مین تمام عالم

ساحروں سے مقابلہ کرتا تھا اور سب ساحر مجھسے خوف کرتے تھے چہرہ میرا نظر نہیں آتا تھا روشنی معلوم ہوتی
تھی اب میں ہر ایک سے خوف کرتا ہوں اور مجھ میں اب وہ بات نہیں ہے جب میں پھر اپنے طلسم میں جاؤں
اور پہلو نشین ساحری سے ملاقات کروں اور منت و سماجت اُسسے عرض کروں تو شاید وہ مہرہ دیدے ہاتھ
آجائے تو کسکی مجال ہیں جو مجھسے مقابلہ کر سکے وہ مہرہ اس سے بہتر ہوا سمیں اور بھی بہت سی صفتیں ہیں فیروز
نے کہا ای آفتاب تمکو لازم ہے کہ لشکر ہمراہ لیکر اپنے طلسم کیطرف جاؤ اور جسطرح بن پڑے وہ مہرہ پہلو نشین ساحری
سے لو آفتاب نے کہا میرے زخم سر کو جلد اچھا کرائیے جراحوں سے تاکید فرمائیے تو میں جاؤں مہرہ لیکر
آؤں فیروز نے اسیوقت جراحوں کو طلب کیا تاکید شدید کی سبنے بڑی کوشش کرکے دو دن
میں زخم سر آفتاب کا اچھا کیا زخم جب رو بصحت نظر آیا تو فیروز نے جراحوں کو ساتھ کرکے آفتاب کو
اُسکے طلسم کیطرف روانہ کیا آفتاب برائے ملاقات پہلو نشین ساحری روانہ ہوا لشکر بھی تھوڑا سا ساحروں
کا ہمراہ لیا تیسرے روز ایک صحرا میں پہونچ کے مقام کیا اُسکے ملازمین نے بارگاہیں استادہ کردیں آفتاب
بارگاہ کے باہر ٹہلنے لگا صحرا کی سیر دیکھنے میں محو تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی آفتاب اُسطرف مخاطب
ہوا اپنے ہمراہیوں سے کہا معلوم ہوتا ہے کچھ لوگ اسطرف سے آتے ہیں ہمارے شہنشاہ کے پاس جاتے
ہیں ایکبار ضروری تجھے کہنا ہے وہ انھیں لوگوں کے ذریعہ سے کہلا بھیجونگا یہ باتیں کر رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ
ہوا آفتاب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور جملہ سرداران اسلام گھوڑوں
پر سوار بڑی شان و شوکت سے چلے آتے ہیں آفتاب نے بدیع الملک اور جملہ سرداران اسلام کو جو
دیکھا اپنے ہمراہیوں سے کہا انکو تو شہنشاہ نے اسیر کرکے قیدخانہ طلسمی میں قید کرایا تھا نہیں معلوم کیا باعث
ہوا جو یہ لوگ رہا ہو گئے اور اس جاہ و تجمل سے آتے ہیں مگر تم سب ہوشیار اب بدیع الملک کے پاس
تحفہ جات تو میں نہیں جو سحر اپنا تاثیر نہ کرے انھیں اسیر کرو سب لوگوں نے کہا ہماری بھی یہی رائے ہے
کہ یہ لوگ اپنے لشکر تک نہ پہونچنے پائیں آفتاب نے کہا تم سب لوگ بھی آلات جنگ سے آراستہ
ہو جاؤ کہ ہم انکو آگے نہ بڑھنے دیں سب لشکری اپنے اپنے حربوں سے درست ہو کر آفتاب کے
سامنے آئے اتنے عرصے میں بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی نزدیک آگئے آفتاب
نے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو للکارا کہ او اسیر طلسم تو کہاں جاتا ہے بدیع الملک نے آفتاب کو پہچانا خنجر
شمشیر پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا کہ او مکار خبردار ہمیں نہ روکنا ورنہ بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا تو کہاں جاتا ہے
آفتاب نے کہا میں تیری تلاش میں تھا اب پھر تجکو اسیر کرکے قیدخانہ میں لیجاؤنگا اور ایسی قید شدید میں رکھونگا
العجان نہ بچیگی اب بھی طلسم میں تمکو قید نہ کرونگا بلکہ اپنے طلسم میں لیجاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا کیوں بیہودہ بکتا
ہے تیری خود زندگی دشوار ہوگی موت سے کا ہار ہوگی آفتاب نے کہا اچھا جو تمہارے مزاج میں آئے وار
کرو کہ دل میں حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا تو جانتا ہے کہ ہم لڑینگے یہ قاعدہ نہیں ہے کہ
پہلے وار کریں جب تیری ضرب سے خدا ہمیں بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے کہا او بدیع الملک میں
ایک ہاتھ میں تمہارا کام تمام کر دونگا تم وار کیا کروگے بدیع الملک نے فرمایا میں نے تجکو اجازت دی آخر
وار کر آفتاب نے تیغ سحر نکالا چاہا بدیع الملک نوجوان پر وار کرے کہ طاقت ہاتھ کی زائل ہو گئی تیغ اٹھا
نہ سکا ہاتھ سے زمین پر گرا آفتاب حیران ہوا کہ یہ کیا باعث ہے جو اسوقت میرے ہاتھ سے خطا کی اسنے

دوسرے ہاتھ مین نیمچہ اٹھایا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو سپر پر روکا آفتاب کو اور زیادہ حیرت ہوئی
کہ نیمچہ سحر کا وار سپر پر رک گیا عجب ہراسیلح بدیع الملک نے اسکے دو تین وار روک کر لین اسکی طرف سے
عناد بھرا ہوا تھا سمجھے تھے کہ یہ ملک لیلاے کمان ابروے عاشق ہر خنجر دار خنجر دار کگر دور کیا آفتاب نے
سپر سحر کو جسے کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی اوپر کو کاٹ کے سر مین اتر آئی سر کو کاٹ کے سینے مین در آئی بدیع الملک
نے یون ہی ہاتھ کھینچ لیا آفتاب دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا اسکے گرتے ہی ایک ہنگامہ عظیم بلند ہوا ساحر جو
اسکے ہمراہ تھے وہ حربہ ہاے سحر لیکر بدیع الملک پر آپڑے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ تھے یہ سب بھی
تلوارین کھینچ کر گرے مگر تاریکی اسقدر پھیلی تھی کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا جب ساحر سحر کرتے تھے تو کچھ روشنی ہوجاتی تھی
ورنہ تاریکی ذبح تھوڑی تھی ہواے تند چل رہی تھی درخت جڑون سے اکھڑ اکھڑ کے گر رہے تھے سنگ باری
برف باری ہو رہی تھی شہزادہ بدیع الملک اس عالم مین بھی ساحرون کو قتل کررہے تھے ساحر خود بھی آپسمین لڑ جاتے
تھے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے تھا جب اس حالت کو عرصہ ہوا اور سب کے دم گھبرانے لگے تو ایک برق چمکی وہ سب
تاریکی دفع ہوئی آواز مہیب آئی کہ کشتہ شد نام من آفتاب ہزار سر جادو بود افسوس مردیم وجا ندیدیم و بمطالب خود
نرسیدیم اس آواز کے آنے سے سنگ باری موقوف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب ساحر مرے پڑے ہین
اور سرداران اسلام بھی بعض بعض بیہوش ہین بدیع الملک گھبرائے دیکھا مرزخ آفتاب علم ایک جانب سرداران
اسلام کو ہوشیار کر رہا ہے بدیع الملک پر جو مرزخ کی نگاہ پڑی ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار کیجان اسقدر سو کر
بھی قابل دید تھا اسنے بڑے ساحر کو حضور نے قتل کیا جسکا شہرہ تھا بدیع الملک نے شکر خدا کیا مرزخ سے پوچھا
تم کسوقت یہان آئے اور کیونکر انکا اتفاق ہوا خبر رہائی تو تمھاری سنی تھی مگر یہان کیونکر آنا ہوا مرزخ نے عرض
کی حضور ہی کی تلاش مین نکلا تھا ایکبار تا بزندانخانہ گیا وہان سنا کوئی اسیرون کو لیگیا پھر صاحبقران زمان کی
خدمت مین گیا خواجہ برگمان تھا انھون نے فرمایا مین زندان تک گیا تھا مین مجبور ہو کر پھر نکلا اور ہی سمت سے
آج قدمبوسی حاصل ہوئی جب آپکو آفتاب نے روکا تھا مین اسیوقت سے حاضر ہون مگر اپنے اظہار نہین کیا
تھا بدیع الملک نوجوان سمجھے کہ اسی کے سبب سے آفتاب قتل ہوا ہے مرزخ سے کہا اب کیا عزم ہے مرزخ
نے عرض کی جو حضور فرمائین بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران کی کیا کیفیت ہے اور جنگ موقوف ہوئی یا ہو
رہی ہے مرزخ نے سب کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا آج اسی صحرا مین قیام کرو کل یہان سے لشکر
کی طرف روانہ ہو جائینگے مرزخ نے اسوقت وہین قیام کیا ہرگاہ جو آفتاب کے ہمراہ تھین انپر بدیع الملک نے
قبضہ کیا شب بھر وہان بسر کی صبح کو پھر لشکر کی جانب کوچ کیا دو تین روز لشکر مین گئے پہونچے صاحبقران زمان
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے سب نے پوچھا اے شہریار آپنے کیونکر رہائی پائی بدیع الملک
نے فرمایا منظور الہی تھا سا ہو گیا صاحبقران سمجھ گئے سب کو اشارہ دیا کہ خاموش رہو زیادہ نہ پوچھو سب لوگ
خاموش ہو گئے مرزخ کو اسیوقت معلوم ہو گیا تھا جب بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ ہم تمھاری رہائی کی خبر
سن چکے تھے سبب شرم مرزخ نے زیادہ بدیع الملک سے نہ پوچھا تھا یہان صاحبقران نے سب کو رخصت
کردیا مگر امیر کو بڑی خوشی ہوئی مرزخ سے کہا اے مرزخ آفتاب علم شب پڑی کوشش وجانفشانی کی مگر افسوس
کہ جلوہ فرنگستین ابھی تک اسیر ہے مرزخ نے عرض کی انشاءاللہ تعالے بہت جلد انکو رہا کرکے لاؤنگا صاحبقران
نے فرمایا عجب ہے کہ فیروز شاہ ابھی تک جبل جنگی نہین بھیجا مرزخ نے عرض کی وہ کوئی تحفہ تیار کرتے ہونگے جب

فراغت پا یگئے تو جس جگہ جو اسیا امیر سے بیابانی گذر رخنہ تنگ تک جانا ہو لازم ہو چہ پنہین مریخ نے عرض
کی یہ بیان نے جو وقت فراغت ہوگی یہ چلو گذر رخنہ تنگ تک جا نہ سکی جہان سے بہت نزدیک ہی تھوڑی دیر تک یہ باتین
ہوتی رہین جب مریخ نے اس ساعت کو قبول کیا اور نیک پایا تو صاحبقران سے عرض کی اب غلام کو رخصت دیجیے کہ برائے رہائی حکیم
قرطین جائے امیر نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا اور یہ جانب زندان حکیم روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب آفتاب ہزار سر کو روانہ کیا تو آپ ایک بارگاہ میں گیا ملازموں سے کہا اس بارگاہ میں چار روز کا
کھانا اور جملہ اسباب ضروری کے رکھدو اور چار روز تک اس بارگاہ میں نہ آنا میں ایک سحر تیار کرتا ہون مریخ یون
گرفتار ہوگا اسکے پاس سب تحفہ جات موجود ہین اور میں کوئی تحفہ نہیں رکھتا ہون جبتک میں سحر تیار نہ کرونگا تب
تک مریخ گرفتار ہوگا یہ گرفتار ہوا تو میں حمزہ کو بھی گرفتار کرکے فراغت پاؤن سب سردار تو گرفتار ہو چکے ہین اب
صرف حمزہ باقی ہے جب حمزہ گرفتار ہو جائیگا تو سب لشکر اسکا میری اطاعت کریگا میں تو حمزہ کو اسی روز گرفتار
کرلیتا مگر کیا کرون مریخ کے آنے سے مجبور ہو گیا اگر وہ اس وقت نہ آتا تو میں حمزہ کو گرفتار کرلیتا ملازمین نے کہا
اب آپ جس وقت چاہینگے گرفتار کرلینگے فیروز نے کہا کیا بڑی بات ہے بعد مریخ کی تدبیر پیشتر کرون پھر حمزہ کو تم تو
گرفتار کرسکتے ہی ہو یہ کہکر اس بارگاہ میں گیا ملازمین نے سب اسباب ضروری رکھدیا فیروز سحر تیار کرنے لگا کہ ذکر اسکا وقت پر

اب کیفیت خواجہ عمرو نامدار کی بیان کیجاتی ہے

کہ خواجہ نے جو سنا کہ فیروز نے ایک دیوار ریت کی بنائی ہے اور یہان کوئی بات نہیں سنتا ہے اس دیوار کے اندر لشکر
اترا ہوا ہے فیروز بھی بخوف شب و روز بسر کرتا ہے اسے یقین ہے کہ یہان کوئی آ نہیں سکتا ہے جو چیزین اسکے پاس
تھین وہ سب تو بازوون پر سے کھولڈال دین اب اسکا قول ہے کہ یہان کوئی آ نہیں سکتا ہے خواجہ نے خیال
کیا ایسے وقت میں بہت ہی اچھی عیاری ہوگی کسی نہ کسی طرح پہونچنا ضرور ہے یہ سوچ کے بانداے عیاری سے
آراستہ ہو کر روانہ ہوئے اپنے لشکر سے نکلکر صورت بدل لی ایک مسافر کی شکل بنائی فیروز کے لشکر کی طرف چلے
جب قریب لشکر کے گئے تو دیکھا ایک دھوان سا معلوم ہوتا ہے خواجہ اس دھوئین کے قریب پہونچے زنبیل سے تخت نکالا
دھوئین کے قریب تخت کو بچھایا ایک روغن نکالکر اپنی صورت سیب بنائی اس تخت پر بیٹھے تخت کو بلند کیا
اس دھوئین کے اوپر جاکے نگاہ جو کی تو دیوار ریت کی نظر آئی خواجہ اس دیوار کو پھاندکر اندر آئے دیکھا میدان وسیع ہے
اور کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین خواجہ نے دیوار کے اندر آتے ہی مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی اسیصورت سے اس
میدان کو طے کرکے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا لشکر فیروز اترا ہوا ہے خواجہ نے کہا اتنا بڑا میدان گھیرا تارا ہے
اور دیوار بہت دور تک بنائی ہے یہ سوچتے ہوئے لشکر میں داخل ہوئے دیکھا بڑی چہل پہل ہے دوکانین کھلی ہوئی ہین
لشکری سودا خرید رہے ہین خواجہ نے ایک گوشے میں جاکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی بازار میں آکے ٹہلنے لگے
تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے کچھ سودا خریدا مزدور کی تلاش میں پھرنے لگا خواجہ اسکے سامنے آئے اسنے بلایا کہا
ہمارا سودا لشکر میں پہونچادے خواجہ نے سودا اٹھالیا اسکے ہمراہ ہوئے ساحر لشکر میں آیا اپنی بارگاہ میں گیا کہا او مزدور
اسباب یہان رکھدے مزدور نقلی نے اسباب وہان رکھا ساحر نے ایک روپیہ نکالکر مزدور نقلی کو دیا مزدور نقلی روپیہ کو دیکھکر

بہت خوش ہوا کہا صاحب آپ کیا بادشاہ ہیں ساحر نے کہا اسے میری بادشاہی تو نے کیونکر جانی مزدور نے کہا
روپیہ سوائے بادشاہ کے اور کسیکے پاس نہیں ہوتا آپ نے جو مجکو روپیہ دکھایا اور دیدیا تو اس سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ
بادشاہ ہیں ساحر بہت ہنسا کہا ارے میں بادشاہ نہیں ہوں بادشاہ کا نوکر ہوں مزدور نقلی نے کہا آپ چھپاتے ہیں کہیں
نوکر کسیکو روپیہ دیتے ہیں یہاں ہم بہت سے نوکروں کی مزدوری کرتے ہیں کبھی کسی نے ایک پیسا بھی
نہیں دیا ساحر نے کہا ارے بیوقوف کھانا کھاتے کہتا ہو جب تجھے پیسا بھی مزدوری کا نہیں ملتا مزدور نقلی نے
کہا جس دوکاندار کا اسباب اٹھا کر رکھدیا اسی نے رات کو کھانا کھلا دیا اب میں خود دوکان رکھونگا ایک خیمہ
بھی مول لے لونگا آپ میرے یہاں سے سودا لیا کیجیے گا ساحر نے کہا تو بڑا احمق ہو ایک روپیہ میں دوکان رکھے گا
اور خیمہ بھی مول لے لیگا مزدور نقلی نے کہا جی نہیں کیا سب روپیہ تھوڑی صرف کرونگا اسمیں سے نصف کی دوکان
رکھونگا اور نصف اپنے پاس رہنے دونگا ساحر نے ہنسکر کہا تو سڑی ہو کہیں آدھے روپیہ میں دوکان ہوتی ہو
مزدور نے کہا کیا اس سے بھی کم صرف ہوتا ہو ساحر نے کہا ارے دوکان کیواسطے بہت سا روپیہ درکار ہوتا ہو
مزدور نقلی نے کہا آپ مجھے بیوقوف بناتے ہیں بہت سا روپیہ نصیب کسکو ہوتا ہو آپ ہی روپیہ مشکل سے ملتا ہو
نہیں معلوم آج میں کسکا منہ دیکھکر اٹھا تھا جو مجھے ایک روپیہ ملگیا بہت سے دوکاندار آپ کے لشکر میں ہیں
انکے پاس نصف روپیہ بھی نہیں ہو ساحر سمجھا یہ سڑی ہو اسوقت اسکو یہی دھن ہو باتیں بنا رہا ہو کہا اچھا میاں
مزدور تم یہاں بیٹھو ہم تمہاری دوکان کیلیے بہت سے خریدار ڈھونڈھے لاتے ہیں مزدور وہاں بیٹھ گیا ساحر نکلا
اور ساحروں کے خیمے میں گیا کہا میں ابھی بازار گیا تھا وہاں سے کچھ سودا لیا مزدور کی تلاش تھی ایک مزدور مفلوک
ملا اسکو لایا جیب سے سودا رکھدیا تو میں نے ایک روپیہ اسکو دیا وہ مزدور سڑی ہو روپیہ کو دیکھکر بہت
خوش ہوا ایسی ایسی باتیں بنائیں کہ مجھے بہت ہنسی آئی چلو اسکی باتیں سنو ساحر اسکے ہمراہ خیمے میں آئے دیکھا
ایک مزدور مفلوک دھوتی باندھے بیٹھا ہو ساحروں نے دیکھکر کہا صورت بھی اسکی عجیب ہو قریب آکے سبنے کہا
کیوں میاں مزدور تم روپیہ لیکر بہت خوش ہوئے مزدور نے کہا اور تم سب کو رشک ہوا ساحر ہنس دیے کہا میاں مزدور
صاحب خدا نخواستہ کیوں روپیہ ملا ہمیں بہت خوشی ہوئی ہمنے سنا ہو کہ آپ دوکان رکھیے گا مزدور نے کہا ہاں دوکان
تو میں ضرور رکھونگا جو ساحر اپنے ہمراہ لایا تھا اسنے کہا میاں مزدور آپکا نام کیا ہو جب ہم لوگ بازار میں آئینگے تو
آپکی دوکان کو کسکے نام سے پوچھیں مزدور نے جواب دیا کہ میں اپنا نام آپکو نہ بتاؤنگا پہلے آپ اپنا نام بتایے میں سن
لوں پھر اپنا نام بھی بتاؤنگا ساحر نے کہا میرا نام کلنگ جادو ہو مزدور نے دوسرے ساحر سے کہا آپکا کیا نام ہو
اسنے جواب دیا میرا نام اکوان جادو ہو مزدور نے تیسرے ساحر سے پوچھا آپکا کیا نام ہو اسنے کہا میرا نام متروک
جادو ہو اسیطور سے مزدور نے سب کے نام دریافت کیے مگر جب نام اکوان جادو کا سنا تو دل میں کہا یہی مکار تھا جو آفتاب
کو جلاد کے سامنے سے لیگیا اور جلاد کو بھی ہلاک کر گیا تھا اب کہاں جائیگا اس سے عوض خون جلاد لینا چاہیے
یہ سوچکر کہا پھر میں بھی اب نام بتاؤں سبنے کہا اسی کیواسطے تو ہم سب نے اپنے اپنے نام بتائے ہیں اب
اگر آپ اپنا نام نہ بتایے گا تو ہمیں صدمہ ہوگا مزدور نقلی نے کہا پہلے تو میرا نام نالہ جادو تھا اور اب زردار جادو ہو
اور کل سے دوکاندار جادو ہو جائیگا یہ سنکر سب ساحر خوب ہنسے کہا واہ میاں صاحب کیا خوب نام بتائے ہیں مزدور
نے کہا سب کے تین نام ہوتے ہیں اگر میں نے تین نام بتائے تو کیا قباحت کی ساحروں نے کہا نہیں صاحب
آپ نے بہت اچھے اچھے نام بتائے مگر آپ ساحر بھی ہیں مزدور نے کہا ساحر تو نہیں ہوں ساحروں سے ہم کیا کچھ

آپ نادار جادو اور زردار جادو اور دوکاندار جادو آپ نے نہ کیون بتانے لفظ جادو تو اسی شخص کے نام
کے آخر مین ہوتا ہے جو سحر جانتا ہو مزدور نے جواب دیا کہ اب میرے پاس روپیہ ہے جو چاہو اپنے کو کہونگا وہ زیب ہوجائیگا
آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین ساحر ہنس کے خاموش ہورہے **کلنگ جادو** نے کہا کیون میان زردار
جادو اب دوکان کس چیز کی رکھوگے مزدور نے کہا اگر غلہ کی دوکان رکھونگا تو مجھسے وزن نہ کیا جائیگا کیونکہ بہت
نحیف وناتوان ہون اور اگر کسی دوسری شے کی دوکان رکھونگا تو مجھسے اسکے مصائب نہ اٹھین گے کیونکہ
یہان اور بہت سے دوکاندار ہین وہ از راہ دشمنی میرے تئین کسی نہ کسی ترکیب سے نقصان پہونچائین گے اگر کسی نے
آگ لگادی اور مال دوکان کا جل گیا تو نقصان عظیم ہوا اس سے مناسب میرے نزدیک یہ ہے کہ مین دوکان
جواہر کی رکھونگا اور مال بہت عمدہ فراہم کرونگا اسمین کسی قسم کا خوف نہین ہے اگر کوئی آگ بھی لگادیگا تو جواہرات
کو نقصان نہ پہونچے گا ساحرون نے کہا ہان یہ بات بہت مناسب ہے مزدور نے کہا اب مین پورا روپیہ دوکان
مین لگا دونگا تب سب سے عمدہ میری دوکان ہوگی ساحرون نے کہا اتنی دیر اس سے باتین کی ہین اور
بکواسکو دینا چاہئے یہ سوچکر سب نے ایک ایک روپیہ مزدور کو دیا اب تو میان مزدور کی اور ہی کیفیت ہوگئی
کہا صاحب اب مین دوکان نہین رکھونگا ساحرون نے کہا کیون اب تو تمھین لازم ہے کہ بہت بڑی دوکان رکھو
جسکا ثانی پردہ دنیا پر ممکن نہو مزدور نے جواب دیا اب دوکان رکھنے کی کیا ضرورت ہے ساحرون نے کہا پھر
روپیہ کیا کیجیئے گا مزدور نے کہا کسی صحرا مین جاکر محلات بناونگا اس جنگل کو آباد کرونگا بہت سے ملازم رکھونگا سب
میری رعیت ہونگے مین سب کا شہنشاہ ہونگا جب مین بادشاہ ہوجاؤنگا تو اپنی شادی کسی بادشاہزادی
کے ساتھ کرونگا بادشاہ کا داماد ہونگا مگر ایسے بادشاہ کی بیٹی لونگا جسکے یہان کوئی بیٹا نہو کہ اسکے بعد مین تخت
پر بیٹھون دو ملکون کا بادشاہ ہون بڑا عالیجاہ ہون اگر جی چاہیگا تو پھر اور کسی بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ عقد کرونگا
جب دو تین بادشاہون کی بیٹیان بیاہ لاؤنگا اور دو تین ملکون کی حکومت مل جائیگی تب تمام روے زمین کی
سلطنتون پر لشکر کشی کرکے سب کو فتح کرونگا اور بادشاہ روے زمین بنکر بیٹھونگا اسوقت کوئی نسخہ حیات ابدی کا
تیار کرکے استعمال کرونگا ہمیشہ زندہ رہونگا ساحر بہت ہنسے کہا جناب جب آپ تمام روے زمین کے بادشاہ ہوجائینگے
تو اسکے بعد کیا اور ترقی کی کوشش نہ فرمائینگے مزدور نے کہا ہوس زر تو جب بھی باقی رہیگی مگر کہان سے دولت
ملیگی ساحرون نے کہا آپکی وضع بھی جب اور ہی کچھ ہوجائیگی اور لباس بھی بہت ہی پر تکلف آپکے زیب جسم ہوگا اور
ملازمین بھی بہت سے ہونگے اور علاوہ اسکے بہت سے سامان ہونگے مزدور نے کہا وضع جو آپ لوگ اسوقت
دیکھتے ہین یہی رہیگی بلکہ اسوقت تو ایک دھوتی بھی ہے اور جب مین روے زمین کا بادشاہ ہوجاؤنگا تو وہی عزت
میرے لیے کیا کم ہوگی جو مین دھوتی کی عزت دینے کا محتاج رہون اسکو بھی توشہ خانہ مین داخل کرادونگا بشرطیکہ
جبتک یہ باقی رہے اور ملازمین کی ضرورت نہوگی اسوقت مین خود اپنے کام کرلونگا کیونکہ اسوقت مین دوسرون
کے کام کرتے ہین بہت چالاک و چست ہون اور اسوقت جو میری بادشاہی کا زمانہ ہوگا تو کیا اپنے کام کرتے ہوئے سست
ہوجاونگا یہ بات ممکن نہین اگر اپنے ہی اخراجات بچا کرونگا تو سلطنت کا بہت کچھ رہیگی مجبوری ایک نسخہ حیات ابدی
کا تیار کرونگا ساحرون نے کہا یہ تو عجیب شخص ہے لائق اسکے ہے کہ اسے شہنشاہ کی خدمت مین لیچلین اور وہ بھی انکی
باتین سنوادین وہان سے اسکو دو تین ہزار روپیہ مل جائیگا اسکی غریبی بھی دفع ہوجائیگی اور شہنشاہ بھی بہت خوش
ہونگے **کلنگ جادو** نے کہا میری بھی یہی صلاح ہے کہ اسکو دربار شاہی مین لیچلین وہان شہنشاہ کو اسکی باتین سنوادین

سب نے کہا پھر ہم لوگ تو وہانتک جا نہیں سکتے ہیں کسی اور شخص سے اسکی عرض کرنا چاہیے کلنگ جادو نے
کہا سنجگان وزیر زمرد شاہ ثانی تو بہت گستاخ ہے اور لیے ہر ڈھنگ کا اختیار ہے شہنشاہ اسکی بات کو رد نہیں کرتے ہیں سب
پاس اسکو بھیجا جاوے اور اس سے کہیں کہ آپ اسکو اپنے ہمراہ دربار میں بھیجیے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے یہ صلاح
کرکے سب ساحر مزدور کے قریب آئے کہا میاں زردار جادو تم آپ ہمارے شہنشاہ کی خدمت میں چلیے وہاں کچھ
دیر یا نہیں ہے مزدور نے کہا پہلے میں کیا آپ کے شہنشاہ سے ڈرتا ہوں اتنا میرے پاس دس روپیے ہیں ساحروں نے
کہا اجی جناب یہ باتیں نہ کیجیے خاموش رہیے شہنشاہ سے سب ڈرتے ہیں مزدور نے کہا میں کلنگ جادو
کیا آپ بھی ڈرتے ہیں کلنگ جادو نے کہا میں بھی ڈرتا ہوں مزدور نے کہا اتو مجھے بھی اسنے خوف معلوم ہوتا
ہے ہرگز نہ جاؤنگا ساحروں نے کہا کیوں وہاں کے چلنے سے کیا ہوگا مزدور نے کہا ہمارے کلنگ جادو ڈرتے ہیں
تو ہمیں بھی خوف آتا ہے وہاں میں جاؤں تمھارے شہنشاہ مجکو دوزخ کے کاٹ کھائیں تو میں کیا کروں ساحروں
نے کہا جیسے جیبی بات یہی سکتے ہیں ارے ہم لوگ انکے جبر و قہر سے ڈرتے ہیں مزدور نے کہا کیا وہ جابر ہیں
ساحروں نے کہا بادشاہ ہیں انکو جابر ہونا اور قہر ہونا ضرور ہے مزدور نے کہا تو میں نہ جاونگا دو میرے روپیے جنہیں
لیے ہیں کلنگ جادو نے کہا تو حضرت دو روپے نہیں بادشاہ کی تنگی کے روپیہ چھین لیتے ہیں مزدور نے کہا ہنسنے
بڑے ٹھگ جب چھین لیے ہیں تو بھلا سا روپیہ چھین لینا انکے آگے کوئی حقیقت نہیں وہ ضرور چھین لیں گے میں
ہرگز نہ جاونگا کلنگ جادو نے کہا ارے تیرے چھین لینا اور بات ہے نہیں روپیے کی کیا کمی ہے بلکہ مجکو دو ہزار
روپیہ دینگے یہ سنکر مزدور نے اس زور سے قہقہہ مارا کہ سب ساحر اچھل پڑے کہا اب میں ضرور جاونگا ساحر ہلکو
لیکر سنجگان کے خیمے میں آئے سنجگان اسوقت اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا کچھ کھانا کھا رہا تھا ساحروں نے دروازہ
پر آکے اپنی اطلاع کرائی دربانوں نے سنجگان سے جاکر کہا کلنگ جادو اور اکوان جادو اور [illegible] جادو
آئے ہیں امیدوار باریابی ہیں سنجگان نے کہا بلا لو دربان باہر آئے ساحروں کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے سنجگان
کو سب ساحروں نے سلام کیا مزدور نے عجب ترکیب سے سلام کیا سنجگان نے جو مزدور کی صورت دیکھی ہنس
بہت خوش ہوا ساحروں نے کہا یہ آدمی بڑا عجیب طرح کا آدمی ہے ایسی باتیں کرتا ہے کہ لوٹ جائے کے ہیں سنجگان
نے کہا آپ لوگ اسکو چھوڑ دے جائیے میں اس سے باتیں کرونگا ساحروں نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے تھے کہ آپ اسکو
شہنشاہ کی خدمت میں لیجائیں اور [illegible] نہیں آسکی باتیں سنوائیں سنجگان نے کہا میں بیجاونگا اب آپ لوگ
تشریف لیجائیں میں اسسے باتیں کرونگا ساحر سنجگان کے خیمے سے نکل باہر آکے سب نے کہا عجب مسخرا
بڑا غرہ ہے اگر ہم لوگوں کو تھوڑی دیر بٹھاتا تو کیا ہو جاتا معلوم ہوتا ہے اسکو مزدور کے آنے کی خبر پہلے سے معلوم ہوگئی
تھی اسی وجہ سے اسنے مزدور کو اپنے پاس روک لیا اب تنہائی میں باتیں کریگا یہاں تو ساحر یہ باتیں کررہے تھے
مگر وہاں مزدور نے سنجگان سے کہا کہ میں خاص تیرے پاس آیا ہوں سنجگان نے عرض کی جو ارشاد ہو بسر و چشم
بجا لاؤں مزدور نقلی نے کہا یہ بتا کہ تحفہ جات جو آفتاب ہزار سر لایا تھا وہ تیر و زنبور کمان رکھے ہیں
سنجگان نے عرض کی اسی کے پاس ہیں مزدور نقلی نے کہا وہ کہاں ہے سنجگان نے کہا وہ آجکل سحر تیار کرنیکو
ایک بارگاہ میں گیا ہے اور حکم دیا ہے کہ کوئی اس بارگاہ کے اندر چار دن تک نہ آئے جو کوئی آئیگا وہ سزا کے لئے
پائیگا خواہ کوئی ہو وجہ باتیں تحقیق کرنا منظور ہیں سنجگان سے دریافت کیں جب سب پوچھ ہو گئے تو کہا اے سنجگان
تم ہو وقت یہ جو کھانا کھا رہے تھے میرے آنے سے موقوف کردیا اب تم اسکو کھاؤ سنجگان نے کہا میں خوب سیر ہوں

مزدور نقلی نے کہا نہیں صاحب یہ سب کھانا ہوگا بختگان نے مجبوری اس میوے کو کھایا سر جھکایا چھینک آئی بیہوش
ہوا مزدور نقلی نے بختگان کو جا بکمین پوشیدہ کر کے ایک قنات سامنے بیٹھی ہوئی رکھی تھی اسکو کھول کر بختگان
کو لپیٹ دیا آپ وہاں سے نکل بختگان کی صورت بنائی بارگاہ کے باہر آئے لوگوں نے جو دیکھا کہ وزیر صاحب تشریف
لاتے ہیں سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوئے بختگان نقلی ٹہلتا ہوا اکوان جادو کے خیمے کے قریب آیا پکار کر
آواز دی میاں اکوان جادو اکوان جادو خیمے سے باہر نکلا دیکھا بختگان کھڑا ہوا ہے جھک کے سلام
کیا خیمے کے اندر لیگیا بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا عرض کی حضور اسوقت کہاں سے تشریف لاتے ہیں بختگان نقلی
نے کہا ابھی بارگاہ سے آتا ہوں جس مزدور کو تم میرے یہاں چھوڑ گئے تھے اسنے واقعی ایسی باتیں کہیں کہ مجھکو بہت ہنسی آئی
مگر بعض باتیں اسکی ایسی تھیں جو خلاف صحبت شاہی تھیں میں نے اس سے اتنا کہا کہ جب دربار میں بادشاہ کے
جاؤ تو ایسی باتوں کا خیال رکھنا اسنے کہا بادشاہ میرا کیا بنا لینگے میں نے کہا وہ حاکم ہیں انہیں ہر طرح کا
اختیار ہے یہ سنکر اسنے کہا جب انہیں ہر طرح کا اختیار ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے روپیے چھین لیں یہ کہکر میرے
پاس سے اٹھکر بھاگ گیا میں نے بہت بہت دو آدمیوں کو پیچھے دوڑایا مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا بازار کیطرف
بھاگ گیا اکوان نے کہا حضور وہ سڑی تھا اسکو اپنے نفع و نقصان کا خیال نہیں بختگان نے کہا کیوں میاں
اکوان جادو تمنے آفتاب ہزار سر کو اس آفت سے بچایا اور پھر شہنشاہ نے اسکے صلے میں تمکو کچھ بھی انعام نہ دیا اکوان
جادو نے کہا جو کچھ ملا وہ آپکے سامنے ملا بختگان نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت کم انعام تمہیں دیا
کام تمہارا اس انعام سے بہت بڑھ کے تھا اکوان جادو نے کہا جو کچھ ملگیا غنیمت ہے شہنشاہ نے قدر تو کی
بختگان نے کہا اگر میں تمہارے شہنشاہ کی جگہ پر ہوتا تو اس احسان کے عوض میں اپنا نصف ملک تمکو دیدیتا اکوان
نے جواب دیا شہنشاہ کا دل ایسا نہیں ہے جو ایسا کریں آجتک سوا میرے اور کسیکو انعام دینے کی نوبت ہی نہیں آئی بلکہ
میں نے اہل اسلام کے یہاں اس بات کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ اپنے سرداروں کی بڑی قدر کرتے ہیں اور جو کوئی کام
انکے سردار ابھارتے ہیں وہ اس سے دس حصے بڑھ کے انعام دیتے ہیں بختگان نے کہا میں خوب آگاہ ہوں
مجھے کیا سکھاتے ہو تمہیں دیکھا چاہتا ہوں تمہیں انعام میں کیا کیا ملا اس روز میں نے اچھی طرح سے نہیں دیکھا تھا اکوان
جادو نے صندوق کھولا ایک دوشالہ نہایت عمدہ اور ایک پگڑ بہت باریک شال کا اور ایک رومال نکال کے
بختگان نقلی کے آگے لاکر رکھدیا اور ایک صندوقچہ اسی صندوق سے نکالا وہ بھی لاکر رکھا بختگان نقلی نے کہا
اسمیں کیا ہے اکوان نے کہا روپیہ ہے بختگان نے اس دوشالے کو دیکھا پگڑ کو اچھی طرح دیکھا رومال کی تعریف کی کہا یہ
اشیا تمہارے کس کام کے ہیں اگر انکو بیچ کرو تو میں خرید کرتا ہوں اکوان جادو نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ واقعی
میں ان چیزوں کو لیکر کیا کرونگا اسوقت اسکے دام ملجائینگے بیچ ڈالوں یہ سوچکر کہا کہ وزیر صاحب ارادہ میرا یہ تھا کہ عزت کی چیز
ہے پڑی رہیگی جب کبھی کوئی تقریب ہوگی اسوقت اسکے لگانے کا موقع ہوگا چار آدمیوں میں عزت ہوگی مگر آپکا
فرمانا بھی نہیں ٹال سکتا ہوں یہ آپکی نذر ہیں آپ انکو لیجائیے بختگان نے کہا انکی قیمت جو مناسب جانو وہ مجھے
کہدو میں ابھی دیدوں اکوان جادو نے کہا جو حضور کی مرضی ہو بختگان نے کہا نہیں تمہارا مال ہے جو قیمت مناسب
جانو وہ کہدو اکوان نے کہا میں نے بازار لشکر میں محض تخمین کی غرض سے اسکو دکھایا تھا ایک مہاجن بارہ ہزار روپیے
دیتا تھا بختگان نقلی نے پوچھا اس مہاجن کا کیا نام ہے اکوان جادو نے مہاجن کا نام بتایا بختگان نے کہا اگر تمہارے
مزاج میں آئے دس ہزار روپیہ مجھسے لو اور یہ اشیا میرے حوالے کرو اکوان جادو نے کہا آپکو روپیہ دینے کی کیا ضرورت

ہے یہ یون ہی آپکی نذر ہین بختگان نے کہا مین تمہارا نقصان نہین چاہتا ہون اکوان نے کہا حضور مین خوف
سے نہین عرض کرتا ہون آپ اس مہاجن سے دریافت کرلین بختگان نقلی نے کہا اگر یہی مرضی ہے تو میرے
یہان چلو مین تمہین روپیہ دیدون اکوان نے کہا مین چلتا ہون بختگان نقلی نے کہا روپیہ تم روانہ
کردوگے اکوان نے کہا حضور اب مین کیونکر روانہ کرسکتا ہون جب یہ روانگی ہوگی اور یہان سے لشکر
جائیگا تو خود ہی لیتا جاؤنگا بختگان نے کہا پھر کہان رکھوگے اکوان نے کہا یہین رکھونگا بختگان نے کہا
میرے نزدیک یہان رکھنا مناسب نہین ہے تم بے خبر جاؤ یہان کوئی شخص روپیہ پر اپنا قبضہ کرے یا سب کو
تمہین ہلاک کرکے روپیہ لیجائے تو کیا ہو اکوان نے کہا پھر جو کچھ آپ فرمایئے بختگان نے کہا میری راے تو
یہ ہے کہ جو کچھ روپیہ تمہارے پاس موجود ہے یہ بھی تم اپنے یہان نہ رکھو اکوان نے کہا پھر کسکو دون بختگان نے کہا اگر
کوئی نہین رکھتا ہے تو میری بارگاہ مین رکھدو اکوان نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے مین عرض نہ کرسکتا تھا بختگان
نے کہا مین تو یہ جانتا ہون کہ تم مجھے مین بلاے نام رہو شب کو بھی میری بارگاہ مین سو رہا کرو اکوان بختگان کے
اخلاق کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور مین خیال کیا کہ ہم لوگ جو جو باتین اسوقت کہتے تھے وہ بالکل غلط تھین وزیر صاحب
بڑے لائق ہین یہ خیال کرکے کہا وزیر صاحب مین ابھی اپنا سب اسباب آپکی بارگاہ مین پہونچائے دیتا ہون بختگان
نقلی نے کہا بہت اچھی بات ہے حفاظت سے رہے گا یہ کہکر بختگان نقلی وہان سے اٹھا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا تھوڑی
دیر کے بعد اکوان جادو جو کچھ کہ اسکے پاس از قسم زر و جواہر تھا لیکر بختگان کی بارگاہ مین آیا سب بختگان
کے سپرد کرکے کہا غلام رخصت ہوتا ہے جسوقت حضور کے آرام کا وقت ہوگا حاضر ہوجاؤنگا کشتی جو بختگان کے آگے
فواکہات کی رکھی تھی اسمین سے بختگان اصلی نے تھوڑی سی ترکاری کھائی تھی باقی یون ہی رکھی ہوئی تھی بختگان
نقلی نے کہا اکوان جادو یہ ترکاری کچھ تھوڑی سی رکھی ہے اگر جی چاہے تو کھاؤ اکوان نے سلام کرکے ترکاری
اٹھالی بختگان نے کہا کھالو اکوان نے کچھ انکار کیا مگر بختگان نے کہا تمہین کہتا ہون مجبور ہوکے اکوان جادو
نے وہ ترکاری کھالی دو ہی تین پہل کھانے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکر زمین پر گرا بختگان نقلی نے اسکی
زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اور جو کچھ نقدی امانت لایا تھا وہ بھی نذر زنبیل کیا اس کاروبار مین شام
ہوگئی بختگان نقلی نے کلیم اوڑھ لی فیروز کی بارگاہ کیطرف آئے دیکھا دربان دربارگاہ پر بیٹھے ہوئے ہین بے تکلف
بارگاہ کے اندر داخل ہوئے کسی نے بھی نہ دیکھا کہ کون گیا مگر دربان سب کی لیتے گئے ذرا بارگاہ سے آگر دیکھا تو
فیروز کو ایک چوکی پر بیٹھا پایا دیکھا کچھ اسباب سحر اسکے آگے رکھا ہے ایک پتلا مٹی کا بنا ہوا آگے پڑا ہے بختگان نقلی نے
اسی صورت سے اپنے تئین چوکی کے نیچے پہونچایا چوکی کے نیچے پہونچ کے اپنی صورت عجیب بنائی زبان لمبی انگو کی
منہ مین لگاے بال بڑے بہت بنے ملنے بنائے آنکھین بڑی بڑی بنا کے فیروز کی چوکی کے نیچے بیٹھ ذرا ذرا چوکی کو
جنبش دی چوکی جو ہلی فیروز نے جھک کے دیکھا صورت عجیب نظر آئی فیروز ڈر گیا جلدی سے لرزنے لگا تب قصد کیا کہ
اٹھ کے بھاگ جائے مگر ضبط کرکے چپکا بیٹھا رہا جب اسے خاموش بیٹھے دیر گذری تو اسنے دیکھا کہ چوکی کے نیچے سے
ایک دھوان پیدا ہوا فیروز نے چاہا کہ اس دھوئین سے بچون نہین معلوم یہ دھوان کیا تاثیر دکھائے یہ سوچکر اٹھا کہ
گر کر بیہوش ہوگیا تخت کے نیچے سے نمودار ہوا منہ عمرو ثانی تخت سے نکلکر خنجر لگایا فیروز بیکار ہوگیا اور بہت سی کوشش کی
لیکن مگر فیروز قتل نہوا آخر کار خواجہ مجبور ہوئے چاہا کہ اسکی زبان مین سوزن دون منہ کو کھولکر اسکی زبان دہن سے
باہر نکالی سوزن اپنے پاس سے نکالا بہت بہت کوشش کی مگر زبان بھی اسکی نہ چھدی خواجہ نے اسکی چھوٹی کو پکڑ کے بیکار صاحبقران

اور تحفہ جات بدیع الملک نوجوان نکالے قصد کیا اسکو داخل زنبیل کرون اور بارگاہ دیکھون کہ یکایک برق چمکی آواز مہیب آئی خواجہ نے دیکھا وہ تیلا جو ساتھ تحائف اسکے تھا ہاتھ پانو ہلانا شروع کیے اور اسکی زبان دہن گویائی پیدا ہونے لگی یہ ماجرا دیکھ کے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور بارگاہ سے باہر نکلے اپنے لشکر کیطرف راہی ہوئے قریب دیوار پہونچے کے تخت زنبیل سے نکالا اسپر بیٹھ کے دیوار کے پار آئے تخت اتر کے داخل زنبیل کیا پیادہ پا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین قریب لشکر پہونچے یہان صاحبقران زمان و بدیع الملک نوجوان اور کئی سرداران نامی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے بدیع الملک نوجوان امیر سے عرض کرتے تھے کہ تحفہ جات کے جانیکا مجھے صدمہ عظیم ہے اول تو وہ اشیا متبرک تھے دوم یہ کہ کیسے کیسے لوگون کی نشانی تھی صاحبقران فرماتے تھے انشاء اللہ تعالی فیروز سے مقابلہ کرنا ہے اسکو زیر کر کے سب اشیا لینا ہین بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آئے امیر نے فرمایا خواجہ اسوقت کہان سے آتے ہو عمرو نے عرض کی یا صاحبقران فیروز کے لشکر مین گیا تھا وہ سحر تیار کر رہا ہے ابھی تک تیار نہین ہوا ہے ایک تیلا مٹی کا بنایا ہے نہین معلوم اسمین کیا بات پیدا کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ نے عرض کی میرے اس سے حرز ہیکل وغیرہ لی مگر کیا کہون کیا ہو گئی مجھے بڑا افسوس ہے بدیع الملک نے خواجہ کیطرف مسکرا کے دیکھا امیر نے فرمایا خواجہ اگر تمہین روپیہ کی ضرورت ہو تو مگر حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک دیدو خواجہ نے کہا میرے پاس نہین ہین آپ روپیہ دیجیے مین لا دونگا امیر نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ دیا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا تم اپنے تحفہ جات نہ منگاؤ گے بدیع الملک نے بھی خواجہ کو بہت روپیہ دیا خواجہ نے روپیہ نذر زنبیل کیا اپنی بارگاہ مین آئے حرز ہیکل وغیرہ نکال کے صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے سب تحفہ جات صاحبقران کے سامنے دھر دیے امیر نے حرز ہیکل گلے مین پہن لی اور سب تحفہ جات بدیع الملک کو عطا فرمائے سب کو بڑی خوشی ہوئی صاحبقران نے خواجہ کی بہت تعریف کی اس خوشی مین ایک جلسہ تہنیت مقرر کیا عین جلسہ مین مریخ نے آکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے مریخ کو اپنے پاس بلایا کہا حکیم کا حال بیان کرو مریخ نے عرض کی یا امیر حکیم کا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان اسیر ہے مین نے بہت سے مقامات دیکھے مگر کہین نہ پایا مجبور ہوکے واپس آیا صاحبقران خاموش ہو رہے صابر ہوئے مگر فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم حکیم کا پتہ معلوم ہو جائیگا کہان پوشیدہ کر گیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا تو طلسم ہفت [illegible] مین قید ہے یا کسی اور صحرا مین رکھا ہے صاحبقران نے فرمایا جہان ہو گا معلوم ہو جائیگا مریخ نے امیر کے گلے مین حرز ہیکل دیکھ کے بہت تعجب کیا اور ضبط نہ ہو سکا عرض کی حرز ہیکل آپ تک کیونکر آئی امیر نے کل کیفیت بیان فرمائی مریخ نے خواجہ کی بہت تعریف کی جو کیفیت جنگ دریا کی خواجہ نے تحریر کی تھی اور وہان تیلے کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی تھی کیفیت بیان کر دی مریخ نے کہا خواجہ سحر تیار ہو چکا تھا اگر آپ وہان تھوڑی دیر ٹھہرتے تو بڑا غضب ہوتا یہ وہ سحر تیار کیا گیا ہے جسکے وار کو کوئی روک نہین سکتا ہے فیروز میدان مین آئیگا تو ایک تخت اژدہی ہمراہ ہوگا اس تخت پر شبیہ سامری ہو گی خواجہ نے پوچھا شبیہ سامری کون شخص ہے مریخ نے کہا یہ تیلا سامری کی صورت تیار کر کے روح سامری کی روح کو بلا کر اس تیلے مین بھر دیا ہے اسکے سحر کو سامری دفع نہین کر سکتا ہے اور غیر سامری کی تو بھی ہوش نہین جو اسکے سامنے جا سکے جسوقت یہ تیلا اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا لیگا جو اسکے منہ کی طرف دیکھے گا بیہوش ہو جائیگا خواجہ نے کہا جسوقت مین وہان موجود تھا تو تیلا بالکل ساکت پڑا تھا جب مین وہان سے آنے لگا تو ایک آواز مہیب آئی اور تیلے کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی زبان مین گویائی آنے لگی تمہین [illegible] مین وہان سے چلا آیا مریخ نے کہا روح سامری کو بلایا ہوگا وہ آئی ہوگی جب آپ تشریف لیگئے ہونگے اسوقت روح کو طلب کیا ہوگا اتنے عرصے مین روح آئی خواجہ خاموش ہو رہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی کہ اسکے سحر کا رد کیجئے

سوائے معتمر سامری کے اور کوئی نہین ہے امیر نے فرمایا او مریخ خدا • اب ہر وہ کیا جا سکیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
اب کیفیت فیروز کی سنئے کہ اسکو جو ہوش آیا اپنے کو عجیب حالت مین پایا، اسباب سحر کو خراب دیکھا۔ سے ایسے شہر
مین نہ پائے مگر چیلے کیطرف نگاہ کی چیلے نے قہقہہ لگایا اور کہا ای فیروز بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو ایک عیار سے
ایسا ڈرا کہ بیہوش ہوگیا اور یہ سب اسباب چھنوا دیا تجھے شرم نہین آتی تو طلسم کی سلطنت کیا کرتا ہوگا فیروز دل
بہت شرمندہ ہوا کہا ای شبیہ سامری مین نے اسکی صورت جو دیکھی میرے ہوش پراگندہ ہوگئے ایسی مورت مین نے
آج تک صورت نہین دیکھی تھی چیلے نے جواب دیا اب کیا ارادہ ہے او چھچھورے ... فیروز نے کہا آپ پر خوب
روشن ہے پھر کہنے کی کیا ضرورت ہے چیلے نے کہا مین تو جانتا ہون مگر تو بھی بیان کر فیروز نے کہا مین چاہتا
ہون کہ اہل اسلام کو اسیر کرون مگر انکی مدد کو مریخ آفتاب علم موجود ہے اور میرے تحفہ جات سحر سب اسکے پاس ہین مین
اس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون اسکے علاوہ مسلمان خود بھی ایسے ... ہین کہ جنکو سحر سے خوف نہین اور سحر
اپنا تاثیر نہین کرتا ہے چیلے نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے مین سب کو گرفتار کرونگا میرے سامنے مریخ آفتاب علم
کیا بنا سکیگا اور مسلمان کیا کرینگے فیروز نے جواب دیا مجھے آپ سے یہی امید ہے چیلے نے کہا تو بھی جا اور اپنے تخت کی تیاری
کر اور طبل جنگی بجوا دے کل میدان مین چیلے جب کو اسیر کردونگا فیروز یہ سنکر آیا اپنی خاص بارگاہ مین گیا خزانچی کو بلایا
کہا ہمارے خزانے مین ایک تخت جو ہر نگار ہے جس پر حضرت سامری بیٹھا کرتے تھے اس تخت کو لاؤ اور سوا اسکے خزانہ مین جا ...
مین اسے جا کر کہو کہ ہم شبیہ سامری نے تمکو طلب کیا ہے ان تیرون کو لیکر بہت جلد یہان آؤ خزانچی روانہ ہوئے فیروز
نے اپنے مصاحبین کو بلایا وہ آگئے جب سب بیٹھے تو فیروز نے بختگان کو نہ پایا لوگون سے کہا بختگان کو بھی جا کر بلا لاؤ
دو ایک جا کے آئے زمرد ثانی نے کہا آج دن بھر وہ میرے پاس نہین آیا ملازم بختگان کے خیمے مین گئے خیمہ کو تنہا پایا فیروز سے
آ کر کہا کہ بختگان کا کہین پتہ نہین فیروز نے تمام لشکر مین تلاش کرایا مگر پتہ نہ پایا جب مجبور ہوا تو ہم شبیہ سامری کی
بارگاہ مین آیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا ایک کام ضروری کیواسطے حاضر ہوا ہون ہم شبیہ سامری نے کہا بیان کر فیروز نے کہا بختگان
کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے ہم شبیہ سامری نے ہنسکر کہا اپنی بارگاہ مین ہے ایک قنات مین لپٹا ہوا ہے فیروز نے کہا
اسکو قنات مین کسنے لپیٹا ہم شبیہ سامری نے کہا جو عیار لشکر اسلام سے آیا تھا یہ سب کام اسی کے ہین ایک سردار کو بھی
تمہارے یہان سے لیگیا ہے فیروز باہر آیا ملازمین سے کہا بختگان اپنی بارگاہ مین ہے ایک قنات وہان ہے اسی قنات
مین لپٹا ہے لوگ گئے قنات کو جو کھولا تو بختگان لرزان و ترسان قنات سے باہر آیا لوگون نے کہا وزیر صاحب یہ کیا دستور ہے
بختگان نے کہا تمکو اسکی تحقیق سے کیا ضرورت ہے سب خاموش ہو رہے بختگان نے لباس منگوایا جلدی جلدی کپڑے
پہن کے فیروز کے پاس آیا یہان سب لوگ اسکے منتظر تھے زمرد ثانی نے جو بختگان کو دیکھا کہا آج دن بھر میرے پاس
نہ آنیکا کیا سبب تھا بختگان نے کہا مین نہین عرض کرسکتا فیروز نے کہا مجھے تمہاری کل کیفیت معلوم ہے بختگان نے
کہا جناب آپکی درباسہ بھی کچھ فائدہ نہ ہوا فیروز نے متعجب ہوکر سر جھکالیا بختگان نے کہا اب کسی بات کو میری خلاف نہ جانیے گا
فیروز نے کہا مجھے حیرت یہ ہے کہ یہان موجود تھے اور لوگ بھی نقصان حصار سے تھے کسی نے اس شخص کو نہ دیکھا اور
وہ چلا آیا بختگان نے کہا انکو کوئی مانع نہین ہے اگر آگ کا دریا بھی ہو تو وہ اپنے کام کر جاینگے فیروز نے کہا غضب
کیا تھا میرا سحر اگر تمام ہوتا تو وہ سحر کو بگاڑ کے چلا جاتا اور اسی واسطے یہان آیا تھا مگر موقع نہ پایا چلا گیا بختگان نے کہا کسی
قسم کا کوئی نقصان تو نہین ہوا فیروز نے کہا میرا تو کوئی نقصان نہین ہوا مگر ایک سردار اکواہ جادو وہ آفتاب بنزار
کو لیکر آیا تھا اسکا پتہ نہین ہے ابھی معلوم ہوا کہ وہ لیگیا بختگان نے کہا خیر جو ہوا بہت اچھا ہوا آپکی جان بچی فیروز

نے کہا اے بختگان یہ بات کہنی نہ تھی جو وہ میرے تیغ کسی قسم کا گزند پہونچا سکتا سوے اسکے کہ اسیر کرکے لیجاتا تس
تو مجھے کوئی یقین نہ رکھتا ہے بختگان نے کہا آپ نے پھر میرے کئے کو خلاف تصور کیا فیروز نے کہا کہ بختگان مجھے یقین
ہوا اصلی وہ ایسا ہی شخص ہے کہ اس سے ڈرنا چاہیئے بختگان نے کہا جو اب کیا ارادہ ہے فیروز نے کہا اب میں طبل جنگ
بجواتا ہوں ارادہ یہ ہے کہ کل میدان میں جاکر سب کو اسیر کروں اب وہاں اور کون باقی ہے سوا صاحبقران اور
مریخ آفتاب علم کے اور لوگ جو لشکری ہیں انکے سیدوں کا خوف نہیں ہے جب امیر گرفتار ہو جائینگے تو وہ سب بسر و چشم
اطاعت قبول کرینگے بختگان نے کہا پھر طبل جنگی بجنے کو حکم دیجیے فیروز نے رسالداروں کے پاس پیام بھیجے کہ طبل
جنگی بجوا دو رسالدار نے نقارہ خانہ میں خبر دی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے سے آواز طبل سنکر دوڑے بارگاہ
صاحبقران میں حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی پروردگار عالم تا بقوت جہان آفتاب اقبال او کوکب جاہ و جلال
کو تابان و درخشان رکھے فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان رزم میں گرم معرکہ ہو اے نبرد ہو
صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
لشکر میں تیاری ہونے لگی شب بھر تیاری جنگ میں بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زبان سجادے پر تشریف لائے
فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح طلب کیے خادموں نے کشتیاں حاضر کیں صاحبقران نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
سے باہر تشریف لائے دربارگاہ پر خادم اسپ عیار رفتار لیے حاضر تھے امیر نامدار اشقر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان
جنگ میں تشریف لائے اسطرف سے فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آیا صاحبقران نے دیکھا کہ فیروز کے تخت کے آگے آگے ایک
تخت جواہر نگار چار شیر اس تخت کو اٹھائے ہوئے بہت سے ساحر گرد تخت کے حلقہ کیے ہوئے دو تین ساحر چنور ہلاتے ہوئے نہایت
شان شوکت دکھاتے ہوئے میدان جنگ میں آکے ٹھہرے زمرد شاہی نے بھی ایک جانب اپنا تخت روکا لشکر کی صف بندی
ہوئی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا سب کے آگے جو تخت ہے یہ کسکا ہے مریخ نے عرض کی کہ ہم شبیہ
سامری اسی کا نام ہے صاحبقران نے فرمایا فیروز نے بھی سحر تیار کیا ہے مریخ نے عرض کی یہی سحر ہے اسی سے سب ساحر عاجز
ہیں مگر آپ بیان فرمایئے تو یہ سحر باطل ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے یہ ذکر تھا کہ ہم شبیہ سامری نے اپنا تخت
آگے بڑھایا نعرہ کیا کہ اے حمزہ تیرے تنگ کرنے طلسم میں بہت غدر برپا کیا مگر اب اپنے ارادے سے باز آ اور طلسم سے واپس جا
میں تیرے مقابلے مدد فیروز آیا ہوں اب سیلی ہو تیری جو اس طلسم کو فتح کرے صاحبقران نے بھی پناہ رب کی پڑھ کر فرمایا او
مکار اگر تو فیروز کی مدد کو آیا ہے تو ہمیں کیا خوف ہے ہم فیروز سے خائف تھے نہ تجھ سے ڈرتے ہیں جو تیرے مزاج میں ہو وہ
ہمارے حق میں برائی کر ہم موجود ہیں دیکھیں تیری کدرت سے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے ہم لوگوں کا یہ دستور نہیں ہے جو بات منہ سے
کہی وہ پوری کی اور جس کام کا ارادہ کیا اسکو انجام دیا ہم شبیہ سامری نے کہا اے حمزہ اگر تجھے اپنے زور و بازو پر ناز ہے تو میں
علاوہ سحر کے فن سپہ گری میں بھی دخل رکھتا ہوں مجھ سے مقابلہ کر صاحبقران نے فرمایا مجھے کیا عذر ہے تیرے
ملنے کو موجود ہیں پھر تو ہم شبیہ سامری سا فوج کیطرف دیکھ فیروز نے تخت بڑھا کے آگے آیا ہاتھ باندھ کر کہا کیا حکم ہے ہم شبیہ سامری
نے کہا ایک مرکب حاضر کرو بدولت تیغ و نیزہ سے لڑینگے سحر نہیں کرینگے فیروز نے اسیوقت رسالے سے ایک مرکب منگا کر
ہم شبیہ سامری کو دیا ہم شبیہ سامری سوار ہو صاحبقران کے مقابلے میں آکے کہا او حمزہ مجھ پر وار کر صاحبقران نے
فرمایا کیا تو آگاہ نہیں ہے کہ میرا یہ دستور نہیں کہ وار میں سبقت کروں ہم شبیہ سامری نے کہا دل میں حسرت باقی رہیگی مجھ
نے فرمایا تیری تلوار جو تجھ میں ہے وار چلے نہ کرو نکا ہم شبیہ سامری نے تلوار میان سے نکالی کہ تلوار سحر کی تھی صاحبقران کے
سر پر وار کیا امیر کے پاس گرز سیکل موجود تھی اور کچھ خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار ہاتھ سے چھین کر دور

چمکدی تلوار جو زمین پر گری صاحبقران نے دیکھا ایک کاغذ کی تو ریتی ہے آب و تاب بالکل نہیں صاحبقران نے فرمایا کیوں ہم شبیہ سامری تو نے وعدہ کیا تھا کہ میں سحر نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے دیکھا کہ صاحبقران ثانی پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے اور میں قوت میں اتنے بڑھے ہوئے نہیں ہوں کسی طرح لڑ کر فتحیاب ہونگا یہ سوچکر چاہا پر پرواز پیدا کرکے اڑ جاؤں اور معرکہ جنگ سے ٹل دوں صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑ کے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ گردن ہم شبیہ سامری کی پلٹ گئی سر دور جا کے گرا اندھیرا ہوگیا لشکروں سے شور احسنت و آفرین بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہم شبیہ سامری بود بس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی فیروز کے ہوش اڑ گئے صاحبقران نے فیروز اور زمرد کی طرف نگاہ غضب دیکھا فیروز نے اپنے لشکر سے کہا ارے تم سب مستعد ہو اگر جرأت کرکے جا پڑو گے تو حمزہ کے لشکر کو کچھ بھی نہ بن پڑیگا سب ساحر جو پاس سحر لیکر ٹوٹ پڑے صاحبقران زمان بھی ہوشیار ہو گئے سرداران امیر بھی آگے بڑھے مریخ نے گرز سحر کے چمکانا شروع کیے جس طرف گرز اچمکا سو دو سو جادوگر واصل جہنم ہوئے بدیع الملک نوجوان تلوار کھینچ کر بڑھے صفوں کو درہم برہم کر دیا اور سرداران اسلام تلواریں کھینچ کر جو گرے تو ساحروں کو قتل کرنا شروع کیا جو کوئی سردار مبتلائے سحر ہو کے گرا بدیع الملک نے پڑھ کر لوح محفوظ کا عکس ڈالا سرداروں کے ہوش بجا ہوئے کبھی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر دم کیا کبھی مریخ آفتاب علم نے سحر اتارا اسیطرح تاشام خوب جنگ مغلوبہ رہی فیروز نے جب یہی شکست دیکھی گھبرایا ہوا زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد سے کہا اے فیروز اب آثار اچھے نہیں ہیں سختگان نے کہا طبل بازگشت بجوا دیجیے فیروز چاہتا ہے کہ میں پلٹ کر طبل امان کا حکم دوں کہ بدیع الملک نوجوان قریب پہنچ گئے اتنے چاہا اسطرف سے نہ جاؤں دوسری جانب سے نکل جاؤں ادھر امیر کو پایا زمرد نے امیر کی صورت دیکھی کہا اے فیروز جلد یہاں سے بھاگنے کی تدبیر کر وہ حمزہ آگیا فیروز نے سختگان اور زمرد کو اپنے کاندھے پر بٹھا لیا سحر کرکے وہاں سے اڑ گیا صاحبقران کو اس ہنگامہ میں کچھ معلوم نہ ہوا فیروز زمرد ثانی اور سختگان کو لیکر نکل گیا اسکی فوج کے لوگوں نے جو دیکھا کہ فیروز اور زمرد نہیں ہیں اپنی جان بچا کر نکل گئے یہ لوگ بھی مجبور ہوئے مریخ نے بھی اس کیفیت کو دیکھکر سب کو جلانے کو سحر کیا مریخ کا سحر یہ لوگ کیا رد کر سکتے ہیں صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی بڑی ہوشیاری سے لڑ رہے تھے ساحران فیروز کو جب اپنی زندگی سے یاس ہوئی سب نے مجبور ہو کے چادریں ہلانا شروع کیں امیر نے ہاتھ روکا سب لوگ ٹھہر گئے ساحر ہاتھ باندھ باندھکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا ساحروں نے بصدق دل اسلام قبول کیا خیمہ و خرگاہ فیروز کا سب لوٹ لیا طبل شادمانی بجا کر میدان سے بفتح و فیروزی واپس لے اس خوشی کے سبب تین دن تک لشکر اسلام میں جلسہ تہنیت برپا رہا چوتھے روز مریخ آفتاب علم نے صاحبقران کی خدمت میں عرض کی کہ اب طرف گلزار خدنگ کے تشریف لے چلیے یہاں ٹھہرنا بیجا ہے اور جو حاصل کیجیے ملفوفات کے طلسم فتح کرکے فراغت حاصل کیجیے امیر نے فرمایا لشکر میں سبکو اطلاع دو کہ کل یہاں سے کوچ ہے سبکو چاہیے اسباب سفر درست کرنا چاہیے لشکر میں اطلاع ہوگئی سب لوگوں نے اسی روز اپنا اپنا اسباب سفر درست کیا دوسرے دن امیر جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑ دیجیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو خوف صاحبقران زمرد پوش بختگان کو تھا یہ نہیں گری جنگ میں فرار ہوا تو اپنی تختگاہ میں آکر پہونچا زمرد
اور بختگان کو کالوحہ سے اتارا آپ تخت پر بیٹھکر رونے لگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ محل گریہ نہیں ہے لڑائی کا
یہی دستور ہے کبھی ہار جیت لگی ہوئی ہے ابکی بار فتح نصیب ہوگی آپکو ہراس کس بات سے ہے فیروز نے جواب دیا اے
بختگان مجھے اب فتح کی امید منقطع ہوگئی میں مسلمانوں سے لڑکر فتحیاب ہونگا اب میرے پاس لشکر بھی موجود
نہیں ہے جو پھر لشکر کشی کرکے انکی طرف جاؤں اور انسے مقابلہ کروں بختگان نے کہا آپ سچ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے
بہت طلسم فتح ہوچکے ہیں وہاں کے رہنے والے مطلب فرمائیے فیروز نے کہا وہ لوگ بے مدد نہیں دیکھئے جب یہ خبریں سنیں نے تو اپنے طلسم کی
حفاظت کر رہے ہیں اس سے بہتر میرے نزدیک یہ ہے کہ آپ کسی طلسم میں جاکر اسکو گرفتار کرلیں قزلباش مسلمان اب گلزار خندہ بگل
پہونچ گئے ہونگے مرزا آفتاب عالم انکے ہمراہ ہے وہ دیکھتا ہے لوح دلاور دیگا وہ لوح پالیا تو انکی یہ حالت ہے جسطرح پانچ ہے تو کیا جانے کیا
آفت برپا کریگا طلسم طلوعات کی راہ روانہ ہوجائیگا لوح کلام دیتی رہیگی وہاں کی زمین بھی حاصل کرلینگے ان طلسموں کو بھی فتح
کرینگے مرزا آفتاب عالم سا ساحر انکے ہمراہ ہے وہ صاحب اسم اعظم ہے بدیع الملک سا شخص جسکو صاحبقران ثالث کہنا
چاہیے وہ انکے ہمراہ ہے کسی کی مجال ہے جو انسے مقابلہ کرسکے عیار ایسا انکے ہمراہ ہے جسکے کرتب کوئی نہیں بچ سکتا خود صاحبقران جہانگیر
دین بختگان نے فیروز کے دل کو بہت ہی خائف پایا اور کہا کہ قبالہ کیا ہے ہر ایک طلسم کے بادشاہ ہیں سحر میں یکتا ہے
روزگار نامی زمانہ دعویدار خداوندی آپ سے کون مقابلہ کرسکتا ہے فیروز نے جواب دیا میرے اقبال میں ب فرق آگیا
ہمسر سامری سا شخص جب گرفتار ہوگیا تو میں کیا چیز ہوں جو مسلمانوں سے لڑکر فتح پاؤنگا جبتک قزلباش [illegible]
میں سے اپنے طلسم میں دعوی خداوندی کیا اب بیڑا اقبال ترقی پر نہیں ہے بختگان نے فیروز کو بہت سمجھایا مگر فیروز
کی ہمت میں زیادہ ترقی نہ ہوئی بختگان مجبور ہوگیا فیروز نے کہا اے بختگان میرا ارادہ ہے کہ اس طلسم سے نکلکر اور اپنے اہل و عیال کو لیکر
طلسم مرآۃ العروس میں چلوں کہ وہ طلسم بہت ہی سخت ہے اور کسیکی مجال نہیں جو وہاں جاسکے دل یہ بات ہے کہ وہاں کا
بادشاہ [illegible] بہت صاف باطن بڑا شجاع ہے اور طلسم میں علاوہ ساحران نامی کے پہلوان رہتے ہیں کہ ایک شہر
پہلوانوں کا وہاں آباد ہے اور انکی پرورش بادشاہ طلسم کے ذمہ ہے وہ لوگ فن سپہ گری کو خوب جانتے ہیں
قریب دو لاکھ کے پہلوان اس شہر میں رہتے ہیں [illegible] ساحران نامی وہاں ایسے ایسے ہیں کہ میرے استاد ہمسر سامری سے
مقابلہ کے ہیں بعض بعض ایسے ہیں جو انکو خاطر میں بھی خیال میں نہیں لاتے ہیں اور بہت سی باتیں اس طلسم میں ایسی ہیں کہ
وجہ سے اسکی فتح نہیں ہوسکتا ہر لوح و انکی دستیاب نہیں ہوسکتی اور اگر مل بھی جائے تو برعکس حکم دے طلسم کشا اگر لوح
کے احکام پر کام کرے تو گرفتار ہوجائے کتنی بڑی بات ہے اس سبب سے وہاں کا جانا بہت مناسب ہے بختگان نے کہا
اب جسوقت میں اپنے طلسم کو خالی کرینگے تو صاحبقران یہاں آئینگے دشوار ہوگا طلسم آپکے قبضے سے نکل جائیگا پھر اسکا
مشکل سے قبضہ ہوگا اور مسلمان وہاں بھی پہونچ جائینگے فیروز نے کہا میری جان تو بچ جائیگی اور زمرد ثانی کو وہاں
لے جائیگا بختگان نے کہا وہ طلسم یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے فیروز نے جواب دیا یہاں سے ایکسال کی راہ ہے مگر ہم دو
چار دن کے عرصے میں وہاں پہونچ جاؤنگا دو روز طلسم کے باہر مسافرخانہ عیسی میں رہنا ہوگا تیسرے روز سلطان
کی ملاقات ہوگی طلسم کے اندر جاؤنگا وہاں کے عجائب و غرائب جسوقت دیکھوگے تو تعجب کروگے حسینان عالم کا
رہنے کا مکان ہے عجب طلسم ہے جسکے حکیم قسطنطین ذوفنون نے سیر کرکے وہاں بھیجا ہے اور وہاں کے بادشاہ نے
اپنے [illegible] صحرا میں مکان [illegible] ہمکو وہاں قید کیا ہے برائے حفاظت کچھ عجائبات اس مکان میں
بنائے ہیں بختگان نے [illegible] طلسم کی تو [illegible] تشریف لیجائیے [illegible] ہر سال [illegible]

مسلمان کوشش کرینگے تو وہان تک پہونچین گے فیروز نے کہا ابھی تو مسلمان وہ لینگے نہین معلوم کیا کیا کوشش کرنا ہوگی اور کہان کہان جانا ہوگا وہ طلسم سب طلسمون کے بعد ہے پہلے تو طلسم ہین ایک تو طلسم تو تمام ہوگیا اب آٹھ اور باقی ہین جب ان طلسمون کو فتح کر چکینگے تب طلسم مرآۃ العدم تک پہونچینگے پھر ایک طلسم سے دوسرے طلسم کی راہ ایک سال کی ہے دس برس مسلمان راہ طے کرینگے بسر کرینگے اور آٹھون طلسمون مین رہین گے نفس بھی کچھ طلسمون مین کیا بات ہو کہین اسیر ہو جائین قتل ہون کیا کیفیت گذرے ممکن نہین جو اس طلسم تک جا سکین بہت مشکل ہے اور اگر وہان پہونچ بھی جائینگے تو طلسم مین بے لوح کے داخل نہین ہو سکتا ہے لوح طلسم کے اندر ہے کیا کرسکینگے مرت طلسم تک بھی مسلمان نہ پہونچ سکینگے کہ بخت گان نے کہا پھر آپ تشریف لیجائیے یہان ٹھہرنا اچھا نہین تو فیروز نے کہا مین جا کر ملکہ خوش نگاہ سے بیان کرتا ہون دیکھون اونکی کیا رائے ہوتی ہے بخت گان نے کہا ان کی رائے بہتر ہوگی … آپ نے جو کچھ تجویز کیا ہے میرے نزدیک یہی بہت بہتر ہے اب دیر کسی وجہ سے اسکا ذکر بھی نہ … فیروز نے کہا اے بخت گان ملکہ خوش نگاہ جادو شعل اور نسون کے سنتی ہین وہ بھی سحر مین یکتا ہے … زر کار ہین آتشے بھی ہمراہ لیے … جو مقابلہ کرے وہ حکیم قرنطین کی حقیقی بہن ہین علم حکمت مین بھی بہت اچھا بخت گان نے کہا آپکی خوشی واگر دریافت فرمائیے فیروز اسیوقت اپنا محل مین آیا یہان ملکہ خوش نگاہ اپنی کنیزون سے بدیع الملک اور صبا جنبران اور مرجع آفتاب علم کا ذکر کر رہی تھین کہ ہیہات کہان ہین اب بھی تھین فراق بدیع الملک مین … ملال تھا سب حال تھا کہ خوش نگاہ سمجھی تھین کہ بی بی سفید … کہ رود … جان استغراق مین ہے شاہزادہ … دیر وزیر … آئے گا مین نے مرجع آفتاب علم کے پاس ایک خط روانہ کیا تو اسوقت بازار موت … رزم گرم ہوگا فوج قتل ہورہی تھی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کنیزون کو وقت … مرجع کو ہوش … مجبور ہو کر واپس آئی تھین … آج ہی خط روانہ کرتی ہون جو کیفیت ہے معلوم ہو جائیگی اگر وہان ختم ہو چکی ہوگی تو شاہزادے کو یہان بلوا لی … تین روز یہان تشریف رکھینگے پھر چلے جائینگے ملکہ یہ کہتی تھین کہ اب آپکے ارشاد سے … دیر ہوگیا … معلوم لڑائی تک کیا کیفیت گذری ہو ملکہ خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو سب خیریت ہوگی یہ ذکر تھا کہ کنیزون نے کہا شہنشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ خوش نگاہ کے چہرے سے رنگ اڑ گیا سمجھین کہ لڑائی اہل اسلام کی بگڑ گئی جب تو شہنشاہ اپنے شہر کو واپس آئے … اتنے عرصے مین فیروز سامنے سے آیا ملکہ نے فیروز کے چہرے کیطرف دیکھا اور … ہوئی … شکست … آگے بڑھ کے استقبال کیا فیروز کو مسند پر لاکے بٹھایا کہا اے شہنشاہ اسوقت آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہے خیر تو ہے آپ تو برائے مقابلہ تشریف لیگئے تھے پھر واپس آئے فیروز نے جواب دیا کیا پوچھتی ہو غضب ہوگیا ملکہ خوش نگاہ نے کہا جلدی بیان کیجیے فیروز نے … بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب مین اس لائق نہین ہون کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرسکون نہ اب میرے پاس لشکر ہے نہ مقابلہ کرنیکی ہمت ہے ہر طرح مجبور ہون اگر فکر کرکے لشکر فراہم بھی کرونگا تو اوسوقت تک مسلمان لوح حاصل کرلیں گے جب یہ لوح ان لوگون نے … آفت برپا کی … ملکہ نے کہا اے شہنشاہ اسقدر لشکر آپ کے پاس تھا سب کیا ہوگیا فیروز نے کہا سب تباہ ہوا تین بار لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا ہر دفعہ لڑائی بگڑ گئی لوگ مارے گئے کچھ مسلمان ہوگئے جو ساحران نامی گرامی تھے انمین سے اب کوئی بھی باقی نہین ہے کچھ مسلمان ہوگئے کچھ قتل ہوئے اور دو وہ جو مسلمان ہوگئے جنکی طرف سب سے زیادہ کی امید تھی … طلسم … آفتاب علم مسلمان ہوگیا سبکے مسلمان ہوجانے سے قیامت برپا کردی اگر وہ مسلمان نہ ہوتا تو مین ضرور اہل اسلام سے مقابلہ …

مین ہر وقت چاق و توانا رہتا مگر اسی کی وجہ سے میری ہمت پست ہو گئی پھر بڑا دعوی مجکو استاد پر تھا وہ بھی
قید ہو گئے نہین معلوم اہل اسلام نے انکو کہان قید کیا ہو آجتک یہ حال نہین کھلا لشکر انکی بار مین اسقدر اپنے ہمراہ
لیکر گیا تھا کہ صحرا مین اُترنے کے لیے مقام نہ تھا اور راہ مین مشکل کسیطرح بمشکل گذر جاتے تھے مگر اہل اسلام نے اس غضب
کی جنگ کی کہ مین وہانسے زمردشاہ اور بختگان کو لیکر چلا آیا نہین معلوم وہان لشکر پر کیا گذری ابھی تک کسیکا
بر آے خبر بھی روانہ نہین کیا یقین ہو سب لشکر قتل ہو گیا ہو اور بہت لوگ بخوف جان مسلمان ہو گئے ہو سے
اب کوئی لشکر میرے پاس وہان نہ آئیگا سب مسلمانون کے ہمراہ ہو لینے جائینگے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا
کمان ابرو یہ حال سنکو بہت خوش ہو گئین مگر ظاہرا بہت افسوس کیا کہا پھر کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا اب میری یہ راے ہو کہ مین
طلسم مرآۃ العدم مین جاؤن اور وہان پہنچکر تمکو بھی اپنے ہمراہ لیجلون وہان مسلمان کسیطرح نہین پہنچ
سکینگے ملکہ قیصر صاف باطن بھی وہان کا مسلمانون کو گرفتار کرکے قتل کردیگا پھر اپنے طلسم مین آجاؤنگا اور اگر مجھ کو
تو مین تو بچ جاؤنگی ملکہ خوش نگاہ نے خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہمراہ وہان جاؤنگی تو پھر اہل اسلام سے ملاقات نہوگی
ہو جائیگی اور لیلا اپنی جان دیدیگی مجلا یہ تاب مفارقت بدیع الملک کیونکر لا سکیگی پھر تڑپ تڑپ کے مر جائیگی
اس وجہ سے جانا بہتر نہین ہو اسکو بھیجنا چاہیے یہ سوچکر ملکہ نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہو اگر
آپ جسوقت تشریف لیجائینگے قیصر صاف باطن ضرور آپکی مدد کریگا اور مسلمانون کو گرفتار کریگا آپ ضرور
تشریف لیجائیے اور یہ میرا طلسم میرا یہان رہنا انسب ہو کیونکہ ایک خوف ہو کہ مبادا مسلمان اپنا قبضہ اس
طلسم پر کرلین تو آپکو بہت مشکل ہوگی اور ایسا طلسم نہ ملیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین یہان کے انتظام کرتی
رہون اور آپ طلسم مرآۃ العدم مین تشریف لیجائیے فیروز نے بہت بہت کہا مگر خوش نگاہ نے منظور نہ کیا اور
بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ فیروز نے لوگو کا مجبور ہو ناچار کہا اچھا کہا اگر یہی خوشی ہو تو تم طلسم مین رہو مگر بہت
ہوشیاری رکھنا اور انتظام مین کسی کا فرق نہ آنے دینا خوش نگاہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ سحر مین بھی کسی سے
کم نہین ہون اور علم حکمت مین بھی بخوبی ماہر ہون اگر لشکر اسلام اسطرف آئیگا تو مین طلسم کی سعت پر کیسکو قبضہ
کرنے دونگی فیروز نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون اب کب ملنے ملون ملکہ نے کہا بہت جلد آپ طلسم مین تشریف لائیے
قیصر صاف باطن آپکو دیکھتے ہی اتفاق کریگا اور اسکی وجہ سے اہل اسلام گرفتار رہو جائینگے فیروز ملکہ سے رخصت ہوکر
باہر آیا بختگان سے کل کیفیت بیان کی کہا ملکہ کی یہ راے ہو بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہو مین بھی پسند کرتا ہون
آپ تشریف لیچلیے اور ملکہ یہین رہین وہ انتظام کرینگی آپ وہان سے کوشش کیجیے گا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا تشریف لیچلیے بختگان
کے کہنے سے فیروز نے اسی دن وہانسے سفر کیا اور طلسم مرآۃ العدم کی جانب روانہ ہوا آئندہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ خوش نگاہ کی تحریر کیجاتی ہو

کہ جب فیروز جانب طلسم روانہ ہوا تو ملکہ خوش نگاہ نے ایک نامہ مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا اور
اسمین سب کیفیت تحریر کردی یہ تو فیروز سے تحقیق کر لیا تھا کہ مریخ آفتاب علم صاحبقران کے ہمراہ
گلزار خدنگ کیطرف گیا ہو نیز کو اسی پتے سے روانہ کیا کہ نیز نامہ لیکر روانہ ہوئی ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب بمسرت لشکر ران طرف گلزار خدنگ کے روانہ ہوئے چوتھے روز ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے

عرض کی یا صاحبقران اب ہم لوگ آپکے ہمراہ نہین جا سکتے یہان سے سرحد گلزار خدنگ شروع ہوا اور لوح
گلزار خدنگ مین ہو آپ تنہا تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین تنہا جاؤنگا سرداران
اسلام سے مریخ سے کہا آپ کے نہ جانے کا کیا سبب ہو مریخ نے جواب دیا کہ ہم لوگ ساحر ہین ورنہ دیار لوح ہم
لوگو نکا جانا مناسب نہین ہو اور آپ کی نسبت بھی یہی بات ہو کہ آپ شریک طلسم کشا ہین آپکو بھی نہین جانا چاہیے
طلسم کشا تلاش لوح کیواسطے تنہا جائے یہ شرط طلسم مین مرقوم ہو گو مین دقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتا رہونگا امیر نے
فرمایا مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران تنہا تشریف لیے جاتے ہین کہا مین تو آپ کے ہمراہ ضرور چلونگا
صاحبقران نے کہا خواجہ تمہارے جانیکی ضرورت نہین ہو مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے بہت بہت کہا مگر صاحبقران
نے منظور نہ کیا اسیوقت تنہا سب لشکر سے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کنیز ملکہ خوش نگاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو نامہ لیکر چلی لشکر اسلام کو تلاش کرتی ہوئی چوتھے روز پہونچی دیکھا ایک صحرا مین بارگاہین استادہ ہین سرداران
اسلام اپنی اپنی بارگاہون کے آگے کرسیون پر بیٹھے صحرا کی سیر کر رہے ہین تلاش کرتے کرتے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ
کے قریب آئی دیکھا مریخ بھی اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھا ہو گرد مصاحب جمع ہین کنیز نے پرچہ مریخ آفتاب علم کی گود مین
ڈالا مریخ نے پرچہ اٹھایا پڑھنے لگا اسمین لکھا تھا کہ فیروز بخت صاحبقران یہان سے جاکر طلسم مرآة الحکم
مین گیا ہو مجکو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا مگر مین نے انکار کیا اور مین سمجھا انتظام طلسم یہان رہنگی اب میرے واسطے
کوئی انتظام معقول کرو یعنی یا کر دوسرے طلسم کیطرف نہ چلے جانا مجھسے کام کرنا شاہزادہ بدیع الملک کو یہ
پرچہ دکھادینا جو کچھ انکی رائے ہو وہ کرنا مریخ اسکا پرچہ لیکر بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک
نے جو مریخ کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین کو بھیجا کہ جاکر مریخ کو باعزاز اپنے ہمراہ لاوین مصاحبین شہزادہ
بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لیگئے بدیع الملک نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا مریخ نے پرچہ نذر دیا مریخ ان
نے پرچے کو پڑھا جب سب پڑھ چکے تو مریخ سے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ آپ ملکہ کو یہین لے آئیے اور
طلسم گاہ مین جو کچھ عجائبات سحر ہون ان سب کو دفع کردیجیے مریخ نے کہا کہ صاحبقران زمان کا فرمان ہو اور دوسری
بات یہ ہو کہ جبتک لوح نہ آئے تب تک کوئی کام نہ کرنا چاہیے جب صاحبقران لوح لیکر آئینگے اسوقت وہان
کے عجائبات مٹائے جائینگے اور خزانہ طلسمی قبضے مین آئیگا بدیع الملک نے فرمایا آپ ملکہ کو لے آئیے مریخ نے
عرض کی اگرچہ امر بھی صاحبقران کے خلاف ہوا تو میرے واسطے باعث خرابی ہو بدیع الملک نے فرمایا جو کام میری
ذات سے ہوگا صاحبقران کے خلاف نہوگا آپ جاکر ملکہ کو لے آئیے مریخ نے عرض کی مین آج ہی جاؤنگا بدیع الملک
نے فرمایا آپ بھی تشریف لیجائیے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوکر اسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان
پر پہونچا وہان جو کچھ اسکے تحفہ جات سحر تھے وہ سب لیے اور ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو ساتھ لیکر
روانہ ہوا دوسرے روز لشکر اسلام مین آکر پہونچا یہان بدیع الملک نوجوان نے ایک بارگاہ بہت بڑی الگ استادہ
کرائی تھی مریخ کے انتظار مین اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھے رہتے تھے چوتھے روز مریخ نے آکر سلام کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ کیا ہوا مریخ نے عرض کی مین جس کام کیواسطے گیا تھا اسکو انجام دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کہان
ہین مریخ نے عرض کی میری بارگاہ مین ہین بدیع الملک نے فرمایا مین نے ان لوگون کیواسطے ایک بارگاہ

اُستاد کرائی ہو وہان لیجاؤ مریخ نے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو اُس بارگاہ مین لاکر اُتارا بدیع الملک نے ارادہ کیا کہ ملکہ لیلا کمان ابرو سے بات کرے جاتے تھے مریخ آفتاب علم ہاتھ باندھکر سامنے آیا عرض کی اے شہریار غلام کی ایک عرض ہے اگر قبول ہو آج کے دن کی خاطر ملول ہوگو سراسر بے ادبی ہے مگر مجبور ہوکر عرض کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم تم جو کچھ کہو مجکو بسر و چشم منظور ہے مریخ نے عرض کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے جبتک عقد شرعی نہو آپ تشریف نہ لیجائین جب صاحبقران تشریف لائین اور عقد شرعی ہوجائے اسوقت آپکو اختیار ہے یہ فقیر ہو کہ آپ سا عالی نسب مجکو ایسی عزت بخشے مگر اتنا عذر ہے اگر مزاج مبارک مین آئے قبول فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مجکو بسر و چشم منظور ہے تمھاری خاطر کا خیال ہے مریخ قدمونپر بدیع الملک کے گر پڑا کہا اے شہریار میری خطا عفو فرمایئے گا بدیع الملک نے کہا اے مریخ مین تجسے بہت خوش ہون مجھے تمھاری طرف سے کسی قسم کا ملال نہین ہے مریخ اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے سامان دعوت ملکہ خوش نگاہ و ملکہ لیلاے کمان ابرو کیا سب لشکر مین حیران ہوے کہ بدیع الملک کے پاس کون آیا ہے اور بارگاہ مین کسکو رکھا ہے مریخ سے جتنے پوچھا مریخ نے جواب دیا کہ مجھے بھلا انکے معاملات مین کیا دخل ہے مین کیا جانون کسکی دعوت ہے اور کسکے واسطے بارگاہ استاد کرائی ہے سب لوگ خاموش ہو رہے بدیع الملک سے کوئی دریافت نہ کرسکا مگر خواجہ عمرو نامدار بدیع الملک کے پاس آئے سب کیفیت دریافت کرکے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے برا کیا مین تمھاری شکایت صاحبقران سے کرونگا تمنے بے اجازت امیر ناموس فیروز کو یہان کیون بلایا اب اگر فیروز ستارہ پیشانی کو اس بات کی خبر ہو جائے اور وہ کوئی فتنہ اٹھائے تو صاحبقران بھی یہان موجود نہین ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ ہم سمجھ لین گے اور صاحبقران زمان سے عرض کر دینگے وہ آزردہ نہین ہونگے خواجہ نے ایسی ایسی باتین کین کہ بدیع الملک کے دلمین خوف پیدا ہوا کہا خواجہ واقعی تم صحیح کہتے ہو مجھسے غلطی ہوئی صاحبقران کے سامنے اس قسم کی باتین نہ کرنا خواجہ نے کہا مین ضرور کہونگا کہ بدیع الملک کے سبب سے مریخ آفتاب علم کی جان جائیگی وہ صاحب غیرت ہے ضرور اپنی جان دیدیگا میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ خواجہ مجھے ایک ہیرے کی کنی چاہیے ہمکو یقین ہے یہی واسطے طلب کرتا ہوگا بدیع الملک نے کہا خواجہ واقعی مریخ تمسے ہیرے کی کنی مانگنے گیا تھا خواجہ نے کہا مین تمھارے خلاف کہونگا بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر مریخ اپنی جان دیگا تو امیر کو یقین کامل ہو جائیگا اور مجھسے بہت آزردہ ہونگے خواجہ نے کہا ممکن ہے کہ مین مریخ کو سمجھاؤن اور وہ اپنے ارادے سے باز رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ پھر آپ مریخ کو سمجھایئے نہین تو غضب ہو جائیگا خواجہ نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے جو مین بیکار اسکو سمجھاؤن بدیع الملک سمجھے کہ خواجہ بے لیے راضی نہونگے اسیوقت ایک بازو بند بازو سے کھولکر کے خواجہ کو دیا اور کہا یہ بازو بند مجھے طلسم سفاکیہ مین ملا تھا اسکی قیمت بڑے بڑے بادشاہ و جلیل نہین دے سکتے ہین یہ مین تمھاری نذر کرتا ہون خواجہ نے بازو بند لیا کہا مریخ کو سمجھا دونگا مگر تم اس سے اس امر مین کچھ تحقیق نہ کرنا نہین تو وہ مجھسے اس بات کی شکایت کریگا اور آیندہ میرے کہنے کو قبول نہ کریگا بدیع الملک نے کہا خواجہ مین کبھی اس سے ذکر نہ کرونگا خواجہ وہانسے اٹھے مریخ کی بارگاہ مین آئے کہا کیون صاحب تمنے بے اجازت صاحبقران کسکو لشکر مین لاکر رکھا ہے مریخ نے کل کیفیت خواجہ سے بیان کر دی مگر بدیع الملک کی خصوصیت بوجہ شرم ظاہر نہین کی خواجہ نے کہا آپنے بہت برا کیا اور صاحبقران جب آئینگے تو بہت آزردہ ہونگے مین خود انسے اس کیفیت کو بیان کردونگا مریخ نے کہا خواجہ غضب ہو جائیگا صاحبقران کی آزردگی اچھی نہین ہے خواجہ نے کہا ابھی تک تمنے امیر کی آزردگی نہین دیکھی ہے تمکو کیا معلوم ہے

نے اپنے پرستے سرداروں کو ذرا ذرا سی بات پر ایسی تعزیر دی ہے کہ وہ لوگ بہت ہی پچتائے ہیں جب وہ مجھے بعض وقت چشم مروت پھیر لیتے ہیں تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے مریخ نے کہا خواجہ اب تم اسمین کچھ سعی کرو خواجہ نے کہا صاحب مجھے کیا کام جو پرائی بلا میں اپنے سر لوں گو یہ امر ضرور ہے کہ میں جسوقت صاحبقران سے کہدونگا اور اسمین یہ ترکیب سمجھا دونگا تو وہ کچھ نہ کہینگے مگر مجھے کیا نفع جو میں بیکار پرائی آفت میں پھنسوں مریخ سمجھا کہ خواجہ کچھ نذر کرنا ضروری ہے اسکے خواجہ راضی نہونگے یہ سوچکے مریخ نے ایک صندوقچہ کھولا اس صندوقچہ سے دو تختیاں الماس کی نکالیں اور ہاتھ میں رکھ کے خواجہ کو نذر دیں کہا خواجہ غلام کی نذر قبول فرمائیے آج آپ پہلے پہل یہاں تشریف لائے ہیں مجھے فرض ہے کہ آپکو نذر دوں خواجہ نے تختیاں مریخ کے ہاتھ سے اٹھا لیں کہا ای مریخ خاطر جمع رکھو میں صاحبقران سے تمہاری سعی کرونگا تمہارے واسطے بدنامی نہوگی مریخ نے ہنسکر کہا آپکی نوازش اگر شامل حال ہو جائیگی تو میں بچ جاؤنگا اور بیخوف رہونگا خواجہ نے کہا اب تم خاطر جمع رکھو میں سب سمجھ لونگا پھر مریخ سے فرمایا کہ اب کچھ کیفیت راہ گلزار خدنگ کی بیان کرو مریخ نے عرض کی خواجہ آپکو وہاں کی کیفیت دریافت کرنیکی کیا ضرورت ہے اگر یہ ارادہ ہے کہ آپ وہاں تشریف لیجائیں اور امیر سے ملاقات کریں تو یہ بڑی مشکل بات ہے ممکن نہیں صاحبقران عجیب و غریب راہوں سے تشریف لیجائینگے انکو بہت سے عجائبات طلسم رہ میں ملینگے کہیں پر صحرا معلوم ہوگا اسی صحرا کا دریا بنجائیگا کسی مقام پر باغ معلوم ہوگا پھر وہی باغ آتشکدہ معلوم ہوگا بہت سے دشمن صاحبقران کو راہ میں ملینگے دشمن کیا کرینگے خود نیکل لینے کی تدبیر نکالینگے اسم اعظم صاحبقران کے بند کرنیکی فکر کرینگے آپ وہاں نہیں جا سکتے خواجہ نے کہا تمہیں اس سے کیا کام ہے میں جو کچھ تم سے پوچھتا ہوں وہ مجھے بتادو مریخ نے عرض کی خواجہ مجھے یہ خوف ہے کہ آپ وہاں تشریف نہ لیجائیں خواجہ نے کہا تو بیان کرو اگر میں جاؤنگا تو خود زحمت اٹھاؤنگا اور بڑے بڑے طلسموں میں جب گیا اسوقت تو انفعال کسی سے کسیطرح کا کچھ نہ پہونچا بھلا یہاں کیا ہوگا مریخ جب مجبور ہوا تو خواجہ کو کل پتے گلزار خدنگ کے بتائے خواجہ سب امور تحقیق کرکے وہاں سے اٹھے اپنی بارگاہ میں آئے دن بھر تو لشکر میں موجود رہے قریب شام نام خدا لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر باتوقیر لشکر سے جنگل روانہ ہوئے تو دور دور تک صاحبقران کو کوئی جگہ ایسی نہ ملی کہ جہاں دم بھر آرام فرمائے تیسرے روز جب تھک گئے تو ایک درخت سامنے دکھائی دیا امیر اس درخت کے قریب آنے چاہا ہنوز وہ درخت شق ہو گیا اور اس میں سے شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے صاحبقران اور آگے بڑھے ایک درخت اور نظر آیا امیر اس درخت کے قریب آئے وہ درخت بھی شق ہوا اور شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے صاحبقران وہاں سے بھی مجبور ہو کے ہٹے اور درخت کے پاس آئے وہاں بھی یہی کیفیت گذری صاحبقران اسیطور سے دن بھر پریشان پھرے جب آفتاب غروب ہوا تو امیر ایک کوہ کے قریب پہونچے اس کوہ پر تشریف لیگئے ایک درے میں جاکر دیکھا مار و کژدم کثرت سے نظر آتے ہیں امیر نے اسم اعظم کی ورد زبان کیا وہ سانپ بچھو وہاں سے ہٹ گئے امیر نے مرکب کو زیر کوہ چھوڑا اور تھانیں پوشش اپنے ساتھ لیتے گئے اسے بچھا کر اس درہ کوہ میں بیٹھے ہوا سرد چل رہی تھی صاحبقران دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آنکھ بند ہو گئی خواب میں ایک بزرگ نظر آئے صاحبقران سے فرمایا کہ یہ مقام لائق ٹھہرنے کے نہیں ہے تھوڑی دیر اگر یہاں ٹھہروگے تو پہاڑ پھٹ جائیگا اور شعلہ ہائے آتش ان میں سے بلند ہونگے آپکو جلا

ممکن نہ تھا بہتر یہ ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اور یک اسم تعلیم فرمایا اور تاکید کردی کہ اس اسم کو ہر وقت ورد زبان رکھنا جب تک
یہ اسم تمھارے ورد زبان رہیگا تب تک حفاظت تمھاری ہوتی رہیگی اور یہ وہ صحرا ہے کہ جہان بڑے بڑے لوگ آکے ور
[illegible] تھا کرکے بیس سے ملے جی بہت سے ایسے صحرا ہین پریشان ہوکر [illegible] ہوشیار رہنا کہ [illegible] دھوکا نہ کھانا [illegible]
علم حکمت [illegible] دونون شامل ہین [illegible] اسم [illegible] وقت ورد زبان رکھنا [illegible] پھر خدا کی مدد ہوگی
ایک شخص تمھارا دوست ہے گا اسکی ذات سے [illegible] بہت دوست [illegible]
یہ فرماکے [illegible] غائب ہوئے صاحبقران کی آنکھ کھلی سمجھ گئے [illegible] اسی وقت [illegible] ہوئے [illegible] آتش [illegible]
[illegible] کو [illegible] پاس [illegible] چاہتے ہین کہ صحرا مین [illegible]
چارون طرف [illegible] مگر ببرکت اسم اعظم صاحبقران کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا جب [illegible] زمین سے شعلے
آتش نکلنے لگے اور وہ آگ بڑھنے لگی یہانتک کہ تمام صحرا مین وہ آگ پھیل گئی مگر صاحبقران زبان اسم اعظم پڑھتے
ہوئے اسی آگ مین روانہ ہوئے آگ نے ذرا گزند نہ پہونچایا امیر نے شب بھر اس آگ مین راہبری کی قریب صبح ایک
صحرا مین پہونچے وہ آگ دفع ہوئی صاحبقران نے اس صحرا کو نہایت پر فضا پایا تھوڑا ٹھہرے صحرا کے چارون طرف
[illegible] کی عجب کیفیت نظر آئی درخت نایاب روزگار نظر آئے پھول پھل سب [illegible] صاحبقران
صحرا مین چارون طرف [illegible] لگے [illegible] معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ مین زمین پوش بچھا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے
بعد ایک ہوا تند چلی صاحبقران نے دیکھا جانور [illegible] پر [illegible] جاتے ہین [illegible] بہت سے
جانور [illegible] چلی آتی ہے [illegible] جانب بھاگے جاتے ہین امیر نے خیال کیا
کوئی آفت [illegible] بھاگے جاتے ہین جب [illegible] صحرائی بھی جاچکے تو انکے بعد آدمی [illegible]
اسی طرف سے [illegible] انکے بعد انکی عورتین اسی جنگل سے نکل گئین صاحبقران اسی شجر کے سایہ مین زمین [illegible]
[illegible] بیٹھے رہے جب سب جاچکے تو امیر نے دیکھا ایک فیل مست جھومتا ہوا سامنے سے [illegible] اور فیل مست بھی
نکل گیا اسکے بعد دو تین شیر ببر بھی اسی طرف سے [illegible] بعد ان شیرون کے گذر جانیکے نوبت کی آواز آئی امیر چارون طرف
دیکھنے لگے دیکھا جس جانب سے جانور بھاگے ہوئے گئے تھے اسی طرف سے نوبت کی آواز آتی ہے صاحبقران ادھر
متوجہ ہوئے دیکھا چند اژدران آتش فشان پر نوبت رکھی ہوئی از خود بجتی ہوئی چلی آتی ہے امیر کو کمال تعجب ہوا
نوبت [illegible] نکل گئی تو اسکے بعد کچھ اژدران آتش فشان [illegible] فیلان مست [illegible] اسپان کو [illegible] زنجیر
آہنی پہنے فیلان مست کے گلے مین [illegible] سونے چاندی کے [illegible] ہوئے شیرون کے گلے مین چاندی کی زنجیرین
پڑی ہوئی ہین انکے بعد بہت سے غلامان زرین کمر تلوارین برہنہ [illegible] لئے ہوئے [illegible]
ہوئے انکے بعد چند کنیزان [illegible] گلفشانی کرتی ہوئی آتی ہین انکے بعد ایک تخت جواہر [illegible]
اسپر ایک [illegible] عالم سوار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس پر تکلف زیب بدن کئے [illegible] کرتی ہوئی
چلی آتی ہے اس شان و شوکت سے صاحبقران نے جو سواری آتے دیکھی امیر گھبرا گئے اسم اعظم پڑھنا شروع
کیا وہ سواری قریب پہونچی اور امیر کی نگاہ جو جمال جہان آرائے نازنین تخت سوار پر پڑی صاحبقران کا دل بیتاب
ہوگیا اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اس نازنین کی بھی نظر صاحبقران پر پڑی تخت کو روکا صاحبقران کی طرف بغور
دیکھا امیر نے بھی اس نازنین کی صورت دیکھی نازنین مسکرائی صاحبقران کو بھی ہنسی آئی نازنین تخت سے
اتری ٹہلتی ہوئی قریب صاحبقران کے آئی مسکرا کے کہا کیون صاحب آپ ہماری سیرگاہ مین کیون تشریف لائے امیر نے

فرمایا آپکا جمال باکمال دیکھنے کو آیا ہوں نقدین تند دینے کو لایا ہوں نازنین مسکرائی کہا آپکا کیا نام فرمایئے تشریف
لانیکا سبب واقعی بتلایئے صاحبقران نے فرمایا میرا نام پوچھکر کیا حاصل ہوگا اور سبب واقعی یہان آنیکا بتلا دیا
نازنین نے کہا اگر آپنے یہان تکلیف فرمائی تو میرے ہمراہ تشریف لیچلیے صاحبقران نازنین کے ہمراہ ہوئے اسکے
مکان پر آئے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس عمارتین پتھر کی آئینہ بنی ہوئین امیر باغ کی نفاست دیکھکر حیران ہوئے
نازنین نے عرض کی شہنشاہ یہ بات کو ملاحظہ فرمایئے گا ابھی تو میرے ہمراہ تشریف لایئے تھوڑی دیر استراحت فرمایئے
صاحبقران نازنین کے ہمراہ باغ کے اندر تشریف لائے بارہ دری کو بہت سجایا نازنین نے صاحبقران کو مسند پر
بٹھایا آپ بھی بیٹھی کنیزون کو طلب کیا کنیزین حاضر ہوئین نازنین نے کہا اسباب شراب طلب کرو کہ یہان ہم
ہون کشتیان شراب کی جلد حاضر کرو کنیزین سلام کرکے پیچھے ہٹین تھوڑی دیر کے بعد صاحبقران نے دیکھا کہ قریب
ایک سو کنیزون کے ہاتھ پر کشتیان شراب کی لیکر آئین محفل میں قدرت سے بہشت کی روش بنائے اور دیا
یاقوتی بلوری دھری دین جام مینا کار محفل میں لگ گئے صاحبقران اس سامان کو دیکھکر دلمین خیال کرتے
ہین کہ شاید یہی لعبت [illegible] اگر ایسا ہو تو اب زیادہ دقت نہوگی آج بہت جلد حاصل ہوجاوے مگر مراد پہلے یہ سوچ کے
صاحبقران نے خیال کیا کہ اسکا نام دریافت کرنا چاہیے اگر خدا نخواستہ وہ نام ہوا تو اسی کے پاس رہ گیا ہمراہ میرے
کہا نازنین ہم ہون واور راحت قلب عاشقان بتا نام تمہارا اس راز کو نہ چھپا و نازنین نے مسکرا کے جواب دیا کہ
مدت ہوا کا نام آپکو خود معلوم ہوجائیگا صاحبقران نے کہا اگر آپ بتا دیتی تو کیا حرج ہو نازنین نے کہا میرا نام محرم
ہے اور اس صحرا میں بھی کبھو براے تفریح آتی ہون یہ مکان خاص میرا یہان نہین ہے اور طلسم کی رہنے والی ہون
صاحبقران کو جو خیال تھا وہ جاتا رہا امیر اس نازنین کے ملنے سے بہت خوش ہوئے دن کو صحبت عیش و نشاط
گرم رہی شب کو بھی بہت دیر تک جلسہ رہا جب رات بہت گذری تو صاحبقران کو بوجہ خستگی نیند آئی نازنین نے
عرض کی آپ آرام فرمایئے رات بہت آئی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ تمہاری خوشی ہو تو مین مسہری پر جاؤن نازنین حاضر
تھی آپکو نیم مرگ سمجھ کر بہت ہوشیار ہوکر آپ نے مسہری پر کروٹ لی بہت اندھیرا ہوا اور خستگی بیدار تھی یکدفع غنودگی صاحبقران
مسہری پر لیٹ گئے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا نازنین نہین ہے صاحبقران نے اثناے خواب مین دیکھا کہ کوئی
بزرگ نورانی صورت تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تم نے بڑے صدمہ کو قبول کیا اور اسم اعظم ورد زبان
رکھا تمہارے کو صحبت میں عیش و نشاط ہے یہ نقصان نہ ہوا اسم اعظم ورد زبان کرو کل تم ایک دوست
اس جگہ سے پاؤگے اور اسکے ذریعہ سے تم بہت سے کام انجام دوگے مگر اسکی موجودگی مین بھی اسم اعظم کو
ورد زبان رکھنا امیر نے گھبرا کے آنکھین کھولین سر سے کچھ دور آگے اٹھکر دیکھا نہ روشنی ہے نہ مسہری ہے زمین پر لیٹا
ہون اسی طرح سے جو نعمت تھا کی کچھ نظر نہ آیا نازنین کو بھی اپنے پاس نہ پایا صاحبقران لاحول ولا قوۃ
کہکر اٹھے دیکھا کہ نبی نشین ہے میدان ہے ایک درخت ہے اسی تمام شب صاحبقران نے بسر کی جب صبح ہوئی
تو امیر ایک طرف روانہ ہوئے جب پہونچے تو دیکھا کہ دریا ہے کشتیانون کو بلایا کوئی کشتیبان نہ آیا سب نے
انکار کیا صاحبقران اسی دریا کے کنارے بیٹھ گئے سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس پار کیونکر جانا ہو تمام دن
دریا کے کنارے بیٹھے رہے جب وقت غروب آفتاب قریب ہوا تو ایک ضعیف کشتیبان نے صاحبقران سے قریب
آکے کہا اگر آپ چاہتے ہیں پار جانا تو مین آپکو دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے فرمایا اے ضعیف اس لباس
کے عوض مین مین تجھکو بہت کچھ زر نقد دیتا ہون تو مجھے دریا کے پار پہونچا دے کشتیبان نے کہا یہ ممکن نہین

کہ مین بے لباس بیٹھے ہوئے آپکو میں دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے منظور نہ کیا جب وہ کشتیبان مجبور ہوا تو صاحبقران سے کہا آپ میری کشتی پر چلتے ہین آپکو پہونچا دونگا مگر جو کچھ زر نقد آپ کے پاس ہو وہ پیشتر مجکو دیدیجے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اسکو دیا کشتیبان نے صاحبقران کو کشتی پر بٹھا کے لنگر اٹھایا کشتی چل نکلی جب رات زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا ای کشتیبان اب ساحل کتنی دور ہے کشتیبان نے عرض کی ابھی کئی دن کی راہ ہے آپنے فرمایا بھائی جب ساحل یہان سے بہت دور ہے تو کشتی کو لنگر زن کر دینا رات کو ایسے دریا مین کشتی کا روان رہنا اچھا نہین ہے کشتیبان نے کہا اگر آپکو ایسا ہی خوف ہے تو میری کشتی سے اتر جائیے صاحبقران نے فرمایا ہمین جہان سے سوار کیا ہے وہین پہونچا دے کشتیبان نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ طلسم فتح نہ کر لیتے یہ کہکر دریا مین کود پڑا کشتی چکر کھانے لگی ٹکڑے ٹکڑے کشتی کے ہو گئے قریب تھا کہ صاحبقران غرق ہون کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا امیر کو اٹھا لیگیا صاحبقران تکان سے بیہوش ہو گئے بڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین ایک کوہ پر پایا سامنے ایک فقیر کو بیٹھے دیکھا امیر اٹھکر بیٹھے درویش نے کہا ای شخص تو کون ہے اور تجھپر کیا مصیبت پڑی جو اسطرف آ کے ان مکارون مین پھنسا ارے یہ لوگ ساحر ہین یہان پر اپنے گھات مین رہتے ہین انکو حکم ہے کہ جو کوئی آئے اسکو غرق دریا کر دو سحر کرکے مار ڈالو اور کسی آفت مین مبتلا کر دو شب کو مین یاد الٰہی مین مشغول تھا کہ ایک آواز دردناک میرے کان مین آئی کہ ای درویش ایک مرد مسلمان کی جان مفت جاتی ہے جلد جا اور اسکو آفت سے بچا مین دریا کیطرف آیا تمکو اس کیفیت مین پایا اب اپنی کیفیت بیان کرو کہ اسطرف کیون آنا ہوا کیا کام تھا کہان کا آپکا رفیق ہے کیا نام ہے کس خاندان سے ہو صاحبقران نے اپنی کل کیفیت بیان کی درویش نے اپنی جگہ سے اٹھکر صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا امیر نے کہا مین برائے فتح طلسم یہان آیا تھا سب طلسم کو فتح کر چکا ہون صرف قتل فیروز باقی ہے درویش نے کہا ای صاحبقران ابھی کل طلسم نہین فتح ہوا طلسم باطن ابھی باقی ہے جبتک اسکو نہ فتح فرمایئے گا فیروز مارا نہ جائیگا امیر نے فرمایا اسکی خبر مجکو مطلق نہ تھی کہ میرے پاس فیروز کا بیٹا مریخ آفتاب علم ہے اور اسنے سب نشانات طلسم مجکو بتائے لیکن آجتک طلسم باطن کا ذکر نہین کیا درویش نے کہا طلسم باطن کا حال اسکو نہین معلوم ہے خود فیروز نہین جانتا ہے یہ کیفیت مجکو معلوم ہے اور مین اس راز سے بخوبی ماہر ہون پہلے طلسم باطن فتح کیجے پھر طلسم ملحقات مین تشریف لیجائیے جبتک یہ طلسم بھی باقی رہیگا اسوقت تک کوئی بادشاہ قتل نہوگا جب طلسم فتح ہو جاینگے تو بادشاہ بھی قتل ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا اے درویش پھر مین ابھی اسطرف بیکار آیا طلسم باطن کو بھی فتح کر لیتا تو اسطرف آتا درویش نے کہا جبتک یہ نہ ملیگی طلسم باطن کا پتہ نہ معلوم ہوگا اصل طلسم وہی ہے اور جسکو آپنے فتح کیا وہ سب فیروز کے سحر کا بنایا ہوا تھا اسلئے واسطے لوح کی ضرورت بھی نہ تھی مگر طلسم باطن مین جب آپ تشریف لیجائیے گا تب لوح کی ضرورت ہوگی اور دو سے لوح کے فتح بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خدا لوح بھی دلا دیگا درویش نے عرض کی آپ ضرور اس طلسم کو فتح کرینگے یہ بات مدت سے مجکو معلوم تھی کہ طلسم کشا مسلمان ہوگا اور شریف خاندان ہوگا شجاع و دلیر ہوگا بیشہ جرأت کا شیر ہوگا آپ مین سب باتین موجود ہین اور اسقدر کوشش فرما کے آپ یہان تشریف لائے ہین دوسرے کی مجال نہ تھی جو یہان تک آ سکتا صاحبقران نے فرمایا اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح کرونگا مجھے محض ایک شخص کیواسطے اس طلسم کو فتح کرنا ہے درویش نے کہا یا صاحبقران کس شخص کے لیے آپ اسقدر زحمت گوارا کرتے ہین امیر نے زمرد ثانی کی کل کیفیت بیان کی درویش نے عرض کی انشاءاللہ تعالے آپ اپنے مقصد پر پہونچینگے اور طلسم آپکے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے فرمایا اب مجھے رخصت کرو زیادہ ٹھہرنا اچھا

نہیں ہے تلاش لوح میں جاتا ہوں درویش نے عرض کی آپ دو تین روز یہاں تشریف رکھیے میں آپکو گلزار خدنگ
تک پہونچا دونگا امیر نے فرمایا دو چار روز بہت ہوتے ہیں اسقدر نہیں رہونگا سب لشکر سرحد پر میرا انتظار کر رہا ہے
اگر مجھے بہت عرصہ ہوگا تو وہ لوگ گھبرا دینگے درویش نے عرض کی ابھی جانا مناسب نہیں ہے اسوجہ سے عرض
کرتا ہوں ورنہ میں خود آپکو جانے کی راے دیتا جسوقت تشریف لیجانیکا وقت آئیگا فقیر ہمراہ رکاب چلیگا آپ کو
گلزار خدنگ تک پہونچا دیگا صاحبقران نے فرمایا آپکی خوشی مجھے منظور ہے جبتک آپ نہ فرمائینگے میں نہ جاؤنگا
فقیر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ آپ یہانتک تشریف لائے اور مجھے زیارت نصیب ہوگئی میں ایک مدت سے آپکا نام نامی
و توصیف ذات گرامی سنتا تھا قدمبوسی کا بہت مشتاق تھا مگر آنے سے مجبور تھا کہ سو برس سے اس کوہ پر رہتا
ہوں کبھی اس کوہ کے باہر قدم نہیں نکالا لیکن جب کل میرے کان میں آواز پڑی تو میں نے اپنی عہد شکنی کی اور اب
آپکے ہمراہ رکاب گلزار خدنگ تک جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب تم نے عہد کیا ہے تو پھر عہد شکنی
نہ کیجیے خدا مالک ہے میں کسیطرح وہاں تک پہونچ جاؤنگا درویش نے کہا یا صاحبقران اب عہد کہاں باقی رہا جب میں کل
دریا تک گیا تو اب جہاں منزلیں آئینگی جاؤنگا لیکن معلوم ہوتا ہے اب پیمانہ عمر لبریز ہوگیا شاید کہ آپسا مرد بزرگ یہاں
موجود ہو فقیر کی آرزو میں پوری ہوجائینگی صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب یہ آپ نے کیا فرمایا میری سمجھ میں
نہ آیا درویش نے کہا یہ راز آپ پر ابھی افشا ہوگا مگر کچھ دنوں کے بعد کھل جائیگا میں عرض نہیں کر سکتا ہوں صاحبقران
نے بہت بہت طرح سے پوچھا مگر درویش نے بیان نہ کیا آخر امیر مجبور ہوکر خاموش ہو رہے تین دن تک درویش
کے یہاں مہمان رہے چوتھے روز علی الصبح فقیر نے کہا یا صاحبقران اب تشریف لیچلیے وقت بہت مناسب
ہے امیر نے فرمایا میں بھی موجود ہوں درویش صاحبقران کو پہاڑ پر لیکر نیچے اترا امیر نے دیکھا صحرا بہت وسیع
ہے دور پر ایک پہاڑ نظر آتا ہے جس پر شعلہ ہاے آتش بھڑکتے معلوم ہوتے ہیں امیر نے فرمایا درویش صاحب یہ کوہ
آتش فشاں کیسا ہے درویش نے عرض کی یہ گلزار خدنگ کا پھاٹک ہے کہ یہاں پوجا کر رہے ہیں وہاں کے لوگ سب
آتش پرست ہیں بلکہ خدنگ نگاہ جادو بھی آتش پرست ہے امیر نے فرمایا پھاٹک پر نگہبانوں نے پوجا کر کے کیونکر
آگ روشن کی ہے درویش نے کہا نگہبانوں نے آگ روشن نہیں کی ہے بلکہ آتشکدہ کا پھاٹک کھولا ہے
شعلے وہاں سے نظر آتے ہیں یہ آتشکدہ ہو رہے ہیں ایک بت آتش کا رکھا ہے وہ بزور سحر گویا ہوتا ہے سب سے باتیں
کرتا ہے وہ لوگ اسکو اپنا خداوند جانتے ہیں بہت مانتے ہیں اسی کی وجہ سے کوئی اندر نہیں جانے پاتا جو آتا ہے
دروازے پر سے گرفتار ہو جاتا ہے بت تہدید کرتا ہے کہ فلاں شخص آیا ہے اسکو گرفتار کرکے خداوند کے حضور میں حاضر کرو میں اسکو
سزا دونگا جہنم میں روانہ کردونگا سب لوگ اسکو گرفتار کر کے لیجاتے ہیں بت منھ کھولتا ہے آگ کے شعلے اندر ہیں اس شخص کو ڈالدیتے
ہیں بت کا منھ بند ہوجاتا ہے اس آدمی کا پتہ نہیں معلوم ہوتا صاحبقران نے کہا یہ نئی بات سنی ارشاد فرمائیے کہ بت
منھ کھولتا ہے اور لوگ آدمی کو اسکے منھ کے اندر ڈال دیتے ہیں غضب کا سحر کیا ہے درویش نے کہا اسکو یہاں
کے سب لوگ خداوند آتشین کہتے ہیں وہ جسکی مدد میں ہے وہ یہیں بیٹھا آتا ہے بت کے جو مزاج میں آتا ہے
وہ کردیتا ہے تھوڑا زمانہ ہوا کہ اُسنے کہا تھا کہ اب میں قیامت برپا کرونگا جسقدر لوگ میں نے پیدا کیے ہیں ان سب کو
نابود کرکے اپنی صورت کے آدمی خلق کرونگا کہ وہ لوگ میرے پاس آسکیں اور مجھ تک پہونچ سکیں تم لوگ ناقص
ہو میرے پاس نہیں آسکتے مجھے بوسہ نہیں دے سکتے میری عبادت میں فرق آتا ہے تم لوگوں کو تباہ کردونگا اور لوگ
آتشی پیدا کرونگا اس قدر پرست لوگوں نے ہر گز سنتے ڈر گئے تھا جب سے سو آدمی شہر کے کم ہوتے ہیں اور لوگوں سے کہ

اب مین تحسین تو کرونگا ہمیشہ زندہ رکھونگا ورنہ دوسری خدمت نہ پیدا کرونگا صاحبقران بہت خوش ہوئے درویش یہ
باتین کرتا ہوا قریب اس دروازے کے پہونچا جب گلزار خدنگ بہت قریب رہا تو درویش نے عرض کی یا امیر
مین نے آپکو بہت جلد یہان پہونچا دیا نہین تو آپ تمام عمر یونہی سرگردان رہتے اور راہ نہ ملتی اب آپ تشریف لیجائیے
درویش رخصت ہوتا ہے مگر دو باتونکا امیدوار ہون اگر منظور فرمائیے تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا
بیان کرو درویش نے عرض کی پہلی عرض تو یہ ہے کہ جو اسم اعظم آپ کو خواب مین تعلیم فرمایا ہے اسکو ورد زبان رکھیے گا
دوسرے جب لوح حاصل کرکے رخصت ہوجیے گا تو فقیر کے گھر مین قدم رنجہ فرمائیے گا امیر نے کہا اے درویش
مین ضرور آؤنگا اور اسم اعظم بھی ورد زبان رکھونگا درویش صاحبقران سے رخصت ہوا امیر گلزار خدنگ
کے قریب آئے دیکھا دروازے پر ہنگامۂ عظیم برپا ہے لوگ آتے ہین چارون طرف آگ روشن ہے ساحر کھڑے
سحر پڑھتے ہوئے ٹہل رہے ہین صاحبقران اندر دروازے کے تشریف لیگئے دیکھا ایک چبوترہ سونے کا بنا ہے اسپر
ایک حجرہ ہے اس حجرے کے چارون طرف آگ روشن ہے امیر نے چاہا اسکے اوپر تشریف لیجائین مگر بہت سے ساحر
قریب آگئے صاحبقران پر حملہ کیا سب نے کہا اے شخص تو مسلمان ہے یہان بارادہ قتل جاسم آیا ہے جب خداوند
بلاتے ہین سزا دینگے صاحبقران نے تلوار میان سے لی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مگر امیر پر سحر کیا تاثیر
کرتا جب ساحر سحر کرکے مجبور ہولیے تو سب نے تلوارین کھینچین امیر نے مقابلہ کیا صاحبقران بیدریغ ساحرونکو
قتل کرنے لگے جب بہت سے ساحر قتل ہوئے اور صاحبقران بھی زخمی ہوئے تو امیر نے دیکھا ایک مرد بزرگ
ریش سفید ایک جانب سے پیدا ہوئے انھون نے آکر ساحرون کیطرف اشارہ کیا کہ سب ساحر ہلاک ہوگئے
مرد سفید ریش صاحبقران کے قریب آئے اور کہا تم نے کیا کیا تو نے بڑی جرأت کی مگر مجھے درویش کے حال پر
افسوس آتا ہے بیچارا کمک سے جب آپکو یہ پہنچایا تو اندر گلزار خدنگ کے آکے مدد نہ کی صاحبقران نے فرمایا
خدا ہر جگہ مددگار ہے مجھے کسیکی مدد کی تمنا نہین ہے پھر مرد نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے مین اپنی طرف سے
ساحرون کو قتل کرونگا اور جو کچھ آپکی تمنا ہے دل کی ہو وہ بر لاؤنگا صاحبقران نے فرمایا آپکی دعا سے اس زمان کا فرونکو
دم بھر مین واصل جہنم کرتا ہون پیر مرد نے کہا ابھی تامل فرمائیے وقت مناسب نہین ہے جسوقت مین عرض کرون
اسوقت آپ بزم جائیے صاحبقران نے تلوار میان مین رکھی پیر مرد کے ہمراہ ہوئے پیر مرد صاحبقران
کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک میدان مین آئے وہان ایک حجرہ بنا تھا امیر سے عرض کی آپ اس حجرے مین تشریف
لیجائیے درویش گوشہ نشین نے غضب کیا بے موقع آپکو یہان بھیج دیا اور خبر کہین بھی نہ بتائین مین آپکو ایک
تختی دیتا ہون جبتک آپکے پاس لوح نہ آئیگی وہ تختی سب باتین ٹھیک بتائیگی صاحبقران بہت خوش ہوئے
پھر پیر مرد نے صاحبقران کو حجرے مین بٹھایا آپ وہان سے غائب ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ایک تختی ہاتھ مین
لیے ہوئے آئے صاحبقران سے کہا اس تختی کو لیجیے اور دو دن توقف کیجیے تیسرے روز تشریف لیجائیے گا
صاحبقران اس تختی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے دو روز پیر مرد کے یہان رہے تیسرے روز صاحبقران
نے اس تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئین چاہ تاریک پر پہونچائے راہ مین جو عجائب وغرائب
نظر سے گذرین اسکو خیال مین نہ لائے جب وہان پہونچے تو پھر لوح دیکھے جو حکم پائے اسکو عمل مین لائے
بعد اسکے چاہ تاریک کا پتہ لکھا تھا صاحبقران نے پیر مرد سے کل کیفیت بیان کی پیر مرد نے کہا مین بھی آپکے
ہمراہ ہون تشریف لیچلیے صاحبقران مع پیر مرد کے چاہ تاریک کی جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے

چلے

ایک مقام پر پہونچے وہان مار و کژدم انتہا سے زیادہ نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب امیر کیطرف چلے پیر مرد نے اشارہ کیا سب ٹھہر گئے امیر خوشی خوشی سب عجائب و غرائب کو طے کرکے چاہ تاریک پر پہونچے پیر مرد نے کہا یا صاحبقران چاہ تاریک یہی ہے امیر نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اگر طلسم کشا چاہ تاریک تک پہونچے تو لازم ہے کہ چاہ مین بیخوف کود پڑے ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس پہونچیگا صاحبقران نے پھاندنے کا ارادہ کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران سلاح یہین رکھدیجیے امیر نے فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے پیر مرد نے کہا لوح کو ملاحظہ ملاحظہ فرمایئے صاحبقران نے لوح کو دیکھی اُسمین لکھا تھا کہ صرف تلوار اپنے پاس رہنے دو اور باقی سب سلاح پیر مرد کے سپرد کرو جسوقت تم ملکہ خدنگ نگاہ کے باغ مین پہونچوگے سب تیار تمھاری ملجائینگی بلکہ لباس بھی بقدر ضرورت رہنے دو باقی پیر مرد کو دیدو امیر نے ویسا ہی کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران مین آپ سے پہلے وہان پہونچونگا صاحبقران چاہ مین کود پڑے صاحبقران کودتے ہی بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا اپنے کو ایک صحرا مین پایا چارون طرف نگاہ کی سامنے وہی دروازہ معلوم ہوتا ہے جس راہ سے گذر کر چاہ مین گئے تھے امیر نے چاہا لوح کو دیکھین لوح گلے مین نہ پائی اور حرز ہیکل کی نظر نہ آئی گھبرا گئے چاہا اسم اعظم پڑھون زبان مین گویائی نہ پائی صاحبقران نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا یہ شخص جو پیر مرد بنکر آیا تھا کوئی ساحر تھا یہ سوچکر صاحبقران مجبور ہوکے پھر اُسی دروازے کی جانب چلے کہ پشت سے قہقہے کی آواز آئی امیر نے پلٹ کے دیکھا تو ایک ساحر سیہ فام نظر آیا اُس نے صاحبقران سے آنکھ ملا کے کہا او حمزہ تیلوح کا پیچانا اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو تک پہونچنا آسان سمجھا تھا اب کیا کر سکتا ہے صاحبقران اُسکی طرف جھپٹے ساحر غائب ہوگیا امیر روانہ ہوئے جیسے ہی در کے قریب پہونچے اندر آئے پھر ساحر قریب صاحبقران آئے امیر نے کہا او شخص تجھے اپنی جان کا متعلق خیال نہین ہے ابھی تجھے کچھ خوف نہین ہے بس اب خداوند کی خدمت مین چل وہ تجھے سزا دینگے صاحبقران نے چاہا ساحرون پر حملہ کرین مگر سب نے سحر کیا امیر بیہوش ہوکر زمین پر گرے ساحرون نے صاحبقران کو اٹھا لیا اور کوہ پر لیگئے حجرے کے قریب پہونچے وہان بت آتشین رکھا تھا اُسنے منھ کھولا ساحرون نے چاہا کہ صاحبقران اُس بت کے منھ مین گرا دین کہ بت کے قریب سے ایک صورت مہیب ظاہر ہوئی سب لوگ اُس صورت کو دیکھکے بہت سے غش کھا کر گر پڑے بعض نے کہا آج خداوند نے ظہور فرمایا اُس صورت سے آواز آئی ای بندگان آج تمنے اس شخص کو گرفتار کیا ہے کہ جو یکتائے روزگار ہے اور جتنے ہزارون ساحرون کو بیجان کر دیا بلکہ تم لوگون نے آج مجھے ایسا خوش کیا کہ مین نے اُسکے عوض مین اپنا جمال با کمال تمھین دکھا دیا اب اور جو کچھ تمھین طلب کرنا منظور ہو مجھسے طلب کرو اور بت کی طرف اشارہ کرکے کہا اے بت آتشین تونے مجھے پہچانا بت کے اندر سے ڈرتی ہوئی آواز آئی کہ مین نے آپکو خوب پہچانا آپ سامری ہین سب کے خداوند ہین مرد مہیب نے کہا تونے ہرگز مجھے نہین پہچانا سامری کی کیا ہستی تھی جو میری ہمسری کرتا اُسکو بھی مین نے بنایا اپنا وزیر قرار دیا دنیا مین بھیجا جب اُسنے خود دعوی خداوندی کیا مین نے اُسکو فنا کر دیا اب مین تجکو بھی ایک دن فنا کردونگا تیرا بھی غرور بہت بڑھ گیا ہے بت آتشین سے آواز آئی ای خداوند میرا غرور بالکل نہین بڑھا آپ سچے خداوند ہین مجھسے خطا ہوئی ہون اُسکو معاف فرمادیجیے مین آپ کا ایک بندہ کمتر ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے کہ مین اُس نام سے آپکی عبادت کیا کرون مرد مہیب نے

کہا میرا نام ابو السامری ہے میں نے پونے دو سو وزیر اپنے مقرر کیے مگر سب نے دعوی باطل کیا میں نے سبکو فنا کر دیا
بت آتشین سے آواز آئی میں آپکا ادنے غلام ہوں ابو السامری نے کہا اے بندگان اس شخص کو مجھے
دو کہ میں اسے سزا دوں اُن ساحروں نے صاحبقران کو دیا ابو السامری نے سبکے ہاتھوں سے لیا
لوگوں نے صاحبقران کو ابو السامری کے ہاتھ میں جلتے دیکھا لیکن پھر صاحبقران کسیکو نظر نہ آئے ساحروں
نے کہا واقعی یہ سچے خداوند ہیں ابو السامری نے کہا اب تم لوگ کیا چاہتے ہو جو طلب کرو وہ تمہیں دیا جائے
سب نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ حیات ابدی پائیں اور ہمارا طلسم ہمیشہ برقرار رہے ابو السامری نے کہا اگر
تم لوگوں کو حیات ابدی درکار ہو تو ایکبار اپنے تمام اہل شہر کو جمع کرو چشمہ فیض خداوندی اس روز
جاری ہو جائے جو اس چشمے سے سیراب ہو جائیگا وہ حیات ابدی پائیگا ساحروں نے عرض کی کہ جس روز
حکم ہو ہم لوگ اپنے اہل شہر کو اطلاع دیں بلکہ ملکہ تک تشریف لائیں ابو السامری نے کہا آج کے چوتھے روز
سب لوگ جمع ہو جائیں اور شراب کی تدبیر کرو کہ کم نہ پڑے سب نے منظور کیا اور شراب جمع کی شہر میں منادی
کرا دی کہ آج سے چوتھے روز جسکو حیات ابدی درکار ہو وہ کوہ آتشین پر حاضر ہو کر قدمبوسی خداوند سے
مشرف ہو یہ خبر جو عام ہوئی ہر ایک حرص ازدیاد عمر میں کوہ کے جانب روانہ ہوا ساکنان کوہ
آتشین ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس گئے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا میں بھی ضرور جاؤنگی اور
باتیں بھی خداوند سے دریافت کرونگی ساحر ملکہ کو اطلاع کر کے واپس آئے چوتھے روز ابو السامری نے
بت آتشین سے کہا اب تم بھی باہر آؤ سب کو اپنی صورت دکھاؤ بت آتشین نے کہا مجھے کچھ عذر نہیں ہے
ابھی حاضر ہوتا ہوں سب نے دیکھا کہ اس بت کے دو ٹکڑے ہوگئے اسمیں سے ایک مرد لاغر سیاہ فام نکلا
نکلتے ہی ابو السامری کے قدموں پر گرا ابو السامری نے کہا میں نے آج سے تجھے اپنا وزیر کیا بت آتشین
نے جھک کے سلام کیا ابو السامری باہر آیا شراب کے پاس آ کے کہا اے ساحران نامی وگرامی اب تم میں
کوئی غیر خداوند کی پرستش کرنیوالا تو نہیں ہے سب نے کہا ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کسی دوسرے خداوند
کی پرستش کرتا ہو ابو السامری نے کہا تم سب سامری و جمشید پر لعنت کرو سب نے سامری و جمشید پر
لعنت کی ابو السامری نے کہا اب اہل شہر سے کوئی ایسا تو نہیں ہے جو غیر حاضر ہو سب نے عرض کی ابھی ملکہ
خدنگ نگاہ جادو نہیں تشریف لائی ہیں ابو السامری نے کہا اسکو جلد جا کر لاؤ ساحر روانہ ہوکے اسیوقت
ملکہ خدنگ نگاہ کو لائے ابو السامری نے پھر سب سے پوچھا کہ اب تو اہل شہر سے کوئی باقی نہیں ہے ملکہ خدنگ نگاہ
نے عرض کی خداوند کو خوب روشن ہے کہ میں نے جو ایک شخص کو اپنے یہاں لا کر رکھا ہے وہ بھی آپکی پرستش
کرتا ہے مگر میں اسوقت آپکے خوف کے سبب سے اسکو تو نہیں لائی اگر حکم ہو تو اسے لے آؤں گو وہ شخص
نہیں جانتا ہے مگر آپکی پرستش کرتا ہے ابو السامری نے کہا اسکے لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اسکے واسطے
جام شراب بھیجدینگے اسکی عمر بھی بڑھ جائیگی ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہے ابو السامری نے جام ہاتھ میں اٹھایا
کہا ہر شخص اپنا اپنا ظرف لیکر میرے قریب آئے جام بھر کر شراب لیجائے مگر جبتک میرا حکم نہو کوئی پینے کا ارادہ
نہ کرے سب نے کہا بجا ہے جب حکم آپکے شراب پئیں ابو السامری نے جام میں شراب بھری پہلے ملکہ
خدنگ نگاہ جادو کو دی پھر سب لوگ اپنے اپنے ظرف لیکر پہنچے ابو السامری نے سب کو شراب دی
جب شراب سب کو پہنچ چکی تب ابو السامری نے حکم دیا کہ اب سب لوگ برابر شراب پئیں اور میرا نام لیتے

جاتیں سب ساحروں نے شراب پینا شروع کی جب سب شراب پی چکے تو ابوالسامری نے کہا اب کسیکو یہاں ٹھہرنا نہ چاہیئے سب لوگ اپنے اپنے مکانوں کی طرف بہ تعجیل روانہ ہو جائیں اور میری طرف پلٹ کے نہ دیکھیں یہ جو لوگوں نے سنا دوڑتے ہوئے اپنے اپنے مکانوں کیطرف بھاگے جو ابھا وہ گرا کوئی دو قدم چلکر گر پڑا کوئی چار قدم چلکر گر پڑا جب سب بیہوش ہو کر گر پڑے تو ابوالسامری نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو

و نو تصنیف مؤلف

سدا مکر و فطرت مرا کام ہے
میں ایسا ہوں عیار صاحبقران
کہ خواجہ عمرو دہر میں نام ہے
لقب ہے مرا قاتل ساحران

نعرہ کرکے خنجر نکالا سینے تو سب ساحروں کی زبانوں میں سوزن دیا پھر آتشین جادو کو قتل کیا اور باقیوں کو ہلاک کیا ملکہ خدنگ نگاہ کو داخل زنبیل کیا صاحبقران کو زنبیل سے نکالا اور باقیوں کے مرنے سے امیر کو ہوش آیا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ عمرو کا خنجر چل رہا ہے کہا خواجہ تم یہاں کیونکر آئے خواجہ نے عرض کی آپ کے تشریف لانے کے دوسرے روز میں نے مریخ سے سب حال یہاں کا دریافت کیا بت آتشین کی کیفیت پوچھی معلوم ہوا کہ ایک ساحر ہے اسنے اپنے سحر کے زور سے ایک آتشکدہ بنایا ہے وہاں ایک صورت آتشین بنا کر بیٹھا ہے اور کل حالات یہاں کے تحقیق کیے تو راہ بہت آسان معلوم ہوگئی جب یہاں آیا تو درویش کوہ نشین سے راہ میں ملاقات ہوئی میں نے درویش سے کیفیت دریافت کی درویش کو مسلمان پایا آپ کا پتہ دیا اسنے کہا میں ابھی پہونچا کے آیا ہوں میں جو یہاں آیا آپ کو نہ پایا اسی تلاش میں پھرتا تھا چار روز کے بعد اس کوہ پر آیا تو آپ کو عجب حالت میں پایا وہاں اور لوگ بھی پڑے تھے ترکیب کی صاحبقران نے خواجہ کی بہت کچھ تعریف کی اور فرمایا خواجہ تعجب کی بات ہے کہ تم تک سحر نے تمکو گزند نہ پہونچایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران درویش کوہ نشین نے ایک مہرہ دیا تھا کہا تھا کہ جبتک تم اس کو اپنے اندر رکھوگے کسیکا سحر تمپر تاثیر نہیں کریگا اسوجہ سے میں نے خوف ہوکر عیاری کی ورنہ وہاں تک کیونکر جا سکتا امیر نے فرمایا خواجہ اب کیا کرنا چاہیئے خواجہ نے عرض کی اب ملکہ خدنگ نگاہ کے یہاں تشریف لیچلیے وہاں لوح پر قبضہ کیجیے صاحبقران خواجہ کے ہمراہ ملکہ خدنگ نگاہ کے مکان پر آئے بہت بہت تلاش کیا مگر لوح کا پتہ نہ ملا اسی مکان کے مقابل اور ایک مکان تھا صاحبقران وہاں تشریف لائے چند آدمی وہاں نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب نے چاہا بھاگیں مگر امیر نے سب کو بہ تشفی روکا وہاں لوگ امیر کے تشفی دینے سے ٹھہرے امیر نے سب کو اپنے قریب بلایا کہا تم لوگ یہاں کس عہدے پر ہو انھوں نے عرض کی ہم لوگ فوج کے ملازم تھے جب ہماری ملکہ کو پر گئیں تو آقا نے ہمارے ہمیں خبر کے واسطے بھیجا وہاں جا کر دیکھا سب کی عجب حالت دیکھی سب ذبح پڑے ہوئے تھے ہم بخوف جان وہاں سے بھاگکے آئے سب کیفیت اپنے آقا سے بیان کی انھوں نے اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالی گھوڑے پر سوار ہو نکل گئے ہمکو یہیں چھوڑ گئے صاحبقران نے فرمایا اب تم لوگوں کو اپنا دین باطل ترک کرنے میں کیا انکار ہے سب نے صاحبقران سے عرض کی کہ ہمارے افسر سے کہیے اگر وہ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہم بھی بے عذر ترک مذہب کر دینگے اور اگر انھیں کچھ عذر ہوگا تو ہم انکے تابع ہیں کیونکر مذہب ترک کرینگے امیر نے فرمایا تم اپنا مذہب ترک کرو تمہارے افسر کی مجال نہیں ہے جو تمہارے سا تھ کچھ کہسکے اگر وہ اسلام قبول کرینگے تو ہم انھیں بڑی عزت دینگے اور بہت بہت آدمیوں کی افسری دینگے اور اگر اسلام قبول نہ کرینگے تو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے

سب نے کہا آپ ہمکو افسر کی بیداد ستی بچا لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا تم لوگ خوف نہ کرو غرضکہ وہ سب
صاحبقران زمان کے سمجھانے سے مسلمان ہوئے صاحبقران نے فرمایا اب اپنے افسر کو بلا لاؤ وہ
سب گئے اور اپنے افسر کو لیکر صاحبقران کے پاس آئے امیر نے دیکھا ایک جوان کمسن سپاہی وضع تلوار
کاندھے پر رکھے ہوئے سپر دامن در پشت پر ڈالے ہوئے بل کرتا ہوا آیا صاحبقران کی شوکت و دولت
دیکھکر سلام کیا امیر نے فرمایا اے جوان تیرا کیا نام ہے اسنے عرض کی کہ مجکو بلداق گرد کہتے ہیں صاحبقران نے
فرمایا اے بلداق تجکو دیکھکر بہت طبیعت خوش ہوئی مگر ایک بات سنتے کہتے ہیں گرم مزاج ہوگے تو بہت بجی ہے
ہے بلداق نے عرض کی جو ارشاد ہو امیر نے فرمایا اب اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین اسلام
اختیار کرو بلداق نے کہا میری شرط یہ ہے کہ جو مجھے زیر کریگا میں اسکا مذہب اختیار کرونگا صاحبقران نے
فرمایا اگر یہ شرط ہے تو مجھے منظور ہے بلداق نے کہا پر دیر نہ لگائیے میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران
بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق امیر کو اپنے مکان پر لایا کہا اے شہریار دو ایک روز توقف فرمائیے مقابلہ
کیجیے گا آپنے مسافت سفر بہت اُٹھائی ہے ابھی آپ کو مقابلہ کرنا لازم نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا اے
بلداق میں ایک دم صبر نہ کرونگا پہلے میرے تیرے مقابلہ ہو جائے پھر جو کچھ کہوگے مجھے منظور ہوگا بلداق
نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر صاحبقران سے عرض کی کہ اچھا تشریف
لیچلیے امیر بلداق کے ہمراہ اکھاڑے پر تشریف لائے بلداق نے اپنا لباس اُتارا چپت لنگوٹ کسکر
اکھاڑے میں آیا صاحبقران بھی اکھاڑے میں تشریف لائے پہلے ہاتھ ملا بلداق اور صاحبقران میں کشتی
ہونے لگی دن بھر کشتی رہی جب آفتاب قریب غروب پہونچا بلداق نے عرض کی یا صاحبقران اب کل پھر زور
ہوگا دن تمام ہو گیا شب کو کیا لطف ہوگا امیر نے فرمایا اے بلداق ہمارا یہ دستور نہیں ہے بلداق مجبور
ہو گیا صاحبقران نے دیکھا کہ اب بلداق کا دم بھر گیا ہے ایک مقام پر بلداق کو اُٹھا لیا زمین پر لاکے
چت کیا بلداق نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا صاحبقران کو اپنے مکان پر لایا امیر کی دعوت کی
صاحبقران نے فرمایا اے بلداق تم یہاں کس عہدے پر ملازم تھے بلداق نے عرض کی پہلے میں ملکہ خدنگ نگار
کے پاس ملازم تھا دربارہ دری پر بعہدہ نگہبانی رہتا تھا جب ملک فوج یہاں آئی تو میں انکے ساتھ ہو انسے زور کیا کرتا تھا
وہ مجھے اپنا مصاحب جانتے تھے سب مانتے تھے صاحبقران نے فرمایا لوح کا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے طبیعت
بہت منتشر ہے بلداق نے عرض کی میں صبح کو آپکے ساتھ چلونگا لوح کا پتہ بتا دونگا مگر یہ میں نے سنا ہے کہ جبتک
کوئی ملکہ کو قتل نہ کرے تب تک لوح اسکے ہاتھ نہ آئیگی صاحبقران نے کہا دیکھا جائیگا شب بھر تو امیر
بلداق کے یہاں رہے صبح کو بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق صاحبقران کو ایک باغ میں لایا کہ اسمیں
ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی تھی بلداق نے عرض کی یا صاحبقران لوح طلسمی اس بارہ دری میں ہے
امیر نام خدا لیکر بارہ دری میں تشریف لائے دیکھا بارہ دری بہت آراستہ ہے شہ نشین پر ایک صندوق
سونے کا رکھا ہے کنجی اسکی قفل میں آویزاں ہے ایک پرچہ لکھا ہے کہ یہ ایک طلسم کشا امیر نے اس صندوق کو
کھولا دیکھا سلاح اور پوشاک اسمیں رکھی ہے صاحبقران سلاح کو دیکھکر خوش ہو گئے لباس زیب جسم کیا سلاح
ذات پر آراستہ کیے ایک صندوق اور نظر آیا صاحبقران نے اسکو بھی کھولا دیکھا ایک صندوقچہ طلائی اسمیں رکھا ہے
صاحبقران نے اُس صندوقچے کو کھولا اسمیں سے ایک خنجر برآمد ہوا اور ایک پرچہ بھی رکھا تھا امیر نے جو اس خنجر کو دیکھا

بہت خوش ہوئے پرچے کو اٹھا کے پڑھا اسمین لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ ملک خدنگ نگاہ کی پیشانی
سے لوح نکالے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ نے ملک خدنگ نگاہ کو زنبیل سے نکالا صاحبقران نے کاٹ سر
ملک خدنگ نگاہ کا جدا کیا لوح پیشانی سے برآمد ہوئی ایسنے لوح کو بسم اللہ کہکر سنگ مین ڈالا ملک کے مرنے
سے تاریکی چھاگئی تھی صاحبقران نے لوح چمکادی روشنی ہوئی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران بارہ دری
سے باہر تشریف لائے بارہ دری گرگئی اور بہت سے مکانات باہر آکے منہدم دیکھے باغ نظر آتا تھا اسی
جگہ کو صحرا سے بدتر پایا صاحبقران نے بلداق سے کہا کہ ایسا غول کا زور تھا کہ اسنے کیا کیا چیزین بنائی تھین مگر اب
سب منہدم ہوگئین یہ باتین کرتے ہوئے بلداق کے مکان پر تشریف لائے دو روز بلداق کے یہان
تشریف فرمارہے تیسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے
اور لوح قبضے مین آئے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ تلاش اسپ طلسمی مین جانب کوہ خون رنگ کے جائے اور وہ اسپ
گھوڑا اپنے قبضے مین کرے کہ وہ مال طلسم کشا کا ہی امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ نے عرض کی تشریف لیچلیے امیر خواجہ
اور بلداق کو لیکر کوہ خون رنگ کے جانب روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر ان سب کا
وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت توریج کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر فیروز سے مین جری جنگ مین فرار ہوا تھا تو راہ مین ملک خدنگ نگاہ جادو کی نگاہ اسپر پڑی ملکہ عاشق
ہوکر اسکو اٹھا لیگئی اسدن سے توریج خدنگ نگاہ جادو کے یہان رہتا تھا جب صاحبقران زمان
وہان تشریف لیگئے اور خواجہ نے سب ساحران غدار کو قتل کیا تو توریج نے خدمتگار اسکے ملازمین نے
جاکر اس سے کل کیفیت بیان کی یہ وہان سے بھی روانہ ہوا اور ایک صحرا کیطرف نکل گیا دوسرے روز ایک
جگہ ٹھہرا تھا اور پریشان تھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن کہ صحرا کیطرف سے گرد اڑی توریج ڈرا اسکو یقین
ہوا کہ لشکر صاحبقران کا آتا ہی یہ سوچکے پوشیدہ ہوگیا وہ گرد شگافتہ ہوئی اسنے دیکھا ایک تخت آتا ہی اسکے عقب
مین چند ساحر معلوم ہوتے ہین توریج کا یقین برطرف ہوا درختون کی آڑ سے نکلا دیکھا فیروز ستارہ پیشانی اور
زلزلہ ثانی وزیر سنجگان اور دو تین ساحران نامی ایک تخت پر بیٹھے ہین چند ساحر تخت کے عقب مین آتے ہین
توریج فیروز کو دیکھکر خوش ہوگیا آگے بڑھا تخت جب قریب آیا فیروز نے جو توریج کو دیکھا تخت روکا کہا او توریج
اس صحرا مین تم کیونکر آئے توریج نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ صاحبقران نے لوح لے لی ہوگی میرے
سامنے عمرو نے وہان سب ساحرون کو بیہوش کیا تھا اور خداوند آتشین کو قتل کیا تھا ملک خدنگ نگاہ کو بھی
اسیر کرلیا تھا مکانات ملک کی طرف آتے تھے مین وہان سے بوجہ تنہائی کے چلا آیا اگر لشکر ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا
فیروز نے سنجگان سے کہا یہ بڑا غضب ہوگیا اب حمزہ آفت برپا کردیگا طلسم ملحقات کو بھی فتح کریگا اب اسکو
لوح سب پتے بتاتی رہیگی وہ لوح کے احکام پر کام کریگا مریخ آفتاب علمہا ساحرا اسکے ہمراہ ہی عیار کیسا ساتھ
ہی طلسم ملحقات کا فتح کرلینا اسکے آگے کتنی بڑی بات ہی سنجگان نے کہا اے شہنشاہ ابھی بہت زمانہ چاہیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی کہان کہان گرفتار ہو کہان کہان مصیبت اٹھانے کیا کیا وقت پیش آئے فیروز نے کہا مجھے
طلسمون مین اس بات کی اطلاع کرنا ضرور ہی کہ سب لوگ حمزہ سے ہوشیار رہین اور سب لوگ حمزہ کی فکر کرین

جو پائے وہ قتل کر ڈالے بختگان نے کہا پھر اب کیونکر انتظام کیجیے گا فیروز نے کہا جب طلسم مراۃ العدم میں پہونچ جاؤنگا تو اُسے سب کو اطلاع کر دونگا یہاں تو مجھے نہیں سُنتے ہیں اب حمزہ کس طلسم کی طرف جائیگا یہ سب تو ہو اب کچھ باقی نہیں ہے شاید خزانۂ طلسمی کی تلاش میں جائے اور ملکہ خوش نگاہ کو ساتھ لے اس سے بہتر ہے کہ ملکہ خوش نگاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے لوں اب وہ کیا انتظام کر سکتی اور اُنسے کیا ہو سکیگا بختگان نے کہا آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہیں ہے تو ترجیح ہے کہا میں نے لشکر خدنگ نگاہ سے سنا تھا کہ طلسم باطن بھی کوئی اس طلسم کا حصہ ہے فیروز نے کہا میں آج تک طلسم باطن کا پتہ نہیں معلوم ہوا جتنے اپنے سحر سے جو کچھ بنایا تھا وہ سب برباد ہو گیا اب طلسم باطن کو ہم نہیں جانتے یہ حکیم قرطیس کو معلوم ہو گا جتنے سنا تھا کہ طلسم باطن بھی کوئی حصہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہے اور وہاں طلسم اصلی ہے آفتاب و ماہتاب حکمت کے زور سے بنائے گئے ہیں اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جسکو کوئی فتح نہیں کر سکتا ہے مگر آج تک مجھے اس طلسم کی کیفیت نہیں معلوم ہوئی بختگان نے کہا تعجب کی بات ہے کہ آپ خداوند طلسم ہو کر ایسا فرماتے ہیں اسکی کوشش فرمائیے فیروز نے جواب دیا میں نے بہت بہت کوشش کی مگر آج تک ممکن نہوا بختگان نے کہا پھر کوشش کیجیے اور طلسم کا پتہ لگائیے اگر وہ طلسم معلوم ہو جائے تو مسلمان نہیں اس قدر سر اٹھا سکیں انکے لیے انتظام اور کیا جائے فیروز نے کہا اگر آفتاب ہزار سر یہاں ہوتا تو میں اسکی کوشش کرتا کہ وہ علم حکمت میں بھی دخل رکھتا ہے کسی طرح سے طلسم کو ظاہر کرتا اور اُسکے سبب سے اسکا انتظام بھی اچھی طرح سے کر سکتا تھا اب کچھ نہ بن پڑیگا اگر میں یہ کوشش کرونگا تو پریشان ہونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب میں ملکہ خوش نگاہ جادو کو جا کر اپنے ہمراہ لاؤں ایسا نہو مسلمان اُنکو کسی طرح کی تکلیف پہونچائیں بختگان نے کہا آپ ملکہ کو نامہ روانہ فرمائیے خود وہاں نہ جائیے ملکہ یہاں تشریف لائیں یا طلسم مراۃ العدم میں آئیں آپکا جانا مناسب نہیں ہے فیروز نے بختگان کے کہنے کو قبول کیا اور اُسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ میں مجبور ہوں انتظام وہاں چھوڑ آیا تھا مگر اب موقع نہیں ہے مسلمانوں نے فتح حاصل کر لی ہے وہ خزانۂ طلسمی پر آپہنچے تم لوگوں کو تکلیف پہونچائیں گے اب تمہارا وہاں رہنا اچھا نہیں ہے لازم ہے کہ اس خط کے دیکھتے ہی یہاں چلی آؤ اور اپنی جمیع کنیزوں کو اور جسقدر لوگ آنے پر آمادہ ہوں لشکر کو اپنے ہمراہ لاؤ جب میں طلسم مراۃ العدم میں پہونچونگا اُسوقت سب انتظام ہو جائیگا لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اُسی وقت یہ نامہ ملکہ خوش نگاہ کے پاس پہونچا نامہ ساحر روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ خوش نگاہ کی ڈیوڑھی پر پہونچا دربانوں سے کہا علمدار کو بلاؤ میں نامہ شہنشاہ کا ملکہ عالم کے پاس لایا ہوں ایک ضروری کام ہے دربانوں نے کہا محل خالی پڑا ہے بہت دنوں سے ملکہ کا پتا نہیں ہے اور کنیزیں بھی نہیں دکھائی دیتی ہیں محل میں کوئی نہیں ہے نامہ دار نے کہا محلدار کو بلاؤ میں اس سے خلاصہ کیفیت دریافت کرونگا دربانوں نے کہا محل میں کوئی عورت نہیں ہے خالی مکان پڑا ہے چلو تمہیں بھی دکھا دیں یہ کہکر دربان نامہ دار کو اپنے ہمراہ محل کے اندر لائے ساحر نے محل میں آکے دیکھا مکان کو تنہا پایا سخت گھبرایا دربانوں سے کہا بڑے تعجب کی بات ہے سب لوگ کہاں گئے کیا ہو گئے دربانوں نے جواب دیا کہ ہم اس حال سے آگاہ نہیں ہیں کہ ملکہ کہاں گئیں اور کون لیگیا اور کیوں گئیں ہمیں خبر بھی نہیں کہ سب لوگ کس وقت یہاں سے چلے گئے نامہ دار گھبرایا ہوا وہاں سے واپس ہوا فیروز کے پاس آیا کہا اے شہنشاہ میں آپکا نامہ ملکہ کا محل میں کسیکو نہ پایا بہت کچھ پتہ لگایا آخر مجبور ہو کر واپس آیا اب جو حکم ہوگا لاؤں جہاں ارشاد ہو وہاں جاؤں فیروز اس خبر کو سنکر گھبرا گیا کہا اے آفتاب جادو یہ کیا باتیں کر رہا

ہے

ہو ملکہ لیلا مکان سے کہاں جا سکتی تیری بات کا میں یقین نہیں سمجھتا ہوں مہتاب سنے کہا دوسرے ساحر کو روانہ کیجیے فیروز نے دوسرے ساحر کو روانہ کیا وہ بھی تھوڑی دیر میں واپس آیا یہی کیفیت مہتاب جادو نے بیان کی تھی وہی اسنے بھی بیان کی فیروز کو تعجب ہوا کہا میں خود جاتا ہوں بختگان نے بہت جست روکا مگر فیروز نہ رکا اسیوقت ملکہ کی ڈیوڑھی پر آئے پوچھا مکان کے اندر گیا مکان کو خالی پایا تخت گھبرائے ہوئے واپس گیا زمرد ثانی نے کہا آپ تشریف سے لیگئے تھے کیا حال معلوم ہوا فیروز نے کہا جو سب بیان کرتے تھے وہ امر صحیح ہے اب میں تحقیق کرتا ہوں کہ ملکہ کہاں ہیں یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا کہا اے آئینہ سامری ملکہ کی کل کیفیت آئینہ کردے سب نے دیکھا اس آئینے میں ایک صورت حسب نو آئی اسنے جواب دیا کہ ملکہ لشکر اسلام میں ہیں مریخ آفتاب علم اپنے ہمراہ لیگیا فیروز نے کہا ملکہ لیلا کہاں ہیں اس صورت نے کہا وہ بھی لشکر اسلام میں ہیں فیروز نے کہا کیا مریخ بزور سحر لیگیا ہے جواب ملا کہ ملکہ اپنی خوشی سے گئی ہیں اور اسلام قبول کیا ہے فیروز نے کہا اسکا کیا سبب ہے جو ملکہ نے دین سامری ترک کیا وہ صورت ہنسی جواب دیا اے فیروز اس کیفیت کو نہ پوچھ فیروز نے کہا میں ضرور تحقیق کروں گا صورت نے کہا ملکہ لیلا سے کمان ابرو آپکی دختر بلند اختر مریخ الملک پر فریفتہ ہوئیں بدیع الملک وہاں مہمان رہے کر خوش نگاہی بدیع الملک کے کہنے سے مسلمان ہوئیں برابر نامہ آتے جاتے ہے جب آپ طلسم کی جانب روانہ ہوئے اسی دن ملکہ نے مریخ کو اطلاع دی وہ آکر لیگیا اب لشکر اسلام میں موجود ہیں سب کنیزیں بھی اسکے ہمراہ ہیں فیروز نے جو بیٹی کی کیفیت سنی شرم سے عرق آگیا سر جھکا لیا دلمیں کہا اس بدبخت کی وجہ سے اسوقت ذلت ہوئی اور بختگان اور زمرد ثانی منکشف کر بیٹھے اپنی جگہ پہ کہیں گے کہ فیروز کی زوجہ اور دختر اہل اسلام کے سرداروں پر فریفتہ ہو ہو کر چلی گئیں یہ خیال جو اسکو آیا بڑی دیر تک سر نیچا کر رہا بختگان نے قریب آکر کہا اے شہنشاہ ایسی فکر نہ فرمایئے جو آپ کے دشمنوں کو تمام کردے یہ خیال فرمایئے کہ جب انکو آپکی محبت نہ تھی تو آپکو انکی محبت بھی نہ چاہیے فیروز نے کہا اے بختگان مجھے انکی محبت کا خیال نہیں ہے بلکہ سبب سے خیالات ایسے آتے ہیں جو میری زندگی تلخ کرتے ہیں اول تو کیسی شرم کی بات ہے کہ سب لوگ کیا کہیں گے اور کیا خیال کرینگے یہ امر سب کے واسطے باعث ننگ ہے اسکے سبب سے اور بھی پریشان ہوں مگر کیا کروں جان دینا بھی تو اپنے اختیار میں نہیں ہے بختگان نے کہا اے شہنشاہ اس بات کا خیال نہ فرمایئے بڑے بڑے شاہان جلیل پر یہ مصیبت پڑی ہے اور وہ مجبور ہو گئے ہیں اہل اسلام میں یہی ایک بات مشہور ہے کہ یہ لوگ جس طلسم میں جاتے ہیں وہاں یہی کیفیت ہوتی ہے اب جو کچھ ہوا صبر فرمایئے اور فکر کیجیے فیروز خاموش ہو رہا بختگان نے کہا اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے آپ تشریف لیچلیے زمرد کی بھی یہی رائے ہوئی کہ جلد ہی بہتر ہے فیروز اسیوقت وہاں سے روانہ ہوا طرف طلسم مراۃ العدم کے چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر حسب ہدایت لوح کوہ خون رنگ کی طرف روانہ ہوئے ایک روز کے بعد اس پہاڑ پر پہونچے امیر نے دیکھا ایک قلعہ بالائے کوہ بنا ہے کچھ آدمی بھی معلوم ہوتے ہیں صاحبقران نے بلداق سے پوچھا کہ یہ قلعہ کیسا ہے بلداق نے عرض کی میں نہیں جانتا جب آپ وہاں تشریف لیجائیے گا اور افسر سے ملاقات ہو گی

وہ لوح دیکھکر آپکی اطاعت قبول کریگا لشکر آپکے ہمراہ ہوگا خزانہ بھی جو اس قلعہ مین ہے وہ سب آپکے قبضے مین
آئیگا اور جو اشیاء کہ بھی جو طلسم کشا کے واسطے ہین وہ سب آپکو ملینگی صاحبقران زمان نے فرمایا اے بلداق
یہ کیا سبب ہے کہ طلسم کشا کیواسطے ایسے اسباب اشیاء یہان رکھے گئے اور لشکر بھی جمع کیا گیا بلداق نے
عرض کی یا صاحبقران جب حکیم نے یہ طلسم بنایا تھا تو اسکو معلوم تھا کہ میرے طلسم کو کوئی شخص فتح نہین
کرسکتا ہے اسکے دعوی کرنے پر بہت شاہان جلیل آئے اور طلسم مین آکر اسیر ہوئے حکیم نے اسقدر اشیاء
تیار کراکے رکھے اور اس بات کا اعلان کرایا کہ جو ہمارے طلسم کو فتح کرے یہ اشیاء ربجاسے اُس وقت سے
اب تک رکھے ہین مگر طلسم کی اب وہ صورت نہین رہی ایک طلسم کے دس حصے ہوگئے دس صوبہ دارون نے
اپنی اپنی ترکیب جدا کرلی سوائے ایک طلسم کے وہ ان سب سے سخت ہے اور وہان فتحی بہت مشکل
ہے کہ وہ بدستور قدیم قائم ہے صاحبقران نے فرمایا وہ کونسا طلسم ہے بلداق نے عرض کی طلسم مراۃ العدم اسکا
نام ہے وہ طلسم کسی سے فتح نہین ہوسکتا ہے وہان کا بادشاہ بھی بہت دلیر ہے ایک شہر بلوا اُن سے آباد ہے کہ وہ
سب لوگ نیم سحری کو غرب جانتے ہین سحر اُس طلسم مین بہت کم ہے اور اگر ہے تو ایسا ہے کہ اسکا جواب ممکن
نہین امیر نے فرمایا اسمین بھی کچھ شرط ہے بلداق نے کہا وہان کی شرط سے مین واقف نہین ہون لیکن یہ
کہہ سکتا ہون کہ ان طلسمون سے بڑھکے وہان کی شرط ہوگی صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے قلعے کے قریب آئے
بلداق نے عرض کی مین آپکی اطلاع یہان کے افسر کو کرون وہ استقبال کو آئے صاحبقران نے فرمایا مختار
اختیار ہے بلداق گھوڑے کو اُڑا کے افسر کے پاس گیا افسر یہان کا روشن قلب جادو تھا بلداق روشن قلب
کے پاس گیا صاحبقران کا کل حال بیان کیا روشن قلب نے کہا اے بلداق مجھے پیشتر طلسم کشا کی
خبر معلوم ہوئی تھی مگر ابھی مین شرط طلسم اُسکو بے امتحان جرات نہین دیسکتا ہون بلداق نے کہا آپ انکی
جرات کا امتحان کیا کرینگے بیکار بندگان خدا کا خون اپنی گردن پر لیجیے گا روشن قلب نے کہا یہ بھی شرط
طلسم ہے اسکے کچھ نہین ہوسکتا جبتک مین جرات طلسم کشا کا امتحان نہ کرونگا اُسوقت تک شرط طلسم نہین
دیسکتا ہون بلداق نے کہا آپکو اختیار ہے روشن قلب جادو لشکر کو لیکر باہر آیا زیر کوہ اُترا صاحبقران
کی صولت و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین یہ کہتا ہوا امیر
کے قریب آیا عرض کی اے طلسم کشا آپکی ہمت و جرات مین شک نہین ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مین بھی امتحان جرات
کرون تو آپکا امتحان بھی کیا کم ہے کہ یہانتک تشریف لائے مگر وصیت حکیم سے مجبور ہون صاحبقران نے
فرمایا تمہین اختیار ہے مجھے کیا انکار ہے روشن قلب نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے جو امتحان مقرر ہے
اُسکو ملاحظہ کیجیے صاحبقران روشن قلب کے ہمراہ تشریف لائے تھوڑی دور جاکر ایک دروازہ قلعے کے سامنے
میدان تھا اُس میدان مین ایک پتھر نصب تھا اُسپر کندہ تھا کہ جب طلسم کشا یہ لوح لیکر یہانتک آئے تو اسکو
لازم ہے کہ اپنی جرات دکھائے سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہے اُس چاہ مین کود پڑے جو جو مرحلے پیش آئین
اُنکو سر کرے جب سب مرحلون کو فتح کرے گا پیچ لیگا تب شرط پائیگا صاحبقران جب اس عبارت کو پڑھ چکے
وہ لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا نام خدا لیکر اس چاہ مین جانا پڑے وہ طلسم باطن کی ہی راہ
ہے اسی کی فتحی مشکل ہے امیر قریب چاہ آئے نام خدا لیکر اُس چاہ مین کود پڑے خواجہ بلداق باہر رہے
۲۰ اور صاحبقران جو اُس چاہ مین کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن امیر کے آشنائے زمین ہوئے صاحبقران

نے دیکھا ایک شہر آباد ہے جس میں عجیب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا اے طلسم کشا لازم ہے کہ اپنے تئین مہرافروز تک مقام پر پہونچ مگر اسکے قریب سے ہوشیار رہنا صاحبقران نے پتہ مہرافروز جادو کے مکان کا دیکھا سب پتہ صاف صاف تحریر تھا صاحبقران اس طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے ایک باغ رشک گلزار جنان نظر آیا امیر اس باغ میں تشریف لے گئے دیکھا باغ میں ہر طرف تصویرین پتھر کی رکھی ہین صاحبقران اس تصویر کے پاس گئے وہ تصویر غرق زمین ہو گئی امیر اس مجسمے کو دیکھکر متحیر ہوئے [illegible] درخت نہایت نفیس خوشبودار کھڑے ہوئے ہین امیر جس درخت کے پاس گئے وہ درخت بھی غرق زمین ہو گیا صاحبقران نہر کے قریب پہونچے نہر کو بہت صاف و شفاف پایا چاہا کہ ہاتھ منھ دھوئیں جیسے ہی ہاتھ نہر میں ڈالا سب پانی خشک ہو گیا صاحبقران [illegible] نہر کے قریب بارہ دری بنی تھی صاحبقران نے [illegible] اندر جانیکا ارادہ کیا بارہ دری [illegible] نظرون سے غائب ہو گئی امیر وہان سے [illegible] دور بڑھے [illegible] نہر میں پانی بھی نظر آیا بارہ دری بھی [illegible] درخت بھی نظر آئے تصویرین بھی دکھائی دین صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا [illegible] لکھا تھا کہ یہ کارخانہ طلسم ہے جس مقام پر کھڑے ہو زمین کھودو ایک نقب ظاہر ہوگی اس نقب میں جانا جب راہ نقب طے ہو جائے تو پھر لوح کو دیکھنا جو لکھا ہو ویسا عمل کرنا صاحبقران نے کمر سے خنجر نکالکر زمین کھودی دہانہ نقب ظاہر ہوا صاحبقران اس نقب میں تشریف لیگئے بڑی دیر کے بعد روشنی نظر آئی صاحبقران نے دیکھا نقب کا منھ کھلا ہے باہر تشریف لائے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا سامنے بنا ہے قفل اس حجرے کا بند ہے امیر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اس قفل کو بزور طلسم کشائی توڑدو اور اس حجرے کے اندر جاؤ ایک شمع روشن ہے اسکو گل کرو پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھو صاحبقران اس قفل کے قریب آئے قفل کو توڑا حجرے کو کھولا دیکھا واقعی ایک شمع روشن ہے امیر نے اس شمع کو گل کیا تاریکی ہو گئی سناٹے کی آواز صاحبقران کے کان میں آئی تھوڑی دیر تک تاریکی رہی اور سناٹے کی آواز آیا کی جب عرصہ ہوا تو وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی صاحبقران نے دیکھا ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہے [illegible] سلطنت اپنی اپنی جگہ پر حاضر ہیں دربار آراستہ ہے لوگ خوش وضع بیٹھے ہین اس تاجدار نے صاحبقران کو دیکھا تعظیم کے لیے اٹھا عرض کی اے طلسم کشا آپکی ہمت و شجاعت میں شک نہین واقعی آپ نے بہت بڑا کام کیا مگر اب لوح طلسمی میرے حوالہ کیجیے مین طلسم کو درست کرونگا آپ تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ نے تو عجیب بات فرمائی جو میری سمجھ میں نہ آئی میں لوح طلسمی آپکو کیون دیدون آپ کون ہین اس تاجدار نے جواب دیا میں بادشاہ ہون اس مرحلہ کا مہرافروز تاجدار میرا نام ہے آپکی ہمت و شجاعت سے بہت خوش ہوا اگر لوح مجکو عنایت فرمائیے جسقدر زر و جواہر کی ضرورت ہو حاضر کیا جائے منصب و جاگیر کی خواہش ہو تو وہ بھی ممکن ہے امیر نے فرمایا ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین ہے مقصود اس طلسم کے فتح کرنے کی حاجت ہے طلسم کو فتح کرکے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور سنجگان کو اسیر کرنا منظور ہے اگر یہ کافر ایمان لائینگے تو امان پائینگے ورنہ سب کو قتل کرونگا اسکے بعد خانہ کعبہ جاؤنگا مہرافروز نے عرض کی اے طلسم کشا فیروز کون شخص ہے اور زمرد ثانی کون ہے اور سنجگان کسکا نام ہے صاحبقران نے کہا فیروز آپکے طلسم کا حاکم ہے مالک ہے زمرد ثانی ایک مرد کافر ہے جس نے اسکے پاس آ کے پناہ لی ہے سنجگان زمرد کا وزیر ہے مہرافروز نے عرض کی فیروز حاکم طلسم نہین ہے صاحبقران نے فرمایا پھر

آپ کسکو حاکم طلسم کہتے ہین مہرافروز نے کہا حکیم قرنطین ذوفنون حاکم طلسم تھے صاحبقران نے فرمایا حکیم قرنطین قید ہوا کیا بار مین نے حکیم کو رہا کیا حکیم نے اسلام قبول کیا ایک مدت تک اپنے وطن خاص مین ہمکو میرے پاس آتے تھے پھر اسیر ہوگئے اب آنکی رہائی کی کوشش کر رہا ہون اس طلسم کو فتح کرون تو انکی رہائی کی فکر کرون اور مقام قید انکا معلوم ہو تو جاکر رہا کر لاؤن مہرافروز نے جو یہ سنا کہا او طلسم کشا حکیم قرنطین کیونکر قید ہوا اور کیا مصیبت پڑی جو اسکو لوگون نے اسیر کرلیا اور وہ اسیر ہوگیا صاحبقران نے سب کیفیت بیان کی مہرافروز نے کہا مین حکیم کو بھی رہا کرونگا مگر آپ لوح طلسمی مجھے دیدیجیے صاحبقران نے کہا آپ حکیم قرنطین کو رہا کرکے کیا کیجیے گا مہرافروز نے عرض کی وہ ہمارے ملک مین انھین بادشاہ طلسم کرین گے انکے حکم کے بموجب کام کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپ حکیم کو رہا کرکے لائیے گا اور حکیم مجھے لوح طلسمی طلب کرینگے تو مین انھین دونگا اور آپ لوگون مین یہ قوت نہین ہو کہ لوح مجھسے لے سکین مہرافروز نے کہا او طلسم کشا اس بات پر نازش کرنا کہ اسقدر طلسم کو خراب کرکے آئے ہو بیجا اور جگہ ہو یہان سحر بالکل نہین ہو لوح سوائے خبر کے دوسرا کام نہین دیسکتی ہو صرف خبر دیدیگی کہ یہ امر تمھارے واسطے برا ہوتا ہو اگر تمھارے امکان مین ہو تو اپنی جان بچاؤ صاحبقران نے فرمایا خدا ہمین آفت سے بچائیگا جو آپ لوگون کے مزاج مین آتی ہمارے حق مین برائی کیجیے مہرافروز نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے قبول نکیا آخرکار مہرافروز مجبور ہوا اپنے ملازمین سے کہا طلسم کشا کو گرفتار کرلو یہ میرے سمجھانے سے لوح نہ دیگا جبتک کچھ دنون ایذا نہ اُٹھائیگا تب تک راضی نہوگا لوح چھین کر اسکو اسیر کرلو ملازمین مہرافروز صاحبقران کی طرف بڑھے امیر نے تلوار میان سے لی ملازم قریب آئے صاحبقران پر ہاتھ ڈالا امیر نے ایک ملازم پر تلوار لگائی سر اسکا اڑگیا خون کے بدلے اسکے حلق بریدہ سے دھوان نکلا صاحبقران کے دماغ مین دھوان جو پہونچا امیر بیہوش ہوگئے مہرافروز نے اور ملازمین سے کہا طلسم کشا سے لوح لیلو ملازمین نے لوح صاحبقران کے گلے سے اتار لی امیر کو ہوش آیا اپنے ہاتھ پاؤن کو بیکار پایا صاحبقران مجبور ہوئے مہرافروز نے کہا زندانخانہ مین لیجاؤ ملازمین صاحبقران کو قیدخانے مین لائے داروغہ زندانخانہ کو بلوایا جب داروغہ آیا تو ملازمین مہرافروز نے صاحبقران کو داروغہ کے سپرد کیا اور تاکید کردی کہ قیدی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا یہ شخص بڑا جری ہو اور ہمارے شہنشاہ نے فرمایا ہو کہ جو خاطر ہوسکے اسکی خاطر کرو داروغہ صاحبقران کو زندانخانہ مین لیگیا ملازمین مہرافروز واپس آئے داروغہ نے صاحبقران سے عرض کی کہ او طلسم کشا مجھے اپنے حسب و نسب سے آگاہ فرمائیے امیر نے اپنا حسب و نسب داروغہ کو بتادیا داروغہ بھی مسلمان تھا صاحبقران زمان کا نام جو سنا امیر کے قدمون پر گر پڑا عرض کی مجھکو اپنا غلام تصور فرمائیے ایک مدت سے اس طلسم مین ملازم ہون اور میرا طریق بھی خدا پرستی ہو یہان اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوے ہون کسی پر یہ راز ظاہر نہین ہو کوئی اس بات سے ماہر نہین ہو آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلیے مین انشاء اللہ تعالے آپکے دست و پا کا علاج بہت جلد کرونگا اور آپکو بہت جلد صحت ہوگی امیر کو داروغہ اپنے گھر لیگیا صاحبقران کا علاج کیا امیر کو دو روز مین افاقہ ہوا صاحبقران نے کہا داروغہ صاحب مجھکو لوح لینا ضرور ہو اب مین لوح کی تلاش مین جاؤنگا داروغہ نے عرض کی لوح مہرافروز کے گلے مین ہو آپ دربار مین اگر تشریف لیجائیے گا تو مہرافروز پھر گرفتار کریگا مین آپکو لوح لا دونگا صاحبقران نے

فرمایا اگر یہ بات ہے تو مین مہرافروز کو ایک نامہ لکھتا ہون کسیکی معرفت وہان پہونچا دو داروغہ نے کہا اگر آپ
نامہ تحریر فرمایئے گا تو وہ مجھسے ضرور دریافت کریگا کہ کسنے علاج کیا جو ہاتھ پاؤن مین قوت ہوئی صاحبقران
نے کہا اگر یہ بات ہے تو تم اپنے ہاتھ سے لکھو مین مضمون نامہ بتاتا ہون داروغہ نے کہا یہ ممکن ہے امیر نے قلم
دوات طلب کیا داروغہ سے کہا لکھو کہ آپکو مین مکار نہ جانتا تھا میرا گمان یہ تھا کہ آپ مجھسے مردان عالم کیطرح
سے مقابلہ کرینگے مغلوب غالب کی اطاعت کریگا لیکن آپ نے اسکے خلاف کیا مکر سے مجھے گرفتار کیا یہ بات
آپکی وضع کے خلاف ہے اگر آپ کچھ جرات کو کام مین لائین تو مقابلہ کیجیے مین تنہا رہون آپ لشکر کو لیکے آئیے داروغہ
نے یہ مضمون تحریر کیا جب نامہ ختم ہوا تو ایک ملازم کو دیکر مہرافروز کے پاس روانہ کیا غلام زندانخانہ وہ نامہ
لیکر روانہ ہوا مہرافروز کے پاس آیا نامہ دیا مہرافروز نے نامہ پڑھا اپنے دلمین منفعل ہوا وزرا سے کہا
طلسم کشا بڑا جری ہے جو کچھ اسنے لکھا ہے بہت صحیح ہے مین اس سے ضرور مقابلہ کرونگا اسکا علاج کرنا لازم
ہے وزرا نے کہا حضور جو بات ہونا تھی وہ ہو گئی اب مقابلہ کرنا بیکار ہے مہرافروز نے کہا بدنامی ہوگی مقابلہ
ضرور کرنا چاہیے وزرا خاموش ہو رہے مہرافروز نے نامہ کے جواب مین لکھا کہ مین مقابلہ کرنے مین کچھ
عاجز نہین ہون آپ کے علاج کرنے کے واسطے آدمی روانہ کیے جاتے ہین جب آپکو صحت ہو جائے
تب مین مقابلہ کرونگا یہ جواب لکھکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ایک حکیم کو برائے علاج صاحبقران
بھیجا حکیم نے آکر صاحبقران کا علاج شروع کیا اثر تو ہو ہی چکا تھا دو روز مین صحت کامل شافی مطلق
نے عنایت فرمائی حکیم مہرافروز کے پاس آیا کہا مین نے طلسم کشا کا علاج کیا اب صحیح ہین اگر آپکو مقابلہ
کرنا منظور ہو تو پیام دیجیے مہرافروز نے کہا مین ضرور مقابلہ کرونگا بلا اسی وقت پیام طلسم کشا کے پاس
بھیجتا ہون یہ کہکر ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر آپکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین آپکو
رخصت دیتا ہون آپ تشریف لیجائیے اور اپنی فوج کو لائیے اگر آپکو جانا گران ہو تو پتہ دیجیے کہ آپ کا
لشکر کہان ہے مین دو تین دن مین آپ کے لشکر کو یہان بلالون کہ آپ اچھی طرح سے مقابلہ کر سکین یہ لکھکر
صاحبقران کے پاس روانہ کیا نامہ دار نے نامہ امیر کو لا کر دیا صاحبقران نے اس نامے کو پڑھا
پشت پر لکھدیا کہ مجھے لشکر کے بلانے کی ضرورت نہین ہے مین لشکر کے بھروسے پر کسی سے جنگ نہین
کرتا ہون آپ اپنے لشکر مین سب کو درست کریجیے اور جس روز مزاج مبارک مین آئے مقابلہ کیجیے
نامہ دار کو یہ جواب دیکر رخصت کیا نامہ دار پھر مہرافروز کے پاس آیا جواب نامہ دکھایا مہرافروز نے
کہا طلسم کشا بڑا مرد شجاع ہے لشکر کو بھی نہ بلائیگا وزرا نے کہا پھر تنہا کیونکر مقابلہ کریگا مہرافروز نے
جواب دیا کہ ہمت تو اسمین ہے اسوقت اگر اسیر ہو جائیگا تو اسکے دل کی حسرت نکلجائیگی پھر جائے شکایت
باقی نہ رہیگی اور مین خود بھی اسیر کرکے رہا کردونگا جب نذیر ہوگا تو میری اطاعت قبول کریگا جب ایسا شخص
میرے پاس رہیگا تو کسکی مجال ہے جو مجھسے مقابلہ کرسکے ہمت اسکی دیکھیے کہ طلسم مین آیا تمام طلسم کو
درہم برہم کرکے لوح حاصل کرلی یہ بات امکان بشری سے باہر تھی مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگا
یہ کہکر ایک دن مقابلے کیواسطے قرار دیا صاحبقران کو بھی اطلاع دی امیر سنکر خاموش ہو رہے مہرافروز
نے اپنے لشکر کے سو جوان چھانٹ کر نکالے انسے کہا تم لوگ مسلح و مکمل رہنا جسوقت مین تمکو اطلاع دون
میرے پاس آجانا جوانان لشکر رخصت ہوئے مہرافروز نے صاحبقران کے پاس بھیجا ایک رقعہ لکھا مضمون یہ

تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو آپ کے واسطے یہان سے بھیجدی جائے اگر سلاح جنگ کی ضرورت ہو تو موجود ہین گر
مرکب درکار ہو تو حاضر کیا جائے آپکے ہمراہ کچھ آدمیون کی ضرورت ہو تو آدمی بھیجے جائین صاحبقران نے
جو اس نامے کو دیکھا پشت پر لکھدیا ہمین کسی شے کی ضرورت نہین ہے مہرافروز خاموش ہو رہا اسی طرح
تین روز گذرے جو تھا روز مقابلے کا آیا صاحبقران زمان وقت نماز بیدار ہوئے وظیفۂ سحری سے فراغت
کرکے سلاح ذات پر آراستہ کیے دررونہ نے عرض کی یا صاحبقران مین آپ کے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا تمھاری کچھ ضرورت نہین ہے دررونہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور چلونگا اگرچہ مہرافروز مجھسے بدظن
ہوگا مگر مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہے صاحبقران زمان نے کہا مہرافروز کے یہان سب تماشہ دیکھنے
آئین گے تم بھی انھین لوگون کے ہمراہ آنا دررونہ نے عرض کی یا امیر مین آپ کی طرف سے مقابلہ کرونگا
صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت نہین ہے جب مین نے مہرافروز کے نامے کے جواب مین لکھدیا کہ مین
اپنے لشکر کو نہین بلانا چاہتا ہون تو اب تمھین کیون بھیجاؤن دررونہ خاموش ہو رہا صاحبقران زمان ہتھیار
لگا کے میدان مین تشریف لائے اس طرف سے مہرافروز جادو بت ایک سو جوانان قوی ہیکل کے میدان مین
آیا صاحبقران زمان پیادہ پا تھے مہرافروز نے کہا اے طلسم کشا گھوڑا موجود ہے لیجیے تکلیف نہ کیجیے
صاحبقران نے فرمایا ہمین حریف کی مدد درکار نہین اگر خدا ہمکو قوت بازو سے دلادیگا تو مرکب بھی
لے لین گے مہرافروز خاموش ہو رہا صاحبقران زمان سے کہا کہ آپ اپنے ارادے سے باز آئیے
مین آپ کو اسیر نہ رکھونگا آپکو اپنے شہر کا منتظم قرار دونگا صاحبقران نے فرمایا مین اس امر کو منظور نہین
کرسکتا ہون اگر آپ تجویز یہ سمجھیے گا تو مین آپ کی فرمانے کو بسر و چشم بجا لاؤنگا اسوقت مین مجھے
یہ عذر ہوگا مہرافروز نے کہا آپ تنہا ہین میرے ہمراہ اسوقت سو آدمی ہین اسنے بھی آپ کو خوف نہین
ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا ہم سواے خدا کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر تم لوگ سو ہو تو مین یکہ
خوف نہین ہے مہرافروز نے کہا مین حجت تمام کرچکا اب کچھ نہ عرض کرونگا یہ کہکے اپنی فوج کی طرف پلٹ
ایک جوان سے اشارہ کیا وہ گھوڑے کو جھکا کے میدان مین آیا صاحبقران پر آتے ہی وار کیا آپ
نے اسکے وار کو خالی دیکر ایک ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑ کے طمانچہ مارا جوان گھوڑے سے چکر کھا کے دور گرا
صاحبقران نے گھوڑے کو جھکا رکاب پر پاؤن ڈال دیا گردن پر ایک ہاتھ رکھدیا گھوڑا ٹھہرا صاحبقران
اسی مرکب پر سوار ہوئے مہرافروز حیران ہوگیا دوسرے جوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا
امیر ثانی سے کہا اے طلسم کشا آپ نے اس جوان کو مار لیا مگر میری ضرب سے بچیے تو آپکی قوت و جرات
کا قائل ہون امیر نامدار نے فرمایا او گرگی مردان عالم کے واسطے عیب ہے تم ایسے جری ہو کر اپنی تعریف
اپنے منہ سے کرتے ہو یہ بری بات ہے اس جوان کو غیرت آئی عرض کی یا صاحبقران آپ
بیشک صاحبقران ہین مین آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اور آپکی اطاعت کرونگا امیر ثانی نے
فرمایا بھائی اپنے آقا کا خیال چاہیے ایسا نہو میرے ساتھ مصیبت مین گرفتار ہو اس جوان نے عرض
کی جو کچھ ہو مین آپ کی اطاعت سے منہ نہ موڑونگا صاحبقران نے فرمایا بھائی تمھین اختیار
ہے وہ جوان صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا اپنے برابر جگہ دی اس
جوان نے عرض کی یا صاحبقران اگر اسکی بار کوئی مقابلے کو آئیگا تو مین اس سے مقابلہ کرونگا صاحبقران

نے فرمایا اگر وہ تمھارا نام لیکر پکارے تو تمھیں اختیار ہے اور اگر میرا نام لے تو تم ہرگز نہ جانا میں مقابلہ کرونگا
میرا دستور یہ ہے کہ جو میرا نام لیکر پکارتا ہے میں ہی اسکے مقابلے میں جاتا ہوں دوسرا نہیں جاتا ہے یہاں
یہ ذکر تھا مگر مہر افروز نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو بہت تعجب ہوا اپنے ہمراہیوں سے کہا کیا طلسم کشا
ساحر ہے یا کوئی عمل تسخیر اسکے پاس ہے کہ ایسے شخص کو اپنا مطیع کر لیا جو یہاں سے دعوی کرکے گیا تھا کہ
طلسم کشا کو ابھی اسیر کرکے لے آونگا مہر افروز کے ہمراہیوں نے کہا پھر اب کیا حکم ہے مہر افروز نے
کہا ایک اور شخص ہمارے مقابلہ جائے مگر خبردار طلسم کشا سے نہ ملنا سب نے کہا ہماری کیا حقیقت ہے
جو ہم طلسم کشا سے ملجاوین یہ کہکر ایک جوان میدان میں آیا صاحبقران کو آواز دی امیر ثانی نے مرکب
آگے بڑھایا اس جوان نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا امیر نے فرمایا او جوان تو دل کھول کے
وار کرلے میرے وار کا منتظر نہ رہ اسنے متواتر دس وار شمشیر کے صاحبقران پر کیے مگر امیر نے سب
وار اسکے خالی دیے ایک جگہ پر صاحبقران نے اسکی تلوار کو تلوار پر روکا کہا اسے جوان ہوشیار ہو جا
اسنے سپر چہرے کے بچانے کو اٹھائی امیر نے تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے مع خود سر کے چار حصے کیے سینہ میں در
آئی زین فرس تک گئی زین آئی مرکب کو کاٹا تمام مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے زمین کو بوسہ دیکے اٹھی صاحبقران
نے نعرہ تکبیر بلند کیا جوانان مہر افروز کی زبان سے بھی کلمات صفت و ثنا نکل گئے پھر خود ہی کچھ سنبھل کے خاموش
ہوا مہر افروز نے تا شام چالیس جوان میدان کو روانہ کیے مگر سب امیر نامدار کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب آفتاب قریب غروب پہونچا تو مہر افروز نے آگے بڑھ کے عرض کی اے طلسم کشا آج ہمکو معاف فرمائیے
کل ہم پھر آپ سے مقابلہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپکے مزاج میں آئے میں ہر وقت موجود ہوں
کسی وقت مجھے عذر نہیں ہے مہر افروز نے کہا اب آپ میرے یہاں تشریف لائیے وہیں رہیے صاحبقران
نے فرمایا میں آپ ہی کے یہاں ہوں مگر آج میں مجبور ہوں نہیں حاضر ہو سکتا یہ جو ایک جوان آپکے لشکر
سے میرے پاس آیا ہے مجھے اسکی خاطر لازم ہے اسنے اپنے مکان پر لیجانے کا وعدہ کیا ہے کل انشاء اللہ تعالے
دیکھا جائیگا مہر افروز واپس گیا صاحبقران زمان بھی اپنی طرف واپس آئے جوان مہر افروز امیر
کو اپنے مکان پر لیگیا شب بھر امیر اسکے یہاں رہے صبح کو پھر سلاح ذات پر آراستہ کرکے میدان میں تشریف
لائے مہر افروز لشکر گران ہمراہ لیکر میدان میں آیا صاحبقران زمان مہر افروز کی طرف دیکھ کے مسکرائے
مہر افروز نے گردن نیچی کر لی صاحبقران بھی خاموش کھڑے رہے مہر افروز نے ایک جوان کو امیر کے
مقابلے میں بھیجا اسنے آکر صاحبقران کو پکارا امیر نے گھوڑا آگے بڑھایا اسکے قریب آئے اسنے نیزے
کا وار کیا امیر نے وار کو روکا نیزہ بازی شروع ہوئی دو ہی تین طعنوں میں صاحبقران نے اسکے ہاتھ
سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اڑ گیا چاہا تلوار مرکب صاحبقران پر لگاوے ان
امیر نے اسکے تیور دیکھے اسنے جھک کے وار کیا صاحبقران نے گھوڑے کی باگ کھینچی مرکب علٰحدہ
ہوا تلوار اسکے ہاتھ سے نکل گئی جھونک میں منہ کے بل زمین پر گرا صاحبقران نے باگ مرکب کی
ہاتھ سے چھوڑ دی گھوڑے نے پاؤں زمین میں لگائے یہ بیچارہ گر چکا تھا گھوڑے کی ٹاپوں سے جسم اسکا
فگار ہو گیا مہر افروز نے دوسرے جوان کو بھیجا وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارا گیا جب بیس جوان
لشکر مہر افروز کے قتل ہوئے تو اسنے جلدی سے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر طلسم کشا پر ہجوم

بڑو شکر والون نے جو اشارہ پایا سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے امیر پشت ویلو سے ہوشیار ہوگئے
جنگ تیمرانہ کرنے لگے صفون کو درہم وبرہم کرتے ہوئے قریب مہرافروز کے پہونچے مہرافروز نے چاہا
پیچھے ہٹون صاحبقران نے دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر اسکو مرکب سے اٹھا لیا اسیطرح لڑتے ہوئے
تیر قلب سپاہ مین آئے مہرافروز نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران نے کہا او مہرافروز امان
یہان ممکن نہین مہرافروز مسلمان ہوا صاحبقران نے مہرافروز کو زمین پر رکھدیا مہرافروز نے
سپاہ کو روکا سب ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے سب کی خطا معاف فرمائی
مہرافروز بصدق دل مسلمان ہوا لوح صاحبقران کے حوالے کی اپنے مکان پر لایا امیر سے عرض کی
آپ تخت پر تشریف رکھیے مین خدمت کرون صاحبقران نے فرمایا او مہرافروز ہمکو اگر تاج وتخت
کی پروا ہوتی تو ہفت اقلیم کی بادشاہت ممکن تھی مگر کیا کرین ہمارے کس کام کا ہے ہمین دین حق
کا رواج کرنا منظور ہے تمھارا تاج وتخت تمھین مبارک رہے ہم آج یہان ہین کل چلے جائینگے مہرافروز
نے کہا آپ اپنے ہاتھ سے میرے سر پر تاج رکھین صاحبقران نے خود مہرافروز کو تاج پہنایا اس روز ہر ایک
کو انعام وخلعت تقسیم ہوا صاحبقران تین روز تک مہرافروز کے مہمان رہے چوتھے روز امیر نے
فرمایا اب ہمے اور مرحلجات کی طرف جانا ہے اور ہمے اپنے لشکر سے بھی ملنا ہے خواجہ کو مین کوہ خون رنگ
پر چھوڑ کے آیا ہون مہرافروز نے عرض کی آپ یہین تشریف رکھیے لوح لے لیجیے مین کل مرحلجات
کے حاکمون کو اطلاع دیتا ہون سب آپکے ہمراہ حکیم قرنطین ذوفنون کی رہائی کو چلینگے
صاحبقران نے وہین توقف فرمایا مہرافروز نے مرحلجات پر اطلاع کرائی سب مرحلون کے حاکم
جمع ہوئے مہرافروز نے کہا طلسم کشائی اطاعت آپ اگر ضرور واجب ہے کیونکہ ہم سب کے مالک ہین
اور حکیم قرنطین ذوفنون صاحبقران کی اطاعت اختیار کر چلے سب نے امیر کی اطاعت قبول کی
مہرافروز نے کہا آپ سب لوگونکو لازم ہے کہ برائے رہائی حکیم تشریف لیچلیے سب راضی ہوئے
صاحبقران نے کہا تم آپ لوگ کیون تکلیف کرتے ہین خدا مالک ہے مین بہت جلد حکیم صاحب
کو رہا کرکے طلسم کی طرف روانہ کرونگا سب نے عرض کی ہم لوگ بھی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ
رہینگے شرف حضوری ہر وقت حاصل رہیگا امیر مجبور ہوئے دوسرے روز صاحبقران نے مہرافروز
سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے سے ہرج ہوتا ہے بہتر ہے کہ آج یہان سے کوچ کیجیے سب لوگ تیار ہوئے پھر مہرافروز
نے اسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے روز کوہ خون رنگ کی جانب روانہ ہوئے
یہان بلداق وغیرہ منتظر تھے خواجہ کی عجیب کیفیت تھی روز صاحبقران کو یاد کرتے تھے روشن قلم
بھی کہتا تھا کہ بہت عرصہ ہوا خواجہ سب کو لیکر جاتے تھے دہنہ نقب کے پاس بیٹھتے تھے انتظار امیر مین
عجیب حالت تھی حسب معمول خواجہ ایک روز نقب کے پاس بیٹھے تھے کہ صاحبقران اسی راہ
سے تشریف لائینگے بلداق نے عرض کی خواجہ دیکھیے صحرا کیطرف سے گرد عظیم بلند ہوئی معلوم ہوتا
ہے کوئی لشکر آتا ہے خواجہ اسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
عالیشان گھوڑے پر سوار عقب مین لشکر بیشمار بہت سے تاجدار انتظام لشکر کرتے ہوئے بڑے جاہ وجلال
سے لشکر آتا ہے خواجہ خوش ہو گئے کہا او بلداق صاحبقران زمان تشریف لاتے ہین بلداق اور

خواجہ مین یہ باتین ہورہی تھین کہ روشن قلب جادو نے پکار کے کہا اے بلداق خواجہ کہان ہین اطلاع کردو کہ صاحبقران تشریف لائے ہین مین بھی برائے استقبال جاتا ہون یہ کہکر روشن قلب نے اپنے لشکر کو درست کیا کوہ کے نیچے آیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ ہوئے بلداق بھی ساتھ چلا روشن قلب قریب پہونچا گھوڑے سے اترا صاحبقران کے پایۂ رکاب کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران آپ نے اس طلسم کو فتح کیا ورنہ دوسرے کی مجال تھی امیر نے فرمایا جو کچھ ہوا خدا کی مدد سے ہوا یہ باتین کرتے ہوئے قلعے مین آئے سب لشکر اترا بدشواری جگہ ممکن ہوئی مگر سب لوگ قلعے مین نہ آسکے کچھ زیر کوہ قیام پذیر ہوئے صاحبقران نے وہان قیام کیا دوسرے روز روشن قلب سے کہا مین نے درویش کوہ نشین سے وعدہ کیا تھا وہان جانا ضرور ہے چلئے ایفاے وعدہ کرلون پھر اپنے لشکر کیطرف چلون روشن قلب نے صاحبقران کو مرکب طلسم لاکر نذر دیا عرض کی آپ سوار ہوکر تشریف لیجائیں یہ مرکب آپکو درویش کے پاس پہونچا دیگا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے نے طرارہ بھرا دم بھر مین صاحبقران کو درویش کے مقام پر پہونچایا درویش نے جو صاحبقران کو دیکھا خوش ہوگیا عرض کی یا امیر بہت اچھے وقت پر آپ تشریف لائے اب فقیر کی کچھ وصیتین ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر ایک کاغذ صاحبقران کو لاکر دیا امیر نے اسکو پڑھا لکھا تھا کہ اے صاحبقران بعد میرے آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل و کفن دیکر دفن کیجیے گا اور میرا لباس لیتے جائیے گا جب خزانہ طلسمی مین پہونچیے گا اس لباس کو نگہبان طلسم کو دکھائیے گا وہ آپ کو ایک تحفہ دیگا اس تحفے سے آپکے بہت سے کام نکلینگے اور میرا جسقدر اسباب ہے یہ سب فقرا اور مساکین کو تقسیم فرمادیجیے گا اور اسی قسم کی بہت وصیتین اسمین تحریر تھین صاحبقران نے فرمایا اے درویش یہ کیا کہا درویش نے عرض کی اب پیمانۂ عمر فقیر کا لبریز ہوا یہ کہکر ایک انگوٹھی صاحبقران کو دی اور کہا یا صاحبقران جو شخص طلسم مراۃ العدم مین جائے اسکو یہ انگشتری دیجیے گا کہ یہ وہان بکار آمد ہوگی یہ کہکر زمین پر بیٹھا اور کلمۂ طیبہ زبان پر لایا آنکھین بند ہوگئین دم نکل گیا صاحبقران نے نہایت افسوس کیا اسکی لاش کو اپنے ہاتھ سے غسل و کفن دیکر دفن کیا وہان سے روانہ ہوئے مرکب طلسمی پر سوار ہوتے ہی امیر قلعے مین داخل ہوئے یہان سب لوگ صاحبقران کے منتظر تھے امیر کو دیکھا خوش ہوئے خواجہ امیر کے قریب آئے کہا یا صاحبقران درویش نے آپکو کیا دیا امیر نے کہا سواے عذر اور کچھ نہین دیا خواجہ عمرو ثانی نے کہا یا صاحبقران اگر اسنے کچھ دیا بھی ہوگا تو آپ کیون ظاہر کرینگے امیر نے سب کیفیت درویش کی بیان کی کہا یہ اسباب اسکا ہے اسنے وصیت کی ہے کہ غربا اور فقرا کو تقسیم کر دیجیے گا خواجہ نے کہا پھر مجھ سے سوا کون غریب ہوگا آپ مجھی کو دیجیے مین شاہ صاحب کی فاتحہ بھی دلاتا رہونگا امیر نے کہا خواجہ تمھارا حق نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر مین دیکھ لون کہ اسمین کیا کیا ہے صاحبقران نے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اس رومال کو کھولکر دیکھا کچھ جواہرات بیش قیمت اسمین رکھا ہے خواجہ عمرو ثانی کی رال ٹپک پڑی کہا یا صاحبقران غریب و محتاج اسکی قدر کیا جانین یہ تو آپ مجھے دیدیجیے تو بہت اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم یہ لیکر کیا کروگے مین تمھین خزانہ طلسمی سے جواہرات بیش بہا دونگا خواجہ نے کہا وہ بھی دیجیے گا یہ بھی دیجیے امیر نے کہا یہ ہرگز تم نہین پاؤگے جب مین لشکر مین جاؤنگا تو وہان غربا کو تقسیم کردونگا خواجہ مایوس ہوگئے

صاحبقران ایک روز وہان رہے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور حصہ اول اس طلسم کا فتح ہوجائے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے لشکر سے ملے اور طلسم ملحقات کے فتح کرنے کی تدبیر کرے صاحبقران نے سب سے کہا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب لوگ تیار رہین یہ حکم سنکر سب تیار ہوگئے دوسرے روز وہان سے صاحبقران نے بڑے جاہ و حشم سے کوچ کیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اُن کا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب ذکر لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صاحبقران زمان کو بہت دن گذرے تو شاہزادہ بدیع الملک بہت گھبرائے اور سردارون کی بھی عجب حالت ہوئی مریخ آفتاب علم شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ابھی تک صاحبقران زمان تشریف نہین لائے ہین بدیع الملک نے فرمایا ابھی دم بہت گھبراتا ہے ارادہ ہے کہ مین تلاش مین صاحبقران زمان کے جاؤن اور جس طرح بن پڑے امیر کو تلاش کرکے لاؤن مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ تکلیف نہ فرمایئے مین جاتا ہون صاحبقران کا پتہ لگاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک امر سب سے بہتر ہے کہ ہم تم ملکر سب یہان سے چلین مریخ نے عرض کی نسوان کا ساتھ ہے کیونکر ہوسکتا ہے اگر آپ بھی تشریف لیجایئے گا تو یہان ان لوگون کی کون خبر لے گا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نہ کرو مین اپنے سردارون کو یہین چھوڑتا جاؤنگا یہ لوگ مجھسے بڑھ کے خیال رکھین گے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپکو اختیار ہے بدیع الملک نے سامان سفر درست کیا مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لیکر کوچ کیا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ بدیع الملک برائے تلاش صاحبقران گئے ہین اور مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا ہم بھی برائے تلاش صاحبقران جائینگے رستم ثانی نے عرض کی مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا ایرج نامدار نے رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لیا انھون نے بھی دوسرے روز برائے تلاش صاحبقران کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے لشکر بیشمار ہمراہ تھا راہ مین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب فیروز کے پاس لشکر بھی نہین رہا ہے وہ کیونکر مقابلہ کریگا اور زمرد ثانی کو اب کہان پہ شیہ کریگا خواجہ نے کہا یا امیر کہین سے مدد طلب کریگا کوئی صورت نکالے گا صاحبقران نے فرمایا اسے بھی مین نہ چھوڑونگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران کوئی لشکر آتا ہے امیر نے فرمایا جو ہوگا سامنے آئیگا یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور بتنبیہ کان اور بہت سے ساحران بے ایمان چلے آتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ دیکھو فیروز آتا ہے خواجہ نے دیکھکر عرض کی یا صاحبقران طلسم سے کہین بھاگا جاتا ہے امیر نے فرمایا شاید ایسا ہی ہے یہ ذکر تھا کہ فیروز قریب پہونچا اور تنگاہ بتنبیہ کان کی امیر پر

بڑی سکا رنگ اُڑ گیا فیروز سے کہا ای شہنشاہ آپ نے کچھ اور بھی ملاحظہ فرمایا یہ سامنے لشکر کسکا آتا ہی فیروز
نے دیکھا تو صاحبقران پر نظر پڑی فیروز نے جاہ و حشم صاحبقران کا دیکھا سنجگان سے کہا اسقدر
لشکر امیر کو کہانسے مل گیا سنجگان نے کہا یہ بعد کو پوچھیے گا پہلے اپنے بچنے کی تدبیر کیجیے آپ دیکھتے ہین
کہ صاحبقران کی نگاہ کیسی پڑرہی ہی فیروز نے کہا ای سنجگان اب کیا کیجیے اگر مین بھاگتا ہون تو
لوگ یہین رہے جاتے ہین کچھ بن نہین پڑتا ہی اور اب لوح طلسمی صاحبقران کے پاس ہی مین سحر
بھی اُنکے سامنے نہین کر سکتا ہون اگر مین تجکو اپنے کاندھے پر بٹھاکے اوڑجا ہوجاونگا تو صاحبقران
لوح کا عکس ڈالینگے میرا سحر باطل ہو جائیگا زمین پر گر پڑونگا ہر طرح مشکل ہی سنجگان نے کہا ایک
بات بہت آسان ہی اگر آپ قبول کرین تو مین عرض کرون فیروز نے کہا جو کچھ کہوگے مین منظور کرونگا
سنجگان نے کہا آپ صاحبقران کے پاس جائیے مزاج کی کیفیت دریافت فرمایئے کہدیجیے کہ مین لشکر
کی تلاش مین جاتا ہون جب لشکر مہیا ہو جائیگا تو آپ سے لڑونگا صاحبقران ہرگز بھی آپ سے مقابلہ نہ
کرینگے فیروز نے کہا مین یہی کرونگا مگر خیال یہ ہی کہین صاحبقران گرفتار نہ کرین سنجگان نے کہا امیر
ہرگز گرفتار نہین کرینگے یہ انکا شیوہ نہین ہی اگر اُنسے کوئی منت کرتا ہی تو وہ فوراً اُسکی بات منظور
کرتے ہین اور خلاف شجاعت اُنسے کوئی بات نہین ہوتی ہی فیروز نے کہا مین جاتا ہون یہ کہکر تخت سے
اُترا صاحبقران کے قریب پہونچا عرض کی یا امیر آپ کہانسے تشریف لاتے ہین صاحبقران نے فرمایا
طلسم باطن کو فتح کرکے آتا ہون فیروز نے کہا مین لشکر کیطرف جاتا ہون لشکر مہیا کرلون تو آپ سے
مقابلہ کرون امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہی جسوقت مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز نے عرض کی مجکو عرصہ ہوگا
آپ منتظر رہیے گا صاحبقران نے کہا مین موجود ہون جسوقت تمھارے مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز
پیچھے ہٹا صاحبقران نے کہا ای فیروز بیکار پریشان ہوتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہی زمرد شاہ کو
میرے حوالے کرو اور حکیم کو رہا کردو تم اسلام قبول کرو مین یہانسے خانۂ کعبہ چلا جاؤنگا فیروز نے کہا
یا امیر جیسا کچھ ہوگا بعد ایک مقابلے کے دیکھا جائیگا ابھی مین ایک مرتبہ اور لڑونگا صاحبقران نے
فرمایا اپنی حسرت نکال لو فیروز روانہ ہوگیا سنجگان سے آکر کہا اسوقت جان بچ گئی غضب ہو گیا
تھا صاحبقران کی وجہ سے سب لوگ خاموش رہے اگر امیر نہ رہتے تو تاجداران طلسم باطن نے مجھے
ہلاک کر ڈالا تھا سب غصہ کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے مجھے تعجب ہی کہ طلسم باطن مین اسقدر وسعت
تھی کہ اتنی سلطنتین آباد تھین امیر نے فرمایا سب کو زیر کیا اب نہین معلوم کیا ارادہ ہی سنجگان نے
جواب دیا کہ صاحبقران اب خزانۂ طلسمی کی طرف جائینگے پھر کچھ اور تدبیر کرینگے فیروز نے کہا مین جا
بصر صفات باطن سے کل کیفیت بیان کرونگا وہ صاحبقران کو ضرور اسیر کریگا سنجگان نے کہا دیکھیے
جائیگا اسوقت جان بچگئی غنیمت ہوا فیروز اور سنجگان اور زمرد تو یہ باتین کہتے ہوئے اسطرف
کو روانہ ہوئے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا یہ سب باتین سنجگان اور زمرد نے فیروز کو تعلیم
کین تھین ورنہ یہ ان باتون کو کیا جانے اسوقت جان بچاکر نکل گیا خواجہ نے کہا یا امیر کہان جائیگا
ایک دن ضرور قبضے مین آئیگا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران آتے تھے کہ ایک جانب سے گرد
اُڑی امیر نے کہا اب کون آتا ہی خواجہ نے عرض کی نہین معلوم کچھ لوگ اُسکے ساتھ ہونگے یہ کہا

رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا خواجہ بدیع الملک کو چین نہ آیا آخر میری تلاش میں نکلے مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہیں خواجہ نے شاہزادۂ بدیع الملک کی کل کیفیت بیان کی کہ فیروز کی بیٹی کیا اور ملکہ خورشید کلاہ مریخ کی ماں کو بلا لیا ہے لشکر میں ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ہے وہاں ان لوگوں کو رکھا ہے صاحبقران نے کہا کیا نقصان ہے خواجہ نے عرض کی دونوں آپ سے بہت خائف ہیں مجھے مریخ آفتاب علم اور شاہزادۂ بدیع الملک نے بہت بہت منت کی تھی کہ صاحبقران سے اسکی بابت کچھ ایسے امور بیان کر دیجے گا کہ وہ آزردہ ہوں امیر نے فرمایا بہت اچھا کیا جب اُن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے تو انھیں کافر کے پاس رہنا روا بھی نہیں تھا خواجہ نے عرض کی مجھے مریخ آفتاب علم نے فیروز کی کیفیت بھی نہیں بیان کی یہ باتیں کرتے ہوئے قریب بدیع الملک کے پہونچے بدیع الملک نے جو صاحبقران کو دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے مریخ بھی پیادہ ہوا صاحبقران بھی شاہزادہ بدیع الملک کو دیکھا افراط محبت سے گھوڑے سے کود پڑے امیر کے پیادہ ہوتے ہی تمام لشکر پیادہ ہو گیا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا التفات صاحبقران دیکھا مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ کے جانب صاحبقران کے خیالات بہت ہیں اور آپکو اپنا قوت و بازو جانتے ہیں شاہزادہ بدیع الملک صاحبقران کے قریب آئے امیر نے بدیع الملک کو گلے سے لگا لیا دیر تک گلے سے لگائے رہے پھر مریخ آفتاب علم کو گلے سے لگایا بدیع الملک سے لشکر کی کیفیت پوچھی بدیع الملک نے سب کی خیریت بیان کی صاحبقران کو خوشی ہوئی فرمایا یہاں سے لشکر کتنے فاصلے پر ہے بدیع الملک نے عرض کی دو دن کی راہ ہے صاحبقران نے فرمایا اب بہت قریب آگئے ہیں آج یہیں قیام کریں گے کل پھر چلیں گے تو لشکر میں پہونچ جائینگے بدیع الملک نے عرض کی بہت اچھی بات ہے یہ صحرا مجھے بہت پسند آتا ہے میں بھی یہی عرض کرنے کو تھا صاحبقران نے حکم دیا لشکر میں خیمہ بارگاہیں استادہ ہوئیں صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لائے بدیع الملک کو بھی اپنے ہمراہ لائے سب تاجداروں کو جمع کیا اور جسقدر لوگ تھے سب کو بلایا تاجدار بدیع الملک نوجوان کو دیکھ بہت خوش ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ سب صاحبوں کو لازم ہے کہ بدیع الملک نوجوان کو مثل میرے تصور فرمایے اور اُنکے احکام مثل میرے حکم کے تصور کیجے جو یہ کہیں آپ لوگ اس سے ہرگز انکار نہ کیجے گا سب نے عرض کی ہماری کیا مجال جو ہم خلاف حکم کریں بعد اسکے صاحبقران نے سب کو رخصت کر دیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم اور تاجدار بارگاہ میں رہے بزم عشرت آراستہ ہوئی شب بھر صاحبقران بیدار رہے جلسۂ عیش برپا رہا صبح کو امیر نے صحبت برخاست کی نماز سحر پڑھی لشکر تیار ہو چکا تھا صاحبقران بھی سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادموں نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا شاید کوئی ہمارے لشکر سے ادھر آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی کیا تعجب ہے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ ملک ایرج نامدار اور رستم ثانی اور دو تین سردار آتے ہیں صاحبقران زمان ہنسکر خاموش ہو گئے

لیکن قریب پہونچے صاحبقران سے گلے سے لگایا اسی روز قریب شام صاحبقران اپنے لشکر مین داخل ہوئے سب سردارون کو امیر کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی جلسۂ تہنیت برپا ہوا تین دن تک جلسہ رہا چوتھے روز صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا اے طلسم کشا یہ طلسم تمہارے ہاتھ سے فتح ہوا اب اور جو طلسم ملحقات سے ہین انکے فتاح اور لوگ ہین تم یہ کرو کہ تم طرف خزانہ طلسم کے جاؤ اور وہان قیام کرو اور اپنے سردارون کے نام لکھکر کسی کاہن کو دو اور طلسمون کے نام بھی اسکو بتاؤ جسکے نام جس طلسم کی فتاحی ہو اسکو اس طلسم کے فتح کرنے کو روانہ کرو صاحبقران نے اسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے روز خزانۂ طلسم مین تشریف لائے مال و اسباب جو کچھ تھا سب پر قبضہ کیا قلعۂ طلسمی مین جاکر مقیم ہوئے خواجہ دریادل پسر بزرجمہر کو طلب فرمایا سردارون کو بلایا جو سرداران نامی تھے انکے نام صاحبقران نے لکھکر خواجہ دریادل کو دیے طلسمون کے نام تحقیق کیواسطے مرجان آفتاب علم کو بلایا اور فرمایا او مرجان آفتاب علم طلسم ملحقات کے نام لکھکر دو مرجان آفتاب علم نے اسی وقت سب طلسمون کے نام لکھکر صاحبقران کو دیے امیر نے وہ اسم خواجہ دریادل کو دیے فرمایا آپ ملاحظہ فرمائے کہ کس سردار کو کس طلسم کیطرف روانہ کرون خواجہ دریادل نے فکر کی قرعہ پھینکا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ یا صاحبقران طلسم بیت الجمال کی فتاحی آصف انجم طلعت کے نام نکلی ہے صاحبقران نے آصف انجم طلعت سے فرمایا آصف انجم طلعت خوش ہوئے مرجان آفتاب علم نے جو صاحبقران سے کچھ کہ متغیر یا عرض کی یا امیر اس طلسم کی فتاحی آسان ہے وہان کی سلطنت ایک عورت کے قبضے مین ہے خدا نے چاہا تو بہت جلد فتح ہوگا مرجان آفتاب علم یہ باتین کر رہا تھا کہ خواجہ دریادل نے کہا یا صاحبقران طلسم رنگین فلک کی فتاحی شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے نام ہے سکندر فرخ لقا خوش ہوئے مرجان نے عرض کی آپکو یاد ہوگا کہ آپ حضرات نے ان طلسمون کا حال غلام سے سنکر جو باتین کی تھین شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے فرمایا خدا نے مراد پوری کی مرجان آفتاب علم نے عرض کی وہان کا بادشاہ جسکا نام ملیح لالہ رنگ ہے ساحر نہین ہے اور مرحلہ جات اسکے سخت نہین ہین سکندر نے کہا اگر سخت بھی ہونگے تو خدا آسان کردیگا یہ باتین تھین کہ خواجہ دریادل نے پھر کہا یا صاحبقران طلسم بیت الحزن کی فتاحی شاہزادہ امیر الزمان کے نام ہے مرجان آفتاب علم نے کہا یہ مقام سخت ہے مگر محل خوف نہین ہے حاکم اس طلسم کی ملکہ شاہ سیمین ساق ہے سحر مین طاق ہے طلسم بھی بہت آباد ہے خواجہ دریادل نے کہا یا امیر طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی فتاحی نو مالد ہر کے نام ہے اور طلسم بیت المال کی فتاحی خواجہ عمرو کے نام ہے مرجان نے ہنسکر کہا خواجہ آپکو زر و جواہر بہت عزیز ہے طلسم کو فتح کیجیے مال بیشمار لیجیے خواجہ نے کہا مین باز آیا طلسم کا فتح کرنا میرا کام نہین ہے میری طرف سے صاحبقران جاکر فتح کرینگے جب طلسم فتح ہو جائیگا مین زر و جواہر وہان سے لاؤنگا مرجان نے کہا فتاحی آپ کے نام ہے صاحبقران کیون فتح کرین انکے خواجہ نے کہا میری اجازت سے فتح کرینگے مرجان نے کہا ایسا نہین ہو سکتا خواجہ نے کہا اور کسی سردار کو بھیجدونگا مین ہرگز طلسم فتح کرنے نہ جاؤنگا وہان بڑے بڑے ساحر ہونگے مین انکے مقابلے مین کیونکر جاؤنگا مرجان نے کہا مین آپ سے سب کیفیت وہان کی بیان کردونگا خواجہ نے کہا مین نہ سنونگا مرجان خاموش ہوا خواجہ دریادل نے کہا طلسم سحر آفرین کی فتاحی رستم ثانی کے نام ہے اور طلسم ذوفنون کی فتاحی شاہزادہ

شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہے اور طلسم عفریت چہل پیکر کی فتاحی ملک ایرج کے نام ہے مریخ نے کہا امیر
یہ وہ طلسم ہیں جسقدر نام آپنے سنے اُنکے سخت ہوا ہیں عجیب عجیب قسم کے لشکر ہیں یہ طلسم بہت ہی
سخت ہیں مگر آپ جو ایک طلسم باقی ہے جسکا نام طلسم مراۃ العدم ہے وہ طلسم سب سے زیادہ ہے عفریت چہل پیکر
کی حقیقت نہیں جو وہان کے ایک مرحلے کو فتح کر سکے اور طلسم چہل پیکر طلسم مراۃ العدم سے ایک درجہ
کے برابر بھی نہیں معلوم وہ طلسم کسکے نام ہے یقین ہے سوائے آپ کے اور اسکا فتاح کوئی نہوگا پھر خواجہ دریادل نے کہا
طلسم مراۃ العدم کی فتاحی بدیع الملک نوجوان کے نام ہے مریخ کا رنگ زرد ہو گیا کہا یا صاحبقران بدیع الملک
نوجوان شجاعت و اقبالمندی میں فرد ہیں امیر کو تردد ہوا مریخ نے عرض کی کچھ فکر نہ فرمائیے جب فتاحی
اسکے نام ہے تو فتح ہوگا اُنکے دشمنوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے گی امیر نے خواجہ دریادل سے فرمایا
آپ پھر ملاحظہ فرمائیے کہ بدیع الملک وہان سے بفتح و فیروزی واپس آئینگے کسی قسم کا گزند تو نہیں پہونچنے
پایگا خواجہ دریادل نے پھر دیر تک غور کرکے کہا یا صاحبقران طلسم کی فتاحی میں جو جو باتیں ہوتی ہیں وہ
سب پیش آئینگی آپ جانتے ہیں کہ طلسم کی فتاحی میں کسی وقت راحت بھی میسر ہوتی ہے اور کسی وقت
رنج بھی بہت ہوتا ہے یہ سب باتیں ہوتی ہیں وہی شاہزادے کیواسطے بھی ہونی ہیں اور دو سال میں یہ
طلسم فتح ہوگا بعد ختم سال سوم بدیع الملک نوجوان آپ سے ملینگے صاحبقران نے فرمایا بہت بہتر
ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اگر ایسا نہوگا تو بدیع الملک طلسم کو مگر فتح کر لینگے اور
آپ زمرد شاہی کو پکڑ کر قتل کرینگے زمرد وغیرہ اسی طلسم میں ہیں صاحبقران نے فرمایا اگر میرے جانے
میں کوئی نقصان نہو تو میں بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤں وہان زمرد بھی ہے اُسکو اپنے قبضے میں کروں
خواجہ دریادل نے کہا آپکا جانا مناسب نہیں ہے آپ قلعہ طلسمی میں مقیم رہیے یقین ہے اس عرصے
میں ایکبار آپ سے بدیع الملک ملیں صاحبقران مجبور ہوئے اس روز جلسہ موقوف کیا سب سردار
جمع ہوئے صبح تک جلسہ رہا جب وقت نماز آیا سب نے نماز پڑھی سب سردار صاحبقران سے گلے ملے تو آسکے
سب نے اپنے اپنے مرکب طلب کیے اپنے اپنے سرداروں کو سامان سفر کا حکم دیا سب مسلح و مکمل ہو گئے
سب سے پہلے بدیع الملک نوجوان خدمت صاحبقران میں حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران میں
رخصت ہوتا ہوں اجازت دیجیے امیر نے بدیع الملک نوجوان کے چہرے کی طرف بحسرت دیکھا دیکھ
دیکھا کیے پھر گلے سے لگایا عرصہ تک گلے لگائے رہے صاحبقران کی آنکھوں میں اسوقت آنسو بھر آئے
بدیع الملک سے کہا اگر کوئی رفیق ایسا مل جائے کہ دو چار روز میں خبر تمہاری ہم تک پہونچا سکے تو ضرور
اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہنا اور واقعات جنگ سے آگاہ کرنا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کیا
صاحبقران میں اکثر خدمت میں جایا کرونگا خبر خیریت لایا کرونگا امیر نے جو انگوٹھی درویش کوہ نشین
سے پائی تھی بدیع الملک کو عنایت کی کہا میں جب لوح کی تلاش میں گیا تھا تو ایک درویش سے ملاقات
ہوئی تھی اُسنے مجکو دو چیزیں دی تھیں ایک تو اپنا جامہ دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب خزانہ طلسمی میں جاؤگے
تو وہان کے مالک کو دکھا دیجیے گا وہ آپ کو اسکے عوض میں کچھ دیگا مگر جب وہان گیا تو اُسکو زندہ نہ پایا
نہیں معلوم وہ کیا شے مجکو دیتا اور یہ ایک انگشتری دی تھی اور کہدیا تھا کہ جو شخص طلسم مراۃ العدم کی فتاحی
کو جائے اُسکو یہ انگوٹھی دیدیجیے گا کہ اُس طلسم میں اس انگشتری کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلیں گے لہذا تم اس

انگشتری کو پہن لو بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کرکے انگوٹھی لی ہاتھ میں پہنا امیر سے رخصت ہوئے صاحبقران نے کہا میں تھوڑی دور تمہارے ہمراہ چلونگا بدیع الملک نے کہا آپ زحمت نہ فرمائیں یہیں تشریف رکھیں اور سردار بھی آپ سے رخصت ہونے کو آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا جو آئیگا بارگاہ میں ٹھہر جائیگا میں چند قدم تمہارے ساتھ جاؤنگا اب نہیں معلوم کب ملاقات ہو کیونکر میں بدیع الملک کا بھی دل بھر آیا صاحبقران سے ہاتھ باندھکر عرض کی آپ کیوں اسقدر رنج کرتے ہیں اگر فضل خدا شامل حال ہے تو بہت جلد قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتیں کرتے ہوئے آگے بارگاہ کے دروازے پر مرکب بدیع الملک حاضر تھا صاحبقران نے اپنا مرکب طلب کیا خادموں نے فوراً گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک نے بہت چاہا کہ صاحبقران بارگاہ میں واپس جائیں مگر امیر نے قبول نہ کیا جب سرداروں نے دیکھا کہ صاحبقران بدیع الملک کے ساتھ جاتے ہیں مجبور ہوئے سب امیر کے ہمراہ ہوئے بدیع الملک کے جملہ سردار نامی وگرامی بدیع الملک کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے اپنے یہاں سے بہت سا لشکر بدیع الملک کو دیا بلکہ ارادہ کیا تھا کہ مریخ آفتاب علم کو بھی بدیع الملک کے ہمراہ کر دیں لیکن بدیع الملک نے امیر کو منع کر دیا اور عرض کی اگر آپ مریخ کو بھی میرے ہمراہ کر دیجئے تو میری خبر آپ تک اور آپ کی خبر مجھ تک کیونکر پہونچے گی مریخ آفتاب علم کے یہاں رہنے سے یہ فائدہ بڑا ہے علاوہ اسکے مریخ کی ہمراہی میں کچھ مستورات بھی ہیں اگر مریخ آفتاب علم یہاں نہونگے تو وہ بہت گھبرا جائینگی صاحبقران سمجھ گئے کہ کس وجہ سے بدیع الملک مریخ کو نہ لیجائینگے اس بات کو سوچکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روک لیا اور باتیں شروع کر دیں بہت کچھ سمجھایا اور یہ بھی فرمایا کہ تم ماشاء اللہ خود تجربہ کار ہو مگر ساحروں کے مکر ایسے ہوتے ہیں کہ بڑے بڑے تجربہ کار گرفتار مکر ہو جاتے ہیں ایسے امور کا خیال رکھنا بدیع الملک نے عرض کی اگر فضل خدا اور اقبال حضور شامل حال ہوگا تو اس طلسم کو فتح کر دونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتیں کرتے ہوئے بہت دور تک آئے جب بدیع الملک نے دیکھا کہ امیر کو تکلیف ہوتی ہے ہاتھ باندھکر عرض کی یا صاحبقران اب آپ تکلیف نہ فرمایئے واپس جایئے امیر نے کہا اے بدیع الملک میں تمہارے ہمراہ چلونگا طلسم کے باہر رہونگا روز تمہاری کیفیت معلوم ہوتی رہیگی بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران اسقدر زحمت کی کیا ضرورت ہے خواجہ دریادل آپ سے فرما چکے ہیں کہ سوائے میرے اور کسی کا جانا وہاں مناسب نہیں ہے امیر نے فرمایا طلسم کے اندر میں نہ جاؤنگا بدیع الملک نے کہا آپکو لوح طلسمی بھی خبر دے چکی ہے کہ آپ تا ختم طلسم میں مقیم رہیں کہ یہاں آپکی تمنا بر آئیگی آپکا یہیں رہنا مناسب ہے صاحبقران مجبور ہوئے بدیع الملک نے سلام کیا امیر بچشم اشکبار بدیع الملک کو رخصت کرکے واپس ہوئے دور تک پلٹ پلٹ کے بدیع الملک کو دیکھا کئے بدیع الملک بھی پلٹ پلٹ کے صاحبقران کو دیکھتے رہے جب بدیع الملک دور نکل گئے تو صاحبقران بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار یہاں جمع تھے کہ امیر کے ہمراہ گئے تھے جب سب سردار ایک جا جمع ہوئے تو ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی مجھے بھی اجازت ہو امیر نے ایرج نامدار کو بھی رخصت کیا ایرج جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران کے پاس آئے اجازت چاہی امیر نے انکو بھی اجازت دی آصف انجم طلعت بھی سب سے ملکر جانب طلسم

بیت الکمال روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے پاس آئے اور اجازت لیکر
سب سردارون سے ملکر جانب طلسم رنگین فلک روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ امیر الزمان
صاحبقران کے پاس آئے امیر سے رخصت ہوئے سب سردارون سے ملے جانب طلسم بیت الحزن
روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ نور الدہر نامدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر سے اجازت
طلب کی امیر نے اجازت دی نور الدہر سب سردارون سے ملکر جانب طلسم ارژنگ یاقوت نگار روانہ ہوئے
انکے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذوفنون روانہ
ہوئے انکے بعد رستم ثانی حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر نے انکو بھی اجازت دی رستم ثانی بھی
جانب طلسم سحر آفرین روانہ ہوئے جب سب لوگ جاچکے تو صاحبقران نے فرمایا ابھی تک خواجہ عمرو بھی
نہین آئے انکی بارگاہ مین جاکر دیکھو کس انتظام مین مصروف ہین لوگ خواجہ کی بارگاہ مین آئے
دیکھا عمرو اپنے بستر خواب پر محو خواب ہین سردارون نے خواجہ کو جگایا خواجہ اٹھے سب نے کہا آپکو صاحبقران
یاد فرماتے ہین سب سردار رخصت ہوکر جاچکے آپ ابھی تک آرام فرمارہے ہین خواجہ نے کہا پھر مین کیا کرون سب
نے کہا آپکو بھی جانا چاہیے اپنی تیاری کیجیے خواجہ نے کہا مین اپنی طرف سے صاحبقران کو بھیجدونگا
انکے ہمراہ چلا جاؤنگا سب نے کہا آپ صاحبقران کے پاس چلیے جیسا انکے مزاج مین آئیگا آپکو
کرنا ہوگا خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے فرمایا خواجہ سب سردار جاچکے تم ابھی تک یہین ہو
کسی سردار سے ملنے بھی نہ آئے خواجہ نے کہا کوئی سردار مجھسے ملنے نہین آیا مین کیون کسی سے ملتا امیر نے
فرمایا اب کیا ارادہ ہے خواجہ نے کہا ارادہ یہ ہے کہ آپ طلسم بیت المال مین تشریف لیچلین میری طرف سے
اس طلسم کو فتح کرین جو کچھ مال وزر وہان سے حاصل ہوگا مین لے لونگا امیر نے کہا خواجہ یہ بات ممکن نہین
کہ مین تمھارے ہمراہ جاؤن اور طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہو فتاحی اس طلسم کی تمھارے نام ہے جبتک تم نہ
جاؤگے طلسم فتح نہوگا خواجہ نے کہا مین تو ہرگز نہ جاؤنگا میرے پاس لشکر ہے مین نے آج تک کوئی طلسم فتح
کیا وہان کے قاعدے سے واقف نہین ساحرون کی بستی ذرا سے اشارے مین تو غیر ساحر گرفتار کرلیتے
ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اور لوگ جو گئے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ بدیع الملک
نوجوان صاحب تحفہ جات ہین انپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ دو ایک طلسم فتح کرچکے اور سب
سردار بھی بخوبی واقف ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران مجبور ہوئے کہا خواجہ اگر تمھین یہ عذر ہے کہ لشکر
تمھارے پاس نہین ہے تو میرے یہان سے جسقدر چاہو لو خواجہ نے کہا آپ کے لشکر کے لوگ میری مرضی کے
موافق کام نہین کرینگے مین انکو اپنے ساتھ لیجاکر کیا کرون اگر میرے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کچھ لوگ اپنے
ہمراہ ملازم کرکے لیجاتا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اپنی مرضی کے لوگ ملازم کرلو جو کچھ انکی تنخواہ ہوگی
خزانے سے مل جایا کریگی خواجہ نے کہا انکی تنخواہ خزانے سے ملیگی اور مین یہان سے طلسم مین انھین لیجاؤنگا
راہ مین جو صرف کی ضرورت ہوگی وہ کہان سے ممکن ہوگا دیکھیے جسقدر سردار گئے ہین سبکے ہمراہ
مال وخزانہ بیشمار ہے صاحبقران نے کہا آپکے ہمراہ بھی ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر سب مہیا کردیجیے تو مین
جاؤن صاحبقران نے کہا تم ملازم کرو خواجہ نے کہا آپ مجھے روپیہ دیجیے مین ملازم کرونگا اپنے ہاتھ
سے تنخواہ دونگا تاکہ وہ لوگ بھی جانین کہ ہم خواجہ کے ملازم ہین امیر نے بہت کچھ مال وزر خواجہ کو دیا

خواجہ نے سب اٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا اب مین لشکر کی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر صاحبقران اور جملہ سردارون
سے رخصت ہوئے امیر نے کہا خواجہ لشکر کو تلاش کرکے کب تک آؤگے خواجہ نے عرض کی جب میرا لشکر درست
ہوجائیگا حاضر ہونگا صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر ان کا
بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور نجبگان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو صاحبقران زمان سے اپنی جان بچا کر بھاگے راہ مین کہین مقام نہ کیا سرحد طلسم مرآۃ العدم
پر جاکر پہونچے اس طلسم کا یہ دستور تھا کہ ہر دن سرحد ایک مسافرخانہ بنا تھا جو کوئی طلسم مین جاتا تھا پہلے مسافرخانے
مین جاکر مقیم ہوتا تھا تین دن تک مسافرخانے مین رہتا تھا چوتھے روز ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم
کو خبر ہوتی تھی وہ گنجینہ جمشیدی منگاتا تھا گنجینہ جمشیدی مین پونے دو سو شبیہین تھین جس کو قیصر کہتا تھا کہ یہ پونے
دو سو خداوندون کی روحین ہین جنکے قالب مین چھوڑ دون وہ خداوندی کرنے لگے گنجینہ سامری مین سے
ایک تصویر کو نکالتا تھا اس سے کیفیت دریافت کرتا تھا اگر شبیہ آنے کی اجازت دیتی تھی تو اندر بلاتا تھا
تھا اگر شبیہ منع کرتی تھی تو نہین بلاتا تھا سوا اسکے اور کوئی تحفہ سوا اسکے پاس نہ تھا گو سب کو گمان تھا کہ طلسم مرآۃ العدم
مین بڑے بڑے ساحر رہتے ہین مگر سحر اس کے یہان نہ تھا سب کارخانہ حکمت جاری تھا فیروز ستارہ
پیشانی جو زمرد ثانی وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر گیا مسافرخانے مین جاکے قیام کیا ملازمین
مسافرخانہ نے اسباب راحت سب مہیا کردیا فیروز ستارہ پیشانی کو سب نے پہچانا کیفیت پوچھی
فیروز نے سب حال بیان کیا ملازمین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہمارے شہنشاہ آپ کے طلسم
کو مسلمانون سے خالی کرادینگے اور سب کو گرفتار کرلینگے آپ نے بہت اچھا کیا جو یہان تشریف
لائے ہم لوگ آج ہی آپکی اطلاع کرنے کو تعین ہین آپ کو یہان زیادہ رہنا نہ پڑیگا شہنشاہ بہت
جلد آپ کو طلب کرینگے فیروز نے کہا بہت ہی اچھا ہو اگر آپ لوگ آج ہی میری اطلاع کردین ملازمین اسیوقت
فیروز سے رخصت ہوگئے ملک قیصر صاف باطن کو فیروز ستارہ پیشانی کے آنیکی اطلاع کی قیصر
نے جو فیروز کی کیفیت سنی گنجینہ سامری طلب کیا قفل کھولا کہا اے خداوند جمشید تشریف لائیے آپسے
کچھ عرض کرنا ہے ایک پتلا الماس کا صندوقچے سے نکلا ملک قیصر نے سجدہ کیا پتلے نے کہا اے قیصر خداوند
کو اسوقت کیون تکلیف دی قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بادشاہ طلسم فیروز آیا ہے آپ کی اجازت
ہو مین اسکو بلاؤن پتلے نے کہا خبردار اسے نہ بلانا اگر بلاؤگے تو بہت زک اٹھاؤگے قیصر خاموش ہو رہا
کہا آپ تشریف لیجائیے پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے کہا یا خداوند سامری آپ تکلیف فرمائیے کچھ حال
آپ سے دریافت کرنا ہے ایک پتلا یاقوت کا صندوقچے سے نکلا قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی میری
ملاقات کو آیا ہے اگر حکم ہو تو اسکو بلاؤن پتلے نے کہا مجھے اختیار ہے مین نہین جانتا قیصر نے کہا آپ بھی تشریف
لیجائیے وہ پتلا بھی چلا گیا قیصر نے اسی طرح ہر ایک کو بلایا سب سے پوچھا سب نے کہا ہمکو اس بات
مین دخل نہین ہے اگر تیرا جی چاہے بلالے قیصر مجبور ہوا ملازمین سے کہا خداوندون کی تو یہ رائے ہے
اب مین کیا کرون ملازمین نے کہا ہمکو حضور اس امر مین کیا دخل ہے وزرا سے دریافت فرمائیے قیصر

نے اُسی وقت وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو قیصر نے اس بات کو بیان کیا سب نے کہا کہ ایسے شخص کا یہاں آنا اور بے ملاقات ہوئے واپس جانا اچھا نہیں ہے کیونکہ وہ بھی بادشاہ طلسم ہے اور اس کی بھی بادشاہت بہت ہے اگر آپ نہ ملیے گا تو فیروز کو آپ سے ملال عظیم ہوگا قیصر نے کہا خداوندوں کے احکام نہ مانوں وزرا نے کہا آپ خود جا کر ملیے اور مہمانسرا میں دو چار روز قیام فرمائیے اُن کی دعوت وغیرہ میں ہو جس کام کو آئے ہوں اُس کو بھی اُن سے دریافت فرمائیے قیصر کو یہ بات پسند آئی ملازمین سے کہا ہم طلسم کے باہر جائیں گے سامان سواری درست کرو قیصر نے وزرا سے کہا کہ لوگ اور اسباب ضروری درست کرو میں وہیں ان کی دعوت کروں گا وزیر بولے کہا آپ تشریف لیجائیں ہم لوگ سب سامان درست کر دیں گے قیصر اُسی وقت روانہ ہوا یہاں فیروز زمرد ثانی سے کہہ رہا تھا کہ اب وہاں اطلاع ہوئی فوراً وہ طلب کریں گے آپ اس طلسم کی بھی ترکیبیں ملاحظہ فرمائیے گا ایسے طلسم بھی دیکھنے میں نہیں آتے ہیں یہاں سحر بہت کم ہے جسقدر عجائبات وغرائبات ہیں سب حکمت کے ذریعے سے ہیں زمرد ثانی بھی تعریف کر رہا تھا نجنگان بھی احوال سن کر خوش ہوتا تھا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ چند ملازمین مہمانسرا میں فیروز کے پاس آئے کہا آپ یہاں بیٹھے ہیں شہنشاہ آپ کے پاس تشریف لاتے ہیں فیروز خوش ہو گیا زمرد سے کہا میں کہتا تھا کہ جسوقت اُن کو خبر ہوگی پہلے خود ہی میرے پاس آئیں گے یہ کہکر تمار مرد و نجنگان کو بھی اپنے ہمراہ لیا مہمانسرا کے باہر آیا دیکھا سامنے سے سواری ملک قیصر صاف باطن کی آتی ہے فیروز نے سلام کیا قیصر نے جواب سلام دیکر تخت زمین پر اُتارا فیروز کے پاس آیا بغلگیر ہوا اپنے ساتھ فیروز کو مہمانسرا میں لایا بڑے اعزاز سے پیش آیا تھوڑی دیر کے بعد قیصر نے فیروز سے کہا آپ کے تشریف لانے کی کیا وجہ ہے جو اسطرح تشریف لائے ایک بار آپ نے اور بھی سرفراز فرمایا تھا وہ آپ کا جاہ و حشم آجتک نہیں بھولا اب دشمنوں پر کیا مصیبت ہے جو اسطرح آئے فیروز نے کہا بھائی صاحب مسلمانوں نے سب جاہ و حشم کو مٹا دیا غریب و محتاج بنا دیا جان بچ گئی بڑی بات ہوئی اگر میں آپ کے یہاں نہ آتا تو جان نہ بچتی سب ساحران نامی قتل ہوئے استاد جسوقت تک اسیر ہیں جو کچھ میں نے اپنے سحر کے زور سے بنایا تھا وہ سب مٹ گیا حکیم صاحب کی جو چیزیں ساختہ تھیں جسے ہم لوگ طلسم باطن کہتے تھے وہ سب بھی برباد ہو گئیں گھر بھی تباہ ہو گیا میں مجبور ہو کر یہاں چلا آیا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا آپ سے اور اہل اسلام سے کیونکر جنگ آغاز ہوئی بنائے مخاصمت کی وجہ بیان فرمائیے فیروز نے اس کو نہ پوچھیے سب میری قسمت کی خوبیاں تھیں قیصر نے کہا صاف صاف بیان کیجیے فیروز نے زمرد ثانی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ بخوف اہل اسلام میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کو اپنے یہاں رکھا مسلمان بھی آپ کے آنے کے بعد آئے اسی وجہ سے جنگ شروع ہوئی قیصر نے کہا یہ کون صاحب ہیں فیروز نے زمرد کی سب کیفیت بیان کی قیصر نے کہا اب آپ کا کیا ارادہ ہے فیروز نے کہا میں چاہتا ہوں کہ طلسم پر قبضہ پھر ہو جائے گو اب طلسم میں کیا باقی رہا ہے مگر میں پھر سب درست کروں گا دو تین برس کے عرصے میں پھر وہی کیفیت طلسم کی ہو رہیگی گو اب طلسم باطن کا بنانا تو ممکن نہیں مگر رفتہ رفتہ درمرحلے سب درست ہو جائیں گے قیصر نے کہا آپ تو لطف آرام کیجیے آج آپ کے بلانے کے لیے گنجینہ جمشیدی سے دریافت کیا تھا سب خداوندوں کی بھی رائے ہوئی کہ یہاں بلانا اچھا نہیں ہے میں خاموش ہو رہا دو چار روز کے بعد میں پھر گنجینہ سامری کو دیکھوں گا اگر

آپ کے آنے کی راے سب نے دی تو مین آپکو طلسم کے اندر لیچلون گا آپ وہان چلیو سے رہیو گا طلسم آپ کا
بہت جلد دلا دون گا اور ہر ایک مسلمان کو گرفتار کر کے آپکے حوالے کر دونگا فیروز نے کہا آپ کو اختیار ہی مین
آپ سے مدد طلب کرنے آیا ہون قیصر نے کہا مین موجود ہون ہر حال مین آپکی شرکت کرونگا اور اگر گنجینہ
جمشیدی آپکے آنے پر راضی نہوگا تو مین آپکے واسطے اسی شہر کے قریب ایک مکان تیار کرا دون گا
آپ اُس مکان مین بخوف تشریف رکھیے گا مین سب انتظام درست کر دونگا فیروز خوش ہوا قیصر تھوڑی دیر ٹھہر
کے فیروز سے رخصت ہوا اپنے طلسم مین آیا وزرا کو بلایا سب حال بیان کیا وزیرون نے کہا بڑے تعجب کی
بات ہی کہ مسلمانوں سے فیروز دب جائیں اور وہ سب طلسم غارت کرین جنمین ہر ایک شخص سے سنا
ہی کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور فیروز کے یہان بڑے بڑے ساحر تھے پھر غیر ساحر نے ساحرون کو کیونکر قتل کیا
ہوگا قیصر نے کہا کوئی بات تو ایسی ہوئی کہ اُن لوگون نے طلسم کو برباد کیا وزیرون نے کہا پھر آپ کی کیا راے
ہی قیصر نے کہا مین فیروز کی مدد ضرور کرونگا میرا اُسکا طلسم ایک ہی مین فیروز کو اپنا دوست جانتا ہون
اُس سے مجھے ہر طرح کی امید ہی مین مسلمانوں کو اسیر کر کے اُسکے حوالے کرونگا اور اُس کے طلسم مین عجائبات
اور کل سامان طلسم بناؤن گا وزیرون نے کہا آپ کو اختیار ہی ہم نہین عرض کر سکتے ہین قیصر نے کہا تم لوگون کی کیا
راے ہی وزرا نے کہا ہماری راے یہ ہی کہ آپ کچھ لشکر فیروز کے حوالے کیجیے خزانہ دیجیے روانہ کر دیجیے وہ پھر جا کر
مقابلہ کرے آپکو کیا ضرورت ہی جو اسقدر کوشش فرمایئے قیصر نے کہا یہ نہین ہو سکتا ہی کہ مین اُس کو ٹال دون
وزیر خاموش ہو رہے فیروز نے دوسرے روز پھر گنجینہ جمشیدی طلب کیا صندوقچے کو کھولا آواز دی اے
خداوند جمشید مجھے آپ سے عرض کرنا ہی تھوڑی کے واسطے تکلیف فرمایئے الماس کا بنا صندوقچے سے
نکلا قیصر نے کہا اب آپ کی کیا راے ہی مین فیروز کو بلاؤن اور اُسکی مدد کرون پتلے نے کہا اگر تو فیروز کو
یہان لائیگا اور اُسکی مدد کریگا تو مسلمانوں سے بڑی لڑائی پڑیگی ہم لوگون کو دخل دینا ہوگا بے ہمارے
لڑائی فتح نہوگی تیرے طلسم کی طرف ایک شخص آتا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ طلسم کو فتح کرے اب تجھے لازم ہے کہ
بند و بست اچھی طرح کر اب کی سال طلسم پر سخت ہی اور تین سال تک طلسم پر آفت آتی رہیگی بڑا خوف ہے
جو بات کرنا بہت سمجھ کے کرنا مسلمانوں کو یہ نہ جاننا کہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سب مسلمان بلا کے ہین سامری کی
مجال نہین جو اُن سے مقابلہ کرے قیصر نے جو شبیہ جمشید سے یہ بات سنی گھبرا گیا کہا یا خداوند میرے طلسم مین
سحر تو کامل نہین ہی اور مین سحر کر کے کسی سے مقابلہ کرتا ہون کل اشیا میرے یہان حکمت کے ذریعے
سے بنی ہین مسلمان اور ساحر اور ہر ایک شخص یہان عاجز ہی کسی کی مجال نہین جو یہان آسکے اور طلسم
کو فتح کر سکے شبیہ جمشید نے کہا اس خیال مین نہ رہنا تجھکو اب طلسم کی عمر ختم معلوم ہوتی ہی قیصر نے کہا
اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہو سکتی آپ ایسی بات فرماتے ہین یہ طلسم ہمیشہ یونہین رہیگا شبیہ جمشید نے
کہا اے قیصر اس دھوکے مین نہ رہنا ورنہ تو رنج اُٹھائیگا اور فیروز کو اپنے یہان نہ بلانا اُس کے
ساتھ زمرد شاہ ہی اُس کی سبز قدمی مشہور ہی جہان گیا اُس طلسم کو پھر سلامت رہنا نصیب نہوا اگر یہان آئیگا
تو اپنے ساتھ آفت لائیگا قیصر نے کہا مین فیروز کو اپنے یہان نہ لاؤن گا اُسکے واسطے وہین ایک مکان
بناتا ہون وہ وہین رہیگا کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر اُسے روانہ کر دونگا شبیہ جمشید نے کہا یہ اچھی بات ہے کہ
اُسکو کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر روانہ کر دو صاف صاف حال اُس سے بتا دو کہ ہمین حکم خداوند نہین ہی تمکو بلا

نہین سکتے ہین قیصر نے کہا مین آج ہی لشکر رخصت کردون گا آپ تشریف لیجائیے تنبیہ جمشید صندوقچے
مین کی قیصر نے وزرا سے کہا اب یہی مجبور ہون کہ خداوندگی رائے معلق نہین ہے کہ مین فیروز کو بلادون وزرا نے
کہا ہمنے پہلے ہی آپسے عرض کیا تھا مگر آپ نے ہمارا کہنا قبول نہ فرمایا اب دیکھیے نہ آخر خداوندون کی بھی یہی رائے
ہوئی قیصر نے کہا مین بھی چاہتے سب کو رخصت کرتا ہون مگر آپ لوگ یہ انتظام کرین کہ لشکر مین جو جو
لوگ لائق چھانٹنے کے ہون اُنہین مسلح و مکمل کرکے طلسم کے باہر لائیے اور خزانہ تھوڑا سا نذر کیجیے شہر
گردستان مین سے دو چار پہلوان جو لائق رہنے کے نہ ہون اُنہین لے لیجیے دو تین حکیم ہمراہ کرکے ایک
لشکر درست کرلینا ضروری ہی مین یہ سب فیروز کے سپرد کرکے اُس کو رخصت کردون گا وزیر اسیوقت روانہ ہوے
لشکر مین سے ایک ہزار سوار اور کچھ پیادے چن لیے باقی کچھ اور لوگ تازے لازم کیے شہر گردستان
مین جاکر چند پہلوان جو نجیف الجثہ تھے اُن کو ہمراہ لیا کچھ خزانہ بہم پہونچایا چار حکیم ساتھ لیے وہان سے
طلسم کے باہر آئے قیصر ان سب سے پیشتر فیروز کے پاس آگیا وزرا جو لشکر اور خزانہ لیکر آئے تو فیروز
نے قیصر سے کہا یہ لشکر آپ کا ہی کہان جاتا ہی قیصر نے کہا اب یہ لشکر آپکا ہی آپ کے ہمراہ جائیگا مین مجبور
ہون کہ خداوندگی رائے نہین ہی کہ آپ لوگون کو طلسم کے اندر بلاؤن یا برائے مدد آپ کے ہمراہ چلون
یہ لشکر میرا موجود ہی خزانہ بھی حاضر ہی آپ جائیں مسلمانون سے جنگ کرین اگر کسی قسم کی ضرورت پھر لاحق
ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا مین ضرور آپ کی شرکت کرون گا فیروز مایوس ہوگیا کہا آپ نے ایسے وقت پر میرا
ساتھ چھوڑا کہ مین اپنا کفیل کسیکو نہین پاتا ہون قیصر نے کہا آپ ہراسان نہون لشکر مین دیتا ہون یہ لوگ
وہ ہین جو کسی سے زیر نہون گے میرا لشکر خاص ہی اسی کے بھروسے پر مین دعوی کرتا ہون ان لوگون کی جرات
پر مجکو ناز ہی آپ ان کو اپنے ہمراہ لیجائیں مسلمانون سے مقابلہ کرین اگر پھر آپ کو لشکر کی ضرورت ہوگی تو مین
روانہ کرونگا اور اگر موقع ملیگا تو مین خود آؤن گا آپ تشریف لیجائیے فیروز مجبور ہوکے اُسی روز
وہان سے روانہ ہوا لشکر و خزانہ جو کچھ قیصر نے دیا تھا اپنے ہمراہ لیا زمرد نے کہا اب کیا ہوگا آپ
کے پاس لشکر بہت کم ہی حمزہ سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا فیروز نے کہا مین اب دوسرے طلسم مین جاؤنگا
وہان سے کچھ مدد لون گا اسی طرح مین ہر ایک طلسم سے مدد لیتا ہوا اپنے طلسم مین پہونچون گا ایک بار حمزہ سے پھر
مقابلہ کرون گا زمرد نے کہا اب آپ کس طلسم مین چلیے گا فیروز نے کہا سب سے پہلے آفتاب ہزار سر کے یہان جاتا ہی
جیسے وہ مہرہ لینے کو گیا اب تک واپس نہ آیا معلوم ہوتا ہی کچھ خوف جان اپنے طلسم مین بیٹھ رہا ہی بختگان نے کہا
یقین ہی آفتاب کے یہان بھی لشکر ہو فیروز نے کہا اُس طلسم مین کس بات کی کمی ہی سبھی کچھ ہی بختگان نے کہا
آپ وہین چلکر مقیم ہوجیے اور ہر ایک طلسم مین خط روانہ فرمائیے فیروز نے کہا دیکھا جائیگا یہ باتین
کرتا ہوا فیروز ایک صحرا مین پہونچا تورج اُس کے ہمراہ تھا اُس نے لشکر کو روکا فیروز
نے تورج سے کہا یہان لشکر کو کیون روک دیا تورج نے کہا یہان بعض لوگ ایسے ہین جو مجھے بہت
اچھی طرح جانتے ہین مجکو اُن سے ملنا ہی اگر وہ لوگ ملجائیں گے تو لشکر اور زیادہ ہوگا کچھ مدد ملیگی فیروز نے کہا
بہت اچھی بات ہی ہم ٹہیر کرو تورج نے لشکر کو اُتارا جب سب لوگ بارگاہون مین چلے گئے تورج اپنی بارگاہ
مین گیا تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے پر سوار ہوکے شہر کی طرف روانہ ہوا اُس صحرا سے دس کوس پر شہر
چین تھا بادشاہ وہان کا چین تاجدار جادو تھا وہ تورج کو اچھی طرح سے جانتا تھا بہت مانتا تھا جب

تورج اُس شہر مین پہونچا گلچین تاجدار کے مکان کے برابر آیا اور دربانون سے اپنے اطلاع کرائی بادشاہ کو جو خبر معلوم ہوئی تورج کو اپنے پاس بلایا تورج نے سامنے جاکر سلام کیا گلچین تاجدار نے کہا اے تورج یہ تم کس کیفیت سے آئے لشکر تمھارا کہان ہے تورج نے اپنی تباہی و بربادی کی سب کیفیت بیان کی گلچین نے بہت افسوس کیا کہا اب کسی قسم کا خیال نہ کرو بجوف میرے پاس رہو لشکر میرا موجود ہے جو چاہو ان لوگون سے کام لو تورج نے فیروز کا حال بیان کیا گلچین نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بڑا بادشاہ تھا اُس پر کیا آفت پڑی جو مسلمانون سے زیر ہو گیا تورج نے کہا مین نے آپ سے سب کیفیت جنگ بیان کر دی گلچین نے کہا اسکو بھی لے آؤ وہ بھی ہمارے یہان رہے لشکر لو مسلمانون سے مقابلہ کرو تورج نے کہا مین جاتا ہون اپنے ساتھ سب کو لاتا ہون گلچین نے کہا ضرور لاؤ مین فیروز کی مدد کرونگا تورج اُسیوقت وہان سے روانہ ہوا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا مین جو وہان جاؤن گا تو آفتاب کے یہان نہ جا سکون گا تورج نے کہا پہلے ان سے مل لیجیے لشکر وغیرہ آپ کو یہان سے ملیگا پھر یہان سے آفتاب کے یہان تشریف لیجایئے گا فیروز راضی ہوا تورج نے اُس روز تو وہین قیام کیا دوسرے دن مع فیروز و زمرد ثانی و بخجگان گلچین کے پاس آیا فیروز کی ملاقات کرائی گلچین نے فیروز کی بہت خاطر کی سب حال فیروز سے پوچھا زمرد سے بھی بخاطر پیش آیا کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھین مین مسلمانون کو خوب راضی کرونگا ان لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہے آپ لوگون کو جو رکن مذہب سامری و جمشید ملنے جاتے تھے اس طرح ستایا مین ان کی بنیاد مٹاؤن گا فیروز نے کہا مین آفتاب ہزار سر کے طلسم مین جاتا ہون اُس سے بھی مدد لونگا اور لوگون سے بھی کہون گا کچھ دنون تامل فرمایئے جب مین ان لوگون سے مل آؤن گا اُسوقت آپ سب سامان کیجیے گا گلچین نے کہا آپ کو کہین جانے کی ضرورت نہین ہے مین سب کو اطلاع کر دون گا بلکہ اکثر شاہان طلسم سے ملاقات ہے مین انکو بھی خط روانہ کرتا ہون سب آپ کی مدد کرینگے اور اب آپ کو کسیکی مدد کیا ضرورت ہے مین تو اقرار کرتا ہون فیروز نے کہا آپ کا فرمانا بجا ہے مگر مسلمان قیامت برپا کر دیتے ہین مین تین بار لشکر کشی کر کے گیا ہر مرتبہ شکست اُٹھائی آخر مجبور ہو گیا اُن لوگون نے طلسم فتح کر لیا مین کچھ نہ بنا سکا گلچین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جب مین مسلمانون پر غالب نہ آؤن گا تو اور لوگون سے مدد طلب کرون گا فیروز نے کہا مین آپ کی خوشی کر دونگا کہین نہ جاؤنگا مسلمانون سے لڑونگا گلچین نے کہا ایک ہفتہ آپ یہان تشریف رکھیے مین سامان لشکر کشی درست کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے آپ کو ہمراہ لیکر آپ کے طلسم کی طرف چلون گا فیروز سے تورج نے کہا اب آپ کو کیا تردد ہے جو گلچین شہریار کہتے ہین آپ منظور فرمایئے عذر نہ کیجیے دیکھا جائیگا فیروز نے کہا مجھے آفتاب ہزار سر کا خیال تھا اگر وہ بھی ہوتا تو بہت اچھی بات تھی تورج نے کہا جب یہان سے کوچ کیجیے گا اُسوقت آفتاب ہزار سر کے یہان بھی تشریف لیجیے گا فیروز نے منظور کیا گلچین نے اُسی روز اپنے وزیر کو بلایا کہا ہمارا حکم سب کو پہونچا دو کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے یہان سے سفر کرینگے وزیر نے لشکر مین یہ خبر پہونچائی سب نے تیاریان سفر کی کرنا شروع کین سات دن تک سب لوگ تیاری مین مصروف رہے آٹھوین روز گلچین نے زمرد اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج اور بخجگان کو مع لشکر طلسم مرآۃ العدم وہان سے کوچ کیا اپنا لشکر بھی بہت ہمراہ لیا فیروز نے کہا مین آفتاب ہزار سر کو ضرور ہمراہ لون گا گلچین نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو اُسی طرف تشریف

سے چلے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہان سے وہ طلسم کتنی دور ہے گلچین نے کہا طلسم آفتاب ہزار سر یہان سے بہت نزدیک ہے فیروز نے کہا پھر چلنے مین کیا عذر ہے تشریف لیجیے گلچین فیروز کو لیکر طلسم آفتاب کی طرف روانہ ہوا جب سب قریب طلسم کے پہونچے تو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا آپ سے بھی رسم ہے یا نہین گلچین نے کہا مین اکثر آفتاب ہزار سر کو جاتا ہون مگر وہ مجھسے نہین واقف ہے فیروز نے کہا مین نامہ لکھتا ہون آپ اسنے یہان کے ساحر کی معرفت طلسم مین بھجوا دیجیے گلچین نے کہا آپ نامہ لکھیے فیروز نے آفتاب ہزار سر کو نامہ لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ اے آفتاب ہزار سر تم جس روز سے آئے ابتک اپنی خیریت سے بھی نہ مطلع کیا یہان پر مصائب گذرے کہ طلسم برباد ہو گیا لشکر تباہ ہو گیا مین اپنی جان بچا کر وہان سے نکل آیا اب تم لشکر جمع کیا ہے تمہین بھی اطلاع دیتا ہون کہ اب جس طرح بن پڑے لشکر کو درست کر کے میرے ساتھ چلو اور یہان بھی تحریر کی تمہین جلدی ہے تاکید نامہ بھی جب نامہ تیار ہوا تو فیروز نے گلچین سے کہا آپ ایک ساحر کو بلائیے وہ نامہ لیجائے گلچین نے ایک ساحر کو بلایا نامہ دیکر جانب طلسم روانہ کیا

کیفیت اسکی اپنے وقت پر تحریر ہو گی

اب طلسم کا حال بیان کیا جاتا ہے

کہ جب آفتاب فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین قید ہوا تھا تو طلسم کی سلطنت اسکا بھائی مہتاب کو دیکر گیا تھا اسکو آفتاب ہزار سر سے عداوت قلبی تھی اسواسطے اس نے کبھی اس کی رہائی کی تدبیر نہین کی بلکہ جب لوگون سے سنا کہ آفتاب ہزار سر نے رہائی پائی ہے تو اس نے جابجا طلسم مین بندوبست کر دیے تھے کہ اگر آفتاب ہزار سر یہان آوے تو آنے نہ پائے اسنے بزرگون کا نام ڈبویا طلسم فیروز میں جاکر اسیر ہوا اسکن لوگون سے باوصف حکمت جاننے کے مقابلہ نہ کر سکا ایسے نالائق کا طلسم مین آنا اچھا نہین ہے لوگ جابجا اسی واسطے مقرر تھے کہ جب آفتاب ہزار سر کو دیکھو بے ہمارے حکم کے قتل کرو اور خود انتظام طلسم مین مصروف تھا طلسم کو بہت زور دیا تھا اور عجائبات بنائے تھے شب و روز طلسم کو ترقی دیتا تھا ایک وقت مقرر کیا تھا کہ اسوقت طلسم کے عجائبات کو زور دیتا تھا دو وقت دربار ہوتا تھا اصلاح کار آتے تھے ترقی طلسم کی رائے ہوتی تھی ایک روز اپنے دربار مین بیٹھا ہوا ذکر کر رہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی نے آفتاب ہزار سر کو کیون رہا کر دیا اس کی خبر ضرور منگانا چاہیے تاکہ حال معلوم ہو وزرا نے ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے مہتاب کو مفصل خبر پہونچائی اسی وقت اور چند ساحر آئے انھون نے کہا مسلمانون نے آفتاب ہزار سر کو قتل کیا مہتاب بہت خوش ہوا مگر سب کے دکھانے کو اپنے تئین غمگین بنایا لوگون نے کہا آپ کی تو مین خوشی تھی یہان آپ نے ہر ایک سے تاکید فرمائی تھی اب اسقدر کیون غمگین ہوتے ہین مہتاب نے جواب دیا مین اس کے قتل ہونے سے غمگین نہین ہون بلکہ یہ رنج ہے کہ آجتک ہمارے خاندان کا کوئی شخص مسلمانون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا اور آفتاب سا شخص جو چند سے اس طلسم کی بادشاہت کر چکا تھا گو نالائق تھا مگر مسلمانون کے ہاتھ سے اس کا قتل ہونا بہت بری بات ہوئی مین اسکی سزا مسلمانون کو ایسی دونگا کہ ان لوگون کا نشان مٹا دونگا لوگون نے کہا ہان یہ بات واقعی بری ہوئی مگر آپکو کیا ضرورت ہے جو مسلمانون سے الجھے

مہتاب نے کہا میں مسلمانوں سے خائف نہیں ہوں جسوقت چاہونگا اُن لوگوں کو گرفتار کرونگا مگر فیروز
ستارہ پیشانی کو اطلاع دینا چاہیے کہ قاتل آفتاب کو میرے پاس گرفتار کرکے بھیجدو اگر قاتل آجائے
تو میں اُس سے عوض خون آفتاب لوں اور لوگوں کو فیروز خل کرے یار ہا کرے مجھے اور کسی سے
کام نہیں ہی صرف قاتل آفتاب کی ضرورت ہی لوگوں نے کہا فیروز خود مسلمانوں سے گھبرایا ہوا ہی آپ
کے پاس قاتل کو کیا بھیجے گا ہاں اگر آپ لشکر کشی کرکے جائیں اور فیروز کی مدد کریں تو البتہ ممکن ہی کہ قاتل
بھی گرفتار ہو جائے اور فیروز ستارہ پیشانی کا طلسم بھی بچے مہتاب نے کہا ابھی تو لڑائی شروع ہوئی
ہی دیکھا جائیگا سب لوگ بھی خاموش ہو رہے اس وقت کو بہت دن گذر گئے طلسم فیروز فتح بھی ہو لیا
فیروز فرار بھی ہوا اہل اسلام طلسم ملحقات کی فتاحی کو روانہ ہو گئے اب مہتاب کو خیال آیا تو اپنے وزرا
سے کہا یہ تمھیں کہتا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی کی خبر لیتے رہنا اب وہاں کی کیا کیفیت ہی وزرا نے کہا
طلسم فتح ہو گیا فیروز کا پتہ نہیں کہیں فرار ہو گیا مسلمان طلسم ملحقات کی فتاحی کو گئے ہیں مہتاب
نے کہا فیروز تو بڑا بودا نکلا مسلمانوں سے ڈر گیا یہ ذکر تھا کہ دربان مہتاب نے آکر کہا حضور ایک ساحر
آیا ہی بکف نامہ فیروز کا لایا ہی مہتاب نے کہا میرے پاس لاؤ حسب الحکم اُس کو اپنے ساتھ اندر لیگئے
فرستادہ فیروز نے نامہ مہتاب کے ہاتھ میں دیا مہتاب نے نامہ پڑھا اُس میں لکھا تھا کہ اے
آفتاب ہزار سر تجھے بہت عرصہ گیا ابھی تک نہ آئے یہاں یہ کیفیتیں گذریں اب تمھیں لازم ہی کہ اس
نامے کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ لشکر بھی لاؤ میں نے اور بھی لشکر جمع کیا ہی اب تمھارے آنے کی دیر ہی
جبتک تم نہ آؤگے میں نہ جاؤنگا مہتاب نے نامے کے جواب میں لکھا اے فیروز تو نے اپنے بودے پن
سے آفتاب ہزار سر کو قتل کرا دیا اور مسلمانوں سے ڈر کے بھاگا اب ہر ایک کی خوشامد کرتا پھرتا
ہی تیری مدد کرنا بیکار ہی اگر کوئی مرد شجاع و دلیر جیسے مرد طلب کرتا تو ہم ضرور اسکی مدد کرتے تو نے بری
بات کی جو مسلمانوں سے بھاگا ہم تیری مدد نہیں کرینگے اور مسلمانوں سے اپنے بھائی کے خون کا عوض
لینگے تیرے واسطے خیریت اسی میں ہی کہ ہماری سرحد سے چلا جا ورنہ تجھے اور تیرے ہمراہیوں کو ایک
دم میں قتل کر ڈالونگا یہ جواب لکھکر اُس ساحر کو دیا ساحر جواب لیکر روانہ ہوا فیروز نامہ روانہ کرکے
منتظر جواب بیٹھا تھا گلچین سے کہ رہا تھا کہ آفتاب ہزار سر جسوقت میرا نامہ پائیگا خبر دینے کو آئیگا
گلچین یہ کہتا تھا کہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ پوشیدہ ہو جائیگا اور نامہ کا جواب بھی نہ دیگا یہ ذکر تھا کہ ساحر
نامہ ہاتھ میں لیئے ہوئے واپس آیا فیروز کے ہاتھ میں نامے کا جواب دیا گلچین نے کہا اے فیروز
اسمیں کیا تحریر ہی فیروز نے چاہا کہ حیلہ کر دوں مگر گلچین نے نامہ ہاتھ سے چھین لیا پڑھا تو اس میں یہ
لکھا تھا کہ اگر میری سرحد سے آج ہی نہ چلا جائیگا تو بہت پچھتائیگا گلچین نے کہا مہتاب بہت مغرور ہی
میں ایک دم میں سب اسکا غرور مٹا دونگا طلسم چھین لونگا اسکو تخت پہ کس نے بٹھایا فیروز نے
گلچین کو بہت سمجھایا مگر گلچین نے قبول نہ کیا کہا اے فیروز ستارہ پیشانی مجھے اس امر کی نسبت کچھ
نہ کہنا ورنہ مجھے ملال ہوگا اُس نے نامہ میں لکھا ہی کہ میں نکلوا دونگا تیرے ہمراہیوں کو قتل کرڈالونگا مجھے بھی نہ
ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اُس کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ ہیں گلچین نے کہا میرے
یہاں کا ساحر نامہ لیکر گیا سو بار نامہ جاتا ہوگا وہ خوب جانتا ہی اسی وجہ سے اُس نے یہ کلمہ لکھا

اور تمنے اپنے یہان نامے مین بھی میرا نام لکھدیا تھا اسکو میری طرف سے عناد بھی ہے فیروز کے سست کہنے
کو گلچین نے قبول نہ کیا اسی وقت دوسرا نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے مہتاب اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے
تو ہمارے پاس آکر اپنی تقصیر کی معافی مانگ ورنہ ہم تیرے طلسم کو خاک مین ملا دین گے اس گستاخی کی سزا دین گے
یہ لکھکر اپنی مہر کی نامہ ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر پھر مہتاب کے پاس آیا نامہ دیا مہتاب نے نامہ
پڑھا بہت ہنسا وزرا سے کہا گلچین کو غصہ آیا ہے مجھے ڈراتا ہے کہ مین تمھارے طلسم کو مٹا دون گا نہین
تو اپنی خطا عفو کرا لو اسکی شامتین آئی ہین اپنی زندگی دو بھر ہے مین کل جا کر اُسکو اس گستاخی کی سزا دون گا
اور فیروز ستارہ پیشانی کو اسیر کر دون گا یہ لکھکر پشت پر نامے کی لکھا مین مع لشکر کل آؤن گا میدان
جنگ مین تمھین کیفیت دکھاؤن گا یہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر روانہ ہوا گلچین نے جواب نامہ دیکھا
کہا میرے لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب سامان جنگ درست کرین صبح کو مہتاب سے مقابلہ ہوگا اسکے
ملازمون نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاری کرنے لگے بجنگان فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا کہا آپ
کس غفلت مین بیٹھے ہین یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے کل جنگ ہوگی سواران لشکر مارے جائین گے
مہتاب بادشاہ طلسم ہے وہ ضرور گلچین پر غالب آئیگا گرفتار کرکے لے جائے گا آپ تنہا کیا
کرین گے کچھ بس نہ چلے گا وہ آپ کو بھی گرفتار کرے گا ہم لگ بھی گرفتار ہو جائین گے حسرت دل دل ہی
مین رہ جائیگی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے بجنگان بہت سچ کہتے ہو مگر کیا کرون کیونکر یہان
سے جاؤن بجنگان نے کہا شب کو اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر یہان سے تشریف لے چلیے سب
لوگون کو اسی وقت اطلاع دیدی جائے کہ شب کو درست رہین فیروز ستارہ پیشانی نے کہا
صبح کو روز مقابلہ ہے شب بھر تیاری جنگ لشکر گلچین مین رہیگی کیونکر جا سکین گے بجنگان نے کہا
اسی وقت سے دو دو چار چار آدمی روانہ ہوتے رہین ایک مقام مقرر کر دیجیے کہ سب وہان جا کر
ٹھہر جائین نصف شب کو آپ بھی تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ بات
میرے پسند ہے اس کا انتظام کرو بجنگان اُٹھا فیروز ستارہ پیشانی کے ہمراہیون کے پاس
آیا سب کو یہ بات تعلیم کی لوگ اُسی وقت سے روانہ ہونے لگے مقام تک جسقدر رفیق فیروز ستارہ
پیشانی کے ہمراہ تھے وہ سب روانہ ہو گئے صرف فیروز ستارہ پیشانی اور بجنگان اور
زمرد ثانی اور تورج باقی رہے ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ بعد نصف شب یہان سے چلین گے
اسی انتظار مین بیٹھے رہے جب آدھی رات گذر گئی تو بجنگان نے فیروز ستارہ پیشانی
سے کہا اب تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے تخت سحر نکالا اسی تخت پر
سب کو بٹھا کے جہان اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اُس جانب روانہ ہوا لیکن لشکر مین جو
لوگ طلایہ پھر رہے تھے اُنھون نے جو فیروز ستارہ پیشانی وغیرہ کو جاتے دیکھا آپس مین
اس بات کا چرچا کیا یہ خبر شدہ شدہ رسالدار تک پہونچی رسالدار نے کہا مین ابھی شہنشاہ
سے اطلاع کرتا ہون یہ کہکر رسالدار گلچین کی بارگاہ مین پہونچا گلچین سو رہا تھا رسالدار نے
گلچین تاجدار کو جگایا یہ گھبرا کے اُٹھا کہا خیر تو ہے رسالدار نے سب کیفیت بیان
کی گلچین تاجدار نے کہا مین ابھی جاتا ہون سب معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ لوگ

چونکہ جنگ بھاگا جاتا ہے یہ کہکر اپنی بارگاہ سے نکلا فیروز دور جا چکا تھا یہ بھی سحر کرکے بلند ہوا فیروز نے وہیں سے دیکھا کہ گلچین آتا ہے اس نے جنگان سے کہا کہ گلچین آتا ہے اگر اس کے ساتھ فوج نہ ہوگی تو میں اس کو مار ڈالونگا یہ ذکر تھا کہ گلچین قریب آ پہنچا اور کہا او فیروز تو بڑا بودا ہے خوف جنگ سے بھاگا جاتا ہے فیروز نے جواب دیا اے گلچین اپنی زبان سنبھال میں تجھ سے ساحر بہت بنا کرتا ہوں اپنے سحر پر ناز نہ کر نا صرف میں اس وجہ سے تیری شرکت پسند نہیں کرتا ہوں کہ آفتاب سے اور مجھ سے محبت قلبی تھی اب تو اس کا بھائی اگر میرے خلاف باتیں کرتا ہے تو میں اسکو سزا نہیں دے سکتا ہوں کیونکہ روح آفتاب کو صدمہ پہونچے گا گلچین نے کہا اے فیروز بے توحیہ ہاتھ سے نکلے کہاں جا سکے گا یہ سمجھا کر تو ایک زمانہ میں بادشاہ علم تھا جب عمر ساحر وزیر کا اتنا کچھ نہ بنا سکا تو میں تو ساحر ہوں میرا تو کیا کر سکیگا یہ کہتا ہوا قریب آیا فیروز نے جھولی سے ایک کاردِ سحر نکال گلچین کی طرف پھینکی گلچین نے بہت بہت روکا مگر وہ کارد زخمی اس کے سر پر آ کے پڑی یہ زخمی ہوا گلچین نے تخت کو پھیرا فیروز کے ملنے سے بھاگا جنگان نے فیروز کی بہت تعریف کی فیروز نے کہا بدولت کا سحر کوئی روک سکتا ہے یہ باتیں کرتے ہوئے روانہ ہوئے رات بہت کہانی رہی ایک دریا کے کنارے پر صبح ہوئی جنگان نے فیروز سے کہا اے شہنشاہ یہ دریا بہت بڑا ہے فیروز نے کہا یہ دریا اصلی نہیں ہے بلکہ سحر کے ذریعہ سے بنا ہے جنگان نے کہا یہاں دریا کے سحر بنانے سے کیا فائدہ ہے فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہے اس دریا کے بعد کوئی طلسم واقع ہے جنگان نے کہا آپ شاہ طلسم سے ملاقات کیجئے فیروز نے کہا کیا فائدہ ہوگا جنگان نے کہا اگر ملاقات ہو جائے گی تو کسی نہ کسی وقت کوئی کام نکل ہی جائے گا فیروز نے جواب دیا کہ نہیں معلوم یہاں ملاقات کا کیا دستور ہے مزاج بادشاہ طلسم کا کیسا ہے جنگان نے کہا آپ ساحر ہیں اس دریا کے پار تشریف لیجئے سرحد طلسم پر پہونچکر اپنی اطلاع کرائیے گا جب وہ نام نامی آپ کا سنیں گے تو ضرور آپ کے لینے کو آئیں گے فیروز نے کہا اے جنگان بہت سے طلسم ایسے ہیں کہ وہاں کے بادشاہ مجھ سے عناد رکھتے ہیں اگر انہیں سے کوئی ہوا تو اس وقت میں اس حالت میں ہوں نہ لشکر بھی میرے ہمراہ ہے بہت کم ہے اگر کسی سے مقابلہ پڑا تو مشکل ہوگی یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی اور باجے بجتے معلوم ہوئے فیروز حیران ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا وسط دریا سے کشتیاں پیدا ہونے لگیں سب نے دیکھا پہلے ایک کشتی پر کچھ ساحر اترے باجے بجاتے ہوئے نمبر ہوئے بعد انکے کچھ ساحر نشان لیے ہوئے دریا سے نکلے فیروز نے کہا اے جنگان معلوم ہوتا ہے کہ سلطان طلسم آتا ہے جنگان نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ سے ملاقات ہو جائیگی یہاں تو یہ گفتگو رہی وہاں قریب دو ہزار کشتیوں کے دریا سے نکلیں جب سب کشتیاں نکل چکیں تو سب کے بعد ایک کشتی طلائی جواہر نگار دریا سے برآمد ہوئی فیروز وغیرہ نے دیکھا اس کشتی پر ایک جوان قوی ہیکل تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے بہت سے خادم خدمتگار اسکے ہمراہ دریا سے پیدا ہوا فیروز نے کہا اے جنگان یہی بادشاہ طلسم ہے جنگان نے کہا آپ بھی اپنا تخت پانی میں لے چلئے اس سے ملاقات کیجئے فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے اگر وہ بلائے گا تو میں جاؤنگا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اس بادشاہ کی نگاہ فیروز پر پڑی اپنے خادموں سے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بھی بادشاہ ہے مگر تباہی کی حالت میں اس طرف آ گیا ہے نہیں معلوم اس پر کیا مصیبت پڑی ہے یہ کہکر لہذا اسکو میرے پاس بلا کے لاؤ میں اس کی کیفیت دریافت کرونگا خادم چلے اس نے کہا دیکھو کوئی کلمہ ایسا نہ آنے پائے جو اسکے

خلاف شان ہو جس طرح بادشاہون سے عرض کرتے ہین اُس طرح عرض کرنا ہیچ میرا سلام کہنا پھر پیام دینا
خادمون نے کہا غلام اسی طرح عرض کرین گے یہ کہکے خادم فیروز کے پاس آئے ہاتھ باندھ کے کہا آپ کو ہمارے
شہنشاہ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر عنایت فرمائیے اور تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف لائیے تو دور از
عنایت نہ ہوگا فیروز نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سحر کیا تخت دریا مین ڈال دیا کشتی کے پاس آیا وہ بادشاہ
بھی اُٹھ کھڑا ہوا فیروز کو بڑے اعزاز سے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ یہان کیونکر تشریف لائے کیا اتفاق ہوا
فیروز نے اپنی کل کیفیت بیان کی اُس بادشاہ نے بہت افسوس کیا فیروز نے کہا اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمائیے بادشاہ نے کہا میرا نام ملک اشراق آئینہ پرست ہے یہ طلسم میرے قبضے مین ہے فیروز
نے کہا اس طلسم کا کیا نام ہے اشراق نے کہا اسکو طلسم نطاق کہتے ہین اب آپ تشریف لے چلینگے تو سب
عجائب وغرائب اُس کے ملاحظہ فرمائینگے اب مین آپ کو نہین جانے دونگا مین بھی ایک مدت سے مسلمانونکا دشمن
تھا مگر موقع ہاتھ نہ آتا تھا جو ان لوگون سے مقابلہ کرون اب آپ کا ذریعہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی بہانے سے
ان لوگون سے مقابلہ کرونگا جہان ہون گے وہان سے گرفتار کرکے بلوا لونگا سوا میرے پاس آنے کے اور کچھ
بن نہ آئیگا فیروز نے اسکے سحر کا امتحان کیا اپنے سے زیادہ پایا یقین ہوا کہ یہ اگر میری مدد کرے گا تو ضرور طلسم
دلوا دیگا فیروز راضی ہو گیا اشراق نے زمرد شاہ کو پوچھا فیروز نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی اشراق
نے کہا اب یہان آپ کی خداوندی نہین چلیگی ہمارے خداوند کو سجدہ کرنا پڑیگا فیروز نے کہا مین موجود ہون
آپ جسکے خداوند کو سجدہ کرونگا مگر جب اُنکی خدائی کا امتحان کرونگا اشراق نے کہا اس کا آپ کو اختیار ہے
جسطرح مزاج مین آئے امتحان خداوندی کیجیے گا فیروز خاموش ہو گیا بختگان نے کہا اے شہنشاہ ہمکو سجدہ کرنے
سے انکار نہین ہے مگر خداوند سے مدد مانگینگے جب وہ ہماری مدد کرین گے اور ہم اپنی مراد کو پہنچین گے تب ہم انکو
سجدہ کرینگے اشراق نے کہا مجھکو منظور ہے آپ ہمارے خداوند سے ملکر اپنی تمنا ظاہر کیجیے دیکھیے وہ کیا مدد کرتے
ہین فیروز نے کہا میرے لشکر کو پیشتر بھجوا دیجیے تب مین بھی آپ کے ہمراہ چلون اشراق آئینہ پرست
نے کہا مین آپ کی فوج کو پہلے روانہ کیے دیتا ہون آپ بھی تشریف لے چلیے یہ کہکے اس نے خادمون سے
کہا وہ لوگ جو دریا کے کنارے کھڑے ہین ان سب کو اپنے ہمراہ لے آؤ ساحر اس طرف گئے یہان کشتیان
پانی مین غرق ہونے لگین بختگان ڈرا فیروز سے کہا اے شہنشاہ اب یہ کشتی بھی غرق ہو جائیگی فیروز نے
کہا ڈر کی بات نہین ہے کشتیان غرق نہین ہوتی ہین بلکہ راہ مین مین طلسم کے اندر جاکے پہونچیگی بختگان چپ
ہورہا مگر دلمین خائف تھا کہتا تھا خیر ہو کشتی غرق آب ہو کے نہین معلوم کیا گذرے یہ خیال کر رہا تھا
کہ اس کی کشتی بھی غرق ہوگئی بختگان فرط خوف سے بیہوش ہو گیا بڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھولی تو اپنے کو ایک
نفیس بارہ دری مین ایک پلنگ پر پایا دیکھا چند آدمی بیٹھے ہوئے رومال ہلا رہے ہین لخلخہ سونگھا رہے ہین
بختگان گھبرا کے اُٹھ بیٹھا خادم جو بیٹھے تھے اُن سے پوچھا مین کہان ہون شہنشاہ کیا ہوئے سب نے کہا
گھبرائیے نہین سب ہین آپ فرط خوف سے بیہوش ہو گئے تھے اس وجہ سے آپ کو یہان لے آئے سب
صاحب ہمارے شہنشاہ کے پاس ہین بختگان نے کہا مین بھی چلونگا خادم بختگان کو لیکر جہان سب بیٹھے
تھے وہان لائے بختگان نے دیکھا کہ بڑا دربار ہے ہزارون آدمی لباس فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھے ہین اشراق
آئینہ پرست کے سر پہ چتر زرین از خود گردش کر رہا ہے ایک جا چکر لگا رہا ہے بختگان نے اشراق

کو سلام کیا اشراق نے کہا وزیر صاحب آپ بیہوش ہو گئے تھے یہ تو تصور کیا کہ دریا میں کوئی جان کر غرق ہوتا ہے بختگان نے جواب دیا کہ شب اُس وقت کچھ سجھائی نہ دیا گو شہنشاہ نے مجھے بہت کہا مگر میرا خوف دفع نہ ہوا اشراق نے بیٹھنے کی اجازت دی بختگان حلقۂ وزرا میں جا کر بیٹھا مگر حیران حیران تھا سوگران کیفیت دربار دیکھ کر دل میں کہتا تھا آج تک ایسا مجمع کسی طلسم میں نہیں دیکھا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا مگر اشراق نے فیروز سے کہا اب خداوندی کی زیارت کو تشریف لے چلیے فیروز نے کہا میں ضرور جاؤں گا زمرد سے کہا آپ بھی تشریف لیجیے جو مزاج میں آئے امتحان خداوندی کر لیجیے فیروز زمرد کو لیکر اٹھا بختگان و تورج بھی ہمراہ ہوئے ایک تخت آیا اُس تخت پر اشراق آئینہ پرست نے زمرد و فیروز و تورج و بختگان کو بٹھایا آپ دوسرے تخت پر بیٹھا تخت روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ایک مکان کے قریب پہونچے سب نے دیکھا شیشے کا مکان بنا ہے دروازہ کسی سمت نظر نہیں آتا مکان کی نفاست حد بیان سے باہر ہے فیروز نے زمرد سے کہا اس مکان کی خوبی دیکھیے ایسا مکان آج تک نگاہ سے نہیں گذرا زمرد نے کہا یہ سب سحر کا بنا ہوا ہے فیروز نے کہا سحر کا نہیں ہے یہ مکان اصلی شیشے کا بنا ہے اشراق نے کہا ابھی آپ لوگ یہاں کے حالات سے واقف نہیں ہیں یہ مکان سحر کا نہیں بنا ہے بلکہ قدرت خداوندی کا نمونہ ہے جب اندر تشریف لیجیے گا تو اور تکلفات دیکھنے میں آئینگے یہ کہتا ہوا اشراق فیروز کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اُس مکان کے اندر آیا تورج وغیرہ بھی ہمراہ تھے وہاں کے تکلفات بیان کرنا باعث طوالت ہے اشراق جب مکان کے اندر پہونچا سب نے دیکھا میدان وسیع ہے ایک جانب باغ معلوم ہوتا ہے ایک حجرہ بھی باغ میں بنا ہے اشراق اُس باغ میں آیا حجرے کے اندر گیا سب نے دیکھا ایک زینہ بنا ہے اشراق نے کہا عرش پر جانیکا راستہ یہی ہے یہ کہکر پہلے آپ قدم زینے پر رکھا پھر فیروز و زمرد سے کہا آپ لوگ بھی تشریف لائیے یہ سب بھی آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد زینہ ختم ہوا ایک میدان دکھائی دیا جیسے ہی اُس میدان میں سب پہونچے ہوا سے سرد آئی کہ سب کی آنکھیں بند ہو گئیں تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی اپنے کو ایک بارہ دری میں پایا سب نے دیکھا سامنے ایک شخص قوی ہیکل بیٹھا ہے تمام جسم مانند آئینے کے چمکتا ہے صورت نہیں نظر آتی ہے نگاہ نہیں ٹھہرتی اشراق نے سجدہ کیا فیروز سے کہا آپ بھی سجدہ کیجیے فیروز ٹھہرا تھا کہ اُس آئینہ تن نے کہا اے فیروز ستارہ پیشانی تجھے میرا امتحان لینا منظور ہے میں ابھی تجھے آدمی سے حیوان بنائے دیتا ہوں یہ کہکر اُس نے فیروز کی طرف دیکھا جسم تو اُس کا روشن تھا خیال ہو گیا تو فیروز نے اپنی صورت خرس کی پائی سب کو بھی نظر آیا جہاں فیروز ٹھہرا تھا ایک خرس کھڑا ہے بختگان ڈر کر بیٹھا اُس خرس نے کہا میں آپ کو سجدہ کرتا ہوں آپ اپنا نام نامی بتائیے میں اُس کی عبادت کروں آواز آئی کہ منم خداوند آئینہ اندام اُس خرس نے جھک کے سجدہ کیا آئینہ اندام نے زمرد سے کہا اے زمرد تو اپنی خداوندی پر نازاں ہے اب کوئی قدرت دکھا سب نے دیکھا زمرد کی صورت بچہ خر کی ہو گئی بختگان وفیروز وزرد وتورج کو بڑی ہنسی آئی زمرد نے بھی سجدہ کیا فوراً صورت اصلی پر آ گیا بختگان نے بخوف جلدی سے سجدہ کیا سب کافر سجدہ کر کے الگ ہٹے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تو نے زمرد سے سبز قدم کو اپنے یہاں پناہ دی اچھا نہ کیا اب خداوند کو اس نے سجدہ کیا ہے تو خداوند بھی اس کی مدد کرینگے ورنہ دلمیں خداوند کے یہ تھا کہ اس کو غیر کفر کے ہاتھ سے بذلت

وخواری قتل کریں اسی وجہ سے آجتک مسلمانوں کو زندہ رکھا مگر اب اس نے ہمیں سجدہ کیا ہے تم بھی اس کو پناہ دینگے مسلمان ضرور یہاں آئینگے خداوند سب کو برباد کر دینگے ایک دم میں سب فنا ہو جائینگے ان کی روحوں کو صاف و پاک کر کے پھر انکے قالبوں میں داخل کرینگے تب وہ دوبارہ زندہ ہونگے تو خداوند کو سجدہ کرینگے تخشگان سب باتیں سنا کیا تھوڑی دیر تک اشراق وہاں بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو آئینہ اندام نے کہا اے اشراق اب یہاں بیٹھنا اچھا نہیں ہے اس وقت فرشتوں سے ضروری کام ہیں انھیں بلاتا ہے اب تم چلے جاؤ اشراق نے فیروز رزم کو اپنے ہمراہ لیا کہا اب یہاں سے آپ لوگ چلیں مختصر سیر طلسم کی ہو جائیگی سب اس کے ہمراہ باہر بارہ دری کے آئے سب کی آنکھیں بند ہوئیں تھوڑی دیر میں جو آنکھیں کھولیں اپنے تئیں اسی زینے کے قریب پایا اشراق سب کو اپنے ہمراہ لیکر نیچے آیا اس مکان سے باہر آکے سیر طلسم میں مشغول ہوئے سب طلسم کی سیر کرائی ایک مکان کے قریب پہونچا فیروز سے کہا اس مکان کو ملاحظہ فرمائیے فیروز نے مکان کو دیکھا مکان نہایت نفیس بنا تھا فیروز نے مکان کی تعریف کی اشراق نے کہا آپ نے ابھی اس مکان کی شکل کو خیال نہیں کیا ذرا بغور ملاحظہ فرمائیے یہ مکان کس چیز کا بنا ہے اور کس جگہ قائم ہے فیروز نے جو خیال کیا تو مکان زمین سے بہت اونچا نظر آیا معلق دکھائی دیا فیروز نے کہا یہ مکان معلق ہے اشراق نے کہا یہ آپ خوب جان سکتے ہیں کہ یہ عمارت سحر نہیں ہے فیروز نے کہا ظاہر ہے کہ سحر سے نہیں بنا ہے مگر نہیں معلوم اس کے بنانے میں کیا صنعت صرف کی گئی ہے جو معلق ہے اشراق نے کہا یہ سب قدرت خداوندی کا نمونہ ہے آپ یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ مکان کس چیز کا بنا ہے فیروز نے بہت بہت خیال کیا تخشگان نے کہا مجھے یہ مکان شیشے کا معلوم ہوتا ہے اشراق تخشگان وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر مکان کے قریب آیا دیوار کے قریب آکر کہا دیکھو کیا ہے تخشگان نے دیکھا پانی کی دیوار تھی پانی لہریں لے رہا ہے دیوار پر ہاتھ رکھا ہاتھ تر ہو گیا اشراق نے کہا اے تخشگان چلو میں پانی لیکر پی جاؤ تمہاری عمر بڑھ جائیگی تخشگان نے چلو میں پانی لیکر پیا عجب ذائقہ اس پانی میں پایا سب نے اس دیوار سے پانی لیکر پیا تخشگان نے کہا اے شہنشاہ واقعی آپ کے یہاں جو شے ہے نایاب روزگار ہے اور کیوں نہ ہو جب خداوند یہاں موجود ہیں تو اور کسی شے کی کیا حقیقت ہے اشراق نے کہا آپ سب لوگوں کو اب تو میری بات کا یقین آیا اور خداوند آئینہ اندام کی خداوندی کا سب نے کہا ہمیں اب اعتقاد کامل ہوا سب لوگ دیوار کو دیکھ رہے تھے کہ نورج اس دیوار کے ایک سرے تک پہونچا دیکھا دیوار دوسری جانب کی دکھائی دیتی ہے اس کا رنگ سرخ ہے نورج اس طرف چلا قریب جا کے دیکھا تو پانی سرخ رنگ کا معلوم ہوا نورج اس دیوار کو دیکھ رہا تھا کہ ایک تخت اس کے سامنے آکے اترا نورج نے دیکھا اس تخت پر ایک نازنین [illegible] بیٹھی ہے نورج تاب نظر نہ رکھ سکا غش کھا کے گرا نازنین نے جو نورج کو دیکھا [illegible] مائل ہوا تخت پر سے [illegible] نورج کو ہوشیار کیا نورج کی جو آنکھ کھلی [illegible] دیکھا [illegible] وہی نازنین بیٹھی ہے [illegible] [illegible] اس نازنین [illegible] میں لگ [illegible] [illegible] موجود [illegible] [illegible] نورج بھی فریفتہ تھا اسکی مراد بر آئی [illegible] خیال ہو گیا تو [illegible] نازنین کی نہیں [illegible] [illegible] جدا ہو [illegible] آخر نکال [illegible]

خیال جو کیا تو وہی نازنین معلوم ہوئی تورج نے چاہا میں پھر گلے میں ہاتھ ڈالوں اُس نازنین نے کہا میں تیری
محبت کا امتحان کرتی تھی معلوم ہو گیا کہ تجھکو مجھسے محبت نہیں ہے بلکہ تو صورت پرست ہے میں ایسے شخص
سے رسم نہیں رکھتی تورج نے بہت کچھ خوشامد کی نازنین راضی ہوئی تورج نے اپنی مراد دل حاصل
کی نازنین پھر ویسی ہی صورت ہو گئی تورج سمجھا یہ امتحان محبت کرتی ہے اس خیال سے اس نے انکار و انحراف نہ
کیا جب دن تمام ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا اے تورج اب تو مین پوشیدہ ہو جا تورج نے کہا کیوں کس کا ڈر ہے
ضعیفہ نے کہا اب شہنشاہ کے تشریف لانیکا وقت ہے وہ تشریف لاوینگے اگر تجھے دیکھیں گے تو بہت آزردہ ہونگے
تورج نے کہا بہت خوب جہان حکم ہو میں اپنے تئیں پوشیدہ کروں اُس ضعیفہ نے کہا تو میرے پاس آ میں تجھے
ابھی غائب کر دوں تورج اُس کے پاس گیا ضعیفہ نے کہا اپنی آنکھیں بند کر لے تورج نے آنکھیں بند کیں
ضعیفہ نے کہا آنکھیں کھول دے اس نے آنکھیں کھولیں اپنے کو ایک باغ پُر بہار میں پایا اور زیادہ گھبرایا مگر
بیٹھا دیکھا سامنے ایک عورت کمسن سانولی نہ حسین نہ بد شکل مناسب صورت کی ٹہل رہی ہے مگر اچھی
جیسی بہت ہمراہ ہیں زیور بھی بہت سا پہنے ہے تورج کو اس کی صورت اچھی معلوم ہوئی اپنی جگہ سے
اُٹھکر ٹہلنے لگا اُس عورت کی نگاہ جو تورج پر پڑی تورج نے اُسکی طرف دیکھا اُس نے مسکرا کے کہا اے
شخص میری طرف کیوں دیکھتا ہے تورج نے کہا آپکے جمال جہان آرا کی زیارت کرتا ہوں اور خداوند
آئینہ اندام کی قدرت دیکھتا ہوں کہ اُنھوں نے ایسے حسین بھی خلق کیے ہیں اُس عورت نے
کہا اے تورج میری طرف نہ دیکھ اور نہ میں تیری طرف دیکھوں گی تورج نے کہا اس کا سبب فرمائیے
خدا معہ کیفیت بتلائیے اُس نے جواب دیا مجھیں بیان مادر مہربان نے بھیجا ہے اگر میں تمھیں دیکھکر ہنسوں گی یا تجھے
دیکھکر ہنسوگے یہ سب خبر اُن کو معلوم ہو جائیگی وہ آفت برپا کرینگی تورج نے کہا انھیں کیونکر معلوم ہوگا
آپ شوق سے ہنسیں بولیں یہاں کوئی اطلاع کریگا عورت نے جواب دیا یہ خیال دل کرنا جسقدر طلسم
میں عجائبات ہیں یہ سب انھیں کی ذات سے بنے ہیں شہنشاہ کو سحر میں بالکل دخل نہیں ہے شل اوروں کے
وہ بھی سحر جانتے ہیں یہ سب مادر مہربان نے بنایا ہے تورج نے کہا ہمارے شہنشاہ فرود ستارہ میثاقی تو
اشراق کی بہت تعریف کرتے تھے فرماتے تھے کہ وہ بھی بڑے سحر جانتے ہیں اور آپ یہ فرماتی ہیں اس
عورت نے کہا فیروز کیا سحر جانتا ہے اور اُسکا اُستاد بھی سامری کیا تھا ان سب لوگوں کو مادر مہربان نے
سالہا سال تعلیم کیا ہے معہ سامری کی بھی مدت تک شاگرد رہا جب اُس کو کچھ آیا تو نکال دیا وہ شہر سامری
میں پہونچا سامری نے کہا مجھے سجدہ کر وہ خداوند آئینہ اندام کو مانتا تھا اُس نے سامری کو سجدہ نہ کیا
سامری نے بہت چاہا کہ اُسکو ہلاک کریں مگر ممکن ہوا نہیں وہ سامری سے کیا چھوٹ کہا سامری سے وہی
شاگرد اُس کے تھے مگر ہمارے یہاں کے لائق نہ تھے کو سحر نہ آیا تب بیٹے اُس کو یہاں سے نکال دیا تھا تورج
نے کہا آپکی مادر مہربان کیا سامری سے بھی پیشتر کی ہیں ذرا اُنکا نام نامی مجھے بتا دیجیے اور اپنے اسم
مبارک سے بھی مجھے آگاہی دیجیے میں نے اکثر کتابوں میں دیکھا ہے کہ چند آدمی جو زمانہ سامری کے اب تک حیات
میں اُن کے نام لکھے ہیں اس عورت نے کہا میرا نام [illegible] نگار جادو ہے اور اُن کا نام ملکہ [illegible] نام جادو ہے وہ
سامری سے بہت زمانہ کی ہیں تب تو کئی بہت سی عمر کی ہوں جب مادر مہربان نے شہنشاہ کو شاہ طلسم بنا دیا
اور اس طلسم کے عجائب و غرائب بنائے اُس کے بعد جو حالات ہوئے اُن سب کی میں آگاہ نہیں

یہاں مگر لوگوں کی زبانی حالات سُنے کہ والدہ ماجدہ نے اتنی عمر میں نو طلسم بنائے اور ہر ایک طلسم کی عمر
ایک ایک سو برس کی تھی سب کے بعد اس طلسم کو بنایا اس کی عمر خداوند نے ہمیشہ کی مقرر کر دی تھی اس
کو کوئی نہ پہنچ ہی نہیں سکتا تورج نے کہا اے ملکہ فرخ نگار جادو اب بارہ دری کے اندر تشریف لیچلو فرخ نگار
نے کہا یہ ممکن نہیں زمین تھے تخلیہ میں باتیں کر سکون گو میں بھی تیرے بدلے بیقرار ہوں مگر مجبور ناچار ہوں
گھر میں نہیں جاتا کیا کروں ابھی والدہ ماجدہ کو خبر ہو جائے وہ دوڑی آئینگی میری بری حالت بنائینگی
تم کو بھی سزا دینگی غضب ہو جائے گا تورج نے کہا مجھے سب منظور ہے حسرت دل تو نکل جائیگی
پھر جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے فرخ نگار بھی اس پر مائل تھی قریب آئی ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ بارہ دری میں لائی
تورج بیقرار تھا اس کے گلے میں ہاتھ ڈال دیے قریب تھا کہ مراد دلی حاصل کرے کہ برق چمکی
فرخ نگار تو سحر کرکے غرق زمین ہوئی تورج نے چاہا میں بھی اپنے تئیں پوشیدہ کروں مگر کچھ بن نہ پڑا
نعرہ ہوا سمن فام جادو آ تورج میرے حال سے مجھکو لوگوں نے آگاہ بھی کیا مگر تجھے ذرا خوف میرا
نہ ہوا سمجھ گیا کہ سزا دیجائے تورج نے ہاتھ باندھے سمن فام کے پاؤں پر گرا سمن فام نے کہا اب ایسی
خطا نہ کرنا ورنہ تجھے سزائے سخت دوں گی ابھی تیرے واسطے شہنشاہ سے بحث ہو رہی تھی تورج نے کہا
وہ بھی اس حال سے ماہر ہو گئے سمن فام نے کہا ماہر کیوں نہ ہو جاتے اُن کے ساتھ سے میں تجھکو اٹھا لائی تھی
وہ میرے خیال سے بچو نہ نگاہ میں مجھے اُن کا خوف نہیں مگر محبت اُن سے زیادہ ہے اس وجہ سے اُن کا کہنا زیادہ
قبول کرتی ہوں ابھی وہ کہتے تھے کہ ملکہ تم نے غضب کیا ایک بادشاہ میرے یہاں مہمان آیا ہے اُس کے مصاحب کو
تم اٹھا لائیں اب وہ مجھے بدنام کرے گا میں نے کہہ دیا کہ خاطر جمع رکھو میں اُس سے منع کر دوں گی وہ کبھی
زبان پر نہ لائے گا تورج نے کہا میری کیا مجال جو ایک شمہ اس راز کو ظاہر کروں سمن فام نے کہا
جب یہاں سے جانا اور کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ میں عجائبات طلسم میں مبتلا ہو گیا تھا میں تجھکو شہنشاہ کے
ہمراہ کر دوں گی اب شہنشاہ بھی تجھسے خائف رہینگے ہر وقت اُنہیں یہ خوف رہے گا کہ یہ اظہار نہ کر دے تورج
نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس دشمنی پر وہ مجھکو مار ڈالیں سمن فام نے کہا خاطر جمع رکھو میں شہنشاہ سے اس
بات کو کہہ دوں گی وہ خود تیری محافظت رکھیں گے اور میں تجھکو رویین تن بنا دوں گی کہ کوئی حربہ تجھپر تاثیر نہ کریگا
سحر میں بھی مبتلا نہ ہوگا تورج بہت خوش ہوا اپنے دل میں کہا کہ جب میں رویین تن ہو جاؤنگا کسی کی مجال نہیں
جو مجھسے مقابلہ کرسکے اور یہ بات بھی حاصل ہو جائیگی کہ مجھپر سحر بھی تاثیر نہ کریگا سمن فام جادو نے کہا اب
میرے ہمراہ چلو میں تجھکو شہنشاہ کے ہمراہ کر دوں وہ اپنے ہمراہ لیجائیں گے سب لشکر کو ثابت ہوگا کہ یہ عجائبات
طلسم میں گرفتار ہو گیا تھا جب شہنشاہ گئے تو اس کی رہائی کی تورج نے کہا جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر
ہے سمن فام نے تورج کو اپنے ہمراہ لیا تورج بخوف جان اس کے ہمراہ ہوا مگر دل کی عجب حالت تھی بڑی
کیفیت تھی فرخ نگار جادو کی یاد ستاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی خوف کے مارے آہ بھی نہ کر سکتا
تھا خاموش چلا جاتا تھا جب سمن فام محل مکان میں پہونچی تورج سے کہا آنکھیں بند کر تورج نے
آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھیں کھول دے تورج نے آنکھیں
کھولیں دیکھا جہاں سے گیا تھا اُسی بارہ دری میں ہوں سامنے اشراق جادو بیٹھا ہے تورج نے
اشراق جادو کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج تم یہاں کہاں تورج نے سر جھکا کے کہا

مین آپ کے ساتھ سے الگ ہوکر عجائبات طلسم مین گرفتار ہوگیا ملکہ علم مجکو وہان سے رہا کرکے لائین اگر ملکہ تشریف نہ لے جاتین تو مین زندہ نہ بچتا اشراق جادو خاموش ہو رہا سمن فام نے کہا اے اشراق توریج کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچنے پائے اگر اسے کوئی صدمہ پہونچے گا تو مجھے رنج ہوگا اور جب مین تجھسے رنجیدہ ہونگی تو خداوند کا عتاب تجھپر نازل ہوگا سب طلسم درہم برہم ہوجائے گا اشراق نے کہا میری کیا مجال ہو توریج کو کسی قسم کی تکلیف پہونچاؤن بلکہ پہلے سے بڑھکے اب خاطر کرونگا سمن فام نے کہا شب کو اس کو یہان بھیجدینا اس وقت ابھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اشراق نے کہا مین ضرور شب کو بھیجدونگا مگر ایک خیال ہی کہ فیروز جو مجھسے پوچھین آپ میرے مصاحب کو کہان بھیجتے ہین تو مین اُن کو کیا جواب دونگا سمن فام نے کہا تم کہدینا کہ یہ اس وقت خداوند کو سجدہ کرنے جاتا ہے اُنھین کی قدرت سے اس نے عجائبات کی اسیری سے رہائی پائی پھر اس وقت اُن کے سجدے کو جاتا ہے اور توریج بھی کہدے کہ مین سجدہ خداوند کو جاتا ہون اشراق وہان سے اُٹھا توریج کو اپنے ہمراہ لیا فیروز کے پاس آیا فیروز نے جو توریج کو دیکھا بہت متردد ہوا کہا اے توریج خیر تو ہی تم کہان تھے تمھین بہت بہت تلاش کیا اگر شہنشاہ خود تلاش کرنے نہ جاتے تو تمھارا پتہ نہ لگتا توریج نے کہا حقیقت تو یہ ہے کہ اگر شہنشاہ نہ جاتے اور خداوند آئینہ اندام مدد نہ کرتے تو مین ہرگز قید سے رہائی نہ پاتا آپ لوگ جس وقت دیوار کو دیکھ رہے تھے مین آگے بڑھ گیا اُس طرف جاکے ایک دیوار سرخ رنگ دیکھی مین نے چاہا اس کو دیکھون کہ یہ دیوار کس چیز کی بنی ہوئی ہے یہ خیال کرکے دیوار کو ہاتھ لگایا ہاتھ لگاتے ہی اُس دیوار مین پیوست ہوگیا اے شہنشاہ میری عجب حالت تھی قریب تھا کہ دم نکل جائے مین نے خداوند کو پکارا فوراً شہنشاہ تشریف لائے اور مجھکو اُس دیوار سے نکالا دیر تک خداوند کے پاس رہا جب ہوش درست ہوئے خداوند نے کہا اب میرے سجدے کو فراموش نہ کرنا فیروز نے کہا اے توریج واقعی خداوند ایسے ہی ہین مین تو دن بھر مین پچاس بار سجدہ کرتا ہون توریج نے کہا مین شب کو عبادت خداوند آئینہ اندام مین بسر کرونگا اُنھین کے روبرو جاکے عبادت کرونگا فیروز نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگا اشراق نے کہا یہ ممکن نہین کہ دو آدمی مل کر شب بھر خداوند کے سامنے عبادت کرین جو شخص شب بھر عبادت کرتا ہی صبح کو اُسے فرشتے بہشت کی سیر کو لیجاتے ہین اور جب دو آدمی ہوتے ہین تو سیر بہشت سے دونون محروم رہتے ہین اس سے بہتر یہ ہی کہ آٹھ روز تک توریج عبادت کرین اور آٹھ روز تک آپ عبادت کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہی مین اس راز سے آگاہ نہ تھا اس وجہ سے یہ کہتا تھا اب مین بعد آٹھ روز کے جاکر عبادت کرونگا اشراق نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ جب خداوند کو منظور ہوتا ہی تو وہ خود بلاتے ہین جب تک خداوند طلب نہ کرین لازم ہی کہ وہان نہ جائے فیروز نے کہا اگر عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی نہ جائے اشراق نے کہا کبھی نہ جانا چاہئے اپنے گھر مین عبادت کرے وہان نہ جائے اور زیارت کے واسطے یہ بات ہی کہ تھوڑی دیر کے واسطے وہان جاکر سجدہ کر آئے زیادہ نہ ٹھہرے جب مجھسے شخص کو وہ کہہ دیتے ہین کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا موقع نہین ہی چلے جاؤ تو اور لوگون کی کیا حقیقت ہی فیروز نے کہا آپ آداب عبادت خداوند مجکو تعلیم فرمادین اور اصول مذہب سے آگاہ کردین تا مجھسے کسی وقت مین کوئی خطا نہ ہو اشراق نے

کہا تم ایک روز خداوندی کی خدمت میں تھوڑی دیر کے واسطے جاؤ اُنسے یہ باتیں کرو وہ سب امور ایک دم میں تعلیم کر دینگے فیروز نے کہا جب آپ کا حکم ہوگا میں خدمت خداوند میں جاؤنگا اُنکو سجدہ کرونگا اشراق نے کہا جب میں کل صبح کو سیر جنت کے واسطے جاؤنگا تو کل ہا میں خداوند سے ملے کر لونگا فیروز خاموش ہو رہا تیجنگان نے اہل اسلام کا ذکر چھیڑ دیا اشراق نے کہا اے تیجنگان تم جو اس قدر جرأت وہمت مسلمانوں کی بیان کرتے ہو یہ سب بیکار ہے جسوقت میں چاہونگا سب مسلمانوں کو گرفتار کرونگا تیجنگان نے کہا پھر اُن لوگوں کی جلدی فکر کیجیے کہ ہمارے شہنشاہ فیروز کا طلسم اُن کے قبضے سے نکلے اُنکی سلطنت اُنکے لیے اشراق نے کہا ویسے سو طلسموں کی بادشاہت میں اسوقت فیروز کو دیتا ہوں جس مقام پر کہیں میں طلسم تیار کردوں اُس کے سیاہ وسفید کا اُنکو اختیار رہیگا خزانہ اُس طلسم سے زیادہ فراہم کردوں فوج وہاں سے زیادہ اُنکو دوں عجائبات میں افزوں ہوں جملہ باتیں وہاں سے زیادہ ہوں وہ ایک طلسم تھا یہ سو طلسم ہوں وہ طلسم ایسا تھا کہ جو فتح ہوگیا یہ ایسا ہوگا کہ کبھی کسی سے فتح نہ ہوسکے اُنکے طلسم میں اب کیا رہا ہے جو یہ وہاں جانے کو کہتے ہیں فیروز نے کہا مجھے منظور ہے آپ مجھے ویسا ہی طلسم بنا دیجیے مگر عوض مسلمانوں سے ضرور لونگا اشراق نے کہا یہ تو میں خود چاہتا ہوں کہ کوئی حیلہ مجکو ایسا ملے جس کی وجہ سے میں مسلمانوں سے مقابلہ کروں مگر خداوند نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ عنقریب مسلمان یہیں آئینگے خداوند اُنکو راہ راست پر لائینگے زمرد کے پریشان کرنے کو اب تک اُنہیں گمراہ رکھا مگر اب زمرد نے ہمکو سجدہ کیا اب ہم مسلمانوں کو بھی ٹھیک کیے دیتے ہیں اس وجہ سے میں وہاں نہیں جاسکتا ہوں مسلمان خود یہاں آئینگے اور اب مجکو آپ سے کمال محبت ہوگئی ہے میں نہیں چاہتا کہ آپ مجھ سے جدا ہوکر رہیں اس واسطے اپنے طلسم کی سرحد سے ملحق آپ کے واسطے طلسم تیار کرتا ہوں فیروز نے کہا وہ زمین کس کی سرحد میں ہے اشراق نے کہا یہ زمین ماہتاب کی سرحد میں ہے ماہتاب بھی صاحب طلسم ہے مگر وہ زمین بالکل بیکار ہے اُس زمین پر زراعت نہیں ہوتی ہے اور کسی کام کی بھی نہیں ہے میدان بہت وسیع ہے قریب پہاڑ ہے اُس کے قریب کی زمین بیکار پڑی ہے اُسی جا پر آپکو طلسم بنا دونگا فیروز نے کہا اگر ماہتاب مجھ سے لڑے تو آپ کیا جواب دیجیے گا اشراق نے کہا ماہتاب کی مجال نہیں جو کچھ کہہ سکے اُس کا بھائی آفتاب ہزار سر ہمیشہ جبتک اس طلسم کا بادشاہ رہا برابر ہمیں خراج دیا کیا جب سے وہ آپ کے یہاں جاکر قید ہوگیا اور ماہتاب تخت نشین ہوا اُس نے خراج نہیں دیا چونکہ جزو معاملہ تھا اس وجہ سے ہمنے بھی کچھ نہ کی ورنہ جب چاہتے اُس کے طلسم کو خالی کرا لیتے فیروز نے کہا میں نے ماہتاب کی بہت کچھ تعریف سنی ہے کہ وہ سحر خوب جانتا ہے اور حکمت میں بھی دخل رکھتا ہے اُس نے طلسم کو بہت زور دیا ہے اشراق نے کہا یہ مجال نہیں ہے جو وہ میرے معاملے میں دخل دے سکے آپ کل میرے ہمراہ تشریف لے چلیے میں طلسم کی تیاری کل سے شروع کردوں ایک سال کے عرصہ میں طلسم تیار ہوگا میں آپ کو کتاب طلسم بنا دونگا سب آفات سے مطلع ہونگے جسقدر عمر فرمائیے گا اُسقدر عمر طلسم مع آپ کی عمر کے مقرر کر دی جائیگی فیروز نے کہا جسقدر عمر آپ کے طلسم کی ہو اُسی قدر مقرر فرمائیے گا اشراق نے کہا میرا طلسم تو ہمیشہ یوں ہی رہیگا اور میں بھی ہمیشہ زندہ رہونگا آپ کے واسطے ایسا میں

نہین کرسکتا ہون یہ اختیار خداوند کو ہے مین صرف ایک لاکھ برس تک کسی کی عمر بڑھا سکتا ہون زیادہ کا اختیار نہین ہے آپ خداوند کے پاس جایئے گا اُن سے منت کیجیے گا یقین ہے کہ وہ ضرور آپ کا کہنا قبول کرین خاطر آپ کی منظور کرینگے مین بھی سفارش کرون گا جہانتک کہا جائیگا کہون گا یقین تو ہے ایسا ہو جائے اور آپ کو بھی عمر دوامی خداوند سے عنایت ہو فیروز نے کہا مین یہ بھی چاہتا ہون کہ زمرد ثانی کو کوئی ایسا منصب ملجائے کہ یہ اپنے اختیارات قدیم کے موافق کام کرین اشراق نے کہا اختیارات قدیم کیسے فیروز نے کہا جیسے یہ خداوندی کرتے تھے اب بھی کوئی عہدہ ایسا ہی ان کو ملجائے کہ انکی بھی خاطر شکنی نہ ہو اشراق نے کہا ان سے خداوند آزردہ ہین ان کے واسطے کبھی کوئی بات نہ کرین گے یہی بڑی بات ہوئی کہ ان کی خطا معاف ہوگئی مجھکو تو اس بات مین شک تھا مگر مین ان کے واسطے بھی ایک طلسم بنا دون گا زمرد ثانی نے کہا مجھے طلسم کی ضرورت نہین جو میری مراد ہے آپ اُس کی کوشش کر دیجیے اشراق نے کہا اُس کو بیان کرو زمرد نے کہا آپ حمزہ ثانی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کر دیجیے مین آپ کے طلسم سے چلا جاؤن اشراق نے جواب دیا اگر خداوند کا حکم ہو گا تو ایسا بھی کرون گا فیروز نے اشارے سے کہا اے زمرد تم خاموش رہو مین تمھارے بارے مین سفارش کرتا ہون تم کیون اسقدر مضطرب ہوتے ہو زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ نے کہا خداوند کو سجدہ کرو زمرد ثانی نے خداوند کو سجدہ بھی کیا اور جو جو باتین آپ نے بیان کین وہ سب زمرد نے قبول کین اب خداوند اس امر کی اجازت کیون نہ دینگے اشراق نے کہا خداوند ان سے بہت آزردہ ہین اُنھون نے دعوی خداوندی کیا اور یہ بات سواے خداوند کے اور کسی کو شایان نہین ہے فیروز نے کہا اب تو آپ کی تقصیر بھی عفو ہوگئی خداوند آپ سے راضی بھی ہوے اب کیا انکار ہے اشراق نے کہا جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ابھی آپ اس بات مین دخل نہ دیجیے فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین نے ہوا بنا تمام گھر برباد کیا ہے زمرد کی وجہ سے برباد کیا ہے اور اُنھین کا مطلب نہ ہو مین اس بات کو گوارا نہ کرون گا اشراق نے کہا مین آپ سے اس کی بابت الگ کچھ باتین کرون گا یہ کہکر فیروز کو اپنے ہمراہ لیا خلوت مین آیا کہا خداوند نے چشم نمائی فرمائی ہے اور مجھے بھی تاکید کردی ہے کہ جہانتک ہو زمرد کو میرے قہر و غضب سے ڈراتے رہو تقصیر تو عفو ہوگئی ہے اور جو کچھ زمرد مانگے گا خداوند دین گے مگر جب یہ اپنی خدائی سے توبہ کریگا اور بصدق دل خداوند کو بخدائی مانیگا فیروز نے کہا اب اُس کا قلب صاف ہے اشراق نے کہا اس کا قلب ابھی صاف نہین ہے اگر اس وقت اُس کو حکومت ملجائے اور سر حمزہ اس کے ہاتھ آئے وہ پھر جائے یہان جبتک یہان رہے گا اُسوقت تک بخوف جان پرستش خداوند کریگا جب یہان سے چلا جائیگا پھر دعوے خداوندی کریگا آپ اس کے دل کی حالت سے ابھی آگاہ نہین ہین مین خوب جانتا ہون فیروز خاموش ہو رہا اشراق نے کہا آپ تنہائی مین اس کو سمجھا دیجیے فیروز نے کہا آج مین اُسکو تاکید کرون گا یقین ہے میرے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے اور اطاعت خداوندی اختیار کرے اشراق نے کہا اگر آپ کے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے گا تو مین آج ہی اس کے واسطے کوشش کرون گا اور حمزہ کو گرفتار کرا دون گا فیروز و اشراق یہ باتین کرتے ہوئے دربار مین آئے اشراق اپنے تخت پر گیا فیروز زمرد کے پاس آیا کہا آپ نے دیکھا اس وقت

اشراق نے کیا کیا باتیں کی ہیں اور تجھ سے تنہائی میں لیجا کر تمہاری نسبت کیا کہا ہے زمرد نے کہا میرا دل نہیں چاہتا ہے کہ میں یہاں رہوں آپ یہاں سے نکل جاؤنگا کسی اور اقلیم میں جا کر رہ جاؤنگا وہاں بھی ہم نہ وحشت کرونگا آپ یہاں تشریف رکھیں فیروز نے کہا مجھسے یہ نہ ہوگا کہ آپ کا ساتھ چھوڑ دون اور یہاں رہون زمرد نے کہا آپ کے واسطے یہاں طلسم رہیگا حکومت ملیگی میرا کیا مطلب نکلتا ہے اگر آپ میری مدد کیجئے گا تو اشراق کے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ یہیں تشریف رکھئے اور مجھے جانے کی اجازت دیجئے میں نخجگان کو اپنے ہمراہ لیکر کسی طرف چلا جاؤنگا فیروز نے کہا اگر آپ بھی یہاں مثل میرے سمجھے جائیں تو تشریف رکھئے گا زمرد نے کہا ضرور رہونگا فیروز نے کہا اس بات میں چند شرطیں ہیں اگر ان شرائط کو منظور فرمایئے تو مجھسے بڑھکے آپ کی قدر اس طلسم میں ہوگی زمرد نے کہا میں سب شرطیں قبول کرونگا فیروز نے کئی مرتبہ زمرد سے اقرار کرایا جب دیکھا کہ اب زمرد بصدق دل کہہ رہا ہے تب کہا کہ آپ کے دل میں اعتقاد خداوند آئینہ اندام جادو اچھی طرح سے نہیں ہے اور اپنی خداوندی کا ابھی تک دعوےٰ ہے اگر آپ خداوند کی خدائی کا اعتقاد کیجئے اور اُن کی پرستش سچے دل سے قبول فرمایئے اور اپنے تئیں اُن کا بندہ تصور کیجئے تو وہ بات میرے واسطے ہے اس سے زیادہ آپ کے واسطے ہو زمرد نے کہا میں صدق دل سے اُن کی پرستش کرونگا اور انھیں اپنا خداوند جانونگا فیروز نے کہا اس کا اعتبار کیونکر ہو کہ آپ اُن کو بصدق دل خداوند جانتے ہیں زمرد نے کہا آپ مجھے اُن کے پاس لیجلیئے اگر وہ خداوند اصل میں تو اُن پر یہ حال ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہے میں ابھی اشراق سے کہتا ہوں یہ کہکر فیروز اشراق کے پاس آیا کہا میں نے زمرد کو راضی کیا ہے اب وہ بصدق دل اطاعت خداوندی قبول کرتا ہے میں نے اس بات کو کہکر کہا کہ تمہارے دل کی کیفیت کیونکر معلوم ہو اُس نے کہا مجھے خداوند کی خدمت میں لیجاؤ اگر وہ سچے خداوند ہیں تو ضرور پہچان لینگے کہ میرے دل کی کیا کیفیت ہے لہذا آپ اس وقت اُس کو خداوند کے پاس لیجلیئے دیکھئے وہ کیا فرماتے ہیں اشراق نے کہا اس وقت وہاں جانیکا موقع نہیں ہے اس وقت نورج برائے عبادت جائیگا دوسرے کی اندر آنے کی اجازت نہ ہوگی صبح کو چلئے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی فیروز خاموش ہو رہا اشراق نے نورج سے کہا کہ نورج اب رات زیادہ آگئی ہے تم جاؤ نورج حاضرین دربار سے رخصت ہوا باہر آتے ہی ایک بجیر گرا اُس کو اٹھالیا نورج بیہوش ہو گیا تھا جب اس کو ہوش آیا اپنے کو یاسمین فام جادو کے پاس پایا یاسمین فام نے کہا اے نورج اتنی دیر کیوں لگائی میں دیر سے تیری منتظر تھی اگر اور دم بھر نہ آتا تو میں دربار کے اندر سے تجھے لے آتی نورج نے کہا زمرد ثانی ہمارے ہمراہ آیا ہے اُس کو پرستش خداوندی سے انکار ہے اور کچھ مطالب بھی رکھتا ہے شہنشاہ سے آج کہتا تھا کہ میرے مطالب کی کوشش فرمایئے انھوں نے انکار کیا یہ بات فرمائی کہ جب تک تم خداوند کو بصدق دل پرستش نہ کروگے اُس وقت تک تمہیں اپنے مطالب پر کامیابی حاصل نہ ہوگی اُس نے بصدق دل مذہب آئینہ پرستی قبول کیا ہے اب کل اُس کو خداوند کے پاس لیجائینگے وہ اُس کے دل کا حال دریافت کرینگے یاسمین فام نے کہا اگر مذہب آئینہ پرستی قبول نہ کریگا تو اپنی جان سے جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا نورج نے کہا اُن سے

مطالب بھی بہت ہیں اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے بہت پریشان ہے تجھکو چاہئے کہ تو مذہب زمرد پرستی قبول کرے اور اطاعت بہ روچشم خداوند آئینہ اندام کی کرے سمن فام نے کہا جیسا ہوگا صبح کو دیکھا جائے گا اس وقت ایسی باتیں نہ کرو رات بہت کم باقی ہے یہ کہکر اُس نے صراحی شراب کی اُٹھائی اپنے ہاتھ سے وہ جام بھر کے تورج کو دیئے بعد اُس کے دس بارہ جام آپ پیئے بعد تورج کو اور شراب پلائی جب وہ نوش کو نشہ ہوا آپس میں بغلگیر ہوئے راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں اسی طرح شب بسر ہوئی رات گذری سحر ہوئی تورج نے کہا اب مجھکو پہونچا دیجیے میں اس وقت خداوند کے پاس جاؤنگا دیکھوں زمرد کی کیا کیفیت ہوتی ہے سمن فام نے کہا اب میں خود تجھکو پہونچائے دیتی ہوں اسقدر جلدی کی کیا ضرورت ہے معلوم ہوتا ہے میری صحبت سے تجھکو نفرت ہے اگر اسی صورت پر رہتی جو تجھکو دکھائی تھی تو ہر وقت تو میرے پاس سے نہ جاتا مانند چاکران کمترین حاضر رہتا میں نے جو اپنی صورت اصلی دکھائی تجھے نفرت ہوگئی تورج نے کہا یہ آپ کیا خیال فرماتی ہیں آپ کی صورت اِس حال میں ہزار درجہ اُس شکل سے بہتر ہے جو آپ نے دکھائی تھی میں اُس سے بڑھ کر ترجیح دیتا ہوں سمن فام نے کہا ایسی باتیں میں نے بہت سنی ہیں اگر تجھے رغبت اِس صورت پر ہوتی تو جس وقت میں نے اپنی صورت اصلی ظاہر کی تھی تو گھبرا کے ہاتھ نہ نکال لیتا تورج نے کہا میں نے رعب حسن سے ایسا کیا تھا سمن فام خاموش ہو رہی تورج کو اپنے ہمراہ میدان میں لائی کہا اے تورج آنکھیں بند کرو تورج نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھیں کھولدو تورج نے آنکھیں جو کھولیں اپنے کو در دار الامارہ شاہی پایا تورج اندر آیا اشراق جادو نے کہا اے تورج بہشت کی سیر خوب کی ہوگی تورج نے کہا اے شہریار میں نے وہ وہ عجائبات و غرائبات دیکھے جو آج تک خواب میں بھی نظر نہ آئے تھے واقعی خداوند کی قدرت کی جس قدر تعریف کیجائے کم ہے فیروز نے اُٹھکر تورج کے پاؤں چوم لیے تورج نے کہا اے شہنشاہ اب کیا ارادہ ہے زمرد شانی نے جو تجھ کی کہا تھا آج اُس کی تصدیق کے واسطے چلیے گا یا نہیں اشراق نے کہا صرف تمہارا راستہ دیکھتے تھے اب زمرد سے کہو تورج نے زمرد سے کہا اب تشریف لیجیے اور خداوند کے روبرو اپنے فرمانے کی تصدیق کرا دیجیے زمرد اُٹھا اشراق نے بھی دربار برخاست کیا فیروز و تجینگان ہمراہ ہوئے اشراق اُس مکان جلیل تک آیا زینے پر گیا وہاں سب پر بیہوشی طاری ہوئی جب سب کی آنکھیں کھلیں تو اپنے کو آئینہ اندام کے پاس پایا سب نے سجدے کو سر جھکایا جب سب کافر سجدے سے سر اُٹھا چکے تو اشراق نے کہا اے خداوند زمرد شانی نے آپ کی اطاعت بدل قبول کی ہے اور اپنے دعوے سے انکار کیا ہے اپنے تئیں آپ کا بندۂ ذلیل تصور کرتا ہے جو لوگوں کو اِس کے کہنے کا اعتبار نہیں ہے اور مکر کا گمان کرتے ہیں اب آپ فرمائیے کہ زمرد سچ کہتا ہے یا غلط کہتا ہے آئینہ اندام نے کہا جب تک میرے طلسم میں ہے اُس وقت تک اِس کو میری خدائی کا اقرار ہے جب یہاں سے اور جگہ جائیگا تو یہ بات اِس کے دل سے جاتی رہیگی اور میری خداوندی کو بھلا دیگا اشراق نے زمرد کی طرف دیکھا زمرد نے کہا مجھسے ایسی خطا کبھی نہ ہوگی میں ہر جگہ پر پرستش خداوند سے غافل نہ ہونگا آئینہ اندام نے کہا میں نے تیرے دل میں یہ بات پیدا نہیں کی ہے جو تو راہ راست پر

آپ نے مجھے منظور ہے کہ تجھکو جہنم میں بھیجوں تو نے بڑا گناہ کیا ہے مدت تک دعویٰ خدائی کرتا رہا تیرا باپ اس
وقت تک جہنم میں جل رہا ہے زمرد نے کہا میں تو بصدق اقرار کرتا ہوں کہ میں نے آپ کی خداوندی کو قبول
کیا آئینہ اندام نے کہا میں کیونکر تیرے کہنے کا یقین کروں جب تک میں تیرے دل میں نور ایمان پیدا
نہ کروں گا اس وقت تک تو میری خداوندی کا کیونکر یقین لائے گا زمرد نے چاہا میں پھر کچھ کہوں مگر بخشگان
قریب آیا جھک کر زمرد کے کان میں کہا بڑھ کے اس کے قدموں پر گر پڑیے اور کہیے کہ میرے دل میں نور
ایمان پیدا کر دیجیے زمرد آگے بڑھا آئینہ اندام نے کہا بخشگان کے کہنے سے تو میری طرف آتا ہے
زمرد نے کہا یا خداوند مجھے پہلے اس بات کا خیال نہ تھا اور جلال خداوندی سے خائف تھا اب میری
خطا معاف فرمایئے اور نور ایمان میرے دل میں پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا میں ہرگز تیرے
دل میں نور ایمان نہ پیدا کروں گا زمرد نے اپنے تئیں آئینہ اندام کے پاؤں پر گرا دیا
بہت کچھ منت و سماجت کی فیروز نے اشراق سے بڑھکے کہا آپ کچھ سفارش
نہیں کرتے ہیں یہی موقع ہے جو کچھ کہنا ہو کہدیجیے آپ کا کہنا خداوند قبول کریں گے اس کی تقصیر عفو
فرمائیں گے اشراق نے کہا آپ کی خاطر سے میں کہتا ہوں شاید میرا کہنا قبول کریں یہ کہکر
اشراق آگے بڑھا کہا یا خداوند اب زمرد کی خطا معاف فرمایئے اور اس کے دل میں
نور ایمان پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق معاملات خدائی میں دخل نہ دو
جو ہمارے مزاج میں آتا ہے اپنے بندوں کے حق میں کرتے ہیں تم کو کیا ضرورت ہے جو زمرد کی سفارش
کرتے ہو اشراق ڈر گیا وہاں سے ہٹ آیا فیروز سے کہا آپنے اس وقت مجھے بھیجکر مزاج خداوند
برہم کرا دیا اب عفو تقصیر محال ہے فیروز نے کہا میں یہ سمجھا تھا کہ آپ کے کہنے کو ردّ نہ
کریں گے ضرور قبول کریں گے زمرد کی تقصیر عفو ہو جائیگی مراد دل بر آئی مگر انہوں نے آپ کے کہنے
کو بھی ٹال دیا اب کیا ہو سکتا ہے اشراق نے کہا اب ایک تدبیر باقی ہے اگر وہ ہو تو شاید خداوند
قبول کر کے نور ایمان اس کے دل میں پیدا کر دیں فیروز نے کہا وہ کیا تدبیر ہے جلد فرمایئے
دیر نہ لگایئے اشراق نے کہا اگر ملکہ تسمین فام جادو اور ملکہ فرخ نگار جادو آکر خداوند سے کہیں
اور زمرد کی سعی کریں تو خداوند نور ایمان اس کے دل میں پیدا کر دیں فیروز نے کہا وہاں تک کسکی
رسائی ہے اور کون جا سکتا ہے یہ دونوں صاحب کہاں مقیم ہیں کون ہیں اشراق نے کہا میں اپنے یہاں
کا ذکر کرتا ہوں فیروز نے جواب دیا کہ پھر آپ سے بہتر ان سے کون کہ سکیگا اشراق نے کہا اگر میں
کہوں گا تو خداوند کے خلاف ہو گا ان کو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا پھر اور کون کہ سکتا ہے اگر اجازت
ہو تو میں ایک عرضداشت لکھکر لے جاؤں ملکہ عالم کی خدمت میں پہنچاؤں یقین ہے رحم آ جائے
عرض قبول ہو مدعائے دل حصول ہو اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہے میں اس بابت کچھ
نہیں کہہ سکتا ہوں فیروز وہاں سے روانہ ہوا اپنے مقام پر آیا اسی وقت اس نے ایک عرضداشت
تحریر کی مضمون اس کا یہ تھا کہ خداوند اپنے ایک بندہ سے آزردہ ہیں اور میں اس کو عزیز رکھتا ہوں میں
نے آپکے یہاں پناہ لی ہے خداوند کو سجدہ کیا ہے مذہب آئینہ پرستی اختیار کیا ہے اگر آپ اس کی سفارش
فرما دیں تو خداوند اسکے قلب میں نور ایمان اتاریں اور اس کی مرادیں بر آئیں جب عرضداشت

تمام ہوئی تو خود لیکر اشراق کے مکان پر گیا یہاں ڈیوڑھی پر بہت سے دربان سپاہی چوبدار جمع تھے فیروز کو جو سب نے آتے ہوئے دیکھا قاعدے سے کھڑے ہو گئے سب نے جھک کے سلام کیا فیروز نے کہا مخلدار کو بلا دو مجھے ایک عریضہ ملکۂ عالم کی خدمت میں بھیجنا ہے فوراً سب نے مخلدار کو بلایا مخلدار آئی فیروز نے وہی عریضہ مخلدار کے ہاتھ میں دیکر کہا اِس عریضہ کو ملکۂ عالم کی خدمت میں پہونچا دو جو حکم وہ ارشاد فرمائیں مجھسے آکر کہ جانا مخلدار عریضہ لیکر اندر آئی سمن فام کو دیا کہا حضور یہ بادشاہ آج کل شہنشاہ کے یہاں مہمان ہے اُس نے یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے سمن فام نے عریضہ لیا پڑھا مضمون سے آگاہ ہوئی کہا اے مخلدار فیروز سے جا کر کہو مجھے تمہاری خاطر منظور ہے اس وجہ سے میں اس خطاوار کی سفارش کرتی ہوں ورنہ ایسے لوگوں کے واسطے میں ہرگز نہیں کہتی ہوں تم جاؤ اسکا انتظام ہو جائیگا مخلدار نے سب کیفیت فیروز سے آکر بیان کی فیروز وہاں سے روانہ ہوا آئینہ اندام کے محل پر آیا دیکھا زمرد کی وہی حالت ہے آئینہ اندام کے پیروں پر سر رکھے پڑا ہے آئینہ اندام غصہ میں کلمات تخشن بک رہا ہے فیروز جو آیا آئینہ اندام نے کہا او فیروز تو کیا یہ جانتا ہے کہ مجھے کسی کے دل کا حال نہیں معلوم ہوتا ہے ارے میں خداوند ہوں ہر ایک شخص کے دل کی کیفیت مجھ پر آئینہ ہے تجھسے کس لیے کہا تھا کہ تو سمن فام کے پاس جا اور رہائی کی کوشش کر اگر تو زمرد کو دوست رکھتا ہے تو میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ تیرا بھی یہی حال کروں گا نور ایمان تیرے دل سے نکال لوں گا فیروز دوڑ کے پاؤں پر گر پڑا کہا یا خداوند میں یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہ ہو جو آپ کی خدائی کو نہ مانے آئینہ اندام نے کہا اے فیروز میں تیرے دل کی کیفیت سے آگاہ ہوں کہ بصدق دل آئینہ پرست ہے اگر رموز خداوندی میں تجھے کیا دخل ہے نہیں معلوم میں کس واسطے ایک کو کافر بناتا ہوں اور کس لیے ایک کو ایماندار بناتا ہوں اب دیکھنا جب مسلمان یہاں آئیں گے اُن کی روحیں نکال لوں گا پھر سب کی روحیں صاف کر کے انکے قالبوں میں پہونچاؤں گا دلوں میں سب کے نور ایمان پیدا کر دونگا وہ سب بھی آئینہ پرست ہو جائیں گے جو اُن سب میں سردار ہے جس کا نام حمزہ ثانی ہے اُس کو اپنا وزیر خاص قرار دونگا وہ اپنی اسی کے ہے بڑا صاحب عقل ہے فیروز یہ باتیں سن رہا تھا کہ چھت پر سے ایک پردہ گرا آئینہ اندام نے اپنے پاس سے زمرد اور فیروز کو ہٹایا کہا تم لوگ اس پردے کے باہر ٹھہرو میں تھوڑی دیر میں سب سے باتیں کروں گا فیروز زمرد پردے کے باہر آئے دیر تک وہ پردہ پڑا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو پردہ از خود اٹھ گیا سب نے پھر آئینہ اندام کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے زمرد نادان کو اپنے قریب بلایا ہاتھ بڑھا کے ایک صراحی شراب کی اٹھائی گلاس میں شراب بھری زمرد سے کہا شراب کو پی جا زمرد نے اُس جام کو پیا پیتے ہی عجب کیفیت ہوگئی آئینہ اندام کے روبرو سر جھکایا تلوار کھینچ کے رکھ دی کہا یا خداوند آپ مجھکو قتل کریں میں نے بڑی خطا کی اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر آپ مجھے فنا کر دیں گے تو میں حیات ابدی پاؤں گا مجھے اس وقت عجب سیر نظر آتی ہے باغ پر بہار دکھائی دیتا ہے حسینان مہ جبین میری طرف دیکھ کر اشارے کرتی ہیں کہتی ہیں تو نے اطاعت خداوند اختیار کی اب ہم تیرے تابعدار ہیں کیوں خداوند یہ کون لوگ ہیں آئینہ اندام نے کہا میں نے اِس وقت تیرے آگے سے پردے حجاب کے اٹھا دیے ہیں تجھے بہشت نظر آتا ہے ابھی اور اور کیفیتیں نظر آئینگی مگر اب تجھے میری خداوندی کا یقین کامل ہوا میرے بندگان

خاص مین داخل ہوا اب مین تجھکو اپنی خدمت مین رکھونگا تجھے اقربا مین دنیا کے انتظام کی سپرد کردونگا
زمرد بہت خوش ہوا آئینہ اندام نے کہا اب ہم پردہ ہاے عجائب گراتے مین تجھے جس چیز کو دیکھنا ہو اچھی
طرح دیکھ لے زمرد نے کہا خداوند مین چاہتا ہون مجھے ہمیشہ کے واسطے یہی باغ رہنے کو ملے آئینہ اندام
نے کہا بھلا یہ ممکن ہی کہ مین ابھی سے تجھکو اس باغ مین بھیجدون جب تیری عمر ختم ہو جائیگی اور دنیا سے تجھکو
نفرت ہوگی اس وقت یہ باغ تجھے رہنے کو ملیگا زمرد ثانی نے کہا مین اب دنیا مین رہنا نہین چاہتا ہون
آپ مجھے اس باغ مین بھیجدیجیے آئینہ اندام نے کہا ابھی اس وقت تیرے دل کی یہ کیفیت ہی اور جب وہان
جائیگا تو یاد دنیا بہت ستائیگی زمرد خاموش ہوا آئینہ اندام نے کہا ای زمرد اب آنکھین
بند کر زمرد نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام نے کہا ای زمرد آنکھین کھول دو زمرد نے
آنکھین کھول دین دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ مکان نظر آتا ہی نہ وہ نازنینان مہ جبین ہین زمرد بیتاب ہوگیا کہا یا
خداوند یہ کیا غضب ہوا اب کچھ نظر نہین آتا آئینہ اندام نے کہا اتنی دیر بہت سیر کی اب جب اس
دنیا کو ترک کروگے تب دیکھوگے زمرد نے کہا مین ابھی اس دنیا کے چھوڑنے پر راضی ہون آئینہ اندام
نے کہا ابھی ہم گوارا نہین کرتے زمرد نے سر جھکایا فیروز نے جو یہ کیفیت دیکھی آگے بڑھا کہا یا خداوند
جو شخص بغیر دیکھے آپ کی خداوندی کو مانے اوسکو سیر جنت زندگی ہی مین نصیب ہو جاے اور جو بصدق
دل آپ کی خدائی کو مانے اسکو مرنے کے بعد بھی امید نہ ہو آئینہ اندام نے کہا ای فیروز اگر تم نہ دیکھو
تو مین کیا کرون تم میری جانب دیکھ رہے ہو گردن اٹھاؤ تم کو بھی سب سامان نظر آئے فیروز نے
گردن اٹھائی جو کیفیت زمرد کو نظر آئی تھی وہی فیروز نے بھی دیکھی تھوڑی دیر کے بعد اسکی
آنکھون سے بھی وہ سامان غائب ہوگیا زمرد کی طرح سے اس نے بھی بہت کچھ شور و غوغا مچایا مگر پھر وہ
سامان نظر نہ آیا جنگان آگے بڑھا کہا یا خداوند مین بھی مشتاق ہون آئینہ اندام نے کہا کیا مین تمہین مانع
ہون گردن اٹھاؤ دیکھو کیا دکھائی دیتا ہی ؎ دل کے آئینہ مین ہی تصویر یار + جب ذرا گردن اٹھائی دیکھ لی +
جنگان نے جو سر اٹھایا یہی سب سامان نظر آیا یہ بھی دیر تک دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد اس کی نظرون سے بھی وہ
سامان غائب ہوگیا اس نے بھی بہت گریہ و زاری کی مگر آئینہ اندام نے کچھ ساعت نہ کی اسکے بعد لوزج آگے بڑھا کہا
یا خداوند مین کیون محروم رہون آئینہ اندام نے کہا تجھے کس نے کہا ہی گردن اٹھا کر دیکھ لو لوزج نے بھی گردن اٹھائی وہی
کیفیت نظر آئی دیر تک لوزج دیکھا کیا جب عرصہ ہوا سب سامان نظرون سے غائب ہوگیا لوزج نے چاہا مین
اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤن تلوار کھینچ کر گلے پر رکھی لوگ بڑھے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لین آئینہ اندام نے کہا
تم لوگ جیسے بڑھکے اسکی محافظت کرتے ہو خبردار کوئی ہاتھ نہ لگائے سب لوگ الگ ہٹے لوزج نے
تلوار گلے پر پھیری کچھ تکلیف نہ ہوئی نشان تک گردن پر نہ پڑا آئینہ اندام نے کہا تم نے میری خدائی
کا لطف دیکھا اگر تلوار اس کو تکلیف نہ دے سکی سب نے اس کی بہت تعریفین کین آئینہ اندام نے
کہا ای زمرد ثانی اس وقت خداوند تجھ سے بہت خوش ہین تمہین جو مطلوب ہو عرض کرو زمرد نے کہا یا خداوند
مین دو چیزین طلب کرتا ہون ایک تو سر حمزہ دوسرے یہ باغ جو مجھے دنیا مین دکھاے جسکو مین ابھی دیکھ رہا تھا
آئینہ اندام نے کہا سر حمزہ تجھکو دیا جائیگا اور یہ باغ بھی ملیگا مگر شرط ہی زمرد نے کہا یا خداوند شرط
ارشاد فرمایے آئینہ اندام نے کہا پانچ برس میری عبادت کر جب پانچ سال گذر جائینگے اسوقت یہ عطا ہوگا

ہوگی قدرت اسی وقت حمزہ کو جا لینگے وہ لشکر کشی کر کے آئیگا سر اُسکا تمھیں دیا جائیگا تم فوراً واپس لیکر جسد ہما کے قالب سے ملایا جائیگا اور روح پاک اُس کے جسم میں داخل کیجائیگی وہ بھی مذہب آئینہ پرستی اختیار کریگا زمرد نے کہا پھر آپ کو اختیار ہے اُس کے قالب میں روح داخل کیجیے گا میں ایک بار اپنے ہاتھ سے سر حمزہ جدا کرونگا فیروز سے کہا اے فیروز تم کیا طلب کرتے ہو فیروز نے کہا جو کچھ زمرد ثانی نے طلب کیا ہے میں بھی اُسی کا خواستگار ہوں آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس تک عبادت کرو تورج سے کہا تم کیا طلب کرتے ہو تورج نے کہا میں بھی فیروز اور زمرد کی راے سے اتفاق کرتا ہوں آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس عبادت کرو جنگاؤ سے پوچھا اس نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ دنیا میں مجھے ایک باغ ملجائے اور حیات ابدی حاصل ہو آئینہ اندام نے اُس سے بھی کہا کہ پانچ سال عبادت کرو سب نے عبادت کرنے کا وعدہ کیا آئینہ اندام نے اشراق سے کہا آپ کے واسطے ایک عبادت گاہ بنوا دو کہ یہ سب لوگ وہاں جا کے عبادت کریں اشراق نے کہا جہاں آپ کا حکم ہو اِن کے واسطے عبادت گاہ بنوا دی جاے آئینہ اندام نے کہا طلسم کے قلعہ کے پاس جو میدان ہے جہاں دیو تمھارے عبادت کرتے ہیں دیوؤں کی عبادت گاہ کے قریب ان کی عبادت گاہ بنائی جاے اشراق نے کہا ایک ماہ کے عرصے میں تیار ہو جائے گی پھر اشراق وہاں سے روانہ ہوا قلعہ طلسمی کے پاس آیا لوگوں کو بلایا زمین دکھائی سب سے کہا یہاں ایک چار دیواری بیس کوس کے مربع میں جلد تیار کرو عبادت گاہ بنائی جائے گی معماروں نے دیوار بنانا شروع کی دو ہفتے میں دیوار تیار ہوئی اشراق کو خبر ہوئی اُس نے جا کر چار دیواری کے اندر تعمیر کر کے مکان بنایا ایک پتھر کا بنگلہ بیچ میں بنا کر اُس میں تصویر آئینہ اندام کی رکھی اُس کے گرد چبوترے پتھر کے بنوائے زمرد و جنگاؤ و فیروز و تورج کو اپنے ہمراہ لیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا آج عبادت گاہ تیار ہو گئی ہے آئینہ اندام نے سب سے کہا کہ جاؤ اور میری عبادت میں مشغول ہو اشراق سے کہا جس وقت انھیں وہاں لیجانا دیوؤں کی عبادت گاہ دکھا دینا کہ یہ لوگ طرز عبادت سمجھ لیں اشراق اپنے ہمراہ لیکر سب کو دیوؤں کی عبادت گاہ میں آیا سب نے دیکھا دیوان قوی ہیکل حجروں میں بیٹھے ہوئے ہیں کسی حجرے میں کوئی دیو برہنہ کھڑا ہے کوئی برہنہ لیٹا ہوا کلمات بک رہا ہے کسی کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے وہ اُس کتاب کو پڑھ رہا ہے مگر سب برہنہ ہیں اشراق عبادت گاہ دیوان دکھا کر باہر آیا فیروز نے کہا دیو بھی خداوند کی عبادت کرتے ہیں اشراق نے کہا اسقدر دیو صاحب مراد ہیں اس وجہ سے یہاں بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہیں اور کئی لاکھ دیو جو کسی طرح کی مراد نہیں رکھتے ہیں وہ اپنے اپنے مکانوں میں رہتے ہیں مگر ہر روز صبح کو خداوند آئینہ اندام کی عبادت ضرور کرتے ہیں اور دیوؤں پر کیا منحصر ہے ابھی آپ لوگوں نے عبادت گاہ حیوانی نہیں دیکھی ہے وہاں بہت سے حیوان عبادت کر رہے ہیں مثل شیر و فیل و مار و اژدہم بہت سے جانور ہیں جو مراد نہیں رکھتے ہیں وہ اپنے اپنے مکانوں پر روز صبح کو خداوند کی عبادت کرتے ہیں فیروز وغیرہ نے کہا واقعی خداوند ایسے ہی ہیں یہ باتیں کرتے ہوئے اُس دیر میں آئے اشراق نے پہلے زمرد شاہ کو ایک حجرے میں بٹھا کر سمجھایا زمرد نے دیکھا ایک چوکی بچھی ہے ایک کتاب رکھی ہے زمرد اُس چوکی پر

بیٹھ گیا اشراق نے کہا یہ کتاب جو رکھی ہے اس کو اٹھا لو دیکھو اس مین طریقے عبادت کے تحریر ہین اسی کے مطابق عمل مین لانا زمرد نے کہا مین سب باتین اس کتاب مین تعلیم لون گا اشراق نے کہا دو وقت برابر تمہارے واسطے آب و طعام و شراب و کباب اور جملہ اسباب راحت مہیا ہو جایا کریگا قریب غروب آفتاب حجرے سے باہر نکلنا ہر طرف باغ ہی باغون کی سیر کرنا جب آفتاب غروب ہو جاے اپنے حجرے مین واپس آنا کھانے سے فراغت کر کے عبادت مین مشغول ہونا تم سب لوگون کے کھانا کھلانے کے واسطے ایک ٹھکانا مقرر کیا گیا ہے جو شخص کھانا لیکر آئیگا وہ تمہین ٹھکانا بتا دیگا ہر روز وہین جا کر کھانا کھانا نصف شب تک عبادت کرنا پھر سو رہنا جب پہر بھر رات باقی رہے اس وقت سے پھر عبادت شروع کرنا زمرد نے کہا جو جو امور اس کتاب مین لکھے ہون گے مین کرون گا اشراق وہان سے روانہ ہوا فیروز کو ایک حجرے مین لیگیا اسے بھی وہی باتین تعلیم کین جو زمرد ثانی سے کہین تھین یہی حجرے مین بیٹھا بختگان کو اور تورج کو بھی اسی طرح ایک ایک حجرے مین بٹھایا سب باتین ان کو بھی تعلیم کر کے وہان سے روانہ ہوا یہ سب کا فر توش دیر مین مصروف عبادت ہوئے ان سب کو اسی حال مین چھوڑ دیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی ملاحظہ فرمایئے

دو کلمہ داستان جلالت عنوان بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہونا بدیع الملک کا طلسم مراۃ العدم کی طرف اور پہونچنا سرحد طلسم پر اور جنگ ہونا نگہبانان طلسم سے گرفتار ہو جانا بدیع الملک کا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا وہ شراب دے اسدم
کچھ شجاعت کا حال لکھتا ہے
پی کے جسے نشہ سے ہو یہ مرا حال
کردون تیغ زبان سے جو رنگ
اشہب کلک کو کرون جو مہمیز
حاسدون کے جگر ہون جلکے کباب
ہر سطر اس طرح سے ہو تحریر
بنے میدان جنگ کا نقشا
ہو عبارت بھی مختصر اور خوب
نقطہ تک بھی کوئی فضول نہ ہو
نظم سے نثر کو بڑھاتے ہین
صاف سلجھی ہوئی عبارت ہو

جس سے بڑھ جائے اور زور قلم
قلب حاسد پہ جسے چلاتا ہے
طبع ہو مائل جدال و قتال
جس گھڑی نشہ کی ہوا ہو ترنگ
لکھون وہ داستان حیرت خیز
کچھ مضامین آبدار لکھون
صف لشکر کی جو بنے تصویر
یون رقم حال جنگ ہو جائے
ناظرین کو جو ہو بدل مرغوب
یہ نہ ہو جس طرح سے بعض جہل
خوبی داستان مٹاتے ہین
طرز تحریر بے اصول نہ ہو

داستان جدال لکھتا ہو
امتیاز در قتال دکھاتا ہو
کوئی حاسد ہو گرچہ بر سر جنگ
اور جنگ و جدال کی ہو امنگ
شاد سن سن کے جسکو ہون احباب
حال میدان کارزار لکھون
وقت تحریر صفحہ کاغذ کا
دیکھے حاسد تو دنگ ہو جائے
بے سبب داستان کو طول نہ ہو
بجلی تحریر کے ایک طول غول
ان مضامین کی طاقت ہو
خاطر ناظرین ملول نہ ہو

چہرہ شہسواران میدان مضامین جنگ وجدل و فارسان عرصہ داستان رد و بدل اشہب تیز گام خامہ کو میدان قرطاس پر یون جولان کرتے ہین شعر شہسواران عرصۂ ہیجا و ہم نگاران داستان وغا ناظرین والا مقام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل مین تحریر کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان

صاحبقران زمان سے رخصت ہو کر جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوئے لشکر گران بھی ان کے ہمراہ تھا
تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک کو فضائے صحرا پسند آئی لشکریون سے کہا آج کی شب
یہی جا قیام کرو صبح کو یہان سے چلینگے لشکر ٹھہرا شادمولی نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک بارگاہ مین تشریف
لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہ مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر
ہوئے بدیع الملک سے سب نے عرض کی یہان سے طلسم بھی قریب ہی یقین ہے دو تین روز مین قریب طلسم
پہونچ جاوینگے بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ لوگون کی کیا راے ہے سب نے عرض کی اگر مزاج مبارک
مین آئے تو اس صحرا مین کچھ دنون قیام فرمایئے پھر تشریف لیجیے گا یہان شکار کثرت سے پایا جاتا ہے دو
ایک روز شکار کھیلینگے صحرا کی سیر کرینگے پھر یہان سے طلسم مین جا کر پہونچینگے بدیع الملک نے
کہا اگر آپ لوگون کی یہی راے ہے تو مین جب تک آپ لوگ نہ کہینگے تب تک اس صحرا سے نہ جاؤنگا
سردار بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی آپ بھی براے شکار تشریف لیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا
مین ضرور چلونگا شب پھر اسی ذکر مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نامدار مع جملہ سرداران نامی براے
شکار روانہ ہوئے لشکرگاہ سے جب دور نکل گئے تو ایک کوہ سنگ سیاہ کا نظر آیا بدیع الملک نے
سردارون سے فرمایا اس کوہ کی بلندی حد سے زیادہ ہے آج تک اتنا اونچا پہاڑ نظر سے نہیں گذرا سب نے
عرض کی واقعی آجتک ایسا پہاڑ نہین دیکھا اس کے اوپر چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہے سب نے عرض کی
پہاڑ ہوگا یا کچھ آبادی ہوگی بدیع الملک نے کہا یہان کے لوگون کو دیکھنا چاہیے کہ اونکی کیسی صورتین ہین
زبان کیا ہے کس طرح کے لوگ ہین سردار مجبور ہوئے بدیع الملک اُس کوہ کے قریب
آئے کئی سردارون کو زیر کوہ چھوڑا مرکب اونکے سپرد کیے چند سردارون کو ہمراہ لیکر اُس کوہ پر چڑھے
تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک دیو بدشکل مہیب نظر آیا بدیع الملک کو دیکھکر دیو نے چیخ ماری اور بہت
سے دیو آگئے سب نے قصد کیا کہ بدیع الملک کو مع سردارون کے اٹھا لیجائین مگر بدیع الملک نوجوان
کے پاس بازو بند سلیمانی موجود تھا دیوان شریر کی جرأت نہ ہوئی جو کچھ کرسکتے مجبور ہوکے سردارون
پر حملہ آور ہوئے بدیع الملک نے تلوار علم کی دیوؤن کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے دیو قتل ہوئے
تو ایک دیو ضعیف اُنمین سے فرار ہوا بدیع الملک نے چاہا اُسکو بھی بڑھ کے واصل جہنم کرین مگر اور
دیو بیچ مین آگئے بدیع الملک نوجوان اُنکے قتل کرنے مین مشغول ہوئے وہ دیو نکل گیا تھوڑی دیر کے
بعد بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے دیوان مکار ایک تخت کاندھون پر اُٹھائے
ہوئے پیدا ہوئے اُس تخت پر ایک دیو قوی ہیکل مہیب صورت کو بیٹھے دیکھا بدیع الملک نے صورت
اُسکی دیکھکر خدا کو یاد کیا دیوؤن نے تخت لاکر رکھدیا وہ دیو اُترا بدیع الملک کی طرف دیکھکر
کہا اے نوجوان یہ بازو بند ہمارے حوالے کر اور تو جہان سے آیا ہے چلا جا اگر اس کے خلاف کرے گا
تو بہت پچھتائیگا یہان سے زندہ نہ بچکے جا سکیگا بدیع الملک نے فرمایا یہ بازو بند یون نہ ہاتھ
آئیگا اگر دم ہے تو مجھکو قتل کر تو بازو بند لیجا دیو نے قریب آکے چاہا کہ شمشیر کا وار کرے بدیع الملک نے
اُس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دیو نے بہت زور کیا مگر بدیع الملک سے کلائی نہ چھوٹی بدیع الملک
نے ایک طمانچہ اُس کے رخسار پر مارا کہ سر دیو کا اُڑ گیا اُس کے مرتے ہی آفت عظیم برپا ہوئی آندھی اس

زور سے آئی کہ پہاڑ کی چوٹی سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے لگے درخت جڑ بُن سے اُکھڑنے لگے عجب حالت ہو گئی سب دیو چیخیں مار مار کے رونے لگے تھوڑی دیر میں وہ طوفان برطرف ہوا روشنی ہوئی بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ اُس دیو کی لاش پر ایک مہ جبین مہ تمکین بیٹھی زور زور سے رو رہی ہے بدیع الملک اُس نازنین کے قریب آئے بہت کچھ تشفی دلاسا دیکر اُسکو خاموش کیا پھر پوچھا اے نازنین اپنی گریہ کا سبب بتا کہ اسکی لاش پر گریہ کیوں کرتی ہے غیر جنس تھی تو انسان ہے وہ دیو تھا اس نازنین نے کہا اے شہریار اس امر کو تحقیق نفرمائیے لائق عرض نہیں ہے بدیع الملک نے بہت اصرار کیا اُس نازنین نے عرض کی یہاں عرض نہیں کر سکتی اگر آپ تکلیف فرمائیے یہاں سے غریب خانہ بہت قریب ہے وہاں تشریف لیچلئے تو میں کیفیت اسکی عرض کروں بدیع الملک نے فرمایا میں ابھی تیرے ہمراہ چلتا ہوں نازنین نے کہا اور لوگ آپکے ہمراہ ہیں اُنکو چھوڑ دیجیے کہ یہ لوگ وہاں نہیں جا سکتے ہیں بدیع الملک نے سرداروں سے کہا آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں اس نازنین کے ہمراہ جاتا ہوں تحقیق کرنا منظور ہے کہ یہ اس عفریت کی لاش پر اسقدر گریہ کیوں کرتی تھی سرداروں نے عرض کی اے شہریار آپ بھی کسکی باتکو صحیح جانتے ہیں بھلا یہ عورت آپ سے اپنا راز بتائے کی بات نہ چھپا ئیگی ہمیں اس بات کا یقین نہیں ضرور یہ مکارہ ہے آپکو ہم نہ جانے دینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا میرا حامی ہے میں ضرور جاؤنگا اس کی بات سنوں گا سرداروں نے ہر چند منع کیا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا سب سرداروں کو یہیں چھوڑ آپ اُس نازنین کے ہمراہ ہوئے نازنین ایک جانب چلی بدیع الملک بھی اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک چاہ نظر آیا نازنین نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اگر آپ مجھکو مکارہ تصور نہ فرمائیں تو اس چاہ کے اندر تشریف لیچلیں بدیع الملک نے چاہ کے قریب آکے دیکھا تو راستہ نیچے جانیکا بنا تھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر قدم بڑھایا نازنین دوسری طرف گئی بدیع الملک کے ساتھ ساتھ راہ طے کی چاہ کے نیچے پہونچے بدیع الملک نے دیکھا تو ایک باغ پربہار رشک گلزار فرخار نظر آیا ہر درخت گویا قدرت سے مزین پایا قمریوں کو قریب سرو وصنوبر لگاتے دیکھا صبا کو گیسوان سنبل بنتے دیکھا بلبلوں کا قریب گل مجمع کثیر نظر آیا اور پھولوں نے بھی اپنا رنگ دکھایا بدیع الملک صانع قدرت کی صنعت کا تماشا دیکھکر حیران ہوئے بلبل غنچہ یہ کیفیت دیکھکر خندان ہوئے ہر پھول سے صدائے عجیب بلند ہوئی وہ نازنین جو بدیع الملک کے ہمراہ تھی یہ کیفیت دیکھکر دردمند ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آج خلاف معمول اس باغ کا ہر پھول مسکراتا ہے عجیب وغریب صدا سنا تی ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا نگہبان ہے اس قدر کیوں طبیعت پریشان ہے تم یہاں کی رہنے والی ہو یہاں کے حال سے آگاہ ہوگی یہ بھی کوئی فریب راہ ہوگی نازنین نے عرض کی میں پیشتر خدمت والا میں کہہ چکی ہوں کہ اگر آپ کو مجھپر کسی قسم کا دھوکا ہو تو تشریف نہ لیجیے اب آپ یہ کیا فرماتے ہیں بدیع الملک نے کہا میں نے تمہاری نسبت نہیں کہا بلکہ یہ عجیب وغریب باتیں جو ظاہر ہوئیں تو میں نے اس جگہ کی نسبت یہ بات کہی نازنین خاموش ہو رہی مگر ہر پھول بہ تمسخر اپنی باتیں کرتا رہا بدیع الملک نوجوان نے کسی سمت خیال بھی نہ کیا اُس نازنین کے ساتھ چلے گئے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے بدیع الملک نے بارہ دری کو نہایت پر تکلف پایا نازنین سے فرمایا یہ بارہ دری رشک پری کس نے تعمیر کرائی تھی عمارت بہت کہنہ معلوم ہوتی ہے نازنین نے عرض کی اے شہریار میں یہاں کے کسی راز سے واقف نہیں

آپ کو میرا احوال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہوئے نازنین پردہ اُٹھا کے بارہ دری کے اندر آئی اپنے ہمراہ بدیع الملک کو بھی لائی شاہزادے نے دیکھا دریچۂ بارہ دری میں ایک آئینہ قد آدم رکھا ہے قصد کیا اُس کے قریب جا کے دیکھیں نازنین نے منع کیا بدیع الملک اُس طرف سے ہٹے نازنین شاہزادے کو شہ نشین پر لائی یہاں عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پلنگڑی جواہر نگار بچھی ہے اُس پر کوئی شخص سوتا ہے دوشالہ اوپر پڑا ہے نازنین نے کہا اے شہریار آپ تشریف رکھیں اور یہ وعدہ فرمائیں کہ تن تیرے مقصد کے واسطے کوشش کروں گا تو میں ماجرا اپنے رنج کا بیان کروں بدیع الملک نے فرمایا حقیقت کو خدا مالک ہے اگر اسکا فضل شامل حال ہوگا تو میں تمہارے مطلب کے واسطے کوشش کروں گا اُس نازنین نے عرض کی اے شہریار یہ پلنگڑی بچھی ہے اس پر ملکہ شاداب اختر جبین دختر ملک قیصر جہان بانو بادشاہ طلسم مراۃ العدم محو خواب ہیں ایک مدت گذری کہ وہ عفریت خانہ خراب جو آپ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا ملکہ کو اور مجھ کو باغ سے اُٹھا لایا تھا اس باغ میں لاکے رکھا تھا دن بھر اس کا پتہ نہ رہتا تھا مگر وقت شب آتا تھا نہیں معلوم اس آئینے سے کیا بات کہتا تھا کہ ایک تیلی زمرد کی بنی ہوئی اُس آئینے سے برآمد ہوتی تھی ہاتھ میں اُس تیلی کے ایک پھول ہوتا تھا جب وہ قریب ملکہ آتی تھی پھول سنگھاتی تھی ملکہ عالم اُٹھ بیٹھتی تھیں شب بھر بیدار رہتی تھیں وہ تیلی پھول سنگھا کے پھر اسی آئینے میں چلی جاتی تھی وہ عفریت شب بھر ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا چاہتا تھا ملکہ وصل پر راضی ہوں اپنی صورت نہایت حسین بناتا تھا ملکہ سے کہتا تھا کہ میری صورت اصلی یہ ہے آپ کیوں انکار فرماتی ہیں میرے دل کو جلاتی ہیں ملکہ راضی نہ ہوتی تھیں جب تک بیدار رہتی تھیں روتی تھیں جب شب اسی بحث میں بسر ہوتی تھی اور سحر ہوتی تھی تو عفریت آئینے کے پاس جاتا تھا یہی آواز سناتا تھا ایک تیلی یاقوت کی آئینے سے برآمد ہوتی تھی ملکہ کے قریب آ کر ایک پھول سنگھاتی تھی ملکہ بیہوش ہو جاتی تھیں میں تنہا اس مکان میں قریب ملکہ بیٹھی مگس رانی کیا کرتی تھی اب کون ایسا ہے جو ملکہ کو اس خواب سحر سے بیدار کرے بدیع الملک نے جو یہ تقریر اس نازنین کی سنی پلنگ کے پاس آئے دوشالہ ہٹایا ایک نور نظر آیا بدیع الملک کی آنکھیں جھپک گئیں تاب نظارۂ جمال نہ لاسکے غش کھا کر گرے اُس نازنین نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرائی قریب شاہزادے کے آئی اپنے دامن سے ہوا دی تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو ہوش آیا نازنین نے عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہے بدیع الملک نے فرمایا اب مزاج پوچھنا بیکار ہے دل بیقرار ہے طبیعت گھبراتی ہے جنگل کی یاد آتی ہے نازنین نے جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عاقلہ تھی فوراً سمجھی کہ شاہزادہ ملکہ پر مائل ہوا تیغ ابرو کا گھایل ہوا اب خدا ہی خیر کرے انجام بخیر ہو ورنہ اس کی جوانی مفت رائگان جائیگی مراد بر نہ آئیگی یہ خیال کر کے کہا اے شہریار صبر دل پر جبر کیجیے اسقدر بیتاب نہ ہونا چاہیے یوں اشکوں سے دامن نہ بھگونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا صبر کسکو کہتے ہیں اور جبر کسکا نام ہے بیتابی و بیقراری یہ البتہ اپنا کام ہے اے نازنین تو نے غضب کیا میرے سرداروں کو ہمراہ نہ آنے دیا اگر وہ لوگ آتے تو کچھ تو تدبیر بتاتے مگر اب خدا جو چاہیگا کرونگا تم یہاں ٹھہرو میں اس کی تدبیر میں جاتا ہوں اگر کچھ تدبیر بن پڑیگی تو آؤنگا ورنہ زندگی سے ہاتھ اٹھاؤنگا نازنین نے کہا اے شہریار میں ہرگز آپ کو نہ جانے دونگی ایک کی وجہ سے تو یہ ملال ہے اگر آپ کے دشمنوں پر کسی طرح کا ملال پہونچے گا تو اس سے زیادہ مجھکو صدمہ ہوگا بدیع الملک نے کہا اب روکنا بیکار ہے میں نہ ٹھہرونگا ضرور جاؤنگا نازنین مجبور ہوئی

بدیع الملک اُس مکان سے باہر آئے راستہ طے کرکے اپنے سرداروں سے ملے سب نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا گئے پاس آ کے عرض کی اے شہریار خیر تو ہے کیا ہے بدیع الملک نے فرمایا مزاج بخیر ہے صحت اب کہاں اک زہرہ جبین پر دل آگیا ہے غم قلب مضطر ہو گیا سرداروں نے کیفیت پوچھی بدیع الملک نے کل ماجرا بیان کردیا سرداروں نے عرض کی حضور بھی کس امر کا خیال فرماتے ہیں نہیں معلوم کیا بات ہے آپ لشکر کو تشریف لیجیے کچھ خیال نہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا میں جب تک اس بات کو صاف نہ کرونگا لشکر میں واپس نہ جاؤں گا سرداروں نے عرض کی آپ کو طلسم میں آنا ہے اگر عرصہ ہوگا تو زمانہ فتاحی میں خلل پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ ہو جب منظور ہے پہلے میں اس نازنین کی فکر کرلوں پھر اور کام کرونگا سردار خاموش ہو رہے بدیع الملک نے کہا آپ لوگ لشکر میں تشریف لیجائیں وہاں سب کو آگاہ کردیں اور وہیں قیام فرمائیں میں انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد آپ سے ملونگا سرداروں نے عرض کی اب ہم ایسے وقت میں آپ سے جدا نہ ہونگے تنہا آپ کو نہ چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے جانے سے لشکر میں سب لوگوں کو کیفیت معلوم ہو جائیگی وہ باطمینان خاطر وہاں قیام پذیر رہینگے اور اگر آپ لوگ انہیں میری اطلاع نہ دینگے تو وہ لوگ گھبرا کر واپس نہیں اور چلے جائینگے پھر انکا پتہ لگنا مشکل ہوگا سرداروں نے عرض کی آپ ہم لوگوں کو چھوڑ کر کہاں تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے فرمایا میں اسی نازنین کے بیدار کرنے کی فکر میں جاؤنگا اگر کوئی ترکیب ہاتھ آجائیگی تو پھر یہاں آکر اس نازنین کو بیدار کرونگا سرداروں نے عرض کی کوئی جگہ خاص ہے جہاں جانے سے تدبیر اس نازنین کے بیدار کرنے کی دستیاب ہوگی بدیع الملک نے کہا کوئی جگہ خاص نہیں ہے سرداروں نے کہا پھر آپ کہاں تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے کہا میں اُن دیوان شریر کو تلاش کرونگا جو اسکا تخت اُٹھا کے لائے تھے سرداروں نے عرض کی انکا ملنا ممکن نہیں آپ اُن کے ناموں سے واقف نہیں اُنکی جائے سکونت سے آگاہ نہیں بدیع الملک نے فرمایا کہیں پتہ مل ہی جائیگا سرداروں نے عرض کی اے شہریار انکا پتہ نہ ملیگا بدیع الملک نے کہا جب پتہ انکا نہ معلوم ہوگا اسوقت دوسری تدبیر کیجائیگی سرداروں نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک کی سمجھ میں آیا سردار مجبور ہو گئے بدیع الملک خدا حافظ کہکر آگے بڑھے سردار ساتھ چلے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائیں لشکر کو واپس جائیں سرداروں نے عرض کی ہم لشکر میں اطلاع کرائے دیتے ہیں آپ خاطر جمع رکھیں ایک سردار کوہ کے نیچے آیا جو لوگ گھوڑے لیے کھڑے تھے اُنسے کہا لشکر میں جاکر اطلاع کردو کہ بدیع الملک نامدار کوہ پر تشریف رکھتے ہیں اگر عرصہ ہو جائے تو لشکر میں کوئی مضطرب نہ ہو وہیں سب قیام پذیر رہیں انشاءاللہ جلد آکر ملینگے وہ لوگ گھوڑے لیکر روانہ ہوئے سردار بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب ملکر ایک جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن دیوان شریر کی بیان کیجاتی ہے

جو اس دیو قوی ہیکل کا تخت اُٹھا کے لائے تھے یہ سب اُسی کوہ کے نیچے ایک غار میں رہتے تھے یہ سب اس کو اپنا معبد جانتے تھے جو دیو دست بدیع الملک سے مارا گیا اس کو اپنا بادشاہ بنایا تھا اُسکے تابع فرمان رہتے تھے اسکے مارے جانے کے بعد سب دیو متفرق ہو گئے مگر ایک دیو ضعیف کہ کثرت

زخمداری سے بھاگ نہ سکا ایک غار میں لیٹ رہا بدیع الملک نوجوان جو چلے تھوڑی دیر میں اُس غار کے قریب تک پہونچ دیکھا ایک دیو ضعیف غار میں پڑا ہے بدیع الملک اُس دیو کے قریب آئے کہا اے عفریت بیدار ہو دیو نے جو آنکھ کھول کے دیکھا بدیع الملک کو اپنے قریب پایا گھبرا گیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار پناہ دیجیے بدیع الملک نے فرمایا اسلام قبول کر دیو مسلمان ہوا جب بدیع الملک کے سرداروں نے اُسکے زخموں میں اپنے ہاتھ سے ٹانکے لگائے دیو سے پوچھا کہ یہ جو تم سب کا سردار مارا گیا اسکا کیا نام تھا اُس نے عرض کی کہ وہ ان بن سوہان اس کو کہتے تھے یہ ہم سب کا بادشاہ تھا بدیع الملک نے فرمایا کس شغل میں رہتا تھا دیو نے کہا ایک مہینہ سے طلسم نہ طاق میں ملازم تھا اور ساتھ آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند جانتا تھا یہاں بھی ایک تصویر آئینہ اندام کی لاڑلی کی ہم سب اُسی تصویر کی پرستش کرتے تھے یہ صبح کو وہاں جاتا تھا تمام دن طلسم میں رہتا تھا شام کو واپس آکے تھوڑی دیر ہم لوگوں سے باتیں کرتا تھا طلسم کے واقعات بیان کرتا تھا پھر اپنے مکان میں جاتا تھا ایک شاہزادی کو کہیں سے اُٹھا لایا تھا اُس کے عشق میں دیوانہ تھا شب بھر اُس کی منت کرتا تھا وہ وصل پر راضی نہ ہوتی تھی جب صبح کو جاتا تھا اُس کو بیہوش کر کے چلا جاتا تھا بدیع الملک نے فرمایا اُسکو بیہوش کیونکر کرتا تھا اور وہ ہوشیار کسطرح ہوتی تھی دیو نے کہا ایک آئینہ طلسم سے لایا تھا اُس میں دو تیلیاں سبز و سرخ تھیں اُنکے ذریعہ سے بیہوش و ہشیار کر لیتا تھا بدیع الملک نے پوچھا یہاں اُن کے تئیں میں سحر اگر اُس کو کوئی توڑ ڈالے تو اُس شاہزادی کو ہوش آجائے عفریت نے کہا آئینہ کے توڑ ڈالنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک آپ تصویر آئینہ اندام کو نہ توڑیے گا بدیع الملک نے فرمایا تصویر آئینہ اندام کہاں ہے عفریت نے کہا اُسی کوہ پر ہے مگر وہاں تک جانا بہت مشکل ہے گرد اُس تصویر کے آتش سحر روشن ہے جب اُس آتش سے گذر جائے تو دیوان سفر مد ہزاروں جمع ہیں اُن سے مقابلہ کرنا اور فتحیاب ہونا مشکل ہے جب اُن دیووں پر فتحیاب ہو تو تصویر تک پہونچے تصویر خود ساختہ سحر ہے اُس کو توڑنا آسان نہیں بدیع الملک نے فرمایا سب خدا آسان کردیگا چلو اُس تصویر تک پہونچا دو دیو نے عرض کی اے شہریار آپ تصویر کے پاس جا کر کیا کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا اُس تصویر کو توڑونگا دیو سمجھا کہ شاہزادی کو بدیع الملک نے دیکھ لیا ہے اُسی کے واسطے تدبیر کرتے ہیں بہت سمجھایا بدیع الملک نے نہ مانا دیو مجبور ہو گیا بدیع الملک کو مع سرداروں کے اپنے ہمراہ لیکر چلا عجیب و غریب راہوں کو طے کر کے ایک چاہ کے قریب پہونچا بدیع الملک سے عرض کی آپ جھک کے ملاحظہ فرمایئے کہ آتش سحر اس چاہ میں مشتعل معلوم ہوتی ہے بدیع الملک نے جھک کے دیکھا تو آگ روشن معلوم ہوئی شعلے بھڑکتے نظر آئے یہ پیروان خلیل اللہ تھے آگ سے کیا ڈرتے نام خدا لیکر اُس چاہ میں کود پڑے دیو نے چاہا میں بھی کود پڑوں سرداروں نے منع کیا کہ مارے کیوں اپنی جان دیگا آقائے نامدار صاحب اقبال ہیں آگ بجھ جائے گی اگر تو کودیگا تو جل جائیگا دیو قریب چاہ آیا جھک کے دیکھا آگ کو بجھا پایا سرداروں سے کہا اب آتش سرد ہو گئی جلنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے سب سردار بھی اُس چاہ میں کود پڑے دیو بھی کود اگر بدیع الملک جو چاہ میں کودے آتش سرد ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا میدان وسیع نظر آیا ایک جانب جا لوح محفوظ اور تختہ جات واقع تھے اُنکے پاس موجود تھی کچھ خوف سحر نہ تھا دو چار قدم بڑھے بدیع الملک نے دیکھا ایک در نظر آتا ہے چاہا اس در کی طرف چلیں کہ ایک دیو اُس در سے نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے جوان مسلمان تو کہاں جاتا ہے یہ ہم لوگوں کی معبدگاہ ہے

جیسے ہی بدیع الملک کی طرف ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے جھٹکا دیا دیو کا ہاتھ بیکار ہوا اس نے چیخ ماری بہت سے دیو اس شور پر آکر جمع ہوئے سب بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے مگر دور کے حربوں سے کام لیا بازوبند سلیمانی کی برکت سے کوئی بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ سب کے وار بچانے لگا بہت سے دیودن کو قتل کیا آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ مین دم لیا دیودن کو موقع ملا پتھر مارنا شروع کیے بدیع الملک نے ہاتھ اُٹھا درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز غریبان وقت مدد ہے ترپ کے جو دعا کی ایک جانب سے گرد اُڑی بدیع الملک نے دیکھا کہ سرداران نامی آپہونچے آتے ہی سب سردار دیودن پر ٹوٹ پڑے سب وہ دیو جو ان سب کو لیکر یہان تک آیا تھا اُس نے بہت سے دیودن کو ہلاک کیا چار سردار بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے شاہزادے کو اُن کا بہت افسوس ہوا اسی ملال مین تلوار کھینچ کر دیودن پر جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آخر دیو تاب مقابلہ نہ لائے سامنے سے فرار ہوئے بدیع الملک اُس دیر مین تشریف لائے دیکھا ایک تصویر بہت بڑی پتھر کی تراشی ہوئی رکھی ہے بدیع الملک اُس تصویر کے قریب گئے لوح محفوظہ کا عکس جو تصویر پر پڑا تصویر اُسی دم ٹوٹ گئی بدیع الملک نے شکر خدا کیا بہت سے دیو مطیع ہوئے بدیع الملک نے اُس دیو فرمان سے پوچھا اب کیا کرنا چاہیے اُس نے کہا اب آئینہ ٹوٹ گیا ہوگا شاہزادی کو ہوش آیا ہوگا بدیع الملک وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جاوے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب اختر جبین کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نے یہان معبدگاہ کو تباہ کیا اور تصویر آئینہ اندام جادو کی ٹوٹی تو مرآۃ سحر بھی ٹوٹا ملکہ شاداب اختر جبین کو ہوش آیا آنکھیں کھولیں اُٹھ بیٹھیں اپنی وزیرزادی شوخ نگاہ کو آواز دی شوخ نگاہ قریب تھی ملکہ کو جو ہوشیار پایا قریب آئی بلائیں لیں ملکہ نے کہا آج خلاف دستور مجھکو ہوش کیون آیا خیال جو کیا تو سحر بھی یاد تھا ملکہ سحر مین دخل وافی رکھتی تھی شوخ نگاہ سے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے نہین معلوم کیا بات پیش آئے نکل چلنا بہت اچھا ہے شوخ نگاہ نے بدیع الملک کی سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا اگر وہ ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا ہر طرح اپنے کو وہان پہونچائیگا یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے ملکہ اُسی پلنگڑی پر شوخ نگاہ کو بٹھایا سحر کیا پلنگڑی تخت کی طرح بلند ہوئی ملکہ وہان سے روانہ ہوگئی کہ حال اسکا وقت پر لکھا جاوے گا

اب بدیع الملک کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ جو وہانسے تصویر کو شکست کرکے ملکہ کی بارہ دری مین آئے یہان کسیکو نہ پایا بدیع الملک گھبرا کے بیتاب ہوگئے سرداروں سے کہا غضب ہوا نہین معلوم ملکہ کو اب کون لیگیا دیودن نے عرض کی اے شہریار ملکہ سحر خوب جانتی تھین معلوم ہوتا ہے اپنے مکان کو روانہ ہوگئین کیونکہ جس وقت آئینہ ٹوٹا ہوگا ملکہ کو ضرور ہوش آیا ہوگا اور سحر بھی یاد ہوا ہوگا اپنی وزیرزادی کو لیکر نکل گئین بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت کیونکر معلوم ہو دیودن نے عرض کی ہم ابھی دریافت کرتے ہین یہ کہکر دو تین دیو بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین طلسم

مراۃ العدم کے قریب جا پہونچے طلسم کے اندر آئے دیکھا سب شہر مین خوشی ہو رہی ہے تیاریان روشنی کی ہوتی
ہین دیو مکانات شاہی تک دوڑ آئے دیکھا محل مین سب لوگ خوشی کر رہے ہین ایک نازنین کو چند خواصین حمام مین
لیے جاتی ہین دیو یہ کیفیت دیکھکر سمجھ گئے یہی ملکہ ہے جو ابھی آئی ہے لوگ اس کو حمام کرانے لیے جاتے ہین یہ حال دیکھکر واپس
ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سب حال عرض کیا بدیع الملک نے کہا اگر ملکہ اپنے مکان مین ہو کیا مضائقہ
ہم مین وہین جاتا ہون انشاء اللہ تعالے وہین ملاقات ہوگی یہ کہکر دیوون کو رخصت کیا دیوون نے عرض کی آپ
طلسم کی طرف تشریف لیے جاتے ہین اگر خلاف مزاج نہ ہو تو ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین بدیع الملک
نے فرمایا آپ لوگون کے تشریف لیجانیکی کوئی ضرورت نہین ہے خدا کی حمایت کافی ہے دیوون نے عرض کی ہم وقتاً
فوقتاً حاضر خدمت ہوتے رہینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہے مین اس بات کا مانع نہین دیو
سب رخصت ہوئے بدیع الملک کوہ سے اُترے اپنے لشکر مین تشریف لائے سب نے بدیع الملک کو دیکھکر
بہت خوش ہو حقیقت دریافت کی شاہزادے نے مناسب جانکر بعض حال بیان کر دیئے اُس روز وہین
قیام کیا دوسرے روز طلسم کی طرف روانہ ہوئے چوتھے روز مسافر خانہ طلسمی کے قریب پہونچے مہمان سرا کے
لوگ لینے کو آئے بدیع الملک سے آکر سب نے عرض کی مہمان سرا مین تشریف لیچلیے بدیع الملک نے پوچھا
یہ مہمانسرا کسکی ہے اسکا مالک کون ہے سب نے کہا یہ مہمان سرا ملک قیصر جمات باطن کی طرف سے ہے یہان
عام اجازت ہے اگر کوئی اس طرف سے لیکن اور بھی جاتا ہے ایک شب مہمان سرا مین رہتا ہے دوسرے روز اپنی منزل
کی طرف روانہ ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی مہمانسرا مین نہین جا سکتے سب نے عرض کی ایک روز
آپ کو ضرور ہم لوگون پر عنایت فرمانا ہوگی بدیع الملک نے فرمایا ہم بغرض فتاحی طلسم یہان آئے ہین اگر آپ
ہمکو اپنی مہمان سرا مین مہمان کیجیے گا تو آپ پر عتاب سلطانی ہوگا ہم نہین چاہتے کہ آپ ہمارے سبب سے مورد
عتاب ہون یہ جو ملازمین مہمانسرا کے تھے سنکر سب بہت ہنسے کہا آپ نے وہ ارادہ کیا جو کبھی پورا نہ ہوگا بھلا طلسم
مراۃ العدم آپ سے فتح ہوگا بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو غیب دانی کسنے بتائی ہے کس وجہ سے آپ
یہ دعوی کرتے ہین کہ طلسم آپ سے فتح نہ ہوگا سب نے کہا یہ طلسم ایسا نہین ہے جو فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا یہ آپ
لوگون کا خیال خام ہے طلسم ضرور فتح ہوگا وہین بفضل خدا فتح کرینگے ملازمین اُسی وقت واپس گئے طلسم کے اندر
آئے ملک قیصر جمات باطن کی ڈیوڑھی پر آئے اپنی اطلاع کرائی چوبدارون سے کہا کہ خدمت شہنشاہ مین
عرض کر دینا کہ ملازمین مہمانسرا حاضر ہین کچھ ضروری عرض کرنا چاہتے ہین اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت ہو کر آپ
سے عرض کرین چوبدار اندر آئے ملک قیصر اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا لوگ فیروز کا ذکر کرتے تھے قیصر
کہتا تھا فیروز کا میں جانتا ہی ہون اگر وہ یہان رہتا تو ضرور مسلمان یہان آتے مفت فساد عظیم برپا ہوتا مجھکو
خداوندون نے منع کیا مین نے اُس کا لحاظ اچھا نہ جانا وہین جا کر رخصت کر دیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے
آکر کہا ملازمین مہمان سرا دولت پر حاضر ہین کچھ ضروری آپ سے عرض کرنا چاہتے ہین امیدوار باریابی ہین قیصر
نے کہا بلاؤ چوبدار باہر آئے ملازمین مہمان سرا کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ملازمین نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے
کی اجازت دی ملازمین بیٹھے قیصر نے پوچھا آج تم لوگ کیسے آئے کیا کوئی بات ہوئی سب نے کہا ہم ایک ضروری امر آپ
سے عرض کرتے ہین قیصر نے تعجب کیا ملازمین مہمان سرا نے بدیع الملک کے آنیکی کیفیت بیان کی قیصر نے
کہا یہ بھی کوئی ماننے کی بات تھی جسکو تم لوگون نے سچ جانا اسی وقت سب مسلمانون کو گرفتار کرا لے

لیتا ہون کیا مجال کسی کی جو سیر طلسم کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے تم لوگ جاؤ مین ابھی اُن لوگون کے واسطے فکر کرتا ہون ملازمین مہمان سرا رخصت ہوئے قیصر نے سب کو بلایا سب لوگ آئے قیصر نے کہا مسلمان آگئے کوئی شخص بدیع الملک ہی کہ وہ سب کا سردار ہی اُس کے ہمراہ لشکر ہی دہی بارادۂ فتح یہان آیا ہی وزرا ابھی اس بات کو سُنکے بہت ہنسے قیصر نے کہا تھوڑا سا لشکر بھیجدینا کہ وہ جا کر اُن لوگون کو گرفتار کر لے وزرا نے اسیوقت اُسکا انتظام کیا لشکر جانب سرحد روانہ کر دیا لشکر تو طلسم کی سرحد پر آکے اُترا اگر بدیع الملک نوجوان نے اپنے مہمان کی بارگاہین خاص حد طلسم مین استادہ کرائین لشکر قیصر نے منع بھی کیا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا کہا ہم قیصر کو نامہ لکھتے ہین اُسکے جواب کے منتظر ہین اگر ہماری مرضی کے موافق جواب آئیگا تو خود قیصر ہمارے بلانیکو آئیگا اور اگر ہمارے خلاف مرضی جواب آیا تو ہم طلسم کے اندر چلے جائینگے سرداران لشکر قیصر نے کہا ہم آپ کو یہان بارگاہین نہ استادہ کرنے دینگے ہمین حکم ہی کہ آپ کو مع لشکر اسیر کر کے خدمت مین سلطان کے لیچلین بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ کس کی راہ دیکھتے ہین اگر یہ امر آپ کے امکان مین ہو تو مین موجود ہون آپ گرفتار کر کے لیچلیے سردارون نے دیکھا کہ یہ لوگ یون اسیر نہ ہونگے جب تک اُن سے مقابلہ نہ کیا جائے یہ سوچ کر بدیع الملک سے افسر فوج نے کہا کل میدان جنگ مین آپ کو گرفتار کر لینگے آج آپ تھکے مسافت راہ اُٹھائے ہوئے ہین اور یہ لوگ بھی ابھی آئے ہین شب بھر آرام کر لین پھر آپ سے مقابلہ ہو بدیع الملک نے فرمایا آپ کو اختیار ہی ہم ہر وقت موجود ہین سرداران فوج قیصر وہان سے واپس آئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سردارون نے بدیع الملک سے عرض کی اب آپ کیا ارادہ ہی قیصر کو نامہ لکھیے گا بدیع الملک نے فرمایا اب نامہ لکھنے کی کیا ضرورت ہی اُس کو اطلاع ہو گئی اُس نے لشکر برائے مقابلہ روانہ کیا اب صبح سے مقابلہ شروع ہو جائیگا نامہ لکھنے کی ضرورت نہین ہی سردار خاموش ہو رہے ہرکارون نے آکر بدیع الملک کو دعا دی پھر عرض کی لشکر دشمن مین طبل جنگ بجا ہی بدیع الملک نے فرمایا بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرونمین تیاریان ہونے لگین رات تو سامان جنگ مین بسر کی جب قیصر زرین کلاہ مشرق فوج سیارگان کو بھگا کے فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا تو بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادہ ہتھیار جسم پر آراستہ کر کے بارگاہ سے برآمد ہوا خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُس طرف سے افسر لشکر قیصر گرد قوی بازو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا دونون طرف صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی ترکیب کر دکھا کر گرد قوی بازو صف سے آگے بڑھا کہا ای بدیع الملک اگر تم میرا کہنا قبول کرو تو بندگان سامری کی جان بچے بدیع الملک نے کہا بیان کرو گرد قوی بازو نے کہا لشکر تمھارے بھی ہمراہ ہی اور مین بھی اس قدر لشکر لیکر آیا ہون اگر دونون لشکر آپسمین معرکہ آرائی کرینگے تو بہت سے آدمی قتل ہونگے بہتر یہ ہی کہ مین تم آپس مین مقابلہ کر کے ایک دوسرے کو زیر کرین جو مغلوب ہو غالب کی اطاعت کرے بدیع الملک نے فرمایا مجکو منظور ہی گرد قوی بازو نگاہ دزن ہوا نیزہ کے دو چار وار بدیع الملک پر کیے بدیع الملک نے وہ اُس کے رد کیے جب یہ دو چار وار کر چکا تو بدیع الملک نے نیزہ سیدھا کیا ایک وار اسکے گلوگاہ پر کیا اس نے نیزے کو نیزے پر روکا چاہتا تھا کہ وار کرے مگر سنان لگتے ہی بدیع الملک نوجوان نے نیزے کی چوب اسکے نیزے سے لگا کے ایسا جھٹکا مارا کہ نیزہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا اس نے خفیف ہو کے تلوار میان سے

لی کہا اے جوان اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا بدیع الملک نے فرمایا جس طرح نیزہ بازی میں بچا اُسی طرح اب بھی بچونگا گرد قوی بازو نے کہا اب میں تجھکو اجازت دیتا ہوں تو تلوار کا وار کر بدیع الملک نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہیں ہے کہ جنگ میں سبقت کریں پہلے تم وار کرو جب تمہارے وار سے خدا ہمکو بچا لیگا تو ہم بھی وار کرلیں گے گرد قوی بازو نے کئی بار بدیع الملک سے کہا مگر شاہزادے نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا جب گرد قوی بازو مجبور ہوا تو وار تلوار کا سر بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیا گرد قوی بازو نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو تلوار پر روکا اس نے فوراً تیسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیکر خبردار خبردار کہکر وار کیا گرد قوی بازو نے سپر اُٹھائی تلوار سپر پر پڑتے ہی کٹ گئی مگر مرکب قوی بازو کے پر لگی کی تیغ سر مرکب پر پڑی گھوڑے کی گردن کٹ کے زمین پر پڑی دھڑ کے ساتھ قوی بازو بھی گرا اس نے گرتے ہی چاہا کہ بدیع الملک کے گھوڑے کو پے کرے مگر شاہزادہ گھوڑے سے کود مرکب کو اپنی پشت پر دیا قوی بازو تلوار لیے قریب آیا چاہا اب بدیع الملک پر وار کرے بدیع الملک نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا جھٹکا دے کے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینکدیا قوی بازو نے چاہا بدیع الملک سے لپٹ جاؤں کشتی کے فن دکھاؤں لیکن بدیع الملک نوجوان نے اس کو اپنے قریب نہ آنے دیا دیر تک اس کوشش میں رہا تب تھک گیا تو مجبور ہو کر بدیع الملک سے کہا اے جوان اب میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کشتی میں مقابلہ کرو بدیع الملک نے کہا میں موجود ہوں یہ کہکر تم سے قوی بازو قریب آیا بدیع الملک کی کمر میں ہاتھ ڈال کے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کو جنبش بھی نہ ہوئی جب بہت زور کر چکا تو کہا اے جوان اب میں تیرے زور کا مشتاق ہوں بدیع الملک نے بلہ دیا کہ پاؤں گرد قوی بازو کے زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے دوسرا زور کیا سینے تک لائے تیسرے زور میں سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پٹکیں گرد قوی بازو نے عرض کی اے شہریار میں آپ کی اطاعت قبول کرتا ہوں بدیع الملک نے بآسانی اس کو زمین پر رکھدیا گرد قوی بازو کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا لشکر [illegible] کو پکار کے کہا کہ میں نے اطاعت آقائے نامدار کی قبول کی ہے تم میں سے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ ایمان لائے [illegible] بہت زیادہ مسلمان ہوئے باقی لشکری ایمان نہ لائے حیلہ کرکے وہاں سے فرار ہوگئے بدیع الملک [illegible] فیروزی میدان [illegible] بارگاہ میں آئے گرد قوی بازو کو بھی ہمراہ لائے سب سے فرمایا آج شب بھر یہاں قیام کریں گے صبح کو [illegible] سرحد طلسم میں داخلہ کریں گے دیکھیں کس طرح کی کوئی تدبیر کی جائیگی گرد قوی بازو نے عرض کی اے شہریار لوح اس طلسم کی کسی کو معلوم نہیں کہ کہاں ہے بدیع الملک نے فرمایا جب فضل خدا ہوگا تو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی گرد قوی بازو خاموش ہو رہا اور سردار بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے اور اور باتیں ہونے لگیں تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک نے آرام فرمایا اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے بستر خواب پر جا کے محو خواب ہوئے ان لوگوں کو دو [illegible] یہیں چھوڑ کے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگوں کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جو گرد قوی بازو کے لشکر سے بھاگ گئے تھے و مسلمان ہونے سے انکار کیا تھا یہ لوگ بھاگ گئے بھاگے طلسم کے اندر پہنچے ملک قیصر ساحر باطن کو خبر ہوئی کہ تھوڑا سا لشکر بے سردار بھاگ کر طلسم میں آیا ہے

قیصر نے کہا ان لوگون کو ہمارے پاس لاؤ ہم سب کی کیفیت دریافت کرینگے لوگ اُسی وقت روانہ ہوئے
گرد قوی بازو کے لشکر کو اپنے ہمراہ قیصر حماقت باطن کے پاس لائے قیصر نے کہا تم لوگون پر کیا مصیبت پڑی
جو بھاگ آئے لشکریون نے کل ماجرا بیان کیا قیصر گرد قوی بازو کی کیفیت سنکر بہت جھنجھلایا سب سے کہا غضب
کی بات ہے ایسا شجاع و صاحب ہمت یون مسلمان ہو جائے اور مسلمان یون اُسکو زیر کرین لشکریون سب نے
بدیع الملک کی سپہ گری کی تعریف کی ملک قیصر نے کہا کیا یہ شخص جو قفتاق کے ارادے سے آیا ہے مرد جلیل
ہے سب نے کہا شجاعت مین اُسکی کچھ شک نہین ہے بڑے زور شور سے قوی بازو کو زیر کیا ہر بات مین
عاجز کر دیا اُس نے نیزہ بازی سے جنگ آغاز کی بدیع الملک نے نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکال دیا
اُس نے تلوار نکالی تلوار اُس کے ہاتھ سے چھین لی قوی بازو نے چاہا مین لپٹ جاؤن زمین پر دے مارون
اُس نے اپنے قریب نہین آنے دیا جب قوی بازو نے خود کہا کہ مین زور کرنا چاہتا ہون وہ ٹھہر گیا قوی بازو
نے دیر تک زور کیا مگر اُس کے لنگر تہ کو جنبش بھی نہ ہوئی جب خود قوی بازو نے کہا اب مین تیرے زور کا مشتاق
ہون اُس جوان نے کمر مارا کہ قوی بازو کے پانون زمین سے اُٹھ گئے دو زور مین سر سے بلند کیا وہ چاہتا
ہر مقام پر قوی بازو کو قتل کر سکتا تھا مگر قوی بازو کی خوشی پر لڑا کیا جب سر سے اونچا کیا قوی بازو نے پناہ
طلب کی اُس نے آہستگی زمین پر رکھدیا قوی بازو مسلمان ہوگیا ہم لوگون کو بلایا کہا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو
وہ اطاعت بدیع الملک قبول کرے بہت سے لوگون نے بخوف دنیا اس روزگار اطاعت بدیع الملک قبول
کی ہم لوگون کو یہ بات گوارا نہ ہوئی بسبب سب سرداری کے مقابلہ نہ کر سکے یہان واپس آئے اب جو حکم والا ہو
بجا لائین ملک قیصر حماقت باطن ان لوگون سے بہت خوش ہوا کہا تم لوگ جاؤ مین تمہارے عہدے بڑھاؤنگا
اپنا خیر خواہ تصور کرونگا اور بدلہ بدیع الملک سے اور انتقام کرتا ہون اب بدیع الملک کہان جاویگا مین
کسی کو مقابلے کے واسطے نہین بھیجونگا بیکار اُس کی گرفتاری مین عرصہ ہونا اچھا نہین یہ کہکے اُس نے خادمون
کو طلب کیا جب خادم آئے ایک پرچہ تحریر لکھ دیا کہا یہ پرچہ حکیم روشن تدبیر کے پاس لیجاؤ اور جلد اس کا جواب
لیکر آؤ خادم پرچہ لیکر روانہ ہوئے حکیم روشن تدبیر کے پاس پہونچے حکیم اُس وقت اپنے مکان مین تھا جب قیصر
کے ملازمین آئے حکیم کو اطلاع کرائی حکیم باہر آیا خادمون نے پرچہ دیا حکیم نے اُس پرچے کو پڑھا لکھا تھا کہ ایک شخص مسلمان
برلب قفتاق طلسم آیا ہے اگر اُس کے مقابلے کیواسطے لشکر کو روانہ کرتا ہون تو مفت مین لوگون کا خون ہوگا بہتر یہ ہے
کہ آپ کوئی تدبیر ایسی بتائیے کہ سب اسیر ہو جائین جنگ کی نوبت نہ ہو حکیم نے اُسی وقت اُس پرچہ کی پشت پر جواب لکھا کہ
مین نے ایک تدبیر سوچی ہے آپ کے پاس آکر بیان کرونگا یہ لکھکر ملازمین قیصر کو رخصت کیا ان لوگون نے وہ پرچہ قیصر کو لا دیا
قیصر نے اُسکو پڑھا اُسیوقت حکیم کے واسطے سواری روانہ کی حکیم قیصر کے پاس آیا قیصر تعظیم کو اُٹھا کہا حکیم صاحب آپ نے
کیا تدبیر کی ہے حکیم نے کہا آپ لشکر کو براے مقابلہ نہ بھیجیے مین ایک تدبیر ایسی کرونگا کہ لشکر حریف کے لوگ نابینا
ہو جائینگے مقابلے کی نوبت نہ آئیگی قیصر نے کہا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت اُس نے وزرا سے کہا کہ لشکر تیار
کرکے مقابلہ مسلمانان کے واسطے روانہ کرو حکیم صاحب کوئی تدبیر فرماینگے حکیم نے کہا جسوقت لشکر وہان جاوے
رسالدار کو میرے پاس بھیجدیجیے گا تین باتین رسالدار سے کرونگا قیصر نے اُسی وقت رسالدار کو طلب
کیا رسالدار آیا حکیم نے رسالدار کو اپنے ہمراہ لیا اپنے مکان پر لایا تھوڑی سی خاک سفید رسالدار کو دی
کہا جسوقت سقے براے آبپاشی میدان مین جائین یہ خاک اُنکی مشک مین ڈال دیجیے گا اور یک سرمہ دیا

کہا اب سب لوگ اس سرمہ کو لگا لیجے گا اس کی وجہ سے آپ کو کسیطرح کا گزند نہین پہونچیگا اور لشکر حریف کے
سب لوگ نابینا ہو جاوینگے رسالدار وہ خاک اور وہ سرمہ لیکر اپنے رسالے مین آیا اور رات ہی سے لشکر کو لیکر روانہ
ہوگیا اسکو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاویگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب خواب سے بیدار ہوے تو لشکر تیار تھا شاہزادہ سوار ہوئے اسی وقت کوچ کیا اور قوی بازو بھی ہمراہ ہو راستہ چلا آتا تھا قریب ایک کوس کے نکل گئے بدیع الملک نے فرمایا اے قوی بازو یہ صحرا بہت پر فضا ہی قوی بازو نے کہا یہ سیر کا نیمروز میدان بادشاہ طلسم اکثر آتا ہی سیر کرتا ہی بدیع الملک اس صحرا کی سیر کرتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اٹھی بدیع الملک نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی قوی بازو نے کہا کیا عجب ہی جو میری کیفیت قیصر کو معلوم ہوئی ہو اور اس نے لشکر روانہ کیا ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعۃً گرد شگافتہ ہوئی سب نے دیکھا لشکر قلیل آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اے قوی بازو قیصر کو اپنے یہان کے جن پہلوانون پر ناز ہی اُن کو نہین بھیجتا ہی یہ لشکر روانہ کرتا ہی کیا لشکر اس کے پاس نہین ہی قوی بازو نے عرض کی اے شہریار یہ بات بجز اس کے مین عرض نہین کر سکتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ضرور مجھکو آگاہ کرو کہ یہ کیا بات ہی قوی بازو نے عرض کی سبب اس کا یہ ہی کہ قیصر ابھی آپ کی جرأت شجاعت سے واقف نہین ہی اور پہلوان جو شہر گردستان مین رہتے ہین وہ لوگ کبھی کہین بھیجے نہین جاتے ہین انکا ہمسر کوئی نظر نہین آتا اگر کبھی کوئی بادشاہ جلیل لشکر کشی کرکے آتا ہی اور بڑی لڑائی پڑتی ہی تو انہین سے ایک پہلوان جو سب مین کم قوت ہوتا ہی برائے مقابلہ لشکر تھوڑی سی فوج ہمراہ کرکے روانہ کیا جاتا ہی ورنہ جو خاص خاص ہین وہ پہلوان کہین نہین بھیجے جاتے اور لشکر کی بھی یہ کیفیت ہی کہ لشکر خاص کہین نہین روانہ کیا جاتا ہی لوگ عام لشکر کے ہین وہ ہر ایک سے مقابلے کے واسطے بھیجے جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا لشکر خاص کی کیا کیفیت ہی اور اس لشکر مین کس طرح کے لوگ ہین قوی بازو نے عرض کی لشکر خاص بہت ہی اور اس مین بہت لوگ ہین سب کا شمار ایک ماہ مین بھی نہین ہو سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ لشکر کہان رہتا ہی قوی بازو نے عرض کی وہ لشکر بھی طلسم مین رہتا ہی بدیع الملک نے فرمایا گردستان کتنا بڑا شہر ہی اور اس مین کسقدر پہلوان ہین قوی بازو نے عرض کی شہر بڑا ہی کئی لاکھ پہلوان ہین اُنکے شاگرد بہت ہین اس شہر کا حاکم ہومان کوہ در ہی وہ جب اپنی طاقت کسی کو دکھاتا ہی پہاڑ کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دیتا ہی بدیع الملک کو عجب ہوا فرمایا شاید وہ ساحر ہی قوی بازو نے عرض کی اے شہریار اس طلسم مین کوئی ساحر نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا مجھے یقین نہین آتا جسوقت مقابلہ ہوگا تمہین حال کھل جاویگا قوی بازو خاموش ہو رہا لشکر قریب آ پہونچا رسالدار نے بڑھ کے بدیع الملک کو روکا کہا جب تک آپ مجھسے مقابلہ نہ کر لیجے آگے نہ بڑھیے گا بدیع الملک نے کہا مین تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا رسالدار نے کہا لشکر کو ٹھہرایئے مین طبل جنگ بجواتا ہون کل دیکھا جائیگا اسمین مقابلہ ہوگا بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین دونون لشکر اترے رسالدار قیصر نے اسی وقت طبل جنگ بجوا دیا ہرکارون نے بدیع الملک سے آکے عرض کی بدیع الملک نامدار کے لشکر مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی شب تو سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار بعد شوکت و وقار اپنے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے اس طرف سے لشکر شرقی بھی آیا تھا پہلے آ جا شی کر گئے تھے

بدیع الملک نے لشکر کی صفین آراستہ کین دیکھا زمین سے دھوان نکل رہا ہے سب سے کہا اس کا کیا سبب
ہے سب نے عرض کی زمین سے بخارات ہین قوی بازو نے عرض کی یہ سحر ساحرات سے ہو رہا تھا آج آبپاشی جو ہوئی
زمین سے دھوان نکلتا ہے بدیع الملک جب لشکر کو درست کر کے صف کے آگے کھڑے ہوئے رسالدار لشکر قیصر
نے گھوڑا آگے بڑھا کے کہا اے جوان اگر اپنی جان کی خیر درکار ہے تو واپس جا ورنہ رگ اُٹھانے کا بہت پچھتائے گا
بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا رسالدار صاحب یہ میدان جنگ ہے مقام وعظ و پند نہین
ہے بہادرون کا یہ دستور ہے کہ جو بات زبان سے نکل جائے وہ ضرور کر کے دکھائین جب ہم کیا واپس جائینگے تمکو مقابلہ
کرنا ہے سامنے میں موجود ہو مقابلہ کرو بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ زمین سے شعلہ پیدا ہوا جو پیش نظر
ہوا اشیاء نظر آتے تھے معدوم ہو گئے بدیع الملک کو تعجب ہوا [illegible] فوج والون
سے یہ سانحہ بیان کیا سب نے عرض کی اے شہریار ہمین بھی [illegible] اتنے مین حیران ہوئے قوی بازو
نے فرمایا یہ جو دھوان زمین سے اُٹھتا تھا اُس نے یہ تاثیر دکھائی یہ لوگ [illegible] مصیبت مین مبتلا ہوئے لشکر قیصر
کے رسالدار نے یہ کیفیت دیکھکر فوج کو اشارہ کیا کہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑو دیکھو قتل نہ کرنا سب کو کمندین مار مار کے
اسیر کرو اشارہ پاتے ہی فوج آ پڑی کمندین ڈال ڈال کے سب کو اسیر کر لیا گو دلیران اسلام نے کمندین توڑ
ڈالین مگر کیا کر سکتے تھے فوج کفار نے سب کو گرفتار کر لیا اُسی دن سب کو [illegible] کیا ایک نامہ قیصر
صاف باطن کو لکھا کہ یہ لوگ اہل اسلام کی قید مین ہوئے [illegible] یہ نامہ جو قیصر کے پاس پہونچا تو بہت
خوش ہوا اس نے حکم دیا کہ شہر مین آراستگی ہو دوکانین [illegible] لوٹ بڑے سیر و تماشا رہگذر مین آ کر [illegible]
جب ہماری شہر پناہ تک وہ لوگ پہونچینگے تو ہم بھی [illegible] عزت و حرمت سے سب کو لائینگے شہر مین منادی
ہو گئی دوکاندارون نے دوکانین سجانے مین مشغول ہوئے بادشاہ کی طرف سے روشنی کی ٹٹیان شہر کے چوک و بازار
مین گاڑی گئین یہ خبر محل شاہی مین بھی ہوئی کہ کوئی شخص برائے فتح طلسم یہان آیا تھا وہ اسیر ہو گیا ہے کل اُسکی
قید لیکر لوگ آئینگے شہر مین تیاریان ہو رہی ہین بڑے سامان مین بادشاہ کی طرف سے بھی اہتمام ہوا ہے شہر مین
منادی کرا دی گئی ہے کہ ہر شخص برائے تماشا رہگذر مین آ کر ٹھہرے جہان پناہ خود تشریف لیجائینگے بڑے اعزاز و اکرام سے
ان لوگون کو لائینگے یہ سنکر ملکہ شاداب اختر جبین نے کہا ہم بھی قیدیون کا تماشا دیکھنے جائینگے شاداب کی مان
ملکہ زنار ماہ رو نے کہا بی بی قیدیون کا تماشا کیا دیکھو گی وہ بیچارے اپنی مصیبت مین مبتلا ہونگے انکو زد و کوب کرتے
ہوئے زندان سلطانی لائینگے بہت سے زخمی ہونگے بہت سے سر [illegible] ہونگے کہین دشمن تمھارے انکو دیکھکر دل
مت جلائین تو اور مشکل ہو ملکہ شاداب نے کہا انکو دیکھکر کس بات کا ہے اور اُن پر رحم کھانے کی کیا ضرورت ہے مین
تو شہنشاہ سے عرض کرونگی کہ انکی گردن کشی کا حکم دیجئے اُنھون نے طلسم کے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا افسون کا زور
رکھتا ہے مین ضرور جاؤنگی ملکہ زنار نے کہا بی بی ہمارا کہنا مانو وہان نہ جاؤ شاداب نے کہا آپ بھی تشریف
لیچلئے مین آپ کے ہمراہ چلونگی زنار نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کرتی ہون اگر وہ اجازت
دینگے تو مین چلونگی شاداب نے کہا اسی وقت عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ فرمائیے ملکہ زنار مجبور
ہوئین اُسیوقت قیصر کو عرضی بھیجی قیصر نے عرضی کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو اسیران اسلام
کا تماشا دیکھنے کو مین بھی جاؤن قیصر نے اس عرضی پر دستخط کیے کہ ضرور جانا لازم ہے مین خود تمکو وہان بھیجنے کا ارادہ
رکھتا تھا جب عرضی واپس آئی ملکہ زنار نے جواب پڑھا کہا لو بی بی تمھاری مراد بر آئی شہنشاہ نے

بھی اجازت دی اب شوق سے چلو اسیرونکا تماشا دیکھو ملکہ شاداب نے اُسی وقت جابجا تیاری کی قریب شام
وہان سے سوار ہوکر چوک مین جو مکانات شاہی تھے وہان آئین شب بھر اُس مکان مین رہین صبح کو جب قیدیون کی
آمد کی دھوم ہوئی کنیزون نے ملکہ کو بیدار کیا شوخ نگاہ نے ملکہ شاداب کو جگایا غرض دونون کے پاس آگئے سب
بیٹھین ایک جانب ملکہ زنار مع اپنی کنیزون کے ایک جانب ملکہ شاداب مع شوخ نگاہ وزیرزادی کے
بیٹھین تھوڑی دیر کے بعد ایک غلغلہ بلند ہوا سب نے کہا اب قیدی آتے ہین ملکہ زنار اور ملکہ شاداب بخوبی
اُس طرف متوجہ ہوئین دیکھا صدہا پیادے و سوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے گذرے بعد اُنکے کچھ اسیران بلا
زنجیرون مین مسلسل گذرے اُنکے بعد دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک اسیر کی زنجیرین پکڑے ہوئے کشان کشان لیے ہوئے
جاتے ہین ملکہ شاداب کی نگاہ جو اُس قیدی پر پڑی حسن و جمال دیکھکر شیدا صورت زیبا ہوگئین ملکہ کو غش
آگیا شوخ نگاہ نے جو اُس اسیر کو دیکھا پہچانا کہ وہی ستم رسیدہ آفت کشیدہ ہے جو کوہ پر آیا تھا آفت سے چھڑایا تھا
مگر ملکہ کی جو یہ حالت دیکھی اُسی وقت دوڑی بلانے لگی گلاب کیوڑا منگایا ملکہ کے منہ پر چھڑکا تھوڑی دیر کے بعد ملکہ
شاداب کو ہوش آیا زنار نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئین کہا مین کہتی تھی کہ بی بی تم نہ جاؤ دشمن دہل جائیگا میرا کہنا
نہ مانا غضب ہوگیا کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم گھبرانے کی بات نہیں ہے ملکہ کو اتفاق ہوگیا چونکہ کبھی ایسی حالت کسی کی نہین
دیکھی تھی اس وجہ سے غش آگیا کنیزین تو ملکہ سے یہ باتین کر رہی تھین مگر شوخ نگاہ وزیرزادی اپنے دلمین کہتی تھی
کہ اس جوان نے غضب کیا اپنی جان کو نہ ڈر الطلسم کی فتح کو یہان آیا اور اس کے عشق نے ایسا اثر دکھایا کہ ملکہ
بھی بیہوش ہوگئین یہ تو اس خیال مین تھی مگر ملکہ کو جو ہوش آیا تو عجب حالت ہوگئی بری کیفیت ہوگئی طبیعت
کا رنگ بدل گیا خنجر الم دل پر چل گیا آنکھین اشکبار ہوئین انتہا سے زیادہ بیقرار ہوئین شوخ نگاہ تو اس راز کو
سمجھے ہی تھی ملکہ زنار سے کہا اگر آپ کی اجازت ہو تو مین ملکہ عالم کو باغ مین لیجاؤن وہان انکا دل بہلاؤن ملکہ زنار
نے کہا مین بھی چلونگی تنہا ملکہ کو نہ چھوڑونگی شوخ نگاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب وقت نہیں ہے آپ کے تشریف
لیجانے سے ملکہ بے تکلفی سے ہنس بول نہ سکینگی آپ کا ادب مانع رہیگا اس لیے آپ یہین تشریف رکھیے مین
تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو لیے آتی ہون زنار کی سمجھ مین بھی یہ بات آئی کہا اے شوخ نگاہ ضرور اپنے ہمراہ
ملکہ کو لیجاؤ باغ کی ہوا کھلاؤ ملکہ کی طبیعت جب تک درست نہ ہو میرے پاس نہ لانا شوخ نگاہ نے عرض کی طبیعت
ابھی ٹھیک ہو جائیگی یہ کیفیت اسوجہ سے ہوئی کہ آپ تک ایسی حالت کسی کی دیکھی نہین تھی دل نازک ہے
تاب دید نہ لاسکین بیہوش ہوگئین یہ کہکر سواری طلب کی ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا سوار ہوکر باغ مین آئی ملکہ کا باغ عمارات
شاہی سے بہت دور تھا باغ نہایت پرتکلف بنا تھا جب شوخ نگاہ ملکہ شاداب اختر جبین کو باغ مین لائی
ملکہ کی اور بری حالت پائی بارہ دری مین پلنگ بچھا تھا اُس پر لٹایا عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری
کہا اے شوخ نگاہ حال دل کیونکر بیان کرون جو گذر رہی ہے کسطرح عیان کرون شوخ نگاہ نے کہا واری مین خوب
جانتی ہون کل حالتون کو پہچانتی ہون اگر خطا معاف ہو تو کچھ عرض کرون شاداب نے کہا کہو تم مونس غمخوار ہو
شوخ نگاہ نے عرض کی واری جب اسیر کو دیکھکر آپ کا یہ حال ہوا اسقدر ملال ہوا کسی نے اُس قید سے رہائی
دلائی اپنی جانبازی دکھائی دیو مرید کو قتل کیا میرے رونے پر اُس کو رحم آیا حال میرا دریافت کیا مین آپ
تک لائی سب کیفیت بیان کی اُس آفت کشیدہ نے آپ کے چہرے سے دوشالہ اُٹھایا صورت زیبا
دیکھکر فریفتہ ہوگیا آپ کے ہوشیار کرنے کی تدبیر پوچھی مین نے کیفیت بیان کی یہ وہان سے راہی ہوا نہیں معلوم

کیا جانبازی کی جو انکو قید سے رہائی دی جسوقت آپ نے چلنے کا قصد فرمایا تھا کنیز نے عرض کی تھی آپ نے کہا تھا
کہ اگر ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا اُس نے اپنی محبت حد تک پہونچا دی آپ کے مکان تک
آیا صاحب کیا فرماتی ہیں ملکہ نے جو یہ داستان سنی کہا اے شوخ نگاہ واقعی اُسکا عشق صادق ہے میرے دل
پر بھی اثر پہونچا بلبلی سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ اُس اسیر بلا کی رہائی کی تدبیر کیا جائے میرے پاس لا شوخ نگاہ
نے عرض کی وارثی میرے امکان میں کوئی تدبیر نہیں ہو اگر آپ چاہتی ہیں تو ممکن ہے ملکہ نے کہا تو مین آج
شب کو جاؤنگی اُسکو رہا کر لاؤنگی وزیر زادی نے عرض کی وارثی یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی جسوقت شہنشاہ
گنجینہ جمشیدی کو ملاحظہ فرمائینگے سب راز افشا ہوجائیگا جو آپ نہ کیجئے کہ شاداب نے کہا اے شوخ نگاہ
عجب بات ہے جب کہ نوبت ہو چکی تو والدہ نامدار نے کیا کیا شرطین مقرر کی تھیں ایک شرط تو یہ تھی کہ جو ملکہ کو رہا کر کے لائے
عقد اُسکا ملکہ کے ساتھ کیا جائے دوسری شرط یہ تھی کہ نصف حکومت طلسم کا بھی مالک ہو علاوہ اس کے اور
بہت سی شرطین تھیں پھر اُس نے مجھکو رہا کیا شرط کا مستحق ہے اگر ایسا ہی ہوگا کہ والدہ نامدار کو یہ حال معلوم ہوجائیگا
تو جلسہ عقد باقی ہے اُنسے کہا جائیگا کہ یہ وہی شخص ہے جسنے مجھکو رہا کیا تھا شوخ نگاہ نے کہا آپ ان امور کو خوب
سمجھ لیجئے ملکہ نے کہا مجھے اب زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے مین آج شب کو جاکر اُسے رہا کر لاؤنگی شوخ نگاہ
نے عرض کی ایک طور اور بھی ہے اگر آپ پسند فرمائیے تو مین کوشش کرون ملکہ نے کہا بیان کرو شاید میری
فکر سے بہتر ہو شوخ نگاہ نے کہا مین آپکی والدہ ماجدہ سے اس کیفیت کو بیان کرون کہ جو شخص اسیر ہو کر
آیا ہے اسی نے ہم سب کو رہا کیا ہے بڑی جانبازی سے دیوون کو قتل کیا پھر ملکہ کی ہوشیاری کی تدبیر کی ملکہ کو
جسوقت ہوش آیا یہان تشریف لے آئیں یہ کیفیت نہیں معلوم ہوئی کہ اس نے پھر کیا جانبازی کی جو یہان
تک آیا شاداب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہت مناسب ہے تم اس کا ذکر کرو دیکھو والدہ ماجدہ اس
کے بابت کیا فرماتی ہیں شوخ نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون ملکہ شاداب نے کہا اگر میرے تئین پوچھین کہنا اب
طبیعت بحال ہے یہان آنے سے مین نے منع کیا خود اُنکے مزاج کی خبر عرض کرنیکو حاضر ہوئی شوخ نگاہ اُسی
وقت ملکہ سے رخصت ہوئی تھوڑی دیر مین ملکہ زنار کے پاس پہونچی زنار فکرمند بیٹھی تھی شوخ نگاہ
کو دیکھکر کہا ملکہ کی اب کیا کیفیت ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اب اچھی ہین باغ مین خواصون سے ہنس بول رہی
ہین یہان تشریف لاتی تھیں مین نے منع کیا خود خیریت مزاج عرض کرنیکو حاضر ہوئی زنار نے کہا اے شوخ نگاہ
مین تمکو بھی ملکہ کے برابر سمجھتی ہون تمنے کہان کہان ملکہ کا ساتھ دیا اور ہر حال مین ملکہ کی راحت کی خواستگار
رہین شوخ نگاہ نے بہت کچھ عجز و انکسار کیا تھوڑی دیر کے بعد نصیحت آمیز باتین کر کے کہا ملکہ عالم یہ شخص جو اسیر
ہوکے آیا ہے اسی نے ہم لوگون کو قید سے چھڑایا ہے وہ تمھی بڑی جانبازی کی دیوان شریر کو قتل کیا پھر ملکہ کے
ہوشیار کرنے کی تدبیر کی نہیں معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا زنار نے کہا اے شوخ نگاہ وہ کون
اور ہوگا تمکو دھوکا ہوا ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اگر اُس جوان کا نام بدیع الملک ہے تو ضرور اسی نے ملکہ
کو رہا کیا ہے اور اگر نام کچھ اور ہے تو مین نے دھوکا کھایا وہ کوئی اور جانباز ہوگا زنار نے کہا اگر ایسا ہے تو مین بھی شہنشاہ
کو جاتی ہون اُنسے سب حال بیان کرونگی اگر وہ اس کیفیت سے آگاہ ہوجائینگے تو اُسکی سب خطائین
عفو فرمائینگے عزت بڑھائینگے جو جو شرطین کی ہین وہ سب پوری کرینگے شوخ نگاہ نے عرض کی آپ
شہنشاہ سے کہیے کہ اس جوان کا نام و نشان دریافت فرمائین ملکہ زنار نے کہا مین ابھی شہنشاہ

کو باقی ہوتا یہ کہکے جمعدار کو بلایا کہا جاکر چوبدارون سے اطلاع کرو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جا کر عرض کرین
کہ آپ کو محل مین تشریف لانا چاہیے جمعدار نے چوبدارون سے کہا چوبدارون نے قیصر کو اطلاع دی قیصر
اُسی وقت محل مین آیا ملکہ زنارست نے کہا اس وقت سبب کیون بلایا مین بہت سے کامون مین مشغول تھا اسیر
آئے ہین اُن کی قید کا انتظام کر رہا تھا لوگون کو انعام تقسیم کرتا تھا ملکہ نے کہا ایک امر ضروری عرض کرنی تھی قیصر
نے کہا جلد کہو مین اس وقت زیادہ نہین ٹھہر سکتا باہر سب لوگ میرے منتظر ہونگے ملکہ زنارست نے کہا شوخ نگاہ
کہتی ہے کہ یہ جو شخص اسیر ہوکر آیا ہے اُس نے ملکہ کو قید سے چھڑایا ہے قیصر نے کہا بہت سے لوگ گرفتار ہوکر آئے ہین شوخ نگاہ
نے بدیع الملک کا پتہ دیا قیصر نے کہا تمھین دھوکا ہوا کوئی اور ہوگا شوخ نگاہ نے کہا اگر نام اس جوان کا
بدیع الملک ہے تو اسی نے ہم لوگون کو قید سے چھڑایا ہے ورنہ اگر کچھ اور نام ہے تو میری رائے غلطی پر ہے قیصر نے
نام جو سنا گھبرا گیا کہا اے شوخ نگاہ نام تو بیشک یہی ہے مگر تم جانتی ہو کہ یہ شخص یہان کس واسطے آیا ہے
شوخ نگاہ نے کہا اپنی شرط لینے آیا ہوگا قیصر نے کہا نہین طلسم فتح کرنے آیا ہے شوخ نگاہ نے کہا جب اس کا یہ حکم
الملک نے ہوتا یا ہوکر مجھے فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ورنہ جوان بیٹے جب عفریت پلید کو قتل کر چکا اور حجرے
روئے پر اس کو چڑھ آیا تو میرے ساتھ اگر ملکہ کی حالت دیکھی بہت افسوس کیا کہا مین جاتا ہون کوئی تدبیر ایسی
کرونگا کہ ملکہ کو ہوش آئے یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے اُسی وقت چلنے
کی تیاری کر دی گو مین نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا یہان چلی آئین اسوجہ سے اُس کو طلسم مین آنیکی ضرورت ہوئی
مرد شجاع تھا اپنے نزدیک طلسم کا فتح کر لینا آسان سمجھا اس ارادے سے آیا اگر خیال کیجے تو ہم اُس کے ممنون ہین
وہ ہمارا محسن ہے قیصر نے کہا اگر یہ بات ہے تو مین ابھی اُس کو بلاتا ہون کل کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ بات سچ ہے
تو ابھی رہا کر دونگا مگر میری بھی چند شرطین ہین اول تو یہ کہ مین سامری پرستی اختیار کرے دوسرے اپنے ارادے سے
باز آئے صاحبقران جس شخص کا دم بھرتا ہے اُسکی اطاعت ترک کرے تب مین اپنی شرطین پوری کرونگا شوخ نگاہ
نے کہا یہ آپ کو اختیار ہے مجھکو جسقدر معلوم تھا خدمت عالی مین عرض کر دیا قیصر اُسی وقت باہر آیا وزرا سے کہا
بدیع الملک کو جلد لاؤ کیونکہ چند ضروری امور اُس سے تحقیق کرنا ہین وزرا نے اُسی وقت بدیع الملک کو
بلوایا لوگ گئے زندان خانے سے بدیع الملک کو لائے قیصر نے کہا بدیع الملک کو یہان بٹھا دیجیے اور آپ
سب لوگ تشریف لیجائین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے دربار مین
صرف بدیع الملک تاجدار اور ملک قیصر صاف باتین ہونے لگین قیصر نے بدیع الملک سے کہا اے نوجوان کسی
کوہ پر تمھے او دیوان شریر سے مقابلہ ہوا تھا تم نے دیوون کو قتل کیا تھا بدیع الملک نے کہا دیوون کو بھی قتل کیا
تھا اور ایک اسیر کو بھی رہا کیا تھا قیصر نے کہا وہ اسیر کہان ہے بدیع الملک نے کہا اپنے گھر مین ہوگا مگر وہ میرے
حال سے ابھی تک آگاہ نہین قیصر نے کہا اے بدیع الملک جب اسیر کیے گئے تھے اکیلا تھا اگر وہ تمھین دیکھتے تو کیا
ارشاد بدیع الملک نے فرمایا وہ مجھکو مطلق نہین پہچانتا ہے اگر اُسکو پتہ دون اور جو شخص اُس کے ہمراہ
تھا وہ بھی ہے تو کیا عجب ہے کہ مجھکو اس حالت مین نہ دیکھنے قیصر نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا ایک پرچہ حکیم روشن
تدبیر کے پاس بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر مین ان اسیرون کی آنکھون کا علاج کرنا چاہون تو کیا تدبیر کرون ملازمین
پرچہ لیکر حکیم کے پاس گئے حکیم نے ایک سرمہ دیا کہا اس سرمہ کو بجلی آنکھ مین لگا دیجیے کا بینا ہو جائیگا ملازمین
نے وہ سرمہ قیصر کو لا کر دیا قیصر نے اپنے ہاتھ سے بدیع الملک کی آنکھون مین لگایا آنکھین روشن ہو گئین

بدیع الملک نے قیصر کی صورت دیکھی قیصر نے اُسی وقت قید سے بدیع الملک دور کرائی حمام میں روانہ
کیا سب سرداروں کو بدیع الملک کے بیان آنکھوں میں سرمہ لگایا آنکھوں میں روشنی پیدا ہوئی سب کو حمام میں
بھیجا جب بدیع الملک حمام سے تشریف لائے قیصر نے بڑے اعزاز و اکرام سے بدیع الملک کو بٹھایا کہا آپ مرد شجاع
ہیں مجھکو آپ کا اعتبار ہے اس واسطے میں نے آپکو رہا کیا اب میں جو کچھ عرض کروں اُس کو قبول فرمائیے آپ نے
مجھپر احسان کیا ہے اور میں نے چند شرطیں کی ہیں جس اسیر کو آپ نے رہا کیا وہ میری دختر نیک اختر ہے میں نے
یہ شرط کی تھی کہ جو کوئی اُس کو رہا کرکے لاویگا میں اپنے طلسم کی نصف حکومت اُس کو دونگا اور شادی ملکہ کی اُسکے
ساتھ کرونگا مگر ایک شرط اور بھی تھی وہ یہ کہ مذہب سامری پرستی اختیار کرے اگر آپ اس شرط کو قبول فرمائیں
تو میں اپنے تمام طلسم کی حکومت آپکو دوں خود ایک گوشے میں بیٹھ کے عبادت سامری کروں بدیع الملک نے
فرمایا اے قیصر جو کچھ تُنے کہا میں اُس کو ہرگز نہیں منظور کر سکتا ہوں اگر تم تمام عالم کی حکومت مجھکو دوگے تو بھی
یہ شرط مجھسے پوری نہ ہوگی اول تو مجھے سلطنت کی پروا نہیں اگر سلطنت کی حاجت ہوتی تو ابتک بہت سے ملک
میرے قبضے میں ہوتے تُنے اکثر کتابوں میں یہ کیفیتیں دیکھی ہونگی کہ میں نے کہاں کہاں کے بادشاہوں کو زیر کیا اور
کس کس سلطنت پر قبضہ کیا قیصر نے کہا اے بدیع الملک نوجوان میں نے تمہاری تعریفیں بہت سی کتابوں میں دیکھی
ہیں اور تمہاری شجاعت سے بخوبی آگاہ ہوں مگر تمہیں میری شرط پوری کرنے میں کیا انکار ہے یہ ممکن نہیں کہ تم اس طلسم
کو فتح کر سکو یا میرے یہاں سے کہیں جا سکو بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر یہ تمہارا خیال خام اور تصور ناتمام ہے اگر میں
چاہوں اسوقت جا سکتا ہوں مگر تُنے میری آنکھوں کی بینائی کا علاج کیا مجھپر احسان ہوا اس امر کا خیال ہے ورنہ تم روک
نہیں سکتے ہو قیصر نے کہا اے بدیع الملک اگر اُس حالت نابینائی میں کہیں جاتے تو میں البتہ جانتا کہ تم مرد دلیر ہو
بدیع الملک کو یہ کلام سنکر غصہ آگیا فرمایا اگر خدا کا فضل شریک ہوتا تو ہماری آنکھوں میں روشنی پیدا ہوجاتی قیصر
نے کہا اب زیادہ غصہ نہ فرمائیے جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو قبول فرمائیے بدیع الملک نے کہا اے قیصر اگر تمہیں یہی منظور
ہے تو اپنے دین باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کر میں اپنے ارادے سے باز رہوں قیصر نے کہا یہ کیا کہا اب
ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا میں اب نہ سن سکونگا بدیع الملک نے فرمایا تو اب تم بھی اس قسم کی باتیں نہ کرنا ورنہ
اور طرح جواب پاؤ گے قیصر نے کہا اے بدیع الملک میرے رہا کر دینے پر تم نازاں ہو اور یہ جانتے ہو کہ میں اب یہاں
سے جا سکتا ہوں یہ تمہارا خیال خام ہے مجال نہیں جو تم یہاں سے ایک قدم آگے بڑھا سکو بدیع الملک نے کہا تمہاری
بھی مجال نہیں جو مجھکو روک سکو قیصر نے کہا میں ابھی تمہیں گرفتار کیے لیتا ہوں بدیع الملک نے کہا تمہاری کیا طاقت ہے
قیصر نے ملازمین کو آواز دی سب آکر جمع ہوئے قیصر نے کہا بدیع الملک کو گرفتار کرلو سب بدیع الملک کی طرف بڑھے
شاہزادے نے تلوار کھینچی کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ جو بدیع الملک کے پاس آتا شاہزادہ وہاں سے دو چار ملازمین قیصر کو
قتل کرکے باہر نکل گیا اور جملہ سردار بھی ہمراہ آئے غل ہوگیا ملازمین نے دوڑ کے لشکر میں خبر کی وہ لوگ مسلح و مکمل
ہوکر آگئے بدیع الملک کو روکا تلوار چلی آخر کار قیصر کے لوگ فرار ہوگئے بدیع الملک ایک جانب نکل گئے
جب قیصر نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہیں رُکتے ہیں ملازمین سے کہا جلد جاؤ حکیم صاحب سے یہ کیفیت بیان کرو وہ
کوئی تدبیر کریں چند ملازمین کو اُس طرف روانہ کیا چند لوگوں کو لشکر کیطرف بھیجا کہ جو لشکر یہاں سے قریب ہو اُس کو
جاکر اطلاع کرو کہ جلد آئے اور ان لوگوں کو گرفتار کرے ملازمین نے جاکر جو لشکر شہر کے گرد و نواح میں تھا
اُن کو اطلاع دی وہ سب مسلح و مکمل ہوکر آئے بدیع الملک سے تلوار چلنے لگی سرداران بدیع الملک ۳۰

سنے سرداروں کو قتل کرکے اُن سنگ تودے سے ایسی تیغ زنی کی کہ قیصر کی فوج کے ہوش اُڑ گئے سوا سے بھاگنے
کے کچھ بن نہ پڑا آخر گریزان ہوئے بدیع الملک نے سرداروں سے فرمایا اب انکا تعاقب کرنا اچھا نہیں ہے سردار
ٹھہر گئے بدیع الملک نوجوان ایک جانب لشکر کو لیکر نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب اس نے سنا کہ بدیع الملک لشکر کو زخمی کرکے اپنے سرداروں کو لیکر کسی طرف نکل گیا کسی کو تاب ہمت نہ ہوئی
کہ اس کا تعاقب کرتا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا مجھ سے غلطی ہوئی میں نے اُس کو کیوں رہا کیا اب نہیں معلوم
وہ کیا آفت برپا کرے گا یہ کہہ رہا تھا کہ حکیم روشن تدبیر کے یہان سے ملازمین واپس آئے ۔ رقعہ دیا قیصر نے
رقعہ کو پڑھا اس مین لکھا تھا کہ اے قیصر سردست مین کوئی تدبیر نہیں کر سکتا ہون مگر وہ ایک روز مین ایسی فکر کرونگا
کہ بدیع الملک گرفتار ہو جانے کا تمام عمر رہائی نہ پائیگا قیصر نے کہا اب حکیم صاحب کے بھروسے پر نہ رہنا
چاہیے لشکر خاص کو لیکر خود تلاش بدیع الملک مین جاؤنگا جہان ملیگا بزور تیغ گرفتار کرلاؤنگا وزرا نے عرض
کی آپکے جانیکی کیا ضرورت ہے جب وہ طلسم کی فتح کا ارادہ کرکے آئے ہین تو طلسمات کی طرف ضرور جائینگے
جب وہان جائینگے تو زک اٹھائینگے مرجائینگے طلسمات کو کسی طرح فتح نہین کر سکتے قیصر نے کہا مجھے ایک خوف ہے ایسا
نہ ہو کہ اس کو لوح طلسم ملجائے یا کتب طلسم ہاتھ آجائے تو اس کو سب کیفیت معلوم ہوجائیگی بہت مشکل ہوگا وزرا
نے کہا کتاب طلسم اس کو کیونکر ملجائیگی اور لوح کس طرح ہاتھ آئیگی قیصر نے کہا بعض صورتین ایسی بھی ہین جب وزرا
نے بہت پوچھا تو قیصر نے کہا ملکہ کو اسی نے قید سے رہا کیا ہے اور شوخ چشم کو اس کی محبت ہے اسی نے مجھ سے بھی
کی تھی اب جو اس کو اس کی آزادی کی خبر ہوگی ضرور کوئی تدبیر کریگی شوخ چشم کا باپ ارسطو نظیر قیصر کا وزیر تھا اس
نے یہ بات سنی کہا حضور اس امر سے خاطر جمع رکھیں آپ کی کنیز سے ایسی حرکت نہ ہوگی میری ساتوین پشت سے یکے بعد
دیگرے وزیر ہوتے چلے آئے ہین آج تک کسی سے یہان کوئی خرابی نہین ہوئی ہین کہ نمک حرامی کرین کیا اس سے
ایسی باتین ظہور مین آئین گی قیصر نے کہا مین گنجینہ جمشیدی منگاتا ہون تم کو سب حال آئینہ ہوجائیگا ارسطو نظیر نے
کہا حضور طلب فرمائین اس امر کو تحقیق فرمائین اگر ایسا ہوا تو مین ابھی اس کا بندوبست کرون شوخ چشم بے خطا ہے
قیصر نے گنجینہ سامری منگا صندوقچہ کو کھولا کہا یا خداوند جمشید باہر تشریف لائیے کچھ عرض کرنا ہے ایک پتلا اس کا اُس
صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے کہا اے خداوند جمشید شوخ چشم بدیع الملک پر مائل ہے یا نہین اور اس کی رہائی
چاہتی تھی یا نہ چاہتی تھی اس پتلے نے کہا اے قیصر شوخ چشم کو رہائی بدیع الملک تو منظور تھی مگر کسی طرح کی
محبت اور الفت بدیع الملک کی اس کے دل مین نہیں ہے لیکن ملکہ شاداب اختر جبین البتہ شہزادہ
بدیع الملک مین جتاب مین انجمن کی وجہ سے شوخ چشم بھی رہائی بدیع الملک کی تدبیر کرتی تھی دوسری
بات یہ ہے کہ شوخ چشم اور ملکہ شاداب اختر جبین ان دونون کے دلون سے تو مذہب سامری بھی جاتا رہا
اور ہم لوگون کی الفت انکے دلون مین باقی نہین ہے کیا عجب ہے جو مسلمان ہوجائین قیصر نے جو یہ بات سنی اس کے
چہرے سے رنگ اڑ گیا عرق شرم مین نہا گیا غصہ آیا ارسطو نظیر نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے شہنشاہ واقعی
شوخ چشم کی خطا ہے مین اس کو بلاکر ضرور تعزیر دونگا قیصر ضابط باطن نے کہا شوخ چشم گناہ بالکل نہیں
ہے سراسر شاداب اختر جبین کی خطا ہے مین اس کو سزا دونگا قید کرونگا پتلے نے کہا آپ جو کچھ کیجئے اب اُس کے

دل میں ہماری محبت پیدا نہ ہوگی تمہارے دو ہم لوگوں کا یہ ہے کہ جسکے دل سے اپنی محبت نکال لیتے ہیں پھر اُس کے دل میں نورِ ایمان نہیں پیدا کرسکتے اب میں اسکے دل میں ہرگز نورِ ایمان نہیں پیدا کرونگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ کو تو اسی خطا پر ایسی قید ہو رہی نہیں چاہیے چپتلے نے کہا تمھیں امورِ خدائی میں کیا دخل ہے جو ہمارے مزاج میں اختلاف کرتے ہیں قیصر خاموش ہو رہا وزیر نے کہا یا خداوند اب بدیع الملک کی کیفیت بیان فرمائیے وہ کہاں ہے چپتلے نے کہا بدیع الملک ایک صحرا میں جاتا ہے ابھی اسکو اپنی زندگی کی امید ہے اور میں موت کے فرشتے کو حکم دے چکا ہوں کہ بدیع الملک کی قبض روح کرا اور سرداروں کو بھی زندہ نہ رہنے دے تھوڑی دیر میں بدیع الملک اپنی موت کے مقام پر پہونچتا ہے قیصر نے خوش ہو کر کہا یا خداوند بدیع الملک کا تمام موت کہاں ہے یہ مجھسے فرمائیے وہ کس صحرا میں جاتا ہے چپتلے نے کہا بدیع الملک اس وقت صحرائے عنبر فام میں جاتا ہے قریب ہے کہ مکان عنبر نگار میں پہونچے اور وہاں ملک الموت اس کی قبض روح کو جائے قیصر نے وزیروں سے کہا اگر بدیع الملک صحرائے عنبر فام میں گیا ہے تو اب زندہ بچکر نہ آئیگا عنبر نگار بڑا کا حکیم ہے وہ اپنے بیان سے عجائب غرائب میں پھنسا لے گا اب کا خداوند کا قول خلاف کب ہوسکتا ہے چپتلے نے کہ خداوند نے اس وقت اسکے دل میں یہ بات پیدا کی جو وہ اس طرف گیا اب زندہ نہ بچیگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ تو فرماتے تھے کہ مسلمانوں کا یہاں آنا اچھا نہ ہوگا چپتلے نے کہا پھر کیا بھلائی ہوئی ملکہ شاداب اور شوخ چشم کے دل سے ہماری محبت نکل گئی دونوں کو ستے کا فر بنا دیا قیصر نے کہا آپ ان لوگوں کی بھی خطا معاف فرما دیجئے بدیع الملک نے انکے ساتھ احسان کیا تھا اگر انکو اسکی رہائی کے بابت کد ہوئی تو کیا مضائقہ ہوا چپتلے نے کہا میں اب ان کے دل میں ہرگز نورِ ایمان پیدا نہیں کرونگا وزیروں نے قیصر کو اشارہ دیا کہ اس وقت خداوند کو غصہ ہے پھر خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر خاموش ہو رہا چپتلے نے کہا اے قیصر اب تو میرا کام نہیں ہے میں جاتا ہوں قیصر نے کہا آپ تشریف لیجائیں چلا صدا دیے میں گیا قیصر نے [illegible] بند گیا وزیروں سے کہا اب کیا کرنا چاہیے خداوند نے نورِ ایمان شاداب کے دل سے نکالدیا مگر زوایا اور شوخ چشم کو بھی کافر بنا دیا اسکا کیا انتظام کرنا چاہیے انکے واسطے باعث خرابی ہے اب ہمارے یہاں انکی وجہ سے عبادت میں فرق آئیگا کیونکہ جس سے کوہا تو لگا بیٹھے وہ نجس ہمی جائیگی بڑی مشکل ہوئی وزیروں نے کہا ہاں اس وقت خداوند کو غصہ تھا اور کسی وقت عفو تقصیر کرا لیجیے گا قیصر نے کہا خداوند بھی زبردست ہے کہ جسکے دل سے نورِ ایمان دور کر لیتے ہیں پھر وہ صاحب ایمان نہیں ہوتا اور نہ ہم اپنی محبت پھر اس کے دل میں پیدا کرتے ہیں وزیروں نے کہا یہ سب غصے کی باتیں ہیں دو ایک روز کے بعد خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر نے کہا مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے وزیروں نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اس بدنامی سے بچے خداوند نے بدیع الملک کو فنا کر دیا اگر وہ زندہ رہتا اور ملکہ مسلمان ہو جاتیں تو کیسی بدنامی ہوتی قیصر نے کہا یہ بھی سچ ہے یہ کہکر اٹھا کہا میں محل میں جاتا ہوں ملکہ شاداب کو چشم نمائی کروں اور شوخ چشم سے بھی کہوں وزیروں نے کہا آپ ضرور دونوں کو چشم نمائی فرمائیے انکے حق میں بہت مفید ہوگا قیصر اٹھا محل کے اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ زنار کو بلا کر کہا آپ نے اپنی صاحبزادی کا بھی حال سنا زنار نے کہا مجھے مطلق کیفیت نہیں معلوم قیصر نے سب حال بیان کیا کہا اب ان کے دل سے نورِ ایمان سامری پرستی خداوند سامری اور خداوند جمشید نے نکال لیا وہ کافر ہیں اگر بدیع الملک کو فنا نہ کر دیتے تو ملکہ ضرور مسلمان ہو جاتی اور شوخ چشم کی بھی یہی کیفیت ہوتی ان دونوں کو خداوندوں نے کافر بنا دیا اور بدیع الملک کو صحرائے

عنبر فشاں کی طرف بھیجے تھا کہ یا یقین ہوا اب صحرائے عنبر فام تک پہنچا ہوگا اور عنبر نگار لڑکی بیش
[illegible] بھولی ہوئی وہ ایک دم میں جان سے مار ڈالیگا ملکہ زنار سب باتیں سنا لیکن تھوڑی دیر کے
بعد قیصر سے کہا شاداب کہاں ہے میں انکو تغیر دو کہ زنار نے کہا آپ باتیں پوچھتی طبیعت کی دور
سے ناسازی ہے جس وقت میں تغیر دینا چاہا نہیں اگر ملکہ چشم نمائی فرماتا ہو تو وہ حیران دل زلیخے جیسے
ہوں مزاج میں آئے تغیر دے بھیجے کہ قیصر وہاں سے اٹھا باہر آیا زنار نے قیصر سے [illegible]
[illegible] سواری منگائی شاداب کے باغ میں آئی شاداب اس وقت مضطرب
بیتاب بہت تھی [illegible] شوخ چشم پاس بیٹھی سمجھا رہی تھی کہتی تھی ملکہ عالم آپ خاطر جمع رکھیں
میں نے شہریار سے سب کیفیت عرض کی ہے یقین ہے انھوں نے شاہزادے کو بلایا ہو حال دریافت فرمایا
ہو ایک شرط ایسی ہے کہ اس سے دل میں شک آتا ہو یقین ہے بدیع الملک منظور نہ فرماویں ملکہ
نے کہا کیا شرط ہے شوخ چشم نے عرض کی شرط یہ ہے کہ مذہب سامری پرستی قبول کرے بھلا بدیع الملک
مذہب سامری پرستی قبول کرینگے ملکہ شاداب نے کہا بھلا کوئی اپنا مذہب کیوں چھوڑیگا اور یہ تو شرط
بیہودہ ہے پہلے تو اس بات کی قید نہ تھی بلکہ یہ قول تھا کہ کوئی کیوں نہ ہو جو ہار کے لائیگا اسکو نصف طلسم
کی سلطنت دیجائیگی اور ملکہ کی شادی ہو جائیگی اب اسکے شرط ہو پوری کی تو شہریار نے ایک بات اور
بڑھائی یہ بات خلاف ہے وہ مستحق ہے انکو حکومت نصف طلسم کی دینا لازم ہے یہ ذکر تھا کہ یہ دونوں سے ملکہ
شاداب سے آکر عرض کی حضور کی والدہ ماجدہ تشریف لائی ہیں شاداب نے کہا اس وقت اُنکے آنیکا
کیا سبب ہے شوخ چشم نے کہا کوئی بات ہے ملکہ نے کہا نہیں معلوم کیا واردات ہے یہ ذکر تھا
کہ ملکہ زنار بارہ دری کے اندر آئیں شاداب اٹھ بیٹھیں تعظیم کر کے ماں کو بٹھایا مزاج پوچھا کہا اس وقت
آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا ملکہ زنار نے کہا بی بی کیا کہوں میرے تو ہوش بجا نہیں ہیں شاداب
نے نہ بیان فرمائیے ملکہ زنار نے سب قصہ بدیع الملک کی رہائی اور دین سامری پرستی نہ قبول کرنے کا
بیان کیا پھر یہ بھی کہا کہ بی بی تمہارے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوندوں نے دور کر دیا تھا ملکہ
شوخ چشم دونوں کو کافر بنایا اور بدیع الملک کے واسطے ملک الموت کو حکم دیا اب بدیع الملک صحرائے
عنبر فام میں گیا ہے وہاں عنبر نگار اسکو قتل کریگا لشکر والے بھی اسکے سب قتل ہو گئے خداوند نے
کہا ہے اگر میں اسکو فنا نہ کر دیتا تو شاداب اور شوخ چشم اسلام قبول کرتیں ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی ہوش
اُڑ گئے کہا اے مادر مہربان میں اسکی صورت سے بھی آگاہ نہیں ہوں خداوند اچھے ہیں جو سبب بھی ہو مجھے
ایک مسافر کو فنا کر دیا ملکہ زنار نے کہا اے شاداب اب تجھ پر لازم یہ ہے کہ تم عبادت خداوندوں کی کرو کہ
انکو تمہارے حال پر رحم آئے اور تمہاری خطاؤں کے نور ایمان سے تمہارے دل کو منور کریں ملکہ
شاداب نے اس وقت مصلحت وقت جانکر کہا میں ضرور عبادت کرونگی خداوند مجھ سے بہت
راضی ہونگے اور اچھا کیا جو اُسکو فنا کر دیا ہے تو اُسکے نام سے بھی آگاہ نہیں اور وہ کیا مجھکو ہار کرتا
مجھکو سامری و جمشید ہی نے رہائی دلائی ملکہ زنار نے شوخ چشم کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے شوخ چشم
تم بھی خداوند سامری و جمشید کی عبادت کرو کہ تمہارے دل میں بھی نور ایمان پیدا ہو شوخ چشم
نے بھی اُس وقت اقرار کیا ملکہ زنار تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھ کر اپنے محل میں آئی ملکہ

شاداب نے شوخ چشم سے کہا ای شوخ چشم کیا تمہارے دل مین کچھ خوف سامری وجمشید کا پیدا ہوا ہے شوخ چشم نے عرض کی کیا آپ کو اس امر کا کچھ خیال ہو ملکہ نے کہا مین تو اب ہرگز سامری وجمشید کی پرستش نہ کرونگی مین نے بہت بہت سامری وجمشید سے اسیری مین دعا کی مگر ایک نے میری مدد نہ کی ایک مرد مسلمان نے آکر رہا کیا آزاد ہوکر دیوؤن سے لڑا سامری سے بڑھکے کام کیا مین تو سامری وجمشید پر لعنت کرتی ہون شوخ چشم نے کہا واری میرے دل مین بھی ایسے ہی خیالات ہین ملکہ نے کہا اب ایک امر بہت مشکل کا ہی شاہزادہ صحرائے عنبر فام کی طرف گیا ہی یہ بات تو بیجا ہی کہ سامری اُس کے دشمنون کو فنا کردین وہ کیا خیال رکھتے ہین جو کسی کو فنا کرین اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیون فنا ہو جاتے مگر خوف اس بات کا ہی کہ عنبر نگار سکا ہی اور اُس کے یہان عجائب وغرائب بہت سے سُنے ہین بدیع الملک دھوکا کھا کے گرفتار ہو جائینگے اُنکی مدد کو چلنا ضرور ہی شاداب سے یہ سُنکر شوخ چشم نے عرض کی واری اگر آپ تشریف لیجائینگا تو یہ حال بھی گنجینہ سامری کے ذریعہ سے شہنشاہ کو معلوم ہو جائیگا وہ اور زیادہ آزردہ ہونگے ملکہ نے کہا اگر وہ آزردہ بھی ہونگے تو میرا کیا بنا لینگے مین ایک سحر مین تمام طلسم کو درہم وبرہم کردونگی سحر کے تو حکمت کام نہین دیگی شوخ چشم نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہی شاداب نے کہا مین جاتی ہون بدیع الملک کو عنبر نگار کی آفت سے بچاتی ہون شوخ چشم نے کہا آپ کی خوشی مین مانع نہین ہوسکتی ہون شاداب نے کہا مین ضرور جاؤنگی یہ کہکر اپنا تخت اُڑنے منگایا تخت پر بیٹھ کے جانب صحرائے عنبر فام روانہ ہوئین کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمائیے

کہ شاہزادہ جو وقت قیصر کو پامال کرکے روانہ ہوا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا سب لشکر ہمراہ تھا بدیع الملک نے فرمایا آج شب کو اسی جا بسر کرو صبح کو پھر روانہ ہونگے لشکر ٹھہر گیا گھوڑون کو درختون سے باندھا زین پوش بچھا کے سب اُسی صحرا مین لیٹے رات بھر جاگ کے بسر کی صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز پھر وہان سے کوچ کیا شام تک رہروی کرکے ایک قلعہ کے قریب پہونچے بدیع الملک نے فرمایا شاید یہ قلعہ طلسمی ہی یہان بھی فوج ضرور ہوگی اس وقت آگے بڑھنا مناسب نہین ہی یہین مقام کرنا اچھا ہی سب ٹھہر گئے پھر زین پوش بچھا کے میدان مین لیٹے خیمے اور بارگاہین تو باقی نہتین سب فوج قیصر نے لوٹ لی تھین بدیع الملک نوجوان قلعہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ ایک لکہ ابر آیا اور ترشح شروع ہوگیا بدیع الملک نے کہا اگر پانی زیادہ برسے گا تو بڑا غضب ہوگا گھوڑون کو گزند پہونچے گا سب نے عرض کی پھر کیا کیا جائے جو مشیت باری بدیع الملک یہ کہ رہے تھے کہ باران کی ترقی شروع ہوئی اس قدر پانی برسا کہ صحرا مثل دریا کے ہوگیا بدیع الملک کے جملہ سردار غرق آب ہوئے بعض جو فن شناوری مین دخل رکھتے تھے تھوڑی دیر پانی پر تیرتے رہے جب دم بھر گیا وہ بھی غرق ہوئے بدیع الملک بھی قریب تھا کہ غرق ہو جائین مگر شاہزادہ نے دیکھا ایک درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا بہتا چلا آتا ہی شاہزادہ اُس درخت پر جا کے بیٹھا ڈوبنے سے محفوظ رہا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب پانی بہ کر قلعہ کی خندق مین گرتا ہی اور خندق سے غائب ہو جاتا ہی خیال کیا کہ کوئی جا ہوگی جہان یہ پانی جاتا ہی درخت بھی اُسی طرف چلا بدیع الملک

۲۰

سے تصور کیا اگر درخت جائیگا تو یہ بھی غائب ہوگا نہیں معلوم کہاں جا کر نکلے کیا بات ہے یہ سوچکر اور دیگر درخت پر بیٹھے درخت اُڑ کا مگر آہستہ آہستہ خندق کی طرف چلا بدیع الملک نے دیکھا سب سرداروں کے خندق میں گرتے ہیں اور پانی کے ساتھ غائب ہوتے جاتے ہیں شاہزادے کو یہ حال دیکھکر کمال افسوس ہوا دل میں کہا جب سرداروں کی یہ کیفیت ہوئی تو اپنی جان کی نگہبانی کرنا بیکار ہے تنہا لطف زندگی نہیں جب پلٹ کے صاحبقران کی خدمت میں تنہا جائینگے تو امیر سرداروں کو مجھ سے پوچھینگے اُس وقت کیا جواب دینگے سب سے یہی بہتر ہے کہ اپنی جان نچھاور کیجئے سرداروں کا خیال نہ کیا بہتر یہی ہے جو سب کے واسطے ہوا وہی اپنے لیے بھی ہو یہ سوچ کے درخت پر جو زور کر رہے تھے وہ موقوف کیا درخت پھر چلا قریب خندق درخت پہونچا تھا کہ آسمان سے ایک پنجہ آیا بدیع الملک کو اٹھا لے گیا بدیع الملک بیہوش ہوگئے جب عرصے کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے آنکھ کھول دیکھا ایک مکان جنت نشان میں بہت شان و شوکت سے [illegible] جس طرف دیکھا سرہانے جو نگاہ کی وہ قتال عالم جس کو قید عفریت سے چھڑایا تھا نظر آئی بدیع الملک صورت زیبا دیکھکر پھر بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے ایک آہ سرد کھینچی نازنین نے کہا ای شہریار اب آپ کو کس بات کا افسوس ہے خدا نے آپ کی جان بچائی بدیع الملک نے کہا ای ملکہ تم کو تو عوض احسان کے اچھا موقع ملا مگر میرے حق میں برا ہوا شاداب اختر جبین نے عرض کی شہریار آپ کیا فرماتے ہیں آپ کے حق میں کیوں برا ہوا بدیع الملک نے فرمایا میرے سب سردار ضائع ہوئے اگر تنہا میری جان بچی تو کیا اب میں اپنی زندگی اچھی نہیں سمجھتا ہوں تمنے اپنے ہاتھ سے قتل کرو میں نے خون تم کو معاف کیا میں اب اس قابل نہیں رہا کہ صاحبقران کی خدمت میں جاؤں اور اپنا منہ دکھاؤں ملکہ شاداب نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیں آپ کے سردار سلامت ہیں ضائع نہیں ہوئے یہ باران اجل نہیں تھا عنبر نگار کی مرنے کے عجائب و غرائب ایسے ہی ہیں اگر آب جلی ہوتا تو اس قدر حیرانی نہ کرتا کہ سوائے تمام درخت اکھڑ جائیں اور پھر وہ سب پانی قلعہ کی خندق میں جا کے غائب ہوجائے بدیع الملک نے فرمایا پھر میرے سب سردار کہاں ہیں ملکہ شاداب نے عرض کی سب اسیر ہوگئے ہونگے آپ کل تشریف لیجائیے گا سب کو رہا کر لیجئے گا بدیع الملک بہت خوش ہوئے حواس و ہوش بجا ہوئے ملکہ شاداب سے آنے کی کیفیت پوچھی شوخ چشم نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے شوخ چشم سے شکایت کی کہ تمہیں یہ بات معلوم تھی کیوں نہ کہا ہم سے اطلاع کیے ہوئے چلی آئیں شوخ چشم نے بہت کچھ عذر کیا شاداب نے کہا اب عذر کو موقوف کرو شاہزادے کی دعوت کے واسطے سامان کرو شوخ چشم نے سب انتظام کیا شراب کی کشتیاں محفل میں آئیں شاداب نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا بدیع الملک سے کہا آپ شراب نوش فرمائیے شاہزادے نے انکار کیا ملکہ نے کہا کیا کسی نے قسم دی ہے یا خود بے کسی کے شراب پینے کا عہد کیا ہے بدیع الملک نے مسکراتے فرمایا یہ آپ نے عجب بات کہی سبب نہ پینے شراب پینے کا عہد کیا تھا وہ اس وقت موجود ہے اور قسم کون دینے والا تھا شاداب قسم دے جاتی تو عجب نہیں ہے مگر ہم لوگوں میں غیر کفو کے ہاتھ سے کسی چیز کا اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ نے کہا آپ جس بات میں خوش

ہون وہ کی جاے اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ مین سامری پرست ہون تو یہ خیال بیجا ہی مین سامری پر لعنت کرچکی اب آپ یہ فرمائیے مین تو اپنے مذہب کے قواعد تعلیم فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ملکہ شاداب کلمہ پڑھکے بصدق دل ایمان لائی تب شوخ چشم سے کہا تم بھی کلمہ پڑھو شوخ چشم نے بھی کلمہ پڑھا مسلمان ہوئی کفر چھوڑا صاحب ایمان ہوئی ملکہ شاداب سے کہا واری آپ نے کیا اس خاطر شہریار دین سامری پرستی کو ترک کیا مجھے آپ کا پاس تھا ملکہ نے فرمایا آپ کے اس کہنے سے مجھے یقین آیا کہ آپ نے میری خاطر سے ترک مذہب کیا مین اس وقت تک یہ خیال کرتی ہون کہ آپ مجھ سے قبل ترک مذہب کر چکین جس روز شہریار کو یہ تشریف لائے تھے آپ ہی کو مسلمان کیا ہوگا شوخ چشم نے کہا ملکہ عالم مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین آپ کی خاطر سے مین نے ترک مذہب کیا اور آپ ہی ایسا الزام قدر مجھکو سناتی ہین ملکہ نے کہا برا نہ مانو اگر تم نے پہلے اسلام قبول کیا تو تمہارا بھی مرتبہ بڑھا مین تمہین سلام کرونگی اپنا بڑا جانونگی یہ کہکے جام شوخ چشم کی طرف بڑھایا ماہ جبین اپنے ہاتھ سے جام پلاؤ مین دو بارہ جام بھر کے دونگی شوخ چشم شرمندہ ہوکر بدیدہ ہوئی کہا ملکہ عالم اگر آپ کو ذلیل کرنا ہے تو مین مجبور ہون ورنہ ایسی باتون سے مجھکو معاف رکھیے مجھے مذہب سامری برا معلوم ہوا مین نے ترک کیا یا کسی پر فریفتہ ہوکر ترک مذہب نہین کیا شاداب نے جو تیہ کی بہت منت شرما کے سر جھکایا شوخ چشم کو گلے سے لگایا کہا مین ہنستی ہون ذرا ذرا سی بات پر برا مانتی ہو تمہارا ہی کلام ہے بدیع الملک نے بھی سمجھایا شوخ چشم خاموش ہوئی ملکہ نے پھر بدیع الملک کی طرف جام بڑھایا کہا اب تو کوئی عذر باقی نہین ہے بسم اللہ نوش فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کے ہاتھ سے جام لیکر کہا ای ملکہ آپ میری خوشی کر دیں میرے ہاتھ سے تم پیو ملکہ نے بہت انکار کیا بدیع الملک نے نہ مانا وہ جام اپنے ہاتھ سے ملکہ کو پلایا ملکہ نے دوسرا جام بھرا کہا بسم اللہ یہ جام نوش فرمایئے یہ کہکر بدیع الملک کے ہاتھ مین جام دیا بدیع الملک جام لیکر ساکت ہوئے ملکہ نے کہا ای شہریار نوش فرمایئے دیر نہ لگایئے بدیع الملک نے کہا ہم اپنے ہاتھ سے بھی اونڈیل کر پی سکتے تھے آپ نے اس قدر بھی بیجا تکلیف فرمائی ملکہ یہ فقرا سنکر مسکرائین کہا اگر آپ کو دوسرے کے ہاتھ سے شراب پینا اچھا معلوم ہوتا ہو تو شوخ چشم آپ کو شراب پلا دیگی جام بلورین اپنے دست حنائی پر رکھکر آپ کے لب مبارک سے ملا دیگی بدیع الملک نے کہا اس کا جواب مین کیا دون بہتر یہ ہی کہ خاموش رہون مگر چپ نہ رہونگی اتنا ضرور کہونگا کہ اثر صحبت ضرور ہو جاتی ہی آپ نے انسانون کے آداب صحبت کو بہت تھوڑے دنون مین فراموش فرمایا اور جیسی صحبت ہوئی ویسے ہی طریقے اختیار کیے ملکہ نے کہا مین حیوانون کی صحبت مین کب رہی یہ کیا آپ نے فرمایا مجھکو انسان سے حیوان بنایا بدیع الملک نے کہا مین نے آپ کو حیوان نہین بنایا بلکہ یہ کہا کہ آپ کو جیسی صحبت ہوئی ویسی ہی آپ کی خصلت ہوئی اگر ہم بھی آپ کی سی صحبت پاتے تو یقین ہے آپ کی صحبت کے قابل ہوتے ملکہ بھی بدیع الملک اس عفریت کی طرف اشارہ کرتے ہین یہ سوچ کے کہا ای شہریار آپ جو کچھ فرماتے ہین بجا ہی اب مجھکو معلوم ہوا لوگون نے آپ کی عادت کو خراب کیا ہی وہ لوگ راہ عشق سے باہر تھے آپ پر فریفتہ ہوکر اپنے ہاتھ سے شراب پلانے لگے مین

ان راہون کو کیا جانون صرف آپ کو اپنا محسن جانا اس وجہ سے خدمتگذاری اپنے او پر واجب سمجھی ہے ؛ مین اُنھین لوگون کیواسطے رہنے دیجیے یہان مہربانی فرمایئے شراب نوش کیجیے بدیع الملک نے کہا مین شراب پینے سے انکار نہین کرتا ہون مگر جس طرح مین شراب پیتا ہون جب اس طرح شراب پلایئے گا تو انکار نکرونگا ملکہ نے کہا مین آپکی شراب پلانے والی کو کہان سے لاؤن جو آپ کو شراب پلاؤن ساتھ ہزادے نے کہا شراب پلانے والی کیسی اس وقت آپ سے بہتر کون ہے اگر خاطر منظور ہے شراب پلایئے ملکہ نے کہا اگر آپ کی اسی مین خوشی ہے تو مین مجبور ہون یہ کہکر جام ہاتھ مین سنبھالا یا شاہزادے کے ہونٹھون سے لایا بدیع الملک نے شراب پی منہ کی خوشی کی پھر تو دو چار جام پے در پے ملکہ نے بدیع الملک کو پلائے بدیع الملک نے منہ کو دیے تھوڑی دیر مین دماغ بادۂ ناب سے گرم ہر یک بے شرم ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ نے شرما کے سر جھکا یا کہا ای شہریار مین نے جو آپ کی خوشی کی اپنے ہاتھ سے شراب پلائی آپ نے اچھا خیال کیا خوب سمجھے ایسی باتین جن لوگون کے واسطے ہین اُنھین کو مبارک رہین مین ان راہون سے آگاہ نہین مجھکو معاف فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ جس قدر تم انکار رقیبت کرتا ہے تو مجھکو کوئی ہجران دیدۂ مصیبت کشیدہ کتنی کوششون سے تم تک آیا قسمت نے یہ دن دکھایا اب بھی اُس کی ارمان و تمنا کا نکلنا تم کو ناگوار ہے یہ جب تا کہ اس کا قلب بے قرار ہے ملکہ نے کہا ایسی باتین اکثر کتابون مین لکھی دیکھی ہین کہ رنگین مزاج ذرا سی بات کو بتاؤ بنا لیتے ہین ہر ایک پر اظہار عشق کرتے ہین سب پر مرتے ہین بہت سے ایسے بھی ہین جو اُن کے کلام کا اعتبار کرتے ہین اُن کو سچا جانتے ہین اُن کے سکنے کو ملتے ہین میرے نزدیک تو وہ بھی سب نادان ہوتے ہین یا صاحبان شوق سے ایسی باتین ظہور پذیر ہو جاتی ہین جہان کسی نے اظہار عشق کیا اُن کو اپنے حسن پر ناز ہوا دو تین بار انکار کیا آخر بنا غرض تحکم کرمان لیا بدیع الملک ان باتون کو سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئے کہا ملکہ وہ اور لوگ ہوتے ہین جو جھوٹا وعدہ کرتے ہین ہر ایک پر مرتے ہین میری طرف ایسا گمان نہ کرنا مین نے آج تک کبھی وعدہ باطل نہین کیا ہر ایک کو دل نہین دیا نہین معلوم فلک کو کیا منظور تھا جو تمھارا عاشق بنایا قسمت نے یہان تک پہونچایا ملکہ یہ سنکر بہت ہنسین کہا آپ ہمارے عاشق ہین محبت مین صادق ہین عاشقون مین جو باتین ہوتی ہین وہ آپ مین بھی ضرور ہونگی گریبان کا پھاڑنا اپنی اچھی بھلی صورت کو بگاڑنا جنگلون میں رہنا غم و الم سہنا دل مین ہر وقت محبوب کی یاد و قلب و جگر مائل فسانہ یاد افسانون سے نفرت وحشیون سے رغبت رات کا نہ سونا ہر وقت رونا نحیف و زار مجبور دنیا جہان کے لوگون کو متنفر ہی دن کر آہ و زاری کرتے ہونگے خون جگر لخت دل دشمنون کی غذا ہوگی مرض ہجران درد دوا ہوگی جب آہ کرتے ہونگے عرش کو ہلا دیتے ہونگے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہونگے ہر وقت میری تصویر خیالی پیش نگاہ ہوگی آنکھون مین آنسو ہونگے لب پر آہ ہوگی ہر کوئی معشوق کو پوچھتا ہوگا عضو عضو کی تعریف کرتے ہونگے ایک ایک پر مرتے ہونگے زلف کو مار سیاہ یا عاشقون کا دود آہ بتاتے ہونگے پیشانی کو صبح نور سے تشبیہ دیتے ہونگے طباعی سے

دام لیئے ہونگے ابرون کو تلوار مژہ کو خار چشم کو جادو یا دشت چین کا آہو رخسار کو گلاب کا پھول
یا آتش چینی کو نور کا منبع لب کو نوشین یا برگ یاسمین و دندان کو گوہر یا تا شدہ اختر زبان کو ماہی
بحر طلاقت یا غواص لجۂ فصاحت زنخدان کو چاہ نور یا چشمۂ آب گلو کو صراحی الماس صاف خوبصورت
و شفاف اسی طرح تعریف کرتے ہونگے ایک ایک عضو کی توصیف کرتے ہونگے بدیع الملک نے
ہنسکر جواب دیا کہ آپ نے اپنا سراپا خوب بیان کیا معلوم ہوا آپ حسین ہین مہر سکین ہین مین
پیشتر ہی سے جانتا تھا آپ کے زبان سے ضرورت نہتی اسقدر تعریف بیان کرنے کی حاجت
نہتی لیکن پورا سراپا بیان کیا ہوتا ایک عضو کا حال عیان کیا ہوتا اچھا اپنی سنگ دلی کی تعریف
کی ہوتی بیوفا ہونے کی توصیف کی ہوتی … پردے مین یہ حال تو ظاہر کردیا ہوتا اپنی عادتون
سے بھی ظاہر کردیا ہوتا ملکہ نے اسقدر شوخی کی … سب باصواب پا کر شرماگئین رات بھر ایسی ہی
باتین لطف کی حکایتین رہین تا آنکہ دشمن شب وصل عاشقان یعنی مؤذن نے نعرۂ اللہ اکبر
بلند کیا بدیع الملک کے دل کو دور و مند کیا شاہزادہ اٹھا وظیفہ سحری کو ادا کیا ملکہ سے کہا اب
ان گرفتاران مصیبت کی خبر لینا چاہیے جنکو سبب جدائی نے ہم سے چھڑایا … آفت
بنایا ہو ملکہ نے عرض کی اے شہریار ابھی صبر فرمایئے زیادہ بیتاب نہ ہوجیے مین ابھی جاتی ہون وہ طلسم
بھی آپ کو فتح کرنا ہوگا مین آپ کے سردارون کو رہا کردونگی پھر آپ کو اختیار ہے اس مرحلے کو
فتح کیجیے گا اسکے بعد اور مرحلہ جات طلسم کے وہی لوح کے … کی راہ … وقتاً فوقتاً
حاضر خدمت ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا … کی ضرورت نہین سواے خدا دوسرے کی
مدد کی حاجت نہین مگر آپ کو اتنی تکلیف ہوگی کہ جہان سب قید ہین وہان تک پہونچا دیجیے
پھر خدا مالک ہے ملکہ نے کہا مین ابھی پہونچائے دیتی ہون سردارون کو قید سے چھڑائے دیتی ہون
یہ کہکر تخت سحر طلب کیا کنیزین تخت لیکر آئین ملکہ نے بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا تخت کو
بلند کیا تھوڑی دیر مین صحراے عنبر فام نظر آیا بدیع الملک نے فرمایا ہم اسی صحرا مین مقیم
تھے یہین سے سب غائب ہوے تا بہ خندق قلعہ پہونچے ملکہ نے عرض کی یہی صحراے عنبر فام ہے
عنبر نگار اسی دربند کے عالم کا نام ہے یہ ملتی ہوئی قلعہ کے قریب آئین خندق کو پھاند کر پار
پہونچین ایک میدان مین عمارت پتھر کی بنی تھی ملکہ نے کہا اسی مین سب سردار اسیر ہین یہ کہکر
سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب سردار زنجیرین آہنی پہنے ہوئے
مغموم و مضمحل بیٹھے ہین ملکہ نے سحر کیا سب کی زنجیرین کٹ کر زمین پر گرین سردار نعرے کرنے
لگے ملکہ نے ایک گوشہ مین تخت اتارا بدیع الملک سے رخصت ہوئین بدیع الملک
تخت سے اترے ملکہ اس طرف روانہ ہوئین بدیع الملک سردارون کے قریب آئے
سردارون نے جو بدیع الملک کو دیکھا بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہان تشریف فرما تھے بدیع الملک نے فرمایا مجھ پر خدا نے فضل کیا آپ لوگون کی رہائی
کی تدبیر کرتا تھا سردارون نے عرض کی اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا اب اس
مرحلے کے شکست کرنے کا قصد ہے سردارون نے کہا کیا یہ مرحلہ ہے بدیع الملک نے کہا یہان سے

مرحلے ایسے ہی ہیت کی آپ لوگون پر کیا مصیبت پڑی سب نے عرض کی جب کہ سیلاب ہمکو بہا تجک بہالایا تو ہم لوگ بیہوش تھے آنکھ جو کھلی اپنے کو ان حجرہاے تاریک مین اسیر پایا قریب شام ایک شخص کچھ کھانا ہم لوگون کے واسطے لایا پھر حجرے مین بند کر کے چلا گیا اُس سے چند باتین تحقیق کرنا چاہین مگر اُس نے جواب بھی نہ دیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ مرحلہ عنبر نگار کا ہو وہ بڑا مکار ہو سحر تو یہان بالکل نہین ہو مگر سب علم حکمت کے عجائب وغرائب ہین یہ باتین کرتے ہوے شاہزادہ بدیع الملک مع جملہ سردارون کے آگے بڑھے تھوڑی دور جا کے ایک مکان پتھر کا دکھائی دیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا یقین ہو عنبر نگار اسی مکان مین رہتا ہوگا سب نے عرض کی مکان کی شان سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہو یہ باتین کر رہے تھے کہ اس مکان سے ایک آفتاب نکلا بدیع الملک نے دیکھا اُسکا عکس جس پر پڑتا ہو جل جاتا ہو یہ کیفیت جو دیکھی سردارون سے کہا یہ بلاے عظیم ہو اسکے دفع کرنے کی تدبیر کرنا چاہیے سب نے کہا ای شہریار اسکی تدبیر کیا ہو سکتی ہو شاہزادہ بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا برق چمک کے اُس آفتاب پر گری آفتاب کے دو ٹکڑے ہوئے جو لوگ جلکر گرے تھے وہ ہوشیار ہو گئے شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک حوض آب مصفا پتھر کا بنا ہو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم اس حوض مین کیا آفت ہو یہ کہہ رہے تھے کہ حوض سے ایک ماہی نہایت مہیب برآمد ہوئی مانند اژدر کے اس ماہی نے دم کھینچا سب سردار اُسکے منھ مین چلے شاہزادہ بدیع الملک نے تلوار علم کی قریب اُس ماہی کے پہونچے اُسنے سانس کھینچی شاہزادہ بدیع الملک بھی ماہی کے منھ مین چلے گئے مچھلی سب کو نگل گئی سب بیہوش ہو گئے تھے تھوڑی دیر مین سب کو ہوش جو آیا اپنے کو زمین پر پایا سب لوگ اُٹھے بدیع الملک بھی اُٹھکر آگے بڑھے سردارون سے پوچھا یہ کیا بات تھی جو کچھ گزند نہ پہونچی دیکھا تو سامنے مچھلی کے دو ٹکڑے پڑے تھے شاہزادہ بدیع الملک کو تعجب ہوا ایک پرچہ گود مین آ کے گرا شاہزادہ بدیع الملک نے اُس پرچے کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ ای شہریار آپ یہین توقف فرمایئے جب تک مین عرض نہ کرون آگے تشریف نہ لیجایئے گا اُسکے بعد نام ملکہ شاداب کا لکھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے سردارون سے کہا ابھی یہین توقف کرنا مناسب ہو جب تک مین نہ کہون آگے نہ جایئے گا سردارون نے عرض کی ہم لوگ یہین ٹھہرتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے دیر تک وہان توقف کیا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک پرچہ پھر شاہزادہ بدیع الملک کے پاس آ کے گرا شاہزادے نے پرچے کو اُٹھا کے دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ آپ گوشے مین تشریف لایئے کچھ امور ضروری عرض کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک سب سردارون کو اُسی جگہ ٹھہرا کے ایک گوشے مین گئے دیکھا ملکہ شاداب موجود ہین بدیع الملک نے کہا ملکہ تم اس قدر کیون تکلیف کرتی ہو خدا مالک ہو اگر ہماری قسمت مین فتح ہو تو ہر طرح ہو گی ملکہ نے عرض کی ای شہریار یہان کا معاملہ عجب ہو اگر ساحرون کا مجمع ہوتا تو مین حاضر نہ رہتی مجھے اطمینان ہوتا کہ آپ پر سحر تاثیر نہین کرتا ہو مگر یہان معاملات حکمت ہین اس سے بچنے کے واسطے ایک چیز لائی ہون جبتک

آپ کے پاس موجود رہیگی کبھی کوئی تکلیف نہ پہونچیگی یہ کہکر ایک شیشہ شاہزادہ بدیع الملک کو دیا
روغن کی اس شیشے مین جو روغن ہو اپنے جسم پر لگالیجے تمام اثر جادو کا دفع ہوجائیگا جب تک یہ روغن
جسم پر باقی رہیگا کوئی جادو اثر نہ کریگا شاہزادہ بدیع الملک نے وہ روغن جسم پر لگالیا سب سردارون
کو دیا سب نے اُس روغن کو لگایا انگشت شاہزادہ بدیع الملک سے رخصت ہوئین شاہزادہ
بدیع الملک آگے بڑھے ایک باغ نظر آیا باغ مین ایک بنگلہ دیکھا بدیع الملک اس بنگلے
کے قریب آئے دیکھا ایک مردضعیف اُس بنگلے مین بیٹھا ہے دو تین خدمتگار اُسکے روبرو کھڑے ہین
بدیع الملک کو جو اُس مردضعیف نے دیکھا کہا اے جوان تو کون ہے کہان سے آیا ہے کیا نام ہے شاہزادہ
بدیع الملک نے اپنا نام بتایا طلسم مین آنے کا ارادہ ظاہر کیا اُس مردضعیف نے کہا اے جوان تجھے
تیرے شباب پر رحم آتا ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو واپس جا ورنہ بہت پریشان ہوگا مجھکو
نہین جانتا کہ مین کون ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین تجھ سے واقف نہین اور اپنا
یہ دستور ہے کہ جس امر کا ارادہ کیا اُس کو انجام دیا اب مین بے فتح طلسم یہان سے واپس نہ جاؤنگا
اس مردضعیف نے کہا مین عنبر نگار حکیم ہون اس مرتبے کا کل انتظام میرے سپرد ہے مین ایک
دم مین تجھے اور تیرے لشکر کو تباہ کرسکتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تیری کیا
مجال ہے جو ہمین تباہ کرسکے عنبر نگار نے کہا مین فوج بھی بیشمار رکھتا ہون تو جن چند بہادرون
کے بھروسے پر ناز کرتا ہے اُنکی کچھ حقیقت نہین ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو تیرے
دل مین ارادہ ہو اُس سے باز نہ رہ مین موجود ہون عنبر نگار نے اتنی دیر مین بہت سی باتین شاہزادہ
بدیع الملک کی پریشانی کے واسطے کین مگر شاہزادے پر کچھ نہ تاثیر نکی عنبر نگار
مجبور ہوا کہا اے شاہزادہ بدیع الملک اگر تمہین اپنے قوت بازو پر کچھ ناز ہے تو مین تم سے مقابلہ
کرونگا میرے پاس بھی فوج موجود ہے بدیع الملک نے فرمایا جب جی چاہے مقابلہ کر مین موجود
ہون عنبر نگار نے کہا آج شب کو آپ یہان مقیم رہین کل مقابلہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک
نے سب سردارون سے کہا آج کوئی مقام مناسب دیکھکر قیام کرنا چاہیے کل عنبر نگار مقابلہ
کرنے کو کہتا ہے سب نے عرض کی جہان آپ مناسب جانین قیام فرمائین بدیع الملک ایک
گلستان مین جا ٹھہرے عنبر نگار نے اپنے ایک ملازم کی معرفت رقعہ بدیع الملک
کے پاس بھیجا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف یہان سے طلب
فرمائیے مین فوراً روانہ کردونگا شاہزادہ بدیع الملک نے جواب مین لکھا ہمین کسی شے کی
ضرورت نہین ہے صرف مقابلہ کرنا مقصود ہے جواب جب عنبر نگار کے پاس گیا اپنے مصاحبین
کو اُسنے جواب دکھایا کہا یہ جوان بڑا صاحب غیرت ہے اپنے اوپر کیا کیا تکلیفین گوارا کین مگر ہم سے
مدد نہ چاہی سب نے جواب دیا جتنے مسلمان ہین سب کے یہی قاعدے ہین کبھی دشمن کا احسان نہین
لیتے عنبر نگار نے اُسی وقت اپنی فوج کو اطلاع کرائی کہ صبح کو مقابلہ کرنا ہوگا لازم ہے کہ سب لوگ
مسلح و مکمل رہین یہ خبر جو فوج مین پہونچی سب نے جنگ کی تیاری کرنا شروع کی رات بھر سامان جنگ
مین مصروف رہے جب صبح عنبر نگار کے مکان پر آئے عنبر نگار نے فوج مین جانے کی اجازت دی فوج میدان

کو رجانا منظور ہوا اس طرف سے بدیع الملک نامدار نے سرداروں کو میدان میں آنے مرکب بھی
ان لوگوں کے پاس نہ تھے پیادہ پا میدان میں آکر کھڑے ہوئے لشکر حریف نے پرے جماکر جوانوں کو
اجازت دی دو جوان میدان میں آئے مبارز طلب کیے لشکر اسلام سے بھی دو جوان گئے جاتے ہی
دشمنوں کو قتل کیا گھوڑے مرکب لیکر خدمت شاہزادہ بدیع الملک میں حاضر ہوئے عرض کی آقائے نامدار
مرکب حاضر ہیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تمہیں مبارک ہوں مجھکو بھی خدا مرکب دیگا سرداروں نے
عرض کی اے شہریار آپ سوار ہو جیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ان مرکبوں کو لشکر میں بھیجو جب
سب کے پاس مرکب آجائینگے اسوقت سوار ہونا سرداروں نے بہت چاہا کہ بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوں مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا سردار مجبور رہے گھوڑے لشکر میں لوگوں کو دیکر پھر
میدان میں [illegible] لشکر عنبر نگار سے پھر دو جوان نکلے مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے
دو جوان [illegible] تھے انھوں نے مقابلہ کیا کچھ عرصہ بھی نہ ہوا جاتے ہی مار لیا یہ کیفیت جو افسر فوج
نے دیکھی [illegible] شکست [illegible] یک بارگی ٹوٹ پڑو جنگ مغلوبہ کر کے سب کو مار لو فوج اشارہ
پاکے ٹوٹ پڑی لشکر اسلام کے سرداروں نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ سب بھی تلواریں کھینچ کے
ٹوٹ پڑے شاہزادہ بدیع الملک نامدار نے جاتے ہی افسر فوج کو قتل کیا اسکا مرکب لیا اور
سرداروں نے بھی جوانان لشکر حریف کو قتل کر کے انکے مرکب لیے تھوڑی دیر میں سپاہ حریف کو
شکست فاش ہوئی افسر کے مارے جانے سے سپاہ کے ہوش جاتے رہے سب نے امان
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب سوار شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا وہاں سے عنبر نگار کے مکان کی طرف چلے
عنبر نگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے دل میں خیال کیا کہ اب جان نہ بچیگی بہتر یہ ہے کہ اس جوان
کی اطاعت قبول کروں یہ سوچ کے اپنے بنگلے سے نکلا شاہزادہ بدیع الملک کے استقبال کو آیا
دور سے بدیع الملک کو دیکھکر پیادہ پا ہوا ہاتھوں کو رومال سے باندھا شاہزادہ بدیع الملک
کے قریب آکے عرض کی اے شہریار میں آپ کی غلامی قبول کرتا ہوں میری جان بخشی فرمایئے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار اگر اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی کی جائے
عنبر نگار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے گھر لیگیا بڑی خاطر سے پیش
آیا شاہزادے کے واسطے صحبت عیش و نشاط برپا کی شب بھر صحبت رہی صبح کو بدیع الملک نے
کہا اے عنبر نگار اب ہمیں رخصت کرو ابھی بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہیں [illegible] جانا
ہے عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار دو روز یہاں توقف فرمایئے غلام آپ کے ساتھ [illegible]
چلیگا یہاں کی کل کیفیتوں سے بخوبی واقف ہوں انشاء اللہ تعالی بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہونچا دیگا
بدیع الملک نے فرمایا کہ اگر یہی خوشی منظور ہے تو دو روز تک شاہزادے نے وہاں قیام کیا تیسرے روز
عنبر نگار نے لشکر کو ہمراہ لیا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں آیا عرض کی اے شہریار
اب تشریف لے چلیے بدیع الملک مع [illegible] سرداروں کے تیار تھے اسی وقت ہمراہ ہوئے
عنبر نگار نے کہا اے شہریار یہاں سے کچھ دور کہکشان [illegible] جانا چاہیئے [illegible]

ہو مالک وحاکم وہان کا کہکشان کفن پوش ہو لوح طلسمی اُسی کے پاس ہو بڑا فقیر کامل ہو اُس سے یہان جانا اور لوح لانا امکان بشر سے دور ہو انسان کا کیا مقدور ہو جو وہان تک جا سکے یا ٹھہرنے کی تاب لا سکے وہ عجب مقام پُر ہول ہو اگر آپ طلسم کشا سے اصلی ہین تو ضرور وہان تک پہونچینگے لوح حاصل ہوگی مرحلہ جات دقیق فتح ہونگے طلسم کو شکست ہوگی اور اگر حضور کے نام اس طلسم کی فتح نہین ہو تو لوح ہاتھ نہ آئیگی وہان تک جانا مشکل ہوگا گلزار کہکشان تک نہ پہونچے گا یہ بھی امتحان طلسم کشا ہو جو اس طلسم کا فتح کرنے والا ہوگا اسکو لوح وار تک جانا بہت آسان ہوگا اور باغ مین پہونچ جائیگا جو طلسم کشا نہین ہو وہ باغ تک جا نہین سکتا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر ہم اس طلسم کے فتاح ہین تو ضرور وہان تک جا پہونچینگے لوح لائینگے کائنات طلسم مٹائینگے اور اگر ہماری قسمت مین فتاحی طلسم نہین ہو تو مجبور واپس آئینگے یا اپنے کیے کی سزا پائینگے یہ باتین کرتے ہوئے گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہو

کہ اسکو گنجینۂ سامری دیکھنے سے معلوم ہوا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک مع عنبر نگار اُگی طرف گئے اور شیر جمشید نے یہ بھی کہا تھا کہ اب طلسم کشا زندہ نہ رہیگا یہ بالکل بیفکر ہو گیا تھا تیسرے روز کچھ لوگ اسکے دربار مین آئے اُنھون نے کہا آپ نے گنجینۂ جمشید کو ملاحظہ فرمایا تھا آمین طلسم کشا کی کیا کیفیت معلوم ہوئی قیصر نے کہا طلسم کشا کو خداوند نے فنا کر دیا وہ عنبر فام کے میدان مین مارا گیا اور لشکر بھی اُسکا جان سے گیا ارسطو نظیر وزیر نے کہا اس وقت پھر ملاحظہ فرمائیے دیکھیے کیا واقعہ گذرا اور کس کے ہاتھ سے طلسم کشا مارا گیا ابتک حضور مین سر طلسم کشا کیون نہین آیا قیصر نے اسی وقت گنجینۂ جمشید طلب کیا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید اس وقت ایک امر ضروری آپ سے دریافت کرتا ہو باہر تشریف لائیے الماس کا پتلا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے پہلے تو سجدہ کیا پھر کہا یا خداوند اب طلسم کشا کی لاش کس میدان مین پڑی ہو پتلے نے کہا ای قیصر طلسم کشا ابھی فنا نہین ہوا طرف گلزار کہکشان کے جاتا ہو اور عنبر نگار اُسکے ہمراہ ہو قیصر نے کہا یا خداوند آپ نے ملک الموت کو جو حکم دیا تھا ملک الموت نے آپ کا کہنا قبول نہین کیا یہ کیا غضب ہوا قیصر نے تجویہ کہا تو پتلے کو بُرا معلوم ہوا کہا او بے ادب کیا بیہودہ کہتا ہو نہین جانتا کہ خداوند کا کوئی فعل خالی از مصلحت نہین ہوتا ہو تجھے ہمارے کارخانون مین کیا دخل ہو جو ہمارا جی چاہتا ہو وہ کرتے ہین اب ہم طلسم کشا کو عمر دائمی عطا کرینگے اور تیرے طلسم کو طلسم کشا کے ہاتھ سے تباہ کرا دینگے اُس کے دل مین نور ایمان پیدا کر کے اپنا بندۂ خاص بنائینگے قیصر اس بات کو سنکر کانپ اُٹھا ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند مجھ سے خطا ہوئی اب نہ عرض کرونگا آپ مالک ہین جو آپ کے مزاج مین آئے میرے واسطے کیجیے مین کیا کر سکتا ہون پتلے نے کہا تیری بیٹی نے غضب کیا اس کو جا کر صحرائے عنبر فام سے لے آئی وہان کے عجائب وغرائب کو سحر کے زور سے مٹا دیا آپ مسلمان ہوگئی اب عنبر نگار بھی مسلمان ہو گیا طلسم کشا کو لیکر گلزار کہکشان کی طرف گیا ہو خداوند

اب گلزار کہکشان کو بھی فتح کرا دینگے کہکشان کفن پوش بھی مارا جائیگا طلسم کشا کو لوح ملجائیگی طلسم کو برباد
کریگا قیصر نے کہا یا خداوند مین تو آپ کا بندہ کمترین ہون کبھی مین نے عبادت سے غفلت نہین کی
آپ مجھ سے کیون آزردہ ہوئے بتلے نے کہا اب تیرے مزاج مین غرور زیادہ ہو گیا ہو اور خداوند کو
غرور ناپسند ہو اس وجہ سے تجکو اب فنا کر دینگے قیصر نے کہا یا خداوند مین اب غرور کو اپنے دل سے
دور کرتا ہون ہر ایک سے بعجز و انکساری پیش آؤنگا سب کو اپنا مالک و بزرگ جانونگا بتلے نے کہا اب
تیرے کلام کا قدرت کو اعتبار نہین ہو وزیر نے اشارہ دیا اس وقت خداوند کو غصہ ہو عرض حاجت کرنا
اچھا نہین پھر کیجیے گا اس وقت خاموش ہو رہیے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف لیجایئے
مجھے اسی قدر امور تحقیق کرنا تھے بتلے نے کہا اب ہم نہین آئینگے اور جو ہمارے بھائی اُس صندوقچے
مین بند ہین ان سب کو بھی بلا لینگے تیرے یہان اب نہین رہینگے قیصر نے جب بہت کچھ منت و سماجت
کی تب بتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا غضب ہو گیا یہ شخص
کیسا ہو کہ اس غضنفر نام کے صحرا سے گذر گیا اور غضنفر نگار کو اپنا مطیع بنایا یہ غضب کریگا لوح بھی پائیگا
کیا عجب ہو جو خداوند اسکی مدد کرین اور لوح اسکو ملجائے وزرا نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہو قیصر
نے کہا مجھے بھی اس تو نہین ہو وہ کیا بنا سکتا ہو میرے ایک لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہو گردستان سے ایک
پہلوان بلا کر اُسکے مقابلے کو بھیجون تو تمام لشکر کو وہان کے میرے یہان کا ایک پہلوان کافی ہو وزرا
نے کہا پھر آپ کو جو کچھ کرنا ہو جلد کیجیے اسمین عرصہ لگانا خلاف عقل ہو ایسا نہ ہو لوح اُسکے ہاتھ آجائے
تو غضب ہو قیصر نے کہا لوح تو نہین پائیگا اور اگر لے بھی جائیگا تو اُسکے پاس نہین رہیگی ایک پہلوان
کو بھیج دونگا تو وہ اُس سے لوح چھین لیگا وزیرون نے کہا ایک مرحلہ تو برباد ہو جائیگا آپ اسکی جلد
فکر کرین قیصر نے کہا اگر آپ لوگون کو اس امر کا خیال ہو تو ایک نامہ شہر گردستان مین بھیجیے
وہان سے ایک پہلوان کو بلا لیجیے یہان اُسکے ساتھ لشکر کرکے روانہ کیجیے وہ اُسے گرفتار
کر لائیگا وزیرون نے کہا حضور جس پہلوان کو فرمائین وہ بلایا جائے قیصر نے کہا دفتر فہرست
پہلوانون کے نام کی منگاؤ تین قسم کے پہلوان ہین جو قسم سب مین سے آخر ہو اسمین جس کا نام آخر مین
لکھا ہو اسکو بلاؤ وزیرون نے کہا کہ اعلے درجے کے پہلوانون کو بلایئے تو کیا برائی ہو قیصر نے کہا
ان لوگون کی شان کے خلاف ہو وزیرون نے اُسی وقت پہلوانون کے نام کا دفتر لاکر اُسکے سامنے
رکھا اسنے تیسری قسم کے پہلوانون کے نام دیکھے جو نام سب کے آخر مین لکھا تھا وزیرون سے کہا اسکے
نام خط روانہ کرو اسکو بلاؤ وزرا نے دیکھا تو اسمین بہمن شیر دل کا نام لکھا ہو وزرا نے اُسی وقت ایک
خط بہمن شیر دل کے نام روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے بہمن شیر دل آگاہ ہو کہ آج کل سلطان طلسم
کے مقابلے کے واسطے ایک جوان صاحب شوکت و شان آیا ہو اُسنے ایک در بند طلسم فتح کر لیا ہو
اب تجکو لازم ہو کہ اپنے تئین بہت جلد یہان پہونچاؤ لشکر یہان سے تمھارے ہمراہ کیا جائیگا اور بہت کچھ
دولت سرکار شاہی سے دیا جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا ایک قاصد کو بلایا نامہ دیا زبانی بھی کہدیا کہ سلطان
کی طرف سے تاکید کرنا کہ جہانتک ممکن ہو اپنے تئین جلد یہان پہونچاؤ دیر نہ لگاؤ قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا
دوسرے روز شہر گردستان مین پہونچا بہمن شیر دل کے مکان پر گیا نامہ دیا بہمن نے نامے کو پڑھا

اسمین یہ مضمون تھا کہ قاصد سے زبانی کہا کہ سعدان سے فرمایا ہو کہ جہانتک ہوسکے اپنے کو یہان جلد پہونچاؤ کر مقابلے کے واسطے جنگ تمنا ہو گے کوئی نہ پہونچ سکیگا اور طلسم کشا یعنی کمکشان کی طرف گیا ہی پیمانہ ہو وہان جاکر ہوش سنا اور پاکر سے تو بڑا غضب ہو مہجور نے کہا میں جاتا ہون یہ فرمان اپنے سردار کہین دشت جنگل رز دکھاتا ہون اسنے اجازت لیکر آج ہی یہان سے روانہ ہوجاؤنگا قاصد نے کہا میں تمکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا ... نے کہا میں تمھارے ہمراہ چلونگا یہ کہکے اٹھا اپنا گرگان طلب کیا ملازمون نے کہ گھوڑے کو دست بستہ پیش کیا بہمن سوار ہوا گرگین و شرت جنگلی کے پاس گیا نامہ قیصر کا دکھایا گرگین نے کہا خود چلا جا اپنے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے بہمن گرگین سے اسی وقت رخصت ہوا اپنے ... ساتھ لیکر ... قیصر کے یہان آیا اپنی نسبت عرض کرایا قیصر اس وقت دربار مین بیٹھا اسی کا ذکر رہا تھا کہ چوبدار نے آنکے کہا حضور مین شیردل حاضر ہے امیدوار بار ہو ہے قیصر نے خوش ہوکر کہا جلدی میرے پاس لاؤ مین اسی کا منتظر تھا چوبدار باہر آیا بہمن کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا سب نے دیکھا ایک دیو قوی ہیکل دیو صورت سیہ فام گردن ... ہے ... دونون ہاتھ قد و قامت سے زیادہ پاؤن ستون سنگ سے زیادہ سخت ... قیصر کو سلام کیا قیصر کی نظر اسکی صورت دیکھتے ہی لگا کہا ای بہمن ... جو بہمن نے کہا حضور مین یہان ... امید رکھتا ہون قیصر نے اسی وقت اسکے واسطے ایک بارگاہ استادہ ہونے کا حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی یہ بارگاہ مین گیا قیصر بھی اسکے ہمراہ گیا کہا اے بہمن تم کس درجے کے پہلوانون مین ہو بہمن نے کہا مین درجہ سوم کے پہلوانون مین ہون وزراء نے کہا حضور درجہ دوم کے پہلوان ہین وہ اس سے بھی زیادہ قوی تن ہین اور درجہ اول کے پہلوان آدمی نہین معلوم ہوتے ہین دیوون سے زیادہ ہین قیصر نے کہا اسکا درجہ درجہ سوم کے پہلوان سے بھی کم ہو سب سے آخر مین اسکا نام ہو اور شہر مین ایسے پہلوان بھی نہین دکھائی دیتے ہین بہمن نے کہا حضور کا فرمان ہو غلام کی عزت بڑھی اب ایک بات کا امیدوار ہون کہ جب حریف کو شکست دیکر لاؤن تو مجھے درجہ دوم مین لیجیے گا قیصر نے کہا تیری ہی خوشی ہے تجھے درجہ اول مین دینگے بہمن نے کہا لشکر میرے ہمراہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مین تنہا جاکر سب کو ... قیصر نے کہا لشکر سے تیری وقت زیادہ ہو جائیگی اور مین تیرے ہمراہ اپنا لشکر نامی کرونگا جب ہر ایک جوان اس قابل ہو جو تیرے ہمراہ رہے ... اس لشکر کی ... دو لشکر نگون کا ہو بہمن نے کہا جو آپ فرمائین مین بجا لاؤن لشکر کو بھی ہمراہ لیجاؤنگا ... مگر اب سے تنہا جانے دیجیے کہ اس حریف سے مین دل ... ... وہ خیال رکھیگا کہ تنہا آیا ہے ... سے مین مقابلہ کر سکونگا قیصر نے کہا ... اپنے ہمراہ لشکر لیجیے بہمن مجبور ہوکر خاموش ہوا ... اسی وقت ... اطلاع کرائی لشکر تیار ہوا شب بہ قیصر نے بہمن ... لشکر گران اسکے ہمراہ کیا بہمن جانب مزار کمکشان روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

الغرض عنبر نگار کے ہمراہ جانب کوہ کہکشان تلاش لوح میں روانہ ہوئے راستے میں ایک روز ایک میدان نظر آیا شاہزادے نے اُس میدان کو بہت صاف دیکھا عنبر نگار سے کہا یہ میدان کیسا ہے اتنا وسیع میدان اسقدر صاف کیوں ہے عنبر نگار نے عرض کی یہاں ایک حکیم رہتا ہے اس میدان میں کچھ نباتات اُسکے بنائے ہوئے ہیں یقین ہے آپ کے سامنے آئیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا حکیم کا مکان کہاں ہے عنبر نگار نے عرض کی اُسکا مکان یہاں سے بہت دور ہے اپنے مکان تک اُسنے عجائب و غرائب بنائے ہیں یہ بھی ایک مرحلہ ہے اسکو فتح کیجیے حکیم بھی تھوڑا سا لشکر رکھتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب اُسکے مکان کی طرف چلنا ضرور ہے جبتک یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا کوہ کہکشان کا راستہ نہ ملے گا عنبر نگار نے عرض کی آپ کو اختیار ہے اُسکے مکان پر تشریف لے چلیے مگر وہ سب عجائب و غرائب کو پہلے فتح کر لیجیے جب تک راہ صاف نہ ہوگی وہاں تک نہ پہونچیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی چیز سامنے آئیگی اُسکو فتح کیا جائیگا ابھی تو کچھ نظر بھی نہیں آتا عنبر نگار شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیکر حکیم کے مکان کی طرف چلا شاہزادہ بدیع الملک نے پوچھا کہ اس حکیم کا کیا نام ہے عنبر نگار نے عرض کی حکیم سیماب فطرت سے منسوب کرتے ہیں اُسنے بہت سے عجائب و غرائب اور مقامات عجیب بنائے ہیں قیصر اسکو اپنا رفیق جانتا ہے بہت مانتا ہے اسکے مرحلے میں بہت کچھ مال و زر بھی موجود ہے اگر یہ مرحلہ فتح ہو جائیگا تو علاوہ فتح یابی کے مال و اسباب بہت ہاتھ آئیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خداوند مالک ہے اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو اس مرحلے کو بھی فتح کر لینگے یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک چادر دھوئیں کی برابر چلی آتی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار یہ چادر کیسی آتی ہے عنبر نگار نے اُس چادر کی طرف دیکھا عرض کی یہ چادر دھوئیں کی ہے جس لشکر پر گرتی ہے اسکو بیہوش کر دیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا میرے لشکر کا بندوبست کرو عنبر نگار نے عرض کی میں اس چادر کو ابھی دفع کیے دیتا ہوں یہ کہکر بٹوے سے ایک دانہ نکالا اُس دانے کو ایک مجمر آتشی میں روشن کیا اُسکا دھواں بلند ہوا چادر جو لشکر کی طرف آتی تھی منتشر ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا زمین سے پانی اُبل رہا ہے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہیں ٹھہریے آگے تشریف نہ لیجائیے اس پانی میں یہ تاثیر ہے جو کوئی اس پانی کے قریب جائے اور ایک قطرہ آب اسپر پڑ جائے فوراً پانی ہو کر بہ جائے دل کی حسرت دل ہی میں رہ جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار مجھے اور میرے لشکر کو اسکا ذرا خوف نہیں ہے تمہارے واسطے جو تدبیر ہو کیجیے عنبر نگار نے عرض کی آپکے اقبال سے ابھی اسکو دفع کیے دیتا ہوں اُسکی تاثیر باقی نہ رہیگی یہ کہکر عنبر نگار آگے بڑھا بہت تدبیریں کیں پانی دفع نہ ہوا عنبر نگار نے تھکا شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہ پانی مجھسے دفع نہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا

یہ کہاں سے آتا ہے عنبر نگار نے عرض کی یہاں تہ خانہ ہے اس میں ایک چشمہ ہے اس چشمہ کے بیچ میں
ایک شمع روشن ہے شمع گل کر اس پانی میں گرنی ہے یہ پانی ابلتا ہے اس شمع میں یہ تاثیر ہے جو اسکی روشنی
دیکھے پانی ہوکر بہ جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تہ خانے کا راستہ کس جانب ہے عنبر نگار
نے راستہ تہ خانے کا شاہزادہ بدیع الملک کو بتایا شاہزادہ اس طرف روانہ ہوا سب سردار بھی
ہمراہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائیں میں جاتا ہوں اس شمع کو بجھاتا
ہوں جب یہ پانی موقوف ہو جائیگا اس وقت آپ لوگ تشریف لے چلیے گا عنبر نگار نے
بہت بہت منع کیا مگر شاہزادہ بدیع الملک نے کہنا نہ مانا اس جانب روانہ ہوئے راہ طے کرکے
تہ خانے کی راہ پر آئے دیکھا ایک دہنہ نقب بنا ہے شاہزادہ بدیع الملک نام خدا لیکر اس نقب میں
داخل ہوئے تھوڑی دیر کے بعد نقب سے باہر نکلے دیکھا چند جوان مسلح بیٹھے ہیں شاہزادہ بدیع الملک
کو دیکھکر وہ سب آگے بڑھے تلواریں میان سے لیکر وار کرنا شروع کیے شاہزادہ بدیع الملک نے
بھی تلوار نکالی سب کے وار رد کرکے دو تین کو زخمی کیا سب کی ہمت میں فرق آگیا فرار نہیں ہوئے
شاہزادہ بدیع الملک سے لڑتے رہے شاہزادے نے جب دو ایک کو قتل کیا سب کے
ہواس منتشر ہوئے ہتھیار پھینک کے بھاگے شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک چشمۂ آب
سا بہتا ہے اسکے بیچ میں ایک شمع روشن ہے شاہزادہ بدیع الملک اسکے قریب آئے شمع کو ہوا دی
مگر کچھ گزند نہ پہونچی شاہزادہ بدیع الملک نے تلوار سے شمع کو کاٹا گل جو پانی میں گرا تلاطم پڑ گیا چشمہ سے
پانی ابلنے لگا قریب تھا کہ سب مکان گر پڑے مگر شمع بجھ گئی پانی اسی وقت خشک ہو گیا شاہزادہ
بدیع الملک نے شکر خدا کیا وہاں سے باہر تشریف لائے عنبر نگار نے بہت تعریف کی کہا
اے شہریار بیشک آپ طلسم کشا اصل میں کیا طاقت تھی جو کوئی اس شمع کو گل کر دیتا یہ
آپ کے اقبال کی خوبی تھی جو شمع گل ہو گئی بدیع الملک آگے بڑھے پتھر کی عمارت نظر آئی
بدیع الملک نے عنبر نگار سے پوچھا یہ عمارت کیسی ہے عنبر نگار نے کہا حکیم پیران کا مکان
یہی ہے اسکو قلعہ قارورا ہے یہاں فوج رہتی ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کچھ عجائب و غرائب باقی نہیں
ہیں عنبر نگار نے عرض کی ابھی جو خاص خاص چیزیں ہیں وہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمائی
ہیں جب حکیم سے مقابلہ ہوگا اس وقت وہ اشیا آپ ملاحظہ فرمائیگے بدیع الملک تو عنبر نگار
سے یہ باتیں کرتے جاتے تھے کہ سامنے قلعہ پر سے کچھ لوگ نیچے اترے انھوں نے کچھ نشان
ہلائے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اب لشکر آپ کے روکنے کو آتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے دیکھا قلعہ پر سے لشکر کی آمد شروع ہوئی تھوڑی دیر میں
لشکر کثیر جمع ہو گیا بدیع الملک نے عنبر نگار سے فرمایا کہ حکیم پیران کو میرے آنے کی خبر کیونکر
معلوم ہو گئی جو اسنے سب انتظام درست کیے عنبر نگار نے عرض کی یہاں جتنے مرحلے ہیں سب
عالم علم نجوم میں مہارت کامل رکھتے ہیں ہر وقت دیکھتے رہتے ہیں کہ کون آتا ہے مرحلے سے دن
سکتے ہیں انکو حالات سے آگاہی رہتی ہے بدیع الملک یہ باتیں کر رہے تھے کہ لشکر قریب آگیا
رسالدار نے آگے بڑھکے کہا اے جوان کہاں آتا ہے ٹھہر جا بدیع الملک نے فرمایا ہم اسی طرف جائینگے

تم پلٹ جاؤ نہیں راستہ دو رسالدار نے کہا ہم تیرے روکنے کو آئے ہیں یہ مرحلہ طلسم مراۃ العدم کا
تیرا یہاں کیا کام ہے اگر اپنی خیریت چاہتا ہو تو پلٹ جا ورنہ بہت پچھتائے گا اپنے کیے کی سزا پائے گا ایک
مرحلے کے فتح ہو جانے سے نازان نہ ہو وہ مرحلہ بہت کم زور تھا اس سے فتح ہو گیا یہ ایسا مقام نہیں کہ جو
تجھ سے فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو اگر تو ہمارے روکنے کو
آیا ہو تو اپنے کام کو انجام دے اگر ہم جا سکینگے تو جائینگے اور اگر تیرا قابو ہوگا ہمیں گرفتار کریگا رسالدار نے
کہا اگر یہی ہو تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بدیع الملک نے فرمایا پہلے تو اپنا وار کر لے پھر ہم وار کرینگے رسالدار
نے کہا اے جوان میں تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ سمجھتا ہوں مجبور ہوں کہ تجھ پر رحم آتا ہے ایسا اگر اور کسی جوان کو تیرے مقابلے
کے واسطے بھیجتا ہوں تو وہ تجھکو جان سے مار ڈالیگا اور اگر میں تجھ سے لڑونگا تو خیال رکھونگا بدیع الملک
نے فرمایا اے یاوہ گو اپنی تمام فوج کو بلا کے مجھ سے مقابلہ کر رسالدار نے کہا پہلے تم مجھ سے مقابلہ کر لو پھر لشکر کا
نام لینا بدیع الملک نے فرمایا اب انتظار تجھے کس کا ہے رسالدار نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے وار
خالی دیا ہاتھ اسکا جھوٹا پڑا گرز کے جھونک میں گھوڑے سے گرا بدیع الملک خاموش کھڑے رہے
یہ اٹھا گرد جھاڑی گھوڑے پر سوار ہوا بدیع الملک نے کہا اب ایسا وار نہ کرنا اگر دوسرا ہوتا تو اسوقت
تجھے اتنی مہلت نہ دیتا رسالدار نے کہا اے جوان یہ امر شدنی تھا اور تیری جرأت سے یہ بات بعید تھی جو
تو ایسے وقت میں مجھ پر حملہ کرتا بدیع الملک نے کہا اب وار کر رسالدار نے تلوار میان سے لی
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے سپر اٹھائی گھوڑے نے سکندری کھائی خود سر سے کھسکا
ہاتھ پورا اسکا تلوار سر پر پڑی زخم کاری لگا بدیع الملک نے دستانہ مار دیا تلوار نکل گئی خون کی
دھار منھ پر آئی بدیع الملک کو چکر آگیا قریب تھا گھوڑے سے گریں مگر اپنے تئین سنبھالا رسالدار نے
جو بدیع الملک کو اس حال میں پایا دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اسی حالت میں اسکی تلوار کو تلوار
پر روکا اچھا دے سے ہاتھ نکال کے تیغے کا وار کیا اسنے سپر اٹھائی مگر سپر کیا کر سکتی جو تیغہ جوہر اسپر کو
کاٹ کے خود کو دوپارہ کرتا ہوا سر میں در آیا سر سے سینے میں آیا رسالدار گھوڑے سے گرا شاہزادہ
بدیع الملک سے بھی نہ سنبھلا گیا یہ بھی مرکب سے زمین پر آئے فوج مخالف نے جو یہ کیفیت دیکھی
چاہا بدیع الملک کو ہلاک کریں یہ خیال کر کے سب بڑھے مگر سرداران بدیع الملک آپہونچے
تھے شاہزادہ بدیع الملک کو اٹھا لے گئے فوج مخالف سے تلوار چلنے لگی تھوڑی دیر میں شام ہو گئی
دونوں لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک نوجوان کو سرداروں نے بارگاہ میں لاکر مسہری پر
لٹا دیا زخم میں ٹانکے دیے گئے شاہزادہ بیہوش تھا دیر کے بعد ہوش آیا سرداروں سے جنگ کی کیفیت
پوچھی سب نے حالت جنگ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا اب وہ لوگ کل پھر میدان میں آئینگے
سرداروں نے عرض کی ہم بھی انکے مقابلے کے واسطے جائینگے عنبر نگار حاضر ہوا مرہم لیکر بدیع الملک
کے زخم پر چڑھائیں عرض کی زخم شب بھر میں اچھا ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار حکیم حیران
کل پھر مقابلہ کریگا عنبر نگار نے کہا آج فوج بہت کم دل ہوگئی ہے یقین ہو کل مقابلہ نہ کرے یہان تو
یہ باتیں تھیں مگر فوج حیران و پریشان میدان جنگ سے پلٹی اور حیران کے پاس گئی حیران نے کیفیت
جنگ دریافت کی سب نے کہا غضب ہوا رسالدار صاحب کو طلسم کشا نے حالت زخمداری میں قتل کیا

یقین ہی کہ زندہ نہ ہو، رسالدار صاحب نے تلوار اُسکے سر پر لگائی تھی خود کو کاٹ کے تا دو ابرو اُتر آئی تھی طلسم کشا گھوڑے سے گرتے گرتے سنبھلا رسالدار صاحب نے چاہا دوسرا وار کرین اُسنے تلوار چمکائی رسالدار صاحب نے وار کیا طلسم کشا نے تلوار پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کے وار کیا طلسم کشا کی قوت اِس حالت مین ظاہر ہوئی کہ تلوار رسالدار صاحب کی سینے تک اُتر آئی رسالدار صاحب گھوڑے سے گرے طلسم کشا سے بھی نہ سنبھلا گیا زمین پر گرا ہم لوگون نے چاہا لیوہ کر کے ہلاک کرین مگر اُسکے سردار دوڑ پڑے اُٹھا لیگئے لشکر طلسم کشا سے اسوقت جنگ مغلوبہ ہوئی اُن لوگون کے یہان کوئی قتل نہین ہوا ہماری فوج نصف سے زیادہ تباہ ہوگئی حکیم پیران یہ حال سنکر بہت رنجیدہ ہوا افسران فوج سے کہا اب کیا کرنا چاہیے افسرون نے کہا ہم کل مقابلے مین جانے کے لائق نہین ہین ہمارے یہان کوئی ایسا نہین ہی جو زخمدار نہ ہو زخمدار کیا مقابلہ کرینگے حکیم پیران نے کہا اگر تم مین سے کوئی مقابلے کے واسطے نہ جائیگا تو طلسم کشا قلعہ مین آجائیگا اور قلعہ کو خالی کرا لیگا سب نے کہا طلسم کشا کل تک زندہ نہ رہیگا زخم بہت کاری لگا ہی حکیم پیران نے کہا اُسکے ساتھ عنبر نگار ہی وہ ضرور علاج کریگا مرہم بتائیگا ہر طرح زخم سر کو اچھا کریگا لوگون نے کہا جب اچھا ہوگا اُس وقت طلسم کشا یہان آئیگا اور ابھی زخم اچھا ہونے مین عرصہ ہی آپ سلطان طلسم کو یہ کیفیت لکھیے وہان سے فوج بلا لیجیے جب وہان سے فوج آجائیگی تو طلسم کشا کے یہان کون ایسا ہی جو مقابلہ کریگا پیران نے کہا مین اسی وقت خط لکھتا ہون یہ کہکر اُسنے اُسی وقت ایک خط قیصر صاف باطن کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ عنبر نگار مسلمان ہوگیا آپ نے اُسکی خبر نہ لی ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے یہان آیا ہی آپکو اسکی اطلاع کسی نے نہین دی اب میرے مرحلے پر آکے اُسنے قیامت برپا کی ہوا اُسپر کوئی اسم تاثیر نہین کرتا بہت سی چیزین میرے طلسم کی برباد ہوگئین چشمہ روشن جبین مین جو شمع روشن تھی اور اُسکے پانی کی یہ تاثیر تھی کہ جسپر ایک قطرہ اُس پانی کا پڑ جاتا وہ بھی پانی ہو جاتا مگر طلسم کشا نے خود شمع کو گل کر دیا چشمہ خشک ہوگیا چادر دود مین سے بھی وہ چادر عنبر نگار نے خراب کی اب جو تحفہ جات میرے پاس موجود ہین اُنکو صرف کرنا بیکار جانتا ہون یہ یقین ہو کہ طلسم کشا پر کوئی تاثیر نہ کریگا اور عنبر نگار سا شخص اُسکے ہمراہ موجود ہی ہر ایک شے کا دفیہ کر سکتا ہی اگر مین کوئی تحفہ صرف کرونگا عنبر نگار اُسکو دفع کر دیگا لشکر کشی کی انکا نتیجہ یہ ہوا کہ طلسم کشا نے حالت زخمداری مین میرے رسالدار کو قتل کیا اُسکی فوج نے میری نصف سے زیادہ فوج تباہ کر دی جو لوگ اسوقت موجود ہین وہ بالکل بیکار ہین کوئی مقابلے کے لائق نہین ہی سب زخمدار ہین اگر آپ اس عریضے کے دیکھتے ہی لشکر نہ بھیجے گا تو یقین ہو کہ طلسم کشا صحت پا کر حملہ کریگا اور اس مرحلے کے فتح ہونے سے کوہ رنگ شان کا راستہ کھل جائیگا طلسم کشا لوح لینے وہان جائیگا جب سب مضمون لکھ چکا تو اپنی مہر کر کے ایک قاصد کو بلا کر دیا تاکید کر دی کہ بہت جلد اس رقعہ کو سلطان کی خدمت مین پہونچانا راہ مین عرصہ نہ لگا!! قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بہمن شیردل کا عرض کیا جاتا ہی

کہ وہ تو اپنے ہمراہ زنگیون کی فوج لیکر چلا تیسرے روز صحرائے عنبر فام مین پہونچا عنبر نگار کے وہان بہ رنگ کسی کو نہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے سب نے کہا اور آگے چلیے یقین ہی

مرحلہ پیران پر سب لوگ گئے ہونگے بہمن شیر دل اس طرف روانہ ہوا ایک روز رہروی کی جب
رات ہو گئی تو بہمن نے لشکر کو روکا آپ وہین مع ہمراہیان استادہ ہوئے سب لوگ اپنے اپنے خیمہ مین گئے
پیران کا مرحلہ وہان سے بہت قریب تھا بہمن تھوڑی دیر کے بعد اپنے خیمے سے باہر آیا اور جنگل کی
کی سیر کر رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی بہمن نے اور لوگون سے کہا معلوم ہوتا ہو کوئی جانور صحرائی
بھاگا ہوا آتا ہو یہ کہ رہا تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک شتر سوار اونٹ کو دوڑائے چلا
آتا ہو بہمن نے اپنے ہمراہیون سے کہا اس شتر سوار کو آگے نہ جانے دینا مین کیفیت دریافت کرونگا کہ
یہ کہان سے آتا ہو لوگ آگے بڑھے شتر سوار کے پاس گئے کہا اے شخص اونٹ ٹھہرائے شتر سوار نے
کہا مین حکیم پیران کا بھیجا ہوا خدمت مین سلطان کے جاتا ہون ایک کار ضروری ہو یہان ٹھہر نہین سکتا اگر ٹھہرونگا
تو مجھکو عرصہ ہوگا عرصہ ہونا اچھا نہین ہو پیران نے تاکید کر دی ہو کہ جلد خدمت سلطان مین پہونچنا لوگون نے
کہا بھائی ہم بھی سلطان کے ملازم ہین اور پیران کی مدد کو جاتے ہین صرف تجھ سے یہ تحقیق کرنا ہو کہ
طلسم کشا ادھر اس طرف نہین گیا اُس شتر سوار نے جب یہ سنا کہ یہ لوگ پیران کی مدد کو جاتے ہین تو شتر کو
روکا بہمن کے ملازمین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آئے بہمن نے کہا اے شتر سوار تو کہان جاتا ہو اُسنے سب
حقیقت اپنی بیان کی بہمن نے کہا طلسم کشا وہان کیا کر رہا ہو شتر سوار نے کہا طلسم کشا نے آفت برپا کر دی
ہو قریب ہو کہ مرحلہ فتح کرے بڑے بڑے جانباز تباہ کر دیے ہین اب مرحلے پر کچھ باقی نہین ہو فوج
بھی سب کام آگئی اسی واسطے پیران نے مجھکو سلطان کے پاس بھیجا ہو کہ مین جا کر وہان سے مدد لاؤن بہمن
نے کہا اب تمھارا جانا بیکار ہو مین تو پیران کی مدد کو جاتا ہون طلسم کشا کو اسیر کر لاؤنگا شتر سوار نے کہا
آپسے ملاقات ہو جانا بہت اچھا ہوا اگر آپ یہان نہ ملجاتے تو مین ضرور سلطان کی خدمت مین جاتا
اُنکو عریضہ دکھاتا انھین تردد پیدا ہوتا آپ کا خیال ہوتا بہمن نے کہا آج شب کو مین یہین قیام کرونگا کل چلونگا
شتر سوار نے کہا مجھکو اجازت دیجیے مین جا کر آپ کی اطلاع کرون کہ سب لوگ آپ کے استقبال کو
آئین باعزاز و اکرام لیجائین بہمن نے کہا کل میرے ہمراہ چلنا ابھی کیا جلدی ہو نامہ دار نے جواب دیا اگر مین
اسی وقت جاکے اطلاع کرونگا تو وہ کوئی دوسرا انتظام نہ کرینگے کیونکہ کل صبح کو مقابلہ ہوا ایسا نہو وہ اسوقت
کوئی انتظام اور کرین یا فرصت طلب کرین طلسم کشا کو فرصت دینے مین عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ خود بھی زخمی
ہو ضرور مہلت دیگا پھر اُس سے دو تین دن کے بعد مقابلہ ہوگا جب تک اُسکا زخم بھی اچھا ہو جائیگا
بہمن نے کہا ہمین کچھ خوف نہین اگر طلسم کشا زخمدار ہو تو ہم خود اس سے مقابلہ نہ کرینگے جب وہ اچھا ہو جائیگا
اسوقت اس سے لڑینگے وہ کسی حال مین ہم سے مقابلہ نہین کر سکتا نامہ دار نے کہا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون
مگر مجھے پیران کا خوف ہو ایسا نہو وہ مجھ سے اس بات پر آزردہ ہون اور کہین کہ تو نے ہمین اُسی وقت
کیون نہ اطلاع دی تو مین کیا جواب دونگا بہمن نے کہا مین جو کچھ پیران سے کہدونگا وہ قبول کرینگے تم
مقصد فوت نکرو رات بھر کا واسطہ ہو صبح کو مین بھی یہان سے چلونگا میرے ہمراہ چلنا اور اب جو اسوقت
یہان سے روانہ ہو جاؤ کہ وہان خاص مقابلے کے وقت جا کر پہونچے اگر لشکر طلسم کشا میدان مین
آئیگا تو مین مقابلہ کرونگا شتر سوار مجبور ہو گیا بہمن نے اسکو روک لیا شب بھر بہمن جاگتا رہا جب دو گھڑی
رات باقی رہی اُس وقت بہمن نے سردارون کو بلا کر کہا لشکر مین روانگی بول دو سردارون نے لشکر کو تیار

کہا اب ٹھہرنا اچھا نہین بہمن شیر دل اپنی بارگاہ سے باہر آئے سب یہ خبر سنکر اُٹھے مسلح تو تھے ہی سب
گھوڑون پر سوار ہوئے بہمن بھی اپنے گرگدن پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر جانب قلعہ حکیم پیران روانہ
ہوا اسکو تو راہ مین چھوڑئیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت پیران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ نامہ روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے صبح کو طلسم کشا فوج کو لیکر
ضرور میدان مین آئیگا اور اگر بوجہ زخم مرخ میدان مین آنے کے لائق نہوگا تو فوج کو عنبر نگار کے
سپرد کرکے بھیجے گا ایسے وقت مین وہ خاموش نہ رہیگا لشکریون نے کہا آپ بیکار خیال کرتے ہین ہم
جانتے ہین طلسم کشا زندہ نہوگا پیران نے کہا مین بھی لوگون کو بھیجتا ہون سب کیفیت وہان کی معلوم
ہوئی جاتی ہی یہ کہکر اُسنے اپنے عیار صمصام سر بر قدم کو بلایا کہا لشکر طلسم کشا مین جا کر یہ حال تحقیق کر لو کہ
طلسم کشا پر کیا گذری عیار اُسی وقت روانہ ہوا یہان بدیع الملک نوجوان کے زخم پر جو عنبر نگار نے
دوا لگائی تھی تو نہ صرف شاہزادے کا تھوڑی ہی دیر مین رو بصحت ہو گیا تھا اور عنبر نگار نے بدیع الملک
سے عرض کی تھی شب بھر مین زخم اچھا ہو جائے گا بدیع الملک کو تعجب تھا کہ شب بھر مین زخم کیونکر بھر آئیگا مگر
جب رات زیادہ گئی اور بدیع الملک کو درد مین کمی معلوم ہوئی تو یقین ہوا اُٹھ کے بیٹھے باتین کرنے لگے
عنبر نگار نے پھر دوا لگائی دوا لگانے کے واسطے پٹی جو کھولی لوگون کو بلا کے دکھایا سب نے دیکھا
زخم النصف سے زیادہ بھر آیا تھا سب کو تعجب ہوا کہا ای عنبر نگار تونے کمال کیا اسقدر جلد زخم کو اچھا کیا عنبر نگار نے کہا زخم
تو بہت ہی ہلکا تھا بڑے بڑے زخم تھوڑی دیر مین اچھے ہوئے ہین بدیع الملک فرماتے تھے مین خود کل مقابلے کے
واسطے جاؤنگا عنبر نگار روکتا تھا اسواسطے مین نے ایسا علاج کیا ہی کہ جلد صحت ہو جائے یہان تو باتین ہو رہی تھین کہ عیار
پیران آیا اسنے چھپکر سب کیفیت دیکھی بدیع الملک کو ہوشیار پایا یہ کہتے سنا کہ مین کل مقابلے کو جاؤنگا عیار سب آمین
وہان سے روانہ ہوا پیران کے پاس آیا پیران اسکا منتظر تھا صورت دیکھکر کہا ای صمصام کیا خبر لائے صمصام نے کہا طلسم کشا
چاق و توانا ہی کہہ رہا تھا کہ مین کل مقابلے کے واسطے جاؤنگا کل قدم مقرر کرونگا آگے بڑھونگا پیران کے ہوش اُڑ گئے
اپنے مصاحبون سے کہا غضب ہو گیا کل وہ مقابلے کو آئیگا فوج کے لوگون سے کہا اگر ہم کفار سے کچھ نہ
عمل کرتے تو کیا ہوتا اب کیا انتظام کیا جائے لشکریون نے کہا ہم تو کل مقابلے مین نہین جا سکتے ہین طلسم کشا
کے لشکر مین جو لوگ ہین وہ سب صحیح و سالم ہین اور ہم لوگ انتہا کے زخمدار ہین کیونکر مقابلہ کرینگے بہتر یہ ہوگا
جب وہ میدان مین آئے آپ دو روز یا تین روز کی مہلت اس سے طلب کیجیے یقین ہی مہلت دیدے
کیونکہ وہ بھی تو آج کی جنگ مین مع لشکر بہت ہی مضمحل ہو گیا ہی پیران نے کہا وہ تم لوگون کی طرح سے نہین
ہی جو ایک دن کے مقابلے مین مضمحل ہو جائے مجھکو یقین نہین جو وہ مہلت دیدے سرداران لشکر نے کہا
پھر کیا کیا جائے اور اس سے کیونکر جان بچے پیران نے کہا سوائے اس بات کے کہ مین اس سے مہلت
طلب کرون اگر وہ مہلت نہ دے تو اسکی اطاعت قبول کرون یا اپنی جان دون اور کچھ نہین بن پڑتا ہی
سردارون نے کہا کل دیکھا جائیگا پیران کو شب بھر بہت انتظار رہا علی الصباح اپنی زخمی سپاہ کو
لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا یہان بدیع الملک نے علی الصباح نماز سے فراغت حاصل کرکے

زخم سر کو جو کھولا تو نشان زخم بھی دکھا بدیع الملک بہت خوش ہوئے عنبر نگار کی بہت تعریف کی سلاح
طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادے نے سلاح زرابت پر آراستہ کیے بارگاہ
کے باہر تشریف لائے خادم مرکب لیے حاضر تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا اور سب
میدان جنگ کے روانہ ہوئے قریب رزمگاہ پہونچے تھے کہ ایک جانب سے گرد ظلمت بلند ہوئی بدیع الملک
اس طرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پہلوان عفریت مثال کرگدن
مست پر سوار ایک زنجیر آہنی کمر سے باندھے ہوئے جھومتا چلا آتا ہے عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ہے بدیع الملک
نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار یہ کون آتا ہے عنبر نگار نے جو دیکھا اسکا رنگ اڑ گیا عرض کی اے شہزادے
غضب ہوا پیران کی مدد کے واسطے قیصر نے فوج بھیجی ہے بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف کسکا ہے
عنبر نگار نے کہا اے شہریار آپ جانتے ہین یہ کون شخص ہے جو اس فوج کے آگے آتا ہے پہلوان شہر
گردستان کا ہے کون اس لڑکون سے لڑ سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار تم [illegible] بھی دیکھنا
اگر یہ مقابلہ کریگا تو مین بفضل ایزدی تمکو تماشا دکھاؤنگا عنبر نگار ادب کی وجہ سے خاموش ہو رہا اپنے
دل مین خیال کیا کہ کہان یہ دیو قوی الجثہ کہان بدیع الملک کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہے یہ خیال کرتا ہوا میدان جنگ
مین پہونچا لشکر کو درست کیا صف بندی ہو چکی بدیع الملک سب کے آگے کھڑے ہوئے قریب تھا کہ
پیران بچہ بدیع الملک سے کچھ کہے اسکے مصاحبون نے کہا آپ دیکھین کہ فوج کیسی آئی ہے پیران نے جو
فوج کی طرف دیکھا اپنے نامہ دار کو بھی ہمراہ پایا خوش ہو گیا کہ سلطان نے میرے واسطے اس فوج کو
روانہ کیا ہے اب مین طلسم کشا سے ضرور مقابلہ کرونگا کس پہلوان کو بھیجا ہے بھلا اس سے کون لڑ سکیگا یہ کہہ رہا تھا کہ
کہ بہمن اُسکے لشکر مین آیا پیران نے بہمن کی بڑی عزت کی بہمن نے کہا طلسم کشا کا لشکر کہان ہے پیران
نے کہا سامنے جو لوگ صفین باندھے کھڑے ہین یہ سب طلسم کشا کے یہان کے لوگ ہین بہمن نے کہا
طلسم کشا کہان ہے پیران نے کہا جو صف کے آگے کھڑا ہے وہی طلسم کشا ہے بہمن نے کہا بڑے افسوس
کی بات ہے سلطان نے میری قدر نہ کی اس لڑکے کے مقابلے کیواسطے مجھکو بھیجا بھلا مین اس طفل نادان سے مقابلہ کرون
مجھکو لوگ کیا کہینگے مین ہرگز اس سے جنگ نہ کرونگا اور سردار میرے یہان ایسے ہین جو اسکو ابھی گرفتار کر لائینگے
یہ کہکے اسنے ایک زنگی کی طرف اشارہ کیا کہا اے ہجیر زنگی تو میدان مین جا اور طلسم کشا کو گرفتار کر لا ہجیر
زنگی نے کہا مین آپ کا فرمانا بجا لاتا ہون ورنہ طلسم کشا سے مین کیا مقابلہ کرون اگر آپ اور کسی کو میدان
مین بھیجے تو بہت اچھا ہو بہمن نے کہا اب عذر نہ کرو تم ہی میدان مین جاؤ ہجیر زنگی نے مرکب نخوت
بڑھایا میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے مبارز طلبی کی کہا اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تم میرے مقابلے
مین آکے ہنر جنگ دکھاؤ بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا عنبر نگار کی فوج والون نے آکے عرض کی غلامان
جانثار کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ نہین واقف ہین ہم لوگون مین رسم جنگ یہ ہے
کہ جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہے اگر ایسا ہوتا تو میرے سرداران قدیم اس بات
کو کب گوارا کرتے سب خاموش ہو گئے بدیع الملک نوجوان میدان مین آئے ہجیر نے کہا اے طلسم کشا
ایک مرحلہ فتح کرکے تجھکو ناز ہو گیا ہے بالکل ایک رسالہ دار کو قتل کرکے دعوے کرتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا اے زنگی کیا بیہودہ بکتا ہے مین نے کونسی بات دعوے کی کی اور کس بات سے تجھکو میرا ناز

ثابت ہوا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ہیجر زنگی نے کہا ایک یہی تیرا غرور ہے کہ پہلے خود حربہ
نہیں کرتا بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگوں کا دستور نہیں ہو کہ جنگ میں پیش دستی کریں ہیجر نے کہا میں اجازت
دیتا ہوں تو مجھ پر پانچ وار کر جب تو وار کر چکے گا تب میں حملہ کرونگا بدیع الملک نے کہا اور بھی زیادہ گوئی
نہ کر اگر تجھے وار کرنا ہو تو میں موجود ہوں اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے تو اپنے لشکر میں پلٹ جا اور کسی کو بھیجدے
ہیجر نے کہا اگر تجھکو یہی منظور ہے تو میں مجبور رہوں پہلے تیر کا وار کیا بدیع الملک نے سپر کی اوجھل ماری تیر اُسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا ہیجر بہت خفیف ہوا گرز اٹھایا گرز کا وار سر بدیع الملک پر کیا بدیع الملک
نے گرز اسکے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا ہیجر کو زیادہ خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا اے
طلسم کشا تلوار کی لڑائی لڑ تو میں جانوں تو مرد جنگ آزما ہے بدیع الملک نے فرمایا تو وار کر ہیجر
نے وار کیا بدیع الملک نے سپر پر اُسکا وار رد کیا اُسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیا ہیجر
متواتر تین وار ہیجر نے اور کیے بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی دیے جب اُسنے
دیکھا کہ طلسم کشا پر کوئی وار کارگر نہ ہوا تب مجبور ہو کے کہا اے طلسم کشا اب میں تیری ضرب کا خواہاں
ہوں بدیع الملک نے تلوار اُسکی کمر پر لگائی اُسنے سپر پر وار رد کرنا چاہا مگر تلوار نہ رکی کمر پر پورا ہاتھ پڑا
مانند خیار تر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا لشکر سے شور تحسین بلند ہوا ہیران کے ہوش اُڑ گئے لشکر اسلام میں
عنبر نگار رنگ ہو گیا بہمن نے دوسرے زنگی کی طرف اشارہ کیا یہ ہیجر سے زیادہ قوی تن تھا
جب بہمن نے اس سے کہا کہ اے ہومان زنگی تم میدان میں جاؤ اسنے بھی ہیجر کی طرح بہت کچھ عذر
کیا مگر بہمن نے اسکو میدان میں بھیجا ہومان میدان میں آیا بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا یہ نہ جاننا کہ میں نے
ہیجر زنگی کو قتل کیا اب مجھ سے کون مقابلہ کر سکیگا میں وہ ہوں کہ تجھ سے مقابلہ کرنا برا سمجھتا ہوں لیکن مجبور
ہو گیا کہ بہمن نے از راہ ناقدر دانی مجھکو میدان میں بھیجدیا تو میری ایک ضرب نہ اٹھا سکیگا بدیع الملک نے
فرمایا اس شیخی کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر مقابلے کے واسطے آیا ہے تو وار کر ہومان زنگی نے بھی پہلے وار
کرنے سے انکار کیا مگر بدیع الملک نے اسکو مجبور کر دیا اسنے نیزہ سنبھالا تھا وہ وزنی ہوا نیزے کے دو چار
بند باندھے بدیع الملک نے بآسانی ان بندوں کو کھول دیا اُسنے گلو گاہ کو تاک کر وار کیا بدیع الملک نے سنان
نیزہ کو سنان پر رد کیا اسنے پہلو پر وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو بھی رد کیا اسنے اسی طرح دو چار وار کیے
مگر سب بدیع الملک نے خالی دیے ایک مقام پر بدیع الملک نے پکار کر کہا اے ہومان ہوشیار ہو جا اُسنے گھبرا کر سپر اٹھائی
نیزہ بڑھایا بدیع الملک نے وار کیا اسنے چاہا میں بھی نیزے کو نیزے کی سنان پر روکوں جیسے ہی اسکا نیزہ قریب پہونچا
بدیع الملک نے کانٹے کے چھپٹا مار کر نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کی طرف لپکا بدیع الملک نے دوسرا وار کیا
نیزہ اسکے سینے پر پڑا بدیع الملک نے نشان دیکر اسکو فرس پر سے اٹھالیا بہمن شیر دل اگرچہ بدیع الملک کا
ولیعہد تھا مگر اس ہنر کو دیکھ کر اسکے منہ سے بھی کلمات تعریف نکل گئے اور لشکر والوں نے بھی بہت تعریف کی بدیع الملک
نے اسکو زمین پر پٹک دیا مرغ روح اسکا قفس تن سے پرواز کر چکا تھا زمین پر گرتے ہی سانس بھی نہ آئی بہمن نے اسی طرح
دس پہلوان زنگی باری باری بدیع الملک کے مقابلے کو بھیجے بدیع الملک نے سب کو ہنرمندی سے
قتل کیا کہ بہمن دنگ ہو گیا دن بہت کم باقی رہ گیا تھا بہمن نے ہیران سے کہا آج تو جنگ
موقوف کر کے طبل بازگشت بجواؤ کل میں اس جوان سے مقابلہ کرونگا گرفتار کر کے اپنا صاحب

بناؤنگا ساتھ لیجاؤنگا پیران نے کہا ای بہمن تحقیق آج ہی مقابلہ کرتا تھا بہمن نے کہا میرے واسطے باعث ننگی ہو جو مین اس طفل سے مقابلہ کرون مگر مجبور ہون اور آج اُسکے ہنر جنگ بھی ظاہر ہوے قوت کا حال بھی آئینہ ہوا مین پہلے اس جوان کو ایسا نہ جانتا تھا پیران نے طبل بازگشت بجوایا بدیع الملک میدان سے پلٹے عنبر نگار نے بدیع الملک کے ہاتھ چوم لیے عرض کی ای شہریار یہ جنگ نہ تھی اعجاز تھا بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار ابھی تم نے جنگ نہین دیکھی ہو اگر وقت آئیگا تو جنگ بھی دیکھ لینا عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار اب اس سے بڑھکے اور کوئی کیا جنگ کرے گا بدیع الملک نے فرمایا جب وقت آئیگا تم پر حال کھل جائیگا یہ ذکر کرتے ہوے میدان جنگ سے اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے سب دلیرون نے کمرین کھولین مصروف عیش و نشاط ہوے مگر پیران مغموم و محجل میدان جنگ سے اپنے قلعہ کی طرف پلٹا راہ مین بہمن شیر دل نے جو پیران کو مغموم پایا کہا ای پیران تم تنگ دل نہ ہو کل مین طلسم کشا کو اسیر کر دونگا کیا ہوا اگر آج اُسنے تھوڑے سردار میرے قتل کیے لڑائی مین یہی ہوتا ہو آج میدان اُسکے ہاتھ رہا کل ہمارے ہاتھ رہیگا پیران نے کہا ای بہمن مجھے ایک بات کی فکر ہو بہمن نے کہا تم اس فکر کو ظاہر کرو مین تمہارے دل کو تسکین دون پیران نے کہا طلسم کشا ہنر جنگ مین یکتا ہو اور قوت بھی اس سے زیادہ دوسرے مین نہین پائی جاتی ہو اگر کل بھی پھر ایسا ہی واقعہ درپیش ہوا تو غضب ہو جائیگا بہمن کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہا ای پیران تم امور جنگ و جدال سے آگاہ نہین ہو تم ان باتون مین دخل نہ دو جو مین کہون اسکو منظور کرو آج اُسنے جو تھوڑے سے پہلوان قتل کیے اب تمہارے نزدیک وہ قوت مین بھی بے مثل ہو گیا اور ہنر جنگ مین بھی یکتا ہو گیا بھلا یہ بات قرین قیاس ہو کہ وہ مجھ سے مقابلہ کر سکے ظاہر ہو خیال کرو پیران نے کہا جن لوگون کو اُسنے قتل کیا وہ بھی قد و قامت مین اُس سے کہین زیادہ تھے زور مین دونے تھے بہمن نے کہا اور مین اُس سے کسقدر زیادہ ہون پیران نے کہا تم دس حصے زیادہ ہو بہمن نے جواب دیا جب مین دس حصے اُس سے زیادہ ہون تو وہ مجھ سے کیا لڑ سکیگا ایسی ایسی باتین کرکے پیران کو تسکین دی راہ بھر یہی باتین رہین بہمن قلعہ پر آیا اپنی بارگاہ استادہ کرائی پیران نے کہا قلعے کے اندر چلو بہمن نے کہا مین قلعے کے اندر نہ جاؤنگا قلعے کے نیچے ٹھہرونگا زیر سقف رہنا میرا دم گھبراتا ہے پیران خاموش ہو رہا بہمن اپنی بارگاہ مین گیا ہتھیار کھولنے لازمین اُسکے پاس آئے باتین ہونے لگین جب رات زیادہ گئی تو بہمن شیر دل سو رہا یہان تو یہ کیفیت گذری مگر بدیع الملک نامدار جو بارگاہ مین تشریف لائے عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار کل بہمن شیر دل جو شہر کردستان سے آیا ہو آپ سے ضرور مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو تم متردد نہو اگر وہ کل مقابلے کو آئیگا تو کیفیت جنگ دیکھنا عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار یہ لوگ بڑے صاحب قوت ہین اور ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین بدیع الملک نے فرمایا لطف جنگ بھی ایسے ہی سے مقابلہ کرنے مین حاصل ہوتا ہو جو ہنر جنگ سے آگاہ ہو قوت رکھتا ہو شجاع ہو نہ کہ بیہودہ زبان پر لائے تہذیب کا مقابلہ ہو عنبر نگار اس فکر مین شب بھر جاگا کہ کل آفتاب نامدار اور بہمن شیر دل سے مقابلہ ہوگا آفتاب نامدار جری ہین ہنر جنگ سے خوب ماہر ہین مگر قوت مین بہمن زیادہ ہو خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہو اس فکر مین عنبر نگار شب بھر جاگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد

جب رات زیادہ گئی تو آرام فرمایا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے کچھ محو خواب ہوئے کچھ جاگا کیے اسی طور سے شب بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے برآمد ہوا تیرگی شب رفع ہوئی بدیع الملک بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار لگائے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے منتظر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا میدان جنگ کو روانہ ہوئے اُس طرف سے پیران اور بہمن لشکران ہمراہ لیکر آئے میدان مین پہونچ کے پرے جمائے بدیع الملک لوہون سے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کر ہٹے بہمن نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کر آواز دی اے طلسم کشا ہمت و جرأت کے بادشاہ مین مشتاق ہون تشریف لائیے بدیع الملک نامدار نے عنبر نگار سے کہا دیکھو مین نے جو کچھ تم سے کہا تھا اُسکا ظہور ہوا جتنے صاحبان ہمت ہین وہ جب مبارزطلبی کرتے ہین تو حریف کے واسطے کلمات شائستہ صرف کرتے ہین یہ کہکر مرکب بڑھایا عنبر نگار کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا سر میدان بدیع الملک نے کہا اے عنبر نگار رنگین آقاے نامدار کے ولولے کا اعتبار نہین ہے بہمن کیا چیز ہے اس سے زیادہ قوی الجثہ پہلوانون کو آقاے نامدار نے زیر کیا ہے خدا نے چاہا تو اسکو بھی زیر کرینگے عنبر نگار نے کہا مین نے بھی آقاے نامدار کو جنگ کرتے ایسے لوگون سے نہین دیکھا ہے اس سبب سے میری یہ کیفیت ہے سردارون نے کہا تم تردد نہ کرو اس پہلوان کو زیر کچھ یہان تو یہ ذکر تھا اور وہان بدیع الملک نوجوان بہمن کے قریب پہنچے بہمن نے عرض کی اے طلسم کشا کل آپکی ہنرمندی دیکھکر مین بہت خوش ہوا کیا تعریف کرون کل کی جنگ یادگار تھی بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن شیر دل تم قدردان ہو اور جنگ مین یہی ہوتا ہے اگر کل مجھ سے دس آدمی زیر ہوئے تو کیا لمبی بات ہے بہمن نے عرض کی مین ایک بات عرض کرتا ہون اگر آپ قبول فرمائیے بدیع الملک نے کہا اگر لائق ملنے کے ہوگی تو ضرور قبول کرونگا بہمن نے کہا آپ اپنے ارادے سے باز آئین اور جہان سے تشریف لائے ہین وہان واپس جائین یہ طلسم ہے آپ اس لشکر قلیل کو لیکر جو آپ لائے ہین تو طلسم کا کیا نقصان ہوگا ہان آپ ہی کا لشکر ضائع جائیگا اس طلسم مین بہت سے پہلوان ایسے ہین جو کہ تنہا آپکے تمام لشکر کو کافی ہین اور وہ اعلےٰ درجے کے پہلوان نہین ہین درجہ سوم مین انکا شمار ہے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن مردان عالم جس بات کا آغاز کرتے ہین تا الوسع اسکو انجام تک پہونچاتے ہین جبتک مین زندہ ہون اپنے قول کے خلاف نہ کرونگا جو کہا ہے اسکو ضرور انجام دونگا بہمن نے کہا اگر آپکو یہ خیال ہے تو مین سلطان طلسم سے صفائی کرا دون بدیع الملک نے فرمایا ہان لیکن ایک شرط ہے کہ تمہارے بادشاہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کے اطاعت اسلام قبول کرین اور شرط میری مجھکو دین مین ابھی اس طلسم سے واپس جاؤن مگر لوح چند روز کے واسطے لیتا جاؤنگا کیونکہ ہے اس لوح سے طلسم فیروز پیچ فتح ہوگا اور فیروز ستارہ پیشانی قتل ہوگا بہمن نے جواب دیا بجا ہے ایسے ہوگا کہ آپکے خوف سے اپنا مذہب ترک کردین اور لوح بھی آپکو دیدین مجھے آپکی ہمت و جرأت پر رحم آیا اس وجہ سے مین نے آپ سے یہ بات کہی ورنہ سلطان طلسم آپسے خائف نہین ابھی وہ اپنے ایک ادنے غلام سے اشارہ کر دین تو وہ آپکے تمام لشکر کو کافی ہو بدیع الملک نے فرمایا اب اس کلام کو تمام کرو جسواسطے یہان آئے ہو اُس کام کو انجام دو بہمن نے کہا آپکی خوشی اگر نہین ہے تو مین مجبور ہون کو میرا جی نہین چاہتا کہ آپ سے مقابلہ کرون

بدیع الملک نے فرمایا میں اس بات کو تو نہیں منظور کرونگا کہ میں اپنے ارادے سے باز آؤں اور جہانسے
آیا ہوں وہیں واپس جاؤں صاحبقران کیا فرمائینگے اور سردار کیا خیال کریں گے بہمن نے کہا آپ
کو اختیار ہے یہ کہکے اس نے نیزہ سنبھالا کہا اے شہریار میرے نیزے کے ملاحظہ فرمائیے جنگ آزما لوگ جمع
ہیں مجھے انکو لطف جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا بسم اللہ تم وار کرو بہمن نے عرض کی اگر گستاخی
معاف ہو تو عرض کروں بدیع الملک نے فرمایا کہو بہمن نے کہا اگر حضور پہلے وار کریں تو مناسب
ہے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن شیر دل تم ابھی ہم لوگوں کے دستور سے واقف نہیں ہو ہمارا شیوہ
یہ نہیں ہے کہ جنگ میں سبقت کریں جب تمہارے وار سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی وار کرلیں گے بہمن نے
کہا ایک عرض اور ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو بہمن نے کہا مغلوب غالب کی اطاعت کرے
اس کے مذہب کو پسند کرے غالب اسکی عزت کرے اس کے دل کو خورسند کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ مجھے منظور ہے بہمن نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیکر سنان نیزہ اس کے چوب نیزہ پر
لگائی کہ چوب اس کے نیزے کی ٹوٹ گئی بہمن نے چوب شکستہ کو ہاتھ سے پھینک دیا تلوار میان سے لی
عرض کی اور حربے بیکار ہیں تلوار کی لڑائی میرے پسند ہے بدیع الملک نے بھی تلوار نکالی تیغزنی ہونے لگی
دیر تک ردوبدل رہی بہمن نے چاہا بدیع الملک نوجوان کی کمر پر وار کرے یہ سوچ کے پیترا بدلا ہاتھ
بڑھایا وار کیا بدیع الملک نے وار سپر پر روک کے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا بہمن نے کمر بدیع الملک
میں ہاتھ ڈالا چاہا زین فرس سے بدیع الملک کو اٹھا لوں ہر چند زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی
گھوڑے پر جو زور آزمائی ہوئی بدیع الملک کے مرکب نے گھٹنے زمین پر ٹیک دیئے دیکھنے والے لشکر
لشکر سے آگے بڑھ آئے تھے انھوں نے پکارکے آوازدی اے بہادرو تمہارا بار سوائے اور گیتی کے کون اٹھا
سکتا ہے مرکبوں کی جان مفت میں جاتی ہے یہ سنکر بہمن و بدیع الملک نے اپنے مرکب سے کود کے دیے
ہی بہمن بدیع الملک کو لے دوڑا دس قدم پر لاکے کہ مارا بدیع الملک نے لنگر قائم کیا بہمن نے بہت بہت
چاہا کہ بدیع الملک کو زمین سے اٹھائے مگر کیا اٹھا سکتا تھا یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اس کی ہستی سے مجھ ہے
کہ حریف کی مجال نہیں جو لنگر اکھاڑ سکے جب بہمن عاجز ہوا بدیع الملک نوجوان آگے سرک سینے میں
ارادے دوڑے میں قدم تک لاکر اٹھا لیا بہمن کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے زور کیا اس کو تا بسینہ
دوسرا زور کیا سر سے بلند ہو گیا بہمن کی آنکھوں میں زمانہ تاریک ہو گیا شور و غل و تحسین و آفرین کا
بلند ہوا قلب عدو دو دمند ہوا بدیع الملک نے دا ہنا قدم آگے بڑھا کے چاہا بہمن کو چرخ دیکر
ماروں کہ استخوان تک اس کے ریزہ ریزہ ہو جائیں بہمن نے عرض کی اے شہریار خدمت والا میں [illegible]
ہوں کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اب میں آپ کی اطاعت کرونگا اور اپنے مذہب باطل سے توبہ
کرکے آپکا دین حق قبول کرتا ہوں مجھے اپنے غلامان جاں نثار میں محسوب فرمایئے بدیع الملک نے
بہمن شیر دل کو زمین پر رکھا بہمن کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے ہاتھ رومال سے باندھ
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مجھے خطا عظیم سرزد ہوئی حضور ترا میری اس خطا کو
معاف فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن مردان عالم کی یہی شیوہ ہیں میں تجھے بہت خوش ہوا
یہ فرماکر بہمن کے ہاتھ کھولے بہمن نے اپنی فوج کو بلا کر کہا میں نے آج سے اطاعت بدیع الملک کی

کی قبول کی اور انکا حلقہ غلامی اپنے کانوں میں ڈالا اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ دین سامری پرستی ترک کرے بہت سے لوگوں نے اُسی وقت اپنے مذہب باطل کو ترک کیا مسلمان ہوئے کچھ لوگ جو سیہ قلب تھے وہ بیران کی طرف واپس گئے بہمن آسکے برابر بیران کے پاس آیا کہا اے بیران اب تمھیں اطاعت بدیع الملک نامدار سے کیوں انکار ہے اگر یہ جانتے ہو کہ میں بہر قیصر کو عرضی لکھوں گا وہ میرے واسطے مدد بھیجیں گے اکی بار مقابلہ کیکے میں فتح کر دونگا تو یہ تمھارا خیال خام ہے اگر تا قیامت تم لڑتے رہوگے تو ہمیشہ شکست پاؤگے ایک دن انجام یہی ہوگا کہ اپنی جان سے جاؤگے اُس سے بہتر یہ ہے کہ اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرو اپنے دین باطل کو چھوڑو انجام بخیر ہو اب طلسم کا باقی رہنا اور قیصر کا آقاے نامدار پر فتحیاب ہونا ممکن نہیں یہ طلسم فتح ہوجائیگا کوئی کچھ نہیں کرسکتا ایسی ایسی باتیں بہمن نے کہیں کہ بیران کی سمجھ میں آئیں اپنے دل میں خیال کیا کہ جو کچھ بہمن کہتا ہے خلاف نہیں ہے جب ایسا پہلوان یوں زیر ہو گیا تو اور کوئی لڑکر کیا بنا سکیگا جو آئیگا وہ زیر ہوجائیگا بدیع الملک کا اقبال ترقی پر ہے اسنے لڑکر کوئی سرسبز ہوگا اور دین بھی انہیں کا قوی ہے کیونکہ جب سے جنگ شروع ہوئی سامری اور جمشید اور جملہ خداوندان سے التجا کی مگر ایک کام نہ آیا بدیع الملک کے خدا نے اسکی مدد کی اُس نے اتنے بڑے پہلوان کو یوں زیر کیا بس معلوم ہوا کہ اُسی کا خدا برحق ہے یہ سوچکر اسنے بہمن سے کہا اے بہمن تم بہت سچ کہتے ہو میں بھی اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرتا ہوں مجھے اپنے ہمراہ خدمت میں اپنے آقاے نامدار کے لیچلو بہمن نے بیران کو ساتھ لیا بیران نے پکار کے کہا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو میرے ہمراہ آئے میں خدمت بدیع الملک نامدار میں جاتا ہوں جب بیران کو سب نے جاتے ہوئے دیکھا آپس میں صلاح کی کہ اب یہاں رہنا بہتر نہیں ہے یا تو بدیع الملک کے پاس چلکر دین اسلام قبول کریں یا قیصر کے پاس چلیں بعض تو بیران کے ہمراہ ہوئے بعض حیلہ کرکے بجانب قیصر کیطرف روانہ ہوئے انکا ذکر آئندہ کیا جائیگا بیران جو مع اپنے مصاحبین کے بہمن کے ہمراہ چلا آتا تھا راہ میں دیکھا کہ ایک تالاب نہایت پرتکلف معلوم ہوتا ہے اور ایک فقیر تالاب سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہے اور تسبیح ذکاری کی پڑھ رہا ہے کہ بیران کی نگاہ پڑی حال تالاب اُن لوگوں کو پوچھنا منظور تھا قریب شاہ صاحب کے آئے اور جھک کر سلام کیا شاہ صاحب نے کہا کہ بچہ بھلا ہو کیا مطلب ہے جو فقیر کے پاس تم دونوں پہلوان آئے اُنھوں نے عرض کی کہ یہ تالاب جو اس مقام پر نمایان ہوا ہے اس کی حقیقت پوچھنا منظور تھی فقیر نے کہا کہ میں نے مرشد کی زبانی سنا تھا کہ یہ عجائب خانہ سلیمانی ہے بیران نے کہا کہ ہم بھی اس کی سیر کرنا چاہتے ہیں تو کیونکر کریں اسوقت شاہ صاحب نے کہا کہ کہاں سے آتے ہو اور کدھر کا عزم ہے اس وقت بیران نے کہا اس کے پاس جاتے ہیں کہ جو صاحبقران ابن صاحبقران ہے وہ ہم سب کو دائرہ اسلام میں لائیگا اور جس نے ہمرو دی کو زیر کیا شاہ جی اسوقت دیکھ بہت ہنسے اور کہا کہ بابا اپنا اپنا مذہب ہے خیر تو سیر کو کہتا ہے تجھکو سیر کرا دی جائیگی مگر ایک بھینٹ دی کو غرض یہ کہکر شاہ صاحب نے بیران کو ساتھ لیا اور برابر اس دروازے کے آئے اور قفل پر چھڑی کو رکھا کہ قفل کھل گیا اور یہ لوگ داخل ہوئے بیران نے دیکھی کہ تالاب کے سامنے جو چمن نمایان ہیں نمونہ بہشت بریں نظر آتے ہیں عجیب طرح کے جانور ہر شاخ درخت پر جلوہ گر ہیں اور چہچہے کر رہے ہیں اور یہ اشعار پڑھ رہے ہیں شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ٭ اور کوئی طائر اپنے

دلمین خزان کو یاد کرکے یہ پڑھ رہا تھا شعر قافلہ باد بہاری کا روان ہوجائیگا * آخرش یہ باغ پامال خزان
ہوجائیگا * یہ رنگ دیکھکر بیران کے ہوش و حواس جاتے رہے شاہ صاحب بیران کا ہاتھ پکڑے ہوئے کنارے
تالاب کے آئے اسکے پہلو مین ایک چاہ عمیق دیکھا شاہ صاحب نے کہا کہ اب ملاحظہ فرمایئے اسنے دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین نہایت حسین تہ آب معلوم ہوتی ہے بیران نے ایسی شکل بے مثال کبھی نہ دیکھی تھی پھر
پلٹ کر شاہ صاحب سے کہا کہ کیونکر اس کی حضوری مین حاضر ہون اور حال اپنا اس سے کہون اور اسکا حال
پوچھون شاہ صاحب مسکرائے اور کہا کہ اچھا بابا یہ کہکر ایک کوٹھے مین لے گئے ایک دروازہ اور مقفل تھا
شاہ صاحب نے اس کی طرف نگاہ کی وہ بھی قفل کھل گیا دروازے وا ہوگئے شاہ صاحب نے کہا جایئے
مکان کے اندر جیسے ہی قدم رکھا دیکھا ایک مختار سامنے سے نمایان ہوئی کہا کہ آپ تشریف لایئے لانے بہر ا
ستقبال مجھے بھیجا ہے بیران اس کے ساتھ قریب بارہ دری جواہر نگار جا کر پہونچے دیکھا کہ وہی نازنین جسکو تہ
آب دیکھا تھا وہ مسند ناز پر بیٹھی ہے بیران وجد مین آگئے کہتا تھا کہ کیا یاوری میرے مقدر نے کی کہ ایسی نازنین
کی قربت مجھے نصیب ہوئی بیٹھ گئے سامنے اس نازنین کے ایک کشتی رکھی ہوئی ہے اور ایک فصادہ بیٹھی ہوئی ہے
بیران سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے مین اس درد سر سے افاقہ پا لون تو آپکا حال پوچھون اور اپنا حال کہون
بیران تو بیٹھ گیا اور اس نے فصادہ کی طرف ہاتھ بڑھا دیا وہ کلائی مثل بلور کے شانہ تک کھلی ہوئی اس جلد
نازک مین بجلی کا پھول کا مثل ماہی بیقرار کے عجب طرح کا حال اس بازوے پرتکلف مین تھا کہ فصادہ نے نشتر
دیا اور دھار خون کی پیدا ہوئی بیران کی نگاہ جو پڑی خون کے دیکھتے ہی اسنے ایک نعرہ آہ کا مارا اور خود بخود بیہوش
ہوگیا بعد ازان سامنے سے ایک حبشی پیدا ہوا اسنے آکر ہاتھوں مین ہتھکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالکر
ایک حجرے مین انہین قید کیا شاہ صاحب جو باہر آئے بہمن شیر دل نے کہا کہ مین بھی اس سیر کا مشتاق
ہون مجھکو بھی لے چلئے شاہ صاحب بہمن شیر دل کو اپنے ساتھ لیکر چلے جب اس نے پوچھا کہ شاہ صاحب
بیران کہان ہین تو انھون نے جواب دیا کہ بچہ اسی کے پاس تجھے پہونچانے دیتا ہون غرضکہ ایک دروازۂ عمدہ
کے پاس پہونچا اور پردہ تھا اور ایک مختار پوشاک سرخ پہنے ہوئے آئی شاہ صاحب کو سلام کیا اور بہمن
شیر دل کو بھی مجرا کیا اور کہا کہ ملکہ آپکی مشتاق جمال با کمال بیٹھی ہین بہمن شیر دل نہایت پریشان ہوا کہ کون
ملکہ ہین اور کون مشتاق میرا ہے مین بھی ذرا چلکر دیکھون غرض کہ ہمراہ مختار کے بہمن شیر دل چلا اور شاہ صاحب
ہمراہ ہین اب تھوڑا سا راستہ طے کرکے اندرون باغ داخل ہوا دیکھا اسنے ایک چمن عقیق سرخ کا نمایان ہے
برگ و نہال جواہر نگار اور طائر بھی چہچہاتے اسی مثل کے کہ کسی کی منقارین ہیرے کی اور جواہرات اور یاقوت
اور زمرد وغیرہ جیسے کہ خالق نے پیدا کئے ہین سب قسم کے تھے بہمن شیر دل نے غور کرکے جو دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین در دُر گوش مرصع پوش مسند ناز پر بیٹھی ہے بہمن سے کہا کہ اسوقت تک کہان تھے تمہارے
اشتیاق مین بیٹھی تھی بہمن نے اپنے دلمین کہا کہ سچ ہے شعر دوست جب ہم سے ابام بھلے آسکتے *
ہین بلائے مرے گو آپ چلے آسکتے * دوستی مین شاہزادہ بدیع الملک کی اور بدولت دین اسلام
کے کیا کیا نعمتین حاصل ہوئین چنانچہ ادھر سے ملکہ بڑھی ادھر سے بہمن شیر دل بڑھا ملکہ نے ہاتھ پکڑ کر مسند
پر لاکر بٹھلایا کنیزون سے کہا جلدی دسترخوان بچھاؤ کہ شاہزادہ بھی بھوکا ہے اور ہم بھی بھوکے ہین فوراً دستر
خوان بچھایا گیا اور ہر قسم کے طعام لطیف دسترخوان پر چنے گئے بہمن سے کہا کہ کھانا نوش

سب کیجیے پھر ہماری آپ کی صحبت تاج و رنگ میں بسر ہو بہمن شیر دل نے کہا کہ ای ملکہ میں تو آپ کا بندہ بے دام ہوا غرض کہ دسترخوان پر بیٹھ کر دونوں نے کھانا کھایا بہمن شیر دل کھانا کھاتا تھا اور پیٹ نہ بھرتا تھا اور حجاب کرتا تھا ملکہ نے کہا کہ مرد کی بھوک زیادہ ہوتی ہے ابھی آپ نے کھایا کیا ہے اور بہمن کو رغبت اسی کھانے سے تھی کہ ملکہ کے کہنے سے دو چار قاب اٹھا کر کھا لیں اور ملکہ کا منہ دیکھنے لگا ملکہ نے کہا کہ یہ کھانا آپ ہی کے واسطے ہے آپ کھاتے کیوں نہیں تب بہمن نے پھر کھانا شروع کیا تھا کہ جسقدر کھانا دسترخوان پر تھا سب کھا گیا ملکہ نے اور کھانا منگوایا وہ بھی نوش جان کیا منتظر اور کھانے کے تھے کہ ملکہ نے کہا کہ اور لاؤ داروغہ باورچیخانہ نے کہا کہ اب کچھ کھانا نہیں ہزار ہا لوگوں کا بھی کھانا کھا گئے اور یہ دسترخوان پر سے اٹھتے نہ تھے ملکہ نے کہا کہ کیا اب مجھے کھاؤ گے ہنس کے کہا کہ اب کچھ نہیں ہو تو ایسے شخص سے کوئی عشق کرے کہ جو سارے گھر کا کھانا کھا جاے اور پیٹ نہ بھرے میں نے لشکر میں سنا تھا کہ کوئی پہلوان عادی تھا کہ کھانا بہت کھاتا تھا مگر اسکے بھی کان کاٹے یہ کہکر ملکہ اٹھ کے چلی تو بہمن نے دل میں کہا کہ نہ تو پیٹ بھرا اور نہ صنم ملا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا شاید معلوم ہوتا ہو کہ یہ بھی تاثیر عجائب خانہ سلیمانی کی ہو جو کہ خفیف تو ہو ہی چکا تھا دوڑ کے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے ایک تھپڑ بہمن کے جو لگایا تو غش ہو کر کبوتر کے لوٹنے لگا اس نے آواز دی کہ شمع سیمگوار جادو یہ ملکہ بہمن کی مشکیں باندھ لیں بہمن کو جو ہوش آیا تو اپنے تئیں اسیر پایا دیکھا ایک ساحرہ نہایت کریہ منظر کیسی بھوت سی بھیانک بلا سی ڈراونی ڈیل میں رنگالی ہرا ہتنی سی ایسی کان بڑے ریچھ کے سے بال بدھو کے بدن نے آبنوس کی بنانی ہو گئے سے کالی شام جیسی رنگ کمان پانی ہو سامنے بیٹھی ہو غرض بہمن شیر دل ناچار چار دیکھتا تھا اور کچھ بس اسکا نہ چلتا تھا اتنے میں سیمگوار جادو نے آواز دی کہ بیران کو بھی لاؤ بیران کو سامنے لا کر حاضر کیا بہمن شیر دل نے پوچھا کہ برادر یہ کیا حال ہوا اس نے کہا کہ اسی شکل حسین بنا کر مجھے بھی اسیر کیا اور آپکو بھی گرفتار کیا افسوس ہے کہ شاہزادہ بدیع الملک تک نہ پہنچنے پاے اور سامان قضا و قدر درمیان ہی ہمارے آپ کے واسطے پیدا ہو گیا اسوقت اس ساحرہ نے کہا کہ تم اپنا معشوق مجھے گردانو اور روزمرہ میری خدمتگزاری کرو تو میں تمہاری جان بخشی کروں انھوں نے استغفار پڑھی اور کہا خدا تیری صورت کو غارت کرے ہنس کے بیران نے کہا کہ آپ کا سن شریف کیا ہوگا سر کو جھکا کر کہا کہ سو ساٹھ سو برس کی عمر میری ہے اور ابھی تک گل باغ جوانی نہیں چنا ایک دم دفعہ بھی دیوون سے بیر دیا ہوگی بہمن نے بہت سخت سست کہا کہ تو تو بوڑھی ہے ہی نہیں ورنہ مار بیٹھتا یہ جھنجھلا کے ان دونوں کو لیکر عجائب خانہ سلیمانی سے باہر آئی اور دربان جادو و لیلیٰ وہ فقیر مکار جو کہ لگا کے لایا تھا اسکے پاس لائی ہمراہیان بہمن و بیران نے جو دیکھا تو واسطے انکی رہائی کے چلے اسنے سحر کیا سب زمین میں کمر کمر غرق ہو گئے اب دیکھیے کہا کہ انکو قیصر جادو کے پاس بھیجدینا چاہیے کہ یہ لوگ بادشاہ طلسم سے پھر گئے ہیں اسوقت دربان جادو نے یہ کہا کہ چاہیے یہ دین قدیم پر آئیں ممکن نہیں اور بادشاہ کے پاس بھیجنے سے کوئی مطلب برا نہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کل کے روز انکو قتل کیا جاے کہ دن ہماری اور جمشید کا ہے کہ اس دن میں جو خون خدا پرستوں کا کرے اور کباب کھاے تو بڑا ثواب ملے یہ کہکر تمام سامان انکے قتل کا فراہم کیا گیا لیکن بہمن شیر دل کے ذبح کا سامان مہیا ہوا اسوقت سب نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیا دیکھا کہ گرد اڑی اور ایک نقابدار سبز پوش پیدا ہوا اور آواز دی کہ باش ای قوم ساق میں آ پہونچا سیمگوار جادو نے سحر کیا انہوں نے ایک تختی لوح کی دکھائی سحر باطل ہوا نقابدار نے تیغ اور کمند کو دربان جیسا اسکو بھی مارا ان سب کو رہا کیا

یہ لوگ نہایت شکرگزار ہوئے اب بیران بہمن کے ہمراہ چلا بہمن بیران کو لیکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا
بدیع الملک نے جو بیران نے دیکھا دوڑ کے قدموں پر گرا عرض کی اے شہریار میری خطا معاف فرمایئے بدیع الملک
نے بیران کو گلے سے لگایا بیران نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے عرض کی اب تو حضرت قلعہ میں
تشریف لے چلیں دو دن وہاں تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا اے بیران ہمیں زیادہ یہاں رہنا منظور نہیں ہے ہم طرف گلزار
کہکشاں کے جاتے ہیں بیران نے کہا غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا ابھی گلزار کہکشاں بہت دور ہے راہ میں دو مرحلے اور
ہیں جبتک انکو فتح نہ فرمایئے گا گلزار کہکشاں تک کیونکر تشریف لیجایئے گا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے وہ مرحلے
بھی فتح ہو جائینگے بیران بدیع الملک نوجوان کو اپنے ہمراہ قلعہ میں لیگیا بڑی ضیافت کی [illegible] بزم عشرت کا سامان کیا تین روز
تک بدیع الملک بیران کے مہمان رہے چوتھے روز شاہزادہ نے بیران سے کہا اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے بہتر
یہ ہے کہ اب ہمیں رخصت کرو بیران نے عرض کی اگر یہی خوشی ہے غلام کو کیا انکار ہے بہمن نے عرض کی اے شہریار
کل یہاں سے تشریف لیجیے گا آج تیاری سامان کیجیے اسیلئے حکم دیجیے کہ سب لوگ اسباب سفر درست کریں بدیع الملک
نے کہا یہ بات تمہارے متعلق ہے تم جا کر سب کو اسباب کی اطلاع دو کہ کل کیا نے کوچ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا سامان سفر درست
کریں بہمن بدیع الملک کے پاس سے اٹھا لشکر میں جا کر سب کو اطلاع دی سب نے اپنا سامان سفر درست کیا
دوسرے روز بدیع الملک تاجدار تخت جلیل بیران و بہمن شیردل و حکیم عنبر نگار شکرگزار ان ہمراہ لیکر جانب
گلزار کہکشاں روانہ ہوئے ان کو تو راہ میں چھوڑیے ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت کچھ فراریوں کی بیان کیجاتی ہے

جو لوگ بیران کی شکست کے بعد مسلمان ہونے بیران وغیرہ کے قیصر کی طرف روانہ ہوئے تھے یہ سب لوگ قریب
ایک سو کے تھے اپنا مذہب انھوں نے بوجہ سیہ قلبی تبدیل نہ کیا تھا کہ قیصر کے پاس پہنچے قیصر نے جس دن سے
بہمن شیردل [illegible] کیا تھا اس دن سے اکثر یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ اب دو ہی ایک روز میں بہمن شیردل طلسم کشا ہم
[illegible] وزرا [illegible] سے کہتے تھے آپ نے بھی [illegible] ہے کہ جس کو دیکھا طلسم کشائی کی ہمت میں ذرا
آجاتیگا قیصر جواب دیتا تھا کہ تم لوگوں نے نہیں کہا میں نے بہمن کو بھیجا ورنہ میری رائے یہی تھی کہ اپنے ملک
[illegible] سے چند جوان بھیجدوں وہ کافی ہوتے لوگوں نے بہمن کو وہاں بھیج [illegible] ویسی ہی مہم پر اپنے لوگوں کو جانا [illegible]
[illegible] ہوں اور دربار میں یہی ذکر رہتا تھا حسب معمول ایک روز قیصر جو اپنے دربار میں آیا وزرا نے کہا بہت دن گذرے
ابھی تک [illegible] نہیں [illegible] بہمن سب کو اسیر کرکے اپنے [illegible] ہے بیران [illegible] کو روک [illegible]
[illegible] قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہے لڑائی فتح ہوئی بیران نے خوشی میں جلسہ کیا ہوگا بہمن کو نہ آسکنے
دیا ہوگا وزرا نے کہا گنجینہ جمشید منگا کر کیفیت دریافت فرمایئے قیصر نے کہا اب میں گنجینہ دیکھتا سب خداوند
مجھے آزردہ ہیں [illegible] زیادہ خفا ہوں [illegible] سے بہتر ہے [illegible] گنجینہ نہ دیکھوں [illegible] روز حضرت خداوند
جمشید نے جو آپسے فرمایا تھا اور کسی نے بھی کچھ نہیں کہا تھا جمشید نے کہا ایک خداوند کی خفگی ہونے سے سب آزردہ ہونے
ہوتے انھوں نے جا کر سب سے کہدیا ہوگا اب کوئی میری سماعت نہ کریگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دو چوبدار قیصر کے پاس سے
سلام کیا کہا کچھ لوگ مرحلہ بیران سے آئے ہیں در دولت پر حاضر ہیں [illegible] قیصر نے کہا جلد [illegible]
باہر آئے ان لوگوں کو اپنے ہمراہ لیئے سب نے قیصر کو سجدہ کیا قیصر نے جو صورتیں دیکھیں [illegible] کہا کیوں خیریت تو ہے
سب نے کہا اے شہنشاہ غضب ہوگیا طلسم کشا نے در بند بیران فتح کرلیا بیران مسلمان ہوگیا قیصر نے کہا اب بہمن نے [illegible]

طلسم کشا کو اسیر کر لیا جو لوگ بہمن کے ساتھ گئے تھے اُنھوں نے کہا بہمن بھی مسلمان ہو گیا قیصر نے کہا اب بہمن کیونکر مسلمان ہوگا اُن لوگوں نے مقدمے کی کیفیت بیان کی قیصر کے ہوش اُڑ گئے وزرا سے کہا طلسم کشا کا نام نکالنا بڑا کام ہے چار پہلوان کو زیر کیا یہ کہکر کہا اب طلسم کشا کی شامت میں ہو گئی اب تک میں یہ جانتا تھا کہ یہ تو ذرا دیر سے طلسم سے نکل جائے گا مگر اب میں اُسکو گرفتار کرونگا بہمن سے پہلوان کو زیر کیا وزرا نے کہا اب جو کچھ ہم عرض کریں آپ اُسکو قبول فرمائیں قیصر نے کہا آپ لوگ ان معاملے میں دخل نہ دیں میں طلسم کشا سے سمجھ لونگا اُسکو یہ دعوی ہے کہ میں جری ہوں اب میں اُس سے خود مقابلہ کرونگا یہ کہکر اُسنے سب لوگوں کو جو جاگ کے آئے تھے رخصت کیا اور میر منشی کو بلا کر کہا ایک نامہ گرگین درشت چنگال کے نام لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ اپنے کل پہلوانوں کو لیکر میرے پاس آؤ میں طلسم کشا سے مقابلہ کرنے کو جاؤنگا اُسکو اسیر کر لاؤنگا طلسم کشا نے غضب کیا تمھارے یہاں کے پہلوان بہمن شیر دل کو زیر کر کے مسلمان کیا اور دو مرحلے بھی فتح کر لئے اب دو مرحلے اور باقی ہیں اگر انکو بھی وہ فتح کر لیگا تو مجھے بیکار میری شکست ہے اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تیار ہو گیا تو قیصر نے ایک قاصد کو بلا کر نامہ دیا اور جانب شہر گردستان روانہ کیا قاصد تیسرے روز شہر گردستان میں پہونچا گرگین درشت چنگال کے پاس گیا نامہ دیا گرگین نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہ ہوا اسیوقت اُسنے جواب لکھا کہ میں چند پہلوان نامی تیغ زن ہمراہ لیکر روانہ کرتا ہوں اور سب کو لیکر میرا آنا تو ایسے وقت میں بھی مناسب نہ تھا کہ آپکے طلسم پر تمام خلق حملہ کر رہی ہیں کسکے مقابلہ کیواسطے آؤں دنیا میں میرا ہم نبرد کون ہے آپکو ایسا حکم میری نسبت صادر کرنا نہ چاہئے تھا یہ جواب لکھکر اپنے خادموں کو بلایا کہا جاکر بہرام خ لنگر بند اور تمغاق تیر افگن اور دولاب کوہ سینہ اور چولان حبشہ نشین کو بلا لاؤ وہ زمین اُسیوقت روانہ ہوئے گرگین نے قاصد قیصر سے کہا تم اپنے ہمراہ ان چار پہلوانوں کو لیتے جاؤ اور میری طرف سے زبانی بھی کہنا کہ یہ چار پہلوان کافی ہیں اگر طلسم کشا کے ساتھ دو ہزار آدمی ہوتے تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اُنسے بھی مقابلہ کرینگے اور سب کو زیر کرکے آپ کے حوالے کرینگے میں انکو اگر بھیجتا بھی ننگ و عار سمجھتا تھا مگر آپکے فرمان سے مجبور ہو گیا یہ باتیں کر رہا تھا کہ ملازمین چاروں پہلوانوں کو بلا کر لے آئے گرگین کے پہلوانوں نے سلام کیا اُسکے پاؤں چومے کہا آپنے اسوقت ہمکو کیوں طلب فرمایا گرگین نے سب قصہ بیان کیا پہلوانوں نے کہا آپ ایک شخص ہے وہاں کے مقابلے میں اگر ہمکو بھیجیں ہم جائیں کچھ عذر زبان پر نہ لائیں مگر آپکو سب کیا کہینگے جہاں آپ ہمکو بھیجتے ہیں وہاں کوئی ہمارا ہم نبرد نہیں ہے گرگین نے کہا پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ اپنے خاص خاص شاگردوں کو بھیجوں مگر تمھارا جانا بہتر ہے بادشاہ نے تو مجھکو بلایا ہے مگر میں کیا جاؤں اور اپنے خاص پہلوانوں کو کیا بھیجوں تمھارا جانا اچھا ہے یہ لوگ مجبور ہوئے گرگین نے کہا اب توقف کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم جاؤ پہلوان قاصد کے ہمراہ ہوئے قاصد نے کہا آپ لوگوں کو کچھ سامان سفر درست کرنا ہے پہلوانوں نے کہا ہمیں کچھ سامان کی ضرورت نہیں ہے قاصد نے کہا پیادہ پا تشریف لیچلئیگا سب نے کہا ہمیں سواری کون دیسکتا ہے قاصد خوش ہو رہا پہلوان اُسکے ساتھ روانہ ہوئے دوسرے روز قیصر کے یہاں آکر پہونچے قاصد نے اپنی اطلاع کرائی قیصر نے اسیوقت اندر بلایا قاصد نے سلام کرکے جواب نامہ دکھایا قیصر نے جواب پڑھا وزرا سے کہا گرگین نے آنے سے انکار کیا اس میں لکھا ہے کہ وہاں میرا ہم نبرد کون ہے جسکے واسطے میں آؤں اور آپکو ایسا حکم میرے واسطے صادر نہ کرنا تھا وزرا نے کہا پھر کیا ہوگا قیصر نے کہا جو کچھ اُسنے لکھا بہت سچ ہے میری غلطی تھی جو میں نے ایسا لکھا کہ وہ اگر یہاں آئے تو اُسکا مقابلہ کون کر سکتا ہے اُسنے چار پہلوان نامی روانہ کیے ہیں انکی نسبت کچھ تعریف لکھی ہے اب میں جاکر انسے ملوں انکو دیکھوں کیسے ہیں وزرا نے کہا انکو یہیں طلب فرمائیے قیصر نے کہا وہ لوگ یہاں نہیں آسکتے ہیں دروازہ چھوٹا ہے وہ لوگ قوی الجثہ

ہین یہان سیتے آ سکتے ہین وزرا نے کہا تشریف لیچلیے اُنکو ملاحظہ فرمایے قیصر اُٹھا سب درباری بھی اُسکے ہمراہ ہوے باہر
آیا جہان پہلوان بیٹھے تھے نامہبر نے قیصر کو وہان لاکر کہا حضور ملاحظہ فرمایئن قیصر نے پہلوانون کو دیکھا بہت خوش ہوا
وزیرا سے کہا چلا یہ لوگ میرے ہمراہ ہون اور یہ الی شخہ ہو وزرا نے کہا آپ یہ کیون تشریف لیجاتے ہین انہین لوگونکو لشکر دیکر
روانہ کریں یہ جاکر حلہ کرینگے فتح کرلاینگے قیصر نے کہا میری بھی یہی راے ہو کہ انہین لوگون کو روانہ کرو دن مین جب اگر
آیا پروانگی ملے اُن نے قیصر کو دیکہکر سلام کیا قیصر نے ہر ایک کا نام پوچھا سب نے اپنا اپنا نام بتایا قیصر نے کہا آپ لوگون کو
مین لشکر گران دیکر کل روانہ کرونگا ہیو اُن نے کہا ہم لوگ اپنے ہمراہ لیجا ینگے ہمارے واسطے ذلت ہوگی کہ ریاست
ساتھ لشکر کو لے جاوین عزت ہو قیصر نے کہا آپ یہان کا رستہ اور دریا یہان کا رستہ اور جو اگر لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجا ئیگا تو اولیچوت
ہوگی پہلوان مجبور ہوے قیصر نے جو وقت اپنے لشکر مین اطلاع کرائی بارہ ہزار جوانان زنگی مسلح و مکمل
ہوکر آئے قیصر نے پہلوانون چار ہزار جوان تقسیم کئے اُس شب تو پہلوان وہین رہے دوسرے روز لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ
کیا قیصر نے اُن لوگونکو بھی ہمراہ کردیا جو پیران کے لشکر سے بھاگ کر آئے تھے وہ لوگ رہبری کیلئے اُنکے ہمراہ ہوے
جانب مرحلہ پیران روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر لکھا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ شاہزادہ جو فوج گران ہمراہ لیکر جانب گلزار نگستان روانہ ہوا پیران نے راہ مین عرض کی اے شہریار جبتک
ریحان تیز پرداز مرتا ہو فتح نصیب نہ ہوگا آگے راستہ نہین ملیگا بدیع الملک نے فرمایا ریحان تیز پرداز
کا مرحلہ کہان ہو پیران نے عرض کی اے شہریار یہانسے بہت قریب ہو مگر اُس مرحلہ تک جلتے ہوے خوف آتا ہو دیو
ہزاران خم نشین ایک حکیم ہو اُسنے ایک دریا بنایا ہو اُس دریا سے کوئی پار جا نہین سکتا اور ہزاران خم نشین
نے اپنے تئین ایک خم مین بند کرکے اُسی دریا مین رہنا اختیار کیا ہو نہین معلوم اُس دریا کے خشک کرنیکی کیا ترکیب
ہو جب اُس دریا سے نجات ملے تو اور تحفہ جات ریحان کے پاس موجود ہین اور فوج بھی زیادہ ہو فوج کا کچھ خوف
نہین مگر دریا سے گذرنا دشوار ہو اور ریحان کے تحفہ جات سے بچنا مشکل ہو بدیع الملک نے فرمایا اے پیران
تم مجکو وہان لیچلو مین سب کام درست کرونگا پیران نے عرض کی اے شہریار مجے خوف آتا ہو بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہو خوف کی کیا بات ہو وہان چلتے ہین اگر ہمارے مقدر مین طلسم کشائی ہو اُس مرحلہ کو سر کرینگے اور اگر خدا کو منظور نہین
ہو تو ناکامیاب ہونگے پیران مشعل بدیع الملک کو لیکر اُس جانب روانہ ہوا دوسرے روز دریاے خونخوار ملا پیران
نے عرض کی اے شہریار یہی دریا ہو ہزاران خم نشین اسی کے اندر ہو بدیع الملک قریب ساحل آئے دیکھا
کہ دوسرا گہاٹ دریا کا نظر نہین آتا ہو پانی اسقدر پیچ و تاب کھارہا ہو کشتی ٹہر نہین سکتی مینڈک اچھلتے ہین نا دین
بہتی ہین سنسنا ہٹ کی آواز سے مین طوفان برپا ہو بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی خدا کو یاد کیا نہیں ہوے بہت
متفکر ہوے اگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئی پیران سے کہا اے پیران لشکر کو ٹہرا دو آج یہین قیام کیجئے کل اگر خدا نے
چاہا تو اس دریا کے پار جائینگے پیران نے لشکر کو ٹہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ جو بدیع الملک
کے پاس تھے شاہزادے نے اُنسے فی الفور ہوکر کہا آپ لوگ بھی اپنی بارگاہ ہو یہین تشریف لیجائین سردارون
نے عرض کی آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائین مین بھی آؤنگا جو سرداران قدیم
تھے بدیع الملک کے مزاج سے آگاہ تھے اُنھون نے سب سے کہا آپ لوگ شاہ نامدار کے مزاج سے واقف نہین ہین
جو کچھ وہ فرماتے ہین اُسپر عمل کیجئے زیادہ طول کلام اچھا نہین ہو سب لوگ واپس آئے بدیع الملک تو جوان اُسی دریا کے کنارے

پھر رہے جب شاہزادے نے دیکھا اب سب سردار دور نکل گئے ہیں گھوڑے سے اترے زین پوش بچھایا دریا کے
قریب بیٹھے دن بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر میں آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فریضہ مغرب
کو ادا کرکے ہاتھ برائے دعا اٹھائے درگاہ کبریا میں عرض معروض کرنے لگے دیر تک بدیع الملک گریہ وزاری میں مصروف
رہے جب رات نصف سے زیادہ گذری بدیع الملک روتے روتے سو گئے اثنائے خواب میں ایک بزرگوار تشریف
لائے بدیع الملک کے آنسو پونچھے فرمایا اے شیر بیشہ جرأت کیا مشکل درپیش ہے جو اس قدر بیتاب و مضطرب ہے بدیع الملک
نے عرض کی اس دریا سے گذرنا بہت دشوار ہے اسکے واسطے درگاہ کبریا میں عرض کرتا ہوں ان بزرگوار نے فرمایا یہاں سے
تھوڑی دور پر ایک حجرہ سنگ بنا ہے پہنچنے میں وہاں تک پہونچو وہاں ایک فقیر رہتا ہے اسکے پاس ایک خاک
ہوگی اگر اس خاک کو اس دریا میں ڈال دوگے دریا خشک ہو جائیگا تو پار اتر جانا بدیع الملک نے عرض کی وہ فقیر
خاک کیوں دیگا مرد بزرگ نے فرمایا وہ تمہارے منتظر رہتے ہیں جسوقت تم وہاں جاؤگے فقیر خاک دیگا بدیع الملک
خوش ہوئے خوشی سے آنکھ کھلگئی اپنے تئیں زین پوش پر پایا سجدہ شکر بجا لائے گھوڑے پر سوار ہوکے اس
حجرے کی طرف روانہ ہوئے قریب صبح اس میدان میں پہونچے جہاں وہ حجرہ بنا تھا بدیع الملک حجرے کے قریب
آئے دیکھا ایک فقیر حجرے میں بیٹھا ہے بدیع الملک در پر آئے بڈھے فقیر نے آنکھ اٹھا کر دیکھا حجرے سے باہر آیا
بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی آپ تشریف لیجئے جو کچھ فقیر کے پاس حاضر ہے عذر نہ کریگا بدیع الملک اسکے
ہمراہ ہوئے اندر آئے فقیر نے [illegible] بدیع الملک کو دیا عرض کی شب کو ایک بزرگوار خواب میں تشریف
لائے تھے مجھ سے فرماگئے ہیں کہ صبح کو بدیع الملک نامدار تیرے پاس آئینگے خاک جو تیرے پاس موجود ہے وہ ان کو
دینا یہ حاضر ہے بدیع الملک نے وہ خاک لی یہ فقیر نے عرض کی اے شہریار میرے پاس اور بھی تحفہ جات ہیں اگر آپ
تھوڑی دیر توقف فرمائیں تو میں حاضر کردوں بدیع الملک نے فرمایا میں یہاں موجود ہوں آپ تحفہ جات کی فکر
میں تشریف لیجائیے فقیر بدیع الملک سے رخصت ہو کر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد فقیر واپس آیا بدیع الملک سے
عرض کی اے شہریار اب رستہ آسانی طے ہوگا یہ لیجئے ایک پھول بدیع الملک کو دیا کہا جب آپ چشمہ کہکشان کے برج
کے قریب جائیے گا یہ پھول چشمہ میں ڈال دیجئے گا سب پانی خشک ہو جائیگا کہکشان کا مکان نظر آئیگا اسی
کے پاس برج ہے جب اسکا طلسم توڑ ڈالیے گا تب لوح ملے گی بدیع الملک نے پھول بھی لیا فقیر نے اور تحفہ جات بھی
دیئے کہا اگر ان اشیا کو اپنے پاس رکھئے گا طلسم میں جسقدر عجائبات ہیں سب آپ پر ظاہر ہو جایا کرینگے اور کوئی چیز ہرگز ضرر
نہ پہونچا سکیگی بدیع الملک نے سب تحفہ جات فقیر سے لے اپنے پاس رکھے تھوڑی دیر کے بعد اجازت چاہی فقیر نے
بدیع الملک کو رخصت کیا شاہزادہ اپنے لشکر میں آیا یہاں سب لوگ متفکر تھے پیران وغیرہ آپس میں کہتے تھے
کہ آقائے نامدار جوش شجاعت میں دریا کی اصل دیکھنے گئے ہونگے کود پڑے ہونگے نہیں معلوم کیا گذری ہوگی یہ ذکر تھا کہ
بدیع الملک نوجوان داخل لشکر ہوئے سب کو بڑی خوشی ہوئی پیران اور عنبر نگار قریب آئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہاں تشریف لیگئے تھے غلام کئی بار دریا کے پاس گئے آپکو وہاں نہ پایا ہم سبکی عجب حالت تھی بدیع الملک نے فرمایا
میں ایک ضرورت سے گیا تھا لشکر میں اطلاع کیجئے کہ سب تیار رہیں پیران و عنبر نگار نے تمام لشکر میں اطلاع
کردی تھوڑی دیر میں سب تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی بعد نصف النہار مرکب
طلب کیا خادم اسپ صبا رفتار لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف
دریا کے چلے عنبر نگار نے کہا اے حکیم پیران آقائے نامدار دریا کی طرف جاتے ہیں کیا کرینگے پیران نے جواب دیا

کون بات ہوگی یہ باتیں کرتے ہوئے بدیع الملک کے ہمراہ دریا کے کنارے پر آئے بدیع الملک نے وہ تاریل نکال خاک دریا میں ڈالی تھوڑی دیر میں سب نے دیکھا آب دریا خشک ہوگیا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب لشکر چلا پیران و عنبر نگار اس کیفیت کو دیکھ کر دنگ ہوگئے قریب شام اس دریا کے پار ہوئے بدیع الملک نے بارگاہ میں استادہ کرائیں سب لشکر نے ڈیرے ڈالے بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے پیران و عنبر نگار بدیع الملک کے ہمراہ آئے جب بدیع الملک بارگاہ میں رونق افروز ہوئے پیران و عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار ہم لوگ بہت حیران ہیں کہ مدت سے اس طلسم کے سرحد پر ہماری زندگی رہی آجتک یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ اس دریا کے خشک کرنے کی کیا ترکیب ہے آج یہ بات کیونکر حاصل ہوئی اور یہ دریا کیونکر خشک ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا دریا کی کیا حقیقت تھی جسکو ہم چاہیں یوں ہی آسان ہو جاتی عنبر نگار اور پیران کو اس بات کا بڑا تعجب ہوا اگرچہ کہ بہت جو بدیع الملک سے کیفیت دریافت کرتے کیونکر دریا خشک ہوا اس کا سمجھ گئے تھے خاموش ہو رہے مگر جی میں سمجھے تھے کہ آج سے دور طلسم کشا اصلی میں ہمدم ہیں طلسم کشائی تعریف کی ثنا کرتے تھے وہ سب ذات نامدار میں موجود ہیں بدیع الملک نے شب بھر وہاں قیام فرمایا صبح کو بہت لشکر ظفر پیکر جانب ریحان تیز پر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک ایک جا دیوار پتھر کی بہت اونچی دیکھی پیران سے فرمایا اے پیران یہ دیوار کیسی ہے پیران نے عرض کی یہی دیوار آگے جانے کا راستہ نہیں ہے بدیع الملک لشکر کو روکا پیران سے فرمایا تھی وہ کیوا ہے یہیں وہاں بارگاہ میں بارگراں نہیں پیران نے عرض کی اے شہریار یہ کیفیت معلوم ہوتی تو بارگاہ میں ہم بیٹھتے میں نے اس مرحلہ کی سیر نہیں کی ہی صرف نقشہ یہاں کا دیکھا تھا اس سے زیادہ کیفیت معلوم نہیں ہوئی تھی بدیع الملک نے لشکر کو وہیں ٹھہرایا بارگاہ میں استادہ ہوئیں سب اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر استراحت کرکے پھر بدیع الملک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پیران اور عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار آج کی شب ہوشیاری سے رہنا چاہئے ضرور ریحان ضرور کوئی فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا خداے فضل حقیقی جو وہ ہماری حفاظت کریگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے بدیع الملک نے بھی آرام فرمایا مگر پیران اور عنبر نگار ایک ہی بارگاہ میں بیدار رہے جب رات کم باقی رہی تو پیران نے عنبر نگار سے کہا اب تو شب گذر گئی جو خوف تھے وہ جاتے رہے اب جاگنا بیکار ہے عنبر نگار نے کہا ریحان تیز پر وہ بلاے روزگار ہے وہ غافل نہ ہوگا ضرور کوئی نئی حرکت کھیلیگا پیران نے جواب دیا اگر اسے کچھ کرنا ہوتا تو ابتک خاموش نہ رہتا ضرور کوئی انتظام کرتا عنبر نگار نے کہا میں بیدار رہونگا تم اپنی بارگاہ میں جاؤ آرام کرو پیران عنبر نگار سے رخصت ہوکر بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا دھواں لشکر کے گرد حصار کئے ہوئے ہے پیران واپس آیا عنبر نگار سے کیفیت بیان کی عنبر نگار اسکے ساتھ ہوا دونوں بارگاہ سے باہر آئے عنبر نگار نے کہا سرداروں کے خیمے میں چلکر دیکھو کیا کیفیت ہے پیران آگے بڑھا تھا انکو بیہوش پایا عنبر نگار نے کہا غضب ہوگیا سب بیہوش ہوگئے ہونگے اور انکو ہوش آنا بہت مشکل ہے پیران نے جواب دیا اے عنبر نگار گھبرانے کی بات نہیں ہے چلکر سرداروں کی کیفیت دیکھو اگر سب بیہوش ہیں تو میں جلد ہوشیار کرلونگا یہ کہتے ہوئے دونوں جلدی ایک سردار کی بارگاہ میں آئے اسکو بیہوش پایا پیران نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے میں ہوشیار کرلونگا وہاں سے اور سرداروں کی بارگاہ میں گئے جسکو جگایا اسنے جواب نہ دیا وہاں سے بدیع الملک کی بارگاہ میں آئے دربانوں کو بیہوش پایا اور سب خادموں کو بھی بیہوش دیکھا پیران قریب بدیع الملک آیا پایوں دبانے

بدیع الملک بیدار ہوئے فرمایا خیر ہے بیران نے عرض کی غلام کو شک تھا اسوجہ سے حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اور
سب طرح خیریت ہے عنبر نگار نے عرض کی سب بیہوش پڑے ہیں دھواں لشکر کے گرد چھایا ہوا ہے اگر تھوڑی دیر تک
خبر لیجئے تو غضب ہو جائیگا بدیع الملک تلوار لیکر اٹھے بیران نے عرض کی آپ تشریف نہ لے جائیں ورنہ
نقصان پہونچے گا بدیع الملک نے فرمایا سب سرداران قدیم بیہوش نہ ہونگے بیران نے عرض کی ہم انکی بارگاہ میں ہیں
گئے بدیع الملک بیران کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے دیکھی دھواں لشکر کے گرد پھیلا ہوا ہے سرداران خاص کی بارگاہ میں
تشریف لیگئے جسکو جگایا وہ اٹھ بیٹھا بیران نے عنبر نگار سے کہا نہیں معلوم کیا سبب ہے جو آتش نے اندر اور انکی سرداران خاص
پر کوئی چیز تاثیر نہیں کرتی ہے بدیع الملک سب سرداروں کی بارگاہ میں گئے سب کو جگا کر اپنے ہمراہ لیا اس دھوئیں کے
قریب آئے سردار دو کو بھی لائے بیران اپنی بارگاہ میں گیا کچھ اشیا اپنی اگو جلایا جب لگا دھواں بلند ہوا اندر بارگاہوں
کے اندر گیا جو لوگ بیہوش تھے وہ ہوشیار ہوئے بدیع الملک نے فرمایا کیا بات تھی بیران نے عرض کی کہ حکیم ریحان نے
موقع پاکر سب کو بیہوش کیا تھا تھوڑی دیر میں آتا سب کو گرفتار کرلیتا یہ ذکر تھی کہ سب نے دیکھا دیوار کیطرف روشنی پیدا ہوئی
عنبر نگار نے کہا حکیم ریحان آتا ہے وہ روشنی قریب آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک مرد ضعیف بے پروبال کے پرواز کرتا ہوا
آتا ہے آگے آگے اسکے ایک شعلہ ہے روشنی اسکی دور تک جاتی ہے مرد ضعیف کی صورت صاف نظر آتی ہے بدیع الملک نے بیران
سے فرمایا یہ بے بال و پر کے پرواز کرتا ہے بیران نے عرض کی اسنے اپنی حکمت سے یہ بات پیدا کی ہے ذرات سیماب کے ذریعہ سے یہ بات
نکالی ہے بیران یہ کہہ رہا تھا کہ ریحان بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا اسنے قصد کیا کہ میں بارگاہ کے اندر
جاؤں بہمن شیردل مسلح بدیع الملک کے قریب کھڑا تھا اسنے شانے سے کمان اتاری ترکش سے تیر نکالا چلہ کمان میں
پیوست کرکے ایک خدنگ سر کیا حکیم کے سر پر لگا سر اسکا اڑگیا زمین پر گرکے تڑپنے لگا بدیع الملک حیران ہوئے
کہ یہ کیا واقعہ ہے پلٹ کے دیکھا بہمن کے ہاتھ میں کمان پائی کہا اے بہمن تونے اسکو ہلاک کیوں کیا اسے زندہ گرفتار کرتے اگر
وہ اسلام قبول کرتا تو جان بخشی کرتے بہمن نے عرض کی اے شہریار میرے تیر لگا میری خطا معاف فرمائیے بیتابی میں مجھ سے غلطی
ہوئی بدیع الملک حکیم ریحان کے قریب گئے ریحان میں دم نہ تھا بدیع الملک نے اسکا لاشہ دور پھنکوا دیا رات
بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوگئی بدیع الملک نے بیران سے کہا لشکر میں جاکر اعلان کردو کہ سب لوگ جلد میدان
میں آئیں سب کو اطلاع دی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر ہمراہ ہوا بدیع الملک اس دیوار کے قریب آئے
بیران سے کہا اس دیوار کو منہدم کرادو بیران نے وہ نکو کچھ دیا کہ دیوار کھودنا شروع ہوئی تھوڑی دیر میں دیوار بقدر ضرورت
کھودی گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اندر تشریف لائے سب لشکر بھی اندر آیا میدان وسیع دیکھا بدیع الملک آگے
بڑھے ایک قلعہ بلندی پر نظر آیا بدیع الملک قلعہ کیطرف گئے دیکھا قلعہ پر آدمی معلوم ہوتے ہیں اہل قلعہ نے جو بدیع الملک
کو دیکھا سب نے غوغا کیا قلعہ کے اندر سے فوج نے لشکر کو اطلاع دی سب مسلح ہوکر نکلے قلعہ کے نیچے آئے بدیع الملک
کو دیکھا سب نے تلواریں کھینچ لیں لشکر بدیع الملک میں بھی سب نے تلواریں علم کیں جنگ شروع ہوگئی بہمن شیردل نے
صفین کی صفیں درہم برہم کردیں تھوڑی دیر میں فوج کے ہوش اڑگئے سب نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے پناہ
دی اسیران لشکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان
کیا قلعہ پر تشریف لائے خزانہ وافر قبضہ میں آیا بیران اور عنبر نگار بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے جشن تہنیت کی بنا کی
تین دن تک جشن رہا چوتھے روز بدیع الملک نے عنبر نگار اور بیران سے پوچھا اب کس طرف جانا ہوگا عنبر نگار نے
عرض کی اب ایک مرحلہ اور باقی ہے اسکے بعد گلزار کہکشان ہے بدیع الملک نے فرمایا اسیطرف چلنا چاہئے عنبر نگار نے

عرض کی او شہریارو مرتبہ بہت چھوٹا ہے اسکا فتح کرلینا مشکل نہیں مگر وہان پانی کم ملتا ہے اسکا انتظام شاید کرنا
چاہئے بدیع الملک نے اپنے سرداروں کو بلایا فرمایا اب جو ایک مرحلہ ملیگا وہان پانی دستیاب ہوگا بہتر یہ ہے کہ پانی کا انتظام
یہیں سے ہو جائے سرداروں نے پانی کا انتظام کرنا شروع کیا کئی پکھالین بھر بھر کر اونٹوں پر بار کردیں اسی روز پیش خیمہ
روانہ ہوگیا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان نے لشکر ہمراہ لیکر کوچ کیا ذکر اُس وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن چار پہلوانون کی عرض کیجاتی ہے

جبکہ چھ لشکران دیگر تلاش بدیع الملک مین روانہ کیا تھا یہ لوگ جو قیصر سے رخصت ہو کر چلے تھے راہ دو روز
بعد جو مرحلہ حیران سے فرار ہوئے تھے وہ اپنے ہمراہ لشکر حیران کے مرحلے پر آئے یہان کیسکو نہ پایا ہو ... ہوا اب
کیا کرنا چاہئے سب نے کہا معلوم ہوتا ہے وہ لوگ یہان سے روانہ ہوگئے ہین آپ لوگ بھی آگے چلین پہلوان وہان ایک
دن بھی نہ ٹھہرے آگے روانہ ہوئے تیسرے روز مرحلہ ریحان پر آکے پہونچے یہان بھی سب ویران پایا اور آگے بڑھے چلین
چار روز کے بعد وہ لوگ کوہ سینہ تک آئے اب یہان دو تین روز قیام کرنا چاہئے نہین معلوم طلسم کشا کس طرف گیا
سب کی یہی رائے ہوئی اس صحرا مین خیمے استادہ ہوئے لشکر اُترا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے پہلوان بھی اپنے رہے
چار روز تک اس صحرا مین قیام کیا پانچوین روز برزخ لنگر ہند نے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تلاش طلسم کشا مین چلنا چاہئے
اسی روز لشکر کو لیکر چارون پہلوان روانہ ہوئے دو روز برابر رہروی کی تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک
لشکر گران صحرا مین اُترا ہے برزخ لنگر ہند نے کہا یقین ہے طلسم کشا کا یہی لشکر ہے جو لوگ واقف کار انکے ہمراہ تھے انھون
نے سرداران بدیع الملک کو پہچان کر کہا طلسم کشا اسی صحرا مین اُترا ہے برزخ لنگر ہند نے قیماق شیر افگن سے کہا لشکر
یہین رہے گر وہ چاہے اسی وقت طلسم کشا کو گرفتار کر لائین صبح کو سکو گرفتار کر کے بھیجین گے قیماق نے کہا طلسم کشا کو اطلاع
دی جائے اگر وہ خود ہماری اطاعت قبول کرے تو کیون اسکو گرفتار کرتے پھرین برزخ لنگر ہند کو یہ بات پسند آئی کہا
بہت اچھی بات ہے اسیوقت ایک منشی کو بلایا کہا ایک نامہ لکھو مضمون اسکا یہ ہو کہ اے طلسم کشا تو نے بعض شہرون کو زیر
کیا وہ بلکرونکے یہان سب مین ذلیل پہلوان تھا اسکو زیر کر کے نازان نہ ہو اگر تجھے جان عزیز ہو تو ہمارے پاس آ اپنی تقصیر
معاف کرا ورنہ تجھکو ابھی گرفتار کرینگے تو آدمی ہے ہم لوگ دیو ہین جو ہماری حقیقت نہین جانتے منشی نے اسی مضمون کا
لکھا جب نامہ تمام ہو تو سب پہلوانون نے اپنی مہرین ثبت کین ایک سوار کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے
پاس لیجا اگر وہ کسی قسم کی سخت کلامی کرے خاموش رہنا جواب دندان شکن دینا سوار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کے لشکر مین آیا
لشکر مین چہل پہل تھی بارگاہ بدیع الملک کے پاس سرداران مسلح و مکمل موجود تھے ہر ایک سردار بدیع الملک کی
بارگاہ پر نگہبان بیٹھے تھے سوار نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرایا لوگون سے پوچھا طلسم کشا کی بارگاہ کہان ہے سب نے پتہ بتایا سوار
بارگاہ بدیع الملک کے در پر آیا چاہا جاؤن نگہبانون نے روکا کہا او شخص تو کون ہے کہان سے آیا ہے سوار نے کہا مین
نامہ لایا ہون طلسم کشا کو دونگا نگہبانون نے چوبدار کو بلایا سوار کی اطلاع کرائی چوبدار اندر بارگاہ کے آئے دعائے تخت
شاہی بجا لا کر عرض کی کہ ایک سوار آیا ہے کسی کا نامہ لایا ہے دروازے پر حاضر ہے جو ارشاد عالی ہو بدیع الملک نے فرمایا اندر
بلا لو چوبدار باہر گئے سوار سے کہا تجھے اس وقت نامدار دولت نے طلب فرمایا ہے چل شرف قدمبوسی حاصل کر سوار گھوڑے سے اُترا چوبدار کے آگے آگے
چلے سوار کو اندر لیگئے سوار نے جو رونق بارگاہ کو دیکھی اور بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھی رنگ فق ہو گیا حیران حیران
چارون طرف دیکھنے لگا بدیع الملک نے کہا او شخص تجھ کو کام کیا ہے بیان کر ... سوار نے
نامہ پیش کیا بدیع الملک کو نذر دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی شاہزادے کے تیوری بل گئے

قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ ان بیہودہ گویوں سے کہدینا کو جو قصد ہے مزاج میں آئے کرو ہم ہر طرح موجود ہین اور اگر ایسی بیہودہ
بکر دیگے تو تہذیب شکر مین نحس ہے جنگی ہانک کر ڈالو گے سوار نے جو مربیع الملک کو اسطرح برہم پایا و ہمین کا پہلوانون نے
کہدیا تھا کہ اگر کوئی بات خلاف پیش آئے تو گرفتار ہونا ہم کو پیشگی سمجھ کر سوار نے کہا آپ بھی ایسی خلاف بات زبان سے نہ
نکالو ورنہ اچھا نہوگا مربیع الملک نے سوار سے آنکھ ملا کر کہا او بے ادب تیری ہماری بات مین کیا دخل ہو خبردار اب کوئی کلمہ بات
جو نکالا تو زبان کھینچ لونگا مربیع الملک نے ڈانٹ کے جو کہا سوار ہیبت سے نقش زمین پر گر پڑا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مجھے خطا ہوئی معاف فرمائیے گا مربیع الملک نے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہر وقت موجود ہین جو لڑائی ہمارے واسطے تجویز
کی ہو اُسکا [illegible] سوار نے کہا بہت بہتر جا کر کہدونگا یہ کہکے اپنی جان بچا کر گرتا پڑتا بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ
ہوا لشکر مین جا کر قیماق کے پاس گیا قیماق نے کہا کیا جواب دیا سوار نے کہا مین ہوش درست کرون تو تجھے بیان کرون
قیماق شیر [illegible] کے پاس روباب کو بیٹھ پہنچی قیماق نے کہا ارے [illegible] کیون [illegible] سوار نے کہا آپ لوگون نے
ایسی بات کیون [illegible] کہا [illegible] تمہ سے نکلتا تو ابھی جان گئی تھی بہزنج لنگر ہند نے کہا ارے کیا کسی سے
لڑائی ہوئی سوار نے کہا لڑائی کی طاقت کس مین ہے [illegible] وہان ایک جوان شیر صورت بیٹھا تھا اُسنے نام
[illegible] کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا [illegible] ہم موجود ہین جو لڑائی [illegible] تجویز کی ہو [illegible] اور اگر ایسی بیہودہ گوئی کرینگے
تو لشکر مین نحس کے سب کے سر کاٹ لونگا مین نے [illegible] کی طرف [illegible] کہا کہ آپ بھی کلمات بیجا منہ سے نکالو
ورنہ برا ہوگا بس اتنا کہنا تھا کہ آفت آگئی اُس جوان نے اس تیور سے کہ [illegible] بات مین کیا دخل ہو خبردار اب کوئی کلمہ
زبان سے نکالا تو زبان کھینچ لونگا مین منہ کے بل زمین پر گر پڑا اگر مین کچھ اور کہتا تو مجھے وہ قتل کر ڈالتا پہلوانون نے جواب
دیا کہ اگر وہ تجھکو قتل کرتا تو ہم اُسکو مع لشکر قتل کرتے سوار نے کہا میری تو جان بچی ہے اب خاموش ہو رہے سوار نے کہا
اب پہلوانو کیا ہے جو سب خاموش رہے مگر قیماق نے جواب دیا کہ لشکر مین جا کر طبل جنگ بجے ہم کل میدان جنگ
جا کر لشکر کو تیار کرینگے سوار نے اُسی وقت لشکر مین جا کر طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر
لیکر روانہ ہوئے مربیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے عرض کی حضور قیماق و دولاب
دجولان و بہزنج نے طبل جنگی بجایا ہے ارادہ اُنکا یہ ہے کہ کل میدان جنگ مین گلگون گرم آرائے نبرد ہون مربیع الملک نے فرمایا
ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجا دو پہر رات گئی اُطبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ بجنے لگا دونون لشکرون مین تیاری جنگ کی ہونے لگی
جب چار پہر رات گذر گئے آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا مربیع الملک نے فریضۂ سحری ادا کیا سلاح طلب کیے
خادمون نے کشتیان حاضر کین شاہزادے نے ہتیار جسم پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادم دوڑے مرکب لیے موجود
تھے مربیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر حاضر رکاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوا مربیع الملک نے سب کو ہمراہ
لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اُس طرف سے لشکر حریف کی آمد ہوئی مربیع الملک نے دیکھا ایک پہلوان قوی ہیکل
پشت پر گرز گران لیے ہوئے ایک گرگ ناگ سیر ہاتھ مین لیے دوڑا چلا آتا ہے اُسکے عقب مین لشکر گران ہے مربیع الملک نے بہمن
شیردل کو قریب بلایا کہا یہ کون پہلوان ہے بہمن شیردل نے عرض کی اس کو نام بہزنج لنگر ہند ہے یہ شہر کردستان کے نامی
پہلوانون سے ہے یہ ذکر تھا کہ ایک غول اور اُسی طرح کا نظر آیا مربیع الملک نے دیکھا آگے آگے ایک دیو پیکر سیاہ فام ایک
سانگ ہاتھ مین لیے پیادہ پا چلا آتا ہے مربیع الملک نے فرمایا او بہمن یہ کون ہے بہمن نے عرض کی اس کا نام دولاب
گوہ شکن ہے یہ بھی بہزنج کے درجے کا پہلوان ہے اسکے بعد اور ایک غول ظاہر ہوا مربیع الملک نے دیکھا پہلوان ایک گرز
گران ہاتھ مین لیے آتا ہے مربیع الملک نے فرمایا او بہمن یہ کون ہے بہمن نے عرض کی یہ جولان بیشہ نشین ہے

اسکے بعد ایک غول اسی طرح کا آیا بدیع الملک نے کہا ان پہلوان کا کیا نام ہے بہمن نے عرض کی اسکو قپاق شیر افگن
کہتے ہیں یہ سب ایک ہی جگہ کے باشندے ہیں بدیع الملک بہمن سے باتیں کرتے رہے پہلوانوں نے اپنے اپنے لشکر کی
صف بندی کی لشکر بدیع الملک میں بھی صف بندی ہوئی نقیب برائے نقابت آگے بڑھے بیران و عنبر نگار بدیع الملک
کے قریب آئے عرض کی اے شہنشاہ اگر حکم ہو تو ابھی اس لشکر کو بیہوش کر دیں ان پہلوانوں کو قتل کر لیجئے بدیع الملک نے فرمایا
یہ بات شجاعت کے خلاف ہے جرأت کا خون ہو جائیگا بیران نے عرض کی اے شہریار ان لوگوں سے کون مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا جب وہ مبارز طلب کرینگے آپ پر حال کھل جائیگا بیران خاموش ہو رہا عنبر نگار نے چاہا میں کچھ کہوں بہمن نے اشارہ
سے منع کیا کہ خبردار کچھ نہ کہنا آقائے نامدار کے خلاف ہو گا عنبر نگار چپ ہو رہا نقیبوں نے نقابت ختم کی کروٹ کروٹ کا
گھمکر سب کے چپ چپ دولاب کوہ سینہ میدان میں آیا ساطور تول کر آواز دی اے ذریت خدا پرستان اگر تم سب کو تمنا مرگ
کی ہو تو میرے مقابلہ میں آؤ بدیع الملک نے بہمن سے فرمایا تم میرے مرکب کی حفاظت کرو میں اسکے مقابلہ میں جاتا ہوں
بہمن نے کہا اے آقائے نامدار غلامان جانباز کس دن کے لئے ہیں بدیع الملک نے فرمایا یہ مبارز طلبی کرکے میری طرف دیکھتا ہے
میں ہی اسکے مقابلہ میں جاؤنگا بہمن نے عرض کی مرکب آپ کیوں چھوڑتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا وہ پیادہ ہے میں مرکب
پر سوار ہو کر اسکے مقابلہ میں نہ جاؤنگا آئین شجاعت سے یہ بات خلاف ہے بہمن خاموش ہوا بدیع الملک گھوڑے سے
اترے بیران نے عنبر نگار سے کہا آقائے نامدار کی جرأت دیکھو پہلوان پیادہ ہے تو خود بھی پیادہ ہو جاتے ہیں عنبر نگار نے
کہا اے بیران جب بہمن سے مقابلہ ہوا تھا اس وقت میں کہتا تھا کہ آقائے نامدار کیونکر اسپر غالب آئینگے مگر خدا نے فضل کیا
بہمن زیر ہوا اس وقت کیسے شخص سے مقابلہ ہے بیران نے کہا خدا خیر کرے مجھے اس وقت دنیا سیاہ معلوم ہوتی ہے عنبر نگار
نے کہا آقائے نامدار اسپر بھی فتحیاب ہونگے عنبر نگار اور بیران میں یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں وہاں بدیع الملک
نامدار دولاب کوہ سینہ کے قریب پہونچے دولاب نے کہا اے شخص تو نے مجھے نرا خاک سمجھا ہے جو تنہا مقابلے کے واسطے
آیا ہے اور شخص یہ گھوڑا بھی وہیں چھوڑ آیا اپنے تمام لشکر کو بلا سب ملکر مجھپر حملہ کریں بدیع الملک نے فرمایا جب میں
تیرے حملوں کا جواب نہ دے سکونگا اس وقت تو میرے تمام لشکر کو بلانا دولاب نے کہا تیرے دل کی بھی حسرت نکل جائے تو بھی
ہر گے مجھپر وار کرے جب تو تھک جانا تو مجھے کہدینا اپنے لشکر کو بلا لینا بدیع الملک نے فرمایا زیادہ یاوہ گوئی سے
کچھ حاصل نہیں ہے اگر تجکو مقابلہ کرنا ہے میں موجود ہوں جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے اپنے لشکر کو
پلٹ جا جسکا جی چاہے گا مقابلہ کو آئیگا دولاب بہت ہنسا کہا اے جوان تجھے اپنے قوت و بازو پر بڑا ناز ہے ابھی ایک ہاتھ
سے چاہوں تو تجھے میدان سے اپنے لشکر میں اٹھا لیجاؤں بدیع الملک نے فرمایا اے دولاب اگر بدزبانی کریگا تو
سزا پائیگا تجھے وار کرنا ہو تو وار کر دولاب نے کہا میں وار پہلے کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا ہمارا بھی دستور نہیں جو جنگ
میں پیش دستی کریں دولاب عاجز ہوا کہا اے جوان تو مجبور کرتا ہے تو میں وار کرتا ہوں یہ کہکر ساطور کا وار کیا بدیع الملک نے اسکی
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ساطور ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا دولاب دنگ ہو گیا اپنے دلمیں خیال کیا کہ اس جوان میں اسقدر
طاقت ہے کہ میرے ہاتھ سے ساطور چھین لیا یہ سوچکر دولاب آگے بڑھا چاہا بدیع الملک کو زمین سے اٹھاؤں بدیع الملک
کی طرف جھپٹ کے چلا بدیع الملک نے خالی دی دولاب اپنے تئیں کو سنبھال نہ سکا منہ کے بل زمین پر گرا
سر اسکا شگافتہ ہو گیا کئی دانت ٹوٹ گئے بدیع الملک نے مسکرا کر فرمایا اے دولاب سنبھلکر مقابلہ کر اگر یہ ساطور تیرے پاس نہیں
ہے تو مردان عالم کو حربہ ضایع جانے سے ایسا عار نہیں ہوتا ہے دولاب بدیع الملک کے مسکرانے سے شرمندہ ہوا زمین سے
اٹھا پھر بدیع الملک کی طرف جھپٹا شاہزادے نے پھر خالی دی دولاب پھر زمین پر گرا سر اور زیادہ شگافتہ ہو گیا خون کی

چادر منھ پر آئی دولاب گھبرا گیا کہین نہ آیا اپنے لشکر کیطرف یہ کہتا ہوا بھاگا کہ مین تو زخمی ہو گیا ہون ورنہ تجھے مزہ
چکھا دیتا اگر اب جا کر قیماق شیرافگن کو بھیجتا ہون وہ تجھے مقید کریگا بدیع الملک نے فرمایا اے دولاب اس حالت
مین مجھکو کیا تسخیر کرونگا جا چلا جا اور جسکو دعوی ہو اسکو میدان مین بھیجدے دولاب کی یہ حالت دیکھکر قیماق شیرافگن
نے کہا اے دولاب تو نے نام گرد شانیونکا ڈبو دیا تجھے یہ لازم تھا اگر اس حالت مین بھی تو ایک ہاتھ جلد دیتا تو اسلامی شہزادہ زمین
پر گر پڑتا ایسا ہی چھوڑتا اور بھاگنا ہی کو میدان سے بھاگ آیا دولاب نے کہا اب تم جاؤ اور طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤ اسمین بڑی
طاقت ہے اس زور سے اسنے میری کلائی پکڑی ہے کہ مین ہر گز کلائی ٹوٹ گئی ہے قیماق نے جواب دیا تو بہت بودا ہے اگر
ساحر کو بقوت اپنے قبضے مین رکھتا تو کیا کسیکی مجال تھی کہ تیرے ہاتھ سے سحر چھین لیتا دولاب نے جواب دیا کہ مین زخم
سے اسوقت بہت پریشان ہون مقابلہ کروانے جاؤ جب وہانسے واپس آؤ گے تو مین تجھسے بات کرونگا قیماق تیر لیکر چلا
بدیع الملک نوجوان میدان مین موجود تھے قیماق نے بدیع الملک سے کہا آپنے ہمین شیر دل کو زیر کیا دولاب
کو اپنے سامنے سے بھگا دیا اسیر بھاگتے وقت بھی حملہ نہ کیا آپکی شجاعت ہر طرح ظاہر ہے اگر خلاف وضع مبارک نہو تو مین کچھ عرض
کرون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے کہو قیماق نے کہا آپکی شجاعت و ہمت کے نزدیک مین نے اکثر پہلوانون سے سنے
ہین اور آج دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے آپکی ہمت و جرات پر رحم آتا ہے آپ خود انصاف کرین کہ مین اگر چاہون تو تنہا ایک لشکر کو شکست دون
اور اگر طاقت دکھاؤن تو پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دون مین انسان ہون مگر دیو سے بڑھکے طاقت رکھتا ہون
اگر آپکو میرے کلام کا اعتبار نہو تو اس صحرا مین بڑے بڑے درخت ہین جس درخت کو حکم دیجئے زمین سے اکھاڑ کے پھینکدون
اگر آپ مجھسے مقابلہ کرینگے تو کچھ زیر نہ کر سکینگے بدیع الملک نے فرمایا اے قیماق تمھارے طرز کلام سے معلوم ہوا کہ تم بھی
مرد شجاع ہو اور صاحب ہمت بھی ہو لیکن اس دعوی سے کچھ حاصل نہین ہے بندہ ادنی قادر و توانا ہے اگر اسکی معاونت ہوتی ہے تو
وہ ایک مرد ضعیف کو بھی مست پر غالب کرتا ہے اگر مین تم سے مقابلہ کر کے نصیب ہوگا تو زیر ہو کر تمھاری اطاعت قبول کر دونگا
اور اگر مین بفضل خدا تم پر غالب آیا تو تمھین دین اسلام قبول کرنا ہوگا قیماق نے کہا آپنے میری عرض کو قبول نہ فرمایا
مجبور ہون جو کچھ آپ فرماتے ہین مجھے منظور ہے اگر مین آپسے زیر ہو جاؤنگا تو حلقۂ غلامی کا کان مین ڈالونگا اور جسقدر لشکر
اور پہلوان میرے ہمراہ ہین یہ سب آپکی اطاعت قبول کرینگے جو اگر کسی نے میرا کہنا قبول نہ کریگا اور آپکا حلقۂ غلامی اپنے کانمین
نہ ڈالیگا اسکو قتل کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو منظور ہے تم وار کرو قیماق نے پہلے وار کرنیسے عذر کیا بدیع الملک
نے کہا اے قیماق یہ عذر محض ہے اب قبول نہین تمھین پہلے وار کرنا ہوگا قیماق نے مجبور ہو کر تیر اٹھایا بدیع الملک
کے سر پر لگایا شاہزادے نے تیر کو پھر کا تیر سکا وہ چپ ہو گیا اسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو خالی دیا قیماق
نے کہا اب مین آپکی ضرب کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قیماق ایک وار کی تمھین اور اجازت دی قیماق نے پھر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے تیر اسکے ہاتھ سے چھین لیا قیماق دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اگر تم بھی دولاب
کیطرح چھین جانے سے بدحواس ہوگئے ہو تو مین تمھارا تیر واپس دون قیماق نے کہا اے نوجوان جو چیز اپنے پاس سے قبضہ غیر
مین چلی جائے اسکا واپس لینا خلاف ہے اور مین دولاب کیطرح بدحواس نہین ہون اگر تیر چھین گیا تو کچھ پروا نہین اب کشتی لڑونگا
خوشی اس بات کی ہے کہ تجھسے شجاع سے مقابلہ ہے کوئی بات خلاف ظہور مین نہ آئیگی بدیع الملک نے فرمایا اے قیماق جو مرضی تم
کو ہو قیماق نے کہا اب ہوشیار رہنا یہ کہکر بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈالکے زور کرنا شروع کیا بہت دیر تک قیماق
شیرافگن زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کے تنگر مین جنبش نہ پائی آخرکار عاجز ہو کر کہا اے نوجوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون
بدیع الملک نے فرمایا خبردار ہو جا کہ مین زور کرتا ہون قیماق نے تنگر جمایا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ دیکر زور کیا قیماق ۴۰

نے چاہا مین بھی جما رہون مگر حریف زبردست سے کیا زور چلتا ہو پہلے ہی زور مین قیماق کے پاؤن زمین سے اٹھ گئے بدیع الملک نے
دوسرا زور کیا اسکو سینہ تک اٹھایا تیسرے زور مین سر سے بلند کیا قیماق نے امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا امان ہے ایمان بھی کہن
نہین قیماق نے عرض کی مین آپکی اطاعت قبول کرتا ہون اور دین سامری سے برگشت کرتا ہون بدیع الملک نے آسانی سے اسکو زمین پر رکھدیا قیماق کلمہ گو
بصدق دل مسلمان ہوا پیران دعیبر نگار اور جملہ سرداران نے یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گئے ایک ایک سے کہتا تھا یہ آقائے نامدار
کی قوت دیکھی کون دنیا مین انکا ہم نبرد ہو یہان تو یہ ذکر تھا مگر فوج کفار مین سبکے چہرون سے رنگ اڑ گئے قیماق فوج کیطرف
نیزہ لیکر بڑھا پکار کر آواز دی اے فرقہ باطل تم مین سے جسکو اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے پاس آ کے آقائے نامدار کی قدمبوسی سے
مشرف ہو اور جسکو اپنی زندگی ناگوار ہو وہ اس بات سے انکار کرے دولاب نے کہا اے قیماق تونے نمک حرامی کی ایسا
بہادر ہو کیا کہ زیر ہو کر مسلمان ہو گیا قیماق نے کہا میرا قدم معرکہ کارزار سے نہین ہٹا تیری طرح سے نہین بھاگا ایسے جری
کی غلامی بھی ہزار یک کیواسطے فخر ہو اگر تو انکار کریگا تو بہت پچھتائیگا دولاب نے کہا مین تو ہرگز اسلام قبول نکرونگا قیماق
نے کہا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا دولاب نے کہا تیری مجال نہین جو مجکو قتل کرے قیماق نے کہا
میدان مین آ تو حال کھلجائے صفون کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر کیون بکتا ہو دولاب نے کہا اگر تجھے مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہو تو میرے زخم سر کو
اچھا ہو لینے دے جسدن مین صحت پاؤنگا تجھسے مقابلہ کرونگا قیماق نے کہا اگر تو مہلت طلب کرتا ہو تو مین تجھے مہلت دیتا ہون
جب اچھا ہونا تب مجھسے مقابلہ کرنا دولاب نے کہا مین ضرور تجھسے مقابلہ کرونگا دولاب میدان سے پلٹا قیماق نے جولان بیشہ شیر
اور برزخ لنگر بند سے کہا تم لوگ کیا کہتے ہو اگر کچھ ہوس مقابلہ ہو تو مین موجود ہون برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ شکن
نے جواب دیا کہ ہمین ہوس مقابلہ تجھسے نہین بلکہ طلسم کشا سے ہم لڑینگے اور اگر وہ ہمکو زیر کریگا تو ہم اطاعت اسکی قبول کرینگے
قیماق شیر افگن نے جواب دیا کہ تم لوگ بالکل عقل سے دور ہو [illegible] جب اس شیر بیشہ جرات نے مجکو
زیر کیا تو تمھارے زیر کرنے مین اسے کیا تکلف ہوگا [illegible] جو مین نے بچشم خود دیکھا ہی
تم بھی صاف کروگے برزخ لنگر بند نے کہا اے قیماق تم سچ کہتے ہو اور میرا دل چاہتا ہو کہ مین اطاعت طلسم کشا قبول
کرون مگر مقابلہ ہو جاتا تو یہی بات تھی قیماق نے کہا اگر ایسا ہو تو نہین ایسے وقت مین مقابلہ کی کیا ضرورت ہو آقائے
نامدار ایسے تلاش لیجاتے ہین دو دن وہ مقرب واسطے یہان [illegible] یہ بات خلاف ہو اگر تمہین
مقابلہ کرنا منظور ہو تو بعد فتح طلسم مقابلہ کر لینا برزخ نے جولان کی طرف دیکھا جولان نے کہا قیماق بہت صحیح کہتے ہین اب
ہمین اس کچھ عذر [illegible] میدان [illegible] کی اطاعت کرنا فرض ہو ایسا بہادر آج تک نگاہ سے نہین گذرا ہمت اس صاحب جرات
پر ختم ہو برزخ نے کہا پھر تمھاری کیا رائے ہو جولان نے جواب دیا کہ چلکر طلسم کشا کے شریک ہو جاؤ برزخ نے قبول کیا
قیماق سے کہا ہم تمھارے ساتھ چلتے ہین مگر طلسم کشا سے یہ بات کہدینا کہ مقابلہ جب تک نہوگا اسوقت تک ہم لوگ ترک
مذہب نکرینگے قیماق نے کہا مین ایسی بیہودہ بات آقائے نامدار سے نہین کہونگا اور تم بھی اسکا اظہار نکرنا جب وقت آئیگا تو
دیکھا جائیگا برزخ نے کہا اے قیماق ہمارا مطلب تو یہ تھا کہ اگر طلسم کشا ہمین زیر کرینگے تو ہم اپنا تبدیل مذہب کرینگے حقیقت
ہو سے اس سے بہتر یہ ہو کہ اسی وقت اس بات کا فیصلہ ہو جائے تم کہدینا وہ آپکے ہمراہ ہر جگہ آئینگے مدد کرینگے مگر جب تک
آپ انکو زیر نہ کیجئیگا اسوقت تک ایمان نہین لائینگے اور بعد فتح طلسم یہ آپ سے مقابلہ کرینگے قیماق نے کہا مین نہین یہ کہہ سکتا خلاف
رعب ہو اگر مین خدمت آقائے نامدار مین عرض کرون اور انھین یہ گمان میری طرف بھی ہو کہ یہ بھی پکا مسلمان نہوا ہے تو نہین معلوم
میرے واسطے کیا کرین مین ہرگز نہین کہونگا برزخ نے کہا چلو ہم خود بترکیب اس بات کو اظہار کر دینگے قیماق نے کہا جو تمھارا
یہ ارادہ ہو تو میرے ساتھ چلو مین لشکر مین جاتا ہون تم آکے آقائے نامدار کی خدمت مین حاضر ہو برزخ نے کہا تم چلو ہم آتے ہین

تماق نے اپنے لشکر کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگون مین جو میرا ساتھ دینا چاہتا ہو جسقدر لوگ اسکے ہمراہ آئے تھے سب نے کہا اب
کسکی مجال ہو جو آپکا ساتھ نہ دے غرض کہ سب لوگ اُسکے ہمراہ ہوئے قیماق چار ہزار جوانان زنگی کو لیکر بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقائے نامدار ان سب کو بھی کلمہ پڑھائیے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا جا بجا [illegible]
[illegible] قیماق نے عرض کی کہ ابھی خدمت مین اور لوگ بھی حاضر ہوتے ہین بدیع الملک میدان مین ٹھہرے
تھوڑی دیر کے بعد برزخ لنگر بند و جوان پیشہ نشین اپنے اپنے ہمراہیون کو لیکر آئے بدیع الملک کو دونون نے
جھک کے سلام کیا عرض کی ای طلسم کشا ہم آپکی اطاعت بدل و جان قبول کرتے ہین مگر جب تک یہ طلسم کو فتح نفرمائیے تب
ہم مسلمان نہونگے بدیع الملک نے فرمایا اسکی وجہ بیان کرو برزخ و جوان نے عرض کی ہمکو کچھ مقصد ہے وہ آپ پر
ظاہر ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگرچہ عذر کرتے ہو کہ بے فتح طلسم ہم مسلمان نہونگے تو بہت بہتر یہان رہو خدا نے چاہا تو
طلسم کو فتح کرونگا اور اگر تمہارا کوئی مقصد ہے اور وہ مجھسے نکلنے والا ہے اسوقت مجھسے بجز جنگ ہونے کے مدیم الفرصت جانکر نہین
کہتے ہو تو بیان کرو مین پہلے تمہارے کام کو انجام دونگا بعد طلسم کو فتح کرونگا برزخ نے عرض کی ای شہریار ہمارا مطلب یہ ہے جو
بے فتح طلسم پورا نہین ہو سکتا ہم ہر حال مین آپکی غلامی کا دم بھرینگے کبھی کسی طرح کی عدول حکمی نہ کرینگے شامل ہو کر ان کمترین کے خاص
خدمت رہینگے بدیع الملک نے فرمایا تمہین اختیار ہے برزخ لنگر بند اور جوان پیشہ نشین مع اپنے لشکر کے
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے شہزادہ بفتح و فیروزی میدان جنگ سے اپنے لشکرگاہ کیطرف پلٹا سب لوگ خوشی خوشی
بدیع الملک کو جوان ساحرونکے ہمراہ بارگاہ مین آئے شاہزادے نے سب کے واسطے جلسہ طرب منعقد کیا میران و عنبر نگار
خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی ای شہریار یہانسے دو کوس پر مرحلہ صفیہ ہے اس مرحلہ کو فتح کرکے گلزار کہکشان مین تشریف
لیچلیے اوج الحمراء آئے کو قفس طلسم کی شناخت کی صورت بندش بدیع الملک نے فرمایا دو روز یہان قیام کرنا ہوگا جو لشکر
اپنے مقابلہ مین آیا ہے اس سے مقابلہ کرنا ہوگا دولاب نے مہلت طلب کی ہے میران نے عرض کی دو روز تک دریان قیام
فرمائیے پھر تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے برزخ سے کہا ای برزخ لنگر بند تمنے کئی روز کی مہلت دی ہے برزخ لنگر بند نے عرض
کی وہ گفتگو مجھسے نہین قیماق نے اسکی خوشی پر مہلت دی ہے جب اسکا زخم سر اچھا ہوگا اسوقت مقابلہ کریگا بدیع الملک
خاموش ہو رہے شب بھر جلسہ رہا جب صبح ہوئی بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا دربار بارگاہ سے باہر آئے چیلاون
نے کہا خبر منگانا چاہیے کہ دولاب کی اب کیا حالت ہے اور کیا ارادہ ہے یہ سوچکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہو
عرض کی اگر اجازت ہو تو لشکر دولاب کی خبر منگائین کہ اب اسکا کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگونکو اختیار ہے
پہلوانون نے ذہین چار سوار روانہ کیے اُنسے کہدیا کہ پوشیدہ طور سے سب کیفیت دریافت کرنا سوار دولاب کے لشکر کیطرف روانہ
ہوئے جہان دولاب لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرا تھا وہان جاکر دیکھا تو میدان خالی تھا سوارون نے یہ حال دیکھکر ہر طرف تلاش کیا جب کہین لشکر کا پتہ
نہ معلوم ہوا تو سوار مجبور ہو کے پلٹے برزخ و قیماق و چیلاون کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تلاش کر آئے دولاب مع لشکر غائب ہے قیماق
نے کہا ای برزخ وہ نہتا کہ بزدل معلوم ہوتا ہے رات کو مع لشکر بھاگ گیا برزخ نے کہا اگر تمہاری رائے ہو تو اسکی
تلاش کرین قیماق نے کہا آقائے نامدار سے پہلے اجازت لینا چاہیے وہ بھی مشورہ کرینگے برزخ نے کہا اُنسے اطلاع کرنا ضرور ہے
یہ کہکر تینون پہلوان بدیع الملک کی بارگاہ پر حاضر ہوئے چوبدارونسے عرض کی کہ آقائے نامدار کی خدمت مین ہماری طرف
سے بعد آداب کے عرض کرنا کہ دولاب دہشت حضور سے بھاگ گیا اگر اجازت ہو تو ہم لوگ اسکے تعاقب مین جائین تھوڑی
ہی دور پہنچا ہوگا اسکو گرفتار کر لائین چوبدارون نے بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اسکے تعاقب
مین جانا بیکار ہے اسی کی وجہ سے یہان ٹھہرے ہوئے تھے اب مرحلہ صفیہ پر چلنا ہوگا چوبدارون نے پہلوانونکو آکر اطلاع دی

سب لوگ اپنے ٹھکانے پڑ رہے ایک روز اور صبیح الملک نے وہاں قیام فرمایا دوسرے دن سب لشکر کو مع پہلوانوں کے ہمراہ لیکر
جانب … کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا ؛

اب کیفیت دولاب کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب میدان جنگ سے پلٹ کے اپنے یہاں آیا تو بہت سے لشکریوں کو بلا کے کہا کہ طلسم کشا ہی مقابلہ کرنیکو کیا کم تھا اور اب تو آگئے یہ تین پہلوان چلے گئے اسکو اور زیادہ قوت ہو گئی اب ہم سے ہیں کیونکر جنگ کرسکو گے بہتر یہ ہے کہ آج رات کو یہاں سے کل چلیں اور صبح جن … اپنے … جلد خدمت سلطان میں پہونچیں وہیں سلطان سے سب کیفیت یہاں کی بیان کرونگا وہ اور کوئی انتظام کرینگے گردستان سے اور پہلوان بلا بھیجینگے ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا لشکریوں نے اسکی بات کو قبول کیا سر شام سے سب نے انتظام کر دیا سو سو دو دو سو جانے لگے نصف شب تک تمام لشکر چلا گیا سب کے بعد دولاب بھی پیادہ پا دوڑتا ہوا روانہ ہوا ایک جگہ مقرر کر لی تھی وہاں سب لشکر جا ٹھہرا دولاب بھی جب وہاں جا کر پہونچا دم بھر وہاں نہ ٹھہرا لشکر کو ساتھ لیکے آگے بڑھا قیصر صاف باطن کے یہاں پہونچا اپنی اطلاع کرائی چوبداروں نے قیصر سے جا کر کہا کہ دولاب کوہ سینہ آیا ہے کچھ حضور سے عرض کرنے کی ضرورت ہے اگر تشریف لیچلیے تو وہ کچھ آپ سے کہے قیصر اٹھا چوبداروں سے پوچھا دولاب کیوں خوش حال آیا ہے سب نے جواب دیا سر زخمی ہے حیران و پریشان معلوم ہوتا ہے قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہے آپس میں کسی سے فساد ہوا ہے اور کسکی مجال تھی جو اسکو زخمی کرتا چوبداروں نے کہا اسکی حقیقت ہمکو نہیں معلوم ہے آپ تشریف لیچلیے گا تو البتہ حال معلوم ہوگا قیصر چوبداروں سے یہ باتیں کرتا ہوا دولاب کے قریب آیا دولاب کی جو حالت دیکھی دنگ ہو گیا کہا ہو دولاب یہ تمہاری کیا حالت ہے دولاب نے قیصر کو سلام کیا کہا کیا عرض کروں طلسم کشا کے ہاتھ سے یہ حالت ہوئی اگر میں نہ ہوتا تو طلسم کشا اب تک لوح لیچکا ہوتا کہ میں نے تنہا چار دن تک طلسم کشا سے مقابلہ کیا اور جو تین پہلوان میرے ہمراہ تھے وہ طلسم کشا کے شریک ہو گئے انکو طلسم کشا نے زیر کر کے مسلمان کر لیا پہلے تین دن تک جو … فوج سے مقابلہ کیا اپنے برابر کے چار پہلوانوں کے دو روز کے بعد سی فوج طلسم کشا کی زخمی کی نصف سے زیادہ قتل ہو گئے طلسم کشا بھی میرے ہاتھ سے سخت زخمی ہوا میں نے اسکو قتل ہی کر ڈالا تھا لیکن اور لوگ درمیان میں آگئے طلسم کشا … بچ نکلا … اور سب پہلوانوں سے مقابلہ ہوا ان لوگوں نے مجکو زخمی کیا طلسم کشا مجبور ہو کر فرار ہو گیا کچھ لشکر جو ہمراہ تھا میدان میں باقی رہ گیا تھا وہ … طلب ہوا میں نے سبکو امان دی ان لوگوں نے ملکہ مہری … قبول کی شب کو وہ سب لوگ بھی بھاگ گئے میں نے دوسرے روز تمام دن سب کو تلاش کیا کہیں انکا نشان نہ پایا اور فوج بھی میرے ساتھ بہت کم تھی اب آپ گردستان سے … جن پہلوانوں کو میں کہوں انھیں بلایئے اور فوج میرے ساتھ کیجئے میں پھر جا کر طلسم کشا کو تلاش کر کے گرفتار کروں قیصر نے کہا دولاب تمنے بڑا کام کیا کسکی مجال تھی جو اس مرحلہ عظیم کو سر کرتا مگر طلسم کشا انسان ہے یا از قوم … جان ہے جسنے ایسے پہلوانوں کو یوں زیر کیا بشر کا تو مقدور نہ تھا جو انکو زیر کر لیتا دولاب نے کہا وہ لوگ تنتنے کے زبردست تھے اور طلسم کشا کے صاحب ہمت ہونے میں شک نہیں زبردست کر کے … ان لوگوں نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا ان پہلوانوں کو تم کہو میں بھی بلاؤں دولاب کوہ سینہ نے کہا آپ گیر تنگ جبل پیشانی اور ارشنگ بادقامت کو بلایئے گا چار پہلوان انکے بھی ہمراہ ہیں گرگین درشت چنگال انکو مشکل سے جانتا ہے وہ ورزش گاہ گرگین میں جسقدر آلات ورزش ہیں وہ سوا ان چار پہلوانوں کے اور کوئی نہیں اٹھا سکتا قیصر نے کہا ان چاروں کے نام بتاؤ میں انکو بھی طلب کروں دولاب نے کہا وہ ہرگز نہیں آسکتے قیصر نے کہا میرے بلانے سے نہ آئینگے تم انکے نام بتاؤ دولاب نے کہا اژدر آہن خوار اور جلیل سنگ بند اور شیر بان گردن گوش اور … بند یہ چار پہلوان گرگین درشت چنگال سے کم نہیں ہیں اگر آپ بلایئے گا تو وہ ہرگز نہ آئینگے …

کہ ہمارے واسطے باعث ذلت ہو سوداگر نے کہا قیصر نے کہا میں ابھی نامہ زرین کے پاس بھیجتا ہوں دیکھوں وہ کیا جواب لکھتا ہے دولاب
نے کہا جلد نامہ روانہ کیجیے ایسا نہو کہ طلسم کشا مرحلہ صنعیہ تک پہونچ جائے اور اس مرحلہ کو بھی شکست کرے قیصر نے کہا اب یہی
مرحلہ اور باقی رہ گیا ہے دولاب نے کہا کب وہ شکست ہوتا قیصر نے کہا ابھی بار تب لوگ بے طلسم کشا کے گرفتار کیے وہیں
نہ آئے گا دولاب نے کہا میں اسکے بھاگ جانے سے مجبور ہو گیا ورنہ میں اسکو گرفتار کر لاتا قیصر نے کہا ابھی بار جو گرفتار
کر لاتا یہ کیونکر وہ دری کے اندر آیا میری کشتی کو عجیب شی آیا قیصر نے کہا ایک نامہ زرین درشت چنگال کو تحریر کرو مضمون
اسکا یہ ہو کہ جو پہلوان آپ نے بھیجے وہ بڑی سختی سے تھے وہ سب طلسم کشا کے زیر ہو گئے اور سب نے اطاعت طلسم کشا قبول کی جب
زیر ہو بی تبدیل کیے سوے دولاب کے اور سب نے باعث دولاب نہ برابر دیکھ سب سے تھا دولاب بچ کر آیا مدد ہو کہ اس
خط کے دیکھتے ہی بہ سب پہلوانوں کو اپنے ہمراہ لیکر خود تشریف لائیے نہیں تو گیر نمک خیل پیشانی درار شنگ باز دست
اور اخوان آہن خود اور جمیل سنگ بند اور شیر بان گران جوش اور زنطرل شاخ بند کو یہاں بھیجیے جب تک یہ لوگ یہاں نہ آئینگے
لڑائی فتح ہوگی نہ مجھ کو اس سے منتظر ہونگا مدعی جب نامہ تمام ہوا قیصر نے ایک قاصد کو بلایا نامہ دیکر روانہ کیا اپنے وزرا کی طرف
متوجہ ہوا کہا طلسم کشا نے آفت برپا کردی تین پہلوان جو دیکھنے میں دولاب سے کہیں زیادہ معلوم ہوتے تھے اسکو زیر کیا گر دولاب
مقابلہ کرتا تو سب طلسم کشا کو وہ تنگ لیتا اور طلسم کشا اس حصہ کو لیتا تب نوبت طاقت دو میں مقابلہ کرنیکو آگیا ہو تو وزرا نے
کہا حضور آپ تو بادشاہ ہیں آپکی ہم ذرہ کو تاب گفتن نہیں پاسکتے ہیں مگر تعجب کی بات ہے کہ ایک طلسم کشا نے تین پہلوان نامی کو جو
دولاب سے کہیں زیادہ سخت تھے زیر کیا اور سب مگر دولاب سے لڑے اور [illegible] کرکے یہ بات بالکل خلاف معلوم ہوتی
ہے دولاب کا قول یہ [illegible] معلوم ہوتا ہے شکست فاش اٹھا کر آیا ہے قیصر نے کہا مجھے جب ملے کہا ان نے اُنسے
سبھی جانا وزیروں نے کہا اسکے دریافت کرنیکا گنجینہ جمشید سے بڑھکر دوسری چیز نہیں ہے اس میں سب آپ کو اختیار ہے جب خداوند
چاہے گا دریافت فرمائے گا قیصر نے کہا یہ میں بھی جانتا ہوں کہ گنجینہ سے بڑھکر دوسری چیز نہیں ہے مگر میں خائف ہوں اسلیے
کہ خداوند صاحب قبہ سے بگڑ کر آفت برپا کریں تو میں کیا کرسکتا ہوں وزرا نے کہا آپ خداوند سے پوچھکر لا رہیے گا خداوند
سامری سے تحقیق فرمائیے گا قیصر نے کہا میں تو اس بات کی قسم کھا چکا ہوں کہ جب تک طلسم کشا کو قتل نکرلونگا تب تک گنجینہ جمشید
نہ کھولونگا وزرا نے کہا یہ اور بھی بات ہے سب خداوند [illegible] کہ ابتک دل میں ہماری طرف سے غبار آیا قیصر نے جواب دیا کہ خدا
سب حال دیکھتا ہے ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہیں ہمارے دل کی کیفیت سے بھی ضرور آگاہ ہونگے وزرا نے کہا تب
گنجینہ منگا دیجیے تو اب سبکی مزاج کی کیا کیفیت ہے قیصر نے مجبور ہو کر ملازمین کو بلایا گنجینہ جمشیدی منگایا صندوق کھول
کہا یا خداوند سامری اسوقت آپکے حضور میں امر تحقیق کرتا ہوں باہر تشریف لائیے ایک پتلا یاقوت سرخ کا صندوق سے
باہر آیا کہا اے قیصر کیا کہتا ہے قیصر نے کہا دولاب کو دیکھ طلسم کشا سے شکست کھا کے آیا ہے یا شکست دیکے آیا ہے اور اب
طلسم کشا کہاں ہے اور کس حال میں ہے پتلے نے گردن جھکائی دیر کے بعد کہا اے قیصر دولاب طلسم کشا کے خوف سے بھاگ
آیا ہے اور طلسم کشا اب مرحلہ صنعیہ پہونچا چاہتا ہے کل مرحلہ صنعیہ کو شکست کرکے راستہ صاف کردیگا یقین ہے دو ایک روز
وہاں مقیم ہوگا اور کہکشان کی طرف جائے اور وہاں کی جنگ ختم کرے طلسم کشا فتح کرکے لوح حاصل کرے سب کام
درست ہوں خاص طلسم میں آنے پر سب بڑے بڑے معاملات [illegible] آخر کار [illegible] کرے اور اپنی راہ لے قیصر نے کہا یا خداوند
جو چاہے آپ کرتے تھے [illegible] اے قیصر ایک شرط سے تو بہتری ہو سکتی ہے اگر تو ہو سکے اس مرحلہ کی کوشش کرے اور [illegible]
نکل ہو جانے تو ہم طلسم کشا کو ایک دم میں [illegible] قیصر نے کہا فرمایئے میں بسر و چشم بجا لاؤنگا پتلے نے کہا تو جمشید کو
راضی کر جبتک جمشید راضی نہوگا [illegible] تیری مدد گار [illegible] قیصر نے کہا یا خداوند مجھے زبردستی خفا ہو گئے ہیں میں نے کوئی خطا بھی نکی

نہیں کی پتلے نے کہا اب تیرے مزاج میں خودی پیدا ہو گئی ہے اور خودی جمشید کو بالکل ناپسند ہے بلکہ خلق بھی ناپسند کرتے ہیں اس
خودی کو اپنے دل سے دور کر اور خداوند کے قدم کو سجدہ کر جب تک یہ بات تیرے دل میں پیدا نہ ہوگی ہرگز تجھ سے راضی نہ ہوگا قیصر
کہا میں نے خودی کو اپنے دل سے دور کیا اور آپ کی بات کا یقین ہوا پتلے نے کہا جمشید کو بالکل سجدہ کر جب وہ تیرے گناہ عفو کرے گا تو وہ
بھی تجھ سے راضی ہوں گے قیصر نے کہا یا خداوند جمشید مجھ پر شریف لائیے میں سجدہ کروں گا قیصر یہ کہہ کر خاموش ہوا صندوقچہ سے کوئی
باہر آیا پھر قیصر نے اندر دیکھا کوئی صندوقچے سے باہر آیا تھا قیصر نے پکارا کہ یہ جب نہ پایا مجبور ہو کے کہا خداوند اب میری آپ
آپ میری سفارش کریں اور اپنے ہمراہ خداوند جمشید کو لائیں پتلے نے کہا اے قیصر تجھے تیری عجز پر رحم آیا ہے دیکھو جمشید سے
پاس جاتا ہوں اگر وہ راضی ہوا تو لاتا ہوں یہ کہہ کے وہ پتلا صندوقچے میں گیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے ساتھ الماس کے پتلے کو لیکر
آیا قیصر نے سجدہ کیا کہا یا خداوند جمشید آپ مجھے [illegible] معاف کیجئے مجھ سے تقصیر ہوئی کہ میں نے [illegible] عرض کی اور آپ تشریف
نہ لائے اس کے پتلے نے کہا تو نے کام ہی ایسا کیا تھا میں تو ہرگز تیری عفو تقصیر نہ کرتا مگر مجبور ہو گیا اب کیا کہتا ہے میرے قول کو جمشید
[illegible] قیصر [illegible] خداوند [illegible] جانتا تھا [illegible] کہ طلسم کو
کوئی فتح نہیں کر سکتا ہے قیصر نے کہا یا خداوند جسکو آپ قوت طلسم کشائی مرحمت فرمائیں وہی طلسم کو فتح کرے پتلے نے کہا اب
اپنا مقصد بیان کر قیصر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ طلسم میرا باقی رہے اور طلسم کشا اسیر ہو جائے پتلے نے کہا طلسم تیرا باقی رہیگا اور
طلسم کشا اسیر ہو جائیگا قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا [illegible] جو میں نے گردستان سے پہلوان بلائے ہیں انکو طلسم کشا
کے مقابلے [illegible] پتلے نے کہا ضرور ان پہلوانوں کو طلسم کشا کی اسیری [illegible] ہم انمیں اس قسم کی
قوت پیدا کر دینگے کہ وہ طلسم کشا کو [illegible] قیصر نے کہا [illegible] طلسم کشا [illegible] اسیر ہو جائیگا پتلے نے کہا اس
تحقیق کی کیا ضرورت ہے جب ہمارے مزاج میں آئے گا اسکو گرفتار کر دینگے قیصر خاموش ہو بیٹھا صندوقچہ کے اندر
کے قیصر نے [illegible] قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا وزرا نے کہا اگر
ہم عرض کرتے تو آپ اس وقت [illegible] جمشید ہی طلب کرتے سب خداوندوں [illegible] قیصر نے کہا
[illegible] بہت خوش ہوا اب طلسم کشا ضرور گرفتار ہو جائیگا اگر دولاب نے [illegible] اسقدر زیادہ
[illegible] قیصر نے کہا میں بھی یک نامہ [illegible] کرکین
[illegible] سب کیفیت دولاب کی تحریر کرونگا [illegible] اسکو سب [illegible] ذلیل کریگا آئندہ
اس سے ایسی حرکت نہ ہوگی وزرا نے کہا یہ بہت ہی خوب ہے قیصر نے اسیوقت ایک نامہ تحریر کیا کیفیت دولاب کی اس نامہ میں
تحریر ہوئی جب نامہ ختم ہوا قیصر نے ارسطو وزیر کو دیا کہا یہ جا کر دولاب کو دو اور میری طرف سے کہنا کہ تمہیں اب اپنے شہر میں
جانا چاہئے تم نے بڑی [illegible] کا کام کیا اب تمہیں تکلیف مقابلہ میں [illegible] کرکین دشت [illegible] کو اپنے ہاتھ سے
دینا تمہارے واسطے [illegible] ارسطو نظیر [illegible] دولاب کو [illegible] سب کیفیت [illegible] دولاب تو یہ چاہتا
ہی تھا کہ اب میں مقابلے کے واسطے نہ بھیجا جاؤں شب وروز اسی فکر میں تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالوں کہ اپنے شہر میں جا کر [illegible]
ارسطو نظیر نے جو اسکو خبر دی دولاب خوش ہو گیا سب کے دکھانے سننے کو کہا میری طرف سے عرض کرو کہ میں جب تک طلسم
کا اسیر کئے ہوئے نہ جاؤنگا [illegible] تکلیف نہ ہوگی ارسطو نظیر نے کہا اب تمہیں اس [illegible] کی ضرورت ہے سلطان منظور
نہ کرینگے [illegible] سے جاؤ تمہارے واسطے وہاں بھی اسباب راحت مہیا کیا جائیگا بعد کرکین کے تم اس شہر کے حاکم کئے
جاؤگے اس نامہ میں سلطان نے تحریر کر دیا ہے دولاب نے خوشی خوشی [illegible] رخصت ہوا جو چار ہزار جوان
اسکے ہمراہ تھے وہ اپنے رسالے میں [illegible] دولاب تنہا گردستان کو روانہ ہوا خوشی کے مارے اسقدر جلد گیا کہ ایک شب [illegible]

مین کردستان پہونچا سپاہ نے دیکھا دولاب خوشی خوشی آتا ہے پہرا ان سے کہ دولاب کہلانے آتے ہو دولاب نے کہا مین
سلطان کے یہان سے آتا ہون میری عزت بڑھائی ہے بعد گرگین درشت چنگال کے یہان کی حکومت مجکو عطا فرمائی ہے اور مین نے
بھی تو وہ کار نمایان کیا ہے جو کسی سے نہو سکتا لوگون نے پوچھا اے دولاب کیا کام کیا دولاب نے جواب دیا جسکو سنتا متفق ہو
میرے ہمراہ آئے مین گرگین درشت چنگال کے پاس جاتا ہون سب کیفیت اپنی بیان کرونگا ایک نامہ سلطان کا لایا ہون
وہ بھی دکھاؤنگا جس نے سنا وہ اسکے ساتھ ہوا گرگین کے مکان تک آتے آتے مجمع کثیر دولاب کیساتھ ہوگیا دولاب
گرگین کے مکان کے اندر اسوقت آیا جسوقت نامہ اقیصر نے جا کر نامہ گرگین کو دیا تھا ہنوز گرگین اس نامے کو پڑھنے
نہ پایا تھا کہ دولاب پہونچا گرگین کو دیکھکر بڑے ادب سے سلام کیا پاس جا کے بیٹھ گیا گرگین کو سبکی دونون باتین
بڑی معلوم ہوئین کہا اے دولاب کیا تجکو خلل دماغ ہوگیا ہے جو میرے برابر آکے بیٹھا ہے دولاب نے کہا جو تم نے یہ کلمہ منہ سے
نکالا اگر ابھی بار دیگر بات اسطرح کی زبان سے نکالو گے تو جواب پاؤ گے تمھین نہین معلوم ہے مجھے سلطان نے اب تمھارے اس شہر کا
حاکم کیا ہے اور یہ نامہ لکھ دیا ہے یہ کہکے نامہ گرگین کو دیا اور نامہ قیصر جو سامنے کھلا تھا اسکی طرف مخاطب ہوکے کہا تم اپنے پہلو
پہلوانونکو لیتے جاؤ مین ابھی بلائے دیتا ہون گرگین نے کہا اے دولاب تامل کرو مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تامل کیسا
سلطان کے کام مین تاخیر کرنا اچھا نہین گیر ہنگ و ارشنگ و اخوان و سلیل و شریان و زہرال کو جلد بلوا دو اور بھی
روانہ کردو گرگین نے کہا یہ پہلوان نہین جاسکتے دولاب نے کہا میرے حکم سے جائینگے آپ میرے حکم کو منسوخ نہین کرسکتے گرگین
نے کہا مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تم نامہ پڑھا کرو مین پہلوانون کو بھیجتا ہون گرگین نے کہا اے دولاب اتنا تو کہو
کہ تمھین کیون یہان کا حاکم کیا دولاب نے کہا مین نے کام ہی ایسا کیا ہے جو تمھارے یہان کے بڑے بڑے پہلوان تھے وہ سب
طلسم کشا سے زیر ہوگئے جب میری باری آئی مین نے لشکر طلسم کشا تہ و بالا کردیا نصف سے زیادہ کو قتل کیا اور دو تین پہلوانونکو زیر کیا
طلسم کشا کو زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی مگر سب مکار تھے شب کو بھاگ گئے مین نے بہت تلاش کیا کہیں پتہ نہین ملا
گرگین نے کہا اس خط مین شہنشاہ نے جو کچھ لکھا ہوگا وہ سچ ہوگا مین خط پڑھ لون تو تجسے کلام کرون دولاب نے کہا تمھین
میری بات کا یقین نہین آتا اگر میری خلاف بات ہو تو تمھین میرے حق مین اختیار ہے جو چاہے سزا دینا اور اگر میرا بیان صحیح نکلا تو مین
تمھین جو چاہونگا سزا دونگا گرگین نے کہا مین نے اس شرط کو قبول کیا یہ کہکے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا تو کہا اے دولاب
تو اچھے شخص وہ کام کیا جو میرے یہان کے ایک پہلوان سے نہوتا اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ تیری ثنا و صفت تو پڑھ کر تمھین سلطان کیا کچھ سمجھتے
ہین گر آوازہ بلند پڑھنا کہ یہ جو ابرو کثیر تمھارے ساتھ آیا ہے وہ بھی تمھارے صفات سے واقف ہوجائے دولاب نے نامہ گرگین
کے ہاتھ سے لیا دیکھا تو اس مین خلاصہ کیفیت جو جنگ مین گذری تھی وہ تحریر ہے دولاب بہت شرمندہ ہوا کہا اے گرگین مشفق
نامہ بدل لیا نامہ اصلی جو تھا وہ قیصر نے اپنے پاس رکھ لیا یہ کوئی اور نامہ مجکو دیا ہے گرگین کو اسکی بے ادبی پر پہلے ہی غصہ آیا
تھا اور سرگوشی اور زیادہ آتش غضب بھڑک گئی تھی دولاب کے پاس تو بیٹھا ہی تھا گرگین سے صبر نہوا ایک تیغہ دولاب
کو مارا کہ سر اسکا اڑ گیا دولاب کرکر تڑپنے لگا گرگین نے اپنے ملازمین سے کہا اسکا لاشہ لیجا کر کسی صحرا مین پھینکدو کہ طعمہ
زاغ و زغن ہو جائے ملازم گرگین دولاب کی لاش اٹھا لیگئے گرگین نے قیصر کا نامہ اول پڑھا اسمین دولاب کی تعریف لکھی تھی اسکو
تعجب ہوا قاصد سے پوچھا قاصد نے کہا معلوم ہوتا ہے تخلیہ تخلیہ مین سے حال دریافت کیا ہوگا اس لیے اسکو آپکے پاس
بھیجدیا گرگین نے کہا سچ ہے یہی بات ہوگی یہ کمال حیرت ہے کہ طلسم کشا کوئی بڑا قوی ہیکل جوان ہے جو ایسے ایسے پہلوانونکو تمھارے
کرتا ہے یا ساحر ہے کیا بات ہے قاصد نے کہا طلسم کشا مسلمان ہے اور مسلمانون مین سحر ساحری حرام ہے قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا
صاحب قوت ہے فنون جنگ سے بھی ماہر ہے گرگین نے کہا مین اور پہلوانونکو نہین بھیجونگا گیر ہنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو

بھیجے دیتا ہوں اگر ان دونون پہلوانون کو بھی طلسم کشا نے زیر کیا تو پھر مین خود مقابلے کو جاؤنگا یہ کہکر اُسنے اسیوقت گینگ فیل پیشانی و ارشنگ بلند قامت کو بلا کر نامہ دیکے ہمراہ کر کے اُسیوقت روانہ کیا دونون پہلوان نامدار کے ہمراہ روانہ ہوے تیسرے روز قیصر کے پاس آکے پہونچے نامدار قیصر کے پاس آیا قیصر نے کہا کیا کیفیت گذری بیٹھے تو نامدار نے سب حال دواب کا بیان کیا بعد اُسکے کہا کہ گینگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو گرگین و رشت چنگال نے ہمراہ کیا ہے اور عرض کی ہے کہ اگر کوئی طلسم کشا زیر کریگا تو مین اپنے سب پہلوانون کو لیکر اور آپکے لشکر کو ساتھ لیکر طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا قیصر نے کہا اب انکے مقابلہ کی ضرورت نہوگی خداوند نے وعدہ فرمایا ہے یہی دو پہلوان طلسم کشا کو کافی ہونگے مین آج ہی انکو لشکر دیکر روانہ کرتا ہون یہ کہکر اپنے وزرا کو ساتھ لیکر باہر آیا دیکھا دو پہلوان قوی ہیکل ایک جا بیٹھے ہین قیصر نے وزرا سے کہا یہ پہلوان ان لوگون سے بھی زبردست ہین وزرا نے کہا یہ خاص خاص پہلوان ہین اُنسے کون مقابلہ کر سکتا ہے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کو معلوم ہوگا تین چار پہلوان انکو زیر کر کے بہت مغرور ہوگیا ہے ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کریگا وزرا نے کہا انکو آج ہی روانہ کر دیجیے قیصر نے کہا لیکن ان بزرگون کو یہان مہمان رہنے دو کل روانہ کرونگا وزرا خاموش ہو رہے قیصر نے دونون پہلوانون کی دعوت کا سامان کیا ایک شب و روز انکو مہمان رکھا دوسرے دن لشکر گران اُنکے ہمراہ کر کے روانہ کیا دو ایک رہبر بھی ساتھ کر دیے کہ جہان طلسم کشا مرحلہ صفیہ پر گیا ہو وہین ان لوگون کو پہنچا دین پہلوان روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز مرحلہ صفیہ پر پہونچا بدیع الملک سے بیران و عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار سامنے جو قلعہ دکھائی دیتا ہے یہی مرحلہ صفیہ ہے آپ لشکر یہین ٹھہرایئے اتفاق صلاح جناب بہت اچھا ہے بدیع الملک نے لشکر کو بارگاہ میں استادہ ہوئین شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے عنبر نگار اور بیران بدیع الملک نامدار کی خدمت میں حاضر ہوے بدیع الملک نے دونون عیارون کو اپنے پاس بٹھایا بیران نے عرض کی اے شہریار مرحلہ صفیہ کا حاکم صفیہ آئینہ قلب ہے اگر آپ اس کو ایک نامہ تحریر فرمایئے اور اپنی کل کیفیت لکھیے کہ مین نے تین مرحلہ جات کو شکست دی تو کیا عجب ہے کہ وہ آپکی اطاعت بخوشی قبول کرے کیونکہ وہ مرحلہ ان سب مرحلون سے چھوٹا ہے اور حاکم وہان کا صفیہ آئینہ قلب مرد ضعیف و صاحب تجربہ ہے اگر وہ آپکی اطاعت قبول کریگا تو اس طلسم کا مفصل حال اُسکے ذریعہ سے دریافت ہو جائیگا بدیع الملک نے اسی وقت نامہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے صفیہ آئینہ قلب مین نے تین مرحلے فتح کیے دو کے حاکم میرے ساتھ اسوقت موجود ہین اور مرحلہ سوم کے حاکم کو میرے ایک رفیق نے قتل کیا مجکو گلزار گلستان کہنا منظور ہے اگر تم مجھے راستہ دو تو بہت اچھی بات ہے مین گلزار کی طرف چلا جاؤن یہ نامہ لکھکر ایک نامدار کو دیا اور جانب مرحلہ روانہ کیا نامدار مرحلے کے قریب پہونچا عجائب و غرائب دیکھے نامدار نے وہان کے باشندون سے کہا مین نامہ لیکر آیا ہون صفیہ آئینہ قلب کو دینا چاہتا ہون لوگون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیچلینگے یہ کہکر وہ لوگ مرحلے کے اندر گئے صفیہ کو خبر کی صفیہ نے کہا نامدار کو میرے پاس لاؤ پھر وہ لوگ باہر آئے نامدار کو اپنے ساتھ لے گئے نامدار نے دیکھا باغ نہایت پرتکلف ہے ہر ہر شجر مین غنچون کے منہ پر شبنم کے پھول کھیل کھلے ہوئے ہین نامدار کیفیت دیکھتا ہوا آگے بڑھا جو لوگ اُسکو لینے اپنے ہمراہ گئے تھے وہ ایک بارہ دری کے اندر گئے نامدار سے کہا تم ابھی یہین ٹھہرو نامدار وہین ٹھہرا وہ لوگ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے آئے اُسکو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامدار نے بارہ دری کو پر تکلف پایا دیکھا ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے بیٹھا ہے گرد مصاحبان ضعیف موجود ہین سب سے باتین کر رہا ہے نامدار کو دیکھکر بیٹھنے کا اشارہ کیا نامدار نے نامہ دیا صفیہ نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی اسی وقت قلمدان طلب کیا جواب نامہ کا اس صورت سے لکھا کہ اے طلسم کشا ایک نامہ تمہارا میرے پاس آیا معلوم ہوا کہ آپنے تین مرحلے فتح کیے اگر مین آپکو راستہ دیکر

دیسکتا ہون اگر آپ اس مرتبہ کو بھی فتح کرین تو آپکو اختیار ہے بلکہ درکہکشان کی طرف جائین جبتک میرا مطلب باقی ہے آپ گلزار
کی طرف تشریف نہین لیجا سکتے ہین بلکہ مین آپکو یہ رستہ دیتا ہون کہ آپ واپس جائین میرے مرتبے کیطرف نہ آئین کہ یہان
عجائبات بہت کم ہین مگر اسدم صورتے میرا مطلب بہت تنگ ہے آپ اس مرتبہ کو مخصوص تصور فرمائیے آئندہ جو آپکی خوشی ہو یہ کہکر
نامہ دار [illegible] بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہوکر جواب نامہ دیا شہزادۂ بدیع الملک
نامہ [illegible] میران اور عنبر نگار کو بلا کر نامہ دکھایا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار یہ سب آپکے روکنے کے واسطے
[illegible] بیان ہین [illegible] بدیع الملک نے کہا مجھے کسی بات کا خوف نہین کل وہان چلینگے
عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار [illegible] جانے کی [illegible] اگر وہ لشکر کو لیکر نکلیگا تو دیکھا جائیگا بدیع الملک
نے خیمہ [illegible] قیام کیا صبح [illegible] آئینہ قلب نے بھی اپنے یہان انتظام کر لیا تھا اس
لشکر [illegible] بدیع الملک نامدار جب قریب [illegible] عنبر نگار نے یہ بات کو دفع کیا بدیع الملک آگے بڑے
صفیہ آئینہ قلب [illegible] لشکر کو اشارہ کیا لشکر نے بدیع الملک کو روکا بدیع الملک نامدار تلوار میان سے
کھینچ [illegible] صفیہ [illegible] بدیع الملک کی فوج نے [illegible] سب لوگ تلوارین کھینچکر جا پڑے تھوڑی دیر بھی نہوئی
[illegible] بدیع الملک [illegible] صفیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے صفیہ اب کیا ارادہ
ہے صفیہ نے کہا اے خسرو کشور مین تیری اطاعت قبول کرتی ہون بدیع الملک نامدار نے صفیہ کو کلمہ پڑھایا مسلمان کیا
صفیہ [illegible] الملک کو اپنے مکان مین لے گیا [illegible] عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھئے بدیع الملک
[illegible] صفیہ نے [illegible] کہا [illegible] ہمین تخت و تاج کی ضرورت نہین ہے اگر
ایسا ہی [illegible] تمنائے سلطنت نہین صفیہ مجبور ہوکر خاموش ہوا
بدیع الملک تخت سے الگ تشریف فرما ہوئے [illegible] صفیہ ساتھین [illegible] شہزادۂ بدیع الملک کو اپنے یہان مہمان رکھا
[illegible] شہزادہ [illegible] صفیہ اب تمہین جانے [illegible] گلزار کہکشان کی طرف جانا [illegible] لانا ہے
صفیہ نے عرض کی یہ خادم [illegible] کا غلام [illegible] آگاہ ہے جب یہ طلسم بنا ہے تو مین نے
اسکی بنا مین [illegible] گوشہ نشین ہوگیا تھا قیصر [illegible] کسی کام کیواسطے مجھے نہین
کہا مین نے [illegible] یہان بنایا تھا [illegible] بلکہ [illegible] اور تفریح کیواسطے یہ بھی بات بنائی
تھی میران اور عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار [illegible] آئینہ قلب استاد طلسم مشہور ہین مگر نہین معلوم کیا سبب ہے جو یہ اپنے کمال کو
[illegible] نہین [illegible] اگر ایسا ہوتا تو کسی کی مجال تھی [illegible] اس طلسم کے بانی تصور کیے جاتے ہین صفیہ سے کہا اے
عنبر نگار [illegible] اسکی کیفیت نہین معلوم [illegible] بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین ہمیشہ سے خدا کو واحد و قادر جانتی ہون
اور [illegible] لوگون نے [illegible] قول یہ ہے کہ خدا [illegible] اور وہ قادر نہین ہے حیات و ممات [illegible]
[illegible] انکے [illegible] اور [illegible] بعض لوگ پوجتے [illegible] سجدے [illegible] ہین
[illegible] سب [illegible] خدا کو [illegible] ہون ہمیشہ اسکے قدرت پر بھروسا رکھا مجھے یقین ہے
[illegible] کا فضل شامل ہوا [illegible] کوئی میرے واسطے [illegible] بات نہین کرسکتا ہے اور اب اس اعتقاد کو ترقی ہوگئی اسوجہ
سے [illegible] کوئی چیز [illegible] بنائی جس سے [illegible] حفاظت کرسکتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے صفیہ کیا تم پہلے مسلمان تھے
صفیہ نے عرض کی مین [illegible] اپنے تئین پوشیدہ رکھے [illegible] فضل کیا [illegible] یہان بھی [illegible] انجام بخیر ہوگیا اب اس عمر دو روزہ کو
[illegible] دامن دولت مین بسر کرون [illegible] یہ وصیت ہے کہ جب [illegible] کا طائر روح قفس تن سے پرواز کرے حضور [illegible]

۱

سے غلاموں کے دفن وکفن کا انتظام فرما کر واپس وہیں سے بیٹھے جہاں شہزادہ بدیع الملک صفیہ کی باتوں سے بہت خوش ہوئے تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب غصہ ہوا بدیع الملک نامدار نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب بیان حمزہ اچھا نہیں [illegible] رہا ہوں [illegible] نشست کردہ ضعیف ہو مسافت سفر کے ختم ہونے کے صفیہ لے [illegible] کہ میں دامن دولت کو چھوڑ دوں [illegible] بہت قدرت جدا ہو گا بدیع الملک نے فرمایا جب [illegible] کو لشکر سے جعفران [illegible] جا لگے [illegible] صفیہ نے عرض کی آپ میری [illegible] سے بہت [illegible] بدیع الملک نامدار نے عرض کی [illegible] باتیں معلوم ہوئی [illegible] بدیع الملک نامدار نے فرمایا کہ آگے تکلیف کا خیال [illegible] خیال [illegible] صفیہ [illegible] بدیع الملک نے فرمایا [illegible] صفیہ نے [illegible] بدیع الملک نے وہاں سے [illegible] صفیہ کو [illegible] ارژنگستان سے روانہ ہوئے [illegible]

اب کیفیت گیر رنگ نیل پیشانی اور ارژنگ بلند قامت کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ [illegible] روانہ ہوئے ہر ایک [illegible] سب [illegible] کی [illegible] کے بعد [illegible] صفیہ [illegible] بہت دنوں سے لشکر [illegible] تین روز قیام کیا [illegible] ارژنگ وگیر رنگ آپس میں یہ صلاح کر کے [illegible] صفیہ [illegible] بیابان [illegible] واسطے بارگاہ میں [illegible] کا انتظام درست کر کے لشکر نے [illegible] ارژنگ وگیر رنگ اسی دن صحرا کی طرف [illegible] تلاش میں [illegible] آگے [illegible] نیل تھا انہوں نے اس کا بھی خیال نہ کیا [illegible] جب [illegible] ارژنگ بلند قامت [illegible] نیل پیشانی کی عجب حالت ہوئی تو ارژنگ بلند قامت نے گیر رنگ نیل پیشانی سے کہا اے گیر رنگ [illegible] میں [illegible] گیر رنگ [illegible] ارژنگ بلند قامت نے کہا [illegible] تلاش [illegible] ارژنگ بلند قامت نے کہا [illegible] ساتھ چلو [illegible] گیر رنگ نیل پیشانی نے [illegible] ارژنگ بلند قامت نے [illegible] تمہارے ہمراہ چلوں گا گیر رنگ نیل پیشانی نے ارژنگ بلند قامت کو بہت [illegible] ارژنگ بلند قامت [illegible] ساتھ [illegible] ارژنگ بلند قامت نے [illegible] ارژنگ بلند قامت نے گیر رنگ نیل پیشانی سے [illegible] بارگاہ میں معلوم ہوتی [illegible] گیر رنگ نیل پیشانی نے کہا [illegible] تدبیر ہو جائے [illegible] اور ان [illegible] مال واسباب لوٹ کر انہیں بھی قتل کریں ارژنگ بلند قامت [illegible] جاتے ارژنگ بلند قامت نے کہا اے گیر رنگ نیل پیشانی [illegible] لشکر معلوم ہوتا [illegible] گیر رنگ نیل پیشانی [illegible] طلسم کشا کا ہی لشکر ہو ارژنگ بلند قامت نے جواب دیا اگر طلسم کشا کا ہی لشکر ہو تو [illegible] کر [illegible] جاتے تھے کہ سامنے سے برزخ لنگر بند آیا ارژنگ بلند قامت نے کہا اے گیر رنگ نیل پیشانی تم سچ کہتے ہو طلسم کشا کا ہی لشکر ہو دیکھو برزخ لنگر بند سامنے سے آتا ہے گیر رنگ نیل پیشانی نے دیکھ کر کہا [illegible] برزخ لنگر بند تو [illegible] برزخ لنگر بند نے دیکھا کہ ارژنگ بلند قامت وگیر رنگ نیل پیشانی آتے ہیں اسے جواب دیا

ہین آقاے نامدار کے لشکر سے آیا ہون ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ابھی جاکر تیرے آقا کو گرفتار کیے لیتا ہون برزخ لنگر بند نے کہا تیری کیا مجال ہے جو انکا نام بھی اس بے ادبی سے لے سکے ارشنگ بلند قامت نے کہا طلسم کشا کہان ہے برزخ لنگر بند نے جواب دیا کہ آقاے نامدار اس وقت مصروف سیر و شکار ہین ارشنگ بلند قامت نے کہا مین خود طلسم کشا تک جاؤنگا انکو اپنا مطیع بناؤنگا برزخ لنگر بند نے چاہا مین بزور شمشیر جواب دون کہ سامنے سے جولان بیشہ نشین بھی آیا جولان بیشہ نشین نے ارشنگ بلند قامت و گرگ ننگ فیل پیشانی کو دیکھکر وہین سے نعرہ کیا ارشنگ بلند قامت نے کہا تم لوگ کیسی ہی زیادتی کروگے مگر ہم تمسے نہین بولینگے طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے جولان بیشہ نشین نے کہا اے ارشنگ بلند قامت تو کیا انسے مقابلہ کریگا تیری یہ مجال ہے کہ جو انکے ہاتھ ملا سکے وہ مرد بے نظیر شجاعت یکہ تاز میدان جلالت قوت مین بے مثل دیکتا ہین کیسے کیسے زبردست پہلوانون کو زیر کیا ہے جنکا مثل و نظیر نہین تم کیا ہو جو انسے مقابلہ کروگے ارشنگ بلند قامت نے کہا تم لوگ کیا زیر ہوے کہ زمانہ زیر ہوگیا تمہاری حقیقت کیا ایک طفل نادان تمھارے زیر کرنیکے لیے کافی ہے جولان بیشہ نشین و برزخ لنگر بند نے جواب دیا ہم زیر نہین ہوے مگر انکی شجاعت و قدردانی کو دیکھکر حلقۂ غلامی کان مین ڈال لیا ہے دل مین یہ خیال تھا کہ کبھی ہمین ایسا موقع ملجائیگا کہ آقاے نامدار سے مقابلہ کرکے انکا امتحان قوت کرینگے مگر یہ بات خلاف ہے جسکی اطاعت کی اس سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف ہے لوگ کیا کہینگے اگر زیر ہوے تو اس وقت مین ذلت ہوئی اور نہ زیر ہوے تو بھی ایکطرح کی ذلت ہوئی اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم انسے مقابلہ کرین یہی بات ہمارے واسطے کیا کم ہے کہ ہم زیر کردہ نہین ہین ورنہ انکے جتنے سردار ہین سب زیر کردہ ہین ارشنگ بلند قامت نے اس تقریر کو سنکر کہا اے برزخ لنگر بند اگر تمنے بے زیر ہوے اطاعت انکی قبول کی تو بہت برا کیا اگر تم طلسم کشا سے مقابلہ کرتے تو خود ان کو زیر کرلیتے برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین نے کہا خبردار اب ایسی بات منھ سے نہ نکالنا ورنہ بہت برا ہوگا ارشنگ بلند قامت و برزخ لنگر بند وغیرہ مین تو یہ گفتگو ہو رہی تھی مگر شہزادہ بدیع الملک نامدار اپنے رفیقون کے سیر و شکار کرتے ہوے چلے آتے تھے برزخ کو جو پہلوانون سے گفتگو کرتے دیکھا ایک دشت پر نزہت تھا ان درختون کی آڑ مین جاکر سب کی گفتگو سننے لگے دیکھا کہ یک بیک ایک آواز شور کی پیدا ہوئی اور گرد اڑتی ہوئی دکھائی دی قریب آکر دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ چار تنومند پہاڑ دیو سامنے سے نمایان ہوے چارون سردار جو آپس مین باتین کر رہے تھے دیو کو آتے ہوے دیکھکر چارون حیران و پریشان ہو گئے ارشنگ بلند قامت و گرگ ننگ فیل پیشانی نے کہا اے برادر اب جان بچتی معلوم نہین ہوتی دیو سے اور انسان کے مقابلہ کیا ان دونون پہلوانون نے آپس مین کہا اس آفت سخت سے خداوند سامری بچاوے اس وقت بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ وہ دیو بہت قریب آ پہنچے برزخ لنگر بند نے دیکھکر کہا خداوند سامری سے بچاے کوئی مدد نہ کی مگر اب مین درگاہ خداوند کریم مین دعا کرتا ہون دیکھو تو تاثیر ہماری دعا کا یہ کہکر دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگے مناجات

اے شہنشاہ عجب مہرام عالیجناب — تا کو دنیا مین نہین عذاب بیحساب
مصطفی کے واسطے میری مدد کیجیے شتاب — ہے یہی روز بان مجکو ہین اضطراب
یا علی یا مرتضی یا بوالحسن یا بوتراب — حل مشکل ہو مرے ہین شافع یوم الحساب

اس مناجات کے تمام ہوتے ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ایک نقاب چہرہ پر ڈالکر کہا باش او گیدی کہان جاتا ہے وہ دیو انکی جانب کو چلا اور چاہا کہ شاخون پر اٹھالون اس شہباز عالی قدر نے داہنے ہاتھ سے داہنے شانہ پکڑ کے ایک جھٹکا دیا کہ دیو اوندھے منھ گرپڑا بدیع الملک نامدار نے ایک ٹھوکر ایسی ماری کہ چت ہوا اور پکڑ کر شاخین اب جو مروڑا تو تن سے سر کھینچ لیا اور پہلوانون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو ہمارے خداوند ایسے ہین اور آپ اسی درختون کی آڑ مین

جاکر سب کی گفتگو سنتے ہیں معدود ہوت تمام و کمال گفتگو برزخ و جوانان کی سنی بدیع الملک کو ناگوار ہوا اس
عنبر نگار سے فرمایا کہ تم نے مجھ جوان بزرگ کے اسلام نہ قبول کرنے کا سبب معلوم ہوا دیکھی جسے گا میں جرأت بھی نہیں
ہیں ۔ غرض بدیع الملک نامدار وہاں سے اٹھے اور دوسری سمت سے گھوڑا چمکا کے میدان میں آئے برزخ لنگر بند سے
جو بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے کے قریب آکے رکاب بدیع الملک کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے پوچھا اے برزخ یہ کون لوگ ہیں برزخ نے عرض کی یہ گیر تنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت پہلوان
نامی ہیں انکا نظیر شہر کردستان میں نہیں ہے علاوہ پانچ جوانوں کے کہ وہ لوگ یکتائے روزگار مانے جاتے ہیں
اسکے بعد یہ دو جوان ہیں بدیع الملک نے فرمایا یہاں یہ لوگ کیوں آئے ہیں برزخ نے عرض کی مقابلے کیواسطے آئے
ہیں بدیع الملک نے فرمایا اب تمہیں مقابلہ کرنے سے کون مانع ہے برزخ نے عرض کی آپ کو بھیجا ہے تنہیں میں
بدیع الملک نے فرمایا میرا نام اپنے ظاہر کرو برزخ آگے بڑھا کہا اے گیر تنگ و ارشنگ آگاہ ہو کہ ہمارے آقائے
نامدار اس طلسم کے فاتح ہی ہیں اگر تمہیں اپنی جان کی خیریت منظور ہے تو آکر رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دو
اور دین حق اختیار کرو گیر تنگ نے کہا اے برزخ تو مضحکہ کرتا ہے بھلا اس جوان کی مجال ہے کہ کردستان کے
پہلوانوں کو زیر کرے برزخ نے کہا کردستان کے پہلوانوں کی کیا حقیقت ہے اگر عفریت بھی انکے سامنے آئے تو بھی
زیر ہو ارشنگ نے گیر تنگ کی طرف دیکھ کر کہا میں بڑھ کر ابھی اسے لیتا ہوں اسکو یوں ہی اسکے لشکر میں بیچ لے
وہاں پر کھانے کا انتظام کرو اب تاب کلام تک باقی نہیں ہے یہ کہہ ارشنگ آگے بڑھا ہاتھ بڑھایا ہے بدیع الملک
کو مرکب سے اٹھاؤں بدیع الملک خاموش کھڑے رہے ارشنگ نے شاہزادے کی کمر میں ہاتھ ڈال کے
بہت زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہ دی برزخ اس کیفیت کو دیکھ کر دنگ ہو گیا دل میں کہتا تھا جب
اتنا بڑا جوان ایسا زور کر رہا ہے اور آقائے نامدار کو جنبش نہیں آتی ہے تو میں مقابلہ کرتے کیا بنا ہوگا یہی
جوانان کے دل کی کیفیت تھی جب دیر تک ارشنگ نے زور کیا اور کچھ حاصل نہ ہوا تو اسنے عاجز ہو کے دوسرا
ہاتھ بھی کمر میں بدیع الملک کے ڈال دیا اور زور کیا مگر بدیع الملک کے تیور پر بل نہ آیا ارشنگ
دیر تک زور کرتا رہا جب بے دست و پا ہو گیا تو کہا اے جوان میں تیرے زور کا مشتاق ہوں بدیع الملک نے فرمایا اے
ارشنگ میں بھی زور نہ کروں گا تو گیر تنگ کو بھی بلا لے میں گھوڑے سے اترتا ہوں اب تم اور گیر تنگ ملکر خوب
زور کرو دیکھوں کسکی قوت سوا ہے ارشنگ نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا میں اجازت دیتا ہوں
گیر تنگ نے کہا یہ رسم کشتی ہرگز نہ ہوگا بدیع الملک نے فرمایا تمہیں جب میں اختیار ہو مجھے مقابلہ کرنا گیر تنگ
مجبور ہوا بدیع الملک نوجوان مرکب سے اترے گیر تنگ فیل پیشانی داہنی جانب اور ارشنگ بلند قامت
بائیں جانب سے دونوں پہلوانوں نے کمر بدیع الملک میں ہاتھ ڈالا جب بدیع الملک سیدھے کھڑے ہوئے
گیر تنگ و ارشنگ نے زور کرنا شروع کیا بہ کمال دونوں پہلوانوں نے زور کیا مگر بدیع الملک جس جگہ
سے کھڑے تھے اسی طرح کھڑے رہے ذرا بھی جنبش نہ ہوئی [illegible] جوانوں کے چہرے کا رنگ اڑ گیا انہیں
کہا آقائے نامدار کی قوت دیکھو دو پہلوان عفریت پیکر زور کرتے ہیں مگر [illegible] نہیں جنبش [illegible] کیا مجال
ہو جو انسے مقابلہ کر سکیں برزخ نے کہا تھے تو یہ مقابلہ [illegible] کہتے تھے کبھی گستاخی نہیں کرو
یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں وہاں ارشنگ و گیر تنگ نے بدیع [illegible] کی کمر سے ہاتھ نکال لیے قدموں پہ
گر پڑے عرض کی اے شہریار ہماری مجال نہیں ہے جو آپ سے مقابلہ کر سکیں بدیع الملک نے دونوں کو

سنگ سے لگاکر کلمہ پڑھایا دونون مسلمان ہوے بدیع الملک بہ نسا تہ لیکر شہر مین آے یہان سب ساتھ گیرنگ اور ارشنگ کو دیکھا حیرت ہوگئی گیرنگ وارشنگ نے عرض کی ہندوگون کے ہمراہ لشکر بہت ہو گیا ہے رستہ ہو تو جاکر ان سبکو یہان لے آئین یا کوئی شخص ہمارا نامہ لشکریونکو پہونچادے وہ لوگ یہان چلے آئینگے بدیع الملک نے کہا نامہ لے جانے کو بہت لوگ موجود ہین آپ لوگ استراحت کرین ارشنگ وگیرنگ نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون نامے کا یہ تھا کہ ہم لشکر آقاے نامدار یعنی بدیع الملک زیر قلعہ مین مقیم ہین تم لوگ اس نامے کے دیکھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچاؤ جب یہ نامہ تیار ہوا ارشنگ نے ایک قاصد کو دیکر روانہ کیا سب پہ ٹھیک تیار ہو قاصد نامہ لیکر روانہ ہو کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر گیرنگ وارشنگ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب گیرنگ و ارشنگ بہت شکار لیے گئے تو لشکری بھی اپنے اپنے پسند خاطر کامون مین مصروف ہوے تھے دو گھڑی رات تک انکا انتظار سب نے کیا جب ارشنگ وگیرنگ واپس نہ آئے تو سبکو تشویش پیدا ہوئی مگر بعض نے کہا ان لوگون کے ذکر مین نہین معلوم کیا قاعدہ ہے کسطرح شکار کھیلتے ہین آئینگے کسیطرح کی تشویش نکرنا چاہیے کیونکہ ان لوگون سے کون بول سکتا ہے درندگان صحرائی انکی صورت دیکھکر بھاگینگے کسی آدمی کی مجال نہین جو انسے مقابلہ کرے کسی طرف صحرا مین شکار کھیلتے ہوے چلے گئے ہونگے جب انکے مزاج مین آے گا چلے آئینگے لشکری یہ ذکر شب بھر کرتے رہے جب صبح ہوئی سب متفکر ہوے بعض انکی تلاش مین روانہ ہوے مگر افسر لشکر قمار کو نادگرون لشکر مین ساتھ بعض بعض لوگ شہر مین رہے باقی سب متفرق ہوگئے جب دن بہت آیا تو قمار گھبرایا اپنے خیمے سے نکلکر باہر ٹہلنے لگا کہ اسنے دیکھا سامنے سے گرد اڑی سمجھا ارشنگ وگیرنگ آتے ہین لوگون سے کہا وہ لوگ آپہونچے سب اس طرف مخاطب ہوے دامنہ گرد شگافتہ ہوا قمار نے دیکھا ایک سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلا آتا ہے قمار نے لوگون سے کہا اس سوار کو روک لینا اس سے کیفیت دریافت کرینگے نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے لوگ آگے بڑھے سوار کے قریب پہونچے پکار کر آواز دی کہ ای سوار کہان جاتا ہے ٹھہر جا سوار نے کہا تمہارے شہر مین جاؤنگا قمار کو ایک نامہ دونگا سب لوگ ٹھہر گئے سوار کو اپنے ہمراہ قمار کے پاس لائے قمار کو سوار نے نامہ دیا قمار نے نامے کو پڑھا کہا اے نامہ دار بدیع الملک کون شخص ہے سوار نے جواب دیا ہمارے آقاے نامدار ہین اس طلسم کے فتح کرنے کو آئے ہین انھون نے گیرنگ وارشنگ کو زیر کیا ہے گیرنگ وارشنگ نے تم لوگون کو بلایا ہے جلد جلد یہان سے ٹھہرو قمار یہ خبر وحشت اثر سنکر دنگ ہوگیا کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا یہان سے اپنے شہنشاہ کے پاس جاتا ہون انکو یہ کیفیت سناتا ہون انکی بارہا فوج لیکر آؤنگا گردستان سے اور بیون باوند طلسم کشا کو گرفتار کرلونگا سوار نے کہا ای قمار تیری کیا مجال ہے جو آقاے نامدار کی شان مین گستاخی کرے خبردار اگر ایک کلمہ بھی تو نے زبان سے نکالا تو زبان کھینچ لونگا قمار نے کہا اے نامہ دار تجھے میری بات مین کیا دخل تھا جو تو نے ایسا کلمہ سخت مجھکو کہا اب تیری سزا یہ ہے کہ تجھکو گرفتار کرون اور ہر روز ایک ایک عضو تیرا کاٹ کر تجھے ہلاک کرون نامہ دار نے کہا تیری کیا مجال ہے قمار نے ہاتھ بڑھایا نامہ دار اسکے قریب بیٹھا تھا ایک طمانچہ اس زور سے قمار کے منھ پر مارا کہ قمار زمین پر گر پڑا اسکی فوج والون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ آگے چارون طرف سے نامہ دار کو گھیر لیا مگر نامہ دار نے بھی تلوار

کھینچی غول کو درہم برہم کرکے نکل گیا لوگون نے چاہا تعاقب کرین مگر کسی کی ہمت نہ پڑی نامدار وہان سے روانہ ہوکر اپنے لشکر مین پہونچا چونکہ بہت سے لوگون نے اسکو گھیر لیا تھا اس وجہ سے زخمی بھی بہت ہوگیا تھا لشکر مین آکر بدیع الملک کی خدمت مین گیا بدیع الملک نے جو نامدار کی یہ حالت دیکھی کیفیت دریافت فرمائی اسنے سب حال بیان کیا بدیع الملک نے اسکے زخمون میں ٹانکے لگانے کا حکم دیا گیرنگ وارشنگ کو خبر معلوم ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اگر آپکا حکم ہو تو ہم لوگ تعاقب مین ان لوگون کے جائین جہان ملین انکو گرفتار کرکے لاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے وہ لوگ بھاگکر کہان جائینگے کبھی تو ہمسے مقابلہ ہوگا اور مردان عالم کے شیوہ سے بھی یہ بعید ہے ہمارا سوار اسکے دب کر نہین آیا اگر زخمی ہوا تو کیا مضائقہ ہے اس سے بھی دست مبارز سوچ رہ نے گی یہی کیا ہوگا گیرنگ وارشنگ نے عرض کی آپکے حکم کے پابند ہین اگر اجازت نہین ہے تو لوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا انکے تعاقب مین جانا بیکار ہے نہین معلوم وہ لوگ کہان ہین اور کس طرف گئے ہون آپ لوگ انکے تعاقب مین نہ جائین بہتر ہوگا مجھکو تاب ضرور ہے اب دیر نہ ہونا چاہیئے گیرنگ وارشنگ نے عرض کی ہمین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے اگر آپ ارشاد ہے ہم لوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرتے ہین کل باغ کہکشان کی طرف روانہ ہونگے گیرنگ خاموش ہوا بدیع الملک نے ایکدن وہان اور قیام کیا دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیے ہوے روانہ ہوے طرف گلزار کہکشان کے چلے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قہار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ لشکر کو اپنے ساتھ لیے ہوے صحرا مین مقیم تھا جب اسکو نامہ گیرنگ وارشنگ کا پہونچا اور کیفیت معلوم ہوئی صورت جو بحث پڑی وہ ناظرین واقف فرما چکے ہین اس واقعہ کے دو روز کے بعد قہار نے سب لشکر کو جمع کرکے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ حمزہ کا لشکر یہان آجائے اور ہم لوگون کو قتل کرے بہتر یہ ہے کہ سلطان کو چلکر اس امر کی خبر کرین وہ کوئی انتظام کرینگے اور لشکر یہان بھیجینگے سب لشکری متفق الراے ہوے قہار اسی روز سبکو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دس دن کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر اسوقت اپنے مصاحبین سے ذکر کر رہا تھا کہ ابتک گیرنگ وارشنگ کی خبر نہ آئی بہت دن گذر گئے ہین نہین معلوم کیا واقعہ گذرا وزرا و مصاحبین کہتے تھے کہ اگر وہان بھی پہلوانان گردستان موجود ہین وہ سب مقابلہ کرینگے ضرور جنگ مین طول ہوگا قیصر کہتا تھا کہ گیرنگ وارشنگ کا کوئی ہمنبرد نہین ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدار نے آکے قیصر سے کہا قہار سپہ سالار رسالہ خاص حاضر ہے قیصر نے کہا اور گیرنگ وارشنگ بھی ساتھ ہمراہ ہے وہ کہان ہین چوبدار نے کہا مجھے انکی کیفیت نہین معلوم ہے قہار اندر آنا چاہتا ہے قیصر نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر آکے قہار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے قہار نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی قہار بیٹھا قیصر نے کہا کیفیت جنگ بیان کرو اور گیرنگ وارشنگ کا حال کہو انکو تم کہان چھوڑ آئے قہار نے سب کیفیت بیان کی قیصر نے سب کیفیت سنکر وزرا سے کہا یہ کیا غضب ہوا خداوند نے تو کہدیا تھا کہ ان لوگونکو بر جنگ روانہ کرو فتح ہوگی اب شکست کیون ہوگئی اسکی کیفیت خداوند سے دریافت کرنا ضرور ہے وزرا نے کہا اسطرح دریافت کیجیے گا کہ خلاف ہو قیصر نے کہا یہ بات نہوئی یہ کہکر گنجینہ جمشیدی طلب کیا ملازمین نے گنجینہ لاکر اسکے

سامنے رکھا قیصر نے مسند و تخت کو کون کہا یا خداوند جمشید کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہے یا سر تشریف لائیے الماس
کا چلا باہر آیا جمشید نے سجدہ کیا کہا یا خداوند آپ کے فرزند سے میں نے گیہ تک و ارشنگ کو بھیجا تو طلسم کشا
نے انکو بھی زیر کر لیا اب کیا صورت ہے تپش نے کہا قیصر ان دونوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم طلسم کشا کو زیر کرینگے
مگر اُلٹا صدمہ زیادہ ہوگیا جتنے اُنکے دلاور تھے سبھی محبت نکال لی اب وہ مسلمان ہوگئے اُنکو سزا دینگے
قیصر نے کہا یا خداوند اب میں کیا کروں تپش نے کہا اب تو اپنے ساتھ لشکر لیکر جا قدرت تیری مدد کریگی جبتک
تو نہ جائیگا فتح نہ ہوگی سب پہلوان کو پہنچیگا وہ کلمات جو زور زبان سے نکلے گا ہم اسکے دل سے نور ایمان
نکالکر کافر بنا دینگے قیصر نے کہا اب کیفیت طلسم کشا کی بیان فرمائیے تپش نے کہا طلسم کشا گل اسپ کہکشان تک
پہونچ گیا ہے آج کی شب وہیں قیام کرنے کا ارادہ ہے کل سے جنگ شروع کریگا قیصر نے کہا میں گرگین درشت چنگال
کو مع چند پہلوانوں کے بلاتا ہوں میں اپنے لشکر کو درست کرتا ہوں دو ایک روز میں یہاں سے کوچ کرونگا تپش
نے کہا بہت اچھی بات ہے اگر تو لشکر کشی کرکے جائیگا تو طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرکے لاوے گا قیصر نے کہا یا خداوند
طلسم کشا طلسم میں جب لوح حاصل کرنے کے جب آئیگا تو کیا ہوت اسکے پاس سے غائب ہوجائیگی
اور لوگ از راہ مکر و فریب اس سے لوح لے لینگے تپش نے کہا جب لوح اسکو مل جائیگی تو وہ تھوڑے
عرصہ میں جو جو عجائبات یہاں کے تخت میں اُنکو فتح کرکے چلا جائیگا ورنہ اس حالت میں کچھ نہ ہو سکیگا قیصر نے
کہا حکما جو اس طلسم کے معین ہیں وہ لوح کچھ نہ بنا سکیں گے تپش نے کہا کسی کی کچھ نہ چلیگی تیرا ہی یہ ہے کہ لوح طلسم کشا
کو نہ لینے دو قیصر نے کہا آپ تشریف لیجائیے میں نامے لکھوا کر اپنے پہلوانوں کو روانہ کرتا ہوں اور حکیموں
کو بلواتا ہوں لشکر جسقدر میرے یہاں موجود ہے اسکو درست کرتا ہوں اور جسقدر حوالی و جوانب طلسم میں لشکر
ہو اس لشکر کو بلاتا ہوں مجھکو تم دس دن یہاں تپش ... صندوق میں داخل ہوا قیصر نے منشی کو
... بیٹھا ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے گرگین درشت چنگال
پشت جو گیہ تک و ارشنگ کو ... طلسم کشا سے زیر ہوئے اب خداوند کی یہ رائے
ہے کہ میں لشکر کشی کرکے جاؤں اور تم بھی مع ... اپنی فوج کے میرے ہمراہ چلو اگر دیر کروگے تو حکم خداوند کے خلاف
کروگے سخت ... ہوگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے یہ نامہ جب تمام ہوا ایک نامہ اور کو دیکر روانہ کیا
اور نامے جابجا روانہ کیے لشکر کو طلب کیا تین دن تک نامے جابجا روانہ کرتا رہا چوتھے روز سے لشکر کی آمد شروع
ہوئی حکما نے ... پہلوانوں کی آمد ہوئی گردستان میں جو نامہ پہونچا گرگین نے پڑھا اپنے پہلوانوں کو بلایا نامہ دکھا
... اب میں مجبور ہوں اب تو حکم خداوند ہے دوسرے ... خود جاتے نہیں اور عاجز ہو کر مجھکو بلاتے ہیں اب نہ جاؤں
... میں ضرور جاؤنگا ... طلسم کشا بھی مرد قوی معلوم ہوتا ہے اُسکا مقابلہ میں عیب نہیں ہے سب نے رائے
جانے کی دی گرگین درشت چنگال نے سلاح خانے کے داروغہ کو بلایا کہا سبکا سلاح نکالو داروغہ نے پہلوانوں
کا سلاح نکالا سب نے ہتھیار لگائے جن جن پہلوانوں کو گرگدن فیل سواری دیکھتے تھے وہ سوار ہوئے جو لوگ
قوی ہیکل تھے اور اُنکو کوئی جانور سواری نہیں دیکھتا تھا وہ پیادہ دریائے آہن میں غرق ہوکر چلنے پر تیار ہوئے
گرگین درشت چنگال نے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیا اپنے گھر سے نکلا سب کو ساتھ لیکر قیصر کی طرف
روانہ ہوا ایک روز کے بعد قیصر کے یہاں پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر خود پیشوائی کو آیا بہت اعزاز و
اکرام سے گرگین کو بٹھایا دس دن تک فوجیں جمع ہوتی رہیں گیارہویں روز سب جگہ سے لوگ آگئے

قیصر ساحر زادہ بیشمار ساحر لیکر کوچ کی طرف گلزار کہکشان کے روانہ ہوا سپہ اوسی مین چھوڑ دیا آیندہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہے

جو بعد مقابلہ گرگ رنگ و ارشنگ گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوئے دو سہ روز گلزار کے قریب پہونچے حکیم پیران اور حکیم عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار آپ آگے تشریف لیجانا اچھا نہین ہے یہ جاے روح افزا مین نہ ترکی عجائب و غرائب ہین جبتک کہ بندوبست بخوبی طور سے نہوگا اُسوقت تک وہان تک جانا ممکن نہین ہے بدیع الملک نے لشکر وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر تک استراحت کی پھر سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوئے پیران و عنبر نگار بھی آئے پیران نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اس گلزار کی حقیقت عجیب و غریب ہے جسقدر مجھکو یاد ہے عرض کرتا ہون باقی حالات صفیہ آئینہ قلب سے دریافت فرمایئے صفیہ آئینہ قلب بھی اُس وقت دربار مین حاضر تھی پیران سے کہا آپ خاموش رہئے مین یہان کی سب حقیقت بیان کیے دیتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اے صفیہ تم بیان کرو صفیہ نے عرض کی اے شہریار اس مرحلے کی حقیقت یہ ہے کہ حکیم عالینوس نے جب یہ طلسم بنایا تھا تو خاص اپنے رہنے کا مقام اس گلزار کو قرار دیا تھا یہان سواے عجائبات حکمت کے کچھ سحر کے بھی کارخانے ہین اُسمین پانچ ہزار ساحران غدار جیب دم کیے ہوئے بیٹھے ہین جسوقت آپ تشریف لے جایئے گا وہ سیدھے چلے آئینگے اور کہکشان گلپوش خود بھی ساحر زبردست ہے اُسنے اپنے سحر کی قوت سے بہت سے عجائب و غرائب بنائے ہین اسکا فتح کرنا بہت مشکل ہے اور ساحرون سے بچنا بھی دشوار ہے بدیع الملک نے فرمایا سب خدا آسان کردیگا آپ وہان کی سب کیفیت بیان فرمایئے صفیہ نے کہا لشکر بھی بہت ہے ایک قصر حسینان ہے وہان ایک ساحرہ رہتی ہے اُسکے حسن و جمال کا شہرہ ہے بہت سے بادشاہان جلیل نے چاہا کہ اسکو اپنے پاس رکھین مگر اُسنے کسیکو قبول نہین کیا بدیع الملک نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب اُس ساحرہ کا کیا نام ہے صفیہ نے عرض کی کہ سب اُس ساحرہ کو زہرہ جبین شیرین لب کہتے ہین بدیع الملک نے جو ذکر سُنا کچھ توجہ ہوئی اور حال دریافت کیا صفیہ جہاندیدہ اور سن رسیدہ عقابات کر سمجھ اُس ذکر کو قطع کیا بدیع الملک نے پوچھا اے صفیہ زہرہ جبین شیرین لب کا حال خلاصہ بیان کرو صفیہ نے کہا حضور وہ اصل مین ضعیفہ ہے حکیم عالینوس کے زمانے مین اُسکا شباب تھا حبیب ساحر اُسکے مائل تھے اب بوجہ ضعیفی کے کوئی خواستگاری نہین کرتا ہے گو وہ بزور سحر اپنی صورت بہت ہی اچھی بنائے رہتی ہین مگر جو لوگ اس راز سے واقف ہین وہ کبھی اسکی خواستگاری نہین کرتے ہین بدیع الملک بھی صفیہ کا مطلب سمجھے مسکرا کے خاموش ہو رہے پھر کہا اے صفیہ مین اُسکے حسن و جمال کی نسبت تم سے کچھ نہین پوچھتا ہون بلکہ وہان کی کیفیت کو دریافت کرتا ہون کہ وہان کیا کیا عجائب و غرائب سحر کے زور سے بنے ہین صفیہ نے عرض کی وہان کے عجائبات ایسے ہین جو سمجھ مین نہین آسکتے ایک گلشن سلاح ہے وہان درخت نہین ہین درختون کے عوض تیغ و خنجر نیزہ و تیر ہین جو کوئی اُس گلشن مین جاتا ہے وہ زندہ پھر کے نہین آتا ہے اسکے علاوہ ایک گلشن پربہار ہے وہان درخت ہر قسم کے ہین مگر سب درخت گویا ہین جو کوئی جاتا ہے درخت اُسکے نام لیکر پکارتے ہین لوگ اکثر اُسکو گرفتار کرلیتے ہین اسکے علاوہ اور بہت سے عجائب و غرائب ایسے ہی اس قصر مین ہین دوسرے کی مجال نہین جو اُنکو بناسکے وہ زہرہ جبین شیرین لب کے سحر سے بنے ہوئے ہین بدیع الملک نے پوچھا اسکے علاوہ

اور جیسی شیرین لب نے کیا کیا چیزیں بنائی ہیں صفیہ نے عرض کی وہ کیفیت مجھکو نہیں معلوم جب آپ وہان تشریف
لے جائینگے تو سب حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نے زیادہ کیفیت تحقیق کرنا مناسب نجانا کہا تو صفیہ وہان
اور حالات بیان کرو صفیہ نے کہا وہان کے حالات بہت سے رہے ہیں جو مجھکو بھی نہیں معلوم جب آپ تشریف لے چلینگے
سب حالات معلوم ہو جائینگے بدیع الملک نے فرمایا کل اس طرف چلینگے صفیہ نے عرض کی اے شہزادے یون
جانا اچھا نہیں ہے وہان کار خود تحریر ہو جبتک اسکا انتظام نکر لیجئے اس وقت تک وہان جانے کا ارادہ نہ فرمایئے
بدیع الملک نے فرمایا صفیہ تم خاطر جمع رکھو سحر سے بھی خدا بچائیگا صفیہ نے عرض کی اے شہزادے ابھی تو کہکشان
کفن پوش کو اطلاع ہو گی وہ دیکھیے کیا انتظام کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا جو انتظام کریگا ہمارے حق مین اچھا
ہوگا صفیہ خاموش ہو رہا سب لوگ متفرق ہو گئے دربار برخاست ہوا بدیع الملک تو جوان اپنی خوابگاہ مین
تشریف لائے آرام فرمایا ان سبکو تو اس حالت مین چھوڑیے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت کہکشان کفن پوش کی تحریر کیجاتی ہے

کہ اسکو خبر داروں نے خبر دی کہ جو شخص بارادہ طلسم کشائی اس طلسم مین آیا ہے وہ سب دشمنے فتح کرتا ہوا قریب
آگیا لشکر بہت قریب اترا ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ کل یہاں آئے اور آپ سے جنگ آغاز کرے کہکشان کفن پوش
نے کہا کیا مجال رکھتا ہے جو یہاں تک آسکے اگر یہاں آئے تو فوراً گرفتار ہو جائے اور مجھے یہ بھی اختیار ہے کہ وہان بھی
گرفتار کر سکتا ہوں مگر اسکا عزم مصمم معلوم ہونا چاہیے خبر داروں نے کہا اس کا مصمم ارادہ ہے کہ کل یہاں آئے اور
اپنے لشکر کو ساتھ لائے کہکشان نے کہا مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہوں یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھا اسکے باغ
مین بہت سے ساحر حبس دم کیے بیٹھے تھے سبکو بیدار کیا جب سب جاگے تو ہر ایک نے کہکشان سے پوچھا
کہ اے کہکشان ہمین کیون بیدار کیا کہکشان نے کہا کل یہاں طلسم کشا آئیگا اور اپنے ہمراہ فوج بیشمار لائیگا
سب نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے وہ طلسم شکن ہرگز نہیں ہے طلسم کشا کی یہ شناخت ہے کہ جب وہ یہاں آئیگا تو تنہا ہوگا اور جبتک
طلسم کشا تنہا یہان نہ آئیگا لوح نہ پائیگا ابھی طلسم کشا کے آنے کے بہت دن ہین یہ طلسم کشا بھی نقلی ہے ہم لوگون
کو تم نے عبث بیدار کیا جب طلسم کشا اصلی آتا ہم خود بیدار ہو جاتے کہکشان نے کہا اسنے سب مرحلے جات
فتح کر لیے ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہے ساحرون نے کہا کیا اسکے واسطے تم کافی نتھے جو ہمکو بیدار کیا
کہکشان نے کہا اب تو مجھے خطا ہوئی اور آپ لوگونکو بیدار کیا اب آپ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے پھر آرام فرمایئے
ساحرون نے کہا ہم ایسے طلسم کشا سے مقابلہ نہیں کرتے ہین تم اسکے واسطے کافی ہو کہکشان نے جواب دیا کہ آپکا
ہونا بھی ضرور ہے ساحرون نے بڑی مشکل سے منظور کیا کہکشان نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ لوگ اسی وقت
کوئی کوشش ایسی کرین کہ طلسم کشا گرفتار ہوکر یہان آجائے ساحرون نے کہا یہ بات بھی ممکن ہے ہم جو
سحر کرتے ہین ہمارے سحر طلسم کشا کو جا کر گرفتار کر لائینگے یہ کہکر ساحر وہان سے اٹھے کہکشان کے ہمراہ
آئے کہکشان نے ایک مکان وسیع انکے واسطے خالی کردیا ساحر اس مکان مین جا کر بیٹھے سحر کرنا شروع کیے
سب نے ملکر ایک پتلا بنایا اپنے اپنے سحر کی تاثیر اسمین دی شب بھر مین وہ گویا ہوگیا صبح کو ساحر باہر آئے
کہکشان سے کہا ہم سب نے ملکر ایک سحر تیار کیا ہے ہم طلسم کشا کے یہان اس سحر کو بھیجکر لشکر بھی ہمراہ کردو یہ
طلسم کشا کے تمام لشکر کو گرفتار کر لائیگا کہکشان نے اسی وقت لشکر ساحران کو طلب کیا لشکر اسباب سحر سے

آراستہ ہوکر اسکے پاس آیا کہکشان نے کہا لشکر تیار ہے۔ یوسف خرون نے اُس بچے کو بلا کر کہا اے سنگبار جادو
اس لشکر کو اپنے ہمراہ لے جا اور طلسم کشا سے نقلی کو گرفتار کر لا چنانچہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر تحریر کیا جاوے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ غروب سے پیدا ہوا نماز سحر ادا کر کے سلاح جنگ طلب کیے خادموں نے کشتیاں سلاح کی حاضر کیں بدیع الملک نے جتنے رنگ کے بارگاہ کے باہر آئے لشکر بھی تیار تھا سبکو بدیع الملک نے قریب بلایا فرمایا اب گلزار کی طرف چلنا ضرور ہے یہاں ٹھہرنے سے کوئی مطلب نہ نکلے گا بیران و عنبر نگار و صفیہ نے عرض کی اے شہریار وہاں جانے میں فوج کا بہت بڑا نقصان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا میں لشکر کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا تنہا اُس طرف جاتا ہوں اگر فضل خدا شامل حال ہے تو فتح حاصل کرونگا صفیہ نے عرض کی بجا ہے لیکن یہ کہ جلوگ آپ کو تنہا جانے دیں بدیع الملک نے فرمایا فرماں و طلسم یون ہیں ہر آپ اسمین کچھ نہیں کر سکتے اکثر طلسم فتح کیے مگر کبھی فوج تیر ہم سے لینے کا اتفاق نہیں ہوا ہمیشہ جان کی لوٹ حاصل ہوئی تنہا جانے سے حاصل ہوئی ہیں اس امر کو فراموش کیے ہوئے تھا مگر اس وقت یاد آیا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سامنے سے گرد اڑی بیران نے عرض کی گلزار کی طرف سے کچھ لوگ آتے ہیں جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام قوی ہیکل آگے آگے تخت پر سوار آتا ہے عقب میں اسکے لشکر ساحران ہے بدیع الملک نے سبکو روکا فرمایا ان لوگوں کو آنے دو پھر گلزار کی طرف چلنا ابھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لوگ کس غرض سے یہاں آتے ہیں یہ فرما رہے تھے کہ وہ ساحر تخت نشین قریب آیا نعرہ کیا منم سنگبار جادو او طلسم کشا سے نقلی کیا ارادہ ہے نہیں جانتا کہ یہ گلزار کہکشان ہے یہاں کسکی مجال ہے جو آسکے بدیع الملک نے اُس ساحر کی طرف دیکھکر کہا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہے صفیہ نے عرض کی آقائے نامدار یہ ساحر ہے اس سے کلام نہ فرمائیے ایسا نہ ہو سحر کرے بدیع الملک نے فرمایا اگر سحر کریگا تو کیا بنا سکتا ہے صفیہ سے یہ فرما کر پھر ساحر کیطرف مخاطب ہوے فرمایا اے سنگبار جادو تو کس واسطے آیا ہے سنگبار نے کہا میں تیرے گرفتار کرنے کو آیا ہوں ابھی تجھکو مع لشکر گرفتار کرکے لیے جاتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا تیری مجال نہیں جو مجھے گرفتار کر سکے میں موجود ہوں جو تیرے دل میں حوصلہ ہو نکال لے سنگبار نے کہا اے طلسم کشا تو سحر جانتا ہے یا نہیں بدیع الملک نے فرمایا میں سحر اور ساحروں پر لعنت کرتا ہوں سنگبار نے کہا مجھسے کشتی لڑیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے میں موجود ہوں سنگبار تخت سے اترا بدیع الملک سے کہا گھوڑے سے اترو میرے مقابل میں آؤ سب سرداران جدیدنے بدیع الملک کو منع کیا ہر ایک کہتا تھا آقائے نامدار وہ سحر کرکے آپ سے کشتی لڑیگا سحر اور قوت کا کیا مقابلہ ہے بدیع الملک نے ہر ایک سے کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھیں اگر خدا نگہبان ہے تو یہ کیا کر سکتا ہے زیر ہو جائیگا سب مجبور ہوکر خاموش رہے بدیع الملک سنگبار کے سامنے گئے سنگبار نے سحر کرنا شروع کیا مگر شاہزادے کے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود تھے سحر کچھ کارگر نہ ہوا جب دیر تک یہ اسم سحر پڑھ چکا تب بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا مجھسے ہاتھ ملا بدیع الملک نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں سنگبار نے بدیع الملک سے ہاتھ ملایا شاہزادے نے جو ہاتھ پکڑا تو سنگبار زمین پر منہ کے گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری ہونے لگی

دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام سنگ بار جادو بود اس آواز کے آتے ہی رنگی دفع ہوئی سب نے دیکھا
ایک لاش کے آٹے کا پتلہ زمین پر پڑا ہوا ہے ہیران و عنبر نگار و صفیہ اور جملہ سرداران جدید دنگ ہو گئے
نگر ہمراہیان سنگ بار نے جو یہ کیفیت دیکھی سب فرار کرنے لگے بدیع الملک تلوار لیکر ساحرون کے غول پر جا پڑے
بہت سے ساحر قتل کیے آخرکار ساحرون نے پناہ و حسب کی لیکن ملکہ نے تلوار روکی ساحر خدمت مین حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی حاضر ہوئے عنبر نگار
و ہیران و صفیہ نے عرض کی اے شہریار واقعی آپ طلسم کشا سے اعلی ہین مگر تعجب یہ ہے کہ سحر آپ پر کیون نہین تاثیر
کرتا بدیع الملک نے فرمایا جب خدا کا فضل ہوتا ہے یہی کیفیت ہوتی ہے سبکو کمال تعجب ہوا بدیع الملک
نے ساحرون کو طلب کیا سب حاضر ہوئے شاہزادے نے فرمایا تمہین کس نے بھیجا تھا سب نے عرض کی کہکشان
گلفن پوش نے آپکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اور سنگ بار جادو سے یہ تھا جو ساحر ایک مدت سے حبس دم کیے
بیٹھے تھے انھون نے اسکو بنایا تھا دعوی کیا تھا کہ یہ جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لاوے گا وہ آپکے ہاتھ سے
قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اب بیٹھے بیٹھے کیا کام ہوا انھون نے فوج بھی ہماری گرفتاری کو بھیجی سبقت
کی اب ضرور چاہیے کہ لشکر کشی کریں سب سردار موجود ہوئے بدیع الملک نے فرمایا آجکی شب یہان قیام کرو
اچھا ہے کل علی الصباح لشکر کو تیار کیجیے ساحرون نے عرض کی ابھی آپکا تشریف لیجانا اچھا نہین ہے دیکھیے
کہکشان کیا انتظام کرتا ہے اور ساحر اس طرف روانہ کریگا وہ لوگ آوینگے گذر کا راستہ نکلے گا آپکو تشریف
لیجانے کا موقع ملیگا ابھی تو راہ گذار بند ہے ہم لوگ بزور سحر دیوار پھاند کر آگئے ہین بدیع الملک نے فرمایا جسوقت
وہان جائینگے راستہ بھی ہو جائیگا ساحر خاموش ہوئے صفیہ نے عرض کی اے شہریار جبتک راستہ نہو گا آپ
کیونکر تشریف لیچلینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے راہ بھی ہو جائیگی آپ لوگ حاکمان طلسم ہین مگر
رموز طلسم سے واقف نہین ہین یہان تو یہ باتین تھین لیکن سنگ بار جادو کے قتل کے بعد جو بعض ساحر بھاگ گئے
تھے وہ سب کہکشان کے پاس پہونچے سب حال اسکو کہہ سنایا کہکشان بہت گھبرایا جن ساحرون نے
ادہ سحر بنایا تھا اسکے پاس آکر سب کیفیت بیان کی ساحرون کو کمال تعجب ہوا ہر ایک نے کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا
ساحر بھی ہے جو لوگ بھاگ گئے تھے انھون نے کہا طلسم کشا کہتا ہے کہ مین سحر نہین جانتا ہون میرے مذہب مین
سحر حرام ہے ان لوگون نے کہا وہ سحر ضرور جانتا ہے گو پوشیدہ کرتا ہے سحر جانے ایسا ہو نہین سکتا کہ ہم لوگون
کے سحر کو بگاڑ دے اور سحر بھی ایسی لطف جانتا ہے کیونکہ جو سحر ہم لوگون نے تیار کیا تھا وہ کمزور نہ تھا طلسم کشا
نے اسکو یون رد کیا اب ہم اسکا بند و بست کرلینگے آج شب کو تمام فوج طلسم کشا مع طلسم کشا اسیر ہو جائیگی
کہکشان نے کہا جب آپ لوگ کوشش کرتے ہین تو میری ضرورت نہین ساحرون نے کہا ہم سب انتظام
کر دینگے یہ کہکر اسی وقت ہر ایک نے اسباب سحر لیا اور وہان سے روانہ ہوئے گلزار کے قریب
ایک کوہ تھا اس کوہ پر آکے سحر کرنا شروع کیا ابر سحر بنا کے قائم کیا جب دن گذرا تو ابر کی طرف اشارہ
کیا ابر لشکر بدیع الملک کی طرف چلا یہان سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین بے خوف بیٹھے تھے کچھ سردار
بدیع الملک کی بارگاہ مین موجود تھے بعض سردار باہر ٹہل رہے تھے کہ ابر آیا اور ترشح شروع ہوا جو سردار
باہر تھے انھون نے خیال کیا ابر آیا ہے تھوڑی دیر پانی برس کر کھل جائیگا مگر باران کو ترقی ہونے
لگی سردارون نے انتظام کیا گھوڑے جو باہر تھے انکو اصطبل مین بند ہوایا اور جو اسباب

باہر تھا سکو تھکا سنے رکھا پانی کی ترقی یہاتک ہوئی کہ صحرا مین قد آدم پانی روان ہوا لوگون نے بدیع الملک کو خبر کی شاہزادہ بارگاہ سے باہر آیا دیکھا پانی بہ رہا ہے بارگاہون کے اندر بھی پانی جاتا ہے بدیع الملک سخت حیران ہوئے پانی کی روانی اور سوا ہوئی یہانتک پانی بڑھا کہ سب بارگاہین اور سردار ڈوب گئے مگر بارگاہ بدیع الملک جہان تھی وہانتک پانی نہ آیا بدیع الملک جس جگہ جاتے تھے وہان پانی خشک ہو جاتا تھا یہ کیفیت جو شاہزادے نے دیکھی گمان ہوا کہ کسی نے آب سحر بہایا ہے یہ سوچ کے بہت بہت کوشش کی مگر طغیانی آب کم نہوئی بدیع الملک مجبور ہوئے صبح تک پانی بہا کیا جب شب گذری تو بدیع الملک نے دیکھا زمین خشک پڑی ہے مگر سردار اور بارگاہین کوئی چیز نظر نہین آتی ہے بدیع الملک کو تعجب ہوا بہت پریشان ہوئے بارگاہ مین تشریف لائے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے تنہا طرف گلزار کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر خدمت سامعین عرض کیا جاے گا

اب کیفیت کہکشان عین ہوش جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب ساحراس سے کہکر سحر کرنے کو گئے کہکشان نے اپنے ملازمین کو بلایا کہا جاکر دیکھو سب ساحران کیا کیا کرتے ہین اور کس طرف گئے ہین ملازمان کہکشان روانہ ہوئے جاکر دیکھا تو سب ساحر ایک کوہ پر بیٹھے ہوئے سحر پڑھ رہے تھے ملازمین واپس آئے کہکشان سے کیفیت بیان کی کہکشان نے کہا مین بھی جاکر اس سحر کی کیفیت دیکھونگا یہ کہکر اپنی جگہ سے اس کوہ کی جانب روانہ ہوا دور سے دیکھی کہ سب ساحر سحر کر رہے ہین کہکشان اسی جگہ ٹھہر گیا ان لوگون نے سحر کی کیفیت دیکھتا رہا جب رات ہوئی تو ان لوگون نے ابر کو لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ کیا کہکشان نے ملازمون سے کہا عجب طرح کا سحر کیا ہے اب دیکھنا چاہیے اسکی تاثیر کیا ہوتی ہے کہکشان اسی فکر مین شب بھر وہان موجود رہا جب رات گذر گئی تو اسنے دیکھا زیر کوہ کئی لاکھ جوان بیہوش پڑا ہے کہکشان کو حیرت ہوگئی چاہا جو ذرا دریافت کرون مگر ملازمین نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہے ایسا نہو ان لوگون کے خلاف ہو آپ یہین تشریف رکھے جو کچھ ہوگا یہین معلوم ہو جائے گا کہکشان نے کہا جو کچھ ہو لیکن یہان ٹھہرنا بھی مناسب نہین ملازمین نے کہا بہتر یہ ہو کہ آپ تشریف لے چلیں اب وہ لوگ آئینگے آپسے خود اطلاع کرینگے کہکشان وہان سے اپنے مکان کی طرف آیا سب لوگون سے کہا انکا خیال رکھنا جسوقت آئین مجکو اطلاع دینا ملازمین باہر آئے ساحرون کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد سب ساحر تخت پر سوار آئے ملازمین کہکشان کو خبر کی کہکشان باہر آیا اپنے ساتھ سبکو اندر لیگیا ساحرون نے کہا ہمنے طلسم کشا کو معہ لشکر گرفتار کر لیا ہے اپنے ملازمین کو روانہ کردو وہ سب لوگ بیہوش پڑے ہین انکو طوق و زنجیر پنہا کرکے آئین کہکشان نے کہا آپ لوگون نے کیونکر سب کو گرفتار کر لیا ساحرون نے کہا اے کہکشان ہم لوگ جناب سامری کی خدمت مین رہتے ہین جو بات ہم کرینگے وہ بڑے ساحران جلیل سے نہوگی ایکدم مین طلسم کشا کو مع لشکر گرفتار کر لیا کسی مین اتنی قوت تھی کہکشان نے ان لوگون کی بہت تعریف کی لشکر مین اطلاع کرادی لشکر سے لوگ آئے کہکشان نے کہا کوہ کی طرف جاؤ طلسم کشا مع لشکر وہان بیہوش پڑا ہے اسکو اسیر کرلاؤ اسی وقت روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین کوہ کے قریب پہونچے سب لشکر کو مسلسل و مطوق کرکے کشان کشان کہکشان کے پاس لائے کہکشان بہت خوش ہوا ساحرون نے پوچھا ان سب مین طلسم کشا کون ہے ساحرون نے کہا یہ ہمین نہین معلوم ان لوگونکو ہوشیار کرتے ہین جو طلسم کشا ہوگا معلوم ہو جائیگا یہ کہکے سب نے سحر کیا تمام سرداران بدیع الملک جو ہوشیار ہوئے تو اپنے کو عجب عالم مین پایا سب

حیران و پریشان چلے ہوئے تب سے کہکشان نے کہا اے طلسم کشا اب اپنے کس حال میں پاتا ہو سب سرداروں نے
چار طرف دیکھا تمامی سپاہ بیہوش ہو آقائے نامدار کی یہاں موجود ہیں مگر کسی سمت جمیع املاک نظر نہ آئے
عنبر نگار نے کہا اے کہکشان طلسم کشا اس محفل میں کہاں تشریف رکھتے ہیں جو تو اسنے کہا کہ ترجمہ ہو کہکشان
نے کہا کہ طلسم کشا کہاں ہو عنبر نگار سمجھ گئے آقائے نامدار محفوظ رہے اسنے کہا طلسم کشا ابھی بہت دور ہیں وہ دوسرے
پچھے ہیں اس طرف کھینچ دیا اسکے ہمراہ لشکر گران ہے بہت سے ساحران نامی ہیں جسوقت وہ یہاں تشریف لاسینگے
اس مرحلے کو بھی فتح کرینگے کہکشان نے کہا اے عنبر میں نے تجھکو اس طلسم میں کہیں دیکھا نہ تو طلسم
کے ہمراہ کیونکر ہو گیا عنبر نگار نے کہا اے کہکشان مجھکو اس طرح کہتا ہے کہ میں اسی طلسم میں دیکھا تھا ارے میں عنبر نگار
مالک مرحلہ اول ہوں مجھکو طلسم کشا نے مسلمان کیا مرحلہ فتح کر لیا میں نے انکی اطاعت قبول کی میرے بعد بیران
کے مرحلے پر گئے بیران کو بھی مسلمان کیا صفیہ کو مسلمان کیا جس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا وہ قتل
ہوا اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہو تو اپنے دین باطل کو ترک کر اور مسلمان ہو ورنہ جسوقت آقائے نامدار یہاں تشریف
لائینگے وہ تمام گلزار میں آفت بپا کر دینگے کہکشان کفن پوش نے کہا اے عنبر نگار تو بے ایمان جو بے غیرت جات
مسلمان ہو گیا اگر مجھکو کوئی دار پر کھینچ دیتا تو ہرگز مسلمان نہوتا اور تو نے ایسی مکاری کی کہ ترک مذہب کرکے مرحلہ جات فتح
کرا سے تجھے یہ لازم تھا اب میں اسکی سزا تجھکو دونگا دار پر کھینچونگا عنبر نگار نے کہا تیری کیا مجال جو مجھے دار پر کھینچے
ہر امر کا اختیار خدا کو ہے اور مرحلہ جات کے فتح کرنے میں بھلا نہیں آقائے نامدار کی کیا مدد کرتا وہ خود کیا کر ہیں تو تو
خیال کر کہ اگر میں نے اور مرحلوں کے فتح کرنے میں انکی مدد کی اور میری مدد سے سب مرحلے فتح ہوئے تو تیرا
مرحلہ جو انھوں نے فتح کیا تو اس وقت میں سوائے خدا کے اور انکی مدد کسنے کی تھی کہکشان کفن پوش جواب
با صواب پا کر خاموش ہو رہا تمام ساحران غدار جنھوں نے اپنے سحر کی قوت سے سب سرداروں کو
اسیر کیا تھا عنبر نگار کی طرف مخاطب ہوئے کہا اے عنبر نگار اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور رہو تو خداوند سامری
کو سجدہ کر اور اپنی عفو تقصیر کا خواہان ہو ہم لوگ سعی کرینگے شاید تیری خطا معاف ہو جائے الا تجھے مرتبہ اعلیٰ
بہت پہنچایا جائیگا مرنے کے بعد تو جہنم میں جائیگا عنبر نگار نے کہا اپنی خیریت اگر تم سبکو منظور ہو تو سامری و جمشید پر
لعنت کرو اور اسلام قبول کرو تاکہ تم بھی بچو اور انجام کی خبر ہو سامری و جمشید کیا چیز ہیں جنکو سجدہ کرو وہ بھی
ہمارے تمہارے ایسے آدمی تھے انھوں نے دعوی خدائی کا کیا مرکے جہنم میں گئے اگر تم لوگ ان کی پرستش
کرو گے تم بھی آخرت میں انھیں کے ساتھ ہو گا ساحروں نے کہکشان کفن پوش سے کہا عنبر نگار کو قتل کر دو کہ
یہ بے ایمان بالکل جو ہمارے شان میں خداوند سامری کے کیا کیا کلمات ناروا
نکالے میں کہکشان نے کہا یہ سب مہمان سلطانی ہیں انکو قتل کرنا نہیں چاہیے پہلے سلطان کی خدمت میں
ان سب کو روانہ کرینگے جب وہ حکم قتل دینگے اسوقت ہمکو اختیار ہے انکو وہاں سے نہ آئینگے جس طرح
جی چاہیگا انکو اذیت دے دیکر قتل کرینگے ساحر خاموش ہو رہے کہکشان نے اسی وقت ایک نامہ بمضمون
اس مضمون کا لکھا کہ طلسم کشا میرے مرحلے کی طرف آتا ہے پہلے اسنے اپنا لشکر میری طرف روانہ کیا میں نے
لشکر کو گرفتار کر لیا ہے آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں اگر ان لوگوں کے واسطے حکم قتل صادر فرمایئے گا
تو انکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک نامہ بر کو دیا کہا تم پہنچا دو
تمہارے نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا ادھر جانے نامہ دار کے کہکشان کفن پوش

قید بھی روانہ کی سب سردار نالان و گریان روانہ ہوئے ہر ایک کو فراق بدیع الملک کا نہایت درجہ صدمہ تھا آنسو نہیں تھمتے تھے کہ نہیں معلوم آقائے نامدار کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں اور انپر نہیں معلوم کیا گذری میران اور عنبر نگار اور صفیہ کا قول تھا کہ آقائے نامدار ہم لوگوں کی رہائی کی تدبیر ضرور کرینگے کبھی سے یہ تھے کہ کہاں ہو سکتا ہے اب ہم لوگ قیصر کے پاس جائینگے نہیں معلوم وہ ہمارے حق میں کیا کرے اور آقائے نامدار کو تنہا پاکر یہ لوگ کیا کریں اور کس طرح پیش آئیں اب تو لشکر بھی انکے پاس نہیں ہے جو سرداران قدیم بدیع الملک کے تھے وہ کہتے تھے کہ کوئی صاحب ہراسان نہوں آقائے نامدار ہم لوگوں کی تدبیر کرینگے اور رہائی دلائینگے جو اگلے ملازمان جدید تھے وہ بھی دعا کرتے تھے اس کیفیت سے ان سب کو کہکشان گوہر پوش کے لشکری لیکر قیصر کیطرف چلے انکو راہ میں چھوڑ دیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو تنہا بارگاہ کو صحرا میں چھوڑ کر روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں مرحلے کے قریب پہونچے دیکھی چار دیواری پتھر کی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک دیوار کے پاس آئے ہر ایک جانب کی دیوار کو جاکر دیکھا مگر کسی طرف اندر جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہوکے ایک گوشے میں بیٹھے خیال کیا کہ اب اندر جانا بہت مشکل ہے کیا تدبیر ہو سکتی ہے یہ خیال کر رہے تھے کہ برق چمکی بدیع الملک نے آنکھ اٹھائی دیکھا ایک جانب سے ابر آتا ہے بدیع الملک سمجھے کہ پھر پانی برسنے کا سامان ساحروں نے کیا ہے شاہزادے نے لوح محفوظ اور بازو بند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی تمام جسم سے مس کیا ہوشیار ہوگئے اسمائے رد سحر پڑھنا شروع کیے تھوڑی دیر میں وہ ابر قریب آیا ایک آواز ابر سے آئی برق چمکی بدیع الملک کی آنکھیں بند ہوگئیں شاہزادے نے جلدی سے آنکھیں کھولدیں دیکھا سامنے مریخ آفتاب طلعت ہے مریخ نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے مریخ کو گلے سے لگایا فرمایا اے مریخ اس وقت تمہارا آنا کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی صاحبقران رات سے بہت بیتاب تھے آپ کو کئی بار یاد کیا تھا مجھ کو مجھے فرمایا اے مریخ تونے وعدہ کیا تھا کہ میں خیر خیریت لاؤنگا مگر ابتک تم نہ گئے اگر ممکن ہو تو آپ جاؤ خبر لاؤ گو میں اس طرف نہ آتا مگر صاحبقران زمان کی بیقراری سے مجبور ہوگیا اور مدت سے آپکی بھی زیارت نہیں نصیب ہوئی تھی کمال اشتیاق تھا کہ شرف قدمبوسی حاصل کروں شکر ہے کہ آج مراد دلی بر آئی زیارت نصیب ہوئی مگر اے شہریار اس وقت آپ کس جا تنہا یہاں تشریف رکھتے ہیں لشکر جو آپکے ہمراہ آیا تھا کہاں ہے بدیع الملک نے کل کیفیت اپنی بیان کی مریخ نے عرض کی اے شہریار لشکر کہاں ہے بدیع الملک نے فرمایا لشکر ہی سب غرق آب سحر ہوگیا مریخ سب کیفیت سنکر خوش بھی ہوا مگر حالت بدیع الملک دیکھکر صدمہ بھی ہوا عرض کی اے شہریار میں اس حصار کے اندر جاتا ہوں لشکر کو بھی رہا کرتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا میں تمہیں تکلیف نہ دونگا خدا میری مددگاری کریگا اور صورت نکالونگا اپنے تئیں ہر طرح اندر پہونچاؤنگا مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ تنہا اندر تشریف نہ لیجائیں میں پیشتر آپکے سرداروں کو رہا کرلاؤں پھر آپ تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ تم ہرگز اندر نہ جانا وہاں کارخانہ حکمت ہے جو بہت کم ہے اگر تم اندر جاؤ گے تو سحر سے کام نہیں نکلیگا مریخ نے عرض کی اے شہریار جو کچھ ہوتا ہے وہ ہوگا مگر میں آپکے لشکر کو رہا کرونگا بدیع الملک نے کہا مجھکو منظور نہیں تم ہرگز نہ جانا مریخ نے بدیع الملک کیطرف دیکھا شاہزادے کی ابھی پھر [illegible]

خیال کیا کہ مردوں کی بات ناگوار ہوئی یہ سمجھ کے خاموش ہو رہا بدیع الملک نے فرمایا لشکر میں سب کی مزاج کی کیفیت بیان
کرو مریخ نے عرض کی ہر شخص آپ ہی کو بہت یاد کرتا ہے یوں تو سب سردار یاد آتے ہیں لیکن آپکے فراق میں صاحبقران
نامدار اکثر آبدیدہ ہو جاتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ یہ مرحلہ آخری باقی ہے اگر خدا نے اپنا فضل کیا
اور یہ مرحلہ میرے ہاتھ سے فتح ہو گیا تو لوح حاصل ہو گی جس وقت لوح مل جاویگی طلسم خاص کی فتاحی شروع ہو گی بہت
جلد اس کام سے فرصت کر کے صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہونگا جب جانا سب سرداروں کو سلام کہنا صاحبقران
زمان کی خدمت میں آداب و تسلیمات عرض کرنا اور اشتیاق حصول قدمبوسی ظاہر کرنا مریخ سمجھا کہ اب شاہزادے کو میرا
ٹھہرنا بھی ناگوار ہوا عرض کی غلام رخصت ہوتا ہے بدیع الملک تو یہ چاہتے ہی تھے فرمایا اے مریخ اگر تکلیف نہو تو
کبھی کبھی خیر خیریت لیتے جانا مریخ نے عرض کی میں ضرور حاضر ہونگا اور اگر حکم ہو تو صاحبقران سے آپ کی خیریت
عرض کر کے واپس آؤں شب و روز حاضر خدمت رہوں بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران زمان تمہاری
وجہ سے سنتے ہیں یہی مراد وہیں رہنا مناسب سمجھتا ہوں مریخ نے عرض کی جو آپکی خوشی مجھے کیا عذر ہے یہ
کہتے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ مریخ بلند ہو کر غائب ہوا شاہزادہ سمجھا کہ اب مریخ
گیا مگر مریخ آفتاب عالم سوز سے پوشیدہ ہو گیا تھا اس کیفیت میں بدیع الملک کو دیکھتا تھا کیونکر چلا جاتا وہیں موجود رہا
مگر بدیع الملک کو نظر نہ آتا تھا بدیع الملک نے جب مریخ کو رخصت کیا تو آپ بھی آگے بڑھے دیوار سے
چار و ناچار ایک جگہ کو کہیں راستہ نہ پایا مجبور ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد برق کی بدیع الملک
نے آنکھ اٹھا کر دیکھی ملکہ شاداب ختن جبین دختر قیصر صادق پامن ایک تخت پر سوار نظر آئیں بدیع الملک
خوش ہو گئے ملکہ نے تخت اتارا بدیع الملک کے قریب آئی بدیع الملک نے نہایت بہت شکایت کی کہ ایسا فراموش
کیا کہ ہند کی خبر نہ لی ملکہ نے کہا اے شہریار میں مجبور ہو گئی تھی یارنی بدیع الملک نے کیفیت دریافت کی ملکہ نے عرض کی
آپ کو خوب معلوم ہے کہ والد کے پاس تحفہ جمشیدی ہے اس میں دو سو خداوندوں کی تصویریں ہیں وہ ہر آیا علم
اپنے دریافت کرتے ہیں جو ہوتا ہے وہ تصویریں بیان کر دیتی ہیں میری کیفیت بھی انھوں نے بیان کر دی
تھی اس دن سے والد کو اس امر کا خیال تھا جب آپ نے سترا زمرد جادو پر فتح پائی انکو یقین ہوا کہ یہ امر میرے
سبب سے ہوتا ہے انھوں نے پہلے مجھکو بہت کچھ نصیحت کی آخر کار مجھے اپنے محل میں لا کے ایک مکان میں بند کر دیا
گو ہر طرح کی راحت تھی مگر اتنا وقت نہ ملتا تھا کہ آپ کے پاس حاضر ہو سکتی آج بڑی مشکل سے لب تیں یہاں تک پہنچایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے آنے سے میرے دل کا غنچہ کھلا جاتا رہا ملکہ نے کہا اے شہریار کل شب میری
طبیعت کی عجب کیفیت تھی یوں تو روز ہی آپکی تصویر پیش نگاہ رہتی تھی مگر کل شب کو میں نے ایک خواب
پریشان دیکھا اس خواب نے میرے دل کو اور زیادہ بیقرار کر دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم نے کیا خواب دیکھا
تھا ملکہ نے کہا آپکو ایسی کیفیت میں دیکھا جس حال میں اب دیکھ رہی ہوں اب آپ یہ فرمائیے کہ کیا حادثہ گذرا
بدیع الملک نے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر آپ اندر تشریف لیجائیں گے تو وہاں
ساحروں سے مقابلہ پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے سحر کیا کر سکتا ہے ملکہ نے عرض کی کیا سحر آپ پر تاثیر
نہیں کریگا آپ صاحب اقبال ہیں سحر کی آپکے سامنے کیا حقیقت ہے ہرگز آپکے دشمنوں کو ضرر نہیں پہنچ سکتا بدیع الملک
نے فرمایا میں نے اکثر اسکا ذکر تم سے کیا ہے تم خوب جانتی ہو ملکہ شاداب نے عرض کی میں آپکو ایک شرط سے اندر ہو جانے
دیتی ہوں بدیع الملک نے فرمایا میں شرط تمہاری قبول کرونگا ملکہ نے کہا کہ گلزار کے اندر ساحران مکار بہت ہیں

اور ہر رنگ اپنے ہیں کہ مجھے اپنے تجربہ کو ہرگز نماز قریب ہو جاتے ہیں اس بارہ کا خیال رکھیگا اور ہر ایک کے قول پر
ہرگز مجھے اعتبار نہ کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم خوب جانتی ہو کہ میں ہر حال میں خدا پر نگاہ رکھتا ہوں اور قول میرا
یہ ہے کہ جو بات خدا کو منظور ہوتی ہے اسکا ظہور ضرور ہوتا ہے اگر کوئی شخص میرے سامنے آگیا اور اپنے مسلمان ہونیکا
اقرار کریگا مجھے اسپر اعتماد کامل ہو جائیگا چاہے وہ مجھکو قتل کرے مگر میں اسکے کلام کو خلاف نہ جانونگا ملکہ نے کہا
یہ بات اگر یہاں ہوگی تو بہت برا ہوگا وہاں بہت سے لوگ آپکو ایسے ملینگے جو بجز اسلام قبول کریں گے اور آخر میں
آپکے ساتھ دغا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا اسکا اجر انکو دیگا اور میری حفاظت کریگا ملکہ نے عرض کی
خصوصاً ایک شخص کہ وہ اس گلزار میں بڑا مکار ہے اور اسنے اپنے مکر سے بہت سے لوگوں کو دیوانہ بنا رکھا ہے
چنانچہ وہ لوگ آجتک اسکے نام پر جان دیتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اسکا نام مجھے بتا دو میں احتیاط کرونگا ملکہ نے
کہا وہ ایک زن ساحرہ ہے اپنے تئیں ملکہ مہر جبیں کے لقب سے مشہور کیا ہے ایک قصر بنایا ہے اسمیں بہت عورتیں
جمع کی ہیں ہر ایک کو سحر کے زور سے کمسن بنایا ہے سب کی صورتیں دیکھنے میں ایسی حسین ہیں کہ اگر عابد دہ سالہ
دیکھے تو بھی دل بیقرار ہو جائے اور اپنی صورت سحر کے زور سے ایسی بنائی ہے کہ شاہان عالم خواستگاری کرتے ہیں
فراق میں مرتے ہیں ملک و دل دیتے ہیں مگر ایک کو قبول نہیں کرتی تحفہ و تحایف ہر ایک ملک سے آتے ہیں اسکی
وجہ سے بڑے علم و شان سے رہتی ہے قصر کا نام قصر حسینان رکھا ہے وہاں اپنے سحر کے عجائب و غرائب بنا لئے ہیں جو
کوئی وہاں جاتا ہے اسکے سحر میں مبتلا ہوتا ہے والد آجتک اپنے ملک کی حکومت اسکو دیتے ہیں مگر وہ قبول نہیں کرتی
اصل میں زن ضعیفہ ہے شکل اسکی ایسی ہے جسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہے اگر آپ اس طرف تشریف لیجائیے گا تو اسکی باتوں
میں نہ آئیے گا فوراً قتل کیجیے گا بدیع الملک اس تقریر کو سنکر مسکرائے کہا اے ملکہ جیسا تم کہتے ہو ویسی ہوگی میں ایکبار
اسکو دیکھونگا اسکے قصر کی سیر کرونگا دیکھوں اسنے کیا کیا عجائب و غرائب بنائے ہیں اور جہانتک ممکن ہوگا احتیاط
رکھونگا کسی کے کلام کا اعتبار نہ کرونگا ملکہ نے عرض کی آپ میرے تخت پر بیٹھیں میں آپکو گلزار کے اندر پہنچا دوں
بدیع الملک تخت پر بیٹھے ملکہ نے سحر کر کے تخت بلند کیا مرحج آفتاب علم اپنے تئیں سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے
سب کیفیت دیکھ رہا تھا اسنے جو کشش دل کو بدیع الملک پر مائل پایا اپنے دل میں کہا یہ لوگ ہر طرح صاحب
اقبال ہیں جہاں جاتے ہیں وہاں کی شاہزادیاں انکی طرف ضرور مائل ہوتی ہیں یہ خیال کر کے مرحج بھی دیوار
کے پار آ گیا اپنے تئیں سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے دیکھا ملکہ نے تخت اتارا بدیع الملک نوجوان تخت سے اترے
ملکہ نے کہا اے شہریار اب میں رخصت ہوتی ہوں بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نہیں معلوم اب کب
ملاقات ہو ملکہ نے عرض کی انشاءاللہ تعالی حاضر خدمت ہونگی آپ لوح حاصل کرلیں تو مجھے اطمینان ہو جائے
پھر میں اور انتظام کروں بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا مالک ہے اگر منظور الہی ہے تو میں لوح لیکر گلزار سے باہر آؤنگا
ملکہ نے بدیع الملک کے سامنے تخت بلند کیا تھوڑی دور تک تو تخت نظر آتا رہا
بدیع الملک وہیں کھڑے رہے جب تخت نظر سے غائب ہو گیا بدیع الملک نے کہا اب ملکہ گئیں مگر ملکہ بھی
سحر کر کے پوشیدہ ہو گئی یا نہیں بدیع الملک آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک قصر نہایت نفیس نظر آیا
بدیع الملک اس قصر کی طرف تشریف لیچلے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک نازنین زہرہ جبین نظر آئی بدیع الملک
کے سامنے آکے اپنے چہرے سے نقاب اٹھائی شاہزادے نے جو چہرے پر نظر کی نہایت حسین پایا مگر ملکہ شاداب
کا قول یاد آیا بدیع الملک سمجھے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنکو مہر جبیں نے اپنے سحر کے زور سے حسین و کمسن

بنا رکھا ہے مگر یہ خیال کیا کہ ملکہ کا کہنا مطلب خالی از عجب ہے جو اسکی اصلیت ہو ورنہ یہ صورتین ایسی ہی ہوں صرف
طلسم کے ہیں چند در چند ایک بات کہدی یہ سوچ کے اس نازنین کے قریب آئے نازنین نے جو شہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا کچھ خوف معلوم ہوا کچھ شرم آئی اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر کہا اے جوان تو کون ہے اس باغ میں
کیوں آیا ہے بدیع الملک نے کہا میں ایک غرض سے یہاں آیا ہوں نازنین نے کہا یہاں تیری غرض نہیں
ہوگی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہے تو واپس جا اگر ہماری ملکہ کو خبر ہو جائیگی تو غضب ہوگا وہ تجھکو زندہ نہ چھوڑینگی تو
جانتا ہے کہ یہ قصر حسینان ہے یہاں کوئی آ نہیں سکتا ہے تجھے کیسے یہاں آنے دیا اور گلزار کے اندر کیونکر آیا
بدیع الملک نے فرمایا اے مہ جبین اسقدر آزردہ نہو میں اس جگہ ضرورت خاص سے آیا ہوں مجھے کچھ
گلشن پوش سے کچھ کام ہے نازنین نے کہا اپنا کام بتاؤ بدیع الملک نے فرمایا مجھے بتانے کی ضرورت نہیں
ہے نازنین نے جواب دیا اے جوان اگر نہ بتائیگا تو بہت پچھتائیگا ابھی تیری جان جائیگی مراد بر نہ آئیگی
بدیع الملک کو غصہ آگیا کہا بس زبان سنبھال کے بات کر نازنین نے فسوں کیا بدیع الملک پر سحر
کیونکر تاثیر کرتا سحر رد ہوا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اس نازنین کو مارا کہ سر اڑگیا مر کے زمین پر گری
اندھیرا ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من جہتاب جادو بود آواز آنے سے تاریکی دفع ہوئی بدیع الملک نے
دیکھا نازنین کی صورت ویسی ہے خیال کیا اگر یہ صورت سحر کی ہی ہوتی تو ضرور تبدیل ہو جاتی اسکی صورت
اصلی یہی ہے بدیع الملک کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ ایسی نازنین کا قتل کرنا بالکل خلاف تھا یہ سوچکر آگے
بڑھے کچھ دور چلے تھے کہ بدیع الملک کے کان میں آواز رونے کی آئی شہزادے نے گردن اٹھا کے دیکھا ایک
مجمع نازنینوں کا اشکباری کرتا ہوا آتا ہے انمیں سے ایک حسین مہ جبین روتی پیٹتی اس نازنین کی لاش
پر گئی سر کو اٹھا کر لاش کو تن سے ملایا سب نے لاش کو گھیر لیا رونا شروع کیا بڑی دیر تک مصروف آہ و زاری
رہیں جب رونے سے فراغت پائی تو سب نے لاشہ اس نازنین کا اٹھایا ایک جانب روانہ ہوئیں
بدیع الملک بھی اسکے ساتھ تعاقب میں چلے وہ سب ایک بارہ دری کے قریب آئیں لاش وہیں رکھدی
روتی پیٹتی اندر گئیں بدیع الملک نادر باہر رہے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے دیکھا ایک حسین
گلبدن نازنین جسکے آگے تاج سر پر رکھے ہوئے آئی اسکی لاش کو دیر تک دیکھا کی بعد میں سب سے کہا اسکو
دفن کردو ہم قاتل کا ابھی پتہ لگاتے ہیں جہاں ہوگا سر کے بل یہاں آئیگا جب آئیگا تو اپنی خطا کی سزا پائیگا
بدیع الملک نے جو اس نازنین کو دیکھا ہوگئے کہ مظہر عجیب اسی قتال عالم کا نام ہے اسکی صورت بھی اصلی ہے
سر سے پیر تک یہی ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنے کا قصد کیا جیسے ہی شاہزادے نے باغ کے اندر قدم رکھا چاروں
سے آواز دی اے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ آج اس شخص کا گذر اس باغ میں ہوا ہے جو اس طلسم کا غارت کرنیوالا
اور وہ قتال ساحران ہے جلد ہماری خبر لو ورنہ ہم جلے جاتے ہیں نگہبانوں نے جو چاروں کی یہ آواز سنی ہوشیار رہو
چاروں طرف دیکھا ایک جانب جو نگاہ کی تو بے ہوش اڑ گئے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان
سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے ہوئے خراماں خراماں چلا آتا ہے نگہبانوں نے چاہا روکیں مگر جرات نہوئی سب
ٹھہر گئے ایک نے رو برو سے کہا تم دیکھو رہے ہو یہ شخص گزر رہے ہیں اسنے جواب دیا کہ مجھکو کون مانع ہو
یہ گفتگو ہوئی اور شور غل مچایا کے مگر کوئی نگہبان بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ قریب بارہ دری کے
پہنچا نگہبانوں نے جو یہ حال دیکھا کہا اگر یہ شخص بارہ دری کے اندر چلا گیا تو ملکہ اسکی جان لینگی ایک کو زندہ

نہ چھوڑ سکی یہ صورت دیکھ نہایت دہشت دروازہ سے بارہ دری میں آئے ملکہ کو اطلاع کرائی کہ آپ سے
ایک ضروری عرض کرنا ہے جلد تشریف لائیے خواصوں نے ملکہ کو خبر پہونچائی ملکہ اسوقت قاتل مہتاب
کی تحقیق کتاب جمشیدی سے کر رہی تھیں خواصوں سے کہا تم چلو میں آتی ہوں خواصوں نے کہا اگر جلد تشریف
نہ لے جائیے گا تو حرج ہوگا نگہبان کہتے ہیں کہ ایسا نہو موقع ہاتھ سے جائے اور ہم لوگوں پر الزام آئے
جلد تشریف لے چلیے ملکہ نے جو یہ بات سُنی گھبرا کے اُٹھیں دربانوں کے پاس آئیں کہا سبب کیا ہے کیوں
اسقدر تعجیل کی ہے میں مہتاب کے قاتل کو دریافت کر رہی تھی جلد بتاؤ سبنے کہا ملکہ عالم ہم لوگ نگہبانی میں
معروف تھے کہ غیبوں نے آواز دی کہ ای نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ اس قصر میں آج وہ شخص آتا ہے
جو اس طلسم کو تباہ کردیگا ہم چلے جاتے ہیں جلد ملکہ عالم کو خبر کردینے جو دیکھا تو ایک جوان حسین سلاح جنگ
لگائے ہوئے بڑی شان و شوکت سے خرامان خرامان آتا ہے سب نے چاہا کہ اسکو روکیں مگر اسکا رعب ایسا چھایا
ہم کچھ نہ کر سکے مجبور ہو گئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں وہ بارہ دری کے قریب پہونچ چکا ہے یقین ہے اب بارہ دری
میں آگیا ہو ملکہ نے کہا تم لوگ بچاؤ ہم اسکو ابھی گرفتار کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے میری خواص کو بھی اسی نے
قتل کیا ہے نہیں معلوم کون ہے میں ابھی اسکو قتل کرونگی یہ کہکے ملکہ واپس ہوئیں جیسے ہی وسط بارہ دری
میں پہونچیں دیکھا ایک جوان حسین سامنے آتا ہے ملکہ کی نگاہ جو جمال بدیع الملک پر پڑی غش کھا کے
گری دیر تک بیہوش رہی بدیع الملک قریب گئے چاہا سر ملکہ کا زانو پر رکھیں کہ ملکہ کو ہوش آگیا آنکھیں
کھولکے چہرہ بدیع الملک دیکھا اور وہاں سے اُٹھ کر دور جا کے کھڑی ہوئیں کہا کیوں صاحب آپ کون
ہیں میری بارہ دری میں بے اذن کیوں آئے آپ ہی نے میری خواص کو قتل کیا اب اسکے عوض میں کیا کیا
جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا آپ مجکو قتل کریں ملکہ نے کہا میں آپکو قتل کرکے کیا پاؤنگی آپ نے خواص
کو قتل کیا تو اس سے کیا گناہ ہوا تھا جسکی سزا آپ نے ایسی سخت دی کہ اسکی جان لی بدیع الملک نے فرمایا
اے ملکہ میں واقعی خطاوار ہوں اسوقت اُسنے ایسے کلمات سخت کہے کہ مجھے بھی غصہ آگیا تاب نہ رہی میں نے
طمانچہ مارا اسکا سر اُڑ گیا ملکہ نے کہا آپکو یہاں کون لیکر آیا بدیع الملک نے فرمایا تمہارا شوق دید یہانتک لایا جذب
محبت نے تم تک پہونچایا ملکہ نے کہا شوق دید کسکو کہتے ہیں اور جذب محبت سے کیا مراد ہے سادگی طبیعت آپکی
کیواسطے جاتی رہی ہے بے اذن مکان غیر میں چلے آئے اور ایک بیگناہ کو قتل بھی کیا خون ناحق اپنے سر لیا آپکو
ایسا نہ لازم تھا خواصوں نے کہا ملکہ عالم آپ کس سے باتیں کرتی ہیں ایک برق گرایئے کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے
ہو جائیں ملکہ نے پلٹ کے خواصوں کو جواب دیا تمھیں اس بات میں کیا دخل ہے کیوں ایسی رائے دیتی
ہو آدمی کو پہچان کے بات کرنا چاہیے نہیں معلوم کون ہے کہاں سے آیا ہے کیا کام ہے کسی شہر کا شہزادہ ہے یا کسی
اقلیم کا بادشاہ عالیجاہ ہے ان لوگوں کیواسطے ایسی باتیں زیب نہیں اور ہم اسکو کیا قتل کرسکیں گے
جب اسکو ایسی ہی کوئی بات حاصل ہے تب تو یہاں اسطرح بخوف ہوسکے آیا ہے خواصیں خاموش ہو رہیں
آپسمیں اشارے کرنے لگیں ملکہ پھر بدیع الملک کیطرف مخاطب ہوئیں کہا آپکی کیا مرضی ہے جس کو
قتل کرنا منظور ہو قتل کیجیے اپنی راہ لیجیے بدیع الملک نے فرمایا ہم تو [illegible] ابرو ہیں کسیکو کیا قتل کرینگے
ملکہ نے کہا یہ کیا فرمایا جسکا مطلب سمجھ میں نہیں آیا بدیع الملک نے فرمایا ایسے معاملے کی سمجھ میں کیوں
آ سکتے ملکہ نے کہا صاف صاف بات کیجیے میں کنایہ اشارہ نہیں جانتی آپ یہاں کیوں تشریف لائے

ہم لوگون نے آپ کی کیا خطا کی ہے جو ہمارے خون کے پیاسے ہین بدیع الملک نے جواب دیا یہ آپکا فرمانا بیکار ہے مجھے دھوکے مین ایک خطا ہوگئی مین نادم ہون آپ کو اجازت دی کہ آپ سزا دیجیے آپنے شاید ایکبار سے عرض کرنے کو خیال نہین فرمایا جو بار بار میرے تعجب کرنے کو وہی کلمات فرماتی ہین جھوٹی بات کو پھر یاد دلاتی ہین اگر آپکو سزا دینا ہے تو مین موجود ہون اپنا خون معاف کرتا ہون آپ مجھے قتل کرین اور اگر تلوار اٹھانا ہوتی ہین تو وہ اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کے نثار کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکالا اور بات کی بے تکلف آپ کی ہمت کی تیزی کے پر ملکہ مہ جبیں کو کب صبر ہوتا دوڑ کے خنجر ہاتھ سے چھین لیا دوسرا ہاتھ گلے پہ رکھ دیا آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے عرض کی اے شہریار اگر آپ ایسی باتین کرینگے تو مین واقعی جان دیدونگی بدیع الملک نے کہا آپ ہی ہر بات مین طعنہ دیتی ہین مین مجبور ہون ملکہ اسوقت بیخود ہوگئی تھی بے تکلف زبان سے نکلا بیشک مین نے کہتی تھی آپ میرے کلام کو صحیح سمجھ یہ کہکے ہاتھ پکڑے ہوئے آگے بڑھی بدیع الملک سے کہا میرے گھر تشریف لائے آپ ہمارے یہان تشریف لانے ہین ہمکو عزت دی ہے تھوڑی دیر تشریف فرمایئے میری خطا معاف کیجیے کہ مین کہا جانتی تھی کہ دل لگی بیچ نازک ہے ناگوار ہے بدیع الملک نے کہا اے ملکہ اگر اور باتین کہین مجھے خیال ہوتا کہ مجھے پھر بار اُسکے قتل کی مثال دیکر مجھے بہت تعجب کیا مین اپنی جان دیدیتا ملکہ نے کہا اے شہریار اب اسکو در گذر کیجیے مین بہت نادم ہوئی اب یہ فرمایئے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے بدیع الملک نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرونگا اپنی کیفیت دل عیان کرونگا مگر قصہ بہت طویل ہے جسوقت آپ سنینگی تعجب تاسف فرمائینگی غرض باتین کرتی ہوئی بدیع الملک کو شہ نشین پر عالی مسند پر بٹھایا عرض کی اب اپنی کیفیت بیان فرمایئے بدیع الملک نے ابتدا سے ذکر شروع کیا سب تقریر بدیع الملک کی بدل سنی کبھی خوش ہوئی کبھی افسوس کیا جب سب کیفیت بدیع الملک اپنی طلسم مین آنے کی بیان کر چکے آخر مین یہ کہا کہ مین اس باغ کے اندر تلاش میں آیا تو ملکہ نے پوچھا اے شہریار یہاتک آپکو کس نے پہونچایا بدیع الملک نے فرمایا میرا ایک دوست ہے اُسنے باغ کے اندر پہونچادیا سب یہان کا پتا دیا ملکہ نے اسیری سے آزادی کی کیفیت بھی سنکر پوچھا آپکو اسیری سے کس نے رہائی دلائی بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ خدا نے رہائی دلائی اور یہان بھی ایسا ہی جلد کردیا کہ خدا نے مدد کی ایک دوست کو بھیجا اُسنے مجھکو باغ کے اندر پہونچایا ملکہ مہ جبیں نے کہا اے شہریار اس طلسم مین دو جگہ ساحر رہتے ہین ایک دیو کا مکان ہے اور دوسرے گلزار گمگشتہ ان ہے اور ایک ٹھکانا اور ہے آپ نے وہان کی نسبت بھی اجمالاً بیان فرمایا ہے کہ مجھے اسیری سے ایک ساحر نے رہائی دی ہے وہان ملکہ شاداب دختر قیصر صاحب بالمن سحر جانتی ہین اور جو آپنے بیان فرمایا کہ وہ ایک شخص کو دیوان شریر کے قید سے چھڑایا اور بہت سے وقت پر وہ کام آیا تو ملکہ شاداب البتہ دیوان شریر کے قید مین تھین اور انکی نسبت قیصر نے یہ شرط کی تھی کہ جو قید سے ملکہ کو چھڑا کے لائیگا اُسکا عقد ملکہ کے ساتھ کیا جائے گا معلوم ہوتا ہے آپنے چھڑا کے بایا اور قیصر نے خلاف شرط کے بلکہ آپ سے انکار کیا آپنے طلسم کے فتح کرنیکا قصد کیا بدیع الملک نے کہا ملکہ تم اچھی خیالی باتین کرتے ہو کہان مین کہان ملکہ شاداب جس وقت تمہاری زبان سے نام سنا آج تک واقف نہ تھا مین نے جسکو قید سے چھڑایا وہ مرد شخص تھا بھلا ملکہ کی قید تک مین کیونکر پہونچتا اور رہا کیون کرتا یہ سنکر ملکہ نے کہا اے شہریار آپکی باتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ہی نے ملکہ شاداب کو رہائی دلائی اور انہین کے فراق مین یہانتک آئے یہ مصیبت عظیم اٹھائی خیر آپکی مراد کسی صورت سے ہو آپکے محنت رائیگان نہ جائے ملکہ آپکو

مل جائین ارمان دل نکلین آپکی طبیعت خوش ہو محنت وصول ہو مدعاے دل حصول ہو بدیع الملک نے
فرمایا مین مطلق ملکہ شاداب سے نہین واقف ہون یہ سب تمہارا خیال ہے کہان مین کہان ملکہ مین ایک مرد غریب وہ شاہزادی
بھلا مین ایسا حوصلہ کر سکتا ہون تمھین اگر مجھے ایسی باتین تو مین کیا کر سکتا تھا اب تمہارے پاس بیٹھا ہون
تم یہان سے اٹھا دو تو مین کیا کہہ سکتا ہون ملکہ برجیس نے کہا اے شہریار یہ کیا غرض ہے آپکے چہرے سے ظاہر
ہوا درین آپکو اٹھا سکون یہ میری مجال نہین ہان اگر مین کسی شاہزادی ہوتی تو امارت کی راہ سے ایسا بھی کرتی
اب کیا کر سکتی ہون مین خود اپنے تئین بے بضاعت تصور کرتی ہون ہمیشہ سے طلسم مین والدین ملازم رہے
اب مین ملازم ہون آپکو اٹھا سکون اتنی مجال نہین ہر ایک صورت سے آپ مالک ہین مین جب کہ ادب
شاہزادیکا کرتی ہون اس سے زیادہ آپ کا ادب کرنا لازم ہے یہ کہکے مسند سے دور ہٹکے بیٹھی ہاتھ باندھکے
باتین کرنے لگی بدیع الملک مسکرائے کہا ملکہ تمھین اب یقین کامل ہو گیا کہ مین نے شاداب کو رہا کیا ہے ملکہ
برجیس نے کہا اے شہریار آپ میری بات کو خلاف جانتے ہین مین کبھی خلاف نہ کہونگی آپ نے ضرور ملکہ شاداب
کو رہا کیا اور اسکی وجہ سے اس طلسم مین آئے بدیع الملک نے فرمایا اب سے اس سنگ کو کون رفع کر سکتا ہے ملکہ
برجیس نے کہا اگر آپ کو یہ ذکر ناگوار ہے تو مین اور باتین کرتی ہون یہ کہکے کنیزون کو اشارہ کیا کہ شراب لاؤ کنیزین حاضر
ہوئین بدیع الملک اور ملکہ برجیس مین جسوقت یہ باتین ہو رہی تھین اسوقت ملکہ شاداب بھی موجود
تھین مگر سحر کرکے اپنے تئین پوشیدہ کر لیا تھا کوئی نہ جانتا تھا بدیع الملک بے خوف باتین کر رہے تھے اور مرغ
آفتاب علم بھی موجود تھا یہ بھی اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے تھا اسکو بھی کوئی نہ جان سکتا تھا جب کنیزین
محفل مین شراب لیکر آئین ملکہ نے صراحی طلب کی ایک کنیز نے زمرد کی صراحی ملکہ کو دی ملکہ نے جام اٹھایا شراب
انڈیلی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار نوش فرمایئے بدیع الملک نے انکار کیا ملکہ نے انکار کا سبب پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگون مین یہ دستور ہے خیال دین کا فرض ہے کہ غیر مذہب کے ہاتھ سے جو شے مس ہو جائے اسکا
اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ برجیس نے کہا پھر آپکی کیا مرضی ہے بدیع الملک نے فرمایا دین حق اختیار کرو ساری بدی
کو ترک کرو ملکہ برجیس نے عرض کی آپ مجھکو اپنے مذہب کے عقائد سے آگاہ فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ پڑھایا
ملکہ برجیس مسلمان ہوئین بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیکر نوش کیا پھر خود جام بھر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے جام
پیا اسیطرح متواتر دو تین جام چلے نشہ کا سرور ہوا حجاب دور ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ
برجیس نے عرض کی اے شہریار کیا اس وقت بھی ملکہ شاداب کا دھوکا ہوا جو اس بلاتکلفی سے ہاتھ بڑھایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اب اس ذکر کو جانے دو تمھین میری بات کا اعتبار نہین ملکہ برجیس نے عرض کی مین آپکی
بات کو صحیح جانتی ہون مگر اپنے کلام کے صحیح ہونے کا بھی دعوی کرتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اس ذکر کو موقوف
کرو اور باتین کیا کم ہین جو اسی ذکر مین صبح ہو مین صبح کو یہان نہ ٹھیرونگا لوح لینے کو جاؤنگا ملکہ نے عرض کی ابھی تین
آپ کہین نہ جائیے دونونکی لوح کا لینا آسان نہین ساحران نامی کہکشان کفن پوش کے یہان موجود ہین وہ کیونکر
لوح آپکو دینگے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا اپنا فضل کریگا لوح ملجائیگی لشکر بھی میرا سب یہان اسیر
ہوا اسکو رہا کرنا ہے ملکہ نے لشکر کی جو کیفیت سنی عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن کے پاس بھیجا گیا ہے
سب وہان اسیر ہونگے یہان آئے تھے کہکشان کفن پوش نے سب کو طوق و زنجیر پہنا کے قیصر صاف باطن کے
پاس بھیج دیا بدیع الملک کو افسوس ہوا فرمایا اے ملکہ مین اگر جانتا تو ابھی یہان نہ آتا پہلے اپنی فوج کو رہا

کرتا پھر یہان آنے کا ارادہ کرتا ملکہ برجیس نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے ابھی کہکشان کو بھی
اطلاع ہوئی ہے اگر وہ آپکو دیکھیے گا تو ضرور قصد جنگ کریگا آپ تنہا ہین کیونکر اُسکا مقابلہ کیجیے گا اور اگر آپ کے ہمراہ
آپکا لشکر بھی ہوتا تو بھی وہ سحر کرکے آپ سے مقابلہ کرتا آپ مجبور رہتے بدیع الملک نے فرمایا اب ایک لمحہ
مجھے ٹھہرنا دشوار ہے مگر بمنت برجیس دو تین روز یہان قیام کرین ملکہ برجیس نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک
نوجوان نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو گئین شب بھر یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار نے
ملکہ سے اجازت چاہی ملکہ بہت غمگین ہوئین ہر چند کہا اے شہریار آپ جانتے ہین وہ لوگ ساحر ہین آپ
اُنسے کیونکر مقابلہ کیجیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ خدا ہر حال مین ہمارا حامی ہے سب آفتون سے وہی ہمکو
بچائے گا ملکہ نے جب خیال کیا کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانے گا مجبور ہو کر کہا اے شہریار آپ تشریف لے جائیے مگر
ساحرون کے مکر سے اپنے تئین بچایئے گا مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
آنے کی کوئی ضرورت نہین ہے ایسا قصد نہ کرنا مجھے سوا خدا کے کسی کی مدد درکار نہین ہے ملکہ نے کہا اے شہریار
میری کیا مجال جو آپ کی مدد کر سکون مگر بے آپ کے دیکھے مجھے چین نہ آئے گا اس لیے حاضر خدمت ہونگی
بدیع الملک نے فرمایا مین اسکو بھی برا سمجھتا ہون مگر تمھین اختیار ہے یہ کہکر برجیس کے باغ سے باہر آئے
ملکہ نے سب پتے بدیع الملک کو بتا دیے تھے بدیع الملک کہکشان کفن پوش کے مکان کی طرف روانہ
ہوئے ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ مریخ آفتاب جلوہ اور ملکہ شاداب بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہین مگر یہ لوگ
اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے ہین ملکہ شاداب کی عجب حالت ہے ہر وقت پر فن کی جانکنی اور مریخ
آفتاب جلوہ اب دل مین کہتا ہے کہ بدیع الملک کے اقبالمند ہونے مین شک نہین کیسے مرحلے ہر ایک آسے
سہل مت پھر لینے خدا نے فضل کیا ایک مرحلہ فریفتہ ہو گئی ان لوگون کے یہ خیال ہین مگر بدیع الملک نوجوان
اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ یہ راز برجیس پر کیونکر ظاہر ہوا کہ مین ملکہ شاداب کے فراق مین بیتاب ہون اور
مین اس سے تعلق دلی رکھتا ہون کبھی خود ہی جواب دیتے ہین کہ مین نے جو ملکہ کی رہائی کی کیفیت بیان
کی ہو گی اور بیان دیا تھا مگر برجیس عاقلہ ہے سمجھ گئی اور یہان کا آنا یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ بے مدد کسی ساحر کے یہان
آنا دشوار تھا جب یہ خیال آتا ہے کہ ملکہ شاداب نے منع کر دیا تھا اور اب یہ راز افشا تیر بھی افشا ہو جائیگا تو وہ کیا
کہینگی بدیع الملک محجوب ہو جاتے ہین یہ سوچتے ہوئے مکان کہکشان کے قریب پہونچے دیکھا ایک
قلعہ آہنی مکان کہکشان کے سامنے بنا ہوا ہے اس قلعہ پر فوج بھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک اور آگے بڑھے
کہکشان کے مکان پر پہونچے پھاٹک پر لوگ بیٹھے تھے انھون نے جو بدیع الملک کو آتے دیکھا سب
کھڑے ہو گئے بدیع الملک کو روکا شاہزادے نے کہا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اس سے
کچھ باتین ضروری کرنا ہین سب نے کہا ہم آپ کی اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا ویسا کیا جائے گا بدیع الملک
نے کہا جلد جاکے اطلاع کرو جسقدر لوگ وہان جمع تھے اُنمین سے چند شخص اندر گئے کہکشان اسوقت ساحرون
سے باتین کر رہا تھا کہ طلسم کشا کا پتہ نہ لگا کہ وہ کیا ہو گیا ساحر کہتے تھے جہان ہوگا اُسکو بھی ڈھونڈھ کے پیدا کرینگے
چوبدارون نے کہکشان کو سلام کرکے کہا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوئے دروازے پر حاضر
ہوا ہے ایسا جوان صاحب شوکت و شان آجتک نگاہ سے نہین گذرا آپ سے کچھ باتین کرنے کو کہتا ہے کہکشان
نے کہا ارے طلسم کشا نہ ہو یہ کہکے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چوبدارون کے ہمراہ باہر آیا بدیع الملک پر جو نگاہ

بڑی رعب چھا گیا ساحرون سے کہا آپ لوگ اس سے کلام کرین مین بات نکرونگا ساحر آگے بڑھے بدیع الملک سے کہا اے جوان تو کون ہے یہان کیونکر آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین کہکشان کفن پوش کے پاس آیا ہون اسکے پاس جو اس طلسم کی لوح ہے اگر وہ لوح دیگا خیر ورنہ تو مین لوح لیکر واپس جاؤن طلسم مین آگے بہت جگہ مقابلہ پڑینگے بہت عرصہ ہوتا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا اے جوان تو عقل سے خلاف بات کرتا ہے تنہا آکر لوح مانگتا ہے بھلا تمام دنیا کو اپنے ہمراہ لاکر لوح حاصل کر تو بھی ہم جانین کہ تو بڑا مرد ہے بدیع الملک نے فرمایا جوانمرد کے بھروسے پر کام کرتے ہین وہ مرد نہین ہوتے جب مین تنہا لوح نہ لے سکونگا تو مجمع کثیر اپنے ہمراہ لاکر تم سے مقابلہ کرونگا ساحرون نے کہا جب زندہ یہان سے جاؤ تو مجمع کثیر اپنے ہمراہ لیکر آنا بدیع الملک نے فرمایا کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا ورنہ سزا پاؤگے بہت پچھتاؤگے ساحرون نے جو یہ کلمہ بدیع الملک سے سنا پڑھ کے سحر کیا بدیع الملک کے پاس تحفہ جات موجود تھے سحر نے تاثیر نہ کی ساحر حیران ہوئے بہت سے سحر کیے مگر بدیع الملک پر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب ساحرون نے دیکھا کہ بدیع الملک پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے تو کہکشان سے کہا تم حکمت کے تحفہ جات صرف کرو سحر اس جوان پر اثر نہین کرتا کہکشان نے بہت سے تحفہ جات حکمت صرف کیے مگر بدیع الملک پر کسی نے اثر نہ کیا کہکشان حیران ہوگیا ساحرون سے کہا اب کیا ہو سکتا ہے اس پر تو حکمت بھی کام نہین کرتی ساحرون نے کہا یہ طلسم کشا اصلی ہے اب شرط تنہائی بھی پوری ہوگئی نہین معلوم یہ یہانتک کیونکر آیا ہے ورنہ کسیکی مجال تھی جو گلزار کے اندر آ سکتا کہکشان نے کہا سوا اسکے کہ مین فوج کو اطلاع کراؤن اور وہ سب ملکر اسکو گرفتار کرین اور کیا ہو سکتا ہے ساحرون نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے فوج اگر یہان آجائیگی تو یہ ابھی گرفتار ہو جائیگا کہکشان نے اپنے ملازمین سے کہا تم لوگ جلد جاؤ اور اس حادثہ کی اطلاع لشکر مین کرو اور کہو کہ جلد لشکر یہان آئے اگر عرصہ ہو جائیگا تو یہ جوان قیامت برپا کر دیگا اس کی تھوڑی سی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ ہم لوگون کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا ہے جلد فوج کو لاؤ ملازمین یہ بات سن کے وہان سے روانہ ہوئے یہان کہکشان نے بدیع الملک سے کہا اے جوان اگر تجھے اپنی جان کی حفاظت منظور ہے تو واپس جا یہان کے عجائب و غرائب ابھی تو نے نہین دیکھے ہین اگر ایک اشارہ کر دون تو ابھی جلکر خاک ہو جائے پتہ بھی نہ ملے مجھے تیری جوانی پر افسوس آتا ہے اس وجہ سے ایسا کہتا ہون بدیع الملک نے کہا اے کہکشان مین موجود ہون جو تو نے میرے واسطے برائی تجویز کی ہو اٹھا نرکھ کہکشان نے جواب دیا ابھی مین فوج کو آ لینے دون اور فوج والے ایک ایک چٹکی خاک کی ڈالدین تو تیرا پتہ نہ معلوم ہو بدیع الملک نے فرمایا پھر تجھکو کون مانع ہے کہکشان نے کہا اے جوان جہالت کو دخل نہ دے یہان سے واپس جا بدیع الملک نے فرمایا خبردار اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا مین ہرگز نہین جاؤنگا تجھے لوح لیکر لیجاؤنگا کہکشان نے کہا لوح کا ملنا دشوار ہے ایسا خیال نہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تجھے ہو سکے تو کر یہ کہکے آگے بڑھے کہکشان ڈر کے پیچھے ہٹا اتنے عرصے مین فوج بھی آگئی کہکشان نے ان سے کہا اے لشکریو اس جوان کو لینا خبردار جانے نہ پائے لشکری بدیع الملک پر تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑے بدیع الملک نے بھی تلوار میان سے لی پشت دیوار سے ہو کے ہوشیار ہو کے جنگ کرنے لگے یہ کیفیت ملکہ شاداب اور مریخ آفتاب علم نے جو دیکھی یہ لوگ اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے تھے یہ حال جو دیکھی تاب نہ رہی پہلے مریخ آفتاب علم نے ایک جانب جا کر اشارہ کیا بہت سے سپاہیون

کے سر اڑ گئے بہت سے سوار گھوڑون سے گر کے مرے ملکہ شاداب نے جو یہ کیفیت دیکھی مریخ آفتاب علم تو
اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے تھا ملکہ کو نظر نہ آیا مگر خیال ملکہ کو یہ ہوا کہ شاید ملکہ پر حسن نے اگر ان سوارون کو قتل
کیا یہ سوچ کے ملکہ شاداب نے بھی ایک جانب اشارہ کیا دو تین سو جوانون کے سر اڑے مریخ نے جو یہ کیفیت
دیکھی پھر سحر کیا زیادہ آدمی مرے گرے ملکہ نے پھر سحر کیا اس سے زیادہ آدمی قتل ہوئے اسی بحث مین لشکر تمام
ہو گیا مگر اس ہاڑ مین بدیع الملک کو ثابت ہوا کہ یہ لوگ اسلحہ سے قتل ہوئے ہین اور بدیع الملک نامدار
نے بھی بہت سے سوارون کو قتل کیا تھا کہکشان وغیرہ کو بھی یہی گمان ہوا کہ اس جوان نے اتنے آدمی قتل کیے
جب فوج تباہ ہو گئی اور کوئی باقی نہ رہا تو بدیع الملک کہکشان کفن پوش کی طرف چلے کہکشان نے ساحرون
سے کہا اس جوان سے بچانا اگر یہ مجھ پر آجائے گا تو غضب ہوگا ساحرون نے کہا ہم اس وقت اس خیال مین ہین
کہ اپنی جان کیونکر بچائین یہ کہہ رہے تھے کہ بدیع الملک قریب کہکشان پہونچ گئے کہکشان سحر کرکے غرق
زمین ہونا چاہتا تھا تا کہ زمین مین غرق ہو گیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان نے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑا اور جھٹکا دیا کہ زمین سے
باہر آیا بدیع الملک نے فرمایا او کہکشان اب شناخت مین خدا کی کیا کہتا ہے کہکشان نے کہا او طلسم کشا مین اگر قتل
بھی ہو جاؤنگا تو تیرا مدعا بر نہ آئے گا مین ہرگز مسلمان نہ ہونگا بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکال کے اسکے گلے پر پھیرا ایسے
زور مین تھا خنجر کی بارہ ہو گئی تھی بدیع الملک کو اس وقت غصہ تھا اسکو گرا کے سینہ چیر ڈالا کہکشان مر گیا
اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من کہکشان کفن پوش بود افسوس مارا دیم و جان دادیم وہ طلب
خود زسیلم بدیع الملک آگے بڑھے کہ شاداب نے سامنے آکے کہا اے شہریار آپ کہان جاتے ہین لوح اسکی
پیشانی مین ہے جلد پیشانی کو چاک کرکے لوح لیجیے ورنہ اور ساحران فدا اسکی پیشانی سے لوح نکال لے جائینگے
بدیع الملک نے دیکھا ملکہ کی عجب حالت ہے بال سر کے پریشان ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہین چہرہ اترا ہوا ہے
غصہ بھی معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ خیر تو ہے اس وقت تمہاری کیا حالت ہے ملکہ نے عرض کی یہ وقت
ایسا نہین ہے جو مین آپ سے کہہ سکون آپ لوح لیجیے اسکے بعد مین عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا مین
جبتک تمہاری کیفیت نہ سن لونگا تب تک لوح نہ لونگا ملکہ نے کہا مجھے ایسا ہی صدمہ عظیم پہونچا ہے اسکی وجہ سے
میری یہ حالت ہو گئی ہے والد نے میرے تئین قید خانہ مین رکھا تھا اس وجہ سے یہ کیفیت ہے بدیع الملک نے
فرمایا انشاء اللہ اسکا عوض مین قیصر سے لونگا جان تو بدیع الملک اور ملکہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہکشان
کفن پوش کا لاشہ جو سامنے پڑا تھا اسکے مرنے سے جو عجائبات سحر کی گلزار مین تھین سب گرین ملکہ پر حسین اپنے
باغ مین تھین انہون نے جو یہ کیفیت دیکھی سمجھ گئین کہ بدیع الملک نے کہکشان کو قتل کیا یہ سوچ کے انہین
کہ ایسا نہ ہو لوح کے بارے واقف ہون کسی طرف اور چلے جائین اس سے بہتر یہ ہے کہ جا کر آگاہی دون فوراً تخت
منگایا تخت پر بیٹھ کے کہکشان کے مکان کی طرف روانہ ہوئین اس وقت آ کے یہ کہتین کہ ملکہ شاداب بدیع الملک
سے رخصت ہو کر جایا چاہتی تھین ملکہ پر حسین نے ملکہ شاداب کو اس محل مین نہ دیکھا فوراً اپنا تخت اتار کے
بدیع الملک کے پاس آئین کہا اے شہریار مبارک ہو کہ لوح وار جادو کو آپنے قتل کیا اتنا کہتے خیال جو گیا
تو شاداب کو اپنے سامنے پایا ملکہ پر حسین کے چہرے سے رنگ اڑ گیا بدیع الملک بھی شرمندہ ہوئے
ملکہ شاداب نے کہا او شہزادہ لوح بڑھ کے نکال لیجیے پھر جو مزاج مین آئے کیجیے گا بدیع الملک بھی سوچے
کہ ایسا نہ ہو یہان بحث بڑھ جائے اور لوح ہاتھ نہ آئے تو محنت رائگان ہو یہ سوچ کے کہکشان کی لاش

سے قریب آنے پیشانی اسکی چاک کی لوح نکالی بدیع الملک نے دیکھا ایک تختی الماس کی نہایت جگمگ جس پر
یاقوت سرخ سے بخط نسخ لکھا ہوا ہے نا لوح طلسم مراۃ العدم بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکے لوح گلے مین ڈالی وہان سے پلٹ کے آئے ملکہ شاداب نے ابر جبین سے کہا یوا اپنا ایک تین کو
مبارک ہو شاہزادے نے لوح پائی ہے تمہین مبارکباد دینا ضرور ہے ملکہ ابر جبین نے کہا شاہزادی صاحب ایکبار
مین نے مبارکبادی دی ابھی آپ بھی فرمایئے کہ مبارک ہو ملکہ شاداب نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے تجھ مین
مبارکباد دون مبارکباد وہ دے جو خوش ہو مین مبارکباد کیون دون ملکہ ابر جبین نے کہا ہم تو شاہزادے کے
دوست ہین ہم تو سو بار مبارکباد دین گے آپ کو کیون خوشی ہوگی بلکہ مل جانے کا ملال ہوا ہوگا اگر خدا نخواستہ
انکے دشمن لوح نہ پاتے تو آپ البتہ خوش ہوتین ملکہ شاداب نے کہا او ابر جبین تجھے بہت باتین بنانا یہ نہ
جاننا کہ تم اس وقت شہریار کے پاس کھڑی ہو ابر جبین نے کہا مین جانتی ہون کہ آپ کو بہ نسبت میرے شاہزادے پر
زیادہ دعوے ہے اور آپ مرتبے مین بھی مجھسے ہر طرح زیادہ ہین مگر جیسا آپ نے فرمایا اسکا جواب مین نے عرض کیا
اور جو کچھ فرمایئے گا اسکا جواب پایئے گا ملکہ شاداب نے کہا تیری کیا مجال ہے جو مجکو جواب دے سکے ملکہ ابر جبین
نے کہا اس وقت کوئی جاننے والا نہین ہے جو مزاج مین آئے فرمایئے اگر جاننے والون کے سامنے آپ یہ کلمہ کہتین تو
اسکا جواب پاتین اگر آپ کو دعوے ریاست کچھ ہے تو مجھے بھی آپکے والد ماجد کی سلطنت سے قبل اس
طلسم کی حکومت کا دعوی ہے آپ جسکا فراق ہین اگر حال خلاصہ کہون گی تو آپ شرمندہ ہونگی شاداب
خاموش ہو رہین مگر بدیع الملک اس کیفیت کو سنکر حیران ہوے کہ ابر جبین نے کیا بات کہی اور شاداب
کیون خاموش ہوئی مگر کچھ کہہ نسکے ملکہ شاداب اور ملکہ ابر جبین سے بڑی دیر تک صحبت رہی جب دن تمام ہوا تو
بدیع الملک نے کہا مین اب جاتا ہون نہین معلوم لشکر پر کیا گذری ہو جبتک اپنے لشکر کو قید سے نہ چھڑا لونگا
مجھے چین نہ آئے گا ملکہ شاداب نے کہا تخت موجود ہے آپ ملکہ ابر جبین کو اپنے ہمراہ لین تخت میرے باغ مین جاکر
ابر نگار جبین کو وہین چھوڑ دیگا آپکا جہان جی چاہے تشریف لیجایئے گا بدیع الملک نے فرمایا مجکو اس
قسم کی باتین بالکل بری معلوم ہوتی ہین ایسے جھگڑے تمہین سے خوب فیصل ہوسکتے ہین مجکو تخت کی ضرورت
نہین ہے تم تخت اپنے ساتھ لانا مین نہین معلوم کس طرف جاؤن میرا جانا لوح کے حکم پر موقوف ہے جسطرف کا حکم
لوح سے ملیگا وہ کرونگا ملکہ ابر جبین نے کہا اے شہریار یہان فوج ابھی بہت باقی ہے خزانہ وافر ہے یہ سب آپ کہین
چھوڑتے ہین قلعہ پر تشریف لے جایئے وہان فوج موجود ہے خزانہ ہے تحفہ جات ہین سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک
نے فرمایا مین لوح کل دیکھونگا جو ہدایت ہوگی وہ کرونگا ملکہ ابر جبین نے عرض کی پھر آج یہان تشریف رکھیے صبح
کو لوح کے احکام پر عمل فرمایئے گا ملکہ شاداب نے کہا صاف کیون نہین کہتین کہ کہین تشریف نہ لے جایئے
یہین رہیے ملکہ ابر جبین نے جواب دیا کہ آپکو اگر یہی منظور ہو کہ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے جائین تو صاف
کیون نہین کہدیتی ہین کہ میرے ہمراہ چلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ لڑنے لگین یہی باتین شروع کین
تمکو عرصہ ہوتا ہے مین جاتا ہون ملکہ شاداب نے کہا آپ سے مین نے ایکبار گذارش کی کہ تخت موجود ہے آپ
جہان جاتے ہین تشریف لے جائین اور ملکہ ابر جبین کو بھی اپنے ہمراہ لیے جائین بدیع الملک نے فرمایا مین آج
شب بھر عبادت الٰہی مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اسپر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے پوچھا
کہ عبادت کہان کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا کسی گوشہ تنہائی مین جاکر عبادت کرونگا ملکہ خاموش ہورہین بدیع الملک

آگے بڑھے مگر یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو ملکہ شاداب اور ملکہ مہ جبیں مین بات بڑھ جائے اور نوبت سحر کی آئے تو غضب ہوگا اس خیال سے بہت پریشان تھے مگر وہان سے صبر کیے ہوئے چلے آتے قریب ایک کوس کے آکر ایک نخلستان ملا بدیع الملک ایک نخل کے نیچے جاکر بیٹھے تمام شب اسی نخل کے نیچے بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور طلسم کشا کو بیچ ملے تو لازم ہو کہ اپنے تئین قلعہ گلزار پر پہونچائے وہان اسباب برائے طلسم کشا رکھا ہو اس اسباب پر قبضہ کرے فوج موجود ہو اسکو ہمراہ لیکر قلعہ قلمسی کی جانب روانہ ہو پھر جو ضرورت پیش آئے لوح دیکھے بدیع الملک قلعہ گلزار کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب ور ملکہ مہ جبیں کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب بدیع الملک نوجوان روانہ ہوئے تو ملکہ مہ جبیں نے ملکہ شاداب سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو میرے یہان تشریف لے چلیے استراحت فرمائیے شاہزادہ قلعہ گلزار کی طرف گیا ہو یقین ہو دو ایک روز مین لشکر لیکر واپس ہو ملکہ شاداب نے جواب دیا کہ مین آپ کے یہان جاکر خلل انداز صحبت عیش ہون اب شاہزادہ آپ کے یہان جائے گا میرے جانیکی کیا ضرورت ہو ملکہ مہ جبیں نے جواب دیا آپکے عذر کا منشا میری سمجھ مین آیا اب یہان سے شہریار کے پاس جائینگی انکو اپنے ہمراہ لیکر باغ کیطرف روانہ ہونگی بسم اللہ آپ تشریف لے جائین مین مانع نہین ہوسکتی ملکہ شاداب کو غصہ آیا کہا ہم ایسا ہی کرینگے اگر آپکو ہم سے زیادہ استحقاق ہو آپ روک لین ملکہ مہ جبیں نے کہا آپکو زیادہ استحقاق ہو مدت سے آپ سے رسم ہو دیوان قیصر کے قید سے آپکو چھڑوایا آپ نے انکو رہائی دی علاوہ اسکے بہت سی جگہ انکی مدد کی ہین تو محض شرط مہمانی اسکے بجالائی خاطر آپ کی زیادہ منظور ہوگی ملکہ شاداب نے کچھ جواب نہ دیا سحر کرکے بلند ہوئین تخت ہوا پر ٹھہرا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین اپنے باغ کی سمت چلین ملکہ مہ جبیں اپنے باغ کی طرف روانہ ہوگئین ان دونون کا ذکر وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین کے کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی بیان کی جاتی ہو

کہ ملازمین کہکشان کفن پوش جوان سبکو قید آہن پہنا کے لے چلے ان سب کو یہ گمان تھا کہ قیصر صاف باطن اپنے مکان پر ہوگا یہ سمجھ کے سب لوگ پہلے قیصر کے مکان پر آئے یہان سب کیفیت قیصر کے سفر کی سنی سب نے ایک روز یہان قیام کیا دوسرے روز سب قیدیون کو لیکر قیصر کی تلاش مین روانہ ہوئے دس روز تک ان لوگون نے شب کو کہین قیام نہین کیا گیارھوین روز قیصر سے دربند سفیہ پر ملاقات ہوئی ملازمین کہکشان قیصر کے پاس آئے قیصر کو نامہ کہکشان کفن پوش کا دکھایا سب قیدیون کو پیش کیا قیصر بہت خوش ہوا اپنے وزرا کو بلایا کہا خداوند جمشید نے سبکو گرفتار کرادیا مگر ابھی طلسم کشا نہین گرفتار ہو وہ بھی اسیر ہوجائے گا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اسکی عزت بڑھاؤنگا اسنے بڑا کام نمایان کیا ہو خط مین لکھا ہو کہ اگر آپ ان کو اسیر کیجیے گا تو آپ کی خوشی اور اگر قتل کرنے کا ارادہ ہو تو ان اسیرون کو میرے پاس روانہ فرمائیے مین انھین اذیت شدید دیکر قتل کرونگا مین قیدیون کو لیکر

اسکے پاس جاتا ہون جو کچھ وہ کہے گا اسکا کہنا قبول کرونگا سب اسیرون کو اپنے سامنے بلایا جب پہلوانان
گردستان اسکے سامنے آئے تو اسنے پوچھا تمنے طلسم کشا کی اطاعت کیونکر قبول کی پہلوانون نے کہا ہمین طلسم کشا
نے زیر کیا ہے اُنکی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا تمہین طلسم کشا نے کسطرح زیر کیا پہلوانون نے سب کیفیت
بیان کی قیصر کو تعجب ہوا گرگین وزشت چنگال کو بلایا کہا طلسم کشا کی حقیقت سنو پھر پہلوانون سے
مقابلے کی کیفیت بیان کی گرگین نے کہا تمہین شرم نہین آتی جو اپنے زیر ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہو
پہلوانون نے کہا اگر ہم کسی ذلیل و حقیر سے زیر ہوتے تو البتہ شرم کی بات تھی جب ایسے شخص سے زیر
ہوئے کہ جو نہنگ بحر شجاعت ہے کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہے تو ہمین اپنی کیفیت بیان کرنے مین شرم کی کیا بات
ہے اگر وہ آئے گا اور تجھسے مقابلہ ہوگا تو حال کھل جائے گا گرگین نے کہا بھلا مین اس سے مقابلہ کیون کرونگا
تم لوگونکو اپنے یہان سب مین حقیر جانتا تھا اس وجہ سے اسکے مقابلہ کیواسطے بھیجدیا تھا مین کیفیت جنگ
دیکھنے کو شہنشاہ کے ساتھ آیا ہون اور مقابلہ مین کسی سے کرونگا کوئی میرا مد مقابل آج تک خلق ہی
نہین ہوا ہے پہلوانون نے جواب دیا جسوقت تمہارے مقابلے پڑے گا تو حال کھلجائے گا گرگین نے
چاہا انکو قتل کرے مگر قیصر نے منع کیا کہا یہ لوگ جبتک کہکشان کے پاس نہ پہونچ لین اُسوقت تک
انکو قتل کرنا اچھا نہین ہے کہکشان کفن پوش انکو اپنے ہاتھ سے بتکلیف دیگر قتل کریگا گرگین خاموش
ہو رہا قیصر نے سب قیدیون کو اُنکے ٹھکانے پر روانہ کیا آپ اپنی بارگاہ مین آیا شب بجرم حلہ صفیر
پر مقیم رہا صبح کو سبکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک کا عرض کیا جاتا ہے ؎ ؎

کہ شاہزادہ جو لوح دیکھکر روانہ ہوا تو قلعہ وہان سے قریب تھا تھوڑی دیر مین قلعہ کے قریب پہونچا لوگ
جو قلعہ پر موجود تھے اُنھون نے بدیع الملک نوجوان کو آتے ہوئے دیکھا قلعہ کے اندر جاکر اطلاع کی کہ جس شخص
نے کہکشان کفن پوش کو قتل کرکے لوح لی ہے وہ آتا ہے مگر تنہا ہے لوح طلسم گلے مین پڑی ہے قلعہ مین جو لشکر
موجود تھا سب مسلح ہوکر اس ارادے سے باہر آیا کہ طلسم کشا کو روکین قلعہ پر نہ آنے دین لیکن بدیع الملک
قریب خندق پہونچے دیکھا تختہ خندق گرا ہوا ہے بدیع الملک نوجوان نے خوف خندق کے پار پہونچے لشکر
نے بڑھکے روکنا چاہا شاہزادے نے تلوار درمیان سے لی لشکر ٹوٹ پڑا بدیع الملک بھی نہنگانہ بیباکانہ
جنگ کرنے لگے جسکو صف سے آگے بڑھتے دیکھا اسکو خاک پر گرادیا جو پہلوان دعوے کرکے آیا اسکو
قتل کیا تھوڑی دیر مین قریب نصف لشکر کے قتل کیا یہ کیفیت دیکھکر فوج کے حواس جاتے رہے ہے
آپس مین صلاح کی کہ اس جوان سے لڑنا اچھا نہین ہے اگر تھوڑی دیر اور لڑینگے تو یہ سب کو قتل
کریگا اور اگر انصاف کیا جائے تو ہم لوگ اسکی جنگ کیواسطے نہین ہین ہمین تو یہ حکم ہے کہ جب طلسم کشا
لوح لائے تو اسکی اطاعت کرین ہمین اسکی اطاعت کرنا ضرور لازم ہے یہ سوچکے سب نے امان
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب لشکر ہاتھ باندھکر خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوا
شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا لشکری بدیع الملک نوجوان کو قلعہ کے اندر لائے قلعہ مین ایک جا ننا
ایک درجہ نہایت نفیس بنا تھا اُسمین اسباب راحت مہیا تھا ایک تخت بچھا تھا تاج تخت پر رکھا تھا لشکریون

عرض کی یہ تاج و تخت آپکو مبارک ہو تخت پر تشریف فرما ہوجیے بدیع الملک نے کہا میں تخت پر نہ بیٹھوں میرے واسطے عیب ہے یہ کہکے ایک دنگل زرین پر جلوہ افروز ہوئے سب لشکری خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے شہریار اگر مزاج میں آئے تو اسیوقت تشریف لے چلیے ورنہ آج کی شب یہاں آرام فرمایئے کل صبح کو خزانہ میں تشریف لے چلیے گا وہاں جو جو تحفہ جات موجود ہیں وہ لیجیے سلاح نہایت عمدہ آپکے واسطے ایک مدت سے رکھے ہیں ایک سب صیاد خار بی وہیں ہے یہ سب آپ کے واسطے ہے بدیع الملک نے فرمایا کل چلونگا اُس روز بدیع الملک وہیں مقیم رہے دوسرے روز لشکریان اپنے ہمراہ لیکر خزانہ کی طرف روانہ ہوئے خزانہ میں آکر بیٹھے سلاح خانے میں گئے دیکھا ایک صندوق طلائی مقفل رکھا ہے کنجی بھی قفل میں لگی ہے بدیع الملک نے اُس صندوق کو کھولا خادم آئے صندوق سے چار کشتیان سلاح کی نکالیں شہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک کشتی میں ایک زرہ جسمین چاندی سونے کی کڑیاں ہیں رکھی ہے بدیع الملک نامدار زرہ دیکھکر خوش ہوگئے خادموں سے اشارہ کیا اسکو ہمراہ لیے چلو دوسری کشتی کا کشتی پوش ہٹایا دیکھا تلوار نہایت عمدہ رکھی ہے بدیع الملک نے تلوار کو بھی قبضے میں کیا کل سلاح اُس صندوق سے نکال کر خادموں کو دیئے کہا اسکو ہمراہ لے چلنا اور سب خزانہ کی نسبت حکم دیا کہ جب ہم یہاں سے چلیں گے تو ہمارے ہمراہ جائیگا وہاں سے باہر تشریف لائے ملازموں نے عرض کی مرکب حاضر کریں بدیع الملک نامدار نے کہا ملازم روانہ ہوئے تھوڑے عرصے میں ایک مرکب کوہ کفل لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک گھوڑے کو دیکھکر بہت خوش ہوئے گردن پر ہاتھ پھیر کے سوار ہوئے قلعہ میں تشریف لائے دو روز وہاں قیام فرمایا تیسرے روز حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں ہم کل یہاں سے کوچ کرینگے قلعہ طلسمی کیطرف جائینگے اپنے لشکر کو چڑھا دینگے سب نے سامان سفر درست کیا بدیع الملک نوجوان نے دوسرے روز با جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا انکو راہ میں چھوڑ کے ذکر انکا بخدمت سامعین وقت پر کیا جائیگا

دو کلمہ داستان جلالت عنوان ملک ایرج بن قاسم روانہ ہونا ایرج نامدار کا جانب طلسم چہل پیکر اور پہونچنا سرحد طلسم میں ملاقات ہونا خواجہ نورالزمان درویش سے اور حاصل ہونا جامہ سلیمانی کا اور داخل ہونا طلسم میں باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا دے شراب عنبر بیز
ہو رہا تیغ زبان کا مان کے
ہو اساقی جو مجھپہ تیرا کرم
کہ بجسم اور قوت تحریر
لکھوں وہ داستان جنگ و جدال
ہوں مضامین جدید اور نفیس
جس جگہ حسن و عشق کا ہو بیان
درد دل کی کہیں حکایت ہو

جس سے تیغ زبان اور ہو تیز
جنگ کی میری ہے یہی تقریر
میں نے دکھلا خوب زور قلم
نشہ کریں جو رہوں جس دم
جس سے ظاہر ہو میری طبع کا حال
کروں جس جا یہ حال جنگ رقم
ہو وفا و جفا کا حال عیان
کہیں جور حبیب کا ہو بیان

اٹھو حاسد کی مجھکو جان سے کے
سر دشمن کے واسطے شمشیر
آج بھر دے شراب پر تاثیر
تیغ کی طرح سے اُٹھا دوں قلم
ہو عبارت فصیح اور سلیس
کار رستم دکھائے میرا قلم
جور افلاک کی شکایت ہو
عاشقوں کی کہیں وفا ہو عیان

ہو کسی جا شکایت فرقت
درد غم کا کہین یہ ہو سامان
وصف اس داستان مین ایسا ہو
رشک سے بے جگری عدو ہو حلال
ناظرین جس جگہ نگاہ کرین

اور کسی جا حکایت وصلت
کہین حال طلسم ہو تحریر
دنگ حاسد ہون دیکھکر جسکو
لفظ تک بھی داستان مین ہو چست
وجد مین آکے واہ واہ کرین

محفل عیش کا ہو گاہ بیان
کہین جادو کا حال ہو تسخیر
لکھون ایرج کی جنگ وہ حال
ہون مضامین ایسے چست و درست
چہرۂ راقمان احوال شجاعت و جرأت

مضامین جست حال شوکت مآل ایرج نوجوان مین یون خامہ فرسائی فرماتے ہین شعر لکھتے ہین نشان نیک مآل ایرج نوجوان کی جنگ کا حال ذہن ناظرین با تمکین کر دیا ہوگا کہ کمترین نے قبل عرض کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ آصف انجم حشمت و شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور نور الدہر اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور رستم ثانی اور خواجہ عمرو ثانی اور ایرج نوجوان سب سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر ایک طلسم کی جانب روانہ ہوے چنانچہ ممالک پر جو کیفیت گذری ہی تحریر کی گئی اور جو حال باقی ہے انشاء اللہ تعالی وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی تحریر کیجاتی ہو

کہ جب اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب طلسم جبل پیکر روانہ ہوے دو روز کے بعد سفر دریا پیش آیا شاہزادے نے کشتیان طلب کین مع فوج کشتیون پر سوار ہوکے جانب طلسم جبل پیکر روانہ ہوے دس دن تک دریا میں رہے گیارھوین روز کشتیان ساحل پر پہونچین سب لوگ کشتیون سے اترے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین خادمون نے اوسی وقت بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے سب نے عرض کی کہ شہریار طلسم جبل پیکر یہان سے بہت نزدیک ہو صرف دس دن کی راہ ہو بدیع الملک نے فرمایا ابھی دو منزلین اور باقی ہین جب دو منزلین طے ہوجائینگی تب دس دن کا راستہ باقی رہیگا سب نے عرض کی آپ یہان کبتک قیام فرمائیے گا ایرج نے فرمایا دو دن یہان مقیم رہونگا تیسرے روز کوچ کردونگا ایک دن مین دو دو منزلین کرلیا کرونگا سب نے عرض کی یہان ایک ہفتہ قیام فرمایئے تو بہت مناسب ہو کیونکہ اتنے دنون دریا کا سفر کیا ہو اب کچھ دنون خشکی مین استراحت کرلین ایرج نامدار نے فرمایا اگر تم لوگون کی یہی خوشی ہو تو مین دو ہفتہ یہان قیام کرونگا مگر خیال اس بات کا ہو کہ طلسم مین جلد جانا چاہیے اور فتح کرنے سب سے پہلے پلٹنا چاہیے لشکریون نے عرض کی ابھی اور لوگ نصف راہ بھی نہ طے کرچکے ہونگے پھر طلسم مین جائینگے وہان کے نقصانات اٹھائینگے نہین معلوم کس وقت تک فتح کرین یہ باتین ایرج نے فرمایا یہی بات ہمارے واسطے بھی ہو ہم جاتے ہی فتح کرلین یہ ممکن نہین تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گذری تو ایرج نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے ایرج نوجوان فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا سب سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر جاکر محو خواب ہوے کہ ایرج نوجوان نے اثناے خواب مین دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین زہرہ تمثال حور خصال ایک ہاتھ مین جام شراب لیے ہوے زمین سے پیدا ہوئی تا کمر زمین

سے نکلکر آواز دی کہ ایرج نامدار ہمین یہ جام تمھارے واسطے لائی ہون اگر تمھین تکلیف نہو تو اس
شراب کو نوش کرو ایرج نامدار نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی بیتاب ہوگئے کہا اے نازنین جو شراب
ضرور پیونگا یہ کہکے ہاتھ بڑھایا اس نازنین نے جام شراب ایرج کو دیا شاہزادے نے چاہا منھ تک لیجاؤن شراب
پیون کہ جام ہاتھ سے گرا شراب بہ گئی ایرج کی آنکھ کھلی گھبراکے چارون طرف دیکھا سرہانے اسی نازنین کو تا کمر
زمین سے بلند پایا خوش ہو کر کہا اے نازنین اگر تم اتنی عنایت فرمائی ہو تو میرے پاس آؤ مسہری
پر بیٹھ جاؤ نازنین نے جواب دیا کہ مین نہین آسکتی اگر تمھین آنا منظور ہو تو میرے ہمراہ مکان پر چلو بلاتکلف
ذکر و ایرج صورت دلفریب پر فریفتہ ہوچکے تھے فرمایا اے نازنین مین کیونکر تیرے ہمراہ آؤن تو بزور سحر یہان
آئی ہے مجھے نہین معلوم تیرا مکان کہان ہو نازنین نے جواب دیا کہ آپ اسکا خیال نہ کرین مین نے نقب لگائی
ہو آپ بلا تکلف میرے ہمراہ تشریف لایئے ایرج نامدار مسہری سے اٹھے نازنین غرق زمین ہوئی ایرج
نے دیکھا نقب معلوم ہوئی ہر چند نقب مین کود پڑے بڑی دیر کے بعد زمین پر پہنچے اس صدمے
سے بیہوش ہوگئے تھے جب عرصہ تک زمین پر پڑے رہے تو ہوش آیا اپنے کو ایک صحرا مین پایا ایرج
نامدار گھبراکے چارون طرف حیران حیران نگران ہوئے جب کوئی نظر نہ آیا تو چاہا اٹھون ایک جانب
چلون اٹھنے کا جو ارادہ کیا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ پائی حرکت تک نہ کی گئی مجبور ہوگئے خدا کو یاد کیا
تھوڑی دیر مین وہی نازنین ایرج کے سامنے آئی کہا اے ایرج مجھے پہچانا مین مشام صحرا نشین ملازم
خداوند جیل پیکر ہون اے ایرج تم کس خیال خام مین ہو اور کہان جاتے ہو بیہودہ طلسم کشائی کا ارادہ
طلسم جیسی ہو جب ہو چلے رہ جائے سکونت خداوند ہو کسکی مجال ہو جو وہان تک جاسکے اگر اب بھی اپنے
ارادے سے باز آؤ تو مین تمھین تمھارے لشکر مین پہونچا دون ایرج نامدار نے جبین پر بل ڈالکر فرمایا اے کافر
کیا بیہودہ بکتی ہے ہم اپنے ارادے سے ہرگز نہ پھرینگے مشام صحرا نشین نے کہا اے ایرج ابھی سرحد طلسم
بہت دور ہے وہان تک کیونکر جاؤ گے راہ مین کون کونسی مصیبتین اٹھاؤ گے یہ تو بہت ہی آسان بات ہے
کہ ارادے سے باز آؤ یہان سے واپس جاؤ کیسے عقلمند ہو جو ایسی آسان بات کو چھوڑکے اس مشکل کو
قبول کرتے ہو اگر نہ مانوگے تو تمھین ابھی خدمت مین خداوند کے لے جاؤنگی وہ فنا کردینگے ایرج نامدار نے
فرمایا اسکی کیا مجال ہو جو مجھے فنا کرسکے سوائے ذات خدا کے دوسرے کو اختیار نہین کہ کسیکو فنا کردے
اگر تو مجھکو وہان لے بھی جائیگی تو خدا کوئی دوسرا وسیلہ رہائی کا پیدا کردیگا مشام نے کہا اے ایرج مجھکو غصہ نہ دلاؤ
ابھی تاب نہین تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے اگر زیادہ غصہ دلاؤ گے تو تمھارے لشکر کو یہان لاؤنگی اور سب کو
کھا جاؤنگی تمھارا ایک ایک عضو کاٹکر نمک چھڑکونگی اس اذیت سے قتل کرونگی ایرج نے فرمایا تیری
کیا مجال ہے جو تو ایسا کرسکے مشام نے کہا اگر تجھے یہی ضد ہے تو مین ابھی تجھکو سزا دیتی ہون یہ کہکے مشام غرق
زمین ہوئی اسکی کیفیت پھر بیان کی جائیگی

اب حال عفریت جیل پیکر کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ روز علی الصباح اپنے طلسم کی سرحدت کی ایک گشت روز کرتا تھا اس روز اتفاق سے اسی طرف
آیا دیکھا ایک جوان حسین مشام جادو کے گھاٹے پر پڑا ہو مگر مبتلائے سحر ہو جیل پیکر نے اس کا

صحرا تماررا ایرج نوجوان اٹھ بیٹھے چیل پیکر اپنی صورت بدل کر ایرج کے سامنے آیا کہا اے جوان تو کون
ہے کس مکان سے آیا ہے کون یہاں لایا ہے کیوں اس عذاب میں پھنسا ہے ایرج نوجوان نے دیکھا ایک مرد پیر ریش سفید
حال دریافت کرتا ہے اسکو میرے حال پر رحم آیا ہے صحرا تمار ہے اسکو کیفیت سے آگاہ کرنا چاہیے یہ سوچ
کے فرمایا اے مرد بزرگ میں اپنے لشکر لیکر اسی صحرا میں قریب دریا مقیم تھا شب کو میں نے خواب میں
ایک نازنین کو دیکھا اسنے ایک جام شراب مجھکو دیا میں نے اسکے ہاتھ سے لیکر پیا اس جام کو پیتے ہی جام
میرے ہاتھ سے گر پڑا گیا میری آنکھ کھلی اس نازنین کو اپنے سرہانے تاکر زمین سے اوٹھایا میں نے
کہا اس مسہری پر آکے بیٹھو اسنے کہا میرے ساتھ آؤ میں اسکے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا وہ نقب میں
غائب ہوئی میں جو پیچھے گیا تو بیہوش ہو گیا ابھی ہوش آیا تو اپنے کو اس صحرا میں پایا اگر میری زندگی ہے تو
بچ جاؤنگا ورنہ جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا چیل پیکر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس جوان پر اپنے کو ظاہر
کرنا اچھا نہیں ہے یہ شکل دیکھ تب ہے اگر صورت اصلی دیکھیگا ڈرکر مر جائیگا یہ جوان صاحب جمال
پر کمال ہوگا جری بھی معلوم ہوتا ہے اسکو یہاں سے لے چلنا اچھا ہے جب لے جاؤنگا اور اسکو کوئی عہدہ
جلیل دونگا تب اپنے تئیں ظاہر کرکے سجدہ کراؤنگا یہ سوچ کے عفریت چیل پیکر نے کہا اے جوان میں
اس مکارہ کو بھی سزا دونگا تجھے اپنے ہمراہ لے چلونگا لشکر بھی تیرا ابھی تیرے پاس آجائیگا یہ کہکے ایک
دستک دی ایرج نوجوان نے دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام سو سوا سو برس کا سن نیلی دھوتی باندھے ایک
میلا لنگوٹا اوڑھے ہوئے ہاتھوں میں خون بھرا ہوا سامنے سے دوڑی ہوئی آئی اس پیر مرد کے آگے
سر جھکایا کہا یا خداوند آپنے مجھکو کیوں طلب کیا ہے پیر مرد نے کہا اس جوان کا لشکر کہاں ہے اس ساحرہ
نے کہا اسکا لشکر قریب ساحل ہے پیر مرد نے کہا تو کہاں گئی تھی ساحرہ نے کہا میں اسکے لشکر میں گئی تھی
پیر مرد نے پوچھا وہاں کیا کرتی تھی ساحرہ نے جواب دیا میں شدت گرسنگی سے بہت بیتاب تھی اسکے لشکر
میں دو گھوڑے کھانے کے قصد تھا کہ دو ایک آدمی بھی کھا جاؤں مگر آپنے طلب فرمایا میں چلی آئی پیر مرد
نے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ وہ گر کے بیہوش ہوئی ایرج نوجوان سے کہا اے جوان میں تیرے لشکر کو یہاں
لاتا ہوں یہ کہکے پیر مرد غائب ہوا ایرج نامدار حیران ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ پیر مرد کون ہے اسکو مجھ سے
کیوں ملا اس فکر میں تھے کہ وہی پیر مرد ظاہر ہوا کہا اے جوان آج کے تیسرے روز تیری فوج یہاں آجائیگی
اگر ایک دو آدمی ہوتے تو اسی وقت آجاتے مگر تیرے ہمراہ تو لشکر بیشمار ہے خیمہ و خرگاہ ہے میں تیرے واسطے
بارگاہ بھیجتا ہوں جبتک تو اس بارگاہ میں بسر کر جسوقت تیری فوج آجائے بلا تکلف میرے پاس
آنا کچھ ضروری باتیں تجھسے کہونگا ایرج نامدار نے شکر خدا کیا پیر مرد رخصت ہوا تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نے دیکھا کچھ لوگ ایک بارگاہ چھکڑے پر بار کرکے لائے اسی میدان میں بارگاہ استادہ کی
ایرج سے کہا تشریف لائیے ایرج نامدار بارگاہ میں تشریف لے گئے بہت سے لوگ حاضر ہوئے سب نے
عرض کی جو آپکو ضرورت ہو ہم لوگ حاضر ہیں ایرج نے فرمایا آپ لوگ بہ آسائش رہیں دو تین روز میں
ہمارا لشکر آجائیگا آپ حضرت کے واسطے اور زیادہ آسائش ہوگی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات
زیادہ گذری ایرج نامدار نے آرام فرمایا تین دن تک اس صحرا میں بسر کی چوتھے روز ایرج نامدار
بارگاہ کے آگے زیر سایبان فروکش تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اٹھی ایرج نامدار نے

خوش ہوکے فرمایا ہمارا لشکر آتا ہو سب نے عرض کی کیا عجب ہو جو آپ کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دور سے گرد اٹھتا ہوا سب نے دیکھا لشکر بےحساب آتا ہو ایرج نامدار نے فرمایا ان سبکو باعزاز و اکرام یہان لانا چاہیے یہ لشکر جو لوگ اس وقت ایرج نامدار کے پاس موجود تھے انکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے افسرِ لشکر نے جو ایرج کو آتے ہوے دیکھا سب لوگ گھوڑے سے اترے ایرج کے قریب آئے سب نے سلام کیا ایرج نامدار سب کو لیکر اپنی بارگاہ کی طرف آئے اُس وقت بارگاہ مین استادہ ہوئین سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب ایرج نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوے سب نے عرض کی کہ نامدار آپ یہان کیونکر تشریف لائے ایرج نوجوان نے اپنی کل کیفیت بیان کی پھر لشکر سے پوچھا کہ تم لوگون کو کیونکر میری خبر ہوئی اور یہانتک کیونکر آئے سردارون نے عرض کی آپ نے ایک پیرمرد کو ہم لوگون کے پاس بھیجا تھا اُسنے اسی وقت ہم لوگون سے کہا کہ اپنے چلنے کی تیاری کرو ہم لوگ اسی وقت تیار ہوے اُس پیرمرد نے ایک صحرا مین ہمین چھوڑا یہ پتہ بتا دیا کہ دس دن کی راہ تمنے قطع کرا دی اب تین دن کی راہ اور باقی ہو تم اسی پتہ سے وہان چلے آنا ہم لوگ راہ مین کہین نہین ٹھہرے ایرج نے فرمایا یہان سے کل اُس پیرمرد کی ملاقات کو چلنا ہو اُس شب تو وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح ایرج نامدار نے وہان سے کوچ کیا جو لوگ بارگاہ لیکر آئے تھے وہ ہمراہ ہوے تمام دن کے بعد ایرج نامدار ایک کوہ کے قریب پہونچے دیکھا پہاڑ مین ایک در بنا ہو اس در مین بہت سے دیو اور پری بیٹھے ہین ایرج نے ان لوگون سے پوچھا جو بارگاہ لیکر آئے تھے کہ یہ بیت کیسا ہو سب نے کہا یہ بتکدہ جمیل پیکر کا ہو جو آپ کے پاس پیرمرد کی شکل بن کر آئے تھے وہ خداوند جمیل پیکر تھے اپنی صورت اسوجہ سے اُس وقت تبدیل کر لی تھی کہ آپ خائف نہون اب چلکر انکو سجدہ کیجیے کا خوف نہ فرمائیے گا انکی صورت بہت مہیب ہو ایرج نے جو یہ بات سنی فرمایا اسے یہ کیا کہا مین اُس مردود کو سجدہ کرونگا سب نے کہا ایسا نہ کہیے نہین وہ ابھی فنا کر دینگے اُنھین سب کیفیت انسان کے ظاہر و باطن کی معلوم ہو جاتی ہو ایرج نے فرمایا محض جھوٹ ہو اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ میرے واسطے اتنی خاطر کرتا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین یہان کس واسطے آیا ہون سب نے عرض کی ہم لوگ مطلق آگاہ نہین ہین کہ آپ کیون تشریف لائے ہین ایرج نے فرمایا مین جمیل پیکر کو مسلمان کرنے آیا ہون اگر مسلمان ہوگا اور یہ طلسم مجھے دیگا تو اسکی جان بچیگی اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگا تو طلسم کو تباہ کر دونگا اسکی جان بھی مفت مین جائیگی ملازمین جمیل پیکر نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین اب ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالیے گا ایرج نوجوان نے کہا خاموش رہنا اب کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ تم بھی تباہ ہلاک ہوگے اگر اپنی خیریت چاہو تو خدا کو واحد کہتا جاؤ ملازمین نے کہا ہم تو ہرگز اپنے دین کو ترک نکرینگے ایرج نے فرمایا اگر دین کو ترک نہ کروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین جمیل پیکر نے کہا کسکی مجال ہو جو ہمکو قتل کرسکے ایرج نوجوان نے چاہا طمانچہ ماریں کہ ہزار ہا دیو اور سردار بیچ مین آ گئے سب نے ملازمین جمیل پیکر کو گرفتار کرکے خنجر گلون پر رکھ دیئے بعض نے تو سبب قلبی کے سبب سے کچھ نہ کہا اور جمیل پیکر کا دم بھرا کیے انکو تو سرطان ایرج نوجوان نے قتل کیا اور بعض مسلمان ہوے انکو امان دی وہ لوگ ایرج نامدار کے قدمون پر گرے ایرج نے کلمہ پڑھایا انھون نے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مبارک مین آئے تو اس پہاڑ کے اوپر تشریف لے چلیے ایک مرد بزرگ صاحب ایمان اس پہاڑ پر رہتے ہین آج تک بہت سی تدبیرین

ہین کہ انکو یہان سے نکلنے کی کوئی تدبیر بن نہ پڑی جب کوئی ساحر اسطرف آیا اور پہاڑ پر بعزم ایذا رسانی
چڑھا وہ رنگ ہو گیا جیسے ... کہ اس مرد بزرگ کے سبب سے یہان کوئی اسطرف آنے نہ پاتا نہین بتا ہون سنے فرمایا
مین سنون اس پہاڑ پر چلونگا اس مرد بزرگ سے ملونگا یہ کہکر ایرج نامدار آگے بڑھے سازین وسردار ہمراہ
ہوئے ایرج پہاڑ پر تشریف لے گئے دیکھا سامنے ایک حجرہ بنا ہے اسکے آگے ایک باغچہ ہے کہ درخت خوشبودار
پھولون کے لگے ہوئے ہین ایرج حجرہ کے قریب آئے دیکھا ایک مرد بزرگ قریب ایک حوض کے بستر
بچھائے بیٹھے ہین ایرج نامدار کو جوان مرد بزرگ نے دیکھا ہنس کے کہا اے جوان میرے پاس آ مین ایک
مدت سے تیرا انتظار کرتا تھا ایرج نامدار آگے بڑھے ان مرد بزرگ کے قریب گئے پیر مرد آگے بڑھے
ایرج نامدار کو گلے سے لگایا فرمایا میرے ہمراہ آؤ اپنی فوج کو یہین ٹھہراؤ ایرج نامدار نے فوج کو وہین ٹھہرایا
آپ پیر مرد کے ہمراہ حجرے مین گئے پیر مرد نے ایرج کو صندل کی چوکی پر بٹھایا آپ بھی قریب بیٹھے کہا اے
ایرج تمنے مجھکو نہایت خوش کیا مین مدت سے تمھارا منتظر تھا مگر تین چار روز سے مجھکو ایک بزرگ بشارت
دیا کرتے تھے کہ ... فلان وقت آنے والا ہے جو اس طلسم کو فتح کریگا اور یہان کے کافرون کو مسلمان کریگا
لازم ہے کہ اسکی تعظیم و [...] مین کمی نہ کرنا اے ایرج مین صاحبقران سے بھی بخوبی آگاہ ہون اگر تم یہان
سے صاحبقران ثانی کے پاس جانا میری کیفیت انسے بیان کرنا وہ مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے
ہین اور امیر کشورگیر یعنی صاحبقران اول کو بھی مین نے دیکھا ہے ایک مدت گذری کہ صاحبقران اول
سے ملاقات ہوئی تھی مگر مدت کا م کبھی نہ آئی ایرج سر جھکائے بیٹھے رہے پیر مرد نے دیر تک باتین کین
بعد گفتگو کے ایرج نامدار سے کہا اس طلسم کی کیفیت تم سے بیان کرتا ہون جن جن باتون کو منع کرون
انکا خیال رکھنا خبردار انسے پرہیز کرنا اگر میری بات نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے بڑی تکلیف اٹھاؤگے
عمر بھر طلسم سے رہا ہونا [...] ایرج نے کہا مین آپکے ارشاد کے خلاف نکرونگا جو باتین آپ فرمائینگے
انہین پر عمل کرونگا پیر مرد نے کہا اس طلسم کا حاکم عفریت جبل پیکر ہے ایک مدت سے یہان اگر رہا ہے
جو بادشاہ اصلی اس طلسم کا تھا اسکو قتل کیا اسکی ایک دختر تنگ اختر [...] رہا جبل پیکر نے اس سے
وصل حاصل کرنا چاہا مگر اسنے انکار کیا اسکو بھی قید شدید مین رکھا ہے اگر تم جانا اور اسکو رہا کرنا تو اس سے
خواستگار وصل نہونا اگر ایسا کروگے تو بہت پچھتاؤگے ایرج نے کہا کبھی ایسا نہوگا پیر مرد نے کہا جب
طلسم سے جاتا یہان کی حکومت اسکو دیتے جانا کہ وہ ذی حق ہے ایرج نے کہا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے کہا
اس طلسم کی لوح مدد تنگ قبا کے پاس ہے اور وہ ساحرہ مکروفریب سے بھری ہے اگر دام جانا تو اسکے مکر سے اپنے
کو بچانا اگر وہ تمھاری دلجوئی کرے تو اسپر ہرگز کا گمان نکرنا سب باتون کو خلاف جاننا اسیطرح کی بہت سی
باتین پیر مرد نے بتائین جب سب امور تعلیم کر چکے تو کہا اے ایرج مین ایک چیز تمھین دیتا ہون جو تمھارے
بکار آمد ہوگی اور ہر جگہ تمھین مدد دیگی مگر اسکی احتیاط بہت واجب ہے اسکا احترام لازم ہے اگر احتیاط نکروگے
تو ضایع ہو جائیگی پھر ہاتھ نہ آئیگی ہان اگر کوئی ساحر تم سے مکر سے لے جائے تو ملنے کی امید رکھنا اور اگر از خود
تمھارے پاس سے غائب ہو جائے تو پھر امید نکرنا کہ اب ملیگا یہ تحفہ لیگا ایرج نے کہا آپ عطا فرمایئے
مین حتی الوسع اسکی احتیاط کرونگا پیر مرد نے کہا اول تو جب وہ تمھارے پاس موجود ہو تو شراب نہ پینا اور
جسوقت شب کو بستر خواب پر جانا تو اسکو اپنے پاس سے دور نہ کرنا مقام طاہر پر رکھنا پھر لوگ اسکی حفاظت

کے واسطے مقرر کر دیا بلکہ بہتر یہ ہو کہ وقت جنگ کے اسکو پاس رکھنا جب رزمگاہ سے واپس آنا تو اپنے پاس
نہ رکھنا ایرج نے فرمایا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے ایک صندوق کھولا اسمین سے ایک جامہ سبز نکالکر ایرج
کو دیا کہا یہ جامہ سلیمانی ہے جبتک زیب جسم کیے رہو گے اس طلسم مین کوئی کچھ نکر سکیگا اور تکلف یہ ہو کہ زخم تلوار
کا بھی نہ پڑنے پائیگا ایرج نامدار نے خوش ہو کے اس جامے کو لیا پیر مرد نے کہا اس جامے کو پہن کے طلسم
مین داخلہ کرنا تاکہ سب پر خوف طاری ہو یہان دیوان شہر بعض بعض مقام پر رہتے ہین جب وہ اس جامے
کو دیکھینگے خوف کرینگے یہان نہ ٹھہرینگے گو حاکم طلسم بھی عفریت ہو مگر وہ فکر اس جامے کے لینے کی کریگا
اور بہت سے ساحران مکار کو بھیجیگا تم ہر وقت ہوشیار رہنا جامے کی احتیاط کرنا ایرج نے جامہ پہنا پیر مرد نے
کہا تمہین لازم ہو کہ پہلے لوح کی تلاش مین جاؤ جب لوح ہاتھ آجائے تب اور کام مین مصروف ہو ایرج نے کہا
اول مین لوح کی تلاش مین جاتا ہون اگر فضل خدا شریک حال ہو تو لوح لیتا ہون پیر مرد نے کہا پہلے افغان جادو
کے یہان جاؤ اسکو قتل کرو اسکے بعد مکان تنگ قبا کا راستہ ملیگا افغان جادو کے مکان کا پتہ بتایا ملکہ تنگ قبا
کے یہان کے سب عجائب و غرائب بتائے ایرج نامدار رخصت ہوئے سب فوج کو ہمراہ لیا پہاڑ کے نیچے اترے جابجا
طلسم کے اندر داخل ہون کہ لوگ جو بعہدہ نگہبانی موجود تھے وہ ایرج نامدار کو مانع ہوئے شاہزادے نے بھی تلوار کھینچی
سب فوج والون نے بھی تلوارین کھینچ لین نگہبانون نے سحر کرنا شروع کیا مگر برکت جامہ سلیمانی سے سحر نے کسی پر اثر
نہ کیا ایرج نامدار مارتے ہوئے طلسم کے اندر داخل ہوئے دیکھا میدان وسیع نظر آتا ہے جہانتک نگاہ کام کرتی ہے سوا
میدان کے دوسری چیز نہین دکھائی دیتی ہے ایرج نامدار نے اپنے ملازمین سے فرمایا یہ طلسم کیسا ہے کہ جہان بھر
کا پتہ نہین جو لوگ ملازمین چہل پیکر سے ایرج کے ہمراہ آئے تھے انھون نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم بہت دور
ہے یہ تو سرحد طلسم ہے چارون طرف اسکے حدین ہین اور اسی طرح کے بیابان گھنے ہین طلسم یہان سے چار دن کی
راہ ہے پھر جب چار تین شب و روز کی ہون تب طلسم مین داخل ہو پھر اسکے بعد مرحلہ جات طلسم ایسے ہین کہ
جو ایک ایک ہفتہ کی راہ ہے مین شہر طلسم سب کے بیچ مین ہے گرد مرحلہ جات ہین اور عجائبات ہین ایرج نے فرمایا ابھی
تو تلاش لوح مین جانا ہے پتہ اسکا مجھکو خواجہ نورالزمان نے بتایا ہے مین اس طرف جاؤنگا یہ طلسم لاؤنگا
سب نے عرض کی پہلے مرحلہ جات آپ فتح فرمائیے جبتک مرحلہ جات فتح نہ ہونگے لوح تک کیونکر رسائی ہوگی ایرج نے فرمایا
مرحلہ جات کی راہون سے ہم نہین جائینگے صرف ایک مرحلہ ملیگا وہان افغان جادو رہتا ہے اس سے مقابلہ
پڑیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکو قتل کر کے ملکہ تنگ قبا کے مکان پر جاؤنگا وہان کے اکثر عجائبات ایسے ہین جو
تمنے کبھی دیکھے نہونگے مگر خدا مالک ہے دیکھا جائیگا سنا ہے کہ ملکہ تنگ قبا بڑی مکارہ ہے اسکے مکر سے بچنا بھی لازم ہے
سب نے عرض کی یہان سے کتنے روز کی راہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہان سے تین چار دن کا راستہ ہے راستہ
مین مقام نکرینگے دو دن جلکر ٹھہرینگے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ صحرا مین ایکطرف سے گرد اڑی
ایرج نامدار نے کہا معلوم ہوتا ہے لشکر آتا ہے کہ گرد منہ کو گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ چند ساحر بازیچہ تخت پر سوار
آگے آگے چند ساحر تخت پر بیٹھے ہوئے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین ایرج نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ
ہماری تلاش مین آتے ہین ملازمین چہل پیکر نے عرض کی آپ کی تلاش مین نہین آتے ہین ان لوگون کا
یہی دستور ہے کہ شب و روز حوالی طلسم مین گشت کرتے ہین جو کوئی نیا آدمی کہین سے طلسم مین آجاتا ہے اسکو گرفتار
کر کے لے جاتے ہین بعض لوگ طلسم مین آدم خوار بھی ہین وہ اسکو کھاتے ہین ایرج نے فرمایا اچھا ہم سے

انسے مقابلہ ضرور پڑے گا ملازمین نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ انکو ہم لوگون کی خبر کسی نے پہونچائی اسی سبب سے
یہ اس طرف آئے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ لوگ قریب آگئے سب نے غور سے دیکھے کہ کون آتا ہے ٹھہر جائے ایرج
نامدار نے ٹھہرنا مناسب نجانا آگے بڑھتے چلے گئے جب قریب پہونچے ساحرون نے ایرج سے بڑھکے کہا
اے جوان تو کون ہے جو ہمارے حکم کو نہین مانتا ایرج نے جواب دیا کہ تم لوگ کون ہو جو بلا واسطہ ہمکو روکتے
ہو ساحرون نے کہا ہم ملازمین خداوند چہل پیکر ہین تمہین اسیر کرکے وہان لیجائینگے چند بندگان خاص
آدمیون کا گوشت کھاتے ہین کچ وہ سب خوب شکم سیر ہونگے ایرج نے کہا یہ تم لوگون کا خیال خام ہے تمہاری
مجال نہین جو ہم مین سے ایک کو بھی لے جا سکو ساحر آگے بڑھے سحر کیا ایرج نامدار پہ سحر کچھ نہ تاثیر کرتا
سب ساحر جب سحر کرکے عاجز ہوئے تو تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے ایرج نے بھی تلوار کھینچی ساحرون
کو قتل کرنا شروع کیا لشکر بھی مصروف جنگ ہوگیا تھوڑی دیر مین ساحرون کو سوا اسکے فرار کے
اور کوئی تدبیر نہ آئی سب بھاگے لیکن ایرج نے تعاقب کیا افسر سب ساحرون کا احتراق جادو مرد
عاقل تھا سوچا ان لوگون سے بھاگ کے بھی جان نہ بچے گی اپنے ہمراہیون سے کہا اب امان طلب کرو
ایکجگہ ٹھہر جاؤ سبکو یہ بات پسند آئی امان طلبی کی ایرج نامدار نے فوج کو روکا سب ساحر ٹھہرے ایرج نامدار کے
پاس حاضر ہوئے ایرج نامدار نے احتراق جادو کو بلایا کہا اے احتراق تنے امان طلبی کی ہمنے پناہ تمکو دی
اب لازم تمہین یہ ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور چہل پیکر پر لعنت کرکے مسلمان ہو تمہاری جان بھی
عزت بھی بچیگی احتراق جادو نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو ابھی جان جاتی ہے یہ جوان زندہ نہ چھوڑیگا اور
ترک مذہب کرنا بھی اچھا نہین ہے کیونکہ خداوند چہل پیکر بہت اچھے خداوند ہین انکے مرتبے بڑے ہین اور
یہ لوگ مسلمان ہین خدائے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین بہتر یہ ہے کہ اس جوان سے کچھ سوال ایسے کرنا چاہیے
کہ یہ مجبور ہو جائے اور خداوند چہل پیکر پر ایمان لائے بڑا مرد دلیر معلوم ہوتا ہے خداوند نے اسکو جیسے خلق کیا
ہے شاید اسکی جرأت کا امتحان نہین کیا ہے مین اسکو اپنے ساتھ وہان لے جاؤنگا خداوند کو دکھاؤنگا وہ بہت
خوش ہونگے اسکو کوئی عہدہ جلیل عنایت فرمائینگے یہ سوچ کے احتراق نے عرض کی مین آپ سے
کچھ سوال کرنا چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا اے احتراق جو سوال کرنا منظور ہو شوق سے بیان کرو
احتراق جادو نے عرض کی آپ کے خدا کو کسینے دیکھا نہین ہے اور جبتک کسی چیز کو دیکھ نہ لے اسکے ہونے
مین شک ہوتا ہے اور ہمارے خداوند کو سب دیکھتے ہین انکے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے اب آپ کے
خدا کے ہونے کی دلیل کیا ہے ایرج نے فرمایا اے احتراق تنے بہت آسان سوال کیا بہت سی چیزین ایسی
ہین جو ہین اور نہین معلوم ہوتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین روح موجود ہے مگر اسکو کوئی دیکھ نہین
سکتا ہے مگر سب چیزون سے روح افضل ہے اگر روح جسم انسان مین نہو تو کوئی کام نہین کر سکتا ہے اور بہت سی
چیزین ایسی ہین جنکی ظاہری قدرت سب دیکھکر انکو باطنی ہنر و نیز فضیلت دیتے ہین وہ بالکل بیکار
ہین مثل دست و پا چشم و گوش انسان ہاتھ کے ذریعے سے بہت سے کام کر سکتا ہے آنکھ سے دیکھ سکتا ہے
پاؤن سے چل سکتا ہے اور یہ چیزین انسان مین ایسی ہین کہ جنکو سب دیکھ سکتے ہین مگر کسی حال مین یہ
روح سے جو نادیدہ چیز ہے بہتر نہین ہو سکتین ہین یہی کیفیت تمہارے چہل پیکر کی ہے کہ اسنے از رہ تعلی دعوی خدائی
کیا ہے اور تم جاہلون کے سامنے جو اس نے بقوت سحر کچھ عجائب و غرائب دکھائے تمہین اسکی قدرت کا

یقین ہوگیا اور اصل مین وہ کوئی چیز نہین ہر ایک مرد کا فر ہو اگر اسکو دعوی خدائی ہو تو کل باتین اسکو معلوم ہوتی رہتی ہونگی اسوقت تمہاری ۔ دیکھو تم نے ہمارے خدا کی قدرت دیکھو کر تمہارے سحر سے ہمکو بچایا کہ ہم سحر نہین جانتے ہین اسنے مجھکو تیر تحیاب کیا ب کسکی خدائی کے تم قائل ہوسے ۔ احتراق نے عرض کی اے شہریار جسقدر آپ نے فرمایا یہ سب بہت سچ ہے ہم جبل پیکر پر لعنت کرتے ہین اور آپ کی اطاعت قبول کرتے ہین ہمین ارکان مذہب بتلایئے ایرج نامدار نے کلمہ پڑھایا احتراق جو دو مسلمان ہوا ایرج نامدار نے گلے سے لگایا احتراق نے اپنے ہمراہیون سے کہا اگر تمین ہمارا ساتھ دینا منظور رہے تو دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو سب نے کلمہ پڑھا مگر وہ لوگ محروم رہے جو فرار ہوگئے تھے ایرج نامدار نے خادمون سے فرمایا بارگاہ ستادہ کرو آج کی شب یہین قیام کرینگے کل چلین گے خادمون نے بارگاہ ہین استادہ کین ایرج نامدار بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوسے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر بارگاہ ایرج مین حاضر ہوسے سب ساحر جو آئے تھے احتراق نے ایرج نامدار سے عرض کی آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہے یہان کیون کر تشریف لائے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان فرمائی احتراق متحیر ہوگیا عرض کی اے شہریار آپ نے وہ عزم کیا ہے جو دوسرے کا کام نہین اس طلسم کا فتح ہونا بہت مشکل ہے یہان بہت سی چیزین ایسی ہین کہ انکے فتح کرنے کو سامان کی ضرورت ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا خدا سب مہیا کردیگا طلسم فیروزیہ کی کیفیت سنکر احتراق متعجب ہوا عرض کی جنے طلسم فیروزیہ کو فتح کیا کمال کیا وہ طلسم ایسا نہ تھا جو فتح ہوجاتا ایرج نے کہا بہت سے سردار بہ ستاحی طلسم گئے ہوے ہین جبتک طلسم لحقات فتح نہوگا اس وقت تک فیروز قتل نہوگا احتراق نے کہا اے شہریار اور سردار جو طلسم فتح کرنے گئے ہین بعض طلسم آپ ایسے ہین جو فتح ہوجاینگے اور بعض ایسے ہین جنکا فتح ہونا ممکن نہین سب سے بڑھ کے سخت طلسم مراۃ العدم ہے اُسکے بعد طلسم ہے جو شخص وہان گیا ہوگا اسکا زندہ واپس آنا معلوم ہے وہ زندہ واپس نہ آئیگا وہان علاوہ سحر کے تحفہ جات حکمت بہت ہین اور لشکر بھی بیشمار ہے ایک شہر پہلونون کا وہان آباد ہے کہ اسکو شہر گورستان کہتے ہین ایک ایک پہلوان لاکھ لاکھ آدمیون کو کافی ہے اسکے علاوہ اور بہت سی باتین اس طلسم مین ایسی ہین جو بہت مشکل ہین پہلے پانچ مرحلے فتح کرے پھر لوح لے اور لوح لیکر طلسم مین خاص خاص مقامات کو فتح کرے وہ بہت سخت طلسم ہے وہان جانا اور فتح کرنا آسان ممکن نہین ایرج نامدار نے سردارون سے کہا طلسم مراۃ العدم مین کون گیا ہے سردارون نے عرض کی بدیع الملک گئے ہین ایرج نے کہا طلسم کیا فتح ہوگا شکست اٹھاکے وہان سے آوینگے شب بھر یہی گفتگو رہی صبح کو ایرج نے مع لشکر وہان سے جانب مکان افغان جادو کوچ کیا کہ ذکر جسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن فراریون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جو احتراق جادو کے ساتھ سے بھاگ گئے تھے یہ سب لوگ بھاگ کر جبل پیکر کے پاس پہونچے جبل پیکر اسوقت اپنے وزراے تدبیر کار کے ساتھ تھا جنکو مشام جادو نے جھیکر صحرا سے مشام مین رکھا تھا اور اسکے لشکر کو بھی اطاعت دی تھی کہ سب ہو سے مشام مین جاؤ وہان کہتے اور

تمہارے آقا سے ملاقات ہوئی بلکہ دس دن کی راہ قدرت نے ایسی آسان کر دی تھی کہ وہ لوگ ایک دن
مین دس دن کا راستہ طے کر کے صحراے مشام کے قریب پہونچ گئے تھے قدرت نے اُس جوان کے واسطے
بارگاہ بھیج دی تھی کچھ آدمی خدمت کو بھیجے تھے اُس سے کہہ دیا تھا کہ جس وقت تشریف آجاوے فوراً اسے
پاس آنا مگر ابھی تک میرے پاس نہین آیا نہین معلوم کیا باعث ہے اگر وہ جوان یہان آئے تو قدرت تمکو
اپنا بندۂ خاص بنا کر انتظام جنگ اُسکے سپرد کرین کیونکہ قدرت نے جب اسکو خلق کیا تھا تو دل اسکا بہت قوی
بنایا تھا اور اسکے مزاج مین جرأت پیدا کی تھی اگر وہ یہان آئیگا تو سب لوگ اس سے بہت خوش ہونگے قدرت
نے علاوہ شجاعت کے اسکو حسن ایسا عطا فرمایا ہے جو آپ لوگون نے کبھی خواب مین نہ دیکھا ہوگا سب نے
کہا جب قدرت اسکو اپنا بندۂ خاص قرار دینگے تو پھر جو بات اُسمین ہوگی وہ بہت اچھی ہوگی چیل پیکر
نے کہا تم لوگون کو روانہ کرو کہ وہ جا کر اسکو ہمارے پاس لے آئین وزرا نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا
سانڈنی سوارون کو حکم خداوند پہونچا دو کہ صحراے مشام مین جائین اور اُس جوان کو وہان سے لے آئین
چوبدار باہر آئے دیکھا چند ساحر حیران و پریشان کھڑے ہین چوبدارون نے کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو
اُنھون نے کہا ہم خداوند کے پاس فریادی آئے ہین جب خداوند ہمکو بلائینگے تو ہم جا کر اپنا حال کہینگے
چوبدار پلٹے آکر چیل پیکر سے کہا چند ساحر فریادی حاضر ہین آپ ہی سے عرض کرینگے چیل پیکر نے کہا بلا لو
چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لے گئے ساحر چیل پیکر کے سامنے گئے سب نے جھک جھک کے سجدہ
کیا چیل پیکر نے کہا کس بات کی فریاد لیکر آئے ہو ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ حسب دستور قدیم صحرا
مین آدمیون کو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک لشکر ملا اُسکا سردار اُس لشکر کا ایک جوان صاحب شوکت
وشان تھا ہمنے چاہا اُس کو گرفتار کرلین اُسنے ہمسے مقابلہ کیا ہم لوگون نے بہت بہت سحر کیا مگر اُس
جوان پر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے حملہ کیا لشکر بھی حملہ آور ہوا ہم لوگ تاب مقابلہ نہ لائے فرار ہوے افسر ہمارے
اشتراق جادو اور چند سردار وہین رہ گئے نہین معلوم اُنپر کیا گذری یقین ہے اُس جوان نے ان سب کو
بھی قتل کیا ہو چیل پیکر نے کہا اُس جوان کی صورت کیسی ہے ساحرون نے صورت بنائی تقریر مین تصویر
دکھائی چیل پیکر نے کہا اُس جوان کو قدرت نے اپنا بندۂ خاص بنایا ہے تمنے بہت برا کیا جو اُس سے
مقابلہ کیا ساحرون نے کہا ہمین کیا معلوم تھا اگر جانتے ہوتے تو اُسکو نہ روکتے چیل پیکر نے کہا اب مین منادی
کرادی جاے کہ اس جوان کو کوئی نہ روکے جس طرف سے اسکے مزاج مین آئے سیر کرتا ہوا ہمارے پاس
آئے جہان جاے اسکی خاطر و تواضع ہو وہ ہمارا بندۂ خاص ہے وزرا نے اسی وقت ساحرون کو تمام طلسم مین
پھیلکر منادی کرادی کہ ایک جوان اس طلسم مین آیا ہے جس مرحلے پر وہ جائے کوئی اسکو مانع نہو اُسکی
خاطر کرنا سب پر واجب ہے اور جو مانع ہوگا وہ جوان اسکو ہلاک کریگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے
طلسم بھر مین یہ منادی ہو گئی چیل پیکر نے وزرا سے کہا اب اُسکے پاس آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت ہے
وہ خود ہی یہان آتا ہے دو ایک روز مین شرف خدمت گذاری خداوند حاصل کرے گا
وزرا نے چوبدارون کو منع کر دیا کہ اب جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے چوبدارون نے سانڈنی
سوارونکو اطلاع کی ان لوگون نے کمرین کھول ڈالین چیل پیکر نے وزرا سے کہا ایسا نہو وہ جوان
دور دور کے مرحلون پر جائے وہان ابھی اطلاع نہ کی گئی ہوگی بہتر ہے کہ نامے لکھکر

دور دور کے مرصوں پر روانہ کردو وزرا نے نامے بھی روانہ کردیے جمیل پیکر کو انتظار رہا ہر وقت وزرا سے یہی ذکر کرتا تھا کہ ابتک وہ جوان نہیں آیا یہاں تو یہ حالت ہوئی کہ ایرج نوجوان جو احتراق جادو کو اپنے ہمراہ لیکر چلے تین روز کے بعد افغان جادو کے مکان پر پہونچے ایرج نامدار نے دیکھا کہ چاردیواری آہنی بنی ہو ایک طرف پھاٹک نہایت عالیشان ہر طرف بات ہی معلوم ہوتا تھا احتراق جادو سے فرمایا افغان جادو کا مکان یہی ہے احتراق نے عرض کی افغان اسی مکان میں رہتا ہے ایرج نامدار پھاٹک سے اندر تشریف لائے افغان کو نامہ جمیل پیکر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمہارے یہاں آوے اسکی خاطر کرنا کوئی بات اسکے خلاف مرضی نہونے پاوے ورنہ خداوند آزردہ ہونگے جس روز سے اسکو یہ معلوم ہوا تھا شب و روز منتظر رہتا تھا چنانچہ اس روز بھی اپنے باغ مین بیٹھا تھا اور ہرکارہ کو روانہ کیا تھا کہ جاکر خبر لاؤ اگر وہ جوان آتا ہو تو مجھے اطلاع دو ملازم چلے تھے کہ ایرج نامدار پھاٹک کے اندر داخل ہوے افغان نے جو ایرج نامدار کی صورت دیکھی تخت سے اٹھا ایرج کے قریب آیا جھک کے سلام کیا اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بیٹھنے کو کہا ایرج نامدار نے انکار کیا ایک دنگل قریب بچھا تھا اس دنگل پر بیٹھ گئے افغان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی آپ کی تشریف آوری کی خبر خداوند نے دی تھی ایک فرمان آیا تھا اسمین تحریر تھا کہ جس جگہ کوئی جوان صاحب شوکت و شان تشریف لاوے اسکی اطاعت کرنا ایرج نامدار سمجھے یہ مکر ہے اور کچھ نہ فرمایا آہستہ کلام کی تب افغان نے عرض کی آپ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے ایرج نامدار نے اپنا نام بتایا افغان نے عرض کی آپ کو خداوند نے کبھو نہ دیکھا ایرج نے فرمایا کون خداوند افغان نے عرض کی خداوند جمیل پیکر ایرج نے کہا او افغان خبردار اب بات خدائی نہ کہنا وہ مرد مکار ہے خدا احد و یکتا ہے یہ بات اپنے دل سے دور کرو اور اس مذہب باطل کو ترک کر کے دین اسلام اختیار کرو افغان نے عرض کی ہین آپکی سب بہتر ہین کرونگا مگر ترک مذہب کر دونگا اگر آپ آزردہ ہونگے تو میرا کیا نقصان ہے خداوند یہی کہہ ... ہون کہ مین بے گناہ تھا مجھے کہا کہ اپنا دین تبدیل کرو ... سبب کرنے مین عذر کیا اس بات پر فساد ہوا ایرج نامدار نے فرمایا پھر سے میرے سامنے اس مکار کو خداوند کہا اب نہ کہنا ورنہ بہت پچتاؤ گے افغان نے کہا مین سو بار انکو خداوند کہونگا آپ کو کیا ... زیادہ وہ کلمات انکی شان مین ... بڑی ہوگی ایرج کو نہایت ناگوار ہوا افغان قریب تو بیٹھا ہی تھا ایرج نے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اڑ گیا افغان مر کے زمین پر گرا اسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من افغان جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی ہر طرف ہوئی ملازمین افغان نے جو یہ آواز سنی سب دوڑ ایرج نامدار کو آکے سب نے گھیر لیا شاہزادہ تلوار پکڑ کے اٹھا اور سب مردار بھی جا پڑے ملازمین افغان سحر کرنے لگے احتراق نے سحر کو دفع کیا وہ سحر ایرج نامدار پر اثر بھی نہ کیا آخرکار ملازمین افغان سحر کرکے عاجز ہوے اور بہت سے لوگ قتل ہوے تب مجبور ہو کے سبھی امان طلب کی ایرج نامدار نے تلوار روک دی سب ساحر حاضر خدمت ہوے ایرج نامدار نے سب کو مسلمان کیا سب ایمان لائے ایرج نامدار کو باغ سے بارہ دری کے اندر لائے عرض کی او شہریار تشریف رکھیے یہاں جو کچھ مال و اسباب موجود ہو قبضہ مین کیجیے ایرج نے احتراق جادو سے فرمایا ان امور کا تم انتظام کرو احتراق جادو ملازمین

کے ہمراہ خزانے میں آیا سب مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا بعد اسکے فوج ایرج نامدار کی خزانے میں
شامل کیا شہزادہ وہاں تین دن رہا چوتھے روز تلاش ایرج میں ملکہ تنگ قبا کے مکان کی جانب کوچ کیا
احتراق جادو نے راہ میں عرض کی ملکہ تنگ قبا کا مکان یہاں سے بہت نزدیک ہے لیکن یہاں کے
عجائبات بہت مشہور ہیں بہت ہوشیار رہنا چاہئے یہ نہ ہو کہ کوئی ساحر مکار آسکے اور دام فریب لائے ایرج نامدار
نے فرمایا ہر حال میں خدا حافظ ہے اگر اسکا فضل ہے تو کوئی مکار مکر نہیں کر سکتا ہے جو آئے گا مجبور ہو جائے گا احتراق
نے عرض کی ملکہ تنگ قبا خود بڑی مکارہ ہے اسکو دیکھنے بہت شاہزادگان عالی مرتبت یہاں آئے مگر اسنے
ایسی شرطیں بیان کیں کہ سب مجبور ہو کے واپس گئے بعض نے ازدست تردد کی فکر کی اپنی جان دی امید
برآنے کی مجبور ہو کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ایرج نے فرمایا کیا ملکہ تنگ قبا حسین بھی ہے احتراق جادو
نے کہا اسکے حسن میں شک کیا ہے آپنے ابھی دیکھا نہیں ہے جس وقت اسکے مکان پہ تشریف لے جائیے گا
تصویر ملکہ کی دروازے پر آویزاں ہے ملاحظہ فرمائیے گا حسن و جمال کی کیفیت آئینہ ہو جائے گی ایرج نوجوان نے
فرمایا شرطیں تو سنیں کیا ہیں احتراق نے عرض کی بہت سی شرطیں ہیں مجھکو معلوم نہیں جب آپ اسکے
یہاں جائیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ایرج نے جو یہ کیفیت حسن ملکہ تنگ قبا کی دیکھنے کا اشتیاق
ہوا دل مکمل دیدہ ہوا اجر. کیفیت احتراق نے بیان کی ایرج نے خوب سنی ہر ایک بات کو اچھی طرح تحقیق کیا
احتراق نے جو جو باتیں لوگوں سے سنی تھیں سب ایرج نامدار سے بیان کیں ایرج نامدار کو راہ پیدا ہو گئی
خدا خدا کر کے تین دن کی راہ دو روز میں ختم کی باغ ملکہ تنگ قبا کے دروازے پر پہونچے یہاں ملکہ کو
نامہ چین بیگم کا بھیج چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمہاری طرف آئے جو کچھ وہ کہے قبول کرنا انکار کیا تو
تم میں جنگ دی جائیگی یہ سنتے ہی ملکہ تنگ قبا نے اسی روز سے آدمی مقرر کر دیئے کہ اگر کوئی جوان
اس صورت کا کہیں نظر آئے تو اسکو فوراً ہمارے پاس روانہ کرو ہمیں اطلاع دینا ہم اسکے استقبال کو جائینگے
لوگ ہر وقت اسی خیال میں رہتے تھے ملکہ نے بھی اپنا مکان اور باغ بہت اچھی طرح آراستہ کیا تھا
ہر وقت نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہ تمکین بناؤ سنگار کئے موجود رہتی تھیں کشتیاں کباب کی
گلابیاں شراب کی ہر وقت بارہ دری میں چنی رہتی تھیں ارباب نشاط ہر وقت ساز و سامان کھینچے ہوئے موجود
رہتے تھے ملکہ روز آخر وقت دن کو اپنے باغ میں آکر اسی انتظار میں بیٹھتی تھی کہ شاید وہ جوان اب آجائے
حسب معمول اس روز بھی ملکہ اپنے باغ میں بیٹھی تھی جب رونق ایرج نامدار اسکے مکان پر پہونچے لوگ
زمرد وسے جاکر ملکہ کو خبر دی کہ آپ نے جس جوان کی نسبت فرمایا تھا وہ دروازے پر موجود ہے ملکہ یہ خبر
سنکر اٹھی دروازے پر آئی یہاں ایرج نامدار مرکب سے اتر کے باغ میں جانا چاہتے تھے کہ دیکھا سامنے
سے ایک حور تمثال آفتاب جمال نازنین مہ تمکین خراماں خراماں آتی ہے ایرج نامدار کی نگاہ جو ملکہ تنگ قبا
پر پڑی تاب نظارہ نہ لائے غش آگیا سرداروں نے بڑھ کے شاہزادے کو سنبھالا ادھر ملکہ تنگ قبا
کی نگاہ جو ایرج نامدار پر پڑی یہی کیفیت ملکہ کی بھی ہوئی کنیزیں گھبرا گئیں ہاتھوں ہاتھ ملکہ کو باغ کے صحن میں
لائیں گلاب و کیوڑہ چھڑکا عرق بید مشک طلب کیا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیئے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا
آنکھ کھولتے ہی آہ کی غم سے حالت تباہ کی کنیزوں نے عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کہا ارے
اسوقت طبیعت کی کیفیت بدل گئی دیکھو جلد جاؤ اس جوان کے ساتھ جو لوگ ہیں انکے واسطے

جو مکان دوسرا ہو وہاں ان لوگوں کو لے جا کر جگہ دو اس جوان کو یہاں لاؤ میں استقبال کو جا نہیں سکتی مجبور ہوں انکے ہمراہ بہت لوگ ہیں کنیزیں آگے بڑھیں یہاں سرداروں نے ایرج نامدار کو بھی ہوشیار کیا تھا شاہزادے کی بھی عجیب حالت تھی سینے میں دل طپاں تھا یہ شعر مصحفی کا ورد زبان تھا ع دکھا دیا تجھے جلوہ یہ کہنے چھپ کے کہیں ہو امید لذت نظارہ دگر میں رہا لو ملازمین عرض کر رہے تھے اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہے ایرج نامدار فرماتے تھے اب مزاج کی کیا حالت بتاؤں درد دل کیونکر دکھاؤں ایرج نامدار یہ باتیں کر رہے تھے کہ دو تین کنیزیں در باغ پر آئیں دربانوں سے پکار کے کہا تم لوگوں نے بڑی غفلت کی اب تک فوج نے ٹھکانہ نہ پایا ملکہ عالم دیر سے برائے استقبال موجود ہیں تم لوگ لشکر کو لے جاؤ اور شاہزادے کو یہاں بھیجو ملکہ عالم برائے استقبال کھڑی ہیں ایرج نامدار نے جو یہ بات سنی قدم آگے بڑھایا احتراق نے عرض کی اے شہریار بے سمجھے جانا خلاف ہے ملکہ تنگ قبا کے کر مشہور خلق ہیں ایرج نامدار نے فرمایا ہمارا خدا حامی ہے یہ کہکر آگے بڑھے پھاٹک کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے قدم رکھا ملکہ تنگ قبا نے جو آتے دیکھا آگے بڑھکر استقبال کیا عرض کی اے شہریار آپ کے بارے میں ایک فرمان خداوند کا آیا تھا اسمیں یہ حکم تحریر تھا کہ اگر آپ تشریف لائیں تو تکلف کرو تواضع واجب ہے ایرج نامدار حیران ہوئے کہ یہ کیا سبب ہے افغان جادو نے بھی یہی بات کہی تھی اور ملکہ تنگ قبا بھی فرمان کا ذکر کرتی ہیں ایرج نے فرمایا اے ملکہ فرمان کیسا آیا تھا ملکہ نے عرض کی آپ تشریف لے چلیں باغ میں چلکر بیٹھیں تو فرمان خداوند حاضر کروں ایرج نامدار ملکہ کے ہمراہ آئے ملکہ نے باغ میں لا کر ایرج کو بٹھایا کنیزوں سے کہا جو فرمان خداوند کے یہاں سے آیا ہے جلد لاؤ اور کنیزوں کو اطلاع دو کہ سامان سے محفل میں حاضر ہوں کنیزیں روانہ ہوئیں تھوڑی دیر کے بعد واپس آئیں ایک کاغذ لا کر دیا ملکہ نے ایرج نامدار کے پیش کیا شاہزادہ نے اس کاغذ کو کھولا دیکھا تو اسمیں جمیل پیکر کی طرف سے لکھا تھا کہ اے تنگ قبا آگاہ ہو کہ ایک بندہ خاص قدرت کا جو ایک مدت سے گمراہ تھا اب ہمارے پاس پہونچا قدرت نے خود اسکے دل میں یہ بات پیدا کی کہ وہ یہاں آیا مگر ہمیں بالکل نہیں جانتا ہے اگر وہ تمھاری طرف آ جائے تو اسکی خاطر کرنا اور جس بات کو وہ کہے انکار نہ کرنا اگر ہمارے لکھنے کے خلاف کروگی تو سزا پاؤگی بہت پچھتاؤگی اسکے بعد جمیل پیکر کی مہر تھی ایرج نامدار نے وہ نامہ کو رکھ دیا اور ملکہ تنگ قبا سے کہا جسنے یہ نامہ لکھا ہے وہ بالکل بیوقوف ہے اور واجب القتل ہے اگر اپنے دل سے تائب نہ ہوگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائے گا مگر تم ہرگز اس کو خداوند نہ کہنا وہ بالکل مکار ہے تم نے آج تک نہ سمجھی اور اسی کو مانا جسے بڑا کیا ملکہ نے جو تقریر ایرج نامدار کی سنی تعجب کیا عرض کی اے شہریار عجب کی بات ہے کہ خداوند تو آپ کو اسطرح تحریر فرمائیں اپنا بندہ خاص لکھیں اور آپ انکی شان میں ایسے کلمات زبان سے کہیں ایرج نامدار نے فرمایا کہ اب ایسی بات نہ کہنا اسی تکرار میں افغان جادو کی جان گئی میں مسلمان ہوں خدا کو واحد لاشریک جانتا ہوں جو مخلوق ایسے مکار ہوں ان کو کب مانتا ہوں تم بھی اس مذہب باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرو ملکہ نے عرض کی اے شہریار کیسے ہو سکتا ہے کہ میں سب کے سامنے اپنے مذہب کو ترک کر دوں اس وقت اپنے خداوند کے حال سے خوب آگاہ ہوں یہ جانتی ہوں کہ جو بات میرے دل میں آتی ہے وہ انکو فوراً معلوم ہو جاتی ہے اور آپ کے خدائے نادیدہ کے حال سے اچھی طرح آگاہ نہیں ہوں کیونکر ترک مذہب کر سکتی ہوں ایرج نے کہا ملکہ تم عاقلہ ہو کے ایسی بات کہتی ہو اگر جمیل پیکر کو ذرا بھی کسی کے دل کی کیفیت معلوم ہوتی

تو یہ حرکت اصل سے ظہور پذیر نہوتی کہ مین اسکا دشمن ہون اور وہ مجھکو بیتاب کر رہا ہو مین اس طلسم مین طلسم
کے تباہ کرنے کو آیا ہون اور اسکے سامان جمع کر چکا ہون مگر ابتک اسکو اسکی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
یہان کس واسطے آئے ہین خود میرے واسطے کوشش کی اب ہر جگہ یہ خط لکھے ہین کہ مین جہان جاتا ہون
لوگ میری خاطر کرتے ہین ہمارے خدا کی قدرت ظاہر ہو کہ اس وقت مین اسنے ہماری کیسی مدد کی دشمنون
کے ہاتھ سے راحت دلائی اور کیا قدرت تم دیکھنا چاہتی ہو ملکہ تنگ قبا نے ایرج نامدار کے آنے کی کیفیت
پوچھی شاہزادہ نے سب حال بیان کیا ملکہ نے اسوقت لوح لاکر ایرج کے سامنے پھینکدی شاہزادے نے لوح گلے
مین ڈالی بڑی خوشی سے کہا ملکہ مین سردارون کو یہ خوشخبری دے آؤن کہ مین نے لوح پائی وہ لوگ میرے
تنہا آنے سے بہت پریشان تھے مین سبکو تسلی دیکر آیا تھا اب جاکر ان سبکو خوشخبری دونگا تاکہ انہین تسکین ہو
ملکہ نے کہا بہت اچھی بات ہو مگر ابھی تشریف لایئے گا ورنہ گھبرایئے گا ایرج نے فرمایا ملکہ میرا دل نہ لگیگا ابھی
آتا ہون یہ کہکر باہر تشریف لائے جہان سب سردار مقیم تھے وہان آئے سب سردارون کی عجب حالت
تھی احتراق جادو سے سب کہہ رہے تھے کہ نہین معلوم شہریار نے لوح پائی یا ابھی ہاتھ نہین آئی احتراق جادو
کہتا تھا کہ آقاے نامدار پر سحر تو تاثیر نہین کریگا مگر خدا اسکو مکر سے بچائے ایسا نہو کہ ملکہ تنگ قبا اپنے سحر کے
عجائب و غرائب دکھا کے اسکو مکر مین پھنسائے سردار کہتے تھے کہ شہزادہ بھی لوح لینے کی ایسی ہوا کرتی ہو کہ تنہا جائے
احتراق نے سردارون کو جو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپ لوگ بہت مضطرب ہین مین ابھی شہریار کی
خبر لاتا ہون یہ کہکے احتراق اٹھا کہ سامنے سے ایرج نامدار تشریف لائے احتراق جادو نے جو ایرج نامدار
کو آتے دیکھا خوش ہو کر عرض کی آقاے نامدار آپ اسوقت کہان سے تشریف لائے ایرج نے فرمایا اے احتراق
لوح مل گئی یہ کہکر لوح دکھائی احتراق نے عرض کی آپ اس طلسم کے فاتح ہین سواے آپ کے اس طلسم کو
دوسرا فتح نہین کرسکتا ہو لوح کا ایسی جگہ سے یون مل جانا تائید الٰہی ہو ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ بھی مسلمان
ہو گئین صاحب ایمان ہو گئین احتراق نے عرض کی اے شہریار یہ اور تعجب کی بات ہو ملکہ کا مسلمان ہونا
بہت مشکل تھا یا اس طرح مسلمان ہو گئین ایرج نامدار نے فرمایا سب تائید الٰہی ہو یہ کہتے ہوے اور
سردارون کے پاس آئے سبکو لوح دکھائی سب سردار خوش ہوے تھوڑی دیر تک ایرج باہر ٹھہرے پھر ملکہ کے
باغ کے اندر آئے ملکہ نے شراب طلب کی ایرج نامدار نے فرمایا اے ملکہ مین مجبور ہون کہ شراب نہین پی سکتا
یہ جامہ سبز جو تم میرے گلے مین دیکھتی ہو یہ جامہ سلیمانی ہو اگر مین شراب پیونگا تو اسکی تاثیر جاتی رہیگی اور
یہ جامہ میرے پاس سے غائب ہو جائے گا اس وجہ سے مین انکار کرتا ہون ملکہ تنگ قبا خاموش ہو رہین
ایرج نوجوان شب بھر ملکہ سے باتین کرتے رہے جب رات گذر گئی تو شاہزادہ باغ سے باہر آیا سردارون سے
کہا آج کے دن یہان اور مقیم ہین کل حسب ہدایت لوح سفر کرینگے سردارون نے عرض کی جو آپکی راے ہو وہی
مناسب ہو ایرج نوجوان اس دن ملکہ کے باغ مین رہے دن بھر ملکہ سے باتین کین طلسم کی حالتین دریافت
فرمائین جب شام ہوئی تو ایرج نے فرمایا ملکہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے تمہین لازم یہ ہو کہ بخوشی ہمین اجازت دو ملکہ
نے عرض کی اے شہریار یہ بات ممکن نہین مین چاہتی ہون آپ اب ہفتہ بھر میرے یہان تشریف رکھیے ایرج
نے فرمایا اے ملکہ ایک ہفتہ مین نہین رہ سکتا ہون مجھے اس طلسم کے فتح کرنے کی بہت جلدی ہو ملکہ نے عرض
کی ایک ہفتہ یہان قیام کرنے مین حرج نہین ہوگا ایرج نے فرمایا یہ طلسم ایسا ہی ہو جسکی وجہ سے میرا حرج ہو جائے گا اور

بیت خفت ہوگی ملکہ نے عرض کی اب مین مجبور ہون نہین روک سکتی ایرج نامدار نے فرمایا کہ آج کی شب ہم
عبادت کرین گے صبح کو لوح دیکھین جو ہدایت ہوگی اسکے مطابق کام کرینگے ملکہ نے عرض کی آپکو اختیار
ہے ایرج نامدار پھر باہر تشریف لائے یہان خادمون نے سجادہ ایک گوشے مین بچھا دیا ایرج نامدار حمد خدا
پروردگار ہوے شب بھر تسبیح و تہلیل مین بسر کی جب رات گذر گئی تو شاہزادے نے فریضہ سحری ادا کر
لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا اگر خدا فضل کرے اور لوح طلسمی دستیاب ہوجاے تو لازم ہے کہ اپنے کو
تنہا خیابان شمشاد مین پہونچاے شمشاد جادو کو قتل کرے تو آگے راستہ ملے ایرج نے سردارون سے کہا آپ لوگ
یہین تشریف رکھین لوح خبر دیتی ہے کہ مین تنہا جاؤن خیابان شمشاد تک اپنے کو پہونچاؤن خیابان
جادو کو قتل کرون تو آگے راستہ صاف ہو سردارون نے عرض کی اے شہریار ہم لوگ یہان سے آپکے ہمراہ چلتے
ہین جب آپ خیابان شمشاد کے نزدیک پہونچ جائے گا تو ہم لوگ وہین ٹھہرین گے آپ آگے روانہ ہوجیے
گا ایرج نے فرمایا نہین معلوم راہ مین کیا کیا عجائب و غرائب پیش آئین اور کن کن راہون سے مین جاؤن
کیونکہ لوح خبر دیتی ہے کہ راہ مین جو عجائبات نظر آئین سب بحکم لوح سے کوئی کام نکرنا سردار بہت پریشان ہوے
ایرج نامدار نے سبکو تسلی دی ملکہ تنگ قبا کے پاس تشریف لائے فرمایا کہ لوح مین لکھا ہے کہ ہم خیابان شمشاد
مین جا مین اپنے کو وہان پہونچائین شمشاد جادو کو قتل کرین پھر آگے بڑھین راہ مین جو عجائبات نظر آئین
بے ہدایت لوح کوئی کام نکرین خود تنہائی کی یہی ہے ملکہ نے عرض کی اے شہریار یہ شرط بہت بری ہے مین نے اسوقت
یہ خیال کیا تھا کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلتی اپنا ساتھ سر دست کرایا تھا مگر کیا کر سکتی ہون لوح یہ خبر دیتی ہے کہ آپ تنہا
تشریف لے جائین مین مجبور ہون ایرج ملکہ سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے سب سردارون سے ملے
خادم نے مرکب حاضر کیا ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوے نام خدا لیکر جانب خیابان روانہ ہوے کچھ ذکر
انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت خیابان شمشاد کی عرض کیجاتی ہے

کہ شمشاد جادو ساحر مکار ہے اسنے اپنے سحر سے ایک آفتاب اور ایک مہتاب بنایا ہے اپنے خیابان کے دروازے
پر دونون کو نصب کیا ہے جب کوئی شخص ادھر آتا ہے آفتاب تمازت دکھاتا ہے آنے والا جلکر مرجاتا ہے اور شب کو
جو کوئی آنے کا ارادہ کرتا ہے تو چاند اسقدر روشنی پیدا کرتا ہے کہ دیکھنے والا تاب نہین لا سکتا ہے آنکھین بند
ہوجاتی ہین چاندنی مین اسقدر سردی پیدا ہوتی ہے کہ آنے والا سردی کی وجہ سے مرجاتا ہے اسکے باغ کے
اندر کوئی نہین جا سکتا اور باغ کے اندر جو جو عجائبات ہین وہ وقت پر بیان کیے جائینگے شمشاد جادو نے
اپنے رہنے کیواسطے باغ مین جو مکان بنایا ہے وہ مکان زیر زمین ہے نہر باغ سے اسکا راستہ ہے نہر مین آب
اصلی نہین ہے سحر سے ہر ایک کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہر مین پانی بھرا ہے مگر نہر خالی ہے جس روز سے اس کو نامہ جبل بیگم
پہونچا ہے اس روز سے یہ بھی شل لوگ کے خفقان رہتا ہے کیونکہ اسکے نامے مین ماہ جبل بیگم نے یہ تحریر کیا ہے
کہ ایک جوان اس صورت کا اگر تمہارے یہان آئے تو خبردار اس سے پیش آنا اور وہ جس بات کی فرمائش
کرے قبول کرنا اگر خلاف کروگے سزا پاؤگے شمشاد جادو نے اپنے ملازمون سے کہدیا ہے
کہ تم لوگ خبر رکھو جس وقت وہ جوان آئے ہمکو اطلاع دو ہم اسکی پیشوائی کو جائینگے عزت و حرمت

سے اُسکو مانگے ملازمین اُسکے ہر وقت اسی تلاش مین پھرتے ہین ایک ایک صحرا مین جاتے ہین پتہ لگاتے
ہین مگر جب کسیکو نہین پاتے ہین تو مجبور ہوکر واپس آتے ہین شمشاد اُن لوگون پر خفا ہوتا ہے کہ تمنے اچھی طرح تلاش
نہین کیا ایک روز یہ ملازمین حسب دستور اُٹھے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک جوان درخت کے سامنے
مین سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے بیٹھا ہے ملازمین نے آپسمین کہا کہ عجب ہے کہ یہی جوان ہو جو کچھ پتہ بتایا گیا ہے
وہ سب اسمین موجود ہے جیسی صورت بتائی ہے ویسی ہی صورت ہے جیسا قد بتایا ہے ویسا ہی قد ہے اب قریب جا کے
دریافت کرین تو حال خلاصہ معلوم ہو یہ سوچکے ملازمین قریب آئے کہا اے جوان اپنے نام نامی سے ہمین آگاہ کر
جوان نے کہا میرا نام ایرج بن ملک قاسم ہے ملازمین نے پوچھا خداوند چیل پیکر کے بندۂ خاص آپ ہی ہین
ایرج نے فرمایا مین خداوند واحد و یکتا کا عبد ذلیل ہون چیل پیکر مردود مکار ہے اُسکے واسطے یہ کلمہ زیب نہین
ہے ملازمین شمشاد نے کہا یہ وہ جوان نہین ہے کوئی اور شخص معلوم ہوتا ہے مگر کافر ہے اسکو قتل کرنا چاہیے یہ سوچکے
ملازمین شمشاد نے کہا اے شخص تو کون ہے جو ایسے کلمات ناروا ہمارے خداوند کی شان مین نکالتا ہے ایرج نے
کہا اے کمبخت خاموش رہ ایسے کلمہ زبان سے نہ نکالو اور توبہ کرو خدائی سوا اُس معبود حقیقی رب تحقیقی کے
دوسرے کو زیبا نہین تم کیا سکتے ہو کہ چیل پیکر خداوند ہے اگر وہ خداوند ہے تو اپنی قدرت کیون نہین دکھاتا ہے
ملازمون نے کہا اُنکی قدرت بھی کیا کم ہے کہ اُنھون نے ہر ایک کو بنایا اور سب چیزین دنیا مین خلق کین ایرج
نے فرمایا یہ سب جھوٹ ہے وہ کیا مجال رکھتا ہے جو ایک چیز بھی بنا سکے سب اُس صانع حقیقی کی صنعت ہے جسنے
ایک لفظ کن سے دو عالم کو بنایا اپنی قدرت کاملہ کا تماشا دکھایا چیل پیکر کیا چیز ہے جو کسیکو قدرت
ایجاد رکھتا ہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ملازمین شمشاد ساحر تھے اُن لوگون نے ایرج نامدار پر سحر کیا
ایرج نامدار پر سحر تاثیر کیا کرتا ملازمین شمشاد دیر تک سحر کرتے رہے مگر ایرج پر سحر نے تاثیر نہ کی آخر مجبور ہوکے
وہان سے فرار ہوے ایرج نامدار نے اُنکا تعاقب نہ کیا وہ سب بھاگ کر شمشاد کے پاس آئے کہا ہم لوگ
حسب دستور اُس جوان کی تلاش کرتے تھے مگر اُسکا تو پتہ نہین ملا ایک اور جوان اُسی صورت
کا آپکے خیابان کے قریب دیکھے اُس سے پوچھا کہ خداوند کے بندۂ خاص آپ ہی ہین اُسنے خداوند
کی شان مین ایسے کلمات ناروا زبان سے نکالے کہ ہم لوگ اُسکے سننے کی تاب نہ لا سکے اُس جوان
کو ہلاک کرنا چاہا بہت سے سحر کیے مگر ایک سحر کارگر نہوا آخر مجبور ہوکے آپکے پاس آئے ہین شمشاد نے کہا مین
ابھی چلکر اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ وہ کون ہے جسنے خداوند کی شان مین کلمات ناروا صرف کیے ہین
یہ کہکے اُٹھا ملازمین کے ہمراہ باہر آیا یہان آکے جو دیکھا تو ایرج نوجوان بہت قریب آگئے تھے اُسنے وہین سے
نعرہ کیا باش اے جوان منم شمشاد جادو ایرج نوجوان سنبھل کے گھوڑے پر بیٹھے شمشاد نے آتے آتے
سحر کیا ایرج نامدار کے پاس لوح طلسمی موجود تھی جامہ سلیمانی زیب جسم تھا سحر کیونکر تاثیر کرتا شمشاد نے
کہا اے جوان تو کون ہے جو تنہا اس طرف آتا ہے ایرج نامدار نے کہا مین اس طلسم کے فتح کرنے کو یہان آیا ہون
دیکھ یہ لوح طلسمی مین نے حاصل کی ہے لوح طلسمی جو شمشاد نے دیکھی کانپ گیا دل مین کہا اس جوان
سے کیا مقابلہ کرون اگر ہزار سحر کرونگا سب باطل ہو جائینگے یہ سوچ کے اپنے مکر کو کام دیا کہا اے جوان اب
مین کیا کر سکتا ہون تو صاحب اقبال ہے مین تیری اطاعت قبول کرونگا اب مجکو پناہ دے ایرج نے فرمایا
امان یون نہ ملیگی جبتک دین اسلام نہ اختیار کروگے شمشاد نے کہا مین اسلام قبول کرتا ہون ایرج

نے اسکو بھی پڑھایا شمشاد کلمہ پڑھ کے بکر مسلمان ہوا ایرج کو اپنے ہمراہ خیابان کے اندر لایا عرض کی کہ اے
آقائے نامدار آپ تنہا اس طلسم میں تشریف لائے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا میرے ہمراہ لشکر ہے مگر لوح کا حکم ہوا
کہ میں تنہا بڑا سے فتح کرو طلسم نکون اسوجہ سے لشکر کو لوح دار کے باغ میں چھوڑ کے تنہا اس طرف آیا شمشاد
نے عرض کی اب یہاں سے کہاں تشریف لے جائیے گا ایرج نامدار نے فرمایا حکم لوح پر منحصر ہے جیسا کچھ حکم لوح
کا ہوگا وہ کیا جائیگا شمشاد نے عرض کی اب میں آپکو تنہائی سے دونگا ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نامدار نے
فرمایا اگر لوح تنہا جانے کی ہدایت کریگی تو میں مجبور ہوجاؤنگا نہیں لیجا سکتا اور اگر تنہا جانے کا حکم لوح سے
نہ ملا تو تم میرے ہمراہ چلنا شمشاد نے عرض کی ابھی تو دو روز یہاں استراحت فرمائیے بعد دو روز کے آپکو
اختیار ہے تشریف لے جائیے گا ایرج نامدار نے فرمایا ہم کو زیادہ ٹھہرنے کو بہت سی وجہیں ہیں
ہیں جنکے سبب سے ہمیں اس طلسم کے فتح کرنے کی جلدی ہے شمشاد نے عرض کی کہ آقائے نامدار دو روز
میں ایسا حرج نہوگا آپ تنی دور سے تشریف لاتے ہیں دو روز بھی استراحت نہ فرمایئے گا تو طبیعت بہت
پریشان ہوگی اور میری خوشی یہی ہے کہ آپنے اگر مجھے دین حق تعلیم فرمایا ہے تو میری عزت بھی بڑھایئے دعوت
قبول فرمایئے ایرج مجبور ہوئے فرمایا اے شمشاد تمنے مجبور کردیا میں تمہاری خوشی کرونگا دو روز بعد جاؤنگا
شمشاد خوش ہوا ملازمین کو حکم دیا کہ بارہ دری کو جلد آراستہ کرو آقائے نامدار اندر تشریف لیجاتے ہیں
ملازمین بارہ دری کے اندر گئے بارہ دری کو آراستہ کیا شمشاد کو اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے
عرض کی آقائے نامدار تشریف لے چلیے ایرج شمشاد کے ہمراہ بارہ دری میں تشریف لائے شمشاد نے
اپنے مصاحبین کو بلاکر ایرج کے پاس بٹھایا عرض کی آقائے نامدار میں تھوڑی دیر کے واسطے آپ سے
اجازت چاہتا ہوں ابھی حاضر خدمت ہونگا ایرج نے فرمایا شوق سے جاؤ شمشاد باہر آیا ملازمین سے
کہا شراب میں بیہوشی ملاؤ اور طعام میں بھی جہاں تک ہوسکے بیہوشی ملاؤ میں اس جوان کو گرفتار کرکے خداوند
کی خدمت میں روانہ کردوں اسنے غضب کیا لوح طلسمی ایسی جلدی حاصل کرلی کہ مشکل بھی نہ پڑی
اب اسکو طلسم میں رہتے کیا عذر ہوگا بہ راحت طلسمی لیکر اڑے گا اور غضب ہے اسکے پاس جامۂ سلیمانی ہے پھر طلسم
ہونہ ساحر اس سے مقابلہ کرسکتا ہے نہ دیو دیکھتے ہیں جامۂ سلیمانی جسوقت دیو دیکھیں گے مقابلہ نکرینگے ساحر
جو اسحر کرینگے برکت لوح سے اسپر سحر تاثیر نکریگا اسکا گرفتار کرلینا بہت اچھا ہے ملازمین شمشاد نے شراب
وطعام میں خوب بیہوشی ملائی تھوڑی دیر تک شمشاد نے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جب سب چیزیں تیار ہوگئیں
تو ایرج نامدار کے پاس حاضر ہوکر عرض کی اے شہزادہ اگر حکم ہو تو شراب حاضر کروں ایرج نے فرمایا میں شراب
نہیں پی سکتا میرے پاس جامۂ سلیمانی ہے اسکا احترام ضرور واجب ہے شمشاد خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک
ایرج کیفیت طلسم دریافت کرتے رہے جب رات زیادہ گئی تو شمشاد جادو نے ملازمین سے کہا دسترخوان لاؤ
ملازمین نے ایک دم بھر میں دسترخوان بچھا شمشاد کو آکر اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے عرض کی کہ
اے آقائے نامدار تشریف لے چلیے دسترخوان تیار ہے ایرج نامدار اٹھے شمشاد کے ہمراہ دسترخوان پر تشریف
لائے شمشاد ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا عرض کی آقائے نامدار آپ نوش فرمائیے یہ خادم حسب دستور
خدمتگزاری بجالائے ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد یہ ہرگز نہوگا تم بھی شرکت کرو شمشاد نے بہت انکار
کیا مگر ایرج نامدار نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوئے شمشاد کو بھی شریک ہونا پڑا اسنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ

اور قاب مین لاے کہ انمین بیہوشی آمیز تھی اسکے آگے لگائین شمشاد نے ایرج سے عرض کی ای شہریار بسم اللہ اب کسکا انتظار ہے ایرج نے قاب مین ہاتھ ڈالا قاب فوراً ٹوٹ گئی شاہزادے کو تعجب ہوا لوح کو دیکھا لکھا تھا ای طلسم کشا اس کھانے کو ہرگز نہ کھانا اگر یہ کھاوگے ابھی بیہوش ہو جاوگے ایرج نے فرمایا ای شمشاد تم میری قاب مین کھانا کھاو شمشاد نے عرض کی ای شہریار یہ بے ادبی مجھسے نہوگی ایرج نے فرمایا مین اجازت دیتا ہون شمشاد نے کہا مجھسے ہرگز ایسی گستاخی نہوگی ایرج نامدار نے بہت اصرار کیا جب شمشاد نے دیکھا کہ اب بے تعمیل حکم کیے چارہ نہین مجبور ہو کے کہا مین ہرگز نہ کھاونگا اگر زیادہ اصرار کروگے تو بہت پچھتاوگے ایرج نامدار نے تلوار میان سے لی کہا ای شمشاد اگر اس طعام کو نہ کھاے گا تو ابھی تجھکو قتل کرونگا شمشاد نے کہا اس جوان کو گرفتار کرو خبردار جانے نہ دینا یہ گنہگار خداوند ہے سب لوگ ایرج نامدار کیطرف بڑھے شاہزادے نے قتل کرنا شروع کیا شمشاد اسی ہنگامے مین نکل گیا اور جیل پیکر کیطرف روانہ ہوا اسکا ذکر اسکے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملازمین شمشاد اور ایرج والا نژاد کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہان ایرج نوجوان نے تھوڑی دیر مین بہت سے ملازمین کو قتل کیا آخر ملازمین تاب مقابلہ نہ لاے بہت سے فرار ہوے بہت سے مارے گئے بہت سے زخمی ہو کر گرے بعض نے بخوف جان اطاعت ایرج نامدار کی قبول کی شاہزادے نے تلوار میان مین رکھی جن لوگون نے اطاعت قبول کی تھی انکو پناہ دی وہ لوگ ایرج کو اپنے مکان پر لے گئے سب نے عرض کی ای شہریار آپ اس مرحلے کے عجائبات کو تباہ کر دیجیے معلوم ہوتا ہے شمشاد جیل پیکر کے پاس گیا ہے اس سے آپکی کل حقیقت بیان کرے گا ایرج نامدار نے فرمایا اگر وہان جائیگا تو کیا بنائے گا ملازمین شمشاد نے عرض کی دعا یہی جان بچانے کو چل گیا ہے تب ہم ایرج نامدار سب سے باتین کرتے رہے صبح کو پھر خیابان شمشاد مین تشریف لے گئے جو جو عجائبات تھے انکو مٹایا بعض ایسے تھے جو بے قتل شمشاد نہین مٹ سکتے تھے وہ باقی رہے ایرج نامدار نے فرمایا انکے رہنے سے کچھ نقصان نہین ہے کہین شمشاد جادو بھی مل جائیگا اسکو قتل کرونگا یہ سب بھی مٹ جائینگے یہ فرما کے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جن لوگون نے تمھاری اطاعت قبول کی ہے انکو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان برف خیز کے روانہ ہو اور کوہ برف خیز کو اور برف خیز جادو کو قتل کر یہ مرحلہ بہت سخت ہے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرنا ایرج نوجوان نے ہدایت لوح سب سے بیان کی جو لوگ ایرج کے مطیع تھے انھون نے عرض کی ہم بسر و چشم ہمراہ رکاب چلینگے ایرج نامدار نے اسیوقت وہان سے کوچ کیا اور طرف میدان برف خیز کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جو بخوف جان ایرج کے سامنے سے فرار ہوا اسی وقت اپنے تئین جیل پیکر کے پاس پہونچایا جیل پیکر اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا وزرا سے باتین کر رہا تھا کہ شمشاد جادو نے جا کر سلام کیا پھر سجدے کو سر جھکایا جیل پیکر نے کہا ای شمشاد اس وقت تمھارا آنا کیونکر ہوا شمشاد نے کہا یا خداوند آپ پر روشن ہے مگر مین بھی عرض کرتا ہون جسوقت سے آپکا فرمان میرے پاس پہونچا مین شب و روز اس فکر مین تھا کہ اس جوان کے استقبال کو جاؤن اور بعزت و حرمت اپنے یہان مہمان کرون اسیواسطے مین نے بہت سے ہرکارے

مقرر کر دیے کہ وہ ہر روز دور جا کے اس جوان کو تلاش کرتے رہیں چنانچہ کل جب بہت دن کے ہرکارے
ایک صحرا میں پہونچے انھون نے ایک جوان کو دیکھا صورت بھی جیسی آپنے تحریر فرمائی تھی حلیہ ویسی ہی تھی لانے میں ساتھ
کہا ای شخص کیا تو خداوند کا بندہ خاص ہے اس جوان نے آپکی شان میں ایسے کلمات ناسزا اپنی زبان سے
نکالے کہ میں تعجب کرتا ہون کہ زبان اسکی کیون نہ جل گئی اور آپنے اسکے حال پر رحم یون کیا میرے نزدیک
کہ یہ بات اسکی بہت بری معلوم ہوئی انھون نے سحر کیا اسپر سحر نے تاثیر نہ کی وہ لوگ بخوف جان میرے
پاس بھاگ کے آئے میں نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو دریافت کیا کہ تمھاری کیا حالت ہے انھون نے کل قصہ
مجھے بیان کیا میں جو باہر آیا تو اس جوان کو صاحب لوح پایا اس خاتم کی لوح اسکے پاس موجود تھی اور جامہ
سلیمانی اسکے جسم میں تھا میں بھی کچھ نہ کر سکا آخر مجبور ہوئے اسکی اطاعت قبول کی یہ سوچا کہ اسکو اپنے یہان
مہمان کر کے اسکو بیہوش کرونگا اور گرفتار کر کے آپکی خدمت میں پہونچاؤنگا یا خداوند جب میں نے اسکے واسطے
دسترخوان بچھوایا اور کھانا بیہوشی ملا کے اسکے آگے رکھا تو نہین معلوم اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ اس
کھانے میں بیہوشی ملی ہو مجھسے کہا کہ اس طعام کو تو کھاؤ میں نے انکار کیا اسنے تلوار میان سے لی کہا ای شمشاد
اگر اب کھانے سے انکار کریگا تو تجھے ابھی قتل کر ڈالونگا یا خداوند میں مجبور ہو گیا ناچار میں نے کھا لیا ذرا سی کھا کے بیہوش
ہو کر گرفتار ہوا وہ لوگ اس سے مقابلہ کرنے میں مشغول ہوئے میں اپنی جان بچا کے اس طرف چلا آیا اور
آپکو اس امر کی اطلاع دینا بھی ضرور تھی کہ اسنے لوح طلسمی لے لی ہے اب جلد کچھ انتظام فرمائیے جہیل بیکر اس کیفیت
کو سنکر دنگ ہو گیا کہا ای شمشاد اور اسکا خوف نہیں ہو مگر اسکی حیرت اس بات کی ہے کہ یہ جوان کس راہ سے
لوح تک پہونچا اور لوح اسنے کیونکر دستیاب کی خیر تم اپنے مقام پر جاؤ ہم خداوند عزرائیل کو حکم دیتے ہیں
کہ وہ ابھی جا کر اسکی قبض روح کرے اب ہمکو کسی قسم کا خوف نہیں مگر اس جوان کو مردہ تصور کرو اور لوح اس کے
سے لو جب تم یہان سے جاؤگے اسکی لاش پاؤگے شمشاد بہت خوش ہوا سلام کر کے اٹھا اپنے مقام
کیطرف روانہ ہوا یہان جہیل بیکر نے ایک ساحر کو بلایا کہ نام اسکا افتخار جادو تھا اس سے کہا ای افتخار
جادو ایک جوان بوم طلسم کشائی یہان آیا ہے وہ ہمیں حکم خداوند ہوتا ہے کہ تم جا کر اس سے لوح لے آؤ
افتخار جادو نے عرض کی میں ابھی جاتا ہون لیکر آتا ہون مگر خداوند میری مدد کریں دشمن پر فتح دیں
جہیل بیکر نے کہا خاطر جمع رکھو ہم تمھاری مدد کرینگے دشمن پر فتح دینگے تم اس جوان کو زندہ نہ چھوڑنا طلسم
ابھی کسی صحرا میں سے جاتا ہے وہان اسکو ہلاک کر لاش وہین چھوڑ کے چلے آنا لوح اور جامہ سلیمانی لیتے آنا اور
تمہین لوح دار بنا دینگے افتخار نے عرض کی میں جاتا ہون یہ کہکے وہان سے روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو جہیل بیکر سے رخصت ہو کر چلا پروے ہوا آتا تھا جب اپنے خیابان کے قریب پہونچا تو اسنے دیکھا
ایک بارگاہ استادہ ہے وہان کچھ لوگ دربارگاہ پر بیٹھے ہیں سحر کرتا ہوا زمین پر اترا دیکھا تو سب ملازمون کو
پہچانا قریب آیا کہا تم لوگ تو میرے ملازم ہو یہان کیونکر آئے ملازمین نے جواب دیا کہ ہم تیرے ملازم اسوقت تک
تھے جبوقت تک ہمارے دل میں نور ایمان پیدا نہوا تھا اور اب ہمنے تیرے مذہب پر لعنت کی اور دین حق
اختیار کیا اب ہم غلامان ایرج نوجوان ہیں اگر تو ہم سے زیادہ گفتگو کریگا تو ہم تجھے سزا دینگے شمشاد نے کہا

تمھاری کیا مجال ہے جو مجھے آنکھ ملا سکو یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ایرج نامدار بارگاہ سے سن رہے تھے
باہر آ کے دیکھا شمشاد ملازمین سے سخت کلامی کر رہا ہے قریب آ کے فرمایا او شمشاد اگر اپنی جان عزیز ہے تو یہاں
سے چلا جا شمشاد نے کہا اے جوان کیوں گھبراتا ہے تیرے واسطے خداوند نے ملک الموت کو حکم دیا ہے وہ تو جیسا
تجھ سے بات کرنے کو آتا ہے ایرج نامدار کو غصہ آیا بڑھ کے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر گر کے
اگرا تاریکی چھا گئی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام میں شمشاد جادو مالک مرحلۂ طلسم جہل پیکر بود آسس
آواز کے آنے سے تاریکی برطرف ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا لاش شمشاد جادو کی جل گئی تھی ملازمین شمشاد
نے عرض کی اب اس کا مرحلہ بالکل تباہ ہو گیا ہو گا ایرج نامدار نے فرمایا مرحلہ اسکا پیشتر ہی تباہ ہو چکا تھا
ملازمین نے عرض کی کہ اب وہاں تشریف لے چلئے تو خزانہ ہاتھ آئے ایرج نے فرمایا اب واپس جانا
مناسب نہیں ہے اگر ہماری قسمت کا ہوتا تو اسی وقت مل جاتا اب اسکے واسطے یہاں سے واپس جانا
خلاف ہے بہتر یہ ہے کہ اب برف خیز کی بات چلیں جب وہاں سے فرصت ملیگی پھر جو لوح کی ہدایت ہوگی وہ
کیا جائیگا ملازمین مجبور ہو گئے ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے شب بھر وہاں قیام فرمایا صبح
کو پھر روانہ ہوئے دن بھر سیر ہوئی شب کو ایک دریا کے قریب پہونچے ایرج نامدار نے فرمایا کشتیاں طلب
کرو ملازمین نے عرض کی اے شہریار یہ وہ دریا ہے جہاں کشتی نہیں ملتی ہے ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو کشتی نمایاں ہوگی تب اپنے ہمراہیوں سے اس کشتی پر بیٹھ کے روانہ ہونا
اگر عجائبات و غرائبات ملیں تو بے ہدایت لوح کوئی کام نہ کرنا ایرج نامدار نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار
پڑھا دیکھا ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوئی کنارے پر آئی ایرج نامدار اس کشتی پر سوار ہوئے کشتی روانہ
ہوگئی ایرج نامدار نے دریا کی وسعت دیکھکر اپنے ہمراہیوں سے فرمایا اس دریا کی وسعت بے تعجب ہے ہم
میں نے آج تک ایسا دریا نہیں دیکھا اس زور سے پانی بہتا ہے کہ کشتی یہاں ٹھہر نہیں سکتی ہے ملازمین نے
عرض کی اسی وجہ سے کوئی کشتی یہاں نہیں رہتی ہے آج تک اس دریا میں کسی نے کشتی
نہیں چھوڑی اور اس طرف سے کوئی جانے کا قصد بھی نہیں کرتا ہے آج آپ اس طرف تشریف لائے
تو آپکے واسطے کشتی بھی موجود ہو گئی ایرج نامدار نے فرمایا یہ قدرت الٰہی ہے اس میں تعجب کیا ہے یہ باتیں کرتے چلے
جاتے تھے کہ ایک ستون دریا میں نظر آیا ایرج نے فرمایا یہ ستون کیسا ہے ملازمین نے عرض کی اسکی کیفیت سے
ہم آگاہ نہیں ہیں یہ ذکر تھا کہ کشتی اس ستون کے پاس جا کر ٹھہر گئی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ
پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور کشتی ستون تک بخیر و عافیت پہونچ جائے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اسم
حاشیہ تین بار پڑھے اور جست کرے اگر پہلی جست میں ستون کے اوپر پہونچ جائے گا تو راہ پائے گا کوئی
مشکل درپیش نہوگی اور اگر پہلی جست میں ناکامیاب رہا تو دوسری جست میں پہونچ جائے گا اور راہ
کسیقدر سخت پائے گا اور تکلیف اٹھائے گا اور اگر دوسری جست میں بھی ناکامیاب رہا تو تیسری جست
کرے اگر پہونچ جائے گا تو راہ ملے گی مگر بڑی تکلیف ہوگی اور بڑی بڑی سختیاں درپیش ہوں گی اگر
تیسری جست میں بھی ناکامیاب رہا تو لازم ہے کہ چوتھی جست نہ کرے ورنہ دریا میں ڈوب کے مر جائے
گا پھر لوح دیکھے جو حکم لوح ہو وہ کرے ایرج نامدار نے خدا کو یاد کیا اور اسم حاشیہ لوح تین بار
پڑھ کر جست کی کہ دامن کشتی میں الجھا اور سر ستون کے نہ جا سکے ایرج نامدار نے

پھر اسم جاشیہ پڑھا خدا کو یاد کر کے جست کی ستون کے اوپر پہونچے دیکھا دہنہ نقب کا بنا ہی ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسکے اندر کود پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر کود پڑے آنکھیں بند ہو گئیں
تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی پانوں آشنا زمین ہوئے جسم مین ہوا لگی ایرج نامدار نے اپنے تئین ایک
میدان وسیع مین کھڑا ہوا پایا دیکھا سامنے ایک پہاڑ کی چوٹی معلوم ہوتی ہی مگر سفید ایرج نامدار نے
خیال کیا کہ کوہ برف خیز یہی ہی یہ سوچ کے آگے بڑھے دیکھا سامنے سے سب ہمراہی آتے ہین ایرج
نامدار بہت ہی خوش ہوئے سب سے گلے ملے کل حال دریافت کیا کہ تمہین یہاں تک کسنے پہونچایا اور کیونکر
آئے سب نے عرض کی کہ جب آپ تشریف لے گئے تھے تو کشتی غرق ہو گئی ہم لوگ بیہوش ہو گئے
تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین اس صحرا مین پایا پھر اُسی ایک مرد ضعیف نے آ کے
کہا اس طرف جاؤ طلسم کشا سے ملاقات ہوگی ہم لوگ اُسی طرف چلے آئے آپ سے ملاقات حاصل
ہوئی ایرج نامدار نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ جس طرف جاتے ہو چلے جاؤ تھوڑی دور کے
بعد تمہین ایک درخت ملے گا کہ جس مین بجائے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان ہونگے اس درخت
بقوت طلسم کشائی زمین سے اکھاڑنا اُسمین سے ایک نقب ظاہر ہوگی بے خوف داخل نقب ہونا
تھوڑی دیر مین کوہ برف خیز پر جا کے پہونچو گے ایرج نامدار آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد دیکھا
کہ ایک درخت نہایت عالیشان معلوم ہوتا ہی کہ اُس مین بجائے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان
ہین ایرج نامدار اُس درخت کے پاس آئے درخت کو آغوش مین لیکر زور کیا پہلے زور مین درخت
کو حرکت ہوئی دوسرے زور مین زمین وہان کی شق ہو گئی تیسرے زور مین درخت جڑ سے اکھڑ آیا
درخت کے اکھڑتے ہی ایک تاریکی چھا گئی آسمان کی سمت لوح تیکالی وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج
نامدار نے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہی بسم اللہ کہکر دہنہ نقب مین داخل ہوئے
ہمراہی بھی ایرج نامدار کے بعد کو اس نقب مین چلا دئے دیر تک اس نقب مین رہے قریب
شام ایرج نامدار اُس نقب سے باہر تشریف لائے دیکھا سامنے سے ایک کوہ برف
معلوم ہوتا ہی مگر گرد اس کوہ کے دریا معلوم ہوتا ہے پانی بہت زور شور سے بہ رہا ہی برف
کے پہاڑ سے دھوان انتہا سے زیادہ نکل رہا ہے مثل ابر اس مین پانی برستا ہی برف کی سلین
بہت بڑے جھنک کر کوسون کے فاصلے پر جا پڑتی ہین ایرج نوجوان اس تماشے کو بغور
دیکھنے لگے ملازمین نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے آقائے نامدار آپنے یہ تماشا ملاحظہ فرمایا کہ اس
کوہ مین کیسے کیسے عجائبات بھرے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا سب خدا کے تفضل و کرم سے دفع
ہو جاوینگے یہ فرما کے لوح کو پھر ملاحظہ فرمایا اُسمین نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اے سیارہ
عجائبات یہ دریا جو کوہ کے گرد معلوم ہوتا ہے یہ دریائے سحر ہے اس سے خوف نکرو اور باطل
اندیشہ کو اپنے دل مین راہ نہ دو یہ سب نمود بے بود ہی جب تم قریب جاؤ گے اور جامہ سلیمانی
کا سایہ اس دریا پر پڑیگا اُسکی برکت و عظمت سے یہ دریا خشک ہو جائے گا خاک اڑنے لگے
گی پانی کا نام و نشان بھی باقی نرہے گا پہاڑ پر سے جو بہت بڑی سلین برف کی جھنک کر بہت
دور دور جاتی تھین قطع سحر کر کے باغ کے باہر آئین دیکھا سامنے سے ایرج نوجوان بصد شوکت و شان

ناگاہ

تشریف لاتے ہین مگر تنہا اور پیادہ پا ہین ملکہ سے یہ کیفیت شاہزادے کی نہ دیکھی گئی تخت اتارا ایرج کے سامنے آئین شاہزادے نے جو ملکہ شاداب کو دیکھا خوش ہو گیا ہنسکر کہا اے ملکہ تمھین میرے آنے کی کسنے اطلاع دی ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار میرے دل نے مجھکو آگاہ کیا مگر ایک امر کا بڑا تعجب ہے ایرج نامدار نے فرمایا بیان کرو ملکہ شاداب نے کہا آپنے ملکہ برجیس کو کہان چھوڑا ایرج نامدار ملکہ برجیس کا نام سنکر ہنسے جواب دیا کہ مین اس امر سے مطلق آگاہ نہین ہون کہ ملکہ برجیس کہان ہین جس وقت سے مین رخصت ہوا مجھے انکی کیفیت نہین معلوم ہے کہ وہ کس کام مین مصروف ہین اور کہان ہین ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار آپنے غضب کیا انکو تنہا چھوڑ دیا اشد اعدو حسین ہین سب سے ساحر انکی عداوت کا دم بھرتے ہین انکی ہر ایک ادا پر مرتے ہین خود سلطان طلسم جان دیتا ہے ایسا نہو ایسے وقت مین کوئی جادوگر انھین لیجائے تو آپکے دشمنون کو صدمہ ہو اب آپکے پاس مرغ لوح بھی نہین ہے اور علاوہ جادو بھی انکی مدد کے واسطے نہین ہے جو کوئی ساحران ملکہ تک پہونچ سکے اب تو جسکے مزاج مین آئیگا انھین باغ سے لیجائیگا ایرج نے فرمایا پھر انکو صدمہ کرنیکا کیا سبب ہے مین کیون رنجیدہ ہونے لگا اگر انکی قسمت مین یہی ہے تو ضرور پیش آئیگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار میری زبان نہ کھلوائیے زیادہ تجاہل عارفانہ نفرمائیے ورنہ مین صاف صاف کہونگی تو آپکو ناگوار ہوگا ایرج نامدار نے خیال کیا ایسا نہو ملکہ سے گفتگو بڑھ جائے اور کوئی کلمہ ایسا زبان سے نکل جائے جو ملکہ کے خلاف ہو اور انکو رنج پہونچے یہ سوچ کے خاموش ہو رہے اتنا تو کہا کہ ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت بجا ہے مگر اس وقت تمھین جملہ شکایتون سے فراغت کرنا ہے ملکہ سمجھین ایرج نامدار کو میری گفتگو ناگوار ہوا اب زیادہ شکایت کرنا اچھا نہین ہے ایسا نہو زیادہ غصہ آجائے اور یہین سے یہ واپس جائے تو غضب ہوگا پھر شاہزادے کا ملنا ممکن نہوگا یہ سوچ کے عقلمندی سے بات کو ٹالا عرض کی اے شہریار آپنے میری باتون کو صحیح جانا مذاق مین برا مانا اگر آپکی طبع مبارک کی یہی کیفیت ہے تو مین آیندہ ایسے امر خدمت والا مین عرض نکرونگی اس وقت میری خطا معاف فرمائیے مین آگاہ نہ تھی کہ اس وقت طبع مبارک مائل فکر ہے ایرج نے فرمایا مجھکو تمھاری بات ناگوار نہین ہوئی اگر تم اس امر کو بیان نہ کرتین تو مین ہرگز مانع نہوتا لیکن تمنے ایسی بات کا ذکر کیا جس سے مجھے رنج پہونچا ملکہ نے گردن جھکائی عرض کی معاف فرمائیے تخت پر تشریف لائیے اندر چلیے ایرج نامدار ملکہ کے ہمراہ تخت پر بیٹھے ملکہ نے تخت کو بلند کرنا چاہا مگر تخت نے زمین سے جنبش نہ کی ملکہ مجبور ہوئین ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ یہ تخت سحر ہے جب تک مین بیٹھا رہونگا تخت بلند نہوگا تم اندر جاؤ مین آتا ہون ملکہ نے عرض کی یہ ہو سکتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا مین بھی تو اس طرح نہین جا سکتا ہون ملکہ شاداب مجبور ہوئین عرض کی آپ یہان توقف فرمائین مین مرکب حاضر کرتی ہون ایرج نے فرمایا ملکہ کیا ضرورت ہے پہلے تو باغ دور نہین ہے مین تمسے قبل پہونچ جاؤنگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ایک طرف سے گرد اڑی ایرج نامدار نے اس طرف دیکھا ملکہ سے فرمایا نہین معلوم کون لوگ آتے ہین اب تمھارا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے تم اندر جاؤ مین ان لوگون کو دیکھون کہ اس جانب کسواسطے آتے ہین ایرج نامدار یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا ایرج نے دیکھا کہ جن ہمراہیون کو دریا کے کنارے پر چھوڑا تھا وہ سب لوگ روا روی کرتے ہوئے آتے ہین ایرج نامدار بہت خوش و مسرور ہوگئے ملکہ سے کہا یہ سب میرے ہمراہی ہین تم اندر جاؤ مین ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا ملکہ ایرج نامدار سے رخصت ہوکر باغ کے اندر آئین ایرج نامدار ان لوگون کے لینے کو بڑھے وہ سب بھی نزدیک پہونچ چکے تھے ایرج

نامدار کو سب نے دیکھا گھوڑوں سے اتر پڑے سب نے آ کر ایرج نامدار کے قدموں کو بوسہ دیا مرکب ایرج
نامدار حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہو باغ کے اندر آیا جہاں ملکہ شاداب نے سب کو اطلاع دی تھی کہ
شاہزادہ آ پہونچا ہر چہار سردار ایرج نامدار کے یہاں مقید تھے وہ سب بھی لشکر کو آراستہ کر کے لیے استقبال
ایرج نامدار باہر آئے تو سنتے تھے کہ یہ ٹک پر غل ہوا سب آگے بڑھے دیکھا ایرج نامدار پھاٹک کے اندر تشریف
لائے ہیں سب سرداروں نے جو ایرج کو بہت دنوں کے بعد دیکھا سب نے خوشی سے آ کر ایرج نامدار کے گرد حلقہ
کر لیا ہر ایک نے قدم ایرج کو بوسہ دیا ایرج نامدار نے بھی سبھوں کو گلے سے لگایا ہر ایک کا مزاج پوچھا بارہ دری میں
آ کے جلوہ فرما ہوئے جو ہمراہی ایرج نامدار کے دریا کے کنارے پر چھوٹ گئے تھے انکو شاہزادے نے اپنے پاس
بلایا فرمایا تم لوگ یہاں تک کیونکر آئے دریا سے کیونکر پار اترے سب نے عرض کی کہ آپ سے ہم لوگ جدا ہوئے
اس کے تھوڑی دیر کے بعد ایک پیر مرد ظاہر ہوئے ہم لوگوں کے قریب آئے فرمایا تم لوگ کون ہو یہاں کیوں
ٹہلتے ہو ہم نے کل کیفیت بیان کی اُن پیر مرد نے کہا تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو ہم تمھیں دریا کے اُس پار
پہونچا دیں جب ہم لوگوں نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ آنکھیں کھول دو جب آنکھیں کھولیں تو اپنے
اپنے کو دریا کے اُس پار پایا ایک آواز آئی کہ سامنے جو ایک درخت معلوم ہوتا ہے اُسی سمت چلے جاؤ ادھر ادھر
نہ جانا ورنہ راستہ بھول جاؤ گے تو غضب ہوگا ہم موجب ہدایت اُس پیر مرد کے اِس طرف آئے بخت رسا نے آپ کے
قدموں سے ہم کو مشرف کیا دولت کونین ہاتھ آئی ایرج نامدار نے فرمایا آپ لوگ تشریف یہاں رکھیں تھوڑی دیر استراحت
فرمائیں مسافت راہ طے کی ہے سب نے عرض کی ہمیں استراحت سے زیادہ راحت ملتی ہے کہ آپ کے حضور میں حاضر
ہیں ایرج نامدار خاموش ہو رہے اور سرداروں نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کسی نے عرض کی کہ شہریار
آپ کیونکر پل گلزار طے کیا تھا راہ میں جس مرشد کو قتل کیا وہاں کیا کیا عجائبات دیکھے ایرج نامدار نے سب کیفیت
بیان فرمائی تھوڑی دیر کے بعد محل میں جانے کا ارادہ کیا چاہا تھا کہ ایک پرچہ گود میں گرا ایرج نامدار نے اس پرچے
کو اٹھایا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکے معلوم ہوا کہ ملکہ پری جبیں کی طرف سے لکھا ہے کہ میں ملکہ شاداب
کے باغ میں ہرگز نہ آؤں گی آپ کے سامنے اس روز کیسی سخت گفتگو آ گئی تھی اب جو میں وہاں آؤں گی تو ضرور
ملکہ مجھے طعنہ دیگی اس سے بہتر یہ ہے کہ جب آپ وہاں سے مع لشکر سفر کریں مجھے اطلاع دیں میں حاضر خدمت
ہو جاؤں ایرج نامدار نے اس کے جواب میں اسیوقت تحریر کیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم اپنے تئیں جلد
یہاں پہونچا دو میں تمھارے واسطے دوسری جگہ تجویز کر دونگا ملکہ شاداب کو یہ کیفیت معلوم بھی نہ ہوگی اور جسوقت
میں سفر کرونگا تمھیں کیونکر اطلاع دونگا یہاں کوئی ساحر ایسا نہیں ہے جو تم تک جائے اور تمھیں اطلاع دیکر واپس
آئے تم اس نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ میں تمھارے واسطے یہاں بند و بست کر دونگا جب سفر کرونگا
تمھیں اپنے ہمراہ لونگا یہ نامہ لکھکر ایرج نامدار نے اپنے زانو پر رکھا سب نے دیکھا نامہ غائب ہو گیا ایرج نامدار
وہاں سے اٹھے اندر تشریف لائے ملکہ شاداب منتظر تھیں ایرج نامدار کو دیکھکر عرض کی کہ اے شہریار آپ نے بہت
دیر لگائی پیشتر یہاں تشریف لاتے ایرج نے فرمایا ملکہ میرے سرداروں نے مجھے بہت دن کے بعد دیکھا تھا کیفیت
سفر دریافت کرتے تھے اُن سے ذکر کر رہا تھا ملکہ خاموش ہو رہیں ایرج نامدار مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکم دیا گانے کو
بلاؤ حکم سنتے ہی ملازم گئے ایک گائن کو بلا کے لائے سامنے وہ گائن بڑے ناز و انداز سے آ کے بیٹھی سازندوں
نے ساز ملائے اُس گائن نے پہلے گت ناچی بعد اسکے یہ غزل ناظر علی انجم کی شروع کی غزل

گائن

جان مضطر عمر بھر ستی رہی غمزدے کے ساتھ
ہو خمیر ہوتا ان طینت قاتل کے ساتھ
آنسو غل نالہ انکو اشک ریزی سے غرض
زخم دل مین عکس روئے مہ جبین سے داغ ہی
بدگمان ہو یار دشمن تو خبر ہو راز سے
ایسی پردہ نشین سمجھی کہ مجنون کی ہو خاک
لاکھ ہو سینہ سپر سمجھا کسی سے پاس نہین
ساقیا یون منہ لگانا مو کا ہی مطلق حرام
ہاتھ مین دل لیکے پہلے پھر گیا پال غم
کاہش اسکو زوال شکوہ ہی کیا قسمت دون
رہ نہ محروم شہادت ہان لگا دے بڑھ کے ہاتھ
سخت جانی کا یہ مطلب تھا شہادت ہی نہو
سر جھکاتا دوڑتا نالہ کنان حسرت نصیب
لے منہ پھیرا ترس کر اسنے دیدی اپنی جان
حافظ جان قاتل عالم مین ہے تیغ و سپر
بیخودی کے جوش مین فرقت کی شب جوش زدہ
دل خدا جانے کہان ہو سینہ و پہلو کہان
تیغ ابرو جب چلی تیر مژہ ہمراہ سے
کشمکش مین کیا کرون مدت سے پہلو مین نہین
جب لڑی آنکھ اس پری سے دل بھی مائل ہوا
صحبت ناقص مطلب تنہا سے دور بھاگ

اب وہ دشمن نکلیا ہے لگا قاتل کے ساتھ
داغ ناکامی ہوا ہر خلق میرے دل کے ساتھ
مبتلائے غم ہین آنکھین بھی ہائے دل کے ساتھ
چاندنی نے یہ ستم تازہ کیا گھائل کے ساتھ
اس سے باتین کبھی کرتا نہین ہین دل کے ساتھ
گر غبار راہ بھی اٹھکر چلا محمل کے ساتھ
یار کا تیر نظر کیا آشنا ہے دل کے ساتھ
لطف دور جام ہے اس رونق محفل کے ساتھ
دست رنگین نے نئی شوخی دکھائی دل کے ساتھ
مہر کو تلوون سے اور رخ کو مہ کامل کے ساتھ
اتنی بیدردی نکر او سنگدل بسمل کے ساتھ
جان فشانی خنجر قاتل نے کی بسمل کے ساتھ
قیس یون آتا ہے لیلی ترے محمل کے ساتھ
رسم جانبازی ادا بسمل نے کی قاتل کے ساتھ
دل ہوا ہر خلق اس سے ابروے قاتل کے ساتھ
دل لیا کرتا ہے باتین مجھ اور مین دل کے ساتھ
دل لگی اچھی نہین تیرا ادا سب دل کے ساتھ
رسم جنسیت نے دکھلایا اثر شامل کے ساتھ
کیون عدو تنگ ساز کاوش دلگی ہو بیدل کے ساتھ
رابطہ ہمدردی کیا ہم جنس نے شامل کے ساتھ
غم اٹھانا ہو تو انجم رسم کر جاہل کے ساتھ

دور دور تک صحبت عیش و نشاط منعقد رہی تیسرے روز ایرج نامدار نے خیال کیا کہ ابھی تک ملکہ رشک بیتاب نہین آئین اور نہ کسی نامہ دار کو بھیجا یہ سوچ رہے تھے کہ ملکہ کو یہان آنے سے بالکل انکار ہے نہین ہے کہ وہ نہ آئین اور اب یہان زیادہ ٹھہرنا بھی اچھا نہین ہے مناسب ہے کہ لوح کو دیکھکر سفر کرین یہ خیال جو آیا اسیوقت ملکہ شاداب سے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے کل لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اسپر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار بہت دنون کے بعد آپ سفر سے تشریف لائے ہین کچھ دنون یہان تشریف رکھیے ابھی تو مسافت سفر بھی زائل نہین ہوئی ہے دو تین روز کے بعد تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین اپنے آنے کا سبب تمسے بیان کرچکا ہون اور ایسی حالت مین دیر کرنا اچھا نہین ہے اگر اور کوئی طلسم فتح کرکے لشکر صاحبقران مین آجائیگا تو مجھے ندامت ہوگی ملکہ شاداب نے کہا آپکو اختیار ہے مین مانع نہین ہون ایرج نامدار نے وہ شب بھی بعیش و عشرت بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا کہ اے طلسم کشا اب لازم ہے کہ اپنے تئین طلسم خاص مین پہونچا اور قلعہ طلسمی کو فتح کرکے اسیران زندان خانہ طلسمی کو رہائی دے کتخدائی طلسم آسان ہوا ایرج نامدار

لشکر میں حکم دیا کہ ہر ایک سامان سفر درست کرے یہاں سب لوگ پہلے ہی سے تیار رہتے حکم پاتے ہی مسلح و مکمل ہو گئے ایرج نامدار کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تیار ہیں جس وقت مزاج مبارک میں آئے تشریف لیچلیے ایرج نامدار اسی وقت ملکہ شاداب سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے لشکر ہمراہ لیکر جس طرف کہ تاج نے ہدایت کی تھی ادھر روانہ ہوے تین چار کوس کے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ابر گلابی رنگ کا آتا ہے اس سے پھول برس رہے ہیں مرغان خوش الحان ابر کے نیچے زمزمہ سرائی کرتے ہوے آتے ہیں ایرج نے ہمراہیوں سے فرمایا یہ ابر کیسا ہے سب نے عرض کی او شہریار کوئی ساحرہ آتی ہے ایرج کو چونکہ ملکہ مہ جبین کا خیال تھا لشکر کو ٹھہرایا ساحروں کو طلب کیا فرمایا اس ابر کو آگے نہ بڑھنے دینا یہیں روک لینا سب نے عرض کی کیا بڑی بات ہے ہم ابھی اس ابر کو روکے لیتے ہیں یہ کہکے دو تین ساحران جلیل آگے بڑھے ابر بھی قریب پہونچ چکا تھا ساحروں نے کچھ سرسوں کچھ ماش کے دانے اسم سحر پڑھ پڑھ کر ابر کی طرف پھینکے ابر رک گیا ابر کے رکتے ہی ایک برق چمک کر گری کہ ساحروں کے سر اڑ گئے ایرج کو کمال افسوس ہوا فرمایا یہ کیا غضب ہوا اور ساحر ابر کی طرف بڑھے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہو کوئی آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کرے ساحروں نے حکم ایرج کی تعمیل کی جہاں پر کھڑے تھے کھڑے رہے ایرج نامدار آگے بڑھے لون کا عکس آسمان پر پڑا ابر کا ایرج نے دیکھا ایک برق چمکی کہ ابر پھٹ گیا ایک تخت جواہر نگار نظر آیا اس پر ملکہ مہ جبین کو پایا شاہزادہ خوش ہو گیا ملکہ کی نگاہ بھی شاہزادے پر پڑی منفعل ہو کر تخت زمین پر اتارا شاہزادے کے قریب آکے عرض کی او شہریار معاف فرمایئے کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ لشکر آپ کا ہے ورنہ میں ساحروں کو قتل نہ کرتی میں آپ سے بہت محجوب ہوں ایرج نے فرمایا ملکہ اسمیں انفعال کی کیا ضرورت ہے تم نے نادانستگی میں ساحروں کو قتل کیا یہ فرما کر حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ ہوں اسیوقت بارگاہیں استادہ ہوئیں ایرج نامدار نے ملکہ مہ جبین کو ایک بارگاہ اترنے کو دی ملکہ مہ جبین اس بارگاہ میں گئیں ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر بیٹھے دوسرے روز وقت سحر ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا آج ہمارا دل چاہتا ہے کہ واسطے شکار کے جائیں صحرائے سبزہ زار کی سیر کریں وحش و طیور کو شکار کریں ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے میں مانع نہیں مگر جلد آیئے گا دیر نہ لگایئے گا ایرج نے جواب دیا او ملکہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ بہت جلد آئینگے عجب نہیں کہ آج شام ہی تک چلے آئیں یہ کہکر بارگاہ سے باہر آکر سرداروں اور قراول وغیرہ سے پوچھا یہاں قریب تر کوئی ایسا مقام بھی ہے کہ جہاں ہم شکار کھیلیں طائران شکاری بکثرت ہاتھ آئیں انمیں سے چند آدمیوں نے عرض کیا حضور یہاں پانچ کوس سے کچھ زیادہ ایک صحرائے سبزہ زار ہے اور ایک مختصر کوہ ہے چشمے اس سے جاری ہیں وہ مقام قابل سیر ہے اور وحش و طیور اسمیں کثرت سے ہیں شاہ و شہریار اسی صحرا میں آکر شکار جانوروں کا کرتے ہیں کبھی کبھی شیر بھی اس صحرا میں آجاتا ہے کیونکہ ترائی وہاں بہت ہے پہاڑ کی گھاٹیوں میں اور ترائی کے مقاموں میں شیر رہتا ہے غزال اس درجہ ہیں کہ اگر چند کس انکا شمار اور حساب کرے تو بھی ممکن نہیں کہ انکی تعداد دریافت کر سکے علاوہ غزالوں کے اور طرح طرح کے چوپائے بکثرت اس صحرا میں اور طائران انواع اقسام بھی بکثرت ہیں اگر آپ اس صحرا میں تشریف لیچلیے اور شکار وحش و طیور کا کیجیے تو غالباً بہت سے وحش و طیور کو شکار کیجیے گا اور دلکو بھی اس صحرا کی سیر سے فرحت ہوگی آپ تو صبح و شام ہی چلے جائیں کی شکایت نہو گی ہم دعا کرتے ہیں

کہ وہ صحرا سبزہ زار ہو گا ساتھ خودرو سے پر بہار ہے کہ اگر پرسونگا بیمار بلکہ وہ بیمار کہ جسے حضرت عیسیٰ بھی جواب دے چکے ہوں اور ہر دن پر اُسکے دم ہوا آثار مرگ چہرہ سے اُسکے ہویدا ہوں اُس صحرا میں جائے اور وہاں کی ہوا کھائے پنبے وہاں قیام کرے تو مرض سے نجات پائے بالکل صحیح و تندرست ہو جائے کیونکہ وہاں کی ہوا دم عیسیٰ سے بھی زیادہ تر رکھتی ہے پانی اُس کوہ کے چشموں کا ایسا ہے کہ آب حیات بوجہ اپنی آبروریزی کے اُسکے روبرو نہیں آتا بلکہ شرم و غیرت سے اُسے ایسی حیا آئی ہے کہ بعدہ ظلمات میں جا کر چھپا ہے صاف و شیریں ایسا ہے کہ صفائی اُسکی آبرو ریز آب گوہر ہے اور شیرین ایسا ہے کہ جان شیریں اُسپر نثار ہے زیادہ تعریف اگر اُس کوہ و صحرا کی کیجئے شاید خیال ہو کہ جھوٹ ہے اسوجہ سے ہم اُس کی اور تعریف و ثنا نہیں کرتے ہیں اگر حضور تشریف لیجائینگے تو خود اُس کوہ و صحرا کی کیفیت دیکھکر ہمارے عرض کرنے کو صدق جانینگے ایرج نامدار نے اوصاف اُس صحرائے سبزہ زار کے اسقدر سنکے بعد اشتیاق فرمایا ہم ضرور اُس صحرا میں واسطے شکار وحوش و طیور کے چلینگے ہاں وہیں تیار و جلد تر اسیوقت سامان شکار تیار کرو ہمراہ خیام و بارگاہ لیلو اور وہ اشیا بھی ہمراہ لیلو جنکی وہاں ضرورت درپیش ہو سبھوں نے دست بستہ عرض کیا ایسا ہی ہوگا چنانچہ حسب الحکم اُنھوں نے سامان شکار درست کیا ایرج نامدار مرکب پر سوار ہوئے چند سرداروں کو اپنے ہمراہ لیا اور چند سرداروں کو واسطے حفاظت اور نگہبانی ملک کے وہیں چھوڑا پھر قراول اور میر شکار کو ساتھ لیا اسیوقت باز جری جرہ اور کتے کی جوڑیوں کو جو شکار کی تعلیم خدا دیے انکو ہمراہ لے لیا سواری ایرج کی آگے بڑھی اثنائے راہ میں ایرج سرداروں سے باتیں کرتے ہوئے چلے جاتے تھے بعد طے راہ جب قریب تر اُس صحرا کے پہونچے دیکھا وہ عجیب کوہ با شکوہ ہے کہ وہ خوش سے تند لت میں فزون ہر دل مومن کیفیت پاک و صاف ہے چشمے اُس سے جا بجا جاری ہیں صفت اُسکی یہ ہے نظم

وہ وہ سنبھا [illegible] کوہ بلور
[illegible] کوہ [illegible] وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جل گیا تھا اُسی کے رشک سے طور
جسکی گردن پہ خون صد فرہاد
موجزن مثل چشمۂ سیماب
ذوقت افزا برنگ نغمۂ ساز
دیدۂ مست کی طرح ہشیار

حسن میں مثل کوہ تمکین تھا
رہ یاقوت اُسکی تھی بالکل
لیکے آب اُسکی نہرے خوان
ہر شجر اُسکا مثل گلشن طور
وہ درختوں پہ مرغ خوش الحان

رشک صحن وہ کوہ شیرین تھا
غیرت راہ کوچۂ کاکل
سمجھا تھا دامن باغ جنان
ہر ثمر رشک سیب عارض حور
نغمہ آموز عندلیب جنان

ایرج تو جو اُس کوہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے بعد ازان صحرا کی طرف دیکھا عجیب صحرائے سبزہ زار نظر آیا کوسوں تک سبزہ شاداب سطح نظر آتا تھا گویا مخمل سبز کا زمین پر فرش تھا اُسکے دیکھنے سے آنکھوں میں خنکی و بصارت دلکو شگفتگی و فرحت ہوتی تھی وہ گلہائے خودرو کہ صحرا میں بہار جسے شان پروردگار آشکار تھی بوئے ایسی جانفزا تھی کہ دلکو فرحت ہوتی تھی غنچہ دل پژمردہ شگفتہ و شاداب ہوتا تھا جسقدر اُس صحرائے سبزہ زار میں درخت تھے سب مثل طوبیٰ سرسبز تھے طائران خوش الحان اُنپر بیٹھے ذکر و حمد باغبان گلشن جہان کرتے تھے سیکڑوں درختوں سے اُڑکر صحرا میں پرواز کرتے تھے اور ہزاروں چہچہے کرتے ہوئے اُنہیں درختوں پر آکر بیٹھتے تھے چوپائے مثل ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ بے شمار تھے جسطرف دیکھا ہزاروں آہوئے شوخ و شنگ سبزہ شاداب چرتے ہوئے نظر آئے جو ایرج اور اُسکے ہمراہیوں کو دیکھکر گھبرائے اور چوکڑی بھر کر اودھر اودھر بھاگ گئے ایرج نامدار ایسا صحرا اور ایسے وحوش و طیور دیکھکر بہ کمال مسرور ہوئے چند سرداروں سے کہا بارگاہ و خیام برپا کرو میں ان وحوش و طیور کو شکار کرتا ہوں اُنھوں نے عرض کیا بہت بہتر ایرج نے چند سرداروں کو ہمراہ لیکر تیر و کمان ہاتھ میں لیکر شکار کھیلنے میں مصروف ہوئے

ادھر خدام نے بارگاہ خیام استادہ کیے تھوڑی ہی دیر مین ایرج نامدار اور اُنکے ہمراہی سردارون نے اسقدر
وحوش وطیور شکار کیے کہ صحرا مین جا بجا انبار لگا دیے ایرج نے خدامت کہا ان وحوش وطیور مین سے چند
جانورون اور چند چوپاؤنکے گوشت کے کباب درست کرواؤ ہم شکار کھیلتے کیونکہ کباب کھائینگے اُنھون نے
حکم کی تعمیل کی ایرج نے ہمراہ اُنھین سردارونکے بارگاہ مین آکر کباب کھائے بعد ازان سب وحوش وطیور کو
گاڑیون پر بار کراکے ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوے اور قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچے ملکہ کو اپنے شکار کیے ہوے
تمام چرند وپرند دکھاے اور کہا یہ تھوڑی دیر مین مین نے شکار کیے اگر مین پہر بہر یا دو چار روز تک شکار کھیلتا تو شکار کیے
ہوے اُن وحوش وطیور کا گاڑیونپر لادکر یہان لانا تمھارے کثرت کے موجب بنتے وہان توقف نہین کیا تھوڑی دیر شکار
کھیلکے چلے آے ملکہ ہزارون پرندون اور سیکڑون چوپاؤن کو دیکھکر متحیر ہوکر خوش ہوئین اور کنیزون سے
کہا ان جانوران شکاری سے چند جانوران مذبوح کے کباب تیار کیے جائین اُنھون نے کباب تیار کیے پلیٹون مین
رکھکر روبرو ملکہ کے لائین ملکہ نے کباب پاس اپنے رکھکر کشتی شراب کی طلب کی جب کشتی مرصع کنیزین لا چکین ملکہ
نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھر کر ایرج نامدار کو وہ جام دیا شاہزادے نے انکار کیا فرمایا اے ملکہ مجبور ہون کہ جام
سلیمانی میرے گلے مین ہے شراب نہین پی سکتا ملکہ مجبور ہوئین خود بھی شراب نہ پی ایرج نامدار مسہری پر تشریف
لائے ملکہ مہرجبین بھی مسہری پر گئین تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا جب صبح ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوے ملکہ سے
فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے عرصہ ہوتا اچھا نہین ملکہ مہرجبین نے عرض کی جو آپ کی خوشی ہو وہ کیجیے شاہزادے
نے فوج کو حکم دیا کہ سب لوگ درست رہین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے شاہزادے کا حکم پاتے ہی تمام لشکر
مسلح ومکمل ہوکر منتظر روانگی ہوا اُس روز بھی ایرج نامدار وہان فروکش رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر
کو ہمراہ لیکر ایرج نے طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قلعہ طلسمی اور شرکت چہل پیکر کی تحریر کی جاتی ہے

کہ قلعہ طلسمی ایک دریاے تھار کے اوپر زور سحر بنایا ہے کاموس قلعہ دار ہے طلسم گیر ہے اس قلعہ کی فتح مشکل
ہے جو کچھ عجائب وغرائب علی درجہ کا ہے وہ اس قلعہ مین موجود ہے کاموس کے پاس ایک کتاب ہے اُسکے ذریعہ
سے اُسکو ایک سال کی حالت معلوم ہو جاتی ہے جب سال تمام ہو جاتا ہے تو کاموس اس کتاب کو دیکھتا
ہے جو کیفیت ہونے والی ہوتی ہے اس پر آئینہ ہو جاتی ہے اگر کوئی آفت آنے والی ہوتی ہے یہ اُسکا دفعیہ کرتا ہے
وہ آفت قلعہ پر نہین آتی ہے اسی کی وجہ سے چہل پیکر بھی مطمئن ہے کاموس جادو نے اپنے رہنے کیواسطے
ایک برج طلائی بنایا ہے برج بہت بلند ہے کاموس شب وروز اس برج پر بیٹھا رہتا ہے اُسکے ملازمین برج کے
گرد جمع رہتے ہین جسوقت اُسکو کوئی کام ہوتا ہے طائر سحر کو چھوڑتا ہے وہ ملازمین کو اطلاع دیتا ہے ملازمین اُسکے
پاس جاتے ہین جو کام اُس کو لینا منظور ہوتا ہے ملازمین سے کہدیتا ہے وہ لوگ اسی وقت اس کام کو انجام
دیدیتے ہین ایک روز کاموس جادو اپنے برج مین بیٹھا تھا اس نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ سال تمام
ہوا اس نے ایک دستک دی طائر سیاہ رنگ پیدا ہوا کاموس نے کہا جا کر داراب کتاب دار سے
کہو کہ کتاب طلسمی لیکر حاضر ہو کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہین طائر اُڑا داراب کتاب دار کے پاس آیا داراب
اسوقت اپنے مکان مین معروف میخواری تھا اُس نے جو طائر کو آتے ہوے دیکھا اپنے مصاحبین سے
کہا نہین معلوم اس وقت طائر طلسمی کس کام کو آتا ہے مصاحبین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ سال تمام ہوا کتاب

کی ضرورت ہوئی ہو اس وجہ سے کاموس جادو نے آپ کے پاس بھیجا ہو داراب نے کہا میں تو اسوقت تا صبح
ملنے گا ہرگز نہ جاؤنگا بھلا یہ کونسا وقت ہو میں یہاں مصروف عیش و نشاط ہوں جب میں بستر سے برخاست
کرونگا تو کاموس کے پاس جاؤنگا وہ تو آرام بیٹھے ہونگے میں اس وقت ہرگز نہ جاؤنگا مصاحبین نے کہا آپ
ایک رقعہ کاموس جادو کو تحریر فرمایئے اُسمیں عذر کیجیے کہ اس وقت میں ایک کار ضروری میں مصروف
ہوں اسوجہ سے حاضر خدمت نہیں ہو سکتا تھوڑی دیر کے بعد ضرور آؤنگا تھوڑی دیر میں انکا کچھ نقصان نہو گا
اور آپ کو بھی تکلیف نہوگی داراب جادو اُس وقت نشے میں تھا مصاحبین سے اُلجھ پڑا کہا کیا میں کاموس
جادو سے ڈرتا ہوں جو اسطرح کا رقعہ لکھوں مصاحبین خاموش ہو رہے طائر داراب جادو کے قریب آیا
کہا اے داراب جادو تحسین کاموس جادو بلاتے ہیں کتاب طلسمی لیکر چلو داراب نے کہا اے طائر طلسمی جاکر
کاموس سے کہدینا کہ میں اس وقت نہیں آ سکتا ہوں میرے یہاں اسوقت جلسہ آراستہ ہو اگر میں ان
سب کو چھوڑکر تیرے پاس آؤنگا تو جلسہ برہم ہو جائیگا اور میرے لطف میں خلل آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک
روز میں کچھ حرج نہیں ہو طائر نے جو داراب کی یہ تقریر سُنی کہا او بے ادب تو ہمارے مالک کی نسبت کیا کلمات
ناشایستہ زبان سے نکالتا ہو داراب جادو نے کہا او طائر طلسمی کیا تیری موت آئی ہو تجھے ملوکوں کے بار میں
کیا دخل ہو جو مجھ کہتے ہیں تو جاکر کاموس جادو سے کہدینا طائر نے جواب دیا میں ہرگز نہیں کہونگا تجھکو میرے
ہمراہ چلنا ہوگا اگر عذر کریگا تو بہت پچھتائیگا داراب اسوقت نشے میں تھا اس کو بہت بُرا معلوم ہوا ایک کارد
سحر جھولی سے نکالکر طائر پر کھینچ مارا طائر جھپٹ کے اُڑ گیا چھری زمین پر گری طائر وہانسے کاموس جادو کے
پاس آیا کاموس نے طائر کو دیکھتے ہی ایک چیخ ماری کہا ارے تو نے اتنی دیر کہاں لگائی اور داراب
جادو کو اپنے ساتھ کیوں نہ لایا طائر نے کہا آپکو اس کی کیفیت معلوم ہی ہوگئی ہوگی اس میں میری خطا نہیں ہو
جب میں داراب جادو کے مکان پر گیا تو داراب اسوقت شراب پی رہا تھا اور لوگ بھی اسکے پاس
بیٹھے تھے میں نے جب جاکر آپکا پیام دیا اس نے کہا میں ہرگز اس وقت نہ جاؤنگا اگر میں یہانسے اُٹھونگا
تو یہ صحبت برہم ہو جائیگی میرے لطف میں فرق آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک دن کے گذر جانے میں کیا
نقصان ہوگا کاموس نے کہا تو نے اسکو پکڑ کیوں نہ لایا ہو طائر نے جواب دیا میں آپکے خوف سے چپکا چلا آیا ورنہ ارادہ تو
میرا یہی تھا کہ اس کو قتل کردوں اس نے مجھ پر کارد سحر کا وار کیا میں نے اسکی کارد کو خالی دیا اور آپ کے خوف
سے خاموش ہو رہا اسکے جواب میں کوئی سحر نہ کیا ورنہ آپکو معلوم ہو کہ میں جو سحر کرتا تو داراب جادو کی مجال
نتھی جو میرے سحر کو روک سکتا کاموس نے کہا اب جاکر اُسکو میرے پاس لا اگر خالی واپس آئیگا تو قتل
کیا جائیگا طائر نے کہا میں جاتا ہوں ابھی لیکر آتا ہوں اُس کی مجال ہو جو میرے سحر کو روک سکے جسطرح حضور
حکم دیں میں اسکو ابھی حاضر خدمت کروں کاموس نے کہا اُسکو گرفتار کرکے مع جملہ ملازمین کے اور دولت
کے نشست میں حاضر کرو کتاب بھی لیتے آنا طائر اُڑا پھر داراب کے مکان پر آیا داراب کو اور زیادہ نشہ ہوا تھا
دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے بیٹھا … لب … ہا تھا مصاحبین اسکے بیہودہ بکتے جاتے تھے کہ طائر طلسمی نے
اسکے سر پر آکے اس زور سے چیخ ماری کہ داراب کے ہوش اُڑ گئے سارا نشہ ہرن ہو گیا زمین پر گرا غشی
طاری ہوئی اسکے سب ملازمین بھی گرکے بیہوش ہوئے طائر نے کتاب طلسمی اسکی جھولی سے نکالی
داراب کو پنجوں میں دبایا وہانسے اُڑکر کاموس جادو کے پاس آیا کتاب طلسم کاموس کے سامنے

رکھدی داراب کو بھی آگے ڈالا کاموس نے داراب کو ہوشیار کیا داراب نے گھبرا کے آنکھ
کھولی اپنے کو سامنے کاموس کے پایا چاہا سحر کردن کاموس نے کہا او داراب جب تو جادوئے طلسمی سے
مقابلہ نکر سکا اور جانور پر تیرے سحر نے تاثیر نہ کی تو بھلا مجھ پر تیرا سحر کیا تاثیر کریگا داراب نے بھی خیال کیا کہ جو کچھ
کاموس کہتا ہے بہت سچ ہے میں لاکھ سحر کروں مگر کاموس پر تاثیر نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ اب عفو تقصیر کراؤں
یہ سوچ کے کاموس جادو کے پاؤں پر گر پڑا کہا مجھسے بڑی خطا ہوئی معاف فرمائیگا میں اسوقت
نشہ میں تھا اس سبب سے کچھ کلمات ناشائستہ آپکی شان میں میرے منہ سے نکل گئے آپ معاف
فرماویں یا جو مزاج مبارک میں آئے سزا دیں کاموس نے کہا اُسوقت تو تو نشے میں تھا مگر اسوقت حالت
ہوشیاری میں جو تو نے سحر کرنیکا قصد کیا اسکا کیا سبب داراب نے کہا میں عجب عالم میں تھا جسوقت میری
آنکھ کھلی میں نے مطلق آپکو نہیں پہچانا بلکہ یہ گمان ہوا کہ نہیں معلوم کون ساحر ہے اسوجہ سے سحر کرنا چاہتا تھا
جب آپ نے منع کیا میں ٹھہر گیا کاموس نے کہا ہم تیری خطا ابھی نہیں معاف کر سکتے ہیں جب تک کتاب
عدو کو نہ دیکھ لیں اگر کتاب میں تیری تقصیر کی معافی کی اجازت ہوئی تو ہم بھی تیری خطا معاف کرینگے ورنہ جو سزا تجویز ہوگی
تجھکو دینگے داراب نے کہا آپ کو اختیار ہے کاموس جادو نے کتاب کھولی پہلے اسی کیفیت کو دیکھا کہ میں
داراب جادو کی تقصیر معاف کروں یا نکروں اس سے پیشی اور بھی کوئی خطا سرزد ہوگی یا نہ ہوگی کتاب
میں یہ لکھا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ ایک مرد مسلمان لشکر حجاب اپنے ہمراہ لیکر اس
طلسم کے فتح کرنیکو آئیگا اور لوح اسکو مل جائیگی وہ لوح لیکر قلعہ کیطرف متوجہ ہوگا کوئی اسکو نہ روک
سکیگا مگر وہ ملا کے مکر میں گرفتار ہوکر اپنے لشکر سے چھوٹ جائیگا اور بہت کچھ تکلیف اٹھائیگا اگر اسوقت
میں کوئی اسکو گرفتار کریگا تو طلسم بچیگا ورنہ طلسم کا رہنا ممکن نہیں اور وہ شخص بہت جلد داخل سرحد
قلعہ طلسم ہوا چاہتا ہے اور یہ سال آخر ہے اس طلسم کا اے کاموس تجھکو لازم ہے کہ داراب کی تقصیر عفو کرے
اگر تو اسے قتل کریگا تو طلسم کشا کو کوئی اسیر نکر سکیگا اور اے کاموس اب لازم ہے کہ اس طلسم کی حفاظت سے
اور اپنے قلعہ پر ہوشیاری سے ہر ایک بات کرا اور جیل پیکر کو اس بات کی اطلاع دیدے کہ یہ سال
آخری طلسم ہے جو انتظام ہو سکے جلد کیا جائے اگر طلسم فتح ہو جائیگا تو ہزار ہا بندگان سامری و جمشید
قتل ہونگے اور جیل پیکر بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا جائیگا کاموس جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی رنگ فق
ہوگیا اسدرجہ اسکو صدمہ ہوا کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے داراب جادو سے کہا میں نے
تمہاری خطا معاف کی داراب خوش ہوگیا مگر کاموس جادو کو اشکبار دیکھکر پوچھا یہ تو فرمایئے کہ آپ
اس وقت اشکبار کیوں بیٹھے ہیں کاموس جادو نے کہا اے داراب جادو اسکا کچھ
سبب نہ دریافت کرو اگر میں اپنی اشکباری کا تجھسے سبب بیان کرونگا تو تمہیں مجھسے بڑھ کے
رقت آئیگی داراب جادو نے کہا اب میں ضرور تحقیق کرونگا آپ نے یہ بات کہکے مجھے
اور زیادہ بیتاب کر دیا ہے براے سامری و جمشید بیان فرمایئے اب دیر نہ کیجئے
کاموس نے جو جو کیفیت کتاب میں دیکھی تھی داراب سے بیان کی داراب نے بھی
بہت افسوس کیا اور کاموس سے کہا آپ خاطر جمع رکھیے میں اسکا انتظام کرتا ہوں میرے
ہاتھ سے طلسم کشا بچکر کہاں جائیگا یہ بہت اچھی بات ہوئی یہ جو کیفیت معلوم ہو گئی

مین طلسم کشا کو اپنے دام طلسم مین پھنساتا ہون آپ سکی گرفتاری کی کوشش کرین کاموس نے کہا او داراب
سب سے بہتر بات یہ ہو کہ تم اُسکی آگاہی خداوند جمیل بیگر کو کردو وہ اگر چاہینگے تو ایک دم مین طلسم کشا کو
گرفتار کرلینگے داراب نے کہا بہتر ہو مین بھی آپکی راے سے موافقت کرتا ہون بلکہ مناسب یہ ہو کہ اسکی اطلاع کیواسطے
آپ خود تشریف وہان لیجایے کاموس نے کہا یہ بات بھی مجھکو پسند ہو کہ تم خود ہی یہ واقعہ جمیل سے جا کر کہو کیونکہ مجھ
اسطور سے دوسرا اور کوئی نہ بیان کریگا داراب نے کہا اب آپ تشریف لیجائین مین قلعے کی نگہبانی کرونگا آپ بہت جلد
آپ تمام دیکھا نے کا دو ہو تے رہینگے کاموس نے کہا مجھے وہان عرصہ نہوگا بہت جلد واپس آؤنگا بلکہ وہان ٹھہرونگا
زیادہ نہ ٹھہرونگا مجھکو قلعے کے عجائب وغرائب کو زور دینا ہے اور انتظام جدید کرنا ہے صرف ایک روز وہان رہونگا
داراب نے کہا جسوقت فراغ مین آپکے آئے اسوقت تشریف لیجایئے مگر عرصہ نہ لگایے گا کاموس نے اسیوقت اپنا
اژدر آتش فشان طلب کیا ملازمین اسکا اژدر لیکر آئے کاموس اژدر پر سوار ہوکر خداوند عفریت جمیل بیگر کیطرف
روانہ ہوا کہ ذرا اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا لیکن اب حال ایرج نامدار کا بیان ہوتا ہو کہ شاہزادہ جو قلعہ مستی پیچ سے
چوبیس لیکر روانہ ہوا کہ ایرج ایک مقام کرتا ہوا دوسرین روز ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچا ہوا کو جو نہایت دلکشا پایا تو
دیا کہ لشکر کو ٹھہراؤ فوراً لشکر ٹھہرا کہا ہم آج کی شب یہین قیام کرینگے صبح کو اگر جی چاہیگا تو چلینگے ورنہ یہان شکار کرینگے
لشکر ٹھہرا فوراً خادمون نے بارگاہ میں ستادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لاے اور سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین داخل ہوے دیر تک جلسہ عیش و عشرت گرم رہا جب رات زیادہ گئی تو ایرج نامدار نے بہت برخاست
کی آرامگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہ مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا جب
رات بسر ہوگئی تو ایرج نامدار خواب سے بیدار ہوے بعد رفع حاجت مشغول عبادت پروردگار ہوے فریضہ سے
فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے سردارون کو طلب کیا سب سردار حاضر ہوے ایرج نامدار نے فرمایا ہم آج
کے روز اس صحرا مین اور قیام کرینگے یہان شکار کھیلینگے کل ضرور یہان سے روانہ ہو جاؤنگا سب سردارون نے
دست بستہ عرض کی جو آپکی خوشی ہو ہمین کیا عذر ہو ایرج نے چند سردارون کو ہمراہ لیا صحرا کی جانب روانہ ہوے
جانوران صحرائی کو شکار کرتے ہوے ایک سمت نکل گئے دن بھر سیر و شکار مین گذرا جب کہ آفتاب قریب غروب
پہونچا تو ایرج نامدار اپنے لشکر کیطرف پلٹے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ ایرج نامدار نے دیکھا صحرا کے ایک سمت
شعلے بھڑکتے ہوے آتے ہین ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا سامنے جو شعلے بھڑکتے ہوے آتے ہین
یہ کیا ہو جو لوگ ساحر تھے انھون نے عرض کی معلوم ہوتا ہو کوئی ساحر اژدر آتش فشان پر سوار چلا آتا ہو یہ راستہ
جمیل بیگر کے مکان کا ہو وہین یہ ساحر جاتا ہوگا یہ گفتگو ابھی ختم نہوئی تھی کہ سب نے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام بانکا
تاج سر پر رکھے نیلا لباس پہنے ایک ہاتھ مین گرز آتشین دوسرے ہاتھ مین ترسول لیے ہوے اژدر آتش نشان
کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہو جو ساحر اسکو جانتے تھے انھون نے ایرج نامدار سے عرض کی اے شہریار اسکا نام کاموس
جادو ہو یہی قلعہ دار ہو بڑا مکار ہو معلوم ہوتا ہو آپ کی تشریف آوری کی خبر اسکو پہونچ گئی آپکے روکنے کیواسطے ادھر آیا ہو
اپنے سحر پر اسکو غرور کا اس درجہ ناز ہو کہ تنہا قصد کیا کسی کو اپنے ہمراہ بھی نہ لیا ایرج نامدار نے فرمایا پروردگار عالم
مالک و مختار ہو یہ کیا چیز ہو اور کیا کر سکتا ہے اور ہماری قضا اسکے ہاتھ سے ہو تو کیا چارہ ہو انشاء اللہ اسکی قضا ہمارے
ہاتھ ہو تو انشاء اللہ مار لینگے یہ فرما کر آگے بڑھے کاموس جادو کی بھی نگاہ ایرج نامدار پر پڑی اژدر اسکا رک گیا
کاموس نے پہچانا کہ طلسم کشا یہی ہین یہ سوچکر ایرج کو ٹوکا کہا او جوان تو کون ہو اور کہان جاتا ہو ایرج نامدار

نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا ہم قلعۂ طلسمی کی طرف جاتے ہین اس صحرا مین بڑے شکار آئے ہین دو ایک روز یہان
قیام کرینگے پھر قلعۂ طلسمی کیطرف جائینگے کاموس نے کہا قلعۂ طلسمی مین تیرا کیا کام ہے ایرج نے فرمایا وہان کے قلعدار
سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین اگر وہ ہمارے کہنے کو منظور کریگا تو وہان سے اور آگے جائینگے جبل پیکر کو مسلمان
کرینگے لوح طلسمی اس سے لیکر روانہ ہونگے اور اگر نامردانہ ہماری باتین قبول نہ کریگا تو اسکو قتل کرینگے اور قلعے کو تباہ
برباد کرینگے اور آگے جائینگے کاموس جادو نے جو ایرج نامدار سے یہ تیور دیکھا اپنے دل مین سوچکر خیال کیا کہ یہ جوان
صاحب لوح ہے اگر اس سے زیادہ گفتگو کرونگا تو خرابی ہوگی اور اچھا نہوگا مزاج بھی اس جوان کا سخت معلوم ہوتا ہے اور
اس کے جری اور بہادر ہونے مین بھی شک نہین مناسب وقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ گفتگو نہ کرون اپنی جان کو
غنیمت جانکے نکل چلون جب خداوند جبل پیکر کو اطلاع کرکے واپس آؤنگا تو اسکے گرفتار کرلینے کی کچھ نہ کچھ
تدبیر کرلونگا یہ خیال کرکے ایرج نامدار سے کہا اے جوان مین نے ایک بات دریافت کی وہ بھی درجہ تجھکو ناگوار ہوئی
کہ تو نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا اگر ایسا ہی مین خطاوار ہون تو جو تیرے مزاج مین آئے مجھے
سزا دے مین نے محض تیری دوستی سے یہ بات کہی تھی کہ یہ جگہ سب طرح سے مخوف ہے یہان اسطرح بے تکلف پھرنا اچھا
نہین تجھکو میرا پوچھنا بہت ناگوار ہوا اب مین ایسی بات نہ کہونگا کہ جو تجھکو ناگوار گذرے یہ کہکر سحر کیا دونون پاؤن
زمین مین مارے غرق زمین ہوگیا جو ساحر ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھون نے عرض کی اے شہریار کاموس جادو
آپکے قریب کھڑا رہا آپ نے اسکو قتل کیون نہ کیا اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سنکر ایرج نامدار نے فرمایا اسوقت
اسکو قتل کرنا خلاف جرأت تھا کیونکہ وہ عذر کرنے لگا اگر وہ آمادۂ پیکار ہوتا تو مین بے قتل کیے نہ چھوڑتا ساحرون
نے عرض کی اب بہت مشکل سے ہاتھ آئیگا قلعے مین جاکر دور کوئی انتظام کریگا پھر مکر کریگا ایرج نے جواب دیا اگر اسکی قضا
میرے ہاتھ سے ہے تو ضرور قتل ہوگا اور مکر سے بچانے والا پروردگار ہے ساحر خاموش ہورہے ایرج نامدار اپنے لشکر
مین تشریف لائے شب بھر جلسۂ عیش و نشاط رہا صبح کو مع لشکر روانہ ہوے وطرف قلعۂ طلسمی کے جسکا ذکر اپنے
وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت کاموس جادو کی عرض کیجاتی ہے کہ جو ایرج نامدار کے سامنے سے ذکر غرق زمین
ہوا اسم کرتا ہوا تھوڑی دیر مین جبل پیکر کے مکان پر پہنچا جبل پیکر اسوقت دربار مین بیٹھا ہوا تھا گرد لشکر وزرا
امرا حلقہ کیے ہوے تھے اور اہل دربار بھی موجود تھے جو گروہ آتے تھے اسکو سجدہ کرتے تھے اور چلے جاتے تھے کہ
ہرکارے نے آکے اطلاع کی یا خداوند کاموس جادو جو قلعۂ طلسمی کا قلعدار ہے برائے سجدۂ خداوند حاضر ہے جو
امیدوار اجازت ہے یہ سنکر جبل پیکر نے اشارے سے کہا بلاؤ ہرکارہ باہر آیا یہان کاموس جادو نے اپنی صورت
فریادیون کی سی بنائی تھی ہرکارے نے آکے کہا اے کاموس جادو آپکو خداوند نے حضوری مین طلب فرماتے
ہین چلیے زیارت سے مشرف ہوجیے کاموس جادو اندر آیا آتے ہی اس کافر نے جبل پیکر کو سجدہ کیا جبل پیکر
نے جو اسکی کیفیت دیکھی گھبرا کے پوچھا ارے کاموس جادو تو نے یہ کیا حالت بنائی تجھے کسنے ستایا جو میرے پاس فریادی
بنکر آیا کاموس جادو نے کہا خداوند نے جسکو قوی بنا دیا اسی نے مجھکو ستایا جبل پیکر نے سر جھکایا تھوڑے عرصے
کے بعد سر اٹھا کے کہا اے کاموس جادو وجہ یہ ہے کہ ہم اس جوان کو بہت عزیز رکھتے ہین اور اسکے واسطے ہمنے
یہ انتظام کیا تھا کہ سب مرحلون پر کہلا بھیجا تھا کہ خبردار کوئی اسکو روکنے کا ارادہ نہ کرے ورنہ غضب ہوجائیگا اب
اس جوان نے جس کو اپنے اوپر مہربان پایا سر اٹھایا بہت سے مرحلے برباد کردیے سنا ہے کہ لوح کے مقام تک
پہونچگیا نہین معلوم وہ اور کیا آفت برپا کرے مگر قدرت کو اس سے از حد محبت ہے جس روز غصہ آجائیگا اسکو جاکر

گرفتار کر لاتے ہیں وغیرہ بھی اگر دے دیگا تو اس سے چھین لینگے اپنا مطیع کرینگے وہ کہاں جائیگا اسکو میں آپنے طلسم کا منتظم بناؤنگا عزت بڑی دونگا کہ تمام عالم دیکھکر رشک کرے کاموس جادو نے کہا خداوند آپ کیا فرماتے ہیں اُسنے غضب کر دیا تو خداوند کو قتل کیا ایرج لی میرے قلعے کی طرف آتا تھا میں نے کتاب طلسمی میں اسکے انجام کی خبر پائی اور یہ بھی نوشتہ پایا کہ عمر طلسم تمام ہوئی یہ آخری سال ہے اور یہی جوان اس طلسم کو فتح کریگا میں یہ حال دیکھکر گھبرا گیا آپکے پاس حاضر ہوا اب جو ارشاد فیض بنیاد ہو وہ بجا لاؤں اور اسپر کاربند ہوں جہیل بیکر نے کہا اے کاموس جادو تیرے کتاب بے وقت ہے یون دیکھ کاموس جادو نے عرض کی سال ختم ہوا میں نے کتاب حسب معمول طلب کی ورد داراب اُسوقت نشے میں تھا اُسنے کلمات وا ہیات زبان سے میرے حق میں نکالے مجھکو نہایت ناگوار معلوم ہوا میں نے فوراً عامر طلسمی کو بھیجکر داراب کو گرفتار کرا لیا چاہا داراب کو قتل کروں اُسنے عذر کیا میں نے کتاب طلسمی میں دیکھا کہ اسکا قتل کرنا کیسا ہے کتاب میں یہ سب کیفیت نظر آئی بلکہ یہ بھی تحریر تھا کہ داراب جادو کا قتل کرنا مناسب نہیں ہے جو حضرت کو راستہ … جلد بیگانہ شکر ہے انکو … ہوگا جب میں نے یہ کیفیت لکھی دیکھی اسکا قصور معاف کیا قید سے رہا کیا وہ بہت کچھ عذر کیا مگر یہ بات جو دیکھی کہ طلسم کشا اب دو ہی ایک روز میں آنیوالا ہے اس سبب سے آپکی خدمت میں حاضر ہوا اب جو کچھ آپ ارشاد فرمائیں وہ کیا جائے جہیل بیکر نے کہا یہ کارخانہ تیرے تھے جو تو نے دیکھے سمجھا کیا معلوم کیا ہو قدرت کو تیری بعض باتیں ناگوار ہوئیں اس سبب سے تجھے اختیار شیطان کر دیا اب جا کر اپنے قلعے میں رہ کبھی کسی سے یہ نخوت و غرور پیش نہ آنا ورنہ اس سے بدتر حال ہوگا بہت کچھ تیا تو نے داراب جادو کو جو … سے نظر دیا یا تو اسقدر ستایا کہ وہ تجھے عذر کرنے لگا کیا نہیں جانتا تھا کہ قدرت ہر مقام پر موجود رہتے ہیں اور سب کچھ دیکھتے رہتے ہیں قدرت کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی تجھے غیر ساحر کے ہاتھ سے ذلیل کرایا اب جا و اس جوان کو گرفتار کرکے بہت جلد میرے پاس بھیجدے میں اسکے دل میں نور ایمان پیدا کروں اور اپنا نیازمند خاص اس جوان کو بناؤں کاموس جادو نے کہا یا خداوند میں توبہ کرتا ہوں آپ میرے گناہ معاف فرمایئے میں اب کسی کو نہ ستاؤنگا ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور افضل جانونگا آپ کا کہنا مانونگا جہیل بیکر نے کہا تو اسی وقت اپنے تخت پر جا اور فوراً اس جوان کو گرفتار کر لے کاموس جادو اُٹھا رخصت ہو کر وہان سے اپنے قلعے کیطرف روانہ ہوا مذکور اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اب یہان سے کیفیت ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہے کہ جو اپنے لشکر کو لیکر جانب قلعۂ طلسمی روانہ ہوئے دو منزل سہ منزل کرتے ہوئے تین روز کے بعد قلعہ طلسمی کے قریب پہونچے شاہزادہ ایرج نامدار نے دیکھا کہ قلعے کے گرد دریا جوش مار رہا ہے اور بیچ میں قلعہ بنا ہوا ہے مگر دریاے زخار نا پیدا کنار ہے کشتی نظر نہیں آتی پانی اس دریا کا جل رہا ہے کہ دریا کے پار جانا ممکن نہیں یہ کیفیت دریا کی دیکھکر ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ شاید یہ دریاے سحر ہو سب نے عرض کی اے شہریار یہ دریاے سحر نہیں ہے بلکہ نمود سحر کا بنا ہوا ہے یہ دریا اصلی ہے ایرج نامدار نے فرمایا اگر یہ دریا اصلی ہے تو اسکے پار جانا مشکل ہے پانی کی عجب حالت ہے کیا کہوں کیا کیفیت ہے کشتی کی مجال نہیں جو اس پانی پر دم بھر بھی ٹھہر سکے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ اس دریاے زخار کے پار جانا ہو ساحر جو ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھوں نے عرض کی اے شہریار استاد کی لوح پاس موجود ہے اس سے کیوں نہیں دریافت فرماتے لوح کو ملاحظہ فرمایئے جو کچھ حکم دے اُسپر عمل فرمایئے یہ سنتے ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمیں تحریر تھا کہ اے طلسم کشا اب اپنے لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ دو اور اسم حاشیۂ لوح کو سات بار پڑھو جب اسم حاشیۂ لوح کو پڑھوگے تو ایک تخت ہوا پر اڑتا ہوا آئیگا اور تمہارے قریب آ کے

زمین پر نہ آیگا وہ اس تخت پر بیٹھ جب نادہ تخت نشین اس قلعے کے اندر پہونچا دیکھا کوئی بات بے لوح کے دیکھے
نہ کرنا ورنہ بہت نقصان تمھارا ہوگا اور جو تختیاں لگے قلعے کے اندر بڑے بڑے مکار رہتے ہیں سب ساحر کرت بجا کسی سے کچھ
ہیں نہ کہنا ایرج نامدار حکم سن خوشنود ہو کر لشکریوں سے مخاطب ہوئے سب سے فرمایا کہ بارگاہیں و خیمے اسی جگہ
استادہ رہیں جب تک ہم تمھارے پاس نہ آویں تم لوگ جانے کا ارادہ نہ کرنا مجھے حکم لوح یہ ہوا ہے میں اپنے تئیں
تنہا اس قلعے میں پہونچاؤں سب ساتھ چھوڑ جاؤں لشکری یہ سنکر رنجیدہ ہوئے بعض ساحروں نے دست بستہ
عرض کی اے شہزادے آپ تنہا تشریف نہ لیجائیے ہم بھی قلعے میں حاضر ہوں ایرج نامدار نے لوگوں کو منع کردیا کہ خبردار ہمارے بعد
قلعے کی طرف آنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مجھے ناگوار ہوگا سب لوگ مجبور ہوگئے ایرج نامدار سب سے رخصت ہوئے قریب ساحل
آئے اسم حاشیہ لوح کو ورد زبان کیا دیکھا ایک تخت جواہر نگار روئے ہوا اترتا ہوا آتا ہے ایرج نامدار اسپر بیٹھ گئے وہ تخت
قریب آکے زمین پر اترا ایرج تخت پر سوار ہوئے تخت بلند ہوا لمحہ بھر کے بعد ایرج نامدار کو قلعے کی خندق کے پار جاکر اتارا
ایرج نامدار نے شکر کیا تخت سے اترے قریب قلعے کے پھاٹک پر پہونچے دیکھا دروازہ قلعے کا بند ہے قفل آہنی اسمیں پڑا
ہوا ہے ایرج نامدار نے بسم اللہ کہکر قفل پر ہاتھ ڈالا جھٹکا دیکر قفل کو توڑ ڈالا دروازہ کھولکر قلعے کے اندر داخل ہوئے
جو لوگ نگہبانی کیواسطے قلعے کے دروازے پر بیٹھے تھے انھوں نے جو ایرج نامدار کو آتے ہوئے دیکھا شور مچایا شہزادے کو
چاروں طرف سے گھیر لیا ایرج نامدار نے تلوار میان سے کھینچی ساحروں نے سحر کرنا شروع کیا ایرج نامدار پر سحر نے تاثیر نہ کی شہزادہ آگے
بڑھا جب ساحروں نے دیکھا کہ سحر ان پر تاثیر نہیں کرتا نیزہ و شمشیر لیکر آگے بڑھے ایرج نامدار نے بہت لوگوں کو قتل کیا جب
یہ نوبت پہونچی کہ نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوئے تو وہ سب وہاں سے بھاگے کاموس جادو کے مکان کی طرف
چلے کاموس جادو کے مکان پر پہونچ کے سب نے غل مچانا شروع کیا کاموس جادو وہاں موجود نہ تھا لیکن اسکے
عوض داراب جادو کام کرتا تھا سب ملازمین قلعے کی دیکھ بھال اسی کے حوالے تھی اسنے جو شور و غل کی آواز
سنی ملازموں سے کہا اسے جلدی باہر جاؤ دریافت کرو کہ یہ غل کیسا ہے ملازم اسی وقت باہر آئے دیکھا نگہبان شور و
غل مچا رہے ہیں داراب نے انسے دریافت کیا کہ تم لوگوں پر کیا مصیبت پڑی ہے جو اس درجہ بدحواس و مضطرب ہو سب نے
کہا ہم اپنے مالک سے جا کر اپنی کیفیت بیان کرینگے ملازمین داراب نے کہا ہم انھیں کے حکم سے تمھاری کیفیت
تحقیق کرنے آئے ہیں یہ سنکر نگہبانوں نے کہا ہم تم لوگوں سے نہ بیان کرینگے ملازمان داراب مجبور و ناچار ہوئے داراب
جادو کے پاس واپس آئے کہا وہ لوگ جو تھے اپنی کیفیت نہیں بیان کرتے ہیں ہمنے بہت انسے دریافت کیا مگر ہر ایک
یہی کہتا ہے کہ تمسے ہرگز نہ بیان کرینگے اگر ہمارے مالک ہمیں بلا کے دریافت کرینگے تو بیان کرینگے داراب نے
کہا سب کو میرے پاس بلا لاؤ ملازمین داراب جادو پھر باہر آئے سب نگہبانوں کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے داراب جادو
نے جو انکی صورتیں دیکھیں کسی کو زخمی کسی کو بدحواس کسیکو بے حواس پایا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا مصیبت تم لوگوں پر
پڑی نگہبانوں نے رو رو کر کہا ہم اپنی اپنی جگہ پر موجود تھے کہ قفل جو قلعے میں باہر سے دیا گیا تھا وہ قفل کسی نے توڑا
ہم لوگوں نے چاہا کہ اندر سے قفل دیں اتنے عرصے میں دروازہ قلعے کا کھلا ایک جوان سلاح جنگ سے آراستہ
پیراستہ قلعے کے اندر چلا آیا ہمنے چاہا اسکو روکیں مگر کارگر سحر نے اسپر تاثیر نہ کی بے تلوار اور نیزے سے اسکو زخمی کرنا چاہا مگر کوئی
کارگر زخم اسکے جسم پر نہ آیا اور اسنے بہت سے نگہبانوں کو قتل کیا اور بہت نگہبانوں کو زخمی بھی کیا اب آپکے مکان کی جانب
آتا ہے داراب کا رنگ زرد متغیر ہوگیا دلمیں خیال کیا طلسم کشا آگیا اب خیر نہیں معلوم ہوتی یہ سوچکر دربانوں سے کہا تم لوگ
مکان میں اسکا انتظام کرتا ہوں اگر وہ جوان اندر قلعے کے آگیا تو کیا خوف ہے میں جاکے ابھی اسکو گرفتار کیے لیتا ہوں دربان

تو یہ سنکر باہر آئے داراب جادو نے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی ایک نازنین کی صورت بنائی اسکے مکان سے قریب باغ تھا وہان جاکر بارہ دری مین بیٹھا اور ساحرون کو بلایا انھین بھی عورتون کی صورت بنایا کہا جسوقت طلسم کشا اسطرف سے جائے اسکو سلام کرنا بعد سلام کے کہنا ہو شہریار آپ کو ہماری ملکہ طلب فرماتی ہین تشریف لیچلیے اگر تحقیق کرے کہ تم کون ہو تو کہنا کاموس جادو کی دختر نیک اختر ہین اس تخت کا انتظام انھین کے سپرد ہو آپکے حسن و جمال کا شہرہ بہت دنون سے سنتی تھین بلکہ آپکی تصویر بھی دیکھی تھی اُس روز سے شب و روز یہی دعا کرتی تھین کسی طرح شاہزادہ اسطرف آئے آج جو آپکی تشریف آوری کی خبر سنی تو بہت خوش ہین ساحرون نے کہا ہم اسیطرح سب کیفیت بیان کرینگے اپنے دام فریب مین شاہزادے کو پھنسا کے لاوینگے داراب جادو نے کہا ایسا نہو کہ تم لوگون سے بات کہتے نہ بن پڑے اور شاہزادہ ہمارے راز سے آگاہ ہو جائے تو غضب ہو سب نے کہا کیا مجال جو شاہزادے کو اس امر کی اطلاع ہو جائے داراب نے کہا اگر تم لوگ شاہزادے کو یہان لے آؤ گے تو بہت کچھ انعام دونگے ساحرون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جو کام ہوگا بہت مناسب طرح سے ہوگا یہ کہکر سب ساحر باہر آئے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک جوان باشوکت و شان یکہ و تنہا سامنے سے چلا آتا ہے آثار رجالت چہرے سے ظاہر ہین ساحر دیکھکر چلے در باغ پر آکے ٹھہرے ایرج نامدار بھی قریب پہونچ گئے دیکھا ایک باغ نہایت پربہار نظر آتا ہے در باغ پر چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین رنگین منتظر کھڑی ہین ایرج نامدار ان نازنینون کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا یہ باغ کسکا ہے تم لوگ کون ہو یہان کسکا انتظار ہے سب نے عرض کی ہم ملکہ ارغوان پوش کے ملازم ہین ایرج نے فرمایا ملکہ ارغوان پوش کون ہین سب نے عرض کی ملکہ ارغوان پوش کاموس تاجدار کی دختر نیک اختر ہین ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھین اسی وجہ سے تصویر بھی آپکی منگائی تھی جس روز سے تصویر کو دیکھا شیدائے جمال ہوئین بارہا ساحرون کو نامے دے دیکر آپکی خدمت مین روانہ کیا مگر ساحرون کو آپکا پتہ نملا مجبور ہوکے بیٹھ رہین آج آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہم لوگون سے تاکید فرمائی کہ آپکا انتظار کرین جسوقت آپ اسطرف سے تشریف لائین آپکو ملکہ کے پیام سے مطلع کرین ایرج نوجوان نے خیال کیا کہ جب کنیزین ایسی حسین ہین تو ملکہ کی صورت تو قدرت صانع حقیقی کا نمونہ ہوگی یہ سوچکر کنیزون کے ہمراہ باغ کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت آراستہ ہے ہر طرف مکانات پرتکلف بنے ہین کنیزون نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کنیزین ملکہ عالم کو اطلاع تشریف آوری کی کرین تاکہ ملکہ آپکے استقبال کو آئین بارے ذرا آرام لیجیے ایرج نوجوان نے فرمایا تم لوگ اطلاع کرو مگر ملکہ اسقدر زحمت نہ فرمائین کنیزون نے عرض کی ہمین ملکہ عالم نے حکم دیا تھا کہ جب شاہزادہ عالم باغ مین تشریف لائین تو ہمین اسیوقت اطلاع دینا ہم تعمیل حکم ملکہ ضرور کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ جاؤ ملکہ کو خبر کرکے آؤ کنیزین رخصت ہوئین ایرج ایک شجر کے سایہ مین ٹھہرے تھوڑی دیر کے بعد یہ کنیزین خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوئین عرض کی ملکہ عالم خود براے استقبال تشریف لاتی ہین ایرج نے فرمایا ملکہ نے ناحق تکلیف کی مین خود وہان جاتا ملکہ سے ملتا کنیزون نے عرض کی ہمنے آپکی طرف سے بہت کچھ کہا کہ ملکہ عالم شہریار نے ارشاد کیا ہے کہ آپ تکلیف نہ فرمائین مین خود آتا ہون مگر ملکہ عالم نے قبول نفرمایا ہم لوگ بھی مجبور رہو کے کنیزین تو یہ کہہ رہی تھین کہ ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے ایک آفتاب محشر رشک قمر حسینون کے غول مین خرامان خرامان آتی ہے

ایرج نامدار کی نگاہ جو جمال بے مثال پر پڑی تاب نظارہ نہ لا سکے بیہوش ہو کر گرے کنیزیں ایرج کے پاس
موجود تھیں انھوں نے سر زانو پر رکھا اس نازنین کو موقع ملا کنیزوں کو اشارہ دیا کہ لوح شاہزادے کی گردن کا رلو جامہ
سلیمانی بھی اس جوان کے جسم سے دور کرو کنیزیں چاہتی تھیں کہ لوح شاہزادے کے گلے سے اتاریں
کہ ایرج نامدار نے آنکھیں کھولدیں دیکھا کنیزیں لوح تک ہاتھ بڑھاتی ہیں ایرج نے فرمایا ہٹ جاؤ سب
کنیزیں شاہزادہ کے پاس سے ہٹ گئیں ایرج نامدار نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا اگر اپنی خیریت درکار ہو
تو اس نازنین کو جسکو سب ملکہ کہتے ہیں قتل کرو یہ عورت نہیں ہے ساحرہ ہے اسکا نام داراب جادو ہے اگر اسکے
دام مکر میں پھنسوگے تمام عمر رہائی نہ پاؤگے اسنے محض تمہارے گرفتار کرنے کو اس باغ میں یہ انتظام کیا
تھا اور اپنی یہ صورت بنالی تھی ایرج نامدار نے جو یہ کیفیت لوح میں ملاحظہ فرمائی کمال تعجب ہوا تلوار
میان سے لی اس نازنین کیطرف چلے نازنین کی نگاہ جو ایرج نوجوان پر پڑی شاہزادے کے چہرے کو
غیظ و غضب سے سرخ پایا چاہا سحر کر کے نکل جاؤں مگر عکس لوح نے سحر زائل کر دیا تھا اور ایرج نامدار
بھی قریب پہونچ چکے تھے وار تلوار کا سر داراب پر کیا داراب نے سپر سحر اٹھائی مگر شہزادہ صاحب لوح
تھا سپر سحر کیا کرسکتی تھی تلوار جو پڑی داراب کے سر میں در آئی داراب زمین پر گرا تاریکی چھائی سنگ
سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ دراز کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام تھا داراب جادو جو اس باغ
کے آس پاس جسقدر ساحر کنیزوں کی صورت بنے ہوئے تھے سب نے وہاں سے فرار کیا ایرج نے تعاقب کرنا
مناسب نہ جانا اس باغ کی بارہ دری میں تشریف لائے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا اس نقب میں چلا جا ایرج نامدار نام خدا لیکر اس نقب میں چلے تھوڑے
تھوڑی دیر کے بعد روشنی آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہے سامنے ایک
منارہ معلوم ہوتا ہے اس منارے پر ایک آفتاب تاباں نظر آتا ہے جیسے ہی ایرج اس میدان میں پہونچے
آفتاب کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو جو زیادہ گرمی معلوم ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا
اپنا فضل و کرم کرے اور اس باغ میں بخیر و عافیت پہونچنا نصیب ہو تو لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو سات
بار پڑھ کے اپنے بازوؤں پر دم کرے اور اس منارے کو زمین سے اکھاڑ کے پھینکدے جب منارہ ٹوٹ جائیگا
قلعہ بھی منہدم ہوگا اسی کی وجہ سے قلعہ تھا الحاصل یہی ہوا ایرج نامدار نے اسم حاشیہ کو سات بار پڑھ کے
اپنے بازوؤں پر دم کیا منارے کے قریب آئے منارے پر زور کیا ایک صدائے مہیب آئی منارہ زمین
سے اکھڑا تاریکی چھاگئی آفتاب جو بالائے منارہ نظر آتا تھا چکر کھا کر زمین پر گرا اندھیرا ہوگیا صدائیں
مہیب آنے لگیں ایرج نامدار نے لوح چمکائی تاریکی برطرف ہوئی ایک میدان وسیع اور نظر آیا ایرج
نامدار نے دیکھا اس میدان میں ایک برج سنگی بنا ہے اسکے اندر ایک مورت پتھر کی رکھی ہے ایرج کو دیکھکر
وہ مورت گویا ہوئی کہا اے طلسم کشا [illegible] تیرا کیا کام ہے کیوں آیا ہے واپس جا ورنہ بہت رنج
اٹھائیگا ایرج نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ عکس لوح اسپر ڈالو یہ از خود جلنے لگیگا اور کچھ سامان نظر آئیگا ایرج
نامدار نے بڑھ کے اس بت پر عکس لوح ڈالا بت جلنے لگا جب سب جلکر خاک ہوگیا تو پانی برسنے لگا بہت
دیر تک پانی برستا رہا جب باران موقوف ہوا تو آگ برسی ہر کسی چیز نے ایرج نامدار کو گزند نہ پہونچائی
جب آگ بھی اسکی موقوف ہوئی تو تاریکی چھاگئی دیر تک کچھ نظر نہ آیا ایرج نامدار لوح چمکاتے رہے عرصے کے

بعدہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ایرج نے دیکھا ایک دریاے زخار نمودار ہوا کنارے کے بیچ مین ایک کشتی پر سوار
ہوکر شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اسیوقت لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل
کرے طلسم کا قلعہ فتح ہوا اور کشتی سواری کو ملے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے لشکر سے ملے اگر سب کو ہمراہ لیکر
حرت مکان چیل بیگم کے روانہ ہوا اور چیل بیگم کو قتل کرے ایرج نے سب پتہ اپنے لشکر کیطرف جانے
کا لوح کے ذریعے سے معلوم کیا اتنے عرصے مین کشتی بھی کنارے پر پہونچی ایرج نامدار کشتی سے اترے
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے گو ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کاموس جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو چیل بیگم سے رخصت ہوکر چلا تھوڑی دیر مین اپنے قلعے کے قریب آیا دریا کو بدستور قدیم پایا مگر
قلعے کا نشان نظر نہ آیا حیران ہو گیا اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ قلعہ منہدم ہو گیا
طلسم کشا نے قلعہ کو فتح کر لیا اور اب جادو مع اور اہالیان قلعہ کے قتل ہو گیا یہ کیفیت جو کاموس
جادو کو معلوم ہوئی اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اب طلسم کا بچنا محال ہے جیسا
کچھ مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہے وہ سچ ہے طلسم کشا اصل یہی جوان ہے یہ سوچکر وہان سے چیل بیگم کیطرف
روانہ ہوا تھوڑی دیر مین چیل بیگم کے پاس پہونچا اپنی اطلاع کرائی چیل بیگم نے اسکو اندر بلا لیا
کاموس جادو روتا پیٹتا اندر گیا چیل بیگم نے اسکو جس کیفیت سے دیکھا گھبرا گیا کہا ارے
کاموس جادو یہ کیا کیفیت بنائی ہے کاموس نے کہا یا خداوندا جو مین نے عمر و سے بھی
توبہ کرلی ہے اور کسیکو آزار بھی نہین پہونچاتا ہون اب آپ نے مجکو کیون برباد کیا جو زن و فرزند میرے مارے گئے
اور خود طلسم کشا نے فتح کر لیا چیل بیگم نے جو قلعے کے فتح ہونیکی خبر سنی اسکے بھی ہوش اڑ گئے مگر سب
کے سامنے اپنے اضطراب کو ظاہر نہ کیا ہنسکر کہا اے کاموس جادو قدرت کو اس بندۂ خاص کی دلجوئی
منظور ہے جو وہ چاہتا ہے قدرت اسکی خوشی کرتے ہین تو خاطر جمع رکھ قلعہ برباد نہین ہوا ہے صرف نظر مردم
سے پوشیدہ ہو گیا ہے جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان پیدا کر دینگے تو قلعہ بھی ظاہر ہو جائیگا ابھی اگر قلعے
کو ظاہر کر دینگے تو ہمارے بندۂ خاص کو صدمۂ عظیم ہوگا اپنے دلمین کہے گا کہ مین ایک قلعہ تک فتح نہ کرسکا
ایسا نہو کہ غیرت کی وجہ سے اپنی جان دیدے کاموس نے کہا جان دینا اسکے قابو کی بات نہین
ہے اگر قدرت ملک الموت کو حکم نہ دینگے تو ہرگز اسکی روح قبض نہوگی چیل بیگم نے کہا یہ بات تو صحیح
ہے مگر ہم اپنے بندۂ خاص کی خجالت گوارا نہین ابھی چندے صبر کر جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان
اتار دینگے اسوقت جو جو اشیا طلسم سے غائب ہو گئی ہین اور جنہیں سب کو یہ گمان ہے کہ وہ مرحلہ جات بالکل
ضائع ہو گئے ہین وہ سب ظاہر ہو جائینگے کاموس نے کہا یا خداوند آپ مجکو بھی میرے اہل و عیال کے
پاس بھیجدیجیے جب سب اشیا طلسم ظاہر ہونگے اسیوقت مین مجکو بھی ظاہر فرمایئے گا چیل بیگم نے کہا
جو لوگ اسکے ہاتھ سے زخمی ہوکر مر گئے ہین انکو درجۂ شہادت قدرت نے عطا فرمایا ہے اور جب مزاج
مین آئیگا انکو ظاہر کرینگے اور عمر ابد عطا فرمائینگے تو اسکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا ہے اسوجہ سے اس درجے
کے پانیکا مستحق نہین ہو سکتا ہے کارخانۂ قدرت مین دخل نہ دے ابھی چندے مفارقت اپنے عزیزون کی

اُنکو پکڑ کا موس نے کہا قدرت تجکو صرعت خدمت تو مین کرے وزاری نکرون چہل پیکر نے کہا
تو جب تو میری عبادت مین بصدق دل مصروف ہو جب رجوع قلب سے میری عبادت کریگا تیرے دائم
اثر سے دل سے دور ہوگا دل مسرور ہوگا کاموس نے کہا یا خداوند یہ امر ممکن نہین ہے ایسے وقت مین
کیونکر رجوع قلب ہو عبادت کرسکتا ہون کہ صدمہ فراق سے دل ماندہ ہی ہے آپ معذور
سب چہل پیکر تو یہ چاہتا تھا کہ اسکی زبان سے کوئی کلمہ ایسا نکلے کہ جسکی وجہ سے اسپر جرم ثابت کرکے
گردن زدنی کا حکم دون جیسے ہی اسکی زبان سے یہ بات نکلی چہل پیکر نے کہا او کافر تجھے اپنے عزیز قدرت
سے زیادہ عزیز ہین اور میری عبادت سے زیادہ ہین تو کافر ہے قدرت ابھی ملک الموت کو حکم دیتے ہین
کہ وہ تیری قبض روح کریگا کاموس نے کہا اے چہل پیکر آجتک مین گمراہ رہا اور تجھے خداوندی کا
کیا میرے خداوند سامری و جمشید مین تو کیا چیز ہے تو جھوٹا دعوی خدائی کرتا ہے ایک غیر ساحر سے تو زور نہین
چلتا ہے اور دعوی خداوندی کرتا ہے چہل پیکر نے کہا او مکار تو کیا واہیات کہتا ہے نہین جانتا کہ مین خداوند
ہون ابھی ملک الموت کو حکم دون کہ تیری قبض روح کرے اور تجھے آخرت مین جہنم نصیب کرون
یہ کہکر اسنے ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا وہ آگے بڑھا کاموس جادو نے چاہا ہوشیار ہو کر سحر کرے مگر
چہل پیکر اسکو پہلے ہی مبتلائے سحر کر چکا تھا اسکو سحر یاد نہ آیا اس ساحر نے ایک گولہ اسکی طرف پھینکا
اسکے گرنے سے ایک شعلہ نکلا کاموس جادو جلکر مر گیا اسکے بعد چہل پیکر نے اپنے وزیرون کو طلب کیا
جب سب حاضر ہوئے تو اسنے کیفیت بیان کی سب نے کہا آپ طلسم کشا کو گرفتار کر سکتے ہین ابھی اسکی
تدبیر ایسی کر دیجیے کہ وہ گرفتار ہو جائے تو ہم سب ملازمین طلسم پریشان ہین چہل پیکر نے کہا مین خود جاؤنگا
اسکو گرفتار کرکے لاؤنگا مگر سامان سفر درست کیا جائے لشکر مین بھی اطلاع کر دو کہ سب لوگ تیار رہین
جس وقت مین حکم دون سب روانہ ہو جائین وزیرون نے اسی وقت لشکر کے رسالداروں کو طلب کیا
سب سے کہا کہ خداوند کا حکم ہے کہ بہت جلد سامان سفر درست کر دو ہم ایک روز مین برائے اسیری طلسم کشا
خداوند مع لشکر گران روانہ ہونگے رسالدارون نے یہ کیفیت سنی اسی وقت اپنے اپنے رسالون مین آکے
سب کو اس امر کی اطلاع دی اہالیان لشکر نے تیاری کرنا شروع کی دو روز مین سب نے اسباب سفر
درست کیا رسالدارون نے وزیران چہل پیکر کو آکر اطلاع دی وزرا نے چہل پیکر سے آکر کہا یا خداوند لشکر
تیار ہے جس وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیچلیے چہل پیکر نے وزرا سے کہا مین آج کی شب اور
یہان قیام کرونگا کل علی الصباح یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وزیرون نے اسکے جانے کا بھی سامان درست
کیا دوسرے روز علی الصباح چہل پیکر مع لشکر تلاش ایرج مین روانہ ہوا اور لشکر گران ہمراہ لیکر چلا کہ ذکر
اسکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شہزادہ حسب ہدایت لوح روانہ ہوا تین چار روز کے بعد ایرج نوجوان ایک میدان مین پہونچے
شاہزادے کو وہان کی فضا پسند آئی اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ یہان خیمے استادہ کر دو ایک روز یہان قیام
کرینگے ابھی کیا تعجیل ہے اور لوگ ابھی اپنی اپنی منزل پر نہ پہونچے ہونگے اور یہان بفضل ایزدی طلسم

قریب فتح ہو پہنچ گیا کیا عجب ہے جو ابکی بار جنگ آخری ہو سب سرداروں نے عرض کی آپ کا فرمانا بہت
صحیح ہے ابھی حصہ تک بھی کوئی نہ پہنچا ہوگا خادموں نے بارگاہیں استادہ کردیں شاہزادہ ایرج نوجوان اپنی بارگاہ
میں داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت
حاصل کرکے سب لوگ ایرج نامدار کی بارگاہ میں آئے شاہزادے نے فرمایا اگر یہاں شکار ملتا ہو تو دو ایک روز
اسی شغل میں بسر کریں جو لوگ وہاں کے واقف کار تھے انھوں نے عرض کی اے شہریار شکار یہاں کثرت سے
پایا جاتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا کل ہم شکار کیواسطے جائینگے سب سامان درست کیا جائے ملازمین نے اسیوقت
سے اسباب شکار درست کرنا شروع کیا شب بھر شاہزادہ مجلس عیش میں جلوہ فرما رہا علی الصباح بعد فراغ نماز
وہاں سے براے شکار ایک جانب روانہ ہوا کچھ سردار بھی ہمراہ ہوئے سب لوگ شکار کھیلتے ہوئے ایک جانب
نکل گئے ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک آہو گھوڑے کے برابر ایک نخلستان سے نکلا چوکڑی بھرتا ہوا ایک
جانب چلا شاہزادے نے ہمراہیوں سے کہا یہ آہو جانے نہ پائے جو اسکو گرفتار کریگا انعام پائیگا یہ کہکر
خود بھی گھوڑا بڑھایا سردار بھی چلے چاروں طرف سے ہرن کو گھیر لیا ہرن ایک طرف جھکائی دیکر نکل گیا ایرج
نامدار نے گھوڑا اس آہو کے تعقب میں اٹھایا ہرن چوکڑی بھرتا ہوا چلا سردار جو ایرج نامدار کے ہمراہ
تھے سب تھک کر رہگئے مگر ایرج نامدار نے تعاقب اس آہو کا نہ چھوڑا دور نکل گئے آہو ایک حوض کے
قریب پہونچا ایرج نامدار نے چاہا تیر لگائیں مگر آہو حوض کے کنارے پر نہ ٹھہرا حوض میں کود پڑا ایرج نامدار
بھی مع اسپ اس حوض میں بجاذبے کودتے ہی شاہزادے کی آنکھیں بند ہوگئیں دیر کے بعد ہوش
آیا اپنے کو ایک قصر نفیس میں پایا دیکھا گرد نازنینان مہ جبین و مہ جبینان حور تمکین جمع ہیں ایک
خوش خصال پری جمال سرہانے بیٹھی مروحہ جنبانی کر رہی ہے ایرج نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی عقل
سے سمجھے کہ یہ نازنین ضرور کسی ملک کی شاہزادی ہے مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا اٹھکے سلام کیا
ایرج نامدار نے جواب سلام دیکر کہا اے نازنین اپنی کیفیت سے آگاہ کر اسنے عرض کی اے شہریار میں اپنی
کیفیت کس زبان سے بیان کروں کیونکر اپنا حال عیان کروں آپکو میں ہی نے اسقدر تکلیف دی معاف
فرمائیگا مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ تک نہ پہونچ سکتی تھی اور سواے آپکے دوسرا یہاں تک نہ آسکتا تھا ایرج
نے فرمایا تجھے جس کام کیواسطے مجھے یہاں بلایا ہے بیان کر خدا چاہیگا تو میں تمہارے کام کو انجام دونگا نازنین
نے عرض کی اے شہریار میں ملک صمصام کی دختر ہوں میرے باپ کو عفریت چہل پیکر نے اسیر کرلیا ہے اور
مجکو دو تین بار پیام دے چکا ہے کہ میرے تئین شوہری میں قبول کرو میں نے عذر کیا ہے دو ماہ کی مہلت لی ہے پہلے
والد نامدار سے کہا انھوں نے قبول نہ کیا چہل پیکر کو غصہ آیا انکو اسیر کرکے میرے پاس پیام بھیجا میں نے
دو ماہ کی مہلت مانگی اسنے قبول کی اب بہت زمانہ کم رہگیا ہے میں خیال کرتی تھی کہ اپنی جان دیدونگی مگر آپکی
تشریف آوری کی خبر سنی اور یہ بھی سنا کہ آپنے لوح طلسم حاصل کرلی ہے اور قلعہ طلسمی کو فتح کرلیا ہے اور اب
چہل پیکر کے مقابلے کیواسطے تشریف لیے جاتے ہیں لہذا ایک عرض میری ہے اگر قبول فرمائیے تو عرض کروں
ایرج نے کہا میں قبول کرونگا ملکہ نے عرض کی میرے والد نامدار زندانخانہ طلسمی میں اسیر ہیں آپ انکو
رہا کرکے کوکب بجلاہ کو رہا فرمائیے کہ میرے والد نامدار نے میرے عقد کیواسطے اسکو بلایا تھا چہل پیکر
نے اسکو بھی اسیر کرلیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا میں دونوں کو بفضل خدا رہا کرسکتا ہوں نازنین نے عرض

کی اگر آپ ان دونوں صاحبوں کو رہا کردیں تو میں اپنی جان دینے سے باز آؤں ایرج نامدار نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو میں سب کو رہا کرکے لاؤنگا تجھے مار ڈالونگا یہ فرما کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمیں لکھا تھا کہ اے طلسم کشا زندانخانۂ طلسمی یہاں سے بہت نزدیک ہے اگر آپ نہ جائینگے تو وہ لوگ آج تڑپ تڑپ کے مرجائینگے ایرج نامدار نے سب پتہ زندانخانۂ طلسمی کا دیکھا جب راہ بخوبی تمام معلوم ہوگئی تو نازنین سے کہا میں اب یہاں ٹھہر نہیں سکتا ہوں مجھے رخصت کرو نازنین نے عرض کی اے شہریار اسقدر تعجیل کی کیا ضرورت ہے دو ایک روز یہاں تشریف رکھیے آپکو بڑی زحمت ہوئی ہے بعد دو تین روز کے تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے کہا اگر میں آج نجاؤنگا تو وہ لوگ تڑپ تڑپ کے مرجائینگے نہیں معلوم انپر کیا تکلیف شدید پہونچی ہے ملکہ یہ سنکر بیتاب ہوگئی ایرج نامدار رخصت ہوئے ملکہ خود تھوڑی دور تک پہونچانے آئی ہے اپنی کنیزوں کو ایرج نامدار کے ہمراہ کیا سب سے تاکید کردی کہ شاہزادے کو لشکر تک بحفاظت پہونچا دینا ایرج نے تھوڑی دور کے بعد اپنے ساتھ سے کنیزوں کو رخصت کردیا لوح پاس موجود تھی راستہ لوح کے ذریعہ سے معلوم کرلیا تھوڑی دیر میں اپنے لشکر میں پہونچے یہاں سب لوگ ایرج کے منتظر تھے جو لوگ ہمراہ ایرج شکار کیواسطے گئے تھے جب ایرج آہو کے تعاقب میں تشریف لیگئے تو ان لوگوں نے بھی شاہزادے کو تلاش کرنا شروع کیا پھر سب کو یہ خیال ہوا کہ شاید شاہزادہ لشکر کیطرف نہ تشریف لیگیا ہو یہ سوچکر لشکر میں آئے تو ایرج نامدار کو لشکر میں نہ پایا سب نے کیفیت پوچھی ایرج نامدار نے کل حال بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ سامان سفر درست کرو صبح کو زندانخانۂ طلسمی کی طرف جائینگے وہاں سے اسیروں کو رہا کرکے لائینگے لشکر میں سامان سفر ہونے لگا شب بھر ایرج نامدار نے عیش و عشرت میں بسر کی صبح کو لشکر ہمراہ لیکر طرف زندانخانۂ طلسمی کے روانہ ہوئے وہاں سے زندانخانہ بہت نزدیک تھا قریب شام ایرج نامدار زندانخانہ کی سرحد میں پہونچے عمارت دور سے نظر آنے لگیں تھوڑی دور کے بعد ایک مکان قلعے کے مانند نظر آیا جو ساحر کہ واقف کاران طلسم سے تھے ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھوں نے عرض کی اے شہریار زندانخانۂ طلسمی یہی ہے ایرج نامدار نے لشکر کو روکا سب سردار گھوڑے سے اتر پڑے بارگاہیں استادہ ہوئیں ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے سردار بھی اپنی بارگاہوں میں داخل ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا کہ علی الصباح زندانخانہ کی طرف چلیں گے ساحروں نے عرض کی اگر خلاف طبع مبارک نہو تو خادم کچھ عرض کریں ایرج نے فرمایا کہو ساحروں نے عرض کی ایک نامہ اگر داروغۂ زندانخانہ کے نام روانہ فرمائیے تو کیا حرج ہے یقین ہے وہ نامے کو دیکھکر آپکی اطاعت قبول کرے اور خود حاضر خدمت بابرکت ہو ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اسیوقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم اس طلسم میں براے فتح آئے ہیں بفضل ایزدی لوح طلسم حاصل کرلی ہے اور مرحلجات بھی شکست کیے ہیں اگر تم زندانخانہ کے اسیروں کو رہا کردو تو ہم تمسے خبر نہ لیں چل بیکر کیطرف چلے جاؤ اور جو تمہیں اس بات میں تامل ہو تو ہم دوسرا انتظام کریں جب یہ نامہ تمام ہوا تو ایرج نامدار نے ایک نامہ بر کو بلا کے دیا وہ نامہ لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد داروغۂ زندانخانہ کے پاس پہونچا داروغہ نے دیکھا ایک ساحر آتا ہے نامہ لاتا ہے اپنے ملازمین سے کہا اس ساحر کو یہیں روکو اسکا مطلب دریافت کرو دیکھو کس غرض سے یہاں آیا ہے کسکا نامہ لایا ہے ساحر آگے بڑھے اسکو آکے روک لیا کہا اے شخص تو کون ہے کہاں سے آیا ہے نامہ بر ایرج نے نامہ دیا کہا میں ایرج نامدار فاتح طلسم کا نامہ

لایا ہوں داروغہ کے پاس بھجاؤنگا اسکو دکھا کو نکاسا حردن نے نامہ اُٹھا کر کہا کہ جو نامہ دار آئے میرے پاس نہ آنے پائے پہلے نامہ روانہ کرے اگر نیر بھی جاہے گا تو اُس کو اپنے پاس بلا لونگا اور نہ جواب نامہ لکھدونگا نامہ دار ایرج نے نامہ اُس ساحر کے حوالے کیا ساحر نامہ لیکر داروغہ زندانخانہ کے پاس آیا کیفیت بیان کی کہ کوئی شخص اس طلسم میں بہ طلسم کشائی آیا ہو اسنے ایک نامہ بھیجا ہو داروغہ نے وہ نامہ کھولکر دیکھا تو ایرج نامدار نے لکھا تھا کہ تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کرو ورنہ خون برے ہاتھ سے ہوگا داروغہ بہت غضبناک ہوا کہا طلسم کشا اس طلسم کو کیا فتح کریگا کیا نہیں جانتا کہ یہ وہ طلسم ہو جو خاص خداوند جمیل بیگ کا مسکن ہو بھلا اسکو کیونکر فتح کریگا یہ کہکر اُسنے نامہ پھینکدیا اور ساحردن سے کہا کہ جاکر نامہ دار طلسم کشا سے کہدینا کہ اپنے ملک سے ہماری طرف سے کہدے کہ جو تیرے مزاج میں آئے بازنہ آ ساحردن نے نامہ دار سے آکری کہدیا نامدار ایرج نے جواب کو کہ وہاں سے واپس آیا ایرج نامدار سے عرض کی کہ اس مکار نے یہ جواب دیا ایرج کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل اس زندانخانہ کو منہدم کردونگا دیکھون کون روک سکتا ہو اسی ذکر میں شب بسر کی علی الصباح ذریعۂ نقارہ کی آواز سے ایرج نامدار نے شب صباح دم طلب فرمایا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا سب لشکر تیار تھا ایرج نامدار نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا طرف زندانخانۂ طلسمی کے چلے کو ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت داروغہ زندانخانہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ جبکہ نامہ ایرج نامدار کا چاک کرڈالا اور نامہ دار کو جواب سخت دیکر رخصت کیا تو اپنے ملازمین کو بلاکر کہا میں نے اسوقت نامہ دار طلسم کشا کو اسطرحکا جواب دیکر رخصت تو کردیا مگر خیال یہ ہو کہ صبح کو وہ لشکر لیکر ضرور آئیگا اور معرکہ پڑیگا اُسکے مقابلے کا انتظام کرلینا چاہیے کیونکہ وہ شخص ایسا ویسا نہیں ہو میں نے سنا ہو کہ لوح طلسمی بھی حاصل کرلی ہو اور اکثر مرحلے بھی فتح کیے ہیں اس سے مقابلہ کرنا آسان نہیں ہو جبتک کوئی انتظام مناسب نہوگا اس سے مقابلہ میں فتح پانا مشکل ہو ملازمین نے کہا کہ لشکر تیار کرکے اس سے بزور تیغ و خنجر سے جنگ کرے داروغہ نے کہا اسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار ہوگا ملازمین نے کہا داروغہ جو لشکر یہاں ہو طلسم کشا کو روک سکتا ہو جبتک اور لشکر بھی آجائیگا ہم تنگ لڑینگے داروغہ نے اُسیوقت اپنی فوج میں اطلاع کرائی کہ ہر شخص تیار رہے صبح کو طلسم کشا یہاں آئیگا اس سے مقابلہ کرنا ہوگا یہ اطلاع پاتے ہی سب فوج مسلح و مکمل ہوگئی رات بھر داروغہ کو خوف کے مارے نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو طلب کیا سب لشکر حاضر ہوا حاضر لشکر اسکے پاس آیا داروغہ سب کو ہمراہ لیکر اپنے مکان سے آگے بڑھا اور لوگون سے کہا میں جہان جہان تمہیں مقرر کرون وہان وہان حفاظت کرتے رہو اگر طلسم کشا آجائے تو اسکو روک لینا جبتک تم لوگ اس سے مقابلہ کروگے میں خداوند کی خدمت میں ایک عرضداشت روانہ کردونگا وہانسے اور لشکر میری مدد کو آئیگا طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اُسکو گرفتار کرلونگا ملازمین نے جواب دیا کہ ہم لوگ کیا کم ہیں جو آپ اور لشکر خداوند سے طلب فرماتے ہیں خداوند بھی خیال کرینگے کہ داروغہ زندانخانہ عجب کم ہمت ہو جو طلسم کشا سے باوجود لشکر بیشمار مقابلہ نہ کرسکا آپ لشکر وہانسے طلب نہ کیجیے ہم لوگ اسکو گرفتار کرلینگے داروغہ نے جواب دیا میں تم لوگون کے کہنے پر ہرگز عمل نہ کرونگا طلسم کشا بڑا جرار ہو اسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار

ہے اگر ایسا صاحب ہمت ہوتا تو تنہا اس طلسم مین آنیکا ارادہ نہ کرتا ہم لوگ ملازم ہین اور طلسم کشا سحر سے آگاہ
نہین محض اپنے قوت بازو پر اسکو ناز ہے اور اسی وجہ سے لشکر ہمراہ لیکر اس طلسم مین آیا اب تک کوئی بھی حاصل
نہین ہوا اور زیادہ دعوی اسکا بیجا کیا ہے جو اُسکے مقابلے مین جائیگا اسکو ہراس نہوگا بلکہ مقابلے کیواسطے
آمادہ ہوجائیگا ملازمین خاموش ہو رہے داروغہ زندانخانہ نے سب کو چارون طرف تقسیم کرنا شروع کیا
ابھی سب لشکر کو دو ... نہ کرنے سے فراغت نہ پائی تھی کہ ایک جانب سے گرد اڑی داروغہ نے کہا طلسم کشا
آگیا سکے سب کو آواز دی کہ اب کسی طرف نہ جاؤ مین اس سے مقابلہ کرونگا سب لوگ واپس آکے اسکے
صف جا کر قاعدے سے سب کو ستادہ کیا اتنے مین دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا ایک جوان صاحب شوکت
و شان شیر کرن ہمراہ لیے ہوئے اسپ صبا رفتار پر سوار رہوارروی کرتا ہوا چلا آتا ہے گلے مین لوح
مانند آفتاب درخشان زیب جسم جامہ سلیمانی داروغہ جاہ و حشم دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان کے چہرے سے آثار جلالت نمایان ہین دیکھو کس شان و شوکت سے گھوڑے کو جھپٹ کرتا ہوا
آتا ہے لشکر بھی کسقدر ساتھ ہے چلو تم لوگ اسکو روک سکو کے سر میدان لوگ ستادہ ہو گئے سب نے از راہ
غرور جواب دیا کہ اسکی کیا حقیقت ہے جو ہمارے نہ روک لین داروغہ نے کہا مین تمھاری بات کا اعتبار
نہین کرتا اور ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو تم نہین جانتے ہو کہ غرور خداوند کو بہت ناپسند ہے ایسا نہو انجام
کار خفت اٹھانا پڑے اور تم سب لوگون کے ساتھ مین بھی تباہ ہون ملازمین نے کہا آپکے خیالات ایسے ہی
قسم کے رہتے مین ہم لوگ آجتک کسی سے دبے نہین کوئی ہمپر غالب نہین آسکا جو بات اصلی ہے وہ بیان کرتے
ہین دیگر کوئی دعوے دروغ کرین تو ہمین خوف ہو کہ خداوند کو غرور ناپسند ہے داروغہ زندانخانہ یہ باتین
کر رہا تھا کہ ایرج نامدار قریب پہونچے شاہزادے سے واقف کار لوگون نے عرض کی کہ اے شہریار یہ سامنے
جو آپکے سامنے تخت پر بیٹھا ہے یہی داروغہ زندانخانہ طلسم ہے اور اسقدر لوگ اسکے یہان ملازم ہین سب
کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے آپ سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے کہا خدا مالک ہے یہ کیا کر سکتا ہے یہ فرماتے
ہوئے آگے بڑھے داروغہ زندانخانہ نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ بڑھکے اس جوان کو روک لو ملازمین
داروغہ آگے بڑھے ایرج نامدار نے جو سب کو آتے ہوئے دیکھا تلوار میان سے لی لشکر اسلام
کے جوان بھی اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھلے سب نے تلوارین میان سے لین ملازمین داروغہ آگے بڑھے
تلوار چلنے لگی داروغہ زندانخانے نے اسیوقت ایک نامہ لکھا اور ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا کہا یہ نامہ
خداوند کی خدمت مین پہونچانا اور جو کیفیت دیکھ رہا ہے بیان کر دینا اور اسیوقت اس نامے کا جواب لیکر
آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان ایرج نامدار نے تھوڑی ہی دیر مین تمام لشکر کو پسپا کردیا آخرکار فوج تاب
مقابلہ نہ لاسکی فرار اختیار کیا داروغہ کو ایرج نے گرفتار کیا اور سب فوج بھاگ گئی دن آخر تھا تھوڑی دیر
مین شام ہو گئی لشکر ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی بارگاہون کی طرف پلٹا سب لوگ اپنی اپنی
بارگاہون مین گئے ایرج نامدار بھی بارگاہ مین داخل ہوئے داروغہ زندانخانے کو طلب کیا ملازمین
ایرج داروغہ کو زنجیر آہن مین اسیر کیے ہوئے روبرو سے ایرج نامدار لائے ایرج نامدار نے فرمایا
شناخت مین خدائے واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے داروغہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار
کرتا ہون تو جان جاتی ہے اور اطاعت اس شیر بیشہ جرات کی اختیار کرنا اچھا بھی ہے کیونکہ یہ قدردان

ہے

ہے اور مذہب بھی اسی کا سچا ہے یہ سوچ کے عرض کی اے شہریار رتبیں بسر و چشم آپکی غلامی قبول کرتا ہون مجھے کلمہ تعلیم فرمایئے ایرج نامدار نے اسیوقت کلمہ تعلیم فرمایا داروغہ مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا ایرج کے قدموں پر گرا ایرج نامدار نے سر چھاتی سے لگایا بارگاہ مین بیٹھنے کا اشارہ کیا داروغہ سلام کرکے ایک جگہ بیٹھا ہاتھ باندھ کے ایرج سے عرض کی اے شہریار اب یہان تشریف رکھنا کیا ضرور ہے تھوڑی دور تکلیف فرمایئے میری عزت بڑھایئے غلام کا غریب خانہ حاضر ہے وہان تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے فرمایا شب کا وقت ہے اور رات بھی تھوڑی باقی ہے بہتر یہ ہے کہ اتنی شب بھی یہین بسر کرین صبح کو وہان چلین گے زندانخانے کی بھی سیر کرینگے داروغہ نے ایرج کی مرضی نہ پائی خاموش ہو رہا وہ شب سب سردارون نے ایرج کی بارگاہ مین مجلس بسر کی رات بھر جلسہ عیش و نشاط گرم رہا جب صحبت انجم برخاست ہوئی اور سلطان ماہ نے عزم دیار مغرب کا کیا اور بادشاہ زرین پوش فلک نے خلعت کدۂ عالم کو منور فرمایا ایرج نامدار نے فریضۂ سحری ادا کیا تمام سردار بھی نماز سے فارغ ہو کر مسلح و مکمل ہوئے داروغہ زندانخانہ ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی اے شہریار اب تشریف لے چلیے لشکر تیار ہے ایرج نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے اسب صبا رفتار در بارگاہ پر حاضر تھا ایرج نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا داروغہ زندانخانے کے ہمراہ روانہ ہوئے انکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت چہل پیکر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لشکر ہمراہ لیکر چلا کوچ و مقام کرتا ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا فوج کو روکا کہا مین آج شب بھی یہین رہونگا اس صحرا کی فضا مجکو بہت پسند آئی ہے صبح کو یہان سے روانہ ہونگا سب لشکر دم مین اترا اسکے واسطے ایک بارگاہ زرنگار استادہ ہوئی گرد چار اژدران آتش فشان نگہبانی مین مصروف ہوئے اپنے خود سحر کیا گرد بارگاہ کے آتش مشتعل ہو گئی اور سب لوگ بھی اسکی بارگاہ کی حفاظت کرنے لگے چہل پیکر اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھا اور چلے مصاحبین بھی اسکے پاس گئے شراب کا دور چلنے لگا دربارگاہ پر چند ساحر برہنہ تلوارین ہاتھون مین لیکر حربہاے سحر سے درست ہو کر بیٹھے تھے انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر بزور سحر آسمان پر اڑتا ہوا جاتا ہے ان لوگون نے دستک دی اسکے کان مین آواز گئی ساحر سمجھا یہان بھی کوئی لشکر ساحرون کا ٹھہرا ہے مجکو طلب کرتا ہے یہ سوچ کے زمین پر آیا دیکھا کہ چہل پیکر کی بارگاہ استادہ ہے خوش ہو گیا دربانون نے کہا اے افروز جادو اسوقت تم کہان جاتے ہو افروز نے کہا مین خداوند کے پاس نامہ لایا ہون مجکو داروغہ زندانخانہ نے بھیجا ہے وہان طلسم کشا نے جاکر آفت برپا کر دی ہے لشکر زندانخانہ بڑی مصیبت مین مبتلا ہے داروغہ صاحب نے یہ عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہے دربانون نے کہا کہ تم یہین ٹھہرو ہم جاکر تمہاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ خداوند کا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا افروز جادو وہین ٹھہرا دربانون نے چوبدار کو بلایا کہا داروغہ زندانخانہ نے ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہے جاکر عرض کرو چوبدار اندر بارگاہ کے گیا دیکھا یہان چہل پیکر معروف میخواری تھا چوبدار نے کہا یا خداوند داروغہ زندانخانہ طلسم نے ایک عرضی آپکی خدمت مین بھیجی ہے افروز جادو لیکر آیا ہے کچھ زبانی بھی عرض کریگا چہل پیکر نے کہلا بھیجا چوبدار باہر گیا افروز جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا افروز جادو نے چہل پیکر کو ازراہ سے قلبی سجدہ کیا اور نامہ دیا

جیل پیکر نے نامہ کھولا پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ یا خداوند طلسم کشا لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہی مین اس سے مقابلہ کر سکون گا اسکے پاس لوح طلسم بھی موجود ہی اگر آپ اسوقت کچھ مدد فرما دین تو اسکی تقدیر پلٹ دون یعنی اسکو گرفتار کرلون تو اچھی بات ہی اور اگر آپ کچھ خیال نہ فرماوینگے تو مین طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوجاونگا جب جیل پیکر نامہ پڑھ چکا تو افروز جادو کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہم خود اسکی مدد کو چلتے ہین افروز نے کہا یا خداوند مجھسے داروغہ صاحب نے کہا ہی کہ خداوند کو میری طرف سے سجدہ کرنا اور عرض کر دینا کہ اب یہان نوبت بجان ہی اگر آپ مدد فرمانے مین عرصہ لگاوینگے تو غضب ہو جاویگا اور جو جو کیفیت وہان دیکھی تھی وہ سب بیان کی جیل پیکر نے کہا اے افروز جادو تم خاطر جمع رکھو اور اسی وقت جاکر داروغہ سے کہدو کہ تم بھی خاطر جمع رکھو صبح کو خداوند خود تشریف لاوینگے اور تمھاری مدد فرماوینگے افروز جادو کو اسی وقت روانہ کیا افروز جادو چلا اسکو راہ مین دو روز صرف ہوگئے تھے اپنے تئین بہت جلد زندانخانہ قاسمی کیطرف پہونچایا یہان آکر عجب کیفیت دیکھی کہ مکان داروغہ زندانخانہ پر روشنی ہو رہی ہی ہجوم عام ہو رہا ہی ہر طرف خوشی پھیلی ہوئی ہی ہر ایک مصروف عیش و نشاط ہی افروز جادو یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا کو داروغہ صاحب نے اسیر کیا ہی یہ سوچ کے خوشی خوشی داروغہ کے مکان مین آیا یہان آکر دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نامدار مسند زرنگار پر جلوہ فرما ہین اور سب سردار بھی بادب سامنے شہزادے کے دست بستہ حاضر ہین داروغہ صاحب دست بستہ کھڑے ہین ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر ہین افروز جادو یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا داروغہ کو اشارے سے الگ بلایا کہا خداوند نے ارشاد کیا ہی کہ ہم کل تمھاری مدد کو پہونچ جاوینگے خاطر جمع رکھنا داروغہ نے کہا اے افروز جادو اس مکار پر لعنت کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرکے مذہب حق اختیار کرو دنیا و عقبیٰ مین انجام بخیر ہو افروز جادو نے کہا مین ہرگز مسلمان نہونگا جو میرے جد و آبا کا مذہب ہی اسکو ترک نہ کرونگا اور آپ سے بھی یہ بات بہت دور تھی کہ خوف جان سے مذہب تبدیل کردیا اگر جان جاتی کچھ مضائقہ نہ تھا ایمان تو باقی رہتا داروغہ کو اسکی گفتگو بہت برا معلوم ہوا کہا اے افروز جادو تو سیاہ قلب ہی اور تیرا انجام بہت برا ہوگا افروز نے کہا اے داروغہ خداوند جیل پیکر میری مدد کرینگے اور تجھے جہنم مین بھیجینگے داروغہ نے خنجر اسکے سینے پر مارا کہ پشت تک اتر آیا افروز جادو مرکے گرا تاریکی چھائی آواز آئی کشتی مرا نام من افروز جادو بود داروغہ نے ملازمین سے کہا لاشہ افروز جادو کا پھینکدو ملازمین نے لاشہ اسکا پھینک دیا داروغہ پھر خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوا ایرج نے فرمایا داروغہ صاحب کہان تشریف لیگئے تھے اسنے عرض کی اے شہریار مین نے ایک نامہ جیل پیکر کے پاس بھیجا تھا اسکے جواب مین اسنے کہلا بھیجا تھا کہ مین خود کل آونگا اور لشکر گران بھی ہمراہ لاونگا مین نے اپنے نامہ دار سے کہا اگر وہ مکار یہان آویگا تو ذلت اٹھاویگا قتل ہوگا یا ایمان لاکر رتبہ اعلی پاویگا اسنے ازرہ سیہ قلبی مجھے ایسی باتین کہین کہ مجھے غصہ آیا اسکو قتل کیا مگر کل جیل پیکر یہان لشکر گران لیکر آویگا اس سے مقابلہ کرنا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگر وہ یہان آویگا تو جو مناسب وقت ہوگا اسکے حق مین کیا جاویگا مگر لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاوین داروغہ نے اسیوقت سرداران لشکر اسلام کو طلب کیا سب سے خبر آمد جیل پیکر بیان کردی اور یہ بھی کہدیا کہ آپ لوگ ہوشیار رہین نہین معلوم وہ مکار کس وقت آوے اور کیا انتظام کرے سب نے جواب دیا کہ ہمارے آقا کا اقبال اوج پر ہی وہ مکار کیا کرسکتا ہی یہ کہکر سب رخصت ہوے لشکر مین آکر سب لشکریون

کو اطلاع دی کہ ہوشیار رہو اور سلاح جنگ کی درستی کرو سب لوگ درستی سلاح مین مصروف ہوئے یہان ایرج نوجوان نے بھی اپنے خاص خاص سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اسکا انتظام کرین سب نے عرض کی اے آقاے نامدار ہمین ضرورت انتظام نہین ہر سب لوگ تیار ہین شب بھر ایرج نامدار مصروف عیش رہے صبح کو بعد اداے نماز صبح باہر تشریف لائے اپنے لشکر کی طرف گئے سب نے سلام کیا ایرج نامدار یک ایک رسالدار کی بارگاہ مین تشریف لیگئے دیکھا سب لوگ درستی سلاح مین مصروف ہین سب کی کیفیت دیکھکر داروغہ کو مع اپنے سرداران نامی کے ہمراہ لیا اور زندانخانے کیطرف روانہ ہوئے داروغہ نے عرض کی اگر حکم فرمائیے تو مین جاکر زندانخانہ کے حجرون کو کھولدون اور تہ خانون کو جو ایک مدت سے بند ہین اور تاریک رہتے ہین انکے دروازے کھولکر روشنی پہونچاؤن قیدیون کو آپکی تشریف آوری کی اطلاع دون کہ سب کو خوشی حاصل ہو ایرج نامدار نے فرمایا بہت اچھی بات ہے تم جاکر سب انتظام درست کرو اور اسیران کہنہ کو جاکر یہ خوشی سناؤ کہ خدا نے تمھارے حال پر رحم کیا اور زمانہ تمھاری رہائی کا بہت نزدیک آگیا داروغہ آگے بڑھا زندانخانے مین آیا سب دروازے کھولدیے ایک ایک قیدی کے پاس جاکر مژدہ رہائی سنایا سب اس خبر فرحت اثر کے سننے سے خوش ہوئے داروغہ نے تہ خانے کھولے بہت سے قیدی ایسے تھے کہ جنھون نے ایک مدت سے آفتاب کو نہ دیکھا تھا اسی خانۂ تنگ و تاریک مین بسر کرتے تھے داروغہ ایک وقت اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر جاتا تھا سب کو کھانا پہونچاتا تھا بڑی مصیبت مین سب کی بسر ہوتی تھی زندگی سے عاجز تھے داروغہ سے جو رہائی کا مژدہ سنا تن بیجا مین جان آگئی سب منتظر ہوئے کہ اتنے مین دروازۂ زندانخانہ پر شور ہوا آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آئی سب اسیرون نے چاہا استقبال کو جائین مگر تہ مین چلا نہ گیا اٹھ نہ سکے داروغہ نے انکے ارادے دیکھکر کہا صبر کرو ہم تمھین رہا کردیتے مگر مجبور ہین کہ آقاے نامدار جبتک نہ آئین اور تمھین اپنے ہاتھ سے رہا نہ کرین تب تک تمھاری رہائی ممکن نہین ہر کیونکہ قید جیل بیکر کا سحر ہے اور اس سحر کو مین اتار نہین سکتا جب آقاے نامدار تشریف لائینگے تو انکے عکس لباس سے تمھاری قید کٹ کے گر پڑیگی رہائی پاؤگے یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایرج نوجوان بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین سرداران نامی بھی سب کے سب ہمراہ ہین صورت دیکھکر اسیران زندان شیداے جمال بیمثال ہوگئے ایرج نامدار کو جو داروغہ نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر بہت خوش ہوا دوڑ کے قدمون کو بوسہ دیا ایرج نامدار کو زندان کے ہر حجرے مین لیگیا ایرج نے سب سے پہلے کوکب کجکلاہ کو رہا کیا اور اس نازنین کا پیام دیا جسنے ایرج نامدار کو آہو کے ذریعے سے بلایا تھا کوکب کجکلاہ ایرج نامدار کے قدمون پر گر پڑا ایرج نے اسکو مسلمان کیا پھر اس نازنین کے باپ کو رہا کیا وہ بھی مسلمان ہوا اسی طرح سے بہت سے اسیرون کو رہا کیا سب نے اسلام قبول کیا دن بھر ایرج نامدار رہائی اسیران مین مصروف رہے جب دن بہت کم باقی رہا تو زندانخانے سے باہر تشریف لائے سب اسیر بھی ہمراہ ہوئے ایرج نامدار کچھ دور زندانخانے سے آگے بڑھے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ اپنے سردارون کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جیل بیکر اپنا لشکر لیکر آپہونچا سب نے عرض کی ہم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ داروغہ زندانخانہ حاضر خدمت ہوا دعاے دولت دیکر عرض کی اے شہریار جیل بیکر کی آمد ہے ایرج نے فرمایا مین پیشتر خیال کرچکا ہون داروغہ نے عرض کی کیفیت قابل دید

ہے ضرور ملاحظہ فرمایئے اس مکار نے کیا کیا سامان اپنی سواری کیواسطے مقرر کیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا مین ضرور دیکھونگا دارونہ نے عرض کی آپ میرے غریب خانہ کے کوٹھے پر چلکے تشریف رکھین اور کیفیت دیکھین ایرج نامدار دارونہ کے مکان پر تشریف لائے کوٹھے پر جا کے تماشائے لشکر چیل پیکر کا دیکھنے لگے پہلے کچھ ساحران غدار سامری و جمشید کو پکارتے گھنٹ و ناقوس بجاتے ہوئے آئے انکے بعد کچھ ساحر چیل پیکر کا نام لیتے ہوے سیاہ جھنڈے ہاتھ مین لیے ہوئے ناریل و ترنج اچھالتے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے نکل گئے انکے بعد بہت سے اژدران آتش فشان منہ سے قلابہ ہاے آتشین چھوڑتے ہوے نکل گئے ایرج نوجوان صفدر نے دارونہ سے پوچھا کہ یہ اژدر اسکے ہمراہ کیون رہتے ہین دارونہ نے عرض کی اژدرون کی صورت مین ساحر ہین صرف چیل پیکر کو اپنی سواری کا تجمل دکھانا منظور ہے یہ ذکر تھا کہ ایرج نے دیکھا کہ شیران ببر قریب دو ہزار کے اچھل کود کرتے ہوئے آتے ہین جب شیر بھی نکل گئے دیکھا کرگدن مست جھومتے ہوئے پیدا ہوئے یہ بھی نکل گئے انکے بعد کچھ فیلان کوہ پیکر جھومتے ہوے آئے یہ سب بھی نکل گئے پھر ایک لشکر پہلوانون کا دکھائی دیا ایرج نامدار نے دیکھا ایک ایک پہلوان بغیرت سام و نریمان گرہ پیکر گرز ہاتھ مین لیے ہوئے قریب ایک لاکھ کے چیل پیکر کا نام لیتے ہوئے نکل گئے ایرج نامدار نے دارونہ سے فرمایا یہ لوگ ساحر ہین یا غیر ساحر ہین دارونہ نے عرض کی یہ سب ساحران مکار ہین انکی صورت اصل یہی ہین بوجہ زینت سواری کیواسطے ان لوگون نے اپنی صورتین ایسی بنائی ہین جب پہلوان بھی نکل گئے تو ایرج نامدار نے دیکھا ساحران غدار عجیب و غریب صورتون سے آگے بڑھتے ہوے چلے آتے ہین کسی کا سر ہاتھی کا اور سارا جسم انسان کا کسی کا جسم مانند اسپ اور سر انسان کا کوئی شیر کی صورت کسی کی سور کی شباہت کوئی چار ہاتھ رکھتا ہے کسی کے دس ہین اسی طور سے سب کی شکلین مختلف گر عجیب و غریب ایرج کو ہنسی آئی جب یہ لوگ بھی گذر گئے لشکر ساحرون کا نمودار ہوا بڑی دیر تک لشکر آتا رہا جب ختم ہوا تو غیر ساحرون کی فوج آنا شروع ہوئی عرصے کے بعد وہ فوج بھی گذر گئی پھر ساحرون کا لشکر نکلنا شروع ہوا مگر ساحران مہیب صورت بلند قامت ہر ایک کے منہ سے شعلہ ہاے آتش نکلتے ہوئے سب چیل پیکر کا نام لیتے ہوئے اسطرف سے گذرے انکے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ٹکڑا ابر گلنار آتا ہے ترشح ہو رہا ہے وہ ٹکڑا ابر آگے نکل گیا اسکے بعد چند ساحر ترسول آہنی نقرئی طلائی لیے ہوئے انکے پھریرے کھلے ہوئے پشت پر تعریف چیل پیکر مکار کی لکھی گھنٹ و ناقوس بجاتے ہوئے اس طرف سے گذرے انکے بعد نازنینان مہ جبین گلپاشی کرتی آپسمین دل لگی مذاق اشارات وکنایات کرتی ہوئی آتی ہین عقب مین ان مہ جبینون کے دس فیلان مست مگر بہت اونچے دسون ہاتھیون پر ایک تختہ رکھا ہوا اسپر ایک بارگاہ زربفتی بنی ہوئی پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے اسکے اندر چار ساحر دست بستہ استادہ ہین ایک ساحر سیہ فام لاغر اندام ایک تاج بیش قیمت سر پہ رکھے ہوئے معلق بارگاہ کے اندر نظر آتا ہے سب اسباب بھی معلق ہے دو ساحر اسکے عقب پر چنور برداری کر رہے ہین ایرج نامدار نے دارونہ سے کہا چیل پیکر اسی کا نام ہے دارونہ نے عرض کی اے شہریار یہ چیل پیکر نہین ہے چیل پیکر ابھی بہت دور ہے یہ وزیر ہے مگر رتبہ اسکا سب سے کم ہے اسکے بعد اور تین وزیر آئینگے اور ہر ایک کی سواری کے آگے اسیقدر مجمع ہوگا جسقدر

آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ایرج نامدار نے کمال اسنے سو سے بہت سی چیزیں بنا لی ہیں اور لشکر بھی بہت جمع کیا ہے داروغہ نے عرض کی اسکے یہاں اسقدر لشکر ہے جو اس طلسم میں نہیں آ سکتا اور کل کو اسنے نہیں بلایا ہے اگر سب لوگ یہاں آ جاتے تو جگہ نہ ملتی نصف لشکر اسنے جمع کیا ہے ایرج نامدار یہ باتیں کر رہے تھے کہ وہ سواری نکل گئی اور دوسرے وزیر کی سواری کا جلوس نکلنا شروع ہوا عرصہ تک وہ جلوس بھی نکلا کیا پھر وزیر کی سواری اسیطرح سے آئی جسطرح عرض کیا گیا ہے اسیطرح چاروں وزیر نکل گئے انکے بعد ایک ہنگامہ برپا ہوا ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک عفریت کریہ منظر قوی الجثہ اژدر آتش فشاں پر سوار ہے ابر سیاہ چاروں طرف گھرتی ہوئی ساحر قدم قدم پر سجدہ کرتے چلے آتے ہیں داروغہ نے بڑھ کے عرض کی اے شہریار جیل پیکر اسی مکار کا نام ہے مالک طلسم یہی بدانجام ہے ایرج بغور اسکی طرف دیکھا کیے جب اژدر آتش قریب بام پہونچا تو سر اوسکا بام سے بھی زیادہ اونچا تھا ایرج نامدار بام پر جلوہ فرما تھے اسکی نگاہ جو پڑی چاہا ہاتھ بڑھا کے ایرج کو اٹھا لے شاہزادے نے تلوار میان سے نکالی اسنے ہاتھ بڑھایا ایرج نے وار تلوار کا کیا کہ ہاتھ اسکا کٹکر گر پڑا جیل پیکر کو غصہ آیا دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نامدار نے اس ہاتھ پر بھی تلوار لگائی کہ وہ ہاتھ بھی کٹ کے گرا اب تو جیل پیکر کے ہوش اڑ گئے ایک چیخ ماری کہ سب ساحر ٹھہر گئے جو رسالے آگے بڑھ گئے تھے سب پلٹے جیل پیکر کو جو اس کیفیت میں دیکھا سب نے چاہا مکان کو سحر کرکے زمین سے اکھاڑ لیں کہ ایرج نامدار بالاخانے پر تشریف رکھتے تھے اور لوح موجود تھی کسی سے مکان نہ گرایا گیا ایرج نامدار تلوار لیے ہوے کوٹھے پر کھڑے رہے ساحر سب انتظام کرتے رہے جب جیل پیکر نے دیکھا کہ اس جوان سے مفر ہونا مشکل ہے چاہا جاک سے اس وقت نکل جاؤں یہ سوچکے ناکہ غرق زمین ہو ایرج نامدار نے اسکی گردن پر بزور ہاتھ کا وار کیا کہ سر جیل پیکر کا کٹکر زمین پر گرا تاریکی چھا گئی ہوا سے تند چلنے لگی درخت جڑوں سے اکھڑنے لگے آوازیں مہیب آنے لگیں سنگ باری برف باری ہونے لگی عمارتیں طلسم کی منہدم ہونے لگیں ایک پہر کامل یہی کیفیت رہی دوسرے روز وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا بہت سے ساحر مرے پڑے ہیں بہت سے ساحر زندہ ہیں ایرج بالاخانے سے اترے اپنے لشکریوں سے آکے ملے سب نے مبارکباد دی ایرج نے کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے لشکر ساحران وغیرہ ساحران تلواریں کھینچے ہوئے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہیں شاہزادے نے اپنے سرداروں سے کہا کہ سب جیل پیکر کے ہمراہیوں کو ہوش آیا بعزم جنگ اسطرف آتے ہیں سرداران اسلام بھی مسلح موجود تھے اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کے مقابلہ کرنے پر موجود و آمادہ ہو گئے لشکر جیل پیکر کے لوگ آ پہونچے جنگ مغلوبہ ہونے لگی جیل پیکر کا لشکر بہت تھا مگر اہل اسلام شیرانہ و دلیرانہ وغا کرنے لگے دو روز تک معرکہ کارزار گرم رہا تیسرے روز لشکر جیل پیکر مقابلے کی تاب نہ لایا سب مجبور ہو کے اپنی جگہ یہ خیال کیا کہ اگر زندہ رہتے ہیں تو یہ لوگ نہ چھوڑینگے گھیر کے ماریں گے بہتر اسی میں ہے کہ طلسم کشا کی اطاعت قبول کریں اور جیل پیکر کی پرستش سے ہاتھ اٹھائیں یہ سوچ کے جو اعلیٰ درجے کے سردار تھے سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی ان لوگوں نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی مناسب ہے جب سب ایک متفق الرائے ہو گئے تو ساحروں نے چادریں ہلا ہلا کر امان چاہی ایرج نامدار نے ہاتھ روک لیا سپاہ اسلام بھی ٹھہری سب ساحر اپنے اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کے ایرج کی خدمت میں حاضر

ہوئے ایرج نامدار نے سب کی خطائین معاف کین ساحر کمر پردہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوگئے ایرج نامدار بفتح وفیروزی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر دارو غہ خزانہ کے مکان کیطرف واپس آے داروغہ نے نذرو ی ایرج نامدار کو کمال مسرت حاصل ہوئی اور ملازمین بھی حاضر ہوئے سب نے نذرین گذرانین ایرج نامدار نے سب کو خلعت وانعام سے سرفراز کیا آٹھ دن تک وہان جلسہ رہا نوین روز شاہزادہ طرف خزانۂ طلسم کے روانہ ہوا خزانہ طلسم وہان سے دو روز کی راہ پر تھا ایرج دوسرے روز بیت السلطنت مین داخل ہوا یہان جو جو بت رکھے تھے ان سب کو توڑ ڈالا ایک روز جبل پیکر کی تختگاہ مین قیام کیا دوسرے روز خزانۂ طلسمی مین تشریف لائے مال و اسباب بیشمار ہاتھ آیا ایرج نامدار نے پھر سب ملازمین کو خلعت و انعام سے سرفراز فرمایا اور کوکب تجکارہ کو بلا کے اس طلسم کا حاکم مقرر کیا ملکہ سحاب جسنے ایرج نامدار کو اپنے ہوکے ذریعے سے دھوکا دیکر اپنے یہان بلایا تھا اسکی حفاظت کوکب تجکارہ کے ساتھ کیا کوکب بہت خوش ہوا دس دن تک وہان جشن رہا گیارھوین روز ایرج نامدار نے چلنے کا ارادہ کیا کوکب نے عرض کی ای شہریار مجکو بھی ہمراہ رکاب رکھیے مگر ایرج نامدار نے قبول نہ فرمایا اور لشکر گران ہمراہ لیکر اسی روز طلسم جبل پیکر سے صاحبقران ثانی کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

داستان جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کا طلسم بیت الجمال مین تشریف لیجانا اور خبرداروں کا ملکہ اختر جمال جادو بادشاہ طلسم کو خبر آمد طلسم کشا پہونچانا اور اسکا ملکہ مخمور چشم جادو کو براے گرفتاری شاہزادہ روانہ کرنا اور مخمور جادو کا شاہزادے سے زیر ہوکر اطاعت اسلام قبول کرنا اور ملکہ اختر جمال کا شبیہ طلسم کشا مجکو نا تصویر دیکھکر شیدا اسے جمال بیمثال ہونا اور اوج مجبوری دیگر شاہزادے کے ہمراہ طرف لشکر صاحبقران کے کوچ کرنا باقی حالات متعلقہ

داستان بذا خمسہ عوض ساقی نامہ

رہی ہر برق عالم سوز اداے شرین بدن | اٹھا لو خان چشم تر سے میرے کوئی شیخ | مری فریاد سے گھبرا رہی دوشن مرہ | لے گیا نہ تیری رقم رنگ کا سر مین برون
کرنا ان سے وہ کیا کیا دست برین برسون

بسل عرعر جمشید اشعار ین بے خانہ مین | کوئی تو پھرتی کی ہے جس کی خو تہمدر | وہ عاشق ہمے مبتلا ہو پیچ جیدین | بھلا کیا خاک سمجھے بین دم کج مرقدین
رہا ہو جسکا سر کا گرد دوش نازنین پہ برسون

ملا ریا قدرت کا رنگ ہر کچھ بن گل کا | یہ ہر تصویر کی خوبی کہ سایہ ہو بت کا | مصور خوبی جو حسن کیو نکر بن سکے سایا | تری صورت کا نقش جب کبھی کھنچ جاینگا
تو صنعت پریکا نازش صورت آفرین برسون

وہ فرصت کے ہو رہی مطلب ہمین با بانگ | ہشیار ہی جمے گر پڑا احوال دل ظاہر | مزہ اس تیر آخر کا اٹھاینگا وہی کافر | عجب سرت دیکھا ہو سکے جانان آخر
رہیگی یاد اسکو بھی نگاہ دور بین برسون

سنی تیرا کو معشوق کی فرقت کا رونا | لیکر اپنے کا بیج ہو عمر کا رونا | ستے تقدیر کا رونا ہے قسمت کا رونا | اندھے پیر ہوسکیے بیرے وہ آفت کا رونا
کہ جسکو دیکھکر رویا ہے لوح الامین برسون

چھپایا راز دل کس طرح سے محبت میں	مگر کیا یہ دیوانہ تھا میں ہی قسمت میں	یہی تھا ایک سوالی کا پیراہن حسرت میں	اسی میں دیکھا جہان ہاتھ سے نیکی جوش وحشت میں
	لہو کی گل دیدۂ خونبار سے جو آستین پر بنت		
بہت تیری کمین بھی ہے مروت عشقانہ یا بیگانگی	اگر تیرے لئے میری جستجو اصلا نہ کیجئے	نہ یاد آئے نہ آئے کیجئے جانانہ یا بیگانگی	کیا عشق کرنے ہے نشان ایسا نہ کیجئے
	ملا ہے میں بھی اگر زعم ہے تمہیں تو تیغ تحسین پر بٹن		
جراحت وہ جراحت ہے کہ جو ہو تازہ و دلکشا	لہو جا بجا ٹپکی بھی دیکھ کے پھر خون	بھر دیں تلوار کا جو اور قاتل کو دعائیں	رفاقت لذت زخم جگر تیر میں جیب و دامن
	کہ مرقد میں بھی بہت تمنا کی آرزو ہے پرسش		

محرران فسانہ ہائے شجاعت و جلالت حال شوکت مآل شاہزادہ آصف انجم طلعت یوں تحریر فرماتے ہیں شعر و ا تقان فسانہ ہائے عزیب و ہم نگارندہ داستان عجیب و ناظرین والا مقام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا کہ کمترین سابق میں عرض کر چکا تھا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر جانب طلسم بیت الجمال روانہ ہوئے تھے جب شاہزادہ تین روز تک گرم رہروی رہا تو نشان طلسم بیت الجمال نظر آیا سب لشکریوں نے دیکھا کہ ایک برج آہنی دریا کے بیچ میں بنا ہوا اُس برج پر ایک زنگی تیر نگاہ کئے کھڑا ہے جب نگاہ اُس زنگی کی لشکر پر پڑی تو زبان سے بے ساختہ دیکھو کہ قرنا سے ایک شعلۂ آتش نکلکر آسمان کیطرف گیا تھوڑی دور جاکر جنگل طائر بنگیا اور جاکر ملکہ اختر جمال جادو کو شاہزادہ انجم طلعت کے آنے سے طرف طلسم بیت الجمال کے خبر کی ملکہ یہ خبر سنتے ہی بد حواس ہوگئی ہوش و حواس منتشر ہوگئے عیش و عشرت بہولگئی چند ساعت تک یہ عالم اسیر طاری رہا تھوڑی دیر کے بعد جب حواس منتشرہ بجا ہوئے ملکہ نے دستک دی عیار جادو حاضر ہوا ملکہ نے ایک خط دیا اور زبانی کہا کہ مخمور چشم جادو کے پاس جا اور یہ کہنا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا ہے فوراً اسکی گرفتاری کے واسطے سرحد پر جائے عیار جادو پیام لیکر اور خط لیکر مکان مخمور چشم جادو کا روانہ ہوا مخمور چشم جادو اُسوقت اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی مطربان خوش الحان و رقاصان پری جمال کا گانا سن رہی تھی کہ سارا مکان ہلگیا در و دیوار کو زلزلہ آیا مطربان کی آواز بند ہوئی ایک سناٹے کا عالم ہوگیا یکایک زمین شق ہوئی عیار جادو تہ زمین سے برآمد ہوا آداب بجا لایا وہ خط دیا اور زبانی پیغام وہ سنایا کہ آپ بہت جلد اسی وقت روانگی سرحد پر مستعد ہو جایئے مقام درنگ نہیں ہے مخمور چشم جادو نے خط کھولا اُسمیں لکھا تھا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت طلسم کشا سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا ہے جسطرح ممکن ہو اُسکی گرفتاری کے لیے تم جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرو مخمور چشم جادو نے دستک دی کہ صباے جادو اور مست جادو آکر حاضر ہوئے اُنسے مفصل حال کہا اور حکم دیا کہ فوج اسی وقت تیار ہو سرحد طلسم بیت الجمال پر چلنا ہے صباے جادو اور مست جادو اُسیوقت افسر فوج کے پاس گئے اور حکم مخمور چشم جادو سے اطلاع دی خون آشام جادو افسر فوج نے اُسیوقت فوج تیار کی اور مسلح ہوکر مع تمام لشکر ساحران در دولت مخمور چشم جادو پر حاضر ہوا مخمور چشم جادو نے حساب فوج دریافت کیا خون آشام جادو نے ایک لاکھ کا شمار بتلایا مخمور چشم جادو بھی تیار ہوکر بعزم یلغار روانہ سرحد طلسم بیت الجمال ہوئے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے ذرا تفصیل دیگر دریافت تمام کیا یہ دریا سراسر آتشکدہ تھا انسان تو کیا کسی ساحر کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ اُس دریاے زخار سے گذر کرتا پرندوں کے پر جلتے تھے بڑے بڑے ساحرون کے ہوش اُڑتے تھے اس دریا کو ملکہ اختر جمال جادو نے بزور سحر سد

طلسم ہیبت الجلال پر بنایا تھا اور وسط دریا مین ایک برج آہنی کہ جو بزور سحر ملکہ قائم تھا اس برج مین ایک
مکان بہت وسیع خوش قطع پر تکلف بنا تھا اور کنگرۂ برج آہنی پر اسود جادو کو جو قریبا بدست تھا ہر وقت
وہان موجود رہتا تھا وہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت دریا کو زور دیا کرتا تھا اور جزر و مد دریا کا اسود جادو کے اختیار مین
تھا اسود جادو ملکہ اختر جمال جادو کا رازدار اور بڑا رفیق تھا جب شاہزادہ آصف انجم طلعت کو
مع لشکر گران اترتے دیکھا اور خیام شاہی استادہ ہونے لگے تو یہ دیکھکر خاموش ہو رہا کہ آیندہ اسکا حال
معلوم ہوگا شاہزادہ آصف انجم طلعت کے خیمے استادہ ہو چکے تھے بارگاہین تن گئی تہین ہر فرد بشر اپنے اپنے
کاروبار مین مصروف ہوا دلاوران روئین جنگ سہراب بازو اپنے اپنے اسلحہ کی درستی مین مشغول تھے صیقل
گرون نے تیغون کو آب دیکر آئینہ بنا دیا ایسا جوہر دیا تو دلاوران شجاعت پیشہ اپنی لن ترانیون مین الجھے ہوئے ہر ایک
رستم جنگ اسفندیار تن خون آشامی ساحران دروپیشہ کے لیے وہان آزاد کیے ہوئے بار بار اپنے خنجر
بران کو دیکھتے تیر و نیزہ کو دیکھتے دیوانہ باتین کرتے تھے مردون کے دون کو شیر جاتے ڈھالون پر نظرین ڈالتے
طلسم ہیبت الجلال کی سرحد کو بنظر رشک ہدف مراد بناتے تھے کہ لشکریون نے شور و غل مچایا صدائے واویلا
بلند کی شاہزادہ نے ہر کارے سے دریافت فرمایا کہ یہ شور و غوغا کیون ہے ہر کارہ باد صبا و صرصر کو اپنی تیز
رفتاری سے پس پا کرتا ہوا فوج مین آیا دریافت حال کیا لشکریون نے سیلابی دریا کا حال بیان کیا ہر کارہ
نے رجعت القہقری کرکے طغیانی دریا کا حال شاہزادے سے من وعن عرض کیا کہ دریا کا پانی بڑھتا
چلا آتا ہے قریب ہے کہ خیام لشکر تک پہونچ جائے اور تمامی لشکر کو غریق بحر فنا کرے آخر غرض وہ دم مین پہونچا
شاہزادہ دیکھنے کو آگے بڑھا پانی نزدیک ہوتا چلا آتا تھا شاہزادہ حالت دریا کی اچھی طرح دیکھ رہا تھا کہ ایک
جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ متحیر و حیران اسطرف متوجہ ہوا اتنے مین پانی بڑھ آیا لوگ غرق
ہونے لگے صدائے واویلا بلند ہوئی چارون طرف فغان و مصیبتا پیدا ہوئی اُنکی آواز دشت مین گونج کر
آسمان تک پہونچتی تھی یہانتک کہ سب خیام لشکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کے غرق ہوئے اور
جسقدر سرداران نامی و افسران گرامی لشکر مین تھے سب مع شاہزادہ کامیاب غرق آب سحر ہوئے پانی
گھٹنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین اپنی حد پر جاکر ساکت ہوگیا میدان فرودگاہ شاہزادہ صاف نظر آنے لگا
اسود جادو نے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اُسنے اول ملکہ کو اطلاع دی بعد کو اُسنے ان سب کو بزور سحر گرفتار
کیا گر وہ گرد جو بیابان سے اُڑی تھی وہ لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تھا ملکہ نے آکر دیکھا تو کسی کا نشان نہ پایا
سردارون نے ملکہ سے عرض کی کہ میدان صاف ہے کوئی مخالف نظر نہین آتا کسی لشکر کا نشان نہین پایا
جاتا ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ اسود جادو نے سب کو گرفتار کر لیا یہان اب ٹھہرنا بیکار ہے اسود جادو
سے اسیرون کو لیکر خدمت ملکہ عالم اختر جمال جادو مین حاضر ہون یہ سوچکر مع لشکر دریائے اسود جادو
کیطرف روانہ ہوئین جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب تھوڑی کیفیت پیچان عیار شاہزادہ باوقار آصف انجم طلعت کی بیان کیجاتی ہے

کہ پیچان عیار لشکر اسلام سے کسی ضرورت سے کہین گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا
تو میدان صاف نظر آیا مقام فرودگاہ لشکر پر کسی کا پتہ نہ پایا نہایت مضطر و حیران ہوا کہ ابھی ابھی لشکر اسلام یہان

فروکش تھا اسکے جرگے مین کیا ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساحر زبردست آگیا اور گرفتار کر لیگیا لیکن جسقدر ساحر باقی تھا وہ شاہزادہ کی تلاش مین صرف کیا اگر گرفتار ہوا ہے تو ضرور یہین کہین ہوگا جبکہ دن ختم ہونے لگا اور کہین سطرنج لشکر کا سخت حیران ہوا کہ آمد شاہ جادو سے شب کی دمر وحی سلطان روز نہانخانہ مغرب مین جا چھپا سالار شب گرد مع اپنے تمامی خدم و حشم کے جلوہ گر ہوا صحرا مین تاریکی چھا گئی وہ صحرا ایسا لق و دق کہ جسکے دیکھنے سے رستم و اسفندیار کے چہرے فق ہوتے تھے زہرہ آب ہوتا تھا رات کی گھٹا منظر تاریکی درختون کی او وحشیان ہو کا میدان سناٹے کا عالم جانوران درندہ کی مہیب صدائین دل دہلانے والی جنگل کی خوفناکی والرین بیجان عیار بیچارہ جانوران درندہ و ایکبارگی درخت پر چڑھ کے بیٹھا دیر تک اسی خیال سے ادھیڑ بن مین رہا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کیا ہوا کون لیگیا جبکہ زلف نیلاے شب دراز ہو کر کمر تک پہونچی بیجان عیار نے دیکھا کہ دور پر صحرا مین روشنی ہوتی ہے خیال کیا کہ شاید کوئی لشکر اترا ہو وہان چلنا مناسب ہے یہ سوچکر درخت سے اترا اور آہستہ آہستہ ہوش و حواس درست کیے ہوئے اسی روشنی کے سمت چلا قریب ہو کر دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ ہے اس پہاڑ کے درختون کی پتیان بلطف سرو چراغان دکھا رہی ہین گویا کسی نے ڈال ڈال مشعلین باندھی ہین کہ جسکی روشنی چرخ چہارم تک جاتی ہے سارا جنگل کوہ طور نظر آتا ہے یا آفتاب اس پہاڑ پر طالع ہوا ہے جسے موسی کو وادی ایمن کا دھوکا ہے عارفان تعالی اللہ کو نزول نور باری کا شبہہ ہوا ہے عیار کو تعجب ہوا کوہ پر چڑھنے لگا لیکن یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا نہو کوئی طلسم ہو لیکن مثل شبان وادی مقدس اس کوہ فلک شکوہ پر ضرور چڑھنا شروع کیا جب کوہ کے اوپر آیا دیکھا کہ ایک حجرہ بہت نفیس خوبصورت مربع سنگ سفید کا بنا ہوا ہے بالکل قصر شاہانہ نور کا سمان دکھا رہا ہے حجرہ کے دروازے پر ایک بوریا بے ریا بچھا ہے ایک پیر مرد صاحب کمال شیر نیستان معرفت بوریا نشین ہے از بسکہ لاغری سے رگ رگ زنار آسا جسم پر نمایان ہین قد خمیدہ کمان گوشہ ہدف مقصد کو تیر آرزو کا نشانہ کر رہا ہے چہرہ پر شوکت سے جلال باری نمایان آنکھون مین سرخی جمال ربہ وحدانیت عیان ہے ہر دو عالم سے دست فشان ہے باقی ماندہ انفاس یاد الٰہی مین صرف کر رہا ہے بیجان عیار خاک و حسان کلیم تمثال کلام عصا زمین کرتا ہوا سامنے گیا چپ مہر سکوت بدہان کھڑا رہا وہ پیر مرد بھی اپنے وظیفہ مین ہر دو عالم سے کنارے یاد الٰہی مین سرتاپا محو تھا بیجان نے آہستہ یہ زبان پر جاری کیا شعر من انا خوف گو اور کمین نہ ریاے نہ تزویرے * بدان ماند کہ ہم تو مست تصویرے بہ تصویرے * تھوڑی دیر کے بعد اس مرد با خدا نے جیب ہوس سے زانو فت پائی دونون ہاتھون سے پلکون کو کہ حاجب پردۂ حجاب مستورۂ انوار جلال باری تھین اٹھا کر نظر ملائی بیجان عیار سے بھی آنکھ سے آنکھ لڑائی بدن مین تھرتھری پڑ گئی جسم بھر مین عرق انفعال د بجال سلام نہ یارے کلام ستہ اسقدر سے جلال چہرہ پاک * تھر اسقدر جسکو دیکھے افلاک ما وجہ ان کہ جس سے ختم طلبہ تک جہان سے خوب مہر ماہ مہ بھی پر صفا ورضو * تھی ماند چراغ کعبہ کی لو * عیار نے پشت تسلیم خم کیے آداب عرض کیا پیر مرد نے دعاے خیر کہکر بیٹھنے کی اجازت دی عیار بیٹھ گیا پیر مرد نے کیفیت دریافت کی عیار نے اپنی کیفیت اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کے گم ہونے کی بیان کی پیر مرد نے نام شہزادہ دریافت کیا عیار نے نام بتایا اور شاہزادہ کا سب حسب و نسب بھی ظاہر کیا پیر مرد روشن ضمیر نے نام شاہزادے کا جو قت سنا نہایت متردد ہوا دیر تک سر بجیب فکر رہا چند ساعت کے بعد اس شاہین بلند پرواز عالم لاہوتی نے سر اٹھا کر فرمایا کہ اے شخص محل تردد نہین ہے اگر منظور الٰہی ہے تو شاہزادہ کل ہی آ جائیگا

جسنے گم کیا ہو وہ ذلت اُٹھا یگا تمھارے ہاتھوں سے گرفتار ہوگا کیفیت، میری شاہزادہ بیان کرتا ہوں اور
اُسکا مقام بتاتا ہوں اگر تو وہاں جائے اور شاہزادے کو رہا کرکے میرے پاس لا دیگا تو میں تجھے چھوڑ دونگا، مختصر کہ
خدمت شاہزادہ کرونگا عیار نے کہا آپ پتہ بتا دیں میں تلاش کر جاؤں جو خدا نے چاہا تو شاہزادے کو رہا کرکے لاؤنگا
پیرمرد نے ارشاد کیا کہ اسود جادو نگہبان برج طلسم بیت الجمال نے گرفتار کر لیا ہے اور شیخ کو مخمور چشم
اُن سب کو لیکر ملکہ اختر جمال کے پاس جا نکلی ہے گو بچانے میں نہیں پڑیگی تیرا ہے وہ تو اسیوقت جا ورنہ شاہزادہ
گرفتار کرکے چاہے، بیچان عیار نے انکو یہ نہایت عیاری سے آراستہ ہوکر اُس سمت کا عازم ہوا پیرمرد نے کہا کہ اس
درخت سے دو پتے توڑ لے اور یہ تھیلا اپنے پاس رکھ جب دریا کے قریب پہونچے تو پیروں پر باندھ لینا
اور بلاخوف تلاطم امواج دریا میں چلے جانا بفضل ایزدی وقت نکل جاؤ گے اب تو بیچان عیار
نے وہ پتے لیکر سلام کیا اور اسیوقت روانہ ہوا اسکا ذکر تو بعد ہوگا مگر ملکہ مخمور چشم جادو مع لشکر اسود جادو
کی طرف چلی جب دریا کے قریب پہونچی شعلہ ہائے آتشین دریا کا عبور سے مانع آئے مخمور چشم جادو نے بزور سحر چاہا کہ عبور
ہو لیکن مشکل معلوم ہوا جب بحر نہ جا سکی مخمور چشم نے ایک دستک دی کہ ایک مار سیاہ پیدا ہوا اُس کو
اسود جادو کیطرف روانہ کیا اور کہا کہ اسود جادو سے کہو کہ ہم آنا چاہتے ہیں ہٹنے جاکے اسود جادو سے
کہا اسود جادو نے شعلہ ہائے آتشین دریا کو بزور سحر کیا تمامی لشکر اس سے ملی اسود جادو نے سبب
دریافت کیا مخمور چشم نے کہا کہ میں بحکم ملکہ عالم اختر جمال جادو کے برائے گرفتاری طلسم کشایان آئی تھی تیری قبیل
سے آسانی تمنے گرفتار کر لیا میں چاہتی ہوں کہ اسیروں کو میرے سپرد کرو تاکہ میں لیکر صبح ہوتے ہی ملکہ عالم
کی خدمت میں پہنچوں اسود جادو نے جواب دیا حضرت حاضر ہیں کیا مخمور چشم بعد فراغت طعام کے اسیروں کو لیکر سمت
ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوئی جسکا ذکر موقع پر کیا جائیگا بیچان عیار بہ نہایت عیاری سے آراستہ عازم دربار
سحر بار ہوا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ شعلہ ہائے آتشین آسمان تک جاتے ہیں ساحران زمان الامان پکارتے
ہیں ہر ایک موج سنگ ریز تھی دریا تھا کہ قہر الہی کا کامل نمونہ تھا وحشت کی بات خوردہ تھی سپرد ہوا دیکھنے
ہی سے ہیبت ہوتا تھا بیچان عیار نے بسم اللہ کہکر پتوں کو پیروں سے باندھا دریا میں آیا سارا دریا بفضل
خدا منجمد ہوکر رہگیا یہ جاتے جاتے قریب برج آہنی کے گیا دیکھا کہ اسکے دروازے پر دو آدمی پاسبانی کر رہے
ہیں بیچان عیار نے ایک گوشہ میں چھپکر ساحروں کا لباس زیب بدن کیا اور قشقہ لگایا اور قریب دروازہ گیا
جب اندر جانے لگا پاسبانوں نے مزاحمت کی اسنے کہا کہ میں ملکہ عالم اختر جمال جادو کے پاس سے آیا ہوں
اور مخمور چشم کے پاس جاؤنگا پاسبانوں نے کہا کوئی سند ہے اسنے ایک کاغذ جیب سے نکالکر دیا کہ یہ تمھارے
واسطے سند ہے دیکھتے ہی ان لوگوں نے اُس کاغذ کو سونگھا ایک تیز دارو سے بیہوشی کا اثر ہوا کہ وہ دارو
بیہوشی انکے دماغ میں پہونچی وہ اسیوقت بیہوش ہوگئے عیار نے فوراً ان دونوں کو ایک کپڑے سے لپیٹ کر دروازے
کی اوٹ میں کھڑا کر دیا اور برج کے اندر آیا دیکھنا شروع کیا دیکھتے دیکھتے اس مکان کے قریب پہونچا جہاں اسیران
لشکر اسلام مع شاہزادہ مقید تھے یہ ان لوگوں کی رہائی میں مصروف تھا وہاں مخمور چشم جادو نے اسود جادو سے رخصت
ہوکر کوچ کیا جبکہ ملکہ مخمور چشم جادو اس مکان سے نکل کے قریب دروازہ برج کے پہونچی عیار نے بجا لاکی تمام اسود
جادو کے پاس آکر کہا کہ ملکہ مخمور چشم جادو نے یہ خلعت آپکو دیا ہے اور کہا ہے کہ میں وقت ملاقات آپکو دینا بھول گئی
تھی یہ آپ پہنیے اسکا ... اسود جادو نے وہ خلعت لیکے پہننا چاہا تب بیچان عیار نے کہا کہ

حضرت اسکو مین آپکو پہناؤنگا انعام کا طالب ہونگا آپکو شایان نہین کہ اسکو آپ اپنے ہاتھ سے پہنین اسود
جادو خاموش ہو رہا بیجان عیار نے وہ خلعت پہنانا شروع کیا جسوقت کہ گریبان خلعت کے پہنا چکا تب ایک
رومال اسکے ہاتھ مین دیا اور کہا دیکھیے آپنے عرق ریزی کی ہوگی تمام چہرے پر گرد بیٹھ گئی ہے پونچھ ڈالنے سے کھجان
چھٹ رہی ہین اسود جادو نے رومال سے منہ پونچھنا شروع کیا جیسے ہی پونچھا ویسے ہی اسکو ایک چھینک آئی اور
بیہوش ہو کر گر پڑا بیجان عیار جلدی سے اسکا بستہ جو بازو سے بندھا تھا کھول لیا اور وہ تعویذ جسکو ضرورت کے وقت
اسود جادو بیہوش کرتا تھا ایک گوشے مین ڈالدیا اور وہان پنہان کر دیا بہ تعجیل تمام ملکہ مخمور چشم جادو
کے فریب دینے کو چلا ملکہ مخمور چشم جب دروازے سے نکلکر آنے چلی تھی تو پلٹ کر پیچھے دیکھا کہ ایک روشنی
ظاہر ہوئی ملکہ نے خیال کیا کہ شاید اسود جادو کے پاس سے کوئی آرہا ہے ملکہ ٹھہر گئی اور سارا لشکر بھی ٹھہر گیا
اتنے مین دیکھا کہ ایک شخص عجیب خلقت طویل القامت دراز دندان خوش پیشانی روا روی کرتا ہوا چلا آتا ہے
ملکہ کے قریب آکر دونون ہاتھوں سے سلام کیا اور عرض کیا کہ اسود جادو نے کہا ہے کہ ایک سردار گرفتار ہوئے
ہین وہ بلاتا ہے آپکے گرفتار نہین ہو سکتا ہے اور اسیر بھی قسمت کا ہے جبتک گرفتار نہین ہوتا مسیح میدان مین
اس رہا ہو مجبور علی گرفتاری سے واسطے بھیجی تھی اگر مین میدان سے بھاگ نہ جاتا تو وہ ضرور مجھکو قتل
کر ڈالتا اب آپ تشریف لے چلین اسکو گرفتار کرلین ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ بہت ساحر لشکر ہو سب ملکر اسکو
گرفتار کر لینگے ساحر نقلی نے کہا آپ میرے ساتھ چلین مین آپکو نشان بتا کر اسکو گرفتار کرا دون ملکہ مخمور چشم جادو
نے مع لشکر ساحران جنگل کا عزم کیا اور جس وقت اس مقام پر آئی جہان سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
مع لشکر گم ہوئے تھے ساحر نقلی نے کہا کہ میرے ساتھ چند آدمی کیجیے کہ مین اسکو تلاش کرون اور آپ یہان قیام
فرمائین ملکہ نے آدمیونکو اجازت دی کہ اس شخص کے ہمراہ گرفتار کرین تمامی لشکر تلاش طلسم کشا مین مصروف ہوئے
ساحر نقلی نے ایک گوشہ مین پہنچ ایک مٹی کا پتلا بنایا اور اندر سے جوف کرکے اس مین دھوان بھر دیا جسمین دوائے
بیہوشی ملی تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور ملکہ سے جو کہ ایک جھاڑی سے قریب تنہا کھڑی تھین یہ کہا کہ وہ شخص
ایک جھاڑی کی آڑ مین بیٹھا ہے آپ چلیے اور اپنے دست مبارک سے اسکا سر کاٹیے شیوہ مردانگی بجا لیے داد
شجاعت دیجیے ساحر نقلی کے ساتھ روانہ ہوئین اس جھاڑی کے قریب مین دیکھا کہ ایک جوان حسین خوبصورت کہ
حسن خداداد اسکے چہرے سے ظاہر تھا مسلح بیٹھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کئی دن کا جاگا ہوا ہے غفلت کی نیند مین
بیٹھے سو گیا ہے مخمور چشم جادو تیغ خون آشام کھینچکر اسکے قریب پہنچی اور ایک ہی وار کیا مگر اس پتلے کا قتل
ہونا تھا کہ کٹ کے دو ٹکڑے زمین پر گر پڑے کرتے ہی اسکے پیٹ سے دھوان جو بند تھا ملکہ کے نتھنون مین
داخل ہوا چھینک آئی غفلت نے غلبہ کیا بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی ساحر نقلی نے جھٹ پٹ ملکہ کا بستہ تار و
باندھکر ایک محفوظ مقام مین لا کر رکھدیا اور آپ ملکہ کا لباس پہنکر اپنی صورت ملکہ کی بنائی جہان تخت ملکہ تھا وہان
آکر بیٹھ گیا وہ سب لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تلاش کرتے ہوئے اسطرف آئے دیکھا کہ ایک جوان رعنا مرا ہوا ہے (تعجب سے)
پڑا ہے یہ لوگ حیران ہوئے گرد تخت ملکہ جمع ہوئے سبھون نے ملکہ کو تخت پر رونق افروز دیکھا ملکہ نے خوشی مین آکر کہا
ہمارا بیان باوفا ہے مین نے اس شخص طلسم کشا کو قتل کیا اب خوشی کرو تمہاری دعوت ہے اسیوقت شربت طیار ہوا اور
سب کے سامنے شربت لایا گیا ساحر نقلی نے اپنے کاج سے ایک ڈبیا نکالی اور کہا کہ اسمین تھوڑا سا آب حیات
ہے جو اسکو پیے گا وہ ہمیشہ زندہ رہیگا یہ بڑی مشکل سے مجکو خضر ... جادو سے ملا تھا میری کارگذاری سے بہت

خوش ہو ہیں یقین اب میں اسوقت بہت خوش ہوں تم سب کو یہ انعام دیتا ہوں شربت میں آمیز کرکے اسکو نوش کرو لشکریوں نے سلام کیا اور شربت میں آمیز کرکے پینا شروع کیا جنے پیا وہ جسطرح لیٹا بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر میں سارا لشکر بیہوش ہوگیا جب ملا معصوم علی نے دیکھا کہ سب از خود رفتہ ہیں بہتوں کے سر کاٹ کے واصل جہنم کیا انکے اعمال کی انکو یہ سزا دی اور بہتوں کو روغن نفت سے جلا کر خاک سیاہ کرکے اخبار خاکستر کردیا اور بہتوں کو ایک پشتارہ باندھ کے کسی مغاک میں ڈال دیا اور اسود بہادر ملا مخمور حشیم جادو اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کا پشتارہ لیکر علی الصباح پیرمرد روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر ہوکر پایۂ ادب کو بوسہ دیا اور ساری کیفیت مفصل کہہ سنائی شاہزادہ آصف انجم طلعت کو ہوش میں لایا پیرمرد صاحب کمال کا شاہزادہ کو پابوس کرایا شاہزادہ بصدق دل پیرمرد کا معتقد ہوا فقیر صاحب کمال نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اتنے میں شہنشاہ سپاہ افلاک نے افق مشرق سے جلوہ گر ہوکر نور افزائی بندگان عالم ظہور کیا فقیر صاحب کمال بعد فراغ وظائف معمولی و اداے نماز چاشت پرسان حال شاہزادہ ہوا شاہزادے نے اول سے آخر تک ساری کیفیت مفصل کہہ سنائی اور عرض کیا کہ میرا عزم مکرر طلسم کشائی ہیبت الجمال کا ہے مگر آپکی نظر عنایت کا خواستگار ہوں مرد فقیر صاحب کمال نے کہا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ و انجم سپاہ طلسم ہیبت الجمال ایسا نہیں ہے جسکا فتح ہوجانا آسان امر ہو وہاں تک جاتے جاتے نہیں معلوم کسقدر آفات کا سامنا ہو طلسم ہیبت الجمال کی راہیں بہت دشوار گذار ہیں ہر مقام پر نئے نئے شعبدے نئے نئے نیرنگ طرح طرح کی سحر کاریاں ہیں لیکن فتح طلسم ہیبت الجمال انشاءاللہ تیرے ہاتھ پر ہوگی اور تو اسکا فاتح مشہور ہوگا یک لوح بے نظیر ہے بلا اسکے طے ہوئے طلسم ہیبت الجمال کا فتح ہونا بہت مشکل ہے اور وہ لوح ہزاروں حزم و احتیاط سے ملکہ اختر جمال جادو شاہ طلسم اپنے پاس رکھتی ہے یہ ممکن نہیں کہ کوئی اسکو ہاتھ لگا سکے یا کوئی ساحر مغرب یا اسکا ہمنشین اسکو چرا سکے لیکن دو چیزیں جنکا میں اس شخص سے وعدہ کرچکا ہوں تیری نذر کرتا ہوں کہ وہ دافع سحر ہیں انکی برکت سے تجھپر سحر کارگر نہوگا اور نہ کوئی اسکو تجھسے چھین سکیگا شاہزادے نے پایۂ ادب کو بوسہ دیا فقیر صاحب کمال اٹھکر اسی کوٹھری کے اندر گیا اور وہاں سے ایک طیلسان ادریسی اور ایک جام حیات لاکر شاہزادہ کو دیا اور کہا کہ یہ چیزیں ہیں یہ طیلسان ادریس نبی کا ہے اسکا بہت بڑا اثر ہے جسوقت اسکو کشادہ کریگا تیرا تمام لشکر اسکے سایہ میں ہو جائیگا اور تیرے لشکر پر اسوقت سحر موثر نہوگا اور اہل ایمان لشکر محفوظ بحفظ حافظ حقیقی رہینگے اور یہ جام حیات ہے اسمیں شربت بھرو تو اس سے سارا لشکر آسودہ ہو جائیگا یہ نصائح پیرمرد کے گوش دل سے شاہزادے نے سنے اور نہایت عجز سے آداب بجالایا فقیر صاحب کمال نے ارشاد کیا کہ اب بجا جا سدا اسکو سے رہ تیرے ہاتھ اور میری دعا سے رہیں علی کی امان امام ضامن ضامن حامی و مددگار شاہزادے نے قدمبوسی حاصل کی اور رخصت ہوا ایلچیان عیار اس مقام پر پایا جہاں ملا مخمور حشیم کو گرفتار کیا تھا لشکری شاہزادہ آصف انجم طلعت کے اسی طرح بیہوش و حواس پڑے تھے شاہزادے نے جو یہ سب کی حالت دیکھی جام حیات میں پانی بھرا اور سب کے اوپر آب پاشی کی جس شخص پر ایک قطرہ بھی پڑگیا وہ اسیوقت جاگ اٹھا لشکریوں نے اپنے اپنے شاہزادہ کو دیکھا سب نے قدمبوسی کی اور استفسار کیفیت کیا شاہزادے نے سب حال کہا اور اپنی بارگاہ عالی میں تشریف فرما ہوئے جشن کا حکم دیا ملازمت کو جو جسکا ساقیان پری رو اور قاصدان ہوش نے اہل بزم کو اپنے حرکات زیبا و خوش الحانی سے خوش حال کیا ہر طرف سے صداے واہ واہ بلند ہوئی ایلچیان عیار نے دست بستہ بارگاہ عالی میں حاضر ہوکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور مودب دست بستہ روبرو ہوئے شاہزادہ والا گہر کو دعا دی اور عرض کی اے شہریار میں آپکے خداوندوں کا خادم ہوں لطف و عنایت خسروانہ کا امیدوار ہوں شاہزادۂ عالیجاہ نے ارشاد کیا کہ ایلچیان

تمنے بہت بڑا کار نمایان کیا اسکے صلہ مین بہت انعام واکرام سرکار عالی سے پاؤگے بیچان نے عرض کیا کہ حضور
کی سرکار سے ہمیشہ انعام واکرام پاتا ہون کہ جیسا مین کیا بلکہ میرے حد سے خیال بھی شمار نہین کر سکتے ہین کچھ اور بھی
عرض کرنیوالا ہون اگر جان کی امان پاؤن شاہزادہ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ بلا خیال کسی امر کے
عرض کر ضرور انشاء اللہ تعالی قبول ہوگی بیچان نے عرض کیا کہ اے شہریار کامگار روز شاہزادہ والا تبار گردون وقار
خادم نے ملکہ مخمور چشم جادو کو گرفتار کیا ہے اور یہ بندہ اسکے خدنگ دلدوز کا زخمی ہے اور اسکی سب ابرو کا گھائل
اگر وہ مطیع اسلام ہو تو سرکار سے مجھے مرحمت ہو کوئی بقدر رسد شاہزادہ عالی مرتبت آصف انجم طلعت بیچان
کی اس تقریر سے ہنس پڑے شاہزادے کے سنتے ہی سب حضار دربار ہنس پڑے اور کہا کہ واہ بیچان خوب ہی دور
کی سوجھی واقعی اسکے عشق مین غلطان و پیچان ہو ہان صاحب معلوم ہوا کہ آپ کس کی وجہ سے اسقدر زحمت کے
متحمل ہوئے خیر صاحب مراد دلی تو پاؤ بیچان نے کہا واہ حضرت آپ نے ایسا خیال نہ فرماوین یہ تو آپ لوگون
کے تصدق مین یہ حاصل ہوا بیچان نے کمر پشتارہ کھولا اور مخمور چشم جادو کو ستون بارگاہ عالی سے باندھ کر
تازیانہ لیکر کھڑا ہوا اور بیہوشی کی پٹی جو دماغ سے بندھی تھی کھولی اور گل دافع بیہوشی سنگھایا مخمور چشم کو ہوش آیا
دیکھا کہ کیری پھنسی ہون اسیر پنجۂ دشمن ہون مگر حالت استعجاب مین تھی کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی کچھ نہ ہوا کہ مین
یون اسیر ہوئی بیچان نے دوات قلم مخمور چشم کے روبرو رکھا اور کہا شناخت وحدانیت خداوند عالم کی مین لکھتی ہو
ملکہ مخمور چشم جادو نے دلمین خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہون اسکا نتیجہ اچھا ظہور مین نہ آئیگا بلا شک مسلمانون کا خدا
برحق ہے اور ضرور یہ فاتح طلسم ہونگے یہ خیال کرکے دل سے تصدیق ایمان کی اور کہا کہ مین بصدق دل مسلمان
ہوتی ہون اور خدائے واحد پر بلا دلیل ایمان لاتی ہون بیچان نے پرچہ کاغذ تسلیم ایمان و اسلام شہزادہ
آصف انجم طلعت کو دکھایا شاہزادے نے زبان سے سوزن نکالنے کا حکم دیا بیچان نے زبان ملکہ مخمور چشم سے
سوزن نکالی ملکہ نے ستون سے کھلتے ہی بصدق دل سب کے روبرو کلمہ طیبہ پڑھا مسلمان ہوئی بیچان نے
شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جھک کر سلام کیا اور اپنے خیمے مین لایا پھر بیچان نے اسود جادو پاسبان دیو
آہن کو پشتارہ سے نکالکے ستون بارگاہ شاہزادے سے مستحکم باندھا اور تازیانہ لیکر بنگاہ خشم آلودہ کھڑا ہوا اور
داروے دافع بیہوشی سنگھائی چھینک لی اسود جادو نے آپ کو گرفتار پنجۂ دشمن دیکھا سکتہ کی حالت طاری ہوگئی
بیچان عیار نے دوات قلم اسکے سامنے رکھا اور کہا اے اسود جادو خدائے واحد کی نسبت کیا کہتا ہے اسود دیو لعین
نے کہ دل اسکا قساوت سے سیاہ ہو گیا تھا اسکا آئینہ دل ایسا نہ تھا کہ جسپر نور ایمان تجلی ہوتا اور وہ ضلالت سے
راہ ہدایت پر لاتا دلمین کہا کہ گرفتار تو ہو گیا ہون اور اگر مسلمان ہو گیا تو سوائے خادم بننے کے اور کیا ہے اس سے
بہتر یہ ہے کہ جان دیدون اور مسلمان نہون صاف انکار کیا شاہزادے نے قتل کا حکم دیا بیچان عیار نے اُس کو
باہر لاکر بہزار خرابی قتل کیا جہنم واصل ہوا اسود و سواد الوجہ فی الدارین ہوا بیچان جب ر نے اُس صحرا مین
جاکر لشکریان باقی ماندہ ملکہ مخمور چشم کو حاضر خدمت آصفی کیا اور رخصت کہ ملکہ سے لشکر کے آدمیون کو بلایا ہون
ملکہ نے کہا کہ وہ آدمی میرے روبرو کھڑے جاوین امید ہے کہ میری وجہ سے سب مسلمان ہو جاوینگے بیچان نے شاہزادہ
والا گہر سے ملکہ کی تقریر کو بیان کیا شاہزادے نے کہا بہتر ہے کہ اسکے لشکر کے آدمی [illegible] ہوکر بیٹھے اُٹھے تو جس حالت
مین دیکھین گے وہی حالت وہ بھی اختیار کرینگے بیچان نے [illegible] کے روبرو بیٹھے یہ جادو ہوش مین بیچان سے
ہوش مین آئے ملکہ نے اُنسے کہا اے جری بہادر دادہ میرے لشکر کہ مین بصدق دل مسلمان ہوئی تم بھی سب مسلمان ہو جاؤ

سیمون نے تصدیق کی اور مسلمان ہوتے شاہزادے سے پیچان نے سب حال بیان کیا کہ وہ سب مسلمان ہوگئے شاہزادہ والا قدر نے حکم دیا افسر فوج کو کہ جتنے لشکریان محمور چشم ہیں انکی جگہ لشکر میں تریجا دے اور انکے چہرے بھی میر منشی کو لکھ دیے جاوین جب یہ سب ہو چکا تب شاہزادے نے جشن طرب منعقد فرمایا امیروں اور افسروں کو موافق قدر و منزلت کے خلعت اور عہدے تقسیم ہوئے دو روز تک خوب جشن رہے پھر شاہزادہ اسعد انجم طلعت بعد دو روز کے ہیبت الجمال کیطرف عازم ہوئے اور صبح ہوتے ہوتے مع تمامی لشکر و افسر جانب طلسم ہیبت الجمال کوچ فرمایا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ خورشید نظیر اختر جمال جادو کی مفصل تحریر کیجاتی ہے

کہ جب محمور جادو کو ایک عرصہ گذرا اور کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ محمور کے ساتھ کیا ہوا اور محمور نے کیا کیا اسکو نہایت حیرت تھی اور دل کو بیکلی پیدا ہوئی کسی صورت سے اسکو آرام و قرار نہ تھا اور اس خیال میں تھی کہ نہیں معلوم کیا ہوا اگر تو کوئی قاصد آیا نہ نامہ آیا نہ کوئی خبر ہی آئی نہ اسود جادو نے کچھ خبر دی کچھ تو اسکو اضطراب اور کچھ غصہ سوار ہوا کہ اسود جادو کو بھی اس عہدے سے معزول کروں اور دوسرا سردار اسکی جگہ پہ مقرر کروں اور محمور چشم جادو کو بھی سزا سخت دوں کہ جسکی وہ مستحق ہو دوسرا شخص جلد آوے [illegible] خیال کرتے کرتے جب حواس درست ہوئے تو اسنے دستک دی ایک [illegible] کامل فن عیار پیشہ حاضر ہوا آداب بجا لا بالادب عرض کیا کہ ملکہ زمان کیا ضرورت درپیش ہے جو مجکو بعد مدت یاد کیا ہے فرمایئے کہ [illegible] اختر جمال جادو نے کہا اے صرصر جادو مجکو اسوقت ایسی تشویش ہے کہ جس سے سخت متردد ہوں اور فکر میں ہوں کہ کیا کروں خیال میں آیا کہ تجھے بلاؤں تو جلد سرحد طلسم ہیبت الجمال کیطرف جا اور یہ خبر لا کہ فاتح طلسم جو سوئے طلسم ہیبت الجمال کے آیا تھا اسود جادو نے مجکو بذریعہ ایک جانور کے اطلاع دی تھی میں نے ملکہ محمور چشم جادو کو اسطرف واسطے گرفتاری طلسم کشا کے روانہ کیا ہے ایک عرصہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر کسی طرح کی نہیں آئی صرصر جادو یہ سنتے ہی صرصر کردار اسقدر تیز چلا کہ ہوا اسکی گرد کو نہ پہونچتی تھی اسکی [illegible] سے [illegible] ہوئی ایک طرفۃ العین میں اس مقام پر آیا دیکھا کہ برج خالی ہے نہ اسود جادو نہ زنانہ [illegible] لشکر نہ فوج نہ ملکہ کا نشان دریا کے پار [illegible] ایک لشکر با فوج گران اسطرف آرہا ہے جسکی ہیبت سے شیر غران خوف کھاتا ہے [illegible] زمان پناہ مانگتا ہے ہر ایک زرہ بکتر سرتا پا آہن میں غرق ہے گویا آہن کا معدن بنا ہوا ہے گھوڑے [illegible] سوارستان وغیرہ چمکتے ہوئے خود بکتر دلیے [illegible] ہوئے تھے ہر ایک آدمی کے چہرے سے عرق شجاعت ٹپکتا تھا آثار سرفروشی و جانبازی بشروں سے ظاہر ہوتے تھے صرصر جادو کے دیکھتے ہی حواس باختہ ہوئے افتان و خیزان ملکہ اختر جمال کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں عارض حال ہوا کہ اے ملکہ عالم سرحد طلسم ہیبت الجمال پر نہ تو اسود جادو ہے اور نہ لشکر محمور چشم ہے ہان ایک لشکر یا گروہ شاہزادہ اسعد انجم طلعت کا یلغار کرتا ہوا چلا آتا ہے کہ جسکی ہیبت سے شیران زمان و تہوران دوران پناہ مانگتے ہیں جو سوار ہے وہ سرتا پا آہن میں غرق ہے شمشیر بکف ہیں منتظر اس بات کے ہیں کہ افسر حکم دے اور خون دشمن کا پی لیں انکے نیزوں کی بھالیں ایسی صیقل کی ہوئی ہیں کہ آنکھیں چکا چوند ہوئی جاتی ہیں مثل برق لمعان کے آفتاب کی کرن کے روبرو چھپ جاتے ہیں جنکے دیکھنے سے [illegible] ہوش و حواس [illegible] ہوتے ہیں بڑے بڑے دلاوروں کے زہرے آب ہوکر [illegible] سے باہر جاتے ہیں وہ انکی ہیبت ناک صورتیں کہ جنسے شجاعت و شہامت کا عرق ٹپکتا ہے بہادر [illegible]

مدد کو جادو دینے والے ہیں نکالا ایک نفر جو شاہزادہ آصف انجم طلعت ہو علاوہ خوبی و دلیری و شجاعت کے ایک
ادنی خوبی اسمین یہ ہے کہ شاید اسکی فوج میں کسیکو ہو بلکہ یقینا کہ سکتا ہوں کہ کوئی نہو گا وہ ایک جوان ہے حسین و خوبصورت
شکیل نقشی بول چال ہی پر آفتاب و ماہتاب نثار ہوتے ہیں اسکے ابھرے ہوئے شانے کرتے سیاہ و سیاہ بال خم دیئے
چہرہ و دہن سے کہہ لیا ہے ایسے ہی خوبصورت ہیں گویا کہ حسن کے کان ہیں کہ کسیکی نظر نہیں پڑتی ہے تناسب اعضا
ایسی ہی ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا ایسے ہی کی خوبصورتی بیان کرنا اور وہ حسن دیتا گویا منہ چڑھانا ہے بلکہ
اگر اسکو حسینان طلسم دیکھیں بلا اسکے لڑے ہوئے اسکے مفتوحہ ہو جاویں اسکو یہ ضرورت نہیں کہ وہ بگرز و شمشیر
طلسم کو فتح کرے یہ تمامتر اسکے حسن ظاہری کی جو علاوہ اسکی بہادری اور دلیری کی اسمین ہیں سو تعریف نہیں
کر سکتا ملکہ خترجمال شاہ طلسم نے صرصر جادو کو تو رخصت کیا مگر زبانی صرصر جادو کے حسن خداداد شہزادہ آصف
انجم طلعت سنکر غائبانہ عاشق زار ہوئی اور صدق دل سے شیفتہ و بیقرار ہوئی دل سے کہنے لگی کہ اے دل ایسے شخص
سے رونا اور جنگ کرنا خلاف مصلحت ہے بلکہ بے دیکھے اسکے یہ بیقراری پیدا ہوئی تو نہیں معلوم کہ
جسوقت وہ سامنے آئے گا میدان جنگ میں یا اسکا مقابلہ ہوا اور میری نظر اسپر پڑی تو کیا عالم ہوگا سو ہے اسکے
کہ اب آدمیوں کے روبرو ذلیل ہونا اور کیا ہوگا چونکہ ملکہ خترجمال کے خمیر میں مادہ حسن پرستی موجود تھا اور روز ازل سے صناع
عالم یزدانی نے شیوۂ عشق کا اسکی خلقت میں رکھدیا تھا بلا کسی سبب کے وہ عاشق زار ہو گئی دو تین گھڑی میں نوبت یہانتک
آرام جو آہ سرد دل سے نکلتی ہے آصف انجم طلعت کے نام پر نکلتی ہے رنگ زرد لبون پر آہ سرد ہوش و حواس باختہ
مضطرب سراسیمہ و رنجیدہ باغ میں ٹہلنے لگی باغ میں ترنج اور بہی اسکے بیخار جو اسکے دل میں چبھتی تھی
ہر ایک روش گلزار تختہ دشت پر خضر کا رنگ دکھاتا تھا ہر ایک برگ گل خار ہو کر جگر دل میں سوراخ کرتا تھا لالہ داغدار
دل بریان کا شاہد تھا سوسن اسکی تنگ مقالی کا دفتر تھا شمشاد اسکا مجرا فسانہ ہجران تھا سیر کرتے کرتے دفعتاً خیال
آیا کہ اس شاہزادے کی تصویر منگا کر چاہئے کہ جسکے دیکھنے سے قدرے صبر آوے دل کو ضبط ہو رفع غم ہو اگر معشوق
نہیں تصویر معشوق تو ہو اسیوقت ایک دستک دی کہ مکار جادو حاضر ہوا بپاس ادب کورنش بجا لایا ملکہ خترجمال کی
صورت حزین دیکھکر خاموش کھڑا ہوگیا زبان پر سوال ادب سمجھکر کچھ نہ لا سکا ملکہ خترجمال نے اسے دیکھکر کہا کہ اے
مکار جادو جلد جا اور صورت نگار جادو کو جسطرح بیٹھا ہو ساتھ لا مکار جادو یہ سنتے ہی مانند بوئے گل پرواز
سحر ہوا اور ایک دم میں صورت نگار جادو کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا ملکہ اسے دیکھتے ہی کہا کہ اے صورت نگار جادو تجھکو بلانے کا یہ سبب
ہوا ہے کہ ایک شاہزادہ آصف انجم طلعت فتح طلسم بارادۂ طلسم کشائی بیت الجمال سے آیا ہے اور سرحد طلسم
بیت الجمال کو طے کر کے اسطرف بڑھتا چلا آتا ہے تو جا اور اسکی تصویر کھینچ لا میں اسکو دیکھکر معلوم کروں کہ آیا فاتح طلسم ہے
یا نہیں صورت نگار جادو نے آداب عرض کی اور خلعت رخصت سے سرفراز ہو کر جانب لشکر فیروزی اثر شاہزادہ
آصف انجم طلعت روانہ ہوا صورت نگار جادو حسب ارشاد ملکہ صرصر جادو کے روانہ ہو چلا آیا یہانتک کہ لشکر آصف
انجم طلعت کو دیکھا کہ لشکر شاہزادہ ایک مقام پر فروکش ہے وہ دلکش اور نہایت پر فضا سرسبز و شاداب جہان فرحت افزا
تھا اس مقام کی ہر کیاری کی گھاس مخمل و سبز خود مثل فرش زمردین بچھا ہوا تھا گلہائے رنگا رنگ صدہا اقسام کے
عجب لطف دکھا رہے تھے کہ اگر مردہ صد سالہ وہاں رکھا جاتا تر و تازگی سے تازہ دم ہو کر اٹھ بیٹھتا نرم نرم ہوا اسکے
گلوں سے درختوں کا باہم ڈالیوں سے مصافحہ کرنا آدمیوں کو تہذیب سکھاتا تھا گویا یہ تھا کہ ایسے مقام دلکش میں
خیمہ ہائے عالیشان زربفت زرتاری طلسمی استادہ تھے کہ جنکے اوپر طائر خیال رستہ کا کرا گئے تھے جو بطخ ہزار چوک

بازار بھی مجمع خریداران و سوداگران سے گرم تھا ہر ایک دوکاندار اپنی اپنی دوکان میں سرگرم اہتمام تھا کسیکو کسی سے سواے محبت و الفت کے اور سروکار نہ تھا ہر فرد بشر مصروف کار تھا صورت نگار جادو بزور سحر خود کو پوشیدہ کیے ہوے یہ سب تماشے اور جلوس دیکھتا ہوا ایک ایک چیز کا معائنہ کرتا ہوا طرف ازروے معلی کے گام فرسا ہوا دیکھا کہ ایک بارگاہ عالی سب بارگاہوں سے بہتر و افضل و اعلیٰ استادہ ہے اور بارگاہ کے آگے ایک صحن ہے نہایت جواہر نگار زربفتی سائبان اسپر ہے گرداگرد اسکے بہت خدام جان نثار شمشیر برہنہ بکف استادہ ہیں جنکی تلواریں ایسی چمکتی ہیں کہ بجلی بھی دیکھکر چکاچوند میں آگئی تھی تلواریوں کی نظر کام کرتی تھی زیر سائبان زربفتی ایک کرسی مطلا و مکلل بچھی ہے جسپر ایک جوان رعنا فرشتہ خصال پاک سیرت زاہد عادت آفتاب محشر قیامت نمونہ جلوس فرما ہے کہ جسکے رخ روشن کی چمک سے بے قنادیل و چراغدان اس دشت کو منور کر دیا ہے دیکھنے والونکو شگفتہ ہوتے آفتاب کا دھوکا ہوتا ہے جو ذرہ ریگ آتشین رخسار پر تھا تابش حسن خداداد سے نجم درخشاں کا مقابلہ کرتا تھا صورت نگار جادو نے دلمیں کہا کہ یہ جوان حسین و رعنا بیشک اپنی تیغ ابرو و تیر مژگان سے بلا واسطہ کسی دوسرے کے حیرت الجمال کو فتح کریگا کسی ساحر کا سحر اسکے آگے نہ چلیگا ہر ساحر طلسم اسکا کل پیچے گا اگر یہ شاہزادہ ایسا نہ ہوتا تو کیونکر عازم طلسم کشائی ہوتا علاوہ اسکے آثار شجاعت و شہامت اسکے چہرہ تاباں سے نمایاں ہیں شرافت و نجابت اسکے بشرہ سے تاباں ہیں الغرض دیر تک صورت نگار جادو اپنی حالت فراموش کرکے نظارہ جمال آصفی سے دل شاد کرتا رہا اور متحیر تھا کہ اس جوان کی صورت نگاری ہو کر دون اسکے اوصاف ظاہری و باطنی موقع سے کیونکر دکھاؤں یہ اسی کشمکش و پیچ میں تھا کہ صورت نگار آفتاب تصویر نے مع سامان صورت پروازی کر شفق سے برآمد ہو کر عاشقان شیدا و فریفتگان والہ کو وصل معشوق و دید دلبر کا مژدہ دیا قنادیل و شمعیں روشن ہوئیں جھاڑ فانوس جلائے گئے روشنی کی کثرت سے تھی کہ آفتاب کے طلوع ہونیکا گمان تھا اگر ایک سوئی بھی اس جنگل میں گرتی پیرزال سال خوردہ بلا تردد اٹھا لیتی جو شعاع چراغ کی چہرہ شاہزادہ آصف انجم طلعت پر پڑتی تھی ایک اور ہی اپنا لطف دکھاتی تھی صورت نگار جادو نے کاغذ و قلم جیب سے نکالا اور استاد کا نام لیکر قریب شاہزادہ آصف انجم طلعت کے کھڑا ہو کر نقش کشی میں مصروف ہوا شاہزادہ آصف انجم طلعت کی شبیہ درست کرکے لباس شروع کی ہر جگہ کی اندھیارے اجیالے درست کیے تو ان پر پوست چڑھایا پوست پر موے باریک کا پرداز اٹھایا اسوقت شاہزادہ بہت ہی شاد و فرحان بیٹھا تھا چہرہ قیامت زا آفت فزا سے تبسم ظاہر تھا آنکھوں میں خمار عشرت سے سرخی پیدا تھی چشمان نرگسین مخمور مست و لا ابالی بیچ جبین لیکن کنارہ چشم سے ہر ایک طرف دیکھنا غضب کرتا تھا صورت نگار نے مزاج ہر ایک عضو کا درست کیا بعد درستی شبیہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کے چلنے کا ارادہ کیا اگرچہ ایسی جگہ چھوڑ کر دل اسکا نہیں چاہتا تھا کہ طرف طلسم حیرت الجمال کے جائے بمجبوری تمام صورت نگار جادو شبیہ شاہزادہ لیکر طلسم کیطرف روانہ ہوا دلمیں کہتا تھا جبکہ میرا دل اس جلسہ عالی کو دیکھکر قدم شاہزادہ آصف سے جدا ہونیکو گوارا نہیں کرتا ہے تو ملکہ اسکی شبیہ دیکھکر کیونکر اپنے دل کو بے اختیار ہونے دیگی یہ صورت وہ نہیں کہ جو طلسم کو بلا جنگ و معرکہ فتح نکرے صورت نگار جادو ہر ایک طرح کے خیالات دلمیں کرتا ہوا اپنے مکانپر پہونچا اور تصویر شاہزادے کو رنگ و روغن سے بخوبی تمام مرتب کیا اگر مانی و بہزاد اس مرقع کو دیکھتے بیقلم دعوی استادی کو چھوڑ کے شاگردی اختیار کرتے جبکہ کوئی دقیقہ اس تصویر کی خوش اسلوبی کے پرداز کا اٹھا نہ رکھا صورت نگار ایسی اس تصویر کشی پر فریفتہ ہو کر خود اپنے ہاتھ چومتا تھا صبح کو کہ جبل گل کے گلے سے گل ملکر شبنم فصد روتی تھی

صورت نگار جادو اُٹھا ضروری کاموں سے فارغ ہو کر تصویر کو ایک بہت عمدہ رومال میں لپیٹ کر طرف ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوا ملکہ تو پہلے ہی سے عاشق زار شاہزادہ آصف انجم طلعت ہو چکی تھی اب تصویر کے دیکھنے کی منتظر تھی کہ صورت نگار جادو مع تصویر شاہزادہ حاضر خدمت ہوا ادب بجا لایا ملکہ اختر جمال نے دیکھتے ہی کہا کہ ارے صورت نگار جادو تصویر فاتح طلسم لایا ہے صورت نگار نے کہا لایا ہوں اور رومال سے مرقع شاہزادہ آصف انجم طلعت کا نکال پیش کیا ملکہ نے تصویر دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر فرش زمین پر مثل ماہی بے آب طلسمان ہوئی اسقدر بیچین ہوئی کہ تن کو نہ قرار جان نہ جان کو پروا سے تن رہی اسوقت جو حالت ملکہ کی تھی سو بالکل بیخبری کی تھی خواصوں نے جلدی سے گلاب کیوڑا بید مشک چہرہ کا چھڑکا مخلخہ سنگھایا تو سنبھلنے لگیں بارے ہوش آیا اُٹھکر بیٹھی مرقع کو ہاتھ میں لیکر بغور تمام دیکھنے لگی ملکہ کی نظر جو اس شبیہ اقدس پر پڑی تاب نظارہ جمال سراسر اجلال شاہزادے کی نہ لا کر دوبارہ غش کھا کر گر پڑی اول تو بغور سرسری دیکھا تھا اب بنظر تمام دیکھا اور یہی حالت بیہوشی طاری ہوئی دیر تک یہی حالت بنی رہی جب خوب ہوا دی گئیں اور عطر سنگھایا گیا تو ہوش آیا لیکن طائر باز فوراً تاڑ گئے کہ جمال با کمال تصویر شاہزادہ آصف انجم طلعت نے دل ملکہ اختر جمال میں گھر کر لیا اور برق آتشین رخسار مرقع شاہزادے نے خرمن عشق ملکہ کو یک لخت جلا کر خاک کر دیا یہ حسب حال آکر صبر کروں دل پہ جبر کروں لیکن دمیں جمال کیا کروں تھی پہ طلسم کشا ہو اور شاہ ہم بیت الجلال کو فتح کریگا اس تصویر میں یہ تاثیر ہوئی کہ میرے دیدہ و اختر پڑا جس سے میں بیہوش ہو گئی بادی النظر میں جب تصویر شاہزادہ فاتح طلسم ہیبت الجلال ایسی ہے تو یقین معلوم کہ اصل چہرہ خاص پر کسقدر رعب و جلال ہوگا عجب نہیں کہ کل ساحران طلسم اسکی صورت دیکھتے ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں سورے طاغوت اور کیا میں نہ لاؤں ایسی تصویر انسان طلسم سے چھپا کر دفینہ جادو میں کچھ نہیں معلوم کہ اسکا انجام کیا ہو اور حال طلسم ہیبت الجلال کیا ہو سامری خیر کرے تیرا اچھا نظر نہیں آتا ہے یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی لیکن حضار انجمن ملکہ اختر جمال فوراً تاڑ گئے اور اسکے عشق سے واقف ہو گئے اور سمجھ گئے کہ یہ لطافت انجیل میں مثال ہے لیکن شاہزادے کے عشق نے ملکہ کے دل میں گھر کیا ہے دیکھا چاہیے کہ مآل کار کیا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں ملکہ اختر جمال نے کہا کہ تم سب رخصت ہو میں گھبرا گئی ہوں کسی دقیقہ کی صورت کا لون کوئی تازہ سحر پیدا کروں یہ کلام سنکر حضار دربار ملکہ اختر جمال سے رخصت ہوئے ملکہ بادل غمناک گریبان چاک اپنی آرامگاہ میں آئی ذکر جسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے حال جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کے بیان کیے جاتے ہیں

کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جب دو روز دریائے سرحد طلسم ہیبت الجلال سے فاصلے پر عیش و آرام کرتے ہوئے ہو گیا تیسرے روز ارکان و عمائد دربار سے ارشاد فرمایا کہ کل اس دریا سے گذر کر اندرون سرحد طلسم ہیبت الجلال خیمہ استادہ ہوں سب لشکر نامی و سرداران گرامی نے حسب ارشاد شاہزادہ والا اپنی خوابگاہ میں آکر آرام کرتے ہوئے صبح ہوتے نماز فجر سے فارغ ہو کر کوچ فرمایا جب لشکر نصرت اثر قریب دریائے سرحد کے پہونچے حرارت آتش دریائے سبی کی یہ تاب نہ تھی جو گذر کرتا ہر ایک شعلہ اسکا کرہ نار سے مقابل تھا یا کوہ آتش فشاں کا نمونہ تھا سیمون نے شاہزادہ والا جاہ سے عرض کیا کہ بادشاہ والا تبار کا اس دریائے آتشین موج سے گذر کرنا محال ہے شاہزادہ نامدار نے طیلسان ادریسی کو ہلایا سب لشکر آصف زیر سایہ طیلسان ادریسی تھا جب سب ساحل پر پہونچے تو دیکھا دریا بالکل خشک ہے کہیں نمی و تری کا نام نہیں تمامی لشکر اس دریائے سحر سے گذر کر سرحد طلسم ہیبت الجلال پر پہونچا ایک

عمدہ دیکھکے خیام شاہزادہ، شاد ہوئے اور بہ سی وجہ اپنے اپنے بیت کار پر رخصت ہوئے۔ شب کی رات تو وہاں بسر کی صبح ہوتے ہی وہاں سے لشکر سیاہ کوچ کیا ساتھ سے گیا جب جنگل ہزار درخت تھے جنکی دروازہ نظر نہیں آتا تھا قریب اسکے خیام شاہزادہ نصب ہوئے شام کے وقت ایک ساحر مکار آیا اور کہا کہ اگر جان عزیز چاہتے ہو تو یہاں سے واپس جاؤ ورنہ اس سے گذرنا آسان نہیں ہے شاہزادہ اس سے محض بخوف تھا صاف جواب دیا کہ جاؤ کہدو اگر جان عزیز ہو تو آکر سلام قبول کرے ورنہ قیامت آنکی مرگ بیکسی پر روئینگے وہ ساحر مکار واپس گیا جب عالم قب زندہ رہنے باخیل و لشکر سیارگان ساحر روز کو مغرب میں گرفتار کیا یاران عیار با نہایت عیاری ست آراستہ ہو کر اس باغ کیطرف چلے وقت پر آنکا حال جب یکی خوابگاہ میں گئی وہی تصویر نظر میں ہوسنے کی لیٹے لیٹے پشیمان ہرچند ضبط و نقان کرتی لیکن بے اختیار آہ سرد منہ سے نکل جاتی جب ہاتھ لیٹتی مین کباب تھی روتی تھی طاقت سب ایک ہی نظارے کے ساتھ رخصت ہوئی صبر و شکیب کم ہوئے ضبط و ہاتھ سے اس فراق خوردہ کو صبح ہوتی تھی جاگ کر کانی کہ یوسف زرین لباس مشرق سے جلوہ گر ہوا زلیخا و ربستر خواب سے رات بھر کی جاگی ہوئی پریشان حال اٹھی بال بکھری ہوئی زلفیں جو اسکی رات بھر کی بیتابی اور بیچینی کی شہادت دیتی تھیں اور ایک نامہ اشتیاق فراق اپنے نازک ہاتھوں سے جسکو تحریر اشتیاق نامہ کہیے قلم بنا دی تھی لکھ مضمون سے صاف جمال صاف تھا مضمون اسکا یہ تھا کہ گل بادہ ریاض جمال غنچہ سر سبز گلزار اجلال مہر درخشان سپہر رعنائی آسمان زیبائی اشتیاق حصول دیدار و بعد آپ اول آپ میرے پاس تشریف لائیں کچھ امور ضروری خاص آپ سے کہنا ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ بوسیلہ ادا نہیں ہو سکتے آپ کچھ اور خیال نہ فرمائیں آپکے مفید مطلب کچھ باتیں ہیں آپ بغیر محنت و مشقت کام جان ہوا بھی کچھ مضامین تحریر کیے اور ایک ساحر کو نامہ دیکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کیطرف روانہ کیا ساحر نے نامہ لیکر بعجلت تمام لاکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کو دیا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا لیکن یہ ان عیار جو با نہایت عیاری سے آراستہ ہو کر لشکر سے نکلا تھا اس اندھیری رات میں کہ گھٹا چھائی ہوئی تھی تو نہیں معلوم ہوتا تھا ستارہ سیارگان براہ کہکشان چل جاتے تھے اور یہ خیال جاتے تھے کہ میں اس باغ کی طرف جا رہا ہوں تھوڑی دور گیا تھا کہ اسکو کچھ روشنی دکھائی دی اس روشنی کے سمت چل نکلا قریب گیا دیکھا کہ باغ گردش کر رہا ہے مردمک چشم اسکی گردش کر نہیں پہونچتی ہے ایک کھڑا تھا دیکھا کہ ایک ساحر اس باغ کے اندر سے نکلا لیکن کوئی دروازہ نظر نہیں آتا ہو باغ بہت بلند تھی طائر بلند پرواز کی مجال نہ تھی جو اسکے حد تک جائے کمند خیال اس تک پہونچنے سے یہ خیال کرتا تھا کہ اس باغ میں کیونکر پہونچوں کہ ایک جھروکا دکھلائی دیا خیال کیا کہ جست کروں لیکن محض بے سود بیٹھا رہا وہ ساحر باہر آیا بعد اسکے دوسرا آیا اور یہ دونوں ایک سمت کو چل نکلے یہ بھی پیچھے پیچھے چلا آگے جاکر ایک ساحر دوسرا آگے بڑھا اسکا ساتھ کیا دیکھا کہ قریب لشکر شاہزادہ گیا اور کچھ ہو کر کے چاہ یاران عیار پہلے آنے سے اس ساحر نے کہا اور کہا کہ میں کام بنا آیا اور ایک افسر لشکر اسلام کا سر لاتا ہوں دوسرا لاؤں اس ساحر نے جیسے ہاتھ سر پیچھے کو پھیلایا اسکے ہاتھ پر مارا کہ ایک گرد سے زمین اور دماغ تک پہونچی جسکے آتے ہی بیہوش ہو گیا اسکو ایک

گلدستے میں ڈالکر اسنے اپنے جسم پر ملا اور اسکی جھولی میں ڈالی اتنے میں دوسرا ساحر آیا اور کہا
کہ میں نے ایک ایسا سحر درست پڑھا ہے کہ جو کوئی اسکا پانی پیے گا یا اس جنگل کی کوئی چیز چھوئے گا فوراً گرفتار
ہو جاویگا اور اس سحر سے سب ساحر بھی معلوم گرفتار ہونگے ایک سحر اور ہے کہ اگر اس سحر سے بچیں
تو اس سے نہ بچیں ساحر اصلی نے کہا کہ میں بیٹھا ہوں تو جا یہ گیا اور ذرا دیر میں واپس آیا اور کہا کہ دیکھا سحر کہتے
ہیں کہ اسیوقت ان سب کو گرفتار کر آیا اب کوئی نہ بچیگا ساحر اصلی نے کہا کہ کیا ہے ساحر علی نے کہا کہ ہاتھ کنگن کو
آرسی کیا ہے چلکر دیکھ لو ساحر بھی اسکے ساتھ ہو لیا راستے میں ساحر اصلی سے نقلی نے کہا کہ ذرا ہاتھ میں تو میں ذرا
پیشاب کر لوں اصلی نے لینے کو ہاتھ پھیلایا تھا کہ اسنے زور سے اسکے ہاتھ پر مارا کہ گولا بیٹھا اور سفوف بیہوشی نے
دماغ میں پہونچکر غافل کیا اسنے اسکو بھی ایک گلدستے میں ڈالا اور آپ اس حجرے کے نیچے کھڑا ہوا کہ ایک
عقاب بلند پرواز باغ سے نکلا اور اسنے پنجے میں داب کر باغ کے اندر پہونچایا یہ اس بارہ دری کی طرف چلا جدھر آتشخوار جادو
افسر اس باغ کے ساحروں کا تھا اور یہ دوسری سرحد طلسم بیت الجمال کی تھی دیکھا کہ وہاں آتشخوار جادو بیٹھا مےنوشی
کر رہا ہے کہ یکایک اسنے آواز دی ایک ساحر جو یہان پاسبان تھا اندر گیا اور یہ تھوڑی دیر کے باہر آیا یہ منتظر وقت تھا کہ وہ آتے
مقام سے اٹھکر ایک گوشہ باغ میں گیا اور شراب پینا شروع کیا اتنے میں آتشخوار جادو نے پھر آواز دی وہ پاسبان دوڑتا
ہوا گرکے بل گیا ساحر علی نے ذرا صراحی میں سفوف بیہوشی ملا دی جسوقت وہ پاسبان باہر آیا مےنوشی شروع کی ایک ہی
جام پیا تھا کہ چھینک آئی اور بیہوش ہو گیا اسنے اسکو برہنہ کرکے اسکے کپڑے زیب بدن کیے اور اسکو ایک مقام میں بدقت
پوشیدہ کر دیا کہ آتشخوار نے آواز دی یہ اسوقت اندر گیا کہ آئینہ سے ایک تصویر بولی کہ یہان لشکر اسلام کا ایک عیار آیا
ہے آتشخوار نے کہا کہ کوئی عیار ضرور آیا ہے پاسبان علی نے کہا کہ یہ تصویر جھوٹ کہتی ہے یہان ساحر تک تو آ نہیں سکتے عیار
کے لئے دل گردے کہاں جو یہان قدم رکھے آتشخوار جادو نے کہا کہ اگر عیار آیا ہے تو خود بخود گرفتار ہو جائیگا پاسبان علی
نے کہا کہ اسکو میں تلاش کر لوں تب آپ کیفیت کریں آتشخوار جادو نے کہا کہ تو شراب پلا اور میں اسکو خود یہان بیٹھے
ہوئے دریافت کر لونگا میں ایک بیٹھا ہوں باغ کے اندر جہان ہوگا گرفتار کرا دیگا پاسبان علی نے جلدی سے
شراب جام میں بھری اور پیالہ کی تمام سفوف بیہوشی ملا کر سامنے لیگیا پیتے ہی اسکو چھینک آئی بیہوش ہو گیا اسنے
آتشخوار جادو کو ایک فرش کے نیچے جلدی سے دبا دیا اور خود اسکی جگہ بیٹھا اور آواز دی پاسبان لوگ
حاضر ہوئے اسنے کہا کہ میں تو شراب پلوا آیا ہوں اور ملکہ اختر جمال نے آج ایک تحفہ بھیجا ہے کہ سب کو اسمیں شریک
کروں وہ سفوف تھا کہ شراب میں آمیز کیا اور سب کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام دیا اور ایک جام خود لیا ان حضرات
نے پیتے ہی وہ پیالہ سب کے سب بیہوش ہو گئے اسنے سب کو ایک گوشہ میں ڈالدیا اور وہ آئینہ جسمیں تصویریں تھیں
سب کو توڑ ڈالا اس آئینہ میں کارخانہ طلسم اس آئینہ میں تھا جیسے ہی اسکو توڑا ایک صدائے
عجیب و غریب پیدا ہوئی یہ ایک گوشہ میں متواری ہو گیا اس باغ میں جسقدر ساحر تھے سب دوڑ کر
اور اس مکان کے دروازے پر جمع ہوئے پہلے اسی لباس آتشخوار میں دیکھنے تھا ظاہر ہوا یہ کہا کہ شاید کوئی عیار آیا
ہے یہ کہکر ایک حقہ پر از دارو بیہوشی نکالکر زمین پر مارا سفوف اسمیں سے اڑا اور دماغوں میں پہونچکر سب
کو بیہوش کیا ایک چیلہ سحر کا وہ اسنے اڑا اور ملکہ اختر جمال کے پاس حاضر ہو کر بربادی باغ کا ذکر کیا اور جلانے پر آمادہ ہو گیا
اس عیار نے ان سب کو ٹھکانے لگایا اور لشکر فیروزی اثر میں داخل ہوا جسوقت کہ یہ ملکہ اختر جمال جادو کے
پاس پہونچا اسوقت ملکہ منتظر و رنجیدہ تھی اور نہایت غمگین حالت میں بیٹھی تھی اور عشق شاہزادہ آصف اعظم

ہین دُرِ ابلقِ اشک سلکِ مژہ مین پرو رہی تھی اور سلکِ اشک سے اپنے جیب و دامن بھر رہی تھی کہ مرغ زرین بال نے بیضۂ ماکیان کو توڑ بانگ صبح دی خوابیدگان شب بستر غفلت سے بیدار ہوئے ملکہ بھی اپنے بستر و آرام گاہ سے اُٹھی بکھری ہوئی زلفین جو اوپچے اور دُشا ہوئے شانون کو گھیرے ہوئے تھین اسکی پریشانی سے اظہار ہی تھین کچھ عالم یاس تھا ہراس تھا جیتی مغموم و بے کل کہ یہ وقت پر ذکر ہوگا جسوقت ساحر نے نامہ لاکر شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دیا شاہزادے نے منشی کو طلب کیا سب حواس کو سنا ضمیر ملکہ اختر جمال سے آگاہ ہوا اور تحریر سے سمجھ گیا کہ غیاب امید نے گلستان آمال مین کوئی تازہ شگوفہ کھلایا ہو ملکہ کو کسی قسم کا خیال پیدا آیا ہو کوچ کا حکم دیا مجھے ڈیرے اسیوقت اُٹھوا کے کوچ کی ٹھہرائی شاہزادۂ آصف انجم طلعت بھی مع جمیع ہمراہیان جان نثار و وفا شعار کے روانۂ طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے ہوئے جسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان جب ملکہ کے پاس اُس چیلے نے پہونچکر بربادی باغ کا حال سنایا ملکہ متعجب ہوئی اور ایک ساحر کو بلا کر کہا کہ جا کر تاکید اُس سے کہ کو شاہزادۂ آصف انجم طلعت برائے ملنے آتے ہین کسیطرح سے اُنسے مزاحمت نکیجائے برابر راستے کھولدیے جاوین اُس ساحر نے چشم زدن مین آکر سب سے اعلان کردی کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت سے کسی قسم کی مزاحمت نکیجائے ملکہ اختر جمال کا یہ حکم ہو ساحرہ یہ حکم ہوتے [illegible] گیا ساحران نامدار جو منازل طلسم جیت الجمال کے بعض بعض مقام پر رہتے تھے ان سبھون نے اُنکے ارادے سے درگذر کیا کسی نے کسی قسم کی مزاحمت کا دعوی نکیا شاہزادۂ والا جاہ آصف انجم طلعت نے طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے قصد کیا جیکہ ڈیرے اُسی روز لدگئے تھے جبکہ مسافر فلک کہ رہروی [illegible] ہوئے تو راحل فلک کے لیے [illegible] سراے افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ بھی بعد فراغ نماز چاشت مع افسران نامی و سرداران گرامی چلا ہمراہیان جان نثار سے راستے مین ہر قسم کی باتین کرتے چلے جاتے تھے اور عجائبات طلسم دیکھتے جاتے تھے کہ بعد طے مراحل و قطع منازل تین شبانہ روز کے داخل طلسم جیت الجمال ہوئے قریب دار الامارہ شاہی کے پہونچے ہرکارے جو برائے خبر رسانی معین تھے منزل منزل کی خبر حضور ملکہ مین برابر پہونچاتے تھے جبکہ ایک منزل شاہزادۂ آصف انجم طلعت رہگیا تھا ملکہ نے جانثاری شاہزادے کے لیے ایک باغ عطیہ آراستہ کیا تھا جو سراسر گلزار ارم تھا خشت طلا و نقرہ سے چاردیواری باغ کی بنی تھی دروازہ عظیم الشان لگا ہوا مثل آغوش عاشق جانباز در ہاے باغ وا تھے جبکہ شاہزادے کی خبر ہرکارون نے ملکہ کو دی کہ قریب شہر پناہ دار الامارہ شاہی کے آگئے ہین ملکہ نے چند معززین طلسم جیت الجمال کو برائے استقبال شاہزادے روانہ کیا معززین نے استقبال کیا شاہزادے کو لاکر باغ مین بکمال اعزاز و اکرام پہونچایا شاہزادہ باغ مین رونق افروز ہوا دیکھا کہ میوے گوناگون لگے ہین بلبلین چہچہے ہین گلون کے قہقہے ہین سرو لب جو برائے استقبال شاہدان رعنا بیک پا استادہ ہے روے گل زلف پر سنبل کا جھرمٹ ہے سوسن زبان سوال کھولے ہوئے مدح آگہی مین مشغول ہے گل شبو کی بھینی بھینی بو باس کی لپٹ ہے گل خود رو کی نرالی بہار ہے ہندوانون کی قطار [illegible] ہین لیکن اکیلے نہین اس کثرت سے ہین کہ گھر گھر ہو [illegible] ہین شمشاد کسی معشوق کی آمد کا منتظر ہو ایک پاؤن سے برابر تعظیم استادہ ہے [illegible] برگ سبز درختان سے صداے دلکش آرہی ہے کرشمۂ دامن دل پکڑتا ہے کہ کہان جاتا ہے تیری جگہ یہی ہے نسرین و نسترن شگفتہ کی عجب مہک ہے گل چاندنی کی نرالی چھب ہے تختۂ گلزار رشک چاندنی ہے چاندنی بھی رات ہے وصف گلزار تحریر کرتے ہوئے قلم مین برگ نکلے ہین تماشا بار ہے [illegible] میان باغ ہین ایک حوض مصفا بنا ہو ہزارے کا قوارہ لگا ہو سیرابی عالم کے لیے چشمۂ حیات ہے نہرین جاری ہین بجاے سنگریزہ

گل خوشاب دور خوشنما درخت ہیں ان گلوں پر پانی کا آب رواں جو چمن کی کیاری کا نزاکت سے
لوٹتا عجب لطف دکھاتا ہے دل شیدائیان پھرتا ہے درختوں کی چوٹی میں بلبلیں نغمہ زن طاؤسوں کے قرینے
دلکش رقص اختیار کرتے ہیں اگر اس باغ کے ایک تختہ کی صفت لکھی جاوے تو دفتر حیات خضر تمام نہیں
ہو سکے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اس باغ کو نمونہ بہشت عنبر سرشت دیکھا جنت الماوی کا نقشہ
آنکھوں کے نیچے پھر گیا وہ طلسم دیکھکر حیرت زدہ ہو گیا شاہزادہ دیکھا کہ ایک بارہ دری پرتکلف بیچ وسط باغ میں
بنی تھی باعث ازتمام مسند زرتار پر بچھایا شاہزادہ اس بارہ دری کو دیکھ کے متعجب ہوتا بارہ دری کے
ستون طلائی سنگ سڈول بنے ہوئے معشوقان گل اندام کے بازو ان پر صنعت کش تھے صفائی مغبت شنگرفی
زاہدان خلوت صفا پر طعنہ زن تھی سنگ مرمر کی زمین سنگ اسود و سنگ سرخ کی تحریر عجب گلکاری تھی
کی پچیکاری آگے بارہ دری کے ایک بہت ہی نفیس پرتکلف شہ نشین بنا ہوا ایک مسند مغرق بچھی ہوئی آرائش
گلکاری سے مزین ایک سنہری گوشہ بارہ دری میں بھی ہوئی تھی دیکھکر طائر ہوش و حواس اڑتے تھے عقل کل
تھی بار صبا خود چہ رنگ تھی یہ فلک نے اپنی گردش میں ایسی بارہ دری کبھی چشم خیال سے نہ
دیکھی نہ گوش وہم سے سنی تھی کہ اہالیان لشکر شاہزادہ آصف انجم طلعت بھی جمع ہوئے اکثر فروکش
کی جلد جاکی کئی مطربان چہرہ داؤدی و قوالان لحن باربدی پرفن کیلئے واسطے حاضر ہوئے رقص و سرود
کا سامان ہوا رقاصان پری جمال و لولیان زہرہ خصال نے رنگ جمایا کہ مغرب فلک بھی دنگ ہوا
ایک سماں بندھا ہوا تھا ہر ایک اپنے سرور میں خوش رنگ تھا کسیکو کسیکی فکر نہ تھی نہ تن کو پروا ہے جان
تھی نہ روح کو خواہش تن شاہزادہ مع جمیع افسران گرامی رقص و سرود میں مشغول تھا کہ ایک گلبدن
ملکہ اختر جمال حاضر خدمت ہوئی اور شاہزادے کو دیکھ کے پرچہ دیا آصف انجم طلعت نے دیکھا
کہ ملکہ اختر جمال کیطرف سے لکھا ہے کہ اب تھوڑی دیر کے لیے مفارقت احباب گوارا فرمائیے میرے پاس
تشریف لائیے میں بخواہش تمام خواہشمند عالی میں مصروف ہوں شاہزادے نے حسب امتزاج ہمراہیان
جان نثار طیلسان رخصت کیے اور جانب مکان ملکہ اختر جمال عزم روانگی کیا ملکہ اختر جمال نے اپنی پوشاک
اتاری ملبوس خاص زیب بدن کیا سراپا شاہد نازنین کی کرتی جو ہر گھڑی منتظر قدوم شاہزادہ بیٹھی تھی چشم دل
مشتاق نظر دلدار نرگس وار کشادہ آنکھیں لگی تھیں کہ کسی نے خبر دی کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت در دولت
تک آگئے جلو میں در دولت کی خادمیں گئیں شاہزادے نے قدم آگے رکھا دیکھا کہ مکان بہت ہی پرتکلف
بنا ہے معماران جہان کے ہوش و حواس دنگ ہیں سمجھ گئے ہیں حواس خمسہ گم ہیں یاد نہیں کہ کہاں جلوہ
ہیں جب شاہزادے کی ملکہ سے اور ملکہ کی شاہزادے سے آنکھیں چار ہوئیں ایک کی محبت نے دوسرے
کے دل پہ اثر کیا حضرت سلطان عشق نے نیا گل کترا شاہزادہ بھی ملکہ کو دیکھتے ہی بدحواس ہوا زمین پر لوٹنے
لگا ادھر ملکہ کا بھی برا حال ہوا اول تو شنیدہ تھا اب تو بالمشافہ دیکھا اب بہ نسبت اول کے اور بھی حالت
غیر ہوئی دونوں غلطان و پیچان آپس میں لپٹ لپٹ کر اپنی بیتابیاں بیقراریاں ظاہر کرتے تھے
در و دیوار سے انکے عشق کے جوش میں یہ آواز آتی تھی من از آن حسن روزافزون کہ یوسف داشت
دانستم کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را دیر تک دونوں مثل ماہی بے آب تڑپتے رہے کہ
گلدستہ گلاب ... گیا بارے ہوش آیا ازوزکر ... جمع ہوئے چند

لمحہ تک اپنے دل کی حالت ضبط کرنہین ساکت رہے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نے بعد از مزاج پرسی گذارا سے زحمت سفر خطرناک باعث تشریف آوری دریافت کیا شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے بعبارات دو کلمہ خیریت امتزاج سبب عزم طلسم کشائی بیان کیا کہ جناب صاحبقران ثانی برائے قتل زمرد طلسم فیروزیہ تشریف لائے ہین بفضل خلاق انس وجان صاحبقران نے اسکو فتح کیا مگر زمرد اور فیروز وہان سے کسی جانب فرار ہو گئے اور نہین معلوم کہ کہان چھپ گئے اور متعلق طلسم فیروزیہ نو طلسم مشہور ہین جب ان سب کی لوحین صاحبقران کے پاس پہونچین گی تو فیروز قتل ہوگا چنانچہ مین لوح لینے آیا ہون ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی رنگ چہرہ سے اڑ گیا ہوا ایمان چھوٹنے لگین چہرہ متغیر ہوگیا مکدر و تیرہ نظر آنے لگا ملکہ نے شاہزادہ کو سمجھایا کہ صاحبقران کی اطاعت سے تمکو کیا فائدہ سوا ے دردسری اور زحمت پروری کے اور کچھ نتیجہ نہین ایسے ایسے مقام دہشتناک پر ایسے ایسے شکیل وجمیل جوانون کا بھیجنا خلاف مصلحت ہے افسوس صد افسوس صاحبقران کو ذرا بھی ایسے حسین جوانون کا خیال نہین اے شاہزادہ خیال کرسکتے ہو کہ اگر یون مصالحت نہوتی تو کسقدر تمکو مصیبت کا سامنا ہوتا ایسے شخص سے دست کش ہونا میرے نزدیک ہزار درجہ اولی ہے دیکھو اس طلسم مین اگر یہ معاملہ درپیش نہوتا تو اے شاہزادے یہ طلسم فتح ہونا بہت مشکل تھا یہان کی سیر کرو مین پرستارانہ خدمت کو موجود ہون شاہزادے نے کہا اے ملکہ یہ تو ممکن نہین مین اس زحمت کو مین راحت جانتا ہون مرد میدان ہون شیر نیستان ہون سر کا نام مرجانا ہمارا فخر ہے ملکہ نے دیکھا کہ یہ شاہزادہ میری تقریر مین نہ آئیگا یہ پڑھا جن ہے کبھی شیشہ مین نہ اتریگا اظہار محبت وعشق کیا لیکن لوح دینے کا نام زبان پر نہ آتا تھا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ مین بے لوح لیے نہین جاؤنگا اگر یہ طریقہ نہوتا اور ارادہ لڑائی ٹھہرتی تو ضرور تھا کہ مین فاتح ہوتا ملکہ نے دیکھا کہ یہ نہین مانیگا اور میرے دام تقریر مین نہ پھنسیگا لوح دینے پر مستعد ہوئی آٹھوین روز شاہزادے نے لوح طلب کی ملکہ نے بمجبوری تمام لوح دی شاہزادے نے لوح پاتے ہی کو طلب کیا لشکر مین حکم سامان سفر بھیجا دو روز تک سامان سفر مین بسر ہوئے تیسرے روز شاہزادے نے مع ملکہ اختر جمال جادو جانب لشکر صاحبقران ثانی کے کوچ فرمایا کہ ذکر اسکا موقع پر آوے گا

اب دفترے داستان جلالت عنوان ظرافت بیان بعیاری داخل ہونا خواجہ عمرو ثانی کا طلسم بیت المال مین اور آگاہ ہونا اس سے راز جادو بادشاہ طلسم کا اور عیاری خواجہ کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

حریفان مال ساحران بدخصلت وصاحبان مکر وفطرت فتح کنندگان منازل سحر وساحری دبادہ پیمایان اہل جرأت ودلاوری سرکوب کافران دشمن ساحران عیاران بیدرنگ صاحبان ختورہ رنگ بامید حصول در مضامین عجیب وغریب طلسم سخن مین یون عیاری کرتے ہین سے واقفان رموز مکاری با میگی رند حال عیاری پہ ناظرین والا تمکین کو خیال ہوگا کہ سابق مین کمترین عرض کر چکا ہے کہ خواجہ عمرو ثانی بھی صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر طلسم بیت المال کیطرف روانہ ہوے تھے مگر خواجہ اسطور سے سب سے مگر صاحبقران کے سامنے سے روانہ ہوے تھے کہ سب کو خواجہ کے آنے مین شبہ تھا ہر ایک آدمی یہ تصور کرتا تھا کہ خواجہ اپنی مرضی کے آدمی نوکر رکھے گئے ہین لیکن عمرو ثانی جو لشکر سے روانہ ہوئے تو مرغ آفتاب علم سے سارے نشان دینے طلسم بیت المال کے دریافت کر لیے تھے خواجہ عمرو ثانی روا رو چلے جاتے تھے تین روز کے بعد

ایک صحرائے لق ودق مین پہونچے جہان سبزۂ زار قدرتی نے فرش زمردین سے صحرا کو طلسم اخضر بنا رکھا
تھا چشمے جاری تھے نہرین روان تھین ہرے ہرے درخت گنجان چارون طرف لگے تھے جو اپنے سایہ سے
مسافرونکو آرام دیتے تھے اس جنگل مین چند گاؤزوشونکو جو گھاس چرتے تھے خواجہ نے دیکھا انکے قریب
آکے صورت ساحرون کی بنائے ہوئے گاؤزوشون سے پوچھا کہ طلسم بیت المال یہانسے کسقدر مسافت
پر ہو سب نے کہا کہ یہانسے تین منزل کی راہ پر طلسم بیت المال ہو خواجہ یہ سنتے ہی حیران ہوئے کہا
یا الٰہی اسقدر مسافت کیونکر طی کرونگا پھر خواجہ نے گاؤزوشون سے طلسم کے حالات دریافت کیے گاؤزوشون
نے کہا کہ یہان سے دو دن کی راہ پر سرحد طلسم بیت المال ہو سرحد طلسم پر ایک دیوار طلائی دس ہزار
کوس مربع مین بنائی ہو اسکے اندرونی حالات سے وقفیت نہین ہو ملک زرنگار یہان سے بہت قریب
وہان کے رئیس اسکی اندرونی کیفیت سے واقف ہین وہانکی بادشاہ ملکہ گل کشا دختر محاسن دراز
جادو بادشاہ طلسم کی ہو بہت سے شاہان عالی وقار وشہزادگان والا تبار اسکے خواستگار ہوئے لیکن کسی سے
وہ شادی کرنا منظور نہین کرتی ہو محاسن دراز جادو شاہ طلسم بیت المال کو یہ امر سخت ناگوار ہے اور
بہت حیران ہو کیونکہ محاسن دراز بہت ضعیف آدمی اور سن ہو سرد وگرم زمانہ چشیدہ وگرگ باران دیدہ
ہو محاسن دراز وجہ اپنی معمری اور پیرانہ سالی کے قطع امید زیست سے جانتا ہو چراغ سحری سمجھا ہی ہو
ضعیف جانتا ہو اسکا دلی منشا یہ ہو کہ اگر کوئی شخص عالی خاندان ووالا تبار مصیبت کا مارا کہین سے دستیاب
ہو جائے اور اسکی دلبری و صحت انساب ہو اور رموز جہانبانی وقواعد کشورستانی جملہ امور سلطنت سے
واقف ہو اور کل علوم وفنون سے ماہر ہو جبکہ ان اوصاف مین کامل ہو تو محاسن دراز جادو عقد ملکہ
گل کشا کا اسکے ساتھ کردے اور اس شخص کو محاسن دراز جادو اپنا وصی اور خلیفہ سمجھے بلکہ کل کاروبار
سلطنت وزمام جہانبانی اسکے ہاتھ مین دے اور محاسن دراز جادو ایک گوشہ مین بیٹھکر خداوند قمر
کی عبادت کرے خواجہ نے یہ سب سن کے کہا کہ قمر کس جانور کا نام ہو یہ نام آج ہی سنا گیا گاؤزوشش
کہنے لگے کہ اجی میانصاحب آپ بڑے زبان دراز معلوم ہوتے ہین ایسے کلمات لغو منھ سے نکالنے ذرا خیر ہو
کہ یہان کوئی اچھا آدمی نہین تھا ورنہ آپکو ابھی اسکا مطلب سمجھا دیتا اجی حضرت آپ اب بھی ایسا نہ فرمائیے
وہ ہمارے خداوند ہین ہمارے خالق ہین ہم انکی پرستش کرتے ہین ہم لوگون کا مذہب قمر پرستی ہو ہمارے
خداوند چاہ نخشب مین ہین طول وعرض وعمق مین برابر ہین انکا نور کوسون چمکتا ہو خود بھی کبھی اس چاہ نخشب
سے نکلتے ہین لیکن انکا قصر خداوندی کے باہر دکھائی دیتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ نظارگیون کی نظرین خیرہ
ہوئی ہین لگا ہین چکا چوندین آجاتی ہین سوائے خاندان شاہی کے دوسرے کی مجال نہین کہ قصر خداوند
کے اندر جاسکے کیونکہ خداوند قمر وہان مجسم التمثال موجود ہین خواجہ عمرو ثانی یہ سن کے خاموش ہو رہے اور
باقی حالات جو مناسب سمجھے وہ دریافت کیے اور ملک زرنگار کیطرف روانہ ہوئے قریب دوپہر
کے خواجہ نکل گئے تھے کہ ایک مقام پر چند درخت گنجان سایہ دار خوش قطع لگے تھے کہ دیکھنے سے صانع حقیقی
کی صنعت کی دلیل ملتی تھی تمازت آفتاب سے خواجہ بہت پریشان تھے ان درختون کی ٹھنڈی چھان
دیکھ کے سایہ مین بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ اس شہر مین داخلہ کیونکر ہو اور داخلہ کی بنا تجویز کرنا چاہئے جو
اس شہر مین پہونچا ہو اور شاہزادی کو جہ دیار کا گل کشا مین کیونکر رسائی ہو تھوڑی دیر کے بعد

سب نشیب و فراز سمجھ کے رنگ و روغن نکالا ایک جوڑ حسین و جمیل بہت خوبصورت کی شکل بنائی اٹھتی ہوئی
جوانی بھرے ہوئے گال ریش و بروت سب درست بن بنا ہوا غازہ عشق دن شباب سے مخمور ریحان جوانی
سے چور پوشاک بہت نفیس پرتکلف پیش ہا تکلین میں اور کسی جا پر بیچ ست کچھ ہوا گرم خوردہ زیب جسم پاؤں ش ن
معلوم یہ پھٹ کر وہاں وقت تحریر ہوگی

اب کیفیت ملک زرنگار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہاں کی حکمرانی ملک کا گل کشادہ خزینہ اختر محاسن دراز جادو بادشاہ طلسم بیت المال تھی اسنے اپنی
مہربری اور رسے صاحب اور حسن انتظامی سے شہر کو ایسا آراستہ کیا ہے کہ ان کی تعریف سے ہر شہر میں جا بجا سڑکیں
متعدد دیل بنے ہوئے سڑکیں وسیع فرش کہیں بھی سو ... ان پاکیزہ نکھین تھیں یا دو رو تکلیف نہ ایک
سڑک پر جائیے اور سارے شہر میں گھوم آئیے ہر سڑک کی موڑ و رستے کا نام سائن بورڈ پر لکھا ہوا ہر کون
برابر ہر جگہ اکا دکا مکان تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سبزہ زار تھے سے ہوئے ساپ آب کشتی موجود شہر
صاف و شفاف مثل آئینہ چمکتا ہوا گرد گرت کا نشان نہیں بازار بہت عمدہ بازاریوں کی پوشاکیں عمدہ نفیس
کر جھلکے دیکھنے سے منتظم شہر کی راسے زرین کی داد تھی ہر شہر دوکانداروں کے یہاں تیار جو سامان جس چیز کا ہو
اسیوقت موجود ہو بنا بنایا کل نعمتیں فراہم بزازوں کی دوکانیں عمدہ ہر قسم کی متاع قیمتی بیش بہا ہر ایک
اقسام و امتعہ بزازوں کی دوکانوں میں انبار لگے ہوئے جوہریوں کی دوکانوں میں خوشہ ہائے جواہرات
بجائے قمقمے لٹکتے لعل خوشاب کے چبوترے بنے ہوئے غرضکہ آرائش شہر کی ایسی تھی کہ کسی بادشاہ سے ممکن
نہ تھی یہ اسکے دریا دل ورائے صائب کا نتیجہ تھا مسافر خانوں میں برابر ہر ایک مسافر کی مسافر نوازی ہوتی
تھی پکا پکایا کھانا ملتا جن ظروف میں مسافر کھانا کھاتا وہ ظرف اُسی کی ملک ہو جاتے
بھٹیاریاں وضع خوش پوشاک اور کہیں کی بیگمیں وہاں کی بھٹیاریوں سے سربراہ نہیں ہو سکتی تھیں علاقت زبان
فصاحت کلام اس شہر کی حصہ تھی بڑے بڑے شہر کے دور دور سے آدمی وہاں کی زباندانی سیکھنے جاتے
عدالتیں بھی ہر ایک طرح کی منتظم نہیں ہوتے تھے مقدمہ اتنا فریقین راضی رہتے حق و باطل کا عدالتوں
میں انکشاف ہوتا حق پر آفرین ہوتی باطل پر نفرین اور سزا ہوتی ہر ایک طرح کے حکم کا اجرا آب پاشی کا محکمہ جداگانہ
ملازمان آب پاشی ہر وقت فکر و تردد مزارعان میں مصروف ملازمان پولیس بھی سیسے بہ رفاہ عام کے سوا اور
کوئی کام انکے ذہن یا خیال میں نہ تھا قلعہ کا نقشہ موجود جس سے حدود ملک کی حفاظت کا اہتمام ہوتا تھا یہ خوش
انتظامی تھی کہ اگر ایک بیرزال کا زخانہ دیکھا جاتا تو نقشہ سے ایک لڑکا بعد عنوان بتلا دیتا مردم شماری
کا دفتر تھا جس سے تنزل و ترقی و آبادی کا حال معلوم ہوتا مرگ و پیدائش کا حال کھلتا درباری ہر ایک شریف
صحیح النسب معقول الحسب ہر یک کی جائے نشست مقرر ایک سے دوسرے کو سوائے اپنے کار منصبی کے
کچھ سروکار نہ تھا غرضکہ کوئی ایسا بندوبست نہ تھا کہ جس سے رفاہ عام میں خلل واقع ہوتا ہر ایک عدالت
ہر ایک محکمہ میں تختہ لگا ہوا محلات شاہی بھی ایسے عمدہ بنے تھے کہ جنکی تعریف غیر ممکن ہو سکے کا بندوبست
ہر وقت بروج پر اقراب کا تیار رفتار رسالہ کا مسلح موجود ہوتا کنگال کا نام گمنام اگر قارون ایسے شہر میں
ہوتا زکوۃ ضرور ادا کرتا انکار حکم موسوی سے ذکر تھا ہر ایک شخص ذریع اقبال ہر ایک مزدور خوشحال

اگر تلاش ہوتی تو اس ملک میں سائل کا نشان نہ ملتا مسکین مثل عنقا گم تھا سب مردمان شہر اہل حرفہ پیشہ ور نوکر چاکر منشی دادرسا ہر ماہ بماہ ملتا ایک دن زیادہ ہونے پاتا رات کو بر پا مشعل روشن ہوتیں گلی کوچوں میں سر و چراغان کی روشنی ہوتی شام سے تا صبح برابر چراغ جلتے آخر رات میں ایک سوئی بھی گرتی کثرت روشنی سے نہ ہوتا اپنی سوئی اٹھا لیتا غیر ملک کے آدمی کو دو پہر کا دھوکا ہوتا یہ خوبی حسن و انتظام کا تھا جو آج کل صفحۂ تاریخ پر ثبت ہے ملکہ کامل کشا جادو نے اپنے واسطے ایک مکان جو دار الامارہ شاہی میں لکھا جاتا تھا بکمال زیب و زینت بنایا تھا چاروں طرف سے آئینہ بندی تھی بانیان عقل نے اس ترکیب سے اس مکان کو بنایا تھا کہ شہر میں جو حادثہ اور جو واقعہ یا منظر ہوتا تھا سب اسمیں معلوم ہوتا تھا زنجیر عدالت اس مکان سے ہر ایک کوچہ و بازار میں پہونچائی گئی تھیں اسکی عدل گستری سے ایک مور ضعیف فیل دمان سے انتقام لینے میں شیر غران تھی دروازہ مکان پر ہزاروں سپاہیوں کا پہرہ رہتا تھا توپیں بیشمار لگی رہتی تھیں بعض بعض مقامات پر متحرک چیزیں عجائب و غرائب بنی تھیں جو کوئی تازہ واقعہ ہوتا فوراً ملکہ خبردار ہوتی ہر ایک ظلم کرتے ڈرتا تھا زبردست کی یہ طاقت نہیں جو زیردست کو نگاہ کر دیکھتا کیونکہ اسکی خبر فوراً ہی ملکہ کو پہونچتی اسی وقت بعد دریافت ملکہ سزا دیتی شہر کے گرد ایک شہر پناہ عظیم الشان بنی ہوئی کہ طائر بلند پرواز خیال کی تاب نہیں جو اس تک پہونچتا وہم و خیال کی طاقت نہیں جو اسکی چوٹی تک کمند گمان کو پہونچا سکے شہر پناہ میں آمد و رفت کے لیے پھاٹک دروازہ کھڑکیاں لگی ہوئیں جو راستہ جسطرف گیا تھا وہ دروازہ اوسی راستہ سے مشہور تھا پھاٹکوں اور دروازوں پر سواروں کے پہرے رہتے اپنے کام سے بہت ہوشیار رہتے ایک دم غافل نہیں ہو سکتے تھے شہر پناہ کے بعد ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا تھا جو بہت وسیع اور بلند تھا زینہ لگا تھا اسقدر عریض تھا کہ ایک رسالہ برابر اس زینہ سے اسکی چوٹی تک پہونچتا اس منارہ کے اوپر ایک تختہ طلائی نصب تھا جسپر آب زر سے یہ لکھا تھا کہ جو کوئی بادشاہ شاہزادہ عالیجاہ والا تبار گردش فلکی سے تباہ ہو کر وارد شہر زرنگار ہو اسکو لازم ہے کہ پہلے اپنے آنکی اطلاع سلطان شہر کو پہونچا سکے اور منارہ کے قریب چند آدمی ہر وقت موجود رہتے تھے جو کوئی بادشاہ یا شاہزادہ زمانہ رفتاری فلک سے مات کھا کے حیران و پریشان ہو کر اسطرف آتا تھا اون کو وہ مردمان مقررہ بعد دریافت جملہ کیفیت ملکہ کے پاس لیجاتے تھے ملکہ کامل کشا اسکو سراے سلطانی میں تین روز مہمان رکھتی تھی جسطرح سے اسکی مہمانداری کیجاتی تھی چوتھے روز محاسن دراز جادو شاہ طلسم بیت المال کے پاس پہونچا دیتی تھی محاسن دراز جادو سب روسا امراو زرداروں کو جمع کر کے تخلیہ میں اسکا حسب و نسب و نشخنگاہ سب دریافت کرتا تھا اس سے مراد ان دونوں کی یہ تھی کہ اگر کوئی شاہزادہ یا بادشاہ ملگیا اور گردش فلکی سے عاجز ہو کر ہمارے ہاتھ آ گیا مگر منظم عالی خاندان ہو تو ملکہ کامل کشا کا عقد اسکے ساتھ کر دیں اور کل کاروبار سلطنت اسکے سپرد کر دیں مگر حسب اتفاق ایسا کوئی شخص نہ آیا جو اسکے لائق ہوتا اور جیسا محاسن دراز جادو چاہتا تھا اسکے ہاتھ آتا بعض بعض آئے لیکن محض بے ہودے کہ جنکو بعد دریافت حال خوابگاہ عدم میں پہونچایا مجبور ہو کر محروق جادو وزیر کو بلایا اور کہا او وزیر خوش تدبیر یہ تدبیر راست نہ آئی اور اس سے کچھ فائدہ حاصل نہوا اور میں نے بہت تدبیریں آج تک کیں مگر کسی سے کچھ عقدہ کشائی نہوئی

کوئی ایسا شخص دستیاب ہو اور جو ملکہ کاکل کشا کے لائق ہو تو بہتر ہو کہ اس منارہ کو جا کر گرا دے محروق جادو
نے پیشتر بہت سمجھایا کہ بندہ جس کام کے واسطے بنایا گیا اسی کی یادگار کہین چھوڑ دیجیے تاکہ ایک نشان اور یادگار
رہے محاسن دراز جادو نے کہا او محروق جادو جس چیز سے کچھ فائدہ نہین اسکا رکھنا محض بیکار ہے اور ہمیشہ
غم تازہ ہوتے ہیں اس سے اور کوئی نتیجہ نہین ابھی جا کر گرا دو محروق جادو نے اسیوقت منتظمان منارہ
کو یہ چٹھی لکھا کہ بموجب حکم محاسن دراز جادو کے منارہ کو ابھی گرا دو اور مزاج جادو کو وہ خط دیا اور کہا کہ یہ خط
ابھی جا کر منتظمان منارہ کو دو اور کہو کہ یہ منارہ ابھی گرا دیا جاوے مزاج جادو کو ایک روز قطع منازل مین
گذرا دوسرے روز منارہ کے وہان پہونچا اور خط جا کر منتظمان منارہ کو دیا اور حکم سلطانی سے آگاہ کیا
منتظمان منارہ نے یہ حکم پاتے ہی بیلداروں کو طلب کیا بیلدار مرزائیان پہنے آدمی دھوتیان باندھے آدمی
سر سے لپیٹے کدال کاندھو پر رکھے ہوے حاضر ہوے منتظمان نے کہا کہ یہ منارہ ابھی گرا دو بیلدارون نے
مرزائیان اتارین اور دھوتیون کو کمر سے لپیٹکر چادر سے بیکر گرانا چاہتے تھے کہ جنگل کی سمت سے کچھ گرد اڑی
سب اسطرف متوجہ ہوے خیال کیا شاید کوئی آتا ہو منتظمان منارہ اسکے گرانے جانیکا حکم عجلت دیکر عجب
مین تھے سمجھے کہ شاید کوئی دوسرا فرمان انتہائی آتا ہے یہ سوچکر ٹھہر گئے جب دامن باد نے گرد کو اڑا دیا تو
دل گرد سے ایک جوان رعنا طرحدار گلیل خوش وضع پیدا ہوا دیکھا کہ یہ جوان باشوکت و شان ہے چہرے سے
آثار بزرگی نمایان بشرہ سے نشان زیرکی عیان لباس پر تکلف لیکن خرقہ بر خرقہ کثیف بوسیدہ زیب جسم
ہے تاج شہریاری و کلاہ جہانبانی کج بر سر ہے یہ جوان قریب منارہ آیا اور عبارت منارہ پڑھی منتظمان منارہ سے
کہا کہ مین ملک چہار گلشن کا شہریار ہون گردش آسیائے فلک سے خانمان خراب ہون دشت پیمائے
افلاس وادبار ہون نہ کوئی مددگار ہے نہ غمگسار ہے ایسی سخت حالت مین مبتلا ہون جیسا کہ تم دیکھ رہے
ہو چارہ کار نہین جانتا کہ مین اپنے لیے کیا کرون سخت مضطر و بیقرار ہون مین یہان ایک ساعت نہین ٹھہر سکتا
میرے آنیکی اطلاع ملکہ کاکل کشا کو کردو منتظمان منارہ نے بڑی دقت و خرابی سے ایک روز مہمان کیا
دوسرے روز آدمی کے ساتھ ملکہ کاکل کشا کی خدمت مین بھیجا دارالامارہ شاہی کیطرف جب یہ جوان گیا
وہ محلات اور انکی تعمیر دیکھکر بہت متحیر اور متعجب ہوا خصوصاً طلائی کہ جسکی چمک دمک سے شعلۂ خورشید
ماند ہوتی تھی دیکھکر رال منھ سے ٹپک گئی دارالامارہ کا صدر دروازہ جو پھاٹک نہایت بڑا اور وسیع تھا جو بہت
دور سے دکھائی دیتا تھا اس صدر دروازہ پر ایک لاکھ سوار جرار زرہ پوش مستعد کارزار لڑائی کو کھیل رزم کو بزم
جاننے والے پہرے مین مشغول تھے آفتاب اثر دردم چرخ پر جلوہ گر تھا یہان روشن اگر حکم ہو چلے
اپنے اصطبل لوزا ندیدہ آتشین دم سے ایکدم مین نشان عالم صفحۂ ہستی سے مٹا دین ہمراہی
جوان نے ان سردارون سے کہا کہ ملکہ کاکل کشا کو اپنے آنے کی اطلاع کردو کہ ایک شاہزادہ از بس حسین
دروازہ پر آیا ہے ملکہ کو جب یہ خبر ہوئی سرائے سلطانی مین ٹھہرنے کا حکم دیا جسوقت سرائے مین آیا وہان
کے سامان ثروت و فرش و اشیا خوردنی و نوشیدنی دیکھکر کمال محظوظ ہوا اور حرص دامنگیر ہوئی اور خیال کیا
کہ اگر یہ سب مال ملجاتا تو مین امیر ہوجاتا سب کا قرض ادا ہو جاتا جب مسافر فلک خوابگاہ مغرب مین گیا اور
سفرچی شب نے خوان الوان کو قرص ماہ سے بجاے ماکیان سے آراستہ کیا یہ جوان بھی ایک گوشہ
سرائے مین بیٹھا تھا کہ بکاول آیا اور آفتابہ جواہر نگار لگن زرین مین ہاتھ دھولانے

اور دسترخوان زربفت بچھایا گیا طعام ہائے لذیذ مرغن مقوی بہی مشتی مشک اچار مربے چٹنی لوزیات حلویات
ترکاریاں ہر قسم کے مرغ بریان مرغ پلاؤ نان خطائی شیرمال باقرخانی نان فنیری تنک دو پیازہ سیر پلاؤ
یخنی پلاؤ قورمہ پلاؤ قورمہ سادہ فیرنی غرضکہ ایک ایک مسافر کے لیے ایک دسترخوان پر ہزار قسم کے انواع
ماکول و مشروب سب چنے گئے یہ جوان بھی کھانے میں مصروف تھا لیکن دل میں جل جل کے کباب
ہوتا تھا دل خود بخود قیمہ ہوا جاتا تھا اور کبھی فرط خوشی سے مثل نان خمیری کے کچھ سا پھولا جاتا تھا کبھی کثرت
غم سے نان تنک ہو کے گلگلا کے شیر سینہ مشبک کرتا تھا جو خیال کرتا تھا یاس و امید کا حلقہ بلہ پاتا تھا پوری
فکر کرتا تھا لیکن ادھر کچھ بھی معلوم ہوتی تھی ادھر کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھو کے سونے کے بستر بچھائے گئے اپنی
اپنی آرامگاہوں میں سو رہے لیکن اس جوان کو نیند کب آتی تھی دیکھا جبکہ سب سو گئے اٹھا اور مال تلاش
کرنے لگا لیکن کہیں پتہ نہ لگا کہ ایک مکان کیطرف گیا جو سرا سے ملحق تھا وہاں جاکر فتیلہ عیاری
روشن کیا اور آہستہ سے اسکا دروازہ کھولا دیکھا تمام مال و متاع بیش قیمتی ظروف طلائی و نقرئی و
جواہرات اشیا رکھے ہیں کہ جنکی روشنی سے وہ سارا مکان منور ہوا اسنے جھٹ پٹ ایک ایک اٹھا کر سب
داخل زنبیل کیا تا فریں والا تمکین کو معلوم ہو کہ یہ جوان خواجہ عمرو ثانی ہیں وہ سب مال لیکر اسی
طرح دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر سو رہے لیلائے شب ابھی بستر خواب پر آرام فرما تھی کہ طباخ فلک
نے اپنا تنور گرم کیا مہمانان مذا فرمائے خواب سے جاگے ایک ہرکارہ سرا میں آیا اور تلاش جوان کرنے لگا
جوان پہلے سے منتظر بیٹھا تھا اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا اور ہمراہ ہرکارہ چلا جسوقت وہ جوان دروازہ ملکہ
کاکل کشا پر گیا تھا اسوقت ملکہ کاکل کشا بالا خانے پر بیٹھی تھی کہ ایک کنیز نے جاکر اطلاع آمد جوان
کی دی قضاعن اللہ کاکل کشا کی نگاہ اس جوان پر پڑ گئی ایک نظر دیکھنا تھا کہ تیر عشق
نشانہ دل پر ترازو ہو گیا اسیوقت سے یہ عاشق زار ہو گئی رات بھر اسکو بیکلی رہی جاگ کر کاٹی صبح
ہوتے ہی جوان کو طلب کیا اور خود ہزاران آرائش و زیبائش لباس و زیور ہر ہفت سے آراستہ و پیراستہ
بتزیا نور دیں نمائی ہوئی کرسی جواہرنگار پر بیٹھی تھی کہ جوان کی آمد کی خبر کنیز با تمیز نے دی دوسری کرسی
مکلل و مرصع پر جوان بٹھلایا گیا ملکہ اور جوان کے درمیان ایک ایسی چیز حائل تھی کہ جس سے دونوں کی
نگاہیں باریک سوراخوں سے نکلکر ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی تھیں ملکہ دیکھتے ہی غش کھا کر گری
ہوش و حواس نہ رہے کنیزوں نے جلدی سے ترے سنبھالے بید مشک و گلاب چہرہ کا عطر سونگھایا قدرے
افاقہ ہوا مسند پر گاؤ تکیے کے سہارے سے ملکہ کو بٹھلا بعد لوازم مزاج پرسی معرفت تابعون کے دریافت
حسب و نسب ہوا جوان بولا کہ اے ملکہ کاکل کشا میں ملک چار چمن کا رہنے والا ہوں میرے باپ
کا نام شہنشاہ زمرد بخت ہے اور میرا نام جو حاضر درگاہ عالیہ ہے شاہزادہ درست پوش ہے او ملکہ میں اپنی کیفیت
کو کچھ بیان نہیں کر سکتا جو مجھ پر مصیبت پڑی ہے ایک ہزار تاجدار میرے باپ کے خراج گذار تھے
اور یہ انکے خراج نامے ہیں بعجلت تمام زنبیل سے ایک فہرست نکال کے ملکہ کو دی ملکہ
نے وہ فہرست دیکھی یقین ہوا کہ ضرور یہ صادق الکلام ہے جوان نے کہا کہ دشمنوں نے بعد انتقال
پدر بزرگوار کے مجھپر یورش کی میں اپنے جوش شجاعت سے مخالفوں سے لڑا اور انکو شکست فاش
دی تعاقب میں جاتا تھا کہ ایک سردار قدیم نے پیچھے سے میرے تلوار ماری جسکی ضرب سے میں زمین پر

گیا اور وزیر نے افواہ کیا کہ شاہزادہ مرگیا فوج واقعی جاکر اور اب کو بے والی و وارث سمجھکر بھاگی
دشمن نے دو ہیا مجکو جب ہوش آیا مین نے رنگ اور دیکھا مین دوسری ولایت مفتوحہ مین گیا وہان
بھی نہ ٹھہر سکا گریزان گریزان اسطرف آیا اگر مطلب دلی حاصل ہو بعد چندے اپنی میراث آبائی
کو دشمنون سے لون جوان رعنا نے اس بیان کو ایسے پیرایہ مین بیان کیا کہ ملکہ مع جملہ اپنے مقربون کے
رونے لگی ملکہ کی ہچکیان بندھ گئین دم نہین سماتا تھا کہ جوان نے منع کیا ملکہ کے جب آنسو تھمے اور دل بے
قابو ہوا تو دوسری طرف سے بیقراری پیدا ہوئی اور ایک نوع کشش باندھ کے دیکھا کہ جوان بھی اسکی طرف
نظر جمائے تھا قاعدہ ہو دو طرفہ ہو گئی جب چار ہوتی ہین عشق کی برچھیان کلیجون سے گذر جاتی ہین پھر تدبیر
مانع نہین ہوسکتی لاکھ ضبط کا ان وضعداری کوئی روک نہین سکتا ملکہ اس جوان کے عشق مین ایسی کامل ہوئی کہ اسکی
ہر شکل محال تھی جب دوپہر کا وقت قریب آیا جوان رخصت ہو کر مہانسرا مین آیا یہان غل غپاڑا
مچا ہوا تھا کہ کوئی ایسا چور آیا تھا کہ کل سامان مہانسراے لوٹ لیا اور کسی کو کانون کان خبر نہوئی
کوئی چور آسمان کا تھا یا زمین کا کہ گئی ملکہ کو اس بات کی خبر ہوئی اسنے کہا خاموش رہو دوسرا سامان مہانسرا
کا تیار کرو اس جوان رعنا کو نہ خبر ہو ورنہ خیال کریگا کہ مین مصیبت زدہ ہون شاید مجھ پر گمان ہو یا اس ملکہ سے کچھ
بندوبست نہین ہوسکتا غرضکہ سب چپ چپ ہو گئے اور خفیہ طور سے افسران پولیس کو چشم نمائی کی گئی اور عتاب
ظاہر کیا گیا دوپہر کو جب جوان کے روبرو سفرہ سلطانی بچھایا گیا اسنے انکار کیا ملکہ کو خبر ہوئی کنیز کو طلب کیا
اور کہا کہ جا جوان سے عرض کر کہ آپکو تکلیف ہوگی ذرا قدم رنجہ فرمائیے کنیز آئی جوان سے کہا کہ ملکہ زمان آپ کو
یاد فرماتی ہین جوان چین بر جبین ہوا اور کہا کہ جاؤ ہم آتے ہین کنیز نے آکر ملکہ سے کہا ملکہ سمجھی کہ شاید
کوئی امر خلاف طبع ہوا لہذا ہر کنیز جا اور منت عرض کر کنیز آئی اور بہت خوشامد سے عرض کیا غرض جوان
راضی ہوا اور ملکہ کے قریب گیا ملکہ نے سبب نکھانے کا پوچھا اول بذریعہ اتالیق کلام تھا اب ملکہ خود
دریافت کرتی ہی جوان نے کچھ رونے کی حالت بنا کے کہا خواہش نہین ہی ملکہ نے کہا نہین کھانا ضرور نوش
کیجیے ورنہ میرے دلکو بہت بڑا صدمہ ہوگا جوان نے جب زیادہ انکار کیا ملکہ مثل ابر نوبہار رونے لگی ذرا اشک
سے دامن قبا کو تر کرنے لگی اور سسکی بندھ گئی جوان نے دیکھا کہ میرا عشق اسکے دلمین جاگزین ہو گیا
جبرًا جوان نے منظور کیا غرض طلب ہوا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے خاصہ مرتب کیا اور اپنے سامنے جوان کو
کھانا کھلایا جب جوان کھا چکا ملکہ مسکرائی اور کہا اللہ رے ناز ابتدا ہی سے یہ نخرے جوان نے آہستہ سے
کہا جو عاشق ہوگا آپکے نخرے اور ناز سہے گا ابھی کیا دیکھیے آگے کسطرح کردگا اور آپکو سب سہنا ہونگی دو دو
باتین ہو گئین جوان آکر داخل مہانسرا ہوا ادھر ملکہ کا یہ حال ہوا جبتک ملکہ دیکھتی رہی جب سے
جوان نظرون سے روٹ ہوا دل ملکہ کو عجب صدمہ ہوا آنسوون کا تار بندھ رہا تھا انیسین جلیسین سمجھاتی
تھین کہ اے ملکہ تم کیون اپنی حالت غیر کرتی ہو ایسی کے پیچھے [illegible] ہو گیا ہوا اے ملکہ تم ایسی نادان
نہین ہو خود سمجھتی ہو یہ جان کو عذاب مین ڈالنا محض بیفائدہ ہے سب ملکہ کو انیسین جلیسین سمجھاتی تھین
کہ ملکہ آہ سرد کھینچکر دلکو ہاتھون سے پکڑ کے یہ کہتی تھین شعر از سر بالین من برخیز او نادان طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست * جوان رعنا تین روز تک ملکہ کا مہمان رہا چوتھے روز حسب قاعدہ
مقررہ محاسن دراز جادو کے پاس جوان رعنا ایک مقرب ملکہ کے ساتھ گیا موافق آئین شاہان و شاہزادگان

کے سلام و آداب کر کے بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے سب کیفیت دریافت کی جوان رعنا نے وہ سب
حال من وعن جسطرح ملکہ کاکل کشا سے بیان کیا تھا عرض کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اب کل اسکا
امتحان لیا جاویگا جوان رعنا وہاں سے اٹھکر مہمانسرا میں آیا جب پیر فلک آئینہ نورانی ہاتھ میں لیکر روشنی بخش
عالم ہوا جوان رعنا اپنے ضروریات سے فارغ ہوکر محاسن دراز جادو کے دربار میں گیا محاسن دراز نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا جوان رعنا بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ محرم جادو دربار میں [illegible]
آیا اور مودب کھڑا ہوا محاسن دراز جادو نے کہا اے محرم جادو گنجینہ جادو میں جا اور وہاں ایک آئینہ ہے
جواہر کا ہے سے آ محرم جادو اسیوقت گیا اور طرفۃ العین میں آئینہ پیش کیا محاسن دراز جادو نے کہا اے دوست
تیرے حسب ونسب کا حال میں اس سے دریافت کرتا ہوں یہ کہکر محاسن دراز جادو نے کہا اے آئینہ سامری یہ معلوم کر
یہ جوان رعنا کون ہے وہ آئینہ بیچ سے شق ہوا اور ایک ساحر کہ جسکا نصف جسم بالا آدمی کا تھا کان بیل کے اور ناک
لمبی آنکھیں بڑی بڑی نکلتی تھیں اسنے کہا کہ اے بادشاہ عالم جیت المال یہ صاحبقران کا ایک عیار ہے
عمرو ثانی نام ہے لوٹ لینے آیا ہے فاتح طلسم ہے تجھ پر نشان ہر یگانہ بادشاہ ہے نہ شاہزادہ ہے اسے دھوکا دیتا ہے یہ کہکر
وہ آئینہ میں چلا گیا لینا لینا کا غل ہوا جوان رعنا گلیم اوڑھ کے روپوش ہو گئے سب ساحر دیکھتے رہے کہ ابھی کیا
تھا اور کیا ہو گیا نظروں کے سامنے تھا یون غائب ہوا سب نے اسکی تصدیق کی اور کہا بلا شک یہ عیار لشکر اسلام
ہے محرم جادو آئینہ لیکر گنجینہ جادو کیطرف گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ کوئی ساحر آیا بعد
اسکے آگ برستی ہوئی ایک ساحر آتش جادو دیگا محاسن دراز جادو میں آیا اور کھڑا ہو کر
محاسن دراز جادو نے کہا کہ اے آتش جادو ایک عیار لشکر اسلام کا ابھی میرے سامنے سے غائب ہوا ہے
جہان ہو اسکو گرفتار کر آتش جادو وہاں سے چلا اور تمام شہر میں تلاش کیا کہیں اسکا پتہ نہ لگا واپس
دربار محاسن دراز جادو میں آیا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا جوان گلیم عیاری اوڑھے ہوئے برنگ ہوا سے
نکل باہر گیا اور وہاں جا کر گلیم اوڑھے ہوئے اندرون خانہ محاسن دراز جادو پہنچ وہان کی سب
عورتون کو دیکھ بھال کر اور ایک ساحر کی صورت بنکر طرف ملکہ کاکل کشا جادو کے چلا اور دربانون سے
اجازت لیکر اندرون محل سرا گیا اور ملکہ کاکل کشا کو ایک خط دیا اور زبانی بھی کہا کہ یہ آپکی والدہ نے دیا ہے
اور کہا ہے کہ تم بہت جلد تحفۂ ارم میں میری بہن کا باغ ہے تو میں تجھے تمہاری مفید مطلب بات کہونگی
کیونکہ تمہارے باپ کو تمہاری بہبودی کی نظر نہیں ہے ملکہ نے خط کھولا اسمیں لکھا تھا کہ ایک جوان جیسا
خوبصورت تھا اور وہ تمہاری منظور تمہارے باپ محاسن دراز جادو کے دربار میں حاضر ہوا اپنا
حسب ونسب سب بیان کیا میں نے بھی دیکھا تھا واقعی وہ جوان بہت اچھا لائق تمہارے تھا تمہارے
باپ نے اسکو مروا ڈالا یا ایسا ہے کہ کوئی نہ ہوگا یا بیٹی میں نے سمجھا یا کیا کہ اسقدر ملک و دولت میرا سب
اگر میں کاکل کشا کے ساتھ کسیکا عقد کردوں تو وہ دعویدار ہو تخت پر بٹھانا پڑے اور نہ مجھے تا حیات
خود رہونگا جب میں مر جاؤں کاکل کشا کا جو دل چاہے سو کرے الغرض جگر تمہارا باپ ایسا ہے کہ اسکو
تیرا کچھ خیال نہیں اس جوان کو مفت مروا ڈالا تم بہت جلد آؤ یہ خط پڑھ کر کاکل کشا اپنی ماں تسکین جلد جا
کا خط پڑھکر اور زبانی سنکر نہایت غمگین ہوئی اور بیباک کر رونے لگی ساحر نے کہا کیا غمگینی ہو کر نے جلد جا
در دل علی الصباح ضرور حاضر ہونگی یہ ساحر محل سے روانہ ہوا اور کنیز ملکہ کاکل کشا کی محلسرا میں

پہونچا اور ایک خط ملکہ مشکین جعد جادو کو دیا اور زبانی کہا کاکل کشا شہر کے باہر ایک ضرورت سے آئی
ہین ابھی اسی دم چلیے ملکہ مشکین جعد زبانی سنکر اور خط دیکھکر ہمراہ کنیز روانہ ہوئی آگے آگے ملکہ اور پیچھے پیچھے کنیز
چلی راستے پیچھے سے ایک تھپڑ مارا جس سے سفوف بیہوشی اڑا اور اسکو چھینک آئی بیہوشی سرایت کر گئی
جھٹ پٹ اٹھا کر داخل زنبیل کیا اور وہان سے سیدھا تختۂ ارم کی طرف چلا باغ خالی تھا یہ اسمین منتظر بیٹھ رہا
کہ آمد ملکہ کاکل کشا ہوئی یہ بلباس ملکہ مشکین جعد کے بنا ہوا بیٹھا تھا کہ ملکہ کاکل کشا آئی جھک کے سلام
کیا رخسارہ پوتے ہی کاکل کشا سمجھ گئی لیکن آثار رنج چہرے سے ظاہر تھے جو کلام منہ سے نکلتا تھا لفظ عزا
پایا جاتا تھا اضطراب بیقراری رنگ چہرے سے عیان تھی مرغ عشق سے جام چشم نرگسین لبریز پائے جاتے تھے بات بات
در دو آہ آہ نکلتی تھی عشق مادری ظاہر کرنے لگی سمجھایا بجھایا اور کہا اے دلبند تو غمگین نہو مین اسکی لاش کو
خداوند قمر کے حضور مین بھیجونگی اور اس سے استدعا کرونگی امید ہے کہ خداوند قمر رحم کرے اور وہ مرد زندہ
ہو تو اپنے دل محزون و غمگین سے ضبط فغان کر دل پر جبر کر اس بلاے ناگہانی سے صبر کر دیکھ تو
میری پیاری بچی تو تماشا نہ کر تری ہو میرا دل کڑھتا ہے کلیجہ بیٹھا جاتا ہے ملکہ کاکل کشا بولی کہ اے مادر مہربان
یہ آپ بہت صحیح فرماتی ہین لیکن جعد دست کے ایک جوان رعنا والا نسب عالی حسب گنجینۂ رموز جہانبانی
دفینۂ اسرار کشورستانی زیب انجمن آفاق گیری و سادہ آراے محفل دارائی واقف علوم لطیف ماہر
فنون شریف تھا علاوہ ان خوبیون کے حسن مین بیمثال کہ پری جمالان عالم تاب نظارہ نلا سکین عاشقان
شیدا جی ہو کے نہ دیکھ سکین حسینان عالم اسکے کاروا برو سے خبر ارے دل کے ٹکڑے کرین ہاتھ آیا تھا لیکن
بادشاہ کو کیا کہون کہ ذرا بھی اسے ترس نہ آیا خوف و خطر بالا خیال کسی امر کے اسکو قتل کر کے اپنا نامہ
اعمال سیاہ کیا اپنی گردن پر یہ خون ناحق لیا ملکہ مشکین جعد جادو بولی کہ اے پیاری لڑکی زمانہ نے دیکھی
ہوئی گردش فلکی ہی ہر کج رفتاری گردون دون ہی کا نام ہو واقعی بادشاہ طلسم محاسن دراز جادو ایسا ہی
بیرحم ہو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا یہان پناہ لینے کو آیا تھا کہ شادی نہ کرسکے لیکن قتل بیفائدہ کیا اے میری
پیاری بیٹی بادشاہ سے مین نے کئی دفعہ تیری شادی کے لیے کہا لیکن جب یہ ذکر آیا ایسا برہم ہوا کہ مین کچھ
کہہ نہین سکتی صاف یہ جواب دیا کہ مین نے یہ ملک و مال جمع کیا ہو اس واسطے اسکو فضول صرف کرون اور اپنا
شریک کرون لڑکی بعد میرے جب مین مرونگا جو چاہے سو کرے میری بلا سے یہ مال و دولت یہ ملک و حشمت
بعد میرے جو چاہے سو ہو لیکن اپنے جیتے جی مین یہ امر ہرگز نہ کرونگا مین نے اسکو چاہا لیکن میرے جواب
سے سخت برہم ہوا اگر مجھ پر زور و قابو پاتا تو ضرور مجھکو مار ڈالتا لیکن خداوند سامری نے اسکو میرے اوپر
ایسا زور نہین دیا جو بال بیکار کرسکے دور شراب شروع ہوا اسکا ذکر وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

ہمہ جب آتش جادو دربار مین حاضر ہوا تب محاسن دراز نے ایک ساحر کو سبزۂ صحرا کی طرف روانہ
کیا اور کہا کہ دژم جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر طرف سبزۂ صحرائی کے گیا اور چشم زدن مین دژم جادو
کو لیکر حاضر ہوا دژم نے دست بستہ سلام کر کے عرض کیا کہ اے شہریار آپنے کس لیے مجھکو یاد فرمایا ہے محاسن
دراز جادو نے کہا کہ اے دژم جادو ایک عیار عمرو ثانی لشکر صاحبقران ثانی کا بیان

آ گیا تھا بیرب روبرو سے پوشیدہ ہو گیا اسکا جلد پتہ لگا کہ وہ کہان ہے وژم جادو سلام کرکے رخصت ہوا
اور ہر ایک کوچہ و بازار مین تلاش کرنا شروع کیا تین شبانہ روز اُسکی تلاش مین رہا لیکن کہین پتا نہ لگا
تب ہر ایک مکانون مین تلاش کرنا شروع کیا کہین نشان نہ معلوم ہوا محلات شاہی کی طرف گیا ملکہ مشکین
جعد جادو کو سلام کرنے کے لیے اس مکان شاہی مین بھی گیا دیکھا کہ مشکین جعد نہین ہین خواصون سے
دریافت کیا معلوم ہوا کہ شہر زرنگار مین ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو تشریف لے گئی ہین اسکو شبہ ہوا کہ عجب
نہین کاکل کشا کے وہان وہ عیار ہو زرنگار گیا وہان بھی ملکہ کاکل کشا اور مشکین جعد نہین تھین نہایت
حیران ہوا اور ایک جنگل مین بیٹھکر پرستش شروع کی اور اپنی کتاب طلسم مین دیکھا معلوم ہوا کہ تختۂ ارم
مین بلباس ملکہ مشکین جعد وہ عیار بیٹھا ہے یہ سر پاؤن رکھکے چلا دربار مین حاضر ہوکر محاسن دراز
جادو سے عرض کیا کہ تختۂ ارم مین وہ شخص ہے محاسن دراز جادو نے وژم جادو کو مع آتش جادو کے روانہ کیا آتش جادو
جب پہونچا تختۂ ارم مین آگ برسانا شروع کیا ملکہ مشکین جعد جعلی ملکہ کاکل کشا جادو سے باتین
کر رہی تھین دیکھا کہ تمام آگ برس رہی ہے اور اس طرف آگ برستی آرہی ہے ملکہ جعلی نے
کاکل کشا سے کہا کہ دیکھو محاسن دراز جادو کو معلوم ہو گیا کہ ہم تم یہان ہین اسنے آتش جادو کو
گرفتاری کے لیے بھیجا ہے تو اس سے سر براہ نہین ہو سکتی ہین اسکا مقابلہ کرتی ہون اور ابھی اسکو
گرفتار کرتی ہون آپ مین تجکو چھپاؤن یہ کہکر جھٹ پٹ ملکہ کاکل کشا کو بغل مین دبا کر نذر زنبیل کیا اور
آپ گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے وژم جادو اور آتش جادو آگ برساتے ہوئے نیچے اُترے دیکھا
کوئی نہین کسی کا نشان نہین نہایت حیرت مین ہوئے دونون وہان سے دربار محاسن دراز جادو
مین واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور وہان کوئی بھی نہین ملا تب محاسن دراز جادو نہایت متحیر
ہوا اور دونون کو رخصت کیا وہ دونون محاسن دراز جادو سے رخصت ہو کر اپنی جگہون پر گئے
خواجہ دوسری فکر مین مبتلا ہوئے خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے اور وہان سوچتے سوچتے دریائے فکر مین
غوطہ زن ہوئے کہ ایک بات سمجھکر خواجہ نے ایک سوداگر کی صورت بنائی اور خوب رنگ و روغن
آب و تاب دیکر تاجرانہ لباس زیب بدن کیا کہ آگے ذکر اسکا موقع پر آئیگا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اُسنے ملکہ مشکین جعد کو ایک صلاح کے لیے طلب کیا محل بزم اغیار سے خالی تھا خلوت کا مکان تھا
خواصون نے آکر کہا کہ اے بادشاہ طلسم کئی روز ہوئے کہ مشکین جعد ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو گئی تھین
اُس روز سے نہین آئین ایک ساحر کو ملک زرنگار کی طرف روانہ کیا جب ساحر زرنگار پہونچا دریافت کیا کہ ملکہ
مشکین جعد یہان نہین آئین اور ملکہ کاکل کشا بھی کئی روز ہوئے کہ تختۂ ارم کیطرف گئین وہ بھی ابھی نہین آئین
ساحر نے سب حال آکر عرض کیا محاسن دراز جادو نے اس ساحر کو تختۂ ارم کی طرف روانہ کیا وہان
سے بھی بے نیل مرام واپس آیا اور آکے سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت متحیر ہوا
اور چند ساحرون کو اس تلاش کے لیے مقرر کیا کہ طلسم بیت المال مین تلاش کرین وہ تین شبانہ روز
برابر تلاشی ہوئے لیکن پتہ نہ لگا سخت متردد ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے محاسن دراز جادو

نے اپنی کتاب انکشاف الاسرار مین دیکھا معلوم ہوا کہ لشکر صاحبقران کا ایک عیار عمرو ثانی آیا اور
اُسنے دونون کو گرفتار کیا یہ حال دیکھتے ہی ہوش و حواس باختہ ہوگئے دیر تک بے حس و حرکت شل بت آذری
بن بیٹھا رہا بعد چند ساعت کے حواس منتشرہ جمع ہوئے یہ خیال پیش نظر ہوا کہ وہ عیار بڑا چالاک ہے
میری ناموس کو بھی برباد کیا عزت مین داغ لگایا سب ساحرون کی نگاہ مین حقیر و ذلیل شمار ہونگا اسکا
انتقام لینا ضرور ہو اور اس عیار کو گرفتار کرنا فرض ہو یہ ارادہ مصمم کرکے دربار مین آیا اور یہ مشہور
کیا کہ دونون ماں بیٹیان برائے تفریح طبع گلدستۂ ہفت در کیطرف گئی ہین ہفتہ عشرہ مین آوینگی
دربار مین بیٹھے بیٹھے تجویز کیا کہ اُس عیار کو عیارون کے ذریعے سے گرفتار کراؤن اسی وقت ایک ساحر
گلگون عیار اور ریلمان عیار کے بلانے کیواسطے بھیجا کہ جنکا ذکر موقع پر آویگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ سوداگر کامل بن چکے تب انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہان طلسم مبیت المال مین عرصہ ہوگیا مین
بہت قرضدار ہوگیا اور لشکر صاحبقران ثانی مین بھی قرضدار ہوگیا ہون اور بہت قرضہ بڑھ گیا ہو اسکی
ادائی کرنا ضرور ہو اگر یہ قرضہ ادا کیا گیا تو دوبارہ جب مجھکو ضرورت ہوگی تو کوئی قرض نہ دیگا اور نادہندون
مین میرا نام لکھا جاویگا اور سارا کاروبار میرا ابتر ہوجاویگا اس سے بہتر یہ ہو کہ کچھ فکر کرکے روپیہ پیدا کرون
تاکہ سب کی ادائی ہوجاوے اور پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آویگا دیر تک اسی فکر مین غلطان و پیچان رہے دفعتہ
خیال گذرا کہ ملک زرنگار کیطرف چلنا چاہیے یہان عزیمت چست باندھکر روانہ ملک زرنگار ہوئے
بلباس سوداگران جاکے مہمانسرا مین قیام کیا دیکھا کہ وہی سامان موجود ہو جب تجار گردون وقار فلک
نے اپنی دوکان تجارت زرم کی دسترخوان دعوت بچھایا گیا مقیمان مہمانسرا دسترخوان پر بیٹھے یہ بھی جاکر بیٹھے
کھانا کھایا اور ہاتھ منہ دھو اپنے بستر آرام کے لیے لیٹے جب بلائے شب نے جب مشکین کھینچکر
کمرے تکائی سوداگر مصنوعی اٹھا اور کمرہ کا قفل جسمین ظروف اور سامان دعوت رکھا تھا آہستہ سے
کھولا اور جیب اسباب مال و متاع سب اٹھا کر نذر زنبیل کیا جسمین کچھ گرد تھی اسکے سوا تو رسید زنبیل کیا
اور دروازہ مقفل کرکے اپنے بستر پر آرام سے لیٹ رہے جب ملک التجار گردون نے اپنی بزم بازار کی
کی ہر ایک خفتہ بستر خواب سے اٹھا مہتمان دعوت نے سامان دعوت کا سرانجام شروع کیا دیکھا کوئی
چیز نہین ہو پولیس کو اطلاع ہوئی سب کی تلاشی لی گئی کہین سراغ نہ لگا نہایت خستہ و خراب ہوئے
حیرت زدہ ایک دوسرے کا منہ تکتا تھا نا بیر کچھ سوجھے سکوت کے اور نہ آتا تھا سوداگر مصنوعی مہمانسرا
سے رخصت ہوا اور باہر جاکر ایک مقام محفوظ مین جاکر ملکہ کاکل کشا کی صورت بنا سر سے پا تک شبیہ
مطلق بنگیا ایک تخت پر سوار ہوا غل مچا ہر ایک نے دیکھا کہ ملکہ کاکل کشا آگئین خوشیان منانے لگین
ہر ایک نے آداب و تسلیم و مجرا کیا ملکہ کاکل کشا اپنی مسند پر رونق افروز ہوئین اور خازن کو بلاکر کہا کہ جتنا
خزینہ مال و متاع ہو سب نکالکر حاضر کرو محاسن دراز جادو کا حکم ہو مین وہین رہونگی مبادا ابھی کوچ کرنا
ہو خازن یہ سنتے ہی سرگرم اہتمام ہوا بے حد مال و اسباب تھا مندش گمان کی مجال نہ تھی جو شمار کرسکتا
نہ محاسب قیاس کا یارا تھا حساب لگاتا جبکہ سب خزانے خالی ہوگئے اور مال و متاع انبار ہوگیا تب

ملکہ کاکل کشا اپنی مسند سے اٹھیں اور چادر بچھا کر سب اسمیں رکھکر باندھا اور ملازمان موجودہ سے کہا کہ
تم سب آگے چو نقطۂ شمعر و جادو اور گلچین وانیں اور نیم پیکر باندار گلچین انکو مکان منتقل کرنے کے واسطے
مامور کیا اور یہیں وہ سب مال و اسباب اٹھا کر نذر زنبیل کرکے فراغت سے بیٹھیں جس جگہ وہ مامور ہیں اپنے
اپنے کاموں سے فراغت کر چکیں حاضر خدمت ہوئیں تب اسنے ایک گلدستہ نکالا اور کہا کہ تم جانتی ہو یہ
کیا ہے سبھوں نے کہا حضور نے عالم سوسے گلدستہ کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے عیار نے کہا ہاں یہ گلدستہ تو ہے
لیکن یہ اسرار طلسم ہے اسکا یہ خواص ہے کہ جو کوئی اسکو سونگھے سب اسرار طلسم اُس پر منکشف ہو جاویں خداوند
سامری نے اسکو خاص اپنے لیے بنایا تھا اب یہ خداوند کے پاس تھا تھا غیب میں خدمت خداوندی
میں حاضر ہوئی تھی نہایت خضوع و خشوع قلب سے پرستش کی خداوند مجھ سے خوش ہوئے اور یہ گلدستہ دیا
اور کہا کہ نذر نگار تو جیوے طلسم بیت المال میں رہ اور مجھے سب اسرار طلسم منکشف ہو گئے اب میں اگر چاہوں
تو ایسے صد ہا طلسم بنا ڈالوں چونکہ تم لوگ میرے محرم راز اور پرانے وفادار ہو تمسے یہ اسرار اخفا کرنا آئین
دوستی سے خلاف ہے تم بھی سب ملکر اسکو سونگھو جیسے ہی سبھوں نے سونگھا سب کو یکدم سے چھینکیں آئیں
اور بیہوش ہو گئیں ملکہ معشوق نے سب کو باندھکر زنبیل [illegible] قبضہ کیا اور انکو عنایات شاہی سے اسباب
جمع ہوئے اور جو جو جواہرات طلا و نقرہ کی قسم سے ہاتھ لگا سب بیک نظر زنبیل کیا اُس ایوان شاہی
کو ایک سنسان مقام بنا دیا جو ہاتھ لگا [illegible] زنبیل شریف کیا اور وہاں سے نکلے طرف شہر پناہ
کے متوجہ ہوئے کہ ذکر اسکا موقع پر کیا جائیگا جبکہ یہ ساحرنی [illegible] دو عیاروں کو لیکر بارگاہ سلطانی میں
حاضر ہوا محاسن دراز جادو نے اُن دونوں عیاروں کو دیکھا [illegible] کہا کہ ایک عیار
تو بدست تیز لشکر سنما چہتران شاہ کا واسطے فتح بیت المال کے آیا ہو [illegible] اسواسطے طلب
کیے گئے ہو کہ اُس عیار کو گرفتار کر کے حاضر کرو [illegible] تم باوفا ہو اُن دونوں عیار
کامل [illegible] اسکے [illegible] لاکھ عیار ہوئے تو مجھے جانثار ہوں گے یہ کہکر
رخصت ہوئے [illegible] عیار [illegible] اسکا ذکر موقع پر آئیگا خواجہ [illegible]
جانب شہر پناہ چلے جاتے تھے شہر پناہ کے قریب پہنچے دیکھا ایک دیوار طلائے خالص کی ہزاروں
کوس تک گرد ہے [illegible] خواجہ
اس دیوار کو حسرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور سمجھاتے تھے کہ اسکو کیونکر لوں اگر یہ دیوار طلائی میرے
قبضے میں آجاوے تو میں مالدار ہو جاؤں پھر تمام عمر محنت نہ کرنا پڑے نہ کسی سے قرض لینا ہو
اور نہ کسی کا قرضہ مجھ پر رہے یہ خیال کرتے تھے کہ انھوں نے ایکبار جال الیاسی پھینکا کہ وہ دیوار سمٹ
کر جال میں آگئی یہ اُسی برکت تھی ناظرین ان تبرکات سے بخوبی واقف ہیں اور جو جو عجائب کارنامے
خواجہ عمرو سے ہوتے ہیں اسنے بھی خوب ماہر ہیں [illegible] دیوار کو بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ
خوشی خوشی طلسم بیت المال کیطرف ارادہ کیا اسکا ذکر موقع پر آئیگا

اب عیاران محاسن دراز کی کیفیت عرض کیجاتی ہے

برگلگون عیار نے جنگل میں ایک بارگاہ عالی استادہ کی اور بہت سے نقلی ساحرنی کے بنائے دو دو رسے

پر بٹھا دیئے اور خود ایک ملکہ حسینہ بنکر بارگاہ مین بیٹھی اور لمعان عیار ایک درخت پر چڑھکر چارون طرف دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک شخص لانبا قد لانبی لانبی ٹانگین تیز روی سے چلا آرہا ہے قیافہ سے معلوم کیا کہ یہی عیار ہو خواجہ بلباس مسافران جلدی جلدی آرہے تھے کہ لمعان عیار درخت سے اُترا جلدی ایک مسافر کی صورت بنکر چلا تھوڑے عرصہ مین خواجہ اسکے قریب آئے اپنا ہم رنگ پایا تفتیش حال کیا لمعان نے کہا کہ مین جنگل کا رہنے والا ہون ڈاکہ زنی میرا کام ہے آج اس جنگل مین ایک خیمہ کسی سوداگر کا استادہ ہوا ہے بہت مالدار ہو جاتا ہون کہ اسکو تنہا لوٹون اور مجھکو اپنی شجاعت دکھا کر دونون مال کا نام سنکے خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا بلا خیال کسی امر کے خواجہ ساتھ چلے اور دلمین کہتے تھے کہ جا تنہا ہو اس مال کو لون یہ خیال کرتے جا رہے تھے کہ سامنے بارگاہ دکھائی دی خواجہ نے دیکھا کہ ایک خیمہ عالی ہے زر بفت کا نہایت آب وتاب سے بنا ہوا جواہرات گران بہا کی جھالر لگی ہوئی استادہ ہے گرد بارگاہ کے کچھ آدمی بلباس ساحران بیٹھے ہین فرش مکلف پر تکلف بچھا ہے مسندین زرتار مغرق گاؤ تکیہ غلاف مخمل کا شامل کامدانی زرکار مسہری بہت عمدہ ونفیس ہیرے کے سانچے کی ڈھلی ہوئی شفق مشرق کا گمان ہوتا تھا نظر خیرہ ہوتی تھی تاب بصارت نہین جو نظر ڈال سکے خواجہ کے دلمین لالچ دامنگیر ہوا کہ فانوس فلک نے سراپردہ مغرب سے سر نکالا چارون طرف روشنی نمودار ہوئی جنگل وادی ایمن کا نمونہ ہوگیا تجلی ماہ تمثال کا نزول معلوم ہوتا تھا کہ لمعان نے خواجہ سے کہا کہ اب رات زیادہ گئی ہے آدمی آرام مین ہونگے آؤ چلو مال واسباب لوٹین خواجہ ساتھ ہولئے جب دربارگاہ کے قریب پہونچے لمعان نے کہا کہ آپ اندر جائین اور مین دروازہ پر مستعد رہون خواجہ نے کہا کہ یہ کام میرا ہے تم اندر جاؤ لمعان نے کہا نہین آپ اندیشہ نہ کرین مین دھوکا نہ کرونگا آپ جائین تو سہی ناچار مال کے لالچ مین خواجہ نے قدم رکھا کچھ خیال آگیا کہ شاید اسمین کوئی سحر ہو اور عیاری کرکے سحر سے گرفتار کر لیا جاؤن جامے حزم واحتیاط زدہ غلام گردش کی آڑ مین ہوکر بارگاہ مین پہونچے اور مسہری کو دیکھا حواس باختہ ہوگئے خواجہ نے کہا کہ آج تک میری نگاہ سے ایسی مسہری نہین گذری نگاہ کو جمایا دیکھا کہ ایک آفتاب جمال قیامت نمونہ آفت محشر پندرہ یا سولہ برس کا سن لیکن اُٹھتی جوانی ہے جوبن زور شباب دکھاتا تھا گات کسی ہے کہ قمقمہ نور طشت زرین مین رکھے ہین یا حباب آب ہین جو موج دریائے حسن کے جوہر مین زلف الجھی ہوئی کمر سے لپٹ رہی ہے یا ناگنین کمر کا حلقہ کئے ہین دست غیر نامحرم وہان تک نہ پہونچے خواجہ اسکے نزاکت حسن کی بناوٹ پر نہایت محجوب ہوئے خیال آیا کہ اسکو پہلے گرفتار کرون بعد کو مال پر ہاتھ ڈالون یہ قریب مسہری گئے لیکن دھوان جو روشنی کا نکلتا تھا اس سے کچھ اشتباہ ہوا اپنے سے فوراً باہر آئے آثار چھینک معلوم ہوئے جلدی سے ایک سفوف خمار بیہوشی شکن سونگھا کہ جس سے چھینک کا اثر موقوف ہوا لیکن جسم بھر مین ایک لرزش تھی دوسرا سفوف منھ مین ڈالا حلق سے اترتے ہی وہ رہا سہا خمار دفع ہوا فوراً سمجھ گئے کہ اس روشنی کے ساتھ بیہوشی ہے اور یہ عیار ہین آہستہ سے قریب مسہری کے گئے کچھ آثار غنودگی کے اسمین پائے سفوف بیہوشی نکال کے ناک کے سامنے کیا دم کے ساتھ سفوف دماغ پر پہونچا چھینک آئی بیہوش ہوئی لمعان نے خیال کیا کہ یہ چھینک اس آدمی کو آئی ہے لپکے خیمے کے اندر قدم جلدی سے ساتھ رکھا خواجہ نے گلیم اوڑھی اور جال مارا کہ لمعان پابند ہوگیا

خواجہ نے فوراً دارو ئے بیہوشی سنگھا کر غافل کیا اور اُسے پلنگ پر ڈالا باہر نکل کے اُن آدمیوں پر جال پھینکا
نشانہ کرکے چرچر ہوگئے اُنکے شکموں سے ایک دھواں نکلا خواجہ نے نتھنوں کو بند کرلیا اور سفوف
دافع بیہوشی زیر حلق اُتارا معلوم ہوا کہ یہ سارا عیارین کا کرشمہ تھا خیمے کے اندر آئے اور گلگون و لمعان
کو ایک دوسرے کے قریب لٹا دیا لیکن جال اور رسی سے بندھے ہوئے رکھا خیمہ مع سامان آرائش
سب درخش زنبیل کیا جب نہانخانہ مشرق سے شاہ خاور تخت گردون پر جلوہ گر ہوا دوا ئے دافع
بیہوشی سنگھائی خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے مسہری کے قریب کھڑے ہوگئے دونوں کو چھینک آئی ہوش
میں ہوئے تو گلگون نے دیکھا کہ لمعان نے دست درازی کی ہر شجر شباب کے ثمر توڑنے کو
ہاتھ بڑھائے ہیں اور دونوں مثل درخت خزان خوردہ عریاں ہیں لمعان نے بھی دیکھا کہ میرے
ہاتھ نہال گلستان حسن کے ثمر خام توڑتے ہیں حرارت عزیزی جوش میں آئی گلگون عیارہ نے
گالیاں دینا شروع کیں دونوں شربت وصل ناچشیدہ سے ہٹنے کا قصد کیا اپنے کو گران
وزن پایا اُٹھنے بیٹھنے سے معذور دیکھا لمعان نے کہا اے عیارہ تو میری عصمت کو خراب
کرنا چاہتی تھی گلگون نے سیکڑوں مغلظات بے نقط سنائیں اور کہا اے عیار مکار تیرا فریب
میں سمجھ گئی تو نے آج میرے دامن عفت کو جلا دیا خیر اگر زندہ رہی تو اسکا بدلا لونگی جب تیری
ماں بہنوں کے ساتھ اسکا عوض نہ لوں تو میرا نام عیارہ نہ کہنا غرضکہ عریاں تن گلگون فرط غم
سے عرق ریز آب آب ہو گئی لمعان بھی پشیمان و شرمندہ تھا یارائے معذرت نہ توانائی
کلام خواجہ نے گلیم اُتاری سامنے آئے اور کہا ہیں یہ کیا مباشرت تھی سوائے اسکے اور کوئی
مقام نہ تھا واہ چہ خوش اچھی جگہ تجویز کی تھی خواجہ کو دیکھکر دونوں ازبس نادم و منفعل ہوئے خواجہ
نے جال اور رسی کو سمیٹا دونوں شرمندہ ہوئے تن پوشی کی دونوں ایک ایک سمت روانہ ہوئے
خواجہ بہ تبدیل ہیئت آگے بڑھے دو روز برابر چلے گئے طلسم بیت المال میں داخل ہوئے
ایک گوشہ میں بیٹھکر مکر تازہ کی فکر ہوئی وہیں ایک کنیز کی صورت بنکے رنگ و روغن درست
کرکے سازو سامان سب مرتع موقع کا ٹھیک کر جانب دربار محاسن دراز جادو کے چلے در دولت
پر جاکے دربان سے کہا کہ شاہ طلسم کو خبر کرو ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز آئی ہے
دربان نے جاکے شاہ جادو سے عرض کیا کہ ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز در دولت پر حاضر
ہے شاہ طلسم محاسن دراز جادو نے حاضری کا حکم دیا کنیز جعلی دربار میں حاضر ہوئی اور با ادب تمام
عرض کیا کہ حضور سے پیام ملکہ نسرین جادو کا تنہائی میں عرض کرتی ہوں محاسن دراز جادو
نے خلوت کا حکم کیا جب جلوت مبدل بخلوت ہوئی کنیز جعلی نے کہا کہ حضور ملکہ نسرین
ساق جادو نے آپ کے مجرم کو جو لشکر حمزہ صاحبقران سے فاتح طلسم بیت المال میں آیا
ہو گرفتار کر لیا ہے آپ بہت جلد تشریف لائیں اور میں چلتی ہوں محاسن دراز جادو نے کہا کہ
تو چل وہاں تک نہ پہونچیگی کہ میں بھی یہاں سے رخصت ہوتا ہوں اس شخص نے بہت بڑی عیاری
میرے ساتھ کی ہے کنیز جعلی دربار سے نکل کے ایک گوشہ میں بیٹھ رہی محاسن دراز جادو
مع اپنے خدم و حشم کے طرف ملکہ نسرین ساق جادو کے روانہ ہوا جب وہ تھوڑی

در نکل گیا ادھر تیز جلی پھر دربار میں واپس آئی اور ایک رقعہ دربان کو محاسن دراز جادو کی طرف سے دیا اور آپ اندرون دربار روانہ ہوگئی جھٹ پٹ چال اور بیہوشی مارا جس قدر کہ دربان مال و اسباب مہیا تھا سب داخل زنبیل کر کے نکل گئی دربان نے ہاتھ پڑھا اور کہا کہ یہ جعلی رقعہ محاسن دراز جادو کا لائی ہو اور شور مچ گیا تمام ساحر جمع ہو گئے استفسار حال کیا تیز جلی نے کہا تمکو یقین نہیں ہے تو چلو خود دریافت کر لو ابھی ایوان شاہی میں ہیں پھر وہاں نہ تھی جو مہر کرتے اور پھر مانگی ہے تو میں لیے جاتی ہوں ساحروں نے کہا کہ چلو دریافت کریں ساحر سب مل کے ایوان شاہی کی طرف چلے یہ پیشاب کے بہانے سے ایک آڑ میں بیٹھ گئی جب وہ آگے نکل گئے چال اور بیہوشی مارا سب دربانوں کا مال داخل زنبیل کیا اور یہ چل دی چل کافور ہو گئی کہ پتہ بھی نہ لگا ساحر سب ایوان شاہی پر گئے تلاش کیا محاسن دراز کہیں نہیں ملا جب واپس آئے اور دربار پر اپنی جگہ بیٹھے دیکھیں تو کسی کا مال ہی نہیں سب ساحر انگشت بدندان ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہوا اندرون دربار گئے جمیع لوازمات شاہی ندارد ساحروں سے کہا ضرور یہ وہی عیار تھا جس نے محاسن دراز جادو کو حیران کیا ہو محاسن دراز جادو و ملکہ نسرین ساق جادو سے ملے گئے اور حال بیان کیا ملکہ نے بھی لاعلمی ظاہر کی محاسن دراز جادو نے خاموشی اختیار کی اور وہاں سے اسی وقت عازم دار الامارہ ہوا یہاں جو آیا تو ایوان دربار کی عجب کیفیت دیکھی چاروں طرف سے شور و غوغا بلند تھا دل ہی دل میں کہتا تھا کہ اس عیار نے بڑی عیاری کی نہیں معلوم کہ ان عیاران طلسم کی کیا کیفیت ہوئی محاسن دراز جادو نے ایک ساحر کو شعلہ پیکر کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ شعلہ پیکر جادو کو اپنے ساتھ لیکر آؤ وہ ساحر اوج گرائے آسمان ہوا ایک دم میں شعلہ پیکر جادو کے یہاں جو خاص رانندہ خداوند قمر تھی پہونچا اور حال محاسن دراز جادو کا کہا شعلہ پیکر جادو باستر شتابی خداوند قمر طلسم بیت المال میں آئی اور محاسن دراز جادو سے بعد آداب کے عرض پرداز ہوئی کہ حضور نے کیوں یاد فرمایا ہے محاسن دراز جادو نے سب حال مفصل کہا شعلہ پیکر نے سر دربار گرفتاری عیار کا بیڑا اٹھایا شعلہ پیکر نے بزور سحر ایک مکان جواہر نگار بنایا جس میں ہزاروں خوشے جواہرات بیش بہا کے آویزاں کیے ایک دانہ مروارید کا دروازہ کا صدر اور ایک دانہ یاقوت کا دوسرا دروازہ بنایا اور کمرے کی کانوں کا چند پتلے طلسمی رکھے جو ہر شخص کے آنے کی آواز دیتے تھے کہ فلاں شخص آیا ہے شعلہ پیکر جب اپنے انتظام سے فارغ ہوئی ایک تخت بہت ہی خوبصورت طاؤس کا جسکی آنکھیں لعل کی اور بازو زمرد کے اور سینہ یاقوت رمانی کا اور سر ہیرے کا اور پر مرجان کے اس پر جلوس فرما ہوئی کہ گلگون اور لمعان بھی تلاش یاران دلدار میں ادھر آ نکلے خیال کیا کہ کیا عجب ہے عیار صبا رفتار ان سے کوئی حکمت تازہ کی ہو یہ تبدیل لباس ساحران شعلہ پیکر کے مکان میں آئے طائران طلسم نے آواز دی کہ عیار آئے ہیں شعلہ پیکر نے زمین پر پیر مارا زمین نے دونوں کے پیر پکڑ لیے یہ دونوں فریاد کرنے لگے کہ جناب کیا ہمیں مارے پر تلے ہو ہم تو حضور کے عیار ہیں اسکی تلاش میں نکلے ہیں شعلہ پیکر نے ان دونوں کو چھوڑ دیا خواجہ بہ تبدیل لباس ایک گوشہ مانفت میں کسی سوچ میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ نگاہ انکی دونوں

عیارون پر چڑہی خاموش ہو رہے دونون گھات مین لگے تھے کہ خود بدستے اپنے کو لمعان بنایا اور گلگون کے پاس آئے اور کہا کہ آج مین اُس عیار کو ضرور پکڑ لونگا گلگون نے کہا کیونکر لمعان نے کہا کہ مین نے اُس عیار کو ایک ساحر کے لباس مین بنتے دیکھا ہو ضرور ہو کہ وہ شعلہ بیگ کے دہان جاکر کچھ افساد کریگا مین پہلے ہی سے وہان جاکر چھپتا ہون اور ایک عمل دروازہ بناؤنگا وہ ضرور رہی کو آہستہ سے دروازہ کھولکر جاوے جیسے ہی دروازہ کھولیگا فوراً بیہوش ہوجائیگا گلگون نے کہا ہو تو ٹھیک چلو چلین گلگون اور لمعان جعلی دونون چلے باتین کرتے کرتے کہا کہ دروازے مین پھول لگانے کے لیے ایک زنجیر جنائی ہر دیکھو کیسی ہر کوئی تمیز نقلی زنجیر کی نہ کریگا گلگون نے کہا دیکھون لمعان جعلی نے جھولی سے زنجیر نکالی اور کہا یہ بہت ہی سبک ہر آہستہ سے لینا ایسا نہو کہ تم بیہوش ہو جاؤ گلگون نے کہا مین جانتی ہون لاؤ دیکھون لمعان نے گلگون کے ہاتھ مین وہ زنجیر دی گلگون نے دیکھکے احسنت کہا اور تعریف کی لمعان نے ہاتھ پھیلایا کہ لاؤ دیکھ چکین گلگون نے کہا ہان جیسے ہی گلگون زنجیر دینے لگی کہ لمعان جعلی نے ایک اُنگلی ماری زنجیر ہلی اور پانی اُسکا چہرہ گلگون پر پڑا اور سنگھنے کا کام کر گئی فوراً بیہوش ہوکے گری لمعان جعلی جلدی سے اُٹھاکر ایک گوشے مین لیگیا اور گلگون کی صورت بنکر لمعان کو تلاش کرنے لگا اور لمعان عیار کو دیکھکر کہا کہ آج وہ عیار محاسن دراز جادو کے سر پر نہین معلوم کیا بلا لائیگا مین نے ایک گوشہ مین اُسے شعلہ بیگ کا رنگ بناتے دیکھا ہر تمکو اطلاع کرنے آئی کہ چلکر آج اُسے گرفتار کرین لمعان ساتھ ہوا باتین کرتے جاتے تھے کہ اثنائے گفتگو مین گلگون جعلی نے کہا کہ مین نے ایک بادکش بنایا ہر جس وقت وہ جھنجھے کا بزور سحر گرمی پیدا ہوگی مین پنکھا جھلنے اُس کی بزور سحر اُسکا اثر کسی پر سوا اسے عیار کے نہ پڑیگا لمعان نے کہا دیکھون شاید کچھ رخنہ ہو مین درست کردون گلگون نے کہا میرا اصل مطلب یہی تھا لو دیکھو یہ کہکر گلگون جعلی نے پنکھا نکالکر دیا لمعان نے دیکھکر پسند کیا گلگون نے کہا اسکو جھلکر دیکھو لمعان نے کہا نہین گلگون نے کہا ابھی مین کیا ہر وہ تو وقت پر ہوگا لو دیکھو مین ابھی جھلتی ہون یہ کہکر گلگون نے خوب اپنے اوپر جھلا لمعان سے کہا کہ اسمین ایک خوبی اور ہر جو تمکو اسکے جھلنے مین معلوم ہوگی اس مین دوا سے بیہوشی اسمین دیکر لمعان کے سپرد کردیا لمعان نے جیسے ہی جھلا ویسے ہی اسکی ہوا سے سرفت سے نکلکر دماغ لمعان کو بیہوش کیا گلگون جعلی جلدی سے اسکو اٹھا ایک گوشے مین لیگیا اور وہان صورت تبدیل کرکے اسکی صورت بنکر اور اسکو ایک گڑھے مین چھپا کے طرف شعلہ بیگ کے چلا جب درگاہ پر پہنچا دربانون نے روکا اسنے کہا کہ شعلہ بیگ سے کہدو کہ لمعان عیار آیا ہر شعلہ بیگ نے یہ خبر پاتے ہی اندر بلا لیا اسنے جیسے ہی قدم اندر رکھا کہ غارت طلسمی بولے کہ عیار آیا ہو لمعان نے کہا اے شعلہ بیگ تم بلاشک اسکو گرفتار کر لوگی وہ ایک ہی موذی ہر بڑا زبردست ہر باتون باتون مین آنکھ کا کاجل نکالکر بیہوش کرتا ہر شعلہ بیگ نے کہا اے لمعان تم عیار ساحر کو کیونکر گرفتار کرتے ہو اور کیسے بیہوش کرتے ہو لمعان نے کہا ترکیب سے گرفتار کرتے ہین اور کہا بیہوش بالکل کرنے نہین پاتے کہ وہ بیہوش ہوجاوے باتین کرتا ہے فقط اتنا ہوتا ہر کہ طبیعت یکبارگی بھاری ہوجاتی ہے جیسے سو رہنی ہوتی ہر یہ لوگ جب اپنی ترکیب سے قابو مین کرلیتے ہین اُسکو بیہوش کرا سکتے ہین شعلہ بیگ نے کہا مین بھی دیکھون لمعان نے کہا بہت خوب ایک ساحر

بارے جب ملعان نے جھپٹ کے جال اور رسی مارا کہ وہ گرفتار ہو گیا شعلہ پیکر نے کہا کیا اب یہ گرفتار ہو لیا
کہا ہاں شعلہ پیکر نے کہا میں اسکو چھڑائے دیتا ہوں یہ کہکر سحر پڑھنا شروع کیا اُسنے جال اور رسی کھینچ لیا
شعلہ پیکر نے کہا کیا ابھی بیہوش ہوتا ہے ملعان نقلی نے کہا ہاں شعلہ پیکر نے کہا تم نہیں گرفتار کر سکتے اگر گرفتار
کرو بہت انعام دون ملعان نقلی نے کہا پہلے دیدیجیے شعلہ پیکر نے جواہرات دئے تیار رنگا دیے ملعان
نقلی نے جھپٹ کے جال اور رسی مارا شعلہ پیکر جتاب ہوا چاہا کہ سحر کرے ملعان
نقلی نے گلیم اوڑھ لی اور جال کر کے دو کیا جو حقیقت رکھتا وہ سب مع شعلہ پیکر کھینچ آیا شعلہ پیکر چلانے لگی
کہ اے ملعان برائے خدا مجھکو چھوڑدے لیکن ملعان نقلی کب چھوڑتے تھے ملعان نے شعلہ پیکر
کو مع تمام اثاث البیت و حشم و احشمت کے داخل زنبیل کیا اور وہاں سے چلتے پھرتے نظر آئے ایک ساحر
جو اس واقعہ کے قبل کہیں گیا تھا آیا دیکھا کچھ نشان نہیں حیرت زدہ ہو کر محاسن دراز جادو کیطرف
گیا اور سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت ہی متردد ہوا اور شعلہ پیکر کے گرفتار ہونے سے نہایت
رنج والم ہوا سب طرح کرنا تھا لیکن کوئی بن نہ آتی تھی غرض ایک گوشہ میں گئے اور ایک نہایت خوشرو
جوان سیمین قد سبزہ آغاز خوب درخشن چہرا چمکتا ہوا تلوار کمر سے لگی ہوئی تیر و ترکش کاندھے
سے دوسرے شانے پہ پڑی ہوئی تھی سج دھج نرالی آن بان سے بولتے بارگاہ محاسن دراز جادو
میں گئے دیکھ کے محاسن دراز جادو کو آج یا حیران ہو دیکھ کہ عجب سا سر نہیں معکوس بیٹھا
یا شخص کہنا چاہئے بال سر کے اور ابرو اور مونچھ کے زرد گویا ساون کی جھڑی میں جھنگا اسکی ان کے پیٹ
میں سب جاتے تھے چہرہ پر نقشہ ڈاڑھی ڈاڑھی تھی ڈاڑھی کیا تھی خیل ان کی آنت کچھ تو سر سے بطور عمامہ
باندھے اور کچھ گردن سے مثل گلوبند کے لپیٹے ہوئے اور اس سے کمر سحر سازی مضبوط باندھے ہوئے باقی
ہزار گز کے قریب زمین روبی کے لیے نذر زمین رہا کرتی تھی بڑے اور لامبے ہونٹ ناک نہ اور دل ایسی
سینہ پر کینہ تنگ چھاتیاں تو مڑی مثال پڑی ہوئی پیٹ کی لپیٹ سے باہر پڑی ہوئیں آزاد شناس جوگی
بنا ہوا تھا عمر دو ہزار برس سے عمر گذری ہوئی گرگ باراں دیدہ محنت کشیدہ کالا کولہ روغن قیر کا پیا تھا
غرض ایک تودہ بیکار ہڈی پسلی کا سوا احرام گوشت کے نام نہیں با وصف این خوبیہائے لاتعد آپ بیرناہلیح
کے خواجہ نے الامان کہکر لاحول پڑھا خدا سے پناہ کا خواستگار ہوا اور کے اگر اسکو دیکھتے تھے جو ڈر کے مارے جا
تھے گویا راشش بنا بیٹھا تھا محاسن دراز جادو نے خواجہ کیطرف مخاطب ہو کے کہا کہاں سے آنا ہوا
کہاں جاؤ گے خواجہ نے مفصل حال اپنا مناسب طور پر کچھ سنایا بعد کو یہ کہا میں اسقدر آپکا نام سنکے آیا ہوں
اور اسی بات کی امید رکھتا ہوں کہ ملکہ کاکل کشا کے ساتھ میرا عقد کر دیجیے تو بہتر ہو محاسن دراز نے کہا
کہ اے شخص کاکل کشا کا پتہ نہیں ایک شخص عیار تماشی طلسم بیت المال سے لے گیا ہے صاحبقران
کیا اسنے کچھ فریب دیکر دستبردی کی ہر جگہ مکافات میں صبح و شام منزلا یا جاتا ہے جوان حسین بولا کہ
آپ شادی کا اقرار کیجیے میں اسکو گرفتار کر کے حاضر خدمت کروں محاسن دراز جادو نے کہا کہ جوان ہی سے ہزار
مغز نہیں تو کیا اسکو گرفتار نہیں کر سکتا جوان حسین بولا کہ آپ کو اس سے کیا جو کچھ ہوگا میں دیکھ لونگا میں تو
اسے گرفتار کروں آپ سے وعدہ کا خواستگار رہونگا محاسن دراز جادو نے کہا جب وہ ملکی تیرے
ساتھ شادی ہوگی جوان حسین نے کہا کہ یہ بھی کہدیجیے کہ جہیز میں کیا ملیگا محاسن دراز جادو نے کہا اسکا تصفیہ کیونکر ہو

بان ملک زرنگار اسکے قبضے مین کرنا ہی تھا جوان حسین سے کہا اتنے ملک پر اسقدر زحمت نہ اوٹھانی چاہئی
محاسن دراز جادو سے اور جو چیزین دینے کو اقرار کیا وہ کہا کہ جسقدر تجھے مال خزانہ چل سکے لیتا
جوان حسین نے کہا کہ ابھی میدو تین آدمی اسکو تلاش کروں محاسن دراز جادو نے خازن کو بلا کر حکم دیا جسقدر
اس سے چل سکے دیدو جوان حسین خازن کے ساتھ چلا در خزانہ کھولدیا گیا اسنے گلیم بچھا اسپر رکھنا شروع کیا
بیا بجنک کر سارا خزانہ جو اسنے ابنی اس عمر گران مین جمع کیا تھا سب گلیم پر رکھ لیا در وازہ بھی اوتار لے خازن دیکھکر
متعجب ہوا کہ یہ کیسے جاتے خواجہ نے سب باندہ بغل مین داب کر داخل زنبیل کیا اور محاسن دراز جادو کے پاس
آیا اور کہا کہ خزانہ خالی ہو گیا اگر تسکین نہ ہو کچھ چیزین دو تو زحمت اوٹھا دین کہ اتنے مین خازن آیا اور اسنے سب
مفصل حال کہا محاسن دراز جادو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہی عیار ہو تو جانے نہ پاوے جوان حسین نے جال
الیاس مارا اور گلیم اوڑھ لی جسقدر مال و متاع آرایش مکان تھا سب کھینچ لیا محاسن دراز جادو کو کمال صدمہ
ہوا مگر چار ایک گوشے مین بیٹھے خیال کرتے تھے کہ سو گئے اور ادھر ایک مسافر کی صورت بنکے طرف خداوند قمر کے چلے
جاتے جاتے جب در دولت پر گئے اور دیر تک یم قلزم فکر مین غواصی کرتے رہے کہ در شہوار مقصد بدستیاب ہوا
گلیم اوڑھ داخل محلسرای خداوند قمر ہوئے دیکھا کہ بیشمار ساحر پرستش کنان ہین بہتسے ساحر سجدہ مین پڑے ہین
بہت سے دست بستہ استادہ ہین بہت سے چلہ کشی اور خلوت نشینی مین ہین چار و نعرت خداوند قمر خداوند
قمر کی صدائین بلند ہین یہ جانب شہ نشین خداوند قمر کو دیکھا کہ از سر تا ناف سور کا جسم ہے اور ناف سے پیر تک انسان کا
جسم ہے اور عجیب الخلقت کریہ منظر بدہیبت بدوضع فیل سر موے سر مثل زرد گویا بال خوردہ کا عارضہ ہے کالی سی کھوپڑی
وارنش رنگ توے کی ہوئی بڑی بڑی بھوین مولی دو تین حزیرہ یا جند ر یا گہانس ہے زرد دیدہ ناک لانبی کہ منہ
سے بھی آگے کچھ بڑہ سینہ تک پہونچی ہے دندان باہر نکلے ہوئے بہت بڑے گرگ دندان سے لمبے لب بالا سے
پردہ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین ٹونڈی کی پیٹ تک لٹکا ہوا گردن ندارد ایسی کہ کسیطرف مڑ کے نہین دیکھ سکتا سینہ فراخ کا
اس جسم ناموزون پر بہار مثل درخت دراز کے بیل پشت پڑی ہاتھ گویا دو تھیلیان لٹکی ہوئین پیٹ کے پیٹ کی کچھ انتہا
نہین بجز خاک کے بھی پیٹ بھرا نہین عجب بدنما پیٹ کی لپیٹ تھی دھونکنی آہنگر شرماتی تھی تگی اونٹ کی کھال سے
بنا ہوا ناف ایک گڑھا تنگ و تاریک کہ اژدہا ان قاف کو اسکی ظرف قاصر کرتا ہوتی مارے خوف کے کبھی
نہ جاتے عجب بیجا ار ناف تھی کہ بحر فنا تھی عمق پیٹ کی گرداب تھی غرضکہ ایسا بدہیئت اور بدصورت تھا کہ بیان
سے باہر گروہ شکل نجس عفریت بیابانی دیکھتا مارے خوف کے مشرق سے مغرب تک بھاگتا پہرتا اور ایک چاند
بہت بڑا طویل و عریض محاذی جبین خلافت آگین پر بسرعت تمام چرخ مارتا تھا اور اس چاند کو اسنے بزور
سحر بنا کر گردان کیا تھا اسکی سب پرستش کرتے تھے خداوند قمر کہتے تھے خواجہ نے یہ کیفیت جو دیکھی لاحول
پڑھتے کے باہر نکلے اور ایک مسافر کی صورت بنکر دروازے پر آئے دربانون سے کہا کہ مین خداوند قمر سے ملا چاہتا
ہون اسکو سجدہ کرونگا دربان مقربان قمر کی خدمت مین لے گئے انسے خواجہ نے اپنا حال کہا مقربان
قمر اسکے روبرو لیگئے جب معروض حضوری قمر مین پہونچ گیا کہا اے خداوند قمر مجکو امید ہے کہ اپکے کشف و
کرامات دیکھون تاکہ اعتقاد میرا درست ہو خداوند قمر نے کہا دیکھ تیب ساحر کو قتل کیا دور اسکو پھر
زندہ کیا اور اسکو ایک کوٹھری دکھائی کہ جسمین عجائبات رنگارنگ بھرے تھے پانی برسایا ابر سے
گرائے اور ایک دم مین موقوف کیا مسافر نے کہا اسقدر مین بھی کرامات جانتا ہون اور مجکو بھی ایک عقیدت ہے

قمر نے کہا دکھا مسافر جعلی نے زنبیل کی کوٹھیان کھولین اور کہا دیکھیے دیکھا تو عجائبات عالم نظر آئے کہا اسکے اندر جاکر دیکھیے خداوند قمر اندر گئے پوجاریون نے کہا کہ خداوند قمر کہان گئے مسافر نے کہا تم بھی جاکر دیکھو ان سبکو یکے بعد دیگرے داخل زنبیل کیا جب سب سے فراغت پائی اپنی ہی صورت بنا اسکے تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور ایک دربان سے کہا کہ محاسن دراز جادو کو بلالاؤ دربان اسیوقت محاسن دراز جادو کی خدمتمین حاضر ہوا اور پیام خداوندی سنایا محاسن دراز جادو حاضر خدمت ہوا دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا خداوند قمر نے کہا اسے محاسن دراز جادو عیار لشکر صاحبقران آئے ہوئے ہین بہتر ہے کہ تم لوح کو یہان رکھدو وہ ان سے جاتی رہیگی تو بجو ہین ... کی لوح کی عیار تلاش مین آئے ہین محاسن دراز جادو نے وہ لوح ایک پیتل کے ذریعے سے منگاکر حاضر حضور خداوند قمر کی جب مسافر نے وہ لوح ہاتھ مین لی تب کہا او محاسن دراز جادو تجکو عیارون سے تیری نسبت بہت اندیشہ ہے مین تجھے ایک مقام پر بھیجتا ہون تو وہان جا اور وہان ایک لوح لاکر مجھے دیجیو عیار یہ کہکر کھڑکی زنبیل کی کھولی اور محاسن دراز جادو کو دکھایا محاسن دراز جادو نے عجیب و غریب طلسمات دیکھے اسکے اندر گیا آپ نے زنبیل بندکی اور لشکر امیر کی طرف روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان داخل ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا طلسم رنگین فلک مین اور اٹھا لیجانا ایک ساحرہ کا سرحد طلسم پر سے عاشق جمال ہوکر اور تباہ ہونا لشکر شاہزادے کا دیار آدمخواران مین جاکر اور خبر پانا تباہی لشکر کی مذبوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم مذکور کا اور تلاش کرانا طلسم کشا کو باقی حالات متعلقہ داستان ذیل مخمسہ عرض ساقی نامہ

تھے نہ دو دنہ بشر وجود ہے ذکر
دیر و حرم کسیکا کوئی سربسر غلط
ہستی و مستی جوانی اکا بیان جانکر غلط
ہے نقش کمانہ دیکھو نہ دنا غلط
سمجھے تھے کہ یہان غلط اور گستہ رغلط

ہوتے ہین ایک کلمے مین دیجو
تصدیق کیجیے تو سبھی نام کا جھوٹ
اور پھر ڈرا ہین لگے ہے اعتبار جھوٹ
تا نیرہ وزاری تہہ ہست تار جھوٹ
آوازہ قبول دعائے سحر غلط

یا سب یہ نیل لاوہ کو جو چرخ کے رگ مینا
یا یہ عیان ہوا اثر گری غذا
یا جھوٹ بولنے کی خدائے نہ دی
سوز جگر ہے جو کہ یہ بچا لہو
شور فغان سے جنبش دیوار و در غلط

ہان سچ نہین حکایت حال بری شکل
ہان گرد و شکایت سوز سکون دیغ
ہان ہر شجر باغ مین ہے تو بہ جنون ابتلا
ہان پیجئے ناش کتنا شور دن
ہان آنکھ سے تر اور دش خون جگر غلط

ہان سچ نہین ہے نہ جو کہا ہو نہ کیجیے
تسلیم و عاجزی سے سوا کچھ نہ کیجیے
ظاہر سے کبھی جو وفا کچھ نہ سمجھیے
آجائے کوئی دم مین کیا کیا نہ کیجیے
عشق مجاز جیسے حقیقت نظر غلط

آگے نہ تھے زمانہ مین جو ابھار نہین
ایمان و دین ملت و مذہب فریب ہین
چھیڑے ہو جو یہان بہت فریب ہین
ہو سب کنار ساتھ لیے سب فریب ہین
اظہار یا لب رازی دوق الف رغلط

یہ کذب بے وفا ہے نغمہ بہتان الامان
کیا جبر ہے کہ دل ہو نہین ذبان
شادمانی مین زمین و آسمان
بود حباب فتاب کہان کہان ہم کہان
احمق نہین نہ سمجھین ہم اسکو اگر غلط

معدوم تو وہ تھو ہو جسے لاکھ کہو چین | ثابت کرین ہزار وہ ثابت نہو کہین | یہ بات کیا کہ دانت نہو اور ہو مگر ہین | سینہ مین اپنے جانتے ہو تم تو دل نہین
بلکہ سمجھتے ہو کہ ہر اک کا کمر غلط

کیا ہو یقین جو کل کے دکھ رات ہو | ہم جانتے ہین تم پہ ہو یہ اشتباہ کا | ایسے مبالغے سے غرض انکھا کہ | انکا ادا کو ہیچ خوشامد کی بات ہو
سمجھے تو اپنے اسکو سمجھا سیہ غلط

انکے سر دہن سے کیا طور بحث کی | اسکو دیا یہ دم کہ بجے جان نکلی | او دینے والے جو نہ ہین جیسے تو جی کی | سمجھے نہ کیا دروغ کی کہتے ہین جی
جان عزیز بیچ کش نامہ بر غلط

اعجاز تو نہین کہ جو فانی کا مسیحا ہو | کر سکے شعبدہ ہو محبت تو بس سلام | اب امتحان سے ہی جو قصہ ہوا تمام | پوچھو تو نون کی ہر ایسی ہی کرتا ہو کچھ کلام
کتنے ہو جان دی ہو مرد کو غلط

اجرت یہ رد ہوا ہے مقرر ہین جدا کا | میت کو دو مو ضیعے تو عدم تک نہین گیا | ہان دہن تیا ہے نہیں ٹھہرتا پیا | دو لیجیے پھر کے جنازہ کدھر گیا
مرنے کی آپ سے یہ اڑائی خبر غلط

کیونکر پڑہ لگے نہ ترس کر ہاتھ | کسطرح پڑھے خط سے مجلس کی امنے | سارے بیان ہین پڑ جلی کسکو ہے | آیت نہین حدیث نہین جسکو مانیے
ہم نظم و نثر اہل سخن سربسر غلط

جو عرض کی ہی تو سنا اخروی | کرنی خفا ہو کر ہو جبیہ کا مزا | دیکھا نہ اخر تج وہ بہ جوش پڑا | یہ کچھ سنا جواب مین ناظم ستم کیا
یہ کیون کہا کہ دعوی الفت مگر غلط

سیاحان اقلیم طلسم خوش بیان طلسم کشایان کشور سحر بیانی ترنج تراشان کلو سے جباران گردن فشلان مغروران منکران عنوان داستان خجالت بنیان شاہزادہ سکندر فرخ لقاء فشکا و صفدر تو عاس بین بزبان خجر بیان خامہ یون طبع آزمائی و جولانی کرتے ہین سے راویان نصیح دردفتر ہمی نگارند حال اسکندر ناظرین وادیکین و سامعین باریک بین کو اسقدر یاد ہو گا کہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار سکندر فرخ لقا جناب صاحبقران ثانی سے شرف اندوز خلعت رخصت ہو کر عازم سمت طلسم رنگین فلک ہوئے خیمہ فرش اسباب وغیرہ اسی روز بار ہوا شاہزادہ عالیجاہ مع تمامی لشکر نصرت پیکر ظفر اثر روانہ ہوئے جب طے منازل و قطع مراحل کرکے قریب سرحد طلسم رنگین فلک کے پہونچے مریخ آفتاب علم نے جو چوتے دیے ستے سب ہوا پلٹے شاہزادہ عالیجاہ نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار عمان ناپیدا کنار ہین ہیم خون روان ہے سرخی روانی دریاے خون سے سارا دشت سرخ دکھائی دیتا ہو نمونہ صبح شفق معلوم ہوتا ہو اس زور سے بہتا ہو کہ کوسون تلک آواز غرش جاتی ہو بڑے بڑے کوہ بڑے بڑے پہاڑ تیزی روانی کی موج سے بہتے چلے جاتے ہین ایک پیدا ایک گرتا ہو پتھرون کی ٹکڑون سے صداے مہیب بلند ہوتی ہو اس زور کی آواز آتی ہو کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہین ناخداے فلک نے باوجود درازی عمر کبھی اسکا ساحل خشک لب نہ دیکھا اطراف دریا پر خوف کے مارے درندگان صحرا نہین آتے ہین ناخداؤن کی تاب نہین جو کنارے آسکین کسی غواص کی یہ قدرت نہین جو حصول در مقصد کا اس طرف خیال کرنے پرندے دکھائی نہین دیتے تھے درندے نظر نہین آتے تھے وسط دریاے خون مین دیوارین آہنی ہی نہین از بسکہ طویل و عریض تھین مثل دریاے خون کے ان دیوارون سے اور جگہ کا ہی پتہ تھا شہب تند لجام کی یہ مجال نہ تھی کہ ہزار برس مین اس سرے سے اس سرے تک جاسکے سمند خیال تیز خرام اسکے سرے کنارے دریافت کرنے سے ستم شکستہ تھے رفعت بھی اسیقدر تھی کہ آسمان سے سر برابری ہوا

شام و سحر فلک کے کنارون سے اسکی سیاہی نمودار ہوتی تھی عفریت بزور سحر اس تک پہنچ جا سکتے دیوان لیکے قدم نہین رکھ سکتے تھے شاہزادہ والا ہمت نے خیام استادہ ہونے کا حکم دیا خیام شاہی نصب ہوئے بازار ین کھل گئین ہر ایک لشکری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف تھا شاہزادہ قریب دریا کے گیا اسکی تیزی روانی زور تلاطم امواج دیواروں کا طول و عرض دیکھ رہا تھا اور حیرت مین تھا کہ اسکے پار کیونکر جانا ہو اس دریاے ناپیدا کنار نامعلوم ساحل سے عبور کیونکر ہو اسی بحر حیرت مین غوطہ زن تھا اور تلاش در مقصد مین غواصی کر رہا تھا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کچھ ابر تاریک نمودار ہوا تر شح کا خیال ہوا و نقشاً لقا دم ردعد سے پارہ دل ٹکڑے ہوا ایک پنجہ فولاد زمین پر گرا اور طرفۃ العین مین شاہزادہ کو لیکر اوج گراے آسمان ہوا لشکر ہو ہوگیا تھوڑی دور جاکر غائب ہوگیا ہمراہیان جان فدا یان نے ہر چند فکر کی کہ اسکو روکین لیکن کچھ نہ کرسکے دیکھتے رہگئے کہ شاہزادہ راہی سے عالم بالا ہوا بلند پروازی کا دعوی ہوا ہمراہی عاجز ہوگئے باد ل محزون و قلب غمگین روتے پیٹتے خاک سر پر اڑاتے خیمون و خرگاہون کی طرف چلے آئے اور داخل لشکر ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر بیان ہوگا

اب کیفیت شاہزادے کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ ایک تو کسل سفر سے پریشان دوسرے بلند پروازی کی تکان سے دیر تک بیہوش رہا عطر بیزی کیگئی خلخلہ سنگھایا گیا گلاب پاشی ہوئی بید مشک چھڑکا گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا کہ نہ وہ خیام ہین نہ وہ بارگاہین نہ وہ میرا لشکر ہے یار و یاور نہ ہمراہ ایک ایسے مکان مین ہون جسکو کبھی میرے خیال نے نہ دیکھا تھا ایک بارہ دری بہت خوش اسلوب بنی ہے در و دیوار مطلا ہین مرصع طلائی ستون ہین تیر سقف شاخ مرجان سے ہین ہر دارہ و بار سے چھت بنی ہے مسندین زرتار بچھی ہین بادلی پردے درون پر پڑے ہین کچھ کشادہ کچھ بندے ہین کمرے بہت عمدہ خوبصورت سڈول ایک ایک درا سکا انمول تھا ہین پیالہ دار بجلی ہین چلمن پڑی ہین ہر سمت لگے ہین ایک سمت مسہری بہت جگمگاتی ہوئی بچھی ہے اس قدر نور و ضیا ہے دیکھنے والے کو آفتاب کا ظن تعلق ہوتا ہے پردے پڑے کوبہ خوشاب پایے آویزے لٹکتے تھے جواہرات سے سجی ہوئی پر تکلف توشک ین کا مخمل زیر مسہری با انداز زرفشق کی چادر پڑی ہوئی حریر کتان کے پردے مسہری سے لٹکتے دیکھا کہ ایک عورت ساحرہ سیہ فام سیہ چہرہ مہیب بدشکل سر سے پیر تک روغن قیر مین نہائی ہوئی کالی بھوالی کی دادی عفریت کی مان کالے پہاڑ کی بچی اسکے سر کے بال گز گز لانبے لاکھ طرح سے سلجھاتی تھی لیکن اسکی تیرگی الجھن ایسی تھی مشاک و زنگ کو منھ چڑھاتی تھی دست بستہ کھڑی ہوئی اگرچہ اپنے حسن کا کمسنی پر دم بھرتی ہے بالغت کا دم بھرتی ہے دوشیزگی کا دعوی ہے کنگن رگ رگ وتیل چہرے کی جھریان رخسارون سے لپٹ کر رہگئی تھین آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے کاجل لگا تھا جو جھک کر ٹھوڑی تک آگیا تھا محرم سے پھاتیون کو چھپائے اگر محرم بند کھلتا سینہ پہاڑ کی سے سیلے قد موزون گرتا زرد و نیلہ اور رخشی کھن پہنے اور سر سے تا رنزد ارضتان کنی جاتی تھین شاہزادہ دیکھنے ایک سخت تاوزے کچھ ہو کون ہو زن ساحرہ خم ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور کی کنیز ہون ادنی خادمہ ہون شاہزادہ بات مطلب کی سنکر خیال کرنے لگے کہ پیرانہ سالی و پیری کی خواہش نفسانی و نفرت جوانی نے ستایا ہے مجکو یہان سے آئی یہ سوچکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا چاہتے تھے تلوار کو نکالا چین بر جبین ہوکر فرمایا صاف صاف

بیان کر کہ مجھے یہان کون لایا ہے اور تو کون ہے جو صحیح ہو وہ بیان کر اس زن ساحرہ نے کہا کہ مین دیبا اختر ساحر
کی بیٹی ہون سنگ اندام میرا نام ہے میرا باپ اس سرزمین کا حاکم ہے ایک عرصہ دراز گذرا کہ حضور پر عاشق ہوئی
گھر بار چھوڑ اس ویرانہ مین مسکن اختیار کیا آپکی شباہت ہجران کشین ملول کسعرت کاٹی ہین کیونکہ یہ جان زار
جسم نحیف مین برقرار رہی عزیز و اقارب سب سے آپکی محبت مین منہ موڑا رشتہ قرابت توڑا ہر وقت لبون پر
آہ سرد رہتی ہے رنگ زرد ہوگیا آب و دانہ حرام ہوگیا ہے بیٹھے بیٹھے جگر تڑپتے ہین دل سنبھلتا ہوا اُٹھتی ہون پر کانٹے
ہین جب یہ صدمہ اٹھائے اور خیال ہوا کہ جبتک وصل نہوگا صدمہ جدائی سے یونہی ناامید مر جاؤنگی
اس بات کو پیش نظر کر کے حضور کو یہان اٹھا لائی ہون خطاوار ہون جو چاہے کیجئے لیکن معافی کی خواستگار
ہون گل و بلبل کا ساتھ ہے جہان گل ہو وہان خار بھی ہے اگر میری مراد جو ہے آپ پورا کیجے تو آپکو رویین تن
بنادون بشرطیکہ آپ مجھے اقرار وصل کرین اور میرا وصل قبول کرین یہ سنکر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
کہا او خیال محال مکارہ دور ہو میرے سامنے سے ہٹ جا کیون شامت اعمال سوار ہے قحبہ نابکار شیرون کو یون
اسیر پنجہ بلا کرتی ہے اور بہت سے کلمات سخت و سست کہے چین بر جبین ہوا تاکہ جون ہمیشہ ساحرہ مکارہ نے
مکر سے گر یہ عرض کیا اور کہا اے گل گلزار حسن و خوبی دامن غنچہ نو دمیدہ بوستان محبوبی سرو مراد شمشاد آرزو جو مین عرض
کرتی ہون بگوش دل سن لیجئے آپ اگر میری مراد کو پورا کرین اور شربت وصل سے لذت روح بخشین مجھ
ہجرت زدہ کو اس گرداب بلا سے تا بساحل مراد پہونچا دین تو مین آپکو بزور سحر رویین تن بنادون کہ جو آپکے
جسم پر کوئی حربہ کارگر نہو ہزارون آدمی ایک دم سے وار کرین تو آپکے زخم نہ لگے تنہا لاکھون آدمیون کو قتل کیجے
شاہزادے نے کہا او قتامہ قحبہ پیر زہ یہ فعل مردان دغا و تزویر زنان ذی فریب کرتے ہین اور اسطرح سے
کسیکو قتل کرتے ہین یہ میرے سامنے سے ہٹ جا اپنا روسیاہ مت دکھا ورنہ اس اعمال بد کی سزا پائیگی
جب وہ ساحرہ سنگ اندام ہر طرح سے عاجز ہوئی کوئی افسون تقریر کارگر نہوا زار زار رونے لگی دامن و آستین
کو آنسوؤن سے تر کرنے لگی اور کہا اے شاہزادے بہتر نہوگا دیکھ لے جو کہتی ہون مان جا ابھی کچھ نہین گیا ہے
شاہزادے نے کہا قول مردان جان دارد مرد میدان کہین زبان سے پھرتے ہین زن ساحرہ سنگ اندام
جب عاجز آگئی اور سمجھی کہ شاہزادہ کسیطرح نمانے گا مجبور ہو کے شاہزادے کو زندانخانے مین قید کیا شہزادہ
سکندر فرخ لقا کو اس صحبت ناجنس سے وہ زندان بہتر معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ زندانخانہ بہت شکستہ اور
پرانا تھا اسکی مشبک حالت اسکی کنگنی پر دلیل تھی جا بجا گڈھے سوکھے پرانے درخت جھنگا دڑون اور بومون
کے بسیرے سنسان سناٹے کا میدان گزندون کا معدن درندون کا مسکن ایسے ہولناک مقام مین شاہزادہ
والا جاہ سکندر فرخ لقا کا وطن ہوا انکو اس کیفیت مین چھوڑیئے اور حال لشکر کا ملاحظہ فرمایئے کہ ان بیچارہ
غربت زدون بے شاہ و شہریار پر کیا گذری یہ لشکر اسلام اس روز تو اسی رنج و تعب مین مبتلا رہا رات بھر
گریہ و زاری سے کاٹی افسران فوج روتے روتے تھک گئے تھے حتی کہ رونا بھی نہ آتا تھا جو آنسو نکلتا تھا
کلیجے کے ٹکڑے نوک مژگان سے زمین پر گرتے تھے جب مسافر گم کردہ کاروان شب زندان مغرب مین مقید ہوا اور
شاہ خاور سیاہ مجلس کا ستر رونق افروز تخت گردون ہوا فوج بے شاہزادہ صبح کو ایک جا ہوئی آپس مین صلاح مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے جو افسران نامی تھے انھون نے کہا کہ تلاش آقاے نامدار مین چلنا ضرور ہے یہان رہکر کیا کرین
بعض بیٹھا مندہ ہے بعضون نے کہا کہ اس دریاے قہار سے عبور کیونکر ہو سکیگا سب سردارون نے متفق الراے

پھر کہا کہ آؤ اس دریا کے کنارے کنارے چلیں اگر خدا چاہیگا اور دیدار آقاے نامدار میسر ہونا ہوگا تو بفضل ایزدی
شاہراہ مقصد تک پہونچیں گے لیکن نہ کہیں یہ شاہزادے کا مغوی ہوجائیگا یا سراغ رسانی کرینگے ہزار تدبیرین
کرینگے آقاے نامدار سے ملیں گے جب سب کا اتفاق راے ہوا خیمے اُکھڑ گئے بار برداریوں پر لادے
گئے سب سردار مع تمامی لشکر دریا کے کنارے چلے دوسرے روز ایک مقام پر دیکھا کہ قافلہ سوداگرون کا
قیام پذیر ہے بظاہر زیادہ خوشحال ہیں جب نصف شب گذری چند آدمیون نے شبخون مارا مال و اسباب لوٹنا شروع
کیا سوداگرون نے شور و غل مچایا افسران فوج نے اُن کی مدد کی شبخون مارنے والونکو گرفتار کیا
ایسے وقت مین کاروان کی مدد کی جبکہ وہ سب فساد دفع ہوا سوداگر رات بھر جاگتے رہے جبکہ کاروان
لبِ جرس و ناقوس کنارہ اُفق مشرق سے برآمد ہوا سب افسران نامی نے مع فوج وہان سے کوچ کیا پانچوین روز ایک
شہر پناہ نظر آئی بہت بلند کنگرہ خیال اسکی اونچان پر نہین پہونچ سکتی تھی نہ طائر نظر وہان تک اُڑ سکتا تھا شہر پناہ
کے بہت پھاٹک اور دروازے تھے سب سے بڑا پھاٹک یہ تھا جسطرف یہ لشکر پہونچا تھا افسران فوج بہت خوش
ہوئے قدرت قادر کے سجدۂ شکر ادا کیے اس شہر کے اندر داخل ہونے لگے دربانان دروازۂ عظیم الشان نے
اس فوج کو روکا لیکن یہ کب رک سکتے تھے تھوڑی دور بڑھ گئے تھے کہ سارا شہر تھرتھرا گیا بلوہ پڑ گیا رعایا برایا نے
دروازے بند کرلیے کہ ایک درمیان یہ آفت ناگہانی کہان سے آگئی یہ خبر دونون کے بادشاہ گرگس آدمخوار جادو
کو پہونچی اسنے اسیوقت ایک فوج جرار بے چار و جشم سے واسطے مقابلہ فوج اسلام کے روانہ کی وزیر خوش تدبیر
نے کہا کہ اول دریافت کیا جائے وہ کون ہین شاید کوئی قافلہ بازرگان جو براے تجارت نکل آیا ہو تو محض بیجا زہ
اُن لوگون کا خون ناحق ہو بادشاہ گرگس نے ایک ہرکارۂ برق دم صبا رفتار کو بھیجا کہ جاکر دریافت کر یہ لوگ کون
ہین کہانسے آئے ہین کدھر جائینگے طریقہ مذہب انکا کیا ہو اسکے سردار عالی کا نام کیا ہو ہرکارہ جون باد صرصر
بسرعت تمام فوج مین آ پہونچا اور آکر افسر فوج سے سارا حال دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین ہمارا
شاہزادہ یکایک غائب ہوگیا ہم اُسکی تلاش مین نکلے ہین ہرکارے نے جو سنا تھا وہ حرف بحرف بادشاہ گرگس
جادو سے مفصل کہا بادشاہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ یہ تو قاتل ساحران ہین فاتح طلسم ہین انکا چھوڑنا کسی حال مین
بہتر نہین یہ کہکر فوج کو قتل کا حکم دیدیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارے لشکری اُن آدمیون کو کھالین اور اُنکا افسر جو ہو اُسکو
میرے واسطے لاوین کہ اسکو مین کھاؤنگا یہ اطلاع پہنچتے ہی لشکر آدمخواران کا جو تھا لشکر اسلام مین گھس پڑے
اور کھانا شروع کیا مسلمانون نے بھی تلوارین کھینچین اور ایک شبانہ روز سخت ہنگامہ قیامت برپا رہا ہر ایک
آدمخوار آدمی کو حلواے بیدود سمجھتا تھا ڈب جی کھول کے کھاتے تھے لیکن مسلمان بھی اس داد مردانگی سے
لڑے کہ انکے دانت کھٹے ہوگئے سیکڑون کو قتل کرڈالا واصل جہنم کرکے مالک دوزخ کے حوالہ کیا انکے دانتونکی
اور بھوجن لشکری کے بڑی تھی سواے زمین کے ٹکڑ زمین میسر آتا تھا مسلمان بھی اس بہادری سے الله اکبر
کے نعرے کے ساتھ تلوار مارتے تھے کہ ترک فلک چرخ چہارم پر کانپتا تھا بادشاہ گرگس جادو نے چند ہزار مردخوار
اور بھیجے مسلمانون کی ہمتین ٹوٹ گئین چھکے چھوٹ گئے لشکر نصف سے کم رہ گیا تھا اور جو باقی تھے سب
زخمی تھے نہ لڑسکتے تھے نہ بھاگ سکتے تھے کہ دفعتاً مردخوارون کا نرغہ ہوا ایک آدمی پر دس دس
مردخوار گرپڑے جانبری کیونکر ہوتی بعضون نے ملکر کھالیا بلکہ خون جو زمین پر گرا تھا اُسکی مٹی تک بھی چاٹ کر
کھاگئے بارگاہین اور اسباب لشکر کا سب لوٹ لیا کچھ جلا دیا انپر تو یہ مصیبت پڑی کہ سب جان بحق تسلیم

ہوئے اب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی سنیے کہ جب شاہزادے کو اس زندان تنگ و تاریک
مین ایک عرصہ گذر گیا اور قید ساحرہ سے رہائی نہوئی زیست سے تنگ آئے بصدق دل درگاہ قاضی الحاجات
مین دست بدعا ہوئے اور گریہ و زاری شروع کی اور کہنے لگے کہ ای درد، ورد، دگر وای مالک روز محشر ای
توانائی دہ دل ناتوانان حامی و یاری رسان بے یاران ای قادر بے نیاز ای خالق کریم کارساز تو مجھکو
اس قید غم سے امن دے اس قید ساحرہ سے رہا کر اور دشمنون پر فتحیاب کر کے سرخرو اپنے ہمنشینون
مین شامل ہوؤن یا اب تو مجھکو اپنے پاس بلالے کہ یہ زمین باوجود وسعت کے مجھپر بہت تنگ ہے مین اسطرح
اپنا رہنا نہین چاہتا ای خداوند عالم مین تیرے قربان یہ دعا کرتے کرتے دفعتاً سو گیا دیکھتا کیا ہو کہ ایک بزرگوار مرد
پیر نورانی محاسن خوبصورت آثار جلال باری تعالی اسکے چہرہ نورانی سے ہویدا تھے اور علم معرفت خدادانی
کا اسکے بشرہ سے پیدا کریم الخلق رحیم المزاج کٹھا ماتھے کا کثرت سجود سے سویدا ہے دل زاہدان مثل
بدر کامل درخشان تھا تشریف فرما ہوئے اور دست شفقت پدری شاہزادے پر پھیر کر کہا کہ ای شاہزادہ
گرامی نژاد و ای شہریار پاک نہاد پریشان نہو صبر کر شعر مشکلی نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ
ہراسان نشود ؛ گھبراؤ نہین خدا مددگار ہے وہی بیڑا پار کریگا خدا تمکو سرخرو کریگا دشمن سرنگون ہوگا حاسد
خوار و زبون رہیگا ہر چیز کا ایک وقت ہے کل امر مرہون باوقاتہا کل کاروبار کے ایک وقت ہوتے
ہین وہ حکیم مطلق ہے جب اسکی راے مین آتا ہے تب وہ کام کرتا ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اس حکیم برحق
کا کوئی فعل خالی حکمت سے نہین انسان نکتہ کو نہین سمجھ سکتا ہے انسان جلدباز ہے چاہتا ہے کہ سب ایکوقت
ہوجاوے کان الانسان عجولا ای شاہزادے اب وہ وقت آگیا مین تجھے ایک اسم پاک بتلاتا ہون
خواص اسکا یہ ہے کہ اسکو پڑھکر جدہر چلے جاؤگے کوئی روک نہ سکیگا کوئی تیر سحر کرنے ہرگز موثر نہوگا
جبتک یہ وردزبان رہیگا کسی ساحر کا سحر کارگر نہوگا یہ کہکر وہ غائب ہوگئے اور شاہزادہ اٹھا اسم اعظم پڑھا
اور آگے قدم رکھا ملکہ کے آدمیون نے اطلاع کی ملکہ نے بزور سحر اسکو روکنا چاہا لیکن اسم اعظم کی برکت سے
وہ سب سحر گرد برد ہوا اور وہان سے نکلکے آگے بڑھے مکان ملکہ پر خود تشریف لائے ملکہ نے زبانی کہا کہ ای
بیمروت جفا شعار ذرا بھی مجھ پر ترس نہین آیا شاہزادے نے کہا ای ملکہ جسقدر مین تجھکو دل سے پیار کرتا ہون
دوسرا ایسا نہین کر سکتا یہ کہکر ملکہ سے کہا آگے آؤ ملکہ سمجھی کہ شاہزادہ مجھسے ڈر گیا ملکہ شاہزادے کے آگے
آئی شاہزادے نے بسم اللہ کہکے ایک ہاتھ مارا سر مثل خیار تر کے دھڑ سے جدا ہوکر زمین بوس درگاہ
بدبختی ہوا اور جسقدر کہ وہان تھے سب ساحرو نکو فی النار کیا اس خطہ کو ساحرون سے پاک کیا اس
روز شاہزادے نے وہین قیام فرمایا کہ جبکہ ساحر فلک اپنے مغرب سے نکلکر کرسی نشین فلک ہوا شاہزادے
نے تماشا شکار کا خیال کیا کہ آگے اسکا بیان ہوگا

اب کیفیت نرگس آدمخوار جادو کی لکھی جاتی ہے

وہ یہ ہے کہ اسنے مذبح لالہ رنگ سلطان طلسم رنگین فلک کو اس بات کی خبر کی کہ مسلمان بارادۂ فاتحی طلسم
یہان پہونچے ہین مین نے اسکے لشکر کو طعمہ اپنی فوج گرسنہ کا کر دیا مگر اس شخص کا جسپر فتح ہونا طلسم کا منحصر
ہے یہ نہین معلوم ہوتا ہے اسکی فوج کے آدمی بیان کرتے تھے کہ جسوقت ہم شاہزادے کے ساتھ سرحد

طلسم نگین فلک پر آئے شہزادہ رہیلے خون کا تماشا کر رہا تھا کہ کسی ساحر کے پنجے نے اٹھا لیا اور ہم لوگوں کی نظر سے غائب ہو گیا مذبوح لالہ رنگ نے یہ سنتے ہی سحر دن کو بلا کر کہا کہ دیکھو مسلمان بغرض فتح طلسم رنگین فلک آئے ہین طلسم کشا غائب ہوا سو تماش کر دیہ بڑے غضب کی بات ہے کہ مسلمان لوگ یہان تک آجاوین اور اسکی فتح کا ارادہ کرین مذبوح لالہ رنگ یہ گفتگو کر رہا تھا کہ دیوار شق ہوئی اور اسمین سے ایک پتلہ فولادی کا نکلا اُسنے کہا کہ حضور عالی سنگ اندام ساحرہ قتل ہوئی اُسے ایک مسلمان نے قتل کر ڈالا وہ اس مسلمان کو مرتبہ طلسم سے اٹھا لائی تھی اس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی اس مسلمان نے نے انکار کیا کہ مین برا فعل نہ کرونگا سنگ اندام نے اسے قید کیا تھا وہ شخص چند دنون کے بعد قید خانے سے نکل آیا اور مجھے قتل کر ڈالا مذبوح لالہ رنگ نے کہا کہ وہی طلسم کشا ہوا اسیوقت چند ساحرونکو طلب کیا اور طرف مکان سنگ اندام ساحرہ کے روانہ کیا کہ جسکا ذکر وقت پر ہوگا اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا جو وہان سے بہ تلاش لشکر چلا ہے آگے ایک مکان انکو دکھائی دیا بہت بلند ایوان رفیع قدر وسیع شہزادے نے قدم آگے رکھا جب قریب آیا دیکھا کہ مکان بہت بلند ہے ہر ایک برج مکان سقف فلک سے گذرا ہوا مطلا منقش ہزارون اسکے دروازے ہین لیکن کوئی نہ پاسبان ہے نہ دربان کا نشان ہے یہ شاہزادے عالیجاہ بلا خوف و خطر اس مکان کے اندر چلے گئے جیسے ہی سامنے دروازے اس مکان کے کھڑے تھے کہ ایک بہت سخت مہیب دہشت ناک آواز آئی گویا ہزارون توپین ایکدم سے چھوٹ گئین یا صدمہ آواز صور اسرافیل سے پہاڑ پھٹ گئے شاہزادہ چارو طرف دیکھنے لگے کوئی نہین دکھائی دیا یہ بلا تامل اسم اعظم بر زبان آگے بڑھے دیکھا کہ اس مکان کے اندر بہت سے مکانات بنے ہین ایک طرف ایک باغ مختصر ہے لیکن بہت زینت کے ساتھ بنا ہو گلہاے رنگون کی کیاریان خوشنما دل کی لبھانے والی مہندی کی ٹٹیون کی نرالی بہار تھی پر ہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک میوہ دار درخت لگے ہوئے پختہ و خام اثمار سے لدے ہوئے بلبلون کی دلکش آوازین کو کلا کا دم سنانے کا عادہ پپیہے کا شور فاختہ کی حق سرہ کی پکار مور کا رقص چکورون کا آپسمین بحث کرنا چاندنی کیطرف دوڑنا فرش زمردین باغ مین بچھا ہوا نہرین کیاریون مین جاری ہر روش چمن آب جو سے سیراب ہر درخت سرسبز و شاداب موسم خزان کا نام نہین بہار دل سے اس باغیچے پر قربان تھی وسط باغ مین ایک چھوٹا سا بنگلہ راحت کے لیے بنا ہوا طلائی ستون نقرئی کی بندش منقش تراشیدہ کی چھاونی تار نگار دستان کی گرفتہ لگی ہوئی محراب بنگلہ مین بہت خوشنما جالیان بنی ہوئین خوشنما انگور لگے ہوئے چڑیون نے دھوکا کھایا معمورون کو اصل ہونے کا گمان تھا اس نقاش کے ہاتھ چومنے والے تھے جسنے ایسی گلکاری کی تھی اس بنگلے کے محاذی ایک چھوٹا سا حوض بنا تھا دو قد آدم گہرا تھا آب زلال بھرا ہوا چشمہ حیات کو اسپر رشک تھا درمیان حوض مین ایک ہزارا کا فوارہ لگا ہوا چارون کونون پر چا۔ کرسیان پڑین ہوئین اور ایک پہاڑ ابلا ہوا کاسے سنگھاڑ چڑھے ہوئے کرسی پر بیٹھنے سے انکا اور لطف زیادہ ہوتا تھا یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ ابر برسنا چاہتا ہے باریک بوندیون سے ترشح ہوتا عجب کیفیت تھی ساون کی گھٹا کا لطف دکھاتا تھا مقابل حوض کے ایک چبوترہ بنا ہوا سنگ مرمر کا یہ چبوترہ تھا بہت اچھی اچھی جالیان بنی ہین شجرت کی تحریر تھی اودی سرخ و زرد و سبز کبود گلکاری تھی یہ چبوترہ اپنے حسن مین غضب کا بنا تھا اور کچھ آلات ورزش یہان چبوترے پر رکھے ہوئے تھے چبوترے کے نیچے اکھاڑہ

کھلا ہوا شاہزادے نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکان کسی پہلوان بے نظیر کا ہے کہ اسے اس طرح سے سجا ہے
اتنے مین کہ رستم سپہر دوار ورزش کرنے کے لیے پردۂ مغرب مین گیا اور شاہزادۂ لیل مع تمامی لشکر سیارگان کے
اریکہ آرائے بزم خلوت ہوا شاہزادے نے ایک مختصر تا مقام اس مکان کا تجویز کر کے آرام کی ٹھہرائی یکبارگی
ہزاروں مومی بتیان فانوسون مین روشن ہو گئین بڑے بڑے جھاڑ ہانڈیان و دنگ روشن ہوئے رات
بمقابلہ دن تھی کسیکو رات ہونے کا گمان نہ تھا جبکہ لیلائے لیل نے اپنی جعد کو دراز کیا تا کمر پڑھی کہ مسند زرتار
بچھی ہوئی گاؤ تکیہ آرام کیے رکھے ہوئے اگالدان پیچکدان حسندان مسند کے روبرو رکھا ہوا شاہزادہ متحیر
تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کوئی تازہ طلسم ہے ایسا نہو کہ دھوکے مین گرفتار ہو جاؤن لیکن دل کو قوی کیا اور
اسم اعظم زبان دل سے پڑھنا شروع کیا کہ یکایک لالہ ابر آئے گھٹا ٹوپ تاریکی چھا گئی کڑک شروع ہونے لگی کہ دل
ابر سے ایک ماہ سیما پری پارہ نمونۂ قیامت محشر فریب کم عمر ہر صفت سے سجی ہوئی اتری اور اسکے ساتھ مین
کئی خواصین سمن بری پریزاد کہ حسن خداداد انکا آتش فشان تھا اس آفت کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسند پر لا کر
بٹھایا مغنی سرود جوبنی کی گانا ہونے لگا اندر سے دو آواز رنج عشق دلچسپ کہ سننے والے بے اختیار مرغ بسمل کی صورت
تڑپتے تھے شاہزادۂ عالیقدر اسکندر فرخ لقا ایک حجرے سے بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے تھے اپنی دانست مین بالکل
سو بار بچ کہ کوئی ان تک نہین پہنچا تھا کہ ایک خواص واسطے ضرورت خاص کے ادھر سے نکلی اسکی نگاہ اس
حجرے کے اندرونی صحن پر پڑی دیکھا کہ ایک آفتاب اسکے اندر جلوہ گر ہے روشنی پھیلی ہے جب اسنے خوب
جھانک کر دیکھا معلوم ہوا کہ ایک اجنبی شخص بیٹھا ہے نور اور وحشت اسکے چہرے سے برس رہی ہے مسافرت
اسکی صورت سے ٹپک رہی ہے یہ جلدی اسکے پاؤن پھری ملکہ سے کہا کہ او شاہزادی ایک نیا گل شگفتہ ہے جو
سونگھو گی تو مست ہو جاؤ گی دامن میلے آج تک ایسا گل شگفتہ نہین کہا ہے ملکہ نے کہا توڑ لا کنیز بولی کہ حضور عالم
وہ اس قابل نہین کہ شاخ گلبن سے پھول علحدہ کیا جائے تا قیامت گلبن اپنی گریہ سے رنگا ہے بہتر ہے کہ خود ہی
قدم رنجہ فرما کر دیکھ لیجیے دور نہین ہے نزدیک ہے اسی روش مین ہے شاہزادی بہزار نزاکت مسند سے اٹھی اور
اس طرف چلی جس طرف وہ کنیز لیچلی جب حجرے کے قریب پہنچی ملکہ سے کہا دیکھیے اس حجرے مین تازہ پھول کھلا ہے
شاہزادہ یہ باتین سن رہا تھا اسم اعظم کا ورد کیا وہ نام پاک پڑھنے لگا ملکہ نے جیسے ہی قدم حجرے کے اندر رکھا
رکھنے کے ساتھ ہی بیہوش ہوئی کمر سے گری سر ملکہ آغوش شاہزادہ مین پہنچا شہزادے نے فوراً شاہزادی
کو اٹھا لیا اور اسے پلنگ پر لٹا کے آہستہ آہستہ دامن سے ہوا دینے لگا عرق چہرے کا دامن قبا سے
پونچھ اپنے اسم اعظم کے دمون سے نکالے اور بید مشک سے زیادہ کام لیا اور کنیزین گرد و پیش استادہ حرکات
ان کو منہ سے نکال نہ سکتی تھین چند ساعت مین ملکہ کو ہوش آیا دیکھا کہ پلنگ پر لیٹی ہون ایک فتنۂ عالم
جو ابھی مجکو اس بلائے بے درمان مین ڈال چکا ہے سرہانے بیٹھا ہے مصروف تیمارداری ہے بدل و جان
غمخواری کر رہا ہے شاہزادی نے آنکھین نیچی کر لین مارے شرم کے کچھ منہ سے نکال سکی خواصون نے
پلنگ سے اٹھایا مسند تک لائین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا اسی حجرے مین بیٹھے رہے ملکہ کو اب تاب کہان
دل ہر گاہ اسی طرف بھاگا جاتا ہے اور کلیجہ منہ کو چلا آتا ہے بیقراری سے آثار عشق ظاہر ان خمار آلودہ آنکھون سے محبت
ہی الفت پایا جاتا تھا اسکی خشکی لب اور اڑے ہوئے رنگ چہرے سے ثابت ہوتا تھا کہ تیر محبت کا لگ چکا ہے زخم خوردہ
ہو گئی ہے خواص کو اشارہ کیا وہ کنیز دوڑتی ہوئی حجرے مین آئی اور شاہزادے سے کہا کہ مجکو حکم ہے اٹھیے ملکہ عالم بلاتی ہین ابھی تشریف لے چلیے

شاہزادہ بلا خوف وباک اسم اعظم پڑھتا ہوا ملکہ کیطرف چلا جیسے ہی شاہزادے نے قدم رکھا شاہزادی بوقت
اٹھ کھڑی ہوئی اور مسند خالی کردی شاہزادے کو اس مسند پر بٹھایا آپ مقابل مسند بیٹھ گئی شاہزادے
نے جو نظر ملکہ پر ڈالی گلشن حسن کا ایک ناشگفتہ پھول پایا سیاہ بال گھونگھر والے زلفین مانگ نکالے سیدہ دو برابر ہوا
گویا شبخون تھمی ہوا راہ ظلمات تنگ و تاریک خضر کو راہ چلنا دشوار تھا چوٹی ٹخنے تک پڑی ہوئی سرخ موباف اطلس
کا گویا سرخ سانپ کالے کوکل کے چٹو رہا ہے بیاض گردن صاف چشمۂ حیات تھی صبح صادق سفیدی سے شبنم
کا نور تھی اس تن نازک پر سینہ کا ابھار کیسی ابھری ہوئین بند محرم تنگ سے پھٹا ہوا نکلنے کو آمادہ تھین شکم صاف
تختۂ قاقم نظر آتا تھا کلائی نازک مین سیاہ چوڑیان گویا گرد شاخ صندلین سانپ حلقہ کیے ہوئے تھے پور پور چھلے چھنے
دند دحنا جلوے کے پیراہن کی گمات مین جو قطرہ چہرے سے ٹپکتا تھا قطرۂ آب حیات تھا مانی و بہزاد نے ایسی
تصویر خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی اگر دیکھتے تو یہ طاقت تھی کہ وہ تصویر بنا سکتے اگر بناتے تو وہ ناز و کرشمہ کہان
پاتے کنیز با تمیز مخبر عرض ہوئی کہ اے صاحب یہ خاموشی کب تک رہیگی کچھ بات کیجیں اور دونی ہو جائیگی
ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچ کر دونون ہاتھوں سے کلیجے کو تھام کر کہا کہ آپ اپنے نام و نشان سے واقف کیجیے کہان سے
تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لیجائیے گا شاہزادے نے کہا میرا نام اسکندر رخ لقا ہے فاتح طلسم
رنگین فلک کو آیا ہون جسطرح ہوسکے گا اسکو فتح کرونگا اور باقی کیفیت لشکر کے گم ہونے کی اور اپنا گم ہوجانا اور
حسب و نسب سب بتادیا اور ملکہ سے استفسار حال کیا کہ آپ بھی تکلیف فرماکے اپنی سرگذشت ارشاد کرین ملکہ نے
کہا سنیے میری کیفیت یہ ہے لیکن مین چاہتی ہون ع یہ خانہ بردوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا شاہزادے
نے کہا یہ مثل مجھ پر واقعی صادق ہے آپکے یہ مصداق نہین اگر آپ نے کسی اور شخص سے کہا ہو تو بھی قبول زہر تک
دادیلا محض بیجا جو بات ہے شاہزادی کچھ کھسیانی ہوئی شاہزادے نے کہا کھسیانی مت ہو یہ شرم کھانیکی بات
نہین ہے آپ اپنی سمجھ ہر ان فرمایئے ملکہ غرق عرق ہو گئی طبیعت کو درست کرکے کہا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ
نزہت بہار بیان ایک مقام ہے وہان کا بادشاہ قتیل گل پیرہن جادو میرا باپ ہے سنبل دراز
جادو میرا نام ہے ایک روز مین اپنے باپ کی خدمت مین بیٹھی تھی وہ علم نجوم و رمل سے خوب واقف
ہین بیٹھے بیٹھے رمل و نجوم دیکھنے لگے در باب طلسمات دیکھی معلوم ہوا کہ ایک شخص طلسم رنگین فلک
کو فتح کریگا اور اسیوقت ایک تصویر بھی میرے کہنے کے بموجب بہت عمدہ کھینچی اور کہا اے سنبل دراز جادو
یہ تصویر اس شاہزادہ فاتح طلسم رنگین فلک کی ہے مین نے وہ تصویر اپنے پاس رکھ لی لیکن وہ تصویر
دیکھنے سے میرا دل گھبرانے لگا ان نشیلی آنکھوں سے جو تیر دلدوز نگاہ ان کے براہ راست میرے کلیجے سے پار ہوگئے
سنان واسنت دلمین جا کر دو سار ہوگئی آہ قضا و قدر نے قتل سے اصل کر دی قیامت کا کچھ مشق آیا یہ باغ جو آپنے دیکھا ہے میرا بھائی اسکا
الگ ہو سنے بنوایا ہے آکر ورزش کرتا ہے طلسمات مین ایک زبردست پہلوان شمار کیا جاتا ہے روزانہ یہان وہ ورزش کرنے آتا ہے
صبح کو وہ آئیگا اس سے مقابلہ کر دفعہ اگر اسپر فتح دیگا وہ تمہارا ساتھ طلسمات کی فتح مین دیگا مین ہمیشہ
اس سے روز دعا مانگتی تھی کہ جلدی سے شبہائے ہجران آخر ہون اے شاہزادے مین اپنی زیست
سے عاجز آگئی اگر چہ سے دیدار نہ میسر ہوتا تو ضرور تھی کہ آپ مجکو زندہ نہ پاتے خیر خداوند سامری کی مہربانی
ہے جو اسنے ملاقات کرائی شاہزادے نے جیسے ہی خداوند سامری کا نام سنا غصہ مین ہوا
اور کہا کہ اے ملکہ بہت برا ہین نے تمہارا خیال کیا جو یہ سنا کہ کوئی دوسرا یہ نام میرے سامنے لیتا تو بلا تامل قتل

اگر تم زندہ نہ چھوڑتا مگر تونے شست سے سم کرلی تھا معاف کیجیے جو کہا ہے تو مین خادمہ ہون جو کہوگے وہ کرونگی کشور لیا
تمہارا قبضہ ہے جو چاہتے سو کرو یہ حضرت عشق ایسے نہین جو اپنا ذکر کرے ۔ کہین اچھا شاہزادے
آپ فرمائین کیا کہون شاہزادے نے اپنی تقریر فصیح وبیان بلیغ سے اسلام کی خوبیان اور رنگ
خوبیان بیان کین اور کہا دیکھو تم اہالیان طلسم کا کچھ زور ہم لوگون سے نہین چلتا یہ برکت ہمارے خدا
نام مین ہے مین تنہا طلسم رنگین فلک کو جا سکتا ہون تو سنبل درازجادو نے کہا بلا شک بہت صحیح
ہے شاہزادے نے کہا اسی لئے اگر تمہارا دل ہو تو مین کہون وہ کرو اسوقت بخوشی خود اور اگر خدا اسنے
مجکو انتخاب کیا تو تمکو زبردستی مسلمان کرونگا شاہزادی سنبل درازجادو نے کہا کہ اے شاہزادے
اگر سر طلب کرو حاضر ہے ؎ ای دوست از جان طلبی جان بتو بخشم ؛ از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم ؛
شاہزادے نے جب دیکھا کہ وہ ہر صورت سے راضی ہے تب شاہزادے نے اسکو مع کنیزان بصفا مسلمان
کیا دل سے تصدیق اسلام کی کہ سنبل درازجادو نے کہا اے شاہزادے صبح کو میرا بھائی یہان ورود
کو آویگا تمکو دیکھے عجب نہین کہ کشتی لڑے اسکو کسی حکمت سے مسلمان کرلو وہ تمہارا ساتھ دیگا
اس طلسم مین وہ اکیلا پہلوان ہے اور اسکا نام پیل صمصام جادو ہے شاہزادے نے کہا خدا اسنے
چاہا تو اسکو بھی مسلمان کرونگا جب سب ذکر مذکور ہوچکے اور شاہزادے کو قدرے امید کامیابی کی ہوئی
شاہزادی نے در پردہ کچھ باتین چھیڑین خلوت تو تھی ہی شاہزادے نے کہا اے ملکہ سنبل درازیہ ہمارا
قاعدہ نہین کہ اس طرح بے اختیار ہو کر ہر ایک عورت سے آزادانہ حالت مین وصل کرین تا وقتیکہ
کامل حق اسیر اپنا ثابت نہو اور صحیح ملک خود دوست ملکہ نے اور کچھ باتین چھیڑین شاہزادے نے
بعد فتح طلسم عجائبات وغرائبات روبروے امیر صاحبقران ثانی عقد ہونے کا اقبال کیا اور وعدہ کیا کہ کہا کہ
سنبل درازیہ ممکن نہین جو تیرا خیال ہے مسلمانون مین یہ قاعدہ نہین اور اپنی بھی ساری محبت جاتی کہ
تم ہی نہین بلکہ مین بھی عاشق ہون یہ باتین حد اختتام کو نہ پہونچی تھین کہ محل جلسہ عشاق تفرقہ انداز
محبان ومعشوقان یعنی پیک سحر جلوہ مشرق سے سر نکال کر پردہ دری طلائق مین مصروف ہوا شاہزادہ مسند سے
اٹھا اور وضو کیا اور نماز ادا کی ملکہ سنبل درازجادو اور کنیزون کو سب قواعد وارکان نماز سکھائے بعد ازان
سنبل دراز مع کنیزان محلات شاہی مین چلی گئین اتنے مین دیکھا کہ پیل صمصام جادو تخت روان پر سوار
معلق چلا آتا ہے شاہزادہ سنبھل کر کمرے مین جا بیٹھا کہ پیل صمصام جادو کا تخت اترا گٹھری اتاری اور
اکھاڑے کی طرف چلا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عفریت ہے اگر یہ جادو ہے تو دیو سفید کی آنکھ کا سرمہ اسفندیار
کا پنجہ ہے زور آزمائی کو ایک کھیل جانتا ہے شجاعت شہامت کے علامات اسکے چہرے سے خود بخود ہویدا ہے
نشاط ہین ہم کو تک کسی زمانے مین اپنے خداوند کا نام لیکر دو قدم کرا اسکی نظر کمرے کیطرف جا پہونچی دیکھا کہ ایک
حسین طرحدار جوان کچھ آثار جلال صفرہ کے ساتھ اسکے جبیں سے پیدا ہوتے ہین کچھ متحیر سا ہوا اتنے اسکی طرف
سے آواز دی کہ اے جوان تو کون ہے جلدی حال کہہ ایسا نہو کہ صفت بیسے سحر مین گرفتار ہو شاہزادے کی رگ خاندانی جوش
مین آئی اور کہا کہ مین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا فاتح طلسم رنگین فلک وقاتل ساحران روبہ خصال
ہون پیل صمصام جادو نام سنتے ہی مثل بید کے کانپ گیا اور کہا کہ فاتح طلسم شاہزادہ کمرے سے
نکلکر باہر آیا پیل صمصام جادو نے بزور سحر سانپ کچھ برسائے اسنے اسم اعظم کو ورد زبان کیا سانپ

بیچو سب جلکر خاک ہو جاتے تھے تب صمصام جادو نے آگ برسائی وہ بھی برکت اسم پاک موثر ہوئی تب اسنے بزور تیر تلوار دونکا حملہ کیا کئی ہزار تلوارین الٹے منہ سے شاہزادے پر ٹوٹ پڑین برکت اسم اعظم سب رد ہوئین شاہزادے نے کہا اے ذلیل صمصام جادو اگر تمام طلسم کے ساحر جمع ہون انشاء اللہ تعالی ایک بھی مجھپر غالب نہو گا ناحق محنت کرکے پریشان ہوتا ہے ذلیل صمصام نے کشتی کا ارادہ کیا شاہزادہ بھی بسم اللہ کہکے اکھاڑے مین اترا گاؤزوری ہونے لگی کبھی وہ انکو اکھاڑے سے باہر کرتا اور کبھی یہ اسکو اکھاڑے سے باہر لیجاتے ہین اس کشمکش مین تمام زمین دھنس گئی بڑے بڑے غار پڑگئے ذلیل صمصام جادو دلمین کہتا تھا کہ آج ایک شخص دکھائی دیا ہے طلسم بھر مین کسیکو نہین جانتا تھا لیکن فاتح طلسم بہت طاقتور ہے ذلیل صمصام جادو نے کہا کہ اب آپ بھی ذرا دم لے لین اور مین بھی دم راست کرون تب پھر زور ہو شاہزادہ سمجھ گیا تھا کہ بہت محنت کی ہے اسکا دم اکھڑ گیا عاجز ہوگیا ہے شاہزادے نے کہا اے صمصام جادو مین تمکو بہت بڑا پہلوان جانتا تھا لیکن کچھ بھی نہین تمکو گاؤزوری مین تیرا دل گھبرا گیا خیر دم راست کرلے انکو تو اس حال مین چھوڑئیے کہ انکا ذکر مناسب وقت پر کیا جائیگا

	اب کیفیت سنبل دراز جادو کی بیان کیجاتی ہے	

کہ وہ اپنے محلات مین کئی دن بہت پریشان رہی کسی صورت سے اسے آرام نہ تھا دل پہلو مین گھبراتا تھا منتظر تھی کہ شاہزادہ جلد ہو مین چلون لیکن انتظاری کے دن رات بڑے ہوتے ہین کاٹے نہین کٹتے وصل کے ایام بالکل معلوم نہین ہوتے اور یہ بھی خیال تھا کہ صمصام جادو گیا ہے نہین معلوم کیا حالت ہوئی ہے لیکن یہ سبب قوی تھا فوراً رخصت ہوئی اور داخل باغ ہوئی دیکھا کہ صمصام سے جنگ ہو رہی ہے کہ شاہزادے کی نظر سنبل دراز جادو پر پڑی صمصام جادو نے کہا کہ اے سنبل دراز جادو آج یہ شخص ملا ہے اتنی مدت مین نہین معلوم کہ کا بیکا بے ہوا ہے اور ایک دفعہ بہت زور سے لنگر اکھاڑتا جاتا لیکن صمصام سے لنگر شاہزادہ کا نہ اکھڑا کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے اسم اعظم پڑھا زبان کرکے لنگر صمصام جادو کا اکھاڑ معلق زمین کے سنبل دراز کے سامنے زمین پر گرا دیا اور کہا کہ صدق دل سے اسلام لا اور کلمہ پڑھ ورنہ مفر اب نہین بہتر یہی ہے صمصام جادو نے صدق دل سے کلمۂ اسلام پڑھا خاصہ سلیمان بنگیا اب شاد یا نہ خوشی کا دل ہی دل مین سنبل دراز جادو بجاتی تھی اور کہتی تھی کہ زہے نصیب ایسا شخص میری زوجیت مین ہو اور ایسا شاہزادہ میرا، تک کیا جائیگا دعوت کا سامان ہو اور روز شاہزادے کو دعوت مین گذرے ملکہ سنبل دراز نے خوب جشن کیے خوب جی بھر کے نظارہ یار کیا ہر وقت بلا فرق دن خود شاہزادے کے ہم پہلو رہا کی تیسرے روز شاہزادہ اسکندر نے رخصت کا سامان کیا اور صمصام جادو سے فکر رخصت چاہی صمصام جادو نے کہا کہ مین ضرور ہمراہ چلونگا انشاء اللہ بہت جلد طلسم فتح ہوگا شاہزادی سنبل دراز نے کہا کہ مین امید کرتی ہون کہ مین بھی اس سفر مین چلون شاہزادے نے منع کیا صمصام جادو اپنے باپ کے توشہ خانہ مین گیا اور وہان سے ایک خیمہ ہزار چوب اور کچھ ہتھیار اور ایک چادر لایا اور شاہزادے سے کہا کہ یہ سب اشیاء طلسمی ہین خاص خداوند سامری کے ہین اسکے بڑے خواص ہین خیمہ ہزار چوب ہے دیکھنے مین بالکل کچھ نہین لیکن لاکھون آدمی اسمین آجاتا ہے کوسون تک پھیل جاتا ہے اور یہ ہتھیار سلیمانی زیب بدن کیجیے ساحر اسکی صورت سے بھاگتے ہین اور یہ چادر بھی اُس خداوند سامری کی ہے لاکھون ساحر قید کرلیجیے یہ چادر گیر دل

لیجیے سب کے سرون پہ یہ چادر ہو گی کسی ساحر کی یہ مجال نہو گی جو اسکے نیچے سے نکل جائے اسکے بعد
سحر بھی نہین کرسکتا سنبل دراز جادو یہ محبت اپنے بھائی کی دیکھ کے بہت خوش ہوئی صمصام جادو نے
بھی یہ معلوم کرلیا تھا کہ مجھسے پہلے میری بہن اسطرح سے مع خواصون کے مسلمان ہو گئی ہے پانچوین روز شاہزادہ
اسکندر فرخ لقا مع صمصام جادو کے آگے چلے یہ دو شخص چلے جاتے تھے دریافت راستہ کی کوئی ضرورت
نہین تھی کہ صمصام سب جانتا تھا دوسرے روز ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ آگ کا دریا ہے تمام آگ بھری ہے شعلے
آسمان تک جاتے ہین دریا کے اس ساحل پر ایک قلعہ بہت آہنی اور سنگین بنا ہے صمصام نے اسکا نام قلعہ
تیغفاریہ بتایا اور کہا اسکا افسر طیغال جادو نام ہے خیرہ مرد اور دلاور ہے فرد مرد میدان نبرد ہے صمصام جادو
نے وہ خیمہ عالی استادہ کیا خود بخود تمام فرش مخمل تمام خرگاہ مین تمام بارگاہ مین جدا جدا مسند و مسند بچھے ہوئے
سب سامان پر تکلف اسمین موجود شاہزادہ اسی بارگاہ مین آیا صمصام بھی اسی مین آرام گزین ہوا ایک
اندیشہ و تامل رات گذری جب سیاہ دل بیل آرام گزین شبخانہ ہوا اور ترک فلک تیغ اجلال بکف میدان
بجرد مین آیا دیکھا کہ ساحر آرہا ہے صمصام نے کہا دیکھیے ایک ساحر آتا ہے جب وہ آگے آیا معلوم ہوا اور یہ کہا کہ مجھے طیغال
جادو افسر نے بھیجا ہے اور دریافت کیا ہے کہ تم کہانسے آئے ہو اور کہان جاؤ گے شاہزادے نے کہا کہ ہم لشکر
صاحبقران سے واسطے فتح طلسم رنگین تک کے آئے ہین وہ ساحر اسیوقت واپس گیا اور جاکر طیغال
جادو سے کہا طیغال نے طبل جنگ بجا دیا دیکھتے کیا ہین کہ آگ کا دریا چڑھتا چلا آتا ہے تمام خیمے کے اندر دھوان
چلا گیا شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ دھوان اسوقت موقوف ہو گیا صاف میدان نظر آنے لگا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا لشکر ساحران ہزار در ہزار بڑھے چلے آگ کے بیچ مین چلے آتے ہین گویا صاحب
دوزخ ہین کہ جا بسو نوف انکے آگ برنج ہین وہ ہین مقابل آکر صف آرائی کی ادھر سے شاہزادہ مع اپنے
ساتھی صمصام جادو کے میدان مین آیا طیغال جادو سے ساحرون نے کہا کہ حریف کی طرف سے فقط
دو آدمی ہین اور کوئی بھی نہین طیغال جادو نے کہا ایک ساحر جاوے اور جلد انکو گرفتار کر لاوے ایک رنگین
جادو آیا اور سحر کا کارخانہ پھیلایا صمصام جادو نے وہ چادر لیکر اسپر پھینکی کہ وہ اسکے نیچے دب گیا
جب وہ ناکامیاب ہوا تب بحکم طیغال جادو کے اور چند ساحر آئے اسیطرح سے بہت سے آئے
لیکن چادر کے وزن سے کسی نے رہائی نپائی صمصام جادو نے شاہزادے سے کہا کہ یہ کارخانہ تو
یون ہی برسون لڑائی رہیگی اور ساحر کٹتے جائینگے چلیے قلب دشمن پر حملہ کرین شاہزادے نے کہا بہتر ہے چلیے
دونون صاحب ساتھ ہی شمشیر بکف ہو کر چلے اسم اعظم پڑھکر صمصام پر دم کیا اور ایکدم سے اللہ اکبر
کا نعرہ مارتے ہوئے فوج دشمن پر حملہ آور ہوئے دیر تک خوب لڑائی ہوئی کشتون کے پشتے لگ گئے تودہ
انبار ہو گئے ساحرون کو جان بچانا مشکل ہوئی طیغال جادو بار بار بہتیرا سحر کرتا تھا لیکن ببرکت اسم پاک کے
دونون کاروبار ان ہی میلا ہوتا چار گھنٹے کامل تیغ زنی رہی کہ ہزارون کافر واصل جہنم ہو گئے اور ہزارون
زخمی ہو گئے میدان کارزار صاف نظر آنے لگا ساحرون سے جنگل پٹ گیا لاشون سے درخت اٹ گئے
طیغال جادو کو صمصام جادو نے گرفتار کیا جب سردار مقید ہو گیا لشکریون نے اطاعت قبول کی سب
جو جیتے تھے مع طیغال جادو کے مسلمان کیا کلمہ پڑھایا وہ سب صدق دل سے سچے مسلمان ہوئے جبکہ بعد
چرخ حجلہ مغرب مین روپوش ہوا اور سرہنگ شب مع تمامی لشکر دون ازو میدان نبرد ہوا کمیت

اسکے ہاتھ پر اسلام لائے تمام رات بھر خوب جشن رہے یا تو شب اول مین فقط دو ہی آدمی اسکے پاس خیمے مین آرام پذیر تھے یا آج وہ خیمہ مسلمانون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا تھا طیفال جادو نے افسری لشکر کی سرکار شاہزادے سے پائی خلعت عطا ہوئے طیفال جادو خرم و خندان خیمہ مین آرام پذیر ہوا شاہزادے سب بستر خواب پر آرام کرتے تھے کہ سپیدہ دم افق مشرق سے طالع ہوا اپنے بسترون سے اٹھ خیمہ سے باہر آئے آگے بڑھنے کی فکر ہوئی چو دریاے آتش دیکھا تھا محض ایک صاف جگہ نظر آتی تھی نہ آتش تھی نہ دھوان تھا سحر کا کرشمہ تھا شاہزادہ قلعہ قیفاریہ مین آیا طیفال نے دعوت کی ایک روز یہان دعوت مین گذرا طیفال کے زن و فرزند عزیز اقارب سب مسلمان ہوئے ہیکل گوئے ارکان اسلام انکو شاہزادے نے بتا دئے دوسرے روز ولشکر آگے بڑھے کہ ذکر انکا وقت پر آویگا اب یہ کیفیت ملاحظہ ہو جب یہان لڑائی یون ہوئی اور سب مسلمان ہو گئے ایک ساحر قلعہ قیفاریہ کا دربان بھاگ کر منیوج لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ قلعہ قیفاریہ کا افسر دشمنون سے جب عاجز ہو گیا مجبوری مسلمان ہو گیا کل وہ قلعہ سنجریہ پر آ جاوے گا منیوج لالہ رنگ جادو نے گسکس جادو کو طلب کیا اور کہا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کو خبر دو کہ فوراً مع فوج بیشمار سنجریہ پر جائے گسکس جادو نے ملکہ نوبہار جادو کے پاس ہو کر یہ سب حال سنایا اسنے اپنی ارادہ نہضت کیا اور فوج ساحران لاتعد و لاتحصی کو تیار کر دو چلی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا طیفال جادو نے مع لشکر قلعہ سنجریہ کا محاصرہ کیا قلعہ سنجریہ کا ایک افسر تھا گرگ دندان جادو نام اسنے بہت سے سحر قلعے کے اندر سے کیے آگ برسائی سانپ برسائے لیکن برکت اسم پاک کچھ بھی اثر نہوا گرگ دندان لشکر ساحران لیکر نکلا اور لڑائی کی ٹھہری دونون لشکر آپس مین مل گئے خوب تلوار چلی صمصام جادو اور شاہزادہ اور طیفال نے ساحرون کا قافیہ تنگ کر دیا ایک چند ساعت مین نشان اسلامی پر فتح کا پرچم اڑنے لگا دشمنان بیدین روبہ شال بھاگے صمصام جادو نے جال کے ذریعہ سے سب کو گرفتار کیا گرگ دندان عین میدان جنگ مین قتل ہوا بہ نسبت جنگ سابق کے اسی لڑائی مین بہت ساحر مارے گئے صمصام جادو نے اسلام پیش کیا ان سبھون نے اسلام بخوشی خاطر منظور کیا سب پابند ہوئے اسکا بھی افسر طیفال جادو مقرر ہوا قلعہ سنجریہ خوب لوٹا گیا بیشمار مال و متاع قلعہ سنجریہ کا خزانہ عامرہ شاہزادے مین جمع ہوا جب قلعہ سنجریہ سے طیفال جادو نے طرف بیت الفرح کے کوچ کیا آمد لشکر اسلام کی طلسم مین برابر معلوم ہی تھی کہ مسلمانون کا لشکر آ رہا ہے برابر فتح کرتے چلے آتے ہین ایک نامہ طیفال جادو نے لکھکر حاکم بیت الفرح کے پاس اس مضمون کا بھیجا کہ معلوم ہو حاکم بیت الفرح کو کہ لشکر نصرت اثر شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کا اس طرف آیا ہو کہ فاتح طلسم ہین ورنہ لیکر صاحبقران کے پاس واپس جاینگے شاہزادے پر کوئی سحر تمھارا تاثیر نکرے گا لڑائی بیکار ہے تم اگر پابوس ہو تو بہتر ہو ورنہ اسے خود یہ ایک شخص لشکری کے ہاتھ وہان بھیجا حاکم بیت الفرح مسند پر بیٹھا عیش و نوشی مین معروف تھا پریان سیمین ساق سے ہم کنار ساقیان مہوش سے ہم پہلو مہ جبینان زہرہ طلعت رقص مین موجود تھین عجب رنگ کی کیفیت تھی کہ اسوقت کی محفل قابل دید تھی کسی دربان نے بوجہ نام طیفال جادو کے نذر و کا سید حاجب ہنسراج جادو حاکم بیت الفرح کے محل مین گیا اور کہا کہ مین طیفال جادو کے پاس سے آیا ہون اور یہ خط لایا ہون ہنسراج جادو نے جیسے ہی وہ خط پڑھا کمال غضب سے سرخ چہرہ ہو گیا دانت سے دانت بجنے لگے جسم بھر مین رعشہ آگیا نامہ کو پھاڑ ڈالا اور

پیامبر کو قید کر لیا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نوبہار سفید پوش کی ملاحظہ فرمائیے

کہ وہ دس لاکھ ساحر کی فوج لیکر روانہ ہوئی اور ہنسراج حاکم بیت الفرح سے ملی ملکہ کی دعوت کی گئی ہنسراج جادو نے بزور سحر ایک آہنی دیوار لشکر اسلام کے روبرو بنادی کہ ساحر غدار فلک نے مشرق سے سر نکالا صف آرائی ہوئی برق و سنان و شمشیر چمکنے لگی رستخیز کا ہنگامہ گرم تھا ملک الموت نے بھی اپنا خیمہ نصب کیا لشکر اسلام نے دیکھا کہ ایک دیوار آہن حائل ہے اور لشکر ساحران اس دیوار سے ادھر آیا اور ترتیب صف آرائی میں مصروف ہو کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو میدان مین آئی اور بزور سحر اسنے ایک باغ آراستہ کیا اور جامہ اپنا ہلایا باغ مین بہار آئی ازاہیر خوشرنگ شگفتہ ہوئے کلیان چٹک کر ہنسنے لگین جب باغ بہار سے آراستہ ہوا دفعۃً باغ کا پردہ الٹ دیا سب نے اپنی آنکھون سے وہ باغ کی بہار دیکھی بیچ مین ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہت عمدہ پوشاک پہنے بیٹھی ہے ملکہ نے کہا اے بہار برکت سحر ساحری آزما لیان لشکر اسلام اس باغ کی طرف بے اختیار دوڑے کوئی کسی کی نہین سنتا تھا دیوانہ وار اس طرف چلے جاتے تھے لشکر اسلام کا رنگ بگڑنے لگا شاہزادے نے جلدی سے اسم اعظم پڑھا پانی پر دم کیا سب پر چھڑکا جو باقی تھے وہ رہ گئے جو چلے گئے تھے وہ بہار کے مقید ہوئے بہار نے سب سے کہا کہ جاؤ سب کو قتل کرو صمصام جادو نے چادر کو پھیلایا اور سب کی گردن پر ڈالا وہ چادر اسقدر طویل ہوئی کہ باغ کو بھی گھیر لیا ملکہ نے دیکھتے ہی جلدی سے بزور سحر اپنے کو غائب کیا شاہزادے نے سب پر پانی جو ملکر چھڑکا سب بہار کے سحر سے رہا ہوئے قدم شاہزادے پر گرے وہ باغ بھی بہار خزان ہوا ملکہ ہنسراج جادو کے پاس گئی اور سارا حال بیان کیا جب سپہ گردان شب نے ساحر روز کو شکست دی ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہ تبدیل لباس خیمۂ عالی شاہزادے مین آئی دیکھا کہ ایک ماہ پیکر عیار و مشغول زہرہ جبین پر تمکین بستر استراحت پر آرام فرما ہے چہرے کی ضیا سے مومشعل ماند ہوئی ہزار جان سے عاشق ہو گئی امید وصل نے دل مین گھر کیا بے اختیار ہو کر چاہتی تھی کہ منھ سے منھ ملا دے لیکن بعض اسباب مانع اس حرکت بیجا کا نہ کے ہوئے بزور سحر مع مسہری زرنگار کے خیمے سے اٹھا اپنے ملک مین واپس گئی کہ جسکا ذکر وقت پر آویگا اب کیفیت جنگ کی ملاحظہ ہو جب کہ شہنشاہ فلک خواب زرین سے بیدار ہوا اور دریچۂ دارالامارہ مشرق سے سر نکالا صمصام جادو اور طیفال جادو اسکے شاہزادے کے خیمے کو آئے ذکر کیا کہ شاہزادہ غائب ہے دیر تک سکوت مین رہے صمصام جادو نے کہا کہ عذر کرنا بیفائدہ ہے دشمن مقابل ہے جنگ کی ٹھہرے ادھر طبل جنگ بجا ہے لیکن لشکریون پر ظاہر ہو طیفال جادو نے کمان فوج ہاتھ مین لی اور لڑائی کو نکالا صفین غنیم کے بیٹے ہو گئین مصرعہ

برو ز نبرد آن یل ارجمند ٭ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭ دریدو برید و شکست و ببست ٭ یلان را سر و سینہ و پاو دست ٭

صمصام جادو نے داد مردانگی دی خوب ساحرون کو قتل کیا ہنسراج جادو بوجہ نوٹنے ملکہ نوبہار سفید پوش کے منتظر تھا اور فکر مین ڈوبا تھا کہ وہیں میدان معرکے سے چل گئی فوج بھی چھوڑ گئی طیفال جادو بھی طریقہ سرفروشی و جان دہی کا دکھلاتا تھا کہ صمصام جادو نے سب لشکر پر حملہ کیا تھے کہ مبارز فلک آرام کرنے کے لیے خیمۂ مغرب مین گیا اور دوایہ شب نے [illegible]

کے سلانے کے لیے بستر آرام بچھایا دونوں لشکر اپنی جگہ پر آ گئے فریقین کو تفکر پیدا ہوا صمصام جادو
یہ جانتا تھا کہ شاہزادے پر سحر موثر نہیں ہوتا لیکن معلوم نہیں کہ کس ساحر نے یہ چالاکی کی اور شاہزادہ کیونکر
کیسے غائب کیا ہنسراج جادو نے بزور سحر اپنے لشکر کے گرد ایک اژدہائی آتشی پیکر آتشین دم بنایا
جو لشکر کا بلا یہ دار و محافظ تھا اسکی ارکان کے سایے میں لشکر ساحران پوشیدہ تھا لیکن ہنسراج
کو بھی نہایت تعجب تھا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بے کہے سنے چل گئی اسکا سبب نہیں معلوم ہوتا کہ
کیوں چلی گئی اور کہاں گئی اور وہ کون بات تھی جو نہیں کہی گئی رات ہی کو ایک ساحرہ دو چار چابکدست عیارین
کو بادشاہ طلسم مذبوح لالہ رنگ کی خدمت میں روانہ کیا اور سارا حال گذشتہ مع ملکہ کے لکھدیا سلطان
طلسم کو لکھا تھا کہ ساحر پہونچا اسکا ذکر وقت پر آویگا اب ملکہ نوبہار کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ شاہزادے
کو تنہا مکان پر پہونچی اور گل تر و تازہ رخسار شاہزادے کی اپنے نرم ملائم حنائی ہاتھ سے بلائیں لینے لگی کہ شاہزادے
نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تو کون ہے ملکہ ہاتھ چھڑا کے روپوش ہوئی شاہزادہ اٹھ بیٹھا اور متحیر ہر سو نگران ہوا کہ
میں کہاں ہوں اور غصہ میں آکر چاہا نعرہ اللہ اکبر مارے کہ ملکہ نوبہار جادو سامنے موجود ہوئی اور دست بستہ
عرض کی کہ ؎ یہ گھر تو کہ میرا ہے تیرا نہیں ؛ پر اب گھر یہ تیرا ہے میرا نہیں ؛ بلاشک یہ خادمہ قصوروار ہے
سراسر خطاکار ہے مستوجب تعزیر ہے گو حقیقت حال میری سن لیں کہ بادشاہان عالیجاہ و شہریاران کامگار
اسیواسطے ہوتے ہیں کہ مظلوموں بیکسوں کی فریاد سنیں شاہزادے نے کہا کہ بیان کر ہم تیرا انصاف
کرینگے ملکہ نے سلام کیا اور کہا کہ میں بنظر عداوت آپ سے جنگ کرنے گئی تھی اور مجھے اپنے سحر پر
بڑا غرور تھا اور میں سحر سازی میں سب پر کامیاب ہوتی ہوں جسوقت لڑائی کا رنگ بگڑا اور آپ کے
لشکری چلے گئے مجھکو خیال ہوا کہ صاحب لشکر کو دیکھنا ضرور ہے آپ کے پیچھے میں گئی آپ آرام کرتے تھے
آپ کے سنان و ابرو و تیر مژگان سینے سے نکل گئے تیغ محبت نے گھائل کیا برچھی نے دل کو چاک کیا
آتش حسن رخسار نے خرمن دل کو جلا دیا میں بزور سحر اٹھا لائی آپ کو یہاں لائی اسکی داد چاہتی
ہوں میں مظلوم ہوں جو تمہارا خداوند ہے اسکے وسیلے سے مجھ خستہ پر رحم کرو ورنہ میں ابھی اپنے کو مار کر
مرجاؤنگی شاہزادے نے کہا اے ملکہ دیکھ تو نے بڑا دھوکا دیا تو میری قتلی دشمن ہے ایسے وقت میں ایسا
دھوکا اچھا نہ تھا اور یہ جان رکھ کہ مجھپر کسی کا سحر اثر نہ کرے گا میں ابھی جا سکتا ہوں کوئی ساحر
طلسم مجھکو روک نہیں سکتا اگر تو پہونچا دے تو بہتر ہے کہ تکلیف نہو ورنہ میں ابھی جاتا ہوں ملکہ نے قدمبوسی
کر کے کہا کہ بادشاہ عادل سب کام ترک کر کے پہلے عدل کرتے ہیں عدل سب سے زیادہ ہے مجھ مظلوم
کا انصاف کیا جاوے یہ کہکر خنجر کھینچ لیا اور کہا کہ میں مارے لیتی ہوں شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا اے ملکہ میں بلا عقد موافق اپنے طریقہ کے کوئی کام نہیں کر سکتا ملکہ نے کہا کہ میں موجود ہوں شاہزادے
نے کہا کہ میرا عقد امیر صاحبقران کے روبرو ہی ہو سکتا ہے جب یہ طلسم فتح کر کے جاؤنگا تب عقد ہوگا
ملکہ نے کہا میں یہ نہیں جانتی میرا انصاف ضرور کیا جاوے جسطرح سے چاہو میں حاضر ہوں یہ کہکر
ملکہ نے بیجا بلی شروع کی پیرہن کو در پاسے کالبد سے علیحدہ کر دیا اپنی صورت زیبا کا لطف ہر طرح سے
دکھایا شاہزادے کو دام میں لائی تھی لیکن شاہزادہ اپنی بات پر قائم رہا اور وعدہ صادق
دیا کہ ضرور میں تمہے ایفائے وعدہ کرونگا لیکن چندے تامل کرو تب شاہزادے نے

اسلام پیش کیا ملکہ نے عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہو تو عرض کرون شاہزادے نے کہا بے تکلف بیان کرو ملکہ نے
کہا کہ مین اسوقت موجود ہون میری جان تک نثار ہے تو طریقہ کیا چیز ہے اور دل سے مجھے مسلمان سمجھو لیکن
جبتک طلسم آپ فتح نہ کرلین تب تک مجھے اسی حالت پر چھوڑ دین اور وعدہ صادق کیا کہ کیسا ہی ہو مین
آپکا ساتھ دونگی اور مسلمان ہون لیکن اظہار راز میرا بعد فتح طلسم ہو اور اے شاہزادے اگر مین آپکے مقابلہ کو
آؤن تو برا ماننے کا اور کچھ خیال نہ کیجیے گا مجبوری مین آؤنگی اور دل سے مین آپکی اسلامی ساتھی ہون شاہزادے
نے کہا اے ملکہ اب مجھے پہونچا دو ملکہ نے کہا اے شاہزادے آپ کیون گھبراتے ہین میری چھوٹی بہن سراج
جادو گھڑی گھڑی کی خبر دیگی اگر کچھ بھی ہوگا فوراً اپنے تئین پہونچا دونگی افسوس ہے کہ اسقدر عرصہ دراز کا
وعدہ ہے اور یون جدائی مین زندگی بسر کرنی ہوگی اپنی فوج کو اطلاع کر دیجیے اور اگر موقع دیکھیے تو یہان سے
لڑائی شروع کر دیجیے شاہزادے نے اپنے سامنے صمصام جادو کے نام مفصل حال لکھکر چھوٹی سالی
سراج جادو کی معرفت بھیجا سراج جادو زمین کے اندر سے مقام لشکر صمصام جادو مین جا کر نکلی
صمصام جادو حیرت مین ہوگیا کہ اسنے خط دیا صمصام جادو نے خط پڑھا اور جواب نامہ لکھا سراج جادو
کو دیا سراج جادو نے لاکر شاہزادے کو دیا شاہزادہ کسیقدر مطمئن ہوا اور یہان بھی سب کو اطمینان ہوا ادھر
کا حال سنیے جسوقت ساحر مرسلہ سراج جادو طلسم کے پاس پہونچا سلطان نے حقیقت حال نامے سے
واقف ہوکر ایک غضب نامہ تو بہار جادو کو تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد ہنسراج جادو سے مل اور ایک
ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر تہ زمین چاک کرتا ہوا مکان ملکہ مین تہ زمین سے نکلا اسوقت ملکہ عین لطف
مین شاہزادے کے زانو سے لگی ہوئی اٹکھیلیون کے ساتھ باتین کر رہی تھی کہ ساحر کو دیکھکر رنگ رو متغیر ہوا
عتاب نامہ پڑھا اور پڑھکر جواب لکھا ساحر کو روانہ کیا شاہزادے سے ملکہ نے کہا کہ عتاب سلطانی ہوا
یہ آپکی محبت مین نتیجہ ملا دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ ساحر سلطان طلسم کی خدمت مین حاضر ہوا اور ساری
کیفیت زبانی جو دیکھی تھی عرض کی سلطان طلسم سخت غصہ مین ہوا ادھر ملکہ نے اپنی بہن کے معرفت شہزادے
کو لشکر مین بھیجا اور آپ اسیوقت ہنسراج جادو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا اور
صمصام جادو کو طلب کیا صمصام جادو حاضر ہوا جنگ گزشتہ کا حال دریافت کیا اسنے بیان
کیا ادھر سلطان کا قاصد ملکہ کے مکان پر آیا دیکھا کوئی نہین ہے واپس گیا سلطان اور بھی غضبناک ہوا جبکہ سلطان
چرخ چارم بادشاہ شب کو شکست دیکر تخت طلائی پر بیٹھا طبل جنگ بجا صفین استادہ ہوئین جز نگار رو
برق رو سلحانہ ترتیب دی گئین میمنہ میسرہ جناح قلب سب آراستہ ہوئین ہر ایک سردار اپنی کمان لیے درستی مین
مصروف برق سنان کوندنے لگی آتش شمشیر ملتہب ہوئی آفتاب کی کرنین شمشیرون کے جوہر کو اسلحہ سے
دکھلاتی تھین کہ نگاہ جہان ذرہ مین آتی تھی ہر ایک سوار غرق آہن تھا ہر مرد گویا آہن کا معدن تھا گھوڑے
برق دم صبا رفتار بہ تیز شہسوار قدم وہم سے تیز جولانی کرنے مین برق سے تھے چلنے کی تیزی و تند خوئی سے شہسوارن
ہم باگ عنان کے چہرے فق تھے کہ لڑائی شروع ہوئی ملکہ تو بہار جادو سرگرم ۔ ہتھائی تھی ہنسراج جادو
قلب فوج کو ہم جادو نے دے رہا تھا کہ غضب نامہ سلطان ہنسراج جادو کو دربار ملکہ پہونچا ہنسراج جادو
دیکھکر سخت متحیر تھا ملکہ سے حال غضب نامہ سلطانی بیان کیا ملکہ نے کہا مین فوج کو لیے ہوئے دربار سلطانی
مین جاتی ہون ہنسراج سمجھا کہ اگر یہ چلی جائیگی فوج کے پاؤن اکھڑ جائینگے ملکہ کو سمجھانے لگا ملکہ نے کہا کہ

منجمت یہ سارا فساد دیکھا ہوا ہر چند کہ نوشدارو دیتا ہے سلطان طلسم کے حواس باختہ ہیں کبھی فاتح طلسم پر کامیاب ہوگا شاہزادہ فاتح طلسم سبکو گرفتار کریگا ہنسراج جادو ملکہ پر برہم ہوا از حد غصہ کیا ملکہ نے اپنی فوج کو جنگ گاہ سے علیحدہ کیا اور ہمراہی ہنسراج سے جدا ہوئی سپہ بھی لشکر شاہزادے سے آملی فوج کو علیحدہ ٹھہرا دیا سہ پہر تک خوب فوجی لڑائی ہوئی لشکر شاہزادہ چیرہ دست ہوتا چلا جاتا تھا کہ صمصام جادو نے قلب لشکر پر ریگ سحر سے حملہ کیا کہ فوج کے پاؤں اکھڑ گئے ہنسراج جادو نے بزور سحر ایک اژدہا بنایا اور صمصام جادو پر روانہ کیا اژدہے نے دم کھینچا کہ صمصام جادو کو پیٹ میں رکھ لیا یہاں لشکر شاہزادے میں صمصام جادو کا غل مچگیا فوج میں شکستہ ہوگئی رنگ لڑائی کا بدلا جاتا تھا کہ ایک طرف سے شاہزادے نے بہت سخت حملہ قلب لشکر پر کیا ہنسراج جادو نے سحرکاری شروع کی لیکن شاہزادہ قریب پہونچ گیا اور ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ ہنسراج جادو دوزخ میں پہونچ گیا حوالہ شیطان علیہ اللعن ہوا جو فوج بچی بھاگ گئی غدر ہوگیا ہلڑ مچا لشکر اسلام نے لاکھوں کو قتل کرکے راہ عدم دکھائی اور لاکھوں کو گرفتار کیا منصور و مظفر شاہزادہ جنگ گاہ سے واپس پھرا مال و متاع کی کوئی انتہا نہ تھی مال بیشمار خزانہ حساب سے باہر ہاتھ آیا جبکہ امیر پر ثریا نگار گلگونہ عشرت شفق میں تشریف فرما ہوا تھکے ہوئے لشکر اسلام کے مقام فرودگاہ پر آ کے آرام کرنے لگے شب پردہ دار اسرار عاشقان و مطلوبان چہرہ زلف دراز سے ٹھنڈی سانسیں کھینچ رہی تھی کہ شاہزادے نے طلب کیا ملکہ خیمہ شاہزادے میں آئی شاہزادے نے سبب اس امر کا دریافت کیا ملکہ نے کہا آپکی محبت و عشق نے مجھکو مجبور کیا کہ آپکی خدمت میں موجود رہوں اور کسی کام کا نہ رکھا میں اپنے دل سے بیقابو ہوں وہاں کوئی اور نہ تھا درمیان ملکہ و شاہزادے کے رمز کی باتیں ہورہی تھیں کہ خروس عرش نے اللہ اکبر کی ندا دی مصلی فلک محراب شفق میں نماز فجر ختم کرکے وظیفہ میں مشغول تھا کہ شاہزادے نے حسب اتفاق رائے ملکہ بیت الفرح کا کوچ فرمایا اسکا ذکر وقت پر ہوگا ادھر جنگ دستیز سے ایک ہرکارہ سلطان طلسم کی خدمت میں پہونچا اور کیفیت جنگ مو بمو بیان کی حال قتل ہنسراج جادو سنکر سلطان طلسم نہایت اندوہگین ہوا جامہ ماتم زیب جسم فرمایا چند روز کی عزاداری کے ایک خط فریب جادو کو لکھا اور ساری کیفیت مرقوم کی فریب جادو بمجرد وصول فرمان سلطانی روانہ ہوا اسکا ذکر وقت پر آئیگا یہاں شاہزادے نے چلتے وقت صمصام جادو کو تلاش کیا پتہ نہ لگا فوج نے جو دیکھا تھا عرض کیا ملکہ نے بزور سحر اژدہے کو بلایا اور صمصام جادو کو طلب کیا اژدہے نے صمصام جادو کو لاکر حاضر کیا اس خوشی میں شاہزادے نے ایک دن جشن میں صرف کیا دوسرے روز شاہزادہ مع ارکین لشکر و ملکہ بیت الفرح کیطرف چلے بیت الفرح ایسی جگہ تھی کہ سلاطین طلسمات یہاں سیر کو آیا کرتے تھے سلاطین طلسمات نے نئی نئی عجائبات بنائے تھے سب طلسموں سے یہ جگہ بہت خوب تھی خوبصورتی سلاطین طلسمات بیت الفرح مشہور تھا ملکہ نے سب طلسمات عجائبات و غرائبات دکھلائے شاہزادے نے خوب بیت الفرح کی سیر کی کہ ایک ساحر لشکر ملکہ نے فریب جادو کے آنے سے اطلاع کی ملکہ نے شاہزادے سے کہا شاہزادے نے اسی روز کوچ کیا وقت غروب آفتاب کے شہر نگاہ رنگین فلک پر جا پہونچے فریب جادو فوج گران لیے پڑا تھا رات تو آسائش سے گذری صبح ہوتے ہی فریب جادو نے تیر و سنان و خنجر و شمشیر لشکر اسلام پر برسانا شروع کیا سارا لشکر خیمے کے اندر

آگیا وہ خیمہ گویا انکا سپرتھا نوبہار سفید پوش جادو نے بہار کو بلایا ہزارون پری جمال عورتین ہاتھ مین گلدست لیے ہوئے آپہونچین اور باغ تیار کیا جب سب آرائش سے باغ تیار ہوگیا بہار جھومتی اٹکھیلیان کرتی ہوئی باغ کی زیب و زینت مین مصروف ہوئی نوبہار ایک تخت پر متمکن تھی ہزارون پرستاران مہ جبین گلدستے لیے ملکہ نوبہار کے گرد پیش کھڑی تھین کہ ایک دم سے پردہ باغ نوروش مین ٹمیشر کے الٹ دیا کہ جس سے فوج فریب جادو کا کایا پلٹ ہوگئی سب بے اختیار ملکہ نوبہار کیطرف بھاگ آئے ملکہ نوبہار نے کہا کہ جو فریب جادو کے مالک ہیان آؤ لشکر فریب جادو پرچگر فریب بھاگ نسکا وہین کا وہین رہ گیا لشکریون نے کام فریب جادو کا تمام کیا ملکہ نوبہار کیطرف آئے ملکہ نے وہ بہار رخصت کی ساحر سب سکوت مین تھے کہ ملکہ نے آب پانی برسایا سب خوب نہائے حواس درست ہوئے شاہزادے کی خدمت مین لائی شہزادے نے سب کو مسلمان کیا اور اس روز سرون شہر پناہ قیام رہا جب شاہ قادر پیروز قدرت کا جو ہوا شاہزادہ اسکندر فرخ لقا شہر پناہ سے گذر کر شہر کے اندر آئے سلطان طلسم نے بوق لالہ رنگ لشکر کیا لڑائی پر مستعد ہوا مدت روز تک برابر شبانہ روز سخت لڑائی رہی ملکہ نے ہزار ہا نیرنگ ساحرون جو رستے تھے طلسم کیے غضب کے ہوتے تھے ۔ جو مہین تھے سب پرچگر دم بخود رہ گئے تمام ملکہ نوبہار جادو کو بغضب مستعد ہے غضب طلسم گلزار روح مین قید کیا جنگ مغلوبہ تیغ و سنان ہوئی خوب لڑائی ہوئی دن شبانہ روز آتش زنی ہوئی کشتون سے پشتے لگ گئے شہر کے اندر دریاے خون بہ چلا ۔ مقتولان دریاے خون مین مثل حباب تیرتے تھے شاہزادے اور صمصام جادو نے بڑی دیر تک ہزارون کو دریاے فنا کے گھاٹ اتار دیا رنگ جنگ بدل گیا سلطان طلسم مارا گیا طلسم گلزار لوح کی طرف بھاگا لشکر اسلام نے خوب مال غنیمت پایا بے تعداد مال و خزانہ داخل خزانہ عامرہ شاہزادہ ہوا لشکریون کو تقسیم مال خانہ سے اسقدر حصہ ملا کہ سب پیرو ہوگئے استقلال کا دم بھرنے لگے شہر ویران کرکے شاہزادہ طلسم گلزار لوح کی طرف چلا لاکھون آدمیون کا مجمع کوسون تک دور تک مثل جاری فرودگاہ تھی اور منزل صعب آخری تھی لیکن شاہزادہ بوجہ گرفتاری ملکہ نوبہار جادو کے نہایت رنجیدہ تھا کہ جسکا ذکر قبل ہوچکا کیفیت ملکہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ طلسم گلزار لوح مین قید ہوئی تو انواع و اقسام کی عقوبتین اسیر سردار کھین اور ہزارون سختیان صبح و شام اسیر کرتی تھین دونون ہاتھ ہتھکڑیون طلائی سے بندھے ہوئے بیرون مین بیڑیان گردن مین طوق کمر مین زنجیر کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اٹھا رکھی تھی سلطان طلسم نے لشکر کشی کی تیاری کی فوج جب ہوئی جو نہ دیر و گردان لشکر شکن کئی لاکھ ساحرون کا جمگھٹ کر کے ایک روز ایک سحر نے شاہزادے سے کہا کہ اگر طلسم گلزار لوح دکھانا چاہتے شاہزادے نے بوجہ ہونے ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کے انکار کیا اور بے پروائی کر کے برہم لشکر حریف کے مقابل ہوئے فوج کو درست کیا چند طرف کیے اور حملہ کیا کہ جو فوج ترقی ہوا اسکی مدد کو دوسرا حصہ پہونچے اور گرم پیکار ہو وہ حصہ جبتک آرام کرے غرضکہ رات کی رات سب قواعد فوج کی ترمیم کی کہ ساحران احمر لباس باتیغ و شجاع جلوہ گر تخت سپہر ہوا طبل جنگ بجا لڑائی شروع ہوئی شاہزادہ جوف و باک مستوجہ حملے کرتا تھا دشمنون کو سانس کا لینا محال تھا طیفال جادو نے کچھ فوج لیکر عقب سلطان سے حملہ کیا فوج ساحران کے پانون اکھڑ گئے شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صمصام جادو نے ساحران جانم پر تیار سعی کی سلطان طلسم قید ہوگیا فوج سپاہ تباہ ہوگئی میدان جنگ سے بھاگ نکلی تعاقب کرکے لاکھون کو ہی کیا مقتولون سے انبار ہوگئے شاہزادہ فتح

وفیروزی جنگ گاہ سے خیام عالی مین آیا طیقال جادو وصمصام جادو کو لیکر ملکہ کی رہائی کو گئے دیکھا کہ ملکہ سخت قید مین مبتلا ہی قید جلد جدا کی ملکہ نے رہائی پائی قدموپنر گر پڑی مکان لوح کیطرف لیگئی بموجب حکم شاہزادہ سلطان طلسم حاضر کیا گیا سلطان سے لوح طلسم طلب کی سلطان نے لوح منگا کے دی شاہزادے نے اسیرون کو سامنے بلایا اسلام پیش کیا ساحرون نے بصدق دل اسلام قبول کیا مسلمان ہوئے سلطان طلسم سے بھی اسلام کے خواستگار ہوئے سلطان نے کہا کہ مین صاحبقران ثانی کے روبرو مسلمان ہونگا شاہزادے نے غارت ساحران کا حکم دیا لشکری ٹوٹ پڑے ایک ہفتہ تک خوب لوٹا ملکہ نے وہان کے مکانون کی سیر کرائی عجائبات وغرائبات طلسم دکھائے جو نہ سنے دیکھا عجیب وغریب کہ عقل انسان حیران تھی شاہزادہ لقیح وفیروزی وہان سے پھر آکے نو بہار کو ساتھ لیا سلطان طلسم مع اپنے تمامی خاندان کے پانچ ہمراہ لشکر چلا نزہت بہار مین مقیم ہوا فتیل کا پیراہن جادو کو مسلمان کیا ملکہ سنبل دراز جادو کو بھی وہان سے اپنے ہمراہ لیا کوچ ومنزل کرتے ہوئے مع جملہ سرداران وافسران فوج کے شادان وفرحان لوح طلسم لیکر جانب لشکر حمزہ ثانی روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان تشریف لیجانا شاہزادہ امیر الزمان کا رخصت ہو کر صاحبقران سے طرف طلسم بیت الحزن کے اور پہونچنا ایک دریا پر اور کشتیون کا تباہ ہونا شاہزادے کا ملک پریزادان مین پہونچنا شاہرخ کا دریا پر لب سیر آنا اور جمال شاہزادے پر فریفتہ ہو کر اٹھا لیجانا امیر الزمان مکان شاہرخ مین تصویر ملکہ شاہد سیمین ساق کی دیکھنا اور مائل ہو کر شاہرخ سے کیفیت دریافت کرنا اور سب حالات سے آگاہ ہو کر طلسم بیت الحزن کے جانب کوچ کرنا راہ مین لشکر کا ملجانا اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

عوض ساقی نامہ

مدعی کون ہان دشمن کسیکا کیسا | اپنے سائے سے بھی بھاگا خود کہیا کیسا
دیکھتے دیکھتے بدلا ہو زمانہ کیسا | جلد جم جاتا ہو تخمیں کا نقشہ کیسا
سادہ دل ہو وہ بت آئینہ سیما کیسا

طعن کرتے ہین بنایا بھی مجھکو تو نظر | اور فرہاد دکھادو وہ کوہ کو سے تیشہ
میری شامت سے دکھادون آئینہ | مین بھی کس گنتی مین ہون عیسی کا نقدر
سنتے ہین یہ بھی اک انداز ہو سودا کیسا

وہ کے سبا بچہ سب مجھے پریشان کا ط | شش پیرہن نہین چاک جیب
اک کی سینے تو حقیقت ہی نہ تمنا | ارسا خو بایک کا جا بیٹھے وہین گھر مین
دیکھتے ہین کہ مست ذرہ ہو غوغا کیسا

دل کی حیرت مین ہی جان نیست لبی کی | دیکھئے چشم حقیقت سے یہ شے ہو جیسی
کتنے دیکھی ہر گھڑ اسکی تجلی ایسی | جلوہ حسن تماشا کی ہو نمایش کیسی
اور دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا

جو دکھانا ہو دکھا کل کو جو منظور آشیانہ | مین نہین وہ کہ جو موسی کیطرح لاؤن تاب
مجھے دیدار طلب نے جانا نہین کمیاب | ذوق دیدار مین بیچ دہرون گا کجب حجاب

آخر کیا سچ سے حجب مین ہی تو برپا کیا

قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہسانی | پاس جلوت کے وہ آیا تھا بجز عریانی | ایسے سامان ہین گھر میں کیا نہ کی حیرانی | قیس زاری میں تھا فی سرگردانی

عرصہ مین سب کچھ ہیں موجود دھوکا کیسا

وحشت عشق نمائی ایسی دیکھی کیا ہو | شدت اشک فشانی ایسی دیکھی کیا ہو | جو تمہین یہ حیرانی ہے دیکھی کیا ہو | اسیر شکوہ گری وہ ایسی دیکھی کیا ہو

کشتی نوح کی طوفان سے زور دریا ایسا

تھا مین ایک بندہ آسائش و تصدیق طلب | تجھ کیا غم سے غرض دولت مطلب | آسمان ٹوٹ پڑا جاسے تم ہو اور غضب | اور وہ کو دو اگر ہون محبت ہو تاب

تجھ کو سمجھنا ہو غرض صلح زمانہ کیسا

حسین انصاف ہو ضد ہو و طبیعت میں لگا | رنگ کو دو بیان کرتے ہین تب نہ لگا | لطف کیا اپنا دل ہے ہی تکا | جو ستمگار ہو معتقد ہو وفا

کیا وہ سمجھے کہ غم عشق ہی ہوتا کیسا

جھوٹ ہی جانتے ہین محبت افسانہ کو | جان دیتے نہیں کیا کسی دیوانہ کو | غیرت قیس سمجھے ہین وہ دیوانہ کو | شمع پر دیکھ کا گرتے ہوئے پروانہ کو

پوچھتے ہین کہ یہ مرتا ہو تماشا کیسا

داغ کیا دوش کھینچے ہون ہی ستمگار | ہر تعجب رہے آئی جو فکر انجام | نقد دل تحفہ یا جب بطور انعام | طلب بوسہ مین کیا جائے نام

دے دیجئے دل ہی تو پھر اس سے تقاضا کیسا

چہرہ طلسم کشایان اقلیم جادو طرازی و خنجر گذاران معرکہ پردازی کیفیت منازل شاہزادہ امیرالزمان یون بیان کرتے ہین سے واقفان رموز جنگ و جدال و نگارندہ حال فرح قال کہ شاہزادہ امیرالزمان بارگاہ صاحبقران سے برای فتح طلسم حبیب الحزن رخصت ہوئے لشکر گران و عسکر فراوان ہمراہ تھا ہر منزل طے کرتے چلے جاتے تھے دس روز کے بعد قریب دریا کے پہونچے خیام شاہی استادہ ہوئے بارگاہ مین قائم ہوئین لشکر نے آرام کیا جب زورق آفتاب موج بحر اخضر سے کنارہ مشرق پر آئی شاہزادہ ساحل دریا پر کھڑا ہوا کشتیان طلب کین شاہزادہ مع لشکر کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر آیا لنگر اٹھائے گئے بادبان کسے گئے مستول چڑھائے گئے جہاز باد موافق پا کر تین منزل برابر چلا گیا چوتھے روز ناخدا چلائے غل مچانا شروع کیا شاہزادے نے استفسار حال کیا ناخداؤن نے کہا طوفان عظیم نظاہر ہو جا کشتیان لنگر سب کو اتارین مگر تھکن نہوا کہ باد مخالف چلی طوفان عالمگیر ہوا تلاطم آب بڑھ گیا مینڈھے اچھلنے لگے جہاز طوفانی ہوا پیندا جہاز کا پھٹ گیا بادبان گرے مستول کھلے ڈوریان ٹوٹ گئین ناخدا نے بادنما اور بوتل دریا مین پھینکی توپ فیر کی مگر سب بیکار ہوا نتیجہ کچھ نہ نکلا جہاز ڈوب گیا سب اجزا متفرق ہو گئے ناخدا کشتی کھو کر روانہ ہوا شاہزادہ ایک تختہ پر بہ چلا تموج دریا نے شاہزادے کو بیہوش کیا ایک ہفتہ تک تختہ کے سہارے سے شاہزادہ بہتا چلا گیا آٹھوین روز تختہ کنارے لگا شاہزادے کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے کو کنارے پر پایا بمشکل تمام شاہزادہ تختہ سے اتر کر خشکی پر آیا بوجہ ضعف کے بیہوش ہو گیا گرسنگی سے قوی بیکار تھے حس و حرکت کی قدرت نہ رہی تھی تقضائے کاردو، تفاقات روزگار سے ایک ملکہ شاہرخ نام اس مملکت کی شاہزادی تھی برائے سیر آئی تھی سیر کرتے کرتے دریا کیطرف نکل آئی دیکھا کہ ایک شخص بیہوش عرق نفت زار آلام زمین پر پڑا ہو لیکن چہرے سے آثار سلطنت پیدا نشان شاہزادگی ہویدا ہین جو ذرہ رخ روشن پر پڑی ہو تابش حسن جہانتاب سے دعوی انا المشرق کا کرتا ہو سایہ جمال باکمال انا البرق کا دم بھرتا ہو دل بیتاب

ہوگیا تخت معلق کو ہوا سے زمین پر اتارا قریب پہونچا چاہا کہ شش کا فاصلہ وسعت ذرہ بھر ارض سے وصل ہو جائے
لیکن دو ہان بات کرنا بھی مناسب نہ جانا تخت پر اپنے پیر سے نازل ہاتھوں سے اس فرش گل پر اٹھ
تخت پر لیٹ رہے ہوا روانہ ہوئی تخت بینظیر آراستہ مکان کو یا اپنے مکان کو چشم زدن میں آئی اسکا ذکر
تو وقت پر ہوگا یہ کیفیت تو شہزادہ بیتاب کی تھی کہ شہزادے کا تو زون جنہ کے سہارے سے بیڑا پار ہوا
لشکر شاہزادہ تختون پر ڈوبتے اچھلتے ایک کنارے لگے تختون سے اترے ہوا سے نہ طاقت گفتار نہ تاب رفتار
رات بھر پڑے رہے جب دھوپ کی ہلکی اور نرم و نغمہ ہوا چلنے آئیں روح کو تازگی ہوئی قدرے توانائی
آئی وہانسے چلے ایک باغ میں کہ میوہ دار درخت سے لگے تھے بیٹھ گئے اور میوے توڑ کر کھائے چشمہ سے پانی پیا
دل کو قوت ہوئی کچھ دور چلنے کی طاقت آئی تلاش شاہزادے میں گم ہوئے تا ہو گئے ان کا ذکر وقت پر آویگا
اول کیفیت شاہزادہ ملاحظہ ہو کہ جب تک شاہرخ شاہزادے کو اپنے مکان میں تنہا شاہزادے کو [illegible]
دوا کھلانے وغیرہ کھلانے لگا شاہزادے کے حواس درست ہوئے نظر اٹھا کے دیکھا کہ ایک پری تمثال حور طلعت
سراپا ناز کی شکل بنی ہوئی بیٹھی ہے ازل سے ید قدرت سے اسکی صورت بے مثال بنائی ہو مصور حقیقی اس صورت
زیبا پر محو ہو قلم قدرت یہ تصویر بنا کر شکستہ سر ہو گیا وہ بیتابی اور دو موبافت ناگن پڑا ہوا چوٹی پشت پر لٹکی
ہوئی گویا افعی آتشین دم پائی [illegible] درمیان سے جسم و حسنیات ہر سیدھ خط پیشانی سے
آبیوان کیفیت کیا ہے جیسے ہنگ کتے ہیں سنبل پیچ و تاب میں ہو نافہ چین مشک ختن کنہ سراسر خط ہے وہ سراسر
ہو بنات ارض سے اسکو تشبیہ کیا تقی ترین ہو غرہ غلاف کعبہ ہو پیشانی نور آگین صنم کدہ ہو یا ہلال عید
ہو اسی سے ملا ہوا تیغ قتل عشاق ہو یا ہو خنجر ابرو کہ جس سے دل شیدایان کٹے ہو دو چشم نے
تیر مژگان سے دل زاہدان کو نشانہ کیا ہو عابدون نے گوشہ عافیت اختیار کیا ہو دنبالہ سرمہ [illegible] گوش
کھینچا ہو آہوے کعبہ گری سے زبانین نکال کے رکھے ہیں دیکھنا اس دنبالہ کی چال کو غزالان حرم چوکڑی
بھولے ہیں [illegible] کانون میں پڑی تھیں [illegible] بالی سے زندگی کرلی تھیں [illegible] ماہ کے ہالے سے
بیاض گردن تختہ ماہ تھا ایسی تیز وضع کی روشنی وہ مانند سینہ مصفا کدورت رفتہ صاف شفاف ودگر
خیال میں جو سمائے نہیں دو ستون [illegible] معتبر [illegible] کی جانب سینہ میں شگاف
تھا ایک باریک خط درمیان سینہ سے ناف تک گویا انکی زبان نکال رہا ہے کسی کو [illegible] ہو یاد ربے گنگ
وجبین کا معانقہ ہو سینہ دان عالم کا پرستش گاہ ہو شکم صاف تختہ بلور صورت نما کمر باریک نہ جسکی صورت نگاری
محال تھی بجز صانع ازل مصور کی مجال نہیں درمیان نہیں کمر بند نہیں تھا سرین کوہ آویختہ سر خیال کا وہان تک
پرواز کرنا مشکل تھا درمیان کوہ چشمہ آبحیات تھا جسکو ایک دفعہ لذت حاصل ہو جیت [illegible] پلٹے نہیں
حکمت خنگان ہو دل عالم کو اس سے ایلاف ہو اگر اسکی صفت کیجاوے یہ داستان یونہین ناتمام رہی جاوے جامع
محاسن اخلاق معدن حسن اخلاق کریم المزاج معتدل عنایت دریائے حسن میں موج لگائے ہوئے بلکہ سراسر
کان حسن بنی ہوئی نہایت نزاکت سے تکیوں پر کنیاں لگی ہوئی تھی شہزادے سر آپڑے نیچی نگاہوں سے
شاہزادے کو دیکھ رہی ہے شاہزادے نے استفسار کیا دراصل شاہزادے کو بغور تمام دیکھا تھا یہ نے بعد
چند ساعت کے حال دریافت کیا شاہزادے نے کہا کہ میں شاہزادہ امیر الزمان ہوں اور اپنا
حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ میں لشکر صاحبقران سے آتا ہوں جہاز پر سوار ہو کے عبور کرنا چاہتا تھا

جہاز کو طوفان آیا سب غرق ہو گئے مجکو نہین معلوم کہ ساحل دریا سے یہانتک کیونکر آیا اور میرے لشکر کی کیفیت نہین معلوم کہ کیا ہو گیا ڈوبا یا نکلا جب شاہزادہ اپنی کیفیت کہہ چکا تب شاہرخ سے استفسار کیا شاہرخ نے کہا کہ اس سرزمین کا میرا باپ بادشاہ ہے مین اوسکی بیٹی ہون سیر کو جاتی تھی کہ آپ مجھے بیہوش لب ساحل نظر آئے مجکو اس بیکسی پر ترس آگیا مین اٹھوا کر یہان لے آئی ملکہ نے پوچھا ارادہ کیا ہے شاہزادے نے کہا کہ فتح طلسم ہون فاتح طلسم بیت الحزن کو جاتا ہون ملکہ یہ سنتے ہی گھبرا گئی اور کہا یہ مین طلسم فتح کرنے کو شاہزادے نے کہا ہان ملکہ کو سکتہ ہو گیا دیر تک کچھ خبر نرہی بعد کو خبردار ہوئی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے پیہم قطرات اشک گرنے لگے شاہزادہ اس گریہ سے تاڑ گیا کہ اسکے دل مین کچھ میری محبت آگئی ہو شاہزادے نے کہا اے ملکہ کیون روتی ہو خیر تو ہے دل ہی دل مین یون پریشان کیون ہوتی ہو کچھ سبب تو کہو ملکہ نے کہا خوب سے تم جانیکا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے پہ چھون سے پوچھتے ہو کسنے اسکو مار ڈالا ہے جی حضرت شان الفت سے نخچیر کو رکید کے شکار کیا زخمی کرکے کہتے ہو اب نہین معلوم کہ شاہزادے کی نگاہ چون ہی دیوار پر پڑی دیکھا کہ ایک مرقع طلا کار ہے اور ایک تصویر ہے کہ جو اپنی صاحب صورت کی خوبی حسن پر لطف رنگیون کو سبحہ رہی ہے ایک تاج کج بادہ دلبری سر پر رکھے بال زلف کھلے ہوئے کچھ تو آگے اور کچھ پس پشت پڑے ہوئے وہ لطف دے رہے تھے کہ پیچدار زلفین اوسکے دونون چھتنے شانون سے پشان تمام تن تک پہونچی ہوئی تھین جو ہاتھیون کو اپنے سایہ مین چھپائے تھین نفرہ دست تھی ایک زلف محرم تنگ آسکے بیپردہ پوش تھی دوسری زلف گو دیدہ بازی نظر وا نگہ نہ پہونچ سکے تھی ابروی تھین نیل مست تھین مژگان دنبالہ تھین دہائی کرے کی محرم مین سیہ دروی طفل نکتہ اور شوخیان نہ ہمسے تھے اسرار قدرت الہی تھے مرا بہ رمزنا شناس تھے کسیکی یہ مجال نہین کہ خواب مین اپنے دست درازی کا خیال کرے زنجیر زلف جتنا زیبی بہنگے ہاتھ باندھے شاہزادہ یہ دیکھتے ہی دھم سے زمین پر گر پڑا اپنے جسم و جان کی خبر نرہی لگ شہرخ نے جلدی جلدی دامن قباسے ہوا دی حنا آوردہ دست نازک سے عرق چہرہ پونچھنے لگی اپنی زلف عنبرین کا لخلخہ سنگھایا عرق بید مشک چہڑکا شاہزادے کو ہوش آیا اس تصویر کیطرف تصویر بنکر دیکھنے لگا جب کسیقدر دلکو تسکین ہوئی شہرخ سے پوچھا کہ یہ تصویر بیمثل شاہد رعنا کی ہے شہرخ نے کہا خوب جو خوش آپ فاتح طلسم کو نکلے لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ کسکی شبیہ ہے آپ کیا فاتح کرینگے بیلا وہ آپ اس طرف تشریف لیے جاتے ہین شاہزادہ پھر سکوت بدہان اس تصویر کیطرف محو تھا سر پانگہ رنگیا تھا ملکہ شہرخ نے کہا اے شاہزادہ عالم یہ تصویر بے نظیر شاہد سیمین ساق کی ہے جو بادشاہ طلسم بیت الحزن ہے بہت سے شاہ و شہریار اسکے باجگذار ہین بعد مرنے اپنے باپ کے تخت طلسم پر بیٹھی ہے انتظام طلسم اسکے ہاتھ مین ہے تمام ساحران طلسم بیت الحزن اسکو اپنا سلطان جانتے ہین اسکے باپ نے اسکی شادی کیواسطے بہت سامان کیے اور بہت سے شاہزادے اور بادشاہ اور بہت سے سلطان اسیر عاشق ہو کر بیت الحزن مین آئے لیکن اسکی شرط پوری نہ کر سکے ملکہ نے اس شرط پوری نہونے پر سب کو قتل کیا وہان ایک گلزار رشک بہار ہے اسکا نام مزار عشاقان ہے جو عاشقان کہ شاہد سیمین ساق سے قتل ہوتا ہے وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے وہ گلزار عشاق ہی کا مدفن ہے شیفتگان شاہد کا وطن ہے شاہزادے نے دریافت کیا کہ وہ شرط کیا ہے ذرا میرے گوش گذار ہو ملکہ شہرخ نے کہا ضرور آپکے گوش گذار

کرتی ہون یہیے سینے کہ شاہد سیمین ساق کے باپ نے اپنے زور سحر سے ایک باغ لگایا ہے راست بہت
پر تکلف بنایا ہے اشجار اثمار خزان ندیدہ بیشمار سحر سے سیکڑون پر تکلف بنی ہین گویا طشت زرین ہو رہی
ہین فوارے جا بجا لگے ہین صحن باغ مین ایک بارہ دری بہت ہی خوبصورت بنی ہے اور چمنون مین
جا بجا کیاریان جواہر نگار سحر کی بنی ہین جو شخص اپنے بیٹھتا ہے بزور سحر اس سے آوازین دلکش اور
ترانہ دلفریب آتے ہین طلسمی ساقیان مہ پارہ گلعذار اور شاہدان سیم اندام اسمین موجود ہین جو کیفیت
ناز کی دکھاتے ہین شراب کے دور کرتے ہین اسمین ایک آئینہ کا ستون نصب کیا ہے اس ستون مین چند
لڑکیان بنائی ہین بہت پیاری بنی ہین ہر ستون پر ایک پتلی بنی ہے وہ گردش مین مصروف رہتی ہے شبانہ روز
اسکا یہ کام ہے چاک کمال سے زیادہ گردش ہے اسکی پیشانی پر ایک خال سیاہ ہے بہت باریک اور زیادہ سیاہ
شرط یہ ہے کہ ان لڑکیون سے تیر و کمان لے اور اس خال سیاہ پر مارے وہ جو ایسا قدر انداز ہووے کہ خال
سیاہ پر مارے تیر ترازو ہو کے رہ جائے ملکہ اسکے ساتھ جائیگی شاہزادے نے اپنے دل کو تقویت دی اور
دل سے کہا کہ انشاء اللہ تعالی اس شرط کو پوری کرونگا مگر اس خیال کو ملکہ شہرخ پر ظاہر نہ کیا تین روز تک ملکہ
شہرخ کا مہمان رہا چوتھے روز اجازت چاہی لیکن ملکہ نے اس روز بھی روکا شاہزادہ بوجہ اصرار ملکہ
کے رک گیا اس عرصہ مین جو شاہزادہ اور شہرخ کی ہم بزمی اور ہمنشینی رہی ملکہ کا عشق زیادہ بڑھ گیا اور خوبصورتی
حسن جیتیان شاہزادے نے شہرخ کے دل مین خوب جگہ کر لی کہ ملکہ دن بھر رات بھر بیٹھی ہوئی شاہزادہ
کا جمال با کمال دیکھا کرتی نہ خواب کی خواہش نہ آرام کی طالب پانچوین روز شہزادہ بالکل چلنے پر تیار
ہو گیا شہرخ بھی سمجھ گئی کہ شاہزادہ نہین رہیگا بیچاری آنسو نکل آئے کہ تار آنسوؤن کا بندھ گیا ہچکی لگ گئی
شاہزادے نے ملکہ شہرخ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ صاحب کیون روتی ہو خدا سے دعا کرو کہ ہم بخیریت تمام بفتح
و فیروزی واپس آئین تمھے ملین وطن کی آرزو مین پڑی ہون دامن سے آنسو ملکہ شہرخ کے پونچھنے
لگا اور کہا کہ ملکہ ذرا ہنس دو جس دن سے مین آیا ہون تیرے تمام عضو کی خوبی میرے دل پر کھبی ہے
لیکن آجتک تیری دندان مسی آلودہ نہین دیکھے دیکھنا چاہتا ہون کہ کیسے پیارے ہین کہ دل سے بوسہ
دون یہ کہکر دونون ہاتھ منہ پر رکھے ان پیاری باتون سے ملکہ بے اختیار ہنس پڑی قہقہہ دیوار چلی شاہزادے
نے کہا پیاری اب رخصت کرو دیر ہوئی ہے انشاء اللہ تعالی دو تین ہفتہ مین آجاؤنگا غم نہ کرو ہم تم اسکے
دن ہم بزم رہے ہجرتون کو نصیب نہین ہوتا ہے شہرخ نے لشکر دیوان ساتھ کیا اور دیوون سے تاکید کر کے
کہدیا کہ شاہزادے کے ساتھ رہو تم انکو بادشاہ سمجھ جان جیسا مرضی ہو اور جیسا شاہزادہ حکم دے ویسا
کرنا اسکے خلاف سر مو نہو ورنہ مین ایک ایک کو قتل کر دونگی دیوون نے اطاعت قبول کی شاہزادہ ملکہ سے
بغلگیر ہوا خوب روئے جب شہرخ نے دعا دی کہ جیسے پیٹھ دکھاتے ہو خدا اسی طرح تمھارا منہ دکھائے اور بہت سے
ہرکارے مقرر کیے کہ روز روز کی خبر یہان پہونچتی رہے ہرکارون کی ڈاک بٹھائی گئی شہزادہ ملکہ سے رخصت
ہوا اور چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر لشکر شاہزادہ خراب و خستہ بھوکا پیاسا تلاش شاہزادے مین
پریشان سرگردان آفت کا مارا کئی مین ملکہ شہرخ کے ملک مین پہونچا ملکہ کو اطلاع ہوئی کہ ایک لشکر آدمزادون
کا آیا ہے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا ان سب کو لے آؤ ان سے دریافت کیا جائے کہ کسواسطے آئے ہین دیو
جا کر اس لشکر کو لے آئے جب داخل بارگاہ ہوئے ملکہ نے دریافت کیا کہ کیون کسطرح آئے ہو

کہاں جاؤ گے اُن سبھوں نے کہا کہ حضور ہمارے شاہزادہ امیر الزمان کہ جنکا جہاز ٹوٹ گیا تھا انکو تلاش
کرتے ہیں شاید تختہ کے ذریعے سے بہکر کہیں موجود ہوں تلاش شاہزادے ہیں اور ہم بھی اُنکے شہرخ نے کہا
شاہزادے تمہارے یہاں سے کل یہاں سے طرف طلسم بیت الحزن کے گئے ہیں مینے دیکھا کہ لشکریوں کی
حالت بہت شکست ہے اسیوقت انکی درستی ہوئی سب چیزیں توشک خانہ سے دلوائیں کہیں خوب خاطرداری
ہوئی دوسرے روز ملکہ سے عرض کیا کہ ہمکو روانگی کا حکم ہوتا ہے ملکہ نے دیووں کو بلایا اور کہا کہ ان سب کو بہت
جلد شاہزادے تک پہونچا دو دیووں نے انکو ساتھ لیا تیسرے روز یہ سب فوج اپنی شاہزادے سے سرحد پر
ملی شاہزادہ نہایت خوش ہوا لشکری بھی شاہزادے کے قدموں پر نثار ہونے لگے جمعیت کثیر ہو گئی آدمی اور
دیووں کا لشکر ساتھ کوچ و مقام کرتے ہوئے چلی گلزار کی سرحد پر پہونچا منتظمان سرحد لشکر دیکھکر گھبرا گئے سرکار
نے منتظموں کو اطلاع دی کہ ایک شاہزادہ تجلی گلزار کو جایا چاہتا ہے وہ سب منتظم آئے شاہزادے کو
نیکئے کل منتظموں نے شاہزادے کو سمجھایا بجھایا اور وہاں کی آفات سے دھمکایا لیکن شاہزادے نے ایک
بھی نہ سنی کہا میں ضرور جاؤنگا ایک ساحر سیرورد تھا اُسکو شاہزادے کی جوانی پر ترس آیا رات کو لشکر سے
لیگیا ایک حجرے میں جاکر بند کردیا اور سب لشکریوں سے اُسنے کہدیا کہ تم لوگ پریشان نہونا شاہزادے
کی جان حفاظت میں ہے تم لوگوں کی وقتاً فوقتاً ملاقات ہوا کریگی میں نے یہ سمجھکر شاہزادے کو بند کیا ہے اس
ساحر سیرورد کی ایک دختر تھی بہت خوبصورت حسین گیسو طراز نام تھا اسنے نہال شباب سے کسی سے پھل
نہیں کھایا تھا اسنے ساحر سے کیفیت پوچھی کہ اسکو کیوں قید کرکے لائے ہو ساحر نے کہا کہ ای دختر نیک اختر
یہ ایک شاہزادہ ہے جسکے آفتاب و ماہتاب مقابل نہیں ہو سکتے اگر عالم میں نظیر اسکا ہو تو وہ اپنا آپ ہی نظیر ہے
ملکہ شاہد سیمین ساق کا عاشق ہوا ہے تجلی گلزار کو جاتا ہے مجھکو اسکی نو عمری اور اس حسن و خوبصورتی پر
رحم آگیا کہ ایسا جوان وہاں جاکر کیوں ضائع ہو اسکو بند کیا ہے کہ اُسکا عشق جاتا رہے وہ دختر گیسو طراز سب
کیفیت حسن و خوبصورتی کی سنکر عاشق ہو گئی اور رات کو خفیہ زندانخانہ میں آئی اور شاہزادے کو اپنے
باغ میں لیگئی وہاں مسند زرتار پر جلوہ گر کرکے دیکھا تو واقعی شاہزادہ بہت حسین ہے کہ کوئی اسکی تعریف نہیں
کرسکتا میری مجال نہیں جو اس سے آنکھ ملائے بعد خیریت مزاج پرسی حالات دریافت کیے شاہزادے نے
بعد خیریت مزاج سب کیفیت گیسو طراز سے بیان کی و سبب گرفتاری بھی بیان کیا گیسو طراز نے بھی بہت
سمجھایا جب دیکھا کہ شاہزادہ نہیں مانتا ہے اور کسی صورت سے نہیں سنتا ہے کچھ نصائح و پند کیطرف کان نہیں
لگاتا ہے تو مجبور ہو کر کہا ای شاہزادہ والا جاہ ذوالقران دستگاہ اگر آپ نہیں مانتے ہیں اور ضرور وہاں جائینگے
تو ایک شرط میری آپ پوری کریں اور روانہ مدد کریں تو آپ کی شرطیں پوری کیے دیتی ہوں اور اس
شرط کے پوری کرنے کا حل راستے دوں شاہزادہ امیر الزمان نے کہا مجھے قبول کرونگا جو شرط تو کرنا چاہتی ہے
شرط کر لے انشاء اللہ تعالے اس سے سرمو فرق نہوگا گیسو طراز نے کہا کہ مجکو ملکہ شاہد سیمین ساق
سے کم نہ سمجھیے گا اور ملکہ کو مجھپر فضیلت نہ دیجیے گا شاہزادے نے بخوشی خاطر قبول کیا گیسو طراز نے کہا کہ گلزار
رنگین میں ایک حوض ہے اسمیں ایک مچھلی ہے اسکے پیٹ میں ایک تیر ہے وہ تیر میں آپکو لائے دیتی ہوں
اس تیر کو خال سیاہ تجلی سے ایسی نسبت ہے کہ وہ خطا نہ کریگا خود تیر قدرت ہے تجلی اس تیر سے نشانہ ہو جائیگی
غرضکہ دوسرے روز گیسو طراز گلزار رنگین کو گئی اور اس حوض پر جاکے بیٹھی سحر میں مشغول ہوئی کہ مچھلیاں آنے

لیکن جب وہ بجلی آئی تو اُسنے تڑپ کر دم نہ لینے دیا اور اُسکا پیٹ چیر کر زہر نکال شہزادے کو دیا۔ وہ کہا
جائیے شاہزادہ شاد ہو کر وہان سے تیلی گلزار کیطرف روانہ ہوئے جب تیلی گلزار میں پہونچے دیکھا کہ ایک
باغ بہت عمدہ بنا ہوا ہے ہر طرف بندش سے قطعے بنے ہوئے ہیں کیاریوں کی نیان روشوں کے گرد ملی ہیں چمنوں مین
پھول سے ہیں جو غنچہ ہے سراسر رنگ دفینہ ہے جو پھول ہے کلید گنجینہ ہے چشمہ ہے نہریں جو دیکھیں کاملی ہو کر مدوح کا
سیرگاہ مجنون کا نزہت گاہ دیدہ ہے ہر قلمون خوشرنگ زمینون کے نزاکت رنگ سے فرادان نرگس بیدی کی
زرد زرد سنبل، ہزار موشان کی محو، سرار فاختہ کی دوانی سروشت شاکی بیل جو رنگ کی مکی گلونی لی تیپنی خوشبو
کی سپٹ کو سونگھ نیت بافی تھی ایک بنگلہ وسط باغ مین بنا تھا نہایت خوش قطع [illegible]
اُن ایک شیشہ کا ستون بہت عمدہ بنا ہوا اسطرف سے اُسطرف تک نظر کوئی چیز مانع نہین ہر ہر
دکھائی دیتا تھا اسکے اندر ایسے گلدستے سبز تھے جنسے وہی اسکے کاریگری کمال صنعت پر دلیل تھی معلوم
ہوتا تھا کہ کسی درخت کے اوپر نقرہ کاری کی گئی ہو کہ ٹہنیون جو بچی کی شاخین تیر ریختہ پر قصاب سے درست
رکھے ہوئے ہر ستون پر ایک بنی بہت خوشنما بنی ہوئی تھی وہ گردش تھی کہ مرد و منجم کی نظر برابر ایک قدم سے
پھسلتی تھی قدم نظر نہیں ٹکتا تھا کہ شاہزادے نے بجبر بعد ایک تپنچہ کمان پہ تیر کی مشت سے دبر کر
زاغ کمان کے گوشے پر پر دیکھا تو اب گوش کھینچ تیر جو سوفار ہاتھ سے خالی کیا سوفار کمان سے تیر کا نکلنا تھا کہ
افال تیلی بر ترازو [illegible] گردش موقوف ہوئی [illegible] عجب [illegible] مین [illegible] فلک
نے [illegible] مکان ہو گیا بعد چند ساعت کے وہ غل غپاڑا موقوف ہوا شاہزادہ
تھکا ہوا بنگلہ مین آیا دیکھا کہ مسند زربفتی بچھی ہے گاؤتکیے لگے ہیں جملہ سامان عیش و عشرت مہیا ہے مسہری
بھی ایک گوشہ مین بچھی ہے شاہزادہ اس بنگلے مین آرام کرنے کے لیے آیا اور مسہری پر جاتے ہی سو گیا
اسکا ذکر وقت بیداری کا [illegible] سیمین ساق کو اسیوقت اطلاع ہوئی کنیزون کے ہمراہ گلزار تیلی مین آئی
چارون طرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا کہ رشک قمر مسہری پر پڑا سو رہا ہے وہ چہرہ نورانی دیکھتے ہی
عاشق زار ہو گئی دل سے بے اختیار ہوئی وہان سے مکان کو آئی رات بھر بیقراری رہی اور دل سے
خواہش وصل شہزادے کی ہوئی صبح ہوئی کہ ساحر فلک مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ ایک دیو
کے ہمراہ اپنی فرودگاہ پر آیا ملکہ شاہد سیمین ساق کو خیال آیا کہ جو شبیہ والد ماجد نے طلسم کشا کی بنا دی
ہے اس جوان کی صورت اس شبیہ سے زیادہ ملتی ہے یہ سوچکر شبیہ منگا کر دیکھی بس ملی دیکھا شاہزادہ وہ باغ
مین نہین ہے تلاش کی معلوم ہوا کہ لشکر مین گیا ملکہ نے شبیہ لیکر خفیہ ہو کر صورت سے ملا لی بعینہ ایک سی
پائی نام و نشان پوچھا دریافت کیا ایک ساحر سے کہا کہ اسکو گرفتار کر لے چند ساحر آئے مقابلہ ہوا دیوون
نے انکو کھا لیا جبکہ کوئی واپس نہ گیا ایک ساحر کو روانہ کیا کہ دریافت کرکے واپس آوے وہ ساحر گیا
اور اسنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکریون نے [illegible] لیا ملکہ نے اور ساحر روانہ کیے وہ بزور سحر آئے
اور سفید بیکر شاہزادے سے لڑتے ہوئے شاہزادے سے بازی ہو رہی تھین کہ بزور سحر گرفتار کرکے
جلدی ملکہ کے پاس پہونچایا لشکریون نے شاہزادے کو تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا حملہ کر کے شہر پر چڑھ دوڑے
ملکہ نے شاہزادے کو ساحرہ کے حوالہ کرکے وہان قید کیا ادھر لشکریون سے لڑائی ہوئی خوب ہی
تلوار چلی دیوون نے اپنا پیٹ بھرنا شروع کیا جانبازون نے خوب تیغزنی کی آخر کار

ساحرون نے بزور سحر گرفتار کیا اور ساحر و صدار کے وہان انکو بھی قید کیا ساحر و صدار کا مکان گلزار لوح مین تھا ملکہ شاہد سیمین ساق نے سب کو قید رہنے کا حکم دیا لیکن ایک عیار کا چیلا سعید باغ مین جاتا تھا تمام باقی رہگیا تھا اسکی کیفیت لکھی جائیگی ملکہ گیسو طراز رہائی شاہزادوں سے دیے آئی لیکن یہ بھی گرفتار ہوئی اور سب قیدیون کے پاس قید کی گئی تب ساحر بہرہ وتیارات کو خفیہ تاک مین لگا رہا جب رات پردہ پوش عالم ہوئی ساحر بہروہ نے بزور سحر سب کے منھ کھولے طلسمی پتلے بنائے اُن پتلون نے ایک ایک کو بغل لیا دیو چھوٹتے ہی روانہ ہوئے سب آکر ساحر بہرود کے وہان جمع ہوئے جب ترک خونخوار اژدہا پیکر بارادہ معاملات خیمہ مشرق سے نکلا شاہزادوں نے صف آرائی کی ایک دیو کو ملکہ شاہد سیمین ساق کے پاس روانہ کیا لڑائی کا پیغام دیا جنگل صاف کردیا جلیا رون نے فراز و نشیب درست کیا مرحلہ بندی ہوئی شہزادہ آراستگی صفوف مین مصروف ہوا میمنہ میسرہ قلب جناح پر افسرون کو مقرر کیا قلب مین آپ قائم ہوا لشکر دین بھی ایک طرف منتظر لڑائی استادہ وہان گرسنگی پیلائے حکم شاہزادے کے منتظر تھے کہ آمد فوج ساحران ہوئی ملکہ شاہد سیمین ساق کمان فوج اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے افسران فوج اپنے اپنے عہدے سے اپنی فوج کے پرے جمانے کھڑے تھے کہ طبل جنگ بجا مبارزان نامی لشکرون سے نکلنے لگے تیر و تلوار کی ٹھہری نیزہ بازی ہوئی اپنے اپنے ہنر دکھلائے کچھ دیر تک قرن ہی لڑائی رہی آخر کار لشکر دکا مقابلہ ہوا دیون نے حملہ کیے ساحرون کو کھانا شروع کیا آدمیون نے تلوارون نیزون پر دھرلیا برق سنان کوندتی تھی تیرون کے کشاکش کی صدائین آرہی تھین اس زور کی لڑائی تھی کہ ترک فلک بھی پناہ مانگتا تھا الامان پکارتا تھا کسیکو کسیکی خبر نہ تھی ایک شبانہ روز جنگ پر پارہی ملکہ شاہد سیمین ساق نے لشکر سے روپوشی کی باقی ماندہ لشکر چلا گیا میدان مین کوئی کشتہ نظر آتا تھا سب دیون کے پیٹ مین جل گئے شاہزادہ مظفر و منصور اپنے خیمے مین آیا ملکہ نے اپنے محلات و شہر کے گرد ایک آہنی دیوار بزور سحر قائم کردی اور محلات کو بزور سحر چھپا دیا سحر تازہ کی فکر مین ہوئی گرد ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت جانگرد عیار کی بیان کیجاتی ہو

کہ وہ لشکر سے باہر گیا ہوا تھا جو وقت یہ لشکر سب گرفتار تھا یہ یہان سے طرف طلسم مہیب الحزن کے چلا ساحر بنا ہوا قشقہ لگا سیندور سر مین بھرا بھوت سو کاری کا گلے مین پڑا ہوا طرف محلات شاہی کے گیا اور اس فکر مین تھا کہ کون تدبیر کرنی چاہیے کہ کچھ مال ہاتھ آئے یہ خیال کرکے ملکہ شاہد سیمین ساق کے مکان مین گیا لیکن ملکہ شاہد سیمین ساق اسوقت بر سر جنگ شاہزادہ میدان کارزار مین تھی جانگرد کو اچھا موقع ملا ملکہ کے خازن سے کہا کہ ملکہ نے کہا ہو کہ بہت جلد سب نقد و جنس یہان بھیج خازن نے جواہرات کی کوٹھری کھولی اور اُس سے کہا لے جا اسنے چادر عیاری کی بھرنا شروع کیا خوب بھر کر لاد کر چلا اور لاکر ایک گوشہ عافیت مین رکھنا چاہا کہ خیال گذرا شاید کوئی دیکھ لے تلاش لشکر مین آیا دیکھا کہ دونون لشکر باہم آویختہ ہین لاکے ایک گوشہ مین چھپایا جب ملکہ شاہد واپس مکان گئی خازن نے احوال بیان کیا ملکہ نے اپنی ہیلی بیان کی اور کہا کہ ضرور کوئی عیار ہوگا ملکہ شاہد نے پھر ایک ہفتہ کے بعد لشکر فراہم کیا اور بر سر جنگ آئی ادھر سے بھی تیاری جنگ ہوئی دیران جنگ آزما مردمیدان وغا نے اپنے ہتھیار ون

کی صفائی کی صیقل گر دن نے آب جوہر دکھا کر بند چادو باندھ دیں [illegible] کبھی نیچہ و خنجر سنان پر دھار لگتی
میدان صاف کیا گیا شاہزادہ رست نے اپنی فوج کے دو حصے کیے ایک حصہ کو [illegible] ساتھ لے کے اور ایک حصہ و سطے
جنگ کے اکھاڑہ [illegible] ملکہ شاہد نمکین ساقی [illegible] آتش می سے [illegible]
کو نیند نہیں آتی تھی بار بار [illegible] رات [illegible] دیکھتے تھے [illegible] تک مشرق پر سرخی نہیں
آئی معلوم ہوتا ہے کہ پہر رات باقی ہے [illegible] اپنے بستر و پر لیٹے رہتے تھے کہ [illegible] جا بجا چاہیے کہ [illegible] کس کی عمر کا پیالہ
بھر پر ہوتا ہے کس کا وقت آخر ہے کون مال غنائم سے بہرہ یاب ہو کر شاد [illegible] غرض یہیں سکون پیدا ہوتا ہے
کہ عروس شب حجلہ عروسی میں گئی [illegible] دروازہ خور شید [illegible] آسمان سے [illegible] ہو کر نظارہ و گذاں [illegible]
عالم ہوا طبل جنگ بجنے لگے موج دریائے فوج تلاطم میں آئی [illegible] فیل [illegible] لشکریوں پر سوار دریائے
عرمیں ناخدائی کرنے لگے جبکی کشتی گرداب میں آئی [illegible] شہر خموشاں کے سپرد
کیا کردہ انتظار ہی میں تھی سے دو لشکر چو باہم در آو یختند ، تو گوئی قیامت بر انگیختند ؛ دونوں لشکر آپس میں گتھے
کس کو کسی کی شناخت تھی نہ باپ کو بیٹا پہچانتا تھا نہ بھائی کو بھائی ایسی لڑائی تھی [illegible] پر سنان چلتی تھی جس کے
کسی نے برچھی ماری ترچھی ہو گئی دانہ مہرہ پشت سے گذر گئی جس سوار کے تلوار [illegible] خود و سر اس کا دم
کا آغوش [illegible] اجل میں دکھائی دیا گرز جسکے پڑ گیا سر سے مغز صندوق سینہ جوا [illegible] تھا ہوا شکم سے گرز تا قاش
زین پر پہونچا ٹھہرنے کی تاب نہ آئی گرز گاہ سے نکلتی ہوئی زمین پر [illegible] سنان پر سنان ضرب پر ضرب تھی
الحق قیامت تھی یا حرب تھی ؛ سواران ازارد ریز [illegible] فیل [illegible] رخ کرتے تھے صف کی صف الٹ
دیتے تھے پیادہ گان دیر [illegible] شجاعت کے شیر [illegible] رفتار سے دست [illegible] برابر مارتے تھے خانہ شاہ
تک پہونچتے تھے فیلبندی [illegible] دیتے تھے مات پر مات ہوتی تھی [illegible] کار گر ہوتا تھا بہادران تیر جنگ
بر ابر [illegible] مات دیتے ہوئے سب لشکر تک جاتے تھے پیادہ [illegible] دیروں نے علیحدہ اپنی دھوم مچائی چار تو
غرانے ہوئے دوڑتے تھے الامان الامان پکارتے تھے ملک الموت سے بیدار [illegible] مارتے تھے سموچا منھ میں
رکھ کر [illegible] آتش تیز کرتے تھے سپے بے [illegible] مردان [illegible] کرتے تھے کیا کھاتے تھے ساحران
[illegible] اپنی رفتار میں [illegible] زبان بھول گئے جان کے لالے پڑے [illegible] منھ چھپاتے تھے ڈھال
کا رنگ ڈھال پناہ نہ دیتی تھی ضرب تلوار سے [illegible] ہوتی تھی [illegible] کانپتی تھی مثل برگ
سوسن اڑی تھی ترکش خالی ہو گئے تھے زاغ کمان چلاتا [illegible] تیر کرتا تھا زہ کمان چھیوں کا
مشتاق تھا بنا گوش عاشق [illegible] وزیر شیدا تھی وہ [illegible] قیامت [illegible] معشوق کا ساتھ [illegible] دیتا تھا
عاشق کو بیوفا [illegible] تھا معشوقان پری جمال [illegible] پر دو [illegible] روز بازار جنگ [illegible] ملکہ
شاہد نمکین ساقی نے جب یہ رنگ دیکھا [illegible] ہو کر حال بحال کی [illegible] کی فکر میں ہوئی [illegible]
چند ساحر آسمانی سمت آسمان [illegible] غول کا غول [illegible] کا [illegible] زمین پر گرتے تھے لشکریان اسلام سے
آدمیوں کو اٹھاتے تھے ملکہ دیکھ رہی تھی کہ شاہزادہ بھی تیغ بکف [illegible] ہر چہار طرف سے مار رہا
ہے وہ ضرب سخت اسکی پڑتی ہے کہ ایک ہاتھ میں دو دو ساحر چو رنگ ہوتے ہیں دونوں گھات کوئی نہیں
کام دیتے ہیں تیغ ہے کہ شعلہ آتش جوالہ یا برق خرمن [illegible] سوز ہے جسپر پڑتی ہے سوائے زمین کے قاش زین
پر نہیں دکھائی دیتا ہے شعر بہر جو کہ شمشیر او کار کرد ؞ جسے راہ و گرد [illegible] دو پار کرد و جہان گرد و مال و اسباب

کمند

کے ڈھونڈنے میں مصروف ہیں جو پاتے ہیں اٹھا لیجاتے ہیں حد نفت چلاتے ہیں جتنے ساحر تھے جل جاتے
ہیں ملکہ شاہرخ نے جو یہ رنگ دیکھے دنگ ہو گئی دستک دی کہ اژدہے پیدا ہوئے لشکریوں پر گرنے
لگے جو آدمی تھے انکو اٹھا لے گئے دیوون نے اسوقت داد شجاعت دی بڑے بڑے درخت اکھاڑ
کے ان اژدہوں کا مقابلہ کیا دیوان گردن شکن جب اژدہے کو مارتے تھے وہ اژدہا دو ہو کر ڈھلک کر بچاتا
تھا ملکہ نے پھر دستک دی دھواں اٹھا ایک دیوار ہفت دھات کی بہت بلند اٹھی لشکر ساحران کی
یون جان بچائی لشکر کو اس دیوار کے دامن میں پوشیدہ کر دیا لیکن لشکر اسلام سے بہت اسلحہ قید ہوئے
درون دیوار باقی بچے معدودے چند آدمی لشکر اسلام کے . قیدی سب گرفتار سحر تھے شاہزادہ فتحیاب بہ
شکست خوردہ ہوا اپنے خیمے کو پھر آیا لشکریوں کا صدمہ دلپر بہت شاق تھا ملکہ شاہرخ نے ایک ساحر
کو خط دیا اور کہا کہ سنگ پاچ دو کو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد آؤ وہ ساحر ایک دم میں سنگ پا جادو کے
پاس پہونچا خط دیا سارا قصہ کہا سنگ پا جادو اسی ہزار فوج ہزار ساحرون کی لیکر ملکہ کی خدمت میں حاضر
ہوا جبکہ عروس دلارام فلک آبنوسی مغرب سے منگل میں رونق افروز ہوئی ملکہ کے یہان سنگ پا جادو
کے آنے کی خوشی میں جشن تیار ہوا بزم جشن آراستہ ہوئی ساقیان مہ پارہ جام و صراحی و بربط ہاتھ میں
لیے دور شراب میں مصروف سے دشت زرنگار میں چارون طرف شمعین بیٹھی تھی ہرایک خواستگار
سے سرمجلس میں تھی مطربان خوش الحان نغمہ سرا دلکش زہرہ و ناہید کے دل لبھانے والے دف و
چنگ لیے نغمہ سرائی کرتے ساتھ خوش الحانی پاتے تھے دامن امید نقد روان سے بھرتے تھے ساقیان
پری رخسار گردش میں مصروف ہرایک اپنی نازکی و غمزہ سے غارت یاران
کی ... ملکہ نے تین روز بزم نشاط
کا جلسہ منعقد فرمایا ذکر اسکا وقت پر آویگا شاہزادہ اپنے خیمے میں بہت سست و مضمحل بیٹھا ہوا تھا کہ
سرداران لشکر حاضر خدمت ہوئے شاہزادے نے ایک آدمی گیسو طراز جادو کے پاس روانہ کیا وہ اپنے باغ میں
سیر چاندنی دیکھتی تھی کہ فرستادہ شاہزادہ پہونچا خط دیا پڑھا پڑھتے نہایت رنجیدہ ہوئی بادصبا پر سوار ہو کر
ایک پلک مارنے میں شاہزادے کے پاس آئی شاہزادے نے ساری کیفیت بیان کی گیسو طراز جادو نے کہا
کوئی اندیشہ کی بات نہیں وہ نذر گرفتار رہیں اُنکی رہائی کی فکر کرونگی کہ اسکا ذکر وقت پر آویگا ادھر جہانگرد
نے دل میں خیال کیا کہ بیٹھے بیٹھے کیا کرون بیکار بے روزگاری گھبراتا ہوں کچھ کام کرنا چاہیے یہ سوچ کر طلسم
جبیت الحزن کیطرف چلے دن بھر چلے لیکن کہیں پتہ نہ لگا دیکھا کہ ایک دیوار آہنی شش و دہ میل سے
نظر آتی یہ خیال کیا کہ اس سمت کیونکر اس طرف جاؤ گو فراخ جنگل میں گردش شروع کی دیکھا کوئی آنے
جانیوالا بھی نہیں نظر آتا جسکی مدد سے اس طرف جاؤن یکایک نگاہ دیوار کی اونچان دیکھنے کی غرض سے
سوئے آسمان اُٹھائی دیکھا کہ بہت سے عقاب بلند پروازی کرتے ہیں اور شہر کیطرف بھی جاتے ہیں
اور اسطرف بھی آتے ہیں جہانگرد نے جھٹ پٹ شکار جانورون کا پارچہ گوشت میں خوب اپنے جسم
کو لپیٹا اور مردے کی صورت زمین پر لیٹ رہے عقاب کی نظر پارچہ گوشت پر پڑی عقاب نے زمین کا رخ
کیا جہانگرد کو یقین ہوگیا کہ یہ ضرور مجھے اٹھا لیجاویگا اتنے میں عقاب اسپر گرا اور پنجون میں دبا کر
لے اڑا شہر کے قریب ایک درخت بہت بلند تھا اسپر بیٹھا اسنے جھٹ پٹ پارچہ گوشت کے جسم سے جدا

کے اور ایک پتون کے جھنڈ مین اپنے کو چھپایا جب سیمرغ فلک نے آشیانہ مغرب مین گیا اور بلبل شب
باشتیاق وصل گل گلستان جمال بوستان عالم مین آئی جاگرو نے درخت سے اترنا شروع کیا زمین پر آیا
لباس ساحر زیب بدن کیا اور محلات شاہی کیطرف چلا جاتے جاتے ایک محل کی کیطرف گیا وہان سے آواز
سرود نغمہ سنائی دی جاکے دروازے پر پہونچا پاسبانون سے کہا کہ مین دور سے آتا ہون ملکہ نے کام کیواسطے
بھیجا تھا مدد کی خواستگار ہوئی تھین پاسبانون نے اجازت دی یہ اندر مکان کے گیا دیکھا کہ بزم جشن منعقد ہے
سنگ پا جادو مے نوشی کرتا ہے نشہ مین چور ہے تھوڑی سی شراب ہے کہ سون تک عقل و
دانش سے دور ہے دنیا و مافیہا کی خبر نہین لیکن ملکہ شاہد شریک جلسہ نہین ہے قیاس سے معلوم ہوا کہ کہین
دور گئی ہین آج انکا آنا نہوگا رستے مین ایک رقاصہ کسی ضرورت سے محفل سے باہر نکلی آفتابہ طلب
کیا ساحر عیار نے آفتابہ جلدی سے دیا رفع حاجت کو گئی پیچھے یہ بھی گیا رقاصہ نے فارغ ہوکر جیسے ہی آفتابہ
سے پانی لینا چاہا کہ اسمین سے بقدر بیہوشی کا اثر ہوا بیہوش ہو گئی جلدی سے ایک گوشہ مین اسکی صورت بن اسکو
ایک گٹھڑے مین ڈال اسکے کپڑون سے جسم کو آراستہ کیا داخل بزم جشن ہوئی رقص شروع کیا ایسی گانے کہ
سنگ پا جادو کا سرور زیادہ ہوا ایک گلدستہ ہاتھ مین لیکر رقاصہ نے رقص شروع کیا ایسا رنگ باندھا کہ
سنگ پا جادو زیادہ خوش ہوا بولا کہ اے رقاصہ ہم چاہتے ہین کہ تیرے نازنین ہاتھون سے مے پئین اگر
ناگوار خاطر نہو تو جام کو دور مین لا رقاصہ سب کو بھی پلا اسنے جلدی سے ساقی گری اختیار کی اور پیالہ کی
تمام سفوف بیہوشی نکال کے داخل کیا اور ایک دم سے سب کو جام بھر کر پلانا شروع کیا اہل محفل پیتے ہی
سب کے سب بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا اسنے جلدی سے سنگ پا جادو کو ایک گوشہ مین لاکر
اسکی پوشاک بدلی اور اپنے زیب جسم کی اور کل مال و اسباب وہان کا ایک جگہ چھپا دیا اور پھر آپ
سنگ پا جادو کی شکل بنکر بیٹھ گیا اور دربان کو پکارا کہا کہ ہماری فوج کو حکم ابھی کوچ کا دو کئی روز ہوئے جنگ زیر
ہونے مین چاہتا ہون کہ صبح ہوتے ہوتے شاہزادہ فاتح طلسم کا کام تمام کردون دربانون نے حکم فوج کو سنگ پا جادو
کا دیا فوج تیار ہوئی تو یہ بھی سنگ پا جادو تخت رواں پر سوار ہو کے چلا ساحرون سے کہا کہ ہم تمہارا سحر
دیکھنا چاہتے ہین کہ تم کسقدر ہو اس دلاور کو ہٹاؤ تو معلوم ہو کہ تم حریف سے سر مین سربر ہوگے ساحرون نے
بزور سحر اسکو ہٹادیا جنگل مین خیمہ استادہ ہوا فوج سے کہا آرام کرو جسوقت مین کہون تم جنگ باندھنا
مین بہت تھکا ہوا ہون اور کئی روز کا جاگا ہوا ہون ذرا مین بھی آرام کرلون فوج سب آرام مین مصروف
ہوئی کہ سنگ پا جادو و علی لشکر شاہزادہ مین آیا اور شاہزادے سے ملا اور شاہزادے سے کہا
راستے یہ ان بدکردارون کو حکم کیجئے دے فوج سنگ پا جادو کو دیکھ لین یہ مین اپنے ساتھ لگا لایا ہون
شاہزادے نے کہا آئین مردمی سے یہ دور ہے شاہزادگان والا تبار ایسا نہین کرتے جاگرو نے کہا کہ حضور
عالی الحرب خدعۃ نہین سنا ہو کس غیر کا قول ہے شاہزادے نے کہا وہان سے کہدیا گیا ہر دیو وہ زور ہے اور
ایک دم مین سب کو دیکھ لیا اتنے تک باقی نہ رہا ایک بھی نہ بچا سب تہ دیوان ہوئے جب دیو فلک نے شمشیر
نگاہ صبح مشرق سے علم نکل ہوا ملکہ نے سنگ پا جادو کو ڈھونڈا کہین بھی اسکا پتہ نہ پایا متحیر ہوئی کہ
یہ کیا حادثہ ہے اسکا ذکر وقت پر کیا جاوے گا

اب کیفیت کیموارنل عرض کیجاتی ہے

گیسو طراز سب کیفیت سنکر مرد پیر اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سب حال بیان کیا مرد پیر باتدبیر
نے ایک دستک دی کہ ناگنین بہت سی پیدا ہوئین اور سامنے آکر عارض ہوئین کہ باعث تکلیف دہی
کیا ہو مرد پیر نے سب حال بیان کیا ناگنون نے کہا کہ وہ دشت ادبار مین مقید مین اگر آپ تشریف
لیجائین تو وہ رہا ہون ناگنین یہ کہکر روانہ ہوئین اور گیسو طراز اور مرد پیر دشت ادبار کیطرف گئے اور بزور
سحر ان سب کو رہا کر کے خدمت مین شاہزادہ عالی اسکندر فرخ لقا کے پہونچایا شاہزادہ بہت خوش ہوا
مرد فقیر صاحب تدبیر کا شکریہ ادا کیا اہل لشکر اپنے شاہزادے کو دیکھکر سب محظوظ ہوئے اب کیفیت
ملکہ شاہد کی عرض کیجاتی ہے ملاحظہ ہو کہ ملکہ اسی فکر مین تھی لشکر سنگ پا جادو تلاش کیا اسکا پتا بھی ندارد
اور بہت متحیر ہوئی ساحر کو سنگ پا جادو کے مکان پر بھیجا کہ شاید مکان کو گیا ہو وہان سے بے نیل مرام واپس
آیا ملکہ سے سب کہدیا ملکہ نے پاسبانون سے پوچھا کہ تمکو معلوم ہو سنگ پا جادو کہان ہے پاسبانون نے کہا حضور
ملکہ عالم یہان ایک آدمی آیا اور اسنے اظہار کیا کہ ملکہ کے پاس جاؤنگا چنانچہ وہ گیا پھر اندر کا حال معلوم
نہین کہ آدھی رات باقی تھی کہ سنگ پا جادو کا حکم فوج کی تیاری کا ہوا اور سنگ پا جادو اسیوقت
لیکر فتح طلسم سے جنگ کرنے گئے وہان کا حال نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ بہت متعجب ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے
ایک ساحر کو اس طرف روانہ کیا وہ میدان نبرد گاہ مین آیا دیکھا کوئی نہین رجعت القہقری کر کے ملکہ کے پاس پہونچا
اور عرض کیا کہ ملکہ عالم میدان جنگ مین کوئی نہین سوائے خیام فتح طلسم کے ملکہ نے دیوار آہن کو جو ہم رشتہ تھی دریافت
کیا کہ مین نے شہر کی حوالی مین دیوار بنائی ہے ساحر نے کہا کہ دیوار کا بھی نشان نہین ہے ملکہ اپنے دلمین بہت متحیر و
حیران تھی کہ نہ تو سنگ پا جادو کا نشان معلوم ہوتا ہے نہ فوج کا پتہ چلتا ہے عجب نہین کہ کوئی عیار آیا ہو اور
سنگ پا جادو کو مع فوج لیگیا ہو یہی ممکن ہے ایک ساحر کو روانہ کیا کہ جا دیکھ لشکر فاتح طلسم مین کوئی ہے یا نہین
وہ ساحر آیا دیکھا کوئی نہین معلوم ہوا واپس گیا ملکہ کو کمال تعجب ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا اگر کیفیت شاہزادہ عرض
کیجاتی ہے کہ صبح ہوتے ہی شاہزادے نے حکم دیا کہ یکبارگی طلسم بیت الحزن پر چڑھ دوڑو فوج تیار ہوئی علم اسلام
کلمہ رحیم اونچا ہوا بوق و قرنا بجا نعرہ شیران میدان جنگ سرفروشان معرکہ نبرد بیدرنگ نیزون کو سنبھالے
آگے آئے دیوون کا لشکر انکے پیچھے شجاعت شعارون کے بیچ مین شاہزادہ عالیجاہ اسکندر فرخ لقا
تاج مہرپاری کج سر پر رکھے توسن سبک خرام تیزگام زیر ران شمشیر و تلوار کمر سے لگی ہوئی کمان بندوق پیٹھ پر
لپٹی آثار جلال چہرے سے ظاہر نشان شجاعت بشرے سے باہر ہمراہ گران فوج و نصرت جلو مین
رکاب ظفر انتساب ہمراہ اور طلسم بیت الحزن ہوئے سامنے سے جو نظر آتا دیون کا لقمہ ہوتا دلاوران نبرد آزما
بیدریغ تناور درخت کندہ بنا رکھے بعض آسیا سے سنگ دوش پر کر ایک ساعت مین شہر کے اندر
گھسے کہ ہرکارون نے خبر فتح طلسم کے حملہ کی پہونچائی ملکہ اسوقت بحر استعجاب مین غرق تھی دل مقصود تلاش کرتی
تھی کہ ہرکارے نے سب کیفیت کہی ملکہ بحر فکر مین مستغرق و اس پریشان یہ خبر سنتے ہی ایسی چونکی جیسے کوئی
یکایک خواب غفلت یا کسی صدمے سے چونک پڑے سب عقل جاتی رہی چارہ کار پہ غور کر سنگ پا سلیمان
کو حکم دیا کہ چند ساحر لیجا کر روکے سر جنگ چند آدمیون کو لیکر سامنے آیا دیون نے تنور سر و مین ڈالا کسیقدر
قتل تنور شکم تیز ہوئی ملکہ نے جلدی سے ایک ساحر کو بھیجا کہ فوج تیار ہو وے ساحر نے جاتے ہی فوج کو
حکم دیا ساحر لوگ دوڑ پڑے ملکہ بھی خلوت سرا سے نکلی دونون لشکر جم گئے تلوار چلنے لگی چقا چاق شمشیر

سے ترک فلک کے کان گران ہوئے بیچ دو مین منھ چھپایا تیرون کی بوچھاڑ نیزون کی مار آتش تیغ کی گرمی بہادرون کے دل بڑھے تھے قدم آگے بڑھتے تھے لیکن اپنے سر وپا کی خبر نہ تھی برق آہن کوندرہی تھی خرمن جان پر برابر گر رہی تھی حضرت عزرائیل بھی برائے تماشا دل وجان سے کھڑے کیفیت دیکھ رہے تھے کشتون کے پشتے لگ گئے لاشے اٹ گئے دیوون نے مردون کو چھوڑ دیا زندہ ساحرون کو کھانے لگے کہ ذکر اسکا آگے بیان ہوگا اب کچھ کیفیت ملکہ شاہرخ کی ملاحظہ ہو جب جنگ دوشنبہ مین لشکر اسلام کو بزور سحر ملکہ شاہد سیمین ساق نے گرفتار کیا تھا ابکاران ملکہ شہرخ نے سب کیفیت سن کے افسوس کیا اور ایک خط شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کو لکھا اور دو ہزار دیو واسطے کمک کے روانہ کیے تھے مدد کا لشکر پہنچ میری قاصد آتا تھا کہ ذکر اسکا آگے آویگا کیفیت لڑائی ملکہ شاہد سیمین ساق اور شاہزادہ اسکندر فرخ لقا یا خلد جو کچھ لڑائی خوب دلچسپی سے ہو رہی تھی مردان وغا کوشش جنگ مین سرگرم تھے سب ان قتال لاشون سے پٹ گیا تھا یکتازان شمشیر بران مصروف جان نثاری تھے گھوڑون اور پیادون کو جگہ نہ تھی جو زمین پر پیر رکھتے خونا فزا دریا سے مردہ کمندل کے ریزہ ریزہ ہو گئے تھے دوسرا فرش خاک معلوم ہوتا تھا خون کے دریا بہ رہے تھے گھوڑون کے تنگ و زین تک دریاے خون کی سیلابی تھی سر مقتولان مثل کدوے خالی کے تیرتے تھے لاشے شناوری کرتے تھے گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہوا کے سنانے کا زور تھا صدائین مہیب آرہی تھین شاہزادے کو خیال گذرا کہ کوئی مددگار ساحر غدار ملکہ کا البتہ برسے کمک آرہا ہے ایسا ہی ملکہ کو خیال ہوا کہ کوئی لشکر ساحران میری مدد کو آتا ہے لیکن دامن باد نے جیب قباے گرد کو چاک کیا باس گرد سے لشکر دیوان نمودار ہوا لشکر شاہزادے مین آ پہنچے شاہزادے کا دل مع لشکر بڑھ گیا دل ملکہ شاہد سیمین ساق منکسر ہوا خط ملکہ شہرخ کا قاصد نے شاہزادے کو دیا دیو مصروف ساحر خواری ہوئے لشکر ساحر ایک ساعت مین سب غذاے دیوان ہوا ملکہ میدان مین تنہا رہگئی کہ ایک دیو نے لپک کر ملکہ کو تخت رواں سے اتار لیا اور روبرو شاہزادے پیش کیا ملکہ نے دیکھا کہ بس رشتہ حیات اسیقدر طول رکھتا تھا جان سے ہاتھ دھووُن اس تیرہ بختی ونحوست طالعی کو رووُن اسی روز بد دیکھنے کے لیے مین ننگ خاندان زندہ رہی پہلے ہی اس کیفیت سے کیون نہ مرگئی ہاے ہاے کر طفل اشک آنکھون سے مچل رہے تھے دامن قبا کو آنسوون سے بھگوتی تھی شاہزادے نے قریب بلا لیا پاس بٹھلایا اسکی عزت و حرمت مین کچھ فرق نہ کیا شاہزادی شاہد سیمین ساق نے اب اچھی طرح سے رخ پر نور کو دیکھا ہزار جان سے عاشق ہوئی اگرچہ پہلے سے عاشق ہو چکی تھی اور تخم محبت دل مین جم گیا تھا لیکن بسبب فاتح طلسم ہونے کے کدورت بھی تھی اور دل سے اپنے کو دور رکھتی تھی عشق کو بڑھنے نہ دیتی تھی شاہزادے نے بھی نزدیک سے ملکہ شاہد کو دیکھا قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین لیکن سنبھالا چند امور سے تکیہ کا سہارا دیکر لیٹ گیا اور اپنے کو روکا دیر تک گلستان حسن ملکہ شاہد کی گلگشت کرتا رہا اگرچہ چہرے سے پریشانی ظاہر تھی لیکن آب چشم نے گرد وغبار جنگ کی دھو کر چہرہ کو رونق تازہ سے درخشان کر دیا سر پر بالون کا جھرمٹ چوٹی تا کمر پڑی ہوئی گرہ زلف کی ضامن زلف پر شکن بکھری ہوئی رخ روشن کی دربانی کرتی تھی یا چشمہ حیات مین اپنی بالی پیتے تھے درمیان مین فرق نازک باریک کھنچی ہوئی جس سے دل عاشق بے اختیار یہ کہ بیٹھتا تھا دن د

ایمان تو یہ زلف رسا تگے ہو جو دیکھیے بگ کر کافری کہ کیا مانگے ہو جو سیدھی راہ ظلمات تھی خضر کو بھی جو مسافت
کے لیے درکار ایک دن دور تھی جبین صفا آگین بلند و وسیع، قبا مندی کی نشانی نور جبین سے ظاہر آثار
کشورستانی ابرو خمدار قتل عشاق پر تیار مژگان سفاک و بے رحم آبدار خنجر آسا گردم دم چشم پر اچانے ہوئے
بینی حسن کا ستون است دار درست کہ اسکی راستی قاتی پر دلیل تھی رخسار سے بھرے خون ٹپکتا تھا ماہ پارہ
کی گل شرماتے تھے منہ چھپانے تھے دندان باریک ایک سے ایک ملا دہان تنگ جیسے آفتاب اور ایک
بیچ جیسے گہر خوشاب اور ایک درج سرخی لب سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشق کا خون پیا ہو عقیق یمن جسے
دیکھ پھیکا ہو لعل بدخشان دامن کوہ سے منہ چھپاتا ہو چشمۂ حیات ذقن میں موجود ہو یوسف کنعان
نے اسکی چاہ میں کنوئیں جھانکے سینۂ حسن کا گنجینہ ہو اگرچہ کسی میں لیکن سرکشی سے تگی آتی ہیں شکست رنگ
بازار رنار پستان کی انگیں سے ہویدا ہے ذخارے سرخاب شہر نکال کے رکھتے ہیں بڑے سرکش ہیں قاعدہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے چلکر جفاکش بھی پڑے ہونگے طشت زرین میں دو تمیں ہیں یا بحر خوبی کے حباب
ہیں شکم ساحت حسن کا نمونہ ہے اطلس کہیں تو بجا ہو مار پیچ حریر ہو بہت نرم و نازک ناف پیچ اور محبت و
الفت لیے خواستگاران وصال کے لیے گرداب بلا ہے یہ سراب بردوے آب ہو بازو سے مصفا نہا کرہ
ہو ہوے گول سڈول نرم ملائم ہاتھ میں کلائی بمثال سیاہ چوڑیاں نیار رنگ دکھاتی تھیں سہ سیہ چوری
دست آن نگار سے بشاخ صندلین پیچیدہ، سرے بدر انہیں سیم خالص کی بنی ہوئیں معدن سیم بے غل و غش
تھیں صفائی دیکھ کے سیم آب آب تھی اپنی سیاہ روی پر حبیاب تھی کارگزاران قضا و قدر نے اس نازنین
مہ جبین غیرت گلعذاران سمن و جبین کو نور کے سانچے میں ڈھالا تھا چہرہ پردازان ازل نے اسکے نقش دہن کو
اپنے ید قدرت سے بنایا تھا شاہزادہ بے صبر اپنے دل ناشکیبا کو تمکنت تحمل سے روکے رہا ملکہ شاہد سیمین ساق
پر اپنی بیقراری نہ بہت ہوسلے دی کہ او ہر تکہ وحدانیت خدا میں کیا کمی ہو قبول اسلام میں کیا عذر ہو ملکہ
تو پہلے سے انجام پر غور کر لی تھی اب نتیجہ کھل گیا دل سے صلاح کر لی تھی کہ اگر قبول اسلام نہیں کرتی تو تیغ
قتل میں پہنچتی ہوں کوئی دم میں گلا ہے اور دست جلاد با تیغ ہے اس سے گریز نہیں اور اگر قبول وحدانیت
خدا کرتی ہوں جان بچتی ہے اس ضمن میں شاید میرا مطلب نکلے شاہزادے سے کہنے لگی کہ اے شاہزادہ
والا جاہ میں نے زشتی اعمال کی سزا پائی جو کچھ ہوا بہتر ہوا و ہر تقاضائے میری لوح تقدیر میں ایسا ہی
لکھدیا تھا کہ جس سے یہ روز بد دیکھنا پڑا اب میں صدق دل سے اسلام کی طالب ہوں شاہزادہ
اسکندر طرح لقا نے مسلمان کیا دو روز طالع شاہزادے کی مہمان رہیں خط فتح لکھکر ملک شہرخ کے پاس
قاصد کے ہاتھ روانہ کیا ملک شہرخ کو واپس شاہزادے کی امید قوی ہوئی تمناے دل نے جوش مارا
مارا تیسرے روز ملکہ شاہد سیمین ساق شاہزادے سے رخصت ہوکے اپنے ملک کے سعی میں آئی
تدبیر گرفتاری شاہزادہ و لشکر میں مبتلا ہوئی خیال کرتے کرتے دور کی سوجھ گئی ایک قاصد خاص خدمت
شاہزادے میں روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آج آپ کی دعوت ہے آپ مع لشکر تشریف لائیے خارستان
و کلبہ احزان فدویہ کو رشک چمن بوستان فرمائیے یہ خادمہ بدل مشکور ہوگی شاہزادہ بلا خیال کسی امر
کے جا سکان ملکہ پر پہونچا ملکہ نے دور سے استقبال کیا مکان کو خوب سجا درست کیا ایک مسند زرتار
بچھی تھی بجائے تخت کے مرصع تصور کیجاتی تھی شاہزادے کو لا کر اسپر بٹھایا شاہزادہ اس مکان کی

خوبی و لطافت دیکھکر ششدر ہو گیا کھڑے بہت نفیس پر زیب و صفا بنے ہوئے نہ بہت اونچے نہ بہت نیچے اوسط درجہ کے بنے ہوئے شہ نشین ویسی ہی دلکش مصفا بنی تھی نمایان جا بجا کمرہ ست حیران تھے بنانے والے مکان انکی خیال عقل سے دور تھی حواس گم ہوتے تھے یک لخت طلا سے خالص سے تعمیر تھے بیل بوٹے بہت خوبصورت پیارے پیارے بنے تھے تصویر ان جانور کو اصل ہونے کا گمان تھا گمان بیجا نہ تھا وسط مکان مین شہ نشین کے آگے ایک باغ پر تکلف سجا ہوا تھا گل چاندنی نے صحن بوستان کو صیقل کیا تھا نسرین و نسترن کی بہار تھی کیلون کی قطار گل شبو کی مہک گل چنپے کی جھلک طائران خوش نوا سرود سرائی سے نازش تھے قصہ فرہاد و قیس سنا رہے تھے غنچہ سر بستہ اسرار الٰہی محرم راز گل شگفتہ کا بے ثباتی عالم پر خندہ و دراز معشوقان طناز کا رنگ عنابی مین عشاق زاہدان صد سالہ انکے کلاہ کے مشتاق شاہزادہ کو اس شہ نشین سے باغ کی سیر کرا کے لائے درمیان باغ مین ایک پر تکلف بنگلہ بنا ہوا جو بالکل جواہرات سے بنا تھا مردم لشکر کے پاؤن پھیلے تھے مانی و بہزاد غش کھا کے گرے پڑتے تھے تھوڑی دیر کے بعد خاصہ طلب ہوا شاہزادہ دسترخوان پر بیٹھا اقسام اقسام کے میوہ طرح طرح کے کھانے ہزار دن قسم کی چیزین خاصہ پر چنی گئین وہی خاصہ خاص لشکریون سے بے بھی کیا کھانا کھاتے ہی شاہزادے کو چکر آیا بیہوش ہو کر فرش خاک پر گرا ہوش و حواس کافور ہوئے جسم کی خبر نہ رہی مکر سے چند ایک ساحر کو بلا کر قید کیا لشکری بھی کھانا کھاتے ہی بیحواس ہوئے سب کے سب گرفتار نشہ بیہوشی ہوئے ایک مرد بھی نہ بچا جو اس حال زار کو دیکھتا مکر نے سب کو گرفتار کیا گلزار لوح مین قید کیا ذکر اسکا آگے آوے گا

اب کیفیت جہانگرد عیار کی ملاحظہ ہو

کہ جہانگرد عیار لشکر سے باہر کسی کام کو گیا تھا دعوت مین شریک تھا جب سیر کر کے وہ آیا تو دیکھا کہ وہان سے خیام شاہی اکھڑ گئے ہین اس صحرا پر فضا مین کسی کا پتہ نہین دریا سے فکر مین غوطہ زن ہوا دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کہ یا الٰہی یہ کیا مضمون ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہوا یہ لشکر کہان گیا اے پیر فلک تو ہی بتا دے کہ وہ شاہ شاہزادہ عالیشان کدھر گیا لشکر کو تو نے کہان چھپایا سوچتے سوچتے خیال آیا کہ پیر مرد کے وہان چلنا چاہیے اس سے اس راز کے انکشاف مین کوشش کی جاوے جہانگرد عیار پیر مرد کی خدمت مین پہونچا بعد سلام و نیاز کے حال کہا پیر مرد نے کہا اے جہانگرد ملکہ سے لڑائی ہوئی شاہزادہ کامیاب ہوا ملکہ نے اطاعت قبول کی سوا سے اسکے اور کوئی علاج ہاتھ نہ آیا اس اطاعت مین اپنا مطلب نکالا شاہزادے کی دعوت کی دارو سے بیہوشی پلا شاہزادے کو مع لشکر گرفتار کیا یون دام تزویر سے سب کو قید کیا گلزار لوح کے قید خانے مین سب کو رکھا جہانگرد یہ سنکے خوب پریشان ہوا فکر تازہ رہا اسی مین مصروف ہوا ایک ساحر کی صورت بنا ملکہ کے روبرو گیا سلام کیا اور جا اک مین گو کلام کرون اسکا رنگ و روغن سب اتر گیا پورا عیار کی صورت نظر آنے لگا ملکہ کے پاس جو کوئی ہیئت بدل کے آتا تھا اسکا رنگ و روغن اتر جاتا تھا کیونکہ اس کے پاس ایسے تحفہ جات طلسمی موجود تھے کہ جن سے کسی عیار کی عیاری نہ چلتی تھی ملکہ نے ساحر کو آواز دی کہ اسکو گرفتار کرو جانے نہ پائے یہ عیار مکار ہے جہانگرد بھی گرفتار ہوا گلزار لوح مین قید ہوا یہ جا کر سب سے ملا اور کہا کہ مین

بھی تم سب کی خدمت میں آیا ہوں وہ زندانخانہ بلا شک محکمۂ معصیت تھا غم بھی اُس زندان کی صورت دیکھکر
گرتا تھا قیدیان عجیب اور زولیدگان مردم درسے آباد تھا درندون گزندون کا ماوا تھا جو کہین سے بھاگا اس
مقام پر اسکو پناہ ملتی تھی اجاڑ جانے والی چڑیون کا مسکن تھا بوم شوم کا وطن تھا بجاے سبزہ زار کے سراپا
خار تھا پانو رکھنا محال تھا شاہزادے کی گریہ وزاری سُنکر کی ہیچواری دیوون کی غش عجب کیفیت سے دو
زندان مالامال تھا دود آہ سے سارا زندان سیاہ و تاریک تھا گیسو طراز رہائی کے لیے آئی اور لوحدار جادو
کے پاس گئی وہ ایک قرساق خشک دہان خشک دل سال خوردہ بھی اس خشک دل سے دور بھاگتا تھا بہر حال
لوحدار وسنے پر تیار بیٹھا قبر مین پیر لٹکاے ایک مسند پر بیٹھا تھا گیسو طراز نے بزور سحر اسیر کرنا چاہا وہ وار خالی
گیا آگ بیکھے برس پڑی لوحدار جادو نے ابر باران سے وہ آگ بجھائی آئینہ تکے سامنے ہوئی مورچہ
بیٹھے یہ اسیر دو تین گیسو طراز نے اس سے فرصت نہ پائی لوحدار جادو نے فوری اسکو گرفتار کیا اسی زندانخانہ
مین سب کے پاس بھیجدیا بیر مردی بچارے آئے بڑی جانفشانیان کین سحر آزمائیان کین ایک شبانہ روز
لوحدار جادو سے بیرے کلہ بگلہ لڑتا رہا ہر ایک کا جواب دیتا رہا لیکن آفت شام بلا انہی آئی لوحدار جادو
نے انکو بھی گرفتار کیا اسی زندانخانہ مین بھیجدیا ملکہ کے پاس لوحدار جادو نے دونون کی گرفتاری کی اطلاع دی
ملکہ بہت خوش ہوئی لوحدار جادو کو خلعت و انعام بھیجا اب مگر کوئی دغدغہ شہزادے کیطرف سے نہین رہا پیش
حساب تصفیہ کردیا کوئی امید قید سے نجات کی نہ رہا آرام سے خواب راحت مین پانون پھیلا کے سوئی جہانگیر کی کیفیت
ملاحظہ ہو کہ گریہ وزاری شاہزادے سے یہین بیٹھا تھا مناجات درگاہ مستجاب الدعوات کرتا ہوں خدا سے مدد مانگتا تھا
خلاصی چاہتا تھا ایک روز دار وغہ زندان کو تنہا پاکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ایسا رویا کہ دار وغہ کا دل بھر آیا اگرچہ وہ
بھی بڑا سنگدل تھا اور یہ ان لوگون کے حق مین کہ سنگدلی مین خوشی سلطان طلسم کی تھی جہانگیر سے پوچھنے لگا کہ
اے شخص تو سب سے زیادہ بیقرار کیون ہوتا ہے جو سب کا حال وہ تیرا حال ہے تو کیون اسقدر آہ وزاری کرتا ہے
کیا دماغ پریشان ہوتا ہے خاموش رہ یہ سنکر جہانگیر اور بھی رونے لگا اور کہا اے دار وغہ آپ بڑے مہربان
ہین مین آپکی عنایت کا شکریہ نہین ادا کر سکتا آپ کے سلوک مجھپر بہت ہین کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا ہے اگر
بھول ہو ایک عرض کرون چونکہ تخلیہ تو تھا ہی دار وغہ نے کہا کیا کہتا ہے جہانگیر نے کہا کہ میری ایک ضعیفہ
ماں ہے سوا سے میرے اسکا کوئی نہین ہے میرے پاس کچھ ایسا مال ہے کہ جسکو مین بھیجنا چاہتا ہون کہ جس سے وہ
ضعیفہ اپنا قوت سد رمق حاصل کرتی رہے اگر آپ چاہینگے تو وہ میری ماں کو مل جائیگا یہ کہکر دو موتی بہت بڑے
جیب سے نکالے اور کہا کہ ایک آپ لے لین اور ایک میری ماں کو بھیجدین دار وغہ نے کہا کہ نہین دونون
بھیجدیجئے جہانگیر نے کہا نہین بلکہ آپ لیین اور ایک روانہ کردین دار وغہ کی آنکھین کھل گئین تحمل اس
سے زیادہ جانکر آنکھون مین رکھا اور دلمین کہا کہ اتنے بڑے موتی تو بڑے بڑے صاحبون کے بھی نہین دیکھے اسکو کہان
سے ملے دار وغہ نے بہت شفقت کی جب جہانگیر نے دیکھا کہ اب یہ سر فولادی زہ خورد ایک ڈبیا جیب سے
نکالی اور کہا یہ بھی روانہ کر دیجیے لیکن اسکو کھولئے نہین دار وغہ نے کہا اسکو ضرور دیکھونگا جہانگیر نے منع
کیا بیکسی دار وغہ نے نہ مانا اس ڈبیا کو کھولا جیسے کھولا ویسے ہی خاک ڈبیا سے اڑی اور دماغ
مین پہونچی چھینک آئی بیہوش ہو گیا جہانگیر نے جلدی سے کپڑے اُسکے اتار کر اپنے جسم پر
پہنے اور اُس کی صورت بنکر بیٹھا اور اسکو اپنی صورت بنایا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھائی سکے بین

کر دیا زبان مین سوزن دیکر اور قیدیون مین داخل کردیا اور آپ داروغۂ زندان بنکے بیٹھے پھر دریاے فکر مین غوطہ زن ہوکر لوحدار جادو کے پاس گیا اور کہا کہ زندان مین چلیے ایک ضروری امر آپ سے عرض کرتا ہون لوحدار جادو اُسیوقت زندان مین آیا مسند پر بٹھایا عزت و توقیر کی قلمدان سامنے رکھدیا اور کہا کہ ایک خط ملکہ کو اپنے قلم سے لکھیے لوحدار جادو نے کاغذ طلب کیا اسنے سربستہ ایک کاغذ جیب سے نکالا لوحدار جادو جیسے ہی اُسکو کھولنے لگا کہ اُس سے سفوف اُڑا لوحدار جادو چھینک کر بیہوش ہوا اسنے لوحدار کو شاہزادے کی شکل بنا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا گلے مین گنڈا اور زبان مین سوزن لگا بجاے شاہزادے کے بٹھایا اور شاہزادے کو رہا کردیا اور آپ لوحدار کی صورت بنکر جلادون مین لوحدار کو زندانخانہ مین لایا سب کو شربت بیہوشی پلا بیہوش کیا اسنے ایک کو سرداران لشکر اسلام کی صورت بنا کر قید کیا اور لوحدار کی دختر نوش شہزادی کی صورت بنایا اور زوجہ لوحدار جادو کو گیسو طراز کی صورت بنایا اور چادر عیاری اوڑھ کر سنگ پا جادو کو گھر سے نکال پیرمرد کی صورت پر بنایا اوران سب کو منتظر رہا کہا یہ سب بیٹھے ہوے امیرالزمان سے کہا کہ شاہزادہ عالم لوح طلسم لیجیے شاہزادے نے کہا کہ کہان ہے جہانگرد نے جب لوحدار جادو کو بصورت داروغہ کر زندان مین بٹھایا تو ان باتون مین لوح طلسم کو دریافت کرلیا تھا کہ سب پتے تو دے ہی دیے تھے امیرالزمان سے کہا کہ لوحدار جادو کے مکان مین ایک مختصر سا باغ ہے اُسمین ایک حوض ہے حوض مین ایک صندوق ہے اس صندوق مین ایک صندوقچی جواہرات کی ہے اُس صندوقچی مین لوح طلسم پارچۂ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی ہے جلدی سے اسکو دستیاب کرو شاہزادہ فوراً بلا خطر اُس باغ مین آیا اور حوض مین کود صندوق نکالا اُسکو کھولکر صندوقچی کو کھولا دیکھا کہ پارچۂ حریر مین لوح طلسم رکھی ہے اس صندوقچی کو قبضہ مین کیا گیسو طراز کے مکان پر آئے جہانگرد نے بلباس لوحدار جادو ایک خط ملکہ شاہد کو لکھا کہ آپکو معلوم ہو کہ جب آپ کے والد صاحب دنیا سے جانے لگے تھے تجھے وصیت کی تھی کہ جب ملازمان طلسم ادھر آوین اور وہ قید ہوجاوین تو فوراً قتل کرڈالنا اب ملازمان طلسم سب قید ہین مین نے آج لوح طلسم دیکھی معلوم ہوا کہ اب ملازمان طلسم مین کوئی باقی نہین ہے اور یہ بھی لوح مین لکھا کہ ان سب کو ایکدم سے قتل کرڈالین اور اگر ایک ایک قتل ہوگا تو طلسم مین بڑی خرابی پڑیگی لہذا آپکو چاہیے کہ اسیوقت ان سب کو قتل کرڈالیے اور ایک دم سے سب مسلمان قتل ہون آگے پیچھے ہونے نہ دیجیے ایک ساتھ سب کے سر قلم ہون اگر ایک بھی قتل ہونے سے بچ رہا تو طلسم مین آگ لگجائیگی اور کچھ بنائے نہ بن پڑیگی اور یہ وصیت آپ کے نام شاہ طلسم کی تھی یہ خط جیسے ہی ملکہ کے پاس پہونچا جلادون کو طلب کیا اور گاڑیان ساحرون کی روانہ کین کہ ملازمان طلسم کو لے آوین ساحر آئے اور گاڑیون پر سوار کرادیا اور ملکہ کے حضور مین سامنے لگے ملکہ نے سب کو دیکھا اور صورت شاہزادہ دیکھی آنکھون سے آنسو گرپڑے جلدی سے انگشت حسرت بدندان ہو کمرہ مین گئی تاج طلسم کی تصویر وہان رکھی تھی اس سے مخاطب ہوئی اور کہا کہ افسوس اے شاہزادے جو تجھے ادب آیا تو جلوہ گر تھا تو قاتل نکلا دوست ہم جسکو سمجھے تھے وہ دشمن نکلا خضر رہ جانتے تھے جسکو وہ رہزن نکلا افسوس مین کیا کرون کہ وصیت والد اور قواعد طلسم سے مجبور ہون ورنہ تجھ ایسا شاہزادہ معشوق دست عاشق سے قتل ہو چارہ کار یہی ہے کہ جلادون کو حکم دیا جائے کہ سب کو برابر بٹھلا دین اور جسوقت مین دستک دون ایک ساتھ ہی سب قتل ہون اگر کسی کا تخت کا یا دیر مین قتل ہوا وہ بھی سے اسکے مارا جاویگا جلادون سے یہ حکم

سنتے ہی تلواروں کو دیکھا جالا آزمائش کی تلوار کو پورا دیکھا آب ابھی باقی اگر دونوں پر کوئی کا خدو بانڈ و را بدھا ٹوپ سر پہ چڑھا یا گردن سب کی جھکا کے جھلایا اور منتظر دستک تھے کہ ملکہ نے ساحر کو بلایا کہ دیکھو جلاد سب تیار ہیں کچھ دیر نہیں ہو ساحر نے آکے دیکھا کہ منتظر دستک ہیں انکے کام میں کوئی دیر نہیں اپنی ترکیب سے کھڑے ہیں دستک ہوتے ہی سب کے سر ایک ساتھ زمین پر گرین ساحر نے آکے ملکہ سے کہا کہ حضور وہان کچھ دیر نہیں جلاد منتظر دستک ہیں ادھر دستک ہوئی کہ سب کے سر زمین پر لوٹتے ہونگے ملکہ نے یہ خبر سنتے ہی دستک دی کہ جلادوں نے ہاتھ چھوڑے ایکبارگی سب کے سر زمین پر دکھائی دیے ایک تاریکی طلسم میں چھا گئی آوازیں آنے لگیں کہ کشتی مرا نام من لوحدار جادو بود کشتی مرا نام من فیل اندام دار و نفر زندان بود کشتی مرا نام من سنگ پا جادو بود کشتی مرا نام میمونہ جادو زوجہ لوحدار طلسم بود غرضکہ دو گھنٹے تک یہ آوازیں آتی رہیں ملکہ نے دست تاسف ران پر مارا اور کہا افسوس یہ کیا غضب ہوا ایسی آوازیں ہو رہی تھین وہ دود تاریکی دفع ہوئی شعلہ جادو سنگ پا جادو کے مکان پر پہونچا اور آواز دی اور ایک چکر مار زمین پر گرکے غائب ہوگیا سنگ پا جادو کی عورت نے یہ سنا تاریکی چھا گئی لشکر لیکر روانہ ہوئی اور یلغار کرکے بیت الامن میں پہونچی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا ملکہ بعد فرو ہونے ان آوازوں کے دیر تک سکوت میں رہی بعد کو سب ساحروں کو جمع کرکے لشکر کشی کی اور طلسم گلزار لوح میں آئی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا شاہزادی کو جب خبر قتل ساحران پہونچی لشکر جرار صف شکن لیکر چلی ادھر شاہزادہ اور شاہ کے لشکر کا مقابلہ ہوا خیمے ایستادہ ہوئے لشکریوں نے اپنے اپنے ہتھیاروں کو صاف کیا روان کیا مرد میدان تیغ زن دلاوران صف شکن اپنی اپنی دلیریوں کے بیان کو طول دے رہے تھے اور اسے حق نمک شاہزادی کا اقرار زبان سے کرتے تھے ہر ایک سینہ سپر ہونے کا اقبال کرتا تھا جو تھا دریائے شجاعت کا نہنگ ہر فرد بیشہ بیشہ دلیری کا نرہ شیر ہو کہ رستم و اسفندیار بازی طفلان جانتے تھے دیوان مردم خوار خوشیاں مناتے تھے شاہزادی کو دعا دیتے تھے کہ بدولت شاہزادہ خوب آسودہ ہوئے گوشت ساحروں سے جسم میں توانائی آئی دونی طاقت پائی جب ترک فلک خنجر بکف جنگ گاہ میں آیا لشکر کی صف آرائی ہوئی آواز برق کوس و نقارہ سے آسمان دہل گیا خوف کے مارے فلک کا کلیجہ ہل گیا کہ دریائے فوج کو تلاطم آیا آپس میں مل گئے تیر و سنان چلنے لگے ساحر کٹ کٹ کے زمین پر گرنے لگے شاہزادہ امیدوار طرب سے اور نہایتی سے کامیاب معلوم ہوتا تھا چہرہ بشاش فلک سے صدائے شاباش آ رہی تھی لیکن ملکہ کو کچھ رنج ساحران مقتول کا اور کچھ صدمہ اپنی شکست یلغار کا چپ سکوت میں تھی تماشائے کارزار دیکھ رہی تھی کہ عقب سے گرد نمایاں ہوئی جب گرد پھٹی دلی گردے ایک فوج جرار پیدا ہوئی اور آتے ہی اسنے چھاپہ فوج ملکہ پر مارا جس سے ملکہ کو اندیشہ اس پیدا ہوا از زیست سے ناامید ہوئی تمنائے فتح منقطع ہوگئی ساحر کو ادھر دوڑایا کہ یہ کون صاحب لشکر ہو ساحر نے دریافت کرکے کہا کہ سنگ پا جادو کی عورت ہے اور ادھر آئی ہے لیکن جھٹ پٹ اسکو شیشہ میں اتار ملکہ کے موافق کر لینا دونوں لشکر ایک ہوگئے خوب تلوار چلی اللہ اکبر کے نعرے بلند تھے شاہزادہ اپنی فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا نقیب گرد کے گرد کرک کرکے کرشمے سے تھے سات شبانہ روز لڑائی رہی دیووں نے جو حملہ کیا ایک دم میں صف کی صف الٹ دی لشکر شہریار چیرہ دست ہوتے چلے جاتے تھے اور ساحران غدار کے پاؤں پیچھے ہٹتے تھے کہ

سنگ یا جادو کی صورت میدان مین آئی جنگ جاہی ایک جوان اس سے مقابل ہوا اور ایک ہی وار مین سر اس نابکار کا مثل خیار تر اتار دیا لشکر ملکہ بہت کم رہ گیا انجم سحر دور ہو کر تھوڑے سے رہ گئے لیکن ملکہ قلب لشکر مین مضبوط جمی تھی کہ شہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صفت ایک دم مین قتل کی ملکہ تہمار بھی شاہزادے نے قاش زین سے بیکدست مثل گل کے اٹھا لیا لشکر مین لے آیا قید کیا باقی ماندہ لشکر خراب دیو ان ہوا طلسم بیت الحزن اپنے نام کا پورا مصداق ہوا شہر ویران و سنسان ہو گیا کسی ساحر کا نام نہ رہا سب شہر خاموشان مین آباد ہوئے لشکر شہر مین گھسا لوٹنا شروع کیا کئی روز تک شہر کو لوٹا جا نگر دے بہت سامان زر و جواہرات پایا فوج مظفر و منصور اپنی فرودگاہ پر آئی ملکہ کو شاہزادے نے سامنے بلایا مسلمان ہونے کے لیے کہا ملکہ نے بدل و جان منظور کیا کلمۂ اسلام پڑھا صدق دل سے اسلام لائی گیسو طراز کو بھی مسلمان کیا اور سب کو ساتھ لیکر ملکہ شہرخ کے وہان پہنچا بموجب اقرار کے وہان دو تین روز دعوت مین گذرے خوب جشن فتح کے ہوئے چوتھے روز شاہزادہ مع لوح طلسم و ملکہ شاہد و شہرخ و گیسو طراز مع جاہ و حشم کے کوچ و مقام کرتے ہوئے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا

اب دیکھئے داستان روانہ ہونا شاہزادہ رستم ثانی بن ملک ایرج کا طرف طلسم سحر آفرین کے اور راہ مین ملاقات ہونا ملکہ الماس سلطان طلسم سے ملکہ الماس کا شاہزادے سے بشفقت پیش آنا اپنے طلسم کے اندر لیجانا کیفیت تشریف آوری دریافت کرنا رستم کا حالت ناوانستگی مین اپنا حال بیان کر دینا سلطان طلسم کا گرفتار کرنا باقی حالات متعلق داستان

بند مخمسہ عوض ساقی نامہ

پہلے تھا دخل یہ دشوار ترے کوچے مین
کہ صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کوچے مین
اب ہوئی گرمئی اغیار ترے کوچے مین
روز ہوتی گرو بازار ترے کوچے مین
بنتے ہین بیسیون خریدار ترے کوچے مین

تو نے غیرون سے جو کچھ جلوہ دکھایا جھلکا
ہوگئے بیخود و بیہوش ارے ہوش ربا
اب کہان جائیں کہ مرجائیں جو کچھ ہو سو ہوا
دیکھ کر تجکو قدم اٹھ نہیں سکتا اپنا
بنگئے صورت دیوار ترے کوچے مین ہو

ہو جست بھی تری قہر خدا آفت عذاب
کردیا ایک جہان کو اسی سے خراب
لوٹ و اسلام جہاد و فن کر دین تباہ
دیر ویران ہوئے کعبہ مین کعبہ ہوا خراب
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین

کیا خبر کیجے کس حال مین ہم رہتا ہون
جادۂ راہ محبت کی قدم بوس کئے بیٹھا ہون
آسمان ٹوٹ پڑے مجھ پہ اٹھایا جاتا ہون
بازوئن جلوے زمین سے مین بیٹھا ہون
صورت سایۂ دیوار ترے کوچے مین

خاک سے لگتے ہم آغوش ترے بیٹھے ہین
صورت نقش قدم بیہوش پڑے بیٹھے ہین
چپکے وہ عاشق خاموش پڑے بیٹھے ہین
روز یا جان کوئی کھو کے پڑے رہتے ہین
ہر طرف خاک مزار ترے کوچے مین

آرزو ہو دل بیتاب کی نہ رہا دست
کہ زمین کان تک آئی آواز جاری ہے ترے
پر نہ ہوا غیر پر بھی کی پہچان ترے
اے صبا کون کہے جا کے بیتابی سے
نالہ ہم کرتے ہین ای یار ترے کوچے مین

تھی نہ ایسی کبھی فسون سازی کی | اے تو چہرہ سے ہی تھے دغا بازی کی
ہائے کیسی یہ کیسی فتنہ طرازی کی | روز ہی عشق نے یہ تفرقہ پردازی کی
ہم ہیں بیزار غمگین دل زار ترسے کرتے ہیں

گل زار دیون چمن وصل نہ جو ہون | شانہ بردار کرے گیسوئے یار تو
دو اجازت تو ہون تا بقیامت کمر | آرزو ہو مرے ہی تیغ یہ تیزی کی
رز جگر تیری سی دیکھا رسے کرتے ہیں

دوست دشمن ہیں بھی تیری ادا پر اس | تیر جو ستم سے ہر ایک ہوا ہے بسمل
ملول بھی ہیں مگین ہو کوئی یا خوشدل | گرتی ہیں برق پر ہو کے شرارے قاتل
آگ کی جلتی ہے تو زار ترسے روتے ہیں

جان کے لیے کیا ہو جو دل کا اظہار | عارضِ ست جو ہر اک ست کہنا دشوار
داغ غم کی آہ ہو دکھا ہو کر ہوا | حال دل کہنے کی تاب جو نہیں یار
پھیلے آباد وہ اشعار ترسے کرتے ہیں

چہرہ نا تفان سحر و ساحری و شکست کنندگان طلسم سامری بچہ نگاران طلسم عجیب و دانندگان سحر غریب اس داستان جلالت بنیان کو ان بیان فرماتے ہیں کہ جب شاہزادہ والا قدر رستم ثانی بن ملک ایرج اجازت لیکر مع لشکر فراوان و فوج گران صاحبقران ثانی سے رخصت ہوئے کمر ہمت چست باندھی براہ کوچ و مقام کرتے چلے جاتے تھے بعد طے مراحل و قطع منازل ایک دشت سرا سر وحشت ناک میں جو نصف سرحد طلسم میں تھا پہونچے خیام شاہی استادہ ہوئے بارگاہیں قائم ہوئیں مسندین مفرق بچھی ہوئیں اس جنگل میں چلتے پھرتے آدمی لشکری سرداروں کے نظر آتے تھے بعد رفتے اس جنگل کی تعریف جاتی یا تو سراسر خارستان سنسان ہو کا میدان تھا یا گلستان تازہ کا فردوس دکھائی دینے لگا شاہزادہ اس جنگل میں شکار کھیلنے لگا دور سے دیکھا کہ ایک نا جدار دار تجار بھی مصروف صید افگنی ہے صورت سے عمر سولہ برس ہے لیکن شجاعت و شہامت چہرے سے ہویدا ہے ایالت و جلالت بشرہ سے پیدا خطکن چہرے پر سبزہ ابھی نہین آیا ہے پوری معلوم ہوتی ہے اعصاب قوی اعضا و جوارح کی توانائی میں فرق نہین پنجہ استاد کھا بچہ نہین کرتے ہیں اسکی نظر بھی شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان حسین رعنا گلستان ناز پر وران کاکل پیچان خلیلی سے سنبل پریشان جبین نورآگین ہلال آسمان ہو چہرہ بدر کامل شان درخشان ہو طلاقت لسانی سے سوسن خاموش شاہد فرحت و دلشاد دوش ہو مرشجاعت و دلاوت سے آنکھین مخمور ہیں خورشید افگنی و دلباکشی سے چہرہ جبین بیمثال سے معزز ہو مردم آزاری سے نفور کلاہ کج سر پہ قبا ہے شاہزادی پر ہیں صید افگنی میں مصروف ہو بہمہ تن شکار ہیں مشغوف ہو دل قوی چادر ان نو زنار حمر داستغراب سے زیادہ ہو دل سے بے اختیار رشک سیماب بیقرار ہو اصید افگنی چھوڑ ادھر کو چلا قریب آیا حسن روبالا پایا اوج دلبری کا کتا اہ پایا قریب سے جو دیکھا ایک عجیب جوان خوبرو نظر پڑا موافق رسم و قاعدہ شاہا سلام و علیک ہوئی بغلگیر ہوئے مزاج پرسی کی شاہزادہ ویسے ہی ساتھ آیا اس شہریار نے اسیوقت جنگل سے ساتھ لیا ایک طرف العیش میں لے گیا وہاں طلسم ہوئے رونق افروز شگفت ہوئے مسعود لی ہوئے فوج کے لیے مقام تجویز ہوا شاہزادے کیواسطے محلات سے ایک مکان خالی کیا گیا شاہزادے کا آرام گاہ مقرر ہوا وہ مکان پر تکلف بنا ہوا تھا قدرت سے کہ خوش ہو کی تحریر جالی کے سقف منقش جادری بچھا ری سرخ چوبان دالکمون فانوس خود بخود روشن ہوتا ہے چوبدار کی گویا تبت میوہ دار دار تخت کی نزاکت و لطافت خام ونجم جیسے سے لگے ڈالیان ارغوانے کے تفنع دیتے تھے ہیں پوشی کرتی تھیں شاہ کا تا نثر حسن سے معزز آراستہ تھے سبزہ بختان گلشن دلبری سے چھوٹا کھلائے تھے حوض میں فوارہ ہوا چشمہ

سوراخوں سے صحن خیابان کو سیراب کرتا تھا ابر بہاری کا سراسر سراب کتب بطور فانوس خواب و حوض مین
گرتے تھے عاشقان و روز بحر محبت کی شناوری سکھاتے تھے وسط گلزار مین گلپوش بنگلہ پڑا ہوا چارون
طرف کی کیفیت دکھاتا تھا فرش مسند بچھا آرہی تھی نصف شب کو خاصہ موجود ہوا شاہزادے نے کھانا تناول فرمایا
بستر خواب پر سو رہا کہ شاہد سیمین تن مرصع پوش منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوا شاہزادہ بستر خواب نوشین
سے بیدار ہوا حوض کے کنارے بیٹھکر کیفیت آب مصفا دیکھنے لگا ذکر اسکا وقت پر آئیگا پہلے کیفیت شاہ
طلسم مالک الماس کی ملاحظہ ہو جب شاہزادے کو کلات شاہی مین پایا اور ایک محل سلطانی آپکے لیے تجویز
ہوا اور اہتمام مین دیر ہوئی ملکہ خاص مین جاکر داخل ہوا جب فارغ ہوئی شاہزادے سے فراغت پائی
ملکہ خاص مین رونق افروز ہوا عشرت آرا زوجۂ شاہ طلسم نے سبب دیری دریافت کیا شاہ طلسم نے کہا کہ آج
ایک نیا شکار ہاتھ آیا کہ ایسا شکار کبھی ہاتھ نہ لگا تھا بیوجہ سے تاخیر ہوئی کہ اسکا انتظام مہمانداری کرتا تھا زوجہ
شاہ نے پوچھا کیا شاہ طلسم نے کہا کہ جب مین سرحد طلسم کے صحرا مین شکار کھیلتا تھا دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالیخاندان
نہایت حسین و زیباصورت نہایت جمیل و شکیل کہ مین نے اپنی اتنی عمر دراز مین کسی طلسم مین ایسا شاہزادہ
حسین نہین دیکھا اگرچہ ہزارون خوبصورت و رعنا میری نگاہ سے گذرے لیکن ایسا شاہزادہ میری نظر سے ہرگز نہ گذرا بلکہ
بے اختیار میرا دل اسطرف کھنچا جاتا تھا میری طبیعت مجھے زبردستی اس طرف کھینچتی تھی اس سے ملاقات کی جیسی صورت
ویسی سیرت و خصلت اسکی تمام چیزون کو ایک پر ایک کو شرف ہو بطور مہمانی اسکو اپنے ساتھ لیتا
آیا ہون کہ چندے اسکے سے غم غلط کرونگی شاہزادی گلشن پوش اسکی لڑکی یہ تعریف شاہزادے کی سنکر غائبانہ
عاشق و شیدا ہوگئی بے دیکھے شاہزادے پر مبتلا ہوئی دل ہاتھ سے جاتا رہا کہ شاہ طلسم نے بیوی کو اشارہ کیا کہ اسنے
کہا جی جا رات زیادہ گئی ہے سو رہو خواصین شاہزادی کو آرامگاہ مین لے آئین جب شاہزادی چلی گئی تب
شاہ طلسم نے خلوت کی اور کہا کہ اصل تو یہ ہے کہ ایسا شاہزادہ جامع فنون جمیع علوم دلیر آزمودہ زبردست اگر مشعل لیکے ملک
ڈھونڈھین تو نہین ملیگا یہ خیال آیا کہ اگر اسکا عقد لڑکی کے ساتھ ہو تو قران السعدین ہو جاے آفتاب و ماہتاب
ایک برج مین واصل معلوم ہون اور علاوہ ازین شجاعت و شہامت مین بھی ایسا ہے کہ کل شاہان طلسم کو زیر کرے گا
سب سے باج لیگا سلطنت کو رونق ہوگی رعایا شاد و فرحان رہیگی ملکہ بولی کہ مین بھی دیکھنے کی امیدوار تھی شاہ طلسم
نے کہا اب رات کو کیا دیکھوگی اسکو بھی تکلیف ہوگی سوتا ہوگا جاگتا ہوگا مطلب کہ سو گیا ہو صبح کو دیکھیے گا یقین لایے گا
اگر جلالت قدرت دل کو نہ کاوش مجھے زیادہ بیقرار ہو تو کیا بات ہے ملکہ نے کہا کہ اگر آپکی پسند ہے میری طبیعت بھی
خرسند ہو جو آپ کرینگے بہتر ہوگا شاہ طلسم نے کہا کہ مین اپنے نزدیک کیا بلکہ سب کے نزدیک صحیح الخیال ارشد قصد
سمجھا جاؤنگا دشمن بھی زیر بیتہ ہوگا کہ سلطان خاور سرحد طلسم انتظر پر تفرج کرنے لگا شاہ طلسم خوابگاہ سے اٹھا
خواجہ سرا حاضر ہوے آفتابہ و سیلابچی لا موجود کیا ہاتھ منہ دھو کر فراغت کی ایک خواجہ سرا کو شاہزادے کی
خدمت مین روانہ کیا کہ دیکھو شاہزادہ آرامگاہ سے اٹھا یا نہین خواجہ سرا آیا دیکھا کہ شاہزادہ حوائج ضروری سے
فارغ ہو کر مسند مطرق پر رونق افزا ہی افسران فوج گرد و پیش اپنے اپنے قرینہ سے دست بستہ ہین خواجہ سرا نے
جو وہ جاہ و آئین دیکھا طلسمی نظر آیا گھر سے تھوڑی کی اسنے یہ رون شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہو سب حال کہ
سنایا کہ ملکہ بھی خلوتکدہ خاص مین تشریف فرما ہوئین ملکہ نے کہا کہ شاہ شاہزادے کو بلا بھیجے اور مین
دل کو ٹھنڈا کرین رات بھر بیقراری رہی دعا تھی کہ جلد صبح ہو یہ خیال تھا کہ خوبصورت شاہزادہ وہ

دل بے اختیار کو قبضے مین کرون اسکا ذکر وقت پر آئیگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ شاہزادی جسوقت بصفت غائبانہ شاہزادے کی سنکر اپنی آرامگاہ مین آئی عجب حالت تھی دل سے آہ سرد نکلتی تھی رنگ سرخ سے بدل بہ زرد تھا سارے آثار عشق دل سے اسکے چہرے سے ظہور کرتے تھے فرحت و مسرت کو دور کرتے تھے ع تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ یہ بات ہر دم اسی خیال مین پڑی رہی کہ زہے نصیب اسکے کہ ایسا شاہزادہ اسکے ہم پہلو ہو وہ بخت بلند اس عورت کے کہ آئینہ اسکے جمال باکمال شاہزادے سے منور ہون کیون بادشاہ نے اسکی تعریف میرے روبرو کی اگر کی تو طبیعت کیون آئی اگر دل مائل ہوا ہو تو اسکی دستیابی ہو ورنہ اس زیست سے مرجانا بہتر ہے کام ہو رونا نہ پڑے ایک نظر دیکھ لیتی دلکو بارے تسکین ہوتی یہ تقریر کرسی نشین ہوتی ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب ذرا کیفیت ملاحظہ ہو شاہ طلسم نے ملکہ سے کہا کہ مین شاہزادے کو لیے آتا ہون یہ کہکر بادشاہ طلسم شاہزادے کی طرف چلا ملکہ نے مکان کو ایک ساعت مین گلدستہ نو بنا دیا کل سامان جدید عمدہ سے کہ جس سے مکان کی رونق دونی ہوئی آراستہ کیا خبرداروں نے شاہزادے کو خبر دی کہ بادشاہ طلسم آتا ہے شاہزادہ سرو قد مع... دروازہ تک پیشوائی کو کھڑا ہو گیا بادشاہ دور سے شاہزادے کو صدر دروازے پر دیکھ کے اپنی سواری سے اتر پڑا دونون نے معانقہ کیا معانقہ ہو شاہزادے نے لاکے مسند پر بٹھایا تھوڑی دیر باتین ہوئین بادشاہ نے کہا شاہزادہ عالم تشریف لے چلیے آپکو سیر طلسم کرا دون تاکہ طبیعت آپکی نہ گھبرائے شاہزادہ بدل ممنون ہوا دونون شاہ و شاہزادہ ہاتھ مین ہاتھ دیے باہر آکے تخت رواں پر سوار ہوئے جب سرا اُن نے ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع کی تمام سیون کی آرزو ہو گئی تمام محلات شاہی مین دھوم مچ گئی کہ شاہزادہ آیا جسنے آفتاب کو صورت انسان مین نہ دیکھا ہو وہ اس ملک خصال کو دیکھے گرمی حسن یوسفی کا بازار گرم ہو خریداران شیدا آوین نقد جان لیتے آوین یہ خبر شاہزادی گلتاج پوش نے بھی سنی سیماب وار بیقرار ہو کر آتش فراق سے جلتی ہوئی محل مین آئی اور ایک بام محل پر کہ جہان سے شاہزادے کا دیدار ہو سکتا تھا کوئی شخص نہ تھی رونق افروز مسند رعنائی ہوئی کہ شہریار طلسم مع شاہزادہ والا تبار داخل مشکوے سلطانی ہوا مسند مغرق بچھی تھین دونون مسند و شیر پر جلوہ افروز تھے جمال شاہزادے سے وہ مکان سارا روشن ہوگیا گیسوان خیلی رنگ ہاشمی و فارعیہ معنبر کر ہزار جان سے شیفتہ ہو گئین مدہوش ہو کے آغوش انیس مین گرین یکایک مشک لگا کر ہوش آیا جسقدر زبانی شاہ طلسم سے سنا تھا اس سے سو حصے زیادہ پایا جو شخص تھا جمال یوسفی کو دیکھکر از خود رفتہ ہوتا تھا عنان صبر و تحمل ہاتھ سے جاتی تھی کسکو ہوش تھے گلتاج پوش نے دیکھتے ہی نقاب غفلت سے منہ چھپایا حباب مدہوشی مین خواصین یہ حالت دیکھ بام سے نیچے لائین ہوا دینے لگین گرمی زیادہ ہو گئی ابخرے دماغ پر پہونچے جلدی جلدی لخلخہ سنگھایا گلاب پاشی ہوئی تھوڑی دیر کے بعد شاہزادی کو ہوش آیا مضطرب آتش فراق سے دون کباب جلتی بار بار پہلو بدلتی تھی غرضکہ محلسرائے شاہی مین کوئی ایسا نہ تھا جو از خود فراموش نہوا ہو اسیر حلقۂ گیسوان خیلی نہ بنا ہو چارون طرف شور نشور برپا تھا کہ شاہزادے نے قیامت ڈھائی سب کو گرفتار بلا کیا باتون مین قید محبت کی دام الفت مین سب کو

پھنسایا کہ شام کا وقت قریب آیا خدمتگار آفتابہ و سیلابچی لایا ہاتھ دھلائے خاصہ چناگیا شہریار اور شہزادے
نے کھانا نوش فرمایا شاہزادہ اپنی فرودگاہ میں آکر سو رہا شہریار بھی اپنے حرم خاص میں گیا دیر تک ملکہ اور
شہریار طلسم سے باتیں ہوئی رہیں ملکہ نے بھی از حد شاہزادے کی تعریف کی کہ سب صغیر و کبیر نے زبان وصف
شاہزادے میں کھولی شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ تمنے شاہزادے کو دیکھا سچ کہنا کہ شکل و شمائل میں کیسا ہے یقین ہے
کہ جیسا میں نے کہا اس سے زیادہ دیکھا ہوگا زبان سے اسکی تعریف کرنا بہت مشکل ہے سوا اسکے کہ صورت
دیکھکر دل میں سمجھے نہ کہ کچھ بیان کر سکے ملکہ نے بھی کہا کہ بلاشک ایسا شاہزادہ میں نے بھی آج تک نہیں
دیکھا جب کہ حضور نے خود نہیں دیکھا تو میں کہاں سے دیکھتی یہ باتیں کرکے وہ تو سو گئی ملکہ گلتاج پوش
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ بعد جانے شاہزادے کے اپنے کمرے میں آئی اور زار زار رونا شروع کیا دامن قبا
کو باران چشم سے جلوتی تھی دل ہی دلمیں گھٹتی تھی خواصون نے دیکھکے کہا کہ اے شاہزادی آپ کیون
روتی ہیں اپنی جان پر مفت کھوتی ہو اس سے نتیجہ کیا نکلیگا بی شہزادی صاحبہ یہ شہزادہ آپ کے
زیر قدم رہیگا آپ کیون روتی ہیں ہم سب سن چکے ہیں شاہ طلسم اور ملکہ سے باتیں ہوتی تھیں
ساری یہی تجویز ہے کہ آپ کے ساتھ انکا عقد ہونا ہے گلتاج پوش کی یہ باتیں سنکے ذرا دل کی تسکین ہوئی
مسکراہٹ ہونٹوں پر آئی گویا دندان صاعقہ وار چمک گئے اور کہا کیوں کمبختو مشتاق ہوئی ہو ایسی بیہودہ
باتیں کہتی ہو نہیں معلوم کہ میں اپنے کس غم میں روتی ہوں کیا میرے دلپر گزرتی ہے مژہ کا زخم ہرا
ہوا جاتا ہے خواصون نے کہا اور یہی صحیح تو یہ امر ہے کہ شاہزادے کے عشق نے زور کیا شاہزادی صاحبہ چہرے
سے عشق برستا ہے ہر نفس کے ساتھ آہ عشق نکلتی ہے کہ آفتاب کی آمد ہوئی اپنے بستروں سے رات بھر
کے سونیوالے اٹھے اپنے کاموں میں مصروف ہوئے شاہ طلسم صبح ہوتے ہی فرودگاہ شاہزادے
میں آپہونچا شاہزادہ اٹھا تھا کہ شاہ کی آمد ہوئی شاہزادہ دروازے سے استقبال کرکے لے گیا شاہ نے
کہا اے شاہزادہ والا جاہ عجائبات طلسم کی سیر کیجیے شاہزادہ بعد فراغت پارچہ پوشی وغیرہ عجائبات طلسم
کی سیر کو چلا اول طلسم ہفت در میں گئے وہاں عجیب و غریب عجائبات دیکھے یہ اول عجائبات کا طلسم
تھا یہاں کی خوب سیر کرائی آگے یہاں سے چل کے تہنیت باغ میں پہونچے سلطان طلسم نے یہاں کی بھی سیر
کرائی اور شاہزادہ نہایت مسرور ہوا تھا سیر کامل نہونے پائی تھی کہ شاہ نے دستک دی کہ دوسرا ساحر پیدا ہوا اسنے
دسترخوان بچھایا ایک سے ایک لذیذ کھانا چند پیالہ تازہ میوہ ڈالیوں سے توڑ کر پیشکش کیا شاہزادہ
یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا جب کھانے سے فارغ ہوئے شاہزادے نے عرض کیا کہ دولتسرا کیطرف تشریف
لیچلیے بادشاہ نے ایک دستک دی دوسرا ساحر پیدا ہوا بادشاہ نے اشارہ کیا تخت رواں جو بہت
نفیس بنا تھا حاضر کیا شہریار و شاہزادہ دونوں بیٹھ کے مکان کو آئے وہ انکو پہونچا کے اسی باغ میں گیا
شاہزادے کے ساتھ ساتھ شاہ بھی یہاں آیا اور شاہزادے سے سلسلہ تقریر شروع کیا حسب و
نسب ارادہ و مدعا آپ کا شکار کھیلنا یہ سب دریافت کیا شاہزادے اپنا حسب و نسب بتایا
خواجہ عبدالمطلب جو خانہ کعبہ کی جاروب کش تھے جد اعلیٰ ہیں انسے ہمارا سلسلہ ہے
صاحبقران طرف طلسم فیروز و سید اسحاق فیروز کے گئے ہیں اس کے متعلق ز طلسم ہیں کہ جسکے فتح کے
واسطے ایک عزیز خاص گیا ہے اس طرف میں آیا ہوں ملک الماس کو مارکر لوح طلسم لیکر واپس

جائیگا جب سب وحید طلسم کی صاحبقران کو پہنچیگی تو وہ مردود قتل ہوگا ملک الماس نے گوش دل سے سب باتیں سنیں جب شاہزادہ کہہ چکا تو ملک الماس نے کہا اے شاہزادے بلاشک خاندان سے آپ بہت بڑے شریف صحیح الحسب نجیب النسب ہیں آپکے رخ روشن سے شرافت خاندانی برستی ہے اگرچہ نہ ظاہر کرتے تو بھی خود معلوم ہوجاتا اور تمہارا ملک الماس شاہ طلسم سحر آفرین ہیں ہم نے یہ طلسم آپ نے دیکھے ہیں کل دو ادیکھے ہیں یہ ابتدائے شروع طلسم ہے یہ جو ہیں ہو سیتے طلسم ہیات نے [illegible] ساحر جنکے دکھ سے [illegible] اب آگے طلسم میں وہ لائق تعریف کے ہیں ان طلسموں میں بھی اگر ایک آدمی ڈال دیا جاوے اور ہم خوان طلسم اُسکو ت التو تلاش کریں ممکن نہیں کہ اُسکو نکال لاویں شاہزادے نے یہ کیفیت سنی ورسکتہ کا عالم ہوگیا کہ اے خداوند میں اختیاطاً کیون ہوگیا افسوس ازدست کہ برما ست خود کردہ را علاجے نیست شاہ طلسم نے دیکھا کہ بہت متحیر ہوا شاہزادے سے کہا اے نور نظر تم اسکا قصد نہ کرو اسمین بہت آفات سخت ہیں بیکی جان عرض خطرے میں نہ ڈالو کیونکہ اسوقت تمہیں ہر طور سے مجکو اختیار حاصل ہے نہیں تو میں یہ التماس کرتا ہوں کہ تمکو نہ ہوگی سنو گوش دل سے سنو یہ مقام طلسم ہے اسکا نام سحر آفرین ہے روز ایک ہو تازہ وہ عجائبات ت وہتیار اسکا سحر ہے اور جو طلسم ہیں اُنکے سحر کی صرف قائم مقام ہیں ہر اسل یہ سب طلسموں سے سخت تر ہزاروں میں تو اسکا بادشاہ ہوں لیکن منظر اسکی کہ تکو وہاں سے لایا ہوں ہمان کیا ہے محبت شاہی کرتے زیادہ نسبت ہوگئی ہے اگر سلطنت کی خواہش ہے تو تاج و تخت حاضر ہے شوق دل سے حکمرانی کیجیے اختیارات اپنے ہاتھ میں لیجیے میں گوشہ عافیت میں عبادت کروں لیکن ان خیالات میں نہ پڑو شاہزادے نے کہا کہ آپ کا فرمانا بہت صحیح ہے لیکن میں اس بارہ میں جان دینا بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ سب کے سامنے دروغگو کم ہمت بنونگا افسوس کا مقام ہے کہ دلیری خاندانی شرافت و عظمت کو اس خوف سے خاک میں ملادوں مجھکو شایان ذوالاحترام نہیں اور قول مردان جان دارد و نامردی مردی قدمے فاصلہ دارد لیکن آپکا تمسک کبھی بیکا تعارف ہوگا آپ بہرے نامی ہوئے آپکے ساتھ کسیطرح بدعنوانی نہوگی آپ کے وہ مرتبہ شاہانہ نہیں دیا جائیگا شوکت و منزلت آپکی ویسی ہی برقرار رہیگی شاہ طلسم نے کہا اے شاہزادے میں تو سوت جاتا ہوں خوب اپنے دل میں سمجھو افسردوں سے اور سب سے راے لو بعد کو مجکو جواب دینا یہ کہکر شاہ طلسم مکان میں آیا خاص محل میں گیا خلوت کا جلسہ ہوا ملکہ حاضر آئین تاج سر سے اُتار کر رکھدیا اور بیکوسا میں بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ اے شاہ طلسم کیا ہوا یہاں سے تو خوش و خرم گئے تھے یہ اب کیا کیفیت ہوئی کہ دشمن بات نصیب دشمنان خلاف گذری شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ غضب ہوا کیا مجھے خیال کیا تھا کیا ہوگیا افسوس صد افسوس ملکہ نے کہا کہیے تو کیا ہوا حسب و نسب کیسا ہے کہا حسب و نسب بہت عمدہ ہے اصلی شاہزادے ہین سب باتین ویسی لیکن وہ فاتح طلسم ہے مسلمان ہے اس نیت سے وہ ادھر آتا ہی تھا ہمارا برستش کیونکر کے میں اسکو لے آیا اگر کوئی بدسلوکی ہو تو بدنامی ہے اس حیص بیص میں ہوں کیا کروں میرے ہوش و حواس جاتے رہے عقل بجا نہیں کچھ نہیں بنتا ملکہ نے کہا کہ بلاشک خلاف تو یہی ہے کہ وہ مسلمان ہے اور فاتح طلسم ہے تو ہماری خرابی کے درپے ہے بر سر جنگ ہوگا نہیں معلوم کیسی گذرے شاہ طلسم پھر شاہزادے سے آکر ملاقی ہوا اور پھر سمجھایا اور خوب عجائبات و غرائبات طلسم سے خوف زدہ کیا لیکن شاہزادے نے نہیں سنا اور کہا اے شہریار یہ ممکن نہیں کہ یوں ہی چلا جاؤں یا آرام سے بیٹھا رہوں اپنے دشمنوں کو

کیا مقصود کھاوی اس کا اب نتیجہ جو ظہور میں آسا اس سے کچھ اندیشہ نہیں کیونکہ لڑنے اور مرنے کے لیے پیدا ہوئے
وقت پر لڑائی کے میری قوت بازو اور شہریار دیکھنا کہ کیسی ہوا اور کیونکر لڑتا ہون شہریار نا امید ہو اور
ملکہ کے پاس آیا وہ کہتا ہے کہ وہ شاہزادہ بلاشک دلیر اور بہادر ہے اسکی بہادری اور دلیری میں فرق نہیں
وہ کسی سحر سے نہین ڈرتا ہے اگر اور کوئی ہوتا تو وہ بلاشک خوف زدہ ہو جاتا سارا کلام اسکا دلیرانہ چست ہے کسیطرح
سے وہ سست نہین ہر چند مبارک ہو ملکہ نے سنکے کہا خیر کیا کیا جاوے اسکی وجہت جیسی خوشیان
دلمین آئی تھین ویسے ہی نذر کی ہوا تین دل مین جل رہی ہین دل بے قابو ہو گیا صبر و ضبط جاتا رہا بیتاب
نے دیسا سمجھے تھین تکلیف انکو اسوقت تک دعوی تھا وہ آپ اپنے ساتھ لائے اسکی جدائی پر صدمہ نہ آنے
پاسے شاہ طلسم نے ایک ساحر کو بلایا اور شاہزادے کو اٹھا منگایا وہ تیغ گرا اور شاہزادے کو لے محل مین آیا
یہان سب خواصین اور ملکہ نے اور خود شاہ طلسم نے کرسی پر بٹھایا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ اس سے
میرا اعتبار جاتا رہیگا اور اسکی یہ صورت ہے کہ مین اپنے صاحبقران سے فتح طلسم سحر آفرین کا اقرار کرکے چلا اب اگر
آپ کے یہان رہجاؤن اور تخت و تاج بھی مجھکو ملے ملکت طلسم عطا ہو اگرچہ سلطنت پر نہین کیونکہ جو مین نے
سلطنتین فتح کی ہین اسکا یہ ایک صوبہ ہے لیکن سب سحر کا کارخانہ ہے اسوجہ سے رونق زیر ہو تو اس سے کیا کیونکہ
جب انکے ساتھ وعدہ وفائی نہ کی اور انکے ساتھ کوئی سلوک نہ کیا اور وعدہ شکن مشہور ہوا تو آپ کو مجھسے کیا
امید کی صورت ہو سکتی ہے کیونکہ جب ایک سے جھوٹا ہوا تو سب سے ہو گیا جیسے ایکمرتبہ وعدہ شکن ہوا
ویسے ہی سو مرتبہ اے ملکہ یہ اسکا خیال ہے کہ ہر ایک کی نظر سے گر جاؤنگا بادشاہون کی بادشاہت فقط زبان
کی صداقت پر ہے اسکی تقریر سے سب دنگ ہو گئے شہریار طلسم یہان سے اٹھکے ایک کمرہ مین گیا اور
ایک ساحر کو بلایا اور کہا کہ زندان چار باغ مین شاہزادے کو گرفتار کرو وہ ساحر قضائے مبرم کیطرح نازل
ہوا سب خواصین اور ملکہ ڈر گئین آنسو نکلنے لگے ملکہ بیہوش ہو گئی خواصین واویلا و حسرتا کہنے لگین کہ وہ ساحر
بزور سحر شاہزادے کو طرف آسمان کے لیکر دوڑا اور ایک آن مین زندان چار باغ مین پہونچایا ذکر اسکا
وقت پر آئیگا جب شاہزادے کو رات ہو گئی اور شاہزادہ نہ آیا فوج کے افسر مضطر ہوئے اور ایک افسر
دروازہ شاہ پر آیا کہ شاہزادے سے ملاقات کرنا ہے پاسبانون نے سب کیفیت بیان کی وہ افسر یہ سنکے
بیہوش ہو گیا مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا جب افاقہ ہوا لشکر کو گیا اور ساری کیفیت بیان کی فوج نے کہا
کہ ابھی ایک دم سے حملہ کرکے شاہ طلسم کو مار ڈالین شاہزادہ رہا ہو جائے افسرون نے کہا اس سے
کیا فائدہ یہ ساحران طلسم ہین سب ایک دم مین گرفتار ہو جاوینگے جبتک شاہزادہ نہ رہا ہو کوئی فکر کی جاوے
یہان قیام کیے پڑے رہین گے تو شاہ کے یہان جو راہ نجات کی نکلیگی شاہ طلسم نے ایک ساحر فوج مین روانہ کیا یہ پیغام دیا کہ
جسطرح سے تم شاہزادے کے قدر سے وابستہ ہو اب بھی مجھکو منظور جس چیز کی ضرورت ہو برابر خزانہ عامرہ سے ملیگا
بیرون شہر تمھارا قیام ہو گا جو فسر شہر دلا ہوگا بخیال کسی امر کے ملا کرے افسرون نے یہ نامہ پڑھا اسیوقت
بیرون شہر روانہ ہوئے خیمہ و قنات اور دیگر قنات خیمون کے رونق دینے کی دیر تھی کہ لشکریون نے جاکے
بستر لگائے دعاؤن مین مشغول ہوئے شاہ طلسم نے سیکڑون من غلہ اور گوشت مع میوہ اسکے جانور چریان نرخشک
جملہ سامان خوش انکے سپرد کر دیا اور تکلیف شہر دور رکھا یہ کہ روز بروز اپنی کیفیت سے ضائع دیا کرو
کہ تکلیف کسی قسم کی دو چشم زدہ شاہزادہ کا ہو تو پر راہ نہ ہو بیرون شہر چھاؤنی مین ہے کیفیت شاہزادہ ملاحظہ

ہوکہ جب شاہزادہ اس زندان مین گیا اگرچہ وہ زندان کچھ ایسا سجا ہوا نہ تھا ایک دیوڑھی بنی تھی اور ایک
فانوس روشنی کا تھا ایک مختصر سا کمرہ جس مین میلا فرش بچھا تھا گوشہ مین ایک پلنگ تکلف سے بری معمولی
کل دو دروازے تھے دو ایک گھڑے پانی پینے کے رکھے تھے بے وقت روشنی ہوتی تھی جب سب کہین سے
فراغت ہوتی تو وہان روشنی پہونچتی تھی جب تک شاہزادہ اس تیرگی و تاریکی مین بیٹھا رہتا اپنے معاملہ مین غور و
فکر کیا کرتا تھا دل کو رنج کرتا اور کہتا کیا ہوگا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا کیونکہ تنہا مین ہی تھا کہ طلسم کو نہین آیا ہون
اور بھی سب لئے ہین لڑکی بھی ضرور کچھ بری حالتین ہونگی ہر شخص فاتح طلسم اور خانہ خود کا معاملہ نہین ہے
مردون کا ہی کام ہے سبب کھانیکا وقت ہوا دروازہ کھلا ایک آدمی سامنے خوان لیکر آیا دسترخوان بچھایا خاصہ
کھانا بھی معمولی بہ تکلف کا نہ تھا اور میوہ بھی دو ایک روز کا اور مٹھائی بھی باسی تھی شاہزادے نے
کچھ کھایا اور دم بخود رہا آگے وقت پر اسکا ذکر ہوگا اب کیفیت گلتاج پوش کی ملاحظہ ہو کہ اسکی حالت کیا ہے
گلتاج پوش کو سوا عزت سے رونے کے اور کچھ کام نہ تھا تو وہ اسکا کھیل رہا نہ وہ لڑکیون مین زیادہ
نشست و برخاست رہی فقط یہ مکان تنہائی مین پڑے رہنا ایک وہ وقت اس کمرے تک جہان شاہزادی
بیٹھی تھی ضرور آنا اور حسرت آلودہ نگاہون سے دیکھنا و تعجب مین ہوکے مثل گل باد صرصر خوردہ مرجھا کے
رہ جانا والدین کے پاس بھی دور دورہ آتی تیسرے روز اس نیت سے آئی کہ شاید شاہ طلسم کے ہمراہ
شاہزادہ آیا ہو تو دیکھون مگر کہین نہین تب اپنی ایک جلیس خاص سے سبب دریافت کیا یہ خواص
ذرا شاہزادی کی منہ چڑھی زیادہ تھی اور شاہزادی اسکو بہت مانتی تھی بہن کہتی تھی کیونکہ یہ دونون ایک
دن اور ایک وقت مین پیدا ہوئی تھین مگر ایک ساعت کی خردی و بزرگی تھی شاہزادی نے خلوت کی
اور اس انیس سے پوچھا کہ اے انیس مین اس روز سے شاہزادہ پھر نہین آیا کیا معلوم کہان وہ چلا گیا اور اگر
ہے تو وہ شاہزادہ آیا کیون نہین کیا سبب ہوا اسکو دریافت کرکے مجھے جواب دے وہ انیس بولی کہ اے شاہزادی
بڑی سیدھی سادھی ہو یہ نہین جانتی ہو کہ شاہ طلسم نے اسے قید کیا ہے زندان چار باغ مین اسے بھیجا
ہے لیکن یہ نہین معلوم کس وجہ سے اسے قید کیا ہے جس وقت زنان ساحرین بیگما مین ملکہ کے حضور مین
تھی ملکہ بھی اسوقت زار زار روتی تھین اور تمام آنسو آنکھون سے جاری تھے کہ دامن قبا تمام تر ہوگیا
مجکو یہ مجال نہ تھی کہ جو اسکے حال دریافت کرتی بعض وقت آپ ہی غصہ مین ہوجاتی ہین منانے مناتے
جان جاتی ہے پھر انکی کون سنے سوا ہے شاہ طلسم کے اور کون انسے سوال و جواب کرسکتا ہے شاہزادی
یہ سنتے ہی نہایت رنجیدہ ہوئی اور بے اختیار ہوکر فرش زمین پہ گر پڑی دیر تک ہوش نہ آیا خود بے حس و
حرکت پڑی رہی خواصون نے گلاب پاشی کی جب دیر کے بعد ہوش آیا تو ایک سرد آہ دل پر درد سے
کھینچکر بولی کہ افسوس اسیلئے شاہزادون کو قید کرنے کی کیا ضرورت تھی کچھ دل سنبھال کر
نہا دھو لباس مین شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوئی آداب کرکے بیٹھ گئی شاہ طلسم شاہزادی کو
دیکھکر رونے لگا کہا اے گلتاج پوش دو تین روز سے کہان تھی کہا حضور یہ خادمہ علیل تھی حاضری سے
معذور رہی اب آپکی دعا سے صحت ہے آج غسل کرکے حاضر خدمت ہوئی شاہ طلسم الفت پدری مین
آکے لڑکی کو گود مین اٹھا کے سر کے بوسے لینے لگا شاہزادی نے دیکھا کہ شاہ طلسم اسوقت مجھے محبت کرتے
ہین پوچھا کہ اے شاہ طلسم اس روز کون شاہزادہ تھا جو خاص حرم سرا سلطانی مین بیٹھا تھا اور اس روز

وہ کمان ہے اور مجھکو آپ دیکھکر آج کیوں روتے کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا شاہ طلسم یہ سنکر بہت رنجیدہ ہو کر
کہنے لگے کہ او شاہزادی یہ حال مت پوچھ کہ اور بھی جگر صدمہ ہوگا شاہزادی نے اصرار کیا شاہ طلسم نے سارا
حال شاہزادے کا بیان کیا اول سے آخر تک کہ سنایا شاہزادی سنتی رہی جب سب سن چکی تب شاہزادی
رخصت ہوئی مکان پر آئی فکر رہائی شاہزادے میں مبتلا ہوئی لیکن دن رات سوائے رونے کے اور کچھ بھی
نہ تھا سوچتے سوچتے ایک روز اپنے استاد کے پاس گئی اور انعام کا لالچ دیا اسوقت تو ایک لعل بے بہا
جو چراغ خزانہ شہریاری تھا دیا اور کہا کہ ایسا معاملہ ہے آپ اسکو اگر کسیطرح سے رہا کردیں تو آپ کا بہت
احسان ہوگا اور خدمت واقعی کرونگی استاد لالچ میں آگئے شاہزادے کے رہا کردینے کا اقرار کیا رات
کو خفیہ یہ اپنی انیس کے ساتھ گئی دیکھا کہ شاہزادۂ عالم متفکر بیٹھا ہے آثار ضعف و ناتوانی ظاہر ہوتے ہیں یہ
دیکھکر اور بھی شاہزادی رونے لگی کہ یکایک ایک نرم آواز آئی اور دیوار درمیان سے شق ہو گئی شاہزادہ
باہر دکھائی دیا شاہزادی نے جو دیکھا کہ استاد ہیں ان کی یہ سحر سازی ہے اسیوقت ملبوس خاص اتار
استاد کو دیا استاد چلے گئے یہ بہت خوش ہوئی شاہزادی کو اسوقت حجاب بالکل نہ رہا بے تحاشہ
ہو کر ہائے شاہزادہ کہکر چمٹ گئی شاہزادے نے کہا کون ہے انیس بولی کہ حضور نے اسے قتل کیا اور
آپ نہیں پہچانتے یہ قتیل جفا ہے اپنی دیت طلب کرتی ہے شاہزادے نے بھی جو وہ گلے لپٹ گئی تھی خوب
گلے چمٹایا بعد دیر کے انیس نے علحدہ کیا شاہزادہ حسب نشاندہی انیس کے جنگل میں مخفی ہو کے
بیٹھ رہا اور انیس نے وہاں سے ایک ساحر لشکر شاہزادے میں روانہ کیا اسنے لشکر شاہزادے کو
رہائی شاہزادے کی اطلاع دی اور مقام بتلایا فوج اسی وقت افتان و خیزان آکر قدمبوس شاہزادہ
ہوئی شاہزادہ ہر ایک سے خوب گلے ملا ہمراہ فوج اسی چھاؤنی میں مقام کیا دوپہر کو جب سنجر کھانا
لیکے آیا وہاں کچھ کسی کا پتہ بھی نہ پایا اسنے جاکے سلطان طلسم سے بیان کیا سلطان نے خیال کیا کہ
غضب ہوا ضرور یہ کچھ رنگ لائیگا فساد مچائیگا کچھ نہ کچھ کر گذریگا افسر فوج فیلہان جادو کو بلایا اور حکم
سنایا کہ اپنی فوج لیکے اس طرف کوچ کرو دو کل جنگ ہووے ایکدم سے سب مطلع صاف ہو جائے
لیکن شاہزادہ قتل نہونے پاوے زندہ گرفتار کرلینا اسکا خیال رہے اسکا ذکر وقت پر ہوگا کیفیت شاہزادی
کی ملاحظہ ہو کہ شاہزادے کو رہا کرکے اپنی خوابگاہ کی طرف آئی روتی دھوتی رہی جب دل کو تسکین
ہوئی انیس سے سب حال پوچھنے لگی کہ اے انیس اب کیا ہوگا انیس نے کہا جو ہو شاہزادی ہے کہ اگر شاہزادے
معاملہ برعکس ہوا اور نصیب دشمنان کوئی زخم لگا تو اپنی جان میں مفت دونگی مگر یہ تاب نہوگی کہ اسکو
میں اس حالت میں سنونگی اے انیس شاید شاہزادے کو مثل اسکے اسوقت کھانا نہ ملا ہو یہ خاصہ دے
انیس نے وہ خاصہ لیا حسین سو آدمیوں کا کھانا تھا جہاں مرد ساحر کے شاہزادے کے پاس آئے اور
خاصہ دیا اور آہستہ سے کہا کہ اسی نے دیا ہے جو آپ سے گلے لپٹ کے روئی تھی شہزادے نے وہ
خاصہ لیا ایک مہر خاص اپنی انگلی کی دی اور کہا کہ یہ اسی کو دیدینا نشانی سمجھیں انیس وہ لے کے او
سیکے دم بھر میں آ پہونچی اور وہ انگشتری دی شاہزادی رو رہی تھی وہ انگشتری صندوق دل میں پوشیدہ
کر رکھی اور انیس سے کہا کہ اے شاہزادی فیلہان جادو واسطے مقابلے کے گیا ہے وہ بہت سخت موذی ہے
دیکھیں چاہیے کہ یہ لڑائی کیونکر ہوتی ہے شاہزادی بولی کہ شاہزادہ اسے دم میں مار ڈالیگا بزور تیغ خواہ کچھ ہو یوں شاہزادے

سے سارے طلسم مین ایک بھی نہ چلنے پاے کارات کو انیس کے ہاتھ اسی طرح سے یہ خاصہ بھیجا اور ایک عنبر چہ
بہت عمدہ شاہزادے کو بھیجا انیس نے وہ اشیا دین اور واپس آئی جب صبح ہوئی شاہ طلسم بھی عماری زرنگار
مین بیٹھا قلب لشکر مین آموجود ہوا شاہزادے نے اپنی فوج کا پرا جمایا تھا ۔ یسار سے حاتق درست کر کے
گھوڑے کو آگے بڑھایا شاہ طلسم کیطرف بنگاہ غضب دیکھتے تھے بادشاہ طلسم اسکو عرضداشت سے شاہزادہ
سمجھا کہ مبارز طلبی ہونے لگی بہادران تری بازو صفون سے نکل کے مقابل آکر میدان مین جانے لگے کچھ دیر
تک یون ہی لڑائی رہی بعد کو دونون لشکر مثل موج دریا کے آپس مین گتھ گئے تیغ آہن برسنے لگی گرز دن
کے تراقون کی آواز سے نفخ صور برپا تھا شاہزادے نے بھی بسم اللہ کہتے گھوڑے کو جولان کیا شمشیر آتش نشان
بکف چپ و راست مارتا تھا جو سامنے مرد آگیا گرد برد ہو گیا قلب لشکر تک جا پہونچا چاہا کہ شاہ طلسم کو تخت
فنا پر سلا دے لیکن اسکی تواضع دل مین بھری تھی سر جھکائے ہوئے ہٹ آیا شاہ طلسم یہ دیکھ رہا تھا فوج مین ہر جا
تلوار چل رہی تھی کہ ایک ابر تیرہ و تار اٹھا اہلیان لشکر اسلام سمجھے کہ کوئی سحر کا کرشمہ ہوگا نا امید ہونے تھے پہ
کے سامان نظر آئے شاہ طلسم بھی حیرت مین تھا کہ یہ ابر کیسا ہے کہ دفعۃً ایک شعلہ نکلا اور بیت شاہزادے پر
اور اوج گر اسے فلک ہوا شاہ طلسم نے اسی وقت لڑائی موقوف کی اور لشکر کو علیحدہ کیا ساحرون
کے سکتے اسقدر تھے کہ شمار سے باہر تھے لیکن لشکر اسلام کے مقتول اسقدر نہ تھے کہ لشکریون کی ہمت
ٹوٹ جاتی اگر شاہزادہ غائب نہ ہوتا تو شاید تک ایک ساحر بھی میدان جنگ مین دکھائی نہ پڑتا شاہ طلسم
بھی متفکر تھا سمجھا کہ شعلہ ان نے کچھ سحر کاری کی ہو اور افسران ساحرہ سمجھے کہ شاہ طلسم نے یہ سحر کیا ہے
غرضکہ ہر ایک اپنے خیال مین تھا لشکر اسلام کہہ یہ سمجھے تھے جب فوج اپنے خیمون مین آئی شاہ طلسم بھی
افسران فوج اسلام مین آیا سب تعظیم کے لیے اٹھے شاہ طلسم نے یہ قسم کھائی کہ ہماری طرف سے کوئی سحر
نہین ہوا ہے بلکہ مرد میدان ہون جبتک شاہزادہ شاہزادے کا تمھارا وزیر اسیطرح سے جاری رہیگا تم دل
گھبرانا یہ سبب دریافت کر چکے ہیں اطلاع دیجائیگی اگر کسی ساحر نے ایسا کیا ہوگا وہ اپنی سزائے اعمال
پائیگا لشکر اسلام کو تسلی دی اور شاہ طلسم اپنے محل مین گیا ذکر اسکا آئندہ پر ہوگا اب کیفیت شاہزادے کی
عرض کیجاتی ہے کہ جب وہ شعلہ بلند ہوا شاہزادہ بیہوش ہوگیا جبتک آفتاب ٹوٹتا تھا جنگ بھی شاہزادے
کی گرفت تھی یہ غفلت مین تھے کہ ایک دم مین درختون کے سایہ مین اتر سے گئے درختون نے دامن برگ
سے ٹھنڈی ہوا دی شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا کہ ایک باغ مین ہون جو اپنی نشو و نما مین کامیاب ہے
برگ درختان سے صداے مرغوب آرہی ہے تراود و نقش بلند ہین صحن گلستان صاف خس و خاشاک کا نام
نہین گل اشرفی اسکی زیبائی پر نثار ہے سنبل و فتنہ مشک تتار ہو رہے ہیں وہ جان فرخار ہر پردہ عالم مین ایک
ہی گلزار ہے بوسہ و منتظر مستقبل پری رخان ہر مسکن مہرخان ہر جا فردانی اسی باغ مین کیفیت کر رہی ہے ایک
مکرو بہت نفیس بہ نقیر بلیس ہے لیکن استادان بالغ فن دیکھکر حیران و ششدر ہین خیال مین اسکا نقشہ نہین جمتا
ہزار غور و فکر یہ معائنہ ہوتا تھا کہ دالین پر ایک آفتاب لقا ہر قسب فتنہ قیامت نمودار محشر آشکار اپری دون خمیدہ
نگاہ کج بادہ ست دلبری ایک نظر دیکھ رہی ہے شاہزادہ تخت سے اٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھنے لگا کچھ کمرہ
شاہ طلسم کا نقشہ آنکھون مین سماگیا شاہزادے نے چاہا کہ اس حور کردار کو پکڑ کر مارون کہ یہ چھلانگ مار کر اندر دالان
کمرے مین آئی شاہزادہ بھی اسکے پیچھے کمرے مین آیا اسنے کہا کہ جی آپ کون ہین میرے دامن عصمت

کو خراب کرنا چاہتے ہیں ابھی آواز دونگی چلاؤنگی میرے پیچھے کیوں آتے ہو میں پردہ پوش ہوں میرے پردۂ
عفت کو آپ اٹھانا چاہتے ہیں شریف آدمی کسیکی عزت نہیں لیتے مجھ عورت پر کیا ہاتھ ڈالتے ہو تنہا گھر کو
دیکھ حملہ کرتے ہو شاہزادہ یہ تقریر سنکر سکتہ میں ہو گیا حمل دیا اور بن کے رہگیا کچھ دیر تک اسی سکوت میں رہا
کہ میں کہاں ہوں سمجھا کہ شاہ علمسر نے مجھکو گرفتار کیا یہ زندانخانہ اور یہ وہ حسینہ شاہزادے سے یہ کہکر چلی گئی
شاہزادہ ہکا بکا چار و نطرف گری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور دل میں قطعی یقین ہوا کہ شاہ علمسر نے گرفتار
کیا ہے افسوس جیسے قلب لشکر میں پہونچا تھا خواب عدم میں کیوں نہ پہونچا یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ حسینہ
تاج مرصع سر پر رکھے بال زلفوں کے کھلے ہوئے پشت پر پڑے تھے کمر سے لپٹے تھے فرق نازک درمیان
ظلمات راستہ آبحیات جبین صفوت آگین میں قشقہ لگا چار و نطرف افشاں چھڑکی ہوئی گرد ماہ سیارہ ونکا جرم
ناک مصحف رخ میں الف تھی درمیان دو صاد و نکے جگہ پائی تھی رخسارے ابھرے ابھرے برگشت مصحف
کے دو ورق تھے حمد باری سے منقش سکے یا سراسر گلزار تھا یا جنت کا کھلا گلدستہ تھا خال زاغ سبز کیان یا حبشی
بچہ حلب میں غلامی کو آئے تھے نہیں نظر بد کے لیے سپند تھے حفاظت چہرے کے لیے کالا دانہ تھی زلف معنبرین
اسکا دھواں تھا غبغب طوق گلو تھا یا دل عاشق کا گلو گیر تھا اچھی جگہ پائی تھی اسے لڑکانہ اطلس کا ردی
خواصیں اس نازنین کو روکے سنبھالے قریب مسند شاہزادہ لاکر بٹھا دیا شاہزادہ او متعجب ہوا کہ گھڑی نگاہوں
سے دیکھنے لگا ہر چند شناخت کیا لیکن نہ پہچان سکا اس فرشتہ خو نے آنچل کا نقاب منھ پہ ڈالا اور ناز سے کہنے
لگی کہ حضرت آپ کا اسم گرامی وطن شریف نسب مبارک ادھر کہاں سے تشریف لانے سبب تشریف آوری
کیا ہے اور کہاں قدم رنجہ فرمائیے گا کس طرف تشریف لیجائیے گا شاہزادہ حالت استعجاب سے نکل یوں کلام
کرنے لگا کہ اس خانہ نشین کا نام رستم ثانی ہے ملک اسلام نسب حسب ہاشمی عبد المطلبی قریشی سنکر صاحبقران
سے رخصت ہو کر واسطے فتح طلسم سحر آفرین گیا تھا آج لڑائی تھی اب آپ فرمائیے کہ آپکا نام نامی کیا ہے تشریف
لانیکا سبب فرمائیے کس غرض سے آئیں حسینہ بولی کہ میرا نام ملکہ قمر الاقمار ہے اس خطہ بے نظیر زعفران
کا تختہ ارم نام ہے اور میرے باپ مرحوم منصور شاہ یہاں کے بادشاہ تھے چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس دنیا سے
دنی کو چھوڑ کر بگراے ملک بقا ہوئے یہ تمک خاندان اب اس سرزمین کی حکمران ہے لیکن سہیم و شریک
فرمانروا ہو آگے کیا سوال ہے شاہزادے نے کہا کہ مجھکو یہاں کیوں لائیں شاہزادی نے کہا مجھکو کیا ضرورت تھی
جو آپکو میں بلا سبب سے لاتی میرے آپ سے کوئی درجہ تعارف بھی نہیں شاہزادی نے جس وقت یہ
کہا شاہزادے نے اپنے دل میں کہا الحمد للہ کہ یہ زندان نہیں ہے بلکہ بادشاہزادی کا مکان ہے اور اسکو
لگا ہوا ہوا ملکہ نے کہا آپ کیوں آئے شاہزادے نے کہا کوئی لانیوالا نہیں تھا نہیں معلوم کون شیطان
تھا جسنے یہ تکلیف دی ہماری قسمت اسکو ابھی معلوم ہوئی پشت پھیر کر چلا شاہزادی نے جیسے دیکھا آواز
دی کہ دروازہ بند کر لو یہ شخص جو جا رہے ہیں جانے نہ پائیں اس بات پر شاہزادے کو غصہ آیا تلوار کمر سے کھینچکر
دھمکایا شاہزادی نے تاج اتار زمین پر جھکا دیا یہ فروتنی دیکھ کر شاہزادے کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آنسو
نکل آئے شاہزادی نے آنسو نکلتے دیکھا بلا تھا شادامن قبا سے آنسو پونچھے ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھا لیا اور
کہا اے شاہزادے آپکو بھی ناز معشوقانہ معلوم ہیں انشاءاللہ شاہزادے نے یہ نام پاک جو سنا پوچھا تمکو
یہ نام کیسے معلوم ہوا شاہزادی نے کہا الحمد للہ میں مسلمان ہوں میں ایک عرصہ سے آپ کے گیسوں

خلیلی کی عاشق زار تھی خواب و خور میرا جاتا رہا کسی صورت مجکو آرام نہ تھا دن رات اُسی فکر مین تھی کہ آج سرکار سے نے خبر دی مین اُسیوقت براہ راست اس طلسم کے وہان پہونچی اور آپکو دیر تک مشغول لڑائی دیکھا کی اور یہی دل بیقرار ہو اور رہا گیا اگرچہ خیال ہوا کہ آپ جنگ مین مصروف ہین کفارون کی حمایت مین ملاوت مین مناسب نہین کہ ہوقت خلل انداز ہون لیکن دل سے بے اختیار تھی میری خطا نہین یہ خطا حضرت دل کی ہو دل حاضر ہو جو سزا تجویز ہو دیجائے اُسیوقت میدان جنگ سے معۃ اُنکا تخت پہ سوار کیا ادہم سے آئی سرکار سے نے مجکو خبر دی کہ لڑائی اُسی وقت موقوف ہوئی شاہ طلسم نے فوج کی دلجوئی کی تا آنکہ شاہزادے سے لڑائی موقوف رہی اب آپکو معلوم ہوا کہ مین ہی ساری خطاوار ہون لیکن معافی کی خواستگار ہون آیندہ راے عالی اسکا ذکر وقت پر دیگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہو

کہ جسوقت شاہ طلسم محل خاص مین پہونچا ملکہ نے آکے اپنے ہاتھون سے گرد جنگ جھاڑی باد کشی کرنا شروع کی جب طبیعت شاہ درست ہوئی ملکہ سے مخاطب ہوا کہ آج لڑائی ہو رہی تھی مین قلب فوج مین سے دیکھ رہا تھا کہ شاہزادہ لڑتا ہوا میرے قریب آگیا اگر جاتا تو مجکو خواب عدم مین روانہ کرتا لیکن تیچی نگاہ سے ہوئے مقابلے سے ہٹ گیا قوی بازو ایسا ہو کہ مین اُسکی تعریف نہین کر سکتا اگر فیل دمان و شیر غران سامنے آوے تو حقیقت نہین سمجھا کون بلا ہو قابل افسوس یہ ہو کہ وہ اسطرح سے محنت کر رہا تھا کہ ایک ابر تیرہ و تار ظاہر ہوا مین سمجھا کہ کوئی ساحر سحر خوانی مین مصروف ہو کہ دفعۃً ایک شعلہ آتش اس ابر سے شاہزادے پر گرا اور آسمان پر لیگیا پھر نہین معلوم کہ شاہزادہ کیا ہوا لڑائی اُسوقت بند کر دی گئی ہر چند فوج بیدل تھی لیکن برابر لڑے جاتی تھی فوج ساحر کی بہت کث گئی واقعی یہ لوگ بڑے بہادر ہین کئی لاکھ کے لیے اسقدر فوج شاہزادہ کافی ہو لڑائی کیوقت فوج کو وہ آہن معلوم ہوتی ہو اب مجکو بہت بڑا افسوس ہو کہ ایسے وقت مین شاہزادہ درمیان سے اُٹھ گیا اور ملکہ نہین معلوم کہ میرے خیالات کیا تھے اور کیا ہو گئے شاہزادہ وعدے اور زبان کا بھی بڑا پابند ہو یہ وعدہ وفائی کا دم بھرتا ہو ورنہ مجھے کبھی نہ لڑتا آج مین نے میدان جنگ مین اُسکی تواضع اور جرأت دیکھی جو اس روز کہتا تھا کہ لڑائی مین میری قوت و بازو دیکھیے گا واقعی بہت ہی دلیر جنگ ہے

اب کیفیت شاہزادی گلتاج پوش کی عرض کیجاتی ہو

کہ جسوقت یہ خبر شاہزادی کو ملی اُسنے سنتے ہی برا حال کیا کہ کپڑے پھاڑ ڈالے بال جو گلدستۂ سنبل تھے پریشان کردیئے طپانچے سے رخ روشن کو نیلا کر دیا پارچہ کبودی سے آراستہ ہوئی بیہوش فرش خاک پر لوٹنے لگی خواصون نے دروازے سب کمرون کے بند کر دیے تاکہ اس حالت مین شاہزادی کو کوئی نہ دیکھے گلاب پاشی کیگئی عطر بید مشک چھڑکا گیا بارے کسیقدر ہوش مین آئی دونون ہاتھون سے کلیجے کو پکڑے ہوئے اُٹھی لیکن پھر گر پڑی جون مرغ بسمل حرکت مذبوحی ظاہر ہو رہی تھی کہ سبھون نے پھر اُٹھا کے بٹھلایا پنکھے جھلنے لگے خواصین ہوا اپنی دوپٹے لگین شاہزادی اُٹھی لیکن کراہ رہی تھی خواصون نے سمجھانا شروع کیا ہر ایک ہزار نشیب سمجھائے لیکن عشق صادق کسیکا وعظ سننے نہین دیتا واعظ سے سخت عداوت رہتی ہو

بعض خواصین طعن آمیز باتیں کرکے نصیحت کرتی تھیں لیکن شاہزادی کیکی بی نصیحت نہیں سنتی تھی اور بعضی کیا حضرت
عشق جب سے دین عشق صادق تو اعصاب وشرائین مین پیوست ہوگیا شاہزادی نے صحیح کیفیت دریافت
کی خواصون نے کہا ہمنے اسی قدر سنا کوئی اُٹھا لیگیا شاہزادی نے اپنے استاد کو بلایا دریافت
کیا کہ ساحران طلسم سے کسی نے ایسا کیا ہو استاد نے سر شاہزادی کی قسم کہکے کہا کہ ساحران طلسم
مین سے کسی نے کچھ نہین کیا یہ دقیقہ مشکل سے حل ہوگا کہ شاہزادہ کہان ہو تحریر سے فقط طلسم کے حالات معلوم
ہونگے اور اندر حد طلسم کی کارگر ہو یہ سنکے شاہزادی سے رخصت ہوئے لیکن دل شاہزادی کے بیچ و تاب
انہ ہوا جب عروس روز نے محمل اسود مہرت، وہی شاہزادی فوج لیکر شاہزادے کی طرف چلی
انیس محرم اور آپ خیمے کے قریب پہونچی انیس کو افسر فوج کے پاس بھیجا کہ یہان بلا لاؤ انیس بزد سحر
افسر فوج کے روبرو پہونچی اور افسر فوج کو روبروے شاہزادی کے لائی انیس نے افسر کو سب شاہزادی
کے حالات بتائے افسر اسیوقت باعزاز تمام خیمہ شاہزادے مین گیا مسند پر بٹھایا صورت دیکھتے ہی افسر سمجھ گیا
کہ لاشک خال ہاشمی گیسوے خلیلی کی شیدا ہو عجب نہین کہ فراق شاہزادے مین جان دیدے شہزادی
نے حال شاہزادہ افسر سے دریافت کیا افسر نے من وعن کیفیت جو گذری تھی کہ سنائی جب شاہزادی
نے سنا نہایت بیحواس ہوئی ایسی چلائی کہ قریب تھا کہ سونے والے جاگ اٹھے تشنگی غالب ہوئی شاہزادی
نے پانی طلب کیا افسر نے پانی تازہ بہت عمدہ سرد شربت بنا پلایا شاہزادی نے کہا کہ یہ میری فوج ہو تکلیف
ہرگز ہونے پاوے کھانا ان سب کا ہمارے باورچی خانہ سے آیا کریگا تم لوگون کی دو روز تک دعوت ہو اور
خرچ کی ضرورت ہو تو کہو جس چیز کی ہو وہ بیان کرو اگر شاہزادہ نہین تو مین ہون تم سب میرے وابستہ
ہو افسر نے سلام کیا انیس سے کہا کہ جلدی سب کے لیے باورچیخانہ سے کھانا تیار کراکے ابھی بھیجو ایک آن مین
مین کھانا گرما گرم انیس لیکر آ پہونچی فوج کو تقسیم ہونے لگا افسرون نے اپنے ہاتھ سے بانٹنا شروع کیا سپاہی
بہت خوش ہوکے دعا دیتے تھے ہر ایک اپنی حاجت یون بیان کرتا کہ حضور ملکہ عالم کپڑے بہت شکست
ہوگئے اگر شاہزادے ہوتے تو کپڑے نہ پھٹنے دیتے کیا کرین غرضکہ اسی طرح سے ہر ایک اپنی اپنی داستان
کہتا تھا ملکہ نے قبول کیا کہ لاکر دیدیا انیس سے منگواکے دیا جب کسی قدر رات باقی تھی شاہزادی افسران
فوج سے رخصت ہوکر اپنی دولتسرا مین پہونچی بستر پر لیٹ رہی لیکن آرام کیسا گرفتار مصائب وآلام
تھی کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جاوے گا

اب کیفیت شاہزادہ عرض کیجاتی ہے

الغرض قمر الاقمار شاہزادی نے کہا او شاہزادے مین بدل سے آپ کے گیسوان خلیلی کی کشتہ ہون خدا کیلیے رحم کیجیے شاہزادے
نے کہا کہ تم مسلمان ہو اور بلا عقد مین نے وعدۂ وصال نہین کر سکتا اور میرا عقد صاحبقران کے روبرو ہوگا
انکی غیبت مین ہو نہین سکتا جو کیفیت تھی وہ کہدی ہان اقرار کامل کر سکتا ہون کہ وقت فتح طلسم کے تمکو
اپنے ساتھ لیچلون اور مینتر تھے عقد ہو شاہزادی قمر الاقمار نے منظور کیا کہ وعدہ پہ عمر بسر کرینگے دل غمگین کو
آجکل کے سمجھا لینگے شاہزادے نے کہا کہ او شاہزادی اب ہمکو رخصت کرو تاکہ اپنے کام مین مصروف
ہون کیونکہ اس طرف جسقدر دیر ہوگی اتنی ہی دیر ادھر ہوگی بلکہ آپ بھی اسقدر محنت کرین اور

دعا کریں کہ جا جنگ ہو جلد فتح ہو بفیروزی تمام لشکر کیطرف روانہ ہوں شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ اے شاہزادے تو ایک ورق روے روشن کو دیکھ کے دلکو ٹھنڈا کرکے دو دن ابھی آپ گھبراتے کیوں ہیں لشکر دیوان و جنات کا موجود ہو اگر وہ ساحر ہیں تو دو عربی دیوان شہر مرد و جن موجود ہیں بچارے آدمی انسے لڑینگے شاہزادے نے کہا اے شاہزادی میری فوج خوب لڑتی ہو لیکن سحر سے مجبور ہے میں اس قلیل فوج پر چار لاکھ ساحر کا مقابلہ کرسکتا ہوں کیوں آپکا لشکر تباہ ہو شاہزادی نے کہا یہ اور وہ دونوں تھکے ہیں بقول شاعر — پدرم ہم تو بایدِ خویش را تو دوانی حساب کم و بیش را + چار پانچ روز شاہزادے کو وہاں رکھا شاہزادے نے ایک خط افسر فوج کو لکھا کہ تم لڑائی شروع کرو کسی طرح شاہ طلسم سے نہ دبنا اندر شہر پناہ کے داخل ہو کہ شاہ خود لڑائی پر آمادہ ہو جائیگا ورنہ اسکو آگے بڑھو تم بالکل گھبراؤ نہیں میں بخیریت ہوں فوج مدد کو روانہ کرتا ہوں یا ساتھ لیکر آتا ہوں لیکن تم قبل جنگ بجوادو اور سبکو ہماری خیریت سے اطلاع دینا یہ فرمان تقضا جریان ایک جن نے افسر فوج کو دیا سردار لشکر نے خط پڑھا اسی وقت نقارے پر چوب پڑی لشکر پھر گھبرا گیا پوچھنے دوڑا آیا امیر لشکر نے حکم شاہزادے سے لشکر کو واقف کیا اور کہا بے خوف ہو کے لڑو مدد آتی ہے اور ایک خط شاہ طلسم کو سردار لشکر نے لکھا کہ بموجب حکم شاہزادہ نامدار کل سے آپ سے لڑائی ہوگی اگر نہ ہوگی تو شہر پناہ کے اندر بقصد جنگ ہم گھس آئینگے کل آپسے لڑائی شروع ہوگی اور اسی جن کے ہاتھ شاہ طلسم کے پاس خط بھیجا جن اپنی اصلی حالت سے زمین چاک کرتا ہوا دربار شاہ طلسم میں پہونچا شاہ طلسم حیرت میں ہوگیا لیکن پوچھا حال دریافت کیا جن نے کہا کہ شاہزادے کا لشکری ہوں ایک لاکھ جوان ہم میں سے شاہزادے نے انتخاب کرکے بھیجا ہے ہم سب یہاں آگئے شاہزادہ دو تین روز میں آویگا شاہ طلسم نے وہ نامہ پڑھ کے جواب لکھدیا کہ کل تامل ہے پرسوں میری فوج تجھسے لڑیگی جن رخصت ہوا اور افسر کو جواب خط دیا افسر نے کہا شاہ طلسم ڈر گیا ورنہ وہ کل ضرور آتا جن نے ساری کیفیت بیان کی افسر فوج نے ایک خط گلتاج پوش کو خیریت شاہزادہ اور تعین جنگ میں لکھا جن لیکر گیا شاہزادی دیکھکر بہت ڈری پوچھا تو کون ہے کہا میں قاصد ہوں ملازم شاہزادہ ہوں شاہزادہ ہم لوگوں کو لینے گیا تھا ابھی وہیں ہے ایک لاکھ جوان جرار ہم میں سے انتخاب کرکے جنگ پر بھیجا ہے شاہزادی نے جن کو بہت کچھ انعام دیا جن بہت خوش ہوا اور سلام کرکے رخصت ہوا لشکر میں آیا صبح ہوتے اپنے ملک کو گیا اور سب حال جا کے شاہزادی سے بیان کیا شاہزادی نے افسر فوج کو بلا کے کہا کہ مجھے لڑائی ہے دس ہزار دیو جنگی اور بیس ہزار جن جنگی جنگگاہ میں جائیں اور برابر کلہ بکلہ لڑائی ہووے یہاں سے اور مدد دی جائیگی سامان کوچ تیار کیا گیا کئی لاکھ روپے سے سامان جنگ درست ہوا لشکر روانہ ہوا شام ہوتے ہی لشکر خونخوار آ پہونچا افسران فوج اسلام نے خیمے نصب کرائے باعزاز تمام اتارا گذرا کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی بیان کیجاتی ہو

جب خط سردار لشکر کا شاہ طلسم کے پاس پہونچا شاہ طلسم کے حواس باختہ ہوگئے منشی کو بلوا کر متعدد نامے لکھوائے حکمرانان طلسم کو ایک ایک نامہ لکھا کہ فتح طلسم کو ایک شاہزادہ آیا ہے تم سب اگر طلسم کو چاہتے ہو جان و مال سے شریک ہو کر جنگ کرو ورنہ طلسم شکست ہو جائیگا لہذا دیکھتے ہی اس نامے کے فوراً آ حاضر

ہو ساحر نامدار بیچ کے ہر ایک رئیس طلسم کے پاس پہونچے اُن سبھون نے تیاری لشکر کی، دوسرے روز سب طلسم
سحر آفرین میں داخل ہوئے کثرت مملکت سے بالکل انبوہ تھی سیکڑوں کوس تک خیمے نصب تھے ہر ایک رئیس
کا جدا جدا خیمہ تھا شاہ طلسم نے ہر ایک کو گلے لگایا مفصل حال سب سنایا جملہ رئیسان طلسم نے دعوی کیا
جان دینے پر آمادہ ہوگئے کہ آفتاب کی شعاعیں کنارہ آسمان سے چمکنے لگیں جلدار میدان میں آئے درتی
زمین میں مصروف ہوئے خیمے نصب ہوگئے ایک لاکھ ساحر غدار میدان کارزار میں آیا پاس ساحرون
کا اپنے گھوڑون پر سوار اسلحے سجے ہوئے تیر و کمان سے درست زمین نبرد گاہ چمکتی تھی دو دو ساعت
سارا انتظام میں گذر گیا جب جلاد فلک نادرگاہ عالم میں جلوہ افروز ہوا طبل جنگ بجا بہادران کینہ پیشہ
میدان زور آزمائی میں نکلنے لگے دوپہر تک برابر کشت و خون رہا ہزارون آدمیون کے خون سے زمین
لالہ رنگ ہوگئی تیسرے پہر سے لڑائی موقوف ہوئی بہادر لوگ اپنے خیمون میں آئے آرام کرنے لگے
جراحون کی زخم دوزی ہوئی سینک ہونے لگی پٹیان چڑھائی گئیں ٹانکے لگائے گئے علاج شروع
ہوا انکا ذکر وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شاہزادے کی ملاحظہ ہو

کہ جب فوج روانہ ہو چکی تب شاہزادے کو اطمینان ہوا دور رونق اور جشن جمشیدی ہوا اور روح جم تازہ ہوئی
فرزندون کو فرحت ہوئی گلعذاران سیمین تن و گلبدنان لالہ بدن ساقی گری میں لولیان شیرین کار غمزہ شوخ
اور روزگار نغمہ سرائی میں رقاصان ناہید طلعت زہرہ جبین رقص میں مصروف در و دیوار سب
نشۂ مسرت سے چور تھی محبت سے مخمور تھی شجر و حجر جھوم کے رہجاتے تھے کوکلا کا دم پھول گیا کبک رفتار
کی کوئی حقیقت نہ تھی تدرو کو ہساری اپنی رقص پر شرماتا تھا شاہزادہ راحہ ریحانی سے الست شاہزادی
ثمرالقمار بھی میخوارئ سے بدمست تھی رمز و کنایہ کی باتیں ہوئی تھیں نوک جھوک کی چھیڑ چھاڑ تھی
عجب دل کی بہار تھی ایک دوسرے پر قہقہہ بازی کرتا تھا شرط لگا کے بازی جیتا تھا ایک دوسرے
کو پشیمان کرتا دوسرا اسکو حیران کرتا رات بھر یہی رنگ جشن رہا جب کتب صفہ فضا صفدر افق سے برآمد ہوا
صبح صادق نے اسکے آنے کی دھوم مچائی ایک ایک خمار شکن دور ہوا شاہزادہ مسند سے اٹھ منہ ہاتھ
دھونے لگا ادھر ملکہ بھی ہاتھ منہ دھونے میں مصروف ہوئی کہ ایک قاصد لشکر سے آیا خط دیا جسمیں کیفیت جنگ
لکھی تھی شاہزادہ افسر فوج کی کارگذاری سے خوش ہوا شاہزادے نے رخصت چاہی صباحی کھانا صبح
تیار تھا شاہزادے نے خاصہ چاشت نوش فرمایا ملکہ نے ایک تاج نکل بہت عمدہ بیش قیمت شاہزادہ کو
دیا شاہزادے نے وہ تاج سر پر رکھا ملکہ نے آیت الکرسی پڑھ کے دم کی نظر بد کے لیے سپند جلایا کمر بند
مرصع کمر میں ملکہ نے اپنے ہاتھ سے باندھا شمشیر حمائل کر نیزہ بکف سپر بدوش پشت پہ ترکش کمر سے
کمان کاندھے سے پڑی ہوئی اسوقت کا جوبن اور سجاوٹ اور بناوٹ شاہزادے کی ملکہ دیکھکر
ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی ادھر گیسوان خلیلی رنگ ہاشمی اپنا حسن دکھاتی تھیں شجاعت عبدالمطلبی
وقار صاحبقرانی نے چہرے کی آب و تاب اور بھی بڑھادی تھی آفتاب بھی بدیدۂ ظاہر نگران تھا
لیکن خجالت سے بار بار نقاب ابر سے منہ چھپا لیتا تھا شاہزادہ نصر من اللہ کہکر روانہ ہوا

ملکہ نے کہا اے صاحب تخت رکھا ہوا اسپر جا بیٹھے واہ حضرت خواص کو آواز دی تخت روان حاضر ہوا شاہزادہ اس تخت پر رونق افروز ہوا دیوون نے تخت اٹھایا برو سے فلک چلے جاتے تھے عالم بالا کی سیر کرتے تھے فرشتون کی صدائین سنتے تھے کہ تھوڑی دیر مین تخت روان جنگ گاہ مین پہونچا فوج ملکہ پر حملہ کر رہی تھی شاہ طلسم بھی کھڑا تھا دیکھا کہ ابر تیرہ و تاریک چھا گیا شاہ طلسم اس طرف متوجہ ہوا تخت زمین پر اُتارا دیو اور جن دوڑے قدمبوس ہوئے فوج نے سلامی دی حکم دیا کہ لڑائی برابر جاری رہے شاہ طلسم یہ حال دیکھکر خوفناک ہو گیا اپنے رکیبون سے کہا کہ نہین معلوم شاہزادے کو یہ اقتدار کہان سے ملا بظاہر تخت طلسم بھی نہین یہ تو ملک پیرزادون کا معلوم ہوتا ہو شاہزادے کی وہانتک رسائی کیونکر ہوئی یہ فوج بھی دیون کی ہر ایک کی ایک سے لڑائی ہوتی رہی شام سے لڑائی موقوف ہوئی شاہ طلسم نے اور فوج بلوائی دو لاکھ ساحر اور جمع ہوئے صبح تک کئی لاکھ ساحر اس میدان مین جمع ہو گیا تل رکھنے کی جگہ باقی نہ تھی شاہزادے نے وہ فوج کثیر دیکھی خدا سے نصرت کا طالب ہوا کہ شب نے چادر کالی آدمیون پر ڈالی شاہزادے نے ایک جن کو پہلے گلتاج پوش کے پاس روانہ کیا اپنے آنے کی اطلاع دی بعد کو خود ایک جن کے ساتھ گیا گلتاج پوش یہ خبر سنتے ہی بیٹھے سے اچھل پڑی ایسی خوشی ہوئی کہ شادی مرگ کا گمان تھا جلدی سے چلمنین اٹھادی گئین دروازون پر سب کے پہرے ہو گئے حکم ہو گیا کہ کوئی اسوقت نہ آنے پائے کہ شاہزادہ ایک جن پر سوار صحن مکان مین اتر پڑا گلتاج پوش یہ دیکھتے ہی تعجب مین رہگئی شاہزادہ اتر کے اندر مسند پر آ بیٹھا جن کو حکم دیا کہ اسوقت ہوشیار رہنا کوئی آنے نہ پائے جو کوئی زبردستی آئے اسکو گرفتار کر لینا کہ شاہزادہ گلتاج پوش سے باتون مین معروف ہوا دیکھا کہ شاہزادی ایک سادہ حالت مین بیٹھی ہو کپڑے بھی میلے ہین قرائن سے معلوم ہوتا ہو کہ کئی روز سے کھانا بھی نہین کھایا منھ بھی نہین دھویا گلتاج پوش سے پوچھا کہ اے شاہزادی یہ کیفیت کیا ہو شاہزادی نے کہا حالم مبین احوالم مپرس جو کیفیت ابھی گذرتی ہو وہ سوائے دل کے آپ کو نہین معلوم ہو سکتا اگر دل میرا چاک کیا جائے ہزارون سوراخ دکھائی دینگے کہ اتنے مین محرم راز سوتے سے جاگی جلدی سے اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ رونق افروز ہو بکمال استعجاب قدم شاہزادے پر گر پڑی شاہزادے نے سر اٹھایا انہون نے کہا کہ شاہزادی کی تو کیفیت غیر ہو آج پندرہ دن ہوئے کھانا بالکل نہین کھایا سوائے الائچی کے ایک دانہ بھی قسم کھانے کو نہین کھایا شاہزادی نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور یہ پڑھا شعر حساب آب و دانہ حشر مین ہوگا تو کہدینگے * پیا ہو عمر بھر خون جگر غم ہمنے کھایا ہو * انہون نے کہا اے شہزادی صاحبہ جلدی کی بھی یہ کیفیت ہو ہماری سادہ لوحی کام آئی * حساب روز محشر پاک نکلا شاہزادے نے دسترخوان منگایا خاصہ آیا شاہزادی کے سامنے بچھایا گیا شاہزادی نے شاہزادے سے کہا کہ آپ بھی کھائین شاہزادے نے انکار کیا انہون نے کہا اگر آپ کھائینگے تو یہ بھی کھائینگی ورنہ ہرگز نہ کھائینگی کیونکہ انھون نے قسم کھائی ہو کہ جب شاہزادے کے ساتھ نہ مین کھانا نہ کھاؤنگی دو ہفتہ سے کھانا چھوڑ دیا ہو ایسے ہی ایک دن مرجاتین شاہزادے نے براے خوشی گلتاج پوش کے کھانے پر ہاتھ بڑھایا دو ایک لقمہ کھائے شاہزادی نے بھی کچھ ایسا ہی کھایا کہ بالکل بوسے سے اور ہنسی سے تفریح کی گئی دسترخوان بڑھا گیا ہاتھ منھ دھویا ملکہ نے سرگذشت پوچھنا شروع کی شاہزادے نے سب کیفیت

بیان کی کہ لڑائی مین یون مصروف تھا کہ ایک ابر آیا اور عین گرمی جنگ سے اُٹھا لیگیا کچھ دیر کے بعد ایک باغ مین تخت مرصع پر بٹھایا گیا دیکھا نہ وہ میدان ہے نہ وہ فوج ہے ایک باغ بہت عمدہ بنا تھا اُسکا صاحب بھی ایسے خداداد حسن سے متصف تھا جسقدر اُسکی تعریف کیجاے درست ہے میری بالین پہ وہ موجود تھا مین یہ سخت کلامی پیش آیا لیکن اُسنے نرم آوازون سے ایسا میرے دلکو نرم کیا کہ ممکن نتھا کہ مین کچھ کہتا اُسنے اپنے عشق کی داستان چھیڑی کئی روز تک یہی کہا کی وصل کی خواستگار ہوئی لیکن ادھر سے انکار درپیش ہوا سبب انکار گلتاج پوش نے دریافت کیا شاہزادے نے حال انکار بیان کیا اور اُسکا مدد کرنا لشکر ساتھ کرنا یہ سب بیان کیا شاہزادی دختر شاہ طلسم بہت خوش ہوئی لیکن اُسکے ساتھ سوتیا ڈاہ کی جلن بھی پیدا ہوئی اپنی نسبت شاہزادے سے سب قول و اقرار کیا شاہزادے نے ثابت قدمی بیان کی گلتاج پوش بھی کہ شاہزادہ وعدے کا صادق ہے اپنے کلام مین واثق ہے خلاف کبھی نہ کریگا جو کہے گا وہ سب کر دکھلائے گا جب سپیدہ دم کی دھوم مچی شاہزادہ رخصت ہوا گلتاج پوش مثل شبنم اشک ریزان رخ گل پر ہوئی شاہزادے نے تسلی دی اور کہا گریہ و زاری سے کچھ کام نہین نکلتا ہے کچھ دن باقی ہین یہ سب حیل جائینگے شاہزادے نے اپنے مذہب کی ترغیب دی شاہزادی نے تسلیم کیا اور کہا مین ابھی موجود ہون لیکن بروقت کچھ مدد نہوسکے گی جب ہی چاہے اپنے مذہب مین شریک کرو شاہزادہ اُس گلعذار سے رخصت ہوکر لشکر مین آیا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہے

کہ وہ دن بھر بیان مصروف ہزار رہا جب شام ہوئی دولتسرا مین آیا رات کو جب خلوت ہوئی کل سے سب حال بیان کیا اور شاہزادے کی رفعت و شوکت اور دیوون اور جنون کے لشکر کی مدد بھی بیان کی اور کہا کہ لڑائی سنگین ہوگئی نہین معلوم کہ لڑائی کا انجام کیا ہو اور ایسا شاہزادہ عالیقدر ہاتھ سے جاتا ہے اگر اب بھی وہ جنگ سے باز آسکے وہی اقرار میرا درست ہے اور مین بخوشی دل منظور کرون لیکن وہ اس کام سے باز نہ آئیگا خیر ہرچہ باداباد جب مغز شب سے لعل درخشان نکلا بادشاہ طلسم میدان مین پہونچا ایوان جادو رئیس طلسم بھی شامل فوج ہوا بدستور سابق لڑائی کا آغاز ہوا کشت و خون جاری ہوا ہزارون ساحر اور آدمی کام آئے دیو اور جنات بھی خوب دل کھول کے لڑے کشتون سے جنگل پاٹ دیا لاکھون تلوار کے گھاٹ ہوگئے جب زنگی شب نے میدان مین اپنا پھریرا اُڑایا ہر ایک لشکری اپنے خیمے مین آیا بادشاہ طلسم نے دو روز کی مہلت طلب کی اور والیان طلسم کو لکھے کل رئیسون فرمانروایان کو نامے روانہ کیے ساری کیفیت درج نامہ کی دو روز مین سب والیان طلسم موجود ہوئے کوئی ایسا نہ تھا جو اُس طلسم مین رہکر کو نہ آیا ہو رعایا بھی شریک جنگ ہوئی تذکرہ اسکا وقت پر آئیگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ رات کو تنہائی مین فراق دلدار مین اپنے دل کو شمع وار گلا رہی تھی کہ خیال ہوا اس طرح کی اگر لڑائی ہوگی ہزارون مرجائینگے اور طلسم بھی سارا کٹ جائیگا ایسی تدبیر ہونا چاہیے کہ لڑائی موقوف رہے

اور شاہزادہ فتحیاب ہو خیال کرنے لگے یہ اسکے ذہن مین آیا کہ اگر کسی صورت سے لوح طلسم شاہزادے کو ملجاوے
تو ایکدم مین سب جھگڑا دفع ہو یون تو برسون لڑائی رہیگی اور میری جان شب ہجر فراق سے لبونگی بادشاہ
طلسم سے لوح طلسم دریافت کیجائے اور شاہزادہ اسکو حاصل کرے طلسم خود فتح ہو جائیگا یہ خیال کر حمام مین
جا نہا دھو بہت عمدہ کپڑے پہن دولتسرائے شاہی مین آئی اپنی مان کے پاس گئی مان نے پیشانی کا بوسہ دیا
پیار کیا زانو پر بٹھلایا دست شفقت سر پر پھیرا کہا او شاہزادی طبیعت کیسی ہو شاہزادی نے با ادب تمام
عرض کیا کہ کچھ تپ کی شکایت تھی اور آپ میرے مزاج سے واقف ہین اتنی تپ کی متحمل نہوئی دو دن درد
فرق پریشان رہا آج مین اچھی ہون کسیقدر خفیف حرارت ہو دل نے چاہا کہ والدین کو دیکھون سب آزار
جاتا رہے لہذا مین حاضر ہوئی ملکہ نے دعا دی پھر بادشاہ طلسم کو پوچھا معلوم ہوا کہ وزرات کو نکلا پر رہتے
ہین اب آتے ہونگے تب ملکہ اپنی سہیلیون کے ساتھ کھیلا کی کہ نقیب نے آمد بادشاہ کی اطلاع دی دروازے
تک مان بیٹی استقبال کو آئین بادشاہ طلسم نے بیٹی کو دیکھتے ہی گود مین اٹھا لیا اور پیار کیا حال پوچھا
شاہزادی نے سب کیفیت کہکر خیریت مزاج بادشاہ پوچھنے لگی بادشاہ نے سب حال بیان کیا مسند پر
بادشاہ بیٹھ گیا اور شاہزادی کو گود مین بٹھا لیا چشم و درو کو بوسہ دیا ملکہ نے کیفیت جنگ پوچھی بادشاہ نے
سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آج بہت سخت لڑائی ہوئی لاکھون آدمی مارے گئے تل رکھنے کی میدان
مین جگہ نہ تھی لیکن اب اسنے کچھ سحرکاریان بھی ہو گئی اور الوان جادو اسوقت مین بڑا ساحر ہو خاصکر
اسی غرض سے اور بھی بلایا گیا ہو اسکے سحر سے سب مقید ہونگے ایک بھی نہ بچیگا اور دیوون کے
واسطے عفریت جادو کو بلواؤنگا کہ وہ دیوون کو گرفتار کریگا اور باقی دیوون کو کوئی گرفتار نہین کر سکتا
اور طلسم ساز جادو جو کہ یہان سب کو سحر سکھاتا ہو وہ بھی طلب کیا جائیگا اس سے بڑی مدد ملیگی ادایان
و دایان طلسم کا سیکڑون برس سے وہی معلم ہو گلتاج پوش نے بادشاہ سے کہا کہ یہ لڑائی کیون ہو
آج تک آپ نے کسی سے لڑائی نہ ہوئی معاملہ کیا ہو بادشاہ نے سب کیفیت جنگ بیان کی اور کہا
یہ سبب ہو شاہزادی نے کہا لوح طلسم کہان ہو ایسا نہو کہ لوح طلسم ملجاوے اور آپ دیکھتے رہجاوین
شاہ طلسم نے کہا کہ لوح میرے بے حکم کسیکو مل نہین سکتی اور نہ کوئی جانتا ہو فقط سوا اسے خاندان شاہی
کے یا دریایان طلسم کے اور کوئی نہین جانتا کہ کہان ہو تب شاہزادی نے کہا کہ مجکو بھی معلوم ہونا ضرور ہو
کہ مین بھی خاندان شاہی سے ہون اس سے مین کیون علیحدہ کی گئی بادشاہ نے کہا کہ سحر آفرین ایک
مقام ہو یہان ایک منزل پر کہ اسی کیوجہ سے سارا طلسم سحر آفرین مشہور ہو وہان ایک باغ ہو اس باغ مین
ایک درخت شمشاد ہو اس درخت کے نیچے ایک ساحر و سردار جادو کھڑا ہو اور اس درخت مین جوف ہو اندر اس
جوف ایک صندوق مین ایک مرغ ہو جسکے سینے مین لوح طلسم چھپان ہو بعد سال کے وہ مرغ اندر سے آواز
دیتا ہو جو طلسم کے متعلق چاہیے وہ مرغ بتلاتا ہو اور سنے نئے سحر وہ اسکو بتلاتا ہو وہ لوحدار جادو
سب سنکے شاہ طلسم کو خبر دیتا ہو شاہ طلسم اسکے بموجب کارروائی کرتا ہو اور سوا اسے لوحدار جادو کے
اور کوئی عام آدمیون مین سے سوا اسے خاندان شاہی کے اس مرغ کی آواز نہین سنتے گلتاج پوش
یہ سب بدل و جان سنتی رہی اسکے دل کو اطمینان ہوا اور بخوشی خاطر والدین سے رخصت ہوکر اپنے مکان کو
آئی تمام رات اس راز کی خبر ملنے سے خوب بے خبر ہوکے سوئی تھی کہ شاہزادہ بھی ایک جن کے ساتھ آ پہونچا

اینس نے کہا کہ آج بعد مدت کے سو گئی ہیں بیا مناسب سمجھے کیجئے شاہزادہ قریب سہری کے گیا کہ پری کی آہٹ جو ہوئی شاہزادی جاگ اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ بالین پر کھڑا ہو فوراً اٹھ کے قدمبوس ہوئی اور مسند پر بیٹھ گئی شاہزادی نے کہا آج مجکو ایک ایسی خوشی ہوئی کہ اگر آپ سے وصل ہوتا تو بھی ایسی خوشی نہوتی بلکا اس خوشی کو میں کامل وصل سمجھتی ہوں شاہزادہ بھی بہت خوش ہوا اور کہا اے شاہزادی ہے وہ خوشی بیان کرنیوالی ہو شاہزادی نے کہا آپ ہی کے تو مطلب کی ہے اسی وجہ سے اسقدر خوشی پیدا ہے شاہزادے نے کہا بیان کرو شاہزادی کہنے لگی کہ میں اپنے باپ کے پاس گئی اور وہاں سے سب اسرار لوح کی دریافت کر آئی ہوں اور سارا پتہ معلوم ہو گیا اب دو روز اور بادشاہ طلسم سے لڑ لیجئے تیسرے روز لوح طلسم سے آسیئے سب جگہ وا ایک ہی اسنے شاہزادہ کو سب نشان لوح طلسم کا بتا دیا شاہزادہ بھی خوش ہوا اور شاہزادی کے ہاتھوں کو چوما اور کہا کہ حیا مانع ہو ورنہ آپ کے دہن کو چومتا کیونکہ ایسے دہن لطیف سے ایسی خبر سنی شاہزادی نے خود منھ سے منھ ملا دیا اور آپ ہی بوسہ شاہزادے کا لینے لگی اس خوشی میں رات بھر شاہزادہ اور شاہزادی برابر باتیں کرتے رہے جب سرخی آفتاب نمودار ہونے لگی شاہزادہ رخصت ہو لشکر میں آیا سامان جنگ میں مصروف ہوا صیقلگروں نے ہتھیاروں کو صاف کیا جسکے جوہر ذرا بھی کمی دیکھی اسکو خوب جوہر دار بنا دیا میدان کو لاشوں سے بیلداروں نے صاف آئینہ بنا دیا مورچہ بندی کی گئی بہادروں کو بلایا اور کہا کہ اے بہادران شمشیر زن و اے یلان صف شکن پانچ روز کی اور لڑائی و قیام یہاں بقضا ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ چھٹے روز یہاں سے صاحبقران کی طرف چلیں گے اس چار دن کی لڑائی کو خوب دل کھول کے لڑو بہادر و تمہیں تمام آخر ہو اور افسران فوج کو خلوت میں طلب کرکے کہا کہ مجکو زبانی شاہزادی گلتاج پوش کے لوح طلسم کی خبر ملی ہے چند ہزار جن اور دیو عالی و ایک رسالہ کرکے تیار رکھو دو روز یہاں لڑونگا تیسرے روز لوح طلسم لینے جاؤنگا تم لوگ سب بے خدشہ یہاں لڑنا کوئی دلیں وسواس نہ لانا یہ بھی شاہ طلسم کو ایک دھوکا دینا ہے افسران فوج نے سر تسلیم خم کیا شاہ حبش نے اپنا سر جھکایا شاہزادے نے بھی آرام کیا چند گردشیں لی ہونگی کہ رخ فلک نے آوازی سب جاگے اسکے بعد فراغت جملہ امور کی صف بندی ہوئی بادشاہ طلسم بھی اپنی فوج کی صف بندی میں مصروف تھا افسران فوج میدان میں پرے جما سکے تھے شاہزادے نے جرنغار برنغار مرتب کیا ساقہ اور کمین گاہ بھی درست سب چاق و چست ہوئے سب کو امید ہوگئی کہ جوتھے پانچویں روز یہاں سے کوچ کرینگے اب دل کھول کے خوب لڑینگے کہ طبل جنگ بجا نقارے پر چوب پڑی نعرہ پہلوانان کا بلند ہوا نعرہ بوق و کوس سے صدائے تیغ زنی ناصرکبیلی تھی کہ لشکر مثل دریائے مواج کے دونوں طرف سے بڑھے سیاہی سفیدی سب آپس میں ملگئی تلوار ان علم ہو ہیں تیغ سر ہونے لگے بجائے پر جالا چلتا تھا جسکے نیزہ لگا مہرہ پشت سے توڑ نکلگیا جسپر تلوار کا وار ہوا ملک الموت کا اسیر دار و مدار ہوا آتش آہن آسمان سے برستی تھی گھوڑوں کی دوڑ ٹھمون سے زمین کا آہند منا گرد کا اڑنا آسمان پر زمین کی وجہ سے گئی تھی آسمان بوجہ سے تنگ آیا تھا جنگ مردتیز تھا وا تعہ عبرت انگیز کا مرقع کھنچ تھا دو تہائی روز ہی بیکار غضب کی مار دھاڑ رہی بادشاہ طلسم بھی برابر بڑا جانے قلب میں کھڑا رہا کہ شاہزادے نے ایک حملہ سخت کیا اور ان جادو اپنی دلیری سے مار پڑا شاہزادے کے ہاتھ سے شربت موت پیا تیسرے روز حسب ایماے شاہزادہ فوج جنیان دیوان جو اسیدن سنگے سینہ روک لی تھی شاہزادیکے ساتھ روانہ طلسم ہو آخر میں ہوئی چند یلغار کرکے باغ پر جا پہونچا

دیو دن کا چارون طرف پہرا ہوگیا کہ کسی طرف کوئی نکلنے نہ پاوے شاہزادہ آجنہ کو لیکر باغ کے اندر آیا دیکھا کہ ایک درخت شمشاد کے نیچے وہ ساحر لوصدار بیٹھا ہے اسنے شاہزادے سے پوچھا آپ کون ہین جان سے آئے ہین جلد بتلائیے تاکہ گرفتار میرے سحر کی ہون شاہزادے نے کہا کہ مین طلسم سحر آفرین مین بادشاہ طلسم کے پاس سے آرہا ہون باغ کو ملاحظہ کرونگا اس ساحر نے کہا کہ ابھی چلے جاؤ یہان ٹھہرنے کا مقام نہین مین آپ کی صورت پر ترس کھا کے یہ کہتا ہون ورنہ اجتک کبکا جلیا تا شہزادے نے جنون کی طرف دیکھا کر جنون نے پکڑ کے کھینچنا شروع کیا ریشہ ریشہ جدا ہوگیا ایک جن نے بحکم شاہزادہ اس درخت کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا دیکھا کہ اندر سے جوف ہے صندوق اسمین رکھا ہے صندوق کھولا گیا مرغ کھڑا تھا اسکے سینہ پر لوح طلسم آویزان تھی شاہزادے نے لوح طلسم لی اور وہانسے مراجعت کی جبکہ یہ لوصدار جادو اسطرح سے مارا گیا کہ اسکا چلہ سحر بھی نہ نکلنے پایا کہ نہ چلایا گیا نہ تلوار سے مارا گیا ریشہ ریشہ جسم سے الگ کردیا اسکا ذکر آگے آئیگا بادشاہ طلسم کہ مشغول جنگ تھا خود دیکھ رہا دیوارین شہرپناہ کی گرنے لگین بادشاہ طلسم فوراً جا نگیا کہ لوصدار جادو پر کوئی حادثہ پیش آیا ادھر دیوون نے ساحرون کو کھانا شروع کیا جنون نے بھی قتل عام مچادیا کہ سارا روغن طلسم مٹ گیا ایک دم مین فوج ساحران دیکھی گئی کسی کا نشان بھی اس میدان مین نہ دکھائی دیا ادھر شاہزادہ مع لوح طلسم کے آیا فوج بہت خوش ہوئی بادشاہ طلسم شہر مین آیا دیکھا کہ رنگ سب اڑا ہوا ہے خود کیفیت ہے نہ وہ زینت ہے ملکہ کے پاس گھبرایا ہوا آیا اور کہا کہ لوح طلسم پر کوئی آفت آئی کہ اتنے مین شاہزادہ مع ماہی و مراتب دو تختہ شاہی پر آ پہونچا ملکہ دروازے تک استقبال کو آئین تکلیفین شاہزادے نے بادشاہ طلسم اور ملکہ کو سلام کیا اور کہا افسوس کا مقام ہے طلسم سے سب جانتے تھے یہ لوح سے نہ معلوم ہوا کہ فلان شخص سے شکست ہوگی یا آپ لوگون کو نہین معلوم ہو سکتا تھا جو کچھ ہوا بہتر ہوا اسلام لائیے بادشاہ نے کہا کہ تمھارے امیر کے سامنے مسلمان ہونگا رستم نے انکو مع ملکہ عشرت آرا کے ساتھ لیا اور شاہزادی کو بھی ایک محافہ مین سوار کیا اور مع لشکر دیوان و جنان شاہزادی قمر الاقمار کے پاس آئے شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ دو تین روز آپکی فتحیابی کے جشن کرونگی کیونکہ یہ دن ہوگا شاہزادی قمر الاقمار نے جشن شروع کیا بادشاہ طلسم مع ملکہ عشرت آرا و گلتلج پوش کے شریک بزم جشن ہوئے دو تین روز یون گذرے شاہزادے نے جلدی کی ملکہ نے سامان سفر کیا جنون دیوون کا لشکر ہمراہ تھا ایک تخت پر ملکہ مع شاہزادے کے سوار اور شاہ طلسم مع اپنی ملکہ اور لڑکی کے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑئیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان نادربیان و داخل ہونا شاہزادہ نورالدہر کا طلسم ارژنگ یاقوت نگار مین اور بہار انگیز جادو کا شاہزادے کو گرفتار کرکے کوہ برف کے نیچے مع لشکر دفن کرادینا اور سبک رو عیار کا عیاری کرکے برفبار جادو کو قتل کرنا اور کوہ برف کا اڑجانا شاہزادے کا رہائی پانا اور مصروف طلسم کشائی ہونا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

تھی پریشان انتظار سے آنکھ | سینکتی تھی ایک یار سے آنکھ | شکر ہے ہو گئی قرار سے آنکھ | لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ
اب نہیں سینکتی ہزار سے آنکھ

تو یہ کیا اور انتقا کیسا | تاکنا جھانکنا ہمیشہ رہا تو | یہ نظر باز ہان ہین سخت بلا | دیدہ کا بھی ہو گیا برا لپکا
نہیں رہتی ذرا قرار سے آنکھ

آنکھ پڑتی ہے اک محبت سی | آرزو دو چار ہی ہوا الفت کی | صاف تھی آئینے کی صورت تھی | پھر وہ حیرت سے ہو وہ حسرت سی
خوب بنتی ہے انتظار سے آنکھ

جب مری قبر پر گذر کیجے | پھر تامل نہ اسقدر کیجے | کام جو کیجے دیکھکر کیجے | تو وہ ناوک نظر سے کیجے
کیون چرالی مرے مزار سے آنکھ

یار ہو زود خشم و تیز مزاج | جسکے غصے سے ہو جہان تاراج | نظر آتا نہیں کچھ اسکا علاج | اسکو دیکھا ہو جو ملد آج
بھر گئی سرمۂ غبار سے آنکھ

چار آنسو بھی جب بہائے ہین | دل کے ٹکڑے قرہ پڑے ہین | عشق نے رنگ کیا دکھائے ہین | اشک خونین سے گل کھلائے ہین
آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ

نگہ یار ہے غضب قاتل | اس بلا سے نجات ہے مشکل | جسکو دیکھا وہ ہو گیا بسمل | کیا بچے ناوک نظر سے دل
جو لڑی ہی نہیں شکار سے آنکھ

بزم مین کوئی انجمن آرا | مہربان جو اگر تو کیا کہنا | دے دو پھر بھر کے ساغر صہبا | دو بدو یون ہو میکشی کا مزا
جام سے لب لگے تو یار سے آنکھ

واقفہ اسقدر ہے نازکی دماغ | گل ہی گل سوجھتے ہین باغ باغ | ہو گیا عیش جاودان سے فراغ | نشہ تیر اتر گیا ای داغ
کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ

چہرہ کشایان جادو رقم و دبیران تیز قلم و واقفان رموز قصہ طرازی و ماہران اسرار سحر پردازی حال شاہزادہ نور الدہر یون بیان کرتے ہین کہ شاہزادہ نور الدہر مع لشکر فیروزی اثر برائے فتح طلسم ارژنگ یاقوت نگار صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر چلے برابر منزلین طے کرتے چلے جاتے تھے بعد چند روز کے ایک مقام پر پہنچے کہ آفتاب سیاح فلک واسطے آرام کے اپنے مکان شب باشی کیطرف رخ کرکے کا ارادہ کا خواہندگان مشتہر نمو شان کے لیے مشعل افروزی کا ارادہ تھا درختون پر سرخ شعاع کا پڑنا ایک کیفیت دکھاتا تھا کہ سامنے سے ایک باغ دکھائی دیا شاہزادی نے قیام کا حکم دیا خیمے استادہ ہو گئے گھوڑے سے جانے لگے بستر لشکریون کے برابر بچھنے لگے دن بھر کے تھکے ہوئے اپنے آرام مین مشغول ہوئے شاہزادہ بھی دن بھر کی مسافت کے تکان سے مسند تھا مسہری جواہر نگار بچھائی گئی آرام فرمانے لگا لیٹے لیٹے سب خوض و فکر کرنے لگا فلزنگر تاکل کاری مین خوط زن تھا افسران نامی و گرامی برائے تفریح طبیعت شاہزادہ خیمے مین سب جمع ہوئے ہر ایک طرح طرح کی باتین ہونے لگین فتح طلسم کی تجویزین درپیش ہوئین کہ خاصہ طلب ہوا شاہزادہ عالم مع اپنے افسران فوج کے ایک ساتھ بیٹھکر کھانے مین مشغول ہوئے بعد فراغت کے ہر ایک افسر باجازت شاہزادہ اپنے خیمون مین گئے باقی ماندہ شب سونے مین کاٹی کہ شاہ خاور پردہ زنگاری اٹھاکر جلد خوابگاہ سے نکلا خیمے اتارے گئے باربرداری پر بار ہوئے کلاہ بلند کے سب چل نکلے جس سمت باغ دکھائی دیتا

تھا اسی طرف چلا لیکن کالے کوسون کا فرق ملک مالوہ کے مثل روا رو چلے جاتے تھے وقت زوال آفتاب کے اس
باغ کے صدر دروازہ کے قریب پہونچے اس باغ کا دروازہ اسقدر بلند تھا کہ ایک منزل سے قریب معلوم ہوتا تھا
جس مقام پر شب گذشتہ بسر ہوئی تھی وہان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اس باغ کے دروازے پر ہین لیکن ایک
منزل کے فاصلے سے تھا وہ باغ سرحد طلسم تھا اور ایک شہر اس مقام پر آباد تھا کہ اسکا گلزار رمان نام تھا شہر کے
کنارے پر ایک باغ بنا رکھا تھا جو شہر کے اسکا بھی نام باغ رمان تھا اور یہان کی سرحددار ملکہ رمان جادو تھی
جو نسبت اور سرحد دارون کے بہ عقیل تیز دست زبردست تھی ساحرہ تھی شہزادہ مع فوج باغ مین آکر شب باشی
کی ٹھہرائی وہ باغ بہت ہی خوبصورت اور دلکش بنا تھا اس باغ مین ایک طلسم بھی تھا کہ اسکی دیوار پر ایک برج بنا تھا
اس برج پر ایک طبلہ تھا جو کیفیت بیان ہوئی تھی سرحددار طلسم کو خبر ہوتی تھی وہ مناسب انتظام کرتا تھا جبکہ رات کو افواج
بہبت کی صبح ہوئی تو طبلے سے دھوان نکلا اور مکان سرحددار طلسم مین گیا سرحددار طلسم ملکہ رمان جادو نے
دیکھا معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آیا ہے اس نے فوراً ایک خط لکھا اور قاصد سحر کے ہاتھ روانہ کیا وہ خط ملکہ بہار انگیز جادو کے
پاس پہونچا ملکہ نے کہا وہ فاتح طلسم ہین فوراً انکو قید کر کے یہان روانہ کرو ملکہ رمان جادو مع لشکر آ پہونچی اور اس
مکان کو گھیر لیا اور بزور سحر سبکو گرفتار کیا اور ہمراہ کئی سو ساحرون کے روانہ خدمت ملکہ بہار انگیز جادو کیا بہار انگیز جادو نے حکم
دیا کہ اسے یونہی لیجاؤ اور برف بار جادو کے سپرد کرو کہ کوہ برف مین سبکو دفن کر دے تا کہ یہ جھگڑا ہی مٹ
جاوے ان ساحرون نے ویسے ہی جا کے برف بار جادو کے سپرد کر دیا اور حکم سے اطلاع کی سبک رو عیار بھی
ان سب کے ساتھ گرفتار تھا اسنے چند چھینکیں ماریں اور اسقدر عاجز ہونے لگا کہ آنکھیں بیٹھ گئیں پتلا آ گیا جوش کا آیا خون
جسم سے جاتا رہا سارا بدن زرد ہو گیا تب آدمیون نے اسکے دفن کی نسبت فضول کام سمجھا اور یہ کہا یہ مردہ
ہوا اسکو کیا کرین دفن کر کے جنگل مین ڈالدو زاغ و زغن اسکو کھا جاوینگے غرضکہ وہ سب مع شاہزادہ دفن ہو گئے اور
سبک رو وہان سے ایک جنگل مین پھینک دیا گیا اسکا ذکر وقت پر آویگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز کی ملاحظہ ہو

کہ جس وقت یہ خبر اسکو ہوئی کہ فاتح طلسم مع لشکر کوہ برف مین دفن ہو گئے دور سے اسکا یک فرمان
سبکو جسقدر کہ حکمران ارزنگ یاقوت نگار سے تھا اور کل رعایا پر ایا خبر یہ جلسہ دعوت کی گئی سروجات
مین اس خوشی کی خبر بھی دی گئی مدعو کیے گئے حکمران ارزنگ طلب کیے سب جمع ہوئے شہر کے باہر خیمہ زن
ہوئے کثرت آدمی سے چیونٹی کو نکلنا دشوار تھا چالیس کوس تک برابر خیمے نصب تھے زمین نظر نہین آتی تھی
ارزنگ یاقوت نگار کا ایک آدمی بھی باقی نہ تھا جو شریک دعوت نہوا ہو کیونکہ ہر اشتہار چسپان تھے
انھون نے چند سال پیشتر سے وصیت کی تھی کہ ایک فاتح یاقوت نگار مین آئیگا خرابی پیدا کریگا جسوقت وہ آوے
اگر گرفتار ہو جاوے تو کمال احتیاط کیجائے ورنہ سب طلسم مین آگ لگا دیگا سب ساحرون کا زور نہ چلیگا اور ایک تصویر
اسکی کھینچدی کہ ایسا ہو گا وہ تصویر مین نے اپنی نظر سے نہین دیکھی نہ اس فاتح طلسم کو دیکھا ہو فقط رمان جادو
نے اسکو گرفتار کیا ہو سرحد پر سے پکڑ لیگئی اسکو بذریعہ خط جو مجھے معلوم ہوا جو باغ سرحد پر نصب ہے ملکہ رمان جادو
نے مجکو اطلاع دی کہ فاتح طلسم سرحد پر آ گیا ہے مین نے اسکو گرفتار کرنے کا حکم کیا وہ سب گرفتار ہو کر آئے اور
مین نے کوہ برف مین دفن کرا دیا برف بار جادو نے اپنے ہاتھون سے سبکو دفن کیا ہے لہذا اسکی خوشی

مین جشن کرنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور اہالیان طلسم کے ساتھ یکجا ہو کے خوشی کیجاوے کیونکہ پہلے عیش
و ہای و حظ شاہانہ لینا چاہیے نظر یہ تھی کہ سب عالی اور شریک جشن کیے جاوین لہذا اطلاع ہو کہ جلد علیا ہمارا مہمان ہین
دعوت کا کھانا کھاوین شب و روز ناچ دیکھین خوشیان منائین کہ وہ موذی زندہ درگور رہا اور یہ اشتہار پڑھکے تمام خلقت
طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی وہان موجود ہوئی یہان تو سب سرگرم اہتمام ہین کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا مگر پہلے
حال سبک رو عیار کا بیان کیا جاتا ہے کہ جب جنگل مین سبک رو عیار کو سب پھینک کر چلے گئے یہ ایک ساحر کی
صورت بنکر چارطرف گھومنے لگا دیکھا کہ ایک ساحر تعاقل آپ بہت جلد چلا آتا ہے ایک چشمے کے قریب جہان یہ کھڑا
تھا پہونچا اور پانی پینے کا قصد کیا ساحر تشنگی سے پکارا کہ اس گڑھے کا پانی ہرگز نہ پینا ادھر آ ساحر اسکے پاس گیا کہا
کہ پیاس کی شدت سے بدحواس ہون پہلے پانی دے پھر حال پوچھ اسنے اپنی جھولی سے کٹورا نکالا اور پانی
اسمین بھرا ہوا سفوف بیہوشی آمیز تھا کہ اسے اس ساحر نے پیتے ہی پیا بیہوش ہو گیا اسنے جو تلاشی لی ایک
نامہ ازجانب ملکہ بہار انگیز جادو اسکے پاس نکلا پڑھا تو اسمین مضمون گرفتاری فتح طلسم مرقوم تھا جسکی خوشی مین
سب اہالیان طلسم مدعو کیے گئے تھے یہ نامہ بنام برق فار جادو تھا یہ خوش ہوا اور جلد اسکی صورت بنکر اسکو ایک گوشہ
مین ڈال دیا اور آپ وہان سے برق فار جادو کے پاس آیا نامہ پیش کیا برق فار نے پڑھکر کہا مین
ابھی جاتا ہون تب ساحر جعلی نے کہا ایک خط خفیہ بھی آپ کے نام ہے ذرا علیحدہ چلئے تو دون برق فار علیحدہ چلا
اسنے ایک نامہ سربستہ دیا جیسے ہی کھولا غبار بیہوشی اڑا اور دماغ مین اسکے سرایت کر گیا یہ تو دم سے گرا اور وہ اسکی
کرسی پر بیٹھ غضب کر برق فار کو ایک گوشہ مین لیجا کر قتل کر ڈالا ہنگامہ برپا ہوا اسکے لوگ دوڑے مگر اسنے بہانہ کر دیا
کہ ایک شخص میرے قتل کو آیا تھا مین نے ہرچند سحر کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ کوہ برف پر قابض ہو گیا مین نے ناچار ہو کر اپنے ہم شبیہ
کو قتل کر ڈالا اب اسی وقت ملکہ کے پاس جو سب لازم ہین اسکے چلنے پر آمادہ ہوئے برق فار جعلی نے کہا پہلے مکان پر
چلو کچھ کھانا کھالین تو چلین سب اسکے ہمراہ ہو گئے یہ مکان پر آیا کھانا منگوایا عیال و اطفال سے کہا جلد کھانا کھا لو تو
ملکہ کے پاس چلو اور کھانے مین بجلا لا کی تمام سفوف ملا دیا غرضکہ ملازمین اور سب گھر کے آدمی کھانا کھا کر بیہوش ہوئے
اسنے خنجر سے سب کا کام تمام کیا اور جو کچھ مال وہان تھا وہ ایک گڑھے مین دفن کر کے کوہ برف کے قریب آیا
دیکھا تو کوہ برف سے نیچے ہی شہزادہ مع لشکر وہان کھڑا ہے سبک رو نے جا کر سلام کیا شہزادہ خوش ہوا مع لشکر وہان سے چلا
اور ایک مقام عمدہ پر فروکش ہوا سبک رو طلسم ارژنگ نگار مین گیا دیکھا تو تمام اکابرین طلسم کا مجمع ہے کوسون تک
ڈیرے خیمے استادہ ہین بڑا ہجوم ہے جا بجا رقص و سرود ہو رہا ہے سامان جشن مہیا ہے کل امرائے طلسم عیش و طرب مین مصروف
ہین اور اسقدر اجتماع اکابرین طلسم ہے کہ یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ اگر یہ ساحر سب ملکر جنگ کرینگے تو برسون یہ طلسم فتح نہ ہوگا
ایسے کچھ خیالات کرتا ہوا ایک ساحر ملکہ سرخ بہار جادو کے خیمے کی طرف گیا بہت انبوہ کنیزان کا خیال نہ کیا یہ
ملکہ سرخ بہار کے خیمے مین چھپا کھڑا رہا کہ ملکہ نے ایک کنیز کو بلا کر کہا کہ ملکہ گلفشان جادو کے پاس جا ہمارا سلام
کہنا اور یہ کہنا کہ کچھ بلایا ہے وہ کنیز چلی پیچھے پیچھے سبک رو بھی چلا باتون مین لگا کر کنیز کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکر گلفشان
جادو کے پاس پہونچا پیام دیا وہ اسوقت اکیلی بیٹھی ہوئی تھی اسنے ایک گلدستہ پیش کیا وہ سونگھکر بیہوش ہو گئی
اسنے پشتارہ باندھا ایک گوشہ مین چھپا دیا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر چلا سرخ بہار کے پاس پہونچا یہان بھی گلدستہ
پیش کر کے اسکو بھی بیہوش کیا اور دونون کا پشتارہ باندھ کر روانہ ہوا لشکر مین داخل ہوا دونون پشتارے پیش کیے
لخلخہ دماغ بیہوشی سونگھا کہ سوزن زبان مین دے گئے قطرات پیش کیا کہ دریا نہ اسلام کیا کہتی ہو دونون نے کہا کہ

ہم مطیع اسلام ہیں اور شہزادے کو دیکھ کر جان سے عاشق ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم اب آپکے قدم مبارک سے جدا نہونگے شہزادے نے دو نیمچہ زریفتی انکو دیکر رخصت کیا اور آپ وہیں رہیں مگر شب بھر بیچارے بیزار کسی پہلو آرام نہ آتا تھا صبح کو سیکرو عیار شاہزادے سے رخصت ہو کر کسی طرف چلدیے کہ انکو بیخبر سے وحشت ہوئی ہر جنگل میں پھرا کرتے ہیں مگر اپنا بیان تلاش کیا کرتے ہیں جو ملجاتا ہے اسکو نعمت غیر مترقبہ خیال کرکے جان سے زیادہ عزیز جانتے ہیں اور اسی ضمن میں ایسی کارروائیاں بھی کرتے جاتے تھے جو باعث خوشنودی شاہزادہ ہوتی تھیں غرضکہ بدستور قدیم ایک جنگل میں بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے تھے کہ آئندہ انکا حال معلوم ہوگا

اب دو کلمے ذکر ملکہ بہار انگیز جادو کے ملاحظہ ہوں

کہ ملکہ نے سات روز جشن کیا آٹھویں روز سب کو رخصت کیا اور ہر ایک سے بخوشی دل ملکے ملی اور عنایتوں کا امیدوار کیا جب سب سے مل چکی خیال آیا کہ گلفشان جادو اور سرخ بہار جادو نہیں ہیں انکو بلانا چاہیے ساحر سب کہیں دیکھ آیا دونوں کا نشان نہ معلوم ہوا ملکہ کو تشویش ہوئی وزیرزادی سے کہا کہ کیا عجب کسی وجہ خاص سے بلا ملاقات رخصتی کیے ہوئے مکان کو چلی گئی ہوں ملکہ نے آدمی بھیجا وہاں بھی پتہ نہ معلوم ہوا فکر میں سراسر غرق ہو گئی چاروں طرف آدمی تلاش دونوں ملکہ کے روانہ کیے وہ لوگ سب طرف طلسمات کے دیکھ آئے کہیں بھی پتہ نہ معلوم ہوا وہ نہایت حیرت میں تھی کہ دونوں کیا ہو گئیں کہ ایک ساحر پرانا زمانہ آدم دیکھے ہوئے اسیر کی طرف آنکلا اُسنے دیکھا کہ دونوں ملکہ زانو بزانو شاہزادہ بیٹھی ہیں وہ وہاں سے روانہ ہوا اور جاکے ملکہ بہار انگیز جادو سے کہا کہ وہ دونوں بطیب اسلام میں شگفتہ ہو کے بیٹھے دل سے مسلمان معلوم ہوا سارا لشکر صورت کشت زعفران ہنستا جاتا ہے شادیانے بجتے ہیں دونوں ملکہ زانو بزانو شاہزادہ بیٹھی ہیں ملکہ بہار انگیز جادو یہ سنکے غصہ میں لال ہو گئی تاب نہ رہی ایک پتلہ سحر بھیجا کہ فوراً معلق اُٹھا لائے زمین چاک ہوئی دونوں ملکہ سہم گئیں کہ وہ پتلہ زمین سے نکلا اور حملہ کیا کہ ملکہ گلفشان نے ایک شیشہ آہنی کی تیزی کو دکھلایا پتلہ یہ دیکھتے ہی خاک ہو گیا ملکہ سرخ بہار جادو نے شاہزادے سے دو دن کی رخصت طلب کی گلفشان مانع ہوئی کہ شاہزادہ کچھ خیال کریگا ملکہ سرخ بہار نے کہا آپ ٹھہریں آپ کہیں نہ جایے شاہزادے کو اطمینان رہے گا میں کل ضرور آجاؤنگی اور شاہزادے کے قدموں پر گر پڑی اور کہا بخوشی دل ایک دن کی اجازت دیجیے شاہزادے نے اجازت دی ملکہ گلفشان نے کہا جلد آنا اگر نہ پہنچیں تو میرا طلسم شل نقش کف پا بیٹھ گئے کچھ ہی ہو ملکہ سرخ بہار روانہ ہوئی اور زمین کی تہ توڑتی ہوئی جاکے اپنی مملکت میں پہنچی ایک ساحر کو افسر فوج ملکہ گلفشان کے پاس روانہ کیا افسر فوج اسیر تک کوچ کرکے ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس آیا سرخ بہار جادو مع اپنی اور گلفشان کی فوج کے دوسرے روز حاضر خدمت ہوئی شہزادہ متعجب ہوا گلفشان نے کہا کہ وہ بہن میں نہیں جانتی تھی کہ تم اسقدر جستہ بگڑی میں تہ تہ ہی تھی اصرار جانے کا کرتی تھیں لیکن نہیں معلوم تھا کہ تم اسواسطے جاتی ہو ملکہ سرخ بہار جادو نے کہا کہ بعد میرے جانے کے کوئی خبر ملکہ طلسم کے وہاں سے آئی یا نہیں ملکہ گلفشان نے کہا کہ ایک ساحر آیا تھا خود دیکھا کہ سراسر عتاب سے بھرا ہوا ہو گیا اصلاح تمھارے جواب نہیں کہا گیا ملکہ سرخ بہار نے وہ خط لیا دیکھا جو سب خط ملکہ کا وہ خط آیا تھا کیفیت مرقومہ معلوم ہوئی لکھا تھا کہ آپ کی اطاعت سے شہزادہ نور الدہر کی اطاعت

قبول کرتی ہو مجھے آپ تو تیغ کسی قسم کا نہ رکھیں جو آپ کے دل میں آوے بھیجیے جواب اپنی طبیعت کا مختار ہو زیادہ کیا لکھا جاوے یہ خط سر بمہر کر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر نے جا کے وہ خط دیا کہ پڑھتے ہی بے خفا ہو گئی آنکھوں میں خون اُتر آیا اسی وقت افسر فوج کو طلب کر کے کوچ کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہو میدان کارزار میں آیا کہ جلاد فلک تیغ برہنہ بکف عرصہ نبرد میں جلوہ افروز ہوا میدان کی صفائی ہونے لگی فراز نشیب سب ہموار کیا گیا یکساں تختہ زمین بنا دیا گیا صف آرا نمایاں ہونے لگیں مرد میدان وغا تیور پہ بل ڈالے ہوئے پھر رہے تھے شاہزادہ نور الدہر اسپ سبک عنان پر سوار تاج شہریاری سر پر سرو قبا سے ملوکانہ در بر قلب فوج میں جلوہ گر ہوا ملکہ گلستان ایک تخت رواں پر سوار میمنہ فوج میں رونق افزا تھی ملکہ سرخ بہار جادو میسرہ فوج جنت میں زینت بخش تھی دیکھا کہ ملکہ بہار انگیز تاجدار مع چالیس جادوگر کے قلب لشکر ساحران میں کھڑی ہے کوس جنگ بجا صدائے بوق و کوس سے سارا دشت جنگ ہلگیا گاو ماہی کا کلیجہ دہل گیا ترک فلک اس جنگ سے الحفیظ پکارتا تھا کسی کو کسی کا قلق باقی نہ تھا نامہ ہمدردی کا کافور تھا گویا کسی نے سنا نہ تھا بہادران دلاور قوی جنگ رجز خوانی کرتے ہوئے لشکر سے بڑھے نعرہ ہل من مبارز کا بلند کیا کچھ دیر تک میدان جنگ ہوا کی جب آفتاب خط استوا سے زوال پر آیا دروازہ شمس النہار سے آگے بڑھا دونوں لشکر آپس میں مل گئے خوب تلواریں چلیں ترکش خالی ہوئے بہادران قوی بازو دھم دھم میدان قتال میں گرتے تھے جانوں کے لالے پڑے تھے بازار جان فروشی گرم تھا شیران بیشہ شجاعت تاب تیغ حضرت ملک الموت جانوں کے مشتری تھے کہ ترک فلک نے سر مغرب میں چھپایا سفینہ ماہ دریائے شفق سے برآمد ہوا دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ پر آئے زخمیوں کی مرہم پٹی ہوئی مقتولان لشکر اسلام دفن کیے گئے لڑائی برابر کی رہی کسی کی فتح نہیں ہوئی رات بھر بزم آرائی رہی ذکر اسکا وقت پر آویگا اور سبکو عیار جنگل میں بیٹھے سوچ رہے تھے تازہ فکر میں غرق تھے کہ رنگ در وقت عیاری سے برق ہو قاصد کی صورت بنا کر لشکر ملکہ کی سمت چلے اور فیل تن جادو کے خیمے میں گئے دیکھا کہ فیل تن جادو بیٹھا ہے نوشی کر رہا ہے اسکے سامنے سے جا کر سلام کیا اور کہا ملکہ گلستان لشکر فتح طلسم سے جدا ہو کے جنگل میں کھڑی ہیں آپ کو یاد کرتی ہیں کچھ مصالحت چاہتی ہیں فیل تن سپہ سالار لشکر ملکہ بہار انگیز جادو خیمے سے نکلا اور میدان میں آیا قاصد نے کہا آپ ٹھہریے میں ان کو لیے آتا ہوں ایک گوشہ میں بیٹھ جلدی سے ملکہ گلستان کی صورت بن سامنے آیا فیل تن سے سلام کیا باتیں ہونے لگیں مصالحت کی گفتگو درمیان میں آئی فیل تن نے کہا کہ میں ملکہ کو خوب سمجھا دونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کریں ملکہ طلسم کچھ نہ کہے گی جب باتوں میں فیل تن کو خوب بے خبر کیا فیل تن کو کچھ خیال نہ رہا کہ ایک لخلخہ سفوف کا مارا وہ بیہوش ہوا اسکو پشتارے میں باندھ ایک مقام محفوظ میں چھپا آیا اور وہاں سے لشکر اسلام میں آیا کہ سفینہ آفتاب دریائے اخضر سے برروئے ساحل آیا جنگ کی پھر ٹھہری لشکر میں صبح کو غوغا ہوا کہ لشکر میں فیل تن جادو سپہ سالار نہیں ہے ملکہ یہ سنکے بحر استعجاب میں غرق ہوئی نہایت پریشان ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے کہ سردار غائب ہو جاتے ہیں آئینہ کشف الاسرار منگایا ملکہ نے پوچھا کہ اے کشف الاسرار بتلا کہ فیل تن کیا ہو گیا آئینہ درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا ایک شعلہ آگ کا نکلا اسنے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہاں آیا اور اسے لے گیا اور آئینہ پھر بدستور ملگیا ملکہ کو نہایت حیرت ہوئی شور ہوکر پھر جنگ آئی ملکہ نے بند سحر بڑے بڑے پتھر برسائے لشکر اسلام پر گرے

ملکہ گلفشان نے اُسکو روکا پانی کے راستہ پر نکالدیا ایک ہوا چلی اور برسک بار اگرہ میں اُترا اُسنے بھی ملکہ نے ایک
جال پھینکا کہ جو اُسمین آجاوے گرفتار ہوجاوے اور وہ جال پھینسنے لگا ملکہ گلفشان اُچک جوسے پرستے تھی وہ
جال سارا جل گیا ملکہ کے بچانے سے بچ گئی سرخ بہار نے اپنے بال عدار پریشان ہوکر دستہ بنا کے دور کی
کہ اے سرخ بہار جلد وہ جنگل سارا سرخ ہوگیا چاروں طرف رنگ سرخ نظر آتا تھا شیر ملکہ کے سب سحر
سرخ درخت کی شکل بن گئے ملکہ نے جو دیکھا کہ سب درخت ہوگئے ملکہ نے آپ بہ سبب ... کی اور ... لگی تھی
ملکہ پر چلایا ملکہ سب ان سے بھاگی سرخ بہار نے پیچھا کیا ملکہ نے ... سحر کی اور سرخ بہار نے پیچھے سے ایک
ایک جال ایسا جال مارا کہ سرخ بہار مقید ہوگئی شاہزادہ وہ یہ کیفیت اپنی آنکھوں سے دیکھتا ... سرخ بہار
قید ہوگئی شاہزادے نے بہت افسوس کیا اور تب عشق صادق آئی جوش میں آئی چاہا کہ تن تنہا حملہ کرون
گلفشان نے ساحروں سے کہا کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ درخت کاٹنا شروع کرو ساحروں نے ہماری سے
کاٹنا شروع کیا جو درخت کٹتا تھا اُسکے دلپر گویا تلوار پڑتی تھی اور اُس درخت کے کٹتے ہی آگ کا شعلہ نکلتا
اور آواز دیتا کہ کشتی مرا نام تن فلان جادو ... دلاسنے جو یہ دیکھا رو بفرار ہوئی اور چند ساحروں کے ہاتھ
سرخ بہار کو طلسم دیوسر میں روانہ کردیا اور آپ اپنے محلات شاہی میں گئی اور سحر تازہ کی فکر میں ہوئی
اسکا ذکر وقت پر ہوگا ۔

اب کیفیت سرخ بہار جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت ساحران ملکہ بہار انگیز تاجدار کو لیکر چلے سبک رو بھی دور دور پیچھے لگے ہوئے جارہے تھے اُن
ساحروں نے ایک زندان میں بند کیا جسمین علاوہ ... ہونے کے بیٹھ نہ سکتی تھی اسقدر تنگ و تاریک
تھا کہ دن رات کھڑی رہتی سلاخ آہنی برابر لگی تھیں ذرا بھی کسیطرف جھکتی سنان آہن چبھ جاتے اس زندگی
سے وہ موت کی خواستگار تھی جب وہ ساحر بند کرکے چلے گئے سبک رو نے ہرچند چاہا کہ کسی صورت
سے جاؤں لیکن ممکن نہ تھا کہ جو وہاں تک پہونچتی مجبور وہاں سے واپس آئی گلفشان سے حال بیان کیا
گلفشان نے کہا کہ تحت الظلال طلسم میں جا سرخ بہار کا بھائی ہے وہ اگر آوے تو رہائی ممکن ہے ورنہ سوا
ملکہ کے اور کسیکو طاقت نہین کہ وہانسے رہا کرا لاوے کیونکہ وہان اُسکا بھائی وہان کا سحر جانتا ہے وہ بزور سحر
رہا کریگا اور ملکہ کا قبضہ ہے جبتک خاص میری زبان ملکہ کا شوہر اور خاص کنیز ملکہ کی نوبت تک وہاں کا داروغہ
رہا نہ کریگا سبک رو عیار نے کہا کہ آخری بات کوئی مشکل نہیں یہ تو میرے ذمہ ہے اور اسکے بھائی کا حال
معلوم نہیں کہ وہ آوے گلفشان نے کہا وہ اپنی بہن کا عاشق ہے فوراً آئیگا اور عجب نہیں کہ وہ لڑائی میں
بہن کا ساتھ دے سبک رو نے راہ دریافت کی ملکہ نے کہا کہ ایک ساحر میں بھیجتی ہوں تم کہان جاؤ گے
گلفشان نے سرخ بہار کے بھائی کے پاس ایک ساحر روانہ کیا اور ساری کیفیت لکھدی وہ ساحر بہت
جلد یکدست جادو برادر ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس پہونچا اور نامہ ملکہ گلفشان کا دیا نامہ پڑھ کے بیقرار ہوگیا
اسیوقت طلسم دیوسر میں پہونچا اور صحرا میں سحر خوانی شروع کی کہ وہ زندان چار و ناچار سے ٹوٹ گیا
اور پتھر برسنا شروع ہوئے جسقدر محافظ وہاں تھے سب مارے گئے اور سرخ بہار زندان سے
نکلکر اپنے بھائی سے ملی لیکن بوجہ صدمہ اور تکلیف کے سرخ بہار میں جان باقی نہ تھی بیہوش ہوگئی

تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا بہن کو ساتھ لیکر لشکر شاہزادے میں پہونچی بہت بڑی خوشی ہوئی یکدست جادو سے شاہزادے سے ملاقات ہوئی یکدست شاہزادے کے حسن و اخلاق سے بہت خوش ہوا درم نا خریدہ غلام ہوا اچانقان زندان سے ایک ساحر زندہ بچگیا تھا ملکہ کے پاس گیا سارا قصہ کہہ سنایا ملکہ سخت حیران ہوئی چارہ کار میں فکر کرنے لگی ایک خط فیل خوار جادو کو لکھا فیل خوار نے خط دیکھتے ہی عزم سفر کیا دوسرے روز ملکہ سے ملاقی ہوا ملکہ اسکی آمد سے بہت خوش ہوئی امید قوی ہوئی رات بھر عیش و عشرت میں بسر ہوئی کہ شاہ خاور تخت فلک پر جلوہ افروز ہوا فیل خوار جادو چالیس ہزار ساحر سے بر سر میدان آیا ہرکارہ لشکر میں خبر پہونچا لی کہ فیل خوار جادو میدان میں فوج لیکر آیا ہر ساحروں کے زہرہ آب ہو گئے سب اسکے سحر سے پناہ مانگتے تھے کہ طبل جنگ بجا فیل خوار جادو نے سحر خوانی شروع کی ابر تیرہ و تار گھر آیا کہ سوجھائی نہ دیتا تھا ہرچند ساحروں نے دفعیہ ابر کیا لیکن کچھ نہ ہوا فوج فیل خوار جادو فوج شاہزادے کی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر میں سب تلوار کے گھاٹ ہو گئے فیل خوار جادو زمین کے اندر سے لشکر شاہزادے میں نکلا اور سب کو بزور سحر گرفتار کرکے ملکہ کی خدمت میں حاضر کیا لشکریان شاہزادے سے ایک بھی نہ بچا دیگر حلق میں پانی ڈالتا ملکہ نے بقید گران شاہزادے کو مع یکدست جادو و ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو کے طلسم دم بند کے زندان میں بھیجا کہ انکا ذکر آگے وقت پر ہوگا

سبک رو عیار کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جس وقت ابر تیرہ و تار گھر آیا تھا یہ لشکر سے جدا ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تھا جب دامن شب سے رخ روشن کو چھپایا یہ اس مقام پر آیا دیکھا کوئی نہیں نہ خیام شاہی ہیں نہ فوج کی آبادی ہے جس مقام پر لشکر سے آبادی تھی وہاں خفتگان شہر خموشان آرام میں ہیں کسی میں ایک سانس بھی باقی نہیں یہ کیفیت دریافت کر کے سبک رو عیار خوب زور سے فلک کی طرف دیکھ کر رویا اور دفتر شکایت گیری روزگار ناہنجار کھول کے سبق پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد خیال کیا کہ جزع فزع سے کچھ کام نہیں نکلتا جبتک عمر باقی ہے جزع فزع ہو سکتا ہے سردست کوئی فکر کرنا چاہیے کہ جس سے رہائی سب کی ہو یہ اسی پیچ و غم میں تھا کہ دل سے خیال کیا کہ کوئی ساحر غدار آیا ہے اسنے سب کو گرفتار کیا کیا ہے یہ سوچکر جلدی سے رنگ و روغن عیاری نکال ساحر کی صورت بنا اور تلاش حال میں کوچہ و برزن میں گشت کرنا شروع کی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جب فیل خوار نے شاہزادے کو مع سب کے گرفتار کیا ملکہ مارے خوشی کے جامے میں پھولے نہ سماتی تھی سب رئیسان طلسم کو لکھا کہ آپ قدم رنجہ کریں جشن خوشی ہوگا مشورہ کیا جائیگا یہ خط دیکھتے ہی سب رئیسان طلسم جمع ہوئے سیکڑوں کوس کے گرد میں جھنڈے استادہ تھے قدم قدم پر بازار تھے گلی تعین تمام عالم کے اشیای وہاں انبار تھے جسکا جی چاہے اٹھائے کوئی روک ٹوک نہ تھا جس کی قیمت کا مستحق خزانہ عامرہ ملکہ سے ہوتا فہرست داخل کرنے پر سب مل جاتی تھی سرکاری باورچیخانہ گرم تھا مسافر کیا ساکنان طلسم کو بھی حکم عام تھا کہ جبتک جشن ہے کوئی آگ نہ جلائے سب باورچیخانہ خاص سے کھانا کھائیں وزرات تاج رنگ دیکھیں [illegible]

کرین دور طرب سے مردمان شہر آگیا در و دیوار کوچہ و بازار سب سرخ پوش تھے اگر کوئی اور پوشش
کا پایا جاتا تو معتوب ملکہ ہوتا کوئی سوا سرخ کے دوسرا کپڑا پہنے نہین تھا بہار عالم وہین دو دون پہرے
لگڑی تھی بہار اپنی بہار بھول گئی تھی بہشت کا نمونہ تھا کسیکو کسی سے کچھ سروکار نہ تھا قیدیان دام بلا رہا تھے
عیاشان زمانہ کی بن آئی تھی بوالہوسون کی خوب دال گلی تھی جو جسکو چاہتا پسند کرتا بلا تامل ہاتھ پکڑ لیتا وہی
بدل راضی ہوجاتی پھر اس خوشی کی وجہ سے کہہ نہ سکتی تھی کسیکی روک ٹوک نہ تھی دربانون کے لیے در بند تھے
پاسبانون کی پاسبانی کیجاتی تھی کسیکو منع نہ کرتین جسکا جی چاہے سو کرے قاضی بیکار تھا دم بخود گھر مین بیٹھا تھا ہر رنگ
تھا خوشی کا جلسہ تھا کہ فاتح طلسم مع معاونان خود گرفتار ہوا ہوا اب اسکا چھوٹنا محال ہے کسی مین یہ طاقت
نہین کہ اسکو گرفتاری سے نجات دے کہ اسکو دوبارہ حیات کی امید ہو جا بجا رقعہ طلائی جشن کے چسپان
تھے انتظام شہر راہ چلنے والون کے ہاتھ مین تھا دوکانین کھلی ہین دوکاندار معروف سیر بازار جسکا جو جی چاہے
اٹھائے کوئی ہاتھ پکڑتا نہین اگر کوئی ذرا اسکی طرف دیکھے تو معتوب ہوکہ اسکو جشن پسند نہ آیا سخت سزا
لگائی جاتی تھی گویا سزا سے موت اسکے حق مین تجویز ہوتی گلی کوچون مین شراب کے دریا بہہ رہے تھے پیالے
پیالے لڑتے تھے چلیان ٹوٹ کر سر کین ملکی تھین تماشے کی خواہش ہوتی تو بجز شراب کے آب خالص
میسر ہوتا کل رعایا بند غم سے آزاد تھی قربان بھی شاد تھین نہ خوف دام و دانہ نہ غم صیاد تھا چار و نعرت
اہتمام بہار کا دست محلات شاہی مین دھوم بھی تھی عام بازاری موافق پسند ہر ایک کنیز سے دست و گریبان
تھا خواہش دل پوری کرتا تھا کسیکو اس سے عار نہ تھا ایوان شاہی مین ملکہ مع جمیع سرداران درطبان
طلسم مے کی مینوشی مین معروف تھین ہنسنے بولنے والے برابر مذاق کرتے تھے کہ حکم عام تھا لحاظ کچھ نہ تھا ملکہ
کیجانب بازاری بھی خوب دیکھا جاتی تھین ملکہ وفور مسرت اور عالم سرور مین ہر ایک کے لب و دندان
کے بوسے لیتی تھین خواہشون کو پورا کرتی تھین کنیزین سرکاری نہایت شوخی و طراری سے ہر طرف چہلین کرتی پھرتی
تھین فیل خوار جادو طرز سکر ہر ایک سے اپنی دلیری بگھارتا تھا ساقیان مہوش دور جام مین معروف جسکو
جام مے دیا خودی سے گذر گیا بلا خوف گردین بجاتا لب لعلین کے بوسے لیتا حرص کو شاہدان پری تمثال چہچہے
کررہی تھین آوازین دلکش ایسی تھین جسوقت تان کی لیتی تھین تان سین کان پکڑتا تھا بجا و بیرا دیوانہ ہوتا
تھا زہرہ و مشتری غرق عرق خجالت ہوتی تھین پریون کے ہوش اڑتے تھے حواس معقول گم تھے ایسا
رنگ و سمان بندھا تھا کہ کسیکو ہوش نہ تھا اسی رنگ مین عقل فراموش تھی اسی مین اٹھکیلیان کرتی تھین
ایک دوسرے کو چٹکیان لیتی تھین سبک رو عیار سب رنگ دیکھ رہا تھا دل مین خیال کیا کہ اگر آج کچھ
رنگ نہ جما تو پھر کب بنے گا یکدم گوشہ مین چھپکر ایک بہت ہی حسین خوش وضع سرخ پوش ساقی بنکر جام و مینا
بدست ساقی گری مین مشغول ہوا شراب مین سفوف بیہوشی کا منتظر تھا کہ ایایان جلسہ نے بہت خوبصورت
دیکھکر کہا جو ہم اس ساقی سے شراب لیکے پئین گے او ساقی ایسی پلا کہ ہوش نہ رہین ساقی نے کہا کہ حضور اگر
ہوش رہجائین تو گردن مار دیجیے گا سب متفق اللسان ہوکے جام شراب مانگا یہ تو چاہتا تھا کہ فی الفور
جام شراب سر پر رکھ تین مرتبہ اچھال سر پر روک خم ہوکر جام شراب دیا سب متوالے اسکی حرکت سے بہت
خوش ہوئے کہنے لگے کہ آجتک ایسا ساقی تیز دست نہ دیکھا دوسرا جام پھر سر پر رکھ ناچنا شروع
کیا دوسرے کو دیا اور کہا جناب ہاتھون سے تو سبھی پلاتے ہین جب کوئی ساقی سر سے پلادے تو جانون، [illegible]

ایک دورہ شراب تمام کیا جسقدر وہاں موجود تھے سب کو پلایا کسی کو نہ چھوڑا سب کے سب بیہوش ہوئے جلدی سے پشتارے سب کے باندھ ایک ایک رسّے کے اندر سے باہر لایا اور ایک گوشہ مین چھپکر کیطرف سے بنام داروغۂ زندان لکھا کہ دیکھتے ہی قیدیون کو رہا کرو انکی خطا معاف ہوئی خداوند طلسم کا حکم ہے لوح طلسم نے اجازت دی ہے فوراً رہا کرو یہ لکھکر مہر ملکہ کی بنا دی پھر بندی کی طرف چلا چشم زدن مین تیز تر جاتا تھا کہ ایک فرنگ لعین بن زندان پر جا پہونچا داروغہ کو فوراً جگایا وہ نامہ دیا کہا ابھی رہا کردو داروغہ نے بند تحریر کھول دیے وہ سب قید غم سے چھوٹے نگہ دست جادو نے بزور سحر اسی مقام پر پہونچایا کہ جہان خیام استادہ تھے سبک رو عیار وہانسے بھاگ آیا شہر کے اندر گیا وہ پشتارے سب کے اٹھا کے بیرون شہر لا کے زبانون مین سوزن نکالے اور سب بیہوش کو ایک گڑھے مین کہ بہت عمیق تھا ڈالدیا ساحرون نے بھی اسکی ہوا بات کی خبر نہین پائی اسمین سب کو ہر ایک پر ایک کو ڈالکر منہ اسکا بند کیا سفوف بیہوشی سے اسکا منہ بھی بھردیا شاید کوئی ہوش مین آئے وہ بھی اسمین رہ جائے ان کامون سے فراغت کرکے شہر مین پہونچا چادر عیاری بچھا بیت سے جواہرات بھرے اور دو تین سے مزدور لیکے چند اقسام اقسام کے میوہ جات و طعام اور لوزیات و حلویات و شیرینی و جواہرات سب بھر کر لشکر مین آئے یہ سب کئی دن کے بھوکے تھے خوب سیر ہو کے کھاکے فراغت کی مزدورون کو سفوف بیہوشی سنگھا ایک خندق مین ڈالن کر کے اور شہر کا راستہ لیا پاسبانون سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ اب ہم سب یہین آرام کرینگے یہ جلسۂ جشن اسی طرح سے قائم رہے یہی انتظام رہے لوگ کوئی نہ جگائے جائین تاوقتیکہ خود نہ جاگین یہ کہکے سبک رو خیام کیطرف آئے جہان خیام حکمرانون کے استادہ تھے حقہ ہائے روغن نفت انپر پھینکے حقون کے پڑتے ہی خیمون مین آگ لگ گئی سب جلنے لگے آدمی دوڑے بجھانے لگے اس ہوا مین سفوف بیہوشی اڑایا کہ ہزارون بیہوش ہو کے گر پڑے آگ نے ان سب کو دیکھ لیا آگ کا شعلہ آسمان تک جاتا تھا اور دھوئین سے نہ بچ سکتے تھے جو ساحر جلتا تھا آواز آتی تھی کہ سوختم نام من فلان جادو بود مردمان شہر و لشکر اسکا جیب سے تھے سحر کرتے تھے پانی برساتے تھے لیکن وہ آگ قہر خدا کا نمونہ ہوگئی کسی بجھائے بجھی نہ اس آگ مین ہزارون لشکری جل کے مرگئے کہ جنکی ہڈیان بھی خاک بیزی سے زمین آسمان برابر ہوئی تھین تاریکی چھائی تھی کوسون تک اس آگ کا اثر پہونچا تھا سبک رو عیار نے جب دیکھا کہ سب اسطرف مصروف ہین جسقدر راستے دھوتے دھویا گیا خوب نقد و جنس مال و متاع ڈھویا کہ ڈھوتے ڈھوتے عاجز آگئے لاچار ہو کر چھوڑ دیا پھر خیال آیا کہ خواجہ عمرو ثانی حصہ مانگینگے تو کہان سے دونگا پھر انکے لیے حصہ کی فکر کر دن شہر مین جا کئی سو مزدور کرایہ پر لا دلائے اور ان سب کو مار کر نکالدیا ان جادو مین سے لیلو حیان سے ہم بدلے ہین ہمارا نام لینا وہ تمکو دیدینگے بیجا یہ کہین گے انکو اسطرح سے نکال باہر کیا اور آپ ترتیب ان مین مصروف ہوئے کہ آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ خواب راحت سے اٹھے تیار نماز ہوے بعد نماز ہوئے ملکہ گلشتان اور ملکہ سرخ بہار و نگہ دست جادو وغیرہ حاضر بارگاہ شاہزادہ ہوئے صلاح و مشورے ہونے لگے کہ سبک رو نے پشتارہ لاکے روبرو رکھے پشتارے کھولے اور ملکہ بہار انگیز جادو و درفیل جادو اور ملکہ گلزار جادو و غضنفر بت سے حکمرانان طلسم کو شاہزادے کے روبرو کھڑا کیا شہزادے نے سبکو سے کیفیت دریافت کی سبکو نے سب حال بیان کیا شاہزادے کو سخت عبرت ہوئی سراسر حیرت ہوئی سبک رو

کہا

عیار نے ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہوا قلم دوات پیش کیا سبھون نے اسلام لانے کا اقرار کیا
سوز مین زبان سے نکالی گئیں اُن سب کے دم راست ہوئے شاہزادے نے بہار نگیہ کو اُس زرین پر بٹھایا
برابر کے قاعدے مزاج پرسی ہوئی ملکہ نے جو نظر جمال باکمال شاہزادے پر ڈالی ہر ہر بن سے فریفتہ ہوگئی
سلسلہ زنجیر زلف مین پابند ہوئی اسیر حلقہ کمند گیسو گشتہ خنجر ابرو قتیل سنان مژگان ہوئی عالت غشی طاری
ہو چلی لیکن روکا سنبھالا تکیہ کا سہارا لیا پہلو بدن سے مینچ گئی شاہزادے کا دم بجم سے نکلی کہ سبب فاتح طلسم
کے تو سوت دل بجب گتا تھا لیکن حضرت عشق ایسے نہین کہ جو اپنا رنگ نہ جمائین رنگ زرد لب پر آہ سرد
روغن چہرہ مثل پوست کافور اڑا ہوا شاہزادے سے ملکہ نے سرگوشی کی کان مین ایک بات کہی کہ شاہزادے
نے منظور کیا شاہزادے نے باعزاز تمام رخصت کیا چلتے وقت پھر تجدید کلام کیا شاہزادے نے اقرار کیا
ملکہ مع دیگر رفقا کے روانہ جلسہ ہو مین سردار لشکر نے شاہزادے سے دریافت کیا کہ دشمن کو اس حالت مین
پاکے رہا کر دیا کیا سبب تھا شاہزادے نے کہا کہ ملکہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ مین ضرور مسلمان ہونگی اور
فوج طلسم بھی آپکو دونگی لیکن ایک شرط کی ہے کہ آہن اندام جادو نے مجھکو بہت ستایا ہے اسکو اپنے علم سحر
پر غرہ ہے بڑا خنت ساحر ہے کئی مرتبہ اُسنے میرے شہر کو غارت کیا ہے لشکر لیکر چڑھ آتا ہے رعایا پریشان ہوئی
ہے آپ اُسکو شکست دین اور قتل کرین مین اس خبر کے سنتے ہی مسلمان ہو جاؤنگی مین اب برسر پرخاش
نہونگی اس بات کا معاہدہ ہو گیا ہے دو سردار اپنی فوج کے اور کچھ فوج بھی دینے کو کہی ہے اس شرط پر مین نے
اُس کو رہا کر دیا ہے اگر قتل کر ڈالتا آئین مروت سے بعید تھا ملکہ گلستان اور سرخ بہار جادو اور
یکدست جادو اور سب افسرون نے عقل شاہزادے کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ مصلحت وقت یہی تھا
جیسا آپ نے کیا

اب کیفیت ملکہ کی ملاحظہ ہو

کہ جب ملکہ مع اپنے افسرون کے شہر مین داخل ہوئی جلسہ ہوا ملکہ اپنی مسند پر متمکن ہوئی تمام افسران گرامی
و حکمرانان نامی اُس ماہ کے گرد ہالہ باندھ کے بیٹھے تھے ذکر شاہزادہ ہوا ملکہ نے کہا آپ سب لوگ اپنی رائے
دین کہ شاہزادے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے سب نے کہا کہ جو رائے آپکی وہ رائے ہماری لیکن جہانتک ہوسکے
مصالحت اُس سے خوب ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضروری ہے مدتون ہم نے پڑھا اور بزرگون نے اُسکی صورت
کی ایک تصویر کھینچی ہے اور لکھدیا ہے کہ فتح طلسم یہ شخص ضرور ہی کرے گا یہ فاتح طلسم ہوگا تو مصالحت ہی
بہتر ہے کہ رعایا پریشان ہونے کچھ رنج پیدا نہو گا اور اسکو ہمارا نیکو دل اُس سے نہین ہے ہمنے دیکھا تو بہت ہی
خلیق اور لیق اور صاحب مروت ہے ایسے سے لڑنا اچھا نہیں ملکہ کی تو دل کی بات تھی ملکہ نے کہا بلاشک
صحیح امر یہی ہے کہ شاہزادہ واقعی فاتح طلسم ہے بہت ہی خلق سے پیش آیا کہ تعجب ہے مجھے بھی خوف ضرور خیال یہ تھا
کہ ہم سب کو قتل کریگا لیکن اُسنے تہذیب اور خلق سے کلام کیا مین نے شاہزادے سے کلام کیا اور مین نے
شاہزادے سے وعدہ کیا ہے کہ آہن اندام جادو کو آپ قتل کرین جبکہ جو آپ کہین گے مجھکو منظور
ہے سرمو انحراف نہوگا سب افسرون نے کہا یہ تجویز بہت خوب ہے اسمین بہت کام نکلین گے اول یہ کہ
اگر آہن اندام جادو گرفتار ہوا تو اُسکی ایذا رسانیون کی تکلیف سے فرصت پاوین گے اگرچہ معاملہ

دگرگون ہوا تو اسکی طرف سے مطمئن ہوئے لیکن خیال ہوا کہ آہن اندام جادو سے شاہزادہ جانبر نہو گا کہنے لگا کہ نہیں بلکہ آہن اندام جادو شاہزادے سے ہزیمت پائیگا قتل ہو گا اسکے آثار یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مرحلہ بھی جائیگا فتحیاب ہوگا پھر ملکہ افسران فوج کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ مین نے شاہزادے سے ایک اور اقرار کیا ہو وہ یہ ہو کہ شاہزادے کو مین نے اس بات کا امیدوار کیا ہو کہ آہن اندام جادو سے آپ ارادہ جنگ کیجیے مین فوج مدد کیو اسطے دونگی کیونکہ شاہزادے کے پاس فوج بالکل کم افسران فوج بہت خوش ہوئے اور منظور کیا اور ہر ایک افسر فوج منتظر تھا کہ مین روانہ کیا جاؤن حکمرانان طلسم کی معاونت کے لیے آمادہ ہوئے ملکہ نے شاہزادے کو ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھ روانہ کیا مضمون خط یہ تھا کہ جو مین نے آپ سے چلتے وقت اقرار کیا ہو آپ مع فوج تشریف لائیے اور دو روز یہان غریب خانہ پر رونق بخش ہو جیے تاکہ دل محزون کو تسکین ہو ساحرے آتے ہی وہ خط دیا شاہزادے نے خط پڑھا افسران فوج اور ملکہ نغمہ ہول اور کہا کہ شاید کچھ اس مین دھوکا ہو شاہزادے نے کہا ان سے نہ بخوف رہو اگر آتے لڑائی کی ٹھہرائی تو یہان سے ساتھ کوئی فریب بیان کرتا اور مجکو ملکہ بہار انگیز جادو کے قرائن سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ہرگز فریب نکریگی افسران فوج نے تسلیم کیا شاہزادے نے روانگی کا حکم دیا شاہزادہ مع فوج روانہ ہوا ہرکارون نے ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع دی ملکہ بہار انگیز جادو شہر پناہ تک خود استقبال کو آئی شاہزادے کو دیکھ کر سواری ٹھہرائی فوج نے سلامی دی شاہزادے کو تخت پر سوار کرایا شہر مین آئے شاہزادے نے دیکھا کہ شہر نمونہ گلزار ہو سراسر رشک بہار ہو شہر آباد مینو سواد طریقہ بازار بہت خوب دوکانین خوش قطع خوش اسلوب جوہریون کی دوکانین لعل و یاقوت کی کانین کس زیب اور زینت کے ساتھ بازار کی آرائش تھی نہ دیکھی نہ سنی راستہ دور یہ صاف کشادہ ہر ایک دوکان کا جواب موجود ہر ایک شے کا انبار شہر پناہ سے تا ایوان شاہی فرش زربفت بچھے ہوئے روشنی کا اہتمام برابر کنوین بنے ہوئے رسی ڈول رکھا ہو درباری بازاری مین شناخت لباس سے ہوتے تھے رعایا خوش حال اہالیان شہر مرفہ الحال غریب ہو کے بیاسے کا نام نہین تھا یہ ملک کی خوش نصیبی کی دلیل تھی اسکی بیدار مغزی اور رعایا کی محبت کافی تھی بازاریون کی ٹکٹیان لگی تھین شاہزادے کے جاہ و کمال کے تماشائی تھے سواری بڑھتی ہوئی ایوان شاہی تک آئی لشکر ایک مکان مین جو بہت وسیع و پر فضا تھا اتارا گیا لشکری مع شاہزادہ وہان فروکش ہوئے مکان سجا ہوا تھا فرش فروش سے درست روشنی سے لیس یہ مکان سب طلاے خالص کا بنا تھا اور کسی چیز کا میل نہ تھا کمرے اسکے سراسر نقرئی آگے اسکے ایک مختصر کمرہ شہ نشین یاقوت کا بنا ہوا بغلی کمرہ زبرجد کا قلمکار ہو بنانے والے کی استادی کا نشان دیتے تھے اسکی یکتائی کا دم بھرتے تھے اسکے روبرو ایک چبوترہ جو باغ کے وسط مین خالص سنگ مرمر کا تھا طلائی جدول سے آراستہ تھا نہرین چارون طرف بہہ رہی تھین کیاریان مختصر سی جنہین نادرے پھولون کے رکھے ہوئے شاخ شاخ پھول پھولے ہوئے سبز بختان چمن معشوقان سبزہ رنگ گلگون کو بنگاہ طعن دیکھتے تھے پریرویان بہار حیران تھے سرو الف قامتان جنگل پر انگشت نما تھا سوسن کشادہ دہان نغمہ سرائی مین مصروف سنبل تازیانہ لیے مغرورون کی تنبیہ مین مشغول شاہزادے نے لب جو آرام کے لیے اہتمام کیا نہر پر مقام کیا لشکری بھی ہاتھ منہ دھو بستر و نہر لیٹے تھے کسیقدر کمرین راست کین تھین کہ سامنے بطور قاصد حاضر ہوا آداب بجا لایا پیغام ملکہ بایں الفاظ ادا کیا کہ اگر شاہزادۂ والا تبار کا وقت ضائع نہو آرام

ہیں بتکلیف تو محض عبث نہ تصور کیجاوٗن تو تھوڑی دیر کے لیے آپکو تکلیف دون خدمت والا مین حاضر ہون دوجہان کی سچی خوشی کرتا ہو شاہزادے نے ارشاد کیا کہ ملکہ بخوشی خاطر تشریف نہ لائین مین ممنون ہونگا انکا قدم رنجہ فرمانا سبب فخر ہو تن ہمہ تن چشم انتظار ہون تشریف لائین قاصد یہان سے گیا جواب شاہزادہ ملکہ کو پہونچایا ملکہ اسیوقت تنہا اٹھ کھڑی ہوئی اور شاہزادے کے پاس آئی شاہزادہ بھی مسہری سے اٹھ بیٹھا مسند دیبہ رونق افروز ہوئے شاہزادے نے کہا واہ صاحب آپکی وہی مثل ہو طاقت جہان نداشت خانہ بمہمان گذاشت ملکہ کہا یہ کیا معنی دار و مکان آپ کا ملک آپکا ہم آپ کے یہ کیا ارشاد ہوتا ہو شاہزادے نے کہا فرمایئے باعث تصدیعہ پردازی کیا ہو ملکہ نے کہا بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی آرام نہین آتا تھا دل مین یہ خیال آیا کہ بجز شاہزادے کے وہان اور کہین آرام نہ آویگا شاہزادے نے کہا وہ شہریاری کو سب سے بڑھایا کیا رنگ عبدالمطلبی جو پوشیدہ تھی جھلک ذرا سا ملکہ کے چہرے پر ہو کے نکل گیا ملکہ بار بار اس رنگ کو دیکھنے کا قصد کرتی لیکن جی بھر کر دیکھ نہ سکتی تھی کہ شاید چشم زخم ہو گیسوان خلیلی کی جو ادا دیکھی اور بھی وابستہ زنجیر محبت ہوئی حالت کا متغیر ہونے لگی عشق بڑھا آثار چہرے سے ظاہر ہونے لگے شاہزادہ بھی دل مین سمجھ گیا اسکو بھی محبت ہو عشق نے اسکو گھیر لیا مائل بصحبت ہوئی صلح کی خواستگار ہوئی ملکہ نے یہ خیال کیا کہ شاہزادے نے تو اپنا پورا وار کیا کسی کام کا نہ رکھا زخم کاری لگا پھر ایسا ہو کہ شاہزادے کو بھی اسیر دام محبت کیجیے اگر طلسم فتح کرے تو ساتھ سیکے ہمیشہ کا نباہ ہو گھر یون نہ تباہ ہو ملکہ اسی خیال مین تھی کہ آفتاب نے اپنا عمل اٹھایا حجرہ مین جاکے سو رہا اور شاہ شب نے اپنے نورانی چہرے سے عالم کو تابانی بخشی ملکہ نے رخصت چاہی اپنے مکان کو آئی جب زلف مشکین لیلائے شب کمر سے نکلی خادمہ آیا ملکہ بھی آپہونچی اسوقت ملکہ بلباس فاخرہ کہ اس سے زیادہ ممکن نہ تھا کہ میزان قیاس وزن کرتا یا جوہری گمان بیش بہا تصور کرتا ہو ہفت سے آراستہ مجمع زیبائش و آرائش سے پیراستہ تھی دسترخوان بچھایا گیا ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو و ملکہ ست جادو وغیرہ مع نامی افسران گرامی و سرداران نامی کے بیٹھے شاہزادے نے ملکہ کو بھی تکلیف دی ملکہ نے انکار کیا شاہزادے نے ہاتھ پکڑا ملکہ کچھ کسمانی سی ہو گئی اسوقت ملکہ نے ایسی ادا سے منہ پھیرا کہ شاہزادے کا دل بیچین ہوا دونون ملکہ بیٹھ گئین تیسری ملکہ اور بھی جیسی شاہزادے نے شانہ پر ہاتھ رکھ دو سرے ہاتھ سے سر پکڑ منہ پھیرا ملکہ نے ایسی ترچھی نگاہون سے دیکھا کہ اس مرتبہ شاہزادہ بالکل اس تیغ ادا کا بسمل ہو گیا چشم مست سرمگین نے اپنا پورا کام کیا دیر تک شاہزادہ اسکے چہرے کو دیکھتا رہا دل کو ضبط کیا اپنی اپنی دانست مین ظاہر ہونے دیا لیکن نظربازی سے تاڑنے والے تاڑ ہی گئے دونون بیچ مین سمجھ گئے اور شاہزادہ بھی ناوک خدنگ مژگان ملکہ کا نخچیر ہوا کہ ملکہ سرخ بہار جادو بولی کہ شاہزادہ عالم سب منتظر ہین کہ آپ ہاتھ بڑھا دین کھانا نوش جان فرماوین ملکہ سرخ بہار جادو کے کہتے ہی شاہزادے نے کھانا کھایا حاضرین دسترخوان بھی مصروف خورش ہوئے کھانے لذیذ اقسام کے سے پکے ہوئے تھے اکھات تر و تازہ جو بحکم ملکہ اسیوقت درخت سے توڑ کر منگوائے گئے سب نے بعد فراغت طعام حسب اجازت اپنے بستروں پر گئے اس کمرے مین شاہزادہ اور ملکہ بیٹھی رہین کوئی دوسرا مخل نہ تھا باتین ہونے لگین ملکہ بہار انگیز جادو نے کہا اے شاہزادہ عالم مین یہ صورت زیبا دیکھتے ہی عاشق ہو گئی کہ مجھ مین ہوش و حواس باقی نہ رہے مین بھی اسیوقت مسلمان ہونا خلاف مصلحت سمجھی اگرچہ بعضون کو یہ ظاہر ہو گیا ہے ان کو اور بھی گمان ہوتا کہ ملکہ

فقط محبت پر مسلمان ہوگئی طلسم فتح کرا دیا اس جہت سے یہی منے وہ رنگ جما دیا کہ سوجہت طلسم کشائی بھی
ہو جاوے اور مطلب بر آری بھی ہو فوج مدد کے لیے موجود ہے افسران فوج منتظر حکم ہیں جیسا آپ فرماوین سے
دیسا عمل درآمد ہو گا حکمرانان نامور بھی معاونت مین شریک ہین غرضکہ کوئی ایسا نہیں جو آپکا شریک نہیں آپکے
صفات محمودہ اور سیرت پسندیدہ کی طلسم بھر معتقد ہے جب رات زیادہ گذر گئی شاہزادے نے آرام کا قصد کیا
اسوقت ملکہ نے قلب پر ہاتھ پھیر کے دلگی شعرائی خواہان وصل ہوئی شہزادے نے طبیعت کو روکا خاموش
ہو گیا ملکہ نے کہا اے شاہزادے آتش فراق بہت تیز ہوتی ہے آپ وصل سے منفعل کیجیے اسقدر ظلم و ستم بہتر نہین
اگر دل میں شادی کو ملال ہو تو آپ ترحم سے دھو ڈالیے شاہزادے نے کہا نہیں اے ملکہ آپ کی طرف سے باعث
ملال نہیں ذکر کی باعث ملال ہے ملکہ نے کہا ہاں گلفشان و سرخ بہار مدنظر ہیں لطف ادھر کیون
ہو گی وہ تو اول سے مورد عنایات بے نہایت ہین شاہزادے نے کہا اے ملکہ تم یہ بات نہیں جانتی ہو ہم ایسا
نہیں کر سکتے ہین اور یہ قواعد ہین شاہزادے نے سارے قواعد اپنی ملت کے سنائے تب ملکہ نے کہا اے شاہزادہ
عالیجاہ ایک بات کی ضرور ملتجی ہون وہ یہ ہے کہ جیسا اورون کو شرف نہ دیجئے گا اور حرم سرا سے پر تجلو خفیہ نہ
دیجیے گا شاہزادے نے کہا اے ملکہ منظور ہے آپ کہین کی بجا ما دوں گا ملکہ نے کہا یہاں سب آزاد ہین رسمی
پابندی قواعد کی نہیں ہر ہر شخص اپنے کو آزاد سمجھتا ہر خاص اپنے معاملات مین نہ اور کاروبار مین ملکہ نے
سب قول و قرار شاہزادے سے کیے شاہزادے نے سب منظور کیے لیکن ملکہ ایسی حزین تھی طبیعت گھبرائی
تھی رات کو نیند نہ آتی تھی وہ بات سب باتون مین کٹ گئی کہ حریف عاشقان پر روئے فرق شفق سے پیدا ہوا
ہوا شاہزادے نے کہا اے ملکہ اب جگہ اس وقت جانا ضرور ہے جس طرف کا اقرار ہے جیسے میرا طبیعت کو آرام پسند ہو
ہر جگہ جانے والی رخصت ہوتا ہر اور لشکر صاحبقران سے ملتا ہر وہ منتظر ہین ہوسکے ملکہ نے ایک
روز اور زیر دستی سے رکھا دوسرے دن ملکہ نے فیل خوار جادو اور یکہ ست جادو کو شاہزادے
کے ساتھ کیا شاہزادہ مع افسران کرامی و لشکر شجاعت پیشہ طلسم آہن اندام جادو کی طرف روانہ ہوئے
قریب شہر پناہ میدان پر فضا دیکھ قیام فرمایا لشکر نے آرام کیا بارگاہین اور خیام نصب ہوئے اپنے کامون
مین سب مصروف ہوئے ہرکارون نے آہن اندام جادو کو خبر دی کہ ایک شاہزادہ مع لشکر گران
بیرون شہر پڑا ہوا ہے افسران طلسم وغیر طلسم اسکے ساتھ ہین مردمیدان جنگ و دریاے شجاعت کے نہنگ نظر
آتے ہین نہیں معلوم کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہین کدھر جائینگے آہن اندام جادو نے ایک
قاصد کو روانہ کیا اور پیغام دیا کہ آپ کس ارادے سے ادھر آئے ہین معلوم ہونا چاہیے شاہزادے نے
کہا کہ ہم براے جنگ آئے ہین جنگ بے درنگ کرینگے اگر جنگ سے گھبراتا ہے تو مسلمان ہو اسلام قبول کر
آہن اندام جادو یہ سنکر آگ ہو گیا غصہ کے مارے آنکھین لال ہو گئیں تمام بدن تھر تھرا ہٹ پڑ گئی تیاری
لشکر کا انتظام کیا سب سامان فراہم ہوا افسران فوج کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہوکے آوے حملہ کی دیر تھی کہ لشکر
کمر بستہ دروازے پر موجود ہوا آہن اندام جادو نے شمار لشکر کرایا اسی ہزار رہا آہن اندام جادو
نے اسی وقت لشکر بیرون شہر قریب لشکر شاہزادہ روانہ کیا اور آپ سرگرم اہتمام ہوا حکم ہوا کہ جنگل
صاف کیا جاوے جلدارون نے چارون طرف سے زمین صاف کر آئینہ بنا دیا نشیب و فراز کا
نام نہ رہا آہن اندام جادو ترتیب صفین مین مصروف ہوا اس اہتمام مین وہ دن آخر ہوا دورہ جلادنک تمام

نامد ہوا حضرت نبیل دریا صفت قریب تھی کہ بلا چشم زدن لشکر ڈوبنے لگا۔ دوران اسلام او خواب خرگوشان کچھ امید نہ تھی لیکن بفضل خدا اب پوری روشنی تھی کہ باقبال شہزادہ جوانبخت فتحیاب ہوئے لشکریوں نے دو دن سے صبح سے شام تک کسی کی حیات کا پیمانہ لبریز ہو کر چھلکتا ہو کسی کی زورق حیات ساحل پر لگتی ہر شخص کو خیال تازہ پیدا ہوتے تھے نئی نئی فکریں دلمیں جمتی تھیں کہ آخر ایسے زبردست فوج سے کیونکر بچتی ہوئی تلواریں آگ برساتی تھیں دکھلانا شروع کیں خبرداران کی صدائیں آنے لگیں فوج مستعد ہو میدان میں آئی شاہزادے نے فیل خوار جادو کو جناح پر اور کم بست جادو کو میسرہ اور طولی العنق جادو کو میمنہ پر مقرر کیا۔ افسران لشکر اسلام کو ساقہ و کمین گاہ اور مدد کیلئے پسند کیا اور آپ بنفس نفیس قلب لشکر میں رونق افروز ہوئے تاج شاہی بر سر جلوہ گر ہو کر زرد گیسوان خلیلی چہرا کے دونوں سے پیچ لگتی ہوئی بل کھا رہی تھیں گر چشمی شکل و منیر درخشاں کی چمک سے مرقع رفتار سے دنیا ارزاں صف شکن جنگ شروع ہوئے ایک کا ایک سے سامنا ہوا آخر لشکر داستانے لشکر زیر پا کر حضرت عزرائیل مع لشکریان قابض الارواح درمیان ہر دو لشکر خیمہ زن ہوئے ہر ایک کے دل پر نظر عنایت ڈالتے تھے غرض دو گھڑی ساتھ تک دوپہر تک لڑائی رہی چند زوال آفتاب لشکر سے لشکر لگیا نیزہ و تلوار چلنے لگی اب لاشوں میں ہزاروں لاشوں کا ڈھیر ہوگیا ہر ایک آدمی سیر ہو گئے مرتا تھا جان دینے کو سر رکھے دیتا تھا گرد دن کی دکھائی دیتی زمیں وہ وہ خیال مارا اتے تھے حضرت جلال فلک بھی پناہ مانگتے تھے منہ چھپاتے تھے جبکہ آفتاب اپنی چمکیلی شعاعوں کو بند کرنے لگا سیاہی اس کی روشنی کو چھپاتی تھی مثل بیان روشن جوشن تلوار پر تلوار پڑتی تھی سناں سے سناں لڑتی تھی آگ نکلتی تھی مقابل ملک الموت دو ہاتھ کا پچھاڑنے سے بھی عاجز آگئے تھے سات شبانہ روز تک برابر لڑائی گرم رہی آٹھویں روز وہ کشت و خون موقوف ہوا لیکن آہن اندام جادو بہت پست ہو گیا لشکر شہزادہ ہر دم تازہ ہوتا تھا جہاں دوپہر ہوئی دوسری فوج ہو گئی وہ جنگ آور آرام میں مصروف ہوئے کشتوں سے صحرا بھر گیا سارا جنگل اٹ گیا کوسوں تک لاش پر لاش پڑی تھی جو لاش بچی تھی وہ کھال سے پھٹی ہڈیاں تک سڑ کر گئیں زاغ و زغن کی بن آئی دور دور تک کے جنگلوں کو چھوڑ کر یہاں رہے درندوں نے خوب شکم سیر ہوئے کھایا جب لشکر آہن اندام جادو اپنے قیام گاہ کو گیا حساب لشکر کیا چالیس ہزار ساحر کھیت رہا بیس ہزار زخمی تھے ان کے بچنے کی امید نہ پایا جاتا بیس ہزار آدمی رہ گیا وہ بھی بیجان کہ دوسرا لڑائی کا وقت پر ہوگا شہزادے نے اپنے مقتولوں کو قتلگاہ سے اٹھوا کے کفن دفن کی لشکریان اسلام چیرہ دست رہے شمار لشکر برابر تھا جیسے ہی دن تمام ہونے کے تھے آہن اندام جادو کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ بہت ہی پریشان مضمحل ہو گیا ہوش جاتا رہا دل گیا سب فتح بیجان ہو گئی کسکو امید تھی آہن اندام جادو فکر تازہ میں مصروف ہوا کچھ لشکر اسنے اور طلب کیا دوسرے روز لشکر ساحران آ پہنچا طبل جنگ بجوایا مقابل کو آیا کو ٹنڈ تک ساحران ہر ایک دو دو ہاتھ سحر سازی کے چند بیت نے دوا کیا ایک نے روکا لشکر طرفین سے لگے کل بلکہ شبانہ روز لڑائی ہونے لگی ادھر تو یوں لڑائی نے شدت تک پائی اور آہن اندام جادو سحر سازی میں مصروف ہوا دفعتاً گرد اڑی کچھ سوار دکھائی دیے معلوم ہوا کہ لڑنے کو آتے ہیں یا مدد کو آتے ہیں ادھر معروف ہوئے تھے کہ دفعتاً ایک پردہ دھواں سا پیدا ہوا اور جال مار سب کو گرفتار کر لیا وہ آہن اندام جادو کے روبرو پہنچا دیا فوج نے اپنے سرداروں کو جو نہ دیکھا فوراً معلوم کر لیا کہ گرفتار سحر ہوگئے نشان ہلایا لشکر سے لشکر علیحدہ ہوا ایک آج بھی شیر دل ہی رہے اور ساحر آج بھی بہت مارے گئے آہن اندام جادو نے ان سب افسران طلسم کو مع شاہزادہ قلعہ آہن میں قید کیا داروغہ زندان بہت سخت و درشت تھا برابر ٹک ٹکڑا کھانا جتنا ہوا پانی دیتا اور عذاب سحر میں ہر وقت مبتلا رکھتا زدوکوب مار ہر ایک کو دیتا تھا لیکن شاہزادے سے بہ سبب ہاتھ اٹھتا تھا ہمراہیوں

کے دل دہلتے تھے داروغہ سے سفارش کرتے تھے کہ انکو چھوڑ دو اسکے عوض مجھے بند کر دو لیکن وہ موذی کب سنتا او سخت تر
پیش آتا شہزادے سے کہتا کہ ای داروغہ وہ مہتر زادہ ور کو کرجیکا تو بھی تمکو ہو سکے بہو گلی مجکو ہی یہ روز بد دیکھنا ہو کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سبک رو کی ملاحظہ ہو

سبکرو حسب معمول جنگل کیطرف گئے ہوئے تھے رات کو لشکر میں آئے دیکھا کہ سب لشکر میں زار و نزار رو رہے ہیں شور ماتم بلند ہے
پردے اٹھا میں مار مار کر رو رہے ہیں سینہ چاک ہو رہے ہیں روتے روتے آنکھیں سوجھ گئیں ہیں سبکرو نے پوچھا کیا واقعہ ہوا ایک نے
کہا کہ سب افسر مع شہزادہ قید ہو گئے ہیں نہیں معلوم کل لڑائی میں کیا ہوا سبکرو نے منع کیا کہ اب لڑائی ہو جبتک شہزادہ
نہ آئے اور تم سب ہمت مت کرو دینا اپنا کام کرو انشاء اللہ تعالی یہ کام میرا ہے شہزادے کو میں لاؤنگا تم صبح ہوتے ہی
ایک قاصد آہن اندام جادو کے پاس روانہ کر دینا اور جنگ سے مہلت چاہنا وہ مان جائیگا کیونکہ میں اسکو یک
گرد [illegible] سے دیتا ہوں یہ کہکر سبکرو عیار رباہا سے عیاری سے آراستہ ہو کر شہر کیطرف چلدیے کہ راہ میں لشکر
آہن اندام جادو کا دیکھا ساحر کی شکل بنکے لشکر میں گیا ادہر ادہر دیکھتا بہتا چلا جاتا تھا کہ افسر لشکر کے
خیمے میں پہونچا باورچیخانہ کیطرف گیا دیکھا کہ کھانا تیار ہے جلدی سے سفرچی کی صورت بن افسر لشکر کے پاس گیا اور
کہا کہ حضور خاصہ تیار ہے افسر لشکر نے کہا کہ لاؤ ساحر نقلی باورچیخانہ میں پہونچا اور خاصہ طلب کیا باورچیوں نے خوانوں میں
کھانا لا یہ خوان لیکر چلا راستہ میں سفوف بیہوشی ملا سامنے لیگیا امیر لشکر نے جیسے ہی کھایا کہ ایک چھینک آئی بیہوش
ہوگیا پشتارہ باندھ ایک گوشہ میں ڈالدیا اور دسترخوان اٹھا اسمیں کچھ کھانا تھا تو لیکر دیدیا اور باقی باورچیوں کو
دیدیا مطبخیوں نے جو خوان دیکھا بہت خوش ہوئے اور دل میں کہا یہ سپاہی بڑا ایماندار ہے سفرچیوں نے اسیوقت
دسترخوان کا کھانا سب نے کھا گئے کھاتے ہی بیہوش ہو گئے انکو بھی پشتارے میں باندھ باہر لشکر کے کنوئیں میں
ڈالدیا اور آپ وہاں سے افسر لشکر کے لباس میں درست ہو کے آہن اندام جادو کے پاس آیا اور کہا کہ حضور نے
آہن قیدیوں کو کہاں رکھا کیونکہ میں اب فوج کے انتظام سے فارغ ہوا تو معلوم ہونا چاہیے آہن اندام جادو
نے کہا کہ تجکو نہیں معلوم کہا کہ میں مکرر پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ اسوقت بوجہ انتظام فوج میرے ہوش درست نہ تھے
آہن اندام جادو ہنسا اور سب حال [illegible] افسر لشکر نے یہ راے دی کہ کل سب کی گردن مارے جائیں
تو بہتر ہے آہن اندام جادو نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ افسران طلسم کو بھی میں معلوم نہیں کہ انکے ساتھ کیوں ہیں
اگر میں انکو مار ڈالوں اسکے تمام امرا طلسم میں ہیں ملکہ طلسم کو خلاف ہوا تو میں سب کی چڑھائی سے کیونکر
جانبر ہونگا اور تو جانتا ہے کہ میں تنہا ملکہ سے لڑتا ہوں اور طلسم والے کبھی مجھے جیتے نہیں ملیں اس معاملہ میں مجھ پر
سارا طلسم ٹوٹ پڑیگا پھر کچھ نہ ہو سکیگا بہتر یہ ہے کہ زندان میں خود مر جاوینگے مارنے کی کوئی ضرورت نہ پڑیگی افسر فوج
نے کہا کہ بہت صحیح ہے یہ کہکر وہ رخصت ہوا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے اسطرف چلا جسطرف قلعہ آہن کے قریب
پہونچا دیکھا کہ ایک قلعہ ہے آہنی بن دیوار سے سر دیو ارنگ شمشیر آبدار برہنہ لگی ہیں وہ قلعہ مثل چاک کمان کے گردش
میں ہو سیکڑوں اسکے برج میں شہر سے باہر ہیں گرد قلعہ تمام زمین ونیا کی آہن سے بنی ہے آگ دہکتی ہو مارے گرمی کے
وہ زمین آتشکدہ ہو دور تک جانا محال ہے یہ متحیر تھا کہ کیونکر جاؤں کیا کروں کہ ایک ساحر دکھائی دیا اسکو آواز دی ائے
ہمقوم اور سردار دیکھو ادہر آیا اسنے شناخت کیا کہ افسر قلعہ ہے پوچھا آپ کیسے آئے کہا داروغہ زندان سے کچھ ضروری
باتیں کرتا ہیں جلدی یہاں بھیجو اس ساحر نے جاکے داروغہ زندان سے کہا وہ جاتے ہی اسیوقت افسر قلعہ کے پاس

آیا اور آکے سلام کیا اور کہا کیا ارشاد ہوا افسر لشکر نے کہا کہ حکم آہن اندام جادو کا ہے کہ قیدیون کو جو کل سے مین نگو پاکر لاؤ اور سب ساتھ کردو داروغہ نے کہا کہ چلیے آرام کیجئے گی نکالے دیتے قیدیون کو لیجائیے افسر نے کہا کہ ملکہ طلسم آئی ہین انکھون سے طلب کئے ہین مین نے کہا کہ مین لیے آتا ہون آہن اندام نے کہا کہ تم وہان ٹھہرو گے مین قسم کھا گیا اسوجہ سے زندان مین نجا وگے اور نہ تمھارے مکان پر ہان انکو پہونچا کے شام تک تمھاری ملاقات کو ضرور آؤنگا داروغہ نے بلا دریافت قیدیون کو نکال حوالہ کیا تھوڑی دور تک داروغہ بھی ساتھ آیا افسر نقلی نے سفوف کا بھرا ہوا تھا ہاتھ داروغہ کی طرف جیسے کوئی ہاتھ سے گرد جھٹکتا ہے پھونکا بیہوشی کا بتہ اسکے دماغ مین لوٹا داروغہ گرا اسنے پشتارہ باندھا اسوقت یہ سب سمجھ گئے کہ سبک رو عیار ہین خیہ یار کہا انکو رخصت کیا اور کہا کہ داروغہ کو لیکر تم جاؤ لشکر سے ملو اور مین ایک ضرورت سے فارغ ہوکے آتا ہون ذکر اسکا وقت پر آئیگا یہ سب مع شاہزادہ آکے لشکر مین داخل ہوئے لشکری بہت خوش ہوئے دعائین دینے لگے خاصہ طلب ہوا افسرون نے کھانا کھایا شاہزادہ غش کھا کے فرش پر گرا سب دوڑ پڑے مفرحات سونگھانے لگے بید مشک چھڑکا گیا ہوا ہین دی گئین بڑی دیر کے بعد شاہزادہ کو ہوش آیا شاہزادے نے سب کو پہچانا کہ پھر ضعف کی حالت پائی گئی مقویات و لذیذ اشیا و حلویات آئے شاہزادے کو کھلائے گئے جسم مین قوت آئی لیکن جسم نازنین سارا نیلگون ہو گیا تھا دسمہ لگایا گیا حامیون نے جسم مل مل کے خوب نہلایا تب طبیعت شاہزادی کی درست ہوئی اس لائق ہوئی کہ ذرا دیر بیٹھ کے باتین کین کہ فوج سے اس مردود کی کیفیت دریافت کی فوج نے تازہ کیفیت کوئی پیش نہین کی کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

کیفیت سبک رو عیار کی ملاحظہ ہو

کہ وہ راستہ سے جدا ہوکر لشکر آہن اندام مین گئے دیکھ کہ وہان غوغا مچا ہو سارے لشکر مین شور و غل ہے کہ افسر فوج کا پتہ نہین یہ خبر آہن اندام جادو کو معلوم ہوئی وہ سخت متردد ہوا اور اسیوقت اپنے مکان پر گیا اور وہان اپنی بیوی سے کہا کہ آجتک مجکو کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا جیسا اب ہوا اسکی عورت نے سب حال پوچھا آہن اندام جادو نے ساری کیفیت کہ سنائی اسکی عورت نے کہ بہت عقیل اور صاحب شعور تھی کہا یہ شخص فاتح طلسم ہو ملکہ طلسم پر چڑھ کے آیا ہو گا ملکہ نے یہ بلا ادھر ٹالدی اور یہ خیال کیا ہو گا کہ اگر شاہزادے نے بھیجا ہو اس سے بچ پانا مشکل ہو آہن اندام جادو نے کہا کہ مین نے ان سب کو قید کیا ہو لیکن غیب واقعہ یہ ہوا کہ تیرے سے افسر فوج آج گم ہو اسکا پتہ نہین معلوم کہ کیا ہوا اگر وہ نہ ملا تو میری کمر ہمت ٹوٹ گئی شل ہوئے وہ تھا کسیطرح وہ مجھے کم نہ تھا سبک رو عیار کہ محلسرا مین خفیہ موجود تھا ایک خواص کی صورت بن سب سے مطلب زوجہ آہن اندام جادو کے سنگار دان روبرو رکھا زلفون مین جیسے ہی شانہ کیا ہے کہ دریان سے بقہ بیہوشی اڑا عورت بیہوش ہوئی کہ ایک گوشہ مین بیجا کے اسکی شکل بنکے ہر صفت سے درست سج دھج بنا کے خاصی زوجہ آہن اندام بنکے بیٹھ رہی جبکہ رات تمام وہ گئی اور آہن اندام باہر سے سیر کرکے آیا خاصہ طلب کیا خواصون کنیزون نے دسترخوان چنا کھانے مین مصروف ہوا جبکہ فراغت طعام کے بیوی کے برابر پلنگ بچا یا جسپر دو لیٹ کے سب باتین مکرر کہنے لگا اور صلاح پوچھی کہ اب کیا کرنا چاہیے اسکی عورت نقلی نے جواب دیا کہ بہتر ہوگا تم اس سے مصالحت کرو کیونکہ ہین بہت بڑے فائدے

ہین کیونکہ جنگ دو سردار داب دہ افسر فوج کا پتہ بھی نہین ہین معلوم کہ کیا ہوگیا آہن اندام جادو نے کہا کہ مصالحت کرنا اور مسلمان کے تابع ہونا خلاف مصلحت ہر گز ملکہ طلسم کی اطاعت ترک نہین جسطرح ہوگا سحر سے اسکو زیر کرونگا خیر باشد جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوجائیگا جب رات زیادہ گئی عورت نقلی نے پلنگ پر بیٹھ کے اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی کہ آہن اندام جادو نے ہاتھ پکڑ کر چاہا کہ ہین ۔ اسکو برابر لٹا دین کہ یہ عورت ٹھیک اپنے پلنگ پر دراز ہے ہاتھ نقلی اسکے ہاتھ مین اور ہاتھ زور سے جھوٹا تو اسکے سینہ پر لگا وہ بیٹا آہن اندام جادو بیہوش ہوگیا جلدی سے اسکا پشتارہ باندھ مکان سے نکل ایک گدھے مین اسکو ڈال آہن اندام کے مکان مین بچھڑ گیا ور اسکی ایک لڑکی کہ بہت حسین تھی اور دایان طلسم اسکی خدمتگاری کرتے تھے مدح وصفت سب دیتے تھے لیکن ابھی اسنے کسیکا پیام منظور نہین کیا سب واپس دیئے وہ آفت جان تو مست خواب کمین قریب خیمے کے تھی سو رہی تھی سوتے مین اسکو بیہوش کرکے پشتارہ باندھ نکل آیا کہ عیار نذک حال عیاری بر روش نکلا سبک رو بھی خیمے مین پشہزادے سے پوچھا کہ ای سبک رو کچھ خبر لائے کیا ہوتا ہے کہا حضور سب خیریت ہے کل یہان سے تشریف لیجیے میری طبیعت گھبراتی ہے یہ کہکر باہر گیا ایک ایک کے پشتارے لاتا گیا اور سب کو ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہوا قلمرو ات کا غذ پیش کیا وہ مدا نیست مین پوچھا گیا کہتے ہو سبھون نے دیکھا کہ سوا اسکے مفر نہین مجبوراً کہا کہ حضور ملکہ طلسم کے ساتھ مسلمان ہو نگے اسی روز نیچے انکا اٹھے گئے بار ہوئے لشکر کوچ ہوا شہزادہ مع افسران فوج پہلے سے ملکہ کی شہر پناہ پر پہونچا ملکہ نے افسران فوج و ارکین سلطنت کو استقبال کے لیے بھیجا شہر کی آئینہ بندی ہوئی ایکدم مین سب بازار آراستہ ہوئے شاہزادہ مظفر و منصور مع ساحران ملکہ سے ملا ملکہ ہزار جان سے شیفتہ ہوئی بہت سی مدح وصفت کی شاہزادے نے کہا ای ملکہ روح رحمت ہوا ایفائے وعدہ ہو دوسرے روز ملکہ دربار مین مع جبین گلفشان و ملکہ سرخ بہار و کید دست و فیل خوار و آہن اندام جادو مع زوجہ و لڑکی ایک تم غفیر و کثیر کے ساتھ سب مسلمان ہو گئے صدق دل سے اسلام لائے دو تین روز دعوت مین گذرے تیسرے روز شہزادہ بفرحت مستام مع ملکہ بہار انگیز جادو اور دیگر مسلمانوں کے فوج لیکر روانہ فوج شہزادے کے ہوئے کہ جس کا ذکر وقت پر کیا جائیگا ؂

ابے ملکے داستان نادر بیان روانہ ہونا شاہزادہ شہنشاہ کوہ کلاہ کا جانب طلسم ذو فنون رخصت ہوکر صاحبقران ثانی سے اور آگاہ ہونا حکیم ہفت ہنر سلطان طلسم کا آمد شہنشاہ سے اور گرفتار کرلینا سحر جادو طلسم پر اور بھیجنا معلم طلسم کے پاس اور رہائی پانا شاہزادے کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

انشا پردازان سحر و نیرنگ داستان شوکت آل شہزادہ شہنشاہ کوہ کلاہ کو اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جب شہزادہ نامدار صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذو فنون روانہ ہوا اور قصد فتح طلسم کا کیا تو حکیم ہفت ہنر جو اس طلسم کا بادشاہ تھا اسکو علم نجوم مین دخل وافی وکافی تھا روز اپنے طلسم کے حالات بذریعہ نجوم کے دریافت کرتا رہتا تھا ۔ سیر کیفیت آمد شہنشاہ کوہ کلاہ معلوم ہوئی اور یہ بھی حال ظاہر ہوا کہ یہ طلسم کشاے اصلی آتا ہے اب یہ طلسم تمام ہوگی یہ کیفیت جو اسنے دیکھی گھبرا گیا اپنے استاد کے پاس جانیکا ارادہ کیا استاد حکیم ہفت ہنر کا معلم طلسم کے لقب سے مشہور تھا ہمیشہ عجائبات طلسم بنایا کرتا تھا جب حکیم ہفت ہنر

اسکے پاس آیا بعد سلام بجالایا معلم طلسم نے دعا دی اُسنے مہربان ہو کر مزاج کی کیفیت پوچھی حکیم ہفت ہنر
نے عرض کی مین نے آج طلسم کی کیفیت دیکھی تو معلوم ہوا کہ ایک شخص بارادہ فتح طلسم آیا ہے لشکر گران ہمراہ اپنے
لایا ہے اور عمر طلسم بھی تمام ہو چکی ہے یہ طلسم کشائے اصلی ہے معلم طلسم نے کہا اے ہفت ہنر تو خاطر جمع رکھ مین
ایسا انتظام کرتا ہون کہ طلسم کشا بہت جلد اسیر ہو جائے اور لشکر بھی اسکا گرفتار ہو ہفت ہنر نے عرض کی
اسیواسطے تو آپکی خدمت مین عرض کیا ہے کہ آپ سے بہتر اس امر کا انتظام دوسرا نہین کر سکتا ہے معلم طلسم
نے کہا مین ایک آئینہ آتشین بناتا ہون اُس آئینے کو سرحد طلسم پر نصب کر دینا جبوقت طلسم کشا مع لشکر سرحد پر
پہونچیگا اور اُس آئینے کو دیکھے گا فوراً دیوانہ ہو جائیگا حکیم ہفت ہنر خوش ہو کر وہان سے پلٹا معلم طلسم
نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا جو جو اشیا طلب کرتا تھا کارخانۂ طلسم سے منگوائے آٹھ دن مین ایک آئینہ
بنایا پھر حکیم ہفت ہنر کو بلایا آئینہ دیا کہا اسکو سرحد طلسم پر نصب کر دینا حکیم ہفت ہنر اس آئینے کو لیکر
اپنے مکان پر آیا ملازمین و نگہبانان طلسم کو بلایا آئینہ دیا کہا اس آئینے کو سرحد طلسم پر جا کے نصب کر دینا
ملازمین اس آئینے کو لیکر آئے سرحد پر نصب کیا اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ عرض کیا جاتا ہے کہ شاہزادہ
جو قطع منازل و طے مراحل کرکے سرحد طلسم پر پہونچا لشکر گران ہمراہ تھا وہان کے باشندون سے جو کیفیت
دریافت کی سب نے کہا سرحد طلسم ذوفنون یہی ہے شہنشاہ نے لشکر کو روکا فرمایا ایکروز یہان
قیام کرنا اچھا ہے کہ زحمت راہ دفع ہو کل انشاء اللہ تعالی کوئی صورت کیجائیگی لشکر وہین ٹھہرا بارگاہین
استادہ ہوئین خیام فوج نصب ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سرداران
نامی وگرامی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب زحمت راہ برطرف ہوئی سب
لوگ بارگاہ شہنشاہ مین حاضر ہوئے ذکر طلسم شروع ہوا شہنشاہ نے فرمایا کہ کل ایک نامہ وہان
روانہ کرین گے دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہے اگر حکیم ہفت ہنر نے اطاعت اسلام قبول کی اور لوح
دیدی تو یہین سے واپس جائینگے ورنہ طلسم کے اندر جاکر مقابلہ کرینگے اگر خدا نے چاہا تو طلسم کو فتح کرکے
لوح لین گے سب سردارون نے اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات
زیادہ گئی تو شاہزادے نے خاصہ طلب کیا جب کھانے سے فراغت پائی صحبت برخاست ہوئی
شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ سو گئے۔ دوسرے دن جب شہنشاہ زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے برآمد
ہو کر جلوہ فرمائے عالم ہوا شاہزادہ بیدار ہوا سب سردار بھی آگئے شہنشاہ نے فریضۂ سحری ادا کرکے
لشکر مین حکم دیا کہ سب سردار حاضر ہون جب ایکدم کل سرداران نامی وگرامی دربار شہنشاہ پر حاضر ہوے
شاہزادے نے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے حکیم ہفت ہنر آگاہ ہو کہ مین لوح طلسم لینے کو آیا ہون
اور تجھے میری کیفیت کتب مین دیکھی ہوگی کہ مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور بہت سے ساحرون کو قتل
کیا اگر تم لوح طلسم مجھکو دو اور اطاعت اسلام قبول کرو تو مین لوح لیکر صاحبقران کے پاس جاؤن
اسیر لوح لیکر فیروز کو قتل کرین بعد قتل فیروز یہ لوح طلسم تمہارے پاس بھیجدی جائیگی اور اگر میرے
کلام کو نہ مانوگے تو لوح تمہارے قبضے سے نکل جائیگی تم بھی باندھ کے آؤگے یہ لکھکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اس
نامے کو کون لیجائیگا چند سردار موجود ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک سردار کو نامہ دیا فرمایا

نامہ لیکر جاتا جواب لیکر آتا کسی بات کے جواب دینے مین عاجز ہوتا سردار نے عرض کی شہریار آپ کیا فرماتے ہین اس نامے کے ساتھ میری جان ہے اور کسکی مجال ہے جو آپکے سامنے خلاف مرتبہ یاد کرے شہنشاہ سے رخصت کیا سردار روانہ ہوا سرحد تک پہونچ کے چاہا آگے بڑھون کہ آئینۂ آتشین جو معلم طلسم نے بنایا تھا اسپر نگاہ پڑی سردار کو ہنسی آئی بہتیرا ضبط کرون مگر ضبط نہو سکا بے تحاشا ہنسی آنے لگی جوڑ بند مین بھی فرق پیدا ہوگیا سردار ہنستے ہنستے مر گیا جب دو روز کا عرصہ ہوا اور جواب نہ آیا تو شہنشاہ نے ایک نامہ اور روانہ فرمایا اُس سردار کی بھی یہی کیفیت ہوئی جب اس کو بھی عرصہ ہوا تو شہنشاہ نے سب سردارون کو بلایا اور ارشاد فرمایا تعجب کی بات ہے مین نے دو نامے روانہ کیے مگر جواب نہ آیا اور نہ سردار واپس آئے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے سب کو اسیر کر لیا اب مناسب وقت یہ ہے کہ لشکر کشی کر کے یہان سے چلین جو کچھ ہم پیش آئیگی اسے بفضل خدا سر پر لینگے سب نے قبول کیا دوسرے روز شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ہمراہ لیا اور جانب طلسم روانہ ہوئے جب سرحد کے قریب پہونچے سردارون کے لاشے پڑے ہوئے دیکھے شہنشاہ نے بہت افسوس فرمایا لاشون کو اٹھوایا تجہیز و تکفین کے بعد شہزادہ آگے بڑھا قریب سرحد طلسم پہونچا دیکھا ایک آئینہ نصب ہے جیسے ہی آئینے پر نگاہ پڑی شہنشاہ کو ہنسی آئی اور تمام لشکر بھی ہنسنے لگا ملازمین حکیم ہفت ہنر اس تاک مین تھے سب کو بیخود پاکر گرفتار کر لیا اور سب کو لیکر حکیم ہفت ہنر کے پاس گئے حکیم نے سب لوگون کو دیکھا کہا ان سب کو معلم طلسم کے پاس لیجاؤ جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین کرینگے ملازمان ہفت ہنر سب کو لیکر معلم طلسم کے پاس روانہ ہوئے معلم ان لوگون کا منتظر تھا جیسے ہی لوگون نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو پیش کیا اور معلم طلسم کی نگاہ چہرۂ انور پر پڑی وہ ایک مرد بزرگ تھا قیافے سے سمجھ گیا کہ مقرر یہ کوئی شاہزادۂ عالی تبار ہے لیکن معلوم کس وجہ سے اس طلسم کے فتح کو آیا ہے اور لشکریون کو بھی صاحب شان و شوکت پایا ملازمین ہفت ہنر کو رخصت کیا ان سب سے کہدیا کہ ہم طلسم کشا کو زندانِ بلا مین روانہ کرتے ہین تم لوگ جا کر ہفت ہنر سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھیے اب طلسم پر کسی طرح کا گزند نہ پہونچیگا ملازمان ہفت ہنر رخصت ہوئے معلم طلسم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہوشیار کیا جب شاہزادے کو ہوش آیا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے ایک مرد ضعیف ریش سفید ایک عمامہ سیاہ سر پر باندھے کرتہ شنگرفی پہنے بیٹھا ہے گرد اسکے بہت سے لوگ کتابین لیے بیٹھے ہین مرد ضعیف سب کو درس دے رہا ہے شہنشاہ متعجب ہوئے کہ مین کب گرفتار ہوا اور کسنے گرفتار کیا یہ سوچ کے چاہا بند قید توڑ ڈالون اس مرد ضعیف نے کہا اے جوان صبر کر اگر اپنی قید توڑ ڈالیگا تو پھر قید بنا دی جائیگی شہنشاہ گوہر کلاہ کو اور زیادہ خلاف ہوا جھنجھلا کے جھٹکا دیا کہ ہتکڑی ٹوٹ گئی مرد ضعیف یہ قوت دیکھکر حیران ہو گیا کہا اے جوان مین خود تیری قید کٹوا دیتا کیون اسقدر تعجیل کی شہنشاہ نے فرمایا ہم سوائے خدا اور دوسرے کی مدد نہین چاہتے کون ہماری قید کاٹ سکتا ہے مرد پیر نے کہا آپ تشریف رکھین شہنشاہ نے کہا مین جبتک اپنے ہمراہیون کی قید جدا نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا مرد پیر نے کہا آپ خاطر جمع رکھین سب کی قید کاٹ دی جائیگی شہنشاہ نے کہا مین ہرگز اس امر کو قبول نہ کرونگا پیر مرد نے اسی وقت آہنگرون کو طلب کیا [illegible] شہنشاہ نے رہائی پائی

شاہزادہ ایک دنگل جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوا پیر مرد نے کہا میں بہت مشتاق ہوں کہ آپ کے حسب و نسب
سے آگاہ ہوں اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا حسب و نسب
ظاہر کیا طلسم میں آنیکا سبب بتایا پیر مرد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا جو جو لوگ وہاں جمع تھے انسے
کہا اسوقت بھی ان سب کو اسیر کرکے زندانخانہ میں روانہ کرتا ہے آپ لوگ اس وقت معاف فرماویں
تشریف لیجاتے جو جو لوگ وہاں موجود تھے وہ سب اٹھ گئے جب اس جگہ کوئی باقی نہ رہا تو پیر مرد ہاتھ باندھ کر
شہنشاہ کے قدموں پر گرا عرض کی اے شہریار پہلے میری خطا معاف فرمایئے تو میں کہوں اور عرض کروں
میں بھی مسلمان ہوں شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ بھی خدا پرست ہے اور مرد بزرگ ہے اپنے قدموں پر سے
سر اسکا اٹھایا فرمایا معلم صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہیں آپ مرد بزرگ ہیں معلم نے عرض کی اے شہریار
اگر یہی ارادہ تھا تو آپ نے قبل میں مجکو اطلاع دی ہوتی شہنشاہ نے فرمایا مجکو آپ کی خبر نہ تھی معلم نے عرض
کی اب میں جو آپ سے عرض کروں اسکو قبول فرمایئے شہنشاہ نے فرمایا آپ فرمائیں معلم نے عرض کی اب آپ
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آئیں اتنی عنایت میرے حال پر فرمائیں شہنشاہ نے فرمایا معلم صاحب یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ میں اس طلسم سے بلا لوح لیے واپس جاؤں اور سردار جو لشکر صاحبقران سے گئے ہیں وہ سب
وہیں لیکر پہنچنے اور میں یہاں سے خالی ہاتھ خدمت باسعادت صاحبقران میں جاؤنگا تو مجھے کیسی
ندامت ہوگی یہ مجھسے نہوگا معلم نے بہت سمجھایا شہنشاہ نے کہا میں ایک شرط سے اپنے ارادے سے
باز آؤنگا کہ آپ لوح طلسم مجھے منگا دیجیے اور ہفت سر کو مسلمان کیجیے معلم نے عرض کی ہفت سر
مسلمان نہوگا اور لوح بھی نہ دیگا شہنشاہ نے کہا اگر وہ اسلام سے انکار کریگا آپکے ہاتھ سے قتل ہوگا
معلم نے عرض کی میں ہفت سر کو بہت عزیز رکھتا ہوں طفلی سے اسکو میں نے تعلیم کیا ہے اسکا قتل ہونا
مجھے گوارا نہیں ہے شہنشاہ نے ارشاد کیا کہ مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ سا بزرگ ایسی بات سے آپ کا دم
انس رکھتے ہیں یہ بات آپ کی شان سے خلاف ہے معلم نے عرض کی اے شہریار میں خوب آگاہ ہوں
مگر مجبور ہوں کہ میرا دل قبول نہیں کرتا جو میں ترک محبت کروں میں نے بارہا ہفت سر کو ترغیب
دی کہ اپنا ترک مذہب کردے اور بہت سے دلائل پیش کیے مگر اسنے قبول نہ کیا میں مجبور ہوں
شہنشاہ نے کہا اگر آپ اس کا ساتھ دینگے تو مجکو ناگوار ہوگا اور آپکو بھی اسی زمرے
میں شمار کرونگا معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ کسیطرح یہ کہنا قبول نہ کرینگے اور طلسم کو ضرور فتح کرینگے انسے
مقابلہ بھی کوئی نہ کرسکے گا اگر کوئی وقت مشکل انپر پڑیگا تو منجانب اللہ انکی مدد ہوگی سب بلا رد
ہوگی پس بہتر یہ ہے کہ انکا ساتھ دینا قبول کروں خاطر ملول کروں انکے خلاف کرنا باعث آزردگی
خاطر ہے کیونکہ یہ لوگ محض ترقی دین کے واسطے اپنے اوپر یہ مصائب گوارا کیے ہوئے ہیں اور جو خدا خوش ہے
اسوقت انکی رضا سب بجا و درست ہے یہ سوچکر عرض کی اے شہریار اب میں زیادہ عرض نہیں کرسکتا ہوں جو آپکی
خوشی میں ہر حال میں آپکا فرمانبردار ہوں اور جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ بہت صحیح ہے مگر میں اسیقدر
دل سے مجبور ہوں شہنشاہ نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو میں ہفت سر کو مسلمان کرونگا معلم نے عرض
کی آپکو اختیار ہے اب آپ اسکو اگر قتل بھی کرینگے تو میں شکایت نہ کرونگا شہنشاہ نے فرمایا اب میں
یہاں سے رخصت ہونگا فاتح طلسم کو جانا ہے انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم پھر آپکے پاس آؤنگا معلم

نے عرض کی ای شہریار دو ایک روز یہان تشریف رکھیں بیگ کچھ امور ضروری خدمت والا مین عرض کرنا ہین اور ایک کتاب حاضر کرنا ہی شہنشاہ نے فرمایا مین مجبور ہون اور آپکی خوشی کرنا بھی ضرور ہی ورنہ مجکو ہر وقت یہ خیال ہی کہ ایسا نہو جو سردار میرے ہمراہ فتح طلسم کو روانہ ہوئے تھے وہ اپنی اپنی مرادین حاصل کرکے واپس نہ آجائین تو مین سب سے بعد مین پہونچون معلم نے عرض کی اسکی حقیقت مین آپکو ابھی دریافت کیے دیتا ہون یہ کہکے تھوڑی دیر سکوت کیا بعدہٗ مین عرض کی آپ خاطر جمع رکھین ابھی کسی نے فتح سے فراغت نہین پائی ہی بعض لوگ اپنی اپنی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچے ہین گو معلم کو یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ علاوہ بدیع الملک کے اور سب لوگ روانہ ہو چکے ہین مگر بمصلحت شہنشاہ سے نہ کہا شہنشاہ جو اس کیفیت کو سنتے تو مغموم ہوتے اسوجہ سے معلم نے یہ کہدیا کہ ابھی تک کوئی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے شکر خدا کیا کہا اب مین آپ کے یہان رہونگا معلم نے عرض کی مین ضروری باتین آپ سے عرض کرونگا یہ کہکے اپنے ملازمین کو بلایا کہا ایک مکان آراستہ کرو ملازمین نے اسیوقت مطابق حکم کے مکان وسیع آراستہ کیا معلم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو مع لشکر اس مکان مین بھیجا دعوت کا سامان کیا اس روز شب کو شہنشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ای شہریار اس طلسم مین جسقدر کارخانہ حکمت کے ہین وہ آپکو فتح کرنے ہونگے اور جو سحر کے مرحلے ہین انمین ضرورت ہوگی کہ غلام انکا انتظام کردیگا مگر آپکو بھی تکلیف فرمانا ضرور ہی اور سحر سے بچنا مشکل ہی شہنشاہ نے کہا خدا مالک ہی میرے پاس ایک چوب سلیمانی ہی جو سحر کا شہرہ کریگا اور کارخانہ حکمت کی بھی سبیل خدا کردیگا معلم نے عرض کی کہ مین آپکو سب راہین طلسم کی بتائے دیتا ہون ان ان راستون سے تشریف لیجائیے گا تو تم لوح تک پہونچ جائیے گا شہنشاہ گوہر کلاہ نے سب راہین معلم سے دریافت کین تین دن تک معلم کے مہمان رہے سب حقیقت طلسم معلم نے بیان کردی چوتھے روز وقت روانگی ایک کتاب لاکر نذر دی عرض کی ای شہریار یہ کتاب بھی لوح سے کم نہین ہی جبتک لوح دستیاب نہوگی یہ کتاب آپکو لوح کے برابر کام دیگی شہنشاہ نے وہ کتاب معلم سے لی سردارون کو حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سامان سفر درست کیا جائے اسیوقت سردارون نے لشکر مین اطلاع کی سامان سفر درست ہوا شہنشاہ نے کوچ کیا اور طرف تم لوح کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت حکیم ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے سب کو گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا تو اسکو اطمینان ہوا اپنے وزرا کو بلاکے کہا کہ مین نے طلسم کشا کو حکمت کے ذریعے سے گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجا ہی مگر ابھی تک انھون نے کوئی تجویز طلسم کشا کے نسبت نہین کی ہے کسی شخص کو وہان بھیجو کہ وہ جاکر اس کیفیت کو تحقیق کرے کہ معلم صاحب نے کیا کیا اسے وزرا نے اسیوقت ملازمان کو معلم طلسم کے پاس بھیجا معلم نے جو ان لوگون کے آنے کی خبر پائی سب کو اپنے پاس بلایا ملازمین ہفت ہنر نے کیفیت بیان کی معلم نے جواب مین کہا کہ تم یہان سے جاکر ہفت ہنر کو میرے پاس بھیجدو کچھ امور ضروری اسنے کہنا ہین ملازمین ہفت ہنر رخصت ہوکر ہفت ہنر کے پاس

آئے اور کہا معلم صاحب کچھ پاتے ہین جبتک آپ تشریف نہ لیجائینگے وہ کچھ بیان نکرینگے ہفت ہنر اسیوقت
سوار ہوکر معلم کے مکان پر آیا معلم نے اپنے پاس بٹھایا ہفت ہنر نے تھوڑی دیر کے بعد کہا معلم صاحب آپنے طلسم کشا
کی بابت کیا بات تجویز فرمائی ہے معلم نے جواب دیا اے ہفت ہنر جو بات مین کہون اسکو قبول کرو اگر اسکے خلاف کروگے
تو بڑے غضب مین پھنسوگے ہفت ہنر نے عرض کی مین نے آجتک آپکے خلاف مرضی کوئی کام نہین کیا اسوقت
آپ کیون ایسا فرماتے ہین معلم نے کہا مین طلسم کشا کی نسبت کوئی بات بدی کی تجویز نہین کرسکتا ہون کیونکہ مین انکو
اپنا پیشوا جانتا ہون اور وہ بھی وہ میرے پیشوا ہین مگر تمکو اپنی جان بچانا منظور ہے تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو اور
دین سامری پر لعنت کرکے شریک اسلام ہو اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو بہت پچتاؤگے ذلت اٹھاؤگے طلسم کشا فاتح
طلسم ہے اس کے ہاتھ سے جان بچانا مشکل ہوگی ہفت ہنر نے جواب دیا کہ مین آپ سے کچھ عرض نہین کرسکتا اگر دوسرا شخص
میرے روبرو ایسے کلمات نباشائستہ کہتا تو مین سخت سزا دیتا مگر مجبور ہون آپ میرے استاد ہین اور طلسم کشا کی کیا مجال
جو طلسم کو فتح کرسکے مین زندہ کب رہنے دونگا اسوقت وہ اسیر ہے اور میرے قبضے مین ہے اسکو قتل کرونگا
مجھے شکل اور طلسمون کے تو خوف نہین ہے کہ طلسم کشا کے قتل کرنے سے طلسم مین آگ لگجائیگی میرا طلسم ایسا
نہین ہے معلم نے جواب دیا تیری کیا مجال جو طلسم کشا کو قتل کرسکے یا انکی شان مین کلمات سخت زبان
سے نکال سکے اور اب وہ شہزادہ پیشوا ہے تمام لوح کیطرف تشریف لیگیا ہے اگر خدا نے چاہا تو لوح حاصل کرکے تیرے
پاس آئیگا مع صاحبقران کے پاس لوح لیکر جائیگا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو انکے ہاتھ سے ضرور قتل
ہوگا ہفت ہنر نے کہا اگر آپنے اسکو رہا کردیا تو غضب کیا جب آپ ہی کو بربادی طلسم منظور ہوئی تو اب
کون اس طلسم کو بچا سکتا ہے معلم طلسم نے کہا مین کیا چیز ہون جو اس صاحب و شوکت کی مدد کرسکون
اور مین کب اسیر کرسکتا ہون انکی مدد خدا کرتا ہے ہفت ہنر نے کہا مین اپنی جان دونگا مگر اس سے ایکبار
مقابلہ ضرور کرونگا معلم نے جواب دیا کہ اگر تونے مقابلہ کریگا تو ضرور تیری جان جائیگی ہفت ہنر نے کہا
اب جو ہو مین نے یہ ارادہ مستحکم کرلیا ہے معلم نے کہا تجھے اختیار ہے مین تجھے محبت رکھتا تھا اسوجہ سے تجھے
سمجھایا ورنہ کوئی ضرورت نہین تھی تو خوب آگاہ ہے کہ مین مسلمان ہون صرف تیری محبت سے اس
طلسم مین رہتا ہون ورنہ جس جگہ چاہون جاکر رہون اور جس طلسم کو چاہے فتح کرلون ہفت ہنر
معلم کی باتین سنکر خاموش ہورہا تھوڑی دیر کے بعد رخصت طلب کی معلم نے کہا اے ہفت ہنر مین پھر
کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور جو کچھ مین تجھے سمجھاتا ہون اسکے تئین اپنے حق مین بہتر جان ہفت ہنر
نے کہا مین اسکا جواب آپکو پھر دونگا معلم مجبور ہوا ہفت ہنر وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا وزیرون
کو بلایا کہا غضب ہوا معلم طلسم طلسم کشا کا شریک ہوگیا اور انکو تمام لوح کی طرف روانہ کیا ہے یقین ہے کہ کچھ
مدد بھی دی ہو اب طلسم کا بچنا بہت مشکل ہے وزرا نے کہا معلم طلسم نے اگر ایسا کیا تو عجب کی بات ہے ہفت ہنر
نے جواب دیا کہ طلسم کشا اور معلم ہم مذہب ہین بپاس مذہب ایسی بات ہوئی مجکو جو اسوقت بلایا
تھا تو منشا یہ تھا کہ مین بھی انھین کا مذہب اختیار کرون اور لوح طلسم کشا کو دون طلسم کشا لیکر
جائے فیروز ستارہ پیشانی قتل ہو بھلا مجھے کیا ضرورت ہے جو اپنا مذہب ترک کرون اور لوح دون
فیروز ستارہ پیشانی میرا دوست ہے مجھے اس سے مدد کی امید ہے بلکہ اسنے غضب کیا جو مجھے
پہلے سے نامہ نہ لکھا ورنہ مین اسکی مدد کرتا کسیکی کیا مجال تھی جو اس کے طلسم کو برباد کرسکتا

مگر اسنے خود غرضی کی ویسا ہی مبتلاے عذاب ہوا اب نہین معلوم کہان جاکے پوشیدہ ہوا ہے مگر مین طلسم کشا کو اسیر کرکے اسکو اپنے یہان لاؤنگا شکر اسکے ساتھ کردونگا خود بھی ہمراہ جاؤنگا جس شخص نے طلسم کو فتح کیا ہے اسکو اسیر کرونگا مسلمانون کا نام صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا ان لوگون نے بہت بڑے بڑے بندگان دین کو قتل کیا سب نے ملکر کیسے کیسے عبادت خانہ مٹا دیے کتنے ساحرون کو مارا جنکا مثل و نظیر اب ممکن نہین یہ لوگ لائق اسی کے ہین کہ انکو اسیر کرکے قتل کردن بڑا اجر پاؤنگا سامری و جمشید بہت خوش ہونگے میری راے تو یہ ہے کہ کسی ترکیب سے معلم طلسم کو گرفتار کرنا چاہئے کہ یہ بھی مسلمان ہے جبتک یہ گرفتار نہوگا طلسم کشا کی ہمت مین فرق نہ آئیگا اسکو پہلے اسیر کرنا چاہیے یہ اسیر ہوجائے تو شکر لیکر طلسم کشا کیطرف چلنا چاہیے اسکو اسیر کرکے پہلے ہدایت کیجائے۔ اپنا مذہب ترک کرکے دین سامری اختیار کرکے تو جان بچے اگر وہ سامری پرستی سے انکار کرے تو اسکو تکلیف شدید دیکر قتل کرنا چاہیے وزرا نے کہا معلم طلسم کیونکر گرفتار ہوسکتے ہین حکیم ہفت منزر نے کہا بہت آسان ترکیب ہے ابھی تک وہ غفلت مین ہین اور میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہین شب کو چند آدمی انکی خوابگاہ مین جائین اور انکو خود ہی مین گرفتار کرکے لے آئین وزیرون نے ہفت منزر کی راے سے اتفاق کیا اور ملازمین کو بلاکے کہا کہ تم لوگ بعد نصف شب پوشیدہ ہوکر معلم طلسم کے مکان پر جانا جب اسکو غافل پانا تو گرفتار کرکے لے آنا سب نے منظور کیا جب رات ہوئی ملازمین ہفت منزر اسباب ضرورت سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئے نصف شب کے بعد معلم طلسم کے مکان پر پہونچے دیکھا بہت سے لوگ نگہبانی کررہے ہین عیاران ہفت منزر پوشیدہ ہوکر اندر سے خوابگاہ معلم طلسم تک پہونچے دیکھا معلم محو خواب ہے عیارون نے بیہوشی اسکے دماغ مین پہونچائی معلم کو چھینک آئی بیہوش ہوگیا ملازمین ہفت منزر اسکا پشتارہ باندھکر نکلے راہ طے کرکے ہفت منزر کے پاس پہونچے یہ ان لوگون کا منتظر تھا ہی بہت خوش ہوا سب کو انعام دیا معلم طلسم کی زبان اپنے ہاتھ سے چھیدی دونون ہونٹ ٹانک دیے تب آہن نہادی عیارون سے کہا اسکو ہوشیار کرو عیارون نے معلم کو ہوشیار کیا معلم طلسم کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے تخت پر ہفت منزر بیٹھا ہے گرد اسکے وزیر جمع ہین معلم نے چاہا کچھ کہون مگر کیونکر کلام کرسکتا تھا زبان چھیدی ہوئی تھی ہونٹ دونون ٹنکے ہوئے تھے مجبور ہوگیا ہفت منزر نے کہا اے معلم اپنے کئے کی سزا پائی اب بھی اگر اپنا ترک مذہب کرے اور طلسم کشا کو اسیر کردینے کا وعدہ کرے تو مین رہائی دون معلم نے اشارے سے کہا مین ہرگز اپنا ترک مذہب نکرونگا اور طلسم کشا کی رفاقت سے علیحدہ ہونگا ہفت منزر نے ملازمین سے کہا اسکو بھی گرا اسیر کرو سات روز تک اسکو قید شدید مین رکھو اور ہر طرح کی تکلیف دو اگر ساتوین روز یہ اپنا ترک مذہب کرے تو میرے پاس لانا نہین تو سر کردونگا ملازمین ہفت منزر معلم طلسم کو زندان مین لیگئے ایک حجرۂ تاریک مین اسیر کیا کہ حال اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر ہفت منزر جب معلم کو قید کرچکا تو اپنے وزیرون سے کہا کہ اب سامان شکر کشی درست کرو مین طلسم کشا سے مقابلہ کو جاؤنگا اسکو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا وزراے نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاریان سفر کی کرنے لگے تین دن تک سامان سفر مین گذرے چوتھے دن سب نے ہفت منزر کو اطلاع دی کہ سب سامان سفر درست ہے جب روز مزاج مین آئے

براے مقابلہ طلسم کشا تشریف لیچلے ہفت ہنر اُسی روز کوچ کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے کیواسطے چلا کر ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب حال شوکت مآل شاہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا جاتا ہی

کہ جب شاہزادہ کتاب طلسم معلم سے لیکر براے فتح روانہ ہوا تو تیسرے روز ایک میدان مین پہونچا شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک حجرہ وسط میدان مین بنا ہوا اس حجرے سے دھوان نکل رہا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کتاب طلسم مین اس حجرے کی کیفیت دیکھی لکھا تھا کہ جو اس حجرے کے قریب جائیگا نابینا ہو جائیگا اس دھوئین کی تاثیر ایسی ہی ہی اگر اسکو فتح کرنا منظور ہو تو زمین مین نقب لگاے حجرے تک نقب لیجاے ایک شمع تہخانہ مین روشن ہے اسکو گل کردے دھوان موقوف ہو جائیگا مگر شمع کو گل کرنے کیواسطے سرمہ کحل الجواہر آنکھ مین لگاکے جاے اسکے بعد سرمے کے اجزا تحریر تھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ٹھہرایا اسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین شہنشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شہنشاہ نے خادمون کو طلب فرمایا سرمے کی تیاری کا حکم دیا حسب الحکم سرمہ تیار ہوا شہنشاہ نے اپنی آنکھ مین سرمہ لگایا دوسرے روز ملازمین کو حکم دیا کہ نقب لگاؤ تہخانہ تک پہونچاؤ ملازمین نے نقب لگائی دن بھر نقب زنی مین مصروف رہے قریب شام پہر کا نقب تہخانہ تک پہونچایا وہان سے واپس آئے شہنشاہ سے آکر عرض کیا حضور نقب تہخانے تک پہونچ گئی شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر اُٹھے نقب مین داخل ہوئے راہ طے کرکے تہخانہ مین پہونچے دیکھا ایک شمع روشن ہی شہنشاہ نے اس شمع کو گل کیا وہان سے باہر تشریف لائے دیکھا دھوان موقوف ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے شکر خدا کیا لشکریون سے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرو انشاء اللہ تعالے کل آگے چلینگے لشکر مین جو کوچ کی خبر پہونچی اہل لشکر نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر شہنشاہ گوہر کلاہ عیش و عشرت مین مصروف رہے صبح کو لشکر ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے

اب حالت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو لشکر اپنے ہمراہ لیکر چلا تھا آٹھوین روز اس میدان مین پہونچا جہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے شمع کو گل کیا تھا اسنے جو آکر حجرہ کی حالت تباہ دیکھی گھبرا گیا ملازمین سے کہا معلوم ہوتا ہی معلم نے طلسم کشا کو کتاب طلسم دیدیا ہی ورنہ طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو اس شمع کو گل کرسکتا مگر اب کہان جا سکتا ہی مین اسکو سولک سے اسیر کرونگا ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا آٹھوین روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک لشکر اترا ہوا ہی ہفت ہنر نے … زمین کو کیواسطے بھیجا کہ جاکر خبر لاؤ ملازمین اسکے خبر کیواسطے گئے اور کہا یہ لشکر طلسم کشا کا اترا ہوا ہی ہفت ہنر نے کہا بہت اچھے مقام پر طلسم کشا سے ملاقات ہوئی اب آگے نہ جانے کا … ہو اسیر کرونگا یہ کہکر … اسنے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین حکیم ہفت ہنر اس طلسم کا بادشاہ ہون سات ہنر جانتا ہون تحریرین بھی یکتاے روزگار ہون فنون سپہگری بھی بہت دنون تک یاد کیے ہین حکمت مین بھی دخل ہے فن رمل کو بھی خوب جانتا ہون علاوہ

اسکے اور بھی فن معلوم ہین تم مجھسے مقابلہ نکر سکو گے اور جسکی وجہ سے تم اسقدر نازان ہو اسکو مین نے
اسیر کر لیا ہی اور معلم طلسم کو اب کبھی رہا نہ کرونگا تمھین بھی اسیر کرکے بھیجونگا اسی کے ساتھ قید کرونگا اور اگر
ترک مذہب گوارا کرو تو تمھین اس طلسم مین وہ عہدۂ جلیل دون کہ سب لوگ باشندگان طلسم تمھاری حالت پر
رشک کرین یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے ہاتھ مین دینا اور جواب صاف لیکر آنا
ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو دوسرے لشکر کو دیکھا ہرکارون کو بھیجا کہ جاکر خبر لائین لشکر کسکا
اترا ہی ہرکارے دریافت کرگئے تھے شہنشاہ بھی خوش تھے کہ اب ہفت ہنر سے مقابلہ ہوگا جو کچھ ہونا ہو
ہو یہین فیصلہ ہو جائیگا سردارون سے یہی ذکر کر رہے تھے کہ چوبدار نے آکے دعاے دولت دی اور عرض
کی کہ ہفت ہنر نے ایک نامہ حضرت والا مین بھیجا ہی ایک ساحر لیکر آیا ہی در دولت پر حاضر ہی امیدوار
باریابی ہی کیا حکم ہوتا ہی شہنشاہ نے فرمایا اندر بلاؤ ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ساحر
نے جو رونق بارگاہ دیکھی دنگ ہوگیا شہنشاہ کی صورت بغور دیکھنے لگا شاہزادے نے کہا بھائی جس کام
کو آیا ہی پہلے اسکو انجام دے پھر اور حرف مطلب ہو ساحر نے نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے نامے کو کھولا
مضمون پڑھ کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہ اس مکار سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے اٹھا نہ رکھو ہم
موجود ہین یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر کانپتا ہوا بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان ہفت ہنر
اسکا منتظر تھا جیسے ہی ساحر کو آتے ہوے دیکھا جلدی سے اپنے پاس بلاکے پوچھا کہ شاہزادہ کیا کہتا تھا ساحر
نے جواب دیا کہ نامہ دیکھکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور جھلا کے کہا جو اسکے مزاج مین آئے اٹھا نہ رکھیں
اور معلم طلسم کو اسیر کرکے مغرور ہون ہفت ہنر نے جو ساحر سے یہ کلمات سنے جھلا کے اپنے لشکر مین طبل جنگ
بجنے کی اطلاع کرائی اسکی فوج مین طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر
لیکر اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوے بارگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوکر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے اور
عرض کی او شہریار ہفت ہنر نے طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی کہ میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ کرے شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایک شب تیاری مین بسر کی جب سلطان اقلیم مشرق نیزۂ خطوط شعاعی
ہاتھ مین لیکر میدان فلک پر جلوہ افروز ہوا یعنی شب گذری روز ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ
خوابگاہ سے برآمد ہوے فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم در دولت پر مرکب لیکر حاضر ہوے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ
کیطرف روانہ ہوا اسطرف سے حکیم بھی اپنا لشکر لیکر آیا میدان مین پہونچ کے دونون لشکرون کی صف بندی
ہوئی نقیبان خوش الحان میدان مین آئے نقابت کرکے ہٹے کر کشتون نے نرغا کیا حکیم ہفت ہنر صف سے
آگے بڑھا پکار کر کہا او طلسم کشا آگاہ ہو اب تمھارا ارادۂ فتح طلسم بیکار ہی مین نے معلم طلسم کو گرفتار
کر لیا اب تمھین اس طلسم مین رہنا اچھا نہین جبتک معلم موجود تھا تم مجھسے ہر طرح لڑ سکتے تھے جب بھی تمھاری
کوشش دیر دی بیکار تھی اور اب تو محض بے سود ہی کیونکہ مین سات ہنر جانتا ہون تم کس بات مین مجھ سے مقابلہ
کروگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا او ہفت ہنر جب مین صاحبقران نامدار سے رخصت ہوکر
اسطرف چلا تھا اسوقت بھی معلم طلسم کی ذات کا سہارا نہ تھا محض خداوند کریم کو اپنا معین و مددگار جانکر اس طلسم

کے قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا یہاں اگر معلم طلسم سے ملاقات ہوئی وہ بھی مرد مسلمان تھا جب وہ تمام ہوش آیا ہین دو روز
اسکے یہان رہا اب اگر تو نے اسکو چھوڑا یا مرگیا تو تجھے کچھ اندیشہ نہین ہے خود اسنے چاہا تو اسکو بھی رہا کرونگا اور جو
مدعا سے دل ہو اسکو حاصل کرکے صاحبقران نامدار کی خدمت مین رہو۔ نہ ہوگا ہفت سر نے جواب دیا
او طلسم کشا تجھے یہ سب حسن و شباب پر رحم آتا ہے اگرچہ تو نے گنبد شمع کو توڑا مگر مین اب بھی تجھے کہتا ہون کہ
یہانسے واپس جا یہ طلسم اور طلسمون کی طرح نہین ہے جو تجھے فتح ہو جائے شہنشاہ نے جواب دیا ایسی بات زبان
نہ نکالو ورنہ بہت پچھتائیگا ابھی سزا دونگا اگر تجھے میری ذات سے خوف ہے تو معلم طلسم کو رہا کر دے اور لوح طلسم
مجکو دے اور دین سامری پرستی پر لعنت کر مین بعد قتل فیروز نوت یہان تجدید کرونگا۔ جو ملکت ہفت سر نے سنا اسکو غصہ
آگیا جھلاکے کہا او طلسم کشا کیا کہتا ہے مین ہرگز مذہب سامری پرستی ترک نہین کرونگا اور فیروز کی مدد
کرجاؤنگا جسقدر مسلمان ہین سب کو گرفتار کرکے لاؤنگا جو مذہب سامری پرستی اختیار کریگا اسکو امان دونگا
ورنہ سب کو قتل کرونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا بس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے یہ میدان نبرد ہے مقام وعظ و
پند نہین ہے اگر کچھ ہنر جنگ دکھانا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ہفت سر نے اپنی فوج کیطرف دیکھا ایک پہلوان
صف لشکر سے مانند پیل دمان جھومتا ہوا نکلا شہنشاہ سے آنکھ ملا کے کہا او طلسم کشا مین بہت مشتاق
ہون کہ تجھ سے مقابلہ کرون شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر آگے بڑھے پہلوان نے کہا آگاہ ہو کہ نام میرا
آشام سنگ بازو ہے آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلے مین نہین آیا بہت سے پہلوانون کو مین نے ہنر
جنگ سکھائے اور بہت سے پہلوان میرا نام سنکر مقابلے کو آئے مگر میری صورت دیکھکر تاب مقابلہ نہ لاسکے مجبور
ہو کے میری اطاعت قبول کی تم جو اس وقت میرے مقابلے مین آئے ہو تو اپنے تئین کیا سمجھتے ہو بھلا خود ہی انصاف
کرو تم مجھ سے مقابلہ کرسکو گے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تیرے صاحب ہفت سر کی ایک دلیل بھی ہے کہ
اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہے اور جو لوگ تیرے مقابل کو آئے ہونگے وہ مردان عالم سے نہونگے
تیری کیا مجال ہے جو کوئی تیرے مقابلہ نہ کرسکے اور کس بات پر تو ناز کرتا ہے یہ میدان جنگ ہے یہان زبان نیزہ و خنجر
سے کلام ہوتا ہے اگر تجھے کچھ دعوی ہے تو ہم تیرے سامنے موجود ہین جو حربہ کہ تجربۂ فن جنگ سے رکھتا ہو پیش
کر آشام نے جو تقریر شہنشاہ گوہر کلاہ کی سنی دل مین کہا یہ جوان بڑا جری معلوم ہوتا ہے اسکی باتون سے
شجاعت ٹپکتی ہے یہ سوچ کے آگے بڑھا کہا او جوان مین تیرے روبرو کھڑا ہون جسقدر وار تیرا جی چاہے
مجھپر لگا کہ تیرے دل مین حسرت نہ رہجائے مین آخر مین تجکو میدان سے اٹھا لیجاؤنگا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تو بیہودہ گوئی کرتا ہے تیری کیا مجال جو تو ایک ہاتھ کو ہاتھ سے جنبش دے سکے اور ہمارا
یہ دستور نہین ہے کہ جنگ مین سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا چاہیگا تو دیکھ لینگے تو وار کر پہلوان نے کہا
او جوان میرا وار پیام موت ہے شہنشاہ نے کہا بہادرون کو میدان جنگ مین لڑکر مرجانا حیات ابدی
سے بہتر ہے لیکن موت سے ہم طالب ہین تو وار کر جب آشام نے دیکھا کہ یہ جوان کسی طرح نہین مانے گا
مجبور ہو کے گرز کا وار کیا شہنشاہ نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کر پھینکدیا آشام کو کمال خفت ہوئی اور قوت
شہنشاہ دیکھکر متحیر ہوگیا دل مین خیال کیا یہ جوان آفت کا پرکالا ہے ہڈیون مین بجائے مغز قوت بھری
ہے یہ سوچ کے اپنے دوش سے تبر اتار شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے تبر بھی اس کے ہاتھ سے
چھین لیا زمین پر پھینکدیا کہا او آشام وار سمجھکر نہین کرتا ہے دو حربے چھنوا دیئے ابتک سمجھے

خیال نہیں ہو سکتا پر آشام کی غفلت اور زیادہ بڑی میان سے تیغ نکالا کہا او جوان اب تیری جان بچالو ل
ہو تو نے مجھے اس بزم عام مین ذلیل کیا اب جا قتل سے تجھے نہ چھوڑونگا شہنشاہ نے فرمایا یہ تو تونے پہلے بھی
کہا تھا مگر چند گھڑی بیت گئے مین اب تک کوئی حربہ نہین اٹھایا ہو سپر تک میرے پاس نہین ہو اور اسقدر
بیہودہ بس ہو آشام نے تیغ شہنشاہ کے سر پر دی شاہزادے نے سپر بھی نہ اٹھائی اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
پنجہ مرد دے کے تلوار چھین لی توڑ کے زمین پر پھینکدی ہنس کے فرمایا او آشام اب بھی تجھے ہوش نہین
آیا ارے کیا غضب ہوا سب دعوے غیرت باطل ہوتے ہین اسی قوت پر تجھکو یہ ناز تھا کہ کوئی پہلوان
آج تک میرے مقابلے مین نہین آیا ارے اب بھی کچھ نقصان تجھے نہین پہونچا ہو تجھسے کارزار کرا اگر تجربہ
کوئی باقی نہین رہا ہو تو اپنے لشکر کے ہنگامے مین موجود ہون جبتک تو اور کرنے کی اجازت نہ دیگا مین وار
نہ کرونگا آشام نے دیکھا یہ جوان ضرور مجھے قتل کریگا زندہ نہ چھوڑیگا یہ سوچ کے اسنے اپنے لشکر کیطرف
دیکھا ایک موکل طالب کی صورت تلوار اسکے پاس پہنچی اسنے تلوار کو نیام سے نکالکر شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے
نے اپنے پر کھونی پر ہاتھ ڈالدیا اسنے بیتابانہ کمر مین شہنشاہ کے ڈالا دونون گھوڑے سے اترے زمین
پر آتے ہی شہنشاہ آشام کو لے دوڑے دس قدم پر جاکے کہدیا زمین سے اٹھا لیا چرخ دیکر زمین
پر مارا آئینہ عرصہ کارزار پر زنگیا ستخوان تن آشام چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین
و آفرین بلند ہوئی ہفت ہنر نے جو قوت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا رنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے مخاطب
ہوکر کہا یہ جوان قوت کا تیرہ ہر فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہی اسکا ہمنبرد میری فوج مین اسوقت کوئی
موجود نہین ہو اور مین مقابلہ کرنا ننگ و عار سمجھتا ہون ہان اگر صاحبقران سے مقابلہ ہوگا تو بزم جنگ
دیکھونگا اگر میدان سے مانند طفل الٹا لاؤنگا بس جوان سے کیا مقابلہ کرون ایک ضرب بھی میری
اس سے نہ سہیگی اور لوگ مجھ پر خندہ زن ہونگے کہ ایک جوان سے لڑکر اپنی بات کھوئی اس کے
زیر کرنے سے میرے واسطے نیکنامی نہین ہوگی سب نے کہا آپ کے بالکل خلاف شان ہے کہ
اس جوان سے مقابلہ کرین ہفت ہنر نے کہا اگر حمام لنگر بند قبول کرنے تو اسکو بلا ڈالو
بس جوان کے مقابلے مین بھیجو سب نے کہا حمام لنگر بند اپنے مکان پر ہوگا ہفت ہنر نے کہا
تمہاری طرف سے اسوقت رخصت ہون کوئی ساحر بلانے جائے اور تخت سحر پر اسکو بٹھا کے شب
بھر تک سب نے کہا یہ بات ممکن ہو کہ یہان سے ایک ساحر جائیگا وہ اس کو
اسکو یہان لے آئیگا جب یہ راے قرار پا چکی تو ہفت ہنر نے طبل بازگشت بجوا دیا دن بھی
تمام ہو چلا تھا شہنشاہ گوہر کلاہ شادان و فرحان میدان کارزار سے چلے اپنے لشکر مین تشریف
لائے اپنے ہمراہ بیکر بارگاہ ہمایون کیطرف روانہ ہوئے ہفت ہنر بھی میدان سے پلٹا اپنے
لشکر مین آکر ایک ساحر کو بلایا جب وہ حاضر ہوا تو ہفت ہنر نے کہا اے ریاض جادو
ابھی تخت جا اور حمام لنگر بند کو اپنے تخت پر سوار کرکے لے آ اور اس سے کہدینا کہ
ایک جوان ایسا آیا ہو کہ اسنے آشام کو قتل کیا اور اسوقت دعوای جرات کر رہا ہو
کسی کو اپنا ہمنبرد نہین جانتا ہو اور امر واقعی بھی یہی ہو کہ اسکا ہمنبرد میرے لشکر مین کوئی نہین
ہو اور مین اسکا مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ میری خلاف شان ہو اگر تم اسوقت مین یہان آجاؤ تو اس سے

مقابلہ کرو ساحر نے کہا مین جاتا ہون ابھی اسکو پکڑ لاتا ہون یہ کہکر ساحر وہان سے روانہ ہوا حمام لنگر بند
کے مکان پر آیا حمام اسوقت اپنی ورزش گاہ مین زور کر رہا تھا بہت سے شاگرد جمع تھے سب کو زور دلا رہا
تھا کہ فرستادہ ہفت ہنر جاکر پہونچا حمام نے جو ساحر کو آتے ہوئے دیکھا زور دینا موقوف کیا ساحر کی طرف
مخاطب ہوا کہا اے ریاض جادو اسوقت تمہارے آنیکا کیا سبب ہے ریاض جادو نے کہا
تمکو حکیم ہفت ہنر نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور بلایا ہے حمام لنگر بند نے کہا بلانے کا سبب بھی کچھ بیان
کیا ہے ریاض جادو نے سب کیفیت بیان کی حمام جادو اسیوقت اکھاڑے سے باہر آیا ریاض
جادو سے کہا تم جبتک استراحت کرو مین لباس تبدیل کرلون اپنے اسلحہ منگالون تو تمہارے ہمراہ چلون
جادو اکھاڑے پر بیٹھا رہا حمام لنگر بند نے لباس تبدیل کیا اسلحہ ذات سے آراستہ ہو کے ریاض
کے تخت پر آکے بیٹھا ریاض نے تخت اڑایا تھوڑی دیر مین ہفت ہنر کے لشکر مین آئے وہ پہونچے ہفت ہنر
اسکے انتظار مین بیٹھا تھا حمام کو دیکھ کر بہت خوش ہوا شب بھر اسکے واسطے جلسۂ عیش و عشرت منعقد
کیا صبح کو لشکر ہمراہ لیا اسکو حربہاے جنگ عمدہ عمدہ دیئے اپنے ساتھ میدان کارزار مین لایا اسطرف
ہفت ہنر کے لشکر کی صفین کھنچین اسطرف شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ اپنے لشکر
ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے یہان بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت
کڑکا کہکر ہٹے ہفت ہنر نے حمام لنگر بند کیطرف اشارہ کیا حمام گینڈے کو جھکا کے میدان مین
آیا پکار کے آواز دی اے طلسم کشا اگر کچھ دعوی جرأت ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا یہ سنکر
شہنشاہ گوہر کلاہ نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آئے حمام نے صورت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی ہنس کے
کہا اے جوان مین تجھے نہین بلاتا ہون بلکہ طلسم کشا کو بلاتا ہون شہنشاہ نے کہا او کودن کچھ مجھے ہنر دکھا تو
بھی نہین دیتا ہو منم طلسم کشا ذو فنون حمام نے کہا مین سمجھے تو ہرگز مقابلہ نہ کرونگا ابتک مین یہ جانتا
تھا کہ طلسم کشا بڑا قوی ہیکل جوان ہوگا تم تو نازنین نازک اندام ہو تجھے کیا مقابلہ کرون شہنشاہ نے
فرمایا وہ ہوگی جو کام نہ کرنیگا حمام نے پلٹ کے دیکھا ہفت ہنر نے اشارہ کیا حمام قریب آکے
گاوزن ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ پر نیزے کا وار کیا شاہزادے نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روک
کر پھیر ایسا مارا کہ حمام کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اسکو کمال خفت ہوئی میان سے تلوار لی دیر تک
آپس مین تیغ زنی رہی ایک مقام پر حمام نے سر پر شاہزادے کے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو چہرے
کی پناہ کیا گھوڑے کی باگ پر ہاتھ سخت ہوا گھوڑا پیچھے ہٹا عقب مین زمین ناہموار تھی گھوڑے
کے قدم نہ جمے پاؤن بہکے خود شاہزادے کے سر سے اور سپر چہرے سے ہٹ گئی تلوار سر پر پڑی
چار انگل کاٹ کے سر مین اتر گئی شہنشاہ نے دستانہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر منہ پر آ لی حمام نے
چاہا وار بھی کرے مگر شاہزادے نے اسی حالت مین تلوار میان سے لی حمام کی کمر پر وار کیا کہ مثل
خیار حمام کے دو ٹکڑے ہوگئے گھوڑے سے زمین پر مرکے گرا دونون لشکرون سے شور تحسین
بلند ہوا ہفت ہنر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ اسوقت طلسم کشا زخمی ہے
سب ٹوٹ پڑین اور اسکو گرفتار کرلین اسکا اشارہ پاتے ہی سب فوج ٹوٹ پڑی شہنشاہ
نے زخم سر کو جلدی سے باندھا ہوشیار ہوکر زین فرس پر بیٹھے سپاہ اسلام

بس یہ کیفیت دیکھکر آبڑی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شاہزادہ جو بکر زخمی ہو چکا تھا اسوقت جو زیادہ کوشش
جنگ مین کی زخم سر پر اور دو تین زخم کاری پڑے اور زخمون سے خون جاری ہوا شاہزادے کا حال
ابتر ہوگیا ہاتھ نے دستگیری نہ کی پاؤن رکابون پر کا سنبھلنگ تیزی سے لگی شاہزادے نے مجبور ہوکر
دونون ہاتھ فرس کی گردن مین ڈال دیئے گھوڑا اصل نسل بھی اسوقت برے آقا پر دقت تنگ ہو لشکر
کی بھیڑ سے نکلا اور ایک جانب صحرا مین روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا مگر کیفیت یہان کی جنگ
کی یہ ہوئی کہ دیر تک ہفت ہنر کی فوج معروف کارزار رہی جب اہل اسلام نے کشتون کے پشتے لگا دیئے
اور سپاہ مخالف کے لوگ انتہا کے زخمدار ہوئے تو مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا سپاہ اسلام
نے تعاقب کیا دور تک ان نامردون کو بھگا کے پلٹے یہان خیمہ و خرگاہ سب رہگیا تھا لشکر اسلام نے لوٹ
لیا اب جو خیال کیا تو شاہزادے کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ شاہزادۂ
والا تبار کا پتہ نہین بارگاہ شہنشاہ مین بھی آکے دیکھا مگر کسیکو نہ پایا سخت حیران ہوئے سب نے کہا
اب اسی جگہ قیام کرنا اچھا ہے شاہزادے کو تلاش کرینگے جہان وہ جائینگے پتہ معلوم ہو جائے گا
سب لوگ وہین ٹھہرے اسی روز سے شاہزادے کی تلاش شروع ہوئی اب حال شہنشاہ کا
عرض کیا جاتا ہے کہ انکا جو گھوڑا عین گرمی جنگ سے نڈھال ہوکے نکلا صحرا کیطرف چلا شب بھر
گھوڑے نے رہروی کی جب صبح ہوئی تو ایک صحرائے پر فضا مین پہونچا دیکھا درخت گنجان زمین سرد
معلوم ہوتی ہے گھوڑا ایک درخت گنجان دیکھکر ٹھہرا آسانی سے بیٹھکر اپنے جسم کو حرکت دی کہ شاہزادہ
زمین پر آیا گھوڑے نے سونگھا سانس جسم مین باقی پائی ایک جانب چرنے لگا کہ قضا سے کار اتفاقات
روزگار ملکہ ناہید ثریا چشم دختر سلطان الاطبا مالک فیروزہ کی اسطرف براے تفریح آنکلی
کنیزین تو بہت ہمراہ تھین صحرا مین پہونچ کے تخت اتارا کنیزین چارون طرف ٹہلنے لگین ایک کنیز کی نگاہ
جو گھوڑے پر پڑی قریب آئی دیکھا ایک جوان رعنا حسن و جمال مین یکتا زیر درخت پڑا ہے مگر قاعدے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم مین جان باقی نہین ہے کنیز ملکہ کے پاس آئی ملکہ سے کیفیت بیان کی ملکہ بھی خائف
ہوکر اسطرف تشریف لائین نگاہ جو جمال جہانتاب شہنشاہ نامدار پر پڑی ملکہ فریفتہ ہوگئین رو رو کر دوڑی
ہوئی تخت شہنشاہ کے قریب آئین سر اپنے زانو پر رکھا بہت چاہا ہوشیار کرین مگر شاہزادے کو
ہوش نہ آیا ملکہ اپنے تخت پر ڈال کے اپنے باغ مین لائین جراحون کو طلب کیا سب نے زخمون مین
ٹانکے لگائے دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا تو اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا متحیر ہوکر
چارونطرف دیکھنے لگے ملکہ قریب آئین عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہے شاہزادے
نے جو ملکہ کی صورت دیکھی ہوش گم ہوئے زنجیر زلف مین دل نادان اسیر ہوگیا کلیجے کے پار عشق
کا تیر ہوگیا پہلے ملکہ نے شاہزادے کی کیفیت دریافت کی انہون نے کیفیت بیان کی ہنوز ملکہ کی تقریر ختم نہوئی تھی
کہ شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف سامنے سے تشریف لاتے ہین ملکہ سے پوچھا کہ یہ مرد ضعیف کون ہین
ملکہ کی جو نگاہ اس مرد ضعیف پر پڑی چہرے سے رنگ اڑ گیا عجب پریشانی ہو گئی شہنشاہ نے ملکہ کو جو اس
عالم مین پایا فرمایا ملکہ خیر ہے اسوقت دشمنون کا حال کیون متغیر ہو ملکہ نے عرض کی یہ جو تشریف لاتے ہین
میرے والد نامدار ہین اب یہان آگئے اور ہمکو قتل کرینگے شہنشاہ نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو سب مصلحت

ابھی یہ باتیں ہوتی تھیں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُس مرد ضعیف نے بارہ دری کے اندر قدم رکھا پہلے شہزادہ
پر نگاہ پڑی حسن و جمال دیکھکر پیر مرد دنگ ہو گئے مگر حالت زخمداری مین پاکر انکا دل ہی کڑھے سے ٹکڑے ہوا
شہنشاہ نے بڑھ کر اُنکو لیا پیر مرد نے کہا اے جوان مجھے یہ یقین کو اس جوکہ قبل از دریافت حال تجسس تکلیف دون
اسلیے مین تیری کیفیت تحقیق کرون شہنشاہ نے ہر چند چاہا مگر اُن پیر مرد نے اُٹھنے نہ دیا قریب مسہری
کے آگے بیٹھے کہا اے جوان اپنی حقیقت بیان کر شہنشاہ گوہر کدہ نے ابتدا سے اپنا حال کہنا شروع
کیا حسب و نسب بھی بتایا طلسم مین آنے کی وجہ بھی ظاہر کی پیر مرد نے جو کل کیفیت سنی تو معلم کے شریک
ہو جانے کے حال نے پیر مرد کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ پیر مرد نے کہا اے جوان جب تجھسا بڑا شخص جو
استاد بادشاہ طلسم ہو وہ تیرا شریک ہوا اور تو نے بجرأت و ہمت اس طلسم مین دخل کیا تو اب یہ تیری
اطاعت ضرور ہے وہ بیوقوف ہوا اور مین تیرے حسب و نسب سے بخوبی آگاہ ہون بلکہ معلم طلسم سے
اکثر صاحبقران نامدار کا ذکر رہا ہے اور وہ مداح صاحبقران تھے اُنھون نے اکثر تعریف کی اور
اشتیاق ملاقات ظاہر کیا مگر بوجہ کاروبار طلسم کے ایسی مہلت نہ ملی جو کبھی قدمبوسی صاحبقران سے
مشرف ہوتے ہمارے طالع یاور تھے جو آپ سا صاحب جاہ و حشم والا ہمم اسطرف تشریف لایا ہمارے
کلبہ احزان کو رشک گلزار فرخار بنایا یہ آپ کا غفلت خانہ ہے اور لوح طلسمی حاضر ہے آپ شوق سے لوح
بچا مین طلسم کو فتح فرمائین خدا آپکو فتح کرنا طلسم کا مسعود و مبارک کرے شہنشاہ سلطان الاطبا کی
گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے کہا آپ میرے بزرگ ہین حکیم نے کہا مین ایک بات اور عرض کرنا چاہتا
ہون شاہزادے نے کہا ارشاد ہو مین ضرور اسپر عمل کرونگا حکیم نے کہا ابھی اس کنیز کو محل مین بھیجیے
انشاء اللہ تعالے اسکو صاحبقران زمان کے سامنے آپکی کنیزی کے لیے حاضر کرونگا شہنشاہ
نے عرض کی مین خود بھی ایسا ہی چاہتا تھا کہ آپ اسکو صاحبقران کے سامنے بطور حکم شریعت عمل
مین لائیے یہ باعث خوشنودی صاحبقران ہوگا اور آپکی عزت صاحبقران زیادہ کرینگے حکیم نے عرض
کی مین اپنے تئین ہر طرح انکا خادم تصور کرتا ہون ایک مدت سے اشتیاق قدمبوسی رکھتا تھا اب آپکے
ذریعہ سے ملاقات ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا انشاء اللہ تعالی بہت جلد یہان سے صاحبقران کی
خدمت مین جانا ہوگا حکیم نے اسیوقت اپنی دختر نیک اختر کو محل مین بھیجا اور شاہزادے کو اپنے ہمراہ
لیکر اپنے مکان مین آیا ایک بارہ دری رشک پری شاہزادے کے واسطے آراستہ کرائی شہنشاہ
کو بسر کیا بارہ دری مین سوار ہو گئے حکیم نے جراحون سے تاکید شدید کی کہ علاج شہزادے
کا توجہ کرین اور جلد شفا دین جراحون نے باسبب انعام بڑی توجہ سے علاج کیا سات دن مین شاہزادے
کو شفا سے کلی ہوئی براے غسل صحت حمام مین تشریف لیگئے حمام سے آکر پوشاک تبدیل کی حکیم سلطان الاطبا
نے بہت کچھ مال و زر تقسیم کیا ایک جلسہ تہنیت صحت شاہزادے کا قرار دیکر جسقدر رؤس حوالی کے
کے باشندے تھے سب کو بلایا سب آکر شریک جلسہ ہوئے جب جلسہ مین سب اعیان حوالی
جمع ہوچکے تو حکیم نے آواز بلند کہا کہ اسوقت ہمارے شہر کے سب صغیر و کبیر برنا و پیر جمع ہین اور
ہمارا خاص منشا اس جلسہ کے منعقد کرنے سے یہی تھا کہ آپ حضرات جمع ہون کیونکہ اسوقت ایک امر
ضروری کا اظہار کرنا تھا سب نے کہا ہم سب بدل آپکے ارشاد کو سن رہے ہین جو فرمائیے گا ہمارے سر

حق مین بہت مفید ہوگا حکیم نے کہا مین نے آج سے دین سامری پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا جن صاحب کو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ اس دین باطل کو ترک کرین شریک اسلام ہون اور
جن صاحب کو قبول نہو میرے حوالی سے نکل جاوین ورنہ قتل کیے جاوینگے سب نے ایک زبان ہوکر
کہا ہمکو آپکی اطاعت منظور ہے جو کچھ آپ فرماوین ہم بسر و چشم قبول کرین حکیم نے کہا مین اپنی اطاعت
کا خواستگار نہین ہون بلکہ آپ سب لوگ اطاعت شہنشاہ تو ہمرکاب کی اختیار کرین کہ ایسا آقا سے قدردان
عنادشعار ہے مین نے بھی انھین کی اطاعت قبول کی ہے اور انکو اپنا مالک و آقا تصور کرتا ہون سب نے کہا
جب آپ انکی غلامی کا دم بھرتے ہین تو ہمین کیا عذر ہے جب آپ انکے ایسا جانتے ہین تو ہماری کیا مجال ہے جو انکو
بجا و ندی نہ مانین حکیم سلطان الاطبا نے کہا اب مین انکے اوصاف حمیدہ بھی آپ لوگون کے سامنے بیان
کرون اور آپ لوگ بغور سماعت کرین سب نے عرض کی ہم ہمہ تن ہوش ہین آپ بیان فرماوین حکیم نے
کہا انکی عالی خاندانی اظہر من الشمس ہے اور جرأت مردانگی اپنی مین الامس ہے حضرت ابراہیم خلیل سے
انکا سلسلہ ملا ہے اسوقت تک یہ لوگ بغرض ترقی اسلام ہوا سطے اپنے دین کے جفا گوارا کیے ہوئے ہین کہ لشکر
آوساقو میسے ہوئے مانند ہ شرق سے غرب تک جاتے ہین اور بہر رجعت فتحمندی کرتے ہوئے اس جانب سے
واپس آتے ہین انھون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو ذلیل کیا خاک مین ملادیا انہین کا یک لمفیل
اور بستان بھی برکات و شرکت مین یکتا ہوتا ہے آجتک یہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوئے بڑے بڑے گردن کشون کو
زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اسلام کا رواج انھین لوگون کی ذات سے ہوا اور ہوتا جاتا ہے یہ سب لوگ
زینت راہ دین اسلام مشہور ہین انکے مراتب سے سب آگاہ ہین بڑے صاحب عزت و جاہ ہین انھین
کی لوریہ ہیاد دیران عالم سمجھتے ہین سب کو فتح لشکر جانتے ہین انسے مقابلہ کرنا بالکل عقل کے خلاف
ہے بہت سی کتابین لوگون نے جو انکے حالات مین تحریر کی ہین انکے دیکھنے سے انکی کیفیت خلاصہ
معلوم ہوتی ہے اقبالمندی بھی یہ لوگ ایسے ہین کہ جب کسی آفت مین مبتلا ہوجاتے ہین تو انکی مدد
غیب سے ہوتی ہے یہین سے انکی اقبالمندی ظاہر ہے کہ مین اس طلسم کا لوحدار ہون حکیم ہفت منظر
مجھے کیسا معتبر جانتا ہے سوا دو شخصون کے اور کسیکا اسے اعتبار نہین ایک تو معلم طلسم جو اسکا استاد ہے کہ
وہ اس طلسم کے عجائب و غرائب آشنایا کرتا ہے اور دوسرا مین ہون کہ مجھے لوح طلسم کی نگہبانی کیواسطے تجویز
کیا ہے جب یہ طلسم مین آئے پہلے معلم صاحب نے انکی اطاعت قبول کی کتاب طلسم انکو دیدی اسکے
بعد یہان تشریف لائے مین نے جو حال جہان آرا کو دیکھا کچھ نہ کرسکے لوح حاضر کرنیکا وعدہ کیا اقبالمندی
انکی عیاں ہے سب نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اور جو کچھ انکی تعریف کیجاسئے وہ کم ہے
حکیم یہ کہکر خاموش ہوا جلسہ شروع ہوا شہنشاہ نے حکم فرمایا کہ ارباب نشاط محفل مین حاضر ہون خدام
اسیوقت سلام کرکے پچھلے قدمون سے جہان طائفے ٹھہرے تھے وہان آئے سب کو اطلاع دی کہ
سب لوگ تیار رہین ساز درست رہین محفل مین عرصہ نہو جانے ہی مجرے مین معروف ہوجاوین
یہ خبر سنکر ارباب نشاط مین چلنے کی تیاریان ہونے لگین ساز تندے ساز ملانے لگے طبلے پر تاب لگانے
لگے کسی نے سارنگی ملائی کسی نے طبلے کو ٹھونک کے درست کیا کسی نے گھنگرو باندھے پیشواز زیب جسم
کی پیشش خدمت سے کہاری جلدی سے پان دے شہنشاہ طلب فرماتے ہین اگر عرصہ ہوجائے گا

تو مجھپر عتاب آئیگا پیش خدمت نے فوراً ہی دی پان کھا کے ہو ممنون پرسی کی دعا دی جبکہ جمعیت برپا ہوئی دو
ہوئی سازندے بھی ساتھ سماعِ محفل میں آئے شہنشاہ گوہرکلاہ کو لبِ فرش جھک کے سلام کیا سازندوں نے
باجا اٹھا کے ترقی عمر و دولت کی دعائیں دین طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے گانا شروع کیے
دو تین گتین ناچ کے سلام کیا آگے بڑھکے بیٹھ گئیں اور نازنین نے اسطور سے گانا گایا کہ سب اہلِ محفل
ہمہ تن محو ہوگئے شہنشاہ نے بہت کچھ انعام عطا فرمایا بہت تعریف و توصیف کی نازنین محفل سے خوش
ہوکر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا اسنے بھی خوب رنگ جمایا اسیطرح شب بھر صحبت رہی جب وقت
نمازِ سحر قریب آیا تو شہنشاہ نے جلسہ برخاست کیا براے نماز سجادے پر تشریف لائے اور سب لوگون
نے بھی فریضۂ سحری ادا کیا اسیطور سے آٹھ دن تک جلسہ ہوا نوین روز شہنشاہ نے حکیم صاحب کولا
کہا اگر آپکی اجازت ہو تو جلسہ ختم کیا جاے حکیم نے عرض کی مجھے دوہری خوشی ہوگی ازکم یہ محفل ایک ماہ
تک تو رہے پھر آپکو اختیار ہے شہنشاہ نے کہا میں نے آپ سے قبل میں عرض کر دیا کہ صاحبقران
زمان طلسم فیروزیہ کے خرابیے کی تیاری میں فروکش ہیں جبتک ہم لوگ وہان نہ جائینگے اور وہین
حاضر خدمت بابرکت نہ ہونگے صاحبقران زمان وہین فروکش رہینگے اور فیروز بھی زندہ رہیگا
معلوم نہیں کہان جاے اور کیا فساد اٹھاے اسکے ہمراہ زمرد ثانی بھی ہوا اور جنگان وزیر زمرد بھی
موجود پھر یہ لوگ بڑے بانی فساد ہیں کیا عجب ہے کہین ورے میں کسی طلسم سے رسم و راہ پیدا کرین
اور مدد لیکر آئیں پھر صاحبقران زمان سے مقابلہ پڑے اسکے پاس لشکر موجود ہے جسقدر سرداران
نامی و نامدار تھے وہ سب بپاس فتحِ طلسم گئے ہوئے ہیں جبتک وہ لوگ صاحبقران کے پاس
واپس نہ جائینگے امیر کو تقویت نہوگی وہ ہر ایک کے خیال سے دل پر ملال رہیگا اور جو سب سے
پہلے حاضر خدمت صاحبقران ہوگا وہ فخر کریگا اور سب سرداروں کے نزدیک بھی اسکا رتبہ سب
سے افضل سمجھا جائیگا اسوجہ سے میں چاہتا ہوں کہ اب دیر نہو اور اس جلسہ کو ختم کرکے میں
براے مقابلۂ ہفت جشمہ جاؤن اور اسکو اسیر کرکے لاؤن پھر خدمت صاحبقران
میں چلنے کا عزم کیا جاے سامان سفر درست کرنے میں تھوڑا عرصہ ہوگا سنکے یہ خیال ہے کہ ابھی اسکو
میں سب کے بعد یہ مجنون حکیم نے کہا اگر یہی خیال ہے تو آپکو اختیار ہے صحبت برخاست فرمایئے
تشریف لیچلنے کا سامان بھی سب درست ہے شہنشاہ گوہرکلاہ نے صحبت کو برخاست کیا اور
حکیم سے کہا سب لوگ اتنے دنون کے جاگے ہوئے ہیں جبتک یہ لوگ جی بھر کے استراحت نہ کرینگے
تھکن دور نہوگی حکیم نے بھی اس بات کو بہت پسند کیا اور سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ اپنے اپنے گھرون
میں جاکے آرام فرمائیں اور اپنے لشکر میں اطلاع کرا دی کہ دو روز سب لوگ استراحت کرین تیسرے
روز یہان سے کوچ ہوگا سب نے جو یہ خبر سنی چونکہ آٹھ روز کے جاگے ہوے تھے سب اپنے اپنے
گھرون میں جاکے سو رہے دو روز کے بعد اچھی طرح سے استراحت کرکے حکیم کے پاس آئے
شہنشاہ گوہرکلاہ سب سے منتظر تھے جب سب لوگ حکیم کے پاس آئے اور کیفیت روانگی دریافت
کی حکیم نے شاہزادے سے کہا اب کیا عزم ہے شہنشاہ نے کہا آج ہی یہان سے سفر کیجیے حکیم
نے عرض کی مجھے تھوڑی دیر کے واسطے اجازت دی جاوے کہ میں ایک امر ضروری کیواسطے جاؤن

شہنشاہ نے کہا آپ تشریف لیجیے حکیم وہ سے اُٹھا جہاں خم لوح تھا وہاں پالوح کو خم میں سے نکالا
شہنشاہ کے پاس آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے میں شاہزادے نے پہنا دی شہنشاہ
گوہر کلاہ کا رنگ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا حکیم نے عرض کی تنہا دہر کے جانے کی ضرورت نہیں ہو لشکر گران
موجود ہو اپنے ہمراہ لیجائیے میں اگر آپ کے ہمراہ جاؤنگا تو ایک قسم کا خوف ہو کہ ہفت منز پیرے
مکان میں آکر سب کو قتل کریگا ایک جان زندہ نہ بچیگا یوں مجھے عوض دیگا شہنشاہ نے کہا آپ کا جانا اس
وقت نہیں ہو بلکہ لشکر کو بھی یہیں رہنے دیجیے میرا لشکر موجود ہو وہاں سب لوگ پریشان ہو رہے ہونگے میں اب
حسب ہدایت آپ کام کرونگا لوح اگر لشکر میں جا پہنچیگی تو لشکر کیطرف چلو مشہور ہے جو حکم ہوگا اسپر
عمل کرونگا حکیم نے کہا آپ تنہا میں ہرگز نہ جانے دونگا لشکر کو ضرور ہمراہ لیجائیے اور تنہا جانا آپکے خلاف
شان ہو کیونکہ راہ میں ہزاروں طرح کے مکر و ساحروں نے اور حکیموں نے بنا لیے ہیں اُن سے بچنا
بےواقفکار طلسم کی مجال نہیں ہو تو آپکے پاس لوح طلسم موجود ہوگی مگر پھر بھی بغیر واقفکار طلسم کے اُن
عجائب و غرائب سے بچنا بہت مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہو تو مجھے فوج کے ہمراہ
لیجانے میں کیا عذر ہو میں صرف آپ کی راحت کیواسطے عرض کرتا تھا اور میرے واسطے تو لشکر زبان
بھی موجود ہو جانے پر اسے راہبری دو ایک آدمی جو واقفکار طلسم ہوں اُنکو لیلونگا زیادہ کی ضرورت
نہیں حکیم نے کہا اے شہریار مجھ ضعیف کی عرض کو قبول فرمائیے جسقدر کہتا ہوں اسکو عمل میں لائیے شاہزادہ
نے کہا مجھے کچھ انکار نہیں آپ جسقدر لوگ میرے ہمراہ کریں میں ہرگز انکار نہ کرونگا حکیم نے فوج کو حکم دیا
کہ شہریار کے ہمراہ جاؤ سب فوج تیار ہو کے شہنشاہ کے ہمراہ ہوئی شاہزادے نے اسی روز وہاں
سے کوچ کیا اور حکیم نے کہا آپ راہ میں جاکر لوح ملاحظہ فرمائیے گا شہنشاہ نے قبول کیا وہاں
سے روانہ ہوئے جب دہانے سے کوس نکل گئے تو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم
کرے اور لوح طلسم ہے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے ہمراہیوں سے قمر معلم کلسم کی رہائی
کی تدبیر کرے اور زندان خانہ طلسمی میں داخل ہو کر قیدیوں کو رہا کرے شہنشاہ گوہر کلاہ مع جملہ سپاہ
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ہفت منز کی تحریر کیجاتی ہو

کہ یہ جو لشکر کو لیکر میں گری جنگ سے فرار ہو گیا دو روز کے بعد اپنے مکان میں آکر پہونچا وزرا کو بلایا سب
سے کہا میری سپاہ نے مجکو کسقدر ذلیل کرایا ان لوگوں سے مجکو یہ امید نہ تھی کہ معرکہ کارزار سے اسطرح
بھاگیں گے تم لوگ ان سب نے غضب کیا تجکو بھی اسوقت سوا بھاگ آنے کے اور کوئی بات بن نہ پڑی
مگر اسوقت میرے دل کی کیفیت یہ ہو کر طلسم کشا کے سامنے جانا کبھی نہیں چاہتا شرمندہ و منفعل ہو جب
وہ میری صورت دیکھیگا تو کیا کہیگا اپنے دل میں یہی خیال کریگا کیسا بادشاہ طلسم ہو کہ تاب مقابلہ
نہ لا سکا اور میرے سامنے سے فرار ہو گیا اور کیا عجب ہو کہ خلاصہ میرے منھ پر کہدے اگر اس نے
صاف صاف میرے منھ پر کہدیا تو اسوقت مجھے سوائے خودکشی کرنیکے اور کچھ بن نہ پڑیگا وزرا نے
کہا اے شہنشاہ آپ ایسی باتوں کو عبث خیال میں لاتے ہیں یہ جنگ میں ضرور ہوتا ہے کہ اپنی جان

دشمن کے ہاتھ سے بچائی جائے خواہ کسی صورت سے ہو عفت مہر نے کہا اسکو اپنے مقام پر سمجھ لونگا طلسم کشا کبھی شاید یہاں ہی آئیگا مجھسے لڑنے سے مجبور ہو کے بھاگ گئے وزرا نے کہا آپ ابھی بار بار لشکر کشی کیجیے جو لشکر علاقہ جات پر موجود ہو اسکو اطلاع دیجیے کہ سب جگہ سے فوجیں آکے جمع ہوں عفت مہر اس بات کو سنکر خاموش ہوا دیر تک فکر میں رہا آخر کو اس رائے کے خلاف نہوا سمجھ کے کہا آپ لوگ خطوط علاقہ جات میں روانہ کیجیے سب جگہ سے فوجیں آجائیں وزرا نے اسیوقت خطوط روانہ کیے سب جگہ سے فوجیں چلیں آخر دن تک فوجیں آئیں تین روز عفت مہر نے پھر لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ کیا اور تلاش میں شہنشاہ کے روانہ ہوا انکو تو راہ میں مجبور ہے کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا ۔ ۔ ۔

اب کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لوح لیکر روانہ ہوا اپنی فوج کے قریب آکے پہونچا یہاں سب سرداروں نے یہ رائے کرلی تھی کہ بارگاہیں وغیرہ یہیں رہیں اور سرداران نامی شاہزادے کی تلاش میں روز جایا کریں جبتک پتہ خلاصی نہ معلوم ہو یہاں سے کوچ کا قصد نہ کیا جائے اور ہر ایک سردار دن بھر تلاش کرے بعض شب کو بھی اسی تجسس میں نکل جایا کریں سردار اسی فکر میں شب و روز سرگردان رہتے تھے ایک روز سب نے مجبور ہو کے یہ رائے کی کہ چند آدمی تو یہاں محافظت کیواسطے رہیں اور جسقدر لشکری ہیں سب شہریار کی تلاش میں روانہ ہوں مختصر اسباب سفر اپنے ہمراہ لیں کہ بار کی زحمت نہو لوگ اسی دن مختصر اسباب سفر ہمراہ لیکر وہاں سے روانہ ہوئے کچھ لوگ برائے محافظت وہاں چھوڑ دیئے کچھ دور لشکر سے نکل کے گئے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے کہا عفت مہر پھر لشکر کشی کرکے آتا ہو یقین ہے اسکی بار اسکے ساتھ پہلوان بہت سے ہوں اور کیا عجب ہے جو بڑی لڑائی پڑے سب نے کہا خدا مالک ہے مگر مناسب یہ ہے کہ اسکی آمد کی کیفیت دیکھکر لشکر کیطرف پلٹ چلیں یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت وجاہ سپاہ گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں سب سردار شاہزادے کو دیکھکر خوش ہوئے آگے بڑھے استقبال کرکے شہنشاہ کو لائے سب حال دریافت کیا شاہزادے نے کل کیفیت بیان کردی لوح دیکھکر سب سردار بہت خوش ہوئے شہنشاہ اپنے لشکر میں تشریف لائے ایک روز وہاں قیام کیا دوسرے روز زندانخانۂ طلسم کیطرف روانہ ہوئے لوگ وافکار طلسم ہمراہ تھے اور کتاب طلسم اور لوح طلسم بھی پاس تھی دوسرے روز زندانخانہ کے قریب پہونچے ایک نامہ داروغۂ زندانخانہ کو تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ اے داروغۂ زندانخانہ آگاہ ہو کہ ہم اس طلسم میں برائے فتح آئے ہیں اور فضل خدا سے لوح طلسم بھی حاصل کرلی ہے جسنے سنا ہے کہ معلم طلسم یہاں اسیر ہے اور علاوہ اس کے بڑے بڑے شاہان جلیل القدر مقید ہیں لہذا تمھیں لازم ہے کہ سب کو لیکر ہمارے پاس آؤ اگر اسکے خلاف کروگے تو ہم سب کو خود آکے رہا کرینگے جب یہ نامہ تیار ہوا ایک سوار کے ہاتھ داروغہ کے پاس روانہ کیا داروغہ نے جو یہ نامہ دیکھا کہا میں مقابلہ کرونگا بلکہ نامے کی پشت پر بھی لکھدیا کہ میں جب آپ سے مقابلہ نہ کرسکونگا تو سب کو لیکر آپ کے پاس آؤنگا یہ لکھکر اسی سوار کو دیا سوار شہنشاہ کے پاس لایا شاہزادے نے جواب کو دیکھکر فرمایا کل یہاں سے زندانخانہ کیطرف چلینگے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہرکارے بارگاہ شہنشاہ کے اندر آئے رسم دعا بجا لائے عرض کی داروغۂ زندانخانہ نے طبل جنگی بجوایا ہے

اسکی بڑائی دہ ہی کہ ہنگام نبرد میدان کارزار میں ہنگامۂ معرکہ آرائے نبرد ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہ بہت اچھی
بات ہی ہو رہے منتظر ہیں ہم بفضل ایزدی تباہ و برباد ہی جس جنگی شب یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونوں طرف تیاریاں ہونے لگیں شب بھر بہادران نامی مصروف سامان جنگ رہے جب شہنشاہ
زرین پوش خاور تخت زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور سیاہی شب دفع ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا
تھوڑی گرادا دیا سلاح جنگ طلب فرمائے خادم سلاح کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئے شہنشاہ نے سلاح جسم پر
آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں خادم مرکب پیش در سے حاضر تھے اُدھر بھی استادہ تھی شہنشاہ نام
خدا لیکر … پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اسطرف سے داروغہ
زندانخانہ بھی فوج کو ہمراہ لیکر آیا جانبین کے لشکروں کی جب صف بندی ہو چکی تو نقیبوں نے بڑھ کے
… کیفیت گرز کا کنگرے … داروغہ ساحر تھا اپنا تخت آگے بڑھا کے لایا آواز بلند کہا اے طلسم کشا
یہ نہ جاننا کہ میں خالی … جاتا ہوں میرے پاس فوج بھی بیشمار ہے اگر تو مجھسے مقابلہ کریگا تو ہرگز فتح نہ پاسکے گا
شہنشاہ نے فرمایا زیادہ بیہودہ گوئی سے کیا حاصل ہوگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو یا خود میدان میں آیا کسی اور
پہلوان کو بھیج داروغہ نے یہ سنا اپنی فوج کے پہلوانوں کیطرف دیکھا ایک پہلوان یلداق نامے اسکی
صف سے نکلا قریب آکے اجازت میدان طلب کی داروغہ نے اسکو اجازت دی یلداق میدان میں آیا
لشکر اسلام سے بھی ایک پہلوان طہماس ثالث نامے نکلا اسکے مقابلے کیواسطے گیا یلداق نے گاودم گرز
… کا وار کیا طہماس ثالث نے اسکے وار کو خالی دیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب دونوں میں
ایک کو بھی نتیجہ نہ حاصل ہوا تو مجبور ہو کر گرز اٹھائے دیر تک گرز بازی رہی اسمین بھی کچھ فائدہ فریقین
کو حاصل نہوا گرز بھی پھینک دیے تلواریں کھینچکر عازم پیکار ہوئے طہماس کے سر پر یلداق نے وار
کیا اسنے سپر پر اسکے وار کو روکا تلوار جو سپر پر پڑی طہماس نے اوچھی لگائی تلوار کے دو ٹکڑے ہوگئے اسی حالت
میں یلداق نے دوسری تلوار جو اسکے پاس موجود تھی کھینچنا چاہتا تھا وار کروں مگر طہماس نے اسکی گردن
پر وار کیا سپر اسنے اٹھائی مگر سپر سے بھی دو ٹکڑے ہو کے تیغ گردن پر آئی گردن لیکر زمین پر گری لشکروں سے
صدائے تحسین بلند ہوئی طہماس خوش ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بھی بہت تعریف کی طہماس نے جھک کے
سلام کیا گرد داروغہ نے جو یہ کیفیت دیکھی دوسرے پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہا ابتو میدان جا اس پہلوان کا
سر کاٹ لا وہ بھی میدان میں آیا طہماس کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس پہلوان آئے اور
طہماس نے سب کو قتل کیا جب داروغہ مجبور ہوا تو اسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ سب ملکر
ٹوٹ پڑو وہ اس پہلوان کو جسطرح بن پڑے گرفتار کر لو سارا لشکر طہماس پر ٹوٹ پڑا لشکر اسلام نے
جو یہ کیفیت دیکھی سب تلواریں لیکر سونت کے … جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک آپسمین جنگ رہی
جب اہل اسلام نے زیر تیغ رکھ لیا تو کفار تاب مقابلہ نہ لاسکے گریزان ہوئے اہل اسلام نے
تعاقب کیا زندانخانہ تک ان سب کو پسپا کر دیا جب سب نے دیکھا کہ اب مسلمان ہمارا تعاقب کبھی نہ چھوڑینگے
اور جان نہ بچیگی تو مجبور ہو کے سب نے پناہ طلب کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی رکا
داروغہ ہاتھ باندھ کے خدمت شہنشاہ میں حاضر ہوا عرض کی اے شہریار میری خطا کو معاف فرمائیے
میں اسلام قبول کرتا ہوں میں نے خدمت والا میں بذریعہ عرضی کے گذارش کی تھی کہ جب تاب مقابلہ

تلاوہ لگا تو اسیران زندان خانہ کو جا کر خدمت کرونگا اب حضور یہانتک تشریف لائے ہین غریب خانہ
بہت قریب ہے تشریف لے چلیے اس غلام کی دعوت قبول کیجئے شہنشاہ داروغہ کے ہمراہ اسکے مکان پر گئے
داروغہ نے تمام لشکر کی دعوت کی ایک شب شہنشاہ اسکے مکان مین مع لشکر مقیم رہے دوسرے روز
زندانخانہ مین تشریف لیگئے داروغہ بھی ہمراہ گیا شہنشاہ نے پہلے معلم طلسم کو جا کر رہا کیا زبان سے نکالکر
دور کیا ہوش ٹھکانے ہوے معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ گیتی پناہ تشریف لائے ہین ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ شہریار
آپنے اسوقت مہربانی فرمائی مین اس آفت مین مبتلا تھا کہ مجکو اپنی زندگی ناگوار تھی تمنا یہ تھی کہ آپ
اسوقت تشریف لائے پھر شہنشاہ نے اور اسیرونکو رہا کیا سب کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے سب نے
اسلام قبول کیا شاہزادہ ایک روز وہان رہا دوسرے روز لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا پایا کہ اب طرف
خزانہ طلسم کے جاؤ اور گنج طلسم اپنے قبضے مین کرو راہ مین ہفت ہنر سے مقابلہ پڑیگا اگر فضل خدا
شامل حال ہوگا تو فتح پاؤ گے شہنشاہ اسی روز وہان سے براے مقابلہ ہفت ہنر روانہ ہوے کہ
ذکر انکا بھی بروقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو دو بار لشکر جمع کر کے براے مقابلہ شہنشاہ روانہ ہوا اسکو راہ مین خبر پہونچی کہ طلسم کشا نے
لوح پر قبضہ کر لیا اور حکم لوح مرینے اطاعت قبول کی ہفت ہنر کو تعجب ہوا اسبات کا بڑے حیرت
کی بات ہے کہ میرے معتبر لوگ جنہین مین اپنا بزرگ اور مددگار جانتا ہون وہ سب طلسم کشا سے شریک
ہوتے جاتے ہین کیا طلسم کشا کے پاس سحر ہے جو سبکو اپنا مطیع بنا لیتا ہے اگر اسکے پاس کوئی موجود ہو سکتی چال
ہے جادو و حکمت کے ذریعے اس سے مقابلہ کرتے سواے اسکے کہ تیغ وغیرہ کی لڑائی ہو سب نے کہا
آپ خاطر جمع رکھئے جب میدان جنگ مین مقابلہ پڑیگا تو سب کیفیت آئینہ ہو جائیگی ہم طلسم کشا کو بھی
گرینگے ہفت ہنر نے کہا مجھے یقین نہین کیونکہ اسکے برابر جری بھی مین کسیکو نہین پاتا ہون وہ جرأت
و ہمت مین بھی یکتا ہے اگر مقابلہ پڑ جائیگا تو جان بچنا مشکل ہوگی یہ باتین کرتے ہوے ایک صحرا مین
پہونچے ہفت ہنر نے کہا آج اس صحرا مین قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے لشکر وہین ٹھہرا
بارگاہین استادہ ہو گئین ہفت ہنر اپنی بارگاہ کے آگے کھڑا ہو کر صحرا کیطرف دیکھنے لگا کچھ دیر ہوئی
تھی کہ اسی جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ہفت ہنر نے کہا معلوم ہوتا ہے کسی کا لشکر آتا ہے ہرکارون
کو بلایا کہا جا کر دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا آتا ہے اگر ہمارے یہانکے کسیکا لشکر ہو تو آنے دینا
اور اگر کسی اور کا لشکر ہو تو ہمین فوراً اطلاع دینا ہرکارے روانہ ہوے قریب لشکر پہونچے وہان
شہنشاہ کو دیکھا خوف کے مارے وہان بھی نہ ٹھہرے بھاگ کے ہفت ہنر کے پاس آئے کہا
طلسم کشا کا لشکر ہے ہفت ہنر نے جو نام طلسم کشا کا سنا اسکے چہرے کا رنگ اڑ گیا گھبرا کے کہا ارے
سب لوگ مسلح ہو رہین ابھی طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا سب نے جلدی جلدی ہتیار جسم پہ آراستہ کئے گھوڑون
پہ سوار ہوئے ہفت ہنر سب کو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھا قریب لشکر شہنشاہ پہونچے ہفت ہنر نے
اپنا تخت آگے بڑھایا کہ شہنشاہ پر وار کرون مگر شاہزادے نے اسکو پہچان کے تلوار اسکی گردن

پر گانی کو ترکش کے زمین پر گرا لشکریوں اُنکے تھلکہ پڑ گیا بعض جرات کرکے شہنشاہ کیطرف بڑھے سب لشکر نے سلام صاحب کو زیر تیغ رکھ لیا تو ... رہ گئے سب نے امان طلب کی شہنشاہ نے سب کو پناہ دی لشکری حالت شامت ہو کر مسلمان ہوئے شاہزادے نے وہاں خیمہ بپا کرایا ایک شب اس صحرا میں قیام کیا دوسرے روز شہر طلسمی میں آکر مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا اور جو جو تحفہ جات وہاں سے معلم طلسم نے بتائے سب شاہزادے کے پاس آئے ایک روز وہاں ہی فروکش ہوئے دوسرے روز وہاں سے حکیم سلطان الاطباء کے مکان پر آئے حکیم بہت خوش ہوا شاہزادے کو مبارکباد دی ایک جلسہ اسکی تہنیت کا منعقد کیا شہنشاہ نے حکیم سے کہا آپ کی کیا رائے ہے میں اس طلسم کی حکومت کسکے سپرد کروں اگر آپ یہاں تشریف رکھنا گوارا فرمائیں تو یہ حکومت آپکو مبارک ہو میں ایک روز یہاں اور رہونگا حکیم نے کہا اے شہریار میں ایک مدت سے مشتاق زیارت صاحبقران نامدار ہوں میں اس سلطنت کو لیکر کیا کرونگا مجھے سو سلطنتوں سے بہتر ہو کہ زیارت سے صاحبقران نامی کے مشرف ہوں اور اسکے ہمراہ جنت اقدس جاؤں شہنشاہ نے معلم طلسم سے کہا معلم نے بھی انکار کیا جب شاہزادہ مجبور ہوا تو مرد بزرگ کو جو اس طلسم کی حکومت کا مستحق بھی تھا اپنی طرف سے حاکم قرار دیکر سب اہالیان طلسم کو اطلاع کرائی ایک جلسہ عیش منعقد کیا جب اس روز سب جمع ہوئے تو شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک تاج زرین اس مرد کے سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ آپ لوگ آج سے انکو اپنا افسر خیال کیجیے گا اور انکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کیجیے گا مثل میرے انکی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہیے گا سب نے قبول کیا شاہزادے نے جلسہ برخاست کیا حکیم سلطان الاطباء سے کہا اب تشریف لے چلیے حکیم نے سامان سفر درست کیا اور ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاہزادہ بصد جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر وہاں سے جانب لشکر صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر حسب ہدایت لوح آگے جاتے ہیں اور ملک قیصر صاف باطن اپنے تختگاہ کی طرف سے لشکر بیشمار ساتھ لیے ہوئے مع گرگین درشت چنگالی حاکم شہر گردستان و ساکنان شہر مذکور کے مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک کے واسطے آتا ہے

باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

منشیان حالات جنگ محرران کیفیات طلسم و نیرنگ حال شوکت مآل بدیع الملک نوجوان اسطرح بیان کرتے ہیں کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدیع الملک نوجوان لشکر گران ہمراہ لیکر طلسم لوح سے روانہ ہوئے تھے اور قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مراۃ العدم بھی شہر گردستان کے سب پہلوانوں کو علاوہ اور لشکر گران کے اپنے ساتھ لیکر برائے مقابلہ بدیع الملک چلا تھا اسکے وزرا نے تھوڑی دور کے بعد اسکو راے دی کہ آپ کا اسطور پر جانا مناسب نہیں ہے بہتر آپ اس کی خبر

منگائیں کہ طلسم کشا کہاں ہے اور کس طور سے آتا ہے جب اسکی کیفیت معلوم ہو جائے تو آپ بھی اسیطرف سے تشریف لیجائیے قیصر صاف باطن نے اس راے کو پسند کیا اور چند ساحر ہر ایک جانب روانہ کیے سب تاکید کر دی کہ جہانتک ہو سکے جلد طلسم کشا کے حال سے ہمیں آگاہ کرنا سب ساحر اس سے وعدہ کر کے روانہ ہوئے بعض جو ادھر اور سمتوں کو روانہ ہوئے تھے انکے ذکر کی ضرورت نہیں مگر جو ساحر خاص اس طرف روانہ ہوئے تھے جسطرف سے بدیع الملک تشریف لاتے تھے تین دن تک یہ ساحر چلے چوتھے روز ایک میدان میں پہونچے تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دیکھا ایک طرف سے گرد اڑتی معلوم ہوتی ہے ساحروں نے کہا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے ہمراہ روانہ ہوئے تھے وہ بھی اسیطرف آ گئے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم آتا ہے ساحر تو سحر کر کے بلند ہو گئے اور لشکر قریب آنے لگا جب لشکر بہت نزدیک پہونچ گیا تو سب نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں ساحر جاہ و حشم شاہزادے کا دیکھکر دنگ ہو گئے آپسمیں کہا یہ جوان بھی بڑا اقبالمند ہے دیکھیے کیسے کیسے مصائب اس طلسم میں آ کر اٹھائے مگر پھر یہ جاہ و حشم ملا یقین ہے کہ اس طلسم کو فتح کرے کیونکہ ابتدا سے اب بھی باقی ہے جبتک لوح حاصل نہیں کی تھی اسوقت تک اسکی کیا کیفیت تھی جو اب باتیں ظہور میں آتی ہیں یہی سبب ہے یقین سحر اسپر تاثیر نہیں کرتا ہو جرات پر وقت ایسی بالی ہے کہ کوئی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا صورت ایسی ہے کہ طلسم کی شاہزادیاں بدل و جان اسیر و فریفتہ ہوتی ہیں انکی وجہ سے بہت سے کام نکلتے ہیں بعض ساحروں نے کہا یہ لوگ خدا پرست ہیں انکی تعریفیں ہر شخص سے سننے میں آتی ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ سامری و جمشید کو برا کہتے ہیں مگر سامری و جمشید انکے واسطے کوئی برائی نہیں کر سکتے ہیں ہمیشہ یہ لوگ مظفر و منصور رہتے ہیں دو ایک ساحروں نے جو یہ بات سنی سب نے خیال کیا کہا ہاں ایسے ہی خیالات بعض وقت ہمیں بھی آتے ہیں مگر بوجہ مذہب کے کچھ نہیں کہہ سکتے کیا کریں ایک بات تو ہے کہ سامری و جمشید میں قدرت باقی نہیں ہے اگر انمیں کچھ بھی قدرت ہوتی تو ان لوگوں کو برباد کر دیتے اور جو لوگ سامری پرست ہیں اور خداے نادیدہ کو نہیں پہچانتے ہیں وہ ان لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہیں انمیں کا کوئی سردار اعلی کسی سامری پرست کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا یہ باتیں جو آپسمیں ہوئیں سب کے اعتقاد سامری و جمشید کیطرف سے ہٹ گئے آپسمیں کہا مناسب یہی ہے کہ ان لوگوں کی پرستش ترک کر کے اب خداے نادیدہ کی خدائی پر ایمان لائیں اور اسی جوان کی اطاعت قبول کریں کیونکہ اسکے یہاں کے ملازمین کیسے خوشحال معلوم ہوتے ہیں یہ قدردان اہل جوہر ہے سب متفق الراے ہو کر بیٹھے بدیع الملک نوجوان دور نکل گئے تھے لشکر اسطرف سے جا رہا تھا کہ ساحروں نے ملازمین لشکر سے کہا ہم لوگ چاہتے ہیں کہ تمھارے آقاے نامدار کی اطاعت کریں ہمیں اپنے آقا تک پہونچا دو ملازمین شاہزادہ بدیع الملک نے جواب دیا کہ تم ہمارے ہمراہ چلو جب لشکر کسی جا پر قیام کریگا تمہیں آقاے نامدار کی خدمت میں لیچلیں گے وہ تمہیں بعظمت اپنے لشکر میں رکھیں گے ساحر لشکر بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے لشکر چلا ایک صحراے پر فضا راہ میں ملا بدیع الملک کو آب و ہواے صحرا پسند ہوئی لشکر کو روکا بارگاہ میں استادہ ہونیکا حکم دیا اسیوقت خادموں نے بارگاہیں استادہ کیں شاہزادہ اپنی

بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر
دربار کا وقت آگیا سب لوگ طرف بارگاہ بدیع الملک کے روانہ ہوئے یہ ساحر جنکے پاس گئے تھے ان
لوگون نے کہا اب وقت وہان چلنے کا آگیا ہر چند تمہین خدمت مین آفتاب نامدار کی لیچلین مگر اسقدر
خیال رہے کوئی بات خلاف ادب زبان سے نہ نکالنا جو کچھ وہ فرمائین اسکو بدل وجان قبول کرنا ساحرون
نے جواب دیا ہم لوگ بھی بادشاہ کے لازم ہین آداب خسروانہ سے خوب واقف ہین آپ ہمکو اپنے ہمراہ
لیچلین یقین ہے کہ آفتاب نامدار بہت مسرور ہون سرداران بدیع الملک ساحرون کو ہمراہ لیکر طرف
بارگاہ بدیع الملک کے چلے در دولت پر پہونچے دربانون نے جو غیر آدمیون کو آتے ہوئے دیکھ
کہا تم لوگ کون ہو کہان سے آئے ہو سرداران بدیع الملک نے کہا یہ لوگ مشتاق قدمبوسی آفتاب نامدار
ہین انکو جانے دو دربانون نے کہا جبتک ہم انکی اطلاع نہ کرینگے اسوقت تک انہین اندر نہ جانے
دیجیے آپ لوگ تشریف لیجاتے ہین ہم انکی اطلاع کرتے ہین سردار مجبور ہوکر بارگاہ کے اندر آئے دربانون
نے اسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا اندر جاکر اطلاع کرو کہ سات ساحر مشتاق قدمبوسی ہین حاضر
ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین انسے دریافت کیا حکم ہوتا ہے چوبدار اندر آئے ہاتھ اٹھا کے دعائے ثنا
شاہی بجالائے عرض کی سات ساحر برائے قدمبوسی حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین کیا حکم
ہوتا ہے سرداران بدیع الملک پہلے ہی ان سب کی تقریر کرچکے تھے چوبدارون نے
جو عرض کی بدیع الملک نے فرمایا سب کو اندر بلاؤ چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گئے ساحرون نے جو زینت بارگاہ کو دیکھی شاہان روم وچین کے تختگاہ سے زیادہ پایا متحیر ہوکر
چارونطرف دیکھنے لگے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو سلام کیا پائے مبارک کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کے
سامنے کھڑے ہوئے عرض کی اے شہریار ہم لوگ آپ کی خدمت مین اپنی عمر بسر کرینگے ہمین کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا جاوے بدیع الملک نے اسیوقت سب کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک
نے اسیوقت سب کو حمام مین بھیجا شاہزادے کی سرکار سے خلعت پرزر عنایت ہوا ساحرون نے
بعد غسل وہی پوشاک پہنی پھر دربار مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے انہین باعزاز تمام بیٹھنے کی
اجازت دی ساحر دربار مین بیٹھے بدیع الملک نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو ساحرون نے
عرض کی اے شہریار ہم لوگ قیصر صاف باطن کے لازم ہین خاص اسواسطے اس طرف آئے
تھے کہ آپ کے حالات سے قیصر کو مطلع کرین اور بہت سے ساحر بھی چارونطرف گئے ہوئے ہین
مگر ہم اس نعمت عظمی سے جو ملا ہمین بالکل محروم رہتے جب ہم لوگ اس صحرا مین پہونچے ہر طرف
کمال حسن سے ایکدرخت سایہ دار کے نیچے دو مہینے کی نزہت سے ٹھہرے کہ صحرا سے گرد اڑتی چلی
اسطرف مخاطب ہوئے گمان سب کا یہ تھا کہ شاید ہمارے ہمراہی آتے ہین مگر جب دامن گرد
شگافتہ ہوا تو لشکر ظفر پیکر نظر پڑا آپکے جاہ وتجمل نے غلامون کے دلون سے اعتقاد مذہب
سامری پرستی کھو دیا اور کیفیت سامری وجمشید بات معلوم ہوگئی کہ انہین کسطرح کی قدرت وقوت
نہین ہے ہم سب نے صلاح کی کہ کسی طور سے خدمت والا تک پہونچین اور شرف قدمبوسی سے مشرف
ہون جب کچھ نہ بن آیا تو مجبور ہوکے آپ کے لازمین سے عرض حال کی ان لوگون نے یہ صلاح

دی کہ جب آپ قاف اور کسی جا پر قیام فرمائینگے اسوقت ہم لوگ شکر خدمت مین لیجائینگے غلام وہان سے ہمراہ لشکر ظفر اثر تھے اب یہان قیام فرمایا اس زمین کو رشک گلزار ارم بنایا غلامون کے طالع یاور تھے کہ شرف خدمت گزاری لائق تمنا کھلا بدیع الملک ان لوگون کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور قیصر صاف باطن کا نام سنکر فرمایا کہ قیصر آجکل کہان ہو ساحرون نے عرض کی وہ شہر گردستان کے باشندون کو مع لشکر گران لیے ہوئے آپکے مقابلے کے واسطے آتا ہو یقین ہو کہ اب اور ساحرون کو خبر کیواسطے اس طرف بھیجے کیونکہ وہ سب اطراف کے ساحر تو واپس آچکے ہونگے اس جانب سے جب کوئی نہ جائیگا تو مجبور ہو کر وہ اور ساحر اس طرف روانہ کرنے کا جب آپکی کیفیت سے اسکو آگاہی ہوگی تو لشکر کو لیکر اسطرف آئیگا بدیع الملک نے فرمایا ہم خود اسطرف چلتے ہین وہان ملاقات ہو جائیگی ساحرون نے عرض کی وہ بہت نازان ہو ایکبار اسکے ساتھ فوج بہت ہو اور اسکو یہ امید ہو کہ مین ایکبار لڑکے فتح پالونگا وجہ یہ ہو کہ شہر گردستان کے سب پہلوان اسنے بلالیے ہین اور گرگین دو لشت جنگال مع اپنے چارون پہلو نشینون کے آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر وہ اپنے ہمراہ تمام دنیا کو بھی لیکر آئیگا تو کیا بنا لیگا ساحرون نے عرض کی جو پہلوان گردستان کے یہان آکر زیر ہوئے قیصر صاف باطن کو بڑا تعجب ہوا آپکی مدح و ثنا بہت کی لوگون نے بھی سمجھایا کہ اب جنگ موقوف رکھیے اگر ہو سکے تو طلسم کشا سے صفائی کر لیجیے مگر قیصر نے کہا مجکو شرم آتی ہو مین ہرگز طلسم کشا سے امان طلبی نہ کرونگا ایکبار آخری کارزار قیصری ہو وہ خود کہتا تھا کہ اگر ایکبار میری فتح نہوگی تو طلسم کشا سے صفائی کرلونگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو مین ایک روز اور یہان قیام کرونگا کل کو سامان درست کرنا ہو پھر اسکی طرف روانہ ہو جاؤنگا لشکر مین بھی شاہزادے نے اطلاع کرادی کہ سب لوگ اسباب سفر درست کرلین ایک ہی روز یہان قیام ہوگا سب نے ضروری چیزین خرید کرنا شروع کین اور جو چڑھائی متعلق سفر تھین سب درست کی گئین ایک روز بدیع الملک نے اس صحرا مین قیام فرمایا دوسرے روز لشکر گران لیکر وہان سے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہو

کہ اسنے جو ساحرون کو براے تلاش بدیع الملک روانہ کیا تھا سب ساحر واپس آئے قیصر سے سب نے آکے کہا ہمنے بہت دور دور طلسم کشا کو تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا قیصر کو یہ گمان ہوا کہ وہ لوح کیواسطے آیا تھا اور پاگیا اپنی راہ لی یقین ہو جب لوح سے اسکا کام نکل جائے تو پھر اس طلسم مین آئے ساحرون نے کہا اور لوگ جو ہمارے ساتھ گئے تھے اور جانب شرق روانہ ہوئے تھے وہ ابھی تک واپس نہین آئے قیصر نے انکے نام دریافت کرکے اسیوقت سحر کے ذریعے سے کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ وہ لوگ زندہ ہین اور بڑے عیش مین ہین قیصر کو کمال تعجب ہوا سمجھا وہ لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے سب نے میرا حکم نہ مانا اور حیلہ کیا دو ایک روز کے بعد آئینگے کہدینگے کہ طلسم کشا نہین ملا یہ سوچ کے قیصر نے اور ساحرون کو روانہ کیا کہ پہلے انکے مکان پر جانا اگر مکان پر ملاقات

ہنو تو انکو تلاش کرکے دونو اور طلسم کشا کا پتہ لگانا اگر ان ساحرونکو اپنے ہمراہ لیکر نہ آؤ گے تو بہت سزا پاؤ گے ایک کو تم مین سے زندہ نچھوڑونگا سب کو قتل کر دونگا ساحر لرزان و ترسان وہان سے روانہ ہوئے دو تین روز برابر تلاش کیا جب کہین پتہ نملا تو تھک کے ایک کوہ پر بیٹھے کہ سامنے سے گرد اڑی لشکر نمودار ہوا سب نے دیکھا کہ طلسم کشا بصد شوکت لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے ساحرون نے کہا ایک پتہ تو معلوم ہوا اب یہان بیٹھکے اب جو کچھ ان ساحرون کے نسبت کوئی حیلہ کرینگے اور طلسم کشا کی خبر مفصل بیان کرینگے سلطان خوش ہوجائیگا ہم خلعت و انعام پائینگے ساحر کوہ پر بیٹھے یہ باتین کر رہے تھے کہ لشکر بدیع الملک قریب آگیا سب نے دیکھا کہ وہ ساحر جنکو قیصر نے خبر منگانے کو روانہ کیا تھا لشکر کے ہمراہ ہین یہ ساحر خوش ہوئے آپس مین کہا کہ ان لوگون کا پتہ بھی معلوم ہوا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی ہے یہ لوگ تو یہ باتین کر رہے تھے کہ وہ ساحر جو پہلے خبر کیواسطے آئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے انکی نگاہ ان لوگون پر پڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ سب ہماری خبر کیواسطے آئے ہین اب یہ بات مناسب ہے کہ جو اسوقت دیکھ رہے ہین سب کہ سنا دینگے قیصر کو حال آقاے نامدار معلوم ہوجائیگا سب انتقام بھی لے لیگا مناسب وقت یہ ہے کہ انکو زندہ نچھوڑو یا قتل کردیا مسلمان بناؤ یہ صلاح کرکے ساحر لشکر سے الگ ہوئے اس کوہ پر آئے ان ساحرون نے جو دیکھا کہا تم لوگ یہان کس کام کیواسطے آئے تھے اور یہان آکے تمنے کیا کیا اپنا مذہب بھی کھو دیا بزرگون کا نام ڈبودیا تمھین ایسا لازم نتھا ساحران اسلام نے جواب دیا کہ اگر تمھین اپنی جان عزیز ہو تو ہمارے آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو ساحرون نے کہا ہم ہرگز اطاعت انکی نہو ہین کرینگے اور اپنا مذہب نہ بدلینگے بلکہ تمھین بھی اسیر کرکے سلطان کے پاس لیجائینگے سزا دینگے یا تمھین پھر سامری پرست بنائینگے نہ تو قتل کیے جاؤ گے ان لوگون نے جو یہ سنا کہا تمہاری کیا مجال جو ہمین گرفتار کرسکو اپنا سکو قیصر کے ساحرون نے سحر کیا ان لوگون نے اس سحر کو دفع کیا بنا سحر کیا دیر تک سحر ہوئے سب دونون طرف کے ساحر عاجز ہوئے اور سحر نے ایک کے دوسرے کچھ کر نہ سکا تو مجبور ہوکر بیٹھے میان سے سپے اور بیچ ہٹنے لگے ساحران اسلام نے تھوڑی دیر مین سب کو قتل کر کے ڈالدیا اپنے اپنے تیغے میان مین رکھے کوہ سے اترے سب کے سر کاٹ لیے سنے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سر دکھا کے شاہزادے نے فرمایا یہ سر کیسے ہین ساحرون نے عرض کی قیصر کو آپکی خبر منگانے کی بڑی ضرورت ہے سات ساحر اور آئے تھے ایک کوہ پر بیٹھے تھے ہم لوگون نے دیکھا جاناکہ اس ارادے سے آئے ہین انکے پاس گئے کہ یہ بھی ایمان لائین مگر انھون نے ہمارا کہنا قبول نکیا آمادہ جنگ ہوگئے ہم لوگون نے انکو قتل کیا یہ سر سب کے حاضر ہین بدیع الملک نے ساحرونکو بہت کچھ انعام عطا فرمایا اور حکم دیا کہ سر پھینکوا دیے جائین سر پھینک دیے گئے بدیع الملک نے ایک روز وہان بھی قیام کیا جب شب کو دربار آراستہ ہوا تو جو جو ساحر کہ واقفکاران طلسم سے تھے انھون نے عرض کی اے شہریار اس کوہ پر ایک باغ نہایت عمدہ ہے وہان ایک چشمہ قیصری ہے اس چشمے مین ایک پھول بہ رہے ہین جو کوئی اس پھول کو اپنے پاس رکھے گا قیصر اسکے ہاتھ سے قتل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا ہین صبح کو ہم دیکھینگے اگر وہان جانیکی ہدایت ہوگی تو جاؤنگا اس پھول کو لا دیگا اور اگر کوئی حاجت نہ پوچھے گا پاس نہ جاؤنگا سبھا عرض کی بہت اچھی بات ہے بدیع الملک نے بعد نماز صبح لوح ملاحظہ کی

اور جانے پر آمادہ ہوئے نوشتہ پایا کہ او فتاح طلسم ابھی شہر کی فتح نہیں ہوئی جب تک تقدیر ہی چہل
خودتم تک نہ پہونچ جائیگا وہاں جانے کا ابھی ارادہ مکرو شکے دیکھو خدا کیا دکھاتا ہے گیا سامان سب تیار ہے
بدیع الملک نوجوان نے ساحران جلیل سے ذرہ بھی دہن بد راتن نہیں ہو نہ دوست خود تو ہو کہ
سبب اسکی موت آئیگی چہل خودتم تک پہونچ جائیگا سحر عجیب ہوئے بدیع الملک نوجوان نے دو تین قیام
فرمایا شب کو جلسہ عیش و نشاط منعقد ہوا سب سردار بدیع الملک کی بارگاہ میں شب بھر جلسہ رہا
جب رات کم باقی رہی اور آسمان پر سفیدی صبح نمودار ہوئی بدیع الملک برائے نماز صبح اٹھ بیٹھ
لائے نماز سے جب شاہزادے نے فراغت پائی بارگاہ میں ہوا سرد آئی بدیع الملک کا دل
چمن ہوگیا جو سردار قریب موجود تھے ان سے فرمایا اسوقت کی ہوا سے ایسا معلوم ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے صحرا
میں جاکر تھوڑی دیر تفریح کریں سرداروں نے عرض کی حضور نہایت بہتر غلام بھی یہی چاہتے تھے واقعی
اسوقت صحرا کی ہوا نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک سب سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اسکے
صحرا کی طرف روانہ ہوئے اسوقت صحرا کی کیفیت عجب بہار کی تھی قدرت خدا کا نمونہ ہر طرف
نظر آتا تھا جو سردار بدیع الملک کے ہمراہ صحرا میں نہیں گئے تھے انھوں نے جو یہ خبر پائی کہ آقا سے نامدار
برائے سیر صحرا میں تشریف لے گئے ہیں سب مسلح اور مکمل ہو کر روانہ ہوئے بدیع الملک کو آکر سب نے
سلام کیا شاہزادے نے کہا آپ لوگوں نے کیوں تکلیف فرمائی میں اسوقت برائے تفریح اس صحرا میں
چلا آیا تھا سرداروں نے عرض کی غلاموں کا خود دل چاہتا تھا کہ اسوقت صحرا کی سیر کریں آپ کے تشریف
لانے سے ضرور ہوگیا کہ حاضر خدمت ہوں غرض بدیع الملک سب کو ہمراہ لیکر مصروف سیر ہوئے
کہا ایک درخت صحرا کو ملاحظہ فرماتے صنعت صانع حقیقی کی تعریف کر رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد
بلند ہوئی بدیع الملک اسطرف متوجہ ہوئے سرداروں نے بھی دیکھا کہ گرد عظیم ایک جانب سے اٹھی
ہے سب نے بدیع الملک سے عرض کی کہ آفتاب اور کوئی لشکر اس طرف آتا ہے ہمیں معلوم ہو کہ لوگ
ساحر ہیں یا غیر ساحر ہیں بدیع الملک نے فرمایا جب وہاں آجائینگے کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ہزار ہا زنگاری ازرق ہوتی ہیں سوار درکاب گھوڑوں پر سوار
روا روی کرتے ہوئے آتے ہیں انکے پیچھے پہلوانان دیو قامت ایک سے ایک قوی ہیکل مہیب صورت
مانند فیل مست جھومتے چلے آتے ہیں انکے بعد لشکر فتنہ گران مانند دریا موج مارتا آتا ہے ایک تخت زمردین
زمین سے ہوا معلق ہوا آتا ہے تخت پر ایک تاجدار بزرگ نورانی صورت بیٹھا ہے لوگ سرپر مرگ کا خیال کر رہے ہیں
ساحران لشکر نے بدیع الملک سے عرض کی کہ یہ قیصر صفات باطن ہیں لشکر کو ہمراہ لیکر آتے ہیں
اب جنگ اور خوب رہیگا بدیع الملک نے جو قیصر کی صورت دیکھی تعجب کرنے سرداروں سے
فرمایا کہ قیصر صفات باطن کی صورت سے شان اسلام ہویدا ہے مگر یہ اب تک سامری و جمشید کی پرستش
کرتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے سب نے عرض کی حضور اسکے سامنے کوئی اسلام کا نام نہیں لے سکتا
ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا چاہے تو میں اسکو مسلمان کروں سب نے عرض کی حضور جب تک
جس امر کا ارادہ فرماتے ہیں وہ ممکن ہوتا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر قریب ہو چلا سرداران لشکر
قیصر بالکل قریب گذرنے لگے بدیع الملک نوجوان ایک بلندی پر تشریف لائے لشکر کی کیفیت

دیکھنے لگے تو یون نے اسکی خبر قیصر کو پہونچائی کہ طلسم کشا مع چند سرداروں کے ایک بلندی پر کھڑا ہوا آپ کے لشکر کا تماشا دیکھ رہا ہے قیصر نے کہا میں بھی طلسم کشا کی صورت دیکھنا چاہتا تھا وہ لوگ اسکے ہمراہ ہوئے جب سب لشکر نکل گیا تو قیصر صاف باطن اُس بلندی کے قریب آیا جو لوگ اسکو خبر دینے گئے تھے اُنھوں نے کہا اے حضور وہ ہے سامنے طلسم کشا کھڑا ہے قیصر نے جو بدیع الملک کی صورت دیکھی شان و شوکت پر حیرت کی وزرا جو اسکے قریب بیٹھے تھے اُنسے کہا واقعی یہ جوان ہیبت و جرأت میں ضرور یکتا ہوگا اسکے چہرے سے آثار جلالت پیدا ہیں آج تک اس شان و شوکت کا جوان نگاہ سے نہیں گذرا بدیع الملک کی طرف جب اُسنے نگاہ کی تو شاہزادہ بھی اس کی طرف دیکھنے لگا قیصر پر رعب غالب ہوا آنکھ نیچی کرلی تخت کو بڑھا لیگیا آگے جاکے لشکر کو روکا وزرا سے کہا خیمے بارگاہ میں اسی جگہ استادہ ہو جائیں طلسم کشا بھی مع لشکر یہاں موجود ہے اچھی بات ہے مقابلہ ہو جائے وزرا نے بارگاہیں استادہ کرائیں قیصر اپنے تخت سے اُتر کے بارگاہ میں گیا اور اسکے ہمراہی بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے قیصر نے وزرا کو بلا کر کہا اب کیا رائے ہے میں طلسم کشا کو ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کروں کہ میرے ہمراہ ایسے ایسے پہلوان ہیں جنمیں سے ایک پہلوان تیرے لشکر بھر کو کافی ہے اگر تو مجھ سے لڑیگا تو کبھی فتح نہ پائیگا ذلت اُٹھائیگا مناسب تیرے حق میں یہ ہے کہ جنگ کو موقوف کر اور میرے پاس آ میں طلسم کا منتظم اسکے تجھکو بناؤنگا علاوہ اسکے اور بھی عزت بڑھاؤنگا طلسم کشا میرے پہلوانوں کو دیکھ بھی چکا ہے یقین ہے اسکے دل میں خوف سا گیا ہو وزرا نے کہا اگر آپ کی رائے میں یوں آتا ہے تو ہماری کیا مجال جو کچھ اور عرض کریں آپ طلسم کشا کو ضرور اس مضمون کا نامہ روانہ فرمایئے قیصر نے جواب دیا کہ جو تمہاری رائے ہو وہ ظاہر کرو میں جس بات کو مناسب جانونگا اسپر عمل کرونگا وزرا نے کہا آپنے خود فرمایا تھا کہ یہ جوان صاحب جرأت ہے کسی کو خیال میں نہیں لاتا ہے علاوہ اسکے آپنے اسے جوان سمجھے وہ کسی سے میں دبا ہے کیکو بجرأت زیر کرکے اپنا مطیع بنایا علاوہ کیونکر آپ کی تحریر کو منظور کریگا اگر کچھ کلمات خلاف شان اسکی زبان سے نکلے تو آپ کو ملال ہوگا اگر اسکے دل میں خوف سا گیا ہے تو خود کوئی صورت نکالیگا آپ کیوں سبقت کریں بہتر یہ ہے کہ طبل جنگی بجوادیں قیصر صاف باطن سے جو وزیروں نے اسطرح کی گفتگو کی اسکی سمجھ میں آیا کہ واقعی میں نے اسقدر پہلوان اس جوان کے مقابلہ کیواسطے بھیجے مگر اسکو کسی کے آنے سے ہراس نہوا ہر ایک سے بجرأت و ہمت مقابلہ کرکے زیر کیا اپنا مطیع بنایا اگر اسکے دل میں خوف ہوتا تو ضرور میری اطاعت کرتا یا یہاں سے بھاگ جاتا یہ سوچ کے اُسنے اسیوقت حکم دیا کہ لشکر میں طبل جنگ بجے اسی وقت اُسکے لشکر میں طبل جنگ بجا ہرکارے جو لشکر بدیع الملک کے یہاں موجود تھے اُسی وقت خبریں لیکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے روبرو بدیع الملک کے آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے شاہی بجالائے پھر عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن آیا ہے اُسنے طبل جنگ بھی بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ میں لشکر کو آراستہ کرے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے لشکر اسلام میں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکری سامان جنگ کی درستی میں مصروف ہوئے کوئی ہولادار اپنی تیغ آبدار پر صیقل کرتا تھا کوئی سنان پر زہر لگاتا تھا کوئی زرہ کی کڑیاں از راہ خردمندی دیکھ رہا تھا کوئی اپنے گھوڑے کے ساز کو درست کرا رہا تھا غرض

لوگ جو ہمیشہ نمک خوار درست رہ گئے تھے اپنے دوستوں کے پاس بیٹھے ہوئے ذکر کر رہے تھے کہ کل روز جنگ
ہے دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہے کون فتح پاتا ہے دشمن کو کون زیر کرتا ہے کسکے خون سے اپنی تلوار رنگتا
ہے کوئی کہتا تھا اگر خدا نے مدد کی اور آقائے نامدار کا اقبال شریک حال ہوا تو قیصر کے تخت کے پاس
پہونچینگے اس بدبخت کو تخت سے اتار لینگے آقائے نامدار کی خدمت میں لاوینگے اسکو صاحبقران بنائینگے
یہاں تو یہ گفتگو تھی مگر لشکر قیصر میں علاوہ پہلوانان گردستان کے سب کا حال عجیب تھا قیصر بانجوہ غم و الم
تھا کوئی کہتا تھا سلطان نے ناحق اس جوان سے مقابلہ کیا اب وہ لوح طلسم پا چکا ہے معلوم ہو گیا کہ فتاح
طلسم یہی ہے بھلا اس سے لوح کیونکر ملیگی جب تک اسکے پاس لوح نہیں تھی اسوقت تک یہ امید
تھی کہ اگر اس سے مقابلہ ہوگا تو فتح پائینگے مگر اب محال ہے گو جب بھی یہ بات ممکن نہ تھی کہ اس سے مقابلہ
کرکے فتح پاتے کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو لوح اسکو کیونکر ملجاتی جب اسنے بہادران طلسم کو زیر کیا تب لوح کا
باغ تک پہونچا ساحران نے کیسے کیسے پہلوانان نامی و گرامی اسکے مقابلے کیواسطے بھیجے مگر اسنے سبکو زیر کرکے
اپنا مطیع بنایا اب جو پہلوان سلطان کے ہمراہ آئے ہیں کیا یہ اسکو زیر کر لینگے ممکن نہیں وہ ان سب کو زیر
کرکے مسلمان ہونے کی ہدایت کریگا جو مسلمان ہو جائیگا امان پائیگا جو انکار کریگا جان سے مارا جائیگا
اگر ساحران ساحروں کے بھروسے پر اس سے جنگ کرینگے تو اسپر سحر پہلے ہی تاثیر نہیں کرتا تھا اور اب تو صاحب
لوح ہوا ہے کیا سحر تاثیر کریگا ہر طرح سلطان نے یہ بات خلاف عقل کی کسیطرح اس جوان سے مقابلہ کرنا چاہیے
نہ اگر ایسا ہی تھا تو کسیطرح مکر و حیلہ کرکے اسکو گرفتار کر لیتے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑتا تو تختہ جات اور
خزانہ طلسمی لیکر کسی جانب نکل جاتے جب یہ اس طلسم سے مجبور ہو کر چلا جاتا تو پھر آکر اس طلسم کو آباد کر کے
عجائب و غرائب اور تماشے یہ لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے مگر پہلوانان گردستان نے جسوقت سے بدیع الملک
اور لشکر بدیع الملک کو دیکھا تھا اسوقت سے آپس میں کہہ رہے تھے کہ سلطان نے غضب کیا
ہمیں ان لوگوں کے مقابلے کیواسطے لایا جن سے مقابلہ کرنا ہمارے خلاف ہے ہم ان لوگوں کو ایسا
نہ جانتے تھے خیال ہمارا یہ تھا کہ مثل ہم لوگوں کے ہونگے جب تو ہمارے یہاں کے پہلوان اسنے زیر ہو گئے
مگر اسوقت معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ ساحر ہیں اور ہمارے یہاں کے پہلوانوں سے بھی مقابلہ کرکے انکو گرفتار
کر لیا اور اپنا مطیع بنایا مگر کرگیمن درشت چنگال جو ان سب کا افسر تھا وہ ہر ایک سے کہتا تھا کہ تم لوگ
ہرگز سپاہ طلسم کشا کے مقابلے میں نہ جانا اگر سلطان زیادہ کہینگے تو ہم سمجھ لینگے ہمارے شہر کا نام خراب
ہوگا سب پہلوان اسکے کہنے کو صحیح سمجھتے تھے یہ مغرور اپنی تعریفیں بھی حد سے زیادہ کر رہا تھا سب لوگ
کہتے تھے جو آپ فرما رہے ہیں بہت صحیح ہے ان پہلوانوں میں یہ ذکر تھا اور قیصر صاف باطن اپنی
بارگاہ میں بیٹھا وزیروں سے یہ کہہ رہا تھا کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہے کہ کرگیمن درشت چنگال
کو طلسم کشا کے مقابلے میں بھیجدوں اور بھیجے جانے کی احتیاج نہیں ہے وہی جا کر گرفتار کر لائیگا وزراء کہہ رہے
تھے کہ پہلے دو چار پہلوانوں کو میدان میں بھیجیگا دیکھئے اسنے کیا کام کیا یہ تین ظہور میں آتی ہیں اگر انہیں
سے طلسم کشا زیر ہو گیا تو کرگیمن کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے اگر ان لوگوں سے زیر نہ ہو سکیگا تو کرگیمن
درشت چنگال کو واسطے بہتر ہے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ پہلوان مشرق اپنی ورزشگاہ سے نکلکر میدان
چرخ پر آیا اور اپنے نور سے تمام عالم کو منور کیا لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی قیصر کے لشکر کے لوگ بیدار ہو گئے

تھوڑی دیر میں دونوں لشکر حاجتِ ضروری سے فراغت حاصل کر کے میدانِ جنگ میں آئے صف بندی ہوئی نقیب دونوں لشکروں سے نکلے جوش الحانی نقابت کی کوکبوں سے گزرا کہا قیصر نے بیاقت آگے بڑھا بدیع الملک نوجوان کے سامنے آیا چمکر کہا ہو طلسم کشا آگاہ ہو کہ مجھ سے لڑ کر فتح نہ پائیگا ذلت اٹھائیگا تیرے حق میں بہتر یہ ہو کہ تو مجھ سے صلح کر لے میں تجھے اس طلسم کی سلطنت کا منتظم اسکے قرار دونگا عزت بڑھاؤنگا اگر میرے کلام کو قبول نہ کریگا تو ہرگز بچنے نہ پائیگا میرے شہر گردستان کے دو دو پہلوان موجود ہیں جنکو رستم و سہراب بھی زیر نہیں کر سکتے اگر تو نے دو چار پہلوانوں کو زیر کر لیا ہو تو اس بات پہ نازاں کیوں ہے میں آپکی باراں اگر ان کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہوں جو مجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتے ہیں صرف میرے حکم کی وجہ سے ایسے یہ موجود ہیں جس وقت یہ لوگ میدان میں برائے مقابلہ آئینگے زمین ہلا دینگے عدو کو خاک میں ملا دینگے بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر جواب دیا کہ اے قیصر یہ میدانِ جنگ ہے مقام وعظ و پند نہیں ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو میں موجود ہوں میدان میں آ یا جسکو تیرا جی چاہے بھیجدے اگر تیری قسمت میں فتح ہو تو میدان تیرے ہاتھ رہیگا اگر میری تقدیر میں ظفر ہو تو میں میدان سے بفتح و فیروزی واپس جاؤنگا اور جو تجھے مقابلہ کرنا منظور نہیں ہو تو اپنے دین باطل کو ترک کر دے اور مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قیصر نے یہ سنکر جواب دیا کہ اے طلسم کشا زیادہ جرأت بھی انسان کو خراب کرتی ہے تو اپنی طاقت و شجاعت پہ نازاں ہے اور ایسے کلمات لاف و گزاف زبان سے نکالتا ہے جو میں نے کسی سے آج تک نہیں سنے اگر دوسرا میرے سامنے یہ بات کہتا کہ اپنا مذہب ترک کر کے میرا دین اختیار کر تو میں اسی وقت اس خطا کی سزا دیتا مگر تیرے حسن و شباب و جرأت پر رحم آتا ہے ورنہ ابھی ممکن ہے کہ میں ایک پہلوان سے کہدوں تو تیرے تن سے اسپ زین سے اٹھائے بدیع الملک نے فرمایا پھر کس بات کا تجھے انتظار ہے تو اپنے پہلوان سے کیوں نہیں کہتا اگر ایک کی ہمت تقاضا نہیں کرتی تو سب فوج کو بھیج دیں اگر میری قسمت میں فتح ہو اور خدا کو ظفریاب کرنا منظور ہو تو ہر طرح سے فتح نصیب ہوگی قیصر نے یہ گفتگو بدیع الملک کی سنکر [illegible] ایک پہلوان سے اشارہ کیا کہ میدان میں جا اور سرداران اسلام سے مقابلہ کر اسکا اشارہ پاکر پہلوان صف سے نکلا میدان میں آیا جلوہ دکھا کر آواز دی اے گروہ خداپرستان تم میں سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ میں آئے کچھ ہنر جنگ دکھائے یہ سنکر بدیع الملک کے لشکر سے ایک پہلوان آگے بڑھا قریب مرکب بدیع الملک کے آکر پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی اے آقائے نامدار اجازت میدان عنایت فرمائیے بدیع الملک نے اُن کو میدان میں جانے کا [illegible] دیا پہلوان اسلام میدان میں آیا جو پہلوان قیصر کی طرف سے میدان میں آیا تھا آواز بلند اسنے نعرہ کر کے کہا اے اجل رسیدہ کیا تو نہیں آگاہ ہے کہ میں کون ہوں میرا نام ہلال خنجر شکار ہے آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلہ میں نہیں آیا ہے اسوقت قضا تجھے میرے سامنے لائی ہے ضرور میرے ہاتھ سے مارا جائیگا سردار اسلام نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہے مقام یاوہ گوئی نہیں ہے اگر تیرا یہی خیال ہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ میں تیرے واسطے ملک الموت ہوں اور تیری قضا تجھے میدان میں لائی ہے لا جو حربہ اپنے جنگ سے ہو [illegible] یہ سنکر ہلال خنجر شکار نے گرز کا وار کیا سردار اسلام نے سپر کو چہرہ کی پناہ کیا گرز جو پڑا سپر ٹوٹی سر پر چوٹ آئی سردار نے بچت اس کے وار کو بچایا جب یہ وار خالی گیا

دو سردار اسلام نے سپر گرز رنگا دستے ہی سپر کو اُٹھایا مگر گرز جو سپر پر پڑا سپر کو توڑ کے سر کو دو پارہ کیا پہلوان
گھوڑے سے زمین پر گرا دونوں لشکروں سے شور تحسین اُٹھا گو سردار اسلام بھی زخمی ہو چکا تھا مگر پر زخم تھی
گھوڑے پر نہ تھما گیا چکر کھا کر زمین پر آرہا بدیع الملک نے لوگوں کو میدان میں بھیجا سب آکر اُسکو میدان
سے اُٹھا لیگئے قیصر نے اور ایک پہلوان کی طرف دیکھا وہ بھی میدان میں آیا بہت خوب سکشوری
دکھائی پھر آواز بلند کہا او فرقہ خدا پرستان آگاہ ہو کہ میں شمشاد زندہ پیل ہوں آج تک میرے ہاتھ سے
دشمن جان سلامت نہیں لیگیا اگر تم لوگوں میں کسی کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے میں بہر جنگ دکھاوا اگر
مقابلے کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اطاعت سلطان قیصر صاف باطن کی اختیار کرو کہ باعث امان ہو بدیع الملک
نے چاہا کہ پا رکاب بڑھائیں مگر برزخ لنگر بند بدیع الملک کے قدموں پر گر پڑا عرض کی آقائے نامدار ابھی
غلامان جانباز زندہ ہیں بھلا کیونکر گوارا کرینگے کہ آپ میدان میں تشریف لیجائیں بدیع الملک نے مجبور ہو کر
برزخ لنگر بند کو میدان میں جانے کی اجازت دی برزخ میدان کی جانب روانہ ہوا شمشاد زندہ پیل
نے جو برزخ کو آتے ہوئے دیکھا للکار کر کہا اسے برزخ تو میرے مقابلے میں آتا ہے میں ہرگز تجھ سے
مقابلہ نہ کرونگا تو نمک حرام زادہ اور ابھی جوان ہے نہ طاقت زیادہ ہو کہ جو تجھے بہت کم قوت نظر آتا ہے میں
ایسے سے مقابلہ کرنا عیب جانتا ہوں برزخ نے جواب دیا او مکار میں تجھکو خوب جانتا ہوں ہمیشہ تیری شکست
گردستان میں دیکھا گیا ہی تونے کسی پہلوان کو زیر نہیں کیا ہمیشہ سب سے قوت میں کم رہا اور میرے
زیر ہو جانے کی نسبت جو تو کہتا ہو تو دنیا میں کوئی پہلوان ایسا نہیں ہے جو آقائے نامدار سے مقابلہ کر کے
زیر نہ ہو میں کیا ہوں اگر گرگین درشت چنگال بھی انکے مقابلہ میں آئیگا تو زیر ہو جائیگا شمشاد نے
کہا ای برزخ ایسی بات میرے سامنے نہ کہہ میں خود دعوی رکھتا ہوں کہ تیرے آقا سے مقابلہ کر کے اُسکو
گرفتار کر لیتا لیکن برزخ نے جھلا کے جواب دیا اب بس کر زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہو تو میں موجود
ہوں اور اگر زیادہ گوئی کریگا تو بے شک سزا پائیگا اسلئے مجمع میں ذلت اُٹھائیگا شمشاد نے کہا جب تیری
قضا ہی آئی ہو تو میں مجبور ہوں یہ کہکے آگے بڑھ کے تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اُسکے وار کو
خالی دیا شمشاد تیغہ کے لنگر میں منہ کے بل زمین پر آرہا برزخ نے چاہا اُسکے سر پر تلوار لگاوے مگر
سوچا کہ ایسے وقت میں اُسپر حملہ کرنا مردہ کشی ہے اور یہ بات آقائے نامدار کے خلاف ہوگی یہ سوچ کے
شمشاد سے کہا او پہلوان خود ہی وار کیا اور خود ہی اسقدر بدحواس ہو گیا اپنے تئیں سنبھال نہ سکا اب
سنبھلکر لڑنا شمشاد کو بڑی حسرت ہوئی زمین سے اُٹھ برزخ سے کہا وہ وار تو میرا خالی گیا اور میں نے
وہ وار سمجھکر نہیں کیا تھا اب ایک وار اور کرتا ہوں اگر اس وار سے تو بچ رہے تو آج سے تیغ و سپر باندھنا
ترک کر دوں برزخ نے کہا میں موجود ہوں تجھے چار واروں کی اجازت دی جب تک تو چار وار نہ کریگا
میں ہرگز ہاتھ نہ اٹھاؤنگا شمشاد نے پھر تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اُس وار کو بھی خالی دیا
شمشاد اور زیادہ خفیف ہوا برزخ نے کہا ابھی تیرے تین وار اور باقی ہیں جب اُن واروں میں
کامیاب نہ ہونا تب سکوت کرنا ابھی بیکار مغموم ہوتا ہو شمشاد نے پھر وار کیا برزخ نے خالی دیا شمشاد
نے دوسرا وار کیا برزخ نے اُسکو بھی خالی دیا شمشاد نے تیسرا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دے کر اُسکی
کلائی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ ہاتھ اُسکا شانے سے اُکھڑ آیا برزخ نے ہاتھ مع قبضہ زمین پر پھینکدیا اُس کے

ضرب سے ننگ کے دہانہ کی طرح خون جاری ہوا برزخ نے کہا اے شمشاد اگر جان عزیز ہے تو وحدت آفتاب نامدار کی قبول کر اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کر میں ابھی تجھے آقائے نامدار کے پاس لیچلون اُنسے خطا معاف کرادون تیرا علاج کیا جائے شمشاد نے جواب دیا کہ میں اطاعت سامری سے منہ نہ موڑونگا اور اب مجھے امید صحت بھی نہیں ہے تھوڑی دیر میں مرجاؤنگا اتنی سی زندگی کیواسطے ترک مذہب کیون کر دیون یہ کہکر دوسرے ہاتھ سے گرز سر برزخ پر لگایا برزخ نے اس ہاتھ کو بھی شانہ سے اکھاڑ کے پھینکدیا شمشاد کے دونون ہاتھ شانہ سے اکھڑ کے زمین پر گرکے مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا برزخ کی تعریف دونون لشکرون سے ہونے لگی قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کی طرف دیکھکر کہا ایک جوان میدان میں جاکر اسکا سر کاٹ لائے یہ سنکر رحیل عقاب زور صف سے آگے بڑھا قیصر صاف باطن کو سلام کیا جھومتا ہوا میدان میں آیا برزخ سے کہا اے برزخ لگربند تجھے شرم نہیں آتی کہ سلطان کے سامنے اپنے ہموطنون کو قتل کر رہا ہے کیا تو نے حقوق سلطان کی بھلادین برزخ نے کہا مجھے اپنے آقا کی اطاعت فرض ہے اگر وہ حکم کرین تو میں قیصر کا سر کاٹنے میں دریغ نہ کرون رحیل نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسا نمک حرام ہوتا برزخ نے جھنجھلا کے جواب دیا کہ او رحیل بدزبانی نہ کرنا ورنہ سزا پائیگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو میں میدان میں موجود ہون خبردار کر رحیل نے کہا تو ایک مسلمان کا زیر کردہ ہے میں وار نہ کرونگا تو وار کر میں تو تجھ سے مقابلہ بھی نہ کرتا مگر حکم سلطانی سے مجبور ہوا برزخ نے کہا جب تک تو وار نہ کریگا میں بھی وار نہ کرونگا کیونکہ ہم سب غلامون کو تقلید آقائے نامدار کی واجب ہے اور انکا یہ شیوہ نہیں ہے کہ وار کرنے میں سبقت کرین میں ہرگز پہلے وار نہ کرونگا رحیل نے خیال کیا کہ برزخ وار نہ کریگا یہ سوچ کے گرز اٹھایا سر برزخ پر لگایا برزخ نے وار کو خالی دیا اور ایسا جھٹکا مارا کہ شانے سے اسکا ہاتھ بھی اکھڑ آیا برزخ نے زمین پر ہاتھ پھینکدیا رحیل چیختا ہوا اسکے سامنے سے بھاگا برزخ نے چاہا اسکو قتل کرون مگر خیال کیا کہ ایسے کو قتل کرنے کی کیا حاجت ہے خود ہی دو ایک روز میں مرجائیگا یہ سوچ کے اسکو جانے دیا رحیل تھوڑی دور جاکے زمین پر گرپڑا تڑپ کے مرگیا قیصر صاف باطن نے پھر اپنی فوج کی طرف دیکھا ایک پہلوان اسکے سامنے آیا قیصر نے کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے اسنے کہا میرا نام مغموم قوی پنجہ ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ اس پہلوان کو زیر کرکے لاؤنگا یا قتل کرونگا قیصر نے کہا کہ اگر تو اسکو زیر کریگا تو میں اسقدر زر و جواہر تجھکو دونگا کہ جسکا بار تجھ سے نہ اٹھ سکیگا مغموم بھی جھومتا ہوا آگے بڑھا مقابلے میں برزخ کے آکے نیزے کا وار کیا برزخ نے اسکو بھی مثل انہیں دونون پہلوانون کے جان سے مارا اسکے بعد دس پہلوان قیصر کے یہان سے یکے بعد دیگرے برزخ کے مقابلے میں آئے اور برزخ نے سب کو قتل کیا جب دن قلیل رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو قیصر نے مطلق طبل بازگشت بجوادیا لڑائی موقوف ہوئی قیصر اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس ہوا اور برزخ اپنے لشکر کیطرف پھرا لشکر میں پہونچکے بدیع الملک کے قدم کو بوسہ دیا بدیع الملک نے بہت تعریف کی اور سب پہلوان بھی اسکے مدح سرا ہوئے لشکر اسلام خوشی خوشی میدان جنگ سے اپنی بارگاہون کی جانب چلا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو میدان سے اپنی بارگاہ میں آیا فقرا کو بلا کے کہا آج تو برزخ لگربند نے غضب کیا غضب ہے

کل بھی وہ میدان میں اپنا رنگ جمائیگا علاوہ اسکے اور پہلوان بھی طلسم کشا کے لشکر میں ایسے موجود ہیں جو کل برزخ کے ہیں اور طلسم کشا خود بھی مرد جری ہے تو میں چاہتا ہوں کل گرگین و درشت چنگال کو میدان میں بھیجوں کہ یہ سب سے قوی ہیں جب یہ میدان میں جاینگے تو کسی سے کوئی مقابلہ کر نہ سکیگا وزرا نے کہا اب ہماری بھی یہی رائے ہے سوائے گرگین کے اور کوئی ایسا نہیں ہے جو کل برابر سے مقابلہ میدان میں جا سکے ورنہ پاسنے قیصر نے کہا ایک بات یہ بھی مشکل ہے کہ گرگین منظور نہیں کرتا ہے وزرا نے کہا اسوقت آپ اسکے پاس تشریف لیجائیے اور اس سے کہیے کہ آخر تو ہمارے کس کام کا ہے جو اسوقت مشکل میں نہیں مدد ہو کر ہماری مدد کرو اور اگر ایسے وقت میں مدد نہیں کرتے تو ہمارے لشکر میں رہنا بیکار ہے اپنے شہر میں جاؤ عیش و آرام بسر کرو ہمارے ساتھ کیوں تکلیف اٹھاؤ جب طلسم کشا اس مرحلے سے فراغت پائیگا تو تمہاری طرف جائیگا جو اسکے حق میں مناسب جانیگا وہ کریگا تم تو بوجہ غرور کے اس سے مقابلہ نہ کرو اپنی سلطنت دیدو گے جب آپ ایسی باتیں اس سے کرینگے یقین ہے کہ وہ ضرور خیال کریگا اور کل مقابلے کے واسطے میدان میں نکلیگا قیصر نے کہا یہ بات بہت پسند ہے میں اسی وقت گرگین کے پاس چلتا ہوں یہ کہکے مع اپنے وزرا کے اٹھا اور گرگین درشت چنگال کے پاس آیا گرگین زمین پر بیٹھا ہوا مانند فیل مست جھوم رہا تھا قیصر کو دیکھکر ایسے تعظیم اٹھ آگے بڑھ کے سلام کیا قیصر نے کہا اے گرگین اسوقت تمہارے پاس میں ایک سوال کرنے کو آیا ہوں اگر جواب صاف نہ دوگے تو مجھسے ملال عظیم ہوگا گرگین نے کہا میری کیا مجال جو آپ کے خلاف حکم کروں قیصر نے کہا یہ بات تو بہت تمام ہے میں اسکا اعتبار نہیں کرتا گرگین نے کہا آپ تو ایسا فرماتے ہیں آج تک میں نے خدا سے روگردانی نہیں کی قیصر نے کہا جو تم میرے لشکر میں آئے ہو تو کس نیت سے آئے ہو گرگین نے کہا ہم غلامان جانثار ہیں آپ کے دشمن کے جان کے خواہاں ہیں مدد کے واسطے حاضر خدمت ہوئے ہیں قیصر نے کہا مدد کی تم سے امید نہیں کیونکہ تم مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتے ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اپنے شہر میں جاؤ جب میرے قتل کے بعد طلسم کشا تمہاری طرف آئیگا تو اسکو سلطنت دیدینا جو مناسب جاننا وہ کرنا گرگین نے کہا اے سلطان بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ مجھ ایسے غلام خیر اندیش سے ایسے کلمات فرماتے ہیں میں صرف اسوجہ سے ان لوگوں سے مقابلہ نہیں کرتا ہوں کہ وہ لوگ کسی حال میں مجھ سے نہیں لڑ سکتے اگر چاہوں تو ایک لمحہ میں تمام لشکر طلسم کشا کو خاک میں ملا دوں مگر بادران زمانہ مجھے کیا کہینگے یہ بات تو ضرور ہے کہ طلسم کشا مرد شجاع ہے اور مجھ سے زور میں بہت کم ہے اگر میں نے اس سے مقابلہ کیا اور وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا تو سب مجھے یہی کہینگے کہ ایک مرد شجاع کو اپنے سے کمزور پاکر قتل کر ڈالا گرگین کو شرم نہ آئی کسی ہمسر سے مقابلہ کیا ہوتا تو زیب تھا اسوقت میں کیا جواب دونگا قیصر نے جواب دیا اے گرگین اب تو وہ ہمسری کا دعوے کرتا ہے اور تمہارے یہاں کے اسفل درجے کے پہلوانوں کو مارتے ہیں کیا اب وہ بہت کمزور کمان رہا صرف تمہیں مقابلہ کرنا باقی ہے اب کیا تم اس بات کے منتظر ہو کہ وہ خود آکر کہے کہ میں نے مقابلہ کر لیا آیا ہوں تم تم اس سے مقابلہ کرو گے گرگین نے کہا آپ جانتے ہیں کہ میرے ادنے درجے کے پہلوان بھی ابھی تک میدان جنگ میں برابر سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں انکو بھی شکست ہوئی ہے اور وہ ان لوگوں سے مقابلہ کرنا اپنا ننگ سمجھتے ہیں قیصر نے کہا تو آپ سب لوگ اپنے شہر میں جاؤ میں یہاں جو کچھ ہوگا ہم بھگت لینگے اگر ہماری قسمت میں

فتح ہو تو طلسم کشا کو زیر کرینگے اور اگر تقدیر میں شکست ہی ہے تو تمام ملک بھی طلسم کشا سے زیر ہو جاویگا صرف تدبیر کیجاتی تھی کہ آپ لوگ اگر تنہا جدا کریں تو بہت مناسب ہے گرگین نے جو قیصر کی گفتگو سنی کہا آپ کیون آزردہ ہوتے ہیں کل تعمیل حکم والا کیجائیگی میں بھی مقابلہ کرونگا اور اپنے پہلوانون کو بھی میدان میں بھیجونگا بلکہ اسکا وعدہ کرتا ہون کہ میں طلسم کشا کو گرفتار کرونگا قیصر صاف باطن خوش ہوگیا کہا اے گرگین اگر تمنے کل طلسم کشا کو زیر کیا تو میں تمھین اس طلسم کا منتظم اعلا قرار دونگا یہ تمہاری راست کوئی بات کرونگا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین کل میرے ہاتھ سے طلسم کشا شکست اٹھائیگا قیصر وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ میں آکے وزرا سے کہا آج تو گرگین نے وعدہ مستحکم کیا ہے یقین ہے کل طلسم کشا ضرور اسیر ہو جائیگا وزرا نے کہا میدان تو سپاہی کا ہے مگر طلسم کشا بھی آفت روزگار ہے وہ ابھی اس سے مقرور مقابلہ کریگا بڑی لڑائی پڑیگی کل کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہوگی قیصر خوشی کے مارے شب بھر جاگتا رہا جب قیصر چرخ چہارم خوابگاہ مشرق سے بصد تجمل تخت زرنگار زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا تو قیصر اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر اسکا درست ہوا قیصر تخت پر سوار ہوا لشکر کو مرتب میں کیا طرف میدان کے روانہ ہوا ادھر بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے لشکر ہمراہ رکاب ہوا طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے میدان میں پہونچ کے لشکر کی صفیں درست ہوئیں نقیب خوش بیان دونون لشکرون سے نکلے نقابت کر گئے تو کیتون نے کڑکا کیا بہادرون کے دل کو جوش ہوا اسپ جانبازون کو مہمیز دونون لشکر حریت پر جانبازان رزم جرأت دکھائین مگر سرداران لشکر کے ادب سے رکے تھے آخر قیصر نے بعد ایک ساعت آگے بڑھ کے بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا اگر کل تو نے میرے مقربون سے سردارون کو زیر کیا اور وہ سب تیرے بہادرون کے ہاتھ سے قتل ہوئے تو اسپر ناز نکرنا آج وہ شخص تیرے مقابلے میں آنے والا ہے جو ایک دم میں تمام لشکر کو برباد کردیگا بہتر یہ ہے کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز آ بدیع الملک نے کچھ جواب نہ دیا جب اسنے دو ایک بار اسی تقریر کو بیان کیا اور کچھ جواب نہ پایا تو خفیف ہوکے واپس آیا اور گرگین درشت چنگال سے کہا اب تم مقابلے میں جاؤ اسوقت مجھکو طلسم کشا کی یہ حرکت بہت بری معلوم ہوئی کہ میں نے تو اسکی بہتری کے واسطے اسقدر سمجھایا طول دیا اور اسنے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین طلسم کشا کو مزا اسکا معقول دیا جائیگا تب یہ کہکر گیرنگ فیل بیٹے کی طرف دیکھ کہا اے گیرنگ میدان میں جاکے طلسم کشا کو زک دے کر جلد پھر کے واپس آ گیرنگ نے جواب دیا آپ ایسی بات فرماتے ہیں گرگین نے کہا صدقے کا حکم میری نسبت ہر گز میں اسکو کم سمجھتا ہون گیرنگ مجبور ہو گیا گرز ہلاتا ہوا میدان کارزار میں آیا پکار کر آواز دی اے طلسم کشا میں تجھ سے مقابلہ کرنا باعث ننگ و عار جانتا ہون مگر حکم پدر اور فرمان شاہی سے مجبور ہو کے میدان میں آیا ہون مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہے اگر تجھے بھی اپنی جان عزیز ہو تو میرے ساتھ سلطان کی خدمت میں چل میں تیری خطا معاف کرادون بدیع الملک نے جو یہ تقریر واہیات سنی قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے گیرنگ کیا میدان میں کھڑا گفتگو کرکے حقیقت معلوم ہو بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا برزخ وغیرہ آ کے رکاب سے لپٹ گئے سب نے عرض کی آقائے نامدار ابھی غلامان جانباز سر فدا کرنے کو حاضر ہیں جانیں نثار کرنے کو تیار ہیں ابھی آپ کیون میدان کا عزم کرتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا آپس معاملے میں دخل نہ دینا

بخوگر لکا یہ دستور ہی کہ جب تک کوئی کسی کا نام لیکر نہین پکارتا ہی اسوقت تک تو حریف سے مقابلے مین جانے کا ہر ایک کو اختیار ہی اور جب کسی نے کسی کا نام لیکر پکارا اسوقت دوسرا اسکے مقابلہ مین نہین جا سکتا ہی اور اگر جاے تو بالکل خلاف ہی سب پہلوان متحیر ہو گئے بدیع الملک نے نام خدا لیکر مرکب کو بڑھایا مقابلے مین گیر تنگ کے آے گیر تنگ نے جو شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہو گیا اس کے دل مین محبت پیدا ہو گئی کہا او طلسم کشا مین مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو مذہب سامری پرستی کو ترک کر اور طریقہ اسلام اختیار کر گیر تنگ نے کہا یہ ممکن نہین بدیع الملک نے کہا پھر تمہین اختیار ہی گیر تنگ نے کہا او طلسم کشا مین مشروط کرتا ہون اگر اسکو منظور کرو تو میرے نزدیک بہت بہتر ہی بدیع الملک نے فرمایا کہو گیر تنگ نے کہا مین مقابلہ کرتا ہون مگر شرط یہ ہی کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اور اُسی کا مذہب بھی اختیار کرے بدیع الملک نے فرمایا مین نے اس شرط کو قبول کیا تم وار کرو گیر تنگ نے کہا مین وار کیا کرونگا میرا ایک وار بھی تجھسے نہ اٹھیگا بدیع الملک نے کہا اگر تیرا وار نہ اٹھیگا تو مین قتل ہونگا تیرے سلطان کی مراد بر آئیگی گیر تنگ نے کہا مین تجکو قتل کرنا نہین چاہتا ہون بدیع الملک نے کہا مین وار نہ کرونگا کیونکہ میرے یہان جنگ مین پیشدستی روا نہین ہی گیر تنگ مجبور ہوا گرز بدیع الملک پر لگایا شاہزادے نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑ کے اُچٹ گیا بدیع الملک کو ذرا سی حرکت بھی نہوئی گیر تنگ دنگ ہو گیا کہا او جوان اگر مین گرز کا وار کوہ پر کرتا تو زمین مین پیوست ہو جاتا مگر تو نے میری چوٹ سپر پر روکی مجھے بڑا تعجب ہوا بدیع الملک نے فرمایا مین نے دو وار تجکو دیے گیر تنگ نے کہا او جوان ایک چوٹ سے تجکو اب نازان نہ ہو کہ مین نے چوٹ بچالی نہین معلوم کیا سبب تھا جو تو زین پر قائم رہا بدیع الملک نے فرمایا دو وار اور کر تجپر سبب بھی روشن ہو جاے گیر تنگ نے پھر گرز مارا بدیع الملک نے پھر سپر کو چہرے کی پناہ کیا گیر تنگ نے گرز لگایا بدیع الملک نے سپر پر لیا گیر تنگ دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اب عوض نہ کر تیسرا وار بھی کیجیے گیر تنگ نے سہ بارہ گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا جھونک مین گیر تنگ زمین پر گرا بدیع الملک نے مسکرا کے کہا او جوان تو منزل جنگ سے بالکل ماہر نہین گیر تنگ کو خفت ہوئی اپنی فوج کی طرف پلٹ کے دیکھا سب کو اشارہ سے تسکین دی کمر سے تیغہ نکالا بدیع الملک سے کہا او جوان تو نے میرے ساتھ محنت کی اب تک مجکو غصہ نہین آیا تھا مگر اب تیرا بچنا محال ہی یہ کہکے تیغہ کا وار بدیع الملک پر کیا بدیع الملک نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گیر تنگ نے دوسرا ہاتھ بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا چاہا اتنا مین تو چہرہ آگیا تب جوان کو زین سے اٹھا لون مگر کیا طاقت تھی جو بدیع الملک سے شیر کے پنجے سے ہاتھ چھڑا لے سب کچھ اسنے ترکیبین کین مگر ہاتھ نہ چھوٹا آخر مجبور ہوکے گریبان بدیع الملک سے ہاتھ نکال لیا دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر بخوبی دیکر زور کیا جب زور کرکے مجبور ہوا تو تنگ سے کے دم لینے لگا مگر اپنے دل مین یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس جوان کی ہڈیون مین بجاے مغز پارہ اور رگون مین بجاے خون قوت بھری ہی نہ اسکو جنبش ہوتی ہی نہ میل ہاتھ اسکے پنجے سے چھوٹ سکتا ہی یہ تو خیال کر رہا تھا اور لشکر قیصر مین سکہ بچا تھا ہر ایک کہ رہا تھا اب گیر تنگ میدان سے زندہ واپس نہ آئیگا کرکین کہتا تھا یہ جوان بلا کا ہی مین اسکو ایسا نہین جانتا تھا کہ

تو قیامت کی میرے اس پہلوان کو عاجز کیا ہے جو میرا ہمسر اور بڑی قوت کا ہے قیصر نے کہا تمہیں اب اسکی قوت
کا یقین ہوا گرگین نے کہا ہاں اب تک یہ جانتا ہوں کہ یہ جوان سحر سے زور رکھتا ہے قیصر نے کہا ان لوگوں
پر تو بالکل حرام ہے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں بدیع الملک نے گیرنگ کو زمین سے اٹھا کر سر سے بلند کیا
گیرنگ نے اُس کی منت کی … قبول کرتا ہوں بدیع الملک نے اُسکو زمین پر دے مارا … مستی رکھ دیا گیرنگ
کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اُسے … لشکر کیطرف روانہ کیا دوسرے پہلوان
کے منتظر ہوئے مگر دن تمام ہو گیا تھا قیصر نے طبل بازگشت بجوا دیا اپنے لشکر کیطرف پلٹا بدیع الملک
خوش خوش اپنے لشکرگاہ کی طرف پھرے قیصر جو اپنی بارگاہ میں گیا وزرا سے بلا کے کہا بڑا غضب ہوا
آج گرگین بھی خائف ہو گیا اور رعب طلسم کشا بھی غالب ہو گیا دیکھیے کل کیا ہوتا ہے اور یہ پہلوان جو آج
زیر ہوا ہر گز … گرگین درشت چنگال سے کم نہ تھا اسکو گرگین اپنا قوت بازو جانتا تھا اسکے زیر ہو جانے
سے گرگین کے ہوش … نہیں … خود مقابلے کو جائے گے وزرا نے کہا اب گرگین پر بھی اعتبار
نہ رہا جب طلسم کشا نے … پہلوان کو زیر کیا تو گرگین درشت چنگال کو کسقدر دقت
سے زیر کرے گا مگر یہ بات ممکن نہیں جو گرگین فتح پائے اور طلسم کشا کو گرفتار کر سکے سن کے قیصر
صحاف باطن نے کہا پھر اب کیا کیا جائے اور طلسم کشا کے ہاتھ سے کیونکر جان بچے وزرا نے کہا
اب ہم لوگوں کی عقل کام نہیں کرتی سوچیے اسکے یہاں سے کسی رات چھپ کے بھاگ چلیے اور کسی طلسم
میں جا کر پناہ لیجیے قیصر صحاف باطن نے کہا مجھے اور کسی دوسرے طلسم سے رسم نہیں ہے میں کیونکر
جا سکتا ہوں … سے بھاگنا اچھا نہیں ہے کیونکہ اب طلسم کشا کو میرے گل حیات کی خبر ملی وہ جا کر اُس
… اپنا … گا تو میں … ہو گا وزرا نے کہا اُس پھول کو اپنے ساتھ
لے چلیے قیصر نے کہا … میں وہ پھول ہے اگر اُس چشمے سے باہر آئے تو میرا جینا محال ہے اُس پھول
کو چشمے سے نکال نہیں سکتا وزرا نے کہا پھر قسمت پر توکل کیجیے یا نگینہ سامری منگا لیجیے اُس سے مدد لیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہے قیصر صحاف باطن نے کہا مجھے اب نگینہ سامری کا اعتبار نہیں ہے جسقدر احکام مجھے
سے وہ سب خلاف پڑے ہیں اسکے ذریعہ سے کسی بات کو تحقیق نہ کرونگا اگر جان جاتی رہیگی تو جان بچا
… دشمنی … حاصل نہیں ہے قیصر شب بھر یہ ذکر کرتا رہا جب سپیدہ سحر آسمان پر نمودار ہوا
قیصر بارگاہ سے … تخت پر سوار ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے چلا اُسطرف سے
لشکر اسلام بھی … میدان میں آیا لشکر دشمن کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی
… گرگین درشت چنگال نے ارژنگ بالا قامت کی طرف دیکھا یہ گرگین کے
سامنے آیا گرگین نے کہا … ارژنگ اگر تو نے بھی گیرنگ کی طرح اطاعت طلسم کشا کی اختیار کی
تو میں … تو خوب جانتا ہے کہ میں جسوقت چاہونگا طلسم کشا کے تمام لشکر کو خاک
میں ملا دونگا مگر … وجہ سے جنگ کا عزم نہیں کرتا ہوں مجھے منظور ہے کہ جسقدر پہلوان ہیں یہاں
ہیں … سب کا امتحان ہو … طلسم کشا کو زیر کرونگا اُسکو اپنی جگہ پر مقرر کرونگا ارژنگ نے
کہا … طلسم کشا … گرگین درشت چنگال نے
ارژنگ کو رخصت کیا ارژنگ نے میدان میں آ کے نعرہ کیا کہ او طلسم کشا میں بہت مشتاق

ہون کہ تیرے ہنر جنگ دیکھون کل تو نے کس بہ خدا دست گیر نگ کو زیر کیا مین نے آج تک ایسی جنگ
نہین دیکھی واقعی تیری جرأت و ہمت مین شک نہین ہے بدیع الملک نے کہا اے ارشنگ مین
جانتا ہون کہ تو بھی بڑا صاحب جرأت ہے جو مجھے داد مردانگی دے رہا ہے کہ شاہزادہ میدان مین تشریف
دیا ارشنگ سے کہا وار کر ارشنگ نے چاہا کچھ عذر کرون مگر بدیع الملک نے کہا کہ یہ عذر کام مردانگی
مین سبقت نہ کرونگا ارشنگ نے مجبور ہو کے نیزے کا وار بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اوس وار کے
ہزار ایسے وار کو خالی دیکر نیزے کا چہرہ مار کر اوسکے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا ارشنگ دنگ ہو گیا غصہ آگیا تلوار
میان سے لی بدیع الملک پر تلوار لگائی شاہزادے نے سپر کی اور جھٹ اوسکی تلوار کو دو ٹکڑے کر دیا
ارشنگ بدیع الملک کے نیچے گیا چاہا زمین سے اوٹھا لون مگر کیا طاقت تھی جو ارشنگ اس قطب کو
شجاعت کو حرکت دے سکتا بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کے تنگر مین ذرا بھی جنبش نہ پائی مجبور ہو کے
ٹھہر گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کمر مین ہاتھ
ڈالکر بلند کیا اسنے چاہا مین بھی تنگ زور کرون مگر کچھ نہ ہو سکا پاؤن اوسکے زمین سے اوٹھے بدیع الملک نے
سر سے بلند کیا ارشنگ نے بہت غل کیا بدیع الملک نے فرمایا اے ارشنگ کلمہ اسلام قبول کر تو پناہ
ملے ارشنگ نے عرض کی اے شہریار میری مجال ہے کہ اب اسلام قبول نہ کرون بدیع الملک نے اوسکو
آہستگی زمین پر رکھدیا ارشنگ کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا دن بہت قلیل باقی تھا گرگین نے جو
یہ کیفیت دیکھی اوسکی آنکھون مین دنیا سیاہ ہو گئی اخوان آہن خوار کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر کچھ ہمت رکھتا ہے
اس جوان کو جاکر گرفتار کر لا اخوان مار سیاہ کی طرح سے بل کر کے نکلا بدیع الملک کے مقابلے مین آیا
کہا اے جوان کس تکلف سے ارشنگ کو زیر کیا ہے تو بھی مشتاق ہون کہ تیرے ہنر جنگ دیکھون بدیع الملک
نے فرمایا مین موجود ہون اخوان نے کہا اے جوان مین چاہتا ہون کہ جسقدر حربے تیرے پاس ہین تو تمام کرے
تاکہ حسرت نہ باقی رہجاوے بدیع الملک نے فرمایا اے اخوان آہن خوار تجھے دیکھا تمھارے لشکر
سے دو جوان آئے اور ہر ایک نے چاہا کہ پہلے مین حملہ کرون مگر مین نے قبول نہ کیا میرا قول یہ ہے کہ جب حریف کے
حملے سے خالی جاوے تو خود وار کرے اور پیشدستی کرنا میرے یہان منع ہے اخوان آہن خوار نے عرض کی
اگر آپ قبول نہین فرماتے تو مین بھی ناچار ہون یہ کہکے اخوان آہن خوار نے گرز کا وار کیا
بدیع الملک نوجوان نے اسکے وار کو خالی دیا اخوان آہن خوار نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نوجوان نے اوس وار کو سپر پر روکا اخوان آہن خوار نے تیسرا وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر
فرمایا اے اخوان چوتھا وار اور کر مین اجازت دیتا ہون اخوان نے عرض کی اب مین وار نہ کرونگا
مین نے تین وار ایسے کئے ہے کہ اگر دیو پر میری تلوار پڑتی تو مانند گاہ کاٹ دیتی بدیع الملک نے
فرمایا اسمین شک نہین ہے جیسا کہ کہتے ہو بہت درست ہے مگر دو وار اور کرنا ہونگے اخوان مجبور ہوا تیغ
اٹھائی بدیع الملک نے وار کو روکا شاہزادے نے اوسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اخوان پر ایسا رعب
غالب ہوا کہ بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی اے شہریار میری گستاخی کو معاف فرمائیے میری
مجال نہین جو آپ سے مقابلہ کر سکون مین حلقہ غلامی کان مین ڈالتا ہون آپ مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے
بدیع الملک نے اوسی وقت اوسکو کلمہ تعلیم کیا اخوان بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو

بہت خوشی حاصل ہوئی مگر قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہو گیا حکم دیا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے ادہر
طبل بازگشت بجا قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی اخوان آہن خوار کو ہمراہ لیکر
اپنے لشکر میں آئے وہاں سے بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے مگر قیصر جو میدان جنگ سے اپنی بارگاہ
کی طرف چلا تھوڑی دیر میں داخل بارگاہ ہوا وزرا کو بلایا کہا آج تو طلسم کشا نے غضب کیا تھوڑی سی
دیر میں دو پہلوان نامی گرامی زیر کیے اب کل اسکے مقابلہ میں کون جائیگا اور اسکو زیر کرکے لائیگا وزرا
نے عرض کی یہ خیال بالکل خام ہے ممکن نہیں جو کوئی اس جوان کو زیر کرے وہ سب سے زبردست ہے اگر
گرگین بھی اس سے مقابلہ کریگا تو شکست اٹھائیگا بہت سمجھیگا وہ جوان صاحب شوکت و شان اسکو بھی
زیر کرکے اپنا مطیع بنائیگا قیصر صاف باطن سے کہہ ہم کیا کریں چاہیے وزرا نے کہا تو صلح کیجیے جنگ
سے باز آئیے یا یہاں سے کسی طرف تشریف لے چلیے قیصر نے جواب دیا کہ یہ دونوں امر نا ممکن ہیں یعنی
اگر یہاں سے کہیں چلا جاؤنگا تو وہ میرے کل حیات پر قبضہ کریگا اور اگر صلح کرونگا تو وہ بے مسلمان کیے
راضی نہوگا وزرا نے کہا پھر ہر طرح مشکل ہے جو آپ کے مزاج میں آئے وہ بہتر ہے قیصر نے کہا میں لڑکر
مرجانا سب سے اچھا جانتا ہوں وزرا نے عرض کی اسکے آپ کو اختیار ہے قیصر نے کہا میں کل قصد کرلینا
سمجھا جاتا ہوں سب لشکر کو حکم دونگا کہ جاکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو جس طرح بنے پکڑ کر گرفتار کرو
یا قتل کرکے چھوڑو وزرا نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کل یہ بھی ضرور ہے قیصر شب بھر یہی دھن کرتا رہا
جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ سے نکلکر جانب جنگاہ کل سپاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور بدیع الملک
نوجوان بھی مع لشکر میدان جنگ میں تشریف لائے دونوں لشکروں کی صفیں آراستہ ہوئیں قیصر
گرگین درشت چنگال کے پاس آیا کہا اے گرگین آج میرا ارادہ ہے کہ اپنے لشکر کو یہ حکم دوں
کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑیں جس طرح بنے پکڑیں اس جوان کو گرفتار کرلیں بے اس انتظام کے
دوسری بات ممکن نہیں ہے اور کسی طرح سے یہ زیر نہوگا گرگین نے کہا آپ بھی یہ قصد نفرمائیں میں آج اس
شخص کو میدان میں برائے مقابلہ روانہ کرتا ہوں جو رستم وقت ہے یقین ہے کہ اسکے مقابلہ کی تاب طلسم کشا
نہ لاسکے قیصر نے کہا اب تو تجھی سے امید ہے اگر تم بھی میدان میں جاؤ تو مجھے اس بات کا یقین ہوگا
وہاں سے تم طلسم کشا کو زیر کرکے پھروگے گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ حقیقت میں طلسم کشا
ایسا ہی زبردست ہے مگر آج اور تامل فرمائیے کل یہ انتظام کیجیے گا قیصر نے کہا اے گرگین آج تمہاری خوشی
سے میں اس بات کو ملتوی رکھتا ہوں کل میں کوئی عذر نہ سنونگا گرگین نے کہا آج میں ہلیل سنگ بند
کو میدان میں بھیجتا ہوں یہ عجب پہلوان ہے اسکے حربے کو بھی آپ ملاحظہ فرمائینگے کئی سو من کا پتھر اپنے
پاس رکھتا ہے ایک پتھر سے اسنے بہت سے بہادر توڑ ڈالے آج وہ میدان میں جاکر مقابلہ کریگا
اسکی ضرب طلسم کشا کیونکر اٹھا سکیگا قیصر نے جواب دیا مجکو اس بات کا یقین نہیں گرگین نے کہا آپ
آج ملاحظہ فرمائیے گا قیصر اپنی جگہ پر آیا گرگین نے ہلیل سنگ بند کی طرف اشارہ کیا کہ میدان
میں جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلا یا ہلاک کر ہلیل میدان میں آیا باواز بلند کہا اے طلسم کشا میں
بہت مشتاق ہوں کہ پہلے آپکے امتحان جرأت ہو جائے یہ بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا
اسکے قریب آکے گھوڑے سے اترے ہلیل نے کہا اے جوان تو کیا خلاف عقل کرتا ہے کہ مرکب سے اترکر

مقابلہ کرنے کے لیے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا آج تک جسقدر پہلوان شہر گردستان کے میرے مقابل
میں آئے اُنسے یہی طرح مقابلہ کیا آج خلاف دستور کیونکر کر سکتا ہوں اور یہ بات بھی بیجا ہے کہ میں پیادے
سے سوار ہو کر لڑوں جہلیل نے کہا جب آپ مرکب پر سوار رہتے اسوقت بھی میرا قد آپ سے بہت بلند
تھا اگر آپ رکابوں پر کھڑے بھی ہو جاتے تو بھی میرے سر تک ہاتھ نہ پہونچتا اور اب تو آپ کا ہاتھ میری کمر تک
نہ پہونچیگا بدیع الملک نے فرمایا ان باتوں سے کیا مطلب ہے جس کام کو میدان میں آیا ہو پہلے اسکو انجام
دے لے پھر اور باتیں کرنا جہلیل نے جب اسدرجہ بدیع الملک کو آمادہ جنگ پایا کہا میں جانتا ہوں
آپ پہلے وار نکرینگے بدیع الملک نے کہا تجھے معلوم ہے جہلیل نے کہا پھر مجھے اجازت دیجیے کہ میں وار
کروں بدیع الملک نے اجازت دی جہلیل نے سنگ گران دونوں ہاتھوں سے بلند کیا بدیع الملک
نے سپر اٹھائی جہلیل نے پتھر بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر پر روکا پتھر زمین پر گرا
بدیع الملک نے سپر چہرے سے ہٹائی جہلیل کی نظر جو بدیع الملک پر پڑی دنگ ہو گیا کہا اے جوان
سچ بتادے کہ تو بزور سحر تو مقابلہ نہیں کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا او جہلیل ایسی بات زبان سے نکالنا
میں سحر اور ساحروں کو برا جانتا ہوں تو خوب آگاہ ہے کہ میں اس طلسم میں ساحروں کے قتل کرنے
کو آیا ہوں اگر خود بھی سحر جانتا ہوتا تو ساحروں کو قتل کیوں کرتا علاوہ اسکے سحر میرے مذہب میں حرام ہے
جہلیل نے کہا اے جوان میں نے بہت سے پہاڑ اسی پتھر سے توڑ ڈالے اور بہت سے دیووں کو اسی ضرب
سے ہلاک کیا آج تک کسی نے ایک وار کے بعد سر نہیں اٹھایا مگر اسوقت مجھے تعجب ہے کہ تیری ابرو پر بل بھی
نہیں آیا بدیع الملک نے فرمایا ہو گیا اور وار کرنے کا ارادہ ہے جہلیل نے کہا میں اب وار نہیں کرونگا
تیرے وار کا مشتاق ہوں بدیع الملک نے فرمایا او جہلیل اگر جان اپنی عزیز ہے اور انجام بخیر کرانا چاہتا
ہے تو اس مذہب باطل کو ترک کر دے اور اطاعت اسلام قبول کر جہلیل چونکہ سیہ قلب تھا مسلمان
نہوا اسی وقت اُسنے جواب دیا کہ میں ہرگز اسلام قبول نہ کرونگا جو تیرے مزاج میں آئے میرے حق میں کر
بدیع الملک نے دو تین بار اس سے کہا جب اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا تو بدیع الملک نے مجبور ہو کے
تلوار آبدار میان سے لی خبردار خبردار کہکے اُسکی کمر پر وار کیا جہلیل سمجھا کہ اتنی سی تلوار میری کمر پر پڑکے کیا
کاٹیگی اس جوان کا بھی حوصلہ نکلجاتا اچھا ہے اسکے بعد کشتی لڑکے اسکو زیر کرونگا یہ سوچ کے اسی صورت سے
کھڑا رہا بدیع الملک کی تلوار جو پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے کیے جہلیل زمین پر گرا لشکروں سے
شور تحسین و آفرین بلند ہوا قیصر قوت بدیع الملک دیکھ کر دنگ ہو گیا گرگین درشت چنگال کی
آنکھوں میں دنیا سیاہ ہو گئی مگر بیساختہ زبان سے کلمات تحسین نکلے بدیع الملک نے اسکو قتل کر کے پامال
کیا قیصر نے یہ کیفیت دیکھکر اپنے لشکر کو اشارہ کر دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو خبردار زندہ نہ جانے پاوے اشارہ
پاتے ہی تمام لشکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑا گرگین درشت چنگال نے جو یہ حالت دیکھی اپنے پہلوانوں
کو لیکر مجبوری آگے بڑھا لشکر اسلام سے جوانوں نے سب کو بدیع الملک کی طرف آتے دیکھا یہ لوگ بھی
تلواریں کھینچکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی مگر شریان گران گوش و منہال شاخ بلند کو گرگین نے
اشارہ کیا کہ تم دونوں جاکر طلسم کشا کو گھوڑے سے اٹھا لو یہ دونوں کافر بدیع الملک کی طرف
چلے شاہزادے نے جو ان دونوں کو آتے ہوئے دیکھا گھبرایا بڑھ کے شریان کو زمین سے اٹھا کے

چکر دیا زمیرال نے چاہا مین ساطور کا وار کرون مگر بدیع الملک نے اس زور سے شیریان کو زمیرال پر
جھٹکا کہ دونون کے استخوان بدن چور چور ہو گئے گرگین یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا آگے بڑھا اور کہا اے
طلسم کشا اب تک تو مین تجھ سے مقابلہ کرتا ننگ و عار جانتا تھا مگر اب مجھے ضرور ہوا کہ تجھ سے مقابلہ
کرون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین مین موجود ہون مگر کیا ضرورت ہے اسوقت تو حملہ باتین
تیرے یہان خلاف ہو رہی ہین گرگین نے کہا یہان مقابلہ کرنے کی جگہ نہین ہے کسی میدان مین
چل فوج کے بیچ سے نکل وہان مقابلہ اچھی طرح سے ہوگا بدیع الملک نے فرمایا جس طرح تیرے
مزاج مین آئے فوج سے بھی الگ چل سکتا ہون گرگین درشت چنگال نے کہا پھر دیر کرنے کی کیا
ضرورت ہے بدیع الملک نے تمام صفون کو درہم برہم کیا گرگین بھی ہمراہ ہوا قلب فوج سے نکلکر تھوڑی
دور پر ایک میدان تھا وہان آئے بدیع الملک گھوڑے سے اترے گرگین نے کہا اے جوان
میرے مقابلے کے واسطے بھی تو گھوڑے سے اترتا ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین ہرگز مرکب
پر سوار ہو کر پیادے سے دغا نہین کرتا گرگین نے کہا یہ شرط عام کیا اسلئے ہے کہ مین خاص ہون ابھی چاہون
تو تجھے مع مرکب زمین سے اٹھا کر اتنا اونچا پھینکون کہ مثل ستارے کے معلوم ہو بدیع الملک نے
فرمایا یہ دعوے بھی ظاہر ہو جائے گا مگر مین گھوڑے پر سوار ہو کے مقابلہ کرونگا گرگین مجبور ہو گیا بدیع الملک نے
فرمایا اے گرگین کس کا راستہ دیکھتا ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر کہ مین اپنی فوج
کو چھوڑ کے تیرے ساتھ آیا ہون جب لشکری تجکو فوج مین نہ پاوینگے نہین معلوم کیا خیال کرینگے
گرگین نے کہا اے جوان مجھ سے بھی تو مثل اور پہلوانون کے باتین کرتا ہے بھلا میری ضرب گرز سے
اٹھ سکیگی تو پہلے وار کرلے کہ تیرے دل مین حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین میرے
یہان یہ بات بالکل ناجائز ہے کہ حریف سے وار کرنے مین سبقت کرین جب تیرے حملے سے خدا بچا لیگا تو مین
بھی وار کرونگا گرگین نے جواب دیا کہ اے طلسم کشا مین جانتا ہون کہ تو وار مین سبقت نہین کرتا ہے مگر
یہان کوئی اس بات کا دیکھنے والا نہین ہے اور مین اس راز کو افشا نہ کرونگا بلکہ سب سے یہ بات کہونگا
کہ مین نے پہلے بہت سے وار طلسم کشا پر کیے پھر طلسم کشا نے مجھپر وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر جواب دیا اے گرگین یہ بات
تو نے بالکل خلاف شجاعت کی اگر کیا ہو نہین سکتا مین سخن کسی کے دکھانے کو یہ بات اختیار نہین کی ہے اور اگر یون
بھی ہوتا تو سب سے بڑھ کے تو دیکھنے والا یہان موجود تھا گرگین نے کہا اچھا ان مین سے بھی یہی عہد کر لیا ہے
کہ مین حریف پر پہلے وار نہین کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا پھر امتحان جرأت و مقابلہ کیونکر ہو گیا کوئی شرط
مقرر کیجائے گرگین نے کہا اے جوان سچ تو یہ ہے مقابلہ اچھا نہین ہے اگر زور ہوتا اچھی بات ہے بدیع الملک
نے منظور فرمایا گرگین نے سامنے آکر ہاتھ ملایا بدیع الملک نے اس زور سے اسکا ہاتھ پکڑا کہ اسکو یقین
ہو گیا میرا ہاتھ ٹوٹ جائے گا گرگین یہ قوت دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے جوان تجھ مین جتنا زور ہو مجھپر کر بدیع الملک
نے فرمایا اے پہلوان تو نے پھر وہی شرط لگائی مین کسی بات مین سبقت نہ کرونگا گرگین جب ہر طرح مجبور
ہوا اچھا بدیع الملک کو سے دو ڑ دون مگر شاہزادے کا قدم زمین سے نہ سرکا گرگین دیر تک زور کرتا رہا
جب مجبور ہو گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کہا
اے گرگین دم لیکر پھر اچھی طرح زور کرو گرگین نے کہا مین اب تیرے بعد زور کرونگا پہلے تیری قوت دیکھ لون

بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا مضائقہ ہے اگر زور کروگے تو تمہاری شجاعت میں فرق نہ آئیگا گرگین نے پھر زور کرنا شروع کیا دیر تک زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کا قدم نہ سرکا اسکی سانس چڑھنے لگی کہا اے جوان میں دو بارہ زور کر چکا اب بہت مشتاق ہوں کہ تیرا زور دیکھوں بدیع الملک نوجوان گرگین درشت چنگال کو سے دور لے زمیں قدم پر لائے کہ دیکر چاہا زمین سے اٹھاؤں مگر گرگین بھی پہلوان نامی تھا اسنے ننگر قائم کیا بدیع الملک ٹھہر گئے دیر تک گن سے سمجھا رہا بدیع الملک بھی خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد گرگین نے چاہا بدیع الملک کو دھوکا دیکر نکلوں جیسے ہی تڑپکے نکلنا چاہا بدیع الملک نے ہلہ دیکر گرگین سے زمین پر نہ ٹھہر آگیا پاؤں اٹھ گئے بدیع الملک نے سر سے بلند کیا چاہا چکر دیکر زمین پر ماریں گرگین نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین جبتک اپنے مذہب باطل کو ترک نہ کروگے امان نہ ملیگی گرگین نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کی عدول حکمی کروں بدیع الملک نے آسانی گرگین کو زمین پر رکھدیا گرگین آسمیہ تت کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدموں پر گرا شاہزادہ نے گلے سے لگایا گرگین نے عرض کی اے شہریار اب فوج کی طرف تشریف لیچلیے وہ تو اب تک جنگ میں مصروف ہیں بدیع الملک گرگین کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے یہاں ان لوگوں میں عجیب آفت برپا تھی لشکر اسلام نے فوج قیصر کے تعاقب میں تھوڑے دیر سے قیصر کا لشکر شکست اٹھاکر میدان جنگ سے فرار ہوا تھا بدیع الملک نے گرگین سے کہا سب لوگ اسی طرف آتے ہیں گرگین نے عرض کی میں سب کو روکے لیتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا ضرورت ہے تم کیوں روکو جب لشکر میرے قریب آئیگا آپ ٹھہر جائیگا یہ فرماتے ہوئے آگے بڑھے لشکر بھی قریب آیا سب سے آگے قیصر کا تخت تھا بدیع الملک نے بڑھکر تخت قیصر کا تھوڑا اٹھالیا چاہا زمین پر پٹک دوں کہ قیصر تخت سے کود کر بدیع الملک کے قدموں پر گرا عرض کی اے شہریار مجکو پناہ دیجیے بدیع الملک نے فرمایا سامری و جمشید پر لعنت کرو خدا کو وحدانیت مان کلمہ طیبہ پڑھو قیصر نے بصدق دل مسلمان ہوا لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک کو ہمراہ لیکر لشکرگاہ کی طرف چلا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ میں تشریف لائے گرگین دربارگاہ تک ہمراہ آیا بدیع الملک نے ایک خیمہ اسکے واسطے بھی آراستہ کرایا گرگین خیمہ میں داخل ہوا قیصر نے اپنی بارگاہ بھی بدیع الملک کے لشکر میں نصب کرائیں شاہزادے نے جشن عام کا حکم دیا سب بارگاہوں میں تیاریاں ہونے لگیں قریب شام جب سب نے انتظام سے فرصت پائی اور روشنی بھی ہو چکی بدیع الملک نے اپنی بارگاہ میں قیصر کو بلایا اور گرگین کی بارگاہ میں گردستان کے پہلوان گئے جو گروہ سب لوگ کسی بارگاہ میں بھی موجود نہ تھے جانے سکتے تھے اسوجہ سے گرگین کی بارگاہ میں سب کو بھیجدیا کہ یہ بارگاہ بہت بڑی تھی بدیع الملک کو جنگ دیوان کے بعد حاصل ہوئی تھی برائے آرائش یہ بارگاہ بھی بدیع الملک نے لشکر میں استادہ کیجاتی تھی کوئی اس بارگاہ میں رہتا نہ تھا جب بدیع الملک نے شہر گردستان کے پہلوانوں کو زیر کیا تو ان لوگوں کو اس بارگاہ میں رہنے کی اجازت دی وہ لوگ بہت خوش تھے کیونکہ کبھی قیصر نے انکے واسطے بارگاہ استادہ نہیں کرائی تھی ہمیشہ میدان میں یہ لوگ رہتے تھے جب اپنے شہر میں جاتے تھے تو مکان میں رہتے تھے بلکہ قیصر نے بھی اس بارگاہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا تھا بدیع الملک نے اس بارگاہ میں بھی بہت کچھ آرائش کرائی تھی وہاں بھی بڑا مجمع تھا تمام ساکنان شہر گردستان وہاں جمع تھے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ میں

قیصر صاف باطن اور بہت سے معزز لوگ جمع تھے جادو بیو سطے اور ایک جگہ قرار دی گئی تھی کہ وہ لوگ وہان
جمع ہوتے تھے ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین اپنے رفیقون کو لیے بیٹھا تھا جب سب طرح کی تزئین بارگاہون
کی ہو چکی تو جملہ سرداران بامہ سلام بارگاہ بدیع الملک کی طرف نذرین لیکر چلے باری باری بارگاہ مین آئے
بدیع الملک کو نذر دی تھوڑی دیر بیٹھے پھر سلام کرکے اپنی بارگاہ کیطرف پلٹ گئے تھوڑی دیر تک یہ
کیفیت رہی جب سب نذرین گذر چکین اور جملہ سرداران بامکینان تمام اپنی اپنی بارگاہون مین جا چکے بدیع الملک
نے حکم دیا کہ کھانے کے خوان سب کے یہان پہونچائے جائین خادمون نے سب کے یہان خوان پہونچائے
تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے بھی خاصہ طلب کیا اسی وقت دسترخوان بچھایا گیا شاہزادے نے
مع اپنے خاص خاص سردارون کے خاصہ نوش کیا شب بھر عیش و عشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی بدیع الملک
نوجوان پلنگ سے نماز سجادے پر تشریف لائے اور جملہ سرداران مصروف طاعت پروردگار ہوئے جب نماز
سے فرصت پائی تو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین قیصر صاف باطن آیا پر اسے سلام
سر جھکایا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی قیصر سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد عرض کی اے
شہریار اب یہاں سے تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ تمھارے یہان چلون
قیصر نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے لشکر کو حکم روانگی دیجیے بدیع الملک نے سردارون کو طلب
کیا حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین یہان سے آج ہی کوچ کرنے کا ارادہ
ہے سردارون نے لشکر مین جا کر اطلاع دی پیش خیمہ اسی وقت روانہ ہو گیا سردار سامان سفر درست
کرنے لگے تھوڑی دیر مین سب لوگ تیار ہو گئے سردارون نے آکر بدیع الملک سے عرض کی اے
شہریار سب لوگ تیار ہین آپ کے تشریف لیچلنے کی دیر ہے بدیع الملک اسی وقت اٹھے قیصر کو
ہمراہ لیا بارگاہ کے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے بڑے
جاہ و حشم سے لشکر گران ساتھ لیکر شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا قیصر صاف باطن نے اپنے وزرا
کو پہلے روانہ کر دیا تھا کہ شہر مین جا کر تیاری کرین اور سب کو شاہزادے کی تشریف آوری سے اطلاع
کردین وزرا نے آکر سب انتظام شہر مین درست کیا تھا ہر دکان کو آئینہ بندی سے زینت دی تھی لوگون کو
بھی انتظار تشریف آوری بدیع الملک حد سے سوا تھا بہت سے لوگ شہر پناہ پر آکے منتظر تھے آپسمین
ذکر کر رہے تھے کہ طلسم کشا بڑا مرد شجاع تھا کہ اسنے طلسم مراۃ العدم کو اسطرح فتح کیا کہ سلطان
ملک مطیع و فرمانبردار ہو گیا بعض کہتے تھے کہ طلسم کشا جوان قوی ہیکل ہوگا جب تو شہر گردستان کے پہلوانون
کو یون زیر کیا کہ سب کے سب پابند کو بیدام ہین یہ ذکر آپسمین ہو رہا تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی سامنے
سے گرد غبار بلند ہوئی سب نے کہا لشکر طلسم کشا آتا ہے سب کے سب ہوے اشتیاق دید مین سب لوگ کے ٹھٹ
لشکر جب قریب ہو چکا سب نے دیکھا کہ لشکر کے آگے آگے ایک جوان صاحب شوکت و شان مرکب کوہ پیکر
پر بصد جاہ و حشم سوار گلے مین لوح طلسم مراۃ العدم پڑی ہوئی گھوڑے کو قدم بقدم بڑھائے ہوئے آتا ہے
عقب مین اس جوان کے لشکر گران ہے سب نے آپسمین کہا طلسم کشا یہی شخص ہے جو سب کے
آگے آتا ہے اسی کے گلے مین لوح طلسم بھی پڑی ہوئی ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا نے ایسے ایسے
جوانون کو کیونکر زیر کیا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے بدیع الملک کی سواری قریب آئی سب نے جھک کے

سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اسی جاہ وحشم سے شہر مین داخل ہوے اہل شہر نے جو بدیع الملک کو دیکھا خوش ہو گئے سب نے سر نیاز خم کیا بدیع الملک سب کو جواب دیتے ہوے دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوے طرف دارالامارہ شاہی کے چلے مگر شہر کی حالت جو بدیع الملک نے ملاحظہ فرمائی نہایت آباد پایا بہت خوش ہوے قیصر صاحب باطن قریب دارالامارہ شاہی بدیع الملک کو لیکر پہونچا نزدیک جاکر عرض کی اے شہریار تشریف لے چلیے بدیع الملک نے گھوڑے کو روکا رکب سے اترے ایوان شاہی مین داخل ہوے قیصر بدیع الملک کو قریب تخت لایا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھین مین برائے خدمتگذاری حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر تمہارا تخت تمکو مبارک رہے ہمین تخت کی پروا نہین اگر ہمی حاجت ہوتی تو سلطنت ہفت اقلیم پر قبضہ کر لیتے کوئی بادشاہ ہمسے بہتر ہوتا قیصر نے عرض کی اے شہریار اسمین شک نہین مگر اسوقت سوائے آپکے اور کوئی سزاوار تخت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا مین اپنی طرف سے تمکو اجازت دیتا ہون تخت پر بیٹھو قیصر نے عرض کی مجھسے یہ گستاخی نہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر مین خود اجازت دیتا ہون یہ کہکے قیصر کا ہاتھ پکڑ کے تخت پر بٹھا دیا قیصر سلام کرکے تخت پر بیٹھ گیا بدیع الملک نوجوان ایک دنگل مرصع کار پر رونق افروز ہوے اور سب سردار بھی ادب سے بیٹھے قیصر نے عرض کی اے شہریار اب امیدوار ہون کہ مجھکو اجازت مرحمت فرمائی جاوے کہ مین اور انتظام کرون آپنے مجھے تاجبخشی فرمائی میری عزت بڑھائی مین اب چاہتا ہون کہ حضور کو اس طلسم کی سیر بھی کرا دون بدیع الملک نے کہا تمہین اختیار ہے قیصر تخت سے اٹھا سامان جشن مین مصروف ہوا تھوڑی دیر مین سب سامان جشن تیار ہو گیا قیصر پھر حاضر خدمت بدیع الملک ہوا اور روسار شہر بھی نذرین لے لیکر حاضر ہوے سب نے بدیع الملک کو نذرین دین شاہزادے نے بھی بہت انعام تقسیم کیا تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا پھر محفل مین رقص وسرود کا شغل ہوا نصف شب تک یہ چرچا رہا پھر قیصر نے دستر خوان طلب کیا خادمون نے اسیوقت محفل مین دستر خوان بچھایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش کیا پھر رقص وسرود شروع ہوا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا قیصر شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر خوابگاہ مین آیا خادمون کو معذر کیا آپ وہان سے باہر آیا بدیع الملک نوجوان مسہری پر تشریف لیگئے شاہزادے نے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا قیصر وہان سے پلٹ کے اپنی خوابگاہ مین آیا بستر خواب پر جاکے لیٹا کئی دن کا جاگا ہوا تھا نیند آگئی رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین قیصر زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے نکلکر زینت بخش تخت زبرجدی ہوا بدیع الملک بیدار ہوے خادمون نے مصلا بچھایا شاہزادے نے فریضہ سحری ادا کیا باہر تشریف لائے سب لوگ برائے سلام حاضر ہونے لگے قیصر نے عرض کی اے شہریار مین نے کل نذر نہین دی واقعی مجھسے خطا ہوئی مگر آج امیدوار ہون کہ میری نذر بھی قبول فرمائی جاوے یہ کہکے خزانے کی کنجیان حاضر کین بدیع الملک نے کہا اے قیصر تمہاری نذر قبول ہوئی اب یہ مال وزر تمہین کو مبارک رہے مین چاہتا ہون کہ اب مجھے بخوشی یہان سے رخصت کرو کہ حمزۂ صاحبقران زمان طلسم فیروزہ مین منتظر ہونگے جبتک مین جاکر لوح طلسم نذر ادا نکر دونگا اسوقت تک فیروز ستارہ پیشانی ادا نہین جائیگا بعد کل فیروز زر انشاء اللہ تعالی لوح تمہین بھیجدونگا قیصر نے عرض کی اے شہریار مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر کیونکر رہ سکتا ہون مجھے اب سلطنت کی ضرورت نہین اور بہت دنون سلطنت کی اب کچھ روز آپکی خدمت مین رہکر اپنی حیات چندروزہ بسر کرونگا تاکہ میرا انجام بخیر ہو بدیع الملک نے یہ کلام قیصر سے سنکر فرمایا کہ ایسا ارادہ نکرو اپنی راحت مین خلل نڈالو ہم لوگ بعد قتل زمرد خانہ کعبہ جائینگے بلکہ تمکو بھی اپنے جلسے کی

امید بھی نہین ہو کیونکہ بعض دشمنان خدا ایسے ہین جنکی وجہ سے اہل اسلام کو بہت گزند پہونچ رہا ہو اُنکے واسطے
صاحبقران شاید مجھکو چھوڑ جائین پس تم میرے ہمراہ رہو بہت پریشان ہوگی مجھپر بڑے بڑے مصائب پہنچینگے
تم اُنکے تحمل نہو سکوگے قیصر نے عرض کی اے شہریار آپ کی ہمراہی مین مجھپر جو مصائب گذرینگے مجھے اس راحت
سے زیادہ مزہ دینگے آپ ضرور مجھے ہمراہ رکاب لیتے چلین اگر انکار فرمائیگا مین اپنے تئین ہلاک کرونگا
بدیع الملک نے جب یہ تقریر قیصر کی سنی دل مین خیال کیا کہ یہ ہرگز میرا ساتھ نہ چھوڑیگا مجبور ہوے کہا اے
قیصر یہان کی سلطنت کسکو دیجائے قیصر نے عرض کی جسکو حضور لائق سلطنت سمجھین بدیع الملک نے فرمایا
مین یہان کے معزز لوگون سے مطلق واقف نہین ہون تمھین لازم ہو کہ اس معاملے کے واسطے ایک دن
قرار دو کہ اُس روز جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہون اور جنھین حق سلطنت پہونچ سکتا ہو اُنکو جمع کرو مین جسکو لائق
سلطنت تصور کرونگا اُسے تخت پر بٹھلا دونگا قیصر نے عرض کی یہ کیا مشکل ہو انشاء اللہ تعالے مین کل اس
صحبت کو قرار دونگا یہکہکے بدیع الملک کے پاس سے اُٹھا وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوے قیصر نے
کہا جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہین وہ سب جمع ہون ہمارے آقاے نامدار جسکو قابل سلطنت دیکھینگے
اسے تخت پر بٹھائینگے وزرا نے اور اہلکاران سلطنت کو بلایا اسکو حکم سلطانی سنایا اہلکار عزیزان شاہی کے مکانون پر
گئے سب کو اطلاع کی کہ کل آپ لوگون کو ایوان سلطانی مین حاضر ہونا چاہیے جنسے سبب دریافت کیا
اہلکاران شاہی نے کہا ہم اس بات سے بالکل باخبر نہین کہ آپ لوگون کی طلبی کیون ہو سب نے کہا ہم ضرور
جائینگے اہلکاران سرکاری وہان سے واپس آئے وزیر سلطان سے عرض کی حسب الحکم سب حاضر ہونگے
وزیرون نے قیصر سے کہا کہ کل سب حاضر ہونگے قیصر نے حکم دیا کہ سامان انجمن مشاورت درست کیا جائے
وزرا نے سب انتظام کیا دوسرے روز عزیزان شاہی آکر جمع ہوے جب سب لوگ جمع ہو چکے تو قیصر نے
بدیع الملک کے پاس آکے عرض کی اے شہریار جو جو لوگ خاندان شاہی سے تھے وہ سب جمع ہین آپ تشریف
لے چلیے بدیع الملک اُٹھے قیصر کے ہمراہ اُس مقام پر تشریف لائے جہان یہ سب لوگ جمع تھے ان سبھون نے جو
بدیع الملک کو دیکھا براے تعظیم اُٹھے سب نے بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک ایک
ذولی زرین پر تکیے بیٹھے قیصر سے فرمایا ہر ایک شخص کے نام و نسب سے مجھکو آگاہ کرو قیصر نے ایک فرد اسما
بدیع الملک کو دی اور ہر ایک کا شجرہ خاندانی بھی پیش کیا شاہزادے نے ہر ایک کا شجرہ دیکھا جب سب
شجرے نگاہ سے گذر چکے تو آخر مین ایک شجرہ بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ شجرہ ملک صمصام روشن بخت کا تھا
سلسلہ اس شجرے کا خاندان اسلام سے ملتا تھا بدیع الملک نے اس شجرے کو پڑھنا شروع کیا قیصر نے جھک کے عرض کی
اے شہریار یہ شخص بڑا شجاع ہو اسکی شجاعت کے سکے بیٹھے ہوے ہین بہت لوگ اس سے ماہر ہین قبل مین اسکے آبا
و اجداد اس طلسم کی سلطنت کرتے رہے ہین یہ واقعی مستحق سلطنت ہو بدیع الملک نے کہا مین بھی اچھا جانتا ہون
قیصر نے عرض کی اے شہریار میری بھی یہی خوشی ہو کہ اس شخص کو اس طلسم کی سلطنت ملے بدیع الملک نے ملک
صمصام روشن بخت کو بلایا اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا تخت پر بٹھایا ملک صمصام بہت خوش ہوا بدیع الملک نے
فرمایا اے صمصام یہ سلطنت خاص تمھارے سپرد اسواسطے کیجاتی ہو کہ تم عدل و انصاف سے رعیت کے دل کو
شاد رکھو اور ہمیشہ حق پرستی سے کام رکھو ملک صمصام نے عرض کی اے شہریار ہمیشہ ایسا ہی ہوگا بدیع الملک نے
قیصر سے کہا اب یہان سے سفر کرنا مناسب ہو صاحبقران زمان کو میرا انتظار ہوگا قیصر نے صمصام سے کہا اب

ہم لوگ یہان ٹھہر نہین سکتے تم اپنی سلطنت سے خبردار رہنا کوئی کام خلاف قواعد نہ کرنا ملک صمصام نے عرض
کی اے سلطان طلسم مین ابھی آقاے نامدار کو نہ جانے دونگا جب اُنھون نے مجھکو سلطنت عطا فرمائی ہو اور میری عزت
بڑھائی ہو تو میرے یہان دعوت بھی قبول کرینگے قیصر نے کہا تم اُنسے عرض کرو یقین ہے ایک روز تمھاری خاطر سے اور
نہ جائین صمصام نے کہا مین ابھی عرض کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے سامنے آیا اور بادب عرض کی اے
شہریارا امیدوار ہون کہ جب آپنے میری عزت بڑھائی سلطنت عطا فرمائی تو میری ایک عرض اور قبول ہو بدیع الملک
نے فرمایا اے صمصام جو کچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو صمصام نے کہا مین چاہتا ہون ایک روز آپ میری خاطر سے
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین بدیع الملک نے فرمایا اے صمصام مین بہت تعجیل مین ہون مگر دعوت کو
رد بھی نہین کرسکتا جو کچھ تمھاری خوشی ہو مجھے منظور ہے مگر ایک روز سے زیادہ مین نہین قیام کرسکتا صمصام نے عرض کی
میری خوشی ہو جائیگی بدیع الملک نے کہا مجھے منظور ہے صمصام نے اسیوقت سامان دعوت کا حکم دیا تیاری
ہونے لگی بدیع الملک قیصر کے ہمراہ خزانہ طلسمی مین تشریف لائے جو جو تحفہ جات اعلیٰ درجے کے تھے قیصر
نے شاہزادے کو نذر دیے اور جو کچھ مال بیش بہا تھا وہ سب بدیع الملک کے قبضے مین آیا شاہزادہ دیر تک خزانے
مین رہا جب سب مال و اسباب قیصر نے حاضر کیا اور بدیع الملک نے اپنے خزانے مین داخل کرنیکا حکم دیا سب مال
و اسباب وہان سے اُٹھائے گئے تب بدیع الملک بھی خزانے سے نکلکر باہر آئے قیصر کو ہمراہ لیا راہ مین فرمایا
ہمارے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا قیصر نے اسیوقت
ہرکارون کو بلاکے کہا کہ جاکر لشکر مین اطلاع کردو کہ کل یہان سے کوچ ہے ہر ایک اپنا اپنا سامان سفر درست کرے
ہرکارون نے لشکر بدیع الملک مین آکے سب کو اطلاع کی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا قیصر
نے بھی اپنے رفیقون سے کہا کہ سب لوگ تیار رہین کل جسوقت آقاے نامدار یہان سے رخصت ہونگے مین بھی
ہمراہ ہونگا اسوقت کوئی بات ایسی نہو جسکی وجہ سے تم لوگ چلنے سے معذور رہو سب نے کہا ہم لوگ اپنا اپنا
انتظام قبل ہی سے کرچکے ہین اگر آقاے نامدار اسی وقت تشریف لے چلین تو ہم موجود ہین قیصر نے کہا لشکر
مین ابھی اطلاع کردو اور محلات کو بھی اس کیفیت سے آگاہ کردو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا ہر ایک کے
یہان برائے رخصت جانا ضرور ہے وزرا نے سب انتظام درست کیا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی
اے شہریار تھوڑی دیر کے واسطے اجازت چاہتا ہون کہ اپنے اعزا سے رخصت ہو لون بدیع الملک نے فرمایا
اے قیصر جاؤ مین مانع نہین ہون قیصر محلات کی طرف روانہ ہوا ہر ایک سے رخصت ہوکر تھوڑی دیر مین پھر
بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا دن بہت کم باقی تھا بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر اب ملک صمصام
کے یہان چلنا ضرور ہے قیصر نے عرض کی حضور تشریف لے چلین کئی بار وہان سے چوبدار حاضر ہوا کیفیت معلوم
ہوئی کہ ملک صمصام راہ مین منتظر ہے بدیع الملک نے اپنے خاص سردارون کو مع قیصر صنان باطن کے
ہمراہ لیا سوار ہوکر ملک صمصام کے مکان کی طرف چلے ملک صمصام جسے راہ مین منتظر تھا اسکو ہرکارون
نے خبر دی کہ بدیع الملک تشریف لاتے ہین ملک صمصام آگے بڑھا دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار مع چند
سردارون کے تشریف لاتے ہین ملک صمصام دوڑ کے بدیع الملک کے سامنے آیا رکاب سعادت انتساب کو
بوسہ دیا بہت خوش ہوا اپنے ہمراہ لیکر مکان مین آیا شاہزادے کو مسند زرنگار پر بٹھایا اور سردار بھی قاعدے سے
بیٹھے ملک صمصام نذر لیکر بدیع الملک کے سامنے آیا شاہزادے کو نذر دی بدیع الملک نے خلعت بیش قیمت

عنایت فرمایا ملک صمصام دعائیں دیتا ہوا پچھلے قدم ہٹا پھر قریب آکر عرض کی اگر حکم ہو تو محفل میں ارباب نشاط حاضر ہوں بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہے صمصام نے اُسی وقت ارباب نشاط کو طلب کیا ایک نازنین زہرہ جبین نے مع سازندوں کے محفل میں پائین فرش پر آکر سلام کیا سازندوں نے ساز ملائے طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے گت شروع کی تھوڑی دیر رقص کی کیفیت دکھائی پھر سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل بآواز بلند گانا شروع کی غزل

زلال عید چو بیند کسے بروے کسے
کنون من و غم ہجران جستجوے کسے
نگہ کردنش از شرم دیدہ دارد
نشان ز جنبش لبہاے بذلہ گوے کسے
بصبح عید مرا این قدر ہمین بسند
بآب تیغ کسے تر شد گلوے کسے
چہ شد گذشت ہلالی مرا بجام آب
نشد کہ نام کنم سر ز بیم خوے کسے
علاج نیست بجز این دوا اشک را گر
نشد نصیب کہ شغلے بدم زروے کسے
نشان نداد کسے او زیج آدم مرگ
نشان ز شوخیٔ طبع بہانہ جوے کسے

کشان کشان بردم دل نہ چون سبوے کسے
بنالم آہ چنان و بدم بکوے کسے
برید لغزش من خستہ را بکوے کسے
تا زعید جہان سر کنم کہ گشت مرا
صبا فداے تو کردم بیار بوے کسے
گلوے خشک مرا بوسہ گاہ خنجر کرد
بیار بہر خدا یک سخن بروے کسے
خوش آنکہ خود نہ شناسی مراد فرمائی
بمصلحت دو سہ روزی روم بکوے کسے
من ستمزدہ کو زندگی کجا ہمدم
کجا کجا کہ نرفتم بجستجوے کسے

گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے
اجل عنان مرا می کشد بسوے کسے
بیک سخن لب او وا نشد کہ من مردم
بناز شستن رخسارہ و وضوے کسے
بروز عید کہ ہر کس پیادہ کردہ افطار
نشان بوسۂ اغیار بر گلوے کسے
خوشم میروم آہوے این جہان تہ خاک
کہ آہ مرد جوانی بدر آرزوے کسے
طپیدن دل بے صبر کار آخر کرد
ہمین دو روزہ دم کندہ ام گلوے کسے
گہے بہ بردن اشارہ مان سے گریبان

جب نازنین اس غزل کو ختم کر چکی حاضرین محفل بہت خوش ہوئے سب نے تعریف کی بعض نے کہا کوئی اَور ... کی غزل کہو نازنین نے یہ غزل شروع کی

بلا سے گر ہو نوالہ دان [illegible]
محل نہ جائے دم ضبط اب سینہ سے
اگر نہیں کسی ہوش کے انتظار میں دل
اڑ گیا شعلہ شرر اگر نہ ہوئے [illegible]
نہ دکھایا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل
برنگ بیضہ لو روز تو لے [illegible] سے
جو پوچھو کون تو میں یہ کہوں ہزار میں دل
یہ جسم زار ہو مرا پھر تن زن سے یاتار
رہیگا میرے عوض یہ کوئی [illegible] دل

عجب زمین ہے جیسے مزا دل بلبل کا دشمن ہو
برنگ شعلہ کہیں آہ شعلہ بار میں دل
رہ شکار رنگین ہو وہ بلا کر جائے گر
جو اگر نہیں گرم تپش مزار میں دل
حنا کے رنگ سے ظاہر ہوا نہیں آنکھا
ہزاروں ایک بہار ہو کس قطار میں دل
ہو تو حسین خلد میں حوریں اور رہتا خلد میں کون
گرہ ہو تار میں یا میرے جسم زار میں دل

پھنسے نہ حلقۂ گیسوے تابدار میں دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار میں دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیوں ہو چشم براہ
پروئے زلف مسلسل کے تار تار میں دل
برنگ غنچۂ پیکان و غنچۂ تصویر
خوش اپنا کہ ہوا اس کی حصار میں دل
ہزاروں دشمن جان ہو ایک دوست بڑا
لگے ہو صحبت خوبان گلعذار میں دل
اٹھا تو لائے مجھے میرے ہمنشین، ہو ذوق

اس غزل کو جو نازنین نے شروع کیا ایک تو غزل ہی عمدہ دوسرے اس نازنین نے بتا بتا کے گانا ایک دل کو ہزار طرح سے بتایا کبھی آئینہ سے مثال دی کبھی پھول کی تشبیہ دی کبھی ساغر مے سے دل کو مناسبت دیکر بتایا اس درجہ باتیں پیدا کیں کہ دیکھنے والے دنگ ہو گئے خوش گلو بھی تھی ایسی ترکیبیں صرف کیں کہ سب کے دل بیتاب کر دیے غرض نازنین نے اس ترکیب سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے جب غزل ختم ہوئی ملک صمصام نے اشارہ کیا دوسری نازنین آئی اُس نے بھی رقص کی کیفیت دکھا کے ایک غزل گائی اسیطرح دو تین طائفے محفل میں آئے پھر ملک صمصام نے دسترخوان بچھوایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش فرمایا

پھر شغل رقص و سرود شروع ہوا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے کہا اے ملک صمصام اگر جی چاہے تو اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ آئی ہو ملک صمصام نے اسی وقت صحبت برخاست کی بدیع الملک کے واسطے ایک کمرہ میں مسہری بچھائی گئی شاہزادہ وہان تشریف لے گیا سب سردار بھی گئے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے آرام فرمایا سب سردار بھی محو خواب ہوے رات تو تھوڑی سی باقی تھی چند ساعت کے بعد سحر ہوئی بدیع الملک برائے نماز اُٹھے سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کرکے قیصر کو طلب فرمایا کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہو اسی وقت یہان سے چلنا اچھا ہو قیصر نے اسی وقت ملک صمصام کو بلا کر کہا اے صمصام اب آقاے نامدار یہان قیام کرنا پسند نہین کرتے ارادہ یہ ہو کہ اسی وقت یہان سے تشریف لیجائین ملک صمصام نے عرض کی اے شہریار اگر تشریف ہی لیجانا ہو تو قریب شام جایے گا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت سے بہتر واسطے سفر کوئی وقت نہین ہو صمصام مجبور ہوگیا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سوار ہو جائین قیصر نے اسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب لوگ تو اس خبر کے منتظر بیٹھے تھے پیش خیمہ وغیرہ روانہ ہو چکا تھا جیسے ہی ہرکارون نے جاکر سوار ہونے کو کہا سب لشکری سوار ہو گئے شہزادہ بدیع الملک نے بھی اسپ صبادم طلب کیا خادم مرکب لیکر حاضر ہوے شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا قیصر عماد باطن اور جملہ سرداران نامی وگرامی بدیع الملک کے ہمراہ ہوے ملک صمصام بھی تھوڑی دور کے واسطے ساتھ ہوے بدیع الملک لشکر مین تشریف لائے سب کو اپنے ہمراہ لیا وہان سے ملک صمصام کو بدیع الملک نے رخصت کیا اور طرف طلسم فیروزیہ کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کی جاتی ہو

جب سب سردارون کو عرصہ دراز گذرا اور امیر کو کسی کی خبر نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم کو صاحبقران ثانی نے طلب فرمایا جب مریخ حاضر خدمت ہوا تو امیر نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم قریب دو سال کے زمانہ گذرا مگر ابھی تک کیفیت ایرج ورستم ثانی وغیرہ کی نہ معلوم ہوئی خصوصا بدیع الملک نوجوان کا حال نہ معلوم ہونے سے طبیعت زیادہ پریشان ہو اگر تم سے ہوسکے تو کسی طرح سے بدیع الملک نوجوان کی خبر لاؤ مریخ نے جب صاحبقران کو نہایت مضطرب الحال پایا عرض کی یا صاحبقران آپ خاطر جمع رکھین مین آج ہی جاتا ہون انشاء اللہ تعالی ایک ہفتہ کے بعد شاہزادے کی خیر صحت سے آپکو شاد و مسرور کرونگا امیر نے اسی وقت مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم تخت پر سوار ہوکے جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوا تین روز کے بعد قریب طلسم پہونچا دھوپ بہت شدت کی تھی مریخ کو پیاس نے بہت پریشان کیا تخت نیچے اُتارا سامنے ایک چشمۂ آب تھا مریخ اُس چشمہ کے قریب آیا پانی پیا تھوڑی دیر دم لیا چاہتا تھا کہ پھر تخت کو بلند کرے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی مریخ آفتاب علم اس طرف متوجہ ہوا جیسے ہی دامنہ گرد شگافتہ ہوا مریخ نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار اسپ صبادم پر سوار عقب مین لشکر گران بڑے جاہ و حشم سے تشریف لاتے ہین مریخ شاہزادے کو دیکھکر خوش ہوگیا آگے بڑھا شاہزادے نے بھی دور ہی سے پہچانا مریخ آفتاب علم نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک مریخ کو بہت عزیز رکھتے تھے گھوڑے سے اُتر پڑے بدیع الملک جب گھوڑے سے اُترے پھر کسکی مجال تھی جو پیادہ نہ ہوتا سب لوگ مرکبون سے اُتر پڑے مریخ یہ عنایت دیکھکے خوش ہوا دوڑکے بدیع الملک کے

پاس آیا چاہا جھک کے قدمون کو بوسہ دون مگر بدیع الملک نے گلے سے لگا لیا مریخ نے عرض کی اے شہریار
مزاج مبارک کی کیفیت بیان فرمایئے بدیع الملک نے ارشاد کی شکر ہے اُس بے نیاز کا جسنے اتنے بڑے طلسم پر
فتح دی مریخ نے عرض کی اے شہریار صاحبقران زمان شب و روز آپکی یاد مین بہت مضطرب رہتے ہین اور جاں سرداران
نامی آپ ہی کو یاد کرتے ہین جب اضطراب صاحبقران حد سے گذرا تو مجھکو خبر خیریت کیواسطے روانہ کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم مجھے خود اس امر کا خیال تھا مگر کیا کرتا مجبور تھا جب طلسم کو خدا نے فتح کرایا تو مین وہان سے روانہ
ہوا فتح طلسم کے بعد دو یا تین روز وہان اور رہا کیونکہ قیصر صفات باطن نے وہان کا رہنا پسند نہین کیا میرے ساتھ آنے پر
کمر کی مین مجبور ہوگیا انتظام سلطنت کے واسطے ایک شخص کو تجویز کرتا تھا جب ایک شخص معتمد کو وہان کا انتظام سپرد کر دیا تب
اس طرف آیا تقدیر نے تمھے ملایا اب یہ بیان کرو کہ کون کون سردار آ گئے ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ابھی تک
تو کوئی بھی نہین آیا اور نہ کسی کی خبر معلوم ہوئی ہے نہین معلوم سب کہان ہین اور کس کس نے طلسم فتح کیا کون کون ابھی آنا باقی
ہو خلاصہ کیفیت ان لوگون کی نہین معلوم ہو بدیع الملک یہ سنکر خوش ہوئے شکر خدا بجا لائے مریخ کو بھی خوشی ہوئی
بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین آج کی شب یہین بسر کرین صبح کو یہان سے چلینگے لشکر وہین ٹھہر گیا
بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک مریخ آفتاب علم کو لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی
اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوئے مریخ کی طرف دیکھکے
قیصر صفات باطن نے کہا آپکے والد ماجد یہان تشریف لائے تھے مجھ سے مدد چاہتے تھے مین نے بچند وجوہ
انکار کیا کیونکہ اُنکے ساتھ زمرد ثانی سا سبز قدم تھا مین نے اُسکو اپنے یہان رکھنا مناسب نہ جانا اب سُنا ہو کہ وہ
طلسم نہ طاق مین جاکر پوشیدہ ہوا ہے اور آپکے والد ماجد بھی اُسکے ہمراہ ہین اور دو شخص اور بھی ہین جنکے نام سے
مین واقف نہین ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک تو رج ہوگا اور ایک بختگان وزیر زمرد ہوگا انشاء اللہ
تعالی یہان سے جاکر طلسم فیروزیہ مین کچھ روز قیام کرینگے جب سب سردار ہمارے یہان کے آجاینگے تو طلسم
نہ طاق کی جانب چلینگے قیصر نے عرض کی اے شہریار کیا اس طلسم کو بھی آپ ہی فتح کرینگے بدیع الملک نے فرمایا
جسکے نام اُس طلسم کی فتح ہوگی وہ فتح کریگا قیصر خاموش ہو رہا مریخ طلسم کے حالات دریافت کرتا رہا بدیع الملک
دیر تک سب کیفیتین بیان کرتے رہے مریخ چونکہ بدیع الملک سے کسی قدر گستاخ بھی تھا عرض کی اے ایک امر اور
تحقیق طلب ہے مگر کسی وقت دریافت کرونگا ابھی موقع نہین ہے بدیع الملک نے اسکی طرف دیکھا چہرے پر تبسم پایا پھر
سمجھکے مسکرا کے کہا جو اصلی امر ہوگا مین حرف بحرف بیان کرونگا مریخ باتین کرتا رہا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے
بعد خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان لاکر بچھا دیا شاہزادے نے خاصہ نوش کیا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے
صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوئے مریخ آفتاب علم کے واسطے بدیع الملک
نے اپنے خوابگاہ مین دوسری مسہری بچھنے کا حکم دیا اسی وقت خادمون نے تعمیل حکم کی بدیع الملک مریخ کو ہمراہ لیکر
خوابگاہ مین تشریف لائے مریخ نے تخلیہ پایا بدیع الملک سے کہا اے شہریار آپ میرے واسطے کیون تکلیف
فرماتے ہین مین سو رہتا آپ زنانی بارگاہ مین تشریف لیجاتین بدیع الملک نے مسکرا کے کہا مریخ تمین اب اس
امر کی تحقیق کا موقع ہے مریخ نے ہنس کے عرض کی اے شہریار مین یہی پوچھنے والا تھا کہ اب آپکے ہمراہ کسقدر لوگ ہین
بدیع الملک نے کہا میرے ہمراہ تمام لشکر ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار یہ مین نہین عرض کرتا ہون بلکہ میرے عرض
کرنے کا منشا ہو کہ محلات میں سے کون کون ہمراہ ہین بدیع الملک نے چاہا بات کو ٹال دون مگر مریخ نے عرض کیا

میں بھی طرح ان باتوں سے واقف ہوں چند واقعہ میرے سامنے گذرے ہیں کہکشان کفن پوش کے باغ میں جب آپ برائے سیر تشریف لے گئے تھے تو وہاں کا جو واقعہ گذرا میرے سامنے کی بات ہے آپ بیکار پوشیدہ کرتے ہیں میں خود پوشیدہ ہو گیا تھا کہ شاید کوئی مجھکو دیکھکر شرمندہ ہو علاوہ اسکے اور بہت سے مقامات پر میں نے بہت سی باتیں دیکھیں بڑے تعجب کی بات ہے جو آپ مجھ سے پوشیدہ کریں بدیع الملک نے خلاصہ کیفیت مرزخ آفتاب علم سے بیان کردی مرزخ کو سنکر کسی قدر ملال بھی ہوا مگر ہنسی میں ٹال گیا تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نوجوان نے آرام فرمایا مرزخ آفتاب علم کو بھی نیند آگئی رات تھوڑی باقی تھی آثار سحر چند لمحہ کے بعد فلک پر نمایاں ہوئے بدیع الملک کی آنکھ کھل گئی مرزخ آفتاب علم کو جگایا خادم برائے وضو پانی لائے بدیع الملک نے وضو کرکے نماز صبح ادا کی مرزخ نے بھی نماز پڑھی بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سرداران اسلام حاضر ہونے لگے بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ لشکر میں چلنے کا سامان درست رہے تھوڑی دیر کے بعد یہاں سے چلینگے لشکر میں جو یہ حکم پہونچا سب نے اسی وقت سے تیاری کرنا شروع کی بدیع الملک نوجوان بعد زوال آفتاب وہاں سے روانہ ہوئے مرزخ نے عرض کی اے شہریار میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ صنم کدہ آذری کی سیر بھی کر لے چلیں وہ یہاں سے بہت نزدیک ہے اور لائق دید ہے کاہیکو کبھی اتفاق ہوگا جو اس طرف تشریف لائیے گا اور سیر دیکھنے کے قابل ہے بدیع الملک نے فرمایا اے مرزخ صنم کدہ آذری کیا چیز ہے مرزخ نے عرض کی اے شہریار اسکو بھی ایک طلسم تصور کرنا چاہیے ملکہ ناوک افگن نامزد وہاں کی بادشاہ ہے طلسم میں کوئی مرد ایسا نہیں ہے جسکے داڑھی مونچھیں بھی ہوں ہر ایک نوجوان ہے ابھی سبزہ خط کا آغاز نہیں ہے ملکہ بھی بہت کمسن ہے اسکی ایک وزیرزادی زہرہ جمال جادو آفت روزگار ہے اس طلسم کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہے جو سحر ہے عجب انداز کا ہے بہت سے بادشاہان عالی جاہ ملکہ ناوک افگن پر فریفتہ ہوکر آئے وہاں تصویر کی بنکر رہ گئے اگر آپ تشریف لیچلیں تو مجھ سے امید وہاں کے باشندوں سے بہت رسم ہے ملکہ کی وزیرزادی بھی کچھ مجھکو جانتی ہے میں نے آجتک اسکی صورت نہیں دیکھی اکثر لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ نہایت حسین ہے مجھکو آرزوے دید حد سے سوا ہے اگر آپ تشریف لے چلیں تو کیا عجب ہے کہ آپ کی تشریف آوری کی خبر سنکر ملکہ ناوک افگن خود آئے اور شرط مہمانداری بجالائے کیونکہ آپکی شجاعت و جرأت کے شہرے ہر طلسم میں مشہور ہیں اور آپ لوگوں کی تصویریں جتنے ساحران عالی جاہ ہیں انکے پاس رہتی ہیں اور تذکرات جنگ جو آپکے لکھے جاتے ہیں تاجر انکو خوشی سے لیتے ہیں اور بشوق دیکھتے ہیں ملکہ ناوک افگن نے بھی ضرور ہی آپکے تذکرے دیکھے ہونگے جب آپ وہاں تشریف لیجائینگے تو ملکہ ضرور بخاطر پیش آئیگی کیونکہ یہ جانتی ہوگی کہ آپ پر کوئی سحر تاثیر کرتا ہوا اور علاوہ اسکے اسوقت آپ کے ہمراہ ساحران نامی وگرامی ایسے موجود ہیں جنکے مرتبے سامری و جمشید کو ان میں بہت شجاعت میں آپ سے بڑھکے کون ہے علاوہ اسکے پہلوانان شہر گردستان جو آپکے ہمراہ ہیں انکی صورتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی دیکھے گا اسکے دل میں خوف پیدا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال تو مجھکو بالکل نہیں ہے مگر دیر ہو جائیگا لحاظ ہے ایسا نہو مجھے جانے میں عرصہ ہو جائے اور سب سردار وہاں آجائیں میں سب کے بعد صاحبقران زمان کے پاس پہونچوں مرزخ نے عرض کی اے شہریار وہ لوگ ابھی نہیں آئینگے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو میں موجود ہوں قیصر نے بھی عرض کی اے شہریار میں نے بھی صنم کدۂ آذری کی بہت کچھ تعریف سنی ہے مگر آجتک اس طلسم کو نہیں دیکھا اگر آپ تشریف لیچلیں تو میں بھی اس طلسم کی کیفیت دیکھ لوں بدیع الملک نے فرمایا کہ تم سب کی خوشی کرنا ہے فرمائیے مرزخ سے کہ وہ طلسم یہاں سے کتنی دور ہے مرزخ نے عرض کی اے شہریار بہت نزدیک ہے

بدیع الملک نے فرمایا پھر اُسی طرف چلو مریخ نے لشکر کو اُسی طرف چلنے کی ہدایت کی سب لوگ اُسی طرف متوجہ ہوئے دن بھر رہروی کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے صحرا کی عجب کیفیت دیکھی باغ سے بہتر بہار اُس صحرا مین پائی بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا کہ یہ صحرا عجب پرفضا ہے اگر چاہو تو بارگاہین یہین آراستہ کرا دیکھو کہ اب دن بھی بہت کم باقی ہے تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی رات کو رہروی کرنا اچھا نہین ہے شب بھر یہین رہینگے صبح کو یہان سے چل چلینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار آپکی یہی مرضی ہے تو کیا مضائقہ ہے مگر میرے نزدیک بہتر یہ تھا کہ سرحد طلسم مین جاکر ٹھہرتے گو یہ بھی سرحد مین شامل ہے مگر سرحد خاص یہ نہین ہے اگر آگے تشریف لے چلیے گا اِس سے زیادہ فضا نظر آئیگی بدیع الملک نے فرمایا دن بہت کم باقی ہے جب بالکل تاریکی عالمگیر ہو جائیگی تو بارگاہین آراستہ کرنے مین تکلیف ہوگی مریخ نے عرض کی پھر یہین قیام کرنا مناسب ہے بدیع الملک نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو جب خواب راحت سے بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے تھوڑی دیر تک صحرا کی سیر دیکھی لشکر مین حکم دیا کہ سب تیار رہین مین بہت جلد آگے چلونگا یہان سب لوگ مسلح و مکمل ہو گئے جب بدیع الملک کیفیت صحرا دیکھکر پلٹے لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک پھاٹک طلائی نظر پڑا بدیع الملک نے مریخ سے پوچھا کیا پھاٹک طلسم کا ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار یہ طلسم کی سرحد ہے ابھی طلسم کا دروازہ بہت دور ہے جب وہان پہونچیے گا تو دروازہ بند ملیگا مگر کھلنا اُسکا اِس دروازے سے کہین بڑھکے ہوگا وہان ایک نہر گرد چار دیواری طلسم کے نظر آئیگی وہ نہر قابل دید ہے ملک طلسم کے اندر جانیکا وہی راستہ ہے بدیع الملک مریخ سے طلسم کی کیفیت پوچھ رہے تھے کہ ایک برق چمک کر گری کہ صحرا مین چارون طرف نور پھیل گیا سب چیزین نظرون سے بسبب خیرگی چشم کے معدوم ہو گئین سوائے روشنی کے دوسری چیز نظر نہ آتی تھی بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا دور کیا بازوبند سلیمانی کا بھی عکس پڑا مریخ آفتاب علم نے سحر کیا اور ساحرون نے بھی سحر کرنا شروع کیا دیر کے بعد وہ نور دفع ہوا بدیع الملک نے دیکھا ایک جوان نقابدار سامنے کھڑا ہے مریخ نے بڑھکے عرض کی اے شہریار آپکو اِس روشنی کا سبب معلوم ہوا بدیع الملک نے فرمایا مین آگاہ نہین مریخ نے عرض کی اِسی جوان نے نقاب اُلٹ دی تھی اُسکے چہرے کی روشنی چارون طرف پھیل گئی اِن لوگون کا یہ بھی ایک سحر ہے یہ دربان طلسم ہے اِسکی کچھ حقیقت نہین ہے سرحد طلسم پر بعہدۂ پاسبانی حاضر رہتا ہے اگر کوئی شخص اِس طرف آتا اور وہ صاحب تحفظات نہ ہوتا یا صحرا اچھی طرح سے نہ جانتا ہوتا تو یہ اُسکو گرفتار کر لیتا مگر آپ کے پاس تحفظات ہین سحر نے تاثیر نہ کی بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مین اِسکی صورت دیکھنے کا مشتاق ہون کسی طرح اُسکے چہرے سے نقاب دور ہونا چاہیے مریخ نے عرض کی جب یہ نقاب دور کریگا پھر وہی کیفیت ہو جائیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ نور اصلی ہے مریخ نے عرض کی نور اصلی تو نہین ہے مگر بزور سحر بنایا گیا ہے جبتک سحر کرنے والا مارا نہ جائیگا اُس وقت اِن لوگون کی اصلی صورت ظاہر نہ ہوگی بدیع الملک نے فرمایا سحر کرنے والا کون ہے مریخ نے عرض کی سلیم جادو مہتمم طلسم ہے اگر اُسکو قتل کیجیے یا وہ مسلمان ہو تب یہ لوگ اپنی اصلی صورت پر آئین بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ لوگ اصل مین بھی حسین ہین یا سحر سے حسین بنائے گئے ہین مریخ نے کہا اصل مین بھی اُنکے حسن عابد کش و زاہد فریب ہین بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ضرور دیکھونگا اگر ہاتھ پڑا تو اُس کو مسلمان کرونگا اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگا تو مین اُسکو قتل کرونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار کیا عجب ہے کہ سلیم جادو مسلمان ہو جائے

بدیع

کیونکہ وہ نسل اسلام سے ہو مگر جن لوگون نے انکو ایسا بہکایا ہو کہ وہ اپنی اصلیت سے واقف نہین ہو ملکہ ناوک افگن جادو و سلیم جادو کی حقیقی بہن ہو مگر انکو یہ بھی نہین معلوم وہ ملکہ ناوک افگن کو اپنا ماں جانتا ہو اور ملکہ بھی انکو مثل اولاد اپنے تصور کرتی ہو زہرہ جمال جادو جو وزیرزادی ہو وہ البتہ اس طلسم کے بادشاہ جدید کی بیٹی ہو اور نہ ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو شاہ قدیم کے صلب سے ہین وہ بادشاہ مسلمان تھا اصل مین طلسم نہ تھا بلکہ نوذر اور ننگ نشین جسکو سب طلسم کا بادشاہ قدیم کہتے ہین وہ مرد عامل تھا انکے بچے رہنے کو ایک مکان بنایا تھا اور حفاظت کے واسطے کچھ عجائبات بزور حکمت کچھ بزور عمل بنا دیے تھے سلیم جادو اور ملکہ ناوک افگن اسی کے صلب سے ہین یہ دونون بہت صغیرسن تھے کہ نوذر اور ننگ نشین نے انتقال کیا قمقام دریاپرست ایک ساحر نوذر کے مکان سے قریب رہتا تھا خبر انتقال سنکر اُسکے مکان مین آیا انکی بی بی پر فریفتہ ہوا اُس عصمت نے اپنی جان زہر کھا کر دیدی قمقام اولاد نہ رکھتا تھا ان دونون کو جو دیکھا شیدا اسے جمال ہو گیا اس مکان پر قبضہ کیا سحر کے عجائب و غرائب تیار کر کے اُسکو طلسم کر دیا جب ملکہ ناوک افگن ہوشیار ہوئین تو قمقام نے انکو سحر تعلیم کیا عقیق کے واسطے طلسم بنایا تھا اس وجہ سے صغیرسن لڑکے پر بلاے نظر کرا کے سلیم جادو کو مہتمم طلسم قرار دیا ملکہ ناوک افگن کو اپنی بیٹی بنایا آخر کار جب ملکہ سحر مین طاق ہو گئی قمقام نے تخت پر بٹھا دیا اور آپ ایک گوشہ مین بیٹھ رہا اس زمانے مین قمقام کی زوجہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام ملکہ زہرہ جمال رکھا اور ملکہ ناوک افگن بھی اُس زمانے مین بہت صغیرسن تھین سلیم جادو انتظام سلطنت کرتا تھا یہ دونون قمقام کے لونڈے تھے باوجود صغرسنی کے ملکہ ناوک افگن سحر بہت خوب جانتی تھین اور سلطان طلسم سب انکو کہتے تھے سلیم جادو مہتمم طلسم مشہور تھا جب سن تمیز کو پہونچے ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال جادو کو اپنی وزیرزادی قرار دیا اور سلیم منتظم کاروبار طلسم ہوا قمقام نے انتقال کیا ملکہ تخت پر بیٹھین خود سب انتظام کیے لیکن سلیم بدستور نام منتظم رہا جو سحر اُسکے اول کے بنائے ہوئے تھے انھین زور دینا اُسکے متعلق اور ورنہ اب بہت سے سحر ملکہ نے ایجاد کیے عجائب و غرائب بہت سے بڑھائے طلسم کی عجب کیفیت ہوئی سب طلسمون سے بڑھکے یہان حسین مین اور سحر بھی ہر ایک طلسم سے جدا ہو بدیع الملک نے جو داستان ملکہ ناوک افگن کی سنی کمال شوق دیدار پیدا ہوا اور شیدا ہو فرمایا ہم مریخ مین ملکہ کو بھی ضرور دیکھونگا اور سلیم جادو سے بھی ملاقات کرونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم تک بخیر و عافیت تشریف لے چلیے کچھ جو مزاج مین آئے انکو اختیار ہے بدیع الملک نے قیصر سے کہا تم نے اس طلسم کی داستان کہی قیصر نے عرض کی مین خوب آگاہ ہون ملکہ مریخ آفتاب علم نے بہت کم بیان کیا اگر پوری کیفیت انکی عرض کی جائے تو عجیب دلچسپ قصہ ہو بدیع الملک اسی قدر کیفیت سنکر مشتاق دید ہو گئے تھے قیصر نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نے فرمایا کہ قیصر جو حال تمکو معلوم ہو بیان کرو قیصر نے کہا اے شہریار جو کیفیت خلاصہ تھی وہ مریخ آفتاب علم نے بیان کردی مین اُنسے بہتر نہین جان سکتا کیونکہ مین طلسم طلقات کا بادشاہ ہون اور یہ خاص طلسم کے ولیعہد ہین مین انسے دعوی ہمسری نہین کر سکتا مریخ آفتاب علم نے کہا آپ چونکہ اس طلسم سے بہت ہی قریب تھے اس وجہ آپکو یہان کی کیفیت مجھسے بہتر معلوم ہوگی مین نے کسی قدر حال سنا ہو ایک بار ملکہ ناوک افگن نے ایک نامہ میرے یہان بھیجا تھا کچھ ساحرون کی ضرورت تھی طلسم مین کوئی شخص بعزم طلسم کشائی آنے والا تھا اور وہ بھی ساحران جلیل سے تھا ملکہ بہت پریشان ہوئی تھی اسی وقت مین کچھ لوگ طلب کیے تھے اس زمانے

سے کچھ رحم چلا آتا ہے میں نے کچھ ساحر اپنے یہاں سے روانہ کیے تھے اگلے جب اُن لوگوں کو رخصت کیا تھا
بہت کچھ انعام واکرام دیا تھا ایک بار میں برائے تماشا اُس طرف گیا ملکہ کو اطلاع ہوئی میری دعوت کا سامان
کیا مگر میں بعض وجوہ سے وہاں نہ جا سکا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اِس طلسم میں جو لوگ
آئے ہیں آپ کو نہیں معلوم کہ کس طلسم سے تمقام نے یہ ساحر بلائے تھے اور کن کن لوگوں نے اس طلسم کو
بنایا بدیع الملک نے فرمایا میں اسیقدر واقف ہوں جسقدر مجھ سے مریخ آفتاب علم نے بیان کیا اور کیفیت
سے آگاہ نہیں قیصر نے کہا اے شہریار یہ طلسم متعلق ہے طلسم نور آگین سے ملکہ ناوک افگن جادو یہاں کی منتظم ہے دو
کسی قسم کا اختیار سحر وغیرہ میں نہیں ہے لوح طلسم بھی اسی طلسم میں ہے جب تمقام جادو نے طلسم نور آگین سے مدد
طلب کی تو وہاں کے ساحروں نے آکر اس طلسم کو درست کیا مریخ نے کہا اے قیصر وہاں کے ساحر کس کی پرستش
کرتے ہیں حسین الزمان جادو وہاں دعوے خداوندی کرتا ہے یہ لوگ دریا پرست ہیں یونہیں یقین ہو کہ یہ طلسم کس سے
متعلق ہے قیصر نے کہا اے شہریار تمقام دریا پرست تھا اس وجہ سے یہاں کے ساحر بھی دریا پرست ہوئے مریخ
خاموش ہو رہا بدیع الملک نے کہا اے قیصر طلسم نور آگین کہاں ہے قیصر نے عرض کی وہ طلسم بہت دور ہے وہاں
عجائب وغرائب ایسے ہیں کہ جو میں نہیں آئے یہاں وہ چیزیں حسن کم ہے اور وہاں سب سے زیادہ حسن ہے مگر نہیں ہو
کوئی دیکھ سکے بدیع الملک نے فرمایا یہ طلسم کیا یوں فتح نہیں ہو سکتا ہے قیصر نے عرض کی جبتک طلسم نور آگین فتح
ہوگا اُسوقت تک یہ طلسم بھی فتح نہ ہوگا اور ملکہ ناوک افگن پر حسین الزمان جادو عاشق ہے یہ اسکو قبول نہیں کرتی
ہے اسی کی تو شادی میں ہیں الزمان جادو نے اُسکو یہاں کا بادشاہ کیا ہے لوح وغیرہ اسی طلسم میں ہے اور سلیم جادو جو ملکہ کا
حقیقی بھائی ہے وہ بھی ایک کارپرداز طلسم ہے اختیارات کلی کسی کو حاصل نہیں جو چاہتا ہے حسین الزمان کرتا ہے ایک بار
ملکہ ناوک افگن کو گرفتار کر رکھا تھا بہت دنوں اسیر رکھا پھر خود ہی رحم کھا کر رہا کیا سلطنت دی کبھی کبھی ملکہ کے پاس
آتا ہے خوشامد کرتا ہے ملکہ کسی طرح منظور نہیں کرتی ہے بدیع الملک کو یہ سنکر غصہ آگیا فرمایا میں اس کافر کو قتل کرونگا
اور ملکہ کو مسلمان کرونگا کل طلسم کا بادشاہ بناؤنگا اول تو اب یہ بات لازم ہوئی کہ میں ملکہ پر یہ راز ظاہر کروں
کہ تو خاندان اسلام سے ہو کر ایسی گمراہ ہو لازم ہے کہ راہ راست پر آؤ مذہب باطل کو ترک کرو قصہ مختصر یہ کہتے
مریخ کی طرف دیکھا مریخ نے اشارے سے کہا آفتاب نامدار جو کچھ کہتے ہیں ایسا ہی کیجیے اور ملکہ جو کہے [illegible]
اطاعت قبول کیجیے یہ باتیں آپس میں کرتے ہوئے قریب ایک نہر کے پہنچے بدیع الملک نے دیکھا آب نہر
اس درجہ صاف ہے کہ تہ کی ہر ایک چیز نظر آتی ہے بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ نہر یہاں کسواسطے
بنائی گئی ہے مریخ نے عرض کی اسکی حقیقت مجھکو نہیں معلوم قیصر صاحب سے دریافت فرمائیے [illegible]
نے قیصر سے اس نہر کی کیفیت دریافت کی قیصر نے بھی انکار کیا بدیع الملک نہر کے قریب آئے مریخ
نے عرض کی اے شہریار پانی بہت صاف ہے اور آب اہل سحر کا بنایا ہے [illegible] ہاتھ منہ دھوئیے بدیع الملک
نے فرمایا ابھی جی چاہتا ہے کہ مناسب ہو لشکر بھی آج یہیں قیام کرے اور قریب نہر بارگاہ آراستہ ہو مریخ اور
قیصر نے عرض کی اے شہریار اگرچہ یہ مقام عمدہ ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پھر بھی معاملہ طلسم ہے یہاں کچھ کے قیام کرنا
چاہیے شاید کچھ عجائب وغرائب یہاں ہوں بدیع الملک نے فرمایا خداوند کریم ہر سبب سے بچا کے اپنے
بندے کی حفاظت کرتا ہے اور جو بات وہ کرتا ہے وہ اسکے بندوں کے حق میں بہتر ہوتی ہے کوئی خوف نہیں
لشکر یہاں [illegible] بارگاہ یہیں آراستہ ہوں مریخ نے زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ جانا بارگاہ یہیں استادہ ہونے کا حکم دیا

لشکر کو ٹھہرا لیا اُسوقت بارگاہ مین استادہ ہوئی بدیع الملک نے کرسی طلب فرمائی خادمون نے لاکر قریب
نہر بچھائی اور لوگ بھی گرد بدیع الملک نامدار بیٹھ گئے تماشائے نہر کی کیفیت دیکھنے لگا مریخ بہت مقرب تھا
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ نے اس پانی کی صفائی بھی ملاحظہ فرمائی مگر ہاتھ ... جو کر ... حیات کی
جو نہر جاری اسمین ہے بدیع الملک کرسی سے اُٹھے نہر پر آکے جلوہ فرما ہوئے جیسے ہی پانی مین ہاتھ ڈالا ... شعلہ
اس نہر سے آسمان کی طرف گیا بدیع الملک نے اُس شعلہ کی طرف دیکھا دوسرا شعلہ ... پانی سے پیدا ہوا شاہزادہ
نے لوح محفوظ جو کالی ... بند سلیمانی کا عکس پانی مین ڈالا نہر خشک ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا ایک جوان نقابدار
مرچھالے پہ بیٹھا ہے جسکی ناک سے ایک چشمہ جاری ہے مگر جو پانی نہر مین آتا ہے خشک ہو جاتا ہے بدیع الملک نے چاہا
نہر مین کود کر اُس جوان نقابدار کے چہرے سے نقاب اُلٹ دین مگر مریخ آفتاب علم نے منع کیا عرض کی اے شہریار
نہر مین ہرگز تشریف نہ لیجانے گا نہین معلوم کیا ہو یہ معاملہ طلسم ہے بدیع الملک نے کہا مجھے ان دونون کی صورت
دیکھنے کا کمال شوق ہے مریخ نے کہا مین اس جوان کو باہر بلاتا ہون آپ اسکے چہرے سے نقاب الٹ دیجیگا
بدیع الملک نے فرمایا جلد بلاؤ مریخ نے ایک گولا اس جوان کی طرف پھینکا گولے سے پھول نکلے خوشبو جو
اس جوان کی ناک مین گئی ہاتھ باندھ کر اپنی جگہ سے اُٹھا مریخ کے پاس آیا عرض کی کیا حکم ہے مریخ نے کہا ہمارے
آقائے نامدار تمھاری صورت دیکھنے کے بہت مشتاق ہین اپنے چہرے سے نقاب اُٹھا دو صورت زیبا دکھاؤ
جوان نقابدار نے کہا یہ میرے امکان کی بات نہین ہے مین نقاب اُٹھانے پر قادر نہین ہون مریخ نے کہا جس طرح
بن پڑے نقاب اپنے چہرے سے اُٹھا دو نقابدار نے عرض کی مین نقاب اگر اُٹھا دونگا تو کل میری مر جائیگی آپ صورت
نہ دیکھ سکینگے میری جان مفت جائیگی مریخ نے کہا ہم نہین جانتے تم اپنے چہرے سے نقاب اُٹھا دو جب مریخ نے
دوبارہ کہا تو نقابدار نے مجبور ہوکر اپنے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہنوز نقاب نہین اُٹھی تھی کہ سر اُڑ گیا تن بے سر زمین پر گرکے
ایڑیان رگڑنے لگا بدیع الملک نے بہت افسوس کیا مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ کیا ہوا جو اس جوان کا سر اڑ گیا مریخ
نے عرض کی اے شہریار مین نے پہلے ہی خدمت والا مین عرض کیا تھا کہ جبتک سلیم جادو قتل نہ ہوگا یہ لوگ اپنے
چہرے کی نقاب اُٹھا نہین سکتے بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ہدایت کرونگا یقین ہے کہ وہ راست پر آجائے
اور تابع صاحب قران ہو مریخ نے عرض کی جبتک آپ سلیم جادو سے فیصلہ نہ کر لیجیے اسوقت تک خاموش رہیے
انکی صورت نہ دیکھیے ورنہ سب کی جان یونہین جائیگی جیسے اسوقت اس جوان کی مفت جان گئی بدیع الملک نے فرمایا کہ
مریخ ایک بات کی مجھے بڑی حیرت ہے کہ یہ لوگ پاسبان ہین مگر کچھ گزند نہین پہنچاتے اور نہ کچھ ایسے ... کرتے ہین جو
... نہ اس قسم کے کام کرتے ہین کہ ضروری گرفتار کرلین مریخ نے عرض کی کہ یہ لوگ طلسم کشا کو پہچانتے ہین جبتک
یہان طلسم کشا نے اصلی نہین آئیگا اسوقت تک یہ لوگ سحر نہین کرینگے جانتے ہین کہ آپ لوگ برائے سیر یہان آئے ہین
... کی سیر کرکے واپس جائینگے جسوقت آپ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرینگے اسوقت البتہ کچھ لوگ مانع ہونگے اور
لڑائی بڑی بڑی ہوگی یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ آپ اس طلسم کے فتاح نہین ہین اگر آپ فتاح ہوتے تو ضرور یہ لوگ شور و غوغا
بلند کرتے اور آپ کی خبر ملکہ ناوک افگن کو پہونچاتے ملکہ لشکر ساحران ہمراہ لیکر آتی یا اور کوئی انتظام کرتی مگر آپ اس طلسم کے
کے فتاح نہین ہین بدیع الملک نے فرمایا یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین اس طلسم کا فتاح نہین ہون مریخ نے کہا اول
سبب تو یہ ہے کہ تصویر طلسم کشا کی یہان آویزان ہے اور اس تصویر کو یہ لوگ خوب پہچانتے ہین جب اس صورت
کے آدمی کو دیکھینگے ضرور ملکہ ناوک افگن کو خبر کرینگے علاوہ اسکے آپ بعزم سیر یہان آئے ہین ارادہ

فاتح طلسم کا بھی نشان ہو جو تم طلسم خبر دے سے بدیع الملک نے فرمایا اب تو میرا ارادہ ایسا ہی کچھ ہو کہ مین اس طلسم کو قبضۂ اقتدار سے چھین لون اور ملکہ ناوک افگن کو مسلمان کرکے سلطنت اُسکے سپرد کرون مریخ نے عرض کی ای شہریار تصویر طلسم کشایان موجود ہو اگر آپ کی صورت اُس تصویر سے ملی تو ضرور یہ لوگ ملکہ ناوک افگن کو اطلاع دینگے اور ملکہ انتظام کرے گی بدیع الملک نے فرمایا اگر اِن لوگون کو اس بات کا خیال نہ آیا ہو مریخ نے عرض کی کیا تعجب ہو ایسا ہی ہوا ہو گا یہ سُنکے خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان وہان سے اُٹھکے اپنی بارگاہ مین آئے اور سب سردار بھی شاہزادے کے ہمراہ آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب جلسہ برخاست ہوا اور سب سردار اپنے اپنے خوابگاہ مین سونے کے واسطے گئے بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لے گئے جب خوابگاہ مین پہونچے تو مریخ سے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو کہ ایک نامہ ملکہ کو اس مضمون کا روانہ کرون کہ مجھے کچھ امور ضروری کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا مقصود ہو امیرے یہان آؤ یا جہان تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے ملو کہ مین کچھ ضروری باتین کہے کون مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت مناسب ہو آپ ملکہ کو نامہ تحریر فرمائیے مین خود اس نامے کو لیکر جاؤنگا جواب لاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا میری بھی یہی صلاح ہو کہ تمھین اس نامے کو لیجاؤ اور جواب بھی لے آؤ مگر مریخ یہ راز افشا نہ ہونے پائے مریخ نے پاس خاطر شاہزادہ جلیل القدر کو منظور تو کر لیا مگر چند وجوہ کسی قدر یہ بات ناگوار خاطر بھی ہوئی کیونکہ مریخ کو خواب سے پہلے ہی ہوا تھا کہ بدیع الملک نوجوان ملکہ ناوک افگن پر فریفتہ ہو گئے ہین یہ بات مریخ آفتاب علم کو کسی قدر غیض کی سبب سے ناگوار تھی مگر کچھ کہہ نہ سکتا تھا بدیع الملک کو بھی زیادہ عزیز رکھتا تھا ہر وقت یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح طبیعت پر کسی قسم کا ملال نہ پہونچے بدیع الملک تمام رات شب بھر ملکہ کی یاد مین نیند نہ آئی ناگاہ کہے مریخ آفتاب علم سے یہی ذکر شب بھر رہا مریخ نے بہت کچھ باتین ملکہ کی بیان کین یہانتک کہ وقت صبح ہو گئی بدیع الملک نوجوان بستر خواب سے اُٹھے خادم حاضر ہوئے وضو کے واسطے پانی حاضر کیا شاہزادے نے وضو کرکے نماز پڑھی بعد نماز ایک نامہ اس مضمون کا ملکہ ناوک افگن کو تحریر کیا کہ مین اس طلسم مین بغرض سیر آیا تھا تمھاری کیفیت سنکر نہایت ملال ہوا اور کمال اشتیاق ملاقات بھی پیدا ہوا اور کچھ باتین بھی جو تمھارے مفید مطلب ہین کہنا لازم ہوئین لہذا کوئی دن مقرر کرو کہ مین وہ باتین کسی طور سے تمھارے سامنے بیان کرون خواہ تکلیف اُٹھاؤ میرے پاس آؤ یا جہان بہتر سمجھو مین خود بھی آنے کو موجود ہون مگر اس رقعہ کو معمولی تحریر سمجھکے پھینک نہ دینا جواب اچھی طرح تحریر کرنا یہ لکھکر مریخ کو دیا کہا اس راز کو اپنے تک رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا بلکہ ملکہ کو بھی ایسے وقت مین یہ نامہ دینا کہ کسی قدر تنہا ہو مریخ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین آپ کے حسب دلخواہ کام کرونگا یہ کہکر نامہ اپنی کمر مین رکھا سحر کرکے بلند ہوا تھوڑی دیر مین سینکڑون کوس کا راستہ طے کرکے ملکہ کے تختگاہ کے دروازے پر پہونچا اور پہانا چوبدارون نے جو اسکی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہو مریخ نے جواب دیا مین نامہ دار ہون بدیع الملک نوجوان فاتح طلسم مراۃ العدم وغیرہ کا ملکہ عالم کے پاس ایک نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے پہچانا کیفیت معلوم ہوئی سب نے اٹھ اٹھ کر عرض کی شاہزادۂ عالم آپ اس طرف کیونکر تشریف لائے مریخ نے سب کیفیت بیان کی ساحرون نے عرض کی ہم آپ کی اطلاع ملکہ عالم کو کرتے ہین مریخ نے کہا مین وہی نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے عرض کی کیا اور خادم وہان موجود نہ تھے کہ آپ نے تکلیف اٹھائی مریخ نے کہا مین چونکہ سب خادمون سے کمتر تھا سو میرے نامہ لیکر آیا چوبدار اسی وقت پردے کے قریب آئے دعائے دولت دیکر کہا شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ مین کسی کا نامہ لیکر آیا ہون ملکہ نے کہا انکے واسطے

انکے واسطے باغ میں بارہ دری آراستہ کیجائے ہمارے یہان سے کے جو لوگ معزز ہیں وہ انکے استقبال کو جائیں
بارہ دری میں لیجاکر بٹھائیں سلیم جادو کو اطلاع کرو کہ برائے ملاقات آوے چوبدار اسی وقت یہان سے رخصت
ہوئے جو جو لوگ معززین سے تھے انکو جاکر اطلاع کی سب حاضر ہوئے مریخ آفتاب علم کو لیے ہوئے ادب سے
ہمراہ ایک بارہ دری میں لے گئے سلیم جادو کو اطلاع ہوئی وہ بھی برائے ملاقات آیا مریخ آفتاب علم نے
سلیم جادو کو اپنے پاس بٹھایا سلیم نے مزاج پرسی کرکے آنے کا سبب پوچھا مریخ آفتاب علم نے کیفیت بیان کی
کہ میں نامہ لیکر آیا ہوں سلیم نے پوچھا کیا شہنشاہ فیروز نے کوئی نامہ بھیجا ہے مریخ نے کہا انکا نامہ میں کیوں لاتا کیا ان
اور کوئی نامہ دار موجود نہ تھا انکے بہت سے نادم تھے میری کیا ضرورت تھی سلیم نے کہا پھر کون شخص ایسا ہے جسکا
نامہ آپ لیکر آئے ہیں مریخ نے کہا میں اُس شخص کا نامہ لیکر آیا ہوں جو فیروز سے بھی رتبہ زیادہ رکھتا ہے سلیم
نے نام پوچھا مریخ نے نام بتایا سلیم نے کہا میں اُنسے واقف نہیں آپ آگاہ کیجیے مریخ نے بدیع الملک نامدار
کی حسب ونسب کو بہت تکلف سے بیان کیا سلیم نے جواب میں مریخ کی تحسین کی اور شاہزادہ عالم جن لوگوں کے
آپ نام لے رہے ہیں وہ سب تو مسلمان ہیں مریخ آفتاب علم نے فرمایا ہی تو صاحب ایمان ہیں کیونکہ سوا
اس دین کے اور کونسا مذہب ہے جو اس وقت حق پر ہو سلیم نے کہا آپ تو ایسا فرمائیں مریخ نے کہا الحمدللہ
میں بھی مسلمان ہوں سلیم نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں آپکو کسنے مسلمان کیا اور کیونکر مسلمان ہوئے مریخ نے
طلسم کے برباد ہونے کی سب کیفیت بیان کی اور فیروز کا فرار ہو کر طلسم طاق میں جانا اور بدیع الملک کو طلسم
مرآۃ العدم کی تباہی کو آنا طلسم کو فتح کرکے واپس ہونا سب بیان کیا سلیم یہ ماجرا سنکر دنگ ہوگیا کہا یہان کیوں
نامہ بھیجا ہے بدیع الملک نے ہم اپنے طلسم بھر میں نہ قیام کرنے دینگے اور آپ بھی تشریف لیجائیے چونکہ آپکے ہم ممنون
ہیں اس وجہ سے بسبب آپکی مستدرہ خاطر کی اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اسکو فوراً ہلاک کرتے مریخ نے کہا اے
اے سلیم جادو تم جانتے ہو کہ میں تمھارے یہان کے ساحروں کی کچھ حقیقت نہیں جانتا ہوں اگر آپ ایسے کلمات زبان
سے نکالوگے تو یہان سے طلسم نورا آگین تک زمین ہلا دونگا سلیم نے کہا میں تو خود آپ سے کہتا ہوں کہ آپ
یہان سے تشریف لیجائیں مریخ نے کہا میں بیشک ملکہ ناوک فگن کو نامہ دیکر اور لیکے جواب جاؤنگا تب تک
نہیں جاؤنگا یہان کسی کی مجال نہیں جو مجھ سے مقابلہ کرسکے سلیم نے کہا آپ کا نامہ ملکہ تک نہیں پہونچ سکے گا
اور آپکی کوشش بیکار جائیگی آپ نہیں جانتے ہیں کہ یہاں کا کیا انتظام ہے اگر ساحری بیشہ بھی آئیں تو سب ہماری
اجازت سے کوئی بات نہیں کرسکتے ہیں مریخ نے یہ سنکر سلیم جادو سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر میں سلیم کی طبیعت کی
کیفیت بدل گئی اور جو لوگ وہان بیٹھے تھے انہوں نے اٹھکر سب سلیم جادو کو سمجھانے لگے سلیم کی دوسرے
پہلو مریخ سے ہاتھ باندھ کر کہا شاہزادہ عالم آپ میری خطا معاف فرمائیے میں نے واقعی بے ادبی کی جو ایسے
کلمات زبان سے نکالے آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے کہ میں جاکر ملکہ سے عرض کروں کہ شاہزادہ عالم نے
انکے نامدار کا نامہ لیکر آئے ہیں سو اسکے آنے کو نہیں روکیئے وہ فوراً یہان تشریف لائینگی نامہ آپسے
لیکر ملاحظہ فرمائینگی مریخ نے کہا تم ابھی جاؤ مجھکو یہان زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہیں ہے ابھی جواب لیکر جاؤنگا
سلیم جادو نے جلدی سے اٹھکر ملکہ ناوک فگن کے پاس آکر کل حال بیان کیا آخر میں یہ بھی کہا کہ مریخ آفتاب علم
ایک نامہ لیکر آئے ہیں چاہتے ہیں کہ آپ نامہ کو ملاحظہ فرماکے اسکا جواب تحریر فرماویں ملکہ ناوک فگن نے
کہا وہ نامہ کسکا ہے سلیم نے کہا کہ کوئی شخص بدیع الملک نامی ہیں جو صاحبقران سے ہے اسنے وہ نامہ بھیجا

بھیجا ہے ملکہ ناوک افگن نے کہا وہ سلیم اور لوگ جو یہان گرفتار ہوے ہین وہ بھی متوسل صاحبقرانی سے ہین
سلیم نے عرض کی یہان سب سے زیادہ جاہ وحشم رکھتا ہو ایک طلسم کو فتح کرکے آیا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا اُن
لوگون نے بھی ایک ایک طلسم فتح کیا ہو سلیم نے کہا آپ تشریف لے چلین مرزخ آفتاب علم سے گفتگو کرین سب
کیفیت معلوم ہوجائے گی ملکہ نے کہا تم جاکر شاہزادے کے پاس مجھو وہین آتی ہون سلیم جادو وہان سے
رخصت ہوا مرزخ آفتاب علم کے پاس آیا مرزخ نے کہا بیان پیام ملکہ کو دیا سلیم نے عرض کی تشریف لاتی ہین یہ مقدمہ تھا
کہ ایک چوبدار نے سلیم سے آکر کہا ملکہ اپنی بارہ دری مین تشریف لائی ہین شاہزادہ عالم کو طلب ہین سلیم نے
مرزخ سے کہا تشریف لے چلیے بدیع الملک کا نامہ دیجیے مرزخ سلیم جادو کے ساتھ ہوا بارہ دری تک
آیا اور بیچ مین کھڑا رہا مرزخ نے کہا مین حسب المطلب بیان آیا ہون ملکہ ناوک افگن بارہ دری کے اس طرف
تھین مرزخ کی آواز سنکر ملکہ نے کہا مین نے سنا ہو کہ آپ کسی شخص کا نامہ لیکر آئے ہین مرزخ نے جواب دیا کہ مین
اپنے آقاے نامدار کا نامہ لایا ہون ملکہ نے کہا آپ کے آقاے نامدار کون ہین مرزخ نے بدیع الملک کا
نام بتایا ملکہ نے کہا بہت سے لوگ اس طرف لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئے اور وہ لوگ مسلمان تھے طلسم مین
آتا تھا مین نے اُنکی مخالفت کی اُنھون نے قبول کیا آخر مین نے مجبور ہوکے گرفتار کرلیا اب لوگ طلسم
فیروزیہ کے مقامات کو فتح کرکے چلے تھے مگر اس طرف سے کوئی نہین آیا تھا اور وہ لوگ جو یہ سب آپنے
گرفتار ہوے کہ آپ کے سبب سے بدیع الملک اصل راستے سے تشریف لائے اور آپ بھی اُنکے ہمراہ تھے
اس وجہ سے کوئی کچھ ذکر نہ سکا ملکہ مجھکو خبر ملی تھی کہ ایک نگہبان بھی مع لشکر آیا لیکن آپکا نام بھی سنا تھا کہ آپ کے
سبب سے اُنکی جان گئی ہین اسی سبب سے خاموش بیٹھی رہی کہ اُنکی کوئی خطا ہوگی آپنے اُسکو قتل کیا مرزخ نے
کہا آقاے نامدار نے اُسکی صورت دیکھنا چاہا اُسنے انکار کیا مین نے اُسپر سحر کردیا اُسنے نقاب اُٹھانا چاہی
سر اُڑگیا ملکہ نے کہا وہ لوگ نقاب اپنے ہاتھ سے نہین اُٹھا سکتے ہین آپکو یہ کیفیت معلوم تھی مرزخ نے کہا
آقاے نامدار نے وہ وار فرمایا مین نے مجبور ہوکے ایسا کیا ملکہ نے کہا آپ کے طلسم پر کیا آفت آئی مرزخ نے
سب کیفیت بیان کی ملکہ ناوک افگن نے کہا میرے یہان جو جو لوگ متعلقے طلسمون کی لوحین لیکر آئے ہین
سب اسیر ہین اگر آپ کہین تو مین سب سے لوحین لیکر آپ کو دیدون آپ بدیع الملک سے لے سکتے
ہین جب سب لوحین آپ کے قبضے مین آجائین تو آپ علمشاہ کے پاس تشریف لیجائین تو لوحین اُنکو دین
کہ طلسم نطاق سے مدد لیگی علاوہ اسکے جسقدر لشکر میرے پاس موجود ہو یہ سب حاضر ہو مین خداوند
حسین الزمان سے جاکر مدد طلب کرونگی وہان سے بھی ساحر آئینگے اس طلسم مین بھی مجھے بڑے بڑے
اختیار ہین خداوند میری بڑی خاطر کرتے ہین جس وقت مین اُنسے سب کیفیت بیان کرونگی وہ کبھی دریغ
نہ کرینگے جسقدر مدد مانگونگی وہان سے ملجائیگی آپ مسلمانون سے لڑیےگا مرزخ آفتاب علم نے کہا اے
ملکہ میری کیا مجال ہو مین ایسا ارادہ دل مین کرون کس کی طاقت ہو جو ان لوگون سے لڑکر فتح پاسکے ممکن نہین
اُنمین ایک ایک جوان ایک ایک لشکر کے بھگا دینے کو کافی ہو سحر اُن لوگون پر تاثیر نہین کرتا جرات
مین اُنسے کوئی بازی لیجا نہین سکتا پھر کس بھروسے پر اُنسے مقابلہ کرون ملکہ نے کہا ایسا تھا کہ بہت سے
لوگ لشکر گران لیکر اس طرف آئے اور گرفتار ہوے ایک بھی مقابلہ نہ کرسکا مرزخ نے کہا ان سردارون
کا ذکر نہین مین اپنے آقاے نامدار اور صاحبقران ذی وقار کی نسبت کہتا ہون جو لوگ ہین یہ تمام

ہیں کہ غیب سے اُنکی مدد ہوتی ہو قوت میں انکا ہمسر کوئی نظر نہیں آتا آپ ملاحظہ فرمائیں کہ شہر گورستان کے کیسے
کیسے پہلوانان نامی اُنھوں نے زیر کیے ہیں علاوہ اسکے اور بہت سے ساحران تنہا قتل کیے ہیں جنکے ذکر کتابوں میں
موجود ہیں بھلا اُنسے کون مقابلہ کر سکتا ہو ملکہ نے جواب دیا کہ جب آپ پر انکا رعب ہی غالب ہو تو میں
کیونکر آپ کو یقین دلا سکتی ہوں کہ میں اس لڑائی کو فتح کر دونگی مریخ نے کہا اب آپ اسکی نسبت
مجھسے کچھ نہ فرمائیں ملکہ نامہ دیکھکر اُسکا جواب لکھدیں ملکہ نے کہا آپ نامہ مجھکو دیں مریخ نے نامہ بدیع الملک
نوجوان کا ملکہ ناوک افگن کو دیا ملکہ نے نامے کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکیں تو
مریخ سے کہا میں ایسی تحریر کا کیا جواب دوں یہ ممکن نہیں کہ میں اُنسے بات کر سکوں کیونکہ مجھے ممانعت
ہو اور سلطان حسین الزمان جو طلسم نور آگین کے خداوند ہیں اُنھوں نے چند آدمی اس واسطے مقرر کیے
ہیں کہ میں کسی غیر شخص سے بات نہ کر سکوں آپ کی نسبت میں نے بذریعہ طلب کی وہاں سے حکم ہوا
کہ وہ تمھارے محسن ہیں اُنسے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہو جب مجھکو وہاں سے اجازت مل چکی تب
میں نے آپ سے بات کی ہو اور یہاں آئی ہوں بھلا ایک مرد غیر مذہب سے بات کرنے کی اجازت مجھکو
کیونکر ملیگی اور میں خود کب گوارا کرونگی کہ ایک شخص غیر دین سے باتیں کروں مریخ نے کہا ای ملکہ ناوک افگن
اگر تم منظور نہ کروگی تو بہت پچھتاؤگی طلسم نور آگین کی قوت پر نازاں نہ ہونا اگر آقائے نامدار بگڑینگے تو طلسم
نور آگین کی کوئی حقیقت نہیں ہو یہاں سے وہاں تک خون کا دریا بہا دینگے دونوں طلسموں کو خاک
میں ملا دینگے ملکہ نے کہا یہ بات بالکل غلط ہو ایسا ہو نہیں سکتا ابھی عمر طلسم بہت ہو اور فاتح اس
طلسم کا اور ہی شخص ہو گو وہ بھی اہل اسلام سے ہوگا مگر نام طلسم کشا کا رفیع البخت ہوگا لکھا پایا ہو طلسم نے
یہانتک لکھدیا ہو کہ طلسم کشا یہاں عوض خون اور بیلئے آئینگے وہی خداوند حسین الزمان کو بھی بزل ہو
قتل کرینگے گر خداوند اصل میں قتل نہ ہونگے ملکہ نظر دم سے پوشیدہ ہو جائینگے اس جوان پر بھی سحر تاثیر
نہ کریگا مریخ یہ کیفیت سنکر بہت حیران ہوا خیال کیا کہ اس نام کا کوئی سردار صاحبقران کے یہاں نہیں ہو
مصلحت وقت جانکر مریخ نے کہا رفیع البخت بھی انھیں لوگوں سے ہونگے جو اس طلسم کو فتح کرینگے
مگر آپ اچھا نہیں کرتی ہیں جو انکار فرماتی ہیں اگر انکو غصہ آ جائیگا تو قیامت برپا ہوگی ملکہ نے کہا میں نے جو کچھ
کہا وہی بہت ٹھیک ہو اب بار بار اس امر میں مجھسے کہنا بیفائدہ ہو جو کچھ آپ لو اور آپ کے آقائے
نامدار کو منظور ہو اُسمیں دریغ نہ کریں میرا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہو مریخ کو بہت غصہ آیا کہا ای ملکہ ناوک افگن
کیا کہوں بوجہ اس وقت میں خاموش ہوں اگر دوسرا اس طرح کے کلام میرے سامنے کرتا تو نہیں معلوم
میں کس طرح سے جواب دیتا مگر آقائے نامدار سے جاکر عرض کروں پھر طلسم کی سیر اچھی طرح کرونگا ملکہ نے کہا
آپکو اختیار ہو مریخ ہونٹ چباتا ہوا مثل سلیم جادو نے بہت بہت سمجھایا مگر مریخ نہ رکا بدیع الملک
کی طرف روانہ ہوا اُسکا حال زینت بخش تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب مریخ آفتاب علم گنبد کے چلا گیا ملکہ نے سلیم جادو وزیر سے کہا ای سلیم جادو میں نے جس حرکت سے
اسوقت اپنا کلام کو گرفتار کر لیا ہوا اسکو کیا اسیر کے لیتی ہوں سلیم نے کہا ای ملکہ مریخ ساحر جلیل اور

آفت روزگار۔ اُنکی مجال ہو جو اُس سے مقابلہ کرے مین پہلے بہت کچھ سخت باتین اُسکو کہہ رہا تھا نہین معلوم اُسنے
سنکر تغافل کیا نہ اسکو کر دیا کہ مین اپنی باتین بھول گیا اور منفعل ہو کر ہاتھ باندھنے لگا ورنہ پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ کو
اطلاع کرون اور یہان سے لیجاؤن جب سے کے سحر کی یہ کیفیت ہو کہ نگاہ ملتے ہی اُسنے مجھ ایسے ساحر کو تسخیر کر دیا
تو اور لوگ جو یہان ہین سب میرا نام سننے والے ہین اُنکی وہ کیا حقیقت سمجھیگا ایک سحر مین سب کو اپنا مطیع
بنا لیگا جب یہان سے طلسم نورافشان تک یہ خبر پہونچیگی وہان کے ساحر آئینگے وہ آپ مقابلہ دلاوینگے ملکہ نے
کہا کیا حسین الزمان جادو مریخ سے مقابلہ نہین کر سکتے سلیم نے کہا مریخ سے زیادہ نہین ہین اُنکے اُسکے
برابر مقابلہ ہوگا کیا عجب ہو جو مریخ اُنکو زیر کرے کیونکہ اُسکے پاس جو جو تحفہ جات ہین وہ اُنہین ممکن نہین اور
جس شخص کا بدیع الملک نام ہو اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا کیا عجب ہو وہ بھی اس معاملے مین کد کرے ملکہ نے کہا
صاحب کیا کیا جائے سلیم نے کہا آپ اسی وقت حسین الزمان جادو کو اس کیفیت سے مطلع فرمایے اور وہ
ابھی سے کچھ انتظام اسکا شروع کر دین تو کیا عجب ہو جو کوئی بات آپ کے مفید مطلب پیدا ہو اور بدیع الملک
وغیرہ چلے جائین اگر حسین الزمان کو اطلاع نہ دیجیےگا تو دو طرح کا نقصان ہوگا ایک تو یہ کہ آپ سے
خود کوئی کاروائی نہو سکیگی اور آپ بدیع الملک وغیرہ سے مقابلہ نہ کر سکینگی وہ پھر بھی سب سے مقابلہ
کرینگے اور اُنسے یہ لوگ کسی قدر خائف ہو جاینگے اور دوسرا نقصان اطلاع نہ کرنے مین یہ ہو کہ جب اُنکو
اس بات کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو آپسے ضرور شکایت کرینگے کہ ہمین اطلاع کیون نہ دی اگرچہ اس وقت آپ
اس طلسم کے سیہ و سفید کی مالک ہین مگر پھر وہ حاکم بالا ہین اُنکو ہر طرح کا اختیار باقی ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا
اے سلیم جادو بہت صحیح کہتے ہو مین ایسے وقت مین ایک نامہ حسین الزمان کو بھیجتی ہون وہ نامہ کو دیکھتے
ہی انتظام کرینگے سلیم جادو نے کہا آپ اسی وقت نامہ تحریر فرمایے ملکہ نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ ایک شخص اہل اسلام سے اس طلسم مین آیا ہو جس کی ذات سے بہت بڑا خوف ہو اُسنے طلسم مراۃ العدم کو
فتح کر لیا ہو اب پھر طلسم فیروزہ کی طرف جاتا ہو کہ اور بھی لوگ اُسی کے عزیز دار آئے مگر وہ سب بہت جلد
گرفتار ہو گئے یہ سب سے زیادہ صاحب جرأت ہو اُسکے پاس تحفہ جات اس قسم کے ہین کہ اُسپر سحر
تاثیر نہین کرتا ہو اور اُسکے ہمراہی مین مریخ آفتاب علم بھی ہو آپ جانتے ہین کہ مریخ آفتاب علم
اپنے آپ سے بڑھ کے سحر جانتا ہو اُس زمانے کے ساحر اُسکو اپنا استاد جانتے ہین بہت مانتے ہین جو اُسکا
ادب امان ہو اگر آپ کو طلسم برقرار رکھنا منظور ہو تو اس نامے کے دیکھتے ہی انتظام شروع کیجیے اگر دیر ہوگی تو
طلسم کے عجائب و غرائب تباہ ہونے کی شکایت مجھ سے نہ کیجیےگا جب یہ نامہ تیار ہو تو ایک ساحر کو نامہ دیا
اور تاکید کر کے حسین الزمان کے پاس روانہ کیا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت سامعین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب مریخ ملکہ ناوک افگن سے آزردہ ہو کر اُٹھا تو بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے
مریخ کے چہرے کی طرف دیکھ کے پہچان لیا کہ اس وقت مریخ کو از حد غصہ ہو سبب کہ ملکہ ناوک افگن سے
بحث ہوئی مگر مریخ کو اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ اے مریخ کیا کیفیت گزری وہان کا حال بیان کرو ملکہ کو کچھ سحر
نامہ دیا یا نہ دیا یا کچھ گفتگو ہوئی مریخ نے عرض کی مین نے ملکہ کو نامہ دیا ملکہ نے نامہ پڑھ کے مجھ سے کہا کہ مین مجبور ہون

سے مجھے حسین الزمان جادو کی اجازت نہین کہ مین کسی سے بات کرون تمھارے واسطے اجازت طلب
کی تھی وہان سے یہ حکم آیا کہ مریخ آفتاب علم کے باپ نے تمھارے ساتھ کیسے کیسے احسان کیے ہین
وہ تمھارے محسن ہین اُن سے ضرور ملنا اور بلحاظ پیش آنا تب مین نے تم سے بات کی بھلا یہ کیونکر ممکن ہو کہ
مین بدیع الملک نامدار سے بات کرسکون اے شہریار مجھے یہ بات بالکل ناگوار ہوئی مین نے جواب دیا
کہ کوئی ضرورت اجازت کی نہین ہو اگر آپ سے کوئی بولیگا تو سزا پائیگا حسین الزمان کی مجال نہین ہو جو
ہمارے آقائے نامدار سے باتین کرنے کو منع کرے ملکہ نے جواب دیا کہ حسین الزمان دعوے
خداوندی یون ہین کرتا ہے بہت سے مسلمان طلسم فتح کرکے یہان آئے مگر سب گرفتار ہوے بدیع الملک
نے جو یہ بات سنی کہا اے مریخ یہ کیا کہا کہ جسقدر سرداران اسلام اس طرف آئے وہ گرفتار ہوے مریخ
نے عرض کی اے شہریار جو جو سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر برائے فتح طلسم روانہ ہوے تھے وہ
سب طلسم فتح کرکے پہنچے یہان آکر گرفتار ہوگئے بدیع الملک نے فرمایا ابھی صاحبقران تک کوئی نہین
پہنچا مریخ نے عرض کی صاحبقران تک تو ابھی کوئی نہ پہنچا ہوگا مگر یہ کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان
کون کون سردار گرفتار ہین بدیع الملک نے فرمایا تمنے اسی وقت سب کے اسما دریافت نہ کیے مریخ
نے عرض کی اے شہریار مین نے بہت بہت دریافت کیا مگر ملکہ ناوک افگن نے کسی کا نام نہ بتایا
مین مجبور ہوکر خاموش ہورہا ملکہ نے اور باتین چھیڑ دین یہ بھی کہا کہ تمھارے آقائے نامدار اس طلسم کے قابل
نہین ہین کیونکہ نام طلسم کشا رفیع البخت ہوگا اور وہ اپنی ماں کے خون ناحق کا عوض لینے اس طلسم مین آئیگا
بدیع الملک نے کہا اے مریخ رفیع البخت کون شخص ہو مین نے آجتک یہ نام نہین سنا تھا مریخ نے
عرض کی اے شہریار ایک بات اور تعجب کے لائق ہو بدیع الملک نے فرمایا وہ بھی بیان کرو مریخ نے
کہا وہ شخص مسلمان ہوگا بڑا صاحب ایمان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم ضرور وہ شخص
ہم مین سے ہوگا مگر نہین معلوم کون ہوگا اور کس طرح ہوگا مریخ نے کہا اے شہریار اسوقت تو صاحبقران زمان
کے یہان کوئی اس نام کا نہین تو بدیع الملک نے کہا جو ہونے والا ہو وہ ہوگا اور ظہور مین آئیگا مگر مین اس
طلسم کے فتح کو ضرور جاؤنگا اگر ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو مسلمان ہوگئے تو مین لڑونگا ورنہ
طلسم نور افگین تک لڑتا ہوا جاؤنگا حسین الزمان جادو کو بھی قتل کرونگا اپنے یہان کے سردارون کو
بھی قید سے چھڑاؤنگا مریخ نے عرض کی آپ کو اختیار ہو بے اسکے چارہ بھی نہین کیونکہ سردار جو زندان مین
بند ہین جبتک وہ رہا نہونگے مطلب نہ نکلے گا بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین تیاری کا
حکم دو اور سب سے تاکید کہدو کہ کل علی الصباح یہان سے روانہ ہوجائینگے اور بعزم جنگ سفر کرنا
منظور ہو مریخ آفتاب علم وہان سے اٹھا لشکر مین آیا سب کو بدیع الملک کے حکم سے مطلع کیا
لشکریون نے اسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا بدیع الملک نے پھر مریخ آفتاب علم
کو اپنے پاس بلایا دربار برخاست کرکے تخلیہ مین آئے مریخ سے فرمایا اے مریخ ملکہ ناوک افگن
کی صورت بھی دیکھی مریخ نے عرض کی اے شہریار مین صورت کیونکر دیکھ سکتا جب بات کرنے کی اُن کو
ممانعت ہو تو شکل کیونکر کوئی دیکھ سکتا ہو بدیع الملک نے ٹھنڈی سانس بھر کے فرمایا جو خدا کو منظور ہو وہ ہوگا
اے مریخ مین نے جب سے ملکہ ناوک افگن کا نام سنا ہو اسی وقت سے مجھکو ملکہ کی محبت پیدا ہوگئی

مریخ نے ہنسکر جواب دیا اے شہریار آپ نے ابھی صورت بھی ملکہ کی نہیں دیکھی ہو اور محبت پیدا ہو گئی بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مین نے جو جو باتین اُنکی سُنی اُنسے محبت پیدا ہو گئی ہو مگر کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالتا مگر مین نے قیصر صاعقہ باطن کی زبانی یہ سنا ہو کہ وہ اصل مین نسل اسلام سے ہو مگر لوگون نے اُنکو گمراہ کر دیا مین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے راہ راست پر آجائے مریخ نے عرض کی اے شہریار مین ایک بات مین بہت حیران ہون کہ رفیع البخت کون شخص ہو جو اس طلسم کو فتح کریگا اور اپنی مان کے خون کا عوض لیگا بدیع الملک نے فرمایا استقبال کا حال سوائے خدا کے دوسرا نہین جان سکتا ہو جو شخص ہوگا معلوم ہو جائیگا یقین ہو کہ زمین مین سے ہو اور اب طلسم کا کھلنا بھی مشکل ہو اور اُسکے آنے کا زمانہ بھی بہت قریب ہو کیونکہ مین جب اس طلسم مین ۔۔ ظاہر کرونگا تو اب طلسم کو توڑتے ہوئے یا ملکہ اور سلیم کو مسلمان کیے ہوئے واپس نہ آونگا یقین ہو اسی ۔ تھا مین وہ بھی وارد ہوا اور ہر ایک دوسرے کی مدد سے طلسم کو فتح کرے مریخ سے شب بھر بدیع الملک یہی باتین کرتے رہے جب رات گذر کر سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو شاہزادہ بستر خواب سے اُٹھا خادم برائے وضو پانی لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک نے وضو کرکے نماز سحر پڑھی لشکر کو شب سے حکم تھا کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین علی الصباح بعزم جنگ یہان سے کوچ ہوگا لشکر مین سب سردار رسالدار اپنے اپنے رسالون کو لیے ہوئے دردولت بدیع الملک پر موجود تھے جب شاہزادے نے نماز سے فراغت پائی سلاح جنگ ذات پر آراستہ کرکے مریخ کو ہمراہ لیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب نے سلام کیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے مریخ آفتاب علم بھی گھوڑے پر بیٹھا شاہزادہ بنام خدا لیکر طلسم کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت نامہ دار ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو نامہ لیکر چلا اسی روز طلسم نوآئین مین ہونہا حسین الزمان کے مکان پر آیا چوبدارون سے بہی اطلاع کرائی پھر چوبدار حسین الزمان کے پاس آئے پہلے تو اُن گمراہون نے اُس بے ایمان کو سجدہ کیا پھر کہا کہ ایک نامہ دار ملکہ ناوک افگن کا آیا ہو ایک نامہ لایا ہو حسین الزمان نے خوش ہو کر کہا ارے جلدی بلالاؤ شاید ملکہ کو اب میری وفا مین یاد آئین اور مجکو اپنا دوست جانا میرے سوال کو قبول کیا چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لے گیا حسین الزمان نے جیسے ہی نامہ دار کو دیکھا تخت سے کھڑا ہو گیا کہا کہ نامہ دار جلدی نامہ دے مین دیکھون کہ جانجہان و آرام جان عاشقان نے کیا تحریر کیا ہو نامہ دار نے حسین الزمان کو نامہ دیا حسین الزمان نے نامہ لیکر کھولا پہلے نامہ کو بوسہ دیا پھر پڑھنا شروع کیا جب مضمون سے آگاہی ہوئی تو منہ اپنے وزرا کی طرف دیکھا دیکھکر کہا ملکہ کو مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہو اسمین لکھتی ہین کہ کئی سرداران اسلام لشکر گران لیکر آئے ملکہ نے سب کو گرفتار کر لیا ابکی بار ایک شخص ایسا آیا ہو جسکے ہمراہ مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم فیروز بھی ہو اور بہت سے پہلوان اُسکے ہمراہ ایسے ہین جو رستم و سہراب کی حقیقت نہین جانتے ہین اور اسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہو ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کرکے آیا ہو قیصر صاعقہ باطن بادشاہ طلسم بھی اُسکے ساتھ ہو لہذا تم سب لوگ بنام ملکہ ناوک افگن لشکر ہمراہ لیکر جادو مین سے مدد

کرکے سب کو فنا کیے دیتا ہون ورنہ اگر ملکہ گرفتار کرنا چاہینگی تو سب گرفتار بھی ہو جائینگے وزرا نے کہا ہین کیا
عذر ہو جس وقت حکم ہو ہم لوگ لشکر ہمراہ لیکر جائین حسین الزمان نے کہا اسی وقت سے جانے کی تیاری
کرو دوشنبہ تک یہان سے روانہ ہو جاؤ مین تو انتظام کر لیتا مگر مجبور ہون کہ مجھے ملکہ کی خاطر کا خیال ہو اگر لشکر
یہان سے نہ بھیجونگا تو وہ آزردہ ہو جائینگی یہ بات مجھے گوارا نہین آجتک ملکہ نے مجھسے بات نہین
کی تھی اب فرمایش کی ہو خواہون نے کہا یا خداوند آپ نے انکے دل مین اپنی محبت پیدا کر دی اس
وجہ سے دیا ہو حسین الزمان نے کہا مین نے ہرگز ملکہ کے دل مین اپنی محبت پیدا نہین کی اگر مین ایسا ہی
چاہتا تو پیشتر ہی یہ بات ممکن تھی مین انکے دل مین اپنی محبت پیدا کرتا انکو اپنے جمال جہان آرا پر شیدا کرتا
مگر تب تک میری خوشی یہ رہی کہ وہ اپنی رضی سے مجھکو قبول کرین خیر اب انکو میرے حال پر رحم آیا جو ایک نامہ
تحریر فرمایا یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے لاکر دیا حسین الزمان نے جواب نامہ ملکہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا
نامہ [illegible] و فراق سے مجبور ہون واسطے توجہ فرمائے بحال بیقراران پس از اشتیاق دیدار وحسرت آثار واضح ہو
کہ ایک نامہ جسکو شرف [illegible] ممتاز کیا ہے تمھارے قاصد کے ہاتھ سے ملکر وحشت بخش قلب مضطر ہوا کیا کہون
جو خوشی حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی تم کسی طرح سے خوف نہ کرنا اگر ہزار ساحر بھی تمھارے یہان بعزم جنگ
آئینگے تو سب زک اٹھائینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا انکی خون سے اپنی تلوار بھرونگا تم تک
کسی قسم کے گزند نہ پہونچ پائینگے دشمن ذلیل ہو کر میرے ہاتھ سے مارے جائینگے ایک لحظہ مین تمام
دشمنون کو گرفتار کر دونگا میدان جنگ لاشون سے بھر دونگا مین نے اپنے یہان سے لشکر روانہ کیا ہو تمھاری
خدمت مین آتا ہو جس طرح مزاج مین آئے اُسے مقابلہ کرنا اگر یہ لشکر ناکامیاب ہوگا تو مین اور مدد وہان سے
روانہ کرونگا اول تو یہ بات ممکن نہین کہ میرا لشکر شکست اٹھائے حریف کے مقابلے سے بھاگ آئے
کیونکہ جس وقت تمھارا نامہ میرے پاس آیا مین نے اسی وقت مسلمانون کے واسطے تقدیر فنا کر دی ہو
پہلے ہی دن کے مقابلے مین سب قتل کر ڈالے جائینگے مگر بعد فتح جنگ میری عرض قبول فرمائیے کہ مین تشریف
لے جاؤنگا مین آپکو اس طلسم کی بھی حکومت دونگا ہر وقت حاضر خدمت رہونگا وہان کے رہنے مین ایسے
فسادات بہت پیدا ہونگے آپ کا وہان رہنا اچھا نہین یہ کہکر اسی ساحر کو دیا جو نامہ لیکر آیا تھا کہا اے
نامہ دار اب تو جلد روانہ ہو اور ملکہ کو جاکر تسکین دے کہ لشکر بھی آتا ہو گھبرانے کی بات نہین ہو ایک روز
کے بعد لشکر وہان پہونچ جائیگا یہان سے آج ہی سب روانہ ہونگے اس رو زمین مہینے کی راہ کو خداوند کی
قدرت سے سب دو دن مین طے کرکے وہان پہنچ جائینگے یہکہکے نامہ دار کو خلعت روانگی دیکر رخصت کیا نامہ دار
جواب نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہو

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلے دوسرے روز طلسم کے تمامی حدود سے پرے ہو پہنچے مرزیخ آفتاب علم نے
عرض کی اسے شہزادہ آپکا تشریف لیجانا تو بہت آسان ہو مگر اور مرد جو آپ کے ہمراہ ہین نہین جا سکتے کیونکہ
نہ یہ خود سحر جانتے ہین نہ صاحب تحفہ جات ہین اس سے بہتر یہ ہو کہ غلام کو اجازت مرحمت ہو کہ دربانون کو یہان
قتل کرے اور اس مرحلے کو فتح کرکے راستہ صاف کرے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب لوگ ہین تمام

کرین مین اس مرحلے کو طے کرتا ہون جب راستہ صاف ہو جائیگا سب کو اپنے ساتھ لیکر آتا مریخ نے عرض کی اے شہریار اگر یہی ارادہ ہو تو جسقدر ساحر آپ کے ہمراہ ہین ان سب کو ساتھ لے چلیے صرف قیصر صاف باطن کو یہان چھوڑ دیجیے کہ اور ایک ساحر اور کوئی یہان رہے جو نگہبانی لشکر کی کرے جب راستہ کھل جائیگا سب سے پہلے آ پہنچینگے بدیع الملک نے منظور کیا مریخ نے قیصر صاف باطن سے کہا آپ یہین تشریف رکھیے اور ایک ساحر کو بھی وہان چھوڑا باقی جتنے ساحر تھے سب کو اپنے ہمراہ لیا قیصر نے بہت کچھ کہا کہ مین ہرگز یہان نہین رہونگا مگر بدیع الملک نے قیصر کا کہنا منظور نہ کیا سب کو وہین چھوڑ کر لشکر ساحران ہمراہ لیکر نہر کے قریب آئے مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ میرے کاندھون پر پاؤن رکھین تحفہ جات کسی اور شخص کو دیجیے مین آپکو دیوار کے پار پہونچا دون بدیع الملک نے لوح محفوظ وغیرہ ایک ساحر کو دی مریخ کے کاندھون پر پاؤن رکھے مریخ سحر کر کے بلند ہوا دیوار کے پار پہونچا اور ساحر بھی اسکے ہمراہ دیوار کے پار آئے صرف وہی ساحر اس طرف رہا جسکے پاس تحفہ جات موجود تھے کیونکہ وہ سحر نہ کر سکتا تھا جب مریخ نے بدیع الملک کو طلسم کے اندر پہونچا دیا تو پھر پرواز کر کے دیوار کے باہر آیا تحفہ جات اس ساحر سے لیے بہت بہت سحر کر کے پھونکتا گیا مگر سحر نے تاثیر نہ کی مریخ حیران ہوا کہ تحفہ جات شاہزادے تک کیونکر پہونچین اس فکر مین تھا کہ اندر سے کچھ شعلے بلند ہوے کچھ آوازین سبب آئین مریخ سمجھا جنگ شروع ہو گئی یہ خیال آتے ہی گھبرا گیا جلدی سے وہ سب تحفہ جات اسی ساحر کو دیے کہا ان سب کو ہوشیاری سے لیجاؤ اور قیصر صاف باطن کے سپرد کر کے بہت جلد وہین آؤ ساحر اسی وقت وہ سب تحفہ جات لیکر وہان سے روانہ ہوا مریخ سحر کر کے اندر آیا دیکھا کچھ لوگ سحر کر رہے ہین بدیع الملک نے دو چار کو قتل بھی کیا ہے ساحر لوگ شاہزادے کے آگے کھڑے ہین جو کوئی بدیع الملک پر سحر کرتا ہے ساحر اسکو دفع کر دیتے ہین مریخ بدیع الملک کے قریب آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار بہت چاہا کہ تحفہ جات لاؤن مگر مجبور ہو گیا سحر کام نہین کرتا آخر کار قیصر صاف باطن کے پاس روانہ کر دیے یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ کھولکر بدیع الملک کو دیا عرض کی یہ مہرہ بھی دافع سحر ہے آپ اپنے بازو پر باندھ لین بدیع الملک نے ہر چند انکار کیا مگر مریخ نے قبول نہ کیا مجبور ہو کے شاہزادے نے اپنے بازو پر مہرہ باندھا جو لوگ سامنے کھڑے تھے مریخ نے سحر کیا سب کے سر اڑ گئے اور لوگ آئے انکے بھی سر اڑ گئے جب ساحرون نے مریخ کے سحر کی یہ کیفیت دیکھی مجبور ہو کے مالک ناوک افگن کے پاس گئے بدیع الملک کے آنے کی کیفیت بیان کی یہ بھی کہا کہ چند شخص اسکے ہمراہ ہین مگر آفت کے ساحر ہین ایک اشارے مین سو سو دو دو سو کے سر اڑ جاتے ہین بہت جلد اس بات کا انتظام کیجیے ورنہ وہ لوگ آفت برپا کر دینگے ملک نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی تو الغوث سلیم جادو کو بلا کر کہا ارے بڑا غضب ہو گیا مریخ اپنے ساحرون کو لیکر طلسم کے اندر آگیا اور اسکے ہمراہ وہ شخص بھی ہے جسکو وہ اپنا آقا سے نامدار بتاتا ہے سلیم نے کہا آپ گھبراتے کیون ہین مین نے پہلے ہی سے اسکا انتظام کیا ہے کہ جسکا آپ خیال ہین یہ کہکر سلیم ملک کے پاس سے اٹھا اپنے مکان مین آیا ملازمون کو بلایا کہا مین نے آمد مریخ کی خبر سنکے لشکر کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا تھا یقین کامل ہے کہ اس وقت بھی سب لوگ اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ ہون اور انکو جا کر اطلاع کر دو کہ اسی وقت میرے یہان آئین مین بھی اپنا تخت نکالتا ہون مریخ آفتاب طلسم کے مقابلے کے واسطے جاؤنگا اسکے لازم اسی وقت روانہ ہو

رسالے مین آئے رسالدارون کو اسکا پیام دیا سب نے کہا ہم اس وقت بھی تیار ہین ابھی چلتے ہین یہ کہکر رسالدار
اُٹھے اپنے اپنے گھوڑے طلب کیے رسالون مین اطلاع ہوئی سب لوگ اپنے اپنے اسباب سمیٹکر بہو لیان
کاندھون پر ڈالکر تیار ہوگئے رسالہ دار سب کو ہمراہ لیکر سلیم جادو کے مکان پر آئے سلیم جادو اُسی وقت
تخت پر سوار ہوسکا اپنے ہمراہ لیا جہان بدیع الملک نامدار تھے وہان آیا دیکھا مرزا آفتاب علم نے بہت سے
ساحرون کو قتل کیا ہے اور بیدار کی طرف بڑھتا چلا آتا ہے سلیم نے وہین سے آواز دی اور مرزا بہت نادان ہو
مین آپہونچا ایک دم مین تیری ہستی مثادونگا سب شان و شوکت خاک مین ملادونگا مرزا نے جو سلیم جادو کو آتے
ہوے دیکھا ایک گولا دیوار پر مارا کہ دیوار اُڑ گئی مرزا نے ساحرون سے کہا جاکر لشکر کو اطلاع کرو کہ راستہ صاف ہے
سب لوگ آجائین ساحرون نے جاکر قیصر حسام باطن مع تمام لشکر کے منتظر تھا جیسے ہی ساحرون کو آتے
ہوے دیکھا خوش ہوکے قیصر نے پوچھا کیا کیفیت ہے سب نے کہا راستہ صاف ہے آپ لوگون کی طلبی ہے قیصر نے
سب لشکر سے کہا آقاے نامدار یاد فرماتے ہین یہ سنتا تھا کہ لشکر مین سب نے گھوڑے سرپٹ ڈالدیے پہلوانان
کوہستان بھی تیزروی سے چلے تھوڑی دیر مین بدیع الملک نامدار سے سب لوگ جا ملے قیصر نے سب کے
پہلے بدیع الملک کو تحفہ جات دیے شاہزادے نے سب لیکر اپنے پاس رکھے مرزا کو مرحبا دیا سلیم نے
جو کثرت لشکر بدیع الملک کو دیکھا گھبرا گیا لشکر کی طرف ایسا محو ہوا کہ سب کا خیال نہ رہا مرزا نے جو موقع پایا جیب سے
ایک گلدستہ نکال کر اسکی طرف پھینک دیا پھول گلدستہ کے منتشر ہوے خوشبو پھیلی سلیم بیہوش ہوکر تخت سے گر اُسکے
گرتے ہی اور تمام لشکر بھی بیہوش ہوکر گرا مرزا نے ساحرون سے کہا ان سب کو گرفتار کرلو ساحرون نے سب کو گرفتار
کرلیا مرزا نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب دن بہت کم باقی ہے آگے بڑھنے کی نسبت آپ کیا
فرماتے ہین طلسم کی نصف قوت گھٹ گئی سلیم جادو منتظم طلسم گرفتار ہوگیا اب ملکہ باقی ہے وہ بھی گرفتار ہوجائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اے مرزا ابھی بہت طلسم کے مرحلے باقی ہونگے مرزا نے عرض کی یہ طلسم نہیں ہے بلکہ ملکہ وغیرہ کے
کے رہنے کی جگہ ہے اسکو خود ایک جاے طلسم نور افگن سمجھنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا اب آگے جانا میرے خیال مین بیکار
زحمت اٹھانا ہے کوئی مقابلے کو اس وقت نہین آئیگا اب ملکہ بھی اور بندوبست کریگی لشکر درست ہوگا تو مقابلہ کو آئیگی مناسب
یہ ہے کہ شب یہان قیام کرین صبح کو آگے بڑھینگے بہتر ہے سلیم جادو سے بھی باتین ہوجائینگی مرزا کو خدمت جانا توزندان خانہ
طلسمی کی طرف چلا اپنے یہان کے سردارون کو رہا کرینگے مرزا نے اُسی وقت بارگاہین آراستہ کرنے کا انتظام کیا
ملازمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے مرزا بھی سلیم جادو کو لیکر حاضر ہوا چوب
بارگاہ سے سلیم کو باندھ دیا زبان مین سوزن دیکر مرزا نے اپنا سحر اُتارا سلیم جادو کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین
اس آفت مین گرفتار پایا دیکھا ایک دربار عالیجاہ آراستہ ہے سامنے دنگل زرین پر ایک جوان بڑی شوکت و
شان سے بیٹھا ہے سلیم جادو گھبرا گیا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم کیون خائف ہوتے ہو صبر کرو
خاطر جمع رکھو مجھے تم سے کچھ باتین کرنا ہے سلیم نے اشارے سے کہا جو ارشاد ہو مین آپ کی طرف مخاطب ہون
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری کیفیت سنکر مجھے بڑا افسوس ہوا مین نے سُنا کہ تم اہل اسلام سے ہو مگر بعض کافرون نے
تمھین گمراہ کردیا ہے افسوس کی بات ہے کہ تمھارے دل مین ابتک اس بات کا ولولہ پیدا نہ ہوا کہ اس دین
بے بنیاد کو ترک کرکے دین حق اختیار کرتے دیکھو اس وقت کوئی بھی تمھاری مدد کو آتا ہے اگر تمھارے خداوند
نے تمھاری مدد کی ہمیشہ سے تم دریا پرستی کرتے ہو دریا نے تمھین کیا اعجاز دکھاتا ہے اُسی دریا سے پانی لیکر تم اپنی تمام

ضرور تون مین صرف کرتے ہو اس بانی کی پرستش کرتے ہو اس سے کیا حاصل ہو اور ایسی ہی بہت باتین بدیع الملک نے فرمائین کہ سلیم جادو کے دل مین جوش اسلامی پیدا ہوا اُسنے اشارے سے کہا مین اپنے مذہب کو ترک کرکے اسلام اختیار کرتا ہون بدیع الملک نے مرجح سے کہا سلیم کی مشکین کھول دو مرجح نے سلیم کو رہا کیا سلیم نے کلمہ پڑھا بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی اے شہریار اس وقت آپ نے ایسی بات فرمائی کہ مجھے بہت تعجب ہوا کیا میرا مذہب قدیم دریا پرستی نہ تھا بدیع الملک نے کہا بالکل غلط ہے تمھارا طریقہ قدیم خدا پرستی ہے تمھارے باپ ایک مرد خدا پرست عامل زبردست تھے انھون نے اپنے رہنے کو یہ مکان بزور عمل تیار کیا تھا جب انھون نے انتقال فرمایا تو ایک ساحر نے آکر تمھارے باپ کے مال پر قبضہ کیا تم لوگ اُس زمانہ مین بہت صغیر سن تھے ماں تمھاری اپنی عصمت کے خوف سے زہر کھا کے مر گئی تمھین اُسی ساحر نے پرورش کیا سلیم نے عرض کی اے شہریار یہ بات تو ضرور صحیح ہے کہ اس طلسم مین ایک مقبرہ نوذر اورنگ نشین کا بنا ہوا ہے اُس مقبرے مین اکثر لوگ جاتے مین سنا گیا ہے کہ نوذر تخت نشین نے اپنی حیات مین وہ مقبرہ بنوایا تھا بعد مرگ اُسی مین دفن ہوا تو وہ تو ایک مرد مسلمان صاحب ایمان عامل زبردست مشہور ہوا اور اکثر قمقام جادو نے چاہا کہ اُسکو منہدم کرا دے مگر ممکن نہ ہوا جب کسی نے اس غرض سے اُس طرف جانے کا ارادہ کیا ہاتھ پانون بیکار ہو گئے مجبور ہو کر رہ گیا ساحرون نے سحر کیا اُس عمارت پر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا وہ لوگ بھی مجبور ہوے آخر کار شہنشاہ قمقام مجبور ہو گئے تھے اُسکو بند کرا دیا کوئی وہان نہین جا سکتا ہے ایک روز کسی ضرورت کے واسطے قمقام جادو نے اُسکا دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ نہ کھلا شب کو قمقام نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ کہتے ہین یہ دروازہ اُس دن کھلے گا کہ جس دن کوئی فاتحہ پڑھنے والا یہان آئیگا برائے فاتحہ یہ دروازہ کھلیگا اور فاتحہ خوان کو کچھ پند و نصائح ضروری کے جائینگے جب وہ باہر آئے گا دروازہ بند ہو جائیگا پھر کسی کے کھولے نہین کھلیگا اُسکے بعد سے کوئی نہ جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسکے واسطے بھی یہ دروازہ کھلے گا اور طلسم کشا سے نور آگین جو تحفہ بات دیکر پھر اس دروازے کو بند کرینگے اور ہمیشہ یہ دروازہ بند رہیگا اے شہریار یہ ایک بات تو ہمنے سنی مین آئی ورنہ آج تک اس راز سے ماہر نہین ہین ہم کہ وہ بزرگ کون ہین بہت قمقام جادو نے اس بات کو بالکل پوشیدہ کیا تھا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم جادو نوذر اورنگ نشین تمھارے والد ماجد تھے تمھین لازم ہے کہ اُنکی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاؤ ضرور تمھین کچھ پند و نصائح وہان سے ہونگے سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ بھی تشریف لے چلیں اور فاتحہ پڑھ کے اُنکی روح کو شاد کرین بدیع الملک نے فرمایا مین بھی چلونگا اور ضرور فاتحہ پڑھونگا یقین کرتا ہون کہ میرے واسطے بھی دروازہ کھلجائے سلیم نے عرض کی کہ مین بعد فراغت جنگ یہان سے جاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا اب تمکو یہ لازم ہے کہ پہلے فاتحہ پڑھو پھر اور کامون مین مصروف ہو مرجح نے کہا اے سلیم تم کل میرے ہمراہ وہان چلنا کسی کی مجال نہین جو تمسے آنکھ ملا سکے سلیم نے کہا مجھکو اس امر کا خوف مطلق نہین ہے مین ضرور کل جاؤنگا اگر دروازہ کھلے گا تو فاتحہ پڑھکے چلا آؤنگا تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا پھر مرجح نے سلیم کے ہمراہیون کو جو غش مین تھے ہوشیار کیا سب نے اپنے کو گرفتار مصیبت دیکھا سلیم نے سب کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی بعض نے اقرار کیا رہائی پائی اور بعض سیہ قلب ایسے تھے کہ جنھون نے اسلام قبول نہ کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیدیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بستر خواب پر

جا کے محو آرام ہوئے ان سب کو اسی حال مین چھوڑیے اب دو کلمہ کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے کہ ملکہ نے جب سلیم جبا دو کو مع چند ساحرون کے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا تو چوبدار مقرر کر دیے کہ ہر ایک بات کی خبر لمحہ لمحہ دیتے رہین جب سلیم جادو گرفتار ہو تو چوبدارون نے جا کر ملکہ ناوک افگن کو اطلاع دی کہ سلیم جادو مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بیہوش ہو کر گرے اور فوج اسلام کے ساحرون نے سب کی مشکین باندھ لین ملکہ اس خبر کو سنکر بہت بیقرار ہوئین اور اپنی وزیرزادی زہرہ جمال جادو کو بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ اب مین یہ ارادہ کرتی ہون کہ کل اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر مقابلہ مسلمانان مین جاؤن جبتک مین ان لوگون سے مقابلہ کرونگی پھر تو حسین الزمان جادو لشکر برائے امداد روانہ کرینگے وہان سے جس وقت لشکر آ جائیگا اسوقت ان لوگون کی کیا طاقت ہو جو مقابلہ کر سکین زہرہ جمال نے کہا واری میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہو کیونکہ جب سلیم جبا دو گرفتار ہو گیا تو اور کسپر اعتبار کیا جائے اب اسوقت لشکر مین اطلاع کر دیجیے کہ وہان سب اپنے اپنے سامان سے درست ہو جائین ملکہ نے کہا مین اسی وقت سے سب کو مطلع کرتی ہون بلکہ یہ کام تمھارا ہو کہ تم میری طرف سے لشکر مین یہ حکم بھیجو اور وہان سب تیاری کرنا شروع کرین زہرہ جمال اسیوقت ملکہ سے رخصت ہوئی کنیزون کو اپنے ہمراہ لیے ہرکارون کو ڈیوڑھی پر طلب کیا جب ہرکارے آئے تو زہرہ جمال نے کہا لشکر شاہی مین جا کر اطلاع کرو کہ سب شب بھر مین تیاری جنگ کی کرین صبح کو ملکہ عالم خود برائے مقابلہ مسلمانان تشریف لیجائینگی ہرکارے لشکر مین آئے رسالہ دارون کو اطلاع دی فوج مین تہلکہ پڑ گیا سب جلدی جلدی سامان درست کرنے لگے رسالہ دارون نے ہرکارون سے کہا کہ ہماری طرف سے عرض کر دو کہ ہم کل علی الصباح مسلح و مکمل حضور کی تشریف آوری کے منتظر رہینگے ہرکارے یہ پیغام لیکر روانہ ہوئے ڈیوڑھی پر آئے محلدار سے کہا جا کر ہماری طرف سے عرض کرو کہ ہرکارے جو لشکر مین حکم سرکاری لیکر گئے تھے وہان سے کچھ پیام لیکر آئے ہین اگر حکم ہوگا تو ہم تمسے بیان کرینگے محلدار اندر آئی زہرہ جمال کے پاس گئی کہا جو ہرکارے حکم شاہی لیکر لشکر مین گئے تھے وہان سے کچھ پیام لیکر آئے ہین انکی بابت کیا حکم ہوتا ہو زہرہ جمال نے کہا اے محلدار تم جا کر انسے دریافت کر آؤ مین اس پیام کو سنون رسالہ دارون نے کسی قسم کا عذر تو نہین کیا ہو محلدار باہر آئی ہرکارون سے کہا وزیرزادی صاحبہ ارشاد فرماتی ہین جو کچھ تم پیام لائے ہو محلدار سے بیان کرو ہرکارون نے رسالہ دارون سے جو کچھ سنا تھا وہ محلدار سے بیان کیا اسی وقت محلدار نے پھر اندر آ کے زہرہ جمال سے کہا زہرہ جمال خوش ہو گئی ہرکارون کے واسطے خلعت بھیجے ملکہ کے پاس آئی کل کیفیت ملکہ سے بیان کی ملکہ بھی بہت خوش ہوئی شب بھر زہرہ جمال سے باتین رہین جب رات ختم ہوئی اور سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو ملکہ نے اپنا لباس جنگ طلب کیا کنیزون نے وہ لباس حاضر کیا ملکہ نے سب لباس زیب جسم کر کے منھ پر نقاب ڈالی تخت پر بیٹھ کے وزیرزادی کو ہمراہ لیا اپنے مکان سے باہر آئین لشکر تیار منتظر تھا سب نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے سب کو ہمراہ لیا اور بدیع الملک کی طرف برائے مقابلہ روانہ ہوئین انکا ذکر اپنے وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو صبح کو بیدار ہوا نماز سحر ادا کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر آ کے سب لشکر کو در بارگاہ پر منتظر پایا نام خدا لیکر روانہ ہوئے اور ملکہ ناوک افگن کے مکان کی طرف سے چلے مریخ نے راہ مین

عرض کی اے شہریار مجھے یقین ہو کہ ملکہ نے بھی کوئی انتظام ضرور کیا ہوگا مگر ابھی تک معلوم نہیں کہ کیا انتظام کیا ہی
بدیع الملک نے فرمایا اب اُسی طرف چلتے ہیں جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائیگا سلیم جادو نے عرض کی میں جانتا ہوں کہ
ملکہ خود مقابلے کے واسطے تشریف لائینگی اپنے لشکر خاص کو ہمراہ لائینگی بدیع الملک نے فرمایا یہ تو میری خاص تمنا
ہو یہ گفتگو کرتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک نامدار نے فرمایا معلوم ہوتا ہو ملکہ آتی
ہیں سلیم جادو نے عرض کی کیا عجب ہو اتنے عرصہ میں دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک نقابدار زرین پوش
ایک تخت مرصع کار پر سوار عقب میں لشکر کہ سب لباس زرین پہنے ہوئے جھولیاں زر لفتی کا ندھوں پر ڈالے
ہوئے آپس میں سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہیں بدیع الملک نے سلیم جادو سے پوچھا کہ یہ نقابدار جو تخت پر سوار
ہو کیا ملکہ ناوک افگن یہی ہیں سلیم نے عرض کی اے شہریار یہی ملکہ ناوک افگن ہیں آجتک میں نے بھی اُنکی
صورت نہیں دیکھی پھر کیا منحصر ہو اُنکی بعض بعض کنیزوں نے بھی صورت نہیں دیکھی ہو ملکہ ہر وقت چہرے پر نقاب
ڈالے رہتی ہیں بدیع الملک نے مریخ سے کہا اے مریخ ان لوگوں میں سے کوئی نقصان نہ ہونے پائے بلکہ تم
کسی پر سحر نہ کرنا جہانتک ممکن ہو ان لوگوں کو زندہ گرفتار کر لینا مریخ نے سنکر جواب دیا اے شہریار مجھے خود
اس امر کا خیال ہو آپ کیوں سعی فرماتے ہیں میں ملکہ پر سحر نہ کرونگا مگر لشکر والوں پر ضرور سحر کرونگا بے اسکے یہ لوگ
گرفتار نہ ہو سکینگے بدیع الملک نے فرمایا تم خاموش رہنا میں سب کو گرفتار کر لونگا مریخ نے عرض کی مجھے تعمیل حکم والا
میں کیا دریغ ہو جو آپ فرمائینگے میں بسر و چشم بجالاؤنگا یہ ذکر تھا کہ لشکر ملکہ کا قریب آگیا بدیع الملک نوجوان نے
اپنے لشکر کو روکا زہرہ جمال نے یہ آواز بلند کہا اے فرزند خدا پرستان اگر اپنے حق میں بہتر جانو تو مقابلہ نہ کرو
ورنہ بہت پچھتاؤگے اور جو تمہارا سردار ہو میں چاہتی ہوں کہ اُسکو میدان میں بھیجو کہ میں اُس سے کچھ امور ضروری
کے واسطے ہدایت کروں یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے کو بڑھا کر میدان میں آئے ملکہ ناوک افگن کی نگاہ
جو جمال بدیع الملک پر پڑی تاب دیدۂ تسکین جوش آگیا تخت پر گریں زہرہ جمال نے اپنے ہاتھوں پر روکا
ادھر بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی کہ انداز نشست ملکہ دیکھکر قلب بیقرار ہو گیا اشتیاق دیدار بڑھنے لگا مگر
شاہزادی نے ضبط کیا اُس طرف ملکہ کی جو یہ حالت ہوئی زہرہ جمال جادو نے اپنے آنچل سے ہوا دی ہوا
دینے میں نقاب کا ایک گوشہ رخ پر نور ملکہ سے ہٹ گیا لشکر میں اور کسی کی تو نگاہ اُس طرف نہ گئی مگر بدیع الملک
نامدار کی آنکھیں اُسی طرف تھیں ملکہ کے رخسار زیبا پر نظر پڑ گئی قریب تھا کہ شاہزادہ بھی غش کھا کر گھوڑے سے
گر پڑے مگر اپنے تئیں بہت روکا اُس رکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدیع الملک بدحواس ہو گئے بعض کلمات بالکل
خلاف زبان سے نکلے دو چار شعر بھی عاشقانہ پڑھ دیے مریخ نے بدیع الملک کی جو یہ حالت دیکھی دلمیں
خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ شاہزادہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے تو غضب ہو جائے یہ سوچ کے بدیع الملک کے
قریب آکر کھڑا ہو گیا عرض کی اے شہریار یہ کیا حالت ہو صبر کیجیے دل پر جبر کیجیے آپ کو ایسا لازم نہیں ہو یہ میدان
جنگ ہو آپکو لازم ہو کہ اپنے تئیں سنبھالیے ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے بدیع الملک نے کہا اے مریخ
آفتاب عالم میں نے تو کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہیں نکالا جو واقعہ اصلی تھا وہ ادا کیا مریخ نے عرض کی
اسکے اظہار کا یہی محل ہو آپ کو تو خوشی کرنا لازم ہو کیونکہ جسکے واسطے آپ اسقدر بیتاب ہیں اُنکی حالت آپ کے
واسطے آپ سے بڑھ کے ہو بدیع الملک سے مریخ نے دو چار باتیں اس قسم کی کہیں شاہزادہ ہوش میں آیا
کسی قدر شرمندہ ہو کر مریخ سے کہا اے مریخ میں اسوقت مجبور ہو گیا تھا میں نے دل پر بہت جبر کیا مگر ضبط

نہ ہوسکا

لکن نہ ہوا قریب تھا کہ میں بھی غش کھا کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑوں مرّیخ نے عرض کی اے شہریار ایسے مقامات پر لازم ہو کہ اپنے دل کو پتھر بنائے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُدھر ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا زہرہ جمال نے پوچھا دادی تمہارا مزاج کیسا ہے ملکہ نے بات کو ٹال دیا کہا سفر دراز ہو چکی اُسی کے سبب سے کچھ طبیعت نادرست ہو گئی زہرہ جمال نے ملکہ کے دل پر جو ہاتھ رکھ کر دیکھا نہایت بیقرار و مضطرب پایا کچھ بھی کہ زبان تک نہ لا سکی ملکہ سے کہا میں نے افسر سپاہ اسلام کو میدان میں بلایا ہو ارادہ میرا یہ ہے کہ اس سے چند باتیں اس قسم کی کروں کہ اس پر عجب غالب ہو گیا عجب ہو جو لڑنے سے باز رہے اور جس طرف سے آیا ہو اسی طرف واپس جائے ملکہ خدنگ عشق بدیع الملک سے گھائل ہو چکی تھی اسوقت اور تو کچھ نہ کہہ سکی زہرہ جمال سے کہا ابھی ایسی گفتگو کرنا مناسب نہیں ہو مجھکو اس شخص نے ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کیا تھا کہ مجھے کچھ امور ضروری کہنا ہیں اور طلسم کی سیر بھی کرنا ہو بہتر اسکی باتیں سننا چاہیے کہ یہ کیا کہتا ہو اگر خالی طلسم کی سیر کے واسطے آیا ہو تو ہمارا کیا نقصان ہو سیر کر کے واپس جائے گا اور سلیم جادو جو اس سے مل گیا ہو اُسکے واسطے کوئی اور تدبیر نکالی جائیگی اگر کسی اور قسم کی بات کہے گا تو ویسا جواب دیا جائیگا زہرہ جمال پہلے ہی اس بات کو سمجھ چکی تھی یہ بھی مرّیخ آفتاب علم کی طرف دیکھ کے ٹھنڈی سانسیں بھر رہی تھی راضی ہو گئی کہا پھر جو کچھ آپ فرمائیں وہ کیا جائے ملکہ نے کہا تم اس شخص سے کہو کہ تمنے جو نامہ ہمکو تحریر کیا تھا ہم موجود ہیں جو کچھ تمہیں کہنا منظور ہو سے بیان کرو زہرہ جمال نے کہا اے سردار گروہ اسلام ہمکو جو تمہارا ایک نامہ گیا تھا اسوقت ہم یہاں موجود ہیں جو تمہارے مزاج میں آئے اسوقت ہے کہہ دو اگر بات تمہاری قابل منظوری ہو گی تو ہم قبول کرینگے اور اگر قابل منظور نہو گی تو جواب دیا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا میں نے تمہارے پاس نامہ نہیں روانہ کیا تھا اور نہ تم سے کوئی بات کہنا چاہتا ہوں میں نے جسکو نامہ بھیجا تھا اگر وہ اس بات کو کہے تو میں جواب دوں یہ سنکر ملکہ ناوک افگن نے کہا او زہرہ جمال کہو کہ میں جو کچھ کہہ رہی ہوں یہ سب ملکہ کی طرف سے کہتی ہوں وہ اسلئے میں گفتگو نہیں کر سکتیں زہرہ جمال نے بدیع الملک کو دیکھ دیکھا کہا آپ نہیں جانتے ہیں کہ ملکہ عالم اس مجمع میں کیونکر گفتگو کر سکتی ہیں مجھے یہ ارشاد فرمایا کہ ان امور کو تحقیق کروں میں نے آپ سے کہا بدیع الملک نے فرمایا اور ایسے میں کہ میں نے بیان نہیں کر سکتا اور اس مجمع میں انکا آنا بھی مناسب نہیں ہو اگر ملکہ کسی دن اسکے واسطے مقرر کریں تو میں ان باتوں کو بیان کروں اگر اپنے مکان تک واپس جانا مشکل ہو تو میری بارگاہ موجود ہے وہاں آئیں مجھے جو کچھ بیان کرنا ہو میں کہہ دوں آنا نہ آنا ملکہ کا کام ہو یہ سنا ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال سے کہا کہو ہم اپنے باغ میں جاتے ہیں آپ بھی وہاں تشریف لائیں گفتگو ہو جائیگی بدیع الملک نے مرّیخ آفتاب علم کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہو مرّیخ نے عرض کی میرے نزدیک تو مناسب ہو کہ آپ اس امر کو قبول فرمائیں بدیع الملک راضی ہوئے زہرہ جمال نے پھر کہا ہم لوگ جاتے ہیں آپ تشریف لائیے گا ملکہ نے کہا ارے یہ بھی کہدے کہ مع لشکر تشریف لائیے گا زہرہ جمال نے کہدیا بدیع الملک نے منظور کیا ملکہ نے تخت پھیرا لشکر بھی چلا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ ہوں مرّیخ نے عرض کی کہ بارگاہیں استادہ کرانے کی کیا ضرورت ہو ملکہ کے باغ میں آپ چلتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا ابھی بارگاہیں یہیں رہنا چاہئیں شاید گفتگو بگڑ جائے اور وہاں ٹھہرنے کا موقع نہ ہو تو اُسی وقت واپس آ جائینگے مرّیخ خاموش ہو رہا بارگاہیں نصب استادہ ہوئیں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور سب سرداران اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے مرّیخ بھی بدیع الملک کی بارگاہ میں آیا بدیع الملک نے جو مرّیخ کی صورت دیکھی چہرے سے آثار عشق نمایاں پائے

دل مین خیال کیا مرّیخ کسپر شیدا ہو گیا یہ سوچکر فرمایا مرّیخ تمہارے مزاج کی کیا کیفیت ہو مرّیخ نے عرض کی اے
شہریار بفضل خدا سے اچھا ہون بدیع الملک نے کہا اے مرّیخ پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین جو امر واقعی ہو
صاف صاف کہدو مرّیخ نے دل مین خیال کیا اب پوشیدہ کرنا اچھا نہین ہو اگر نہ بتاؤنگا تو شانہزادے کے
خلاف ہوگا یہ سوچ کے مرّیخ نے عرض کی اے شہریار مین مدت سے سنتا تھا کہ زہرہ جمال جادو مین مہر گین
ہو علاوہ اسکے نازو ادا کے حصے مین آئے ہین آج جو مین نے اسکو دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اس سے
زیادہ کیون تو نہ بتاؤ میرا دل اسی وقت سے بیقرار ہو گر خلاف ادب و پر جبر کیے ہون بدیع الملک ہنسے فرمایا
مرّیخ اگر خدا نے چاہا تو پہلے تمہارے واسطے کوشش کرونگا جبتک تمہارا مطلب بر نہ آئیگا مین اپنے واسطے
ابھی کوشش نہ کرونگا مرّیخ نے عرض کی اے شہریار مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے دشمنون کے دل پر صدمہ رہے
بدیع الملک نے کہا مجھے یہ کب گوارا ہو کہ تم بیتاب و بیقرار رہو مگر ملکہ نے جو اس وقت جنگ موقوف
رکھی اسکا سبب علاوہ اس حیلہ کے کچھ اور بھی ہو جو ملکہ نے کہا تھا مرّیخ نے عرض کی ملکہ کو آپ سے سوا جنگ
اور منظور نہین ہو اسکی حالت بھی اسوقت ابتر تھی اگر آپ زیادہ گفتگو کرتے اور چاہتے کہ ملکہ خود ظاہر کرین تو
ملکہ خاموش نہ رہتین ضرور کہتین کہ مین نے خود زہرہ جمال سے کہا کہ آپ سے کلام کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور نہ تھی کہ ملکہ اس مجمع عام مین کلام کرین مرّیخ نے عرض کی اب آپ تشریف کیون
نہین لے چلتے ہین بدیع الملک نے فرمایا شاید ابھی ملکہ باغ مین نہ پہونچی ہون مرّیخ نے عرض کی اگر پہونچی
ہوئی ہون تو انتظار ہوگا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سوار ہون مرّیخ بارگاہ
بدیع الملک سے باہر آیا لشکریون سے کہا سب لوگ سوار ہون آفتاب نامدار تشریف لاتے ہین ملکہ کے
باغ مین تشریف لیجائینگے یہ سنتے ہی سب لوگ گھوڑون پر سوار ہوئے مرّیخ آفتاب علم بارگاہ کے اندر
آیا بدیع الملک سے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ کے منتظر دولت پر حاضر ہین بدیع الملک نام خدا
لیکر اٹھے مرّیخ ہمراہ ہوا شانہزادہ بارگاہ کے باہر آیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوئے لوگون سے کہا کہ یہان کی نگہبانی کے واسطے تھوڑے سپاہی رہنا چاہیئن یا تو ہم سب کو
وہین بلالینگے ورنہ جیسا مناسب سمجھینگے کرینگے مرّیخ نے عرض کی دو پہلوان گردستانی یہان چھوڑ دیجیے اور کے
ملازمین بھی رہین بدیع الملک کو یہ رائے پسند آئی دو پہلوانون سے فرمایا کہ تم لوگ یہین رہو بارگاہ کی
حفاظت کرو دو پہلوان وہین رہے بدیع الملک لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے طرف ملکہ کے باغ
کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو لشکر کو لیکر واپس آئین اپنے باغ مین آکے زہرہ جمال سے کہا اے زہرہ جمال اگرچہ سردست اہل اسلام ہمارا
دشمن ہو مگر اسوقت وہ ہمارے یہان مہمان ہوگا بہر واجب ہو کہ انکی خاطر کرین لہذا انتظام دعوت کرنا ضرور
ہو اور یہ بات بھی ہو کہ وہ صاحب عزت ہو اسکے واسطے چند آدمی مقرر کیے جائین کہ جسوقت وہ اس طرف آئے
استقبال کرکے وہ لوگ یہان لائین کہ کوئی بات خلاف آئین سلاطین نہ ہو زہرہ جمال اسی وقت لشکر الگ آئی
کنیزون سے کہا جاکر محلدار کو اطلاع کرو کہ اندر طلبی ہو کنیزین دروازہ باغ پر آئین محلدار کو بلایا محلدار آئی کنیزون سے کہا

تھیں وزیرزادی صاحبہ اور فراق میں مخلدار دعائیں دیتی ہوئی اندر بنتی زہرہ جمال کے پاس آکے بلائیں لیں
کہا آپ نے کیوں یاد فرمایا ہے زہرہ جمال نے کہا جو ایک شاہزادہ بعزم سیر طلسم یہاں آیا ہوا ہے جس سے ملکہ آج
مقابلے کو تشریف لے گئی تھیں اسنے ایک نامہ قبل میں یہاں بھیجا تھا مضمون اس نامے کا یہ تھا کہ ہم آپسے
کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں ملکہ نے اس امر کا کچھ خیال نہ کیا اور طرح طرح دیا اُسنے سلیم جبار دیو کو گرفتار کرکے اپنا
مطیع کرلیا آج ملکہ خود اسکے مقابلے کے واسطے گئیں مگر جنگ موقوف رہی یہ بات قرار پائی کہ اسکی باتیں جو
وہ کہنے والا ہو سن لینا ضرور ہیں لہذا ملکہ نے اُسکو باغ میں طلب کیا ہو یقین ہو وہ آتا ہو لہذا رائے ملکہ عالم کی یہ
ہوئی کچھ لوگ اُسکے استقبال کے واسطے جائیں اور داروغہ باورچی خانہ کو اطلاع دیجائے کہ وہ سامان دعوت
درست رکھے اگرچہ وہ دشمن ہو مگر آج مہمان ہو اسکی دعوت ضرور کیجائیگی محض اسواسطے تمکو بلایا تھا تم جاکر
چوبداروں کو سرداروں کے پاس روانہ کرو اور سردار برائے استقبال جائیں باعزاز تمام اُسکو یہاں لائیں
اور داروغہ باورچی خانہ سامان دعوت درست کرے مگر یہ خیال رہے کہ وہ مع لشکر یہاں آئیگا مخلدار رخصت
ہوئی باہر آکے چوبداروں کو ہر جگہ روانہ کیا پہلے تو چوبدار سرداران لشکر شاہی کے پاس گئے جو کچھ مخلدار نے
کہا تھا سب سرداروں سے کہا وہ لوگ اُسی وقت گھوڑوں پر سوار ہوکر روانہ ہوئے تھوڑی دور پہونچے
تھے کہ نوبت نقارے کی آواز آئی گرد بھی اُڑی سرداروں نے کہا معلوم ہوتا ہو لشکر بدیع الملک آتا ہو یہی
باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے وہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا بدیع الملک آمادہ مرکب صبا رفتار پر
سوار عقب میں لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے آتے ہیں سردار گھوڑوں سے اُترے بدیع الملک کے قریب
آئے سب نے شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ لیا سرداروں نے عرض کی
ملکہ عالم نے آپ کے استقبال کے واسطے ہمکو بھیجا ہو بدیع الملک خوش ہوئے انھیں سرداروں کے ہمراہ
باغ تک آئے یہاں بھی سب لوگ منتظر تھے جیسے ہی شاہزادے کو آتے ہوئے دیکھا سب نے ملکہ کو جاکر اطلاع
کی ملکہ نے ایک بارہ دری پیشتر ہی سے خالی کرا کے حکم دیا کہ اسی بارہ دری میں شاہزادے کو اُتارو ملازمین
در باغ پر آئے بدیع الملک گھوڑے سے اُترے مریخ آفتاب علم اور اپنے سرداران خاص کو اپنے ہمراہ
لیکر اندر باغ کے داخل ہوئے لشکر کے واسطے ملکہ نے اور جگہ مقرر کی تھی ملازمین ملکہ لشکر کو وہاں لے گئے
بدیع الملک بارہ دری میں تشریف لائے خادم برائے خدمت ملکہ کی طرف سے حاضر ہوئے بدیع الملک
نے ایک کنیز و کنیزان ملکہ سے طلب کیا کنیز حاضر ہوئی شاہزادے نے کہا تم ملکہ کا مزاج ہماری طرف سے پوچھ آؤ
کنیز وہاں سے روانہ ہوئی ملکہ کی خدمت میں آکر عرض کی شاہزادہ آپ کا مزاج پوچھتا ہو ملکہ نے مسکرا کے جواب دیا
ہماری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کرنا اور کہنا کہ آپنے بڑی زحمت گوارا فرمائی میں بہت محجوب ہوئی مگر کیا
کرتی مجبور تھی کہ آپ سے وہیں تحقیق کرتی کنیز نے بدیع الملک سے آکر ملکہ کا پیام کہا بدیع الملک خوش ہوئے
ہمکو زیادہ تر اشتیاق تھا کنیز سے کہا اپنی ملکہ سے کہو جس امر کی بابت میں یہاں آیا ہوں اسکا اظہار ہوجانا بہت مناسب
ہو پھر آپ کو اختیار ہو جو کچھ مجھے فرمایئے گا میں بسر و چشم قبول کرونگا کنیز نے ملکہ سے جاکر کہا ملکہ نے کہا ابھی وہ تشریف
لائے ہیں مسافت راہ بھی رفع نہیں ہوئی ہو ابھی کیا ضرورت ہو جاکر کہدو کہ تھوڑی دیر استراحت فرمایئے جب
کسل راہ رفع ہو جائیگا تو میں حاضر ہوں جو کچھ آپ کو کہنا ہوگا میں حاضر ہوکر سن لونگی کنیز نے بدیع الملک سے
پھر آکر کہا بدیع الملک نے فرمایا بہت خوب فیصلہ ہو لیگا تمکو میں نہ آئیگا تم جاکر ملکہ سے کہدو کہ ابھی میں باستقلال

یہاں مقیم نہیں ہوں جب میرے آپ کے گفتگو ہو جائیگی اُسوقت استراحت بھی کرونگا کنیز نے پھر ملکہ سے شہزادہ بدیع الملک کا پیام کہا ملکہ مجبور ہو گئی وزیرزادی کو طلب کیا کہا ماہرو زہرہ جمال شاہزادے کی تقریر سنی اُنھوں نے فرمایا ہو کہ مجھے اُس وقت تک چین نہیں آئیگا جبتک میں تصفیہ نہ کرلونگا اب میں مجبور ہوں ابھی رخصت گفتگو کرتی ہوں تمھاری کیا رائے ہو میں خود وہان جاؤن یا شاہزادے کو یہاں بلاؤن یہ بات تو ضرور ہو کہ شاہزادے کو کمال تکلیف ہوئی اتنی دور سے مسافت طے کر کے یہاں آیا اب اور زحمت دینا مناسب نہیں ہو باقی جو رائے تمھاری ہو زہرہ جمال عاقلہ تھی ملکہ کے طرز کلام سے سمجھی کہ ملکہ کا خود وہان جانے کو جی چاہتا ہو ابھی بات ہو وہان جانے سے مریخ آفتاب علم کو گئی میں دیکھ لونگی شاید یہاں جو بدیع الملک آئیں تو مریخ کو اپنے ہمراہ نہ لائیں ایسی ایسی باتیں سوچ کے ملکہ سے کہا میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہو کہ آپ ہی تشریف لیچلیں ناحق شاہزادے کو بڑی تکلیف ہوئی اب زحمت دینا اچھا بھی نہیں ہو ملکہ نے فرمایا پھر چلنے کا سامان کرو زہرہ جمال نے عرض کی سب لوگ تیار ہیں آپ شاہزادے کے پاس پیام بھیجیں ملکہ نے ایک کنیز کو بلایا کہا جا کر شاہزادے سے کہو کہ ہم آتے ہیں کنیز وہان سے بدیع الملک کے پاس آئی ملکہ کا پیام دیا بدیع الملک بہت خوش ہوئے جب تھوڑی دیر میں اور کنیزیں آئیں اُنھوں نے آگے پردے بارہ دری کے کھول دیے ایک جانب شہزادہ بدیع الملک نامدار معہ اپنے جملہ سرداروں کے بیٹھے رہے دوسری طرف ملکہ آئیں کنیز نے آکر شہزادہ بدیع الملک سے کہا ملکہ عالم فرماتی ہیں کہ اسقدر مجمع میں کیونکر بات کرسکونگی آپ اپنے مصاحبین کو دوسرے کمرے میں جانے کی اجازت دیجیے بدیع الملک نے سرداروں سے کہا آپ لوگ دوسرے کمرے میں تشریف لیجائیں مجھے ملکہ سے کچھ راز کی باتیں کرنا ہیں ملکہ جواب نہ دے سکینگی اُنھوں نے خود یہ پیام میرے پاس بھیجا ہو کہ اس مجمع میں مجھ سے بات نہ ہو سکیگی سردار وہان سے اُٹھ کے دوسرے کمرے میں آئے بیٹھے رہے کہا ہاں فرمائیے کیا مجھ سے کیا کہنا ہو بدیع الملک نے کہا مجھکو یہ امر ضروری آپسے کہنا تھا کہ بڑے افسوس کی بات ہو کہ آجتک یہ تحقیق ہوا کہ آپ کون ہیں ملکہ نے کہا میں اس طلسم کی حاکم ہوں میرے والد نامدار تقمام جادو جنکا نام نامی تھا اُنھوں نے بہت ہی کمسنی میں مجھے سپرد تعلیم کرکے اُس طلسم کی سلطنت مجھکو دیکر سلیم جادو کو یہاں کا منتظم مقرر کیا طلسم نور افگن جو مشہور طلسم ہو وہان کا بادشاہ جسکو لوگ خداوند حسین الزمان کہتے ہیں اسکے عہد میرے والد نامدار کے اس طلسم کو اپنے طلسم میں شامل کر لیا اسکے سوا میں اور کیفیت نہیں جانتی بدیع الملک نامدار نے فرمایا تقمام جادو ایک مرد نکا بھی اُسنے آپ کو ایسا گمراہ کیا کہ آجتک آپ کو اپنی اصل کیفیت نہ معلوم ہوئی ملکہ نے کہا بھلا ایسا شخص کون ہو گا جس کو اپنی کیفیت آپ نہ معلوم ہو اور یہ بات خلاف نہیں ہر شخص جانتا ہو کہ تقمام جادو میرے والد نامدار کا نام تھا بدیع الملک نے فرمایا بار بار اس کلمہ کو زبان سے نہ نکالیے سلیم جادو جو طلسم کے منتظم رہے ہیں انکو بلا کر کیفیت دریافت فرمایئے تو آپ کو اپنی کیفیت معلوم ہو ملکہ نے کہا سلیم جادو کو بلایئے زہرہ جمال جو کہ مریخ آفتاب علم کے جمال پر فریفتہ تھی اسنے کہا سلیم کے علاوہ اور جو لوگ اس راز سے ماہر ہوں انکو بھی طلب فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا ملک قیصر صفات باطن اس کیفیت سے بخوبی تمام ماہر ہیں مریخ آفتاب علم کو بھی کچھ حال معلوم ہو زہرہ جمال نے کہا دونوں صاحبوں کو تکلیف دیجیے بدیع الملک نے ایک کنیز سے کہا مریخ آفتاب علم اور قیصر صفات باطن کو بلا لاؤ سلیم جادو کو بھی اپنے ہمراہ لیتی آنا کنیز وہان سے روانہ ہوئی جس کمرے میں سب سردار بیٹھے تھے وہان آکر کہا شاہزادہ عالم ملک قیصر صفات باطن اور مریخ آفتاب علم اور سلیم جادو کو طلب فرماتے ہیں

یہ سنتے ہی قیصر و مریخ و سلیم اپنی اپنی جگہ سے آئے کنیز کے ہمراہ بارہ دری میں آئے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا قیصر کو بھی جگہ دی وہ بھی قاعدے سے پائین فرش بیٹھا بدیع الملک نے سلیم کو بھی قریب بلایا کہا اے ملکہ اب سلیم سے اپنی کیفیت دریافت کر کہ اس نے کل حال بیان کیا ہو ملکہ نے کہا اے سلیم جادو وہ جو کیفیت تجھے سنی ہو وہ بیان کر سلیم نے پورا قصہ ملک نوذر اورنگ نشین کا بیان کیا ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا میں اسکو کیونکر تحقیق کر سکتی جب حضرت سے میری اور سلیم کی پرورش کے مقام سے کی تو کیا معلوم ہو سکتا ہے نہیں معلوم کہ یہ واقعہ صحیح ہوا یا نہیں کیونکہ آپ نے بھی اس کیفیت کو سنا ہی ہے اور میں نے بھی مثل آپ کے سنا اسکے سچ ہونے کی دلیل نہ آپ نے سماعت فرمائی نہ میرے سننے میں آئی بدیع الملک نے فرمایا اسکے سچ ہونے کی دلیل یہ ہو کہ تمہارے دل میں جوش اسلام پیدا ہوا ہوگا اور اس مذہب باطل سے تمہارا دل ہٹتا ہوگا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ بات تو ضرور ہو مگر میں چاہتی ہوں کوئی ایسی دلیل اسکے سچ ہونے کی پیش کیجائے کہ مجھے یقین آئے بدیع الملک نے کہا جو لوگ یہاں کے باشندگان قدیم ہیں اور جنکے سامنے یہ طلسم بنا ہو انکو بلاؤ اور تحقیق کرو اگر وہ آگاہ ہونگے تو ضرور بتا دینگے ملکہ نے اس بات کو منظور کیا اور اسی وقت زہرہ جمال سے کہا کہ منتظمان سلطنت کو حکم دو کہ جو لوگ یہاں کے باشندگان قدیم ہیں اور جنکے سامنے ملک نوذر تخت نشین یہاں رہتے تھے انکو بلا لائیں زہرہ جمال نے عرض کی آپ شاہزادہ سے ایک وعدہ فرمالیں کہ آج کے دوسرے روز میں اسکا جواب دونگی اگر یہاں کے باشندگان قدیم نے اس امر کی تصدیق کر دی تو میں ضرور اسلام قبول کرونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگی بسر و چشم بجالاؤنگی ملکہ نے بدیع الملک سے کہا میں اس امر کو تحقیق کرتی ہوں اگر یہ بات سچ ہو تو میں ضرور مسلمان ہونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگے بسر و چشم بجالاؤنگی دو روز کی مہلت عنایت فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا تمہیں اختیار ہو میں دو روز کی مہلت دیتا ہوں بیٹھکے بدیع الملک نے کہا اب میرے یہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہو کیونکہ لشکر میرے ہمراہ ہو بارگاہ میں یہاں سے تھوڑی دور پر موجود ہیں میں وہاں جاؤنگا دوسرے روز جو کچھ کیفیت ہوگی مجھے اطلاع دینا ملکہ نے کہا آپ کے مذہب میں دعوت روکنا ممنوع ہو اور اب آپ ہمارے مہمان ہو چکے اور خاطر مہمان ہر مذہب و ملت میں واجب ہو اگر آپ دعوت قبول نہ فرمائینگے تو مجھے ملال ہوگا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ایک بات دقت کی ہو کہ ہمارے شرع میں غیر مذہب کے ہاتھ کی اشیا کا اکل و شرب حرام ہو اس وجہ سے ہم مجبور ہیں ملکہ نے کہا اے شہریار اگر آپ کے ہمراہ باورچی ہوں تو وہ کھانا تیار کریں بدیع الملک نے بہت انکار کیا مگر ملکہ نے قبول نہ کیا آخرکار بدیع الملک مجبور ہوئے کچھ ہیں ٹھہرنا منظور کیا ملکہ نے کنیزوں سے کہا ہمارے باورچی خانہ کے داروغہ سے جا کر کہدو کہ کوئی ہمارا ملازم کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائے اور اہلکاران اسلام کے کھانے کا بندوبست کیا کنیزوں نے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کی مختار نے اسی وقت چوبداروں کو روانہ کر دیا اب انتظام درست ہو گیا ملکہ بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنی بارہ دری میں تشریف لائیں زہرہ جمال سے کہا میں نے حسین الزمان کو خط لکھا تھا اور وہاں سے مدد طلب کی تھی اب تمہاری کیا رائے ہو میں کیا کروں جو وہاں سے لشکر آ گیا تو پھر کیا ہوگا زہرہ جمال نے کہا ایک نامہ اور روانہ کر دیجیے مضمون اسکا یہ ہو کہ میں نے اہل اسلام کو گرفتار کر لیا اب آپ تکلیف نہ فرمائیے اور لشکر نہ روانہ کیجیے نامہ دار سے تاکید فرما دیجیے کہ اگر راہ میں لشکر ملے تو سب کو اپنے ہمراہ واپس لیتا آئے اور نامہ دیگر

جلد واپس آئے ملکہ کو یہ بات بہت پسند آئی ایک نامہ اسی وقت تحریر کیا نامہ دار کو بلا کے نامہ دیا کہا جس قدر ممکن ہو جلد اپنے تئین حسین الزمان جادو تک پہونچاؤ اور یہ نامہ بار حسین الزمان کو دو۔ اگر راہ میں لشکر ملجائے تو اپنے ہمراہ واپس لیجانا خبردار یہان لشکر آنے پائے نامہ دار نے عرض کی میں ایک ہی دن میں نامہ وہان لیجاؤنگا جواب بھی لے آؤنگا ملکہ بہت خوش ہوئین نامہ دار نامہ لیکے روانہ ہوا کئی ماہ کا راستہ ایک دن میں طے کر لے گیا حسین الزمان جادو کی سرحد مین اسوقت پہونچا کہ لشکر قریب سرحد پہونچ چکا تھا نامہ دار نے وزرا کو نامہ ملکہ کا دکھایا کہا آپ لوگون کو واپس جانا چاہیے ملکہ عالم کا یہی حکم ہو مجھسے بوقت روانگی فرمایا تھا اگر لشکر راہ میں ملے تو سب کو اپنے ساتھ واپس لیجانا لہذا آپ لوگ میرے ساتھ واپس چلین وزرا نے جو نامہ ملکہ کا دیکھا آپس میں صلاح کی کہ اب کیا بات مناسب ہو اگر واپس چلینگے تو خداوند کے خلاف ہوگا اور اگر ملکہ کی طرف جائینگے تو ملکہ کو ناگوار ہوگا اور ملکہ کا ناگوار ہونا بہت برا ہو خداوند کہن ہے ملکہ کو عزیز رکھتے ہین سب نے کہا سب سے بہتر یہ ہو کہ اسی وقت ایک عریضہ خداوند کی خدمت میں روانہ کرین دیکھین جواب اسکا کیا آتا ہو اگر یہ حکم لاکر واپس آؤ تو یہان سے واپس چلینگے اور اگر جانے کا حکم فرمایا تو یہ ارادہ مستحکم ہو سب نے اسی وقت ایک عرضی بخدمت حسین الزمان اس مضمون کی لکھی کہ ملکہ تاوک فلکن کا ایک نامہ دار جو خداوند کی خدمت میں حاضر ہوتا ہو ہمین راہ میں ملا اور یہ بات ظاہر کی کہ ملکہ نے مسلمانون کو گرفتار کر لیا اب لشکر کے جانے کی وہان ضرورت نہین ہو لہذا آپ کیا حکم فرماتے ہین یہ لکھکر سانڈنی سوار کو دیا اور ملکہ کے نامہ دار کے ہمراہ کیا کہا اسی وقت اسکا جواب لیکر آنا دونون نامہ دار وہان سے روانہ ہوے تھوڑی دیر میں حسین الزمان کے مکان پر پہونچے دربانون نے روکا نامہ دارون نے نامے دکھائے دربانون نے انکی اطلاع حسین الزمان جادو کو کی حسین الزمان اس وقت یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نہین معلوم ملکہ کے یہان اب کیا کیفیت ہو جنگ شروع ہوئی یا ابھی نہین وہ وقت پر پہونچ جائے کہ ملکہ بھی خوش ہون گو مین سب کے واسطے تقدیر فنا کر چکا ہون کہ حسب الطلب ملکہ کے وقت پر لشکر پہونچنا چاہیے انکے ہوا خواہ بھی بجا و درست کہہ رہے تھے کہ چوبدارون نے آکے کہا یا خداوند دو نامہ دار آئے ہین امیدوار اندر آنے کے ہین حسین الزمان نے کہا کہان کہان سے نامہ آیا ہو چوبدارون نے کہا ایک نامہ تو ملکہ عالم نے بھیجا ہو اور ایک نامہ آپکے لشکر سے آیا ہو حسین الزمان نے ملکہ کا نام سنکر کہا جلد اُن نامہ دارون کو لاؤ دیکھون ملکہ نے کیا تحریر کیا ہو چوبدار باہر آئے نامہ دارون کو اپنے ہمراہ لے گئے حسین الزمان نے ملکہ کے نامہ دار سے پہلے نامہ طلب کیا لفافہ کھولکے پڑھا بہت خوش ہوا اپنے ہوا خواہون سے مخاطب ہوکر کہا مین تو پیشتر ہی ان لوگون کے واسطے یہ بات تجویز کر چکا تھا وہ سب کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے پھر لشکر کے نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھا اسمین لکھا تھا کہ جب ہم لوگ قریب سرحد پہونچے تو ملکہ کا نامہ دار ملا ہم لوگون سے یہ کیفیت بیان کی۔ وہان لشکر دریت گرفتار ہوگیا ملکہ کا یہ حکم ہو کہ اب تم لوگ اس طرف آنے کا قصد نہ کرو آپکے خوف کی وجہ سے ہم مجبور ہوکر یہان ٹھہر گئے جو حکم ہو اسکو بجا لائین حسین الزمان نے کہا اب ان لوگون کو جاکر اطلاع دو کہ سب یہین واپس آئین اب وہان جانے کی ضرورت نہین اور مین ملکہ کو اسی وقت ایک نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ یہان چلی آئین وہان رہکر تکلیف نہ اٹھائین اگر وہان رہینگی تو شب و روز یہی آفتین آتی رہینگی اور یہان میں تمام طلسم کی حکومت انکے سپرد کر دونگا جو مجھسے قدرت سے بھی ہو سکیگا انکو بھی تقدیر کرنے کی ترکیب بتاؤنگا سب سے زیادہ صاحب عزت بناؤنگا حسین الزمان

کو جو باتیں کرنے میں دیر ہوئی ملکہ کے خدمت درے کیا یا خدا و ملکہ نے فرمایا تھا کہ جواب جلد لکھا جو پڑے گا نامناسب ہو کہ اب جواب
ابھی تحریر فرما دیجیے اگر دیر ہوگی تو ملکہ عالم بہت آزردہ ہو جائینگی میرے واسطے بہت خرابی ہوگی حسین الزمان
نے اُسی وقت نامہ کا جواب لکھ دیا نامہ دار لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ کے پاس پہونچا جواب نامہ دیا ملکہ نے
بے پڑھے چاک کیا زہرہ جمال سے فرمایا اس بات سے تو تسکین ہوئی کہ اب حسین الزمان کے یہاں سے
کوئی نہیں آئیگا تجھ سے نامہ دار نے وہاں کی سب کیفیت بیان کی میں نے نامہ بھی نہیں پڑھا یوں ہی چاک کر ڈالا
زہرہ جمال نے کہا ایسا نہو جو وہ سمجھے کہ یہ سب حال یہاں کا تحقیق کرنے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر انکو
یہ کیفیت معلوم بھی ہو جائیگی تو کیا بنا سکتا ہو اگر شاہزادہ سے مقابلہ کریگا تو بہت زک اٹھائیگا فتح نہ پائیگا
شاہزادہ صاحب اقبال ہو اس سے لڑنا آسان نہیں ہو بہت سے طلسم اُسنے فتح کیے ہیں بڑے بڑے
ساحر اسکے ہاتھ سے مارے گئے ہیں حسین الزمان کی کیا حقیقت ہو جو وہ مقابلہ کر سکے زہرہ جمال نے کہا
علاوہ شاہزادہ کے مریخ آفتاب علم جو ولیعہد طلسم فیروز یہاں موجود ہیں یکتائے روزگار ہو بہت بلکہ شاہزادہ
کی مدد کرتا رہتا ہو بدیع الملک اُنکو اپنا قوت بازو جانتے ہیں بہت مانتے ہیں جو بات کرتے ہیں پہلے
انکی صلاح مریخ آفتاب علم سے لیتے ہیں ملکہ نے کہا بدیع الملک ہمارا کیا مریخ کی مدد کی پروا نہیں
یہ بات ظاہر ہو کہ جب سے طلسم فیروز یہ فتح ہوا ہو اُسی وقت سے مریخ نے شاہزادے کی اطاعت قبول کی ہو
اور بے زیر ہوئے بدیع الملک کی اطاعت قبول نہ کی ہوگی شاہزادے کو اپنے زیر کردہ کی مدد کسی حال میں
مد نظر نہ ہوگی زہرہ جمال نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتی ہیں وہ بہت سچ ہو مگر مریخ شاہزادے ہی سے زیر
ہوئے دوسرے کی مجال نہیں جو ایسا ارادہ کرے کہ مریخ کے مقابلے میں آئے ملکہ از بسکہ جانتی تھی زہرہ جمال
نے اسقدر مریخ کی طرفداری جو کی ملکہ کو خیال پیدا ہوا کہا اے زہرہ جمال تمہاری طرز گفتگو سے عجب بات
ظاہر ہوئی زہرہ جمال نے تجاہل عارفانہ کی راہ سے عرض کی میں آپ کے ارشاد کا مطلب نہیں سمجھی امیدوار
ہوں کہ خلاصہ بیان فرمایئے ملکہ نے کہا مریخ آفتاب علم کی طرفداری بے سبب نہیں کوئی ضروری بات
ہو زہرہ جمال نے شرما کے جواب دیا کہ آپ کیا فرماتی ہیں اگر ایسا ہی قیاس ہو تو خطا معاف جو حضور بدیع الملک
ہماری کسقدر طرفداری کرتی ہیں اور کتنی رعایت کی کہ میدان جنگ سے لڑائی موقوف کر کے گفتگو کرینگا
وعدہ کیا بیشک آپ نے شاہزادے کی صورت زیبا نہیں ملاحظہ فرمائی تھی اس وقت تک مزاج مبارک
کی کیا کیفیت تھی اور اب کیا حالت ہو یا حسین الزمان کو نامہ تحریر کیا گیا تھا اور وہاں سے مدد طلب فرمائی
تھی یا اب دوسرا نامہ اس واسطے تحریر کیا کہ وہاں سے کوئی آنے نہ پائے شاہزادے کو مقابلے کی تکلیف نہ ہو
علاوہ اُسکے اور بہت سی باتیں ایسی ظہور پذیر ہوئیں جو ناگفتہ بہ ہیں آپ خود تصور فرمالیں ملکہ نے جو یہ کی باتیں
سنیں شرما گئیں کہا اری زہرہ جمال کچھ شاستین آئی ہیں اپنی حالت کا مجھ پر قیاس کرتی ہو زہرہ جمال نے کہا میری کیا
مجال ہو جو کسی قسم کا آپ پر گمان کروں مگر اتنا ضرور عرض کرتی ہوں کہ میری نسبت جو آپ نے تصور کیا وہ بہت
صحیح ہو اور جو میں نے از راہ گستاخی شاید عرض کیا وہ بالکل غلط ہو اور میں خطا کی معافی چاہتی ہوں ملکہ نے زہرہ جمال
کی یہ جو تقریر سنی بیساختہ ہنس پڑی اپنے دل میں خیال کیا کہ میرے حال سے زہرہ جمال بخوبی آگاہ ہو چکی
ہو اس سے صاف صاف کہہ دینا برائی نہیں ہو کیونکہ یہ بھی مریخ آفتاب علم پر فریفتہ ہو رہی ہو ملکہ نے
کہا اے زہرہ جمال بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم اپنا راز مجھ سے پوشیدہ کرتی ہو پہلے جو کیفیت تمہارے

دل کی تھی وہ پردے سے پردے مین تھے بیان کردی اور جو حالت ہم پر گذری وہ تمھارے سامنے گذری تھے اپنی کیفیت
ہمسے کیون پوشیدہ کی زہرہ جمال نے عرض کی ای ملکہ عالم مین بسبب ادب آپ سے کچھ عرض نہ کرسکی مجبور
ہوگئی اور سمجھی تھی کہ آپ پر میری حالت ظاہر ہوگئی ہوگی اس وقت آپ نے مجھسے اس طور سے فرمایا مین نے
انکار کرنا مناسب نہین جانا گرچہ ملکہ عالم مین انجام جو سوچتی ہون تو بہتر نظر نہین آتا کیونکہ جب اُس کی خبر
حسین الزمان تک پہونچیگی تو وہ ضرور کدکریگا آپ پر ایک مدت سے فریفتہ ہو اپنی جان لڑا دیگا گو شاہزادے
سے لڑکر فتح تو نہین پائیگا مگر پریشانی بہت ہوگی اور آپ کا قول ہے کہ اس طلسم کا فتاح فتح النجبت ہو اور
عوض خون ناحق مادر کے واسطے یہان آئیگا حسین الزمان جادو اسی کے ہاتھ سے قتل ہوگا علاوہ اسکے اور
جو کوئی اس طلسم مین براہ فتاحی آئیگا وہ مصیبت اٹھائے گا حسین الزمان اُسکو گرفتار کرلیگا مزید ہو کہ
بدیع الملک نامدار سے بھی مقابلہ پڑے اور حسین الزمان اسنے بچی رہے اسکو فتاحی طلسم کا خیال آئے
پھر کیسا ہو ملکہ نے جواب دیا اسی سبب سے مین نے حسین الزمان کو نامہ لکھدیا کہ اس طرف فوج روانہ کرنیکا
ارادہ نہ کرو یہان مین نے اہل اسلام کو گرفتار کرلیا ہے اور مین اسکا کچھ بھی نہین آنے دونگی یہان کے باشندگان
قدیم کو مین نے طلب کیا ہے جب وہ لوگ آکے مجھسے کیفیت میرے والد نامدار کی بیان کرینگے تو ضرور مین
شاہزادے کے ہمراہ مال واسباب لیکر چلی جاؤنگی زہرہ جمال نے کہا اور اگر یہ امر خلاف جو اب یہان کے باشندگان
قدیم نے آپکے خیال کے موافق رہے نہ دی تو کیا کرنا ہوگا ملکہ نے کہا تو بھی شاہزادے سے مقابلہ
نہ کرونگی اور جو کچھ انکی مرضی ہوگی وہ کرونگی زہرہ جمال نے کہا آپکے جانے کی خبر کیا حسین الزمان
جادو کو نہ معلوم ہوگی اور اس خبر کے سنتے ہی وہ لشکر گران لیکر یہان نہ آئیگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب وہ
یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا خدا ہمارا نگہبان ہے شاہزادہ صاحب اقبال ہے ضرور فتح پائیگا حسین الزمان
شکست اٹھائے گا زہرہ جمال خاموش ہوئی ملکہ نے کہا اب یہان کے باشندگان قدیم کو بلوا کے
کیفیت دریافت کیجائے زہرہ جمال نے عرض کی مین نے اس کام کا انتظام کیا ہے وہ لوگ بہت جلد
حاضر خدمت ہوا چاہتے ہین ملکہ نے کہا پھر چوبدارون سے اطلاع کرو زہرہ جمال نے اسی وقت
علمدار کو طلب کیا کہا ابھی تک اس طلسم کے باشندگان قدیم نہین آئے علمدار نے عرض کی عرصے سے در دولت
پر حاضر ہین ملکہ نے کہا اُن لوگون کو یہان لاؤ مین اُنسے کچھ امور ضروری دریافت کرونگی علمدار باہر آکر اُن
لوگون کے بلانے کو آئی یہان کنیزون نے اوٹ کر سے لیے اتنے عرصہ مین علمدار بھی آئی وہان کے باشندگان
قدیم کو اپنے ہمراہ لائی ملکہ نے سب کو دیکھا علمدار نے عرض کی حضور یہ لوگ یہان کے باشندگان قدیم ہین
حسب الطلب حاضر ہین انکے لیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے زہرہ جمال سے کہا کہ ان لوگون سے دریافت کرو کہ
نوذرا اور رنگ نشین جب یہان تھے اُس زمانے مین یہ لوگ اس شہر مین رہتے تھے یا نہین زہرہ جمال
نے پوچھا سب نے عرض کی حضور ہم نوذرا اور رنگ نشین سے بھی پہلے یہان رہتے تھے ملکہ نے زہرہ جمال
سے کہا اب جو جو باتین مناسب ہون اُنسے دریافت کرو کیونکہ تم اس قصہ سے بخوبی آگاہ ہو زہرہ جمال نے
کہا جو کچھ ہم تحقیق کرین اسکو اصل اصل بیان کرنا اگر ایک حرف بھی خلاف ہوگا تو تم مین سے کوئی زندہ نہ بچنے پائیگا
سب نے عرض کی جو جو امور ہمیں معلوم ہین وہ صاف صاف خدمت والا مین عرض کردینگے زہرہ جمال نے
کہا ملکہ عالم نوذرا اور رنگ نشین سے کیا نسبت رکھتی ہین خلاصہ بیان کرو سب نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اگر

جان کی امان پاؤں تو زبان پر لاؤں زہرہ جمال نے کہا ہم خود تحقیق کرتے ہیں تم سب جیتا ہو جو امر واقعی ہو اسکو بیان کرو ان لوگوں نے عرض کی ملکہ نوذر اور زنگ نشین ملکہ عالم کے والد نامدار نے جب آنحضرت سے انتقال کیا تو مقام جادو اس طلسم میں آئے ملکہ کے بھائی سلیم جب آدو نے دیکھا اپنا بیٹا بنایا زوجہ نوذر اور زنگ نشین نے پرورش کیا بادشاہ عقیدہ تھی زہر کھا کے اپنی جان دی ملکہ کو اور سلیم جب آدو کو پرورش کرنا ضرور تھا بڑی کوشش اور جانفشانی سے پرورش کیا طلسم کا بادشاہ ملکہ کو بنایا اور انتقام کا حصہ سلیم جادو کے حصے میں آیا یہ بات اس طرح پوشیدہ ہوئی کہ کوئی زبان سے نکال سکا گو جو امر حق ہوتا ہو وہ ضرور ایک روز فروغ پاتا ہو ہم لوگ بھی مسلمان ہیں صاحب ایمان ہیں مگر ہو اپنے بادشاہ کے آج تک اپنا مذہب پوشیدہ کیے ہیں آج جو ملکہ عالم نے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے ہم نے بھی اپنی کیفیت عرض کر دی یہ سنکر ملکہ بہت خوش ہوئی زہرہ جمال سے کہا ان لوگوں کو خلعت و انعام دیکر رخصت کرو اور شاہزادے کو اسی وقت اطلاع دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ سب صحیح ہو میں آج تک دین میں گمراہ رہی مگر آج سے توبہ کرتی ہوں اور اس دین باطل کو ترک کر کے اپنے مذہب قدیم کو اختیار کرتی ہوں اگر آپ اتنی تکلیف اس وقت فرمائیں کہ یہاں تشریف لائیں تو میں مشرف باسلام ہوں زہرہ جمال نے اسی وقت بدیع الملک نامدار کو کنیزوں کی معرفت اطلاع دی شاہزادہ سنکر انتہا سے زیادہ خوش ہوا اسی وقت مع آفتاب علم کو بلا کر مرکب طلب کیا سوار ہو کر ملکہ کی بارہ دری میں میں آئے یہاں پردہ ہوا بدیع الملک نامدار مع آفتاب علم کے اندر تشریف لے گئے زہرہ جمال سے ملکہ نے کہا شاہزادے سے کہو کہ قواعد مذہبی تعلیم فرمائیں پردے کے اندر تشریف لائیں زہرہ جمال نے پردے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار آپ یہاں تشریف لائیے قواعد مذہب تعلیم فرمائیے بدیع الملک خوشی خوشی اُٹھے پردہ اُٹھا کے اندر تشریف لے گئے مع آفتاب علم پردے کے باہر رہا بدیع الملک نے جیسے ہی پردہ اٹھایا اور نگاہ جمال ملکہ پر پڑی تاب نظارہ نہ باقی رہا قریب تھا کہ غش کھا کے گریں بدیع الملک نے اپنے تئیں بہت سنبھالا ملکہ نے بھی مسکرا کے کہا اے شہریار سنبھلیے سنبھلیے دشمنوں کو اسقدر اضطراب کیوں ہو بدیع الملک کسی قدر مودب ہوئے ملکہ مسند سے اٹھیں بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا چاہتی تھیں کہ آپ یہاں مسند پر بیٹھیں مگر بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھایا زہرہ جمال نے جو یہ کیفیت دیکھی وہاں سے ہٹ کے خلوت کر دیا بدیع الملک نے جو وہاں کسی کو نہ پایا ملکہ سے اظہار عشق کیا آغوش میں بٹھایا دست شوق بڑھایا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا اپنی پاکدامنی بہت کچھ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے صاحب عصمت ہونے میں کیا کلام ہو مگر لازم و واجب ہو کہ اس بات میں انکار نہ کرو جائے شکر ہو کہ تمہیں خدا نے پہلو نشینی کفار سے بچایا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اب یہاں شہر نابکار ہو تشریف لے چلیے صاحبقران کی زیارت سے مشرف ہوجیے جیسا کہ آپ کے مذہب میں قواعد مناکحت ہیں وہ ادا فرما کر مجھے آپ کے سپرد کیجیے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور ہو مگر براے فاتحہ مزار نوذر جب آنا ضرور ہو ملکہ نے عرض کی اے شہریار میں بھی آپ کے ہمراہ چلوں گی والد ماجد کے مزار پر فاتحہ پڑھونگی بدیع الملک نے فرمایا سلیم کے بھی بلانے کا ارادہ ہو یہ کہکر بدیع الملک نکلکر اپنی بارہ دری میں آئے سلیم سے فرمایا ہو سلیم اب چلنے کا سامان کرو براے فاتحہ مزار نوذر اور زنگ نشین ہم جاتا ہوں تم بھی میرے ہمراہ چلو سلیم موجود ہوا بدیع الملک نے مع آفتاب علم سے کہا تم یہیں رہو لشکر میں اطلاع کر دو کہ سب

اسباب سفر درست کرین مین دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا مرتخ ملکہ کو یہان کے انتظام سے فراغت کرنا ہو مین جب فاتحہ پڑھ کے یہان آؤنگا تو براے رہائی سرداران اسلام طرف زندان خانے کے جاؤنگا مرتخ نے عرض کی آپ تشریف لیجائین مین یہان سب انتظام درست کرونگا بدیع الملک نے سواری طلب کی ملکہ بھی سوار ہوئین بدیع الملک سلیم جادوگر کو ہمراہ لیکر مزار نوذر اورنگ نشین پر آئے دیکھا ایک گنبد سنگ سیاہ کا بنا ہے گرد اُسکے ایک چہار دیواری بنی ہے ایک پھاٹک آہنی بنا ہے مگر مقفل ہے سلیم نے عرض کی اے شہریار قفل تو کھل سکتا ہے مگر دروازہ اندر سے بھی بند ہے اُسکے کھلنے کی کیا تدبیر کیجائیگی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے دروازہ بھی کھل جائیگا پیشتر اس قفل کو کھولو سلیم نے اُس قفل کو کھولا دروازہ از خود وا ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم تجنے دیکھا سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ کا اقبال ترقی پر ہے جو کام ہوگا وہ بخیر و خوبی انجام پاویگا بدیع الملک نوجوان اندر تشریف لائے ملکہ کی سواری بھی آئی حجرے کے دروازے بند تھے جیسے ہی بدیع الملک قریب پہونچے وہ دروازے بھی خود بخود کھل گئے شاہزادہ اندر آیا قبر پر فاتحہ پڑھا سلیم نے بھی فاتحہ پڑھکر ثواب روح نوذر کو بخشا ملکہ نے بھی اس رسم سے فراغت کی بدیع الملک اُٹھے دیکھا سامنے ایک طاق ہے اُسپر ایک صندوقچہ رکھا ہے صندوقچہ پر لکھا ہے کہ یہ مال اُسکے واسطے ہے جو یہان فاتحہ پڑھنے آئے بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو لیا سلیم نے عرض کی اے شہریار مین نے اِس صندوقچے کا بھی کچھ ذکر سنا تھا اور یہ بھی سنا تھا کہ اسمین ایک وصیت نامہ بھی ہے بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو کھولا اسمین سے دو کاغذ اور ایک تختی الماس کی نکلی بدیع الملک نے پہلے ایک کو کھولا دیکھا کچھ عبارت بطرز اسم اعظم تحریر ہے شاہزادے نے اُسکو چھوڑکر دوسرا کاغذ کھولا دیکھا وصیت نامہ ہے بدیع الملک نے پڑھنا شروع کیا پہلے حمد و نعت پڑھی بعد اُسکے لکھا تھا کہ اے فاتحہ خوان آگاہ ہو کہ ناوک افگن تیری زوجہ ہے تجھے لازم ہے کہ اُسکی حفاظت جہانتک ہوسکے اسمین دریغ نکر اور سلیم کو اپنے ساتھ رکھ خداوند کریم تجھے ایک فرزند عطا فرمائیگا کہ وہ طلسم نور آگین کو فتح کریگا اور یہ تختی الماس جو اس صندوقچے مین رکھی ہے اُسکو اٹھا اپنے پاس رکھنا جب رفیع البخت طلسم کشائی کے واسطے روانہ ہو تو یہ تختی اُسکو دینا کہ مصیبت راہ کم ہو اور طلسم بہ آسانی فتح ہو جائے گو وہ بھی بڑے بڑے آلام اُٹھائیگا طلسم مین آکر قید ہو جائیگا مگر اس تختی کی برکت سے رہائی پاکر طلسم کو فتح کریگا اور حسین الزمان جادو کو قتل کر کے واپس جائیگا اور دوسرا پرچہ جو اس صندوقچے سے برآمد ہوا ہے اسمین اسم اعظم بھی لکھا ہے یہ خاص تمہارے واسطے ہے اسکو یاد کرو جب کسی ساحر سے مقابلہ پڑے اس کو ورد زبان کرنا سحر تاثیر نہین کریگا اور ہر مشکل مین کام دیگا اسکی برکت سے نہ پانی گزند پہونچا سکتا ہے نہ آگ مضرت دے سکتی ہے ہر ایک مشکل کے واسطے یہ اسم اعظم اکسیر مشکل کشا ہے بدیع الملک بہت خوش ہوے تھوڑی دیر وہان ٹھہرے پھر ملکہ کو لیکر وہان سے طرف باغ کے روانہ ہوے اُنکو تو یہین چھوڑیے

اب کیفیت مرتخ آفتاب علم اور زہرہ جمال کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب شاہزادہ اور ملکہ اور سلیم براے فاتحہ مزار نوذر کی طرف روانہ ہوے تو زہرہ جمال جادو نے کنیزون کو مرتخ کے پاس بھیجا اور ہر ایک سے کہدیا کہ مرتخ آفتاب علم کو اس طرح سے یہان لیے آؤ کہ اُنکو یہ معلوم ہو کہ زہرہ جمال نے بلایا ہے کنیزون نے عرض کی ہم بھی انکے ہین مگر وہان سے روانہ ہوئین

مریخ آفتاب علم کے پاس آئیں پہلے سلام کیا پھر کہا آپ شہریار کے ہمراہ تشریف نہیں لے گئے مریخ نے عرض کی مجکو یہاں کچھ انتظام ضروری کرنا ہے اس وجہ سے میرا جانا نہیں ہوا معلوم نہیں کہ زہرہ جمال بھی گئیں یا نہیں کنیزون نے عرض کی انکا بھی جانا نہیں ہوا لیکن اس وقت تنہائی کے سبب سے بہت گھبرا رہی ہیں ہم لوگوں کو اسواسطے بھیجا تھا کہ جا کر سلیم جادو کو اطلاع کریں کہ وہ دم بھر کے واسطے وہیں چلکر بیٹھیں مگر وہ بھی نہیں ہیں مریخ نے جو یہ کیفیت سنی دل بیتاب ہو گیا کہا اگر ایسی ہی بات ہو تو میں چلتا ہوں تم لوگ جاکر پردہ کراؤ مجھے کچھ امور ضروری بیان کرنا ہیں کنیزون نے عرض کی ہم جبتک اجازت نہ لے لیں عرض نہیں کر سکتے مریخ نے کہا جا کر کہو کہ مریخ آفتاب علم کو کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں اور اس وقت تنہائی کی وجہ سے آپ کا دل بھی گھبراتا ہو بہتر ہو کہ ان باتوں کو سن لیجیے کنیزون نے کہا ابھی جا کر عرض کرتے ہیں یہ کہکر وہاں سے روانہ ہوئیں زہرہ جمال کے پاس آکر عرض کی ہم لوگوں نے اس ترکیب سے عرض کیا کہ مریخ آفتاب علم نے خود اپنے آنیکی نسبت اجازت چاہی ہے زہرہ جمال نے کل قصہ دریافت کر کے کہا ہماری طرف سے جا کر کہو کہ ہم بے اجازت ملکہ نہیں بلا سکتے اور سلیم جادو کی اور بات تھی ہم اکثر اُنسے امور سلطنت کی باتیں کیا کرتے تھے اور اب تو وہ ہمارے مالک ہیں جبتک نہیں معلوم تھا اپنا افسر ہی تصور کرتے تھے جب یہ امر ظاہر ہوا اپنا مالک جانتے ہیں آپ کو بے اجازت ملکہ نہیں بلا سکتے ایسا نہو کہ شہریار کے بھی خلاف ہو اور ملکہ کو بھی یہ امر ناگوار ہو تو میرے واسطے برائی ہو اگر آپ اسکا وعدہ کریں کہ شہریار سے اس امر کی نسبت تحقیق کوئی خوف نہیں ہو اور ہم اُنسے کہدینگے وہ رنجیدہ ہونگے تو کیا مضائقہ ہے تشریف لائیے اور اگر یہ بات آپ کے امکان سے باہر ہو تو اس وقت معاف فرمائیے اور کسی وقت تشریف لائیے گا کنیزون نے یہ پیام جسوقت مریخ سے آکر کہا مریخ نے کہا ہم ملکہ اور آقائے نامدار سے کہدینگے اور ہمیں کسی قسم کا خوف نہیں ہے تم لوگ جاکر پردہ کراؤ مجھے ضروری امر بیان کرنا ہے کنیزیں واپس آئیں زہرہ جمال سے کہا مریخ آفتاب علم نے وعدہ کیا ہے کہ ہم ملکہ سے کہدینگے کہ ہم خود باتیں کرنے کو گئے تھے کسی نے طلب نہیں کیا تھا زہرہ جمال نے کہا بلا لو کنیزیں پھر مریخ کے پاس آئیں عرض کی تشریف لے چلیے مریخ آفتاب علم اپنی جگہ سے اُٹھ کنیزوں کے ہمراہ اُس بارہ دری میں آیا جہاں زہرہ جمال تھی پردے کا سامان تو وہاں موجود تھا زہرہ جمال نے سامنا نہ کیا مریخ آفتاب علم پردے کے اس طرف بیٹھا زہرہ جمال نے کلام میں سبقت کی کہ آپ کو کیا امور ضروری بیان کرنا ہیں مریخ نے کہا مجھے ایک امر ضروری تو یہ تھا کہ آپ کی طبیعت تنہائی میں گھبرا رہی تھی اس باتیں کرنے کو چلا آیا اگر خلاف مرضی مبارک ہو تو چلا جاؤں اور دوسرا سبب یہ تھا کہ آپ سے دریافت کرنا تھا کہ ملکہ عالم کے ہمراہ آپ تشریف لے چلینگی یا نہیں زہرہ جمال نے کہا اگر میں بھی اُنکے ہمراہ جاؤنگی تو یہاں کا انتظام کون کریگا میرا جانا تو ممکن نہیں مگر آپ نے عجیب بات فرمائی میری طبیعت اگر گھبرائی تھی تو آپ کو اسکا خیال پیدا ہونے کا سبب کیا تھا اور پھر اس طرح تشریف لانا ماشاء اللہ طبیعت کی بے تکلفی کو کیسا ظاہر کرتا ہے اگر ملکہ عالم آزردہ ہوں تو آپ کیا کریں مریخ نے کہا ملکہ عالم مجھسے کبھی آزردہ نہ ہونگی اور اگر خدانخواستہ کچھ میری طرف سے کبیدہ خاطر بھی ہو جائینگی تو ہمارے آقائے نامدار ضرور تقصیر معاف کرا دینگے زہرہ جمال نے کہا جب ملکہ آزردہ ہوتی ہیں تو کسی کی سعی و سفارش کو خیال میں نہیں لاتی ہیں مریخ نے کہا اپنے ملازمین کی سعی و سفارش پر خیال نہ کرتی ہونگی جسوقت آقائے نامدار فرمائینگے تو ملکہ عذر نہ کرینگی آپ یہی خیال فرمائیے کہ ہمارے آقائے نامدار کی کون کون باتیں آپ کی ملکہ عالم نے منظور کیں زہرہ جمال نے سچ کی جو بات چلی ٹھہرا کے

جواب دیا یہ کیا کہا میری سمجھ مین نہین آیا مریخ نے بات کو پلٹ دیا زہرہ جمال کو جواب دیا کہ اتنے
دنون سے آپ کی ملکہ عالم واقف نہین کہ مقام جلوہ کون صاحب ہین اور ملک نوذر اورنگ نشین
کن بزرگوار کا نام ہوا اور ہمارا مذہب قدیم کیا ہو جب آقاے نامدار نے اس راز کو اُنسے بیان کیا تو
انھون نے تسلیم کیا سواے آقاے نامدار کے دوسرے کی بھی یہ مجال تھی کہ وہ ایسے امر کی نسبت ملکہ سے
اُسکو منظور کرا دیتا اسی بات کو مین نے بھی اس وقت عرض کیا کہ کون کون باتین آپ کی ملکہ عالم نے منظور
فرمائی ہین آپ نہین معلوم کیا سمجھین جو اسقدر شک پیدا ہو گیا کہ خلاصہ کلام کی نسبت ارشاد فرمایا اس بات سے
تو میرے دل مین عجب عجب خیالات پیدا ہوے اب مین چاہتا ہون کہ اسکی صفائی آپ سے کرون کیا کوئی
ایسا سبب بھی ہو جسکی وجہ سے آپ کو اسقدر شک پیدا ہوا زہرہ جمال اس فقرے پر اور زیادہ متعجب
ہوئی اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے ناحق اس وقت ایسی بات کہی کہ جسکی وجہ سے ایسی باتین سننا پڑین
یہ سوچ کے مریخ سے کہا ماشاء اللہ آپ اپنے مزاج کے موافق دوسرے کے مزاج کو بھی تصور فرماتے
ہین میرے نزدیک تو آپکے مزاج مین شک زیادہ ہو جو میرے پوچھنے سے اسقدر گھبرا گئے مریخ
نے کہا اگر آپ افشا کرنا نہین چاہتی ہین تو مجھے اسکی تحقیق کی بھی کوئی ضرورت نہین یہ معلوم ہو گیا کوئی امر ایسا
ہی ہو جسکا اظہار اچھا نہین بس اسی قدر معلوم ہو جانا کافی ہو زہرہ جمال نے کہا اب زیادہ اپنی زبان کی
طلاقت لسانی نہ دکھایے معلوم ہوا آپ کو رمز کنایہ مین بڑی مہارت ہو مین ایسی باتون سے آگاہ نہین ہون اس
قسم کی باتین جانتا ہو اس سے ایسے سوال کیجیے کہ آپ کو جواب بھی ملے مریخ نے کہا مین نے آپکی
بھی بہت تعریف سنی تھی زہرہ جمال نے جواب دیا کہ اب اور باتین کیجیے اس ذکر کو ختم کرنا اچھا ہو مریخ
نے کہا اگر آپ کو ناگوار ہو تو مین اب ایسی بات زبان سے نہ نکالونگا مگر مجھے سواے ان باتون کے اور
کوئی بات کرنا نہین ہان آپ کو جو کچھ فرمانا ہو ارشاد کیجیے زہرہ جمال نے کہا مجھکو تعجب ہو کہ آپ کا علم
اہل اسلام نے کیونکر فتح کر لیا وہان کیسے کیسے ساحر موجود تھے خود آپ کے والد ماجد کیسے ساحر ہین
جنکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہین مگر اہل اسلام نے سب کو زیر کر لیا مریخ نے کہا جب اہل اسلام
کوہ قاف مین جاکر لقا و فیروزی واپس آسکے دیوان قاف تک اُنسے مقابلہ نہ کر سکے تو ہم لوگون کی
کیا حقیقت تھی جو لڑکر عہدہ برآ ہوتے بلکہ والد ماجد نے بعض نادانی کی جو اطاعت قبول نہ کی اور عمرو تاکی کو
گرفتار کرکے حوالے نہ کر دیا اب ان لوگون کی کیا جان بچ جائیگی جسقدر سردار آپکے یہان موجود ہین یہ
سب ملحقات کے طلسم فتح کرکے تو یہین سیکے آئے ہین جسوقت یہ سب امیر صاحبقران کے
پاس پہونچ جائینگے اس وقت امیر طلسم نہ طاق کی طرف روانہ ہو جائینگے وہ طلسم بھی برباد ہو گا کیا عجب
ہو کہ عمرو وغیرہ بھی وہان قتل ہو جائے اور قورج بھی نہ بچ جان سے جائے زہرہ جمال نے کہا
ملکہ جو شہزادہ بدیع الملک نامدار کے ہمراہ جائینگی تو صاحبقران آزردہ تو ہونگے مریخ نے کہا
امیر بہت خوش ہونگے بلکہ ملکہ کی خاطر حد سے زیادہ کیجائیگی کیونکہ ہمارے آقاے نامدار کو صاحبقران اپنا
قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین انکو تو مرتبہ حاصل ہو اگر انکے غلام بھی کسیکو اپنے ہمراہ لیجائین تو وہ بھی ناموس
صاحبقران مین مشہور کیا جائے زہرہ جمال نے کہا اسکی کیا ضرورت تھی جو آپ نے کہا کہ انکے غلام
بھی اگر کسی کو لیجائین تو صاحبقران اُسکی بھی عزت بڑھائین مریخ نے کہا مین نے جس غرض سے کہا

یقین ہو کہ آپ نے مجھ کو بھی سمجھ لیا ہو زہرہ جمال نے کہا میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا مریخ نے کہا اگر آپ تشریف لے جائینگی تو میرے کلام کی صداقت ہو جائیگی زہرہ جمال نے کہا مجھکو جانے کی ضرورت نہیں اگر میں جاؤنگی تو یہاں کا انتظام کون کریگا مریخ نے کہا یہ سلطنت قائم ہی نہیں رہیگی ملکہ عالم یہاں سے مع مال و اسباب تشریف لے جائینگی آپکو کیا ضرورت ہوگی جو آپ یہاں تشریف رکھینگی زہرہ جمال نے کہا یہ آپ کا خیال خام و تصور نا تمام ہے مریخ نے کہا خود ملکہ نے مجھسے اس بات کو فرمایا ہے کہ آج آقائے نامدار بھی یہ کہکر گئے ہیں کہ لشکر میں اطلاع کر دو کہ سب سامان سفر سے درست رہیں ہم وہاں سے اگر زندان خانہ کی طرف جاؤنگا سرداران اسلام کو رہا کرونگا بعد اسکے ملکہ نے کہا ہے کہ یہاں کے جسقدر خزائن ہیں ان سب کو لے چلنا ہے اور علاوہ خزانوں کے تحفہ جات بھی بہت ہیں ان سب کا بھی انتظام کرنا ہے جب آقائے نامدار یہ فرما کر تشریف لیگئے اور میں ملکہ عالم کی سواری کے قریب برائے سلام آیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ اے مریخ آفتاب علم سب انتظام تمھارے سپرد ہے اس کام کو اچھی طرح سے کرنا مگر یہ ملکہ عالم نے نہیں فرمایا تھا کہ زہرہ جمال کو یہیں چھوڑ جائینگے زہرہ جمال کو اس بات پر ہنسی آگئی مریخ بھی ہنس پڑا کنیزوں کی زبان سے نکلا کہ کسکے واسطے آپ یہاں تشریف رکھینگی مریخ نے کہا محض میرے چھیڑنے کو ایسا فرماتی ہیں ورنہ انھیں یہاں رہنے کی کیا ضرورت ہے زہرہ جمال نے کہا آپ کے چھیڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا مریخ نے کہا اسکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہیں اگر آپ کو چھیڑنا منظور رہتا تو اب تک اس طرح کی باتیں کیوں ہوتیں یقین ہے اب ملکہ عالم بھی تشریف لاتی ہونگی زہرہ جمال نے کہا میں تو دعا کر رہی ہوں کہ وہ جلد تشریف لائیں مریخ نے کہا اگر آپکو میرا بیٹھنا ناگوار ہو تو میں جاتا ہوں یہ کہکے مریخ اپنی جگہ سے اٹھا زہرہ جمال نے کہا معلوم ہوا کہ آپکا خود دم گھبراتا ہے یہاں کا بیٹھنا ناگوار ہے مریخ نے کہا آپ ایسا نہ فرمایئے گا زہرہ جمال نے کہا اگر خلاف خاطر نہ ہو تو دم بھر اور تشریف رکھیے جب ملکہ عالم تشریف لائینگی پھر آپکو اختیار باقی ہے مریخ نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکر پھر بیٹھ گیا زہرہ جمال نے کنیزوں سے اشارہ کیا کہ صراحی شراب کی لاؤ کنیزوں نے اسی وقت صراحی حاضر کی زہرہ جمال نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کر کے پردے کے باہر ہاتھ نکالا مریخ سے کہا آپ اس وقت ہمارے مہمان ہیں پھر آپ کی خاطر واجب ہے جام نوش فرمایئے مریخ نے کہا میں جام کے پینے سے انکار نہیں کرتا مگر جبتک آپ میرے ہاتھ سے ایک جام نوش نہ کریں گی میں جام نہ پیونگا زہرہ جمال نے کہا جب ہم آپ کے مہمان ہونگے اسوقت آپکو اختیار ہے سو جام اگر پلایئے گا تو انکار نہ ہوگا مریخ نے کہا ایسی قسمت کہاں کہ جو آپ میری مہمان ہوں زہرہ جمال نے کہا گیا ہوا آپ بھی شہزادے ہیں اگر میں آپکی مہمان ہوں تو میری موضع بڑھے مریخ نے کہا طول کلام سے اصل مطلب فوت ہوتا ہے صراحی مجکو عنایت فرمایئے میرے ہاتھ سے ایک جام پیجیے اگر آپ کو میری خاطر منظور ہو تو انکار کی ضرورت نہیں زہرہ جمال نے صراحی اور جام مریخ کو دیا مریخ نے جام لبریز کر کے پردے کے اندر ہاتھ بڑھایا زہرہ جمال نے چاہا جام مریخ کے ہاتھ سے لیکر پی جائے مریخ نے کہا ہمارے آپ کے یہ شرط نہیں ہے ہمارے ہاتھ سے نوش فرمایئے زہرہ جمال مریخ کی شوخی دیکھ کر بیتاب ہوگئی چاہا بیساختہ اسکے ہاتھ سے جام پیوں مگر کچھ سوچ کے ٹھہر گئی جواب دیا کہ اسقدر آپ کی خاطر کی اب آپ اتنی خاطر کیجیے کہ جام میرے ہاتھ میں دیجیے مریخ نے کہا آپ کو شاید شراب پلانا منظور نہیں ہے وعدہ کر کے جام نہیں نوش فرماتیں زہرہ جمال نے دل میں خیال کیا

اب زیادہ عذر بیجا ہو خوشی کرنا ضرور چاہیے یہ سنکے مریخ کے ہاتھ سے جام پیا مریخ نے فوراً دوسرا
جام لبریز کرکے اور دیا حسین دیکر بلایا کنیزون نے جو یہ کیفیت دیکھی وہان سے ہٹ گئین زہرہ جمال نے مریخ
سے صراحی لیکر جام بھرا کہا اتنو آپ کو انکار نہوگا مریخ نے کہا اگر مین اب بھی انکار کرون تو آپ کیا کرین زہرہ جمال
نے کہا اسوقت تو ہر طرح آپ کی خاطر کیجائیگی مریخ نے کہا اگر یہی ہو تو مین شغل مے نوشی بے تکلفی سے اچھا
جانتا ہون یہ کہکے پردہ الٹ دیا زہرہ جمال نے جام رکھکر دونون ہاتھون سے منھ چھپایا مریخ نے قسمین
دین بلائین لین زہرہ جمال نے منھ پر سے ہاتھ ہٹا لیے مریخ چاہتا تھا کہ صورت زہرہ جمال کی اچھی
طرح دیکھے کہ دربار باغ پر شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا مریخ کا دل انتہا سے زیادہ دردمند ہوا بدیع الملک
اور ملکہ ناوک افگن کی سواری آگئی زہرہ جمال کے چہرے پر اداسی از حد چھاگئی مریخ زہرہ جمال سے
خدا حافظ کہکر نہایت بے تکلفی سے رخصت ہوا مبتلائے رنج فرقت ہوا اپنی بارہ دری مین آیا سردارون سے
کہا شاہزادے کی سواری آئی براے استقبال چلو اپنے ساتھ لاؤ سب سردار اُٹھے بدیع الملک کو
اپنے ساتھ لائے اس طرف زنانی ڈیوڑھی پر زہرہ جمال آئی ملکہ کو اپنے ہمراہ لے گئی بدیع الملک نے
جو مریخ کے چہرے پر نگاہ کی رنگ اُڑا ہوا پایا مسکرا کے کہا اے مریخ آفتاب علم مزاج کیسا ہے اسوقت
تمھارے چہرے کی حالت دگرگون ہے خیر تو ہے خلاصہ کیفیت بیان کرو مریخ نے عرض کی اے شہریار دیر سے آپکو
نہین دیکھا تھا دل بیتاب تھا بدیع الملک نے کہا باتین نہ بناؤ جو خلاصہ کیفیت ہو وہ بتاؤ مریخ نے عرض کی
اے شہریار اور کوئی کیفیت نہین ہے جو امر واقعی تھا حضور سے عرض کردیا بدیع الملک نے کہا اگر صاف حال
نہ بیان کروگے تو مجھے ملال ہوگا مریخ نے عرض کی جب آپ بارہ دری مین تشریف لے چلینگے مین خلاصہ
کیفیت عرض کرونگا بدیع الملک بہ تجمل مریخ کے ہمراہ بارہ دری مین آئے اپنی مسند پر جلوہ فرما ہوے
سب سردارون سے جو کیفیت گذری تھی وہ حال بیان کیا مریخ بہت خوش ہوا پھر مریخ کو ساتھ
لیکر باغ مین آئے فرمایا اے مریخ یہان کوئی نہین ہے جو کیفیت گذری ہو اُسکو بیان کرو مریخ نے سب کیفیت
بیان کردی بدیع الملک نے ہنسکر کہا تمھین تو خوشی کرنا چاہیے کہ زہرہ جمال سے بے تکلفی ہوگئی کل پھر
ہم لوگ جائینگے تمھین یہین تنہا چھوڑینگے مریخ نے عرض کی مجھے اس امر کا زیادہ خیال نہین ابھی وقت تک
کسی قدر طبیعت مکدر تھی اب آپ کی خدمت مین حاضر ہون مجھے سب سے بہتر یہی ہے کہ ہر وقت حاضر خدمت
رہون بدیع الملک نے کہا مجھے اسی وقت ملکہ کے پاس جانا ہے اور دربار ہائی سرداران اسلام
کا لے کتا ہے مریخ نے کہا آپ تشریف لیجائین بدیع الملک ملکہ کی طرف روانہ ہوے بارہ دری مین
کہ اسوقت پہونچے کہ ملکہ زہرہ جمال کو قسمین دے رہی تھین بدیع الملک سمجھے کہ ملکہ سے پوچھا کیا
بات ہے جو زہرہ جمال چھپاتی ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین جب سے یہان آئی اُنکی کیفیت بہت ابتر
پائی میرے لینے کو یہ دروازے تک گئین مگر بدحواس عالم یاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ زرد
لب پر آہ سرد مین نے کیفیت پوچھی اُنھون نے کہا دیر سے یہان بیٹھی تھی میرا دل گھبرا رہا تھا آپ کا خیال
آرہا تھا مین نے اُنسے کہا کہ مین اکثر تمھین تنہا چھوڑ کر گئی مگر ایسی حالت کبھی نہین دیکھی جو بات ہو سب صاف
بیان کرو یہ کچھ خلاصہ کیفیت بیان نہین کرتی ہین بدیع الملک نے کہا کوئی کیفیت نہین ہے جو کچھ اُنھون نے
کہا وہی سچ ہے زیادہ تحقیق کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ کہکے ملکہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا مطلب یہ تھا

کہ نہ پوچھو مین بیان کرونگا ملکہ نے کہا اب آپ نے بھی دشمن کی طرفداری کی مجبور ہو گئی اب نہ پوچھونگی یہ کہکے
خاموش ہوئین زہرہ جمال اُٹھکر چلی گئی بدیع الملک نے پورا قصہ مریخ کے آنے کا بیان کیا ملکہ بھی
ہنسین کنیزون نے بھی اقرار کیا بدیع الملک نے کہا ان باتون کو ختم کرو ضروری امر ایک بیان کرتا ہو ملکہ نے
کہا آپ فرمایئے بدیع الملک نے کہا آج تو دن اسقدر باقی نہین ہو جو سرداران اسلام کو یہان لائین کوزندانخانہ
سے ابھی وقت انکو رہائی دلانے کو کسی ساحر کو بھیج دو ملکہ نے اسی وقت چند ساحرون کو زندان خانہ کی طرف
روانہ کیا سب پر تاکید شدید کردی کہ سب سردارون کو اسی وقت قید سے رہا کرنا اور جو باغ ہمارا زندان خانے
کے قریب ہو اسمین لیجا کر رکھنا صبح کو سب کے واسطے سواریان بھیجی جائینگی ساحر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین زندانخانہ
کے قریب پہونچے داروغہ سے راہ مین ملاقات ہوئی ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آپ کے پاس
ملکہ عالم نے بھیجا ہو اپنا رقعہ بھی دیا ہو اور زبانی بھی پیام کہا ہو داروغہ نے کہا زبانی بھی پیام کہو اور رقعہ بھی دو ساحرون
نے پہلے رقعہ دیا پھر زبانی پیام کہا کہ جو سرداران اسلام اسیر ہین انکو اسی وقت رہا کرو اور یہان سے جو باغ
قریب ہو اس باغ مین سب کو بھیجدو صبح کو سواریان آئینگی سب کو ملکہ اپنے یہان بلائینگی داروغہ نے کہا انکا
سبب بتاؤ کہ ان لوگون کو ملکہ نے رہائی کیون دلائی ہو ساحرون نے جواب دیا اسکا سبب آپ پر ظاہر ہو جائیگا
ہمین حکم نہین ہو جو اس بات کو بیان کرین داروغہ خاموش ہو رہا اسی وقت زندان خانہ مین آیا اسیران طلسم کو
رہا کیا سب نے رہائی جو پائی داروغہ سے پوچھا اسکا سبب ہمین بتاؤ کہ بلا وجہ ہمکو کیون رہا کیا داروغہ نے کہا
ملکہ عالم کا حکم ابھی ہمارے پاس آیا کہ سب کو رہا کردو ہمین تعمیل حکم سے مطلب ہو سرداران اسلام متعجب ہوئے
داروغہ نے سب کو باغ مین بھیجا جو ساحر نامہ لیکر آئے تھے اُنھون نے کہا جاکر ملکہ سے عرض کردینا کہ حسب الحکم سب کو
رہا کر دیا ساحر اُسی وقت وہان سے روانہ ہوئے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہو کر سب کیفیت بیان کی بدیع الملک
نے فرمایا جو جو سردار یہان اسیر ہین اُنکے نام بھی معلوم ہین ملکہ نے عرض کی ای شہریار بعض کے نام مجھے معلوم ہین
اور بعض کے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے فرمایا جنکے نام معلوم ہین انکو بتاؤ باقی سب کو صبح کو
دیکھ لونگا ملکہ نے کہا جو سب سے پہلے اس طلسم مین تشریف لائے وہ ایرج ہین بدیع الملک خوش
ہوئے ملکہ نے کہا ملک ایرج کے بعد سکندر فرخ لقا لمسے کوئی صاحب تشریف لائے انکے بعد کوئی
صاحب امیر الزمان تشریف لائے اُنکے بعد جو آئے اُنکے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے کہا
سب سردار تو اس طرف سے نہ آئے ہونگے بعض بعض ایسے ہین جنکے دل مین شوق سیاحی حد سے سوا ہو وہ
لوگ اس طرف آئے ہونگے ملکہ نے عرض کی اس وقت پانچ سردار آئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اور لوگ
یقین ہو خدمت صاحبقران مین پہونچے ہون ملکہ نے کہا پھر آپکو کس بات کا خیال ہو بدیع الملک نے
فرمایا مجھے خیال اس بات کا ہو کہ سب سے پہلے مین رخصت ہو کر آیا تھا مجھی کو سب سے قبل جانا چاہیے اگر
نجاؤنگا تو میرکو خیال پیدا ہوگا اسی واسطے اُنھون نے مریخ آفتاب علم کو میری خیریت دریافت کرنے کے
واسطے بھیجا تھا جب سے مریخ میرے پاس آئے اُسی روز سے ادھر بھی جانا نہین ہوا یہان رہنے کا اتفاق
ہو گیا اب جہانتک ممکن ہو چلنے مین تعجیل کیا ہے ملکہ نے کہا ای شہریار یہ کب ممکن ہو کہ مین سرداران اسلام کی دعوت
نہ کرون بدیع الملک نے فرمایا وہ لوگ دعوت قبول نہ کرینگے تمھین ملال ہوگا کل اُنکے تئین رخصت کرنا
اچھا ہو ملکہ نے کہا ضرور رخصت کرونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہو مگر اب چلنے کا انتظام بہت جلد کرو

کہ یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہو ملکہ نے کہا میں نے مرصع آفتاب علم سے بھی انتظام کو کہا ہے یقین ہو وہ بہت اچھی طرح سے انتظام کریں اور تحفہ جات و خزائن وغیرہ جو اس طلسم میں ہیں انکو کل یکجا کرکے سپرد لشکر کردینگے بدیع الملک دیر تک ملکہ سے یہی باتیں کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے خاصہ نوش فرمانے کے آرام کیا وقت نماز صبح بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے سرداروں کو ملکہ کے باغ کی طرف روانہ کیا آپ بھی روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں وہاں پہونچ گئے جو جو سرداران اسلام وہاں موجود تھے سب نے بدیع الملک کی بہت و جرأت کی بہت تعریف کی مگر ایرج نامدار کے کسی قدر خلاف ہوا سکندر فرخ لقا بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ نے سب سے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیں دو ایک روز میں میں بھی یہاں سے چلونگا مگر کسی نے ٹھہرنا قبول نہ کیا ایرج تو اسی وقت وہاں سے روانہ ہو بعد ایرج کے چلنے کے اور سب سردار بھی بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہونے لگے شاہزادہ وہاں سے واپس آیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار سرداران اسلام کہاں ہیں بدیع الملک نے فرمایا وہ اب روانہ ہوگئے میں نے بہت بہت کہا مگر کسی نے یہاں کا ٹھہرنا گوارا نہ کیا میں مجبور ہوگیا ملکہ خاموش ہو رہیں بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اب انتظام شروع کرو ملکہ نے زہرہ جمال کو بلایا کنیزوں سے کہا ہماری سواری کا انتظام کرو ہم تحفہ جات یہاں کے لینے کو جائینگے اور سلیم کو بلاکر فرمایا کہ خزائن طلسم سے مال و اسباب لاکر یکجا کرو سلیم بدیع الملک نامدار کے لشکر سے سرداروں کو لیکر روانہ ہوا خزائن سے مال و اسباب نکالکر بدیع الملک کے پیشکش کیا شاہزادہ نے اپنے خزانہ لشکر میں بھیج دیا دو روز تک اسی انتظام میں سب مصروف رہے تیسرے دن بدیع الملک نے مع تمام اہالیان طلسم و ملکہ ناوک افگن و زہرہ جمال کے وہاں سے کوچ کیا اور طرف طلسم فسرزرہ کے روانہ ہوئے اگر راہ میں کچھ ہوئے تو ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جس روز سے امیر کو مرصع آفتاب علم نے طلسم مرآۃ العدم کی طرف روانہ کیا تھا شب و روز انتظار میں رہا کرتے تھے سرداروں سے بھی یہی ذکر رہتا تھا کہ ابھی تک کوئی سردار کہیں سے واپس نہیں آیا اور مرصع آفتاب علم جو بدیع الملک نامدار کی خیریت دریافت کرنے گیا تھا ہنوز واپس نہیں آیا میرے دل کی عجب حالت ہے بعض بعض ساحر جو صاحبقران کے پاس اس وقت موجود تھے عرض کرتے تھے اگر حکم ہو تو ہم بھی جائیں ہر ایک سردار کی خبر خیریت لائیں امیر سب کو مانع ہوتے تھے سردار مجبور ہوکر خاموش ہو جاتے تھے مگر صاحبقران ہرکاروں کو روز دوڑ دوڑاتے رہتے تھے کہ اگر کوئی سردار آتا ہو اسکے آمد کی خبر کریں ایک روز صاحبقران اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما تھے ساحران نامی بھی حاضر تھے ذکر سرداروں کے ہو رہے تھے صاحبقران اس روز بہت بیتاب تھے ساحر یکجا رہو تے امیر فرماتے تھے کہ میں خود طلسم مرآۃ العدم کی طرف جاتا ہوں دیکھوں وہاں کیا واقعہ گذرا اب تک بدیع الملک واپس نہیں آئے جب وہاں کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو اور سرداروں کی بھی خیریت کے واسطے روانہ ہونگا ساحروں نے عرض کی یا صاحبقران آپ تکلیف نہ فرمائیں ہم لوگ جاتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو سب کی خبر خیریت لاتے ہیں امیر نے فرمایا یہ مجھے منظور نہیں جب مرصع آفتاب علم سا ساحر اب تک طلسم مرآۃ العدم سے واپس نہیں آیا تو آپ لوگ وہاں جاکر کیا کرینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ مع لشکر چلوں تاکہ میں واقف ہو اور لشکر کی ضرورت ہو جائے ساحر مجبور ہو کے

صاحبقران نے لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے اور تلاش
مین سردارون کے جاوینگے لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مشغول ہوئے امیر نے چند
ساحران نامی کو بلاکر کہا آپ لوگ یہان کی محافظت کرین مین برائے تلاش سرداران جاتا ہون معلوم نہین کہ اُن سب پر
کیا گذری ساحرون نے عرض کی غلام ہر طرح حاضر ہے۔ حضرت تو اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگون کا یہین رہنا اچھا ہے ایسا نہو کہ فیروز
وقت پا کر یہان آجائے اور طلسم پر اپنا قبضہ کرلے ساحر چپ ہو رہے صاحبقران نے اسی وقت در دولت پر مرکب
طلب کیا بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر
ابھی تیار ہوا امیر نے پایا گھوڑا بڑھا دین کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران اس طرف متوجہ ہوئے جب دامن
گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا چند ہرکارے دوا دوی کرتے ہوئے چلے آتے ہین صاحبقران نے دو ہرکارون
کو روانہ کیا کہ انکو جلد جا کر اپنے ہمراہ لے آؤ ہرکارے دوڑے ان سبکو ساتھ لائے ہرکارون نے صاحبقران زمان
کو سلام کیا ہاتھ اُٹھا کے دعائین دین پھر عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نامدار لشکر بیشمار ساتھ لیے
ہوئے آتے ہین ایسے ایسے پہلوان اُنکے ہمراہ ہین جو آج تک کسی ملک مین نہین دیکھے یقین ہو کہ مثل اُن کا
دوسرے شہر مین نہو گا علاوہ اُنکے اور لوگ بھی ایسے ایسے ہمراہ ہین جو بڑے قوی الجثہ ہین دو بادشاہان عالیجاہ
بھی ہمراہ ہین سواریان زنانی بھی ساتھ ہین مگر سب سے بڑھ کے پہلوان لائق دید ہین ہمنے آجتک کسی شاہزادے
کو اس شان وشوکت سے آتے نہین دیکھا کسی اقلیم مین کسی بادشاہ کے پاس ایسا لشکر دیکھا حضور جس وقت ملاحظہ
فرمائینگے تو بہت خوش ہونگے امیر نے فرمایا مجھکو یہ خبر سنکر اسقدر مسرت حاصل ہوئی ہے کہ حد بیان سے باہر ہے فوراً
حکم دیا کہ بارگاہ مین جلدی جلدی استادہ ہون اور سب لوگ میرے ہمراہ بدیع الملک کی پیشوائی کے واسطے
چلین یہ حکم دیکر صاحبقران نامدار مع لشکر اس طرف روانہ ہوئے یہان ملازمین بارگاہ مین آراستہ کرنے مین
مصروف ہوئے صاحبقران زمان کچھ دور گئے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی امیر نے فرمایا شاید بدیع الملک
نامدار قریب آگئے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ بدیع الملک مرکب کو کلیل پر ڈالے
عقب مین لشکر بیشمار بڑے جاہ و حشم سے آتے ہین مگر لشکر کے آخر مین چند ستون نظر آتے ہین امیر نے ہرکارون سے
فرمایا یہ ستون کیسے ہین ہرکارون نے عرض کی یا امیر یہ ستون نہین ہین پہلوان ہین صاحبقران متحیر ہوئے
ہرکارون سے کہا لشکر بہت ہے سب نے عرض کی یہ ستون جو نظر آتے ہین وسط لشکر مین ہین انتہائی لشکر انکے بعد ہے مجھے
ہو امیر نے فرمایا بدیع الملک لائق صاحبقرانی ہے اور اس سے بڑھ کے شجاع ہمارے یہان کوئی نہین جو جو باتین
برائے صاحبقرانی در کار ہین وہ سب بدیع الملک مین موجود ہین بلکہ اُس سے بڑھ کے صاحب جرات ہے یہ
ذکر تھا کہ بدیع الملک کی نظر صاحبقران پر پڑی فوراً گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک کا پیادہ ہونا تھا کہ
تمام لشکر پیادہ ہوا صاحبقران نے جو کیفیت دیکھی امیر بھی گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک اس نوازش کو
دیکھکر خوش ہوگئے مریخ سے فرمایا کہ مریخ صاحبقران کی نوازش میرے حال پر کس قدر ہے مریخ نے عرض کی کہ
شہریار آپ کو صاحبقران اپنا قوت بازو جانتے ہین اور واقعی بہت سچ ہے جو کچھ آپ کی نسبت خیال کرین وہ بیجا ہے
بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے چلے آتے تھے جب قریب پہونچے پا پیادہ دوڑ کے صاحبقران سے
ملے مگر امیر خود بھیٹ کے قریب آگئے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اپنے ساتھ لیے ہوئے بارگاہ
کی طرف روانہ ہوئے جو مکانات طلسم فیروزہ مین باقی تھے بدیع الملک کے سرداران نامی اُن مکانون مین گئے اور

لشکر کے واسطے تو بارگاہیں صاحبقران نے پیشتر سے آراستہ کرا دی تھیں سب لشکر بھی بدیع الملک کا اترا صاحبقران
گرگین دشت چنگال کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئے فرمایا یہ کون شخص ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ ملک گردستان کا
حاکم ہوا سکے ہونے ایک شہر تھا کہ اس میں سب پہلوان رہتے تھے وہ سب بھی ہمراہ ہیں صاحبقران نے فرمایا میں نے
سب کو دیکھا یہ انسان نہیں معلوم ہوتے مگر اے بدیع الملک ہزار ہزار آفرین تمہاری جرأت پر کہ تم نے مقابلہ کیا اور زیر
کر کے اپنا مطیع بنایا بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اور عنایت الٰہی کا سبب تھا ورنہ میری کیا طاقت تھی
جو ان لوگوں سے مقابلہ کر سکتا صاحبقران زمان سب لشکر کو تعلیم کر کے اپنی بارہ دری میں تشریف لائے ہنوز
بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ ہرکاروں نے آکر پھر سلام کیا دعائے دولت دیکر عرض کی یا صاحبقران ملک ایرج
نامدار تشریف لاتے ہیں صاحبقران خوش ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ لیکر چلے راہ میں مریخ آفتاب علم نے
سب کیفیت سرداروں کے اسیر ہوجانے کی بیان کی صاحبقران نے فرمایا ایرج بھی وہیں اسیر تھے مریخ نے
عرض کی ایرج اور رستم ثانی اور امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا یہ سب لوگ وہاں اسیر ہو گئے تھے جب
بدیع الملک نامدار وہاں تشریف لے گئے تو سب کو رہائی دلائی امیر نے فرمایا اس بات کو اب مجھ سے چھپاتا
مریخ نے عرض کی میں نے آپ کو آگاہی دی ورنہ اور کسی سے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے
تھے کہ ایرج نامدار کا لشکر بھی بعد جاہ و تجمل نمودار ہوا ایرج صاحبقران سے ملے صاحبقران نے فرمایا لشکر میں چلو
ایرج نے عرض کی ابھی رستم ثانی آتے ہیں صاحبقران آگے بڑھے رستم ثانی بھی آ پہنچے آگے بڑھے
صاحبقران نے رستم کو گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لیکر لشکر میں آئے دونوں سرداروں کے لشکر تو بارگاہوں میں ٹھہرے
جو خاص خاص سردار تھے انکو صاحبقران بارہ دری میں لائے سب کو اپنے آرام کی فکر ہوئی ایرج اور رستم ثانی
کو محل میں بھیجے سرداروں نے انتظام راحت درست کیا صاحبقران کو تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ پھر ہرکاروں نے
عرض کی یا صاحبقران شاہزادہ سکندر فرخ لقا تشریف لاتے ہیں امیر خوش ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ
لیکر سکندر کے لینے کو گئے سکندر نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے امیر نے
سکندر کو بھی گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لائے لشکر وہیں اترا صاحبقران بارہ دری میں آئے بیٹھے پھر ہرکاروں نے
خبر دی شاہزادہ امیر الزمان ثانی صاحبقران شاہزادہ امیر الزمان کو اپنے ہمراہ لائے انکے بعد پھر ہرکاروں
نے عرض کی کہ شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لاتے ہیں امیر انکے بھی لینے کو گئے شام تک سردار آیا کیے
جب سب آچکے تو امیر نے فرمایا ابھی خواجہ نہیں آئے بدیع الملک نے عرض کی وہ بھی آتا ہوگا صاحبقران نے
صحبت جشن آراستہ کی بدیع الملک نے لوح طلسم مراۃ العدم نذر دی ایرج نے بھی لوح پیش کی پھر تو سب
سرداروں نے لوحیں حاضر خدمت کیں امیر نے خلعت ہائے فاخرہ سے سب کو سرفراز کیا بدیع الملک نے صاحبقران
سے عرض کی کہ میرے ہمراہ جو جو لوگ ہیں میں چاہتا ہوں ہر ایک کے رتبے کے موافق انکو رہنے کی جگہ دوں صاحبقران
نے فرمایا تمہیں اختیار ہے بدیع الملک نے عرض کی آپ قیصر جان عالم سے میرے ہمراہیوں کی کیفیت
دریافت فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا میں ابھی قیصر سے پوچھتا ہوں بدیع الملک نے کہا بعد اس جلسہ کے
تحقیق کیجیے گا امیر سمجھ گئے کہ بدیع الملک کے ہمراہ جو زنانی سواریاں ہیں انکی نسبت یہ اشارہ ہے
یقین ہے قیصر کے متعلقین سے کوئی انکے ہمراہ ہو تو ہو صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا میں نے
عورات کو حرم سرا میں بھیج دیا ہے بدیع الملک نے عرض کی ان سب کی بابت آپکو اختیار تھا سب آپ کی کنیزیں ہیں

صاحبقران خاموش رہے شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی صاحبقران نے تاجسرواری کی بدیع الملک سے
فرمایا ابھی تک خواجہ نہیں آئے بدیع الملک نے عرض کی کیا عجب ہو جو آج آجائیں امیر نے فرمایا تم سے راہ میں
ملاقات نہیں ہوئی بدیع الملک نے عرض کی میں نے اُنکی خبر تک نہیں پائی گو اور لوگوں کی کیفیت سے وقتاً فوقتاً
اطلاع ہوتا رہا مگر خواجہ کی کیفیت مجھکو نہیں معلوم ہوئی امیر نے اُس روز بھی خواجہ کا انتظار کیا جب خواجہ نہ آئے
آخر صاحبقران نے مرنج آفتاب علم و بوذر کو فرمایا اے مرنج نہایت تعجب کی بات ہے خواجہ ابھی تک نہیں آئے میں
مجھے اضطراب ہے اگر ممکن ہو تو اُنکی خبر لاؤ مرنج نے عرض کی خواجہ طلسم بیت المال کی جانب تشریف لے گئے تھے
میں بھی اُسی طرف جاتا ہوں امیر نے فرمایا اگر راہ میں ملاقات ہو تو اُنکے ہمراہ آنیکا خیال نہ کرنا مجھے اطلاع دینا مرنج نے
عرض کی میں انشاءاللہ بہت جلد اُنکے حال سے مطلع کرونگا یہ کہکر مرنج آفتاب علم بوقت شب وہاں سے روانہ ہوا منزل
نوردی کرکے قریب طلسم بیت المال کے پہونچا دیکھا خواجہ سامنے سے آتے ہیں مرنج نے بڑھ کے خواجہ کو
سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا اے مرنج اس وقت تمہارا آنا بہت ہی اچھا ہوا ورنہ مجھے پریشان آنا پڑتا
مرنج نے کہا اے خواجہ خیر تو ہے خواجہ نے کہا میں نے جب طلسم کو فتح کیا تو وہاں سے مال و اسباب بیشمار لیکر چلا
کچھ لوگ بھی میرے ہمراہ تھے ایک صحرا میں پہونچا وہاں مقام کیا شب کو قزاقوں نے آکے گھیر لیا میں نے ہزار
طرح سے جان بچانا چاہی مگر کوئی صورت نہ نکلی قزاقوں نے سب مال و اسباب بھی چھین لیا اور جو لوگ میرے
ہمراہ تھے انکو بھی اسیر کر لیا لوح طلسم بھی مجھ سے چھین لی مجھکو بھی قتل کیے ڈالتے تھے مگر بڑی مشکل سے اپنی جان
بچائی ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اُنکو دیا تب اُنھوں نے مجھکو چھوڑا جب میں نے رہائی پائی تو لوح کی
یاد آئی میں نے اُنسے کہا کہ تم لوگ سب چیزیں لے لو مگر لوح مجھکو دیدو کیونکہ میں خاص اُسی کے واسطے آیا تھا
اگر لوح نہ لیکر جاؤنگا تو صاحبقران بہت آزردہ ہونگے اُنھوں نے کہا اگر تمہیں لوح لینا منظور ہو تو اُسکے عوض میں
ہمیں روپیہ دو میں نے اُنسے پوچھا کتنے روپیہ درکار ہیں اُنھوں نے کہا مبلغ ... ہم لوگ تمکو بتا سکیں تو
مرنج تم جاکر صاحبقران سے یہ سب کیفیت بیان کرو اگر امیر روپیہ روانہ فرمائیں تو میں سب کو رہائی بھی دلاؤں
اور لوح بھی لاؤں مرنج نے کہا خواجہ تم مجھے اپنے ہمراہ لے چلو میں اُن لوگوں پر سحر کرکے لوح چھین لوں خواجہ نے
جواب دیا کہ جب اُنکے پاس لوح موجود ہو تو تم کیونکر ہو سکو گے مرنج نے عرض کی خواجہ میں کسی طرح سے
اُنسے لوح لے لونگا خواجہ نے جواب دیا کہ تمہیں ان باتوں میں دخل نہیں ہے تم صاحبقران زمان کے پاس جاؤ
میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں تم امیر سے جاکر کہدو جب صاحبقران اس بات کی خبر پائینگے تو زر روپیہ روانہ کرینگے
اگر اُسکے خلاف کروگے تو میں آزردہ ہونگا مرنج نے عرض کی میری کیا مجال جو آپکے خلاف مرضی کوئی کام کروں
ابھی جاتا ہوں اور صاحبقران سے کل کیفیت عرض کرتا ہوں یہ کہکر مرنج وہاں سے روانہ ہوا المختصر صاحبقران
کی خدمت میں آکر پہونچا امیر نے مرنج کو جو دیکھا پس پا فرمایا اے مرنج خیر تو ہے تم تنہا آئے ہو خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ
لائے ہو مرنج نے عرض کی میں خواجہ کو کہتا تھا اپنے ہمراہ لاؤں مگر خواجہ سے راہ میں ملاقات ہوئی مگر اُنھوں نے
یہ حال ظاہر کیا کہ میں لوح لیکر وہاں سے چلا مگر راہ میں قزاقوں سے سامنا پڑا سب نے میرا مال اسباب لوٹ کر
مجھکو قید کر لیا ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر میں نے اپنی جان بچائی لوح جو اُنسے طلب کی تو اُنھوں نے
اُسکے معاوضہ میں روپیہ طلب کیا جب میں نے اُنسے قدر روپیہ کی دریافت کی تو اُنھوں نے ... قزاق کہتے ہیں جسقدر روپیہ
ہم لیجا سکیں اسقدر ہمیں لاکر دو تو ہم تمہارے لوگوں کو بھی رہا کر دیں ... کہا کہ خواجہ مجھے اپنے ہمراہ لے چلو

اگر خواجہ نے منظور نہ کیا ہی فرمایا کہ تم جاکر صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کرو وہ روپیہ جبتک روانہ نکرینگے لوح نہین ملیگی امیر نے کہا اے مریخ لوح تو خواجہ کے پاس ہوگی مگر سب بامین نگی قدیمی ہین تم روپیہ لیجاؤ خواجہ کو اپنے ہمراہ لے آؤ مریخ نے بہت سا روپیہ خزانہ سے لیا اُسی وقت روانہ ہوا پھر خواجہ کی تلاش مین چلا اُسی صحرا مین خواجہ سے ملاقات ہوئی مریخ نے تخت اُتارا روپیہ خواجہ کو دکھا کر کہا چلیے مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون شاید وہ روپیہ لیکر لوح کے دینے مین کچھ عذر کرین تو مین مدد دونگا خواجہ نے کہا اے مریخ اگر تم میرے ہمراہ جاؤگے تو وہ لوگ تمھاری صورت دیکھکر پوشیدہ ہو جائینگے میرا مطلب حاصل نہوگا اس سے بہتر یہ ہو کہ تم جانے کا ارادہ نہ کرو اسی صحرا مین ٹھہرو مین جاکر انکو روپیہ دیتا ہون لوح ابھی لیآئینگی مریخ نے عرض کی جو آپکی خوشی یہ کہکر روپیہ خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُٹھا کے تمذ زنبیل کیا مریخ کو اُسی صحرا مین چھوڑ کے ایک جانب روانہ ہوے مریخ اُسی صحرا مین زیر شجر بیٹھ کے خواجہ کا انتظار کرنے لگا جب بہت عرصہ ہوا تو مریخ کو خیال آیا ایسا نہ ہو کہ خواجہ کو در اصل قزاق گرفتار کرلین اور لوح نہ دین بہتر یہ ہو کہ انکی مدد کیواسطے جانا چاہیے یہ سوچ کے مریخ اُٹھا اور خواجہ کی تلاش مین آگے بڑھا

اب کیفیت خواجہ کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو روپیہ لیکر آئے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت گماشتے کی بنائی تھوڑی دیر وہین بیٹھے رہے جب بہت عرصہ ہوا تو اُٹھکر چلے راہ مین مریخ سے ملاقات ہوئی مریخ نے دیکھا ایک شخص آتا ہو کاندھے پر اُسکے ایک تھیلی پڑی ہو چارون طرف دیکھتا ہوا آتا ہو مریخ نے خیال کیا یقین ہو یہ شخص اسی طرف سے آتا ہو اس سے کیفیت خواجہ کی دریافت کرنا چاہیے یہ سوچ کے مریخ نے کہا میان مسافر تم ایک بات کہتا ہو گماشتہ متحمل ٹھہرگیا مریخ نے کہا تم کس طرف سے آتے ہو کہان جاتے ہو گماشتہ نے جواب دیا کہ مین مہران بازرگان کا گماشتہ ہون زر انداز میرا نام ہو ایک شخص خواجہ عمرو نامے اِس طرف آیا تھا شاید طلب بیت المال کو فتح کرکے اپنے گھر کو جاتا تھا اسکو راہ مین قزاقون نے گرفتار کرکے مال و اسباب اسکا چھین لیا اور اسکے ہمراہیون کو اسیر کیا اسپر بھی سخت اذیتین پڑین ہمارے سوداگر صاحب نے ترس خدا کے واسطے روپیہ قزاقون کو دیا جب اُنھون نے اُس شخص کو رہا کیا جب اُسنے رہائی پائی تو لوح طلب کی قزاقون نے لوح کے عوض مین روپیہ طلب کیا اُسکے پاس وہان روپیہ تو موجود نہ تھا مگر کسی طرح سے اُسنے اپنے مالک کو خبر کرائی وہان سے روپیہ آیا تو قزاقون سے روپیہ دیکر لوح لی اور روانہ ہوا جب ہمارے سوداگر صاحب نے دیکھا کہ یہ چلا جاتا ہو اور اب یہ نہ ملیگا تو اُس سے روپیہ طلب کیا اُسنے انکار کیا سوداگر صاحب نے اُسکو اسیر کرلیا جب اُسپر مصیبت سخت پڑی تو اُسنے کہا یہان سے قریب جو صحرا ہو وہان ایک شخص مریخ آفتاب علم نام ایک شجر کے سایہ مین بیٹھا ہو اگر اُس تک میری اسیری کی خبر پہونچ جائے تو یقین ہو کہ وہ اسی وقت روپیے کا سامان کرے لہذا مین مریخ آفتاب علم کے پاس جاتا ہون اگر وہ اُس صحرا مین مل گیا تو اُس عیار کی کیفیت مریخ سے بیان کرونگا وہ فوراً روپیہ کا بندوبست کرکے اسکو رہا کرلیجائیگا مریخ نے کہا وہ سوداگر صاحب کہان ہین جنھون نے خواجہ کو گرفتار کیا ہو گماشتے نے جواب دیا اسکے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہو اگر روپیہ تمھارے پاس موجود ہو اور تم انکو رہا کرانا چاہو تو تحقیق کرو ورنہ مین مریخ کے پاس جاتا ہون وہ فوراً روپیہ لاکر اُس عیار کو رہا کرلے جائیگا

مریخ نے کہا اے شخص تو مریخ کو پہچانتا ہو گماشتے نے کہا میں نے نام بھی آجتک نہ سنا تھا اسوقت اس عیار کی
زبانی معلوم ہوا مریخ نے کہا تو جبل تلاش میں جاتا ہو وہ شخص ہی ہوں اپنے سوداگر صاحب کے پاس مجھکو لے چل میں انسے
گفتگو کرونگا گماشتے نے کہا مجھسے سوداگر صاحب اور عیار نے منع کر دیا ہو کہ جبتک وہ روپیہ لیکر نہ آئے یہانتک
کسو نہ لانا لہذا تم جاکر روپیے لے آؤ تو میں تمہیں اپنے ہمراہ لے چلوں مریخ کو غصہ آیا چاہا اس گماشتے کو
ایک ہاتھ تلوار کا ماروں کہ سر اڑ جائے لیکن سوچا کہ ایسا نہ ہو کسی طرح کی خرابی واقع ہو اسکی اطلاع پہلے
صاحبقران کو کرنا چاہیے جو کچھ وہ فرمائیں وہ کرنا اچھا ہو خیال کرکے گماشتے سے کہا تم یہیں ٹھہرو میں
صاحبقران کی خدمت میں جاتا ہوں وہاں سے ابھی روپیہ لیکر آؤنگا تمہارے ہمراہ چلکر خواجہ کو چھڑا دونگا
گماشتے نے کہا اگر جلدی آؤگے تو مجھکو یہاں پاؤگے ورنہ میں چلا جاؤنگا پھر اس طرف نہ آؤنگا مریخ نے کہا
میں بہت ہی جلد اپنے تئیں یہاں پہونچاؤنگا مطلق دیر نہ لگاؤنگا مگر بھائی یہ خیال کرو کہ یہاں سے دو سو کوس جاتا ہوں
پھر وہاں سے واپس آتا ہو گماشتے نے کہا تم مسخرا کرتے ہو بھلا کون شخص ایسا ہو جو ایک دم میں دو سو کوس چلے
اور پھر واپس آئے مریخ نے کہا بھائی یہ کیا بڑی بات ہو میں بزور سحر جاؤنگا اور واپس آؤنگا تمہیں اس بات
کا تعجب بیکار ہو گماشتے نے کہا خیر جس طرح تمہارے مزاج میں آئے جاؤ مگر جلد واپس آؤ مریخ وہاں سے
روانہ ہوا سحر کو اپنے زور دیا تخت ہوا سے بھی زیادہ رواں ہوا تھوڑے عرصے کے بعد خدمت صاحبقران
میں پہونچا امیر بزم عیش میں مع جملہ سرداران نامی کے تزوکش تھے مریخ نے آکے سلام کیا
صاحبقران نے کہا مریخ خواجہ کہاں ہیں مریخ نے عرض کی خواجہ نے جس سوداگر سے روپیہ قرض لیکر اپنی جان
بچائی تھی اسکا روپیہ دینا ضرور تھا جب خواجہ وہاں لوح لینے گئے اور لوح لیکر چلے اس سوداگر نے اپنا
روپیہ خواجہ سے طلب کیا انکے پاس کہاں تھا سوداگر نے اسیر کر لیا اب بڑی عزت سے انکو رکھا ہو اسکا
گماشتہ میرے پاس آیا ہو دو لاکھ روپیہ طلب کرتا ہو اگر آپ روپیہ مرحمت فرمائیں تو میں اسیوقت جاؤں اور خواجہ کو چھڑا لاؤں
گماشتے سے وعدہ کرکے آیا تھا کہ میں ابھی آتا ہوں بلکہ اسنے یہ بھی کہا کہ اگر دیر ہوگی تو میں چلا جاؤنگا پھر تمہیں
خواجہ کا پتہ نہ ملیگا امیر نے فرمایا اے مریخ خزانے سے روپیہ لو اور اسی وقت جاؤ مگر
خواجہ کو اپنے ہمراہ لانا مریخ نے عرض کی اب خواجہ کے لانے میں کیا عذر ہو یہ کہکر مریخ نے خزانے سے
دو لاکھ روپیہ لیا اور اس صحرا کی طرف روانہ ہوا صحرا میں پہونچکر مریخ کو شام ہوگئی مگر گماشتے کو زیر نخل پایا مریخ
نے اسکا بعد شکریہ ادا کرکے کہا بھائی روپیہ میں لایا ہوں اب میرے ہمراہ چلکر خواجہ کو رہا کرا دیجیے
گماشتے نے کہا یہ وقت تاجر صاحب کے عیش و آرام کا ہو کسی قسم کا معاملہ اس وقت نہیں ہوتا ہو لازم آپکا
یہ ہو کہ شب بھر اسی صحرا میں قیام فرمایے صبح کو سوداگر صاحب کے پاس چلے چلیے گا میں اسوقت جاکر آپکا
ذکر کیے دیتا ہوں مریخ نے کہا تمہیں اختیار ہو میں اسی صحرا میں شب بھر بسر کرونگا گماشتے نقلی نے کہا مجھے
خوف نہیں ہو اس صحرا میں کوئی شخص ایسا نہیں رہتا ہو کہ جو آپ کو آزار پہونچائے مریخ نے جواب دیا مجھے
اس بات کا خوف نہیں ہو مگر اپنی زحمت پر افسوس آتا ہو اگر میں جاتا تو اسوقت اس صحرا میں کیوں آتا شب بھر
شریک بزم عشرت رہتا گماشتہ نقلی نے کہا اگر تم اس وقت واسطے تو مجھسے ملاقات کیونکر ہوتی
اور آپ کا تذکرہ وہاں کون کرتا مریخ خاموش ہو رہا گماشتہ مریخ سے رخصت ہوکر روانہ ہوا مریخ نے
شب کو مطلق قیام کیا جب رات زیادہ گئی مریخ سو رہا خواب کی بصورت گماشتہ ایک جگہ پوشیدہ ہو رہے

تھے جب انھوں نے دیکھا کہ مریخ سو گیا زنبیل سے تخت نکالا تخت پر بیٹھ کے اسکے تخت سے زیب پر چھپے روپیہ تخت پر رکھا تھا خواجہ نے مریخ کو غافل پاکر روپیہ نذر زنبیل کیا اسی وقت وہاں سے روانہ ہوگئے ان
ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ کی عرض کی جاتی ہے

الغرض جب صبح کو مریخ کی آنکھ کھلی اپنے پاس روپیہ نہ پایا بہت گھبرایا دل میں خیال کیا کہ اب سوداگر کے پاس کیونکر جاؤں اور خواجہ کو کیونکر رہا کرائے لاؤں پھر خیال کیا کہ اب پھر صاحبقران کے پاس چلکر یہ کیفیت بیان کروں اور روپیہ وہاں سے لاکر سوداگر کے پاس جاؤں یہ سوچ کر مریخ وہاں سے روانہ ہوا اور طرف صاحبقران کے چلا اسکو راہ میں چھوڑیے خواجہ کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ خواجہ روپیہ لیکر روانہ ہوئے قریب صبح طلسم فیروزہ میں پہونچے گھبرائے ہوئے صاحبقران کے پاس آئے امیر اسوقت نماز پڑھ رہے تھے خواجہ خاموش کھڑے رہے جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی اور سلام طلب کیے تو خواجہ نے سلام کیا امیر نے خوش ہوکے کہا اے خواجہ تم بڑا کام کیا کہ مریخ آفتاب عالم کہاں ہے خواجہ نے کہا میں مریخ کے حال سے واقف نہیں ہوں آپکی وجہ سے بڑے بڑے مصائب اٹھائے ہیں نہیں معلوم کس طرح سے اپنی جان بچائی قزاقوں نے لوٹ لیا تھا جب آپ نے روپیہ بھجوایا تو ان قزاقوں سے میں ایک تاجر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اپنی جان قزاقوں کے ہاتھ سے بچائی تھی جب لوح لیکر وہاں سے چلا اس تاجر نے اسیر کیا اسکے گماشتے کو بھیجا مریخ کا بھی پتہ نہ تھا میں نہ معلوم ہوا اسنے لوح لیکر مجھکو رہا کیا کہا جب میرا روپیہ بھیجو گے تو لوح تمہیں ملیگی صاحبقران نے فرمایا خواجہ میں نے مریخ کو روپیہ دیکر روانہ کر دیا تھا خواجہ نے کہا اگر اسکو روپیہ پہونچتا تو وہ لوح کیوں نہیں لیتا اسکے بعد سے آدمی آئے تھے لوٹ لی ایسی میں روپیہ مجھکو عنایت ہو تو میں جاکر انکو دوں لوح اُنسے لوں امیر نے فرمایا خواجہ اُن لوگوں کو میرے سامنے لاؤ میں روپیہ انکو دیکر لوح ان سے لونگا خواجہ نے عرض کی وہ لوگ یہاں نہیں آتے میں نے بہت کہا اگر انھوں نے یہ بات ظاہر کی کہ وہاں تمہارا لشکر موجود ہے اگر ہمکو طلب کر کے مار ڈالیں اور لوح نہیں لیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں اس خوف سے وہ لوگ بہت ڈرتے ہوئے ہیں امیر نے فرمایا خواجہ تم اسی تو مشہور ہیں میں روپیہ منگائے دیتا ہوں اب تو کوئی ضرورت اور نہ ہوگی خواجہ نے کہا یہ صاحب نہ معلوم میں نہیں جانتا مگر اسوقت تو روپیہ منگا دیجیے ایسا نہو وہ لوح طلسم لیکر چلے جائیں تو اور مشکل ہو امیر نے اسی وقت دو لاکھ روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لیکر وہاں سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آکے دیکھا مریخ آفتاب عالم صاحبقران کے پاس بیٹھا ہوا کچھ احوال شب بیان کر رہا ہے خواجہ نے ذہن سے کہا ہاں مریخ صاحب آپ صاحبقران سے میری رہائی کے واسطے روپیہ لے گئے تھے کیا ہوا مریخ نے کہا خواجہ وہ روپیہ غائب ہو گیا خواجہ نے کہا ممکن نہیں کیونکر تمہارے پاس سے روپیہ غائب ہوا مریخ نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا جب تم نے تخت کو معلق قائم کیا تھا تو قزاقوں کی مجال نہیں تھی کہ وہ روپیہ تمہارے تخت پر سے لیجاتے بہتر تمہارے واسطے یہ ہے کہ وہ روپیہ مجھکو دو صاحبقران نے کہا خواجہ اب روپیہ لیکر جاؤ گے خواجہ نے کہا میں اپنے قرضداروں کو کچھ سمجھا دوں اتنے دنوں کے بعد میں آیا ہوں قرضداروں نے دیکھا اب میرے واسطے اور مصیبت ہے اگر انکو روپیہ نہ پہونچیگا

تو بڑی خرابی ہوگی جب میں لوح لیکر چلا تو راہ میں میرے قرضخواہوں نے روکا میں نے لوح دیدی اب مرتج سے روپیہ لیجاکر انکو دونگا تو اس مہینے کا سود ادا ہوگا تب وہ لوح دینگے امیر نے کہا خواجہ اب روپیہ تمہی لیکر جاؤ تب خواجہ نے کہا لوح بھی نہیں آئیگی مرتج نے عرض کی خواجہ آپ کیوں خفا ہوتے ہیں میں روپیہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکے مرتج اٹھا صاحبقران نے فرمایا ہمارے خزانے سے روپیہ لاکر خواجہ کو دیدو خواجہ نے کہا میں جاکر خزانے سے روپیہ نہ لونگا پہلا مرتج تو مجھے روپیہ دیوے امیر نے فرمایا اب مرتج کی طرف سے ہم دیتے ہیں خواجہ نے کہا اسکی ضرورت نہیں مرتج کیا محتاج ہے مرتج نے ہنسکر کہا خواجہ میں روپیہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکر ہزار روپیہ اپنے ملازمین کے ہاتھ خواجہ کو بھیج دیا خواجہ خزانہ صاحبقران سے گئے وہاں سے بھی روپیہ لیا تھوڑی دیر کے بعد لوح لیکر آئے یہ وقت وہ تھا کہ سب سردار صاحبقران کی بارگاہ میں موجود تھے کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے فرمایا خواجہ لوح لائے خواجہ نے عرض کی لوح حاضر ہے امیر نے فرمایا میں مشتاق ہوں لوح دکھاؤ خواجہ نے کہا میرے واسطے انعام جو کچھ آپ نے تجویز کیا ہو وہ پیشتر عنایت فرمایئے تو میں لوح دکھاؤں امیر نے فرمایا خواجہ اسقدر روپیہ تمنے لیا ابھی تک تمہاری طمع دفع نہیں ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اگر وہ روپیہ مجھکو ملا تو میں ہرگز آپسے وہ روپیہ کا سوال نکرتا وہ تو آپنے اپنی غرض کے واسطے روپیہ دیا اگر آپ نہ دیتے تو لوح کیونکر پاتے اب میری جانفشانی و [illegible] پر توجہ فرمائیے جو کچھ انعام عطا فرمایئے تھوڑا ہے امیر نے بہت کچھ زر و جواہر اسوقت تک خواجہ کو دیا خواجہ نے شکر کیا زنبیل میں رکھا پھر اپنی کرسی پر جاکے بیٹھے امیر نے فرمایا خواجہ لوح کہاں ہے عمرو نے کہا میرے پاس ہے امیر نے فرمایا تمکو انعام بھی ملچکا اب لوح دینے میں کیا انکار ہے عمرو نے عرض کی ابھی لوح کی قیمت باقی ہے میں نے کیا ایسی بیش قیمت چیز مفت دیدونگا اگر کسی جوہری کے ہاتھ فروخت کرونگا تو بھی مجھے بہت کچھ روپیہ ملیگا صاحبقران مجبور ہوئے [illegible] سب ہنسنے لگے غرض صاحبقران نے خواجہ کو بہت سا روپیہ دیا جب خواجہ نے لوح زنبیل سے نکالی عرض کی یا صاحبقران اب اس شرط سے لوح دیتا ہوں کہ جب آپ قتل فیروز سے فراغت پائیے گا تو لوح مجھی کو واپس دیجیے گا صاحبقران نے کہا خواجہ اجی تم قیمت لے چکے اب کیوں لوح کا دعوی کرتے ہو خواجہ نے کہا یا صاحبقران میں دو وجہ سے لوح طلب کرتا ہوں ایک تو یہ سبب ہوگا بعد قتل فیروز لوح بیکار ہے بیکار شے کو آپ کیا کرینگے دوسری وجہ یہ کہ میں نے بڑی جانفشانی سے اسکو پایا ہو یہ میرے پاس ایک سند [illegible] علم کی رہیگی [illegible] آپ ہی کا [illegible] صاحبقران نے ہنسی سے کہا اچھا خواجہ بعد قتل فیروز ہم لوح بھی تمکو دیدینگے خواجہ نے صاحبقران کو لوح دی امیر نے لوح کو دیکھکر چاہا کسی کے سپرد کریں خواجہ نے کہا مجھسے بڑھکے اسکی حفاظت کوئی نہ کریگا آپ مجھی کو مرحمت فرمایئے جب ضرورت ہوگی حاضر کرونگا امیر نے کہا خواجہ اب لوح تمہیں دیلگی خواجہ نے عرض کی یا امیر میں اس لوح کو بڑی جانفشانی سے لایا ہوں جیسی حفاظت اسکی میں کرونگا دوسرے سے نہیں ہوگی صاحبقران نے ہنسکر کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہو تو لوح اپنے پاس رکھو خواجہ نے لوح صاحبقران سے لیکر زنبیل کی امیر نے قیصر جادو باطن کو بلایا اور بدیع الملک نے کہا تھا کہ قیصر جادو باطن سے کچھ تحقیق کیجیے گا لہذا کس امر کے واسطے [illegible] نے کہا ہو قیصر نے عرض کی یا صاحبقران شاہزادے نے علم [illegible] کے ایک [illegible] کیا کہ نام اسکا صنم لدہ آذری مشہور ہوا ان کی حکمران ملکہ [illegible] تھی اصل میں خاندان [illegible] سے تھی مگر انتقام جادو نے ایسا گمراہ کیا تھا کہ ملکہ کو اپنے مذہب کی کیفیت مطلق نہ معلوم تھی جب بدیع الملک یہاں تشریف لے گئے اور ملکہ کو مسلمان کیا تو پھر اسے [illegible] فاتحہ مزار

نوذر اور زنگ نشین پر جو والد ملکہ ناوک افگن جادو کے تھے ۔ لے وہاں صاحبزادے نے ایک اسم اعظم اور ایک وصیت نامہ پایا اس وصیت نامے میں یہ لکھا تھا کہ اے ملکہ ناوک افگن تیری زوجہ ہو خدا اسکے بطن سے ایک فرزند عطا فرمائے گا نام اس فرزند کا **رفیع الجنت** ہوگا وہ شیر شبستان شجاعت **طلسم نور آگین** کو فتح کریگا لوح اسی کے واسطے ہے **صاحبقران** یہ کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اسی روز شب کو **بدیع الملک** کا نکاح حسب دستور ملکہ **ناوک افگن** سے کیا ناظرین والا تمکین کو اس بات کا خیال رہے کہ بطن ملکہ **ناوک افگن** سے ایک شیر بیشہ ہیجا پیدا ہوگا **طلسم نور آگین** کو عوض میں خون ناحق پدر ملکہ ناوک **افگن** کے فتح کریگا مگر ذکر اسکا دفتر **آفتاب شجاعت** جو بعد **لعل نامے** کے ہے اس میں آئیگا جس وقت ناظرین اس دفتر کو ملاحظہ فرمائینگے لطف اٹھائینگے اس میں **بدیع الملک کے صاحبقرانی** کا حال ہے وہ بھی عجب طلسم اور جیسی جیسی لڑائیاں اس دفتر میں ہیں انکی تعریف امکان سے باہر ہے یہاں سے **لعل نامہ** ختم ہوا ہے وہیں سے اس دفتر کا سلسلہ ملتا ہے **بدیع الملک صاحبقران** ہوتے ہیں اور امیر خانہ کعبہ جاتے ہیں واقعی یہ وہ دفتر ہے جسکا نام تک بڑے بڑے داستان گویوں نے نہیں سنا یوں تو کوئی اپنے ہی منہ سے کہتا مگر یہ دفتر جیسا ہے ناظرین ملاحظہ فرمالینگے زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم صاحب تقریر ہے کہ **رفیع الجنت طلسم نور آگین** کو فتح کرینگے مگر ذکر اسکا اس دفتر میں نہیں ہے اب کیفیت **صاحبقران** کی ملاحظہ فرمائیے کہ جب **امیر** نے **بدیع الملک** کا عقد کیا تو انکی تہنیت میں کئی روز جلسہ رہا بعد فراغ **امیر** نے **مریخ آفتاب علم** کو بلایا کہا اے **مریخ** یہ سلطنت تمہیں مبارک رہے کہ سوائے تمہارے اسکا مستحق کوئی نہیں ہے تم یہاں کی حکومت کرو کیونکہ ہم اب برائے تلاش **زمرد ثانی** اور **فیروز** جاتے ہیں **مریخ** نے عرض کی یا **صاحبقران** بھلا میں رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر زندہ رہونگا **بدیع الملک** نامدار کا فراق مجھے ہلاک کر ڈالیگا میں چاہتا ہوں اس سلطنت کو آپ پر سے تصدق کر کے کسی اور کو دیدوں اور میں شب و روز غلامی میں حاضر رہوں **صاحبقران** نے **بدیع الملک** کو بلایا فرمایا کہ تم **مریخ آفتاب علم** کو سمجھاؤ کہ اپنی سلطنت لے اور عیش و عشرت یہاں بسر کرے **بدیع الملک** نے بھی **مریخ** سے کہا مگر **مریخ** نے کسی کا کہنا قبول نہ کیا اب **صاحبقران** مجبور ہوئے تو اور ایک شخص کو وہاں کا حاکم بنایا اسی روز فوج میں بھی اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں ہم **زمرد ثانی** کی تلاش میں جائینگے لشکر میں جو خبر پہنچی سفر کی تیاری ہونے لگی **صاحبقران** نے **مریخ آفتاب علم** کو بلایا کہا اب کس طرف چلنا چاہیے **مریخ** نے عرض کی زمرد **طلسم نہ طاق** میں پوشیدہ ہے اگر وہاں تشریف لے چلیے تو کیا **عجب** ہے کہ سب لوگ وہیں ملیں **تورج** بھی وہیں ہے اور **فیروز ستارہ پیشانی** بھی ہے اگر یہ لوگ متفرق ہوگئے ہونگے تو بھی وہاں چلکر پتہ معلوم ہو جائیگا مگر زمرد تو **طلسم نہ طاق** میں ہے **صاحبقران** نے فرمایا اب **طلسم نہ طاق** کی طرف چلنا چاہیے ہاں مگر اور لوگ وہاں نہ ہونگے تو انکا پتہ معلوم ہو جائیگا **مریخ آفتاب علم** نے عرض کی **طلسم نہ طاق** عجب طلسم ہے وہاں کا بادشاہ **اشراق جادو** آئینہ پرست کے لقب سے مشہور ہے اسکے طلسم میں ایک ساحرہ ہے جسکو **آئینہ اندام جادو** کہتے ہیں وہ ملعون دعوے خدائی کرتا ہے اسکے فرمانبردار بہت سے ہیں یہاں شہر پر بہت سے جانور بہت سے درندگان صحرائی بہت سے درخت عجیب الخلقت اسکا نام لیا کرتے ہیں ایک صحرا ہے اس کا نام **آئینہ اندام** نے معبدگاہ رکھا ہے جو کوئی اس مرتد کو خداوند کہتا ہے اور عبادت کرنا چاہتا ہے تو **آئینہ اندام** انکو اسی صحرا میں بھیج دیتا ہے صحرا میں بہت سے بڑے پتھر کے بنے ہوئے ہیں وہ لوگ انھیں مجسموں میں جاکر ملتے ہیں

یکینہ اندام ایسا سحر کرتا ہے کہ مبہوت ہوجاتے ہیں اسی غفلت میں شب و روز اس کا ذکر کانام رٹا کرتے ہیں دو وقت
انکے واسطے کھانا بھیجا جاتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے تئیں زمین میں دفن کرا کے حبس دم
کر لیا ہے وہ بزرگان دین مشہور ہیں انکے مزاروں پر میلہ ہوتا ہے وہاں سے انسان اور حیوان اور درخت اور خاک
اور پہاڑ اور دریا سب آئینہ اندام جادو کے سحر سے مجبور ہیں اگر وہ اشارہ کرے تو دریا تمام طلسم کو غرق کر دے
اگر درختوں سے اشارہ کرے تو درخت جڑ سے اکھڑ کر مثل انسان کے کام کریں آئینہ اندام جادو بڑا ساحر
زبردست ہے امیر نے فرمایا دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر ہست ۔ اگر فضل خدا شامل حال ہے تو اس کو
بھی زیر کرینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار اس طلسم کے عجائبات کہاں تک عرض کروں ایک گلزار نہ طاق
اس طلسم میں بنا ہے کہ دروازہ اسکا ہمیشہ بند رہتا ہے وہاں کے دو حاکم ہیں ایک کا نام ایوان جادو ہے دوسرے
کا نام کیوان جادو ہے جسے طلسم بنا ہے وہ دروازہ بند کر دیا گیا ہے نہیں معلوم کس لیا ہے سننے میں آیا ہے کہ جب
طلسم کشا اس طلسم میں جائیگا اور بانیان طلسم اس سے بہت مجبور ہونگے تو وہ دروازہ کھولا جائیگا امیر نے فرمایا
واقعی طلسم بہت بڑا ہے مگر خدا مالک ہے دیر تک صاحبقران سے مریخ آفتاب علم طلسم نہ طاق کا ذکر کرتا رہا جب صاحبقران
کے اور سردار حاضر ہوئے امیر نے مخاطب ہوئے مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک نامدار نے آکے
عرض کی لشکر میں سب تیار ہیں جس وقت آپ تشریف لے چلیں گے سب ہمراہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا
پیش خیمہ روانہ کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی یہ انتظام بھی ہو چکا کوئی دقیقہ باقی نہیں ہے محض آپ کے
چلنے کی دیر ہے صاحبقران نے فرمایا شب بھر یہاں جشن رہے صبح کو بعد نماز سحر یہاں سے توجہ کریں بدیع الملک
نے بھی اس رائے کو پسند کیا شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی اور وقت نماز صبح آیا صاحبقران نے مع جملہ
سرداروں کے نماز پڑھی بعد نماز سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں سب ہمراہ
منتظر تھے خادموں نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر بیحساب ہمراہ لیکر جانب طلسم
نہ طاق روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جس دن سے اس نے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور نخجگان اور نوبہار کو گمراہ کر کے معبد گاہ میں بھیجا تھا
اس روز سے اشراق جادو اکثر کہا کرتا تھا کہ یا خداوند یہ جو چار بندے آپ کی عبادت کرنے میں ہیں ان کے
پاک نفس ہیں میں جانتا ہوں کہ خداوند کو بھی ان کا خیال ہوگا اور بعد انقضائے میعاد عبادت انکے مطالب
دلی قرو ہونگے آئینہ اندام جواب دیتا تھا یہ لوگ ہمیشہ یونہیں میری عبادت کرتے رہینگے اگر انکے مطالب
بر بھی آئینگے اسوقت بھی ان میں کا کوئی سحرا سے معبد گاہ سے نکلنا منظور نکریگا اور اپنی جملہ راحتوں سے میری
عبادت کو اچھا جانے گا کیونکہ اب انکے دلوں میں کسی طرح کی کدورت باقی نہیں ہے بلکہ سب کے قلب صاف
ہو گئے انکو ذائقہ عبادت سے بڑھ کے دوسری چیز مرغوب نہیں ہے اور یہ لوگ چند روز میں بزرگان دین
تصور کیے جائینگے بڑے رجوع قلب سے میری عبادت کر رہے ہیں اشراق آئینہ پرست بہت
کچھ بحث کیا کرتا تھا اسی طرح جب مدت دراز گذر گئی تو ایک روز اشراق نے آئینہ اندام جادو سے کہا یا خداوند اب
تو مدت عبادت بھی ختم ہو گئی اب آپ کو لازم ہے کہ فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی وغیرہ کی مرادیں بر لائیے آئینہ اندام نے

اُنسے جاکر کہو اگر وہ جانا قبول کرین تو مین ابھی سامان کردون وہ جاکر مسلمانون کو قتل کرین اور اگر اُن لوگون کا جی یہان سے جانے کو نہ چاہے تو مین مسلمانون کو یہین بلا لون اور سب کو تباہ و برباد کردون طلسم فیروز یہ کا سب انتظام بھی درست ہو جائے حمزہ بھی قتل ہو اُسکے سردار بھی مارے جائین اشراق آئینہ پرست یہ بات سُنکر عبدگاہ مین آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے بیٹھا ہے اشراق نے آواز دی فیروز نے آنکھ کھولی اشراق کو سلام بھی نہین کیا ہاتھ سے اشارہ کرکے پھر آنکھ بند کر لی مطلب اشارے کا یہ تھا کہ یہان نہ ٹھہرو چلے جاؤ اشراق نے کہا مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہی فیروز نے پھر آنکھین کھول دین اور کہا اے اشراق تمھین خداوند نے میرے پاس کیون بھیجا ہی کیا کام ہی مین اسوقت ایک باغ پُرفضا کی سیر کر رہا تھا وہان عجب عجب باتین حسینون سے ہو رہی تھین اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہی کہ اب اپنے طلسم کی طرف جانا چاہتے ہو اور مسلمانون سے اپنا عوض لینا چاہتے ہو یا نہین اگر یہان سے اُٹھنے کو نہ جی چاہے تو مسلمان یہان بھی آسکتے ہین خداوند بلا سکتے ہین یہین بلا کر سب کو تباہ و برباد کردین فیروز نے جواب دیا کہ مین اب طلسم مین نہین جاؤنگا خداوند مسلمانونکو یہین بلا کر اُنکے دل مین نور ایمان اُتار دین کہ وہ سب بھی معروف عبادت ہون اگر نامنظور کرین تو خداوند سبکو جلا کر خاک کرین اشراق نے کہا ای فیروز ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا خداوند نے خود فرمایا ہی کہ اگر فیروز چاہے تو ہم سابق سے اُسکے طلسم کو بڑھا دین اور سحر مین بھی اُس کو ایسی قدرت عطا فرمائین کہ دنیا مین کوئی ساحر اسکا مقابلہ نکر سکے اور مسلمانون سے عوض بھی ایسا لین کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑین یا سب کے دلون مین نور ایمان پھونک دین فیروز پر آئینہ اندام نے ایسا سحر کیا تھا کہ ہر وقت اس کو شیاطین کی صورتین نظر آتی تھین انھین کو دیکھا کرتا تھا ہر وقت مبہوت رہتا تھا اس نے اشراق سے کہا خداوند کو اختیار ہی جیسا مجھے وہ میرے حق مین مناسب سمجھین ویسے وہ کرینگے مجھکو سب سے بڑھ کے یہان کے رہنے مین راحت ہی اشراق آئینہ پرست حجرے سے یہ کہتا ہوا باہر آیا کہ واقعی خداوند آئینہ اندام کی بڑی قدرت ہی اسنے انکی عبادت کی ہی اور ہر وقت باغ اور زنان ماہرو کے نظارے میسر رہتے ہین اب اسکو اپنے طلسم کی بھی پروا نہین یہ کہتا ہوا زمرد ثانی کے حجرے مین آیا دیکھا زمرد برہنہ زمین پر اوندھا پڑا ہی آنکھین بند ہین اشراق کو بہت ہنسی آئی مگر ضبط کر کے زمرد ثانی کو آواز دی زمرد نے کچھ جواب نہ دیا اشراق نے پھر آواز دی زمرد سیدھا ہوا آنکھین کھولکر اشراق آئینہ پرست کی طرف دیکھا اشراق نے کہا اے زمرد مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہی زمرد نے کہا اے اشراق اگر تھوڑی دیر تم اور ٹھہر جاتے تو میرا مطلب دل بر آتا مین عجب کیفیت مین تھا ایک جوان پُرنور مجھسے معروف اختلاط تھا میرے تمام اعضا کو اسکے وجہ سے راحت پہونچ رہی تھی تمنے جو آواز دی مین اُٹھ نہ سکا اور از دیاد حظ سے کچھ جواب بھی نہ دے سکا جب تمنے دوسری آواز دی تو وہ جوان ایک ہوا ہو گیا مین اُٹھ بیٹھا اشراق نے اپنے دل مین کہا یہان تو عجب عجب باتین سننے مین آئین زمرد نے کہا اب جو کچھ تمھین بیان کرنا ہو جلد بیان کرو کہ مین پھر خداوند کا نام ورد زبان کرون اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہی کہ اب زمانہ عبادت گذر گیا اور تم لوگون نے خوب عبادت کی ہم بہت خوش ہوے اب مسلمانون کے حق مین جو چاہو ممکن ہی اگر کہو تو تمھارے ہمراہ لشکر کرین تم جاکر حمزہ کو گرفتار کر لاؤ خداوند اُسکے دل مین بھی نور ایمان اُتار دین اگر تمھین وہان جانا نا گوار ہو تو خداوند مسلمانون کو یہین بلا لین زمرد بھی سحر کی وجہ سے مبہوت تھا کہا مین نہین جانتا خداوند کے مزاج مین آئے وہ کرین مین اب اپنی بقیہ عمر عبادت مین بسر کرون گا

بھلا یہ لطف کہان ممکن ہوگا اشراق نے کہا اے زمرد بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایسا کہتے ہو زمرد نے کہا مین یہان بہت راحت سے ہون مجھے اب کسی بات کی ضرورت نہین ہے مین نہین چاہتا کہ مسلمانون سے پھر دون اور اپنی عبادت مین خلل ڈالون جیسا خداوند مناسب جانین کرین جو کچھ سبب مجھسے عالم خواب مین فرما چکے ہین اُسکو مین منظور کرلونگا اشراق آئینہ پرست وہان سے بھی باہر آیا زمرد پھر اُسی صورت سے لیٹ گیا اشراق توبرج کے حجرے مین آیا دروازہ کھولا دیکھا توبرج آنکھین بند کیے ہوے ناچ رہا ہے اشراق نے تین چار آوازین دین تب توبرج نے آنکھ کھولکر اشراق کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھکر پھر آنکھ بند کرلی اشراق نے پھر بہ آواز بلند کہا اے توبرج مجھے خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے توبرج ٹھہر گیا آنکھین کھولکر اشراق جادو سے کہا کیا حکم ہے اشراق نے کہا خداوند نے اس غرض سے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے کہ اب مدت عبادت تم لوگون کی ختم ہوئی اور خداوند تم سب سے بہت راضی ہین لہذا مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو توبرج نے کہا اب ہمین کسی کے حق مین کچھ درکار نہین ہے ہم اپنی عمر عبادت مین صرف کرینگے اس مین ہمکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین اسوقت بھی ایک محفل مین بہت سی نازنینان مہ سیما جمع ہین محفل شراب ہو رہا تھا مین نشہ شراب کی وجہ سے بہک رہا تھا نازنینان محفل میرے گلے مین بانہین ڈالکر سنبھالتی ہین اور زیادہ بہکاتا تھا تمنے بہت سی آوازین دین جب مینے خداوند کا نام سنا تو آنکھ کھولی اگر تم نام خداوند کا نہ لیتے تو مین ہرگز آنکھین نہ کھولتا اشراق آئینہ پرست نے کہا تمنے جس مراد کے واسطے عبادت اختیار کی تھی وہ مراد تمھاری بر آئی اب تم کیون اتنی تکلیف گوارا کرتے ہو توبرج نے جواب دیا یہ تکلیف ہم کو سو راحتون سے زیادہ ہے ہم عبادت کبھی ترک نکرینگے اشراق نے کہا کیا حکم خداوند بھی نہ مانوگے توبرج نے جواب دیا کہ اگر خداوند ہمسے فرمائینگے تو ہم انکا حکم بسر و چشم بجا لائینگے اشراق اس حجرے سے بھی باہر آیا دروازہ بند کیا بختگان کے حجرے مین گیا دیکھا بختگان رو رہا ہے اشراق نے آواز دی بختگان نے آنکھ نہ کھولی پھر اشراق نے کہا اے بختگان مجھکو خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے بختگان نے جلدی سے آنسو پونچھ ڈالے آنکھین کھول دین اشراق کو سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہے اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ اب مدت عبادت ختم ہوگئی مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو بختگان نے کہا مین نے اسواسطے خداوند کی عبادت نہین کی تھی کہ مین مسلمانون کو سزا دلاؤن اشراق نے کہا پھر تمھاری کیا مراد ہے بختگان نے جواب دیا کہ میری کچھ مراد نہین ہے مین بھی چاہتا ہون کہ ہمیشہ مصروف عبادت خداوند رہون مجھے بڑے بڑے حظ ملتے ہین ابھی مین ایک نازنین کے پاس بیٹھا تھا اسکا دوسرا یار آیا اُسنے مجھکو خوب مارا اس نازنین کو لیکر چلا گیا مین رو رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ نازنین پھر میرے پاس آجاتی مین ہنسنے لگتا مجھے کوئی تمنا نہین ہے مین بقیہ عمر اپنی عبادت ہی مین خداوند کے صرف کرونگا اشراق سب کی تقریر سنکر دنگ ہوگیا بختگان کے حجرے سے بھی باہر آیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا یا خداوند آجتک مین نے آپکی قدرت اچھی طرح سے نہین دیکھی تھی مگر آج امتحان کامل ہوگیا جو لوگ مصروف عبادت ہین انکی تو عجب عجب حالتین ہین ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ کوئی آکر مخل نہو سب اپنے اپنے رنگ مین ہین آئینہ اندام نے کہا اے اشراق ابھی تو نے کیا دیکھا ہے میری قدرت کی سیر کون کرسکتا ہے اشراق نے کہا اے خداوند جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت درست ہے مین نے بہت فیروز سے جاکر ملاقات کی اُس کو عجب حالت مین پایا اُس سے کہا کہ تمھین اب کیا درکار ہے مسلمانون سے

اپنا عوض تو تمہاری مراد بر آئی مدت عبادت تمام ہوئی یہ سنکر فروز نے کہا میں کچھ نہیں چاہتا خداوند کو اختیار ہے جو چاہیں کریں میں اس حجرے سے باہر نجاؤنگا بقیہ عمر اپنی اسی حجرے میں بسر کرونگا سب مجھے یہان عجب عجب کیفیتین نظر آئی ہین یا خداوند مین مجبور ہو گیا اسی طرح ہر ایک سے کہ حجرے میں گیا سب کو عجب حالت مین دیکھا جس سے کہا ب تمہاری عبادت تمام ہوئی کیا چاہتے ہو سبنے یہی جواب دیا کہ ہم کو کچھ مال دنیا نہیں درکار ہے یہی چاہتے ہین کہ اپنی بقیہ عمر خداوند کی عبادت مین صرف کرین آئینہ اندام جادو نے کہا اے اشراق اب چند دنون مین یہ لوگ بزرگان دین ماننے جاہین گے اور اگر مین اسیوقت انکے ہمراہ لشکر بھی کر دیتا اور یہ لوگ جب مقابلہ مسلمانان مین جاتے تو غرور ان سب کے حد سے زیادہ بڑھ جاتے پھر مجھے ان لوگون کا گرفتار کر لینا واجب ہوتا اور اہل اسلام کیسے شجاع ہین اور اپنے خدا سے نادیدہ کو کیسا مانتے ہین کبھی کوئی کلمہ کبر کا انکی زبان سے نہین نکلتا اسی وجہ سے ہم بھی انکو ہر جگہ سرفراز رکھتے ہین جب وہ ہمارے یہان آئین گے تو ہم انکے دلون مین نور ایمان اتار دین گے کہ وہ لوگ بھی شریک بیان ہو جائینگے ان سب کے ساتھ اپنے زیادہ کرینگے منتظم خدائی ان لوگون کو قرار دین گے اگر یہ لوگ ملنے لڑنے کو جاتے تو ہم انہین کی مدد کرتے انکو شکست ہوتی یہ لوگ پھر یہان آتے وہ لوگ تعاقب کرتے یہان بھی آکر طلسم کو تباہ و برباد کرتے یہ ان لوگون سے ڈر کر نجات نہوتے اس وجہ سے انکو اپنی عبادت مین ایسا محو کر دیا کہ انکو اب کسی بات کی قدرت نہین رہی اور یقین ہے مسلمان بھی یہان نہ آئین گے میرا ارادہ یہی کہ ان لوگون کو بزور قدرت یہان بلاؤن اور سب کے دلون مین نور ایمان اتار دون اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ انکے مرتبے بڑھائیے گا تو پھر میری سب عزت خاک مین مل جائے گی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھین اپنا قائم مقام کر کے مین سبکی نظرون سے معدوم ہو جاؤنگا تم انسے سب کام لینا اشراق بہت خوش ہو تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین کرتا رہا جب دیر ہوئی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق اب فرشتون کے آنے کا وقت ہے تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ انکی صورتین دیکھکر دہل جاؤ گے اشراق نے کہا یا خداوند مین ابھی جاتا ہون آپ فرشتون کو میرے سامنے نہ بلائیے گا یہ کہکر اشراق دبانسے روانہ ہوا اپنی بارہ دری مین آیا وزرا کو بلا کر کہا اس وقت مین نے خداوند کی قدرت دیکھی کمال عجب ہوا وہی جو جو قدرتین ہمارے خداوند مین ہین آجتک کسی مین نہین دیکھین اس وقت مجھسے خداوند نے کہا کہ اب مین عنقریب سبکی نگاہون سے معدوم ہونگا اور تجھین اپنا قائم مقام کر دونگا اہل اسلام کو بزور قدرت یہان بلاؤنگا انکے دلون مین نور ایمان اتار دونگا سب کو منتظم قدرت قرار دونگا ایک بات ان لوگون مین ایسی ہے جو قدرت کو پسند ہے وزرا نے کہا مسلمانون مین کیا بات ہے اشراق نے کہا ان لوگون مین غرور نہین ہے اور جرأت مین سب یکتا ہین مگر ابھی تک خداوند سے واقف نہین جس دن خداوند انکے دلون مین نور ایمان اتار دینگے اسی دن سب صاحب ایمان ہو جائین گے وزرا نے کہا واقعی یہ بات درست صحیح ہے کہ اہل اسلام مین غرور نہین ہے اور شجاعت انکی بہت کتابون مین لکھی آجتک وہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوے بلکہ بڑے بڑے ساحرون کو کیسی کیسی جرأت سے قتل کیا اشراق نے کہا جبتک خداوند نور ایمان ان کے دلون مین نہ پیدا کرینگے اس وقت تک انکا سجدہ بھی کرنا محال ہے وزرا نے کہا آیا وہ لوگ بہ ارادہ جنگ یہان آئین گے

اشراق نے کہا اگر جنگ کے ارادے سے آئیں گے تو کیا خوف ہے خداوند فوراً ان سب کے دلوں میں نور
ایمان اتار دیں گے جنگ سے باز آ کے خداوند کو سجدہ کرینگے وزرا نے کہا دیکھا چاہیے کہ وہ لوگ کیونکر
ایمان آتے ہیں اشراق نے کہا ابھی خداوند نے ارادہ کیا ہے اگر میں زور دونگا تو یقین ہے جلد بلا لیں وزرا نے
کہا اچھی بات ہے جب وہ لوگ آئینگے تو خداوند آپ کو اپنی جگہ پر مقرر فرمائینگے اشراق نے کہا میں اسکو
زیادہ تر خداوند سے نہیں کہہ سکتا ایسا نہو انھیں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے جو اسکو اپنا قائم مقام مقرر کرنے
کے واسطے تجویز کیا ہے اس سبب سے یہ بار بار مجھسے ایسی باتیں کرتا ہے میں اب خداوند سے کچھ نہ کہوں گا
اشراق وزرا سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ہرکاروں نے آ کے کہا ایک لشکر عظیم آتا ہے مگر سب لوگ اس
لشکر کے مسلمان ہیں اشراق نے وزرا سے کہا خداوند کو بھی اس امر کا خیال آگیا میرے سامنے کہا تھا کہ
اب میرے پاس فرشتے آئیں گے تم چلے جاؤ میں خائف ہو کر چلا آیا تو شاید خداوند نے فرشتوں کو حکم کیا ہو گا
کہ جا کر مسلمانوں کو لاؤ نہیں معلوم کس ارادے سے آتے ہیں ہرکاروں نے کہا اُنکے ہمراہ پہلوان ایسے
ہیں جو آج تک نگاہ سے نہیں گذرے ہونگے ہزاروں پہلوان آپکے یہاں بھی موجود ہیں مگر اس قدر قوی الجثہ نہیں ہیں اشراق
نے کہا میں تھوڑی دیر کے بعد خداوند کے پاس جاؤنگا اور اُنسے یہ کیفیت بیان کرونگا سب حال
معلوم ہو جائیگا اگر جنگ کے ارادے سے آتے ہونگے تو خداوند ہم سے بیان کر دینگے اور اگر سجدہ
کرنے آتے ہونگے تو معلوم ہو جائیگا وزرا نے کہا ہرکاروں کے بیان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعزم جنگ
آتے ہیں کیونکہ اُنکے ہمراہ بہت سے پہلوان ہیں اور سامان حرب و ضرب بھی درست ہے اشراق نے کہا
اس طور سے وہ لوگ ہمیشہ رہتے ہیں یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھا آئینہ اندام کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی
آئینہ اندام نے کہا ابھی تو اشراق میرے پاس سے گیا تھا ایسی کیا ضرورت لاحق ہوئی جو ابھی پھر چلا آیا
ہرکارے جو اسکے پاس اطلاع کرنے کو گئے تھے اُنھوں نے کہا اس وقت شہنشاہ سیکے چہرے
سے آثار خوف پیدا ہیں آئینہ اندام نے کہا اچھا لو ہرکارے باہر آئے اور اشراق کو اندر
لے گئے اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا لاؤ اشراق ابھی تو تو میرے پاس سے گیا تھا پھر
کیا ضرورت لاحق ہوئی جو چلا آیا اشراق نے کہا یا خداوند اہل اسلام تو بہت قریب آ گئے یہ سنکر آئینہ اندام
تنگ ہو گیا دل میں تو ہراس پیدا ہو گیا مگر اشراق سے ظاہر نہیں کیا اسے کہا کہ میں نے ابھی فرشتوں سے
کہا تھا کہ ان لوگوں کو جس طرح بن پڑے اس طرف پہونچا دو فرشتوں نے زمین کی طنابیں کھینچ دیں
وہ لوگ اس طرف آ گئے اب مجھے کیا خوف ہے خوشی کرنے کا محل ہے جس وقت وہ لوگ یہاں آئینگے
دو ایک مرحلوں پر رہینگے پھر میں اُنکے دل میں نور ایمان اتار دونگا سب آ کر مجھے سجدہ کرینگے
میں انکو مستقیم قرار دیکر سب مجھے اپنا قائم مقام کر دونگا اشراق نے کہا یا خداوند اسی وقت اُنکے دلوں میں
نور پیدا کر دیجئے کیوں دو ایک مرحلوں پر لڑائی پڑے آئینہ اندام نے کہا اسواسطے دو ایک
مرحلوں پر ان لوگوں سے جنگ ہونا اچھا ہے کہ طلسم بھر میں سب انکی جرأت سے بھی آگاہ ہو جائیں کبھی
کوئی شخص اُنکے آگے سر نہ اٹھا سکے اشراق نے کہا یا خداوند آپ کو اختیار ہے جو مزاج
مبارک میں آئے آپ کریں ہم امور قدرت میں دخل نہیں دے سکتے آئینہ اندام نے کہا آخر اپنا نقصان
بیان کرو اشراق نے کہا یا خداوند خوف یہ ہے کہ جب مرحلہ جات پر لڑائی پڑے گی تو گروہ ساحران قدیم

قتل ہونگے اور مرحلے برباد ہو سکے انکے آباد کرنے مین کوشش ہوگی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
تو یہ نہین سمجھ سکتا کہ مین ایک اشارے سے مین سہو مرحلے اسوقت اچھے بنا دونگا اشراق نے جواب دیا
کہ اسی وجہ سے مین نے کچھ نہین کہا مگر یا خداوند مجھے کسی قسم کا گزند نہ ہونے پاوے آئینہ اندام نے کہا
بھلا تم تک ان لوگون کی رسائی کیونکر ہوگی بڑے تعجب کی بات ہے کہ تو ساحر ہو کر غیر ساحرون سے اسقدر خائف ہی
اشراق نے کہا مین اُنسے نہین ڈرتا ہون بلکہ آپ کی ذات کا خوف ہے اگر آپ نہ چاہینگے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ
پہونچیگا آئینہ اندام نے کہا تم کسی قسم کا خوف نکرو جو بات ہوگی وہ مرحلہ جات پر ہوگی تجھے کوئی مطلب نہین ہے
اشراق وہان سے واپس آیا پھر اپنے وزرا سے صلاح کرنے لگا وزیرون نے کہا آپکو انتظام ضرور
کرنا چاہیے جتنے مرحلے ہین انپر سحر کو زور دیجیے راستہ بند کیجیے اشراق نے کہا مین نے اسکی نسبت خداوند
سے دریافت نہین کیا ہر کارون نے کہا کل تحقیق کیجیے گا ابھی تو وہ لوگ بہت دور ہین یقین ہے وہ تین
روز کے بعد سرحد پر پہونچین اشراق نے کہا مین علی الصباح جب خداوند کے سجدے کے واسطے
جاؤنگا تو اس امر کو بھی ضرور تحقیق کرونگا وزرا بھی اسکے بہت خائف ہوے اشراق اسی
فکر مین شب بھر جاگتا رہا جب صبح ہوئی تو اسنے وزرا سے کہا مین اسی وقت خداوند کے پاس جاتا ہون
تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو جس بات کو مین خداوند سے عرض کرون تم سب اُسکی تائید کرنا وزرا بھی
اسکے ہمراہ ہوے اشراق آئینہ پرست آئینہ اندام جادو کے پاس آیا پہلے تو اس گمراہ نے
سجدہ کیا پھر ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق کیا کہتا ہے اشراق نے
کہا یا خداوند اب مجھے کیا حکم ہے مین مرحلہ جات پر جا کر انتظام کرون یا طلسم معدوم کر دون آئینہ اندام نے
کہا بہت اچھی بات ہے جتنے راستے اس طلسم کے ہین ان سب کو نظر مردم سے معدوم کر دے اور جسقدر
مرحلہ جات ہین انپر اپنے سحر کو زور دیدے بلکہ مین بھی دو ایک مرحلون کو سحر سے معدوم کر دونگا بعض مرحلون
کو سحر بند کر دونگا کہ وہان جو کوئی جائیگا وہ ضرور دھوکا کھائیگا اول تو یہ بات ہے کہ خدا پرستون کے پاس
جو تحفہ جات ہین انکو اپنے قبضے مین کرنا چاہیے جبتک انکے تحفہ جات اُنکے پاس رہین گے اسوقت
تک وہ کسی سے روکے نہ رکین گے اور جب تحفہ جات اُنکے قبضے سے نکل جائینگے تب وہ گرفتار
ہونگے اشراق نے کہا یا خداوند آپ مجھکو یہ حکم دین کہ مین پورا پورا بند و بست کرلون اور
اُنسے بہت اچھی طرح مقابلہ کرون تب میرے دل سے خوف جاتا رہے وہ لوگ کیا چیز ہین جو گرفتار
نہ ہونگے لاکھ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین مگر میرے آگے کسی کی حقیقت نہین ہے جب جا ہونگا
اُنکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرونگا آئینہ اندام نے کہا اگر تم انکو گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ
تو مین تمھین اسی وقت اپنا قائم مقام قرار دیکر نظر مردم سے پوشیدہ ہو جاؤن اشراق نے کہا آپ تو
انکی مدد نہ فرماینگے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز انکی مدد نکرونگا اشراق نے کہا اب ایک بات
کا اور امیدوار ہون آئینہ اندام نے کہا مین ضرور تمھاری خوشی کرونگا جو بات چاہتے ہو ظاہر کرو
اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج اور نجگان کو بھی حکم
ہو جائے کہ وہ لوگ میرے پاس موجود رہین کیونکہ ان لوگون کے سبب سے خدا پرستون کے مزاج
کی کیفیت معلوم ہوتی رہیگی ان لوگون نے بہت دنون اُنسے جنگ کی ہے انکی ترکیبون سے بہت اچھی طرح

واقف ہین آئینہ اندام نے اُسی وقت جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سُرخ رنگ کا نکالا اشراق جادو کو دیکر کہا جس جس کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہو یہ پھول اُسکو سنگھا دینا یقین ہے وہ پھر حجرے مین نہ ٹھہریگا اور اگر یہ پھول کچھ اثر نکرے تو مجھے اسی وقت اطلاع دینا مین اور ترکیب کرونگا سب عبادت میری ترک کرکے تمھارے ساتھ آنے پر راضی ہو جاینگے اشراق وہان سے اُٹھا معبدگاہ مین آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے ہوئے سر جھکائے بیٹھا ہو اشراق نے قریب آکے وہ پھول سنگھایا فیروز کو ہوش آیا اشراق کو جھک کر سلام کیا کہا اب تو میری عبادت کے دن پورے ہوئے مگر ابھی تک خداوند نے کسی قسم کا انتظام نہین کیا اشراق یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے فیروز کیا تمھین یہ خیال ہے کہ خداوند نے کوئی بات نہین کی فیروز نے کہا اگر کوئی بات کی ہوتی تو میرے سامنے آتی اشراق نے کہا مسلمان یہان آگئے خداوند نے ایک بار اور مجکو تمھارے پاس بھیجا تھا مگر تیرا ایک ایسی حالت طاری تھی جسکی سبب سے تینے کوئی بات عقلمندی کی نہین کی مین نے خود تجھسے یہ بات پوچھی کہ اب تم مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تینے جواب دیا کہ مین کچھ نہین جانتا مطلب میرا یہ ہے کہ بقیہ عمر اپنی عبادت مین خداوند کی صرف کرون یہان مجھکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین فیروز نے کہا مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ مین نے ایک سبب سے کہا کہ اُس دن تک ایک شخص میرے پاس آکے کہہ جاتا تھا کہ ابھی تمھاری عبادت کی مدت ختم نہین ہوئی اسوقت ایک شخص نے مجھسے آکے کہا اے فیروز آج مدت ختم ہو گئی اور اب وہ سامان جو تجھکو نظر آتے تھے اب نہ دکھائی دینگے مین مجبور ہو گیا بہت بہت چاہا کہ پھر وہی سامان نظر آئین مگر کچھ بھی نہ دکھائی دیا اسی خیال مین آنکھین بند کیے بیٹھا تھا کہ تینے پھول سنگھایا پھول کے سونگھتے ہی اُن چیزون کے دیکھنے کی خواہش بھی دل سے جاتی رہی اب دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے طلسم کو قبضہ خداپرستان سے نکالون اور ہر ایک خداپرست کو زندہ نہ چھوڑون اشراق نے کہا یہ سب اعجاز خداوند کا ہے کہ پل بھر مین تمھارے مزاج کی کیا کیفیت کردی فیروز نے کہا مین خداوند کو بصدق دل مانتا ہون یقین ہے کہ میری مدد بھی خداوند ضرور کرین اشراق نے کہا خاص تمھین لوگون کے واسطے خداوند نے یہ انتظام کیا ہے ورنہ انھین کیا ضرورت تھی جو اسقدر کوشش کرتے اور مسلمانون کو اس طرح یہان بلاتے فیروز نے کہا یہ بھی مجھکو معلوم ہے مگر اب حکم کیا ہے کہ مین اس حجرے سے باہر آؤن اشراق نے کہا اب تم میرے ہمراہ چلو کیونکہ جنگ مین تمسے صلاح لینا ہے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا جو سب سے بڑھکے مزاحمان خداپرستان ہے اور جسکی وجہ سے یہ جنگ شروع ہوئی اُسکو بھی ساتھ لینا ضرور ہے اشراق نے کہا مین سب کو اسی وقت اپنے ہمراہ لے چلونگا فیروز حجرے کے باہر آیا اشراق زمرد تاج کے حجرے مین گیا زمرد کو دیکھا خاموش ایک گوشے مین بیٹھا ہے اشراق نے وہ پھول زمرد کو بھی سنگھایا اُسکو بھی ہوش آیا اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیا زمرد نے کہا اب تو مدت عبادت ختم ہو گئی ابھی ایک شخص نے آکے مجکو اطلاع دی تھی اشراق نے کہا مین اسی واسطے تمھارے پاس آیا ہون خداوند نے سب خداپرستون کو بلا لیا ہے اب کچھ انتظام جنگ کرنے کی ضرورت ہے لہذا تمھارا چلنا ضرور ہے کیونکہ تم خداپرستون کے طریقہ جنگ سے ماہر ہو اور اُنکی عادتین تمھین معلوم ہین

زمرد نے کہا بختگان کا ہونا ضرور ہے جبتک بختگان نہوگا انتظام جنگ نہو سکیگا اشراق نے کہا مین سب کو اسی وقت اپنے ہمراہ لیتا ہون تم چلو زمرد حجرے سے باہر آیا اشراق نے بختگان کے حجرے مین جاکے دیکھا اسکو بھی ایک گوشے مین خاموش بیٹھا پایا پھول سنگھایا بختگان بھی ہوشیار ہوا اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیکر اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تورج کے حجرے مین جاکر اسکو بھی پھول سنگھایا تورج بھی ہوشیار ہوا اسکو بھی اشراق نے اپنے ہمراہ لیا وہان سے اپنے مکان کی طرف چلا بارہ دری مین آکے سبکو بڑی عزت وحرمت سے بٹھا کے وزرا کو بلایا جب سب جمع ہوے تو اشراق زمرد کی طرف مخاطب ہوا کہا اے زمرد ثانی تم سے بہتر کیفیت خداپرستون کی کوئی نہین جانتا ہے اب تمھاری کیا راے ہے خداپرست ہنوز سرحد طلسم تک نہین پہونچے ہین یہ تو مجھکو یقین کامل ہے کہ جب وہ سرحد تک آوینگے تو ضرور ترک اٹھا دینگے کیونکہ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین نہ لیے انکے سبب سے گزند کم ہو پہنچیگا اب تمھاری کیا راے ہے مین اس طلسم کے راستون کو معدوم کردون یا سب دروازے کھلے رہنے دون جب خداپرست طلسم کے اندر آلین اس وقت راہ فرار انکی مسدود کردی جائے اور انکو زبردستی میرے لشکر کے لوگ گرفتار کرلین زمرد نے کہا جب خداپرست سرحد طلسم پر پہونچینگے تو تمھارے نام نامہ روانہ کرینگے جیسا کچھ اسکا مضمون ہوگا اسکے موافق کارروائی کرنا اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ راہین طلسم کی بند کردی جائین کہ وہ لوگ آنے نہ پائین اگر یہان آجائینگے تو تحفہ جات کے سبب سے ضرور فساد برپا کرینگے اور ابھی مین بھی دخل نہین دونگا اور خداوند تو بالکل نہین بولین گے جب مسلمانون کی بدعت حد سے بڑھ جائیگی اس وقت مین دخل دونگا اگر میری مدد سے بھی وہ لوگ نہ رکین گے تو خداوند شاید دخل دین اور اُن کو گرفتار کرلین زمرد نے کہا آخر تم ابھی سے اسکی کوشش کیون نہین کرتے ہو اشراق نے کہا ابھی سے مین کوشش کرکے کیا کرون بہت سے لوگ میرے ملازم ایسے ہین جو ایک اشارے مین خداپرستونکو گرفتار کرلینگے فیروز نے کہا یہ خیال نہ کرنا اہل اسلام کے ہمراہ بہت سے لوگ ساحر بھی ہین اور ساحر بھی ایسے ہین جنکو ہر ایک ساحر زیر نہین کرسکتا ہے اپنے زمانے کے سامری وجمشید ہین اشراق نے کہا سحر کا نام نہ لو کس ساحر کی مجال ہے جو اس طلسم کے ادنے ساحر سے بھی مقابلہ کرسکے اور کون ساحر ہین مین اُنکے نام بھی سننا چاہتا ہون فیروز نے کہا مریخ تاب جسکے پاس ایسے ایسے تحفہ جات سحر موجود ہین جو بڑے بڑے ساحران نامی کو میسر نہین اشراق نے کہا مریخ کیا کرسکتا ہے ایک اشارے مین سحر فراموش ہوجائیگا فیروز نے کہا علاوہ اسکے جسقدر ساحران نامی صاحبقران کے ہمراہ ہین وہ سب نامی وگرامی ہین بہت سے بادشاہان طلسم ہین اور خود حمزہ ثانی صاحب اسم مظہر ہے حرز ہیکل اسکے پاس ہے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہے اور جو سردار ان امیر ہین بعض بعض اُن مین ایسے ہین کہ انپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہے اشراق نے کہا ان لوگون کے پاس تحفہ جات ہونگے وہ تھوڑی دیر مین چھین لیے جائینگے فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق مین جسقدر کہتا ہون اُسکے خلاف نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ مین سحر مین طاق ہون اور مجھسے کوئی سحر مین مقابلہ نہین کرسکتا ہے دیکھو غرور خداوند کو بھی ناپسند ہے کہین ایسا نہو کہ اسی کی وجہ سے کچھ خرابی پیدا ہو اشراق نے کہا مین یہ کلمات غرور سے نہین کہتا ہون بلکہ جو امر واقعی ہے وہ بیان کرتا ہون اسمین تم شک نہ لاؤ اور ان امور مین دخل نہ دو مین نے صرف طریقہ جنگ خداپرستان تحقیق کرنے کے واسطے تم کو بلایا ہے میری یہ غرض نہین ہے کہ تم مجھکو راے بھی

دو اور سب باتین مین بہت اچھی طرح سے انجام دونگا فقط تم اُنکی ترکیبین مجھکو بتا دو فیروز نے کہا جو امر تھا وہ مین تم سے کہہ دیا اب تمہین اختیار ہی اگر میری رائے کے خلاف کروگے تو بڑی وقت پڑیگی اگر میرا کہنا قبول کروگے تو مسلمانون سے بہت اچھی طرح لڑوگے اور اُنپر غالب آؤگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ فیروز آپ نے جو بات بیان کرنے کی تھی وہی چھوڑ دی اشراق نے کہا ای بختگان وہ کیا بات ہی تم بہ نسبت فیروز کے زیادہ واقف ہو اگر کوئی بات فیروز نے نہ بیان کی ہو تو تم کہدو بختگان نے کہا لشکر اسلام مین عیار آفت روزگار ہین اُنکے ہاتھ سے بچنا بہت مشکل ہی اور وہ ضرور عیاری کرتے ہین اشراق نے کہا اے بختگان ایسی باتین نہ کہو یہ اور لوگ خیال کرین مجھے اور میرے ملازمین کو عیارون کا خوف نہین اور یہان جو عیار موجود ہین اُنکا مثل روے زمین پر خداوند آئینہ اندام نے خلق نہین کیا ایک لشکر عیارون کا یہان موجود ہی اگر کسی وقت مہلت ہوگی تو اُن کے کمالات تمہین دکھائینگے اگر تم نے عیاران اسلام مین بھی وہ باتین دیکھی ہون تو مجھ سے بیان کرنا بختگان نے کہا اے شہنشاہ اشراق اس زمانے کو آپ سے مین ہرگز تسلیم نہین کرونگا کیونکہ عیاران اسلام سے بڑھ کے دنیا مین کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی وہ عیاری نہین کرتے اعجاز دکھاتے ہین آپ کے یہان کے عیار کیا اُن لوگون کا مقابلہ کرسکینگے اشراق نے کہا اس بات کو مین یقین نہین کرسکتا فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق بختگان نے جو کچھ کہا یہ بہت سچ ہی اور جسقدر اُنکی تعریف بیان کی بہت کم بیان کی آپ کے یہان کے عیارون کی مجال نہین جو اُنکا مقابلہ کرسکین خصوصًا ہین ایک عیار جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اگر اُسکو خداے عیاران کہین تو زیبا ہی اُسکی عیاری نہین بلکہ کرامات ہی بعض وقت تو اُسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اُسمین یہ بھی قدرت ہی کہ نظام دم سے غائب ہو جائے جسکی صورت چاہے بنجائے مثل ساحرون کے تخت پر سوار ہو کر تخت کو بروے ہوا بلند کرے علم موسیقی مین ایسا آجتک نہین سُنا علاوہ علم موسیقی کے کُل علوم و فنون مین طاق ہی اُس سے بہتر دنیا مین کوئی عیار نہ ہوئے نہ ہی اور نہ ہوگا ہان اُسی کے نسل مین جو لوگ ہین وہ عیاری مین اُسکے قدم بہ قدم ہین مگر وہ باتین حاصل نہین اشراق نے کہا اُسکا نام کیا ہی بختگان نے فیروز سے کہا کہین نام نہ لے دیجیے گا جو آفت آجائے اشراق اس بات کو سُنکر متعجب ہوا فیروز سے کہا اُسکا نام لیتے مین کیا قباحت ہی بختگان بول اُٹھا اب ذکر کو طول نہ دیجیے کیونکہ جب کوئی اُنکا خیال کرتا ہی تو وہ اُس طرف منہ کرتے ہین جب اُنکا ذکر کیا جاتا ہی تو وہ اُس طرف روانہ ہوتے ہین جب کوئی اُنکا نام لیتا ہی تو وہ آکر موجود ہو جاتے ہین پھر اُنکا آنا اور قیامت کا برپا ہونا محفل مین سب کی درست ہوتی ہی اشراق جادو اس ذکر کو سُنکر بہت ہنسا کہا ای بختگان تم لوگ اس قدر خداپرستون سے خائف ہو اور اتنا رعب اُن لوگون کا تمپر غالب ہی کہ ایسی خلاف قیاس باتین کرتے ہو بختگان نے جھلا کے جواب دیا آپ بھی صرف ارادہ کر دیجیے مین جب آپ سے سابقہ ہوگا تو اُنکی کیفیت معلوم ہو جائیگی اشراق نے کہا ایک ادنیٰ عیار میرے یہان کا اُسکو گرفتار کریگا بختگان نے کہا مین ایسی باتون کا اعتبار نہین کرتا آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ نے وہ کتابین ابھی ملاحظہ نہین فرمائی ہین جنمین اُن لوگون کے تذکرے لکھے ہین انھین عیارون کی کیفیت اگر ملاحظہ فرمائیے تو سکتہ ہو جائے اشراق نے کہا اے بختگان میرے یہان کے عیارون کی کیفیت اگر تم دیکھو تو اور بھی زیادہ تعجب کرو بختگان نے کہا مین اُنکی کیفیت بیان کرتا ہون آپ

انکی کیفیت بیان فرمایئے اشراق نے کہا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ میرے ہمراہ چلے جہاں سب عیاران طلسم رہتے ہین مین تمھین انکی عیارون کی کیفیتین دکھا دون بختگان نے فیروز کی طرف دیکھا فیروز نے کہا اچھی بات ہے مین بھی عیارون کی کیفیت دیکھنے چلونگا زمرد نے کہا مین بھی بہت شائق ہون تورج بھی چلنے پر آمادہ ہوا اشراق نے کہا اگر آپ لوگون کو ایسا ہی شوق ہے تو مین ابھی چلتا ہون انکے کمال آپ کو دکھاتا ہون فیروز بھی راضی ہوا بختگان نے بھی تائید کی اشراق ان سب کو ساتھ لیکر لشکر عیاران مین پہونچا سب نے دیکھا کئی سو عیاران طرار لباس عیاری سے آراستہ ہوکر ایک میدان وسیع مین دوڑ رہے ہین بختگان نے جو عیارون کو دیکھا کہا اے شہنشاہ انکے دوڑنے کی کیا وجہ ہے اشراق نے جواب دیا کہ انہون نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے تیز روی مین کوئی انکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے اگر ایک ماہ تک برابر دوڑین تو بھی انکے پاؤن نہ تھکین بختگان نے کہا یہ تو تعجب کی بات نہین ہے مگر عیاران اسلام کے برابر یہ لوگ نہین دوڑ سکتے اشراق نے کہا اے بختگان تم اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو سوجت تو جو کچھ تم کہوگے مین قبول کرونگا مگر جب مقابلہ پڑے گا تو کیفیت معلوم ہو جائے گی بختگان نے کہا اب مین ان لوگون کی تعریف آپکے سامنے نہ کرونگا اشراق نے عیارون کو بلاکر کہا کچھ اپنے ہنر دکھاؤ سب نے اپنے ہنر دکھائے بختگان و فیروز و تورج و زمرد سب کی زبان سے یہی نکلا کہ سرداران اسلام کے جو عیار ہین وہ اس سے کہین بڑھکے کمال رکھتے ہین اشراق خاموش ہے فیروز نے کہا اب انکے کمالات دیکھنے سے کچھ حاصل نہین ہے چلکر مرحلہ جات کو درست کیجیے اور جو جو انتظام جنگ ہو انکو اچھی طرح انجام دیجیے اشراق نے کہا ای فیروز مین ابھی جاتا ہون یہ کہکر سبکو اپنے ہمراہ لیا اور بہ سے درستی مرحلہ جات روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب امیر طلسم فیروزیہ سے چلے راہ مین بہت ہی کم قیام کیا تھوڑے ونہمر طلسم نہ طاق پر پہونچے مرتخ آفتاب علم صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران یہی طلسم کی سرحد ہے امیر نے کہا پھر کیا رائے ہے مرتخ نے عرض کی جو حضور فرمائین غلامان جانباز بسروچشم بجا لائین صاحبقران نے فرمایا آج لشکر کو یہین قیام کرنا اچھا ہے شب کو طلسم مین جانے کی صلاح ہوگی یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس طلسم کی فتاحی کس کے نام ہے مرتخ نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین آراستہ ہوئین صاحبقران نامدار گھوڑے سے اترے اور سب جرار بھی پیادہ ہوے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے صاحبقران نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی پھر خاص خاص سردارون کو طلب فرمایا جب سب لوگ جمع ہو چکے صاحبقران نے خواجہ زادون کو یاد کیا خواجہ دریادل عزیزی بارگاہ مین آئے صندل کی چوکی انکے واسطے بچھائی گئی امیر نے فرمایا مین نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف دی ہے کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ طلسم نہ طاق کا کون فتاح ہے اسکے منازل کیسے ہین اور اسکا کون بانی ہے خواجہ زادون نے قرعہ پھینکا دیر تک اشکال پر نظر کی پھر کچھ نقطہ کاغذ پر لکھکر بنائے طلسم کے بنانے کا سال خیال کیا پھر ساعت نجوم دیکھکر اس کے حساب سے نام تحقیق کرنے کے واسطے عقل کو زور دیا تو معلوم ہوا کہ فتح طلسم بدیع الملک

نامدار مین شاہ [illegible] دون نے عرض کی یا صاحبقران یہ طلسم بھی بہت سخت ہے اور اس زمین کا ایک ایک ساحر سامری و جمشید
زمان ہے خراج اس طلسم کے بدیع الملک نامدار مین صاحبقران خوش ہوے بدیع الملک کے چہرے پر
سرخی چھا گئی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک اس طلسم کی بھی فتح مبارک ہو بدیع الملک نے عرض کی یہ سب
حضور کا اقبال ہے فضل الٰہی شامل حال ہے خواجہ زادے تو رخصت ہوئے امیر نے صلاح کے واسطے جو سرداران تھے
کو بلا بھیجا سب سے مخاطب ہو کر فرمایا پیشتر کیا فکر کرنا چاہیے جو یہان کے بادشاہ کو خبر ہو بیٹھے یک زبان ہو کر بولے
کہ ایک نامہ اس مضمون کا تحریر فرمائیے کہ فیروزہ و [illegible] زمرد و [illegible] طلسم فیروزیہ کی لڑائی مین فرار ہوے
تھے ہمنے خبر پائی ہے کہ وہ لوگ یہان آکر پوشیدہ ہوے ہین لہذا انمین سے جو تمھارے یہان پوشیدہ ہو
انکو ہمارے پاس روانہ کرو کہ ہم انسے قتل کرین یا دین اسلام مین لاوین اگر تم [illegible] کرکے خود معیوب
جانتے ہو تو اپنی سرحد سے نکال دو ہم گرفتار کرلین صاحبقران نے بھی اس رائے کو پسند کیا پھر فرمایا
کہ یہ نامہ بدیع الملک کے نام سے جلے تو بہت بہتر ہو سردارون نے عرض کی بہت اچھی بات ہے امیر نے یہی کہہ
نامہ تحریر فرمایا مرتخ آفتاب جلنے [illegible] کی اگر حکم ہو تو یہ غلام اس نامے کو لے جائے امیر نے تامل فرمایا بدیع الملک
نے عرض کی یا صاحبقران میرے جانے سے مرتخ کا جانا اچھا سمجھتا ہون کہ یہ سبکو دیکھ بھی سکتے ہین اگر فیروزہ
وغیرہ وہان موجود ہونگے تو انکی حقیقت [illegible] سے بخوبی معلوم ہو جائیگی اور طلسم کے نشیب و فراز کا حال بھی معلوم ہوگا صاحبقران
نے فرمایا ایک خیال ہے کہ مرتخ کے سب دشمن ہین اگر فیروزہ بھی وہان موجود ہو اور اسنے چاہا کہ مرتخ یہان سے
نکلنے پائے اور گرفتار ہو جائے تو پھر مرتخ کا [illegible] مشکل ہوگا وہان ہزارون ساحر موجود ہین یہ تنہا کس کس سے مقابلہ
کریگا بدیع الملک نے عرض کی خداوند [illegible] محفوظ رہے آپ اس بات کا خیال نہ فرمائیے مرتخ آفتاب جسم کو
نامہ دیکر روانہ کیجیے صاحبقران نے مرتخ کو نامہ دیا مرتخ امیر کو سلام کرکے اسی وقت روانہ ہوا طلسم کی دیوار
کے نزدیک جو پہنچا شعلہ ہاے آتش بلند پائے مرتخ نے سحر کیا آگ ٹھنڈی ہو گئی مرتخ طلسم کے اندر داخل ہوا
پاسبانون نے جو مرتخ کو آتے ہوے دیکھا بڑھ کے روکا مگر مرتخ پاسبانون کے روکے سے کب رکتا ایک سحر
مین سبکو بیہوش کیا آگے بڑھا ایک حجرہ نظر آیا مرتخ نے چاہا حجرے کے پار جاوے مگر اس حجرے سے ایک پیرمرد
نے سر نکالا مرتخ کی طرف انگشت بدندان ہو کر دیکھا پھر کچھ آواز دی کہ مرتخ زمین پر گرا سحر بھی بھولا پیرمرد نے
اپنے ملازمین کو بھیجا اور کہا کہ مرتخ کو یہان اٹھا لاؤ ملازمین مرتخ کو آکر اٹھا لے گئے جہان پیرمرد بیٹھے تھے مرتخ کو
زمین پر ڈال دیا پیرمرد نے مرتخ کی زبان مین سوزن دیا پھر ہوشیار کیا مرتخ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا سخت گھبرایا پیرمرد نے کہا اے جوان تو کون ہے کہان جاتا تھا مرتخ نے اشارہ کیا زمین بات کیونکر
کرون مجبور ہون پیرمرد نے ایک تختی صندوقچہ سے نکالی مرتخ کے گلے مین پہنائی سوزن زبان سے نکالی مرتخ نے
چاہا سحر کرون مگر کچھ یاد نہ آیا پیرمرد نے پھر سوال کیا اے جوان تو کون ہے کہان جاتا ہے مرتخ نے کہا مین بدیع الملک
کا نامہ لایا ہون اشراق کے پاس جاؤنگا پیرمرد نے کہا بدیع الملک کسکا نام ہے نامہ یہان کیون بھیجا ہے مرتخ
نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے کہا اے شخص بدیع الملک کو شاید عقل نہین جو اس طلسم مین آیا ہے کسکی مجال
ہے جو اس طرف آنکھ اٹھا سکے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تجھسا ساحر نامی و گرامی جان بوجھکر ایسی جگہ آنیکا قصد کرے
جب یہان تیری یہ کیفیت ہوئی تو آگے بڑھکے کیا حالت ہوگی مین پاسبانون کا افسر ہون میری کوئی حقیقت
نہین ہے تو جو یہان کے ساحر ذی رتبہ ہین انکے پاس کیونکر جاتا اور یہ نامہ کیونکر دیتا جو اشراق تک پہونچتا

مرتیخ نے کہا مین صرف نامہ اشراق کو دونگا اسکا جواب لونگا پیر مرد نے کہا یہان کا یہ دستور نہین ہی جو نامہ آتا ہی وہ ارکین سلطنت
کی معرفت بادشاہ تک پہونچتا ہی نامہ دار کو ہمارے سلطان اپنے دربار مین نہین بلاتے مین مرتیخ نے کہا مین تو نامہ
انھین کے پاس لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا اے جوان تو بھی عقل سے خالی ہی جب یہان سے تیری جان بچیگی تو وہان
جائیگا مرتیخ نے جواب دیا کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی تیری کیا مجال ہی جو مجھے ہلاک کر سکے اول تو یہ بات
خلاف آئین ہی مین نامہ دار ہون ہر طرح کی سزا و جزا سے بری ہون تو مجھکو تمنے گرفتار کیا تو عبث ہی ہان جسوقت مین لازم
جنگ یہان آؤنگا اور اپنے آقاے نامدار کو ساتھ لاؤنگا اُس وقت تمھین اختیار ہی پیر مرد نے کہا اے جوان
مین نے اس واسطے تجھے گرفتار نہین کیا ہی کہ مین قید کرکے تجھے زندان خانے مین بھیجدون بلکہ خاص اس غرض سے
تجھکو روکا کہ تیرے حسن و شباب پر مجھکو رحم آیا اگر تو آگے جاتا تو زندہ واپس نہ آتا مرتیخ نے جواب دیا یہ گمان
بالکل غلط ہی کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی اور خلاف آئین طلسم کوئی بات کرنی مین نہین چاہتا پیر مرد نے کہا اگر یہی
تیرا ارادہ ہی کہ مین نامہ سلطان تک پہونچاؤن تو نامہ مجھے دے مین وہان پہونچا دون مرتیخ نے کہا مین نامہ سلطان
کے پاس خود ہی لیجاؤنگا پیر مرد نے کہا یہ بات ممکن نہین مرتیخ نے کہا اگر نہ جانے دوگے تو اپنی جان دونگا واپس
نہ جاؤنگا پیر مرد جب بہت مجبور ہوا تو اپنے ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو قید آہنی پہنا کر وزیر اعظم کے
پاس لے جاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ یہ خدا پرستون کا نامہ دار ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا مین نے
اسکو اسیر کیا اب یہ نامہ نہین دیتا آپ اسکے بارے مین کیا فرماتے ہین ملازمین نے مرتیخ کو قید پہنائی کشان کشان
وزیر اعظم کے پاس لائے مرتیخ نے دیکھا ایک ساحر فربہ اندام سیہ فام صندل کی چوکی پر لباس پر تکلف درباری
پہنے بیٹھا ہی گرد اسکے بہت سے خادم خدمتگار حلقہ کیے کھڑے ہین مرتیخ کو جو اُس نے دیکھا اُس ساحر نے گردن اٹھائی
کہا ارے یہ کون ہی اسنے کیا گناہ کیا ہی جو لوگ مرتیخ کو لیے ہوے آتے تھے انھون نے کہا یہ خدا پرستون
کا نامہ دار ہی ہمارے افسر صاحب نے اسکو گرفتار کیا ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو
سحر کرکے بیہوش کردیا ہمارے افسر صاحب نامہ مانگتے رہے اس نے انکو بھی نامہ نہ دیا وزیر نے کہا اے شخص
نامہ کیون نہین دیتا ہی اور بے اذن طلسم کے اندر کیون چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو نامہ دیا ہوتا مرتیخ نے
کہا مین اس بات کو بالکل خلاف جانتا ہون میرے آقاے نامدار کا یہ حکم ہی کہ نامہ اشراق کے پاس پہونچاؤن
مین دوسرے شخص کو ہرگز نہ دونگا وزیر نے کہا نامہ کس مضمون کا ہی مرتیخ نے جواب دیا اس کی کیفیت مجھے نہین معلوم
وزیر نے کہا مجھکو نامہ دے مین لے جاؤنگا ابھی جواب لاکر دونگا یہ کہکر ملازمین سے کہا اس جوان کی قید کاٹ دو
سب نے فوراً قید مرتیخ کے جسم سے دور کی مرتیخ نے جواب دیا مین خلاف حکم ملک نہ کرونگا اپنے ہاتھ سے بادشاہ
طلسم کو نامہ دونگا وزیر نے کہا اے شخص یہ یہان کا دستور نہین مرتیخ نے کہا اور یہ ہمارا طریقہ نہین جو کسی کے ہاتھ مین نامہ
دے دین جبتک سلطان نہ ملے نہ جاؤنگا نامہ لیکر نہ دکھاؤنگا وزیر نے کہا اے جوان تو بڑا جاہل ہی تجھے خوف نہین آتا اگر ہم
زبردستی تجھسے نامہ لیکر سپیدون تو تو کیا کرسکتا ہی مرتیخ کو یہ سنکر غصہ آگیا کہا اے وزیر زیادہ گوئی نکر ہم لوگ مرجانے
کو حیات ابدی جانتے ہین اگر ہمارا دسترس وہان تک نہ ہوگا تو جہان کہ مرجائینگے اپنا نام کرجائینگے جسوقت
آقاے نامدار یہان آپہنچینگے اور یہ خبر پائینگے ہمارے خون ناحق کا عوض لینگے سب کو شکست دینگے وزیر مرتیخ
کی باتون سے مجبور ہوا کہا اے جوان مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ تجھے اس بیدردی
سے قتل کرتا کہ زمین و آسمان تیرے حال پر گریان ہوتے مرتیخ نے کہا تیری کیا مجال تھی جو تجھکو گرم سے میری طرف

دیکھ سکتا وزیر خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد اشراق آئینہ پرست کے پاس آیا اشراق اُسی وقت مرحلہ جات کی سیر کرکے آیا تھا فیروز وغیرہ سے باتین ہو رہی تھین کہ وزیر نے آکر سلام کیا اشراق نے کہا اے منعم جادو اس وقت تم کیون آئے منعم جادو یعنی وزیر نے کہا خدا پرستون کے یہان سے ایک جوان حسین نامہ لیکر آیا ہے پہلے افسر نگہبان طلسم نے اُسکو روکا بہت بہت چاہا کہ نامہ لیکر میرے پاس بھیجے مگر اُس جوان نے نامہ نہ دیا آخرکار مجبور ہوا اُسکو اسیر کرکے میرے پاس بھیجدیا مین نے بھی بہت بہت چاہا کہ اُس سے نامہ لے لون مگر اُسنے نامہ نہین دیا یہی کہا کہ مین نامہ سلطان کے پاس لے جاؤنگا میرے آقا کا یہی حکم ہے مین نے جو کچھ سخت کلامی کی وہ بھی اپنی جان کو نہ ڈرا ایسے ایسے جواب سخت مجھکو دیئے کہ میری طبیعت برخاستہ ہو گئی مجبور تھا کہ نامہ دار کو میرے یہان قتل نہین کرتے ہین ورنہ اسکو قتل کرتا بخشگان نے کہا وہ لوگ ایسے ہی ہین کبھی کسی سے نہین ڈرتے بلکہ ہمیشہ نامہ داری کے واسطے فرزندان صاحبقران جاتے ہین وزیر نے کہا اُسکی صورت سے بھی یہ بات ظاہر ہے صاحب عزت ہے اشراق نے کہا اب کیا کرنا چاہیے بخشگان نے کہا اُن لوگون کے پاس اگر آپ نامہ بھیجے تو یقین ہے وہ نامہ دار کو بڑے اعزاز سے بلاتے آپ کو بھی لازم ہے کہ اُس کو بعزت و حرمت اپنے دربار مین طلب فرمایئے اشراق نے کہا آج یہ بات خلاف دستور ہوتی ہے میرا یہ قاعدہ نہین ہے کہ نامہ دار سے خود نامہ لون یا ہر کسی کا سامنا کرون بخشگان نے کہا یہ نامہ آپ خود ہی لین تو بہتر ہے اشراق نے وزیر سے کہا اے منعم جادو جا کر اُس جوان کو ہمارے پاس لاؤ منعم جادو وہان سے روانہ ہوا باہر آکے مریخ سے کہا اے جوان تیرے واسطے ہمارے سلطان نے خلاف دستور ایک بات گوارا کی ہے کیونکہ وہ کسیکا سامنا نہین کرتے اور نامہ خود نہین لیتے معرفت ارکان دولت کے اُنکے پاس عرائض پہونچتے ہین مریخ نے کہا تمھارے سلطان کو شرم آتی ہے جو عورتون کی طرح مردان عالم کے سامنے محجوب ہوتے ہین منعم نے کہا اے جوان تو تراخش گو ہے میرے سامنے میرے آقا کی مذمت کرتا ہے مریخ نے جواب دیا تو خود چاہتا ہے کہ کوئی اُنکی مذمت بیان کرے میری کیا خطا ہے تو ہی انصاف کر کہ پردہ نشینی مردان عالم کی خلاف ہے یا نہین منعم جادو نے کہا وہ سلطان ہین اُنکو سب باتین شایان ہین مریخ چاہتا تھا جواب دے کہ وزیر نے پردہ اُٹھایا مریخ نے دیکھا سامنے دربار آراستہ ہے وزیر آگے بڑھا اشراق سے کہا حضرت وہ نامہ دار حاضر ہے اشراق نے کہا میرے سامنے بلاؤ وزیر پردے کے پاس آیا مریخ کو اپنے ہمراہ لیکر جیسے ہی اندر گیا اور فیروز کی نگاہ مریخ پر پڑی بیساختہ اس کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اشراق نے جو مریخ کو دیکھا صورت زیبا دیکھ کر خوش ہو گیا ایک صندل بچھا تھا اسطرف ہاتھ سے اشارہ کیا مریخ صندل پر بیٹھا نامہ نکالا اشراق کے سامنے پیش کیا اشراق نے کہا اے جوان مین نامہ بعد مین پڑھونگا پہلے ایک بات ضروری تجھسے تحقیق کرنا ہے مریخ نے کہا بیان کرو اشراق نے پوچھا کہ حمزہ ثانی سے تجھسے کیا سلسلہ ہے مریخ نے کہا مین اُنکا ایک ادنی غلام ہون وہ آفتاب آسمان ہین مین ذرہ خاک ہون اشراق نے کہا خلاصہ بیان کر مریخ نے جواب دیا ہم لوگ کلام دروغ زبان پر نہین لاتے حرف اول ارشاد مین نے کہدیا اشراق نے کہا اے جوان مین کیونکر یقین کرون تیری شان و شوکت سے یہ بات ظاہر ہے کہ تو خاندان حمزہ سے ہے مریخ نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نکالنا اچھا اُن لوگون کو تو نے نہین دیکھا ہے جو خاندان صاحبقران سے ہین بخشگان نے کہا اے شہنشاہ مریخ آفتاب علم ہے اسکا تذکرہ آپ سے اکثر آیا ہے فیروز کی حالت آپ نے ابھی تک ملاحظہ نہین فرمائی یہ سنکر اشراق نے پلٹ کے دیکھا تو فیروز کی آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے اشراق نے کہا اے فیروز یہ تمھارا نور نظر پارۂ جگر ہے

مین اسکو ابھی ہدایت کرتا ہون کیا مجال اسکی جواب لشکر حمزہ مین جاے فیروز نے کہا اے اشراق لاکھ کوئی ہدایت کرے مگر یہ طاعت حمزہ ترک نہ کرے گا اشراق نے مریخ کی طرف متوجہ ہوکر کہا اے مریخ آفتاب علم تم تو فیروز کے نور نظر اور پارۂ جگر ہو ہم بھی تمھین اپنا فرزند جانتے مین اجتناب جو کچھ تمنے کیا وہ خوب کیا مگر اب یہ لازم ہو کہ اپنے والد نامدار کے قدمبوس ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ مریخ نے کہا اے اشراق اس بات مین نصیحت بیکار ہو ایک شرط سے مین اپنی گستاخیان معاف کراؤن اگر یہ بھی اسلام قبول کرین اور حلقۂ غلامی صاحبقران زمان اپنے کان مین ڈالین تو مین اپنی خطائین اُنسے معاف کراؤن اور اگر یہ اس بات کو منظور نہین کرتے تو مین انکی جان کا دشمن ہون کبھی انکے قتل کرنے مین دریغ نہ کرونگا اشراق نے کہا اے مریخ تو حمزہ کی صحبت مین رہکر اس درجہ بیباک ہو گیا کہ تجھے میرا بھی خوف نہین مریخ نے جواب دیا اے اشراق نامہ پڑھکر جواب دے مین تجھسے کیا ڈرون سواے خدا کے ہم لوگ کسی سے نہین ڈرتے مین بختگان نے اشارے سے اشراق کو منع کیا اشراق نے نامہ اٹھا دیا دیکھین لفافے پر بدیع الملک کی مہر ہو کہا اے مریخ یہ نامہ کسنے بھیجا ہو اسمین تو حمزہ ثانی کا نام نہین ہو مریخ نے کہا یہ نامہ بدیع الملک نامدار نے بھیجا ہو یہ بھی نسل صاحبقران نامدار جری و جرار مین اشراق نے لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب سب خط پڑھ چکا تو اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے اپنے طلسم مین سب کو رکھا ہو اور یہ ممکن نہین جو انکو نکال دون جنکو دعوے ہو سب مجھسے مقابلہ کرے یہ لکھکر مریخ کے حوالے کیا اور کہا یہ نامہ بدیع الملک کو دکھانا اور زبانی یہ کہنا کہ اے جوان کیا ضرورت ہو جو مین تجھکو پریشان کرون ورنہ ممکن ہو کہ ایک سحر مین تیری تمام فوج مبتلاے بلا کردون اب لازم یہ ہو کہ اس نامے کو دیکھکر واپس جا یہان تیری مراد بر نہ آوے گی حسرت دل کی دل ہی مین رہجائے گی مریخ نے جواب دیا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہو مردان عالم کی غیبت مین ایسے واہیات تیرے اُنکی شان مین زبان سے نکلتا ہو بس اب زبان سے کوئی بات نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا اشراق نے چاہا سحر کرون مگر بختگان نے غمزے سے اشراق کو روک دیا مریخ آفتاب علم ہونٹ چباتا ہوا باہر آیا اپنے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوا اس کے جانے کے بعد اشراق نے کہا مریخ مین اہل اسلام کی عادتین پیدا ہو گئی ہین یہ بات سنے مین آتی ہو کہ وہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے اور جواب دینے مین عاجز نہین ہوتے وہی کیفیت اس وقت مریخ کی تھی کیسے کیسے سخت جواب دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا بختگان نے کہا اگر کوئی سردار عزیزان صاحبقران سے یہان آتا تو آپ کو اُن لوگون کی کیفیت معلوم ہوتی مریخ سے کچھ باتین ویسی اور نہ ہوئین اگر اُن کے سامنے آپ اتنی بات کہتے تو وہ تلوار کھینچکر جواب دیتے اشراق نے کہا اب کیا ہوگا جب بدیع الملک نامہ دیکھے گا تو یہان آنے کا ارادہ کرے گا راستہ نہ پاے گا مجبور ہو کے واپس جائے گا فیروز نے کہا اے اشراق لازم ہو کہ تو بند و بست رکھے عیاران اسلام آفت روزگار ہین وہ ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ضرور آئین گے عیاری کرینگے راستہ جبتک پیدا کرلین گے اُن لوگون کو چین نہ ہوگا اشراق نے کہا راستہ کیونکر پائینگے اتنے بڑے ساحر کو ایک ادنی افرے ساسان نے گرفتار کرکے سحر فراموش کرادیا خیر ساحر یہان آکے کیا بنائین گے بختگان نے کہا اسپر نازان نہ ہو جیے کہ ساحر کو گرفتار کرلیا وہ غیر ساحر ایسے ہین جنکو ساحر اسیر نہین کرسکتے اشراق خاموش ہو رہا فیروز و تورج وغیرہ بھی چپ ہو رہے مگر زمرو کے

بے

دلمین اسوقت سے خوف و ہراس پیدا ہوا اشراق سے کہا جہانتک ممکن ہو مسلمانون کو یہان نہ آنے دو اگر ایک مسلمان بھی یہان آگیا تو پھر سب یہین موجود ہون گے اور عیار بھی آئین گے اشراق نے کہا اگر تم لوگون کو ایسا ہی خوف ہو تو مین ابھی چلکر راہ کو بالکل نظر مردم سے معدوم کیے دیتا ہون یہ کہکر اٹھا سب لوگ اس کے ہمراہ ہوے اشراق سحر کرنے مین مصروف ہوا اس کو اسی حال مین یہان چھوڑیے پہلے

کیفیت مرتخ آفتاب علم کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جواب نامہ لیکر چلا خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوا نامے کا جواب امیر کو نذر دیا صاحبقران نے بدیع الملک کو بلا یا کہا یہ جواب نامے کا آیا ہو بدیع الملک نے عرض کی آپ نے ملاحظہ کیا صاحبقران نے فرمایا بے تمھارے مین نے اسکا پڑھنا بھی مناسب نہ جانا بدیع الملک نے صاحبقران سے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا نامے کو پڑھا تو اسمین جواب جنگ لکھا تھا بدیع الملک نے امیر سے عرض کی وہ لوگ مقابلہ کرنا چاہتے ہین امیر نے فرمایا بہت اچھی بات ہو آج شب بھر یہان اور قیام کریئے کل صبح کو یہان سے چلینگے اسوقت لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ تیار رہین بدیع الملک نے مرتخ کو بلایا کہا جا کر لشکر مین حکم دو کہ کل علی الصباح یہان سے سفر ہوگا مرتخ آفتاب علم لشکر مین آیا سب کو اطلاع دی کہ کل علی الصباح صاحبقران نامدار طلسم نہ طاق کی طرف تشریف لے جائینگے سب لوگ تیار رہین لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہان صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہوے سب سردار حاضر ہوے مرتخ آفتاب علم نے طلسم کا ذکر شروع کیا امیر نے فرمایا اے مرتخ اپنے جانے کی کیفیت بیان کرو مرتخ پر جو واقعہ گذرا تھا وہ بھی مرتخ نے عرض کیا صاحبقران نے بہت تحسین و آفرین کی بدیع الملک بہت خوش ہوے شب بھر یہی ذکر رہا جب رات بسر ہوگئی تو صاحبقران سجادے پر تشریف لے گئے سب سردار بھی نماز پڑھنے روانہ ہوے جب فریضۂ سحری سے فراغت ہوئی لشکر تیار ہوا صاحبقران زمان سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوے بدیع الملک نامدار بھی اپنی بارگاہ سے نکلے مرکب پر سوار ہوکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے امیر نے نادعلی پڑھ کے بازوے بدیع الملک پر دم کی فرمایا اے بدیع الملک اگر یہ مرحلہ بفضل ایزدی سر ہوا اور زمرد سبز پوش قتل ہوا تو سواے تمھارے صاحبقرانی کے لائق اور کون ہو بدیع الملک خاموش رہے مگر یہ کلمہ جو زبان صاحبقران سے نکلا بیت سے لوگون کے خلاف ہوا مگر بپاس صاحبقران کسی نے کچھ نہ کہا بدیع الملک نوجوان امیر کو سلام کرکے آگے بڑھے بعض بعض سردارون کے ابروؤن پر بل پڑگئے صاحبقران نامدار نے سب کی یہ کیفیت دیکھی مگر کچھ اپنی زبان سے نہ فرمایا بدیع الملک نوجوان لشکر لیے ہوے دیوار طلسم تک پہونچے مرتخ آفتاب علم کو بلایا جب مرتخ آفتاب علم حاضر خدمت ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا اے مرتخ آفتاب علم اسکا راستہ کس طرف سے ہو مرتخ نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار مین جب اس طرف کو گیا تھا تو ایک پھاٹک عظیم الشان نظر آیا تھا اور کچھ لوگ بیٹھے ہوے سحر کر رہے تھے معلوم ہوتا ہو کہ بزور سحر اسکو غائب کر دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا صورت کی جائے

جو طلسم کے اندر پہونچین پری رخ نے عرض کی آپ میری پشت پر سوار ہون مین آپ کو طلسم کے اندر پہونچا دون
اسی طرح سب ایک ایک کو طلسم کے اندر پہونچا دونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ امر یہان مناسب نہین ہی
صاحبقران بھی بدیع الملک کے قریب آئے فرمایا کیا صلاح ہی بدیع الملک نے عرض کی راستہ
طلسم کا اشراق آئینہ پرست نے مسدود کر دیا ہی اندر جانے کی صلاح کی جاتی ہی امیر نے فرمایا لشکر کو ٹھہرا دو
آج یہین قیام کرو کل دیکھا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر آپکی یہی خوشی ہی تو مین مجبور ہون ورنہ ممکن ہی
کہ ان گردستانیون سے کہون اور وہ لوگ اس دیوار کو منہدم کر دین امیر نے فرمایا اگر یہ بات ہی تو بہت مناسب
ہی بدیع الملک نے گرگین درشت چنگال کو بلایا گرگین ہاتھ باندھ کر حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اپنے
پہلوانون کو لیجا کر اس دیوار کو گرا دو گرگین نے پہلوانون کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے گرگین نے کہا آقائے
نامدار حکم فرماتے ہین کہ دیوار قلعہ منہدم کر دیجائے سب نے کہا کیا بڑی بات ہی گرگین دیوار کی طرف بڑھا
سب پہلوان بھی ساتھ چلے دیوار پر آکے سب نے اس درجہ دشت زنی کی کہ دیوار منہدم ہو گئی
میدان وسیع نظر آیا صاحبقران خوش ہو گئے فرمایا بدیع الملک کی اقبالمندی مین شک نہین اتنی
بڑی دیوار اس قدر جلد گر گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا لشکر بھی بڑھا دیوار کے
اندر پہونچے وہان کے نگہبانون نے جو لشکر کو آتے ہوئے دیکھا شور و غوغا مچایا بہت سے ساحر
آکر جمع ہوئے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے نکالی صاحبقران بھی
تیغ غضبناک ساحرون پر جا پڑے ساحران لشکر اسلام بھی سحر کرنے لگے مگر ان لوگون کے سحر نے کچھ اثر
نہ کیا جب کسی پر ان لوگون نے سحر کر دیا یہ لوگ اس پرسے سحر بھی نہ اتار سکے ان صاحبقران حرز ہیکل
کا سایہ ڈالکر ہوشیار کر دیتے تھے بدیع الملک نامدار لوح محفوظ کے سایہ سے سحر
دفع کر دیتے تھے دیر تک ساحرون نے مقابلہ کیا جب نصف سے زیادہ قتل ہوئے تو
مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا جب میدان صاف ہوا تو بدیع الملک نے صاحبقران زمان
سے عرض کی اگر حضور پرنور کا ارشاد ہو تو کل لشکر آج کی شب یہین مقیم ہو کیونکہ اسقدر مسافت
طے کیا کم تھی اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ مقابلہ کرنا پڑا اسپ کے سب بالکل پست ہین امیر نے بدیع الملک
نوجوان کی رائے سے اتفاق کیا اسی جگہ پر بارگاہین استادہ ہو گئین سب سرداران لشکر بارگاہون مین
گئے شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران عالی جاہ اپنی بارگاہ مین لیکر آئے بہت کچھ مدح و ثنا کی
بدیع الملک نوجوان نے سلاح جنگ خادمون کو عنایت کیے پوشاک تبدیل کر کے اپنی جگہ پر
جلوہ فرما ہوئے پھر تو سرداران اسلامی بارگاہ صاحبقران مین آنے لگے تھوڑی دیر مین سب جمع
ہو گئے صاحبقران نے حکم صادر فرمایا کہ طلایہ کے واسطے بہت سے لوگ موجود رہین بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی گردستانی طلایہ پر ہین اور ساحر بھی بہت سے ہین صاحبقران عالی جاہ نے
فرمایا آج اس طلسم مین پہلا دن ہی یہان کے نشیب و فراز سے آگاہ نہین ہین ہم لوگون کو بھی شب بھر
بیدار رہنا مناسب ہی بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا امیر نے خواجہ سے فرمایا خواجہ آج
تو کچھ شغل نے نوازی ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین مجبور ہون کہ آج
کے روز میری طبیعت کچھ شگفتہ نہین ہی اور نے نوازی ایسا کام ہی جس کے واسطے طبیعت

طبیعت کا شگفتہ ہونا ہی تھا کہ صاحبقران نے کہا خواجہ تمہاری طبیعت یہیں کس پارہ ہوا خواجہ نے عرض کی
حضور یہ طلسم ہے آپ سے کوئی تحفہ یا نذر دینا قاعدہ ہے جب کوئی شخص جاتا ہے ان کے تحفے
ضرور لیتے ہیں مطلوں کو دیتا ہوں تعجب کی بات ہے کہ آتے سردار حضور سے آپ کوئی تحفہ اے صاحبقران
سکایات بدیع الملک نے تیغ آفتاب علم کی طرف دیکھا پھر تحفہ خواجہ کے واسطے لاؤ مرصع زبان سے
انکا بدیع الملک سے بادشاہ نے ہین دیا وہ تالے نہایت نفیس نادر الشکل تین نکالے کچھ روپیہ نقد کشتی میں
دکھا خواجہ کے قریب آ روح کی تحفہ ہاد الدم حاضر ہو خواجہ کشتی پوش اٹھا کے دیکھا وہ شالیں اچھی
نفیس نئے ہوئے دیکھے خواجہ خوش ہو گئے تالے اور روپیہ کشتی کشتی پوش نذر قبول کیا امیر نے اپنے
سرداروں سے اشارہ کیا وہ لوگ بھی بہ پشینہ کشتی میں رکھ لائے صاحبقران نے کہا خواجہ سب کے تحفہ جات
تو قبول کر لو سب تم سے طلب کرنے کو حاضر کیا ہے خواجہ نے کہا جب میں نے لیا ہی نہیں ان تو یہ
محبت کیا طلب کرتا ہوں کچھ ان حضرات کے واسطے لایا تھا وہ سب کے قسمت ہے وہ یہ تو لوگوں نے
چھین لیا امیر ہنس کر چپ ہوئے سب سرداروں نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ اور پشینہ دیا جب خواجہ سے
دعائیں اکٹھا دے صاحبقران کی طرف متوجہ کہا شاباش خواجہ ان لوگوں نے اسقدر ہمت کی کہ آپنے
طلسم فیروزہ فتح کیا اور تمہیں ہاتھ لگے اہل و اسباب میں شریک کیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ درد غم کو ہم بہلاتے ہیں
سے طلسم فیروزہ ہے بسقدر ملا کسی طلسم میں دیا نہ پایا ہوگا خواجہ نے کہا اس سے آپ کو کیا مطلب وہ تو میری
قسمت کا تھا ورنہ ہمارا کیا تھا مجھے آپ نے اپنی طرف سے عنایت نہیں فرمایا امیر نے ہنسکر خواجہ کو دو ہزار
روپیہ دیے کہا خواجہ اب تھوڑی تعریف کرو خواجہ نے فی البدیہ تعریف شروع کی سب لوگ محفل
میں ذوق سے ہنسے خواجہ حضرات مجلس سے جب رات زیادہ گئی تو خواجہ سے نے موقوف کی
باتیں کر شروع میں شب بھر ہلا و خوش رکھا جب رات تمام ہوئی صاحبقران برآمد ہو کر دربار پر تشریف لائے اور سب
[illegible] میں مشغول ہوئے بعد فراغت امیر ثانی بدیع الملک دربار گاہ سے باہر تشریف لائے لشکر کو تیار کیا
[illegible] بدیع الملک اور صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے نام خدا لیا آگے بڑھے کہ ذکر اکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت ان لوگوں کی سنئے جو دو مقابلہ صاحبقران اور بدیع الملک سے فرار ہو گئے تھے

[illegible] سب فراری لوگ اشراق کے پاس پہنچے اشراق نے ان کو باختہ حواس پایا پوچھا خیر تو ہے انہوں
نے کہا خدا پرست طلسم کے اندر آگئے ہیں سے در بانوں کو قتل کیا ہم لوگ ہنسے نہ رکے مجبور ہوئے اس طرف
بھاگ آئے اشراق نے کہا ارے میں نے بہت سے بند کر رکھا تھا یہ لوگ یہاں کیونکر آئے انہوں نے سب کیفیت
بیان کی اشراق کو تعجب ہوا فیروز سے کہا اہل اسلام میں ایسے پہلوان میں جنہوں نے اسطرح دیوار کو دی
فیروز نے کہا یہی تو بات ہے پر آپ تعجب کرتے ہیں دیکھیے ان لڑکوں نے کیا کیا تین روز میں تیں اشراق
نے کہا بیشک خداوند تو جنہیں فرماتے ہیں سو اتنی کیفیت چہ بدن خداوند زمرد کی سلطنت ہو لیکے سب
[illegible] ہوگیا تو کوئی مرحلہ الٹا نہیں جب کسی مرحلے پر آ پہنچے تب کیفیت معلوم ہوگی فیروز نے کہا داشراق یہی
[illegible] ہر وقت یہی خیال کرتا تھا ہر وقت پاسبانان لوگوں کا سیر کرو گا کہ جب قابو پڑا تو کیفیت معلوم ہوں
[illegible] ان کمبختوں کی تیب سے وہ بولی کہ آپ ابھی سے انتظام فرمائیے دیر کرنا ٹھیک نہیں ہو

حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لوگ مرحلہ جات فتح کرکے یہاں آجائینگے اوسوقت آپ اُنسے مقابلے کو جائیے گا
لشکر بھی کم باقی رہجائیگا قوت طلسم بھی کم ہوجائیگی اور اگر لوح انکو مل گئی تو ہم تم ہوا زمین ہو جاوینگے پھر کسی میں یہ مجال باقی
نہ رہیگی جو اُنسے مقابلہ کرسکے اشراق نے جواب دیا ای فیروز تم اپنے طلسم کے خیالات جانے دو یہ بیان واقعیت
ہو یہ طلسم نہیں بلکہ خداوند کی جلوہ سکونت ہو لوح اُنکی وہ لوگ کیا پائینگے اُنکی لوح کا پتہ آجتک کسی کو بھی نہیں معلوم ہو
اتنا سنا ہو کہ خداوند نے ایک فرشتہ کو لوح دیکر مشرق میں بھیجدیا ہو وہ فرشتہ یہیں چھپا بیٹھا ہو لوح اُسی کے پاس
ہو یہ نہیں معلوم کہ تحت الثری میں جائیگا راستہ کس طرف سے ہو فیروز نے کہا ان لوگون کو سب معلوم ہوجائیگا اشراق
نے کہا خداوند نے آجتک یہ بات تو کسی سے بھی بیان نہیں کیا ان لوگون کو کیونکر معلوم ہو جائیگا علاوہ اسکے
کہ خداوند کی کوئی بات بیجا نہیں ہوتی تو ان لوگون نے وہ کونسی بات خداوند کی کی جسکے سبب سے ترقی ہو انکو کوئی بات
نہ نہیں نکال سکتا ہوں سب لوگ اپنے دین کو ترک کردینگے سووقت میں آپ لوگون سے اس بات کو ظاہر کرونگا یا اسکا
سبب ہے خداوند نے ان لوگون کو ایسی قوت مرحمت فرمائی جو غالب ہیں ان لوگون کے دلون میں نور ایمان پیدا کرکے سبکو
منتظمان خدائی قرار دین اور آپ نعوذ باللہ ہوجا بیٹھیں اپنی جگہ پر تشریف فرمائیں اسی بات کے متعلق ایک امر یہ بھی
ہو مگر حکم خداوند نہیں ہو کہ میں انکو بیان کرون فیروز نے کہا اگر یہ بات خلاف مصلحت خداوند ہے تو بہت انسب ہو جو کچھ انھون
نے کیا ہوگا وہ بہتر ہی ہوگا کبھی کوئی بات انکی ایسی نہیں ہوتی ہو جو خالی از حکمت ہو اشراق نے کہا جب یہ بات ہو تو آپ
مین کیون کوشش کرون اور مرحلے جو سب اُن لوگون کے ہیں وہ پیش ہونگے فیروز نے کہا تو مجکو یقین ہو
کہ مرحلہ جات اس طلسم کے بہت سخت ہیں مگر احتیاطا یہ بات کہتا تھا کہ آپ ابھی سے لشکرکشی کا سامان کرین اشراق نے
کہا ای فیروز تم یہان چین سے بیٹھے رہو سردار ان امیر سب گرفتار ہو کر یہین آجائینگے فیروز تو چپ ہو رہے ہیں امید ہو
اشراق نے پاسبانون سے کہا تم لوگ جاؤ اپنے کام میں مصروف ہو اب اُن لوگون سے جنگ نہ کرنا جب
مرحلے پر پہنچینگے سب گرفتار ہو جائینگے تحفہ بات تم انکی پہنچ جائینگے اور وہ بھی گرفتار ہونگے پاسبان وہان سے
روانہ ہوئے فیروز اشراق جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ
اندام نے جو سنا فیروز کو اپنے پاس بلایا فیروز نے جاتے ہی سجدہ کیا اشراق نے بھی سر جھکایا آئینہ اندام
نے کہا ای اشراق کچھ مسلمانون کی کیفیت بیان کرو اشراق نے سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا
آپ میری ایک عرض سن لین اور اگر لائق قبول ہو تو اسکو قبول فرمائیں آئینہ اندام نے کہا ای فیروز مجھے
تمھاری کل باتین بہت پسند ہین بیان کرو فیروز نے کہا یا خداوند آپ خوب جانتے ہین کہ مین طریقہ جنگ مسلمانان
سے خوب واقف ہون بلکہ ان لوگون کی جملہ عادات سے ماہر ہون مین جس بات کو اسلئے کہتا ہون یہ منظور نہیں
کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا ای اشراق تم فیروز کی بات کو کیون قبول نہین کرتے ہو یہ جن جن باتون کو تم سے
کہے تم اُسکے موافق کام کرو کیونکہ یہ مرد تجربہ کار ہو بلکہ میرے نزدیک سب سے بڑھکے زمرد ثانی ہو کہ وہ
مسلمانون سے بہت سی لڑائیان لڑا ہو اور ان لوگون کی جملہ باتون سے خوب ماہر ہو جو باتین یہ لوگ کہین اسپر
تم عمل کرو اور مین ابھی کسی طرح سے خبر نہ ہوگا جس وقت میرا جی چاہیگا ایک دم سے مسلمانون کو گرفتار کرلونگا
اشراق نے کہا یا خداوند اب ایسا ہی ہوگا آئینہ اندام فیروز کی طرف متوجہ ہوا کہا مین نے جو اپنے یہان
مسلمانون کو بلایا ہو تو دو وجہون سے بلایا ہو ایک تو یہ کہ تم اور زمرد ان لوگون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے
خصوصا زمرد کہ کتنی لڑائیان مسلمانون سے لڑا مگر کبھی فتح اسکو نصیب نہوئی اور تمنے بھی کن کن ترکیبون سے مقابلہ کیا

نگران لوگون سے عہدہ بر آ نہوسکے اور یہ لوگ بھی نامی ساحران مشہور ہوگئے قدرت کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی
اور تم لوگون نے ایسی عبادت کی کہ کیا عجب ہے جو چند دنون مین تم سب بزرگان دین سے مشہور ہو جاؤ اور اس
طلسم کے ساحرون مین بھی مقرب خداوند مشہور کیے جاؤ فیروز نے کہا خداوندا اگر آپ کی نظر عنایت رہیگی تو کیا عجب
ہے جو ہم لوگ اپنی مراد دلی کو پہنچین اور مسلمانون پر فتح پائین آئینہ اندام نے کہا مسلمانون پر مین تم لوگون کو
فتحیاب کرونگا اور اُن لوگون کے دلون مین نور ایمان پہنچایا جائیگا وہ بھی لائق اسکے ہین کہ منتظم مقرر کیے جائین
مگر اب تم لوگون کو یہ لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو اُن سے بہت کچھ مقابلہ کرو کہ جو تم دونون سے فتحیاب ہوگا خداوند
اُسی کو اپنے طلسم کا منتظم مقرر کرینگے اور وہی زیادہ مقرب خداوند ہوگا اگر مسلمانون نے تم پر فتح پائی تو مین اُنکے
دلمین نور ایمان پیدا کرکے اُنھین اپنا مقرب بناؤنگا اور تم لوگ اُنکے ماتحت رہوگے اور اگر تم نے انکو زیر کر لیا تو وہ لوگ
تمھارے ماتحت ہونگے لشکر کی کچھ پروا نہین جسقدر ساحر تمھین درکار ہون یہان موجود ہین صرف انتظام
جنگ تمھارے سپرد ہو فیروز اور زمرد نے کہا یا خداوند آپ سے مجبور ہین اگر آپ نے ایک کی تقدیر اچھی
اور ایک کی بُری کردی تو مجبوری ہے آئینہ اندام نے کہا مین تمسے دونون کے باب مین کچھ دخل نہ دونگا جب
دیکھونگا کہ کسی کے مزاج مین غرور زیادہ ہوا ہے اُسکو زیر کرادونگا یا فیصلہ مین دیر ہوگی تو ایسی عمدہ طور سے فیصلہ کرادونگا
کہ ایک کو دوسرے سے شکست نہ ہو سکے پائیگی فیروز نے کہا اب ہماری خاطر جمع ہے ضرور ہم مسلمانون پر فتح پائینگے
بختگان نے کہا یا خداوند ایک بات مین اور عرض کرتا ہون آپ اُسکو بھی منظور کرین آئینہ اندام نے کہا
بیان کرو بختگان نے کہا عیاران اسلام بلاے روزگار ہین کوئی بات ایسی ہونا چاہیے کہ وہ لوگ عیاری
نہ کرسکین آئینہ اندام نے کہا یہ خلاف ہے خداوند جو بات کرتے ہین وہ خلاف انصاف نہین ہوتی ہے تمھارے
یہان بھی عیار موجود ہین یہ وہان عیاری کرے کو در رہ جائینگے پھر انھون نے کیا خطا کی ہے جو اُنکے عیارون کو بیکار
کردون بختگان نے کہا ہم لوگ عیارون کو اُنکے یہان نہین بھیجینگے آپ اُنکے عیارون مین کوئی بات ایسی پیدا
کردین کہ وہ سب عیاری کرنے سے بیکار ہو جائین آئینہ اندام نے کہا یہ مین ہرگز نہ کرونگا وہ بھی عیاری کرینگے
اور ہمارے یہان کے عیار بھی جائینگے ہمارے یہان سے بہتر ان عیار نہین ہین بختگان نے کہا خداوند ان لوگون کو
بڑے بڑے اختیار حاصل ہین اُنمین ایک صاحب ایسے ہین جنپر بعض بعض وقت سحر بھی تاثیر نہین کرتا ہے
آئینہ اندام نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے یہان کے بھی بعض بعض عیار ایسے ہین جو سحر مین طاق ہین اُنسے کیونکر وہ
لوگ بچینگے اشتراق نے کہا اے بختگان ابتو تمھین میرے کہنے کا اعتبار ہے یا نہین بختگان نے کہا خداوند کی
بات کو بہت صحیح جانتا ہون اور اُن لوگون کی عیاری کے بھی نہایت میرے دل پر چڑھے ہوئے ہین آئینہ اندام
نے کہا تمنے آجتک ایسے عیار نہین دیکھے ہین سو جسے یہ بات ہے کہ انکا رعب تمپر غالب ہے جب اُنکی صفات
دیکھوگے تو وہ سب تمھاری نظرون سے گر جائینگے بختگان نے کہا اب مجھے امید ہوگئی کہ عیاران اسلام اب کچھ
نہین کرسکتے آئینہ اندام نے کہا یہ بات نہین ہے کہ اب وہ عیاری نہ کرسکین مگر یہ بات ضرور ہے کہ جس طرح پہلے انھون
نے عیاریان کین وہ بات انکو حاصل نہ ہوگی اگر سو عیاریان کرینگے تو دو چل جائینگی باقی سب بیکار ہوجائینگی اور
تمھارے یہان کے عیار اگر سو عیاریان کرینگے تو دو عیاریان خالی جائینگی باقی سب عیاریان کارگر ہونگی
بختگان یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا یا خداوند امیدوار ہون کہ چند عیار مجھکو عطا فرمائے جائین کہ وہ شب و روز
میری محافظت کرین کیونکہ مین عیاران اسلام سے بہت خائف ہون اور شب و روز اُنکے خوف سے مجھکو نیند

زمین آتی ہو اگر آپ کے یہان کے عیار ہماری محافظت میری بارگاہ مین رہینگے تو عیاران اسلام بہت
کوئی تدارک کیگا آئینہ اندام نے کہا مین نے تمھین سب عیارون کا افسر کیا تمھین ان لوگون سے وقتاً فوقتاً کام
لینا بختگان نے کہا یا خداوند مین کسی سے کام نہ لونگا ہان یہ البتہ ممکن ہو کہ سب کا سرنگران رہونگا
ہر ایک کی راحت کا انتظام بہت اچھی طرح سے رکھونگا آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہو عیار
سب تمھارے سپرد ہین جب بختگان کی بحث ختم ہو چکی تو فیروز نے کہا اب ایک بات
مین امیدوار ہون کہ مجھ کو ایسے ایسے پہلوان مرحمت ہون جنکا ... ممکن ہو کہ مین انکو عزیزان
صاحبقران سے لڑاؤن اور وہ سب کو زیر کرین آئینہ اندام نے کہا تم لوگون کو جس چیز کی ضرورت ہو
وہ اشراق سے طلب کرو وہ تمھین دیدیگا اور اب یہان ٹھہرو کہ فرشتون کے آنے کا وقت ہو
انکی صورتین ایسی مہیب ہین کہ تم لوگ انکو دیکھکر ہوش مین نہین رہ سکتے اشراق نے کہا یا خداوند
ہم لوگ جاتے ہین ابھی فرشتون کو نہ بلاسیے آئینہ اندام نے کہا بہتر جاؤ اشراق مع فیروز و
زمرد وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر چلا آیا راہ مین فیروز نے کہا اب آپ کی کیا رائے ہو خداوند تو زمانے
زمین دونون کی قسمت مین مطلق دخل نہ دیگا اب انکے مقابلے مین ہمارا کیا حال ہوا اشراق نے
کہا پہلے انکی کیفیت دیکھو کہ مرحلہ اول پر وہ لوگ کیا کرتے ہین اور کس طرح جنگ ہوتی ہو کیونکہ وہان
بھی لشکر ساحران اور فوج غیر ساحران بہت ہو اور مالک مرحلہ گل اندام زرد چشم جادو سحر کا پتلا ہو
اکیلا مین بھی یکتا ہو دیکھو وہ کیا کیا تدبیرین کرسکتا ہو اور مسلمانون سے کیونکر لڑتا ہو اگر اسنے سب کو گرفتار کر لیا
تو مراد بر آئی ورنہ دوسرا مرحلہ جس کو مرحلہ سفیح کہتے ہین اور سفاحت جادو وہان کا حاکم ہو وہ بھی بہت
ساحر ہو اور مرحلے پر اسنے ایسے عجائب و غرائب بزور سحر بنائے ہین کہ عقل کام نہین کرتی کو سب مین
قدرت خداوند کی شرکت بھی ضرور ہو مگر اصل بانی وہی ہو اور اسی نے ہر ایک چیز کو بنایا ہو اپنا کمال
دکھایا ہو سحر کے انسان ایسے ایسے بنائے ہین جو لشکر حریف سے ہر طرح مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی سحر
کرکے انسے مقابلہ کرے تو وہ بھی سحر کا جواب دیتے ہین اگر کوئی تیغ و خنجر لیکر انسے لڑے وہ بھی اسی
صورت سے جنگ کرتے ہین کبھی دشمن کے ہاتھ سے زخمی نہین ہوتے ہمیشہ آپ زخم لگاتے ہین تن دشمن
کو مجروح بناتے ہین علاوہ اسکے اور بہت سی چیزین ایسی بنائی ہو جنکو دیکھکر انسان دنگ ہو جاتا ہو وہان
اگر مسلمان کیا کرسکینگے اور اگر اس مرحلے سے بھی سلامت واپس آئے تو اس مرحلے کے بعد مرحلہ فتیح
ہو اور فتیح جادو اس مرحلے کا حاکم ہو وہان گرفتار ہو جائینگے اسی طرح اس طلسم کے دس مرحلے ہین اگر
سب مرحلون کو طے کرکے آئینگے تب ... مین پہنچینگے پھر خاص طلسم مین وہ وہ صحرا مین جہان فوج درندگان
رہتی ہو جب اس سے بھی سلامت پہنچینگے تو بعض کوہ ایسے ہین کہ دشمن کو اپنے تحت مین پاسکے وہ کوہ
گر پڑینگے اور سب دب کے مر جائینگے اگر ان پہاڑون کی راہ بھی طے کرکے آئینگے تو دریا ایسے ایسے ملینگے
انکی صورت دیکھکر جوش مارکے اس درجہ بڑھینگے کہ سب کو غرق کرینگے اے فیروز اسی طرح سے
اس طلسم مین بہت سی چیزین ایسی ہین جو دشمن کو کبھی نہ چھوڑینگی بفرض محال اگر ان لوگون نے سب کو طے کیا اور
یہان طلسم کو بھی زیر کیا تو بزرگان دین کی بستی زیر زمین ہو وہ برآمد ہونگے جتنی چیزین اس طلسم مین ہین وہ سب
شق ہوگی اور جو جو لوگ انمین دفن ہین وہ نکلکر انسے مقابلہ کرینگے بھلا کیا مجال جو یہ لوگ انسے جیت سکین

اگر آج بھی آنکھوں سے زیر ہوا تو پھر خداوند تقدیر کر دینگے سب راہ راست پر آجائینگے فیروز نے کہا اور ہم لوگوں کی توجہ سے نہ آئینگے اشراق نے جواب دیا جب بزرگان دین ان سے توجہ سے مقابلہ کرینگے اور سب ہمراہ آئینگے خداوند اسی وقت تقدیر کرینگے فیروز نے کہا اور سب مقامات طلسم جو برباد ہونگے انکا کیا انتظام ہوگا اشراق نے کہا بعد فتح کے خداوند ایک دم میں سب درست کر دینگے زمرد نے ... ابھی یہ طلسم ایسا ہی ہے کہ کوئی اسکو فتح نہیں کر سکتا اشراق نے کہا آپ لوگ صبر سے بیٹھیں اگر ایسی ہی ضرورت ہوگی تو ہم وقتاً فوقتاً مرحلہ جات پر فوجیں روانہ کرتے رہینگے کہ انتظام میں فرق نہ آنے پائے جس وقت الوان شطاق کا دروازہ کھلیگا اور وہاں کے بادشاہ الوان جادو اور کیوان لشکر جادو اپنی اپنی فوجیں لیکر نکلینگے آفت برپا کر دینگے یہ وہ جگہ ہے جسکی کیفیت آج تک سوائے خداوند کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے جس دن سے یہ طلسم بنا ہے اس دن سے اس قصر کا دروازہ بند ہے وہاں ایسی بھی کوئی چیز ہے کہ وجہ سے طلسم کا نام شطاق رکھا گیا ہے فیروز یہ باتیں سنا کیا جب اشراق حالات طلسم بیان کر چکا تو فیروز اور زمرد اور تورج اور جنگان نے کہا اب ہم لوگ اس طلسم کی کیفیت سے آگاہ ہو گئے خاطر جمع ہو گئی جو جو خیالات ہمارے تھے وہ سب رفع ہوئے اب کبھی نہ کہینگے کہ آپ لشکر کشی کا انتظام کیجیے زمرد نے کہا یہاں مسلمانوں کا پہنچنا بہت دشوار ہے کیونکر پہنچ سکتے ہیں ہزاروں مقام ایسے ہیں جہاں لاکھوں عجائبات موجود ہیں مسلمانوں کے پاس سوائے تبرکات کے اور دوسری چیز نہیں ہے جس وقت انکے تبرکات چھن جائینگے وہ بیکار ہو جائینگے اسی وقت گرفتار ہو کر یہاں آجائینگے اشراق نے کہا اب ایک کام آپ لوگوں کے متعلق ہے کہ آپ سب مرحلہ جات کو روز دو وقت جائیے اور وہاں کی خبریں لائیے زمرد نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ہم روز جائینگے اور وہاں سے خبریں لائینگے فیروز راضی ہوا جنگان نے بھی اقرار کیا تورج بھی آمادہ ہوا اشراق نے کہا میں بھی روز دو وقت جاؤنگا ہر جگہ سحر کو زور دونگا سب کی نسبت لوگا جنگان نے کہا آپ کے جانے سے سب تسلیں پڑتے رہینگے روز بروز سب جگہ کی خبر ملتی رہیگی بلکہ آپ خداوند سے بھی بہت اچھی طرح سب کیفیت بیان کرینگے ہم لوگوں پر تو ایسا رعب طاری ہوتا ہے کہ منہ سے آواز بھی نہیں نکلتی اشراق نے کہا تم سب خاطر جمع رکھو میں روز کی کیفیت خداوند سے کہونگا اگرچہ انہیں خود بھی فرشتوں کے ذریعہ سے سب حال معلوم ہوتا رہیگا مگر میرے کہنے میں اتنا نفع ہے کہ خداوند کو میرا اضطراب معلوم ہوگا شاید درمیان میں رحم آجائے اور تقدیر کر کے سب کو اسیر زمین کر دے یہ بہت ہی اچھی بات ہے جنگان شب بھر اشراق سے باتیں کرتا رہا جب صبح ہوئی تو اشراق نے جنگان اور فیروز اور تورج اور زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا چلئے آپ لوگوں کو سب مرحلوں کے راستے تعلیم کر دوں کہ روز آپ لوگوں کو وہاں جانا ہوگا سب راضی ہوئے اشراق سب کو اپنے تخت پر بٹھلا کے مرحلہ جات کے راستے بتانے کو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار و صاحبقران جرار کی عرض کیجاتی ہے

کہ بدیع الملک اور صاحبقران جو لشکر کو لیکر روانہ ہوئے تو دو روز کے بعد ایک صحرا میں پہنچے صاحبقران نے دیکھا سامنے ایک دیوار معلوم ہوتی ہے گرد دیوار کے شعلے اسے آتش بھڑک رہے ہیں مہر نے

مریخ سے فرمایا یہ کیا ہو مریخ نے عرض کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی مرحلہ اس طلسم کے قربت سے
ملے ہیں اور کوئی مرحلہ چھوٹا نہیں ہو سب جگہ ساحران نامی مامور ہیں یا صاحبقران میرا سحر یہاں کسی پر تاثیر
نہیں کرتا امیر نے فرمایا تمہیں سحر کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہتے ہوئے آگے جاتے تھے کہ ایک ساحر نے آکے
صاحبقران کو سلام کیا اور بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا ای جوان میں نے سنا ہو کہ اس طلسم میں بارادہ
جنگ آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا جسنے تجھ سے کہا بہت صحیح کہا میں واقعی اسی غرض سے یہاں آیا ہوں اور
فضل خدا سے یہ امید ہو کہ اس طلسم کو فتح کرکے زمرد وغیرہ وزود تورج بختگان کو سزا سے معقول
دونگا ساحر نے کہا ای جوان اس بات کا تجھے اختیار ہو میں ایک بات تجھ سے دریافت کرنے آیا ہوں بدیع الملک
نے کہا جو تجھے پوچھنا ہو تحقیق کرلے ساحر نے کہا آپ لوگ سحر سے مقابلہ کرینگے یا بزور بازو لڑینگے بدیع الملک نے
کہا ہم لوگوں میں سحر حرام ہو تیغ و خنجر سے سب کو زیر کرینگے ساحر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے مقابلہ کروں
بدیع الملک نے کہا پھر کس بات کا منتظر ہو ساحر نے عرض کی آپ لشکر کو یہاں مقیم کریں کل صبح کو ایک فوج یہیں آئیگی
اسمیں کسی انسان کے جسم پر سر نہو گا وہ لوگ آپ سے مقابلہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا مجھے منظور ہو ساحر غائب
ہو گیا بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا اچھی بات ہو یہیں قیام کرو کل لشکر حریف
یہاں آئیگا اس سے مقابلہ کرنا بدیع الملک نے لشکر کو وہیں ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہوئیں بدیع الملک اور
صاحبقران اپنی اپنی بارگاہ میں تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر
کے بعد سب امیر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ ساحر نے کہا ہو بے سروں کی
فوج آئیگی اور وہ جنگ کریگی مریخ نے عرض کی وہ لوگ سحر ہونگے بدیع الملک نے کہا عجب بات ہو کہ سر
نہونگے تو وہ حریف کو کیونکر دیکھینگے مریخ نے عرض کی وہ لوگ اصلی انسان ہونگے سحر کے ذریعہ سے
بنائے گئے ہونگے انکو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہو جو شخص انکا بانی ہوگا وہ جسطرف اشارہ کریگا وہ لوگ اودھر جائینگے
بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ اور جملہ سرداران شب بھر یہی باتیں کرتے رہے جب سپیدہ سحر
چرخ پر ظاہر ہوا امیر سراپردہ سے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی مشغول نماز ہوئے صاحبقران
نے سلاح طلب کرکے زیب جسم فرمائے بارگاہ سے برآمد ہوئے بدیع الملک نامدار بھی سلاح ذات پر
آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر آئے خادموں نے مرکب حاضر کیے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان
گھوڑوں پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی امیر نے بدیع الملک
سے فرمایا حریف کا لشکر بھی میدان میں آگیا بدیع الملک بھی اس طرف متوجہ ہوئے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا موج مارتا ہوا آتا ہو مگر کسی کے تن پر سر نہیں ہو گھوڑے تک بے سر کے
ہیں سب کو کمال تعجب ہوا لشکر بیسر ان میں آیا صفیں درست ہونے لگیں صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا
ان لوگوں کی کیفیت قابل دید ہو مثل اصلی انسانوں کے کام کر رہے ہیں جب دونوں لشکروں کی صفیں درست
ہو چکیں تو لشکر حریف سے ایک شخص گھوڑے کو چپکاکے میدان میں آیا بہت دیر تک سلحشوری دکھاکر مبارز طلبی کی شہزادہ
امیر الزمان خدمت امیر میں حاضر ہوئے عرض کی اجازت میدان عنایت ہو امیر نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے عرض کی یہ شخص ساحر ہو آپ کسی کو اسکے مقابلے میں نہ بھیجئے میں خود جاکر اس سے
مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا ای بدیع الملک تمنے جو کچھ تجویز کیا بہت مناسب ہو مگر میں اسکے مقابلے کو

جاؤنگا بدیع الملک نے کہا بکار آپ تکلیف نہ فرمائیں میں تو موجود ہوں صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک سے
شاہزادہ امیر الزمان نے فرمایا کہ ابھی تمھارے جانے کی ضرورت نہیں ہے جو لوگ ساحر ہیں جب شہر ساحر سے مقابلہ
ہو گا تو تم میدان میں جانا ہنر جنگ دکھانا امیر الزمان مایوس ہوکے میدان جنگ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر
آئے بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر میدان کی طرف چلے حریف کے مقابلے میں آکے کھڑے ہوئے اُسنے جو
بدیع الملک کو دیکھا کہا اے جوان تیری موت دامنگیر ہو جو مجھ سے مقابلہ کرنے آیا بدیع الملک نے جواب دیا کہ
او مکار یا وہ گوئی سے باز آ جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اسنے بدیع الملک پر گرز کا وار کیا شاہزادہ نے بے تکلف گرز پر ہاتھ ڈالا
اُسنے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک نے جھٹکا دیکر اُسکے ہاتھ سے گرز چھین لیا لشکر اسلام میں صدائے تحسین بلند ہوئی
اس جوان بے سر نے تلوار کمر سے لی بدیع الملک پر لگائی شاہزادے نے تلوار بھی چھین کر پھینکدی جب اُسنے
اپنے تئیں بالکل مجبور پایا بدیع الملک سے لپٹ گیا شاہزادے نے زین فرس سے اُٹھا کر زمین پر دے مارا
وہ جوان بے سر اُٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوکر بدیع الملک کے مقابلے میں آیا شاہزادے نے اُسکو پھر زین فرس سے
اُٹھایا گھوڑے سے اُتر کے بقوت تمام چیر کر پھینک دیا اُسکے دو پارہ ہوتے ہی تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے
لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شیر غام جادو بود بدیع الملک پھر اپنے مرکب پر سوار ہوئے شام تک لڑتے
باری باری دس جوان بے سر آئے سب بدیع الملک کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب دن ڈھل گیا تو لشکر کفار کی
طرف سے طبل بازگشت پر چوب پڑی بدیع الملک اپنے لشکر کی طرف پھرے جوانان بے سر کہیں غائب ہو گئے
صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بہت کچھ رتبہ افزائی کی بارگاہ عزت مع لشکر روانہ
ہوئے بدیع الملک کو صاحبقران اپنی بارگاہ میں لے گئے شاہزادے نے رہیں پوشاک تبدیل کی تھوڑی دیر کے بعد
مریخ آفتاب علم حاضر ہوا اور سردار بھی آئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ لوگ کون ہیں یہاں مقابلہ کرنے کو
آئے ہیں یہ حال کچھ ظاہر نہیں معلوم ہوا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں اسکی اصل کیفیت سے تو ماہر نہیں مگر اسقدر
عقل کام کرتی ہے کہ یہ لوگ اس مرحلے کے پاسبان ہیں اسی وجہ سے سد راہ ہوئے یا یہ باعث ہو کہ ساحر اس مرحلے کا
حاکم ہو اُنکو امتحان منظور ہو کہ آپ لوگوں کا حال ظاہر ہو جنگ سے ٹھیک معلوم ہوں صاحبقران نے فرمایا اے مریخ ہم بھی یہ
سمجھا کہ یہ لوگ پاسبان مرحلہ ہیں یا خود انکو حاکم مرحلہ نے یہاں بھیجا ہو مگر آج کی جنگ بفضل ایزدی بہت خوب ہوئی میدان ہاتھ
رہا مریخ نے عرض کی تو ان لوگوں پر اثر نہیں کرتا میں نے بہت بہت سحر کو زور دیا دو تین جوانوں کو تاک کے
سحر کیا مگر کسی پر سحر نے تاثیر نہ کی امیر نے فرمایا تمہیں کیا ضرورت تھی جو تم نے سحر کیا اب سحر کرنیکا ارادہ نہ کرنا مریخ نے
عرض کی میں فقط امتحان کرتا تھا اب یہ کیفیت مجھکو معلوم ہو گئی کہ ان لوگوں پر سحر اثر نہیں کرتا ہے کبھی سحر نہ کرونگا
بدیع الملک نے فرمایا دیکھیں یہ لوگ کل بھی یہاں آتے ہیں یا آج ہی انکو یہاں آنا تھا مریخ نے عرض کی اگر یہ
لوگ اس مرحلے کے نگہبان ہیں تو کل بھی ضرور آئینگے اور اگر یہ امتحان آنے تھے تو کل اور کچھ انتظام ہو گا
یہ لوگ یہاں نہ آئینگے مگر اے شہریار آج کی شب بہت ہوشیاری سے بسر کرنا چاہیے اب مرحلے کی سرحد شروع ہو
امیر نے کہا واقعی یہ لوگ بے تکا رہیں ایسا نہو کوئی مکر کریں اور سرداروں کو اُنکے سبب سے گزند پہونچے یہ فرما کے
خواجہ عمرو سے کہا کہ خواجہ تم بھی کچھ انتظام کرو خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے باہر آئے طلایہ مقرر کرکے عمرو
نے چاہا کہ میں بارگاہ صاحبقران میں جاؤں کہ سامنے روشنی معلوم ہوئی عمرو اس روشنی کی طرف دیکھنے لگے
جب دیر تک خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک جا پر جمع ہیں خواجہ نے گلیم اوڑھی اور اُس روشنی کی طرف چلے

جب قریب پہنچے تو دیکھا چند ساحر ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے ہیں خواجہ اُس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا ساحر آپس میں باتیں کر رہے ہیں خواجہ ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے ایک ساحر نے کہا آج تو مسلمانوں نے غضب کیا دس نگہبان قتل کیے دوسرے نے جواب دیا کہ جب مسلمان صاحب تحفہ جات ہیں تو آپ پر سحر تاثیر نہیں کریگا ایک نے کہا اے اوررا رجادو اگر مسلمان ہمارے زنجیر کر مرحلے تک پہنچ گئے تو غضب ہو گا ہر طرح ہم لوگوں کی جان جائیگی اگر مسلمانوں سے مقابلہ کرینگے تو مارے جائینگے اور اگر خوف جان سے بھاگ جائیں اور مسلمانوں کو نہ روکیں تو شہنشاہ گل اندام زر وچشم ہمیں زندہ نہ چھوڑینگے جہاں جا کر پوشیدہ ہونگے وہ ایک عمر میں سب کو گرفتار کرینگے اوررا رجادو نے کہا اے اصفہان جادو کسی اور صورت میں مسلمانوں سے مقابلہ کریں شاید انپر رعب غالب ہو اصفہان جادو نے کہا مسلمان جری ہیں کسی صورت میں اُنسے مقابلہ کریں گے انہیں کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اوررا رجادو نے کہا پھر کیا بندوبست کرنا چاہیے اصفہان نے کہا جمعدار کے پاس چلو دیکھو وہ کیا راے دیتے ہیں یہ کہکر اصفہان جادو نے اپنے اور ہمراہیوں سے کہا تم لوگ ہوشیار رہنا ہم لوگ جمعدار صاحب کے پاس جاتے ہیں ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم یہاں ہوشیار ہیں مگر تم جلد واپس آنا اصفہان جادو اوررا رجادو نے کہا اب ہمارے آنے کے منتظر رہو جب کوئی راے عمدہ قرار دے لینگے تب وہاں سے واپس آئینگے یہ کہکر دونوں ساحر وہاں سے روانہ ہوئے خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے دونوں کے ہمراہ ہوئے ساحر وہاں سے ایک درخت کے نیچے آئے کچھ مٹی ہٹائی ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا دونوں اُس میں کود پڑے خواجہ بھی انکے ساتھ نقب میں کودے ساحروں نے پھر مٹی ہاتھوں سے ہٹانا شروع کی جب دہنہ نقب بند ہو گیا تو دونوں نے مشعل سحر روشن کی انکی روشنی میں آگے بڑھے خواجہ بھی دونوں کے ہمراہ چلے جب نقب ختم ہوئی تو خواجہ کو ایک میدان وسیع ملا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت نفیس بنا ہے دونوں ساحر اُس پھاٹک سے اندر گئے خواجہ بھی دونوں کے ساتھ اندر گئے ساحر ایک بارہ دری میں گئے خواجہ بھی انکے ساتھ اندر گئے بیچ میں ساحروں نے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک ساحر قوی ہیکل تخت پر بیٹھا ہوا ہے بہت سے ساحر اُسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں دونوں ساحروں نے جاکر انکو سلام کیا اُسنے کہا اے اصفہان جادو اس وقت تم کیوں آئے یہ تو تمہاری نوکری کا وقت تھا اصفہان جادو نے کہا اسوقت ہم لوگ نگہبانی کر رہے تھے آپس میں ذکر ہونے لگا [illegible] تو سب کیفیت معلوم ہو کہ مسلمانوں پر سحر کا اثر نہیں کرتا جو آج جو تیغ میدان میں لشکر چھپا تھا اُسمیں سے دس نگہبان قتل ہوئے اُس ساحر نے کہا اس بات سے نا واقف [illegible] تو اگر لشکر مسلمان جانا چاہینگے مرحلے تک نہ پہنچ سکینگے تم لوگوں کے سامنے جو لوگ قتل ہوئے تھے وہ اصلی انسان نہ تھے میں نے صرف چند پتلے بنا کر انکے نام رکھ دیئے تھے آج دس قتل ہوئے ہیں مینے کل موقع میں بنا دیے اگر کل بھی مسلمان قتل کرینگے تو میں اور بنا دونگا جب اس بہانے سے مسلمان ٹھہرے رہینگے کوئی اور تدبیر کر کے ان لوگوں کے تحفہ جات اپنے قبضے میں کر لونگا جس وقت انکے تحفہ جات چھن جائینگے تو وہ بہت جلد گرفتار ہو جائینگے اصفہان جادو نے کہا کل بھی سب مرے ہوئے زندہ ہو [illegible] اُس ساحر نے جواب دیا کہ کل میں جو پتلے [illegible] درست کر کے میدان میں [illegible] کر دونگا انکے ہاتھ [illegible] سے بڑے ہو کے لشکر میں کھڑے ہو کر دین کے لشکر پر وار کرینگے میں نے سچ [illegible] تو خوب [illegible] ہیں وہ تیسا [illegible]

تو میں حمام خانے میں جاؤں اصفہان نے کہا جمعدار صاحب ایسا ہو سلامان مرحلے تک چلے جائیں جمعدار نے کہا یہاں اصفہان جب تک میں زندہ ہوں اُس وقت تک کسی کی مجال نہیں جو مرحلے تک پہونچ جائے اور وہاں مقابلہ کرے اگر کوئی مجھے قتل کرے تو البتہ یہ راستہ صاف ہو اصفہان جادو نے کہا میں اسواسطے یہاں آیا تھا جمعدار نے کہا اب تم جاؤ اور لوگ جو تمہارے ہمراہ ہیں وہ سب تمہارے راستہ دیکھ رہے ہونگے اصفہان جادو اور ادرار جادو دونوں جمعدار کو سلام کرکے رخصت ہوئے جمعدار کو حمام والوں نے آکے اطلاع دی کہ جمعدار صاحب پتلے تیار ہیں حمام خانے میں تشریف لیجلئے جمعدار آغا حمام خانے میں گیا کل پتلے طلب کیے ساحروں نے پتلے لاکر سلی چوکی کے نیچے رکھدیے جمعدار سحر کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد سب پتلوں کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی جمعدار نے سحر کو زور دیا سب پتلے اُٹھ کر کھڑے ہوئے اُسنے اپنی ران چاک کی ایک ایک قطرہ خون کا سب کے منہ میں دیدیا سب اسکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے جمعدار نے کہا جہاں جوانان سے مرحلہ ہیں وہاں جاکر بیٹھو سب اسطرف روانہ ہوئے جمعدار نے اور پتلے اپنے آگے منگائے اُن میں بھی حرکت پیدا ہوئی اُسنے سحر کو زور دیا وہ بھی اُٹھے۔ انکو بھی خون چٹاکر رخصت کیا اسیطرح دس دس پتلے سحر کے بناتا رہا جب ساعت کم باقی رہی تو چوکی سے اُٹھا حمام خانے سے باہر آیا اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوا راہ میں ایک آواز آئی اے جمعدار کہاں جاتا ہے سجدہ کر کہ خداوند آئینہ اندام تشریف لائے ہیں جمعدار نے چاروں طرف دیکھا کسی جانب کسی کو نہ پایا پھر آگے بڑھا چند قدم کے بعد پھر آواز آئی او بے ادب ایک بار کہنے سے تو نے سجدہ نہ کیا اب کیا چاہتا ہے تیری جان جائے ایسی ہی جرأت ہے جمعدار اس آواز کو سنکر اسدرجہ خائف ہوا کہ دوڑ کر سجدے کو جھکا جیسے ہی سجدے میں گیا اس زور سے ایک گھونسا اسکے سر پر پڑا کہ اسکی گردن ٹیڑھی ہوگئی جمعدار نے کہا یا خداوند میں اپنی سزا کو پہونچ گیا اب معاف فرمائیے ایسی خطا نہ ہوگی جواب ملا کہ اب تیری تقصیر معاف نہیں ہوگی ابھی ملک الموت دو چار روحوں کی قبض روح کے واسطے گیا ہے وہاں سے آتے تو میں تیری قبض روح کا حکم دوں جمعدار نے کہا یا خداوند مجھے دھوکا ہوا تھا معاف فرمائیے ملک الموت کو حکم نہ دیجئے آواز آئی کہ تیرے مزاج میں غرور حد سے سوا ہوگیا ہے جبتک غرور تیرا دفع نہ ہوگا اُس وقت تک خداوند تیری خطا معاف نہ کرینگے جمعدار نے کہا یا خداوند اب کبھی غرور نہ کرونگا سب سے جھک کے ملونگا آواز آئی جبتک تیرے دل سے غرور نکالا نہ جائیگا اُسوقت تک تیری طبیعت کی کیفیت نہیں بدلے گی جمعدار نے کہا یا خداوند اگر آپ چاہیں تو میرے دل سے غرور نکل جائے آواز آئی اگر تجھے یہی منظور ہے تو اپنے مکان پر چل جمعدار نے کہا میں ابھی چلتا ہوں یہ کہکے آگے بڑھا جلدی جلدی راستہ طے کرکے اپنے مکان میں آیا آواز آئی کہ جہاں تیرے رہنے کا ٹھکانا ہے وہاں چل جمعدار اپنے پلنگ پر آیا آواز آئی اپنے عزیزوں کو جمع کر جمعدار نے سب کو بلایا جب سب جمع ہوئے تو آواز آئی کہ ان سب کو ان کے ہر ایک کے دل سے غرور نکالا جائیگا جمعدار نے سب سے کہا کہ جلد بیٹھو سب لیٹ گئے آواز آئی اب ہم ظہور فرماتے ہیں سب اپنی اپنی آنکھیں بند کریں جسکے پاس ہم آکر کہیں کہ آنکھیں کھولدے وہ آنکھ کھولے سب نے اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں سب کے پہلے جمعدار کے پلنگ پر آواز آئی کہ اے جمعدار آنکھ کھولدے جمعدار نے آنکھ کھول دی دیکھا ایک سرو طویل القامت روشن اندام چہرہ نظر نہیں آتا نگاہ خیرہ کرتی ہے جمعدار نے ڈر کے اپنی آنکھ بند کرلی کہا یا خداوند آئینہ اندام میں جمال باکمال نہیں دیکھ سکتا آئینہ اندام نے کہا میں تجھے ایک پھول سنگھاتا ہوں اسکو سونگھ یہ کہکر اُسکی ناک کے پاس ہاتھ بڑھایا جمعدار نے دم کھینچا تو جو پھول میں تھی جمعدار کو چھینک آئی وہ دوسرے پلنگ پر آواز دی کہ اے زوجہ جمعدار آنکھ کھول دے زوجہ جمعدار نے

آنکھ نہ کھلی سنکون چونکہ معلوم ہو کہ یا خداوند آئینہ اندام بھی تاب نظارہ باقی نہیں ہے آئینہ اندام نے کہا ایک عجب ذہن ہو نگے یہ مکار نے ناک کے پاس ہاتھ لیجا کے سنگھا بھی پھول سونگھتے ہی چھینک آئی اسی طرح ہر ایک کو پھول سونگھایا جب سب لوگ پھول سونگھ کر بیہوش ہوئے تو آئینہ اندام نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرکے بجلی زمانوں میں سوزن دیگر داخل زنبیل کیا جو کچھ مال و اسباب وہان جمع تھا وہ اپنے قبضے میں کرکے اُسی نقب کے راہ سے خواجہ باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے رات تھوڑی باقی تھی قریب صبح خواجہ لشکر میں داخل ہوئے پہلے صاحبقران کی بارگاہ میں گئے امیر نماز سے فراغت پاچکے تھے سلاح ذات پر آراستہ کررہے تھے خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ تمہارا پتہ نہ معلوم ہوا ہم نے کہا تھا کہ [illegible] کردو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بڑا کام کیا کہ یہ سبب دریافت کرلیا کہ آپ سے ساحرون نے کل کیون مقابلہ کیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ کیا سبب دریافت کیا خواجہ نے عرض کی سب سردارون کو تم نے دیکھے ہیں بہت سے ساحر دیا ہوں اُنکو حاضر کردونگا اب کوئی برائے مقابلہ نہ آئیگا امیر نے کہا اگر یہ بات ہو تو لشکر میں جاکر کہدو کہ سب کمرین کھولین وہین خواجہ نے کہا ابھی اسکی ضرورت نہیں سردارون کو یہین بلالیجئے امیر نے خادمون سے فرمایا کہ جملہ سردارون کو یہان بھیجدو خادم باہر آئے یہان سب سردار مسلح و مکمل دربارگاہ صاحبقران موجود تھے خادمان امیر نے کہا آپ حضرات کو صاحبقران یاد فرماتے ہیں یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے سے کود پڑے بارگاہ کے اندر تشریف لیگئے اور سب سردار بھی بارگاہ میں داخل ہوئے بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے اپنے پاس بٹھایا بدیع الملک نے عرض کی آپ نے اسوقت کیون یاد فرمایا امیر نے ارشاد کیا آج کوئی برائے مقابلہ نہین آئیگا خواجہ نے بہت انتظام درست کرلیا ہے بدیع الملک نے عرض کی انکی جنگ مین کسیطرح کا لطف بھی نہین تھا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اور سردار بھی آئے صاحبقران نے سب سے کہا آج کوئی برائے مقابلہ میدان مین نہین آئیگا خواجہ نے بستہ جما انتظام کیا ہے جب سب سردار جمع ہوچکے تو امیر نے خواجہ سے کہا ہان خواجہ ساحرون کو لاؤ خواجہ نے کہا وہ ساحر یون نہین آسکتے ہین جب تک میری عرق ریزی اور جانفشانی کی داد حسب مراد نہ ملے امیر نے فرمایا خواجہ تم کسقدر طامع ہو آخر اور بھی غازی لشکر مین موجود ہین کیسے کیسے کارہائے نمایان کرتے ہین کبھی کوئی بھی ایسی باتین کرتا ہے خواجہ نے کہا صاحب وہ لوگ پہلوان ہین اور دس ملکر ایک کام کرتے ہین مین ہمیشہ تنہا جاتا ہون اپنی جان کا خوف نہین کرتا آپ کا کام انجام دیتا ہون اگر آپ کے اور غازی ایسے ہوتے تو کل ہی اسکا انتظام کرلیتے کہ آج میدان مین کوئی نہ آتا کسی غازی نے جانبازی نہ دکھائی پھر مین کام آئے اپنی جان عزیز نہ کی ساحرونکو گرفتار کرکے لائے امیر نے ہنسکر فرمایا خواجہ ہم تمہین خوش کردینگے تم ساحرونکو بھی تو دکھین کہ وہ کیسے ہین خواجہ نے کہا صاحب مین کیسکا اعتبار نہین کرتا میری خاطر و تواضع کی جائے تب اُن لوگون کو محفل مین لاؤن اور اگر میری تواضع مین دیر ہوگی مین اُن لوگون کو اسیطرح چھوڑ آؤنگا آپ کو کوشش بلیغ کرنا ہوگی صاحبقران نے خادمون سے اشارہ کیا خادمون نے بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو دیا امیر نے فرمایا اب تو خوش ہو عمرو نے کہا مین آپ سے رنجیدہ کب تھا امیر نے فرمایا اب اُن ساحرونکو محفل مین لاؤ خواجہ نے فرمایا آپ کو اُن ساحرون سے کیا مطلب جب طلسم کشا سے ملینگے تو مین اُنسے جو مناسب ہوگا وہ کہونگا امیر نے فرمایا خواجہ پھر مجھے روپیہ کیون دیا عمرو نے جواب دیا کہ ایک بات [illegible] نہ ہوسکے کی تھی اگر آپ نے اسکے صلہ مین تھوڑا سا زر و جواہر اپنے حوصلے سے کم مجھے دیا تو

کیا بڑی بات کی سب مالکوں کا یہی قاعدہ ہے کہ جب خوش ہوتے مالامال کر دیا بدیع الملک خواجہ کی یہ تقریر
سنکر ہنسنے مریخ کی طرف اشارہ کیا مریخ اٹھا دو توڑے لاکر خواجہ کے سامنے رکھے خواجہ نے کہا صاحب
طلسم کشا نے اپنے ایک ملازم کی معرفت مجھکو روپیہ دیا میری حقیقت کیا ہے جانی بدیع الملک ہنستے ہوئے
اٹھے توڑے اپنے ہاتھ سے خواجہ کو دیتے بلے خواجہ نے کہا آپ اپنے نامی گرامی اتنا سا روپیہ لیتے ہاتھ سے
دیتے ہیں آپکو شرم نہیں آتی دربار میں سب ہنسنے لگے بدیع الملک نے اور بھی بہت سا زر و جواہر سوغات خواجہ کو
دیا خواجہ نے سب اپنے قبضے میں کیا از نبیل سے جمعدار کو نکالا ہمراہ لیکے اور عزیزوں کو نکال کر دست بارگاہ سے باندھ
دیا امیر نے فرمایا خواجہ یہ کون ہے عمرو نے عرض کی یا صاحبقران نگہبان طلسم کا جمعدار ہے وہ جوانان
بے مرگ مقابلہ کو آئے تھے یہی لے کر آئے تھے اور آج کے مقابلے کے واسطے سب وہاں دار و دستہ لائے
تھے امیر نے فرمایا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے جمعدار کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی جمعدار نے جب اپنے کو عجیب
کیفیت میں پایا گھبرا کے چاروں طرف دیکھنے لگے خواجہ نے دوات قلم جمعدار کے سامنے رکھا تازیانہ
لیکر سامنے کھڑے ہوئے امیر کی طرف دیکھا صاحبقران نے فرمایا کہ جمعدار اب اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب
حق اختیار کرو خواجہ نے کہا کہ جمعدار سنتے ہو کیا صاحبقران نامدار کیا ارشاد کرتے ہیں جمعدار دنگ ہو کر میں کس کیفیت
میں ہوں اور مجھکو یہاں کون لایا یہ کیا سانحہ گزرا خواجہ نے کہا یہاں جمعدار اب کیا سوچتے ہو جو کچھ منظور ہو فوراً اس
کاغذ پر تحریر کرو اگر جان عزیز ہے تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو جمعدار نے دل میں خیال کیا کہ اگر اسوقت انکار کرتا
ہوں تو جان جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ دین کو تبدیل کروں مگر دین اسلام کو اچھا دیکھونگا تو ہمیشہ کے واسطے مسلمان رہونگا
ورنہ ان لوگوں کو مار کے گرفتار کرونگا یہ سوچ کے جمعدار نے کاغذ پر لکھا کہ میں دین اسلام قبول کرتا ہوں خواجہ نے
وہ پرچہ امیر کو دکھایا صاحبقران نے فرمایا مشکیں کھول دو خواجہ نے جمعدار کی مشکیں کھول دیں جمعدار امیر
کے قریب آیا قدموں کو بوسہ دیا صاحبقران نے پشت پر ہاتھ رکھدیا جمعدار کو بیٹھنے کی اجازت دی خواجہ
سے کہا اور لوگوں کو بھی ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا سب نے اپنے کو جو اس حالت میں پایا سخت
حیران ہوئے خواجہ نے انسے بھی پوچھا کہ تم اپنے دین کو ترک کرنا چاہتے ہو یا نہیں جمعدار نے عرض کی خواجہ آپ
ٹھہر جائیں میں ان لوگوں سے کہتا ہوں خواجہ ٹھہر گئے جمعدار نے ان سب سے کہا میں نے بھی اسلام قبول کیا
ہے اگر یہ مذہب دائمی پختہ ہے تو صاحبقران میرے سوالات کا جواب دینگے اور اگر یہ مذہب بے بنیاد ہے تو امیر
میرے سوالات کا جواب دینے میں ضرور بند ہو جائینگے میں یہاں سے نکل جاؤنگا سب نے اسلام سنکر قبول
کر لیا جمعدار نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران معاملہ ناموس بہت نازک ہے اگر حکم ہو تو میں اپنے ناموس کو کسی
محفوظ جگہ پہنچا دوں امیر نے فرمایا بہت سے خیام خالی ہیں جہاں تمہارے مزاج میں آئے جاؤ ورنہ نہیں تو اور
خیام استادہ کرا دیئے جائیں جمعدار نے عرض کی خادموں کو حکم ہو کہ میرے ہمراہ چلکر خیام بتا دیں امیر نے جمعدار
کے ہمراہ چند خادم روانہ کئے انھوں نے خیام جاکر بتائے جمعدار نے اپنے ناموس کو ایک خیمہ میں ٹھہرایا
صاحبقران نے حکم کیا کہ اسباب ضروری وہاں جانا چاہئے اور دو خدمتگار بھی ضرور جائیں اسی وقت لوگ
اسباب ضروری لیکر جمعدار کے خیمے میں پہنچے دو خادم بھی مقرر کئے گئے جمعدار یہ الطاف صاحبقران
کے دیکھکر خوش ہو گیا جلدی حاضر خدمت امیر ہوا عرض کی یا صاحبقران معافی کا امیدوار ہوں کچھ عرض کرنا
منظور ہے امیر نے فرمایا کہو جمعدار نے کہا یا امیر مذہب آئینہ پرستی کس وجہ سے بے بنیاد ہے اور مذہب اسلام

کس سبب سے افضل ادیان تصور کیا جاتا ہے امیر نے فرمایا مذہب آئینہ پرستی اس وجہ سے بے بنیاد ہے کہ جو معبود یہاں دعوے خدائی کرتا ہے وہ کاذب ہے کیونکہ مثل اور انسان کے وہ بھی صلب پدر اور بطن مادر سے پیدا ہوا ہے انسانوں کی طرح پرورش پائی طفلی میں مثل سب کے تعلیم پاکر علم و ادب حاصل کیا اگر معاذاللہ خدا ہے اصلی ہوتا تو محتاج تعلیم عبد ہرگز نہ ہوتا اور مثل عوام بطن مادر سے پیدا نہ ہوتا صورت و اعضا پیری کے سبب سے تبدیل نہ ہوتی ہمیشہ ایک حالت میں رہتا اب اس سبب سے یہ بھی امید پیدا ہوئی کہ جب صورت و اعضا تبدیل ہوگئی تو اکثر امراض بھی لاحق ہونگے اور اسکو تکلیف دیتے ہونگے مثل انسانوں کے وہ بھی کراہتا ہوگا علاج کی ضرورت ہوتی ہوگی جمعدار نے کہا آئینہ اندام برسوں بیمار رہا حکما کا علاج رہا بڑی تکلیف اٹھا کے صحت پائی صاحبقران نے فرمایا جب یہ خداوند تھا تو مرض کو کیوں نہ دور کرسکا جمعدار نے عرض کی اے شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا بہت بجا ہے اگر خداوند ہوتے تو مثل عوام کے پرورش کیوں پاتے اور تعلیم پاکر علم ادب حاصل نہ کرتے وہ تو خود ہر ایک شے کا خلاق ہے اسے کسی سے معرفت حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے صاحبقران نے فرمایا اب اسلام کا جملہ ادیان سے افضل ہونا اس طرح ثابت ہے کہ ہمارا خدا واحد و یکتا ہے جملہ عیوب سے بری ہے ہر ایک شے اسی کے قبضے میں ہے حیات و ممات پر قادر ہے اسکے نور کو کوئی دیکھ نہیں سکتا جن جن نے دعوی خدائی کے وہ ایسے ذلیل ہوئے کہ حد بیان سے باہر ہے آخر مارے گئے جہنم واصل ہوئے اگر سچے خداوند ہوتے تو کیوں ایسا ہوتا علاوہ اسکے اور باتیں صاحبقران نے دینی بیان فرمائیں کہ جمعدار کے دل میں سکہ بیٹھ گیا عرض کی اے شہریار جبتک میرے دل میں یہ خیال تھا کہ اگر مذہب اسلام بھی معاذاللہ اور مذہبوں کے موافق ہوا تو میں آئینہ پرستی ترک نہ کرونگا مگر آپکے ارشاد سے دل میں نفرت پیدا ہوگئی اب میں آئینہ اندام پر لعنت کرتا ہوں صاحبقران اسکی صاف گوئی سے بہت خوش ہوئے اسکو خلعت و انعام بے حساب دیا جمعدار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں اپنے مکان کو جاؤں وہاں سے اپنا مال و اسباب بھی لاؤں اور متعلقین میرے ماتحت ہیں ان سبکو بھی ہدایت کروں صاحبقران نے فرمایا جو کچھ تمہارا مال و اسباب وہاں ہو وہ یہاں ممکن کیا جائیگا محض براے ہدایت وہاں جاؤ جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران وہاں بھی تو مال و اسباب میرا ہو وہی ہے اسکے لانے میں کیا قباحت ہے امیر نے فرمایا اب مال و اسباب وہاں نہ ملیگا جمعدار کو تعجب ہوا عرض کی اے شہریار مال و اسباب میرا وہاں سے کون لیگیا ہوگا امیر نے فرمایا جو تمہیں یہاں تک لایا اسنے تمہارے یہاں کی خاک تک نہ چھوڑی ہوگی جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ مجھے یہاں کون لایا امیر نے خواجہ کی طرف اشارہ کیا جمعدار نے عرض کی خواجہ آپنے کمال کیا دوسرے شخص کی یہ مجال نہیں تھی جو میرے پاس اس طرح سے جاتا اور عیاری کرکے اس طرح سیر کرکے لاتا خواجہ نے کہا جمعدار صاحب میں تجھے بہلاوے کہ یہیں نہ دیر ہوئی ابھی تو بہت جلد لے آیا کوئی بات نہ تھی جمعدار امیر سے رخصت ہو کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان میں پہونچ کے سب متعلقین کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے جمعدار نے عرض کی تم لوگوں کو لازم ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو میں اتنے دنوں گمراہ رہا مگر شکر ہے کہ صاحبقران یہاں تشریف لائے اور میرے طالع یاور ہوئے جو قدمبوسی انکی حاصل ہوئی نگہبانوں نے جو یہ کیفیت سنی بہت حیران ہوئے کہا جمعدار صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہیں ہم لوگوں کو سخت تعجب ہے کیا آپ لشکر اسلام کو روکتے تھے یا انہیں لوگوں سے جاکر ملگئے جمعدار نے کہا اسکا سبب بعد میں دریافت کرنا پیشتر یہ بتاؤ کہ اپنے دین بے بنیاد کو ترک کروگے یا نہیں بعض نے کہا ہم موجود ہیں جب آپنے دین اسلام اختیار کرلیا تو ہمیں کیا عذر ہے بعض نے انکار کیا انکو اسی وقت جمعدار نے قتل کیا بعض خوف جان کر کے مسلمان ہوگئے اور اپنے

اپنے مکانوں پر جاکر مع اہل وعیال طرف مرحلہ گل اندام کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا بھی کیا جائیگا جب جمعدار سب کو مسلمان کرچکا تو اپنے مکان میں چاروں طرف پھرا لیکن مال واسباب کا پتہ نہ پایا مجبور ہوکر سبکو اپنے ہمراہ لیا خدمت صاحبقران میں واپس آیا امیر کے سامنے سب نگہبانوں کو لاکر قدمبوس کرایا صاحبقران نے سب کو انعام وخلعت دیکر سرفراز کیا پھر بدیع الملک نامدار سے ارشاد فرمایا کہ اب کیا رائے ہے بدیع الملک نے عرض کی میں یہاں ٹھہرنا بیکار جانتا ہوں ابتو بفضل ایزدی کوئی سد راہ بھی نہیں ہے مرحلے کی طرف چلنا بہت اچھا ہے ایک لشکر بھی ہمراہ ہے کل کیفیت وہاں کی معلوم ہوجائیگی صاحبقران نے جمعدار کو اپنے پاس بلایا فرمایا یہ جو مرحلہ اب درپیش ہے اسکا کیا نام ہے اور حاکم اس مرحلہ کا کون ہے جمعدار نے عرض کی اس مرحلے کا حاکم گل اندام زرد چشم جادو ہے اور اسی کے نام سے یہ مرحلہ مشہور ہے امیر نے فرمایا اب بدیع الملک نوجوان کا یہ ارادہ ہے کہ اس مرحلے کی طرف چلیں جمعدار نے عرض کی تشریف لیجائیے خدا اپنا فضل کریگا وہ مرحلہ آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ جمعدار صاحب کی بھی یہی رائے ہے بدیع الملک نے عرض کی آج شب بھر یہیں تشریف رکھیے صبح کو تشریف لے چلیے گا امیر نے منظور فرمایا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی امیر نے جلسہ برخاست کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے محو خواب ہوئے جب سلطان زرین پوش مشرق تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا لشکر اسلام میں نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا امیر برائے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی بیدار ہوئے فریضہ سحری سب نے ادا کیا سلاح ذات پر آراستہ کرکے اپنی اپنی بارگاہوں سے باہر آئے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بھی برآمد ہوئے خادموں نے مرکب حاضر کیے امیر اور بدیع الملک گھوڑوں پر سوار ہوئے لشکر تیار موجود تھا جانب مرحلہ گل اندام سفر کیا ذکر انکا آگے عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُن فراریوں کی عرض کیجاتی ہے جو کہ جمعدار کی خوف سے بھاگ کر جانب مرحلہ روانہ ہوئے تھے

جب یہ مرحلے میں پہنچے تو گل اندام زرد چشم جادو کے مکان پر گئے اپنی اطلاع کرائی گل اندام نے سبکو اپنے پاس بلایا کیفیت سبکی ابتر پائی گل اندام نے گھبرا کے کہا اے نگہبانان مرحلہ تمہاری کیا حالت ہے کچھ بیان کرو نگہبانوں نے کہا غضب ہوا جمعدار صاحب مسلمان ہوگئے اور طلسم کشا سے جاکر ملے گل اندام نے کہا تمہیں کس بات کا خوف ہے نگہبان نے کہا اب مسلمان اسطرف بھی آئینگے ان لوگوں پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے گل اندام نے کہا انکے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود ہونگے میں انکے قبضے سے لے لونگا اور ان سب کو گرفتار کرکے شہنشاہ اشراق کی خدمت میں بھیجدونگا نگہبانوں نے کہا وہ لوگ کسی طرح بھی مشکل سے ہاتھ آئینگے نہیں معلوم کیا بات کی جو جمعدار صاحب کو گرفتار کرلیا گل اندام نے کہا اس بات کی جگہ بھی ذکر ہے کہ کیا باعث ہوا جو ایسا پختہ مذہب شخص یک بیک اپنا مذہب تبدیل کرکے مسلمان ہوگیا اور سے مجھکو معلوم ہو کہ کیا کیا کیفیت گذری نگہبانوں نے کہا پہلے تو انہوں نے طلسم کشا کی دو ادا روکی ایک روز جوانان سپہ سر کو انکے مقابلہ میں بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے ارادہ تھا کہ انکو برائے مقابلہ مسلمانان روانہ کریں مگر نہیں پڑا ایک روز اپنے مکان سے غائب ہوگئے جو کچھ مال واسباب انکا تھا وہ بھی اپنے ہمراہ لیگئے صبح کو آئے ہم سب لوگوں کو بلایا کہا میں نے مذہب سلام اختیار کیا ہے اگر تم لوگ اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو بہت لوگوں نے مذہب آئینہ پرستی ترک کردیا ہم لوگ اپنے مذہب کو اچھا سمجھے اسطرف چلے آئے اب جو آپ فرمائیں وہ کریں گل اندام نے کہا تمنے بہت اچھا کیا اگر تم لوگ بھی مسلمان ہوجاتے تو زندہ نہ بچتے اب

ہین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا مگر طلسم کشا کو اسیر کرکے اشراق کے پاس بھیجدونگا وہ اسکی بابت جو بات مناسب سمجھینگے کرینگے مگر تملو کو تم کو لازم ہی کہ اسکی خبر رکھو کہ طلسم کشا اسطرف کب آتا ہی سب نے کہا ہم شب و روز اسی فکر مین رہینگے جب طلسم کشا کو اسطرف آتے دیکھینگے آپکو اطلاع دینگے یہ کہکر نگہبان تو وہان سے روانہ ہوے مگر فیروز ستارہ پیشانی جو حملے کے دیکھنے کو آیا تو گل اندام زرد چشم کے پاس گیا گل اندام نے اسکی بڑی خاطر کی آپ تخت سے ہٹ کے الگ بیٹھا فیروز کو تخت پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ فیروز آج آپکی تشریف آوری کا کیا سبب فیروز نے کہا جس روز سے مسلمان یہان آئے ہین اس روز سے شہنشاہ اشراق نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ایک ایک شخص کے سپرد ایک ایک مرحلہ کر دیا ہی کہ وہ روز اس مرحلے کی کیفیت دریافت کرایا کرے وہ خود بھی تشریف لیجاتے ہین اسی واسطے مین آیا ہون اب روز آیا کرونگا اور یہان کی حالت دیکھا کرونگا کچھ کیفیت بیان کرو مسلمان تو بہت قریب آگئے ہین گل اندام نے کہا جمعدار نگہبانان شریک خدا پرستان ہو گیا مگر سبب نہین کھلا کہ کیون ایسا ہوا نہ کوئی لڑائی ایسی پڑی کہ جسکے سبب سے وہ زیر ہوتا نہ کوئی اُسکے پاس گیا ایک روز اُسنے اس خوبصورتی سے مسلمانون کو رد کا کہ مین بہت خوش ہوا اگر ہزارون سال وہ مسلمانون سے یونہین جنگ کرتا رہتا تو یہان بھی یہانتک نہ آتا اول روز اُسنے جوانان بے سر کو برسر مقابلہ مسلمانان میدان مین بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے اُنکے بھیجنے کا ارادہ تھا کہ وہ خود جاکر شریک ہو گیا اتنا تو سننے مین آیا کہ شب بھر غائب رہا صبح کو جو سب نے اُسکے مکان مین آکے دیکھا تو ایک چیز بھی نہ تھا داری کی زبانی فیروز نے کہا کوئی سبب ہوا ہوگا کسی عیار نے عیاری کی ہوگی یہ کسی نے اسکے بدلے مسلمانون کا عیب غائب کر دیا ہوگا سوا اسکے اور کوئی بات نہین ہو سکتی مین اسوقت جاتا ہون کل اپنے ہمراہ تھوڑے عیار لیتا آؤنگا وہ تمھین بہت کام دینگے اب مسلمان اسطرف آتے ہین اُنکے ہمراہ بہت عیار بھی موجود ہین وہ فرد عیاری کو یہان بھی آئینگے اس موقع پر عیار و نکار ہنا بہت اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ بھی عیار اپنے ہمراہ لائیے اور میرے یہان بھی بہت سے عیار موجود ہین ان سب کو مین راہ نگہبانی مقرر کرون اور جسطرح بن پڑے تحفہ جات خدا پرستون کے لیلان کو ان کا اسیر کر لینا پھر بہت آسان ہو جائے فیروز وہان سے رخصت ہوا اشراق کے پاس آیا اور وہ بھی مرحلہ جات پر سے واپس آئے تھے مرحلے کی کیفیت بیان کر رہے تھے کہ فیروز نے مرحلہ گل اندام کا حال بیان کیا اشراق نے کہا کیا ہوا جو ایک جمعدار مسلمان ہو گیا بختگان نے جو یہ کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ اشراق عیارون کی آمد شروع ہو گئی یہ کام سوا عیار کے دوسرے کا نہین ہی جو اس خوبصورتی سے اپنا مطلب نکالے اور جن صاحب نے یہ عیاری کی ہی انکو بھی مین خوب جانتا ہون اشراق نے کہا کل مین اپنے یہان سے عیار روانہ کر دونگا فیروز نے کہا مین گل اندام سے وعدہ بھی کر آیا ہون کہ کل تمھارے واسطے عیار لاؤنگا اشراق اس روز تو خاموش رہا دوسرے روز اسنے پانچ عیار اور پانچ عیار پہچان لاکر فیروز کے سپرد کیے کہا ان سب کو لے جاؤ گل اندام کے سپرد کرنا تسکین بھی بہت کچھ دینا اور مین لشکر بھی دونگا اگر کوئی وقت ایسا ہی سخت پڑیگا تو ہم لوگ سب تیری مدد کرینگے اور خداوند سے بھی سفارش کر دینگے فیروز نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین ہر طرح سے سمجھا دونگا کوئی بات ایسی نہ ہوگی کہ گل اندام ہراسان ہوسکے یا مین اول تو وہ خود بھی دعوی ہے کہ مسلمان میرا کیا کرسکتے ہین لیکن مین بھی کلمات تسلی بہت کہہ آیا ہون اور کہہ دونگا اشراق نے کہا اسکو دعوی کیونکر نہوگا ساحر جلیل ہی اسکا مثل نہین ہی بہت اچھا ہی جاتا ہو فیروز سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اشراق نے چلتے وقت یہ بھی کہدیا کہ آج آپ یہ بھی دیکھتے آئیے گا کہ مسلمان کہانتک آئے ہین فیروز گل اندام کے مرحلے پر آیا عیارون کو گل اندام کے سپرد کیا کہا اچھا صاحب آپ کسی طرح کا خوف

دیکھیے گا میں ہر وقت خدمتگذاری کو موجود ہوں۔ د شہنشاہ اشراق نے بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی وقت ایسا ہی ہوگا تو ہم سب آپ کی شرکت کرینگے خداوند سے بھی سفارش کرکے آپ کے واسطے مدد و تقدیر کرا دینگے گل اندام نے کہا آپ لوگوں کی عنایت کافی ہے مجھکو مطلق ہراس نہیں ہے اگر خداپرست یہاں آئینگے تو میرا کیا بنا لینگے ایک سحر میں سب کو گرفتار کر دونگا اُنکے پاس تحفہ جات ہیں اُنپر اُنکو ناز ہے میں تحفہ جات ایک دم میں سب سے چھین لونگا اسیر کرکے خدمت شہنشاہ میں بھیجدونگا فیروز نے کہا ان عیاروں کے نام اپنے ہلنے کے دفتر میں تحریر فرمالیجئے گل اندام نے اسی وقت دفتر طلب کیا سب کے نام لکھے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا چلتے وقت اسکو یہی خیال آیا کہ اشراق نے کہا تھا کہ مسلمانوں کی خبر ضرور لانا وہاں بھی چلنا چاہیے دیکھوں وہ لوگ کہانتک آگئے ہیں یہ سوچ کر حد مرحلے کی طرف چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ اسنے دیکھا سامنے سے لشکر اسلام برابر چلا آتا ہے تماشہ فیروز ایک کوہ پر چڑھ گیا لشکر اسلام کی کیفیت دیکھنے لگا جب سب لشکر اسکے سامنے سے گذر گیا تو فیروز پھر گل اندام زر دیجشم جادو کے پاس آیا کہا مجھے شہنشاہ اشراق نے کہا تھا کہ لشکر اسلام کی بھی خبر لانا لہٰذا میں بتعمیل ارشاد اسکے واسطے اسطرف گیا واقعی لشکر اسلام میں بہت لوگ ہیں اگر کوئی بے تجربہ کار ان لوگوں سے مقابلہ کرے تو واقعی فتح پانا مشکل ہے کیونکہ اسکے ہمراہ ایسے ایسے جوان ہیں جو جنگ نگاہ سے نہیں گذرے یہ سب طلسم کشا کے لشکر کے ہیں طلسم کشا نے ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کیا ہے وہ لوگ وہیں کے ہیں جب میں قیصر صاف باطن کے یہاں گیا تھا تو اسنے بیان کیا تھا کہ ان پہلوانوں میں سے میرے ہمراہ کے تھے طلسم مراۃ العدم میں ایک شہر تھا کہ اسکو گردستان کہتے تھے یہ لوگ وہیں رہتے تھے واقعی انسان نہیں ہیں دیووں سے بھی زیادہ قوی ہیکل ہیں ان سب کو بدیع الملک نے زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہے انہیں کے بھروسے پر یہاں آیا ہے گل اندام نے کہا کیا بنا سکتا ہے ایک سحر میں سب کو فنا کر دونگا مسلمانوں میں جو جو صاحب تحفہ جات ہیں اگر وہ مجھے اپنے تحفہ نہ دے دیں تو ساحری میں اپنا نام نہ رکھوں فیروز نے کہا بجا ہے صاحب مجھکو یقین ہے وہ شہنشاہ اشراق بھی آپکو اچھا جانتے ہیں غائبانہ آپکی تعریفیں بیان کرتے ہیں میں تو ہمہ وقت آپکے کمالات سے واقف نہیں تھا یہ جانتا تھا کہ اگر آپ ایسے نہوتے تو مرحلے کے حاکم کیوں قرار دیے جاتے یہ باتیں کہکے فیروز نے رخصت طلب کی گل اندام نے کہا مسلمان کہانتک آگئے ہیں فیروز نے کہا آپ کے مرحلے سے بہت قریب ہیں گل اندام نے کہا آپ تشریف لیجائیے میں انکا بند و بست کرنے کو جاتا ہوں دیکھیے اسیوقت کیا بات کرتا ہوں کہ سب مسلمان آگے نہ بڑھ سکیں فیروز نے کہا میں کل آکے پھر خبر لونگا آپ کی کوشش و محنت کی داد دونگا یہ کہکر فیروز روانہ ہوا گل اندام بھی اپنی جگہ سے اٹھا اسباب سحر ہمراہ لیا مرحلے کی دیوار سے نکل کر باہر جو آیا عجب کیفیت دیکھی لشکر اسلام کی شان و شوکت جوانان شیر دل کی صولت گل اندام دیر تک سب کی صورتیں دیکھا کیا لشکر اسلام بھی بے تکلف آگے بڑھ گیا گل اندام یہ حال دیکھکر وہاں سے واپس آیا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

یہ لوگ جو قریب دیوار مرحلے کے پہونچے بدیع الملک نے جوانان گردستان کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ اس دیوار کو گرا دو سب پہلوان دیوار کی طرف جھپٹے دیوار پر بہت کچھ زور کیا مگر کچھ اثر نہ معلوم ہوا مجبور ہو کے خدمت بدیع الملک میں واپس آئے عرض کی شہریارا اگر ہم لوگ اسطرح پہاڑ پر زور کرتے تو سرمہ بنا دیتے مگر کیا کریں اس دیوار کو جنبش نہیں ہوتی آپ اگر کہیں دشت چنگال سے فرمائیے وہ جاکر اس دیوار پر زور کریں کیونکہ انکی طاقت

جو سب لوگوں کی طاقت سے زیادہ ہو بدیع الملک نے گرگین کی طرف اشارہ کیا گرگین نے جا کر دیر تک زور کیا مگر دیوار کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی گرگین بھی مجبور ہو کے بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی آقائے نامدار دیوار پر میں نے بہت زور کیا مگر ذرا جنبش بھی نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب عالم نے عرض کی شاید یہ دیوار اصلی نہیں ہے سحر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو میں دیوار کو گراتا ہوں مریخ نے عرض کی جب تک آپ یا صاحبقران اس دیوار پر زور نہ کرینگے اسوقت تک بگڑنا بہت دشوار ہے بدیع الملک نام خدا لیکر آگے بڑھے قریب دیوار پہونچے شاہزادے نے ایک گرز دیوار پر مارا گرز پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی دیوار شق ہوئی دھواں بلند ہوا بدیع الملک نے دوسرا گرز مارا اگر دیوار میں در پیدا ہو گیا شعلہ ہائے آتش بھڑکنے لگے طبقہ جہنم کی صورت سبکی نگاہوں میں پھر گئی دیر تک شعلے اٹھا کئے پھر تاریکی چھائی جب تاریکی بھی دفع ہوئی تو بدیع الملک نے دیکھا دیوار گر گئی ہے سامنے میدان معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے بدیع الملک کی جرأت وہمت کی بہت تعریف کی لشکر کو لیے آگے بڑھے وہاں سے چند ساحر پیدا ہوئے بدیع الملک کے قریب آئے کہا اے جوان طلسم کشا تو نے دیوار گرائی اپنی جرأت دکھائی ہمارے شہنشاہ گل اندام آپ سے بہت خوش ہیں فرماتے ہیں اگر یہ جوان اپنے ارادے سے باز آئے تو میں اپنی بیٹی کا منسوب اسکے ساتھ قرار دوں بدیع الملک نے فرمایا مردان عالم کہیں اپنے ارادے سے باز آتے ہیں اگر گل اندام کو کچھ کہنا ہے تو ہمارا سد راہ نہو جانے دے ساحروں نے کہا یہ کب ممکن ہے وہ شہنشاہ کی طرف سے اسی واسطے مقرر ہیں کہ جو کوئی طلسم کی طرف آئے اسکو روکیں بدیع الملک نے فرمایا تو وہ بہت کام کو انجام دیں اگر ہماری قسمت میں اس طلسم کی فتح ہے تو مرحلے کو سر کر کے نکل جاینگے ورنہ جو منظور الٰہی ہوگا پیش آئیگا ساحروں نے جب بدیع الملک سے جواب صاف پایا واپس ہوئے گل اندام کے پاس آ کے کہا ہم مسلمانوں کے لشکر میں گئے تھے انکا ارادہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ کسی طرح نہ رکینگے اور آپ کو اس امر کی خبر بھی نہیں کہ انھوں نے دیوار مرحلہ گرا دی ہے اندر چلے آتے ہیں گل اندام نے کہا تم نے بہت برا کیا جو تم پاس سے گئے ہم نہیں معلوم کیا سوچتے تھے ورنہ ارادہ تھا ساحروں نے کہا ہم کو آپ کے ارادے کی خبر نہ تھی اسوجہ سے نہ گئے اگر یہ جانتے کہ آپنے اور کوئی فکر کی ہے تو ہرگز نہ جاتے گل اندام نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اب ان لوگوں سے متفکر نہونا میں ایک انتظام بہت معقول کر چکا ہوں یہ کہکے گل اندام نے ساحر کو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ اے طلسم کشا میں نے سنا ہے کہ تو صاحب جرأت ہے اور خلاف مردانگی کوئی بات نہیں کرتا ہے بہتر ہے میں چاہتا ہوں کہ دو روز اپنا لشکر لیکر مقیم ہو تیسرے روز میں تجھسے مقابلہ کرونگا ابھی میرے یہاں کوئی بندوبست جنگ کا نہیں ہے جب میں علاقہ جات سے اپنی فوجیں بلا لونگا تو تجھسے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھ ساحروں کو دیا ساحر لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان لشکر کو لئے ہوئے بڑھے آتے تھے کہ ساحر نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ساحر نے عرض کی میں طلسم کشا سے ملنا چاہتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کر ساحر نے گل اندام کا نامہ دیا بدیع الملک نامے کو صاحبقران کے پاس لیکر آئے اور عرض کی یہ نامہ حاکم طلسم نے بھیجا ہے آپ ملاحظہ فرمائیں امیر نے فرمایا تم نامے کو دیکھو تمہارے پاس آیا ہے بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا صاحبقران سے عرض کی گل اندام اجازت چاہتا ہے کہ اپنا لشکر علاقہ جات پر سے بلانے تین یا چار روز کی مہلت کا طلبگار ہے میں مہلت دیتا ہوں صاحبقران نے فرمایا ضرور مہلت دینا چاہیے بدیع الملک نے نامے کے پشت پر لکھ دیا کہ ہم نے مہلت بخوشی دی یہ لکھ کر نامہ دار کو دیا اور لشکر کو حکم دیا کہ بارگاہیں فوراً استادہ ہوں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی بارگاہوں میں گئے

صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک بارگاہ صاحبقران میں گئے اور سب سردار بھی جمع ہوئے ذکر جنگ شروع ہوا اگر نامہ وار گل اندام جو نامہ لیکر بدیع الملک کے پاس آیا تھا جواب لیکر واپس ہوا تو گل اندام کے پاس پہونچا نامہ کا جواب سنکر گل اندام نے کہا واقعی ان لوگوں کی ہمت وجرأت میں شک نہیں میں نے مہلت طلب کی فوراً مہلت دیدی اب میں سب انتظام درست کر لونگا یہ کہکر اُس نے عیاروں کو طلب کیا سب عیار آئے گل اندام نے کہا کوئی تم میں ایسا بھی ہے جو تحفہ جات اہل اسلام سے لے آئے مگر وہاں بھی عیار موجود ہیں سرخاب عیار اور فتانہ عیارہ بھی نے کہا اے شہنشاہ اور عیاروں کو تو اپنی عیاری پر ناز ہے یہ تو ایسے مقامات پر نہیں جاتے ہیں ہم دو سب میں کمتر ہیں اگر اجازت ہو تو جا کر آج ہی سے تحفہ جات لا دیں گل اندام نے کہا جو خدا پرستوں کے تحفہ جات لائیگا انعام میں ایک ملک پائیگا سرخاب نے کہا میں جاتا ہوں اور فتانہ کو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہوں دونوں میں سے جس کی عیاری بڑی ہوگی تحفہ جات لاکر آپ کو دیگی گل اندام نے دونوں کو رخصت کیا دونوں بانداز عیاری سے درست ہو کے چلے قریب شام لشکر اسلام میں پہونچے ان دونوں نے اپنی صورتیں تبدیل کر لیں تھیں لشکر اسلام میں پہونچکر لوگوں سے پوچھا یہ لشکر کس کا ہے کہاں جاتا ہے لوگوں نے کہا یہ لشکر صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا ہے جو طلسم میں برائے فتاحی آئے ہیں حاکم طلسم نے چند روز کی مہلت طلب کی ہے اس وجہ سے یہاں لشکر اُترا ہے ورنہ بدیع الملک نامدار کا یہ ارادہ تھا کہ یہاں قیام نہ کریں سب مراحل کو طے کر کے خاص طلسم میں جائیں وہاں مقابلہ پڑے اب دو ایک دن یہاں ٹھہرے ہیں جب گل اندام کا لشکر آئیگا مقابلہ پڑے گا ایک دن میں فیصلہ ہو جائیگا اور آگے بڑھینگے ان لوگوں نے کہا اہل اسلام بھی سحر میں طاق ہیں جو ایسے طلسم میں مصروف آئے ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ خاص طلسم تک پہونچیں لشکر اسلام کے لوگوں نے کہا ہم لوگ سحر کو حرام جانتے ہیں بجرأت وہمت مقابلہ کرتے ہیں اسی طرح بہت سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحروں کو قتل کیا آج تک کسی نے فتح نہ پائی کوئی ہم پر غالب نہ آیا اب تم اپنی کیفیت بیان کرو دونوں عیاروں نے کہا ہم مسافر ہیں اپنے گھر سے برائے روزگار نکلے تھے اس طرف چلے آئے یہاں لشکر کو ٹھہرے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ لشکر میں جائیں شاید سرداران لشکر میں ملازم کر لیں اگر یہاں کوئی صورت نکل آئیگی ٹھہر جائینگے ورنہ اور آگے جائینگے اہل اسلام نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہو تو سرداران اسلام کی بارگاہوں میں جاؤ اُنسے اپنی کیفیت بیان کرو یقین ہے تمہارے واسطے کوئی صورت ہو جائے گی دونوں عیار بصورت مسافران وہاں سے چلے قضائے کار خواجہ عمرو نامدار اس طرف سے آتے تھے دو فقیر شخصوں کو جو دیکھا خواجہ نے دونوں کو روک کر کہا تم کون لوگ ہو کہاں جاتے ہو دونوں نے جواب دیا ہم لوگ مسافر ہیں یہاں برائے ملازمت آئے تھے لشکر کو اس جگہ پر ٹھہرے ہوئے دیکھا دو ایک شخصوں سے دریافت کیا کہ یہاں کوئی صورت روزگار کی ہو جائیگی انھوں نے کہا سرداروں کی بارگاہ میں جاؤ یقین ہے کوئی صورت نکل آئے اسی غرض سے ہم لوگ اس طرف جاتے ہیں اگر آپ کو معلوم ہو تو کسی سردار کا نام بتا دیجیے خواجہ نے جو بطرز عیاری انداز کلام سے شناخت کر لیا کہ یہ مسافر نہیں عیار ہیں گل اندام نے انکو بھیجا ہے سوچ کر خواجہ نے کہا تم لوگ کیا کمال رکھتے ہو کیا نام ہے کہاں کے رہنے والے ہو دونوں نے کہا کہ ہم لوگ خدمتگاری کے کام سے بخوبی ماہر ہیں ہمارا آبائی پیشہ ہے خواجہ نے نام پوچھے ایک کا ہمارا نام مسرور نیک قدم ہے دوسرے نے رفیق مبارک فال اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا تم لوگ اگر نوکری کے متلاشی ہو تو میں اپنے پاس تمہیں نوکر رکھتا ہوں مگر جو جو امور تمسے بیان کروں انکی تعمیل کرنا ہوگی دونوں نے کہا

ہم لوگ بسر وچشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرینگے خواجہ نے کہا اول تو شب بھر تمہین بیدار رہنا ہوگا کہ ہمارے لشکر مین سب سوتے ہین اور ہر ایک سردار کی بارگاہ مین دورہ کرنا ہوگا انکی خیریت سے ہمین دقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہنا یہ سنکر دونون بہت خوش ہوے دلمین خیال کیا یہ تو اپنے مفید مطلب بات نکلی خواجہ سے کہا حضور ہم ہر طرح موجود ہین جو آپ حکم فرمائینگے ہم بسر وچشم بجا لائینگے خواجہ دونون کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین آئے ایک جگہ دونون کو بیٹھنے کی اجازت دی باتین کرنا شروع کین ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ دونون دام الفت مین خواجہ کے اسیر ہوے جب خواجہ دونون کو اپنے عمل آوری سے تسخیر کر چکے تب کہا بھائی ایک بات ہم کہتے ہین گو تم جدید ملازم ہو مگر ہم تمہین قدیم سے بہتر جانتے ہین اصل مین ہم یہان ایک غرض سے آئے ہین اس بات کو اپنے ہی تک رکھنا کسی پر افشا نہ کردینا دونون نے کہا کیا مجال جو آپ کی بات کسی پر افشا ہو خواجہ نے کہا سابق مین ہم شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی کے ملازم تھے جب خدا پرست وہان گئے اور طلسم کو ان لوگون نے تباہ کیا اور شہنشاہ وہان سے نکل گئے تو ہمسے انھون نے یہ فرمایا تھا کہ خدا پرست تحفہ جات ہمارے طلسم سے لیے جاتے ہین جنکی وجہ سے یہ لوگ بڑے بڑے طلسم فتح کرلینگے اور جب تک حمزہ ثانی اور بدیع الملک نہ دور ہونگے اسوقت تک ہمین طلسم مین آنا نصیب نہ ہوگا پس تم اپنے تئین ظاہری رفیق مسلمانون کا بتاؤ اور انکے ہمراہ رہو اگر موقع پاؤ تو انکو قتل کرڈالو اور تحفہ جات لیکر ہمارے پاس آنا ہم اپنے طلسم پر جا کر قبضہ کرلینگے پھر جو کوئی ہمارے مقابلے مین آئیگا ہم اس سے سمجھ لینگے خوف تو ہمکو ان کی ذات سے ہے جب یہ نہ ہونگے تو کہین خوف نہ رہیگا اسواسطے ہم انکے ہمراہ ہین مگر آجتک کوئی موقع نہ پایا تمہین ملا شہنشاہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اتنا تک اپنا اعتبار بڑھایا ہے کہ شب کو طلایہ داری کے واسطے بھی ہمین جاتے ہین ہر ایک سردار کی بارگاہ مین شب کو بے تکلف چلے جاتے ہین لیکن ملازمین کو بھیجتے ہین سب سردار تو سوتے ہین مگر حمزہ ثانی و بدیع الملک شب بھر بیدار رہتے ہین جب انکی بارگاہ مین کسی ارادے سے گیا انکو بیدار پایا مجبور ہو کے واپس آیا اگر اس امر کو تم پورا کرو تو ہین تمہاری تنخواہ مین بھی بڑھا دون اور تمہین آرام سے رکھون دونون عیار خوش ہوئے کہا جناب ہم لوگ بھی اسی کام کے واسطے آئے ہین اور یہ کوشش خاص شہنشاہ فیروز کے لیے کرتے ہین نوکری کی کیا ضرورت ہے سلطان شرق کے ملازم ہین سو روپیہ ماہوار پاتے ہین علاوہ اسکے ہر مہینے مین انعام اسقدر ملتا ہے کہ تنخواہ کی ضرورت نہین رہتی مگر لقا ندیم زرد چشم جادو نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک سے تحفہ جات لاؤ تو ایک ملک کی سلطنت تمہین انعام مین دینگے خواجہ نے جو یہ سنا جلدی سے اٹھکر لپٹ گئے ہوئے مگر جب خواجہ فتانہ عیار بچہ کے گلے ملے تو فتانہ اپنے تئین بچاتی ہوئی خواجہ کے گلے ملی خواجہ نے اس سے آنکھ ملائی معلوم ہوا کہ یہ عیار بچہ ہے خواجہ نے کہا اب آپ لوگ اپنی صورت اصلی ظاہر کرین کیون اسطرح کی صورت بنائے ہین سرخاب نے کہا کہ ایسا نہو عیاران اسلام سے کوئی ہم کو دیکھکر پہچان لے خواجہ نے کہا اپنے بانا سے عیاری یہان رکھدو معمولی پوشاک پہن لو مین تمہین اپنے ہمراہ صاحبقران کی بارگاہ مین بطور مہمان جہان تحفہ جات رہتے ہین وہ جگہین بھی دکھا دونگا فتانہ نے عرض کی مین کیونکر جا سکونگی مجھکو اسی حالت رہنے دیجیے خواجہ نے کہا اس صورت کو بدل دو سرخاب نے فوراً رنگ روغن عیاری کا چھڑایا منہ ہاتھ دھو کے معمولی کپڑے پہنے فتانہ نے بھی رنگ روغن چھڑایا خواجہ کی نگاہ جو فتانہ پر پڑی صورت اچھی معلوم ہوئی خواجہ نے فتانہ کی طرف دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری فتانہ نے شرما کے گردن جھکالی مگر تبسم ہو یہ آگیا خواجہ نے کہا اب اپنی صورت تبدیل کرو تو مین تمہین دربار مین حمزہ کے لے چلون فتانہ نے اسی وقت اپنی صورت تبدیل کی سرخاب اصلی صورت پر رہا خواجہ دونون کو ساتھ لیکر دربار مین صاحبقران کے آئے امیر نے دیکھا خواجہ دو اجنبی شخصون کو ساتھ لاتے ہین سمجھے اسمین بھی کوئی بات ہوگی یہ سوچ کر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر آکے بیٹھے ان دونون عیارون کو بھی اپنے پاس بٹھایا

سرداروں نے کہا خواجہ یہ دو شخص تمہارے ساتھ کون ہیں خواجہ نے کہا یہ میرے عزیز ہیں ایک نسبتی بھائی ہے دوسرے
سے ایسا رشتہ ہے جسکو افشا کرنا اچھا نہیں ہے آج میرے گھر سے یہ دونوں صاحب تشریف لائے ہیں انکو بھی روزگار
کی ضرورت تھی میں نے کہا تم یہاں رہو جب کسی سردار کو ضرورت ہو گی تمہیں نوکر رکھوا دونگا سردار سمجھ گئے کہ عیارین
خواجہ نے انکو اپنے دام مکر میں گرفتار کیا ہے یہ سوچکر سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک خواجہ وہاں بیٹھے رہے
جب رات زیادہ گئی دونوں کو اپنے ساتھ لیکر بارگاہ میں آئے شراب و کباب دونوں کے سامنے رکھا یہ عیار
دن بھر کے بھوکے تھے شراب جو عمدہ پائی خوب پی کباب بھی اچھی طرح سے کھائے کھاتے ہی بیہوش ہوئے خواجہ
نے دونوں کو نذر زنبیل کیا ایک کی صورت بنکر روانہ ہوئے خواجہ نے ان لوگوں سے پتہ دریافت کرلیا تھا اور
جو ضروری باتیں تھیں وہ بھی پوچھ لی تھیں راہ طے کرکے گل اندام جادو کے مکان پر صبح کو پہنچے اسوقت فیروز بھی
آیا ہوا تھا خواجہ نے اپنی صورت فتانہ عیارنی کی بنائی تھی بے تکلف گل اندام کے پاس پہنچے دیکھا فیروز شاہ جانی
سامنے بیٹھا ہے فتانہ نقلی نے جھک کے فیروز کو سلام کیا اور انتظار مسکرا دیا فیروز اس ادا پر مر گیا گل اندام نے کہا
اے فتانہ سرخاب کہاں ہے فتانہ نے جواب دیا وہ ابھی عیاری کی فکر میں ہے گل اندام نے کہا اور تم کیوں واپس آئیں
فتانہ نے کہا حمزہ کی حرز ہیکل لائی ہوں اور سرخاب طلسم کشا کے تحفہ جات کی فکر میں ہے بعد برخاست دربار بارگاہ طلسم کشا
میں میرا ارادہ بھی ابھی آنے کا نہ تھا مگر یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو یہاں کوئی بات پیدا ہو جائے اور جو لوگ گرفتار ہوں
تو یہ تحفہ بھی چھین جائے اس سبب سے چلی آئی گل اندام نے کہا اے فتانہ حرز ہیکل ہیں دیکھوں فتانہ نے کہا میں ابھی
حاضر کرتی ہوں یہ کہکر بقچہ عیاری کا کھولا ایک ہیکل نکالی گل اندام کو دی کہا اب حمزہ کے پاس کوئی تحفہ نہیں ہے صرف تیغ
کا خوف باقی ہے یقین ہے کہ سرخاب مانگے تحفے جات لاوے گل اندام نے ہیکل لیکر اپنے پاس رکھی بہت کچھ زر و جواہر منگا کر فتانہ
نقلی کو دیا فتانہ نے کہا میں ایک امر کی اور امیدوار ہوں گل اندام نے کہا کہو فتانہ نقلی نے کہا اگر آپکا حکم ہو تو میں یہ ہیکل
سلطان شعراق کو دکھا دوں تو میں بھی خلعت و انعام پاؤں پھر آپکی خدمت میں حاضر کروں گی فیروز اسکے جمال پر فریفتہ ہو ہی
چکا تھا کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ یہ ہیکل یہاں نہ رہے ایسا نہ ہو عیاران اسلام آئیں اور دھوکے سے پھر لے جائیں
گل اندام نے کہا عیاروں کی کیا مجال جو یہاں آسکیں میں آج ہی اسکا انتظام کیے دیتی ہوں فیروز نے کہا حرز ہیکل کا
وہیں رہنا اچھا ہے گل اندام نے کہا آپ کو اختیار ہے لیتے جائیے فتانہ نے کہا میں بھی آپ کے ہمراہ چلونگی فیروز یہ سنکر
خوش ہوا کہا بہت اچھی بات ہے آج اگر تم وہاں چلو تو خلعت و انعام بھی پاؤ فتانہ نے کہا اب دیر نہ لگائیے تشریف
لے چلیے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا اپنے تخت پر فتانہ نقلی کو بٹھا کر چلا راہ میں فتانہ نے کہا اے شہنشاہ
مجھے شدت تشنگی بہت پریشان کیے ہوئے ہے اگر آپ تخت اتاریں تو میں کہیں پانی تلاش کرکے پیوں فیروز چاہتا تھا
کہ عرصہ ہو جلدی شعراق کے پاس نہ پہونچیں یہ بات جو سنی جلد ہی سے تخت اتارا فتانہ اتر کر ایک جانب
چلی فیروز نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں فتانہ نے مسکرا کے جواب دیا آپ میرے ہمراہ نہ آئیے فیروز نے کہا اے
جان جہان میں نے جس وقت سے تمہاری صورت دیکھی ہے دل بیتاب ہے خدا کے واسطے رحم کرو دل کو تسلی دو فتانہ نے مسکرا کے
کہا آپ کی اچھی طبیعت ہے کہ جلد ہی سے مائل ہو گئی اور دل بھی بیتاب ہو گیا ایسی باتیں مجھے نہ کیجیے فیروز نے بہت کچھ منت
سماجت کی فتانہ نے کہا میں پہلے پانی پی لوں تو میرے حواس درست ہوں فیروز خود پانی تلاش کرنے کو ایک سمت
چلا فتانہ نقلی دوسری جانب روانہ ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک چشمہ آب نظر آیا فتانہ نقلی نے آواز دی اے شہنشاہ
یہاں پانی موجود ہے تشریف لائیے آپ بھی نوش فرمائیے فیروز جھپٹ کر آیا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ پانی نہایت سرد ہے

تو اُس نے فیروز سے پانی پیا پیتے ہی زمین پر گرا بیہوش ہوا فتانہ نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ
کرکے فیروز کے زبان میں سوزن دیا داخل زنبیل کیا اب خواجہ نے چاہا کہ سرخاب و فتانہ کو نکالیں اور اُنسے کیفیت
اشراق کے یہاں کی دریافت کریں پھر خواجہ کو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کوئی ساحر یہاں آجائے اور مجھکو بھی اسیر
کرکے لیجائے کسی گوشے میں چلکر ان دونوں کو نکالنا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ ایک گوشے میں آئے پہلے
سرخاب کو نکالا سرخاب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس کیفیت میں پایا دیکھا ایک دبلا پتلا آدمی سامنے تازیانہ لیے
کھڑا ہے سرخاب نے کہا اے شخص تو کون ہے اور مجھکو یہاں کیوں لایا ہے خواجہ نے کہا اے سرخاب اب شناخت میں خداوند
واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے سرخاب نے دیکھا اسوقت مسلمان ہو جانے سے جان بچتی ہے کہا اے شخص مجھے کچھ عذر
نہیں ہے خواجہ نے اُسکی پیشانی کو دیکھا تو تیرگی کفر دور نہیں ہوئی تھی خواجہ نے کہا اے سرخاب میں نے اپنی عمر
قیافہ شناسی میں صرف کی ہے تو کبھی بصدق دل مسلمان نہیں ہوا ہے سرخاب نے کہا میں بدل مسلمان ہوتا ہوں اور اپنے
مذہب باطل پر لعنت کرتا ہوں خواجہ نے کہا میں تیری دروغگوئی کا اعتبار نہیں کرتا جسوقت تو بصدق دل مسلمان ہو جائیگا
مجھکو معلوم ہو جائیگا سرخاب نے کہا اے شخص اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہے تو قتل کر میں موجود ہوں ورنہ یہ الزام میرے سر کو
نہ رکھ کہ میں مسلمان نہیں ہوا خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا سرخاب چیخ گیا کہا اے شخص میں مسلمان ہوں مجھے کیوں تازیانے
لگاتا ہے خواجہ نے تین چار تازیانے لگائے مگر اُسنے صدق دل سے اسلام قبول نہیں کیا خواجہ نے حباب مار کے اُسکو
بیہوش کیا داخل زنبیل کرکے فتانہ کو نکالا اُسی طرح باندھ دیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے مگر دلمیں یہ خیال کرتے جاتے
تھے کہ خواجہ اگر فتانہ نے بھی انکار کیا تو کیا اُسکو بھی تازیانے لگاؤگے بھلا کیونکر ہو سکیگا کہ اُسکے جسم نازک پر تازیانہ
لگاؤں دیر کے بعد خیال آیا کہ سرخاب جادو کی صورت بنکر اس سے یہ بات ظاہر کی جائے کہ میں مسلمان ہوا
اب تجھے بھی لازم ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کیا عجب ہے جو اس بات کو سنکر اپنا مذہب ترک کرے پھر سوچے
کہ وہ بھی عیار ہے ضرور پہچان لے گی یہ سوچ کے خواجہ نے دلمیں خیال کیا جو کچھ ہو اگر مسلمان ہونے سے انکار کرے گی
تو بیہوش کرکے پھر سمجھا دیکھا جائے گا اور کوئی صورت نکالونگا فتانہ کو ہوشیار کیا فتانہ کچھ سوتی بھی جاتی تھی جیسے
ہی خواجہ نے ہوشیار کیا اور اُسنے اپنے تئیں اس کیفیت میں پایا اشارہ کیا کہ ریسمان کھلکر بدن سے جدا ہوئے
فتانہ دور کھڑی ہوکر سحر کرنے لگی خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ ساحرہ ہے جلدی سے گلیم اوڑھ لی فتانہ حیران ہوئی دلمیں اپنے خیال
کیا کہ میں یہاں کیونکر آئی اور یہ دبلا سا آدمی کون تھا سرخاب کہاں گیا یہ سوچ کے اشراق جادو کی طرف روانہ
ہوئی کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

اب خواجہ عمرو کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ انہوں نے دیکھا کہ فتانہ اشراق آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئی سوچے کہ اب اس طرف جانا اچھا نہیں ہے
یہ جا کر وہاں سب کو اس حال سے مطلع کرے گی بہتر یہی ہے کہ اب گل اندام کی طرف واپس چلو اور گل اندام
کو اسیر کرکے کچھ مزدوری وہاں سے کرکے اپنے لشکر میں چلو یہ سوچ کے خواجہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے
گلیم اوڑھے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد گل اندام کے مرحلے پر پہونچے دیکھا ہر ایک جانب شعلہ ہائے
آتش بلند ہیں خواجہ نے یہ خیال کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ میں عیاروں کے واسطے بندوبست کروں گی یقین ہے
یہی بندوبست اُسنے کیا ہے یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی گلیم اتاری ایک طرف دو تین ساحر
جاتے تھے اُنکے پاس پہونچے کہا کیوں بھائی یہ آگ کیسی ہے ساحروں نے کہا ہمارے شہنشاہ گل اندام نے دو چشم جادو

جو اس مرحلے کے حاکم ہین اُنھون نے عیارون کے واسطے یہ بندوبست کیا ہو اب عیار یہان نہین آسکین گے
اور اگر آنے کا ارادہ کرینگے دیوار پر پاؤن رکھتے ہی سر کٹ کے گر پڑیگا خواجہ بہت حیران ہوئے اور آگے
بڑھے دیکھا دو تین ساحر سامنے سے آتے ہین خواجہ نے اُنکو آواز دی وہ ساحر قریب آئے خواجہ نے
کہا کیون صاحب یہ آگ آج یہان کیسی روشن کی گئی اُن ساحرون نے بھی وہی بات بیان کی جو پہلے ساحرون نے
کہی تھی خواجہ نے کہا یہ سحر خاص سلطان کا ہی ساحرون نے کہا سلطان ایسے سحر نہین کرتے یہ سحر آتش بار جادو کا
ہی آتش بار جادو قلعہ آتش مین بیٹھا ہی وہان سے سحر کر رہا ہی خواجہ نے کہا کیون بھائی اُسکا قلعہ کہان ہی ساحرون
نے پتہ دیا خواجہ اُنکے سامنے تو آگے بڑھ گئے مگر ان لوگون کے چلنے کے بعد خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی اور طرف قلعہ آتشین کے چلے قریب دو کوس کے پہونچ کے خواجہ نے دیکھا ایک قلعہ آگ کا معلوم ہوتا
ہی اُسکے نگہبان بھی سب آتشی ہین چارون طرف اژدہان آتش فشان بیٹھے ہوئے قلعہ ہاے آتشین چھوڑ رہے
ہین خواجہ بہت حیران ہوئے کہ اس آتشکدہ مین کیونکر گذر ہوگا خدا کو یاد کیا آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر آتش
بدان آتا ہی خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا کیون بھائی یہ قلعہ کسکا ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اُس ساحر نے کہا
یہ قلعہ آتشین ہی اور یہان کا حاکم آتش بار جادو گل اندام زرد چشم جادو کا ملازم ہی خواجہ نے کہا بھلا ہو
لوگ بھی ملاقات کو جاتے ہونگے تو کیونکر جاتے ہونگے ساحر نے ایک چنگاری آگ کی منہ سے نکالکر دکھائی
کہا جسکو آنے کی ضرورت ہوتی ہی ایسے چنگاری اپنے منہ مین رکھکر آتا ہی وہ اُس پر یہ آگ تاثیر نہین کرتی خواجہ نے
کہا پھر یہ آگ کہان ممکن ہوتی ہی ساحر نے کہا یہ آگ اشراق جادو کے پاس ہی جسکو آتش بار جادو کی ملاقات
کرنا ہوتا ہی وہ پہلے سلطان اشراق کو عرضی دیتا ہی وہ اپنے آتشکدہ سے ایک چنگاری منگا کے دیدیتے
ہین وہ شخص یہان آتا ہی اول تو جدید کوئی ملاقات کو بھی نہین آتا جو آنے والے ہین اُن کے پاس موجود ہی خواجہ نے
کہا تم کس کام پر یہان مامور ہو ساحر نے کہا مین آتش بار جادو کی خدمتگاری مین موجود رہتا ہون جو ہو ضروری
ہوتے ہین اُنکے واسطے مجھکو بھیجتے ہین خواجہ نے ساحر کو ایسا باتون مین لگایا کہ ساحر نے خواجہ سے کہا اگر تمھارا جی
چاہتا ہی کہ اس طلسم کی سیر کرو تو میرے ہمراہ چلو مین تمھین طلسم کی سیر کرا دون خواجہ نے کہا مین بہت ممنون
احسان ہونگا اگر تم مجھے اس طلسم کی سیر کرا دوگے ساحر نے اُس آگ کے دو ٹکڑے کیے ایک خواجہ کو دیا ایک اپنے پاس
رکھا خواجہ کو اپنے ہمراہ اندر لایا عمرو نے دیکھا ہر طرف سواے آتش کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ساحر ایک ایک
چیز کی سیر کراتا ہوا خواجہ کو اپنے مکان پر لایا عمرو نے دیکھا وہ بھی ایک آگ کی زمین ہی ساحر نے کہا اے شخص اپنا
نام بتا خواجہ نے کہا میرا نام شیر چنگ نواز ہی مین اکثر ساحرون کے پاس جاتا ہون چنگ سناتا ہون مجکو بہت کچھ
زر انعام ملتا ہی مگر تم اپنا نام تو بتاؤ ساحر نے کہا میرا نام سمن خیز جادو ہی مگر اے شیر چنگ نواز مین چاہتا ہون
کہ تمھارا کمال دیکھون ذرا میرے سامنے تو چنگ بجاؤ خواجہ نے کہا یہان میرے پاس چنگ موجود نہین ہی اگر ہی تمھاری
خوشی ہی تو مین بجوہ کے تمھین سناتا ہون سمن خیز نے کہا مین تمھارے واسطے چنگ لاتا ہون یہ کہکے وہان سے
روانہ ہوا آتش بار کے کارخانے سے چنگ اُٹھا لایا شیر نقلی کو چنگ دیکر کہا بھائی اب چنگ بجاؤ مجکو سناؤ شیر نقلی
نے چنگ اُٹھا کے بجانا شروع کیا سمن خیز جادو محو ہو گیا تھوڑی دیر تک خواجہ چنگ نوازی کرتے رہے جب خواجہ نے
دیکھا کہ اب سمن خیز جادو بالکل بے ہوش ہو گیا ہی تو چنگ موقوف کیا سمن خیز کو دیر کے بعد ہوش آیا کہا بھائی شیر واقعی
بہت اچھی چنگ نوازی کرتے ہو شیر نقلی نے جواب دیا بھائی کیا ہی کیفیت تمسے بیان کرون اسی چنگ کی بدولت ہزارون

روپے پیدا کیے مگر اب ایک بھی باقی نہیں ہی کیا کریں اب ساحر بھی نہیں سنتے مجبور ہو کے ہماری طرف آئے تھے یہ خیال کیا
تھا کہ کوئی رئیس مل جائیگا تو کچھ سلسلہ روزگار کا ہو جائیگا سمن خیز نے کہا میں تمہیں اپنے آقا کے پاس لیچلتا ہوں وہ جسوقت
تمہارا کمال دیکھینگے ضرور ملازم کرلیں تے ہم تم ایک جگہ رہینگے اور ہمارے آقا ے نامدار تمہاری بہت قدر کریں سے گے
مشیر نقلی نے کہا میں تمہارا بہت ممنون احسان ہونگا سمن خیز نے کہا تم اسیوقت میرے ہمراہ چلو مشیر نقلی نے کہا اس سے
بہتر کیا بات ہو وہ لیکر آٹھ سمن خیز بھی ہمراہ ہوا مشیر نقلی کو ایک بارہ دری تک لا کے دروازے پر ٹھہرایا کہا میں تمہاری
اطلاع کروں تم یہاں ٹھہرو مشیر نقلی وہیں ٹھہر رہا سمن خیز آتش بار جادو کے پاس آیا کہا حضور ایک شخص بہت دور
سے آیا ہے جنگ نوازی میں کمال حاصل ہے بھی میں اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا سنے جناب بجایا میری کیفیت ہوئی تھوڑی
دیر کے بعد سنے رخصت چاہی مجھکو خیال آیا کہ اگر حضور کی قدمبوسی کے واسطے حاضر ہو تو کیا عجب ہے کچھ مغفرت ہو جائے
آتش بار نے کہا اے سمن خیز اگر وہ شخص ایسا ہو تو میرے پاس لاؤ میں اسکے کمال کو دیکھونگا سمن خیز جادو باہر آیا مشیر نقلی
کو اپنے ہمراہ لے گیا مشیر نقلی نے آتش بار کو جھک کے سلام کیا دعا دی پھر عرض کی آج میری قسمت یاور ہوئی جو آپ سے
شہنشاہ کی قدمبوسی حاصل ہوئی آتش باز نے کہا اے مشیر میں نے تمہاری بہت تعریف سنی ہو دیکھوں تمہیں فن جنگ نوازی میں
کیسا دخل ہو مشیر نقلی نے عرض کی میں بالکل اس کو چے سے نابلد ہوں آپ جنہوں کے معتقد ہیں میرا پیشہ جانا ہی آتش باز
نے کہا عجز و انکسار کو رہنے دیجیے کچھ کمال دکھائیے مشیر نقلی نے چنگ نوازی شروع کی دیر تک چنگ بجایا آتش باز کی
یہ کیفیت ہوئی کہ جھومنے لگا اور جسقدر ساحر وہاں موجود تھے انکی بھی عجب حالت ہوئی کسی کو ہوش باقی نہ رہا جب مشیر
مشیر نقلی نے چنگ موقوف کیا آتش بار کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا ہوش درست ہوئے آتش باز بہت خوش ہوا
بہت کچھ مال و اسباب دیا کہا اے مشیر چنگ نوازی تیرا اصل نہیں ہو مگر افسوس ہو کہ آجتک تو اس کیفیت سے رہا اور کوئی قدردان
تجھے نہ ملا جو تیری افلاس کو دور کرتا مشیر نقلی نے کہا اب حضور کو میں اپنی خوش قسمتی سے پایا ہے دامن دولت تا بہ حیات نہ
چھوڑونگا آتش باز نے کہا اے مشیر میں خود تمہیں ایک دم جدا نہ کرونگا مشیر نے عرض کی ابھی آپنے میرا کام نہیں دیکھا ہے
اگر میری ساقی گری ملاحظہ فرمایئے تو بہت خوش ہو جیئے گا آتش بار نے کہا اے مشیر میں تمہاری ساقی گری بھی دیکھنا چاہتا ہوں
مشیر نقلی نے کہا مگر کلید میخانہ میرے سپرد ہو اور جسقدر روشناسان دامن دولت ہیں انکو جمع کیجیے تو آپ کو کیفیت ساقی گری
بھی دکھلا دوں آتش بار نے اسی وقت کلید میخانہ مشیر نقلی کے سپرد کی اور اسی وقت چوبداروں کو طلب کیا کہا جسقدر
ہمارے قلعہ میں لوگ ہیں سب کو اطلاع دو کہ آج حاضر ہوں ایک مرد کامل آیا ہے اُسکے کمال دیکھیں چوبداروں نے سبکو
اس حکم سے مطلع کیا جسقدر باشندگان قلعہ تھے سب جمع ہوئے مشیر نقلی کلید میخانہ پاتے ہی میکدے میں داخل ہوا شراب
کو درست کیا تکلف سے صراحیوں میں بھرا صراحیاں کشتیوں میں لگائیں جام بھی قاعدے سے رکھے محفل میں شراب لیکر آیا
آتش بار نے اپنے مصاحبین سے کہا دیکھو مشیر چنگ نواز کس سلیقے سے شراب لایا ہے مشیر نے شراب محفل میں رکھی جام
لبریز کیا خوش الحانی سے چند شعر پڑھے رقصاں رقصاں جام سر پر رکھے ہوئے آتش بار کے پاس آیا کہا ایسے قدردان
کو سرے شراب پلانا چاہیے آتش باز یہ حرکت دیکھکر پھڑک گیا جام لیکر پیا پھر تو مشیر نقلی نے سبکو شراب دی جب ایک
دور ہو چکا تو سبکی آنکھوں میں سرسوں پھولی آتش بار نے کہا کل اندام اپنے تئیں بڑا ساحر تصور کرتا ہے مجھے حکومت کرتا
ہے ایک سوچی تیار کر دیا ہے کہ کوئی عیار نہیں آسکتا ہے اُس سے یہ ہو سکا اب میں نمرود اشراق جادو سے یہ بات کہونگا کہ جس طلسم
کی حکومت مجھے ملے یہ کبھی یہاں کی حکومت کے لائق نہیں ہے ایک ذرا سا سوال سے تیار نہ ہو سکا اسکے قریب جو مصاحبین
بیٹھے تھے انھوں نے کہا یہ سب باتیں صحیح ہیں مگر ابھی کل نہ علم جادو یہاں پہنچائے تو ہوئے طلسم دیکھکر بہت بچے نہ ہو سکیگا

آتش بار نے کہا کیا واہیات بکتے ہو اگر چاہون تو ابھی اشراق کی سلطنت چھین لون مصاحبین نے کہا تیری کیا
مجال جو کوئی حرف ناشائستہ سلطان اشراق کی شان مین زبان سے نکال سکے آتش بار جب اسکے اٹھانے کو اٹھا تو کئی آ گرا
در لوگ اسکے اٹھانے کو اٹھے وہ بھی گر گئے غرض محفل مین سب بیہوش ہوئے مشیر نکلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو
عیار صاحبقران نعرہ کر کے پہلے آتش بار جادو کے زبان مین سوزن دیا پھر سب کی زبانون مین سوزن دیکر
آتش بار کو ستیا ناگ زنبیل مین رکھکر فرنکال لا جیا پڑے جتنے ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو قتل کیا تاریکی چھپ گئی
آواز مین ہیبت آیا لیکن مگر خواجہ اپنے کام مین مصروف رہے جب سب قتل ہو چکے تو آتش بار کو زنبیل سے نکالا خنجر مارا
کہ آتش بار کا شکم چاک تھا۔ ہلاک ہوا اس کے مرتے ہی عمارتین گر گئیں تاریکی چھائی دیر کے بعد آواز آئی تھی
مرا نام من آتش بار جادو بود اس ہنگامے آنے کے بعد خواجہ نے دیکھا وہ قلعہ بھی منہدم ہو صرف ایک بارہ دری
باقی ہے خواجہ اسی بارہ دری مین موجود تھے مال و اسباب وہان بہت کچھ تھا خواجہ نے سب مال و اسباب نذر
زنبیل کیا کپڑے بھی ساحرون کے اتار لئے وہان سے آگے بڑھے دیکھی ہے۔ لوگون کا نشان بھی ذرا نہ
شکر خدا کیا گلیم اوڑھ لے پھر حد گل اندام کی طرف چلے کر ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ جادو کی عرض کی جاتی ہے

ادھر جو قید سے رہا ہو کر جاتی تو اشراق کے پاس پہونچی اشراق اسوقت مسند پر بیٹھا تھا زمرد ثانی اور بوکلیچ
اور بختگان بھی اسکے پاس موجود تھے کہ فتانہ عیارہ نے سلام کیا اشراق نے خوش ہو کر کہا ہے فتانہ اسوقت
کسواسطے اسطرف کا عزم کیا فتانہ نے کہا مین حیرت مین ہون میری کچھ سمجھ مین نہین آتا ایک شخص کی قید سے
رہا ہو کر آئی ہون اشراق نے کہا تجھے کس نے قید کیا تھا فتانہ نے کہا کہ مین تحفہ جات طلسم کشا لینے کے واسطے
سرخاب عیار کے ہمراہ گئی تھی وہان ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ جو شہنشاہ فیروز کا بہت بڑا رفیق ہے اور
اس واسطے لشکر اسلام مین رہتا ہے کہ جب موقع پائے تو حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو قتل کرے اور
تحفہ جات لیکر فیروز کے پاس آئے بختگان یہ سنکر ہنسا کہا ہان بی فتانہ پھر کیا ہوا فتانہ نے کہا اس شخص نے
پہلے ہم دونون کو ملازم کیا ہم یہ سمجھے کہ اسکے ملازم ہیں۔ ہمیشہ عیاری کر کے چھپے جاتے تھے جب وہ مین اپنی
بارگاہ مین لیگیا تو اسنے یہ کیفیت بیان کی کہ مین شہنشاہ فیروز کا ملازم ہون اور برائے قتل صاحبقران یہان رہتا
ہون مین نے اپنا عہدہ بہت چھپایا ہے اور ایسی ایسی باتین اس شخص نے کین کہ ہمین یقین کامل ہو گیا کہ جو کچھ کہتا ہے بہت
سچ ہے ہمنے اپنی کیفیت جو خلاصہ تھی اس سے بیان کر دی وہ ہمین دربار مین صاحبقران کے لیگیا وہان سرخاب
نے کہا یہ کون ہیں اس شخص نے کہا یہ میرے عزیز ہین مکان سے آئے ہین کچھ روزگار کی ضرورت ہے تھوڑی دیر وہان
نشست ہوئی پھر دیکھا ہمین اپنی بارگاہ مین لایا شراب و کباب ہمارے آگے رکھ دئے ہمنے شراب پی اسکے بعد ہمین
نہین معلوم کہ کب ہوا جب آنکھ کھلی اپنے پاس اسی شخص کو پایا زیادہ بند مین ہمکو ایسا جکڑا کہ بیان جو ہمارے
بازوؤن مین بندھی نہین چل سکین مین پھر زور کر کے بلند ہوئی جاہا کہ اس شخص کو کر مین نے دیکھا اور پھر اسکا پتہ نہین تو معلوم ہوا
مین مجبور ہو گئی بعد کمیل اسطرف آئی بختگان نے اشراق کو سلام کیا کہا آپ نے حضرت الحاد کی کیفیت دیکھی کیسی
صاف عیاری کی ہے اشراق نے کہا ان لوگون کی ناتجربہ کاری ہے بات ہوئی اگر کوئی تجربہ کار جاتا تو ممکن تھا
وہ لوگ اسطرح اسکو گرفتار کر دیتے بختگان نے کہا اب یہ بھی خبر دو ایک روز مین آجائینگی اشراق نے کہا اسطرف کچھ
اندیشہ نہین ہے مگر وہ بندے فیروز نہین آنے مین اسکا خیال ہے نہین معلوم کیا بات ہے جلی جنگ شروع ہو گئی یا مسلمان شبخون آئے

کیا ہوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا بختگان نے کہا جلد کسی کو مرحلے پر روانہ کیجئے کہیں ایسا بھی تو کسی نے عیاری نہیں کی ہی شہراق نے کہا ایسا غضب نہیں ہو سکتا ہی بختگان نے کہا اچھا کسی کو روانہ کیجئے شہراق نے ایک ساحر کو طلب کیا کہا ای زود رفتار مرحلہ گل اندام پر جا اور فیروز ستارہ پیشانی کے نہ آنے کا سبب دریافت کرکے ابھی واپس آ زود رفتار جادو اُسی وقت روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گل اندام زرد چشم جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ فیروز زاد و فتانہ نقلی کو روانہ کرچکا سرخاب کے آنے کا منتظر ہوا جب دیر ہوئی اور سرخاب واپس نہ آیا تو گل اندام جادو نے اپنے ساحروں کو بلایا کہا معلوم ہوتا ہی سرخاب جادو گرفتار ہوگیا یقین ہی عیاران اسلام اسکی صورت بنکر یہیں آئینگے لہذا تم ایک رقعہ میرا آتش بار جادو کو جاکر پہونچاؤ ساحروں نے عرض کی ابھی لیجائینگے گل اندام نے اُسی وقت ایک رقعہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای آتش بار جادو آگاہ ہو کہ مجھے اور مسلمانوں سے جنگ آغاز ہی اور عیاران اسلام کی بہت تعریف سنی ہی کہ آتے ہیں اور عیاری کرجاتے ہیں لہذا تم وہیں سے سحر کرکے میرے مرحلے کے گرد آگ جلا دو مگر اتنا خیال رکھنا کہ میں مرحلے خاص کی نسبت کہتا ہوں کیونکہ مسلمان حد مرحلہ توڑکے اندر آگئے ہیں مگر ابھی تک میرے قلعہ سے بہت دور ہیں میں چاہتا ہوں میرے قلعہ کے گرد آتش ہر وقت مشتعل رہے کہ کوئی عیار آنہ سکے جب یہ رقعہ تمام ہوا تو گل اندام نے ساحروں کو دیکر رخصت کیا ساحر وہ رقعہ لئے ہوئے آتش بار جادو کے پاس پہونچے وہ رقعہ دیا آتش بار نے رقعہ پڑھ کر اُسی وقت سحر کرنا شروع کیا ساحروں سے کہا تم جاؤ جس وقت اپنے قلعہ کے قریب پہونچوگے آگ روشن پاؤگے ساحر روانہ ہوئے گل اندام کے قلعہ کے قریب جو پہونچے آگ روشن پائی سب نے آتش بار کے سحر کی بہت تعریف کی گل اندام سے آکر کہا آتش تو روشن ہوگئی گل اندام بھی بہت خوش ہوا اس شب تو آتش روشن رہی دوسرے روز شب کو ایکبیک وہ آتش سرد ہوگئی جو لوگ وہاں موجود تھے انھوں نے گل اندام کو خبر دی کہ بڑی تعجب کی بات ہی جو آگ روشن تھی بجھ گئی گل اندام کو بھی حیرت ہوئی اُسی وقت ساحروں کو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا لکھ دیا کہ ای آتش بار جادو یہ کیسا کم قوت سحر کیا تھا کہ ایکدن بھی قائم نہ رہا نامہ ساحروں کو دیکر آتش بار جادو کی طرف روانہ کیا بعد نامہ روانہ کرنے کے گل اندام زرد چشم جادو نے اپنے مصاحبین کو طلب کیا جب وہ لوگ آئے گل اندام نے کہا بڑی تعجب کی بات ہی کہ ابھی تک فتانہ عیارہ واپس نہیں آئی اور شہنشاہ فیروز بھی دو دن سے نہیں آئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ایک نامہ سلطان شہراق کے نام روانہ کروں کہ یہ کیفیت معلوم ہوجائے مصاحبین نے کہا کیا فیروز ستارہ پیشانی نے آج آنے کا وعدہ فرمایا تھا گل اندام نے کہا فیروز ستارہ پیشانی کو سلطان شہراق کا یہ حکم ہی کہ جبتک مسلمانوں سے جنگ رہے اُس وقت تک دو روز مرحلے پر ایک بار ہو جایا کریں نہیں معلوم کیا سبب ہوا جو وہ نہیں آئے گل اندام یہ ذکر کررہا تھا کہ چوبدار نے آکے کہا شہنشاہ شہراق کا نامہ دار آیا ہی گل اندام نے کہا جلد بلا لا چوبدار اُسی وقت باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے شہراق کے نامہ دار نے گل اندام کو نامہ دیا گل اندام نے نامہ پڑھا اسمیں لکھا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی اپنی کیفیت تحریر کریں کہ دو روز سے وہاں کیوں مقیم ہیں اور فتانہ عیارہ اس طرح سے یہاں ہوتی تھی اگر ایسی غفلت کروگے تو عیاران اسلام بڑے بڑے نقصان کرینگے اور بڑی بڑی تکلیفیں دینگے گل اندام یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا مصاحبوں نے کہا فتانہ تو وہاں پہونچگئی مگر فیروز کے نہ پہنچنے کا کیا سبب ہی اس حیرت میں تھا کہ جو نامہ دار آتش بار جادو کے یہاں نامہ لیکر گیا تھا روتا پیٹتا گل اندام کے سامنے آیا گل اندام نے کہا ارے خیر تو ہی نامہ دار نے کہا غضب ہوا قلعہ آتشین تباہ ہوگیا کسی نے آتش بار جادو کو مع

کا

تمام باشندگان قلعہ آتشین سے قتل کیا سب کی لاشین پڑی ہین زندگان صحرائی لاشون کو کھا رہے ہین
جلد کسی کو وہان بھیجئے کہ وہ انکی تجہیز و تکفین کرے گل اندام نے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا ایک فکر تو تھی ہی
دوسری فکر یہ کیسی پیدا ہوئی نامہ دار نے کہا اگر آپ بعد مین کیجیے گا پہلے کچھ آدمی تجہیز و تکفین کے واسطے
روانہ کیجیے گل اندام نے اسی وقت چند ساحرون کو قلعہ آتشین کی طرف روانہ کیا سب سے کہدیا کہ بہت
اچھی طرح سے سب کی تجہیز و تکفین کرنا جو کچھ صرف ہو ہمارے خزانے سے لینا ساحر لوگ مطلع ہوے روانہ ہوے یہان
گل اندام جادو نے ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ اشراق آپ کا نامہ مجھکو ملا مین اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوا فیروز ستارہ پیشانی اور فتانہ عیارہ حرز ہیکل صاحبقران لیکر روانہ ہوئے تھے
عجب ہے کہ فتانہ اس کیفیت سے وہان پہونچی اور فیروز کا پتہ نہ معلوم ہوا مین بھی سخت تردد مین تھا کہ دو
روز سے فیروز یہان نہین آئے مین اس کے علاوہ ایک اور غضب ہوا ہے جس کو لکھتے ہوئے مجھے حجاب
آتا ہے اور فرط الم سے یارا ے تحریر نہین ہے مگر اطلاعاً تحریر کرنا ضرور ہے وہ یہ کہ قلعہ آتشین ٹوٹ گیا آتشبار
جادو مارا گیا نہین معلوم کس نے اُسکو قتل کیا عجب ساحر تھا اور جو آپ نے دس عیار یہان بھیجے تھے انمین سے
فتانہ تو آپ کے یہان پہونچی مگر سرخاب عیارہ پتہ نہین ہے بہرحال انتظام کیجئے یہان عیاران طرار کو
روانہ فرمائیے کہ مین بھی لشکر اسلام کے سردارون کو مزہ چکھادون یہ نامہ تحریر کرکے نامہ دار اشراق
کو دیا کہا اسکو لیجاؤ اور زبانی کیفیت بھی بیان کرنا کہ وہان یہ حالت گذری تمھارے سامنے میرا نامہ دار
واپس آیا ہے اور اس نے آتش بار کا حال بیان کیا ہے نامہ دار اشراق نے کہا مین سب کیفیت بیان کردونگا یہ
کہکر نامہ دار روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو کلیم عیاری اور طمع کے مرحلہ گل اندام کی طرف چلے تھے راستہ طے کر کے مرحلے پر پہونچے دیکھا آگ جو بھڑکی ہی
تھی وہ موقوف ہے ساحر جو چارون طرف پھر رہے تھے وہ بھی نہین معلوم ہوتے ہین مرحلہ پرستی ظاہر ہوا ہے خواجہ
خوشی خوشی قلعہ گل اندام کی طرف چلے دیکھا قلعہ مین بھی سب تجمل ہین خواجہ نے ایک گوشے مین بیٹھ کے ایک
ساحر کی صورت بنائی قلعہ کے پھاٹک پر آئے ایک نامہ ہاتھ مین لے لیا دربانون نے کہا اے شخص تو کون ہے
خواجہ نے کہا بھائی مین سلطان اشراق کا نامہ لایا ہون گل اندام کے پاس جاؤنگا دربان ہٹ گئے خواجہ
بصورت نامہ دار قلعے کے اندر آئے گل اندام کے مکان تک پہونچے یہان بھی دربانون نے روکا خواجہ
نے کہا جاکر گل اندام کو اطلاع دو کہ مہرہنگ نامہ دار سلطان اشراق کا نامہ لیکر آیا ہے امیدوار باریابی ہے کچھ
زبانی بھی کہنا چاہتا ہے دربان اُٹھے اندر آئے گل اندام سے کہا سلطان اشراق کے ایک نامہ دار نے بھیجا ہے
نامہ دار دروازے پر حاضر ہے کچھ زبانی بھی عرض کریگا گل اندام نے کہا بلا لو جو بدار باہر آکر نامہ دار کو اپنے
ساتھ لے گئے نامہ دار نقلی نے جیسے ہی گل اندام کو دیکھا سلام کر کے کہا اے شہریار مجھے کچھ امور زبانی عرض کرنا
ہین اگر آپ تکلیف فرمائیے تنہائی مین تشریف لائیے تو مین عرض کرون گل اندام نے کہا مین چلتا ہون یہ
کہکر اُٹھا نامہ دار کے ہمراہ تخلیہ مین آیا کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نامہ دار نے کہا اے شہریار سلطان اشراق
نے فرمایا ہے کہ مین خداوند کی خدمت مین گیا تھا تمھاری نسبت بھی مین نے دریافت کیا تو خداوند نے فرمایا ہے گل اندام

پر آج کل ہمارا عتاب ہے ہم اسکے مرحلے کو تباہ کر دینگے اور گل اندام کو دست خدا پرستان سے ہلاک کرا دینگے یہی سزا اسکے واسطے تجویز کی گئی ہے جب سلطان نے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہے خداوند نے فرمایا اسکے دل مین بعض بعض باتین ایسی پیدا ہو گئی ہین جو ہمکو ناپسند ہین اول تو اپنے سحر کے آگے مسلمانون کی جرأت کی کوئی حقیقت نہین جانتا ہے دوسرے اپنے ہمعصر ساحرون سے تکبر و نخوت پیش آتا ہے اور اب قدرت کو اسکا فنا کردینا منظور ہے جسطرح ہو یہ بیگا قدرت اسکو فنا کر دیگی زندہ نہ رکھین گے اسکی جگہ پر اور لوگ مقرر کئے جائینگے کہ وہ انتظام مرحلہ کرینگے کی اور صورت ہو جائیگی سحر یہان پڑھایا جائیگا اور ساحر نوکر رکھے جائینگے جب سلطان اشراق نے یہ گفتگو سنی بہت گھبرائے چونکہ آپ کو ہمارے سلطان صاحب بہت عزیز رکھتے ہین اسوجہ سے انھون نے خداوند سے آپکی بہت سفارش کی مگر خداوند کو آپ کے حال پر رحم نہ آیا گو سلطان صاحب نے بہت بہت کہا جب سلطان صاحب مجبور ہوگئے تو خداوند سے عرض کی آخر کوئی صورت اسکے عفو تقصیر کی بھی ہے خداوند نے ایک صورت بتائی ہے وہ یہ کہ آپ کسی صحرا مین جا اور زر و جواہر بھی بہت کچھ آپ کے ہمراہ ہو مگر جو لوگ آپ کے ہمراہ جاوین وہ بہ فاصلے بہت رہین آپ صحرا مین تنہا رہجاوین اور بصدق دل خداوند کو یاد کرین خداوند تشریف لائینگے آپ انکو وہ زر و جواہر نذر دیجئے گا اور جسوقت اُنسے خطا معاف کرا لیجیے گا سلطان اشراق نے ترکیبین خداوند کے بلانے کی اس خط مین لکھدی ہین آپ صحرا مین تشریف لیچلین گل اندام نے خط کو لا پڑھا جو نامہ دار نے بیان کیا تھا وہ سب اسمین لکھا تھا اور کچھ الفاظ مہملات پر آنے طلبی خداوند نامہ مین تحریر تھے گل اندام نے کہا مین ضرور جاونگا اور سرہنگ جادو کو اس نامے کا جواب دیتے جاؤ سرہنگ نقلی نے کہا اب مین اور کہین جاؤنگا آپ جواب کسی اور کے ہاتھ وہان روانہ کیجیے مین نہین جاؤنگا گو جواب لکھکر آپ صحرا کو روانہ ہون گل اندام نے اسیوقت تخلیہ سے باہر آکے ایک نامہ لکھا مین تیرا شکریہ اشراق کا ادا کیا ایک ساحر کو بلا کے وہ نامہ دیا اور آپ صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ذرا اسکا وقت پر آئے گا

اب کیفیت اس نامہ دار کی عرض کیجاتی ہے جو اشراق آئینہ پرست کے نامے کا جواب گل اندام جادو سے لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر مین اشراق کے پاس پہونچا نامہ دیا اور زبانی کہا کہ اے شہریار غضب ہو گیا ہے تم آتش میں تو جل گیا نہین معلوم کسنے آتش بار جادو کو قتل کیا جسوقت یہ خبر سنی اشراق نے زانو پر ہاتھ مارا کہ ہاے کسنے آتش بار جادو کو قتل کیا نامہ دار نے کہا آپ نامہ ملاحظہ فرمائین ساری کیفیت اسمین لکھی ہے اشراق نے جلدی سے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا تختگان و زمرد بھی موجود تھے جب اشراق سب نامہ پڑھ چکا تو تختگان سے کہا کہ تختگان تعجب کی بات ہے گل اندام لکھتا ہے کہ فیروز اور فتانہ دونون ہمراہ یہان سے روانہ ہوئے تھے مجھے خود تشویش ہے کہ فیروز وہان پر نہین آئے ہین اور فتانہ کے حال سے بھی آگاہی نہین ہوئی ہے وہ آخر کل صاحبقران کو کر چلے ہے اور اسکے بعد آتش بار جادو کا حال کہا ہے تختگان نے کہا وہ سب اشراق یہ چوتی سی عیاری ہے کیا ذکر ہے آپ جسکو پہلے سے عرض کیا تھا وہ ظہور مین آیا اشراق نے کہا کیا کر سکتے ہین گل اندام نے عیار طلب کیے ہین ابھی یہاں سے عیار روانہ کرتا ہون جو جاتے ہی پہلے سب عیارون کو گرفتار کرین پھر اور کوئی کام کرین تختگان نے کہا مین یہ جانتا ہون کہ ایسا ممکن نہین وہان کے عیار ایسے نہین ہین جو دم بھر مین گرفتار ہو جائین اشراق نے کہا مگر فیروز کے جانے کا مجھے افسوس ہے مین خود اس مرحلے پر جاتا ہون ایک سحر کرکے زمین ہلا دونگا

عیار و سردار سب کو گرفتار کرونگا فیروز کو ضرور قید سے رہا کرکے لاؤنگا یہ ایک بات خلاف ہوئی کیونکہ خداوند نے یقین فرمایا تھا کہ فیروز گرفتار ہو جائے گا بختگان نے کہا اگر آپکو اس امر کی کوشش کرنا ہو تو جلد فکر کیجیے ایسا نہ ہو اہل اسلام فیروز کو قتل کر ڈالیں اشراق نے کہا مجھے کیا لشکر لینے کی ضرورت ہمیں تنہا جاتا ہوں یہ کہکے خادمون کو آواز دی خادم آئے اشراق نے کہا ہمارا مرکب پرند لاؤ کہا زمین اسی وقت ایک اسپ پرند لائے اشراق نے وہیں عیار بلائے ایک تخت سحر بنا کر اس پر عیارون کو بٹھایا آپ مرکب پر سوار ہوا تازیانہ لگایا گھوڑے نے بازو تولے اشراق کو لے اڑا جانب جلسہ گل اندام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت گل اندام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کی معرفت اشراق کے پاس روانہ کر چکا تو آپ مال و اسباب ہمراہ لیکر صحرا کی طرف چلا جنگل وہان سے بہت قریب تھا گل اندام جادو نے تھوڑی دیر کے بعد ایک صحرا میں ایک صندل کی چوکی بچھوا اسی وقت سب سے کہا کہ تم لوگ یہاں نہ ٹھہرو میں کچھ سحر تیار کرونگا ملازمین اسی وقت وہان سے روانہ ہوئے گل اندام جادو نے خط اشراق کا کھولا جو کلمات طلب آمیز اندام کے لکھے تھے وہ اسنے درو زبان سے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک سمت سے پھولون کی خوشبو آئی گل اندام اسطرف مخاطب ہوا دیکھا ایک مرد طویل القامت عجیب الخلقت دس آنکھیں دس کان پانچ منھ اسی طرح ہاتھ بھی دو سے زیادہ تھے کی ایک جانب سے تخت پر سوار آتا ہے گل اندام اس صورت مہیب کو دیکھکر بیہوش ہو گیا وہ مرد عجیب الخلقت قریب آیا ایک رومال گل اندام کی ناک کے پاس رکھا گل اندام نے سانس جو لی چھینک آئی بیہوش ہوا مرد عجیب الخلقت نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران . یہ نعرہ کرکے چاہتا تھا کہ خنجر مارے کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم اشراق جادو بادشاہ منطاق ابخش آتا ہے خواجہ نے جلدی گلیم اوڑھی اور نگاہ بچی تو ایک ساحر جوان تلخ سیہ رو سے مرکب پرند پر سوار آسمان کی طرف سے اترا قریب گل اندام کے آیا ہوشیار کیا گل اندام کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس اشراق جادو کو پایا کہا اے سلطان آپ نے کیون تکلیف فرمائی ابھی خداوند تشریف لائے تھے مگر عجیب صورت پر آئے تھے میں نے آجتک اس صورت میں خداوند کو نہیں دیکھا اشراق نے کہا ارے گل اندام تیرا قلب الٹ گیا ہے خداوند نے بیان کیا کہ تشریف لاتے گل اندام نے کہا آپنے لکھا تھا کہ یہ لفظیں استعمال کرنا تو خداوند آئینگے تیری تقصیر معاف فرمائینگے میں تعمیل ارشاد کے واسطے صحرا میں آیا تھا الیقین ہے اب تو میرے گناہ معاف ہو گئے ہون اشراق نے کہا اے گل اندام تجھے کچھ ہو گیا ہے میں نے اس مضمون کا کوئی نامہ تیرے پاس نہیں روانہ کیا نہ میں خداوند کے پاس گیا اور اگر گیا بھی تو اس قسم کا ذکر نہیں آیا گل اندام نے کہا پھر ابھی جو شخص سامنے آیا وہ کون تھا اشراق نے کہا اگر میں دم بھر اور نہ آتا تو تمہارا کام تمام ہو چکا تھا ایک مرد عجیب الخلقت صحرائی تمہارے قریب آچکا تھا اسنے تمہارا سر کاٹنے کا قصد کیا تھا کہ میں آگیا گل اندام نے کہا سواے عیار کے اور دوسرے کا یہ کام نہیں اشراق نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی فیروز کو بھی اسی عیار نے گرفتار کر لیا ہے میں محض فیروز کے رہا کرنے کو آیا ہون کل مسلمانون سے مقابلہ کرونگا آج اپنے عیارون کو وہاں بھیجتا ہون کہ وہ جاکر صاحبقران اور سلطنت کش کے تحفہ جات لے آدیں پھر میں سمجھ لونگا یا تو ان سب کو گرفتار کرکے لے جاؤنگا

یا فیروز کو رہا کرونگا یہ گل اندام فیروز بڑا شخص تھا جو انتظام اُسنے کیے میری عقل میں بھی نہ آئے تھے اور
توبیج و زمرد و بجتگان لڑنے کے کام کے نہیں یہ لوگ طریقہ جنگ سماں سے خوب واقف ہیں گو توبیج نے
مجھسے اکثر کہا کہ آپ مجھے لشکر غیر ساحران دیجئیے میں خدا پرستوں سے جاکر مقابلہ کرون سکے تحفہ جات چھین لادون
مگر یہ مجھے یقین ہے کہ جرات و قوت میں مسلمان یکتا ہیں توبیج اُنسے مقابلہ نہیں کرسکتا ہے اسی سے مین نے اسکو لشکر بھی
نہیں دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ جب میں لشکر کشی کرتا تو توبیج کو اپنے ہمراہ لیتا مگر ایسے وقت پر آنا ہوا کہ کوئی انتظام نہو سکا
گو کوئی ضرورت بھی نہیں تھی میں اکیلا کم تھا جو اور کسی کی مدد ڈھونڈھتا گل اندام نے کہا میں کیا شکست یافتہ ہ
ہون اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ مسلمان اب بچ نہیں سکتے اور فیروز مقید نہیں رہ سکتے اشراق نے کہا میں ابھی
چلتا ہون عیارون کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر گل اندام کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب گل اندام کے مکان پر گئے
پہونچا تو اُسنے دو عیارون کو طلب کیا اور ایک عیار جی کو بلایا جب سب اس کے پاس آئے تو اُسنے کہا ای شطرنج
آہو پا میں نے تجھے اس واسطے بلایا ہے کہ یا صاحبقران روانہ طلسم کشا کے تحفہ جات لا اگر تحفہ جات اسکے پاس ہون
تو اُسی کو اُٹھا لا اور دوسرے عیار سے کہا ای سیہ پوش تیز تگ تو آہو پا کے ہمراہ جا اور فیروز کا پتہ لگا اگر لیجائے
تو خود بھی اسکو کسی تدبیر سے لے آیہ عیار جی کو اپنے روبرو بلایا کہا ای تیز زبان تو اس عیار کو کسیطرح سے
گرفتار کر لا جسنے فیروز او سرخاب کو اسیر کرنے ہے ملکہ سرخاب کی رہائی کی تدبیر کرنا او جسطرح بن پڑے سرخاب کو
رہا کر کے لانا اگر عیار نہ ملے تو کوئی فکر آج اسکی نذر قاتل نہیں جائیگا مگر تیز مسلمان ہمن ہو سرخاب کو اپنے ہمراہ لانا
تینون عیار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب خواجہ اشراق جادو کو دیکھکر پوشیدہ ہو گئے تو تھیم اور ٹھے ہوئے بڑی دیر تک اشراق و گل اندام کی باتین
سنا کیے جب یہ دونون وہانسے روانہ ہوئے خواجہ بھی اُنکے ساتھ ساتھ آئے جب اشراق کے عیارون کو لشکر
اسلام کی جانب روانہ کیا خواجہ اپنے دلمین سوچے کہ یہ تو بیاق ہوتی ایسا نہو یہ لوگ جاکر فساد برپا کرین یہان ٹھہرنا
مناسب نہیں ہے اگر ایسا ہی ہے تو بہتر ان عیارون کو لیکر یہان آجاونگا یہ سوچکر خواجہ اسی وقت ان عیارون کے
ہمراہ گئے اور اڑتے ہوئے روانہ ہوئے عیار لشکر اسلام میں پہونچے تو تھوڑا سا دن باقی تھا سب نے صلاح کی یسقدر دن
باقی ہے اسکو کہین بسر کرو کہین چھپ رہو رات ہو جائیگی تو دیکھا جائیگا اوسوقت ہماری بھی بن پڑیگی سب یہ صلاح
کر کے ایک جھاڑی میں جاکر چھپے خواجہ فی الفور دیکر جھاڑی کی طرف آئے جھاڑی پر بیلے روغن چھڑکا یہ آگ لگا دی
جھاڑی جلنے لگی عیار نکلا بھاگے خواجہ نے پیچھا کیا جب کہا بھاگ سکتے تھے تھوڑی دور جاکے سب عیار تھک گئے
مجبور ہو کے سب نے تلوارین کھینچ لین خواجہ بھی آمادہ جنگ ہو گئے وہ تلون خواجہ پر حملہ آور ہوئے مگر خواجہ نے
سب کا وار روکا اور خود سب کو زخمی کیا القصہ سیہ پوش کے ہاتھ سے تیغ زمین پر گر پڑا اسکو اٹھانے کی مہلت نہ ملی
مجبور ہوئے کمند نکال کے خواجہ کی طرف کمند پھینکی خواجہ نے کمند کو ہاتھ میں لیا ایسی جانب الٹ دیا کہ حلقے اسکے گلے میں پڑ گئے
زمین پر گرا خواجہ نے اپنے دوش سے کمند اتار کے آہو قدم کی جانب پھینکی آہو قدم نے بچی کر کے کمند بچائی خواجہ کی طرف
پھینکی آپس میں کمند بازی ہونے لگی ایک جگہ پر خواجہ نے مہلت کی تیزی چالاکی کی بات کی کہا ای آہو قدم دیکھ سنبھل نہیں ہے
کہ اشراق تمہارے پشت پر کھڑا ہوکے سحر کرتا ہے آہو قدم نے پلٹ کے دیکھا خواجہ نے کمند اسکے گلے میں حلقے کمند

کے ڈال دیئے اور سے کیکے پیما خواجہ نے حباب مارا چھینک آئی بیہوش ہو کے گرا تیز زبان عیار دو آگئے یہی خواجہ نے اسکو بھی اسیر کیا جب سب اسیر ہو چکے تو خواجہ نے خیال کیا دو روز سے صاحبقران کی بھی زیارت نصیب نہیں ہوئی ہے بہتر ہو جو اسوقت چلکر قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤں یہ سوچ کر خواجہ بارگاہ صاحبقران میں آئے امیر نے جو خواجہ کو دیکھا خوش ہوئے کہا اے خواجہ تم دو روز سے کہاں تھے تمھیں سب بہت یاد کرتے تھے میں نے مرزخ آفتاب علم سے تمھاری بابت کہا تھا اگر آج تم نہ آتے تو مرزخ تمھاری تلاش کو جاتے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران کیا عرض کروں کس آفت میں مبتلا تھا مگر اس مرحلے کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو گیا کل حال مجھ پر ظاہر ہو گیا فیروز کو اور قلعہ آتشین کو آتش بار جادو کو مار ا چند عیار گرفتار کئے صاحبقران بہت خوش ہوئے فرمایا خواجہ فیروز کو اور عیاروں کو حاضر کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بڑی کوشش و جانکاہی سے ان لوگوں کو اسیر کیا ہے میرا روپیہ بھی بہت صرف ہوا ہے امیر نے مسکرا کے فرمایا خواجہ روپیہ بھی محلول ہو جائیگا اُن کو نہیں فیروز کو یہاں لاؤ خواجہ نے فیروز کو زنبیل سے نکالا چوب بارگاہ سے باندھ دیا پھر خاب عیار کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی چوب بارگاہ سے باندھا پھر اُن تینوں عیاروں کو بھی باندھا امیر نے فرمایا انھیں ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی سب نے اپنے کو اس حالت میں مبتلا پایا ہر ایک بہت گھبرایا خصوص فیروز حیران تھا میں کس طرح گرفتار ہوا امیر نے فرمایا خواجہ فیروز سے دریافت کرو یہ ترک مذہب کرتے ہیں کیا ہوتا ہے خواجہ نے فیروز کے سامنے قلم دوات کاغذ رکھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے کہا اے فیروز شناخت نہیں خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے فیروز نے لکھ دیا کہ میں ہرگز اپنا مذہب تبدیل نہیں کرونگا خواجہ نے بہت سمجھایا مگر فیروز نے قبول نہیں کیا صاحبقران زبان سے فرمایا خواجہ زیادہ اصرار کرنا بیکار ہے فیروز مسلمان نہیں ہوگا اسکا قلب سیاہ ہے خواجہ نے عرض کی پھر اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے امیر نے فرمایا جو بات ور منکران حق کے واسطے ہے فیروز کے واسطے بھی ہے اسکا کیا ہے طلسم بیت المال دو ہمیت اسکی قرو ہے خواجہ نے معمولی معذرت پیش کر کے کچھ زر دو جواہر صاحبقران سے لیا پھر لوگ حاضر ہوئے امیر نے اور سب عیاروں کی بھی زبان کھلیں فرمایا خواجہ عیاروں سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ سب کیا کہتے ہیں خواجہ نے سب سے دریافت کیا کسی نے مسلمان ہونے کا اقرار نہ کیا امیر نے فرمایا ان کی نسبت بدیع الملک سے دریافت کرو جو کچھ حکم دیں وہ کرو خواجہ نے بدیع الملک سے پوچھا بدیع الملک نے فرمایا جو فیروز کی سزا ہو وہی ان لوگوں کے واسطے بھی ہے یہ سنکر بارگاہ کے باہر لائے جلادوں کو بلایا صاحبقران نے انھیں جلادوں کو دیکر کہا اسکی گردن زدنی کرو جلادوں نے ہاتھ مارا کہ فیروز کا سر تن سے اوڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی دیر کے بعد ایک آواز آئی ہے میرا نام تھا فیروز ستارہ پیشانی بادشاہ طلسم فیروزیہ ہوں اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران نے انھیں لیکر بارگاہ کے اندر تشریف لائے جلادوں نے چاروں عیاروں کو بھی قتل کیا مگر فیروز کے قتل ہونے کی خبر ... ہوئی تو قلعہ ... یہ خبر وہاں گل بدام جادو اور اشراق آئینہ پرست اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ عیار اب واپس آتے ہوں گے تحفہ جات طلسم کے لاتے ہوں گے یکایک یہ آواز کان میں پہونچی کہ میرا نام تھا فیروز ستارہ پیشانی ہوں اسکے سنتے ہی اشراق کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے کہا اے گل بدام غضب ہوا فیروز کو کسی نے قتل کیا گل بدام نے کہا آواز تو ہے بھی سنی مگر نہیں معلوم کسنے قتل کیا اشراق نے کہا خدا پرستوں کے لشکر کی طرف سے آواز آئی تھی میں جانا ہوں کہ کون یہ کیا غضب ہوا فیروز کو کسنے قتل کیا یہ کہکے اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام کی طرف چلا اسوقت بچا کے عیار بھی ...

ہو چکے تھے اشراق نے جو فیروز کا لاشہ خاک پر پڑا دیکھا اُسکو بہت افسوس ہوا اپنے ساحرون کو بلایا کہا فیروز کا لاشہ
لے چلو میں اسکی تجہیز و تکفین کرونگا اُس کے ملازم فیروز کا لاشہ اُٹھا لے گئے اشراق نے چاہا کہ مین کچھ سحر
کرون مگر یہ مناسب وقت نہ جانا واپس گیا گل اندام سے جاکر کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ فیروز شاہ عالیجاہ
خدا پرستون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور تم کو گرفت سے کچھ نہو سکا گل اندام نے کہا اے شہنشاہ مجھسے جسقدر انتظام
ہو سکا مین نے کیا اب ناکامیابی ہو تو مین کیا کرون اشراق نے جواب دیا کہ تم لوگ محض اپنی کم ہمتی سے ناکامیاب
رہتے ہو اب مین اس کام کو انجام دونگا گل اندام نے کہا آپ کی اور بات ہی آپ ملو کیتا مین خداوند کے جد
خاص ہین آپ اگر بڑی بات بھی کرین گے تو وہ اچھی ہوگی اشراق نے کہا چند ساحرون کو بلاؤ مین ابھی ایک نامہ لکھکر
نوبیج و زمرد و نخنگان کو بلاتا ہون یہ لوگ جب یہان آجائینگے تو مین مسلمانون کو کیفیت دکھاؤنگا گل اندام نے
اُسی وقت ساحرون کو بلایا کہا دیکھو ہمارے مالک آقا سلطان اشراق کچھ فرماتے ہین اشراق نے دوات
قلم مانگا گل اندام نے قلم دوات حاضر کر دیا اشراق نے نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے نخنگان و نوبیج
و زمرد مین جسوقت یہان آیا ایسا صدمۂ عظیم اٹھایا کہ اتبک میرا دل قابو مین نہین ہی وہ یہ کہ شہنشاہ فیروز
کو مسلمانون نے قتل کیا اور چند عیار بھی ہماری طرف کے قتل ہوئے گل اندام جادو سے کوئی صورت نہین
بنتی جو خدا پرستون کو اسیر کرے اب میرا ارادہ ہی کہ خود اسکا انتظام کرون اور مسلمانون کو اسیر کرکے خدمت
مین خداوند کے پہونچاؤن تم لوگون کو یہ لازم ہی کہ اس نامے کے دیکھتے اپنے کو یہان پہونچاؤ اور بکر تمکین و سنگ
و سباک خیر و شہزادہ و گلچین و مفتانہ کو اپنے ہمراہ لیتے آؤ کہ یہ سب عیاری مین بہت اچھے ہین ابھی اسکی ضرورت
نہین ہی جو مین اسطے درجے کے عیارون کو تکلیف دون یہی لوگ کافی ہین انھین سے مطلب نکل جائیگا خبردار
دیر نکرنا مجھے خدا پرستون نے بڑا صدمہ دیا ہی مین ان لوگون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون یہ لکھکر
ایک ساحر کو دیا کہا اسکو آج ہی زمرد ثانی کے پاس پہونچانا اور اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آنا اگر اس کے
خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے ساحر نے کہا میری کیا مجال جو اسکے خلاف کرون یہ کہکر نامہ لیا روانہ ہوا
بڑی کوشش سے اپنے تئین ساحر نے زمرد ثانی کے پاس اسی روز پہونچایا نامہ اشراق آئینہ پرست
کا دیا زمرد نے نامے کو دیکھا نخنگان سے کہا فیروز کو مسلمانون نے قتل کیا نخنگان نے کہا غضب
ہوا اب عیارون نے عیاری کرنا شروع کی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے لکھا ہی کہ گل اندام سے انتظام اچھا
ہو نہین سکتا ہی اور میرے دل کو صدمہ ہوا ہی مین مسلمانون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون اور میری
طلبی بھی ہو تمکو بھی بلایا ہی نوبیج کے واسطے بھی تحریر کیا ہی اور تین عیار اور تین عیارچیان بھی درکار ہین انکو بھی
بلایا ہی نخنگان نے کہا پھر آپ کا کیا ارادہ ہی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے اسطرح لکھا ہی ضرور جانا چاہیے
اگر نہ جائینگے اور حذر کرین گے تو اشراق کو ملال ہوگا اور انکا ملال اچھا نہین نخنگان نے کہا مجھے کہ وہان
عیاران اسلام موجود ہین اور آمد و رفت انکی شروع ہوگئی ہی جب ہم آپ یہان سے جائینگے تو وہ لوگ ضرور ہی
آئینگے پھر انکا آنا اور آفت بپا ہونا ہی زمرد نے کہا جب وہان اشراق سا ساحر موجود ہی تو وہ ہزارون جند و بست کردیگا
عیار کی کیا مجال ہی جو آسکے نخنگان نے جواب دیا کہ یہ بالکل خیال خام ہی اشراق کیا چیز ہی اگر خداوند
آئینہ اندام بھی وہان جائین اور سو انتظام کرین تو بھی عیار در کین گے ضرور ہی آئینگے اور عیاری کرینگے زمرد نے
کہا ہی نخنگان جا ہے کچھ ہو مین ضرور جاؤنگا مجھے شہنشاہ اشراق کا آزردہ کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا مین جسوقت

جبکہ یہ لکھونگا کہ میں نہ آؤنگا تو وہ کیا خیال کرینگے اور اسوقت انکی تحریر سے یہ بات ظاہر ہو کہ جسطرح بن پڑے یہاں آؤ اگر نہ آؤگے تو مجھے رنج ہوگا جب وہ خود ایسا کچھ تحریر کرتے ہیں تو میں کیونکر لکھ سکتا ہوں کہ نہیں آسکتا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے زمرد نے کہا توریج کو بلاؤ میں توریج سے اسکی صلاح کرونگا بختگان نے اسی وقت توریج کو بلایا توریج سے زمرد نے کل کیفیت بیان کی فروز کے قتل کا حال سنکے توریج بہت ملول و غمگین ہوا زمرد نے کہا رنج تو ہمیشہ کے واسطے ہے اب چلنے کی نسبت کیا کہتے ہو اشراق نے اس طور سے لکھا ہے اگر نہیں جاتے ہیں تو انکو ملال ہوتا ہے اگر جاتے ہیں تو خوف جان ہے توریج نے جواب دیا کہ خوف جان کس سبب سے ہے زمرد نے کہا بختگان کی یہ رائے ہے کہ وہاں جانا اصلاح نہیں عیاروں کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہے جب ہم وہاں جائینگے تو عیار غرض کرکے آئینگے توریج نے کہا یہ رائے تو بہت ہی مناسب ہے مگر آپ تحریر ملکہ کو ملاحظہ فرماتے ہیں میرے نزدیک چلنا بہتر ہے زمرد نے کہا میری بھی یہی رائے ہے بختگان نے دیکھا کہ اب دو آدمی ایک طرف کی نسبت رائے دینے میں مجبور ہوا کہا آپ لوگوں کی اگر یہی خوشی ہے تو بہتر ہے کہ عیاروں کو طلب کرکے فہمائش کردیجیے کہ تم لوگ بہت اچھی طرح سے ہم لوگوں کی نگہبانی کرنا اور سرداران اسلام کو اگر اشراق کے حوالے کرنا توریج نے کہا یہ ابھی ممکن ہے اسی وقت ایک ساحر کو عیاروں کے پاس بھیجا ساحر نے جاکے گبرنگ سرہنگ و سبک خیز و شہزادہ و گلچین و فتانہ کو اطلاع دی کہ تمہیں شہنشاہ اشراق نے طلب کیا ہے یہ لوگ اسی وقت اسباب عیاری درست کرکے چلنے پر آمادہ ہوئے ساحر عیاروں کو اپنے ہمراہ لیکر زمرد کے پاس آیا زمرد نے بھی اسی وقت چلنے کی تیاری کی قریب شام وہاں سے مع عیاروں کے توریج و بختگان کے ہمراہ جانب مرحلہ گل اندام روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب فروز قتل ہوا تو خواجہ نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر اشراق جادو خود اس مرحلے پر آیا ہے یہیں سے گل اندام کو گرفتار کیا گیا تھا کہ قتل کردے اسی وقت نوہ ہوا کہ ستم اشراق جادو بادشاہ طلسم نہ طاق ہیں نے تو اپنے تئیں بچایا مگر وہ گل اندام اسے لیگیا راہ میں جو جو باتیں اشراق نے گل اندام سے کی تھیں خواجہ نے سب صاحبقران سے بیان کیں میر نے فرمایا خواجہ بدیع الملک سے ان باتوں کو بیان کرو خواجہ نے بدیع الملک نامدار سے سب باتیں کہیں اور یہ بھی کہا کہ اسکا منشا یہ ہے کہ پہلے کسی طرح سے آپ لوگوں سے تحفہ جات منگالے پھر مقابلہ کرے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ نے کہا لازم یہ ہے کہ تحفہ جات کو اپنے پاس ہوشیاری سے رکھیے اگر کوئی شخص کسی وقت طلب کرے تو ہرگز نہ دیجیے بدیع الملک نے کہا خواجہ تحفہ جات کسی کو دیے جاتے ہیں خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو مناسب یہ بات ہے کہ ایک نامہ گل اندام کے نام اور بھیجئے مضمون اس نامے کا یہ ہو کہ تمنے اپنے وعدے کو فراموش کیا ابھی تمہیں اور مرحلوں پر بھی جانا ہے یا کہ ایفائے وعدہ کردیا جواب صاف دو ہم دوسرے رستے کی طرف جائیں بدیع الملک کو یہ بات بہت پسند آئی صاحبقران سے عرض کی کہ خواجہ اچھا کہتے ہیں امیر نے بھی پسند کیا بدیع الملک نے اسی وقت نامہ لکھا مریخ موجود تھا عرض کی اے شہریار یہ خدمت میرے سپرد ہو میں پہلی بار بھی اس طلسم میں لیکر نامہ گیا تھا اور اب بھی اس شرف کو حاصل کرنا چاہتا ہوں بدیع الملک نے نامہ مریخ کو دیا مریخ نامہ لیکر روانہ ہوا

جب قلعے گل اندام کے چند ملک پر پہنچا دربانون نے روکا مرتخ نے کہا مین بدیع الملک نامدار کا نامہ دار
ہون حاکم مرحلہ کے پاس جاؤنگا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیجائینگے
اور داخل ہوگا تو مجبور ہین مرتخ خاموش ہورہا دربانون نے ایک ساحر کو بلایا کہا او پیک جادو شہنشاہ کے
پاس جاؤ اور اس نامہ دار کی اطلاع کرو پیک جادو روانہ ہوا گل اندام کے پاس آیا کہا ایک نامہ دار طلسم کی
جانب سے آیا ہو دربانون نے قلعہ کے دروازے پر اسکو روکا ہو آپ کیا ارشاد فرماتے ہین گل اندام اشراق
کے پاس آیا کہا ایک نامہ طلسم کشا نے بھیجی ہو نامہ دار دروازۂ قلعہ پر ٹھہرا ہو آپ کیا حکم فرماتے ہین اشراق نے کہا
بلالو دیکھین کون نامہ دار ہو گل اندام نے پیک جادو سے کہا ہمارے سلطان اسکو طلب فرماتے ہین جاکر اپنے
ہمراہ لاؤ پیک جادو در قلعہ پر آیا مرتخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لے گیا جب مرتخ اشراق کے سامنے پہونچا اشراق
نے مرتخ کی صورت دیکھکر کہا او جوان تو نے اپنے باپ کو قتل کردیا اور پھر مجھے منھ دکھانے آیا ہو مرتخ نے جواب دیا
او اشراق اسکی کیا خصوصیت ہو اگر تمام ساحران سامری پرست بلکہ تمام منکران اسلام میرے قتل کرنے سے قتل ہو سکین
تو مین ہرگز دریغ نہ کرون اور سب کو اپنے ہاتھ سے بعد شادمانی قتل کرون اشراق نے یہ بات جو مرتخ سے سُنی
بہت غصہ آیا گل اندام سے کہا اس بے ادب کو اسیر کرو مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے
ورنہ مین اسکو ابھی قتل کرتا مرتخ نے کہا تیری کیا مجال ہو جو کسی کو قتل کرسکے گل اندام نے اشارہ کیا مرتخ بیہوش
ہوکے زمین پر گرا اشراق نے ساحرون سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو اور زندان خانے مین لیجاکے قید کرو جب
مین سب مسلمانون کو قتل کرونگا تو اسکے حق مین جو مناسب ہوگا کرونگا ساحر مرتخ کو زندان کی طرف لیگئے اشراق
نے اسکے جانے کے بعد نامہ کھولا دیکھا پہلے نامے مین حمد خدائے عزوجل تحریر ہو بعد مین نعت جناب خاتم الانبیا لکھی ہو اسکے
بعد لکھا ہو کہ او گل اندام کیا تجھے وعدہ فراموش کیا اگر تمھین ایفائے وعدہ کرنا منظور نہین ہو تو جواب صاف دو ہم اور
مرحلے کی طرف جائین اشراق نے گل اندام سے کہا اسکا جواب دینا کیا ضرور ہو تھوڑی دیر مین عیار آتے ہونگے
انکو روانہ کردونگا آج تحفہ جات نے آنسیلے کل ہی طبل جنگ کی جوادو گا گل اندام نے کہا ایسا نہو کہ ان لوگون کو تتابت جانے
تو وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرین اشراق نے کہا اب تو انکے نامہ دار کو بھی اسیر کرلیا ہو آخر اسکا جواب لیکر کون جائیگا
گل اندام نے کہا اپنے کسی ساحر کی معرفت روانہ فرمایئے اور نامے مین صاف صاف تحریر فرمادیجیے کہ تمھارے
نامہ دار نے ہمسے سخت کلامی کی اسوجہ سے ہمنے اسکو اسیر کیا ہو اشراق نے کہا او گل اندام شرافت کا حصہ نامہ
مرتخ آفتاب علم لیکر آیا اور مرتخ آفتاب علم صاحب عزت ہو اسطرف سے بھی کوئی ذی عزت شخص جواب نامہ لیکر جائے
میرے نزدیک بہتر یہ ہو کہ تم نامہ لیجاؤ گل اندام نے کہا مجھکو جواب نامہ لے جانے مین عذر نہین ہو مگر اتنا خیال ہو کہ
آپنے انکے نامہ دار کو اسیر کرلیا ہو ورنہ ان صاحب تحفہ جات کی ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ایسا نہ کرین
نامہ لیجاؤن اور فیروز کی سی کیفیت ہوجائے مردان اسلام سبھے بھی قتل کرین اشراق نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہو
ہمنے انکے نامہ دار کو صرف اسیر کرلیا ہو ابھی قتل تو نہین کیا اگر وہ لوگ ایسا ہی عوض لینا چاہینگے تمھین اسیر کرلینگے
مین جان بازی کر لاؤنگا اگر جانا تمھین روا اچھا ہو گل اندام نے کہا اگر یہی آپ کی خوشی ہو تو مین جاتا ہون اشراق نے اسیوقت
نامے کا جواب لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ او طلسم کشا نے نقل ایک نامہ تیرا انجانب کی خدمت سے گذرا کیفیت معلوم ہوئی
تو نے فیروز کو مرے کو بعد دیکھ کر جو کہا ہو اس سبب سے شاید تجھے غرور بڑھ گیا ہو مجھے ایفائے وعدے کی درخواست
کرتا ہو ابتک تیری سمجھ مین نہ آیا کہ مین نے کس وجہ سے تجھسے مقابلہ نہین کیا اس کا سبب یہ تھا کہ مجھکو تیرے حال پر

رحم آیا اور یہ تصور کیا کہ شاید یہ خیال خام تیرے دل سے دور ہو اور تو اسی طرف واپس جائے تو کاہے کو میرے ہاتھ سے قتل ہو ورنہ جس وقت چاہتا تجھے مع تیرے لشکر کے قتل کرتا مگر افسوس ہے کہ اب تک تو میری منشا کو دل کو نہ سمجھا اب میں پھر تجھکو ہدایت کرتا ہوں کہ واپس جا اور یہ خیال اپنے دل میں نہ لا یہ طلسم تجھسے کیا کسی سے نہ فتح ہوگا اصل میں یہ طلسم نہیں ہے خداوند کی جائے سکونت ہے اسکو کوئی تباہ و برباد نہیں کر سکتا ہے اگر میری بات کو قبول کریگا تو اچھا رہیگا اگر نہ مانیگا تو بہت پچھتائیگا اسوقت تیرے نامہ دار نے ایسے کلمات ناشائستہ زبان سے نکالے کہ مجھے تاب ضبط باقی نہ رہی مگر مجبور تھا کہ میرے یہاں نامہ دار کو قتل نہیں کرتے ہیں میں نے جو اسیر کر لیا ہے اگر تجھے میری اطاعت کرنا قبول ہو تو یہاں آ میں نامہ دار کو بھی چھوڑ دونگا اور تیرے واسطے خداوند سے سعی کرونگا خداوند بہت راضی ہونگے تیری عزت بڑھا دینگے یہ نامہ جب ختم ہوا اشراق نے اپنی مہر سر نامہ پر کی گل اندام جادو دیکر روانہ کیا گل اندام لشکر اسلام میں آیا لوگوں سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کی بارگاہ کہاں ہے سرداران اسلام نے بدیع الملک کی بارگاہ تک اسکو پہونچا یا گل اندام جادو دربارگاہ پر آیا دربانوں نے روکا چوبداروں کو بلا کر کہا آقائے نامدار کی خدمت میں عرض کرو کہ ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہے چوبدار بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے دعا دیکر عرض کی ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہے دربارگاہ پر حاضر ہے اس کی نسبت کیا حکم صادر ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو چوبدار سلام کرکے پیچھے ہٹے دربارگاہ پر آئے گل اندام چوبدار کے ساتھ اندر آیا زینت بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہو گیا چار و طرف حیران حیران دیکھنے لگا بدیع الملک نے فرمایا اے شخص جس کام کے واسطے آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر جو مزاج میں آئے کر نامہ دار یہ کلام سنکر تیک جلدی سے آگے بڑھا نامہ بدیع الملک کو نذر دیا ہٹ دلیں گل اندام نے اسوقت خیال کیا کہ اشراق جادو نے آج جان لی یہ شیر مجھکو نہ چھوڑے گا ضرور قتل کریگا مگر مجبوری سے کھڑا رہا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی گل اندام سلام کرکے بیٹھا بدیع الملک نے نامہ کھولا جب مضمون پڑھ چکے تلنت کو بک کیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا اے نامہ دار اس بیہودہ گو اشراق جادو سے کہہ دینا کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہے تو اسی وقت مرزخ آفتاب علم کو رہا کردے ورنہ مرنے پر بیک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو قتل کرونگا یہاں سے آئینہ اندام جادو تک لاشوں کے انبار لگا دونگا وہاں جاکر اس مکار کو قتل کرونگا میں اس طلسم کی حقیقت نہیں جانتا اور جسطرح اسکے مزاج میں آئے مجھسے پیش آئے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو وہ مردود کیا بنا سکتا ہے گل اندام پر بدرجہ غضب بدیع الملک کا غالب ہوا کہ زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے جو اسکی یہ حالت دیکھی خادموں سے کہا نامہ دار کو اٹھاؤ خادم آگے بڑھے گل اندام کو اٹھایا بدیع الملک نے فرمایا اے نامہ دار تو کیوں خائف ہوتا ہے ہمارا یہ دستور نہیں کہ غریب آزاری کریں نامہ دار کو قتل کریں یا گرفتار کر رکھیں ہمکو تجھسے کچھ مطلب نہیں ہے تو اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے واسطے ایسی ایسی مصیبتیں گوارا کرتا ہے میں تجھسے کچھ عناد نہیں ہے تو خاطر جمع رکھ یہ اشراق کی نامردی تھا جو ہمارے سردار مرزخ آفتاب علم کو نہیں معلوم کس مکر سے گرفتار کر لیا بدیع الملک نے جو یہ فرمایا جمعدار مرحلہ جس کو خواجہ اسیر کرکے لائے تھے اسوقت دربار بدیع الملک نامدار میں موجود تھا گل اندام زرد چشم جادو کو پہچان کر اسنے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہ ذلیل ساحر دن میں نہیں ہے اس مرتبے کا حاکم ہے گل اندام زرد چشم جادو اسیکا نام ہے اسوقت لباس شاہی اتار کے آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ اسوقت ہم اسکو کسی قسم کی تکلیف نہیں دینگے اول تو نامہ دار ہے دوم یہ کہ اسوقت یہ خائف ہے اسکا جانا ہی اچھا ہے جمعدار نے کہا اے شہریار اسکا جانا اچھا نہیں ہے اگر یہ اسوقت چلا جائیگا تو ضرور کوئی مکر کریگا بدیع الملک

سے کہا خداوند حافظ حقیقی ہے اگر یہ مکر کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہے یہ فرما کے گل اندام رخصت ہوا اے گل اندام سچی بات ہے کہ بارگاہ
سے چلا جاوے اور نگہبان سے کہ تجھکو زندہ نہ چھوڑینگے جو چھپا تھا میں نے کہیں میں یہ جا کر اشراق سے کہدیا گل اندام
سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا مگر اسکے وہان سے بھاگا جب قلعہ پر آیا تب اسکو یقین ہوا کہ جان بچی وہان سے
اشراق کے پاس آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی کہا اے گل اندام خیر تو ہے اسوقت تیرے چہرے سے آثار خوف پیدا ہیں
گل اندام نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ آپ نے اسوقت میری جان ہی لی تھی تم نے جو نامہ دیکر طلسم کشا کی بارگاہ کے اندر بھیجا رونق
بارگاہ کیونکر بیان کرون مگر اے شہنشاہ طلسم کشا کو جو دیکھا میرے ہوش اوڑ گئے عجب شان و شوکت کا جوان ہے میں محو جمال
ہوگیا جب میری محویت بڑھی تو خود طلسم کشا نے کہا اے نامہ دار جس کام کو آیا ہے اسکو پہلے انجام دے پھر جسکام میں چاہنا مصروف
ہونا میں کانپ گیا جلدی سے نامہ دیا طلسم کشا نے نامے کو پڑھا پڑھتے ہی مزاج برہم ہوگیا اے شہنشاہ ایسی باتیں
اُنہے کہیں اور اس ترکیب سے … کہ میں کہ نہیں سکتا اُنکے رعب کی وجہ سے اسقدر خائف ہوا کہ زمین پر گر پڑا انہوں نے اپنے خادموں سے کہا
اس نامہ دار کو اٹھاؤ خادموں نے مجھکو اٹھایا طلسم کشا نے کہا بھائی تو کیوں اسقدر خائف ہوا ہے مجھے کوئی شکایت نہیں ہے
اشراق کی حرکت پر غصہ آتا ہے طلسم کشا نے بہت دلجوئی کی مگر میرا خوف رفع نہ ہوا جسقدر نگہبانان بارگاہ وہان موجود تھا انسے طلسم کشا
نے میری سب کیفیت بیان کردی میں بھی کہ اب یہ حکم دیگا کہ اسکو اسیر کرو لیکن وہ جادو سحر کرکے بارگاہ سے نکل آؤن مگر پھر یاد آیا اگر
وہان بھی … طلسم کشا نے خود ہی کہا کہ اسوقت تو اسیر ہے … غالب ہو اور یہ نامہ دار ہے مجھکو زیبا نہیں ہے کہ ہمارے کسیطرح کی تکلیف دین مجھسے کہا
اے شخص تو جا اور اشراق سے جو جو باتیں میں نے اسوقت کی ہیں سب بیان کردینا میں اپنی جان بچا کر وہان سے آیا اشراق نے کہا اے
گل اندام تو بڑا بودا ہے دیکھ ایک چھوٹا سا لشکر اسلام کا یہان نام لیکر آیا انہے کس طرح گفتگو کی اپنے آقا کی شان میں کوئی کلمہ نکلنے
دیا کیسی جرأت و ہمت اپنی ظاہر کی کہ آخر میں نے اسیر کرلیا اور … پھر بھی … ہمت میں فرق نہ آیا ہے مجھے تجھسے ایسی امید نہ تھی کہ تو میری
آبرو … اسطرح چلا آنے کا تجھے وہم تھا اپنی جان دینی ہوئی گل اندام نے کہا اے شہنشاہ آپ مالک ہیں جو چاہیں فرمائیں
اگر میں اسوقت وہان بدکلامی کرتا تو وہ لوگ سب مجھے زندہ نہ چھوڑتے کئی بار میرے دل میں آیا کہ کچھ کہوں مگر مناسب نہ جانا خاموش
ہو رہا اب میں سب باتیں کا خوف ہوگا اشراق نے کہا تجھے کچھ بھی شرم گل اندام نے کہا میں حاضر ہوں جو آپکی مزاج میں
آئے مجھکو سزا دیجئے آپ قتل کا حکم دیدیں مجھے منظور ہے مگر وہان سے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جانا … ہے اشراق
نے کہا اب تیرے دل پر طلسم کشا کا رعب غالب ہے طلسم کشا کو کوئی اسیر کرکے بھی تیرے سامنے لائیگا تب بھی مارے خوف
کے بات نہ کی جائیگی اشراق سے جو یہ باتیں گل اندام نے سنی اسکو کچھ غیرت پیدا ہوئی کہا اے شہنشاہ میں شرط
کرتا ہوں کہ اہل اسلام کے تحفہ جات چھین لونگا اور سب کو اسیر کرکے تیرے حوالے کرونگا اب تک تو میں عیاروں سے
بھرا ہوا خاموش تھا مگر اب میں … بھی نہیں لڑونگا بجرأت لشکر ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا اشراق نے کہا اگر تو اس لوہے
… پرستوں کے مقابلے میں جائے اور ان لوگوں کو اسیر کرکے میرے پاس لائے تو میں اسقدر تیری عزت بڑھاؤن
کہ بڑے بڑے شاہان جلیل تیری عزت کو دیکھکر رشک کرین گل اندام نے کہا آپ حکم دیتے ہیں میں اپنے یہان طبل
جنگی بجواؤن اشراق نے کہا تجھے اختیار ہے اگر تیرا جی چاہے اور تجھے یقین ہو کہ ان مسلمانوں سے لڑ کر فتحیاب بھی ضرور ہوگا
تو طبل جنگ کا انتظام کر گل اندام نے کہا اگر فتحیاب نہ ہونگا تو پھر اپنی جان دیدونگا مگر سب سے بے عزتی سے بھاگ
نہیں جاؤنگا اشراق نے اور باتیں اس قسم کی بیان کیں کہ گل اندام کو اور زیادہ جوش پیدا ہوا کہا میں اسطرح اہل اسلام
سے … کہ اس عالم بھر میں کوئی نہیں لڑ سکیگا مگر ایک مدد آپ کو دینا ہوگی اشراق نے کہا میں ہر طرح کی مدد دونگا
تم لشکر کو لیکر میدان میں … میں نہیں جاؤنگا ہان جب کوئی موقع اس قسم کا ہوگا تو میں بھی … آیا کرونگا عیاروں سے مجھکو

بجاؤنگا گل اندام سے کہا مجھے جب فوج کی ضرورت ہوگی آپ کے یہاں سے بلواؤنگا اشراق نے کہا میں ایسے ایسے پہلوان ذرے سے یہاں جمع کیے دیتا ہوں جنکا مثل و نظیر نہیں ہے اور فوج جسقدر تو طلب کریگا اسقدر دے دونگا گل اندام نے اسیوقت اپنے ملازموں کو بلایا کہا رسالوں میں جاکر خبر دو کہ ہم کل بر اسے مقابلہ غدا پرستان میدان میں جاینگے علی الصباح سب لوگ مسلح و مکمل رہیں اور طبل جنگی کو بھی حکم دیدیا جائے چوبدار اسی وقت روانہ ہوے لشکر میں جاکر رسالداروں کو بلایا سب کیفیت بیان کی رسالداروں نے لشکر میں سب کو مطلع کیا ہر ایک اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا قریب شام نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہاں موجود تھے خبر لیکر راہی ہوئے بارگاہ بدیع الملک میں آئے ہاتھ اٹھا کر دعای دولت بجا لائے عرض کی ہمشیر بادل اندام کے لشکر میں طبل جنگی بجا ہے اسکا ارادہ ہے کل میدان جنگ میں گل کرے گا اور بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جنگ کی تیاری ہونے لگی بدیع الملک صاحبقران نامدار کی بارگاہ میں آئے عرض کی لشکر کفار میں طبل جنگی بجا تھا مجھکو ہرکاروں نے خبر دی میں نے بھی جواب میں نقارہ رزمی بجنے کی اجازت دی ہے فرمایا بہت خوب کیا یہ عجب کی بات ہے اب گل اندام کو جوش پیدا ہوا بدیع الملک نے نامے کی کیفیت عرض کی مریخ آفتاب علم کا اسیر ہو جانا بیان کیا صاحبقران کو کیفیت اسیری مریخ سنکر بہت تردد ہوا فرمایا کہ بدیع الملک ایسا نہو کہ کفار مریخ کے دشمن ہیں اسکو قتل کر ڈالیں بدیع الملک نے عرض کی جو منظور الہی ہے کیا چارہ ہے کوشش تو ضرور کرونگا اگر اسکی حیات باقی ہے تو میں چھڑا لاؤنگا اور اگر جام حیات اسکا لبریز ہو چکا ہے تو میں مجبور ہوں امیر نے فرمایا ہمیں معلوم کیا بات ہوئی جو مریخ کو کفار نے اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض کی نامہ جو میرے پاس آیا تھا اس میں یہ تحریر تھا کہ تمھارے نامہ دار نے ایسی سخت کلامی کی کہ ہمیں بہت ناگوار ہوا اگر قتل نامہ دار ہمارے آئین میں خلاف نہوتا تو ہم ہرگز اسکو زندہ نہ چھوڑتے قتل کر ڈالتے مگر ابھی اسکو اسیر رکھا ہے اگر تم راہ راست پر آؤگے تو اسکو بھی رہا کرینگے اور تمھاری بھی جان بخشی کرینگے اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤگے تو تمھیں بھی اسیر کرینگے اور تمھارے لشکر کو بھی گرفتار کر کے سبکو ساتھ قتل کرینگے امیر کو بھی غصہ آیا کہا وہ کیا ہماری جان بخشی کرینگے اور کیا ہمیں اسیر کرینگے یہ نہیں ہے خود اسکی اجل دامنگیر ہے جو ایسی باتیں بناتا ہے بدیع الملک نے عرض کی میں نے چاہا تھا کہ اپنے لشکر کو لیکر اسطرف جاؤں اور مریخ کو رہا کر کے لے آؤں مگر نامہ دار ایسا خالف ہوا کہ میں مجبور ہو گیا اور جواب دینا ضرور تھا یہ بات خلاف تھی کہ میں بے اطلاع اسکے یہاں چلا جاتا امیر نے فرمایا تمنے بہت اچھا کیا اب انشاء اللہ تعالیٰ کل میدان جنگ میں سمجھ لینا کہاں جاتا ہے یقین ہے اشراق خود لشکر لیکر آئے بدیع الملک نے کہا سو سب اسکے اور کون ایسا ہے جو لڑیگا تھوڑی دیر تک بدیع الملک صاحبقران سے یہ باتیں کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے خواب راحت کے واسطے مسہری پر تشریف لیگئے انکو اس کیفیت میں چھوڑتے ہیں ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زمرد و نخجگان و تورج کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو عیار دیکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے طے مراحل کے بعد اشراق کے پاس جس وقت پہونچے کہ جب گل اندام طبل جنگ بجوا چکا تھا اشراق نے جو زمرد و نخجگان و تورج کو دیکھا بہت خوش ہوا اگر فرد کے قتل ہو جانے کا افسوس ظاہر کیا نخجگان نے کہا اے شہنشاہ آپ نے کچھ انتظام کر لیا ہے اشراق نے کہا کہ ہاں ابتک انتظام

سکتے ہو تجگان نے کہا جس طرح شہنشاہ فیروز کی جان گئی اسیطرح سے کوئی اور مبتلائے بلا ہو افراق نے جواب
دیا ہی تجگان عیار کی مجال ہی جو یہان آسکے جب تک مین موجود ہون جو عیار آئیگا اُسکے چہرے سے
رنگ روغن اور جائیگا سحر گرفتار کرلین گے مین نے اسکا انتظام پیشتر سے کرلیا ہی مگر یہ بات مین نے کسی پر مصلحتاً
ظاہر نہین کی گو کچھ خوف تو نہین ہی مگر عیار غضب کے ہوتے ہین تجگان نے کہا آپنے بہت خوب کیا جو اس بات کو پوشیدہ
رکھا اب کسی کے سامنے اسکا ذکر نہ آئے اشراق نے کہا علاوہ اسکے مین نے ایک سردار کو بھی گرفتار کرلیا ہے
تجگان نے کہا کسکو اسیر کیا اشراق نے مرخ آفتاب علم کا نام بتایا تو سج نے کہا اسکو اپنے باپ کے قتل ہوجانے کا
افسوس نہین ہوا اشراق نے کہا مین نے اس سے کہا تھا اُسنے جواب دیا کہ اگر ہزار بار بھی اسکو کوئی قتل کرے تو مجھے
سوائے خوشی کے رنج نہو زمرد نے کہا اب اُسکے دل مین اہل اسلام کی محبت سب سے زیادہ پیدا ہوگئی مگر
آپنے بہت خوب کیا جو اسکو اسیر کرلیا اب عیارون کو بھی مین اپنے ہمراہ لایا ہون یہ لوگ کوشش کرینگے یقین ہی
اور بھی سردار گرفتار ہوجائین اشراق نے جواب دیا کہ گل اندام نے طبل جنگ بجوایا ہی صبح کو سلمانون سے مقابلہ ہی دیکھو کیا تماشا
ہوتا ہی اگر گل اندام اُن لوگون سے اسیطرح سے ہزار ہا تو تو مین یہان سے باہر نہ جاؤنگا اور اگر اُسنے میری مرضی
کے موافق مقابلہ نہ کیا تو مین فرود جاؤنگا اور اہل اسلام کو اپنے سحر کی کیفیت دکھاؤنگا اگر وہ صاحب تحفہ جات ہین
تو کیا ڈر ہی مجھکو اسکی بھی پروا نہین ہی کہ عیار جائین اور اُنکے تحفہ جات سے آئین تملو کو محض سیر جنگ دیکھنے کو بلایا
ہی ایک اشنا سے مین لشکر اسلام کو بیکار کردونگا خالی طلسم کشا اور حمزہ ثانی کیا بلا ہین زمرد نے کہا ہی کچھ آپ فرماتے ہین
بہت صحیح ہی مین اشتیاق دید مین حاضر ہوا ہون اشراق نے عیارون کی طرف دیکھکے کہا اگر تملوگون کا جی چاہے تو براے
سیر لشکر اسلام مین جاؤ اگر ہو سکے تو دو ایک سردار لے آؤ اگر کچھ خوف معلوم ہو تو چلے آنا عیاری نہ کرنا عیارون
نے جواب دیا ہی شہنشاہ عیاری ہمارا پیشہ ہی ہی اگر خوف کو دلمین راہ دین تو عیاری کو کیونکر کرین اشراق نے کہا
اچھا اگر وعدہ کرکے جاتے ہو تو مین بھی تمسے وعدہ کرتا ہون کہ جو عیار ایک سردار کو گرفتار کرکے دیگا وہ ایک ملک
انعام مین پائیگا عیارون نے اشراق کو سلام کیا اسی وقت وہان سے رخصت ہوئے فتنہ چونکہ کسی قدر خواجہ کی
ترکیبون سے ماہر ہوگئی تھی ادھر تجگان نے راہ مین بھی اسکو بہت سی باتین عیاران اسلام کی بتادی تھین اسی سبب
سے بہ نسبت اور عیارون کے حالت عیاران اسلام سے ماہر تھی اب اپنے ہمراہیون سے کہا ایسی عیاری نہ کرنا جو ہم
ایکدم سے پکڑ لی جاتی ہی عیاران اسلام بلاے روزگار ہین اول تو ہر فن مین طاق ہین باتین ایسی دلجوئی کی کہتے ہین کہ خواہ
کیسا ہی عیار ہو اُنکے دام تقریر مین گرفتار ہو جاتا ہی ایسی باتون سے بچے رہنا اور چیدہ عیاری کرنا اگر عیاری کا موقع
نہ ملے تو نقب لگاکے سردارون کی بارگاہ مین جانا اور اُنکو بیہوش کرکے لے آنا مگر ایک بات مجھسے عمرو نے کہی تھی کہ لشکر
اور صاحبقران شب بیدار رہتے ہین نہین معلوم یہ بات سچ ہی یا جھوٹ عیارون نے کہا اسکو دریافت کرلینگے فتنہ
نے کہا جس سے دریافت کروگے وہ فوراً تاڑ جائیگا کہ یہ عیار ہین عیارون نے کہا ہم تحمل مین یہ سب دیکھ لینگے جب حمزہ سو جائیگا ہم بھی اسکے
ہمراہ جاینگے جب تک اُسکو نیند نہ آئیگی اُسوقت تک ہم لوگ عیاری نہ کرینگے فتنہ نے کہا اچھا تمکو بہت پکڑ عیاری
کرنا مین نے سنا ہی کہ عمرو شب کو بھی عیارون کی طرف پھرتا ہی عیارون نے کہا اب تو ہم عمرو کو بھی گرفتار کرینگے فتنہ نے کہا
ایسا قصد بھی نہ کرنا عمرو تو شہنشاہ عیاران ہی کسی ادنے عیار سے گرفتار کرنیکا قصد نہ کرنا ابھی تملوگ اُنکی ترکیبون سے واقف نہین
اسی سبب سے تمکو منع کرتی ہون اور مین بھی کسی عیار پر عیاری نہ کرونگی جسوقت اُنکی ترکیبون سے واقف ہو جاینگے سوقت
وہ ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے ضرور ہی ہم گرفتار کرلینگے گیر نمک و سرہنگ وغیرہ نے کہا ای فتنہ اگرچہ تمام

عیاروں میں تیز ہو مگر ابھی ناتجربہ کار ہو سب تجھے عیاری کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہے فتانہ نے کہا تم سب لوگوں کو اختیار ہے
مگر میں بے ترتیب عیاری کروں گی میں نے سب سے بیان کر دیا سب نے کہا تمکو اپنی عیاری کا اختیار ہے ہم لوگوں کی
باتوں میں دخل نہ دے ہماری عمریں گذری ہیں آجتک سوائے عیاری دوسرا کام نہیں کیا ہے بڑے بڑے عیاری
کے نشیب و فراز کوئی کیا دیکھ سکتا ہے فتانہ سب سے الگ ہوئی اور عیار بھی جدا جدا ہو گئے ہر ایک نے اپنے موافق
مرضی کے اپنی صورت بنائی مگر فتانہ عیارہ نے ایک جوگن کی صورت بنائی بین ہاتھ میں لیے اس ارادے میں چلی کہ
اگر خواجہ ملیں تو اُنسے اپنا بدلا لوں اور اسی سبب سے سب عیاروں کو منع کر رہی تھی کہ خبردار کوئی خواجہ پر عیاری
کرنے کا قصد نہ کرے کیونکہ یہ خیال کرتی تھی کہ اور جو کوئی عیار عیاری کرکے خواجہ کو گرفتار کریگا تو اسکا نام ہوگا میں اپنا
عوض نہ لے سکونگی اور خواجہ کی طراری کا بھی اسکے دل میں خیال تھا کہ اس شخص نے غضب کیا کیا تقریر کی ہم لوگوں
کو تسخیر کر لیا آجتک عیاری کی یہ بات حاصل نہوئی اگر ابکی بار خواجہ کا سامنا ہو جائے تو میں بھی ایسی تقریر کروں
کہ خواجہ کو گفتار کرکے اسیر کروں اس فکر میں جوگن کی صورت بنکر بھبھوت ملے ہوئے لشکر اسلام کی طرف
گاتی ہوئی چلی اتفاق سے لشکر اسلام کی طرف سے خواجہ اس فکر میں جاتے تھے کہ اگر بن پڑے تو میں مریخ آفتاب
علم کو کسی صورت سے رہا کر لاؤں ناگہاں گانے کی آواز جو خواجہ کے طرف گئی دل بیچین ہو گیا دیوانہ وار چاروں طرف
دیکھنے لگے فتانہ نے جو یہ کیفیت دور سے دیکھی یا تو لشکر اسلام کی طرف آتی تھی یا منھ اور جانب پھیر اُسی سمت
روانہ ہوئی خواجہ آواز کے سننے پر اسی طرف چلے مگر خواجہ اسوقت اپنی صورت اصلی پر نہ تھے کیونکہ یہ بھی عیاری کو جاتے
تھے اور فتانہ نے جو دوسری سمت کی راہ لی تھی اسکو یہ خیال ہوا تھا کہ شاید کوئی ساحر آتا ہے یا کوئی عیار ہمارے
سامنے کا ہے اسنے اپنے تئیں پوشیدہ کرنا چاہا تھا خواجہ بھی اُسوقت ایک لڑکے کی صورت بنائے ہوئے
طنبورہ کاندھے پر رکھے ہوئے اسطرف جاتے تھے اسکی آواز سنکر اسیدرجہ بیتاب ہوئے کہ اسکو تلاش کرکے
قریب پہونچے خواجہ کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی دل بیچین ہو گیا خیال کیا خواجہ یہ آفت جان غارتگر دین و ایمان
کون ہے ارے اس صورت پر اسنے فقیری اختیار کی ہے اسکو کیا ہو گیا ہے کیا کسی پر شیدا ہے یا کسی ملک کی شاہزادی ہے
سلطنت اسکی چھن گئی یہ فقیر ہو کر صحرا میں چلی یہ سوچتے ہوئے بالکل قریب پہونچے کہا اے شخص ذرا ٹھہر جا میں
دور سے تیرے دیکھنے کے اشتیاق میں آیا ہوں جوگن نے منھ اپنا پھیر لیا خواجہ دوسری طرف گئے کہا اے
جوگن صاحب کیا آپ کو انسان سے نفرت ہے جوگن نے جواب دیا کہ اے شخص تو جسطرف جاتا ہے جا میری راہ کیوں روکتا ہے
خواجہ نے کہا آپکے گانے سے اسوقت دل بیچین ہو گیا نہیں معلوم کس کام کو جاتا تھا دیوانہ اسطرف چلا آیا جوگن نے
دیکھا ایک کمسن جوان میری منت کرتا ہے اس سے دو دو باتیں کر لیتے ہیں کیا نقصان ہے یہ سوچ کے کہا اپنا مطلب
بتاؤ کہاں جاتے تھے اسطرف کہاں آ نکلے کیوں روکا خواجہ نے کہا میں اسوقت اپنی مزدوری کو جاتا تھا یہ لشکر جو سامنے
اترا ہے میں نے سنا ہے کہ بادشاہ طلسم سے یہ لوگ مقابلہ کرنے آئے ہیں اسکے لشکر میں گیا تھا خیال یہ تھا کہ سردار لشکر کے پاس
جاؤنگا کچھ گانا سناؤنگا اسکا دل خوش کرونگا یقین ہے کچھ مل جائیگا مگر اُن لوگوں نے کہا ہمکو گانا سننے کی ضرورت نہیں مجبور ہو کے
میں وہاں سے واپس آیا اب گل اندام جادو کے پاس جاتا ہوں یقین ہے وہاں سے کچھ مل جائے جوگن نے کہا پھر
میری راہ کیوں روکتے ہو خواجہ نے کہا تمہاری آواز سننے کا مشتاق ہوں مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور صحرا میں
کیوں آئی ہو تم پر کیا مصیبت پڑی ہے کیا نام ہے جوگن نے کہا اے شخص تجھکو میرے نام سے کیا کام اور میری کیفیت دریافت
کرنے سے کیا علاقہ خواجہ نے کہا آپ نے میری کیفیت تحقیق کی جوگن نے کہا اے شخص تیری کیفیت لائق بیان نہیں

میری حالت بیان کے قابل نہیں ہے ہاں جب گانا سننے کا اشتیاق ہے تو ایک شرط سے گا سکتی ہوں کہ پہلے تو اپنا کمال
ظاہر کر خواجہ نے کہا میرا کمال کیا ہے میں ایک مزدور ہوں ہاں میری ملاقات یسری کا ذریعہ ہے آپ صاحب کمال ہیں، کم
سے کم مجھکو ہوش رہیگا تو آپ کے سامنے گاؤنگا جوگن نے جو زیادہ بیقرار دیکھا تو یہ میری تان لگائی کا آغاز شروع کیا
دیر تک جوگن گائی خواجہ بغور سنا کیے جب جوگن نے گانا موقوف کیا خواجہ نے کہا ہے یسری میری نہیں ہوئی مجھا در گانا سننے
مشتاق ہوں جوگن نے کہا اے شخص جب تب تو نے گانا میں ہی نہ گاؤنگی یہ سنکر خواجہ نے طنبورہ سیدھا کیا اور گانا
شروع کیا تان جو لگائی جوگن بیقرار ہو گئی ... یہ شخص تو انسان ہے یا جان ... کیفیت کسی کے گانے میں نہیں
دیکھی اب تو خواجہ نے گانا شروع کیا ایسی ایسی تانیں لگائیں وہ وہ کیفیتیں دکھائیں کہ جوگن کو سکتا ہو گیا ... ہوئی
کہ لب پر مہر خموشی آنکھوں سے آنسو جاری دل بیقرار ... تھوڑی دیر یہ حالت رہی آخر کو ... بیہوش
ہوئی خواجہ نے جو موقع پایا تھوڑی بیہوشی بھی سنکے دماغ میں پہونچائی جوگن کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ
نے عقلمند گریز نبیل کیا وہاں سے اپنے لشکر کی طرف ... کر درفیار ... کے ہمراہ آگئے ... سے
سرہنگ دیگر نگ سے ... طلسم کشا کی بارگاہ کی طرف چلنا چاہیے پھر گیر ... نے کہا اے
سرہنگ میں طلسم کشا کی بارگاہ طرف جاتا ہوں تو حمزہ ثانی کی بارگاہ کی طرف جا ... دیکھنا چاہیے
کہ صاحبقران کو نیند آئی یا نہیں اور طلسم کشا کو جاکر دیکھو کہ نیند آگئی اگر طلسم کشا سو گیا ہو گا تو اپنا کام کرینگے ورنہ
واپس آئینگے یہ کہکر سرہنگ دیگر نگ روانہ ہوئے گیر نگ امیر کی بارگاہ کی جانب چلا اور سرہنگ بدیع الملک
کی بارگاہ کو روانہ ہوا قضا کار برق ثانی بھی لشکر سے برسب عیاری نکلا تھا اور قلعہ گل اندام کی طرف جاتا تھا
اسنے جو دیکھا کہ دو سیہ پوش پیچھے ہوئے آتے ہیں برق ثانی نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا انکی نگاہوں سے بچکر انکی پشت
پر پہونچ گیا اب برق نے تعاقب کیا وہ لوگ جب اسی طرح سے بارگاہوں کے قریب پہونچے تو دونوں جدا
ہوئے ایک بدیع الملک کی بارگاہ کی پشت پر آیا ایک صاحبقران کی بارگاہ کے عقب پر گیا برق صاحبقران
کی بارگاہ کی طرف آیا جب وہ سیاہ پوش پہونچ گیا تو نقب لگانا شروع کی برق ثانی یہ تماشا دیکھتا تھا نصف نقب تیار ہوئی اور
وہ سیہ پوش نقب میں داخل ہوا برق ثانی نے ... شروع کی تھوڑی دیر میں نقب کو پاٹ دیا وہاں سے بدیع الملک
کی بارگاہ کی طرف آیا دیکھا نقب تیار ہے کوئی شخص اندر معلوم ہوتا ہے برق ثانی نے یہاں بھی یہی حرکت کی نقب کو
پاٹ کے وہاں سے لشکر گل اندام کی طرف چلا کہ سامنے سے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا برق نے بڑھکے خواجہ
کو سلام کیا خواجہ نے کہا اے برق کہاں جاتے ہو برق نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا افسوس تم نے
انکے نام نہ دریافت کیے جو اسوقت وہاں جانیکا ایک ذریعہ پیدا ہوتا یہ کہکر خواجہ نقبوں کے پاس آئے
مٹی نکالکر جو دیکھا تو دو عیاروں کی لاشیں دونوں نقبوں سے نکلیں خواجہ نے لباس انکے اتار لیے برق
نے بہت کہا استاد انکو تو میں نے مارا ہے اسمیں میرا بھی حصہ ہے خواجہ نے کہا اسمیں کسیکا حصہ نہیں ہے برق
خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا یقین ہے اور عیار بھی آئے ہونگے اے برق تم ہوشیار رہو میں ذرا اپنی
بارگاہ میں جاتا ہوں برق نے عرض کی استاد آپ تشریف لے جائیے میں یہاں نگہبانی کرتا ہوں
خواجہ تو اپنی بارگاہ تک آئے پھر برق کی نگاہ بچا کے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر
انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت برق ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب خواجہ اسکے سامنے سے چلے گئے تو برق نے خیال کیا کہ اُستاد اسوقت بھلا بارگاہ میں جلسے کیسا کریںگے فرود، مرحلہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں اسوقت چلنا بہت اچھا ہی اگر وہاں عیاری بن پڑ جائے تو کیا بات ہے یہ سوچ کے برق ثانی بھی برج گل اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ برق نے دیکھا صحرا میں ایکطرف روشنی ہو رہی ہے برق نے جو روشنی دیکھی ول میں خیال کیا کہ اس روشنی کے قریب چلکر دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے برق اس روشنی کی طرف روانہ ہوا جب قریب روشنی کے پہونچا دیکھا ایک فقیر بیٹھا ہے برق وہان سے پلٹا تھا کہ اُسنے دیکھا ایک عیارہ پشتارہ بدوش سامنے سے آتی ہے اور بہت قریب پہونچ چکی ہے برق نے کہا کون آتا ہے عیارہ نے آواز نہ دی پھر برق نے کہا عیارہ نے جواب نہ دیا تیسری بار جب برق نے پھر کہا اور عیارہ نے جواب نہ دیا تو برق بالکل قریب پہونچ گیا نظر برق کی اسکے چہرے پر پڑی عیارہ نے بھی آنکھ لڑائی برق شیدائے جمال ہو گیا مگر ضبط کر کے کہا اے عیارہ تو کہاں جاتی ہے یہ پشتارہ کس کا ہے عیارہ نے کمند سے حلقے برق کی طرف پھینکے برق نے خالی دی اپنی کمند کے حلقے کھولے اسکی طرف پھینکے اسنے بھی خالی دی تھوڑی دیر تک یہ رد و بدل رہی جب عیارہ مجبور ہوئی تو پشتارہ چھوڑ کے بھاگی برق نے خیال کیا کہ اگر عیارہ کا تعاقب کرتا ہون تو یہ پشتارہ کوئی لے جائے اور اگر پشتارہ کوئی لیجائے گا تو اچھا نہو گا یہ سوچ کے برق ثانی نے عیارہ کا تعاقب نہ کیا پشتارہ کھولکر دیکھا تو ایرج نوجوان کو اس میں بیہوش پایا برق نے فوراً دوائے بیہوشی کھلائی ایرج نامدار نے آنکھ کھول اپنے کو اس عالم میں پایا نہایت حیران ہوئے دیکھا برق ثانی سر جھکائے کھڑا ہے ایرج نے فرمایا اے برق یہ کیا کیفیت گذری برق نے سب کیفیت بیان کی ایرج کو غصہ آیا مگر ضبط کر کے اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے برق بھی اُنکے ہمراہ واپس ہوا کہ رات بہت ہی کم باقی تھی برق و ایرج تو اپنی بارگاہوں کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی جو روانہ ہوئے تو قریب قلعہ گل اندام جب اُدھر پہونچے جاتے ہیں۔ قلعہ کے اندر داخل ہوں کہ کان میں زنگ کی آواز آئی خواجہ ٹھہرے دیکھا ایک سیاہ پوش سامنے سے آتا ہے خواجہ نے کمند کے حلقے کھول دیئے پھر ایک درخت کی آڑ میں آ کے اتاری کمند لیکر بیٹھے جیسے ہی وہ سیہ پوش کمند کے قریب پہونچا خواجہ کے روبرو آیا خواجہ نے جھٹکا دیا وہ لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے جھپٹ کے جا دبایا اور وہ تو بیہوش ہوا مگر خواجہ نے دیکھا ایک پشتارہ بھی اُسکے پاس پڑا ہے خواجہ نے پشتارہ جو کھولا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان بیہوش پڑے ہیں خواجہ نے شاہزادے کو داخل زنبیل کیا اور اُس سیہ پوش کو بھی زنبیل میں رکھ لیا وہاں سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے صبح ہوتے ہوتے اپنے لشکر میں آ کے پہونچے دیکھا لشکر میں آواز اذان بلند ہے خواجہ صاحبقران کی بارگاہ میں آئے دیکھا امیر مصروف نماز ہیں جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ آج خلاف معمول تم اسوقت یہاں کہاں خواجہ نے سب کیفیت بیان کی اور امیر الزمان کو زنبیل سے نکالا امیر کو بہت تعجب ہوا فرمایا خواجہ معلوم ہوتا ہے عیار بہت سے اس مرحلے پر آئے ہوئے ہیں جب تو اس کثرت سے عیار یہاں بھی آئے خواجہ نے عرض کی کہ مجھکو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ عیار یہاں بہت سے ہیں امیر نے سلاح جسم پر آراستہ کیے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا خواجہ نے امیر الزمان کو بھی ہوشیار کیا شاہزادے کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت سے صاحبقران کے

سامنے دیکھکر متعجب ہوا امیر نے فرمایا اے امیر الزمان خدا نے بڑی خیر کی ورنہ وہ مکار تو در قلعہ تک لے ہی
گیا تھا امیر الزمان صاحبقران سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ میں گئے سلاح طلب کیے خادموں نے
سلاح حاضر کیے شاہزادے نے ہتیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادم مرکب لیکر حاضر ہوئے امیر الزمان
گھوڑے پر سوار ہوئے اسطرف صاحبقران زمان بھی مرکب پر سوار ہو کے آگے بڑھے بدیع الملک نامدار بھی صاحبقران
کے برابر میدان رزم کیطرف چلے قلعہ کیطرف سے گل اندام جادو لشکر بیحساب ہمراہ لیکر میدان میں آیا جب دونوں
لشکر میدان میں پہونچ گئے اور صفیں درست ہوگئیں تو نقیب دونوں لشکروں سے بڑھے نقابت کرکے پیچھے ہٹے پھر
کوئی کیست آئے کہ ٹالکر چلے گئے گل اندام جادو نے اسوقت جو بدیع الملک کی طرف دیکھا چونکہ اسکے دل پر رعب بدیع الملک
نوجوان غالب تھا اسوقت بھی اس کو شاہزادے کی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوا اور اپنے دل میں کہا
کرے گا بہتر ہو اور میں خیال کیا اگر میں جسوقت شاہزادے کے سامنے جاؤنگا کیا منہ دکھاؤنگا شاہزادہ مجھے کیا کہے گا اگر
طلسم کشا نے صرف صرف کہدیا کہ اے گل اندام کیا تجھکو اپنی وہ حالت بھول گئی تو مجھے بڑی ندامت ہو گی اس سے بہتر یہی کہ
اب تیری اطاعت قبول کروں دل میں یہ کہ مذہب ایمان ہے اور مذہب آئینہ پرستی بالکل لغو ہے اگر آئینہ اندام میں کچھ بھی
قدرت ہوتی تو کل میری مدد کرتے اسوقت ایسا رعب وجلال کیوں دیتے یہ سوچ کے گل اندام نے اپنا تخت بڑھایا بدیع الملک
کے قریب آیا کہا اے شہریار میں اپنی عفو تقصیر کے واسطے حاضر خدمت ہوا ہوں اور اس مذہب باطل پر لعنت کرتا
ہوں بدیع الملک نے کہا اے گل اندام خوش قسمت تیرے کہ تو مشرف باسلام ہوا یہ کہکر شاہزادے نے کہا ہمارے آقا و مالک
صاحبقران کی خدمت میں چلو سرفراز ہو نیز جبکہ وہ کلمہ تعلیم فرمائینگے تیرے قلب تیرہ کو منور بنائینگے گل اندام جادو صاحبقران
کی خدمت میں حاضر ہوا قدموں کو بوسہ دیا امیر نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا یہ کیفیت جو سب لشکر والوں نے دیکھی حیران ہو سکتہ کا
پڑ گیا غضب ہے گل اندام جادو سا ساحر اس طرح جاکر شریک طلسم کشا ہو گیا سب نے کہا اسکی اطلاع سلطان
اشتراق کو کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے سب نے پلٹنے کا قصد کیا گل اندام نے پکار کے کہا تم میں سے جسکو میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ یہاں آئے ایمان لائے اور جسکو اشتراق کی رفاقت کرنا منظور ہو وہ چلا جائے لشکر میں سب سیہ
قلب تھے کوئی گل اندام کے پاس نہ آیا سب واپس گئے صاحبقران زمان نے بدیع الملک سے فرمایا اب
یہاں ٹھہرنا بیکار ہے بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب لشکر کو ہمراہ لیکر بارگاہ کیجانب واپس ہوئے سرداران نے لشکرگاہ میں
پہونچ کے کمریں کھولیں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں گئے صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر استراحت پذیر ہوئے مگر خواجہ عمرو نامدار جو اپنی بارگاہ میں آئے جوگن کا
خیال آیا انہوں نے زنبیل سے نکالا اور دوائے بیہوشی سنگھائی جوگن کو ہوش آیا اپنے کو بارگاہ میں پایا رنگ روغن
ہی اڑ گیا تھا خواجہ نے جو نظر کی دیکھا فتانہ جادو ہے مگر ہوشیار کہ پہلے سے سوزن زبان میں نہیں دیا تھا جیسے ہی فتانہ
کی آنکھ کھلی اور اپنے کو اس حالت میں پایا سحر کرنے کو بلند ہوئی خواجہ نے پھر بتعجیل اس خوف سے کہ کہیں اوڑ جاوے
گی ایسا نہو یہ مجبور سحر کرے یا کہ میں پنجہ دیکر ... اور ... مگر دل بیتاب ہو گیا خیال کیا کہ خواجہ بڑی غلطی ہوئی کہ اسکی
زبان میں سوزن نہ دیا یہ آہوئے دشت جال دوبارہ دام میں آکر نکل گیا خواجہ تو اس صدمہ میں رہے مگر فتانہ
بیچارہ جو سحر کر کے اڑ گئی ہوئی اپنے کچھ خیال نہ کیا اپنے قلعہ میں آئی اشتراق کے پاس پہونچی دیکھا اشتراق بھی غصہ
میں بیٹھا ہے نمرود بھی فکر میں ہے سب لوگ متردد و متفکر ہیں فتانہ نے اشتراق کو سلام کیا اشتراق نے جواب سلام دیکر
کہا اے فتانہ تمنے بڑی دیر کی اور ابھی تک اورچار بھی نہیں آئے میں کیا سبب ہے فتانہ نے اپنی کیفیت بیان کی جوگن

نے اشراق سے کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک بار یہی فتانہ زک اٹھا چکی تھین مگر پھر انہین حضرت کے دام مکر مین گرفتار ہوئین اشراق نے کہا بشر سے خطا ہو ہی جاتی ہو کیا عجب ہو اگر تم سے دو بار ایک خطا ہو گئی اسکی خوشی کرنا چاہیے کہ اپنی جان تو سلامت ہے آئین مین تو انکو گل اندام سے بہتر جانتا ہون اگر اسپر یہ مصیبتین پڑتین تو یقین ہو وہ اسی وقت مسلمان ہو جاتا یا مر جاتا تعجب نہ تھا جو کچھ اس سے ہوتا جگنگان نے کہا جو کچھ آپ فتانہ کی تعریف فرماتے ہین بہت کم ہو فتانہ نے جو گل اندام کی کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ گل اندام پر کیا مصیبت گذری یہ کیا آپ فرماتے ہین اشراق نے سب کیفیت بیان کی فتانہ کو بھی بڑا تعجب ہوا اشراق سے کہا اے شہنشاہ تعجب اس بات کا ہو کہ ایسا ساحر جلیل اس طرح طلسم کشا سے بچ جائے اشراق نے کہا کیا ہوا انکے دل مین جرائت خداوند نے خلق ہی نہین کی تھی فتانہ نے کہا پھر اب آپ مقابلہ مسلمانان کے واسطے کیا فرماتے ہین اشراق نے کہا میرا یہ ارادہ ہو کہ کل مین ایک ساحر کو سردار لشکر بنا کر روانہ کرونگا وہ جاکر آغاز جنگ کریگا تو مجھے امید ہو کہ خدا پرست ضرور انکو پسپا کرینگے جس وقت دیکھونگا کہ وہ قریب فرار ہو جاکر ایک سحر ایسا کرونگا کہ لشکر اسلام بیکار ہو جائیگا کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جو مقابلہ کرے فتانہ نے کہا یہ بہت ہی اچھی بات ہو غرض دیر تک اشراق جادو یہ باتین کرتا رہا مگر فتانہ کو خواجہ کا خیال رہا کہ کیسی چالاکی کی کسطرح مجھکو گرفتار کیا کبھی یہ بھی خیال کرتی تھی کہ جلد شام ہو تو مین پھر جاؤن خواجہ کو گرفتار کرون عوض ہو جائے مگر پھر دل مین کہتی تھی کہ خواجہ نے مجھکو دو بار گرفتار کیا مین اگر ایک ہی بار انکو گرفتار کرونگی تو کیا حاصل ہو میرا عوض پورا نہوگا تکلف تو جب ہی ہو کہ مین بھی خواجہ کو دو بار گرفتار کرون اسی شش و پنج مین اسکو دن بسر ہوا جب شب ہوئی تو فتانہ پھر لباس عیاری سے آراستہ ہو کے جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ اور لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب سب لوگ میدان سے واپس آئے اور خواجہ اپنی بارگاہ مین جاکر فتانہ کو نکال چلے اور فتانہ جانب اشراق جادو روانہ ہو چکی تو خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے سب عیارون کی کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا آج بھی ضرور ہی ہوگا اور عیار آئینگے اس سے بہتر یہ ہو کہ سب عیار ہمارے یہان کے بھی ہوشیار رہین گل اندام جادو بھی اسوقت بارگاہ صاحبقران مین حاضر تھا اسنے عرض کی اے شہریار کوئی ضرورت کسی کی تکلیف کرنے کی نہین ہو غلام آج نگہبانی کریگا امیر نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو یہ لوگ جسطرح نگہبانی کرتے تھے ویسی کرینگے تم اپنی بارگاہ مین جاؤ گل اندام نے عرض کی یا صاحبقران اشراق آئینہ پرست یہان موجود ہو یقین ہو وہ آج اپنے شہر سے ساحر عیار بلائے ان لوگون سے یہ کیونکر مقابلہ کرسکینگے صاحبقران نے کہا سب سے مقابلہ ہو سکتا ہو یہ لوگ سب سے مقابلہ کرنے کو موجود ہین کسی سے خوف نہین کرتے گل اندام نے پھر عرض کی یا صاحبقران مجھے امید ہو کہ کل اشراق جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اور لشکر کو بھی ہمراہ لائیگا امیر نے کہا کیا تعجب ہو بدیع الملک نے گل اندام سے کہا مرنج آفتاب علم کہان قید ہو اسکے رہا کرنے کی فکر کرنا ہو گل اندام نے عرض کی اے شہریار مرنج آفتاب علم اسی مرحلے کے زندانخانے مین اسیر ہو اب مین رہا نہین کرسکتا کیونکہ اشراق نے کل ہی سے اسپر اپنا سحر کیا ہو اور اسکا سحر مین اٹھا نہین سکتا بدیع الملک نے فرمایا صرف یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدانخواستہ انکے قتل کی تو مشورت نہین ہوئی گل اندام نے کہا ابھی نہین ہو

گر عجب نہیں ہو جواب پہیر ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر اسکی حیات باقی ہو تو کسی کی مجال نہیں جو
اسکو قتل کر سکے اور اگر اب پیمانۂ عمر اسکا لبریز ہو گیا ہو تو کسی کی مجال نہیں جو اسکو بچا سکے غرض شام تک سب سردارون
مین یہی باتین رہین جب آفتاب غروب ہوا اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف گئے امیر نے فریضۂ
مغرب ادا کیا سب سردار بھی فراغت کرکے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ ہرکارون نے عرض کی
کہ لشکر کفار سے صدائے طبل جنگ آتی ہو مگر آج وہان تک کوئی جا نہیں سکتا راستہ بالکل بند ہو ہمنے بہت اچھی
طرح اس بات کو تحقیق کر لیا ہو کہ یہ صدائے طبل جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کر دو
کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زرنگی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر
خواجہ عمرو نامدار کہ فراق فتانہ مین بہت بیتاب تھے دل مین خیال کیا کہ آج فتانہ ضرور آئیگی اور عیاری بھی
بن پھیل کے کریگی آج اسکی عیاری سے پکڑ اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ باندازِ عیاری سے
آراستہ ہو کر اپنی بارگاہ سے نکلے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو اسنے یہان سے بتلاش خواجہ روانہ ہوئی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ خواجہ کی بارگاہ مین چلکر خواجہ کو اٹھا لاؤن
پہلے بارگاہ مین آئی خواجہ کو نہ پایا پھر اسنے سب سردارون کی بارگاہ مین خواجہ کو دیکھا لیکن پتہ نہ لگا جب مجبور ہوئی
تو اسنے خیال کیا کہ خواجہ ضرور میری تلاش مین گئے ہونگے یہ سوچ کے فتانہ ہر طرف نظر کرتی ہوئی چلی اور
خواجہ عمرو نامدار یہ سمجھے ہوئے تھے کہ فتانہ آج ضرور آئیگی اور عیاری بھی کریگی پر اسکی عیاری جسمین سحر
بھی شامل ہو اسی خیال سے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اسکو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک درخت کے نیچے پہنچ کے
خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسافر سامنے سے آتا ہو گران اسباب بہت کچھ اسکے پاس معلوم ہوتا ہو اور مرد کافر بھی ہو
کہ گلے مین زنار پڑا ہوا ہو خواجہ نے کہا اسکا مال کسی طرح لینا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے اپنی صورت مزدور کی بنائی
گلیم اتاری اس مسافر کے پاس آکے پہلے سلام کیا پھر کہا میان مسافر صاحب آپکو بہت دور جانا ہوگا اور یہان کی
منزل سخت ہو اگر آپ اپنا مال مجھکو دین مین اسکو دو چار منزل پہونچا دون آگے اور مزدور کر لیجیے گا مسافر نے مزدور
کی طرف بغور دیکھا کہا اچھے شخص ملین ویسے مزدور کی تلاش مین تھا اب تو ملگیا میرا اسباب پہونچا دے جو کچھ طلب کریگا
تجھے اسکی اجرت دیجائیگی اب تو مزدور نے مسافر کی طرف دیکھا آنکھ ملائی کہا جو کچھ آپ دیجیے گا مین لے لونگا
مسافر نے کہا تمھاری اجرت بہت اچھی طرح سے دیجائیگی یہ سنکے وہ گٹھری مزدور کو دی مزدور نے گٹھری سر پر
رکھی مسافر کے ساتھ ہو لیا مسافر نے کہا او مزدور سب کا قاعدہ ہوتا ہو کہ وہ صاحب مال کے آگے چلتے ہین تو کیسا
مزدور ہو کہ برابر چلتا ہو مزدور نقلی نے جواب دیا جب مزدور بدتہذیب اور صاحب مال بیہودہ ہوتے ہین تو یہی بات
ہوتی ہو مین اب بھی بہت خلاف طریقے سے چل رہا ہون یہ کہکے بالکل پیچھے ہو گیا مسافر نے کہا او مزدور تو بڑا حاضر جواب
ہو مزدور نقلی نے کہا آپ لوگون کی صحبت اٹھائی ہو برسون آپ ہی لوگون مین رہنے کا اتفاق ہوا اب گردش زمانہ سے
مزدوری پر اوقات ہو ورنہ میرے باپ اور دادا بڑے نامی گرامی شخص تھے آپ ان لوگون سے ابھی ناواقف ہین اگر مین آپسے
پتہ دونگا تو آپ ضرور مجھکو پہچان لینگے مسافر نے کہا میان مزدور بیان کرو مزدور نقلی نے کہا پہلے تو مین آپکو اپنے خاندانی
کام دکھاتا ہون آپ اسکو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکے مزدور نے ایک جگہ گٹھری سر سے اتار کے رکھی اور ایک گٹھری بغل سے نکالکر

نکولی آستین سے ایک کاغذ نکالکر مسافر کو دیا مسافر نے کہا جانی مین اسکو پڑھکر کیا لونگا ابھی اسکی ضرورت نہین
مزدور لنقلی نے کہا اے صاحب مین نے آپ ہی کے فائدہ کیواسطے بقدر کوشش کرکے اس کاغذ کو نکالا ہو اگر آپ
نہ پڑھینگے تو تمہے بڑا رنج ہوگا آپ اس کاغذ کو ضرور پڑھین جب مزدور لنقلی نے بہت عاجز کیا تو مسافر نے اس کاغذ کو
کھولا کھولتے ہی ایک دھوان نکلکر مسافر کو چھینک آئی چھینک آتے ہی مسافر زمین پر گرا مزدور لنقلی نے نعرہ کیا منم
خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار نعرہ کرکے مسافر کی زبان مین سوزن دیکر منھہ دھلایا فتانہ کا چہرہ نظر آیا خواجہ نے
دونین پر ہوشیار کیا فتانہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا گھبرائی دیکھا خواجہ سامنے کھڑے ہین چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر
زبان مین سوزن تھا کیونکر سحر کرسکتی تھی خواجہ نے کہا او جانِ جہان ای غارتگر دین و ایمان تکو اب بھی میرے حال پر رحم
نہین آیا ارے دوبار مین نے تمہین اسیر کیا گر بوجہ محبت کے زبان مین تمھاری سوزن نہ دیا تمنے میری محنت و جانفشانی کی
کبھی داد نہ دی ہمیشہ سمجھین کہ مین بیوقوف ہون جو زبان مین سوزن نہین دیتا ہون سحر کرکے ہر مرتبہ نکل گئین ابکی مین مجبور
ہوگیا تو مین نے یہ حرکت کی تم میری زبان اسکی عوض کاٹ ڈالو اور اس تقصیر کو معاف کرو مگر اے راحت رسان
قلب عاشقان اب لازم یہ ہوکہ مجھپر رحم کرو اور اپنے جور و جفا سے باز آؤ مذہب آئینہ پرستی کو ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرا اپنے
عاشق کی خاطر ملول کر فتانہ ابھی جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ آواز مہیب آئی خبردار او عیار کیا کرتا ہو منم جوالہ جادو وزیر
طلسم خواجہ نے جو یہ آواز سنی جلدی سے گلیم اوڑھلی کر جوالہ جادو زمین پر آیا فتانہ کی زبان سے سوزن نکال لیا فتانہ
سحر کرکے بلند ہوئی جوالہ جادو بھی اسی کے ہمراہ چلاگیا خواجہ کو بہت افسوس ہوا اپنے دل مین خیال کیا کہ خواجہ بڑی
نادانی ہوئی اگر انکو اپنی بارگاہ مین لے چلتے اور وہان اُنسے یہ باتین دریافت کرتے تو کیسا تھا کوئی بھی وہان نہ آسکتا
بڑی غلطی ہوئی خواجہ تو یہ افسوس کرتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے اور جوالہ جادو فتانہ کو
لیکر اشراق کے پاس پہونچا اشراق نے کہا او فتانہ اگر اس وقت ہم جوالہ جادو کو تمھاری رہائی کے
واسطے روانہ نہ کرتے تو ایک عیار تمکو قتل کرڈالتا مگر اسوقت مجھکو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ تمپر کوئی مصیبت پڑی مین نے
کتاب سامری کے ذریعہ سے تمھاری کیفیت دریافت کی تو حال معلوم ہوا کہ اس وقت تم ایک عیار کے
دام مکر مین اسیر ہو فتانہ نے کہا اے سلطان آپ ملاحظہ فرمائیے گا مین کل اُس عیار کو گرفتار کرکے
لاؤنگی اگر کل بھی وہ میرے ہاتھ سے گرفتار نہوا تو عیاری کرنا چھوڑدونگی اشراق نے کہا اے فتانہ ہمارے
نزدیک اب یہ بہتر ہو کہ تم اُسکے اسیر کرنے سے باز آؤ وہ نہین اسیر ہوگا تمہین سوائے زحمت کے اور کچھ حاصل نہین ہونیکا
فتانہ نے کہا اے سلطان اب ایک روز مین اور اُسکے اسیر کرنے کو جاؤنگی اگر وہ مل گیا تو اُسکو آپ کی
خدمت مین حاضر کرونگی اور اگر وہ گرفتار نہوا تو مین عیاری کرنا چھوڑدونگی اشراق نے کہا تمکو اختیار ہے مین منع نہین
کرتا اور میرا منع کرنا خاص تمھارے نفع کے واسطے ہو فتانہ نے کہا وہ شہریار آج مین تیسری بار اسکے کرنے
گرفتار ہوئی کیا کرون میرا کوئی بس نہین ہو جو اسکو گرفتار کرون وہ ایسی نئی نئی صاف عیاری کرتا ہو جو میرے سمجھ مین
بھی نہین آتی اور میری سب عیاریان اسپر ظاہر ہوجاتی ہین نہین معلوم یہ کیا بات ہو اشراق نے کہا اے فتانہ
اسکی دو سبب ہین ایک تو تمنے ابھی عیاریان نہین سیکھی ہین اور دو لوگون کی روپ عیاریان کرنیکے اسرار راہ کی
نشیب و فراز سے وہ لوگ بخوبی ماہر ہین خصوصًا وہ شخص جو تمہین تین بار گرفتار کرچکا ہو مین نے بزرگان سے سنا
ہو اور وہ شہنشاہ عیاران مشہور ہو اُس سے بہتر دوسرا عیاری نہین کرسکتا ہو اُسکے پاس بہت تحفہ جات ایسے
ہین جو اُسکو اُسکے بزرگان دین نے دیے ہین اُنکے سبب سے وہ نہایت دلیر ہو فتانہ نے کہا کہ سب

کیفیت معلوم ہو جائیگی تحفہ جات اُسکے پاس رکھے رہینگے اور مین گرفتار کر لاؤنگی اشراق نے کہا اے فتانہ اگر تم اُس عیار کو گرفتار کر لاؤ تو مین تمھین شہنشاہ عیاران خطاب دیکر سب عیارون کا مالک مقرر کرون اور بہت سے ملک تمھین انعام مین دون مجھسے بختگان نے اس عیار کا تذکرہ کیا تھا کہ حمزہ نے بہت سے طلسم اِسی عیار کے سبب سے فتح کیے ورنہ تنہا حمزہ کیا پا سکتا تھا پس جو ایسا شخص ہو اُسکا گرفتار ہونا بہت اچھی بات ہے جو کوئی اُسکو گرفتار کرکے لائیگا مجھ سے بہت کچھ ملک و مال انعام مین پائیگا فتانہ نے کہا مین کل اسیر کر لاؤنگی اشراق نے کہا کل اہل اسلام سے کوئی باقی نہ رہیگا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ اب تو رات بہت کم باقی ہے ورنہ مین ابھی جا کر اسکا بندوبست کرتی مگر کیا کرون مجبور ہون اشراق نے کہا تمنے بہت توکی یہی بہت ہے مجھکو تمھاری ذات سے امید ہے کہ تم ضرور کل اسکو گرفتار کر لوگی اشراق یہ باتین کر رہا تھا کہ لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر آئی اشراق نے کہا اے فتانہ صبح ہوگئی مسلمانون کے یہان اذان ہوتی ہے اب تم جاؤ مین لشکر کو میدان مین روانہ کرتا ہون فتانہ تو اشراق سے رخصت ہوئی اور اشراق نے ساحرون کو طلب کیا ایک ساحر اشجار جادو سحر مین بہت طاق تھا اُسکو اشراق نے اپنا وزیر بھی کیا تھا کہا اے اشجار جادو تم لشکر لیکر میدان مین جاؤ کسی طرح کا خوف مسلمانون کی طرف سے نہ کرنا مین آخر وقت میدان مین آؤنگا ایک سحر مین سب کو بیکار کر دونگا اشجار جادو نے کہا اے سلطان مین گل اندام نہین ہون جو مسلمانون سے ڈر جاؤن آپ دیکھیےگا کیسی جرأت و ہمت سے دغا کرتا ہون اشراق نے اُسکو سپہ سالار لشکر کرکے روانہ کیا اشجار جادو لشکر ساحران و غیر ساحران ہمراہ لیکر میدان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ جملہ غازیون نے شب بھر آرام فرمایا جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا تو بدیع الملک نامدار اور صاحبقران ذوالوقار خواب راحت سے بیدار ہوئے وظیفۂ سحری ادا کرکے ہتھیار سج کے بارگاہ سے برآمد ہوئے لشکر مین سب دلیر مسلح کمل منتظر تھے جیسے ہی بدیع الملک اور صاحبقران بارگاہون سے برآمد ہونے خادمون نے مرکب حاضر کیے دونون جرار مرکبون پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا بڑے جاہ و تجمل سے میدان کارزار مین تشریف لائے فوج کی صفین درست ہوئین اسطرف سے اشجار جادو لشکر لیکر آیا اسنے بھی لشکر کو آراستہ کیا نقیبون نے نقابت کی گرد بیٹھ گئی لشکر ہٹے اشجار جادو نے کہا اے طلسم کشا جسطرح تجھے دغا کرنا منظور ہو ہم لوگ موجود ہین دغا کرو اگر نبرد سحر لڑنا چاہتا ہے تو ہم لوگ سحر مین بھی تیز نہین ہین اگر بجرأت جنگ کرنا منظور ہے تو ہمین یہ بھی عذر نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر کو برا جانتے ہین جرأت و ہمت ہمارا شعار ہے آگے تجھکو اختیار ہے ہم سوائے تیغ و خنجر کے دوسری بات نہین جانتے اشجار جادو نے کہا اپنی فوج سے کسی کو بھیج بدیع الملک نے چاہا خود گھوڑا بڑھائین مگر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین میدان مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک کو اختیار ہے سکندر فرخ لقا نے بدیع الملک سے کہا بدیع الملک نے بمجبوری سکندر کو اجازت دی سکندر میدان مین آئے اشجار جادو ایک جوان کو بھیج چکا تھا جیسے ہی سکندر میدان مین گئے اس جوان نے نیزے کا وار سکندر پر کیا اشجار جادو نے سحر کرنا شروع کیا سکندر کی طاقت گھٹنے لگی تھوڑی دیر تک شاہزادہ بمجبر گھوڑے پر بیٹھا رہا جب بالکل طاقت نہ رہی اور مرکب پر نہ سنبھلا گیا تو سکندر

کو دیکھتے ہی ڈر گئے اس جوان نے چاہا کہ سکندر کو قتل کرے گرگل اندام نے سحر کیا کہ وہ جوان خود بیکار ہو گیا زمین پر گر کے ایڑیاں رگڑنے لگا اتنے میں وہ لوگ لشکر اسلام سے پہونچ گئے شاہزادے کو اٹھا لائے اشجار جادو نے اور ایک جوان کی طرف دیکھا وہ نعرہ کر کے میدان میں آیا آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم میں سے بلوتن کس کی موت آئی ہے مقابلہ میں آئے بدیع الملک نے اپنا مرکب بڑھانا چاہا کہ سب نے شاہزادے کو روکا مگر بدیع الملک نے سوچ کر جواب دیا کہ یہ لوگ ساحر ہیں سحر کرتے ہیں ان سے یون مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہے آپ لوگ تکلیف نہ فرمائیے میں ان مکاروں سے مقابلہ کرتا ہوں یہ فرما کے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اس جوان کے مقابلہ میں آئے اس نے جو بدیع الملک کو دیکھا پہلے شہزادے پر گرز کا وار کیا بدیع الملک نے وار اسکا خالی دیا پھر دوسرا وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیا اسی طرح متواتر اس نے جو تین وار کیے گر بدیع الملک نے سب وار اسکے خالی دیے جب یہ مجبور رہا تو گرز کو پھینک کے اس نے تلوار کمر سے نکالی بدیع الملک نے کہا اے جوان اگر ایسے گرز سے بچ گیا تو اب تلوار سے نہ بچیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ بھی حوصلہ نکال لے اس نے سر پر بدیع الملک کے وار کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کلائی جو بدیع الملک کے ہاتھ میں آئی اس زور سے جھٹکا دیا کہ شانے سے اسکا ہاتھ اکھڑ گیا بدیع الملک نے گھوڑے سے گھوڑا ملا کر اسکے کلہ پر طمانچہ مارا کہ سر بھی اسکا اڑ گیا مرکز زمین پر گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام اس کا مشکین جادو تھا آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے اشجار جادو کی طرف دیکھا اشجار نے کہا اے جوان ایک ساحر کے مارنے سے نازاں نہو ہاں اور جوان تیرے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا او اشجار جادو تو بڑا بیہودہ گو ہے میں نے کچھ بھی کہا تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوگیا کہ میں ایک ساحر کو قتل کر کے نازاں ہو گیا اشجار نے کہا تیری نگاہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ تو اس وقت اپنی جرأت پر ناز کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا تو بیجا خیال کرتا ہے اشجار جادو ابھی بدیع الملک سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ایک ساحر نے ایک نامہ لا کر اشجار کو دیا اشجار نے اس نامے کو کھولا اشراق جادو کی طرف سے لکھا تھا کہ اے اشجار اپنی تمام فوج سے کہدو کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑے ہم بھی آتے ہیں تحسین اپنے نمک کا تماشا دیکھینگے اشجار نے جو یہ خط پڑھا اپنی تمام فوج سے اشارہ کیا سب طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو فوج نے جو اشارہ پایا سب بدیع الملک کی طرف چلے صاحبقران نے جو کیفیت دیکھی امیر بھی آگے بڑھے اور سردار بھی چلے تمام لشکر اسلام کو جنبش ہوئی دونوں لشکر مل گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی جس کسی پر ساحروں نے سحر کیا اسنے آواز دی آقا سے امداد چاہیگا یا صاحبقران اسکے قریب پہونچے یا بدیع الملک پہونچ گئے اسم اعظم پڑھ کے دم کیا سحر اتر گیا ہوشیار ہو کر پھر جنگ کرنے لگا تھوڑی دیر میں بدیع الملک نے لاشوں کے انبار لگا دیے صاحبقران صفوں کو درہم برہم کر کے اشجار جادو کے پاس آئے قریب تھا کہ امیر اشجار جادو کو تخت سے بے تیغ میں رکھ لیں یکایک ایک برق چمکی صدائے مہیب آئی اے طلسم کشا منم اشراق آئینہ پرست بادشاہ طلسم نہ طاق یا تو نے سر اٹھایا ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر مرکب پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے زمین پر اترا ایک گولا زمین پر مارا کہ تاریکی چھا گئی دھواں نکلنے لگا بدیع الملک اسکی طرف بڑھے ایرج و صاحبقران بھی چلے قریب نہ پہونچے تھے کہ اسنے اور ایک گولا آسمان کی طرف پھینکا ایک آواز مہیب آئی اشراق سحر کر کے مع سند غرق زمین ہوا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج باقی رہے ان لوگوں نے جو خیال کیا تو کسی کو نہ پایا نہ اپنے لشکر کا پتہ ملا نہ فوج کنار کا نشان پایا

صاحبقران و بدیع الملک و ایرج بہت متردد ہوئے امیر نے فرمایا اس ظالم نے انکے سحر کیا سب کو
اسیر کر کے لے گیا پلٹ کے جو دیکھا بارگاہ بھی نظر نہ آئی امیر کو صدمہ عظیم ہوا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران
اب عذر نابکار ہو سامنے قلعہ ہے تلوار پکڑ کے اس قلعے پر ٹوٹ پڑین جو جو لوگ یہان ہون انکو قتل کرین اگر ہمارے
یہان کے سردار بھی سب یہین ہونگے تو انکو بھی رہا کرینگے اور اگر وہ یہان نہ ہونگے تو مرحلے کو توڑ کے نکل جائینگے
صاحبقران کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا او بدیع الملک مین بھی تمھاری رائے سے اتفاق کرتا ہون ایرج
نے کہا مین بھی پسند کرتا ہون یہ کہکے گھوڑون کی باگین لین اور قلعہ پر جا پہونچے مگر اشراق جادو نے دروازہ قلعہ کا
پہلے ہی سے بند کرا دیا تھا بدیع الملک نے اس در آہنی مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے زور مین وہ دروازہ ہر جگہ
سے شکست ہوا مگر دوسرا زور جو شاہزادے نے کیا ایک ایک جوڑ پھاٹک کا الگ ہو گیا سب ٹکڑے الگ
الگ کر کے صاحبقران اور ایرج بدیع الملک کی قوت دیکھکر دنگ ہو گئے بدیع الملک نے امیر سے عرض
کی تشریف لائیے صاحبقران اور ایرج اور بدیع الملک ساتھ اس دروازے کے اندر داخل ہوئے
دیکھا تو قلعہ مین کچھ بھی نظر نہین آتا ہو قلعہ خالی پڑا ہوا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہو کہ اشراق جادو اس مرحلے کے سب
لازمون کو بھی اپنے ہمراہ لے گیا اور اس قلعہ کو خالی چھوڑ دیا بدیع الملک نے عرض کی ہر ایک کا اسباب تو یہان
موجود ہو یقین ہو ضرور وہ لوگ آئینگے ان سب کا انتظار کرنا چاہیے صاحبقران نے کہا کیا عجب ہو جو یہان کے لازمین
سردارون کو اسیر کر کے لے گئے ہون اس سے بہتر یہ ہو کہ یہان ٹھہر کے سب کا انتظار کرین اگر وہ لوگ آ جائین
تو انکو قتل کر کے آگے بڑھین یہ باتین کرتے ہوئے ایرج و بدیع الملک و صاحبقران آگے بڑھے
تھوڑی دور کے بعد ایک حجرہ صاحبقران زمان کو نظر آیا امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اس حجرے مین کوئی معلوم
ہوتا ہو اسکے پاس چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران اور ایرج اور
بدیع الملک اس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک ضعیف اس حجرے مین بیٹھا ہو طریقہ سے معلوم ہوتا ہو کہ فقیر
ہو صاحبقران اور بدیع الملک کو جو اس فقیر نے دیکھا سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر کہا تم کون ہو یہان
کیون رہتے ہو فقیر نے عرض کی اے شہریار مین فقیر ہون اس حجرے مین مدت سے رہتا ہون بارہا ساحرون نے
چاہا کہ مجھکو یہان سے نکال دین مگر ہمیشہ یہان سے ذلیل ہو کے واپس گئے صاحبقران نے فرمایا تمھاری کیا خطا
ہو جو ساحر تمھین یہان سے نکال دینا چاہتے ہین فقیر نے کہا اے شہنشاہ مین مسلمان ہون شب و روز یہان عبادت
کرتا ہون یہ بات ان لوگون کو ناگوار ہو اسی سبب سے یہ چاہتے ہین کہ مجھکو یہان سے نکال دین صاحبقران انکی
کیفیت سنکر خوش ہوئے کہا اے مرد بزرگ خدا کا شکر ہو کہ تجھ سے ملاقات ہوئی یہ کہکے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج حجرے کے اندر گئے امیر نے فرمایا بھائی دیکھو ہم لوگ اس قلعہ مین چارون طرف پھرے ہین تشنگی
انتہا سے زیادہ ہو اگر ممکن ہو تو پانی تھوڑا سا لا دے فقیر نے عرض کی مین پہلے پانی حاضر کرون پھر آپ کی تشریف آوری
کا سبب دریافت کرون یہ کہکے فقیر اٹھا حجرے کے باہر گیا ظرف آب بھی اپنے ہمراہ لیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا
سب کو پانی پلایا چونکہ ہر وہی سے سب لوگ خستہ تھے پانی جو پیا گھوڑون سے اتر کے لیٹ رہے کچھ غنودگی معلوم
ہوئی سب کی آنکھ بند ہو گئی فقیر نے سب کو گرفتار کیا تحفہ جات لیے پہلے بدیع الملک کے گلے سے لوح محفوظ اور
بازو سے بازوبند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی لیکر اپنے قبضہ مین کیا پھر صاحبقران کے تحفہ جات لیے امیر کو بھی اسیر کیا
امیر کے بعد ایرج نامدار کہ انکے پاس طیلسان ادریسی تھی وہ بھی اس فقیر مکار نے اپنے قبضے مین لی سب کو اسیر کر کے

ایک تخت پر ڈالا دوسرے تخت پر آپ بیٹھا سحر کرکے دونون تخت بلند کیے اشراق کی طرف روانہ ہوا کہ
ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق کی بیان کیجاتی ہی

کہ جو سب کو اسیر کرکے لیتا چلے قلعہ سکھر سٹے پر آیا یہان آکے سب سردارون کو مسلسل بزنجیر کیا جب قید ہو چکے تو ساحرون کے سپرد کرکے سرداران اسلام کو زندان خانہ طلسم کی طرف روانہ کیا اور آپ اشجار جادو سے کہا کہ تم یہان رہو اور مین اپنی طرف جاتا ہون یقین ہو کہ جو دو تین سردار طلسم کشا کے ساتھ بچ گئے ہین وہ ضرور اسطرف آئینگے انکو کسی طرح سے مع طلسم کشا کے گرفتار کر لینا اور اپنے ہمراہ لے آنا اشجار جادو کو وہین چھوڑ کے اشراق زمرد و بختگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے یہان آیا اپنے صحبت جشن آراستہ کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اشجار جادو بھی صاحبقران و بدیع الملک اور ایرج کی قید لیے ہوئے پہونچا اشراق آئینہ پرست نے جو دیکھا کہ اشجار جادو طلسم کشا کی قید لیے ہوئے آیا ہی خوش ہوگیا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا کہا اے اشجار جادو کیا کام کیا ہو لاؤ ان لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین خداوند کے سامنے سب کو لیجاؤنگا وہ ابھی انکے دلون مین نور ایمان اتار دینگے اشجار جادو سب کو اشراق کے سامنے لیگیا اشراق نے کہا پہلے طلسم کشا کو ہوشیار کر اشجار نے پہلے بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا اشراق نے کہا کیون اے طلسم کشا اب کیا حالت ہی بڑی ہمت پر طلسم فتح کرنے آیا تھا ایک مرحلہ بھی سر نہ ہو سکا اب میرے ہمراہ خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین چل مین خداوند سے تیری سفارش کرونگا بدیع الملک نے فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی ہم تجھپر اور آئینہ اندام پر لعنت کرتے ہین اشراق یہ سنکر تنگ ہوگیا اسی وقت ساحرون کو آواز دی کہا اس جوان کو میرے سامنے سے لیجاؤ اور اسقدر تازیانے لگاؤ کہ زندہ نہ رہنے پائے اگر طلسم مین کسی قسم کا نتیجہ ہوگا خداوند دیکھ لینگے ملازمون نے آکر چاہا بدیع الملک کو لیجائین شاہزادے کا اسم اعظم تو کسی نے چھین لیا نہ تھا بدیع الملک کو اسم اعظم کا خیال آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اسم اعظم شروع کیا پڑھکر دم کیا کہ ہتھکڑیان ٹوٹین شاہزادے نے سب قید توڑی اشراق کے تخت کی طرف مخاطب ہوا اشراق نے اشجار جادو سے کہا ارے یہ اور لوگ جو اسیر ہین انکو جلد اٹھا لیجاؤ ایسا نہو یہ جوان انکو بھی رہا کر دے اچھا کیا جو تو نے انکو ہوشیار نہ کیا بدیع الملک نے کہا او مکار تو کہان جاتا ہی یہ کہکر اشجار جادو کی طرف بڑھے اشجار جادو نے چاہا سحر کرکے کھلاؤن کو بدیع الملک نے فرصت نہ دی قریب پہونچکے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ سر اشجار جادو کا اڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھائی اشراق کو موقع ملا زمرد و بختگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر بھاگ گیا یہان تھوڑی دیر تک سنگ باری برف باری رہی پھر ایک آواز آئی کشتی مرا نام مین اشجار جادو ہوا اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ سب تحفہ جات اور سلاح جنگ اشراق کے تخت پر رکھے ہین شاہزادے نے خوش ہوکے سب سلاح اٹھا کر جسم پر آراستہ کیے تحفہ جات اپنے پاس رکھے صاحبقران کے قریب آئے امیر کو ہوشیار کیا صاحبقران نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا بدیع الملک سے فرمایا اے بدیع الملک کیا بات تھی بدیع الملک نے سب کیفیت عرض کی پھر ایرج کو ہوشیار کیا سب نے اپنے اپنے تحفہ جات لیے صاحبقران نے فرمایا اب یہان سے چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران آگے بڑھے دروازے تک آئے

سب ڈیوڑھیاں طے کیں جب صدر دروازے پر پہونچے دروازے کا نشان بھی نہ ملا صاحبقران و بدیع الملک وایرج اس مکان میں پھرے کسی طرف جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہو کے بالاخانے پر جانیکا ارادہ کیا وہاں بھی جانیکا راستہ نہ ملا جب بالکل مجبور ہوئے تو بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی اس مکان کی دیواریں گرا کے نکل چلنا چاہیے امیر نے کہا بہتر ہے اختیار ہے پھر بدیع الملک ایک دیوار کی طرف چلے تھے کہ آواز مہیب آئی امیر نے بدیع الملک سے کہا یہ مکان رواں معلوم ہوتا ہے دیکھو اسکی دیواروں کو حرکت ہے بدیع الملک نے جو دیکھا تو واقعی مکان کو رواں پایا ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی کہ یہ مکان معلق ہوا اشجار جو مکان سے بلند معلوم ہوتے تھے اب وہی درخت نصف دکھائی دیتے ہیں امیر نے خیال فرمایا تو واقعی جو درخت دور سے معلوم ہوتے تھے وہ مکان سے بہت پست ہیں صاحبقران نے فرمایا اس کیفیت کو بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ مکان کیا ہوگا امیر اور بدیع الملک اور ایرج یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک آواز مہیب آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج سب حیران ہوئے کہ یہ تاریکی کیسی چھاگئی مگر کچھ سبب نہ کھلا اس کیفیت میں ان لوگوں کو جب عرصہ ہوا اور تاریکی رفع نہ ہوئی تو صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہے اب ہمکو اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران سوائے سحر کے اور دوسری بات نہیں مگر تعجب ہے کہ سحر کیسا ہو جو تاریکی کسی طرح برطرف نہیں ہوتی ہو لوح محفوظ بھی چکاتا ہوں مہرہ سلیمانی کا بھی عکس ڈالتا ہوں مگر تاریکی رفع نہیں ہوتی امیر نے فرمایا سحر کی تاریکی نہیں اصلی تاریکی ہو نہیں معلوم کیا باعث ہے یہ بھید کچھ سمجھ میں نہیں آتا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج کو تو اس کیفیت میں چھوڑیے کہ ذکر ان لوگوں کا وقت پر کیا جائے گا

اب حال اشراق جادو کا ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ مع زمرد وغیرہ فرار ہوا تو آئینہ اندام کے پاس پہونچا سب کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا تو جا کر اور انتظام میں مصروف ہو میں نے طلسم کشا کو مع مکان وہاں سے ایک جگہ روانہ کر دیا ہے اب اسکے دل میں نور ایمان پیدا ہوگا اور وہ میرے سجدہ کرنے کے واسطے آئیگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے کہاں روانہ کیا آئینہ اندام نے کہا اسکو نہ دریافت کر میں نہیں بتاؤنگا مگر اب طلسم کشا اور حمزہ ثانی اور ایک سردار اور صاحب ایمان ہو کر میرے پاس آئینگے اشراق نے کہا یا خداوند اور لوگ جو لشکر طلسم کشا کے اسیر ہیں انکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے آئینہ اندام نے کہا اب انکے واسطے جو تیرے مزاج میں آئے وہ کر اگر سب ایمان لائیں تو انکو رہا کر دے اور اگر اپنا مذہب ترک نہ کریں تو انہیں قید میں رہنے دے خداوند کو انسے کچھ غرض نہیں ہے اشراق نے کہا میں سب کو اپنے سامنے بلاتا ہوں اور سجدہ کرنے کی ہدایت کرتا ہوں آئینہ اندام نے کہا جاؤ اس کام میں جلد کر اشراق وہاں سے باہر آیا اپنی تختگاہ کی طرف چلا لوگوں نے کہا حضور تختگاہ کا پتہ نہیں کیا ہوگئی دیر تک معلق رہی پھر کچھ دور جا کے آنکھوں سے غائب ہوگئی اشراق نے زمرد ثانی سے کہا تمنے خداوند کی قدرت دیکھی کون ایسا ہو جو مجھ سے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو یہ کہتا ہوا دوسرے مکان میں آیا اپنے ملازمین کو بلایا کہا داروغہ زندان خانے کو میرے سامنے لاؤ میں کچھ حکم کرونگا ملازم گئے زندانخانے کے داروغہ کو لائے اشراق نے کہا اے داروغہ سب قیدی میرے سامنے لا میں انسے کچھ باتیں کرونگا داروغہ گیا پہلے جو سردار اعلیٰ درجے کے تھے انکو لایا اشراق نے کہا اے سرداران اسلام کیا اب بھی تمہیں خداوند آئینہ اندام جادو کا اعتقاد نہیں ہوا ہے سب نے کہا او مردود کس کا ذکر تو کرتا ہے ہم سوائے ذات باری کے دوسرے کو نہ جانتے ہیں

خبردار اب ہمارے سامنے ایسی باتیں نہ کرنا اشراق سے کہا دلجیاب یہ سید زرگو طلسم کشا تمھارے چھڑانے کو آئیگا اُسکو خداوند نے نہیں معلوم کہاں بھیجا ہو اب وہ آئیگا تو خداوند کو سجدہ کریگا اور حمزہ ثانی اور ایرج بھی سجدہ کرنے کی غرض سے آئینگے سرداروں نے جھلاکے جواب دیا کہ وہی لوگ آکر اس بے ایمان کو قتل کرینگے اشراق نے داروغہ سے کہا ان بے ادبوں کو یہاں سے لیجاؤ یہ اس لائق نہیں ہیں کہ انکی سفارش خداوند سے کیجائے یہ سنکر سرداران اسلام نے چاہا کہ زور کرکے قید توڑ ڈالیں مگر اشراق نے سحر کیا سب مجبور ہوگئے داروغہ کشاں کشاں سب کو قیدخانے کی طرف لے گیا وہاں سے اور لوگوں کو لایا اشراق نے دیکھتے ہی کہا انھوں نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سب سردار پہلے کہہ گئے تھے اشراق نے انکو بھی رخصت کیا یہ سب بھی قیدخانے کی طرف گئے سہ بارہ داروغہ پھر سو قیدی لایا اشراق نے کہا تم خدا پرستو کیا کہتے ہو دیکھو خداوند آئینہ اندام نے تم سب کو کیسی سزا دی ہے بہتر یہی ہے کہ خداوند کو سجدہ کرو سب لوگ تو جواب سخت دینے لگے مگر ایک شخص نے کہا اے سلطان اشراق میں پہلے دل سے یہ بات چاہتا ہوں کہ خداوند کو سجدہ کروں مگر چند باتوں سے مجبور تھا اب آپ کا سامنا ہوا ہے میں صاف صاف اپنے دل کا حال بیان کرتا ہوں یقین ہے کہ آپ ضرور مجھکو خداوند کے پاس لے چلینگے اور میری خطا معاف کرا دینگے اشراق نے کہا اے شخص تو بڑا صاف ایمان ہے جو اسوقت تو نے خداوند کو خدائی مانا میں ابھی تجھکو خداوند کے پاس لیے چلتا ہوں تو چلکر خداوند کو سجدہ کر میں تجھے کئی ملکوں کی حکومت دلا دونگا اس شخص نے جواب دیا کہ میں آپ سے چند شرطیں کرتا ہوں اگر آپ میری شرطوں کو قبول فرمائینگے تو میں خداوند کو چلکر سجدہ کرونگا … خداوند کے نام پر اپنی جان دے دونگا اشراق نے کہا میں تیری سب شرطیں قبول کرونگا اس شخص نے کہا آپکے یہاں تین شخص موجود ہیں جنکا نام زمرد شاہ ثانی اور کورج اور بخشگان ہے یہ سب میرے دشمن ہیں اگر میں ایمان بھی لاؤنگا تو یہ لوگ آپ سے یہی کہینگے کہ میں نے مکر کیا ہے اور اے سلطان واقعی میں نے آجتک ہزاروں ساحروں کو قتل کیا اور بہت سے ملکوں میں گیا وہ سب جو دعوے خدائی کرتے تھے میرے ہاتھ سے مارے گئے اور ہر طرح کی ذلت سے میں نے سب کو مارا مگر آجتک یہ بات دل میں پیدا نہیں ہوئی جو اسوقت میرے دل میں پیدا ہوئی خداوند آئینہ اندام کی محبت میرے دل میں اس درجہ بڑھی ہے کہ اگر کوئی انکے نام پر میرا سر بھی طلب کرے تو میں بے عذر نذر کروں اور ایک بات میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے آجتک سب سے زیادہ باتیں بہت کہی ہیں مگر کسی کو سجدہ نہیں کیا اور خداوند کو بھی چلکر سجدہ کرتا ہوں اگر یہ لوگ میری طرف سے آپ کو بدگمان کریں تو کسی کی بات کا اعتبار نہ کیجیے گا کیونکہ یہ میرے دشمن ہیں یقین ہو کہ میری بہت سی شکایتیں آپ سے کرچکے ہوں اشراق نے کہا اے شخص اپنا نام بتا مجھ سے ان لوگوں نے بہت سے سرداروں کی شکایتیں کی ہیں تب اس شخص نے کہا میرا نام خواجہ عجب ہے میں عیار ہوں اشراق نے کہا اے شخص واقعی تو سچ کہتا ہے بخشگان تجھ سے بہت ڈرتا ہے اکثر تیری شکایت مجھ سے کیا کرتا ہے مگر اب میں اسکے کہنے کو یقین نہ کرونگا خواجہ نے کہا اور اس بات کا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں سب خدا پرستوں کو آئینہ پرست بنا دونگا اشراق نے داروغہ سے کہا اسکو رہا کردو کہ یہ صاحب ایمان ہے داروغہ نے خواجہ کو رہا کردیا اشراق نے خواجہ کو ایک کرسی بیٹھنے کو دی خلعت بھی بہت بھاری دیا کہا خواجہ تمکو اپنا مصاحب خاص بناؤنگا میں نے تمھاری بہت کچھ تعریف سنی ہے عمرو نے کہا میں آپ کو بہت خوش کرونگا اب تو آپ سا قدردان مالک خداوند آئینہ اندام نے مجھکو دیا ہے اشراق نے داروغہ سے کہا اور قیدیوں کو لاؤ میں انسے بھی گفتگو کروں خواجہ نے کہا آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں میں سبکو آئینہ پرست بنا دونگا

آپ مجھے خداوند کے پاس لے چلیں اشراق کو یقین آگیا کہا خواجہ تم سچ کہتے ہو بیشک تم سب سے کہو گے اور خداوند کے
اعجاز بیان کرو گے حضرت مجھے ان لوگوں کے کیونکہ نہ ان لوگوں کے مذہب سے واقف ہوں خواجہ نے کہا آپ اب مجھکو
خداوند کے پاس لے چلیں میں پہلے خداوند کو سجدہ کروں تو پھر دوسرے کام میں مصروف ہوں اشراق خواجہ کو ہمراہ لیکر
اٹھا آئینہ اندام کے مکان پر آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے کہا بلاؤ بلا لیں آئینہ اندام اشراق اور خواجہ کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے جیسے ہی خواجہ نے آئینہ اندام کو دیکھا جلدی سے جھک کے دلمیں خیال کیا ہے خداوند واحد لاشریک سوا
تیرے کوئی سزاوار پرستش نہیں ہے میں تجھی کو سجدہ کرتا ہوں یہ بیان کر کے خواجہ نے سجدہ کیا اشراق نے کہا خواجہ اب
کہو اب تم صاحب ایمان ہوئے ہیں کوئی شک نہیں ہے آئینہ اندام نے بھی کہا واقعی یہ ہمارا بندہ خاص ہے ہم اسکا مرتبہ
سب سے زیادہ کرینگے خواجہ قریب آئینہ اندام کے آکے بیٹھے آئینہ اندام نے نام پوچھا خواجہ نے نام بتایا آئینہ اندام
نے کہا خواجہ اور کوئی تمنا ہے لشکر میں صاحب یہاں ہو خواجہ نے عرض کی اب میں سجدہ کر چکا اجازت چاہتا ہوں یہاں سے
جا کر سب کو آمادہ کرتا ہوں مجھکو اجازت ہو جائے کہ میں جا کر سب کو ہدایت کروں آئینہ اندام نے کہا میں تمکو اجازت دیتا ہوں کہ تم
جا کر سب کو ہدایت کرو کہ سب خداوند کو سجدہ کریں خواجہ نے کہا خداوند میرے کلام میں تاثیر بھی عطا فرمائیے کہ جس سے بات کہوں وہ
انکار نہ کرے آئینہ اندام نے کہا میں نے بخشی تیرے کلام میں تاثیر دی کہ تم جس سے کہو گے وہ ضرور آئینہ پرستی اختیار کریگا خواجہ
سلام کر کے اٹھے اشراق سے کہا خداوند توریج و بختگان و زمرد یہ دشمن ہیں میں انکو اپنے پاس لیے جاتا ہوں وہ
نے صفائی کرائے دیتا ہوں آئینہ اندام نے کہا سب سے کہدینا کہ فرمان خداوند ہے کہ جو خواجہ کی طرف سے دلمیں عناد
رکھے گا وہ کافر ہے اشراق خواجہ کو لیکر دربار سے روانہ ہوا جہاں زمرد و بختگان و توریج تھے وہاں آیا بختگان نے دیکھا
اشراق کے ساتھ خواجہ آتے ہیں گھبرا گیا زمرد سے کہا غضب ہوا دیکھئے اشراق کے ہمراہ کون آتا ہے زمرد نے جو دیکھا اسکو
بھی خوف پیدا ہوا اتنے عرصہ میں اشراق نزدیک آیا سب لوگ تعظیم کو اٹھے اشراق نے زمرد سے کہا خواجہ کے گلے ملو
اور اپنے دلمیں اب انکی طرف سے عناد نہ رکھنا کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے جو خواجہ کی طرف سے عناد رکھے گا وہ کافر
سمجھا جائے گا زمرد مجبور ہو کے اٹھا خواجہ کے گلے ملا اشراق نے بختگان سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو بختگان
بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے توریج سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو توریج بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے
کہا جو اب تم لوگوں میں سے خواجہ کی طرف سے عناد رکھے گا وہ کافر سمجھا جائے گا خداوند نے خواجہ کو اپنا بندۂ خاص بنایا ہے
اور خواجہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں سب سرداران اسلام کو خداوند کے تابع کرا دونگا جہاں تک ممکن ہو خواجہ سے کوئی دشمنی نہ رکھے
ورنہ بہت پچھتائے گا زک اٹھائے گا خداوند فوراً اسکو فنا کر دینگے بختگان و توریج و زمرد نے یہ گفتگو سنکے پھر اشراق خواجہ
کو لیکر اپنے خیمہ میں آیا خواجہ کے واسطے خادم و خدمتگار مقرر کیے تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق آئینہ پرست جادو سے باتیں
کرتے رہے جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا اب مجھکو اپنے کام کے واسطے زندان خانے کی طرف جانا ہے سب کو ہدایت کرتا ہوں اشراق نے
کہا خواجہ اگر کچھ ساحروں کی ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ لے جاؤ خواجہ نے کہا بالکل مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے خداوند نے میرے
کلام میں تاثیر عطا فرمائی ہے کل تسخیر مجھکو بخشی ہے اب میں جس سے باتیں کرونگا وہ میرا معتقد ہو جائے گا اشراق نے کہا خداوند
نے بہت رحمتیں اور بھی تمپر رہے واسطے بہت کچھ باتیں ہونگی تمہاری عزت سب سے زیادہ کیجائیگی کیونکہ تم سب سے
پہلے ایمان لائے ہو خواجہ نے جواب دیا میں خوب جانتا ہوں کہ سب کو آخر میں مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ہوگا بہتر یہ ہے کہ میں
پہلے مشرف ہو جاؤں کہ سب سے بڑھ کے مرتبہ پاؤں یہ کہکے خواجہ زندان خانے کی طرف روانہ ہوئے اشراق
نے جادو چوبداروں کو حکم دیا کہ تم ابھی زندان خانے کیطرف جاکر داروغہ زندان خانہ سے کہدو کہ خواجہ عمرو نامدار بندۂ خاص خداوند تشریف لاتے

ہیں یہ سب مسلمانوں کو ہدایت کرینگے اور مذہب آئینہ پرستی سے سب کو خارج کرینگے غرض ان کے امور میں خلل دینا جو انکے مزاج
میں آئے وہ کریں کوئی ملازم زندان خانہ اُنکے خلاف حکم نہ کرے اور جو کوئی عدول حکمی خواجہ کی کریگا خداوند اُسکو فنا کر کے جہنم میں
بھیج دیگا جو ہرکارے خواجہ سے پہلے پہنچے داروغہ کے پاس جا کر جو جو باتیں اشراق نے کہی تھیں سب داروغہ سے بیان کیں
داروغہ نے کہا خواجہ کا بڑا مرتبہ ہوا ہرکارے نے جو بیان کیا خواجہ کی باتیں [illegible] اور مزاج کی کیفیت کو خیال کر کہ یقین ہی
آتے ہونگے اب تو خواجہ کی سب باتیں نئی ہو گئی ہیں جو جو باتیں [illegible] نہیں چھٹے پانی [illegible] شخص [illegible] سے ایک وقت بھی ہم
اب تو کئی باتیں ایسی ہیں جو ہمارے بزرگان دین کی باتیں ہیں [illegible] جیسی [illegible] نے کبھی سوا ہیں قوت بیانی اور
شیرین زبانی اس درجہ پائی جاتی ہے کہ جس سے وہ باتیں کہیں وہ [illegible] بہت خداوند نے اُمو خیت ذاتی ہے کہ جو
خواجہ نے کہا تھا کہ میں جا کر سب کو مشرف دین کروں گا اب میری [illegible] خداوند نے اُن کے
کلام کو قبول کیا علاوہ اسکے اور بہت سی باتیں عطا فرمائیں شہنشاہ اشراق [illegible] کہ اپنے لباس کے
برابر بلکہ اُس سے بھی بہتر خواجہ کو لباس دو شہنشاہ نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی [illegible] کے سوا اور لباس
اپنی پوشاک سے اچھا خواجہ کے واسطے تیار کرایا ہے ہرکارے یہ کہہ [illegible] داروغہ نے دیکھا
کہ خواجہ عمرو نامدار پوشاک زریں پہنے ہوئے تازیانہ ہاتھ میں لئے ہوئے آتے ہیں داروغہ خواجہ کی
صورت دیکھکر ڈر گیا تعظیم کے واسطے اُٹھ آئے بڑھا استقبال کر کے خواجہ کو لے گیا آپ مسند سے نیچے بیٹھے خواجہ
کو مسند پر بٹھایا عرض کی آپ کی تشریف آوری کی خبر میرے پاس ابھی پہونچی شہنشاہ اشراق نے اپنے جو ہرکارہ
خاص روانہ کیے تھے خواجہ نے کہا اب زیادہ باتیں نہ کرو میرے ہمراہ چلو مجھے بھی بہت سے کام انجام دینے ہیں
داروغہ نے عرض کی ابھی آپ تشریف لائے ہیں مجھپر واجب ہے کہ آپ کی خاطر کروں خواجہ نے کہا میں حیران ہوں
کہ تم لوگوں میں ذرا تمیز نہیں ہمارے یہاں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو سب لوگ اُس کو نذر
دیتے تھے دعوت کرتے تھے مگر تمہارے یہاں یہ دستور نہیں ہے داروغہ نے خیال کیا کہ خواجہ کو نذر دینا چاہیے
ایسا نہو یہ خیال کریں کہ آئینہ پرست بدتمیز ہیں یہ سوچ کر اُٹھا اپنے گھر میں گیا بہت سا زر و جواہر لا کر خواجہ کے
پیش کش کیا خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا داروغہ صاحب آپ نے اپنی ہمت سے بہت کم نذر دی داروغہ نے
یہ سنکر پھر بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو نذر دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا کہا اب بہت خوش ہو گیا ہوں وہاں سے
پلٹ کے پھر تمہارے یہاں آئینگے اور دعوت میں شریک ہونگے اب ہمارے ہمراہ چلو اور کنجیاں زندانخانے کی
سب دو داروغہ نے کنجیاں زندان خانے کی خواجہ کے حوالے کیں آپ ہمراہ ہوا خواجہ زندان خانے میں تشریف
لائے دروازہ کھولا داروغہ سے کہا اب تم میرے ہمراہ نہ آؤ یہیں ٹھہرو میں جا کر دیکھوں نہیں معلوم کس ترکیب سے
کہونگا داروغہ وہیں ٹھہرا خواجہ اندر آئے دیکھا ایک حجرے میں شاہزادہ سکندر فرخ لقا قید آہنیں میں مسلسل ہو کر
پڑے ہیں خواجہ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میں ان لوگوں کو کیونکر رہا کرونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ داروغہ کو بلاؤں
اور اُس سے سحر اُتارنے کی نسبت کہدوں جب وہ سحر اُتار کے چلا جائے تو میں اپنا کام کروں یہ سوچ کے خواجہ نے
داروغہ کو آواز دی داروغہ اندر آیا خواجہ نے کہا ان سب پر سے تو سحر اُتار دو میں [illegible] تمام [illegible] داروغہ نے
سب پر سے سحر اُتارا سب سرداران اسلام ہوشیار ہو گئے خواجہ نے کہا او داروغہ اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں
تم باہر جاؤ میں ان لوگوں سے بہ ترکیب باتیں کرونگا داروغہ نے کہا میں ابھی باہر جاتا ہوں آپ جو چاہیں کریں
یہ کہکے داروغہ زندان خانے سے باہر آیا خواجہ نے سکندر فرخ لقا سے کہا میں نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے

آئینہ اندام مکار کو اپنے فریب مین پھنسایا ہو گر بندانے چاہا تو بہت جلد تم سب کو رہائی دلاتا ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ
میری اس محنت و جانفشانی کے صلے مین کیا دوگے سکندر نے کہا خواجہ جو تم طلب کروگے مجھے انکار نہوگا خواجہ
نے کہا یہ ہوسکتا ہو کہ جس وقت مین تمکو دربار مین اشراق کے بلواؤن تم یہ کہدو کہ مین آئینہ پرستی اختیار کرتا ہون سکندر
نے جواب دیا کہ خواجہ یہ تو مجھ سے نہوگا اگر وہ اس قسم کا سوال مجھ سے کریگا تو مین دندان شکن جواب دونگا خواجہ خاموش
ہوئے کہا آج تک تکلیف قید تم لوگون پر نہین ہوگی مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سب سردارون کے پاس گئے
سب سے اقرار لیا کہ بعد رہائی تمہین اسقدر روپیہ دینا ہوگا جب سب سردارون سے خواجہ نے اقرار لے لیا تو
برق ثانی و چالاک ثانی کے پاس آئے ان لوگون نے جو خواجہ کو دیکھا خوش ہوگئے خواجہ نے کہا میان
برق خوشی سے کچھ حاصل نہین ہو یہ جانتا ہون زندان خانے مین تمکو رہا کرنے کو آیا ہون اب مین نے
آئینہ اندام کی اطاعت قبول کی ہو مین تم سب کو قتل کرونگا برق ثانی نے عرض کی استاد جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت بجا ہو مین بھی اطاعت قبول کرتا ہون آپ مجکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے خواجہ نے کہا مین یون تمہین ہرگز اپنے ہمراہ
نہین لے چلونگا مگر ایک شرط سے کہ میری اس جانفشانی کا صلہ دو برق و چالاک نے عرض کی استاد ہمارے
پاس کیا موجود ہو جو حاضر کرین بقدر مال و اسباب تھا وہ سب لشکر کفار نے لوٹ لیا ہوگا آپ ہمین یہان سے
لے چلیے اگر ہمارا مال و اسباب مل جائیگا تو جو کچھ آپ فرمائینگے ہم نذر کرنے مین دریغ نہ کرینگے خواجہ نے پھر دارو غہ کو
آواز دی اور دارو غہ حاضر ہوا خواجہ نے کہا یہ دو شخص آئینہ پرستی کا اقرار کرتے ہین جلد انکی قید کاٹ دو دارو غہ
نے اسی وقت آہنگرون کو بلایا برق ثانی و چالاک ثانی کی قید کاٹی گئی اسی طرح خواجہ نے سب عیارون کو
رہا کرکے اپنے ہمراہ لیا زندان خانے سے باہر آئے دارو غہ سے کہا سب کی قیدین کاٹ دو اور حراست مین سب کو رکھو
کہ ان لوگون کو مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا منظور ہو مگر سب صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کے انکو تبدیل
مذہب کرنے مین انکار ہو مین آج خداوند کے پاس جاتا ہون سب کے حال سے انکو آگاہ کرون تو پھر جان صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اسیر ہین وہان جاؤن انکو آئینہ پرست بناؤن یہ کہکر خواجہ روانہ ہوئے دارو غہ نے بہت
عذر کیا عمرو نے عذر نامناسب نہ جانا کیونکہ خواجہ کو بدیع الملک و امیر کا چھڑانا منظور تھا سب عیارون کو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے اشراق کے پاس آئے اشراق خواجہ کا منتظر تھا دیکھا خواجہ چند آدمیون کو ہمراہ لیے ہوئے آتے
ہین اشراق اٹھ کھڑا ہوا اپنے تخت کے برابر خواجہ کو کرسی دی خواجہ سلام کرکے بیٹھے سب عیار بھی وہین بیٹھ گئے
اشراق نے کہا خواجہ کو کس کس کو آئینہ پرست بنایا خواجہ نے جواب دیا کہ تبدیل مذہب کرنے پر سب آمادہ ہین مگر صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان جو ایک عذر کرتے ہو جو وقت مین نے جاکر انسے کہا سب نے یہی جواب دیا کہ ہم صاحبقران
اور بدیع الملک کے تابع فرمان ہین جب تک وہ نہ تشریف رکھینگے اور اپنا مذہب نہ تبدیل فرمائینگے ہم لوگ اسوقت تک
اس بات مین کچھ نہین کہسکتے اگر صاحبقران نے اپنا مذہب تبدیل کردیا تو ہم بھی دین آئینہ پرستی اختیار کرینگے اشراق
نے عیارون کی طرف دیکھا کہا یہ لوگ مین خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے تابعین ہین جب مین نے اپنا مذہب
تبدیل کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر ان مین سے ایک بھی انکار کرتا تو مین آپکے سامنے اسکو قتل کرادیتا اشراق نے کہا خواجہ
آپ کو میرے سامنے انکی ضرورت نہین جو آپکے مزاج مین آئے کیجیے مین آپکی سب باتین اچھی جانتا ہون یہی جگہ خیال کرکے
کوئی کام کرنا تمام نہ چھوڑنا کرین آپ جو اجازت دون بلکہ مین کوئی کام بغیر آپکی اجازت کے نہ کرونگا خواجہ نے کہا اب مجھے
خداوند آئینہ اندام کے پاس جانا اور خود انسے تنہائی مین کچھ بیان کرنا ہو اشراق نے کہا جو وقت آپکے مزاج مین آئے تشریف لیجائیے گا

خواجہ تھوڑی دیر تک اشراق کے پاس ٹھہرے بعدہ سب عیاروں کو اپنی جگہ چھوڑا اور آپ آئینہ اندام جادو کے مکان پر آئے اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا خواجہ نے جا کر سلام کیا آئینہ اندام نے کہا او بندۂ خاص آج تمہارے آنے کا کیا باعث ہے خواجہ نے ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند حسب الوعدہ میں زندانخانے میں گیا تھا سرداران اسلام کو ہوشیار کر کے سمجھایا کہ تم لوگوں کو لازم ہے کہ خدمت خداوند آئینہ اندام کی قبول کرو اور مذہب اسلام کو ترک کرو دیکھو میں نے جو اطاعت خداوند قبول کی تو سب کچھ میں اور ہی بات پیدا ہوئی خداوند نے حکم دیا کہ کوئی میرے یہاں کا شہنشاہ زیب جسم کرے وہی مجھکو بھی پہننے کو ملے گدڑی گلے میں جو سر سے ابدیت لباس تبدیل کرتا ہوں علاوہ اسکے مجھکو ہر طرح کا اختیار ہے جو چاہے کروں طلسم کشا کے کاروبار میں دخل دوں دل میرا نور فی دنیا ہو گیا ہے طبیعت بحال ہے اگر تم لوگ خداوند کی اطاعت قبول کرو گے یہی باتیں تمہارے واسطے ہونگی خداوند تمہیں اشرف بنا کر ممتاز کرینگے یہ سنکر سب کو مجھ پیدا ہوئی کہ اے خداوند وہ لوگ مجبور ہیں کہ محبت حمزہ انکے دلوں میں اسقدر ہے کہ کسی طرح دور نہیں ہو سکتی اور سب حمزہ ثانی کے تابع ہیں انھوں نے مجھکو یہ جواب دیا کہ خواجہ جو کچھ تم کہتے ہو سب سچ ہے مگر تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم سب صاحبقران اور بدیع الملک کے تابع ہیں اگر وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرینگے تو ہمیں بھی کچھ عذر نہوگا اور اگر وہ لوگ اس مذہب سے انکار کرینگے تو ہم مجبور ہیں تم خداوند سے جا کر ہماری طرف سے کہدو کہ ہمارے قتل کے لیے فرمان جلد صادر کریں تاہم لوگ آئینہ کو سجدہ کریں وہ مرتبہ ان سے مشرف ہوں آئینہ اندام نے کہا او خواجہ تم نے بہت ہی معقول تقریر کی واقعی سوائے تمہارے اس طرح کی گفتگو کوئی ادا نہ کر سکتا اور ان لوگوں نے بھی بہت معقول جواب دیا اگر اسوقت وہ ترک مذہب کردیں اور حمزہ کی رفاقت چھوڑ دیں تو ہمیں انسے کیا امید ہوگی اور کیونکر ہم انھیں اپنا بندہ خاص قرار دینگے خواجہ نے کہا یا خداوند مجھے حکم ہو تو میں جا کر حمزہ ثانی کو آئینہ پرستی کرنے کی ترغیب دوں اور بدیع الملک کو بھی سمجھاؤں میرے کہنے سے وہ دونوں ترک مذہب کرینگے مگر شرط یہ ہے کہ آپ انکے دلوں میں نور ایمان بھی پیدا کر دیجیے گا آئینہ اندام جادو نے کہا خواجہ کیا اب نور ایمان پیدا کیے ہوئے یہ بات حاصل ہوئی کہ سب سرداروں کو شوق مذہب آئینہ پرستی پیدا ہوا یہ میری قدرت تھی میں نے انکے دلوں میں نور ایمان پیدا کر دیا اور تمہارے کلام میں تاثیر عطا کی اب اگر یہی تمہاری خوشی ہے کہ حمزہ ثانی اور بدیع الملک سے بھی کہیں ہو اور وہ لوگ بھی تمہارے کہنے سے ایمان لائیں تو یہ امر بھی ممکن ہے میں دونوں کو کل یہاں بلاؤنگا انکے ہمراہ اور لوگ بھی ہیں وہ سب یہاں آئینگے خواجہ نے کہا یا خداوند اگر میرے کہنے سے وہ لوگ ایمان لائینگے تو میرا مرتبہ سب سے سوا ہوگا اور وہ لوگ مجھے مانینگے آئینہ اندام نے جواب دیا خواجہ تم کو میں سب سے بڑھ کے عزت دونگا تمہارے واسطے میں نے دنیا اس واسطے خلق کی ہے جو تم کہو گے وہی تمام عالم کے متعلق انکے ہوگے اور حمزہ ثانی اور بدیع الملک خداوند کی اعلی درجے کا مستوفی قرار پائے اشراق کو اپنا نائب خاص بنا کے میں دونوں اختیار کروں گا خواجہ نے جو یہ سنا رونے لگے آئینہ اندام نے کہا خواجہ گریہ کیوں کرتے ہو خواجہ نے جواب دیا یا خداوند میں اپنی بدبختی پر روتا ہوں کہ آپ سا خداوند میری آنکھوں سے غائب ہو جائیگا میں فرقت زیارت سے کیونکر زندہ رہونگا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خواجہ تم اسقدر کیوں مضطرب ہو میں اسکی بھی تدبیر کر دونگا آٹھویں روز تمہیں اپنے پاس بلا لیا کرونگا خواجہ نے ہنسنے لگے آئینہ اندام عمرو کی یہ حرکت دیکھکر بہت ہنسا کہا خواجہ مجھے تمہاری باتیں بہت پسند ہیں خواجہ نے جواب دیا آپ نے خود ہی یہ باتیں مجھکو دی ہیں تھوڑی دیر تک عمرو نے آئینہ اندام سے باتیں کیں جب رخصت ہوا تو کہا خداوند اب میں امیدوار ہوں کہ آپ حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو بلا دیں آئینہ اندام نے کہا خواجہ میں نے ان لوگوں کو عجب طرح سے اسیر کیا ہے جب وہ [illegible] اشراق [illegible] بات [illegible] اشراق نے اپنی باتیں کہیں ان لوگوں کو غصہ آگیا [illegible] اشراق وغیرہ کو کیفیت دیکھکر خوب معلوم ہوا سب [illegible] کے خدمات اشراق کے

تخت پر رکھے رہے اُن لوگون کی نگاہ پڑی اپنے اپنے تخت جت اپنے اپنے قبضے مین گئے وہان سے اڑتے ہوے جاتے تھے کہ باہر تخلیں مین نے اسی وقت مکان کو حکم کیا کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر روے ہوا روانہ ہو وہ مکان اپنی جگہ سے اکھڑ کر ہوا پر چلا جب حمزہ سواد شب مین پہونچا مین نے حکم دیا کہ اسی مقام پر ٹھہر جا وہ مکان وہین ٹھہر گیا ای خواجہ جزیرۂ سواد شب ایسا مقام ہو جہان ہمیشہ تاریکی رہتی ہو کبھی آفتاب اس طرف نہین جاتا جو لوگ بھاری خطائے عظیم کرتے ہین انکے واسطے یہی قید تجویز کی ہو بس اسی سبب سے حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو بھی ہمنے وہین بھیج دیا ہو اب اگر ہم تخلیں ہیان بلاتے ہین تو وہ لوگ نہ جانے آمادہ جنگ ہون سے کے اور ہمین انکی خاطر بھی منظور ہو اس سبب سے کسی قسم کی تقریر نہ کر سکین گے وہ لڑ بھڑ کر نکل جائینگے پھر اور مشکل ہوگی ہمنے یہ تجویز کیا تھا کہ اُن کو ایک مدت تک وہان اسیر رکھتے بعد ایک سال کے اُن سے پوچھتے کہ اب تمھین کیا منظور ہو ای خواجہ جب وہ لوگ اسقدر تکلیف اُٹھاتے تو ضرور تھا کہ میری طرف انکو رغبت ہوتی اور آ کر مجھے سجدہ کرتے مگر تم انکے مزاج دان ہو بہتر ہو کہ وہان جا کر اُنسے کہو یقین ہو جس ترکیب سے تم اُنسے کہوگے دوسرا نہین کہ سکیگا اور مین تمھارے کلام مین تاثیر بھی اس قسم کی دونگا کہ وہ تم سے فوراً راضی ہو جائینگے خواجہ نے کہا بہتر ہو جو آپ مجھکو وہان روانہ کردین مین اس ترکیب سے جا کر بیان کرونگا کہ سب لوگ فوراً میری تقریر کو سنتے ہی راضی ہو جائینگے مگر میرے ہمراہ دو تین ساحر بھی ضرور روانہ کیجیے کہ وہ وہان نگہبانی کرین راہ مین کوئی خرابی نہ پیدا ہو آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمھارے ساتھ تو بہت ساحر جائینگے مگر خیال تمھارا بالکل بیجا ہو کسی مقام پر تمھارے واسطے کوئی خرابی ہو کیونکہ قدرت کو تمھاری محبت ہو ہر مقام پر زمین و آسمان کوہ و دریا تمھاری حفاظت کرینگے خواجہ نے کہا ساحرون کو اسواسطے مین ہمراہ لیتا ہون کہ راہ نہ فراموش کرون آئینہ اندام نے اسی وقت اپنے ہرکارون کو بلایا کہا خواجہ کو اپنے ہمراہ لے جاؤ جو ساحر اس طلسم میناںی مین انکو خواجہ کے ہمراہ کرکے جزیرۂ سواد شب کی طرف روانہ کرو ہرکارون نے خواجہ سے عرض کی تشریف لے چلیے خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا کہ بعض لوگ میرے تابعین سے اسیر تھے انھون نے آئینہ پرستی اختیار کی ہو مین انکو زندان سے رہا کر لایا ہون اگر حکم ہو تو اُن سب کو بھی ہمراہ لیجاؤن کیونکہ جب بہت سے آدمی ایک زبان ہو جائینگے تو حمزہ کو بھی خیال پیدا ہوگا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم اپنے تابعین کو رہا کرکے لائے اور مجھے نہ دکھایا خواجہ نے کہا یا خداوندا مین اس سبب سے نہین لایا کہ شاید آپ کے خلاف ہو اب آپ نے فرمایا ہو تو مین اُن لوگون کو حاضر کرونگا آئینہ اندام نے کہا اب سب کو ساتھ لیکر پھر کسی مرتبہ آنا خواجہ نے کہا جو آپ فرمائین مجھے کچھ عذر نہین ہو یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوے ہرکارے سے ہمراہ لیکے چلے سُرخ پوش جادو کے مکان پہ آئے سرخ پوش کو بلایا سرخ پوش نے جو آئینہ اندام کے ہرکارون کو دیکھا جلدی سے باہر آیا ہرکارون کو جھک کے سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہو ہرکارون نے کہا خداوندہ کا حکم ہو کہ تم خواجہ کے ہمراہ جاؤ اور اپنے ہمراہ دو تین ساحر نامی دگرامی اور لو سرخ پوش نے کہا بہتر مین ابھی جاتا ہون آپ لوگ ساحران نامی کے مکان پر جا کر سب کو حکم خداوندی سے مطلع کیجیے سب میرے مکان پر مین یہان خواجہ کی خاطر کرتا ہون ہرکارون نے کہا ای سرخ پوش جادو بڑے افسوس کی بات ہو کہ آج تک تجھے عقل نہ آئی ارے وہ ساحران جلیل تیرے مکان پر آئینگے تجھکو صرف اسواسطے خواجہ کے ہمراہ کرتے ہین کہ تو جزیرۂ سواد شب کی راہ سے اچھی طرح واقف ہو اگرچہ اور ساحر بھی جانتے ہین مگر تو ایک مدت سے وہان نگہبانی کرتا رہا ہو اور وہان کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو تیرا جانا اسوجہ سے اچھا ہو سرخ پوش جادو نے کہا اگر آپ لوگون کی یہ رائے نہین ہو تو مین خود چلتا ہون

یہ کہکر اپنے مکان مین گیا اسباب سفر درست کیا اُسی وقت باہر آکے ہرکارون کے ہمراہ چلا ہرکارے وہان سے شعلہ مزاج
جادو کے مکان پر گئے وہان نگہبان دروازے پر بیٹھے تھے ہرکارون کو روکا کہ ہم جانتے ہین کہ آپ فرستادۂ خداوند ہین مگر ہمین
اپنے آقا کا حکم نہین ہے کہ کسی کو بے اذن اندر جانے دین ہرکارون نے کہا ہم خود بے اجازت اندر جانا روا نہین رکھتے
ہین تم جاکر اطلاع کرو کہ خداوند نے اپنے بندہ خاص کو تمھارے مکان پر بھیجا ہے شرف دین حاصل کرنا ہو تو برائے استقبال
باہر آؤ اور خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤ اونکی عزت خداوند بھی کرتے ہین اور شہنشاہ اشراق انکو جانی صاحب کہکر یاد کرتے
ہین خداوند کا قول ہے کہ یہ ہمارے بندۂ خاص ہین دربانون نے اُسی وقت شعلہ مزاج کو اطلاع کی شعلہ مزاج
اس کلام کے سنتے ہی باہر نکل آیا اُٹھ خواجہ کو جو دیکھا جھک کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا شعلہ مزاج نے کہا خواجہ
تشریف لیچلیے آپکے آنے سے میری عزت بڑھی اگر ایک لمحہ بھر کے واسطے میرے غریب خانہ مین تشریف فرما ہوجیے گا تو
خداوند مجھسے بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا او شعلہ مزاج مین بہت تعجیل مین ہون میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہے اور
مین یہ بھی چاہتا ہون کہ میرے سبب سے تمکو نقصان نہو کیونکہ مین جہان جاتا ہون نذر لیجاتی ہے پس تم اپنا کیون نقصان
کرنا چاہتے ہو مین تمھارے یہان نہین آؤنگا شعلہ مزاج نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہین چاہتے کہ میری عزت زیادہ ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مین موجود ہون یہ کہکر شعلہ مزاج کے ہمراہ اُسکے مکان مین گئے سب عیار
بھی خواجہ کے سبب سے نذر آتے خواجہ نے سب کو اپنے پاس بٹھایا ہرکارون نے شعلہ مزاج سے کہا کہ ہم لوگ رخصت چاہتے ہین
آپ خواجہ کو اپنے ہمراہ اور ساحران جلیل کے یہان لیجائے گا اُن لوگون کو اپنے یہان بلا کر جزیرۂ سواد شب عیرت جاییے گا
شعلہ مزاج نے کہا آپ لوگون کی اب ضرورت نہین ہے خدمت خداوند مین جا کر عرض کر دیجیے گا کہ جو کچھ ارشاد خداوندی ہے وہ بسر و چشم
بجا لاؤنگا خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا ہرکارے روانہ ہوئے شعلہ مزاج نے خواجہ سے عرض کی آپ ایک روز یہان تشریف
رکھیے مین اور ساحرون کو یہین بلا لونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مین ہرگز اس بات کو قبول نکرونگا کیونکہ ہر ایک مجھے شکایت
کریگا اور یہی کہیگا کہ کیا شعلہ مزاج کا مرتبہ مجھسے کم تھا جو آپ ہمارے یہان نہ آئے اُسوقت مین کیا جواب دونگا اور یہ بات خداوند کو
بھی ناگوار ہے تب ہرگز یہ نہین چاہتا ہون سب کے مکانون پر جاونگا بلکہ اُن سب کے یہان مہمان ہونگا شعلہ مزاج خاموش
ہو رہا دعوت کا سامان ہونے لگا شعلہ مزاج خواجہ کے آنے سے بہت خوش ہوا ایک روز خواجہ اُسکے مہمان رہے دوسرے
روز شعلہ مزاج سے کہا اب یہان ٹھہرنا مصلحت وقت نہین ہے کیونکہ مجھے خداوند نے فرمایا تھا کہ جہانتک ممکن ہو اس کام کو جلد انجام
دینا شعلہ مزاج مجبور ہوا پھر خواجہ کو بہت کچھ نذر و جواہر دیا اپنے ہمراہ لیکر ملا سیہ تاب جادو کے مکان پر آیا سیہ تاب نے بھی خواجہ
کو بڑی تعظیم و تکریم سے اپنے یہان ایک روز مہمان رکھا بہت سامان نذر کا پیش کیا دوسرے روز گوسال جادو کے مکان پر سب لوگ آئے
گوسال نے بھی خواجہ کو ایک روز مہمان رکھا اُسنے بھی خواجہ کو بہت کچھ دیا دوسرے روز اور ساحرون نے خواجہ سے عرض
کی اب آپ کی کیا رائے ہے ارشاد فرمایئے تو اور لوگون کو ہمراہ لین ورنہ ہمین لوگ کافی ہین اسوقت اس طلسم مین ہم لوگ ساحران جلیل
کے لقب سے مشہور ہین خواجہ نے کہا اگر اور لوگ ممکن ہون تو انکو بھی ہمراہ لے لینا اچھا ہے شعلہ مزاج نے دس بارہ ساحرون کو ہمراہ لیے
خواجہ ایکایک روز ان سب کے یہان مہمان رہے اور ان سب نے بھی خواجہ کو بہت کچھ نذر و جواہر نذر دیا جب سب کی
مہمانداری سے فراغت پائی تو خواجہ بہت سے ساحرون کو مع چند عیارون کے لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق آئینہ پرست کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسنے خواجہ کی روانگی کی خبر پائی تو نزد مرجان کی اور بجنگان و روح سے بیان کیا روح نے کہا اے شہنشاہ آپ نے
غضب کیا ہے آستین مین سانپ پالا ہے اشراق نے کہا اے روح مین تمھاری بات کا مطلب نہین سمجھا صاف کہو روح نے کہا

عمرو نے جو اپنا مذہب ترک کیا ہو اور آپ نے اسکے نوشتہ کو بھی رد کیا وہ بالکل آپکی عقل کے خلاف ہوا دل تو اس بات کو ملاحظہ فرمایئے کہ آجتک کوئی مسلمان اپنا مذہب ترک کرکے دوسرے مذہب میں شامل ہوا ہو اور پھر مسلمان بھی کون جسنے بے انتہا ساحرون کو قتل کیا اور جو حمزہ کا رفیق خاص اور خدمتگزار بزرگان مشہور ہو بھلا وہ آئینہ پرستی اختیار کرتا ہے اسنے فریب کیا ہو اور ایسی عیاری کریگا کہ آپ تعلیمات یاد رکھینگے اشراق سنے جواب دیا کہ تورج خواجہ کی نسبت ایسے خیال کو کہ جو خداوند نے مجھے فرمایا ہو کہ جو خواجہ کی بدی کریگا اور بدی سنیگا انکو میں جہنم میں بھیجونگا اور خواجہ نے خود بھی مجھ سے کہا تھا کہ تورج وغیرہ کو مجھ سے کمال دشمنی ہو یہ لوگ میری برائیان کرینگے مین نے کہا تھا کہ خواجہ تم خاطر جمع رکھو جب خداوند تم سے خوش ہین تو کسی کی مجال نہین جو تمسے دشمنی رکھے کیونکہ جو تمہارا دشمن ہوگا خداوند اسکو تباہ کریگا اسوقت خواجہ میرے ہمراہ خداوند کے پاس گئے اور سجدہ کیا تو خداوند نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جو کوئی خلاف مرضی خواجہ کسی طرح کا کام کریگا میرے غضب مین مبتلا ہوگا اور جو کوئی خواجہ سے دشمنی رکھیگا خداوند اسکو تباہ و برباد کردیگا اور مرو شاقی تمہین خواجہ سے دشمنی نہ رکھنا ورنہ خداوند تمھین تباہ و برباد کردینگے اور تورج بہتر ہو کہ جلدی توبہ کرو ایسا نہو خداوند کا غضب نازل ہو تورج نے کہا اے شہنشاہ آپکو ابھی عمرو کے کرتب نہین معلوم ہین وہ ایسے ایسے کرتب کیا کرتا ہو اشراق نے جواب دیا کہ اگر میں خواجہ کے کر مین مبتلا ہوتا تو خداوند خواجہ کے دل کی کیفیت تحقیق نہ کرلیتے کیا خداوند سے کوئی بات پوشیدہ ہو تورج نے پھر جواب دیا کہ خداوند بھی اسکے کرتب سے واقف نہین ہین اشراق یہ سنکر جل گیا کہا تو کافر ہو خداوند کو شل اپنے تصور کرتا ہو ارے نادان انکو سب دل کا حال مانند آئینے کے روشن ہو اگر خواجہ کے دل میں کچھ بھی خیال اسلام ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ برق غضب گرا کے خواجہ کو خاک سیاہ کردیتے تورج نے کہا مگر خواجہ کا اس بات سے ظاہر ہو کہ انھون نے اپنے ہمراہیون کو جو عیاری مین چالاق و چست تھے زندان جادو سے رہا کرلیا اور سب سرداروں کی قید کو دور کرنے کی خدمت سے کہدیا کہ انکو راحت سے رکھو گویا خود تکلیف اٹھا کے کوئی غلام ہو جاتے اشراق نے کہا کیا تمکو نہین معلوم کہ خواجہ نے ان لوگون کو اسیر کیا ہو عیارون کو کیون رہا کرلائے ہین تورج نے جواب دیا کہ مجھے اسکی کیفیت مطلق نہین معلوم ہو کچھ بیان فرمایئے اشراق نے کہا جو لوگ اسیر ہین وہ حمزہ کے تابعین ہین اور بدیع الملک کی اطاعت کرتے ہین جبتک وہ لوگ یہان نہ لائینگے سردارون کو بھی قبول نہوگا مگر توجہ اسکی مذہب آئینہ پرستی کی طرف ہو مگر اس بات کے منتظر ہین کہ حمزہ و بدیع الملک اپنا مذہب آئینہ پرستی قبول کرین تو ہم بھی انکے شریک ہون اسواسطے خواجہ کو خداوند نے جریدہ سواد شب کیطرف روانہ کیا ہو کئی ساحر نامی بھی انکے ہمراہ ہین جہان حمزہ ثانی اور بدیع الملک وایرج اسیر ہین سب ساحر خواجہ کو وہان لیجائینگے ساحر باہر ٹھہرینگے خواجہ جلیقر کے پاس جاکر انکو ترغیب دیکر آئینہ پرست بنائینگے سب کو خداوند کی خدمت میں لائینگے جب وہ لوگ خداوند کو سجدہ کرینگے تو انکے تابعین بھی خداوند کو سجدہ کرینگے اور عیارون کو جو خواجہ رہا کرلائے ہین اسکا یہ باعث ہو کہ وہ سب لوگ خواجہ کے تابعین تھے جب خواجہ نے اصدق دل خداوند کو سجدہ کیا تو انکو بھی منظور تھا اگر وہ لوگ انکار کرتے تو خواجہ سب میری اطلاع کے سب کو قتل کرتے گو انکو کسی کام مین میری اجازت کی ضرورت نہین ہو کہ خداوند نے انکو اجازت دیدی ہو اور واقعی جو بات خواجہ کرینگے ہم دونون سے نہوگی کیونکہ خداوند نے انکو عقل اس درجہ عنایت فرمائی ہو کہ خواجہ اپنی عقل کے ذریعے سے ہر شخص کے دل کا حال بیان کرسکتے ہین تورج جب اس کیفیت کو سن چکا چاہا کچھ کہون مگر زمرد دنجگان نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو ایسا نہو کہ اشراق کو غصہ آجائے اور ہم لوگون کو نذر کرے تورج اشارہ پاکر اپنے ارادے سے باز رہا اور اشراق کو جواب دیا کہ مجھے اس کیفیت کا مطلق علم نہ تھا اسوجہ سے مین نے اسقدر گستاخانہ گفتگو کی اب مین خواجہ سے معافی مانگ لونگا اشراق نے کہا نہین لازم ہو کہ جب خواجہ یہان تشریف لائین تم انکی خدمت میں جاؤ

ہاتھون کو رومال سے باندھکر یہ تقصیر معاف کرانا تورج خاموش ہو رہا اشراق وہان سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا زمرد شاہ نے تورج سے کہا اے تورج تم وقت نہین دیکھتے ہو اور بات کرتے ہو یہ امر تو ظاہر ہی کہ خواجہ نے سب کو بیوقوف بنایا ہی اور اب خواجہ صاحبقران کو رہا کرکے لاوینگے اور یہان آکے سب سردارون کو قید سے چھڑا لینگے پھر مرحلون کی طرف روانہ ہونگے اور لڑائی پڑے گی تم ناحق اسقدر کہ رہے تھے اب اشراق کو یقین نہوگا اور آئینہ اندام بھی کسی کے کلام کو معتبر نہ سمجھے گا تعجیل کیا ضرورت ہی جو اشراق کو اپنا دشمن بناؤ خاموش رہو جو ہونے والا ہی وہ ہوگا تورج نے جواب دیا کہ اگر ایکبار امیر نے رہائی پائی تو مین لشکر اپنے ہمراہ لیجا کر اس سے مقابلہ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا آج تک مجھکو لشکر ایسا نہ ملا جو مثل سرداران امیر کے جرار ہوتا مگر اس طلسم مین مین نے بعض بعض جوان ایسے دیکھے ہین جو مانند سرداران امیر جری و جرار ہین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا اور صاحبقران سے مقابلہ کرکے سب کو قتل کرونگا جب اُن لوگون کو زیر کرکے فرصت ملے گی تو پھر بھی اس طلسم کی نسبت اشراق سے گفتگو کرونگا اگر راضی ہونگے اور میری مرضی کے موافق کام کرینگے تو اسکے مفید مطلب ہوگا ورنہ دیکھا جائیگا زمرد نے جو تورج کا ارادہ سنا کہا ای تورج اگر یہ خیال تمھارے دل مین ہی تو اسکو ظاہر نہ کرو خاموش رہو وقت پر دیکھا جائیگا ابھی اسکا ظاہر کرنا اچھا نہین ہی کیونکہ جس سامان کی ضرورت ہوگی وہ ابھی موجود نہین ہی اگر خبر اشراق کو پہونچ جائیگی تو قیامت آئے گی اس کے سحر سے بچنے کی طاقت ہم لوگون مین نہین ذرا ایک سحر مین سب کو مار ڈالے گا دل کا مطلب دل مین رہجائے گا کچھ ہاتھ نہ آئے گا تورج نے کہا مین اسوقت آپ سے کہتا ہون اور کسی کے سامنے اس راز کو بیان نہ کرونگا زمرد نے کہا تمکو معلوم ہی کہ یہان کے ہر در و دیوار مین سحر پیوست ہی۔ آئینہ اندام کو روز کی کیفیت معلوم ہوتی ہی ایک ایک ساحر غائبانہ ہر ایک شخص کے ہمراہ رہتا ہی جو کچھ اسکی زبان سے نکلتا ہی وہ آئینہ اندام کو اسکی خبر دیتا ہی اسی وجہ سے وہ سب کے حال سے زیادہ تر ماہر رہتا ہی تورج خاموش ہو رہا بختگان نے کہا میرے نزدیک اب یہ بہتر ہی کہ یہان سے کسی طرح نکل چلنا چاہیے ٹھہرنا صلاح وقت نہین کیونکہ جسوقت صاحبقران رہائی پائینگے زمین ہلا دینگے پھر اسیر ہونا ممکن نہین گر ایک شخص اسیر ہوگا تو دوسرا باقی رہیگا ان لوگون مین سے جو صاحب تحفہ جات باقی رہجائینگے وہ دوسرے کو رہا کرینگے تورج نے جواب دیا کہ اب سحر کی لڑائی موقوف رہیگی مین لشکر کو ہمراہ لیکر لڑونگا بختگان نے کہا اگر ہزار پہلوان ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر لڑینگے تو بھی لشکر اسلام پر فتح نہ پائینگے یہ بات تورج کو بہت ناگوار ہوئی جھلا کے جواب دیا کہ ای بختگان انصاف کے خلاف باتین کرتے ہو کیا مین نے آجتک کسی سردار اسلام کو قتل نہین کیا ہی تمہین اسکی کیفیت نہین معلوم ہوئی کہان کہان مین نے جا کر سرداران اسلام کو زیر کیا اور کن کن کو قتل کیا بختگان نے جواب دیا کہ تمنے واقعی بڑی ہمت و جرات سے مقابلے کیے اور نامی سردار تمھارے ہاتھ سے قتل ہوے مگر اب لشکر اسلام کی کیفیت دوسری ہی بدیع الملک کی شوکت دیکھیے کیسے کیسے پہلوان زیر کر رکھے ہین جس وقت وہ لوگ میدان مین آئینگے تو کیا قیامت برپا کرینگے اونکے کون مقابلہ کریگا تم ایک کو جواب دے سکتے ہو جب ہزار ایک سے ایک بڑھ کے جمع ہونگے تو کیا کر سکو گے تورج نے کہا تمنے کوہستان کے پہلوان کو جو دیکھ لیا تمھارے دل پر خوف چھا گیا یہی لوگ ہین جنکو بدیع الملک نے زیر کیا ہی جب

بدیع الملک تمکو زیر کیے جاتے ہین کچھ تمکو زیر کرسکونگا بختگان نے کہا اس کشتے سے اسوقت کچھ حاصل نہین ہے جب وقت آئیگا اور ہم یہان موجود ہونگے تو دیکھ لینگے تورج نے جواب دیا کہ مین تمھین بھی کہین نہ جانے دونگا کیونکہ اس جگہ سے بہتر براے حفاظت کوئی ٹھکانا نہین ہے زمرد نے کہا یہ تو بہت صحیح ہے مگر اب اس جگہ کا بھروسہ کرنا خلاف عقل ہے کیونکہ اب سرداران اسلام اسیر ہوکر رہا ہوتے ہین اور وہ لوگ ایسی رہائی پاسکے پھر اسیر نہونگے تورج نے کہا جب تک وہ لوگ اسیر ہین اسوقت تک آپ یہان مقیم رہین جسوقت وہ رہا ہو جائینگے پھر جو آپ کے مزاج مین آئے کیجئےگا تورج سے زمرد یہ بات سنکر خاموش ہو رہا اس گفتگو مین شام ہوگئی تھی بختگان نے کہا اب خداوند کے پاس جانے کا وقت آگیا ہے غرصہ کرنا مناسب نہین یہ کہکر بختگان اٹھا زمرد اور تورج بھی اٹھے سب آئینہ اندام جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

خواجہ ساحران طلسم کو اپنے ہمراہ لیکر جزیرہ سوداخت کی طرف روانہ ہوے ایک روز مین ساحرون نے سرحد جزیرہ تک خواجہ کو پہونچایا خواجہ نے ساحرون سے کہا کیا یہی جزیرہ ہے سب نے عرض کی یہ جزیرہ کی حد ہے اگر مناسب جانیے آج کی شب یہان قیام فرمایئے کل جزیرہ مین تشریف لے جائیے گا خواجہ نے کہا اب مجھکو ایک لمحہ یہان ٹھہرنا ناگوار ہے مجھکو راہ بتاؤ مین اسی وقت اپنے تابعین کو ہمراہ لیکر اندر جاؤنگا سرخ پوش جادو نے عرض کی آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں مین آپ کو جزیرہ تک پہونچاکر واپس آؤنگا خواجہ سرخ پوش جادو کے [illegible] سب عیارون کو بھی اپنے ہمراہ لیا سرخ پوش جادو ایک دیو نقب کے قریب آیا عرض کی جزیرہ کی [illegible] سے ایک مشعل سحر نکالی کچھ اسم پڑھکر اسپر دم کیا مشعل جل اٹھی سرخ پوش نے عرض کی [illegible] چاہیئے جزیرے مین تاریکی بہت ہے خواجہ نے سرخ پوش جادو سے مشعل لی سب عیارون کو اپنے ہمراہ لیکر [illegible] مین داخل ہوے دو چار قدم کے بعد خواجہ نے دیکھا کہ سواے تاریکی کے اور کچھ نظر نہین آتا برق ثانی نے عرض کی استاد اب تو مشعل بھی کچھ کام نہین دیتی ہے خواجہ نے کہا اسی قدر غنیمت ہے کہ راہ چل سکتے ہین یہ باتین کرتے ہوے جب [illegible] تھے کہ ایک دیوار کی ٹکر لگی خواجہ ٹھہر گئے خیال کرکے دیکھا معلوم ہوا کہ دیوار ہے خواجہ نے برق سے کہا دیوار معلوم ہوتی ہے اسی دیوار کے سہارے سے چلنا چاہیے سب نے اس دیوار پر ہاتھ [illegible] تھوڑی دور اسی طرح سے گئے پھر دروازہ معلوم ہوا خواجہ دروازے سے اندر آنے چاہتے تھے کہ صاحبقران کو آواز دینے مگر اسیر نے جو روشنی دیکھی بدیع الملک سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی آج خلاف وقت ساحر یہان آکر کیا کریگا معمول ہے کہ دو وقت آب و طعام لیکر ساحر آتے ہین صاحبقران نے فرمایا کوئی سبب ہوگا بدیع الملک اور صاحبقران مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج نے [illegible] کون آتا ہے خواجہ نے ایرج کی آواز پہچان کر جواب دیا کہ مین ہون زمرد شہنشاہ اشراق ہون مجھے [illegible] ہے کہ تم لوگون کو قید بھی چھڑا دون اور تمھارے تحفہ جات چھین لون یہ سنکر صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج کو غصہ آیا سب نے تلوارون کے قبضون پر ہاتھ ڈالے ایرج نے ڈانٹ کر کہا تیرا کیا خیال ہے جو تو ہمکو قید چھڑا سکے اور تحفہ جات ہمارے لے سکے خواجہ نے پھر آواز بدل کر کہا کیا تم لوگون کو اپنے تحفہ جات پر ناز ہے کہ اسکے سبب سے میرا سحر تیر تاثیر نہ کریگا تو میرا سحر ایسا نہین ہے جو اپنا اثر نہ دکھلائے علاوہ اسکے مین تم لوگون سے طاقت مین بھی کم نہین ہون اگر تمھین اپنی جان

عزیز ہے تو کچھ مجھکو دینے کا اقرار کرو تو میں تمھیں یہاں سے نکال لیجاؤں امیر نے جب یہ گفتگو سنی ہنس پڑے بدیع الملک
نے عرض کی آپ کی ہنسی کا کیا سبب ہے امیر نے فرمایا اے بدیع الملک شکر کرو کہ زمانہ رہائی قریب آگیا اور خدا نے
اس بلا سے نجات عطا فرمائی یہ ساحر نہیں ہے خواجہ ہیں بدیع الملک یہ کلام فرحت انجام صاحبقران سے سُنکر
خوش ہوے ایرج کو بھی مسرت حاصل ہوئی خواجہ نے کہا اے حمزہ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا کیا تحفہ جات
بخشنا منظور ہے امیر نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اب زیادہ بنتے ہو واقعی تمنے کیا کار نمایاں کیا مگر خواجہ
اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہیں ہے لشکر میں چلو اسکا عوض تمھارے ساتھ کیا جائیگا خواجہ نے کہا اور بدیع الملک
نوجوان کیا کہتے ہیں بدیع الملک نے کہا خواجہ سے مجھے کیا انکار ہے ایرج نے بھی اقرار کیا خواجہ قریب آئے صاحبقران
کو سلام کیا امیر نے خوش ہوکے خواجہ کو گلے سے لگایا بدیع الملک نے بھی خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے عرض
کی اب یہاں سے ہمراہ تشریف لیجئے امیر ثانی مع بدیع الملک و ایرج کے دہانے اُٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ
صاحبقران و بدیع الملک و ایرج کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے یہاں سب ساحر دہنہ نقب پر بیٹھے ہوئے خواجہ کے منتظر کھڑے
تھے جیسے ہی سب نے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہوکر سب نے سلام کیا خواجہ باہر آئے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج نے جو ساحروں کو دیکھا خواجہ سے متعجب ہوکر کہا خواجہ یہ کون لوگ ہیں خواجہ نے کہا یہ بھی طلسم کے ساحران
جلیل ہیں یہ کہکر ساحروں سے کہا تم لوگ جاؤ اور سب کے ٹھہرنے کے واسطے بارگاہ استادہ کرو ساحروں نے عرض کی
غلاموں نے پہلے ہی سے سب انتظام درست کر رکھا ہے آپ تشریف لیجئے خواجہ مع صاحبقران وغیرہ ایک بارگاہ
میں آئے ساحروں سے کہا تم لوگ اور بارگاہ میں جاؤ مجھے کچھ ضروری باتیں صاحبقران سے کرنا ہیں ساحر
دوسری بارگاہ میں گئے خواجہ نے امیر سے عرض کی میں سب سرداروں کو اذیت قید سے رہائی دے آیا ہوں آئینہ اندام
جب اوسنے مجھے بہت معتقد پایا تو اپنی ... سے آپکے پاس بھیجا ہے اگر خدا نے چاہا تو میں آپ کو لشکر سے ملائے دیتا ہوں
حمزہ کی جان بخشی کی ... امیر نے فرمایا خواجہ ... خاطر جمع رکھو ... خیال ہے ... تمھارے اس کارنمایاں کے
سے بہت خوش ہیں ... خواجہ نے عرض کی میں اس تعریف
کے قابل نہیں ... امیر نے فرمایا خواجہ یہاں میرے پاس کچھ موجود نہیں ہے جب لشکر میں جاؤنگا اور اپنا مال و
اسباب پاؤنگا تو تمھیں خوش کرونگا خواجہ نے یہ عرض کی کہ آپ ... مجھ پر رحمت فرماتے ہیں میں سب
سے پہلے آئینہ اندام کے پاس جاؤں اور وہاں سے سب سرداران کو ... امیر نے حمائل گلے
سے اُتارے خواجہ صاحب کو دینے کی عوض بدیع الملک سے کہا آپ بھی اپنے تحفہ جات عنایت
کیجئے بدیع الملک نے بھی اپنے سب تحفہ جات خواجہ کو دیے ایرج نے بھی طیلسان ادریسی سپرد کی
خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ساحروں کو بلایا کہا تم لوگ حمزہ کی حفاظت کرو میں خداوندہ کے پاس جاتا
ہوں ساحروں نے عرض کی حمزہ اور دو جوان جو اسکے ہمراہ ہیں وہ صاحب تحفہ جات ہیں اگر کسی وقت انکا
مزاج برہم ہو جائیگا تو ہم کیونکر روک سکیں گے خواجہ نے جواب دیا کہ میں سب کے تحفہ جات لے آیا ہوں
اب مجھے کچھ خوف نہیں کہ یہ ... سب تحفہ جات ... ساحر خوش ہوے خواجہ پھر بارگاہ
صاحبقران میں حاضر ہوے امیر سے ... صاحبقران ... آپ ساحروں سے ... میں
ایک روز کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہوں ... خدمت ... امیر نے
فرمایا خواجہ اگر ممکن ہو تو ہم سرداروں کی ... رہائی کی تدبیر کرنا خواجہ نے کہا

آپ میرے معاملے میں دخل نہ دیں آئینہ اندام یہ بھی کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اسوقت میری رہائی کی سعی کرے
تو میں فوراً اسکو قتل کر ڈالوں بعد میں جو ہوگا ہوا میرے نے فرمایا خواجہ تمہیں اختیار ہے عمرو پھر بارگاہ امیر سے باہر آئے ساحروں
کو پھر بلا کر کہا کہ حمزہ کے خلاف مرضی کوئی بات نہ کرنا ورنہ خداوند کو ناگوار ہوگا کیونکہ یہ لوگ خداوند کو بہت
پیارے ہیں اسکے دلوں میں نور ایمان آتا جاتا ہے مگر تم کوئی بات خلاف مرضی کر دوگے تو یہ مجبور ہو کر پھر اسلام اختیار
کر لینگے اور اس بات پر خداوند تم سے بہت آزردہ ہونگے اور میں بھی خداوند سے کہکے تم سب کو جہنم میں بھجوا
دونگا ساحروں نے عرض کی ہماری کیا مجال جو کوئی بات آپکے خلاف کہیں خواجہ نے سرخ پوش جادو
سے کہا تم مجھکو خداوند کے پاس لے چلو سرخ پوش جادو نے اسوقت تخت سحر تیار کیا خواجہ تخت پر بیٹھے
سرخ پوش نے سحر کیا تخت چل نکلا تھوڑی دیر میں سرخ پوش نے تخت زمین پر اتارا خواجہ نے دیکھا
سامنے آئینہ اندام جادو کا مکان معلوم ہوتا ہے خواجہ تخت سے اترے دروازے پر آئے دربانوں سے کہا
خداوند سے ہماری اطلاع کرو کہ ہم آئے ہیں مسلمانوں سے تحفہ جات لائے ہیں خداوند سے کچھ امور ضروری طے
کرنا ہیں دربان خواجہ کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اسیوقت چوبدار کو بلایا کہا جا کر خداوند سے عرض کرو کہ خواجہ عمرو
نامدار تشریف لائے ہیں آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتے ہیں چوبدار اسیوقت آئینہ اندام جادو کے پاس آ کے
کہا خواجہ صاحب تشریف لائے ہیں اندر آنا چاہتے ہیں آئینہ اندام نے کہا جلد بلاؤ خواجہ کو بھی دروازے پر روکا کرو
جسوقت آئیں بے اطلاع بھی آسکتے ہیں چوبدار باہر آئے دربانوں سے کہا خداوند فرماتے ہیں کہ خواجہ کیواسطے کسیوقت میں
اندر آنے کی ممانعت نہیں ہے جسوقت خواجہ کو ہمارے پاس آنے کی ضرورت ہو بے اطلاع چلے آئیں دربانوں نے خواجہ سے
عرض کی آپ اندر تشریف لیجائیے خداوند نے حکم دیا ہے کہ آپکو اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے جسوقت یہاں آنا منظور ہو اسیطرح
تشریف لائیے خواجہ نے کہا خداوند قدردانی فرماتے ہیں سچ ہے بڑے ہیں یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے سرخ پوش باہر ٹھہرا رہا جب
خواجہ صحن دروازے سے گذر کے خاص ڈیوڑھی پر پہنچے پردہ اٹھا خود داخل خواجہ نے دیکھا آئینہ اندام جادو سامنے بیٹھا ہے عمرو نے
جھک کے سلام کیا آئینہ اندام ہنسنے لگا کہا ای بندہ خاص حمزہ سے کیسی گذری خواجہ نے کہا جب خداوند نے میری زبان
میں تاثیر عطا فرمائی تھی اور اُنکے دلمیں نور ایمان پیدا کر دیا تھا تو کسکی مجال تھی جو اسلام کو ترک نہ کرتا بلکہ ایک ایک نے
اپنے تحفہ جات بھی ہدیہ میں کر دیے جا کر خداوند کو ہماری طرف سے نذر دینا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم ان لوگوں کو اپنے
ہمراہ میرے پاس کیوں نہ لائے اگر وہ لوگ اس وقت میرے پاس آتے تو میں انہیں اسیوقت خلعت وزارت عنایت
کرتا خواجہ نے کہا یا خداوند حمزہ اور بدیع الملک اور ایرج کو خیال ہے کہ میری فوج مجھ پر طعنہ زنی کریگی پہلے
وہ لوگ اسلام ترک کریں پھر میں مذہب آئینہ پرستی کو ظاہر کر دوں اور اسکے واسطے ایک بزم خاص قرار
دی جائے اور بانی اسکے حمزہ ثانی ہوں وہاں ایک شخص بزرگان دین سے جا کر آپ کے صفات بیان
کرے حمزہ اس سے کچھ سوال کریگا وہ شخص حمزہ کو قائل کر دیگا حمزہ قائل ہو کر اسلام ترک کر دیگا آئینہ اندام نے کہا
خواجہ تمہاری رائے بہت اچھی ہے جسطرح تم کو سب مجھے منظور ہے خواجہ نے کہا میدان تجویز کیا جائے اور حمزہ کے
سردار مع مال و اسباب جو کچھ یہاں لوٹ میں آیا ہے وہاں بھیج دیے جائیں تاکہ حمزہ الطاف خداوندی بھی دیکھے اسی
میدان میں حمزہ بزم وعظ منعقد کرے تحفہ جات اسکے میرے پاس موجود ہیں کسی کی مجال نہیں جو مکر کرکے لڑائی
شروع کرے اور لڑ بھڑ کے نکل جائے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خواجہ اسکا ذکر بھی نہ کرو اب خداوند نے سب کے
دل سے جوش اسلام نکال لیا ہے کوئی برسر فساد نہ ہوگا خواجہ نے کہا پھر اسکا انتظام جلد ہونا چاہیے آئینہ اندام نے ۲۰

اپنے ملازمین کو پکارا ساحر آئے آئینہ اندام نے کہا اشراق جادو کو بلاؤ ساحر اسی وقت روانہ ہوئے اشراق کے پاس پہونچے اشراق مہتت زمرد ثانی کے پاس بیٹھا تھا تورج و بختگان بھی موجود تھے صاحبقران زمان کا ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکاروں نے آکے اشراق کو خبر دی کہ فرستادہ خداوند آئے ہیں کچھ پیغام ضروری لائے ہیں اشراق نے کہا خبردار کوئی اُنکو یہاں آنے سے مانع نہو میری اطلاع کرنے کے واسطے دربان نہ روکیں ہرکارے باہر آئے دربانوں سے کہا خداوند کے فرستادے آتے ہیں اشراق کا حکم ہے کہ انکو کوئی مانع نہو نہ مجھسے اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے دربانوں نے کہا ہم اطلاع نہ کرینگے یہ ذکر تھا کہ ساحر فرستادہ آئینہ اندام دروازے پر آگئے دربان تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے ساحران مغرور دروازے کے اندر داخل ہوئے پردہ اٹھا کر دوسری ڈیوڑھی پر پہونچے وہاں بھی دربانوں نے تعظیم کی ساحر تیسری ڈیوڑھی پر پہونچے وہاں بھی کوئی مانع نہوا اسی طرح سے سات ڈیوڑھیاں طے کرکے اشراق کے پاس پہونچے اشراق نے ان لوگوں کو اپنے پاس بٹھا لیا ساحروں نے کہا خداوند نے آپکو یاد فرمایا ہے حکم ہے کہ بہت جلد حاضر ہوں اشراق نے کہا کچھ سبب طلبی بھی فرمایا ہے ساحروں نے کہا خواجہ صاحب جزیرہ سواد شب سے تشریف لائے ہیں تحفہ جات بھی مسلمانوں کے پاس ہیں حمزہ و بدیع الملک و ایرج نے مذہب اسلام ترک کیا ہے انھیں کیواسطے کچھ انتظام کرنا ہے آپ کو طلب فرمایا ہے اشراق کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا زمرد ثانی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ قدرت خداوندی دیکھی لوگ کہتے تھے کہ خواجہ نے مکر کیا ہے اب بھی تمہارے دل میں خواجہ کی طرف سے شک باقی ہے دیکھو حمزہ کے تحفہ جات بھی لے آیا اور حمزہ سے اسلام بھی ترک کرا دیا زمرد نے چاہا کچھ جواب دوں مگر بختگان نے اشارے سے منع کیا اشراق نے کہا اب میں جاتا ہوں دیکھوں خداوند مجھسے کیا فرماتے ہیں تورج نے کہا آپ جلد تشریف لے جائیں اشراق اٹھا اپنا تخت طلب کیا ساحروں نے اسکا تخت لاکر رکھا اشراق تخت پر بیٹھا سحر کرکے تخت کو بلند کیا تھوڑی دیر میں آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچا دربان نے اشراق کو سلام کیا کہا ابھی یہیں توقف فرمائیے ہم آپ کی اطلاع کر آئیں جب خداوند ارشاد فرمائینگے ہم آپ سے عرض کر دینگے اشراق وہیں ٹھہر گیا دربانوں نے چوبدار کو بلایا کہا جاکر عرض کرو کہ سلطان اشراق حاضر ہیں اجازت باریابی چاہتے ہیں ہرکارے آئینہ اندام کے پاس آئے کہا اشراق بادشاہ طلسم نہ طاق دردولت پر حاضر ہے اسکے حق میں کیا حکم صادر ہوتا ہے آئینہ اندام نے کہا سلطین نے بلایا ہے اسکو میرے سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے اشراق نے دیکھا آئینہ اندام کے پاس خواجہ عمرو نامدار بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اشراق نے خواجہ کو سلام کیا آئینہ اندام کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تُنے بڑی دیر لگائی خواجہ کو کمال تکلیف ہوئی اشراق نے خواجہ سے عرض کی کہ مجھسے خطا ہوئی معاف فرمایئے گا خواجہ نے کہا کچھ مضائقہ نہیں مگر اب جلد انتظام کرو اشراق نے کہا جو کچھ فرمائیے میں بسروچشم ابھی بجا لاؤں خواجہ نے کہا خداوند سے دریافت کرو جو کچھ وہ حکم کریں گے تعمیل مجھپر اور تمپر واجب ہے اشراق آئینہ اندام جادو کی طرف متوجہ ہوا کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں آئینہ اندام نے کہا میرا حکم یہی ہے کہ جو کچھ خواجہ کہیں اُسکو بسروچشم قبول اور میرے حکم کے برابر تصور کرو کیونکہ خواجہ میری زبان ہیں جو کچھ میرا حکم ہوگا اُسکا اظہار خواجہ کی معرفت ہوا کریگا اب میں کسی سے کلام نہ کرونگا ہر ایک شخص کو خواجہ ہی کے احکام کے موافق کام انجام دینا ہوگا اشراق پھر خواجہ کیطرف مخاطب ہوا عرض کی اب جو کچھ آپ فرمائیں خواجہ نے کہا ایک میدان وسیع تجویز کرو اور بادلہ

بارگاہین لشکر حمزہ کی بھیجدو ان سب بارگاہون کو آراستہ کردو جو قدر مال و اسباب ہمین اُسنے بخشے ہین سب اسباب جواہرات وہ سب بھی وہین روانہ کردو ہر ایک چیز کو درست کرو ان پھر سرداران حمزہ کو زندان خانے سے نکالکے وہان بھیجو مین حمزہ کو طلب کرونگا وہ ایک محفل وعظ منعقد کریگا جو شخص اس طلسم مین صفات خداوند سب سے زیادہ جانتا ہو وہ [illegible] اس محفل مین وعظ مقرر کرے سرداران اسلام پر اوصاف خداوند آئینہ اندام ظاہر کریگا تاکہ ہر ایک کا دل مسلمان ہووے پھر جانے اشراق نے کہا خواجہ بہت سے میدان اس طلسم مین ہین [illegible] جہان لشکر حمزہ بفراغت رہ سکتا ہے خواجہ سے کہا مین دو ایک ٹھکانے دیکھون اگر وہ میدان اس لائق ہونگے تو مین تمھین اطلاع [illegible] تاکہ تم بارگاہین وہین بھیجدینا اشراق نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مین سب میدان آپ کو دکھادون خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا اب مین اجازت چاہتا ہون کیونکہ بڑا انتظام کرنا ہے آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم جاؤ طلسم سے بہت سے ساحر تمھارے ہمراہ جائینگے یہ سب انتظام کرینگے خواجہ اشراق کو ہمراہ لیکر باہر آئے اشراق نے اپنے تخت پر بٹھایا ایک سمت تخت کو لے چلا تھوڑی دور کے بعد ایک میدان وسیع مین تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائین اگر یہ میدان پسند ہو تو مین بارگاہین منگوا دون خواجہ نے خیال کیا کہ اس میدان سے طلسم سے بہت نزدیک ہے یہان ٹھہرانا ٹھیک نہین [illegible] خواجہ نے اشراق سے کہا اگرچہ یہ میدان بہت وسیع ہے مگر یہان کی آب و ہوا اچھی نہین معلوم ہوتی کوئی دوسرا [illegible] دکھاؤ اشراق نے تخت آگے بڑھایا قریب دو سو کوس کے جاکر تخت ایک [illegible] زمین پر اتارا خواجہ نے دیکھا میدان بہت وسیع ہے دریا بھی قریب ہے سبزہ بھی بہت فرح ناک [illegible] ہوا [illegible] کہ بارگاہین طلب کرون مگر پھر خیال آیا کہ اس سے بھی دور کوئی صحرا ملے تو بہتر ہے یہ سوچ کر اشراق سے کہا یہ صحرا تو بہت اچھا ہے مگر مین چاہتا ہون کہ اور میدان بھی دیکھون اگر اور صحرا اس سے پسند نہ آئینگے تو یہین [illegible] ہو جائیگی اشراق نے عرض کی آپ تخت پر تشریف لے چلین مین اور میدان بھی آپ کو دکھادون خواجہ پھر تخت پر آئے اشراق نے تخت ہوا پر کیا وہان سے تین چار سو کوس آیا [illegible] اس صحرا سے بہتر کوئی جگہ نہین ہے یہ صحرا حسرت بنایا گیا ہے [illegible] جسکا [illegible] وہان کا حاکم ہے ایک دختر رکھتا ہے اُسنے اپنے شکار کھیلنے کو یہ صحرا بنایا ہے کبھی کبھی اس صحرا مین آتی ہے شکار کھیلتی ہے [illegible] خداوند نے اسکو اسقدر حسن عطا فرمایا ہے کہ کوئی تاب دید نہین لا سکتا [illegible] خداوند کی ہم مکتب ہے خواجہ نے کہا خداوند صاحب دختر بھی ہین اشراق نے کہا خواجہ تمھین [illegible] نہین معلوم خداوند صاحب دختر ہین ملکہ آئینہ ساق جادو مشہور ہین کسی نے آجتک اُنکی صورت زیبا نہین دیکھی ایوان الماس [illegible] ہے اسکے بعد خداوند کا تخت خداوندی ہے جبتک [illegible] رہتے ہین تو جہان [illegible] جاتے ہین یہان سب کاروبار دیکھتے ہین [illegible] کسی قسم کے جھگڑے پیدا ہوتے ہین خداوند چلے جاتے ہین خواجہ نے کہا [illegible] یہ بات نہ معلوم تھی اسوقت تمھاری زبانی معلوم ہوئی اشراق نے کہا خواجہ خداوند سے نہ کہدینا جو وہ مجھے جہنم مین بھیجدین بارہا مین نے شوق دید [illegible] ظاہر کیا خداوند کو غصہ آگیا [illegible] نہین کہ کوئی ذکر ملکہ اُنکے سامنے کرے آجتک شادی ملکہ کی نہین کی بہت زمانہ ہوا کہ ایک بادشاہ نے پیغام دیا تھا نہین معلوم ہکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی تھی خداوند نے اُسکے طلسم کو تباہ کردیا اُسکی نسل [illegible] کوئی [illegible] نہین اُس زمین سے [illegible] کو دوزخ جہنم مین بھجوادیا اب وہان دریا ہوگیا ہے

اس دریا کا پانی بھی ایسا ہو کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا خواجہ نے کہا ابھی تک تمنے خوب کیا جو اسوقت سب مجھسے
کہدیا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں خداوند سے کہتا کہ میں ایوان الماس کے دیکھنے کا مشتاق ہوں اشراق
نے کہا اگر یہ نہ فرماتے گا ورنہ آپ ان سے بہت ناگوار ہوگا غرض تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق سے یہ باتیں کرتے رہے
جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا یہ تو بہت اچھا ہے [illegible] بارگاہیں آراستہ کی جائیں اشراق نے عرض کی
میں ساحروں کو بلا کر آپ کی حفاظت کے واسطے یہاں چھوڑ دوں اور آپ سے رخصت ہو کر جاؤں اور بارگاہیں
ساحروں پر لدوا کر منگواؤں خواجہ نے فرمایا اے اشراق اسکی ضرورت نہیں کہ تم میری حفاظت کے واسطے ساحروں
کو یہاں بلاؤ تم جا کر بارگاہیں جلد منگواؤ اشراق جادو رخصت خواجہ ہو کر [illegible] ایک ساحر اسکے ہمراہ تھے وہ
خواجہ کے پاس رہے اشراق تھوڑی دیر میں اپنے مکان پر آیا زمرد و جنگان و تورج کو بلایا کہا تم لوگ کہتے تھے کہ
صاحبقران ترک اسلام نہ کرینگے اسوقت خداوند نے مجھکو بلا کر فرمایا کہ جو کچھ خواجہ کہیں اس کام کو انجام دوں میں نے
خواجہ سے دریافت کی خواجہ نے کہا ایک میدان میں بارگاہیں استادہ کرائے تا سرداران اسلام کو وہاں بھیج دو
حمزہ ثانی ایک محفل دو ہفتہ منعقد کریگا ایک شخص جو عالم ہوگا اس محفل میں جا کر خداوند آئینہ اندام کے صفات
بیان اور تردید مذہب اسلام اسطور سے کریگا کہ سرداروں کے دل مذہب اسلام کی طرف سے پھر جائینگے زمرد
نے تمام [illegible] کردی مگر باطن میں خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ اب حمزہ رہا ہو جائیگا قیامت
برپا ہوگی اشراق [illegible] زمرد و جنگان وغیرہ سے یہ باتیں کرکے اٹھا اپنی نشست گاہ میں آیا وزرا
کو بلا کر کہا [illegible] مع جملہ مال و اسباب کے صحرا [illegible] میں جلد روانہ کی جائیں وزراء نے اسیوقت
سے انتظام شروع [illegible] اشراق [illegible] یاد [illegible] کو بلایا کہا جسوقت میں رقعہ روانہ کروں اسیوقت
سب [illegible] بھیج [illegible] عرض کی میں ابھی سے انتظام کرتا ہوں اشراق نے
جب ان کاموں سے [illegible] تخت پر سوار ہو کر صحرا کی طرف روانہ ہوا یہاں لوگ پہونچ گئے تھے خواجہ
بارگاہیں آراستہ [illegible] اسلام [illegible] اشراق ہو چکا خواجہ نے کہا اے سلطان ابھی تک سرداران اسلام نہیں آئے
ہیں جب تک وہ لوگ [illegible] یہ کام [illegible] تمام [illegible] کا اول تو میں یہ نہیں جانتا کہ کونسی بارگاہ کس کی ہے مال و
اسباب کس [illegible] دوسرے یہ کہ ان بارگاہوں کا آراستہ کرنا انہیں لوگوں کا کام ہے اشراق نے اسیوقت ایک ساحر کو بلایا
ایک نامہ لکھا اسکو دیا کہ [illegible] داروغہ زندانخانہ کو یہ نامہ میرا جا کر دینا اور سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر آنا یہاں
سب انتظام درست ہے میں داروغہ سے تاکید کر آیا ہوں ساحر اشراق کا نامہ لیکر روانہ ہوا داروغہ کے
پاس آیا نامہ دیا داروغہ نے اسیوقت سب کو رہا کرنا شروع کیا دو دن تک اہل اسلام کو اسنے روانہ
کیا جب سب لوگ خواجہ کے پاس پہونچ گئے اور بارگاہیں بھی آراستہ ہو گئیں تو خواجہ نے اشراق سے
کہا کہ اب میں حمزہ ثانی سے ملنے کو جاتا ہوں تم یہاں موجود رہنا اشراق وہیں رہا خواجہ چند ساحروں
کو ہمراہ لیکر امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے صاحبقران تو خواجہ کے منتظر تھے ہی جیسے ہی عمرو کو آتے دیکھا
خوش ہو کر فرمایا خواجہ نے بڑی دیر کی عمرو نے عرض کی یا امیر میں بڑے بڑے کاموں میں مصروف تھا اب
اسیوقت آپ [illegible] لشکر میں [illegible] آپکا انتظار ہے صاحبقران و بدیع الملک نامدار اور راج [illegible] اس
بات کو سنکر بہت خوش ہوئے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے عرض کی جو آپکے
مزاج میں آئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا اسیوقت چلنا مناسب ہے عمرو نے عرض کی اگر عمدہ ہوگا تو اچھا

نہیں ہے صاحبقران نام خدا لیکر اُٹھے سب ساحر بھی چلنے پر موجود ہوئے خواجہ نے اُسیوقت تخت منگائے صاحبقران
کو دیکھکر بدیع الملک و ایرج تخت پر بیٹھے ساحرون نے تخت اوڑائے وہان سے روانہ ہوئے
ایک روز کے بعد امیر لشکر مین داخل ہوئے یہان سب لوگ صاحبقران کے مشتاق تھے امیر کو دیکھا
سب نے آکر سلام کیا مرزح آفتاب علم صاحبقران کو سلام کرکے بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے
مرزح کو گلے سے لگایا سیوانان گردستان بدیع الملک کے قدمبوس ہوئے جب امیر سب سے مل چکے اپنی بارگاہ
مین تشریف لائے لشکر کی حاضر ہونے لگے امیر نے اس خوشی مین جشن کا سامان کیا خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے
خواجہ کی تواضع کی خواجہ نے تحفہ جات امیر کے سامنے رکھدیے صاحبقران نے حور ہیکل زیب گلو کی
اور تحفہ جات بدیع الملک کو دستگلیسان اور بیسی ایرج نامدار کو عطا فرمائی خواجہ کی سب نے بہت
کچھ مدح و ثنا کی عمرو بارگاہ سے باہر آکر اشراق کے پاس پہونچے اشراق نے کہا خواجہ جب سے صاحبقران
آئے ہین تمھارا مزاج بدل گیا ہے مین دیر سے تمھارا منتظر تھا ایک ضروری بات تم سے کہنا تھی خواجہ نے کہا اے
اشراق صاحبقران میرے مالک ہین آج مدت کے بعد میرے لشکر مین جشن کا سامان ہوا ہے مین خوشی نہ کرون تو کون کرے
تمھین جو کچھ کہنا ہے مجھسے کہو مین موجود ہون اس قسم کی بات مجھسے نہ کہنا جو مجھے خلاف ہو ورنہ خداوند سے
شکایت کرونگا اشراق نے کہا خواجہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران کو میرے پاس لاؤ مین اُنسے ملون بہت
خلوت مین آؤنگا اپنے برابر بٹھاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ صاحبقران یہان تشریف نہین لاسکینگے اگر تمھین
اُنسے ملنا ہے تو اُنکی بارگاہ مین چلو سب سردار بھی وہان جمع ہین امیر تمھاری خاطر کرینگے سب سردار بھی تمسے
ملینگے اشراق نے کہا خواجہ مین بادشاہ طلسم ہون یہ بالکل خلاف شان ہے جو مین صاحبقران کی بارگاہ مین
جاؤن خواجہ نے کہا تم ایک طلسم کے بادشاہ ہو اور حمزہ ثانی صاحبقران ہین ہرگز یہان تشریف نہ لائینگے
بلکہ بدیع الملک و ایرج وغیرہ بھی یہان آنا خلاف جانتے ہین اشراق نے کہا خواجہ مین تو وہان نہ
جاؤنگا عمرو نے کہا تمھین اختیار ہے اشراق کے دلمین ان باتون سے خوف پیدا ہوگیا کہا خواجہ صاحبقران
محفل وعظ کسدن منعقد کرینگے خواجہ نے جواب دیا مین خلاصہ اس امر مین کچھ نہین کہہ سکتا امیر کی مرضی
پر ہے اگر تمھین تحقیق کی ضرورت ہے تو بارگاہ سلیمانی مین چلو دریافت کرلو اشراق نے کہا خواجہ نے تو
یہ وعدہ کیا تھا کہ جسوقت صاحبقران آئینگے اُسی وقت صحبت وعظ کا انتظام ہوگا
عالمان مذہب آئینہ پرستی تعریف و توصیف خداوند آئینہ اندام کی کرینگے حمزہ اپنے
سردارون سے کہیگا کہ اب اسلام ترک کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہوگا مگر یہ نہین معلوم
کہ صاحبقران کس روز اسکا انتظام کرینگے تم کو بیکار تعجیل ہے چلو لشکر مین رہو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی
اگر صاحبقران زمان سے ملنا چاہتے ہو میرے ہمراہ چلو مین تمھین ملادون اشراق نے کہا
خواجہ مجھے ملنے کی ضرورت نہین صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ جلسۂ وعظ کس روز ہوگا تم حمزہ ثانی
سے جاکر دریافت کرو خواجہ اُٹھے پھر صاحبقران کی بارگاہ مین آئے تھوڑی دیر کے بعد
اشراق سے جاکر کہا صاحبقران فرماتے ہین کہ کوئی شخص خداوند کے پاس جاکر تحقیق کرے جس روز
وہ وعظ فرمائین اسی روز جلسہ کا انتظام کیا جائے اشراق نے کہا خواجہ تمھارا جانا مناسب ہے خواجہ
نے کہا مین نہین جاسکتا اگر مین جاؤنگا تو صاحبقران سردارون کو لیکر کسی طرف چلے جائینگے اگر تم اتنی تکلیف

گوارا کرو تو بہت مناسب ہے اشراق اسی وقت وہان سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ خواجہ نے صاحبقران سے سب کیفیت اشراق کی بیان کی امیر نے فرمایا خواجہ تمنے ناحق اسکو جانے دیا میرے پاس لاتے مین اُسے ہدایت کرتا اگر وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا تو فساد کاہے کو بڑھتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران وہ سیہ قلب ہی اسلام قبول نہین کریگا اسکا جانا ہی اچھا تھا اس طلسم مین کوئی ساحر اسکے مرتبے کا نہین ہی اسکو آئینہ اندام جادو نے بادشاہ کر دیا ہو مالک اصلی اس طلسم کا آئینہ اندام ہی جبتک آئینہ اندام قتل نہ ہوگا اس وقت تک طلسم فتح نہین ہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ کیا اشراق بادشاہ اصلی نہین ہی خواجہ نے عرض کی اصلی مالک سوائے آئینہ اندام جادو کے دوسرا نہین ہی اشراق جو کبھی سے بڑھ کے سمجھا جاتا ہی اس وجہ سے آئینہ اندام جادو نے اسکو سلطان ساحران کا خطاب دیا ہی ورنہ کوئی دخل طلسم کے خاص معاملات مین اسکو نہین ہی بدیع الملک نے امیر سے عرض کی آئینہ اندام کا قتل کرنا واجب ہی جبتک وہ قتل نہوگا طلسم نہین ٹوٹے گا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر جلسہ عیش و عشرت مین شب بسر کی صبح کو صاحبقران زمان نے بدیع الملک وغیرہ سے فرمایا اب کس طرف چلنے کا ارادہ ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ جس طرف فرمائین مین موجود ہون میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ مرحلہ جات کی طرف تشریف لے چلیے اور مراحل کو فتح کرکے لوح سے بیچ خاص طلسم مین داخلہ کیجیے آئینہ اندام جادو کو قتل کرین طلسم فتح ہو اور دلبستگان دلتورج بآہ آئین امیر نے فرمایا یہی میری بھی رائے ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان سے نزدیک ایک مرحلہ ہی کہ اسکو مرحلہ خونین چشم کہتے ہین وہان کا حاکم خونین چشم جادو ہی اشراق نے اسکی مدح و ثنا بہت کچھ بیان کی تھی یہ بھی کہا تھا کہ تیمسرا اسی کی دختر نے اپنے شکار کھیلنے کو بنوایا ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اسی مرحلے کی طرف چلنا اچھا ہی جب تک اسکو فتح نہ کرینگے تو آگے کیونکر بڑھینگے امیر نے فرمایا آج کی شب یہان قیام کرو کل مع لشکر اسی طرف کوچ کرنا لشکر مین بھی سب لوگ سامان سفر درست کرلینگے بدیع الملک نے صاحبقران کے کہنے پر عمل کیا اس روز وہین قیام کیا لشکر مین اطلاع ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا سب نے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر درستی سامان سفر مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان کے در دولت پر سب حاضر ہوئے امیر نماز صبح سے فراغت کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے بدیع الملک نامدار بھی برآمد ہوئے امیر نے مرکب طلب کیا بدیع الملک نے بھی سواری مانگی خادمون نے مرکب حاضر کیے صاحبقران و بدیع الملک سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف مرحلہ خونین چشم کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اسلام سے آئینہ اندام کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے حکم دیا اپنے پاس طلب کیا اشراق نے جاکر سجدہ کیا آئینہ اندام کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی رنگ زرد اور اُترا ہوا پایا کہا اے اشراق آج

کیا بات ہے جو اسقدر متوحش ہو اشراق نے کہا یا خداوند مین کارخانۂ خداوندی مین دخل نہین دے سکتا ہون مگر اتنا ضرور کہونگا کہ جب سے صاحبقران اور بدیع الملک آئے ہین اور سب سرداران اسلام مع تمام لشکر رہا ہو کر صحراے خونین مین پہونچے ہین اُس روز سے خواجہ کی طبیعت اُوبھی یا تو ہر وقت میرے پاس موجود رہتے تھے یا جس دن سے صاحبقران آئے ہین اُس روز سے خواجہ نے میرے پاس کا آنا بھی ترک کر دیا ایک روز تھوڑی دیر کے لیے آئے مین نے ان سے تحقیق کیا کہ صاحبقران جلسہ وعظ کب تک منعقد کرینگے خواجہ نے یہ بات سنکر چپ ہو رہے آخر مین نے اس واسطے بھیجا کہ تم جاکر صاحبقران سے تحقیق کر آؤ کہ کب تک جلسہ کرنے کا ارادہ ہے یہ سنکر خواجہ میرے پاس سے اُٹھے تھوڑی دیر کے بعد آئے مجھ سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ جب خداوند کا حکم ہوگا مین جلسہ کرونگا مین نے کہا خواجہ تم جاکر خداوند سے تحقیق کر آؤ دیکھیے خداوند کیا فرماتے ہین خواجہ نے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا اگر تمھین ضرورت ہو تو جاکر تحقیق کر آؤ مین نے پھر خواجہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران سے ملون انکو میری بارگاہ مین لاؤ مین بہت کچھ خاطر کرونگا اپنے پاس بٹھاؤنگا خواجہ نے مجھے جواب دیا کہ صاحبقران یہان نہین آئینگے اگر تمھین اُنسے ملنے کی ضرورت ہو تو میرے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین چلو مین امیر سے ملاقات کرا دون یہ بات میرے بہت خلاف ہوئی آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی کہا اے اشراق گھبرانے کی بات نہین ہے خواجہ سے کسی طرح کا خیال نہ کرو وہ ہمارا بندہ خاص ہے اُس سے ایسی خطا نہ ہوگی کہ وہ ہم سے پھر جائے اور پھر دین اسلام اختیار کرے قدرت نے اُسکے دل مین نور ایمان آئینہ پرستی کا ڈالدیا ہے اب وہ اسلام اختیار نہین کرسکتا اور حمزہ بھی اب آئینہ پرست ہو جائیگا خواجہ کو کہہ دو کہ آج سے ابھی تم واقف نہین ہو جبتک خواجہ حمزہ کو آئینہ پرست نہ بنالینگے اُس وقت تک تم لوگون سے یہ نہ ملینگے تم جاکر میری طرف سے کہدو کہ خواجہ صاحبقران کو اطلاع دین کہ کل صحبت منعقد کیجائے اور علماے دین آئینہ پرستی وہان جاکر میری تعریف و توصیف بیان کرین اشراق نے کہا یا خداوند اب میرے جانے کی کیا ضرورت ہے کسی اور ساحر کو وہان بھیجے دیتا ہون وہ جاکر خواجہ کو اطلاع دیدیگا اگر مین جاؤنگا تو خواجہ سے بحث ہو جائیگی آئینہ اندام نے کہا اگر یہی خیال ہے تو مین اپنے یہان سے کسی کو بھیج دون وہ جاکر خواجہ کو میرا حکم سنا دے اشراق نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے اُسی وقت ساحرون کو بلایا جب ساحر آئے تو آئینہ اندام نے کہا کہ تم صحراے خونین مین جاؤ وہان لشکر حمزہ مقیم ہے خواجہ کی بارگاہ مین جانا اور میرا حکم پہونچانا کہ کل علماے دین وہان آئینگے حمزہ سے کہدو کہ صحبت کا سامان کرے ساحر اسی وقت روانہ ہوئے جب راہ طے کرکے صحراے خونین مین پہونچے وہان کسی کو نہ پایا مگر قرینے سے یہ معلوم ہوا کہ لشکر یہان تھا مگر چلا گیا ساحر چارون طرف تلاش کرتے گئے قریب شام مجبور ہوکے پھر اُسی صحرا مین واپس آئے کیا ہوگا آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئے جب آئینہ اندام کے پاس پہونچے تو کہا کہ ہمنے لشکر حمزہ کو صحراے خونین مین بہت تلاش کیا مگر کہین پتا نہ ملا اسقدر ثابت ہوتا تھا کہ لشکر یہان سے کوچ کر گیا ہے آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی دل مین خیال کیا کہ خواجہ نے بڑی عیاری کی اب مسلمانون کا گرفتار ہونا مشکل ہے یہ سوچ کے ہرکارون سے کہا کہ اس امر مین تم نے کوشش نہ کی اور لشکر کا پتہ نہ لگایا ہرکارون نے کہا ہم لوگ تمام صحرا مین تباہ و برباد چارون طرف ڈھونڈتے پھرے لشکر کہین نہ ملا مجبور ہوکر واپس آئے آئینہ اندام نے کہا اب قدرت انکو کہین جانے نہ دیگی

تم جاکر اشراق کو بلا لاؤ ہرکارے اسی وقت اشراق کے مکان پر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس لے گئے آئینہ اندام نے اشراق سے کہا کہ خواجہ نے شاید حمزہ کا مزاج بد رہائی خلاف
پایا اس سبب سے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھ گئے یقین ہو دو تین روز کے بعد براہ راست حمزہ
کو میرے پاس لے آئینگے اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے اچھی تقدیر نہین کی نہ حمزہ کے دل مین
اچھی طرح نور ایمان اُتارا ہین یہ جانتا ہون کہ خواجہ نے عیاری کی آئینہ اندام نے جواب دیا اول
تو کس کی مجال ہو جو قدرت سے مکر کرسکے اور پھر وہ شخص کہ جس کے دل مین خود قدرت نور ایمان
اُتارے ین اور اپنا بندۂ خاص بنائین اشراق نے کہا یا خداوندا اب میرے دل مین شک پیدا ہوا ہو
اگر اجازت ہو تو مین خود جاؤن اور لشکر اسلام کا پتہ لگاؤن آئینہ اندام نے کہا تمھاری خوشی اگر یہی ہو تو جاؤ
مگر جس طرح بن پڑے خواجہ کو مجھ تک لے آنا اگر وہ آنے مین انکار کرین تو نکالانا اشراق نے
اسی وقت تخت طلب کیا دو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا طرف صحرائے خونین کے روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا
وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ یہ لوگ جو خواجہ کی صلاح سے مرحلہ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک میدان
مین پہونچے صاحبقران زمان سے ہرکارون نے عرض کی یا امیر آگے جانے کی راہ نہین زمین
برف کی ہو کوئی اُس طرف جا نہین سکتا ہو صاحبقران نے فرمایا اگر اصلی ہو تو اُسکی تدبیر کیجائیگی اور اگر
بزور سحر کسی ساحر نے بنائی ہو تو نقصان نہ پہونچائیگی یہ فرماکے آگے بڑھے چند قدم کے بعد صاحبقران
نے دیکھا کہ زمین برف کی معلوم ہوتی ہو دھوان اُٹھ رہا ہو صاحبقران بدیع الملک کی طرف
مخاطب ہوئے فرمایا تم لشکر کو لیکر یہین ٹھہرو مین جاکر اسکی کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ زمین اصلی ہو
تو کوئی فکر اور کیجائیگی اور اگر بزور سحر بنائی گئی ہو تو کچھ خوف نہین ہو بدیع الملک نے عرض کی آپ
یہین تشریف رکھئے مین جاتا ہون اس کیفیت کو تحقیق کرونگا امیر نے بہت روکا مگر بدیع الملک
نہ ٹھہرے گھوڑے کو بڑھا کے اُس طرف چلے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر بدیع الملک
کا جانا بہت اچھا ہو کیونکہ یہی اس طلسم کے فتاح ہین جو بات اِنکو حاصل ہو آپ کو اس طلسم مین وہ بات نہین
ممکن ہو امیر خاموش ہو رہے بدیع الملک گھوڑا بڑھائے ہوئے اُس زمین کے قریب آئے
دیکھا تو زمین اصلی ہو بدیع الملک نے گھوڑے کو وہین چھوڑا آپ پشت زین سے اُترے اُس زمین پر
قدم رکھا ہو دوسرا پانون اصلی زمین سے اُٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اُس زمین برف مین
غرق ہوگئے صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا خواجہ غضب ہوگیا بدیع الملک زمین برف مین
غرق ہوگئے مین جاتا ہون خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ تشریف نہ لیجائیے مین جاکر
دیکھتا ہون اگر واقعی بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے ہین تو اُنکے نکالنے کی کوشش کرونگا اور اگر
سحر کا معاملہ ہو تو آپ کو بھی وہان جانے کی رائے نہ دونگا امیر نے فرمایا خواجہ اس وقت مین تمھارا کہنا
قبول نہ کرونگا ضرور جاؤنگا یہ کہکر صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا سب سردار امیر کے ہمراہ چلے صاحبقران نے

منع کیا کہ میرے ہمراہ کوئی نہ آئے جب کئی بار صاحبقران نے فرمایا تو لوگ مجبور ہوکے پھرے صاحبقران زمین برف کے قریب آئے قدم بڑھاکے برف پر رکھا کچھ نہ معلوم ہوا جہان پر بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے تھے وہان کی زمین بھی برابر پائی صاحبقران دور آگے بڑھے دور تک اسی برف پر راہ چلے مگر کچھ پتہ بدیع الملک کا نہ معلوم ہوا مجبور ہوکے صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ تم لشکر لیکر اسی جگہ ٹھہرو مین بدیع الملک کا پتہ لگاؤنگا براے تلاش جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران لشکر مین اس بات کو کون گوارا کریگا کہ آپ کو تنہا جانے دے صاحبقران نے فرمایا مین اگر لشکر کو اپنے ہمراہ لیجاؤن تو سب کو زحمت مین پھنساؤن اس سے بہتر یہ ہو کہ جو کچھ مصیبت ہوگی وہ مجھی پر پڑیگی خواجہ نے عرض کی یا امیر بھلا یہ ممکن ہو کہ سب آپ کو اپنی مصیبت کے واسطے تنہا جانے دین انکو اپنی جان آپ پر سے فدا کردینا باعث سعادت ابدی ہو صاحبقران سے خواجہ نے ایسی باتین کین کہ امیر مجبور ہوگئے لشکر بھی اس گفتگو کو سنکر قریب آگیا سب نے منت و عجز سے امیر کو مجبور کردیا صاحبقران نے فرمایا تو اب آپ لوگون کی کیا راے ہو خواجہ نے عرض کی خواجہ زادون کو طلب فرمایئے وہ دیکھ سکتے ہین بدیع الملک کی کیفیت معلوم ہو جایگی امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہو تو یہان قیام کرو خواجہ زادے جیسا کچھ کہینگے اُسکے موافق کام کیا جایگا خواجہ نے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہونے کا انتظام کیا فراشون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین صاحبقران اپنی بارگاہ مین داخل ہوے سب سردار بھی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد امیر نے خواجہ زادون کو بلایا بدیع الملک کی کیفیت بیان کی خواجہ زادون نے طالع پر نگاہ کی تھوڑی دیر کے بعد کہا آپ اسقدر مغموم نہ ہون بدیع الملک نوجوان راحت سے ہین مگر ملاقات عرصے مین ہوگی اور آپ کو لازم ہو کہ تلاش بدیع الملک نوجوان مین کوشش فرمایئے صاحبقران خیریت بدیع الملک سنکر خوش ہوے مگر اس بات نے دل کو مغموم کردیا کہ خواجہ زادون نے کہا کہ ملاقات بدیع الملک سے عرصے مین ہوگی امیر نے خواجہ زادون کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کل یہان سے کوچ ہوگا یہ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی صاحبقران نے شب بھر وہان قیام فرمایا دوسرے روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اشراق کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو آئینہ اندام جادو سے اجازت لیکر براے تلاش صاحبقران روانہ ہوا سب سے پہلے صحراے خونین مین آیا وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھا لشکر کا نشان دیکھتا ہوا اُس وقت زمین برف کے قریب پہونچا کہ جس وقت صاحبقران مع لشکر روانہ ہو چکے تھے اشراق نے جو لشکر کو جاتے ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرنا بہتر نہین ہو صورت خواجہ کو قتل کرکے چلنا اچھا ہو یہ سوچ کے اشراق لشکر مین آیا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ جاتے تھے اشراق نے خواجہ کی کمر مین خنجر دیا

اور وہاں سے اُڑا خواجہ تو بیہوش ہو گئے مگر امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا اشراق بلند ہو چکا تھا تیر صاحبقران کا خالی گیا امیر کو اور زیادہ افسوس ہوا مرزیخ سے فرمایا کہ غضب ہوا خواجہ کو بھی کوئی اُٹھا لیگیا مرزیخ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بہت کچھ چاہا کہ سحر کروں مگر اُٹھا لے جانیوالے نے سب کی زبان بندی بھی کر دی تھی میں سحر نہ کر سکا معلوم ہوتا ہے اشراق نے کسی ساحر کو بھیج کے خواجہ کو منگوا لیا امیر نے فرمایا اے مرزیخ اب خواجہ کے لئے کیا بندوبست کیا جائے مرزیخ نے عرض کی اگر خدا اپنا فضل کریگا تو خواجہ خود ہی بہت جلد آ ملینگے ابھی تو بدیع الملک نامدار کو تلاش کرنا ہے صاحبقران نے فرمایا یہی امر مشکل ہے اگر بدیع الملک کی تلاش کو نہیں جاتے ہیں تو خرابی ہے اور اگر خواجہ کے واسطے کوشش نہیں کرتے ہیں تو بھی خرابی ہے مرزیخ نے عرض کی یا صاحبقران آپ پہلے بدیع الملک نامدار کی تلاش میں تشریف لے چلیے جب انکا پتہ معلوم ہو جائیگا تو پھر خواجہ کی تلاش میں چلیے گا امیر نے کہا خواجہ زادوں نے مجھ سے کہا ہے کہ بدیع الملک نوجوان ہے ابھی ملاقات نہ ہوئی بہت دن آپ کو تلاش کرنے میں صرف ہو گے اور خواجہ کے واسطے ابھی تحقیق نہیں کیا ہے مرزیخ نے عرض کی اگر فراق خواجہ ناگوار ہے تو آپ کو اختیار ہے پہلے تلاش خواجہ میں تشریف لے چلیے انہیں کا پتہ لگائیے امیر نے کہا اے مرزیخ بدیع الملک تو اس طلسم کے فتح میں ہر طرح اس طلسم کو فتح کرینگے اسقدر جو انکا خیال ہے تو سبب یہ ہے کہ بدیع الملک تنہا ہیں ایسا نہو کہ ساحر انکو مکر سے گرفتار کریں اور تکلیف پہونچائیں کو اس سے بھی خاطر جمع ہے کہ وہ شیر بیشہ ہیجا ہزبر میدان وجاہت سے طلسم تنہا فتح کر چکا ہے ساحروں کی گھاتوں سے واقف ہے اور صاحب اسم اعظم ہے تحفہ جات بھی اُسکے پاس موجود ہیں انکو کوئی زحمت نہیں دیسکتا ہے مگر خواجہ کے تمام ساحر دشمن ہیں ایسا نہو کوئی مصیبت عظیم خواجہ پر پڑ جائے اور خواجہ کی باعث ہلاکت ہو تو بُری بات ہے اس سبب سے میں خواجہ کی تلاش کو جانا ہی اچھا جانتا ہوں اور یہ بھی منظور ہے کہ بدیع الملک کی تلاش کو نہ جاؤں مرزیخ نے عرض کی آپ خواجہ کی کیفیت اگر دریافت کرنا چاہتے ہیں تو آج یہیں قیام فرمایئے میں کل کیفیت خواجہ آپ سے عرض کرونگا صاحبقران مجبور ہوئے حکم دیا اُس روز لشکر وہیں مقیم ہوا مرزیخ آفتاب علم نے پہلے نجوم سے کیفیت خواجہ کی دریافت کی سمت وغیرہ معلوم ہونے کے بعد مرزیخ آفتاب علم صاحبقران سے رخصت ہو کر روانہ ہوا جب مکان آئینہ اندام کے قریب پہونچا تو دیکھا دربان بیٹھے ہیں مرزیخ نے چاہا اندر جائے مگر موقع نہ پایا مجبور ہو کے واپس ہو مگر یہ بات تحقیق معلوم ہو گئی کہ خواجہ اندر ہیں مرزیخ وہاں سے چلا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا قریب صبح صاحبقران کے پاس پہونچا عرض کی میں نے خواجہ کا پتہ لگایا پہلے میں نے بقاعدہ نجوم دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ خاص طلسم میں ہیں میں اُس طرف گیا وہاں لوگوں سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ آئینہ اندام کے پاس گئے ہیں میں نے چاہا کہ میں بھی اپنے تئیں بصورت مبدل وہاں پہونچاؤں مگر دربان جو وہاں بیٹھے تھے وہ ایک ایک سحر میں طاق تھا میں نے موقع نہ پایا مجبور واپس آیا مگر یہ بات مجھکو معلوم ہوتی ہے کہ خواجہ کسی تکلیف میں نہیں ہیں اور وہاں محفل کی بھی تیاری کیجاتی تھی معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کچھ اچھا رنگ جمایا ہو عنقریب آپکے پاس حاضر ہونگے صاحبقران نے فرمایا پتہ تو خواجہ کا معلوم ہو گیا مگر یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ خواجہ کس کیفیت میں ہیں اگر خدانخواستہ کوئی وہاں خواجہ کو گرفتار کرے تو بڑا غضب ہوگا کہ وہاں

کوئی سواے خدا ایسا نہین جو خواجہ کو پار کرے اسوقت تو خواجہ نے اپنا رنگ بتایا ہی اگر عیاری کھل گئی تو بالکل اعتبار خواجہ کا جاتا رہیگا پھر رہائی مشکل ہوگی مرجح نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُس طرف تشریف بھی لیجائینگا تب بھی تو خواجہ تک نہ پہونچ سکینگا درمیان مین مرحلے ہین جب تک مرحلے فتح نہونگے خاص طلسم مین کیونکر پہونچےگا اور مرحلے سب بدیع الملک نوجوان کے فتح نہین ہوسکینگے کیونکہ وہی اس طلسم کے فتاح ہین سپہلے بدیع الملک کو تلاش فرمایئے پھر خواجہ کے واسطے تشریف لیجایئے اگر اس انتشار مین خواجہ یہان آگئے تو کوئی ضرورت نہین ہو بدیع الملک نامدار کے ہمراہ سپہ اسلام فتح کرنے مین وہ بھی مدد دینگے امیر نے فرمایا ای مرجح یہ بات البتہ مشکل ہو کہ درمیان مین مرحلے واقع ہین جبتک مرحلے فتح نہونگے وہان تک رسائی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہو کہ سپہلے بدیع الملک کی تلاش کیجائے سب سردار بھی اس بات کو سنکر خوش ہوے امیر نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک کے روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال خواجہ عمرو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ اُنکو جو افراق آئینہ پرست لشکر اسلام سے اُٹھا لیگیا خواجہ بیہوش ہوگئے تھے جب افراق آئینہ اندام کے سامنے لایا تو آئینہ اندام نے صورت خواجہ کی دیکھی کہا ای افراق خواجہ کو ہوشیار کرو افراق نے ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھلی دیکھا سامنے آئینہ اندام جادو بیٹھا ہو خواجہ کو حیرت تو ہوئی مگر اُسی وقت ادب سے آئینہ اندام کو سجدہ کیا کہا ای خداوند مین اس خدائی کا قائل ہون کہ ابھی مین لشکر حمزہ کے ہمراہ جاتا تھا ابھی آپ نے طلب فرمایا مین یہان موجود ہوگیا ایسی خدائی مین نے نہین دیکھی آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے مکر کیا تھا اور مجھے مثل اور ساحرون کے تصور کیا تھا کہ جیسے بعض ساحر جھوٹا دعوے کرتے ہین مین خداوند ہون مجھ سے کون مکر کرسکتا ہو خواجہ نے جواب دیا جب آپکو سب باتین میری معلوم ہین تو یقین ہو میرے دل کی کیفیت بھی معلوم ہوگی کہ مین حمزہ کے ہمراہ کیونکر چلا گیا اور کیا سبب تھا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم نے پھر مکر کرنا شروع کیے خواجہ نے جواب دیا کہ یا خداوند اس وقت آپ کیا فرماتے ہین پہلے میری گذارش سن لیجیے آئینہ اندام نے کہا خواجہ اب تمھارے کہنے کا اعتبار نہین ہو ضرور تمکو مین جہنم مین بھجوا دونگا خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہو مگر میری عرض تو سن لیجیے آئینہ اندام نے کہا اچھا بیان کرو تمھارے قول کی شہادت ابھی ہو جائیگی اگر خلاف کہوگے تو ابھی سب کو معلوم ہو جائیگا خواجہ نے کہا یا خداوند جب مین حمزہ کو پار کرکے لایا اُسنے مجھ سے کہا مین ایک صحبت وعظ مقرر کرونگا یا خداوند مجھے یقین آگیا مین نے اُسکے لشکر کو بھی صحرا مین بلا کر جمع کیا جب وہ سب لشکر سے مل چکا تو مین نے کہا اب کیا ارادہ ہو اُسنے کہا خواجہ ابھی دو ایک روز اور خاموش رہو سب لوگ مختلف وجہ پریشان ہین جب تک اُنکا کسل دفع نہوگا اُس وقت تک مین جلسہ منعقد نہ کرونگا یا خداوند مین خاموش ہو رہا مجھ سے شہنشاہ اشراق نے کہا کہ مین حمزہ سے ملنا چاہتا ہون میرے پاس لاؤ مین نے خیال کیا کہ اگر حمزہ سے کہتا ہون کہ وہان چلو تو ضرور اُسکے خلاف ہوگا اس سبب سے مین نے اُسسے یہی کہا کہ اگر تمھین ملاقات کرنا منظور ہو تو میرے ہمراہ حمزہ کے پاس چلو مین اُسسے ملاقات کرا دون اُنھون نے قبول نہ کیا مین

مجبور ہو گیا یہ وہان سے براہ تحقیق یوم طالب آپکے پاس آئے حمزہ بگی جہ سمت نا نت تھا جب انھین بھی لشکر مین نہ پایا تو مجھ سے کہا ای خواجہ اگر اب تمین اپنی زندگی منظور ہو تو اطاعت اسلام قبول کرو اور خداوند آئینہ اندام کی محبت اپنے دل سے نکال ڈالو اگر اسکے خلاف کروگے بہت پچتاؤگے مین تمھین قتل کر ڈالونگا یا خداوند مین نے انکار کیا حمزہ نے اپنے سردارون سے کہا اسکو بھی قتل کرو سردار میری طرف بڑھے مین نے دل مین آپ کا نام لیا حمزہ کو کچھ رحم آگیا کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو میدان مین لیجا کر تازیانے لگاؤ یا خداوند سردار مجھے میدان مین لائے تازیانے لگانے لگے مین نے بہت بہت آپ کو پکارا معلوم ہوتا ہو آپ اُس وقت آرام فرماتے تھے جو میری آواز آپ تک نہ پہونچی جب مین پکار پکار کے مجبور ہوا اور سرداران حمزہ تازیانے لگانے لگے تو مین نے اپنی جان بچانے کو اقرار کیا کہ مین مذہب آئینہ پرستی ترک کیے دیتا ہون سردارون نے مجھے چھوڑ دیا مین پھر حمزہ کے پاس گیا مگر اس فکر مین تھا کہ کسی وقت حمزہ کو غافل پاؤن تو اسیر کرکے خداوند کی خدمت مین لیجاؤن آپ نے مجھے یہان طلب فرمایا فرشتے اُٹھا لائے اب امیدوار ہون کہ مجھے پھر لشکر مین بھجوا دیجیے کہ مین حمزہ کو بغفلت دیکر اسیر کراؤن آئینہ اندام جادو خواجہ کی تقریر سنکر ہنسا کہا خواجہ تمھارے کلام کا جھوٹ سچ سب ظاہر ہوا جاتا ہو یہ کہکر اسنے کہا کہ جو فرشتے خواجہ کے ہمراہ رہتے ہین اس وقت میرے سامنے آئین اور سب کیفیت خواجہ کی مجھسے بیان کرین خواجہ نے دیکھا دو ساحر عجیب الخلقت سیہ فام حاضر حاضر کہتے ہوئے آئینہ اندام کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا خواجہ کی جو کیفیت ہوا اسوقت سے بیان کرو کہ جس وقت سے خواجہ اس طلسم مین آئے ہین ساحرون نے سب حال کہنا شروع کیا جسقدر خواجہ نے عیاریان کی تھین وہ سب بیان کین آخر مین جب خواجہ کی اسیری کا ذکر آیا تو ساحرون نے کہا یا خداوند جب خواجہ اسیر ہوئے اور سلطان اشراق نے انکو اپنے سامنے بلایا تو انھون نے کہا کہ ہم دین آئینہ پرستی اختیار کرتے ہین سلطان نے انکو رہائی دی انھون نے وعدہ کیا کہ ہم سب سردارون سے بھی مذہب اسلام کو ترک کرا دینگے سلطان اشراق انکو آپکی خدمت مین لائے آپ نے انکو زندان خانے مین روانہ کیا اور اجازت دی کہ جو تم مناسب جانو وہ کرنا جب یہ زندان خانے مین گئے تو انھون نے سردارون سے روپیہ طلب کیا اور سب سے یہ بات کہی کہ اگر ہمین کچھ دو تو ہم تمھین رہا کرا دین سردارون نے اقرار کیا انھون نے کہا تکلیف قید تمھین ہوگی اچھی طرح سے براحت تمھاری بسر ہوگی یہ کہکے اپنے عیارون کو انھون نے رہا کیا اور داروغہ کو بلا کر سب کی قید کٹوا دی اور کہہ دیا کہ ان سب کو براحت رکھنا ایسا نہو کہ کوئی تکلیف کی وجہ سے مر جائے تو عتاب خداوندی تمپر آئے داروغہ نے سب کو باغ شاہی مین بھیج دیا پھر یہ صاحبقران کے پاس گئے انکو بھی رہا کیا اشکر مین تسکین دیتے رہے کہ تمھین خوف نہین ہو مین جلد رہائی کی تدبیر کرتا ہون جب آپ سے اجازت لیکر صحراے خونین مین گئے اور وہان انھون نے سب کو بلایا جب حمزہ ثانی بھی آئے تو خواجہ نے رائے دی کہ مرحلہ خونین چشم جا دو بہت اچھا ہو پہلے انکو فتح کرنا چاہیے پھر آگے چلنے کا سامان کیا جائے حمزہ اس بات پر راضی ہو گیا خواجہ نے اشراق شاہ کو آپ کے پاس بھیجا اور خود حمزہ کو مع سب لشکر کے اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے اگر شہنشاہ اشراق نہ جاتے تو خواجہ وہان پہونچ جاتے اور ایک سبب اُنکے ملنے کا اور ہوا کہ شریع الملک جس کو سب اس طلسم کا فتاح بتاتے ہین وہ دریاے برف کے قریب پہونچ کے غائب ہو گیا نہین معلوم

اسکو کون لیگیا حمزہ ثانی کو افسوس ہوا اسکے واسطے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز کچھ پتہ نہ معلوم ہوا سب لوگ اسکی تلاش مین چلے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شہنشاہ نے باز خواجہ کو اُٹھالیا آپ تک پہنچایا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے اپنی حقیقت کہی اب یہ بھی مین رملین سے دریافت کرادون کہ جو باتین تم کہتے رہے ہو سچ ہین یا جھوٹ ہین خواجہ نے عرض کی یا خداوند یہ سب آپ کے مطیع ہین جو آپ ارادہ کرینگے وہ انکے زبان سے نکلیگا مین پہلے ہی عرض کرچکا کہ میرے بارے مین آپکو اختیار ہو چاہے مجھے جہنم مین بھجوا دیجیے یا اپنی برق غضب سے جلادیجیے مین آپکا بندہ ہون آئینہ اندام پھر اُنہین ساحرون کیطرف متوجہ ہوا کہا کیا خواجہ جو کچھ کہرہے ہین یہ سچ ہو اُنھون نے کہا خواجہ کی کوئی بات سچ نہین ہو آئینہ اندام نے کہا اب خواجہ کو قید خانۂ رنگ مین لیجا کر قید کرو کہ اسکا کوئی مکر وہان نہ چل سکے اُن ساحرون نے خواجہ کو اُٹھایا خواجہ بہت کچھ کہتے رہے کہ مین مسلمان نہین ہون آئینہ پرست ہون مگر کسی نے قبول نہ کیا ساحر کمر مین خنجر لگا کر بلند ہوئے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ کو ایک مکان تنگ و تاریک مین لا کر بند کردیا کہا خواجہ صاحب کیا اسکو گے کوئی مکر تمہارا یہان نہ چلیگا جب تک تمہاری زندگی ہو اس قید خانے سے رہا نہوگے یہ کہکر خواجہ کو وہین چھوڑ ساحر غائب ہوگئے عمرو نے جو اپنے کو تنہا پایا بہت کچھ تدبیرین کرنا شروع کین پہلے تو بہت دیر تک پکارا کیے آئینہ اندام کا نام پاک کے واسطے دیا کیے اپنے دل مین یہ سمجھے تھے کہ شاید اُسکے ذریعہ سے یہان سے رہائی ہو جائیگی جب خواجہ پکارتے پکارتے تھک گئے اور جواب نہ پایا تو مجبور ہوئے سمجھے یہان کوئی ساحر نہین رہتا ہو یہ جگہ بڑے مجرمون کے واسطے بنائی گئی ہو یہ سوچ کے ایک جگہ بیٹھ گئے جب بیٹھے بیٹھے عرصہ ہوا تو پھر تنہائی و تاریکی کے سبب سے دل گھبرایا اور یہ بھی خیال آیا کہ بھلا کوئی زندان خانہ ایسا بھی ہو جہان کوئی نگہبان موجود نہ ہو یہان دو چار نگہبان ہونگے مگر تاکید انپر یہ ہو کہ اگر کوئی قیدی فریاد کرے تو اُسکو جواب نہ دو یا خاص میرے ہی واسطے آئینہ اندام نے یہ بندوبست کردیا ہو یہان نگہبانون کو حکم دیا ہو کہ وہ میری کسی بات کی سماعت نہ کرین خواجہ کو جو یہ خیال آیا زنبیل سے نکالی کچھ صراحیان شراب کی کچھ اور سامان گزک بھی زنبیل سے نکال کے سامنے رکھا مسند بے تکلف بچھا کے خواجہ مے کو منھ سے لگایا بعد سوز و گداز یہ غزل گانا شروع کی

غزل

لب تک آسکے جو ہوئی دسترس جام شراب
عکس خال اپنا چھپا کس جام شراب

دست بدست سے کی لوٹ کے ارادت
بے شکست ایک صدا ہو جرس جام شراب

بات میخانہ مین ساقی جو نئے مین بہکا
تازہ مضمون ہو باندھون قفس جام شراب

ساقی اس دور مین کب آنکھ چرا لیتا ہو
مست آیا فرحت فزا اوس جام شراب

ابھی چشم سیہ مست کو تیرے دیکھا
بنگیا خال لب اسکا مگس جام شراب

بازگشت اپنی ہی یون جانب قلمرو دل
ہوا کوئی بھی فریادرس جام شراب

منتسب شعلۂ آواز سے جل جاؤن گا
نفس شیشہ کو لگا کے نفس جام شراب

دل شکستہ ہون وہ مین ٹوٹ گیا ہون بلکہ
رات بھر گشت کرے محتسب جام شراب

بے خبر قافلۂ عیش گذر جاتا ہو
ورنہ آہنگ نہ سنا تھا جرس جام شراب

لیجیے یا مستی مین وہ صاحب ہوس جام شراب
بیٹھے ساقی کی طرف باز پس جام شراب

جوش مستی ہو عجب قافلہ حسین کہ نہین
گرچہ لوٹا دل آتش نفس جام شراب

غنچۂ دل نرگس میگون کی ہو مژگان مین اسیر
نام لکھوے جو کوئی میرا بس جام شراب

نزع وارد ہے بھی بعد ہو و مرنج خمار
پیر بان ہو جو وہان جرس جام شراب

لگے میخانے کی علت تو نہ بیجے ہرگز

سرِ خورشید پہ اُڑ کر گئیں جام شراب
بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا
دیے نقل نمکین چند بس جام شراب

نخل مینا سے خدا جانے کہ کیا جائے گا کو
عکس مژگان ترا ہے کشش ہے جام شراب
ذوق جلدی ہے گل تنگ ہے بھر ساغر گل

پیجیے ہو نچے تر شیریں جام شراب
مجھکو اُس بوسۂ دندان نے لب از بدر لب
لب نازک کو ہے اُسکے ہوس جام شراب

اُس زندان خانے کے دو نگہبان تھے ایک کا نام قباق زنگی دوسرے کا نام بلداق زنگی تھا اُنکے کان میں جو ذ
کی صدا آئی دونوں متحیر ہوگئے بلداق نے قیماق سے کہا اس زندان خانے میں وہ صدائے دلکش آئی ہے جو
آجتک کانوں سے نہیں سنی قیماق زنگی نے جواب دیا کہ میں یہی بات تجھ سے کہنے والا تھا کہ آجتک علم موسیقی کی تحصیل
میں لاکھوں روپیہ برباد کیا مگر ایسی تانیں کبھی آج تک سُننے میں نہیں آئیں بلداق نے کہا میں تو جاکر دیکھتا ہوں کہ یہ
کیا سانحہ ہے قیماق نے کہا بھائی صاحب آپ خوب آگاہ ہیں کہ یہاں وہ لوگ قید کئے جاتے ہیں جو تا عمر رہائی نہیں
پاتے ہیں خداوند کا حکم ہے کہ یہاں کے قیدیوں تک روشنی نہ پہونچے بلداق نے اُسکا کہنا نہ مانا اُٹھکر اُس حجرے
کے دروازے پر آیا جہاں سے نے کی آواز آرہی تھی دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص بیٹھا ہوا مسند زرنگار پر بیٹھا بجا رہا ہے جیسے ہی
اُسکی نگاہ بلداق پر پڑی غصے سے کہا او مردود اسقدر میں نے تجھکو آوازیں دیں مگر تو نے نہ سُنا آخر خداوند نے مجھے
یہیں سب سامان عنایت فرمایا اور میری تقصیر بھی عفو کردی بلداق یہ سامان دیکھکر حیران ہو گیا دل میں خیال کیا بھلا
قیدی کے پاس ایسے سامان کہاں اور یہ لباس قیدی کو کیونکر ممکن ہوا جو یہ کہتا ہے سب سچ ہے خداوند نے اسکی خطا
معاف کردی اور یہ سامان اسکے واسطے یہاں بھیجا یہ سوچکر بلداق اُسکے آگے بڑھا ہاتھ باندھکے خواجہ سے
عرض کی کہ میں امیدوار ہوں کہ خطا میری معاف فرمائیے میں نے مطلق آپ کا فرمانا نہیں سُنا خواجہ نے جواب دیا
کہ جب تک میں تمہاری شکایت خداوند سے نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا بلداق نے عرض کی خواجہ میں نے آپ کی
بزرگی اکثر سُنی ہے پر جانتا تھا کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں تعجب کرتا ہوں کہ آپ یہاں کیونکر آئے خواجہ نے جواب
دیا ایک گفتگو خداوند سے آگئی تھی اس وجہ سے ایسا ہو گیا میں نے تھوڑی دیر خداوند کا نام لیا انہوں نے میری خطا
معاف کی میں شراب کا بہت عادی تھا خداوند نے میرے واسطے یہیں بھیج دی مسند بھی فرشتے دے گئے اب میں
یہاں سے جاتا ہوں خداوند سے جاکر تمہاری شکایت کرونگا وہ تمہیں جہنم میں ڈالدینگے بلداق ہاتھ باندھے لگا عرض
کی خواجہ صاحب برائے خداوند میری خطا معاف کر دیجیے خواجہ نے کہا ایک شرط سے تمہاری خطا معاف کی جائیگی
کہ تم اپنا دل خداوند کی طرف سے صاف کرو اور کبر و حسد کو اپنے دل سے دور کرو بلداق نے عرض کی میرا دل خداوند
کی طرف سے بالکل صاف ہے اور غرور بھی میرے دل میں بالکل نہیں ہے آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میرا دل صاف نہیں ہے
اور غرور ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے خداوند نے یہ قدرت مجھی مرحمت فرمائی ہے کہ میں دوسرے کے دل کی کیفیت
معلوم کرلیتا ہوں بلداق نے پھر عرض کی خواجہ میرا دل تو بالکل صاف ہے خواجہ نے کہا جبتک تم میری جھوٹی
شراب نہ پیوگے دل تمہارا صاف نہ ہوگا بلداق نے عرض کی خواجہ صاحب مجھے آپ کی جھوٹی شراب پینے
میں کیا عذر ہے خواجہ نے جام اُٹھا کر بلداق کو دیا بلداق اُس جام کو پی لیا پیتے ہی بیہوش ہوا خواجہ نے
اُسکی زبان میں سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اسکی صورت بنکر اس حجرے سے باہر نکلے دیکھا ایک ساحر
سامنے سے آتا ہے جو اپنے بھائی کو آتے دیکھا کہا کیوں بھائی صاحب آپ نے ملاحظہ فرمایا اس حجرے
میں کون تھا اور یہ آواز کہاں سے آتی تھی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ ایک قیدی گا رہا ہے میں نے اُسکو
جاکر دیکھا واقعی بڑا ذی مرتبہ شخص ہے خداوند نے اُسکو ذرا سی بات پر یہاں بھیج دیا ہے یقین ہے کہ جب اسکی تو یہ

قبول ہو جانے کی بیان سے باہر کر دیا جائیگا قیماق نے کہا کیوں بھائی صاحب آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ شخص
بڑا ذی مرتبہ ہی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ اسکو تو دریافت کرو نہیں اگر خلاصہ بیان کرونگا تو تم میری بات کو خلاف
جانوگے قیماق نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہی جو آپکے کلام کو خلاف تصور کروں بلداق نے کہا جب مین
حجرے کے پاس گیا تو مین نے دروازہ کھولا میرے کان مین آواز آئی کہ اے بلداق ادب سے جھک کر سلام کر
کہ یہ شخص بزرگان دین سے ہی اسکو مثل اور قیدیون کے نہ تصور کر نا مین نے جھک کے سلام کیا اس شخص نے جواب
سلام نہ دیا اور مجھپر بقہر و غضب نگاہ کی مین نے آزردگی کا سبب پوچھا اُسنے بیان کیا کہ مین نے کئی بار تجھکو آواز
دی کہ تو نے جواب نہ دیا مین شراب کا بہت عادی ہون اسی واسطے تجھکو پکارتا تھا جب تو نہ آیا تو مجھے خداوند
نے شراب بھیج دی مین نے جو خیال کیا اُسکے آگے زمرد کی صراحیان ہیرے کے جام اور اسباب بیش قیمت
رکھا ہوا ایک مسند زرتار بچھی ہی اُسپر وہ مرد نیک سیرت جلوہ فرما ہی یہ سامان دیکھکر مجھے بہت تعجب ہوا
مین نے اپنی خطا معاف کرانا چاہی پہلے تو اُسنے بچشم نمائی کی بعد مین کہا کہ تیرا دل صاف نہین ہی جبتک صاف دل
کی طرف سے دل صاف نہ ہوگا تب تک تیری خطا معاف نہ کی جائیگی مین نے بہت کچھ منت و سماجت کی
آخر کار اُسکو رحم آیا اپنی جھوٹی شراب مجھکو پلائی شراب کے پیتے ہی میرے سامنے سے پردے
اُٹھ گئے خداوند آئینہ اندام کی صورت نظر آنے لگی اور جو کیفیت مجھکو دکھائی دی اُسکو کیونکر بیان کرون
کہ وہ کیا کیفیت تھی آج تک مین نے نہین دیکھی ایک باغ نہایت پُر بہار نظر آیا اُسمین جسقدر درخت تھے
سب ایسے تھے کہ جو مین نے آجتک نہین دیکھے تھے تھوڑی دیر مین وہ باغ میری نظر سے غائب ہوا ایک مکان
عالیشان نظر آیا اُسمین بھی باغ تھا مگر حسینان زہرہ جمال اُسمین باتین کر رہی تھین مین نے اُنسے ہمکلام ہونے کی
جو خواہش کی سب میری طرف مخاطب ہوئین کسی نے میرے گلے مین ہاتھ ڈال دیے کسی نے مجھے گلہائے
باغ توڑ کر دیئے غرض ہر ایک نے میری ایسی خاطر کی کہ مین خود فراموش ہو گیا اسکے بعد وہ سمان میری
نگاہ سے غائب ہوا اور کیفیتین نظر آئین بجز خداوند تشریف لائے اُنھون نے مجھے فرمایا اے بلداق
جو دو مجھے موسیقی کا زیادہ شوق ہی تم مجھے بہین کمال عطا کرتے ہین یہ کہکر میرے گلے پر ہاتھ پھیرا مجھے اُسمین
کمال حاصل ہو گیا مگر ابھی تک امتحان نہین کیا ہی اب ارادہ ہی کہ ایک ٹھکانے پر بیٹھکے آزماؤن قیماق نے کہا
بھائی صاحب اگر سردار صاحب کے پاس تشریف لے چلیے اور اُنکو اس کیفیت سے اطلاع دیجیے تو وہ آپ
کی توقیر سوا کرین بلداق نے جواب دیا کہ مجھے اسکی ضرورت نہین ہی کہ میری توقیر کوئی سوا کرے اور مجھے اچھا
جانے کیونکہ جب خداوند میری خاطر کرتے ہین تو پھر مجھے بندون کی خوشامد کرنا کیا ضرور ہی ایسا نہو
یہ بات خداوند کے خلاف ہو قیماق نے کہا بھائی صاحب اسمین تو کوئی بات ایسی نہین ہی کہ خداوند
کے خلاف ہو اور وہ آپ سے آزردہ ہون بلداق نے کہا صاحب مین اس کیفیت کے بیان کرنے
کو ہرگز نہ جاؤنگا ہان یہ ہو سکتا ہی کہ تم جا کر کہو اور وہ تمھارے کہنے سے مجھکو طلب کرین یا خود سے لینے
آئین تو مین اُنکی محفل مین جاؤن اپنا کمال بھی اُنکو دکھاؤن اور خداوند کی تعریف و توصیف بھی بیان کرون
مجھسے جو باتین فرشتون نے راز کی بیان کی ہین مین سب صاف صاف کہونگا قیماق یہ سنکر وہان سے سردار
کے پاس چلا سردار وہاں شخرف جادو تھا کئی ہزار ساحر اُسکے پاس ملازم تھے زندان خانے کا انتظام کرتا تھا
قیماق اسکے پاس آیا سب کیفیت بیان کی شخرف نے کہا اے قیماق مین خود تمھارے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر قیماق کے

ہمراہ آیا بلداق کے سامنے آکر سلام کیا اپنے ہمراہ بارہ دری مین لے گیا بلداق نقلی نے دیکھا کہ بارہ دری
بہت آراستہ ہی اسباب زینت بہت بیش قیمت وہان موجود ہی بلداق نقلی چارون طرف دیکھنے لگا شنجرف
جادو نے کہا ای بلداق جادو تم کیا دیکھتے ہو بلداق نقلی نے جواب دیا جو کچھ مجھکو نظر آتا ہی تم لوگ نہین دیکھ سکتے شنجرف
نے کہا اگر اسکے اظہار مین کوئی نقصان نہو تو بیان کرو بلداق نقلی نے کہا اسوقت خداوند نظر آتے ہین مجھسے
فرماتے ہین کہ ای بلداق علم موسیقی مین تیرا کوئی ہمسر نہین ہی اور فن ساقی گری بھی تجھسے بہتر کوئی نہین جانتا ہی بلکہ
فرمایش کرتے ہین کہ اگر جی چاہے تو کوئی غزل شروع کر اور شراب بھی محفل مین طلب کر کہ قدرت شریک صحبت
ہونگے شنجرف جادو نے کہا ای بلداق جادو کیا خداوند یہ فرماتے ہین کہ مین شریک صحبت ہونگا بلداق نقلی
نے کہا یہی تو کہتے ہین شنجرف نے کہا تم گانا شروع کرو مین ابھی ساقی بچون کو بلاتا ہون شراب محفل مین حاضر ہوتی ہی
تمھین آج سب کو تقسیم کرنا دیکھین تجھ مین کیسا کمال [illegible] ہوا بلداق نقلی نے جو یہ بات سنی خوش ہوے گنگنا کر
بجوش الحال یہ غزل شروع کی

غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون خیمۂ لیلی ہی سویدا ہمکو
رکھکے بس اب ای چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے جلے عصا گردون مینا ہمکو
دل شکستہ گر اس بار نے سمجھا ہمکو
تجھ پہ جن دیکھے ہی غش جسنے کہ دیکھا ہمکو
ہو دی جنبش لبہاے جراحت پس قتل
دلکا رہنا نظر آتا نہین اصلا ہمکو
خال سرمہ کا نہین چاہیے زیبایش کو
یک [illegible] سے اسی [illegible] کا [illegible] ہمکو
کون خطیدہ تھا خاک سر کو پہ تیری
وہ محبت سے دیا سلسلہ پا ہمکو
دیکھا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹ گئے
یہ ہدف کسنے کیا تیر جفا کا ہمکو
ہم وہ ہین رند کہ اس عالم پیری مین بھی ہی
ہی سودا مین ترے آنے کا جو دھڑکا ہمکو
بستگی دل کو ہی کیون اسکی زلف کے ساتھ
بھاگ گئے ہی دو ہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جب بجا نام تو جون لعل قدم چھوڑ گیا
دیدۂ دل اب تمکو ہمارا ہی تمھارا ہمکو
اثر کفر ہی طاعت سے بھی اپنی پیدا

دانۂ خرمن ہی دو جہان قطرہ ہو دریا ہمکو
کر [illegible] آب نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اسنے خط دو [illegible] سے لکھا ہمکو
مجھے جانا کہ ابھی خاک سے پیدا ہو
[illegible] کیون کرتے ہی [illegible] سے باندھا ہمکو
دعا جی جو خط [illegible] مین ہی لکھا ہمکو
کر دیا [illegible] آخر سبب ایسا ہمکو
کس لب تیغ کے بوسے کا ہی لپکا ہمکو
ہم وہ [illegible] ہین [illegible] جون [illegible]
اخر [illegible] بھی زیبا ہمکو
[illegible] وفات
[illegible] محفل [illegible] آیا ہمکو
کل [illegible] عداوت مین بھی اس ظالم کی
ہم [illegible] کیون آپ نے [illegible] ہمکو
ہم سفر [illegible] نہ سکا اوئی بھی اپنا لیلی
اس میخانہ سے جون [illegible] مینا ہمکو
[illegible] یہ کہ مرتے ہین ہم بھی قبر
[illegible] سبب کچھ نہین کھلتا یہ معما ہمکو
کس سے [illegible] دستی ہی ہماری [illegible] لطف
خاک گم ہوتے گئے ڈھونڈتے عنقا ہمکو
بھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہی وہ مست
نقش سجدے کا ہی پیشانی پہ ٹیکا ہمکو

آئے ہی جب مین نظارۂ گل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ دل اپنا ہی صحرا ہمکو
للہ الحمد کہ [illegible] ہی سودا ہمکو
شوق مستی مین ہی گلگشت چمن کا ہمکو
چھوڑ ہونے دے ترپ کی ابھی [illegible] بسمل
باعث رشک ہوا عشق ہمارا ہمکو
لیکے اشک بہا جون کف دریا ہمکو
یہ تو یون مضطرب ورسینے مین [illegible]
اسے یہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو
اشکا قطرہ مژگان سے لہو ہوکے گرا آخر کار
کہ رہے وصل کی تا مرگ تمنا ہمکو
ہنسی آواز سے جون [illegible]
آکر اگر زہر بھی دیتا ہی تو میٹھا ہمکو
تلخی ہی ہجاے عرق ہجران [illegible] پیکان
[illegible] دو پہونچا نے گیا تا لب دریا ہمکو
سنگدل [illegible] اب کو دین بھی [illegible]
[illegible] ڈالیگا بس رشک [illegible] ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ گردش آہو کی طرح
[illegible] ان سے ہی سراپا ہمکو
اور [illegible] دکھان ہو [illegible] حضرت دل
کیا [illegible] ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
نقش [illegible] کی طرح [illegible] محبت مین ملا

حسرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پائے
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو
ہم ہیں جسکی طرف جون گل بازی آئے
خفا لمحا خیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
پھرتے ہی نگہ کے پھیر نگلے گلے پر خنجر
آ گیا مارے خجالت کے پسینا ہمکو

ایکدم تنگ وہ آئے تھے بغل مین اسپر
ہو بشرطے ترے آنیکا بھروسا ہمکو
ہو بیٹھینگے لاغری ضعف لسان فرخ شوق
پاس آنے نہ دیا دوری پھینکا ہمکو
ہر قدم پانون پھسلتے ہین جادہ سرخت
ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایما ہمکو

غم دوری نے کیا تنگ ہے کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
تیری جانب پہ پرواز ہی اچھا ہمکو
رشک تھا لینے دو تنے ہین کہ ابھی خدا نے
ہجون تو نے ترکا ٹون مین گھسیٹا ہمکو
گرمی تپ سے ہوا سوز درون جوافشان

بلداق نقلی نے اس شوق الحالی سے یہ غزل گا ادا کیا کہ شخرف فہمیدہ اور حقیقدار کہ یہ وقت
محفل ابھی جمع تھے سب کے سب کا ہو گیا دیر تک سب پر حالت وجد طاری رہی جب عرصہ ہوا تو شخرف جادو نے ہوشیار ہو کر کہا کہ بلداق جادو
واقعی تمہین خداوند آمنہ اندام نے گانے مین کمال عطا فرمایا ہے اب سوا تمہارے دوسرا اس فن مین کامل نہین ہے یہ تمہارا ہی حصہ ہو چکا مگر
افسوس ہے کہ تمہاری ساقی گری بھی ہمنے نہین دیکھی بلداق نقلی نے کہا اب مجھکو بھی ہر لحظہ انتظار رکھو آج ایک کمال تمنے دیکھ لیا میری
بھی خاطر جمع ہوگئی اور اب یہ بھی یقین ہو گیا کہ فن ساقی گری مین بھی تمہین مجھ سے کمال حاصل ہو گیا ہوگا شخرف نے کہا اگر مجھ پر شفقت ہے
فرمائیے کہ کمال ساقی گری بھی دکھا دیجے تو میری حسرت نکل جائے بلداق نے جواب دیا کہ اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو لیجیے کیا انکار
یہ کہکر شراب کی صراحی اٹھالی جام مین شراب انڈیلی سر پر شراب کے جام کو رکھا گت ناچنا شروع کی شخرف نے جو یہ کیفیت
دیکھی دنگ ہو گیا بلداق نقلی وہ جام سر پر لئے ہوئے شخرف کے قریب آیا جھک کر سر سے جام دیا کہا کہ شخرف اسطرح مجھے
دوستون نے شراب پلائی تھی اگر کبھی اور کسی نے تجھے اسطرح شراب پلائی ہو تو مجھ سے بیان کر شخرف جادو نے جواب دیا کہ اے ہمدم
آج تک اسطرح کی ساقی گری کسی کی بھی نہ تھی مین تعجب مین تھا کہ فن ساقی گری مین تمہین کیا کمال حاصل ہے بلداق نقلی نے کہا ابھی
اس شراب کی کیفیت تمہین نہین معلوم ہوئی جب جام پی جاؤگے تو حالت معلوم ہوگی تمام خدائی تمہارے زیر نگاہ ہوگی جنت کی سیر کروگے
لاکھ ریگا دوزخ کا مزہ دیکھو گے شخرف جادو نے جلدی سے جام بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو بلداق نقلی نے تمام اہل محفل کو
شراب پلائی سب کی آنکھون مین سرسون پھولی ایک نے دوسرے کی طرف مخاطب ہو کر کہا دیکھو خداوند آسمان مین سب مجھے فرماتے
ہین کہ ہم سب تجھے اپنے ہمراہ جنت مین لے چلتے ہین دوسرے نے کہا او کمبخت دیوانہ ہوا ہے خداوند مجھے کہتے ہین کہ ہمارے ہمراہ
فرشتون کے پاس چل تیسرے نے کہا کیا خبط ہو گیا ہے خداوند ہمسے کہ رہے ہین کہ مین سب تجھے جہنم مین پھینکدونگا یہ کہکر سب نے اٹھنے کا ارادہ کیا
بیہوشی نے مہلت نہ دی گر گر کر بیہوش ہوا بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا اے سپہ سالار دربار کو تم سب نے کیا سمجھا ہے جو ایسی بہکی
باتین کر رہے ہو سب نے جواب دیا تیرے دربار کی حقیقت کیا ہے شخرف کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا اپنی جگہ سے اٹھا دو قدم چلکر گرا
بیہوش ہو گیا پھر تو جو تھا زمین پر گر کر بیہوش ہوا جب سب بیہوش ہو چکے تو بلداق نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو بن خواجہ
امیہ ضمری عیار صاحبقران ثانی نعرہ کر کے خنجر نکالا پہلے شخرف کا سر جدا کیا پھر سب کا قصہ پاک کیا مال اسباب لیا لاشون
کے کپڑے کٹوا ڈالے سب کو برہنہ چھوڑ کے خواجہ وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک نامدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو زمین برف مین روبرو صاحبقران عمر زادے کے بوجہ تکلیف کے شاہزادے کو ہوش نہ تھا جب آنکھ کھلی اپنے کو
ایک میدان وسیع مین پایا بخت جگر نے حیران ہو کر چارون طرف دیکھنے لگے لشکر بھی نظر نہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ یہ نیرنگ طلسم معلوم
ہوتا ہے لشکر چھوٹ گیا عجائب غرائب طلسم مین مبتلا ہو کر اس جگہ پہونچے یہ سب کے بعد بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا ایک طرف

روانہ ہوئے قریب دو کوس کے راہ طے کی ہوگی کہ شاہزادے کو ایک برج پتھر کا دکھائی دیا بدیع الملک اُس برج کی طرف چلے قریب پہونچے تو دیکھا اُس برج کے اندر ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہی آگے اُس کے اسباب سحر رکھا ہی ایک مجمر آہنی میں کچھ لوبان و گوگل وغیرہ سلگ رہا ہی بدیع الملک اُس برج کے قریب آئے ساحر نے گردن اُٹھا کے بدیع الملک کی طرف دیکھا دیر تک دیکھا کیا بدیع الملک بھی برج کے قریب کھڑے رہے جب ساحر نے خیال کیا کہ اب یہ جوان کام نکریگا تو مجبور ہو کے کہا ای جوان تو کون ہی اور اس صحرا میں کیا کرنے آیا ہی یہاں کوئی نہیں آسکتا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ میں بندۂ خدا ہوں زمین برف سے گذر نا چاہتا تھا غرق ہوگیا جب مجھے ہوش آیا اپنے کو ایک میدان میں پایا اسطرف چلا آیا دیکھوں اب تقدیر کہاں لیجاتی ہی ساحر نے پوچھا ای جوان تو زمین برف پر کیوں آیا تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ میں مرحلہ خوش چشم کی طرف جاتا تھا ساحر نے کہا وہاں جا کر کیا کرتا بدیع الملک نے فرمایا تجھے اس تحقیق کی کیا ضرورت ہی ساحر نے کہا میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس طلسم میں تیرا آنا کیونکر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اس طلسم میں ہم خاص اس سبب سے آئے ہیں کہ ہمارے مجرم زمرد ثانی اور بجنگان اور تورج اور فیروز ستارہ پیشانی یہاں پوشیدہ تھے پہلے ہمنے اشراق سے اُن لوگوں کو طلب کیا جب اشراق نے دینے سے انکار کیا تو ہم مجبور ہو کے اس طلسم میں آئے ایک مجرم کو پایا اُس کو قتل کیا اب تورج و زمرد و بجنگان باقی ہیں اگر خدا اپنا فضل کریگا تو ان کو بھی واصل جہنم کر کے خانہ کعبہ جائینگے ساحر نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی کہ تو بارادۂ فتاحی طلسم یہاں آیا ہی ای جوان مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی اسوجہ سے چند نصیحتیں تجھکو کرتا ہوں اگر میرا کہنا قبول کریگا راحت پائیگا اور اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو مارا جائیگا اول تو یہ وہ طلسم نہیں جسکو تو فتح کر سکے یہ جائے سکونت خداوند آئینہ اندام ہی جب وہ آسمان سے زمین پر آتے ہیں تو یہیں قیام فرماتے ہیں اس میں سب کارخانے قدرت کے ہیں کوئی چیز سحر سے نہیں بنی ہوئی ہی علاوہ اس کے یہاں کے اشجار و اثمار و کوہ و دریا زمین و صحرا سب خداوند کے تابع فرمان ہیں اگر اس وقت وہ زمین کو حکم دیدیں تو طبقہ اُڑ جائے تیرا پتہ بھی نہ معلوم ہو اگر دریا کو حکم دیں تب تجھے مع تیرے لشکر کے غرق کرے اگر پہاڑوں کو حکم دیں تو تجھپر پھٹ پڑیں اسی طرح ہر چیز تجھکو ہلاک کر سکتی ہی اور اپنی جرأت و ہمت و سحر پر نازاں نہ ہو کہ یہاں کوئی چیز تجھے کام نہیں دے سکتی ہی بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا کہ ساحر میں ساحر اور سحر دونوں کو بُرا جانتا ہوں میرے مذہب میں سحر حرام ہی میں بفضل خدا تیسیر رکھتا ہوں اور آئینہ اندام ایک مرد مکار ہی یہ سب کارخانہ سحر کا ہی اگر خدا نے چاہا تو اس سب کو برباد کرونگا زمرد و بجنگان و تورج کو یا قتل کرونگا یا مسلمان کرونگا اُس کے بعد خانہ کعبہ جاؤنگا صاحبقران دوران کے حضور میں باریاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہونگا ساحر نے جو بدیع الملک کی یہ تقریر سنی جواب دیا کہ ای جوان یہ تیرا خیال خام ہی ہرگز ایسا ارادہ نہ کرنا ابھی تک تجھپر خداوند آئینہ اندام کا عتاب نہیں نازل ہوا ہی صرف تجھکو یہ تکلیف اس واسطے دی گئی ہی کہ تو اپنے ارادے سے باز رہے ورنہ اس صحرا میں تیرا کیا کام تھا اب اگر تو اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہی تو میرے ہمراہ چل میں تجھے قنداب جادو کے پاس لیچلوں وہ یہاں کے خداوند کا وزیر معتمد مشہور ہی اور ایک وقت خداوند کے پاس جاتا ہی جو کیفیت یہاں گذرتی ہی سب خداوند سے بیان کرتا ہی اگر تو میرے ہمراہ قنداب جادو کے پاس چلیگا تو میں تیری تقصیر معاف کرا دونگا جسوقت

قنداب جب وہ خداوند کے پاس جائیگا تجھے اپنے ہمراہ لیتا جائے گا خداوند کو جا کر سجدہ کرنا وہ تیرا قصور
معاف کردینگے شکر بھی ملجائیگا اپنے مکان کی طرف واپس جانا پھر کبھی ایسا خیال دلمین نہ لانا اور سوائے
میرے قنداب جادو کسی کی سفارش قبول نہین کریگا اول تو کون ایسا ہی جو اُس تک تجھے لیجا سکے وہ
خود یہان خداوند خر دشہور ہی جو جو حال گذرتا ہی سب اُس کو معلوم ہوجاتا ہو ہر ایک کے دل کی کیفیت
صورت دیکھکر بیان کردیتا ہی اگر تجھے یقین نہ ہو تو میرے ہمراہ چل مین تیرے باب مین کچھ نہ کہونگا وہ خود
تیرے دل کی کیفیت بیان کردیگا بدیع الملک نے جواب دیا اب جو کچھ تجھکو کہنا تھا وہ کہ چکا مگر میری بات
کو قبول کر کہ تیری جان بچے ساحر نے کہا اے جوان تیری کیا بات ہے جسکے نہ قبول کرنے سے میری جان جائے گی
بدیع الملک نے فرمایا اگر اسلام قبول کر اور آئینہ اندام جادو پر لعنت کر تو ممکن ہی کہ تیری جان بچے ورنہ ابھی
تجھے قتل کر ڈالونگا ساحر یہ بات سنکر ہنسا کہا اے جوان مجھے کوئی ہلاک نہین کرسکتا اول تو میرا چھوٹا بھائی جس کا
نام قنداب جادو ہی یہان کا خداوند خر دشہور ہی اُس کے سبب سے خداوند نے میری زندگی ہمیشہ کی
کردی اسی سبب سے مین اس صحرا مین آکر بیٹھا ہون اور لوگ مجھکو عالم مذہب آئینہ پرستی کہتے ہین
بزرگان دین سے ہین لوگ مین بعض ہمارے ساتھی زمین کے نیچے موجود ہین مگر خداوند کی عبادت
شب و روز کیا کرتے ہین جس وقت ہم کسی کو دیکھنا چاہتے ہین خداوند سے درخواست کرتے ہین خداوند
اُنکی صورتین ہمین دکھا دیتے ہین اگر ہوس کلام ہوتی ہی تو اُنسے کلام بھی کر لیتے ہین ایک سبب تو میرے
نہ مرنے کا یہ بھی ہی دوسرا باعث یہ ہی کہ تو غیر ساحر ہی ایک اشارہ کردون تو ابھی جلکر خاک ہو جائے تیری
یہ مجال نہین ہی جو مجھکو قتل کرسکے بدیع الملک نے فرمایا او گمراہ کیا بیہودہ بکتا ہی سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا
نہین اگر تو ساحر ہی تو کیا کرسکتا ہی مینے بہت سے ساحرون کو مسلمان اور ہزارون کو واصل جہنم کیا ہی تیری یہ طاقت
نہین ہی جو بے اسلام قبول کیے ہوئے ہمارے ہاتھ سے امان پائے یا زندہ بچ جائے اب زیادہ تقریر کو طول
نہ دے آئینہ اندام پر لعنت کر مذہب اسلام اختیار کر ساحر نے جب دوبارہ ایسے کلمات سخت سنے ہکو صبر
نہ رہا بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا آگ برسنے لگی مگر بدیع الملک نوجوان کو گزند نہ پہونچا ساحر دیکھکر حیران ہوا
کہا اے جوان تو بیشک ساحر ہی مجھسے پوشیدہ کرتا ہی دیکھ اب مین سحر کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے سحر
کر ہم پر تیرا سحر اثر نہ کریگا ساحر نے اپنی جھولی سے ایک کاغذ نکالا بدیع الملک کی طرف پھینکا وہ کاغذ ایک
ابر بنکر بدیع الملک کے نزدیک آیا جلکر زمین پر گر پڑا ساحر نے جو یہ حال دیکھا کہا اے جوان تو اپنے سحر پر نازان
ہی اسی سبب سے اس طلسم کو فتح کرنے آیا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین سحر کو حرام جانتا ہون ساحر
نے کہا مین تیری بات کا یقین نہین کرتا مگر ایک سحر اور کرنا چاہتا ہون اگر تو میرے اس سحر سے بچ جائے گا
تو اور سامان کرونگا بدیع الملک نے فرمایا جب تک تیرے مزاج مین آئے سحر کر مین موجود ہون مگر آخر
مین تجھے اسلام قبول کرنا ہوگا اگر انکار کریگا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا ساحر نے کہا مین ایک سحر اور
کرون پھر جواب دون یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا تھوڑا خون ہاتھ مین لیکر آسمان کی طرف پھینکدیا بدیع الملک
نے دیکھا جسقدر قطرے خون کے اس نے پھینکے تھے اُسیقدر ساحر اس کے ہمصورت زمین پر گرے سب
ملکر بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے نے تلوار میان سے لی ایک ساحر جو سب سے آگے تھا اُس کو
قتل کیا جیسے ہی وہ زمین پر گرا بہت سے ساحر پیدا ہو گئے وہ سب بھی بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے ۲۰

نے دیکھا تو ساحر مر کے گرا ہے اُس کے ٹکڑے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا اُسی خون سے ساحر نکل نکل کر
آئے بہت شاہزادہ حیران ہوا دل میں خیال کیا کہ اگر تمام عمر اس سے لڑونگا تو بھی یہ مرحلہ سر نہ ہوگا یہ سوچ کے
بدیع الملک نے صبر کیا تلوار روکی ساحر قریب آگئے شاہزادے نے پھر تلوار چلائی ساحروں نے اُن پر
جھکائی جسپر تلوار پڑی مر کے زمین پر گرا ٹکڑے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا ساحر نکلنے لگے بدیع الملک
تا شام اسی طرح جنگ کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک میں طاقت پیکار باقی نہ رہی بیہوش
ہو کے زمین پر گرے اُس ساحر نے نعرہ کیا منم سیراب جادو نعرہ کر کے بدیع الملک کے قریب آیا اپنی
جھولی سے قید آہن نکال کے شاہزادے کو مسلسل کیا اس کو یہ خیال تھا کہ یہ جوان سحر بھی خوب جانتا ہے اسی
خوف سے زبان میں سوزن بھی دیدیا اور اسی برج میں لا کر ڈال دیا جو اس نے بزور سحر کے بلانے کے … کیا
کیا بدیع الملک کو ہوشیار کر کے کہا اے جوان اب اپنے کو کس حال میں پاتا ہے … اس نے ایک دستک
دی شاہزادے نے دیکھا دو ساحران زنگی قوی تن اس کے سامنے آئے سیراب جادو نے کہا اس
جوان کو قنداب جادو کے پاس لیجاؤ اور میری طرف سے کہنا کہ یہ شخص سحر میں طاق ہے اس طلسم میں برائے
فتاحی آیا ہے اس کو خداوند کے پاس بھیجا اگر دوسرا ساحر اس سے مقابلہ کرتا تو ہرگز فتح نہ پاتا میں نے بڑی کوشش اور
جانفشانی سے اس کو اسیر کیا ہے خبردار اس کی زبان سے سوزن نہ نکالنا ورنہ یہ پھر ہاتھ نہ آئے گا زنگیوں نے
کہا غلام یونہیں عرض کر دینگے یہ کہکے زنگیوں نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا شاہزادے نے وہاں سے
روانہ ہونا اچھا جانا ورنہ ممکن تھا کہ قید توڑ ڈالتے زنگیوں کے ہمراہ جب دو کوس چلے گئے تو بدیع الملک نوجوان
نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان آہنی بنا ہے زنگی بدیع الملک کو اس پھاٹک کے اندر لیکر آئے شاہزادے
نے دیکھا ایک شہر ہے مگر رات تھی خاطر خواہ کیفیت نہ دیکھ سکے اور اہل شہر نے بھی بدیع الملک کو اچھی طرح نہ دیکھا زنگی
قریب دار الامارہ شاہی پہونچے اُسی وقت چوبداروں کو بلایا کہا جا کر خداوند ثانی سے عرض کرو کہ آپ کے
بھائی صاحب نے طلسم کشا کو اسیر کر کے بھیجا ہے در دولت پر حاضر ہے اُسکے بارے میں کیا حکم ہوتا ہے چوبدار یہ
خبر لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے زنگیوں سے کہا خداوند ثانی فرماتے ہیں کہ شب بھر
طلسم کشا کو زندان میں اسیر رکھو صبح کو ہم اپنے سامنے بلائینگے زنگی بدیع الملک کو زندان خانے میں
لائے شب بھر شاہزادہ زندان خانے میں رہا جب اسیر مغرب یعنی آفتاب عالمتاب زندان خانہ
مشرق سے رسن ضیا سے صبح میں مسلسل فلک چہارم پر آیا تو زنگیوں نے بدیع الملک کو زندان سے
نکالا اپنے ہمراہ لیکر چلے شاہزادے نے کیفیت شہر اچھی طرح دیکھی اور لوگوں نے بھی بدیع الملک
کو دیکھا بعض نے جو جاہ و جلالت پر نگاہ کی بڑے سلام ہاتھ اٹھا کیا بدیع الملک نے اشارے سے
جواب سلام دیا بعض نے کہا یہ شخص بڑا جری معلوم ہوتا ہے کہ اس طلسم کی فتح کو آیا ہے بعض کہتے
تھے یہ جوان بھی کسی اقلیم کا بادشاہ ہے یہ نہیں معلوم اس طلسم میں کیوں آیا اسی صورت سے بدیع الملک
کو قنداب جادو کے مکان پر پہونچے زنگیوں نے چوبداران کو بلایا عرض کرو کہ قنداب جادو
اس وقت دربار میں بیٹھا تھا بہت سے لوگ وہاں موجود تھے چوبداروں نے جا کر کہا کہ آپ کے
بھائی صاحب نے اسیر کر کے یہاں بھیجا ہے وہ موجود ہے کیا حکم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا اپنے سامنے
لاؤ چوبدار باہر آئے زنگیوں سے کہا خداوند ثانی اندر طلب فرماتے ہیں زنگی بدیع الملک کو قنداب

سکے سامنے لائے شاہزادے نے دیکھا ایک ساحر ضعیف ریش سفید تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہے تخت کے
نیچے دو شیر ببر بیٹھے ہوئے اُس کی صورت دیکھ رہے ہیں گویا منتظر ہیں کہ جو کچھ وہ کہے وہ کریں بدیع الملک
نے اور سب دربار کو دیکھا مثل اہل اسلام سلام کیا قنداب شاہزادے کی صورت و جرات دیکھ کر
دنگ ہو گیا زنگیون سے کہا زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دو زنگیون نے زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دی قنداب نے کہا
اس جوان کی زبان سے سوزن بھی نکال دو اگر ساحر ہے تو بیان کیا کر سکیگا زنگیون نے کہا آپ کے
بھائی صاحب نے منع کیا ہے قنداب نے کہا وہ اس سے خائف ہونگے اس سبب سے منع کیا مگر تم سوزن
اس کی زبان سے نکال لو زنگی بڑھے کہ سوزن شاہزادے کی زبان سے نکالیں بدیع الملک نے جھٹکا دیا
کہ ہتھکڑی ٹوٹ گئی اپنے ہاتھ سے سوزن نکال کے پھینک دیا قنداب نے جو قوت بدیع الملک کی دیکھی اسکو
اور زیادہ حیرت ہوئی کہا اے جوان تو نے اتنی بڑی گستاخی میرے سامنے کی نہین جانتا کہ مین کون ہون شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب مین خوب جانتا ہون کہ تو ایک مرد مکار ہے اور آئینہ اندام ملعون کی طرف سے
یہان حکومت کرتا ہے مجھکو خود یہانتک آنا منظور تھا ورنہ ممکن تھا کہ مین قید توڑ ڈالتا قنداب نے کہا
اے جوان تو اس طلسم مین کس ارادے سے آیا ہے بدیع الملک نے کل حقیقت بیان کی قنداب نے جواب دیا
اے جوان تو نے بہت سے طلسم فتح کیے مین نے اکثر لوگون سے تیری شجاعت کی تعریف سنی مگر یہ طلسم نہین ہے یہ جاے
سکونت خداوند ہے یہان کوئی آ نہین سکتا ہے نہین معلوم خداوند کو تیری کیا خاطر منظور تھی جو اب تک انھون
نے تجھکو زندہ رکھا ورنہ کب کا مرچکا ہوتا بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب سوا خدا کے کوئی کسی کے مارڈالنے
پر قادر نہین ہے اور آئینہ اندام تو ایک مکار ہے اُس کی کیا طاقت جو کسی کو مار ڈالے قنداب نے جو یہ بات
بدیع الملک سے سنی کہ آئینہ اندام مکار ہے اس کو تاب نہ رہی ایک ساحر اس کے پہلو مین بیٹھا تھا اُسکی
طرف مخاطب ہو کر کہا اس جوان کو ابھی جلادے اس ساحر نے کچھ پڑھکے دستک دی ایک بار بجلی گری کہ سبکی
آنکھین بند ہوگئین بعض لوگ بیہوش ہوگئے مگر بدیع الملک نوجوان جسطرح کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا بھی
خوف نہ کیا نہ بجلی نے کچھ نقصان پہونچایا قنداب جادو متحیر ہوا کہا اے زرتاب جادو تینے کیسی بجلی گرائی جسنے
کچھ تاثیر نہ دکھائی زرتاب نے کہا اس جوان کو سوا آپ کے اور کوئی نہین جلا سکتا مین نے تو چاہا تھا کہ اسکی
خاک تک یہان باقی نہ رہے مگر اُسپر ذرا بھی اثر نہ ہوا قنداب نے اس کی طرف بغور دیکھا کہ اسکا رنگ سیاہ ہو گیا
پھر بدیع الملک کی طرف دیر تک دیکھا کیا شاہزادہ بھی آنکھ لڑائے رہا جب عرصہ گذرا تو قنداب جادو نے
آنکھ جھپکائی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو نے اس دربار مین آنکھ نیچی
کرلی کیا سمجھ کے میری طرف دیکھا تھا قنداب کو یہ بات اور بری معلوم ہوئی سامنے تلوار رکھی تھی کچھ اسم
اُس تلوار پر پڑھکے بدیع الملک کی طرف پھینک دی تلوار زمین پر گری اس نے دیوار کی طرف مخاطب
ہو کر کہا اے دیوار اس جوان پر گر پڑ کہ دب کے مرجاے بدیع الملک اُس دیوار کے قریب کھڑے تھے دیوار
کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی سب نے کہا یہ کیا غضب ہے آج سب چیزین آپ کے احکام کی تعمیل کیون
نہین کرتی ہین قنداب نے کہا خداوند کو اس کا ہلاک ہونا منظور نہین ہے ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا تھا
اُس نے [illegible] اس لڑکے کی نسبت یہ شخص آخر مین خداوند کا بندہ خاص ہونے والا ہے اس سبب سے
مین نے دیوار کو روک دیا ورنہ ابھی اس پر دیوار گر پڑتی اور یہ ابھی دب کے مرجاتا بدیع الملک نے فرمایا

ای قنداب اب تجھے انصاف لازم ہی اپنے دلمین خیال کر اس وقت آئینہ اندام جادو کا نام لیکر تو نے
دیوار سے خطاب کیا اگر دیوار نہ گرتی پہلے اُسی مکارہ کا نام لیکر تلوار میری طرف پھینکی اُس سے بھی مجھے خدا
نے بچایا اور دیوار بھی اُسی کے نام کی شرکت سے گری ہی اب اگر انصاف کر تو اُس دین باطل کو ترک کرکے
مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قنداب جادو بدیع الملک سے یہ بات سنکر سر
بگریبان ہوا اور تخت سے اُترکر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی ای شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا
مین بہت صحیح ہی در حقیقت مذہب آئینہ پرستی بالکل خلاف ہی اور اسلام اشرف ادیان ہی امیدوار
ہون کہ مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرما کر میری خطا معاف کیجئے بدیع الملک نے قنداب جادو کا سر
قدمون سے اُٹھا کر چھاتی سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا قنداب جادو مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار آپ تخت پر تشریف رکھیں مین خدمتگذاری مین مصروف ہون بدیع الملک
نے فرمایا اے قنداب جادو ہمین پروا سے تاج و تخت بالکل نہین ہی خدا یہی تخت مبارک کرے ہم لوگ
فی راہ دین اسلام ہین ہمین طمع دنیا سے مطلق علاقہ نہین قنداب جادو نے بہت کچھ کہا بدیع الملک
نے منظور نہ کیا اُسی کو تخت پر بٹھایا آپ دنگل زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے قنداب نے اپنے اہل دربار کی
طرف مخاطب ہو کر کہا تم لوگ اگر میرا ساتھ دینا چاہتے ہو تو اس دین باطل کو ترک کرو اور اطاعت آقاے
نامدار کی اختیار کرو سب نے کہا ای شہنشاہ ہم آئینہ پرستی ترک کرتے ہین کیونکہ اس وقت آئینہ اندام جادو
کی حقیقت معلوم ہوگئی اگر اُس مکارہ مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو دیوار ہی گر پڑتی یا تلوار ہی آقاے نامدار کے گلو تک
گزند پہونچاتی سب مسلمان ہوئے بدیع الملک نامدار کو خوشی حاصل ہوئی قنداب جادو نے عرض کی ای
شہریار آپ خاطر جمع رکھیں مین حضور کو صاحبقران زمان تک پہونچا دونگا اور اس طلسم کی تمام نشیب و فراز
غلام کو بخوبی معلوم ہین انشاء اللہ تعالیٰ سب خدمت والا مین عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب
جادو مین یہان زیادہ نہین رہ سکتا کیونکہ صاحبقران میرے واسطے بہت مضطرب ہونگے مناسب ہی
کہ آج ہی یہان سے سفر کرون قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر آپ ایسا عزم ظاہر کرینگے تو غلام
کے دلمین جسقدر حوصلے ہین وہ نہ نکلینگے ابھی تو یہان کے اہل شہر کو بھی یہ بات نہین معلوم ہوئی ہی میرا مدعا یہ
ہی کہ تمام اہل شہر آئینہ پرستی ترک کرکے مذہب حق اختیار کرین اور ایک شہر اس طلسم مین مسلمان ہو جائے
اُس وقت مین آپ کے ہمراہ رکاب چلونگا اور صاحبقران ثانی کی قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نے
فرمایا تمہین اختیار ہی مجھے تمہارا رنج گوارا نہین قنداب جادو نے عرض کی غلام سب انتظام بہت جلد کریگا
ایک ہفتے سے زیادہ حضور کو یہان تمام زمانے کی تکلیف نہ ہوگی بدیع الملک نے منظور کیا قنداب جادو
نے اسیوقت ارکین دولت کو طلب کیا سب سے کہا شہر مین منادی کیجاے کہ کل سے سب اہل شہر ہمارے
مہمان ہین سب کو شریک دعوت ہونا چاہیے ایک ہفتہ تک سب کی دعوت رہیگی کچھ امور ضروری بھی سب سے
کہے جائینگے ارکین دولت نے سب انتظام کیا شہر مین منادی ہوگئی کہ حکم سلطانی ہی کہ تمام اہل شہر کل سے ہمارے
مہمان ہین سات روز تک سب کی دعوت رہیگی لازم ہی ایک گروہ ہی کہ ایوان شاہی مین حاضر ہو کر کچھ
امور ضروری بھی ظاہر کیے جائینگے یہ منادی جو شہر مین ہوئی سب آگاہ ہوئے جو عزیزان سلطانی تھے اُونکو
قنداب جادو نے پیام بھیجے جب سہراب جادو کے پاس چوبدار پیام دعوت لیکر آئے سہراب جادو نے

ہرکارون سے پوچھا کہ قنداب نے اتنی بڑی دعوت کس سبب سے کی ہی ہرکارون نے کہا ہمارے سلطان نے اپنا مذہب تبدیل کرکے اب مذہب حق اختیار کیا ہی اوراسیواسطے ہر ایک کو طلب فرمایا ہی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا گردن زدنی کا حکم اُس کے واسطے صادر فرمایا جائیگا سیراب جادو نے جو یہ حال سنا اُس کو غیظ آگیا کہا ارے قنداب جادو نے ترک مذہب کیا ہرکارون نے کہا صبح اپنے اہل دربار کے مسلمان ہوئے سیراب جادو نے اس کا سبب دریافت کیا ہرکارون نے خلاصہ احوال بیان کردیا سیراب کو بڑا رنج ہوا ہرکارون سے کہا تم جاکر قنداب سے کہدینا کہ سیراب جادو خداوند کے پاس گئے ہیں وہاں سے اجازت قتل لیکر آئینگے اور تجھے قتل کرینگے ہرکارون نے کہا کیا مجال کسی کی جو ہمارے آقائے نامدار کو قتل کرسکے اور آئینہ اندام کیا چیز ہی جو تمھین اجازت دیگا اگر خدا نے چاہا تو ہمارے آقائے نامدار اور طلسم کشا جو ہمارے مالک کے آقا ہیں آئینہ اندام جادو کو قتل کرینگے سیراب جادو نے سحر کیا ہرکارے اُسکے سحر کو کیا روک سکتے تھے مبتلائے سحر ہوئے سیراب جادو نے اسیوقت ایک تخت سحر تیار کیا دونون ہرکارونکو تخت پر ڈال آپ بھی بیٹھا تخت کو اُڑا کر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا اُسکا ذکر اس وقت پر لکھا جائیگا

اگر اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو قید سے رہا ہوکر روانہ ہوئے راہ طے کرتے ہوئے چار روز کے بعد ایک شہر میں پہونچے دیکھا شہر بہت آباد ہی آراستگی بھی خوب ہی سڑکون پر دورویہ روشنی کے واسطے قمقمے بندھی ہی بہت سے لوگ شہر کی زینت کا انتظام کررہے ہیں خواجہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر میں اس قدر زینت کیون کیجاتی ہی کیا سبب ہی اُس نے جواب دیا کہ یہان کا بادشاہ مسلمان ہوا ہی اُس نے طلسم کشا کی دعوت کی ہی بلکہ تمام شہر والے سب کو دعوت بھی کی جائیگی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا وہ قتل کیا جائیگا خواجہ نے کہا طلسم کشا کون شخص ہی اُس نے جواب دیا کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان بدیع الملک نامدار نامی ہی یہان اسیر ہوکر آیا بزور بازو سب کو مسلمان کیا اب ارادہ ہی کہ یہان سے فراغت پاکے تمام طلسمات کی فتاحی میں مصروف ہو خواجہ نے بدیع الملک کا جو نام سنا خوش ہوئے ولیکن کہا شکر ہی کہ خدا نے اچھی جگہ پہونچادیا اب بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ بحفاظت اپنے لشکر میں پہونچ جاؤنگا یہ سوچ کے خواجہ دارالامارہ شاہی کے قریب پہونچے یہان سب سے بڑھکے تیاری پائی خواجہ چلے روشنی کرنے والون سے قریب پہونچے اور وہ کررہے تھے کہ کسی کو بیہوش کرکے اُس کی صورت بنین کہ دیکھا سامنے سے دو چوبدار چلے جاتے ہیں خواجہ انکے قریب گئے کہا کیون بھائی اس شہر میں اسقدر تیاری کیون ہورہی ہی چوبدارون نے یہ کیفیت اصلی بھی وہ بیان کردی خواجہ نے کہا تم لوگ کہان جاتے ہو چوبدارون نے کہا ہم ملک نایاب برادر سلطان کے پاس جاتے ہیں انکو اطلاع کرینگے کہ آج شب کو دعوت میں شریک ہون اور سات روز تک [illegible] میں خواجہ نے کہا وہ تمھارے سلطان کے بڑے بھائی ہیں چوبدارون نے کہا بڑے بھائی سلطان کے سیراب جادو ہیں یہ برادر خورد سلطان قنداب جادو کے ہیں خواجہ چوبدارون سے باتیں کرتے ہوئے چلے تھوڑی دور پر جاکر ایک میدان بالکل ویران ملا خواجہ نے دونون چوبدارونکو باتون میں لگا کر بیہوش کیا انکو وہیں چھوڑ دیا آپ ایک کی صورت بنکر تیار ہوئے لباس بھی اُس کا پہن لیا یہ تو

...رخصت کر چکے تھے اسطرف روانہ ہوئے جب نایاب جادو کے مکان پر پہونچے دربانون سے کہا
جاکر اطلاع کرو کہ سلطان کا فرمان لیکر ایک چوبدار آیا ہے آپ سے پاس آنیکا امیدوار ہے کچھ زبانی بھی گذارش
کرنا ہے دربانون نے اطلاع کرائی نایاب جادو اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ چوبدار نے جاکر
کہا سلطان عالم کا نامہ دار آیا ہے کچھ پیغام زبانی بھی لایا ہے یہان حاضر ہوکر عرض کرنا چاہتا ہے نایاب جادو
نے کہا ابھی بلا لاؤ چوبدار باہر گیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ نایاب کے سامنے لیگئے نامہ دار نے جھک
کے سلام کیا پھر نامہ نذر دیا نایاب جادو نے نامے کو پڑھا کہا مین ضرور دعوت مین جاؤنگا نامہ دار نے
کہا کچھ پیغام زبانی بھی ہے خلوت مین عرض کرونگا نایاب نے اسیوقت تخلیہ کیا سب لوگ اٹھ گئے
نامہ دار نے کہا مجھسے سلطان عالم نے فرمایا تھا کہ زبانی یہ پیغام دینا کہ اگر آپ تشریف لائیے گا تو ہرگز خالی ہاتھ
نہ آئیے گا جو جواہر آپ کے پاس بیش قیمت ہے اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا یہان ایک ضرورت ہے بعد ختم جلسہ آپکو
واپس ملے گا وہ دوسری بھی جواہر دیا جائیگا مگر ایک ضرورت ایسی ہی ہے جو آپ سے بروقت آنے کے بیان کردی
جائیگی اور اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیے گا بلکہ مین دو ایک جگہ اور بھی پیغام لیکر گیا تھا ان لوگون نے بھی
جواہرات دیدیا ہے یہ کہکر جیب سے دو ڈبیان نکالین نایاب جادو کو دکھائین نایاب نے جو دیکھا ایک
مین دانہ یاقوت سرخ دوسری مین گوہر نایاب بیضہ گنجشک سے بڑے نایاب موتیون کو دیکھکر خوش
ہو گیا کہا اگر تم بھی جانا چاہتے ہو تو یہان تھوڑی دیر توقف کرو مین ابھی جواہرات منگاکر تمہین دیتا ہون
نامہ دار نے کہا آپ اپنے یہان سے کو تحفے کل جواہرات منگائیے جو میرے پسند ہوگا وہ لے
جاؤنگا جہان جہان سے مین نے جواہرات لیا ہے اسی طرح لیا ہے نایاب نے کہا مین ابھی اپنے یہان سے
جواہرات منگاتا ہون یہ کہکر نامہ دار کو خلوت مین چھوڑ آپ باہر آیا ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے
نایاب سے سب نے کہا حضور کے ہمراہ جو نامہ دار خلوتگاہ مین گیا تھا وہ کیا ہوا نایاب نے کہا اسکو
مین نے دین سے رخصت کردیا ایک امر ایسا ہی تھا کہ اسے پوشیدہ طور سے رخصت کرنا اچھا تھا یہ
کہکر اس نے ملازمین سے کہا داروغہ جواہر خانہ کو جاکر اطلاع کرو کہ جسقدر ہمارے جواہر خانہ مین جواہرات
ہے اسیوقت یہان آئے ہمین ایک ضرورت ہے ملازمین اسی وقت داروغہ کے پاس گئے داروغہ کو حکم
نایاب سے اطلاع دی داروغہ نے بقصد تعمیل کل جواہرات کشتیون مین لگاکر روانہ کرنا شروع کیا جب
سب کشتیان نایاب کے پاس پہونچ گئین تو اس نے دربار برخاست کیا اور خلوت سے نامہ دار کو
بلایا کہا یہان نامہ دار یہ جواہرات موجود ہے جو پسند کرو بھائی صاحب کے واسطے لیتے جاؤ نامہ دار
نے کہا ایک چیز مین اور لایا تھا وہ آپ کو دکھانا بھول گیا دیکھئے ایسے جواہر بھی آپنے نہ دیکھے ہونگے
نایاب نے کہا دکھاؤ نامہ دار نے ایک ڈبیا عقیق سرخ کی کمر سے نکالکر نایاب کے ہاتھ مین دی نایاب نے
اس ڈبیا کو کھولنا چاہا سرپوش اسکا سخت تھا قریب سینہ ہاتھ لاکر زور کیا ڈبیا کا سرپوش جو کھلا تھوڑی سی
ہوک اوڑی نایاب کو چھینک آئی بیہوش ہوا نامہ دار نقلی نے سب کشتیان نذر زنبیل کین نایاب
جادو کی زبان مین سوزن دیکر اس کو بھی زنبیل مین رکھا اس کا لباس پہنکر اسی کی صورت بنائی اس کام
مین دن بھی تھوڑا باقی رہگیا تھا نایاب نقلی نے ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے نایاب
نقلی نے کہا سواری کا انتظام کرو مین بھائی صاحب کے یہان جاؤنگا ملازمین نے اسی وقت سواری

بنانا کی جو جو لوگ اس کے ہمراہ رکاب رہتے تھے وہ سب حاضر ہوئے نایاب نقلی قنداب جادو کے
مقابل کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت قنداب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ اس نے جو تمام اہل شہر کو دعوت کیا تھا وقت معینہ پر سب حاضر ہوئے ایوان سلطانی میں فرش ہوا عزیزان شاہی کے واسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کی گئی جو لوگ عزیزوں میں سے آئے وہاں بیٹھے عوام کے واسطے الگ فرش تھا جب سب لوگ جمع ہوچکے تو ملازمین نے قنداب جادو سے آکر عرض کی حضور نے جن جن کو طلب فرمایا تھا وہ سب حاضر ہیں قنداب جادو آگے بڑھا جہاں بدیع الملک نوجوان تشریف رکھتے تھے وہاں آیا عرض کی ای شہریار اگر اجازت ہو تو میں سب کو مسلمان ہونیکی ہدایت کروں بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہی قنداب جادو نے باواز بلند کہا کہ میں نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف دی ہی کہ جو جو صاحب میرا ساتھ دین قبول کریں اور اطاعت آقاے نامدار بدیع الملک ذی وقری اختیار کریں وہ اپنے دین باطل یعنی آئینہ پرستی کو ترک کرکے مشرف باسلام ہوں اور جس کو اسلام اختیار کرنے سے انکار ہو وہ اس محفل سے اٹھ جائے قنداب جادو نے جو یہ بات باواز بلند کہی بعض لوگ جو بالکل سیاہ قلب تھے وہ محفل سے اٹھے قنداب جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ انکو گرفتار کر لو جانے نہ دو ملازمین قنداب نے انکو گرفتار کرلیا جو لوگ محفل میں بیٹھے رہے اُن سب نے اقرار کیا کہ ہم مذہب اسلام حاصل کرنا چاہتے ہیں قنداب جادو ایک ایک شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ آپ نے اپنے دین باطل کو ترک کیا سب نے بخوشی اقرار کیا جب قنداب جادو نایاب جادو کے پاس آیا کہا کیوں بھائی تم نے بھی اپنا دین باطل ترک کیا یا نہیں نایاب جادو نے کہا میں اسکا جواب دونگا میری طرف سے خاطر جمع رکھو اسلام ضرور قبول کرونگا مگر چند شرطیں مجھکو تمہارے آقاے نامدار سے کرنا ہیں اور کچھ امور ضروری دریافت کرنا ہیں جب وہ مدارج طے ہو جائینگے میں دین آئینہ پرستی ترک کردونگا ابھی آپ سے بھی چند امور بیان کرنا ہیں قنداب جادو نے کہا پھر وہ کس وقت بیان کئے جائینگے اس وقت آقاے نامدار بھی تشریف رکھتے ہیں اور میں بھی موجود ہوں اس سے بہتر وقت نہیں ملیگا چلو میں آقاے نامدار کا سامنا کرا دوں اُن سے جو جو باتیں پوچھنی ہوں دریافت کرلو مگر کوئی امر خلاف تہذیب نہ ہو نہ کوئی کلمہ خلاف شان زبان سے نکلنا نایاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں میں جس وقت آقاے نامدار سے بات کرونگا وہ بہت خوش ہونگے قنداب جادو نایاب کو اپنے ہمراہ لیکر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض کی اے شہریار یہ میرا بھائی ہی کچھ امور ضروری دریافت کرنا چاہتا ہی اگر لائق سماعت ہوں تو اس کو جواب عنایت فرمائیے گا ورنہ جو مزاج مبارک میں آئے اس کے تعمیل آپ کو اختیار ہی بدیع الملک نے نایاب کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا بشفقت فرمایا ای نایاب جادو تم کیا بات تحقیق کرنا ہی نایاب نے عرض کی اول تو یہ بات پوچھنا ہی کہ اگر میں آئینہ پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرونگا تو علاوہ نفع عقبیٰ کے دنیاوی نفع کیا ہوگا اگر کوئی نفع دنیوی بھی ہو تو ایسا کیا جائے بدیع الملک نے فرمایا دوسری بات بھی بیان کرو نایاب نے کہا جب تک اس کا جواب نہ ملیگا دوسری بات نہ بیان کرونگا قنداب نے کہا نفع دنیوی سے

کیا مراد ہی نایاب نے کہا کچھ زر و جواہر مال و اسباب اگر سے ملے نفع دینا ہی قنداب نے جواب دیا کہ جسقدر مال و اسباب کہو اسی وقت ممکن ہی نایاب جادو نے کہا اس طرح مین بھی کہ سکتا ہون کہ جو کچھ آپ کو ضرورت ہو مین موجود کرون پہلے جو جواہرات طلب فرمایئے مجھکو دکھایئے جو میرے پسند ہوگا لیلونگا قنداب نے کہا ای نایاب مین نے اکثر یہ بات تجھسے کہی کہ میرے پاس جو کچھ مال و متاع ہی اُس کا مالک سوائے تیرے دوسرا نہین آج تو مجھسے جواہرات اس طرح طلب کرتا ہی نایاب نے کہا جناب وہ وقت اور تھا اب اور زمانہ ہی قنداب نے کہا مین وعدہ کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو مرغوب ہوگی مین دینے مین عذر نکرونگا نایاب نے کہا اس وقت مرحمت فرمایئے وعدے پر نٹالیے قنداب نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھین دینا منظور ہی تو اسیوقت دیدو جب تک نایاب جادو مال و اسباب اپنے قبضے مین نہ کریگا اُس وقت تک مسلمان نہ ہوگا قنداب جادو نے عرض کی مجھے اجازت مرحمت ہو کہ اس کو اپنے ہمراہ لیجاؤن بدیع الملک نے اجازت دی قنداب جادو نایاب جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا جواہر خانے مین لیجا کر سب جواہرات اسکو دکھایا اس نے بہت کچھ پسند کیا قنداب جادو سے کہا مین نے پسند تو کی مگر اس وقت یہان سے لیجانا مشکل اور چھوڑنا بھی دشوار ہی قنداب نے ہنسکر کہا ای نایاب آج تجھکو کیا ہوگیا ہی اگر تجھے کسی کا اعتبار نہین ہی تو کنجیان مجھسے اپنے پاس رہنے دے جب دولت سے فراغت پانا جس کو تجھے سے جو چیز پسند کر لے لینا نایاب نے خوشی خوشی کنجیان لیکر اپنے قبضے مین کین کہا مین چاہتا ہون کہ ایک دم بھر کے واسطے اپنے مکان پر جاؤن ابھی حاضر ہونگا دیر نہ ہوگی قنداب نے اجازت دی نایاب نقلی جن جن لوگون کو اپنے ہمراہ لایا تھا سب کو لیکر وہین گیا جہ خلوت مین نایاب اصلی ست پائین ہوئی تھین وہان آیا اپنا رنگ روغن چہرہ اکر پھر نامہ دار کی صورت بنائی نایاب اصلی کو زنبیل سے نکال کر ایک پلنگڑی سامنے بچھی تھی اسپر لٹا کے ہوشیار کیا نایاب کی جو آنکھ کھلی اپنے کو پلنگڑی پر پایا دیکھا سامنے وہی نامہ دار موجود ہی جسکو جواہرات دیا تھا نایاب نے کہا ای شخص مین کس حال مین تھا نامہ دار نے کہا آپ آرام فرماتے تھے مین رسید جواہرات کی لیکر آیا ہون آپ کے بھائی صاحب نے تاکید فرمائی ہی جلد تشریف لے چلئے بلکہ اُنسے یہ کہئے گا کہ مین عرصہ سے یہان موجود تھا ابھی ایک ضرورت سے اپنے مکان گیا تھا اور اگر وہ دریافت کرین تو خاموش رہیے گا کیونکہ جو لوگ دور کرکے تم گئے ہین آپ کے بھائی صاحب نے اُنسے بڑی شکایت کی ہی میرے نزدیک بہتر ہی کہ آپ وہان پہونچ کے کچھ نہ فرمائین خاموش رہین قنداب جادو کے خلاف ہوگا نایاب نے کہا ای نامہ دار مین ایسا ہی کرونگا مگر مجھے اس وقت تعجب ہی کہ مین کیونکر سو گیا اور ایسی تنہائی مین سوتا رہا کوئی میرے پاس نہ آیا یہان تک مجھکو یاد ہی کہ مین نے جواہر خانے سے جواہرات منگا کر تمھارے سپرد کیا تھے ایک ڈبیا مجھے دکھائی ڈبیا مین نے کھولی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا نامہ دار نے کہا آپ نے ڈبیا سے دانہ یاقوت نکالکر دیکھا مجھکو رخصت کیا بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی کے سامنے نہ جانا مین پوشیدہ ہو کر سلطان کی خدمت مین گیا لوگون کو یہ شک ہوا کہ آپ یہان خلوت مین ہین اسی وجہ سے کوئی نہین آیا اب زیادہ عرصہ نہ کیجیے تشریف لیجایئے نایاب جادو حیران اُٹھا دروازے پر آیا دیکھا سواری تیار ہی سب لوگ منتظر کھڑے ہین نایاب نے کسی سے کچھ نکہا نامہ دار کو رخصت کر کے اپنے گھر آئے ، پھر سوار ہو کر قنداب جادو کیطرف روانہ ہوا

نامہ دار جواہر تھا۔ **قنداب** اپنی اصلی صورت میں آیا جب در جواہر خانہ پر پہونچا اپنی صورت بھر **نایاب**
جادو کی بنائی کنجیان لیئے ہوئے جواہر خانے کے اندر گیا جسقدر بیش قیمت جواہرات تھا سب زنبیل
میں داخل کیا وہان سے دوسرے کوٹھے کی طرف گیا کوٹھے کو کھولا مگر مال کا پتہ نہ پایا بہت دیر تک تلاش کرتا
رہا آخر مجبور ہو کے اور کوٹھون پر نہ گیا کہین مال نہ ملا مجبور ہو کے پھر بصورت **قنداب** میں آیا تھا **قنداب**
جادو انتظام کر رہا تھا نایاب جادو ایک طرف بیٹھا ہوا جب **قنداب** نے **نایاب** کو دیکھا کہا ای **نایاب**
تم اپنے کار ضروری سے فراغت کر آئے نایاب کو نامہ دار کی بات یاد آئی عرض کی حضور میں عرصے سے یہان
حاضر ہون ایک کام کیواسطے اپنے مکان پر گیا تھا فراغت کر کے پھر حاضر ہوا **قنداب** نے کہا اب آقائے نامدار
کی خدمت میں جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جو تمھاری شرط تھی اب وہ بھی پوری کی گئی **نایاب** نے کہا بھائی صاحب
آپ نے میری تو خبر لی کیا پوری کی **قنداب** نے کہا تمنے جواہرات پیش بہا مجھے طلب کیا میں نے تمھین کنجیان
دیدین اب اور کیا چاہتے ہو **قنداب** سے جو یہ بات **نایاب** نے سنی کہا بھائی صاحب آپ نے خود اپنے نامدار
کی معرفت بھیجے جواہرات پیش قیمت اس وعدہ پر بھیجے تھے کہ بعد ختم صحبت واپس دیا جائیگا میں نے
آپ سے کب جواہرات طلب کیا **قنداب** نے کہا اے **نایاب** کیا تمھین مسلمان ہونا منظور نہین ہے
نایاب نے کہا میں نہین سمجھا کہ آپ مجھے مسلمان ہونے کی کیون ترغیب دیتے ہین **قنداب** نے کہا
کیا تمکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ میں نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی اور اسی واسطے یہ صحبت مقرر کی اور
کہ جسکو آقائے نامدار کی اطاعت منظور ہو وہ مسلمان ہو اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرے وہ میری
محفل سے اٹھ جاوے ابھی تمھارے سامنے میں نے باواز بلند یہ بات کہی تھی جو لوگ بیاہ طلب نکلے تھے
اسی وقت میں نے انھین قید کر لیا ہے قتل کرونگا جب میں نے تجھے دریافت کیا تو تو نے کہا میں کچھ ضروری
بات میں آقائے نامدار سے عرض کرنا چاہتا ہون میں تمھین انکے پاس لیگیا وہان تم نے جواہرات طلب کیا اور یہ
اقرار کیا کہ جب میں جواہرات پاؤنگا تو ایمان لاؤنگا میں تمھین اپنے ہمراہ کوٹھے میں لیگیا تمکو کبھی جواہرات
کا تم نے تقاضا کیا اور یہان چھوڑنا بھی دشوار تھا میں نے حیلہ کیواسطے تمھین کنجیان دے دین تم نے مجھ سے اپنے
مکان جانیکی اجازت چاہی میں نے تمھین رخصت دی اب اسوقت یہ عذر پیش کرتے ہو کہ میں کسی
بات سے واقف نہین اگر اسلام قبول نہین کرتے تو تمھارے واسطے بھی وہی بند و بست کیا جائیگا
نایاب جادو نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہے جو آپ کے خلاف کوئی کام کرون مگر میں حیران ہون
کہ آپ اس وقت کیا فرماتے ہین میں دین آئینہ پرستی ترک کرنے سے انکار نہین کرتا ہون مگر آپ یہ تو
فرمائیں کہ میں نے آپ سے جواہرات طلب کیا کوئی اس امر کا گواہ بھی ہے **قنداب جادو** نے کہا جو لوگ
میرے ہمراہ گئے تھے وہ سب گواہ ہین **نایاب** نے عرض کی میرے پاس آپکے ہاتھ کی لکھی رسید موجود ہے
جب میں نے آپ کو جواہرات روانہ کیا آپنے اس کی رسید اپنے نامہ دار کی معرفت مجھکو روانہ فرمائی تھی
بلکہ جس وقت آپ کا نامہ دار رسید لیکر میرے پاس گیا میں سو رہا تھا اسی نے جا کر مجھے کہا کہ آپ اب تک
خواب غفلت میں مشغول ہین وہان جلسہ شروع ہو گیا جلد جائیے خبردار یہ بات ان پر ظاہر نہ کیجئے گا کہ میں جلسہ
میں موجود نہ تھا ورنہ بہت آزردہ ہونگے آپ سمجھیئے گا کہ میں قبل سے جلسے میں موجود تھا ایک ضرورت
سے ابھی اپنے مکان پر گیا تھا **قنداب جادو** نے کہا اچھا میں بھی رسید دیکھون **نایاب جادو** نے

رسید اسی وقت دی قنداب نے اپنی مہر دیکھی گھبرا گیا کہا ای نایاب میں نے ہرگز یہ رسید نہیں لکھی
نایاب نے عرض کی بعض امور تو میرے نسبت بھی ایسی وقوع میں آئے کہ جنکے سبب سے مجھے بھی
حیرت ہے قنداب نے کہا بیٹے تم آقائے نامدار کی خدمت میں چلو اسلام سے مشرف ہو تمہاری نسبت گفتگو
ہو جائیگی اور یہ امر خلاصہ ہو گا نایاب جادو اپنی جگہ سے اٹھا قنداب کے ہمراہ بدیع الملک کے
پاس آیا قنداب نے ہاتھ باندھے عرض کی ای شہریار آپ کے سامنے نایاب جادو نے کیا اقرار کیا تھا بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی قنداب نے کہا ای نایاب آقائے نامدار جو فرماتے ہیں اسکو تو یقین
کرتے ہو نایاب نے عرض کی اس کلام کے راست ہونے میں شک نہیں مگر نخیان جواہر خانگی میرے پاس
نہیں ہیں ورنہ میں نے یا میں نے اس ترکیب کی گفتگو آئی بھلا مجھے آپ سے اس ترکیب کی گفتگو
کرتے کبھی کسی نے دیکھا ہے میں اس وقت جسقدر مال و اسباب رکھتا ہوں اگر آقائے نامدار
قبول فرمائیں تو تصدق کر کے تمام غربا کو تقسیم کر دوں مجھے کیا ضرورت تھی جو میں طمع ظاہر کرتا اور مال دنیا کے لالچ
سے اپنا مذہب تبدیل کرتا بدیع الملک اس کلام کو سنکر ہنسے فرمایا ای قنداب اس معاملے میں دخل ندو
مجھے ایک گونہ یقین ہو گیا ہے کہ ضرور یہی بات ہے قنداب نے عرض کی غلام ہوں جو ارشاد فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا تم جو عرض کرتے ہیں وہ بات ظاہر ہو جائیگی مجھکو اسیوقت خیال تھا مگر یقین کامل نہ ہوا تھا اب تحقیق
ہو گئی تم تردد نہ کرو عجب کی بات نہیں ہے تھوڑی دیر میں سب حال خلاصہ ہوا جاتا ہے یہ فرما کر نایاب
جادو کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا نایاب جادو مسلمان ہوا اپنی جگہ پر جا کے بیٹھا جلسہ آراستہ ہوا اور باب نشاط کی آمد
ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک زہرہ جبین مہ جبین زیور بیش قیمت زیب جسم کئے ہوئے ناز و ادا سے
خراماں خراماں محفل میں آئی ہے بدیع الملک نازنین کی صورت دیکھ کر ہنسے قنداب نے بدیع الملک کو
تبسم کناں پایا پوچھا آقائے نامدار کی نظر اس مہ جبین پر پڑی یہی سبب تبسم ہے یقین ہے کچھ پسند خاطر ہوئی ہو یہ سوچ
کے نظر سے اٹھا اس نازنین کے قریب آ کر کہا ای مہ جبین میرے ہمراہ چل اس نازنین نے جواب دیا کہ صاحب
میں اس وقت اپنے کمال سے ظاہر کرنیکو اس محفل میں آئی ہوں آجتک کسی محفل میں نے زبانی جو اپنا کمال
ظاہر کرتی آج یہاں خاص و عام جمع ہیں اپنا کمال دکھاؤنگی دیکھوں اور ہم پیشہ کیا کرتی ہیں قنداب نے کہا
ای مہ جبین تیرے کامل ہونے میں شک نہیں مگر یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ تو محفل میں رقص و سرود کا
شغل کرے نازنین نے جواب دیا کہ صاحب اگر آپکی نگاہ بہتر ہو تو خاطر جمع رکھئے میں نے آجتک بڑے بڑے
بادشاہوں کی نہیں سنی قنداب نے کہا ای مہ جبین میں تجھے اپنا مالک جانتا ہوں کیا مجال میری جو تیری طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھ سکوں مگر ایک سبب عظیم ہے اسکا ابھی ظاہر کرنا اچھا نہیں ہے صرف اتنا کہونگا کہ تو بڑی صاحب اقبال
ہے تجھ پر یہ صاحب بہت جلد مہربان ہو جائینگے نازنین نے کہا میں نے ایسے فقرے بہت سنے ہیں میں ہرگز
تمہارے کہنے کا اعتبار نہ کرونگی اور تمہارے ہمراہ محفل سے نہ جاؤنگی تم یہاں کے بادشاہ ہو اگر کوئی ظلم بھی مجھ پر
ہو جائیگا تو کس سے کہونگی قنداب نے کہا ای نازنین بڑے عجب کی بات ہے میں تجھ کو عاقل و دانشمند
جانتا ہوں مگر تو میرے کہنے کو قبول نہیں کرتی نازنین نے جواب دیا آپ مجھے دو پہر مہلت دیں مگر میں آپ کے
ہمراہ یہاں سے نہ چلونگی میرا نقصان ہوگا اگر محفل میں اپنا کمال دکھاؤنگی آپ کے آقائے نامدار کی جو صحبت یہ بات کچھ
معلوم ہوا کہ خلعت فاخرہ ملیگا زر و جواہر بیحساب حاصل ہوگا قنداب نے کہا ای نازنین اگر تو میرے ہمراہ چلے گی

تو تیرے جوتے سے بڑھکے تجھکو دونگا نازنین نے جو یہ بات سنی کہ آپ بیٹے اس امر کا اقرار کرین کہ تجھکو اب نہ
محل تو نہ بنا سکینگے قنداب نے کہا میری کیا مجال جو مین اس نگاہ سے تیری طرف دیکھ سکون نازنین قنداب
کے ہمراہ ہوئی قنداب نے دو سرداران محفل مین بلایا نازنین کو ہمراہ لیکر اپنے محل مین آیا نازنین نے کہا
پہلے وعدہ وفا کیجیے سرما نے دو بیٹے کو بلکہ تجویز فرمائیے قنداب جادو نے اسی وقت بہت کچھ مال
و اسباب نازنین کو دیا اپنی زوجہ کے پاس بٹھا کے پھر محفل مین آیا بدیع الملک نے قنداب جادو
کو بلا کر فرمایا کہ اس نازنین کو تم محل سے کہان لیگئے اب قنداب کو یقین کامل ہوا کہ آقائے نامدار کے منظور نظر ہے
تو ہاتھ باندھ کے عرض کی وہ نازنین اپنے فن مین کامل ہے عالم تجربہ مین اس کا گانا اچھا ہے مین سبب اس جلسے
کے بعد جسوقت حضور طلب فرماینگے وہ حاضر خدمت ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اگر کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو
تو مین اس سے کچھ ضروری باتین اسی وقت کرنا چاہتا ہون قنداب نے عرض کی مین اسیوقت انتظام
کرتا ہون یہ کہکے باہر آیا اس نازنین کو محل سے طلب کیا ایک خالی خیمہ مین سب اسباب راحت مہیا کرکے
نازنین کو اس خیمے مین بٹھایا خود بدیع الملک کی خدمت مین آیا عرض کی وہ نازنین حاضر ہے بدیع الملک
اٹھکے قنداب کے ہمراہ اس خیمے مین آئے قنداب دروازے پر ٹھہر گیا بدیع الملک خیمے
کے اندر تشریف لائے دیکھا وہ نازنین بیٹھی ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ صاحبقران کے مزاج کی
کیفیت بیان کرو نازنین نے جواب دیا مین صاحبقران سے نہین ملا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب
تمھاری چوری کھل گئی زیادہ اپنے تئین پوشیدہ نہ کرو غرض بڑی حجت و تکرار کے بعد خواجہ نے اپنی صورت
اصلی ظاہر کی بدیع الملک نے لشکر کی کیفیت دریافت کی خواجہ نے کہا صاحبقران کو آپ کی تلاش ہے
خواجہ زادون نے کہا ہوکر بہت عرصہ ہے مین ملاقات ہوگی اس کے بعد اپنی کیفیت بیان کی بدیع الملک
خواجہ کے ملنے سے بہت خوش ہوئے خیمے سے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے باہر آئے دروازہ پر قنداب
جادو کھڑا تھا اس نے جو خواجہ کی صورت دیکھی حیران ہوگیا عرض کی آقائے نامدار یہ کون صاحب ہین
بدیع الملک نے کہا نانا جی سلام کرو یہ بڑے شخص ہین قنداب نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا مین
خالی سلام نہین لیتا جب تک مجھکو نذر کوئی نہین دیتا قنداب نے اسیوقت خواجہ کو نذر دی بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار وہ نازنین کہان ہے بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت نہ پوچھو یہ عجب بات
تھی سوا میرے یا صاحبقران کے دوسرے کا کام نہ تھا جو خواجہ کو اس وقت مین پہچان لیتا قنداب جادو
یہ سنکے خاموش ہو رہا بدیع الملک خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے محفل مین آئے خواجہ نے بدیع الملک
کی کیفیت دریافت کی شاہزادے نے بنا سب حال بیان کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نوجوان
جب فریضہ سحری سے فراغت پا چکے شہر کی سیر کو قنداب جادو کے ہمراہ نکلے دن بھر سیر کی قریب شام
واپس آئے سات روز تک بدیع الملک قنداب کے شہر مین رہے آٹھوین روز علی الصباح شاہزادے
نے قنداب جادو سے کہا اب تمھاری خوشی ہوگی مناسب ہے کہ اب یہان سے ہمین جانے کی اجازت
دو کہ صاحبقران بہت متردد ہین قنداب جادو بہت مضطر ہوا مگر بدیع الملک نے منظور نکیا کہا
آج شام تک مجھکو رخصت کرو قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار یہ امر غیر ممکن ہے مین نے لشکر مین بھی ابھی
اطلاع نہین کی ہے وہ لوگ بھی بے سر و سامان ہین آج انکو اطلاع کیجائیگی علاوہ اسکے امور سلطنت کا بندوبست

کرنا ہو کسی ایسے شخص کو یہان کا حاکم قرار دینا ہو جسکے قبضے سے سارا سلطنت نہ نکلے بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا اے قنداب تم اپنے ملک مین براحت و آرام بسر کرو مجکو جانے دو اگر حیات مستعار باقی ہے تو بعد فتح طلسم اس طرف آوینگے صاحبقران زمان بھی ہمارے ہمراہ ہونگے پھر تمہارے مہمان ہونگے قنداب نے عرض کی غلام رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر زندہ نہ رہیگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری زبان سے یہ بات نکل گئی مین آج ہی یہان سے کوچ کرونگا قنداب جادو نے عرض کی آپ یہان سے کسی قریب کے صحرا مین تشریف لیجائین انشاء اللہ تعالیٰ دو ایک روز کے عرصے مین غلام بھی حاضر ہوگا بدیع الملک نے اس بات کو پسند کیا قنداب جادو نے چند ادمی کچھ لشکر بدیع الملک کے ساتھ کردیا شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا قریب شہر ایک صحرا تھا اُس روز وہین آکر سب مقیم ہوئے قنداب جادو نے دو روز مین انتظام سلطنت سے فراغت پائی اکلیل حق پرست کو تخت پر بٹھایا لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے اُس شب وہین قیام کیا دوسرے روز بعد نماز صبح وہان سے حسب صلاح قنداب جادو یک جانب کو لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو کیفیت قنداب جادو کی سُنکر اپنے ٹھکانے سے آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا اور دو روز کے بعد آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دربانون نے اُسکو روکا کہا ہم جاکر تمہاری اطلاع کرتے ہین ابھی جانے کا ارادہ نہ کرو سیراب جادو ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے دربانون نے کہا یہ ایک شخص کہین سے آیا ہو زیارت خداوند کا مشتاق ہو جاکر اطلاع کرو اگر خداوند اجازت دین تو اُسکو اپنے ہمراہ لیجانا چوبدار اندر آئے آئینہ اندام جادو سے عرض کی کہ خداوند کو خود سب کیفیت معلوم ہو مگر حسب قاعدہ ہم لوگ عرض کرتے ہین کہ ایک بندہ در دولت پر حاضر ہو تمنائے زیارت رکھتا ہو اُسکے بارے مین کیا حکم ہو آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے معلوم ہو سیراب جادو آیا ہو اپنے بھائی کی شکایت لایا ہو اس وقت اسکے پاس زمرد و بختکان و تورج اور اشراق بیٹھے باتین کر رہے تھے تورج نے کہا یا خداوند یہ کیا شکایت لایا ہو آئینہ اندام نے کہا اسکا بھائی ہمارا بندۂ خاص ہو اور ہمنے اُسے نصف طلسم کی حکومت دی ہو خداوند ثانی اُسکا لقب ہو اس پر بھی سب راز پوشیدہ ظاہر ہوتے ہین ہمنے علاوہ حکومت کے اُسکو قدرت خداوندی بھی کچھ دی ہو اُسنے بالفعل مسلمانون سے ملکر سلطنت اپنا طریقہ ترک کردیا ہو اور مسلمان ہوگیا ہو سیراب اُسکی شکایت کرنے کو آیا ہو مین اُسکو ابھی قائل کردونگا یہ کہکے آئینہ اندام نے چوبدارون سے کہا کہ اُسکو ہمارے سامنے لاؤ ہم اُسکو سمجھا دین وہ جاکر اپنے بھائی سے ملے چوبدار باہر آئے کہا اے سیراب جادو تمہین خداوند یاد فرماتے ہین سیراب جادو چوبدارون کے ہمراہ اندر آیا پہلے اُس گمراہ نے آئینہ اندام کو سجدہ کیا پھر سامنے بیٹھ گیا آئینہ اندام نے کہا اے سیراب قنداب جادو مسلمانون سے مل گیا اور مذہب تبدیل کردیا سیراب نے ہاتھ باندھکر کہا آپکو خود یہ کیفیت معلوم ہوگئی ہو اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہو جو کچھ آپ حکم فرمائیے وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا بھلا تمہین یہ نہ معلوم ہوا کہ قنداب جادو جسکو ہمنے کچھ قواعد خداوندی تعلیم فرمائے ہین وہ اس طرح سے مسلمان ہو جاتا عقل نہین

ایک حکمت کی ہو مسلمانون کو اپنے دین سے پھیر دیا ہو سب رفتہ رفتہ سب کو آئینہ پرست بنا دیگا سیراب نے کہا
خداوند نے جو کچھ فرمایا یہ سب بہت صحیح ہو مگر تعجب یہ ہو کہ تم نے آئینہ پرستون کو جو بڑے بڑے لوگ تھے اور
جنھین ہم لوگ بزرگان دین کہتے تھے انکو ذلت و خواری سے گرفتار کر لیا ہو اور یقین ہو کہ اب انکو قتل کر ڈالے
آئینہ اندام نے کہا یہ سب تمھارا خیال ہو قدرت نے ابھی تک ان لوگون کی ایسی تقدیر نہین کی ہو جو کوئی انکو
قتل کرے مگر تم اپنی کوشش کروگے تو قدرت نے بدیع الملک کو اسیر کیا ہو اور انکا دوست بنا ہو تم لشکر حمزہ
کو جا کر تباہ کرو انمین سے ایک کو آزاد نہ چھوڑو جہانتک ممکن ہو سب کو گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ مین انکے
دلون مین نور آئینہ پرستی کا ثابت کردون مگر اس بات سے ہوشیار رہنا حمزہ صاحب تحفہ جات ہو اسم اعظم بھی انکے
پاس ہو اگر اس سے بے سمجھے دغا کروگے زک اٹھاؤگے قدرت کچھ دخل نہ دینگے اور اگر قدرت کی مرضی
سے موافق کام کروگے مین یقین وہ نام دونگا کہ بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے بہادر رشک کرینگے
سیراب جادو نے کہا جو کچھ حکم خداوندی ہو مین بسر و چشم بجا لاؤن آئینہ اندام جادو نے کہا قدرت کی یہ
مرضی ہو کہ تم جا کر حمزہ کو ... مل جاؤ اور اسکا اسم اعظم بند کرو اور حرز ہیکل وغیرہ اپنے قبضے مین کرو اور ایرج
کے پاس ایک چادر نیلگون ہو کہ اسکو طیلسان اور ایسی کہتے ہین اس پر قبضہ کرو جب یہ سب چیزین تمھارے
قبضے مین آجائین اسوقت سب کو مبتلاے سحر کر کے گرفتار کر لو اس انتظام سے قدرت کی یہ مراد ہو کہ حمزہ اور
ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف نہو کیونکہ وہ لوگ قدرت کو بہت پیارے ہین سیراب جادو نے کہا آپنے
جو کچھ فرمایا یہ بہت مناسب ہو مین ایسا ہی کرونگا مگر ایک بات کا امیدوار ہون کہ کچھ ساحر میرے ہمراہ کیے جائین
آئینہ اندام نے کہا یہ اسی وقت ممکن ہین پسکا اشراق سے کہا سیراب جادو کے ہمراہ کچھ ساحران جلیں کیے جائین
تاکہ یہ جا کر حمزہ کو گرفتار کر لائے اشراق اسی وقت آئینہ اندام سے رخصت ہوا زمرد وغیرہ بھی اسکے
ہمراہ ہوئے سیراب جادو بھی ساتھ آیا اشراق سیراب جادو کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر کی اسی وقت
اپنے ملازمین کو طلب کیا کہا جا کر داراک جادو اور مرغوب جادو اور سماق جبا دو اور دل نگار جادو کو
اطلاع دو کہ مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بارادہ سفر میرے پاس آئین ہرکارے اسی وقت روانہ ہوئے ان
ساحرون کو جا کر اطلاع دی سب نے اپنے اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیا سامان سفر بھی درست کیا اسی وقت سب
اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے سب سے کہا کہ تم لوگ سیراب جادو کے ہمراہ جاؤ اور جو کچھ
یہ کہین اس پر عمل کرو انکے حکم کو میرے کہنے سے زیادہ ماننا خداوند نے انکو ایک کام کے لیے بھیجے ہین سب
ساحرون نے کہا جو کچھ یہ کہینگے وہین بسر و چشم منظور ہوگا کیا مجال جو انکے خلاف کرین اشراق نے اسیوقت سب کو
رخصت کیا سیراب جادو سے بروقت روانگی بھی کہدیا کہ جو کچھ خداوند نے کہا ہو اسکے خلاف نہ کرنا ورنہ انکو ناگوار
ہوگا ایسا نہو جھنجھلا کے کوئی بری تقدیر کردین تو مفت مین تمھاری جان جائے سیراب جادو نے کہا مین ایک
حرف کم و بیش نہ کرونگا جو کچھ انھون نے فرمایا ہو وہ بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکر سیراب جادو رخصت ہوا آئینہ اندام
نے انکو یہ بتا دیا تھا کہ صاحبقران سے قریب مرحلہ خونین ملاقات ہوگی یہان سے براہ راست وہین جانا راستے
مین کہین قیام نہ کرنا سیراب جادو سب کو اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر مریخ آفتاب علم کے کہنے سے بدیع الملک کی تلاش کو روانہ ہوئے کئی روز کے بعد ایک صحرا مین پہنچے

صاحبقران نے دیکھا تھوڑی دور پر ایک دیوار آتشین معلوم ہوتی ہے صاحبقران نے واقفکاران طلسم کو طلب کیا سب لوگ حاضر ہوئے امیر نے دیوار کی کیفیت دریافت کی سب نے گذارش کی یہ مرحلہ خونریز کی دیوار ہے صاحبقران نے فرمایا اب راستہ کس طرف ہے سوا اسکے کہ جس طرف سے ہم آئے ہین اسی طرف واپس چلین تو راہ ملے لوگون نے عرض کی آج یہان قیام فرمائیے کچھ تدبیر کیجائیگی امیر نے اُسی وقت حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین ہم یہان قیام کرینگے فرزین نے بعد تعمیل بارگاہین آراستہ کین صاحبقران مرکب سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے امیر نے فرمایا یہ دیوار کس طرح بنائی گئی اور کہانتک دیوار بنی ہے ساحرون نے عرض کی یہ دیوار بہت دور تک ہے فقط اسی قدر راہ ہے کہ جسقدر ہم لوگون نے طے کی اب آگے نہین جاسکتے دیوار ہر طرف لگی راستہ نہین ہے ایک سمت ایک دریا ہے اُسے دریاے آتش روان کہتے ہین وہان بھی بہت کچھ لشکر ساحر موجود ہین اور سب ساحر حد کے مکار ہین اُس طرف بھی جانا اچھا نہین ہے اور رستہ بھی نہین ہے دریا کے بعد پھر مرحلے کی دیوار ہے صاحبقران نے فرمایا اس مرحلے مین داخلہ کرنا چاہیے جب مرحلہ فتح ہوجائیگا راستہ صاف ہوگا واقفکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران مرحلے کا بے طلسم کشا فتح ہونا دشوار ہے گو یہ بات ضرور ہے کہ آپکے سامنے اُس مرحلے کی اور اس طلسم کی کوئی حقیقت نہین ہے مگر جبتک شراکت طلسم کشا نہوگی مرحلہ کسی طرح فتح نہوگا صاحبقران نے فرمایا اگرچہ مرحلہ فتح نہوگا راستہ تو ملجائیگا سب نے عرض کی شاید یہ بات ممکن ہو امیر نے فرمایا کل انشاء اللہ تعالیٰ مرحلے مین چلینگے لشکر مین اطلاع کردیجائے کہ سب لوگ تیار رہین خواجہ کی بھی کیفیت نہین معلوم ہوئی اور بدیع الملک کے واسطے بھی جانا ضرور ہے جہانتک ہوسکے ہر کام مین تعجیل کیجائے مریخ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی بہادران فوج تیاری کرنے لگے شب بھر صاحبقران وہین مقیم رہے صبح کو مع تمام لشکر در مرحلہ کی طرف روانہ ہوئے دن بھر راستہ طے کیا شب کو مرحلے کا دروازہ ملا امیر نے فرمایا اسوقت اندر جانا صلاح نہین ہے شب بھر یہان بھی قیام کرو صبح کو نامہ یہان کے حاکم کو بھیجینگے مریخ آفتاب علم نے لشکر ورود کا بارگاہین استادہ کین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے اور سب ساحر وغیرہ ساحر اپنے خیام مین داخل ہوئے امیر نے نامہ بھی اسی وقت تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے خونریز چشم جادو ہم ایک ضرورت سے جاتے ہین بہتر ہے کہ ہمین مرحلے کے اُس پار جانے دو داد و بیداد کو آئندہ جو تمھارے مزاج مین آئے ہمسے شکایت نہ کرنا اگر ہم زبردستی اس مرحلے سے نکل جائین یہ نامہ لکھکر مریخ آفتاب علم کے سپرد کیا فرمایا صبح کو کوئی سردار اس نامے کو لیجائیگا وہان سے جواب لائیگا مریخ نے نامہ اپنے پاس رکھا صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف لائے تھوڑی دیر آرام فرمایا تھا کہ صداے اذان صاحبقران کے گوش مبارک مین پہونچی امیر بستر خواب سے اُٹھے اطاعت باری مین مشغول ہوئے بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے دیکھا مریخ آفتاب علم متحیر بیٹھا ہوا امیر نے مریخ سے فرمایا اے مریخ تمھین اس وقت مین کچھ متردد پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی غلام کو تو ناحیرت نہین ہے بلکہ جو لوگ یہان کے رہنے والے واقفکار ہین وہ سب متحیر ہین جو دروازہ طلسم کے مرحلے کا کل نظر آیا تھا آج غائب ہوگیا ہے بہت دور تک ساحر ہو گئے کہین پتہ نہ ملا آخر کیا

ہو کے واپس آئے صاحبقران کو بھی حیرت ہوئی امیر نے فرمایا یہ کیا سبب ہوا کہ دروازہ نگاہ سے غائب ہو گیا مرجح نے عرض کی یا صاحبقران یہاں کے واقفکار جو لوگ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہیں وضو کا ہوا وہ دروازہ نہ تھا بلکہ مرحلے کے نگہبانوں نے سحر کیا تھا اور سحر سے ایک دروازہ بنا دیا تھا جنے اس وقت اس دروازے کا امتحان نہ کیا اسقدر غلطی ہوئی دروازہ یہاں سے بہت دور ہے کیونکہ راہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے امیر نے اسی وقت وہاں سے کوچ کیا تا شام رہ طے کی جب آفتاب غروب ہوا صاحبقران کو ایک پھاٹک خاصا ہی نظر آیا امیر نے واقفکاران طلسم کو طلب کیا فرمایا اس دروازے کو دیکھو اگر یہ دراصل ہو تو یہاں قیام کریں ورنہ آگے بڑھیں واقفکاران طلسم نے بہت بہت سحر کیے مگر دروازہ اپنی جگہ پر قائم رہا سب نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران یہ دروازہ اصلی ہے آپ یہیں تشریف رکھیں اب کچھ خوف نہیں ہے امیر نے مرجح سے کہا بارگاہ میں استادہ ہونے کو سو مرجح نے بارگاہیں استادہ کرائیں صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے صاحبقران نے سب کو طلب فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی امیر نے محفل کو برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ میں سوئے استراحت پذیر ہوئے جب شب گذری روز ہوا صاحبقران نے فریضہ سحری ادا کیا بارگاہ میں سب سردار حاضر ہوئے صاحبقران چاہتے تھے کہ آگے کی بات ذکر کریں کہ مرجح آفتاب علم نے آکر عرض کی یا صاحبقران جو مشکل کل درپیش ہوئی تھی وہی آج بھی ہے دروازے کا پتہ نہیں ہے نہ معلوم ہوتا صاحبقران کو کمال تعجب ہوا واقفکاران طلسم سے فرمایا عجب کی بات ہے تم سب لوگوں نے کل بہت اچھی طرح سے دروازے کو شناخت کر لیا تھا مگر آج پھر وہی مشکل درپیش آئی اس کا کیا سبب ہے معلوم ہوتا ہے خونین چشم جادو کو ہمارے آنے کی اطلاع ہو گئی اس نے یہ سب بندوبست کیے ہیں ساحروں نے عرض کی یا صاحبقران آج تشریف لے چلئے جس وقت دروازہ نظر آئے فوراً اندر چلے جانا چاہیے تب صاحبقران کو یہ بات پسند آئی اسی وقت وہاں سے کوچ کیا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ چند ساحر اپنے ہمراہ لیکر تلاش میں صاحبقران کی چلا تھا تین روز کے بعد مرحلۂ خونین چشم جادو میں پہونچا دیکھا ایک لشکر گران درِ طلسم کی تلاش میں جاتا ہے سیراب جادو نے پہچان لیا کہ صاحبقران کا ہی لشکر ہے مگر رنج تنگ سے کے لیے ساحروں سے کہا ہاں دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہے ساحر آئے لوگوں سے دریافت کیا واپس آکے سیراب جادو سے جاکر کہا آپ کا خیال بہت صحیح ہے یہ لشکر صاحبقران کا ہے سیراب جادو نے کہا میں پہلے مالک مرحلہ سے جاکر ملوں جو اسکے واسطے تدبیر کروں یہ کہکر ایک نامہ خونین چشم جادو کو اپنے آنے کی اطلاع کا لکھا ایک ساحر کو وہ نامہ دیکر روانہ کیا ساحر نے نامہ لیجاکر خونین چشم جادو کو دیا خونین چشم نامے کو پڑھکر بہت خوش ہوا کہا ہمارے یہاں سے چند لوگ جائیں بعزت و حرمت سیراب جادو کو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آئیں جو جو لوگ اسکے یہاں معزز تھے وہ نامہ دار سیراب کے ہمراہ مرحلے سے باہر آئے سیراب جادو کو اپنے ہمراہ لے گئے خونین چشم جادو نے اسکی بہت خاطر کی سیراب جادو نے کہا تجھکو خداوند نے یہاں اسواسطے بھیجا ہے کہ حمزہ کو اور ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف

ہوئے پائے مین اُنکو گرفتار کرون خونین چشم سے کہا اے سیراب جادو مین نے اُن لوگون کے گرفتار
کرنے کی تدبیر کرلی ہی وہ تین روز سے وہ سب پریشان ہین تین تو آج چوتھے روز مرحلہ کی تلاش مین جاتے
ہون جب دن بھر چل چلینگے قریب شام اُنھین دروازہ معلوم ہوگا وہ وہان قیام کرینگے صبح کو دروازہ
اندرون سے غائب ہوجائیگا وہ لوگ مجبور ہوکے پھر کوچ کرینگے اسی طرح ہمیشہ مین اُنکو مبتلائے بلا
رکھونگا جس دن مزاج مین آئیگا گرفتار کرونگا سیراب جادو نے کہا اے خونین چشم جادو یہ بات بالکل خداوند
کے خلاف ہی مجھسے فرمایا ہی کہ مین ان لوگون کی بھی خاطر منظور ہی اس طرح گرفتار کرنا کہ کسی کو تکلیف نہ ہونے
خونین چشم نے جواب دیا بھلا ممکن ہی کہ اُنکو بے تکلیف دیے کوئی گرفتار کرلے جب اُنسے کوئی مقابلہ کریگا
وہ لوگ بھی ضرور آمادہ کارزار ہونگے بے کشت وخون کے ممکن نہین کہ وہ لوگ گرفتار ہون سیراب جادو
نے کہا اے خونین چشم تم اس بات مین دخل نہ دو مین ان لوگون کو بے تکلیف دیے گرفتار کیے لیتا
ہون خونین چشم نے کہا بہتر تمھین اختیار ہی سیراب جادو اُس روز تو مین مہمان رہا دوسرے روز علی الصباح
تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر وہان سے باہر آیا یہان صاحبقران زمان پر یہ کیفیت گذری کہ جب امیر لشکر
کو لیکر تلاش در مرحلہ روانہ ہوئے شام تک پریشان رہے قریب غروب آفتاب امیر کو پھر دروازہ نظر آیا
صاحبقران نے ہمراہیون سے فرمایا کہ اب ٹھیرنا مناسب نہین ہی دروازے کے اندر داخلہ کرو یہ فرماکر مرکب بڑھایا
در مرحلہ کے اندر تشریف لائے دیکھا میدان وسیع ہی کوئی عمارت کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی صاحبقران ایک طرف
روانہ ہوئے صبح تک رہروی کی سوائے میدان کے عمارت نظر نہ آئی جب صبح ہوئی امیر نے واقفکاران
طلسم سے فرمایا تعجب کی بات ہی کہ ابتک کوئی قلعہ کوئی مکان نظر نہین آیا اکثر نشانات ایسے ملے ہین کل کی
منزل مین طے کیے تھے سب نے عرض کی یا امیر جس دروازے مین داخلہ کیا تھا وہ در جعلی تھا بلکہ ساحرین
نے محض ہم لوگون کے گمراہ کرنے کو بنایا تھا امیر نے فرمایا خدا مالک ہی کوئی صورت پیدا ہو جائیگی اندر پہونچ بھی
جائینگے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی اتنے عرصے مین
ابر گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر تخت آتشین پر سوار گرد اژدہان آتش فشان حلقہ کیے ہوئے
بہت سے ساحر سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا یہ ساحر ہمارے مقابلے
کے واسطے آتا ہی مریخ نے عرض کی خدا مالک ہی جو لوگ واقفکاران طلسم سے امیر کے ہمراہ تھے اُنھون نے
قریب آکر عرض کی یا صاحبقران یہ سیراب جادو ہی شہر قنداب مین رہتا تھا کہین معلوم یہان تک
کیونکر پہونچا اسکا بھائی قنداب جادو بڑا ساحر ہی آئینہ اندام نے اپنی طرف سے اُسکو نصف طلسم کا منتظم
قرار دیا ہی اشراق سے اُسکا مرتبہ زیادہ ہی جو لوگ گمراہ ہین وہ اُسکو خداوند ثانی سمجھتے ہین یہ اُسی کا بھائی
ہی نہین معلوم یہان کیونکر آیا امیر نے فرمایا خونین چشم نے ہم لوگون کے مقابلے کے واسطے اُسکو بلایا ہوگا
یہ باتین تھین کہ سیراب جادو نے صاحبقران کے سامنے آکے کہا اے امیر مین بہت مشتاق ہون کہ
آپ سے مقابلہ کرون مین نے سنا ہی کہ آپ نے بہت سے ساحران نامی کو زیر کیا اور بہت سے سرکشون
کو مطیع بنایا اگر آپ مجھے زیر کرینگے تو مین آپکی اطاعت قبول کرونگا بصدق دل مسلمان ہونگا صاحبقران
نے فرمایا اگر یہی ارادہ ہی تو کس بات کا انتظار ہی مین موجود ہون جسطرح تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کر
سیراب جادو نے سحر کرنا شروع کیا صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی اسکے ہمراہیون نے بھی امیر پر سحر کیا صاحبقران

اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب سب لوگ سحر کرتے عاجز ہوئے تو سیراب جادو نے کہا یا صاحبقران اب ہم لوگ آپکی جنگ دیکھنا چاہتے ہین امیر نے تلوار میان سے لی اور لشکر کفار پر جا پڑے بہت سے ساحرون کو قتل کیا قریب تخت سیراب پہونچے سیراب نے ہاتھ باندھ کر امان طلب کی صاحبقران نے ہاتھ روکا سیراب جادو کلمہ پڑھکے مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر آپکو بیان مجھ سے مین تکلیف ہوگی امیدوار ہون کہ میرے مکان پر تشریف لیچلئے دو چار روز وہان تشریف رکھئے مین خوشنی چشم جادو کو بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا اگر اسنے قبول کیا تو مشرف باسلام ہوا ورنہ مین اسکو قتل کرونگا امیر نے فرمایا اے سیراب جادو مجھے تلاش بدیع الملک مین ہاتھ ورنہ ہر جنگ [illegible] نہین ہوتی میرا ٹھہرنا مناسب نہین سیراب نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک کن صاحب کا نام ہے صاحبقران نے فرمایا وہ اس طلسم کے طلسم کشا ہین دریاے برف مین غرق ہو گئے تھے خواجہ زادون نے کہا انسے ملاقات ہوگی مگر تلاش شرط ہے اسی وجہ سے مین انکو تلاش کرنے نکلا ہون اس رستے کے سبب سے اتنی دیر ہوئی ورنہ نہین معلوم کہان پہونچتا سیراب نے عرض کی یا صاحبقران [illegible] کو دریاے برف کے پاس کچھ لوگ خوشنی چشم جادو کے اٹھا لائے تھے خوشنی چشم نے اس [illegible] کو بیہوش کرکے آئینہ اندام کے پاس بھیجدیا آئینہ اندام نے طلسم معدوم مین بیٹھکے [illegible] قتل کر ڈالا یہ کلمے اسنے بدیع الملک کی صورت کا بنا دیا صاحبقران اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی بیہوش ہو گئے کہا اے سیراب جادو یہ کیا کہا ارے غضب ہو گیا سیراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو سر انکا حاضر کرون ابتک [illegible] کا در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے صاحبقران نے کہا جلد جا اس سر کو لادے مین دیکھون سیراب جادو اسی وقت وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام جادو کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اسی وقت اپنے پاس بلایا سیراب جادو نے کہا مین نے حسب الحکم حمزہ کو اپنے دام مکر مین پھنسایا ہے اور [illegible] ایسی مفید مطلب اس سے کی ہے کہ جسکے سبب سے وہ بہت پریشان ہوا اور جب خداوند کے سامنے وہ آئیگا تو ضرور ایمان لائیگا آئینہ اندام نے کہا جلد بیان کر کیا بات کی ہے سیراب نے کہا مین نے حمزہ سے کہا ہے کہ خداوند نے بدیع الملک کو طلسم معدوم مین پکڑ کر قتل کرا ڈالا اس خبر کے سننے سے حمزہ دیوانہ ہو گیا ہے مین نے اس ترکیب سے کہا کہ اسکو یقین کامل ہو گیا ہے اب مین یہ وعدہ کرکے آیا ہون کہ سر اسکا برج قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے لادیتا ہون جس وقت حمزہ آپکے سامنے آئے اس سے فرمایئے گا اگر آئینہ پرستی قبول کرے تو خداوند اسکو زندہ کردین یقین ہے اوس وقت حمزہ ضرور اسلام ترک کر دے آئینہ اندام بہت خوش ہوا سیراب جادو سے کہا تو نے بہت اچھا کیا اب سر اسکے پاس لیجا یقین ہے وہ دیکھکر رنجیدہ ہوگا اسکو بیہوش کرکے گرفتار کر لینا میرے پاس لانا مین اسکو آئینہ پرست بناؤنگا سیراب جادو آئینہ اندام سے رخصت ہوا ایک سر اپنے سحر سے بنایا اسی وقت صاحبقران کے پاس آیا بدیع الملک کو دیکھے چکا تھا ذرا بھی صورت مین فرق نہ رکھا صاحبقران کے سامنے سر رکھ دیا امیر نے جو بدیع الملک نوجوان کا سر دیکھا بے اختیار رونے لگے سب سردار بھی روتے روتے بیہوش ہو گئے [illegible] آفتاب علم نے اسقدر سر ٹکرایا کہ تمام سر چور چور ہو گیا دیر تک صاحبقران روتے رہے آخرکار امیر کو بھی غش آگیا سیراب جادو نے صاحبقران کو بیہوش پاکے گرز ہیکل اتاری ایرج کی طلسمان اور [illegible] سب کو قید سحر پہنا دی صاحبقران پر سحر کیا زبان مین لکنت پیدا ہوئی اسم اعظم کی

کیفیت بروقت مقابلہ معلوم ہوگی جب سب لوگ قید ہو چکے سیراب جادو نے خونین چشم جادو سے ملازمین کو بلایا کہا ان اسیروں کو زندان کی طرف لیجاؤ اور مال و اسباب کو احتیاط سے رکھو مین خداوند کے پاس جاتا ہون وہان سے جس وقت طلبی ہو سب کو روانہ کرنا ملازمین خونین چشم صاحبقران کو مع جملہ سرداروں کے زندان کی طرف لیچلے مگر امیر کو صدمہ بدیع الملک اسقدر تھا کہ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے امیر کے آنسو جاری تھے اور سب سرداروں کی بھی یہی حالت تھی اسی کیفیت سے ملازمین خونین چشم سب کو زندان مین لائے سب اسباب و مال بھی اٹھا لے گئے سیراب جادو آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا مین نے سب کو اسیر کرکے مرحلہ خونین کے زندان خانے مین اسیر کرایا ہے اب جو کچھ آپ کا حکم ہو وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا مین اب حمزہ کو اپنے پاس بلاتا ہون اور تم بدیع الملک کے اسیر کرنے کو جاؤ اسکو بھی اسی طرح اسیر کرنا مین حمزہ کو آئینہ پرستی کی ہدایت کرتا ہون جب وہ اسلام ترک کریگا تو اسکے تابعین بھی آئینہ پرست ہو جاوینگے تم بدیع الملک کو بہت جلد گرفتار کرکے لاؤ سیراب جادو روانہ ہوا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک چوبدار کو خونین چشم جادو کے پاس بھیجا کہا حمزہ کو اسی وقت میرے پاس بھیجدو چوبدار نے خونین چشم جادو کو جاکر پیام دیا اسنے زندانخانے کے داروغہ کو بلایا کہا حمزہ کو اسی وقت حاضر کرو خداوند نے طلب فرمایا ہے داروغہ نے اسیوقت صاحبقران کو لاکر چوبدار کے حوالے کیا چوبدار نے جو امیر کی حالت دیکھی نہایت تحیر ہوئی اسنے ایک تخت پر صاحبقران کو بٹھا دیا امیر کو اپنے سروتن کا مطلق ہوش نہ تھا آواز لب پر تھی اسی صورت سے چوبدار امیر کو آئینہ اندام کے پاس لیکر آیا آئینہ اندام نے تخت پر سے امیر کو اتارا مگر صاحبقران کو ہوش نہ آیا آئینہ اندام نے کہا بدیع الملک کی خبر مرگ سنکر حمزہ کی یہ حالت ہوئی ہے اس سے کہو کہ اے حمزہ خداوند کو تیری حالت دیکھکر رحم آیا ہے بدیع الملک کو زندہ کرتے ہین مگر تو ہوشیار ہو کر دو چار باتین خداوند سے کرے ملازمین آئینہ اندام نے صاحبقران کے گوش مبارک مین کئی بار کہا مگر امیر کو مطلق ہوش نہ آیا آئینہ اندام مجبور ہو کے تخت سے اٹھا صاحبقران کے قریب آیا کہا اے حمزہ اب اسقدر مغموم نہ ہو مجھکو تیری حالت پر رحم آگیا ہے مین بدیع الملک کو زندہ کیے دیتا ہون اب گریہ کو موقوف کر جب کئی بار آئینہ اندام نے کہا تو صاحبقران کو ہوش آیا آنکھ کھول کے دیکھا تو اپنے قریب ایک ساحر کو پایا امیر سمجھے کوئی اپنے ہی لشکر کا ہے تسلی دیتا ہے یہ سوچکر صاحبقران نے فرمایا بھائی اب زندگانی ہیچ ہے لطف زیست بدیع الملک نوجوان تک تھی آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ تو نے مجھکو نہین پہچانا مین خداوند آئینہ اندام ہون تیرے رونے پر مجھکو رحم آیا ہے مین بدیع الملک کو اب زندہ کر دونگا مگر تو اسلام ترک کر دے صاحبقران نے جو اسوقت آئینہ اندام کو اپنے قریب پایا ہاتھ اٹھایا چاہا طمانچہ ماریں کہ سر آئینہ اندام کا اڑ جائے مگر اسنے اشارہ کیا کہ صاحبقران کے دست و پا بیکار ہو گئے امیر نے فرمایا او مردود تو نے چراغ شبستان شجاعت گل کر دیا بہتر ہو کہ اب مجھے بھی قتل کر آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ کیوں اسقدر رنجیدہ ہوتا ہے مین بدیع الملک کو زندہ کر دونگا گر تو اسلام ترک کر دے صاحبقران بے بس تھے ہونٹ چبا کر رہ گئے آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ کچھ جواب نہ دیا امیر نے فرمایا او مکار کیا جواب مانگتا ہے افسوس ہے کہ مین اسوقت مجبور ہون دردا غم سے حواس بجا نہین ہین ورنہ تیرے سوال کا جواب دیتا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ مین اب تک

مجھے سے پڑھن نہین ہوا اگر تو اسلام ترک کردے تو مین بدیع الملک کو ابھی زندہ کر دون صاحبقران نے کچھ جواب نہ دیا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ مین تجھے ایسی تکلیف شدید پہونچاؤنگا کہ تیری بھی جان جائیگی امیر نے فرمایا مین بہت خوش ہون اگر میری جان جائے تو حیات زندگی سے بہتر ہے آئینہ اندام اپنے ملازمین کی طرف متوجہ ہوا کہا اسکو لیجا کر مرحلۂ خونین چشم کے زندان خانۂ آتشین مین قید کرو ملازمین آئینہ اندام صاحبقران کو وہان سے لیچلے جب مرحلۂ خونین چشم پر پہونچے باب مرحلہ کے پاس گئے ساحر دربان نے حمزہ کو بھیجا ہی اور کہا ہی کہ اسکو زندان خانۂ آتشین مین اسیر کرو خونین چشم نے اسیوقت ساحرون کو بلایا کہا زندان خانۂ آتشین کو حاضر کرو ناظرین پر واضح ہو کہ اس مرحلہ مین ایک زندان خانہ اس ترکیب کا بنا ہی کہ جسکی چھت لوہے کی ہی اور زمین پتھر کی ہی چھت کے اوپر ہر وقت آگ روشن رہتی ہی اور تہ خانہ مین بھی یہی انتظام رہتا ہی منتظم بیان کا افروز آتش نفس جادو ہی اسکا یہ سحر ہی کہ جب سانس لیتا ہی جو چیز سامنے ہوتی ہی جل جاتی ہی سقف زندانخانے پر ہر وقت تیار رہتا ہی اسکو خونین چشم جادو بہت عزیز رکھتا ہی جیوقت یہ دربار خونین چشم مین جاتا ہی خلعت و انعام پاتا ہی اور یہ بھی خونین چشم کا تابع فرمان ہی اسکو جو ملازمین خونین چشم نے آکر اطلاع دی کہ تمھاری طلبی ہی فوراً اٹھکر خونین چشم کے پاس آیا خونین چشم نے صاحبقران کو اسکے حوالے کیا بہت کچھ زر و جواہر بھی اسکو دیا کہا اس اسیر کو اپنے زندان خانے مین لیجا کر رکھو یہ خداوند آئینہ اندام سے منحرف ہی افروز آتش نفس جادو صاحبقران کو لیکر زندانخانے مین آیا ایک درجہ مین امیر کو بند کر دیا امیر شدت حرارت سے بیتاب ہوے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اور سردارون کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب صاحبقران زمان کو آئینہ اندام مکار نے زندان خانہ آتشین مین روانہ کیا تو سب سرداران اسلام کو طلب کیا جب سب اسکے سامنے آگئے اسنے کہا اے سرداران اسلام حمزہ نے اسلام ترک کرنے سے انکار کیا مین نے مثل بدیع الملک اسکو بھی قتل کیا اب اگر تم لوگ آئینہ پرستی اختیار کرو تو مین تمھین رہا کر دون ورنہ وہی سزا تمھارے واسطے بھی تجویز کیجائے جو حمزہ و بدیع الملک نے پائی سردارون کو قتل بدیع الملک کا صدمہ تھا مگر صاحبقران کی جو کیفیت سنی اور سب کا حال ابتر ہو گیا ہر ایک نے اسکو کلمات سخت کہے آئینہ اندام نے اپنے ملازمین سے کہا کہ ان لوگون کو مرحلۂ زنجبار جادو پر لیجاؤ وہان دریاے برف کے نیچے سب کو اسیر کرو ملازمین اسکے سرداران اسیر کو گھوڑون پر ڈالکر روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا انکے جانے کے بعد آئینہ اندام نے مال و اسباب لشکر اسلام خونین چشم سے طلب کیا خونین چشم جادو نے جسقدر مال تھا سب بھیجدیا آئینہ اندام نے اشراق و زمرد و تخت نگان و تورج کو بلایا یہ لوگ جو آئے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق ان لوگون کو یہ خیال تھا کہ اب مسلمان گرفتار نہ ہو سکے خداوند نے ایک سبب سے سب کو رہائی دلوا دی تھی جب انکے دلون مین نور پیدا کرنے کی مرضی نہ ہوئی سب کو گرفتار کر دیا یہ ان لوگون کا مال و اسباب ہی قدرت اسکو انعام تم لوگون کے سپرد کرتے ہین کیونکہ قدرت ان لوگون کو پھر دنیا پر خلق کرینگے اور انھین بزرگان دین بنا سکینگے ابھی بہت عرصہ ہی کیونکہ ایک شخص ان کا ابھی حیات ہی قدرت نے

ائکی قبض روح کا ابھی حکم نہیں ملا ہو مگر سب اسکو بھی فنا کرنے والے ہیں زمرد نے پوچھا یا خداوند کون شخص ابھی زندہ ہو آئینہ اندام نے کہا بدیع الملک زندہ ہیں درست ہمراہ ایک شخص اور ہو زمرد نے پوچھا یا خداوند اسکے ہمراہ کون ہو آئینہ اندام نے کہا عمرو بھی زندہ ہو تورج نے کہا یا خداوند ان لوگوں کو آپ نے کیوں زندہ رکھا ہو ان سب کو فنا کر دیجئے آئینہ اندام نے کہا ابھی ایک مصلحت ہو ابھی چھوڑے ہیں ان لوگوں کو فنا نہیں کرتا ہوں دو تین روز کے بعد دیکھا جائیگا تورج نے کہا آپ کو اختیار ہو جب مزاج میں آئے زمرد و دلبستان و اشراق اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے مال و اسباب لیکر اشراق وہان سے روانہ ہوا راہ میں تورج و زمرد و دلبستان نے اشراق سے کہا خداوند نے سب کو فنا کر دیا ابھی وہ لوگ زندہ ہیں اشراق نے کہا ان لوگوں کے استخوان تک باقی نہیں ہیں بالکل فنا ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو خداوند بہت فوراً درست کہ فلان جگہ ان لوگوں کو اسیر کیا ہو زمرد نے کہا ابھی بدیع الملک زندہ ہیں اور اسکے ساتھ خواجہ عمرو بھی ہیں یہ تو بڑے غضب کی بات ہو اشراق نے کہا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ابھی فتنہ و فساد باقی ہو زمرد نے کہا انکے زندہ رہنے سے تو خوف ہو اشراق نے جواب دیا لیکن تھا خداوند نے زمرد وغیرہ کے ساتھ بدیع الملک و خواجہ کو بھی فنا کر دیتے مگر کچھ اور سوچ کر ان لوگوں کو زندہ رکھا اب ملک الموت کو حکم دینگے وہ قبض روح کرینگے یہ باتیں کرتے ہوئے سب اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے کہا کہ میں اسباب اہل اسلام کہان رکھوں زمرد نے جواب دیا کہ اپنے صرف میں لائیے خداوند جب ان لوگوں کو قتل ہی نہیں کرینگے تو پھر کیا ہو اشراق نے کہا اگرچہ خداوند انکو قتل کرینگے لیکن میں خلاف حکم کبھی نہ کرونگا یہ کہکے اسنے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر اسکے پاس آیا اسنے ایک نامہ افکار جادو کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے افکار جادو تمہارے پاس بہت کچھ مال و اسباب ماننا لکھا ہو خدا مسلمانوں کا اسباب بھی تمہارے پاس روانہ کیا جاتا اسکو بھی بحفاظت اپنے پاس رکھو یہ نامہ لکھکر اس ساحر کو دیا اور اسباب بار کرا کے روانہ کیا کہ ذرا اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو بدیع الملک کی عرض میں روانہ ہوا پہلے شہر قندلاب میں آیا جہان جو دیکھا تو باشندگان شہر کو نہ پایا کچھ لوگ ایوان شاہی میں پائے کچھ دور کا ... ان کو دیکھا سیراب جادو کو تعجب ہوا سب لوگ اسکو بخوبی پہچانتے تھے بلد قندلاب کے سبب سے یہ سب پر حکومت کرتا تھا اسنے ایوان شاہی میں جانیکا ارادہ کیا جو لوگ ایوان کے محافظ تھے انھون نے منع کیا کہ ہمارے سلطان کا حکم ہو کہ آئینہ پرست مکان کے اندر نہ جانے پائے سیراب جادو نے سحر کیا یہ لوگ بھی آمادہ جنگ ہوئے دیر تک اسکے سحر روکتے رہے آخرکار مجبور ہوئے اسنے سب کو قتل کیا شہر پر قبضہ کر لیا جو لوگ ایمان نہ لائے تھے اور قندلاب جادو نے انکو اسیر کیا تھا سیراب نے انکو رہا کیا بہت کچھ زر و مال انکو دیا آپ تخت پر بیٹھا ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ میں حسب الحکم تیرے قندلاب میں آیا یہان شہر کو عجب حال میں پایا آبادی بالکل نہ تھی کچھ لوگ جو ایوان کی نگہبانی پر معین تھے ... میں نے ایوان شاہی میں جانے کا ارادہ کیا مجھے ان لوگوں نے منع کیا میں نے سب کو قتل کیا بعض لوگ جو اپنے مذہب میں بہت پختہ تھے اور جنھون نے آئینہ پرستی ترک نہیں کی

تھی انکو قنداب جادو نے اسیر کیا تھا میں نے سب کو رہا کیا اب یہاں تخت سلطنت پر کوئی نہیں ہے اور ساکنان شہر کے مکان بھی خالی پڑے ہیں آپ کچھ لوگ یہاں روانہ کریں اور کسی کو حاکم تجویز کریں کہ یہاں کا انتظام ہو اُسکے بعد میں بدیع الملک کی تلاش میں جاؤں یہ نامہ لکھکر سیراب جادو نے ایک ساحر کو دیا کہا جاکر خداوند کے ہاتھ میں دینا اُسکا جواب لیکر جلد واپس آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے انکو اپنے پاس بلایا ساحر نے نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اُسی وقت اشراق و زمرد و نخشگان و تورج کو طلب کیا سب کے سامنے اُس نامے کو پھر پڑھا اشراق نے کہا یا خداوند وہاں کے واسطے آپ کس کو حاکم تجویز فرماتے ہیں آئینہ اندام نے کہا میرے نزدیک بہتر ہو کہ میں زمرد ثانی کو وہاں کی حکومت دوں زمرد خوش ہو گیا مگر تورج کے دل میں خیال ہوا کہ میں نے کیا خطا کی ہے جو مجھے کوئی حکومت نہ ملی یہ سوچکر اُسنے آئینہ اندام سے کہا یا خداوند میں نے کیا خطا کی ہے جو میں محروم رہوں آئینہ اندام نے جواب دیا کہ زمرد ثانی تم سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ یہ آداب خداوندی سے واقف ہے اور وہ جگہ ایسے ہی شخص کی ہے جو خداوند ثانی کے لقب سے مشہور عالم ہو وہاں کی حکومت نہیں کر سکتے تمہارے واسطے اور کوئی جگہ تجویز کیجائیگی یا تمہیں ایک طلسم بنا دینگے وہاں کی نگرانی کرنا تورج نے کہا یا خداوند جبتک آپ مجھے طلسم نہ بنا دینگے اور وہاں کی حکومت میرے قبضے میں نہ آئیگی تب تک میں زمرد ثانی کو نہ جانے دونگا آئینہ اندام نے کہا وہ جگہ بے حاکم کے بالکل خراب پڑی ہے جبتک وہاں کوئی حاکم نہ جائیگا اُس وقت تک کسی قسم کا انتظام نہ ہوگا زمرد کا جانا ضرور ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں طلسم بنا کر اُسکی حکومت دونگا تورج نے پھر کہا کہ میرے واسطے آج ہی سے طلسم بنانا شروع ہو جائے آئینہ اندام نے اُسکا کہنا قبول کیا اشراق کی طرف مخاطب ہوا کہا اس طلسم کے ایک صحرا میں تورج کے واسطے طلسم بنانا ضرور ہے لہذا تورج کو اپنے ہمراہ لیجاؤ جس صحرا کو یہ پسند کرے وہاں طلسم بنایا جائے اشراق آئینہ پرست تورج کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام نے زمرد سے کہا اب تم شہر قنداب میں جاؤ وہاں کی حکومت کرو زمرد بہت خوش ہوا مگر نخشگان کو بعض خیالات نے رنجیدہ کر دیا آئینہ اندام نے جو نخشگان کی صورت دیکھی کہا اے نخشگان تمہیں کس بات کا ملال ہے کیا تم بھی کسی جگہ کی حکومت چاہتے ہو نخشگان نے کہا یا خداوند مجھے حکومت نہیں درکار ہے مگر ایک سبب سے بہت رنجیدہ ہوں آئینہ اندام نے کہا ظاہر کرو نخشگان نے کہا ابھی بدیع الملک جو اس طلسم کے طلسم کشا مشہور ہیں زندہ ہیں اور اُنکے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہیں جنکی وجہ سے مجھے بڑا خوف ہے میں نہیں چاہتا کہ آپ وہاں کی حکومت عطا فرمائیے زمرد نے نخشگان کی طرف گھور کے دیکھا کہا اے نخشگان جب خداوند مجھے وہاں کا حاکم بنائینگے تو میری حفاظت بھی کرینگے کسی کی اتنی مجال نہیں جو مجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچا سکے آئینہ اندام نے کہا اے زمرد تمہارا اعتقاد بہت صحیح ہے اور میں تم سے بہت خوش ہوں کوئی تمکو اذیت نہیں پہونچا سکیگا تم نخشگان کے کہنے سے خائف نہو تو میں تمہیں وہاں تنہا نہیں بھیجتا ہوں بہت سا لشکر بھی تمہارے ساتھ کرتا ہوں کچھ لوگ وہاں رہنے کے واسطے بھی تمہارے ہمراہ کئے جائینگے اور محافظین بھی تمہارے وہاں ہونگے ساحر ایسے ایسے نامی تمہارے ہمراہ جاتے ہیں کہ جنکے سامنے عیار آنہیں سکتا زمرد نے کہا یا خداوند مجھے منظور ہے آپ مجھکو وہاں بھیجدیں آئینہ اندام نے اُسیوقت اپنے ملازموں کو طلب کیا جادو کے منتظموں کو کہنے لگے کہ اپنے یہاں سے کچھ ساحر کچھ غیر ساحر روانہ کرو کہ وہ لوگ شہر قنداب میں رہنے کے واسطے روانہ

کیے جائین بہت سے حاکمون کے نام اُسنے نامے تحریر کیے سب جگہ نامے روانہ کرکے ہر ایک رسالے سے کچھ فوج چھانٹ کر اُس طرف روانہ کیے پھر کچھ ساحرون کو طلب کیا زمرد کے واسطے تخت منگایا اُسکو اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا کہا اے زمرد ہمیشہ عدل و انصاف سے کام رکھنا کبھی کسی پر ظلم نہ کرنا غرور کو طبیعت مین راہ نہ دینا رعیت کو خوش رکھنا زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین اس سے بڑھ کے عمل مین لاؤنگا آئینہ اندام نے زمرد کو تخت پر بٹھایا بختگان بھی اُسکے ساتھ بیٹھا اور سب ساحر بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوئے سحر کرکے سب نے تخت بلند کیے آئینہ اندام نے زمرد کے تخت کی طرف اشارہ کیا اُنکا تخت بھی سب کے آگے چلا تھوڑی دیر مین زمرد شہر قصاب مین پہونچا یہان سیراب جادو منتظر تھا جیسے ہی زمرد کا تخت اُترا اُسکو لوگون نے اطلاع دی سیراب تخت کے قریب آیا بڑی عزت سے زمرد کو اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بٹھایا اور سب ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے وہ لوگ بھی باقاعدے سے بیٹھے دربار آراستہ ہوا زمرد نے جشن کی تیاری کی دو روز تک جشن رہا تیسرے روز فوجین پہونچین اور لوگ وہان کے رہنے کے ارادے سے گئے زمرد کو سب نے آکر سلام کیا نذرین دین زمرد بہت خوش ہوا بختگان سے کہا واقعی خداوند آئینہ اندام کی خدائی مین شک نہین ہو بہانے چند سے مجھے یہان کی حکومت دی ہی اب مہرخ الملک کو گرفتار کرکے جب قتل کر ڈالینگے تو میرے واسطے میری مرضی کے موافق انتظام کرینگے بختگان نے کہا مجھے خوف ہی ایسا نہو کہ جو کچھ مین سوچ رہا ہون وہ پیش آئے زمرد نے کہا خداوند نے میرے ہمراہ کیسے کیسے ساحر کیے ہین بھلا یہان کون آسکتا ہی اور خداوند کو خود ہر وقت میرا خیال رہیگا بختگان خاموش ہو رہا اسی روز سیراب جادو نے زمرد شاہی سے کہا اب آپ یہان کی حکومت کرین اور مین مہرخ الملک کی تلاش مین جاتا ہون زمرد نے کہا اے سیراب جادو اگر کسی مقام پر تمہین مدد کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دینا مین ضرور آؤنگا سیراب نے کہا مجھکو اگر ضرورت ہوگی تو خداوند کو عرضی لکھونگا آپ یہان کا انتظام کرین زمرد سے سیراب رخصت ہوا اُسکے ساتھ کے واسطے بھی آئینہ اندام نے لشکر بھیجا تھا اُسنے سبکو ہمراہ لیا ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت تورج کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب تورج اشراق کے ہمراہ صحرا پسند کرنے کو روانہ ہوا اشراق نے اسکو بہت سے صحرا دکھلائے مگر تورج کو پسند نہ آئے دن بھر اشراق اُسکے ساتھ رہا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا تورج سے کہا اے تورج اس صحرا سے بہتر کوئی صحرا نہین ہو حفاظت بھی یہان بہت ہو اور تمام جنگلون سے وسیع ہی تورج نے کہا حفاظت کا کیا سبب ہو اشراق نے جواب دیا کہ گلزار نہ طاق یہ طلسم خاص ہو اور جسکی کیفیت سواے خداوند اور کوئی نہین جانتا ہی اس صحرا کے متصل ہی اگر یہان تم اپنا طلسم تیار کرو تو بہت عمدہ بات ہو اسطرف گلزار نہ طاق کے سبب سے کوئی آ نہین سکتا تورج نے کہا یہ صحرا مجھے بھی پسند ہی اشراق نے کہا اب خداوند کے پاس چلو اُنسے گزارش حال کرو وہ طلسم کی بنا ڈالینگے زمرد کی حکومت سے بڑے کام کی علمداری ہوگی تورج بھی اشراق کے ہمراہ آیا آئینہ اندام کے پاس آکے کہا اے خداوند مین نے ایک صحرا قریب گلزار نہ طاق پسند کیا ہی امیدوار ہون کہ مجھے وہان کی حکومت مرحمت ہو اور طلسم بھی میرے واسطے بنایا جائے

آئینہ اندام نے اشراق سے کہا ساحرون کو طلب کر تورج کے واسطے طلسم تیار ہو اشراق نے کہا خداوند
اب اسقدر ساحر کہان سے آئینگے جو ایک طلسم مین آباد کیے جائین آئینہ اندام نے کہا جسقدر دیو ہماری
عبادت کر رہے ہین اُن سب کو میدان مین رہنے کی اجازت دی یہ کہکے اُسنے اپنے جوڑے سے
ایک مہرہ نکالکر کہا اس مہرے کو تورج اس صحرا مین لیجاے اور چند ساحرون کے نام بتاے کہ یہ لوگ
اسکے ہمراہ جائین سحر کرکے چار دیواری طلسم کی بنائین اس مہرہ کو جس جگہ دفن کرینگے وہان ایک مکان مثل قلعہ
کے پیدا ہوگا چند ساحر بھی ظاہر ہونگے یہ مہرہ بجاے لوح کے زمین مین دفن رہیگا جس امر کی تورج کو ضرورت ہو
اُس مکان مین جاکر وہان کے باشندون سے لیگا وہ سب انتظام کر دینگے اشراق نے اُسیوقت دیوون کو
اطلاع دی کہ اُس صحرا مین جاکر ٹھہرین اور جن جن ساحرون کو آئینہ اندام نے کہا تھا اُنھین طلب کیا تورج کو
مہرہ دیکر اُس صحرا کی طرف روانہ کیا جب تورج اُس صحرا مین پہونچا ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے اُنھون نے
سحر شروع کیا ایک ہفتہ مین چار دیواری طلسم کی بنائی تورج نے ایک مقام سایہ دار مین اُس مہرے کو دفن
کیا وہان سے واپس آیا دوسرے روز صبح کو ایک قلعہ عالیشان وہان دیکھا تورج قلعے کے اندر گیا دیکھا بہت سے
ساحر قلعہ مین پاے جاتے ہین اُن لوگون نے جو تورج کو دیکھا جھک کے سلام کیا کہا کہ ہمارے آقا طلب
فرماتے ہین وہان چلئے تورج اُن ساحرون کے ہمراہ ہوا ساحر اسکو اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک مقام پر آئے تورج
نے دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہے اُسکے اندر ایک ساحر قوی ہیکل ضعیف ریش سفید بیٹھا ہے تورج کو دیکھکر
اپنے پاس بلایا کہا اے تورج مجھکو تو نہین جانتا ہے مین اس طلسم کا بانی خداوند آئینہ اندام کی طرف سے قرار پایا
ہون جو جو باتین تجھے مرغوب ہون مجھ سے بیان کرین اُسکا بندوبست کرون تورج نے کہا اس طلسم مین عمارتین
اور محلہ جات سخت کی بنا ہونا چاہیے اُسکے بعد لشکر بسیار جمع کرنے کی ضرورت ہے اور خزانہ فراہم کرنا ہے پھر اور
جو امر مرغوب ہوگا آپ سے عرض کرونگا اُس ساحر نے کہا عمارات اور محلہ جات اور خزانے کا بندوبست مین
کر سکتا ہون لشکر تم فراہم کرو اپنی حکومت کو سب سے زیادہ کرنا تمھارا کام ہے اگر شاہان زمانہ سے جنگ کروگے اُنکے
مال و اسباب پر قابض ہوگے تورج نے کہا مین لشکر جبتک اپنی موافق مرضی فراہم نہ کرلونگا اُسوقت تک عزم جنگ
نہ کرونگا جسوقت لشکر مکمل ہو جائیگا پھر کون بادشاہ میرے مقابلے کی تاب نہ لائیگا ساحر نے کہا تم دو روز میرے
مہمان رہو تیسرے روز مین تمکو رخصت کرونگا تورج نے قبول کیا دو روز قلعہ مین مقیم رہا تیسرے روز ساحر نے
تورج سے کہا اب میرے ہمراہ چلو اور اپنے طلسم کی سیر کرو تورج بعد مسرت اس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر اسکو
لیے تخت پر بٹھاکے قلعہ سے روانہ ہوا تورج نے جو دیکھا اپنے دلمین کہا یہ وہی میدان ہے جہان ایک درخت
تک نہ تھا اب اسقدر آباد ہو گیا کہ اچھے اچھے شہر اسکے سامنے خجل ہین بازار کی کیفیت دیکھی مکانات کی زینت پر
نگاہ کی ساحر نے محلہ جات کی سیر کرائی دن بھر تورج کو طلسم کے عجائبات و غرائبات دکھاے قریب شام
دار الامارۂ شاہی مین لایا تورج نے دیکھا ایک تخت مرصع کا بچھا ہے جو لوگ درباری لباس پہنے بیٹھے ہین وضع
سے اُنکی ہر ایک کا عہدہ بھی معلوم ہوتا ہے تورج کو سب نے دیکھا تعظیم کی ساحر نے تورج کو تخت پر بٹھا دیا نذرین
گذرنے لگین اُسی وقت اُسکے نام کا خطبہ پڑھا شہرت عموم ہوگئی ساحر نے تورج سے کہا اب تم عدل و انصاف
اپنا بسر کرو جب کوئی مشکل درپیش ہو میرے پاس آؤ مین اُسکو رفع کرونگا تورج نے کہا مین چاہتا ہون آپ چندے
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین ساحر نے کہا مین شرکت نہین کر سکتا ابھی مجھے اس طلسم کے نسبت بہت سے

کام کرتا ہون اور طلسم کی تسخیر کرونگا طلسم کا نام رکھونگا پھر یہ دیکھونگا کہ یہ طلسم کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا عمر اس طلسم کی کتنی ہوگی گو یہ سب باتین موافق دستور قدیم کیجائینگی لیکن اگر خیال کیا جائے تو انکی بالکل ضرورت نہین ہے کیونکہ خداوند آئینہ ادراک جب اسکے محافظ ہین تو پھر اسکی عمر دیکھنے کی کیا حاجت ہے اور طلسم کشا کا نام دریافت کرنے سے کیا حاصل ہے انکو خود ہر وقت اسکا خیال رہیگا کیا مجال کسی کی جو اس طلسم کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے مگر یہ دستور قدیم ہے کہ جب طلسم بنتا ہے تو بانی اس طلسم کا یہ باتین کتاب طلسم مین ضرور درج کرتا ہے اسی سبب سے مین بھی ان امور کو دیکھا چاہتا ہون تورج نے کہا مین ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ آپکا نام نامی مجھکو معلوم ہو جائے ساحر نے کہا میرا نام کاؤس جادو ہے ایک مدت سے زمین کے اندر بیٹھا ہوا خداوند کی عبادت کرتا تھا میرے نام حکم ہوا کہ تمھارے واسطے ایک طلسم بناؤن زمین سے نکل آیا طلسم بنایا تھا ایسے طلسم مین دیو اسقدر رہین کہ دوسرے طلسم مین نہین پائے جاتے اب خداوندان لوگ بھی یہان رہنے کو روانہ کرینگے لشکر بھی تمھارے واسطے مہیا کیا جائیگا مگر اپنے موافق مرضی تم بھی فوج جمع کرو تورج نے کہا مین شب و روز مصروف انتظام رہونگا جبتک اپنی سلطنت کو اچھی طرح سے رونق نہ دے لونگا مجھے چین نہین آئیگا کاؤس جادو اسی وقت رخصت ہوا تورج نے جشن کی تیاری کی تمام طلسم مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ یہان آکر جمع ہون ایک روز ہمارے یہان رہین پھر سات روز تک اپنے اپنے ٹھکانون پر عیش و راحت سے بسر کرین سب اسباب عیش ہمارے یہان سے بھیجا جائیگا یہ خبر جو باشندگان طلسم کو پہونچی سب لوگ تورج کے مکان پر آکر جمع ہوئے تورج تخت پر بیٹھا سب کی نذرین لینا شروع کین سب سے پہلے ساحران طلسم نے آکر نذرین دین پھر دیوان طلسم آئے تورج نے دیوان طلسم کی جو صورتین دیکھین بہت خوش ہوا کہا جب میرے طلسم مین خداوند نے ایسے ایسے لوگ بھیجے کو عطا کر دیے ہین تو اب مجھے فوج جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے مین انھین لوگون کے واسطے سلاح جنگ فراہم کرونگا اور انھین کو آراستہ کرکے اپنا خاص لشکر بناؤنگا دیوون نے کہا ہم بسر و چشم موجود ہین آپکے تابع فرمان ہین جس کام کے واسطے حکم ہوگا بسر و چشم بجا لاوینگے تورج نے اسوقت تو انکی نذرین لیکر رخصت کیا سب کو شراب و کباب بھیجے ایک روز یہ سب لوگ تورج کے یہان مہمان رہے دوسرے روز سے اپنے مکانون پر رہے سات دن تک تورج نے تمام باشندگان طلسم کو اپنے یہان سے شراب و طعام روانہ کیا آٹھوین روز جلسہ ختم ہوا کاؤس جادو نے ایک نامہ تورج کو بھیجا نامہ بردار تورج کے پاس لیکر آیا تورج نے نامے کو پڑھا اسمین لکھا تھا کہ اے تورج مین نے حسب دستور قدیم اس طلسم کی نسبت جو جو باتین خیال کین تو معلوم ہوا کہ نام اس طلسم کا طلسم حباب ہے اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہے اور فتاح اس طلسم کا ایک جوان فرقہ اسلام سے ہے کہ نام اسکا بدیع الملک ہے اسکے بعد صورت بدیع الملک نوجوان کی بھی کھینچ دی تھی اب جس صورت کا کوئی جوان اس طلسم مین آئیگا تو یہ طلسم ضرور برباد ہوگا اسکے بعد لکھا تھا کہ اے تورج ان مضامین کو دیکھکر خائف نہ ہونا یہ سب امور واقعی نہین ہین قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کسی بات کیواسطے خیال کرو تو ضرور جواب نکلتا ہے مگر اکثر غلطی بھی ہو جاتی ہے تمھارے طلسم کو تمھاری زندگی تک بقا ہے اور تمھاری زیست اختیار مین خداوند کے ہے اور خداوند تم پر مہربان ہین ضرور تمھین طول عمر عطا کرینگے تورج نے جو یہ عبارت دیکھی اسکو کمال افسوس ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ کاؤس جادو یہ تحریر فرماتے ہین کہ نام اس طلسم کا حباب ہے اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہے اور فتاح اسکا بدیع الملک ہے اگر ایسا ہی ہو تو مین خداوند سے اس باب مین شکایت کرون کیونکہ مین برائے چندے حکومت نہین چاہتا ہون

وزرا نے جواب دیا آپ کس خیال مین ہین اگر خداوند کو یہی منظور ہوتا تو آپکو اس طلسم کی حکومت کیون عطا فرماتے اور اسقدر جلد طلسم کیون تیار کرلتے کاؤس جادو نے حسب قاعدہ ایک بات کہدی یہ پایۂ اعتبار مین نہین ہو آپ خاطر جمع رکھین طلسم کی عمر بھی زیادہ ہو اور آپکو بھی طول عمر خداوند مرحمت فرمائینگے تورج نے کہا مین ابھی سے لشکر فراہم کرتا ہون جس وقت بدیع الملک اس طلسم مین آئیگا مین اُسکو قتل کرونگا کیا مجال کسی کی جو میرے طلسم کو برباد کرسکے مگر خداوند کے پاس ایک عرضی ضرور روانہ کرونگا جبتک اُنکی مدد نہو گی مجھسے کچھ نہوسکیگا وزرا نے کہا عرضی آپ خداوند کے پاس بھیجدین وہ ضرور اسکے بابت آپکو تشفی دینگے تورج نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آئینہ اندام آپ نے طاقت وجرأت مجھکو اسقدر عطا فرمائی کہ مین اپنے سے زیادہ شجاع کسی کو نہین پاتا اسکے بعد مجھکو اپنی عبادت پر بھی ناز ہو بہت عرصہ تک ایک صحرا مین بیٹھے آپکی عبادت کی ہو اسکے بعد آپ نے عبادت کے صلے مین مجھے اس طلسم کی حکومت عطا فرمائی اور میرے واسطے جدید طلسم تیار کرایا مگر افسوس اس بات کا ہو کہ اس طلسم کی عمر ایک ہی سال کی مقرر فرمائی اور نشانی اس طلسم کی مسلمانون کے سپرد کی علاوہ لوگ سب آپکی مرضی کے مجھپر فتح پاسکینگے آپکو رحم لازم ہو اگر میرے واسطے یہ طلسم آپ نے تیار کرایا تو اس طلسم کو طول عمر بھی عنایت فرمایئے اور میری بھی عمر بڑھا دیجئے جو اس طلسم مین بارادہ فتح آئے مجھ سے زک شکست پائے اور اگر یہ منظور نہین ہو تو مین اس سلطنت دو روزہ سے باز آیا آپ یہان کسی اور کو حاکم بنا دیجئے مجھ سے یہ سلطنت نہوسکیگی جب عرضی تمام ہوئی تورج نے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا تورج نے وہ عرضی اُس ساحر کو دی کہا یہ عریضہ خداوند کے پاس لیجا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر اسیوقت عرضی لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آئینہ اندام کے مکان پر پہنچا دربانون نے کہا اے ساحر تو کون ہو اسنے جواب دیا کہ مین سلطان طلسم حباب کا عریضہ خدمت خداوند مین لایا ہون سلطان نے مجھے تاکید کردی ہو کہ جواب لیکر بہت جلد آنا دربانون نے کہا او ساحر سلطان طلسم حباب کیا چیز ہو اشراق شاہ جو اس طلسم کا بادشاہ ہو وہ اس قسم کی حکومت نہین کرسکتا ہو جب خداوند کی مرضی ہوگی جواب ملیگا ہم لوگ تیری اطلاع کرتے ہین دیکھین کیا جواب آتا ہو نامہ دار نے کہا آپہی لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ خداوند کی خدمت مین عرض کردین نگہبانون نے ایک کو بلایا کہا جاکر خداوند کی خدمت مین عرض کرو کہ تورج نے ایک عریضہ خدمت والا مین بھیجا ہو ایک ساحر لیکر آیا ہو در دولت پر حاضر ہو اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہو چوبدار اندر آیا آئینہ اندام سے کہا آئینہ اندام نے کہا اُس سے عریضہ لا دین دیکھون تورج نے کیا لکھا ہو چوبدار باہر آئے کہا اے نامہ دار عرضی دے خداوند طلب فرماتے ہین ساحر نے عرضی دی چوبدار اُس عرضی کو لیکر پھر آئینہ اندام کے پاس آئے آئینہ اندام نے عرضی دیکھی جب سب مضمون پڑھ چکا ایک چوبدار سے کہا کہ اُس ساحر سے جاکر کہدے کہ تورج اسقدر مایوس ہوتے ہین اُس طلسم کو قیام دنیا تک عمر دی ہو اور تورج کو بھی اسقدر عمر عطا کی گئی ہو اُس طلسم کی طرف کوئی نہین جا سکتا ہو چوبدار باہر آیا ساحر سے کہا کہ تورج سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھیے قیام دنیا تک اس طلسم کی عمر ہو اور تورج بھی اتنے ہی دنون تک زندہ رہیگا کوئی اُس طلسم کی طرف جانیکا قصد بھی نہ کریگا ساحر یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا تورج کے پاس آکے سب کیفیت بیان کردی تورج بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب مین اپنے طلسم کی سیر اچھی طرح سے کرنا چاہتا ہون ایک روز کاؤس جادو اپنے ہمراہ لیگئے تھے تعجیل مین کسی چیز کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا ارکان طلسم کے نام تک نہ معلوم ہوئے انھون نے مجھکو بھی نہین پہچانا اطلاع کردو کہ لشکر تیار رہے مین کل علی الصباح برائے

سیر طلسم جاؤنگا وزرائے جملہ ارکین سلطنت کو اطلاع دی لشکر مین بھی خبر ہوئی اُسی روز سب نے سامان سفر درست کیا دوسرے روز روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو شہر قنداب سے لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا کئی روز تک تلاش بدیع الملک مین پھرا جب کہین شاہزادہ کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کے ایک صحرا مین مقیم ہوا ساحرون سے کہا آپ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین وہ بتا دیگے بدیع الملک کی سب کیفیت معلوم ہو جائیگی سیراب جادو کو یہ بات پسند آئی اسی وقت ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اِسکا جواب جلد لیکر آنا ساحر اُدھر روانہ ہوا سیراب جادو کو اُس صحرا کی فضا بہت پسند تھی اپنی بارگاہ سے باہر آکے ٹہلنے لگا اور ساحر بھی اُسکے ہمراہ تھے سیراب صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی سیراب نے کہا کیا عجب ہی جو بدیع الملک اور قنداب جادو کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سیراب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار قنداب جادو انتظام کرتا ہوا اسی طرف آتا ہی سیراب نے کہا مین نے ناحق خداوند کو عریضہ روانہ کیا اگر یہ جانتا تو ہرگز عرضی روانہ نکرتا اگر لشکر بدیع الملک کے ہمراہ بہت ہی ایسا نہو کہ معرکہ پڑجائے قنداب جادو بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہو یہان میرا کچھ نہین چلیگا اگر مین نخل حزہ بدیع الملک کو اسیر کرنا چاہونگا تو قنداب کے سبب سے ناکامیاب رہونگا اس طلسم مین سوا بزرگان دین کے اور کوئی ایسا نہین ہو جو قنداب جادو کے سحر کا جواب دے سکے ساحرون نے کہا خداوند کے پاس ایک عرضی اس طور کی بھی روانہ کر دیجیے وہ انکا سحر فراموش کرا دینگے سیراب جادو نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہوا اُسی وقت اُسنے دوسری عرضی لکھنے کے واسطے منشی کو اطلاع دی مضمون سب بتا دیا استنے عرصے مین لشکر بدیع الملک نوجوان قریب آیا قنداب جادو نے جو سامنے ایک لشکر دیکھا ہرکارون سے کہا جا کر دریافت کرو یہ لشکر کس کا ہو ہرکارے سیراب کے لشکر مین آئے سب کیفیت دریافت کرکے واپس گئے قنداب جادو سے جا کر عرض کی آپکے بھائی صاحب آپکی تلاش مین لشکر لیکر آئینہ اندام جادو کے کہنے سے نکلے مین یہان مقیم ہین یقین ہو آپکے اُن پیام جنگ بھی بھیجین اور آگے نہ جانے دین قنداب نے کہا وہ کیا روک سکینگے یہ کہکر کیفیت بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب میرے نزدیک مناسب ہو کہ لشکر یہین قیام کرے جو کچھ اُنکو کہنا ہوگا نامے کے ذریعے سے کہینگے قنداب نے لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک نے خواجہ سے رائے لی خواجہ نے کہا میری بھی یہی خوشی ہو کہ لشکر یہان ٹھہرے غرض قنداب جادو نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرنیکا حکم دیا خادمون نے جلد جلد بارگاہین استادہ کین بدیع الملک نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مگر خواجہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے قنداب جادو بھی حاضر ہوا نایاب جادو بھی تھوڑے عرصے کے بعد آیا پھر تو سب لوگ بارگاہ مین حاضر ہوئے دربار آراستہ ہو گیا بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خداوندا وہ دن جلد لائے کہ مجھے زیارت صاحبقران زمان نصیب ہو نہین معلوم آجکل کیا کیفیت ہوگی شب و روز مجھے یاد فرماتے ہونگے ہماری تلاش دربار دربار پھرتے ہونگے خواجہ نے کہا حضور تحمل

آپ زمین پر سے غائب ہو گئے تھے صاحبقران کی سوقت یہ حالت تھی انکو ظاہر نہین کر سکتا نہین معلوم
کتنے دنون مین اور کیا کیفیت ہوئی یہ بدیع الملک خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکے
عرض کی شعرا ای تا بدر باشی با اقبال + جوان بخت و جوان دولت و جوان سال + بعد دعا کے دست بستہ ہو کے کہا
ایک ساحر سیراب جادو کے یہان سے آیا ہے ایک نامہ لایا ہے در دولت پر حاضر ہے اسکے نسبت کیا ارشاد ہے بدیع الملک
نے فرمایا ساحر کو ہمارے سامنے لاؤ وہ کارپرداز آپ کے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیکے بارگاہ پر ساحر نے پہونچکر سلام
کیا بعجب و شوکت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا اور نامہ نذر دیا بدیع الملک نے اسکو کھولا پڑھنا شروع کیا
لکھا تھا کہ ای طلسم کشا واضح ہو کہ یہ طلسم ایسا نہین ہے جو تیری کد و کاوش سے فتح ہو جائے یہ جاے سطوت خداوند
ہے اگر اپنی بہتری درکار ہے تو یہان سے واپس چلا جانا اچھا ہے اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو جو حال خداوند نے
صاحبقران کا کیا وہی تیری بھی کیفیت کیجائیگی بکمال ذلت و خواری سے قتل ہوگا سب ہمراہی بھی تیرے فنا
کر دیے جائینگے بدیع الملک نے جو اس مضمون کو پڑھا اور صاحبقران کے قتل ہو جانے کی کیفیت دیکھی تاب نہ رہی
بے اختیار رونے لگے قنداب جادو نے قریب آکر عرض کی ای شہریار خیر تو ہے خواجہ عمرو بھی اس حالت کو دیکھکر
گھبرا گئے کہا ای بدیع الملک نوجوان کیا حال ہے کیون اسقدر ملال ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اس نامے مین
مین نے عجب خبر وحشت اثر دیکھی ہے جسکو اپنی زبان سے نہین نکال سکتا خواجہ نے کہا خدا کے واسطے جلد بیان کرو
میری عجب کیفیت ہے بدیع الملک نے کہا اسمین لکھا ہے کہ آئینہ اندام جادو نے صاحبقران کو قتل کیا اور سب ہمراہی
بھی انکے قتل ہوئے ای خواجہ اگر یہ بات صحیح ہے تو آفتاب شجاعت غروب ہو گیا نام جرات جہان سے اٹھ گیا
میری بھی زیست بیکار ہے مگر آئینہ اندام جادو کو اسکے مکان مین جا کر قتل کرونگا اس طلسم کو اسطرح برباد کر ڈالونگا نام کو ایک
چیز بھی باقی نہ رکھونگا آخر مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا اب بے صاحبقران اس جہان فانی مین رہنا بیکار ہے
خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی دل کی تو عجب حالت ہوئی مگر اس بات کو دیر تک غور کیا پھر بدیع الملک سے کہا
ابھی صبر کرو مین انکی سب کیفیت دریافت کرون اگر واقعی یہ بات صحیح ہے تو میری بھی یہی رائے ہے کہ یہان سے
آئینہ اندام کے مکان پر چلکر اسکو قتل کرو جسطرح بن پڑے اس طلسم کو خاک مین ملا دو پھر بعد مین جو کچھ ہوگا
دیکھا جائیگا یہ تو ضرور ہے کہ بعد صاحبقران زندگی بے حلاوت ہے بدیع الملک کی عجب حالت ہو گئی قنداب
نے عرض کی ای شہریار آپ صبر فرمائیے مین ابھی اس بات کو تحقیق کرتا ہون یہ کہکے اسنے اپنی انگلی سے ایک
انگشتری اتار کے اسمین دیکھا دیر تک دیکھتا رہا کچھ نظر نہ آیا قنداب مجبور ہوا بدیع الملک نے پوچھا ای قنداب
تحقیق کیا بات معلوم ہوئی قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ انگشتری مجکو آئینہ اندام جادو نے دی تھی اور کہا تھا
جس بات کو تو تحقیق کرنا چاہیگا اسکے ذریعے سے معلوم ہو جائیگی معلوم ہوتا ہے میرے مسلمان ہو جانے کی خبر
سنکر اسنے اس انگشتری کو بیکار کر دیا ہے درست اس انگشتری کو دیکھو . اب ہون کسی قسم کی کیفیت اس مین نظر
نہین آتی اب مین اوراق عدسے سے دیکھتا ہون یہ کہکے ایک کتاب بغل سے نکالی چند ورق اسکے
الٹے ایک صفحے کو دیر تک دیکھتا رہا بعد عرض کی ای شہریار مجکو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک صاحبقران حیات
ہین مگر جان بلب ہین یہ نہین ثابت ہوتا کہ کس جگہ ہین اسکے نسبت مین نے بہت خیال کیا مگر یہ بات
معلوم ہوئی ہے کہ صاحبقران آگ مین ہین یہ نہین کھلتا کہ کہان ہین بدیع الملک نے کہا ای قنداب جادو
لشکر مین جا کر خبر کر دو کہ سب اسی وقت تیار ہو جائین مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا آئینہ اندام سے

جا کر اس کو قتل کرونگا جب کیفیت معلوم ہوئی خواجہ نے بھی یہی صلاح دی اور قنداب سے کہا کہ تم اسقدر بتا سکتے ہو کہ صاحبقران کس جانب ہیں قنداب نے عرض کی یہ کسی اور کا سحر نہیں ہے آئینہ اندام کا سحر ہے اسکی کیفیت کسی کو نہیں معلوم ہو سکتی سوائے آئینہ اندام کے اس بات کو دوسرا نہیں جان سکتا ہے شاید سیراب جادو اس حال سے واقف ہو خواجہ نے کہا اگر اس پر شک ہے تو میں ابھی تحقیق کیے دیتا ہوں یہ کہکر خواجہ چلے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں تمہارے جانے سے اور زیادہ بیتاب ہو جاؤنگا تمہارا یہاں رہنا میرے واسطے بہت غنیمت ہے اگر خدانخواستہ تمہاری بات نہ بن پڑی اور سیراب جادو نے تمہیں اسیر کر لیا تو اور غضب ہوگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک خاطر جمع رکھو کیا مجال کسی ساحر کی جو مجھے اسوقت گرفتار کر سکے اور اس بات کو جب تک میں تحقیق نہ کر دونگا واپس نہ آؤنگا سیراب جادو کو بھی گرفتار کر کے لاؤنگا بدیع الملک خاموش ہوئے خواجہ وہاں سے روانہ ہوئے بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو نامہ دار سے کہدو کہ یہ سیراب جادو سے جا کر کہے کہ اگر تجھے اسلام قبول ہے تو یہاں آ اور آئینہ اندام ملعون پر لعنت کر ورنہ تیری جان نہ بچیگی اور اب اس طلسم کو بہت جلد میں تباہ کر دونگا قنداب نے نامہ دار سے حرف بحرف بدیع الملک نوجوان کا قول بیان کر دیا نامہ دار خوف کے مارے کچھ نہ بول سکا خاموش بارگاہ سے اٹھکر باہر آیا اپنے لشکر کیطرف چلا تھوڑی دور جا کے دیکھا ایک نامہ دار اور آتا ہے اسنے کہا اے شخص تو کون ہے اس نامہ دار نے کہا میرا نام ایوان جادو ہے ابھی ایک نامہ خداوند کا لیکر آیا ہوں سیراب جادو نے مجھکو تیری تلاش کے واسطے بھیجا ہے وہاں سب کو گمان یہ ہوا تھا کہ مسلمانوں نے تجھکو قتل کر ڈالا نامہ دار نے کہا اے ایوان جادو مجھکو اپنے زندہ واپس آنے کی امید منقطع ہو چکی تھی نہیں معلوم ہمارے سردار نے کیا بات نامے میں تحریر کی تھی کہ ملکہ پڑھتے ہی رونے لگا مگر اسنے اپنی زبان میں باتیں کیں میری سمجھ میں نہیں آئیں ایوان نقلی نے کہا اب میرے ہمراہ واپس چل سب لوگ وہاں تیرا انتظام کر رہے ہیں نامہ دار ایوان نقلی کے ہمراہ ہوا تھوڑی دور ایوان جادو اس کے ساتھ آیا جب سیراب جادو کا لشکر قریب رہا تو ایوان نقلی نے کہا اے نامہ دار مجھے خداوند نے چلتے وقت ایک چیز مرحمت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب سیراب جادو کے لشکر میں پہونچنا تو ہر ایک شخص کو تھوڑا تھوڑا کھلا دینا اسکے سبب سے مسلمانوں پر جلد فتحیاب ہونگے اور دست اہل اسلام سے اسکا کھانیوالا قتل نہ ہوگا ایک تولے کے قریب میرے پاس باقی ہے وہ تیرا حصہ ہے نامہ دار خوش ہوا کہا بھائی تیرا بڑا ممنون احسان ہونگا مجھے کھلا دے ایوان نقلی نے کہا اپنا نام مجھے بتا دے کہ میں خداوند کے پاس جب جاؤنگا جس شخص کو میں نے کھلائی ہے اس کا نام بتاؤنگا نامہ دار نے کہا میرا نام تشہیر جادو ہے ایوان نقلی نے کمر سے ایک بٹوا نکالا تشہیر جادو کو ایک ڈلی مٹھائی کی دی کہا بھائی اسکو خداوند کا نام لیکر کھا جا دیکھ یہ کیا تاثیر پیدا کرتی ہے تشہیر جادو نے آئینہ اندام کا نام لیکر ڈلی کو کھا لیا تھوڑی دیر کے بعد سر چکرایا زمین پر گر کے بیہوش ہوا ایوان نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کر کے اس کو زنبیل میں داخل کیا لباس اتار کر آپ اس کا لباس پہنا اسی کی صورت بنکر خواجہ سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن نامہ داروں کی عرض کیجاتی ہے

کہ جنکو سیراب جادو نے آئینہ اندام کے پاس بھیجا تھا پہلے وہ نامہ دار پہونچا جسکے نامے میں لکھا تھا کہ میں نے

بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک اور قند اب جادو کا پتہ نہیں ملتا ہے آپ جہان فرمائیں وہان جاؤن اُس کو
تلاش کر کے گرفتار کرون یہ نامہ دار جو دروازے پر پہونچا دربانون نے اُس کو وہین ٹھہرایا آئینہ اندام جادو
کو اطلاع کی آئینہ اندام نے نامہ دار طلب کیا جو بدار سیفر پہر اُسنے نامہ دیا لیکن آئینہ اندام نے نامہ پڑھکر کہا جس صحرا
مین سیراب جادو ہے وہ دوہین جب کہ ابھی موجود ہے یہ کہ رہا تھا کہ پھر جو بدار نے آکر کہا یا خداوند ایک اور
نامہ دار سیراب جادو کے یہان سے آیا ہے آئینہ اندام نے کہا اُس سے بھی نامہ لے آؤ جو بدار اُس سے بھی نامہ لیکیا
آئینہ اندام نے اُس نامہ کو کھولا اُس مین لکھا تھا کہ یا خداوند جس وقت مین نے عریضہ اول آپ کی خدمت مین
روانہ کیا تھا اُس وقت تک بدیع الملک کا پتہ نہین معلوم تھا مگر بعد عریضہ روانہ کرنیکے بدیع الملک مع لشکر
اس صحرا مین وارد ہوا ہے اور قند اب جادو ہے جسطرح صاحبقران کو گرفتار کیا تھا بدیع الملک کو نہین قید کر سکتا
کیونکہ [illegible] قند اب جادو ہے اور قند اب جادو سوا آپ کے اور دوسرے کو اپنا بزرگ نہین جانتا
اگر آپ بھی [illegible] دیتا ہے اس طلسم مین دوسرے کی مجال نہین جو اُس سے مقابلہ کر سکے جس وقت
[illegible] دل کی کیفیت معلوم ہو جائیگی مین اُسکے سبب سے بہت پریشان ہون سواے
آپ کے [illegible] پاس بہین ہے اگر آپ چاہینگے تو مین لشکر حریف پر فتحیاب ہونگا آئینہ اندام
[illegible] دونے کی ہے بہت صحیح ہے سواے بزرگان دین دوسرے کی مجال
نہیں ہے [illegible] جادو [illegible] کر سکے اور جو بدار ان کو ایک نامہ لکھکر دیا جا بطرف روانہ کیا کہا جو اس
[illegible] بزرگان دین [illegible] میری عبادت میں مصروف ہین وہان جاکر دیکھنا جو لوگ یہان دن
[illegible] دیکھے آنا چوبدار اُدہر روانہ ہوئے یہان آئینہ اندام جادو نے ایک نامہ سیراب
[illegible] کے واسطے روانہ کرون اُسوقت تک بدیع الملک سے مقابلہ نکرنا
[illegible] نامہ دار [illegible] اس نامے کو اسیوقت جا کر دینا ایسا نہو جنگ شروع ہو جاے نامہ دار وہان سے روانہ
ہوا [illegible] قریب لشکر سیراب جادو پہونچی زمین پر اُترا دیکھا تشہیر جادو ایک نامہ ہاتھ مین لیے ہوے
بدیع الملک کے لشکر کی طرف سے آتا ہے اُسنے آواز دی اے تشہیر جادو ٹھہر جاؤ ہم ساتھ چلین گے تشہیر نقلی
[illegible] نامہ دار [illegible] تشہیر نقلی ٹھہر گیا وہ نامہ دار قریب آیا تشہیر نقلی سے کہا تم اس وقت
کہان سے آتے ہو تشہیر نے جواب دیا مین بدیع الملک کے لشکر مین گیا تھا وہان سے نامے کا جواب لیکر
[illegible] خدمت مین سیراب جادو کے جاتا ہون کیونکہ کل سے جنگ شروع ہوگی اس نامہ دار نے کہا خداوند
[illegible] جنگ [illegible] روانہ کرون اُسوقت تک جنگ شروع نا تشہیر نے کہا کیا تم خداوند کے
پاس [illegible] نامہ دار [illegible] سیراب جادو نے اس مضمون کا نامہ دیا تھا کہ جسطرح مین نے حمزہ کو گرفتار
کیا تھا اُس طرح بدیع الملک کو قید نہین کر سکتا اُسکے ہمراہ قند اب جادو ہے اُسکے سامنے میرا مکر نہ چل سکیگا تشہیر
نقلی نے کہا تم حمزہ کا پتہ معلوم ہوا کہ کہان گیا اور کیا ہوا نامہ دار نے کہا اے تشہیر کیا تم اسوقت موجود نہ تھے جب
سیراب جادو نے حمزہ کو بکر [illegible] تشہیر نے کہا مین اُسوقت خداوند کے پاس ایک ضرورت سے بھیجا گیا تھا
وہان سے [illegible] آیا حمزہ کی خاص کیفیت مجھکو نہ معلوم ہوئی نامہ دار نے کہا پہلے سیراب جادو
نے معرکہ خون مین حمزہ سے مقابلہ کیا عمدا اسیر ہوکر مکر اطاعت پہلا م قبول کی حمزہ سے کہا کہ بدیع الملک
کو خداوند نے قتل کیا ہے طلسم مصدوم کے دروازے پر اس کا سر لٹکایا گیا ہے حمزہ اس کیفیت کو سنکر بہت غمگین ہو

سب سردار بھی اس کے رونے لگے حمزہ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ اس کو سر و پا کا ہوش نہ رہا سب کی بھی
یہی حالت ہوئی اسوقت سیراب جادو نے اُس کے گلے سے حرز ہیکل لی حمزہ ہوش میں نہ تھا جو اسم اعظم کا
خیال کرتا سیراب جادو نے اُس پر سحر کر دیا زبان بند ہو گئی ایک جوان اور تھا اس کے پاس ایک چادر دافع
سحر بھی سیراب جادو نے وہ چادر بھی اپنے قبضے میں کی وہاں سے سب کو مسلسل و مطوق کر کے خداوند کی خدمت
میں لیگیا خداوند نے شاید حمزہ سے کہا کہ اگر اسلام ترک کر کے مذہب آئینہ پرستی اختیار کر تو میں بدیع الملک
کو زندہ کر دوں حمزہ نے دیر تک جواب نہ دیا جب خداوند نے کئی بار کہا تو حمزہ کو غصہ آ گیا کہا میں ہرگز آئینہ پرستی
اختیار نہ کرونگا علاوہ اس کے بہت کچھ سخت کلامی کی خداوند کو غصہ آ گیا اسیوقت جہنم کے فرشتوں کو بلا کر حمزہ
کو جہنم میں بھجوا دیا اُسکے ہمراہیوں کو طلب کیا اُن لوگوں نے بھی انکار کیا خداوند نے انھیں بھی شاید حمزہ کے پاس
بھیجدیا یا اور کہیں بھجوا دیا غرض سب کو فنا کر دیا اب کوئی زندہ نہیں ہے مال و اسباب سب کا خداوند نے اٹھا
رکھوا دیا ہے اشراق جادو سے فرماتے تھے کہ میں اُن لوگوں کو پھر خلق کرونگا لیکن بار سب آئینہ پرست پیدا ہونگے
یہ اسباب انکا اُنکے حوالے کیا جائیگا قشہیر نقلی نے کہا اسوقت سے خلاصہ کیفیت معلوم ہوئی ورنہ مجھے نہ معلوم تھی
یقین ہے بدیع الملک کو بھی خداوند ایسی ہی کچھ سزا دیں نامہ دار نے کہا اگر اسلام ترک کر دیگا تو سزا نہیں ملیگی
اور اگر مثل حمزہ یہ بھی بدزبانی کریگا تو جہنم میں پھینک دیا جائیگا قشہیر جادو نے کہا حرز ہیکل صاحبقران کی کیا
ہوئی نامہ دار نے کہا سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشہ اسم اعظم بھی ہے قشہیر نے کہا اب تو شیشے کی حفاظت کرنا
بیکار ہے حمزہ تو موجود نہیں ہے نامہ دار نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ ان دونوں چیزوں کی حفاظت کرنا اگر کوئی چیز
ان میں سے ضائع ہو جائیگی تو حمزہ جہنم سے نکل آئیگا اس سبب سے اسکی حفاظت زیادہ ترکیجاتی ہے قشہیر جادو نے
کہا بھائی اسوقت تیری باتوں سے میں بہت خوش ہوا میری عجب کیفیت تھی لشکر اسلام میں جو گیا وہاں سے زندہ واپس
آنیکی امید نہ تھی نامہ دار نے کہا کیا وہاں کے سردار نامے کو دیکھ کر بگڑ گئے تھے قشہیر نقلی نے کہا قریب تھا کہ مجھکو قتل کرتے
میں بسرعت تمام بارگاہ سے نکل بھاگا بہت سے لوگ میری تلاش کیواسطے چلے ہیں وہ جستجو کی آڑ کرتا ہوا یہاں
آیا کیا عجب ہے اب بھی وہ لوگ مجھکو تلاش کرتے ہوں یہ کہتے کہتے ایک جانب ہاتھ اٹھا کر کہا دیکھو وہ لوگ وہ
سامنے مجھی کو ڈھونڈتے ہوئے آتے ہیں نامہ دار کو اُدھر متوجہ ہوا قشہیر جادو نے کمند کے حلقے اس کی گردن میں
ڈال دیے نامہ دار اسے کھینچکر ملنا چاہتا تھا ایک مار کہ بیہوش ہو کر زمین پر گرا قشہیر نقلی نے اسکو داخل زنبیل کیا لباس
اتار کے آپ پہنا اُسکی صورت بنکر سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوا جب سیراب جادو کی بارگاہ
کے قریب پہونچا دربانوں نے اس کو روکا نامہ دار نے کہا جلد میری اطلاع کرو خداوند سے جواب لیکر آیا ہوں ضروری
باتیں کہنا ہیں اگر دیر ہو گی تو تم لوگوں پر عتاب خداوندی نازل ہو گا دربانوں نے اُسوقت چوبدار کو بلایا کہا جا کر
سیراب جادو سے اطلاع کرو کہ نامہ دار جو خداوند کے پاس عریضہ لیکر گیا تھا وہاں سے جواب لیکر آیا ہے کچھ امور ضروری
کہنا چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اندر آئے چوبدار نے سیراب جادو سے جا کر کہا سیراب جادو نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر آیا
نامہ دار نقلی کو اپنے ہمراہ لیگیا سیراب جادو نے کہا اے نامہ دار جلد بیان کر خداوند نے کیا کہا نامہ دار نے
کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ خاطر جمع رکھو میں فوج روانہ کرونگا جبتک میں فوج روانہ نہ کروں اسوقت تک مقابلہ نکرنا
اور حمزہ کی حرز ہیکل اور شیشہ اسم اعظم طلب فرمایا ہے ارشاد کرتے تھے اگرچہ ہشیار تمہارے پاس موجود رہینگی تو سحر
میں قوت نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ میرے پاس روانہ کر دو سیراب جادو نے کہا حرز ہیکل تو میرے پاس موجود ہے مگر شیشہ

اسم اعظم تو مین خداوند کے سپرد کر آیا تھا یہی سبب ہے جو انھون نے دونون چیزین طلب کین نامہ دار نے کہا شاید
خیال یہ رہا ہوگا اسی سبب سے طلب کیا ہے آپ حرزہ بیکل سے مجھے دین مین جا کر خداوند سے کہدونگا کہ شیشہ
اسم اعظم نہین ہے سیراب نے کہا ایسی بات ممکن نہین ہے جو خداوند مثل ہمارے تمھارے کسی بات کو فراموش
کرین نامہ دار نے کہا ہان کو آپ بعد مین سمجھئیے گا پہلے حرزہ بیکل وہان روانہ فرمایئے ایسا نہ ہو خداوند کے خلاف ہو
سیراب جادو نے کہا اے شخص تو نامہ دار اصلی نہین ہے اسکی صورت بنکر حرزہ بیکل لینے آیا ہے اگر تو میرا ملازم ہوتا تو
ضرور مجھے یہ کیفیت معلوم ہوتی اور خداوند کے نسبت سہو کا گمان کرنا بالکل خلاف ہے نامہ دار نے جو یہ سنا کہا آپ نے
اس وقت عجب بات فرمائی بھلا مین نامہ دار نہین ہون اور خداوند نے مجھے آپکے پاس نہین بھیجا ہے تو مین
وہان کے حالات سے کیونکر آگاہ ہون سیراب نے کہا اب تیری لفاظی کچھ کام نہ آئیگی یہ کہکے اس نے اپنی جھولی
سے ایک آئینہ نکالا کہا اس مین نگاہ کر جیسے ہی نگاہ پڑی عمرو کی اصلی صورت دکھائی دی خواجہ نے چاہا بڑھکے
خنجر مارون مگر سیراب نے اشارہ کیا خواجہ زمین پر گر کے تڑپنے لگے سیراب نے اپنے ملازمین کی طرف مخاطب
ہو کر کہا یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا ہے اسکو یہان سے لیجاؤ نامہ دار کی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بتائے تو اس کو
قتل کرو ملازمین سیراب خواجہ کو باہر لائے ایک بارگاہ کے اندر لیگئے اور ساحرونکو بھی بلا لیا سب آ کر اسی
بارگاہ مین جمع ہوئے خواجہ سے ساحرون نے پوچھا کہ نامہ دار کہان ہے اور تم یہان کس واسطے آئے تھے خواجہ
نے جواب دیا کہ مین نامہ دار کے حال سے واقف نہین مگر مین یہان خاص اسواسطے آیا تھا کہ چلکر سیراب جادو کا امتحان
کرون دیکھون اگر یہ سحر مین یکتا ہین تو انکی اطاعت قبول کرون باسے جیسا میرا خیال تھا انکو ویسا ہی پایا اب مین
انکی اطاعت قبول کرونگا جو حکم کرینگے بسر وچشم بجا لاؤنگا ساحرون نے کہا اے عیار تو ہمسے عیاری کرتا ہے ہم لوگ
اور ساحرون مین نہین ہین انسان کے دل کی باتین ہمپر روشن ہوتی ہین تو ہمسے مکر کرتا ہے ہم کبھی تیرے مکر مین نہ پھنسینگے
خواجہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین خداوند آئینہ اندام کو سجدہ کرتا ہون اور تم لوگ مجھکو قتل کرتے ہو
ساحرون نے کہا تو صدق دلسے سجدہ نہین کرتا ہے اگر تو صاف دلی سے سجدہ کرتا ہوتا تو نامہ دار کی کیفیت ضرور بتا دیتا خواجہ
نے کہا نامہ دار کی حالت مین خلاصہ بیان کرونگا مگر تم لوگ بعد کیفیت معلوم ہوجانیکے مجھکو رہا کردو گے ساحرون نے کہا ہم ضرور تجھکو
رہا کردینگے خواجہ نے کہا اصل مین خداوند کا عتاب اس نامہ دار پر نازل ہوا تھا وہ جہنم مین گیا اور مین بظاہر جاسوس لشکر کا
ہون مگر باطن مین خداوند آئینہ اندام کا بندہ خاص ہون جس کسی ساحر پر خداوند عتاب فرماتے ہین مجھکو حکم ہوتا ہے مین اسکو جہنم
مین ڈال دیتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تجھے مکر کرنا تھا ایسی بات کہی ہوتی کہ جو ہم لوگ تسلیم کر لیتے جب سے تجھے
عیاری کرنا نہین آتی ہے تو ایسی بہت کیون کرتا ہے خواجہ نے کہا تم لوگ اس راز سے ماہر نہین ہو میرے پاس دوزخ اور بہشت
ہر وقت موجود رہتا ہے اگر تم دیکھنا چاہو تو مین ابھی دکھا سکتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تو نے بہشت و دوزخ نہ دکھایا تو ہم
ابھی تجھکو قتل کرینگے خواجہ نے کہا مین نے مانا کہ تم سب کو معاف کیا ساحر موجود ہوئے خواجہ نے کہا پہلے میرے ہاتھ پاؤن
کھول دو تاکہ مین کوئی کام کر سکون ساحرون نے آپس مین کہا ہاتھ پاؤن کھول دینے سے یہ بھاگ نہین سکتا ہے اگر جانیکا ارادہ
کریگا تو ہم ابھی گرفتار کر لین گے یہ کہکے خواجہ کے ہاتھ پاؤن سب نے کھول دیئے تو خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولین پہلے
ایک ساحر کو بلا کر کہا دیکھ اس مین بہشت معلوم ہوتی ہے یا نہین ساحر قریب آیا جھک کے دیکھنے لگا ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ خواجہ نے
کہا بس اب خداوند کا حکم نہین ہے دیکھ چکے اتنی بہشت جا دوسرے شخص کو آنے دو جو ساحر دیکھ رہا تھا اس نے عرض کی جناب
مرا اے خداوند مجھے دیکھنے دیجئے ابھی تو مین نے اچھی طرح سے حورونکی صورتین بھی نہین دیکھی ہین لطافت باغ کو بھی نہین

دیکھنے پایا ہوں خواجہ نے کہا اندر جا کے دیکھنا چاہتے ہو ساحر نے کہا میری نہیں خوشی ہے تو خواجہ نے ہاتھ کا سہارا دیکر اس کو زنبیل میں داخل کیا اور ساحر جو کھڑے تھے اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوئے سب ہاتھ باندھنے لگے ہر ایک نے عرض کی واقعی آپ خداوند کے بندہ خاص ہیں مگر ہم زیارت جنت سے محروم ہیں خواجہ نے کہا تم سب جاؤ گر نصف دن سے وہاں زیادہ جو رہنا ساحروں نے کہا جسوقت آپ ارشاد فرمائینگے ہم حاضر خدمت ہونگے خواجہ نے باری باری ہر ایک کو داخل زنبیل کیا جب ایک ساحر بھی اُن لوگوں میں سے باقی نہ رہا خواجہ نے مال و اسباب بارگاہ اپنے قبضے میں کیا بارگاہ سے باہر آکے گلیم اوڑھ کے اپنے لشکر کیطرف چلے تو خواجہ کو یہ خیال آیا کہ سیراب جادو باقی رہا جاتا ہے اور اس کے پاس حرز ہیکل ہے مگر پھر یہ سوچے کہ بدیع الملک بہت بیتاب ہونگے انکو جاکر صاحبقران کے حال سے اطلاع دوں کہ اضطراب انکا کم ہو اس سبب سے خواجہ اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب سیراب جادو کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب عرصہ ہوا اور کوئی خواجہ کی خبر لیکر اس کے پاس نہ گیا تو اس نے ہرکاروں سے کہا جاکر دیکھو یہ سب لوگ کیا کرتے ہیں ابھی ایک عیار یہاں گرفتار کیا گیا تھا اُسکو لیکر گئے تھے اُسوقت سے کوئی واپس نہیں آیا ہرکارے گئے لوگوں سے باہر بارگاہ کے جاکر دریافت کیا کہ مصاحبین سیراب جادو جو ایک عیار کو لیکر آئے تھے وہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا ہمنے دیکھا تھا سب اس بارگاہ میں جاتے تھے مگر وہاں سے واپس آتے کسیکو نہیں دیکھا اور ساحروں کو بھی اُن لوگوں نے بلایا تھا ہرکارے اس بارگاہ کے قریب آئے دیکھا بارگاہ خالی پڑی ہے جو جو اسباب وہاں رکھا تھا وہ بھی نہیں ہے ہرکاروں کو تعجب ہوا سب کی بارگاہوں میں جاکر دیکھا کسی کو نہ پایا اہالیان لشکر وہاں سے دریافت کیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ ہمنے اس بارگاہ سے باہر آتے نہیں دیکھا نہیں معلوم کیا ہوا ہرکارے وہاں سے واپس آئے سیراب جادو سے آکر کل کیفیت بیان کی سیراب کو تعجب ہوا اسی وقت اس نے بازو پر سے ایک پتلا لوہے کا کھولا اس پتلے سے کہا اے شبیہ خداوند یہ لوگ کہاں ہیں پتلے نے کہا سب خواجہ عمرو کی زنبیل میں ہیں سیراب نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا بڑا غضب ہوا ایسا عیار اسطرح گرفتار ہو کر نکل جائے خداوند تک کو اس نے دھوکا دیا خداوند نے اُس کو قید کیا وہاں سے نکل آیا اب یہاں پہونچا اُس نے نامداروں کو بھی قتل کیا اور ان لوگوں کو بھی گرفتار کر لیگیا یقین ہے اب قتل کر ڈالے زندہ نہ رکھے مگر میں اس کے لشکر میں جاتا ہوں اگر مل گیا تو ابھی لاتا ہوں یہ کہکے بارگاہ سے باہر آیا بدیع الملک کے لشکر کیطرف چلا اس کی کیفیت عرض کی جائیگی مگر خواجہ جو سب ساحران جلیل کو زنبیل میں رکھکر وہاں سے روانہ ہوئے اپنے لشکر میں آئے پہلے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ میں گئے دیکھا شاہزادہ فرط رقت سے بیہوش ہو گیا ہے قنداب جادو گلاب و بیدمشک کے چھینٹے دیکر ہوشیار کر رہا ہے خواجہ نے قنداب جادو کو ہٹایا بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے آہ سرد بھر کر آنکھ کھولی خواجہ نے کہا اے بدیع الملک کیوں اسقدر مضطرب ہوتے ہو بفضل خدا صاحبقران زمان صحیح و سلامت موجود ہیں میں نے کل کیفیت دریافت کر لی اور جو جو حالات دریافت کرنے سے رہ گئے ہیں وہ اب معلوم ہوئے جاتے ہیں یہ کلمہ جو بدیع الملک نے خواجہ سے سنا کچھ افاقہ ہوا کہا اے خواجہ کیا تحقیق کیا خواجہ نے سب کیفیت بیان کی قنداب جادو نے کہا اے شہریار میں نے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران سلامت موجود ہیں مگر تکلیف شدید میں ہیں خواجہ نے کہا اگر خدا نے چاہا تو اب تکلیف بھی دفع ہو جائے گی حرز ہیکل ادھر کی

سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشۂ اسم اعظم آئینہ اندام کے پاس ہے جب یہ دونوں چیزیں قبضے میں آجائینگی
اسکا ضرر دفع ہو جائیگا میں نے پہلے یہاں آکے دخل کرنا اچھا جانا اسوجہ سے دوبارہ سیراب کی بارگاہ میں
نہیں گیا ورنہ حرزہیکل وہاں سے لیتا پھر شیشۂ اسم اعظم کی تلاش میں جاتا جہاں ممکن ہوتا اس کو توڑتا جسوقت
شیشۂ اسم اعظم ٹوٹے گا صاحبقران کو اسم اعظم یاد آجائیگا جیسے ہی سحر میں امیر مبتلا ہونگے فوراً یہ برکت اسم اعظم
نجات ہوگی قنداب نے کہا خداوند کہتے ہیں ایک دن میں شیشۂ اسم اعظم کو تلاش کرلونگا اور حرزہیکل تو ابھی
جاکر چھین لاؤنگا خواجہ نے کہا اس کے نسبت پھر گفتگو کرنا ابھی ایک امر ضروری سے فراغت کرنا ہے یہ کہکے خواجہ
نے زنبیل سے ایک ساحر کو نکالا قنداب جادو سے مخاطب ہوکر کہا اس کی زبان میں سوزن نہیں ہے ایسا
نہ ہو سحر کرکے نکل جائے قنداب نے کہا خواجہ شوق سے تم اسے چھوڑ دو اس کی مجال نہیں جو سحر کرکے جاسکے
خواجہ نے اس کو زمین پر رکھدیا اس نے چاہا سحر کرکے نکل جاوے قنداب جادو نے اسطرف بہ نگاہ غیظ
دیکھا ساحر کے ہاتھ پاؤں بیکار ہوئے زمین پر گرا خواجہ نے دوسرے ساحر کو نکالا قنداب نے اس پر بھی سحر کیا
خواجہ نے اسیطرح بہت ساحر زنبیل سے نکالے قنداب نے سب کو سحر کرکے بیکار کردیا جب خواجہ کے پاس
کوئی ساحر باقی نہ رہا تو بدیع الملک سے مخاطب ہوکر کہا اب انسے امیر کی کیفیت دریافت کرنا چاہیئے بدیع الملک
انکی طرف مخاطب ہوئے شاہزادے نے فرمایا اے ساحران لشکر سیراب شناخت میں خداوند واحد یکتا کی کیا کہتے
ہو بعض ساحروں نے عرض کی اے شہریار ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہیں بعض نے انکار کیا مگر سب کو کمال حیرت
تھی کہ ہم اس بارگاہ میں کیونکر آئے اور خواجہ نے ہمیں بہشت کی سیر کیسی کرائی مگر اپنے کو اس حال میں پاکر سب
مجبور تھے جب چند ساحروں نے اسلام قبول کیا تو بدیع الملک نوجوان نے ان سبکو بیٹھنے کی اجازت دی اور جو
ساحر بوجہ سیاہ قلبی کے ایمان نہ لائے شاہزادے نے انکی نسبت حکم قتل صادر فرمایا انکو جلاد بارگاہ سے برائے قتل
باہر لائے یہاں بدیع الملک نے جو ساحر مسلمان ہوئے تھے ان سے فرمایا کہ اگر کچھ حالات صاحبقران زمان معلوم
ہوں تو بیان کرو ساحروں نے عرض کی اے شہریار جسوقت سیراب جادو شہر قنداب سے بھاگا آئینہ اندام کے پاس
پہونچا کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا میں سب انتظام کرونگا مگر تم صاحبقران کے گرفتار کرنیکو جاؤ سیراب
نے کہا میں حمزہ کو کیونکر گرفتار کرسکونگا سنا ہے کہ انکے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود ہیں ساحر کی مجال نہیں جو انسے
مقابلہ کرسکے آئینہ اندام نے کہا یہ تو ممکن ہے کہ میں تاثیر تحفہ جات کو دفع کردوں مگر خیال یہ ہے کہ صاحبقران کو
تکلیف ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ تم جاکر مکر سے گرفتار کرو پہلے انسے مقابلہ نہ کرنا پھر زیر ہوکر مسلمان ہو جانا انکی دعوت
کرکے گرفتار کرلینا سیراب جادو وہاں سے روانہ ہوا صاحبقران زمان آپکی تلاش میں مرحلہ خونین تک پہونچ چکے تھے اور
خونین چشم جادو صاحبقران کی راہ روکے ہوئے تھا جب سیراب جادو وہاں پہونچا اسنے کل کیفیت بیان کی دوسرے
روز امیر نے اسکو قتل کیا مگر اسنے اسلام قبول کیا صاحبقران ہنوز اپنی بارگاہ کیطرف بھی واپس نہ ہوئے تھے کہ سیراب نے
کہا یا امیر آئینہ اندام نے غضب کیا جو اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی تھا اس کو طلسم معدوم میں بھیجکر قتل کر ڈالا سر اس کا
در طلسم پر آویزاں ہے جب صاحبقران نے نام دریافت فرمایا اس ملعون نے آپ کا نام بتادیا صاحبقران کی
عجب کیفیت ہوئی اسقدر رقت نے بیتاب کیا کہ صاحبقران زمین پر گر پڑے بیہوش ہوئے لشکر میں سب
سرداران کی یہی حالت ہوئی سیراب نے حرزہیکل لیکر صاحبقران پر سحر کیا زبان بھی بند ہوئی اسم اعظم نہ پڑھ
سکے پھر ایکدم سر ہوا کو اس نے مبتلائے سحر کرکے مرحلہ خونین چشم پر بھیجدیا آپ پھر آئینہ اندام کے پاس گیا اب

کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا پہلا صاحبقران زمان کو بلایا ساحر امیر کو بھی ساتھ لیتے آئے جسوقت
صاحبقران آئینہ اندام کے مکان پر تشریف لیگئے تھے اُسوقت بھی صاحبقران کی وہی حالت تھی مطلق خیال
نتھا کہ میں کس عالم میں ہون آئینہ اندام نے امیر سے کہا کہ مین طلسم کشا کو زندہ کر دونگا مگر تم اپنا مذہب ترک کر دو
امیر کو خبر بھی نہ ہوئی جب صاحبقران سے کئی بار آئینہ اندام نے کہا اور امیر نے اپنے کو اس حالت میں پایا
صاحبقران کو غصہ آگیا جا با جواب زبان شمشیر سے دین مگر آئینہ اندام نے سحر کر دیا صاحبقران مجبور ہوگئے آئینہ اندام
نے کچھ ساحرونکو بلا کر کہا کہ صاحبقران کو یہان سے لیجاؤ مین نہین معلوم وہ ساحر امیر کو لیگئے یا نہین لیگئے اُسوقت
بلکہ مع سیراب جادو کے وہان سے چلے آئے تھے آئینہ اندام نے خود مجھسے کہا کہ اب تم لوگونکا یہان ٹھہرنا
اچھا نہین جہنم کے فرشتے آئینگے ہم وہان سے بخوف چلے آئے تھوڑی دیر کے بعد پھر مین بلا یا سیراب سے کہا
شیشۂ اسم اعظم قدرت کے حوالے کرو اور حرز ہیکل دیدے پس سیراب نے شیشہ تو آئینہ اندام کو دیا
حرز ہیکل ابتک اُس کے پاس موجود ہے آپ خاطر جمع رکھین صاحبقران صحیح و سلامت موجود ہین مگر یہ نہین معلوم
کہ کہان تشریف رکھتے ہین اور سب سردار بھی اسکے ہمراہ ہین یا نہین کیونکہ بعد صاحبقران آئینہ اندام نے
سردارون کو بھی بلایا تھا نہین معلوم انھین کیا کیا طلسم کے زندان خانہ عام مین تو نہین ہین بدیع الملک نے
جب یہ کیفیت سنی تو تسلی ہوئی خواجہ نے کہا اب اضطراب کو دخل نہ دو مجھ سے کام کرو پہلے سیراب جادو سے
حرز ہیکل لینا چاہئے اسکے بعد اور ہر طرح جات کرو کہ صاحبقران کی تلاش مین چلنا چاہئے اسی طلسم مین
کسی مقام پر صاحبقران اسیر ہین قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار جب تک یہ طلسم دستیاب نہ ہوگی
صاحبقران زمان کا پتہ نہین معلوم ہوگا آج مین سیراب جادو کو گرفتار کرتا ہون کل اپ یہانسے برائے تلاش
لوح روانہ ہونگا بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو ابھی مین سیراب جادو کے بابت کچھ نہین
کہہ سکتا اُس نے ایک نامہ یہان بھیجا تھا اُسکے جواب مین جو کچھ مین نے کہا تھا تمھین معلوم ہے یقین ہے اب
وہ طبل جنگ بجوائیگا میدان مین آئیگا جب وہ آمادہ حرب ہوگا اُس وقت مین جو مناسب ہوگا تمھین اجازت دی
جائیگی ابھی مین کچھ نہین کہسکتا قنداب جادو نے بہت کہا مگر بدیع الملک نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا خواجہ
نے بھی کہا اے قنداب جادو اگر تم جاؤ گے تو اُس سے لڑ کر فتح نہ پاؤ گے تمھارا سحر اُس پر کارگر نہ ہوگا کیونکہ
پاس حرز ہیکل صاحبقران کی موجود ہے وہ تم پر غالب آئیگا قنداب نے عرض کی یہ بات واقعی ہے کہ مین اسطرح
تو اُس سے ہرگز مقابلہ نہ کر سکونگا بدیع الملک نے کہا جب وہ طبل جنگ بجوائیگا تو دیکھنا خواجہ نے پھر کہا
کہ ابھی اُس کی امداد کیواسطے کچھ لشکر اور بڑے بڑے ساحر آئینگے آئینہ اندام نے اُسکو ایک نامہ لکھا ہے کہ
جبتک مین اشکر مدد روانہ کرون اُسوقت تک طلسم کشا سے مقابلہ نکرنا تم قنداب جادو سے بلکہ نکر سکوگے
مین ان لوگون کو تمھاری مدد کے واسطے یہانسے روانہ کرونگا جو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین قنداب
جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو بہت سے ساحرونکو طلب کریگا اس طلسم مین بہت
سے ساحر ایسے بھی ہین کہ جو زمین کے اندر اور پہاڑون کے اندر اور دریاؤن کے اندر رہتے ہوئے
آئینہ اندام کا نام لیا کرتے ہین سب لوگ انھین بزرگان دین کہتے ہین ان سب نے بھی سخت مین کسیکی
نہ مجال نہین جو اُن سے کوئی مقابلہ کر سکے مگر آپ کے اقبال سے جب وہ لوگ یہان آئینگے مین اُن سے مقابلہ
کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ہر حال مین بفضل خدا شریک حال رہنا چاہئے اگر ہزار ساحر آئینگے تو کیا بنا لینگے مگر ابھی رہا کی

مکن تامل ہے خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اسکی خبر لاتا ہون کہ سیراب جادو کا کیا ارادہ ہے کیونکہ یہ نامہ ابھی اُس تک نہین پہونچا تھا مین نے راہ مین قاصد کو گرفتار کیا یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ہنوز آگے بڑھے تھے کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا مکان جو پہونچی خواجہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی دیکھا سیراب جادو سامنے تخت پر بیٹھا ہے بہت سے ساحر جمع ہین خواجہ نے کہا اے ساحر کیا مجھے تیری ذات سے یہی امید تھی کہ تو میری قدردانی کریگا اور ضرور اپنے پاس رکھے گا مین خود یہین آنے کیواسطے بارگاہ سے باہر نکلا مگر تو خود مجھے لے آیا کمال قدردانی کی اب مین قدمون سے جدا نہونگا سیراب جادو نے کہا او ساربان زادے پہلے مین تجھسے واقف نہ تھا تو میرے ہاتھ سے نکل گیا اگر جانتا ہوتا تو مین ہرگز تجھے زندہ نہ جانے دیتا مگر اب تجھے زندہ نہ چھوڑونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی قدردانی سے تو یہ امید نہین ہے سیراب نے کہا مین نے تیری باتین بہت سنی ہین اب زیادہ جادوگوئی نہ کر جو کچھ مین دریافت کرون اسکو صحیح صحیح بیان کردے اگر خلاف کہیگا تو مین ابھی تجھے قتل کرونگا اگر اصل امر بتا دیگا تو قید کرکے زندان خانہ طلسم مین بھیجدونگا جان تیری بچیگی خواجہ نے کہا آپ کو ہر طرح اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے دریافت فرمایئے اگر مجھے معلوم ہوگا عرض کرونگا اگر ناواقف ہونگا تو کیا بتا سکونگا سیراب نے کہا جو ساحر تیرے ہمراہ قاصد کی کیواسطے گئے تھے وہ سب کیا ہوئے اور قاصد کو تونے کیا کیا جو کس کی صورت بنکر مجھے دھوکا دینے آیا تھا خواجہ نے کہا مین واقف نہین کہ وہ ساحر کیا ہوئے اور قاصد کہان گیا سیراب جادو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک قاصد زندہ ہے اگر وہ مر جاتا تو ضرور اُس کی علامت ظاہر ہوتی مجھے معلوم ہو جاتا مگر ابھی کوئی ساحر نہین قتل ہوا ہے سب زندہ موجود ہین سیراب جادو خواجہ سے یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے اس کے دوچار پھول جلکر گرے سیراب نے کہا اب کسی نے اُن لوگون کو قتل کیا خواجہ نے کہا آپ تو مجھکو ملزم ٹھہراتے تھے اگر مین اُنھین لیجاتا اور قتل کرتا تو اُسیوقت یہ کیفیت ظاہر ہوتی اسوقت مین یہان موجود ہون نہین معلوم اُن سب کو کس نے قتل کر ڈالا سیراب نے کہا جب تک تو خلاصہ کیفیت نہ بیان کریگا تیری جان نہ بچیگی خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہے مین موجود ہون آپ کو اپنا مالک اور خداوند آئینہ اندام کو اپنا خداوند جانتا ہون سیراب نے کہا مین ان باتون کو سنا نہین چاہتا جو مین تجھسے تحقیق کرتا ہون اُسکا جواب صاف مجھکو دے تو ان ساحرون کے حال سے خوب واقف ہے مگر مجھسے پوشیدہ کرتا ہے خواجہ نے کہا اگر مین خلاصہ کہونگا تو آپ کو یقین نہ آئیگا آپ مجھے بیکار رنج دیکر تکلیف پہونچا رہے ہینگے سیراب نے کہا اگر سچ کہے گا تو مین یقین کرونگا مجھے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے کہا جن جن ساحرون کو آپ نے میرے ہمراہ کیا تھا وہ سب مسلمان تھے جب مجھے بارگاہ مین لیگئے تو مجھسے ہر ایک نے کہا کہ اے خواجہ تم خوف نہ کرو ہم تمھین اپنے ہمراہ لیے چلتے ہین مین خاص آپ کی خدمتگذاری کیواسطے آیا تھا مگر اسوقت اُنکے ہمراہ جانا بھی مصلحت تھا اگر نہ جاتا تو وہ لوگ مجھے ہلاک کرتے بلکہ مین ساحرون سے انکار کیا وہ لوگ مجھے گرفتار کرکے اپنے ہمراہ لیچلے گئے مجھے بارگاہ بدیع الملک مین لیجا کر چھوڑا سب مسلمان ہوئے جن ساحرون کو بھی اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ شاید اسوقت قتل ہوئے سیراب نے کہا یہ بات یقین کے لائق نہین ہے مین ہرگز نہ مانونگا خواجہ نے کہا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ آپ یقین نہ فرمائینگے سیراب نے اسیوقت جلادون کو طلب کیا جلاد آئے سیراب نے کہا اس بدمذہب کو لیجاکر قتل کرو خبردار اس کے مکر مین نہ آنا یہ بڑا مکار ہے اگر لالچ دے تو بالکل خلاف جاننا جلادون نے کہا جو کچھ آپ منع فرماتے ہین ہمسے ہرگز نہ ہوگا یہ لعین

خواجہ کو جلاد سے لیچلے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جسوقت سیراب جادو خواجہ کو اُٹھا کر لیچلا اُسوقت بعض بعض لوگ وہان موجود تھے انھون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب نے سحر کرنا شروع کیا مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب مجبور ہوئے تو بارگاہ بدیع الملک میں آئے شاہزادہ اُس وقت سیراب جادو کا تذکرہ کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کی بعض بعض ساحر اِس وقت متوحش ہو کر در دولت پر باہر حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین اُن کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے بدیع الملک نے جو صورت ساحرون کی دیکھی سب سے کیفیت دریافت فرمائی کہ کیا سبب ہے جو اسوقت اسقدر متوحش ہو ساحرون نے سب کیفیت خواجہ کی عرض کی بدیع الملک کو ملال ہوا اسیوقت تلوار پکڑ کے اُٹھے قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ تکلیف نہ فرمایئے اگر خواجہ کو سیراب جادو لیگیا ہے تو مین ابھی جا کر لاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو تمھارے جانے سے مجھے یہ خوف ہے کہ اُسکے پاس حرز ہیکل صاحبقران موجود ہے تمھارا سحر اُسپر اثر نہین کریگا ایسا نہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ قنداب نے عرض کی اے شہریار خاطر عاطر جمع رہے سیراب جادو کی کیا مجال ہے جو مجھے گرفتار کرسکے مین خواجہ کو وہان سے بآرام لاؤنگا بدیع الملک نے چاہا کہ مین قنداب جادو کو روک لون مگر قنداب نے بمنت اجازت حاصل کی بارگاہ سے باہر نکلکر سیراب کی طرف روانہ ہوا یہان وہ وقت تھا کہ جلاد خواجہ عمرو نامدار کو زیر تیغ بٹھا کے ستے گردن پر کوئلے کا خط لگانے کی دیر تھی خواجہ درگاہ بے نیاز مین بعد الحاح وزاری عرض کر رہے تھے کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز مین نے تو ابھی اُس بڑی چیز کو یاد بھی نہین کیا ہے اسوقت ایک کافر کے ہاتھ سے جان جاتی ہے وقت مدد ہے خواجہ تو درگاہ بے نیاز مین عرض کر رہے تھے کہ جلاد نے تیغ کھینچکر تولنا شروع کی قریب تھا کہ ہاتھ خواجہ کی گردن پر مارے کہ برق نے سر جلاد کا اوڑا دیا سب نے دیکھا ایک پنجہ آیا خواجہ کو اٹھا لیگیا جسقدر ساحر وہان موجود تھے سب کے سر کٹکر زمین پر گرے بعض خوف کے مارے سیراب کی بارگاہ کی طرف بھاگے سیراب نے جو یہ ہنگامہ سنا چوبدارون سے کہا جا کر خبر لاؤ یہ غل کیسا ہے چوبدار اُسکی بارگاہ سے باہر آئے دریافت کیا تو کیفیت معلوم ہوئی چوبدارون نے سیراب جادو سے آکر کہا جس عیار کو آپ ابھی گرفتار کرکے لائے تھے اور جسکو قتل کیا چاہا تھا جلاد نے ریگ کے چبوترے پر اُسکو بٹھایا ارادہ تھا کہ ہاتھ مارے کہ سر اُسکا تن سے جدا کرے کہ بجلی گری جلاد کا سر اوڑ گیا اور لوگ جو وہان موجود تھے سب کے سر کٹکر زمین پر گرے عیار غائب ہو گیا سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سُنی تعجب کیا کہا سوائے قنداب جادو کے دوسرے کا یہ کام نہین ہے اگر اُس وقت لیگیا ہے تو کیا غم ہے مین دوسرے وقت اُسکو پھر لے آؤنگا لیکن ابکی بار جس جگہ اُسکو دیکھونگا اشارے سے قتل کرڈالونگا مگر اب ان لوگون کے واسطے آزاد رہنا اچھا نہین ہے مین نے اسیواسطے ایک نامہ بھی طلسم کشا کے پاس روانہ کیا تھا ابھی تک اسکا جواب بھی نہین آیا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نامہ بردار کو بھی اُسی عیار نے قتل کیا اور طلسم کشا راہ راست پر نہین آیا میرے کلام کی تاثیر نہین ہے اب مین طبل جنگ بجواتا ہون کل طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا اگر خداوند کو فتح دینا منظور ہے تو مین ضرور قنداب جادو سے جنگ مین فتحیاب ہونگا اور اگر مرضی خداوند کی نہو گی تو لڑ بھڑ کر مرجاؤنگا یہ کہکے اُسنے اپنے ملازمین کو بلایا

کی لشکر مین جاکر عرض کرو کہ طبل جنگی بجے ملازمین نے اسی وقت اُسکے لشکر مین عرض کی اسی وقت طبل جنگی بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے سب دعا و ثنای شاہی بجالائے بعد عرض کی کہ سیراب جادو نے طبل جنگ بجوایا ہو لشکر اُسکا ہر دو تیغ و تیغ کو میدان جنگ مین حملہ معرکہ آرائی کرے بدیع الملک نے فرمایا کیا خوف ہو ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو کہ بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگ بجے ہرکارون نے لشکر اسلام مین حکم بدیع الملک نامدار پہونچایا نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیاری ہونے لگی رات بھر سامان جنگ مین بسر کی جب نامۂ شب سے صبح برآمد ہوئی بدیع الملک نوجوان نے وضو کیا نماز ادا کیا سلاح طلب فرمائے خادمون نے اسی وقت کشتیان ہتھیار روان کی حاضرین بدیع الملک نوجوان نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہو لشکر کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُس طرف سے سیراب جادو اپنے ہمراہ ہزار ساحر لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی ابھی نقیب برسر نقارہ تھے نعرہ سے نہ نکلے تھے کہ ایک جانب سے گرد تیرہ بلند ہوئی دونون لشکر اُس طرف متوجہ ہوئے جب وہ گرد پردہ فاش ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر ساحران غدار کا آیا قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی کہ یہ سب ساحر جو سب سے آگے تختون پر سوار ہیں یہ پہاڑون کے اندر رہتے ہین آئینہ اندام کا نام لیا رہتے ہین بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین لوگون کی بات ہین قریب دو دو سو برس سے [illegible] اُنکا آنت ہو اس طلسم مین اُنکے برابر کوئی ساحر نہین بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو یہ مکار لیا ہین جو میرے پاس آئینگے قنداب نے عرض کی مین نے کی [illegible] عرض کی ورنہ آپ سب ملاحظہ فرمائینگے غلام اتنے مقابلہ کرکیا بیان کرو یہ باتین ہو رہی تھین مگر سیراب نے جو ان لوگون کو آتے ہوئے دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ خداوند کو میرے جنگ کرنے کی خبر ہوگئی انھون نے بزرگان دین کو میری مدد کیواسطے بھیجا ہو انکے استقبال کے واسطے جانا ضرور ہو یہ کہکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بڑھا جب ساحرون کے قریب پہونچا تخت سے اُترا بڑی عزت کی سب کو اپنے ہمراہ لایا اُن لوگون نے کہا ای سیراب جادو آج کے روز جنگ موقوف رکھو ہم لوگون نے راہ مین بڑی تکلیف اُٹھائی ہو جبتک ایک روز استراحت نکرینگے ہمارے مزاج دُرست نہونگے سیراب نے یہ سنکر ناقہ تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای طلسم کشا مین تو آج ہی فیصلہ کرکے میدان سے واپس جاتا مگر کیا کرون مجبور ہون بزرگان دین نے آج مجھے سرفراز فرمایا ہو اور سب کی راے یہ ہو کہ آج جنگ موقوف رہے لہذا مین مہلت چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای سیراب جادو تجھے اختیار ہو جسوقت تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کر مین نے مہلت دی تو واپس جا سیراب جادو پلٹا اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے قنداب جادو اور خواجہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آئے قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ جو چار ساحر تاج سرون پر رکھے ہوئے آئے ہین یہی پہاڑون کے اندر رہتے ہین جو ساحر سب کے آگے تھا اُسکا نام سومنات جادو ہو جانب شمال ایک کوہ ہو اُس پہاڑ کے اندر وہ بیٹھے ہوئے بیٹھا رہتا ہو یہ سب ساحرون سے زیادہ ہو سحر بھی خوب جانتا ہو ایک بار مین نے اُسکی صورت دیکھی تھی اس سبب سے پہچانتا ہون اُسکے بعد جو دوسرا ساحر تھا اُسکا نام مطاغوت جادو ہو جنوب مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہو اُسکے بعد جو برابر سے ہوا ملحق آتا تھا اُسکا نام

فرجام جادو دو مشرق میں ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہوا سکے ہم بہ ساحر شورور پر سوار رہتا ہے مغرب میں ایک کوہ
آتشین کے اندر رہتا ہوا اشرار جادو اسکا نام ہے یہ چاروں ساحر ایک بار دربار میں اپنے اپنے مسکنوں سے
نکلے تھے اُنکے سحر بھی میں نے دیکھے ہیں بلا کے سحر کرتے ہیں اور اس طلسم کے حالات سے جیسی ان لوگوں کو
آگاہی ہو دوسرا نہیں جانتا ہوا اشراق جادو [illegible] نہیں ہو بدیع الملک قنداب جادو کی باتیں سنتے
رہے تھوڑی دیر تک قنداب جادو حاضر رہا جب رات زیادہ ہوئی تو قنداب جادو نے عرض کی غلام جاتا ہے اور کہ
آج آپکی بارگاہ کے گرد پھرے بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو کیا [illegible] نہیں ہیں جو بارگاہ کی
محافظت کریں تمہیں کیا ضرورت ہو قنداب نے عرض کی ای شہریار [illegible] سیراب جادو کا مہلت طلب کرنا
خالی از علت نہیں ہے یقین ہے ساحر ضرور آشتے کر [illegible] اور لوگوں میں یہ طاقت نہیں ہے جو اُسے اپنے
بچائیں اور یہاں تک نہ آنے دیں آپکے پاس فضل خدا سے تحفہ جات موجود ہیں اسکے سبب سے
ساحر عاجز ہیں مقابلہ کرتے بن نہیں پڑتا ہوا سی کی تدبیر کر رہے ہیں کہ آپ سے تحفہ جات لے لیں پھر مقابلہ
کریں بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو تم [illegible] تکلیف نہ اُٹھاؤ میں اور لوگوں کو مقرر کرونگا قنداب
نے عرض کی ای شہریار [illegible] میرے کسی سے بن نہیں پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا تمہیں اختیار ہے جو مرضی میں
آئے میں زیادہ اصرار نہیں کرتا ہوں قنداب جادو بارگاہ سے باہر آیا اپنے بھائی نایاب جادو کو بلایا
جو مصاحب اُسکے خاص خاص تھے اُن سب کو ہمراہ لیا بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھرنے لگا خواجہ عمرو
ثانی نے قنداب سے یہ کیفیت سنی کہ ساحروں نے اسواسطے اجازت لی ہو کہ کرکے تحفہ جات
لے لیں خواجہ سب کے سامنے تو نہیں بارگاہ میں سے گئے گرد [illegible] گاہ میں جا کر گلیم اوڑھی پھر باہر آئے لشکر
سیراب کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر سیراب میں پہنچے تو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سیراب میں
گئے دیکھا جو ساحر آئے تھے وہ سب [illegible] سیراب جادو خادموں کی طرح اُنکی خدمتگذاری کر رہا ہے
خواجہ اسی حالت سے [illegible] رہے تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک ساحر نے کہا ای طاغوت جادو جو واسطے
یہاں آئے ہیں کچھ انتظام اس کے متعلق کیا [illegible] طاغوت جادو نے کہا آپ سبکو حکم فرمائیں وہ جاکر انتظام
کرے یہ بات جو سیراب جادو نے سنی [illegible] طاغوت جادو سے کہا آپ نے کیا فرمایا یہ بات میری سمجھ میں نہیں
آیا طاغوت نے جواب دیا کہ سومنات جادو فرماتے ہیں کہ اب کچھ انتظام کرنا چاہیئے جس وقت ہم لوگ
خداوند کی خدمت میں گئے تو خداوند نے ہنسکے فرمایا تھا کہ بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہے اسلئے اس طرف گذشتہ کرنا
کا تکلیف نہ ہوئے کیونکہ وہ بھی آئینہ پرست ہونے والا ہے جب ہم تمہارے لشکر میں آئے تو جنگ کا سامان دیکھا
نفس اس امر سے اُسوقت جنگ کو موقوف رکھا کہ طلسم کشا کو تکلیف جنگ نہو ورنہ ممکن تھا کہ ایک اشارہ سے
میں طلسم کشا کا پتہ بھی نہ معلوم ہوتا اب سومنات جادو چاہتے ہیں وہ باجے اور تحفہ جات بدیع الملک سے لے
آئے سیراب جادو یہ سنکر خاموش ہو رہا سومنات جادو نے کہا ای فرجام جادو میرے نزدیک تمہارا جانا
مناسب ہے ہم لوگوں کی ضرورت نہیں ہے یہ کام بہت آسان ہے فرجام جادو نے کہا آپ جو کچھ فرماتے ہیں
میں بسروچشم بجا لاؤنگا یہ کہکے فرجام جادو اُٹھا بارگاہ کے باہر گیا خواجہ کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ [illegible]
سن رہے تھے فرجام جادو کے ساتھ آئے جب فرجام بارگاہ کے باہر آیا تو اُسنے [illegible] صورت
تبدیل کرکے صاحبقران کی شکل بنائی اور آہ آہ کرتا ہوا لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا [illegible]

اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اسی وقت قنداب جادو کے پاس پہونچے قنداب کو شبہہ ہوا خواجہ نے
کہا ای قنداب شبہہ نکرو مین ابھی ایک کیفیت دیکھکر آیا ہون فرجام جادو صاحبقران کی صورت بنا ہوا
آتا ہو خبردار تم بھی آگاہ رہو کہ تم اُسکے برابر سحر نہین جانتے ہو وہ تمکو بھی گرفتار کرکے لیجائیگا اچھا نہ ہوگا قنداب
نے عرض کی خواجہ خدا مالک ہو اگر آقاے نامدار کا اقبال زور پر ہو تو مین ضرور اسکو زیر کرونگا اور گرفتار
کرکے آقاے نامدار کے پاس لیجاؤنگا خواجہ نے کہا خیر اور تم اس باب مین دخل نہ دینا جیسا مین مناسب جانونگا
کرونگا قنداب مجبور ہوا خواجہ نے کہا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون بدیع الملک کی صورت بنا کر بیٹھتا ہون جسوقت
فرجام جادو بصورت صاحبقران یہان آئے اسکو فوراً میرے پاس لے آنا قنداب نے عرض کی خواجہ
وہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ چاہتا ہو ضرور مجھ سے کہیگا کہ مین دوسری بارگاہ مین نہ جاؤنگا خواجہ نے کہا
تم یہ کہنا کہ آقاے نامدار آج کل اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین وہان اور لوگ رہتے ہین آقاے نامدار
دوسری بارگاہ مین مصلحت شب بھر تشریف رکھتے ہین قنداب نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جو حکم ہو
بجالاؤن خواجہ اپنی بارگاہ مین آئے بصورت بدیع الملک کی بنا کے ایک مسہری پر لیٹ رہے یہان
فرجام جادو بصورت صاحبقران ثانی آہ آہ کرتا ہوا آیا قنداب جادو نے آواز دی کون آتا ہو فرجام نے کراہکر
کہا مین ہون حمزۂ ثانی اُس زمان مجھے اسوقت بدبخت سے رہائی ہوئی ہو مگر سحر مین ابتک مبتلا ہون میری حالت
قریب مرگ ہو جلد بتاؤ کہ بدیع الملک نوجوان کس بارگاہ مین ہین قنداب نے کہا صاحبقران میرے ہمراہ
تشریف لائیے مین آپکو بارگاہ بدیع الملک مین لیچلون یہ کہکے قنداب جادو خواجہ کی بارگاہ کی طرف چلا
فرجام نے کہا ای شخص بدیع الملک کی بارگاہ سامنے دکھائی دیتی ہو تو مجھے اُس طرف کیون لیے جاتا ہو
قنداب نے عرض کی یا امیر جب سے یہان سیراب جادو سے جنگ شروع ہوا اُس دن سے بعلت آقاے
نامدار شب کو اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین دوسری بارگاہ مین رہتے ہین فرجام سمجھا قنداب سچ کہتا ہو
اُسنے مجھے مطلق نہین پہچانا یہ سوچتا ہوا قنداب کے ہمراہ خواجہ کی بارگاہ کے اندر آیا دیکھا روشنی ہو رہی ہو
ایک جوان مسہری پر سبز دوشالہ اوڑھے سو رہا ہو فرجام بصورت صاحبقران مسہری کے قریب آیا دوشالہ اُٹھایا
بابا جمک کے شانہ ہلا دن کہ ناگاہ کمند کے گلے مین پڑ گئے اُسنے چاہا سحر کرون گر منھ پر حباب پڑا اسکو چھینک
آئی بیہوش ہوکے زمین پر گرا خواجہ نے بعد تقبیل اُسکی زبان مین سوزن دیا شکین باندھ کر ڈالدیا قنداب جادو
نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کہا خواجہ اسکو یون نہ رکھیے ابھی آقاے نامدار کی خدمت مین
لے چلیے اگر اسلام قبول کرے تو رہائی پائے ورنہ اُسی وقت قتل کیا جائے اسکا یون رہنا اچھا نہین ہو ایسا
نہو کہ سومنات جادو اس کیفیت سے ماہر ہو جائے تو ابھی آکر اسے رہا کرلیجائے خواجہ نے کہا اب
اسوقت بدیع الملک کو بیدار کرنا محض خلاف ہو صبح کو جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا یہ کہکے فرجام جادو
کو زنبیل مین کیا قنداب سے فرمایا تم اپنی طرف جاؤ اب مین بھی دم بھر استراحت کرون رات بہت کم
باقی ہو قنداب جادو سمجھا خواجہ سچ کہتے ہین اب محو خواب ہونگے یہ سوچ کے قنداب جادو بارگاہ
سے باہر آیا خواجہ نے اُسکے جانے کے بعد فرجام جادو کو زنبیل سے نکالا ستون بارگاہ سے باندھ کر
ہوشیار کیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے دوات و قلم اُسکے سامنے رکھکر فرمایا ای فرجام جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتا ہو اگر اسلام قبول نہ کریگا تو تیری گردن زدنی ہوگی تجھے اسپنے آئینہ اقدام کا بڑا اعتقاد

تھا اسوقت اس گمراہ نے تیری مروت کی بہتری ہو کہ اب آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور خداے وحدہ لاشریک
کو اپنا معبود جان مسلمان ہو کہ تیرا انجام بخیر ہو فرجام جادو نے یہ تحریر پڑھی اسکو حیرت ہوئی اپنے دل مین
اُسنے خیال کیا کہ ابھی مین اپنے لشکر سے حمزہ کی صورت بنکر یہان آیا ہون کسی کو معلوم نہ تھا یہان
کسنے اطلاع دی جو مین گرفتار ہو گیا پھر اس طرح گرفتار کیا کہ کسی امر سے مطلق مجھے تنبہ نہ ہوا فرجام تو اس
سکوت مین تھا کہ خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا اور فرجام جو کچھ مین نے لکھا ہی اسکا جواب جلد دے پھر
اور باتین سوچا کرنا تازیانہ جو فرجام کی پیٹھ پر پڑا تلملا گیا جلدی سے قلم اٹھایا اپنے دل مین خیال
کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو اس وقت جان جاتی ہی بہتر یہ ہو کہ اس وقت اقرار کرلون جب یہ شخص میری
زبان سے سوزن نکال لیگا تو اسی کو اٹھاکر لشکر مین لیجاؤنگا۔ وہان جاکر قتل کر ڈالونگا تحفہ بات کا انتظام اور
صورت سے کرونگا یہ سوچ کے فرجام نے لکھا کہ مین مذہب اسلام اختیار کرتا ہون اور دین آئینہ پرستی کو
ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے پڑھکر اسکی پیشانی کی طرف دیکھا سیاہی کفر اسکی جبین سے نمایان
ہوئی خواجہ نے کہا ای فرجام جادو تو مجھ سے مکر کرتا ہی مین نے ہزارون ساحرون کو اسی صورت سے
قتل کیا تیرا مکر نہ چلیگا یہ کہکے اور ایک تازیانہ لگایا فرجام جادو تڑپ گیا اُسنے پھر قلم اٹھاکر لکھا کہ مین نے
آج تک مذہب اسلام کی تحقیق کی مگر اسکی ہر ایک بات بے بنیاد پائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ مذہب بھی
بے بنیاد ہو اگر آپ میرے سوالون کا جواب دین اور اپنے دین کا اشرف ادیان ثابت کرین تو مسلمان
ہو جاؤن خواجہ نے پڑھا اسکو جواب دیا کہ ای فرجام تو جو سوال تیرے ہون بیان کر مین انکا جواب
دونگا فرجام نے لکھا کہ آپ میری زبان سے سوزن نکالین کہ مین بات کرنے کے قابل ہون ابھی تو مجھے
بات نہین کہا تی ہی اور سوالات میرے بہت طویل ہین ان سب کو لکھکر پیش نہین کرسکتا خواجہ نے کہا ای
فرجام اس مقدمے کو اس وقت ملتوی رکھ صبح کو دیکھا جائیگا فرجام خاموش ہو رہا خواجہ نے اسکو پھر
داخل زنبیل کیا کلیم اوڑھ کے بارگاہ سے نکلے لشکر سیر اب مین سے کلمہ ورد کرتے ہوئے بارگاہ مین
سراپے جلوہ کے ہوئے دیکھا سب لوگ فرجام جادو کے منتظر بیٹھے مین آپس مین باتین ہورہی ہین کہ ابھی تک
فرجام جادو نہین آیا سومنات جادو کہتا ہو کہ فرجام جادو وہ کام کرتا ہو جو بہت سمجھ کے کرتا ہو کوئی تدبیر نکال رہا ہو گا
یقین ہو وہ لشکر پہونچ گیا ہو اور بدیع الملک سے باتین ہوتی ہون سومنات تو یہ کہہ رہا تھا کہ طاغوت جادو نے
کہا ای سومنات جادو مجھکو کچھ شک پایا جاتا ہی سومنات نے کہا شک کیا طاغوت نے کہا مین یہ جانتا ہون کہ
فرجام جادو اسیر ہو گیا سومنات جادو نے گون تو کوئی زمین سے ہاتھ رکھکر کہا ای فرشتگان زمین
فرجام جادو کی کیا کیفیت ہو خواجہ نے سنا کہ ایک آواز آئی ای سومنات جادو فرجام کو ایک عیار نے
اسیر کیا وہ بڑی تکلیف مین ہو سومنات نے کہا ای طاغوت جادو تم سچ کہتے ہو کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا
تحقیق یہ کیفیت کیونکر معلوم ہوئی طاغوت نے کہا میرے پاس ایک انگشتری ہی جو کیفیت گذرتی ہی اسکے
ذریعہ سے مجھے معلوم ہو جاتی ہی سومنات نے کہا اب مجھے اس عیار کا نام تحقیق کرنے کی ضرورت ہو اور
مقام قید فرجام جادو کا دیکھنا ہو یہ معلوم ہو جائے تو مین ابھی جاکر فرجام کو رہا کرلاؤن اُس عیار نے غضب
کیا اتنے بڑے ساحر کو گرفتار کرلیا اور فرجام جادو ایسے دام تزویر مین پھنس گیا یہ کہکے سومنات جادو
نے پھر دونون ہاتھ زمین پر رکھکر کہا ای فرشتگان زمین مجھے حال دو کہ فرجام جادو کہان اسیر ہو

اور کس عیار نے اسیر کیا ہو خواجہ سنبل نتاآور زائی یہ مقام قید سے آگاہی نہین مگر گرفتار کرنے والے کا نام
عمرو ثانی ہو سوسنات نے کہا اسوقت عمرو کہان ہو اور زائی یہ بھی نہین معلوم کہان ہو سوسنات کو
تحیر ہوا طاغوت جادو سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو آجتک یہ باتین ظہور مین نہین آئین مین جو سوال کرتا ہون
اسکی خلاصہ کیفیت سے مجھے نہین معلوم ہوتی اسوقت عجب طور سے میرے تابعین مجکو خبر دے رہے ہین
اب تم دیکھو کیا بات ثابت ہوتی ہو طاغوت جادو نے انگوٹھی کی طرف دیکھا کہا اے سوسنات جادو یہ تو
معلوم ہوتا ہو کہ گرفتار کرنے والے کا نام عمرو ہو مگر مقام قید فرجام جادو معلوم ہوتا ہو نہ گرفتار کرنے والیکا
ٹھکانا دکھائی دیتا ہو سوسنات اشرار جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تم دریافت کرو شاید تمکین کچھ کیفیت معلوم ہو
اشرار جادو نے دیر تک نگاہ کی تمہین نہ بتایا عرض کی جو باتین آپ لوگون کو معلوم ہوئین وہی مجھے
بھی دکھائی دیتی ہین اسکے علاوہ اور کچھ نہین لہذا سوسنات سیراب جادو کے طرف متوجہ ہوا کہا بڑے
تعجب کی بات ہو عیار کے غصے سے کوئی نہین ہوتی سیراب نے کہا آپ اس عیار کو شل اور
عیارون کے تصور نہ فرمایئے وہ جیسا بیان ہو اسنے ایک بار خداوند کو دھوکا دیا تھا آئینہ پرست بنکر
حسرت کو رہا کرنے گیا تھا اور سب نے اردن کو بھی رہائی دلائی تھی مین نے ایک بار اسکو گرفتار کیا مگر آگاہ
نہ تھا وہ نکل گیا میرے یہان سے تاتی زائی اخر لیگیا وہ سب مسلمان ہوگئے اسی عرصہ مین مین اسکے
لشکر سے اسکو اٹھا لایا حکم قتل دیدیا قنداب جادو اسکو اٹھا لے گیا اسکی عیاریان ایسی ہین کہ سمجھ مین
نہین آتی ہین سوسنات نے کہا تھا ری سمجھ مین کیونکر آئنگی اس وقت ہم لوگون کو تعجب ہو کہ فرجام جادو
کو اسنے کیونکر گرفتار کیا اور اب کہان چھپ کے بیٹھا ہو جو اسکے حال سے فرشتے تک نہین آگاہ
ہین سیراب نے کہا سوا اسکے لشکر کے اور کہان ہوگا سوسنات نے کہا اگر اپنے لشکر مین ہوتا
تو ضرور مجھے معلوم ہو جاتا یقین ہو وہ اس وقت عالم سحر مین ہو کوئی ترکیب سحر کی کرکے کہین بیٹھ رہا ہو سحر
خوب جانتا ہو جس کی کیفیت سے کوئی آگاہ نہین ہو سکتا ہو سیراب جادو سے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین
سحر اسکو مطلق نہین معلوم اسکے مذہب مین سحر بالکل حرام ہو سوسنات نے کہا پھر کیا بات ہو سیراب
نے کہا مین نہین جانتا کہ اسکو کیا بات حاصل ہو جسکے سبب سے ایسے ایسے کام کرتا ہو طاغوت جادو
نے کہا مجکو اسکے طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ عیار عامل زبردست ہو بزور عمل سب کام کرتا ہو سوسنات
نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت ٹھیک کہتے ہو اسے عملیات مین دخل ہو اسی سبب سے اس نے اتنے
بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا سیراب نے کہا اگر عملیات مین کچھ دخل رکھتا ہوتا تو مبتلاے سحر ہو کر میرے
یہان کیون آتا سوسنات نے کہا اگر یہ بھی نہین ہو تو اس سے بہتر کوئی بات تجویز نہین ہو سکتی اشرار
نے کہا ان باتون مین صبح ہو جائیگی وقت جنگ آ جائیگا پھر کوشش کا موقع باقی نہ رہیگا اگر کچھ انتظام
کرنا ہو تو اسی وقت کیجیے فرجام جادو کا اسیر رہنا اچھا نہین ہو جس طرح بن پڑے فرجام جادو کو بھی
رہائی دلایے سوسنات نے کہا تحسین جانے سے کون مانع ہو یا دو نہ ہو سوسنات جادو نے جو یہ کہا اشرار
نے جواب دیا کہ جسکی نسبت آپ حکم کرین مین ہی کام کو چلے انجام دون تحفہ جات کی فکر پہلے کیجیے
رہائی فرجام کی کوشش ہو سوسنات نے بڑا یار پنچے بات اسنے تجفے مین کہا پھر فرجام جادو
کا پتہ معلوم ہو جائیگا اشرار بارگاہ سے باہر نکلا خواجہ عمی سیم زر ... سے اسکے ساتھ باہر آئے اسنے

بارگاہ سے باہر نکلا اچھی صورت ایک نازنین کی بنائی اور نقاب ڈال کے لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ بھی وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آکے چپکے دیکھا قنداب جادو
بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھر رہا تھا خواجہ نے قنداب کے قریب آکر کہا اب اشرار جادو آتا ہو
اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی ہو ہمین معلوم کیا بات سوچا ہو جو اس صورت پر یہان آتا ہو ہوشیار رہنا
خبردار بارگاہ کے اندر نہ جانے دینا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون وہین اُسکو بھی لانا قنداب نے عرض
کی مین ابھی اُسکو آپکی خدمت مین لاتا ہون خواجہ نے اپنی بارگاہ مین ایک جام شراب اُٹھاکر اُسکو بیہوشی
سے پُر کرکے رکھ دیا [illegible] قنداب جادو نے دیکھا کہ ایک نازنین [illegible]
پہنے ہوئے بیتابانہ لشکر کفار کی سمت سے چلی آتی ہو قنداب نے للکار دی کہ کون آتا ہو نازنین نے
کہا اے شخص تو کون ہو قنداب نے کہا مین نگہبان ہون اس وقت یہان [illegible] نے [illegible] کو آتا نازنین
نے کہا اے شخص تو طلسم کشا [illegible] طلسم کشا سے کہنا چاہتی ہون قنداب
نے کہا میرے ہمراہ آؤ مین تمکو طلسم کشا کی بارگاہ کے دروازے پر کھڑا کردون وہان دربانون سے کہکر تیری اطلاع کرادونگا
نازنین قنداب جادو کے ہمراہ ہولی قنداب جادو اُسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے بارگاہ خواجہ کے قریب
آیا نازنین نے کہا اے شخص جو بارگاہ سب کے بیچ مین ہو یہ مین طلسم کشا کو ہونا چاہیے یہان کس کے پاس لیے
جاتا ہو قنداب نے کہا طلسم کشا شب کو اسی بارگاہ مین آرام فرماتے ہین نازنین خاموش ہوئی چند ہمراہیان
قنداب در بارگاہ خواجہ پر مصلحت بیٹھے تھے قنداب نے اُنسے کہا آقاے نامدار کو اطلاع کرو تو ان مین
سے ایک نے جواب دیا کہ اسوقت اطلاع نہین ہوگی آقاے نامدار مصروف عبادت ہین قنداب نے کہا یہ
ایک نازنین نالشی آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئی ہو اگر اسوقت اطلاع نہ کروگے تو صبح کو آقاے
نامدار اس راز سے واقف ہونگے [illegible] ہوکر آقاے نامدار فریادی کی حاجت
براری اپنے تمام کامون سے بہتر جانتے ہین یہ سنکر ایک شخص اُنمین سے اٹھا بارگاہ کے اندر گیا خواجہ سے
عرض کی نازنین حاضر ہو ہم لوگون نے کہدیا اس وقت آقاے نامدار مصروف عبادت ہین خواجہ نے
کہا اُسکو میرے سامنے لاؤ حاجب باہر آیا کہا اے نازنین آقاے نامدار طلب فرماتے ہین نازنین قنداب کے
ہمراہ اندر گئی قنداب جادو در بارگاہ پر بیٹھ گیا اور ساحرون سے کہا [illegible] آقاے نامدار کی حفاظت کرو
مین یہان موجود ہون ساحر اُس طرف روانہ ہوئے یہان جو نازنین کو اپنے ہمراہ لیا تھا اُسنے
جھککر عرض کی یہ نازنین حاضر ہو خواجہ وہان بصورت بدیع الملک بیٹھے تھے ساحر سے کہا تم اپنی جگہ پر
جاؤ نازنین کو اپنے قریب بلایا ساحر باہر آیا یہان نازنین نے کہا اے طلسم کشا مین سیراب جادو کے
لشکر مین تھی آپکی شجاعت وجوانمردی سنکر کمال اشتیاق تھا [illegible] صورت بھی دیکھی تھی جب آپ معرکہ
کارزار مین تشریف لے گئے اور مین نے آپکی صورت [illegible] دیکھی اُسی وقت سے دل بیتاب ہو گیا
بڑی مصیبت سے اتنا وقت بسر کیا اسوقت مجھکو موقع یہان آنے کا ملا اب حاضر خدمت ہوئی ہون
مجھے کلمہ تعلیم فرمایئے اپنی اونادیون کی کنیز تصور فرماکر مجھے لشکر مین رہنے دیجیے خواجہ کہ بصورت بدیع الملک
تھے یہ تقریر سنکر متبسم ہوئے کہا اے نازنین اپنے نام سے آگاہ کر یہ تیرا کرم ہو بہت اچھا کیا جو یہان
چلی آئی مین ابھی کلمہ طیبہ تجھے بتاتا ہون نازنین نے کہا اے شہسوار میدان سیراب جادو کو قتل کرادونگی

اور جو ساحر آج اُسکی مدد کو آئے ہین ان سب کو اسیر کرکے آپکے سامنے حاضر کرونگی سحر مین طاق ہون جسقدر ساحر اس طلسم مین ہین اُنمین سے کوئی سحر مین میری برابری نہین کرسکتا ہو خواجہ نے کہا مین اس امر کا محتاج نہین کہ تمہاری مدد چاہون مگر تم بآرام یہان رہو مجھے یہ بات کب منظور ہوگی کہ تم مقابلے کے واسطے لشکر کے سامنے جاؤ ناز نین نے کہا اے شہریار مین نے سنا ہو کہ آپکے پاس تحفہ جات وافع سحر بہت سے ہین مین دیکھا چاہتی ہون خواجہ نے کہا مین تحفہ جات تمہین دکھاؤنگا نازنین نے کہا مین اسی وقت دیکھنا چاہتی ہون خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی کہا اسمین ایک مہرہ ہو جسکے پاس یہ مہرہ رہیگا اُسپر سحر تاثیر نہ کریگا نازنین نے ڈبیا ہاتھ سے لیکر کھولنا چاہی کسی قدر زور جو کیا ڈبیا پھٹ گئی کچھ خاک سی اُڑی نازنین کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ نے جلدی سے اسکی زبان مین سوزن دیا مشکین باندھکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا قنداب جادو ایک گوشہ مین چھپا ہوا یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا جیسے ہی خواجہ نے اُسکو بیہوش کرکے زبان مین سوزن دیا اور چوب بارگاہ سے باندھا قنداب جادو بارگاہ کے اندر آیا عرض کی خواجہ ایسے ساحر کو آپ نے گرفتار کیا ہو کہ جسکا نظیر کمیاب ہو اسکو اُسوقت زنبیل مین رکھیے صبح کو جو مناسب جانیے گا وہ کیجیے گا خواجہ نے کہا اے قنداب جادو اسکی صحبت کی کیفیت معلوم ہو جائے پھر دیکھا جائیگا قنداب نے کہا خواجہ ایسا نہو کہ طاغوت جادو یا سومنات جادو آجائے اور وہ اسے رہا کرلیجائے خواجہ نے کہا ایسا ممکن نہین جبتک یہ واپس نہ جائے یا اُسکی خبر وہان تک نہ پہونچے اُسوقت تک کوئی نہ آئیگا قنداب جادو خاموش ہو رہا خواجہ نے اشرار جادو کو ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ نے اُسکے سامنے بھی قلم دوات رکھکر فرمایا اے اشرار جادو اب ذہب کے بارے مین کیا کہتے ہو اشرار نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہا حیرت مین تھا کہ یہ کیا ہو گیا مجھ سا ساحر ایک غیر ساحر کے دام تزویر مین پھنس گیا جب خواجہ نے دوبار پوچھا اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا تو خواجہ نے ایک تازیانہ اُسکے لگایا اشرار جادو تڑپ گیا اشارے سے کہا مین کچھ نہین بتا سکتا خواجہ نے کہا اسلام قبول کرتا ہو یا نہین اشرار نے انکار کیا خواجہ نے اسکو زنبیل مین رکھ لیا چاہتے تھے کہ پھر لشکر سیراب کی طرف جائین کہ لشکر اسلام سے آواز اذان بلند ہوئی خواجہ ٹھہر گئے قنداب جادو لشکر کی درستی کے واسطے روانہ ہوا خواجہ بھی تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ سے باہر آئے انتظام مین مصروف ہوئے کہ ذکران سب کا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ جس وقت اشرار جادو بارگاہ سے ملکہ روانہ ہوا تھا اُسکو اسی وقت سے یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائے گھڑی گھڑی سومنات جادو سے کہتا تھا آپ فرشتون سے تحقیق فرمائیے کہ اشرار جادو اب کس کام مین مشغول ہین سومنات جواب دیتا تھا کہ دریافت کی کیا ضرورت ہو فرشتون سے وہ بات دریافت کیجاتی ہو جسکا یون معلوم ہونا مشکل ہو اشرار جادو لشکر مین جائیگا وہان سے تحفہ جات طلسم کشا کے لیکر واپس آئیگا سیراب کہتا تھا کہ مجھے خوف ہو ایسا نہو

کہ فرجام جادو کے یہی گرفتار ہوجائیں سومنات جواب دیتا تھا کہ اشرار جادو ویسا نہیں ہو جو اپنے
تئین ایک غیر ساحر سے گرفتار کرادے بڑے بڑے ساحر اسکو گرفتار نہیں کر سکتے ہیں یہی باتیں ان لوگون
مین ہو رہی تھین کہ صبح ہوگئی سومنات جادو نے کہا اے طاغوت جادو صبح ہوگئی ابھی تک اشرار
جادو واپس نہین آیا طاغوت جادو نے انگشتری کی طرف دیکھکر کہا اشرار جادو بھی گرفتار
ہوگیا مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کہان گرفتار ہوا ہو مگر کسی عیار نے اسکو بھی گرفتار کیا ہے جسنے فرجام جادو
کو اسیر کیا تھا سومنات نے جو یہ سنا بہت گھبرایا خود بھی بزور سحر دریافت کیا اسکو بھی یہی کیفیت معلوم ہوئی
کہ اشرار جادو گرفتار ہوگیا سومنات نے سیراب سے کہا مین آج میدان جنگ سے اس
عیار کو اٹھا لاؤنگا مگر تم صورت اسکی سب مجھے بتا دینا سیراب جادو نے کہا مین آپ کو بتا دونگا یہ کہکے
سیراب باہر آیا لشکر درست کیا سومنات جادو نے طاغوت جادو سے کہا اگر آج میدان مین
جاوینگے تو طلسم کشا سے مقابلہ ضرور پڑیگا اور یہ بات خداوند کو ناگوار ہے وہ یہ چاہتے ہین کہ کسی قسم کی
تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین ایسی
ہی بات نکالونگا کہ آج مقابلہ نہ ہو اور جنگ موقوف رہے اور آج ہی شب کو مین جا کر تحفہ جات طلسم کشا
کے لے آؤنگا عیار مجھپر عیاری نکر سکیگا سومنات نے کہا اگر میدان جنگ مین وہ عیار نظر پڑے تو مین
اسکو گرفتار نہ کرون مگر اسکو اٹھا لاؤنگا تو طلسم کشا اسی وقت آمادہ جنگ ہوگا اور مہلت نہ دیگا طاغوت
جادو نے کہا پہلے مہلت لیجے گا جب لشکر طلسم کشا کا اسطرف چلے اسوقت اس عیار کو اٹھا لیجے گا
سومنات جادو نے انکی باتین منظور کین دونون بارگاہ سے باہر آئے تخت منگائے تخت پر سوار ہوئے لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کی طرف چلے قریب میدان پہونچکر دیکھا تو لشکر بدیع الملک کو صف آرا پایا سومنات
جادو نے سیراب جادو کو بلا کر کہا اس عیار کی صورت پہلے دکھا دو کہ مین پہچان لون سیراب جادو خواجہ کو
چارون طرف دیکھنے لگا مگر خواجہ نظر نہ آئے سبب اسکا یہ تھا کہ خواجہ کو یقین تھا کہ اگر مین لشکر مین علانیہ موجود
رہونگا تو سومنات وغیرہ ضرور مجھے آزار دینگے کیونکہ شب کو دونون ساحرون کی باتین سن چکے تھے
اس سبب سے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی سیراب جادو بہت دیکھتا رہا جب خواجہ نظر نہ آئے تو
کہنے سومنات جادو سے کہا اس عیار کا پتہ نہین وہ اپنے لشکر مین بھی نہین دکھائی دیتا ہے سومنات نے کہا
وہ وہان ہوگا جہان فرجام جادو اور اشرار جادو اسیر ہین سیراب نے کہا کیا جانے قید معلوم نہین کہ
وہ لوگ کہان اسیر ہین سومنات نے کہا انکی فکر بعد مین کیجائیگی اسوقت یہ فکر کرنا چاہیے کہ جنگ موقوف
رہے کیونکہ جب طلسم کشا سے جنگ کرینگے تو اسکو ضرور تکلیف پہونچیگی اور یہ بات خلاف خداوند ہے اس سے
بہتر یہ ہے کہ آج کے روز جنگ موقوف رکھو شب کو طاغوت جادو وہان جاوینگے اور سب تحفے بھی
طلسم کشا سے لے آوینگے سیراب نے کہا کل تو آپ حضرات کی تشریف آوری کے سبب سے
ہم نے مہلت طلب کی تھی آج کیا کہکے مہلت مانگون سومنات جادو نے کہا اصلی کیفیت بیان کرو کہ
اے طلسم کشا تیرے عیار ہمارے یہان سے دو ساحر پکڑ لیگیا ہے ہمین انکا بڑا افسوس ہے جب تک انکی
اطلاع ہم خداوند کو نکرینگے اسوقت تک جنگ موقوف رکھنا اچھا ہے نہین معلوم خداوند کیا فرمائین سیراب جادو
نے کہا مین کہتا ہون اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی تو پھر کیا ہوگا سومنات جادو نے کہا مین مہلت

وہ دونو کا طلسم کشا مرد شجاع معلوم ہوتا ہو میرا کہنا رد کر دیا ضرور اجازت دیدیگا سیراب جادو نے کہا پھر
آپ ہی فرمائیں تو بہت مناسب ہو سومنات جادو نے کہا جب طلسم کشا تمہارا کہنا قبول نہ کریگا تو مین اُس سے
مہلت لونگا سیراب جادو نے کہا مین کل مہلت طلب کرکے بہت شرمندہ ہوا تھا آج میری نہین
پاتا اور آپ کے حکم کو بھی نہین ٹال سکتا سومنات جادو نے کہا کہ سیراب جادو کو شرم دامنگیر ہو یہ
بادشاہ سے یہ جبر بھی اختیار کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین خود کہون سیراب جادو آگے بڑھا تھا کہ سومنات
نے کہا ای سیراب جادو اگر تمہین شرم دامنگیر ہو تو تم خاموش رہو مین خود طلسم کشا سے کہتا ہون سیراب
جادو نے کہا آپ مجھسے بہتر فرمائینگے اور آپ کا کہنا طلسم کشا قبول کریگا سومنات نے تخت آگے بڑھایا
بدیع الملک کے سامنے آیا کہا ای طلسم کشا آپکی ہمت و جرأت کا حال جابجا مین نے سنا اُس سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ بیشک آپ مرد صاحب ہمت ہین گو مجھکو آپ سے مقابلہ کرنا شاق ہو مگر چند وجوہ مجبوریان
اگر مین اُن امور کا اظہار کرتا ہون یقین ہو کہ آپ کے بالکل خلاف ہو اُس سے پہلے اُسکا بیان کرنا اچھا نہین
جانتا بدیع الملک نے کہا اگر ضرورت اظہار ہو تو مین اجازت دیتا ہون سومنات نے کہا اسکو پھر عرض
کرونگا اس وقت اور ایک ضرورت ہو اگر اجازت ہو تو مین اُسکو بیان کرون بدیع الملک نے فرمایا آپ
شوق سے کہین سوال و جواب کے واسطے یہ بات نہین ہو جو میرے خلاف ہو مگر تہذیب شرط ہو کوئی کلمہ خلاف
تہذیب زبان سے نہ نکالیے گا سومنات نے کہا غضب کو میرے یہان کے دو ساحر آپ کے عیار نے
گم کردیے ہین معلوم ہوتا ہو انھین کسی جگہ پر لیجا کر قید کیا ہو اس سبب سے ہمکو خداوند کے پاس عرض کرنیکی
ضرورت ہو اگر وہ اجازت جنگ دینگے تو ہم آپ سے مقابلہ کرینگے ورنہ یہان سے چلے جائینگے پھر آپکو
اختیار ہو آج ہم مہلت کے طلبگار ہین ایک دن کی اجازت مرحمت فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا ای
سومنات جادو ایک دن کی اجازت کے واسطے اسقدر طول کلام اسکی کیا ضرورت تھی اگر تم مجھ سے
یون ہی مہلت چاہتے تو مین انکار کرتا کیا تم آگاہ نہین ہو کہ میرے یہان یہ دستور نہین ہو کہ کسی کو اجازت
نہ دین سومنات جادو نے کہا مجھکو یہ کیفیت تو معلوم تھی اور آپکی ذات سے امید تھی کہ آپ ضرور مجھکو
مہلت دینگے بدیع الملک خاموش رہے سومنات جادو نے چلتے وقت بدیع الملک سے کہا مین
جو کچھ عرض کرنیوالا تھا وہ تحریر کرکے ایک ساحر کی معرفت آپکے پاس آج ہی بھیجونگا اگر وہ امور آپکو منظور ہونگے
تو مین اور انتظام کرونگا ورنہ دیکھا جائیگا بدیع الملک نے کہا تمہین اختیار ہو سومنات جادو میدان سے
پلٹا لشکر وہ بھی اپنی خیمہ گاہ کو روانہ ہوا قنداب جادو نے راہ مین عرض کی ای شہریار آپ نے سیراب
جادو کی بھی تقریر سماعت فرمائی تھی اور آج سومنات جادو کی بھی باتین سنین بدیع الملک نے فرمایا
سومنات جادو اگرچہ کافر ہو لیکن نہایت باتہذیب ہو اسکی باتون سے دل خوش ہوتا ہو معلوم ہوتا ہو کہ شاہ
و شہریار کی صحبت اُٹھائی ہو قنداب نے عرض کی ای شہریار جو جو ساحر اس طلسم مین اعلیٰ درجہ کے ہین
ان سب کے انداز گفتار ایسے ہی ہین مگر افراق جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہو نہایت مغرور ہو اسکی زبان
بھی حد سے زیادہ ہو قنداب جادو تو یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا اگر سومنات جادو جو اپنے لشکر مین
گیا اسنے سیراب جادو کو بلاکر کہا مین نے اس وقت طلسم کشا کی تقریر سنی اُسکی باتون سے یہ بات
ظاہر ہو کہ یہ مرد شجاع و صاحب اقبال ہو اگر یہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرے تو کیا عجب ہو جو خداوند اسکو

اے طلسم کا مالک و متصرف ہو دین سیراب جادو نے کہا یہ لوگ اسلام کو ترک کرینگے بڑے بڑے مصائب اُٹھائے ہوئے ہیں اعتراض پر اپنے مذہب کے بڑے پابند ہیں آجتک کسی مسلمان کو تبدیل مذہب کرتے نہ دیکھا بہت سے کافر مسلمان ہو گئے مگر یہ لوگ مصیبت میں بھی اپنے مذہب پر رہے سومنات جادو نے کہا میں ایک نامہ اسوقت طلسم کشا کو تحریر کرتا ہوں یقین ہے کہ میرا نامہ کچھ تاثیر دکھائے اور طلسم کشا آئینہ پرست ہو جائے میں تردید مذہب اسلام کے دلائل اس نامے میں درج کر کے اُسکے جواب کا خواستگار ہونگا طلسم کشا میرے سوالات کا جواب کیا دے سکیگا قائل ہو کر اپنا مذہب ترک کریگا سیراب نے کہا اگر ایسا ہو تو بہت ہی اچھا ہو سومنات جادو پھر طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تمھاری کیا راے ہے میں کچھ سوالات متعلق مذہب لکھکر طلسم کشا کے پاس بھیجوں اور توصیف دین آئینہ پرستی کی بھی لکھدوں طلسم کشا اُسکے جواب کیا دے سکیگا طاغوت جادو نے کہا میں آپکی راے سے موافقت کرتا ہوں سومنات جادو نے اسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آپ کی ہمت و جرأت کی شہرت جسقدر سنی تھی اُس سے زیادہ پایا کسکی مجال ہے جو کسی بات میں آپ سے بازی لیجائے طاقت میں ہمت میں جرأت میں شان و شوکت میں غرض ہر ایک بات آپ میں موجود ہے عالی نسب ہونا بھی ظاہر ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ آپ دین آئینہ پرستی کو برا تصور فرماتے ہیں یہ تو بتلایئے کہ مذہب اسلام میں خدا جسکو کہتے ہیں انکی صورت آجتک کسی نے دیکھی ہے اور یہ بات عام ہے کہ جو چیز ہوتی ہے وہ نظر آتی ہے اگر آپ کے خداوند ہوتے تو ضرور نظر آتے علاوہ اس کے اگر میں اسوقت اسیر ہو جاؤں تو خداوند ضرور میری مدد کرینگے اور میں قید سے رہائی پاؤنگا دیکھئے ان کمبخت مذہبی پر صاحبقران زمان کو خداوند نے پردۂ دنیا سے غائب کر دیا کسی کو انکا حال مطلق نہیں علاوہ یہ وہ اپنے خداوند کو دن رات یاد کرتے ہونگے اگر اُنکے خداوند کو انکا پاس ہوتا تو ضرور وہ اس گرفتاری سے نجات پاتے اور آپ لوگوں سے ملتے اگر یہ کہا جائے کہ آجکل عتاب الٰہی اُن پر نازل ہے اور کسی غرور کی انکو سزا دی گئی ہے تو ملکے ہمراہ اتنے لوگ عتاب میں گرفتار ہیں یہ ممکن نہیں کہ خداوند کا عتاب ایک بار اتنے لوگوں پر ہو ہمارے خداوند آئینہ اندام اس وقت پردۂ دنیا پر موجود ہیں جسطرح کا چاہیے امتحان لیجیے وہ بیشک خداوند ہیں جو ہم بات کرتے ہیں خداوند ہمیں جواب دیتے ہیں جو بات ہمسے اُنکی غیبت میں ہوتی ہے وہ ان پر مثل آئینہ صاف نمایاں ہو جاتی ہے آپ کے خداوند میں بھی یہ اوصاف ہیں اگر آپ اپنے مذہب کو افضل ادیان بتاتے ہیں تو ثابت بھی کر دیجیے اگر ثابت کر دیجیے گا تو میں آئینہ پرستی ترک کر کے آپ کے مذہب کو اختیار کر لونگا مگر شرط یہ ہے کہ میرے آپ کے گفتگو بذریعہ تحریر ہو باتیں کچھ نہ ہونگی جب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا طلسم کشا کے پاس اس نامے کو لیجاؤ اگر کوئی کلمہ طلسم کشا تیری بابت خلاف بھی زبان سے نکالے تو سنکر خاموش ہو رہنا اُسکو جواب نہ دینا میں اُسکا جواب دے لونگا نامہ دار نامہ لیکر چلا ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ میدان جنگ سے واپس آیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے تھے اب جادو نے خواجہ سے عرض کی کہ اسوقت ان

لوگون کو آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر کیجیے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک مین نے دو ساحرون کو جنگو گرفتار کیا ہے یہ لوگ تمھارے تحفہ جات کی تاک مین آئے تھے مین نے اُنھین گرفتار کر لیا بدیع الملک نے کہا اسی سبب سے سومنات جادو نے کہا تھا کہ ہمارے دو ساحر گم ہو گئے کسی عیار نے عیاری کی ہے خواجہ نے پہلے فرجام جادو کو زنبیل سے نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکے بعد اشرار جادو کو نکالا اسکو بھی باندھ کر ہوشیار کیا قلمدوات ان لوگون کے سامنے رکھا ابھی بدیع الملک کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ ہرکارے نے آکر عرض کی اے شہریار ایک ساحر در دولت پر حاضر ہے ایک نامہ لایا ہے اُسکے نسبت کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر لے آؤ ہرکارے باہر آئے سومنات جادو کے فرستادے کو اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ہرکارے نے رونق دربار دیکھکر تعجب کیا پھر بدیع الملک کے جاہ و جلال کو دیکھکر دیر تک محو رہا شاہزادے نے بشفقت فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہے پہلے اس سے فراغت کر پھر جو مزاج مین آئے کرنا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو نذر دیا شاہزادے نے پڑھا جب سب نامہ پڑھ چکا مسکرا کے نامہ دار سے فرمایا کہ سومنات جادو سے کہنا کہ مناسب ہوگا جو ایک بار گفتگو اس امر کی نسبت ہو جاے جس وقت آپ کے مزاج مین آئے یہان آئیے مجکو بھی چاہیے ساتھ لانے مین انشاء اللہ تعالیٰ آپکی سب باتون کا جواب دونگا نامہ دار سلام کرکے رخصت ہوا سومنات جادو اُسکا منتظر تھا نامہ دار نے جاکر بدیع الملک کا پیام کہا سومنات جادو طاغوت جادو کی طرف متوجہ ہوا کہا میرے نزدیک بہتر ہے جو اسی وقت یہان سے چلکر طلسم کشا سے گفتگو کرین طاغوت نے کہا مین موجود ہون نامہ دار نے کہا فرجام جادو اور اشرار جادو چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے تھے ایک شخص قریب اُنکے تازیانہ لیے ہوئے کھڑا تھا جب مین گیا تو سب لوگ میری طرف مخاطب ہوئے نہین معلوم ان لوگون سے کیا اقرار لیا جاتا تھا جو قلمدوات اُنکے سامنے رکھی تھی سیراب نے کہا اس وقت آپکا چلنا بہت مناسب ہے کہ دونون ساحرون کی رہائی بھی ہو جائیگی سومنات نے کہا اے سیراب جادو رہائی آسان نہ تصور کر دست بکل ہے طلسم کشا صاحب تحفہ جات ہے اُسکی بارگاہ سے اسیرون کو رہا کرانا بہت مشکل ہے سیراب نے کہا اس وقت آپکا چلنا بہت مناسب ہے سومنات جادو نے اپنا تخت طلب کیا طاغوت جادو سے کہا تم بھی میرے ساتھ بیٹھو سیراب اپنے تخت پر بیٹھا چند ساحرون کو اور ہمراہ لیا سب سے آگے آگے سومنات جادو اور طاغوت جادو روانہ ہوئے اسکے بعد سیراب جادو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر چلا جب لشکر بدیع الملک کے قریب پہونچے شاہزادے کو ہرکارون نے خبر پہونچائی کہ سومنات جادو و طاغوت جادو اور سیراب جادو چند ساحر اپنے ہمراہ لیے ہوے آتے مین بدیع الملک نے قندراب جادو سے کہا تم چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ سومنات جادو کو اپنے ہمراہ بعزت تمام لے آؤ شاید سومنات جادو اسلام ضرور قبول کرے اور طاغوت جادو بھی مسلمان ہو ان لوگون سے سب سے امیر کا پتہ معلوم ہو جائیگا قندراب جادو اُٹھا اپنے مصاحبین کو ہمراہ لیکر سومنات کے پاس آیا سومنات نے جو قندراب جادو کو آتے دیکھا کہا اے قندراب جادو تم کہان جاتے ہو قندراب نے کہا ہمارے آقاے نامدار نے آپکے آنے کی خبر پائی ہم لوگون کو بھیجا ہے کہ آپکو اپنے ہمراہ لیچلین سومنات نے کہا طلسم کشا بھی صاحب مروت ہے بڑا جری و بہادر ہے

بدیع الملک کی تعریفیں کرتا ہوا قنداب جادو کے ہمراہ بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا
بدیع الملک کو اطلاع ہوئی شاہزادے نے اور دو ایک سرداروں کو بھیجا بڑی عزت سے سومنات
جادو کو سب اپنے ہمراہ لے گئے بدیع الملک نے سومنات جادو کے واسطے ایک کرسی منگائی
سومنات جادو کرسی پر بیٹھا اور سب ہمراہی بھی اسکے قاعدے سے جابجا بیٹھے طاغوت جادو
کے واسطے بھی کرسی آئی سیراب کو بھی بدیع الملک نے بڑی عزت سے بٹھایا سومنات جادو
نے بدیع الملک کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی اے شہریار آپکی خلق و مروت نے مجھے بندۂ بے دام
بنا دیا جی چاہتا ہے کہ شب و روز آپکے پاس حاضر رہوں بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہو تو ایسا ہی
ہوگا تمھارا نامہ میں نے دیکھا اس سے کیفیت معلوم ہوئی کہ تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو لہذا میں نے جو کچھ
جواب اسکا تمھارے پاس بھیجا تمنے ضرور سنا ہوگا سومنات جادو نے کہا مجھے سب کیفیت معلوم ہوئی
اسی سبب سے حاضر ہوا پہلے معافی چاہتا ہوں کہ میں جو سوالات کرونگا متعلق مذہب ہونگے شاید کوئی بات
ناگوار خاطر ہو اور آپ آزردہ ہو جائیں تو یہ بہتر نہ ہوگا مجھے کمال شرمندگی ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے
سومنات جادو جو کچھ سوال کرنا ہیں کرو مجھے کچھ ناگوار نہ ہوگا انشاء اللہ تعالی سب کے جواب دونگا
سومنات جادو نے عرض کی پہلا سوال میرا یہ ہے کہ آپکے خداوند نظروں سے غائب کیوں ہیں بدیع الملک
نے فرمایا ہم لوگوں میں اتنی قدرت نہیں ہے جو اُسکے جمال کو دیکھ سکیں اور اُس سے ہمکلام ہو سکیں کیونکہ خداے
وحدہ لاشریک بصورت انسان نہیں ایک نور پاک ہے اور اُسکے نظارۂ جمال سے ہم لوگ اس سبب سے
محروم ہیں کہ ہماری آنکھیں تاب نہیں رکھتیں جو اُسکے نور کو دیکھ سکیں سومنات نے عرض کی اے شہریار
آپکے خداوند آپسے ہمکلام کیوں نہیں ہوتے بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسکے کلام کو سمجھ نہیں سکتے جو
لوگ صاحبان خدا سے اُنھوں نے اُسکی باتیں سُنیں حضرت موسیٰ علیٰ نبینا کی باتیں کیا نہیں سُنی ہیں
پروردگار عالم نے اُنسے کلام کیا اپنا جلوۂ قدرت دکھایا حضرت موسیٰ کو غش آیا جب ایسا بندۂ خاص تاب
نظارۂ جمال نہ لا سکا تو ہم کیا چیز ہیں جو اُسکے جمال کو دیکھ سکیں اور اُس سے معاذ اللہ ہمکلام ہو سکیں سومنات
نے کہا ہمارے خداوند ہر ایک بندے کی کیفیت سے بے دیکھے ماہر ہو جاتے ہیں اور اُسکی عمر کی کیفیت
اور اُسکے امراض کے حالات بلکہ اُسکے تمام عمر کے سوانحات جو جو اُسنے دیکھا ہے اور جو جو وہ دیکھنے والا ہے
خداوند سب بیان کر دیتے ہیں ہم لوگ جب وہاں جاتے ہیں خداوند ہمیں اپنا جمال دکھاتے ہیں آپپر کیا
منحصر ہے بہتو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہیں ہمارے واسطے تو یہ بات حاصل ہے کہ خداوند کے ہمراہ کثر
کھانا کھایا ہے جو لوگ عام ہیں ان تک کو خداوند اپنے پاس بلا لیتے ہیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
اے سومنات جادو تم ازبسکہ عاقل ہو اس سبب سے تجھے یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم آئینہ اندام جادو کو
ہمارے سامنے بار بار خداوند نہ کہو اگر وہ خداوند ہیں تو اپنے خلق کی ہوئی بے شمار چیزوں کے کیوں محتاج ہیں
سومنات جادو نے کہا وہ کسی چیز کے محتاج نہیں بدیع الملک نے کہا اگر آئینہ اندام دس روز کھانا
نہ کھائے تو اُسکی کیا کیفیت ہو جائے سومنات جادو نے کہا اُسکے واسطے فرشتے جنت سے طبق لیکر
آتے ہیں وہ کھلاتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا اگر دس روز اُنھیں کھانا نہ ملے تو کیا ہو سومنات نے کہا
تکلیف ہو بدیع الملک نے فرمایا جب خداوند ہیں تو اُنکو تکلیف کون پہونچا سکتا ہے یہ بات غیر ممکن ہے کہ کوئی

انپر چارۂ کار کرے اور منکہ ہو [illegible] تکلیف نہ ہو سومنات جادو نے کہا اے قبول جب تمہی [illegible] شاہزادہ بدیع الملک نے کہا جب خدا قادر ہین تو انکو جملہ تکالیف سے بری ہونا چاہیے [illegible] آئینہ [illegible] بار نہین پڑتے ہین سومنات جادو نے کہا بارہا قبل ہوئے [illegible] شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا بیماری کو انپر غالب ہونا ہی [illegible] ہر ایک چیز کے خالق ہین اور ہر آفت کو دفع کر سکتے ہین تو خود انکا [illegible] سومنات جادو نے بہت چاہا کہ مین دین آئینہ پرستی کو [illegible] شاہزادہ بدیع الملک نے اسکو قائل کیا جب سب طرح مجبور ہوا تو طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا کہ طاغوت جادو اس وقت شہریار نے جو کچھ فرمایا وہ بہت صحیح ہے اور دین آئینہ پرستی کے باطل ہونے مین ذرا بھی شک نہین اے میرا یہ ارادہ ہے کہ اس وقت سے آئینہ اندام جادو کو [illegible] ورنہ جانون اور مذہب اسلام قبول کرون طاغوت جادو سیاہ قلب تھا اسکو سومنات جادو کی بات بہت ناگوار ہوئی کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہماری زبان سے ایسا کلمہ نکلتا تو آپ کو تنبیہ کرنا چاہیے تھی آپ بزرگان دین سے [illegible] مشہور ہین ذرا سی گفتگو ہونے پر آپ ترک مذہب کرتے ہین سومنات جادو نے کہا اے طاغوت جادو دین آئینہ پرستی واقعی بے بنیاد ہے [illegible] کرنا چاہیے طاغوت جادو نے انکار کیا سومنات جادو سیراب جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے سیراب جادو تم کیا کہتے ہو سیراب جادو نے کہا مین طاغوت جادو کی رائے سے اتفاق کرتا ہون ترک مذہب نہ کرونگا اور ساحر جو ہمراہ آئے تھے سومنات جادو انکی طرف مخاطب ہوا بعض نے انکار کیا بعض نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے اسلام قبول کیا سومنات جادو نے [illegible] عرض کی کہ سیراب جادو اور طاغوت جادو اور چند ساحر [illegible] قبول [illegible] انکار کرتے ہین جو فرمایئے انکو سزا دی جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تمہین اختیار ہے [illegible] ان لوگون کے حق مین گو سومنات جادو نے چاہا کہ سحر کرکے سب کو گرفتار کرے [illegible] شجاعت سے ہو کہ دغا سے گرفتار کرو معلوم ہوتا ہے [illegible] سے ہراس ہو گئی ہو شاہزادہ بدیع الملک فرمایا اے سومنات [illegible] وقت جانے دو جب یہ ہمارے مقابلے مین آئین گے اس وقت [illegible] شہریار یہ لوگ مکار ہین ہاتھ نہ آئینگے یہان سے بھاگ جائینگے [illegible] گرفتار کرنا اچھا نہین سومنات جادو خاموش ہو رہا سیراب [illegible] طاغوت جادو اور جو ساحر ایمان نہ لائے تھے بارگاہ شاہزادہ بدیع الملک سے [illegible] ہوئے انکے جانے کے بعد سومنات جادو کلمہ پڑھ کر [illegible] جادو [illegible] جو بارگاہ سے نکلے ہوئے یہ کیفیت دیکھ رہے تھے [illegible] ہوا تو شاہزادہ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا کہ ان دونون ساحرون سے [illegible] خواجہ نے فرجام جادو سے کہا اے فرجام جادو تم کو جو کچھ باتین [illegible] تو فرجام جادو نے اشارہ کیا کہ ہین کچھ تحقیق کرنا

نہین چاہتا اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے اسکی زبان سے [illegible] شاہزادہ بدیع الملک
کے قدمون پر گرا مسلمان ہوا اُسکے بعد نوجوان سے اختر ارجب [illegible] پوچھا [illegible] کیا مرضی شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اب تمھین اختیار ہو جو چاہو سو کرو [illegible] جادو کے حوالے
کیا سومنات جادو اسکے ساتھ آیا بہت [illegible] اختر ارجب جادو نے [illegible] اسکو ایک
چبوترے پر بٹھلا کے قتل کیا اُسکے مرتے ہی [illegible] ہونے لگی
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا [illegible] جادو کے لشکر مین
پہونچی اور طاغوت جادو نے سنی سیراب جادو نے کہ غضب [illegible] اختر ارجب جادو کو
قتل کیا سیراب جادو نے کہا اُسنے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہوگا طلسم کشا نے حکم دیا ہوگا پھر
طاغوت جادو نے کہا اے سیراب جادو اب مسلمانون سے مقابلہ کیا جائے خداوند
کا یہ حکم ہو کہ کسی قسم کی تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے وہ گرفتار ہو جائے یہ امر ممکن نہین عیار اُسکے
یہان ایسا ہو جس کی وجہ سے کوئی ساحر وہان جا نہین سکتا [illegible] سے بھی مقابلہ نہین
کرسکتے سومنات جادو وہان موجود ہو اُسکے برابر ہم لوگ سحر [illegible] سیراب جادو نے کہا ایک
عرضی خداوند کی خدمت مین اور روانہ کرنا چاہیے کہ یہان یہ واقعہ گذرا اب ہم لوگ عاجز ہین آپنے
سومنات جادو کی تقدیر بھی لکھی تھی جو وہ مسلمان ہوگیا دیکھیے وہان سے کیا جواب آتا ہو طاغوت
جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب وقت یہ بات ہو کہ مین خود خدمت خداوند مین چلون اور
تم بھی میرے ہمراہ ہو لشکر کو بھی لے چلو سیراب جادو نے کہا طلسم کشا اُسوقت لیگا وہ آگے بڑھ جائیگا
ایسا ہو دو ایک منزلے [illegible] طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین خداوند کو سب حال معلوم ہوگا وہ
مرحلے فتح نہین ہونے دینگے کوئی انتظام اور ہو جائیگا سیراب جادو نے کہا یہان سے چلنا بہت مشکل
ہو طاغوت جادو نے جواب دیا یہ بات بہت آسان ہو آج شب کو اس کا انتظام ہو جائیگا سیراب
جادو خاموش ہوا طاغوت جادو نے اُسی وقت افسران لشکر کو طلب کیا جب سب
آئے طاغوت جادو نے کہا تم لوگ اپنے ہمراہ سو سو دو دو سو آدمی لیکر آگے بڑھو یہان سے
تھوڑی دور تک اسی طرح جانا آگے بڑھ کے تخت تیار کر لینا یہان سے دو چار منزل کے بعد ٹھہرنا
کل ہم تمسے ملینگے افسران لشکر واپس آئے اُسی وقت لوگ روانہ ہونے لگے قریب شام وہان کوئی
باقی نہ رہا جب تاریکی ہو گئی سیراب جادو اور طاغوت جادو بھی ایک تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئے
کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائے گا

اب بدیع الملک نوجوان کا حال عرض کیا جاتا ہی

کہ شاہزادے کو سومنات جادو کے آنے کی ایسی خوشی تھی کہ اُس روز ایک جلسہ تہنیت مقرر کیا تھا
شب بھر وہ جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک نے بعد فراغ نماز سومنات جادو سے کہا اب خبر
لینا چاہیے کہ لشکر سیراب جادو میدان کی طرف آیا تو آج جنگ موقوف رہیگی سومنات جادو
نے قنداب جادو سے کہا کہ آقا نامدار فرماتے ہین کسی کو بھیجو [illegible] قنداب نے

چند ساحر اُس طرف بھیجے ساحر میدان مین آئے دیکھا تو سیراب جادو کا مطلق نشان بھی نہ پایا خیام
بھی نہ دیکھے ساحر وہان سے واپس آئے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی
اے شہریار ہم لوگ میدان کی طرف گئے جب آمد لشکر کا سامان نہ دیکھا تو کیفیت دیکھنے کے واسطے
آگے بڑھے سیراب جادو جہان مع لشکر مقیم تھا وہان کوئی نہین نظر آیا عجب کی بات ہے یہ لوگ رات
بھر مین کہان گئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار سب فرار ہوگئے اب یہ لوگ آئینہ اندام جادو
کے پاس جائینگے اُس سے سب کیفیت بیان کرینگے وہ اور ساحر روانہ کرے گا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے کیونکہ صاحبقران زمان کی زیارت بہت عرصے سے نصیب نہین
ہوئی اور یہ بھی سُنا ہے کہ آئینہ اندام جادو نے گرسے مع لشکر امیر کو گرفتار کر لیا ہے مجھے بڑی فکر اِس
بات کی ہے کہ مقام قید امیر کا پتہ معلوم ہو جائے سومنات جادو نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین سب
پتہ لگا دونگا جہان صاحبقران زمان ہونگے آپکو لے چلونگا مگر آج توقف فرمایئے مین شب کو کچھ باتین
ضروری حل کر دونگا کل آپ میرے عرض کرنے کے موافق تشریف لے چلئے گا قنداب جادو نے
عرض کی اے شہریار بہت مناسب ہے مین بھی یہی چاہتا تھا کہ اِنکی راے کے موافق سفر فرمایئے شاہزادہ
بدیع الملک نے ارشاد کیا اے سومنات جادو جسقدر عرصہ ہوتا ہے مجھکو صدمہ ہوتا ہے ایک شب مین
تمھارے کہنے سے یہان قیام کرتا ہون سومنات جادو نے عرض کی مین کل عرض کرونگا آج یہ
بات تحقیق کرون کہ صاحبقران زمان کہان ہین شاہزادہ بدیع الملک خاموش ہو رہے اور
باتین ہونے لگین جب دن بہت قلیل باقی رہا سومنات جادو اپنے تخت پر بیٹھ کے راہی ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے فرمایا اب سومنات جادو کہان جائیگا کس وقت آئیگا
قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار سومنات جادو تحفہ جات لینے کو گیا ہے اور مقام قید صاحبقران
دریافت کریگا تھوڑی دیر مین واپس آئیگا شاہزادہ بدیع الملک حکم دے چکے تھے کہ
سب لوگ سامان سفر درست رکھین یہان سے صبح کوچ ہوگا ہر ایک آمادہ سفر تھا شاہزادہ
بدیع الملک سومنات جادو کے منتظر ہوئے جب رات بہت کم باقی رہی تو ہرکارون نے آکر
عرض کی اے شہریار سومنات جادو اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جا کر
اطلاع کرو کہ یہان تمھارا انتظار ہو رہا ہے ہرکارے سومنات جادو کی بارگاہ مین آئے کہا آپ کا انتظار
آقائے نامدار کر رہے ہین تشریف لے چلیے سومنات جادو اُسی وقت شاہزادہ بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوا آداب شاہانہ بجا لایا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو تمنے
بڑی تکلیف اٹھائی مگر پہلے یہ کہو کہ صاحبقران زمان کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی اے
شہریار صاحبقران زمان ایسی جگہ اسیر ہین کہ جبتک آئینہ اندام جادو قتل نہ ہوگا اُس وقت تک
رہا نہ ہونگے یا لوح طلسم دستیاب ہو تب صاحبقران کی رہائی ہو اور لشکر بھی رہائی پائے بدیع الملک
نے فرمایا لوح طلسم کی تلاش مین چلنا چاہیے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار لوح اِس طلسم کی ایسی
جگہ ہے کہ کسی کو معلوم نہین آئینہ اندام جادو ہی واقف ہے اُسنے آج تک کسی کو نہین بتایا بدیع الملک نے
فرمایا پھر کیا صورت کیجائے سومنات جادو نے عرض کی ایک شخص پر گمان ہے کہ وہ لوح کے حال

سے واقف ہو کر وہاں تک جانا اور اس سے دریافت کرنا ممکن نہیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اُسکا
نام بتاؤ جس شہر میں رہتا ہو اسکو بیان کرو خداوند مالک ہو کسی صورت سے وہاں تک پہونچ جائینگے سومنات
جادو نے عرض کی ایک ساحر غدار ایوان باران میں رہتا ہو فنوس جادو نام ہو وہ کسی قدر
حالات لوح سے ماہر ہو ایوان باران تک وہی شخص جا سکتا ہو جو صاحب لوح ہو شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا ای سومنات جادو تم اُس طرف چلو خداوند مالک ہو کسی صورت سے وہاں تک پہونچ
جائینگے سومنات جادو نے عرض کی راہ میں بہت سے مرحلے ایسے ہیں کہ وہ بے لوح فتح نہیں ہو سکتے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا اندیشہ نہیں ہو سومنات جادو نے عرض کی میں ہمراہ رکاب
ہوں مگر اس امر میں عاجز ہوں کہ وہاں تک میں نہیں جا سکتا یقین ہو آپ پہونچ جائیں اور کیفیت لوح
معلوم ہو جائے شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا لشکر میں جا کر اطلاع کر دو کہ سب
لوگ تیار رہیں ہم بعد ادائے فریضۂ سحر کوچ کرینگے قنداب جادو نے لشکر میں آکر اطلاع کی سب
لوگ چلنے پر آمادہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فریضۂ سحری ادا کیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادموں نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا جانب ایوان باران
برائے تلاش لوح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو اور طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو بخوف شاہزادہ بدیع الملک نامدار فرار ہوئے تھے دوسرے روز آئینہ اندام جادو کے
پاس پہونچے اپنی اطلاع کرائی ملازمین آئینہ اندام جادو نے آکر کہا خداوند کو خوب معلوم ہو کہ سیراب جادو اور
طاغوت جادو در دولت پر حاضر ہیں حسب قاعدہ ہم عرض کرتے ہیں جو حکم اُنکے باب میں ہو کیا جائے
آئینہ اندام نے کہا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے طاغوت جادو اور سیراب جادو کو اپنے ہمراہ
لے گئے طاغوت جادو نے آئینہ اندام جادو کی صورت دیکھکر رونا شروع کیا اسکو دیکھکر سیراب جادو
بھی رونے لگا آئینہ اندام نے کہا ای طاغوت جادو گریہ کرنے کا کیا سبب ہو طاغوت جادو نے کہا
خداوند اگر واقف نہ ہوں تو میں عرض کروں آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے تو سب کچھ معلوم ہو مگر تم بھی بیان
کرو طاغوت جادو نے کہا آپ نے اخترار جادو کو گرفتار دیا اور سومنات جادو کو مسلمان ہو جانے دیا
قرجام جادو کی خبر نہ لی یہ دونوں ہاتھ سے گئے اخترار جادو کے مر جانے سے جو صدمہ دل پر
گذرا وہ ظاہر ہو اب طلسم کشا کو اور زور ہو گیا اگر ہم لوگ بھاگ نہ آتے تو یقین تھا کہ ہمیں لشکر طلسم کشا ہلاک
کرتا سحر میں ہم لوگ سومنات جادو کے مانند نقل کاتب سے تھے کیونکر مقابلہ کرتے اگر آپ کو یہی امر منظور تھا
تو آپ نے ہم لوگوں کو ہماری عبادت گاہوں سے بلا کر کیوں تباہ و برباد کیا آئینہ اندام جادو نے کہا
ای طاغوت جادو اب اپنے دل سے ملال نکالو میں تمہاری بھی وہی کیفیت ہوئی جو سومنات
جادو اور اخترار جادو [illegible] نہیں معلوم ہماری
کیا مصلحت ہو جو ایسا [illegible]
اُن لوگوں کے مذہب [illegible]

اسکے واسطے یہی بات مناسب تھی جو کی گئی طاغوت جادو نے کہا اب طلسم کشا کے واسطے آپ کیا تجویز فرماتے ہین یقین ہو وہ اور آگے بڑھ گیا ہو وہ ایک مرحلے فتح کر لیے ہون آئینہ اندام نے کہا یہ طلسم کشا کی مجال نہین ہو جو اب مرحلے فتح کرسکے مین پر تین لوگون کو اسکے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہون اور دو ایک ساحر اپنے تمھارے ہمراہ کرتا ہون کہ جو تین طلسم کشا پر فتح دلا دینگے طاغوت جادو نے کہا یا خداوند طلسم کشا کے یہان ایک عیار ایسا ہو کہ جسکا حال نہین کھلتا کہ وہ ساحر ہو یا عامل ہو اسکار ہو گیا بات یہ اسکے سبب سے ہم لوگ بہت خائف ہین ایسا نہو کسی روز ہم لوگون مین سے کسی کو لیجائے اور قتل کر ڈالے آئینہ اندام جادو نے کہا اسکی کیا مجال ہو جو تین اور تمھارے ہمراہیون کو کسی قسم کا آزار پہونچا سکے اب قدرت اسکو فنا کیے دیتے ہین تم لوگ لشکر ساتھ لیکر جاؤ ابھی بارہین اجازت دیتا ہون کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرو اور جسطرح بن پڑے اسکو گرفتار کر لو خواہ آسے تکلیف پہونچے یا آسانی گرفتار ہو مین اجازت دیتا ہون طاغوت جادو نے کہا آپ جن لوگون کو ساتھ روانہ کرنے کی تجویز فرماتے ہین اُنھین بلا دیجیے آئینہ اندام جادو نے کہا مین آج اُنھین طلب کرتا ہون ایک روز تم لوگ صبر کرو طاغوت جادو تو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر مع سیراب جادو کے باہر آیا مگر آئینہ اندام کو خیال ہوا کہ طلسم کشا نے غضب کیا اشرار جادو سے ساحر کو قتل کر ڈالا و ساحرون کو اپنا مطیع بنایا اب اُسکے بڑی قوت ہو گئی یہ سوچ کے اُس نے اپنے ملازمین کو بلایا ایک نامہ لکھا کہا اُس نامے کو لے جاؤ ایوان باران مین جو وہان کا مالک ہو فانوس جادو اُسکا نام ہو اس طلسم کے پہلے سے وہان رہتا ہو اسکو دو مد دینا میرا سلام کہنا ملازمین نے کہا یا خداوند ہم اس طلسم مین رہتے ہین مگر آج تک ایوان باران کا نام بھی نہین سنا فانوس جادو کو بھی نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا فانوس جادو اس طلسم کی بنیاد سے پہلے ایوان باران مین رہتا تھا جب طلسم بنایا گیا تو اُسنے مجکو سجدہ کیا مین اسے اچھا دوست دلی جانتا ہون اس سبب سے سحر مین اُسے ایسا کمال حاصل ہو کہ زمانے مین کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہی جب وہ آئیگا تو طلسم کشا کو اسیر کریگا اور سوشات جادو کو بھی شکست دیگا یہ سنکے ایوان باران کا پتہ بتایا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو نے چلتے وقت بہت سی چیزین ایسی دیدین کہ جنکے بے خوف جاسکتا تھا دس دن کے بعد یہ ایوان باران کی سرحد پر پہونچا دیکھا ایک پھاٹک عالیشان شاہی بنا ہوا ہے ساحر اور دیو اُسکی نگہبانی کر رہے ہین خندق مین خون بھرا ہو ساحرون نے جو اس ساحر کو دیکھا اُسکے قریب آکے کہا او شخص تو کون ہو کہان جاتا ہو یہانتک تیرا آنا کیونکر ہوا اس نے نامہ دکھایا کہا مین خداوند آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہون فانوس جادو تک جانا چاہتا ہون ساحرون نے کہا ہم آج تیری اطلاع کرتے ہین ایک ماہ کے بعد جواب آئیگا جب تک تو یہان رہ اگر شہنشاہ تجھے طلب کرینگے تو ہم یہان سے بھیجدینگے ورنہ جیسا کچھ حکم اُنکا ہوگا اُسکے مطابق کیا جائیگا نامہ دار آئینہ اندام جادو حیران ہوا کہ آج تک مین جس ساحر کے پاس نامہ لیکر گیا اُسنے سوائے آپکے کبھی تم کرکے میری طرف خطاب نہین کیا یہان کیا بات ہو جو دربان مجھسے تو کرکے بات کرتے ہین نامہ دار اسی حیرت مین تھا کہ دربانون نے ایک ساحر کو آواز دی جب وہ آیا تو دربانون نے کہا یہ آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہو چاہتا ہو خداوند تک نامہ پہونچ جائے اور اسکی اطلاع بھی ہوا سکو

مہمان سرا مین لیجاؤ ساحر شہر پناہ سے باہر آیا ایک مہمان سرا مین اُس ساحر کو جاکر بٹھایا کہا ایک ماہ تک
یہان رہو جب خداوندا سکا جواب مرحمت فرمائینگے اُس وقت سے تجے اطلاع دیجائیگی ساحر کو صبر نہ ہوا کہا
خداوند تو سوا سے آئینہ اندام جادو کے دوسرا شخص نہین ہو یہ کیسے خداوند ہین اُس ساحر نے جو اب دیا
کہ آئینہ اندام جادو اپنی سرحد بھر مین خداوندی کرتے ہین اور ہمارے خداوند اپنی سرحد مین خداوندی
کرتے ہین ساحر خاموش ہو رہا جو شخص اُسکو مہمان سرا مین لیکر آیا تھا وہ وہان سے راہی ہوا نامہ دار مہمانسرا
مین آیا جب شام ہوئی اُسکے واسطے طعام لذیذ آیا اور سب اسباب راحت ان کے ملازمین نے مہیا
کردیا نامہ دار خوش ہوا ایک ماہ تک وہان قیام کیا جب وہ مہینہ تمام ہوا تو ایک ساحر نے آکر مہمانسرا مین آواز
دی کہ جو شخص آئینہ اندام جادو کا نامہ لیکر آیا ہو وہ کہان ہو اس ساحر نے اُسکو جواب دیا اور اسکے
قریب جاکر کہا مین ہی خداوند کا نامہ لایا ہون ساحر نے کہا ہمارے خداوند نے تجھے طلب فرمایا ہین
نامہ دار اُس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر نے اسکو لیکر ایک ماہ تک راستہ طے کیا تب داخل شہر فانوس ہوا
نامہ دار آئینہ اندام جادو نے اپنے شہر سے بڑھ کے شہر فانوس کو آباد پایا کیفیت دیکھتا ہوا اُس ساحر
کے ہمراہ ایک باغ کے قریب پہونچا ساحر نے کہا ای نامہ دار تو یہان توقف کرین جاکر تیری اطلاع کرون
دیکھون اب خداوند کیا فرماتے ہین نامہ دار وہین ٹھہر گیا ساحر اندر گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا کہا ای
نامہ دار میرے ہمراہ سامنے خداوند کے چل نامہ دار اسکے ساتھ ہوا ساحر باغ مین لایا نامہ دار نے جو جو
عجائبات باغ مین دیکھے اسکو حیرت ہوئی غرض راہ طے کرکے سامنے فانوس جادو کے پہونچا اور
فانوس جادو کی صورت مہیب دیکھکر ڈر گیا قریب تھا کہ زمین پر گر پڑے اور بیہوش ہو جائے مگر اسکے
پاس بعض تحفہ جات آئینہ اندام جادو کے دیے ہوئے تھے اُنکی وجہ سے سنبھلا رہا فانوس جادو نے کہا
ای نامہ دار کیون ڈرتا ہی ہم اور آئینہ اندام دوست دلی ہین جب اُنھون نے یہان طلسم بنایا تو مین مانع
ہوا اُنسے صورت فساد پیدا ہوئی آخر کار آئینہ اندام جادو نے منت کی وہ زمین مجھ سے طلب کی سبب سے
محبت پیدا ہوئی آج تک باہم الفت و محبت ہو اگر تم اُنکا نامہ لیکر آئے ہو مجھکو دو مین ابھی اسکا جواب
لکھونگا نامہ دار نے نامہ دیا فانوس جادو نے نامے کو پڑھنا شروع کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای فانوس
جادو آجتک ہمارے اور تمھارے باہمی محبت اس طرح رہی کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتا رہا اکثر
بھیجتے تھے اور تحفے ہم سے مدد طلب کی کبھی کسی نے انکار نہین کیا اب زمانہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی ہمارے
طلسم مین آیا اُسکے ہمراہ لشکر ایسا تھا کہ اسوقت میرے اور تمھارے طلسم مین نہین ہو اور جو جو لوگ اُسکے
عزیز تھے اُن مین سے ہر ایک صاحب جرأت و ہمت تھا مین نے بڑی کوشش سے اُسکے جملہ
اعزا کو مع اُسکے لشکر کے گرفتار کر لیا وہ تنہا شہر قنداب مین پہونچا وہان سیراب جادو نے
اسکو اسیر کرکے قنداب جادو کے پاس روانہ کیا قنداب جادو کو اس نے مسلمان کر لیا شہر اپنا
قبضہ کیا لشکر فراہم کرکے پھر وہان سے طلسم کے فتح کرنے کو چلا مین نے سیراب جادو کو اُسکی
گرفتاری کے واسطے بھیجا وہ لوگ جو بزرگان دین مشہور ہین اُنھین سے بعض جو اوستاد رہے ہے
تھے اسکے ہمراہ سے وہ لوگ وہان جاکر مسلمان ہوگئے اب اُنکو اور زیادہ قوت ہوگئی مین طلسم
کے تحفہ جات صرف کرنا مناسب نہین جانتا ایوان منطاق کا کھولنا تنہا نہین سمجھتا اور اُنکی ذات سے

راحت کی امید نہین اس سبب سے آپکو تکلیف دیتا ہون کہ آپ یہان تشریف لاسیے لشکر کو اپنے ہمراہ لائیے سب آپکے آنے یہان کچھ انتظام نہ ہو گا اُسکو اسیر کر دیجیے ایسا نہ ہو کہ وہ مرحلہ جات کو تباہ کرے تو میری برسون کی محنت رایگان ہو جاے اور اب مجھسے اس قسم کے مرحلہ جات بنانا بہت دشوار ہین جب فانوس جادو یہ مضمون پڑھ چکا نامہ دار کو اُسی وقت طلب کیا ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای آئینہ اندام جادو خاطر جمع رکھو مین نے آج ہی سے آنے کا ارادہ کیا ہو یقین ہو دو ایک روز مین تمہارے یہان آؤن تم کسی طرح خوف نہ کرنا مین اُسکو گرفتار کر دونگا یہ نامہ تو نامہ دار کو دیا اور اپنے چلنے کی تیاری کی سات روز کے بعد فانوس جادو نے وہان سے کوچ کیا اور لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب شاہزادہ بدیع الملک سومنات جادو کے گھر سے ایوان زرین کی طرف روانہ ہوا دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا صحرا کیا تھا شاہزادہ بدیع الملک کو پسند آیا سومنات جادو سے فرمایا کہ یہان آج کی شب قیام کرو صحرا بہت پر فضا ہی صبح کو یہان سے کوچ کرینگے سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار یہ صحرا سرسبز ہی یہان سے قریب ہی ایک مرحلہ ہی کہ اُس مرحلہ کو طومار کہتے ہین طومار جادو وہان کا حاکم ہی اس صحرا مین بہت سی چیزین عمدہ عمدہ دیکھنے کے قابل ہین اگر آپ یہان تشریف رکھینگے تو ضرور لشکر کو زحمت ہوگی اور بہت لوگ نقصان اُٹھا ئینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین اس کیفیت سے آگاہ نہ تھا یہان ٹھہرنا بیکار ہی قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر راہ کو قطع کرینگے تو تھوڑی دیر مین قریب مرحلہ پہونچینگے وہان یہان سے زیادہ خوف ہو اُس مرحلے کو آج ہی طے نہین کر سکتے ہین اور جو مکان ہو وہان لوگ نہ پہونچا نا ہو کہ وہ کیا دو منزلے مین نہین پہونچا سکتے ہین سومنات جادو نے کہا یہان سے چار کوس پر ایک سردار رہتا ہو قرطاس جادو اُسکا نام ہو اس مرحلہ کے تمام کام اُسکے سپرد ہین مین نے اُسکو قرطاس کیا ہی اور ہمارا ذکر کرتا ہی جب مین اُسکے پاس جاؤنگا تو اُسے مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا یقین ہی وہ میرا کہنا مانیگا اور مسلمان ہو جاے قنداب جادو نے کہا یہ بہت اچھی بات ہی شاہزادہ بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر مین لشکر قرطاس جادو کے مکان کے نزدیک پہونچا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار اگر اجازت ہو تو مین پہلے اُسکے پاس جاؤن آپکی تشریف آوری کی خبر پہونچاؤن وہان سامان درست ہو شاہزادہ بدیع الملک نے سومنات جادو کو اجازت دی سومنات جادو روانہ ہوا قرطاس جادو کے مکان پر آیا قرطاس جادو اُسوقت اپنے باغ مین سیر کر رہا تھا جسنے سومنات جادو کو آتے دیکھا بے اختیار دوڑ کے سومنات جادو سے ملنے کو گیا سومنات جادو نے اُسکا سر چھاتی سے لگایا دعا دی قرطاس جادو نے عرض کی آج آپ نے تشریف آوری کا کیا سبب ہوا آپ نے تو ایک مدت سے کوہ مین رہنا اختیار کیا تھا کب سے کب تشریف لائے کیا واقعہ گذرا سومنات نے کہا تین اس کیفیت کو ابھی نہین کہہ سکتا میرے مالک و آقا تشریف لاتے ہین پہلے اُنکے واسطے سامان درستی

کرو پھر مین اور بات کرونگا قرطاس جادو نے کہا کیا خداوند تشریف لاتے ہین سومنات جادو نے
کہا خداوند نہین خدا سواے وحدہ لاشریک کے دوسرا نہین ہے مین نے اب ایک شخص کی
اطاعت اختیار کی ہے قرطاس جادو نے عرض کیا اُسکے ہمراہ کتنا لشکر ہے سومنات جادو نے جواب
دیا کہ لشکر بہت ہے قرطاس جادو نے اپنے ملازمین سے کہا جسقدر ہمارے مکانات خالی ہین اُن سب کو
آراستہ کرو اسباب راحت سب جگہ مہیا کیا جائے اور لشکر مین اطلاع کرو کہ ابھی سب
لوگ ہمارے پاس آئین ہم براے استقبال جائینگے ملازمین قرطاس جادو نے اُسیوقت لشکر مین
اطلاع کی سب لوگ تیار ہوکر اس کے دربار پر آئے قرطاس جادو سومنات جادو کے
تخت پر بیٹھ کر براے استقبال شاہزادہ بدیع الملک روانہ ہوا یہان سب ملازمین سامان
مہانداری درست کرنے لگے جب قرطاس جادو قریب ہو گیا اور لشکر نے شاہزادہ بدیع الملک
کو دیکھا سومنات جادو سے عرض کی اُستاد یہ لشکر کس کا ہے اور آپ کے آقاے نامدار کون
ہین سومنات جادو نے شاہزادہ بدیع الملک کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہمارے آقاے نامدار
ہین یہ لشکر بھی انھین کا ہے مگر یہ لشکر انکی خاص فوج کے چوتھے حصے سے بھی بہت کم ہے قرطاس جادو
نے عرض کی یہ کون صاحب ہین سومنات جادو نے جواب دیا اب تخت سے اُتر کر چلکر قدمبوس ہو
جب تمھارے یہان جائینگے تو سب کیفیت بیان کردینگے قرطاس جادو تخت سے اُترا سومنات
جادو بھی پیادہ پا ہوا جسقدر رفیق اس کے ہمراہ تھے سب پیادہ ہوئے سومنات جادو نے شاہزادہ
بدیع الملک کے قریب پہونچ کے رکاب کو بوسہ دیا قرطاس جادو نے بھی قدمون سے آنکھین
ملین شاہزادہ بدیع الملک کو باعزاز تمام لیکر اپنے مکان پر آیا لشکر کے واسطے قلعہ مین جگہ تجویز
کی شاہزادہ بدیع الملک کو اپنی خاص بارہ دری مین لیگیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف
رکھیے شاہزادہ بدیع الملک نے انکار کیا ایک دنگل زرین قریب تخت بچھا تھا بدیع الملک
اس دنگل پر بیٹھے سومنات جادو آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے بیٹھنے کی
اجازت دی سومنات جادو سلام کرکے بیٹھا۔ قرطاس جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے
قرطاس جادو مین نے اب دین آئینہ پرستی کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا چونکہ تجھکو ہدایت کرنا
میرے اوپر فرض تھی اسی واسطے یہان آیا کہ تجھے بھی ہدایت کرون کہ تو بھی راہ راست پر آئے قرطاس
جادو نے جو یہ بات سنی گھبرا کے کہا اُستاد آپ نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے کون سے
مذہب اختیار کیا ہے سومنات جادو نے کہا اب مین نے مذہب اسلام اختیار کیا اور آقاے
نامدار کی اطاعت قبول کی ہے یہ اس طلسم کے فتاح ہین انھون نے بہت سے مرحلے فتح کیے بہت سے
ساحرون کو اس طلسم مین قتل کیا اب بفضل ایزدی اس کو بھی فتح کرینگے سیکڑون طلسم انھون
نے فتح کیے ہین یہ کیا چیز ہے بڑے بڑے طلسم انکے ہاتھ سے فتح ہوے ہین اب تمھارے حق مین بہتر
یہ بات ہے کہ تم اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو قرطاس جادو نے
عرض کی اُستاد مین اسی بات کو بہتر سمجھتا ہون جو آپ کو پسند ہو اگر آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی
اپنے اس دین باطل کو ترک کرتا ہون یہ کہکے اس نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے

شہریار میں اسلام اختیار کرتا ہوں شاہزادۂ بدیع الملک نے اُس کو آفرین کی قرطاس جادو
مسلمان ہوا شاہزادۂ بدیع الملک کی دعوت کی شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے ابھی سفر دور دراز طے کرنا ہے سومنات
جادو نے قرطاس جادو سے کہا آقائے نامدار فرماتے ہین کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تشریف
لے جانیکا ارادہ ہے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار یہ مرحلہ جو طومار جادو کے زیر حکومت
ہے جب تک یہ فتح نہ ہوگا راہ نہ ملیگی شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا پھر مرحلہ کیطرف چلنا چاہیے۔
قرطاس جادو نے پھر عرض کی اے شہریار وہ مرحلہ یہان سے دور نہین ہے آپ طومار جادو کو نامہ تحریر
فرمائیے کہ ہم تلاش صاحبقران مین جاتے ہین ہمین راہ دو اگر روکوگے تو اچھا نہ ہوگا شاہزادۂ
بدیع الملک نے ایک نامہ اسی وقت طومار جادو کو تحریر کیا سومنات جادو نے عرض کی
اے شہریار نامہ مجھے عنایت ہو مین اس کو لیکر جاؤنگا جواب وہان سے لیکر آؤنگا شاہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اور لوگ یہان موجود ہین وہ نامہ لیجائینگے سومنات جادو نے
عرض کی مین ایک سبب سے اس نامہ کا خود لے جانا اچھا جانتا ہون کیونکہ اور جو کوئی ساحر جائیگا
طومار جادو ضرور اُس کو پست و شکست کرے گا اور اگر ساحر کی زبان سے کوئی بات نکلے گی
تو وہ اُس کو اسیر کریگا اس سبب سے مین خود نامہ لیجانا اچھا جانتا ہون شاہزادۂ بدیع الملک
نے مجبور ہوکر سومنات جادو کو نامہ دیا سومنات جادو نامہ لیکر مرحلہ کی طرف روانہ ہوا
تھوڑی دیر مین مرحلہ کے اندر پہونچا طومار جادو کے مکان پر گیا جو لوگ دروازے پر بیٹھے تھے
اُن سے کہا طومار جادو کو میری اطلاع کردو لوگون نے اُسی وقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر اطلاع کرو
کہ سومنات جادو تشریف لائے ہین ہرکارون نے سومنات جادو کی اطلاع طومار جادو
سے کی طومار جادو اس کو بزرگان دین کے گروہ سے جانتا تھا فوراً نکل آیا سومنات
جادو کو دیکھکر سلام کیا اپنے ہمراہ اندر لے گیا کہا آپ نے آج سرفراز فرمایا میرا رتبہ بڑھایا مگر ایک
بات کی مجھے فکر ہے اگر بتلا دیجیے تو میرا اضطراب دفع ہو سومنات جادو نے کہا بیان کرو اگر مجھے
معلوم ہوگی بیان کرونگا طومار جادو نے کہا آپ نے ایک مدت سے گوشہ نشینی اختیار کی تھی
اور ایک پہاڑ مین عبادت کیا کرتے تھے کیا سبب ہوا جو آپ نے وہان کی سکونت ترک
کرکے اس درجہ آزادی اختیار کر لی سومنات جادو نے کہا مین سب امور بیان کرونگا۔
پہلے اس نامہ کا جواب مجھکو دو یہ کہکر شاہزادۂ بدیع الملک نامدار کا نامہ دیا طومار جادو نے
کہا یہ نامہ کس کا ہے سومنات جادو نے کہا یہ نامہ ہمارے آقائے نامدار کا ہے اس طلسم مین بارادۂ
فتاحی طلسم تشریف لائے ہین صاحبقران زمان سے جدائی ہوگئی ہے اُنہین کی تلاش مین جاتے
ہین درمیان مین تمھارا مرحلہ واقع ہے مناسب ہے کہ تم اُنکو جانے دو ایسے وقت مین روکنا اچھا
نہین ہے تمھارا سراسر نقصان ہے طومار جادو نے جو یہ تقریر سومنات جادو کی سنی حیران ہوا کہا
آپ کیا فرماتے ہین سومنات جادو نے کہا تم نامہ پڑھو پھر مجھسے بات کرنا طومار جادو نے
نامہ پڑھا اس مین بھی یہی لکھا تھا کہ ہم براے تلاش صاحبقران زمان جانا چاہتے ہین یا راہ

دو یا جواب دو کہ انتظام کیا جائے طومار جادو نے نامہ پڑھنے کے بعد سومنات جادو سے کہا اگر دوسرا اس نامے کو لیکر میرے پاس آتا تو یہان سے زندہ اپنے لشکر کو واپس نہ جاتا کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس طرف سے گذر جائے سومنات جادو نے کہا اے طومار جادو جو تو دوسرے ساحر کے حق مین کرتا مین موجود ہون میرے واسطے اٹھا نہ رکھ جو ہونا ہے اسی وقت ہو جائے طومار جادو نے کہا آپ سے کمال تعجب ہے کہ آپ نے اپنے مذہب آبائی کو ترک کیا اور اطاعت غیر مذہب کی قبول کی آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ خداوند کیا کرین گے سومنات جادو نے کہا اے طومار جادو اب اور کوئی گفتگو مجھ سے نکر مین اس وقت تجھے آقائے نامدار کی خدمت مین اسیر کرکے لے جاؤنگا یا خود یہان اسیر ہو جاؤنگا تو نے میرے سامنے اتنا بڑا کلمہ آقائے نامدار کے بارے مین نکالا کہ مجھے یارائے ضبط نہین ہے جب تک اس کا عوض تجھ سے نہ لونگا مجھے چین نہ آئیگا نہین جانتا کہ حملے نامدار نے کیسے کیسے ملعون کو تباہ کیا ہے اور کون کونسے ساحر ان کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین تجھے ابھی سحر مین ذرا بھی دخل نہین اور اس قدر غرور کرتا ہے تو کیا طاقت رکھتا ہے جو انکی راہ روک سکے جب ہم ایسے جان نثار انکے ہمراہ رکاب ہین اور انھون نے ہمین زیر کیا ہے اُن کی اطاعت قبول کی تیری کیا حقیقت ہے جو انکے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو اُن پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے بہت سے تحفہ جات انکے پاس ایسے موجود ہین کہ ساحر انکے مقابلہ مین بالکل عاجز و شکستہ ہین طومار جادو نے کہا آپ جو فرماتے ہین وہ سب سچ ہے مگر میرا تو یہ قول ہے کہ میری جان بھی اگر جاتی رہے تو بھی ترک مذہب نہ کرون آپ کیسے بزرگان دین کے گروہ سے تھے جو آپ نے ترک مذہب کر دیا سومنات جادو نے جواب دیا کہ تجھے ان دلائل سے کیا حاصل جس واسطے مین یہان آیا ہون اس کا جواب مجھکو سمجھکے دے اگر راہ روکے گا بہت پچھتائیگا کانٹے بُت اٹھائیگا مفت مین جان جائیگی مرحلہ تباہ ہوگا اگر اپنی خیریت درکار ہے تو آقائے نامدار کو جانے دے مانع نہ ہو طومار جادو نے کہا مین ہرگز نہ جانے دونگا اگر وہ لوگ مقابلہ کرین گے تو مین لڑونگا یہ مرحلہ طومار ہے کسی کی اتنی مجال نہین جو اس مرحلے کو فتح کرسکے سومنات جادو نے کہا اگر تجھے یہ منظور نہین ہے کہ ہم لوگون کو راہ دے تو نامے کا جواب صاف صاف تحریر کر طومار جادو نے پشت نامہ پر لکھا کہ اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ مقابلہ کرون مگر آپ کے یہان کسی ساحر سے مقابلہ کرنا نہین چاہتا اگر آپ طلسم کشا ہین تو خود مجھ سے مقابلہ کیجیے اگر آپ نے مجھے زیر کیا تو مین اسلام قبول کرونگا ورنہ آپ کو گرفتار کرکے خداوند کے پاس لیجاونگا اگر آپ میری اس شرط کو قبول فرمائیے گا تو مجھے اطلاع دیجیے مین مقابلے کے واسطے جگہ تجویز کرون یہ لکھکر طومار جادو نے سومنات جادو کو دیا کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرون انکی ہمت و جرأت دیکھون سومنات جادو نے کہا اے طومار جادو مین ایک ادنی درجے کا غلام ہون اگر تجھے کچھ سحر آزمائی یا جرأت دیکھنا منظور ہو تو مین موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے اس سے باز نہ رہ طومار جادو نے کہا مین نے اس مین شرط کر دی ہے کہ مین ساحرون سے مقابلہ نکرونگا خود آپ کی جرأت دیکھونگا سومنا

جادو نے چاہا پھر جواب دے مگر طومار جادو نے کہا کیا آپ کو بت آقا کی جرأت سے یہ امید
نہیں ہوتی ہے کہ وہ مجھ سے مقابلہ کر سکیں سومنات جادو نے کہا تو کیا چیز ہے بودو تجھ سے
مقابلہ کریں بڑے بڑے ساحروں کو زیر کیا اپنا شیع بنایا طومار جادو نے کہا جب آپ یہ کیفیت
بیان کرتے ہیں تو پھر آپ دیر کیوں کرتے ہیں اس نامے کو لے جائیے اپنے آقائے نامدار کو دکھائیے
دیکھیے وہ کیا فرماتے ہیں یہاں آپ اپنی طرف سے باتیں کر رہے ہیں ایسا نہ ہو آپ
کے آقا کے خلاف ہو سومنات جادو اس کلمہ کو سنکر اپنے دل میں سوچا کہ واقعی طومار
جادو سچ کہتا ہے ایسا نہ ہو آقائے نامدار آزردہ ہو جائیں یہ سوچ کے اُس نے کہا اے
طومار جادو اسی خیال نے اس وقت تیری جان بچائی مجھے آقائے نامدار کا بڑا خوف ہے ورنہ اس
وقت تجھے زندہ نہ چھوڑتا طومار جادو نے کہا اس کہنے کی کیا ضرورت ہے اگر مجھے آپ کے آقا
کی جرأت نہ دیکھنا ہوتی تو ضرور آپ سے جنگ کرتا سومنات جادو وہاں سے واپس
ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا نامہ نذر دیا زبانی سب حال کہا شاہزادہ
بدیع الملک نے نامے کو پڑھ کر کہا اے سومنات جادو اگر تم اس وقت طومار جادو کو
قتل کر کے آتے تو میں تم سے آزردہ ہوتا اور یقین ہے کہ سزا دیتا ہمارے یہاں کا دستور رہے
کہ جس سے خواہش جنگ کرے سوائے اُس کے دوسرا اُس سے مقابلہ نہیں کرتا ہے تم نے
بہت بڑا کیا جو اُس سے اس قدر تکرار کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار غلام کے
دل کو برداشت نہ ہوئی اس سبب سے یہ خطا ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اب
جا کر اُس سے کہدو کہ ہمیں منظور ہے ہم مقابلہ کریں گے جہاں اُس کے مزاج میں آئے مقابلے
کے واسطے جگہ مقرر کرے سومنات جادو شاہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ سے باہر آیا
پھر مرحلے کی طرف روانہ ہوا طومار جادو کے پاس جا کر کہا آقائے نامدار فرماتے ہیں کہ جو کچھ
تم نے کہا ہمیں منظور ہے جو مقام پسند کرو ہم برائے مقابلہ وہاں آئیں طومار جادو نے کہا
اس مرحلہ میں صحرائے غزالان بہت اچھا مقام ہے فضا وہاں کی لائق دید ہے یعنی صحرائے پُر بہار
و دشت لالہ زار ہے یہاں سبزہ خودمیدہ ہی بہار دکھاتا ہے ہر گل خود رو دیر نرالا جوبن ہے صحرا
کیا ہے تختہ گلشن ہے آبشاروں کی کیفیت عجب لطف خیز ہے ہوا فرحت انگیز ہے گلہائے خوشبو سے
دماغ جاں ... ہوتا ہے عجب ... دلکش صحرائے طرب افزا ہے جسکی طراوت سے
روح کو بالیدگی ہوتی ہے جان تازہ ... اس مقام سے بہتر دوسرا مقام فرحت خیز نہیں کی
تعریف اس صحرائے پُر بہار کی جس قدر کیجائے کم ہے طلسم کشا بھی جب اُس مقام کو ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت پسند کریں گے اگر طلسم کشا قبول کریں تو جس صحرا کا میں نے ذکر کیا ہے کہ نہایت مقام تفریح کا
ہے وہاں تشریف ... مگر شرط یہ ہے کہ کسی کو اپنے ہمراہ نہ لائیں اور میں بھی تنہا جاؤنگا وہاں مجھ سے
اُنسے مقابلہ ہو جائیگا اگر وہ قبول کریں تو کل تشریف لائیں میں بھی جاؤنگا اسی مقام پر لطف مقابلہ
ہے کیونکہ وہ بھی تنہا ہونگے اور میرے ہمراہ بھی کوئی نہ ہوگا جو کچھ ہونا ہے وہیں وارانیارا ہو جائیگا سومنات جادو نے
کہا اے طومار جادو تنہا آنکی قید کیسی ہے طومار جادو نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ساحر اُنکے ہمراہ آئے اور یہاں میں

اسباب سحر اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا اگر کوئی ساحر آئیگا تو ضرور سحر کریگا سومنات جادو نے کہا جب آقائے
نامدار منع کر دینگے تو کسی کی مجال نہیں ہے جو سحر کر سکے طومار جادو نے جواب دیا کہ میں یہ سب باتیں جانتا ہوں
آپ لوگوں کو کب گوارا ہوگا کہ ایسے وقت میں خاموش کھڑے رہیں اور اپنے آقا کی مدد نکریں سومنات
جادو نے کہا اے طومار میں مجبور ہوں آقائے نامدار سے ڈرتا ہوں ورنہ تیری باتیں میرے دل کو تیر سے
زیادہ تکلیف پہونچاتی ہیں طومار جادو نے کہا اے سومنات جادو اسمیں بُرا ماننے کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ
میں کہہ رہا ہوں یہ خلاف جرأت نہیں ہے جب طلسم کشا سے میری باتوں کی کیفیت بیان کروگے تو وہ ضرور قبول
کرینگے کیونکہ وہ بھی جری ہیں اُنھیں ضرور میری باتوں کا مزہ ملیگا سومنات جادو خاموش ہو رہا کچھ جواب
نہ دیا وہاں سے اُٹھ کے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہو عرض کی اے
شہریار ابکی بار اُسنے اور ایک شرط جدید مقرر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو سومنات جادو
نے عرض کی اُسنے کہا ہے کہ طلسم کشا کسی کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف نہ لائیں اور میں بھی تنہا آؤنگا بدیع الملک نے
کہا بہت اچھی بات ہے میری بھی یہی خوشی ہے لیکن اُسنے کون مقام مقابلے کے واسطے مقرر کیا ہے سومنات
نے عرض کی کہ دشت صحرائے غزالان میدان مقابلہ قرار دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا میں کل ضرور وہاں
جاؤنگا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار وہ ساحر مکار ہے ضرور کوئی مکر اُسنے پیدا کیا ہے ورنہ
کبھی اسطرح آپ مطلب نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر وہ مکر کریگا تو کیا کر سکتا ہے
سومنات تھوڑی دیر بدیع الملک سے باتیں کرتا رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے دربار برخاست
کیا صبح کو سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار میں چاہتا ہوں کہ کل خدمت میں حاضر ہو کر لڑائی کی کیفیت دیکھوں
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری ضرورت نہیں اگر تم وہاں آؤگے تو طومار جادو کو یہی خیال پیدا ہوگا
کہ طلسم کشا اسے مدد اپنے ہمراہ لایا ہے اس سے تمھارا جانا مناسب نہیں ہے سومنات نے قرطاس
جادو کو اشارہ کیا کہ تم بھی عرض کرو قرطاس رخصت ہوا راہ میں سومنات جادو نے کہا اے قرطاس
آقائے نامدار سے بڑی ہمت ہے کل جب شہنشاہ میدان مقابلے کو تشریف لیجا چکیں اُنکے بعد ہمارا نے
[illegible] تم دونوں پوشیدہ ہوکر چلیں گے وہاں بھی آقا کی نظر سے پوشیدہ رہینگے جنگ کی
کیفیت بھی دیکھینگے اور واپس آئینگے قرطاس جادو نے اس بات کو پسند کیا سومنات جادو اپنے لشکر
پر گیا قرطاس جادو بھی خاموش ہو رہا اور جسقدر لوگ لشکر میں تھے سب محو خواب ہوئے رات بہت
کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوئی بدیع الملک برائے ادائے نماز سجادے پر تشریف لائے فریضہ صبح
ادا کر کے اُٹھے خادموں نے سلاح کی کشتیاں حاضر کیں بدیع الملک نے ہتھیار ذات پر آراستہ کیے
مرکب عجب فرید [illegible] ہمرکب بودند خدام لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک برتشریف لائے نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہوئے سب پتہ تو شب ہی کو سومنات جادو نے عرض کر دیا تھا بدیع الملک اُسیطرف
روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت طومار جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب اُسنے سومنات جادو کو رخصت کیا اور یہ تاکید کر دی کہ طلسم کشا تنہا میدان مقابلہ میں تشریف

لائین تو سومنات کے جانے کے بعد اُسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوئے تو اُسنے
کہا آج سومنات جادو طلسم کشا کا نامہ لے کر آئے تھے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایسا شخص اس طرح مسلمان
ہو جائے مین نے انکو بھی اپنے دام مکر مین پھنسایا ہے کل طلسم کشا کو تنہا میدان غزالان مین بلایا ہے۔ وہ
مرد جری ہے ضرور آئیگا وہان پہونچکر گرفتار ہو جائیگا تملوگ وہان جاکر پوشیدہ موجود رہنا مین پہلے طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا پھر فریب دے کر اپنے ہمراہ چاہ شور آب پر لاؤنگا اُس چاہ کو اسی وقت جاکر خس پوش
کر دو جب طلسم کشا وہان پہونچیگا مع مرکب چاہ کے اندر گرے گا اُسوقت اُسکا گرفتار کر لینا
کیا بڑی بات ہوگی ملازمین نے اُس کی رائے کو پسند کیا اُسیوقت روانہ ہوئے صحرائے غزالان مین ایک
چاہ تھا کہ نام اُسکا چاہ شور آب تھا تاثیر اُسکے پانی مین یہ تھی کہ جو چیز اُس چاہ مین گرتی تھی فوراً گل جاتی
تھی یا جس چیز پر اُس کنوئین کا پانی پڑتا تھا اُسکو خاک کر دیتا تھا ملازمین طومار اُسی وقت اُس چاہ کے قریب
آئے کنوئین کو خس پوش کیا بالکل زمین سے ملا دیا وہان سے واپس آکے طومار جادو سے کہا کہ ہم نے چاہ
کو خس پوش کر دیا ہے آپ صبح کو جب وہان تشریف لیجائیگا تو خیال رکھیے گا کنوان بالکل زمین کے ہمرنگ ہی
جس قدر گھاس اُس زمین پر لگی ہے اُسی قدر اُس کنوئین پر بھی ہے بالکل ثابت نہین ہوتا ہے شناخت
کے واسطے ایک نارنج اس جگہ پر رکھدیا ہے طومار جادو نے کہا مین بخوبی جانتا ہون مقام کنوئین کا پہچانتا ہون
تھوڑی دیر تک یہ ملازمین سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی اُسنے سب کو رخصت کیا آپ بھی اپنی خوابگاہ
مین جاکر سو رہا جب صبح ہوئی اُسکی آنکھ کھلی اسپ سحر پر سوار ہوکے آلات حرب و ضرب لگا کر طرف صحرائے
غزالان کے راہی ہوا جب صحرا کے قریب پہونچا سامنے سے گرد اُڑی طومار جادو ٹھہر گیا جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا طومار جادو نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان اسپ کوہ کفل پر سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے
میدان کی طرف آتا ہے جب قریب پہونچا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا مجھے اب تک یقین نہ تھا کہ آپ
میدان مین تشریف لائینگے سوا اُسنے جواب دیا کہ تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مین طلسم کشا ہون طومار
نے کہا آپ کی تصویر میرے پاس موجود ہے بانی طلسم نے ایک غیبہ بھی طلسم کشا کی اُتار لی تھی اور لکھدیا تھا
کہ یہ شخص فرقہ اسلام سے ہوگا اور بدیع الملک نام ہوگا جب وہ اس طلسم مین آئیگا فساد عظیم برپا
ہوگا گو آپ طلسم کشا سے اصل نہین ہین مگر آپ کی خبر بانیان طلسم نے دی ہے بدیع الملک نے جواب دیا اگر
خدا کو اس طلسم کا فتح منظور کرنا ہے تو وہ ضرور مجکو سب پر فتح دیگا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا
بسبب آپ کی ہست و جرات پر رحم آتا ہے آپ مجھ سے مقابلہ نہ کرین اور اپنے ارادے سے باز آئین یہان سے
واپس جائین مجھ سے مقابلہ کرکے کسی نے فتح نہین پائی ہے بدیع الملک نے فرمایا اے طومار جادو
بہت سے جادوگرون نے یہی کلمہ کہا مگر مین نے کبھی یکسنا قبول نہ کیا ہم لوگون کا یہ دستور ہے کہ جب برائے مقابلہ
جاتے ہین تو حریف کے سامنے سے خالی نہین پھرتے مین میدان مین آیا ہون اگر خدا کا فضل شامل حال ہے
تو شادان و فرحان واپس جاؤنگا اور اگر تیری قسمت مین فتح ہے تو مین ایسی موت کو بھی حیات ابدی سے بہتر
جانتا ہون اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ میدان جنگ ہے جائے وعظ و پند نہین اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور
ہے تو زیادہ باتین کرنا فضول ہے بفراغت ہم تم ایک ہی بار باتین کرینگے اب جس کام کو واسطے
آئے ہین پہلے اُسکو انجام دے لین طومار جادو نے کہا اگر آپ کو ایسی ہی تعجیل ہے تو مقام مقابلہ پر تشریف لے چلیے پھر

بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ جگہ مقابلہ کے واسطے مناسب نہین ہے طومار جادو نے کہا وہان مقابلہ
کیواسطے انتظام کیا گیا ہے وہ سب رائیگان جائیگا بدیع الملک نے فرمایا وہین چلو یہ کہکے مرکب صبا رفتار کو
آگے بڑھایا طومار جادو بھی آگے بڑھا بدیع الملک کو اُس چاہ کے قریب لایا کہا یہان مین نے سب انتظام
کیا ہے بدیع الملک نے دیکھا زمین بھی ہموار ہے پانی بھی چھڑکا ہوا ہے صحرا بھی بہت پرفضا ہے گھوڑے
کو روکا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ پہلے نیزے مین میرے آپکے امتحان
ہو جائے بدیع الملک نے کہا تمکین اختیار ہے اُسنے نیزہ سنبھالا گھوڑے کو کاوے پر لگایا بدیع الملک
بھی زین فرس پر سنبھل کے بیٹھے چاہ وہان سے قریب تھا اگر بدیع الملک گھوڑے کو کاوے پر لگاتے
چاہ مین گرتے شاہزادہ اسکی ترکیب دیکھنے لگا اُسنے گھوڑے کو خوب گرما کے چاہا نیزے کا بند باندھون
کہ گھوڑا بھڑکا چاہ کی طرف چلا اُسنے بہت روکا مگر رک نہ سکا چاہ کے قریب پہونچکے ایک پیٹھ سے اُسکو
گرایا طومار جادو جو چاہ خس پوش پر گرا سنبھل نہ سکا کنوئین کے اندر پہونچا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت
دیکھی متحیر ہوے اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ہوا طومار جادو زمین پر گر کر کہان غائب ہو گیا اس تعجب
مین تھے کہ نگاہ بدیع الملک کی جو پڑی ایک دہنہ نقب دکھائی دیا شاہزادہ کو خیال ہوا کہ طومار جادو اس
نقب مین گیا ہے یہ سوچ کے آگے بڑھے چاہتے تھے کہ اُس دہنے کے قریب جائین کہ گھوڑا اڑا بدیع الملک
بدگمان ہوئے وہین سے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ یہ چاہ ہے اُسکو خس پوش کر دیا ہے یہان شاہزادہ تو اُس
چاہ کے دیکھنے مین معروف ہوا مگر طومار جو کنوئین مین گرا اُسنے چاہا کہ سحر کرکے نکلون مگر تاثیر آب چاہ سے
ہاتھ پاؤن اُسکے شل ہو گئے باہر نہ نکلا گیا کنوئین ہی مین رہا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طومار جادو
مالک مرحلہ طومار بود اس آواز کے آتے ہی بدیع الملک نے دیکھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی چارون طرف ایک
شور برپا ہوا چند ساحر سامنے سے پیدا ہوے بدیع الملک پر سب نے آکر حملہ کیا شاہزادہ متحیر ہوا کہ کیا بات
تھی طومار جادو پر کیا واقعہ گذرا مگر ساحرون سے جنگ شروع ہوئی انہون نے سحر کیا بدیع الملک
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادے نے سب کو زیر تیغ کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا راہ مین بہت
سی عمارتین منہدم پائین تمام مرحلے مین شور عظیم برپا دیکھا تھا اور آگے بڑھے تھے کہ سومنات جادو نے سلام
کیا بدیع الملک نے جواب سلام دے کے کہا اے سومنات جادو عجب حیرت کی بات ہے کہ طومار جادو
جب مقابلہ کے واسطے میدان مین گیا ہنوز مقابلہ نہونے پایا تھا کہ وہ ایک کنوئین مین گر، تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام من طومار جادو بود اسکے مرتے ہی صحرا مین آگ لگ گئی چند ساحر حربہ ہاے سحر لیے ہوے سامنے
سے پیدا ہوئے مین نے اُنکو قتل کیا وہان سے اسطرف چلا راہ مین بہت سی عمارتین منہدم دیکھین یہ بات میری
سمجھ مین نہین آتی ہے سومنات نے عرض کی اے شہریار مبارک ہو کہ یہ مرحلہ فتح ہو گیا طومار جادو واصل
جہنم ہوا معلوم ہوتا ہے اُسنے آپ کے واسطے یہ مکر کیا ہوگا مگر خود مبتلاے بلا ہوا قدرت نے آپ کو بچایا اُسکو دغا کی سزا
ملی یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ قندآب جادو اور قرطاس جادو اور نایاب جادو یہ سب سے سومنات
نے سب سے کیفیت بیان کی قرطاس جادو نے کہا اے شہریار صحراے خونالان مین ایک کنوان تھا کہ اُسکو
چاہ شور آب کہتے ہے معلوم ہوتا ہے طومار نے اُس چاہ کو آپکے واسطے خس پوش کرایا تھا اور وہ خود اُس
کنوئین مین ڈوب کے مرا تاثیر اُس چاہ کے پانی کی یہ تھی کہ جس شے پر وہ پانی پڑتا ہے اسکو گلا دیتا ہی اُسی مین

طومار جادوگر اور گل گیا اب آپ اصلی مرحلے پر تشریف لیجیے وہان فوج و خزانہ موجود ہے سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک نے یہ مشورہ پسند کیا قنداب جادو کو روانہ کیا کہ فوج مین جاکر اطلاع کردے کہ سب مسلح ہو کر آئین قنداب اُسی وقت روانہ ہوا لشکر مین آکر سبکو اطلاع دی کہ شاہزادے کو خدا نے فتح عطا فرمائی سب مسلح ہو کر طرف مرحلے کے چلو کہ فوج و خزانہ قبضے مین آ گئے اس خبر کے سنتے ہی سب لشکری طیار ہو گئے تھوڑی دیر مین بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے شاہزادہ قرطاس جادو کے ہمراہ مرحلہ کیجانب مع فوج روانہ ہوا سرداران فوج مرحلہ کو اطلاع ہوئی کہ طومار جادو قتل ہوا اور طلسم کشا لشکر ساحران ہمراہ لیے ہوئے اسطرف آتا ہے یہ سب لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر قلعہ مرحلہ سے باہر آئے بدیع الملک پہونچ چکے تھے افسران فوج نے بدیع الملک کے ہمراہ قرطاس جادو کو موجود دیکھا آپسمین کہا بڑے غضب کی بات ہے قرطاس جادو مع اپنی فوج کے طلسم کشا کے ہمراہ ہے اس سے مقابلہ کرنا بہت دشوار ہے اس مرحلے مین اس نے اپنا سحر اسقدر پھیلایا ہے کہ طومار جادو کا نہین ہے بعض کی راے ہوئی کہ انسے صلح کرو بعض نے کہا اس وقت جو کچھ ہو جائیگا ہم لوگون کے واسطے اچھا ہو گا اگر طلسم کشا کو گرفتار کر لیا تو تمام اس مرحلے کی حکومت ہمین کو دینگے اور اگر اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر نکل جائینگے تو بھی بڑی عزت پائینگے بعض نے کہا اس وقت مرحلے کی حالت دگرگون ہو رہی ہے عمارات سحر کا منہدم ہونا ساحرون کا تڑپ تڑپ کے جان دینا یہ وقت ایسا نہین ہے کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرین بہتر یہ ہے کہ صلح کر لین گو بہت سے سردارون نے اس راے کو پسند کیا مگر ایک ساحر کہ وہ طومار جادو کی طرف سے اس مرحلے کا انتظام کرتا تھا اس نے کہا مین ہرگز تم لوگون کی راے سے اتفاق نہ کرونگا اگرچہ قرطاس جادو کے سحر سے بیحد ڈرا ہوا ہے مگر مین بھی اس مرحلے کا منتظم اعلیٰ ہون ان ساحرون سے جو اسوقت طلسم کشا کے ہمراہ ہین کسی کی مجال نہین جو مجھ سے سحر مین بازی لیجاے پہلے مین سحر کر کے ان سب کو بیکار کرتا ہون اسکے بعد پھر جلوہ کر کے طلسم کشا کو گرفتار کرونگا سب خاموش ہو رہے یہ لشکر کو لے کر آگے بڑھا بدیع الملک کے سامنے آیا وہین سے نعرہ کیا کہ باش او طلسم کشا منم اسرار جادو بدیع الملک نے تلوار میان سے لی اسرار جادو نے کہا اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تیرے ساحرون سے مقابلہ کرون جنکے بھروسے پر تو یہان آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا تجھے اختیار ہے میرے یہان جو ساحر ہین وہ بھی کسی سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین یہ سنکر مومنا جادو آگے بڑھا قنداب جادو نے کہا آپ کیون تکلیف فرمائین اس سے مقابلہ کرنا آپ کی خلاف شان ہے مین اس یاوہ گو کا غرور خاک مین ملا دونگا قنداب چاہتا تھا کہ بدیع الملک سے اجازت لے کر قرطاس جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ اس بیہودہ گو سے مقابلہ کرون بدیع الملک نے اجازت دی قرطاس جادو آگے بڑھا اسرار جادو نے ایک گولا آگ کی طرف پھینکا قرطاس نے اس گولے کی طرف بھی اشارہ کیا تو وہ گولا پلٹا اور قریب تھا کہ اسرار جادو کے سینے پر پڑے مگر اُسنے رد کیا اپنی جھولی سے ایک خنجر نکالا اسپر کچھ اسم پڑھ کے پھونکا خنجر اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر چلا قرطاس جادو نے ایک دانہ ماش کا خنجر کی طرف پھینکا خنجر کے دو ٹکڑے ہوئے اسرار جادو نے تیغ سحر نکالا قرطاس جادو کے قریب آیا اُسنے سپر سحر اٹھائی اسرار نے وار کیا قرطاس جادو نے اُس کا وار سپر پر روکا اپنی کمر سے تیغ سحر نکالا اسپر وار کیا آپسمین ردوبدل ہونے لگی دیر تک ردوبدل رہی

جب اسرار جادو عاجز ہوا اور اپنے بچنے کی صورت نہ دیکھی تو اسنے کہا اے قرطاس جادو ایک لمحہ کی مہلت دے
میں بند قبا باندھ لوں قرطاس جادو نے ہاتھ روکا اس نے بند قبا باندھے کسی پردے میں فوج کی طرف اشارہ
کیا کہ یہی وقت ہے بلوہ کرکے آجاؤ فوج نے جو دیکھا چارون طرف سے ٹوٹ پڑی بعض نے سحر کرنا
شروع کیا بعض نے تلوارین میان سے نکالین بدیع الملک نے یہ کیفیت دیکھی گھوڑا بڑھایا شاہزادے
کے بڑھتے ہی سب لشکر بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی دو پہر تک خوب تلوار چلی آخر بھی خوب ہوئے بدیع الملک
اسرار جادو تک پہونچے اسنے نیچہ کا وار شاہزادے پر کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیکر تلوار کا
اسکے سر پر [illegible] ماری دو ٹکڑے کرکے تلوار نے زمین کو بوسہ دیا اسرار جادو کے گرتے ہی مرتے ہی اور آفت برپا ہوئی
تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی میرا نام من اسرار جادو
مالک قلعہ طوماریہ ہو اس آواز کے آتے ہی لشکر میں اسرار کے غلغلہ پڑگیا سب نے تلوارین ہاتھ سے پھینکدین
جو لوگ حربہ ہات سحر لئے ہوئے تھے انہوں وہ سب حربے ہاتھ سے پھینکدیے پاؤں ہلانا شروع کین
بدیع الملک نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی ٹھہرا [illegible] ہاتھ باندھ کے بدیع الملک کی
خدمت میں حاضر ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار ہم آپکی اطاعت قبول کرتے ہیں بدیع الملک کو
خوشی حاصل ہوئی ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ میں تشریف لائے قرطاس جادو نے سب انتظام کیا شاہزادہ
قلعہ میں فروکش ہو سب ساحرون کو مسلمان کیا بعض جو سیاہ قلب تھے انہوں نے اسلام نہ قبول کیا اپنی جان
بچا کے نکل گئے کہ ذکر انکا [illegible] ہوگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

یہان بدیع الملک نوجوان نے جب فتح پائی اور قلعہ پر قبضہ ہو چکا تھا دو روز تک وہاں ٹھہرا جب سب استراحت
کرچکے چاہتے تھے کہ روانہ ہوں قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار اب خزانہ کی طرف تشریف لیجیے بدیع الملک
خزانہ میں تشریف لائے جس قدر مال و اسباب خزانہ میں تھا وہ سب قبضہ میں آیا ایک روز وہاں قیام فرمایا دوسرے
روز بدیع الملک نوجوان نے قرطاس جادو کے قلعہ میں [illegible] ساحرون کو بہت کچھ مال و اسباب انعام میں عنایت
فرمایا قرطاس سے کہا اب میں یہاں کا ٹھہرا ہوا تھا ہون ابھی تلاش لوح میں جانا ہے جب تک لوح دستیاب
نہوئی [illegible] کی زیارت نصیب نہوگی [illegible] حکومت تمکو مبارک ہو مجھے اب جانے کی
اجازت دو قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار [illegible] ہمرکاب رہنا اس حکومت سے اچھا ہے کسی اور کو
یہانکی حکومت مرحمت فرمایے میں رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر زندہ نہ رہونگا بدیع الملک نے
بہت کچھ کہا مگر قرطاس جادو نے ہر مرتبہ یہی عرض کیا [illegible] آخر کار بدیع الملک مجبور
ہوئے [illegible] ایک ساحر کو وہاں کا حاکم کیا [illegible] جملہ ساحران و لشکر بسیار
طرف [illegible] کے برائے تلاش لوح سفر کیا [illegible] کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت ان فراریون کی عرض کیجاتی ہے کہ جو مرحلہ [illegible] فتح مرحلہ فرار ہوگئے تھے

یہ لوگ [illegible] کے تیسرے روز الفیہ [illegible] پر پہونچے دربانون نے جو انکو ایسی

حالات سے دیکھا اندر جانے کو منع کیا ساحرون نے کہا جلد ہماری اطلاع کرو کہ ہم لوگ مرحلہ طومار سے آئے
ہین کچھ فریاد لائے ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ مرحلۂ طومار سے
کچھ لوگ آئے ہین فریاد لائے ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے چوبدارون نے آئینہ اندام سے آکر اطلاع
کی اُسوقت آئینہ اندام کے پاس سیراب جادو اور طاغوت جادو بیٹھے تھے کچھ باتین قانوس جادو کی
ہو رہی تھین چوبدارون نے جو آکر یہ خبر دی آئینہ اندام نے کہا اُن ساحرون کو اندر لاؤ مین اُنسے سب حال
دریافت کرونگا چوبدار باہر آئے اپنے ہمراہ اُن ساحرون کو اندر لیگئے ساحرون نے جو آئینہ اندام کی صورت
دیکھی فریاد کرنا شروع کی آئینہ اندام نے سب کو خاموش کیا کہا پہلے خلاصہ کیفیت بیان کرو قدرت سمجھ لین پھر
تمہاری فریاد سنین ساحرون نے کہا یا خداوند غضب ہوا مرحلہ طومار طلسم کشا نے فتح کر لیا طومار جادو قتل ہوا
اب طلسم کشا کا قبضہ تمام مرحلے پر ہے قرطاس جادو جو طومار جادو کی طرف سے منتظم مرحلہ تھا اُسکو
طلسم کشا نے اپنا شریک کر لیا اور وہ مسلمان ہوگیا اب طلسم کشا کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس طرف
سے مراحل فتح کرتا ہوا اسطرف آئے اور خاص طلسم مین آکر فساد برپا کرے آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ اُسکی مجال نہین جو سب مراحل فتح کرے طومار جادو کو خود قدرت نے فنا کر دیا ہے ورنہ طلسم کشا کی کیا حقیقت
تھی جو اُس مرحلے کو فتح کر لیتا ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ تباہ ہوگئے بڑی بڑی جاگیرین جو اُس مرحلے
مین تھین وہ سب برباد ہوگئین مکانات وہ ہم لوگون کے عیال و اطفال طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوئے آئینہ اندام
نے کہا قدرت تمھین اُسکے صلہ مین بہت کچھ مال و اسباب دیگی اور تمھارے واسطے یہان مکان بنائے
جائینگے اور اُسکا عوض طلسم کشا اور ہمراہیان طلسم کشا سے لیا جائے گا تم لوگ خاطر جمع رکھو آئینہ اندام نے یہ کہکے
اُن ساحرون کو خوش کیا مگر طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سنی اُن لوگون پر بہت ہیبت
طاری ہوئی کہا یا خداوند یہ تو بڑے غضب کی بات ہے طلسم کشا نے تو آفت برپا کر دی ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے قانوس
جادو کو بلایا ہے جس وقت وہ آئیگا طلسم کشا کو اسیر کریگا قانوس جادو تمام طلسم سے بڑھ کر سحر مین مداخلت رکھتا
ہے اور قدرت کا بندۂ خاص ہے جب قدرت نے یہ طلسم بنایا ہے اُس سے پہلے قانوس جادو یہان رہتا تھا
قدرت نے اُس سے یہ زمین لی اُسنے انکار نہین کیا آج تک محبت مین فرق نہین آیا وہ بھی اپنی دنیا مین
خداوندی کرتا ہے قدرت کا دوست دلی ہے جب وہ آئیگا اُسکا مقابلہ کوئی نکرسکیگا طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند سومنات جادو کیسا ساحر تھا اور آپ کا بندۂ خاص بھی تھا مگر طلسم کشا کا شریک ہوگیا دین بھی
ترک کر دیا اُس سے بڑھ کے مین نے آج تک کسی کو آپ کا مداح و مطیع نہین پایا جب اُس سے یہ بات ظہور
پذیر ہوئی تو اور کسی سے کیا امید کیجائے آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو ابھی تجھے بزرگان دین کو
دیکھا نہین ہے سومنات جادو سب مین ادنی درجہ رکھتا تھا اگر وہ مسلمان ہوگیا تو کیا عجب کی بات ہے قدرت نے
خود اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کیونکہ اب اُسکو بھی عبادت پر ناز ہوگیا تھا اور اپنے تئین سب سے افضل
و اشرف جانتا تھا اس سبب سے قدرت نے اُسکو یہ ذلت دی کہ وہ مسلمان ہوا اب جسوقت طلسم کشا
کے ساتھ گرفتار ہوگا تو قدرت اُسکو جہنم مین ڈالدیگی اور بزرگان دین جو خاص خاص ہین اُنکو اس سبب
کام کے واسطے مین نے تکلیف دینا اچھا نہین جانا ورنہ وہ لوگ جسوقت اپنے اپنے مسکنون سے نکلتے
تو جات طلسم کشا کی کچھ حقیقت نہ تھی ایک اشارے مین گرفتار کر لیتے مگر اُنکو تکلیف ہوتی عبادت مین فرق آتا

اس سبب سے قدرت نے فانوس جادو کو بلایا ہے جب وہ آئیگا سب کام بگڑا ہوا بنجائیگا طاغوت جادو خاموش ہو رہا کہ ہرکارے نے آکر کہا یا خداوند ایک نامہ دار آیا ہے فانوس جادو کا نامہ لایا ہے آئینہ اندام نے کہا اسکو میرے سامنے لاؤ میں نامہ دیکھوں کہ فانوس جادو نے کیا لکھا ہے ہرکارے باہر آئے ایک ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ساحر نے آئینہ اندام کو سلام کیا نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اس میں لکھا تھا کہ میں دو ایک مہینے میں وہاں پہونچونگا تم خاطر جمع رکھو جسوقت آؤنگا سب کو گرفتار کر دونگا آئینہ اندام نے طاغوت جادو کو وہ نامہ سنایا طاغوت نے کہا یا خداوند دو مہینے کے بعد فانوس جادو یہاں تشریف لائینگے اسوقت تک طلسم کشا نہیں معلوم کہاں پہونچے کیا کیا باتیں پیدا ہوں آئینہ اندام نے کہا قدرت طلسم کشا کی راہ بند کیے دیتے ہیں کیا مجال طلسم کشا کی جو آگے جا سکے طاغوت نے کہا قدرت نے اکثر طلسم کشا کی نسبت ایسا ہی کچھ فرمایا مگر کبھی کسی بات کا ظہور نہوا قدرت کو طلسم کشا کی محبت زیادہ ہے اس سبب سے انکو تکلیف دینا نہیں چاہتے ہیں اگر قدرت ایک بار دلیر کرکے چشم نمائی فرمادیں تو یقین ہے طلسم کشا تمام عمر احکام قدرت سے سرتابی نہ کرے اور راہ راست پر آجائے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ ابھی اس بات کا موقع نہیں ہے جسوقت قدرت مناسب جانینگے اسکو سزا دیکر راہ راست پر لے آئینگے ابھی اسکے دل میں بہت حوصلے ہیں جب تک وہ پورے نہونگے قدرت اسکی بات میں ذرا بھی دخل نہ دینگے طاغوت نے کہا یا خداوند مرے جو قتل ہو جاینگے آپ کے بندے اس قدر قتل ہونگے یہ سب بیگناہ ہیں مرحلہ جات کی تیاری میں کس قدر کوشش کرنا ہوگی آئینہ اندام نے کہا یہ سب ایک چشم زدن میں قدرت خلق کر دینگے جو جو لوگ قتل ہوئے ہیں ان سب کو زندہ کر دینگے ہاں جو جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں انکو سوائے جہنم کے اور کہیں دیکھیں گے طاغوت جادو نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں کچھ لشکر لے کر طلسم کشا کے سامنے جاؤں اسکو روکوں کہ وہ آگے نہ بڑھے جب تک فانوس جادو تشریف لائینگے تو اسسے مقابلہ ہوگا آئینہ اندام نے کہا جہاں تک ممکن ہو طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا یا ایک روز جنگ آغاز کرکے پھر ایک ماہ کی مہلت لے لینا بعد ایک ماہ کے اگر فانوس جادو آجائیگا تو وہ تمہاری مدد کے واسطے جائیگا اور اگر نہ آئیگا تو قدرت تمہیں اطلاع دینگے تم ایک روز پھر طلسم کشا سے مقابلہ کرکے فرصت لے لینا طاغوت جادو نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں مگر جب تک میں طلسم کشا کے مقابلے میں رہوں قدرت ہر وقت میرا خیال رکھیں ایسا نہونے پائے کہ کسی وقت قدرت کو زیادہ خیال طلسم کشا کا آجائے اور مجھے فنا کر دیں یا کوئی عیار اسطرف کا آئے اور مجھے گرفتار کر لیجائے طلسم کشا مجھے قتل کرے ایسی باتیں ان لوگوں کے دلوں میں نہ پیدا کیجیے گا ورنہ میری جان جائیگی آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو تم خاطر جمع رکھو میں تمہارا خیال ہر وقت رکھونگا کسی کی مجال نہیں جو تمہارے تئیں گزند پہونچا سکے طاغوت جادو نے کہا آپ لشکر مجھکو فراہم کر دیں میں جا کر طلسم کشا کو روک لونگا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک نامہ اشراق جادو کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ لشکر ساحران و غیر ساحران تھوڑا روانہ کرو اور کچھ لشکر دیوان بھی ہمراہ کر دو میں طاغوت جادو کو سب کا سپہ سالار کرکے طلسم کشا کے روکنے کے واسطے روانہ کرونگا مگر لشکر اسقدر روانہ کرنا کہ طلسم کشا دیکھکر ششدر ہو جائے اور غیر ساحران کا جو لشکر ہو اسمیں ہر ایک جوان صاحب جرأت و ہمت ہو کہ طلسم کشا سے مقابلہ کر سکے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامہ کو اشراق جادو کے پاس لیجا

نامہ دیگر زبانی بھی کہتا کہ جو کچھ اس نامہ مین لکھا ہے جلد اسکی تعمیل کرو اگر عرصہ ہوگا تو خداوند بہت آزردہ ہونگے
ساحر نامہ لے کر روانہ ہوا اشراق جادو کے مکان پر آیا دربانون نے کہا اشراق جادو اسوقت شہر
قنداب کو تشریف لے گئے ہین زمرد ثانی نے کسی ضرورت سے بلوایا ہے ہرکارے نے کہا مین وہین جاتا ہون
اسوقت خداوند کا حکم بہت شدید ہے جب تک اس کا جواب نہ ہوگا واپس نہ جاؤنگا یہ کہکر نامہ دار قنداب کیطرف
روانہ ہوا یہان اشراق جادو کو زمرد ثانی نے انتظام کی غرض سے بلایا تھا کہ یہان کا انتظام سب مین نے
درست کیا ہے مگر بعض بعض امور آپکی توجہ کے لائق ہین جب تک آپ اُن کامون کو انصرام نہ دینگے تب تک
یہان کے کل حالات خراب رہینگے اشراق جادو زمرد کے پاس گیا تھا انتظام شہر کی گفتگو ہو رہی تھی کہ
ایک ہرکارے نے اشراق کو خبر دی کہ خداوند کا نامہ دار آیا ہے آپ کو پوچھتا ہے اشراق نے کہا اسکو
جلد میرے پاس پاس لاؤ بہت بڑا کیا جو اُسکو روک دیا ہرکارہ باہر آیا فرستادہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیگیا
ساحر نے اشراق جادو کو نامہ دیا زبانی بھی کہا کہ خداوند نے تاکید کیا ہے کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اسکی تعمیل بہت
جلد کرو عرصہ نہونے پائے اگر دیر ہوگی تو بڑی خرابی واقع ہوگی اشراق نے جلدی سے نامہ پڑھا
مضمون سے آگاہی ہوئی زمرد ثانی نے کہا اے شہنشاہ اس نامے مین کیا لکھا ہے اشراق نے کہا اسمین
لکھا ہے کہ لشکر ساحران و غیر ساحران اور لشکر دیوان جلد یہان روانہ کرو کہ ہم طاغوت جادو کو سپہ سالار
کر کے روانہ کرینگے طلسم کشا نے بہت آفت برپا کر رکھی ہے اگر دیر ہوگی تو طلسم کشا اور ایک مرحلے
فتح کریگا زمرد ثانی نے کہا ابھی تک طلسم کشا جنگ کر رہا ہے خداوند نے فرمایا تھا کہ ہم اُسکو بہت جلد
فنا کر دینگے اشراق نے کہا طلسم کشا نے مرحلہ طومار فتح کر لیا ہے اب اور مرحلہ کی طرف روانہ ہوا بہت
سے بزرگان دین اُسکے شریک ہوگئے ہین طاغوت جادو اور سیراب جادو نے طلسم کشا سے شکست
پائی ہے خداوند کے پاس بھاگ کے آئے ہین خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ
طلسم کشا کا قید کرنا بہت مشکل ہے جب تو خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے ورنہ فانوس جادو کو آج تک کی
بڑی لڑائیون مین خداوند نے طلب نہین کیا زمرد نے کہا اے شہنشاہ مین بہت خائف ہون ایسا نہو
کہ طلسم کشا یہان تک آجائے اور مجھے ہلاک کرے تو مین اُس سے مقابلہ نہین کر سکونگا جب اُسکے ہمراہ
بزرگان دین ہین تو یہان کون ایسا ہے جو اُسکے سحر کا جواب دے سکے اشراق نے کہا اے زمرد تم
خاطر جمع رکھو تمکو کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہے خداوند تجھسے راضی ہین تمھارا خیال رکھتے ہین کسی کی
مجال نہین جو اسطرف آسکے زمرد نے کہا خداوند کی بعض باتین ایسی ہین جو سوائے اُنکے دوسرا نہین کہہ سکتا
دم بھر مہربان رہتے ہین دم بھر ناخوش رہتے ہین اُنکی باتون کو کون سمجھ سکتا ہے اشراق نے کہا تم خاطر
جمع رکھو اس طرف طلسم کشا نہین آئے گا اور اگر ایسا ہو کہ طلسم کشا اسطرف آجائے تو تم مجھے اطلاع
دینا مین آکر انتظام کر دونگا زمرد نے کہا مین اس حکومت سے باز آیا یہان نہین رہونگا آپ مجھے اپنے
ہمراہ لے چلئے اشراق نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون اُسکو قبول کرو مین تمھارے واسطے خداوند سے بھی
کہہ دونگا وہ اسطرف طلسم کشا کو نہین آنے دینگے زمرد مجبور ہوا اشراق جادو نے وہان سے نامہ بر
آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیا مکان پر آکر اُسی وقت اُسنے نامے روانہ کئے علاقہ جات پر جو سردار لشکر تھے
سب کو اطلاع دی کہ تھوڑا تھوڑا لشکر اپنے یہان سے روانہ کرو ایک شہر اس طلسم مین تھا وہان سب دیو

رہتے تھے وہ بھی لشکر دیوان کہلاتا تھا وہاں اشراق نے ایک نامہ روانہ کیا کہ جو دیو طلب کئے گئے روز
میں نامہ وار سب کہیں پہونچے اور سب سرداروں کو اطلاع ہوئی اُسی روز سب نے اپنے اپنے مکان سے نکل روانہ
کیا ایک پہلوان کے پاس نامہ پہونچا اُسنے جو کیفیت دیکھی کہ ایک شخص عمرو نامی ہے کہ طلسم میں
آیا ہے سحر نہیں جانتا ہے جرأت و قوت میں اپنا مثل نہیں رکھتا کہ ہمکو بلایا ہے تو کیا واسطے ہے کہ اُن گردون
سے ہمیں جاؤنگا طلسم کشا کو زیر کرونگا ایک غضب کی بات ہے کہ اس طلسم میں کوئی اگر دعوے
جرأت کرے اور میں سُن لوں شاگردوں نے بہت کہا کہ آپ تشریف نہ لیجیں آپکی خلاف شان ہے
اُس پہلوان نے قبول نہ کیا کہ میں خود اُس سے جاکر مقابلہ کرونگا دیکھوں اُسنے کیسا دعوے جرأت کیا ہے
اُسی وقت سے اُسنے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز روانہ ہوا سب بھی اُسکے ہمراہ
روانہ ہو چکے تھے دوسرے روز یہ پہلوان اشراق جادو کے مکان پر پہونچا دربانون سے کہا حضور شاہ
میں عرض کرو مقناطیس گرد حاضر ہے امیدوار ہے کہ حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کرے دربانون
نے اُسیوقت اُسکی اطلاع کرائی اشراق نے اُسی وقت اُسکو اپنے پاس بلایا مقناطیس گرد نے اشراق
کو جُھککر سلام کیا کہا آپکا فرمان میرے پاس پہونچا افسوس کی بات ہے کہ اس طلسم میں میرے سامنے
کوئی دعوے جرأت کرے اور میں سُن لوں اشراق جادو نے کہا اے مقناطیس جو کچھ تم کہتے ہو
بہت صحیح ہے تمھیں اطلاع نہ تھی اس سبب سے تم مجبور رہے مقناطیس نے کہا آپ اور کسی کو وہان نہ
بھیجئے میں تنہا جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا اشراق نے کہا کیا کروں خداوند کے حکم سے مجبور ہوں
ورنہ میں تمھیں تنہا روانہ کرتا مقناطیس نے کہا آپکو اختیار ہے میں ہر طرح جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا
اشراق نے اُسکے رہنے کے واسطے جگہ تجویز کی اُسی روز وہ سب جلد سے لشکر آگیا اشراق نے آئینہ اندام
سے یہان بلوا بھیجا ور نہ گیا خود بھی گیا آئینہ اندام سے جاکر کہا سب لوگ موجود ہیں قریب پانچ سو کے دیوان
قوی ہیکل بھی مسلح بالکل حاضر ہیں اور لشکر ساحران بھی بہت ہے غیر ساحر بھی اس قدر آگئے ہیں کہ انکے رہنے
کی جگہ بہت مشکل سے دی گئی ہے خصوصاً ایک پہلوان مقناطیس گرد نامی آیا ہے جسکے سبب سے مجھے بڑی تقویت
ہو گئی ہے یقین ہے سب سے بڑھ کر کام کرے طلسم کشا کو زیر کرلائے آئینہ اندام نے کہا سب کو کل یہان
سے روانہ کردو میں آج طاغوت جادو کو بلاتا ہوں اُسکو سب کا سپہ سالار بناتا ہوں وہ ساحر بھی بڑا زبردست
ہے اور ایکبار طلسم کشا سے مقابلہ بھی کر چکا ہے سب کیفیتیں اُسکو معلوم ہیں اشراق نے کہا بجا
خداوند آپ نے طلسم کشا کو مانند حمزہ فنا کیون نہ کردیا آئینہ اندام نے کہا قدرت کی مصلحت نہ تھی جسوقت
مزاج میں آئیگا اُسکو راہ راست پر لے آئینگے اشراق اُٹھکر رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا آئینہ اندام
نے اُسیوقت طاغوت جادو اور سیراب جادو کو بلایا لشکر اُسکے سپرد کیا تاکید کی بہت سمجھکے
طلسم کشا سے مقابلہ کرنا اگر اپنے حق میں اچھا سمجھنا تو جنگ قائم رکھنا اگر کوئی بات خلاف ہو تو مہلت
لے لینا طاغوت جادو نے کہا میں سب انتظام درست کرونگا آپ خاطر جمع رکھئے مگر یہ نہو کہ کسی وقت آپ
مجھسے آزردہ ہوں اور رضا کردیں آئینہ اندام نے کہا میں اس وقت تیری عمر بڑھائے دیتا ہوں اور جب
تو فتح کرکے واپس آئے گا تو تیری عمر ایک ہزار برس کی اور بڑھاؤنگا طلسم کشا کو تیرے ہاتھ سے زیر کراؤنگا
فانوس جادو کو جو میں نے بلایا ہے صرف میری مصلحت ہے کہ ایک مدت سے میں نے اُسکو نہیں

دیکھا جب اس نے بہت مدت ہوگئی اور ہماری طلسم کشا کو اسیر کر دیگا تو عورت اجادو رخصت ہو آئینہ اندام سے اس وقت اپنے ایک فرزند کو بلا کے سب لوگوں سے لشکر میں کہ خداوند نے تو عورت اور یہ سب جادو کو بھیجا ہے فرزند سے ہمارا حکم ہمارے تم سب پر برابر تاکرو تم کسی خلاف مرضی کوئی بات کریگا تو عتاب میں گرفتار ہوگا سب نے کہا اول تو یہ بزرگان دین سے ہیں سنا علاوہ اسکے خداوند کا ایسا ہی ارشاد ہے کسکی مجال ہے جو انکے خلاف مرضی کوئی کام کریگا غرض عورت جادو یہ سب لشکر ان کے ہمراہ کرکے جمیع ملک ان کی تلاش میں روانہ ہوئے کہ انکا وقت پر یا جائیگا

اب کیفیت فانوس جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ لشکر گراں اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا ایک مہینے تک قطع منازل کرنے کے بعد ایک ایسے صحرا میں پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا میں ایک شب بسر کرو اب تو سرحد حکومت آئینہ اندام میں آگئے ہیں کل اُسکے پاس پہونچ جائینگے سب نے بارگاہیں استادہ کر دیں فانوس جادو اپنی بارگاہ میں آیا لوگوں نے اس سے آکر کہا اس وقت صحرا کی بہار قابل دید ہے اگر برائے سیر تشریف لیجیے تو بہت مناسب ہے فانوس جادو چند ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا صحرا کی سیر کرنے لگا اسکے ہمراہی جو درخت عجائب و غرائب اس صحرا میں تھے اُسکو دکھاتے تھے فانوس کہتا تھا یہ سب آئینہ اندام کے مذہب کے تحفہ جات ہیں واقعی آئینہ اندام بھی خداوند کامل ہے جو چیزیں اُسنے پیدا کی ہیں وہ بے نظیر ہیں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحروں نے فانوس جادو سے کہا نہیں معلوم یہ گرد کیسی اُڑی ہے فانوس جادو نے کہا آئینہ اندام کا لشکر کسی طرف جاتا ہوگا آج کل تو طلسم کشا یہاں آیا ہوا ہے فوجیں جا بجا اسکی تلاش میں پھرتی ہونگی ساحروں نے کہا طلسم کشا بڑا جری ہے جو اس طلسم میں بے محتاجی آیا یہ سمجھا کہ آئینہ اندام استعداد فوج رکھتا ہے اور خداوند ہے اُس سے لڑنے کے سر پر ہو گئے فانوس جادو نے جواب دیا کہ وہ بھی فوج تمام اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اسکے سب عزیزوں کو آئینہ اندام نے اسیر کر لیا ہے وہ تنہا رہ گیا تھا کسی صورت سے ملک تذاب میں پہونچا اور کوئی شخص قند اب جادو ہے اُسکو مسلمان کیا اُسکے بعد اور ساحر جو اس طلسم میں اعلے درجے کے تھے اُن سبکو مسلمان کیا اب پھر اُسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران بہت جمع ہوگیا ہے واقفکاران طلسم اُسکے مطیع ہوئے ہیں خود بہان کے نشیب و فراز سے کسی قدر آگاہ ہوگیا ہے اب اُسکا اسیر ہونا امر اہم ہے اسی سبب سے آئینہ اندام بھی گھبرایا ہوا ہے یا اسکو منظور نہیں ہے کہ میں تحفہ جات طلسمی صرف کر دوں یا اعلے درجے کے ساحروں کو اپنے طلسم کی زمین سے اُٹھاؤں ورنہ ممکن ہے کہ وہ ان لوگونکو بیدار کرے جو ایک مدت سے اس زمین کے نیچے جلس دم کئے ہوئے ہیں یا ایوان نہ طاق کا دروازہ کھول دے نہیں معلوم وہاں کیا ہے جسوقت اُسکا دروازہ کھلیگا نہیں معلوم کیا کیا چیزیں اس ایوان سے برآمد ہونگی فانوس تو یہ باتیں کر رہا تھا کہ دفعتہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان نامدار مرکب کوہ پیکر پر سوار عقب میں اُسکے لشکر بیشمار ساحران جلیل مانند جاکران انتظام لشکر کرتے ہوئے آتے ہیں ساحران فانوس جادو نے کہا یہ لوگ آئینہ پرست نہیں معلوم ہوتے نشان لشکر بالکل خلاف ہیں فانوس جادو نے اُس طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا یہی جوان ہے یہ نشان

اہل اسلام کے لشکر کے ہین یہ کہکر اُسنے کہا بہت اچھا ہوا جو طلسم کشا سے ملاقات ہوئی یہان سے گرفتار کرکے
لیتا چلونگا آئینہ اندام بہت خوش ہوگا یہ کہتا ہی تھا کہ لشکر قریب آ پہنچا ... ہرکارون کو بھیج
کہا جا کر اس جوان سے کہو سب کے آگے ہے دریافت کرو کہ تم کون ہو اگر طلسم کشا ہو تو میری
طرف سے کہنا کہ لشکر کو یہین ٹھہراؤ مین کچھ ضروری باتین تم سے کرتا ہون ہرکارے یہ پیام لیکر بڑھے لشکر کے
قریب پہونچے لوگون سے دریافت کیا یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا بدیع الملک نامدار ... ہے
طلسم مین بہ ارادۂ فتح طلسم تشریف لائے ہین ہرکارون نے بدیع الملک کو پوچھا سب نے بتادیا ہرکارے
بدیع الملک نامدار کے پاس آئے عرض کی اے طلسم کشا ہمارے خداوند فانوس جادو فرماتے ہین کہ مین
کچھ امور ضروری کہتا ہون لہذا آپ آج کے روز یہین ٹھہر جائین بدیع الملک نے تو لشکر عظیم سامنے دیکھا
سمجھے یہ کوئی ساحر خاص میرے مقابلے کے واسطے آیا ہے یہ خیال کرکے بدیع الملک نے ہرکارون
سے کہا اپنے سردار سے کہنا ہم یہین ٹھہرتے ہین تمہین جو کہنا ہو ہمسے یہان آکر کہو ہرکارے جواب لیکر روانہ
ہوے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو سے کہا واقعی طلسم کشا کا لشکر ہے ہمنے طلسم کشا سے کہا کہ
ہمارے خداوند چاہتے ہین کہ تمسے کچھ ارشاد کرین لہذا تمہین یہان ٹھہرنا چاہیئے اُس نے قبول کیا لشکر ٹھہرا
لیا ہے فانوس جادو نے کہا جب اُسکا لشکر یہان مقیم ہو چکے تو ہمین اطلاع کرنا ہرکارے اس کام کیواسطے
لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے فانوس جادو اپنی بارگاہ مین گیا بدیع الملک کے لشکر
مین اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوے سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ہرکارے فانوس جادو کے یہ کیفیت دیکھکر واپس گئے فانوس جادو
سے کہا اب لشکر بدیع الملک کا مقیم ہو چکا جو کچھ آپ کو فرمانا ہو ارشاد کیجیے ہم جاکر وہان اطلاع کر دینگے
فانوس جادو نے کہا ہماری طرف سے طلسم کشا کو اطلاع دو کہ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
آکر چند باتین نصیحت کی سن جائے وہ سب اُسکے مفید مطلب ہونگی ہرکارون نے کہا ہم ابھی جاتے ہین
اُسکو اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ کہکے ہرکارے بارگاہ فانوس جادو سے باہر آئے بدیع الملک نوجوان
کے لشکر کی طرف روانہ ہوے جب لشکر مین پہونچے دربارگاہ بدیع الملک پر پہونچے اندر جانے کا قصد کیا
دربانون نے روکا ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے بھیجے ہوے آئے ہین ہمارے واسطے
اندر جانے کی ممانعت نہین ہے دربانون نے کہا ہم تمہین ہرگز اندر نہ جانے دینگے جب تک آقاے نامدار کا
حکم نہ آئیگا ہرکارون نے چاہا سحر کرین مگر دربان بھی سحر مین طاق تھے تلوارین کھینچکر کھڑے ہوگئے یہ
ہنگامہ جو ہوا سومنات جادو باہر آیا دیکھا چند ہرکارے دربانون سے بحث رہے ہین قریب ہے کہ فساد
ہو جائے سومنات جادو نے ہرکارون سے کہا تم لوگ کہان سے آئے ہو کیا ارادہ ہے ہرکارون نے
کہا ہم خداوند فانوس جادو کے بھیجے ہوے آئے ہین ہمین تمہارے یہان کے دربان روکتے ہین سومنات
جادو نے کہا جب تک کہ آقاے نامدار حکم نہ فرماوین تم کیونکر اندر جا سکتے ہو ہرکارون نے کہا خداوند
کے فرستادہ ہین ہمین کون روک سکتا ہے سومنات نے کہا اگر تمہارے خداوند بھی آئینگے تو بے اجازت
آقاے نامدار اندر نجانے پائینگے ہرکارون نے کہا وہ یہان کیون تشریف لائینگے اُنکی خلاف شان ہے
سومنات جادو کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اشارہ کیا کہ ایک برق گری ہرکارے جلکے اُنکے مرنے کی صدائین

بلند ہوئیں سومنات جادو بارگاہ سے نکل کر آیا بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو کیا بات
تھی سومنات جادو نے عرض کی فانوس جادو جسکی فوج لڑنے ہم جاتے ہیں وہ خود اس طرف آیا ہے اُس
نے لشکر کو ٹھہرایا ہے آپ کی خدمت میں دو ہرکارے بھیجے تھے نہیں معلوم کیا پیام لائے تھے دربانوں
نے انکو روکا وہ اُنسے بگڑے نوبت بفساد پہونچی میں نے بہت نہیں سمجھایا اُنکی زبان سے کلمات عجیب
نکلے ہیں تب دونوں نے انکو سزا دی بدیع الملک نے کہا اب وہ کہاں ہیں سومنات جادو نے عرض کی
واصل جہنم ہوئے بات بھی دونوں نے بچاؤ دے بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات تم نے ناحق
اُن دونوں کو قتل کیا شاید اُنہوں نے کوئی خلاف بات کہی تھی مگر خاموش ہو رہتے سومنات جادو
نے عرض کی اے شہریار یہ بہت اچھا ہوا اسوقت مگر خاموش ہو رہتے تو شرمندگی بہت بڑھتی بدیع الملک
خاموش ہو رہے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے یہ آئینہ لانے کے طلب کرنے
آیا ہے کسی نے اسکو بہکایا ہے بہت اچھا ہوا اُسکے مکان تک کوئی بے وجہ نہیں جا سکتا ہے اُسکو فوج
کی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہے کیا تعجب ہے جو مسلمان ہو جائے۔ فوج کی کیفیت بتائے بدیع الملک
نے کہا سبب وقت تو انکو بھی خداوند کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی برا لڑکا ہے مسلمان نہ ہوگا
سومنات نے عرض کی اگر یہ اسلام قبول نہ کریگا تو بھی کیفیت لشکر کی ترتیب سے معلوم ہو جائے گی غرض اس
حال کو سن رہے تھے تھوڑی دیر تک تو بارگاہ بدیع الملک میں تھے جب اچھی طرح سے سب کیفیت
سن چکے بارگاہ سے باہر آئے فانوس جادو کے لشکر کی طرف چلے دیکھ انکا وقت پر کیا جائیگا

اب فانوس جادو کا حال ملاحظہ فرمایئے

کہ جب ہرکاروں کو عرصہ ہوا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا میں نے ہرکاروں کو طلسم کشا کے پاس بھیجا تھا
ابھی تک وہاں سے واپس نہیں آئے کسی کو انکی خبر کے واسطے بھیجو کہ جاکر اُن کا حال دریافت کرے
کہ کیا سبب ہے جو ابھی تک واپس نہیں آئے ہرکارے اور سامنے موجود تھے مصاحبین فانوس نے
انکو اشارہ کیا کہ تم طلسم کشا کے لشکر کی طرف جاؤ ہرکاروں کی کیفیت دریافت کرو عرصہ سے اُس طرف گئے
ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے کیا سبب ہے یہ ہرکارے بھی لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے راہ
میں ایک ساحر کو دیکھا کہ زمین سے باتیں کر رہا ہے ہرکاروں نے کہا اے ساحر تو سودائی ہے جو زمین سے باتیں
کرتا ہے ہرکاروں سے یہ سنکر اُس ساحر نے جواب دیا کہ تم لوگوں کو اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہے جس کام کو
جاتے ہو جاؤ میرے معاملہ میں دخل نہ دو ہرکاروں نے کہا اے شخص ہمنے نئی بات اسوقت دیکھی اسوجہ سے
دریافت کیا اگر تمہیں بتانے میں عذر ہے تو ہم جاتے ہیں ساحر نے کہا بھائی اب تمنے دریافت کیا اگر میں نہ بتاؤنگا
تو تمکو ملال ہوگا میرے پاس بیٹھ جاؤ دونوں ہرکارے اُس ساحر کے پاس بیٹھ گئے ساحر نے کہا تم لوگ
کون ہو کہاں جاتے ہو ہرکاروں نے کہا ہم خداوند فانوس کے فرستادے ہیں طلسم کشا کے
پاس جاتے ہیں خداوند نے طلسم کشا کو بلایا ہے نصیحت کرنے کیلئے پہلے دو ہرکارے اور بھی روانہ کئے تھے
مگر انکا پتہ نہ معلوم ہوا نہیں معلوم اُنپر کیا گذری اور کہاں گئے ساحر نے کہا تمہارے خداوند کہاں
رہتے ہیں ہرکاروں نے جواب دیا کہ ہمارے خداوند ایوان باران میں رہتے ہیں ساحر نے کہا

یہاں کس واسطے تشریف لائے ہیں ہرکاروں نے جواب دیا حضرت خداوند نے طلب کیا تھا کہ ہماری مدد
کو اسواسطے یہاں تشریف لائے جب طلسم کشا کو اسیر کر چکین گے واپس جائینگے ساحر نے دونوں ہرکاروں کے
نام پوچھے سبنے اپنے نام بتائے جب عرصہ ہوا تو ہرکاروں نے کہا ہم کو اب عرصہ ہوتا ہے اگر کچھ
تماشہ کیفیت بیان کرنا ہے تو بتا دیجیے ساحر نے کہا بھائی مین خداوند کی طرف سے یہان کا مہتمم
ہوں زمین کے کاروبار میرے متعلق ہیں اکثر فرشتگان زمین سے باتیں کرتا ہوں وہ مجھے جواب
دیتے ہیں اگر تمہین فرشتوں کی آواز سننا مطلوب ہے تو جس طرح مین جھکا ہوا باتیں کر رہا تھا تم بھی جھکو
اور فرشتوں کی تمہارے کان مین آئیگی ہرکارے زمین کی طرف جھکے ساحر نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے
خاک اڑی ہرکاروں کے دماغ مین پہونچی دونوں کو چھینک آئی بیہوش ہوکے گرے ساحر نے نعرہ کیا منم خواجہ
عمرو تو نے نعرہ کر کے دونوں ہرکاروں کی زبان مین سوزن دے کر زنبیل مین داخل کیا کل کیفیت تو انسے
دریافت کر چکے تھے ایک گوشہ مین اسنے اپنی صورت اشراق جادو کی بنائی تخت زنبیل سے نکالا تخت پر
بیٹھ کے فانوس جادو کی بارگاہ کی طرف چلے راہ طے کر کے وہاں پہونچے دربارگاہ فانوس بہت سے
ساحر تھے انھوں نے دیکھا کہ ایک تاجدار تخت پر سوار لباس مکلف پہنے آتا ہے دربانوں نے اسیوقت
فانوس جادو کو اطلاع کی فانوس جادو نے اپنے وزرا کو بھیجا کہ جاکر دیکھو کون آتا ہے وزرا باہر
آئے دیکھا اشراق جادو آتا ہے سب پھر دوڑ گئے فانوس جادو سے کہا اس طلسم کا جو بادشاہ ہے
وہ آتا ہے فانوس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ اندام کو میرے آنے کی خبر معلوم ہوئی اسنے استقبال
کے واسطے بادشاہ طلسم بھیجا ہے یہاں سے بھی کچھ لوگ جائیں تبلو عزت و حرمت سے لائیں وزرا اسکے لینے سے
باہر آئے اتنے عرصہ مین تخت بھی قریب پہونچ چکا تھا وزرا نے اشراق کو سلام کیا کہا آپکے استقبال
کو خداوند نے ہمین بھیجا ہے اشراق نقلی نے کہا مجکو سب کیفیت معلوم ہے خداوند کی عنایت اسقدر میرے
حال پر رہتی ہے کہ مجھے اکثر امور خدائی مین دخل دینا ہوتا ہے اور جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ بھی معلوم ہو جاتی
ہے وزرا نے کہا ایک مدت سے آپ کے دیکھنے کا اشتیاق تھا اکثر ہمارے خداوند نے ارادہ کیا کہ آپ کو
بلا بھیجین مگر فرصت نہ ہوئی جس روز سے آپکو اس طلسم کی حکومت ملی ہے اسی روز سے خداوند کا ارادہ تھا کہ
ایک روز آپ کو بلائین مگر وقت نہ ملتا تھا تصویرین آپ لوگوں کی یہان موجود ہین اس وجہ سے اسوقت
پہچان بھی لیا اگر تصویر نہ دیکھی ہوتی تو غیر ممکن تھا جو اسوقت آپ کو پہچان لیتے اشراق نقلی نے کہا مجکو بھی
تعجب تھا کہ آپ حضرات نے مجھے کیونکر پہچانا یہ باتیں کرتے ہوئے سب بارگاہ کے اندر آئے اشراق
نقلی نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہے گرد اسکے ساحران مہیب صورت بیٹھے ہیں
سامنے بہت سے ساحر کھڑے ہیں اشراق نقلی نے جھک کے سلام کیا فانوس جادو نے جواب دیا اشراق
کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد آئینہ اندام کے مزاج کی کیفیت پوچھی اشراق نقلی نے
کہا انھوں نے مجکو بھیجا ہے کہ آپ کی خدمت مین ہر وقت موجود رہوں طلسم کشا کی لڑائی کے حالات آپ سے
بیان کر دون خود نہ آسکے قصد کیا تھا مگر فرصت نہ ملی دنیا کے کاروبار آسمان کے مقدمات ہر وقت اونسے
درپیش رہتے ہین کہ دم بھر مہلت نہین ملتی فانوس جادو نے کہا مین نے تمہاری بہت کچھ تعریف لوگوں
کی زبانی سنی تھی مگر اس وقت تجھے ملکر سب کیفیت تمہاری طبیعت کی معلوم ہوئی . جو کچھ ہمنے سنا تھا

وہ بہت صحیح ہے اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہیں جنکو میں زبان سے نہیں نکال سکتا اگر عرض
کروں تو آپ آزردہ ہو جائیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق بیان کرو تمھاری باتیں مجھے ناگوار نہونگی
اشراق نقلی نے کہا خداوند نے مجھے اس طلسم کی حکومت مرحمت فرما کے قبلاے عذاب کے بالکل تمام بندشیں
میرے سر ڈال دیے ہیں جسپر میں نے خدمت خداوندی میں گذارش کی تھی کہ آپ اس طلسم کی حکومت کیجیے مجھے
تھا ہین میں اس لائق نہیں ہوں اسوقت خداوند نے خیال نہ فرمایا اور مجھے اس طلسم کا بادشاہ بنا دیا چونکہ
میں یہاں کے عجائب وغرائب سے واقف نہ تھا ایک مدت تک بد انتظامی کرتا رہا خداوند نے مجھے
بہت کچھ تعلیم فرمایا اب انھیں فرصت نہیں اور مجھے بعض امور کے تحقیق کی ضرورت ہی اور خداوند کو اتنی
مہلت نہیں جو مجھسے بیان فرمائیں لیکن بہت مجبور ہوں اسی واسطے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہی کہ جو
جو امور دریافت کرنا ہیں آپ بتا دیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق واقعی یہ بات بہت صحیح ہی کہ مجھسے
بڑھ کے اس طلسم کے حالات کوئی نہیں جانتا ہے جو کچھ تمھیں دریافت کرنا ہے مجھسے پوچھو میں سب کچھ تمھیں
بتا دونگا اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہیں جو تخلیہ میں دریافت ہو سکتے ہیں جب تک
تخلیہ نہوگا ان امور کو بیان نہ کرونگا فانوس جادو نے کہا یہ بات بھی ممکن ہی جسوقت تحقیق کرنا چاہو گے میں
تمھیں بیان کر دونگا اشراق نقلی نے عرض کی جب آپ کے مزاج مبارک میں آوے تخلیہ فرما کے مجھے تعلیم
کیجیے فانوس نے کہا جو امر سب کے سامنے تحقیق کرنے کے ہیں انھیں تو دریافت کر لو اشراق نقلی نے کہا
پہلے میں انکا تحقیق کرنا اچھا جانتا ہوں کہ جو امر تخلیہ طلب ہیں پھر اور امور عرض کرونگا فانوس نے کہا
اگر تعجیل ہو تو ابھی ممکن ہے اشراق نے کہا اگر اسوقت کل امور معلوم ہو جائیں تو میں اسی وقت اپنے لاعین
کو جا کے انکا انتظام شروع کر دوں اور کچھ باتیں آپ سے عرض کرکے انکی نسبت صلاح بھی لینا ہی فانوس
جادو اسی وقت اشراق نقلی کے ساتھ اٹھ کے ایک بارگاہ میں آیا وہاں کوئی نہ تھا اشراق نے کہا میں یہ
چاہتا ہوں کہ صاحبقران جو اعلے درجہ کے شخص اس طلسم میں ہیں انکو کسی ترکیب سے قتل کر ڈالوں کہ انکا
زندہ رہنا اچھا نہیں ہی مگر خداوند نے انھیں ایسی جگہ اسیر کیا ہی کہ آج تک انکی کیفیت نہ معلوم ہوئی اگر کبھی خداوند
سے دریافت بھی کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب ہمارے مزاج میں آئیگا اسوقت انکو فنا کر دینگے اگر میں انکا
انتظام کرتا ہوں تو میرا نام بدنام کرنا بیکار ہے تھوڑا عرصہ ہوا جب میں بہت مصر ہوا کہ آپ انکی کیفیت مجھ سے
بیان فرمائیے تو خداوند نے فرمایا کہ تمھیں حال معلوم ہو جائیگا اگر لوح کی کیفیت دریافت کی خداوند نے
کبھی حقیقت لوح بیان نہ فرمائی اسکی راہوں سے واقف نہ کیا اب ضرورت لاحق ہوئی اور مجھ سے
فرمایا کہ اے اشراق لوح کا بندوبست کرنا تمھارا کام ہے میں نے عرض کی یا خداوند مجھے نہیں معلوم
کہ لوح کہاں ہے کسکے پاس ہے خداوند نے فرمایا اب تو مجھے فرصت نہیں جو بیان کر سکوں مگر خداوند فانوس
جو دوسری دنیا کے خداوند ہیں وہ تشریف لائے ہیں انھیں سب کیفیت اس طلسم کی بخوبی معلوم ہی تم انکے
پاس جاؤ وہ سب کیفیت اس طلسم کی تمسے بیان کر دینگے جسقدر حالات یہاں کے ہیں سب انسے تحقیق کرنا
اگر کوئی بات دریافت کرنے سے رہ جائے گی تو پھر بہت مشکل ہوگی لہذا میں آپ کے پاس حاضر ہوا
اب جو کچھ آپ فرمائیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق لوح طلسم کی حقیقت اصل میں کسی کو نہیں
معلوم ہے کیا عجب ہی جو بہت سی باتیں متعلق لوح آئینہ اندام کو بھی فراموش ہو گئی ہوں مناسب وقت

یہ ہے کہ میں تجھے یہ کتاب خلاصہ طلسم دیدوں تم اُسکے ذریعہ سے سب کیفیت اس طلسم کی دریافت کرنا اشراق جادو نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے فانوس جادو نے کہا جب کل امر تحقیق کرلینا تب کتاب خلاصہ واپس دینا۔ یہ کیا کتاب ہے؟ اس میں میرے طلسم کے بھی حالات درج ہیں اور اس طلسم کی بھی سب کیفیتیں اسمیں لکھی گئی ہیں اشراق نقلی نے کہا مجھکو بڑی قوت ملیگی میں اُسکے ذریعہ سے سب کام کرلیا کرونگا فانوس جادو نے جھولی سے کتاب خلاصہ نکالکر اشراق نقلی کے حوالے کی اشراق نقلی نے سلام کرکے کتاب لی فانوس جادو کے سامنے جھولی میں رکھ لی فانوس جادو نے کہا اس کتاب میں جتنے طلسم کے سحر باطل کردینے کی ترکیبیں بھی درج ہیں اور جدید مراحل کے واسطے جو تدبیریں تجویز کی گئی تھیں وہ بھی اسمیں لکھدی گئی ہیں اگر تمہارا جی چاہیگا تو اور مراحل جدید بھی تیار کرلیا کیونکہ میں نے سنا ہے [illegible] دو تین مراحل ٹوٹ گئے ہیں اُنکے عوض میں دو مراحل جدید تعمیر کرلینا اشراق نقلی نے لبیک [illegible] آپ نے بڑی عنایت فرمائی جو کتاب مجھکو مرحمت کی اب میں بطور خود سب کاروبار طلسم درست کرونگا فانوس جادو نے کہا اس کتاب کو بہت اچھی طرح سے رکھنا کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑے اسمیں دونوں طلسم کے خلاصے ہیں اشراق نقلی نے کہا آپ کو یقین نہیں ہے میں اسکی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کرونگا فانوس نے کہا اگر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں تمہارے سپرد کیوں کرتا اشراق نقلی نے کہا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ سحر بھی تعلیم فرمائیے فانوس جادو نے کہا اے اشراق جب میں اپنے یہاں جاؤنگا تو تمہیں سحر بھی تعلیم کرونگا اشراق نقلی نے کہا مجھے خداوند نے ایک کتاب عنایت فرمائی تھی اسمیں بھی اس طلسم کا خلاصہ تحریر تھا مگر وہ کتاب اُس زبان میں تھی کہ میری سمجھ میں نہ آئی اگر آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں تو یقین ہے کہ آپ سمجھ سکیں خداوند فرماتے تھے کہ یہ کتاب میری آبائی ہے فانوس جادو نے کہا اگر اسوقت تمہارے پاس موجود ہو تو دکھاؤ اشراق نقلی نے جھولی سے ایک کتاب نکال فانوس کو دی فانوس نے اُس کتاب کو کھولا ورق چپکے ہوئے تھے فانوس نے اشراق سے کہا یہ کتاب استعمال میں کم رہی ہے اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب آبائی ہے اسمیں اس طلسم کا بھی خلاصہ ہے آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے فانوس نے ورق اس کتاب کے جدا کیے ورقوں میں سے خاک اُڑنے لگی فانوس جادو نے کچھ خیال نہ کیا دو چار ورق الٹنے کے بعد فانوس جادو کا سر چکرایا چھینک آئی چکر کھاکے زمین پر گرا بیہوش ہوگیا اشراق نقلی نے نعرہ بھی نہیں کیا فانوس جادو کے کپڑے اتارکے اُسکی زبان میں سوزن دوسرکر [illegible] آپ اُسکی صورت بنے بارگاہ سے باہر آئے ملازمین نے پوچھا خداوند آپکے ہمراہ اشراق جادو تھے وہ کہاں گئے فانوس نے جواب دیا کہ اُس کو چند امور مجھ سے دریافت کرنا تھے وہ میں نے اُسکو تعلیم کیے اُسی کے انتظام کے واسطے گیا ہے یقین ہے وہ ایک روز کے بعد پھر آئے [illegible] فانوس نقلی نے کہا ابھی تک ہرکارے واپس نہیں آئے ملازمین نے کہا یا خداوند ابھی تک وہ لوٹ کے نہیں آئے فانوس نقلی نے کہا کہ میں نے دوبارہ ہرکارے وہاں بھیجے مگر وہاں سے ابھی تک جواب نہیں آیا اب ہرکارے وہاں بھیجو وہ جا کر سب حال تحقیق کریں ملازمین نے اسیوقت اور ہرکاروں کو بلایا فانوس نقلی نے کہا جلد دربارگاہ طلسم کشا پر جانا اپنی اطلاع کرانا جب طلسم کشا تمہیں طلب کریں تو بارگاہ کے اندر جانا طلسم کشا کو سلام کرنا میرا پیام دینا کہ اگر آپ کو یہاں آنا گوارا ہو تو مجھے اجازت ہو کہ میں وہاں

اگر کچھ امور ضروری بیان کرون ہرکارے سب شہر باہر آئے بدیع الملک کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے
جب بارگاہ بدیع الملک کے قریب پہونچے دربانون سے کہا کہ ہماری اطلاع کرو ہم خداوند فانوس
کا پیام لیکر آئے ہین کچھ ضروری باتین طلسم کشا سے عرض کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت ہرکارون کو
بلایا کہا آقائے نامدار کو جاکر اطلاع دو کہ بیا کبر فانوس جادو کے یہان سے آئے ہین چاہتے ہین کہ وہین
حاضر ہو کر کچھ عرض کرین ہرکارے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی دو ہرکارے فانوس
جادو کے یہان سے آئے ہین در دولت پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے۔
بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو لوٹ گئے دونون ہرکارون کو اپنے ہمراہ اندر لائے ہرکارون نے
شان و عظمت بدیع الملک کو دیکھکر جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ہرکارون
نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند فانوس جادو نے فرمایا ہے کہ مین نے دو ہرکارے آپ کے پاس روانہ کیے
مگر آپ نے کسی کو جواب مرحمت نہ فرمایا وہ دونون ہرکارے بھی پلٹ کے نہین گئے کیا باعث اگر
آپ کو یہان تشریف لانا شاق تھا تو مجھی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی ہوتی کہ مین آپ کے پاس
آکے کچھ امور ضروری عرض کرتا بدیع الملک نے فرمایا ایکبار دو ہرکارے یہان آئے انھون نے اسقدر بیجا
خلاف قاعدہ باتین کین کہ سومنات جادو کو ناگوار ہوئین انھون نے اُن دونون کو قتل کیا مجھے اس
امر کی خبر بھی نہین ہوئی کہ ہرکارے کس وقت آئے اور انھون نے کیا گفتگو کی جب سومنات جادو
انکو قتل کر کے آئے تو انھون نے یہ کیفیت مجھ سے بیان کی مین نے اُنسے یہ بھی کہا کہ تمنے بیجا قتل کیا مطلب
نہ معلوم ہوا ہرکارون نے عرض کی دوبارہ پھر ہرکارے آپکے یہان بھیجے گئے وہ بھی واپس نہین گئے۔
بدیع الملک نے فرمایا وہ یہان نہین آئے نہ مجھے یہ کیفیت معلوم ہوئی تم فانوس جادو سے کہنا کہ جسوقت
تمھارے مزاج مین آئے یہان آؤ مین تمسے باتین کرونگا اور میرا آنا ممکن نہین ہے ہرکارے یہ سنکر اجازت طلب
ہوئے بدیع الملک نے دونون ہرکارون کو رخصت کیا ہرکارے وہان سے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو
کی بارگاہ مین گئے فانوس نقلی نے ہرکارون سے کہا کیا جواب لائے ہرکارون نے جواب دیا کہ پہلے جو لوگ
یہان سے پیام لیکر گئے تھے وہ قتل ہوئے اُنھون نے کوئی بات ایسی کی جو لائق طلسم کشا کے خلاف ہوئی
سومنات جادو نے اُنکو قتل کیا دوبارہ جو ہرکارے یہان سے گئے وہ طلسم کشا تک نہین پہونچے ہم لوگون
کے جانے سے طلسم کشا کو خبر ہوئی اُنھون نے کہا ہے کہ جس وقت آپکے مزاج مبارک مین آئے
تشریف لائیے میرا آنا غیر ممکن ہے فانوس نقلی نے کہا مین جانتا تھا کہ طلسم کشا یہان آنے مین عذر کریگا خیر
مین ہی تھوڑی دیر مین وہان جاؤنگا سب لوگ تیار ہو جائین لشکر مین جاکر اطلاع کرو ہرکارون نے لشکر
مین جاکر اطلاع کی سب لوگ تیار ہوئے تھوڑی دیر کے بعد فانوس نقلی اپنی بارگاہ سے نکلا سب لوگونکو
ہمراہ لیکر بدیع الملک کے لشکر کی طرف چلا لشکر اسلام کے ہرکارون نے بدیع الملک کو خبر پہونچائی
کہ فانوس جادو اپنے لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو
کہ سب لوگ مسلح ہو جائین اور سومنات جادو سے فرمایا کہ قرطاس جادو اور قنداب جادو
اور جو جو ساحر باعزت ہمارے یہان کے ہین اُسکے استقبال کو جائین بعزت و حرمت اس کو یہان
لائین قنداب و سومنات و فرجام سب لشکر مین گئے سبنے سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ

بدیع الملک نوجوان کا محاصرہ کر لیا تھوڑی دیر کے بعد قنداب جادو اپنی بارگاہ سے باہر آیا فرحسام
جادو بھی نکلا سومنات جادو بھی اسباب سحر درست کر کے بارگاہ سے باہر آیا سب ساحران جنگل جنگ
ہوئے تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آگے بڑھے فانوس نقلی نے اپنے وزراء سے کہا طلسم کشا بڑا
خلیق معلوم ہوتا ہے میرے استقبال کے واسطے آدمی بھیجے وزیروں نے کہا حضور بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے
خود کیوں نہ آیا فانوس نے کہا وہ مسلمان ہے دوسرے مذہب والوں کی حقیقت نہیں جانتا ہی مگر میرے
واسطے اُسے اتنا تکلف بھی کیا تو بھی بہت ہے دوسرے کے واسطے یہ بھی ممکن نہیں ہے وزیر خاموش ہو رہے
قنداب جادو فانوس نقلی کے پاس پہونچا کہا آپ کے ساتھ لے جانے کے لئے ہم آئے ہیں آقائے نامدار ہوا ہے
فانوس جادو نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ آپ کے آقائے نامدار خود کیوں نہ تشریف لائے مگر وہ میرے
یہاں آتے تو میں ضرور اُنکے لینے کے واسطے آتا مگر بہت اچھا ہوا یہ کیفیت بھی معلوم ہو گئی قنداب جادو
نے جواب دیا کہ ہمارے آقائے نامدار ہر شخص کے مرتبہ شناس ہیں جیسا جس کا مرتبہ دیکھتے ہیں اُسی طور
سے اُسکی خاطر فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا اسکی شکایت آپسے بیکار ہے آپ کے آقا سے کہونگا یقین ہے
وہ اس کلمہ پر بہت نادم ہونگے قنداب جادو نے کہا جب آپ اُن کے سامنے جائیے گا
جو مزاج میں آئے کہیے گا ہمارے سامنے اس قسم کی باتیں نہ کیجیے ورنہ ہمیں ضرور جواب دینا فرض ہوگا
اور جواب پا کر آپ آزردہ ہونگے آقائے نامدار سے شکایت کرینگے فانوس نقلی خاموش ہو رہا
قنداب وغیرہ اُسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے دربار گاہ بدیع الملک پر آئے ہرکاروں کو بلایا اطلاع
کرائی بدیع الملک نامدار منتظر تھے فرمایا بلاؤ ہرکاروں نے قنداب جادو سے آکر کہا آقائے نامدار
طلب فرماتے ہیں قنداب فانوس نقلی کو بارگاہ کے اندر لیکر آیا فانوس نقلی نے بکراہت سلام
کیا بدیع الملک نے اُسی طرح جواب بھی دیا اس کے بیٹھنے کے واسطے ایک کرسی طلب کی خادموں
نے اُسی وقت کرسی لا رکھائی فانوس نقلی کرسی پر بیٹھا اور جو لوگ اُس کے ہمراہ تھے وہ بھی بیٹھے فانوس
نے کہا اے طلسم کشا تم نے میرے استقبال کو اور لوگوں کو بھیجا اگر خود آتے تو کیا عیب تھا میرا قصد یہ تھا
کہ اگر تم میرے یہاں آتے تو میں خود تمھارے لینے کو آتا مگر افسوس ہے کہ تمھارا غرور اسقدر بڑھ گیا ہے
بدیع الملک نے کہا اے فانوس میں نے خیال کیا تھا کہ تو اپنے گروہ میں بہت مہذب اور لائق صحبت
ہے مگر افسوس کہ ذرا بھی تہذیب سے بہرہ نہیں رکھتا کہ استقبال کے کیا قاعدے ہوتے ہیں جو جس درجہ کا ہوتا
ہے اُسکا استقبال بھی ویسا ہی کیا جاتا ہے قنداب جادو نے عرض کی اے آقائے نامدار اسنے مجھسے بھی یہی
شکایت کی تھی میں نے جواب میں یہی کلمہ عرض کیا تھا جو آپ فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا مجھے
کچھ خلوت میں ضروری باتیں کرنا ہیں اگر تمھارے یہاں کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو میرے ہمراہ وہاں چلو میں کچھ ضروری
باتیں وہاں کہونگا بدیع الملک نے سبکو وہیں چھوڑا فانوس جادو کو اپنے ہمراہ لے کر
خلوت خانہ میں تشریف لائے دو کرسیاں بچھی تھیں بدیع الملک نے اُس کو ایک کرسی پر بیٹھنے کی
اجازت دی دوسری کرسی پر آپ جلوہ فرما ہوئے فرمایا کیا باتیں کہتا ہیں فانوس جادو نے کہا
اے طلسم کشا تو اس جگہ کہ طلسم تجھ سے فتح کرنے آیا ہے یہ خیال تیرا بالکل غلط ہے طلسم میں پہونچ جانے
سلطنت خداوندی اس کا فتح ہونا غیر ممکن ہے جو کچھ تیرا اقبال ہے اب اُس سے گذر اور جہاں سے آیا ہی

واپس جا ورنہ پچھتائیگا مین تیرا دوست ہون اس سبب سے یہ باتین کہتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت
تھی اور اگر خداوند آئینہ اندام کی اطاعت قبول کرتا ہے تو میرے ہمراہ چل مین خداوند سے تیری سفارش
کردون خداوند تجھے اپنا بندۂ خاص مقرر کرین یہان کا انتظام تیرے سپرد کردین سب مین تیری عزت سوا
ہوگی اگر خداوند آئینہ اندام کی خدائی ناپسند ہے میری اطاعت قبول کر مین اپنے ملک تم مین مین
خداوندی کرتا ہون مجھے بھی بہت سے لوگ مانتے ہین اگر میری اطاعت قبول کر تو مین خداوند آئینہ اندام
سے کہدون کہ یہ ہمارا بندۂ خاص ہے اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائی جائے اور تجھے اپنے ہمراہ لیچلون پھر
ایوان باران کی حکومت تیرے سپرد کردون تو وہان باسائش تمام بسر کرین اور بہت سے طلسم تجھے
بتادون اور تیری شادی ملکہ معدوم صورت کے ساتھ کرون یہ ایک طلسم کی شاہزادی ہے بہت سے بادشاہ
اسکے ملنے کی تمنا رکھتے ہین مگر آج تک کسی نے اُسکو نہین پایا مین تیرے واسطے ممکن کرون بدیع الملک
نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم کبھی تیرا کہنا قبول نکرینگے اگر آئینہ اندام کو
اپنی بہی خیریت منظور ہے تو زمرد شاہ کو ہمارے ہمراہ کر دے اور صاحبقران زمان کی اطاعت کل
طلسم قبول کرے تب جان بچے ورنہ ایک ساحر کو اس طلسم مین زندہ نچھوڑونگا اور نشان طلسم تک
مٹا دونگا فانوس نقلی نے کہا اے طلسم کشا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین جس بات کی تجھ کو
نصیحت کرتا ہون اُسکے خلاف کرتا ہے بدیع الملک نے کہا یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی فانوس نقلی
نے کہا ابھی مین نے ایک بات کہی کہ تو خود بڑھ کے استقبال کیون نہین آیا اس بات پر تو نے مجھے بدتہذیب
بتایا اور خود ایسی ایسی باتین کہین یہ تہذیب کے خلاف نہ تھین مین نے جو جو باتین تجھسے کہین انمین کون بات
تیری خلاف شان تھی جسکا جواب تم نے اسدرجہ سخت دیا بدیع الملک نے کہا اس سے بڑھکے اور
خلاف بات کیا ہوگی کہ تو مجھے کہتا ہے کہ آئینہ اندام مکار کی پرستش کر یا میرے تئین خداوندی مانو کیا
چیز ہے او آئینہ اندام کی کیا حقیقت ہے خداوندی سواے قدرت وحدہ لاشریک کے دوسرے کو زیبا نہین ہے
مہمان تصور کرکے اسوقت اپنا ہاتھ روکا اگر تو میرا مہمان نہوتا تو زبان کھینچ لیتا فانوس نقلی نے کہا اے
طلسم کشا اگر میری خوشی کرنا منظور ہے تو آئینہ پرستی اختیار کر یا میری اطاعت قبول کر بدیع الملک نے
کہا تیری خاطر کی ہمین کیا ضرورت ہے ہم تجھپر بھی لعنت کرتے ہین اور آئینہ اندام کو بھی بُرا جانتے ہین ہمین
کیا ضرورت جو ہم تیری اطاعت کرین یا آئینہ اندام مکار کو اپنا مالک جانین ہم بزور تیغ تم سب کو مطیع
اسلام کرینگے اگر تمھاری قسمت مین یہ نعمت نہین تو بھی ذلت اٹھاؤگے جہنم مین جاؤگے فانوس نقلی نے
کہا ایک شرط سے مین زیادہ مجبور نکرون اور تمھین آئینہ پرست ہونے کی رائے ندون اگر تم اس وقت اپنے
خزانہ سے کچھ روپیہ منگا کر میری نذر کرو مین واپس جاؤن آئینہ اندام سے جاکر کہدون کہ طلسم کشا کو منظور
نہین ہے وہ میرا کہنا قبول نہین کرتا اب اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ فرمائیے جب اور کوئی ساحر آئیگا اسوقت
حقیقت معلوم ہوگی بدیع الملک نے جو یہ کلمہ سُنا شاہزادے کو خیال ہوا فانوس نقلی سے آنکھ ملائی
آخر کار حال کھل گیا بدیع الملک نے دونون باہین فانوس نقلی کے گلے مین ڈال دین کہا خواجہ غضب کیا
مین نے اسوقت تمھین نہین پہچانا تھا جب تم نے روپیہ طلب کیا تو مجھے خیال گذرا اگر کوئی فرستادہ
آئینہ اندام کا ہوتا تو وہ روپیہ کیون طلب کرتا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا ایسی خوشامد مجھے

نہیں بھائی میں نے ایسا کام کیا ہے جو تمہارے یہاں کے بڑے بڑے ساحروں کو ممکن نہ تھا اور کون ساحر
جو فانوس جادو سے کیفیت لوح دریافت کر دیتا بدیع الملک نے کہا خواجہ سوائے تمہارے یہ
کام دوسرے کا نہ تھا میں ہر طرح حاضر ہوں خواجہ نے کہا میں یہ نہیں چاہتا مجھ سے وعدہ کرو جس وقت
تم ایفائے وعدہ کرو گے میں تمہیں مقام لوح بتا دونگا جب راہ میں کوئی مشکل پیش ہوگی اس کے آسان
ہو جانے کی تدبیر بھی بتا دونگا کہ وہ مشکل باقی نہ رہیگی بدیع الملک نے کہا اب یہاں سے چلو خواجہ نے
کہا میں ابھی اسی صورت سے چلتا ہوں جو لوگ میرے ہمراہ آئے ہیں بیٹھے ہیں انکو ہمراہ لیکر میں لشکر فانوس
میں جاتا ہوں وہاں جسقدر لوگ ہیں کل ان سب کو میدان میں لیکر آؤنگا اسوقت فانوس جادو کو ذلیل
کرونگا اور سب سے کہونگا اب تم مذہب کے بارے میں کیا کہتے ہو یقین ہے کوئی انکار نہ کرے
اور سب ایمان لائیں بدیع الملک نے کہا تمہیں اختیار ہے خواجہ بصورت فانوس بدیع الملک کے
ہمراہ آئے قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار جو کچھ امور تھے سب طے ہوئے
بدیع الملک نے تو جواب نہ دیا مگر خواجہ نے کہا کل ہم میدان جنگ میں سب امور طے کر لیں گے
قنداب جادو خاموش ہو رہا خواجہ بصورت فانوس جادو بارگاہ بدیع الملک سے باہر آئے یہاں
سب لوگ منتظر کھڑے تھے فانوس نقلی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا جب بارگاہ میں پہونچا سب کو روبرو
طلب کیا اور کہا اسوقت طلسم کشا سے بہت سخت گفتگو ہوئی میں کل اس سے مقابلہ کرونگا یقین ہے کل
میرے یہاں طلسم کشا اسیر ہو جائے سب نے کہا آپ سے کیا بعید یہ کیا بڑی بات ہے اسوقت آپ چاہتے
اسکو گرفتار کر لیں فانوس نقلی نے کہا میں اسکے مکان پر گیا اسنے میری خاطر کی اسوقت گرفتار کرنا
مناسب نہ تھا بہت ہی اسنے میری خاطر کی مجھے اسپر رحم آ گیا مگر اب لشکر میں طبل جنگی بجوا دو صبح کو
میں میدان میں جاؤنگا الغرض یہ لشکر اٹھے لشکر میں آئے طبل جنگی بجانے لگے جو لشکر اسلام سے یہاں
موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ میں بدیع الملک کی تخت دعا و ثنائے شاہی بجا لائے پھر عرض
کی کہ فانوس جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار میں آئے بدیع الملک
نے کہا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ جنگی پر چوب پڑی
دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں جب بدیع الملک نوبت طبل جنگی بجنے کا حکم دے چکے تو
قنداب جادو نے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ آج بارگاہ نقیب شہنشاہ کے گرد پھروں بلکہ اور ساحران
نامی جو یہاں موجود ہیں ان سب کو بھی اپنے ہمراہ لوں آج فانوس جادو ہزاروں مار ڈالیگا اسکے کر ایسے
نہیں ہیں جو ہم لوگوں کی سمجھ میں آئیں اور سحر بھی اسکا ہم لوگوں سے رکنا محال ہے شاید سومنات جادو
اسکے سحر کا جواب دے سکیں سومنات نے کہا اسکے سحر کا جواب سوائے آئینہ اندام کے دوسرا نہیں
دے سکتا ہے یہ اور آئینہ اندام دونوں سحر میں برابر ہیں اسی وجہ سے آج تک دونوں کے طلسم قائم ہیں
ورنہ ایک طلسم باقی رہتا ایک دوسرے پر غالب آتا مگر دونوں کے سحر برابر ہیں بدیع الملک نے کہا
اے قنداب جادو خاطر جمع رکھو فانوس جادو اب تمہارے قبضۂ قدرت میں ہے قنداب نے
عرض کی شہریار یہ آپ کیا فرماتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا فانوس جادو کہاں ہے قنداب نے عرض کی
اے شہریار اپنے لشکر میں ہے بدیع الملک نے کہا وہ خواجہ کے پاس ہے اسوقت خواجہ بصورت

فانوس یہان آئے تھے قد اب جادو سنکر بہت خوش ہوا سومنات جادو نے عرض کی خواجہ نے بڑا
کار نمایان کیا بدیع الملک نے کہا صبح کو کیفیت دیکھنے کے قابل ہوگی خواجہ فانوس جادو کو زنبیل
سے نکالین گے اور اُسکے لشکر والون سے مخاطب ہوکر کلام کرینگے سومنات جادو وغیرہ خواجہ کی
تعریف کرنے لگے تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نامدار نے دربار
برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکر محو خواب ہوئے رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح
ہوگئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے برائے ادائے فریضہ سجادے پر تشریف لائے جب نماز
سے فراغت پائی سلاح طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار
زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سبکو آمد شاہزادے کا انتظار تھا خادم رہوار
سنے در دولت پر موجود تھے بدیع الملک اسپ باد رفتار پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ لیکر میدان جنگ کی
طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے فانوس نقلی اپنی سپاہ کو لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی
صف بندی ہوگئی ابھی نقیب پرے نقابت نہ نکلے تھے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر
اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم آتا ہے آگے آگے سب کے
طاغوت جادو و مور سپراب جادو گھوڑون پر سوار اُنکے عقب مین ساحران غدّار بعد اُنکے لشکر غیر ساحران
اُنکے آگے آگے ایک پہلوان دیو قامت اُسکے ساتھ دیوان قہر پر کا لشکر مست اُچھلتے کودتے آتے ہین
بدیع الملک سومنات جادو کی طرف مخاطب ہوئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار
معلوم ہوتا ہے یہ لوگ فانوس جادو کے استقبال کے واسطے آئینہ اندام جادو کی طرف سے آئے
ہین مگر اب اِن سے مقابلہ پڑیگا طاغوت جادو ضرور فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا
ہر حال مین شامل حال ہونا چاہیے طاغوت جادو کیا جان رکھتا ہے جو مقابلہ کرے یہ لشکر دیون بھی دیکھنے
کا ہے یہ ذکر تھا کہ وہ لشکر قریب آیا جو لوگ طاغوت جادو کے ہمراہ تھے اُنھین سے بعض نے جو بدیع الملک
کو معرکہ آرا پایا اور مقابلے مین ایک لشکر اور بھی دیکھا طاغوت جادو سے کہا یہ لشکر کسکا ہے اور یہ شخص جو تخت
جواہر نگار پر سوار ہے یہ کون ہے طاغوت جادو نے جواب دیا مین نے آج تک اس طلسم مین اس شخص کو
نہین دیکھا ہے کوئی بڑا ساحر نامی ہے کس جاہ وحشم سے میدان مین آیا ہے یہ کہکر اُسنے ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جاکر دیکھو کون ہے ہرکارے طاغوت جادو کے فانوس نقلی کے لشکر مین آئے لوگون سے کیفیت
دریافت کی کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا خداوند فانوس کا لشکر ہے سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین طلسم کشا کو
اسوقت گرفتار کرنے کا ارادہ ہے ہرکارے دریافت کرکے طاغوت جادو کے پاس گئے کہا فانوس
جادو کا لشکر ہے مگر اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے ہین طاغوت جادو یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا
یہ خداوند آئینہ اندام نے بہت اچھی بات کی کہ ہم اور فانوس جادو یہان ساتھ آکر ہو گئے اب
طلسم کشا کو مقابلہ کی کیفیت معلوم ہوگی ہرکارون نے پھر طاغوت جادو سے کہا کہ اُسکے ملازمین اُسکو
خداوند کہتے ہین طاغوت نے کہا اُسکی خداوندی الگ ہے مگر ہمارے خداوند سے بہت رسم و راہ ہے اس سبب
حسب الطلب یہان چلے آئے ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو یہ آتے یہ کہتا ہوا آگے بڑھا فانوس نقلی
کو سلام کیا فانوس نے جواب سلام دیا آسکے اپنے لشکر کا پرا جمایا جب اُسکا لشکر بھی صف آرا ہو چکا

تو فانوس نقلی نے تخت اُنگر ڈھایا اور اشارے سے سومنات جادو کو بلایا سومنات جادو دست بستہ
نکلکے کھڑا ہوا فانوس نقلی نے ایک چادر نکال کے اپنے منہ پر ڈالی تھوڑی دیر کے بعد جب چادر دور کی
اور فانوس اصلی کو زنبیل سے نکالا اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے لشکر فانوس اس وقت
اپنے سردار کو کس حال میں دیکھتے ہو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو شخص ایسا نادان و غافل ہو
اُسکو تم اپنا خداوند کہو اگر اُسمیں کچھ بھی قدرت ہوتی تو یہ اس طرح اسیر ہو جاتا یہ کہکے خواجہ نے فانوس
جادو کو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو میدان میں پایا نگاہ اُٹھاکے جو دیکھا سامنے اپنے لشکر کو صف بستہ
کھڑا دیکھا اور گھبرایا دل میں خیال کیا کہ میں اس میدان میں کیونکر آیا کون لایا لشکر میرا کیوں مسلح ہو کر آیا دوسرا
لشکر میرے لشکر کے برابر کس کا ہے اُسکو تعجب ہوا چاہا سحر کرون مگر زبان میں سوزن پایا مجبور ہوا اسطرف تو
اُسکی یہ حالت تھی کہ ہمہ تن دریاے حیرت میں غرق اُدھر اُسکے لشکر میں سب کی یہ کیفیت تھی کہ ہر ایک
دوسرے کا منہ دیکھ رہا تھا طاغوت جادو کی عجیب حالت تھی غرض خواجہ عمرو نے جو اُسکو ہوشیار کیا کہا
اے فانوس جادو اب اپنے مذہب کے بارے میں کیا کہتا ہے اگر اسلام قبول کرتا ہے تو اقرار کر ورنہ تیرا جان
بچنا دشوار ہے فانوس جادو نے انکار کیا خواجہ نے پھر پوچھا اُسنے پھر انکار کیا تین مرتبہ خواجہ نے
اُس سے کہا اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا آخر کو خواجہ نے تیغہ نکالا چاہا قتل کریں مگر بدیع الملک نے
آواز دی خواجہ فانوس کو ابھی قتل نہ کرنا شاید یہ راہ راست پر آجائے اور مسلمان ہو تو اپنی جان سے
کیوں جائے خواجہ نے لاکھ کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا تو خواجہ مجبور ہو کے اُسکو سومنات جادو کے حوالے
کیا آپ اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہو کے کہا اے ہمراہیان فانوس تمنے اپنے خداوند کی کیفیت
دیکھی اب اگر انصاف کو اپنے دل میں راہ دو تو دین محمدی راہ راست ہے اور اسلام افضل ہے لشکر فانوس
میں جو سردار نامی و گرامی تھے اُن سب نے متفق الراے ہو کر کہا کہ واقعی ہمکو اپنے مذہب کی اصلیت آج
معلوم ہوئی اب بھی کچھ نقصان نہیں ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کریں اور
طلسم کشا کی اطاعت اختیار کریں یہ سوچ کے افسران فوج اور اہالیان فوج سے کہا کہ اگر ہمارا ساتھ
دینا منظور ہے تو اس دین باطل کو ترک کرو تمنے دیکھی کہ فانوس جادو کی کیا کیفیت ہوئی اگر یہ خداوند
اصلی ہوتا تو اسطرح کیوں گرفتار ہو جاتا سب نے کہا ہم آپ کا ساتھ دینگے افسران فوج گھوڑے
دوڑاکے بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے سب نے شاہزادے سے ہاتھ باندھکر عرض کی
اے شہریار ہم اپنا مذہب باطل ترک کرتے ہیں اور دین اسلام قبول کرتے ہیں آج سے آپکی غلامی کا شرف
حاصل ہوا اب انجام بخیر ہونے کی امید پیدا ہوئی بدیع الملک نے سب کی مدح و ثنا کی یہ لوگ بھی
قاعدے سے صف باندھ کے شامل لشکر بدیع الملک ہوئے طاغوت جادو اور سیراب جادو نے
جو یہ کیفیت دیکھی دونوں کی عجب حالت ہوئی طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا کہ جب
طلسم کشا نے فانوس جادو سے ساحر کو گرفتار کر لیا اور اُسکا سب لشکر بھی طلسم کشا کا شریک ہو گیا
تو ہم اُنکے سے مقابلہ کرکے عہدہ برا ہونگے سیراب جادو نے کہا اب کیا رائے ہے طاغوت جادو نے کہا
ہم ملکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو یا کسی ساحر کو میدان میں بھیجو وہ جا کر بھی سردار طلسم کشا کے بگاڑے آج
تک مقابلہ رہا تھوڑے عرصے کے بعد طبل بازگشت بجوا کر یہ ان جنگ سے واپس ہونگے خداوند کو

ایک ہو ممکن تحریر کرینگے اسمین فانوس جادو کی کیفیت تحریر کردینگے کیا عجب ہے کہ طلسم کشا کے واسطے
اب خداوند کوئی فکر معقول کرین اور فانوس جادو کو رہائی دلائین سیراب جادو نے کہا میرے
نزدیک مناسب ہے کہ اس وقت میدان سے واپس چلو آج ہی کسی ساحر کو خداوند کے پاس بھیجدو ایسا
نہو فانوس جادو کو مسلمان قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی واقع ہو خداوند ہم لوگون سے آزردہ ہون
طاغوت جادو نے کہا مقابلہ کر لینا اچھا ہے غیر ساحرون مین مقناطیس گرد ایسا موجود ہے جو طلسم کشا
سے مقابلہ کر سکتا ہے مناسب وقت یہ ہے کہ اسی کو میدان مین بھیجو یہ جا کر طلسم کشا کو میدان مین
بلاوے ہر طرح طلسم کشا سے زیادہ ہے اگر طلسم کشا اس سے مقابلہ کریگا تو ضرور اسکے ہاتھ سے زیر ہوگا
سیراب جادو نے کہا اسکے ہمراہ جو ساحر ہین وہ سحر کرکے طلسم کشا پر قوت بڑھاینگے اسکا زور گھٹا دینگے
طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین ہے اسکا زور بڑھاتا رہونگا سیراب نے کہا خیر تمہاری ہی خوشی ہے تم
اسکو میدان مین بھیجو طاغوت جادو مقناطیس گرد کی طرف متوجہ ہوا کہا اے مقناطیس طلسم کشا
سامنے کھڑا ہے تم نے دیکھا کہ یہ کیا غضب ہوا ایک لشکر پورا تمہاری طرف سے جا کر طلسم کشا کا شریک ہو گیا
اور وہ شخص اسیر ہوا جو تمہارے خداوند کا بہت بڑا دوست ہے اور اپنے شہر مین خود ہی خدائی کرتا ہے
محض تقریب کے واسطے آیا تھا یہان مگر اس عذاب مین مبتلا ہوا اس وقت جرات دکھانے کا ہنگام ہے
اگر اپنے زور بازو پر ناز ہے تو طلسم کشا کے مقابلے مین جا اسے زیر کیے واپس نہ آنا اگر تجھے یہ خیال ہوا کہ
ہمراہیان طلسم کشا سحر کرکے تیری قوت گھٹا دینگے اور طلسم کشا کا زور بڑھا دینگے تو اس امر سے مطمئن رہنا مین
سحر کے ذریعہ سے تیرا زور بڑھاتا رہونگا مقناطیس نے کہا آپ مجھے معاف رکھین مین سحر بھی جانتا ہون کسی کی مجال
نہین جو میرا زور گھٹا سکے مین خود سب کا زور گھٹا دونگا مقناطیس بہت خوش ہوا اپنی صف سے جھومتا
ہوا نکلا میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا کہ اے طلسم کشا آج تک تو نے تحفہ جات کے زور سے
ساحرون کو زیر کیا مگر کسی پہلوان سے مقابلہ نہین پڑا گو اس وقت اس لشکر مین دیوان قوی ہیکل موجود ہین
مگر مین ان مین سے کسی کو اپنا ہمسر نہین جانتا تیری ہمت و جرات کی بڑی تعریف سنی تھی اسوجہ سے مشتاق
ہو کر میدان مین آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو میدان مین آ جوہر جرات دکھا بدیع الملک نے علم خدا لیکر گھوڑا
آگے بڑھایا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کسی اور کو غلبے کے واسطے روانہ کیجیے یہ بڑا
غدار مشہور ہے اسنے تنہا بہت سے لشکرون کو لوٹ لیا ہے بدیع الملک نے کہا اے سومنات جادو خلاف
ہے ہمارے یہان یہ دستور نہین جو جسکو بلاتا ہے وہی اسکے مقابلہ مین جاتا ہے اس وقت وہ مجھے کس شد و مد
سے اپنے مقابلہ مین بلا رہا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین کسی اور کو روانہ کرون سومنات جادو خاموش
ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے مقناطیس نے کہا اے جوان اب بھی خیریت ہے تو اپنے ارادے
سے باز آ واپس جا مجھے لڑکے پر فتح نہ پاؤنگا ننگ اٹھاؤنگا بدیع الملک نے کہا اس کی ضرورت نہین
کہ تو نصیحت کرے اگر میدان مین آیا ہے اور مجھے مقابلہ کے واسطے بلایا ہے تو جو حربہ رکھتا ہے پیش کر
مقناطیس نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے پہلی ہی طعن مین اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا مقناطیس
دنگ ہو گیا طاغوت جادو کے چہرے سے رنگ اڑ گیا مقناطیس گرد نے غصہ مین آکر تلوار میان سے
نکالی بدیع الملک نامدار نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اسنے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے

سپر کی اوجھڑ سے اُسکی تلوار توڑ ڈالی مقناطیس گرد کے چہرے پر زردی چھا گئی کہا اے طلسم کشا تو نے غضب کیا میرے دو حربے دو لشکرون کے سامنے بیکار کیے اب تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا یہ کہکے اُس نے دوال کمر مین بدیع الملک کی ہاتھ ڈالا شاہزادے نے بھی اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال دیا دونون لشکر آگے بڑھ آئے بعض بعض کی زبان سے نکلا کہ اے جوانان خیر قوت والے صاحبان ہمت وجرات تمہارا اجارہ سوا جادو گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا ہو بہتر ہے کہ ان بیزبانون پر رحم کرو ورنہ مرکبون کی جان جائیگی یہ کہکے دونون کتے ہوئے مرکبون کی پشت سے جدا ہوئے زمین پر آ کے زور ہونے لگا پہلے مقناطیس جب دو جان لڑائے رہا بدیع الملک نامدار خاموش رہے زور بھی نہ کیا جب یہ تھک چکا تو بدیع الملک نے زیادتیان کرنا شروع کین مقناطیس کے دل مین اضطراب پیدا ہوا اسی طرح دوپہر کامل زور رہا جب بدیع الملک نے دیکھا اب دن قلیل باقی ہے مقناطیس گرد کو لے دوڑے دس قدم بڑھ کے پھر مارا مقناطیس نے چاہا لنگر قائم کرکے اپنے تئین بچاؤن مگر بدیع الملک نامدار کب لنگر قائم ہونے دیتے پہلے زور مین تا بسینہ لائے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چکر دیکے اُس نے زبان سے کچھ نہ کہا تو بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے مقناطیس اب شناخت مین خداوند معبود یکتا کی کیا کہتا ہے اُسنے کچھ جواب نہ دیا بدیع الملک نے چرخ دے کر اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اُس کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی بدیع الملک نے شکر پروردگار کیا طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا اب میدان مین ٹھہرنا اچھا نہین ہے طبل بازگشت بجوا کے واپس چلو جب تک خداوند اور کوئی تدبیر نہ فرمائینگے ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرینگے سیراب جادو نے اُسیوقت طبل بازگشت بجوادیا بدیع الملک نوجوانی شادان و فرحان اپنے لشکر کی طرف پھرے سیراب جادو رنجیدہ اپنی طرف واپس گیا جب بارگاہ مین پہونچا طاغوت جادو نے کہا جو امید تھی وہ بھی ٹوٹ گئی طلسم کشا نے آج ایسے پہلوان کو زیر کیا جس کا طاقت و قوت مین مثل نہ تھا آج طلسم کشا کی قوت کا حال ظاہر ہوا اب ان لوگون سے زک کر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہے جب تک خداوند خود انسے مقابلہ نکرینگے اُسوقت تک یہ لوگ زیر نہونگے سیراب جادو نے کہا اسی وقت ایک عریضہ خدمت خداوندین روانہ کرو دیکھو کیا ہوتا ہے طاغوت جادو نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ خداوند نے فانوس جادو کو جوانکا باران سے بلایا تھا وہ آ گئے اور طلسم کشا کے یہان اسیر ہوگئے انکے ہمراہ جو لشکر تھا وہ سب مسلمان ہوکر اطاعت طلسم کشا مین گیا اب ہم لوگ یہان تھوڑا سا لشکر سے لئے ہوئے مقابلے مین طلسم کشا کے ہین مقناطیس گرد جو بڑا دعوے کرکے آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا اب کوئی صورت فتح نہین ہے اگر آپ توجہ نہ فرمائینگے تو ہم لوگ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہو جاوینگے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسوقت اس نامہ کو نذر خداوند لقین پہونچا اور جواب بھی بہت جلد لیکر واپس آ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کیجاتی ہے

جب یہ طاغوت جادو اور سیراب جادو کو لشکر ساتھ کرکے روانہ کر چکا تو آصف نے ایک نامہ

فانوس جادو کو تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ اے فانوس جادو بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرے کام
کے واسطے تم اس قدر بے ہمہ کر رہے ہو جس طرح بن پڑے بزور سحر قطع راہ جلد کرو ورنہ طلسم کشا سب کو
قتل کر ڈالیگا اور مسلمانون کو فتح ہو جائیگی مجھے بڑی دقت مراحل کے تیار کرنے مین ہوگی یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر
کو دیا کہا جہان تک ممکن ہو جلد پہونچانا اور جواب بھی لیکر واپس آنا ساحر روانہ ہوا بزور سحر اُسنے راہ قطع کی
دوسرے روز ایوان یاران کی شہر پناہ پر پہونچا نامہ دار کی صورت جو دربانون نے دیکھی اُس سے پوچھا
تو کون ہے کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی دربانون نے کہا خداوند فانوس جادو
یہان سے سفر کر چکے یقین ہے طلسم مین پہونچگئے ہون اگر یہان سے واپس جانا تو خداوند کو تلاش کر لینا یہ بات
سنکر حیران ہوا نامہ دار وہان سے روانہ ہوا تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچ دیکھا
دو لشکر اُترے ہوئے ہین ساحر ایک لشکر کی طرف چلا جب قریب پہونچا دیکھا طاغوت اور سیراب جادو کا
لشکر ہے ساحر طاغوت کے پاس گیا طاغوت سے سب کیفیت بیان کی طاغوت نے کہا بھائی فانوس
جادو اس طرف آئے طلسم کشا کے یہان اسیر ہوئے اُنکا سب لشکر بھی مسلمان ہو گیا مقناطیس گر
جو ہمارے ہمراہ ایک پہلوان نامی آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا نامہ دار نے کہا مین طلسم کشا
کے لشکر مین جاتا ہون فانوس جادو کی خبر لاتا ہون دیکھون وہان اُن پر کیا مصائب گذر رہے ہین یہ
کہکر اُسنے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی اور بدیع الملک کے لشکر مین آیا چارون طرف پھرا
کہین فانوس جادو کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر لشکر مین دریافت کرنا شروع کیا کہ طلسم کشا نے جو
فانوس جادو کو اسیر کیا تھا اُسکا کیا انجام ہوا لوگون نے کہا یہ ایک خیمے مین اسیر ہے اُسکے واسطے
کوئی سزا ابھی مقرر نہین ہوئی ہے سنا ہے کہ اگر اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا اُسنے دریافت کیا
کہ کون سے خیمے مین اسیر ہے لوگون نے اسکو خیمہ بھی بتا دیا یہ سب باتین دریافت کرکے پھر طاغوت
جادو کے پاس واپس آیا کہا اے طاغوت جادو تم یہان غافل بیٹھے ہو فانوس جادو کی رہائی کی کوئی
صورت نہین کرتے طاغوت جادو نے کہا امکان سے باہر ہے مین کیونکر اسکو رہا کر سکتا ہون نامہ دار
نے کہا وہ ابھی تک ایک خیمے مین اسیر ہے سنا گیا ہے کہ اگر دین اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا اسوقت
یہ بات حاصل ہے کہ تم جاؤ اور اُس خیمے سے اُسکو نکال لاؤ مگر غرق زمین ہوکر جانا اُسی طرح وہان سے
واپس آنا طاغوت جادو نے اسکی رائے کو پسند کیا کہا مین ابھی جاتا ہون اگر ضرورت پڑتا ہے تو اپنے ہمراہ
لاتا ہون یہ کہکے طاغوت جادو نے سحر کیا غرق زمین ہوا نامہ دار نے خیمہ بتا دیا تھا اُسی خیمہ کے
اندر پہونچا دیکھا فانوس جادو حیران پریشان بیٹھا ہے طاغوت جادو نے سحر کیا قید الگ ہوئی فانوس
جادو نے دیکھا کہ ایک ساحر نے زمین سے سر نکالا ہے اُسنے زبان کی طرف اشارہ کیا طاغوت جادو
اُسکے قریب پہونچا زبان سے سوزن نکالا فانوس جادو نے سحر کیا خیمہ جلا طاغوت جادو کی کمر مین پنجہ
ڈالے اُڑا لشکر طاغوت مین آکے پہونچا اُسکی بارگاہ مین گیا طاغوت جادو بیہوش ہو گیا تھا سیراب
جادو نے اُسکو ہوشیار کیا جب طاغوت کو ہوش آیا اسنے فانوس جادو سے کہا آپ کو میرے لشکر
کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی فانوس نے کہا مین واقف تھا جسوقت عیار نے مجھے بیہوش کیا تھا مین نے
کل کیفیت اُسی وقت دیکھی تھی مگر کیا کرتا زبان مین سوزن تھا اس سبب سے مجبور ہو گیا اب مین

عرض ہونگا طاغوت جادو نے کہا آپ کیونکر اُسکے دام فریب مین پھنس گئے فانوس نے کہا مین خود
اسی حیرت مین ہون کہ اس عیار نے مجھے کیونکر بایا استقدر مجھے یاد ہے کہ اشراق جادو اس طلسم کا بادشاہ
میرے پاس آیا مین نے اُسکو اپنے پاس بٹھایا کچھ امور ضروری اُسکو تحقیق کرنا تھے اُسنے مجھ سے پوچھے
مین نے اُسکو چند باتین تعلیم کین اُس نے ایک کتاب مجھے دکھائی مین اُس کتاب کو دیکھ رہا تھا کہ میرا سر
چکرایا اسکے بعد مجھکو نہین معلوم کچھ کیا گذری اور لشکر میرا کون میدان مین لیکر آیا فانوس جادو نے جو
یہ بیان کیا طاغوت نے کہا اشراق ہرگز یہان نہین آیا عیار بصورت اشراق آپ کے پاس آیا اُسنے
آپ کو بیہوش کیا جس وقت ہم آکے یہان پہونچے آپ کو میدان جنگ مین لشکر کے ہمراہ پایا اسی وقت اُس
عیار نے آپکو اپنے لشکر سے کسی طرح منگایا اور درمیان مین دونون لشکرون کے آپکو ہوشیار کیا پہلے وہ خود ہی
آپ کی صورت بنا ہوا تھا مگر افسوس اسکا ہے کہ آپ کا کل لشکر اہل اسلام کا مطیع ہو گیا اب کوئی صورت
ایسی نہین ہے جو وہ لوگ یہان آئین اور پھر آپ پر ایمان لائین یہ سنتا تھا کہ فانوس جادو کی عجب کیفیت
ہو گئی کہا اے طاغوت جادو اب یہ طلسم ضرور فتح ہو جائیگا طاغوت جادو نے کہا اسکا سبب فرمائیے
فانوس نے کہا مین نے کتاب خلاصہ طلسم اشراق جادو کو دی تھی تم کہتے ہو وہ عیار تھا اگر یہ کتاب
مسلمانون کے پاس پہونچی تو غضب ہوا وہ لوگ لوح پر قبضہ کرینگے جتنے مراحل ہین سب بآسانی طے
ہو جائینگے طاغوت جادو نے کہا اب خداوند کے پاس چلنا چاہیے اور اُسسے اسکی نسبت راے
لینا چاہیے فانوس جادو نے کہا تم لوگ یہین ٹھہرو مین آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون اُس سے
سب کیفیت بیان کرتا ہون اب لوح کے واسطے کوئی اور صورت کیجائے مراحل پر پہرہ بٹھایا جائے
دھوکے کے واسطے جدید مراحل بصورت قدیم تیار ہون اُسکو طلسم کشا فتح کرے جب مرحلۂ اصلی پر پہونچے
گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا میرا یہان رہنا اچھا نہین ہے مجکو طلسم کشا کی ذات سے بڑے
خوف ہین وہ مجھے بھی گرفتار کر لیگا سیر اب جادو نے کہا مین بھی یہان نہ رہونگا فانوس جادو نے کہا
اگر تم لوگ یہان نہ رہوگے تو طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھیگا کتاب خلاصہ اسکو پہونچ گئی ہوگی اُس کے
زور سے بہت سے مراحل فتح کر لیگا تم لوگ اگر یہان رہوگے تو طلسم کشا بھی یہین رہیگا مقابلہ نہ کرنا مہلت
طلب کر لینا طاغوت جادو نے کہا ایکبار مہلت ملجائیگی بار بار طلسم کشا مہلت نہ دیگا فانوس جادو نے کہا
مجھے بہت عرصہ وہان نہ ہوگا بہت جلد آؤنگا طاغوت جادو مجبور ہوا کہا مین اسی وقت ایک نامہ طلسم کشا
کو لکھتا ہون دو ہفتہ کی مہلت طلب کرتا ہون آپ دو ہفتے مین ضرور واپس آئیے گا کچھ انتظام کیجئے گا اگر
عرصہ ہو جائیگا تو مین طلسم کشا کے مقابلہ سے چلا آؤنگا فانوس جادو نے کہا تمھین اختیار ہے مین دو ہفتے
کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون یہ کہکر فانوس جادو اسیوقت روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ لشکر مین واپس آیا اور اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ حاضر ہوئے خواجہ عمرو نے
فانوس جادو کو سومنات جادو کے سپرد کیا تھا سومنات جادو نے ایک خیمہ مین اُسکو اسیر کر دیا تھا
بہت سے ساحر نگہبانی کے واسطے در خیمہ پر مقرر کر دیے تھے جب بدیع الملک نامدار بارگاہ مین گئے اور

خاصہ تناول فرما کے فراغت حاصل کی خواجہ سے کہا اے خواجہ فانوس جادو کو یہان لاؤ مین اُس سے حال دریافت کرنا چاہتا ہون گر وہ سدہ قبول کرے تو مین اُسے امان دون ورنہ قتل ہونا اُسکا بہت اچھا ہے کیونکہ یہ مدت تک کافر رہا ہے اُسنے بہت سے نادانون کو گمراہ کیا خواجہ نے سومنات جادو سے کہا مین نے فانوس جادو کو تمھارے حوالے کیا تھا بدیع الملک اُس سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین اُسکو لاؤ سومنات جادو وہان اُٹھا جہان فانوس جادو کو اسیر کیا تھا وہان آیا اُسکا پتہ نہ پایا بہت پریشان ہوا اور دو ایک خیمون مین گیا دربانون سے پوچھا کہ اس خیمے مین کون آیا تھا انھون نے کہا یہان کوئی نہین آنے پایا سومنات جادو مجبور ہو کے وہان سے واپس آیا بدیع الملک کی خدمت مین عرض کی اے شہریار بڑا غضب ہوا مجھ سے ایک خطاے عظیم سرزد ہوئی فانوس جادو کو ایک خیمہ مین اسیر کر دیا تھا اب وہان اُسکا پتہ نہین ہے کوئی ساحر اُسکو لے گیا بدیع الملک کو بھی افسوس ہوا خواجہ نے کہا اے سومنات جادو تمنے بڑی غفلت کی اب اُسکا ہاتھ آنا محال ہے مین نے جان پر کھیل کے اُسکو اسیر کیا تھا نہین معلوم اب کہان گیا سومنات جادو بہت محجوب ہوا خواجہ نے کہا اب کسی طرح اُسپر عیاری نہین چلیگی بدیع الملک نے فرمایا جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے خواجہ نے کہا اُسکا قتل ہونا نصف طلسم کے فتح ہوجانے کے برابر تھا سومنات جادو نے کہا خواجہ مین خطاوار ہون جو چاہے مجھے سزا دو خواجہ خاموش ہوئے بدیع الملک نے کہا خواجہ تم نے اُس سے کچھ کیفیت دریافت بھی تو کرلی ہے خواجہ نے کہا مین نے تو اُس سے وہ خبر لی کہ اس طلسم کا دارومدار اُسی پر ہے خلاصہ طلسم ہے سومنات جادو نے کہا خواجہ اب اُسکا گرفتار ہونا اور نہ ہونا یکسان ہے ہم تمام اسی واسطے اُسکی تلاش مین جاتے تھے کہ کسی صورت سے کیفیت کچھ معلوم کرین ورنہ اُسکے قتل سے کیا فائدہ نکلتا بدیع الملک نے کہا خواجہ اُس کتاب کو مین دیکھنا چاہتا ہون خواجہ نے کہا کتاب میرے پاس کہان وہان سے لایا تھا وہ مین قرضدارون نے چھین لی مین خاموش ہو رہا کیا کرتا اگر ہمارا روپیہ پہونچ جائے کتاب ملے ورنہ کتاب کا ملنا اب محال ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ روپیہ جسقدر تمھین درکار ہوگا لو مگر کتاب جلد لا کر دو مین دیکھون کیفیت صاحبقران معلوم ہو خواجہ نے بہت کچھ روپیہ بدیع الملک سے لیکر کتاب دکھائی کہا دیکھنے کے بعد کتاب مجھی کو واپس دیجیے اگر کسی اور کے پاس رہیگی تو مثل فانوس جادو کے کتاب بھی رایگان جائیگی بدیع الملک نے کہا خواجہ کتاب ہر وقت تمھارے پاس رہیگی جس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تم سے لیکر دیکھ لینگے خواجہ نے کتاب بدیع الملک کو دی شاہزادے نے کتاب دیکھنا شروع کی چند ورقون کے بعد لوح کا ذکر آیا بدیع الملک نے دیکھا اُسمین لکھا ہے کہ لوح منہ طاق کی ایوان ہوا مین ہے اور یہ ایوان ہوا وہ مقام ہے جہان سواے جانزان کے اور دوسری چیز نہین ہے اگر کوئی وہان جانیکا ارادہ کرے تو پہلے ایوان باران کو فتح کرے پھر ایوان ہوا تک پہونچے سموم جادو وہان کا بادشاہ ہے جب اُسکو قتل کرے اور ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو تک پہونچے تب لوح طلسم کا پتہ معلوم ہو بدیع الملک تھوڑی دیر تک اور حالات دیکھا کیے جب رات زیادہ گئی شاہزادے نے کتاب خواجہ کے حوالے کی اور خوابگاہ مین تشریف لائے دربار برخاست ہوا ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا

رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے نماز حرمت و فراغت حاصل کی ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے بعزم جنگ اپنی بارگاہ سے باہر آئے دوست بھی سب موجود تھے شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے میدان مین آکر لشکر کی صف بندی ہوئی بدیع الملک نامدار لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے وہان طاغوت جادو کو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ طلسم کشا میدان مین آیا ہے اپنے لشکر کی درستی کر کے اب دوسرے لشکر کے انتظار مین ٹھہرا ہے طاغوت نے اسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ ہم برائے جنگ یہان نہ آئے تھے ہمین خداوند نے برائے استقبال فانوس جادو روانہ کیا تھا یہان آکر یہ امر درپیش ہوا لہذا ہم دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہین اپنا سامان جنگ درست کرینگے تب مقابلہ کے واسطے میدان مین آئینگے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ طلسم کشا کو جا کر یہ نامہ دینا اور کہنا ابھی سامان جنگ ہمارے یہان نہین ہوا ہے اس وجہ سے دو ہفتہ کی مہلت درکار ہے جب تک ہم سامان جنگ درست کر لینگے مقابلہ کرینگے نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نامدار تو میدان جنگ ہی مین موجود تھے نامہ دار نے شاہزادے کو نامہ دیا بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا سنکر فرمایا طاغوت جادو سے کہہ دینا کہ تم شوق سے سامان جنگ درست کرو سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار اس نامہ مین کیا لکھا ہے بدیع الملک نے فرمایا طاغوت جادو نے دو ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے سومنات جادو نے کہا آپ نے کیا کہا بدیع الملک نے کہا ہم مہلت دینے مین کبھی انکار نہین کرتے اگر اسکو مہلت کی ضرورت ہے تو ہم مہلت دیتے ہین وہ سامان جنگ درست کرے پھر ہمسے مقابلہ کرے یہ فرما کر شاہزادہ اپنے لشکر کی طرف پلٹا کہ ذرا استراحت کیجائے

اب حال فانوس جادو کا عرض کیا جاتا ہے

یہ جو طاغوت جادو کے لشکر سے چلا چشم زدن مین آئینہ اندام جادو کے پاس آ پہونچا آئینہ اندام نے جونہی صورت دیکھی نامہ طاغوت جادو پہلے بھیج چکا تھا کہ فانوس جادو اسیر ہو گیا اور لشکر اسکا مسلمان ہو گیا آئینہ اندام کو بڑا صدمہ ہوا تھا جیسے ہی فانوس جادو کو دیکھا تخت سے اٹھ کھڑا ہوا کہا بھائی صاحب آپ نے میری وجہ سے بڑی زحمت اٹھائی فانوس جادو نے کہا مجھے اپنی زحمت کا مطلق خیال نہین ہے مگر اب طلسم کے برباد ہو جانے کا خوف ہے آئینہ اندام نے کہا یہ خیال دل سے دور رکھیے کسکی مجال نہین جو اس طلسم کو شکست دے سکے فانوس نے کہا اے آئینہ اندام طلسم کشا کو کم نہ تصور کر یہ طلسم کشا اصلی ہے اسکی اقبالمندی پر نظر کر دیکھ اس نے اس طلسم مین آکے کیا کیا باتین پیدا کین تو نے اسکے ہمراہیون کو اسیر کر لیا اسنے تنہا شہر قذاب مین ہو کر قذاب جادو ایسے ساحر کو اپنا مطیع کر لیا وہان سے لشکر لیکر چلا راہ مین سومنات جادو وغیرہ کو مسلمان کیا مرحلہ طومار فتح کرکے ہر جگہ سے لشکر اور خزانہ بھی ملا واقفکاران طلسم بھی اسکے شریک ہو گئے حد کی بات ہے کہ مجھے اسکے عیار نے اسیر کیا کتاب خلاصۂ طلسم بھی لیگیا اب وہ کتاب طلسم کشا کو پہونچی ہوگی طلسم کشا اس کتاب کی مدد سے لوح تک پہونچ جائیگا سب مراحل بھی بآسانی فتح ہو گئے اب طلسم کے بچنے کی کوئی صورت نہین ہے آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو کتاب خلاصۂ طلسم

تمھارے قبضہ سے کیونکر نکل گئی فانوس جادو نے کہا ایک عیار اشراق جادو کی صورت بنکر مجھ سے کتاب لیگیا مجھے بھی اسیر کیا لشکر میرا اُسکے پاس چلا گیا سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی اب مین کیا کرسکتا ہون بالکل بےبس ہون طاغوت جادو طلسم کشا کے مقابلے مین ہے وہ کہتا تھا کہ مین ہرگز یہان نہ ٹھہرونگا تمھارے ہمراہ چلونگا اُسکو زبردستی وہان چھوڑکے آیا ہون اُس سے دو ہفتے کا وعدہ کرکے آیا ہون اُسنے مجھ سے کہدیا ہے کہ اگر دو ہفتے سے زیادہ زمانہ گذریگا تو مین ہرگز یہان نہ ٹھہرونگا چلا آؤنگا اُسکا آنا اور آفت ہے طلسم کشا کو اور وقت ملیگا اور آگے بڑھ جائے گا دو ایک مرحلے فتح کرلیگا آئینہ اندام نے کہا اگر کتاب خلاصۂ طلسم اُسکے پاس گئی ہے تو البتہ محل خوف ہے گو پھر کیا کرسکتا ہے جس وقت مین اُس طلسم کے ساحران جلیل القدر کو اطلاع کردونگا اور وہ لوگ زمین سے برآمد ہونگے اسوقت کچھ بھی نہ بن پڑیگا آخری درجہ ایوان نہ طاق ہے جسوقت ایوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور ایوان جادو اور کیوان جادو وہان سے برآمد ہونگے شور کرکے زمین ہلا دینگے ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کرلینگے تحفہ جات وافر جو طلسم کشا کے پاس ہین اُس وقت کام نہ دینگے لشکر سے ابھی کچھ کام نہ نکلیگا فانوس جادو نے کہا پھر اُن باتون کو کسدن کے واسطے اُٹھا رکھا ہے جو کچھ کام کرنا ہے اسی وقت کرو کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے آئینہ اندام نے کہا مین نوشاد جادو کو ایک نامہ لکھتا ہون وہ سب بزرگان دین سے بخوبی ماہر ہے جسوقت وہ میرے پاس آئیگا اسوقت سب ساحران جلیل کے نام معلوم ہوجائینگے اُن لوگون کو مین طلب کرونگا فانوس جادو نے کہا مین کچھ اور نہین چاہتا ہون صرف اسقدر ضرورت ہے کہ تم میرے ہمراہ ہو مین طلسم کشا کو جلد گرفتار کردون تمھارا نام ہونا ضرور ہے آئینہ اندام جادو نے کہا کیا کرون اسوقت میرے خلق کیے ہوئے بہت سے ساحر ہین جو ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کردینگے فانوس جادو نے کہا اے آئینہ اندام جادو اب ایسے خیالات دل سے دور کرو بہت جلد اس امر مین کوشش کرو کہ طلسم کشا گرفتار ہوجائے آئینہ اندام جادو نے کہا مین اسیوقت نوشاد جادو کو بلاتا ہون اُس سے تمام ساحرون کے تحقیق کرتا ہون سب کو بلاکر تمھارے ہمراہ کرتا ہون تم جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جس طرح بن پڑے اُسکو اسیر کرکے لاؤ فانوس جادو نے کہا تمھین اختیار ہے آئینہ اندام جادو نے اُسی وقت اپنے سب ملازمین کو بلایا چند ساحر آئے اُسنے ایک نامہ لکھکر ساحرون کو دیا کہا اس نامے کو نوشاد جادو کے پاس لیجاؤ اُسکو ابھی میرے پاس لاؤ ملازمین آئینہ اندام اُسی وقت نامہ لیکر روانہ ہوئے نوشاد جادو کے مکان پر آئے نوشاد جادو اُسوقت اپنے باغ مین ٹہل رہا تھا کہ ساحرون نے آکر اُسکو نامہ دیا نوشاد جادو نے نامہ پڑھا اُسی وقت ساحرون کے ہمراہ ہوا آئینہ اندام کے پاس آیا آئینہ اندام کو سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے نوشاد جادو مین نے اسواسطے تمھین بلایا ہے کہ تم بزرگان دین کے نام و نشان سے بخوبی آگاہ ہو اور سب کو جانتے ہو اُن کے نام مجھے بتاؤ کہ مین سب کو طلب کرون ایک معرکۂ عظیم درپیش ہے جب تک وہ لوگ یہان نہ آئینگے یہ مرحلہ ہرگز ہرگز طے نہوگا نوشاد جادو نے سب بزرگان دین کے نام بتائے

آخر مین کہا یا خداوند یہ نام تو اُن لوگون کے ہین کہ جو آپ کی پرستش ابتدائی عمر سے کر رہے ہین مگر چار
شخص زمین کے اندر ایسے ہین جو آپ پرست ہین اُنکے نام لوگون نے کتب تواریخ مین درج
کر دیے ہین قریب ایک ہزار سال کے ہوا کہ وہ لوگ زمین مین حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہین سنا گیا
ہے کہ اُنکے سحر کا جواب دینے والا نہین ہے تواریخ مین بھی اسی طرح لکھا ہے کہ جب ان کا
سحر بہتر سب ساحرون سے مانا گیا اور کوئی جواب دینے والا نہ رہا تو انھون نے مجبور ہو کے زمین کو
اپنا مسکن قرار دیا ایک ہزار برس سے زمین مین ہین آئینہ اندام نے کہا وہ میرے کہنے سے کاہے کو یہ
عبادت ترک کرینگے نوشاد جادو نے کہا کیا تعجب ہے کہ آپ کی پرستش اختیار کرین آئینہ اندام نے
اُنکے نام پوچھے نوشاد جادو نے کہا مین نے کتب تواریخ مین دیکھا ہے ایک کا نام آلام جادو
ہے دوسرے کا نام شب تاب جادو ہے تیسرے کا نام اندام جادو ہے چوتھے کا نام اوسان جادو
ہے یہ چار ساحر آپ پرست ہین زمین کے اندر بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اگر آپ اُنکے پاس
کسی کو روانہ کیجیے تو یقین ہے کہ وہ ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرین اور آپ کی مدد کرنے کے واسطے بسر و چشم
آئین آئینہ اندام جادو نے کہا مین چاہتا ہون کہ تمھین ہر ایک کو جا کر اطلاع دو کہ تمھین خداوند آئینہ اندام
نے بلایا ہے اور ان چار ساحرون سے بھی جا کر کہو کہ تمھین ہمارے خداوند نے بلایا ہے دیکھین
وہ کیا کہتے ہین اور کیا جواب دیتے ہین نوشاد جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین سبکو بلائے لاتا ہون
یہ کہکے نوشاد جادو وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے فانوس جادو سے کہا جب
یہ لوگ زمین سے اٹھ اٹھ کے آئین گے قیامت برپا کر دینگے طلسم کشا کیا چیز ہے اگر لاکھ طلسم کشا
آئین اور اس سے بڑھ کے شان و شوکت دکھائین تو بھی ان لوگون کے آگے کچھ حقیقت نہین ہے
وہ ضرور زیر کرین گے فانوس جادو نے کہا ابھی مجکو یقین نہین جب طلسم کشا اسیر ہو جائے گا
تو مجھے یقین آئے گا آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو تم طلسم کشا کو مان گئے بڑے
تعجب کی بات ہے ابھی دل پر دعوی خدائی کرتے ہو تمھین لازم ہے کہ جرات و ہمت پیدا کرو فانوس
جادو نے کہا ایسے مقام پر ہمت و جرات کام نہین دیتی آپ کا قول مجھے پسند نہین ہے آئینہ اندام
اور فانوس جادو مین تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی آخر کار رات زیادہ گئی فانوس جادو کو آئینہ اندام
نے رخصت کیا اُسکے واسطے ایک مکان نفیس مقرر کیا گیا تھا فانوس جادو وہان جا کر سو رہا آئینہ اندام
بھی اپنی خوابگاہ مین گیا دوسرے روز جب دونون جاگے ملازمون نے آئینہ اندام سے آ کر کہا
نوشاد جادو آنا چاہتے ہین اگر آپ کی اجازت ہو تو اُنکو اندر بلا لین آئینہ اندام نے کہا
ضرور میرے سامنے لاؤ مین نے کچھ ضروری باتین اُنسے کہی ہین یقین ہے کہ انھون نے اُنکا انتظام
کیا ہو ہرکارے باہر آئے نوشاد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نوشاد جادو آئینہ اندام کے
پاس گیا کہا یا خداوند مین بعض لوگون کے ٹھکانون پر گیا اُنکو ہوشیار کیا آپ کا حکم سنایا انھون نے
اقرار کیا کہ جسوقت خداوند مین طلب فرمائین ہم بسر و چشم چلنے کو موجود ہین اور بعض کے پاس آج
جاؤنگا آئینہ اندام نے کہا ان چارون ساحرون کے پاس جانے کا اتفاق نہین ہوا نوشاد جادو نے
کہا وہ لوگ بہت دور ہین پہلے ان سب کو آمادہ کرون پھر اُنکے پاس جاؤن آئینہ اندام نے

کہا جن جن کو کل ہوشیار کیا تھا آج اُنھین یہان لے آؤ نوشاد جادو نے کہا مین یہ مناسب جانتا ہون کہ پہلے سب کو ہوشیار کر دون پھر ایک بار سب کو لے آؤن آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہے نوشاد جادو نے کہا مین آج سب کو اطلاع دے دونگا اور کل سے سب لوگ یہان پر آئے اسیجہ و حاضر ہونگے آئینہ اندام جادو نے کہا اے نوشاد جادو مین اسکے عوض مین تیری عمر بڑھا دونگا بہت کچھ مال و اسباب تجکو دونگا نوشاد جادو بہت خوش ہوا پھر آئینہ اندام جادو سے رخصت ہوکر چلا جہان جہان ساحران بد انجام حبس دم کیے بیٹھے تھے اُسنے سب کو جاکر اطلاع کی سب کے بعد اُن چار دون ساحرون کے پاس پہونچا جو آب پرست مشہور تھے اُنکو جاکر جگایا سب سے پہلے آلام جادو کی آنکھ کھلی اُسنے کہا اے شخص تو کون ہے نوشاد جادو نے جواب دیا کہ مین فرستادہ آئینہ اندام ہون تمھارے پاس ایک ضرورت خاص سے آیا ہون آلام جادو نے کہا جلد اپنی ضرورت بیان کرو نوشاد جادو نے کہا تمھین خداوند آئینہ اندام نے طلب کیا ہے ایک شخص اس طلسم مین آیا ہے بہت سے مرحلے اُسنے تباہ کردیے ہین اور بہت سے ساحران نامی اُسکے مطیع بھی ہوگئے ہین خداوند کو یہ منظور ہے کہ بزرگان دین ملکر اُسکو اسیر کرلین آلام جادو نے کہا اے شخص آئینہ اندام کا زمانۂ خدائی قریب آگیا نوشاد جادو نے کہا وہ ایک مدت سے خدائی کر رہے ہین آلام جادو نے کہا اب طلسم کی عمر بھی تمام ہوئی ہمارے خداوند آب رسان جادو جنھون نے پہلے اس طلسم کی بناد ڈالی تھی اُنھون نے لکھدیا تھا کہ جب آئینہ اندام جادو اس طلسم مین خداوندی کریگا طلسم کی عمر کو ختم سمجھنا لہذا اب زمانہ منقلب ہونے والا ہے یقین ہے اس طلسم پر مسلمان چڑھائی کرکے آئین اور طلسم کو فتح کرین آئینہ اندام جادو اُنکے ہاتھ سے کلفت اُٹھاکے آسمان پر چلے جائین نوشاد جادو نے کہا آپ وہان تشریف لے چلین اور یہ سب باتین اُنسے بیان کرین کیا اُنھین اتنی قدرت نہین ہے کہ وہ اس طلسم کشا کو گرفتار کر دین آلام جادو نے کہا اسکی بابت مین کچھ کہہ نہین سکتا شب تاب جادو کو اُٹھاؤ دیکھو وہ کیا کہتے ہین اگر اُنکی راے ہوگی تو پھر اندام جادو سے پوچھا جائیگا اندام جادو کے بعد اوسان جادو کی راے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے شب تاب جادو کو ہوشیار کیا شب تاب جادو نے آنکھ کھول کر نوشاد جادو کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہے آلام جادو نے کہا یہ شخص فرستادہ خداوند ہے اُسکو بڑا مدد کرنا شب تاب جادو نے کہا کس خداوند نے تجھے یہان بھیجا ہے نوشاد جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجکو یہان بھیجا ہے شب تاب جادو نے کہا کیا خداوند آئینہ اندام کی خدائی کا زمانہ آگیا نوشاد جادو نے کہا ایک طلسم بھی اُنھون نے یہان بنایا اُسی کے فتح کرنے کو ایک شخص آیا ہے آپ لوگون کو مدد کے واسطے بلایا ہے شب تاب جادو نے کہا ہمارا چلنا اندام جادو کی راے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے اندام جادو کو بھی جگادیا اُسنے بھی ویسی ہی باتین بتائین جیسی اُن دونون ساحرون نے باتین کی تھین آخر مین یہ بھی کہدیا کہ جب تک اوسان جادو ہوشیار نہوگا اسوقت تک ہم لوگون کی راے ناقص ہے نوشاد جادو نے اوسان جادو کو بھی جگادیا اوسان جادو نے بھی ویسی ہی باتین کین جب چارون ساحر

ساحر

بیدار ہوئے تو آلام جادو نے کہا کہ اب عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اور ہم لوگوں کی بھی عمر ختم ہوئی بہتر یہ ہے کہ خداوند آئینہ اندام جادو کی خدمت میں چلیں اور انھیں کتبہ بزرگان دین دکھا دیں دیکھیں خداوند کی کیا رائے ہوتی ہے اگر انھوں نے اسوقت سے آسمان پر جانے کا انتظام شروع کر دیا ہو تو بہت مناسب ہے ورنہ ہم لوگوں کے واسطے خرابی ہے طلسم کشا ہمیں قتل کریگا اور طلسم پر قبضہ کریگا یہ سنکر ہر ایک ساحر راضی ہوا آلام جادو اُٹھا سب ساحروں کو اپنے ہمراہ لیا نوشاد جادو کے ہمراہ آئینہ اندام کے پاس چلے تھوڑی دیر میں نوشاد جادو آئینہ اندام کے مکان پر آ کے پہونچا آئینہ اندام نے دربانوں سے کہدیا تھا کہ اگر نوشاد جادو بزرگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئے تو اُسکو مانع نہو ایسا نہو کوئی بات اُن لوگوں کے خلاف ہو دربان اُسکو آتے ہوئے دیکھکر خاموش ہو رہے روکا ہی نہیں نوشاد جادو مع چاروں ساحروں کے اندر آیا آئینہ اندام جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی اُن لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس بلایا سب ساحر اُسکے پاس گئے آئینہ اندام جادو نے سب کو اپنے پاس بٹھایا اُنسے حقیقت خاص دریافت کرنا شروع کی پہلے آلام جادو نے کہا یا خداوند ہمارے بزرگان دین ایک کتبہ ہمارے سپرد کر گئے تھے اور کہا تھا کہ جب خداوند آئینہ اندام جادو کا زمانہ خدائی ہوگا اُسوقت ایک مسلمان برائے فتاحی طلسم آئیگا اور طلسم کے بہت سے مراحل اُس کے ہاتھ سے فتح ہونگے اُسوقت تم لوگوں کو اُٹھانا پڑیگا جب تم آئینہ اندام جادو کی خدمت میں جانا تو یہ کتبہ اُنکو دکھانا یہ کہکے اپنے بازوؤں سے ایک تعویذ کھولا اُسمیں سے ایک کاغذ نکال کر آئینہ اندام جادو کو دیا آئینہ اندام نے اُس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ اے خداوند آئینہ اندام جادو آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم کی تمام ہوئی اور بدیع الملک اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی ہے اُس سے اگر کوئی مخالف ہوگا جو مقابلہ کریگا وہ مارا جائیگا بہتر یہ ہے کہ اب چولا تبدیل کر کے اُس طلسم کو خود تباہ کر دو آئینہ اندام جادو نے جو یہ کتبہ دیکھا بہت گھبرایا کہا ایسی ایسی تحریریں بہت سی میرے پاس موجود ہیں مگر میں نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے کسی کی مجال نہیں جو اس طلسم کو فتح کر سکے یہ طلسم ہمیشہ رہیگا ہاں طلسم قدیم جو ہے وہ البتہ ٹوٹ جائیگا ورنہ میرا بنایا ہوا طلسم ہمیشہ برقرار رہیگا آلام جادو نے کہا یہ میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے آئینہ اندام نے کہا میں نے اس طلسم کو اپنا جائے قرار بنایا ہے اسوجہ سے اسکو بھی زوال نہیں ہو سکتا ہے آئینہ اندام اور اُن ساحروں میں یہ گفتگو ہوتی رہی نوشاد جادو نے کہا اب مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اور لوگوں کو جاکر اپنے ساتھ لے آؤں آئینہ اندام نے کہا ضرور جاؤ سب کو لے آؤ نوشاد جادو وہاں سے روانہ ہوا جن جن لوگوں کو ہوشیار کر آیا تھا اُنھیں اپنے ہمراہ لیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد آئینہ اندام جادو کے پاس سب ساحروں کو اپنے ہمراہ لایا آئینہ اندام کو سب گمراہوں نے سجدہ کیا کہا یا خداوند ایک مدت دراز کے بعد آپ کے جمال باکمال کی زیارت ہم لوگوں کو نصیب ہوئی پھر آئینہ اندام نے کہا قدرت نے تمہارے درجے بہت بڑھائے ہیں اور اب تمہارے واسطے وہ وہ باتیں مجوّز کی گئی ہیں کہ تم قصر جنت میں جا کے رہوگے اور شب و روز فرشتے تمہاری خدمت کے واسطے معین کیے گئے پچھلے ساحروں نے کہا یا خداوند ہم دو سو برس سے آپ کی

عبادت کرتے تھے آج اسکا ثمرہ ہمارے ہاتھ آیا آئینہ اندام نے کہا مگر ایک کام کا صلہ تم سے
بیان کیا گیا ہے یہ نہ جاننا کہ یہ درجے بلا مشقت تمھیں حاصل ہونگے ساحروں نے کہا یا خداوند
ہم بسر و چشم حاضر ہیں جو آپ ہم سے فرمایئے گا ہم بجا لاوینگے آئینہ اندام نے کہا ایک شخص مسلمان
اس طلسم میں براہ سے محتاجی طلسم آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس طلسم کو فتح کرلے قدرت کو اسکی خاطر کی
منظور ہے اس سبب سے زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتے ہیں اُسنے بعض بعض ساحروں کو زیر بھی کیا
ہے تمھیں اسواسطے بلایا ہے کہ سب ملکر جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ سب نے
کہا خداوند آپ نے یہ کیا بڑی بات فرمائی جسوقت حکم ہوگا اُسکو گرفتار کردینگے آئینہ اندام جادو
نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ بالکل قدرت کو ناپسند ہے اس سبب سے بہت سے ساحروں
اُسکے ہاتھ سے زیر کرادیا اب تم لوگ یہ بات نہ کہنا اسوقت قدرت نے خطا معاف کردی سب ہاتھ
باندھنے لگے آئینہ اندام جادو نے ایک رقعہ اشراق جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے
اشراق جادو تجھے لازم ہے کہ بہت جلد میرے پاس آ کر قریب ایک ہزار کے بزرگان دین یہاں جمع ہیں
ان سب کی زیارت تجھپر واجب ہے اور جب میرے پاس آئیگا تو میں اور کچھ امور ضروری بھی تجھ سے
بیان کرونگا یہ رقعہ لکھکر ایک ساحر کو دیا وہ اشراق جادو کے پاس لیگیا اشراق جادو اُس رقعہ کے
پڑھتے ہی اُٹھا اپنے تخت سحر پر بیٹھ کے آئینہ اندام جادو کے مکان پر آیا اُسکی اطلاع ہرکاروں نے
کی آئینہ اندام نے اُسکو اپنے پاس بلالیا جیسے ہی اشراق جادو اندر گیا پہلے تو اُس نے آئینہ اندام
کو سجدہ کیا پھر ہر ایک ساحر کے پاؤں چومے آئینہ اندام جادو نے اُسکو بھی اپنے پاس
بٹھایا اشراق جادو نے کہا اب قدرت کو غصہ آیا اور طلسم کشا کے گرفتار کرلینے کی تدبیر
فرمائی آئینہ اندام نے کہا ہمارے یہاں نصف لشکر کو حکم دو کہ وہ لوگ تیار رہیں کل یہاں سے
سب روانہ ہوجاوینگے اب طلسم کشا کو حقیقت مقابلہ معلوم ہوگی اشراق جادو نے کہا اور جو کچھ
آپ کو فرمانا منظور ہو مجھ سے کہدیجیے میں ایک ہی بار سب انتظام کرلوں آئینہ اندام نے کہا
سوائے اسکے اور کوئی دوسرا کام نہیں ہے میرے لشکر میں جاکر کہدو کہ نصف لشکر سامان سفر کا ٹھیک
درست کرے کہ یہ لوگ زیادہ لہو و لعب میں رہنا پسند نہیں کرتے اشراق جادو نے کہا یا خداوند
نصف لشکر اگر آپ کا سامان سفر درست کرکے طلسم کشا کے مقابلے کے واسطے جائیگا تو کس میدان
میں لشکر مقیم ہوگا ایسا وسیع میدان کہاں ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جس طرح ممکن ہو اس
کام کو حسن انتظام انجام دو یہاں سے لشکر روانہ ہوجائے اگر وہاں قیام کرنے کی جگہ نہ ملے گی
لوگ واپس آئینگے طلسم کشا کو لشکر دیکھکر ہیبت تو ہوگی اشراق جادو وہاں سے اُٹھا لشکر
آئینہ اندام کی طرف چلا کنا ظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ طلسم کی زمین کے نیچے بھی آبادی تھی
اور وہاں لشکر آئینہ اندام کا رہتا تھا طلسم کو آئینہ اندام نے بزور سحر معلق بنایا تھا اُس کا مفصل
ذکر انشاء اللہ تعالے کسی مقام پر کیا جائیگا کہ ناظرین بہت خوش ہونگے جب اشراق جادو
راہ تہ خانہ طلسم تلاش کرکے تہ خانۂ طلسم میں داخل ہوا تو مالک لشکر جنود جادو تھا اُسکے
مکان پر اشراق جادو گیا جنود جادو کو لوگوں نے خبر پہنچائی کہ بادشاہ طلسم آیا ہے جنود جادو

اپنے مکان سے نکلا برائے استقبال آیا بڑے اعزاز سے اشراق جادو کو لے گیا اپنے مکان میں
لیجا کر تخت مرصع کار پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ آج قدم رنجہ فرمانے کا کیا سبب ہوا اشراق جادو نے
کہا خداوند نے حکم دیا ہے کہ آج ہی نصف لشکر تیار ہو کر باہر آئے اور کل یہاں سے روانہ ہو جائے
جنود جادو نے کہا طلسم کے اوپر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں نصف لشکر رہ سکے اشراق جادو نے
کہا ہمیں خداوند کے حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے خداوند کوئی بات پیدا کر دینگے جنود جادو نے
کہا میں ابھی افسران لشکر کو اطلاع دیتا ہوں اور اُن لوگوں کو تیاری میں بھی کچھ دیر نہ ہوگی یہ کہکے
اُسنے چند ساحروں کو بلایا کہا جا کر رسالداروں کو اطلاع دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں کل کے
روز یہاں سے سفر کرنا ہوگا مگر کل رسالداروں کے پاس نہ جانا جن کے نام تمھے بتائے جائیں
اُنھے جا کر اطلاع کر دو ساحروں نے کہا ہم ابھی جائیں گے اطلاع کر کے واپس آئیں گے جنود جادو
نے چند رسالداروں کے نام بتائے ساحر نامے لیکر روانہ ہوئے اور اُنکے مکان پہنچے سب کو
اطلاع دی رسالوں میں تیاریاں ہونے لگیں شب بھر اسنے اشراق جادو کو اپنے یہاں مہمان
رکھا صبح کو اشراق جادو نے اُس سے کہا کہ اب میں یہاں رہنا مناسب نہیں جانتا ہوں اگر
لشکر تیار ہو تو ہمارے ساتھ کر دو تاکہ ہم اب رخصت ہوں جنود جادو نے کہا لشکر تیار ہے آپ تشریف
لیجائیے اشراق جادو اٹھا جنود جادو بھی اُسکے ہمراہ ہوا اور ساحروں کو اپنے ہمراہ لیا [illegible]
لشکروں میں روانہ کیا سب کو اطلاع دی کہ سب لوگ باہر چلیں شہنشاہ اشراق سب کے بعد
تشریف لیجائینگے یہ خبر جو رسالوں میں ہوئی لشکر نکلنے لگا دوپہر تک لشکر جاتا رہا جب سب لشکر گذر گیا
تو اشراق جادو وہاں سے نکلا اپنے مکان کی طرف چلا یہاں آئینہ اندام جادو کے
ہرکارے اس خبر کے واسطے موجود تھے اُنھوں نے اُسی وقت جا کر آئینہ اندام جادو کو خبر دی
کہ لشکرگاہ سے لشکر آ رہا ہے تمام طلسم میں فوجیں پھیل گئی ہیں صحراؤں میں لوگ نکل گئے ہیں لشکر سلوان
وغیرہ ساحران کی وجہ سے کہیں جگہ نہیں ہے آئینہ اندام نے اُن ساحروں کو طلب کیا جو زمین
سے اُٹھ کے آئے تھے جب وہ ساحر آئینہ اندام کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا اب آپ
لوگ اس لشکر کے سپہ سالار مقرر کیے جاتے ہیں اور آپ لوگوں کے افسر آلام جادو اور شب تاب
جادو اور اندام جادو اور اوسان جادو ہیں لشکر آپ کے حکم کی تعمیل کریگا اور آپ کو ان
چاروں صاحبوں کے احکام قبول کرنا پڑینگے سبھوں نے کہا ہم بسر و چشم انکے احکام کی تعمیل
کرینگے آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا انکے بعد فوج کے افسروں کو طلب کیا
فوج کے افسر جو آئے جگہ نہ ملی تین مرتبہ کئی کئی ہزار افسر اسکے سامنے آئے آئینہ اندام نے
سب سے کہا کہ تم سب لوگوں کو بزرگان دین کے احکام کی تعمیل کرنا ہوگی جو انکی خلاف مرضی
کریگا قدرت اسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیگی سب افسروں نے کہا ہم بسر و چشم انکا حکم مانینگے
ان سب کے بعد فانوس جادو کو بلایا اور آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو
اور اوسان جادو کو بھی طلب کیا جب یہ پانچوں ساحر آئے آئینہ اندام جادو نے
آلام جادو وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ فانوس جادو کی راے کے خلاف مرضی کوئی بات

نہ کیجیے گا ان لوگوں نے بھی منظور کیا آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا یہ سب بدیع الملک نوجوان سے مقابلے کے واسطے روانہ ہوئے گر ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ بدیع الملک نوجوان سے مہلت لے چکا تو اسنے سیراب جادو سے کہا میں نے طلسم کشا سے دو ہفتے کی مہلت لی ہے اب طلسم کشا دو ہفتے تک غافل رہیگا اگر اس عرصہ میں کسی وقت ایسا موقع ملجاے کہ میں طلسم کشا کی بارگاہ میں جاؤں اور اسکو غافل پاؤں تو تحفہ جات اسکے اپنے قبضہ میں کرون پھر فانوس جادو کو بلا کر اسکو گرفتار کرا دون سیراب جادو نے کہا میرے نزدیک یہ مناسب نہیں ہے آپ کے ہمراہ جو جو ساحر آئے تھے انکا انجام آپ نے دیکھا اسی کے واسطے وہ لوگ بھی گئے تھے مگر کوئی کامیاب ہو کر وہاں سے نہ پلٹا سب اسیر ہوئے اسی سبب سے آپ کا بھی جانا میں مناسب نہیں جانتا سیراب جادو کو طاغوت جادو نے جواب دیا کہ اگر میں اس قسم کے خوف اپنے دل میں رکھوں تو خداوند کے احکام کی تعمیل مجھ سے نہ ہو سکے میں ضرور ایک روز وقت پا کر جاؤنگا گر بن پڑا تو تحفہ جات طلسم کشا ضرور لاؤنگا سیراب جادو نے کہا آپ کو ہر طرح کا اختیار ہے میں مانع نہیں ہو سکتا طاغوت جادو اسوقت تو خاموش ہو رہا القصہ نصف شب گذرنے کے بعد طاغوت جادو بصورت مبدل وہاں سے چلا بدیع الملک کے لشکر میں داخل ہوا بدیع الملک نوجوان کے قریب آیا سحر کر کے غرق زمین ہوا نقب سے لگاتا ہوا بارگاہ کے اندر پہونچا شاہزادہ اسوقت آرام فرما رہا تھا طاغوت جادو قریب آیا رعب بدیع الملک نوجوان اسپر غالب ہوا پاؤں تھرائے مسہری پر گرا بدیع الملک نوجوان کی آنکھ کھلی نعرہ کر کے اٹھے طاغوت جادو نے چاہا کہ پھر سحر کر کے غرق زمین ہو جاؤں لیکن بدیع الملک نامدار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا مر کر زمین پر گرا [illegible] اسکی لاش جلنے لگی جب لاش جلکر خاک ہو گئی تو آواز آئی کشتی مرا نام من طاغوت جادو [illegible] یہ سنکر سومنات جادو اور کذاب جادو اور فرجام جادو وغیرہ بارگاہ بدیع الملک کے اندر آئے دیکھا راکھ کا ڈھیر ہے بدیع الملک نامدار مسہری پر بیٹھے ہیں سومنات جادو نے عرض کی اے آقاے نامدار یہ کیا واقعہ گذرا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار یہ تحفہ جات لینے کو آیا ہوگا [illegible] کہ آپ بیدار ہو گئے ورنہ کل تحفہ جات لیجاتا تو بڑا غضب ہو جاتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا ہر حال میں حافظ و نگہبان رہتا ہے جسقدر رات باقی تھی جاگ کے بسر کی جب وقت صبح قریب آیا بدیع الملک نامدار سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کیا بعد فراغ نماز شاہزادے نے سومنات جادو سے کہا کہ اب سیراب جادو باقی ہے نہیں معلوم اسکا کیا ارادہ ہو اگر ارادہ جنگ کریگا تو سامان جنگ درست کر کے لڑیگا ابھی دو ہفتے باقی ہیں یہاں دو ہفتے کا بسر ہونا مشکل ہے مناسب یہ ہے کہ براے شکار جائیں طبیعت بہلائیں

جب زمانہ جنگ قریب ہوگا واپس آئینگے سومنات جادو نے عرض کی بہت مناسب ہے آپ برائے شکار تشریف لیجلیں بدیع الملک نے اُسی وقت سامان سفر کا حکم دیا چند آدمی مع خواجہ کے لیکر برائے شکار روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر آئے گا

اب کیفیت سیر اب جادو کی عرض کی جاتی ہے

یہان طاغوت جادو کے قتل ہو جانے کی خبر سیر اب جادو کو جو معلوم ہوئی اسکو اسقدر جب خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنے لشکر والون سے کہا کہ مین یہان طاغوت جادو کے سبب سے مقیم تھا اور وہی انتظام جنگ کرتے تھے انکو طلسم کشا نے قتل کیا اب میرا ٹھہرنا بالکل بیکار ہے مین آج طلسم کشا کو ایک خط اطلاعاً بھیجتا ہون کہ مین برائے جنگ یہان مقیم نہ تھا بلکہ طاغوت جادو کے سبب سے یہان رہتا تھا اب وہ قتل ہوا مین لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس جاتا ہون اگر خداوند مجھسے مقابلہ کرنے کو فرمائینگے تو مین پھر سامان جنگ درست کرکے مقابلے کیواسطے آؤنگا اگر وہ نفرمائینگے تو اُنہین اختیار ہے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے سیر اب جادو نے اسی مضمون کا نامہ لکھا ساحر کو دیا ساحر لشکر بدیع الملک نامدار مین نامہ لے کر آیا یہان شاہزادے کو نہ پایا واپس گیا نامہ سیر اب جادو کو دیا کہا بدیع الملک برائے شکار گئے ہین سیر اب جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے تم سب لوگ سامان سفر درست کرو مین خداوند کی خدمت مین چلونگا اہالیان فوج نے اسی روز سامان سفر درست کیا دوسرے روز سیر اب جادو وہان سے روانہ ہوا سومنات جادو نے اسکو روکنا مناسب نجانا قنداب جادو نے کہا کہ اگر اسکو روک کے قتل بھی کرینگے تو آقائے نامدار کے خلاف ہوگا کیونکہ آقائے نامدار فراری کا روکنا بعض اوقات بُرا جانتے ہین سومنات جادو نے کہا میری بھی یہی راے ہے سیر اب جادو سے کسی نے جانے کی نسبت کچھ نہ کہا جب یہ وہان سے مع لشکر جاچکا تو قنداب جادو نے کہا اب اگر مناسب وقت ہو تو ہم بھی آقائے نامدار سے جاملین اور آگے بڑھین یہ سنکر سومنات جادو نے کہا اس بات کو سب ساحران جلیل سے بیان کرو اگر سب کی راے ہو تو یہان قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے آقائے نامدار کسی صحرا مین مصروف شکار ہونگے ہرکارے روانہ کر دیے جائین خبر معلوم ہو جائیگی قنداب جادو نے سب ساحرون کو بدیع الملک نامدار کی بارگاہ مین جمع کیا اور سبھون سے کہا کہ اب سیر اب جادو بھی بھاگ گیا آقائے نامدار خصوصاً اسی کی وجہ سے یہان مقیم تھے اب کوئی ضرورت ٹھہرنے کی نہین ہے اپنے آقائے نامدار کے پاس چلین اور عرض کرین کہ اب تلاش لوح مین تشریف لے چلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہے وہ ضرور بالضرور تشریف لیچلین گے اور اگر انہین اس امر کی اطلاع نہوگی تو کیا عجب ہے جو خلاف مزاج مبارک ہو سب ساحرون کی راے ہوئی کہ آقائے نامدار کی خدمت مین چلنا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے کہا پہلے ہرکارونکو خبر کے واسطے بھیجنا چاہیے تاکہ جس جگہ آقائے نامدار فروکش ہون حال معلوم ہو جائے اُسی طرف چلین سب نے اُس راے کو بہت پسند کیا دوسرے روز قنداب جادو نے ہرکارون کو روانہ کیا ساحر چار جانب تلاش بدیع الملک نامدار مین روانہ ہوئے کہ کیفیت انکی وقت پر

معرض تحریر میں آئے گی

اب کچھ حال لشکر آئینہ اندام جادو کا عرض کیا جاتا ہے

غرض یہ لوگ جو آئینہ اندام جادو کے مکان سے چلے تیسرے روز ایک میدان میں پہونچے فانوس جادو نے آلام جادو سے کہا کہ آج یہاں قیام کرنا بہت اچھا ہے یقین ہے ابھی تک لشکر خاص شہر میں موجود ہے آلام جادو نے ان ساحروں سے کہا جو آئینہ پرست تھے اُن لوگوں نے لشکر کو ٹھہرنے کے واسطے اطلاع دی اُسی وقت بارگاہیں استادہ ہونے لگیں فانوس جادو کی بارگاہ سب سے پہلے استادہ کی گئی یہ اپنی بارگاہ میں داخل ہوا آلام جادو اسکی بارگاہ میں مع اپنے ہمراہیوں کے آیا فانوس جادو نے کہا یقین ہے دو روز کے بعد طلسم کشا کے لشکر تک پہونچیں وہاں طاغوت جادو کی عجیب کیفیت ہوگی ہر وقت اُسے میرا خیال ہوگا میں نے دو دن کا وعدہ کیا ہے یقین ہے وہ زیادہ گھبرائے اور وہاں قرار نہ کرے آلام جادو نے جواب دیا کہ طاغوت جادو کون شخص ہے فانوس جادو نے سب کیفیت طاغوت جادو کی بیان کی آلام جادو نے کہا اسوقت آپ صحرا کو تشریف لے چلیں تو بہت مناسب ہے فانوس جادو نے جانا کہ اس وقت اسکا دل گھبراتا ہے کیا مضائقہ ہے تھوڑی دیر تفریح ہو جائیگی یہ سوچ کے فانوس جادو اٹھا آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو اسکے ہمراہ ہوئے فانوس جادو صحرا کی کیفیت دیکھتا ہوا چلا قریب نصف کوس کے راہ طے کی تھی کہ فانوس جادو کو ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا فانوس جادو نے آلام جادو سے کہا کسی صید افگن نے اسکو نشانہ کیا مگر یہ بھاگ کے نکل آیا اب گر جائیگا آلام جادو نے جادو کے زور سے اُس آہوے تیر خوردہ کو روک دیا فانوس جادو آگے بڑھا چاہتا ہے کہ ہرن کو اٹھائے کہ گھوڑے کے سموں کی صدا کان میں آئی فانوس جادو نے سر اٹھا کے دیکھا کہ سامنے سے ایک جوان صاحب شوکت و شان آتا ہے فانوس جادو نے چہرہ زیبا جو اُس جوان کا دیکھا دل میں خیال کیا کہ یہ صورت زیبا کہیں اور بھی دیکھی ہے فانوس جادو تو اس خیال میں تھا اُس جوان نے دور سے نعرہ کیا خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا ہم اسکے تعاقب میں بہت دور سے آتے ہیں فانوس جادو نے کہا اے جوان بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو مجھ سے ایسی باتیں کرتا ہے کیا کہوں کہ میں کون ہوں اُس جوان نے کہا ہم آپ کو خوب جانتے ہیں مگر اب اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا فانوس جادو تو سحر کے غرور میں بھرا ہوا تھا اُسنے اُس آہو پر ہاتھ ڈال دیا اُس جوان کے ہاتھ میں کمان تھی ترکش سے تیر نکال کر فانوس جادو کی طرف پھینکا تیر فانوس جادو کی پیشانی پر آکے پڑا فانوس جادو کی شمع حیات گل ہوئی زمین پر گر کر تڑپنے لگا بہت کچھ سحر کیا مگر اُس جوان پر سحر نے بالکل اثر نہ کیا مگر آلام جادو نے جو فانوس جادو کے کراہنے کی آواز سنی یہ حصینٹ کے قریب پہونچا دیکھا فانوس جادو زمین پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے آلام جادو نے نگاہ اٹھا کے دیکھا ایک جوان سامنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا بنگاہ غیظ اسکی طرف دیکھ رہا ہے آلام جادو نے شب تاب جادو کو آواز دی شب تاب

اُسکے قریب آیا اُسنے کہا فانوس جادو کو تم اُٹھا لیجاؤ مین اس جوان سے پوچھون کہ تو نے فانوس جادو کو تیر کیون مارا دیکھون یہ کیا بتاتا ہے شب تاب جادو فانوس کے قریب آیا چاہتا تھا کہ اُسکو اُٹھائے کہ فانوس نے تڑپ کے جان دی اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آئین سنگباری برف باری ہوئی ایک آواز عرصہ دراز کے بعد آئی کشتی مرا نام من فانوس جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی دفع ہوئی آلام جادو نے دیکھا وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہے یہ کیفیت دیکھکر آلام جادو نے کہا اے جوان اسکو کس نے تیر مارا اُس جوان نے کہا مین نے اسکو قتل کیا آلام جادو نے کہا تو کون ہے جوان نے کہا میرا نام بدیع الملک ہے آلام جادو نے یہ نام سُنکے سحر کیا چند تیر آتشین بدیع الملک کی طرف پڑھکر مارے مگر تیر زمین پر گر پڑے بدیع الملک نوجوان نے ایک تیر چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے اسکی طرف پھینکا اُسنے سحر کیا تیر جلگیا بدیع الملک کو غصہ آیا مرکب سے اُترکے اُسکے قریب آئے اُسنے بہت کچھ سحر کرکے روکا مگر بدیع الملک نامدار پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادہ بدیع الملک نے آلام جادو کے قریب پہونچکے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ سر اسکا اُڑگیا مرکے زمین پر گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من آلام جادو بود اس آواز کے آتے ہی شب تاب جادو آگے بڑھا اور ساحر جو اُسکے ساتھ کے دور کھڑے تھے اس آواز کو سنکر قریب آئے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا سحر کرنا شروع کیا شاہزادے نے تلوار میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا پہلے شب تاب جادو کو واصل جہنم کیا اسکے بعد اندام جادو قتل ہوا پھر اوسان جادو مارا گیا اور دو تین ساحر جو اُنکے ہمراہ آئے تھے سب قتل ہوئے اُنکے مرنے سے جو شور برپا ہوا اور سب کی لاشین جلنے لگین یہ خبر کسی طرح سے شہر آئینہ اندام مین پہونچی کہ ایک جوان نے کئی ساحرون کو قتل کیا جو لوگ سالار لشکر تھے اُنھون نے یہ خبر اُن لوگون کو پہونچائی جو بزرگان دین آئینہ پرست مشہور تھے وہ اس خبر کو سنکر بہت حیران و پریشان ہوئے آپسمین کہنے لگے کون ساحر تھے جو قتل ہوئے بعض نے کہا چلکر آلام جادو کو اطلاع دینا چاہیے یہ سوچ کر سب آلام جادو کی طرف روانہ ہوئے اُسکی بارگاہ مین جو آئے کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ شب تاب جادو کی بارگاہ مین گیا ہوگا وہان آئے وہان بھی کسی کو نہ پایا اندام جادو کی بارگاہ مین آئے یہان بھی کسیکو نہ پایا اوسان جادو کی بارگاہ مین جاکر دیکھا وہان بھی کوئی نہ ملا جب چارون ساحرون کی بارگاہ مین دیکھ چکے تو سب فانوس جادو کی بارگاہ کیطرف چلے بارگاہ مین آکے دیکھا یہان فانوس جادو کو بھی نہ پایا لوگون نے دریافت کیا تو حال معلوم ہوا کہ سب لوگ صحرا مین برائے سیر گئے ہین اُن لوگون نے جو یہ خبر سُنی کہ سب واسطے سیر کے صحرا مین گئے ہین سب کو یہی خیال گذرا کہ وہان آپسمین کسی بات پر بحث ہوئی ہوگی ایک نے دوسرے کو قتل کیا یہ سوچ کے سب اُسطرف روانہ ہوئے جب وہان پہونچے جہان لاشین ساحرون کی پڑی تھین سب کو مردہ دیکھا ان لوگون کے حواس باختہ ہوئے دیکھا ایک جوان باشوکت و شان سامنے بیٹھا ہوا ایک ہرن کو صاف کر رہا ہے مرکب اُسکے عقب مین کھڑا ہے اُن ساحرون نے کہا اے جوان ان لوگون کو کس نے قتل کیا اس جوان نے جواب دیا ان لوگون کو ہم نے

قتل کیا ہے ساحرون نے کہا اے شخص تو بڑا نڈر ہے اگر تو نے قتل ہی کیا تھا تو اسوقت ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے تیری بھی قضا آئی ہے یہ سنکے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا یہان بدیع الملک نامدار سو کوکب ماننے ہین تلوار کھینچ کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا ان لوگون کے مرنے کے بعد جو آوازین بلند ہوئین لشکر مین اور لوگون نے سنین سب مسلح و مکمل ہو کر آ پڑے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا شاہزادہ بھی دلیرانہ دفاع کرنے لگا دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی ساحرون نے کہا جلد روشنی کا سامان کرو ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ طلسم کشا ہے اسکو گرفتار کرو اے غضب کیا اسوقت ان ساحرون کو قتل کیا ہے جو کل ساحری سے تھے خبردار اسکو ہرگز نجانے دینا گرفتار کر لینا اسی وقت روشنی کا انتظام ہوا بدیع الملک نے تنہا ہزارون ساحرون کو قتل کر کے میدان مین انبار لگا دیا صبح تک جنگ کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا شاہزادے کو طاقت جنگ باقی نہ رہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا زخم بھی کثرت سے تھے شاہزادہ اسقدر لوگون سے جنگ بھی اتنے عرصہ تک کر چکا تھا ہاتھ تھکنے لگا اسی ہنگام مین ایک ساحر نے پس پشت آ کر گرز کا وار کیا شاہزادے کا سر زخمی ہوا بدیع الملک نے دونون ہاتھ گھوڑے کی گردن مین ڈال دیئے آہستہ سے کہا اے مرکب تیز خیال تیرے سوار پر وقت تنگ ہے اگر ہو سکے تو نکل گھوڑے نے دیکھا کہ میرے آقا پر وقت تنگ ہے صفون کو درہم برہم کر کے نکلا ساحر چارون طرف دیکھتے رہے بدیع الملک کا پتہ نہ پایا سب نے کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا کا کوئی مددگار اسکو نکال لے گیا ورنہ ہم اسکا کام تمام کر چکے تھے تلاش کرو اسی صحرا مین کہین ہوگا ساحرون نے اس صحرا مین بہت ڈھونڈھا مگر کہین بدیع الملک نامدار کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کے سب ساحر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے انکا ذکر انکے وقت پر ہوگا

اب کیفیت اُن ہرکارون کی عرض کی جاتی ہے کہ جو قند اب جادو نے بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین روانہ کیے تھے

وہ ہرکارے ایک روز تک چارون طرف تلاش کرتے رہے جب کہین پتہ نہ پایا مجبور ہو کے واپس ہوئے قند اب جادو کے پاس آئے کہا ہمنے چارون طرف آقائے نامدار کو تلاش کیا مگر کہین نام ونشان تک ملنا نہ پایا [illegible] ہو کے واپس آئے قند اب جادو نے کہا کل مین خود تلاش مین جاؤنگا ضرور پتہ لگاؤنگا سومنات جادو نے کہا مین بھی ایک سمت تلاش کرونگا فرجام جادو نے کہا مین بھی ایک سمت برائے تلاش جاؤنگا قرطاس جادو نے بھی ایک طرف جانے کا ارادہ کیا اسی طرح ہر ایک ساحر جانے پر آمادہ ہوا قند اب جادو نے کہا سب لوگون کا جانا اچھا نہین ہے بعض یہان رہین لشکر کی محافظت کرین بعض لوگ تلاش کو جائین سومنات جادو نے کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہے غرض برائے تلاش چار آدمی مقرر ہوئے سومنات جادو اور قند اب جادو اور فرجام جادو [illegible] قرطاس جادو باقی سب ساحرون کو برائے حفاظت لشکر

چھوڑا دوسرے روز یہ چاروں ساحر روانہ ہوئے سوفتات جادو بہت دور گیا لیکن بدیع الملک نامدار کا پتہ نہ پایا فرجام جادو بھی بہت دور تک گیا اسکو بھی کہین بدیع الملک کا پتہ مطلق نملا قرطاس جادو بھی دور دور گیا اسکو بھی کہین پتہ نہ ملا مگر قنداب جادو جو برائے تلاش روانہ ہوا ایک سمت نکلگیا جب دن قلیل باقی رہا تھک کے ایک درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا تھا دلمین خیال کر رہا تھا کہ نہین معلوم آقائے نامدار کس طرف تشریف لیگئے ہین جو انکا پتہ نہین معلوم ہوتا اسی فکرمین تھا کہ سامنے سے گرد اڑی قنداب جادو اسطرف بڑھا جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا قنداب جادو نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آتے ہین قنداب جادو خوش ہوگیا خواجہ عمرو کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ عمرو نے جواب سلام دے کر کہا اے قنداب جادو تم اس صحرائے ہولناک مین کس کام کے واسطے آئے قنداب جادو نے عرض کی اے خواجہ مین اسلیئے یہان آیا تھا کہ آقائے نامدار کی قدمبوسی حاصل کرتا اور یہ بھی عرض کرتا کہ سیراب جادو اپنا لشکر لیکر چلا گیا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے بہتر ہے اب تلاش نوح مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو بدیع الملک کا پتہ نہین ہے ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہم لوگون سے جہان تک ساتھ دیا گیا ہمراہ رہے جب سخت مجبور ہوئے تھک کے رہ گئے کیا کرتے پھر جو برائے تلاش گئے شاہزادہ بدیع الملک کا پتہ نہ پایا اُس روز سے اسوقت تک تلاش کر رہے ہین مگر ابھی تک نشان نہین معلوم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا خواجہ یہ تو آپ نے عجیب خبر سنائی آپ تو لشکر مین تشریف لے چلیے اور لشکر کو ہمراہ لے کر آقائے نامدار کی تلاش مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر کو وہین مقیم رہنے دو شاید بدیع الملک واپس ہو کر لشکر کیطرف آئین اور وہان لشکر کو نہ پائین تو پھر وہ بہت ہی پریشان ہونگے اور ہم لوگون کی تلاش مین تنہا نہین معلوم کہان کہان جائینگے اس سے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر وہین رہے ہم لوگ بدیع الملک کو تلاش کرین لشکر سے ساحر روزمرہ خبر بھی پہونچاتے رہین قنداب جادو نے کہا آپ لشکر مین تشریف لے چلیں تو سب کو سب ساحر وہان آجائینگے اُنسے یہ فرما دیجیے گا آپ کا فرمانا سب بسر و چشم قبول کرینگے خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مین خود بھی لشکر کیطرف آنے والا تھا قنداب جادو نے کہا آپ یہان قیام نفرمایئے تشریف لے چلیے خواجہ عمرو اُسکے قنداب جادو کے ہمراہ لشکر مین تشریف لائے یہان سب ساحر بھی آچکے تھے لوگون نے خواجہ عمرو کو جو قنداب جادو کے ہمراہ آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ نہین معلوم کیا بات ہے جو آقائے نامدار اب تک نہین آئے ہین یہ سوچ کے سب خواجہ کے پاس آئے قنداب جادو سے بعض لوگون نے دریافت کیا کہ آقائے نامدار کہان ہین قنداب جادو نے کہا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سنکر قنداب جادو خواجہ عمرو کو بدیع الملک کی بارگاہ مین لایا سب ساحرون کو جمع کیا خواجہ عمرو سے کہا اے خواجہ جو کچھ آپ کو فرمانا ہو فرمایئے سب لوگ بموجب آپ کے ارشاد کے عمل مین لاوینگے خواجہ عمرو نے کہا بدیع الملک نے ایک آہوے صحرائی کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا وہ ہرن نہین معلوم

اسطرف چلا گیا ہم لوگون نے بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک کا پتہ نہ ملا اور جو جو لوگ ہمراہ تھے انکا بھی ساتھ چھوٹا جب کوئی ہمراہ نرہا مین مجبور ہوکے تنہا ایک صحرا کی طرف چلا وہان قنداب جادو سے ملاقات ہوئی مین نے لشکر مین واپس آنا مناسب جانا اب مین چاہتا ہون کہ نایاب جادو لشکر کی نگرانی کے واسطے رہین باقی جسقدر ساحران نامی ہین شاہزادہ بدیع الملک کی تلاش مین جائین اور لشکر سے ہر ایک کے پاس ہرکارے پہونچتے رہین اور سب اپنے اپنے ارادہ سے نایاب جادو کو اطلاع دیتے رہین اور نایاب جادو لشکر کے حال اور یہان کے حالات جدیدہ سے مطلع کرتے رہین اگر شاہزادہ یہان آجائے تو ہم لوگ واپس آئین یا کوئی اور بات کسی قسم کی یہان پیدا ہو تو ہم اسکا بندوبست کرنے کو واپس آئین سب نے منظور کیا خواجہ عمرو نے کہا صرف آج اور اس لشکر مین آپ لوگ رہین کل علے الصباح سے سب روانہ ہوجائین سب نے اس بات کو بھی قبول کیا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی خواجہ نے حسب معمول دربار برخاست کیا آپ بدیع الملک کی بارگاہ مین رہے اور سب ساحر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے جسقدر رات باقی تھی سب نے عجیب کیفیت مین بسر کی فراق بدیع الملک سب کے دلون پر شاق تھا ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ جلد سحر ہو شاہزادے کی تلاش مین جائین پتہ لگائین اسی خیال مین ہر ایک بستر خواب پر کروٹین لے رہا تھا کسی پہلو نیند نہ آتی تھی جب رات گذری اور سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا ہر ایک اپنے اپنے بستر خواب سے اٹھا خدا کی یاد مین مصروف ہوا جب یاد الٰہی سے فراغت حاصل ہوئی سب لوگ خواجہ عمرو کے پاس آئے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو تم کس طرف جانا چاہتے ہو قنداب جادو نے عرض کی جس طرف آپ حکم فرمائین خواجہ عمرو نے قنداب جادو کو جانب مشرق روانہ کیا اور کہدیا کہ اس طرف جسقدر صحرا کوہ دریا باغ مکان پہاڑ جو ملے بدیع الملک نامدار کو ضرور بالضرور وہان تلاش کرنا قنداب نے عرض کی خواجہ آپکے فرمانے کی ضرورت نہین ہے مین شاہزادے کو بہت اچھی طرح تلاش کرونگا یہ کہکے قنداب جادو نے خواجہ عمرو کو سلام کیا اور جانب مشرق روانہ ہوا اسکے چلے جانے کے بعد خواجہ عمرو نے سومنات جادو سے کہا تم کس طرف جانا چاہتے ہو سومنات جادو نے عرض کی خواجہ جس طرف آپ فرمائین مین چلا جاؤن خواجہ عمرو نے کہا تم جانب مغرب جاؤ مگر جس طرح کہ مین نے قنداب جادو سے تلاش کرنے کو کہا ہے اسی صورت سے تم بھی تلاش کرنا سومنات جادو نے عرض کی خواجہ مین اس سے زیادہ تلاش کرونگا یہ کہکے سومنات جادو بھی جانب مغرب روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد خواجہ نے قرطاس جادو کو بلایا کہا اے قرطاس جادو تم جانب شمال جاؤ بدیع الملک کا پتہ لگاؤ قرطاس جادو جانب شمال روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد خواجہ عمرو نے فرجام جادو کو بلایا کہا اے فرجام جادو تم جانب جنوب روانہ ہو مگر جس طرح مین نے ان سے کہا ہے اسی طرح تم بھی تلاش کرنا فرجام جادو نے عرض کی خواجہ عمرو جیسا آپ نے فرمایا ہے انشاءاللہ تعالے اسی طرح تلاش کرونگا یہ کہکے فرجام جادو جانب جنوب روانہ ہوا جب یہ سب لوگ روانہ ہوچکے تو سب کے

[illegible] جب سب لوگون کو اس کیفیت مین چھوڑا کہ جہان ان سب کا
وقت پر معرض تحریر و تقریر مین آئیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی تحریر کرتا ہون

کہ جب مرکب شاہزادے کو لشکر ساحران سے لے نکلا قریب شام تا ام ایک صحرا مین پہونچا ایک درخت سایہ دار کے نیچے گیاہ سبز مانند فرش مخمل اگی تھی گھوڑا اس درخت کے قریب آیا تا سانی اپنی پشت سے بدیع الملک نامدار کو زمین پر ڈال دیا شاہزادہ بیہوش تھا گھوڑے نے اپنی پیٹھ سے جب زمین پر ڈالا پہلے بدیع الملک کو دیر تک سونگھا کیا چاہتا تھا کہ اپنے مالک کو ہوشیار کرے مگر اسوقت شاہزادہ فرط زخمداری سے بالکل بیہوش تھا اور زخمون سے خون اسقدر بہ گیا تھا کہ بدیع الملک مین طاقت حس و حرکت باقی نہ تھی گھوڑا چرنے لگا بدیع الملک زیر درخت عالم بیہوشی مین پڑے رہے گھوڑا لمحہ بھر چرتا تھا پھر اپنے مالک کے پاس آتا تھا دیکھ جاتا تھا شب ماہ سے جنگل نمونہ فردوس تھا عجب اس صحرا پر بہار تھی چاندنی عجب لطف دکھاتی تھی ایک جانب پانی جو پہاڑو سے گر کر جمع ہوا تھا لہرین لے رہا تھا قضائے کار ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو بادشاہ ایوان ہو اسوقت برائے تفریح اپنی خواصون کو ہمراہ لیکر نکلین اس صحرا کی طرف آئین صحرا کو جو [illegible] پایا تخت تھا چاندنی کی سیر کرنے لگین ایک خواص کی نگاہ جو مرکب بدیع الملک پر پڑی اُسنے ملکہ سے عرض کی کہ ملکہ ایک اسپ صبارفتار اس جنگل مین پھر رہا ہے مگر خون سے بھرا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے اُسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کر اسطرف چلا آیا مگر قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا کسی بادشاہ کی سواری کا ہے ہیکل جواہر نگار گردن مین پڑی ہے کلغی بھی نہایت عمدہ سر پر ہے اور سب زیور بھی مرصع کار پہنے ہوئے ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا ارے وہ مرکب کہان ہے ہم بھی دیکھین گے خواص نے ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا جس جگہ اسپ بدیع الملک کا کھڑا تھا وہان لائی عرض کی حضور ملاحظہ فرمائین ملکہ نسیم سبزپوش نے جو گھوڑے کی شان و شوکت دیکھی کہا کیا عجب ہو جو اسکا سوار بھی اسی صحرا مین ہو خواصون نے عرض کی ملکہ عالم آپ کیا فرماتی ہین اسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کے اس میدان مین چلا آیا ہے ملکہ نے کہا اگر کوئی اسکے سوار کو قتل کرتا اس گھوڑے کا اسباب چھوڑ نہ دیتا کیونکہ جواہرات بیش بہا سے گھوڑا آراستہ ہے خواصون نے عرض کی ہم تلاش کرتے ہین دیکھین اسکا سوار کہان ہے یہ کہکے سب خواصین چارونطرف تلاش کرنے لگین ایک کی نظر اس درخت تک پہونچی جہان بدیع الملک بیہوش پڑے تھے جیسے ہی اُسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی بے اختیار کہا ملکہ عالم آپ بہت صحیح ارشاد فرماتی ہین اسکا سوار بھی یہان موجود ہے ملکہ نے کہا ارے کہان ہے خواص نے عرض کی کہ حضور کے سامنے جو درخت ہے اُسی کے نیچے مرا ہوا پڑا ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے جو بنگاہ غور دیکھا درخت کے نیچے ایک نوجوان ساطع پایا خواصون سے کہا چلو قریب سے دیکھین معلوم ہوتا ہے کسی شہر کا بادشاہ عالیجاہ ہے نہین معلوم اس طرف کیونکر آیا کس نے اسکی جان لی خواصون نے عرض کی ملکہ عالم آپ وہان نہ تشریف لیجائین نہین معلوم کیا اسرار ہے ملکہ نے کہا اگر اسرار

بھی ہے تو ہمین کیا خوف تم لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہے میرے ہمراہ رہو یہ سنکر جب دیکھا زرنگار
نے عرض کی ملکہ عالم کنیزین سچ کہتی ہین آپ وہان تشریف نہ لیجایئن بلکہ میرے نزدیک مناسب
ہے کہ اس صحرا سے تشریف لے چلین تفریح ہو چکی ایسے مقامات پر ٹھہرنا بیکار ہے ابھی شہنشاہ
کو خبر ہو جائے تو ہماری جان پر آفت آئے نام بدنام ہو آپ کی والدہ ماجدہ بھی فرمائین کہ تمھین سب
لوگ انکو لیجاتے ہو جنگلون کی سیر دکھاتے ہو اسوقت ہم انھین کیا جواب دین گے گناہگار سلطان
ہو جاینگے آپ کو کوئی کچھ نہ کہیگا آفت ہمین لوگون کے سر پر آئیگی ایک دو کی جان جائیگی اس سے
بہتر یہ ہے کہ اس صحرا سے آپ تشریف لیچلیے ملکہ نے کہا اے زرنگار اگر تو پہلے مجھ سے کہتی تو مین تیرے
کہنے کو قبول کرتی اب مجھے ضد ہے جب تک اس زخمی کو پاس سے جا کر نہ دیکھونگی پیچھے مین نہ ہٹونگی زرنگار
نے عرض کی ملکہ عالم بعض وقت آپ کی ضدین ایسی ہوتی ہین جو ہم لوگون کو زندگی سے مایوس کردیتی
ہین ہم لوگون کی عرض قبول فرمایئے وہان تشریف نہ لیجایئے ملکہ نے کہا مین کسی کا کہنا نہ سنونگی
قریب جا کر اس زخمی کی حالت دیکھونگی زرنگار مجبور ہوئی عرض کی ملکہ عالم آپ کو اختیار ہے
جہانتک ہمارا حق تھا عرض کر چکے قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے زرنگار کے
کہنے پر عمل نہ کیا اس درخت کے قریب آئین چہرۂ زیبائے بدیع الملک پر نظر کی اسوقت چاندنی کا
عکس جو چہرۂ بدیع الملک پر پڑتا تھا شاہزادے کا حسن دونا معلوم ہوتا تھا ملکہ دیکھتے ہی بیخود ہوگئی
تیر عشق جگر کے پار ہو گیا دل بیقرار ہو گیا بے اختیار ملکہ کی زبان سے آہ نکلی زبان سے واہ نکلی کلیجہ
پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئی بدیع الملک کی صورت زیبا کو بچشم غور دیکھنے لگی زرنگار صاحب عقل و
فراست تھی سمجھ گئی کہ ملکہ کا دل آگیا برا ہوا اور اس جوان کا کام تمام ہو چکا ہے اب یہ کہان ممکن ہوگا
ملکہ کو اسکا فراق ستائیگا دیوانہ بنائیگا کہا ملکہ عالم جو کچھ آپ نے فرمایا وہ پورا ہوا اب تشریف لیچلیے
اسکی کیفیت دریافت ہو گئی نہین معلوم اس بیچارے پر کیا مصیبت گذری جو یہ نوبت پہونچی کہ
جان گئی اگر خیال کیا جائے تو اسکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا ایسی ہے کہ دشمن کو بھی رحم
آجائے مگر نہین معلوم کون ظالم سنگدل ایسا تھا جس نے اس جوان کو قتل کیا اگر کوئی مال کیواسطے
قتل کرتا تو اس ہیئت سے لاش اسکی نہ ہوتی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ عالم مسافرت مین کوئی اسکے
ہمراہ ہوگا کوئی بات بھی اسکے خلاف ہوئی یا اسکی کوئی بات اسکو ناگوار ہوئی اسی امر پر آپسمین تکرار
ہوئی اسنے اسکو قتل کیا اپنا راستہ لیا یہ یہین پڑا رہا ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے زرنگار معلوم
ہوتا ہے یہ بھی خوب لڑا ہے قبضہ ہاتھ مین رہ گیا ہے مگر کیا صاحب جرأت ہے کہ مرنے پر بھی تلوار
ہاتھ سے نہین چھوٹی ہے زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم کسی ملک کا بادشاہ ہے یا شاہزادہ عالیجاہ
ہے بجز سوائے شاہان جلیل القدر کے ور بہادر کون ہوتا ہے ملکہ نے جب دیر تک شاہزادے
کی صورت دیکھی تو آمد و شد نفس کے بھی آثار پائے گئے ملکہ کو بدرجہ کمال خوشی ہوئی سینے پر
ہاتھ رکھا قلب کو طپان پایا یہ خیال نہ کیا سر بدیع الملک نوجوان بعید نبیل اپنے زانو پر لیا
زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو حیرت ہوئی سمجھی اب ملکہ کے دل پر اثر عشق پورا ہو گیا
قلب الٹ گیا مردے کا سر زانو پر لیا ہے غضب ہو گیا اب والدین ملکہ کو خبر ہوگی وہ کیا کہینگے

حق مین کیا کرینگے یہ سوچ کے زرنگار نے عرض کی اے ملکۂ عالم آپ کیا کرتی ہین مردے کا سر اپنی زانو پر کیون دھرتی ہین ملکہ کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا کہا اے زرنگار ہوش مین آ دیوانی نہ بن جا یہ شخص بیجان نہین ہے کثرت خماری سے بیہوش ہے اسکی خدمتگذاری کرنا اچھا ہے نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے اگر ہمارے سبب سے صحت پائیگا احسان مند ہوگا بہتر ہے کہ اسکو اپنے باغ مین پہنچاکر اسکا علاج کرین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اسوقت آپ کیسی باتین فرماتی ہین اگر اسکو باغ مین لیجایئے گا کیونکر چھپایئے گا یہ راز فاش ہو جائیگا شہنشاہ کو ضرور خبر ہوگی وہ آپ کو کیا کہین گے ملکہ نے جواب دیا اے زرنگار اب اس شخص کے بارے مین کچھ نہ کہنا اگر میری خوشی درکار ہے تو میرا کہنا مان لے زرنگار خاموش ہوئی ملکہ عالم نے اپنا تخت طلب کیا بدیع الملک کو اس تخت پر ڈالا آپ بھی سر زانو پر لیکر بیٹھی سحر کرکے تخت کو اڑایا اپنے باغ مین پہونچی بدیع الملک نوجوان کو ایک مسہری پر لٹایا گلاب کیوڑا بید مشک منگایا شاہزادے کو لخلخہ سونگھایا بدیع الملک نے غش سے آنکھین کھولین اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا شاہزادہ متعجب ہوا چارون طرف دیکھا بالین پر ایک نازنین زہرہ جبین کو پایا آنکھ ملتے ہی بدیع الملک کے دل کی بھی عجب حالت ہوئی ملکہ نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا سر جھکایا منہ پھیر لیا کنیزون کو حکم ہوا کہ اسی وقت جراحون کو طلب کرو زخمدوزی اسکی ہو جائے کنیزون نے اسی وقت انتظام کیا جراح آیا بدیع الملک کی زخمدوزی سے جب فراغت پائی ملکہ شاہزادے کے پاس آئی کہا اے شخص اپنا کچھ حال بیان کر جو کچھ تجھپر گذری ہو عیان کر بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھر کر کہا میرا حال پرملال قابل بیان نہین ہے سننا بیکار ہے زندگی سے جی بیزار ہے جو گذری ہے اسکو کیونکر بتاؤن کون سنیگا الا جسکو سناؤن افسوس کریگا

دل کرون سربسر آشفتہ سری ای بیان | سوختہ ہو جسے وہ سب جان جہان
حال سنکر مرا دل لاؤن کرے کیا بیان | شرر بر بر نفس برج ہو شعلہ افشان

تو بہ ہر چشم داغ کہن مے سوزد
آتش از گرمی ہنگامہ من مے سوزد

جس دن وہ ہون سوختہ قسمت اگر سب کچھ | مشتعل کیون مرے درد و جگر و سینہ
داغ دل آتش سوزان سے ہے زمین سنگ | کاش جل کیون بادہ ہو خاکستر تن

چند سوزم زغم و چند گدازم یا رب
بخت ناساز بدل سوزد چہ سازم یا رب

سوزش غم سے کیا کیا ہمارا من سوز | جلنے لوح جلا دے کر شعلہ کہین شوخ
مجھ کو پروانہ کرو جلنے کیا قصد | کرو جلا دو سمندر کا شو پیر سا جلوہ

جانم آتش تنم آتش دل چاکم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

شدہ وہ طاقت کہ کرے کوئی فغان و زاری | شدہ وہ دل جو کرے ضبط فغان و زاری
منزلون دور رہا ہم سفر و دوری | الغرض بیخودی اب سبکو سہولی بیچارہ ہی

میزنم کوس جگر خرد از اے نسبت
میتوان یافت کہ با خویشتنم کارے نیست

حال سوز غم پنہان کا کرون کیا تحریر | ہے نالہ برق کی آہ کو زخم جلے مرے
الم خوشی ہے مری واکند ہی تاثیر | زرد تیر سے ہی بنا ماہ ہے گویا تصویر

پاس ناموس جنون ہوس اسکو تم داد است

گوش کن گوش کہ خاموشی من فریادیست

تیغ ناکامی کی جلن ہو مرے نام روا | درد مندی جسے کہتے ہین ہوئی میری دوا | کیا کہوں جیسی مخالف ہی زمانہ کی ہوا | چشم بینا تو عطا کی ہے تو دو گوش شنوا

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آب سے بھی مصیبت ہوئی مری نازک تر | کم ماتمی مین مقابل ہے مرے دل کی تپش | اشک شست مجھے برباد کرے باد سحر | سنگ بھی میرے جبین تاب اثر مندی ہے

خون کند گرمی محبت دل ناکام مرا
محو سازد نگین موج صفا نام مرا

دل ہے حسرت کش ساقی ہے لب تشنہ جام | راحتین صبح کو دکھلاتی ہین کو آرام | داغ حسرت ہون مرا سینہ ہوس گلشن ہے | مجھ عیش طرب مین مرا عیشی کیا کام

از غم خون جگر بادہ بجام است مرا
صبحے با غم دل عیش تمام است مرا

ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا یہ حال تو ظاہر ہوا کہ آپ کسی ملک سے بادشاہ عالیجاہ ہین مگر اسطرف کیونکر تشریف لائے راہ مین کس سے مقابلہ پڑا کیا کوئی اور شخص آپ کے ہمراہ تھا اُس سے کچھ تکرار ہوئی نوبت بفساد پہونچی اُسنے آپ کو اسقدر زخمی کیا اپنا راستہ لیا یا اسکے علاوہ کوئی اور بات ہے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب گمان بیجا ہین نہ مین کسی ملک کا بادشاہ ہون نہ راہ مین کسی ہمراہی سے فساد ہوا جو آپ کے خیال مبارک مین آیا یہ سب خلاف ہے ملکہ نے کہا یہ تو ضرور ہے کہ آپ نے اپنی سلطنت کو چھوڑا ہے عزیزون سے منہ موڑا ہے مگر یہ نہین معلوم کہ اسقدر زخم کیونکر لگائے کیا سانحہ گذرا اگر صاف صاف بتا دیجیے گا صبر آئیگا ورنہ دل بیچین رہیگا بدیع الملک نے فرمایا مین ایک آوارہ وطن خانہ بدوش ہون اس طلسم مین برائے فتح طلسم آیا خدا نے بعض مرحلے میرے ہاتھ سے فتح کرائے بہت سے ساحرون کو زیر کیا اُنھون نے میری اطاعت قبول کی آئینہ اندام جادو نے فانوس جادو کو طلب کیا وہ بھی بفضل ایزدی اسیر ہو گیا اُسکے لشکر نے میری اطاعت قبول کی کوئی ساحر آیا فانوس جادو کو قید سے رہا کر لیگیا وہ آئینہ اندام جادو کے پاس گیا میرے مقابلے مین دو ساحر تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیے ہوئے ٹھہرے رہے مجھسے دو چھٹے کے لیے مہلت طلب کی مین نے اُنکو مہلت دی اُسی شب کو ایک ساحر میری بارگاہ مین آیا مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ ایک کافر کے ہاتھ سے مجھے ذلت دیتا میری آنکھ کھل گئی مین نے اُس ساحر کو قتل کیا طاغوت جادو اُسکا نام تھا اُسکو قتل کر کے مین نے چاہا کہ اُسکے ہمراہی سے مقابلہ کرون مگر اُسنے کچھ بھی نہ کہا نہ میدان مین آیا میرا دل گھبرایا شکار کا شوق حد سے زیادہ ہے برائے شکار ایک صحرا مین آیا ایک ہرن کو نشانہ کیا وہ ہرن تیر کھا کر میرے سامنے سے بھاگا اُسکے عقب مین مین نے بھی گھوڑا ڈالا جو لوگ میرے ہمراہ تھے وہ سب چھوٹنے مین ایک صحرا مین پہونچا آہو ایک درخت کی آڑ مین گیا وہان فانوس جادو مع لشکر مقیم تھا اُسنے سحر کرکے ہرن کو روک لیا چاہتا تھا کہ اُسکو گرفتار کرے اتنے عرصہ مین مین وہان پہونچا اُسکو منع کیا اُسنے میرا کہنا قبول نہ کیا مین نے ایک تیر مارا اُسکی پیشانی پر پڑا اُسنے جو شور و غل مچایا اور ساحر جو اُسکے ہمراہ تھے وہ آئے اُنھون نے مقابلہ کیا میرے

ہاتھ سے قتل ہوئے پھر اور ساحر آئے لشکر آیا بہت سے ساحر میرے ہاتھ سے قتل ہوئے آخرکار
مین بھی اسقدر زخمی ہوا ایک شب کامل اُن لشکر والون سے مقابلہ رہا جب طاقت جنگ باقی نرہی
تو سر پر ایک گرز ایسا پڑا کہ چکر آگیا مین گھوڑے سے چمٹ گیا گھوڑا مجھے لشکر سے نکلا تا بہت سے
بیابان تک پہونچا یا اسکے بعد کی کیفیت مجھے نہین معلوم کہ گھوڑے نے مجھے لاکے یہان ڈالا اور وہ کب
گیا ہوا مین کیونکر آیا ملکہ نسیم سبز پوش نے جو یہ کیفیت سنی شاہزادہ بدیع الملک کی خوش بیانی پر تو فریفتہ
ہو گئی مگر اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شخص پر دل آیا جو اس
طلسم مین بارادہ فتاحی آیا ہے بھلا یہ کاہیکو میرا کہنا قبول و منظور کریگا اور اپنے ارادے سے
باز آئیگا مگر دل سے مجبور تھی کبھی یہ بھی خیال آتا تھا کہ ایسا نہو خداوند کو یہ کیفیت معلوم ہو جاے
اور وہ مجھے جلا کر جہنم مین پھینکدین کبھی دل مین یہ خیال کرتی تھی کہ جب ایسا شجاع و دلیر میرے
یہان موجود ہے تو کسکی مجال ہے جو مجھے نگاہ گرم دیکھ سکے کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند کو سب
طرح کے اختیار حاصل ہین مگر اس جوان کا کچھ نہ بنا سکے اسنے کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا
مرحلے بھی فتح کئے مگر اب تک اسکو کسی نے اسیر نہ کیا یہ سوچ سوچ کر ملکہ کبھی دل ہی دل مین خوش
ہوتی تھی کبھی رنجیدہ ہوتی تھی کبھی دل مین کہتی تھی اب یہ جوان میرا کہنا ضرور قبول کریگا اور اطاعت
خداوند آئینہ اندام کی کریگا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ بھلا خداوند آئینہ اندام کی اطاعت اس سے
کیونکر ہوگی اسنے اُنسے مقابلہ کیا ہے اُنکی حقیقت ہی اسکے سامنے کیا ہے ملکہ جو اس تشویش و رنج
کی وجہ سے خاموش ہوئی بدیع الملک نوجوان کو یہ گمان ہوا کہ شاید میری باتین اس نازنین
زہرہ جبین کے خلاف مزاج ہوئین یہ سوچ کے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے ملکۂ عالم
تم خاموش کیون ہو گئین کیا میری باتین آپکی ناگوار خاطر ہوئین ملکہ نے کہا آپ کی باتین مجھے کیون
ناگوار ہونگی مگر کچھ ایسے خوف پیدا ہوئے جنکی وجہ سے مین خاموش ہو گئی بدیع الملک نے
فرمایا ملکہ اُن باتون کو ظاہر کرو کیا خوف پیدا ہوئے ہین ملکہ نے کہا اُنکا پوشیدہ رہنا ہی اچھا ہے
اُنکو دریافت نہ فرمایئے ورنہ آپ کے مزاج کے خلاف ہونگی بدیع الملک نے کہا ملکہ ہرگز
تمھاری باتین میرے خلاف نہونگی تمنے میرے اوپر ایسا احسان کیا ہے جسکا عوض مین تمھارے ساتھ
نہین کرسکتا تمھاری باتین ہرگز میرے مزاج کے خلاف نہونگی تم ضرور بیان کرو ملکہ نے کہا اسوقت
اُن باتونکا محل نہین ہے بدیع الملک نوجوان نے کہا اگر تمھین تخلیہ درکار ہے تو ممکن
ہوسکتا ہے مگر اب تمھین ضرور اپنی باتین بیان کرنا ہونگی ایسا ہو نہین سکتا کہ مین اُن باتونکو نہ سنون
ملکہ نے کہا مین کسی وقت عرض کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسوقت سے بہتر اور
کوئی دوسرا وقت ہاتھ نہ آئیگا جو کچھ کہنا ہے بیان کرو ملکہ نے کنیزون کو بہانہ سے ہٹا دیا صرف
ندنگار خیرزادی کو اپنے پاس رہنے دیا جب کنیزون مین سے وہان کوئی باقی نرہا تو ملکہ نسیم سبزپوش
نے کہا مین اس طلسم کی رکن اعظم ہون اور بہت سی باتین اس طلسم مین میرے
سپرد ہین اور وہ اس قسم کی ہین جنکو سواے میرے دوسرا شخص نہین جانتا ہے علاوہ اسکے
میرے والد نامدار اس طلسم کے ایک مرحلے کے حاکم ہین اور اسکے سیاہ و سفید کا

انھین اختیار ہے گو اور بھی ملک والد ماجد کی زیر حکومت ہین مگر سب سے بڑھ کے اسی مرحلے کا انتظام
انکی ذات سے ہوتا ہے اور میرے اعزا اس طلسم کے مرحلہ جات پر حاکم ہین مگر والد ماجد اُس مرحلے
کے حاکم ہین جو اشرف مراحل طلسم ہے اسکا جواب سوائے ایوان نہ طاق کے دوسرا نہین ہے
اس طلسم مین دو ہی ٹھکانے ہین جو محافظ طلسم مشہور ہین ایک مرحلہ ایوان ہو اور دوسرا مرحلہ ایوان
نہ طاق کہ اُسکے نام سے مشہور ہے بدیع الملک نے کہا آپکو اگر میرا یہان لانا ناگوار ہو یا دشمنون کی
توہین کا سبب ہو تو مجکو آپ ہرگز اپنے یہان نہ رکھین اور مین خود بھی یہان رہنا پسند نہین کرتا ملکہ نے
کہا اگر ہمین ایسا ہی منظور ہوتا تو ہم وہان سے آپکو کیون لاتے پہلے ہی خیال کرتے اب تو جو ہونے
والا تھا وہ ہوا مگر ایک عرض اب آپ کی خدمت مین یہ ہے کہ آپ اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور میرے یہان براحت وآرام تشریف رکھین جو لوگ آپ کے ہمراہی چھوٹ
گئے ہین مین اُن سب کو یہان بلا دونگی جب تک آپکے مزاج مین آئے انھین یہان مہمان
رکھیے گا جب جی چاہے رخصت کر دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے وہ بات کہی جو
مجھ سے ہونا ممکن نہین اگر تمھین طلسم زیادہ عزیز ہے تو مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ تم اپنے
ہاتھ سے میرا سر جدا کرو جب مجھ مین جان باقی نہ رہیگی تو مین اس طلسم کی فتح کا ارادہ نہ کرونگا اور
جب تک میرے تن مین جان باقی رہیگی میرا یہ ارادہ نہ بدلیگا اور میرے قتل کرنے مین تمھارا
فائدہ یہ ہے اگر میرا سر آئینہ اندام مکار کے پاس بھیجوگی وہ بہت خوش ہوگا اسکے عوض
مین تمھارے عہدے بڑھانے کا عزت دیگا سب ساحران طلسم سے بڑھکے تمھاری قدر ومنزلت
کریگا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین اُس عہدے کو لیکر کیا کرون اور اُس قدر ومنزلت کی تمنا کیون
کرونگی کہ آپکے دشمنون کو اپنے ہاتھ سے قتل کرون سر خداوند کے پاس بھیجون آپ اپنے کلمات
زبان پر نہ لائیے بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکۂ عالم اسکو مین کلام نہ جانو مین تجھے بہت ہیچ
کہتا ہون جو احسان تمنے میرے ساتھ کیا ہے یہ اسکا ایک ذرہ بھی نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا
مین نے آپ کے ساتھ ذرا بھی احسان نہین کیا ہے آپ جو کچھ فرماتے ہین یہ سب میرے رنجیدہ ہونے کے
سبب ہین ایسے کلمات نہ فرمائیے اور باتین کیجیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ پہلے اِن خاص باتون
کو طے کر لو پھر اور باتین کیجائینگی ملکۂ عالم نے کہا مجکو ہر طرح آپ کی خوشی منظور ہے جو آپ فرمائین گے
مین بسر وچشم بجا لاؤنگی میرے واسطے جو ہوگا مین اُس تکلیف کو ہزار درجہ راحت سے بہتر جانونگی
بدیع الملک نے کہا ملکہ اس امر سے خاطر جمع رکھنا کسی کی مجال نہین جو تمھین تکلیف پہونچا سکے
ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اب میری ایک عرض اور ہے اگر اسکو قبول فرمائیے تو مین
عرض کرون اگر نہ قبول فرمائیے تو مین نہ عرض کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ عالم بیان کرو مین
تمھاری بات سنون اگر اسمین تمھارا فائدہ ہے تو مین بسر وچشم منظور کرونگا ملکہ نے کہا اے شہریار
آپ یہان تشریف رکھین ہر قسم کی راحت وآرام آپ کے واسطے یہان ممکن ہے جس کام کے
واسطے آپ طلسم مین تشریف لائے ہین مجھ سے فرمائین مین اُس کام کو انجام دون آپ کا کام بھی
ہو جائے اور طلسم بھی بچے بدیع الملک نوجوان نے کہا مین طلسم کو خالی اس امر کے واسطے

فخر کرتا ہون کہ آئینہ اندام مکار کو قتل کر دون اور صاحبقران زمان کو رہا کرکے لاؤن زمرد شاہ ثانی اور
تورج بد رنگ حرامی کو بھی زیر تیغ کرکے خانہ کعبہ صاحبقران زمان کے ہمراہ جاؤن ملکہ نے کہا
اے شہر یار زمرد شاہ ثانی کسکا نام ہے اور تورج کون ہے بدیع الملک نے ان دونون کی
کیفیت بیان کی پھر کل حال اپنا از ابتدا تا انتہا کہہ سنایا ملکہ نسیم سبز پوش کو بہت جگہ رونا آیا بہت جگہ
بدیع الملک کی جرأت سنکر دل خوش ہوا بہت مقام پر ملکہ کو تعجب ہوا کہ ایسے ایسے کام بشر سے
کیونکر ہوئے بدیع الملک نے اس ترکیب سے گفتگو کی کہ ملکہ کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا اور زر نگار
وزیر زادی کو بھی آئینہ اندام جادو کے نام سے نفرت ہوئی بدیع الملک نوجوان صبح تک ملکہ
سے باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا ملکہ نے عرض کی اے شہر یار اگر اجازت
ہو تو مین والدہ نامدار کے سلام کو جاؤن بدیع الملک نامدار نے کہا اے ملکہ مین کسی طرح مانع نہین
مگر اے خدا جلد آنا اگر مناسب جانو زر نگار کو یہین چھوڑتی جاؤ تنہائی مین دل گھبرائیگا ملکہ نے کہا
اے زر نگار تم یہین رہو مجکو جانے دو زر نگار نے عرض کی آپ تشریف لیجائیے مین یہان حاضر ہون
ملکہ نسیم سبز پوش بہ مجبوری بدیع الملک نامدار سے رخصت ہوئین زر نگار وزیر زادی شاہزادے
کے مزاج سے آگاہ ہو چکی تھی اور اسکے دل مین بھی اسلام کی خواہش پیدا ہوئی تھی اس نے
شاہزادہ بدیع الملک سے ملکہ کے جانے کے بعد عرض کی اے شہر یار آپکے اقبال مند ہونے مین
شک نہین ملکہ نسیم سبز پوش صاحب لوح ہے گو لوح انکے پاس نہین ہے مگر انکے اختیار مین ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے زر نگار مجھے خوب اسکا حال معلوم ہے کہ ملکہ کے قبضۂ قدرت مین لوح طلسم
ہے زر نگار نے عرض کی اے شہر یار کیا عجب ہے کہ ملکہ لوح دار تک آپ کو پہنچنے دین اور لوح اسی جگہ
منگا دین بدیع الملک نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے زر نگار نے عرض کی لوح دار کا مکان ایسی جگہ
واقع ہے کہ جہان کوئی جا نہین سکتا ہے اور لوح دار جادو دراصل مین آئینہ اندام کی دختر ہے یہانکے
تمام ساحر یہ کہتے ہین کہ وہ آسمان پر رہتی ہے اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہے یہ بات تو غلط ہے مگر اسکے
مکان کی راہ بہت دشوار ہے ملکہ عالم سے رسم باہمی ایسا ہے کہ یہ وہان تک جا سکتی ہین اور لوح
انکے قبضہ مین آسکتی ہے بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے اگر اس طلسم کی تمامی ہماری
قسمت مین ہے تو سب سامان درست ہو جائینگے ورنہ جو منظور الہی ہے وہ ضرور ہوگا زر نگار وزیر زادی
نے عرض کی اے شہر یار والا تبار ایک بات مین البتہ تامل ہے کہ ملکہ عالم آپ کی جدائی کیونکر گوارا
کرینگی جو آپ طلسم کی فتحی کو تشریف لے جائینگے بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکہ نسیم کو جہانتک
ہو سکیگا اپنے سے جدا نہ کرونگا ہان بعض مراحل کی نسبت جو شرط تنہائی ہوگی تو مین مجبور ہون ورنہ
ملکہ میری ہمراہی سے ایک دم جدا نہونگی زر نگار نے عرض کی اے شہر یار یہ کسطرح ممکن ہوگا والدین
ملکہ کے کیونکر اس امر کو منظور کرینگے کہ آپ ملکہ کو اپنے ہمراہ لیجائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا
جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی اس ذکر کرنے سے کیا مطلب زر نگار نے عرض کی اے شہر یار
ملکہ نسیم سبز پوش اپنے والدین سے ایک پل جدا نہوتی تھین مگر مین نے اپنا اعتبار اس درجہ بڑھایا
ہے کہ وہ سب لوگ میرے سبب سے ملکہ کو اس باغ مین لا سکے دیکھئے مین بدیع الملک زر نگار کی

باتین ہوتے رہے تھوڑے عرصہ مین ملکہ نسیم سبز پوش بھی آئین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ملکہ تمنے بہت دیر لگائی اگر زنگار یہان موجود نہوتین تو مین بہت گھبراتا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اسوقت والد نامدار سے کچھ ضروری باتین کرنا تھین انھین کے نسبت کچھ بیان کر رہی تھی پھر بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ میرے ہمراہی جو شکار کے واسطے میرے ساتھ آئے تھے میرے گم ہوجانے سے نہین معلوم انکی کیا کیفیت ہوگی وہ بھی سب آوارہ دشت ادبار ہوگئے ہونگے انکا پتہ ملنا بہت مشکل ہے ملکہ نے کہا اے شہریار آپ خاطر شریف جمع رکھین مین سب کا پتہ لگا دونگی مگر ابھی چندے صبر فرمایئے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ ایسی بات ہے جسکی نسبت صبر کرنا اچھا نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی مین آج ہی ساحرون کو روانہ کرتی ہون وہ سب جنگلون مین تلاش کرینگے بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے ملکہ نے ساحر جنگلون مین روانہ کیے سب سے تاکید کردی کہ جسکو جنگل مین آوارہ دیکھو اسکو لے آؤ ساحر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگون کی عرض کیجاتی ہے کہ جو برائے تلاش بدیع الملک نکلے تھے

پہلے سومنات جادو ایک ہفتہ کامل پریشان رہکر اپنے لشکر مین واپس آیا اُسکے دو روز کے بعد فرجام جادو بھی واپس آیا سومنات جادو سے کہا کہ مین نے شاہزادے کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ پایا سومنات جادو نے جواب دیا کہ مین نے بھی جستجو کی لیکن کہین نام ونشان تک نہ ملا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ قنداب جادو بھی آیا سومنات جادو نے کہا اے قنداب جادو تمنے کہان کہان تلاش کیا ہے قنداب جادو نے کہا مین نے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا واپس آیا قرطاس جادو نے بھی کہا کہ مین نے بھی شہریار کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا سومنات جادو نے کہا ابھی تک خواجہ عمرو تشریف نہین لائے ہین یقین کامل ہے کہ وہ پتہ لگا کے آئینگے قنداب جادو نے کہا سوائے خواجہ عمرو کے دوسرے کا کام نہین ہے جو آقائے نامدار کا پتہ لگائے سومنات جادو نے کہا ابھی تک یہ نہین معلوم کہ خواجہ عمرو کس سمت تشریف لے گئے ہین قنداب جادو نے ہر ایک سے دریافت کیا تم کس طرف گئے تھے ہر ایک نے بتایا کہ ہم اسطرف گئے تھے چارون سمت کے نام سب نے بتائے سومنات جادو نے کہا خواجہ عمرو ہر ایک طرف جائینگے اور پتہ لگائینگے مناسب وقت یہ ہے کہ انکی خبر کو چلنا چاہیے قنداب جادو نے کہا ہم لوگ موجود ہین پھر سب ساحران نامی خواجہ عمرو اور بدیع الملک نامدار کی تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو برائے تلاش بدیع الملک نامدار روانہ ہوئے دو روز تک بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرتے رہے تیسرے روز خواجہ عمرو ایک صحرا مین پہونچے دیکھا سم اسپ کے نشان

زمین پر بنے ہیں خواجہ عمرو نے اُن نشانات کو خیال کرنا شروع کیا اُسی کے پتہ سے چلے تھوڑی دیر میں ایک صحرا اور ملا اُسکا رنگ دوسرا پایا دیکھا ایک مقام پر چند لاشیں پڑی ہیں خواجہ عمرو وہاں ٹھیرے ہوئے دیکھا ایک آہو صاف کیا ہوا پڑا ہے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف آئے اور اس آہو کی وجہ سے فساد ہوا شاہزادے نے اتنے ساحروں کو قتل کیا نہیں معلوم قتل کرکے کسطرف گئے خواجہ عمرو یہ سوچ رہے تھے کہ نشان نعل اسپ اور دو دو ٹاپ دکھائی دیے خواجہ عمرو کو یقین کامل ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف ضرور گئے ہیں خواجہ عمرو اُسطرف روانہ ہوئے قریب شام ایک صحرا میں پہونچے وہاں کی فضا خواجہ عمرو کو بہت پسند آئی یہاں دلفریب نعل اسپ کے نشان بھی پائے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ گھوڑا یہاں تک آیا ہے کیا عجب ہے جو اسی صحرا میں بدیع الملک نامدار سے ملاقات ہو جائے یہ سوچ کے خواجہ عمرو چاروں طرف اُس صحرا میں پھرنے لگے ایک درخت کے نیچے خواجہ عمرو نے خون پڑا دیکھا اُسکے قریب آئے دیکھا خنجر بدیع الملک نامدار درخت کے نیچے پڑا ہے خواجہ عمرو نے اُس خنجر کو اُٹھا لیا خیال کیا کہ شاید کہیں بدیع الملک نامدار وہاں پر زخمی ہوئے ہیں اور گھوڑا اُسے نکالا ہے مگر وہاں سے آگے نشان نعل اسپ بھی نہ دیکھے خواجہ عمرو کو بہت افسوس ہوا خیال کیا نہیں معلوم کون اس یکتائے میدان بیبا کو اُٹھا لیگیا ہوا جو پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے خواجہ عمرو افسوس میں بیٹھے تھے کہ ایک ساحر سامنے سے آیا ایک چشمہ کے قریب بیٹھ گیا منہ ہاتھ دھونے لگا خواجہ عمرو اُس ساحر کے قریب آئے کہا کیوں بھائی تم اس صحرا میں کیوں آئے اور اس چشمہ پر بغیر ہماری اجازت کے تمنے ہاتھ کیوں دھوئے ساحر نے کہا اے شخص ہمیں تیری اجازت کی کیا ضرورت ہے یہ سب زمین ہمارے سلطان کی ہے دوسرے کی عملداری نہیں یہاں کا ہمیں سب طرح اختیار ہے جو ہمارا جی چاہتا ہے کرتے ہیں خواجہ عمرو نے کہا بھائی میں بھی جانتا ہوں کہ یہ تمہارے بادشاہ کی عملداری میں ہے مگر میں تمہارے اچھے کیواسطے کہتا ہوں میرا کوئی نفع نہیں اگر تم مجھ سے اجازت لے لیتے تو یہ پانی تمہیں نقصان نہ پہونچاتا اور اب تمہارے حق میں تاثیر سم پیدا کریگا ساحر نے کہا اے شخص کچھ دیوانہ ہے میں ہزاروں مرتبہ اس صحرا میں آیا اس چشمہ سے سیراب ہوا آج تک مجکو اس آب صاف نے نقصان نہ پہونچایا اب میں یہ خوف کیونکر کروں کہ یہ پانی مجھے نقصان کریگا خواجہ عمرو نے جواب دیا بھائی اور زمانے کا ذکر جانے دو کل خداوند آئینہ اندام جادو اسطرف تشریف لائے تھے اُنھیں یہ چشمہ بہت اچھا معلوم ہوا خداوند نے اس چشمہ سے پانی پیا ہاتھ منہ دھو کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہم تجھے اس چشمے کی حفاظت کیواسطے چھوڑتے ہیں خبردار کسی کو پانی اس چشمہ سے نہ پینے دینا اگر کوئی ایسا ہی ساحر اس طرف آئے اور پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت ہو تو پینے کو ہاتھ سے کسی ظرف میں پانی بھر کے دیدینا اگر تجھے یقین نہیں تو میں ایک سند خداوند آئینہ اندام جادو کی تجھے دکھاتا ہوں ساحر نے جو یہ کیفیت سُنی ڈر گیا کہا بھائی مجھے یہ کیفیت بالکل معلوم نہ تھی معاف فرمائیے گا اب آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں خواجہ عمرو نے کہا اجازت دینا کتنی بڑی بات ہے مگر مجھے یہ خوف ہے کہ خداوند مجھ اور تجھ پر اپنا عتاب نہ نازل کریں جو ہم تم دونوں اسی صحرا میں مبتلائے بلا ہو جائیں ساحر سنتے

کہا مین خداوند سے توبہ کرتا ہون آپ بھی توبہ کرین آیندہ ایسی حرکت نہ ہوگی خواجہ عمرو نے دیکھا اب
اسیر تاثیر کلام ہوگئی کہا بھائی تو بھی توبہ کرا دو مین بھی توبہ کرتا ہون اُس ساحر نے بھی توبہ کی اور خواجہ
نے بھی توبہ کی جب توبہ سے فراغت پائی خواجہ عمرو نے کہا کیون بھائی تو اس صحرا مین کیون آیا ہے
ساحر نے کہا مین ایک ضرورت سے آیا ہون کہ ہماری ملکۂ عالم نسیم سبزپوش دختر ہوم جادو کی
ہوا سے ایک شخص کو گرفتار کر کے گئی ہین اُسکے ہمراہیون کی مجھے تلاش ہے کہ سب کی صورت کا پتہ ملکۂ عالم
نے مجھے بتا دیا ہے اُس شخص اسیر کی نسبت گو مجھ سے منع کر دیا ہے کہ کسی سے ابھی اس امر کا ذکر نہ کرنا مگر
مین نے تجھسے ذکر کر دیا شاید اُس شخص پر طلسم کش کا اطلاق ہے خواجہ عمرو نے جو یہ بات سُنی
کان کھڑے کیے سب باتین وہان کی اُس ساحر سے دریافت کین راستہ بھی پوچھا جملہ امور دریافت
کر کے خواجہ عمرو نے کہا بھائی اپنا نام بھی بتا دے شاید کبھی تیرے شہر مین آنا ہو تو کس نام سے
تجھے دریافت کرون ساحر نے کہا محمول جادو میرا نام ہے ملکۂ نسیم سبزپوش کے باغ مین رہتا ہون
یہ باتین کرتے کرتے خواجہ عمرو نے کہا بھائی تو جن لوگون کی تلاش مین نکلا ہے دیکھ شاید سامنے
سے آتے ہین ساحر اُسطرف مخاطب ہوا خواجہ عمرو نے حلقے کمند اُسکے گلے مین ڈالدیے ساحر
ارے کہکر پلٹا خواجہ عمرو نے حباب بیہوشی مار کر بیہوش کیا اُس ساحر کی صورت بنکر تیار ہوے
اسکو زنبیل مین رکھ لیا پہلے تو سب دریافت کر ہی چکے تھے کل کیفیت وہان کے جانے کی بھی
ساحر نے بیان کر دی تھی خواجہ عمرو بصورت محمول روانہ ہوے راہ طے کر کے قریب شام باغ
ملکۂ نسیم سبزپوش کے قریب پہونچے در باغ پر آئے جسطرح محمول جادو نے کہا تھا کہ مین جا کر محلدار کو
بلاتا ہون اُس سے جو کچھ باتین کہنا ہوتی مین بیان کر دیتا ہون مہری ملکہ سے جا کہتی ہے وہان سے
پھر حکم ہوتا ہے اُسی طرح خواجہ عمرو بھی بصورت محمول جادو وہان گئے محلدار کو بلایا جب محلدار آئی
محمول نقلی نے کہا محلدار ملکۂ عالم نے مجھے جن لوگون کی تلاش کیواسطے بھیجا تھا مین نے سب جگہ تلاش کیا دو چار کا
پتہ لگا باقی لوگ نہین ملے مگر جن لوگون سے ملاقات ہوئی اُنھون نے یہ بات ظاہر کی کہ ہم خود شاہزادہ
کو تلاش کر رہے ہین مین اُنسے سحر مین زیادہ نہ تھا جو اُنھین گرفتار کر لاتا اُس جوان کا پتہ بتانا
مناسب نہ جانا اس سبب سے یہان واپس آیا اب ملکۂ عالم جو کچھ حکم فرمائین مین بسر وچشم بجا لاؤن
محلدار یہ خبر لیکر اندر آئی ملکہ اُسوقت بدیع الملک کے پاس بیٹھی تھی کہ محلدار نے آکے سلام
کیا پھر عرض کی اے ملکۂ عالم محمول جادو آیا ہے عرض کرتا ہے کہ مین نے دو چار ساحرون کو دیکھا
کہ شاہزادے کو تلاش کر رہے تھے مگر اُنپر اس راز کا افشا کرنا اچھا نہ جانا اور اُنسے سحر مین اپنے تئین
زیادہ نہ جانا جو اُنھین اُٹھا لاتا مجبور ہوگیا اب جو کچھ آپ حکم فرمائین وہ کیا جائے ملکہ نے کہا
اُس سے کہدو کہ اُن ساحرون سے جا کر اس راز کا افشا کر دے اور کسی سے بیان نہ کرے
محلدار نے عرض کی اُنکے یہان لانے کی بابت کیا ارشاد ہے ملکہ نے کہا جب اُنھین اپنے ہمراہ لائے
اور باغ سے قریب پہونچے اُن لوگون کو وہین ٹھہرا کے مجکو اطلاع دے مین جو مناسب جانونگی
انتظام کرونگی محلدار باہر آئی محمول جادو کو بلایا محمول جادو آیا کہا ملکۂ عالم فرماتی ہین کہ اُن
ساحرون سے اس راز کو بیان کرنا کہ تمھارے آقا اس باغ مین ہین وہان چلو اُنھین اپنے

ہمراہ سے آتا جب قریب باغ پہونچا اُن لوگوں کو وہیں ٹھہرایا یہاں آکر اطلاع دینا جیسا مناسب ہوگا انتظام کر لیا جائیگا مگر اور کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا محمول جی نے باتوں میں لگا کے مخلدار کو بھی بیہوش کیا آپ مخلدار کی صورت بنا اُسکو زنبیل میں داخل کیا باغ کے اندر آیا جہاں ملکہ نسیم مقیم تھیں وہاں پہونچکر پھر ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا اے مخلدار کہئے محمول جادو سے کہدیا مخلدار نقلی نے عرض کی واری میں نے اُس سے کہا وہ گیا ہے ان سب لوگوں کو اپنے ہمراہ لیکر آئیگا ملکہ نے کہا مخلدار اس راز کو جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھیا سوائے تمہارے اور محمول جادو کے دوسرا نہ جانے مخلدار نقلی نے کہا واری آپ کے فرمانے پر کچھ موقوف نہیں ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے چاہے جان جاتی رہے مگر آپ کی بات زبان سے نہ نکلے گی ملکہ نسیم سبز پوش بہت خوش ہوئی مخلدار نقلی وہاں سے اُٹھکر کنیزوں میں آئی ایک کنیز کہ شاداب اُسکا نام تھا اور ملکہ کی تمام کنیزوں میں زیادہ تیز تھی مخلدار نقلی نے اُس سے کہا اے شاداب اس باغ میں ایک درخت میں نے آج نیا دیکھا پھول اُسکے عجیب طرح کی خوشبو دیتے ہیں مگر تمیز نہوئی کہ وہ درخت کاہے کا ہے اگر تو چلکر مجھے اُس درخت کا نام بتادے تو میں بھی پہچان جاؤں شاید کہیں اس قسم کی بات ہو اور کوئی مجھسے اُس درخت کا نام پوچھے تو میں بتا سکوں نہ کہ کون شاداب نے کہا بی مخلدار تم روز ایک نئی بات پوچھا کرتی ہو میں تحقیق کیا کیا بتایا کروں مخلدار نقلی نے اُسکی منت کی شاداب کنیز اُٹھکر مخلدار نقلی کے ہمراہ چلی مخلدار نقلی اُسکو کنج باغ میں لائی چاروں طرف دیکھکر کہا وہ درخت یہیں تھا مگر اسوقت پتہ نہیں ملتا ہے میں نے اُسکا پھول توڑکر اپنے پاس رکھا ہے وہ تجھے دکھاتی ہوں یہ کہکے ایک پھول نکالا شاداب کنیز کو دیا شاداب نے اُس پھول کو سونگھا سونگھتے ہی بیہوش ہوئی مخلدار نقلی نے اُسکو داخل زنبیل کیا اور اُسکے کپڑے اتار کے خود پہنے اُسی کی صورت بنکر ہنستے ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش کے سامنے آئی عرض کی واری آپکی مخلدار بھی بالکل ناسمجھ ہیں باغ میں بیلے کے پھول کھلے تھے مخلدار صاحب اُن پھولوں کو نہ پہچان سکیں مجھے لیگئیں ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب تو ہر وقت ایسی ہی باتیں بنایا کرتی ہے بھلا مخلدار انکا سن اسی برس کا ہے اور وہ بیلے کا پھول نہ پہچان سکیں یہ بات بالکل خلاف ہے شاداب نے عرض کی واری آپ میرے عرض کرنے کو خلاف تصور فرماتی ہیں مخلدار کو بلا کے تحقیق فرمالیجے گا ملکہ نے کہا میں مخلدار سے ایسی باتیں نہیں دریافت کرتی ہیں دل لگی شاداب نقلی نے عرض کی بہت بہتر اگر یہ جھوٹ بھی تھا تو آپکے دل خوش کرنے کو عرض کیا گیا اسمیں کیا برائی ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوتی اور تیری باتیں ہمیشہ ایسی ہی رہتی ہیں شاداب نقلی نے عرض کی آپ تو سوائے زرنگار جادو کی باتوں کے دوسرے کی باتوں سے بالکل آزردہ ہوتی ہیں ہاں اگر یہ کوئی بات بُری بھی کہیں تو آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہیں زرنگار نے جو یہ بات سنی کہا اے شاداب اب تیری زبان بہت تیز ہو گئی ہے آدمی کو دیکھکر بات نہیں کرتی ہے شاداب نقلی نے کہا ہاں آپ کو تو میری بات ملکہ عالم سے بڑھکے ناگوار ہوگی آپ وزیرزادی ہیں آپ کا رتبہ سب سے زیادہ ہے میرے واسطے یہ حکم ہوتا ہے کہ آدمی کو دیکھکر بات کیا کر خطا معاف ہو میری بصارت میں اسوقت فرق تھا وزیرزادی

پر آدمی کا احتمال کرکے ایک بات کی اب کبھی خدمت مین کوئی بات نہ عرض کرونگی زرنگار کو یہ بات
اور زیادہ خلاف ہوئی ملکہ کی طرف مخاطب ہوکے کہا ملکہ عالم آپ شاداب کو منع کرین آپنے
اسکو بہت گستاخ کر دیا ہے اسنے اسوقت مجھکو ایسا جواب دیا کہ میرے دل پر چوٹ لگی اگر یہ آپکی کنیز
ہوتی تو مین ضرور اسوقت اسکو سزاے معقول دیتی ملکہ نے فرمایا اے زرنگار مین ان معاملہ مین مطلق
دخل نہ دونگی تم لوگون کو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے جو اسقدر شاداب کو تیز پایا کہا اے
شاداب آیندہ ایسی باتین زرنگار سے نکرنا وہ خود ہی کہہ چکی ہین کہ آدمی کو دیکھکر بات کیجاتی ہے
وزیرزادی ہین انکو انسان نہ تصور کرنا شاداب نے کہا اے شہریار کنیز بھی تو یہی عرض کر رہی
ہے ایسی بات پر تو میری فریاد ملکہ عالم سے کی گئی انھون نے بھی کچھ جواب ندیا اگر ملکہ عالم کچھ فرماتین
یہی اُنسے بھی کہا جاتا کہ آدمی کو دیکھکے بات کیا کیجیے ملکہ نے کہا اے شاداب زرنگار کو تو کہہ چکی
اب میری طرف بھی رجوع کیا یہ مین باتین کرنے لگی ہین نے اسوقت جو تین کہدینے سے جو یہ باتو یہ سمجھین
کہ ہماری بات دوچھا جاتا خیر اور جو تونے کبھی زرنگار سے کوئی بیہودہ بات کی اور اگر کبھی دنگی مین میرا نام
لی تو تیز پائیگی شاداب بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوئی عرض کی اے شہریار میری شکایت
بی زرنگار نے ملکہ عالم سے کی تھی اب مین دونون کی شکایت آپ سے کرتی ہون کہ مجھے زبردستی
جھگڑے پڑی ہے بدیع الملک اسکی تیزی پر متحیر ہوئے کہا اے شاداب تو بہت تیز ہے بلا کی باتین بنانی
آتی ہین شاداب نے کہا حضور اب مین اپنا منہ سی لونگی یہ باتین تو آپ قدر فرماتے ہین مجھے
نگلی کھلواتی ہین بدیع الملک نامدار اسکی باتین سنکر بہت خوش ہوئے ملکہ عالم اُس وقت
وزیرزادیوں سے رنجیدہ ہوگئی تھین بدیع الملک نوجوان نے کہا اے ملکہ شاداب کی خطا معاف
کر دو تمہاری سب کنیزون میں یہی لائق ہے صحبت کی زینت اسی کے سبب سے ہے تمہارے یہان
کسی کو بات کرنے کا سلیقہ نہین ہے مگر شاداب بہت تیز طبیعت حاضر جواب ہے ایک لونڈی اسکی قدر
کرنا چاہیے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اسنے آپکی تعریف جو کی آپ اُس سے خوش
ہوگئے ابھی آپ نے اسکی حرکتیں نہین دیکھی ہین زرنگار نے کہا اے شہریار اسکی بعض باتین بہت
نامعقول ہین اکثر ملکہ عالم نے منع کیا مگر یہ نہین سمجھتی ہے شاداب نے کہا اے شہریار جو کچھ وزیرزادی
صاحبہ ارشاد کرتی ہین بہت درست ہے میری جملہ باتین ایسی ہی ہین جو سب کے خلاف ہون اور
انکے سب کام پسند خلایق ہین زرنگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب آپ اسکو
منع کیجیے یا مجھے قائل کیجیے اسکی بھی اتنی مجال ہے کہ یہ مجھ سے ایسی باتین کرے بدیع الملک نے
شاداب تغلی کی طرف دیکھکر فرمایا اے شاداب تمھین نہین لازم ہے کہ تم وزیرزادی سے اس
طرح کی گفتگو کرو شاداب تغلی نے عرض کی اے شہریار اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ وزیرزادی
صاحبہ اور ہم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین اگر ملکہ عالم ابھی وزیرزادی سے آزردہ ہو جائین
تو مجھسے بدتر انکی حالت ہو جائیں اسوقت انکو یہ رتبہ کہان ملے زرنگار نے جو یہ سنا آگ ہوگئی کہا
اے شہریار آپکو خود منظور ہے کہ یہ مجھسے بچے جاتے اگر آپ منع کر دین تو اسکی مجال نہین ہے جو
کوئی بات منہ سے نکال سکے شاداب تغلی نے کہا بی زرنگار صاحب زبان سنبھال کے بات کیجیے جو

آپ سے بات کرتے اسکا جواب دیجیے مین شاہزادۂ عالم سے باتین کرتی ہون آپ کو میری باتون
دخل دینے سے کیا ضرورت ہے جو میرے مزاج مین آتا ہے کہتی ہون جو آپ کا جی چاہے جب
مین اپنی تقریر ختم کر چکون اسوقت کہہ لیجیے گا شاداب نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نوجوان دیر سے
سمجھے ہوئے تھے کہ ضرور کوئی بھید ہے یہ شاداب کی تیز زبانی خالی از علت نہیں ہے مگر اس بات کو
سنکر غین کال ہوگیا لیکن خاموش رہے زرنگار کو پھر تاب نہ رہی بدیع الملک نامدار سے عرض کی
اے شہریار معلوم ہوتا ہے آپکو شاداب کی خاطر منظور ہے اور مجھے ذلیل کرنا منظور ہے شاداب نقلی نے کہا
بی زرنگار صاحب آپ اسی تہذیب پر دعوے وزارت کرتی ہین مین آپ سے ایک بار عرض کر چکی
کہ جب تک مین شہزادۂ عالم سے اپنی کیفیت عرض نہ کر لون اور جو جو باتین مجھے کہنا ہین وہ ختم نہو لین آپ
کچھ نفرماین مگر آپ کو ذرا خیال نہین ہوتا مین پھر آپ سے عرض کرتی ہون اگر آپ نے ابھی میری بات
مین دخل دیا تو مین بھی جو جی چاہیگا کہونگی زرنگار آبدیدہ ہو کر ملکہ نسیم سبزپوش کا منہ دیکھنے لگی
ملکہ نسیم سبزپوش نے جو زرنگار کو آبدیدہ پایا شاداب کی طرف غصہ سے دیکھکر کہا اے شاداب
مین نے جو خاموشی اختیار کی تجکو بدزبانی کرنے کا موقع ملا اگر اپنی خیریت چاہتی ہے تو خاموش رہ ورنہ
ابھی تجھے تعذیر معقول دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم آپ بھی اپنی وزیرزادی کی طرفداری
کرتی ہین آپ کو ایسا نہین چاہیے مین بھی تو آپ ہی کی نمکخوار ہون آپ کو لازم ہے کہ میری طرف
سے بھی کچھ کہیے وزیرزادی صاحبہ کو خاموش کر دیجیے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شاداب
تو اسوقت اپنی زندگی سے بیزار ہے دیکھ مین ابھی اسکا انتظام کرتی ہون یہ کہکے ملکہ نے اور کنیزونکو
بلایا جب سب کنیزین حاضر ہوئین ملکہ نے کہا جا کر جلاد سے کہو کہ ذرا یہان آئین میری دو باتین نہین
جانتی مین ابھی اسکو سزاے معقول دیتی ہون جب اسپر تازیانے پڑینگے تو راحتی ہوگی شاداب نقلی
نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین آپ سے پناہ مانگتی ہون اگر
آپ چاہین گے تو میری جان بچیگی بدیع الملک نے مسکراکے فرمایا اے شاداب تو اپنی بدزبانی
سے باز نہین آتی ہے شاداب نے عرض کی اے شہریار اب مین ایسی بات زبان سے نہ نکالونگی جو ملکۂ عالم
کو ناگوار خاطر ہوگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ شاداب عذر کرتی ہے تمہین لازم ہے کہ
اسکی خطا معاف کر دو مین اسکی سعی تمسے کرتا ہون ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ نے اسوقت
مجکو مجبور کر دیا ورنہ مین اسوقت اسکو سزاے معقول دلاتی مگر اب اس شرط سے اسکی عفو تقصیر کرونگی
کہ یہ زرنگار سے بھی اپنی خطا معاف کرائے ورنہ مجھے زرنگار کے صدمہ سے صدمہ ہوگا بدیع الملک
نامدار نے شاداب کی طرف دیکھا شاداب نے کہا اے شہریار زرنگار بھی ملکۂ عالم کی نمکخوار ہین اور
مین بھی انھین کی نمکخوار ہون اگر آپسمین کوئی بحث ہو گئی تو اُسکے واسطے عفو تقصیر کرانے کی کیا
ضرورت ہے جب زرنگار کو مجھسے کوئی کام ہوگا خود طلب کرینگی ملکۂ عالم کو زرنگار کے رنج کا
خیال ہے اور میری ذلت کا پاس مطلق نہین ہے ہرگز ہرگز مین زرنگار کے آگے ہاتھ نہ جوڑونگی آپ ہین
کچھ ہی کیون نہو بدیع الملک نامدار نے کہا اے شاداب تم اور زرنگار مرتبہ مین برابر نہین ہو سکتین
وہ وزیرزادی ہین تم کنیز ہو وہ ملکہ کے برابر بیٹھتی ہین تمہین بائین فرش جگہ ملتی ہے وہ ملکہ کی

راز دار میں تم بے اجازت ملکہ بات تک نہیں کر سکتیں شاداب نے عرض کی اے شہریار اب اس باب میں کچھ نہ فرمایئے ورنہ پھر ملکۂ عالم کو غصہ آئیگا اور پھر محل ارصاحب طلب ہونگی آپ کو پھر تکلیف ہوگی آخر میں پھر ویسے ہی باتیں نکلیں گی یہ دو دن تسلسل کبھی ختم نہ ہوگا اس سے بہتر یہی کہ آپ ملکۂ عالم کو سمجھا دیجئے کہ وہ میری خطا معاف کریں اور زرنگار کے سامنے مجھے منت نہ کرائیں بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ اسوقت میں شاداب کی باتوں سے خوش ہوا تھا اور اُسنے مجھ سے پناہ طلب کی تم اُسکی خطا معاف کردو میں اور وقت اُسکو سمجھا کے زرنگار سے بھی صفائی کرادونگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کا ارشاد بجا لانے میں مجھے کوئی عذر نہیں ہے میں اسوقت اسکی خطا معاف کئے دیتی ہوں مگر آپ دوسرے وقت زرنگار سے ضرور صفائی کرا دیجئے گا ورنہ زرنگار کو صدمہ رہیگا بدیع الملک نامدار نے وعدہ فرمایا ملکہ نے شاداب نقلی کی خطا معاف کی زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی خفیف ہو کر آبدیدہ ہوئی ملکہ نے لاکھ سمجھایا مگر زرنگار کا رنج دفع نہوا اسی بحث میں شام ہوگئی ملکہ نے سامان جشن کا حکم دن ہی سے دیدیا تھا شام ہوتے ہی تیاریاں ہونے لگیں تھوڑی دیر میں روشنی ہوگئی گائنیں بھی حاضر ہوگئیں ساقی بچیاں بھی کشتیاں کباب کی گلابیاں شراب کی لیکر حاضر محفل ہوئیں شاداب نے ملکہ سے عرض کی اے ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو آج کنیز کچھ گائے حضور کی طبیعت بہلائے ملکہ نے کہا اے شاداب تو نے پھر دل لگی شروع کی میں نے ایک بار شہریار کی خاطر سے تجھے چھوڑ دیا مگر تو پھر اپنی باتوں سے باز نہیں آتی ہے اب کی مرتبہ میں کسی کا کہنا نہ مانونگی شاداب نے عرض کی ملکۂ عالم میں نے خلاف تو کچھ نہیں عرض کیا یہ کیا بڑی بات ہے کہ میں آپ کا دل بہلاؤں تھوڑی دیر گانا سناؤں ملکہ نے کہا آج تک تجھے میں نے گاتے نہیں سنا شاداب نقلی نے عرض کی آج امتحان فرمایئے دیکھئے میرا دعوےٰ غلط تو نہیں ہے ملکہ قسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب اگر تو نے دروغگوئی کی ہوگی تو میں تجھے سزاے سخت دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکۂ عالم اگر میرا دعوےٰ غلط ہے تو میں نے اپنا خون سرکار کو معاف کیا ورنہ بی زرنگار کو پھر حکم فرمایئے گا کہ یہ مجھسے رنجیدہ نہیں انکا رنج مجھے برا معلوم ہوتا ہے ملکہ نے کہا میں زرنگار سے صفائی کرادونگی شاداب نقلی نے سازندوں کو اشارہ کیا کہ ساز درست کرو سازندوں نے اُسی وقت ساز درست کرنا شروع کیے جب ساز مل چکے شاداب نے یہ غزل شروع کی

جو دل کے زخم میں ناسور کوئی پڑ جائے
پھر آئیں ہاں جو نہ نسکے تو کالی راہ ملے
یہ کہتے ہیں شکلبر تری گلی کے فقیر
دوائے درد محبت خدا کی راہ ملے

جنون میں قیس سے ہم یون بھڑو جا ملے
تو صبر تو کے نکلنے کی خوب راہ ملے
گر لگائیں وہ اپنی کمر سے کھینچ کے تیغ
بنائیں بھیک کا کاسہ جو تاج شاہ ملے
یہ ذوق میں دل گم شدہ ملا مجھے یوں

کہ بادشاہ سے جسطرح بادشاہ ملے
وہ گھر پہ غیر کے جاتے ہیں جب مجھے عذر آج
نہ ڈھونڈوں پھر مجھے سیدھی عدم کی راہ ملے
وہ جیسے آئیں تو دیں پھر لطف پھر صدا
کہ جیسے حضرت یوسف میاں چاہ ملے

بنوں کے دیے مری لاش رکھکے پہلے ذو زمین تھوڑی سی اسکو خدا کی راہ ملے۔ شاداب نقلی نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو تمام کیا کہ ملکہ قسیم سبز پوش اور زرنگار ہمہ تن محو ہوگئیں جب شاداب خاموش ہوئی تو ملکہ قسیم سبز پوش نے کہا اُسنے شاداب خدا کے واسطے ابھی خاموش نہو اور کوئی چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ملکۂ عالم جب تک آپ ایک لے وعدہ نفرمایئے گا میں

دوسری چیز شروع نہ کرو گی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب مین نے کیا وعدہ کیا تھا تجھے اسوقت
کچھ یاد نہین ہے شاداب نقلی نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا کہ مین زرنگار سے بے منت صفائی کرادونگی
ملکہ ہنوز زرنگار کی طرف مخاطب ہوئی تھی کہ زرنگار نے کہا اے شاداب مین تجھ سے آزردہ نہین
مگر برائے خدا خاموش نہ رہو دوسری چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ابھی مجھے آپکے فرمانیکا
یقین نہین آیا ہے جب تک آپ مجھے گلے سے نہ لگائینگی مین یہی سمجھونگی کہ آپ آزردہ ہین زرنگار جلدی
سے اپنی جگہ سے اٹھی شاداب نقلی کے قریب آئی شاداب کو گلے سے لگایا کہا اے شاداب
تعجب کی بات ہے کہ تمکو خدا نے یہ کمال عطا فرمایا اور آج تک تم نے ہم لوگون سے پوشیدہ رکھی پھر
شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحب مین اس کا قصہ آپ سے کسی وقت عرض کرونگی
شاداب کی جو کیفیت بدیع الملک نے دیکھی اس سے آنکھ ملتے ہی شاہزادے کو ہنسی
آئی زرنگار کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی شاہزادے کو تبسم پایا ملکہ کو اشارے سے دکھایا
ملکہ نسیم نے بھی بدیع الملک نامدار کو شاداب سے ہنستے دیکھا بہت ناگوار ہوا مگر فرط ادب سے
خاموش رہی ضبط جو کیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ کو جو آبدیدہ پایا خیال کیا کہ گانے
کے اثر سے ملکہ آبدیدہ ہوئی ہین ورنہ یہ کوئی محل رنج نہین یہ سوچ کے خاموش ہو رہے شاداب
نے پھر غزل شروع کی مگر ملکہ نے فرط الم سے شاداب کی طرف توجہ نہ کی تھوڑی دیر یک جلسہ رہا
جب رات زیادہ گئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا کنیزین محفل سے اٹھین اپنے اپنے ٹھکانون پر گئین
بدیع الملک اور ملکہ نسیم سبز پوش اور زرنگار وزیرزادی وہان رہے جب بدیع الملک
نامدار نے دیکھا کہ اب کنیزین بھی یہان نہین ہین ملکہ نسیم سبز پوش کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا ملکۂ عالم
رات زیادہ گئی ہے مناسب ہے سونے کا سامان کرو کہ مجھے یہان دو ایک روز ٹھہرنا ہے نہین معلوم لشکر
کی کیا حالت ہے سب سردار میرے کس حال مین ہین اب مجھے یہان ٹھہرنا بہت ہی بار ہے تمہارے سبب سے
اسقدر عرصہ بھی ہوگیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کردی تھی کہ مین انشاءاللہ تعالیٰ
سب انتظام درست کردونگی جب تک آپ کے پاس لوح ہوگی اسوقت تک آپ مکر ساحران طلسم
کے محفوظ رہینگے بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے اس امر کا اصلا خوف نہین ہر وقت مین خدا ہمارا
شریک حال ہے اسی کی مدد کا بھروسا ہے آج تک اسی نے ہر حال مین ہماری مدد کی جو بلا سامنے
آئی وہ رد کی ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی پھر آپ کیون دیر لگاتی ہین براے آرام مسہری پر تشریف
لیجائین زرنگار سے کہا اے زرنگار تو بھی جا زرنگار نے کہا ملکۂ عالم آپ تشریف لیجائین کنیز کو ابھی
کیا تعجیل ہے بدیع الملک نے جو خیال کیا تو ملکہ کے چہرے پر رنج کے آثار پائے شاہزادے نے
کہا ملکہ خیر تو ہے مین دیر سے تمہاری کیفیت ایسی دیکھ رہا ہون جو بالکل خلاف معمول ہے یا تم ہر وقت
بخندہ پیشانی بات کرتی تھین یا اب تمہاری آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے ہین بات بھی نہین
کیجاتی اگر کوئی بات جبریہ کہی بھی تو اس سے صاف رنج ظاہر ہوا اسکا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض
کی اے شہریار آپ کو اس بات کے دریافت فرمانے سے کیا ضرورت ہے اسی قدر کافی ہے کہ آپنے
مجھے تحقیق کیا اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے بدیع الملک نامدار نے مسکرا کے فرمایا

اب معلوم ہوا کہ آپ کو مجھ سے کچھ ملال ہے اب مجھے تحقیق کرنا لازم ہوا ملکہ نے عرض کی کہ شہریار اس باب مین مجھے مجبور نہ کیجیے اگر میرا جی چاہیگا تو عرض کر دونگی ورنہ آپ کو تحقیق سے کوئی فائدہ نہین بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر تم نہ بتاؤگی مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور تمھاری محبت سے یہ بات بہت دور ہے جو مجھے صدمہ دو ملکہ نے کہا اے شہریار اس امر کے اظہار مین مجھے صدمہ ہوگا اگر آپکو صدمہ دینا چاہین تو اس امر کو دریافت کرین زرنگار نے جو بدیع الملک اور ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک کیطرف اشارہ کیا کہ اے شہریار آپ صبر کرین ملکہ سے نہ دریافت فرمائین مین عرض کرونگی بدیع الملک نوجوان مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ تسیم نے عرض کی اے شہریار اب آپ آرام فرمایئے اس بات کی فکر نہ کیجیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ تمھین میرا رنج دینا گوارا ہے اسواسطے یہ باتین کر رہی ہو بھلا ہو سکتا ہے کہ مین تمھین اس حال مین چھوڑ کر سونے جاؤن اگر تمھین کسی قسم کا رنج مجھسے پہونچا ہو تو اُسے ظاہر کرو اگر کوئی بات واقعی تمھارے خلاف ہوئی ہے تو مین آیندہ ترک کر دونگا اسکی معافی ہو جائیگی رنج باقی نرہیگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپکی بات میرے خلاف کیا ہوگی اور آپسے مین آزردہ ہون یہ میری مجال نہین ہے یہ بھی میری ہی خطا تھی جو اسوقت اسقدر اپنا ملال آپپر ظاہر کیا اور آپ کو بھی مکدر کر دیا اب مین اپنی خطا کی معافی چاہتی ہون مجھے کسی قسم کی شکایت کسی قسم کا رنج نہین ہے آپ میری خطا معاف فرمائین برائے آرام مسہری پر تشریف لے جائین بدیع الملک نے فرمایا مین کیونکر گوارا کرون کہ تم رات بھر جاگ کر رونے مین بسر کرو درین صورت آرام و خواب ہون جب بدیع الملک نامدار نے ملکہ تسیم سبز پوش کو بہت ہی مجبور کیا اور زرنگار نے بھی ملکہ کو سمجھایا ملکہ تسیم بدیع الملک نامدار کے ہمراہ خوابگاہ مین گئین شاہزادے کو اس بات کی فکر پیدا ہوئی پہلے تو ملکہ سے بہت کچھ کہا اور صدمہ کا سبب پوچھا ملکہ نے بیان نہ کیا بدیع الملک نامدار نے بھی مجبور ہو کر خموشی اختیار کی جب ملکہ کو نیند آگئی بدیع الملک مسہری سے اٹھکر زرنگار کی خوابگاہ کیطرف آئے دیکھا زرنگار وزیرزادی کی مسہری کے پاس شاداب بیٹھی ہوئی قصہ بیان کر رہی ہے زرنگار بصد شوق سن رہی ہے بدیع الملک کو جو آتے دیکھا شاداب نقلی بھی خاموش ہوئی اور زرنگار بھی مسہری سے اٹھی شاہزادے سے عرض کی اے شہریار آپ اسوقت کیون تشریف لائے مین خود حاضر ہوتی سب کیفیت آپ سے عرض کر دیتی یہ کہکے شاداب نقلی سے کہا ای شاداب اب تم بھی زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ اپنے ٹھکانے پر جاؤ اسوقت مجھے شہریار سے کچھ امور ضروری عرض کرنا ہین شاداب نے کہا مین ابھی جاتی ہون جو آپ کے مزاج مبارک مین آئے شاہزادے سے کہیے یہ کہکر شاداب نقلی وہان سے اٹھی زرنگار نے عرض کی اے شہریار ملکہ اسوجہ سے رنجیدہ ہین کہ آپ کو شاداب کی طرف مائل پایا ہے بدیع الملک اس بات کو سنکر بہت ہنسے کہا اے زرنگار یہ سب ملکہ کا خیال خام ہے یہ کیفیت ملکہ عالم کو معلوم ہوئی جب اسکا راز افشا ہوگا ملکہ بہت محجوب ہونگی اپنے خیال سے باز آئینگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی شہریار خطا معاف فرمایئے تو مین عرض کرون بدیع الملک نامور نے فرمایا اے زرنگار جو تمھارے مزاج مین آئے کہو میرے خلاف نہوگا زرنگار نے کہا اے شہریار جسوقت شاداب سے یہ غزل تمام کی مین نے خود

دیکھا کہ آپ نے اُسکی طرف دیکھ کے تبسّم کیا شاداب بھی مسکرا کے خاموش ہو رہی بدیع الملک
نے کہا اے زرنگار تمھین میرے ہنسنے کا سبب نہین معلوم ہے جب تمھین معلوم ہو جائیگا تم بھی قائل
ہو جاؤگی زرنگار نے عرض کی اے شہریار مجھے اور کسی بات سے آگاہی نہین ہے جو کچھ مین نے دیکھا تھا
عرض کر دیا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسکا سبب تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کے
بدیع الملک زرنگار کے پاس سے اُٹھے اپنی خوابگاہ مین آئے دیکھا ملکہ نسیم سبزپوش بیدار ہین تب
بدیع الملک نے خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کو اور زیادہ رنج ہوگا اور یقین کامل ہوگا کہ مین شاداب پر
فریفتہ ہون یہ سوچ کے بدیع الملک نامدار مسہری کے قریب آئے ملکۂ عالم کو گریان پاکر کہا اے
نسیم سبزپوش اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ تم شاداب کے سبب سے رنجیدہ ہو یہ تمھارا خیال خام ہے
جسکو تم شاداب جانتی ہو وہ شاداب نہین ہے اور یہ وہی شخص ہے جسکے آجانے سے مجھے بڑی قوت دلی اور اپنے
لشکر کے مل جانے کی امید قوی ہوئی ملکہ نے جو یہ بات سنی حیران ہو کر عرض کرنے لگی اے شہریار
آپ نے یہ کیا فرمایا شاداب کی صورت سیرت کسی بات مین فرق نہین اب مین کیونکر یقین کر دون کہ یہ
شاداب نقلی ہے اگر یہ شاداب نہین ہے تو میری کنیز کہان ہے اور یہ کیا معاملہ ہے بدیع الملک
نوجوان نے فرمایا اسکی کیفیت تمپر ظاہر ہو جائیگی مگر اس راز کو زرنگار سے بیان نکرنا ورنہ لطف جاتا رہیگا
ملکہ نے عرض کی شہریار مین زرنگار سے ہرگز نہ بیان کرونگی مگر مجھکو اس بات کی بڑی فکر ہے چاہتی ہون
کہ آپ اس بات کا خلاصہ بیان کرین بدیع الملک نے جب ملکہ کو نہایت پریشان پایا کل کیفیت
بیان کر دی ملکہ نسیم سبزپوش کو حیرت بدرجہ کمال ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
آپ کو یہ بات ناگوار بھی نہین ہوئی کہ ایک مرد غیر نے مجھے دیکھا بدیع الملک نامدار نے کہا اے
ملکۂ عالم وہ غیر نہین ہین صاحبقران زمان کے بھی حرم سرا مین اُنھین جانے کا اختیار حاصل ہے
اور بے اُنکے کسی کا نکاح نہین ہوتا ہے یہی سب کا نکاح پڑھتے ہین ملکہ نسیم سبزپوش یہ سنکے خاموش
ہو رہین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب تمھارے دل کی کدورت رفع ہوئی نسیم سبزپوش
بہت محجوب ہوئین ہاتھ باندھکر بدیع الملک نامدار سے عفو تقصیر کی خواہان ہوئین شاہزادے
نے کہا ملکۂ عالم ایسے خیالات اپنے دل سے دور رکھنا انھین باتون مین صبح ہو گئی ملکہ نسیم نے
عرض کی اے شہریار مین اجازت چاہتی ہون کہ والد نامدار کے سلام کو جاؤنگی آج کچھ لوگون کی نسبت
بھی گفتگو کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا ملکہ مجھے تمھاری بدنامی کا بہت خیال ہے ورنہ تمھاری
مفارقت کسی طرح گوارا نہ تھی مجبور ہون کیا کرون ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین ابھی آتی ہون یہ
کہکر کنیزون سے کہا تخت حاضر کرو کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا ملکہ نسیم سبزپوش تخت پر بیٹھین کنیزین
بھی کچھ اپنے ہمراہ لین سب کے پہلے شاداب نقلی تخت پر گئی ملکہ نے کہا اے شاداب مین تجھے
اپنے ہمراہ نہ لیجاؤنگی تم زرنگار کی خدمت مین رہو شاداب نقلی نے عرض کی کہ شاہزادے بدیع الملک کی
طبیعت اُنکے زیادہ بہلتی ہے اکثر راتون کو زرنگار کے پاس اُٹھ اُٹھ کے جاتے ہین بڑی دیر تک باتین رہتی ہین کل رات
کو وزیرزادی صاحبہ کے پاس بیٹھی تھی کہ شاہزادۂ عالم وہان تشریف لے گئے وزیرزادی صاحبہ بہت خوش ہوئین مجھے
تو اسی وقت رخصت کیا آپسمین نہین معلوم کیا کیا باتین رہین ملکہ نسیم سبزپوش تو شاداب سے

حال سے واقف ہو چکی تھی اس وجہ سے اعتبار نہ کیا مگر زرنگار کے ستانے کو تھوڑی سی بات بدلکر فرمایا یون اے شاداب تجھے کسی کا پردہ فاش کرنے کی کیا ضرورت تھی خبردار آیندہ ویسی باتین مجھ سے نہ کہنا ورنہ تجھے سزا دینگے شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم مین نے اس سبب سے آپ سے عرض کی کہ آپ میری جان بچالینگی نہین تو وزیرزادی صاحبہ کا راز مجھ پر افشا ہو گیا ہی اب یہ کاہیکو مجھے زندہ چھوڑینگی ملکہ نے کہا تیری جان کوئی نہین لے سکتا مگر اب ایسی باتین مجھ سے نہ کہنا یہ کہکے ملکہ نسیم نے زرنگار کی طرف دیکھا زرنگار اس درجہ منفعل ہو رہی تھی کہ اُسے مطلق ہوش نہ باقی تھا ہمہ تن پسینہ مین غرق آنکھون سے آنسو جاری ملکہ نے جو یہ حالت زرنگار وزیرزادی کی دیکھی خیال کیا کہ ایسا نہو یہ اپنی جان دیدے یہ سوچ کے فرمایا اے زرنگار تمھین کیا ہو کسکی باتون پر اسقدر بیتاب ہوتی ہو شاداب تو ہمیشہ ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہے اب اُسنے شہریار کی دہائی بھی دی کسی کی بھی سماعت نہین کرتی ہے تم ناحق اسقدر محجوب ہوئی ہو مین جانتی ہون کہ یہ سب باتین غلط ہین زرنگار نے ہاتھ باندھ کر عرض کی ملکہ عالم مین اُمیدوار ہون کہ آپ مجھے آزاد کرین ورنہ مین اپنی جان دیدونگی شاداب ہمیشہ ایسی تہمتین مجھپر کیا کریگی اسوقت جو بات صحیح و درست تھی اسکو فروغ ہوا اگر کسی وقت اُسنے کوئی ایسی بات بیان کی اور آپ کو یقین آگیا تو میرے واسطے باعث ذلت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے آزاد فرمایئے ملکہ نے کہا اے زرنگار تمھین بیکار کا وہم ہے اگر شاداب مجھ سے کوئی بات سچ بھی کہے گی تو مجھے یقین نہ آیگا شاداب نقلی نے جو ملکہ کی تقریر سُنی عرض کی اے ملکہ عالم آپ میری بات کو تو غلط کہینگی مگر وزیرزادی صاحبہ سے بقسم اس امر کو دریافت فرمایئے کہ شہریار شب کو تشریف لائے تھے یا نہین اگر یہ بقسم انکار کرین تو مجھے آپ گردن مارنے کا حکم دین اور اگر یہ قسم نہ کھائین تو آیندہ جو کچھ مین آپ سے عرض کرون اسکو صحیح تصور فرمایئے ملکہ نسیم نے کہا اے شاداب اس گفتگو کی کیا ضرورت ہے ہم ہرگز قسم نہ لینگے اور تمھین کو دروغگو تصور کرینگے شہریار کسی کام سے اُسطرف تشریف لے گئے ہونگے زرنگار وزیرزادی اسوقت تک بیدار ہونگی وہان بھی ٹھہر گئے چونکہ یہ کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے زرنگار وزیرزادی نے بھی بیان نہین کی اور شہریار نے بھی ارشاد نہین فرمایا شاداب نقلی نے کہا ملکہ عالم اگر اسطور سے شہریار تشریف لیجاتے تو وزیرزادی صاحبہ مجھے ہرگز وہان سے نہ اٹھاتین آپ اُنسے قسم دیکر دریافت فرمائین کہ اُنھون نے مجھے وہان سے اٹھا دیا تھا زرنگار وزیرزادی نے دیکھا کہ اسوقت شاداب نے ملکہ نسیم سبزپوش کو یقین دلا دیا اور ملکہ میری محبت کے سبب سے کچھ بیان نہین کرتی ہین جب انھین اس بات کا یقین آگیا ہے تو اب میرے واسطے اچھا نہین ہے گو اسوقت میری محبت سے یا شاہزادے کے سبب سے کچھ نہین کہتی ہین اور ٹال رہی ہین مگر دوسرے وقت بہت ہی ذلت دینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جان دیکر ان سب جھگڑون سے فراغت حاصل کرون یہ سوچ کے زرنگار وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کی آپ کو اب عرصہ ہوتا ہے تشریف لیجائیے جب وہان سے تشریف لایئے گا اُسوقت جو جو باتین کہ شاداب کہہ رہی ہے ان سب باتون کا فیصلہ ہو جائیگا ملکہ نے کہا اے زرنگار تم خاطر جمع رکھو مجھے شاداب کی باتون کا

یقین نہین ہے بلکہ مناسب وقت یہ ہے کہ تم میرے ہمراہ چلو اور شاداب کو یہین چھوڑدو زرنگار نے عرض کی مین بھی بہت خوش ہون اگر آپ اپنے ہمراہ لیتی چلین شاداب نے کہا اے ملکہ عالم اگر آپ زرنگار کو اپنے ہمراہ لیے جاتی ہین تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے مین ہرگز یہان نہ رہونگی ایسا نہو وزیرزادی صاحبہ مجھکو بھی عیب لگائین ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا شاداب تو یہین رہو تمھارے سبب سے شہر بابل کا دل بہلا رہیگا اور زرنگار وزیرزادی کا یہان رہنا اچھا نہین ہے شاداب نے جواب دیا کہ آپ مجھے ہمراہ لیجیے گا تو مین وزیرزادی صاحبہ کو آپکے ہمراہ نہ جانے دونگی یہان تک شاداب قتلی نے ملکہ نسیم کو مجبور کیا کہ ملکہ نے زرنگار کو وہین چھوڑا اور چند کنیزون کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے والد کی طرف روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو والد ملکہ نسیم سبزپوش کی عرض کیجاتی ہے

کہ اُسنے جیسے ہی آمد طلسم کشا کی خبر پائی تھی اُس روز سے اُسنے لوح دار جادو کو اطلاع دی تھی کہ اب لوح سے بہت ہوشیار رہنا مین نے سُنا ہے کہ طلسم کشا اصلی اس طلسم مین آیا ہے اور اُسنے بہت مرحلجات لے لوح فتح کرنے ہین اب اسطرف آتا ہے اگر یہان آئیگا تو ضرور گرفتار کیا جائیگا مگر تمھین یہ بات لازم ہے کہ تم لوح کا بندوبست بہت اچھی طرح سے رکھو شاید دوسری راہ سے تمھارے مرحلے تک پہونچ جائے اور لوح لینے کا ارادہ کرے اُسوقت تمکو جلدی انتظام کرتے نہ بن پڑیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی سے سب انتظام کر لو اور جس وقت طلسم کشا تمھارے مرحلے پر پہونچے تم فوراً مجھے اطلاع دینا ایسی ایسی باتین لوح دار جادو کو کہلا بھیجی تھین اور اپنے مرحلہ پر بھی اُسنے سحر کو زور دیا تھا سرحد کے مرحلہ پر منارہ آہنی بنا تھا اُس منارے پر ایک پتلی فولادی نصب تھی کہ جو کیفیت سموم جادو کو دریافت کرنا ہوتی تھی اُس پتلی سے جاکر تحقیق کرتا تھا وہ سب کیفیت سنکر بیان کر دیتی تھی جب یہ سب انتظام کر چکا تو اُس نے ایک روز اپنے ملازمین سے کہا کہ مجھے جاکر پتلی سے تحقیق کرنا ہے کہ طلسم کشا کہان ہے اور کس طرف جاتا ہے کون اُس سے مقابلہ کر رہا ہے کیا ہونے والا ہے ملازمین نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ چلین تحقیق کرین دیکھین طلسم کشا اسطرف تو نہین آتا ہے اگر ادھر کا قصد کیا ہے تو اسکو صحراؤن مین راستہ بھلائین کسی طرح اپنے دام مکر مین پھنسائین گرفتار کرین سموم جادو ملازمین کو لیکر اُس منارے کی طرف روانہ ہوا جب زیر منارہ پہونچا اسم سحر پڑھا پتلی نے آنکھین کھولین سموم جادو کو سلام کیا سموم جادو نے کہا اے روشن قلب طلسم کشا کی کیفیت بیان کر وہ کس حال مین ہے اور کہان ہے کس سے جنگ ہو رہی ہے یہ سنکر پتلی نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا اے شہنشاہ طلسم کشا ایوان ہوا کی سرحد کے اندر ہے سموم جادو نے جو یہ سُنا گھبرا کے کہا اے روشن قلب جادو کیا کہا کہ طلسم کشا سرحد مرحلہ کے اندر ہے اسکو خلاصہ بیان کر وکہ طلسم کشا کہان ہے اور کسلئے یہان ہے جسکے یہان پوشیدہ ہو مین اُسکو ابھی گرفتار کرون طلسم کشا کو قید کر کے خداوندی خدمت مین روانہ کرون یہ سنکر پتلی نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا کہ اے شہنشاہ دانا جاہ مین اس بات کو خلاصہ نہین کہہ سکتی ہون کہ طلسم کشا کہان پوشیدہ ہے آپ اپنے طور سے اُسے تحقیق کرین سموم جادو

نے کہا مین تحقیق کرونگا مگر اسکا یہان آنا کسی کو نہ معلوم ہو بڑے تعجب کی بات ہے کس راہ سے آیا
پتلی نے کہا طلسم کشا مع لشکر یہان نہین آیا ہے تنہا آیا تھا اب اسکا ایک ساتھی اور اس سے ملگیا ہے گو مین
اسوقت بتاتی ہون کہ جس جگہ طلسم کشا پوشیدہ ہے مگر بتا نہین سکتی بتانے مین بڑی قباحت ہے سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اس شخص کا پاس کرتی ہے جسنے طلسم کشا کو اپنے
یہان پوشیدہ کیا ہے اور مجھسے احوال طلسم کشا بیان نہین کرتی پتلی نے جواب دیا اے شہنشاہ مجھے اسکا پاس
نہین ہے بلکہ اسکا خوف ہے کہ اگر مین بتادونگی تو ابھی بڑی قیامت برپا ہوگی اس مرحلے مین کوئی ساحر
زندہ نہ بچیگا اور مین بھی نہ رہونگی کیا عجب ہے کہ آپ کو بھی راہ فرار نہ ملے اور بخوف جان آپ طلسم کشا کی
اطاعت قبول کرین سموم جادو نے کہا اے روشن قلب تجھے کیا ہوگیا ہے جو ایسی باتین کرتی ہے بھلا مین
طلسم کشا سے خائف ہوکر اسکی اطاعت قبول کرون بڑے تعجب کی بات ہے ایسا ممکن نہین جو مین بخوف جان
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرون اول تو مین اسکو گرفتار کرونگا کیا مجال اسکی جو مجھ سے مقابلہ کرسکے اور اگر اسنے
مجھسے مقابلہ بھی کیا اور مین اسکے سامنے نہ ٹھہر سکا اور مقابلہ نہ کرسکا تو اپنی جان دے دونگا مگر اسکو قبول
نہ کرونگا پتلی نے کہا مجھے اسوقت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپکے ذریعہ سے طلسم کشا کو لوح ملیگی سموم جادو
نے کہا اب طلسم کشا کے آنے سے تیرے حواس مین بخوف جان فرق آگیا ہے مین اب تجھ سے کسی طرح
رائے نہ دونگا کوئی بات تحقیق کرونگا یہ کہکے سموم جادو نے دستک دی پتلی کی آنکھین بند ہوگئین
سموم جادو وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا ہمراہیون کو وہین چھوڑا آپ محل مین داخل ہوا
ملکہ نسیم سبزپوش منتظر بیٹھی تھی سموم جادو نے ملکہ کو گلے سے لگایا ملکہ نے کہا اسوقت آپکے چہرے سے
غم والم پائے جاتے ہین اسکا کیا سبب ہے سموم جادو نے کہا مین ابھی روشن قلب کے منارے
پر گیا تھا اس سے طلسم کشا کی کیفیت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا معہ ایوان ہوا کے اندر آگیا ہے اور
معہ اپنے ایک ساتھی کے کہین مقیم ہے مین نے بہت بہت اس سے تحقیق کیا مگر اسنے بخوف جان نہ بتایا
اور بعض بعض باتین ایسی کہین جو بالکل عقل کے خلاف تھین ملکہ نے جو یہ جملہ سنا سمجھین راز افشا ہوگیا
روشن قلب نے سب کیفیت میری بیان کردی یہ سمجھ کے ملکہ کے چہرے سے رنگ اڑگیا سموم جادو
نے کہا اے نسیم سبزپوش تم کیون چپ ہوگئین نسیم نے عرض کی مجھے تعجب ہوا کہ طلسم کشا یہان کیونکر آگیا
اور دربانون نے کیونکر آنے دیا یہان کی سرحدون پر جو جو ساحر نگہبان ہین وہ سحر و ساحری مین یکتا
ہین ممکن نہین جو انکے سحر سے بچکر کوئی آسکے طلسم کشا کیونکر چھپ کے چلا آیا جو اسکو کسی نے نہ دیکھا
اگر اس سے مقابلہ نہ کرسکتے تو آپ تک اسکی اطلاع پہونچاتے سموم جادو نے کہا مجھے بھی اسی بات کی
حیرت ہے اب میرا ارادہ ہے کہ مین ہر جگہ طلسم کشا کو تلاش کرون کہین ضرور اسکا پتہ ملیگا ملکہ نے کہا آپ
روشن قلب سے تحقیق کرین تو وہ آپ کو ضرور بتادیگی اور یون تلاش کرنے مین شاید طلسم کشا نہ ملے
سموم جادو نے کہا مجھے یہ خیال ہے کہ ایسا نہو جو طلسم کشا میری سرحد سے لوحدار جادو کے مکان تک
نکلجائے اور وہان جاکر لوح پر قبضہ کرے تو غضب ہوجائے ملکہ نے کہا ایسی مجال نہین جو طلسم کشا آپکے مرحلے سے
صحیح وسلامت نکلجائے اگر یہان سے چلا بھی جائیگا تو لوح دار جادو کے گھر سے نہ جائیگا وہ ضرور اسکو
گرفتار کرکے خداوند کی خدمت مین بھیجدیگا آپ خاطر جمع رکھین سموم جادو نے کہا اسوقت طلسم کشا

کا پوشیدہ کرنے والا اسکو میری سرحد سے نکال کے لوحدار کے مکان پر پہونچا دے تو غضب ہو جائے لوحدار نے چاہا ہی کہ لوح کو اب دوسری جگہ رکھے اسواسطے لوح اُسنے نکالی ہے ابھی تک اسکے پاس ہی ہے کسی طرح کی مشکل مین نہین ہے لوحدار کو قتل کرے لوح قبضے مین لائے ابھی اُسنے اسکے واسطے کوئی تحریک نہین کیا ہے جس کسی کی رسائی لوحدار جادو تک ہو جائے بشرطیکہ وہ مکر مین بھی لوحدار سے زیادہ ہو تو لوح طلسم اسکے قبضے مین آجائیگی ملکہ نسیم سبز پوش اس گفتگو کو سنا کین جب سموم جادو کہہ چکا تو ملکہ نسیم نے کہا اگر آپکو یہی خیال ہے تو آپ لوح اپنے پاس کیون نہین رکھتے ہین سموم جادو نے کہا اے نسیم بڑی مشکل یہ ہے کہ مین حفاظت لوح کرسکون نسیم نے جواب دیا کہ آپ لوحدار کو اپنے مرکز پر طلب فرمایئے لیکن اس لوح کی حفاظت کرونگی سموم جادو نے جواب دیا کہ لوحدار کو حکم خداوند نہین ہے کہ وہ اپنے مقام سے کہین جائے یا لوح کو دوسری جگہ منتقل کرے نسیم نے کہا پھر آپ مجھے اجازت دیجیے کہ مین لوحدار کے پاس جاؤن اور اس سے لوح کی حفاظت کی تاکید کرون بلکہ خود بھی نگران رہون سموم جادو نے کہا مین اسوقت ایک نامہ لوحدار جادو کے نام روانہ کرتا ہون کہ وہ لوح کو خداوند کے پاس روانہ کردے بعد وہان نامہ روانہ کرنیکے پھر طلسم کشا کو اپنے مرحلے مین تلاش کرون ملکہ نسیم نے آپ طلسم کشا کیطرف سے خاطر جمع رکھیے مین اسکو تلاش کرکے آپکے حوالے کرونگی جسقدر جلد مین طلسم کشا کا پتہ لگاؤنگی دوسرے کو اسقدر جلد طلسم کشا کا حال نہ معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا اے نسیم اگر تم طلسم کشا کو تلاش کردوگی اور گرفتار کرا دوگی تو مین تمھاری معرفت طلسم کشا کو خداوند کے پاس بھیج دونگا اور خداوند تمھین اپنا بندہ خاص بنا لینگے وقت سوال ملیگی کیا عجب ہے جو لوح تمھارے ہی حوالے کیجائے اور لوحدار جادو کسی دوسرے کام پر مقرر کیا جائے ملکہ نسیم نے کہا آپ خاطر جمع رکھیئے مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون مگر آپ لوح کا انتظام فرمایئے جہان تک ممکن ہو خداوند سے اطلاع کرکے مع لوح کے لوحدار جادو کو اپنے پاس بلالیجیے یہان حفاظت لوح بہت اچھی طرح سے ہوگی کسی کو معلوم بھی نہوگا طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان پر جائیگا وہان کسی کو نہ پائیگا مجبور ہو کر کیا کریگا سوا اسکے واپس آنے کے اور کوئی صورت نہین پڑیگی اس سبب سے میری رائے ہوتی ہے کہ آپ لوحدار جادو کو یہین بلالیجیے اگر خوف خداوند ہے تو انکو ایک نامہ تحریر فرمایئے یقین ہے کہ وہ ضرور اجازت دینگے اور لوحدار جادو مع لوح طلسم یہان چلا آئیگا سموم جادو نے کہا اے ملکہ نسیم تمنے جو کچھ کہا یہ بہت صحیح ہے مگر لوح ایسی جگہ نہین ہے جو اسے کوئی لاسکے نہ لوحدار اپنی جگہ سے حرکت کرسکتا ہے نہ لوح کو لیکر کہین جا سکتا ہے ملکہ نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو مجبوری ہے مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون آپ کی خدمت مین بہت جلد حاضر کرونگی سموم جادو بہت خوش ہوا ملکہ نسیم نے کہا اب مین رخصت چاہتی ہون بہت جلد طلسم کشا کو لاتی ہون سموم جادو نے ملکہ نسیم کو رخصت کیا نسیم سبز پوش نے چلتے وقت سموم جادو سے کہا کہ مین جو کچھ آپ سے کہون آپ ویسا ہی انتظام کیجیے اول یہ بات کہ ابھی آپ اس امر کی اطلاع خداوند کو نہ دیجیے اور لوحدار جادو کے پاس لکھ بھیجیے مین جاکر لوحدار جادو کو سمجھاؤنگی اس سے حفاظت لوح کی بابت کہونگی آپ بے میری رائے کے ان مقدمات مین دخل نہ دیجیے سموم جادو نے کہا اے نسیم سبز پوش جو کچھ تم کہوگی مین بسر و چشم منظور کرونگا مگر جس طرح ہوسکے طلسم کشا کو بہت جلد گرفتار کرو نسیم وعدہ کاسنی کرکے رخصت ہوئی مین اپنے باغ مین آئین یہان زرنگار کی

عجیب حالت دیکھی کہ شاداب اور بدیع الملک زرنگار کو سمجھا رہے ہیں زرنگار کی عجیب کیفیت
ہے فرط گریہ سے ہوش نہیں باقی ہے قریب ہے روح قالب سے پرواز کر جائے ملکہ زرنگار کے قریب
آئیں کہا اے زرنگار تجھے کیا ہوا ہے شاداب کی عادت ہے کہ وہ ایسی باتیں بہت سی بنایا کرتی ہے مگر مجھے
اسکی باتوں کا یقین نہیں آتا اگر اُسنے ایک بات ایسی کہی بھی تو تجھے اسقدر ملال ہوا میں اُسوقت بھی یہی کہہ گئی تھی
کہ زیادہ رنج نہ کرنا میں آکر اس معاملہ کو طے کر دونگی جب تک میں وہاں تنہا رہی اُسوقت تک یہی خیال رہا
اور اتفاق سے آج ہی دیر بھی ہو گئی والدنامدار نے کچھ مقدمات ضروری میں راے چاہی روشن قلب جادو
کے پاس گئے تھے اُسنے شہریار کی کل کیفیت بیان کی مگر یہ نہیں کہا کہ کہاں ہیں صرف اسقدر بیان کیا کہ طلسم کشا
اسکی سرحد میں آگیا ہے انھوں نے بہت بہت پوچھا کہ کسکے مکان میں ہے اور کسنے پوشیدہ کیا ہے روشن قلب
نے مطلق نہیں بیان کیا یہی کہکے ٹال دیا کہ میں خلاصہ نہیں بیان کر سکتی اگر میں خلاصہ کہدیتی تو کیا عجب
ہے جو میری جان مفت جائے اور سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے اور جو کچھ کہ انھوں نے دریافت
کیا اُسنے خلاصہ کہدیا کہ یہ طلسم کشا اصلی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ طلسم کشا کو لوح اپنے
ہاتھ سے دیدینگے اور اسکی اطاعت بھی قبول کرینگے گو والدنامدار نے بہت بہت باتیں کیں مگر اُسنے ہر مرتبہ
یہی کہا کہ آپ ضرور اس طلسم کشا کی اطاعت قبول کرینگے اور لوح اُسکو اپنے ہاتھ سے دینگے اسی سبب سے
والدنامدار بہت ہراسان ہیں مجھسے فرماتے تھے کہ اگر آج طلسم کشا لوح دار جادو کے مکان تک پہونچ
جائیگا تو لوح اُسکو ملجائیگی کیونکہ آج کل لوح دار نے لوح کا پڑا اپنے بند و بست دور کرکے چاہا ہے کہ
جدید سحر تیار کرے اور حفاظت معقول لوح کی کرے یہ اپنے مکان میں لاکر رکھی ہے بدیع الملک
نے کہا اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے جانے دو میں جا کر لوح اپنے قبضے میں کروں اور صاحبقران کی
رہائی کی تدبیر میں مصروف ہوں ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ کو اختیار ہے میری مجال نہیں جو آپکی
رائے میں دخل دے سکوں مگر اسقدر عرض کرتی ہوں کہ آپ کے خلاف مرضی ہو تو اس کام کو میرے سپرد
کیجیے میں سب انتظام درست کر دونگی لوح آپ کو ملجائیگی اور والدنامدار بھی آپکی اطاعت قبول
کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ تو مجھے امید قوی ہے کہ آپ اس طلسم کے طلسم کشا ہیں مگر مجھے یہ خیال
ہے کہ جب آپ تنہا لوح لینے کو تشریف لیجائیے گا اور والدنامدار کو خبر ہوگی تو وہ ضرور لشکر سے وہاں
پہونچینگے اُسوقت میرا راز بھی افشا ہوگا اور آپ کو بھی جنگ کرنا ہوگی نہیں معلوم کیا شکل پیش آئے
اور والدنامدار کی بھی جان جانے کا خوف ہے اس سبب سے مانع ہوتی ہوں بدیع الملک نے
فرمایا اے ملکہ نسیم اگر تمھیں یہ منظور ہے کہ سموم جادو کی جان نہ جائے اور میرا مطلب بھی ہو جائے تو اس
کام میں غفلت نہ کرو بہت جلد فکر لوح کرو ملکہ نسیم نے عرض کی آپ تامل فرمائیے آج کی گفتگو میں
والدنامدار کو بہت ہی اپنا مطیع کیا ہے اب وہ کوئی کام بے میری راے کے نہ کرینگے انکا ارادہ تھا کہ وہ
آئینہ اندام جادو کو خود روانہ کریں اور لوح کی حفاظت کیلئے اُس سے مدد چاہیں مگر میں نے انکو
منع کر دیا لوح دار جادو کو بھی میں نے اس امر کی اطلاع نہیں دی یہ کہکے وہاں سے آئی ہوں کہ
اب میں جا کر طلسم کشا کو تلاش کرتی ہوں جب تک میں طلسم کشا کو نہ لاؤں آپ کوئی کام نہ کریں وہ بھی اس
بات پر راضی ہوگئے ہیں مطمئن ہے کہ اب بغیر میرے راے کے وہ کوئی کام نہ کرینگے میں جب کل طلسم کو اُسکے جادو کی

اور جو کچھ مناسب جانونگی اُنسے بیان کرونگی دو تین روز کے عرصہ مین سب انتظام ہو جائیگا بدیع الملک
نے فرمایا دو تین روز بہت ہین مجھے یہان ایک لمحہ ٹھہرنا ناگوار ہی جہان تک ممکن ہو جلد کوشش کرو نسیم
نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین مین نے انتہائے درجہ دو تین روز عرض کیے ہین اگر خدا نے
چاہا تو مین اس معاملے کو کل ہی سرانجام کو پہونچا دونگی آج کے واسطے جاؤنگی بدیع الملک نے
کہا تمھین اختیار ہی مین خلاصہ کیفیت تجھسے بیان کرچکا ہون ملکہ نے کہا ای شہریار اسکی گفتگو جسقدر ہونا تھی وہ
ہو چکی اب مجھے زرنگار سے باتین کرنے کی اجازت دیجیے اور آپ بھی اس جھگڑے کو فیصل کیجیے اگر
اجازت ہو تو کچھ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نسیم مین تجھے منع کرچکا ہون ایک حرف
زبان سے نہ نکالنا ورنہ مفت مارا جائیگا یہ کلمہ سنکر شاداب نقل نے بدیع الملک نامدار کیطرف دیکھا
مطلب یہ تھا کہ تمنے افشائے راز کر دیا جسپر افسوس کی بات ہی بدیع الملک نے اشارے سے کہا خاطر جمع
رکھو راز افشا نہین ہوا ہے شاداب نے پھر اپنا سر جھکا لیا ملکہ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار اب اس
ملال کو دور کرو شاداب نقل خود کہہ رہی ہے کہ مین نے دلگی سے کہا تھا زرنگار نے عرض کی ای ملکہ عالم
اگر شاداب نے دلگی سے ہی کہا تھا تو آپ خود فرما چکی تھین کہ اگر شاداب پھر بھی زرنگار سے کوئی بات
ایسی کہیگی جسکی وجہ سے زرنگار کو صدمہ پہونچے گا تو مین شاداب کو سزائے سخت دونگی اب مین چاہتی
ہون کہ آپ شاداب کو سزا دیجیے اور آیندہ کے واسطے اسکو اپنی محفل مین شریک ہونے کی ممانعت
فرمایئے کہ ہمیشہ اسکی ذات سے ایسے ہی فسادات پیدا ہوتے رہین گے ایک روز یہ میرے واسطے ذلت کا
باعث ہوگی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیونکر ممکن ہی کہ مین ایسے شخص کو سزا دے سکون کہ شہریار اسکی سفارش
فرماتے ہین مین مجبور ہون زرنگار بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوئی عرض کی ای شہریار آپ انصاف
نہین فرماتے مین اپنی جان دیدونگی اگر آپ کو شاداب زیادہ عزیز ہی تو مجھے حکم آزادی دیجیے یا مین جو کہتی ہون
آپ شاداب کو اسکے موافق سزا دیجیے بدیع الملک چاہتے تھے کہ جواب دین شاداب نقل نے
کہا وزیرزادی صاحبہ اب دو دو باتین مین آپ سے کرنا چاہتی ہون اسوقت تک تو خواہ مین نے
جھوٹ کہا یا سچ کہا مگر اب مین اپنے دل کی کیفیت آپ سے بیان کرتی ہون میرا جو ارادہ ہی وہ
آپ پر ظاہر کیے دیتی ہون اگر آپ میرا کہنا قبول کرینگی ہمیشہ بے رنج و غم رہیے گا اگر مجھ سے انکار فرمایئے گا
کبھی آپ کو خوشی سے نہ بیٹھنے دونگی زرنگار نے کہا مین ہرگز تیرا کہنا منظور نکرونگی اپنی جان دونگی
شاداب نقل نے ملکہ نسیم کی طرف مخاطب ہوکے کہا آپنے اس عقلمندی کو ملاحظہ فرمایا ابھی وزیرزادی
صاحبہ نے یہ بھی نہ دریافت کر لیا کہ مین کیا کہنے والی ہون اور کس طرح کی بات کہونگی پہلے ہی سے تلخی
ظاہر کر دی ملکہ نے مسکرا کے کہا ای زرنگار اسوقت شاداب نے قرینہ کی بات کہی تمھین لازم ہی کہ تم
شاداب کی بات سنو جب اُسکی بات ختم ہو اُسوقت جواب دو ابھی سے رنج و غصہ ظاہر کرنا اچھا نہین
ہے تمھاری عقل کے سراسر خلاف ہی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین جانتی ہون کہ شاداب کوئی
بات ایسی کہیگی جسکے سبب سے مجھے پھر رنج پہونچے گا اس سے مین اُسکی بات سننا اچھی نہین جانتی ہون
ملکہ نے کہا ای شاداب زرنگار اس سبب سے تمھاری بات کا سننا خلاف جانتی ہین کہ تمھاری
عادت ہی کہ کبھی تم اُنسے ایسی بات نہین کہتین کہ جسکے سبب سے اُنھین خوشی ہو شاداب نقل نے عرض کی

اے ملکہ عالم مین قسم کھاتی ہون اب ایسی بات نہ کہونگی جسکے سبب سے انھین رنج پہونچے زرنگار
نے کہا ایسا ہی ہے نہ کیا جب تک شاداب اپنی بات ختم نکریگی مین انکار سننے سے نہ کرونگی ملکہ نے
کہا اے شاداب جو کچھ تجھین کہنا ہو بیان کرو شاداب نے کہا مین یہ چاہتی ہون کہ یہ میری طرف سے
اپنے دلمین رنج نرکھین دوست ہو جائین اگر انکے دل مین میری طرف سے رنج رہیگا مین ہمیشہ ایسی
باتین کرتی رہونگی جسکے سبب سے یہ بہت رنج اٹھاینگی زرنگار نے کہا ای شاداب اب ممکن نہین کہ
میرے دلمین تیری طرف سے صفائی آجاے شاداب نقلی نے ملکہ سے کہا بی زرنگار صاحب کے
دل کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے اب دونون مین کون خطاوار ہے ملکہ نے کہا ای شاداب تیرے جو کہا
بہت صحیح ہے اور زرنگار تجھسے ضرور ملجایگی مگر اسوقت انھین غصہ ہے جب غصہ انکا فرو ہوگا ہم سمجھا دینگے
شہریار بھی تشریف لاینگے اسوقت ضرور منظور کرینگی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تجھین لازم ہے کہ تم
شاداب سے میرے کہنے سے ملجاؤ ورنہ مجھے ملال ہوگا زرنگار نے عرض کی ای شہریار اگر شاداب
اس بات کی قسم کھاے کہ آیندہ اس قسم کی باتین نہ کریگی تو مین ابھی صفائی کرون شاداب نقلی نے
قسم کھائی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تجھین لازم ہے کہ شاداب کو گلے سے لگاؤ زرنگار
نے بدیع الملک کے کہنے سے شاداب کو گلے سے لگایا شاداب نقلی نے گلے ملتے وقت زرنگار
کے سینے پر اسطرح ہاتھ پھیرا کہ زرنگار کے ہوش مین فرق آگیا بیتاب ہوگئی شاداب نقلی گلے ملکے
الگ ہوئی بدیع الملک تماشا اس دلگی کو دیکھکے ہنستے رہے جب شاداب نقلی علحدہ ہوئی ملکہ نسیم
سبزپوش نے کہا اے شہریار آپ شاداب سے فرمایئے کہ کچھ شغل موسیقی کا انتظام کرے اور شغل رقص
و سرود بھی ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین نہین کہونگا تم زرنگار سے کہو جب زرنگار فرمایش کریگی
تو کیا عجب ہے کہ تمھاری خوشی ہو ورنہ ممکن نہین نسیم سبزپوش نے زرنگار سے چپکے سے کہا کہ شاداب
سے کہو اب تجھسے صفائی ہوچکی اگر تمھارا جی چاہے تو کچھ گاؤ یہان سب لوگ تمھارے مشتاق ہین
زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم شاداب سے اگرچہ صفائی ہوگئی ہے مگر مین اسکی طبیعت سے
خائف ہون آپ دیکھتی ہین کہ دم بھر مین دوست دم بھر مین دشمن عجب بات اسنے پیدا کی ہے جب سے
شہریار تشریف لاے ہین اسکی ترکیب دوسری ہوگئی ہے نہین معلوم ایسی باتین اسکو کسنے تعلیم کردین
آپکا فرمانا بجا لاتی ہون ورنہ میرا جی ڈرتا ہے اس سے کہتے ہوے خوف آتا ہے ایسا نہو کہ وہ پھر کوئی
بات پیدا کرے اور مجھے صدمہ پہونچے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا ای زرنگار خاطر جمع رکھو اب
شاداب تجھسے کوئی ایسی بات نہین کریگی جب اسنے خود صفائی کی ہے تو اسکو خیال ہوگا زرنگار نے
عرض کی دیکھیے مین کہتی ہون یہ کہکے شاداب نقلی کی طرف مخاطب ہوئی کہا ای بی شاداب اگر تجھسے
کسی بات کو کہین قبول کروگی شاداب نقلی نے کہا پہلے بیان کرو اپنی مرضی بخلاف مرضی ابھی عالم
نہین کرسکتی زرنگار نے کہا ہمارا جی چاہتا ہے کہ تم اسوقت کوئی غزل شروع کرو ہم سازندون کو
ابھی طلب کرتے ہین ملکہ عالم بھی بہت مشتاق ہین شاداب نقلی نے کہا یہ مجھ سے ہرگز نہوگا مجھے
گانا آتا ہی نہین آج تک تجھے کبھی نہ گاتے سنا زرنگار نے کہا ای شاداب کل شب کو تونے
محفل مین سبکو محو بنا دیا بلکہ مین خود متعجب تھا کہ یہ کمال تجھے کیونکر حاصل ہوا اگر اور بھی نہین سنا

مگر کل تیری کیفیت معلوم ہوئی شاداب لقلی نے جواب دیا کہ کل اور بات تھی وہ گانا میرا ذاتی کمال
نہ تھا ایک اور سبب تھا اب نہیں ممکن زرنگار نے کہا اے شاداب اُس سبب کو بیان کرو میرے
نزدیک تو یہ بات ہے کہ تم اس فن کو خوب جانتی ہو مگر پوشیدہ کرتی ہو شاداب نے کہا اے زرنگار
وہ راز ایسا ہے جو بیان کے لائق نہیں ہے اگر میں اسکو بیان کرونگی تو سراسر میرا نقصان اور تمھارا فائدہ
ہے زرنگار نے کہا برائے خدا جلد بیان کر شاداب نے کہا وہ امر اس لائق نہیں ہے کہ میں
تجھسے ہر ایک کے سامنے بیان کردوں کبھی کہدونگی اسوقت تمھاری خاطر سے دو ایک چیزیں سُنائے
دیتی ہوں مگر آیندہ ایسی فرمائش مجھسے نہ کرنا ورنہ میرا بہت بڑا نقصان ہوگا شاداب لقلی سے جو ایسی
باتیں کیں زرنگار کو اشتیاق پیدا ہوا کہا اے شاداب میں بہت مشتاق ہوں کہ تیری
بات سنوں شاداب لقلی نے کہا ابھی اسکا محل نہیں ہے مگر میں وعدہ کرتی ہوں کہ جو کچھ راز ہے
میں سب تجھسے بیان کرونگی اسوقت گانا سنو سازندوں کو طلب کرو زرنگار نے کہا اے شاداب
مجھے کمال اشتیاق اُس بات کے سننے کا پیدا ہوا ہے مگر گانا سننے کا بھی از حد اشتیاق ہے تجھسے نہیں کہسکتی
کہ تم گانا موقوف کرکے مجھ سے اُس راز کو بیان کرو شاداب لقلی نے کہا کیا جلدی ہے جب یہ صحبت
برخاست ہو جائیگی اور شہریار و ملکہ عالم آرام کرنے کو تشریف لیجائینگے میں تمھارے ہمراہ چلونگی کل کیفیت
بیان کردونگی زرنگار نے قبول کیا ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے زرنگار اب تو تجھسے شاداب نے
وعدہ کرلیا اب سازندوں کو طلب کرو کچھ شغل گانے کا ہو شاداب نے کہا ملکہ عالم آپ خود
کیوں نہیں فرماتیں کہ آپ کا جی چاہتا ہے زرنگار کے ذریعہ سے آپ نے مجھے کیوں حکم فرمایا اب میں ہرگز
یوں نہ گاؤنگی ابھی میرا اُس دن کا انعام باقی ہے جب تک وہ انعام نہ لے لونگی ایک حرف شروع
نہ کرونگی ملکہ نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے اشارہ کیا کہ ملکہ عالم اب بغیر کچھ دیے
ہوئے گانا شروع نہ ہوگا ملکہ نے اُسی وقت اپنے گلے سے ایک ہار بیش قیمت اُتار کے شاداب لقلی
کو دیا شاداب لقلی نے وہ ہار لیکر ملکہ کے سامنے اپنے گلے میں پہنا بہت خوشی ظاہر کی ملکہ نے کہا ای
شاداب اب گانے میں کیا عذر ہے شاداب لقلی نے کہا اب مجھے کچھ عذر نہیں ہے بسر و چشم آپ کا ارشاد
بجالاتی ہوں مگر اتنا کلام ہے کہ آج کا انعام بھی کچھ مشتری ہی سے عنایت ہو جاتا تو بہت مناسب تھا
میرا دل بڑھتا ایسی ایسی چیزیں سُناتی کہ آپ بہت محظوظ ہوتیں ملکہ نے ایک انگشتری اور دی شاداب
نے زرنگار کی طرف اشارہ کیا کہا وزیرزادی صاحبہ اگر آپ کے پسند ہو تو یہ انگشتری اور یہ ہار
آپ کی نذر ہے زرنگار نے کہا اے شاداب ملکہ عالم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے مبارک ہو اگر میں
چاہوں تو ملکہ عالم مجھے بھی عنایت کریں تمھارے حصہ میں میری شرکت بیکار ہے ملکہ نے زرنگار کی
یہ گفتگو سنکر ایک انگشتری ہیرے کی زرنگار کو بھی عنایت فرمائی شاداب لقلی نے کہا وزیرزادی صاحب
میں بھی فدا آپ کی انگشتری دیکھوں کہ ملکہ عالم نے آپ کو کیسی انگشتری مرحمت فرمائی ہے زرنگار نے وہ
انگوٹھی شاداب کو دی شاداب لقلی نے انگوٹھی لینے کے بعد زرنگار کو سلام کیا کہا آپ کو خدا نے مرتبہ
اعلا مرحمت فرمایا ہے آپ شاہزادی کی وزیرزادی ہیں ایک ادنے درجہ کی کنیز ہوں میرا حق آپ پر
بھی ہے اور ملکہ عالم تو میری مالک ہی ہیں مگر آپ کو بھی میں اپنا مالک جانتی ہوں مرح

آپ مجھ سے رتبے مین سوا ہین اُس روز میرے گانے سے آپ بھی خوش ہوئی تھین آپ پر بھی انعام
دینا فرض تھا مین نے یہ انگوٹھی اپنے اُس روز کے انعام مین سے لی آپ کو ملکۂ عالم و عنایت فرمائی
زرنگار نے جواب دیا اے شاداب ابھی تمھارا قول یہ تھا کہ ہم تم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین ایک
ہی سرکار کے نمکخوار ہین یا ابھی تم اپنے قول سے خلاف ہو گئین شاداب نقلی نے کہا اب للہ میری
خطا کو معاف فرمایئے تم انگشتری مجھے دیدیجیے اب مین آپ سے کچھ نہ کہونگی ملکہ نسیم سبزپوش
نے زرنگار وزیرزادی کی طرف اشارہ کیا اور مخاطب ہو کے کہا کہ انگشتری دیدو ہم اس کے عوض
مین دوسری انگشتری دینگے زرنگار نے کہا اے شاداب اب تو کبھی تم یہ نہ کہوگی کہ مین اور زرنگار
ہمرتبہ ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ میری زبان سے یہ کلمہ سنیے گا تو جو مزاج مین آئے مجھے
سزا دیجیے گا کبھی آپ سے ہمسری نہ کرونگی زرنگار نے کہا مین نے بخوشی انعام مین تمھین انگشتری دی شاداب
نقلی نے بہت سی دعائین دے کر سازندون کی طرف اشارہ کیا کچھ سازندے محفل مین آچکے تھے
جو لوگ اپنے ٹھکانون پر ساز درست کر رہے تھے وہ بھی حاضر ہوگئے سب نے ساز چھیڑے شاداب
نقلی نے گنگنا کے ایک غزل شروع کی پانچ سات شعر کے بعد محفل کی کیفیت دگرگون ہوئی ملکہ
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے زرنگار بھی محو ہو گئی دیر تک شاداب نقلی نے محفل کو عجیب
حالت مین رکھا جب دیکھا کہ اب کسی مین ہوش باقی نہین ہے تا خموش ہوئی گو ملکہ نسیم نے
بہت بہت کہا مگر شاداب نقلی نے پھر کوئی نیز شروع نہ کی رات بھی زیادہ ہو گئی تھی بدیع الملک
نامدار نے فرمایا ملکۂ عالم اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ گئی ہے صبح کو تمھین بہت سے کام
انجام دینا ہین ملکہ خاموش ہوئین شاداب نقلی نے اُٹھ کے زرنگار وزیرزادی کا ہاتھ پکڑا کہا
کہ آپ اپنی خوابگاہ کی طرف تشریف لے چلیں مین آپ سے کچھ باتین کرونگا زرنگار نے کہا
اے شاداب نقلی ابھی ملکۂ عالم مسہری پر تشریف نہین لے گئی ہین مین کیونکر تیرے ہمراہ چلون شاداب
نے کہا اگر یہی خیال ہے تو ملکۂ عالم سے اجازت لے لیجیے یقین ہے انکے خلاف مزاج نہ ہو زرنگار
نے کہا مجھے ایسی تعجیل نہین ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ بدیع الملک نامدار ملکہ نسیم سبزپوش
کو ہمراہ لے کر اپنے خوابگاہ کی طرف تشریف لے گئے زرنگار شاداب نقلی کے ہمراہ اپنی خوابگاہ
کی طرف آئی جب شاداب نقلی خوابگاہ زرنگار کے قریب پہونچی کہا وزیرزادی صاحبہ جس
قصہ کے بیان کرنے کا مین نے وعدہ کیا ہے بہت طولانی ہے رات بھر مین ختم نہ ہوگا آپ سے
اسواسطے کہے دیتی ہون کہ آپ گھبرا نہ جایئے گا مین مفصل کیفیت اپنی عرض کرونگی زرنگار نے جواب
دیا کہ اے شاداب اگر تو دس برس میرے ساتھ باتین کرتی رہیگی تو بھی مجھے ناگوار نہوگا تیری
باتین سننے کو میرا دل بہت ہی چاہتا ہے عجب باتین ہین مین تجھ سے جسقدر رنجیدہ تھی اُسی قدر
اب خوش ہوئی شاداب نقلی نے کہا ابھی کیا ہے آپ مجھ سے بہت خوش ہوجیے گا یہ باتین
کرتی ہوئی مسہری پر پہونچی زرنگار نے کہا اے شاداب مین تیرے سونے کے واسطے بھی
پلنگڑی منگاتی ہون شاداب نقلی نے کہا آج میرا سونا غیرممکن ہے آپ مسہری پر تشریف لیجایئے
مین آپ کے پاؤن دباؤنگی زرنگار نے کہا اے شاداب مجھ سے یہ کبھی نہ ہوگا کہ تم سے اپنے

پاؤن دبواؤن شاداب نقل نے کہا میری خوشی یہی ہے آج آپ کے پاؤن دباؤن آپ یہ کمال بھی میرا
ملاحظہ فرمائین زرنگار نے ہرچند انکار کیا مگر شاداب نقل نے قبول نہ کیا آخرکار زرنگار وزیرزادی نے
مجبور ہوکے منظور کیا اپنی مسہری پر گئی شاداب نقل بھی آسکے پائنتی آکر بیٹھی پاؤن دبانا شروع کیے
زرنگار کو ایسی راحت ملی کہ اُسکی آنکھین بند ہوگئین شاداب نقل نے کہا وزیرزادی صاحبہ کیا میری
کیفیت آج نہ سنیے گا زرنگار نے کہا اے شاداب اسی واسطے مین نے تمھین استقدر تکلیف دی ہے
بیان کرو شاداب نے کہا اگر آپ نے آرام فرمایا تو میرا قصہ ناتمام رہا مجھے یہ منظور نہین ہے زرنگار نے جواب
دیا اے شاداب اگر تمھین یہ منظور ہے کہ مین تمھارا قصہ تمام وکمال سنون تو پاؤن دبانا موقوف کردو
ورنہ مجھے نیند آجائیگی واقعی تمھین اس فن مین بھی کمال حاصل ہے ای شاداب مجھے آج تک تمھارے کمالات
معلوم نہ تھے علاوہ خوش بیانی اور کمالات باطنی کے یہ کمال بھی تم مین بہت بڑا ہے شاداب نے کہا ابھی آپکو
میری کیفیت سے بخوبی آگاہی نہین ہے جب آپ میرے حال کو سنیگی تو آپکو میری کیفیت معلوم ہوگی زرنگار
نے کہا اب زیادہ تقریر کو طول نہ دو اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہ کمالات تمنے کیونکر حاصل کیے مین بھی چاہتی ہون
کہ انمین سے چند باتین مین بھی حاصل کرون شاداب نے کہا وزیرزادی صاحبہ یہ بہت مشکل ہے جبتک آپ میرے کہنے پر
عمل نہ کرینگی اسوقت تک آپکو یہ کمالات حاصل نہ ہونگے زرنگار نے کہا ای شاداب مین تمھارا کہنا بسروچشم منظور کرونگی
شاداب نے عرض کی آپ بقسم اقرار کرین تو مین آپکو بتاؤن زرنگار نے بقسم کہا کہ مین تمھارا کہنا قبول کرونگی
شاداب نے کہا آپ ایک عرضی خواجہ عمرو کو تحریر کیجیے مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آپکی تعریف و توصیف
سُنی مجھے بھی آرزوے قدمبوسی پیدا ہوئی اگر آپ یہان تشریف لائین اور مجھے اپنی کنیزی مین قبول
فرمائین تو میری مراد دلی برآئے مین اُس عرضی کو خواجہ صاحب کے پاس پہونچا دونگی وہ عرضی کے
دیکھتے ہی یہان آئینگے آپ کو سب کمالات بتا دینگے زرنگار نے کہا کہ ای شاداب خواجہ عمرو کون صاحب
کا نام ہے کہان رہتے ہین تم انھین کیونکر جانتی ہو شاداب نے کہا آپ بخوبی اس کیفیت سے آگاہ نہین
ہین خواجہ عمرو جوان حسین صاحب شوکت و خوبصورت ہفت اقلیم کے فرمانروا ہین مگر عجز و انکسار
اسقدر طبیعت مین ہے کہ کبھی تخت سلطنت پر نہین بیٹھے کسی سے بہ کبر و نخوت پیش نہین آئے جو اُن کو
طلب کرتا ہے فوراً اُسکے پاس جاتے ہین اپنی صورت زیبا دکھاتے ہین منجملہ اور سب کمالات کے یہ بھی
وصف اُنمین ہے کہ جو کوئی اُنکے واسطے عرضی تحریر کرتا ہے اُنھین اُسیوقت آگاہی ہوجاتی ہے عریضہ نگار کا جو
مطلب ہوتا ہے خواجہ صاحب اُسی وقت اُسکا بندوبست کرتے ہین مین نے بھی ایک عریضہ خواجہ عمرو
کی تعریف سُنی تھی ایک عرضی جو لکھی خواجہ صاحب میرے پاس آئے مجھسے فرمایا کیا درکار ہے مین نے
عرض کی مین چاہتی ہون آپ مجھے کنیزی مین قبول فرمائیے کچھ کمالات بتلائیے خواجہ صاحب نے مجھ پر نظر
عنایت تو نہین کی مگر کچھ خیالات فوراً زبانی تعلیم فرمائے مین نے بہت عرض کی کہ مجھے ہمراہ لیتے چلیے
خدمتگزاری کرونگی خواجہ صاحب نے قبول نہ کیا اے وزیرزادی صاحبہ مین چونکہ زمرۂ کنیزان سے تھی
اسوجہ سے خواجہ صاحب نے اجتناب کیا اور مجھے اپنے ہمراہ نہ لیگئے کنیزی مین قبول نہ کیا اگر مین بھی کسی عمدہ
قبیل پر شامل آپکے معزز و ممتاز ہوتی تو کیا عجب تھا جو خواجہ صاحب مجھے اپنے ہمراہ لیتے جاتے اگر آپ اُنکے واسطے
عریضہ تحریر کرینگی تو کیا عجب ہے وہ یہان تشریف لائین اور آپ کو کمالات بتلائین جب آپ اُنکی صورت زیبا

ملاحظہ فرمایئے گا یقین تو یہ ہے کہ کسی طرح مفارقت آنکی گوارا نہ کیجیے گا شاداب نے اس طرح یہ باتین کہین اور خواجہ عمرو کی تعریف و توصیف بیان کی کہ زرنگار کے دل پر اسکی باتون نے اثر ڈالا اور زرنگار کو شوق دیدار پیدا ہوا مگر بخوف ملکہ اتنا تو کہا کہ اے شاداب یہ امر بہت مشکل ہے اگر مین نے خواجہ عمرو کو عرضی تحریر کی اور وہ تشریف لائے تو مین اُنھین کہان بٹھاؤنگی ملکہ عالم کو کیا منھ دکھاؤنگی میرے واسطے کیسی سبکی ہوگی ملکہ عالم کیا خیال کرینگی شاداب نقلی نے کہا اے وزیرزادی صاحبہ اگر آپ خواجہ صاحب کو عرضی تحریر کیجیے تو مین ایسا بندوبست کرون کہ ملکہ عالم کو ذرا بھی خبر نہو آپ خواجہ صاحب سے مل لیجیے اور اُسکے علاوہ ملکہ کی بھی خوشی ہوگی سبب یہ ہے کہ جب وہ تشریف لائنگے تو شہریار بہت خوش ہونگے کیونکہ شہریار بھی خواجہ عمرو کو اپنا بزرگ جانتے ہین بہت مانتے ہین جسوقت خواجہ کی صورت دیکھینگے اپنے سے بہتر جگہ وینگے خاطر کرینگے ملکہ اس امر سے بہت خوش و خرم ہونگی اسوقت مین آپ کے واسطے کوئی بُرائی نہ ہوگی پھر زرنگار نے کہا اے شاداب ان باتون کو سوچ لینا چاہیے مین اپنی بدنامی سے بہت ڈرتی ہون ایسا نہو مین ملکہ سے مجوب ہون اور کچھ دسترس میرا نہ چل سکے ملکہ عالم اور شہریار مجھے ہنسی مین اُڑائین شاداب نے عرض کی آپ میری بات کو یقین مانیے اور صبح کو سب کامون سے پہلے یہی کلم کیجیے کہ ایک عرضی خواجہ صاحب کو لکھیے مین آپ کی عرضی کسی طرح سے حضور خواجہ مین پہونچادونگی زرنگار راضی ہوئی شاداب اسی طرح اور باتین کرتی رہی جب رات زیادہ گئی زرنگار نے کہا اے شاداب آج تمھین سخت تکلیف ہوئی اب بہتر یہ ہے کہ تم بھی میرے پاس سو رہو شاداب نے کہا مین آپ کے پانون دباتی ہون آپ آرام فرمائین زرنگار نے کہا اے شاداب جب تک تم نہ سوؤگی مین بھی جاگتی رہونگی شاداب برابر زرنگار وزیرزادی کے لیٹی زرنگار تو سوگئی مگر شاداب کو رات بھر نیند مطلق نہ آئی جب رات بسر ہوئی اور فلک پر آثار سحر ظاہر ہوئے تو شاداب نے زرنگار کے پانون دبائے زرنگار کی آنکھ کھلی شاداب نے عرض کی آپ عرضی بنام خواجہ عمرو تحریر فرمایئے ورنہ لگا لیے ایسا نہو کہ خواجہ صاحب کے پاس اور کوئی آجائے تو پھر اُنھین یہان کے آنے سے انکار ہو یہ اُنکے خلاف ہے کہ جو اُنسے پہلے گذارش کرتا ہے اُسکا کام ہی پہلے وہ کرتے ہین زرنگار وزیرزادی پر شکر آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی منھ ہاتھ دھوکے اُسنے ایک رقعہ بطور عرضی کے خواجہ عمرو نامدار کو تحریر کیا جو شاداب اُسے بتاتی گئی زرنگار وزیرزادی لکھتی گئی جب عرضی تمام ہوئی زرنگار نے کہا اے شاداب اب تجری کیا رائے ہے شاداب نے دست بستہ عرض کی آپ یہ عرضی مجھے دیجیے مین ابھی خواجہ عمرو تک پہونچائے دیتی ہون زرنگار وزیرزادی نے وہ عرضی خواجہ عمرو کی شاداب کے ہاتھ مین دیدی شاداب نے کہا مین ابھی اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکے زرنگار کے پاس سے اُٹھی یہان تو یہ کیفیت گذری کہ ذکر اسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب ملکہ نسیم سبز پوش خواب راحت سے بیدار ہوئین بدیع الملک نامدار سے عرض کی

اے شہریار مین جاتی ہون آج لوح کا فیصلہ کر کے آتی ہون بدیع الملک نے کہا ای ملکہ آج
مین تمھارے کہنے کے سبب اور خاموش ہون اگر آج تمنے لوح کا بندوبست کیا تو مین لوح سے کر
آگے بڑھونگا ورنہ آج ہی لوح مار جادو کی طرف روانہ ہو جاؤنگا جو کچھ خدا دکھائیگا دیکھا جائیگا
بے لوح لیے واپس نہ آؤنگا ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین مین آج لوح
حاضر خدمت کرونگی بدیع الملک نامدار خاموش ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش رخصت ہو کر اپنے
باپ کی طرف روانہ ہوئین کہ حال انکا وقت ربا ان کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو بادشاہ مرحلۂ ایوان ہوا کی عرض کی جاتی ہے

کہ اسنے جب سے چتلی کی زبانی یہ بات سُنی تھی کہ طلسم کشا یہین موجود ہے اور لوح اسکے ہاتھ آجائیگی
کوئی اس سے روکس نہ پائیگا اسکے دل کی عجیب حالت تھی اپنے مصاحبین سے کہتا تھا کہ اب ملکہ نے
مجھے تشفی دی ہے کہ مین طلسم کشا کو تلاش کرونگی اگر مین اُسکے کہنے کے خلاف کرتا ہون اور ساحرونکو
چارون طرف روانہ کر کے تلاش کراتا ہون تو ملکہ نسیم کے خلاف ہوگا گو مجھے ملکہ سے بھی امید قوی ہے
کہ وہ ضرور تلاش کر کے طلسم کشا کو گرفتار کریگی مگر اپنے دل کی کیفیت کو کیونکر بیان کرون جو اسکی تشفی بھی
اسد رجہ بیتاب ہے مصاحبین نے کہا آپ اور کسی ساحر کو روانہ فرمایئے ملکہ خود تلاش طلسم کشا مین
جایئے اگر ملکہ سے راہ مین ملاقات بھی ہو تو کہدیجے گا کہ مین خود طلسم کشا کو تلاش کرتا ہون وہ آپکی
کسی بات کا بُرا نہ مانینگی ان ہملوگ جو یہ بات اُنکے خلاف کرینگے تو ضرور انکو بُرا معلوم ہوگا سموم جادو
نے کہا مین علی الصباح پہلے ملکہ کے باغ مین جاؤنگا انکو اپنے ہمراہ لونگا اور یہی کہونگا کہ مین اور تم
دونون ملکر طلسم کشا کو تلاش کرین یقین ہے جلد پتہ پا جائین سب اس بات پر راضی ہوئے رات
تو سموم جادو نے حالت کرب مین بسر کی جب صبح ہوئی اُسنے اپنا تخت منگایا اُسکے اور بیٹھ کے
ملکہ نسیم سبز پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین در باغ پر پہونچا لوگون نے ملکہ نسیم کو
خبر کی کہ سلطان سموم جادو در باغ پر تشریف لائے ہین اندر آنے کا قصد ہے آپ کیا فرماتی ہین
ملکہ سموم جادو کے پاس جانے کے ارادے سے تخت پر بیٹھ چکی تھین یہ خبر دہشت اثر جو سُنی
گھبرا گئین کہا اری زرنگار غضب ہوا والد نامدار خود تشریف لاتے ہین اب کسکی مجال ہے
جو انکو اندر آنے سے روک سکے اندر تشریف لا ئینگے بدیع الملک نامدار کا سامنا ہو جائیگا
تو غضب ہوگا زرنگار بھی سُنکر گھبرا گئی بیساختہ اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اگر خواجہ صاحب ایسے
وقت پر تشریف لاتے تو ضرور کوئی بات پیدا کرتے اور سلطان کو روک دیتے ملکہ نے کہا ای زرنگار
خواجہ کون زرنگار نے کہا ملکۂ عالم یہ قصہ طول طویل ہے کسی وقت آپ سے پوری داستان بیان
کرونگی اسوقت مختصر کہے دیتی ہون کہ خواجہ مرد کامل ہین ہر فن مین انھین کمال حاصل ہے بڑے
بڑے ساحرون کو انھون نے زیر کیا ہے نام نے ساحر زنے ہین مین نے انکی خدمت مین ایک
عرضی لکھی ہے یقین ہے وہ آج ہی تشریف لاوینگے مگر جب ہم لوگ جتلاے بلا ہو جاینگے تو وہ آکر کیا بنائینگے
ملکہ نے کہا ای زرنگار یہ خبر سُنکر تو مجھے زیادہ گھبرا گئی خلاف عقل باتین کرنے لگی کیسے خواجہ اور کیسی عرضی

کچھ ہوش ہے زرنگار نے کہا اب اس کیفیت کو میں آپ سے سہولیت میں عرض کرونگی سر دست کوئی بات تجویز کرنا چاہیے کہ سلطان اندر تشریف نہ لائیں وہیں سے واپس جائیں ملکہ نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے ملکہ اور زرنگار میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ شاداب نقلی آکر کھڑی ہوئی زرنگار اور ملکہ کو خوش پاکر کہا آپ لوگوں کو اسوقت کس بات کی فکر ہے ملکہ نے کہا ای شاداب اس وقت بات نکل ہمیں زندگی دشوار ہے کوئی بات اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے شاداب نقلی نے کہا واری میں بھی تو سنوں کہ آپ کے دشمنوں پر کیا گذری جو اسقدر فکر ہے ملکہ نے سب کیفیت بیان کی شاداب نقلی نے کہا میں جاکر شہریار سے کہے دیتی ہوں وہ ابھی جاکر سلطان کو روک دینگے ملکہ نے کہا ای شاداب خدا کے واسطے ایسا نہ کرنا اگر بدیع الملک نامدار کو خبر ہو جائیگی وہ جوش جرأت میں کسی بات کا خیال نکرینگے تلوار پکڑ کے باہر نکل جائینگے نہیں معلوم وہاں کیا ہو گیا سنو یہ تنہا ہیں اور والد نامدار کے یہاں سب نامبرد ہیں جب وہ اسنے مقابلہ کرنے میں عاجز ہونگے اور لوگوں کو بلائینگے ایک شخص کس کس سے مقابلہ کرے گا شاداب نے کہا اگر حکم ہو تو میں شہریار کو پوشیدہ کردوں آپ سلطان کو بلا تکلف اندر بلائیے ملکہ نے کہا اے شاداب یہاں کون سی جگہ ایسی ہے جہاں تم شہریار کو پوشیدہ کروگی شاداب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے زرنگار شاداب کو جانتے ہوئے تھی اسنے ملکہ سے کہا آپ شاداب کی بات میں دخل نہیں جو کچھ یہ کریگی بہت مناسب ہوگا ملکہ بھی شاداب کے حال سے واقف تھیں کہا اے شاداب جو تم مناسب جانو وہ کرو شاداب نقلی ملکہ کے پاس سے روانہ ہوئی ڈیوڑھی پر آکے دیکھا کہ ایک ساحر لطیف تاج مرصع کا سر پر رکھے لباس شاہی پہنے تخت زرجدی پر بیٹھا ہے آگے تخت کے چار اژدران آتش فشان کھڑے ہوئے منہ سے شعلہ ہائے آتشین چھوڑ رہے ہیں شاداب نقلی اس کیفیت کو دیکھکر بعد تعمیل واپس ہوئے ڈیوڑھی کے اندر آکے جلدی جلدی اپنی صورت ملکہ نسیم کی بنائی پھر ڈیوڑھی کے باہر جاکے سموم جادو کو سلام کیا اور عرض کی آپ نے یہاں کیوں توقف فرمایا میں بہت دیر سے پردہ کے پاس حاضر تھی سموم جادو نے جو نسیم کو سامنے آتے ہوئے دیکھا جلدی سے تخت پر سے اتر آگے بڑھا نسیم نقلی نے باعث تشریف آوری دریافت کیا کہ اپنے عزم سے آگاہ فرمائیے تاکہ حتی المقدور اسکی کوشش کروں سموم جادو نے کہا میں نے چاہا اسوقت تجھ سے پوچھکر میں بھی طلسم کشا کی تلاش میں نکلوں نسیم نقلی نے کہا میں طلسم کشا کو کل ہی گرفتار کر چکی تھی سموم جادو نے جو یہ بات سنی خوش ہو گیا پیٹھ پر ہاتھ پھیرا کہا ای نسیم کیا کام کیا کہ کسی ساحر سے یہ نہ ہو سکتا نسیم نقلی نے کہا آپ تشریف لے چلیں میں پہلے آپ کو دکھا دوں اور میں نے کس حالت سے طلسم کشا کو اسیر کیا ہے سموم جادو نے کہا کہاں ہے نسیم نقلی نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیں سموم جادو نسیم نقلی کے ہمراہ ہوا نسیم نقلی سموم جادو کو باغ میں ایک حجرہ بنایا تھا اس طرف لے چلی حجرے کے قریب پہونچکر کہا آپ اندر تشریف لیجائیں طلسم کشا کو دیکھ آئیں سموم جادو حجرے کے اندر گیا وہاں کسی کو نہ پایا کہا اے نسیم یہاں تو کوئی نہیں ہے نسیم نقلی نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا وہاں موجود ہے اور آپ کو نظر نہیں آتا میں نے ایک سحر ایسا کیا ہے کہ اسکو نظر مردم سے پوشیدہ کیا ہے لیکن آپ کو نظر نہ آئے تعجب کی بات ہے سموم جادو نے کہا ای نسیم سبز پوش اپنا سحر دور کرو میں طلسم کشا کو

دیکھوں نسیم نے کہا اگر مین سحر دور کر دونگی تو پھر ایسا سحر بنانا بہت مشکل ہوگا اس سبب سے آپ کے واسطے یہ انتظام کیے دیتی ہون کہ آپ ہی طلسم کشا کو دیکھ لین درد وسر اندیشہ نہ کیجیے یہ کہکے ایک سلائی سموم جادو کو دی کہا آپ اسکو آنکھوں پر پھیرین پردہ ہلے سو آپ کی آنکھوں کے آگے سے دور ہو جائیگا طلسم کشا کی صورت دکھائی دیگی سموم جادو نے سلائی آنکھوں مین پھیری پہلے تو آنکھوں کے سامنے کچھ دھواں سا نظر آیا پھر بینائی بالکل باقی نرہی سموم جادو حجرے مین چارون طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے لگا جب اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو اسنے کہا اے نسیم یہ کیا غضب کیا میری بینائی مین بالکل فرق آگیا اب تو مجھے بالکل نہین سجھائی دیتا نسیم سبز پوش نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ ایسا فرماتین دیکھیے مین آتی ہون ابھی آپ کی سب شکایتین دفع ہوئی جاتی ہین یہ کہکے نسیم نقلی حجرے کے اندر آئی بیہوشی رومال مین رکھکر سموم جادو کے دماغ کے پاس لائی اسکے دماغ مین بیہوشی کی بو پہونچی چھینک لیکر بیہوش ہوا نسیم نقلی نے نعرہ کیا عمرو ہے نام میرا مین ہون طرار نامور شاگرد ہین مرے ایک عیارہ فزو کرکے سموم جادو کی زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا پھر شاداب کی صورت بنائی وہان سے ملکہ نسیم کے پاس آ کے کہا ملکہ عالم مین نے شہریار کو پوشیدہ نہین کیا مگر سلطان کو ایک ایسی بات سنائی کہ وہ اپنا تخت چھوڑ کے واپس گئے تخت آپکی ڈیوڑھی پر رکھا ہے اگر مزاج مین آئے اندر منگا لیجے ملکہ نے کہا اے شاداب کیا بات کہی جو والد ماجد واپس چلے گئے شاداب نقلی نے کہا مین آپ سے تخلیہ مین کہونگی ابھی ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ کہکے بدیع الملک نامدار کی طرف مخاطب ہوئی کہا اے شہریار آپ کو معلوم ہے کہ سموم جادو کو مین نے کس حیلے سے یہان سے روانہ کر دیا بدیع الملک نے فرمایا مین کیونکر جان سکتا ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ کو تحقیق کرنیکی ضرورت ہی تو مع ملکہ میرے ہمراہ تکیہ مین تشریف لایئے مین کل حقیقت آپ سے عرض کردون بدیع الملک نامدار اپنے ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاداب نقلی بارہ دری کے اندر آئی بدیع الملک سے مخاطب ہوکے کہا مین نے سموم جادو کو گرفتار کر لیا یہ کہکے زنبیل سے سموم جادو کو نکالا بدیع الملک نامدار نے کہا خواجہ واقعی کیا کار نمایان کیا ہے ملکہ اس بات کو دیکھکر دنگ ہوگئین بدیع الملک سے کہا اے شہریار آج تک مجھے اسی بات کا تعجب تھا کہ خواجہ دوسرے کی صورت کیونکر بنتے ہوئے ہین مگر آج اس بات کی سب سے سوا حیرت ہوئی کہ خواجہ نے والد ماجد کو پوشیدہ کیونکر کیا اور اسقدر جلدی اسکے شکنجے مین کیونکر آگئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ابھی تم خواجہ کے کمالات سے آگاہ نہین ہو یہ کوئی بڑی بات نہین ہے جسکا تمھین اسقدر تعجب ہے ملکہ نے کہا اے شہریار مین مشتاق ہون کہ خواجہ عمرو کی صورت اصلی کی زیارت کرون بدیع الملک نامدار نے فرمایا اس باب مین تم خواجہ سے کہو ملکہ نے خواجہ سے کہا خواجہ نے بڑی حجت و تکرار سے منظور کیا صورت اصلی دکھائی ملکہ نے جو خواجہ کی صورت اصلی دیکھی دنگ ہوگئین کبھی ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق کاہے کو ہوا تھا ملکہ دیر تک تعجب کی نگاہون سے دیکھتی رہین جب یہ معاملہ ہو چکا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک نوجوان اب سموم جادو سے جو کچھ کہنا ہو فرمایئے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے خواجہ اسکو ہوشیار کر دیں اپنے مذہب اسلام قبول کرنے کی ہدایت کرتا ہون دیکھوں یہ کیسے کیا ہین خواجہ نے ملکہ سے کہا اب تمہارے یہان موجود رہنے کی ضرورت

ہیں اپنے کام میں جا کر مصروف ہو مگر جب تک ہم لوگ باہر نہ آئیں خبردار ان باتوں کا ذکر نہ کرنا ملکہ نے
چاہا کہ وہاں ٹھہری رہیں مگر بدیع الملک نے بھی فرمایا جو کچھ خواجہ فرماتے ہیں بہت صحیح ہے اب
تمہارے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہے ملکہ مجبور ہو کر وہاں سے باہر آئیں زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم
شاداب اور شہریار کہاں ہیں ملکہ نے کہا کچھ ضروری باتیں ہو رہی ہیں میں والدہ ماجدہ کے تخت کو
دیکھنے جاتی ہوں ملکہ تو یہ کہکر ڈیوڑھی کی طرف گئی زرنگار و وزیرزادی بھی اسکے ہمراہ ہوئی یہاں
خواجہ عمرو نے سموم جادو کی مشکیں باندھکر اسکو ہوشیار کیا سموم جادو کو ہوش آیا اپنے کو عجب
عالم میں پایا چاہا سحر کرے مگر زبان میں سوزن تھا مجبور ہو گیا اسے کمال حیرت ہوئی دل میں خیال کیا
میں کس آفت میں پھنسا یہ بیداری ہے یا خواب ہے ہر ایک جانب دیکھتا ہے کوئی نظر نہیں آتا بولنے
کا ارادہ کرتا ہے سوزن کی وجہ سے کلام بھی نہیں کر سکتا تھوڑی دیر یہ مبتلائے کرب رہا تب خواجہ
عمرو نے کہا اے سموم جادو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے سموم جادو نے جو یہ آواز سنی اشارہ کیا
کہ اے شخص میری زبان سے سوزن جدا کر تو میں تیری بات کا جواب دوں خواجہ عمرو نے کہا ممکن نہیں
کہ بے اسلام قبول کیے ہوئے تیری کوئی تکلیف دور کیجائے اگر تجھے اسلام قبول ہو تو اشارہ کر میں
تیری آنکھیں روشن کر دوں سموم جادو نے پھر اشارہ کیا کہ جب تک میری زبان قابو میں نہو یا آنکھیں
روشن نہ ہوں میں کچھ نہیں کہہ سکتا بدیع الملک نامدار نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا ایسا ظلم روا نہیں ہے
بہتر یہ ہے کہ اسکی آنکھیں روشن کر دو اور بذریعہ تحریر کے اس سے گفتگو کرو خواجہ عمرو نے کہا اے
بدیع الملک نامدار تمہارے کہنے سے میں اسکی آنکھیں روشن کرتا ہوں ورنہ اسی طرح بس
کافر سے کلام کرتا اگر اسلام قبول نہ کرتا تو میں اسکو قتل کرتا بدیع الملک نامدار نے کہا یہ
خلاف ہمت خواجہ نے کہا میں ابھی اسکی آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہوں یہ کہکے ایک سلائی زنبیل سے
نکالی سموم جادو کی آنکھوں میں پھیری سموم جادو کی آنکھیں روشن ہوئیں اس نے خیال کیا تو سامنے
ایک جوان صاحب علم و شان نظر آیا ایک مرد عجیب الخلقت کو دیکھا کہ تازیانہ بدست کھڑا ہے سموم
جادو متحیر ہوا خواجہ عمرو نے قلم دوات اور کاغذ اسکے آگے رکھکر کہا اے سموم جادو اب مذہب
اسلام کے باب میں کیا کہتا ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس مذہب باطل کو ترک کرکے مذہب اسلام
قبول کر ورنہ ابھی قتل کرونگا سموم جادو نے چاہا مگر اسلام قبول کرے اور اپنے تئیں رہا کرائے مگر
پھر دل میں سوچا کہ مجھے ایک بار اسیر کیا اسکو دوبارہ اتنی قدرت نہیں کہ وہ مجھکو پھر اسیر کرے اگر
اب کی اسیر کریگا تو ضرور قتل کر ڈالیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کر دوں معلوم ہوتا ہے یہ
جوان رعنا طلسم کشا ہے روشن قلب نے جو صاف بتانے سے انکار کیا تھا اسکی یہی وجہ تھی کہ ملکہ نسیم
نے سحر کو ہر ایک کا مانے ہوئے ہے اس سبب سے اُسنے نہ بیان کیا کہ اگر کیفیت معلوم ہوئی تو ملکہ مرتے
مجھے اس حال پر زندہ نہ چھوڑیگی تباہ کر دیگی مگر افسوس صد افسوس کہ ملکہ کو ذرا بھی میرا خیال نہوا در مرتے جان کو
جان کر تباہ کرا دیا مگر شکر ہے کہ ایسے شخص کو ملکہ نے قبول کیا جو ہمت و جرأت میں یکتائے روزگار ہے
یہاں کا طلسم کشا ہی عالی حسب ہے والا نسب ہے اب اس سے انحراف کرنا ہی چاہیے اگر میں اس سے برسر
جنگ ہونگا تو زندہ نہ اونگا شماتت اُٹھاؤنگا نسیم سبز پوش بھی حتی الوسع اسکی مدد کریگی لوگ اس

راز سے باہر ہونگے میں بدنام ہونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب اسی کی اطاعت قبول کرون یہ سوچ کے سموم جادو نے لکھدیا کہ میں بدل وجان اطاعت قبول کرتا ہون مجھے آزادی دو خواجہ عمرو نے اُسکی پیشانی کیطرف دیکھا نور اسلام ساطع پایا بدیع الملک نامدار کو یہ جبہ دکھایا بدیع الملک نوجوان نے کہا خواجہ اب جلدی اسکو رہا کرو خواجہ عمرو نے سموم جادو کی زبان سے سوزن نکال لیا مشکلین کھولین سموم جادو بدیع الملک نامدار کے قریب آیا سر جھکایا قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے بہت کچھ تعریف کی سموم جادو نے کہا اے شہریار اپنے اسم مبارک سے آگاہ فرمایئے یہان تشریف آوری کا سبب بتایئے خواجہ نے کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی سموم جادو نے کہا مین پہلے ہی جانتا تھا کہ سوائے طلسم کشا کے یہ مجال دوسرے کی نہین ہے جو ایسے کام کرے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اب جلد اپنے ملازمین کو جو تمھارے ہمراہ آئے ہین اُنکو بھی اطلاع کرو کہ وہ لوگ بھی مشرف باسلام ہون سموم جادو نے عرض کی مین ابھی اس راز کا افشا نہین چاہتا جب تک لوح طلسم خدمت والا مین حاضر کرون اور اگر مین اس راز کو افشا کردونگا تو پھر لوحدار مجھے لوح کا پتہ نہ بتائیگا میرے جانے سے ہوشیار ہوکر لوح کو پوشیدہ کریگا کیا عجب ہے میری بھی اسیری کی فکر کرے اس سے بہتر یہ ہے کہ مین لوح آپ کی خدمت مین حاضر کرون پھر ہر ایک سے اپنا حال بیان کرون جو میرے ملازمین سے اسلام قبول نہ کریگا اسکو مین قتل کردونگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اسکا کچھ خیال نہ کرنا لوح کا خدا مالک ہے مین خود جاؤنگا لوحدار جادو سے لوح لونگا مدت سے ملکہ بھی وعدہ کرتی ہین کہ لوح حاضر کرونگی مگر آج تک اُنھون نے بھی لوح کا پتہ نہ پایا اب مین خود جاکر لوح لاؤنگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار نسیم سبزپوش نے مجھ سے سب کیفیت لوح کی دریافت کرلی تھی اگر مین آج حاضر نہوتا تو ملکہ ضرور بالضرور لوح حاضر خدمت کرتین تو بہت مشکل تھا مگر جس طرح بن پڑتا وہ لوح لے آتین اب غلام حاضر کرتا ہے آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے سموم جادو اب مجھے یہان ٹھہرنا ناگوار ہے جلد لوح کی تدبیر کرو کہ مین یہان سے روانہ ہون اپنے لشکر سے ملون کہ وہان سب لوگون کی عجیب کیفیت ہوگی مین نے خواجہ عمرو کی زبانی سنا ہے کہ سب لوگ میری تلاش کو روز نکلتے ہین صحراؤن مین تباہ برباد پھرتے ہین جب مجھے نہین پاتے ہین تو مجبور ہوکے واپس جاتے ہین سموم جادو نے عرض کی حضور ذرا خاطر جمع رکھین مین آج ہی لوح خدمت والا مین حاضر کرتا ہون یہ باتین کرتے ہوئے بدیع الملک نامدار اور سموم جادو اور خواجہ عمرو باہر آئے زرنگار کی نگاہ جو خواجہ عمرو پر پڑی اور خواجہ عمرو کی عجیب الخلقت صورت جو دیکھی اسکو بے اختیار ہنسی آئی مگر بدیع الملک کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی شاہزادے نے خواجہ عمرو کو اپنے اچھی جگہ پر بٹھایا سموم جادو آگے ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا بدیع الملک نامدار نے بیٹھنے کی اجازت دی سموم جادو سلام کرکے باادب سامنے بیٹھا زرنگار نے جو یہ واقعہ دیکھا اسکو کمال حیرت ہوئی دوڑی نسیم سبزپوش کے پاس آکر عرض کی ملکہ عالم اسوقت مین نے ایک ایسی بات دیکھی کہ حیرت دنگ ہوگئی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیا بات دیکھی زرنگار نے عرض کی سلطان سموم جادو شہریار کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے تھے جب شہریار نے بیٹھنے کی اجازت دی تو سلطان سموم جادو سلام کرکے بیٹھے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ سلطان نے شہریار کی اطاعت قبول کی اور شہریار کے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جن کی صورت عجیب الخلقت ہے مجکو انکی صورت دیکھکر ہنسی تو آئی مگر شہریار کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی کیونکہ بیٹے سے استاد ہے پر انکو شہریار نے بٹھایا بصد اعزاز و اکرام اُنسے کلام کیا نہین معلوم وہ کون صاحب ہین ملکہ زرنگار کی باتین سمجھ تو گئی مگر مصلحت کسی بات کا اظہار نہ کیا ملکہ تجاہل عارفانہ کیا کہ مجھے بھی تیری باتونکا تعجب ہے اگر یہ بات سچ ہے تو مین اسوقت شہریار کے سامنے نہ جاؤنگی وہان والد ماجد تشریف رکھتے ہین مین اُنسے محجوب ہونگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی آپ دوسری بارہ دری مین تشریف لے جایئے مین شہریار کے حضور مین جاتی ہون جو جو باتین ہونگی آپ سے عرض کردونگی ملکہ نسیم نے تو زرنگار کو بدیع الملک کے پاس بھیجا اور آپ ایک گوشہ مین جاکر بیٹھی زرنگار وزیرزادی محفل مین آئی تو خواجہ عمرو اسکی طرف دیکھکر مسکرائے زرنگار وزیرزادی نے شرما کے آنکھین نیچی کرلین بدیع الملک نوجوان نے سموم جادو سے کہا بہتر ہے کہ اب آپ اپنے کام کو بہت جلد انجام دین سموم جادو نے کہا اے شہریار ایک گذارش میری اور ہے اگر قبول فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے سموم جادو مین اسکو بسروچشم قبول کرونگا جو تمھین کہنا ہو کہو سموم جادو نے عرض کی جو آپکی کنیز اسوقت میرے لحاظ سے حضور کے سامنے نہین آتی ہے امیدوار ہون کہ جب تک حضور موافق دستور اسلام اسکو کنیزی سے مشرف نہ فرمائین اپنے سامنے نہ بلائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے بسروچشم منظور ہے سموم جادو نے عرض کی اب اجازت کا امیدوار ہون مجھے رخصت مرحمت فرمایئے مین لوح کی تلاش مین جاؤن بدیع الملک نامدار نے سموم جادو کو رخصت دی سموم جادو نے پھر عرض کی اگر حضور اجازت دین تو مین نسیم سبزپوش سے اپنی مل لون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے جاؤ سموم جادو نسیم کے پاس آیا ملکہ نسیم سبزپوش کو شرم آئی چاہا سامنا نہ کرون مگر سموم جادو نے کہا بی بی مین تیرے بہت خوش ہون تیرے بہت اچھا کیا خدا نے تمھین ایسا مالک عطا کیا جو بہتر ہے تمام بادشاہان ہفت اقلیم سے نسیم سر جھکائے بیٹھی رہی سموم جادو تھوڑی دیر کے بعد وہان سے بھی اُٹھا لوحدار جادو کی طرف روانہ ہوا ملکہ کے باغ سے لوحدار جادو کا ٹھکانا تین دن کی راہ پر تھا مگر سموم جادو اُسی دن مین پہونچا لوحدار جادو کے مکان پر گیا اپنی اطلاع کرائی لوحدار جادو کے ملازمین نے اسکو جاکر اطلاع دی لوحدار جادو اسوقت سحر کی طیاری کر رہا تھا خادم اُسکے ہوم خانہ کے پاس گئے باہر ہی سے آواز دی اے شہنشاہ لوحدار کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین اگر اجازت ہو تو عرض کرین لوحدار جادو باہر نکل آیا کہا کیا کہتے ہو سب نے کہا سموم جادو بادشاہ مرحلہ ایوان ہوا آیا ہے آپکی ملاقات چاہتا ہے کچھ ضروری باتین اُسکو آپسے کہنا ہین کیا حکم ہوتا ہے لوحدار جادو نے کہا ہماری بارہ دری مین لیجاکر بٹھاؤ ہم یہان سے فرصت کرکے آتے ہین ملازمین یہ جواب پاکے پلٹے باہر آئے سموم جادو سے کہا آپ تشریف لیچلے شہنشاہ ہوم خانہ مین تشریف رکھتے ہین آپ کے واسطے یہ فرمایا ہے کہ آپ بارہ دری مین تشریف رکھین تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی تشریف لاینگے سموم جادو ملازمین لوحدار کے ہمراہ بارہ دری مین آیا

تھوڑی دیر کے بعد لوحدار جادو ہانپتا ہوا اسپندور کے ٹیکے ماتھے پر لگائے ہوئے آیا سموم جادو
نے تعظیم اُٹھا لوحدار جادو نے سلام کیا کہا بھائی صاحب آپ مجھے کیون محجوب کرتے ہین خداوند
آئینہ اندام نے آپکا مرتبہ مجھسے سوا بنایا ہے آپ کو ایوان ہوا کا حاکم قرار دیا ہے مین محض لوح
کی حفاظت کرتا ہون سموم جادو نے کہا آپ کا مرتبہ تمام ساحران طلسم سے افضل ہے کسی کو آج تک
لوح کا پتہ نہین معلوم ہے آپ حاکم لوح ہین مین اسی واسطے حاضر خدمت ہوا ہون کہ کچھ ضروری باتین
کرون لوحدار نے کہا آپ سے اگر پیام میرے پاس حفاظت لوح کے بارے مین آئے ہین لوح
کو اپنے پاس لاکر رکھا ہے اب اسکے واسطے سحر تیار کر رہا ہون ایسا ٹھکانا ابکی بار لوح کیواسطے
بناتا ہون کہ اگر خداوند بھی تشریف لائین تو فوراً لوح نہ پائین تھوڑی دیر انکو بھی تکلیف تلاش ہو
سموم جادو نے عرض کی آپ اور کوئی فکر نہ کرین میرے ہمراہ میرے مرحلے پر تشریف لے چلیے وہان
چل کر لوح کیواسطے جگہ تجویز کیجیے یہان طلسم کشا آگیا ہے آپ کو اسکی کیفیت معلوم نہین ہے
طلسم کشا زمین کے اندر راہ چلتا ہے جہان اُسکو جانا منظور ہوتا ہے اسم اعظم کے زور سے زمین
ہی زمین مین جاتا ہے اپنا کام انجام دے کر واپس آتا ہے مین نے اپنے مرحلے کا اسکا بندوبست کیا مگر
طلسم کشا وہان نہ رکا آپ کے مرحلے تک آگیا بہتر یہ ہے کہ آپ مع فوج میرے مرحلے پر تشریف
لے چلیے جب طلسم کشا یہان آئیگا آپ کو نہ پائیگا مجبور ہو کے پھر واپس جائیگا لوح کا حال اُسے
نہ معلوم ہوگا لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو بات تو بہت اچھی ہے مگر مین مجبور ہون کیونکہ
یہان سے اور کہین نہین لیجا سکتا سموم جادو نے کہا تم لوح کو یہین رہنے دو اپنی جان بچانے کو میرے ہمراہ
چلو جب تک طلسم کشا تمھین نہ قتل کریگا لوح نہ ملیگی پھر تمھارا قتل ہونا ممکن نہین جب تک میرے مرحلے پر
رہوگے اسوقت تک کوئی تمھین گزند نہین پہونچا سکتا لوحدار نے جواب دیا اے سموم جادو یہ بھی کسی
کی مجال ہے کہ مجھے کسی مقام پر گزند پہونچا سکے طلسم کشا تو سحر بالکل نہین جانتا ہے مگر اسم اعظم اسکو یاد ہے
مین اسم اعظم کو بند کر سکتا ہون اور جو جو بڑے ساحران عالیجاہ اس طلسم مین موجود ہین کسی کی طاقت
نہین جو مجھے کسی طرح گزند پہونچا سکین تم خاطر جمع رکھو اور اپنے مرحلے پر جا کر رہو جب طلسم کشا یہان آئیگا
اُسوقت دیکھا جائیگا مین اُسکو اسیر کرونگا سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو مین تمھارے سحر سے
بخوبی آگاہ ہون مگر طلسم کشا ان باتون کا خیال نہ کریگا وہ عجب شخص ہے علاوہ اسم اعظم کے اسپر سحر یون
بھی تاثیر نہین کرتا ہے اور ابھی سے تحفہ جات اُسکے پاس ایسے ہین جنکے سبب سے وہ ساحرون سے
بالکل خوف نہین کرتا ہے اگر تم میرے کہنے کو قبول نکروگے تو ضرور طلسم کشا کے ہاتھ سے ذک اُٹھاؤگے
لوحدار نے کہا اے سموم جادو تم اسقدر خائف ہو مجھے ذرا بھی خوف نہین سموم جادو نے کہا یہ سب
تمھاری نادانی کا نتیجہ ہے اب بھی میرا کہنا قبول کرو لوح کو یہین چھوڑ دو میرے ہمراہ چلو ورنہ مین خداوند
آئینہ اندام سے اس بات کی شکایت کرونگا وہ تمسے ناخوش ہونگے کیا عجب ہے جسکے عوض مین تمھین نظر بند
کردین لوحدار نے کہا اے سموم جادو مین جانتا ہون کہ تم میری دوستی کے سبب سے یہ کہہ رہے ہو
مگر میری خاطر اس خیال سے پریشان نہین کہ طلسم کشا آئیگا اور مجھے ہلاک کریگا سموم جادو نے کہا مجھے تو
خوف ہے کہ تم ضرور میرے ہمراہ چلو جب لوحدار جادو کسی طرح مجبور ہوا تو اُسنے کہا اے سموم جادو ایک بات

پوشیدہ اور ہی جس سبب سے مین نہین جان سکتا تم جسے بیان کرنے مین مجھے کیا عذر ہی مین کہے دیتا ہون
یہ کہکے لوحدار جادو نے کہا ای سموم جادو جب تک مین ایوان لوح کے اندر ہون اُسوقت تک
مجھے کوئی ساحر اور عامل کسی قسم کا گزند نہین پہونچا سکتا اور نہ یہ کسی کی مجال ہے کہ بدون اجازت
میری ایوان لوح کے اندر آسکے البتہ جب ایوان لوح سے باہر ہونگا اُسوقت ایک بچہ میرے
واسطے مانند رستم کے ہی درجہ مین مطلق قوت باقی نہ رہیگی اس سبب سے مین تمھارے ساتھ
جانے مین انکار کرتا ہون سموم جادو نے کہا ای لوحدار جادو تم جانتے ہو کہ مین آج تک اس
راز سے واقف نہین ہون مجھے خداوند نے یہ بات بتائی تھی کہ جب تک لوحدار جادو احاطہ لوح
مین ہے اُسوقت تک اسکو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہے اور جب وہ احاطہ لوح سے باہر ہو اُسوقت
حیوان اور انسان اور خاک اور آب سب اُسکے دشمن ہین اور وہ اپنی جان کسی سے نہین بچا سکتا ہے
سب اُسپر قوی ہین مگر ایسا خیال میرے ہمراہ چلنے مین نہ کرو کیونکہ مجھے خداوند نے ایک زرد ایسی چیز
عطا فرمائی تھی جو مثل لوح ہے اور تمھارے واسطے وہان بھی یہی بات حاصل ہی جو یہان ہی سموم جادو
نے کہا تمھاری خوشی کرنے مین مجھے کیا انکار ہے مگر یقین کرتا ہون کہ تمھین میری تکلیف گوارا نہوگی
اور مجھے یہین رہنے دو سموم جادو نے کہا تم میرے مرحلے پر چلو اگر وہان تمھین کسی قسم کا خوف پیدا
ہو تو ابھی واپس آنا ورنہ دو ایک روز وہان رہنا جب تک مین طلسم کشا کی گرفتاری کی تدبیر
کرونگا جب لوحدار جادو سے بہت کچھ کہا اور یہ بدرجہ کمال مجبور ہوا تو اُسنے سموم جادو کی ہمراہی
اختیار کی کہا ای سموم جادو مین اس شرط سے تمھارے ہمراہ چلتا ہون کہ تم میری حسب خواہش مجھے
رخصت کر دینا سموم جادو نے اس سے وعدہ کیا لوحدار جادو اسکے ہمراہ روانہ ہوا جب اپنے
مرحلے سے دو کوس نکل آیا تو سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو اگر میری بات قبول کرو تو مین
تمھین ایسی راے دون کہ ہمیشہ کے واسطے تم زحمت سے دور رہو اور انجام بھی تمھارا بخیر ہو لوحدار
جادو نے کہا اے سموم جادو اس بات سے بہتر کیا ہی جب ہر طرح سے راحت پاؤن اور انجام بھی میرا
بخیر ہو تو مجھے منظور کرنے مین کیا عذر ہے سموم جادو نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہی کہ اب ہم اور تم
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام اختیار کرین تاکہ انجام ہمارا
بخیر ہو اور طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے ورنہ وہ یکہ تاز میدان جرأت ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا اور ہماری
جان اُسکے ہاتھ سے نہ بچے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اُسکی اطاعت قبول کرین اور روح اسکو چلکر دین
اُسکا مذہب اختیار کرنے مین ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمارا تمھارا انجام بھی بخیر ہوگا کیونکہ مذہب آئینہ پرستی
بالکل بے بنیاد ہی اور آئینہ اندام مثل ہمارے تمھارے انسان ہی بلکہ ہم سب سے زیادہ ہی اسی کے
سبب سے یہ سب کرشمہ پھیلا ہوا اپنے تئین مثل خداوند سچا کرتا ہے ہر ایک پر حکومت کرتا ہے ایسے
مردود کی پرستش کرنا بھی بالکل خلاف ہی خدا وہی ہے جسنے ہمین اور تمھین اور آئینہ اندام کو پیدا کیا ہے
اگر تمھین یہ بات منظور ہو تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو سعادت کونین حصول کرو ورنہ ہمیشہ کافر
رہوگے بعد مرنے کے دوزخ مین جگہ پاؤگے لوحدار جادو نے جو یہ سُنا گھبرا گیا متحیر ہو کر سموم جادو
کا منہ دیکھنے لگا کہا اے سموم جادو کیا تیرا قلب الٹ گیا ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اب ایسے کلمات

زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین تجھے قتل کرونگا خداوند آئینہ اندام ہمارے خداوندون مین انکی پرستش ہمپر
واجب ہے سموم جادو نے تو اسی واسطے یہ بات کہی تھی کہ اسکو ناگوار ہو اور یہ مجھسے آمادۂ فساد ہوجائے
اسکے دل کا حال بھی معلوم ہوجائے اگر اسلام قبول کرے تو میرے ہاتھ سے قتل ہو جب اسکو کل کیفیت
لوحدار جادو کی معلوم ہوئی تو اسنے جھولی سے تیغۂ سحر نکالا کہا اے لوحدار جادو اگر تو اسلام قبول نکریگا
تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا لوحدار جادو نے جو اسکو بر سر جنگ دیکھا اسنے بھی جھولی سے تیغۂ سحر نکالا آپسمین
وار چلنے لگے لوحدار جادو کا سحر تو اسیوقت سے کم قوت ہوچکا تھا کہ جسوقت سے یہ اپنے ٹھکانے
سے الگ ہوا تھا تھوڑی دیر تک سموم جادو سے ردو بدل رہی آخرکار سموم جادو نے اسکا سر
کاٹ کر زمین پر گرا شور عظیم بلند ہوا آوازین مہیب آنے لگین سنگباری برف باری ہونے لگی سب کے
بعد آواز آئی کشتی مرا نام من لوحدار جادو بود اس آواز کے آتے ہی سموم جادو اُسکے مکان کیطرف
روانہ ہوا بعد تعجیل تھوڑی دیر مین اُسکے مکان پر پہونچا لوح کی کیفیت اُس سے سب دریافت کرچکا تھا
یہان جو آکے دیکھا عمارتون کو منہدم پایا ساحرون کو تباہ و خراب دیکھا سموم جادو ایوان لوح کیطرف
آیا دیکھا کہ ساحران سیہ فام دروازے پر بیٹھے ہوئے ہین انہون نے سموم جادو کو منع کیا کہ
لوحدار جادو قتل ہوا ہے اس مکان مین لوح رکھی ہے ہم تمہین ہرگز نہ جانے دینگے سموم جادو
نے کہا لوحدار جادو حیات ہے قتل نہین ہوا ہے مگر اسنے میرے مسلک پر رہنا قبول کیا ہے اپنے تمام سحرونکو
بگاڑ دیا ہے مجھ سے کہا ہے کہ تم جا کر لوح لے آؤ اُسی کے حکم کی تعمیل کرنے آیا ہون مجھے روکو ساحرو بھی
کچھ سمجھے کہ یہ بادشاہ ایوان ہوا ہے اسکو منع کرنا اچھا نہین ضرور یہ بات سچ ہے جو کچھ یہ کہتا ہے ایسا ہی
ہوگا یہ سوچ کے ساحر خاموش ہورہے سموم جادو اندر آیا لوح کے مقام پر گیا لوح کو بغل مین لیا دہانے
شادان و فرحان نکلا لوح لے کر روانہ ہوا ایک روز کے بعد بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین
پہونچا شاہزادہ اسکا منتظر تھا سموم جادو نے آکر بدیع الملک نوجوان کو سلام کیا لوح نذر دی
شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لے لی مین بسی خواجہ نے مبارکباد دی بدیع الملک نوجوان نے
نے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اپنے لشکر سے ملونگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک جو ہمیشہ کا قاعدہ ہے
وہ کرنا چاہیے آج شب بھر عبادت الٰہی مین بسر کرو صبح کو لوح دیکھو جو فرمان لوح ہو اُسکے مطابق کام کرو
بدیع الملک نے اس رائے کو پسند کیا سموم جادو نے عرض کی کہ حضور اس غلام کی عرض قبول
فرمائین اور ایک روز اور توقف فرمائین تو غلام اس خوشی کا اظہار کرے اپنے ملک کے باشندونکو بلاکر
حضور کا قدمبوس کرائے وہ لوگ بھی مشرف باسلام ہون ایک جلسہ عظیم کیا جائے اسکے بعد آپکو اختیار
ہے جو مزاج مبارک مین آئے بدیع الملک نے سموم جادو کی خاطر سے اس بات کو بھی منظور کیا مگر یہ
فرمایا کہ اے سموم جادو اسقدر خیال رہے کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا اگر زیادہ یہان ٹھہرونگا تو میرا حرج عظیم ہوگا
صاحبقران زمان کی اسیری کی کیفیت جب سے مین نے سنی ہے میرا دل قابو مین نہین ہے سموم جادو
نے عرض کی اے شہریار غلام اسوقت رخصت ہوتا ہے آپ کی سواری کا سامان کرتا ہے تھوڑی دیر کے بعد
حضور بھی محلے پر تشریف لائین غلام کی دعوت قبول فرمائین آج ہی بزم عشرت کا سامان ہو ہر ایک شخص
مسلمان ہو بدیع الملک نے سموم جادو کو رخصت کیا سموم جادو دہانے روانہ ہوا کہ ذرا اسکا ذکر کیا جائے

اب کیفیت خواجہ عمرو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب سموم جادو اسطرف روانہ ہوا تو خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے تو لوح بھی پائی مراد دلی بھی پائی تم ابتک فراق زر نگار مین تڑپ رہا ہون جب تک زر نگار سے میرا نکاح نہو گا مجھے چین نہ آئیگا بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا فراق ملکہ نسیم کی خوشی ہے مگر کیا کرون اُسکے باپ سے وعدہ کر چکا ہون جب تک صیغہ نہ پڑھا جائیگا مین ملکہ نسیم کو اپنے سامنے نہین بلا سکتا خواجہ عمرو نے کہا کیا بڑی بات ہے تم ملکہ کے پاس پیام بھیجو مین جا کر ملکہ سے اس امر کا اظہار کرون یقین ہے انھین بھی انکار نہو گا مین اسیوقت صیغہ پڑھ دونگا مگر میرا جھگڑا باقی رہیگا زر نگار سے اسوقت تصفیہ تو ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تھوڑی دیر مین یہان سے چلنا ہو گا سموم جادو اپنے مرحلے پر پہونچے میرے واسطے سواری بھیجے گا خواجہ نے کہا صاحب سواری وہان سے آجائے گی پھر اتنا وقت بھی نہ ملیگا اور کل تم لوح دیکھکر روانہ ہو جاؤ گے نہین معلوم پھر کب ملکہ سے ملاقات ہو اس سے بہتر یہی ہے کہ تم اسیوقت اس امر کو انجام دو بدیع الملک مجبور ہو گئے خواجہ عمرو نے ملکہ سے جا کر کہا کہ ملکہ تمھارے باپ نے بدیع الملک سے یہ بات کہی ہے کہ جب تک صیغہ نہ پڑھا جائے آپ ملکہ کو اپنے سامنے نہ بلائین اور بدیع الملک نے اس بات کو قبول کر لیا ہے اور کل یہان سے شاہزادہ روانہ ہو جائیگا پھر نہین معلوم کب ملاقات ہو اس سے مناسب وقت یہ بات ہے کہ اسوقت امر شرعی کا ہو جانا بہت اچھا ہے کیونکہ تم بدیع الملک کو اور بدیع الملک تمکو اچھی طرح دیکھ لین اور مین زر نگار سے کچھ ضروری باتین کرون ملکہ نے کہا خواجہ آپکو اختیار ہے جو مناسب جانیے وہ کیجیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک کو بلایا بدستور قدیم انکا عقد پڑھا بعد عقد پڑھنے کے خواجہ نے بدیع الملک اور ملکہ کو وہان چھوڑا جہان زر نگار بیٹھی تھی وہان آئے کہا بی زر نگار صاحبہ آپ کو شاہزادے صاحب بلاتے ہین کچھ ضروری کام ہے جلد تشریف لے چلیے زر نگار نے کہا خواجہ تمھاری سب باتین ایسی ہی ہوتی ہین کیا ضروری کام ہے تم مجھ سے یہین بیان کرو خواجہ عمرو نے کہا اگر تم قبول کرو تو مین تجھسے یہین بیان کر دون زر نگار نے کہا اگر بات قبول کرنے کے لائق ہو گی تو مین منظور کرونگی ورنہ انکار کرونگی خواجہ نے جواب دیا کہ بات تو ایسی ہے جسکو تم منظور کر چکی ہو بلکہ تمھاری خواہش سے ایسا ہوا ہے لیکن اسوقت ملکۂ عالم کے سامنے تمھاری بات بالا رکھنے کے واسطے تمھین تکلیف دی جاتی ہے کہ تم ملکہ کے سامنے چلکر اسکو منظور کرو اور تمھاری خواہش ظاہر ہو میری خواستگاری سمجھی جائے زر نگار نے جواب دیا مین ابھی تک تمھارے معمے کو نہین سمجھی خلاصہ بیان کرو خواجہ عمرو نے کہا صاحب تمنے ایک رقعہ بطور عرضی مجھے تحریر کیا تھا اور شاداب کنیز کی معرفت مجھے بھیجا تھا اُسمین جو کچھ تمنے لکھا تھا تمھین یاد ہو گا اُسی سبب سے مین یہان آیا ہون مگر ملکہ کے سامنے اس بات کا اظہار کرنا تمھاری خفت کا باعث ہے اس سبب سے مین خود ملکہ سے کہونگا کہ آپ زر نگار کا عقد میرے ساتھ کر دیجیے تم دو ایک بار انکار کر کے منظور کر لینا تمھاری بات بھی رہجائیگی اور مدعائے دلی بھی حاصل ہو گا زر نگار نے جو یہ بات سُنی کہا خواجہ صاحب حواس مین آئیے منہ بنوائیے اب ایسا کلمہ زبان پر نہ لائیے گا بھلا مین اور آپ کو اس مضمون کی عرضی تحریر کرتی کہ آپ اگر میرے ساتھ عقد کیجیے آج تک ایسا ہوا ہی خواجہ نے کہا آپ کی عرضی میرے پاس موجود ہے یہ لیجیے وہی عرضی ہے

فیصل شاداب خواجہ نے زرنگار سے اپنے نام لکھوائی تھی زنبیل سے نکال کے زرنگار کو دکھائی زرنگار محجوب تو ضرور ہوئی مگر متحیر تھی کہ یہ عرضی ان تک کیونکر پہونچی مجھ سے تو شاداب نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو حسین و جمیل ہیں جوان رعنا ہیں اور انکی صورت جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے یہ سوچ سوچ کے زرنگار شرمندہ ہو رہی تھی کہ خواجہ عمرو نے کہا صاحب اس انفعال سے کیا حاصل ہے آپ ملکہ کے پاس چلیں وہ جو کچھ فیصلہ کردیں مجھے منظور ہے اب تو میں اس عرضی کو ضرور ملکہ کو دکھاؤنگا آپکے انکار سے مجھے ضد ہوئی اگر آپ اقرار کرتیں اور یہ کہتیں کہ میں نے تحریر کی تھی اور میرا دلی مدعا یہی تھا تو میں ہرگز آپکو ملکہ کے سامنے خجل نہ کرتا مگر اب اس بات کو ضرور ظاہر کرونگا کہ آپ نے پہلے تو مجھے بلایا جب میں بہزار دشواری یہاں آیا تو آپ انکار کرتی ہیں دیکھیے ملکہ عالم آپ کو کس طرح قائل کرینگی زرنگار نے جواب دیا خواجہ عمرو تحریر تو بیشک میری ہی مگر میں نے آپ کو تحریر نہیں کیا مجھ سے شاداب نے کہا کہ خواجہ ایک بادشاہ عالیجاہ ہیں صاحب کرامات ہیں جو انکی اطاعت قبول کرتا ہے وہ اسکو ایسے ایسے ہنر و فن تعلیم فرماتے ہیں کہ جو دنیا میں کسی کو نہیں آتے ہیں اس سبب سے میں نے یہ لکھا آپ میں ان باتوں میں سے ایک بات بھی نہیں پیدا ہے نہ آپ کسی ملک کے بادشاہ ہیں نہ آپ صاحب کرامات ہیں نہ جوان حسین ہیں یہ تحریر تو آپ کے واسطے زیبا نہیں خواجہ عمرو نے مسکرا کے جواب دیا بی شاداب نے جو کچھ آپ سے میری تعریف کی کیا میں اس سے کم ہوں میری بادشاہت کا حال آپ بدیع الملک سے دریافت کیجیے اور جوانی کی کیفیت ابھی آپ کو کیونکر معلوم ہوسکتی ہے خوبصورتی کے باب میں میری شکل کا دوسرا نہیں یہ کہنا چاہیے کہ شاداب نے آپ سے میری بہت کم تعریف کی زرنگار نے جواب دیا میں ایسی باتوں کو نہیں مانتی آپ یہاں سے تشریف لیجائیے ٹھہریے آپ کا لحاظ کرتے ہیں اسی سبب سے میں بھی خاموش ہوں ورنہ ایسے جواب دیتی کہ آپ کو کیفیت معلوم ہوتی خواجہ عمرو نے کہا آپ بگڑی باتیں نہ بنایئے میرے ساتھ ملکہ کے سامنے چلیے آپ کی بات نہ جانے پائیگی میں یہ بدنامی اپنے سر اوڑھ لونگا آپ کو بدنامی سے بچاؤنگا زرنگار نے قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا بی زرنگار صاحبہ اب میں مجبور ہوں ملکہ کے سامنے جاکر آپ کی سب کیفیت بیان کرتا ہوں دیکھیے آپ کس درجہ محجوب ہوتی ہیں زرنگار نے کہا آپ یہاں سے تشریف لیجائیے جو کچھ میری قسمت میں ہوگا وہ دیکھ لونگی خواجہ عمرو وہاں سے اٹھے ملکہ کے پاس آئے زرنگار کی عرضی ملکہ کو دکھائی کہا آپکی وزیرزادی بھی بڑی تلون مزاج ہیں پہلے تو مجھے یہ عرضی لکھی جب میں انکے بلانے سے یہاں آیا تو اب میرے ملنے سے انھیں انکار ہے ذرا آپ بلایئے انکو سمجھایئے میری محنت رائگان نہ ہو خاص انھیں کے بلانے سے اسقدر تکلیف اٹھائی سب کو چھوڑ کر یہاں آیا اب وہی انکار کرتی ہیں جب تک آپ اس باب میں کوشش نفرمائینگی وزیرزادی صاحبہ منظور نکرینگی ملکہ نے عرضی دیکھی بہت ہنسی بدیع الملک نے بھی کہا ملکہ تمھیں لازم ہے کہ خواجہ کی سفارش کرو اور بی زرنگار کو راضی کردو ملکہ نسیم تن نے ایک کنیز کو زرنگار کے پاس بھیجا کنیز نے زرنگار کے پاس جاکر کہا وزیرزادی صاحبہ آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہے زرنگار وزیرزادی سمجھی کہ خواجہ عمرو نے وہاں پہونچ کے کچھ باتیں بنائی ہونگی ملکہ نسیم کو آمادہ کیا ہوگا اس وقت جانا مناسب وقت نہیں ہے یہ سوچ کے کنیز سے کہا میں اسوقت معاف کی جاؤں

تو بہتر ہے کنیز وہان سے واپس آئی ملکہ سے کہا وزیرزادی صاحبہ معافی کی امیدوار ہین اسوقت حاضر نہین ہو سکتین خواجہ نے کہا ملکہ تم خود زرنگار کے پاس چلو وہ اس وقت یہان نہ آئینگی ایسی ہی باتین بناینگی ملکہ نے کہا خواجہ مجھے آپکی خوشی درکار ہے وہان چلنے مین کیا انکار ہے یہ کہکے ملکہ اٹھین بدیع الملک بھی کھڑے ہوئے خواجہ سب کے آگے آگے چلے جیسے زرنگار کے پاس پہونچے جاتے ہی کہا کہ بی زرنگار صاحبہ آپ نے اپنی عمر اتنی وزارت مین صرف کی مگر اب تک قواعد شاہی سے آپ کو بہرہ نہوا اسوقت ملکہ نے آپ کو طلب فرمایا آپ نے آنے مین انکار کیا آخر کار ملکہ کو خود تکلیف ہوئی اب وہ تشریف لائی ہین اور شہریار کو بھی ہمراہ لائی ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین اسوقت سب کے سامنے آپکی کیا نیکنامی مشہور ہوگی اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرتین تو یہ نوبت کاہے کو آتی زرنگار نے کچھ جواب نہین دیا مگر آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے خواجہ عمرو نے جو زرنگار کو گریان پایا کہا آپ نے ملکہ کے بلانے کو اچھی بات نکالی مگر وہ بھی شاہزادی ہین ایسی بہت سی باتین اُنکو معلوم ہین آپکے ایسے ہتھکنڈون سے اُنپر نہ چلینگے اگر اب بھی آپ منظور کیجیے تو مین ملکہ کو آنے سے روک دون زرنگار خاموش ہو رہی اتنے مین ملکہ نسیم بھی آئین بدیع الملک تو جون ہی تشریف لائے ملکہ نسیم نے جو زرنگار کو گریان پایا کہا اے زرنگار تم بڑی بیوقوف ہو ہنسی کی بات مین بڑا ماننا ہوا آخر کیا برائی ہے زہے نصیب تمھارے کہ تمھین خواجہ طلب کرین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین بالکل کمحقیقت ہون خواجہ عمرو کا مرتبہ بڑا ہے مین اُنکے لائق نہین خواجہ نے کہا ملکہ اب جتنی جان کو کام نہ دو اصل مطلب ظاہر کرو مین انکا خواستگار نہین ہون انھون نے پہلے عرضی مجھے کیون تحریر کی اور کسواسطے یہان بلایا انھین کے بلانے کے سبب سے مین یہان آیا اب انھین کیون انکار ہے ملکہ نے کہا ای زرنگار تمھاری عرضی خواجہ کے پاس موجود ہے اس سے صاف یہ بات ظاہر ہے کہ تمنے خواجہ عمرو کو طلب کیا جب وہ تشریف لائے تو اب تم آنے مین انکار کرتی ہو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم آپ اس ماجرے آگاہ نہین ہین اس مقدمہ مین دخل نہین مین نے یہ عرضی خواجہ کو نہین لکھی تھی شاداب نے مجھ سے اور کسی صاحب کمال کا ذکر کیا تھا اُسکے کہنے سے مین نے بنظر امتحان یہ عرضی لکھدی مدعا یہ تھا کہ دیکھون جیسا شاداب کہتی ہے سچ ہے یا جھوٹ ہے اور جس شخص کی یہ تعریف کرتی ہے وہ واقعی ویسا صاحب کمال ہے یا نہین اور میری عرضی اُسکو کیونکر پہونچی ہے وہ یہانتک کیونکر آتا ہے مین نے انھین عرضی نہین لکھی ہے کہ دنیا مین ایک نام کے دس نہین ہوتے مین کیا جانتی تھی کہ اُنکے ہاتھ لگی انھین یہ دل لگی سوجھی مجھے اسقدر رسوا کیا اگر آپ کو میرے عرض کرنے کا یقین نہ ہو تو شاداب کو طلب فرمائیے اس سے تحقیق کیجیے اگر وہ کہے کہ ہان عرضی انھین کے نام لکھی گئی ہے تو مین بیشک گنہگار ہون اور خواجہ جو کچھ فرمائین وہ صحیح ہے ورنہ خواجہ کے باب مین میری اتنی مجال نہین جو کچھ کہ سکون ملکہ نے کہا ان باتون کو بالائے طاق رکھو میری بات مانو زرنگار دیر تک انکار کرتی رہی جب ملکہ نے دیکھا کہ زرنگار قبول نہین کرتی تو بدیع الملک اور خواجہ سے عرض کی کہ آپ بارہ دری مین تشریف لیجائین مین زرنگار سے تخلیہ مین کچھ باتین کرونگی بدیع الملک نے خواجہ کو اشارہ کیا خواجہ اور بدیع الملک بارہ دری مین تشریف لائے ملکہ نے زرنگار کو بہت کچھ سمجھا کے راضی کیا وہان سے اُٹھکے خواجہ کے پاس آئین کہا خواجہ زرنگار کو مین نے راضی کیا ہے مگر ایسی باتین اس سے نہ کہنا نوک جھونک نہ کیجیے اور پھر بگڑ جائے تو اب راضی ہونا مشکل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری خاطر جمع ہوگئی پر مین

باتین ہونے لگین خواجہ زرنگار کے ملنے سے بہت خوش ہوے بدیع الملک کو ملکہ کی دید سے مسرت ہوئی خواجہ زرنگار سے باتین کرتے رہے تھے اور ملکہ نسیم بدیع الملک سے مخاطب تھین کہ ایک کنیز نے آکر عرض کی آپکے واسطے سواری سلطان کے یہان سے آئی ہے عنقریب در دولت پر آیا چاہتی ہے سامان جاہ وحشم بہت کچھ ہمراہ ہے ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کی کیا راے ہے بدیع الملک نے فرمایا مین جاؤنگا مین نے وعدہ کیا ہے ملکہ نے عرض کی مین اپنے باب مین پوچھتی ہون اگر آپ فرمائین تو مین چلون ورنہ یہین رہون بدیع الملک نے کہا شب تک وہان رہنا عجب دن تمام ہوا اپنے باغ مین واپس جانا اگر فرصت ملی مین بھی ضرور آؤنگا تم سے ملونگا ملکہ نے عرض کی ایسا ہی ہوگا یہ ذکر تھا کہ مددار نے بھی آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت مین ترقی ہو سلطان سموم نے سواری بھیجی ہے خود بھی لینے کو آیا ہے در دولت پر حاضر ہے اسکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک خود اٹھے کہا مین اپنے ساتھ سموم جادو کو یہان لاؤنگا ابھی اسکے مکان پر جاؤنگا یہ کہتے ہوے تا بہ در آئے سموم جادو نے بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا دوڑ کے قدمون پر گر پڑا عرض کی اے شہریار تم نے اسقدر زحمت فرمائی غلام کی عزت بڑھائی تا بہ در میرے لینے کو تشریف لائے اب امیدوار ہون کہ حضور تاخیر نہ فرمائین سواری حاضر ہے غریب خانے چلین بدیع الملک نے فرمایا مجھے ہر طرح تمہاری خوشی منظور ہے جو تم کہو وہ کرنے کو حاضر ہون مگر تم جاکر ملکہ نسیم سے ملو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ملنے کی ضرورت نہین ملکہ خود تشریف لے چلینگی آپ پہلے سوار ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خواجہ کیا راے ہے خواجہ نے بھی چلنا منظور کیا بدیع الملک اسپ صبا رفتار پر سوار ہوے سموم جادو براے انتظام آگے بڑھا نزدیک جاہ وحشم سے بدیع الملک کو اپنے گھر میں لے آیا یہان سب سامان راحت پہلے ہی سے درست کیا گیا تھا بدیع الملک نے شہر کو خود دیکھا بہت آباد پایا شاہزادہ بہت خوش ہوا دوکانداران شہر نے جو بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھی سب براے سلام خم ہوے بدیع الملک دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوے مکان سموم جادو تک پہونچے سموم جادو نے بہت کچھ نذر و جواہر نثار کیا شاہزادے کو بارہ دری کے اندر لایا دنگل زرین پر بٹھایا جن لوگون کو اسنے مطلع کرایا تھا وہ سب نذرین لیکر حاضر ہوے اور کچھ لوگ اس وقت شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھکر مطیع ہوے شاہزادہ بصد عظم و شان بارہ دری مین جلوہ گر ہوا سموم جادو نے پہلے ہی سے سبکو اطلاع دی تھی کہ آج ہمارے شہر کے جسقدر رہنے والے ہین سب ہمارے یہان آئین دعوت ہے کچھ امور ضروری بھی اظہار کرنا ہین حکم حاکم سے تمام ساکنان شہر وہان موجود ہوے نصف شب تک لوگ آتے رہے جب ساکنان شہر جمع ہو چکے اور مصاحب نے عرض کی اے سلطان اب تمام ساکنان شہر حاضر ہین سموم جادو نے کہا مین سب سے ایک بات کہنے والا ہون سبکو میری طرف مخاطب کرو ملازمین سموم نے بہ آواز کہا اے ساکنان شہر ایوان تم سے سلطان کچھ ارشاد کرنا چاہتے ہین لہذا تمہین یہ لازم ہے کہ ہمہ تن سلطان کی طرف مخاطب ہو یہ سنکر ساکنان شہر سموم جادو کیطرف مخاطب ہوے سموم جادو نے کہا اے ساکنان شہر آگاہ ہو کہ آجتک مین تم لوگون پر حاکم تھا مگر آج سے مین بھی تم لوگون کے مانند سمجھا جاؤنگا سبب اسکا یہ ہے کہ مین نے اپنے دین باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا طلسم کشا کی اطاعت قبول کی دولت دو جہان حصول کی اب یہ سبکے مالک ہین لہذا تم لوگون کو بھی یہ لازم ہے کہ اب تم بھی آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو اور مذہب آتش پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب باطل بے بنیاد ہے اور شہنشاہ کو اپنا مالک و بادشاہ

جا نثار اُنکے قدمون کو بوسہ دو اسلام قبول کرو دیکھو اگر خداوند آئینہ اندام مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو یقین تھا وہ ہمارے شہنشاہ کو کاہیکو یہ طلسم مین آنے دیتے اور اگر یہ آبھی جاتے تو اس طرح ہر مرحلے پر ظفریاب نہوتے بس معلوم ہوا کہ آئینہ اندام مردود گمراہ ہے اُسکو خداوند ماننا بالکل خطا ہے اُسپر لعنت کرنا اچھا ہے سموم جادو نے اس طرح یہ باتین کین کہ اسکا دل مذہب آئینہ پرستی کیطرف سے پھرا بعض جو ایسے ہی سیہ قلب تھے اُنکو تو یہ سب باتین ناگوار ہوئین ورنہ بقیہ دست بستہ سموم جادو سے یہی عرض کی کہ ہم بسر و چشم آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام کے مذہب پر لعنت بھیجتے ہین دین اسلام قبول کرتے ہین سموم جادو نے کہا جسکو یہ دولت کونین حاصل کرنا منظور ہو آقائے نامدار کی قدمبوسی کرے جو کچھ وہ فرمائین اُسے بیچ جانے سب لوگ اُٹھے بدیع الملک کی قدمبوسی حاصل کی جو لوگ سیاہ قلب تھے اور زنگ کفر جنکے دلون سے دور نہوا اعتقاد اس ارادے سے اُٹھے کہ یہان سے نکل جائین سموم جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ خبردار یہ لوگ نجانے پائین انکے واسطے گردن زدنی سے بہتر دوسری بات نہین ہے سب کو گرفتار کرو ملازمین سموم نے سبکو گرفتار کیا جو لوگ بدیع الملک کے قدمبوس ہوے تھے شاہزادے نے سبکو خلعت و انعام حسب لیاقت مرحمت فرمائے کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب لوگ مشرف باسلام ہوکر اپنی اپنی جگہون پر جا بیٹھے سموم جادو نے محفل مین ارباب نشاط کو طلب کیا ماہرویان سیمین عذار و پریپیکران گلعذار بصد ناز و ادا خرامان خرامان محفل مین آئین جھک جھک کے برائے مجرا تسلیم کیا بدیع الملک نے سبکا سلام لیا سموم جادو نے دار وغہ ارباب نشاط کو طلب فرماکر کہا جو نازنین اپنے کام مین یکتائے زمانہ ہو علم موسیقی سے اچھی طرح ماہر ہو اُسکو محفل مین بلاؤ ایسا نہو کہ شاہزادے کے خلاف خاطر ہو اور مجھے صدمہ ہو دار وغہ نے کہا اے سلطان جسقدر نازنینان مہر رخسار اسوقت حاضر دربار ہین انکو جواب دینے والا نہین ہر ایک اپنے کام مین فرد ہے علم موسیقی مین سبکو کمال ہے سموم نے کہا تمہین اختیار ہے دار وغہ وہانسے سلام کرکے ہٹا ایک طائفے کو محفل مین بھیجا نازنین لب فرش آئی برائے ادب گردن جھکائی سازندون نے ساز ملائے نازنین نے رقص شروع کیا دو چار گتین ایسی دکھائین کہ اہل محفل کے منہ سے بیساختہ واہ نکل گئی جب تھوڑا عرصہ ہوا اور حرکت کے سبب سے پاؤن رُکھ گئے تو نازنین سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے پھر سازون کو ملانا شروع کیا جب ساز ملا چکے نازنین نے گنگنا کے بعد بسوز و گداز یہ غزل شروع کی غزل

جو ہے ستم دلکینہ و بیداد غضب ہے
شاگرد بھی ہر قہر و استاد غضب ہے
کیون غنچہ پریشان نہو ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل فریاد غضب ہے
ہم چاہتے تھے تمکو رہے تم نفرت سے
کہیں تو خدا کا دل ناشاد غضب ہے
تو ڈالکر شاخ کو کثرت سے ثمر کے
ہم جامین جھکنا سے گرانا د غضب ہے

کیا قد ہو ترا بر سر بیداد غضب ہے
سر تا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
اس باغ مین ہوتا نہین دلشاد غضب ہے
خاکستر پروانہ پہ روتی ہی رہی شمع
پہلے ہی سے اس جا کی افتاد غضب ہے
ہوتا ہے صدا ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہے
اللہ کرے خیر مرے خیمۂ دل کی

جلاد و فلک سے کہیں بیداد غضب ہے
نازک قد چشم ستم ایجاد غضب ہے
فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہے
نکلی ہے صدا کوہ سے ہم آتش دم کب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہے
اس بت کا یہ حسن خداداد اسکی
کیا سوختہ جانون کی یہ فریاد غضب ہے
اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہے
پھر آج وہ مستی کی بیداد غضب ہے

بھولا نہ مجھے قتل گہ عالم میں قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
انجم سے رخ چرخ پہ ہوں میں عرق کی
کہتے ہیں گرفتار کو آزاد غضب ہے
ہر غم سے ہنوز آئینہ یاد دیدہ پر آب
اور آسیہ بھی دلکش پہ غم آباد غضب ہے
میں ہوش بجا ہوں مگر ہشیار رہے کل میں
یہ سلف نہیں ای دل ناشاد غضب ہے

اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے
مرتے نہیں جو روز پہ تری طرح سے دعا
عاشق کی تری گرمی فریاد غضب ہے
غصہ ہے ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے
قامت ہے ترا کیا ہے سر سرو قیامت
آنکھوں کو تمہاری وہ فسوں یاد غضب ہے
یہ خانہ ہستی ہے عجب خانہ رنگین

انوان شیاطین میں یہ مست ہے پندار
ہم سینہ میں عاشق وہ پریزاد غضب ہے
ہے سرو تو پابند غم بے ثمری میں
نخچیر تری صید او ہے صید او غضب ہے
وہ کونسا غم ہے کہ جو دنیا میں نہیں ہے
طرہ بھی سر طرہ شمشاد غضب ہے
سو گئے ہیں پنہاں تو سلف میں انکے
از ذوق تہ نیستی بنیاد غضب ہے

نازنین نے جو اس غزل کو تمام کیا سب اہل محفل بہت خوش ہوئے سموم جادو نے اسی وقت داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفہ تبدیل کرو دوسری نازنین کو محفل میں لاؤ مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت شہر یار رونق افروز محفل ہیں بہت سے بادشاہوں کی محفل میں شرکت کی ہے بیٹھے اپنے حوصلے سے بڑھ کے خاطر کی ہوگی بڑے بڑے صاحب کمال لوگ ان محفلوں میں آئے ہونگے ایسا نہو کہ کوئی اس محفل کے لائق نہو اور شہر یار کی طبیعت پر اگندہ ہو محفل سے دل گھبرائے رقص و سرود پسند نہ آئے تو بہت ہی بڑی بات ہے میں محجوب ہونگا مجھے شہر یار نے فرمایا تھا کہ اب محفل کرنا بیکار ہے میں نے عرض کی تھی کہ یہاں غلام نے جن جن لوگوں کو رکھا ہے وہ ہر ایک صاحب کمال ہے جہاں حضور نے یہاں کی شجاعت و جرأت کو ملاحظہ فرمایا ہوگے عجائب و غرائب ہو چکے اور لطافتیں اس مرحلے کی نگاہ سے گذریں امیدوار ہوں کہ دم بھر ارباب نشاط کے بھی کمالات ملاحظہ فرمایئے گو حضور کے بہت جلسوں میں شرکت کی ہوگی اور بہت سے شاہ سلیمان ہوئے ہونگے مگر ارباب نشاط میں یہ کمال بہت کم ملاحظہ فرمایا ہوگا یہ تو نہیں عرض کر سکتا کہ آج تک ایسے کامل دوسری جگہ پیدا نہیں ہوئے اور حضور نے انکے کمالات ملاحظہ نہیں فرمائے کیونکہ آپنے جو جو جلسہ ملاحظہ کیے ہونگے ہم لوگوں نے تو خواب میں بھی نہیں دیکھے مگر فدوی گستاخانہ یہ عرض کرتا ہے کہ از راہ غلام نوازی میری عرض قبول فرمایئے اور یہاں کے ارباب نشاط کے کمالات ملاحظہ فرمایئے شاید پسند خاطر ہوں انکا لحاظ رہے داروغہ سے عرض کی اے شہنشاہ آپ نے ایک بار مجھے فرمایا ہے خیال ہے اب جو محفل میں آئیگا وہ اپنے فن میں یکتا ہوگا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہیں ہے یہ کہکے داروغہ رخصت ہوا جہاں ارباب نشاط موجود تھے وہاں آکر ایک نازنین سے کہا آج روز امتحان ہے جو کچھ کمال تمام عمر صرف کر کے حاصل کیا ہے آج اسکو ظاہر کرو حکم شہنشاہ ہے کہ جو اپنے کمال میں یکتا ہو وہ اس محفل میں آکے کمال دکھائے نازنین نے کہا داروغہ صاحب آپ خاطر جمع رکھیں میں آج ایسا ہی کام کرونگی کہ اہل محفل دنگ ہو جائیں کبھی کسی نے ایسا نہ سنا ہوگا یہ کہکے نازنین اٹھی اپنے سازندوں کو ہمراہ لیا محفل میں آئی لب فرش پر آکے مجرا کر کے سر جھکایا سازندے ساز ملائے ہوئے آئے تھے نازنین نے آتے ہی رقص شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد سلام کر کے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

پابند ہوں وخان میں پریشانوں میں ہم
کہئے الف خلون کی تو پشیمانوں میں ہم

یارب ہیں کسکی زلف کی زنجیر و نحیف ہم
زنجیر میں بھی نالہ زنجیر کی طرح

ہوتی نہ یاد زلف تو جاتا شکست میں
ہوش جنون سے رہتے میں جولانیوں میں ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہم نے کہیں پناہ
لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم
تم بھی نہیں جگر پہ رہو اسقدر رہے
یون خندہ سر نوشت میں پیشانیوں میں ہم
ہو وہ عزیز سو رگہ یوسف سے بھی سوا
کچھ ہو بلا سے اپنے کریں بانیوں میں ہم
پوشیدہ داغ نگاہوں میں سرخوش ہیں نہ
معروف زخم دل کے نمکدانیوں میں ہم
دکھلائیں روز حشر کو ہیں السلہ دے
قرب حرم میں بھی تو ہیں قربانیوں میں ہم
پابوسیوں کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
سرگرم سوز عشق کی کہانیوں میں ہم
ہیں آئینہ میں صورت تصویر آئینہ
رکھ دیں تری شبیہ کو کنعانیوں میں ہم
کیوں چھپکے ہجر میں ہوئے شرمندہ ہائے
شرب الیہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم
یہ ہم کہ کدورت دل سیہ دگر نہو
اپنے سیاہ نامہ کی طولانیوں میں ہم
دوزخ بھی جب ہے فرط تپش میں فزا یحول
پھرتے ہیں جنوں کے سلسلہ جنبانیوں میں ہم
مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا
آئینہ رو کے سامنے حیرانیوں میں ہم
کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
اب مر رہے ہیں ایسی پشیمانیوں میں ہم
سینے کا چاک سینے کی فرصت کہاں کریں
کیا کیا اڑا دیں خاک پر افشانیوں میں ہم
جا سکتے ضعف سے نہیں کوچے میں اسکے کاش
ہو جائیں کاش گرد کی طغیانیوں میں ہم

نازنین نے اس خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے سبکی عجیب حالت ہو گئی اسی طرح تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے سموم جادو کو بلایا فرمایا اب صحبت برخاست کرو تم بھی جاکر استراحت کرو کیونکہ تمنے بڑی تکلیف اٹھائی لوح لینے کو گئے وہان سے واپس آئے یہ سب انتظام کیا واقعی بڑی زحمت ہوئی اب کچھ تھوڑی دیر استراحت بھی کرنا ضرور ہے کیونکہ کل کے روز یہان اور میرا اہتمام ہے بعد اسکے تم لوگون کو بھی زحمت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اب جاکر سبکو رخصت کرکے جلسہ برخاست کرو سموم جادو نے عرض کی ای شہریار میں نے تمام شب کیواسطے یہ جلسہ قرار دیا ہے آپکی خوشی نہیں ہے میں ابھی برخاست کیے دیتا ہون بدیع الملک نے جو سموم جادو کے چہرے کی طرف دیکھا اسکو اداس پایا شاہزادے کو خیال ہوا کہ اسوقت سموم جادو سے یہ بات خلاف ہوئی اسکی خوشی یہی ہے کہ یہ جلسہ شب بھر رہے اسکے تئین رنج پہونچانا اچھا نہیں ہے یہ سوچ کے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اگر تمہاری خوشی نہیں ہے تو جلسہ برخاست نکرو صحبت شب بھر باقی رہے صبح کو جلسہ برخاست ہو سموم نے عرض کی اے شہریار آپ کے خلاف ہے میں نہیں چاہتا کہ جلسہ رہے بدیع الملک نے فرمایا میری یہی خوشی ہے اب بے صبح کے جلسہ برخاست نہوگا سموم جادو خوش ہوا محفل میں اور نازنین آئی اسنے غزل شروع کی ایک غزل گانے اٹھی دوسرے کو سموم نے طلب کیا اسی طرح شب بھر جلسہ رہا جب رات ختم ہوئی بدیع الملک نوجوان اٹھے خادمون نے برائے وضو پانی حاضر کیا شاہزادے نے وضو کرکے فریضہ سحر ادا کیا سموم جادو حاضر خدمت ہوا اور لوگ بھی آئے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہے غلام سے بھی فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا میرا یہ قصد ہے کہ آج شب کو رات بھر جب وقت آئے میں مصروف رہون صبح کو لوح کو دیکھون جو کچھ ہدایت ہو وہ کرون سموم جادو نے عرض کی ای شہریار میں چاہتا ہون کہ آپ اس مرحلہ کا انتظام اچھی طرح سے کرکے تشریف لیجایئے کیونکہ علاوہ تو ہمارا دکھ اب ہوگا اور یہان کوئی ایسا منتظم باقی نرہیگا جو اسکو کنار سے بچاتا رہے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہان تم سلطنت کرو یہ ارادہ نکرو میں نہیں معلوم کہان جاؤن کیا انتظام مجھے کرنا پڑے تم کیا انتظام کیونکر دے سکتے ہو میرے نزدیک یہی اچھا ہے کہ اپنے انتظام سلطنت میں مصروف رہو سموم جادو

سے عرض کی ای شہریار یہ بات غیر ممکن ہے کہیں رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوں بدیع الملک مجبور ہے فرمایا سموم جادو تمہیں اختیار ہے مگر لوح کی ہدایت پر منحصر ہے اگر لوح نے تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین مجبور ہوں تمہیں ساتھ نہیں لیجا سکتا سموم جادو نے عرض کی جب آپ لوح کو ملاحظہ فرمائیں گے اسوقت دیکھا جائیگا اگر لوح نے تنہا جانے کی آپ کو ہدایت کی تو غلام بھی آپ کے تشریف لے جانے کے لشکر لیکر یہان سے روانہ ہو جائے گا بدیع الملک خاموش ہو رہے سموم جادو بدیع الملک کے پاس سے اٹھا اپنے وزرا کو طلب کیا لشکر میں اطلاع کرائی کہ سب لوگ تیار رہیں عنقریب یہان سے سفر ہو گا لشکر میں اطلاع کرا کے یہ اور انتظامات سلطنت میں مصروف ہوا مگر بدیع الملک کو ملکہ نسیم کے پاس شب کو نہ جانے سے اسقدر ملال تھا کہ شاہزادہ فرط ملال سے اپنے حواس میں نہ تھا ملکہ نسیم کی یاد تھی ہر بات میں آہ کرتا تھا ٹھنڈی سانسیں بھرتا تھا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئے کہا اسوقت کیا حالت ہے کیسی طبیعت ہے بدیع الملک نے کہا کہ خواجہ اس امر کو نہ پوچھو اس وقت ملکہ کی یاد ہے دل بیتاب ہے چشم پر آب ہے میں نے شب کو وعدہ بھی کیا تھا کہ میں ضرور آؤنگا مگر جا نہ سکا شب کو بعض امور ایسے پیش ہو گئے کہ میں نجا سکا سموم جادو کے بھی رنج کا خیال تھا کہ اگر اسکا جلسہ اس وقت برخاست کر دیا تو اسکو ملال ہو گا خاص میرے واسطے یہ صحبت آراستہ کی تھی اگر میں اسکے خلاف کرتا ہوں تو یہ میرے لحاظ سے کچھ تو نہ کہہ سکیگا مگر خیال ضرور ہو گا اسی خیالات سے میں نے صحبت کا برخاست کرنا اچھا نہ جانا اب وقت نہیں جو ملکہ سے ملون شب کو بھی مصروف عبادت ہونا ہے اگر وہان جاؤنگا تو یہ امر عظیم کیونکر سے پائیگا جانا بھی بیجا ہے سموم جادو کو خیال ہو گا کہ یا تو طلسم کشا کا ایسا مصمم ارادہ تھا یا اب اس درجہ خیال سفر غائب تا رہا کہ آج وعدہ پورا کر کے پھر نہ گیا اس سبب سے لاچار ہوں اب کچھ بن نہیں پڑتا فراق ملکہ میں دل کی حالت عجیب ہے از حد رنج و ملال ہے۔ غزل

چمن کی سیر کو آیا جو ایک رشک پری
کہ اُسکی بھی نگاہوں نے دل شکار کیا
وہ آکے بیٹھے تھے رونے ہنسا دیا گل کو
تباہ باد صبا نے مرا غبار کیا
تمام رات تڑپتے سر پہ رو یا کسی کی
تری طرح ترے نامے کا انتظار کیا

پڑھا کے سر کبھی صاحب وقار کیا
بہار نے زر گل کا طبق نثار کیا
دہن سے جان بھی نکلی جو ساتھ تھا جی کے
غضب چراغ نے جھک کر سر مزار کیا
سوال وصل پہ محفل میں کیا بیان کیوں تم نے
یہ کیسے شمع کو تربت پہ سوگوار کیا
جنون سے نکلے جو وحشی کیا نہ دل کو بھی

کبھی نظر سے گرا کر ذلیل و خوار کیا
نظر اٹھا کے جو دیکھا تو کیا ہوتا
کسی نے یاد ہمیں وقت احتضار کیا
برس کے ابر بہاری نے بھی دو چند کیا
حضور یار میں مجکو ذلیل و خوار کیا
نصیب تھی نہ ملاقات بھی بے شبہ ہوئی
تو پھر کسی نے نہ خاطر کا اعتبار کیا

بدیع الملک نوجوان کی جو خواجہ نے یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے کو از حد ملال ہے ملکہ نسیم کا خیال ہے ایسا شور رنج و غم اور زیادہ بڑھے اس سے یہ بہتر ہے کہ شب کو شاہزادے کو کسی ترکیب سے ملکہ نسیم کے پاس پہونچانا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا ای بدیع الملک اسقدر ملال و رنج نکرو میں ابھی تمہیں ملکہ نسیم کے پاس پہونچاتا ہوں میری بھی فراق زرنگار میں عجب حالت ہے بے اختیار اسکے دیکھنے کو جی چاہتا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اس وقت کسی طرح یہ امر ممکن نہیں کہ ملکہ تک جا سکوں خواجہ نے کہا میں ابھی اسکی تدبیر کرتا ہوں یہ کہہ کے بدیع الملک کے پاس سے اٹھے سموم جادو کے قریب پہونچے سموم جادو نے خواجہ کو دیکھ کر عرض کی آپ نے کیوں تکلیف فرمائی کیا کام ہے یہان کیوں تشریف لائے

خواجہ نے کہا میرے آنے کی یہ وجہ ہے کہ آج شب کو بدیع الملک تا مدار مشغول عبادت پروردگار رہینگے ہمارے یہان یہ دستور ہے کہ جب ایسے معاملات کے واسطے مشغول عبادت ہوتے ہین تو برائے عبادت ایسا مقام تجویز کرتے ہین جو صحرا مین واقع ہو اور جہان سواے ہم لوگون کے دوسرا نہو بلکہ زیادہ تر تنہائی کے واسطے کہا جاتا ہے لہذا مین اس واسطے تمھارے پاس آیا ہون کوئی ٹھکانا ایسا بتاؤ جہان بدیع الملک نوجوان شب کو مشغول عبادت ہون سموم جادو نے عرض کی خواجہ جہان آپ فرمائین خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو باغ ملکہ نسیم اولی ہے ہم لوگون کو وہان بھیج دو اس وقت سے جا کر سب انتظام کرینگے شب کو شاہزادہ مشغول عبادت ہونگے مین اور کامون مین مصروف رہونگا سموم جادو نے کہا کہ اگر یہی خوشی ہے تو مین ابھی آپ لوگون کو وہین بھیجے دیتا ہون یہ کہکے اسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا اُسی وقت سواری منگوائی بدیع الملک کے واسطے اسپ صبا رفتار اور ہمراہی کے واسطے چند سواران جرار آئے سموم جادو خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی آپ جا کر شہریار کو اطلاع دیجیے وہ تشریف لائین سوار ہون باغ کی طرف جائین خواجہ خوشی خوشی بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ تو منتظر ہی تھا کہا خواجہ کیا انتظام کیا خواجہ نے کہا سواری موجود ہے جلد چلو اب ایک لمحہ یہان نہ ٹھہرو بدیع الملک بھی خوشی خوشی اُٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوے جیسے ہی ڈیوڑھی پر پہونچے سموم جادو کا سامنا ہوا سموم جادو نے سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو علی الصباح ہمارے پاس آنا وہی وقت ہماری روانگی کا ہے دیکھین لوح کیا بتاتی ہے قسمت کس طرف لیے جاتی ہے سموم جادو نے عرض کی مین ضرور حاضر خدمت ہونگا بلکہ ہمراہ رکاب چلونگا اس وقت سے مین نے لشکر مین درستی کا حکم دیا ہے یقین ہے کہ صبح تک سب لوگ سامان سفر درست کرلین بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہ کوشش ابھی سے ناحق کی جب لوح کی ہدایت معلوم ہوجاتی اسوقت تمھین اختیار تھا اگر اب لوح مین یہ بات نکلی کہ مین تنہا سفر کرون کسی کو اپنے ہمراہ نہ لون اُس وقت مین یہ سب انتظام تمھارا بیکار ہوگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اگر لوح نے آپ کو تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین آپ کے تشریف لیجانے کے بعد لشکر ہمراہ لیکر یہان سے سفر کرونگا کہین تو آپ سے ملاقات ہوجائیگی بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو کیون اپنی حکومت چھوڑتے ہو یہ معاملات طلسم کشائی ہین انمین بہت سی آفتین میرے سر ہین اور جسکی وجہ سے اکثر میرے ہمراہی بھی مبتلاے مصیبت ہوجاتے ہین تمھین کیا ضرورت ہے کہ اپنے عیش و عشرت مین خلل ڈالو سموم جادو نے کہا اے شہریار اب اس بات مین مجھ سے کچھ نہ فرمایئے گا اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا تو زندہ نہ رہونگا مجھے آپ کی ہمراہی اس سلطنت سے بہتر ہے بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین اپنے ہمراہ لے چلونگا اور اگر لوح نے مجھے تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین خواجہ کو تمھارے ہمراہ کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ کرونگا تم جاکر لشکر مین سب سے ملنا وہان میرا انتظار کرنا اگر خدا کو منظور ہوگا تو آؤنگا سب سے ملونگا ورنہ جو منظور الٰہی ہو یہ باتین کرکے بدیع الملک نوجوان گھوڑے پر سوار ہوکے مع خواجہ طرف باغ ملکہ نسیم زمرد پوش کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان نے کہکے سموم جادو کو باغ ملکہ نسیم مین گیا اور شاہزادے کو بعد ازان

واکرام سوار کرکے اپنے مرحلے کی طرف روانہ کیا تو ملکہ نسیم کو بھی سکھپال میں سوار کراکے اپنے محل کی طرف روانہ
کیا ملکہ نسیم سبز پوش کی ماں ملکہ زرین لباس جادو نے جو اپنی بیٹی کی خبر سنی بہت خوش ہوئی نوکروں کو مقرر کیا
کہ جس وقت ملکہ نسیم کی سواری قریب آئے اسوقت مجھے اطلاع کرنا لوگ مقرر رہے تھوڑی دیر میں کنیزوں
نے آکر ملکہ زرین لباس کو خبر دی کہ ملکہ نسیم سبز پوش کی سواری قریب آگئی ہے یہ سنکر زرین لباس نے کنیزوں
کو حکم دیا کہ ڈیوڑھی پر جائیں ملکہ کے لانے کا سامان کریں کنیزیں ڈیوڑھی پر آئیں سب سامان درست کیا
اتنے عرصے میں ملکہ نسیم کی سواری قریب آئی شاہزادی فوراً سکھپال سے اُترکے اپنی ماں سے آکر ملی
ملکہ زرین لباس نے شاہزادی کو گلے سے لگالیا دیر تک تشفی و دلاسا دیا بعد تھوڑی دیر کے شاہزادی کو
بدیع الملک نوجوان کا خیال ہوا اُنکے دل پر بھی ہجوم رنج و ملال ہوا زرنگار نے جو چہرے کی حالت دیکھی
متغیر پایا زرنگار سخت گھبرائی ملکہ سے آہستہ سے پوچھا کیوں ملکہ عالم مزاج مبارک کیسا ہے اس وقت دشمنوں کا
چہرہ کچھ اُترا ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار تم میرے حال سے واقف ہو کر ایسی بات کہتی ہو میں تجھسے بیان کروں
تو تم میری کیفیت جانو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم شہریار نے تو شب کو تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے
ملکہ نے کہا میں کیا کروں مفارقت اسقدر شاق ہے کہ مجھے اپنی زندگی وبال ہے اگر میں تھوڑی دیر شاہزادے
سے جدا رہونگی یقین ہے تڑپ کے مر جاؤنگی تاب مفارقت نہ لاؤنگی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اب کوئی
تدبیر ممکن نہیں شاہزادے تک آپ کو کیونکر پہونچاؤں کیا ملکہ عالم آپکی والدہ ماجدہ اس امر کو منظور
کرینگی کہ آپ اسوقت اُنکے پاس سے تشریف لے جائیں اور اگر آپ کی والدہ ماجدہ نے اس امر کو منظور
بھی کرلیا تو اس وقت شاہزادہ کا ملنا محال ہے اور آپ کے دل میں ایسے خیالات ہیں بھلا میں کیا اس کا
انتظام کرسکوں ملکہ نے کہا کہ اے زرنگار اگر ایسا ہی ہوگا تو میں تاب مفارقت شہریار نہ لاسکونگی
زرنگار نے عرض کی اگر یہی ہے تو ابھی شاہزادے کو سفر دور و دراز درپیش ہے اس وقت آپ کی کیا حالت
ہوگی ملکہ نے کہا میں شاہزادے کو ہرگز تنہا نہ جانے دونگی خود بھی ہمراہ جاؤنگی اول تو والدہ ماجدہ کب گوارا
کرینگی کہ شہریار تنہا سفر کریں وہ ضرور اُنکے ہمراہ جائینگی جب وہ اُنکے ہمراہ ہونگے تو لشکر بھی جائیگا اور سب مال
و اسباب جنس و نقد و جنس یہاں موجود ہے سب ساتھ ہوگا میں اُسوقت میں شہریار سے یہی بات ظاہر کرونگی کہ
میں بے آپکے زندہ نہ ہونگی سر پٹک کے مر جاؤنگی یقین ہے شاہزادہ میرے حال پر رحم کرے اور مجھے اپنے
ہمراہ لے جائے زرنگار نے کہا اے ملکہ عالم شاہزادہ اپنی خوشی کے موافق سفر نہیں کرسکتا ہے جو کچھ ہدایت لوح
کی ہوگی وہ بدیع الملک تا مدارعمل میں لائیں گے اگر لوح سے یہ ہدایت ہوئی کہ آپ تنہا تشریف لیجائیے
تو شاہزادہ مجبور ہے کسیکو اپنے ہمراہ نہیں لے جاسکتا ہے اس وقت میں آپ کیا کرینگی ملکہ نے کہا کوئی صورت
ضرور نکالی جائیگی میں بے شہریار کے یہاں زندہ نہ رہونگی یہ کہکے ملکہ نے کہا اے زرنگار یہ باتیں جسوقت
ہونگی دیکھا جائیگا اس وقت علاج قلب مضطر کیونکر ہو شہریار سے کسی طرح ملاقات ہو زرنگار نے عرض کی
ملکہ عالم یہ بات تو میرے امکان سے باہر ہے ہیں اگر آپ کو کسی حیلے سے باغ تک لے بھی چلوں تو شہریار کو وہاں
کیونکر بلاؤں سوائے شب کے اس وقت ملاقات ممکن نہیں ملکہ نے کہا اے زرنگار اتنی دیر میں کیونکر صبر کرونگی
اس وقت میرے دل کی حالت بری ہے اگر دیر عرصہ ہوگا تو اور کیفیت دگرگون ہو جائیگی زرنگار کو بھی عجب حالت
ہوئی ملکہ کے ملال سے اسکو بھی صدمہ تھا مگر کیا کرسکتی تھی مجبور تھی کہ بدیع الملک باہر نہ آسکتے تھے اسی طرح

غرض اسی ترکیب سے ملکہ نے اُتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو زرنگار سے کہا یقین ہے اب شہریار ضرور جانب باغ تشریف لے گئے ہونگے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ وہ حسب وعدہ باغ مین جائین اور مجھے نہ پائین تو گھبرا کے واپس آئین اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی سے چلو وہان شہریار کا انتظار کرین زرنگار نے کہا دیکھیے مین آپ کی والدہ ماجدہ سے کہتی ہون کیا عجب ہے کہ وہ بخوشی ورضا آپ کو جانے کی اجازت عطا فرمائین ملکہ نسیم نے فرمایا اے زرنگار تم ابھی جاؤ کوشش کرو جہانتک ممکن ہو جلد اجازت حاصل کرو زرنگار ملکہ نسیم کے پاس سے اُٹھی ملکہ زرین لباس کے پاس گئی ملکہ نے کہا اے زرنگار اسوقت تم ملکہ کو تنہا چھوڑ کر کیون آئین زرنگار نے کہا ابھی مین ملکہ عالم کے پاس موجود تھی کہ ملکہ کو ایک امر ضروری کی یاد آئی ہے باغ مین ملکہ نے ایک صندوقچہ رکھا تھا یہان آنے کے وقت اُسکو وہین فراموش کر کے چلی آئین اسمین ملکہ کی حرز ہیکل تھی جب تک ملکہ اُس ہیکل کو زیب گلو نکرین گی اُس وقت تک ملکہ کو نیند نہ آئے گی اور صندوقچہ بے ملکہ کے جائے نہ ملیگا ملکہ اس فکر مین اس وقت تک اُداس بیٹھی تھین مین نے جو افسردہ و محزون پایا سبب پوچھا ملکۂ عالم نے فرمایا مین اپنی ہیکل بھول آئی ہون اب یہان سے جانا بھی خلاف ہے اور یہ بھی ڈر ہے کہ کہین ایسا نہو وہ غائب ہوجائے تو پھر ایسی چیز ہاتھ نہ آئیگی ملکہ زرین لباس نے کہا اے زرنگار میرا تخت سحر موجود ہے تم ملکہ کو اپنے ہمراہ باغ مین لے جاؤ ابھی واپس آنا یہان جشن کا سامان ہو رہا ہے ملکہ کی شرکت اس جشن مین ضرور ہے کیونکہ سلطان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلسم کشا کے ہمراہ مع مال وخزانہ کے جائینگے ہم لوگون کو بھی ساتھ لے جائین تو عجب نہین کیونکہ جب تمام لشکر اور خزانہ انکے ہمراہ جائیگا تو ہم لوگون کی محافظت یہان کون کرے گا ضرور سبکو اپنے ہمراہ لیتے جائینگے اس سبب سے چاہتی ہون کہ ملکہ بھی اس جشن مین شریک ہولین نہین معلوم اب کب ایسی صحبت نصیب ہو کس طرح بسر ہو زندہ رہین یا مارے جائین اتنے بڑے طلسم سے لڑائی ہے آئینہ اندام سے ساحر مکار سے مقابلہ ہے خدا ہی مدد کرے اور طلسم کشا کو فتح دے زرنگار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیں مین ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لے آؤنگی یہ کہکے کنیزون سے ملکہ زرین لباس نے مخاطب ہو کر کہا تخت سحر جلد حاضر کرو ملکہ نسیم سبز پوش اپنے باغ مین ایک کار ضروری کے واسطے تشریف لیجائینگی کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا زرنگار ملکہ نسیم کے پاس آئی عرض کی ملکۂ عالم مین نے اجازت لے لی آپ تشریف لے چلیے تخت حاضر ہے ملکہ کمال خوشی تخت کے قریب آئین مان کو سلام کر کے تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا ملکہ نسیم اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئین مصاحبین اور زرنگار سے یہی کہا کیا تعجب ہے جو شہریار باغ مین پہونچ گئے ہون اور میرے منتظر ہون زرنگار نے عرض کی مجھے بھی یہی گمان ہے اسی طرح باتین کرتی ہوئی چلین ملکہ نسیم تھوڑی دیر مین اپنے باغ مین آکر پہونچین تخت اُتارا جس بارہ دری مین بدیع الملک نوجوان پہلے تشریف رکھتے تھے وہان گئین کسیکو نپایا ملکہ کو اور زیادہ قلق ہوا باغ مین آکر تلاش کیا کنیزین جو وہان موجود تھین اُنسے دریافت کیا کہ بدیع الملک نامدار یہان تشریف نہین لائے تھے سب نے عرض کی ابھی تک یہان کوئی نہین آیا اگر شہریار تشریف لاتے ہم لوگون کو ضرور طلب فرماتے زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم جب سلطان سموم جادو انکو اجازت عطا فرمائینگے اُس وقت وہ تشریف لاسکینگے ملکہ نے کہا اے زرنگار شہریار والد ماجد کے پابند نہین ہین بلکہ والد ماجد اُنکے حکم کی تعمیل فرض سمجھتے ہین جسوقت انکا مزاج

میں آئیگا تشریف لیجائیگا معلوم ہوتا ہے کچھ اور لگی ہوئی ہیں اسی وجہ سے شہریار کو وہم ہوا ملکہ نے زرنگار سے
یہ کہا تو مگر دل کی بیتابی اور زیادہ بڑھ گئی خیال آیا ایسا نہ ہو کہ شب بھر ایسے معاملات درپیش رہیں اور جب نے کیا
موقع نہ ملے تو رات بھر کیونکر بسر ہوگی یہ سوچ کے ملکہ نسیم کی حالت اور ابتر ہوئی زرنگار نے بہت سمجھایا مگر
ملکہ کی بیتابی کم نہوئی آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ ایک ساحر یہاں سے جائے اور شہریار کی کیفیت دریافت
کرکے واپس آئے ملکہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت ایک کنیز کو بلا کر کہا ڈیوڑھی پر جا کر ایک ساحر
کو دربار میں سلطان سموم جادو کے ۔ روانہ کرو وہ وہاں پوشیدہ ہو کے جائے اور شہریار کی کیفیت تحقیق
کرکے واپس آئے کسی پر یہ بات ظاہر نہونے پائے کنیز اُسی وقت باہر آئی ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر
پوشیدہ صورت سے دربار میں آیا بدیع الملک کو دلتنگ نہ دیکھا پایا دربار کو آراستہ دیکھا اور ساحروں سے
اُسنے دریافت کیا کہ ابھی صحبت برخاست نہیں ہوئی سب نے کہا آج صحبت شب بھر رہیگی شہریار نے
چاہا تھا کہ جلسہ کو برخاست کریں مگر سلطان کی خاطر سے پھر حکم دیا کہ شب بھر صحبت رہیگی اگر صبح کو
جلسہ برخاست ہوگا شاید وہ کسی کام ضروری سے کہیں تشریف لیجائینگے ساحر یہ سب کیفیت سنکر وہاں
سے واپس آیا ڈیوڑھی پر آکے سب حالت بیان کی مخدرات نے ملکہ نسیم سے عرض کی ملکہ نے جو یہ بات سنی
اور زیادہ مغموم ہوئی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اب شاہزادے کی تشریف آوری سے تو ناامید ہی
ہو دلی بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں سے واپس چلیے آپکی والدہ ماجدہ منتظر ہونگی تو چلنے میں قباحت ہے ملکہ نے
کہا اے زرنگار بات تو بہت صحیح ہے مگر میں جو وہاں جاؤنگی تو اور زیادہ گھبراؤنگی یہاں مجھے ہر قسم کی آزادی
ہے اگر شہریار نہیں ہیں تو ان کے ذکر سے اپنی طبیعت بہلاتی ہوں وہاں یہ بات کہاں ممکن ہوگی اور زیادہ
دم گھبرائیگا کلیجہ منہ کو آئیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مجھے یہیں رہنے دو وہاں نہ لے چلو زرنگار نے
پھر عرض کی ملکہ عالم میں جو کچھ عرض کرتی ہوں آپ قبول فرمائیں تشریف لے چلیں ملکہ مجبور ہوگئیں رات
بہت کم باقی تھی زرنگار کو اپنے ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوگئیں پریوں کا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ
اپنی ماں کے مکان میں داخل ہوگئیں یہاں ملکہ زرین لباس آپکی منتظر تھیں جیسے صورت دیکھی کہا بی بی
تمنے بہت عرصہ لگایا رات بھر جاگی میں بسری ملکہ نے عرض کی میں نے تو آپ سے یہیں عرض کیا تھا کہ وہ ہیکل
ایک پیرمرد کا عطیہ تھی دینے کے وقت ان بزرگوار نے یہی فرمادیا تھا کہ جس دن اس سے غفلت ہوگی اسی دن
یہ تحفہ تمہارے پاس سے غائب ہو جائیگا آج میں یہاں چلی آئی اُسکا خیال بالکل نہ رہا یہاں آکر یاد آئی گو
اُسیوقت واپس گئی مگر ہیکل کا پتہ نہ پایا بہت تلاش کیا کہیں نشان بھی نہ ملا اُسی کے صدمے میں اب تک تھی
تلاش بھی ہورہی تھی ملکہ زرین لباس نے کہا بی بی جو چیز گئی اُسکا صدمہ بیکار ہے اب ہیچ کیسے سے
وہ دستیاب نہوگی یہاں تو یہ باتیں تھیں اور بدیع الملک نوجوان جو خواجہ کے ہمراہ طرف باغ ملکہ کے روانہ
ہوئے تھوڑی دیر میں راہ طے کرکے داخل باغ ہوئے کنیزوں کو بلایا اُنسے دریافت فرمایا کہ کہاں ہیں
سب نے عرض کی اے شہریار ملکہ شب کو تشریف لائی تھیں آپکی خبر کے واسطے ایک ساحر کو بھی پوشیدہ
طور سے روانہ کیا اُسنے آکر یہ خبر دی کہ جلسہ برخاست ہوکر پھر شروع ہوا اور شہریار کا ارادہ ہے کہ شب بھر
وہاں تشریف رکھیں صبح کو اور کسی کام ضروری سے تشریف لے جائیں ملکہ نے یہ سنا اور آپ کی تشریف
آوری سے ناامیدی ہوئی تو مجبور ہوکر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس چلی گئیں مگر بہت بیتاب تھیں بدیع الملک نے

خواجہ سے کہا اب کیا کرنا چاہیے اور ملکہ کو کیونکر بلانا چاہیے کیونکہ اب آج ہی کا دن اور باقی ہے شب کو مین عبادت مین مشغول ہونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو کچھ ہدایت ہوگی اُسکے موافق کرونگا ملکہ سے ملنے کا پھر کوئی ذریعہ نہ ملیگا خواجہ نے کہا یہ بڑی بات ہے انھین کنیزون مین سے ایک کو اُس طرف روانہ کیجیے یہ جاکر ملکہ کو آپکی بات سے آگاہی دین یقین ہے کہ ملکہ پھر کسی طرح سے اپنے تو یہان تک پہونچا دینگی بدیع الملک نے کنیزون سے فرمایا اسمین کون ملکہ کو جاکر میرے آنے کی خبر دیگا سب کنیزون نے عرض کی اے شہریار ہم مجبور ہین کہ سحر نہین جانتے باہر اور ساحر موجود ہین ہمارا گذر وہان تک نہین ہوسکتا بدیع الملک مایوس ہوے خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اور اگر بن پڑا تو ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لاتا ہون مگر ایک ساحر میرے ہمراہ چلے مجھے راستہ بتائے کنیزون نے عرض کی یہ بات ممکن ہے ہم آپ کے ہمراہ ابھی بہت سے ساحر کرتے ہین وہ جاکر آپ کو راستہ بتائین گے مکان زرین لباس تک پہونچا دینگے خواجہ نے ارادہ کیا کہ چلین اتنے عرصہ مین آسمان پر سناٹا ہوا ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ باغ کے قریب آکر زمین پر اترا سب نے دیکھا کہ سموم جادو تخت پر سوار آتا ہے بدیع الملک کی نگاہ پڑی سموم جادو تخت سے اترا شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اس وقت تمھارے آنے کی کیا ضرورت تھی سموم جادو نے عرض کی اس وقت مجھے شوق قدمبوسی نے بیتاب کر دیا اس وجہ سے حاضر ہوا شاہزادہ بدیع الملک اور ذکر کرنے لگے خواجہ بھی ٹھہر گئے سموم جادو نے ملکی امور چھیڑ دیے طلسم کے حالات بیان کرنا شروع کیے اسی ذکر مین دن تمام ہو گیا بدیع الملک نوجوان نے خواجہ کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ آج محروم دیدار فرحت آثار رہے خواجہ نے کہا مین خود اسی مصیبت مین مبتلا ہون سموم جادو نے بدیع الملک نوجوان سے عرض کی اے شہریار آپ مشغول عبادت ہون غلام اب رخصت ہوتا ہے یہ کہکے سموم جادو اپنی طرف روانہ ہوا بدیع الملک ایک حجرے مین تشریف لیگئے گو ملکہ کی یاد نے بہت پریشان کیا مگر شاہزادہ مشغول عبادت ہوا سب خیال جاتا رہا خواجہ اپنے ٹھکانے پر جاکے رنگا کی یاد مین بیتاب ہوے مگر بدیع الملک نوجوان شب بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے جب صبح ہوئی شاہزادے نے دست دعا درگاہ مجیب الدعوات مین بلند کیے بہت کچھ الحاح وزاری کے بعد سجادے سے اُٹھے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور لوح طلسم ہاتھ آئے تو لازم ہے کہ جانب ایوان نہ طاق سفر کرے اگر لشکر موجود ہو ساتھ لے ورنہ تردد لشکر کی بھی ضرورت نہین جب ایوان نہ طاق تک پہونچے لوح سے دیکھے کوئی کام نہ کرے بدیع الملک یہ ہدایت دیکھکر بہت خوش ہوے خواجہ قریب آئے کہا اے بدیع الملک لوح کو دیکھا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مآل کار طلسم ایوان نہ طاق کو تصور کرنا چاہیے اگر بعافیت وسلامتی وہان تک پہونچے تو ضرور اُسکے فتح کرنے سے طلسم فتح ہو جائیگا بدیع الملک خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ سموم جادو نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے بکشادہ پیشانی اسکو جواب سلام دیا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپنے لوح کو ملاحظہ فرمایا کیا حکم پایا بدیع الملک نے فرمایا مین ایوان نہ طاق کی طرف جاؤنگا پھر جو حکم لوح مین ہوگا وہ عمل مین لاؤنگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار ایوان نہ طاق تک آپ کیونکر تشریف لے جائینگے اسکا راستہ کسیکو نہین معلوم آپ کے ہمراہ

کوئی ایسا واقف کار ہے جو راستہ بتائے خواجہ نے کہا اے سموم جادو دوچ سے بڑھکے کوئی واقف کار نہین جب دوچ موجود ہے تو کسیکی کیا ضرورت ہے سب کام اسی سے انجام پائینگے اگر جلد اسنے چاہا تو بہت جلد وہان پہونچ جائینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار کچھ قید تو نہین ہے کہ یہان سے بہت جلد جانا چاہیے شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا نہین ابھی یہان سے کوچ کرونگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین ہر طرح حاضر ہون مگر یہان کے انتظامات بالکل رہجائینگے مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہے ہان اگر آپ ایک ہفتہ یہان قیام فرمائے تو مین سب کام درست کرلیتا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو مجھے جانے دو تم اپنی راحت کو کیون تلف کرو زمیات مستعار باقی ہے تو بعد فتح طلسم تمھارے کیہان مع صاحبقران کے آئینگے جب تک تمھاری خوشی ہوگی مہمان رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار بھلا مجھ یہ گوارا ہوگا کہ مین بے آپ کے یہان سلطنت کرون مجھے اس سلطنت سے فقیری بہتر ہے کہ ہر وقت آپکی قدمبوسی سے مشرف ہوتا رہونگا بدیع الملک نے کہا اگر تم کسیطرح میرا کہنا قبول نہین کرتے ہو تو مین پہلے یہان سے جاتا ہون تم جب سب انتظام سے یہان کے مہلت پانا تو جس طرح فرح مین آئے میرے پاس آنا سموم جادو نے کہا اے شہریار یہ بھی غیر ممکن ہے کہ آپ یہان سے تنہا سفر کرنے دون بہتر یہ ہے کہ آپ سب لشکر اپنے ہمراہ لے جائین جب مین یہان کے انتظام سے فراغت پاؤنگا حاضر خدمت ہونگا شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب تم آنا اپنے ہمراہ لشکر لیتے آنا یہان بے لشکر تمکو رہنا اچھا نہین ہے اس وقت تمھارے ترک مذہب کرنے سے تمام طلسم مین سب تمھارے دشمن ہین جو تمکو تنہا پائے گا وہ ضرور لشکر لیکر تمھارے ملک پر چڑھ آئیگا جب تمھارے پاس لشکر موجود نہوگا تو تم اسکو کیونکر روک سکوگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نصف لشکر یہان رکھتا ہون نصف لشکر آپکے ہمراہ کیے دیتا ہون جب کیہان جملہ مال و خزانہ بار کرا دونگا اس سلطنت کے انتظام کرنے والے کو تجویز کرونگا اسوقت حاضر خدمت ہونگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے سموم جادو اسی وقت بدیع الملک کے پاس سے اٹھا اپنے مکان کیطرف آیا وزرا کو طلب کیا اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سے نصف لشکر اس وقت تیار ہوجائے جس وقت آقائے نامدار تشریف لے جائین انکے ہمراہ رکاب ہو وزرا نے اسیوقت لشکر مین خبر کرائی لشکر مین تیاری سفر ہونے لگی یہان سموم جادو نے وزرا سے کہا کہ جسقدر خزانے اسوقت برآمد ہوسکین شہریار کے ہمراہ کرو باقی جب مین جاؤنگا اسوقت اپنے ہمراہ لیتا جاؤنگا وزرا نے اسی وقت خزانے کو برآمد کرانا شروع کیا جسقدر اسوقت وزرا کی کوشش سے دستیاب ہوا اسی قدر خزانہ بار کرایا جب خزانہ بار ہوچکا تو وزرا نے آکر سموم جادو سے عرض کی کہ حضور چلکر ملاحظہ فرمالین حسب الحکم خزانہ بار کرادیا سموم جادو باہر دیکھنے کو آیا دور تک خزانہ اونٹون پر لدا ہوا ہے سموم جادو نے کہا اسقدر کافی ہے مین دو ایک روز کے بعد یہان سے جاؤنگا اپنے ہمراہ کل خزانہ لیتا جاؤنگا صرف اس وقت یہ ضرورت ہے کہ شہریار کی زادراہ کے واسطے خزانہ کافی ہو اسقدر بہت ہے یہ کہکر سموم جادو بدیع الملک کے پاس آیا عرض کی اے شہریار اس وقت خانہ زاد سرکار سے جسقدر خزانہ فراہم ہوسکا اسقدر بار کرادیا ہے لشکر ہمراہ رکاب چلنے کیواسطے مسلح و مکمل ہے جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لے جائیے غلام دو ایک روز کے بعد حاضر خدمت ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اسقدر اہتمام کی کیا ضرورت تھی خزانہ وغیرہ

فرہم کرنا بالکل بیکار تھا اگر ایسا ہی تمکو منظور تھا تو میرے ہمراہ چند سوار کئے ہوتے مین یہان سے تنہا جاتا ہیشہ تم آتے اپنے ہمراہ ان لوگون کو لاتے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین کیا ہون لشکر کا آپ کے ہمراہ رہنا واجب ہے کیون کہ آپ اس طلسم کے فتاح ہین جناب آپ سے ہمراہ لشکر نہوگا تو لوگون کو آمد و رفت کی اطلاع کیونکر ہوگی مین مجبور ہون کہ آپ کے لشکر کو نہ پاسکونگا نہین مین جاکر آپکے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر پھر قدمبوس ہوتا بدیع الملک نے کہا اے سموم جادو اگر تم ایسا کرو تو مین نہایت خوش ہون وہ کارت نسب سے اپنے لشکر کے سردارون سے ملون تمہین وہ لوگ بہت جلد مل جائینگے کیونکہ تم اس طلسم کی راہون سے بخوبی واقف ہو اس سبب سے ان لوگون کو تم بہت جلد تلاش کر لوگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے قدم مبارک سے دور رہنا شاق ہے یہ ایسی مصیبت ہے جو مجھ سے نہین اٹھ سکتی بدیع الملک نے فرمایا اب جو کچھ مصیبت پیش ہو اسکو اٹھاؤ مگر ان لوگون کو تلاش کرو جبتک ان لوگون کو تلاش نکر لینا میرے پاس واپس نہ آنا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اب مین بعض لوگون کو اپنے ہمراہ نہین لے جا سکتا ہون کیونکہ نہین معلوم مجھ کہان کہان جاؤن اور کس کس سے راہ مین مقابلہ پڑے اس سبب سے ان لوگون کا اپنے ہمراہ رکھنا مناسب نہین جانتا بدیع الملک سمجھ تو ضرور گئے مگر از راہ تجاہل عارفانہ سموم جادو سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہین جنکو اپنے ہمراہ لے جانا مناسب نہین جانتے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار میرا ارادہ تھا کہ یہان سے معہ اہل وعیال کوچ کرتا پھر اسطرف واپس نہ آتا آپ ہی کے ہمراہ تا خانہ کعبہ چلا جاتا لہذا افسوس کا اپنے ہمراہ لے جانا اچھا نہین پر ان لوگون کو حضور کے سپرد کرتا ہون جب خدا لائیگا سبکو دیکھ لونگا بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہے مین سبکو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا بحفاظت سب میرے ہمراہ رہین گے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کو ان سب کے حق مین اختیار ہے مین انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لشکر کو لیکر حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا شاہزادے نے خواجہ سے کہا خواجہ اب چلنے کی تیاری کرنا چاہیے خواجہ نے کہا سب تیاری ہو چکی ہے صرف وقت روانگی تجویز کرنا ہے بدیع الملک نے لوح اٹھاکے ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ روانگی کے واسطے یہی وقت اچھا ہے اگر جاتا ہے اسی وقت اس شہر کی سرحد سے باہر نکل جاؤ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا لوح ہدایت کرتی ہے یہی وقت روانگی کے واسطے اچھا ہے پس اب ٹھہرنا بیکار ہے یہان سے روانہ ہونا چاہیے خواجہ نے اسیوقت ملازمین کو طلب کیا سموم جادو کو اطلاع کر دی کہ لوح خبر دیتی ہے کہ اسی وقت یہان سے روانہ ہونا اچھا ہے سموم جادو یہ خبر سنکر پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لایا خدمت مین بدیع الملک کے پہنچ کے عرض کی کہ مین نے سب انتظام کر لیا ہے آپ تشریف لے چلین شہزادہ بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر اٹھے در باغ پر آئے دیکھا لشکر گران سموم جادو نے ہمراہ لیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اتنے بڑے کار اہم کو انجام دینے جاؤگے اپنے واسطے لشکر رہنے دو یہ دون میرے ہمراہ یہ لوگ جائین سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے اپنے واسطے بقی الحقیق لشکر رکھا ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ خزانہ آپکے ساتھ بالکل نہین ہے اور ہمراہی بہت ہین شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نکرو خدا مالک ہے کسی طرح کی تکلف نہوگی یہ کہتے ہوئے بدیع الملک اپنی جگہ سے آگے بڑھے خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر

سوار ہوا اور سب اہالیان لشکر قاعدے سے یمین و یسار کھڑے ہوئے سموم جادو اپنی زوجہ کے پاس آیا اس سے پہلے ہی اطلاع دیچکا تھا ملکہ زرین لباس نے ملکہ نسیم سے بھی کہدیا تھا کہ سلطان کا ارادہ یہ ہے کہ ہم سبکو طلسم کشا کے ہمراہ روانہ کریں اور آپ تلاش میں لشکر طلسم کشا کے جائیں بس بہتر ہے کہ سب تیاری ہو جائے ملکہ نسیم بھی اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئیں غرض جب وقت روانگی بدیع الملک سموم جادو اندر آیا یہی بی بی سے کہا آقائے نامدار سوار ہو چکے تم لوگون نے بڑا عرصہ لگایا ابھی تک سواری بھی یہان نہین آئی ملکہ زرین لباس نے کہا اے شہنشاہ اب ہم لوگ آپ سے جدا ہوتے ہین ایک بار آپ کو اچھی طرح دیکھ لین اس خیال سے ابھی تک کوئی سوار نہین ہوا سموم جادو نے کہا اے ملکہ اب تم اس شخص کے ہمراہ جاتی ہو جو تمھاری حفاظت مجھسے بڑھ کے کریگا اور تمھاری عزت و حرمت سوا ہوگی اس شخص کے ناموس سے مشہور ہوگی جو اس وقت اعلی ہے حسب و نسب مین تمام عالم سے اور بزرگتر ہے جاہ و حشم مین شاہان عالم سے ملکہ زرین لباس نے کہا یہ تو مجھے سب معلوم ہے مگر آپکی مفارقت بھی سب پہ شاق ہے سموم جادو نے کہا اس بات مین مجبور ہون کیا کرون اگر نہین جاتا ہون اور لشکر کو تلاش نہین کرتا ہون تو بڑی خرابی ہے شہریار کے دل مین جو میری طرف سے خیال ہے وہ جاتا رہیگا اسکے علاوہ صدمہ بھی انکا دفع نہوگا جبتک لشکر نہ ملے ملکہ زرین لباس خاموش ہو رہی سموم جادو نے سبکو سوار کرایا ملکہ نسیم اور زرنگار بھی سوار ہوئین یہان بدیع الملک نوجوان نے مرکب باد رفتار کو بڑھا دیا لشکر بھی چلا سموم جادو تھوڑی دور تک شاہزادے کو پہونچانے آیا جب شاہزادہ بدیع الملک قریب مرحلہ پہونچے تو سموم جادو سے فرمایا اب تم زیادہ زحمت نکرو واپس جاؤ مین نہین چاہتا کہ تمہین زیادہ تکلیف ہو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپکی مفارقت بہت شاق ہے مگر مجبور ہون کیا کرون بدیع الملک نے اسکو رخصت کیا یہ تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور بدیع الملک نوجوان حسب ہدایت پیچ طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت ایوان نہ طاق کی عرض کی جاتی ہے

کہ ایوان نہ طاق کیا چیز ہے اور کس نے اسکو تعمیر کیا ہے ناظرین پر واضح ہو کہ یہ وہ ایوان ہے جو اس سے کئی سال پہلے ایوان جادو اور کیوان جادو نے یہان بنایا تھا مگر آئینہ اندام سب کے سامنے یہ کہتا تھا کہ اس ایوان کو بھی مین نے بنایا ہے اسمین وہ وہ باتین پیدا کی ہین جو آجتک کسی کو دیکھنا و سننا نصیب نہین ہوئین خداوند کی اصلی خدائی وہی ہے جب مزاج خداوندی مین آتا ہے وہان تشریف لے جاتے ہین اس خدائی کے بندونکو اپنا جلوہ دکھاتے ہین جب جی چاہتا ہے یہان رہتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونون جگہ سلطنت کرتے ہین اور دونون جگہ کے باشندے زیارت خداوندی سے فیض پاتے ہین مگر اصلیت اسکی یہ ہے کہ ایوان جادو ایک ساحر زبردست تھا اسنے اپنے سحر خاص سے اپنے رہنے کے واسطے ایک مکان بنایا تھا اور اس زمانے مین اس صحرا مین جنون کی سکونت تھی انکے خوف سے اسنے اپنی حفاظت کی تھی اور گرد اپنے مکان کے ایک طلسم بنایا تھا اور اس طلسم کے نو مرحلے تھے ہر مرحلے پر ایک طاق بنا تھا پہلے مرحلے پر جو طاق تھا وہان کی بادشاہی کیوان جادو اسکا چھوٹا بھائی کرتا تھا اور آٹھ مرحلون پر ساحران جلیل تھے مگر ایک کی کیفیت دوسرے کو نہین معلوم تھی اسقدر عجائبات سحر اسنے بنائے تھے کہ جسکی تفصیل انشاءاللہ مقام مناسب پہ لکھی جائے گی

کہ ناظرین کو سعت کامل ہوگا خاص جو اسکے رہنے کا مکان تھا اسکی کیفیت سوائے کیوان جادو کے اور
کوئی نہ جانتا تھا کیوان جادو ہر ایک مرحلے کے حال سے واقف تھا کیونکہ وہ اپنے بھائی کی ملاقات کو جایا
کرتا تھا جو شاہان طلسم ایوان جادو کو خط لکھنا چاہتے تھے وہ سب کیوان جادو کے پاس اپنے نامہ دار کو بھیجتے
تھے جب کیوان جادو اپنے بھائی سے ملنے جاتا تھا بادشاہوں کے خط دلیتا تھا ایوان جادو جو مناسب سمجھتا تھا
جواب تحریر کر دیتا تھا چنانچہ جب بدیع الملک ناہار اور صاحبقران عالی وقار بھی طلسم میں تشریف لائے
اور بدیع الملک نے بہت سے مرحلے فتح کیے کسی سے نہ دبے آئینہ اندام کو بھی کسیقدر خوف پیدا ہوا اُسنے
ایک نامہ کیوان جادو کو تحریر کیا مضمون اس نامے کا یہ تھا کہ ایک شخص میرے طلسم میں آیا ہے نام اسکا شہزادہ
بدیع الملک ہے اُسنے بہت سے مرحلے اس طلسم کے فتح کیے ہیں بہت سے بادشاہان عالیجاہ کو اس طلسم میں
اپنا مطیع کیا ہے بہت سے پہلوان اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یقین ہے وہ میرے طلسم کو تباہ کرے اگر آپ یہ خط
میری اپنے بھائی یعنی ایوان جادو کے پاس پہونچا دیجیے اور وہ کسی طرح میری مدد فرمائیں تو کیا تعجب ہے کہ
میں اس آفت ناگہانی سے نجات پاکر بدستور قدیم اپنی سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہوں اور میں جب
آپ حضرات کی وجہ سے بے کھٹکے اس طلسم میں رہا اور ابتک آپ ہی لوگوں کی وجہ سے مجھے تقویت ہے اگر
آپ لوگ ایسے وقت میں میری مدد نہ فرمائیں گے تو پھر اس سے زیادہ اور وقت مصیبت سخت میرے واسطے کون
ہوگا کیونکہ مجھ سا ساحر اپنی بے بسی و بیکسی ظاہر کرتا ہے آپ کو لازم ہے کہ آپ ضرور میری مدد فرمائیں اور مجھے
اس آفت ناگہانی سے بچائیں مگر اس راز کو اپنے ہی تک رکھیے گا میری آبرو آپ کے ہاتھ ہے پس
مضمون کا نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ تو طلسم نہ طاق کی طرف جا جب قریب طلسم پہونچنا
وہاں ایک نائب خداوند ہے اُسکو یہ نامہ دینا اور کہنا کہ اسی طرح اس نامے کو ایوان جادو تک پہونچا دو
وہ سب انتظام کریگا مگر اسکا ذکر کسی سے نکرنا ورنہ خداوند آزردہ ہو جائیں گے اور تجھے فنا کر دینگے وہ ساحر نامہ
لیکر روانہ ہوا جب قریب طلسم نہ طاق پہونچا وہاں جاکر دریافت کیا کہ یہاں خداوند آئینہ اندام کا نائب کہاں
ہے لوگوں نے کہا بیدار جادو ایک ساحر ہے یہاں سب اسکو خداوندی مانتے ہیں وہ ساحروں کی بستی میں رہتا ہے
یہ ان لوگوں سے پتہ دریافت کرکے ساحروں کی بستی میں آیا وہاں تحقیق کیا تو مکان بیدار جادو کا لوگوں نے بتایا
ساحر وہاں آیا دروازے پر دربانوں سے کہا کہ میں خداوند آئینہ اندام کا فرستادہ ہوں
ایک کار ضروری سے یہاں آیا ہوں نائب صاحب سے جاکر میری اطلاع کردو لوگوں نے اُسیوقت
جاکر بیدار جادو کو اطلاع کی کہ ایک ساحر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں خداوند آئینہ اندام کے پاس سے آیا ہوں
بیدار جادو نے کہا اُسے جلدی میرے پاس لاؤ میں بہت محجوب ہوا مگر تم لوگوں کو کیا معلوم تھا اُسے
روکنا نہ چاہیے تھا اسلیئے کہ اگر ہم اس کیفیت سے آگاہ ہوتے ہرگز اُسکو نہ روکتے مگر اب تو مجھسے ایک
خطا ہوئی آپ معاف فرمائیے گا بیدار جادو نے کہا اب توقف نکرو جلد جاؤ اس ساحر کو میرے سامنے لاؤ میں
اُسکو دیکھوں کہ مجھے خداوند آئینہ اندام نے کیوں یاد کیا کیا سبب ہے ملازمین بیدار جادو باہر آئے ساحر کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے بیدار جادو اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اے ساحر اپنا نام بتا اور آنے کا سبب ظاہر کر
ساحر نے کہا طیران جادو میرا نام ہے خداوند آئینہ اندام کا نامہ دار ہوں آپ سے کچھ باتیں تخلیہ میں بیان
کرنا ہیں بیدار جادو نے اُسیوقت سبکو اُٹھا دیا جب وہاں تنہائی ہوگئی تو طیران جادو سے مخاطب ہوکر

کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو طیران جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے ایک نامہ ایوان جادو کے نام تحریر فرمایا ہے اور انہنے یہ پیام زبانی کہا ہے کہ آپ اس نامے کو کسی طرح ایوان نہ طاق میں بھیجدیں بیدار جادو نے اُس نامے کو لیا کہا اے طیران جادو میں اس نامے کو ایوان نہ طاق میں سلطان نہ طاق کے پاس بھیجدیتا ہوں جبتک اس کا جواب نہیں آئے تو یہاں مقیم رہو جواب لیکر جانا طیران جادو نے کہا آپ اسیوقت اس نامے کو روانہ فرمایئے تھوڑی دیر میں اسکا جواب آجائیگا میں ابھی لیکر روانہ ہونگا بیدار جادو نے کہا اے طیران جادو طلسم نہ طاق میں نامہ پہونچنا سہل آسان تصور کیا ہے ممکن نہیں ہے کہ بے بھیجے جائے یہ نامہ ایوان جادو کے پاس پہونچے جب میں کوشش کرونگا تو یہ نامہ وہاں تک پہونچیگا طیران جادو نے کہا آپ ہی تکلیف فرمایئے اس وقت تشریف لے جایئے خداوند نے مجھے تاکید کر دی تھی کہ جہانتک ممکن ہو اس نامے کا جواب لیکر جلد آنا بیدار جادو نے کہا میں کل جاؤنگا نامہ وہاں تک پہونچاؤنگا جواب لکھنا ایوان جادو کا کام ہے جب انکے مزاج میں آئے گا جواب لکھے گا طیران خاموش ہو رہا اُس روز شب کو بھی طیران نے اس سے تاکید کی صبح کو بیدار جادو بستر خواب سے اٹھکے نامہ لیکر طرف طلسم نہ طاق کے روانہ ہوا جب دیوار طلسم کے قریب پہونچا قصد کیا کہ سحر سے اڑکر طلسم کے اندر جاؤں دیوار تک نہ پہونچا گر پڑا ہاتھ پاؤں میں چوٹ آئی سحر فراموش ہو گیا اسنے چاہا اٹھکے وہاں سے بھاگے کہ ایک ساحر سامنے سے پیدا ہوا اُسنے کہا اے بیدار جادو اس جگہ کو مثل اپنے طلسم کے نہ خیال کرنا اگر آئینہ اندام یہاں آنے کا ارادہ کرے تو اُسکی بھی یہی حالت ہو جو تیری ہوئی کیا مطلب ہے جو تو طلسم کے اندر جانا چاہتا ہے بیدار جادو نے کہا میں ایک نامہ خداوند آئینہ اندام کا لیکر آیا ہوں چاہتا ہوں کہ اس نامے کو تمھارے سلطان تک پہونچاؤں اُس ساحر نے کہا نامہ میرے حوالے کر ایک ماہ کے بعد اسکا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا خداوند نے تاکید فرمائی ہے کہ جواب اسکا بہت جلد مجھ تک آنا چاہیے اگر دیر ہو گی تو اُنکے خلاف خاطر ہوگا اُس ساحر نے جواب دیا کہ تمھارے خداوند کیا چیز ہیں جو انکا حکم ہمارے شہنشاہ مانیں اور انکی خاطر کریں معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو پر کوئی وقت سخت ہی پڑا ہے جو اُسنے ہمارے شہنشاہ کو عریضہ لکھا ہے بیدار جادو کو یہ بات بڑی تو معلوم ہوئی مگر بخوف جان خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا ساحر اسکے سامنے سے غائب ہو گیا اور ایک آواز آئی کہ اے بیدار جادو ایک ماہ تک یہیں رہو تیرے واسطے سب سامان ہمارے شہنشاہ کے یہاں سے آئیگا بیدار جادو خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد اُسنے دیکھا کہ چند ساحر ایک بارگاہ لیکر آئے اُس بارگاہ کو آراستہ کیا سب اسباب راحت بارگاہ میں رکھا دو ساحر وہیں رہے باقی سب غائب ہو گئے بیدار جادو اس کیفیت کو دیکھکر متعجب ہوا اُن ساحروں نے کہا اے بیدار جادو بارگاہ میں آؤ ہم لوگ تمھاری خدمت کرینگے بیدار اُس بارگاہ میں آیا ساحروں نے پوچھا کہ تمھارے آئینہ اندام پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ ہمارے شہنشاہ کو نامہ لکھا ہے بیدار جادو نے کہا میں اُنکے دل کے حال سے آگاہ نہیں کوئی امر ہوگا مگر یہ تو بتاؤ کہ اب نامہ کیونکر وہاں تک پہونچے گا اور جواب ایک مہینے کے بعد مجھے کیونکر ملیگا ساحروں نے جواب دیا کہ ابھی یہ نامہ سلطان کیوان جادو کے خدمت میں جائے گا وہ اس نامے کو لیکر اپنے بھائی ایوان جادو کے پاس جائینگے وہ جواب لینگے پھر سلطان کیوان وہاں سے جواب لاکر دینگے سب ساحر تھا ـ

پاس لیکر آئیگا ایک ہفتہ اُس کو قطع راہ مین صرف ہوگا دو روز تک اِس دیوار پر پڑا رہیگا جب سب راہین طے ہو چکین گی اُس وقت تمھین نامے کا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا تم لوگ اِس وقت بارگاہ لیکر کس طرح آئے ساحرون نے کہا ہم لوگ اس دیوار مین جو طاق بنے ہین اُسمین رہتے ہین یہی خدمت ہمارے متعلق ہے کہ جس بادشاہ کا نامہ دار آئے اُسکو یہان رہنے کی جگہ دین اور نامہ اُسکا سلطان کیوان کی خدمت مین روانہ کر دین تم یہان کے دستور سے آگاہ نہ تھے اس وجہ سے اندر جانے کا ارادہ کرتے تھے یہان کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی نامہ دار نامہ لیکر آتا ہے وہ بآواز بلند کہتا ہے کہ ہم فلان بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین ہم لوگ اس صدا کے منتظر رہتے ہین فوراً آکر اُس سے نامہ لیتے ہین اُسکے رہنے کو جگہ دیتے ہین بیدار جادو نے کہا اگر تم لوگون کی خوشی ہو تو مین ایک روز کے واسطے یہان سے جاؤن جو ساحر میرے پاس نامہ لیکر آیا ہے اُس سے تمام کیفیت بیان کر آؤن ایسا نہو کہ وہ مجبور ہو کر چلا جائے کیونکہ مین نے اُس سے کہا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مین نامے کا جواب لاؤنگا جب ایک ماہ گذر جائیگا تو وہ ضرور گھبرائیگا اور اپنے مکان کو واپس ہوگا اس سے بہتر یہی ہے کہ مین جاکر اطلاع کر دون ساحرون نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر ایک روز سے زیادہ اپنے یہان نہ ٹھہرنا سلطان کی طرف سے یہ اجازت نہین ہے ہم لوگ محض بنظر رعایت تمھین ایک روز کی اجازت دیتے ہین بیدار جادو اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا ایک شب راہ طے کی صبح کو اپنے مکان پر پہونچا طیران جادو کو علیٰحدہ بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ تم ایک ماہ تک یہین مقیم رہو مین جاتا ہون ایک ماہ کے بعد وہان سے جواب نامہ آئیگا ساحر لائیگا مجھے یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہے وہین جاتا ہون طیران جادو خاموش ہو رہا بیدار جادو پھر طلسم شہ طاق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُس ساحر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جو آئینہ اندام کا نامہ بیدار جادو سے لیکر کیوان جادو کی طرف روانہ ہوا تھا جب اُسنے دس دن تک راہ پیمائی کی تو گیارھوین روز کیوان جادو کے مکان پر پہونچا ڈیوڑھی پر جاکے اُس نے دربانون سے کہا کہ ایک نامہ آئینہ اندام جادو کا سلطان کے پاس آیا ہے اُسکو سلطان کیوان کے پاس پہونچا دو دربانون نے چوبدار کو طلب کیا ساحر نے چوبدار کو نامہ دیا چوبدار نامہ لیکر اندر گیا دستور کیوان جادو کے یہان کا یہ تھا کہ کیوان جادو سوا اپنے وزیر کے جسکا نام سفال جادو تھا اور دوسرے کا سامنا اپنے مرحلے پر نہ کرتا تھا اور سفال جادو سوا اپنے نائب منظور جادو کے دوسرے کا سامنا نکرتا تھا منظور جادو سوا سیماب جادو کے کہ چوبدار خاص تھا دوسرے کا سامنا نکرتا تھا جب کوئی نامہ دار جاتا تھا تو دربان اُسکو سیماب جادو کی معرفت منظور جادو کے پاس بھیجتا تھا اور منظور جادو سفال جادو کے پاس لیکر جاتا تھا سفال جادو کیوان جادو کو وہی نامہ دکھاتا تھا کیوان جادو جو مناسب جانتا تھا وہ کرتا تھا جب آئینہ اندام کا نامہ گیا تو دربانون نے سیماب جادو کو بلایا اُسکو نامہ دیا سیماب جادو منظور جادو کے پاس لیکر آیا منظور جادو نے وہ نامہ سفال جادو کو جاکر دیا سفال جادو اس خط کو لیکر کیوان کے پاس آیا کیوان جادو کو ایوان جادو کا

حکم تھا کہ میرے نام جو عرضی یا جو نامہ آئے اُسکو پہلے تم دیکھو اگر میرے پاس آنے کے لائق ہو تو پیش کرو ورنہ جو مناسب جانو تو جواب تحریر کردو ایوان جادو نے اس نامے کو بھی کھولا پڑھا تو اسمین آئینہ اندام کی طرف سے لکھا تھا کہ میں آپ سے بجز دست پرس طلسم کی سلطنت کرتا ہون اور ایک عالم کو اپنا مطیع بنایا ہے فی زمانہ ایک شخص ایسا اس طلسم مین آیا ہے کہ جو سحر سے بالکل آگاہ نہین مگر ساحرون کا قتل کرنا اُسکے نزدیک بالکل آسان ہو بہت سے رستے میرے طلسم کے اُسنے توڑ ڈالے بڑے بڑے ساحر اُسکے ہاتھوں سے قتل ہوے بڑی پہلوان زیر ہو کر اُسکے مطیع ہوے اگر یہی طرح میرے طلسم مین رہا تو عنقریب ہی طلسم کو فتح کرے گا مین اُسکو نہ روک سکونگا اگر آپ ذاتی مدد فرمائیں کہ اسکو کسی طرح اسیر کرین یا قتل کرین تو میری جان بچے اور طلسم بھی سلامت رہے جب کیوان جادو سب مضمون پڑھ چکا تو سفال جادو اپنے وزیر کیطرف مخاطب ہوا اور کہا آئینہ اندام جادو جو اس طلسم کے باہر سلطنت کرتا ہے اور خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے اُسکو ایک مسلمان غیر ساحر نے اس درجہ ستایا ہے کہ اُسنے فریاد کی ہے اور مدد چاہی ہے یہ معاملہ نازک ہے یہ مین بھائی صاحب سے اسکی تدارک کرونگا اُس وقت تمکو کوئی جواب اسکی بات کا نہین دے سکتا سفال جادو نے کہا آپ کل تشریف لے جایئے گا اور بھی دیکھئے گا جو کچھ وہ ارشاد کرین گے اُسکے موافق کیجئیگا اُس روز تو کیوان جادو ایوان جادو کے پاس آیا تھا دوسرے روز جب اپنے بھائی کے سلام کو جانے کا ارادہ کیا وزیر نے نامہ دیا اُسنے نامہ کو لیا اور تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین شہر ایوان مین آکر پہونچا ایوان جادو کے محل سرا تک گیا ایوان جادو ساحرون مین سے سواے اُسکے اور دوسرے شخص کا سامنا نہ کرتا تھا اسکے واسطے یہ حکم تھا کہ کیوان جادو جس وقت یہان آنے کا ارادہ کرے اُسکو روکے نہ دے کیوان جادو جب اُسکے محل سرا کے برابر پہونچ گیا اجازت اندر آیا ایوان جادو بہت خوش ہوا اُسنے سلام کیا ایوان جادو نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے مزاج کی کیفیت پوچھی پھر باتین شروع کین کیوان جادو نے کہا سے آئینہ اندام جادو کا نامہ نکالکر ایوان جادو کے سامنے رکھا ایوان جادو نے نامے کو پڑھکر کہا اے کیوان جادو مین آجتک جانتا تھا کہ آئینہ اندام جادو بڑا ساحر ہے اور اسنے بے سبب دعویٰ خداوندی نہین کیا ہے مگر اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ اسکو سحر مین ذرا بھی دخل نہین ایک مرد غیر ساحر کے سبب سے اسقدر نادان ہے اگر کوئی ساحر اُسکے طلسم مین آتا اور وہ چاہتا تو ایک ہی دن مین طلسم کو فتح کر لیتا کیوان جادو نے جواب دیا کہ ساحر سواے طلسم نطاق کے اور دوسری جگہ نہین جسقدر اس احاطے کے باہر ہین اُنکو سحر کرنے کا سلیقہ نہین ہے گو بڑے بڑے دعوے کرتے ہین مگر اُنکے کمال کے قائل بھی وہین کے لوگ ہین عرب سواے نطاق کے اور کہین باقی نہین ایوان جادو نے کہا مین یہ نہین کہتا کہ آئینہ اندام مثل یہان کے ساحرون کے سحر جانتا ہے میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جسقدر وہان کے ساحر ہین انہین نامی ساحرون کے دفتر مین اسکا بھی نام ہے بلکہ مین نے جو اس احاطے کے باہر کے ساحرون کے نام دیکھے تو آئینہ اندام جادو کا نام بھی اعلیٰ درجے کے ساحرون مین پایا بلکہ دو چار سو ایسے اور ہین جو اس سے سحر مین اچھے ہین ورنہ اسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہے جب یہ ایسا ساحر ہے وہ ایک غیر ساحر کے وجہ سے اسقدر کیون گریان ہے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس احاطے کے باہر ہو وہ سحر بالکل نہین جانتا اول تو بہت لوگ اس احاطے کے باہر ایسے ہین جو سامری و جمشید کی خدائی کے قائل نہین اور

انھین لوگون کا نام لیکر سحر کرتے ہین بھلا سامری و جمشید کیا چیز تھے اگر اس وقت ہوتے تو انھین خدمت سحر معلوم ہوتے وہ بھی مثل انھین لوگون کے سحر جانتے تھے مگر کسی قدر انھین سے زیادہ غرض تمام عالم از راہ جہالت انکا معتقد ہو گیا کیوان جادو نے کہا اب آپ کی [illegible] جواب لیا تحریر کرون ایوان جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم آئینہ اندام کو یہ بات تحریر کرو کہ تم مع اپنے تمام معتقدین ہمارے یہان چلے آؤ کسی کی مجال نہین جو یہان تمھے پکڑ سکے کیوان جادو نے بھی اس بات کو پسند کیا اسیوقت آئینہ اندام کے نامے کی پشت پر لکھا کہ اے آئینہ اندام اگر تمھین اس مردود سے حزن اس درجہ خوف ہے تو تم مع اپنے تمام معتقدین کے یہان چلے آؤ حضور سلطان سے تمھین اس طلسم سے بڑھکر سلطنت مل جائیگی طلسم زعاق کے اندر زندگی بسر کرنا کسی کی اتنی مجال نہین جو تمھین یہان گزند پہونچا سکے اگر ہمارے کہنے کے خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے کیوان جادو نے یہ جواب لکھکر ایوان جادو کو دکھایا ایوان جادو نے کہا اسمین یہ بات بھی ضرور لکھدو کہ لوح طلسم اپنے یہان کی لیتے آنا کیونکہ وہ لوح یہان بھی کسیقدر کام دے سکتی ہے اگر وہ لوح طلسم کشا کے ہاتھ آجائیگی تو کیا عجب ہے وہ اس طرف بھی آنے کا ارادہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر پھر بھی احتیاط لازم ہے کیونکہ اس طلسم مین جو چیز ہے وہ ایسی بنی ہے کہ جواب نہین مگر طلسم کشا نے تمھارے طلسم کی لوح پائی اور اس طرف آنے کا ارادہ کیا تو اس طلسم کی لوح یہان اسقدر کام دیگی کہ دیوار طلسم کے توڑنے کی ترکیب طلسم کشا کو معلوم ہو جائے گی گو طلسم کشا ایسا نہین کرسکتا ہے مگر احتیاطاً لکھدینا اچھا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا مرد شجاع ہے اور صاحب عقل ہے اقبال مند بھی ضرور ہے کیا عجب ہے وہ اس طلسم کی لوح پر قبضہ کرے اور لوح اُسے اسطرف آنے کی ہدایت کرے تو چلا آئے کیوان جادو نے یہ بھی لکھ دیا کہ اے آئینہ اندام جب اس طرف آنے کا قصد کرنا تو لوح طلسم لیتے آنا کیونکہ تمھارے طلسم کی لوح یہان بھی کسیقدر کام دیگی ہے ایسا نہو طلسم کشا لوح پر قبضہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر احتیاطاً تمکو لکھا جاتا ہے جب یہ بھی لکھ چکا تو ایوان جادو نے نامے پر اپنی مہر کی اور کیوان جادو سے کہا اس نامے کو جلد آئینہ اندام کے پاس بھیجدو کہ اسنے ہم سے مدد چاہی ہے ایسا نہو کہ طلسم کشا اسے ہلاک کرے اور اُسکے طلسم کو خاک مین ملا دے کیوان جادو اُسی وقت وہان سے نامہ لیکر روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا سفال جادو اپنے وزیر کو نامہ دیا اُسنے منظور جادو کو دیا منظور جادو نے سیماب جادو کو دیا سیماب جادو نامہ لیکر پہرے پر آیا دربانون کو دیکر چلا گیا دربانون نے اُسی ساحر کو بلایا جسنے نامہ لاکر دیا تھا اُسکو نامہ دیکر کہا بہت جلد اسکو روانہ کرنا عرصہ نہونے پائے ساحر اُسی وقت روانہ ہوا راہ طے کرکے قریب دیوار پہونچا دو روز تک دیوار پر چڑھا بیٹھا رہا تیسرے روز اُس بارگاہ مین جاکر پہونچا جہان بیدار جادو مقیم تھا اُسکو نامہ دیا کہا اس نامے کا جواب جلد عنایت ہو اور یہ تاکید ہے کہ یہ جواب آئینہ اندام جادو کو بہت جلد پہونچ جائے بیدار جادو خوش ہوا جواب نامہ لیکر راہی ہوا اپنے مکان پر آیا طیران جادو کو نامہ دیا کہا اسکو اسی وقت لیکر روانہ ہو جسقدر جلد اسکو خدمت خداوندی مین پہونچائے گا اُسی قدر تیرے واسطے اچھا ہے طیران جادو نامہ لیکر سحر کرکے اڑا آئینہ اندام جادو کیطرف روانہ ہوا مگر ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب طیران جادو کو یہ نامہ دیکر روانہ کر چکا اور جواب کا منتظر ہوا تو اسکو بدیع الملک کی ذات سے عقید

خوف تھا کہ اسنے اپنے ملازمین کو بلا کر یہ حکم دیا کہ تم لوگ لوح دار جادو کے پاس جاؤ اور لوح دار سے
کہو کہ لوح لیکر خداوند کے پاس حاضر ہو خداوند لوح کو اپنے پاس رکھینگے ملازمین لوح دار جادو کی طرف
روانہ ہوئے جب مکان لوح دار پر پہونچے کہیں مکان کا پتہ نہ پایا جہان جہان عمارتیں بنی تھیں وہان وہان
خاک کے ڈھیر دیکھے ملازمین آئینہ اندام متعجب ہوئے کہا ہم لوگ جب کبھی لوح دار کے پاس آئے اسی
جگہ آئے راستے کے نشانات بھی سب پائے مگر آج عجیب بات ہو کہ وہ عمارتیں اور عجائبات جو یہان لوح دار
جادو نے بنائے تھے اور خداوند نے بزور سحر پیدا کیے تھے آج نہیں دکھائی دیتے بڑی فکر اس بات کی ہو کہ
سواے ہم لوگون کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اگر کسی کا اس طرف گذر بھی ہوتا تو ضرور وہ گرفتار ہوجاتا
اور لوح دار جادو اسکو قتل کرتا یہ عمارتیں کیسے خاک میں ملادین اور عجائبات کیسے برباد کیا دیر تک ملازمین آپس مین
باتین کرتے رہے جب عقل نے ذرا بھی کام نہ دیا اور سب مجبور ہوئے تو آپس مین یہ صلاح کی کہ سب کا یہان
ٹھہرنا بیکار ہو واپس چلنا اچھا ہو خداوند کو چلکر اس حال کی اطلاع کریں اُنسے سب کیفیت معلوم ہوگی پھر
اُنمین سے ایک نے کہا اگر خداوند کو یہ معلوم تھا تو ہم لوگون کو یہان کیون بھیجا سب نے اسکا جواب دیا کہ
اس بات میں زیادہ گفتگو کرنے کی کیا ضرورت ہو ابھی واپس چلو جب خدمت خداوندین پہونچینگے سب
حال معلوم ہوجائیگا یہ کہکے وہان سے واپس ہوئے دن بھر مین پھر اپنے مقام پر آکے پہونچے
تھوڑی دیر دم لیا پھر آئینہ اندام جادو کے پاس پہونچے آئینہ اندام نے کہا اے مقربان خداوند
کیا انتظام کیا اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے خداوند ہم لوگ حسب الحکم وہان گئے مگر وہ عمارتیں جو
سابق مین پائی جاتی تھیں اب نہیں ہین اور وہ عجائبات جو قبل میں نظر آتے تھے اب نہیں دکھائی دیتے
گلزار لوح دار جادو کا کہیں پتہ نہیں ہو بڑے تعجب کی بات ہو جب ہم لوگون نے یہ کیفیت دیکھی مجبور
ہوکے واپس آئے آپ اب اسکی جو اصل کیفیت ہو بیان فرمائیے آئینہ اندام جادو نے جو یہ سُنا
اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا مگر خیال کیا کہ اگر اس وقت کچھ اضطراب ظاہر کرتا ہون تو ان لوگون
کی نگاہون مین حقیر ہوجاؤنگا یہ سوچ کے اسنے کہا کہ مین تم لوگون کا امتحان کرتا تھا کہ تمھین کیونکر
مقام لوح مل جاتا ہو مین اب اُس جگہ سے لوح کو تبدیل کردیا اور جگہ رکھا ہو یقین ہو اب طلسم کشا کو
وہان روانہ کرون اور وہان جاکر طلسم کشا اسیر ہوجائے ملازمین خاموش ہو رہے اسنے سبکو رخصت کیا
آپ تنہائی مین بیٹھ کے خیال کرنے لگا کہ اب لوح کا سراغ کیونکر لگاؤن لوح دار جادو کو کہان پاؤن
یہ سوچتے سوچتے اسکو خیال گزرا کہ بیشک سموم جادو کو کسی نے قتل نہ کیا ہوگا اُس وقت تک لوح دار
تک نہ پہونچا ہوگا اگر سموم جادو کے مرحلے کی طرف کسی کو روانہ کرون تو اسکی خلاصہ کیفیت معلوم ہو یہ سوچ
کے اسنے اور ساحرون کو بلایا کہا سموم جادو کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھ آؤ کہ لوح دار کی کیفیت
کیا ہو ساحر اس سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تھوڑے عرصے مین مرحلہ ایوان کے پاس پہونچے وہان کی
آبادی مین فرق پایا ساحران مکار شہر کو ویران پاکے بہت گھبرائے قریب تخت گاہ سموم جادو آکر انھون نے
جو خیال کیا کارخانہ سلطنت جھوم دیرہم پایا دروازے پر آکے چوبدارون سے کہا ہماری اطلاع سموم جادو
سے کرو کہ فرستادہ خداوند آئینہ اندام جادو ڈیوڑھی پر موجود ہین فرمان خداوند لائے ہین جلد انھین
اپنے محل مین بلاؤ دربانون نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا چوبدار اندر آئے سموم جادو اسوقت

وہان موجود نہ تھا چلتے وقت ایک ساحر کو اپنی جگہ پر مقرر کر گیا تھا نام اُسکا اوستاد جادو تھا جب چوبدار اوستاد جادو کے پاس پہونچے اسکو اطلاع کی کہ آئینہ اندام نے چند ساحر یہان بھیجے ہین وہ دروازے پر موجود ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے اوستاد جادو مسلمان تھا اور سب اہلکار بھی اُسکے کفر سے بری تھے تو اوستاد جادو دیر تک فکر مین رہا پھر حکم دیا کہ سبکو بلالو جو خدا کو منظور ہے وہ ہوگا چوبدار سلام کرکے چلے باہر سے اپنے ہمراہ ساحران آئینہ اندام کو اندر لے گئے ساحرون نے جاکر تخت پر بجائے سموم جادو اوستاد جادو کو دیکھا ان سبکو تعجب ہوا کہا اے اوستاد جادو سموم جادو کہان ہے اور یہ مرحلے کی کیا حالت ہے نفس آبادی بھی نہین ہے جو لوگ یہان کے باشندے تھے وہ سب کیا ہوے لشکر اس مرحلے پر پہنچا تھا وہ بھی اُسکا پتہ نہین ان سب باتون کے علاوہ خود سلطان طلسم کا پتہ نہین تعجب کی بات ہے یہ کیا معاملہ ہے صاف صاف بیان کرو اوستاد جادو نے کہا یہ سب کارخانے قدرت کے ہین جو اُسکے مزاج مین آتا ہے وہی کرتا ہے ہمین تمہین کیا معلوم ابھی یہ شہر کسقدر آباد تھا تھوڑے ہی دنون کے عرصہ مین کیسا تباہ ہوگیا ساحرون نے کہا اسکا سبب خداوند نے تحقیق فرمایا ہے اوستاد جادو نے کہا اے ساحران آئینہ اندام تم میری طرف سے یہ جواب دینا کہ جب تم دعوی خداوندی کرتے ہو تو پھر تمہین اس تحقیق کی کیا ضرورت ہے خود جان سکتے ہو کہ یہان جو کچھ واقعہ گزرا اگر تم اپنی خدائی سے انکار کرو تو مین سب کیفیت بیان کردون ساحران آئینہ اندام نے جو یہ کلمہ اوستاد جادو کی سنی گھبرا گئے کہا اے اوستاد جادو تو کیسی باتین کر رہا ہے ان لفظون سے ہمین بوے اسلام آتی ہے کیا تو مسلمان ہوگیا اوستاد جادو نے کہا بیشک مین نے دین آئینہ پرستی ترک کیا اور مذہب اچھا اختیار و قبول کیا ساحرون نے کہا دیکھ تجھے خداوند آئینہ اندام کیسی سزاے سخت دیتے ہین یقین ہے جہنم مین پھینک دین اور پھر تیری تقصیر معاف نہ کرین اوستاد جادو نے کہا اے ساحرو کیا مجال ہے آئینہ اندام کی جو مجھے بول سکے مین نے ایسے شخص کی اطاعت قبول کی ہے جو قاتل ساحران ہے اور یہان کا طلسم کشاے اصلی ہے انشاء اللہ تعالے تھوڑے روز مین اس طلسم کو فتح کریگا اپنے مجرمون کو لیکر سزا دیگا آئینہ اندام بھی جہنم واصل کیا جاے گا اہل اسلام بیت اللہ کی طرف روانہ ہونگے ساحرون نے کہا اے اوستاد جادو کیا ہوگا ہمین خداوند کے حکم سے مجبوری ہے کہ انھون نے فرمادیا ہے کہ خبردار کسی کو بے ہماری اجازت کے گزرنے نہ دینا ورنہ ہمارے خلاف ہوگا اگر یہ حکم خداوند کا نہ ہوتا تو ہم ضرور اس وقت تجھے ان کلمات کی سزا دیتے اوستاد نے اپنے ساحرون کی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ ان لوگون کو جانے نہ دو اسیر کرلو ساحر انکی طرف بڑھے یہ لوگ بلا کے سحر جاننے والے تھے اشارہ کیا کہ سب بیکار ہوگئے گرے ساحران آئینہ اندام سحر کرکے نکل گئے انکے جانے کے بعد اوستاد جادو کے ملازمین ہوشیار ہوے مگر یہ ساحر جو وہان سے روانہ ہوے سیدھے آئینہ اندام کے پاس پہونچے آئینہ اندام نے جو انکی صورت دیکھی منتشر الحواس پایا کہا اے مقربان خداوند اس وقت کیا بات ہے جو تم منتشر الحواس نظر آتے ہو ساحرون نے جواب دیا کہ ہم اس وقت مرحلہ ایوان ہوا پر گئے تھے وہان ایسی کچھ کیفیت دیکھی جو حد بیان سے باہر ہے علاوہ اس کیفیت کے بادشاہ ایوان کو نہ پایا اُسکی جا پر اوستاد جادو کو تخت نشین دیکھا اوستاد جادو مسلمان ہوگیا ہے اُس سے پھر ایسی سخت کلامی ہوئی کہ نوبت بہ جنگ پہونچی ہمین آپ کے فرمانے کا خیال آیا ان لوگون کو گزرنے نہ دینا جب انھین اپنی ہلاکت پر آمادہ

دیکھا اُس محفل سے اُٹھ آئے اب جو آپ مناسب جانیں وہ کریں ہم لوگوں نے سموم جادو کی جو کیفیت اُستاد جادو سے دریافت کی اُسنے کہا اگر خداوند مصلحت ہیں تو اُنھیں خوب کیفیت معلوم ہو جائیگی میرے کہنے کی ضرورت نہیں اسکے علاوہ اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جو آپ کے باعث خوف ہیں [illegible] ہم لوگ مجبور تھے کہ اُنھیں آزار نہ پہونچا سکتے تھے مجبور ہو کے واپس آئے اب آپ جو چاہیں اُسکے حق میں سزا تجویز فرمائیں آئینہ اندام جادو نے کہا میں نے یہ کیفیت دیکھنے کے واسطے بھیجا تھا ہاں بھیجا تھا اب کوئی ضرورت نہیں زیادہ فکر کی نہیں ہم نے سموم جادو کو بھی چاہا وہ کیا ساحر وہاں سے چلے آئے آئینہ اندام کو اب یقین کامل ہو گیا کہ بدیع الملک کی رسائی ایوان جادو تک ہوئی اور اسنے سکو مسلمان کیا اور سموم جادو نے بھی اطاعت خضر کی ہوتی [illegible] کس طرح قبضہ میں آیا لوح وصل کی خبر [illegible] اب کس طرف کا قصد کیا ہے اور کیا ارادہ ہے اب اُسکے ہاتھ سے جان بچنا محال ہے جب تک اُسکے قتل کرنے کی تدبیریں کی گئیں اُسیقدر اور قوت پیدا کرتے گئے اب صاحب لوح بھی ہو گیا جب عالم [illegible] میں اُسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو صاحب لوح ہے ہم اس بات کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ اس وقت [illegible] اب کوئی کام نکر سکیگا ساحروں سے تحریر بھی نہو سکیگا یہ سوچ کے اسکی جواب کیفیت نہ ہوئی اسنے دوسرا نامہ [illegible] کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ میں نے ایک عرضی خدمت میں روانہ کی مگر ابھی تک جواب سے محروم ہوں [illegible] اہل طلسم کشا نے لوح بھی حاصل کر لی ہے اُمیدوار ہوں کہ بندہ کی مدد فرمائیے یہ عرضی اُسنے ایک ساحر کو بلا کر دی تھی کہ اور چند ساحر اسکے پاس دوڑے ہوئے آئے کہا یا خداوند آپ نے جو ایک نامہ طلسم نہ طاق میں روانہ کیا تھا طیران جادو اُس نامے کا جواب لیکر آیا ہے دروازہ پر حاضر ہے اُسکے باب میں کیا حکم ہے آئینہ اندام جادو یہ سنکر خوش ہو گیا کہا ارے جلدی اُسکو بلاؤ میرے سامنے میرا وہی میں نے تو اس وقت دوسرا نامہ لکھوایا تھا قریب تھا کہ اُسکو بھی روانہ کرتا مگر اچھے وقت پر جواب آیا لوگ بہم آسکے اپنے ہمراہ اُس ساحر کو اندر لے گئے طیران جادو نے آئینہ اندام کو جاکر سلام کیا [illegible] کہا یا خداوند ایک ماہ کے بعد اس نامے کا جواب ملا اگر بیدار اسقدر کوشش نہ کرتے تو [illegible] محض اُنکی کوشش سے یہ بات حاصل ہوئی آئینہ اندام نے کہا بیدار جادو نائب خداوند ہیں [illegible] دوسرے کی اتنی مجال نہ تھی جو اس طلسم سے جواب نامہ لاتا یہ کہکے اُس نامہ کو کھولا مضمون پڑھکے معلوم ہوا اُسیوقت اسنے ساحروں کو بلا کر کہا اشراق جادو کو بلا لاؤ ساحر اُسی وقت اشراق [illegible] کے مکان کی طرف روانہ ہوئے جب اشراق کے مکان پر پہونچے بذریعہ اطلاع اندر [illegible] آسنے اشراق جادو سامنے تخت پر بیٹھا تھا اُسنے جو آئینہ اندام کے مصاحبوں کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا کے تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا ہرکاروں نے کہا اے سلطان آپ کو خداوند یاد فرماتے ہیں اشراق نے اپنے ملازمین کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے اسنے تخت طلب کیا ملازمین اُس وقت تخت لے آئے اشراق تخت پر بیٹھا آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اُسکے مکان پر آکے پہونچا لوگوں نے اُسکو دروازے پر روکا آئینہ اندام کو جاکر اسکی اطلاع کی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اشراق نے گردن اُٹھائی کہا یا خداوند آپ نے مجھے کیوں طلب فرمایا کیا سبب ہے آئینہ اندام نے کہا میں نے ایک نامہ

نامہ ایوان جادو کو جو کہ طلسم نہ طاق کا بادشاہ ہی روانہ کیا تھا اسنے جواب مین اُس نامے کے مجھے
یہ تحریر کیا کہ اب اُس دنیا مین خداوند کا رہنا اچھا نہین ہی اس دنیا مین تشریف لائین ہم لوگون کو
اپنے دیدار سے مشرف فرمائین وہان خداوند کے موافق مزاج کوئی بات نہین ہوتی نہ کوئی ایسا منتظم ہی جو
اس امر کو انجام دے لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر خداوند یہان تشریف لائین اور اپنے قدوم میمنت لزوم
سے اس زمین کو نور بخشین تو مین ایسا اچھا انتظام کرون کہ کوئی بات خداوند کے خلاف مرضی نہو لیس اے
اشراق مین اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین تمام طلسم کے باشندون کو لیکر ایوان نہ طاق مین جاؤن
اور وہان کی سکونت اختیار کرون اشراق نے کہا آپکو اختیار ہی مگر یہان ایک بات ہی کہ طلسم کشا سے
جنگ چھڑی ہوئی ہی ابھی جانے کا موقع نہین ہی اسکو گرفتار کر لیجیے اُس وقت آپ کو اختیار ہی تشریف
لے چلیے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین جس وقت یہان سے جاؤنگا طلسم کشا خود ز مرد شاہ کی تلاش مین
وہان آئے گا وہان ایسی بات پیدا کرونگی کہ طلسم کشا وہان پہونچ نہ سکے اور حمزہ ثانی وغیرہ جو قید مین
وہان چلکر ان لوگون کو بھی آئینہ پرست کرونگا اب اُنکی تقصیر معاف کرونگا دل اُن لوگون کی نورانی
بناؤنگا طلسم کشا کے دل مین بھی یہ بات پیدا کرونگا کہ وہ بھی آئینہ پرست ہو جائے اور اسلام ترک کر
اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی آئینہ اندام نے جواب دیا مین اور سب امور تو درست کرونگا مگر تم اسقدر
انتظام کرو کہ سب لوگون کو اس امر کی اطلاع ہو جائے کہ خداوند یہان سے تشریف لے جائین گے
ایک دن اسکے واسطے مقرر کرو کہ سب لوگ اُس روز اپنے اپنے یہان سے اسباب سفر درست کر کے
طلسم سے ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہون مین بھی سب کے بعد یہان سے کوچ کرونگا اشراق نے
کہا جو روز آپ مقرر فرما دین مین اُسی روز کی سب کو اطلاع دون آئینہ اندام نے سات روز کی مہلت
دی اشراق جادو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا وزرا کو بلا کر کہا خداوند کا ارادہ ہی کہ اب
اس دنیا کی سکونت ترک کرین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین لہذا اس کی اطلاع اپنے ملک مین کرو
کہ سات روز کے بعد جس جس کو چلنا منظور ہو وہ اپنا اسباب سفر درست کرے اور آٹھوین روز یہان
سے طرف ایوان نہ طاق کی روانہ ہو جائے باقی اور ملکون کے انتظام کے لیے مین وہان کے نائبون
کو نامہ تحریر کرتا ہون وہ لوگ سب انتظام کر لین گے میری کوئی ضرورت نہین وزرا نے فوراً یہ جواب
دیا خداوند کو قوت خدائی حاصل ہی وہ جاہین اسی وقت یہان سے سفر کرین مگر اور لوگون مین اسقدر قدرت
نہین ہی کہ وہ سات روز کے عرصے مین اس طلسم کی سکونت ترک کر دین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین
اشراق جادو نے کہا جب باشندگان طلسم حکم خداوند سے مطلع ہونگے سب اپنے چلنے کا انتظام کرینگے وزرا
نے کہا آپ کے حکم کی تعمیل کرنا ہمپر واجب ہی ہم اس ملک مین منادی کرائے دیتے ہین یقین ہی سب لوگ تیار
ہو جائین اشراق نے کہا جس طرح بن پڑے اسکا انتظام کرو آج ہی سب کو اطلاع دو کوئی اس شہر مین
باقی نہ رہ جائے اور نامہ دارون کو دور دور کے شہرون مین روانہ کرو کہ وہ نامے لیکر جائین نائبون کو
اطلاع کرائین سب اپنے اپنے ملک کا اسی طرح انتظام کرین خداوند نے فرمایا ہی کہ جو آٹھوین روز آج سے
اس طلسم مین رہ جائیگا وہ ہمارا بندہ نہین ہم اُسے جہنم مین بھیج دینگے وزرا نے اُسی وقت منشیون کو اطلاع
دی بہت سے منشی آئے اشراق نے اُسی وقت بے انتہا نامے لکھائے ہر ایک ملک مین ساحرون کو نامے

دیکر روانہ کیا جب سب ملکون مین نامے پہونچ چکے تو زمرد ثانی اور نجنگان اور تورج بزرگ نامی کو بھی خبر دی اور اپنے ملک مین بھی اُسی وقت منادی کو مقرر کیا اُسنے تمام شہر کو خبر دی اس خبر کے سنتے ہی سب لوگون نے چلنے کا سامان درست کرنا شروع کیا تورج اور زمرد ثانی اور نجنگان کو جسوقت اشراق کے نامے پہونچے یہ لوگ اپنی حکومتین چھوڑ چھوڑ کے اُسی وقت اپنے اپنے یہان سے روانہ ہوے ایک روز کے بعد اشراق کے پاس آکر پہونچے نجنگان نے اشراق سے پوچھا آپنے خداوند سے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا سبب ہی جو خداوند نے یہان سے چلنے کی تیاری کی اور اس طلسم سے آزردہ ہوے اشراق نے جواب دیا کہ خداوند کو منظور ہی کہ اب اُس دنیا مین چند روز قیام فرمائین وہان کی بری باتین جسقدر ہین اُن سبکو نیست و نابود کر دین مثل اس طلسم کے اُسے بھی آباد کرین وہان بھی خداوند کو سب سجدہ کرین تھوڑے عرصے سے خداوند کی توجہ اُسکی طرف نہ تھی لوگون نے عبادت ترک کر دی تھی اس سبب سے خداوند نے اب ارادہ کیا ہی نجنگان زمرد کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا تورج نے کہا اگر ہم لوگون کو اجازت ہو تو ہم لوگ ابھی سے روانہ ہو جائین اور طلسم نہ طاق مین چلکر سکونت اختیار کرین ہم سب کے جانے کے بعد خداوند وہان تشریف لائین تاکہ سالکان طاق کو ہمارے خداوند کی عظمت معلوم ہو اشراق جادو نے کہا آپ لوگ یہان سے چلین دیوار نہ طاق تک پہونچین آج سے آٹھوین روز خداوند بھی وہین تشریف لائینگے آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر اندر ایوان کے جائینگے زمرد و نجنگان و تورج اُسی روز وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر لکھیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بعد حاصل کرنے لوح کے بدیع الملک نامدار لشکر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے خواجہ بھی ہمراہ تھے دس روز کے بعد قریب اُس شہر کے پہونچے جہان آئینہ اندام جادو نے صاحبقران زمان کو مع سردارون کے اسیر کیا تھا مگر بدیع الملک نامدار کو اسکی کیفیت نہ معلوم تھی کہ صاحبقران زمان یہان اسیر ہین بدیع الملک جب قریب شہر پناہ کے پہونچے خواجہ نے کہا اگر مناسب جانو تو شب کو اسی جا قیام کرو کل شہر مین داخلہ کرنا بدیع الملک نوجوان نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے مگر خواجہ عمرو نے بدیع الملک سے کہا کہ مین جاتا ہون شہر کی سیر کرونگا دیکھون یہان کے باشندے کون ہین کسکی عملداری ہے کون بادشاہ ہی بدیع الملک نے فرمایا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد واپس آنا دیر نہ لگانا یہان کا سب انتظام تمہارے سر ہی دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو ان امور کو انجام دے سکے خواجہ نے کہا مین صرف شہر کی کیفیت دیکھنے جاتا ہون مجھے وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین یہ کہکے خواجہ روانہ ہوے جب شہر کے پھاٹک پر پہونچے اپنی صورت تبدیل کرکے ایک ساحر سازی کی صورت بنائے ڈھولکی گلے مین لٹکائی شہر کے اندر آئے دیکھا شہر بہت آباد ہی رعیت دل شاد ہی دو رویہ دوکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر خوش لباس بے فکر معلوم ہوتے ہین خواجہ بہت خوش ہوے ایک صراف کی دوکان پر جاکر پوچھا کیون بھائی اس شہر کا کیا نام ہی

یہاں کا حال یون ہو کہ اس مکان سے نمایان مسافر اس شہر کو آتشبان کہتے ہین اخگر چشم جادو یہان کا حاکم
ہو تھوڑی ہی دور تک یہ شہر آباد ہو بعد اسکے ایک صحرا ہو وہان یک زندان خانہ بنا ہو اُس زندان خانہ مین
ایک شخص حمزہ ثانی نام کا قید ہو اُسکے ہمراہ اور بھی سردار ہین خداوند جیسے دنیا مین خدائی کرتے ہین وہان یہ
[illegible] جب طلسم آیا تھا خداوند نے اسکو قید کر کے یہان بھیجدیا ہو خواجہ نے جو یہ کیفیت سُنی خوش
ہو کر [illegible] سے پوچھا کیون بھائی جہان خداوند آئینہ اندام [illegible] کرتے ہین یہان سے کسقدر دور ہو
[illegible] قریب [illegible] برس کے راہ ہو وہان کوئی جا نہین سکتا گر خداوند اپنے ہم شبیہ کو ہمارے یہان
[illegible] تو ہم لوگ مشرف زیارت ہوتے ہین ایک شخص البتہ خداوند کے پاس کبھی کبھی جاتا ہو نہین معلوم اسکے پاس
[illegible] جو کسقدر رجعت [illegible] ہو اور بعد وپس آتا ہو خواجہ نے کہا وہ کون شخص ہو [illegible] نے جواب دیا وہ
[illegible] جب حمزہ ثانی کو خداوند نے اسیر کیا تو یہی شخص قید حمزہ ثانی لیئے گیا تھا ایک دن
[illegible] آیا تھا [illegible] نے سب باتین ضروری اُس [illegible] سے دریافت کین جب کل حقیقت زندان کی
[illegible] سے آگے بڑھنے قصد کیا کہ جہان صاحبقران قید ہین اپنے کو وہان پہونچائین دو چار
[illegible] آگے بڑھے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک منادی شہر مین ندا کر رہا ہو کہ جو شخص اس طلسم مین
[illegible] زندہ رہیگا وہ خداوند آئینہ اندام کا خطاوار ہو ہر ایک شخص کو یہ لازم ہو کہ یہان سے
[illegible] ایوان نطاق کے روانہ ہو اب خداوند نے یہ قصد کیا ہو کہ اس دنیا کو ترک کرین اور ایوان نطاق
مین [illegible] سکونت اختیار کرین لہذا ہر ایک شخص کو لازم ہو کہ ہمراہ رکاب خداوند یہان سے روانہ ہو اور جو شخص
بعد [illegible] روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ ایوان مین نہ جا سکیگا اُسکے عوض مین جہنم مین پھینک دیا جائیگا
[illegible] حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا لازم سب کو یہ ہو کہ آج ہی سے روانہ ہون اور ایوان نطاق کے
دروازے پر جا کر ٹھہرین جب خداوند وہان تشریف لیجائین گے دروازہ ایوان کا کھل جائیگا آپ لوگ
ایوان مین خداوند کے ہمراہ داخل ہونگے خواجہ نے جو یہ بات سُنی اس منادی کے پاس پہونچے کہا کیون بھائی
کیا خداوند اب اس طلسم مین نہ رہینگے منادی نے کہا اب خداوند کا قصد یہ ہو کہ ایوان نطاق مین جا کر سکونت
اختیار کرین اور وہین اپنے بندون کو بھی اپنے ہمراہ لے جائین وہان اب لوگ مطیع خداوند بہت کم ہین
کسیکا کوئی مذہب نہین رہا ہو جب خداوند وہان تشریف لے جائین گے تو سبکو اپنی کرامت دکھائین گے
ہر ایک سجدہ کریگا وہان بھی سب آئینہ پرست ہو جائین گے خواجہ نے کہا سبب خاص خداوند کے جانے کا
نہین معلوم ہوتا [illegible] نے کہ مجھے بجز اسکے جو خداوند نے کہا مین نے تم سے بتا دیا [illegible] سے بڑھکر اور کیفیت
[illegible] نہین معلوم ہو خواجہ نے کہا [illegible] ایک زندان [illegible] اُسکے قیدی کیا ہونگے منادی نے جواب دیا
[illegible] کی جملہ ماتحتین اُس طرف روانہ کر دیئے گئے ہین اسلئے قیدی بھی اسی طرف روانہ کیے گئے
[illegible] دروازہ نطاق پہونچ بھی گئے ہون خواجہ نے کہا خداوند کس روز اس طرف تشریف لیجائینگے
منادی نے [illegible] یقین ہو آج کے ساتوین روز یہان سے روانہ ہو جائین کیونکہ یقین بھی تو انتظام عظیم کرتا ہو تمام
لشکر [illegible] خزانہ کا ہمراہ لینا اور اسی کے متعلق بہت سے کام ہین خواجہ نے کہا خداوند کے واسطے
کیا مشکل ہو وہ فرشتون سے کہدین گے دم بھر مین سب کام نمایاں ہو جائین گے خزانے بھی پہونچ جائین گے
لشکر بھی [illegible] ہو جائیگا اگر خداوند چاہین تو طبقات زمین بھی [illegible] جائین اور کسیکو خبر نہو منادی نے

کہا اے شخص تو سب صحیح ہی مگر یہ درگاہ کا حکم ہی کہ کوئی فرشتہ زمین پر نہ آئے کہ انسان اُسکو دیکھکر خائف ہوجائینگے ورنہ یہ بات ممکن تھی کہ خداوند فرشتوں سے حکم کرتے وہ لوگ ایک دم میں سب کام انجام دیتے خواجہ نے کہا تھا اے مالک یہاں سے کب روانہ ہونگے منادی نے کہا یقین ہی دو ایک روز میں یہاں سے روانہ ہونگے خواجہ آگے بڑھے گھبرائے ہوے اپنے لشکر میں آئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو اس درجہ متوحش پایا کہا اے خواجہ خیر تو ہی سوت آپ کے چہرے سے آثار حیرت نمایاں ہیں خواجہ نے کہا میں ابھی اس شہر کی سیر کو گیا تھا وہاں جاکر سب کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ یہاں سے آئینہ اندام کا ملک اور مرحلہ ایوان ہوا قریب سو برس کی راہ کے ہی کبھی کوئی اس طرف جانے کا ارادہ نہیں کرتا ہی کہ وہاں سے یہاں کوئی آتا ہی پہلے حیرت تو یہ ہوئی کہ ہم لوگ مرحلہ ایران ہوا سے کسقدر جلد یہاں پہونچے بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ لوح کی برکت تھی ورنہ ممکن نہ تھا کہ اسقدر جلد یہاں پہونچتے خواجہ نے کہا دوسری حیرت یہ ہی کہ آئینہ اندام جادو نے ہر شہر میں منادی کرادی ہی کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو اور میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ یہاں کی سکونت ترک کرے اور ایوان نہ طاق کے زیر دیوار چلکر ٹھہرے ہم دو ایک روز میں وہاں آئینگے سبکو اپنے ہمراہ اندر لیجائینگے نہیں معلوم اسکو کیا بات نہ طاق میں جانے سے حاصل ہوگی جو اسطرح جاتا ہی کہ تمام باشندگان طلسم کو بھی سب اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی بدیع الملک نے کہا اب اسکی قضا دامنگیر ہی لوح نے مجھے بھی اُسی طرف جانے کی ہدایت کی ہی خواجہ نے کہا میرے نزدیک وہاں آئینہ اندام سے قبل پہونچنا اچھا ہی کیونکہ قید صاحبقران بھی لوگ لیکر گئے ہیں یقین ہی دو چار روز کے بعد وہاں پہونچیں اور زیر دیوار ٹھہریں جب آئینہ اندام وہاں جائیگا تو اُسکے جانے کی صورت نکلیگی اگر ہم لوگ قبل آئینہ اندام وہاں پہونچ گئے تو ضرور قید چھین لینگے اور دروازے پر معرکہ پڑیگا ہماری فوج بھی راہ ہو جائیگی آئینہ اندام بھی تمام اہل طلسم کو لیکر وہاں تعاقب کریگا فوراً ایک ہی روز میں فتح ہوجانے کی جھگڑا فیصل ہوگا بدیع الملک نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا خواجہ تمنے اس بات کو بخوبی دریافت کیا ہوگا کہ قید صاحبقران لوگ لیکر گئے ہیں خواجہ نے کہا میں نے ایسے شخص سے سنا ہی جس سے بہتر یہاں کے حالات کوئی جان نہیں سکتا بدیع الملک نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ لشکر میں اطلاع کردو سب لوگ اسی وقت درست ہو جائیں ہم ابھی یہاں سے کوچ کرینگے اب ٹھہرنا مناسب نہیں ہی کیا عجب ہی آئینہ اندام پہونچ جائے اور سب سے پہلے قید صاحبقران اندر بھیج دے تو ہماری محنت رائگان ہو خواجہ نے کہا اے بدیع الملک میری بھی یہی راے تھی اگر تم اس وقت جانے کا قصد کرتے تو میں تنہا جاتا جس طرح بن پڑتا امیر کو رہائی دلاتا مگر تمھارا چلنا بھی اچھا ہی اگر خدا نے چاہا تو زمانہ رہائی صاحبقران آگیا اور اس طلسم کی بربادی کا وقت بھی قریب ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اب کسی جا پر قیام نکرنا جبتک دیوار نہ طاق تک نہ پہونچ جانا خواجہ نے کہا ان سبھوں کا تمھیں اختیار ہی جو کچھ تمھاری راے ہوگی وہ کیا جائیگا خواجہ اور بدیع الملک یہ باتیں کرتے ہوے بارگاہ پر آئے خادموں نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے لشکر بھی اُسی وقت تیار ہوگیا تھا سب نے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادہ آگے بڑھا خادم بارگاہیں وغیرہ بار کراتے رہے اس صورت سے بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوے

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اسنے اشراق کو بلاکر اس انتظام کے واسطے کہا کہ اب تمام طلسم کے باشندوں کو اطلاع کرنا تیرا کام ہی

جو ساحت روہنہ کے اندر یہان سے روانہ ہوجائیگا تب تو ہمارے ساتھ ایوان نہ طاق مین جائیگا اور جو بعد ساحت روہنہ کے جانے کا ارادہ کریگا وہ نہین جانے پائے گا اور ہم علاوہ اس سزا کے اُسے اور بھی سزا معقول دینگے اشراق جادو برائے انتظام رخصت ہوا اور آئینہ اندام جادو کو لوح کی تلاش ہوئی اسنے اپنے سحر کے زور سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لوح طلسم طلسم کشا کے پاس ہو اور طلسم کشا ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہو لشکر بھی ہمراہ ہو آئینہ اندام کو جو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ لوح طلسم کشا کو مل گئی اُسکے حواس جاتے رہے مگر مجبوری تھی کچھ نہ کرسکا اور جو جو تحفہ جات اُسکے پاس تھے اُسکو اسنے اسی روز فراہم کیا دوسرے روز پھر اشراق جادو کو اسنے بلایا اشراق جادو آیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تے کیا انتظام کیا ہو اشراق نے کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا کہا اب اپنے چلنے کی بھی تیاری کرو لشکر جسقدر ہی سبکو روانہ کردو اور مال و خزانہ جسقدر ہو سبکو بھی بار کرا دو جبتک یہ سب وہانتک پہونچیگا اُس وقت تک ہم بھی یہان سے روانہ ہوجائینگے مگر اے اشراق اسقدر خیال رہے کہ طلسم کشا اسی طرف گیا ہو اور لوح طلسم بھی اُسکے پاس ہو اگر اسنے راہ مین خزانے کو یا لشکر کو روکا تو اسکا کوئی علاج نہین کرسکیگا اشراق نے جو یہ کیفیت سنی کہا یا خداوند آپ نے یہ کیا فرمایا لشکر کو طلسم کشا روک لیگا اور اُسکا کوئی مقابلہ نہ کرسکیگا کہ لوح طلسم اسی کے پاس ہو اور وہ بھی اُسی طرف جاتا ہو آئینہ اندام نے کہا اے اشراق جو کچھ مین نے کہا بہت صحیح ہو لوح طلسم طلسم کشا کو مل گئی اور وہ ہدایت لوح کے سبب سے ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہو یقین ہو وہانتک بمشکل تمام پہونچ جائے اشراق نے کہا یا خداوند یہ کیا غضب ہوا اب اس طلسم کی عمر تمام ہوئی جب طلسم کشا کے قبضہ مین لوح طلسم آگئی تو اب اُس سے کون مقابلہ کرسکیگا آئینہ اندام نے کہا خداوند کو اپنی قدرت دکھانا منظور ہی اسکو لوح طلسم دلا دی اب ایوان نہ طاق تک بھی پہونچا چاہتا ہو جب ایوان کے اندر پہونچیگا اُس وقت اسکو اسیر کرلینگے اگر اُسکے پاس لوح نہوتی تو وہ ایوان تک کیونکر پہونچ سکتا تو اُسکے دل مین امید باقی رہجاتی کہ اگر مین وہان جاتا تو ضرور زمرد وغیرہ کو پاجاتا اس وجہ سے خداوند نے اُسکو لوح دلا دی کہ وہ ایوان نہ طاق تک کسی طرح پہونچ جائے نہ طاق کے بادشاہون کو اپنے سحر پر ناز ہو ہر ایک یہ جانتا ہو کہ مجھ سے بڑھ کے دنیا مین کوئی نہین اور کوئی ہمارے سحر کو بگاڑ نہین سکتا ہو اور یہ بات خداوند کو ناپسند ہو وہ لوگ انتہا کے مغرور ہین لہذا اُنکی نخوت شکنی کے واسطے یہی ترکیب اچھی ہو کہ ایک غیر ساحر سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم کرا دین اور اُسکو اندر ایوان کے پہونچا دین جب طلسم کشا ایوان کے اندر داخل کریگا اور دیوار ایوان منہدم ہوگی اُسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کی غرور شکنی ہوگی اور مجھے اپنا خداوند سمجھین گے مین طلسم کشا کو اسیر کرونگا اُسکے دل مین نور ایمان پیدا کردونگا وہ بھی آئینہ پرست ہوجائیگا اُسوقت مین اُسکو نظم الٰہی قرار دیکر اس دنیا کو بالکل ترک کردونگا اور آسمان کی سکونت اختیار کرونگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ کی باتون مین دخل تو نہین دیسکتا مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آپ نے طلسم کشا کو لوح دلا دی یہ بات اچھی نہوئی ایسا نہو طلسم کشا اگر ہم لوگون کی راہ روکے میرے نزدیک مناسب یہ تھا کہ مثل حمزہ ثانی کے آپ طلسم کشا کو بھی قید کردیتے تو اچھا تھا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھے ابھی اس بات کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار ہو قدرت کا ارادہ ہو کہ حمزہ کو بھی زندہ کرین اور اُسکے ہمراہیون کو بھی دوزخ سے جلا کے سبکو ایوان نہ طاق مین روانہ کرین اور وہان جا کر سب کو راہ راست پر لائین اور آئینہ پرست بنائین اب حمزہ مع اپنے

جلد ہمراہیون کے سزاے معقول پاچکا اب جو وہ دوزخ سے نکل کے آئیگا یقین ہوکہ بے میرے کہے ایمان
قبول کریگا اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہو مین اس بات مین دخل نہین دیسکتا جو کچھ آپ نے فرمایا اسکا انتظام
کرتا ہون مگر آپ نے یہ شرط بڑی کی کہ اسکا خیال رہے کہ طلسم کشا لوح پاچکا ہو آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین اسکا
انتظام تو کر لونگا مگر تمھاری کارگزاری کا امتحان کرنا مجھے منظور ہو اگر تم طلسم کشا سے بچکر ایوان نہ طاق مین پہونچ
گئے تو مین تمھین اسکے عوض مین چند باتین ایسی تعلیم کر دونگا کہ ہمراہ میرے آسمان پر جا سکو گے اور اسکے سبب سے تم
بڑی عزت پیدا کر لوگے اور لوگ تمھین مثل میرے تصور کرینگے اشراق نے کہا مین حتی الوسع کوشش کرونگا مگر آپ کی
مدد بھی ضرور ہو جبتک آپ طلسم کشا کو نہ روکین گے مجھسے کچھ بھی نہوگا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین طلسم کشا کو
اس طرح نہ روکونگا کہ وہ بالکل تمسے مقابلہ نکرے ہان جسوقت تمھین عاجز پاؤنگا اُس وقت طلسم کشا کو مجبور کر دونگا
اشراق جادو یہ باتین کرکے آئینہ اندام کے پاس سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان پر پہونچ کے
اپنے درباریون کو طلب کیا جب سب لوگ موجود ہوے تو اسنے کہا کہ جسقدر مال و خزانہ طلسم مین موجود ہو سب ایوان طاق
کی طرف روانہ کر دو اور فوج بھی جسقدر طلسم مین ہو وہ بھی ہمراہ ہو مین بھی ساتھ چلونگا میرے جانے کے بعد یہان سے
خداوند بھی تشریف لائینگے شاید ایک دن انتظار کرنا پڑیگا مگر اس بات کا خیال رہے کہ طلسم کشا کے پاس
اب اس طلسم کی لوح موجود ہو ایسا نہو کہ وہ خزانہ پر قبضہ کرے اور فوج کو عاجز کر دے تو بڑا غضب ہوگا
ہم سب پر عتاب نازل ہوگا وزرا بھی اس کیفیت کو سنکر متحیر ہو گئے کہا اے شہنشاہ طلسم کشا لوح طلسم پاچکا غضب
ہوا اشراق نے کہا گھبرانے کی بات نہین ہو مصلحت خداوندیون ہی تھی طلسم کشا ایوان طاق مین جسوقت
جائیگا اُسوقت گرفتار ہو جائیگا کوئی بات خداوند کی خالی مصلحت سے نہین ہوتی ہو سب گمراہون نے بجا و درست
کہکے اس سے اجازت مانگی اشراق نے سب کو رخصت کیا وزرا اس سے رخصت ہوکر جوانے اُسی وقت سے
اپنے کام مین مصروف ہوے مال و خزانہ روانہ کرنا شروع کیا لشکر مین بھی اسی وقت اطلاع ہوگئی جو طلسم مین
اسقدر لشکر تھا جسکی کیفیت مولف عرض کر چکا ہو سب لشکر ایک شب مین تیار ہوا دوسرے روز سب روانہ ہوے
اشراق بروقت روانگی آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا یا خداوند حسب الحکم سب کچھ روانہ کر چکا اب مین بھی
رخصت ہوتا ہون آپ اپنی تشریف آوری کے واسطے ایک دن مقرر فرما دیجیے کہ ہم لوگ اس روز آپکا انتظار
کرین آئینہ اندام نے کہا مجھے یہان چند انتظام اور کرنا ہین شاید دو روز کے بعد سب کام انجام دیکر مین
بھی یہان سے روانہ ہونگا راہ مین اگر تم سب سے ملونگا میرا تخت بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ مین نظر مردم سے
پوشیدہ ہوکر آؤنگا جب تم سب سے ملونگا اُسوقت اپنے تئین ظاہر کرونگا اشراق آئینہ اندام سے رخصت ہوا
باہر آکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب بدیع الملک نوجوان اور خواجہ عمرو ثانی روانہ ہوے لوح کے ہدایت کے موافق بدیع الملک
راہ طے کرتے جاتے تھے کہ جانے سے گرد اُڑی بدیع الملک خواجہ کی طرف مخاطب ہوے کہا معلوم ہوتا
ہو کوئی لشکر آتا ہو خواجہ نے کہا اب تو تمام طلسم مین تہلکہ پڑا ہوا ہو ابھی بہت سے لشکر راہ مین ملین گے
جبتک ایوان نہ طاق تک پہونچین گے اس وقت تک یقین ہو کسی سے مقابلہ ضرور ہوگا بدیع الملک نے کہا

بیجے حالان قید صاحبقران مل جائین تو میری مراد بر آئے قید امیر اسلئے چھین لون خواجہ نے کہا کیا
تعجب ہی جو ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب کے آگے قنداب جادو
انتظام لشکر کرتا ہوا عقب مین آتے اور سامران نامی اور مسموم جادو اپنے تخت پر سوار لشکر بڑے جاہ وحشم سے آتا
ہی شہزادہ بدیع الملک لشکر کو دیکھکر بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا ہمارا لشکر ہی مسموم جادو نے بہت اچھی طرح
سب کو تلاش کیا یہ ذکر تھا کہ قنداب جادو کی نگاہ بدیع الملک پر پڑی قنداب پیادہ ہوا سب لوگ پیادہ
ہوئے بدیع الملک کے قریب آکے سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے
سے لگایا سب نے شاہزادہ کی ملنے کی بہت خوشی کی بدیع الملک نے اپنی سب کیفیت بیان کی اور اُن
لوگون سے اُنکی حالت دریافت کی سب نے اپنا حال عرض کیا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار اگر مناسب
وقت ہو تو آپ آج کی شب اسی جگہ قیام فرمائیے بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو مین خود آجکی شب یہان
قیام کرتا مگر مجبور ہون کیونکہ مین نے سنا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے اب ایوان نہ طاق مین جانے کا ارادہ کیا ہی اور
سب باشندگان طلسم کو لیکر ایوان نہ طاق کیطرف جاتا ہی صاحبقران مع لشکر اسیر ہین انکی قید بھی دیوار نہ طاق
تک جائیگی کیا عجب ہی کہ وہ لوگ وہانتک پہونچ گئے ہون اس سبب سے مین جانے کی تعجیل کرتا ہون ایسا نہو کہ
آئینہ اندام وہان پر پہونچ جائے اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کے اندر داخل کرے پھر صاحبقران اسیر رہینگے
اور رہائی مین دیر ہوگی قنداب نے عرض کی مین اس امر سے آگاہ نہ تھا اب میری صلاح بھی نہین کہ آپ یہان قیام
فرمائین بلکہ جسطرح بن پڑے جیسے مین اور زیادہ تعجیل کیجیے کہ آئینہ اندام نہ آنے پائے بدیع الملک قنداب جادو
سے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے دن بہت قلیل باقی تھا کہ پھر سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک قنداب جادو
کی طرف مخاطب ہوئے قنداب نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی لشکر کا فزون کا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا
ابھی راہ مین بہت سے لشکر ملینگے یہ سب لوگ ایوان نہ طاق کی جانب جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی مگر کچھ دیوان شہر یہی ہمراہ ہین ایک شعلہ آتش سب کے آگے معلوم ہوتا
ہی بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم یہ کسکا لشکر ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے قنداب جادو ٹھہر گیا لشکر کو بھی
روکا جب وہ لشکر قریب پہونچا بدیع الملک نے قنداب کی طرف اشارہ کیا کہ دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہی اور سردار
اسکا کون ہی قنداب جادو نے آگے بڑھ کے دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے کہا یہ لشکر زیوق جادو کا
ہی شہر مرور سے ہم لوگ آتے ہین زادق جادو وہان خداوند آئینہ اندام کی طرف سے خدائی کرتا تھا عہدہ نہایت
جلیل پایا تھا حکم خداوند پہونچا کہ ہم لوگ ایوان نہ طاق کی طرف جائین اور وہان خداوند کا انتظار کرین کیونکہ
خداوند کا ارادہ ہی کہ اب یہان کی سکونت ترک کرکے وہان کا رہنا اختیار کرین قنداب جادو وہان سے
واپس آیا بدیع الملک سے سب کیفیت بیان کی ابھی قنداب جادو گفتگو ختم بھی کرنے نہ پایا تھا کہ ایک ساحر
اُس لشکر کی طرف سے آیا بدیع الملک کے سامنے آکے سلام کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین ایلچی ہون جو کچھ شہنشاہ نے عرض کیا ہی گذارش کرتا ہون اُمیدوار ہون کہ میری خطا معاف فرمائی
جائے بدیع الملک نے فرمایا ای شخص تو بے خطا ہی جو کچھ پیام لایا ہو بیان کر ساحر نے کہا ہمارے
شہنشاہ زیوق جادو فرماتے ہین کہ طلسم کشا سے کہدو کہ آگے جانے کا ارادہ نکرے ورنہ بہت پچھتائیگا اگر
اپنی جان عزیز ہی تو ہماری اطاعت قبول کرے اور جہان سے آیا ہی واپس جائے ورنہ دم بھر مین سب لشکر کو

خاک مین ملا دونگا ایک کو اسنے جوانون مین زندہ نہ چھوڑونگا بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا اُس سکارسے کہدو کہ جو تیرے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اٹھا نہ رکھنا ہم اسی وقت آگے جاتے ہین جھکو اگر دعوی جوانمردی ہی تو ہمکو روک سکے دیکھ لے ایلچی واپس گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے آکے کہا اے طلسم کشا ہمارے شہنشاہ فرماتے ہین کہ آج کی شب یہان قیام کرو اگر اس وقت کچھ جوانمردی دکھائی بھی تو طعن نہ اُٹھے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ کل ہمارے تمھارے مقابلہ ہو جسکو فتح نصیب ہو وہ آگے جائے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات بھی ہمکو منظور ہی شب بھر ہم اُسکے کہے سے یہان قیام کرتے ہین ساحر بدیع الملک کو سلام کرکے رخصت ہوا شاہزادے نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین اُسی وقت سب سامان ہوا بدیع الملک نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جا کر استراحت پذیر ہوئے مگر زیوق جادو نے جس وقت بدیع الملک کو جنگ پر آمادہ پایا اسنے بھی اپنے یہان کی بارگاہین استادہ کرائین سب ساحر اپنے اپنے خیمون مین گئے زیوق جادو اپنی بارگاہ مین گیا جاتے ہی اسنے اپنے وزیر اقتباس جادو کو طلب کیا اقتباس جادو اسکے پاس آیا زیوق جادو نے کہا اے اقتباس مین نے طلسم کشا کو روک تو لیا ہی مگر سنا ہی کہ اسکے پاس تحفہ جات ایسے ایسے ہین جنکی سبب سے اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی کیا ایسا ہو سکتا ہی کہ تو جاکر اس وقت تحفہ جات طلسم کشا منگا لے اقتباس جادو نے کہا اے شہنشاہ یہ کیا بڑی بات ہی مین ابھی اسکی فکر کرتا ہون آپ خاطر جمع رکھین صبح کو سب تحفہ جات طلسم کشا کے آپ کے سامنے حاضر کرونگا زیوق جادو بہت خوش ہوا اقتباس جادو اُسی وقت رخصت ہو کر اسکی بارگاہ سے باہر گیا اپنے عیارون کو بلایا اقتباس جادو کے پاس سو عیار طرار ملازم تھے اسکو ان عیارون پر بڑا دعوی تھا ہمیشہ زیوق جادو سے کہتا تھا کہ آپ جس نائب خداوند کو چاہین اسیر کرا کے اسکے ملک پر قبضہ کرین سحر کے مقابلہ کی ضرورت نہو مین عیارون سے کہدون یہ سب اسکو اسیر کر کے لادین مگر زیوق جادو نے ہمیشہ انکار کیا کبھی اسکا کہنا قبول نہ کیا اُس روز اسنے سب عیارون کو بلایا کہا آجتک مین نے تم لوگون کو تنخواہین دین خلعت و انعام بھی دیتا رہا مگر کسی وقت تم سے کسی کام کو نہین کہا اور تمھاری تعریف شہنشاہ کے سامنے بھی ایسی کی ہی کہ جسکی بابت شہنشاہ نے آج فرمائش کی لہذا تم سے ایک کام لیا جاتا ہی جو تم مین سے اُس کام کو انجام دیگا وہ آج سے سرِ دار عیاران عالم کا خطاب پائیگا اور عزت بھی بڑھائی جائیگی مال و زر بھی اُسکے حوصلے سے باہر دیا جائیگا سب نے کہا وزیر اعظم ہم سب ہر ایک کام کو انجام دے سکتے ہین جسکے تئین آپ حکم فرمائین وہ تعمیل ارشاد مین مشغول ہو اقتباس نے کہا تم سب کو معلوم ہی کہ شہنشاہ نے کس شدومد سے طلسم کشا کو روک لیا ہی اور کل یوم مقابلہ قرار پایا ہی مگر طلسم کشا کے پاس بعضے تحفہ جات ایسے ہین جنکے سبب سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا اگر تم لوگ یہان سے جاؤ اور یہ تحقیق کرو کہ وہ تحفہ جات کون سے ہین جنکے سبب طلسم کشا پر سحر کا کچھ اثر نہین ہوتا اور بعد تحقیق کرنے کے اُن تحفہ جات کو لے آؤ تو ہم جب صبح کو طلسم کشا مقابلے کے واسطے میدان مین آئے اسکو زور سحر گرفتار کرین سب عیارون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ جاتے ہین اگر بن پڑا تو تھوڑی دیر مین طلسم کشا کے تحفہ جات لاتے ہین یہ کہکے عیار اقتباس جادو سے رخصت ہوے اور اپنے خیمون مین آکے سب نے یہ صلاح کی کہ اس طرح طلسم کشا کے لشکر مین چلنا اچھا نہین ہی کیا عجب ہو اسکے ہمراہ بھی کوئی عیار ہو تو مفت مین راز افشا ہو جائے اور مدعا ہاتھ نہ آسکے اس سے بہتر یہ ہی کہ سحر کر کے زمین مین نقب لگائین پوشیدہ طور سے طلسم کشا کی بارگاہ

مین جائین اُسکو بیہوش کرکے اسیر کر لائین ایک آدمی پہلے یہ تحقیق کرے کہ طلسم کشا کے پاس کون کون تحفہ جات ہین جب یہ معلوم ہو جائیگا اُسے عالم غفلت مین اُسکے قبضے سے نکال لین گے سب نے اس بات کو پسند کیا ایک عیار تو بشکل فقیر بنا اور باقی سب نے نقب سحر لگانا شروع کی جو بشکل فقیر بنا تھا وہ تو بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر شاہزادے کا لشکر تھا پہونچ گیا لشکر مین آکے سردارون کی بارگاہون کے دروازے پہ جاکے اسنے سوال کرنا شروع کیا اتفاق سے خواجہ بھی اس وقت اپنی بارگاہ مین موجود تھے اس عیار نے خواجہ کی بارگاہ کے دروازے پر آکے سوال کیا خواجہ نے جو سائل کی آواز سنی بارگاہ سے باہر آئے اس سے آنکھ ملاتے پہچانا کہ یہ کوئی عیار ہے عیاری کرنے آیا ہے کہا اے فقیر تو کون ہے کہان سے آیا ہے اس عیار نے جواب دیا کہ مین فقیر ہون اسی صحرا مین رہتا ہون یہان سے تھوڑی دور پر شہر ہے روز وہان بھیک مانگنے جاتا تھا آج آپ لوگون کا لشکر آیا ہے یقین ہے فقیر کو آج یہین اسقدر مل جائے کہ روز کی آمدنی سے زیادہ ہو خواجہ نے کہا بھائی اور لوگ اس لشکر مین بڑے بڑے امیر ہین اُنکے یہان جانے سے جو تیری تقدیر مین ہے وہ مل جائیگا مگر مین ایک غریب اس لشکر مین ہون میرا یہ دستور ہے کہ روز مرہ چالیس سائلون کو کچھ دیتا ہون آج سوا تیرے اور کوئی فقیر نہ آیا چالیس محتاجون کا حصہ رکھا ہے معلوم ہوا وہ تیرے ہی تقدیر کا ہے میرے ساتھ بارگاہ مین آ تجھے کھانا بھی کھلاؤن اور جو کچھ نقد رکھا ہے وہ بھی تیری نذر کرون عیار بہت خوش ہوا اپنے جی مین کہا اب اس شخص کے ذریعہ سے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سوچ کر خواجہ کے ہمراہ بارگاہ کے اندر آیا خواجہ نے اسکو فرش پر بٹھایا کچھ غذا اے لطیف اسکے سامنے لاکے رکھ دی عیار نے اسوقت چاہا اُٹھاکے باندھے خواجہ نے کہا اے فقیر یہ کھانا تجھے یہین کھانا پڑے گا اس کو اپنے گھر لے جانے کے ارادے سے نہ باندھ عیار نے جواب دیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہین جبتک مین انکو نہ کھلا لونگا خود بھی نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکے واسطے اور کھانا گھر مین جاکر پکوانا مین تجھکو اسقدر نقد دونگا کہ تجھے ایک مہینہ بھر بھیک مانگنے کی ضرورت نہوگی اس عیار نے کہا مجھے آپکی ذات سے اس سے بڑھ کے امید ہے مگر میری یہ عادت ہے کہ جبتک مین اپنے بچون کو نہین کھلا لیتا اُسوقت تک خود بھی نہین کھاتا خواجہ نے کہا اے شخص یہ بات ہرگز نہوگی اگر تجھے یہی خیال ہے تو مین اور کھانا تجھے دونگا تو جاکر انکے ساتھ کھا لینا مگر اس طعام کو یہین نہ لے جانے دونگا عیار نے کہا بابا تم یہ کھانا اور کسی کو کھلا دینا اسکے علاوہ مجھے کوئی ایسی چیز دو جو مین اپنے گھر لے جاؤن اور سب کو کھلاؤن خواجہ نے کہا اے شخص اب تو مین تجھی کو یہ کھانا کھلاؤنگا عیار نے جب دیکھا کہ یہ شخص نہین مانتا مجبور ہوکر کھانا کھانا شروع کیا دو تین لقمے کے بعد اسکا سر چکرایا زمین پر گر کے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکین باندھ کر دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے چوب بارگاہ سے باندھا پھر خیال کیا کہ اگر اسکا نام معلوم ہوتا تو اسی کی صورت بنکر لشکر حریف مین جاتے وہان اگر بن پڑتا تو کچھ دو چار کوڑی کا روزگار کرتے یہ سوچ کے خواجہ نے خیال کیا کہ کیا عجب ہے جو یہ مسلمان ہو جائے اپنی جان بچائے اسکو ہوشیار کرون پھر اس سے سب کیفیت دریافت کرون یہ بات خواجہ نے خیال کرکے اسکو ہوشیار کیا اسکا ساحر ہونا خواجہ کو معلوم نہ تھا جیسے ہی عیار کی آنکھ کھلی اسنے اپنے تئین مبتلائے بلا جو پایا اسی وقت سحر کیا ریسمان جل عیار بارگاہ سے نکل گیا خواجہ کو خوف بھی معلوم ہوا اور افسوس بھی کیا مگر تھیم اور قرعے اپنی بارگاہ سے باہر نکلے اُسکو چارون طرف دیکھتے ہوئے لشکر زیوق کی طرف چلے

راہ بھر اسے تلاش کیا کہیں پتہ نہ پایا خیال کیا کہ اب یہ عیار اپنے لشکر میں گیا ہوگا اسی وقت وہاں چلکر عیاری کرنا بہت اچھا ہے اس لشکر کے سب عیار یہاں جائیں گے یہ سوچ کے خواجہ نے پلٹنا اچھا نہ جانا زیوق جادو کے لشکر میں پہونچے دیکھا سب لوگ جاگ رہے ہیں روشنی بے انتہا ہو رہی ہے خواجہ نے ایک گوشے میں آکے اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی ہاتھ میں ایک نامہ لیا زیوق جادو کے در بارگاہ پہ آکے دربانوں سے کہا ہماری اطلاع کرو ہم اشراق جادو داور خداوند آئینہ اندام کا نامہ لائے ہیں زیوق جادو کے پاس جانا چاہتے ہیں دربانوں نے اسی وقت چوبدار کو بلا کر کہا کہ ابھی وقت جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے نامہ بھیجا ہے نامہ بر آنا چاہتا ہے چوبدار نے زیوق جادو سے آکر کہا زیوق جادو نے کہا جلد میرے سامنے لاؤ میں نامہ دیکھوں خداوند نے کسواسطے مجھے نامہ تحریر فرمایا ہے چوبدار باہر آیا ساحر نقلی کو اپنے ہمراہ بارگاہ کے اندر لیگیا زیوق جادو نے جو اس ساحر کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو مجھے بڑا ساحر معلوم ہوتا ہے مگر خداوند نے تجھے اور کوئی کام مرحمت نہ فرمایا تیرا کیا نام ہے ساحر نقلی نے جواب دیا میرا نام نواز جادو ہے مدت سے خداوند کے پاس رہتا ہوں میرے سپرد یہ کام نہیں ہے بلکہ میں خداوند کے سامنے ہمیشہ رقص و سرود کا چرچا کرنے کیواسطے ملازم ہوں زیوق نے کہا اس وقت خداوند نے یہاں کیوں بھیجا ہے نواز نقلی نے کہا ایک نامہ آپ کو دیا ہے اور اسکا جواب بھی مانگا ہے مگر جواب کی جلدی نہیں ہے مجھسے فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکا جواب لے آنا زیوق جادو نے کہا میں نامہ دیکھوں نواز نقلی نے نامہ اسکو دیا زیوق جادو نے نامے کو کھولا دیکھا تو اسمیں آئینہ اندام کی مہر ہے اور لکھا ہے کہ اے زیوق جادو طلسم کشا سے ہرگز یوں مقابلہ نہ کرنا پہلے اسکے تحفہ جات اپنے قبضے میں کر لینا کہ پھر سحر تاثیر کرنے لگے جب اس سے مقابلہ کرنا اور جو کیفیت گذرے وہ مجھکو تحریر کرنا زیوق جادو نے کہا میں پہلے ہی اس کا انتظام کر چکا ہوں عیار گئے ہوئے ہیں یقین کامل ہے تحفہ جات طلسم کشا لیکر آتے ہونگے نواز نقلی نے عیاروں کا جو نام سنا خیال کیا کہ میں نے ایک ہی عیار کو گرفتار کیا تھا اور وہاں بہت سے عیار گئے ہوئے ہیں ایسا نہو کہ بدیع الملک کو کوئی بچہ گزند پہونچائے یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے جس طرح بن پڑے جلد اپنے کام کو انجام دیکر یہاں سے روانہ ہوں یہ سوچ کے نواز نقلی نے زیوق جادو سے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپکی محفل میں شغل مے نوشی نہیں زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو میں حکم خداوند سے مجبور ہوں کیا کروں انھوں نے منع فرمایا ہے کہ جبتک طلسم کشا سے جنگ رہے اسوقت تک کسی صحبت میں شراب خواری کا چرچا نہو اس وجہ سے میں نے موقوف رکھا ورنہ میری محفل میں سوائے اس شغل کے اور دوسری بات نہ تھی نواز نقلی نے کہا میں جبتک شراب نہیں پیتا میرے حواس درست نہیں ہوتے اگر آپ کے یہاں شراب موجود ہو تو منگائیے زیوق جادو نے کہا مجھے یہی خوف ہے کہ خداوند کے خلاف نہو نواز جادو نے کہا آپ کے یہاں روز تو چرچا رہتا ہی نہیں ہے اگر آج مدتوں کے بعد یہ شغل میرے سبب سے ہو بھی جائیگا تو کچھ مضائقہ نہیں ہے میں خود خداوند سے کہدونگا کہ میں نہ پیتا تھا اس سبب سے میں نے محفل میں شراب طلب کی یقین ہے وہ کچھ نہ کہیں گے زیوق جادو نے کہا خداوند نے یہانتک تاکید فرمادی ہے کہ جب کوئی شخص محفل میں مہمان آئے اور وہ تمہیں اپنے ہاتھ سے جام بھر کے پلائے تو ہرگز نہ پینا یہ خیال کرنا کہ یہ کوئی عیار ہے نواز نقلی نے کہا آپ میرے ہاتھ سے شراب نہ پیجیے گا جب زیوق جادو بہت مجبور ہوا تو اسنے ساقی بچوں کو محفل میں بلایا کہا میں نے تو ایک مدت سے شراب ترک کر دی ہے مگر آج میاں نواز جادو

تشریف لائے ہیں یہ فرمائش بھی کرتے ہیں اور میں اُنکے مجرے کا بھی مشتاق ہون لہذا شراب آپکے واسطے لاؤ ساقی نے جبھی اُسی وقت کشتیان کباب کی صراحیان شراب کی بیکر محفل میں آئے نواز کفلی نے کہا اے شہنشاہ زیوق اس شراب کا لطف بے شغل رقص و سرود کے نہین ہی زیوق نے کہا میرے ہمراہ ایسے لوگ بھی بہت ہین مگر مجبور ہون کہ وہ یہان سے بہت دور ہین اور سامان اُنکے درست نہین ہین تمھارے کہنے سے دو ایک کو بلاتا ہون نواز نقلی نے کہا آپ اسقدر کیون زحمت فرمائین مین آج آپ کو وہ کیفیت دکھاؤن جو آپ نے تمام عمر کبھی نہ دیکھی ہو خداوند کے سامنے جو جو شغل ہوتے ہین وہ آج آپ کو دکھاتا ہون زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو ایسی قسمت ہماری کہان تھی جو ہم اُن شغال کو دیکھ سکتے آج تمھاری وجہ سے اُسکیفیت کو بھی دیکھ لینگے نواز جادو نے کمرے ذ نکالی ساقی کی طرف اشارہ کیا کہ جام شراب زیوق جادو کو دے ساقی نے شراب کا جام زیوق جادو کی طرف بڑھایا زیوق جادو نے کہا پہلے نواز جادو کو پلاؤ یہ ہمارا مہمان ہی اسکی خاطر ہمپر واجب ہی نواز جادو نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پیونگا ابھی مجھے کچھ اپنا کمال دکھانا ہی گرنشہ ہو جائیگا تو مین کچھ کام نکرسکونگا آپ نوش فرمائین آپ کو جبتک کہ نہ سرور نہو گا اُس وقت تک میرے کمال کی قدر نہو گی زیوق جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مجھے کیا انکار ہی یہ کہکے اسنے ساقی سے لیکر جام شراب پی لیا نواز جادو نے زمین یہ غزل بجانا شروع کی غزل

دیوانے رنگ لوٹتے ہین جیسے مال مین
دیکھے ہین ایک ہی سے تغیر رنگ مین

آنکھ اپنے رنگ مین ہی تو دل اپنے حال مین
مستی مین جلبلون نے نہ تھین سکے واسطے

دیکھے ہین شیشے ٹوٹے مستانہ چال مین
ہر اک قدم پہ آتی ہی آواز اب گرا

ڈھونڈا کیا اُنھین مرے وہم و خیال مین
رفتار یار نے اُسے مردہ سا کر دیا

رنگ شراب ہی عرق انفعال مین
اُس بت کی بندگی مین تکبیرین سے بڑھ کے

دل کو الگ کیا ہی بڑی دیکھ بھال مین
کیون سب بے دہن خدا نے بنایا جواب دو

ذرے سے کچھ گھٹے ہین گرد ملال مین
اُس سرو قد کو دیکھ کے گلشن مین مٹ گئے

چھپتی پھری گی یار کے گیسو و خال مین
ایسی کوئی ادا تھی کہ خود دل پکڑ لیا

آنکھین تری چھپاتی ہین ڈورے جال مین
ٹھکرا گیا تھا کوئی اسے راہ مین کبھی

ساقی تیرے خوش ہی کبھی میرے حال مین
معشوق کے مزاج مین عاشق کے حال مین

ہم خواب مین گئے تھے فقط دیکھنے تمھین
ممکن نہین جو حق ہوئی سا نہین نہال مین

جس پردے مین ہی یار دل آگاہ ہوگیا
بجلی کا اضطراب ہی عاشق کی چال مین

قاصد یہ علم ہی خط جو وہ پڑھتا تھا بار بار
سرعت کمان سے آئی قیامت کی چال مین

کچھ ذر نہین ہی شوق سے کو سو مین گن
تکرار بے ہو گئی سب سے پہلے سوال مین

تقدیر ل رہی ہی تری رہگذر مین ہاتھ
بت کر دیا ہی مجھے تمھین اک سوال مین

دیوانہ ہون گئے بہار شباب کا
بڑھ جانے کی اُمنگ تھی جس جس نہال مین

شرمندگی جو رہین قتل کر گئی
وہ بھی شریک ہوگئے عاشق کے حال مین

ای شیخ پی کے ساغر مئی کھا کباب مرغ
جبتک ہی وہ مزہ سراپا کمال مین

عالم بہار ہی یہ آغاز سال مین
یہ ایک دل شریک ہی دونو کے حال مین

حیران سے ہین دونون کسی کے خیال مین
کیا کچھ گذر گئی نہ تمھارے خیال مین

گردش سے چشم مست کی دل کو خدا بچائے
اندھون کی آنکھین کھل گئین شوق وصال مین

کیا بدگمان ہی دل جو وہ پہلو سے اُٹھ گئے
شوق عدو بھی لکھ گئے تھے اپنے حال مین

کیفیتین دکھاتی ہی شرم گناہ بھی
کوئی گھڑی بُری نہین روز وصال مین

سینے سے تیرے تیرون کے پیکان نکال کر
ٹھوکر لگا دے تو بھی سر پُر ملال مین

سینے ہی مین بنا دل پر داغ کا نگا
اب مجھکو ہوش آئے تو دو چار سال مین

آتا ہی روز وصل شب غم کی تیرگی
بہکی نگہ نے کام کیا انفعال مین

دل مبتلا ہے زلف ہی مرغ نگاہ کو
پھر بحث کا مزہ ہی حرام و حلال مین

ہر وقت اسی خیال مین رکھین خوش جمال

کچھ تو اُنھون نے دیکھ لیا ہی جلال مین نواب خوش الحانی سے نواز جادو نے اس غزل کو نے مین بجایا کہ
جسقدر لوگ محفل مین موجود تھے سب ہمہ تن محو ہوگئے مگر نے مین سے ایک دھوان نکل رہا تھا وہ سب کے دماغ
مین گیا بہت سے چھینک لیکر بیہوش ہوئے مگر کسی کو محویت نے ہوشیار نکیا تھوڑی دیر کے بعد زیوق جادو
کو بھی چھینک آئی یہ بھی بیہوش ہوا اسکا بیہوش ہونا کہ نواز نقلی نے نعرہ کیا سنم خواجہ عمرو ثانی
نعرہ کرکے پہلے زیوق جادو کی زبان مین سوزن دیکر نذر زنبیل کیا پھر سبکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر
مین جسقدر ساحر بارگاہ مین تھے سب کو قتل کیا تاریکی بھی چھائی سنگ باری و برفباری بھی ہوئی آوازین بھی
مہیب آئین مگر خواجہ نے کچھ خیال نکیا سب مال و اسباب لوٹ لیا وہان سے گلیم اوڑھ کے نکلے اسکی
بارگاہ مین آگ لگادی آگ جو بارگاہ مین لگی شعلے بلند ہوئے اسکے لشکر والون نے یہ کیفیت دیکھی لشکر
مین بہت لوگ تھے سب بارگاہ کی طرف دوڑے خواجہ نے انکو جو اس طرف متوجہ پایا انکی بارگاہون
مین بھی آگ لگادی تمام لشکر کے خیمے جلے دیوان خریدا اپنے اپنے مقامون سے نکلکر بھاگے ساحرون
نے سحر کرنا شروع کیا آگ کو بہت بجھانا چاہا مگر ممکن نہوا سب خیمے جل گئے خواجہ نے بہت سے ساحرون
کو قتل کیا مال و اسباب بہت کچھ ہاتھ آیا وہان سے روانہ ہوئے دو چار قدم راستہ چلے کیا تھا کہ دیکھا
بہت سے سیاہ پوش ایک جگہ پر کھڑے ہوئے کہہ رہے ہین کہ لشکر کی تو یہ کیفیت ہو نہین معلوم شہنشاہ
اس وقت کہان ہین یہ آگ بجھے اور سب لوگ سہولت سے اپنے اپنے ٹھکانے پر جائین تو طلسم کشا
کو چلکر شہنشاہ کے حضور مین پیش کرین خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی سمجھے کہ یہ لوگ عیار ہین اور بدیع الملک
کو بارگاہ سے اٹھا کر لائے ہین اس امر کے منتظر ہین کہ یہ آگ بجھے اور زیوق جادو دکھائی دے تو اسکو
جا کر دین انسے اسکا عوض لینا ضرور ہی یہ سوچ کے خواجہ نے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت زیوق
کی بنائی اسباب سحر ہاتھ مین لیا گھبرائے ہوئے اس طرف آئے جہان وہ لوگ کھڑے ہوئے باتین کر رہے
تھے اُن عیارون نے جو زیوق جادو کو دیکھا کہا اے شہنشاہ ہم لوگ حسب الحکم طلسم کشا کو اسیر کرکے لائے
ہین آپکو تلاش کر رہے تھے اس آفت کو دور کیجیے تو ہم حاضر کرین زیوق نقلی نے کہا اے عیاران
طرار ہمین تمھاری ذات سے یہی امید تھی لاؤ جلد طلسم کشا کو مجھے دیدو مین ابھی اسکو خدمت خداوند مین
روانہ کرون ساحرون نے پشتارہ بدیع الملک کا زیوق نقلی کو دیا زیوق نقلی نے تالی بجاکے غائب
کیا سب عیار دیکھکر حیران ہوگئے کہ یہ کیا ہوا تھا جو تالی مارتے ہی پشتارہ غائب ہوگیا زیوق جادو
نے کہا تم لوگ اسکا تعجب نکرو اسی طرح دن بھر خداوند آئینہ اندام کو تحفہ جات و خطوط روانہ کرتا رہتا
ہون اگر تم خدمت خداوند مین جانا چاہو تو ممکن ہی ان لوگون نے کہا جب ہماری طلبی ہوگی ہم بھی جائینگے
ایسا نہو بے طلب جانے پر خداوند ناآزردہ ہون زیوق جادو نے کہا اب تم اس آگ کا جاکر انتظام کرو مین بھی
اسکی کوشش کرتا ہون ایک دم بھر مین کچھ دینگی گر وقت تک حکم خداوند نہین ہوگا اس وقت تک روشن رہیگی
مین کوشش کر رہا ہون اور یہ آگ نہین بجھتی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی اسکے واسطے خداوند نے
حکم نہین فرمایا اور یہ تو ضرور ہی کہ اس لشکر مین کسی سے ایسی خطاے شدید سرزد ہوئی ہی کہ جسکی سزا
دی گئی ہی عیار اس طرف متوجہ ہوئے زیوق نقلی لشکر اسلام کی طرف آیا لشکر مین پہونچکے بہت
اچھی طرح سے اپنی صورت اصلی ظاہر کی پہلے قنداب جادو کی بارگاہ مین جاکر قنداب جادو کو بیدار کیا

قنداب کی جو آنکھ کھلی دیکھا خواجہ عمرو تازیانہ سرہانے کھڑے ہین قنداب جلدی سے اٹھ بیٹھا عرض کی خواجہ عمرو کیا ارشاد ہو خواجہ نے کہا بڑا غضب ہو گیا تھا عیاران زیوق جادو بدیع الملک کو لے بھاگے تھے اگر مین اس وقت اُسکے لشکر مین موجود ہوتا تو ہرگز کسی کو اس امر کی اطلاع نہین ہوتی قنداب نے عرض کی یا خواجہ مین بڑی رات تک گرد بارگاہ پھرتا رہا اول تو جب شہریار برائے خواب تشریف لے گئے جب ہی رات زیادہ گئی تھی بعد شہریار کے تشریف لے جانے کے مین دیر تک گرد بارگاہ ٹہلا کیا جب شہبازون نے مجھسے کہا کہ آپ کی ضرورت نہین ہم لوگ کافی ہین مین مجبور ہو کے واپس آیا تعجب ہو کہ عیار کس وقت آئے اور کیونکر شہریار کو بارگاہ سے لے گئے خواجہ نے کہا اب بدیع الملک کی بارگاہ مین چلو کل اور حالات بھی تحقیق معلوم ہون قنداب جادو اپنی بارگاہ سے اٹھ کے خواجہ کے ہمراہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آیا اور ساحران نامی کو بھی خبر ہوئی وہ سب بھی شہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے خواجہ نے جیسے ہی بارگاہ کے اندر قدم رکھا اندھیرا پایا مگر قنداب جادو کے ہمراہ روشنی تھی خواجہ نے بارگاہ مین آ کے چارون طرف دیکھنا شروع کیا ایک کونے پر فرش کو دریدہ پایا دیکھا ایک نقب نہایت چلی کندی ہوئی ہے خواجہ تو اُس نقب مین کو دے آگے جانے کی راہ نہ پائی قنداب سے سب کیفیت بیان کی کہا اے قنداب جو شخص یہان عیاری کرنے آئے تھے وہ نرے عیار ہی نہ تھے بلکہ سحر بھی جانتے تھے کیونکہ یہ کام عیار کا نہین ہو کہ نقب اس طرح لگا لے اور بے لاگ بارگاہ کے اندر آئے قنداب نے عرض کی جو کچھ ہوا بہت اچھا ہوا آپ کا ایسے وقت پر پہونچ جانا بہت ہی خوب ہوا ورنہ نہین معلوم شہریار کو کہان لے جاتے خواجہ نے کہا کہین بھی اُٹھنے نہ سکیگا آخر مجبور ہو کے گرفتار ہوتے کیونکہ وہان سوا اُنھین لوگون کے اور کوئی باقی نہین ہو یقین ہو اب وہ بھی فرار کر گئے ہونگے قنداب نے عرض کی ہان کچھ روشنی تو اس طرف معلوم ہوتی تھی بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ لشکر زیوق مین آگ لگی سب بارگاہین اور تمام خیمے جل گئے خواجہ نے کہا سچ ہو اب ایک خیمہ بھی اُسکے تمام لشکر مین باقی نہین ہو اور بہت سے ساحر تو جلکر خاک ہوئے باقی جو بچے وہ بدولت جان بھاگ گئے زیوق جادو کو مین لایا ہون میرے پاس موجود ہو دیکھو اُس سے دریافت کرتا ہون اگر مذہب آتش پرستی ترک کرے گا تو پھر اطاعت بدیع الملک اختیار کر کے آپ لوگون کے ہمراہ براحت تمام اپنی زندگی بسر کریگا اور اگر اسلام قبول کرنے مین انکار کیا تو حق اور ساحرون کے قتل کیا جائیگا قنداب جادو نے عرض کی آپ پہلے شہریار کو نکالیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک نوجوان کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی گھبرا کے اٹھ بیٹھا اپنے قریب قنداب جادو اور خواجہ عمرو اور چند ساحرون کو پاکر خواجہ سے پوچھا خواجہ خیر تو ہی کیا سبب ہو مجھے اس وقت کیون جگایا خواجہ نے سب قصہ بیان کیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو کمال تعجب ہوا پھر خواجہ نے زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ کون ہو خواجہ نے کہا زیوق جادو اسی کا نام ہو اگر مین اسکے لشکر مین نہ جاتا تو عیار تمھین لے جاتے اور تمھارا پتہ نہ ملتا یہ کہکر خواجہ نے زیوق جادو کو جو بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ عمرو تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے کہا اے

زیوق جادو اگر اپنی جان عزیز ہو تو مذہب آئینہ پرستی ترک کر اور دین اسلام قبول کر زیوق
نے اشارہ کیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا خواجہ عمرو نے تازیانے اسکے لگائے مگر اسنے برابر
انکار کیا اور بوجہ سیہ قلبی دین اسلام قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا اے زیوق جادو بہت
پچھتائے گا اپنی جان سے جائیگا زیوق نے پھر اشارہ کیا کہ مجھے منظور ہے کہ مین اپنی جان دون مگر دین
اسلام قبول نکرون خواجہ نے پھر اُسکو تازیانے لگانا شروع کیے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
خواجہ اس زحمت کی کیا ضرورت ہے جلاد کو بلاؤ اس کے سپرد کرو وہ اسے قتل اسکے واسطے کافی ہے
خواجہ عمرو نے کہا اس وقت جلاد کا آنا بے محل ہے صبح کو اسکی گردن زدنی ہوگی یہ کہکے خواجہ نے
اُسے جوب مار کے بیہوش کیا اور مندرز نبیل کر لیا رات تو تھوڑی باقی تھی صبح بھی جلد ہوگئی بدیع الملک
سجادے پر تشریف لائے وظیفہ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب کیے خادمون نے سلاح کی کشتیان لاکر حاضر
کین بدیع الملک ہتھیار لگا کر خیمے کے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر تیار تھا اور دولت پر مرکب بادرفتار
بھی حاضر تھا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے خواجہ نے آکر کہا کہان کا ارادہ ہے شہزادہ بدیع الملک
نے کہا میدان جنگ کی طرف جاتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ اب میدان جنگ مین کون ہے جو مقابلہ
کرے لشکر زیوق مین کوئی باقی نہ رہا جو لوگ بچ گئے فرار ہوگئے بدیع الملک نے کہا مجھے میدان
تک جانا ضرور ہے تم یہان زیوق سے پوچھو اگر وہ اسلام قبول کرنے مین انکار کرے تو اسکو قتل کرو
خواجہ نے کہا جب لشکر میدان جنگ سے واپس آئے گا اسوقت دیکھا جائے گا یہ کہکے خواجہ عمرو
بھی ہمراہ ہوے بدیع الملک نوجوان میدان جنگ کی طرف آئے دیر تک لشکر حریف کے
منتظر رہے جب اُس طرف سے کوئی نہ آیا مجبور ہو کے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے خواجہ نے آتے ہی
جلاد کو بلایا زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا اس سے پھر پوچھا کہ اے زیوق جادو اب کیا کہتا
ہے اگر دین سامری پرستی ترک کرنے کا ارادہ ہو تو کہدے ورنہ جلاد حاضر ہے ابھی تیری گردن زدنی
ہوگی زیوق جادو نے کچھ جواب نہ دیا خواجہ نے دو چار مرتبہ اس سے تحقیق کیا تو اشارے
سے جتلا کر کہا کہ مین ہرگز مذہب آئینہ پرستی ترک نہین کرونگا مجھے اپنی جان جانے کا مطلق خوف
نہین ہے خواجہ نے جلاد سے کہا اسکو قتل کر جلاد زیوق جادو کو کشان کشان لایا ریگ کے
چبوترے پر بٹھایا خواجہ عمرو خود بھی کھڑے ہوے اشارہ کیا جلاد نے ہاتھ لگایا کہ سر اسکا اڑگیا
اس کے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری دیر تک رہی ایک
آواز آئی کشتی مرا نام تھا زیوق جادو اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی سنگ باری
برف باری بھی موقوف ہوگئی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے دیکھا تو بدیع الملک
مسلح اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین اور لوگ بھی برائے استراحت نہین گئے ہین کسی نے کمر تک نہین کھولی
خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا آج کمرین کھولنے کا سردارون کو حکم نہین ہے بدیع الملک نے
کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے مین نے اورون کو بھی اطلاع دی کہ سامان سفر درست کرین اسی وقت
مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وہ سب اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین بارگاہین بار ہو رہی ہین
کچھ لوگ آگے روانہ بھی ہوگئے ہین خواجہ نے کہا یہ بھی بہت ہی اچھی بات ہے یقین ہے وہ بھی ایک

روز کے بعد ایوان نہ طاق تک بھی پہونچ جائین اور کیا عجب ہو جو آئینہ اندام جادو سے پہلے پہونچین
بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو خواجہ یہ باتین کرکے باہر آئے انتظام روانگی مین مصروف ہوئے تھوڑی دیر مین
سب سامان درست ہو گیا خواجہ بدیع الملک کے پاس گئے کہا اے بدیع الملک جو جو ستیار آگے
روانہ کرنے کی تھین وہ سب روانہ ہوئین اور یہان کا بھی سب انتظام درست ہو اب تمھین بھی چلنے مین عرصہ
نہ کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان تو مسلح بیٹھے تھے ہی خواجہ سے یہ بات سنکر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب
ساحرون کو ہمراہ لیکر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوئے تمام لشکر روانہ ہوا بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق
کے اس طرح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر خدمت شہ ناظرین والا تمکین عرض کیا جائیگا اب حال
ان لوگون کا بیان کیا جاتا ہو کہ جو قید صاحبقران کی مع جملہ سردارون کے لیکر جانب ایوان روانہ
ہوئے تھے چونکہ لشکر بہت تھا بدیع الملک کے ہمراہ بھی اسقدر تھے جنکو ایک زندان خانہ مین قید کرنے کی
بڑی دقت اور بعض کے واسطے سحر سے زندان خانہ بنا یا گیا ورنہ ایسے قوی ہیکل تھے کہ انکے رہنے کے
واسطے زندان خانہ بہت ہی چھوٹا تھا انکے علاوہ صاحبقران کے ہمراہ بھی اسقدر لشکر تھا کہ
بدیع الملک کے برابر تھا ان لوگون کے واسطے بھی ویسے ہی ایسے انتظام ہوئے خاص خاص جو
سرداران امیر تھے وہ صاحبقران کے ہمراہ اس آتشین زندان خانہ مین اسیر کیے گئے تھے جسکے تحت
وفوق مین آتش خانے روشن تھے جب مالک زندان خانہ ان سب کو طلسم نہ طاق سے طرف ایوان کے
لے چلا تو اسکو بھی آئینہ اندام نے یہ خبر دی تھی کہ ہوشیار رہنا طلسم کشا لوح طلسم پا گیا ہو اور طرف
ایوان نہ طاق کے وہ بھی گیا ہو جہانتک ممکن ہو اسکی نظر سے حمزہ ثانی کو بچا کر لے جانا اگر اسنے
کہین قید حمزہ ثانی دیکھی تو وہ آفت برپا کر دے گا بہت ہوشیاری سے لے جانا اس سبب سے ناظم
زندان خانہ نے ان سب سردارون کو صندوق مین بند کر دیا تھا جو لوگ لشکری تھے انھین ہمراہ لیا تھا اور
جسقدر عالی سردار تھے ان سبکو مع صاحبقران کے زندان خانۂ آتشی مین بند کر دیا تھا اس صورت سے آکر دیوار
ایوان نہ طاق کے نیچے اس نے لشکر کو اتارا آپ بارگاہ مین گیا اور جتنے بڑے بڑے استاد
ہوئے ساحر جو اسکے ہمراہ تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے ایک قنات دور تک
استادہ کی گئی صندوق سرداران نامی کے اس قنات مین مستور کیے گئے ناظم نے اپنے ملازمین
کو بلا کر کہا اس طرح سرداران اسلام رہین کہ کوئی انکی صورت نہ دیکھ سکے سب نے کہا اس
وقت یہ کیفیت ہو کہ آپ کے لشکر کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہو نہ کہ سردارون کو دیکھ سکے یہ بات بہت
دشوار ہو اول تو جو سردار نامی و گرامی ہین جنکی وجہ سے لشکر کی شناخت ہو سکتی ہو وہ صندوق مین
بند ہین اور صندوق انکی قنات کے اندر ہین کوئی وہان تک جا نہین سکتا ہو انکے علاوہ جو اور
سردار ہین اور معمولی آدمی ہین انکے واسطے بھی انتظام کر دیا گیا ہو گرد انکے سحر کر کے دھوان پیدا
کر دیا ہو اس دھوین کے سبب سے کوئی انکو نہین دیکھ سکتا اب اگر آپ کو اور زیادہ احتیاط لازم
ہے تو اب آپ خود آکر اس سب سے علاوہ کوئی اور انتظام کرین ناظم زندان خانہ نے جواب دیا
یہی میری بھی مرضی ہو تم لوگون نے بہت اچھا انتظام کیا ہو یہ کہکے اس نے سب کو رخصت کیا جسکے
بعد آپ بھی معائنہ کے واسطے اُن قناتون کی طرف آیا صندوقون کو دیکھا بہت خوش ہوا جہان اور

سب سردار اسیر تھے اور کارپردازان زندان خانہ نے وہان اپنے ہوتے ہوے ان [illegible] تھا وہان بھی
آکے سب کیفیت دیکھی جب یہان سے بھی اسنے فرصت کی تو صحرا کی سیر کرنے مین مشغول ہوا سیر دیکھ رہا تھا
کہ ایک جانب سے گرد اڑی منتظم زندان خانہ اس طرف مخاطب ہوا اپنے دوستون کو ترتیب دیا کہا یہ گرد
آمد آمد لشکر کا نشان ہو یقین ہو خداوند تشریف لاتے ہین کیونکہ گرد [illegible] سوا معلوم ہوتا
ہو اسقدر لشکر یہان کسی [illegible] کے پاس بھی نہین ہو ضرور خداوند تشریف لاتے ہین یہ کہا تھا کہ وہ گرد
شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک لشکر ظفر پیکر مانند سیل موج زن چلا آتا ہو علم زنگاری کے پھریرے کھلے
ہین سیاہ برقین ارقی ہوئی آگے آگے ایک جوان صاحب شان علم زرنگار کے سائے مین گھوڑے کو سرپٹ
ڈالے ہوے چلا آتا ہو منتظم نے اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہو یہ لشکر طلسم کشا کا ہو اور یہ جوان
جو سب کے آگے ہو یہی طلسم کشا ہو کیونکہ جو جو سرداران اسلام زندان مین [illegible] ہین ان سب کی صورتین ملتی
ملتی ہین اس جوان کی صورت بھی انھین لوگون سے مشابہ ہو رفیقون سے جواب کہا ان لوگون نے غور کرکے
کہا اے شہنشاہ آپ بہت صحیح فرماتے ہین یہ شخص ضرور طلسم کشا ہو یقین ہو یہ اسی طرف سے آتا ہو اب اسکے
روکنے کی کیا تدبیر کی جاے منتظم نے کہا ابھی اسکا ارادہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتا ہو اور کس طرف جاتا ہو
یک ناگاہ اسکو روک دینا اچھا نہین ہو ایسا نہو کہ روکنے سے خرابی واقع ہو وہ صاحب لوح ہو یون
اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہو بہت سی ترکیبین صرف کی جائینگی تب اس سے مقابلہ ہوگا منتظم تو یہ باتین کر رہا
تھا کہ ایک ساحر نے آکر اسکو نامہ دیا اس نامے پر آئینہ اندام جادو کی مہر تھی اسنے اس نامے کو کھولا یہ
لکھا تھا کہ اے منتظم زندان خانہ معلوم کر کہ طلسم کشا اب تیرے قریب آیا ہو تحقیق ہو کہ آج اپنی بارگاہ مین آرام کرے
مین اس وقت بیٹھا ہوا تمام طلسم کی سیر کر رہا ہون تیری طرف جو نگاہ پڑی دیکھا اب انتظام بہت ٹھیک ہو کہ خبردار
طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا اگر وہ فساد پر آمادہ ہو جاے تو ہمارے آنے تک اس سے مہلت مانگ لینا جب
ہم اسطرف آئینگے اسکا انتظام اور طرح سے کرینگے اگر تم مقابلہ کروگے تو فتح نپاؤگے ذلت اٹھاؤگے مین
جب وہان آؤنگا اس لوح کی تاثیر تبدیل کردونگا اس وقت تجھے اختیار ہو چاہے طلسم کشا سے مقابلہ کرنا چاہے
بھی اسیر کرکے اپنے ہمراہ لینا مگر ابھی وقت نہین ہو تجھے لازم ہو کہ ایک عرضی بخدمت ایوان جادو اس مضمون
کی روانہ کردے کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین یہان طلسم کشا ہمین ستاتا ہو آپ کچھ مدد فرمائین تو
ہم ظلم طلسم کشا سے امان پائین منتظم زندان خانہ اس نامے کو دیکھکر خوش ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا خداوند کی
عجب قدرت ہو ابھی یہ نامہ تحریر کیا اور اسی وقت مل گیا انھون نے تاکید فرمائی ہو کہ طلسم کشا سے مقابلہ
نہ کرنا وہ صاحب لوح ہو دو ایک روز صبر کرو جب مین وہان آؤنگا تو لوح کی تاثیر بدل دونگا لوح بیکار ہو جائیگی
اسوقت مین اختیار ہو چاہے مقابلہ کرنا چاہے یون اسیر کرکے اپنے ہمراہ لینا اور ایک عرضی ایوان جادو کے بھیجنے
کے واسطے بھی تحریر فرمائی ہو مین عرضی اسی وقت جاکر خود روانہ کرتا ہون یہ کہکر اسنے نامہ دار آئینہ اندام
کو رخصت کیا اور ایک عرضی ایوان جادو کو اس مضمون کی لکھی کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین
اور ابھی خداوند آئینہ اندام تشریف نہین لاے ہین طلسم کشا نے ہمین یہان بھی پریشان کیا ہو اگر آپ اس
وقت مین مدد فرمائین تو کیا عجب ہو کہ ہم طلسم کشا کے ہاتھ سے رہائی پائین یہ عرضی لکھکر منتظم زندان نے خود طرف
دیوار کے جانے کا ارادہ کیا لوگون نے کہا آپ وہان جاکر عرضی کیونکر بھیجیےگا اسنے جواب دیا کہ نہ کسی نہ کسی طرح سے

غرضکہ وہانتک پہونچ جاویگا یہ کہکے اپنے اسباب سحر ساتھ لیا طرف دیوار کے چلا کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو لشکر گران لیکر روانہ ہوا تھوڑے عرصے کے بعد ایوان نہ طاق کی دیوار کے قریب پہونچا خواجہ نے ملاحظہ فرمائی معلوم ہوا کہ یہ ایوان نہ طاق کی بیل دیوار ہی ابھی چندے یہان ٹھہرنا چاہیے جب لیجانے کی ہدایت دے اس وقت یہان سے سفر کرنا اچھا ہی بدیع الملک نے خواجہ سے سب کیفیت بیان کی قنداب نے بھی مثل خواجہ نے اسی وقت قیام کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا قنداب جادو نے لشکر کو روکا تھوڑی دیر مین سب بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک گھوڑے سے اترے اور سب سرداران نامی بھی پیادہ ہوئے شاہزادہ مع خواجہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے مگر خواجہ اور بدیع الملک جو بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ دیوار نہ طاق تک تو آئے مگر ابھی تک لشکر صاحبقران کا نہ معلوم ہوا اگر لشکر راہ مین ہوتا تو یقین تھا کہ ضرور ملاقات ہوتی اور اگر یہان آجاتا تو اسکے لشکر کا نشان تو یہان باقی ہوتا خواجہ نے کہا ابھی ایسے خیالات کرنے کی ضرورت نہین ہی جبتک اچھی طرح اس امر کو دیکھ نہ لین ابھی تو ہم لوگ یہان آئے ہین ذرا دم لے لین پھر ٹھہکر اس کیفیت کو بھی دریافت کرینگے اگر وہ لوگ آگئے ہین تو یقینا کہین ہونگے اور اگر ابھی نہین آئے ہین تو یقین ہی دو ایک روز مین آجاوینگے شاید پہلے وہ لوگ سب آئینہ اندام جادو کے پاس گئے ہون اور اسکے ہمراہ یہان آئین بدیع الملک نے کہا یہ بات تو خیال مین آتی ہی کہ وہ سب قیدیون کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام کے پاس گئے ہون اور وہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر پھر اس طرف آئین تھوڑی دیر تک خواجہ بدیع الملک سے باتین کرتے رہے جب بارگاہ مین اور سردار آگئے تو خواجہ اٹھے بدیع الملک قنداب کی طرف مخاطب ہوئے خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اپنی صورت تبدیل کی ایک طرف روانہ ہوئے اس طرف صحرا تھا چند کاہ فروش گھاس کے گٹھے لیے جاتے تھے خواجہ نے انکو ٹھہرایا کہا یہان کوئی شہر قریب نہین ہی تو اس گھاس کو بیچا کر کیا کروگے کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ہم اس غرض سے یہ گھاس نہین لیے جاتے ہین کہ اسکو لیجاکر فروخت کرین بلکہ ہم ملازم ہین اور ہمارا لشکر یہان مقیم ہی اس وجہ سے ہم گھاس لیے جاتے ہین خواجہ نے کہا تمھارے لشکر کے سردار کا کیا نام ہی کہان سے آیا ہی کس طرف جانے کا ارادہ ہی کاہ فروشون نے بیان کیا کہ ہمارے لشکر کے سردار کو سب منتظم صاحب کہتے ہین ایک زندان خانہ آتشین کا انتظام خداوند کی طرف سے انکے سپرد ہی اسی وجہ سے انھین لوگ منتظم کہتے ہین نام ہم لوگون کو نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا منتظم صاحب کہان جاتے ہین کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ایوان نہ طاق کے اندر جائینگے خداوند کا زمان پہونچا ہو کہ ایوان کے اندر جاکر سکونت اختیار کرین اسی سبب یہان آئے ہین اب خداوند کے منتظر ہین جسوقت خداوند تشریف لائینگے یہان سے روانہ ہو جائینگے خواجہ نے کہا تمھارے سردار کے ہمراہ کچھ اسیر بھی ہین کاہ فروشون نے کہا اے شخص ہم اس بات کو اپنی زبان سے نہین نکال سکتے ہین اور تو اسکی بابت مجھسے مت تحقیق کر خواجہ نے کہا تم لوگ مجھے نہین جانتے اس وجہ سے بیان کرنے مین عذر کرتے ہو اگر مین تمھارے سردار سے کیفیت دریافت

کرنا چاہتا ہون تو وہ بتانے مین عذر نہ کرے مین خاص ایوان نہ طاق کا رہنے والا ہون اس طرف ایک ضرورت خاص سے آیا تھا اگر مجھسے بیان کروگے مین جاکر اپنے مالکون سے تمھاری کیفیت بیان کرونگا یقین ہو وہ تمھارے واسطے اور کچھ انتظام بھی کرین جبتک خداوند آئینہ اندام یہان نہ آئین اسوقت تک تمھاری محافظت کے واسطے اور ساحر اپنے یہان سے بھیجدین وہان کے ساحر اگر یہان آکر تمھاری محافظت کرین گے انکے سبب سے کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا کاہ فروشون نے کہا جو آپ سے یہ سب کیفیت تو بیان کیے دیتے ہین مگر آپ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیے گا ورنہ ہمارے واسطے خرابی ہوگی خواجہ نے کہا بھائی تم لوگ عقل سے بالکل خالی ہو بھلا مین کسی سے اس کا ذکر کرونگا تو مجھے کیا حاصل ہوگا کاہ فروشون نے سب کیفیت بیان کردی یہ بھی کہدیا کہ جو جو سردار لشکر اسلام کے نامی نامی ہین انکو صندوقون مین بند کردیا ہے اور جو عوام ہین انکو جا بجا قید کیا ہے وہان پر ایک ساحر نے اپنے سحر سے دھوان بنایا ہے سوا دھوین کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی اسی حجاب دودی مین لشکر بھی نظر مردم سے نہان ہے اور کوئی سردار بھی نہین دکھائی دیتا خواجہ نے یہ کیفیت بہت اچھی طرح سے سُنی کہا مین چاہتا ہون تمھارے سردار سے ملاقات کرون کاہ فروشون نے کہا وہ آج کل یہان نہین ہین ایوان جادو کو ایک عرضی دینے زیر دیوار گئے ہین یقین ہے دو ایک روز کے بعد واپس آئین خواجہ نے کہا کیا وہ وہان تنہا گئے ہین کاہ فروشون نے کہا دوسرا شخص انکے ہمراہ نہین ہے خواجہ نے کہا جب وہ یہان آئینگے اس وقت مین انسے ملاقات کرونگا یہ کہکے ایک جانب روانہ ہوے کاہ فروش اپنے لشکر کی طرف چلے خواجہ نے سب کیفیت معلوم کی کاہ فروشون سے تحقیق کرلی تھی دیوار ایوان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت منتظم زندان خانے کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو اپنے لشکر سے عرضی دینے کے واسطے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین دیوار کے قریب جاکر پہونچا چاہا سحر کرکے دیوار کے اُس پار جاؤن عرضی دیکر واپس آؤن اس واسطے اس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا عرضی نیائی سخت گھبرایا پھر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا عرضی تلاش کرکے لے گیا جب قریب دیوار پہونچا اور قصد کیا کہ سحر کرکے بلند ہون کہ ایک آواز مہیب اسکے کان مین آئی کہ خبردار اس دیوار سے پار جانے کا ارادہ نکرنا جو کچھ کہنا ہے ہم سے بیان کر آواز ایسی مہیب تھی کہ منتظم ڈر گیا اور گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگا جب اسکو کسی کی صورت نظر نہ آئی تو اسنے کہا مین کن صاحب کی خدمت مین عرضی حاضر کرون مجھے منع فرماکر آپ پوشیدہ ہوگئے جب اسنے استفسار کیا پھر ایک آواز آئی جبتک ہم حکم نکرین اُس وقت تک آنکھین نکھولنا ورنہ ہمارے جمال باکمال کو دیکھکر ڈر جائیگا تاب دید نہ لائیگا اور خبردار سانس اوپر نہ کھینچنا اگر سانس باہر نکلی تو ہماری قدرت جاذبہ تیری سب سانس کھینچ لیگی ابھی مرکے گر پڑیگا منتظم نے اوپر سانس کھینچنا شروع کی دو چار دم کھینچے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا نعرہ ہوا کہ منم عمرو دکانی عیار صاحبقران یہ نعرہ کرکے خواجہ نے اسکی زبان مین بڑھکے سوزن دیا اسکا لباس اُتار کے آپ پہنا اسکی صورت بنکر اس کو داخل زنبیل کیا آپ لشکر کی طرف روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین اسکے لشکر مین آکے پہونچے ملازمین نے جو منتظم کو آتے ہوے دیکھا سب نے جھک کے قاعدے سے

سلام کیا مستظم جادو نے سب کو جواب سلام دیا جو لوگ زیادہ گستاخ تھے اُنھون نے قریب آکر پوچھا
کہ آپ اسقدر جلد کیون واپس آئے کیا عرضی دینے کا موقع نہین پایا مستظم نقلی نے کہا مین نے جاکر دیوار
کے پاس ایک آواز دی کہ مین تمہاری آئینہ اندام کا ایک نامہ لایا ہون وہان سے ایک ساحر آیا
مجھسے نامہ لیگیا وہان سے جواب بھی لایا کہ مین فوج روانہ کرونگا تم اسیران اسلام کو میرے پاس لے آؤ لہذا
جسقدر اسیر ہین اُن سب کو میرے سامنے لاؤ ملازمین مستظم گئے سب سرداران اسلام کو صندوقون مین سے
نکال کے لائے مستظم نقلی نے کہا ان سبکی قید کا تو سحر اُتارو لوگون نے اسی وقت سبکی قید کا تو سحر اُتارا مستظم
نقلی نے نعرہ اپنے نام کا لیا سرداران اسلام نے جو رہائی پائی چاہا فوج مخالف پر حملہ کرین مستظم نقلی نے کہا مین نے
آپ لوگون کو رہائی دلائی ہے آئین شجاعت کے خلاف ہے ابھی آپکو ایوان جادو کے حضور مین چلنا چاہیے
وہان جو کچھ آپ کی بابت وہ فرمائینگے وہ کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا ایوان جادو کو جو کچھ کہنا ہو
ہمسے یہین آکے کہے ہم وہان ہرگز نہ جائینگے یہ کہکے صاحبقران آگے بڑھے فوج جو کچھ مستظم کے ہمراہ تھی
صاحبقران کیطرف بڑھی امیر نے شیرانہ حملہ کیا اُس وقت تلوار بھی پاس نہ تھی صاحبقران نے جو حملہ کیا اور سب
سوار بھی آمادہ ہوگئے فوج مستظم کے لوگ تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے مستظم نقلی اُسی ہنگامے مین غائب ہوگیا
ایک گوشے مین آکے اپنی صورت اصلی ظاہر کی وہان سے بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ
ہوا بیان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے تھے ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ کل سے نہین معلوم ہوئے کہ کہان
چلے گئے بدیع الملک سب سے فرما رہے تھے کہ خواجہ کو صاحبقران زمان کے رہا کرنے کی بڑی
فکر ہے اسی واسطے کہین گئے ہین مگر ایک روز گذر گیا اور ابھی تک اپنے لشکر مین واپس نہ آئے اس سبب سے
البتہ کسی قدر خیال ہوتا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواجہ آگئے بدیع الملک سے کہا مین امیر کو رہا کر آیا
ہون مگر صاحبقران مع لشکر اس وقت نرغے مین گھرے ہوئے ہین جلد لشکر لیکر چلو کفار امیر پر حملہ آور
ہین یہ سنکر بدیع الملک اُسی وقت سب لشکر تیار ہوا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس طرف
روانہ ہوے بیان امیر نے بہت سے کفار کو واصل جہنم کیا خود بھی زخمی ہوے تھے دعا کے واسطے مسلمانون
نے ہاتھ اُٹھا دیے تھے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز وقت مدد ہے اگر
تجھے اس وقت ہمارے تئین دست کفار سے قتل کرانا ہو تو کیا چارہ ہے اور اگر ہمین مظفر و منصور
کرانے کا ارادہ ہے تو ہماری مدد کر اس بلا کو رد کر ابھی سبکی دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی شہرلنگ
کے نعرے کی آواز آئی ❖ درین دنیا دلیری و شجاعت بہت کام من ❖ اگر ناشناس شیہ ای بدیع الملک نام من
صاحبقران نے جو نعرہ بدیع الملک کی صدا سنی شکر خدا بجالائے بدیع الملک فوجدار مانند شیر فوج
شریر پر آپڑے صاحبقران پر سینہ سپر ہوکر فوج مخالف سے مقابلہ کیا تھوڑی ہی دیر مین لشکر کفار نے فرار بر
قرار کیا بدیع الملک کی فتح ہوئی اُن فراریون کا تعاقب بھی نہ کیا بصد فتح و فیروزی نوبت نقارے بجاتے
اپنے لشکر کی طرف چلے بدیع الملک نے صاحبقران کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا امیر کو نہایت خوشی
ہوئی جب بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے سامان جشن کیا بہت کچھ مال و زر نقد تقسیم کیا امیر نے سب کیفیت
اپنے بیان کی بیان کی بدیع الملک نے اپنا حال کہا قنداب جادو وغیرہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی
سے مشرف ہوے امیر نے سب کو بعد عزت و حرمت محفل مین بٹھایا لشکر مین بڑی خوشی ہوئی امیر نے

بدیع الملک سے فرمایا اے راحت بخش قلب و جگر واے فرزند شجاعت کا تیر خانہ ہی واقعی صاحبقرانی
کے لائق سوا تمہارے دوسرا نہیں یہ بات گو بعض لوگوں کے خلاف ہوئی مگر صاحبقران کے سبب سے
کوئی کچھ نہ کر سکا شب بھر محفل عیش و عشرت رہی امیر نے صبح کو بدیع الملک سے دریافت فرمایا کہ اس
جگہ کا کیا نام ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ سرحد ایوان نہ طاق ہے آگے اسکے ایوان نہ طاق ہے
وہ جگہ ہے جو طلسم سے بھی سخت صعب ہے آئینہ اندام جادو جب مجبور ہو تو یہاں پناہ لینے کے ارادے سے
[illegible] سب طلسم کو اپنے ساتھ مارے کا کچھ لوگوں کو … میں نے جب سے اس طلسم کی … عمل
… کوئی … اس طلسم میں فتح کرنا نہیں پڑا … سے پہلے ہی … آئینہ اندام
جادو سے مقابلہ کروں … یہاں آنے سے آپ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا اب یقین ہے آئینہ اندام
جادو … لشکر بھی اس طرف آئیں امیر نے فرمایا اے بدیع الملک زمرد شانی اور تورج کہاں
ہیں شہزادہ بدیع الملک نے عرض کی میں بہت دنوں سے ان لوگوں کے حالات سے واقف نہیں ہوں
بہت زمانہ ہوا کہ ایک بار یہ سننے میں آیا تھا کہ تورج و زمرد شانی کے واسطے آئینہ اندام جادو نے ایک
طلسم بنایا ہے اس طلسم میں دونوں حکومت کرتے ہیں پھر سنا کہ زمرد شانی شہر … میں ہے اور تورج
کے واسطے طلسم بنایا گیا ہے وہ وہاں پر بادشاہی کرتا ہے نہیں معلوم کیا حالت ہے اور وہ لوگ کہاں ہیں
صاحبقران بدیع الملک سے شب بھر یہی باتیں کرتے رہے صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز صاحبقران
… کی … دیکھتا ہوں جو کچھ مدت ہوگی … وقت تک یہاں اسی سبب سے ٹھہرا تھا کہ آپ کی
قدمبوسی کروں امیر نے فرمایا بہتر ہے … دیکھو اگر یہاں … مناسب ہو قیام کرو … بدیع الملک
نے … نوشتہ … طلسم کا ابھی یہاں سے کوچ کرنا … نہیں ہے مگر آئینہ اندام جادو سے
… یہاں قیام کرو … ایوان کے اندر … دستیاب ہوگی وہ کام
ہوگی … آئینہ اندام … ایوان کے اندر … تو آئینہ اندام … یہاں
یہاں سے بھاگ جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا اس سے بہتر ہے کہ … اندر جانے کا ارادہ
نہ کریں شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا ابھی اندر جانے کی کوئی
ضرورت نہیں ہے بیشک آئینہ اندام سے مقابلہ کر کے ایوان کے اندر جائیں گے بدیع الملک خاموش
ہو رہے صاحبقران نے فرمایا یہاں … نہیں معلوم آئینہ اندام کب آئے … اس صحرا
… مگر … جائیں جس وقت … لشکر آئینہ اندام … اس وقت ہمیں اطلاع …
بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا … کو بلا کر حکم دیا کہ … سب …
سامان … درست کرو … بدیع الملک … صاحبقران
نے مع چند سرداران قدیم کے … کہ ذکر …

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہے

بدیع … لشکر کو لیکر چلا دو روز کے بعد ایک صحرا میں پہونچا دیکھا زمرد … اور … لشکر …
… اشراق نے بھی لشکر کو روکا زمرد کو جو اشراق کے آنے کی اطلاع ہوئی …

آیا اشراق کے پاس گیا تورج کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لیا اشراق نے جوان دونون کو دیکھا کہا اے زمرد
تم ابھی تک ایوان کے قریب نہین پہونچے زمرد نے کہا اے شہنشاہ بسبب خوف مین اس صحرا مین مقیم رہا
خیال یہ تھا کہ ایسا نہو راہ مین طلسم کشا مل جائے تو اوس سے مقابلہ کرنا پڑے میرے ساتھ لشکر بھی بہت کم
تھا ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کر سکونگا گو تورج نے مجھے بہت کہا مگر مین نہ جا سکا آپ کے آنے کی
خبر پہونچی تھی اس سبب سے دل قوی تھا اسی صحرا مین رہا اب آپ کے ہمراہ چلونگا بہت جلد پہونچونگا اشراق
خوش ہو رہا اوس شب سب وہین مقیم رہے دوسرے روز علی الصباح اوس صحرا سے کوچ کیا قریب دو
کوس کے راستہ طے کیا ہوگا کہ سامنے سے گرد غبار بلند ہوئی اشراق نے لشکر کو روکا زمرد سے کہا معلوم
ہوتا ہے کہ طلسم کشا آیا ہو یہ اوسی کے لشکر کے آمد کا نشان ہو بہتر یہ ہو کہ یہان ٹھہر جائین خبر منگائین طلسم کشا
کا ارادہ دریافت کرین اگر وہ ہمارے ہی مقابلے کو آتا ہو تو ویسا انتظام کرین ورنہ آگے بڑھین زمرد
سنکر زرد ہو گئی اوسکے چہرے سے رنگ اوڑ گیا تورج نے کہا اے شہنشاہ اگر طلسم کشا برائے مقابلہ
آتا ہو تو بہت اچھی بات ہو ہم اوس سے مقابلہ کرونگا اوسکا لشکر بھی جیتنا ممکن ہو اگر ہمارے یہان کے
لشکری یہ ایک مٹھی خاک کی طلسم کشا کے لشکر پر ڈال دینگے تو لشکر اوسکا معلوم نہوگا اشراق نے کہا
یہ ٹھیک ہو مگر طلسم کشا سے اب کی بار جو مقابلہ ہو تو سحر کے ذریعے سے نہو بلکہ اوس سے بجرأت وشجاعت
لڑین خداوند بلبلہ انجام ضرور فتح دینگے اوسکو اسیر کر لینگے کیا جان ہو جو لڑ کر فتح پائے بازی لے جائے
ہمارے یہان اسقدر لشکر موجود ہو کہ اوسکی گنتی کرنا ممکن نہین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ دامن گرد شگافتہ ہوا
اشراق نے دیکھا کچھ دیوان شتر پر آگے آگے باختہ حواس بھاگے ہوے آتے اوسکے عقب مین بہت سے ساحر
چالاک گرد برد پیچھے پیچھے آتے ہین یہ کیفیت دیکھ کے اشراق نے تورج اور زمرد سے کہا کہ
خیال تو یہ تھا اور نہ یہ لشکر طلسم کشا کا نہین ہو بلکہ کسی سردار طلسم کو طلسم کشا نے قتل کیا ہو اوسکے ساتھ
کے یہ سب لوگ بھاگے ہوے آتے ہین یہ کہکے اپنے ساحرون سے کہا کہ جلد جاؤ انکی خبر لاؤ ساحر اوس
طرف روانہ ہوے جب قریب پہونچے دیوان شتر پر نے تو کچھ جواب انکو نہ دیا جب ساحرون کے پاس
پہونچے اونسے کیفیت دریافت کی تو سب نے کہا کہ ہم لوگون سے تم اور تمہارے شہنشاہ بالکل واقف
نہین ہین خداوند ہمین جانتے ہین اور ہم انہین پہچانتے ہین ہمارے مالک کا نام مستظلم زندان حفاظت تھا خداوند
نے حمزہ ثانی کو قید کرکے ہمارے مالک کے سپرد کیا تھا جب فرمان خداوند پہونچا کہ اب اس طلسم مین رہنا
اچھا نہین ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہو اور زیر دیوار پہونچ کے ہمارا انتظار کرو ہم لوگ حسب الارشاد
خداوند اوس طرف روانہ ہوے اور قید حمزہ ثانی بھی مع جملہ سرداران حمزہ کے اپنے ہمراہ لی خداوند نے
یہ بھی فرمایا تھا کہ جب وہان پہونچنا تو بہت ہوشیاری سے رہنا کیونکہ طلسم کشا لوح طلسم حاصل کر چکا ہو اور
ایوان کی طرف جاتا ہو اگر اوسکی نگاہ حمزہ کے قید پر پڑیگی تو جس طرح اوس سے بن پڑے گا قید
چھین لے جائیگا اوس سے کسی کا بس نہ چلے گا اور مین ابھی اوسکے کسی کام مین دخل نہ دونگا اس سے
لازم ہو تم لوگون کو کہ قید پوشیدہ کرکے لے جاؤ ہم لوگ قید کو پوشیدہ کرکے لے گئے جب ایوان کے
زیر دیوار پہونچے اور خداوند کے منتظر ہوے اوس وقت ایک واقعہ ایسا گذرا کہ جسکو ہم بیان نہین
کر سکتے کہ کس سبب سے سردارون نے مع حمزہ کے رہائی پائی یہ بات تو ضرور ہوئی کہ ہمارے مالک

نے

ایک عرضی ایوان جادو بادشاہ ایوان نطاق کے دینے کو گئے وہان سے آکے انھون نے کہا کہ سب اسیرون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ان لوگون پر سے سحر اُتارو تمنے سب پر سے سحر اتارا قید سب کی الگ کی آزادی جو اُنکو ملی ہوئی سب سردار بر سر جنگ ہوے ہمارے مالک اُسی وقت سے غائب ہوے پھر اُنکا پتہ نہ معلوم ہوا ہم لوگون نے چاہا حمزہ کو پھر اسیر کرین مگر اُسکی مدد کے واسطے طلسم کشا مع لشکر آگیا وہ ہم لوگون سے اُنکو چھڑا لے گیا اگر ہم لوگ اُس وقت مقابلہ کرتے تو ضرور جان جاتی اب سب کہا بھاگے ہین جب سبنے اُن لوگون کے سامنے سے فرار کیا تو کئی کوس پر آکے دم لیا چونکہ مسافت بعید طے کی تھی اس سبب سے آگے بڑھنے کی ہمت نہوئی وہین قیام کیا ہرکارون کو خبر کے واسطے بھیجا سب نے آکر مجھسے یہ بیان کیا کہ وہان جشن کی تیاری ہو رہی ہی لشکر مین ہر ایک خندان و فرحان اپنے اپنے احباب سے مل رہا ہی یہی چرچا ہو کہ اب اس طلسم کو بفضل خدا فتح کر لیا ہی سب لوگ طلسم کشا کی ہمت و جرأت کی تعریف کرتے ہین بہت سے لوگ خداوند آئینہ اندام کی شان مین کلمات ناروا زبان سے نکالتے ہین اس کیفیت کو سنکر سبنے وہان کا ٹھہرنا اچھا نہ جانا خداوند کے پاس فریادی جاتے ہین اشراق اس کیفیت کو سنکر دنگ ہو گیا زمرد اور تورج کا رنگ زرد ہو گیا ساحرون سے کہا طلسم کشا بڑا صاحب جرأت ہی کسیکو خیال مین نہین لاتا ہر ایک ساحر کو ادنی تصور کرتا ہی اس سے بڑھکر فتح پانا محال ہی اب لوح طلسم کی مل جانے سے اسکی جرأت اور زیادہ ہو گئی ہی اشراق نے جواب دیا مین ان باتون کا قائل نہین ہون طلسم کشا کیا چیز ہی اگر خداوند چاہین تو ابھی ایک طفل مکتب طلسم کشا کے زیر کر لینے کو بہت ہی سب اسکے ادب سے خاموش ہو گئے بلکہ تائید راے بھی کی اور دل مین سب نے یہی خیال کیا کہ اب اسکی بھی موت آئی ہی جو ایسی دل مین سمائی ہی اب یہ طلسم کشا کے مقابلے مین جائیگا ذلت و رسوائی سے مارا جائے گا اور اشراق کے بھی دل کی یہی کیفیت ہوئی مگر واسطے سب کا خوف مٹانے کے واسطے یہ تو کہدیا کہ اب مین جاکر طلسم کشا کو زیر کر لونگا مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال گذرا کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہی حقیقت مین وہ ہمت و جرأت کا پتلا ہی اور اب لوح پا جانے سے اُسکے دل کی اور ہی کیفیت ہی علاوہ اسکے اپنے لشکر کو رہا کیا اور جرأت سوا ہوئی اگر خداوند بھی اُس سے مقابلہ کرین گے تو بہت پریشان ہونگے یہ خیال جو اسکے دل مین آئے اس نے بھی ہمت ہاتھ سے دی سب سے کہا اگر تم لوگون کو ایسا ہی طلسم کشا کا خوف ہی تو یہان قیام کرو جب خداوند تشریف لاوین گے اُسوقت خداوند کے ہمراہ چلنا اس وقت کسی قسم کا گزند نہ پہونچے گا اس بات کو زمرد اور تورج نے بھی پسند کیا اور سب لوگ بھی متفق ہوے سب نے کہا ہمین خداوند کے ساتھ جانا بہتر ہی مگر ابھی سے نجائین گے اگر لوح طلسم کی طلسم کشا کے پاس نہوتی تو ہمین جانے مین انکار نہ تھا اب چونکہ اُسکے پاس لوح طلسم موجود ہی اس وقت مین اُس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی اور جب خداوند ہمراہ ہونگے تو وہ لوح کی تاثیر کو غائب کر دینگے طلسم کشا کو اسیر کرتے ہوے اپنے ہمراہ لیتے جائینگے اشراق نے کہا اس بات کی امید نہ رکھو خداوند کو ہم تم سب سے بڑھ کے طلسم کشا کی خاطر منظور ہی جبتک طلسم کشا کے دل مین نور ایمان آئینہ پرستی پیدا نہو گا اس وقت تک خداوند ہر کام اسکی خوشی کے موافق کرینگے ہم لوگون کا قتل ہو جانا انھین منظور ہی اور طلسم کشا کا رنجیدہ ہونا گوارا نہین ہی بلکہ انکا عزم ارادہ یہ ہی کہ ابھی طلسم کشا کو اسیر نکرین اور لوح کی تاثیر سلب نفرمائین خود دیوان کے اندر تشریف لیجا کر ایسی قدرت طلسم کشا کو دین کہ وہ دیوار ایوان منہدم کر کے اندر ایوان کے

آئے دو پہر روز سے الیاس کے بھی فتح رہے تاکہ خوف ایوان جادو دامن گیر ہوا اس وقت خداوند پیتا
اعجاز دکھانے لگے طلسم کشا و امیر زیر [illegible] سب دیکھتے تھے ایوان سے [illegible] دل سے خداوند کی طرف
رجوع ہو گئے اور سب بدل وجان مذہب آئینہ [illegible] قبول کرتے گئے [illegible] دیکھا اس [illegible]
خداوند کے سوا [illegible] کوئی دکھ دیتا ہے جو [illegible] میں آئے وہ کرین گر [illegible]
منظور نہیں اشراق نے کہا میں خود تم لوگوں [illegible] سے شہر [illegible] مجھے کوئی خوف نہ تھا میں جو اگر طلسم کشا
بیرسے مقابلے میں آتا میں اس سے مقابلہ کرتا خداوند میری مدد فرماتے اور طلسم کشا کو میرے ہاتھ سے
شکست دلاتے مگر تم لوگوں نے مجبور کر دیا اب میں مجبور ہوں زمرد شانی نے کہا قدرت خداوند
کی بات دوسری ہے مگر کھا ہر آپ طلسم کشا سے مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ اسکے [illegible] تو ہم سا لشکر ہم
اشراق نے کہا اے زمرد میری ہمت [illegible] نہیں ہے جو میں زیادتی کرتا [illegible] سے [illegible]
میں اس طلسم کا بادشاہ ہوں ابھی جا ہوں تو [illegible] شکر [illegible] میں [illegible] جانتے [illegible]
[illegible] ہوں زمرد شانی خاموش ہو رہا اشراق نے چند ساحروں کو بلا کر کہا تم لوگ جاؤ خداوند کی خبر گاہ
زیارت حاصل ہو تو یہ سب واقعہ بیان کرنا اور یہ بھی کہنا کہ اب مجھے بھی اس امر کا خوف ہے کہ خزانہ [illegible]
اگر طلسم کشا آیا اور اسنے مقابلہ کرنا چاہا تو میں اس سے مقابلہ کرنے میں تو بند نہیں ہوں مگر [illegible] کے
خیال سے خوف آتا ہے ایسا نہ ہو آپ اسکو فتح کرائیں اور میرا خیال نہ فرمائیں ساحروں کو یہ پیام دیکر
روانہ کیا ساحر آئینہ اندام کی تلاش میں روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر بقدرت تعالیٰ گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کی جاتی ہے

[illegible] جو سب کو رخصت کر چکا تو امور ضروری جو سفر کا کام دینا تھے انمیں مشغول ہوا پہلے اُسنے جہان محفوظ تھے
طلسمی تھے وہاں سے نکالنے لگے بعد جو جو ساحر زمین کے تہ میں دم لیے سیکڑوں سال سے بیٹھے تھے
اُن سبکو بیدار کیا اس اثنا میں اسکو چند روز صرف ہوئے پہ پیچھے روز اسنے سب کاموں سے فرصت
پائی ہے جن ساحروں کو اسنے بیدار کیا تھا اُنھوں نے جو آنکھ کھول کے طلسم کو دیکھا بالکل ویران پایا
آئینہ اندام سے دریافت کیا یا خداوند اسکا کیا سبب ہے کہ اب اس طلسم کو ہم اسقدر ویران پاتے ہیں کہ
جیسا یہ سابق میں بھی نہ تھا اس زمانے میں یہاں جانوران صحرائی اس کثرت سے تھے جیسے کسی آباد شہر
میں آدمی ہوتے ہیں جب آپ نے یہاں سکونت اختیار کی وہ سب آپ کے مطیع ہوئے جہاں جہاں آپ نے
انھیں رہنے کی اجازت دی وہ سب وہاں وہاں سکونت پذیر ہوئے یہاں آدمیوں کی بستی ہوئی اب
کیا سبب ہے جو یہ اسقدر ویران ہو گیا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ اے بزرگان دین تمھیں اس بات کی
کیفیت نہیں معلوم ہے اصل میں اس سرزمین پر اب میرا عتاب نازل ہوا ہے اور میں اب یہاں رہنا پسند نہیں کرتا
اور ایوان نہ طاق کا بادشاہ جسکا نام ایوان جادو ہے مجھے خداوندی مانتا تو ہے مگر میرا بالکل اعتبار اسے
نہیں ہے اور وہاں کے باشندے اپنے سحر پر اس درجہ نازاں ہیں کہ کسی کو خیال میں نہیں لاتے اب میرا
ارادہ یہ ہے کہ اُن لوگوں کو راہ راست پہ لاؤں وہاں جا کے اپنا اعجاز دکھاؤں ایک شخص کو اس طلسم کا طلسم کشا
مقرر کیا ہے اسکو لوح بھی دلا دی ہے اور وہ اصل میں غیر ساحر ہے اسکے ہاتھ سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم

گرد دونگا اسوقت ایوان جادو دیکھا ... جادو کو یہ کیفیت معلوم ہوگی اسکو رفتہ رفتہ تکین تے جب مجھ موتے
وزین طلسم کشا کو سیر کردونگا سب کو ... یہ حیثیت معلوم ہوگی پھر میرے خداوند ہونے مین ہرگز شک
نکرینگے اور انکو اپنا مطیع کرکے تمام دنیا پر ... سب آئینہ پرستی ترک کرکے پھر اس دہر کی سکونت
ترک کردونگا اور آسمان پر رہونگا جو شخص جو چشمہ کشا کے لقب سے مشہور ہی میری طرف سے اس دنیا کا
انتظام کرتا رہیگا اور تم سب لوگون کو اسکی اطاعت قبول کرنا پڑیگی ان ساحرون نے کہا آپ جسکو
فرمایئےگا ہم اسکی اطاعت قبول کرینگے آئینہ اندام نے کہا جب تم لوگ اسکی اطاعت قبول کروگے تو
وہ بھی تمہین مثل میرے فائدہ پہونچائیگا سب بہت خوش ہوئے آئینہ اندام اسی روز وہان سے کوچ کرکے
اوس طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کی جاتی ہی کہ جنہین آئینہ اندام جادو کے پاس برائے اطلاع اشراق آئینہ پرست نے بھیجا تھا

یہ لوگ جو روانہ ہوئے کئی روز کے بعد ایک دریا کے قریب پہونچے دیکھا دریا کے چارون طرف سبزہ بلا تکلف سے روئیدہ ہی لب ساحل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہی ساحرون نے کہا یہان دم بھر ٹھہر جانا چاہئے کیونکہ دم سے نہین بچہ آگئے تھے یہ سوچ کے سب ساحر وہین ٹھہرے دریا سے ہاتھ منہ دھونے لگے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے ابر سیاہ اٹھا ساحر سمجھے کہ کسی کی آمد ہی یہ سوچ کے سب سنبھل بیٹھے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آیا ان لوگون نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو جاتا ہی یہ سب بھی تعظیم کرکے بلند ہوئے قریب تخت آئینہ اندام تو نہ پہونچ سکے مگر اور ساحرون سے اپنے آنے کا سبب بیان کیا ساحرون نے آئینہ اندام کو اطلاع دی آئینہ اندام نے اپنا تخت ٹھہرا کر انکو بلایا یہ لوگ جو پہونچے گئے آئینہ اندام نے انکے آنے کا سبب پوچھا ساحرون نے سب کیفیت بیان کی کہ ہم لوگ اس سبب سے آئے ہین کہ طلسم کشا نے بڑا سر اٹھایا ہی قریب دیوار ایوان نہ طاق پہونچ گیا ہی وہان منظر ذندانی تھا نہ طلسم کو اسنے قتل کیا اور امیر ثانی کو رہا کر لیا اب اس سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا یقین ہی وہ اخبر یہ کرکے طرف بھی آئے اور شہنشاہ اشراق سے مقابلہ ہو امید فتح نہین ہی آپ چاہین تو یہ سب تسکین آسان ہون آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق سے کہہ دیا تھا کہ خبردار تو خوف نہ کرنا مین سب انتظام کر دونگا کسی قدر حفاظت رکھنا اسکو اسقدر خوف طلسم کشا طاری ہو گیا کہ اسنے تم لوگون کو میرے پاس برائے مدد روانہ کیا اگر مین یہان سے نہ چلتا تو یقین ہی تم لوگ مجھے تلاش کرکے واپس جاتے اور وہ جب خبر پاتا تو وہان سے فرار کرتا نہین معلوم کہان چلا جاتا اب مین ایوان کے قریب پہونچتا تو اسکو نہ پاتا یہ تو بڑی بڑی بات کی تھی مین چلکر اشراق سے اسکی شکایت کرونگا یہ کہکے اسنے اور حالات بدیع الملک کے دریافت کیے جسقدر ساحرون کو معلوم تھے ان لوگون نے بیان کیے جو نہ جانتے تھے اسکے بتانے سے انکار کیا آئینہ اندام جادو ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر چلا تین روز تک برابر قطع مراحل مین مصروف رہا چوتھے روز ایک صحرا مین پہونچا اور ہمراہی اسکے بہت تھک گئے تھے سب نے اسکے قریب جاکر کہا یا خداوند ہم لوگون سے اب نہین چلا جاتا جوک کی سبب سے آتش گرسنگی مشتعل ہی اگر آپکی مرضی ہو تو ایک روز اس صحرا مین

قیام فرمائیے ہم لوگ دم سے لین آئینہ اندام جو دو نے کہا میں تم لوگون کے سبب سے یہان قیام کرتا ہون ورنہ دو روز کے بعد اشراق جادو سے جاکر جنگ اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان نہ طاق کی طرف جاتا سب نے کہا یا خداوند آپ چاہیں سو برس تک رہبری کریں مگر ہم لوگون میں یہ قوت و قدرت کہان ہے آئینہ اندام مجبور ہوا اور کو زمین پر اُتارا ساحرون نے بارگاہ استاد کی آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اور سب ساحر بھی اسکے ہمراہ اندر آئے تھوڑی دیر کے بعد سب ساحرون سے کہا اس صحرا میں میں نے اپنی قدرت سے ایک درخت پیدا کیا ہے اسکی ہر شاخ پر ایک ایک طائر سبز ہر وقت بیٹھا ہوا آرام لیا کرتا ہے اور اسکے علاوہ اور بہت کچھ عجائبات بیان کے لائق دیکھنے کے ہیں سب ساحرون نے کہا یا خداوند ہم بہت مشتاق ہیں مگر آپ بھی تشریف لے چلیں آئینہ اندام اُٹھا سب کے ہمراہ ہوا چلے اُس درخت کے قریب آیا دیکھا درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا پڑا ہے بہت سے طائر بھی اُسکے قریب مرے پڑے ہیں آئینہ اندام کو کمال حیرت ہوئی سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ نے اسی درخت کی بابت ارشاد کیا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ ہاں اسی درخت کا ذکر کرتا تھا مگر یہ خیال نہ تھا کہ میں اس درخت کو برباد کر چکا ہون دیکھون اور عجائبات ہیں مگر انہیں سے کچھ میں نے باقی رکھے ہونگے تو تم لوگ دیکھ لوگے ساحرون سے اسنے یہ تو کہدیا مگر دل میں اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان طلسم کشا آگیا اور اسنے اُس درخت کو اکھاڑ ڈالا یہ سوچتا ہوا آگے بڑھا کہ ایک آہوئے تیر خوردہ اسکو نظر آیا اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا اس ہرن کو جانے نہ دینا ساحرون نے گھیر لیا ہرن زمین پر گرا آئینہ اندام نے اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے بڑھکر اسکو ذبح کرنا چاہا کہ دور سے گرد اڑی آئینہ اندام اس طرف متخاطب ہوا اور ساحر بھی دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوئے گھوڑے کو سرپٹ ڈالے پسینہ میں مع مرکب غرق چلا آتا ہے آئینہ اندام دیکھتے ہی پہچان گیا مگر اور ساحر واقف نہ تھے انھون نے پوچھا یا خداوند یہ جوان کون ہے آئینہ اندام نے جواب دیا یہ جوان طلسم کشا ہے خبردار اس سے بحث نہ کرنا جو شخص ہرن کے ذبح کرنے کو بڑھا تھا اسکو بھی منع کیا کہ خبردار ہرن کو ذبح نہ کرنا یہ طلسم کشا کا شکار کیا ہوا ہے اسکے دل کو صدمہ پہونچے گا یہ بات قدرت کے خلاف ہوگی آئینہ اندام تو یہان یہ کہہ رہا تھا وہان اُس جوان نے نعرہ کیا کہ خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا اسے ہمنے شکار کیا ہے یہ نعرہ کرکے قریب آیا آئینہ اندام کی طرف بنگاہ قہر و غضب دیکھکر خطاب کیا او مکار تونے کیا سمجھ کے ہمارے شکار کو اپنے قبضے میں کرنا چاہا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا اے شخص میں نے تیرے شکار کو روک لیا کہ تجھے زیادہ مسافت اٹھانے کی تکلیف نہو اور اپنے شکار کو بآسانی پائے جوان نے کہا اے آئینہ اندام اگر تجھے اپنی زندگی درکار ہے تو اس مکر و زور کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی اختیار کرکے مشرف باسلام ہو اور زمرد ثانی اور حیرتگان اور توریج کو میرے حوالے کر ورنہ میں اس طلسم کو تو خاک میں ملا چکا اب ایوان نہ طاق کو بھی برباد کر دونگا آئینہ اندام کو بخوبی آگاہ تھا مگر اسنے تجاہل عارفانہ کیا کہا اے جوان مجھے اپنا نام سے آگاہ کر کہ تو کون ہے اس طلسم کو تونے کیونکر برباد کیا کس واسطے یہان آیا اُس جوان نے جواب دیا کہ تو مجھسے واقف نہیں ہم بدیع الملک فاتح طلسم و قتال ساحران آئینہ اندام نے کہا اے شہزادہ بدیع الملک میں نے تمہاری شجاعت اور بہادری کے ذکر بہت سی کتابون میں دیکھے اور جیسے تم

۱۷

امیر سے طلسم مین آئے مین سنے تمھاری بڑی تعریف سنی اور تمنے بڑے بڑے کار نمایان کیے اور جناب
صاحبقران کے واسطے کیا کیا اذیتین اٹھائین مگر افسوس صاحبقران کو تمھاری قدر نہوئی مین یہ نہین
کہتا کہ تم رفاقت امیر ثانی کی ترک کردو مگر ازراہ دوستی تمسے اسقدر ضرور کہونگا کہ تم اب اس طلسم سے
واپس جاؤ تمھین جو ہمت و جرأت مین صاحبقران نے یکتا پایا اور اپنے سے اچھا دیکھا انھین رشک ہوا
اور اسی سبب سے وہ چاہتے ہین کہ تمھاری جان جاسے کہ انکی صاحبقرانی کو فروغ ہو جبتک تم زندہ رہوگے
حمزہ ثانی کی صاحبقرانی فروغ نہوگا بدیع الملک نے کہا او مکار تو نے پھر مکر کی باتین کرنا شروع کین جو
ہمنے سوال کیا اسکا جواب نہ دیا دیکھ اگر جان عزیز ہی تو اسلام قبول کر اور صاحبقران زمان کی غلامی
اختیار کرو ورنہ تجھے اسی وقت جہنم واصل کرونگا ابھی تک تجھے یہ خیال نہین کہ تیرا انجام کیا ہونے والا طلسم
بھی تیرا برباد ہو چکا تو بھی مجبور ہوا اب ایوان کی طرف اپنی جان بچانے جاتا ہی اس وقت ایسی کج آمیز باتین
کر رہا ہی مین کب تیرے اس کہنے کو قبول کرونگا آئینہ اندام جادو نے کہا اے طلسم کشا غصہ کو کام نہ دو جو کچھ
مین کہتا ہون اسے اچھی طرح سنو تم ہمت و جرأت مین یکتا ہو اور جوش جرأت مین تمھین انجام کا خیال نہین اگر
تم امیر کو عزیز ہوتے تو صاحبقران یہ مصائب تمھارے واسطے گوارا کرتے کہ اس طلسم مین آؤ اور ہر طرح کی
تکلیف اٹھاؤ دیکھو اشراق جادو میرا نائب ہی مگر مجھے اس سے محبت قلبی ہی مین اسکی سو طرح سے حفاظت
کرتا ہون گر امیر کو تمھارا خیال ہوتا تو ایسا ہی وہ تمھارے واسطے بھی کرتے اس طرح طلسم مین ہرگز نہ
آنے دیتے بس مجھے تمھاری جرأت و ہمت پر رحم آتا ہی اسی سبب سے آجتک مین نے تمسے کسی بات کا
عوض نہین لیا ورنہ جسوقت چاہتا تمھین فنا کر دیتا تم آگاہ نہین ہو مین خداوند ہون بلکہ مثل دمرود کے خیال
نکرو لقا نے جھوٹا دعوی خداوندی کا کیا اور تمھارے خوف سے اب پناہ ڈھونڈھتا پھرتا ہی اس وقت تک جو
تم نے مرحلہ جات فتح کیے میری خوشی تھی ورنہ تم مین اس قدر قدرت نہ تھی جو تم مرحلہ جات فتح کرتے اور
میرے ایسے ساحرون نامی کو قتل کرتے یا اپنا مطیع بناتے لوح اس طلسم کی ایسی جگہ پر تھی جسکا حال سوائے
میرے دوسرے کو نہ معلوم تھا مین نے ہی تمھین وہان تک پہونچایا اور لوح دار کو قتل کرا کے تمھین لوح
دلوائی مین اسلیے یہ چاہتا ہون کہ تم راہ راست پر آجاؤ اور یہ فساد جو تم نے پیدا کیا ہی اسکو موقوف
کردو مین اس طلسم کی حکومت تمھارے نام کردون سب تمھارے تابع ہون تم یہان چین سے رہو صاحبقران
اگر تمھاری اطاعت قبول کرین تو انھین بھی اپنے ہمراہ رکھو ورنہ انکی بابت مین تمھین اختیار ہی مین کچھ نہین
کہہ سکتا اور جو لوگ تمھارے ہمراہ ہین یہ سب تمھارے تابع فرمان ہین انکی بابت بھی مین کچھ نہین کہتا
کیونکہ جیسا کچھ تم انسے ہدایت کروگے وہ بسر و چشم تمھارا کہنا قبول کرینگے آئینہ اندام جادو
نے دیر تک شہزادہ بدیع الملک نامدار سے جو یہ باتین کہین اور جو ساحر اسکے ہمراہ تھے انھون نے
بھی بدیع الملک نوجوان کو بخوبی سمجھایا شاہزادے کا مزاج برہم ہو گیا نہایت غصہ آگیا تلوار میان
سے نکال لی آئینہ اندام کی طرف نہایت تیزی سے جھپٹ کر نعرہ کیا قریب تھا کہ تلوار اسکے سر پر لگائین کہ
آئینہ اندام سحر کرکے غرق زمین ہوا اور بھی دو چار ساحر جو سحر مین طاق تھے اپنی جان عزیز کو بچا کر وہان سے
نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا یہان بدیع الملک نامدار نے اور ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا
جب قریب سو ساحرون کے بدیع الملک نامدار کے ہاتھ سے بیجان ہوے تو سب نے مجبور ہو کر

امان طلب کی شاہزادے نے کہا جبتک تم لوگ اسلام قبول نہ کروگے امان نہ ملیگی سب نے دست بستہ عرض کی ہمیں بسر و چشم منظور ہے ہم اسلام قبول کرتے ہیں اور آئینہ اندام جادو کو ہم جانتے ہیں اگر ہمیں ذرا بھی قدرت ہوتی تو اس وقت آپ کے سامنے سے فرار نہ ہوتے ضرور کچھ قدرت دکھاتا شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے ایک ہزار ساحر کو اس وقت مسلمان کیا اسی آموختہ خوردہ کو لیکر پہنچے دو چار قدم کے بعد صاحبقران نامی سے ملاقات ہوئی امیر نے دیکھا بدیع الملک نوجوان مع ساحران اپنے ہمراہ لاتے ہیں یہ دیکھکر صاحبقران کے زمان قریب بدیع الملک نوجوان کے آئے فرمایا اے بدیع الملک ہمارا یہ ساحر تھا سے ہمراہ گئے ہیں بدیع الملک نوجوان نے کل کیفیت بیان کی امیر کو خوشی تو ہوئی مگر آئینہ اندام کے زندہ نکل جانے کا ملال بھی ہوا بدیع الملک سے فرمایا اس مکار کو زندہ نہ جانے دینا ہوتا یہ موقع بھی اب بڑی مشکل سے ہاتھ آئیگا ایوان میں جاکر روپوش ہو جائیگا بدیع الملک نے عرض کی میں نے چاہا کہ اسکو قتل کروں مگر وہ غرق زمین ہو گیا آپ بیرسٹ نہ ہوں سے کہاں جائیگا ایوان سے قریب پہونچ کے اسکو قتل کرونگا ورنہ ایوان نہ خاک کر بھی مثل اس طلسم کے برباد کر کے اسے مار دونگا امیر نے فرمایا اب یہاں ٹھہرنا بھی صلاح وقت نہیں ہے یہیں سے روانہ ہو ایسا نہو کہ آئینہ اندام مکان پر جائے اور لشکر میں کسی کو گزند پہونچائے بدیع الملک نامدار نے اسی وقت لشکر میں جا کے سفر کا حکم دیا اسی روز وہاں سے کوچ کیا اور ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب حال آئینہ اندام کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو مقابلہ بدیع الملک سے بھاگا تھوڑی دور کے بعد زمین کے اوپر آیا قاعدہ سحر سے اس نے دریافت کیا کہ اشراق جادو دور لشکر کہاں ہے اسکو سب کیفیت معلوم ہوئی اس وقت آئینہ اندام کے ہمراہ چار ساحر اور بھی تھے اس نے ان یاروں سے کہا کہ تم میرے ساتھ نہ چل سکوگے اور مجھے اب یہ منظور ہے کہ اسی وقت اشراق کے پاس پہونچوں اور انکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کی طرف روانہ ہوں لہذا تم میری پشت پر بیٹھو میں ابھی وہاں پہونچ جاؤنگا لیکن یہ خیال رہے کہ جو کچھ اسوقت واقعہ گزرا ہے اسکا ذکر اشراق کے سامنے ہرگز نہ آئے ورنہ تم سب کی جان جائیگی اسی میں مصلحت تھی جو اس وقت میں نے ایسا کیا ورنہ ابھی طلسم کشا کو خاک میں ملا دیتا اشراق اگر یہ کیفیت سنے گا تو اسے یہ خیال ہوگا کہ خطرہ کے سبب خوف کے یہاں بھاگ آئے اور لوگوں سے وہ ذکر کریگا سب کو یہی خیال ہوگا مجھے بیوقوف کہینگے کوئی بزدل کہیگا تم لوگ جانتے ہو کہ میں سحر کس درجہ حاصل کر چکا ہوں ابھی تم سب کو فنا کر سکتا ہوں مگر دوستی کرتا ہوں تمہیں زندہ رکھتا ہوں اب لازم یہ ہے کہ ہرگز تم اسکا ذکر نہ کرنا میں نے مصلحتاً اس وقت ایسا کیا ورنہ میں مجبور نہ تھا سب ساحروں نے کہا یا خداوند آپ کی ہر بات بیہودہ کرامات ہے ہمیں اتنی مجال کہاں جو کچھ ملکیں ہماری کیا مجال جو آپ کے راز کو افشا کریں آپ خاطر جمع رکھیے ہم لوگ کسی سے کبھی بیان نہ کرینگے آئینہ اندام نے ان سب سے عہد کر کے اپنی پشت پر بٹھایا اور سحر کیا مانند ہوا روانہ ہوا آن واحد میں اس جگہ آکر پہونچا جہاں اشراق جادو مع لشکر مقیم تھا پہلے اشراق کی بارگاہ میں گیا اشراق اسوقت اپنے مصاحبین سے یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک خداوند نے میرے ہرکاروں کو بھی کوئی

جواب مرحمت نہیں ہوا نہ خود تشریف لائے اسمیں دو سبب معلوم ہوتے ہیں یا تو ابھی تک ہرکاروں نے خداوند
کو نہیں پایا یا خداوند نے جواب دینا مناسب نہیں جانا زمرد ثانی اور بخت گان اور تورج وغیرہ سے یہ باتیں
ہو رہی تھیں کہ آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
زمرد نے بھی جلدی سے سجدہ کیا اشراق تخت سے اُترا آئینہ اندام جادو تخت پر آکے بیٹھا اشراق نے
کہا خداوند آپ نے بہت عرصہ کیا میں نے آپ کی خدمت میں ہرکارے روانہ کیے تھے وہ کہاں ہیں آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے سراسر قدرت کے خلاف کیا جو وقت ہرکارے میرے پاس پہونچے مجھے غصہ آگیا
میں نے اسی وقت انکو فنا کر دیا خبردار آیندہ ایسی حرکت نہ کرنا کیا تو میرے مزاج سے واقف نہ تھا اشراق
نے جو اسکو برہم پایا کہا یا خداوند آپ میری خطا معاف کریں میں ہرگز ہرکاروں کو آپ کی خدمت میں نہ بھیجتا مگر
سبب یہ تھا کہ یہاں زمرد ثانی اور بخت گان نے میرا ناک میں دم کیا تھا شب و روز یہی کہتے تھے کہ اب
یہاں رہنا اچھا نہیں ہے طلسم کشا قریب پہونچ چکا ہے اور اسنے حمزہ کو بھی مع تمام سرداروں کے رہا کیا ہے اگر
وہ اس طرف آجائے گا تو قیامت برپا کر دے گا اس سے لڑ کر فتح پانا بہت مشکل ہو گا انہیں لوگوں کے کہنے
سے میں نے آپ کی خدمت فیض درجت میں ہرکارے روانہ کیے تھے اب میں منتظر ہوں جو آپ کے
فرق اقدس میں آئے [illegible] آئینہ اندام نے زمرد کی طرف دیکھکر کہا اے زمرد تو تو ہمیشہ ہی خداوندی
کرتا تھا اب طلسم کشا سے کیوں [illegible] مخالفت ہے کیا ایک بار سزا کی تجھے کچھ تاثیر نہیں ہوئی اب یہ چاہتا ہے کہ
میں پھر کوئی سزا تجھکو دوں آدمی سے جانور بنا دوں زمرد نے کہا یا خداوند مجھے یہ خیال تھا کہ خزانہ سرکاری
ہمراہ ہے لشکر بھی خداوند کا ساتھ ہے طلسمی شہنشاہ اشراق کے پاس ہیں اگر طلسم کشا آئے گا تو وہ صاحب
لوح ہے اس لشکر کو خیال میں بھی نہ لائے گا سب سے لڑ کر چھین لیا جائے گا اور لشکر بھی اُسکے ہاتھ سے قتل
ہو گا باقی ماندہ لوگ بخوف جان مسلمان ہو جائیں گے آپ اسکے عوض میں سزا دیجیے آپ ہی کے خوف
سے یہ بات ہوئی آئینہ اندام نے کہا میں جبتک نہ چاہتا طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو تم لوگوں کو آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتا
تمہیں میرا اعتقاد نہیں زمرد نے ہاتھ باندھے سر قدموں پر رکھدیا بخت گان و تورج نے بھی بہت کچھ منت کی
آئینہ اندام جادو خاموش ہوا اشراق نے ان ساحروں سے پوچھا جو آئینہ اندام کے ہمراہ تھے کہ آجتک
طلسم میں آپ لوگوں کو نہیں دیکھا آئینہ اندام نے کہا یہ بزرگان دین ہیں اور میں انہیں ہمیشہ آسمان پر
رکھتا تھا جب یہ دنیا میں آتے تو تم انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے نہیں معلوم کیا سبب تھا جو میں نے انکو یہاں بلایا
ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہ لوگ یہاں آئے ہیں انکے سبب سے تم لوگ تعلیم پاؤ گے جب میں آسمان پر
جاؤنگا انکو یہاں چھوڑ جاؤنگا یہ تمہیں ہر بات کی تعلیم کریں گے انہیں مثل میرے تصور کرنا کوئی بات انکے
خلاف مرضی نہ کرنا ورنہ دم بھر میں فنا کر دیے جاؤ گے اشراق نے کہا یا خداوند ہماری کیا مجال ہے جو کوئی بات انکی مرضی
کے خلاف کریں آئینہ اندام نے کہا اب زیادہ باتیں کرنے کا محل نہیں ہے لشکر میں اطلاع کردو کہ اسی وقت
سے سب لوگ چلنے کا سامان کر دیں کہ میں ایوان نفاق میں بہت جلد پہونچنا چاہتا ہوں ڈر یہ ہے کہ
ایسا نہ ہو کہ وعدے کے دن گذر جائیں تو ایوان جادو مجھ سے شکایت کرے اشراق نے اسی وقت لشکر میں
اطلاع کی کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں خداوند کل یہاں سے سفر کریں گے لشکر میں جابجا کوچ سے
کوچ کی جلدی ہونے لگی مگر آئینہ اندام نے پھر جادو اشراق سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کا لشکر کہاں مقیم ہے

وہ طلسم کشا اپنے لشکر میں ہے یا نہیں اُسکو معلوم ہوا کہ لشکر طلسم کشا قریب ایوان نطاق مقیم ہے اور طلسم کشا ابھی تک اپنے لشکر میں نہیں پہونچا ہے آٹھ دن کے بعد لشکر میں آئے گا اس نے خیال کیا کہ یہ وقت بہت غنیمت ہے اب وقت پھر نہیں ملے گا طلسم کشا کی غیر موجودگی میں کسی لشکری سے کوئی کارروائی نہو سکیگی اور بہت سے کام بن جائیں گے جو مطلب دلی ہے وہ سب اچھی طرح حاصل ہو جائیگا یعنی ایسے وقت میں طلسم کشا کے لشکر میں پہونچ جاتا اور ان لوگوں کو قتل کرنا بہت اچھا ہے کیونکہ وہ لوگ ایسے طلسم کشا کے مقابلہ نکر سکیں آگے نہ وہ کچھ تحمل ہو سکیگی مجبور اطاعت قبول کرینگے یہ باتیں تحقیق کر کے خاموش ہو۔ اپنے لشکر میں طیاری کی اطلاع کر چکا تھا اُس شب وہیں مقیم رہا دوسرے روز وہاں سے سب لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر بدیع الملک کے روانہ ہوا چار روز کے بعد لشکر تک آکر پہونچا اسی وقت اشراق سے اس نے کہا یہاں لشکر موجود ہو لشکر طلسم کشا مقیم ہے اور طلسم کشا یہاں نہیں ہے اگر ایسے وقت میں ان لوگوں کو اپنا مطیع کر لو تو طلسم کشا بھی مجبور ہو کر اطاعت قبول کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند یہ بات میرے بہت پسند ہے زمرد بھی خوش ہوا مگر مجگان نے کہا یا خداوند ایسا نہو کہ طلسم کشا یہاں آ جائے اور قدرت کو اُسکے حال پر پھر رحم آئے تو ہم لوگوں کی جان مفت میں جائے آئینہ اندام نے کہا اے مجگان تجھے امور قدرت میں کیا دخل ہے جو ہم مناسب جانتے ہیں وہ کرتے ہیں خبردار ہماری باتوں میں کبھی دخل نہ دینا ورنہ تجھے سزا دیجائیگی مجگان خاموش ہو رہا اشراق نے لشکر کو وہیں ٹھہرایا بارگاہیں استادہ ہونے لگیں سب لوگ اترے لشکر اسلام کے سرداران نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی اسی وقت نامہ دار روانہ کیے کیونکہ صاحبقران چلتے وقت اپنی زبان مبارک سے یہ ارشاد فرما گئے تھے کہ جس وقت آئینہ اندام یہاں آجائے ہمیں فوراً اطلاع دینا۔ اور اسی واسطے دو ہرکارے صاحبقران کی خدمت میں جاتے تھے جہاں امیر قیام فرماتے تھے۔ ہرکارے گھوڑا دوڑاتے ہوئے آتے تھے راہ میں دو چار جگہ ہرکارے قیام کرتے تھے جب کوئی شخص لشکر کا نامہ لیکر جاتا تھا ہاتھوں ہاتھ بڑی عزت کے ساتھ امیر تک پہونچ جاتا تھا جب سرداران اسلام نے آئینہ اندام کے آنے کی خبر دی امیر کو اسی وقت کیفیت معلوم ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے کہا بدیع الملک نامدار نے چلنے میں اور تعجیل کی چار روز کی راہ وہاں سے باقی تھی مگر بدیع الملک نے ایک ایک روز میں دو دو منزلیں طے کیں دوسرے روز اپنے لشکر میں آکے پہونچے یہاں آئینہ اندام جو اپنے لشکر کو تیار اس امید پر مقیم ہوا کہ میں طلسم کشا کے لشکر کو برباد کرونگا اس نے اشراق سے کہا ابھی ہم سفر سے آئے ہیں لشکری ہمارے بہت خستہ ہیں یہ لوگ راحت پالیں تو میں جنگ شروع کروں اس عرصہ میں بدیع الملک نامدار تشریف لائے اور یہ کیفیت آئینہ اندام کو نہ معلوم ہوئی جس روز شہزادہ بدیع الملک داخل لشکر ہوئے اُسی روز اُسنے ایک نامہ لشکر اسلام میں روانہ کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے سرداران لشکر اسلام طلسم کشا تو ہماری ہیبت سے بھاگ گیا مگر تم لوگوں کو جان دینے کے واسطے یہاں چھوڑ گیا تمہیں لازم ہے کہ ایسے نا قدر مالک کی اطاعت ترک کر کے میری اطاعت اختیار کرو کہ تمہیں لطف زندگانی نصیب ہو اگر تم لوگ میری تحریر کے برخلاف کروگے تو ایک دم میں تم سب کو خاک سیاہ کرونگا اور طلسم کشا کو بھی قتل کرونگا وہ اس طلسم میں پوشیدہ نہیں ہو سکتا نامہ بر نے جو یہ نامہ لیکر آیا شہزادہ بدیع الملک نامدار کی بارگاہ کے دروازہ پر آکر ہرکاروں سے کہا کہ ہم سردار لشکر کے

پاس ایک نامہ خداوند آئینہ اندام جادو کا لائے ہیں ہماری اطلاع کردو ہرکارہ نے خدمت بدیع الملک
میں حاضر ہوئے پہلے ہاتھ اٹھا کے دعا دی پھر عرض کی کہ آئینہ اندام جادو کا نامہ دار در دولت پر حاضر ہے اسکے
بارے میں کیا حکم ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر
لے گئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور شان و شوکت بدیع الملک اور صولت صاحبقران پناہ کی
دیکھی دنگ ہو گیا حیران ہو ہو کر چارسو دیکھنے لگا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے یہ ارشاد فرمایا کہ اے نامہ دار جسلئے تو
یہاں آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر تماشا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے صاحبقران عالی وقار سے اجازت حاصل کرکے لفافہ چاک کیا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے
کل کیفیت صاحبقران ہم جاہ سے عرض کی امیر با توقیر نے فرمایا اسکو یہ معلوم نہیں کہ ہم لوگ یہاں موجود ہیں
یہی سمجھ کے یہاں آیا ہوگا اسوقت میں بیکار لشکر کو تباہ کریں جب لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا پھر طلسم کتنا کیا کرینگے
بدیع الملک نامدار نے عرض کی آپ اسکے جواب کی بابت کیا فرماتے ہیں امیر نے فرمایا اسکا جواب بھی ایسا تحریر
کرنا چاہیے جس سے یہ بات ثابت ہو کہ ہم لوگ یہاں موجود ہیں بدیع الملک نے نامہ کی پشت پر لکھ دیا
کہ اے آئینہ اندام ہم لوگ تیری حقیقت نہیں جانتے جو تیری اطاعت قبول کریں تو وہی ہے جو خوف یہاں
سے بھاگا جاتا ہے اور جو کچھ تجھ سے ہو سکے دریغ نکر یہ لکھکر بدیع الملک نامدار نے نامہ دار کے حوالہ کیا نامہ دار
فی الفور وہاں سے روانہ ہوا آئینہ اندام کو لاکر جواب نامہ دکھایا آئینہ اندام نے جو جواب دیکھا بہت کچھ بیہودہ
گوئی کی اشراق سے کہا اپنے لشکر میں طبل جنگی بجوا دیجیے میں کل میدان جنگ میں جاؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا
اشراق نے اسی وقت لشکر میں اطلاع کی کہ خداوند کا حکم ہے کہ طبل جنگ بجے لشکر آئینہ اندام میں طبل جنگ بجا
ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک میں آئے ہاتھ اٹھا کر
اول دعائے شاہی بجا لائے عرض کی کہ آئینہ اندام نے طبل جنگ بجوایا ہے امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہمارے
لشکر میں بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں
ہونے لگیں جوانان شیردل تلواروں کو صیقل کرنے لگے خنجروں کو تیز چٹانے لگے تیروں کے پر درست
کرنے لگے زرہ کی کڑیاں ہر ایک نے درست کیں کسی نے خود صاف کیا کسی نے چلہ کو درست کیا کوئی
کمان کا کیا و پیچ کر دیکھنے لگا کوئی ترکش سے ٹوٹے ہوئے تیر جدا کرنے لگا کوئی اپنے مجمع احباب میں
گیا دوستوں سے ملا آپس میں یہ ذکر شروع ہوا کہ کل میدان کارزار میں جاتا ہے کون عدو بہادر دیکھیں
میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے کون دشمن کو سر معرکہ ٹوک کے مارتا ہے کسکی تلوار عدو کو دو کرتی ہے کسکا تیر
دشمن کے پار ہوتا ہے کون نیزہ بازی کے فن دکھاتا ہے دشمن کو نشانہ تیر قضا بناتا ہے کوئی کہتا تھا کل پہلے آنکھ
نامدار سے ہم اذن رخصت لینگے میدان میں جاکر عدو کو ٹوکینگے کوئی کہتا تھا کہ جب لشکر آئینہ اندام
یہاں آیا تھا ایک جوان گیندے پر سوار سب سے الگ جاکر کھڑا ہوا تھا اس سے آنکھ لڑتی تھی اگر کل وہی میدان
جنگ میں آیا تو ہم ضرور اسکی طرف اشارہ کریں گے اگر فضل خدا اور اقبال آقائے نامدار شریک حال ہے تو اسکو
زیر کرکے آقائے نامدار کی خدمت میں لائیں گے وہ اسے کلمہ پڑھائیں گے بعض کہتے تھے اب آئینہ اندام
کی اجل قریب آئی اگر اسیطرح یہ ایوان نطاق میں چلا جاتا تو کچھ دنوں اور بچ جاتا مگر اسکے غرور نے اسے
مٹایا اب کل مقابلہ کرکے فتح پائے گا آقائے نامدار کے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ لشکر اسکا اسکے کام

نہ تھے گاان لوگوں میں تو یہ گفتگو تھی کہ طلسم کشائے مشرق نوح ضیا حاصل کر کے مرحلہ ظلمت دنیا کو شاتا ہو میدان چرخ زبرجدی میں آکر اور تاریکی عالم کو مٹا کر تخت پر جلوہ افروز ہوا یعنی شب گذری روز ہوا لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کر کے ہتھیار طلب فرمائے خادموں نے کشتیاں حاضر کیں صاحبقران اور بدیع الملک نے اسلحہ زیب جسم کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے جہاں خادموں نے مرکبوں کو آراستہ کر کے در دولت پر حاضر کیا تھا دونوں صاحب نام خدا لیکر گھوڑوں پر سوار ہوئے لشکر تو پہلے ہی سے تیار تھا سب برائے آداب جھکا یا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب آگے بڑھایا بدیع الملک مع لشکر ہمراہ ہوئے اب با [illegible] حشم [illegible] میدان کارزار میں آئے لشکر کے پرے جمائے آمد لشکر حریف کے منتظر ہوئے ادھر [illegible] طرف سے آئینہ اندام جادو تخت [illegible] پر سوار [illegible] اشراق جادو اور زمرد ثانی [illegible] گان اسکے [illegible] ساحران [illegible] ایک طرف تو رنج گھوڑے پر سوار اسکے عقب میں لشکر ساحران ایک طرف [illegible] چھلے کو دستے ساحر آپس میں سحر آزمائی کرتے اس طرح آخر [illegible] ان میں [illegible] نے بھی [illegible] جب دونوں لشکروں میں صف بندی ہو چکی تو نقیب برائے اطاعت [illegible] اب آئینہ اندام جادو کی نگاہ بدیع الملک اور صاحبقران پر پڑی [illegible] اشراق سے [illegible] کہا میں نے تجھ سے کہا تھا اس امر کو تحقیق کرے کہ طلسم کشا یہاں ہیں یا نہیں تو نے [illegible] نہیں تحقیق کیا اب [illegible] اس وقت طلسم کشا [illegible] آ جائے گی اور لڑائی خراب ہوگی اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے مجھ سے [illegible] تو ضرور کیا تھا مگر خود ہی آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ طلسم کشا یہاں نہیں ہے اسکی تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ ہی نے [illegible] بھی [illegible] آپ [illegible] آئینہ اندام نے کہا آج بڑا غضب ہوگا [illegible] طلسم کشائی موجود ہیں [illegible] تو میں اسکے لشکر کو تباہ کر دیتا مگر اب میں اسکے مقابلے میں [illegible] میری بات خیال میں رکھو کہ طلسم کشا سے بزور تو مقابلہ نہ کرنا [illegible] ممکن [illegible] اور اگر کوئی سحر کرے گا تو اسپر اور اس کے لشکر پر [illegible] گا اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ کو ہم لوگوں کی جان لینا ہے تو آپ اسی وقت ملک الموت کو حکم دیں کہ وہ ہماری قبض روح کرے طلسم کشا کے ہاتھ سے ہمارا مارا جانا اچھا نہیں ہے ہم ہمیشہ آپکی اطاعت کی ہے آج آپ اس کا صلہ یہ عنایت فرماتے ہیں کہ ایسے وقت مصیبت میں مدد نہیں کرتے آئینہ اندام نے کہا میں مدد کرنے میں انکار نہیں کرتا اسی سبب سے یہ [illegible] دیتا ہوں کہ [illegible] مقابلہ نہ کرو جرأت [illegible] بڑے بڑے پہلوان لشکر میں موجود ہیں انکو اجازت [illegible] دو جا کر طلسم کشا کے یہاں کے پہلوانوں کو میدان میں بلائیں جب سحر سے لڑنے کا وقت آئے گا اس وقت میں مدد دونگا اشراق جادو نے کہا اگر آپ کی مرضی ہو تو میں کچھ طلسم کشا سے کہوں اور صاحبقران کو بھی سمجھاؤں آئینہ اندام نے کہا تجھے اختیار ہے میرے نزدیک یہ بات بالکل بیکار ہے تیرا سمجھانا اسکے دل پر اثر نہ کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند پھر آپ ہی کچھ فرمائیے دیکھیے آپ کا فرمانا کچھ اثر دکھاتا ہے اگر یہ جنگ موقوف رہے طلسم کشا راہ راست پر آئے آپ کی اطاعت قبول کرے تو بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے کہا میں ہرگز ایسی بات نہیں کہونگا

جو میرے ناپسند ہو تیری فرمائش کے پورا کرنے میں میرا نقصان ہے اشراق نے کہا یا خداوند میں نے اسیواسطے
آپ سے اسکو دریافت کر لیا کہ آپ کے خلاف نہو ورنہ میں ضرور چند باتیں اسوقت کہتا یہ کہکے اشراق
نے تورج کی طرف دیکھا تورج قریب آیا اشراق نے کہا اے تورج خداوند فرماتے ہیں کہ طلسم کشا
سے بزور سحر مقابلہ نہ کیا جائے مگر جرأت وہمت طلسم کشا کو دکھانا چاہیے تورج نے کہا اے شہنشاہ میں
اس وقت بہت خوش ہوا اگر طلسم کشا سے سحر میں مقابلہ کیا جاتا تو نہ حسرت قلب طلسم کشا نکلتی نہ میری
آرزو پوری ہوتی میں مدت سے چاہتا تھا کہ طلسم کشا سے ایک بار آخری مقابلہ کروں آج میری تمنا
پوری ہوئی اب میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہاں جاتا ہے اگر خداوند نے مدد کی تو ابھی اسکے لشکر کو پسپا
کرتا ہوں یہ کہکے آئینہ اندام کے قریب پہونچا ہاتھ باندھ کے کہا مالک خداوند میں نے سنا ہے کہ آپ نے اجازت
دی ہے کہ طلسم کشا کو جوہر جرأت دکھلائیں مقابلہ سحر کا ذکر درمیان میں نہ لائیں آئینہ اندام نے کہا
میری یہی خوشی ہے تورج نے کہا یا خداوند ایک مدت سے میری یہی خوشی تھی کہ آپ ایکروز ذرا سا مقابلہ
کرنے کا حکم دیں آج میری آرزو پوری ہوگی اور طلسم کشا بھی خوش ہوگا لطف نبرد دیکھنے والوں کو حاصل ہوگا
یہ کہکے پھر اپنے لشکر سے ایک پہلوان کہ نام اسکا بہمن سینہ زور تھا تورج نے اس سے کہا اے بہمن اگر
تجھے اپنی عزت بڑھانا اور میدان میں جا کر کچھ جوہر جرأت دکھانا ہے تو جا اگر کوئی نامور پہلوان لشکر اسلام سے
اپنے مقابلے میں بلا دیکھوں تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہیں بہمن نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں میری عزت
گھٹاتے ہیں میں سوائے طلسم کشا کے اور کسی سے مقابلہ نکرونگا میرے واسطے باعث سبکی کا ہے اگر
طلسم کشا میدان میں آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے تو البتہ میری خوشی ہے ورنہ میں میدان میں نہ جاؤنگا
اور کسی سے مقابلہ نکرونگا تورج نے کہا اے بہمن طلسم کشا پر کیا منحصر ہے اور پہلوان تیرے سامنے کیسے
کیسے قوی ہیکل کھڑے ہیں انھیں سے جسے چاہو اپنے مقابلہ میں بلاؤ بہمن نے کہا یہ سب لوگ طلسم کشا
کے زیر کردہ ہیں اگر ان سے میں نے مقابلہ بھی کیا تو کیا عزت کی بات ہے اگر صاحبقران یا طلسم کشا میدان
میں آئیں تو میں اُنسے مقابلہ کروں تورج نے کہا ہمارے کہنے کو قبول کرو ضد کی ضرورت نہیں اگر خداوند
تک یہ بات پہونچی انھیں ضرور ناگوار ہوگا انھیں ضد بہت ناپسند ہے ایسا نہو تمھارے واسطے کوئی
برائی ہو اور کسی ادنےٰ درجے کے پہلوان سے تمکو زیر کرا دیں بہمن نے کہا میں آپ کا فرمانا بجا
لاتا ہوں میدان میں جاتا ہوں یہ کہکے اسنے گھوڑا میدان میں بڑھایا وسط میں آکر بآواز بلند کہا اے فرقہ
خاکپرستان تم میں سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ میں آئے اسنے جو نعرہ کیا لشکر اسلام سے ایک
پہلوان گردستانی نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا عرض کی آقائے نامدار اگر اجازت ہو تو میں اس زبان دراز
کے مقابلے میں جاؤں اسکا غرور خاک میں ملاؤں بدیع الملک نے اجازت دی گردستانی میدان میں آیا بہمن نے
کہا اے دیو قامت تو کون ہے کیا نام رکھتا ہے مجھے بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے گردستانی
نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ میرا نام جبروت قوی بازو ہے شہر گردستان میں رہتا تھا آقائے نامدار کی
اطاعت جبسے قبول کی اس روز سے ہمراہ رکاب ہوں بہمن نے کہا اے جبروت تو بڑا بیغیرت معلوم ہوتا ہے کہ
اس قدو قامت پر تو طلسم کشا سے بجنگ و تلوار سے زیر ہو کر زندہ رہا اگر ابھی طلسم کشا میدان میں آئے
اور اپنے ہمراہ اپنے تمام عزیزوں کو لائے تو ایک ایک وار میں سب کو زیر کروں مگر افسوس کی بات ہے

کہ تو نے ذرا بھی غیرت کو کام نہ دیا اور طلسم کشا سے زیر ہوکر زندہ رہا جبروت نے جو یہ کلام سخت سنے اُسکو غصہ آیا ہونٹ چبا کر کہا او بیہودہ و کیا واہیات بکتا ہے آقاے تاجدار کو نحیف و زار بتاتا ہے تو کہین آگاہ ہے اگر وہ ابھی چاہین تو تنہا تیرا لشکر زیر کر لین کیا تیرا سردار تورج بد رگ حرامی انکی شجاعت سے آگاہ نہین ہے بڑے بڑے مقابلے پڑے ہین عین گرمی جنگ سے تورج بھاگا اگر نہ بھاگتا تو مارا جاتا نہایت کا بیغیرت ہو کہ پھر آقاے تاجدار سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے یہ کہکے جبروت نے کہا اے بہمن اب کوئی بات زبان سے نہ نکال جس واسطے میدان مین آیا ہے اُس کام کو انجام دے بہمن نے کہا اے جبروت مجھے شرم آتی ہے کہ تجھسے کیا مقابلہ کرون تو وہی ہے جو ایک طفل نحیف سے زیر ہو چکا ہے ارے تجھے شرم بھی نہین آتی ہے اگر تو میرے ہاتھ سے زیر بھی ہوا تو میرے واسطے کیا نام آوری کا باعث ہو جائیگا بہتر ہے کہ تو میدان جنگ سے واپس جا اور کسی پہلوان کو جو سب مین زیادہ ہو میرے مقابلے کے واسطے بھیج دے جبروت نے جواب دیا اے بہمن تو بالکل عقل سے خالی ہے ہمارے لشکر مین علاوہ عزیزان آقاے تاجدار کے اور کون ایسا ہے جسکو انھون نے یا اُنکے عزیزون نے زیر نہین کیا ہے جو پہلوان تیرے مقابلے مین آئیگا وہ اُنکا زیر کردہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب تقریر کو طول نہ دے اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بہمن نے کہا اے جبروت اگر تجکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین اجازت دیتا ہون تو متواتر مجھپر دس حملے کر لے جب تو دس حملے کر دیگا تو مین ایک حملہ کرونگا جبروت نے کہا ہمارے آقاے تاجدار کا دستور ہے کہ پیشدستی نہین کرتے مین جب حریف حملہ کر چکتا ہے تو وہ وار کرتے ہین ہم لوگ اُنکے تابع ہین کیونکر خلاف آئین کر سکتے ہین بہمن نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ مین پہلے وار کرون جبروت نے کہا ضرور تجھے پہلے وار کرنا ہوگا بہمن نے کہا مین ہرگز پہلے وار نکرونگا اگر تو مجھسے زبردست ہوتا تو یہ بات ہو سکتی تھی کہ مین پہلے وار کرتا چونکہ مین تجھے اپنے سے بہت ہی کمزور جانتا ہون اس وجہ سے وار مین سبقت نکرونگا جبروت نے کہا اے شخص مجھسے اس امر کی اُمید نہ رکھ کہ مین وار کرونگا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر اور اگر اسی حیلے سے اپنی جان بچا کر میدان سے چلا جاتا ہے تو مین نے تجھے اجازت دی تو میرے سامنے سے چلا جا اور کسی پہلوان کو بھیج کہ وہ تیرے عوض مجھسے مقابلہ کرے بہمن نے جو یہ بات سُنی اسکو اور زیادہ غصہ آیا کہا اے جبروت اس وقت تو نے مجبور کر دیا ورنہ مین ہرگز پہلے وار نہ کرتا یہ کہکے نیزے کا وار جبروت پر کیا جبروت نے نیزہ اس سے چھین لیا بہمن کو کمال خفت ہوئی کہا اے جبروت تو کس طرح کا مقابلہ کرتا ہے جب تیرے پاس سلاح جنگ بھی نہین ہین تو پھر کیون آیا ہے کیا طلسم کشا کو اتنی قدرت نہین ہے کہ اپنے لشکر والون کو سلاح جنگ دے دے جبروت نے کہا ہم لوگون کو سلاح کی ضرورت نہین بے سلاح ہم جنگ کرتے ہین اسی طرح ہزارون کو زیر کیا اور اگر خدا نے چاہا تو دم بھر مین تجکو بھی زیر کرتے ہین اگر اسلام اختیار کرے اطاعت ہمارے آقاے تاجدار کی قبول کریگا جان بچ جائیگی اگر خلاف کریگا جان جائیگی بہمن نے اُسکو باتون مین لگا کر دھوکا دیکر تیر کا وار اسکے سر پر کیا تو جبروت نے خالی دیا مگر تیر سر پر پڑا چار انگل اتر گیا خون بہا اور اسکے منھ پر آگیا جبروت نے بہمن کی کمر مین ہاتھ ڈال کر اسکو کینہ سے اُٹھایا چکر دیکر اس زور سے زمین پر مارا کہ اُسکے استخوان چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا تو تورج کا دل دردمند ہوا ایک پہلوان اور

۱۳

اسکے سامنے کھڑا تھا اُسکی طرف دیکھ کے اسنے اشارہ کیا کہ میدان مین جا لشکر اسلام کو جوہر جرأت دکھا وہ پہلوان طرف میدان کے چلا یہان جبروت کے زخم سر سے جو خون بہا اسپر ضعف طاری ہوا قریب تھا کہ زمین پر گرے اُسکے ساتھ والے اُٹھا لے گئے جس پہلوان کو توریج نے میدان کی طرف روانہ کیا تھا وہ میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا اے فرقہ خدا پرستان ایک پہلوان کے قتل کرنے سے مغرور نہ ہو تا آگاہ ہو کہ مین معمور کلفت بازو پہلوان مشہور اس طلسم کا ہون آجتک بہت سے پہلوان بڑے بڑے شہرون سے میرے مقابلے کو آئے مگر سب نے میرے ہاتھ سے ذلت اُٹھائی سب نے میری اطاعت قبول کی اور بہت سے میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا نام دنیا مین مشہور ہے تم مین سے جس کو دعوے جرأت ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے اور ایک گردستانی بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار اجازت میدان عطا فرمایئے بدیع الملک نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان ایک تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے میدان مین آیا معمور کلفت بازو نے جو اسکو اسقدر طویل القامت قوی الجثہ دیکھا خیال کیا کہ اس سے لڑکر سر بر ہونا محال ہی کسی طرح اپنی جان بچا کر یہان سے نکل جانا چاہیے یہ سوچ کے معمور نے کہا اے پہلوان تو انسان ہی یا از قسم جن جان ہے مین نے آج تک ایسا قوی الجثہ آدمی نہین دیکھا پہلوان اسلام نے جواب دیا کہ مین انسان ہون گردستان کا رہنے والا ہون محراب گرد میرا نام ہے معمور نے کہا اے شخص تو نے طلسم کشا کی اطاعت کیونکر قبول کی محراب نے کہا آقائے نامدار نے مجھکو زیر کیا مین نے انکی اطاعت قبول کی معمور نے کہا طلسم کشا دیکھنے مین بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے تیرا قد وقامت مثل دیو کے ہے کیونکر طلسم کشا نے تجھے زیر کیا محراب نے جواب دیا کہ جسطرح مردان عالم مقابل کو زیر کرتے ہین اس طرح مجھے بھی زیر کیا تجھے تعجب کس بات کا ہے میری کیا حقیقت ہے مجھ سے بڑے بڑے پہلوان جو سامنے کھڑے ہوئے ہین ان سب کو آقائے نامدار نے زیر کیا ہے اور یہ سب آقائے نامدار کے بندہ بے دام ہین سب نے اطاعت قبول کی ہے معمور نے گرگین درشت چنگال جو سب پہلوانان گردستان کا افسر تھا اسکی طرف دیکھکر کہا اسکو بھی تمھارے آقائے نامدار نے زیر کیا ہے محراب نے کہا انکو بھی زیر کیا ہے یہ ہم لوگون کے افسر ہین قوت مین آج انکا نظیر نہین ہے مگر آقائے نامدار سے کچھ زور نہ چلا یہ بھی زیر ہوے معمور نے تعجب سے کہا معلوم ہوتا ہے تمھارے آقا کچھ سحر بھی جانتے ہین اسی سبب سے تم لوگون کو انھون نے زیر کیا ورنہ ممکن نہین کہ تمھین زیر کر سکتے محراب نے کہا اے معمور ہمارے آقائے نامدار ساحر اور سحر دونون پر لعنت کرتے ہین اور بلکہ جسقدر عزیزان صاحبقران نامدار ہین وہ سب سحر نہین جانتے جو کوئی ساحر اطاعت اختیار کرتا ہے وہ بھی سحر ترک کر دیتا ہے معمور نے کہا اے محراب اب مین تجھسے مقابلہ نہ کرونگا محراب نے کہا سبب بیان کرو کہ مجھ سے مقابلہ نہ کرنے کا کیا سبب ہے معمور نے کہا تم چونکہ طلسم کشا کے زیر کردہ ہو اور میری شرط یہ ہے کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو مین اس سے مقابلہ کرتا ہون تم کو چونکہ طلسم کشا زیر کر چکے ہین اس سبب سے مین مجبور ہون تم اپنے لشکر کو واپس جاؤ اور جس کو کسی نے کبھی زیر نہ کیا ہو اُس کو میدان مین بھیج دو محراب کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے معمور یہ کیا شرط ہے کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو تم اس سے مقابلہ کروگے ہمارے یہان سوائے عزیزان صاحبقران اور

صاحبقران سے دوسرا ایسا نہیں ہے جو کسی سے زیر نہوا ہو سب لوگ انھیں لوگون کے ہاتھ سے زیر ہوئے
ہین اور انکی اطاعت قبول کی ہے یہ شرط یہان کام نہ دے گی اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون معمور
نے کہا تجھ سے مقابلہ نکرونگا تو یہان ٹھہر اور تیرے مقابلے کے واسطے اور جوان کو بھیجتا ہون مین
خلاف شرط نہین کر سکتا محراب خاموش ہوا معمور میدان سے گھوڑے کو پھیر کر پلٹا تورج کے پاس آیا
تورج نے کہا اے معمور کیا ہوا جو تو میدان جنگ سے واپس آیا کیا گردستانی کو دیکھکر ڈر گیا معمور نے
کہا اے شہنشاہ گردستانی کی کوئی حقیقت نہیں مگر ایک سبب سے مین واپس آیا اگر یہ جانتا تو ہرگز لشکر اسلام
کے مقابلے مین نہ جاتا اور اگر جاتا تو حمزہ کو یا عزیزان حمزہ کو اپنے مقابلے مین بلاتا تورج نے کہا
سبب بیان کر معمور نے کہا جو پہلوان عمر بھر مین ایک مرتبہ بھی کسی سے زیر ہو جاتا ہے مین اس سے
مقابلہ نہین کرتا یہ میرا ابتدائی قاعدہ ہے بلکہ میرے استاد نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جو پہلوان کسی سے
زیر ہو جائے ہرگز اس سے مقابلہ نکرنا ورنہ ہمیشہ حقیر و ذلیل رہوگے مین انکی نصیحت کے موافق کرتا ہون
یہ پہلوان جو اس وقت میدان مین آیا ہے مین نے حسب دستور اس سے بھی پوچھا کہ تجھے کسی نے
زیر تو نہین کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے طلسم کشا نے ایک بار زیر کیا ہے اب مین اس سے کیا مقابلہ
کرتا گرگین ورشت چنگال کو مین نے پوچھا اس نے کہا انھین بھی آقائے نامدار نے زیر کیا تھا
غرض مین نے جس جس کو دریافت کیا معلوم ہوا کوئی ایسا نہین ہے جو حمزہ اور عزیزان حمزہ کے
ہاتھ سے زیر نہوا ہو مین مجبور ہو کے واپس ہوا محراب گردستانی میدان مین کھڑا ہے مین اس سے وعدہ
کرکے آیا ہون کہ مین تیرے مقابلے کے واسطے اور پہلوان بھیجتا ہون تورج نے کہا اے معمور تو نے
اچھا نہ کیا اب اہل اسلام کو یہ یقین ہو گا کہ آتشپرست ہم سے دب گئے اور بہانے کر کرکے بھاگ جاتے
ہین معمور نے کہا مین مجبور تھا اپنی شرط کو کیا کرتا تورج نے کہا اسی وقت پر ایسی شرطین آدمی کو ذلیل
کرا دیتی ہین جیسے تیرے واسطے اس وقت ذلت ہوئی محراب اپنے دل مین یہی سمجھا ہوگا کہ معمور بھی مجھ سے
ڈر گیا اور مقابلہ نہ کر سکا معمور نے کہا اب آپ کسی اور کو میدان مین محراب کے مقابلے کے
واسطے روانہ کیجیے تورج نے کہا تیرے واپس آنے نے سب کی ہمت مین فرق ڈال دیا اب مین فکر کرتا ہون
یہ کہکے تورج قریب اشراق جادو کے آیا کہا اے شہنشاہ اب پہلوان ہمت ہارے دیتے ہین سبب
یہ ہے کہ لشکر طلسم کشا مین گردستانی کثرت سے ہین اور ہر ایک قوت مین یکتا ہے دیکھنے مین بھی قوی جثہ
ہین جو جاتا ہے بجز مقابلہ نہین کرتا حیلہ کر کے واپس آتا ہے ابھی مین نے معمور کو بھیجا ان مین بھیجا تھا
اسکے مقابلے مین لشکر اسلام سے محراب گردستانی نکلا معمور پر اسکا رعب غالب ہو گیا مگر بات
معقول حیلہ کیا کہ مین اس سے مقابلہ نہین کرتا جو اپنی عمر مین ایک بار بھی کسی سے زیر ہوا ہو اب آپ کی
کیا رائے ہے اشراق نے کہا اگر پہلوانون کی ہمت نہین پڑتی ہے تو لشکر دیوان کس واسطے یہان موجود
ہے ان لوگون کو میدان کیطرف روانہ کرو جب گردستانی لشکر اسلام مین باقی نہ رہین اس وقت
پھر پہلوانون کو روانہ کرنا واقعی خوف سب کا درست ہے کہ جسقدر پہلوان گردستان کے رہنے والے
ہین وہ آدمی نہین دیو ہین بلکہ دیوون سے بھی قوی ہیکل ہین انکے مقابلے کے واسطے ان پہلوانون
کا جانا اچھا نہین ہے یہ کہتا ہوا تورج کے ہمراہ اپنے لشکر مین آیا تورج نے کہا اب اگر دیوون مین

ہے کسی کو برائے مقابلہ روانہ کیجے گا تو اہل اسلام یہ ضرور کہیں گے کہ اب اسکے لشکر کے پہلوانون نے ہمت ہار دی جسوقت یہ بات اُنھیں ثابت ہو جائے گی وہ اور زیادہ خدمت کرین گے اس سے بہتر یہ ہے کہ کوئی امر معقول پیدا کر کے دیو دن کو میدان مین بھیجا چاہیے اشراق نے کہا اے تورج خداوند کا منشا خاص یہی ہے کسیقدر دن باقی ہے کسی طرح سے بسر ہو جائے شب کو وہ کوئی اور سامان کرین گے تورج نے کہا کہ یہی ہے تو مین اور کسی پہلوان کو بھیجے دیتا ہون اگر وہ لڑ بھڑ کر مر جائے گا تو مین اور پہلوان کو بھیج دونگا جو میرے دل مین ارادہ ہے وہ نہ کرونگا ورنہ مین یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آج اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیتا لشکر بہت مجھ میرے ہمراہ تھا جنگ مغلوبہ مین لشکر طلسم کشا کو پسپا کر دیتا اور اسکی بارگاہین اپنے قبضۂ قدرت مین کرتا خزانہ بھی اپنے تحت مین لاتا اشراق نے کہا یہ بات تو اچھی ہے مگر خداوند یہ چاہتے ہین کہ مقابلہ اچھی طرح سے ہو ورنہ اس وقت لشکر دیوان ہمارے پاس اس قدر موجود ہے کہ لشکر طلسم کشا سے ہم بخوبی تمام مقابلہ کر سکتے ہین اور طلسم کشا ہم سے مقابلہ کرنے مین جا بجا عذر کرے کیونکہ اسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران کثرت سے ہے اور یہان لشکر دیوان بھی موجود ہے گو اسکے جواب مین اُسکے یہان کوہستانی پہلوان ہین مگر دیوون سے وہ لوگ مقابلہ کسی طرح نہیں کر سکتے بجواب اسکے تورج نے یہ بات کہی کہ پھر اب اس وقت مین کیا کر سکتا ہون مین مجبور ہون جب خداوند خود ہی نہیں چاہتے کہ طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ مین مقابلہ ہو تو آپ اور مین بھی لاچار ہون کیونکہ جو کچھ انکی رائے ہے وہی بجا و درست ہے اشراق جادو نے کہا میرے نزدیک یہی مناسب اور مصلحت وقت ہے کہ اب دن بھی بہت کم باقی ہے اتنی دیر کے واسطے دیوون سے جنگ آغاز کرانا محض بیکار ہے دو چار پہلوانون کو میدان مین بھیجو اگر کوہستانیون کے ہاتھ سے قتل ہونگے تو کیا مضائقہ ہے خداوند کی خوشی ہو جائے گی وقت بھی گذر جائے گا نہین معلوم کیا ارادہ ہے اور خداوند نے کیا بات تجویز فرمائی ہے جو اس امر کی تاکید مزید کی ہے کہ خبردار خبردار طلسم کشا سے ایسا مقابلہ نکرنا کہ جس مین فریقین کے لشکر کے پہلوان جان سے مارے جائین مرت جسقدر دن باقی ہے اسکو تمام کرو مین شب کو اور سامان کرونگا نہین معلوم کیا سامان کرین گے اور کیا انتظام ہوگا طلسم کشا کی اس قدر محبت کیون ہے تورج نے کہا اے اشراق جادو ہم نے بہت سے طلسمون مین دیکھا کہ سلطان صاحب اقبال بھی ہین بلا وجہ لوگ انکی خاطر کرتے ہین اگر مجھے خداوند کی آزردگی کا خیال نہ ہوتا تو مین ضرور اچھی طرح طلسم کشا سے مقابلہ کرتا اور آج ضرور لشکر طلسم کشا کو پسپا کر دیتا ان لوگون کی یہ مجال نہ تھی کہ آج مجھ سے بازی لے جاتے اشراق جادو نے کہا اب دیر نکرو میدان مین کسی کو بہت جلد روانہ کرو تورج بدرگ نے اُس پہلوان کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم محراب کے مقابلہ مین جاؤ اُسنے گھوڑے کو بڑھایا میدان کارزار مین آیا محراب جادو منتظر کھڑا تھا یہ پہلوان جو آیا محراب سے آتے ہی اُسنے کہا اے جوان قلیل القامت تیرا کیا نام ہے محراب نے اپنا نام بتایا پہلوان نے کہا اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو تو میری اطاعت بہت جلد قبول کر اور میرے ہمراہ چل میرے سردار کی قدمبوسی حاصل کر کہ مرتبہ تیرا سوا ہو جائے گا طلسم کشا کے یہان رہیگا تو ایکدن ایک روز ضرور تیری جان جائیگی اور تجھ ہاتھ نہ آئے گا ایسے ناقدر مالک کو ترک کر دے اچھا ہے محراب نے کہا او بیہودہ گو تو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے اگر برائے مقابلہ میدان مین آیا ہے تو مین موجود ہون وار کر اور اگر مثل معمور کے تو بھی مقابلہ کرنے سے خائف ہے تو کوئی حیلہ کر کے تو بھی بھاگ جا اور کسی کو بھیج اس پہلوان نے جواب دیا اے محراب معمور جو میدان سے چلا گیا

اس نے شرط یہی کی ہے کہ جو کسی سے زیر نہوا ہوگا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور مجھے اس شرط کی پابندی نہین ہے مین سب سے مقابلہ کرتا ہون تو نے میرا نام سُنا ہوگا مین نے ہزارون پہلوانون کو سر میدان ایک روز مین شکست دی ہے دیوون سے مقابلہ کیا ہے لشکرون سے تنہا لڑا ہون تو جو اپنی طویل القامتی پر اس درجہ نازان ہے یہ سب غرور تیرا بالکل بیجا ہے مین نے دیوون کو زیر کیا ہے میرا نام سرخاب فیل اندام مشہور ہے بہت سے پہلوان فیل زور میرا نام لیتے ہین تو مجھے نہین پہچانتا ہے مین تیرے حال پر رحم کر کے یہ بات کہتا ہون کہ تو میری اطاعت قبول کر اور میرے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے مشرف ہو مین تجھے عہدۂ جلیلہ دلا کر صاحب عزت بناؤن طلسم کشا نے ذرا بھی تیری قدر نہ کی سلاح جنگ تک تیرے پاس نہین ہین محراب نے کہا اے سرخاب ابھی منصور بھی ایسی ہی باتین کرتے کرتے حیلہ کر کے چلا گیا اور اب تو بھی ویسی ہی باتین مجھ سے بنا رہا ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین موجود ہون تو اپنا وار کر ورنہ اپنے لشکر کو تو بھی واپس چلا جا اور کسی کو اس میدان مین ہمارے مقابلہ کے واسطے بھیج دے مین ہرگز نہین چاہتا کہ بیہودہ اور فضول باتون مین مصروف ہو کر اپنی اوقات ضائع کرون تو بہت جلد یہان سے چلا جا ورنہ مین تجھے زبان تیغ سے جواب سخت دونگا سرخاب نے کہا اے محراب جادو اب مین مجبور و لاچار ہون تو میرا کہنا سماعت نہین کرتا یہ کہکے غصہ مین آکر اس نے گرز ہاتھ مین لیا کہا اے محراب جادو تو بھی اپنے لشکر سے کسی کا گرز مانگ لے محراب جادو نے کہا مجھے گرز کی ضرورت نہین ہم لوگون کا قاعدہ ہے کہ ہمیشہ بے سلاح میدان کارزار مین آتے ہین دو ایک حربے کسی وقت موجود بھی رہتے ہین شاید حریف زبردست سے سامنا پڑا تو ان حربون سے کام لیا سرخاب نے کہا مین گرز کا وار کرونگا تو کیونکر اپنے تئین بچانے گا محراب جادو نے جواب دیا کہ اسکے پوچھنے کی ضرورت نہین جب تو وار کرے گا دیکھا جائے گا سرخاب نے کہا مین اب وار کرتا ہون ہوشیار ہو جا محراب جادو نے سر آگے بڑھایا سرخاب نے گرز کا وار کیا محراب جادو نے سر کو بچا کر گرز پر ہاتھ ڈال دیا سرخاب نے گرز کو مضبوط پکڑا تھا محراب نے ہاتھ مروڑ کے گرز اُس کا چھین لیا سرخاب چاہتا تھا کہ کمر سے تیغ نکالے مگر محراب نے وہی گرز اُسکے سر پر لگایا کہ کاسۂ سر چور چور ہو گیا معہ گردن پست ہو کر رہگیا تورج نے یہ کیفیت دیکھکر اور ایک پہلوان صعوان گرد کو میدان مین بھیجا اُس نے بھی آکر محراب سے مقابلہ کیا اور محراب جادو نے اسکو بھی قتل کیا اسی طرح دس پہلوان تورج نے میدان کی طرف روانہ کیے مگر محراب کے ہاتھ سے سب قتل ہوے اس عرصہ مین آفتاب بھی غروب ہوا آئینہ اندام نے اشراق سے کہا اب طبل بازگشت بجوا دو اپنے خیمہ گاہ کی طرف چلو مین خود بھی چاہتا تھا کہ آج کا دن اسی طرح تمام ہو جائے اب کل مقابلہ ہوگا طلسم کشا کو عہدۂ وقت جنگ معلوم ہو گی تورج نے اشراق سے کہا دیکھیے جو مرضی خداوند ہے بہتر وہی ہے لیکن تبدیل نہو جائے تو غضب ہوا اشراق نے کہا مین بارگاہ مین چلکر بہت کچھ کہونگا اشراق یہ کہکر آگے بڑھا طبل بازگشت بجوایا بدیع الملک کے لشکر مین سب کے سب طبل خوشی بجاتے ہوے اپنے لشکر کی طرف چلے آئینہ اندام اور اشراق اور تورج نابکار اپنے خیمہ گاہ کی طرف واپس آئے جب آئینہ اندام اپنی بارگاہ مین گیا اور اشراق بھی اُسکے ساتھ ہی بارگاہ مین داخل ہوا تو اُس نے تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام سے کہا یا خداوند اگر آپکی مصلحت ہو تو مین اس وقت تورج کو بلاؤن اور کچھ باتین صلاح کی اُس سے کرون آپ نے تو ہم لوگون کو بالکل بیکار تصور کر لیا ہے اگر یہی ہے تو ہمین فنا کر دیجیے اسکی ضرورت نہین کہ ہم ذلت اُٹھا کے دست دشمنان

قتل ہوں آئینہ اندام نے کہا اے اشراق میں تجھ اور تورج کو انتہا درجہ بیوقوف تصور کرتا ہوں جو میرے امور قدرت میں انہیں تم لوگ کیا دخل دے سکتے ہو میں جس بات کو اچھا اور مناسب وقت جانتا ہوں وہ کرتا ہوں تم ابھی یہ بات نہیں سمجھ سکتے اگر آج میں تمھارے کہنے کے مطابق مقابلے کے واسطے حکم دیتا تو بہت بڑا غضب ہوتا کوئی پہلوان طلسم کشا کے لشکر سے مقابلہ نہ کر سکتا وہاں کا ایک ایک جوان یہاں کے پورے لشکر کے واسطے کافی ہے اشراق نے کہا میں تنہا آپ کے فرمانے کو رد نہیں کر سکتا امیدوار ہوں کہ آپ تورج کو بھی یہاں آنے کی اجازت مرحمت فرمائیے پھر میں آپ سے عرض کروں کہ اس طرح لشکر طلسم کشا کو ہم لوگ پسپا کر دیتے آئینہ اندام نے ہرکاروں سے کہا کہ جا کر تورج کو بھی بلا لاؤ میں اسکے ارادے بھی دیکھوں ہرکارے تورج کی بارگاہ میں آئے تورج اسوقت بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اس سے کہہ رہے تھے کہ اب طلسم بھی ویران ہوگیا آج کے مقابلے کے دیکھنے سے امید فتح قطع ہوگئی ایک پہلوان نے اسقدر جوانوں کو قتل کیا کہ اپنے جسم پر زخم نہ لگایا یقین ہے کل پھر وہی جوان میدان کارزار میں آکے ہنر جنگ دکھائے اگر کل بھی وہی جوان میدان کارزار میں آیا اور اسی طرح سے ہنر جنگ دکھا کر اپنے لشکر کو زندہ و سلامت واپس گیا تو یقین واثق ہے کہ سب کے دلوں پر اسکا رعب اس درجہ غالب ہو جائے گا کہ کوئی شخص اسکے مقابلے کے واسطے نہ نکلے گا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ناگاہ ہرکاروں نے آکے تورج سے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے ہیں بہت جلد تشریف لے چلیے تورج وہاں سے فی الفور اٹھا ہرکاروں کے ہمراہ آئینہ اندام کی بارگاہ میں آیا یہاں اشراق جادو کو دیکھا کہ آئینہ اندام سے کہہ رہا ہے کہ آپ ہم لوگوں کو اجازت اگر عطا فرمائیں تو ہم طلسم کشا کو نیچا دکھا دیں ساری شان و شوکت خاک میں ملا دیں پھر طلسم کشائی کا نام بھی نہ لے بہت مغرور ہوگیا آپکو سب کا غرور ناپسند ہے مگر طلسم کشا سے ایسی محبت ہے کہ اسکو سزا نہیں دیتے بڑے تعجب کی بات ہے آپ کو لازم ہے کہ آپ طلسم کشا کو بھی سزا دیں اشراق جادو سے آئینہ اندام کہتا تھا کہ تم بھی امور خداوندی میں دخل دیتے ہو یہ بات تمھاری اچھی نہیں ہے اگر ہم چاہیں ابھی طلسم کشا راہ راست پر آجائے اسی واسطے ہم اسکو کسی قسم کی سزا نہیں دیتے ہیں کہ اس کو بزرگ مذہب آئینہ پرستی مقرر کرنے والے ہیں اور اسکو انتظام خدائی سپرد کرنے والے ہیں جو جو باتیں اس سے وقوع پذیر ہو رہی ہیں وہ خود ان باتوں کو نہیں کرتا ہے بلکہ ہم خود اسکو اس قسم کی ترغیب دے رہے ہیں یہ باتیں اشراق جادو و آئینہ اندام میں ہو رہی تھیں کہ تورج نے جا کر آئینہ اندام کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج میں دیر سے تمھارا منتظر تھا تم نے بڑی دیر لگائی کس کام میں مشغول تھے تورج نے کہا اے شہنشاہ اس وقت افسران فوج میرے پاس آئے تھے اور اس امر کی شکایت کرتے تھے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے بڑی بڑی لڑائیاں دیکھیں اور بڑے بڑے معرکوں میں خود بھی لڑے مگر آجتک آپ کو فوج کا لڑانا نہیں آیا آج فوج کی ہمت آپ نے توڑ دی ایک پہلوان لشکر اسلام کا آیا اسنے دس پہلوان قتل کیے اور بے زخم کھائے اپنے لشکر کو واپس گیا اگر وہ کل پھر میدان میں آئے گا اسی طرح مقابلہ ہوگا وہ پھر دس بیس جوانوں کو قتل کر کے اپنے لشکر میں واپس جائے گا یہاں سب کی ہمت اور پست ہو جائیگی کوئی آئندہ اس سے مقابلے کا نام بھی نہ لیگا میں نے سب کو سمجھا دیا کہ جو کچھ خداوند کی مرضی ہے میں اسکے مطابق کرتا ہوں خود کسی قسم کی بات نہیں کر سکتا اشراق نے کہا میں بھی خداوند

سے کہہ رہا ہون کہ آپ ہم کو اذن جنگ دین جس طرح ہمارے مزاج مین آئے ہم جنگ کرین مگر خداوند
کی مصلحت نہین ہے تورج نے کہا آپ مجھ سے بڑے ہیں خداوند سے کہہ سکتے ہین میری اتنی مجال نہین
جو عرض کرون آپ ہی خداوند سے کہکے اس امر کو صاف کرین اور اجازت جنگ لین اشراق جادو
نے کہا مین نے خاطر اسی واسطے تم کو بلایا ہے کہ تم بھی اسکی بابت کوشش کرو کہ مجھے خداوند اجازت جنگ
مرحمت فرمائین تورج نے کہا یا خداوند آپ ہم لوگون کی خوشی پر اب جنگ کو چھوڑ دین اگر ہم سے کسی
قسم کی خطا ظہور مین آئے تو آپ کو اختیار ہے جو مزاج مین آئے آپ سزا دین آئینہ اندام نے کہا اے
تورج اس وقت تمھارے پاس لشکر جو اس قدر موجود ہے اسکے سبب سے تم نازان ہو اور یہ سمجھے
ہو کہ اب طلسم کشا ہم سے مقابلہ نکر سکیگا یہ تمھارا خیال خام تصور ناتمام ہے طلسم کشا کے پاس بھی لشکر
اسی قدر موجود ہے اس کے یہان ایک ایک پہلوان ایسا موجود ہے جو تنہا ایک لشکر سے مقابلہ کرسکتا ہے
تورج نے کہا یا خداوند ہمارے یہان دیوان قوی ہیکل اسقدر موجود ہین کہ اگر وہ چاہین تو طلسم کشا کے لشکر
کو مانند مور چیونٹیون کے پامال و نیست و نابود کردین آپ ایک بار تو طلسم کشا کو زیر کر لینے دین اب یہ سلی محبت اپنے
دل سے نکال ڈالین جب اشراق و تورج نے آئینہ اندام کو بہت ستایا اور اس کو کوئی حیلہ بن نہ آیا
تو مجبور ہو کے اس نے کہا اگر تم لوگون کی یہی رائے ہے اور طلسم کشا سے جنگ کرنا منظور ہے تو میری
موجودگی مین اس سے جنگ نہ کرو مین اسی وقت یونان کی طرف جاتا ہون جب وہان سے پہونچ کے
نامہ روانہ کرون اس وقت تم جنگ شروع کرنا اگر طلسم کشا تمپر غالب بھی آئے گا تو مین تمھاری مدد کو
وہان سے اور لشکر روانہ کرونگا خاطر جمع رکھنا ہراسان نہونا تورج نے کہا یہ بات ہم کو منظور ہے
آپ اسی وقت تشریف لے جائین ہم طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لیے لیتے ہین آئینہ اندام نے
کہا اس امر کا تمھین اختیار ہے اب مین کسی بات مین تم لوگون کی دخل نہ دونگا جو تم مناسب جانو وہ کرو
تورج نے اشراق سے کہا اے شہنشاہ آپ کی کیا رائے ہے اشراق نے کہا بہت اچھی بات ہے
اگر طلسم کشا ایک ہفتہ کی مہلت دے تو کیا مضائقہ ہے مہلت لے لینا اچھا ہے تورج نے کہا طلسم کشا سے
جو مہلت طلب کریگا وہ ضرور دیدیگا اشراق جادو نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ
اے طلسم کشا تمھین ہم جری و بہادر جانتے ہین مرد میدان تصور کرتے ہین اس سبب سے یہ بات بھی
تم سے کہی جاتی ہے کہ ہمین ایک ہفتہ تک جنگ کرنا منظور نہین کیونکہ ہمارے یہان سامان جنگ درست
نہین ہے اگر تم ایک ہفتہ کی مہلت دو تو ہم سامان درست کرین بعد ایک ہفتہ کے پھر تم سے مقابلہ کرینگے
یہ نامہ تہ کر کے ایک ساحر کو دیا کہ اسی وقت اس کو طلسم کشا کے پاس پہونچاؤ جواب لیکر بہت جلد واپس
آؤ ساحر نامہ لیکر فوراً ہی روانہ ہوا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آیا یہان شہزادہ بدیع الملک
نوجوان جو میدان جنگ سے بصد خوشی واپس آئے اپنی بارگاہ مین اسی وقت تشریف لے گئے تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران عالی جاہ نے سب کو طلب فرمایا سب بارگاہ امیر مین حاضر ہوئے شہزادہ
بدیع الملک نامدار بھی تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خدا نے بڑا اپنا فضل کیا کہ میدان اپنے
ہاتھ رہا جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوئی مجھے یہ گمان نتھا کہ تورج ان پڑیگا آئینہ اندام خوب
لڑے گا مگر اس نے بالکل ہمت ہاردی جنگ نہ کر سکا یقین ہے کل کی میدان داری مین کوئی صورت

اور سنئے شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے عرض کی یا صاحبقران والا جاہ میں ان لوگوں کے حالات سے
بخوبی ماہر ہوں آئینہ اندام سوائے سحر کرنے کے اور کوئی بات نہیں جانتا اگر سحر میں مقابلہ ہوتا تو یقین تھا آج
فتح جنگ خوب حاصل ہوتا آئینہ اندام آج بڑے بڑے سحر کرتا مگر اب وہ سحر کرنے سے مجبور ہے کیا کرے
جانتا ہے کہ لشکر اسلام میں جو سردار باقی ہیں ان پر سحر تاثیر نہیں کرتا اور خصوصاً میں کہ مجھی سے جنگ ہے میرے
پاس لوح طلسم موجود ہے مجھ سے کیونکر جنگ کرے گا اس سبب سے اس نے سحر موقوف رکھا اور نیزہ و شمشیر
کی لڑائی شروع کی اس میں اسے ذرا بھی سلیقہ نہیں ہے امیر نے فرمایا تورج بہت سی لڑائیاں دیکھے ہوئے
ہے زمرد ثانی نشیب و فراز سے ماہر ہے اگر جاتا تو ارج نامدار سے مقابلہ بہت اچھی طرح ہوتا مگر یہ سب
لوگ بھی اُسکی طرح ناتجربہ کار بن گئے بدیع الملک نوجوان نے کہا سبب اس میں یہ ہے کہ یہ لوگ سب
اُسکی رائے کے کوئی کام نہیں کرتے ہیں جو جو اُس نے کہا ان لوگوں نے کیا اگر خود کچھ اپنی طرف سے کرتے
تو یقین تھا کہ وہ آزردہ ہو جاتا یہ لوگ اُسے اپنا خداوند جانتے ہیں اسی سبب سے لڑائی جڑی یہ باتیں ہو رہی
تھیں کہ ہرکارے نے آکے عرض کی اے شہریار ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے
اسکے باب میں کیا حکم ہوتا ہے شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران کی طرف دیکھا امیر نے فرمایا بلا لو
ہرکارے بارگاہ کے باہر آئے نامہ دار اشراق جادو کو اپنے ساتھ اندر لے گئے نامہ دار نے جاکر نامہ
شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے صاحبقران عالی جاہ
کے روبرو پیش کیا امیر با توقیر نے فرمایا کہ نامہ کو کھولو پڑھو جو مناسب ہو وہ جواب دو شہزادہ بدیع الملک
نامدار نے لفافہ چاک کیا نامہ پڑھا اسمیں ایک ہفتہ کی بابت لکھا تھا بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران
سے کہا امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے ایک ہفتہ کی مہلت اگر انہیں درکار ہے دیدو دن گذرتے
دیر نہیں ہوتی ہے یہ سات روز گذر جانے کے بعد پھر مقابلہ کرنا شہزادہ بدیع الملک نے پشت پر نامے
کے تحریر کیا کہ ہم نے مہلت ایک ہفتہ کی دی اپنا سامان درست کر پھر ہم سے مقابلہ کرنا یہ جواب لکھ کر
نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا اشراق جادو اسکا منتظر تھا اس نے نامہ لا کر دیا تورج بھی وہیں موجود
تھا اشراق جادو نے نامہ کھولا جواب نامہ دیکھا تورج سے کہا مہلت تو ملی تورج نے جواب دیا
کہ میں ان لوگوں کی خصلت سے ماہر ہوں یہ ضرور مہلت دیتے ہیں کبھی انکار نہیں کرتے اشراق جادو
نے آئینہ اندام سے کہا اب آپ تشریف لے جانے کی نسبت کیا ارشاد فرماتے ہیں اگر مزاج اقدس
میں آئے آج شب بھر یہیں رونق افروز رہیے اس خاکسار کی عزت بڑھ جائیگی کل صبح کو تشریف لے جائیے گا
آئینہ اندام نے اشراق جادو کے کہنے کو منظور کیا اُس شب کو وہیں مقیم رہا صبح کو وہاں سے روانہ
ہونے کا سامان درست کیا سب اہالیان لشکر کے جو یہ خبر گوش گذار ہوئی اس کے پاس آئے
زمرد ثانی اور بختگان کو بھی لوگوں نے یہ خبر پہونچائی کہ خداوند ایوان نہ طاق کو تشریف لیے جاتے
ہیں اگر یہ تم لوگوں کو رخصت ہو تو جا کر رخصت حاصل کر لو بختگان نے زمرد ثانی سے کہا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہیں پڑتا ہے حالانکہ وہ مرد عاقل ہے اس سبب سے یہ سب انتظام کر رہا ہے اگر اور
ساحروں کی طرح سے بیہودہ ہوتا تو اسقدر لشکر موجود تھا مقابلہ کرتا مگر وہ انجام بین ہے اپنی جان بچا کر
نکل جانا بہت اچھا جانتا ہے جو لوگ یہاں رہیں گے وہ ضرور رنج اٹھائیں گے ذلت و ناکامی سے

مارے جائیں گے اگر آپ میرے کہنے پر عمل فرمایئے اور اشراق جادو اور تورج کا ساتھ دیجیے تو مناسب
وقت یہ ہے کہ آپ بھی آئینہ اندام کے ہمراہ ایوان میں چلیے وہ جگہ امن کی ہے اور وہاں ہر ایک کا گذر نہیں
ہو سکتا زمرد نے کہا اے تحبگان یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں اشراق جادو اور تورج کا بے سبب
ساتھ چھوڑ دوں اور آئینہ اندام اسکو منظور کیوں کرے گا تحبگان نے کہا آپ اس وقت آئینہ اندام
کے پاس چلیے اور کیفیت دریافت کیجیے جب وہ اپنے حال سے آپ کو ماہر کریں اُس وقت آپ یہ فرمایئے کہ
میں ساتھ آپ کا نہ چھوڑونگا زندگی دشوار ہو جائے گی مجھے اپنے ہمراہ لیتے چلیے اور اسی قسم کی باتیں
کیجیے گا تو ضرور اُسکو آپ کا خیال پیدا ہوگا اور اپنے ہمراہ لے جائے گا زمرد نے کہا اے تحبگان یہ بات
تو بہت اچھی ہے اگر آئینہ اندام کو منظور کرے تحبگان نے کہا آپ تشریف تو لے چلیے اگر وہ منظور نہ کریگی
تو میں اور بات پیدا کرونگا آپ کا یہاں رہنا اب اچھا نہیں ہے اشراق جادو اور تورج لشکر کی
زیادتی و لشکر یہان رہنے [illegible] کرتے ہیں اپنے دل میں سمجھے ہوئے ہیں کہ طلسم کشا سے مقابلہ
کرکے فتح پائیں گے یہ سب خیال خام ہے کبھی فتح نصیب نہ ہوگی شکست اٹھائیں گے مارے جائینگے
زمرد اسی وقت اٹھا تحبگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام کی بارگاہ میں آیا آئینہ اندام سے اور سب لوگ
بھی رخصت ہو رہے تھے زمرد نے بھی سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب تم یہاں بہت ہوشیاری
سے کام کرنا کیونکہ تم خوب طلسم کشا کے مجھ سے خوبی آگاہ ہو زمرد نے کہا یا خداوند میں بے آپ کے یہاں
ہرگز نہ رہونگا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد میں اگر تمہیں اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تو اور لوگ بہ نسبت
تمہارے طلسم کشا کی فوجوں سے ڈرتے ہیں وہاں تم خاطر جمع رکھو تھوڑے ہی دنوں کے بعد میں سب کو اپنے
پاس بلا لونگا وہاں جاکر تم لوگوں کے واسطے اور فوج بھی روانہ کرونگا ایوان نہ طاق سے جو لوگ
آئیں گے وہ اس لڑائی کو فتح کر کے واپس جائینگے کسی قسم کا خوف اپنے دل میں نہ کرنا میں اب وہاں
جاکر اور انتظام کرونگا طلسم کشا کے نصیب میں شکست لکھ دونگا ان سب کو اسیر کر کے تم میرے
پاس آنا ایوان جادو کو اپنے لشکر کا جاہ و حشم دکھانا اسکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ ایسے ہیں اتنی بڑی
جنگ کو سر کرکے چلتے ہیں زمرد نے بہت بہت کہا مگر آئینہ اندام نے قبول نہ کیا تحبگان نے بہت سی باتیں
پیدا کیں جب آئینہ اندام کو یہ ثابت ہوا کہ زمرد کو یہاں رہنے سے سراسر انکار ہے اُسکو ناگوار ہوا
کہا اے زمرد یہاں کا رہنا اگر قبول نہ کروگے تو خفا ہو جاؤنگی اور اپنی خفگی کی سزا سے معقول پاؤگے
زمرد نے تحبگان کی طرف دیکھا تحبگان نے اشارے سے کہا اب خاموشی بہتر ہے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا
زمرد ناخوش ہو رہا آئینہ اندام سب سے ملکر اور دو ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جانب دیوار
ایوان نہ طاق جلا دوسرے روز دیوار کے قریب جاکے پہونچا چاہا کہ ترکرکے دیوار کے اُس پار جائے
ایک آواز آئی او آئینہ اندام تو کہاں جاتا ہے وہیں ٹھہر آئینہ اندام آواز کے سنتے ہی فوراً اسی مقام پر
ٹھہر گیا ایک ساحر دیوار کے اُس طرف سے آیا اُسنے کہا پہلے ایک عرضی خدمت عالی مرتبت میں کیوان
جادو کے روبرو کرا دو وہ اجازت دیں گے تو ہم تمکو اندر لے جائیں گے آئینہ اندام نے اُسی وقت
ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ میں حسب الطلب حاضر ہوں مگر دام مصیبت میں گرفتار ہوں مجھے طلب
فرمایئے ایسا نہو کوئی فتنہ اُٹھے اور مجھے پھر اپنے لشکر کی طرف واپس جانا پڑے یہ لکھکر آئینہ اندام ۴٠

نے اس ساحر کو دیا ساحر یہ عرضی لیکر روانہ ہوا مسافت راہ طے کرکے کیوان جادو کے مکان پر پہونچا
ڈیوڑھی پر جا کے اس نے عرضی دی دربانون نے سیماب جادو کو بلایا سابق مین عرض کیا ہے کیوان جادو
سوائے سفال کے کہ وزیر اسکا ہے اور کسی کا سامنا نہین کرتا ہے اور سفال جادو سوائے اپنے
نائب منظور جادو کے اور کسی کا بالکل سامنا نہین کرتا ہے اور منظور جادو سوائے سیماب جادو کے
کہ چوبدار خاص ہے کسی کو اپنی صورت نہین دکھاتا جو عرائض و نامہ جات آتے ہین ہرکارے اُسے باہر
ڈیوڑھی پر سے جاتے ہین یہ وہان سے لاکر منظور جادو کو دیتا ہے اور منظور جادو سفال کے پاس
لے جاتا ہے سفال جادو کیوان کو پہونچاتا ہے کیوان جادو جو اپنے نزدیک مناسب جانتا ہے وہ حکم دیتا ہے
اور اگر کوئی امر دقیق معلوم ہوتا ہے تو اُسکو ایوان جادو کے پاس لے جاتا ہے وہان سے جو بات طے ہوتی ہے
وہ کی جاتی ہے الغرض جب عرضی آئینہ اندام کی ڈیوڑھی پر کیوان جادو کے پہونچی اور دربانون نے سیماب
جادو چوبدار خاص کو ہرکارون سے بلایا سیماب جادو آیا دربانون نے کہا آئینہ اندام کوئی ساحر ہے اُس نے
ایک عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی ہے سیماب جادو نے عرضی وہان سے لاکر منظور جادو کے سپرد کی منظور جادو
اس عرضی کو لیے ہوے سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے اُس عرضی کو کیوان تک پہونچایا
کیوان نے جو عرضی آئینہ اندام کی دیکھی لفافہ چاک کیا پڑھنے مین مشغول ہوا جب سب عرضی پڑھ چکا
تو اُسے اُسی وقت سفال جادو سے کہا کہ بھائی صاحب نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آئینہ اندام کو یہان بلاؤ
اپنے طلسم مین رہنے کی جگہ دو جسقدر زمین چاہے لے لے یہان طلسم بنا کے حکومت کرے کوئی اُس کو
ایذا و مصیبت نہ پہونچا سکے گا اب اسکی اطلاع بھائی صاحب کو اُس وقت کی جانے گی جب آئینہ اندام جادو
یہان آجائے گا ابھی ضرورت نہین عرصہ ہوگا اور آئینہ اندام کہتا ہے کہ ایسا نہو کہ کوئی فتنہ ایسا اُٹھے کہ
جسکی وجہ سے مجھے اپنے لشکر مین واپس جانا پڑے اب مجھے اپنی خدمت مین بلا لیجیے یہان طلسم کشا نے
مجھے سخت پریشان کیا ہے سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ آئینہ اندام واجب الرحم ہے اُسکو بلا لیجیے یہان رہنے
کی جگہ دیجیے جب کل آپ برائے سلام تشریف لے جائیے گا اُس وقت اس کا ذکر فرمائیے گا جو کچھ شہنشاہ ایوان
جادو فرمائین گے ویسا کیا جائے گا کیوان جادو نے پشت پر عرضی کے لکھ دیا کہ آئینہ اندام جادو
کو اسی وقت وہان سے بلاؤ اور ایک مکان نفیس اُسکے رہنے کے واسطے خالی کردو چند آدمی خدمت
کے واسطے مقرر کیے جائین سفال جادو بعد دستخط اُس عرضی کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت منظور
جادو کو بلا کر وہ عرضی دی منظور جادو نے سیماب جادو کو بلایا کہا اس عرضی کو ڈیوڑھی پر جا کر دو اور
کہو جو شخص عرضی لیکر آیا ہے اسی وقت آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لاے اور اُسکے واسطے مکان نفیس
تجویز کیا جائے سیماب جادو اس عرضی کو لیکر ڈیوڑھی پر آیا جو ساحر لیکر آیا تھا اُسے اپنے قریب بلایا کہا
شہنشاہ کیوان کا حکم ہے کہ اسی وقت آئینہ اندام جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر عرضی کو لیکر روانہ ہوا
بہت جلد دیوار کے قریب پہونچا اگر دیوار کو طے کرتا تو ایک روز صرف ہوتا سحر کرکے غرق زمین ہوا دیوار
کے اُس طرف آکے سر نکالا زمین پر آیا آئینہ اندام سے کہا کہ تمہاری بابت حکم شہنشاہ ہے کہ اسی وقت ایوان
کے اندر آؤ آئینہ اندام بہت خوش ہوا ساحر سے کہا بھائی اب مین کیونکر چلون ساحر نے جواب دیا کہ
سحر جانتے ہو تو غرق زمین ہو میرے ہمراہ دیوار کے اندر چلو اگر سحر نہین معلوم ہے تو آنکھین بند کرو مین

تھیں اندر ہو جاؤں آئینہ اندام نے کہا میں چل سکتا ہوں یہ کہکے اس نے اپنے ساحروں سے کہا تم لوگ سحر کرکے شق زمین ہو جہاں پہنچیں راہ زمین ختم کروں تم بھی میرے ساتھ زمین کے اور آنا یہ کہکے آئینہ اندام شق زمین ہوا ساحر بھی اسکے ساتھ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد جو ساحر آگے آگے تھا وہ زمین توڑ کے دیوار کے اس پار نکلا آئینہ اندام بھی زمین کے اوپر آیا اسکے ہمراہ اور جو ساحر تھے وہ بھی زمین پر آئے آئینہ اندام نے جو زمین پر آکے نگاہ کی عجب تماشا نظر آیا نہ زمین دکھائی دی نہ آسمان معلوم ہوا اپنے تئیں معلق پایا اس ساحر سے کہا بھائی یہاں زمین و آسمان نہیں ہے ساحر نے جواب دیا یہ ایوان نہ طاق ہے یہاں جو بات ہے وہ ایسی ہی ہے ابھی یہاں کے انسان تم نے نہیں دیکھے ہیں جانور ابھی تمہارے سامنے نہیں آئے درخت نظر نہیں پڑے پہاڑ معلوم نہیں ہوئے آئینہ اندام نے کہا یہاں عجب ہے زمین نہیں ہے تو درخت کیونکر اگے ہونگے اور پہاڑ کس طرح پیدا ہوئے ہونگے جانور کہاں رہتے ہونگے یہاں کے مکانات کیونکر بنے ہونگے ساحر نے کہا میں یہ سب باتیں اسی وقت نہیں بتا سکتا ہوں بس تم [illegible] ہے اسکی تحقیق کرکے یہاں سے واپس جاؤ لگے اگر عرصہ ہوگا تو یہیں کے نمکخوار سرکار ہونا پڑے گا جب تمہاری خدمت کو آدمی مقرر ہونگے انسے سب کیفیتیں دریافت کرنا۔ مجھ سے سب حال یہاں کا بتا دیجئے آئینہ اندام نے کہا میں بے زمین کے راستہ کیونکر چلوں یہاں تو سحر بھی نہیں یاد ہے جو خود سحر پرواز کروں نہیں معلوم مجھے کون روکے ہے اور میرے قدم کے نیچے کیا شئے ہے جو میں اس طرح سے تھما ہوا ہوں ساحر نے کہا اے آئینہ اندام اسی سحر پر دعوے خداوندی کرتے تھے بڑے افسوس کی بات ہے یہاں آتے ہی سحر فراموش ہو گیا بالکل سحر خام تھا آئینہ اندام نے کہا بھائی میں یہاں کے آئین سے آگاہ نہیں کہ کس مقام پر کن کن باتوں کا پرہیز کرنا چاہیے اور اپنے سحر کو کیونکر بچانا چاہیے ساحر نے کہا اب تم آنکھیں بند کرو آئینہ اندام نے آنکھیں بند کیں اور اپنے ہمراہیوں سے کہا تم لوگ بھی آنکھیں بند کر لو ان لوگوں نے بھی آنکھیں بند کر لیں تھوڑی دیر کے بعد اس ساحر نے کہا اے آئینہ اندام آنکھیں کھول دو آئینہ اندام نے آنکھیں کھول دیں دیکھا سامنے ایک بارہ دری نہایت نفیس و نازک معلوم ہوتی ہے چند ساحر اس بارہ دری کے قریب کھڑے ہیں انھوں نے اشارے سے اس ساحر کو اپنی طرف بلایا جب وہ قریب گیا ساحروں نے کہا حکم شہنشاہ ہے کہ آئینہ اندام اسی بارہ دری میں مہمان کیے جائیں ہم لوگ برائے خدمت یہاں موجود ہیں اس ساحر نے آئینہ اندام کو مع اسکے ہمراہیوں کے وہیں چھوڑا آپ روانہ ہوا وہاں جو ساحر موجود تھے وہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر اس بارہ دری کے اندر آئے آئینہ اندام نے بارہ دری کو نہایت آراستہ پایا مگر سب چیزیں معلق آویزاں دیکھیں آئینہ اندام کو سخت حیرت ہوئی ساحروں نے ایک تخت پر آئینہ اندام کو بٹھایا کہا آپ کی خدمت کے واسطے ہم لوگ حضور شہنشاہ سے مقرر ہوئے ہیں آئینہ اندام نے سب کی منت و سماجت کے پوچھا آپ لوگ اپنے نام نامی بھی مجھکو بتلا دیجیے کہ میں آپ کو پکاروں ایک نے کہا اے آئینہ اندام آپ نے اتنے دنوں اپنے طلسم میں دعوے خداوندی کیا اس قدر بھی آپ کو سحر میں دخل نہ ہوا کہ آپ کسی کا نام دریافت کر سکیں آئینہ اندام نے کہا جب میں اپنے طلسم میں تھا ایک ماہ آئندہ کی باتیں سب مجھے معلوم ہو جاتی

تھیں

انھین ایسے ایسے انتظام مین سحر کے ذریعے سے کیے ہین لیکن جس وقت سے مین یہان آیا ہون مجھے زیادہ ہی نہین
ان لوگون نے کہا آپ کے سحر مین بالکل خامی تھی اور آپ سحر کو مطلق نہین جانتے تھے یہان کے طفل مکتب بھی
آپ سے سحر اچھا جانتے ہین ہم آج اسکی بابت بھی شہنشاہ کی خدمت مین عرض کرین کیونکہ ہمین یہ حکم ہوا ہے کہ آپکے
حالات تحریر کرین کہ ہمارے شہنشاہ کیوان جب اپنے بھائی صاحب کے سدہ کو جائینگے تو آپ کے حالات
اُنسے بیان کرینگے وہ اُسی کے موافق آپ کو یہان طلسم بنانے کی اجازت دینگے اگر آپ کو سحر مین ایسی
مداخلت ہوتی تو سرکار ایوان تاجدار سے آپ صاحب مرحلہ ہوتے خطاب پاتے مگر اب کہین آپ کو ایک
طلسم مختصر سا بنا دیا جائیگا آپ اُس طلسم مین حکومت کیجیے گا سلطان کو آپ کے طلسم سے کوئی غرض نہوگی بلکہ اور
آپ کے طلسم مین حفاظت کے واسطے انھین کوشش کرنا پڑے گی آپ سے کوئی کام ہمارے سلطان کا
نہ نکلے گا بلکہ بہت سی تکلیفین آپ کے واسطے کرنا ہونگی آئینہ اندام نے کہا مین اسی امید پر یہان آیا ہون
اگر اور کہین جاتا تو ایسا گوشہ امن نصیب نہوتا نہ ایسا مالک ملتا اب یہان بے کھٹکے اپنی زندگی بسر کرونگا ساحر
تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین کرتے رہے جب دیر ہوئی اور ان ساحرون کو آئینہ اندام کی کیفیت
بخوبی تمام معلوم ہوئی اُنھون نے اُسی وقت اشارہ کیا آئینہ اندام نے دیکھا کہ ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اسمین
قلم تھا پھر دوسرے نے اشارہ کیا ایک ہاتھ اور پیدا ہوا اسمین دوات نظر آئی پھر تیسرے نے اشارہ کیا ایک
ہاتھ اور پیدا ہوا کہ اُس مین کاغذ تھا جب تینون ہاتھ ایک جگہ ہوئے تو چوتھے نے اشارہ کیا آئینہ اندام نے
دیکھا کہ ایک تصویر اُس کاغذ پر بنی پھر جو جو باتین آئینہ اندام نے اُن لوگون سے کی تھین وہ سب اُس کاغذ
پر اُس ہاتھ سے جسمین قلم تھا تحریر ہوئین بعد اُسکے حالات سب لکھے گئے جب سب حالات بھی تحریر ہو چکے تو وہ
ہاتھ غائب ہوئے ساحرون نے آئینہ اندام سے کہا اب تو آپ کو ہمارے نام معلوم ہوئے آئینہ اندام نے
کہا آپ لوگون نے ارشاد نہین فرمایا مین کیونکر جانتا ہان آپ کے کمالات البتہ معلوم ہوئے آجتک ایسے
سحر نگاہون سے نہین گذرے وہ ساحر بہت ہنسے کہا اے آئینہ اندام ہم لوگ بالکل سحر نہین جانتے ہین جب
تو یہ خدمتگاری یہان ملازم ہین اگر سحر جانتے ہوتے تو کسی اعلے درجے کی جگہ پر ہوتے تنخواہ بھی بڑی بڑی
ملتے مگر سحر نہین جانتے اس سبب سے مجبور ہین کیا کرین اور نام ہمنے اپنے اپنے عرض داشت مین تحریر
کرائے آپ نے نہین پڑھے آئینہ اندام نے کہا مین نے اسقدر اسکو پڑھا کہ میرے حالات اُن ہاتھون
سے تحریر کیے اور میری تصویر بنائی باقی مجھسے نہین پڑھا گیا ساحر بہت ہنسے کہا ہم چار ساحر ایک ہی دن
پیدا ہوے اور سلطان نے ہمارے نام شاطر جادو اور خاطر جادو اور ناظر جادو اور حاذق جادو رکھے
تھے یہ طلسم ایوان نہ طاق مین پیدا ہوئے اور یہان جو پیدا ہوتا ہے اسکا نام سلطان کیطرف سے رکھا جاتا
ہے آئینہ اندام نے کہا اب یہ جو آپ نے میرے حالات یہان سے روانہ کیے ہین یہ کہان جائینگے
اور انھین کون دیکھے گا شاطر جادو نے کہا یہ حالات آپ کے سیماب جادو کے پاس جائینگے اور
سیماب جادو منظور جادو کو دینگے منظور جادو سفال جادو کے پاس لیجائینگے سفال
جادو شہنشاہ کیوان کی خدمت مین حاضر کر دینگے وہ سلطان ایوان تاجدار جادو کے پاس لیجائینگے
وہان سے جو حکم آپ کی بابت صادر ہوگا وہ کیا جائیگا آئینہ اندام نے کہا مین چاہتا ہون کہ شہنشاہ کیوان
تاجدار کی قدمبوسی حاصل کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون شاطر جادو نے کہا یہ بات غیر ممکن ہے

شہنشاہ اپنا جمال بالکل کسی کو نہین دکھاتے ہین سوائے سفال جادو کے اور سفال جادو بھی سوائے منظور جادو کے اور کسی سے نہین ملتے ہین اور منظور جادو سوائے سیماب جادو کے دوسرے کا سامنا نہین کرتے آپ کیونکر انکا جمال بیمثال دیکھ سکتے ہین آئینہ اندام نے کہا اسکی وجہ بیان کرو کہ شہنشاہ کیون اپنا جمال بیمثال کیون نہین دکھاتے ہین اور سفال جادو کیون کسی کا سامنا نہین کرتے اور منظور جادو کو کیون پرہیز ہے شاطر جادو نے کہا یہ راز کی باتین ہین ہم نہین جانتے آپ کو شاید معلوم ہو جائین آئینہ اندام خاموش ہو رہی ناظر جادو نے شاطر جادو سے کہا اب مین جاتا ہون دیکھو کیا حکم ہوتا ہے شاطر جادو نے کہا تمہارا جانا خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لے لو ناظر جادو نے خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو اب یہ لوگ کہان گئے ہین شاطر جادو نے جواب دیا کہ یہ لوگ اب دربار بندوبست کرنے جائینگے جو حالات آپ کے یہان سے تحریر ہو کر گئے ہین اُن کی تحقیق کرینگے کہ حضور شہنشاہ مین پہونچی یا ابھی نوبت منظوری نہین آئی جیسا کچھ ہوگا وہان سے جواب ملیگا وہ لوگ آپ کی خدمت کے واسطے یہان بھیجے جائینگے اور جدید انتظام ہوگا آئینہ اندام نے کہا کیا آپ لوگ یہان رہینگے شاطر جادو نے کہا ہم لوگ صرف اس واسطے ہین کہ آپ کو اس طلسم کی سیر کرائین آپکے حالات تحریر کرتے رہین اور جو خدمت ہمارے لائق ہو اسکو کرین اور لوگ جو یہان آئینگے وہ آپکے کھانے کا بندوبست کرینگے پوشاک کی درستی مین مشغول رہینگے اور اور انتظام جو کچھ شہر بارگاہ کے واسطے ہونا چاہئے وہ کرینگے آئینہ اندام تو یہان ان باتون مین مشغول رہا ناظر جادو اور خاطر جادو جو روانہ ہوئے یہ کیوان تاجدار جادو کے مکان پر پہونچے ڈیوڑھی پر جاکے انہون نے پہرہ دارون سے کہا کہ ہم نے آئینہ اندام جادو کے حالات لکھواکر ارسال خدمت شہنشاہ کئے تھے اور کچھ مطالب بھی اس عرضی مین درج کئے تھے عرضی پیش ہوئی یا نہین ہرکارون نے کہا ہم تک عرضی آئی تھی ہمنے سیماب جادو کو بلا کر دیدی اُسے کیفیت دریافت کرو تو مفصل حال معلوم ہو جائے حاضر جادو نے سیماب جادو کو بلوایا سیماب جادو آیا حاضر جادو نے کہا ہم نے جو عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی تھی وہ پہونچی یا نہین سیماب جادو نے کہا مین نے عرضی منظور جادو کی خدمت مین پیش کی تھی اس سے جاکر کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے سیماب جادو اندر آیا منظور جادو کے پاس گیا کہا مین نے ابھی ایک عرضی آپکی خدمت مین حاضر کی تھی اسکی کیفیت دریافت کرنے کو حاضر جادو اور ناظر جادو حاضر خدمت اقدس ہین منظور جادو نے کہا مین خدمت سفال جادو مین جاتا ہون ابھی اسکی کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو اسوقت تم کیون آئے منظور جادو نے کہا مین ابھی ایک عرضی آپکی خدمت مین حاضر کر گیا تھا اُسکے جواب کے واسطے عرضی نگار آئے ہین کیا حکم ہوتا ہے سفال جادو نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین جاتا ہون دیکھون کیا فرماتے ہین یہ کہکر سفال جادو اندر گیا کیوان تاجدار سے ہاتھ باندھکر کہا مین ابھی ایک عرضی خدمت والا مین حاضر کر گیا تھا اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے کیوان تاجدار جادو نے کہا مین ابھی اس عرضی کی بابت کچھ جواب نہ دونگا کل بھائی صاحب کی خدمت مین لے جاؤنگا جو کچھ وہ فرمائینگے وہ صحیح سمجھا جائیگا اسوقت دو تین آدمی اور وہان بھیج دیئے جائین کہ آپ طعام کا انتظام کرین آئینہ اندام کو کسی قسم کی تکلیف نہو کہ وہ ہمارا مہمان ہے اور مہمان کی خاطر

لازم ہے گو ہم آئینہ اندام کو ایسا نہ جانتے تھے کہ یہ بالکل جاہل ہے اور اس طلسم مین آنے کے قابل نہین ہے
مگر ابھو اپنے طلسم مین بلا لیجیے اب اسکی خاطر واجب ہوئی اور مقدمات کی نسبت اپنے بھائی صاحب کی خدمت
مین کچھ نہین کہہ سکتا انھین کا فرمانا بجا ہوگا تم جا کر کچھ آدمی بلے خدمت اسوقت روانہ کرو جو کچھ انتظام
ہونا ہے وہ کل ہوگا آج اسکا وقت نہین ہے سفال جادو وہان سے اپنے مکانات پر آیا منظور جادو نے
کل کیفیت بیان کی منظور جادو اپنے مقام پر آیا سیماب جادو نے سب کیفیت کہی سیماب جادو وزیر نے
اور ناظر جادو کو اپنے پاس بلا کر سب کیفیت بیان کی کہا کہ اس وقت تم لوگ اپنے ہمراہ کچھ آدمی لے جاؤ
کہ وہ آب و طعام کا انتظام کرلین کل شہنشاہ اسکی بابت حکم فرمائینگے ناظر جادو وہان سے روانہ ہوا
کیوان تاجدار کے باورچی خانہ مین آیا وہان سے کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیے پھر اسی مکان کی طرف روانہ ہوا
جہان آئینہ اندام جادو تھا وہان آکر اس نے ان لوگون کو آئینہ اندام سے ملایا سب نے آئینہ اندام
جادو کو سلام کیا ناظر جادو نے کہا یہ لوگ بھی آپ کے خدمتگذار ہین آپ کی خدمت کے واسطے ہم لوگ لائے تھے
آئینہ اندام نے کہا مین نے سنا تھا کہ آپ لوگ اسواسطے گئے ہین کہ میرے حالات وہان جاکر بیان کرین اور پھر
شہنشاہ سے حکم لین جو کچھ وہ فرمائین وہ کیا جائے ناظر جادو نے کہا یہ اسواسطے نہین گئے تھے بلکہ اس امر کی تحقیق
کرنے کی ضرورت تھی کہ جو مین نے عرضداشت خدمت والا مین شہنشاہ کے روانہ کی ہے وہ پہونچی یا نہین وہان
جانے سے اسکی کیفیت معلوم ہوئی کہ شہنشاہ تک پہونچ گئی مگر ابھی جواب نہین تجویز ہوا ہے کل اسکا جواب
ملیگا آئینہ اندام نے کہا اے ناظر جادو جواب وہان سے کیا ملیگا دیکھا تو ہوا کہ مین اس طلسم مین رہنے
نہ پاؤن تو غضب ہو پھر میرے واسطے جلنے رفتن کی مین ممکن نہین اور کوئی میرا مددگار اس طرح کا نہین ہے
مجھے طلسم کشا سے ضرور مارڈالے گا ناظر جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جب شہنشاہ آپ کو پناہ دے چکے
تو اب اپنے سے جدا نکرینگے کیونکہ ہمارے شہنشاہ نے جن جن لوگون کو پناہ دی انھین اپنے سے جدا
نہین کیا اور آپ کے واسطے تو وہ خود ہی افسوس کرتے ہین آپ خاطر جمع رکھیے مین یقین کرتا ہون
کہ آپ کے واسطے خداوند کوئی جگہ ایسی تجویز فرمادینگے کہ آپ وہان جاکر حکومت کرین اور اپنی اوقات
بسر کرین یہان سے آپ کو کوئی سروکار نہ رہیگا اگر آپ کہینگے تو وہ ایک طلسم کا سامان آپ کیواسطے
بہت اچھی طرح سے کردینگے آئینہ اندام نے کہا آپ لوگون کے موافق ارشاد کہین ہر ایک کام کرونگا
شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کچھ خوف نہ کرین اور ہم لوگون سے اچھی طرح کام لین کل آپکے واسطے اور
بھی انتظام ہوگا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو مین ایک بات کہتا ہون اگر تم لوگ منظور کرو شاطر نے
کہا آنکھون سے منظور کرینگے ہمین شہنشاہ کا حکم ہے کہ جو کچھ آئینہ اندام کہین اسکو بسروچشم قبول کرنا جو اسکا انکار نہ کرنا
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق جادو کو پرورش کیا ہے اور سحر بھی کچھ تھوڑا بہت اسکو تعلیم کیا ہے اگر وہ
میرے خلاف مرضی کام نکرتا تو مین ہرگز اسکو اس طرح چھوڑکر نہ آتا مگر اب مجھے اسکا خیال آتا ہے کہ وہ
لشکر لیے ہوئے طلسم کشا کے مقابلے مین ٹھہرا ہوا ہے اور طلسم کشا جسوقت اس سے جنگ شروع کریگا ہوا سے
زندہ نچھوڑیگا یا تو شہنشاہ سے جاکر میری طرف سے عرض کرو کہ وہ اسکی مدد کیواسطے یہان سے کچھ لوگ
روانہ کرین یا اسکو کسی طرح یہان بلالین اگر وہ قتل ہوجائیگا تو میری زندگی تلخ ہوگی شاطر جادو نے جواب
دیا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا مین خوب سمجھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ آپکو اشراق جادو کی بڑی محبت ہے لیکن مین

مجبور ہون کہ ایسی باتین شہنشاہ سے عرض نہین کر سکتا اگر آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو ایک عرضی حضور شہنشاہ مین روانہ فرمایئے گو مجھے اس امر کی امید نہین ہے کہ شہنشاہ اشراق جادو کو یہان بلالین مگر آپ اس تدبیر سے کیون غافل رہین ایک عرضی کل روانہ کر دین آئینہ اندام نے پوچھا کہ ای شاطر جادو کیا سبب ہے جو شہنشاہ کیوان تاجدار جادو اشراق کو طلب نہ فرمائینگے شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کے ہمراہ دو چار ساحر جو اور آئے ہین انھین کا آنا شہنشاہ کو ناگوار ہے مین نے یہ سُنا ہے کہ سفال جادو سے فرماتے تھے کہ پہلے آئینہ اندام کو طلسم مین تنہا آنا تھا جب ہم اسکے رہنے کو کوئی ٹھکانہ تجویز کرتے اُسوقت ہم سے اجازت لے کر اپنے ہمراہیون کو بھی بلالیتا یہ بات بہت خلاف کی کہ بے ہماری اجازت کے چار آدمی اپنے ہمراہ لے آیا ہم آئینہ اندام نے کہا مین اپنی تقصیر معاف کرا لونگا اور اُن لوگون کی طلبی کے واسطے عرض کرونگا اب تو میرے رہنے کے واسطے بھی ٹھکانا مقرر ہو گیا ہے شاطر نے کہا ابھی آپ کے واسطے کوئی جگہ تجویز نہین ہوئی ہے عارضی آپ کو رہنے کی اجازت دیگئی ہے اور اگر اب آپ کسی قسم کی عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ کرینگے اور اُس مین یہ ذکر ہوگا کہ مین جو بے اجازت چار ساحرون کو اپنے ہمراہ طلسم کے اندر لایا تو اُنھین جو حکم ہو مین خوش ہون مگر میری تقصیر معاف کی جائے تو شہنشاہ کو یہی خیال ہوگا کہ راز شاطر جادو نے بیان کیا اسکے سبب سے ہمپر خفگی ہوگی آپ کو مناسب نہین ہے جو اس راز کو افشا کرین کیا عجب ہے کہ آپ کے واسطے بھی کسی قسم کی برائی پیدا ہو اس سے بہتر یہی ہے کہ دو ایک روز صبر فرمایئے دیکھیے انکی بابت کیا حکم ہوتا ہے آپ کے رہنے کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوتی ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جو کچھ آپ نے بیان کیا میری سمجھ مین آیا اب مین ہرگز عرضی شہنشاہ مین نہ بھیجونگا مگر آپ لوگ حکم کی فکر رکھین جسوقت کوئی حکم میری بابت صادر ہو آپ مجھے اطلاع دین شاطر نے کہا حکم کی فکر ہم کیا کر سکتے ہین جو شہنشاہ فرمائینگے اُسی وقت معلوم ہو جائے گا یہان تو آئینہ اندام اور شاطر وغیرہ مین یہ باتین تھین اُدھر کیوان جادو نے سفال جادو کو طلب کیا جب سفال جادو آیا تو کیوان نے کہا اے سفال جادو مین پہلے سمجھتا تھا کہ آئینہ اندام جادو اگرچہ ہم لوگون کے برابر سحر نہین جانتا ہے مگر پھر بھی ہوشیار ہو منتظم ہے جب تو ایک طلسم بنا کر خداوند بنا ہے مگر ہمارا خیال غلط تھا اسکی کیفیت شاطر جادو اور ناظر جادو وغیرہ نے جو تحریر کی اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آئینہ اندام بالکل سحر سے واقف نہین سفال جادو نے کہا ای شہنشاہ یہ تو تعجب کی بات ہے جب اُس نے ایک طلسم بنایا اور برسون دعویٰ خداوندی کا کیا تو کیا وہ اس قدر بھی سحر نہین جانتا ہے کہ شاطر جادو وغیرہ اُسکی بابت یہ تحریر کرین کہ اُسکو بالکل سحر مین مہارت نہین ہے کیونکہ شاطر جادو وغیرہ کب سحر جانتے ہین جو ایسے شخص کے عیب کو تحریر کرین کیوان تاجدار نے کہا تم اسکو اچھی طرح تحقیق کرو اور آج ہی اسکا جواب مجھکو دو سفال جادو نے کہا مین اسی وقت کسی ساحر کو برائے امتحان آئینہ اندام کے پاس بھیجتا ہون اُس سے کیفیت معلوم ہو جائیگی کیوان نے جواب دیا اسکا تمھین اختیار ہے مجھے آج اسکی کیفیت معلوم ہونا چاہیے سفال جادو کیوان جادو سے رخصت ہو کر اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت منظور جادو کو بلا کر کہا کہ ابھی مجھے شہنشاہ نے طلب فرمایا تھا جب مین گیا تو مجھ سے ارشاد کیا کہ آئینہ اندام کی بابت شاطر جادو نے لکھا ہے یہ بالکل سحر سے ناآشنا ہے مجھے بڑا تعجب ہے لہذا اُسکی کیفیت اسی وقت تحقیق کرو مین وہان سے ابھی آیا ہون تم کسی ساحر کو اُسکے پاس بھیجو وہ جا کر اُسکا امتحان لے

اور اصلی کیفیت تحریر کرے منظور جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو بھی اپنے
ٹھکانے پر آیا اور دفتر ساحران کھول کر اس نے ایک ساحر کو کہ نام اسکا فرحان جادو تھا اس مضمون کا نامہ
لکھا کہ اے فرحان جادو حکم شہنشاہ ہے کہ تم آئینہ اندام جادو کے پاس جاؤ اور اسکا امتحان لیکر اسکے سحر کی
کیفیت تحریر کرو یہ نامہ لکھکر اس نے سیماب جادو کو دیا اور کہا اسے فرحان جادو کے پاس روانہ کرو
سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا چوبدار کی معرفت اسی وقت فرحان جادو کو نامہ روانہ کیا چوبدار فرحان جادو
کے مکان پر پہونچا فرحان جادو اس وقت اپنے مکان مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا اس کے
سپرد یہ کام تھا کہ جسقدر طلسم مین لڑکے پیدا ہوتے تھے اور جسقدر باشندگان طلسم مرتے تھے یہ روزمرہ
سب کی کیفیت کیوان جادو کو تحریر کرتا تھا چونکہ طلسم بہت وسیع تھا یہ ہمیشہ سحر سے کام لیا کرتا تھا اور روز
سحر کو زور دیتا رہتا تھا اس وقت بھی اپنے سحر کو زور دے رہا تھا کہ اسکے ملازم نے اسکو جاکر خبر دی
کہ ایک نامہ شہنشاہ کے یہان سے آیا ہے چوبدار دروازے پر حاضر ہے فرحان نے کہا نامہ لے آؤ چوبدار
نامہ لینے کو باہر آیا اور چوبدار کیوان سے نامہ لیکر اندر گیا فرحان جادو کو نامہ دیا اس نے نامہ کھولا پڑھنا
شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا اس نے سحر کو موقوف کیا ملازمین کو بلایا تخت اپنی سواری کا منگایا تخت پر
سوار ہوکے اسی وقت آئینہ اندام جادو کے پاس آیا آئینہ اندام شاطر جادو وغیرہ سے باتین کر رہا تھا کہ اور
ساحر جو اسکی خدمت کو وہان موجود تھے انھون نے اسیوقت آکر خبر دی کہ فرحان جادو تشریف لاتے ہین
نہین معلوم کیا سبب ہے آئینہ اندام اس خبر کو سنکر ڈر گیا شاطر جادو سے کہا اب مجھے کیا کرنا چاہیے شاطر
نے جو اسکا رنگ رو متغیر دیکھا کہا آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین معلوم ہوتا ہے شہنشاہ نے آپ کی بابت کچھ حکم
فرمایا ہے اسکے واسطے فرحان جادو تشریف لائے ہین یہ ساحران طلسم زادے ہین آپ کو لازم ہے کہ ان کے
استقبال کو جایئے اپنے ہمراہ لایئے پھر سے انسے بات کیجیے گا جو کچھ وہ آپ سے پوچھین خوب سمجھکر نہایت تحمل
کے ساتھ جواب معقول دیجیے گا آئینہ اندام جادو شاطر کے کہنے سے فی الفور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور انکے
پاس جانے کو آمادہ ہوگیا اور جسقدر ساحر اس جگہ پر موجود تھے وہ سب کے سب اسکے ہمراہ ہوئے
دروازے تک آیا تھا کہ دفعۃً اسکی نگاہ جو اٹھی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ساحر تخت زرجدی پر سوار لباس مکلف
زیب جسم کیے ہوئے بلاتکلف چلا آتا ہے آئینہ اندام نے مودب ہوکر نہایت انسانیت سے سلام کیا اس
ساحر نے جواب دیا تخت کو اسی مقام پر روکا اور وہین اتر پڑا آئینہ اندام کے قریب آیا کہا آپکی آمد کی خبر فرحت اثر
سنکر مین نہایت خوش ہوا شہنشاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کرکے برائے ملاقات حضور پر نور حاضر خدمت شریف
ہوا ہون آئینہ اندام نے کہا مین اس طلسم مین تازہ وارد ہون ابھی یہان کے نشیب و فراز سے ذرا بھی
واقف نہین اگر کچھ دنون یہان قیام رہتا تو مین خود شہنشاہ والا ہمم سے اس بات کی اجازت مانگتا اور آپ
سب صاحبان والاشان کی قدمبوسی کو حاضر ہوتا یہ باتین کرتا ہوا آئینہ اندام بارہ دری مین آیا فرحان جادو
کو مسند پر بٹھایا فرحان جادو نے کہا مین اکثر اوقات آپکے سحر کی بہت تعریف سنتا تھا اور یہان جو فرد ساحران
رہتی ہے اس مین آپ کا نام بھی سب ساحرون سے اول پایا گو اور بھی بعض نام تھے مگر آپ کا نام نامی بھی
سب نامون سے اول تصور کیا جاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ اس طلسم مین ہین اب مین مشتاق ہون
کہ کچھ آپکا کمال دیکھون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ سب صحیح ہے مین اپنے طلسم مین

سب سے سحر اچھا جانتا تھا اور بہت سے ساحر جنکے نام لیکر ساحران زمانہ سحر کرتے ہیں مجھے اپنے سے اچھا جانتے تھے مگر جب سے آپ کے طلسم میں آیا ہوں مجھے سحر ذرا بھی یاد نہیں اگر کوئی ادنیٰ درجے کا ساحر اگر مجھپر سحر کرے تو میں اسکا جواب نہ دے سکوں اور اس سے مقابلہ نہ کر سکوں نہیں معلوم کیا بات ہے میں بہت حیران ہوں آپ چونکہ اس طلسم کے ساحران نامی سے ہیں اسکی وجہ آپ سے معلوم ہو جائیگی فرحان جادو نے کہا آپ اس باب میں عذر نہ کریں کوئی بات سحر کی دکھایئے میں بہت مشتاق ہوں آئینہ اندام نے کہا میں نے یہی قدر آپ سے عرض کیا شاید آپ نے اسکو نا ثابت تصور فرمایا فرحان جادو نے جب دو تین بار آئینہ اندام سے کہا اور اس نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو فرحان جادو کو یقین ہوا تب اسنے کہا اے آئینہ اندام جب اس درجہ تیرا سحر خام تھا تو تو نے طلسم میں کیا حکومت کی ہوگی اور اتنے ساحروں کو اپنا مطیع کیونکر بنایا ہوگا میں نے سنا تھا کہ تیرا طلسم سب طلسموں سے بڑھ کے آباد ہے اور بہت سے ساحران نامی و گرامی اس طلسم میں رہتے ہیں بعض بعض زمین کے اندر بیٹھے ہوئے تیرا نام رٹا کرتے ہیں تو نے ایک شہر بے عبادت بنایا ہے وہاں بہت سے ساحر تیری عبادت کرتے ہیں دیو بھی انکے شریک ہیں جانور بھی تیرا نام لیتے ہیں میں نے حالات طلسم بیان کرتی ہے جس شے سے چاہتا ہے تو کلام کرتا ہے کیا یہ سب غلط تھا اسکو آئینہ اندام نے ایک آہ سرد بھر کر کہا یہ سب صحیح ہے اور جسقدر آپ نے سنا بہت کم سنا مجھے اس سے بڑھ کے اختیار تھا جس صورت کا انسان چاہتا تھا بزور سحر پیدا کرتا تھا لوگ اس سے کلام کرتے تھے وہ انکو جواب دیتا تھا طائران سحر ایسے ایسے بنائے تھے کہ جو آج تک کسی کی نگاہ سے نہیں گذرے مگر جب سے آپکے طلسم میں آیا ہوں ایک حرف بھی سحر کا نہیں یاد ہے فرحان نے کہا تیرا سحر بالکل خام تھا اور تو بالکل کم حقیقت ہے میں جس امید پر تیری ملاقات کو آیا تھا وہ جاتی رہی اور میرے جملہ خیالات غلط ٹھہرے اب کوئی ساحر میرا طلسم کا تیری ملاقات کو نہ آئے گا اگر میں اس وقت خوش ہو کر تیرے پاس سے جاتا اور ساحران طلسم سے تیرا ذکر کرتا تو ہر ایک مشتاق ملاقات ہو کر تیرے پاس آتا شہنشاہ کیوان تاجدار جادو کے بھی سامنے تیرا ذکر آتا سلطان ایوان تاجدار سے کہتے ایوان تاجدار تجھے کسی مرحلے کا حاکم بناتے عزت بڑھاتے مگر تو تو ایک طفل مکتب سے بھی کم ہے یقین ہے جب ہمارے مالکوں کو تیری یہی کیفیت معلوم ہوگی تو وہ تیرے واسطے کوئی ایسی جگہ تجویز فرمائیں گے کہ عمر بھر تیری خبر نہ ملے اور تو خیرات میں پرورش پایا کرے آئینہ اندام نے کہا میں اسی کو اچھا جانتا ہوں کہ انکے تصدق میں کوئی گوشہ مجھے رہنے کو مل جائے میں شب و روز انکی خیرات سے پرورش پاکر انکی ترقی و اقبال کی دعا کرتا رہوں فرحان نے اور دو چار باتیں ضروری اس سے دریافت کیں تھوڑی دیر کے بعد اپنے ملازمین کو بلایا تخت سامنے منگوایا تخت پر سوار ہو کے اپنے باغ میں آیا اسی وقت قلم دوات منگا کر سب حالات آئینہ اندام تحریر کر دیئے اور ایک ساحر کو بلا کر عرضی دی کہا یہ عرضی دردولت شہنشاہ پر اسی وقت پہونچا دے ساحر اسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوا کیوان جادو کی ڈیوڑھی پر پہونچا چوبدار کو عرضی دی چوبدار نے سیماب جادو کو بلا کر دی سیماب جادو نے منظور جادو کے پاس پہونچائی منظور جادو نے سفال جادو کو جا کر دی سفال جادو عرضی لئے ہوئے کیوان جادو کے پاس آیا عرضی دیکر کہا حسب الحکم فرحان جادو محاسب طلسم کے نام حکم بھیجا تھا وہ آئینہ اندام جادو کے پاس گیا اور اسکا امتحان لیکر کیفیت اس عرضی میں تحریر کی ہے آپ ملاحظہ فرمائیں کیوان جادو نے عرضی کا

لفافہ چاک کیا جو چٹھی نکال کر پڑھی اُسمین لکھا تھا کہ میرے نام حکم والا جو دربارۂ امتحان آئینہ اندام جادو صادر ہوا تھا مین اُسکے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیا جو کچھ شاطر نے تحریر کیا بہت کم تھا آئینہ اندام اس لائق بھی نہین ہے جو کسی ساحر سے بات کر سکے اور جواب صحیح دے سکے اُسکا سحر بالکل خام تھا جبتک اِس طلسم کے باہر رہا اُس وقت تک بہت سے تماشے اُسنے بنائے جیسے اس طلسم کے اندر آیا سحر بالکل فراموش ہوگیا ہے اب وہ طفل مکتب سے بھی بدتر ہے جب ایوان جادو یہ مضمون پڑھ چکا تو اسنے سفال جادو سے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ آئینہ اندام سحر بالکل نہین جانتا ہے مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسا ساحر نامی اور سحر نہ جانے معلوم ہوتا ہے اور جسقدر ساحر اس احاطے کے باہر ہین سب کے سب ایسے ہی ہونگے سفال جادو نے کہا آپکو بخوبی معلوم ہے یہ وہ طلسم ہے کہ اگر سامری و جمشید بھی یہان آتے تو وہ بھی سحر بھول جاتے آئینہ اندام کو تو اُدنے درجے کا ساحر تصور کرنا چاہیے کیوان جادو نے کہا اے سفال جادو رات بہت آئی ہے ورنہ مین اسی وقت بھائی صاحب کے پاس جاتا اور آئینہ اندام کی کیفیت بیان کرتا مگر کیا کرون مجبور ہون کل ضرور جاؤنگا دیکھون بھائی صاحب کی اسکی نسبت کیا رائے ہوتی ہے مین تو اسکے حق مین یہ بہتر جانتا ہون کہ کوئی جگہ محفوظ اسکے واسطے تجویز کی جائے کہ یہ وہان جاکر رہے کچھ ایسا اسکے واسطے مقرر کر دیا جائے کہ اسکی بسر اوقات اچھی طرح ہوتی رہے سفال جادو نے کہا جب آپ نے اُسکو پناہ دی ہے تو یہی لازم ہے کیوان جادو نے اُس وقت تو سفال جادو کو رخصت کیا اور آپ جا کر سو رہا صبح کو حسب معمول ایوان تاجدار کی طرف روانہ ہوا راستہ زمین کے اندر بنایا تھا اُسی راہ سے روزانہ ایوان تاجدار کے مکان پر جاتا تھا اُس روز بھی بدستور قدیم آیا ایوان تاجدار کے مکان پر پہونچا ایوان تاجدار بڑی دیر سے اسکا منتظر بیٹھا تھا جیسے ہی اپنے بھائی کی صورت دیکھی نہایت خوش ہو گیا کہا اے بھائی کیوان جادو آج تمنے بڑی دیر لگائی مین بڑی دیر سے تمہارا منتظر تھا کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آپ نے جو آئینہ اندام جادو کے بارے مین فرمایا تھا کہ اُسکو ایوان کے اندر بلا لو مین نے اُسکو بلا لیا کل وہ ایوان کے اندر آیا مین نے اُسکے رہنے کو ایک مکان بھی خالی کرا دیا چند آدمی بھی اُسکی خدمت کے واسطے بھیج دیے کل مین حاضر نہو سکا جو اسکے حالات کچھ عرض کرتا مجھے یہ امید تھی کہ وہ بہت اچھا سحر جانتا ہوگا اس طلسم مین آکر تھوڑی تعلیم پانے کے بعد درست ہو جائیگا مگر امتحان لینے سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل سحر نہین جانتا ہے یہان کے طفل مکتب اُس سے بدرجہا اچھے ہین وہ ساحر سے بات نہین کر سکتا ہے اپنے ہی طلسم مین شب و روز کھیل بنایا کرتا تھا یہان آتے ہی سب سحر فراموش ہو گیا اب آپ اُسکے بارے مین کیا فرماتے ہین اگر حکم ہو تو اُسکو کسی مقام محفوظ پر ایک مکان بنا دیا جائے اور چند آدمی برائے خدمت مقرر کر دیے جائین وہان وہ شب و روز [illegible] مین مصروف رہے ایوان جادو نے کہا اے کیوان جادو رائے تمہاری بہت اچھی ہے اِس طلسم مین ایسے شخص کو رہنا چاہیے جسے کسی طرح کا کمال ہو جادو سحر کے اگر اور کسی مین بھی اسقدر کمال ہے تو بھی ہمارے طلسم مین [illegible] یہان [illegible] نہین ہے کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب اُسکو آپ نے خود ہی خطاب فرمایا ہے اب کیا اُسکو خود ہی طلسم سے نکال بھی دیجیے گا ایوان جادو نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب نہین ہے کہ اُسکو طلسم سے نکال دو بلکہ یہ مراد ہے کہ اُسکو سحر تعلیم کیا جائے اور وہ سحر کو حاصل کرے لوگ اُسکے واسطے مقرر کیے جائین

کہ شب و روز محنت کرکے اُس کو سحر بتائین ایک سال تک سحر سیکھے بعد ایک سال کے اُسکو ایک طلسم بنا کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ طلسم اس ایوان کا مرحلہ قرار دیا جائے کیوان جادو نے کہا آپنے یہ بات بہت مناسب فرمائی اسکا انتظام مین کردونگا مگر اُسکے رہنے کے واسطے کون جگہ تجویز فرمائی جاتی ہے ایوان جادو نے کہا اس طلسم مین جو ایک صحرا ہے جسے سب صحراے ہولناک کہتے ہین اور جہان ساحران مہیب صورت رہتے ہین اُسی صحرا مین اُسکو بھیجدو کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آئینہ اندام وہان سے زندہ واپس نہ آئے گا اُن لوگون کی صورتین دیکھکر مر جائے گا ایوان جادو نے کہا اُسے صورتین اُن لوگون کی یک ناگاہ کیون دکھائی جائین جو اُسکے دل مین خوف سمائے اور وہ مر جائے انتظام سے اُس کام کو انجام دو اس بارے مین ہرگز ہرگز غفلت نہ کرنا اسکے بعد کیوان جادو نے اور کچھ ضروری باتین تحقیق کین جب اسکو وعدہ ہوا اپنے بھائی سے رخصت حاصل کرکے جانب مکان روانہ ہوا تھوڑی دیر مین مسافت راہ طے کرکے اپنے مکان مین داخل ہوا اُسی وقت سفال جادو کو بلایا سفال جادو آیا کیوان جادو نے کہا مین ابھی بھائی صاحب کی خدمت اقدس مین گیا تھا اور وہان آئینہ اندام کا ذکر بھی ہوا تھا اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ آئینہ اندام کو صحراے ہولناک مین بھیج دو اور چند آدمی ایسے مقرر کرو جو اُسکو ایک سال کے اندر سحر تعلیم کرین جب وہ سحر سے بخوبی ماہر ہو جائے تو اُسے ایک طلسم بنانے کی اجازت دو وہ طلسم اس ایوان کا ایک مرحلہ تصور کیا جائے اور آئینہ اندام جادو وہان کی حکومت کرے سفال جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کیوان جادو نے کہا دفتر اسماے ساحران میرے سامنے لاؤ مین جن جن ساحرون کو کہون اُنھین تعلیم کے واسطے مقرر کرو سفال جادو اُسی وقت اُس سے رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلا کر دفتر اسماے ساحران طلب کیا منظور جادو نے اُسی وقت دفتر اسماے ساحران لاکر اسکے حوالے کیا سفال جادو دفتر لیکر کیوان کے پاس آیا کیوان نے دفتر مین ساحرون کے نام دیکھنا شروع کیے بہت سے نامون کے بعد ایک نام اسکی نگاہ سے گذرا کہ اُسکے بعد لکھا تھا کہ شبرنگ جادو بلا خدمت پرورش پاتا ہے ساحر مُسن ہے حالات ایوان طلاق سے خوب ماہر ہے سحر مین بھی طاق ہے سب ساحر اسکا لحاظ کرتے ہین اسکو اپنا اُستاد تصور کرتے ہین بہت لوگون کو اس نے تعلیم بھی کیا ہے عقل و متانت مین یکتا ہے کئی زبانون کا عالم بھی ہے کیوان جادو نے اس نام کو ایک پرچہ کاغذ پر اپنی یادداشت کے لیے احتیاطاً لکھ لیا پھر اور نام دیکھنے لگا دو چار اوراق کے بعد پھر اسنے ایک ساحر کا نام دیکھا اُسکے بعد لکھا تھا کہ ذوبیان جادو بلا خدمت سرکار والا اقتدار سلطان والاشان سے پرورش عرصۂ دراز سے پاتا ہے کسی زمانہ مین اس طلسم کا منتظم اعلےٰ درجے کا تھا واقف کار ان طلسم مین یہ بھی فرد ہے کیوان جادو نے اسکا نام بھی الگ تحریر کیا اور سفال جادو سے کہا یہ دو ساحر جو ایک مدت مدید سے بلا خدمت پرورش پا رہے ہین اور طلسم کے واقف کار ہین کئی زبانون کے عالم بھی ہین اس طلسم کے ساحر اُنکو اپنا بزرگ اور اُستاد بھی جانتے ہین بہت سے لوگون کو تعلیم بھی کیا ہے اگر اُنکو تو اسکے تعلیم آئینہ اندام مقرر کردے تو بہت اچھی بات ہے یہ لوگ طریقۂ تعلیم سے بھی ماہر ہین اور اُسکے طلسم کے حالات سے بھی بخوبی آگاہ ہین یہ ایک سال مین تعلیم کردین گے اور اُنکے لحاظ سے بہت سے ساحر آئینہ اندام کا خیال بھی کرینگے

ہر وقت اسکی محافظت کرتے رہینگے صحراے ہولناک مین کسی قسم کی تکلیف بھی اسکو نہ پہونچےگی سفال جادو نے کہا مین انکے نام حکمنامے روانہ کرتا ہون یہ اپنے اپنے شہرون سے یہان آئین گے اسوقت مین آئینہ اندام کو انکے ہمراہ کر دونگا ابھی صحراے ہولناک مین ایک مکان تعمیر کرنا ہے کچھ لوگ ایسے ملازم رکھنا مین جو وہان جانا قبول کرین کیوان جادو نے کہا جسکو وہان جانے سے بسبب خوف انکار ہو اُس سے یہ کہو کہ شبرنگ جادو اور ذو بیان جادو سے ساحران جلیل کے ہمراہ رہنا ہے کسی قسم کا خوف نہ کرین کسکی مجال ہے کہ ان لوگون کی موجودگی مین انکے متعلقین کو کسی قسم کی ایذا پہونچا سکے سفال جادو نے کہا مین سب کو درست کر لونگا آپ خاطر جمع رکھین ایک ہفتہ کی مہلت کا امیدوار ہون بعد ایک ہفتہ کے سب کام درست ہو جائےگا آئینہ اندام جادو صحرا کی طرف روانہ ہو جائےگا اور تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہو جائےگا کیوان جادو نے کہا مین ایک ہفتے کی مہلت تجھے دیتا ہون مگر زیادہ دن نہ گذرنے پائین ورنہ بھائی صاحب آزردہ ہونگے اور مجھے اُنسے محجوب ہونا پڑیگا سفال جادو نے کہا ایک ہفتہ سے اگر زیادہ دن گذرین تو آپکے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیےگا مگر ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ ایک ہفتے تک اور کوئی کام میرے متعلق نہ کیا جائے کیونکہ یہ کام انتہا سے زیادہ مشکل ہے اسکو انجام دینا کچھ ایسا آسان نہین کیوان جادو نے یہ بھی منظور کیا سفال جادو اُس سے رخصت ہوا اپنے قیامگاہ پر آیا پھر منظور جادو کو بلایا کہا اے منظور جادو سرکار شہنشاہ سے ایک ایسا حکم صادر ہوا جسکی تعمیل ایک ہفتہ مین ضرور کرنا ہے اگر ایک ہفتہ سے ایک ساعت بھی زیادہ ہوگی تو مین اور تم دونون شخص گنہگار شاہی ہو جائین گے اور پھر موجب عتاب سرکار ذوی الاقتدار قرار پائین گے اور مستحق سزاے سخت کے قرار دیے جائینگے منظور جادو یہ بات سنکر بہت گھبرا گیا کہا آپ نے عجیب وحشتناک یہ خبر مجھے اس وقت سنائی پہلے کام تو ارشاد ہو کہ کونسا کام آپ کی سپردگی مین آیا ہے جسکے لیے ایک ہفتہ کی مہلت بہت کم ہے سفال نے کہا اول تو یہ کہ شبرنگ جادو اور ذو بیان جادو کو خط لکھ کر انکے شہرون سے یہان بلانا چاہیے اور جب وہ یہان آ جائین تو اس حکم سے اطلاع دینا کہ آپ صحراے ہولناک مین جا کر اپنی بود و باش اختیار کرین حکم شاہی صادر ہوا ہے کہ آئینہ اندام کو اندر میعاد مذکور الصدر کے بہت جلد تعلیم سے ہوشیار کرین یعنی ایک سال کے عرصے مین اسکو یہان کے ساحرون کے ہم پلہ بنائین اسکے علاوہ صحراے ہولناک مین ایک مکان ایسا بنوانا جسمین آئینہ اندام جادو اور شبرنگ جادو اور ذو بیان جادو جا کر رہینگے پھر اسکی خدمت کیواسطے آدمی ایسے تجویز کرنا جو صحراے ہولناک مین جانا اور وہان کی بود و باش اختیار کرین کسی قسم کا خوف نہ لائین یہ سب کام ایک ہفتہ کے اندر درست ہو جانا چاہیین منظور جادو نے کہا واقعی کام تو بہت سخت ہین کیونکہ شبرنگ جادو کا مکان یہان سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہے اور ذو بیان جادو اُس سے بھی دور رہتا ہے ان دونون کو اگر قاصدون نے آج ہی نامے جا کر دیے تو بھی یہ لوگ ایک ماہ سے کم نہین آ سکتے کیونکہ یہ اپنے سلطان کا خوف مطلق نہین جانتے ہین سمجھتے ہین سلطان کچھ نہین بنا سکتا ہمیشہ سے جاتا ہے بہت مانتا ہے جس بات کو ہم اپنے سلطان سے کہتے ہین اُس سے انکار نہین ہوتا یہ لوگ جلدی کو کب خیال مین لائین گے کیون وہ لوگ اس قدر تکلیف گوارا کرکے جلد اپنے تئین یہان لائین گے پھر صحراے ہولناک مین مکان کا تیار ہونا یہ بھی ایک امر محال ہے اگر شبرنگ جادو اور ذو بیان جادو کے وہان رہنے کی قید نہوتی تو بخوبی ایک مکان تیار کر لیتے

مگر ہمارے سحر کا مکان اُنکے پسند نہو گا اور کیا عجب ہے وہ لوگ اسے رہنے کے لائق بھی نہ سمجھیں پھر یہین واپس آئیں تو یہ امر بھی شہنشاہ کے خلاف ہوگا اسکے علاوہ وہان کے جانے کے واسطے ساحرون کو آمادہ کرنا جس صحراے ہولناک سے جانے کے لیے کہیں سب صاف انکار کریگا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو تم بالکل انکار کرتے ہو اور تمھارے کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم سے کچھ نہو گا منظور جادو نے کہا مین کسی بات سے انکار نہین کرتا مگر جو اس مین مشکلین درپیش آئین گی وہ سب مین نے من وعن بیان کین اور اس کام کا انتظام مین ابھی کرتا ہون مگر آپ کی مدد بھی درکار ہے اور آپ شہنشاہ سے کہین وہ بھی ان کامون مین مدد دین تنہا ہم لوگون سے یہ کام ہرگز نہونگے سفال جادو نے کہا آج تم کچھ فکر نہ کرو مین کل شہنشاہ کو اس بات پر راضی کر لونگا اور وہ بھی ان کامون مین کوشش بلیغ مبذول فرماینگے جن امور مین وقت پیش آئیگی اُنھین کی نسبت شہنشاہ والا شم کی خدمت مین عرض کرکے مدد کافی حاصل کرونگا منظور جادو نے کہا بے اُنکی مدد کے ہم لوگون سے کچھ بھی نہو سکیگا یہ کہکے اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت ایک نامہ شرنگ جادو کے نام اس مضمون کا تحریر کیا کہ آج حکم شہنشاہ کیوان تاجدار نافذ ہوا ہے کہ آپ کو اندر ایک ہفتہ کے یہان آجانا چاہیے بعض امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین اگر ایک ہفتہ گذر جائیگا تو حرج عظیم واقع ہوگا آئندہ آپ کو اختیار ہے اور اسی مضمون کا ایک نامہ ذوبان جادو کو لکھا اور ایک نامہ بنام خوش فہم جادو تحریر کیا خوش فہم جادو ایوان نہ طاق کا منتظم تھا اور ذوبان جادو کی جگہ پر کام کرتا تھا اُسکے نامے مین یہ مضمون تھا کہ منتظم صاحب آپ کو لازم ہے کہ چند ساحر اس طرح کی تجویز فرمائیے جو صحراے ہولناک مین جاکر رہین اور آئینہ اندام جادو کی خدمتگذاری کرتے رہین خوف نکرین وہان جانے سے اور خیالات دل مین نہ لائین کیونکہ آئینہ اندام جادو کے ہمراہ شرنگ جادو اور ذوبان جادو بھی ہونگے یہ دونون صاحب ایسے جانتا ہین کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو کسی قسم کا گزند پہونچا سکے اور ایک مکان صحراے ہولناک مین ایک ہفتہ کے اندر تیار کرائیے کہ اُس مکان مین آئینہ اندام جادو اور شرنگ جادو اور ذوبان جادو مع اپنے اپنے ملازمین خاص کے جاکر سکونت پذیر ہون اور ان لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے اس بارے مین جہانتک آپ سے امکان مین ہو کوشش بلیغ کیجیے گا غفلت ہرگز ہرگز نہ فرمائیے گا ورنہ شہنشاہ جم جاہ تمہارے زیادہ ناراض و ناخوش ہونگے اور مین اور آپ دونون مجرم خطاوار شاہی تصور کیے جائینگے کوئی عذر کا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا نہ اسے سخت سزا ملے گی جب منظور جادو تینون نامے اپنے قلم سے اُن تینون شخصون کے نام لکھکر درست کر چکا تو اُس نے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا اور اُسکے نامے دیکر کہا اے سیماب جادو ایک نامہ بنام خوش فہم جادو منتظم ایوان نہ طاق ہے یہ نامہ تو اُسکے پاس ابھی بھیج دو اور ایک نامہ بنام شرنگ جادو ہے اس نامے کو شہر طلسمات نما مین روانہ کرو کہ خدمت شرنگ جادو مین پہونچے اور ایک نامہ ذوبان جادو کے نام ہے اسکو شہر طلعت تابان مین روانہ کرو کہ ذوبان جادو کے پاس پہونچے مگر ان نامون کے جواب بہت جلد بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اسی وقت منگا دو اور یہ بھی خیال رکھنا کہ جو ہرکارون کی معرفت روانہ کرنا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوے ہین انکو دو اور بتا بھی دینا کہ وہ نامہ دار سے جائین گے ابھی جواب لیکر واپس آئین گے سیماب جادو نامے لیکر اپنے ٹھکانے

پر آیا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوے اسکے یہان موجود تھے سیماب جادو نے اُس مین سے تین نامہ دار علیحدہ کیے پہلے خوش فہم جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا یہ لیکر اور پتہ پوچھ کر خوش فہم جادو کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت شہر نگ جادو اور سیماب جادو کی بیان کیجاتی ہی

پھر سیماب جادو نے شہر نگ جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا اُسنے پتہ پوچھا سیماب نے کہا اس نامے کو شہر ظلمات نما مین لے جاؤ اور شہر نگ جادو کو نامہ دکھا کر ابھی جواب لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار طرف شہر ظلمات نما کے روانہ ہوا اب حال اُسکا بھی وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گذارش کیا جائے گا اسکے جانے کے بعد سیماب نے تیسرے نامہ دار کو نامۂ ثالث دیکر کہا تم شہر طلعت تابان مین جاؤ اور یہ نامہ ذو بان جادو کو دکھا کر ابھی اسکا جواب بہت جلد لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار بھی روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہی کہ جو خوش فہم جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

بعد طے مراحل و قطع منازل جب خوش فہم جادو کے مکان پر پہونچا چونکہ یہ سحر کا بنا ہوا تھا اور اُسے خود ہی کیوان جادو نے بنایا تھا اس سبب سے کوئی دیکھ نہ سکا یہ سب ڈیوڑھیان طے کر کے اندر پہونچا خوش فہم جادو تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا حالات طلسم کی تحقیق کر رہا تھا ہر ملک کے سفیر اس وقت دربار مین حاضر تھے اخبار پڑھے جاتے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک نامہ خوش فہم جادو کے پاس گرا خوش فہم نے اُس نامے کو زمین سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا پھر بوسہ دیکر نامہ کو کھولا اُس نامے پر کیوان جادو کی مہر تھی اسنے نامے کو پڑھا لوگون نے پوچھا اے شہریار اس نامے مین کیا تحریر ہے خوش فہم نے کہا میرے نام حکم شہنشاہ صادر ہوا ہے کہ چند آدمی ایسے تجویز کرون جو صحراے ہولناک مین سکونت اختیار کرین اور ایک مکان ایک ہفتہ کے اندر صحراے ہولناک مین تعمیر کرا دون کوئی شخص آئینہ اندام جادو کسی جگہ تھا وہ بھاگ کر آیا ہے اور اس جگہ آ کے وہ پناہ گزین ہوا ہے شہنشاہ والا حشم چاہتے ہین کہ اسکو از سر نو سحر تعلیم کرائین اور عرصہ ایک سال کے بعد اسکو صاحب طلسم بنائین اسی واسطے شہر نگ جادو اور ذو بان جادو کو بھی طلب کیا ہے مین اسی وقت وہان کے جانے والے آدمی تجویز کرتا ہون اور مکان بنانے کی کوشش اسی وقت سے کی جاتی ہی منظور جادو نائب وزیر اعظم نے مجھے تحریر کیا ہے کہ اگر ایک ہفتہ گذر جائے گا تو عتاب سلطانی سخت نازل ہوگا اور سزاے سخت ملے گی لوگون نے کہا اے شہریار کسے اپنی جان عزیز نہین ہے جو صحراے ہولناک مین جا کر رہیگا خوش فہم نے کہا وہان کے رہنے سے کسی کی جان نہین جائے گی جب شہر نگ جادو اور ذو بان جادو سے ساحران جلیل ہمراہ ہین تو کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو ستا سکے علاوہ ازین سلطان کے حکم سے جو وہان جا کر سکونت اختیار کرے گا اس کو کون ستائے گا بلکہ وہان کے ساحر بجا طرمش آئینگے ہر وقت وہان کے لوگ خود ہی محافظت کرتے رہین گے سلطان کی سرکار سے تنخواہ پیش قرار مقرر ہوگی ہر طرح کی راحت

سے گی میرے نزدیک جو نہ جائے گا وہ بالکل عقل سے دور ہے اول تو حکم سلطان ہے سکو اسکا لحاظ کرنا چاہیے
علاوہ ازین تنخواہ بیش قرار عزت و حرمت بھی حاصل خوش فہم جادو نے اُسی وقت بعض بعض ساحرون
سے کہا کہ تم لوگ اسی وقت جا کر اسکا انتظام کرو اور ساحر وہان کے جانے کے واسطے تجویز کرو کارپرداز
لوگ باہر آئے اُسی وقت سے انتظام شروع کیا خوش فہم جادو نے دو چار کارپردازون کو صحرائے
ہولناک کی طرف روانہ کیا کہ وہان جا کر مکان تیار کرین مکان کی سب کیفیت بیان کر دی یہ بھی
بتا دیا کہ اس طرح بنانا کہ کسی ساحر کا سحر اسپر تاثیر نکرے کیونکہ صحرائے ہولناک کے جسقدر باشندے ہین
سب کی خصلت تم لوگون پر ظاہر ہے وہ ضرور بالضرور مکان کے گرانے اور برباد کرنے کی تدبیر و کوشش کرینگے
کارپردازون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ اسکا انتظام بھی کرلین گے اور مکان ایسا مضبوط بنائینگے
جو سحر کرنے سے اور آگ لگانے سے خراب نہوگا مگر کیا کرین اب وقت بہت کم ہے ایک ہفتہ کی میعاد مین
ہم لوگ کیا کر سکتے ہین اگر ایک ماہ کی بھی مہلت دیجاتی تو ہم اپنی کوشش اور جانفشانی کا نتیجہ دکھاتے
مکان بہت نفیس و مستحکم بناتے کہ کسی کی مجال نہ تھی جو اُس مکان کو تباہ و برباد کر سکتا لیکن اب بھی آپکا فرمانا
بدل و جان بجا لائینگے مکان ایسا بنائینگے کہ آپ کی طبیعت اُسکے دیکھنے سے بہت خوش
ہو جائے گی اگر سلطان عالیشان کسی وقت مین اُس مکان نو تعمیر کو ملاحظہ فرمائینگے تو ہمین یقین کامل ہے کہ
بلا کر خلعت و انعام عنایت فرمائینگے خوش فہم جادو نے ان لوگون کو رخصت کیا سب کے سب جانب
صحرائے ہولناک برائے تعمیر مکان روانہ ہوے کہ ذکر ان سب کا وقت پر گزارش کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کی جاتی ہے جو شبرنگ جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جب شہر ظلمات تمامین پہونچا شبرنگ کے مکان مین آیا جب خاص دروازے پر
پہونچا تو شبرنگ جادو کے دربانون کو ایک سایہ سا معلوم ہوا یہ لوگ سمجھے کہ کچھ کارخانہ سحر ہے اُنھون
نے بھی سحر کیا نامہ دار پر کچھ تاثیر نہوئی بے تکلف اندر آیا شبرنگ جادو تخت پر بیٹھا تھا نامہ دار
نے نامہ سامنے ڈال دیا شبرنگ جادو نے اُٹھا کر نامے کو پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون
پڑھ چکا تو جو مصاحبین اسکے سامنے بیٹھے تھے اُن لوگون نے کہا یہ خط آپکے سامنے کیونکر آکے
گرا اور آپ نے اسمین کیا پڑھا اگر مناسب ہو تو ہم سے بھی فرمائیے شبرنگ جادو نے کہا کہ نہین معلوم
سلطان کے دل مین اب اسقدر رحم کیون پیدا ہوگیا ہے یہ بات بالکل سلاطین کے واسطے خلاف ہے
آئینہ اندام اس طلسم کے باہر ایک شخص رہتا تھا اُس نے تھوڑی دور تک اپنے واسطے ایک
طلسم بنایا تھا اور وہان دعویٰ خدائی کرتا تھا ایک شخص غیر ساحر اُس طلسم مین آیا اُس نے اُسکو اس
درجہ عاجز کیا کہ آئینہ اندام کو سوائے فرار کے اور کوئی بات بن نہ پڑی کنارے طلسم کو اپنے ساتھ لیکر
زیر دیوار طلسم آیا یہان بھی اُس مرد غیر ساحر نے اُسکا تعاقب ترک نہ کیا لشکر لیکر یہان بھی آیا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہ پڑا یہان عرضی بھیجی سلطان کو رحم آیا اُنھون نے اندر ایوان کے بلا لیا یقین اُنھین یہ تھا
کہ سحر جانتا ہوگا کچھ جہان کے نشیب فراز اُسکے بتا دیے جائینگے کسی کام پر مقرر کر دیا جائے گا جہان
جو اُسکا امتحان لیا تو بالکل ہی سحر سے بے بہرہ پایا اب سلطان کیا کرین میرے نام حکم فرمایا ہے کہ

اسکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور صحراے ہولناک مین ایک سال تک رکھکر اُسے سحر تعلیم کرون بلکہ ذوبیان جادو کے نام بھی ایک حکم نامہ گیا ہے یقین کامل ہے کہ آج ہی اُنکو بھی پہونچا ہو دیکھون وہ اس بارہ مین کیا کہتے ہین بیچے انکی مرضی دیکھنا چاہیا کہ وہ اس مقدمہ کے بارہ مین تجویز کرین گے وہی مجھے بھی منظور مین آئیگا یہ کہکر ایک ساحر کی طرف آنکھ سے اشارہ کر کے کہا اے سمان جادو تم اسی وقت ذوبیان جادو کے مکان پر چلے جاؤ اور میری طرف سے بعد سلام و دعا اُن سے یہ پوچھ آؤ کہ جو آپ کے نام فرمان دربارہ روانگی صحراے ہولناک پہونچا ہے آپ کی اس مین کیا راے ہے ایک نامہ میرے پاس بھی اسی مضمون کا آیا ہے جو آپ اسکی بابت تجویز کرین وہی مین بھی کرون سمان جادو اسی وقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت ناظرین مہر تمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہے جو ذوبیان جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

جب قطع منازل و طے مراحل کے بعد ذوبیان جادو کے مکان پر پہونچا اندر اُس مکان کے گیا ذوبیان جادو اُس وقت جلسۂ عیش و نشاط مین نہایت فرحان و شادان بیٹھا ہوا تھا اور اُسکے سامنے نازنینان زہرہ شمائل پری وشان خوش خصائل نہایت خوش الحانی کے ساتھ اس غزل کو نہایت اونچے سُرون مین تال سے بیدیکر گا رہی تھین

غزل

سزا یاب ایکدن سرو و صنوبر ہونیوالے ہین
جو دل شیشے سے نازک ہانپ پتھر ہونیوالے ہین
چمک کر داغ سودا مثل اختر ہونیوالے ہین
یہ اوراق پریشان بیرے دفتر ہونیوالے ہین
بہت حیران کیا آئینہ رو نے محبت مین
ہمارے شیشۂ دل مین سکندر ہونیوالے ہین
خدا کو رحم آجائیگا ہر اشک ندامت پر
دلون مین ان حسینون کے در کے گوہر ہونیوالے ہین
گواہی دینگی روز حشر قاتل خون کی چھینٹین
ابھی کیا ہے بہت اس در پہ محشر ہونیوالے ہین
جو یون دیکھو تو ظاہر مین جوانان سے بھی کم ہین
خبر ہے کیا حسین صدمے جو پیہم ہونیوالے ہین
نسیم صبح کا لطف ابتدا ہی مین کچھ اُٹھتا ہے
جنھین ندی کی تمنا ہے وہ آذر ہونیوالے ہین
عدو خورشید کو وا اُلم رہیگی جستجو تیری
ہمارے گھر کی سر و دیوار مین رہ ہونیوالے ہین
سر آمد عاشقون کے ہو سکے جو شید کا کوئی ہین
اُٹھے ہین کالے بادل دور اختر ہونیوالے ہین
کہ پامال خرام ناز و سیر ہونیوالے ہین
ہم اک اُن عاشق زلف معنبر ہونیوالے ہین
یہ کالے کالے دھبے بھی سُمبر ہونیوالے ہین
فریب کہہ دنیا و گلی ساکھ نشاط مین بہین
ہم اپنے دل ہی سے اک دن کدر ہونیوالے ہین
لٹا لیجائینگے کوچے مین اُسکے حسرت دل ہی
یہ قطرے موج خون ہو ہو کے کوثر ہونیوالے ہین
ظالم ہو گا بر عشق مین پرین و سر کو تکا
ترستے گو ہین ہمارے خون سے تر ہونیوالے ہین
ابھی کس ہے کو قاتل تیغ میں قہر کی ساکھین
گہر دریا ہمارے دیدۂ تر ہونیوالے ہین
نگاہون نے مرے دل کو تو چھانا اُنکی اُلفت مین
دم سرد اپنے آخر باد صرصر ہونیوالے ہین
تعجب کیا جو عشق زلف مین ثابت قدم ٹھہرے
قیامت تک یونہین دو تکہ جگر ہونیوالے ہین
مرا خط یار تک بے جان جو بھر کے نہ ہو چُکا
ہم اس جمعیت بے سر کے افسر ہونیوالے ہین
ہم اب مست شراب آج پرو رہونیوالے ہین
بہت جو ہم کر سکے ہین سکندر ہونیوالے ہین
گرو دیوانہ لیلی کے ہمسر ہونیوالے ہین
درست اشعار وصف زلف کا مجموعہ ہونیوالے ہین
جوان جو ہین ہم اس تجھ کے شوہر ہونیوالے ہین
حسینان پری رو مین شرارت ہے تو ہے لیکن
جو ٹھو دم گشتہ ہین وہ میرے رہبر ہونیوالے ہین
ٹھہرنے بھی نہین دیتے مجھے جو بیٹھ کے رہتے ہین
یہ دُبتے ہیں جلے میرے پاؤن تھکر ہونیوالے ہین
کبھی کر دیکھکر تم استقامت ٹھوکر سے بچتے ہو
یہ تجھ سے چھوٹے فتنۂ محشر ہونیوالے ہین
چلے ہو اُٹھکے پہلو سے جو ہم آؤ تو بہتر
مرے نالے ترے تیر و نشتر ہونیوالے ہین
ترا نسیتنگے ہزارون بُت یقین ہر حرف دلربا
بہت سے مرکے دل جان سے سرور ہونیوالے ہین
رہے ہے گر گر کے صدمے کو ٹھکرا لیتے سر الکن
وہی جا لگینگے داغ جو پیہم ہونیوالے ہین
ہوا ہے شوق آنسو کا اُنکو خدا کچھ پڑھ علم

وہ اپنے وقت کے لیلیٰ کشتہ ہوتے جاتے ہین
ابھی تو دلکو ڈستے ہین ناگن سے گیسو
دماغ آشفتہ حالون کے سلجھے ہوتے جاتے ہین
جو وصل مین لب شیرین لگی ہم پر بڑی بوچھے
مثال برگ گل مین ترے پر ہوتے جاتے ہین
مرے نالون سے کیا تو آج گھبرایا ہوا ہے
مرے داغ جنون گو چکی چادر ہوتے جاتے ہین
مرے اشعار شگفتہ ابتدا مین لوگ کہتے تھے

فلک کہتا ہے باہم دیکھکر یاران صحبت کو
یہ افعی سیہ بزہ برلحظہ کے اندر ہوتے جاتے ہین
بس اتنی دیر ہے پہلو مین آکر یار بیٹھے تو
یہ بوسے اب ہمین قند مکرر ہوتے جاتے ہین
تری پلکین چلبلی تیری آنکھونکے اشارے ہین
بیابان تک ترے کوچے مین محشر ہوتے جاتے ہین
جنون زلف اکدن کو بھو انکو ہوا ہے گا
مقرر پاس بھی اکدن مخمور ہو گئے والے

یہ مجمع ایکدن دنیا مین ابتر ہوتے جاتے ہین
سر بزم کن دلبر کبو تاہی اپنے جوڑے کو
کوئی دم مین ہم اب جامے سے باہر ہوتے جاتے ہین
ترے ہی خون سے رنگ لگا صیاد تم ہنستے
یہ دو خونریزان ترکون کے افسر ہوتے جاتے ہین
یہ رفتہ رفتہ سارے جسم کو بڑھکر چھپاتے
ترے دیوانے برگشتہ مقدر ہوتے جاتے ہین

جب یہ غزل نازنین مہ جبین نے ختم کی تو جسقدر کہ ساحران ضیف جو اسکے ہم صحبت بیٹھے ہوئے ناچ گانے کا تماشا دیکھ رہے تھے سبھون نے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی کہ دفعتہً ایک نامہ ذوبیان جادو کے سامنے گرا اُسنے اٹھاکر دیکھا مصاحبین جو اُسکے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنھون نے کہا یہان اس کاغذ کے آنے کا کیا سبب ہے یقین ہے کوئی فرمان حضور سلطان سے آیا ہے ذوبیان جادو نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی جاتی ہے یہ کہکے اُسنے نامے کے لفافہ کو چاک کیا خط نکالکر پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا سلطان نے آئینہ اندام کی حالت پر رحم فرمایا ہے اور اُسکو اپنے ایوان مین بلاکر رکھا ہے اب اُسکی تعلیم کی بھی ضرورت ہوئی اسکے واسطے مجھے اور شبرنگ جادو کو تجویز کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہم دونون یہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحراے ہولناک کے جائین اور وہان ایک سال رہکر اُسکو سحر تعلیم کرین نہین معلوم شبرنگ جادو کی کیا راے ہے اور اُسکو کیا منظور ہے ایک ساحر وہان جائے اور اُنسے اس امر کو دریافت کرے کہ آپ کے پاس جو سلطان کا نامہ دربارۂ تعلیم آئینہ اندام آیا ہے اُسکی نسبت آپکی کیا راے ہے جو کچھ اُنکی راے ہوگی وہی کیا جائے گا مین اس امر کو تنہا نہین کرسکتا مصاحبین نے اُسی وقت ایک ساحر کو شبرنگ جادو کے پاس روانہ کیا ساحر تھوڑی دور گیا تھا کہ فرستادہ شبرنگ سے ملاقات ہوئی اُسنے کہا اے سہمان جادو کہان جاتے ہو سہمان نے کہا مجھے ابھی شہنشاہ نے تمھارے یہان بھیجا ہے ایک خط سلطان کا اسوقت آیا ہے مضمون اُسکا یہ ہے کہ شاید کسی شخص کی تعلیم کے واسطے صحراے ہولناک مین جانا چاہیے لہذا شہنشاہ نے دریافت کیا ہے کہ ملک ذوبیان جادو کی کیا راے ہے اگر وہ جانا مناسب جانین تو مین بھی موجود ہون ورنہ جو اُنکی خوشی وہی میری بھی راے ہے فرستادۂ ذوبیان نے کہا مین خود تمھارے یہان اسیواسطے جاتا ہون کہ جاکر ملک شبرنگ کی راے دریافت کرون اسی واسطے میرے آقا نے مجھے بھیجا ہے سہمان نے کہا بہت اچھی بات ہے اب تم میرے ہمراہ واپس آؤ چلکر ذوبیان جادو سے تحقیق کرونگا جو کچھ وہ فرمائینگے وہ مین جاکر جواب دونگا تمھین اب وہان جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے فرستادۂ ذوبیان نے کہا مین تم سے کہنے والا تھا کہ تم واپس چلو مین ملک شبرنگ سے یہ سب باتین تحقیق کرونگا وہی اپنے آقا کو اطلاع دونگا سہمان نے کہا تمھارے چلنے کی اس سبب سے ضرورت نہین ہے کہ میرے مالک نے سبکے پہلے روانہ کیا ہے اور ملک ذوبیان نے تمھین بعد کو روانہ کیا ہے اس سبب سے مین بہتر سمجھتا ہون کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو فرستادۂ ذوبیان نے کہا مین تمھارے مالک کے پاس جاتا ہون تم میرے آقا کے

پاس جاؤ مگر تم میری کیفیت بیان کر دینا اور میں تمھارا حال کہہ دونگا کہ پھر بھی مصیبت درپیش ہو سہمان جادو بہت خوش ہوا وہان سے آگے بڑھا تھوڑی دیر میں ذویان جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے روکا سہمان نے کہا ملک شبرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہون ملک ذویان کے پاس جاؤنگا اسنے کہو نگاہ دربانون نے چوبدارون سے کہا کہ جاکر اطلاع کر دو کہ ایک ساحر ملک شبرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہے اندر آنا چاہتا ہے چوبدار ذویان جادو کے پاس آئے یہ کیفیت بیان کی کہ ملک شبرنگ جادو نے ایک پیامبر کو بھیجا ہے در دولت حضور فیض گنجور پر حاضر ہے اگر ارشاد جناب والا ہو یہان آکر حضور سے پیام عرض کرے ذویان نے کہا ابھی بلاؤ میں ضرور پیام سنون کا یقین ہے اُسی حکم نامے کی بابت کچھ تجویز ہوئی ہے میں نے بھی ایک ساحر کو وہان روانہ کیا ہے یا تو اُسی کے جانے سے کوئی بات شبرنگ جادو نے تجویز کی ہو یا ابھی وہ نہین پہونچا ہے یا کوئی بات شبرنگ نے اپنی جانب سے الغرض چوبدار سہمان کو باہر آئے سہمان جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ذویان جادو کو دیکھ سہمان جادو نے سلام کیا ذویان نے جواب سلام دیکر کہا اے سہمان آج آنے کا کیونکر تمھارا اتفاق ہوا کیا سبب ہے سہمان نے کہا مجھے شہنشاہ جم جاہ نے آپکی خدمت میں اس واسطے بھیجا ہے کہ جو حکم نامہ سلطان عالی شان کا دربارۂ تعلیم آئینہ اندام آپ کے اور اُنکے پاس آیا ہے لہذا اُسکی بابت آپکی کیا رائے ہے ذویان نے کہا اسیواسطے مین نے بھی ایک ساحر کو روانہ کیا ہے سہمان نے کہا مجھسے راہ میں ملاقات ہوئی تھی میں نے اُنسے کئی بار کہا کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو مگر انھون قبول نہ کیا وہ شہنشاہ کے پاس گئے ہیں مگر آپکو جو امور اسکی بابت فرمانا ہون وہ فرمایئے ایسا نہو کہ دونون جانب سے پیامبر خالی واپس ہون ذویان نے کہا میں اپنی رائے ناقص یون نہین ظاہر کرسکتا اگر شبرنگ جادو بھی موجود ہون تو میں اپنی رائے ظاہر کرون اور اُنسے اُسکی نسبت گفتگو کرون تم جاکر بعد سلام کہہ دینا کہ آج کی شب کو وہ میرے پاس آدین میں اور وہ ایک جا ہو کر اس امر میں رائے کرین تو مناسب ہے ورنہ فرستادون کے ذریعہ سے اس مقدمے کا فیصل ہونا بہت امر دشوار ہے سہمان جادو یہ جواب نامہ لیکر واپس ہوا وہان ٹھہرنا مناسب نجانا اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ سہمان جادو کو ذویان جادو کے یہان روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ مجھے تنہا اس باب میں رائے مقرر کرنے کا اختیار نہ تھا اب ذویان جادو جو رائے مقرر کرینگے وہ بات بہت مناسب ہوگی میں بھی اُسے تسلیم کرونگا اگر کوئی بات نخالف ہوگی اُنھین اطلاع دونگا وہ اُسے قبول کرینگے بہر نوع اب جو بات ہوگی بہت اچھی و مناسب ہوگی درباریان بھی خوش ہونے لگے مصاحبین بھی کہتے تھے کہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ذویان جادو کو اطلاع دی اب وہ ضرور رائے سلیم تجویز کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا اے شہنشاہ ایک پیامبر ملک ذویان جادو کا در دولت پر حاضر ہے اگر اجازت ہو تو اندر بلالین شبرنگ جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے یقین ہے کوئی بات تجویز کی اور مجھے اطلاع دینے کے واسطے اپنے پیامبر کی معرفت پیام دیا جلد بلاؤ میں سنون

کیا رات ٹھہرائی ہے چوبدار اسی وقت باہر آئے پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے پیامبر نے شرنگ کو سلام
کیا شرنگ نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے زرنگار آج آنے کا کیونکر اتفاق ہوا زرنگار نے عرض کی اے
شہنشاہ آج ایک علمنامہ سلطان ہمارے شہنشاہ کے پاس آیا ہے اسمین یہ لکھا تھا کہ ایک علمنامہ آپکے پاس بھی
آیا ہے تو ہمارے شہنشاہ نے آپ سے تحقیق کیا ہے کہ آپکی یہان بھی آیا ہے جو آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے شرنگ
جادو نے کہا مین نے بھی اسی واسطے ابھی سہمان جادو کو تمہارے شہنشاہ کے پاس روانہ کیا ہی زرنگار
نے جواب دیا کہ راہ مین مجھ سے اُس سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ کیفیت معلوم ہوئی تھی مین نے اُنسے کہا کہ تم
میرے ہمراہ چلو مین خود اسی واسطے جاتا ہون مگر اُنھون نے منظور نہ کیا اور میرے یہان گئے ہین آپکو
جو رسے پیانہ ہو مجھے فرما دیجیے شرنگ نے کہا جبتک سہمان جادو واپس نہ آئے گا مین کچھ جواب نہ دونگا
تم یہین ٹھہرے رہو ابھی سب کیفیت معلوم ہو جائے گی زرنگار جادو مجبور ہو کے خاموش ہو رہا شرنگ
نے اپنے مصاحبین سے کہا کہ ذویان جادو اور مین اُسوقت سے باہم دوستی اور محبت رکھتے ہین جبسے
اس طلسم کی بنا ہوئی ہی اور اسیوقت سے یہ رسم بھی درمیان مین ہی کہ بے اسکی صلاح کے دوسرا کوئی کام مین کرتا ہی اسیکے
سبب بہت سے فائدے اُٹھائے بڑے بڑے عہدے پائے سلطان کی سرکار سے اعزاز حاصل ہوا مصاحبین
نے کہا بیشک آپ سے ذویان جادو کو متفق الرائے دیکھا یہ ذکر تھا کہ سہمان جادو واپس آیا شرنگ
نے کہا اے سہمان ذویان جادو نے کیا بیان کیا سہمان نے کہا اُنھون نے آپکو بلایا ہے کہا ہی کہ آج
شب کو یہان آئیے کل اور لے ہو جائینگے شرنگ نے کہا یہ بات اچھی ہی مین آج شبکو ضرور جاؤنگا
اور اس مرحلے کو آج ہی طی کرونگا یقین ہے کہ جب دونون ایک جا ہون تو رائے ایسی قرار پائے جو اسوقت
میری مین ٹھیک معلوم ہے اور جوانون سے زیادہ نلم کرا دے یہ کہکے شرنگ نے زرنگار سے کہا اے زرنگار جادو
اب تمہارا ٹھہرنا یہان بیکار ہی تم بھی اپنے شہنشاہ سے کہدینا بعد اسکے سب مصاحبین سے کہا کہ چلنے کا سامان
کرو مین آج شام کو وہان جاؤنگا اور جو کیفیت ہوگی وہ طے ہو جائیگی مصاحبین نے اُسیوقت سے چلنے کا سامان کردیا
ملازمین نے سواری کا انتظام کیا اور ساحر بھی ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوئے شرنگ نے کہا مجھے زیادہ
آدمیون کے لیجانے کی ضرورت نہین ہی فقط دو چار ساحر میرے ہمراہ چلے چلین اول تو کوئی ایسی ضرورت نہین
ہے کیونکہ ذویان جادو کا مکان مثل میرے مکان خاص کے ہی اور اُس کے تمام ملازمین مثل اُسکے
مجھے جانتے ہین اور میری اطاعت سے منہ نہین موڑتے ہین مصاحبین نے عرض کی کہ کچھ لوگ تو ضرور ہی
آپ کے ہمراہ رکاب چلین گے شرنگ جادو نے کہا تم لوگونکا مضائقہ نہین ہے مین خود تم سبکا
چلنا اچھا جانتا ہون کیونکہ آج رائے قرار پانے کا دن ہے کیا عجب ہے کہ کوئی بات تمھین تو کون سوجھ
ایسی سوجھے جو ہم دونون کے مفید مطلب ہو مصاحبین نے سب سامان درست کیا جب تھوڑا دن باقی رہا
تو شرنگ جادو اپنے مصاحبین خاص کو ہمراہ لیکر ذویان جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا
یہان ذویان جادو اسکا منتظر تھا اس کو ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ملک شرنگ جادو روانہ
ہو چکے ہین بلکہ بہت ہی قریب آگئے ہین اگر آپ کو برائے استقبال چلنا ہے تو تشریف شریف
لے چلیے ذویان جادو فوراً ہی اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر واسطے پیشوائی کے آگے بڑھا کچھ دور
پر آکے اسنے دیکھا کہ شرنگ اور چند مصاحبین آتے ہین ذویان بہت خوش ہوا شرنگ کے قریب پہونچ کے

کہا آج اگر حکمنامہ شاہی نہ آتا تو اتفاق ہی کم تھا ملاقات بھی ہوتی شیرنگ نے جواب دیا کہ تمھاری شکایت بیکار ہے جسوقت چاہتے میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت نہوتی تمھین آنا لازم تھا ذوبیان باتین کرتا ہوا شیرنگ کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر سے پیش آیا مسند پر بٹھایا شیرنگ جادو نے کہا اے ذوبیان جادو میرا ارادہ تھا کہ خود آؤن یا تمھین کو اپنے پاس بلاؤن مگر پھر یہ خیال آیا کہ برسون اپنے مکان سے نکلنے کا اتفاق نہین ہوتا ہے آج ایک حیلہ یہ ہاتھ آیا ہے خود ہی چلنا اچھا ہے یہ سوچ کے چلا آیا ذوبیان جادو نے کہا مین نے خود قصد کیا تھا کہ تمھارے مکان پر آؤن لیکن اسقدر فرصت نہ دیکھی جو آکر تمسے ملتا اگر برسون کے بعد یہ دن نصیب ہوا ہے ابھی حکمنامہ کی بابت کیا جلدی ہے اگر کچھ شغل سے خوشی ہو تو بہت اچھا ہے شیرنگ جادو نے کہا میری بھی یہی خوشی ہے مگر پہلے اس حکم کی بابت رائے قرار پا جائے تو بہتر ہے کیونکہ سلطان کی طرف سے لکھا ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ دیر ہونے مین ہماری مرضی کے خلاف ہے ذوبیان جادو نے کہا ابھی ایک ہفتہ کو بہت دن ہین اسوقت رائے کا ہونا ممکن نہین شیرنگ خاموش ہو رہا ذوبیان نے اپنے ملازمین سے کہا کہ داروغہ شرابخانہ کو اطلاع کرو کہ شراب محفل مین حاضر کرے اور مطربان خوش آواز بھی حاضر ہون ملازمین اُٹھے پہلے شرابخانہ مین آئے ساقیون کو اطلاع دی کہ تمھاری طلب ہے جلد جاؤ شراب محفل مین مانگی جاتی ہے وہان سے مطربان خوش آواز کو اطلاع ہوئی وہ لوگ اپنے اپنے ساز لیکر محفل کی طرف روانہ ہوئے ساقیون نے آکر شیرنگ جادو کو سلام کیا اور جام بھر کر محفل مین تقسیم کرنا شروع کیا سب کے پہلے شیرنگ کو جام دیا شیرنگ جادو نے ذوبیان سے کہا کہ پہلے تم شراب پیو مین نے مدت سے شراب ترک کر دی ہے اب مطلق عادت نہین تھوڑی بہت تمھاری خوشی سے پی لونگا ذوبیان جادو نے کہا اے شیرنگ آج تمھارا کوئی عذر مین نہ مانونگا تمھین شراب ضرور پینا ہوگی شیرنگ جب مجبور ہوا ساقی کے ہاتھ سے جام لیا پی گیا ذوبیان نے پھر تو اپنے ہاتھ سے پے در پے چار جام اسکو بھر کے دیئے اور خود بھی پیئے جب دونون کو کچھ سرور ہوا تو ذوبیان جادو نے مطربان خوش آواز کی طرف اشارہ کیا وہ لوگ سلام کرتے آگے بڑھے ساز درست کرنا شروع کیا جب ملا چکے تو گنگنانے یہ غزل شروع کی

غزل

نہین ثبات بلندی عز و شان کیلئے
ستم شریک ہوا کون آسمان کیلئے
صبا جو آئے خس و خار گلستان کیلئے
ہمیشہ عمر ہے غم جان ناتوان کیلئے
نہ چھوڑ تو کسی عالم مین راستی کو شمع
تو ہم بھی بیٹھے کسی اپنے مہربان کیلئے
تپش سے عشق کی یہ حال ہے مرا گویا
کہ جان دی ترے رستے عرق فشان کیلئے
نہین ہے خانہ بدوشون کو حاجت سامان
رہا ہے سینے مین کیا خم خون فشان کیلئے
اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانہ پاس

اگر نہ یہ دل بیکس ملے تجھے نہ زبان کیلئے
کہ رسا نہ اوج سے پستی ہی آسمان کیلئے
فروغ عشق سے ہے روشنی بیان کیلئے
قفس مین کیونکہ نہ ہو دکھ دل آشیان کیلئے
حجر کی چوٹ ہی پر ہے حج کعبہ اگر
خضاب ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کیلئے
اطلس ہے خلق کی ہے خارہ پیرہن تن نازک
بجائے مغز ہے سیماب استخوان کیلئے
الٰہی کان مین کیا اُس صنم نے پہنے بُندے
اٹھائے جاتے ہے کیا خانہ کمان کیلئے
نہ ہو گور پہ عاشقون کی ہو نہ تعویذ
بہشت ہی ہمین آرام جاودان کیلئے

سموچکے دل مین مرے سوزش نہان کیلئے
ہزار لطف مین جو ہر ستم مین جان کیلئے
یہی چراغ ہے اس تیرہ خاکدان کیلئے
سدا تپش مین ہی دل تپان کیلئے
تو بوسہ مجھے بھی اس سنگ آستان کیلئے
جو پاس مہر و محبت کہین یہان ملتا
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کیلئے
مرے مزار پہ کسطرح سے نہ ہو
کہ ہاتھ ملتے ہین کانون پہ سب اذان کیلئے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے
جو ہو تو خشت خم ہی کوئی نشان کیلئے
وہ مول لیتے ہین جام کوئی تہی تھوڑا

لاتے پہلے بھی پرین امتحان کے لئے
شامل ہے مراتب فلک کردم کے
تو ایک ذرہ ہو خورشید آسمان کے لئے
وبال دوش ہے اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کینچے ہے نہ دل زبان کے لئے
بنا یا آدمی کو ذوق یک جہو ضعیف
صریح چشم تغافل تری سکے نہ کے
فغان ہی میرے لئے اور میں فغان کیلئے
چلین ہین دیر کو مدت میں خانقاہ سے ہم
لگا رکھا ہے ترے جستجو ستان کے لئے
رہے ہی ہول کہ ہم نہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کم کام دو جہان کیلئے
جواب صاف ہو پہ الفت و توان سکے لئے
بلند ہوئے اگر کوئی میرا شعلہ آہ
شکست تو ہے لیے ارمغان فغان کے لئے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہے ہو حال انکے مزاج دان کیلئے
یہ غزل شرنگ جادو نے جو کی اتنی
پسند کی کہ مطرب سے فرمائش کی کہ دوسری غزل شروع کرے مطرب نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل
جو دل نگار خانہ میں بت سے لگا چکے
پہلے ہی انکو میری طرف سے پھرا چکے
زہر آب بھی ہے بادہ تو کر لینگے نوش جان
بس اب تم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے
جب ناک کر سر جت ہاتھ پر سر ہو
قصہ تمام عمر کا سب پڑھ چکے
باز آیا دیکھنے سے نہ آتش بہو چکی دل
قاتل وہ تیرے ہاتھ سے خون میں نہا چکے
شکار و آج خوب جلوہ گری سے کو ذوق
وہ کعبہ میں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے
آتا بلا سے اسکا قیامت سے کم نہین
ساقی پیالہ منہ سے ہم اپنا لگا چکے
یاد آیا یار کے آنیکا وعدہ نہین ہے
ہم اب تو سر پہ بار محبت اٹھا چکے
اب خاک کے ہین ڈھیر تو کیا ہیں خرابے مین
سو بار آج بہت آنکھیں دکھا چکے
کیا مجھ سے قیمت دل و جان پوچھتا ہے تو
چھوڑو کہین وظیفہ بہت ہم پڑھا چکے
کیا خط میں مدعا لکھون اپنا کہ عشق
مرتے ہین انتظار مین اگر وہ آ چکے
اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی دغا
جب رات کو وہ پانون مین مہندی لگا
کیا دیکھنا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا
پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اڑا چکے
حاجت نہین ہے تیرے شہید من کفن کی
دونون میں اک نگاہ پہ ای دل ربا چکے
مطرب نے اس غزل کو ایسی خوش الحانی
سے گایا کہ تمام اہل محفل کو تصویر بنا یا سب کی زبان پر آہ و واہ کی صدا تھی ہر ایک کہتا تھا واقعی میان کے مطرب اپنے فن میں استاد ہین تو غیر انھون نے ادا کیا ایسا ہی تھا کہ سنے دل کو اپنے قابو مین کر لیا واقعی ان لوگون کے کامل ہونے مین شک نہین ہے شب بھر یہ جلسہ رہا صبح کو شرنگ جادو نے جلسہ برخاست کیا ذوبان جادو مع چند ساحرون کے اپنے ہمراہ خلوت مین لایا کہا اب فرمان سلطان کی نسبت روا ہے ہو جانا اچھا ہے ذوبان نے کہا اے شرنگ تمہین اب اسقدر خوف سلطان کیون پیدا ہو گیا جب ایوان جادو کے والد ماجد نے یہان کی سلطنت کی تو ہم لوگون کی وہ سدا خاطر کرتے رہے اور جو ہمارے مزاج مین آیا وہ کیا یہ لوگ تو ہمارے چھوٹے ہین اتنے حکم مین اسقدر خوف نہین چاہیے مگر تمہاری مرضی یونہین ہے تو مجھے کیا عذر ہے اسوقت موجود ہون اب ہو جائے تو بہت مناسب ہے یہ کہکے ذوبان جادو نے اپنے ملازم کو آواز دی ایک ساحر حاضر حاضر کہتا ہوا اسکے سامنے آیا ذوبان نے کہا اے افروز جادو وہ کتاب جس مین حالات آیندہ طلسم تحریر ہین اسکو اٹھا لا افروز جادو گیا اور ایک کتاب لایا ذوبان جادو نے کہا ای شرنگ بہت مدت گذری کہ مین اس کتاب کی سیر کر رہا تھا ایک جگہ پر مین نے اسمین دیکھا کہ ایک شخص آئینہ اندام نامی اس طلسم مین آئے گا تو اس طلسم کی عمر تمام ہو گی اور اسکی وجہ سے آفت عظیم اس طلسم پر آئے گی بہت زمانہ ہوا جب مین نے اس نکتہ کو دیکھا تھا اب اس وقت تمہارے آنے سے اور آئینہ اندام جادو کا نام لینے سے مجھے یہ بات یاد آئی تمہین بھی دکھاتا ہون یہ کہکے اسنے کتاب کو ولی دیر تک ڈھونڈتا رہا جب بہت ورق الٹے تو ایک جگہ یہ ذکر ملا اس ایوان کی عمر بہت ہو گی آخر مین جب اسکی عمر تمام ہو گی تو اس طلسم مین ایک شخص آئینہ اندام نامی برائے امداد آئیگا

اور سلطان ایوان تاجدار اسیر رحم کریگا اُسے اپنے طلسم مین جگہ دیگا اور اسی کے سبب سے یہ طلسم تباہ ہوگا
لازم ہے کہ جسکی نگاہ سے یہ نکتہ گذرے وہ قبل آنے آئینہ اندام کے سلطان کو اطلاع دے کہ جب آئینہ اندام
آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو مانع ہو اور نہ آنے دے شبرنگ نے اس مضمون کو پڑھا کہا ای ذوبان جادو بڑا ہی
غضب ہو گیا اب اس طلسم کا بچنا محال ہے گو آج کل کے ساحر ہمارے تمھارے کہنے کو خیال مین بھی نہ لاینگے مگر ہم
لکھنے کو بہت صحیح جانتے ہین کیونکہ یہ اُن لوگون کے ہاتھ کا لکھا ہے جو لوگ بانیان طلسم مشہور ہین اُنکے اقوال
خلاف کیونکر ہو سکتے ہین جو کچھ لکھا ہے بہت صحیح ہے مگر اب اس تحریر کو اس کتاب پر سے محو کرا دو کہ جسنے بڑی غلطی کی ہے
لکھا ہے کہ جو اس تحریر کو دیکھے وہ سلطان وقت کو قبل از آنے آئینہ اندام کے دکھائے کہ سلطان اُسکو نہ آنے دے
اور یہ کتاب مدت سے تمھارے پاس ہے اگر اب تم اس تحریر کو سلطان کے سامنے پیش کروگے تو وہ ضرور یہ شکایت
کرینگے کہ ہمین اسوقت اطلاع دیتے ہو یہ بات سابق مین کیون نہ دکھائی جو ہم آئینہ اندام کے بلانے سے اجتناب
کرتے اب ہم آئینہ اندام کو بلا چکے اگر ٹال بھی دینگے تو کوئی فائدہ نہوگا اُسکا قدم یہان آچکا اب جو تاثیر ہونے والی ہے
وہ ہوگی ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہے مین ابھی اس تحریر کو دھوے ڈالتا ہون مگر اسکی تعلیم کو ایسے
کیا فکر کرنا چاہیے جانا اچھا ہے یا نہ جانا بہتر ہے شبرنگ جادو نے کہا میرے نزدیک نہ جانا اولیٰ تر ہے کیونکہ عنقریب
اب اس طلسم مین کوئی فساد اسکی ذات سے پیدا ہونے والا ہے اگر ہم لوگ اسکے ہمراہ ہونگے تو مفت مین بدنامی ہوگی
اس لیے اسکا ساتھ دینا اچھا نہین ہے آیندہ جو تمھاری راے ہو ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا وہ بہت صحیح
ہے مگر ایک بات کا مجھے خیال ہے وہ یہ کہ جب ہم لوگ اُسکے ہمراہ ہونگے تو اُسے ایسی راہ پر نہ آنے دینگے جسکی
وجہ سے کوئی نقصان طلسم مین واقع ہو شبرنگ نے کہا تو خیر چلنے کی راے بھی بہت اچھی ہے سلطان کی خوشی بھی
ہو جائیگی اور اپنا مطلب بھی ہوتا رہیگا ذوبان نے کہا جو تمنے کہا وہ بہت صحیح ہے جسقدر جلد سامان سفر ہو سکے کرو
کیونکہ ایسا نہو کہ جب تک ہم لوگ اُسکے پاس جائین وہ کوئی فساد پیدا کرے شبرنگ جادو نے جواب دیا کہ مین
یہان سے آج اپنے یہان جاتا ہون اور شہر کی حکومت وارث حکومت کے حوالے کرکے خود اسباب سفر درست
کرتا ہون تم اپنے یہان انتظام کرو ذوبان نے کہا مجھے بھی یہی کام کرنا ہے کہ سلطنت وارث سلطنت کو دیکر یہان
سے کوچ کرون شبرنگ نے کہا اب اس مین عرصہ نہ کرو اور جلد چلے چلو مجھے اسوقت اجازت دو کہین جاکر سامان
درست کرون اور تم یہان سب کام درست کرو ذوبان جادو نے شبرنگ جادو کو رخصت کیا شبرنگ جادو اپنے
ملک مین آیا اسکے ایک دختر تھی اختر سحر وہ طاق حسن مین یکتا عقل مین اکمل اُسنے شہر کی حکومت اُسے سپرد کی
انشاء اللہ اسکا ذکر آفتاب شجاعت مین آئیگا اور اس سلطنت کے عجائب و غرائب اور اسکا سحر اسی دفتر مین
بجنس بندش بیان کیا جائیگا جب شبرنگ جادو اپنی بیٹی کو اپنے شہر کی حکومت سپرد کر چکا تو اپنے ملازمین سے
کہا کہ اسباب سفر درست کرو مین اب یہان سے جاتا ہون شاید کبھی اس شہر مین آنیکا اتفاق ہو امید تو نہین
ہے سب اس سے فکر رونے لگے بعض نے سبب پوچھا اسنے کہا حکم سلطان یونہین ہے کہ مین اب پھر انسانی
مین ترک وطن کرون اور شہر بشہر پھر کر ایک صحرا مین جاکر مقیم ہون مین ہر طرح مجبور ہون گو خود بھی جی نہین چاہتا
کہ اس وطن کی سکونت ترک کرون مگر اب بے جانے چارہ نہین سب نے بہت افسوس کیا شبرنگ نے
دو روز مین سب انتظام سفر درست کیا تیسرے روز اپنی بیٹی سے رخصت ہوا اکثر رفیقون کو ہمراہ لیا گو سب
سے ملازمین اسکے ہمراہ جانے پر آمادہ تھے مگر اسنے کسی کو ہمراہ نہ لیا وہان سے کوچ کرکے پھر ذوبان جادو

کے یہاں آیا اور ذوبان جادو سے کہا اب تمھارے سفر کرنے میں کیا دیر ہے میں سب سے رخصت ہو گیا ہوں اب اپنے شہر کو واپس نہ جاؤنگا ذوبان جادو بھی یہی میں کو شہر کی اجازت دے چکا تھا اس نے کہا کہ مجھے بھی اب کچھ اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس وقت آپ فرمائیں میں آپ کے ہمراہ ہوں شیرنگ نے کہا میں تو یہ بہتر جانتا ہوں کہ آپ آج ہی یہاں سے کوچ کریں اور جانب سرحد ایوان شہ طاق روانہ ہوں کیونکہ پہلے شہنشاہ کیوان جادو کے یہاں جانا چاہیے اور وہی لوگ ہمیں روانہ بھی کرینگے ساتھ ان سے تو اجازت مل آئے ہونگے ذوبان جادو نے کہا میں تجھے ایک روز کی اور اجازت مانگتا ہوں بعد ایک روز کے ضرور چلونگا تم خاطر جمع رکھو شیرنگ نے کہا تمھاری خوشی ورنہ میں ایک پل یہاں رہنا پسند نہیں کرتا ہوں ذوبان جادو نے اسی وقت اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب ملازمین اسکے سامنے آئے تو اسنے کہا کہ جتنے سامان سفر سب طرح تو درست کر لیا ہے اب صرف اسقدر بات باقی ہے کہ اس شہر میں ہم ایسے دو چار سحر کر دیں جسکی وجہ سے یہاں بہت بڑی حفاظت رہے اور کوئی اس شہر کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچا سکے کیونکہ اس طلسم میں وہ شخص رہیگا جو پردہ پوش ہے اور جسکو سوائے عیش و عشرت اور کوئی کام نہیں ہے اسواسطے میں اس ملک کی حفاظت کرتا جاؤں ورنہ ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ شیرنگ جادو بھی موجود ہیں یہ سب طرح مدد دینگے اور خود بھی دو چار سحر یہاں ایسے تیار کر دینگے جو بہت عمدہ ہونگے اور جنکی وجہ سے اس طلسم کی حفاظت ہو جائے گی شیرنگ نے کہا ای ذوبان اگر تمھیں یہ ضرورت ہے اور اس کام کی وجہ سے تم یہاں ٹھہرتے ہو تو میں خود چاہتا ہوں کہ ایک روز اور زیادہ یہاں قیام کریں وہ ایک سحر تیار کر دیں جنکے سبب سے کوئی اسطرف آنیکا ارادہ نہ کرے اور جو آئے وہ گرفتار ہو جائے ذوبان جادو نے کہا اگر ایسے سحر تیار کرنے کا ارادہ ہے تو اسی وقت سے شروع کر دو کہ دو ایک روز کے عرصے میں یہاں سحر تیار ہو جائیں شیرنگ جادو نے اسباب سحر منگایا اور ذوبان جادو کو اپنے ہمراہ لیکر سرحد ملک طلسمستان پر آیا پہلے اسنے ایسا سحر کیا کہ دھواں پیدا ہوا پھر اسنے سحر کرنا شروع کیا دیر تک سحر کرتا رہا اس دھوئیں کی وجہ سے ان دھوؤں میں کئی دمدمے پیدا ہوئے اسنے اور سحر کو زور دیا سب نے جو دیکھا تو ایک قلعہ آہنی پایا ہر ایک کو کمال تعجب ہوا ذوبان جادو نے کہا ای شیرنگ اب یہ سحر کسی کو نصیب نہیں ہے شیرنگ جادو نے کہا ای ذوبان جادو یہ سحر کسی کی مجال نہیں جو بگاڑ سکے ذوبان جادو نے کہا میں اس سحر کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہوں کل آپ کو اور سحر دکھاؤنگا گو یہ سحر ایسا ہے کہ اسکے مقابلے میں اب سحر نہیں ہو سکتا ہے مگر کچھ تھوڑی بہت کیفیت سحر آپ کو کل دکھاؤنگا شیرنگ جادو نے کہا مجھے امید ہے کہ جو سحر تم کروگے وہ بہت عمدہ ہوگا اچھا ہوگا لیکن اس ملک میں قلعہ نہ تھا اسکی ضرورت تھی اسوجہ سے میں نے یہاں قلعہ بنایا ورنہ کوئی ضرورت قلعہ کی نہ تھی میں اور کچھ سحر بناتا اور اب دوسری سرحد پر بناؤنگا تم اسکو دیکھنا ایسے بہت کم دیکھے ہونگے یہ ذکر کرتے ہوئے وہاں سے واپس آئے اپنے ٹھکانوں پر سو گئے رات زیادہ گئی تھی سو رہے صبح کو پھر ذوبان جادو نے شیرنگ جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب سرحد دیگر روانہ ہوا جب سرحد پر جاکے پہونچا اسنے سحر کرنا شروع کیا شیرنگ نے دیکھا پہلے اسکے سحر سے زمین سے شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے جب وہ شعلے دفع ہوئے تو شیرنگ نے دیکھا ایک دریائے عمیق معلوم ہوتا ہے مگر پانی سے اس دریا کے شعلے نکلتے ہیں اور اسقدر جوش و تلاطم ہے پانی کے شور سے کسی کی آواز سنائی نہیں دیتی ہے اس دریا میں سے نہنگان آتشیں گردنیں نکالتے ہیں انکے منہ سے بھی شعلے نکلتے ہیں ماہیان دریا جو پانی پر ابھر کے آتی ہیں

معلوم ہوتا ہے سوختہ ہائے جہنم ہیں اس کیفیت سے اُس دریا میں ماہیان دریائی آمد و رفت اور دریا کے
زور و شور سے پانی کا شور جو شیر نگ نے دیکھا کہا اے ذوبان جادو آج تک ایسا سحر نہیں دیکھا تھا ذوبان
نے کہا اے شیر نگ جادو ابھی اس سحر میں کیا ہے ابھی اور زور دیتا ہوں اسمیں اور باتیں پیدا ہونگیں یہ
کہتے کہتے اُسنے کچھ دانے ماش کے اُس دریا کی طرف پھینک دیے ماش کے دانے جو دریا میں جا کے گرے
تلاطم شروع ہوا اُس دریا میں سبب آمیزش اسقدر تاریکی ہوئی کہ زمانہ نظروں سے غائب ہو گیا فقط دریا
بسبب روشنی کے معلوم ہوتا تھا وگرنہ اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسکے بعد ذوبان نے اور سحر کیا یعنی ماش کے دانے
پھینک دیے کہ گرد اُس تاریکی میں ایک برج طلائی پیدا ہوا اور اُسکی روشنی اسقدر پھیلی کہ وہ تاریکی
دفع ہوئی ذوبان نے سحر کے زور کو گھٹایا تاریکی پھر حالت اصلی پر آئی برج فقط ظاہر رہا اُس برج میں ایک
شیر سوار پیدا ہوا اور اُسنے دو دو ہاتھ کی آواز ایسی ہیبت ناک بلند کی کہ ہر نعرہ میں یہ معلوم ہوتا تھا
کہ اب طبقہ زمین پھٹ جائیگا جب یہ سب سحر کر چکا تو ذوبان جادو نے کہا اے شیر نگ جادو گو یہ سحر
میرے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے مگر میں چاہتا ہوں تو اسکی داد مجھے دے شیر نگ جادو نے کہا اے
ذوبان جادو ایسے سحر کسی کے دیکھنے میں نہیں آتے ہیں اگر سلطان قدیم زندہ ہوتے تو اس سحر
کی داد دیتے میں کیا اسکی داد دے سکتا ہوں مگر کل میں تمھارے ہمراہ چلونگا اور تیسری سرحد پر کچھ سحر
بناؤنگا ذوبان نے کہا اے شیر نگ جادو میرے نزدیک یہ بات بہتر ہے کہ کل سرحد سوم پر تم
جاؤ اور میں سرحد چہارم پر جا کے سحر تیار کروں جب دو سحر تیار ہو جائیں اُسوقت میں تمھارے سحر کو دیکھنے آؤنگا
اور تم میرے سحر کو دیکھیو شیر نگ نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کہ ایک دن میں دونوں سرحدوں کے سحر
تیار ہو جائینگے جانے میں عرصہ نہ ہوگا یہ باتیں کرتے ہوئے شیر نگ جادو اور ذوبان جادو واپس آئے
رات زیادہ آگئی تھی دونوں اپنی اپنی خوابگاہوں میں جا کر محو خواب ہوئے جب ساحر فلک خوابگاہ مشرق سے
بیدار ہو کر فلک چہارم پر آیا شیر نگ جادو کی آنکھ کھلی اُسے حوائج ضروری سے فراغت کر کے اسباب اپنے
ہمراہ لیا اور جانب سرحد سوم روانہ ہوا دوسری سرحد کی طرف ذوبان جادو چلا اسکی کیفیت وقت پر
تحریر ہوگی پہلے حال شیر نگ جادو کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جو سرحد سوم کی جانب روانہ ہوا جب سرحد پر
جا کے پہونچا اُسنے سحر کرنا شروع کیا پہلے اُسنے سحر سے ایک باغ تیار کیا پھر سب درختوں پر سحر
کر کے اُنکو شمشیر و نیزہ و خنجر بنا دیا اُنکو سحر سے حرکت دی دور تک اُسنے اسی طرح ایک باغ سلاح
بنا دیا جب رات ہوئی تو اپنے ٹھکانے پر واپس آیا یہاں ذوبان جادو سے ملاقات ہوئی ذوبان
جادو نے کہا آج اسقدر وقت نہ ملا جو میں تمھارے سحر کی کیفیت دیکھنے کو آتا اور شاید تمھیں بھی فرصت
نہ ہوئی ہو مگر کل سب کاموں سے پہلے یہی کام کیا جائے گا کہ ہم تمھارا سحر دیکھنے جائینگے اور تم ہمارا سحر
دیکھنے کو جانا شیر نگ جادو نے اس بات کو منظور کیا رات زیادہ آگئی تھی دونوں ساحر جا کر سو رہے
صبح جب دونوں کی آنکھ کھلی شیر نگ جادو ذوبان کے پاس آیا کہا بھائی صاحب آپ کی کیا رائے
ہے ذوبان نے کہا میں تمھارا سحر دیکھنے کو جاتا ہوں تم میرا سحر دیکھنے کو جاؤ شیر نگ جانب سرحد
چہارم روانہ ہوا اور ذوبان سرحد سوم کی طرف گیا جب سرحد پر جا کے پہونچا دیکھا ایک گلزار کئی
سو کوس تک لگا ہے مگر درختوں کی جگہ پر نیزہ و خنجر و شمشیر ہیں اُسے ہوا میں لہرا رہے ہیں ذوبان جادو نے

لاکھ لاکھ سحر کیا چاہا سحر کرکے سب کو روک دے اور باغ کے اندر جاکے سیر کرے مگر کوئی حرکت سے نہ رُکا آخر کار مجبور و ناچار ذوبان جادو واپس ہوا اور اپنے مکان کی طرف چلا کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو جانب سرحد جبارہ روانہ ہوا جب سرحد پر جاکے پہونچا اسنے دیکھا ایک کوہ عظیم دور تک نظر آتا ہے اُس کوہ سے ماران آتش زبان اور اژدہان شعلہ فشان نکلتے ہین آپسمین جنگ کرتے ہین اُنکے منھ سے جو چنگاریان نکلتی ہین اُسی قدر اور ماران آتش زبان اور اژدہان شعلہ فشان بنتے ہین کہین پر فیلان مست آپسمین گرم پیکار ہین جس قدر خون اُنکے جسم سے زخم کھاکر بہتا ہے اُسی قدر فیلان مست اور پیدا ہوتے ہین کہین پر گرگدن زور سے ہین یہی کیفیت اُنکی بھی ہے شبرنگ جادو کو جو سب نے دیکھا اپنی لڑائی بھول گئے اُسکی طرف چلے اسنے سحر سے روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکے آخر کو مجبور ہوا اور اُس کوہ کی پوری سیر نہ کرسکا ناچار واپس آیا جب اپنے ٹھکانے پر پہونچا اُسی وقت ذوبان جادو بھی آیا تھا اُسنے پہلے سے آدمی مقرر کیے تھے کہ جسوقت شبرنگ جادو آئے اُسکے آنے کی اطلاع دینا لوگون نے اسکو اطلاع دی کہ شبرنگ جادو تشریف لائے ہین ذوبان جادو نے کہا میرے پاس بلا لاؤ ملازمین ذوبان شبرنگ کے پاس آئے کہا آپکو آقاے نامدار بلاتے ہین شبرنگ جادو ذوبان جادو کے پاس آیا ذوبان نے شبرنگ کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی صاحب اب ایسے سحر پیدا نہین ہونگے یہ باتین تمھین پر ختم ہین واقعی عجب سحر پیدا کیا شبرنگ نے جواب دیا تمھارے سحر سے کہین کم ہے جو جو باتین تمنے یہان بنائی ہین اُنکی تعریف مین زبان قاصر ہے اب کیا مجال کسی کی جو اس ملک مین آسکے ذوبان جادو نے کہا اے شبرنگ جادو مین نے اپنے یہان تو جو جو سحر بنائے ہین وہ بہت ہی کم قوت ہین مگر اب مین تمھارے یہان چلنے کا ارادہ رکھتا ہون کہ تمھارے یہان بھی ایسے ایسے سحر بنادون وہان بھی ایسا ہی امر ہے کہ ایک پردہ نشین حکومت کرتی ہے اگر کسیوقت مین کوئی شخص بر فساد ہوا تو وہ کیا کرے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اس شہر کو بھی اسیطرح محصور کردین جیسے اس شہر کو بنایا ہے شبرنگ جادو نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے جو شخص حکمران ہے وہ خود تجھ سے اور مجھسے سحر مین زیادہ دخل رکھتی ہے کسی کی مجال نہین جو اُس سے سحر مین بازی لے جائے البتہ وہ اچھا اسکی خود ایسے ایسے سحر پیدا کرے گی اب شہنشاہ کیوان کے یہان چلنے کا انتظام کرو کہ وہان کا جانا ضرور ہے اور ایک ہفتہ گذر جانے مین اب بہت کم دن باقی ہین اگر زیادہ عرصہ ہوگا تو ایسا نہ ہو کہ شہنشاہ کے خلاف ہو اور وہ شکایت کرین ذوبان نے کہا ای شبرنگ نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین اور کوئی کون سی مصیبت اُٹھانا پڑے اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک انجمن وداع مقرر کرین اور سب اہالیان شہر اُس انجمن مین جمع ہون اور ایک روز کامل وہ جلسہ رہے شب بھی یون ہین عیش و عشرت مین بسر کرین اسکی صبح کو یہان سے روانہ ہون اور شہنشاہ کی طرف چلین شبرنگ نے کہا اے ذوبان بہت عرصہ ہوگا ذوبان نے کہا جو کچھ ہو مین ایک انجمن وداع ضرور مقرر کرونگا اور سب سے ضرور وداع ہونگا

شہر نگ خاموش ہو رہا ذو بان نے اُسیوقت سے جلسہ کا انتظام کرنا شروع کیا دوسرے روز سب لوگون کو اطلاع ہوئی سب اہالیان شہر آکر جمع ہوئے ذو بان جادو ایک بارہ دری مین گیا وہان جاکر اُسنے ایک جلسہ خاص مقرر کیا جو لوگ اعلے درجے کے تھے وہان جمع ہوئے شہر نگ جادو بھی مسند پر بیٹھا دور شراب چلنے لگا مطرب خوش لحن محفل مین آیا ساز درست کر کے یہ غزل شروع کی غزل

تر آنکھ مین نہ سرمہ دنبالہ دار دے
مجھ کو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جان نثار دے
تو سرمہ چشم ماہ مین میرا غبار دے
کرتا ہے یون قلق دل امیدوار وصل
جسکو گذار یا اُسے رو کر گذار دے
سینے مین گر ہے چشمہ آب بقا تو کیا
[illegible]
اس بحر پر تو ذوق شہر کا یہ حال ہے

مفتون چشم کو یہ ہین اک دل ہزار دے
دشنام ہو کے وہ ترش ابرو ہزار دے
مٹی نہ جب تلک ترے دل کا غبار دے
ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط
جیسے اذان بلند کوئی روزہ دار دے
بے دم و داغ دل سے جب موتی نکل
مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ دار دے
چشمے سے سیکھے شیوہ مردانگی کوئی
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

اچھا نہین تو جیسے کا گل ای نگار دے
ایسے دو نشہ این جیسے گرمی اُتار دے
جولاں سمند ناز کو ای شہسوار دے
قاصد جواب زندگی مستعار دے
اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
وعدے پہ روز حشر پہ کون اعتبار دے
عاشق نہ ہو بھنا گم گردون سے اپنی
جب قسمت خون کو اپنے نگار دے
مطرب نے اس غزل کو اس طرح گایا

سے گایا کہ سب کا دل بھر آیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شہر نگ نے جلسہ کو برخاست کیا سب لوگ ذو بان جادو سے رخصت ہوئے ذو بان جادو نے چند رفیق ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا اور طرف مرحلہ کیوان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کیوان جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے سفال جادو سے کہا کہ تم تعلیم آئینہ اندام کا بندوبست کرو اور ایک ہفتہ کی مہلت دی سفال جادو نے منظور جادو سے کہا منظور جادو نے یہ سب انتظام کیا کہ خط روانہ کیے جب ایک ہفتہ گذرا تو کیوان جادو نے سفال جادو کو بلایا کہا اے سفال جادو تمنے کیا بندوبست کیا آئینہ اندام جانب صحرائے ہولناک روانہ ہوا یا ابھی یہین ہے سفال جادو نے کہا ابھی یہین ہے اگر روانہ ہوتا تو حضور سے ضرور عرض کیجاتی کیوان جادو نے کہا اے سفال تمنے بڑی غفلت کی اب مین تمکو دو روز کی اور مہلت دیتا ہون اگر دو روز کے بعد تمنے آئینہ اندام کو روانہ کیا تو مین بہت آزردہ ہونگا اور بھائی صاحب کا عتاب تمپر نازل ہوگا سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ میری خطا کیا ہے آپنے جن لوگون کے نام مجھے فرمائے مین نے اُن لوگون کے نام خط روانہ کیے وہان سے کوئی جواب نہین آیا اب اگر حکم ہو تو مین دوبارہ اُن لوگون کے نام خط روانہ کرون کیوان جادو نے کہا مین اِن عذرات کو نہین مانتا جسطرح بن پڑے دو روز مین اس کام کو انجام دو ورنہ مین تمہاری شکایت بھائی صاحب سے کرونگا اور تم اُنکے مزاج کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو وہ اگر اس بات کو سنینگے تو ضرور تمہین سزائے شدید دینگے سفال جادو نے عرض کی ای شہنشاہ آپ مالک ہین مین آپ سے عرض نہین کر سکتا جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے کیوان خاموش ہو رہا سفال جادو وہان سے اُٹھکے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو اِسوقت

بڑا غضب ہوا شہنشاہ کے عتاب مین ہم تم اسیر ہوئے آئینہ اندام کے بارے مین جو کچھ حکم ہوا تھا ابتک اُسکا کچھ انتظام نہین ہوا اسوقت مجھے شہنشاہ نے بلایا تھا فرماتے تھے کہ اگر دو روز کے بعد یہ سب انتظام نہ ہو جائیگا تو سب کو سزاے شدید دی جائیگی تا آئندہ ایسی خطا کرنے کی جرأت نہ پڑے منظور جادو نے کہا اے وزیر اعظم میری اور آپ کی اسمین کیا خطا ہی آپ نے جو کچھ مجھے حکم فرمایا مین نے تعمیل ارشاد مین کوئی عذر بیجا نہین کیا اسمین میری اور آپ کی کیا خطا ہی کہ حکم ناموں کا جواب نہ آے شہنشاہ مالک ہین جو چاہین فرمائین مین اسوقت پھر سب کے پاس نامے روانہ کرتا ہون دیکھون اب بھی وہ لوگ جواب دیتے ہین یا نہین سنگال جادو نے کہا اے منظور جادو تم اسیوقت اس مضمون کے نامے روانہ کرو کہ شہنشاہ کیوان تاجدار جادو فرماتے ہین کہ اگر دو روز کے اندر آئینہ اندام جادو جانب صحراے ہولناک روانہ نہوا تو جن جن لوگون نے اسمین عذر کیا ہی وہ سب سزا پائینگے اگر آپ لوگون کو تکلیف سزا اٹھانا ہو تو تشریف نہ لائے اور تکلیف سزا آپ ہی لوگون کے واسطے نہین ہی بلکہ ہم سب بھی حامل سزا اور مغضوب ہونگے اور ہمارے واسطے بھی تکلیف سزا ضرور ہوگی جہانتک ہو سکے یہان آنے مین جلدی کیجئے کہ شہنشاہ کے حکم کے خلاف نہو اور ہم آپ بھی خطاوار نہ تصور کیے جائین آیندہ آپکو اختیار ہی ہم زیادہ عرض نہین کر سکتے منظور جادو اُسیوقت سنگال جادو سے رخصت ہو کر آیا اپنے ٹھکانے پر آکے اُسنے نامے تحریر کرنا شروع کیے پہلے اُسنے خوش فہم جادو کے نام نامہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے خوش فہم جادو آپ کو نامہ شہنشاہ کیوان تاجدار جادو کے حکم سے تحریر کیا تھا اور تاکید لکھی گئی تھی کہ جسطرح بن پڑے آپ آئینہ اندام جادو کے ساتھ جانے کیواسطے چند آدمی ایسے تجویز کیجے جو صحراے ہولناک مین جاکر ہمیشہ کے واسطے سکونت اختیار کرین اور ایک مکان صحراے ہولناک مین جگہ تجویز کرکے تعمیر کرائین کہ آئینہ اندام جادو اُس مکان مین جاکر سکونت اختیار کرے آپ نے اُس نامے کا جواب نہ دیا انجام یہ ہوا کہ آج شہنشاہ کا عتاب مجھ پر نازل ہوا اور فرمایا کہ اگر دو روز کے اندر یہ کل انتظام نہوگا تو ہر ایک کو سزاے شدید دی جائیگی اگر آپ کو یہی منظور ہی کہ ہم سب لوگ سزاے شدید کی تکلیف اٹھائین تو آپ تعمیل ارشاد شہنشاہ مین تاخیر کرین ورنہ دو روز کی مہلت شہنشاہ کی سرکار سے عطا ہوئی ہے اس دو روز مین جسطرح ہو سکے کام کو انجام دین ورنہ غضب ہو جائیگا سب لوگ سزا پائینگے جب اس نامے کو منظور جادو تحریر کر چکا تو اُسنے ایک نامہ شہ رنگ جادو کے نام تحریر کیا اُس کا مضمون بھی یہی تھا اسکو ختم کرکے ایک نامہ ذو بان جادو کے نام لکھا اُسکا مضمون بھی ایسا ہی تھا جب سب نامون کی تحریر سے فراغت پائی تو اُسنے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا وہ سب نامے دیکے کہا یہ نامے نامہ بران سحر کی معرفت روانہ کرو کہ اسی وقت سب کو پہونچین آج شہنشاہ کا عتاب ہم لوگون پر نازل ہوا ہی جس امر کے واسطے سابق مین نامے روانہ کیے تھے ہنوز وہ کام انجام نہین پہونچا اُسی کیواسطے یہ اور نامے تحریر کیے ہین اب اگر دو روز کے اندر یہ کام انجام نہ پایا تو از کہ تا مہ سب خطاوار سمجھے جائینگے اور سب کو سزاے شدید ملے گی کسی کی سعی و سفارش نہ چلیگی اب اگر سزا کی تکلیف اٹھانا ہی تو اس کام مین تاخیر کرو ورنہ اسیوقت ان نامونکو روانہ کرو اور جواب بھی اُنکے اسیوقت سب کو دینا معلوم ہو جائے کہ ان لوگون نے آخر کچھ انتظام کیا یا نہین سیماب جادو نے کہا اے نائب صاحب میری اور آپ کی اسمین کیا خطا ہے آپ نے مجھے نامے دیئے مین نے اُسی وقت روانہ کر دیئے وہی لوگ اگر جواب نہ لکھین تو کیا کیا جائے عتاب سلطانی تو اُن لوگون پر نازل ہونا چاہیے جنھون نے تعمیل ارشاد مین کمی کی ہم لوگ تو بالکل بے خطا ہین

منظور جادو نے کہا ای سیماب شہنشاہ ہمارے اور تمہارے اور تمام طلسم کے مالک ہین جسکو چاہین سزا دین اور جسے چاہین خلعت وانعام سے سرفراز کرین سیماب جادو نے کہا زبردستی کسی کو شہنشاہ اور سلطان سزا نہین دے سکتے ہین ہم ضرور عرض کرینگے کہ پہلے ہم لوگون کی خطا ثابت کی جائے اگر واقعی ہم خطاوار ہین تو آپ ہمکو سزا دین ورنہ جو لوگ خطاوار ہین وہ سزا پائین منظور نے کہا ایسے عذرات شہنشاہ کے سامنے نہین چل سکتے ہین وہ ایک بات قبول نکرینگے اگر دو روز سے زیادہ عرصہ ہوگا وہ سلطان الوان کو اس امر کی اطلاع دینگے وہ ایک کی بات خیال مین نہ لائینگے اور ہم لوگون کو بلا کر سزا دے دینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ اس کام کے انجام دینے مین جہانتک ممکن ہو جلدی کی جائے سیماب جادو اسی وقت رخصت ہوا اپنی جگہ پر آیا کاغذ اور جو سحر کے بنے ہوئے اسکے پاس موجود تھے انکو نامہ دیکر اپنے سب طرف روانہ کیا کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شہرنگ جادو اور ذوبان جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو اپنے ٹھکانے سے روانہ ہوئے طے مراحل کرکے ایک روز کے بعد مرحلہ کیوان تاجدار پر پہونچے اسی وقت اپنی عرضیان ہرکارون کی معرفت روانہ کین ہرکارے عرضیان لیکر کیوان تاجدار کی ڈیوڑھی پر آئے دربانون سے کہا ہم لوگ شہرنگ جادو اور ذوبان جادو کی عرضیان لائے ہین حضور شہنشاہ مین عرضیان ارسال کرنا ہین دربانون نے اسی وقت چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے عرضیان لیکر اندر گئے سیماب جادو کو جا کر دین سیماب جادو عرضیان لیکر منظور جادو کے پاس آیا منظور جادو کو عرضیان دین منظور جادو نے جو عرضیون پر شہرنگ جادو اور ذوبان جادو کا نام دیکھا بہت خوش ہوا کہا ای سیماب بہت اچھی بات ہوئی اگر اسوقت یہ لوگ نہ آتے تو مین مضطرب الحال رہتا [illegible] اسوقت جو بار دیگر حکمنامے روانہ کیے تھے نہین معلوم انکے جواب اب آتے اسوقت تک شہنشاہ نہین معلوم کیا حکم فرماتے اور ہم لوگون کے بارے مین کیا سزا تجویز ہوتی مگر ان لوگون کا آجانا بہت اچھا ہوا یہ کہکے منظور جادو اٹھا عرضیان لیکر سفال جادو کے پاس آیا کہا وزیر اعظم آپ کو مین مژدہ دیتا ہون کہ شہرنگ جادو اور ذوبان جادو آگئے اور انھون نے اپنی عرضیان روانہ کی ہین آپ اسی وقت ان عرضیون کو حضور شہنشاہ مین لیجائیے اور انکے جواب لیکر ابھی تشریف لائیے اب صرف خوش فہم جادو کے یہان سے جواب آنا باقی ہے یقین ہے وہ بھی سب انتظام سے فراغت حاصل کرچکا ہو سفال جادو یہ کیفیت سنکر اور عرضیان دیکھکر بہت خوش ہوا اسی وقت خوشی خوشی عرضیان لیکر کیوان جادو کے پاس گیا کہا ای شہنشاہ آپ بھی اس امر مین غصہ فرماتے تھے خادمون کو سزائے شدید دینے والے تھے لیجیے جواب آگیا شہرنگ جادو اور ذوبان جادو خود آئے ہین عرضیان انکی ملاحظہ فرمائیے کیوان جادو خوش ہوگیا کہا اے سفال جادو تم جانتے ہو کہ مین بھائی صاحب سے کسقدر ڈرتا ہون اگر اسوقت یہ کام انجام نہ پاتا تو مین انکے جھوٹا ہوتا اسوقت مین نے یہ خیال کرلیا تھا کہ دور دور تک بھائی صاحب کے پاس نہ جاؤنگا اپنی صورت نہ دکھاؤنگا جب یہ کام

انجام پائیگا اور آئینہ اندام روانہ ہو جائیگا اسوقت جاؤنگا اُنسے سب حال بیان کرونگا تم لوگون سے
بھی خوش ہونگے میرا بھی نام ہوگا سفال جادو نے کہا اب ان عرضیون پر دستخط فرمایئے کیوان
جادو نے عرضیان پڑھین مضمون اُنکا یہ تھا کہ ہم حسب الطلب شہنشاہ یہان آئے ہین جو حکم ہو وہ کرین
کیوان نے عرضیون پر دستخط کیے کہ آپ لوگون نے بڑی نوازش کی اب رشقہ تکلیف آپ کو اور دیجاتی
ہے کہ آپ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحرائے ہولناک کے جایئے وہان آپ لوگون کے واسطے
مکان تیار ہے اُسکو ایک سال مین ایسا سحر تعمیر فرمایئے کہ یہ اس طلسم کے کام کا ہو جائے یہ دستخط کرکے عرضیان
سفال جادو کے حوالے کین کہا اے سفال جادو اسی وقت ان سب لوگون کو روانہ کرو دو حصہ ہو مین کل بی بی
صاحب کے پاس جاؤنگا وہ ضرور اسکی کیفیت مجھسے دریافت کرینگی مین کہہ دونگا وہ کل طرف صحرائے ہولناک کے
روانہ ہوگیا سفال جادو نے کہا ای شہنشاہ ابھی خوش فہم جادو نے خط کا جواب نہین بھیجا ہے اور نہ ابھی وہ لوگ
آئے ہین جو ان سب کے ہمراہ برائے خدمت صحرائے ہولناک مین جائینگے اسوقت اُنکے نام دوسرا حکمنامہ روانہ کیجیے
دیکھیے کب تک جواب آتا ہے کیوان جادو نے کہا وہان سے جو کچھ جواب آئے مگر ان لوگون کو اسیوقت روانہ کردو اگر آدمی
وہان سے آئین گے انکو پھر روانہ کردینا سفال جادو نے کہا ہان یہ ہوسکتا ہے کہ جب وہان سے آدمی آئین تو انہین پھر روانہ کرون
اسوقت دو چار آدمی جو آئینہ اندام کی خدمت کو موجود ہین وہ اسکے ہمراہ ہو کے جائین کیوان جادو نے کہا اب آئینہ اندام
کو یہان نہ روکو سفال جادو اسیوقت رخصت ہوا اپنے تکیہ گاہ پر آکے منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو
حکم شہنشاہ ہے کہ اسیوقت آئینہ اندام کو روانہ کردو لہذا تم ایک نامہ آئینہ اندام کے نام تحریر کرو کہ تمہین
اسیوقت اپنا سامان سفر درست کرنا چاہیے اور شبرنگ جادو اور ذوبان جادو کے ساتھ روانہ ہونا چاہیے
اور شبرنگ کے نام نامہ تحریر کرو کہ آپ کے بارے مین شہنشاہ کا یہ ارشاد ہے کہ آپ اسی وقت جانب
صحرائے ہولناک آئینہ اندام کو لیکر روانہ ہون منظور جادو نے اپنے تکیہ گاہ سے پہنچ کے اسیوقت دو نامے تحریر
کیے ایک نامہ آئینہ اندام پاس روانہ کیا اور دوسرا نامہ شبرنگ اور ذوبان کے پاس بھیجا نامہ دار دونون جگہ
نامے لیکر اسیوقت پہونچے آئینہ اندام نے شاطر جادو سے کہا کیسا نامہ میرے پاس آیا ہے اب آپ کی کیا رائے
ہے شاطر جادو نے کہا آپ کو اسمین کیا عذر ہے بے عذر آپ تشریف لے جایئے اور یہان نہ ٹھہرین آئینہ اندام
کے واسطے جو لوگ خدمتگذار مقرر ہوئے تھے انھون نے جانے مین انکار کیا شاطر جادو نے کہا اس
حکمنامے مین لکھا ہے کہ تم لوگ تو بڑی دور کے واسطے ساتھ کیے جاتے ہو جب خوش فہم جادو اپنے یہان سے
کچھ لوگون کو روانہ کرینگے اسوقت تم لوگون کو واپس آنا ہوگا اسوقت جانے مین عذر نہ کرو ورنہ شہنشاہ کے خلاف
ہوگا یہ لوگ مجبور ہوئے آئینہ اندام نے اسیوقت سامان سفر درست کیا سب لوگ آمادہ ہوئے کہ چوبدار نے آکے
خبر دی کہ ای آئینہ اندام جادو شبرنگ جادو اور ذوبان جادو آپ کے پاس آئے ہین آپ کو لازم ہے کہ انکی
پیشوائی کو جایئے اور بڑے اعزاز و اکرام سے لایئے کہ یہ لوگ بزرگان طلسم سے ہین بادشاہان طلسم انکا لحاظ
کرتے ہین آئینہ اندام اسی وقت اٹھا اپنے مکان سے باہر آیا دیکھا دو ساحر ان صفت تاج شہریاری سر پر رکھے
ہوئے آتے ہین غضب مین اٹھے اور دو وہین ساحران ضعیف ہین آئینہ اندام نے جھک کے دونون کو سلام کیا ان
ساحرون نے جواب سلام دیا آئینہ اندام انکو اپنے ہمراہ بارہ دری کے اندر لایا مسند پر بٹھایا آپ لب مسند
دوزانو مودب بیٹھا ان ساحرون نے کہا اے آئینہ اندام اب تیرے چلنے مین کیا عذر ہے آئینہ اندام نے ہاتھ

باندھ کر جواب دیا کہ آپ جس وقت فرمائین مین چلنے پر آمادہ ہون انھون نے شب وہین بسر کی صبح کو یہ لوگ اس ارادے سے آئے یعنی آئینہ اندام جادو اُنکی شاطرہ جادو دختر سے رخصت ہو اور شیرنگ جادو وغیرہ جادو کے ہمراہ ہوا یہ لوگ اسکے لیکر بہ ہزاران ہولناک روانہ ہوئے کہ حال ان سب کا آفتاب شجاعت مین بیان کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب آئینہ اندام جادو وہان سے روانہ ہوا اور اشراق نے بدیع الملک نامدار سے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی بدیع الملک نے اُسکو مہلت دی اُس روز شب کو تو بدیع الملک نامدار اپنے لشکر مین رہے شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نامدار نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے اتنے دنون یہان بیکار ہی ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اس صحرا کی سیر کو جاؤن قریب قریب شکار کھیلون صاحبقران نے یہ خیال فرمایا کہ بدیع الملک جو اتنے دنون یہان بیٹھے انکی طبیعت گھبرائیگی اس سے بہتر یہی ہے کہ انکو جانے دون نہ روکون یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری طبیعت گھبراتی ہے تو برائے شکار جاؤ مگر یہ خیال رہے کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے ایک دن بھی گذر چکا ہے دور نہ جانا قریب قریب شکار کھیلنا اور خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ بدیع الملک نے عرض کی مجھے خود خیال ہے مگر یہان طبیعت گھبرائی اس سبب سے جاتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی اگر مزاج مبارک مین آئے آپ بھی تشریف لے چلین صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ابھی تمھارے ہمراہ مین شکار کو گیا بھی تھا اور یہان تمھاری عدم موجودگی مین میرا جانا اچھا نہین ہے شاید کوئی بات پیدا ہو بدیع الملک نے بھی صاحبقران سے زیادہ اصرار کرنا مناسب وقت نہ جانا رخصت لیکر چند سردارون کو ہمراہ لیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤ خواجہ بڑی مشکل سے بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے اور چند ساحر بھی مع مریخ آفتاب علم ساتھ بدیع الملک کے برائے شکار چلے شاہزادہ اُس روز تو قریب قریب جنگلون مین شکار کھیلتا رہا مگر دوسرے روز ایک آہو کے تعاقب مین گھوڑا چھوڑا لا مع تمام ہمراہیون کے اُس صحرا سے دور نکل گیا خواجہ نے وہان کچھ سوچ کے کہا اے بدیع الملک لشکر سے بہت دور آ گئے ہو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ یہان نہ ٹھہرو واپس چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ یہان آج کی شب قیام کرتے ہین سب لوگ دن بھر پریشان رہے ہین اگر اسوقت بھی راحت نہ ملے گی تو سب کو سخت تکلیف ہوگی اس سبب سے مین فقط آج کی شب یہان قیام کرتا ہون کل روانہ ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا تمھین اختیار ہے کل نہ عذر پیش کرنا کہ آج دن بھر یہان شکار کھیلین یعنی شب کو چلین گے بدیع الملک نے کہا ایسا نہ ہوگا خاطر جمع رکھو خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین اُسی وقت بارگاہین استادہ ہو گئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے شاہزادے نے خاصہ طلب کیا خاصہ نویسون نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش فرمانے کے بعد صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ

میں تشریف لائے اور سب لوگ بھی رخصت ہوئے اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر سو رہے شب تو اس
حالت میں بسر کی جب صبح ہوئی خواجہ بدیع الملک کے خیمے میں آئے دیکھا بدیع الملک مشغول نماز ہیں خواجہ
چپکا کھڑے رہے جب بدیع الملک نے فرض سے فراغت پائی خواجہ نے کہا اب چلنے کا سامان
کرو اور لشکر کی طرف روانہ ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ ابھی چلنا بیکار ہے ہنوز اس صحرا کی سیر ہی نہیں
کی خواجہ نے کہا میں تو پہلے ہی یہ بات تجھے کہتی تھی کل کو یہ عذر پیش کروگے کہ آج دن بھر اس صحرا کی سیر کرنی
ہے بات اچھی نہیں ہے بدیع الملک نے خواجہ کی بہت کچھ منت و سماجت کی خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک
نے اسیوقت خادموں کو بلایا مرکب طلب فرمایا خادم بارگاہ سے باہر آئے مرکب سج کر در بارگاہ پر لائے
اور وزرا نے جو یہ کیفیت دیکھی سب چلنے پر آمادہ ہوئے بدیع الملک بارگاہ سے برآمد ہوئے
گھوڑے پر سوار ہو کر برائے شکار صحرا کی جانب چلے سب لوگ بھی شاہزادے کے ہمراہ روانہ ہوئے
تھوڑی دور کے بعد قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار یہاں سے قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا
تو لوگ اس باغ کو بالائے آسمان بتاتے تھے اور وہ کسی کو نظر نہیں آتا تھا ایک دھواں ہر وقت اٹھا رہتا تھا
اکثر وہاں کے حالات لوگوں سے دریافت کیے مگر کسی نے کچھ نہ بیان کیا ہر ایک نے یہی کہکے ٹال دیا کہ وہ
باغ آسمان پر ہے بھلا وہاں کے حالات کوئی کیونکر بتا سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو
[illegible] مجھے یقین ہے کہ اس باغ کا نشان بھی نہو مگر اس ٹھکانے کو دیکھ آئیں اچھا قنداب جادو نے عرض
کی اے شہریار میں آپ کے ہمراہ چلونگا تو خواجہ کو خوف ہوگا اور وہ صاحبقران زمان سے شکایت
کرینگی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ یہاں سے واپس چلنے میں کسقدر تعجیل کر رہے ہیں بدیع الملک نے
فرمایا اے قنداب جادو میں خود چلتا ہوں تمہاری کیا مجال ہے خواجہ کو شکایت کرینگے میں صفائی کر دونگا
اور خواجہ بھی ہمراہ چلینگے بدیع الملک نے جو اسطرح تشفی دی قنداب جادو آمادہ ہوا بدیع الملک
نے خواجہ کو اپنے پاس بلایا کہا اے خواجہ یہاں سے بہت قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا تو لوگ
اس باغ کی نسبت یہ کہتے تھے یہ باغ آسمان پر ہے کبھی وہ نظر نہ آتا تھا ہمیشہ دھواں معلوم ہوتا تھا اب طلسم
ختم ہو گیا ہے یقین ہے وہ باغ اچھی طرح سے نظر ہو گو اور عجائب و غرائب تو اسمیں باقی نہ ہونگے مگر اس باغ ہی
کو دیکھ لیتے اسکے بعد واپس چلینگے خواجہ نے کہا وہاں جانا بیکار ہے خالی باغ ہوگا وہ بھی اس لائق نہوگا کہ
کوئی اسکی سیر کرے جب سے طلسم برباد ہوا ہے اس روز سے اسکی خدمت بھی کسی نے نہ کی ہوگی پژمردہ ہوگا
وہاں جانے سے کیا فائدہ بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو میں عزم کر چکا جاؤنگا ضرور دیکھونگا خواجہ نے کہا
تمکو اختیار ہے مجھے یہی خیال ہے کہ ایسا نہو وقت پر لشکر میں نہ پہنچ سکو اور یہی بڑی بات ہے ابکی
بار مقابلہ آخری ہے یہ طلسم تو بفضل ایزدی فتح کر چکے ہو اب یہی مقابلہ باقی ہے اگر اس مقابلے میں زمرد
ونخنگان و تورج قتل ہو گئے تو آگے جانے کی کیا ضرورت ہوگی یہیں سے واپس چلینگے بدیع الملک
نے فرمایا خواجہ ابھی بہت دن باقی ہیں میں اسی وقت باغ کی سیر کر آؤنگا تم بھی چلو ایک عجائب جگہ ہے اسکو
دیکھو خواجہ نے کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو میں موجود ہوں یہ کہکے خواجہ آگے بڑھے بدیع الملک نے
قنداب جادو سے کہا اب تم میری گرد چلو لوگوں کو اس باغ کی راہ نہیں معلوم ہے قنداب جادو آگے آگے
چلا بدیع الملک نے دیکھا کہ ہزاران رنگین بال چاروں طرف سے اڑ کے آگے ہیں آپس میں زبان فصیح گفتگو

کرتے ہیں اشعار عاشقانہ پڑھتے ہیں اور عجب عجب حرکات اُن سے ظہور پذیر ہوتے ہیں بدیع الملک نے قنداب
سے کہا اے قنداب جادو یہ طائر بھی عجب طرح کے ہیں آدمیوں کی مثل بالنسان گفتگو کرتے ہیں اشعار عاشقانہ پڑھتے
ہیں سب سحر کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار طلسم کے برباد ہو جانے
سے ان طائروں کی صورت آپ دیکھتے ہیں ورنہ اس باغ کا کوئی آج تک کسی پر واقف نہیں ہوا اور آگے
دیکھنا ہے کہ کیا کیا عجائبات نظر آتے ہیں بدیع الملک و قنداب جادو سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ خواجہ نے آ کر کہا
اے بدیع الملک اگر تمہیں یہ منظور ہے تو اس باغ میں نہ جاؤ یہاں سب سحر کا کارخانہ ہے نہیں معلوم کیا ہو
اور کس سے مقابلہ پڑے تو عرصہ ہو اس سبب سے میرے نزدیک یہاں تک سیر کر لی اب واپس چلنا
اچھا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر وہاں کسی سے مقابلہ بھی پڑ جائیگا تو خدا مالک ہے اور کارخانہ سحر سے
خوف نکرو میں طلسم پاس موجود ہے اگر کوئی بات حرکی پیش آئے گی تو کیا ہے لوح سے نشان بتائے گی خواجہ نے
کہا اے بدیع الملک میرے کہنے کو تم خیال میں نہیں لاتے ہو خدا [illegible] مختار ہے میں [illegible] تعجب کرتا ہوں کہ
انھوں نے ایسے وقت میں تمہیں اجازت دیدی اگر مجھے [illegible] لیتے تو میں ضرور کہتا کہ [illegible] جانے دیجئے [illegible]
بچے اگر ان کے جاتے [illegible] یہاں کوئی آفت آئے اس سبب سے صاحب [illegible] بنا [illegible] طلسم کی
کیفیت آپ دیکھ رہے ہیں کیا حال ہے [illegible] اپنی جان بچانے کی پڑی ہے اور سب اس طلسم سے بھاگے
جاتے ہیں بعض ایوان شطاق کی طرف جاتے ہیں بعض اور اور طرف کو چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں [illegible] نہیں
ہے کہ صاحب لوح لشکر سے دور رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں لشکر سے کچھ دور نہیں ہوں اگر اسوقت
میری لشکر میں ضرورت ہو تو ابھی پہنچ سکتا ہوں خواجہ نے جب دیکھا کہ بدیع الملک کسی طرح منظور نہیں کرتے
مجبور ہو کے خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان آگے بڑھے دیکھا بہت سے طائران سرخ رنگ ایک شجر پر
بیٹھے ہوئے آپس میں ذکر کر رہے ہیں کہ طلسم کشا آتا ہے اب اس آفت میں پھنسے گا تو عمر بھر یہاں سے رہا نہوگا کیا صاحب
لوح ہونے سے نادان ہو گیا ہے تو لوح کی تاثیر یہاں الٹی ہو جاتی ہے بدیع الملک نے بھی یہ طائروں کی تقریر سنی
قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ طائر جو کچھ کہتے ہیں شاید صحیح ہو اور لوح طلسم کی یہاں الٹی تاثیر کرے
تو غضب ہو بدیع الملک نے کہا ایسی بات زبان سے نہ نکالو اور نہ مجھے [illegible] اب ہم ارادہ کر چکے اگر اس
راہ میں جان جاتی رہے تو بھی اب منہ نہ موڑیں گے جو چاہے ہو بے سیر کئے ہوئے واپس نہ ہونگے قنداب
جادو نے جو بدیع الملک کو مستعد دیکھا تو ناچار خاموش ہو رہا [illegible] ایسا نہو میں کچھ اور کہوں تو شاہزادہ کو غصہ
آ جائے مجھے قتل کرے جب وہ خواجہ کے کہنے کی سماعت نہیں کرتا ہے تو میں کس شمار میں ہوں یہ سوچ کے خاموش
ہو رہا بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان بنا ہے سامنے پھاٹک کے ایک چبوترہ سنگ مرمر
کا ہے اس چبوترے پر ایک درخت نہایت خوشنما کہ عجائب و غرائب سے معمور [illegible] دیتا ہے درخت پر سے ایک صدا
دلکش آتی ہے پھاٹک دور تھا بدیع الملک بعجلت تمام اُس پھاٹک کے پاس آئے درخت کی [illegible] جو کبھی
شہر سے قنداب جادو بھی حاضر ہوا عرض کی اے شہنشاہ اس درخت کی [illegible] سے [illegible] سنتے ہوتے ہیں ایسے
میٹھی دلکش صدا آتی ہے بدیع الملک نے فرمایا کبھی اس طلسم میں بعض بعض [illegible] آئینہ اندام جادو [illegible] ہو گا
وہ سونے کا [illegible] قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آئینہ اندام جادو [illegible] بہت ہے [illegible] طلسم
یہاں آباد تھا اسی قدر زمین میں بھی آبادی تھی بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ اسی قدر آسمان پر بھی آبادی ہے مگر معدوم ہوا

کہ وہ قول غلامت تھا زمین کی آبادی جیسے خود دیکھی اسو بہت یقین ہوا قند اب جادو و بدیع الملک سے بیان
کر رہا تھا کہ اس وقت پر ایک طائر رنگین بال آکر بیٹھا چہکنے تو اسنے رقص شروع کیا بدیع الملک اسکا رقص دیکھا تو
بعد اسکے طائر نے رقص موقوف کیا اور بجوش خوش الحانی مثل انسان یہ غزل شروع کی ع دم ہے پنہاں زیست بیاں ہے اور زیادہ

تو لطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہی سب کھینچ الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون کیجے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح ہوئے ہیں ہم اور زیادہ
پھاڑ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نالہ دردو الم اور زیادہ
کیا ہوئے گا دوچار کچھ سے مجھے ساقی
ہو پشت فلک میں ابھی خم اور زیادہ
ہو حسب نسب انمرگ بھی یاد ہمیں تنگ
پید ادم افعی میں ہو سم اور زیادہ
ہستی تنگ مایہ نے کچھ بھولنا ہے ایسا
بار دل کا گیا انیہ بھرم اور زیادہ
دکھلانے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
بھڑکی ہے جو یوں آتش غم اور زیادہ
جو بیت کے چلے ہیں یہ بات کب اسنے
کچھ تو سن وحشت کا قدم اور زیادہ
کر سر نہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہاں مجھکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
کیوں میں نے کہا تھا ساقی میں نہیں اوس
سے عشق کا بھرا سکے تو دم اور زیادہ
بیٹھے سر بستر پہ پڑا پاؤں کہاں تک
گردن تسلیم کو خم اور زیادہ
جو گنج قناعت میں ہیں لقدر یہ شمار

دیں بوسہ نہ وہ دل ہم اور زیادہ
گر تو بھی بلند دعا اور زیادہ
سرکش سے سرافراز ہیں ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرانا ہو یاد آیا تو ہوئے ہم آغوش
اٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ نہ ورق حسن کو اور یا
میں ہو نگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی بجا سیہ جی لگا ہوں یہ کہیو
اتنا سلو کرے گنج عدم اور زیادہ
اس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہے منظور
ابھرے ہے حباب لب یم اور زیادہ
ہے سوز محبت سے مری خاک میں گرمی
جو آہ ہوئے رم دیدہ کو سم اور زیادہ
ہے نکہت ریحان کا دماغ اب کے گرفتن
رو کیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
سینہ دل عاشق میں ہے مصروف وفا نیز
سو کہیں اسے بہر بت قلم اور زیادہ
کیا تھر ہی تھتا کہ وہ چاہت کے لئے ہی
کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ
کہتا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ
اس عاشق بیچارہ کا ہے آج برا حال
بس پاؤں نہ پھیلائیے ہم اور زیادہ
بیٹھے ہیں ثمر شاخ ثمردار کو جھکا کر
ہے ذوق برابر انہیں کم اور زیادہ

قیمت میں بڑھے دشنہ دم اور زیادہ
شیر اسے جو کی تیغ سے اور زیادہ
جوں شاخ بڑھے ہوئے قلم اور زیادہ
دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینہ میں دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہے ہر زخم جگر کو
نالہ سے نہیں کوئی ظلم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سید ھی ہی تو ایک اسپہر کی خم اور زیادہ
اس زلف کے مارنے کی اگر خاک کو جانے
ہے زہر نہ کھاتا تجھے سم اور زیادہ
وہ دلکو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
کیوں کر نہ اٹھائے وہ قسم اور زیادہ
ہر روز فن انقلاب مری گریہ میں ای چشم
آتا ہے مرے نالہ میں دم اور زیادہ
مہمیز پہ خار ہے نکلا سر اسصحرا
بے خوف ہیں اب صید حرم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ بر ... میں کمی کر
اتنا ہی دے جا ہیں جیسا ہم اور زیادہ
سرعت ہے ابھی نبض میں جوں موج رم رنگ
اس تیغ دودم میں نہیں دم اور زیادہ
کہتا ہے گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر
گریہ سے ہیں آنکھوں پہ ورم اور زیادہ
ہے باغ جہاں میں تجھے گر بات حال
جھکتے ہیں سخی وقت کرم اور زیادہ
طائر نے اس خوش الحانی سے اس

غزل کو تمام کیا کہ بدیع الملک کی عجب حالت ہو گئی دل بیچین ہو گیا آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور ہمراہی جو
بدیع الملک کے مع خواجہ سب کے قلب الٹ گئے کلمات بیجا زبان سے نکلنے لگے سب طائر کی تحسین کرنے لگے کوئی کہتا تھا ای

طائر تجھے قسم ہے خداوند آئینہ اندام جادو کی ایک غزل اور سنا کوئی کہتا تھا ای طائر اگر ہم پر عنایت کر تو اسی غزل کو پھر شروع کر غرض اسی طرح سب لوگ اپنی اپنی کہتے تھے طائر درخت پر بیٹھا ہوا سب کی سنتا تھا بدیع الملک کی یہ کیفیت تھی کہ خاموش کھڑے تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل پر ہجوم رنج و ملال سب سے زیادہ طائر کی خوش الحانی کا خیال تھا کچھ زبان سے تو نہ فرماتے تھے مگر آنکھوں سے آنسو جاری تھے دیر تک بدیع الملک کی یہی حالت رہی جب نوبت بہ غشی پہونچی اور شاہزادے کا قلب زیادہ مضطر ہوا بدیع الملک کو خیال ہوا کہ لوح کو دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا خدا نے بڑا فضل کیا کہ تجھے اب بھی لوح کی یاد ہوئی اگر اسوقت بھی لوح یاد نہ آتی تو بڑی مصیبت اٹھانا پڑتی لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو ایک بار پڑھ کے طائر کی طرف پھونک دے پھر قدرت خدا کا تماشہ دیکھ اور اس گلزار کی سیر میں لوح کا زیادہ خیال رکھنا یہاں کا جو حاکم ہے وہ ابھی تک اسی جگہ باقی ہے اسکا ارادہ یہاں سے جانے کا نہیں ہے بلکہ آئینہ اندام پر حکومت کرنے کا قصد ہے وہ لوح کی فکر ضرور کریگا تمہیں لازم ہے کہ لوح کو بہت ہوشیاری سے رکھو اگر لوح ضائع ہو جائیگی تو اب ہاتھ نہ آئیگی بدیع الملک اس ہدایت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا طائر کی طرف پھونک دیا طائر نے ایک چیخ ماری درخت میں آگ لگی ایک شور عظیم برپا ہوا دھواں چاروں طرف پھیل گیا تھوڑی دیر کے بعد سنگ باری ہوئی پھر آگ برسنے لگی آگ برسنے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہفت رنگ جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ سب آتشین دفع ہوگئیں بدیع الملک کے ہمراہیوں کو بھی ہوش آیا خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا جو کچھ میں نے کہا تھا وہ پیش آیا اب بھی واپس چلنا اچھا ہے ٹھہرنا برا ہے اگر اور آگے بڑھوگے تو اس سے زیادہ کوئی آفت آئیگی مفت میں کسی کی جان جائیگی بدیع الملک نے جو دھیان کیا تو سامنے ایک ساحر کا لاشہ پڑا ہے شاہزادے نے کہا خواجہ مقام شکر ہے کہ خدا نے اس مکار کے شر سے بچایا اور اسکو قتل بھی کیا اب اور کیا چاہیے تھا سب مرادیں پوری ہوگئیں امید قوی ہوئی کہ اس تمام گلزار کی سیر بہت اچھی طرح کرینگے اگر اسقدر آغاز نہ کر چکے ہوتے اور قصد مہم نہ کیا ہوتا تو واپس چلتے اب خوب ہے کہ لوح بھی ہدایت کرتی ہے کہ اس گلزار میں جانا اچھا ہے اور میں بھی یہاں ایک ساحر کو قتل کر چکا تھا عجب ہے معلوم ہوتا ہے یہ ساحر یہاں دربان تھا اس دربان کو قتل کر کے واپس جانا اچھا نہیں ہے اب اس طلسم میں بھی جانا ضرور ہے کیونکہ مالک گلزار کو اسکی خبر پہونچی ہوگی کہ کسی نے دربان کو قتل کیا وہ اور بھی انتقام کریگا ہمارے آنیکا اسکو انتظار ہوگا اگر ہم یہاں سے واپس جائینگے تو وہ ضرور کہیگا کہ دروازے ہی سے انتقام کو دیکھکر ڈر کے خائف ہوئے کہ یہاں نہ آسکے اس سبب سے جانا ضرور چاہیے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک اگر یہی خیال ہے تو آج ہی پر منحصر نہیں ہے جب خدا وہاں سے فتح و فیروزی واپس لائیگا اسوقت یہاں بھی آکر مقابلہ کر لینا خدا یہاں بھی مظفر و منصور کریگا ابھی اسکا وقت نہیں ہے ایسا نہو کہ یہاں زیادہ عرصہ ہو جائے اور وہاں آئینہ اندام جادو کے ساتھ کے دن گذر جائیں اور وہ آکر مقابلہ کرے تو وہاں سوائے صاحبقران کے کوئی ایسا نہیں ہے جو لشکر کو بچا سکے گو وہ سب سردار ہیں مگر تم اس طلسم کے طلسم کشا ہو تمہارا ہونا ضرور ہے بادشاہ طلسم سے جنگ ہے اس میں صاحب لوح کا ہونا ضرور ہے وہ سو باتیں پیدا کریگا مکر و فریب سے بھی کام لیگا صاحبقران بے لوح اسکے مکر کو کیا سمجھ سکینگے اس سبب سے کہتا ہوں کہ تمہارا بھی وہاں ہونا میرے نزدیک بہت مناسب تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو میں بے اس گلزار کو دیکھے ہوئے نہ جاؤنگا اگر بوجھیں واپس جاؤں تو اپنے ذمے بدنامی لوں صاحب گلزار کیا کہیگا اسے یہی خیال ہوگا کہ بہت

نیڑی ہو گلزار کے اندر آئے دروازے ہی سے بہی جان بچا کر بھاگ گئے وہ ابھی مہلت میں آئینہ اندام کی پانچ روز باقی ہیں دیکھیے
جاتیگا اُس وقت تک واپس چلیں گے یہاں آج ہی فیصلہ ہو جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک آگے بڑھے دروازے
کے اندر آئے دیکھا ایک گلزار ہمیشہ بہار نگارستان چین سے بہتر باغ جنت کا نمونہ تکلف میں سب سے دو تا نہایت وسیع
وزینت بدیع الملک باغ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جیسے ہی دروازے سے قدم آگے بڑھایا چاروں طرف سے آوازیں مہیب آنے
لگیں بدیع الملک نے دیکھا ہزارہا طائر مہیب صورت آوازیں دے رہے ہیں بدیع الملک نے کچھ ساعت تامل کیا آگے
قدم بڑھایا طائروں نے آ کے گرد بدیع الملک کے حلقہ کیا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تو لکھا پایا کہ اسم حاشیہ لوح
کو دوبار پڑھو یہ طائر ابھی جل جائینگے فوراً پڑھا جلنے لگے تمہیں راستہ مل جائیگا مگر بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرنا یہ وہ مقام ہے جو تمام طلسم سے
میں زیادہ تر سخت ہے اسکا حاکم وہ ہے جسنے اب اس طلسم کی حکومت لینے کا ارادہ کیا ہے یہاں بہت سمجھ کے ہر ایک کام کرنا اگر دھوکا
کھا جاؤگے تو تمام عمر یہاں سے رہائی ممکن نہ ہوگی بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا اے قنداب جادو میں نے جو لوح میں
دیکھا تو یہاں کی بابت ایسا کچھ لکھا ہے اور اب گلزار کو تمام طلسم سے زیادہ سخت بتایا ہے یہاں کے حاکم کے بارہ میں یہ خبر دی کہ وہ اب
طلسم کی حکومت لینا چاہتا ہے علاوہ اسکے اور اور باتیں بھی ایسی ہی لکھی ہیں جنسے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ کسی اچھے ساحر کا باغ ہے اور
طلسم میں سب مرحلہ جات سے مشکل ہے یہاں کا حاکم کس طرح آئینہ اندام جادو سے کم نہیں ہے قنداب نے عرض کی اے شہریار
یہاں کے جسقدر ساحر ہیں اُنکے اسما میرے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں مگر آجتک میں نے اس جگہ کے حاکم کا نام نہیں سُنا
نہیں معلوم کون شخص یہاں حکومت کرتا ہے اور کس کے تصرف میں یہ باغ ہے بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کا پڑھکر طائروں
کیطرف دم کیا ایک سی عالم برپا ہو گیا نہیں اور زیادہ مہیب آنے لگیں تاریکی چھا گئی بدیع الملک نے لوح کا کی روشنی
ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ زمین پر بہت سی لاشیں ساحروں اور عورتوں کی پڑی ہوئی ہیں سب کی لاشیں برہنہ ہیں بدیع الملک
وہاں سے آگے بڑھے شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اسمیں لکھا تھا کہ اب اسی راہ پر چلے جاؤ جب
کوئی نئی بات سامنے آئے اس وقت لوح کو دیکھنا ابھی ضرورت لوح دیکھنے کی نہیں ہے بدیع الملک آگے
بڑھے خواجہ عمر قریب آئے کہا اے بدیع الملک اب مجھے تمہارا ارادہ ظاہر ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آپ نے اس امر
کو کامل تصدیق کیے ہوئے میں مجبور ہوں ورنہ میری رائے یہ تھی کہ پہلے اس لڑائی کو سر کرتے پھر یہاں
آتے ابھی ضرورت تمہیں اسکی کیفیت دریافت کرتا اور اس مرحلے کو برباد کرنا چاہتے ہو
ترتیب سے حاصل ہو اُسکے موافق کام کرو اور جسطرح میں صلاح دوں اس ترکیب سے آگے بڑھو
بدیع الملک نے کہا کے موافق میں ضرور کام کرونگا اور جو رائے تمہاری ہوگی اُسکے موافق بھی
کہا تعمیل اور ایک مقرر کرو کہ جہاں سب لوگ دم بھر استراحت کریں جس سے
تمہاری بدیع الملک نے جواب دیا خواجہ میں تعجیل تو کسی کام میں نہیں کرتا تمہاری رائے کو
کہیں سب کو لیتا ہوں جب تک تم نہ کہوگے میں آگے نہ بڑھونگا یہ کہکر بدیع الملک
نے قنداب جادو سے کہا دم بھر یہاں دم لیں تو آگے چلیں قنداب نے
سب لوگوں نے بارگاہ استادہ کی بدیع الملک بارگاہ میں گئے اور لوگ جو ہمراہ تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شاہزادے کہا یہاں ٹھہرنا تمہارے سبب سے ہوا اور نہ میرا ارادہ یہ تھا کہ جسقدر راہ طے
ہو جائے غنیمت ہے خواجہ نے کہا اگر یہاں نہ ٹھہرتے تو بہت پریشان ہوتے کل کی رہروی کے لائق نہ رہتے اور
نہیں معلوم کل کیا بات ہو آج تازہ دم ہو لیے بہت اچھا ہے بدیع الملک خواجہ سے

یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک سوار نقاب دار در بارگاہ پر آیا دربانون نے وہین روکا بدیع الملک کو اطلاع کی
شاہزادے نے کہا اُس سوار کو ہمارے پاس لاؤ چوبدار باہر آئے سوار سے کہا کہ تمھین ہمارے آقائے نامدار
طلب فرماتے ہین سوار نے کہا ہم بارگاہ کے اندر نہ جائینگے صرف ہمارا یہ پیغام کہدو کہ ہمین مالک
گلزار کا حکم ہے کہ جو کوئی اس باغ مین بے اجازت چلا آئے اُسکو اسیر کرکے ہمارے پاس بھیج دو لہذا تم لوگ
بھی بے اجازت آئے اور یہان کے دربان کو قتل کیا اور لوگ جو مزاحم ہوئے اُنھین بھی جان سے مارا ہمارے
مالک کو ان لوگون کے مارے جانے کا بڑا قلق ہے اور اسوقت ہمارے پاس یہ حکم آیا ہے کہ اُس شخص کو اسیر کرکے
جلد ہمارے پاس لاؤ کہ ہم اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین لہذا تملوگون کو لازم ہے کہ میرے پاس آؤ مین تمھین اسیر
کرکے لیجاؤن جہانتک میری زبان گویائی دیگی تم سب کی سفارش کرونگا قتل کی سزا سے بچاؤنگا آئندہ
تملوگون کی تقدیر سے مجبور ہون کچھ میرا بس نہین چوبدارون نے کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم ایسا مہمل
پیغام اپنے آقائے نامدار کی خدمت مین عرض نہین کرسکتے جسکے دعوے جرأت ہو یہان آکے مقابلہ کرے لشکر
تو ساتھ لیکر آئے ساحرون کو مقابلہ کے واسطے اپنے ساتھ لائے ہملوگ یون کیا اسیر ہونگے جب آئینہ اندام
جادو سا ساحر جنھین قید نہ کرسکا اور ہمارے آقائے نامدار کے خوف سے اپنے طلسم کو چھوڑ کے بھاگا جاتا ہو تو دوسرا
کسی کی کیا مجال ہے جو ہم سے مقابلہ کریگا جب سردار اس طرح بھاگ جائے تو تم لوگ کس کا رجعت مین ہو کیا
رہوگے سوار نے چوبدارون کی گفتگو سنی کہا اے شخص تجھے پیغام کہنے مین کیا تامل ہے جو کچھ سمجھتا ہو تو نہین
جانتا اور ایسی باتین بناتا ہے تملوگون کی کیا حقیقت ہے سب خبردار ہو اور جو ساحر بھی تمھارے ہمراہ ہین انکی
کی کیا حقیقت ہے ابھی چاہین تو کسی کی زبان سے ایک حرف سحر نہ نکل سکے سب سحر فراموش کرین اور تمھارے
آقائے نامدار جو اس طلسم مین براے طلسم کشائی آئے ہین اُنکی بھی کچھ کیفیت ہم لوگون نے سنی ہے
وہ بھی کیا چیز ہین جو ہملوگون سے مقابلہ کرسکین گے جسوقت چاہین گے اُنکو گرفتار کرکے لوح طلسم اُن سے
چھین لین گے اور قتل کرکے سر اُنکا خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین بھیج دینگے تم لوگون نے دربانون کو جو قتل
کیا اور دو چار ملازم جو اس طلسم کے تمھارے آقا کے ہاتھ سے مارے گئے تو تم لوگون کو یقین کامل ہوگیا
کہ یہان کے باشندے مقابلہ نہ کرسکین گے یہ نہ سمجھے کہ تمھین اسی گھات سے اس باغ کے اندر بلایا ہے اب
تملوگونکا یہان سے واپس جانا محال ہے لوح طلسم اب کام نہ دیگی یہ سرحد طلسم سے باہر ہے یہان کی لوح اور
ہے حاکم اور کل قواعد یہانکے سب سے جدا ہین اور یہان کی لوح کسی کے ہاتھ نہین آسکتی اب تم جاکر اپنے
آقائے نامدار کو بھیج دو مین انکو اپنے ہمراہ لے جاؤن اُس سوار نے چوبدار کو اسقدر عاجز کیا کہ وہ
مجبور بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا جو سوار میرے پاس آیا تھا اُسکو تم لوگ اپنے ہمراہ نہین
لائے چوبدارون نے عرض کی اے شہریار اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بدیع الملک نے اجازت
دی چوبدارون نے عرض کی اے شہریار یہ جو سوار آیا ہے عجب طرح کی باتین کرتا ہے ہملوگون کو آپ کا
حکم ہوا کہ اُسکو حاضر کرین حسب الحکم غلام اُسکے پاس گئے کہا کہ تیرے بارے مین حکم باریابی ہوا ہے اُس
گستاخ نے جواب دیا کہ مین ہرگز بارگاہ کے اندر نہ جاؤنگا تم اپنے آقا سے کہو کہ وہ خود میرے پاس
آئین مین اُنھین حاکم گلزار کی خدمت مین اسیر کرکے لے جاؤنگا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین کہین جو
غلام عرض نہین کرسکتے بدیع الملک تلوار ٹیک کے اُٹھے کہا مین ہی اُسکے پاس چلتا ہون اسکے دلین

حسرت نہ رہے کہ تا بدر بدیع الملک نہ آئے بارگاہ مین چھپے ہوئے بیٹھے رہے بدیع الملک کا اُٹھنا کہ سب لوگ اُٹھے شاہزادے نے چین بر جبین ہو کر کہا کہ خبردار میرے ہمراہ کوئی نہ آئے سب بدیع الملک کو غصہ مین دیکھکر ٹھہر گئے مگر خواجہ بعد بدیع الملک کے جانے کے پوشیدہ طور سے چلے اور بارگاہ سے باہر پہونچے کلیم اور دلال بدیع الملک جو باہر آئے سوار نے دیکھا کہا اے شخص تو کون ہے بدیع الملک نے فرمایا جسکو تو نے بلایا تھا وہ مین ہی ہون جو کچھ تجھے مجھسے کہنا ہو بیان کر سوار نے کہا ہمارے مالک کا حکم ہے کہ تمھین اسیر کر کے یہان سے لے جائین اور جسقدر تمھارے ہمراہ لوگ ہین اُن سب کو بھی قید کرلین مالک ہمارے تمھین حکم قتل دینگے تمنے غضب کیا کہ بے اذن باغ مین آگئے اور وہان اور چند ساحر اور جو طلا مین گرفتار تھے اُنکو قتل بھی کیا تم بڑے مغرور ہو اور اگر اس طلسم مین تم براے طلسم کشائی آئے تھے تو اُسکی وجہ سے تمھین کیا فخر حاصل ہوا اگر طلسم کو فتح کر لیتے تو البتہ یہ بھی تھا کہ تمھارا کام ہوتا بدیع الملک نے کہا اے شخص مین غرور ذرا بھی نہین کرتا اور اسیر کرنے کا کسی مین کب حوصلہ ہے سبب تو آئینہ اندام ساحر مجبور رہا اور قید نہ کرسکا جب کچھ بس نہ چلا مجبور ہو کے ایوان نہ طاق کیطرف بھاگا اپنے نزدیک سمجھا ہے کہ وہان چھپ کر جان بچ جاویگی اور مین وہان بھی نہ چھوڑونگا فورا اُسکو قتل کرونگا اور تمھارے یہان کس کی مجال ہے جو اسیر کر سکے مین خود مع اپنے کل ہمراہیون کے چلنے کو موجود ہون مگر شرط یہ ہے کہ تمھارے مالک یہان لینے کو آئین اپنے ہمراہ لے جائین سوار نے کہا ہمارے مالک کو اسقدر تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے ہم لوگ کیا تعمیل ارشاد کرنے مین بندہ ہین اور آقا ہمارے ایسے چھوٹے کامون کے واسطے تشریف نہین لے جاتے ہان اگر کوئی بڑا کام ہوتا تو تشریف لاتے بدیع الملک نے فرمایا تم لوگون کے لے جانے سے ہم نہ جائینگے سوار نے کہا ہم ابھی جا کر تمھین بلائے لیتے ہین یہ کہکے وہ سوار واپس گیا بدیع الملک پھر بارگاہ کے اندر آئے مگر خواجہ اُس سوار کے ہمراہ روانہ ہوئے وہ سوار راہ طے کر کے ایک بنگلے کے قریب پہونچا خواجہ نے دیکھا چمن کے بیچ مین وہ بنگلہ نہایت خوبصورت بنا تھا سوار جسوقت بنگلے کے قریب پہونچا کنیزین بنگلے سے نکلکر باہر آئین سوار نے سب کیفیت بیان کی کہا طلسم کشا کو اپنی ہمت و جرأت پر بڑا ناز ہے اُسنے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا اگر میرا بلانا منظور ہے تمھارے مالک کو تو خود یہان لینے کو آئے مجھے اپنے ہمراہ لے جائے تم لوگون کے ہمراہ مین ہرگز نہ جاؤنگا کنیزون نے کہا طلسم کشائی کچھ تماشا نہین آئی ہے ابھی ملکہ عالم کو اگر خبر پہونچے گی تو اسی وقت فنا کر دینگی سوار نے کہا اسکی اطلاع کرو ملکہ اسی وقت اسکو بلا لین کنیزون نے کہا ہم ملکہ عالم تک کہان پہونچ سکتے ہین ہان وزیرزادی صاحبہ سے جا کر سکتے ہین وہی کوئی انتظام کرینگی طلسم کشا کا اب بچنا محال ہے آج ہی اسیر ہو جائےگا یہ کہکے کنیزین اندر بنگلے کے آئین خواجہ بھی کلیم اور دلال ہوتے ہوئے سب کے ہمراہ اندر آئے نگاہ جو پڑی خواجہ نے دیکھا ایک نازنین تخت جواہر نگار پر بصد ناز و ادا جلوہ گر ہے نور رخسار سے تمام بنگلہ روشن ہے کنیزین دست بستہ یمین و یسار کھڑی ہین ایک خواص عقب مین رومال ہلا رہی ہے خواجہ نے خیال کیا کہ مقرر یہ کوئی شاہزادی ہے جب تو اسقدر عظم و شان اسکو نصیب ہے خواجہ تصور کر رہے تھے کہ کنیزون نے عرض کی وزیرزادی صاحبہ کی عمر دراز ہو ابھی حسب الحکم طلسم کشا کی گرفتاری کو سوار گیا تھا اُسنے جا کر

طلسم کشا کو بلایا مگر طلسم کشا اسدرجہ مغرور ہے کہ آپ کی شان مین کلمات لاطائل کہتا ہے اور اسنے نہین جواب دیا کہ رسالہ پورا جائے اگر اسیر ہو تو اسکا سر میرے پاس آئے ملکۂ عالم نے طلب فرمایا ہے خواجہ نے جو یہ سنا کہ یہ وزیرزادی ہے دلمین خیال کیا جب وزیرزادی کا یہ عظم و شان ہے تو شاہزادی کی شان و شوکت کیسی ہوگی یہان اگر پڑے تو جو کچھ مال و اسباب سامنے دکھائی دیتا ہے اسپر اپنا قبضہ کرون اور یہان سے روانہ ہون آیندہ دیکھا جائیگا اور اگر یہ لوٹ بھی ہاتھ آ جائین تو قصہ تمام ہو شاہزادہ بدیع الملک کو یہان سے لے چلین ملکہ اور وزیرزادی کو اُنکے حوالے کرین یہ سوچ کے خواجہ نے چاہا کہ باہر جائین اور کسی کنیز کی صورت نظر آئین مگر پھر سوچے کہ ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے تو یہان کوئی بچانے والا بھی سوائے ذات خدا اسکے نہین ہے یہ سوچ کے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بنگلے کے ایک گوشے مین جا کر بیٹھے اور رونے مین اس غزل کو بجانا شروع کیا

غزل

تیرا ہون جیب کی یا مین رہون تنہا دامن
اگر بند جائے میرے دامن کہسار دامن سے
اُٹھا لے صد رشتہ بکھرنے یہ پاون مجنون کے
اگر وہ کرنہ باندھا تو ہم شہوار دامن سے
اگر ایت کچھ جو مجنون کو وہان کر جائے تیری
اگر وہ سو واسطے تو واشی بندار دامن سے
مرا آنسو ہے وہ زہر آب نیا ہو بدن سار
اگر مجکو آستین سے تنگ ہو او خار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سوار ہو نہین
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن سے
یہ پنکھے کی خواب آور ہے یہ کیا اہل جنون نے
چھپالے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے
اٹک تا ہون نہ کچھ کہو ہر تار دامن سے
جنون کیلئے ہی ناخن جیب سے اور خار دشت
جنھیکے آتش رنگ حنائی ہاتھ کر سکتے
کہ ایک صد صد سا ہو بیچے ہر دم رفتار دامن
مری بھی نہین دیتے خلش کرکون آرایش
لگائے لعل ہی تجرکی جا کسار دامن سے
مرے پاون کے چھالے ہوتے ہین پامال ینک دل
خدانا خواستہ لگ جائے ای غمخوار دامن سے
یہ تجویز اشکباری ہر کہ آنسو پونچھتا ہون مین
پیا کرتے تھے کار تو سن رہوار دامن سے
مین وہ آلودہ دامن ہون بتائین تا جو کا
ارے سو فتنۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے
شو وسے دل جلون کی ذوق ہمسایو نے لگا
نہ دامن خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے
بھرون کھینچے ہوئے کوسون مین اپنے زور وحشت
ہلا پنکھا جو وقت گرمی رفتار دامن سے
عزیزا صلا نہین سرمایہ ہمت کہ ورنہ
کہ صحرا پو چھتا ہے کب ستال خار دامن سے
فرشتہ تیرے دامن کو بتائین جا نماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہے اُلجھکر خار دامن سے
تری مجنون کو ہے وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین ہے اور کبھی ای یار دامن سے
مرادو گریۂ خندۂ عشرت سے بھر بیٹھو
فرشتہ پاک دامن لیکے میرے تار دامن سے
نگاہ بوالہوس ہے تیری خاک اوڑ دیکھو
کہ کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

یہ دلکش صدا جو بنگلے کے ایک گوشے کی طرف سے آئی وزیرزادی تحیر ہوئی کنیزون سے کہا اری یہ صدا کیسی ہے کون گاتا ہے دل بیتاب ہو گیا خدا کے واسطے جلد اسکا پتہ لگاؤ بڑے تعجب کی بات ہے کنیزون نے کہا آپ خود سمجھتی ہین ہم لوگ تو آپ سے پوچھنے والے تھے یہ حیرت جو ہوئی تو وہ کنیزین بھی گھبرگئین جو رسالہ مین اطلاع کرنے جاتی تھین اب وزیرزادی کی عجب حالت ہو گئی چارسو حیران دیکھتی تھی باہر بھی کنیزون کو روانہ کیا کہ جاکر تحقیق کرین کہ باہر تو کوئی نہین ہے باہر کنیزون نے آکے عرض کی ہمنے حسب الحکم باہر بہت تلاش کیا مگر کوئی نہین ہے آپ کو محض خیال تھا یہان سے دور تک ملکہ آپ چمن کی پوری سرحد تک مین جاکر دیکھ آئی کسیکا پتہ نہین لگا وزیرزادی نے سحر کرنا شروع کیا کہ جو کوئی ہوگا ابھی ظاہر ہو جائیگا بہت بہت سحر کیا مگر کچھ سحر نے بھی اثر نہ دکھایا آخر کار یہ مجبور رہ ہوئی تو کنیزون سے کہا کہ مین ابھی ملکہ کے پاس جاتی ہون اُنکی خدمت مین عرض کرونگی وہ اسکا کچھ بندوبست فرمائین گی خواجہ اپنے دلمین خوش ہوئے کہ اب ملکہ تک بھی رسائی ہو جائیگی

وزیرزادی جو اُٹھی خواجہ بھی ہمراہ ہوئے سب کنیزین وزیرزادی کے گرد حلقہ کرکے چلین وزیرزادی بنگلے کے باہر آئی تخت منگایا تخت پر سوار ہوئی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے برابر بیٹھ گئے اُسنے سحر کرکے تخت اُڑایا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان طلائی دیوارین جڑاؤ دروازے عجب تکلف کی عمارت نظر آئی خواجہ خوش ہوگئے وزیرزادی نے قریب بارہ دری کے پہونچ کے تخت نیچا کرنا شروع کیا بارہ دری کے کوٹھے پر تخت اتارا آپ تخت سے اُتری خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے ہمراہ ہوئے وزیرزادی زینے سے اُترکے صحن بارہ دری مین آئی بارہ دری کے اندر گئی خواجہ بھی اُسکے ہمراہ بارہ دری کے اندر آئے دیکھا بارہ دری کی سجاوٹ پر نگاہ نہین کام کرتی ہے جو چیز ہے بیش قیمت ہے سامنے ایک تخت جواہر نگار بچھا ہے گرد اُس تخت کے اسقدر روشنی کی ہے کہ وہانکا حال خلاصہ معلوم نہین ہوتا اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تخت پر بیٹھا ہے مگر صورت صاف نہین دکھائی دیتی خواجہ کو کمال تعجب ہوا وزیرزادی کے ساتھ ساتھ قریب تخت پہونچے وزیرزادی برائے تسلیم خم ہوئی خواجہ نے دیکھا ایک حور نژاد قمر پیکر گل رخسار ماہ رو تخت پر بیٹھی ہے اسقدر زیور جواہرات زیب جسم کیے ہوئے ہے کہ اُسکی ضیا سے اُسکی صورت صاف نظر نہین آتی ہے خواجہ بہت خوش ہوئے دل مین خیال کیا کہ یہ مال مفت ہاتھ آیا اچھی ساعت سے گھر سے چلے تھے خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ اُس نازنین جواہر پوش نے وزیرزادی کے سلام کا جواب دیکر کہا اے انجم طلعت اسوقت تیرے آنے کا کیا سبب ہوا انجم طلعت یعنی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم طلسم کشا نے بہت سر اُٹھایا ہے آپ کے باغ مین بے اجازت آیا ہے دربان کا قتل ہونا تو حضور کو معلوم ہی ہے مگر علاوہ اُسکے طلسم کشا نے اور بہت سے ملازمین گلزار کو بیگناہ قتل کیا مین نے حسب الحکم حضور ایک سوار اُسکی گرفتاری کو روانہ کیا تھا اُسنے جا کر چاہا کہ مین گرفتار کرون مگر طلسم کشا نے ہوا سے پر خیمہ سے نکل آیا اُس سوار سے دو بدو گفتگو کی آپ کی شان مین کلمات لاطائل نکالے مجھے سنکر بہت غصہ آیا مین نے کنیزون سے کہا کہ رسالے مین اطلاع کرو کہ بہت سے لوگ جائین اُسکو گرفتار کر لائین کنیزین دروازے تک بھی نہ پہونچی تھین کہ ایک واقعہ عجیب ظہور پذیر ہوا گوشہ سے ایسی آواز دلکش پیدا ہوئی کہ مین خود مین نہ رہی دل بیتاب ہوگیا جب تک وہ صدا آتی رہی اُسوقت تک تو مجھی مین نے جنبش نہ کی کیونکہ مجھے ہوش ہی نہ تھا جب وہ صدا موقوف ہوئی تو مین اور زیادہ بیتاب ہوئی بہت کچھ تجسس کیا مگر اُسکا پتہ نہ چلا اسی سبب سے رسالہ بھی اُسطرف نہ روانہ کرسکی اور کوئی کام نہوا اسی تعجب مین آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ اسکا سبب خلاصہ ارشاد کرین کہ مجھے سکون ہو ملکہ نے جو یہ بات سُنی کہا اے انجم طلعت تیرا دل الٹ گیا ہے بھلا ایسی آواز دلکش آئے اور اُسکا پتہ نہ چلے ممکن نہین خواجہ تو گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین سن ہی رہے تھے زنبیل سے اُنکال سے ایک گوشے مین آسنے یہ غزل (مین بجانا شروع کی غزل

سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا بستۂ فتندی ہوکر کام عزیزین وہ لعل لب ہاتھ اپنا فکر مین زیر زنخدان ہی رہا	مین ہمیشہ عاشق بیچارہ مو بیان ہی رہا پھر مرے حق مین تو سنگ زیر دندان ہی رہا بجا اہل سنگر نہ آئے راہ پر تڑپے بھی	بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا بندہ سکا جسے مضمون اُس دہان تنگ کا جہل سے بوجہل اپنے نا مسلمان ہی رہا

مجھ میں اُسمیں بظاہر گو یا رنگ بو سے گل ۔ وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا ۔ دین و ایمان ڈھونڈھتا ہے ذوق کیا اُسکو تین
اب نہ کچھ دین ہی رہا ، نہ باقی نہ ایمان ہی رہا

خواجہ نے جو یہ غزل ختم کی انجم طلعت نے ملکہ کی طرف دیکھکر کہا اب آپکو سحر کرنے کا یقین ہوا ملکہ نے اسی وقت اپنی کنیزون سے کہا کہ چارون طرف تلاش کرو کہ کون ہے انجم طلعت نے کہا ملکۂ عالم مین اسکو وہان بھی تلاش کرا چکی ہون مگر کہین پتہ نہ ملا مین نے تجویز کیا کہ سحر کے ذریعے سے تلاش کرلون مگر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا ملکہ نے کہا مین ابھی سحر کے ذریعے سے تلاش کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے ایک چادر سحر بنائی جب چادر تیار ہو چکی تو ملکہ نے کہا اے چادر اس گانے والے کو اپنے مین لپیٹ کے میرے سامنے لانا خبردار قصور نہ کرنا ورنہ مین ابھی تجھے جلا دونگی سب نے دیکھا وہ چادر چارون طرف زمین پر پڑی مگر کچھ اُسمین لپٹا نظر نہ آیا جب دیر تک چادر زمین پر لوٹا کی اور کچھ بھی نتیجہ نہوا تو ملکہ نے اور سحر کیا اس سے بھی پتہ نہ چلا ملکہ بھی مجبور ہوئی خواجہ نے اور ایک غزل ذمین بجائی ملکہ کی حالت بھی مضطربانہ ہو گئی انجم طلعت سے کہا اے انجم طلعت جب تک اسکی ماہیت مجھے نہ معلوم ہوگی مین کسی بات مین دخل نہ دونگی آب و طعام خواب و خور مجھپر حرام ہوگا جسطرح بن پڑے اسکی ماہیت مجھے بتا انجم طلعت نے کہا واری مین خود اسی واسطے آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی کہ اسکی کیفیت آپ سے معلوم ہوگی مگر آپ نے مجھی کو مبتلائے بلا کیا اور مجھی سے ارشاد ہے کہ مین اسکی کیفیت تحقیق کرون جب آپ نے ایسے ایسے سحر کیے اور کسی سحر سے کچھ نہوا تو مین کیا چیز ہون جو اس حال کو خلاصہ دریافت کرکے آپ سے عرض کرونگی ملکہ نے کہا اے انجم طلعت اب یہان کا سب انتظام کر مین جب تک اسکی ماہیت نہ دریافت کرونگی اُسوقت تک بے قرار ہونگی انجم طلعت نے کہا اب آپ کیا فکر فرمائینگی جو کچھ آپ کو سحر کرنا تھا اُسوقت کر چکین کوئی نتیجہ سحر حاصل نہوا اب میرے نزدیک اور زیادہ فکر کرنا بیکار ہے کچھ حاصل نہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ طلسم کشائی اسیری کیجیے اسواسطے رسالہ و لشکر مایلے اسکو قتل کرکے خداوندی کی خدمتین سر انجام کا روانہ کیجیے ملکہ نے کہا مین اُسوقت تک ہرگز کسی بات مین دخل نہ دونگی جبتک اس آواز کا خلاصہ حال مجھکو نہ معلوم ہو جائیگا انجم طلعت نے کہا آپ کو اختیار ہے خواجہ تو سب باتین سن رہے تھے دل مین خیال کیا کہ اب اپنے تئین ظاہر کرنا چاہیے مگر پردے مین ظاہر کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ کنیزون کی طرف آئے ایک کنیز سوسن کسی کام سے اٹھی خواجہ اسکے ہمراہ اُٹھے کنیز چمن مین ایک گوشے مین جا کر کچھ پھول توڑنے لگی خواجہ نے کلاہ سرے اُتاری صورت اپنی پہلے سے بھی مہیب بنائی تھی کنیز کی نگاہ جو پڑی اسکو اسقدر خوف معلوم ہوا کہ بیہوش ہو گئی خواجہ نے اسکو تو نذر زمین کیا اسکا لباس اُتار کر آپ پہنا اسی کی صورت بنکر مسکراتے ہوئے بارہ دری کے اندر آئے انجم طلعت کے پاس آکر بیٹھے انجم طلعت نے کہا اری سوسن تو بڑی بدتمیز ہو گئی اپنی حقیقت بھول گئی دیکھو تو کہان بیٹھی ہے سوسن نقلی نے ہاتھ باندھ کے کہا کہ مین اسوقت ایک ایسا مژدہ لائی ہون کہ فرط مسرت سے مجھے کچھ سجھائی نہین دیتا انجم طلعت نے کہا بیان کر سوسن نقلی نے کہا کہ مین ملکۂ عالم سے انعام کی امیدوار ہون کہ ملکۂ عالم کو اسقدر جو خوش کردون سوسن نقلی نے جو یہ بات کہی ملکہ نے نگاہ اُٹھاکے سوسن کیطرف دیکھا چونکہ ملکہ بڑی ساحرہ تھی اسکے دیکھتے ہی رنگ و روغن خواجہ کے چہرے سے اُڑ گیا اور صورت اصل ظاہر ہوئی انجم طلعت نے جو خواجہ کی صورت دیکھی منھ پر ہاتھ رکھکے الگ بیٹھی ملکہ نے کہا اے تو کون ہے اور یہان کیون آیا ہے خواجہ سمجھے جلدی الٹی کی گر ابھی تک کوئی مجھے آگاہ نہین ہے ان لوگون کو اسیطرح راضی کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا ملکۂ عالم کی عمر دراز ہو حضور ہی کے ارشاد سے مین نے اپنے تئین ظاہر کیا اور اب حضور ہی جناب فراق مین نہ مین وہی ہون جسکی صدا سننے کیواسطے اور جسکی ماہیت دریافت کرنے کیلیے ابھی دشمنون کی کیا کیفیت تھی ملکہ نے کہا اے شخص کیا تو ہی ہے خواجہ نے کہا مین حضور سے خلاف کیونکر عرض کرونگا ملکہ نے کہا پہلے مین تیرا امتحان کرون اگر یہ امر صحیح ہوا تو جیسے اور باتین دریافت کرونگی خواجہ نے پھر کرکے ذرا گانا گایا

بخوبی سماعت زلیخا گایہ کہکے یہ غزل شروع کی
کیا خطا مجھ سے ہوئی تھی کہ جلانے کو مرے
بیٹھے بٹھلائے یہ کیا جی مین سمایا افسوس
ہائے محفل مین تری آنے کے قابل نہ رہا
ہائے کیون زخم جگر مین نے دکھایا افسوس
ہائے الجھن ہی شب و روز پریشانی ہے
ان حسینون سے نہ کیون دلکو بچایا افسوس
قبر مین جا بھی ہی ارمان سدا ای سطوت

دل لیا عشق مین دیوانہ بنایا افسوس
تو نے اغیار کو پاس اپنے بٹھایا افسوس
بھول کر یار مقدر سے مرے گھر آیا
ایسا نظرون سے مجھے تو نے گرایا افسوس
کبھی ہنس ہنس کے نہ کی آپ نے دو دو باتین
رات مین اسکی عبث لا کے پھنسایا افسوس
استخوان کو سگ یار کے قابل نہ رہا
بعد مردن بھی وہ تربت پہ نہ آیا افسوس

ہائے اکسیر بھی تجھے رحم نہ آیا افسوس
دل دیا شوخ کو بے رحم کو ناحق ہی ز
حال دل کچھ اسے اپنا نہ سنایا افسوس
کسی مین تو عشق آیا سے پچھتا تا ہون
عمر بھر اپنی محبت مین رولایا افسوس
اب تو بیٹھے ہوئے پچھتاتے ہو کیا ہوتا ہے
آتش عشق نے اسدرجہ جلایا افسوس
اس خوش الحانی سے خواجہ نے

اس غزل کو نَے مین بجایا کہ ملکہ عالم اور انجم طلعت کو پہلے سے زیادہ لطف آیا جب خواجہ نے غزل ختم کی تو ملکہ نے کہا ای شخص اب اپنی حقیقت بیان کر کسی قسم کا خوف اپنے دل مین نہ لا کیونکہ ہم تجھ سے بہت خوش ہین گو تو نے ہمارے خلاف یہ بات کی کہ بے اجازت یہان آیا مگر تیرے کمال سے ہم بہت خوش ہوئے اور اب تجھے نہ جانے دینگے بلکہ ہمیشہ رکھین گے تجھے ہر طرح کا آرام ہوگا خواجہ نے کہا اگر مجھے ایسی امید ہوتی تو مین آپ کی خدمت مین برسون حاضر ہوتا میری کیفیت کچھ طولانی نہین صرف اسقدر ہے کہ مین علم موسیقی کا جاننے والا ہون اور یہی میری بسر اوقات کا ذریعہ ہے اسی طلسم سے جب انتہا درجہ پیدا کیا جب طلسم کشا یہان آئے اور انکے خوف سے سب بھاگ گئے اسوقت سے اب مجھکو کچھ نہین ملتا ہے آپ کی کیفیت سنی تھی کہ آپ اس باغ مین رونق افروز ہین اور سب کے ہمراہ تشریف نہین لے گئین اس باغ مین حاضر ہوا ملکہ نے کہا اے شخص مین نے بہت چاہا کہ تجھے ظاہر کرون مگر تو نظر نہ آیا اسکا کیا سبب تھا یہ بات کہین تو مجھے تحیر زیادہ ہوتا ہی خواجہ نے کہا حضور اس راز کو دریافت نہ فرمائین ورنہ میرے واسطے باعث تکلیف ہوگا ملکہ نے کہا اے شخص مین اس راز کو ضرور دریافت کرونگی خواجہ نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجھے ایک دن خوش ہوکر یہ ایک بات عطا فرمائی تھی کہ جب مین چاہون نظر مردم سے پنہان ہو جاؤن اسی کا یہ سبب تھا اور خداوند نے یہی فرمایا تھا کہ کسی سے اسکا تذکرہ نہ کرنا ورنہ تاثیر اسی روز سے جاتی رہے گی اور پھر یہ بات تجھ مین نہ رہے گی اسوقت مین نے آپ کی خاطر سے عرض کر دیا اب مین اپنے مین وہ تاثیر بھی نہین پاتا خیر آپ کی خوشی تو ہوگئی گو مین اب بے حقیقت ہو گیا تو کیا غم ہے ملکہ نے کہا ای شخص تو خاطر جمع رکھ ہم خداوند سے تیری سفارش کر دینگے اور یہ صفت تجھ مین باقی رہے گی خواجہ نے کہا مجھے آپکی حضوری ہر وقت حاصل رہے یہی غنیمت ہی ملکہ نے کہا ای شخص اپنا نام تو بتا خواجہ نے کہا مجھے مضمار فی نواز کہتے ہین ملکہ نے کہا اے مضمار آج تو یہان رہنا اور ہم ہر طرح تمہارے واسطے سامان راحت مہیا کر دینگے ابھی تو ہمین افکار لاحق ہین جب سے والد ماجد اس طلسم سے چلے گئے ہین لوگون نے یہ جانا ہے کہ بخوف طلسم کشا یہان سے فرار ہوئے ہین گو یہ بات بالکل غلط ہی انکی مصلحت یونہین تھی یہان سے تشریف لیگئے اب ایوان نہ طاق مین جا کر خدائی کرینگے مجھسے بہت فرمایا مگر مین نے وہان کا جانا دل نہ کیا ایک تصویر میری لیگئے ہین گو مجھے یہ بات بھی ناگوار تھی کہ میری تصویر بھی نہ لے جائین مگر الفت پدری نے انکو مجبور کر دیا اور تصویر میری لیگئے ہین کبھی اسی خیال سے کچھ نہ کہہ سکی اب اس طلسم کی حکومت پر مجھے قبضہ کرنا ہے اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے نہ طاق کیطرف روانہ کرنا ہے مین سنتی ہون کہ ابھی لشکر خداوند اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ ہی ابھی اشتراق جادو اور ساحران نامی لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرے ہین طلسم کی سرحد سے نکل گئے اور ایوان نہ طاق مین داخل ہوئے اب مجھے یہان کے سب انتظام کرنا ہین اسوجہ سے آج کل مین تمہارے واسطے اپنے حسب دلخواہ

سامان نہین رکھتی ہون جب طلسم کشا گرفتار ہو جائے گا اور اس طلسم کی حکومت اچھی طرح میرے قبضے مین آئیگی اُسوقت مین تمھارے واسطے جو سامان مہیا کرونگی وہ لائق دید ہوگا خواجہ نے جھک کے سلام کیا اور عرض کی حضور نے ابھی میرے اور کام ملاحظہ نہین فرمائے ہین امیدوار ہون کہ حضور اُنکو بھی معائنہ فرمائین ملکہ نے کہا اے شخص اور کیا کام ہین خواجہ نے کہا مین فن ساقی گری کو بھی خوب جانتا ہون اگر حکم ہو تو اس علم کو بھی ظاہر کرون ملکہ نے کہا اے مضمار ہمنے آج تک ساقی گری مین کمالات نہین دیکھے اگر اسوقت ممکن ہو تو سب اسباب ساقی گری موجود ہے خواجہ نے جواب دیا مجھے میخانہ کی کنجی عنایت فرمائی جائے مین اپنے ہاتھ سے شراب محفل مین حاضر کرون ملکہ نے داروغۂ میخانہ کو طلب کیا اور کلید میخانے کی بابت کہا کہ مضمار جادو کو دیدو داروغہ نے کلید میخانہ خواجہ کو دی خواجہ میخانہ مین آئے شراب کی صراحیان قاعدے سے کشتیون مین لگائین نمکدان تکلف سے خوانون مین لگا کر کباب چُن کر محفل مین شراب لے کر آئے ملکہ نے جو اس قاعدے سے شراب لاتے ہوئے دیکھا بہت خوش ہوئی انجم طلعت سے کہا واقعی مضمار ذی نواز بہت صاحب سلیقہ ہے آج تک بہت لوگ ہمارے یہان ملازم رہے مگر اس قاعدے سے کبھی کوئی شراب نہین لایا مضمار الکل نے کہا حضور ابھی کیا ہے آپ مہربانی سے ابھی ارشاد فرمائینگی کہ یہ نگاہ سے نہین گذری غلام لائق انعام ہے یہ کہکے خواجہ نے جام بھر کر سر پر رکھا اور رقصان رقصان شعر پڑھتے ہوئے طرف ملکہ کے چلے قریب جا کر خوب رقص دکھایا بخوش الحانی یہ اشعار پڑھے اشعار اس طپش کا ہے مزا دل ہی کو حاصل ہوتا

کاش مین عشق مین سر تا بقدم دل ہوتا
چھوڑتا ہاتھ سے اپنے نہ کبھی بسمل شوق
نالہ دیوانہ تھا جو پابہ سلاسل ہوتا
ذبح ہونے کا مزا جانتا گر صید حرم
زلف ہوتا ترے رخسار پہ مائل ہوتا
دل گرفتون کی اگر خاک چمن مین ہوتی
ذوق حل کیونکہ مرا عقدۂ مشکل ہوتا

آسمان درد محبت سے جو قابل ہوتا
دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا
کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
رکھکے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا
تا کیون مصر مین کنعان سے نکلکر یوسف
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ دہان دل ہوتا

تو کسی سوختہ کا آبلۂ دل ہوتا
جبین پیشانی اگر تیری نہو قی زنجیر
اتنا دق ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا
اگر یہ بخت ہی ہوتا تھا نصیبون مین
جاذبۂ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا
ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ

اشعار ختم کر کے گردن جھکائی کہا ملکۂ عالم آپ ایسے لوگون کو سر سے شراب پلانا زیبا ہے ملکہ بہت خوش ہوئی جام لیکر پی گئی غرض تو خواجہ نے محفل مین سب کو شراب دی جب سب کے دماغ بادۂ انگور کا سے گرم ہوئے تو خواجہ ذی نیرنگ نے ورابیہوشی کے ذریعہ سے اثر اندر شروع کی سب نشہ ہوکے سبب سے تو بیخود تھے بیہوشی نے بہت جلد تاثیر کی سب سے پہلے ملکہ گھبرا کے اُٹھی بیہوش ہو کے زمین پر گری انجم طلعت نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی یہ بھی گھبرا کے اُٹھی بیخود ہو کے گری اسکا گرنا تھا کہ سب کنیزین جسقدر وہان تھین یہ سب بیہوش ہو ہو کے گرین خواجہ نے سب سے پہلے ملکہ کی زبان مین سوزن دیکر تندر زنبیل کیا پھر انجم طلعت کی زبان مین سوزن دیکر اسے بھی زنبیل مین داخل کیا ان دونون کے بعد سب کنیزون کو بھی زنبیل مین رکھا مال و اسباب وہان کا سب لوٹ لیا اُسی وقت طلسم اودھ کے اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین جہان بدیع الملک مع چند سرداران کے مقیم تھے وہان آئے بدیع الملک کے پاس گئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو دیکھا کہا خواجہ کل سے تمھاری تلاش ہو رہی ہے تم کہان تھے خواجہ نے کہا اس باغ کی سیر کو گیا تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمنے یہان کیا سیر کی خواجہ نے کہا یہان بیان نہ کرونگا میرے ہمراہ تخلیہ مین چلو تو سب کیفیت بیان کرون بدیع الملک اُٹھے خواجہ نے الگ لیجا کر کہا مین نے اس گلزار کا قصہ ختم کر دیا جو یہان کا مالک تھا اُسکو گرفتار کر لایا اب تم یہان سے جلد روانہ ہو اپنے لشکر کیطرف چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ مین دیکھون یہان کا

ملک کون ہے خواجہ نے کہا یہاں کا مالک ایسا ہے کہ جسکو دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے بدیع الملک نے کہا میں مشتاق
ہوں خواجہ نے کہا پہلے مجھسے یہ وعدہ کرو کہ جسقدر مال و اسباب یہاں سے برآمد ہوگا وہ میں کسی کو نہ دونگا خود لونگا تم
اُسکا دعوے نہ کرنا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمھیں اختیار ہے میں ہرگز دعوے نہ کرونگا مگر تم یہاں کے مالک کو دکھا دو
خواجہ نے کہا اب دوسری بارگاہ آراستہ ہو تو میں اُس شخص کو لاؤں بدیع الملک اُسیوقت اپنی بارگاہ میں آئے خادمون
سے کہا ایک بارگاہ بہت جلد استادہ کرو ایک امر ضروری ہے قنداب جادو اُسیوقت باہر آیا اپنے سامنے بارگاہ استادہ
کرائی سب اسباب راحت اُسمیں جمع کیا جب فراغت پائی بدیع الملک سے آکے عرض کی اے شہریار بارگاہ
تیار ہے بدیع الملک اُٹھے مریخ آفتاب علم چونکہ یہ زیادہ گستاخ تھا یہ بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک نے تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا اے مریخ تم اسی بارگاہ میں ٹھہرو خواجہ سے کچھ ضروری باتیں وہاں کہونگا مریخ نے عرض کی اے
شہریار آپ مجھسے پوشیدہ فرماتے ہیں جو امر ہو خلاصہ بیان فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا مجھے ابھی خلاصہ کیفیت
نہیں معلوم ہے خواجہ نے مجھسے جسطرح بیان کیا ہے میں تمھیں کہے دیتا ہوں اُنھوں نے مجھسے کہا ہے کہ میں اس باغ
کے مالک کو لایا ہوں مگر ایک شرط سے دکھاؤنگا کہ جسقدر مال و زر یہاں سے برآمد ہوا اُسکو تم مجھے دیدو اور کوئی اُس کا
دعوے نہ کرے میں نے اُنسے وعدہ کرلیا ہے کہ جسقدر مال و اسباب یہاں سے برآمد ہوگا میں اُسکا دعوے نہ کرونگا تم شوق
سے سے جانا اُنھوں نے کہا ایک بارگاہ آراستہ کرنے کا حکم دو تو میں اس گلزار کے مالک کو دکھاؤں میں نے بارگاہ آراستہ
کرائی ہے اب خواجہ کے پاس جاتا ہوں وہاں سے آکے جو خلاصہ کیفیت ہوگی وہ کہدونگا مریخ آفتاب علم بارگاہ کیطرف
واپس آیا بدیع الملک نامدار خواجہ کے پاس آئے کہا خواجہ بارگاہ تیار ہے چلو خواجہ اُٹھکر بدیع الملک کے
ہمراہ بارگاہ میں آئے بدیع الملک کے سامنے پہلے ملکہ کو نکالا بدیع الملک نے ملکہ کی جو صورت دیکھی بہت حسین پایا
اسکے بعد انجم طلعت کو نکالا بدیع الملک کے سامنے دونوں کو مشکیں باندھ کر ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
عجب کیفیت میں پایا انجم طلعت کو دیکھا انجم طلعت بھی اُسی مصیبت میں گرفتار تھی ملکہ نے چاہا کہ ہوکے نکل جاؤں مگر زبان
میں سوزن تھا گھبرا کے چاروں طرف دیکھنے لگی نگاہ جو اُٹھائی جمال با کمال بدیع الملک نظر آیا ملکہ نے آہ کی غم سے
حالت تباہ کی تیر عشق کلیجے کے پار ہوگیا دل بیتاب و بیقرار ہوگیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ
کی جو یہ حالت دیکھی قریب پہونچ کے کہا اے ملکہ اب اپنے مذہب قدیم کو ترک کرو اور خدا کو واحد و یکتا جانو ملکہ نے
دیکھا اب جبکہ ترک مذہب اس بادشاہ دیا حسن و جمال کا منشا غیر ممکن ہے ورنہ اسکے ہاتھ سے اپنی زندگی محال ہے اس سے
مناسب وقت یہ ہے کہ اب ترک مذہب کرو یہ سوچ کے ملکہ نے اُسی وقت اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ میں مذہب قدیم
اپنا ترک کرتی ہوں اور آپ کا مذہب اختیار کرتی ہوں بدیع الملک نے خواجہ سے کہا زبان سے ملکہ کی سوزن نکالو
و مشکیں کھول دو خواجہ نے اُسی وقت ملکہ کی زبان سے سوزن نکال لیا۔ انجم طلعت کی طرف مخاطب ہوئے انجم طلعت
کی کیا مجال تھی جو مسلمان ہونے سے انکار کرتی اسنے بھی اشارے میں کہا میں اسلام قبول کرتی ہوں خواجہ نے اسکی
زبان سے بھی سوزن نکال لیا جب دونوں نے رہائی پائی بدیع الملک کے قدموں کو ہر ایک نے بوسہ دیا بدیع الملک
ملکہ کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا اے ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو یہاں رہنے کا سبب بتاؤ تمام اہالیان طلسم تو یہاں سے
بھاگ گئے مگر تمھارے قیام کا کیا سبب ہے ملکہ نے دست بستہ عرض کی اے شہریار اب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ طلسم کشا ہیں مشتہر میں
نہ بھی تھی جو کچھ آپ نے تحقیق فرمایا اسکو اگر یہیں عرض کرونگی تو داستان طویل ہے آپکو تکلیف ہوگی اس سے امیدوار ہوں کہ
غریب خانہ پر تشریف لے چلیے وہاں استراحت فرمایئے جو کچھ کیفیت میری ہے سب عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا بہتر چلنے میں

انکار نہیں مگر اس سبب سے مجبور ہوں کہ صاحبقران مقابلہ آئینہ اندام میں مصروف ہیں اور اس نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی تھی اسکے دن بھی اب ختم ہو گئے ہیں اگر میں چلونگا ضرور عرصہ ہوگا ایسا نہو کہ اسکی مہلت کے دن ختم ہو جائیں اور مقابلہ ہو تو میرا نہونا باعث خرابی ہو اس سبب سے میں نہیں جا سکتا ورنہ میں تمہارے یہاں ضرور چلتا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کا خیال بجا ہے آپ کے پاس لوح موجود ہے ملاحظہ فرمائیے آئینہ اندام جادو ایوان نہ طاق میں ہو جا چکے ہیں اب یہاں موجود نہیں ہیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آئینہ اندام جادو ایوان نہ طاق میں پہونچا اب اشراق جادو اور تمام لشکر مع زمرد و بخشگان و تورج کے تمہارے مقابلے کے واسطے موجود ہے اگر یہاں عرصہ لگاؤ گے اچھا نہوگا مناسب وقت یہ ہے کہ اب یہاں نہ ٹھہرو جلد صاحبقران کیطرف روانہ ہو کہ اب اشراق کا زمانہ مہلت ختم ہو گیا ہے قریب ہے کہ وہ مقابلہ کے واسطے میدان میں آئے اگر تم اپنے لشکر میں نہوگے تو خرابی ہے بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ میں نے اسوقت جو لوح دیکھی تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام ایوان نہ طاق کے اندر گیا اور اشراق جادو وغیرہ مع لشکر مقابلے کے واسطے ٹھہرا ہوا ہے اگر میں جلد نہ پہونچونگا تو اچھا نہوگا لوح خبر دیتی ہے کہ اپنے تئیں جلد پہونچاؤ ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر لوح خبر دیتی ہے تو آپ تشریف لے چلیں جناب بدیع الملک نے فرمایا تم اپنے مکان کی طرف جاؤ میں انشاء اللہ تعالیٰ بعد فتح جنگ تمہارے یہاں آؤنگا اسوقت سب کیفیت تمہاری معلوم ہو جائیگی ملکہ نے عرض کی کنیز اب قدموں سے جدا ہو کر زندہ نہ رہے گی مکان جا کر کیا فائدہ حاصل ہوگا مجھ آپکی تکلیف کا خیال تھا اس وجہ سے عرض کرتی تھی کہ آپ بھی تشریف لے چلیں وہاں تھوڑی دیر استراحت فرمائیں بدیع الملک نے فرمایا میں جانے سے مجبور ہوں مگر آپکا وعدہ مستحکم کرتا ہوں ملکہ نے عرض کی ای شہریار میں نے جو کچھ عرض کی تھا بہانہ نہ تھا کیونکہ میں ایک لحظہ قدم مبارک سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتی بدیع الملک مجبور ہوئے فرمایا تمہیں اختیار ہے ملکہ نے انجم طلعت کیطرف دیکھا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم کیا آپ کو مجھ سے یہ امید نہیں کہ میں خدمت والا میں حاضر رہونگی ملکہ نے فرمایا ای انجم طلعت مجھ کو یہی امید ہے کہ تم ضرور ساتھ دوگی مگر ایک امر ضروری لاحق ہے اور وہ تمہارے سوا دوسرے سے انجام نہ پائیگا پہلے تم اسکی کوشش کرو انجم طلعت نے عرض کی جو حکم ہو اسے بسر و چشم بجا لاؤں ملکہ نے کہا تم مکان پر جاؤ اور تمام ساکنان باغ میں اعلان کرو کہ جو اسلام قبول کرے اسکو اپنے ہمراہ لیکر مع مال و اسباب بار کرا کے مجھ سے ملو انجم طلعت نے منظور کیا ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب آپکا کیا حکم ہے بدیع الملک نے پتہ دیا ملکہ نے انجم طلعت سے کہا تم راستے سے بخوبی ماہر ہو جہانتک ممکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم مجھے امید ہے عنقریب ملاقی ہوں میں بہت جلد حاضر خدمت ہونگی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے یہ کہکر انجم طلعت اسیوقت روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اسکے جانے کے بعد بدیع الملک نامدار نے بھی خواجہ سے کہا کہ اب چلنے کا سامان درست کرنا چاہیے خواجہ کو خود تعمیل حکم کی تھی سب اسباب روانگی کا انتظام کیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے ملکہ کو ہمراہ لیکر وہاں سے کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر آئیگا

اب کیفیت اشراق جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب ایک ہفتہ گذر گیا تو اسنے تورج و بخشگان و زمرد شاہ کو بلایا سب اسکی بارگاہ میں آئے اشراق نے کہا ای تورج میں نے طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لی تھی وہ گذر گئی آج آخری روز تھا یقین ہے کہ طلسم کشا میدان میں آئے تھوڑی دیر کے بعد طبل جنگ بجوائے اگر جلد جنگ میدان میں نہ جا پہنچینگے تو اسکو یقین کامل ہوگا کہ یہ سب خائف ہو گئے یہ سمجھ کے وہ زیادہ دلیری کریگا کیا عجب ہے جو شہر لوٹے ہوئے اسلام چلا آئے پھر لوگ غفلت میں رہینگے اس میں بہتری تمہاری کیا رائے ہے تورج نے کہا ابھی خداوند نے بھی جوگوں کیواسطے کوئی انتظام نہیں کیا ہے

یہاں وعدہ فرما گئے تھے کہ نہ طاق میں پہونچکے مدد روانہ کرینگے ابھی تک مدد بھی روانہ نہ کی میرے نزدیک مناسب ہے کہ اب طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ کر لینا چاہیئے حوصلہ دل میں نہ رہ جائے اگر جان دینا ہی تو لڑ بھڑ کر جان دیں کہ تا قیامت صفحۂ دنیا میں نام باقی رہے اشراق نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہی اور جسوقت اس ارادے سے جنگ کرینگے تو طلسم کشا کی مجال نہیں کہ پھر ظفریاب ہو کیونکہ اسوقت ہمارے پاس اس جگہ پر لشکر اسقدر موجود ہے کہ ایک ایک چٹکی خاک اگر سب ملکر لشکر طلسم کشا پر ڈال دیں تو یقین ہی کہ پتہ نہ لگے بختگان و زمرد نے جو یہ کیفیت سنی ان دونوں کو تاب نہ رہی بختگان نے پہلے اشراق جادو سے کہا ای شہنشاہ آپ نے جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ بہت اچھا ہے مگر میں آپ لوگوں سے زیادہ اُن لوگوں کے حالات سے واقف ہوں اگر آپ لوگ میرے کہنے کو خیال میں لائیں تو میں کچھ عرض کروں تورج اسکے معنے کو سمجھ گیا تھا کہا ای بختگان تم اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالو گے اور ہم لوگ منظور نہ کرینگے کیونکہ اب ہمیں طلسم کشا کو قتل کرنا یا اپنی جان دینا منظور ہی اب ہم جنگ کو موقوف نہ کرینگے بختگان نے جواب دیا ای تورج بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم اُن لوگوں کے حالات سے بخوبی واقف ہو کر میرے کلام کی تردید کرتے ہو تورج نے کہا یہ وقت ایسا ہی ہے کہ میں تمھارے کلام کی تردید کروں تم چاہتے ہو کہ جنگ موقوف رہے اور یہ بات میرے خلاف ہی میں چاہتا ہوں جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو جائے یا طلسم کشا اسیر ہو یا ہم لوگوں کی جان جائے اس شب و روز کے جھگڑے سے نجات ہو بختگان نے کہا تمھیں اختیار ہی میں تم لوگوں کا نقصان نہیں چاہتا ہوں جو کچھ کہتا وہ تمھارے مفید مطلب ہوتا اور اگر اب بھی کہنا قبول کرو تو میں رائے دوں تورج نے کہا ہم تمھارا کہنا قبول نہ کرینگے تم ہرگز اپنی رائے ظاہر نہ کرو اگر تمھیں یہاں رہنا منظور نہیں ہو اگر جان سب سے زیادہ عزیز ہے تو ہمارے لشکر سے نکل جاؤ زمرد نے جو یہ بات تورج کی سنی کہا اے تورج زیادہ گوئی کی ضرورت نہیں اپنے لوگوں کے ساتھ کیا برائی کی جو ایسی رائے دی اگر تم اسکی رائے قبول نہ کروگے تو ہم ہرگز تمھارا ساتھ نہ دینگے اشراق جادو نے زمرد ثانی کو اسدرجہ برہم پایا کہا اے زمرد آزردہ نہو تمھیں اور بختگان کو جو بات کہنا ہے مجھ سے بیان کرو اگر ماننے کے قابل ہوگی میں قبول کرونگا اور لائق ماننے کے نہوگی تو جو رائے تورج نے ظاہر کی ہی میرے نزدیک یہی مناسب ہی زمرد نے کہا ای شہنشاہ آپ بھی تورج کی طرفداری کرتے ہیں میں اس لشکر میں رہنا نہیں چاہتا کسی اور سمت چلا جاؤنگا جب میری بات آپ نہیں سنتے تو میرا رہنا بھی بیکار ہے اشراق کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے زمرد میں نے تورج کی ہرگز طرفداری نہیں کی مگر تمھارے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سب سے زیادہ خائف ہو حیلہ ڈھونڈتے ہو یہ ممکن نہیں کہ تم میرے لشکر سے جا سکو یہ سب فساد تمھاری ذات کا ہی اگر تم لشکر کے باہر قدم نکالوگے تو اپنے تن پر سر نہ پاؤگے بختگان نے جو اشراق کو اسدرجہ گرم پایا زمرد کی طرف اشارہ کیا کہ تم گفتگو نہ کرو زمرد کی بھی سمجھ میں آیا اسنے کہا اے شہنشاہ میری گذارش کو آپ نے ابھی سماعت بھی نہیں فرمایا پیشتر ہی سے ایسا کچھ فرمانے لگے بھلا میں آپ کو تنہا چھوڑ کر کہاں جاؤنگا میرا تو یہ ارادہ ہے کہ اپنی جان قدم مبارک پر نثار کروں جب تک میرے جسم میں جان باقی ہے اُسوقت تک آپ کو طلسم کشا کے مقابلے میں تنہا نہ جانے دونگا میرے بعد آپ کو اختیار ہے اشراق نے جو زمرد کی باتیں سنیں کہا اے زمرد جو کچھ تمھیں کہنا ہو کہو مگر اس بارے میں مجھسے کچھ نہ کہنا کہ میں طلسم کشا سے جنگ نہ کروں زمرد نے کہا میری کیا مجال ہے جو اس امر کی بابت کچھ عرض کروں میں کچھ طریقۂ جنگ کے بارے میں عرض کرنے والا ہوں اشراق نے کہا اسکی بابت تمھیں اختیار ہی اگر لائق منظوری تمھاری بات ہوگی میں قبول کرونگا زمرد نے کہا اب سب سامان درست رکھیں اور طلسم کشا کے لشکر کی

خبر لاکین وہان کی کیفیت معلوم ہو کہ کیا ہے اگر وہ لوگ کل قصد جنگ رکھتے ہین تو آپ بھی پہلے طبل جنگ بجوا دین ان لوگونکا
دستور یہ نہین ہے کہ وہ طبل جنگ مین سبقت کرین اشراق نے کہا اگر یہی ہے تو وہ لوگ کبھی طبل جنگ نہ بجوائینگے اور
ہمارے میدان مین نہ جانے سے ہمین انگشت نما کرینگے اس سے بہتر یہ ہو کہ وہان کی خبر منگانے کی ضرورت نہین
طبل جنگ بجوا دیا جائے پھر وہان کی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان طبل جنگ بجنے پر وہان کی کیا حالت ہوئی زمرد شاہ نے
کہا آپ کو اختیار ہے اشراق نے اسیوقت تورج سے کہا کہ تم جا کر لشکر مین اطلاع کرو کہ طبل جنگ بجے تورج اسیوقت
اُٹھا لشکر مین طبل جنگ بجنے کی اطلاع دی افسران فوج نے اُسیوقت طبل جنگ کا سامان کیا تھوڑی دیر کے بعد نقارہ زنگی
پر چوب پڑی ہرکارون نے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوئے امیر ثانی اُسوقت انتظار
بدیع الملک مین بیرون بارگاہ ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی ہمراہ تھے صاحبقران ہر ایک سے فرماتے تھے
کہ آج بدیع الملک کو یہان پہونچ جانا چاہیے تھا مگر تعجب کی بات ہے کہ اتنے دن گذر گئے مگر ابھی تک بدیع الملک
نہین آئے خدا معلوم کسطرف گئے اور کیا بات پیش آئی مگر خواجہ کی ذات سے مجھے امید قوی ہے کہ وہ ضرور بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لے آئینگے سب سردار عرض کرتے تھے یا صاحبقران یقین ہے کہ شاہزادہ دور چلا گیا اس وجہ سے ابھی تک
نہین آیا ورنہ بہت محال تھا جو اتنک وہ وہین رہتے اور اسطرف نہ آتے کیونکہ سب کیفیت انھین معلوم تھی اور اُنکے ہمراہ
خواجہ بھی تھے اگر بدیع الملک کسی طرف جانیکا ارادہ بھی کرتے تو خواجہ ہرگز نہ جانے دیتے مگر کوئی ایسا ہی سبب ہوا
جس سبب سے ابھی تک نہین آئے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارون نے آکر صاحبقران کو سلام کیا ہاتھ اٹھا کر
دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران اشراق جادو نے طبل جنگ بجوایا ہے ارادہ اُسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کرتا ہے
صاحبقران نے فرمایا کیا اندیشہ ہے ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید الٰہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زنگی پر چوب
پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جوانان شیردل کے دل بشاش ہوئے آپس مین جنگ کی باتین ہونے لگین
کوئی جوش شجاعت مین تلوار تول کر اُسیوقت سے لشکرگاہ حریف کیطرف دیکھتا اور اپنے دوستون سے کہتا کہ مین کیا حقیقت
جانتا ہون اگر ابھی صاحبقران زمان اجازت دین تو لشکر حریف مین تنہا جا کر اشراق و آئینہ اندام کو گرفتار کر لاؤن کوئی
کہتا تھا کہ آئینہ اندام کے لشکر مین کوئی جوان شیردل نہین مقابلے کا لطف حاصل نہ ہوگا یہ سب لشکری گلہ گوسفند کیطرح
سے ذبح ہونگے جب زیادہ سختی پڑیگی فرار پر قرار کرینگے مگر صاحبقران زمان ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے سبکو قتل کروا ڈالینگے
یہ طلسم بھی فتح ہو جائیگا آگے ایوان نہ طاق کا مرحلہ باقی ہے گو یقین ہے زمرد شاہ بھاگ کر کسی طرح اپنی جان بچائے
اور ایوان نہ طاق مین جا کر پناہ لے سب کی زبان پر ایسی ہی گفتگو تھی اور دوسرے لشکر کفار مین سب کے دلون پر لشکر
اسلام کے سکے جمے ہوئے تھے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ شہنشاہ اشراق نے بے مصلحت خداوند طبل جنگی بجوایا بہت برا
کیا افسوس خداوند کو یہ بات بری معلوم ہو اور وہ سب کی تقدیر فنا کر دینگے تو ایک زندہ نہ بچیگا اور لشکر اسلام کے
ہاتھ سے سب کی جان جائیگی بعض اپنے بھاگ جانیکا سامان کر رہے تھے اسی سامان مین شب بسر ہوئی اور شہسوار
توسن فلک مسلح خانہ مشرق سے نیزہ ہائے خطوط شعاع ہاتھون مین لیکر برآمد ہوا صاحبقران ثانی برائے نماز سجادے پر تشریف
لائے فریضہ سحری کو ادا کیا خادمون نے کشتیان حاضر کین امیر نے سلاح زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھے لشکر منتظر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے سب
لشکر ہمراہ ہوا بعد جاہ و حشم میدان کی طرف روانہ ہوے اُسطرف سے اشراق جادو اور تورج بدرگ حرامی اور
زمرد شاہ اور بختگان لشکر گران لیکر میدان مین آئے دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی اشراق جادو نے

لشکر اسلام کی طرف دیکھکر تورج سے کہا آج طلسم کشا نہیں ہے تورج نے کہا معلوم ہوتا ہے وہ کسی کام کو گیا ہے صاحبقران
برسر مقابلہ تشریف لائے ہیں اُنسے ضرور کہنا چاہیے کہ طلسم کشا کہاں ہے اشراق جادو نے کہا ای تورج میں پوچھتا
ہوں تم خاموش رہو تورج چپ ہو رہا اشراق جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا اور بآواز بلند کہا ای صاحبقران
کیا طلسم کشا کو اسقدر میرا خوف غالب ہوا کہ اُس نے مجھے منہ چھپایا اسوقت میدان میں بھی نہ آیا اگر ایسا ہی خوف کریگا تو کہیں
ہے کہ یہاں سے فرار بھی کر جائیگا صاحبقران کو یہ بات ناگوار ہوئی اُسکے لشکر کی طرف دیکھا آئینہ اندام جادو نظر آیا
صاحبقران نے اور سرداروں سے کہا کہ آج آئینہ اندام کا بھی پتہ نہیں ہے سب نے کہا اگر ہوتا تو ضرور لشکر کے
ہمراہ آتا صاحبقران کو اُسکا کلام تو بُرا معلوم ہوا بیساختہ امیر کی زبان سے نکلا کہ ای اشراق ہم لوگوں کا یہ دستور نہیں کہ
حریف سے ڈر جائیں مگر بدیع الملک آئینہ اندام مکار کی تلاش میں گئے ہیں یقین ہے کہ اُسکو قتل کر کے واپس آئیں یا
اسیر کر کے لائیں اشراق نے جو جواب دندان شکن پایا کہا یا صاحبقران آپ کو میرا کہنا بہت ناگوار ہوا جو اسقدر
سخت جواب دیا آپ کو نہیں معلوم کہ خداوند کہاں تشریف لے گئے ہیں امیر نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ وہ مکار کہاں
بھاگ گیا ہو اشراق نے کہا ای امیر ہمارے خداوند کو ہمارے سامنے مکار کہتے ہو نہیں جانتے کہ خداوند کو ہر وقت ہر ایک شخص
کی خبر رہتی ہے اسوقت ضرور اِس گستاخی کی بھی خبر ہوئی ہوگی وہ اسکی سزا ضرور دینگے صاحبقران نے یہ سنکر قبضۂ شمشیر پر
ہاتھ ڈالکر فرمایا او مکار تیری اور تیرے خداوند کی کیا مجال ہے جو سزا دیگے ابھی سب کیفیت آئینہ ہوئی جاتی ہے
دیکھیں کون سزا دیتا ہے اور کون فرار ہوتا ہے اور کس کے خداوند برحق رہتے ہیں کون مردود ہوتا ہے
اشراق نے جو امیر کو غیظ میں دیکھا سمجھا ایسا نہو کہ صاحبقران کو اور زیادہ غصہ آئے اور مجھپر حملہ
کریں یہاں پر لشکر بھی نہیں جو میری مدد کو آئے گا اور صاحبقران پر سحر بھی تاثیر نہیں کرتا میں
ضرور اِس کے ہاتھ سے زخمی ہونگا یا مارا جاؤنگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا اے امیر
ابھی اِس قدر غصہ کرو تو کیسی باتیں کرتے ہو میں نے صرف ایک بات دریافت کی تمہیں اسقدر
ناگوار ہوئی اب میں نہ دریافت کرونگا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہوں جب وقت آئے گا
میں پوچھونگا صاحبقران نے فرمایا او اشراق تیری بھی کیا مجال ہے کہ تو ہمسے دو بدو کلام
کرے ہم کہیں مجبور ہیں اگر یہ امر خلاف نہوتا تو اسی وقت تیری زبان کھینچکر پھینک دیتے اور اگر تو
برائے مقابلہ آیا ہے تو میں تجھسے خائف نہیں یہ کہکے صاحبقران نے مرکب آگے بڑھایا
اشراق سمجھا کہ اب صاحبقران میرے قریب آکر ضرور وار کرینگے اور امیر کا وار بیجا
نہ جائیگا سحر تاثیر نہ کریگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا اے امیر ابھی وہ وقت نہیں ہے کہ ہم تم
جنگ کریں ابھی تو لشکر میں جوانان شیردل کے حوصلے نہیں نکلے ہیں پہلے ان کو جنگ کرنے دو
بعد میں دیکھا جائے گا یہ کہکے اشراق جادو پیچھے ہٹا صاحبقران زمان بھی ٹھہر گئے اشراق
اپنی فوج میں آیا تورج نے کہا اے شہنشاہ میرا ارادہ ہے کہ میں امیر سے مقابلہ کروں مگر ابھی وقت
نہیں ہے پہلے دو تین پہلوانوں کو مقابلہ کرنے دو جب دو چار سردار امیر کے زخمی ہونگے دو ایک قتل
ہونگے اسوقت میں مقابلہ کرونگا ابھی اگر میں جاؤنگا تو لطف جنگ حاصل نہ ہوگا اشراق نے کہا ای
تورج جو تمہارے مزاج میں آئے کرو مجھے تمہاری رائے سے اتفاق ہے تورج نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان جنگ کی طرف چلا وسط میدان میں آکر بآواز بلند نعرہ کیا اے فرزند خدا پرستان

تم میں سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے میں آئے یہ سُنکر ایک پہلوان لشکر اسلام سے بڑھا صاحبقران ثانی کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمائیے غلام کی عزت بڑھائیے صاحبقران نے اجازت میدان دی پہلوان میدان کی طرف چلا جو پہلوان لشکر کفار سے آیا تھا اُسنے پوچھا اے طویل القامت اپنے نام سے آگاہ کر میں چاہتا ہوں کہ تو بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے سردار اسلام نے جواب دیا کہ اے یاوہ گو آگاہ ہو کہ میرا نام برزخ دیلمی ہے تیری کیا مجال ہے جو مجھے قتل کر سکے مگر میں چاہتا ہوں کہ تو بھی اپنا نام بتا دے کہ میں بھی واقف ہو جاؤں اُسنے کہا اے برزخ تو مجھے خوب واقف ہے کہ دنیا میں سب پہلوان مجھکو جانتے ہیں میرا نام سیار قوی پنجہ ہے بہت سے پہلوانوں کو میں نے زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی جسنے ذرا بھی میری عدول حکمی کی میں نے اُسکو قتل کیا اب چاہتا ہوں کہ قبل از مقابلہ تو بھی میری اطاعت قبول کر کہ میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مجھے تیرے اوپر رحم آتا ہے برزخ نے جواب دیا اس بیہودہ گوئی سے کوئی نتیجہ نہیں ہے جب مقابلہ ہوگا اسکا حال ظاہر ہو جائیگا اگر تو مجھے زیر کریگا دیکھا جائیگا مجھے جان دینا منظور ہوگی مگر اطاعت تیری قبول نہوگی سیارہ نے کہا اگر یہ دعوے ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر برزخ نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا دستور یہ ہے کہ وہ کبھی دشمن سے وار میں سبقت نہیں کرتے ہیں اور اُنھیں کی متابعت پہلوانوں پر واجب ہے لہذا میں ہرگز وار نہ کرونگا پہلے تو وار کر پھر میں بھی وار کرونگا سیارہ نے کہا اے برزخ مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہے اگر میں وار کرونگا تو میرے وار کو تو نہ روک سکیگا مفت تیری جان جائیگی محض اسواسطے تجھسے وار کا طلبگار ہوں کہ جب میں تیرا وار رد کرونگا تجھے میری قوت وہنرمندی کا حال معلوم ہو جائیگا اپنے ارادے سے باز رہیگا میری اطاعت قبول کریگا تیری جان بچ جائیگی برزخ نے جواب دیا اگر تو مثل عورتوں کے نرم دل ہے اور ہر ایک کے حال پر تجھے رحم آیا کرتا ہے تو تیغ و تبر کھولکر رکھ دے آج سے میدان میں آنے کا ارادہ نہ کرنا میرے سامنے سے ہٹ جا کہ میں تجھ نامرد سے مقابلہ کرنا معیوب جانتا ہوں اور کسی مرد جری کو بھیج کہ میں اُس سے مقابلہ کروں سیار قوی پنجہ نے جو یہ گفتگو برزخ کی سنی اُسے غصہ آیا کہا او یاوہ گو اپنی طویل القامتی پر اسقدر جو نازاں ہے ابھی تیرا غرور نکالے دیتا ہوں یہ کہکے اُسنے گرز کا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دیا سیار نے دوسرا وار کیا برزخ نے اُس وار کو ڈھال پر رد کا چاہتا تھا کہ گرز سے تیغ نکالکر اُسکے تبر کو مع ہاتھ کے قلم کرے کہ مرکب برزخ کا بھڑکا اُسنے سنبھلنا چاہا مگر گھوڑے پر سنبھلا نہ گیا منہ کے بل زمین پر گرا سیارہ نے تبر کا وار اُسکے سر پر کیا اُسوقت کیا روک سکتا تھا پورا ہاتھ جو پڑا سر دو پارہ ہو گیا برزخ دیلمی راہی ملک بقا ہوا سیار نے چاہا کہ لاش برزخ کی پامال کرے مگر سپاہیان برزخ میدان سے آکر لاش اُسکی اُٹھا لے گئے تورج نے یہ کیفیت دیکھ باواز بلند کہا اے سیار قوی پنجہ کیا کہنا جرات و قوت کا تجھپر خاتمہ ہے مجھے امید قوی ہے کہ آج میدان تیرے ہاتھ رہیگا سیار نے پلٹ کے سلام کیا اور پھر لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر بصد نخوت و غرور کہا کہ اے سرداران اسلام تم کیسے لوگوں کو میرے مقابلے میں بھیجتے ہو جنکو جنگ کرنے کا مطلق سلیقہ نہیں ہیں ایسے لوگوں سے جنگ کرنا ننگ سمجھتا ہوں کہ عزیزان صاحبقران سے کوئی مقابلے میں آئے تو میں جنگ کروں یہ جو سیار نے باواز بلند کہا اور ایرج نامدار رستم ثانی ذیوقار کے کان میں یہ آواز پہونچی فرط غضب سے سب عزیزان صاحبقران

بے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا سب نے مرکب بڑھا دیئے مگر ایرج نامدار پہلے صاحبقران کے پاس آئے
عرض کی مین میدان مین جاتا ہون اس مغرور کا سر لاتا ہون صاحبقران نے روکنا مناسب بھی نہ جانا
ایرج نامدار بعد تعظیم بغضب میدان مین آئے سیارے کے قریب پہونچ کے نعرہ کیا کہ باش او مکار منم ملک
ایرج بن ملک قاسم کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے ایک جوان کو دغا سے قتل کرکے اسقدر مغرور ہوگیا ہے ناحق جرأت جنگ
جنگ سے رکھتا ہو سیار ایرج کی شان و شوکت دیکھکر گھبرایا کہا اے جوان تو بھی وہی بات کہتا ہے جو اس
پہلوان نے کہی تھی بھلا میری ضرب تجھسے اٹھے گی ایرج نے جواب دیا کہ جو ہم کہتے ہین اسکو قبول کر زیادہ گوئی نکر
ہم ہرگز پہلے وار نہ کرینگے ہمین دیکھنا ہے کہ تیری ضرب کیسی ہے اور تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین سیارے نے اسی قدر تلوار
ایرج نامدار پر بھی کیا ایرج نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا تیر ہاتھ سے چھین لیا سیارے کے ہوش اڑگئے لشکر اسلام سے
شور تحسین و آفرین جو بلند ہوا اسکو اور خجالت ہوئی کمر سے تلوار نکال کے ایرج نامدار پر لگائی ایرج نے
بازو بچاکر تلوار پر بھی ہاتھ ڈال دیا اسنے لاکھ دوسرے ہاتھ سے مدد لی مگر کیا طاقت تھی کہ شیر کے پنجہ سے
تلوار چھڑا لیتا ایرج نامدار نے تلوار چھین کر زمین پر پھینک دی دونون لشکرون سے صدائے آفرین بلند ہوئی
سیار قوی پنجہ بہت خجل ہوا ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا اے جوان تو نے مجھے ذلت دی ہے اب تجھے ضرور
قتل کرونگا مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہے کہ تو ایسے وقت مین مجھپر حملہ کرے مین اور تلوار منگاتا ہون
ایکبار تجھسے سمجھ کے مقابلہ کرونگا مین تجھے ایسا نہ سمجھے تھا ایرج نامدار نے مسکرا کے فرمایا او مکار ہم تو
ایسے وقت مین حملہ کرنا برا جانتے ہین تو عبث خوف کرتا ہے جو تیرے مزاج مین آئے اپنے لڑنے کا انتظام
کرلے جب تک تو تو نہ کہیگا ہم ہرگز حملہ نہ کرینگے سیارے نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر تلوار مانگی لوگ اسکے
واسطے تلوار لے گئے سیارے نے کہا ایک تلوار اور لے آؤ اس جوان کی عادت ہے کہ عدو کا دیکر تلوار چھین لیتا ہے
تو اب اسکی مجال نہین جو میرے ہاتھ سے تلوار چھین لے مگر احتیاطاً دوسری تلوار مانگتا ہون جو لوگ اسکے پاس
تلوار لے گئے تھے وہ واپس آئے اور دوسری تلوار بھی اسکو لیجا کر دی اسنے ایک تلوار تو کمر مین لگائی دوسری
تلوار میان سے کھینچ کر ایرج نامدار سے کہا اے پہلوان تجھے معلوم ہے کہ مین نے دوسری تلوار کیون منگائی
ہے سبب یہ ہے کہ ابکی بار مین تیری تلوار چھین لونگا تجھے بھی مثل میرے دوسری تلوار منگانے کی ضرورت ہوگی
اور تلوار آنے مین عرصہ ہوگا جنگ کا لطف جاتا رہیگا اس سبب سے مین نے ایک تلوار فاضل منگائی ہے
کہ جب تیری تلوار میرے قبضہ مین آئیگی اور تجھے دوسری تلوار کی ضرورت ہوگی تو مین اپنے پاس سے دونگا تا لوگ
دیکھ لین کہ مجھے کسی طرح کا خوف نہین ہے اور تیرا ایک خود دروغ ہو ایرج نامدار نے ہنسکر فرمایا ای سیار تو بڑا
بیوقوف ہے اگر یہی خیال تھا تو دوسری تلوار منگانے کی کیا ضرورت تھی جب تو میری چھین لیتا وہی تلوار پھر مجھے واپس
دیتا اس سے بڑھ کر تیری تعریف ہوتی اور ہر شخص یہی کہتا کہ سردار اسلام نے جو اسکی تلوار چھین لی تو پھینک دی
اور اسنے بے خوف ہوکر واپس دی مگر تجھے عقل نہین سیارے نے جواب معقول جو پایا اسکو خجلت ہوئی آنکھ نیچے
کرکے جواب دیا کہ اگر تو طلب کریگا تو مین تیری ہی تلوار تجھکو واپس دونگا ورنہ اپنے پاس بطور یادگار رہنے
دونگا تجھے اپنی تلوار دیدونگا ایرج نامدار نے کہا اس زیادہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر وار کرنے کا ارادہ
ہے تو دیر کیون کرتا ہے سیارے نے پھر تلوار ایرج کے سر پر لگائی ایرج نامدار نے پھر تلوار اسکے ہاتھ سے چھین
لی سیارے نے دوسری تلوار نیام سے نکالکر ایرج پر وار کیا ایرج نے اس تلوار کو بھی مثل ان دونون تلوارون

سے اسکے ہاتھ سے لیکر کہا اے سیار اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس دین باطل کو ترک کر اور اسلام قبول کر ورنہ اپنی جان میرے سامنے سے سلامت نہ لے جائے گا سیار نے کہا اے جوان مجھے مرنا قبول ہے مگر اسلام قبول نہیں اسوقت میرے پاس آلات ضرب سے کوئی چیز نہیں ہے اور تو دریائے آہن میں غرق ہو رہا ہے اس سبب سے یہ بات کہتا ہے اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو کیوں ایسی بات کہتا ایرج نامدار نے کہا اے شخص تو نے ایک بار تلوار منگائی دوسری تلوار بھی فرمایش کی تین تلواریں انھیں دو لشکروں کے سامنے چھینوا دیں اور ابھی یہ حسرت دل میں باقی ہے کہ تلوار پاس ہو تو پھر وار کرے جب سے میں تیرے مقابلے کے واسطے اپنے لشکر سے آیا میں نے بھی کوئی وار کیا اگر مجھے یہی خیال ہوتا بار اول جب میں نے تیری تلوار چھین لی تھی اسی وقت وار کرتا کیونکہ ہمارا حق تھا مگر تو نے پناہ مانگی میں نے خلاف جرأت تصور کیا خاموش رہا پھر تیری تلوار چھین لی اگر چاہتا تجھے دوسری تلوار منگانے کی مہلت نہ دیتا قتل کر ڈالتا مگر میں بالکل خلاف سمجھا اب تیسری بار تیسری تلوار چھین لی اور اسوقت تک حملہ نہیں کیا تو عبث کہہ رہا ہے کہ مجھے بے تلوار دیکھکر میرے قتل کرنے کا قصد کرتے ہو اگر یہی خیال ہے تو پھر اپنے لشکر سے تلوار منگا لے تیرے دل میں حسرت نہ باقی رہے مگر ابکی مرتبہ اس شرط پر تلوار منگانے دونگا کہ اگر ابکی دفعہ تیری تلوار میں نے لے لی تو پھر تو عذر نہ کرنا اور پھر تجھے تلوار منگانے کی اجازت نہ دونگا سیار نے کہا اے جوان معلوم ہوتا ہے تجھے کسی قسم کا سحر معلوم ہے کہ تو میری تلوار چھین لیتا ہے اگر ایک شرط مجھ سے کرے کہ اب تو میری تلوار نہ چھینے اور ایک وار آخری مجھے کرنے دے میرے وار کے بعد پھر تو ایک وار کر تو میں تلوار منگاؤں ورنہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کہ تو مجھے آلات حرب سے خالی دیکھکر یہ کہتا ہے وہ سب سچ ہے ایرج نامدار نے کہا اے سیار یہ عذر بھی تیرا مجھے منظور ہے تو تلوار دوسری منگا میں اب ہرگز تیری تلوار نہ چھینونگا اور تیرا کہا کرونگا اسکے بعد خود تلوار لگاؤنگا سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر پھر تلوار طلب کی لوگ تلوار لیکر اسکے قریب آئے سیار نے تلوار نیام سے نکالی ایرج نامدار کے سر پہ وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پہ روکا سیار نے فوراً دوسرا وار کیا ایرج نے اس وار کو بھی روکا سیار نے چاہا کہ تیسرا وار کرے مگر ایرج نامدار نے تلوار خونچکان نیام سے نکالی خبردار خبردار للکار کر اسکی کمر پہ وار کیا سیار نے سپر پہ روکنا چاہا مگر تیغ آبدار اور پھر دست ایرج نامدار کیا طاقت تھی جو روک سکتا تلوار جو پڑی مانند خیار تر دو ٹکڑے کر کے نکل گئی سیار مر کے زمین پر گرا لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا دن بہت کم باقی تھا تورج نے اشراق سے کہا آج تجھے کیفیت جنگ اہل اسلام معلوم ہو گئی اب کل کی میدان داری میں سب باتیں درست کر رکھنا یہ بھی معلوم ہو گیا کہ طلسم کشا یہاں نہیں ہے کسی آفت میں مبتلا ہو گیا ہے صرف صاحبقران اور سب سردار یہاں موجود ہیں ان لوگوں سے کیا خوف ہے بڑا خوف طلسم کشا کی ذات سے تھا کیونکہ اسکے پاس لوح طلسم موجود ہے اسوقت طبل بازگشت بجوا کر پلٹ چلئے کل دیکھا جائیگا اشراق جادو نے اسکے کہنے کے موافق کام کرتا طبل بازگشت بجوا دیا ایرج نامدار شاداں و فرحاں میدان سے واپس آئے صاحبقران نے بہت کچھ مدح و ثنا کی لشکر کو لیکر خیمہ گاہ کی طرف چلے اشراق جادو بھی اپنے لشکر کو لیکر واپس آیا پہنچے تو سب اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر کے بعد اشراق جادو نے تورج اور تخشکان اور زمرد کو اپنے پاس بلایا جب یہ لوگ اشراق کی بارگاہ میں آئے اشراق نے تورج سے کہا کہ میں نے آج کی جنگ دیکھی معلوم ہوا کہ مسلمان سحر سے بالکل چھوٹے ہیں اور جرأت میں بھی یکتا ہیں

ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین کسی کو خیال مین نہین لاتے اور لشکر بھی اِن لوگون کے پاس بہت ہے اگر ہمارے یہان لشکر دیوان موجود ہے تو اُسکے جواب مین اُنکے یہان گردستان کے پہلوان ایسے ایسے قوی ہیکل ہین علاوہ اسکے ساحرون کے جواب مین اُنکے یہان ساحر بھی کیسے کیسے موجود ہین اس طلسم کے واقف کار سحر مین ہوشیار اگر یہان بھی بعض ساحر ایسے ہین جو سحر مین اب اپنا نظیر نہین رکھتے اور اُنکے سحر کو یہ لوگ کسی طرح رد کر نہین سکتے مگر پھر بھی مجھے یہ خیال ہے کہ طلسم کشا کا لشکر بہت ہے اور خالی تیغ وخنجر کے مقابلے سے اِن لوگون پر فتح نہوگی جب تک سحر سے کام نہ لیا جائیگا اُسوقت تک یہ لوگ یون ہی جنگ کرتے رہین گے تورج نے کہا اے شہریار آپ خوب واقف ہین کہ امیر پر سحر تاثیر نہین کرتا اور ایرج نامدار بھی اس بات سے بری ہین ہان یہ ہو سکتا ہے کہ آج شب کو کسی طرح حرز ہیکل صاحبقران کی قبضے مین آجائے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہو جائے ایرج نامدار کی طیلسان اور لیسی بھی وہان نہ رہے اُسی وقت ممکن ہے کہ اِن سب لوگون پر سحر تاثیر کرے اور ایک دن مین سب گرفتار ہو جائین اشراق نے کہا مین ابھی ساحرون کو بلاتا ہون اُنسے تاکید کرتا ہون یقین ہے وہ کوئی صورت نکالین اور حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور لیسی لیکر آئین اسم اعظم کو مین ایک دم مین بند کر دونگا تورج نے کہا میری بھی یہی رائے ہے آپ ساحرون کو بلائین اُنسے کہین یقین ہے وہ لوگ اسیوقت کوئی فکر کرین اور سب تحفہ جات آپ کی خدمت مین لاکر حاضر کرین مگر ساحر بھی ایسے ہون کہ سحر مین یکتائے روزگار ہون اور وہان کے ساحرون سے اچھے ہون اُن لوگون کو روانہ کیجیے اشراق نے کہا اے تورج مین ایسے ساحرون کو نہین روانہ کرونگا جو سحر مین دخل نہ رکھتے ہون بلکہ ایسے لوگون کو روانہ کرتا ہون جو سحر مین اپنا مثل نہین رکھتے یہ کہکر اُسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ افرات جادو کو بلالاؤ مجھے اُس سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین ملازمین اُسی وقت افرات جادو کے پاس گئے افرات اُسوقت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اور ایک نازنین پری وش حور پیکر یہ غزل گا رہی تھی

غزل

کبھی مستانہ ہو جاتا کبھی دیوانہ ہو جاتا
نہ بنتین یار کی زلفین نہ مین دیوانہ ہو جاتا
تمھاری زلف کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا
سوے صحرا نکلجاتے اگر ہم جوش وحشت مین
بیابان مین رند مشرب میکشا میخانہ ہو جاتا
چھپا رکھتا نہ مین دلمین اگر راز محبت کو
دل صد چاک سے مرے ہویدا شانہ ہو جاتا
نہ رکھتا خالی اپنے دلکو اس بت کے تصور سے
قلم بھی صفحہ قرطاس پر مستانہ ہو جاتا
ہوس رہتی نہ دلکی جب رخ اُنکے نظر آتے
ہر اک عضو کا قطرہ جلوۂ آب روانہ ہو جاتا
لگاتا کاش گر تیری بنا کو غیر محفل مین ٭
اگر دلکو خیال نرگس مستانہ ہو جاتا
شکل ابرو شانہ بہتر تھا جو تیرا شانہ ہو جاتا
محبت ہی بری شی دل بگڑتے پھر کہان بنتا
یقین ہے قیس سے مجھسے بڑا یارانہ ہو جاتا
جہان ہوتا اُدہ تا خاک مجنون عشق لیلی مین
مرا قصہ بھی اورون کی طرح افسانہ ہو جاتا
اگر تاثیر کرتی الفت انکی چشم میگون کی
مکان ہر یک تمھارا مست ہو صاحبخانہ ہو جاتا
زمین کو جنت کر دیتی فلک کو تاج گر الفت
بہار آتے ہی دل گلشن چمن میخانہ ہو جاتا
جو اپنا شعلۂ رخ آپ دکھلاتے تو محفل مین
ابھی تو جامے سے باہر پروانہ ہو جاتا
اگر دل محو چشم و گیسوے جانانہ ہو جاتا
ابھی لبریز میری عمر کا پیمانہ ہو جاتا
نہین احسان یہ کچھ وقت پر لوگو جو چونکے
بگڑتے ہم سے اپنا ہی بیگانہ ہو جاتا
نہ الفت ہو دلون مین ہم سے ساتو چلتے ہین
اگر یہ شہر مین رہتا و یان ویرانہ ہو جاتا
فلک کر یاد ون تک رنب ساغر بہارین
مثال اسمین کیا شب سحر ارزانہ ہو جاتا
غزل لکھتے جو ہم اوصاف ساقی مہ جبین کیا
فقیرون کا نہ سامان ابھی شاہانہ ہو جاتا
نہ کچھ بنتا نہ کچھ لکھتا سوادے ساقی دین
تو مرے پروانہ شمع رخ کا بے پروانہ ہو جاتا
نشانہ دل نہوتا یار تیر سے تیر مژگان کا

جو ابرو میں مژگان پڑی کمان مین خانہ ہو جاتا
سر مجلس پڑھے تے نہ ندون کو اگر واعظ
یقین ہے کہ وہ زاہد بنا بھی مشتاقانہ ہو جاتا
جو انکو دیکھتے ملتے سامنے مخمورون کے گر
تو دل کعبہ کبھی بنتا کبھی بتخانہ ہو جاتا
رقیب آیا ہوئی سب بزم عشرت درہم و برہم
حدیث غم کہین ہوتا کہین افسانہ ہو جاتا
دل و چشم اپنے کام آتے ہوائے بادہ نوشی
کچھ ایسی گردشین دیکھی کہ یہ دیوانہ ہو جاتا
اگر کچھ دن یونہین رہی مشق سحر رہ جاتی

ہر اک پر ہوئی کیفیت عیان یوسف زلیخا کی
ہمارے اور تمھارے بیچ تو اک بار نہ ہو جاتا
سمجھتا مین مجھے حاصل ہوئی معراج ہو یا تہ
دل محزون ہمارا انکا خلوتگاہ ہو جاتا
تجھے اورون کی الفت کا نہوتا گزرا
جہان یہ بوم جاتا اس جگہ ویرانہ ہو جاتا
جب اپنا دل ہی ہمکو چھوڑ بیٹھا اسکی الفت مین
مرا ہی کوئی بچاتا کوئی بیگانہ ہو جاتا
پریشان حال اپنے دل کی مین کچھ بھی ازلکتا
یقین ہے کہ سخن عہد ابھی افسانہ ہو جاتا

جو مجھ پر واللہ وشیدا مراد دیوانہ ہو جاتا تو
محبت ان بتون کی گر بڑھا اپنا و جادی
جو دم بھر جلوہ گاہ گل مرا کاشانہ ہو جاتا
جو کرسے جمع معشوق حقیقی و مجازی کو
وہ ساقی کوثر پر ترا میخانہ ہو جاتا تو
ہمارے اور تمھارے عاشق کا ذرا ذرا رجعت
شکایت کچھ نہ تھی گر یار بھی بیگانہ ہو جاتا
بنائی چرخ کو چشم سیاہ و یار سودائی
مرے دیوان کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا
بعد ختم ہونے اس غزل کے ملازمین

اشراق نے جاکر سلام کیا افراط نے کہا تم لوگ اسوقت کیون آئے ملازمین اشراق نے کہا ہمین شہنشاہ اشراق نے آپ کے پاس بھیجا ہے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اسوقت جسطرح ہو سکے تشریف لائین کچھ امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین افراط نے کہا مین اسوقت نہین آسکتا جو کچھ کہنا ہو مجھے صبح کو کہین مین سُن لونگا ملازمین اشراق نے کہا کوئی ایسا ہی کام درپیش ہے جو آپ کو اسوقت یاد فرمایا ہے ورنہ اسوقت ہرگز تکلیف نہ دیتے اگر آپ تشریف نہ لے چلین گے تو کمال ہرج ہوگا افراط جادو نے کہا خاطر چلتا ہون ورنہ مجھے اشراق سے کسی طرح خوف نہین ہے مین وہ شخص ہون کہ جسکو ہمیشہ خداوند آئینہ اندام جادو بندۂ خاص اور بزرگان دین کے لقب سے پکارا کیے ہین کیا مین اشراق کی حقیقت نہین جانتا ہون اگر چاہون تو ایک دم مین سلطنت اشراق چھین لون اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے مگر خداوند کے خوف سے ایسا نہین کرتا ملازمین نے کہا آپ کی تعریف خود شہنشاہ کیا کرتے ہین اور آپ سے انھین قرب ہے افراط ایسی باتین کرتا ہوا اُٹھا ملازمین کے ہمراہ اشراق کے پاس آیا اشراق اُسکو دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور تخت پر اُسکو بٹھایا افراط نے کہا اے اشراق مجھے کیون بلایا اسوقت مین شغل مے نوشی مین مشغول تھا نہایت تکلیف ہوئی جو کچھ کہنا ہو جلد کہو مین اپنی صحبت چھوڑ کر آیا ہون اشراق نے کہا آپ کو سب کیفیت معلوم ہے کہ آج کل طلسم کشا کے ہمراہی کیا کیا ظلم کر رہے ہین دیکھیے آج کسقدر شدہ ودے مقابل کیا یہ لوگ یون زیر ہونگے جب تک صاحبقران کے تحفہ جات نہ قابو مین آئین گے کیونکہ انھین اسی سبب سحر تاثیر نہین کرتا ہے جب وہ سب تحفہ جات ہمارے قبضے مین ہونگے اُسوقت حمزہ مجبور ہو جائے گا اور کوئی بات اُسکو بن نہ پڑے گی کل کی میدان داری مین ہم سحر کر کے اُسکو مع لشکر مبتلا سے بلا کرینگے اور سب کو گرفتار کر کے پھر خداوند کو ایک عرضداشت روانہ کرینگے جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین ارشاد فرمائین گے صرف طلسم کشا باقی رہ جائے گا اُسکو بھی گرفتار کرلینگے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ہم لوگون سے آزردہ ہین ابھی سب سے کسی کو ہمارے پاس نہ بھیجا اور کسی قسم کی امداد نہ فرمائی اب ہمین لازم ہے کہ ایسے کارنمایان دکھائین کہ خداوند کا غصہ جاتا رہے اور وہ راضی ہوجائین افراط نے کہا پھر اس بات مین میری کیا ضرورت تھی جو مجھے بیکار تکلیف دی

اشراق جادو نے کہا یہ امر سوائے آپ کے اور کسی سے نہ ہوگا اسوقت تشریف لے جائیں اور حمزہ کی حرز ہیکل لے آئیں یہ بھی خیال رہے کہ حمزہ صاحب اسم اعظم ہے جسوقت آپ اسکی حرز ہیکل لیکر یہاں تشریف لائیں یہاں سے کسی ایسے شخص کو روانہ کریں کہ وہ جاکر صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند کردے اور ایرج کے پاس ایک طیلسان اور یسی ہے اُسکے سبب سے ایرج پر بھی سحر تاثیر نہیں کرتا ہے کسی شخص کو اپنے ہمراہ لیتے جایئے وہ جاکر طیلسان اور یسی کو بھی لے آئے افرات جادو نے کہا میں کنجشک جادو کو اپنے ہمراہ لئے جاتا ہوں اُس نے بھی ایک مدت تک میرے پاس زمین کے بند رہکر خداوند آئینہ اندام کی عبادت کی ہے اور وہ بھی سحر میں یکتا ہے وہ طیلسان اور یسی لیگا اور میں حرز ہیکل صاحبقران لاؤنگا بارگاہ حمزہ سے باہر آکر حرز ہیکل تو کنجشک جادو کے سپرد کرونگا اور خود بارگاہ صاحبقران کے اندر جاکر اسم اعظم کو بھی بند کردونگا پھر وہ سب طرح پر بیکار ہو جائیگا اشراق نے کہا آپ کو ان سب باتوں کا اختیار ہے چونکہ آپ کرینگے وہ سب بہتر ہوگا مگر جب آپ دیر لگاتے ہیں تشریف لے جایئے افرات جادو یہ سنکر اٹھا اشراق کی بارگاہ سے باہر آیا کنجشک جادو کے خیمے میں آیا کنجشک جادو بھی اسوقت شراب خواری میں مصروف تھا اُسنے جو افرات جادو کو آتے ہوئے دیکھا کہا بھائی صاحب اسوقت آپ نے کمال زحمت فرمائی ہے بڑی خوشی حاصل ہوئی اس صحبت میں آپکی شرکت بھی ضرور واجب ولازم تھی افرات جادو نے کہا اے کنجشک جادو اسوقت میرے یہاں بھی ایسی صحبت بنا تھی مگر کیا کہوں کیسی بے لطف ہوئی ابھی مجھے اشراق جادو نے بلایا اور اپنی بے بسی ظاہر کی اور کہا کہ اگر آپ جایئے تو حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور یسی ایرج کا آئیگی میں نے یہ تجویز کیا کہ تمہیں اپنے ہمراہ لوں اور تم جلد ایرج کے پاس سے طیلسان اور میں حرز ہیکل حمزہ لیکر تم دونوں لشکر میں آؤ اور میں اسم اعظم صاحبقران بند کردوں کنجشک جادو نے کہا جب آپ نے اپنی صحبت کو برخاست کیا تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکے کنجشک جادو بھی افرات جادو کے ہمراہ ہوا یہ دونوں نابکار نامی لشکر صاحبقران کی طرف چلے تھوڑی دور لشکر تھا جلد آکر پہونچے افرات جادو نے کنجشک جادو سے کہا کہ اپنی صورتیں تبدیل کرکے پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے کہ بارگاہ صاحبقران کہاں ہے اور ایرج کس خیمے میں ہے کنجشک جادو نے اپنی صورت تبدیل کی اور افرات جادو نے بھی اپنی صورت بنا کر لوگوں سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی افرات جادو نے کہا اے کنجشک تم ایرج کی بارگاہ میں جاؤ اور میں صاحبقران کی بارگاہ میں جاتا ہوں کنجشک جادو ایرج کی بارگاہ کی طرف چلا افرات جادو نے کہا جب طیلسان اور یسی لیکر آنا اسی جگہ ٹھیرنا تا میں حرز ہیکل بھی لاکر تمکو دوں کنجشک جادو نے قبول کیا افرات جادو صاحبقران کی بارگاہ کے قریب آیا دیکھا تو چند پہلوان در بارگاہ پر پہرا دے رہے ہیں اندر جانے کا موقع نہیں ہے افرات جادو عقب بارگاہ پر آیا نقب لگائی بارگاہ کے اندر پہونچا دیکھا شمع ہائے مومی و کافوری روشن ہیں چند خادم بیدار ہیں مسہری صاحبقران کے قریب بیٹھے ہیں امیر محو خواب ہیں افرات جادو نے سحر کیا جو لوگ بیدار تھے انکو غفلت ہوئی افرات صاحبقران کے قریب آیا حرز ہیکل بآہستگی صاحبقران کے

سے گلے سے اتاری نقب کی راہ سے باہر آیا جہان کا وعدہ کجشناک جادو سے کیا تھا وہان اُن ٹھہرا
تھوڑی دیر کے بعد کجشناک جادو بھی ایک چادر لیے ہوئے آیا افرات جادو نے
حرز ہیکل کجشناک جادو کو دی کہا اے کجشناک جادو ان اشیا کو اپنے پاس رکھنا جب تک
میں نہ آؤن خبردار اشراق جادو کو نہ دینا میں اسم اعظم صاحبقران بند کرنے جاتا ہون بہت جلد آؤنگا
کجشناک جادو اشراق کے لشکر کی طرف روانہ ہوا افرات جادو پھر نقب سحر لگا کے بارگاہ
صاحبقران میں آیا جھولی سے ایک شیشہ نکال کے کچھ سحر کیا شیشے کے منہ کو بند کر کے کچھ اور سحر کیا
صاحبقران کی آنکھ کھلی دل میں جلن پیدا ہوئی افرات جادو اشراق کی جانب روانہ ہوا صاحبقران
کی عجب کیفیت ہوئی خادم بھی ہوشیار ہوئے صاحبقران کو جو حالت کرب میں پایا سب نے عرض
کی یا صاحبقران خیر ہے مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے حرز ہیکل کو جو دیکھا چاہا
جواب دینے میں زبان میں طاقت گویائی نہ پائی اشارے سے فرمایا کہ کوئی ساحر حرز ہیکل لے گیا اور
مجھ پر بھی سحر کیا ہے خادم گھبرائے اسی وقت بعض لوگ بارگاہ سے باہر آئے جو جو ساحر لشکر میں
تابع ہمراہی تھے انکو جا کر اطلاع کی وہ سب بارگاہ صاحبقران میں حاضر ہوئے سب نے سحر
اتارنا چاہا بہت کوششیں کیں مگر صاحبقران کو افاقہ نہوا سحر کسی کے اتارے نہ اترا سب متحیر
ہوئے اسی عالم میں صبح ہوئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے بکمال ضعف نماز سحر پڑھ کر جنگ
طلب فرمائے سرداران نامی نے عرض کی یا صاحبقران آپ کو حس و حرکت میں تکلیف ہوتی ہے
میدان کارزار میں تشریف نہ لیجائیے آج یہ غلامان جانباز میدان وغا میں جائینگے ہنر پہلوانی کے دکھلائینگے
اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو اشراق مکار کو اسیر کر کے آپ کی خدمت میں لائینگے ورنہ قدم مبارک
پر ہم سب اپنا سر نثار کرینگے سب طرح پر کوششیں کرینگے مگر آپ میدان جنگ میں تشریف نہ لیجئیں
صاحبقران زمان نے فرمایا میں یہان بھی نہیں رہ سکتا یہ بات ہرگز مجھکو منظور نہوگی کہ تم لوگ میدان جنگ
میں جاؤ اور میں یہین رہون سردارون نے بہت بہت منت و خوشامد سے کہا مگر صاحبقران
نے کسی کا کہنا قبول و منظور نہ فرمایا خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین صاحبقران دلمین
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
راہ میں ایرج نامدار نے صاحبقران سے کہا کہ میری طیلسان اوڑھ لیجئے کوئی ساحر
نے مجھکو مجبور سحر نہیں کیا مگر میرے حواس بھی نہیں ہین صاحبقران نے اشارے سے فرمایا
خداوند کریم مالک ہے صاحبقران زمان یہ باتین کرتے ہوئے میدان جنگ میں تشریف لائے
لشکرون کی صفین دونون طرف درست ہوئین اُسطرف سے آواز ناقوس بلند ہوئی صاحبقران
زمان نے دیکھا اشراق مکار سب کے آگے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُس کے عقب
میں ہزار ساحران غدار آپسمین سحر آزمائی کرتے ہوئے ناریل اُچھالتے ماش کے دانے
پھینکتے ہوئے چلے آتے ہین ایک طرف سے تورج شاگردان ہمراہ لیے ہوئے اُس کے آگے
آگے بھی ناقوس بجتا ہوا آتا ہے ایک جانب سے زمرد ثانی و ینجگان تخت پر سوار عقب مین
لشکر ساحران لیے ہوئے آتے ہین یہ سب کافر مکار میدان مین پہونچ کے ٹھہرے اشراق جادو

نے صف بندی کا حکم دیا اُسی وقت اُسکے لشکر کی بھی صفین درست ہوئین جب دونون لشکر میدان حرب مین آراستہ ہوچکے اور نقیبان خوش الحان نے نقابت سے فراغت پائی رجز کیت بھی کہ کا لکر بیٹھے تو اشراق جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا صاحبقران زمان کے سامنے آیا اور آواز بلند کہا اے صاحبقران طلسم کشا تمھین اپنی جوکھم مین یہان چھوڑ گیا اور اپنی جان بچاکر خوب چلا گیا مگر تم ایسے عقلمند ہوکر اُسکے دام تزویر مین آگئے یہ نہ سمجھے کہ یہ تمسے چال کرتا ہے اسکو اپنی جان بچانا منظور ہے اب اپنے تئین کس حالت مین پاتے ہو دیکھو اگر اب بھی میری اطاعت قبول کرو تو مین تمھین پناہ دون تمھارا مرتبہ بڑھاؤن ورنہ مین اب ایک دم مین تمھین اسیر کرونگا اور تمھارے لشکر کو تباہ کرونگا صاحبقران نے تلوار میان سے نکال لی القہر والغضب اشراق کی طرف دیکھا اشراق کو بڑا معلوم ہوا اپنے لشکر مین پلٹ گیا اور جاکر ایک ساحر سے کہا کہ تو بشکل پہلوان میدان مین جا اور صاحبقران کو اپنے مقابلے کے واسطے بلا اُسوقت صاحبقران ہرچند تاخیر کریگا پہلے ایک دو وار کرنا پھر سحر سے صاحبقران کے آلات حرب چھین لینا اور صاحبقران کو سحر سے بیہوش کرکے اسیر کرلانا ساحر نے اپنی صورت ایک پہلوان کی بنائی میدان مین آکر بآواز بلند کہا اے صاحبقران مین نے تیری بہت تعریف سنی ہے آج مین چاہتا ہون کہ تیرا امتحان کرون اگر مرد میدان ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا صاحبقران کے گوش مبارک مین جو یہ صدا پہونچی صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا سب سرداران نامی گرامی گرد گھوڑے کے آگئے سب نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ برائے مقابلے تشریف لے جائین اول ان غلامان جانباز کو پہلے قدم مبارک پر سے نثار فرمایئے اسکے بعد پھر آپ کو اختیار ہے جیسا کچھ ہو کیجے مگر ابھی موقع جانے کا آپ کے مصلحت نہین ہے آپکا مقابلہ اُس اشراق مکار کے ساتھ موزون ہوگا صاحبقران زمان کی زبان قابو مین نہ تھی رک رک کے زبان سے باتین نکلتی تھین بعض بعض الفاظ غلط نکلتے تھے صاحبقران زمان نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ سب صحیح اور درست ہے مگر آج تک مین نے ایسا کبھی نہین کیا ہے کہ حریف مجھے پکارے اور مین خود اسکے مقابلے مین نہ جاؤن کسی دوسرے کو بھیجون میدان مین بھیجون تو کچھ ہو سب امور سپرد بخدا ہین جو اُسکی مشیت ہو وہ ہوتا ہے بندہ مجبور ہے تم لوگ اس بات مین دخل نہ دو مین ضرور اُسکے مقابلے مین جاؤنگا گو یہ ساحر معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے آج اِسنے مجھکو پکارا ورنہ اور پہلوان آتے تھے اور اور سردارون کو بلاتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے ہنر پہلوانی دکھاتے تھے مگر آج تک کسی نے میرا نام نہین لیا جب اشراق مکار نے شب کو یہ انتظام بذریعہ ساحران کرلیا ہے کہ حرز ہیکل اور اسم اعظم میرے قابو مین نہ رہا اُسوقت اُسنے اس ساحر کو میدان مین بھیجا ہے سردارون نے بہت چاہا اور سب طرح سے منع کیا اور چاہا کہ صاحبقران زمان میدان مین نہ جائین مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا قبول و منظور نہ فرمایا گھوڑے کو بڑھاکے میدان مین آئے جو جو سردار آگاہ تھے انھون نے ان پہلوانون سے جاکر کہا جو طلسم کے واقف کار تھے کہ تم اسوقت ہوشیار رہنا یقین ہے کہ صاحبقران زمان سے پہلے مکر و فطرت مقابلہ کرے اور سحر کرکے صاحبقران زمان کو بیہوش کردے لہذا تم لوگ ہوشیار

بہتا ساحرون سے کہا ہم لوگ حتی الوسع کوشش کرینگے مگر جو جو ساحرا اسوقت وہان موجود ہین اُنسے ہم کسی طرح مقابلہ نہین کرسکتے یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن صاحبقران اُس پہلوان نقلی کے مقابلے مین پہونچے اُس نے چہرہ صاحبقران پر نظر کی کہا اے عرب تو اس حالت مین کیا مقابلہ کریگا تیرے حواس ٹھکانے بجا نہین امیر نے فرمایا تجھے میرے حواس سے کیا کام ہے اگر مقابلہ کرتا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اگر قصد مقابلہ نہین ہے واپس جا اور کسی پہلوان کو جسے دعوی ہو میدان مین بھیج اُسنے جواب دیا کہ اے حمزہ مین تجھسے اسوقت مقابلہ کیا کرون تم سقدر بھی طاقت اپنے مین نہین رکھتے جو میری ایک ضرب اُٹھا سکو صاحبقران نے فرمایا اگر مین تیری ضرب نہ اُٹھا سکونگا ہلاک ہونگا تیرا مطلب برآئیگا اُسنے کہا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر صاحبقران نے جواب دیا کہ آجتک بڑے بڑے پہلوانون سے مقابلہ ہوا مگر کبھی مین نے وار مین سبقت نہین کی بھلا مین اسوقت کیونکر وار مین پیشدستی کرونگا اُس جوان نے بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا جب وہ جوان مجبور ہوا تو صاحبقران سے کہا اے حمزہ مین وار کرتا ہون اگر کچھ جراءت ہے تو میرے وار کو روک امیر پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اور اُس پہلوان نقلی نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا گو امیر کو بڑی تکلیف ہوئی مگر جراءت کا تقاضا یہ تھا کہ حریف پر تکلیف نہ ظاہر ہوئی صاحبقران وار کو خالی دیکر پھر پشت مرکب پر سنبھلے اُسنے دوسرا وار تلوار کا کیا امیر نے اُس وار کو سپر پر روکا چاہا بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا مرکب صاحبقران بھڑکا امیر سے پشت مرکب پر بسبب ضعف کے نہ سنبھلا گیا چونکہ شہسوار عرصۂ جراءت تھے گھوڑے کی پیٹھ سے کود کے الگ کھڑے ہوئے گھوڑا زمین پر گرا صاحبقران نے اُس پہلوان نقلی کیطرف دیکھکر فرمایا کیا یہی شرط جوانمردی ہے کہ بذریعہ سحر کے مقابلہ کرو اُسنے جواب دیا اے حمزہ جب تجھسے مقابلہ نہ کرسکا تو اب یہ کہتا ہے آج میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر جائیگا صاحبقران کو یہ کہنا ناگوار ہوا تلوار میان سے لیکر چاہتے تھے کہ اسکے سر پر وار کرین اُس نے سپر اُٹھائی شعاع سپر جو صاحبقران کے چہرۂ مبارک پر پڑی بینائی مین فرق آگیا دنیا سیاہ نظر آنے لگی وہ فوراً تلوار علم کرکے اس ارادے سے امیر کی طرف چلا کہ سر صاحبقران بدن سے جدا کرے یہ حال دیکھکر تمام لشکر تلوارین لیکر صاحبقران کے بچانے کو بڑھا اشراق نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسنے اپنے لشکر کو اشارہ کیا اسکا لشکر بھی آگے بڑھا سرداران اسلام نے صاحبقران کو آکے چارون طرف سے گھیر لیا امیر بیہوش ہوکے زمین پر گرے سردارون نے چاہا صاحبقران کو نکال لیجائین مگر اشراق کا لشکر بہت تھا یہ لوگ صاحبقران کو لیکر نکل نہ سکے اور اشراق کے لشکر مین جو ساحران نامی تھے اُنھون نے سحر کرنا شروع کیا سب سرداران اسلام بیہوش ہو ہوکے گرنے لگے جب یہ نوبت پہونچی اور سب مجبور ہوئے تو ہر ایک نے دست دعا بلند کرکے درگاہ کریم کارساز مین عرض کی اے رب حقیقی اے مالک تحقیقی اسوقت تیرے بندے دست کفار سے ہلاک ہو رہے ہین مدد کا وقت ہے دست کفار سے بچانا تیرا کام ہے سب نے ایسی رجوع قلب سے دعا کی کہ مقبول درگاہ الٰہی ہوئی صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف مخاطب ہوئے وہ گرد برطرف ہوئی سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے آتے

مین قریب آکر شاہزادے نے نعرہ کیا نعرہ بدیع الملک نوجوان سے بیدان شجاعت فتح و نصرت ہست
کام مین۔ اثر نامش ہی دانی بدیع الملک نام من ۔ لشکر اسلام نے جو نعرہ بدیع الملک کی آواز سنی جب سے
ان بیجان مین جان آئی کفار کے جھرمن پر آواسی جھائی بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے لی مانند شیر
غضبناک لشکر کفار پر گرے لوح چمکائی جسقدر سردار اسلام مبتلائے سحر تھے سب کو ہوش آیا صاحبقران
کو بھی افاقہ ہوا ہوش آتے ہی امیران اسلام تلوارین پکڑ کے فوج کفار پر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی اشراق نے آواز بلند کہا اب کوئی سحر نہ کرے تیغ و خنجر سے مقابلہ کرو اب سحر کام نہین کریگا طلسم کشا آگیا
تورج نے اپنے لشکر کے جوانون سے کہا یہ وقت امتحان ہے خبردار حریف کو خیال مین نہ لانا جہانتک
ممکن ہو ہنر جنگ دکھانا آج آخری معرکہ ہے اگر آج لشکر حریف پر فتح پائی تو تا قیامت نام رہیگا اشراق بھی
ایسی ہی باتین کر رہا تھا اپنے لشکر کے دل کو بڑھا رہا تھا کیفیت یہ تھی کہ دریائے خون جاری تھا سر گردن
کے مانند حباب تیرتے پھرتے تھے ڈھالین مانند گھٹا کے اٹھی تھین تلوارین بجلی کیطرح چمک رہی تھین
جوانان شیر دل مانند رعد کے گرج رہے تھے دلیران اسلام کی یہ حالت تھی کہ جو سردار جس صف پر
گیا تہ و بالا کر دیا خصوصاً عزیزان صاحبقران سو دو دو جوانون کو تاک کے قتل کرتے تھے بدیع الملک
نامدار جوتون کیطرف بڑھتے جاتے تھے صاحبقران بھی ان کی برکت سے صحیح و سالم ہو گئے
تیغ آبدار سے کفار کو واصل جہنم کر رہے تھے مگر ایرج نامدار جو بدیع الملک کی جرارت دیکھ رہے
تھے انھون نے بھی لڑائی کیسی جانفشانی کی تھی ایک جانب بدیع الملک صفون کی صفائی کرتے
ہوئے جاتے تھے دوسری طرف ایرج نامدار سر اعدا کا مینہ برساتے تھے شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک غول مین گرم پیکار تھے ایک جانب شاہزادہ آصف انجم طلعت عذاب جان کفار تھے کسی
طرف بدیع الملک کافرون کو قتل کر رہے تھے کسی جانب رفیع الملک اعدا کا خون بہا رہے تھے
اگر رستم ثانی ایک صف کو تباہ کر گئے نکل گئے تو شاہزادہ خسرو زرین علم نے دو تین صفین تہ کر
نعرہ کیا سنجر اسکے رستم ثانی کیطرف نگاہ کی رستم اور آگے بڑھے پہلوانون کو قتل کیا اس ہنگامے
مین بختگان سے زمرد ثانی نے کہا کہ آپ اسوقت کیفیت جنگ ملاحظہ فرما رہے ہین اب اشراق
اور لشکر اشراق دست مسلمانان سے تہ تیغ آج سب کا خاتمہ ہوگا اگر کوئی تدبیر نکل چلنے زمرد ثانی نے
جواب دیا کہ اے بختگان مین بھی اسی فکر مین ہون مگر کچھ بس نہین ہے اگر اسوقت لشکر سے نکلتا
ہون تو ضرور اشراق کی نگاہ مجھ پر پڑیگی اور وہ سحر کرنے سے مجھے ابھی نہین اسیوقت ہلاک کریگا اس
سبب سے مین جانا اچھا نہین جانتا ہون آئندہ جو تمہاری رائے ہو بختگان نے کہا اس مجمع مین
اشراق جادو کیونکر دیکھیگا زمرد نے کہا اگر وہ کسی مجمع مین ہوتا تو مین یہ خیال کرتا مگر وہ تو سامنے موجود
ہے جسقدر مجمع ہے آگے ہے یہان کوئی نہین ہے دیکھو اشراق رہ رہ کے میری طرف دیکھتا ہے اُسے
شاید میری طرف سے یہی خیال ہے بختگان نے کہا اگر اسوقت یہان ٹھہرے رہے تو زندہ بچنا مشکل ہے
زمرد نے کہا ہر طرح مرنا ہے اگر اشراق بھاگتے دیکھے گا تو سحر کر کے مار ڈالیگا اور اگر یہان ٹھہرے رہینگے
تو طلسم کشا آتے ہی قتل کریگا پھر بھاگنے سے کیا فائدہ ہے بختگان نے کہا یہ بات ضرور ہے مگر بھاگنا فرض
نہین کیونکہ یہان تک ٹھہرے رہنے مین مرنے کی امید قوی ہے اور بھاگنے مین یہ بھی گمان ہے کہ اگر اشراق کی

ناگاہ نہ بڑی تو نکل گئے اور جان سلامت رہی زمرد نے کہا جو تیری خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہے وقت اپنی جان بچانا فرض ہے یہ کہکے زمرد ثانی چاہتا تھا کہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اور تخت سے کود کر مع بختگان فرار کر جائے کہ بدیع الملک نامدار صفوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب علمدار فوج کے پہونچ گئے علمدار نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے نیزے کو ضرب تیغ سے قلم کیا اسکے بعد اُسکو بھی قتل کیا علم فوج کو قلم کر کے علمدار کو قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے اشراق جادو کے قریب پہونچے اشراق نے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر روکا اُسنے کہا او طلسم کشا او بے ادب میں بادشاہ اس طلسم کا ہوں اور بندہ خاص خداوند آئینہ اندام کا ہوں اگر تو نے ذرا بھی بے ادبی کی تو ابھی خداوند تجھے جلا کر خاک کر دینگے یہ نہ جاننا کہ خداوند یہاں موجود نہیں ہیں اگر میرا خون زمین پر گریگا ابھی اس طلسم کا طبقہ اُلٹ جائیگا تیرا لشکر بھی غرق زمین ہوگا بدیع الملک نے فرمایا او مکار ہم تجھے کیا سمجھتے ہیں اور آئینہ اندام کی کیا حقیقت جانتے ہیں اگر اس میں ذرا بھی قدرت ہوگی تو اپنی جان بچا کر جانب ایوان کیوں بھاگ جاتا اگر تجھے اپنی جان پیاری ہے تو آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر اور اطاعت صاحبقران نامدار کی قبول کر تو جان بچے ورنہ اسوقت تیرے لشکر میں کوئی زندہ نہ بچے گا سب کا خون ناحق تیری گردن پر ہوگا اشراق نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین کر ایسا ہاتھ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا بدن پر تڑپ کے تڑپنے لگا اسکا زمین پر گرنا تھا کہ تاریکی چھا گئی ہوا سے تند چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی بر قین زمین پر گرنے لگیں آوازیں مہیب آنے لگیں رنگ تلاطم برپا ہوا عماروں سے گرنے کی آوازیں آنے لگیں بدیع الملک نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشراق آئینہ پرست جادو سلطان طلسم نطاق بود افسوس مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو بلند ہوئی اور لشکر میں سب نے سنی ساحروں کے ہوش اُڑ گئے بختگان نے زمرد ثانی سے کہا اے شہنشاہ اب وقت اچھا نہیں ہے اور یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے جلد یہاں سے نکل چلیے دیکھیے بدیع الملک قریب آ گیا ہے لشکر کی ہمت میں فرق آ چکا اب کوئی مقابلہ نہ کریگا زمرد نے کہا اے بختگان اسوقت یہاں سے نکل چلنا بہت دشوار ہے چاروں طرف سرداران حمزہ پھیلے ہوئے ہیں جسطرف جاؤنگا نور سرداران حمزہ گھیر کر مار ڈالیں گے اور یہاں ٹھہرنا پھر بھی باعث امان ہے یقین ہے تو رنج کچھ جرات کرے اور طلسم کشا کو روک سے علاوہ اسکے اور ساحران نامی موجود ہیں ابھی وہ لشکر کو ٹھہرا لینگے طلسم کشا کی مجال نہیں جو ابھی یہاں آ پہونچے میں اسکا منتظر ہوں کہ طلسم کشا اور کسی طرف مخاطب ہو تو میں نکل چلوں بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے اگر جان بچانا ہے تو یہاں سے نکل چلیے ورنہ آج جان بچنی نہیں معلوم ہوتی ہے زمرد نے کہا جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا واقعی آج جان بچنا بہت دشوار ہے تو رنج نے زمرد ثانی کو جو اس حالت میں پایا گھوڑے کو بڑھا کے اسکے قریب آیا کہا اے زمرد ثانی خبردار ہراسان نہونا میں ہر طرح تیری مدد کرونگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا آج جو کچھ ہونیوالا ہے ہو جائیگا میرے دل کی حسرت بھی نکل جائیگی اگر طلسم کشا نے اشراق جادو کو قتل کیا تو کیا ہوا تم بجائے اشراق مجھکو تصور کرو میں اسوقت لڑائی میں اپنی جان لڑائے دیتا ہوں اگر طلسم کشا کو لشکر زیادہ ہے تو ہمارے بھی ...

بھی لشکر دیوان موجود ہیں اگر تمکو اپنے لشکر پر ناز ہے تو ہمیں بھی اپنی فوج پر دعوی ہے ساحران نامی ایسے ایسے
موجود ہیں کہ اگر سحر کا وقت آجائیگا تو انکے سحر سے کسی کو امان نہ ملیگی ابھی ابھی لشکر اسلام کی کیا کیفیت تھی
ایسے ایسے ساحر موجود ہیں میں پھر ویسا ہی انتظام کرونگا کہ پھر لشکر اسلام کی وہی حالت بنا دونگا زمرد
نے اسکو جواب دیا کہ اے تورج تم جو کچھ کہتے ہو مجھے یقین ہے مگر میں نے آجتک مسلمانوں کو شکست
اٹھاتے نہیں دیکھا اور اب طلسم کشا کا اقبال ترقی پر ہے اور اہل اسلام اسوقت فرور تجاب ہونگے اگر یہ نہوتا
تو اسوقت بدیع الملک کیوں آتے نہیں معلوم کہاں تھے اور کس کام میں مصروف تھے جو عین وقت جنگ میں
آکر پہونچے اور کس حال بیکسی میں حمزہ ثانی کی آکر مدد کی ورنہ اسوقت صاحبقران کا کام تمام ہو چکا تھا
ایک دم بھر طلسم کشا اور نہ تھا تو حمزہ مع جملہ سرداروں کے گرفتار ہو چکا تھا اگر بعد گرفتاری حمزہ طلسم کشا
آتا بھی تو کیا کر سکتا تھا تنہا کیا بناتا اس کو بھی کسی طرح گرفتار کر لیتے تورج نے کہا اے زمرد جادو
ایسے خیالات اپنے دل میں نہ لاؤ دل کو قوی رکھنا چاہیے لشکر حریف کیا مال ہے ایک دم میں
تو میں سب کو مٹا دوں گا زمرد نے جواب دیا کہ میں ہرگز تمہاری رائے کی تائید نہ کرونگا کیونکہ
اسوقت دیکھ رہا ہوں کہ طلسم کشا کس شد و مد سے سب کو قتل کرتا ہوا آتا ہے تورج نے کہا
جنگ میں اشراق کی خوشی کے موافق جنگ کرتا تھا اور اب میں اپنی طبیعت کے موافق ہوونگا اشراق
طریق جنگ سے واقف نہ تھا اس سبب سے یہ بات ہوئی ورنہ طلسم کشا اسقدر زور نہ پکڑتا اور پسپا ہوتا
ہوا چلا جاتا اب تم میرے انتظام جنگ کا تماشہ دیکھو کہ میں کس طریق سے جنگ کرتا ہوں زمرد نے
بختگان کی طرف دیکھا بختگان نے کہا آپ تورج کے کہنے کا اعتبار نہ کریں اسکی اسوقت قضا آئی ہے مگر
اس سے ظاہری انکار کرنا مناسب وقت نہیں ہے زمرد اسکی بات کو سمجھ گیا کہا اے تورج اسوقت
تمہاری باتوں نے میرے دل کو قوی کیا ورنہ میں ہرگز میدان جنگ میں نہ ٹھہرتا مگر اب تم یہاں نہ ٹھہرو
لشکر کی حالت دیکھو سب کو جنگ پر آمادہ کرو تورج زمرد کے پاس سے آگے بڑھا لشکر میں آیا
لشکریوں نے باواز بلند کہا اے بہادران تہور شعار یہ وقت جانبازی ہے اگر اسوقت لڑ بھڑ کر مر بھی
جاؤگے تو تا قیامت تمہارے نام زندہ رہیں گے اگر جنگ سے منہ پھیرو گے بودے کہلاؤگے
مردان عالم تمہارے حال پر خندہ زنی کرینگے تورج تو یہ کہتا ہوا آگے نکل گیا اسطرف بدیع الملک
صفوں کو درہم برہم کرکے زمرد کے تخت کے قریب پہونچے بختگان نے جو بدیع الملک کو آتے
ہوئے دیکھا زمرد سے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا بدیع الملک قریب تخت آپہونچے اب بھی اگر
جان عزیز ہے تو یہاں نہ ٹھہریئے بدیع الملک کی نگاہ اسی طرف ہے زمرد نے بدیع الملک کو جو آتے
دیکھا چاہا کہ تخت سے کود کے جائے مگر بدیع الملک قریب پہونچ چکے تھے جیسے ہی اسنے تخت سے کود
نا ارادہ کیا بدیع الملک نے للکار کے کہا او زمرد بے ایمان خبردار قدم آگے نہ بڑھانا بختگان تخت
سے کودا بدیع الملک نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا اسکے مرتے ہی زمرد ثانی بھی تخت سے کودا
بدیع الملک نے اسکو بھی ٹوکا زمرد بھاگا شاہزادے نے اسکی کمر پر تلوار لگائی اس کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے بدیع الملک نے شکر خدا کیا فوج کیطرف مخاطب ہوئے صاحبقران زمان نے
یہ کیفیت دیکھی باواز بلند بدیع الملک کو آفرین کی شاہزادے نے جھک کے سلام کیا پھر جنگ

مین مصروف ہوا سنون کو درہم برہم کردیا لشکری عاجز ہو گئے قدم میدان مین نہ تھمے سب نے فرار پر قرار کیا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی دور تک لشکر کفار بھاگا جب اس مین بھی جان بچتی نظر نہ آئی سب مجبور ہوئے امان طلب کی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی اقرات جادو سے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے نکل چلو اقرات جادو نے تنجیک جادو سے کہا کہ تورج کی یہ راے ہے تنجیک نے کہا مین بھی اسی کی راے کی تائید کرتا ہون اقرات جادو نے کہا اے تورج تم میرے کاندھے پر بیٹھو مین ابھی یہان سے پرواز کرتا ہون لشکر اسلام مین کوئی مجکو نہ پائیگا تورج کاندھے پر سوار ہوا اقرات جادو پر پرواز پیدا کرکے وہان سے اڑا اس طرف ساحر بدیع الملک کے قریب آئے سب نے عفو تقصیر چاہی اسلام قبول کیا بدیع الملک نے سب کو صاحبقران کے پاس بھیجا صاحبقران سب کو کلمہ طیبہ تلقین فرما رہے تھے کہ بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر لشکر کفار سے تورج کو اپنے کاندھے پر لیے ہوئے بلند ہوا بدیع الملک نے کمان اتاری اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا تیر سرکر دیا ایک ہی تیر مین اقرات جادو اور تورج بدرگ حرامی زخمی ہوئے دونون زمین پر گرے تورج کے گلے پر تیر پڑا تھا شانہ اقرات جادو کا بھی نشانہ ہوا تھا تورج ہچکیان لے رہا تھا کہ رستم بن ایرج قریب آئے میان سے تلوار بصد تعجیل کھینچکر سر تورج کا جدا کیا بدیع الملک نے جو یہ حال دیکھا ہنس کر کہا اے رستم ثانی سبحان اللہ تعالیٰ کی عادت مردہ کشی بھی بعض مقام پر دل خوش کردیتی ہے اگر اسوقت تم تورج کا سر جدا نہ کرتے تو ہرگز یہ مرتا بدیع الملک نے جو اسطرح بصد طنز یہ کلمہ کہا رستم کو بہت برا معلوم ہوا گو محجوب تو ہوئے مگر تلوار لیکر بدیع الملک کی طرف چلے کہا مین تمہین قتل کرونگا اپنی تلوار تمہارے لہو سے بھی بھرونگا بدیع الملک نے فرمایا مین مردہ نہین ہون جو تمہارے قتل کرنے سے سر میرا جدا ہو جائے اگر تمہین ایسا ہی نام کرنا ہے تو مین اور کسی ساحر کو نشانہ تیر قضا کرتا ہون تم اسکا سر بھی اسیطرح تن سے جدا کرنا اور میرے نسبت اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت بری ہوگی رستم نے کچھ سماعت نہ کی تلوار لیکر آگے بڑھے بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی صاحبقران زمان مع سالاران اپنے ہمراہ لیے ہوئے کچھ دور بڑھ آئے تھے اور اسوقت شور وغل کے سبب سے امیر کو خبر بھی نہ ہوئی کہ بدیع الملک کس طرف ہین اور رستم بن ایرج کہان ہین یہان جو لوگ موجود تھے ان مین یہ طاقت نہ تھی جو وہ بچا سکتے سب مجبور تھے آپس مین کہتے تھے کہ آج غضب ہوا بدیع الملک کے ہاتھ سے رستم کی قضا آئی ہے کہان بدیع الملک نامدار کہان رستم عالیمقدار گو دونون ایک ہی صدف کے گوہر ہین تیغ شجاعت کے جوہر ہین مگر بدیع الملک کی اور بات ہے یہ لائق صاحبقرانی ہین گو رستم ثانی نے بھی بہت سے کارہاے نمایان کیے ہین مگر بدیع الملک نامدار نے وہ وہ کام انجام دیے ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ صاحبقرانی تمہین پر ختم ہے سواے تمہارے اس کام کا انجام دینے والا لشکر اسلام مین اسوقت کوئی نہین ہے اور بارہا امیر کی زبان سے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک بہت جرات مین لاثانی ہے لائق صاحبقرانی ہے کسکی مجال ہے جو ہمت وشجاعت مین بدیع الملک سے آنکھ ملا سکے مقابلے کی تاب لا سکے یہ لوگ تو باتین کر رہے تھے مگر بدیع الملک کے قریب رستم ثانی پہنچے بدیع الملک نے کہا اے رستم

اگر جان بچانا چاہتے ہو تو میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ سب تجھے سا بہتر ان زبان سے شرمندہ ہونا پڑیگا امیر بھی فرمایئں گے کہ تمہین ایک نحیف و نزار کو قتل کرتے شرم نہ آئی۔ اسوقت مین کیا جواب دو نگا رستم نے تلوار بقصد اٹھائی کہ صحراے گرد اڑی رستم نے ہاتھ روکا بدیع الملک بھی اسطرف مخاطب ہوئے دامن گرد شکافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار زرنگار پوش گھوڑے کو تیز کئے ہوئے آتا ہے اُس نقابدار نے قریب آکے بدیع الملک کو بچھایا رستم کو بھی بتایا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے نقابدار آج بہت دنون کے بعد تجھے دیکھا نقابدار نے کہا قسمت نے آج یہ دن دکھایا کہ آپ لوگون کی زیارت حاصل ہوئی اب خدمت فیضدرجت صاحبقران مین چلونگا شرف قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نقابدار کو ہمراہ لیے آگے بڑھے لوگون نے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی جنگ کی بھی کیفیت سے امیر کو مطلع کیا تھا صاحبقران اسطرف تشریف لاتے تھے راہ مین بدیع الملک سے ملاقات ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ شہزادہ بدیع الملک نقابدار زرنگارپوش سے باتین کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے سرداران نامی سے فرمایا معلوم ہوتا ہے نقابدار سے کچھ جنگ کی نسبت گفتگو ہوئی بہت دنونکے بعد آج اس نقابدار کو دیکھا بارہا میں اس کی لڑائیون مین آیا ہے اُس نے اکثر سرداران اسلام کی مدد بھی کی ہے مگر دو ایک بار مقابلہ بھی ہوگیا ہے نہین معلوم یہ کون ہے سرداران نے عرض کی یا صاحبقران جو ہو گا معلوم ہو جائیگا اتنے بدیع الملک اُس سے باتین کرتے ہوئے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک قریب پہونچے نقابدار نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مزاج پرسی کی نقابدار نے عرض کی اگر اسوقت مین نہ آتا تو غضب ہو جاتا یہ کہکے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی کیفیت بیان کی صاحبقران قتل تورج کی خبر سنکر خوش ہوئے بدیع الملک کو بہت بہت آفرین و مرحبا کہا رستم بن ایرج کو یہ بات بھی خلاف ہوئی مگر بخاطر صاحبقران سے کچھ کہ نہ سکے امیر سب کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ گاہ کیطرف پھرے طبل خوشی بجا سب سرداران شادان و فرحان فتح و فیروزی اپنے خیمہ گاہ کیطرف واپس آئے سب لوگ اپنی بارگاہون مین آئے نقابدار نے اپنے ملازمین سے بارگاہ آراستہ کرنے کو حکم دیا اُسیوقت نقابدار کیواسطے بارگاہ آراستہ ہوئی نقابدار زرنگارپوش اپنی بارگاہ مین گیا جب سب لوگ تھوڑی دیر استراحت کر چکے صاحبقران نے ہر ایک کو طلب کیا نقابدار بھی بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوا امیر نے فرمایا اے نقابدار کس ارادے سے آئے ہو نقابدار نے عرض کی یا امیر ارادہ ہے کہ ہمراہ رکاب فیض انتساب خانہ کعبہ چلون اور شرف خدمت حضرت پیغمبر آخرالزمان حاصل کرون امیر نے فرمایا اے نقابدار اب نقاب چہرے سے ہٹاؤ صورت دکھاؤ نقابدار نے نقاب الٹی سب نے دیکھا ایک جوان ہاشمی صورت صاحبقران سے مشابہ حسین جمیل صاحب شان و شوکت ہے سب کو حیرت ہوئی امیر نے فرمایا اے نقابدار اپنا نام بتاؤ کیفیت جو صحیح ہو اُس کو نہ چھپاؤ نقابدار نے عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا فرزند ہوں ابوالعلا ہے میرا نام ہے دختر شاہ دیلم میری والدہ ماجدہ ہین امیر نے شاہزادہ ابوالعلا سے دیلمی کو گلے سے لگایا سب نے مبارکباد دی صاحبقران نے بزم عشرت کا سامان مہیا کیا سب سرداران نامی وگرامی جمع ہوئے صاحبقران نے

فرمایا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ خدمت میں حضرت پیغمبر آخر الزمان کے جاؤں اور شرف قدمبوسی حاصل کروں لہذا منظور یہ ہے کہ جن لوگوں کو رخصت کروں اور جو جو باتیں مجھ پر فرض ہیں اُنسے بھی فراغت حاصل کروں سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم سب کی خوشی یہ ہے کہ ہمراہ رکاب حضور خدمت خاتم الانبیا میں چلیں اور شرف زیارت حاصل کریں امیر نے فرمایا بعد میں آپ لوگوں کو اختیار ہے بیشتر جو باتیں مجھ پر فرض ہیں اُنسے میں فراغت حاصل کر لوں سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ اختر جمال کا عقد بدیع الملک کے ساتھ پہلے ہو جانا چاہیے اسکے بعد رستم بن ایرج کا عقد ملکہ خوبان کے ساتھ ہو جانا چاہیے اور آصف انجم طلعت کا عقد ملکہ بدر مجبیں گیسو کشا کیساتھ ہو جانا چاہیے اور شہنشاہ گوہر کلاہ کا عقد ملکہ خورشید چشم کے ساتھ ہو جانا چاہیے خواجہ نے جو یہ سنا بہت خوش ہوئے امیر نے اُسوقت سامان عقد درست ہونیکا حکم فرمایا خواجہ نے فوراً بندوبست کیا حسب دستور قدیم اُسیوقت سبکا عقد ہوا جب صاحبقران نے سب کے عقد سے فراغت پائی صحبت برخاست کی بدیع الملک ملکہ اختر جمال کی بارگاہ میں تشریف لیگئے رستم بن ایرج ملکہ خوبان کی بارگاہ میں گئے اسیطرح ہر ایک اپنی اپنی بارگاہ میں گیا شب بھر سب نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو امیر بعد ادائے فریضہ سحر بارگاہ میں جلوہ فرما ہوئے تو امیر نے سب کو طلب فرمایا ہر ایک حاضر خدمت صاحبقران ہوا صاحبقران نے فرمایا میں یہاں ایک ماہ تک قیام کرونگا چند سرداران کو اکثر ملکوں کی حکومت پر روانہ کرتا ہوں سب نے قبول کیا صاحبقران نے اُس روز منذر شاہ اور ارژنگ حبشی کو جانب مغرب اُنکے ملک کی طرف روانہ کیا گو اُن لوگوں نے عذر کیا مگر امیر نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ جس سے جس کام کو کہوں انکار نہ کرے ورنہ مجھے صدمہ پہونچے گا اور میں جو ارادہ کر چکا ہوں وہ ضرور پورا کرونگا سب مجبور ہوئے بعد منذر شاہ کے صاحبقران زمان نے طوق حران حرانی و کیبا چینی و تلا چینی کو جانب در بند علانیہ روانہ کیا اُسکے بعد اسفانوش یل و قدح نوش و دیو نوش و ارژنگ نوش کو مع اُنکی سپاہ کے جانب یونان رخصت کیا پھر عبد الجبار و عبد القادر کو مع اُنکی سپاہ کے جانب حلب روانہ کیا اُسکے بعد نعمان بن جقیل کو بادشاہی مصر عطا فرما کر جانب مصر روانہ کیا پھر فرسنگ بن لندھور کو مع قرشی و ترتی و یسیاسے فرنگ و ابرہہ فرنگ کے جانب فرنگ روانہ فرمایا پھر ملک فرخ و داراب و بہلول خستنی کو ملک خورشید و عنقا سے عنقویل گردن و کاکات زنگی کو منزل اژرلہ کے جانب روانہ کیا پھر دو سہ دن اشمس کے بیٹوں کو ملک قہستان کیطرف روانہ کیا پھر محراب شاہ کرسی نشین کو مع اُنکی سپاہ کے جانب سیستان روانہ کیا پھر نوح اور سراب افغان و ریا ہند رہ ہند کو جانب پشاور روانہ کیا پھر نہلیل وغیرہ کو اصفہان کیطرف بھیجا اُنکے بعد اسیطرح جب صاحبقران زمان اکثر سرداروں کو ملکوں میں روانہ کر چکے تو خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ زادوں کو بلا بھیجئے مجھے اُنسے کچھ تحقیق کرنا ہے خواجہ نے اُسیوقت فرزندان بزرجمہر کو بلایا امیر نے فرمایا آپ لوگ ملاحظہ فرمائیں کہ میں کتنی جمعیت سے خدمت بابرکت حضرت خاتم الانبیا میں جاؤں خواجہ زادوں نے از راہ رمل دریافت کرکے عرض کی یا صاحبقران آپ بہتر آدمیوں کے ساتھ خدمت میں خاتم الانبیا کے جائیے گا اور کوئی سوائے آپ کے ہمراہ نہ ہوگا صاحبقران زمان نے فرزندان بزرجمہر کو بصرہ کی بادشاہی عطا فرما کر رخصت کیا اور دوسرے روز جشن کیا بدیع الملک سے ... بزرجمہر کے فرمایا کہ ... سے حاضر ہیں ابھی بعض گنہگار سے عوض خون عزیزان لینا ہے اور میں عہد کر چکا تھا کہ جب تک ... خانہ کعبہ جاؤنگا اور یاد الٰہی میں مصروف

ہونگا پھر واپس نہ آؤنگا لہذا میں اب اُن کفار سے عوض خون عزیزان نہیں لے سکتا اور یہ کام بجز بدیع الملک
کے دوسرا انجام نہیں دے سکتا لہذا آج سے میں بدیع الملک کو صاحبقران بناتا ہوں تم ہر ایک
کو لازم ہے کہ مثل میرے بدیع الملک کو تصور کرے اور اطاعت بدیع الملک سے منہ نہ پھیرے
گو یہ کلمات صاحبقران بعض لوگوں کے خلاف ہوئے مگر شوق زیارت حضرت خاتم الانبیا میں کسی نے
کچھ جواب نہ دیا سب خاموش رہے امیر نے تاج صاحبقرانی بدیع الملک کو عطا فرمائے بعدہ وہ کچھ
انتظام بھی فرمایا بدیع الملک صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور ہوئے سب مال و خزانہ شاہزادہ
بدیع الملک کے قبضے میں آیا امیر نے فرمایا اے بدیع الملک پہلے ایوان نہ طاق کو فتح کرکے
آئینہ اندام جادو کو قتل کرنا پھر اور جو ہو کافر اس لائق ہیں کہ وہ سوائے قتل کے دوسری سزا نہیں
پاسکتے انہیں ہرگز زندہ نہ چھوڑنا انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تم سے ملاقات ہوگی مگر جہانتک ممکن
ہو کفر کی ہستی کو مٹاکے مجھ سے ملنا بدیع الملک نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہیں ویسا ہی ہوگا ایک کافر
کو زندہ نہ چھوڑونگا صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت کچھ تسلی و تشفی دی بہت نصیحتیں کیں بدیع الملک
نے امیر کے سب نصائح کو تسلیم کیا صاحبقران نے لشکر بدیع الملک کیواسطے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر
سے علحدہ ہو اور جو لوگ ہمارے ہمراہ جانیکا ارادہ رکھتے ہوں وہ علحدہ ہوں بدیع الملک کے
خادموں نے بارگاہیں اپنے لشکر کی الگ جاکر آراستہ کیں بدیع الملک بھی صاحبقران سے رخصت ہوکر گئے
امیر نے فرمایا اے بدیع الملک سب مجھے مرتب شمار کرنا ہے کہ خواجہ زادوں نے حکم لگایا ہے کہ میرے ہمراہ
کل بہتر آدمی خدمت میں خاتم الانبیا کے پہونچیں گے ہو واسطے میں نے تمہارے واسطے بارگاہیں الگ
آراستہ کرائی ہیں یہ کہکے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ اب شمار کرو کہ میرے ہمراہ چلنے والے
کسقدر آدمی ہیں خواجہ باہر آئے شمار کیا کل ایک سو چالیس سردار نکلے خواجہ نے خدمت صاحبقران
میں حاضر ہوکر عرض کی یا امیر ایک سو چالیس سردار ہمراہ چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں امیر نے فرمایا
کہ مجھ سے فرزندان بزرجمہر نے کہا ہے کہ کل بہتر آدمی میرے ہمراہیوں سے ہونگے اور وہی لوگ
زیارت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بھی ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بعض سرداروں کو
یہیں چھوڑ دیں جو سب نے سنا عرض کی یا صاحبقران ہم میں سے یہاں کوئی نہ رہیگا سب آپکے
ہمراہ رکاب چلیں گے صاحبقران مجبور ہوئے فرمایا زیادہ انکار بھی کرنا مناسب نہیں ہے دوسرے
روز وہاں سے پیش خیمہ لدوادیا بدیع الملک نے بھی چند سرداروں کو حکم دیا کہ میں صاحبقران
زمان کے ہمراہ تھوڑی دور جاؤنگا پھر واپس آؤنگا لہذا مختصر سامان سفر درست کرلو یہاں بھی سب
سامان سفر درست کیا صاحبقران ثانی نے دوسرے روز وہاں سے کوچ کیا بدیع الملک تھوڑی دور
کیواسطے ہمراہ ہوئے امیر نے اس روز شام تک مسافت طے کی قریب شام ایک صحرا میں پہونچے
بدیع الملک نے عرض کی صاحبقران کوئی کار ضروری لاحق نہیں ہے آپ کیوں اسقدر زحمت
رہروی اٹھاتے آج یہیں قیام فرمائیے کل پھر تشریف لیجائیگا کیونکہ نہیں معلوم اب کب زیارت آپکی
نصیب ہو صاحبقران نے بدیع الملک کو آبدیدہ ہوپایا سرداران سے کہا آج بارگاہیں یہیں
آراستہ کردیں شب بھر اسی جا قیام کرونگا کل یہاں سے چلونگا جو کچھ بدیع الملک نے کہا بہت صحیح

سے خادمون نے دونون بارگاہین آراستہ کردین صاحبقران اپنی بارگاہ مین گئے بدیع الملک بھی امیر
کی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران مع جملہ سرداروں کے بیدار رہے شب بھر باتین رہین جب رات
بسر ہوئی امیر نے فریضہ سحر ادا کیا سواری کی طلب فرمائی خادمون نے مرکب دردولت پر حاضر کیا امیر نامدار
بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لائے شاہزادے کا گھوڑا بھی خادمون نے حاضر کیا صاحبقران اور
شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اور جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوئے صاحبقران نے مرکب بڑھایا
مصروف قطع راہ ہوئے اُس روز بھی قریب شام ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے شب بھر صحبت رہی صبح کو
وہان سے بھی روانہ ہوئے قریب شام ایک اور صحرا مین جاکر بارگاہین استادہ ہوئین امیر نے شاہزادۂ
بدیع الملک سے فرمایا کہ اب تین روز ہوگئے کل تم اپنے لشکر کیطرف واپس جانا اور مین اپنی منزل
کی راہ لونگا بدیع الملک نے عرض کی میرا ارادہ تھا کہ جب آپ خدمت حضرت مین پہونچ جاتے مین
واپس آتا اور تعمیل ارشاد مین مصروف ہوتا لیکن آپکی یہی مرضی ہے تو مین مجبور ہون صاحبقران نے
فرمایا اے بدیع الملک جب تمھین بامراد خدا لائیگا ہمسے ملائیگا تو اسطرف آنے کا ارادہ کرنا اور
اب میری یہی خوشی ہے کہ تم واپس جاؤ زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ تمھین بھی بہت سے کام انجام دینے ہین
بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اگر شامل ہے تو سب کام درست ہوجاوینگے مگر دعائے خیر کا
امیدوار ہون کبھی دعا سے فراموش نہ فرمائیگا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ہر دن ہم
سے ہر وقت تمھارے واسطے دعا نکلیگی مگر یہ معاملات طلسم ہین جہانتک ممکن ہو ان مین ہوشیاری
سے کام لینا اول تو تمھارے واسطے ضرورت سمجھانے کی نہین ہے کیونکہ ماشاءاللہ تمنے بیحساب طلسم
فتح کیے ہین اور تمھارے نام سے ساحر خوف کرتے ہین مگر ہمپر واجب ہے کہ تمھین نصیحت کرین اور
تمھین قبول کرنا لازم ہے بدیع الملک نے عرض کی جو کچھ آپ ارشاد فرماتے ہین مین بسر و چشم بجا
لاؤنگا ہمیشہ ہوشیاری سے کام لونگا گو مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر آپکی نصیحت کا ماننا میرے
واسطے باعث راحت ہے ابھی مجھے وہ تجربہ حاصل نہین جو آپ نے پایا غرض شب بھر اسی قسم کی باتین
رہین جب صبح ہوئی صاحبقران نے فریضہ سحر سے فراغت حاصل کی بدیع الملک کو گلے سے لگایا بہت
کچھ پند و نصیحت فرماکر ارشاد کیا کہ اب اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤ بدیع الملک نے عرض کی یا
صاحبقران آج مین اور ہمراہ رکاب ہون کل واپس جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اب مین ایک
دم تمھارا ساتھ رہنا اچھا نہین جانتا تم واپس جاؤ بدیع الملک مجبور ہوگئے صاحبقران سے
رخصت ہوئے امیر بھی آبدیدہ ہوگئے اور سرداران صاحبقران بھی مفارقت بدیع الملک
کے سبب سے مغموم ہوئے بدیع الملک اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر
آئیگا مگر صاحبقران جو اپنی منزل کے جانب چلے اُس روز بدیع الملک کا خیال تو امیر کو نہ تھا جو
ٹھہر جاتے صاحبقران نے شب کو قیام نہ فرمایا برابر رہروی کرتے ہوئے دوسرے روز صحرائے
ماچین مین پہونچے امیر نے دیکھا جنگل نمونہ گلشن ہے مگر عجائبات سے مملو ہر درخت بشکل جانوران
پرندے مثل دست انسان پوست انسان کے موافق پائی سب کے تھالون مین پڑ
ہوا صاحبقران کو تعجب ہوا خواہ مخواہ سے کہا یہ عجائبات سحر نہین معلوم کسنے بنائے ہین اور کس سے

لیے تیار کیے گئے ہیں خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہان سے جلدی گذر چلیے اب ٹھہرنے کی ضرورت نہین
ایسا نہو کوئی بات پیدا ہو جائے تو آپ اس زنق مین نہین ہین جو کسی سے مقابلہ کر سکین اب سو رہے
تکلیف اٹھانے سے اور کچھ حاصل نہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ جسقدر اس صحرا مین خوف معلوم
ہوتا ہے کیا خدا کو بھول گئے کیا مجال کسیکی جو ہمین مبتلاے بلا کرسکے دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست
اب سے کسی کو کیا عرض اور کوئی ہمین کیون تکلیف پہونچانے لگا اُسکا بار اُسکے سر ہے جو صاحبقران
ثالث کے لقب سے مشہور خلق ہونیوالا ہے خدا اُس کو جملہ آفات سے بری رکھے اور اُس کی
صاحبقرانی کو ترقی دے اب ہم اُن جملہ مصائبات سے بری ہوگئے ہیں اب کسی کو بغض و عناد
لگانے کا حق باقی نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ نے جو کچھ فرمایا میری سمجھ مین آیا مگر کفار اسکو
نہ مانینگے ساحر جادوگون کے نام کے دشمن ہین وہ ضرور کچھ فساد برپا کرینگے امیر نے فرمایا
جو قسمت مین تحریر تھا وہ اپنا پیش آثار رہا اور جو کچھ مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا اگر آج بھی اُس صحرا مین
نہ ٹھہرینگے تو جملہ ہمراہی بہت پریشان ہونگے اور یہ صحرا آج شب بھر کی رہروی مین بھی تمام نہوگا اس
سے بہتر یہ ہے کہ آج یہین مقام کرین کل اس صحرا سے چلین گے اور تمام صحرا کی مسافت قطع کرینگے
خواجہ نے عرض کی آپکو اختیار ہے میری راے نہین کہ آپ آج اس صحرا مین قیام کرین صاحبقران
نے فرمایا اب ہمراہیون مین طاقت نہین جو وہ آگے بڑھ سکین خواجہ مجبور ہوئے امیر نے حکم دیا کہ
بارگاہین اسی جگہ آراستہ کیجائین ہم آج شب کو یہین قیام کرینگے صبح کو یہان سے روانہ ہونگے خادمون
نے حسب الحکم صاحبقران وہین بارگاہین استادہ کین صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے خواجہ
حاضر خدمت ہوئے عرض کی یا امیر آج شب کو سب لوگ بیدار رہین یہ سرزمین سحر سے مملو معلوم
ہوتی ہے نہین معلوم کیا بات پیش آئے اس سبب سے بیداری بہت اچھی ہے امیر نے فرمایا کہ یہ ممکن
ہے کہ سب بیدار رہین صاحبقران اُس شب کو مع جملہ سرداران نامی و گرامی بیدار رہے شب بھر کسیطرح
کا فتنہ نہ اُٹھا جب صبح ہوئی امیر نے فریضہ سحری ادا کیا خواجہ نے پیش خیمہ روانہ کرنا شروع کیا امیر
نماز سے فارغ ہوئے در دولت پر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کچھ کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو صاحبقران [illegible] کر اپنے لشکر کیطرف واپس آیا ایک دن قطع منزل مین
صرف ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچا یہان سب سرداران بدیع الملک منتظر تھے کہ شہزادہ
بدیع الملک تشریف [illegible] ان سے شاہزادے کے قدمون کو بوسے دیے صاحبقرانی ملنے
کی مبارکباد دی ہر ایک صاحبقران کیطرف بدیع الملک سے بات کرنے لگا شاہزادے نے کہا اب
یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے مین کل لوح دیکھونگا اگر ایوان نمطاق مین جانے کی لوح نے ہدایت کی تو جاؤنگا
ورنہ اور جو نوشتہ پاؤنگا اُسکو بجا لاؤنگا سردار بھی متفق الراے ہوئے بدیع الملک صاحبقران ثالث
نے دوسرے روز لوح ملاحظہ کی یہی نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم جب تو نے طلسم کو فتح کیا تو اپنا حق کیون

چھوڑ گیا ہے پیر سے واسطے اس طلسم میں خزائن اسقدر موجود ہیں جو گنج قارون سے وافر ہیں اسکے بعد سب خزانون کا پتہ لکھا تھا بدیع الملک نے سرداروں سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہے یہاں خزانے موجود ہیں ان کو اپنے قبضے میں کرنا ہے سب نے عرض کی جو حکم ہو بجا لائیں صاحبقران ثالث نے کہا تم لشکر میں اطلاع کردو کہ سب لوگ اسباب سفر درست کریں اور پیش خیمہ روانہ ہو جائے ہم کل یہاں سے کوچ کرینگے ملازمین نے اسیوقت لشکر میں اطلاع کی سب سامان سفر تیار ہوا پیش خیمہ پھر اُسیوقت روانہ ہوا بدیع الملک نامدار نے دوسرے روز وہاں سے کوچ کیا لوح نے خبر دی تھی کہ صحرائے شعلہ فام میں جا وہاں ایک درخت صندل ہے اُس درخت کو بزور طلسم کشائی زمین سے اکھاڑنا ایک دہنہ نقب نمودار ہوگا اپنے ہمراہ چند سرداروں کو لیکر نقب سے اندر جانا جب راہ نقب طے ہو جائے پھر لوح دیکھنا جو لوح کے احکام ہوں اُسکے مطابق کام کرنا بدیع الملک حسب ہدایت لوح اُس جانب چلے آٹھ روز کے بعد صحرائے شعلہ فام میں پہونچے دیکھا درخت جلے ہوئے زمین سیاہ دھواں تمام میدان میں چھایا ہوا ہے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا عجب صحرا ہے اسکے درخت ہمیشہ اسی حالت پر رہتے ہونگے دھواں تو اسقدر چاروں طرف پھیلا ہوا ہے مگر آگ کا کہیں نام نہیں مریخ نے کہا میں اس طلسم کی عجائب کیفیت دیکھتا ہوں مجھے سب باتیں نئی نظر آتی ہیں اگر یہ سحر سے ہے تو بادشاہ طلسم آپکے ہاتھ سے قتل ہوا اب اُسکو غارت ہو جانا چاہیے اور اگر یہ بذریعہ حکمت تصور کیا جائے تو اس طلسم میں حکمت کا نام نہیں یہ سنکر دانشمندان طلسم نے عرض کی یا صاحبقران یہ سنا ہوا ہے اصل میں یہ سحر اشراق آئینہ پرست کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سحر خاص آئینہ اندام جادو کا ہے اُسنے اسکو جہنم بنایا تھا جب یہاں سے آپکے خوف سے بھاگا تو اپنے سحر کا بھی خیال نہ کیا ہر روز سحر تازہ کرنے سے یہاں یہ بات تھی کہ شعلے اُٹھا کرتے تھے سو کوس تک جانور خواہ انسان کوئی آ نہیں سکتا تھا اب سحر کی قوت ہوگیا ہے آگ بھی یہاں کی جاتی رہی اور جو عجائبات یہاں تھے وہ سب بھی کالعدم ہوئے یہاں ساحر رہتے تھے صورتیں اُن کی اسدرجہ مہیب تھیں کہ انسان کو تاب دید نہ تھی آئینہ اندام جادو کہتا تھا کہ یہ فرشتگان عذاب ہیں جس پر میں عتاب نازل کرتا ہوں اُس کو انہیں کے سپرد کر دیتا ہوں یہ لوگ اسکو اسی آگ میں جلا دیتے ہیں مگر اب اس میں ذرہ بھی حدت باقی نہیں ہے بدیع الملک یہ باتیں سنتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے تھے کہ تھوڑی دور پر ایک درخت صندل نظر آیا نہایت شاداب پایا بدیع الملک اُس درخت کو دیکھکر گھوڑے سے اُترے درخت کے قریب آئے درخت کو آغوش میں لیا زور کیا اسم اعظم پڑھا درخت میں جنبش ہوئی زمین شق ہونے لگی ہمراہیان بدیع الملک اس قوت کو دیکھکر حیران ہوئے مریخ آفتاب علم نے لوگوں سے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو صاحبقران زمان اپنا قائم مقام کیوں کرتے سب آپس میں کہ رہے تھے کہ یہ بات انہیں کے واسطے ہے دوسرے کی مجال نہیں جو ایسا زور کر سکے یہاں تو یہ باتیں تھیں وہاں بدیع الملک نے سنبھل کے زور کیا درخت زمین سے اُکھڑ گیا صدائے مہیب آئی سب کی زبان سے تکبیریں جاری ہوئیں درخت کے اکھڑنے سے دہن نقب پیدا ہوا بدیع الملک نے فرمایا سب لشکر یہاں قیام کرے میں اس نقب میں جاتا ہوں مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران میں بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہوں بدیع الملک

سے فرمایا میں تمہیں اپنے ہمراہ لیجاؤنگا مگر یہان کا سب انتظام کرو مریخ نے اُسیوقت بارگاہیں استادہ کرانا شروع کین تھوڑی دیر میں بارگاہیں استادہ ہوگئین سب لشکر اترا بدیع الملک نے فرمایا چند سردار میرے ہمراہ آئین مریخ آفتاب علم سب کے ہمراہ ہونگے چالیس سردار شاہزادہ بدیع الملک کے ہمراہ اُس نقب میں داخل ہوئے دیر تک بدیع الملک رہروی کرتے رہے قریب شام راہ نقب ختم ہوئی شاہزادہ نقب کے باہر ہوا دیکھا ایک میدان وسیع ہے عمارتین نہایت نفیس بنی ہوئی ہین بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فاتح طلسم میں جسقدر عمارتین نظر آتی ہین یہ سب خزائن ہین مگر ہر ایک خزانہ مقفل ہے قفل اسکے لوح کے عکس سے کھل جائینگے بدیع الملک پہلے ایک بارہ دری کے قریب پہونچے قفل پر عکس لوح ڈالا قفل زمین پر گرا دروازہ کھل گیا بدیع الملک مع جملہ سرداروں کے اُس مکان کے اندر گئے شاہزادے نے دیکھا کہ عمارت پتھر کی نہایت معقول بنی ہوئی ہے سامنے شہ نشین پر تخت و تاج رکھا ہے شمشیر برہنہ آگے دھری ہے سلاح جنگ کشتیوں میں رکھا ہے کچھ زر و جواہر بھی موجود ہے ایک صندوقچہ طلائی تخت کے سامنے کشتی پر رکھا ہے کنجی اُسی میں بند ہے بدیع الملک نامدار نے پہلے اُس صندوقچی کو کھولا دیکھا ایک لفافہ اُس صندوقچی میں رکھا ہے بدیع الملک نے اُس لفافے کو چاک کیا ایک نامہ اُسکے اندر سے برآمد ہوا شاہزادے نے اُس نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ اس تخت پر بیٹھکر دفتر خزائن ملاحظہ فرمائے اور یہ سلاح اپنے جسم پر آراستہ کرے دفتر سب خزانوں کا ہے اور اس تخت کے نیچے ایک حوض ہے اُس حوض مین سب خزانوں کے دفتر رکھے ہین اُنسے سب کیفیت معلوم ہو سکتی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے تخت کو ہٹا کر زمین کو کھدوایا حوض برآمد ہوا اسمین ایک صندوق آہنی رکھا تھا بدیع الملک نے قفل اُس صندوق کا توڑا صندوق کھولکر دیکھا تو اس میں دفتر سب خزانوں کے رکھے ہوئے تھے بدیع الملک نے سرداروں سے کہا ان دفترون کو نکالو سب نے دفتر اُس صندوق سے نکالے بدیع الملک قریب تخت ایک دنگل پڑا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوئے جس دفتر پر لکھا تھا کہ یہ پہلے خزانے کا دفتر ہے بدیع الملک نے اُس دفتر کو پہلے ملاحظہ فرمایا سب کیفیت اُس خزانہ کی ملاحظہ فرمائی وہان سے اُس خزانے میں تشریف لائے قفل پر لوح کا عکس ڈالا قفل کھل گیا بدیع الملک نامدار سب سرداروں کو ہمراہ لیکر خزانے کے اندر آئے دیکھا مکان نہایت نفیس بنا ہے زر و جواہر کا چارون طرف انبار ہے شاہزادے نے مریخ آفتاب علم سے کہا لشکر میں جاؤ اور لوگون کو لاؤ حمال بھی آئین یہان سے اسکو ہمارے خزانے میں پہونچائین مریخ آفتاب علم اُسیوقت بدیع الملک سے رخصت ہو لشکر میں آکر سب کو اطلاع دی اُسیوقت حمال مریخ آفتاب علم ہمراہ ہوئے مریخ پھر شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی صاحبقران جمال بھی حاضر ہوتے ہین راہ میں ہین یہ ذکر تھا کہ حمال حاضر ہوئے بدیع الملک نامدار نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ اس زر و جواہر کو بار کرادو مریخ نے انتظام کرنا شروع کیا دو روز تک اُسی خزانہ کا مال بار ہوا کیا تیسرے دن خزانہ خالی ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے دوسرے خزانے کے دفتر کو دیکھا وہان تشریف لیگئے اُس خزانہ کا زر و جواہر روانہ کرنے میں بدیع الملک کو آٹھ روز صرف ہوئے نوین روز وہان سے فراغت پائی تیسرے خزانہ کا دفتر

ملاحظہ فرمایا اُس مکان میں بھی تشریف لیگئے پندرہ دن تک وہان سے مہلت نہوئی اسیطرح شاہزادہ
چھ ماہ تک اُن خزانون مین رہا ساتوین ماہ سب خزانے خالی ہوئے بدیع الملک نامدار اُس محکمے
سے باہر آئے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ نہین گئے تھے انھون نے چھ مہینے کے بعد جو شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا سب نے آکے چارون طرف سے گھیر لیا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے جشن
عظیم کیا سب کو زر و جواہر اسقدر تقسیم کیا کہ ہر ایک فقیر بادشاہ ہفت اقلیم سے بڑھ گیا ایک ہفتہ
کامل جلسہ رہا آٹھوین روز بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا دو روز سب نے استراحت کی تیسرے
دن بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب ایوان نہ طاق کیطرف روانہ ہو خدا
تمھارے ہاتھ سے اُس طلسم کو بھی فتح کرائیگا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ لوح یہ خبر
دیتی ہے کہ اب مین ایوان نہ طاق کیطرف جاؤن لہذا لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سامان
سفر درست کرین کہ ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے اور جانب ایوان نہ طاق جائینگے مریخ نے
لشکر مین اطلاع کی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوئے دو روز تک شاہزادہ
بدیع الملک وہان مقیم رہے تیسرے روز لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر جانب ایوان نہ طاق
روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا انشاء اللہ تعالیٰ دفتر آفتاب شجاعت مین آئیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو اُس صحرائے عجائبات سے روانہ ہوئے خواجہ نے کہا یا امیر جہانتک ممکن ہو جبتک اس
صحرا کو ختم نہ کیجئے گا اُسوقت تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے فرمایا میرا بھی ارادہ ہے کہ اس صحرا کو
ختم کرکے قیام کرون مگر یہ صحرا بہت دور تک معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کہا جبتک یہ صحرا ختم نہو آپ کچھ ارادہ
نہ کرین زیادہ سے زیادہ قطع صحرا مین ایک ہفتہ صرف ہوگا آپ ایک ہفتہ تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے کہا
مجھے تمھاری رائے پسند ہے مین ایسا ہی کرونگا اسیطرح امیر نے سات روز تک رہروی کی جب آٹھوان
روز ہوا اور سب سردار نہایت خستہ ہوئے سب نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اب قدم نہین اُٹھتا
امیر نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب سب سردار بہت پریشان ہین اور سات روز گذر بھی گئے ہین ابھی
تک صحرا ختم نہین ہوا ہے اور یقین ہے یہ صحرا بہت دور تک ہے جہانتک آگے بڑھینگے اور عجائبات نظر
آتے جاوینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ آج یہان قیام کرین اگر کل سب کی رائے ہوگی تو یہان سے چلینگے
خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہے یہ تو ضرور ہے کہ اب طاقت رفتار کسی مین باقی نہین ہے اور مرکبون کی بھی عجب
حالت ہے صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین اور سب لوگ قیام کرین سرداران اسلام
جو کہ بہت خستہ تھے سب نے بعجلہ تعجیل بارگاہین استادہ کین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور
جملہ سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے مصیبت خستگی سے اس لائق نہ تھے کہ صحرا کی سیر کرسکتے
اُس روز سب نے استراحت کی دوسرے دن صاحبقران بارگاہ سے باہر آئے امیر نے دیکھا کہ
درخت بصورت انسان ثمر مانند سر انسان آپس مین گفتگو کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ امیر خانہ کعبہ جاتے
تھے ساحرون کو آرام ہوگیا ایک کہتا ہے کہ اہلِ سردار دونکو چھوڑ دیا ہے ایک جواب دیتا ہے کہ وہ سردار

اپنے اپنے ملکوں میں حکومت کرینگے انھیں اسقدر ترقی اسلام کے واسطے کوشش کرنیکی مہلت کہاں یہاں ناظر
صاحبقران سب نے تکلیف گوارا کی تھی اب سب کو بعد مدت ایسی راحت نصیب ہوئی ہے
کہ ایسکو اب وہ پھر اپنے سر پر سودا لینگے کوئی کتاب ہے کہ یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہیئے صاحبقران ثالث
ابھی انتقام خون عزیزان لینے کو باقی ہے اور وہ صاحبقران اول کا سا اقبال رکھتا ہے اُسکی ہمت
و جرأت بالکل صاحبقران اول کی سی ہے اُسنے امیر ثانی سے وعدہ کیا ہے کہ میں دنیا سے بنیاد کفر
برباد کرونگا وہ ضرور اس بات میں کوشش کریگا اُسکے ہاتھ سے ساحروں کا بچنا بہت مشکل ہوگا یقین ہے
اب بڑا فساد عظیم برپا ہو وہ ایوان نہ طاق کیطرف جانیکا ارادہ رکھتا ہے امیر اور خواجہ نے
جو یہ تقریر سنی دنگ ہو گئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ ان درختوں کو سب کیفیت معلوم ہے خواجہ
نے ... ہاں یا امیر یہاں نہ ٹھہریئے اسیوقت کوچ کیجیئے نہیں معلوم یہ کیسا طلسم ہے امیر نے فرمایا خواجہ جو تجھے
لکھدیا گیا جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہوگا یہاں سے جانا اور ٹھہرنا برابر ہے اگر ابھی کچھ اور زحمت تقدیر میں تحریر ہے
تو ضرور ہوگی خواہ یہاں رہیں یا یہاں سے کوچ کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ یوں ہی چند روز تکلیف اٹھائیں خواجہ خاموش
رہے امیر نے خادموں سے ارشاد کیا اس صحرا میں کوئی اور بھی نظر آتا ہے اگر کچھ لوگ یہاں کے وہ نظر آتے تو ان سے
کیفیت اس صحرا کی دریافت ہوتی خادموں نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم سب تلاش کریں یہاں کے باشندوں کو تلاش کرکے لائیں
امیر نے فرمایا ضرور جاؤ جہاں پتہ ملے لاؤ ہرکارے روانہ ہوئے بڑی دیر کے بعد پھر حاضر خدمت صاحبقران
ہوئے عرض کی یا صاحبقران ہم نے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ نہیں پایا معلوم ہوتا ہے اس صحرا میں
کوئی نہیں رہتا ہے صاحبقران بھی خاموش ہو رہے تیسرے روز وہاں سے بھی امیر نے سفر
کیا خواجہ نے پھر صاحبقران سے کہا یا امیر اب اس صحرا کو طے کرکے قیام فرمایئے گا امیر نے جواب
میں فرمایا خواجہ اگر ایسی زمین پہونچینگے تو بلا کسی اور آفت کے سب ہمراہی ہلاک ہو جائیں گے
جب بات کیواسطے احتیاط کیجائے ہے وہی پیش آئیگی جس سے جہاں تک چلا جائے رہروی کریں
جب زحمت سفر سے قدم نہ اٹھے مقام کریں خواجہ کی بھی سمجھ میں یہ بات آئی دوسرے روز صاحبقران
نے قیام فرمایا وہ صحرا ختم ہوا تھا اُسی صورت ... سے درخت بھی ملتے وہی کیفیت سب کی گفتگو کی
تھی صاحبقران نے بارگاہیں آراستہ ہونیکا حکم دیا لوگ بارگاہ ... وہ کر رہے تھے کہ صاحبقران
نے دیکھا چند لوگ ایک طرف جاتے ہیں کچھ اُن میں سے گھوڑوں پر سوار ہیں کچھ پیادہ پا ہیں آپس میں
باتیں کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں امیر نے خادموں سے فرمایا کہ ان لوگوں کو یہاں بلا لاؤ کہ ان سے
کیفیت یہاں کی دریافت کریں خادم اُس طرف روانہ ہوئے ان لوگوں کے قریب پہونچ کہا بھائیو
ذرا ٹھہر جاؤ تم سے چند ضروری باتیں کہنا ہیں وہ لوگ ٹھہرے خادمان صاحبقران نے کہا تمہیں ہمارے
آقا ... طلب فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا تمہارے آقا سے مطلق واقف نہیں کہ وہ
کون ہیں اور ہمیں کیوں طلب کرتے ہیں خادمان امیر نے کہا ہمارے آقا کا نام صاحبقران
ثانی ہیں خانہ کعبہ تشریف لئے جاتے ہیں لوگوں نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا ہم نے پہلے سنا تھا
اللہ دیا ... عرب صاحبقرانی کرتا ہے اور وہ ساحروں کا دشمن ہے بڑا جری ہے بہت سے ساحروں کو اُسنے

قتل کیا ہے بہت سے طلسم فتح کیے ہین کیا یہ وہی صاحبقران ہے خادمان امیر نے کہا ہان یہی صاحبقران ہین اب ہارج الملک نامدار کو اپنا قائم مقام کیا ہے اور آپ خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنیکو تم لوگون کو طلب کیا ہے سب نے کہا وہ ہمسے ضرور کہین گے کہ اسلام قبول کر دہین اپنا دین ترک کرنے مین عذر ہو گا وہ ہمین قتل کرینگے خادمان صاحبقران نے کہا خاطر جمع رکھو ہمارے آقاے نامدار ترک مذہب کے بارے مین تمسے نہ کہین گے یہ اب صاحبقران ثالث کا کام ہے اگر وہ اسطرف تشریف لائینگے تو تمسے ضرور فرماوینگے اسوقت جو کچھ ہو گا دیکھا جائیگا اسوقت یہ خوف نہ کرو وہ لوگ ہمرکابون کے ہمراہ ہوے خدمت امیر مین آئے رعب و داب امیر کا دیکھکر آداب بجا لائے صاحبقران نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے بیٹھنے کی اجازت دی جب وہ لوگ بیٹھے اسوقت امیر نے فرمایا کہ مین اس صحرا مین دو ہفتہ سے رہروی کرتا ہون مگر اب تک یہ صحرا ختم نہین ہوا اور عجائبات و غرائبات بھی اس جنگل مین بہت دیکھے اسکی کیفیت اگر تمھین معلوم ہو تو بیان کرو یہ کس شہر سے متعلق ہے اس شہر کا بادشاہ کون ہے ان لوگون نے عرض کی کہ اس صحرا کو صحراے قضا و قدر کہتے ہین یہان کے درخت مین یہ تاثیر ہے کہ انسان کے حالات آئندہ و گذشتہ بیان کر دیتا ہے اگر کوئی شخص ایک درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینکدے اسکی قوم سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کی جان جائیگی یہ صحرا شہر کاج باج کے متعلق ہے وہان کا بادشاہ باج گیر اکلیل پوش ہے اُسکے آگے ایک صحرا اور ہے اُسکو صحراے کاج باج کہتے ہین وہان ساحر کثرت سے رہتے ہین اسی صحرا مین ایک دیر بنا ہے سب کا یہ قول ہے کہ ہمارے خداوند اسکے اندر ہین انھین کی عبادت مین شب و روز بسر کرتے ہین وہان کوئی جانے نہین پاتا ہے اگر کوئی کسی وقت وہان نکل گیا تو اس کو وہ ساحر ہلاک کرتے ہین اسی کا خون اُس مندر پر جا کر ملتے ہین امیر نے سب باتین سنی جب وہ لوگ کل کیفیت عرض کر چکے بعد مین کہا آپ اگر تشریف لیجائیگا تو ضرور وہ صحرا راہ مین ملیگا ساحران غدار آپکو بھی ایذا پہونچاوینگے صاحبقران نے فرمایا جو مقدر مین ہے وہ پیش آئیگا اگر اسکا خیال کرون تو واپس جاؤن یا یہین کا رہنا اختیار کرون یہ تو ممکن نہین کہ مین واپس جاؤن اور اپنے ارادے سے باز رہون جو کچھ ہونا ہے وہ ہو گا خدا مدد کریگا جو بلا آئے گی رد کریگا وہان سے بھی کسی طرح گذر جائینگے ان لوگون نے عرض کی یا امیر اگر ہمارے کہنے پر عمل کیجیے تو کچھ عرض کرین آپ کی جرأت و شجاعت نے ہم لوگون کو اس درجہ خوش کیا کہ ہم اپنے تئین بندہ بے دام چاہتے ہین صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ بیان کرین اگر میرے امکان مین ہو گا مین قبول کرونگا ان لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپ پہلے شہر کاج باج مین تشریف لیجائیگا اور باج گیر شاہ سے ملکر اسکے آدمی ہمراہ لیجیے وہ آپ کو بہت اچھی طرح سرحد کے پار پہونچا دینگے اور وہ صحرا راہ مین نہ ملیگا انھین راہین بہت اچھی طرح سے معلوم ہین اور اگر سیدھے راہ سے تشریف لیجائیے گا ضرور زک اُٹھائیگا باج گیر شاہ سے ملنے کی دو صورتین ہین ایک یہ ہے کہ آپ جا کر ایک نامہ اسکو تحریر کرین اور مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آجتک ساحرون کو بڑی بڑی تکلیفین پہونچائی ہین اور بڑے بڑے طلسم فتح کیے مگر اب مین نے سب باتون کو ترک کیا اور اپنے سرحد شہر مین جانا مناسب سمجھا چونکہ آپکی سرحد مین صحراے کاج باج سی جگہ ہے جہان ساحران جلیل مصروف عبادت ہین

اور اُس طرف سے گذر انسان کا دشوار ہے لہٰذا میں آپ سے مدد چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایسی راہ سے میرے مکان تک پہونچوا دیں کہ میں صحراے کاج باج تک نہ پہونچنے پاؤں ورنہ ساحران جلیل مجھے لقمہ خداوند بنا دینگے یا صاحبقران جب آپ اسطرح کی تحریر باج گیر شاہ کو روانہ فرمایئے گا اُسکو نامہ دیکھکر رحم آجائیگا اور وہ آپ کے ہمراہ چند آدمی کریگا وہ آپ کو سرحد شہر تک پہونچا دینگے آپ کو کسی طرح کی گزند نہ پہونچیگی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا جلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ میں ایک کافر کو اس طرح کے کلمات تحریر کروں اگر میری تقدیر میں آوارہ وطن ہو کر مرنا ہے تو مجبوری ہے مجھے موت بہتر ہے مگر ایک کافر کی خوشامد کرنا ناگوار ہے اُن لوگوں نے عرض کی یا صاحبقران آپکا کیا نقصان واقع ہے کچھ مرتبہ بھی نہیں ہے جب وہاں سے آگے تشریف لیجائیگا اُسکے ملازمین واپس آئینگے آپ اپنی طرف چلے جایئے گا امیر نے کہا مجھے ذرا بھی قبول نہیں ہے کہ اسطرح ایک مرد کافر کی خوشامد کروں وہ لوگ مجبور ہو کے کہا آپ کو اختیار ہے ہمکو جو امر وہاں سے بحفاظت گذر جانیکا معلوم تھا ہمنے عرض کر دیا اب آپکو اختیار ہے ہمیں اجازت مرحمت فرمایئے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اُنکو دیکر رخصت کیا سب لوگ امیر کی تعریفیں کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے یہاں خواجہ نے صاحبقران سے کہا یا امیر جو کچھ ان لوگوں نے بیان کیا وہ بہت صحیح ہے اور اُس صحراے گذر کرنا دشوار ہے وہاں جو جو ساحر ہیں وہ ضرور ہم لوگوں کو دیکھکر برہم ہونگے اور ہمارے ستانے کی تدبیر نکالینگے آپ اُس راہ کو ترک کیجئے واپس چلیے بدیع الملک کے ہمراہ لیجئے اور کسی طرف سے اور کوئی راہ پیدا ہو جائیگی امیر نے فرمایا خواجہ یہ بات غیر ممکن ہے میں کیونکر اب واپس جاؤں اور بدیع الملک سے ملوں پھر اور راہ تلاش کروں بدیع الملک کیا کہینگے خواجہ نے کہا اگر یہ بات آپکو منظور نہیں ہے تو یہیں چندے قیام فرمایئے اور شاہزادہ بدیع الملک نامدار کو طلب کیجئے وہ صحراے کاج باج تک آپکے ہمراہ چلیں جب آپ صحرا سے باہر نکل جائیں وہ واپس آئیں امیر نے کہا یہ مجھسے نہوگا کہ میں انھیں اسقدر تکلیف دوں خواجہ نے عرض کی یا امیر اب تو وہ اسباب بھی تمھ نہیں ہیں جنکے ذریعہ سے بڑے بڑے ساحروں کو زیر کرلیا اور کسی ساحر کا بس نہ چلا یہ تو عجب وقت بے بسی ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ اب تک میں نے تمسے کہا جو مقدر میں ہوگا وہ پیش آئیگا مگر تمھیں ذرا بھی اُس امر کا خیال نہیں آتا محض تدبیر پر بھروسا کرتے ہو یہ بیکار ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران آپ جانتے ہیں کہ میں ساحروں سے کسقدر خوف کرتا ہوں اور یہاں کی کیفیت جسقدر سنی اُس سے دل لرز گیا اب میرا قدم ہرگز نہ اُٹھے گا یا تو آپ کوئی صورت ایسی پیدا کیجئے کہ صحراے کاج باج کیطرف سے جانا نہو یا بدیع الملک کو ایک نامہ تحریر فرمایئے اور یہاں چندے قیام کیجئے جب وہ آئیں اُسوقت یہاں سے چلیے اُنکے ہمراہ لشکر ہے اور خود صاحب تحفہ جات بھی ہیں انھیں ساحروں سے مطلق خوف نہیں ہے وہ یہاں بہت جلد پہونچ جائینگے صحراے گذر جانا آسان ہوگا اور اگر آپکو سب کی جان ہی لینا ہے تو میں مجبور ہوں جو آپ کی مرضی صاحبقران نے فرمایا خواجہ اسقدر خائف نہو خدا ہر مشکل سے نجات دیگا خواجہ خاموش ہو رہے امیر نے اُس روز وہاں قیام کیا دوسرے دن خواجہ سے کہا کہ اسباب سفر درست کر دیں آج یہاں سے کوچ کر دونگا خواجہ نے اُسیوقت اسباب سفر درست کیا صاحبقران نے اُس

صحراسے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ساحران کلج باج کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو ایک مدت سے صحراے کلج باج مین پوجا کرتے تھے انھون نے ایک روز حالات صحرا پر نظر کی اور سب اہل شہر کی کیفیت دریافت کی تو تخمین معلوم ہوا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر مین مقیم ہے مگر بڑا دیندار ہے ان لوگون کو تعجب ہوا آپس مین کہا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر مین آیا ہے نہین معلوم اُسکا کیا ارادہ ہے اور کیون آیا ہے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑا صاحب اقبال ہے ہمنے زبانی بزرگون کے سنا ہے کہ ایک شخص مسلمان اس صحرا مین آئیگا اور وہ شہر کلج باج کو خراب کریگا مگر وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہو گا معلوم ہوتا ہے یہ وہی شخص ہے اور اسی عزم سے اسطرف آتا ہے اسکی کیفیت اور لوگون سے دریافت کرنا چاہیے جو ہمسے زیادہ سحر جانتے ہون پھر سب کی یہ رائے ہوئی کہ نائب خداوند کے پاس چلو اُسنے تحقیق کر وہ سب کیفیت صاف صاف بیان کر دیگا یہ راز پوشیدہ نرہیگا یہ صلاح کر کے سب چلے قاعدہ ان لوگونکا یہ تھا کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا تھا تو اسی صحرا مین ایک دیر بنا تھا وہان ایک ساحر نہایت ضعیف رہتا تھا اسکو فرقوت جادو کہتے تھے اُسکے پاس تحقیق کے واسطے آتے تھے وہ اپنے تئین نائب خداوند بتاتا تھا اور اُسی دیر مین ایک حجرہ بنا تھا وہ ہر وقت بند رہتا تھا فرقوت جادو ہر ایک سے کہتا تھا کہ خداوند اسکے اندر رہتے ہین اکثر ساحرون نے آواز بھی اُس حجرے سے سنی تھی یہ ساحر جو فرقوت جادو کے پاس آئے فرقوت نے اُن کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا اے بندگان خاص خداوند آج تمھارے آنیکا کیا سبب ہے سب ساحرون نے کہا ہم آپ کے پاس ایک ضروری کام سے آئے ہین آج ہمنے اپنے ملک کی حالات تحقیق کرنا چاہے تو کیفیت معلوم ہوئی کہ صحراے قضا و قدر مین ایک مرد مسلمان مع چند ہمراہیون کے آیا ہے مگر بڑا صاحب اقبال ہے ہمت و جرات مین بھی یکتا ہے اور سابق مین بزرگون کی زبانی ہم سن چکے ہین کہ اس شہر مین ایک مرد مسلمان آئیگا وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہوگا اور وہ اس شہر کو تباہ کریگا یقین ہے یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے اب آپ اسکی خلاصہ کیفیت دریافت فرمایئے دیکھیئے خداوند کیا فرماتے ہین اگر واقعی یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے تو ہم اسکو ہلاک کرین زندہ نہ چھوڑین فرقوت جادو نے کہا مین ابھی دریافت کرتا ہون سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکے اپنے سر جھکایا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا اے بندگان خاص خداوند مین نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا یہ وہی شخص ہے کہ جسنے ہزارون ساحرونکو قتل کیا ہے اور بہت سے طلسم فتح کیئے اسکا زندہ رہنا ہم لوگون کے واسطے اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے اسکو ہلاک کرو کہ خداوند کی خوشنودی کا سبب ہے ساحرون نے کہا ہم جاتے ہین اسکو اپنے سحر مین مبتلا کرتے ہین یقین ہے وہ ہم لوگون سے سحر مین مقابلہ کر سکے فرقوت جادو نے جواب دیا کہ وہ سحر نہین جانتا مگر اُسکے پاس بعض تحفہ جات ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہے اور اُس سے ظاہر ہو کر مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے اگر تم لوگون کو اسکا ہلاک کرنا منظور ہے تو اس طور سے ہلاک کرو کہ کیسا خبر نہ ہو ورنہ اُسکے اور عزیز جو باقی ہین وہ ضرور عوض خون لینگے اور جو اُنسے بچ جائینگا وہ اُسکے عزیزون کو جا کر خبر کریگا اس سے مناسب ہے کہ اسکو پوشیدہ طور سے ہلاک کرو سب ساحرون نے کہا کہ ہماری سمجھ مین ایسی کوئی بات نہین آتی ہے جو اس کو اسطرح قتل کرین کہ کیسکو ظاہر نہ ہو فرقوت جادو نے کہا کہ سب سے بہتر یہ راے

ہے جس صحرا میں وہ شخص مقیم ہے وہاں جاکر آگ لگاؤ سب جنگل کو جلاؤ کوئی زندہ نہ رہیگا سب جلکر خاک ہو جائینگے مگر اس طریق سے آتش سحرا کو جلا تا کہ نکلنے کا راستہ کسی طرف نہ رہے ساحروں نے اس بات کو منظور کیا فرقوت جادو سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو صحرائے قضا وقدر سے روانہ ہوئے تو اسوقت تک خواجہ کی یہ مرضی تھی کہ یہاں سب لوگ مقیم رہیں اور بدیع الملک کو ایک نامہ لکھا جائے جب بدیع الملک آجائیں اسوقت انکو ہمراہ لیکر صحرائے کاج بان کیطرف چلیں صاحبقران اس رائے کو پسند نہ فرماتے تھے خواجہ کو یہی خوف تھا کہ ساحر ضرور ایذا پہونچائینگے مگر امیر خدا پر شاکر تھے صحرائے قضا وقدر سے جو روانہ ہوئے دوسرے روز اور ایک صحرا میں پہونچے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہاں ایک روز قیام فرمائیے امیر نے بھی خیال فرمایا کہ بہت خستہ ہیں آج یہاں قیام کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خادموں سے کہا کہ بارگاہ ہیں استادہ کرو ایک روز یہاں قیام کرینگے خادموں نے اسیوقت بارگاہیں آراستہ کین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اس صحرا کی مجھے فضا بہت پسند ہے باہر تھوڑی دیر ٹھہرو پھر بارگاہ میں چلیں گے خواجہ اور سب سردار وہیں ٹھہرے خادموں نے دنگل زرین لاکر بچھایا کرسیاں حاضر کین صاحبقران مع سب سرداروں کے وہیں جلوہ فرما ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے کہ سامنے سے چند آدمی نظر آئے امیر نے ہرکاروں سے کہا کہ ان لوگوں کو میرے پاس لاؤ مجھے حالات یہاں کے دریافت کرونگا ہرکارے روانہ ہوئے ان آدمیوں کے پاس پہونچے کہا تمھیں ہمارے آقائے نامدار طلب فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا ہم تمھارے آقائے نامدار سے واقف نہیں کہ وہ کون ہیں انکا نام ظاہر کرو یہاں آنیکا سبب بتاؤ ہرکاروں نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا نام نامی واسم گرامی مانند آفتاب ازمشرق تامغرب روشن ہے صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان ہر ایک جانتا ہے ان لوگوں نے کہا ہمنے سنا تھا مگر آج اشتیاق ہوا کہ انکی صورت بھی دیکھیں گو ہمارے بزرگ یہ بات لکھ گئے ہیں کہ حمزہ وہ شخص ہے جسکی صورت ساحروں کو نہیں دیکھنا چاہیئے اور جس ساحر نے اس کی صورت دیکھی اس کے دل میں خیال اسلام پیدا ہوا گو اس سبب سے ہم نہیں چاہتے کہ انکے پاس چلیں مگر ہملوگوں کو اشتیاق دیدہ سوا ہے اور انکو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں ہرکاروں نے کہا واقعی ایسا وقت پھر تمھیں ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اب صاحبقران نے ارادہ فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ تشریف لیجائیں اور اطاعت پروردگار میں مصروف ہوں جب وہاں تشریف لیجائینگے پھر کوئی انکی زیارت سے مشرف نہ ہوگا وہ لوگ ہرکاروں کے ہمراہ صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے جلالت وصولت صاحبقران کی دیکھکر سب نے بڑے سلام سر خم کیے امیر نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی وہ لوگ اخلاق صاحبقران دیکھکر خوش ہوئے عرض کی یا صاحبقران آپ کا نام نامی واسم گرامی ہمنے اکثر کتب میں دیکھا ہے اور آپکی جرأت کے شہرے سنکر ہم مشتاق دیدار تھے آپ کی تشریف آوری ہملوگوں کی قسمت سے ہوئی آپکی جو جو صفتیں ہمنے کتابوں میں دیکھی تھیں ان سے

علاوہ اور صفات بھی اسوقت آپ مین پاتے ہین امیر نے فرمایا ابھی آپ لوگون کو اتفاق صحبت نہین ہوا اچھی طرح میرے حال سے ماہر نہین ہوئے اُن لوگون نے عرض کی اسوقت آپ نے ہم لوگون کو کیون طلب فرمایا تھا امیر نے فرمایا مجھے اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنا تھی اس سبب سے آپ لوگون کو تکلیف دی اُن لوگون نے عرض کی یہان کی حالت اچھی نہین ہے جسقدر ساحر ہین وہ آزار رسان ہین اس صحرا سے قریب ایک صحرا اور ہے کہ اُسکو صحراے کاج باج کہتے ہین وہان خداوند کا مکان جلوہ گاہ بنا ہے چند زاہدان مذہب وہان مصروف یاد خداوند ہین جو کوئی اس صحرا مین جاتا ہے وہ لوگ اسکو زندہ نہین چھوڑتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ اُنکی یاد مین فرق آتا ہے اسی باعث سے وہ لوگ اس شخص کو ہلاک کرڈالتے ہین آپ ہرگز اُس طرف تشریف نہ لیجائیے مین کوئی اور راستہ پیدا کیجیے امیر نے فرمایا اور کوئی راستہ ایسا نہین ہے جسطرف مین جاؤن اور واپس جانا مجھے منظور نہین ہے اگر واپس جاؤن تو راہ اور ل جانے گر واپس جانے مین بدیع الملک سے ملاقات ہوئی اور بدیع الملک جو یہ کیفیت سنین سے تو میرے پہونچانے کو یہان آئینگے سب مجھے اُنکی یہ تکلیف گوارا نہین ہے اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُسطرف تشریف لیجائینگے تو ساحر ضرور آپ سے دغا کرینگے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی ہے وہ ہوگا مین اب واپس نہ جاؤنگا اُن لوگون نے کہا اگر آپ ہمارا کہنا قبول فرمائین تو ہم کچھ اور عرض کرین صاحبقران نے اجازت دی کہ کہو سب نے عرض کی یا امیر یہان سے چند کوس پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر ایک فقیر صاحب کمال رہتا ہے یہ ساحر اُسکے نام سے خوف کرتے ہین اور اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچا سکتے وہ ایک مدت سے اُس کوہ پر رہتا ہے آپ اُسکے پاس تشریف لیجائیے وہ اس طلسم کی راہون سے بخوبی تمام واقف ہے کوئی راستہ آپکو بتادیگا یا کوئی تحفہ ایسا دیگا جسکے سبب سے آپ مکر ساحران سے محفوظ رہینگے صاحبقران نے فرمایا مجھے اسواسطے جاتے شرم معلوم ہوتی ہے مگر اُس فقیر خدارسیدہ کی ملاقات کو جاؤنگا اُن لوگون نے سب پتہ صاحبقران کو بتایا امیر نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا اُس فقیر صاحب کمال سے ملونگا وہ لوگ رخصت ہوئے امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ مین کل فقیر کی ملاقات کو ضرور جاؤنگا اُس سے ملونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میری بھی یہی راے ہے کہ آپ ضرور وہان تشریف لیچلین فقیر صاحب کمال ہے کوئی راہ بتادیگا ساحرون کے مکر سے بیخوف ہوجائین گے امیر اُس شب تو اُسی صحرا مین رہے دوسرے روز وہان سے روانہ ہوئے اور اُس صحرا کے جانب چلے جس کا پتہ اُن لوگون نے بتایا تھا تابہ شام رہروی کی بعد غروب آفتاب اُس کوہ کے قریب پہونچے صاحبقران نے بارگاہ مین اُسیوقت استادہ کرائین سب لوگ بارگاہون مین داخل ہوئے امیر خواجہ کو ہمراہ لیکر کوہ پر تشریف لائے دیکھا کوہ کے اوپر میدان وسیع نظر آتا ہے سامنے ایک مسجد پتھر کی بنی ہے صحن مسجد مین ایک فقیر ضعیف ریش سفید بوریے پر جا بچھائے بیٹھا ہے ہاتھ مین صندل کی تسبیح ہزار دانہ ہے آنکھین بند ہین لبون کو جنبش ہے یاد الٰہی مین مصروف ہے امیر اور خواجہ قریب اُس فقیر کے جو پہونچے پیرمرد نے پاؤن کی آہٹ سے آنکھ کھولدی صاحبقران کیطرف دیکھکر نعرہ سلام علیک بلند کیا امیر نے جواب سلام دیا فقیر اپنی جگہ سے ہٹے!

صاحبقران کو پاس بلا کے بٹھایا مزاج پوچھا امیر نے جواب دیا فقیر نے کہا اے شخص جب سے میں اس صحرا
میں آیا اور اس کوہ کو اپنا مسکن بنایا صورت مسلمان کی نہیں دیکھی مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج
سب تجھسے ملاقات ہوئی پھر دی سرگذشت بیان کر یہاں آنے کا سبب بیان کر کسی محبوب کی الفت میں
گھر بار چھوڑا عزیزوں سے منھ موڑا یا کسی قافلے سے چھوٹ کے راہ بھول گیا بات ہوئی جو اس صحرا
میں تیرا گذر ہوا امیر نے فرمایا شاہ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی بات میرے واسطے
نہیں ہوئی ہے لیکے صاحبقران نے اپنا تمام قصہ بیان کیا مگر یہ نہ فرمایا کہ اب راہ میں خوف مگر ساحران
ہے اسکے سبب ... سے دلکو تشویش ہے فقیر جب صاحبقران کی کل کیفیت سن چکا مسکرا کے جواب
دیا اے شخص میں تیرے حال سے آگاہ ہوا خداوند کارساز نیک کی سے تجھے جزائے خیر دے تو نے
ترقی اسلام کے لیے بڑی بڑی کوششیں کیں اور تیری ذات سے اسلام کا اسقدر رواج ہوا
ورنہ ساحروں کی کثرت تھی کفر کے سوا اسلام کا نشان نہ تھا مگر تیری ذات سے چاروں طرف اسلام
کا رواج ہوا اب اس صحرا سے گذر جانا ایک امر اہم تھا مگر پروردگار عالم نے تیری نیکیوں کا ثمرہ
دیا کہ تو یہاں تک آیا اب اگر منظور الٰہی ہے تو تو اپنی جان سے سلامت اس صحرا سے نکل جائے گا کوئی
ساحر گزند نہیں پہونچائیگا اور ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یہ سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے تباہ
ہوگی یہاں بھی اسلام کا رواج ہوگا ایک شخص تیرے ہی خاندان سے یہاں آئیگا وہ سب ساحروں
کو جہنم واصل کریگا میں اسی کا منتظر ہوں چند اشیا اسکے واسطے امانتاً میرے پاس رکھے ہیں اُسی
میں سے کچھ تجھے بھی دیتا ہوں صاحبقران سمجھے کہ سوائے بدیع الملک کے اور کون ایسا ہے جو اس
طرف آئیگا اور کفر کو خاک میں ملائیگا اسوقت فقیر سے تحفہ لینا بیکار ہے بدیع الملک اگر پاوینگے
تو اُن کے بہت سے کام بن جاوینگے مجھے اب تحفہ جات کی ضرورت نہیں ہے یہ سوچ کے صاحبقران
نے فرمایا شاہ صاحب آپ نے عین نوازش فرمائی مگر میں اُمیدوار ہوں کہ آپ نے جس شخص کیواسطے
وہ اشیا اپنے پاس رکھی ہیں اُسی کو عنایت فرمائیے گا میرا خدا مالک ہے صرف آپکی دعا کافی ہے میں ہر طرح
اس صحرا سے گذر جاؤنگا مجھے گوارا نہیں کہ میں اُس شخص کے حق میں اپنا حصہ لگاؤں آپ اُس کی امانت
اُسی کو مرحمت فرمائیے گا مجھے صرف دعا سے یاد کرتے رہیے گا فقیر ہنسا کہا اے شخص میرے پاس چار تحفے
ہیں اُس شخص کے دینے کو رکھے ہیں اُنمیں سے ایک تحفہ تجکو دیتا ہوں لیتا جا ساحر جسوقت تیری
صورت دیکھینگے بھاگ جاوینگے کچھ بنائے نہ بن پڑیگا اور اگر یوں جاویگا تو وہ لوگ سحر میں
فوراً گرفتار ہو جاوینگے صاحبقران نے کہا شاہ صاحب تحفہ آپ اُسی شخص کو مرحمت فرمائیے گا میں بس
دعا کا امیدوار ہوں فقیر مجبور ہوا کہا اے شخص خدا تیری جان سلامت رکھے اور تو شر دشمنان سے محفوظ
رہیگا اب تحفہ جس کا حصہ ہے اسی کو ملیگا تو بھی اب رخصت ہو وقت ٹھہرنے کا نہیں ہے امیر
اسکے فقیر سے رخصت ہوئے کوہ سے کے نیچے اُترے خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہ فقیر بڑا صاحب
کمال ہے آپکو تحفہ دیتا تھا آپ نے کیوں نہ لیا امیر نے فرمایا جسوقت فقیر نے بیان کیا کہ یہاں ایک
شخص آویگا وہ ساحروں کی بنیاد یہاں سے مٹائیگا مجھے فوراً بدیع الملک کا خیال آیا کہ سوائے
اُنکے اب اور کون باقی ہے جو سعدہ کو سفارش کرکے یہاں آئے اور ساحروں کا نام و نشان مٹائے

مگر مین اسوقت ایک تحفہ سے لیتا چند دنون کے بعد میرے پاس بیکار رہتا اور اگر اُسی تحفے کو شاہزادہ بدیع الملک پاس رکھینگے تو ان اپنے کام مین لاینگے اُنکے مفید مطلب ہے اُسکے ذریعہ سے انھین مدد ملیگی اس سبب سے مین نے تحفہ نہین لیا خواجہ نے کہا یقین ہے اس فقیر کی دعا مین کچھ تاثیر بھی ہو کہ سب ساحرون کا مکر ہیچ کارگر نہو امیر نے فرمایا جو خدا چاہیگا وہ ہو گا فقیر نے تو یہانتک کہدیا کہ اس صحراے اپنی جان سلامت لیجاینگا اور ساحرون کا سحر بھی اثر نہ کریگا خواجہ نے عرض کی اب کسی قدر میری خاطر جمع ہوئی امیر یہ باتین کرتے ہوئے اپنی بارگاہ کیطرف آے سردارون نے بھی صاحبقران کو دیکھا سب خوش ہوے امیر کے قریب آئے عرض کی یا صاحبقران فقیر صاحب کمال سے ملاقات ہوئی اُسنے کیا کہا صاحبقران نے سب کیفیت بیان فرمائی سردارون نے کہا اسیطرح ہے یقین ہے کہ ساحران سے ہم لوگ محفوظ رہین کیونکہ یہ فقیر ایسا ہے جس سے یہان کے ساحر خوف کرتے ہین وہ ضرور کوئی انتظام ہمارے واسطے کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جو پیش آئیگا دیکھا جائیگا مین آج اس صحرا مین قیام کرتا ہون کل انشاءاللہ تعالیٰ یہان سے صحراے کاج باج کیطرف روانہ ہونگا اور کہین مقام نہ کرونگا سب سردار راضی ہوئے صاحبقران اُس شب کو وہین مقیم رہے دوسرے روز صبح کو وہان سے کوچ فرمایا اور جانب صحراے کاج باج روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب حال اُن ساحرون کا عرض کیا جاتا ہے

کہ جو فرتوت جادو سے راے لیکر صحراے کاج باج کیطرف چلے تھے اور صحرا مین آگ لگا دینے کا ارادہ تھا یہ لوگ دوسرے ہی روز صحراے کاج بلج مین پہونچے وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھے صحراے قضا و قدر مین آئے یہان بھی کسی کو نہ پایا آپس مین کہا کہ پہلے ہم کو یہ خیال تھا وہ مرد مسلمان صحراے قضا و قدر سے آگے بڑھا ہوگا اور ہماری عبادت گاہ یعنے صحراے کاج باج مین پہونچا ہو گا مگر وہان بھی بہت تلاش کیا اُسکو نہ پایا اور اس صحرا مین بھی اسکا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان گیا اُسکو تلاش کرنا چاہیئے یہ کہکے سب لوگون نے سحر کرکے ایک صورت مٹی کی بنائی اُسپر افسون سحر کیا اُس سے پوچھا اے سحر مجسم کیفیت اُس مرد مسلمان کی بیان کر کہ وہ کہان ہے اُس پتلے نے جواب دیا کہ وہ مرد مسلمان اب صحراے کاج باج کے قریب پہونچا ہے یقین ہے تھوڑی دیر مین سرحد پر پہونچ جائیگا ساحرون نے جو پتلے کی زبانی یہ بات سنی اُسیوقت سب وہان سے روانہ ہوے تھوڑی دیر مین صحراے کاج باج مین آکر پہونچے مگر سب اپنے تئین ہر ایک پوشیدہ کیے ہوے تھا جب سرحد صحرا پر پہونچے دیکھا ایک مقام پر فضا پر چند بارگاہین استادہ ہین کچھ جوانان شیر خصلت بارگاہون کے سایبان کے نیچے دنگل زرین پر بیٹھے ہوے ہین ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہے یہی لوگ ہین مگر اُنکے نام کسی طرح تحقیق کر لینا چاہیئے کہ سلطان باج گیر کو اطلاع دینگے یہ سوچ کے ہر ایک نے کہا کہ پیر فرتوت جادو کے پاس چلو اور اُنسے اس باب مین راے لو وہ جو کچھ کہین وہ مناسب ہے لیکن ساحر تو اُس طرف روانہ ہوے یہان صاحبقران زمان دو روز سے سرحد پر مقیم تھے

اسی روز شب کو امیر نے خواجہ سے کہا کہ یہان عرصہ تک مقیم رہے اب آگے بڑھنا چاہیئے آج شب کو بھی
رہبری کرین خواجہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت بارگاہین و توشہ بار کرا دئین صاحبقران سب
اسباب درست پاکر روانہ ہوئے شب بھر رہبری کی صبح کو امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تھوڑی دیر منزل کرو
یہان ٹھہر جاؤ پھر آگے بڑھینگے خواجہ نے سب کو روک دیا امیر بھی ٹھہرے گھوڑے سے اُترکے صاحبقران نے
نماز سحر ادا کی اور سب سردارون نے بھی فریضۂ سحری سے فراغت کی بعد نماز صاحبقران آگے روانہ ہوئے
قریب شام سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر کل شب بھر آپ بھی بیدار رہے رہبری کی
تکلیف بھی ہوئی اگر مناسب جانیئے تو آج یہان شب بھر کے واسطے قیام فرمایئے امیر نے فرمایا بہت مناسب
ہے میرا خود بھی یہی ارادہ تھا مگر خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اس صحرا مین نہ ٹھہریئے آج شب بھر اور تکلیف
گوارا فرمایئے صبح کو اس صحرا کی سرحد سے نکل جائینگے دوسرے ملک کی سرحد ملیگی یہین کے نسبت ہر ایک
نے کہا ہے کہ یہان کے ساحر بڑے مکار ہین جو اس صحرا مین آتا ہے اُسکو ضرور تکلیف پہونچاتے ہین آپ یہان
قیام نہ فرمایئے امیر نے فرمایا کہ مین کثرت رائے پر کام کرتا ہون سب سردارون کی یہی رائے ہے کہ آج
یہین قیام کرین اگر مین آج بھی شب بھر رہبری کرونگا کل سب لوگ مضمحل ہو جائینگے اور طاقت رفتار کسی مین
باقی نہ رہیگی کیونکہ ایک شب بیدار رہے اور رہبری کی دوسرے دن بھی کہین قیام نہین کیا خواجہ
خاموش ہوئے امیر نے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا حسب الحکم صاحبقران اُسی وقت
بارگاہین استادہ ہوئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر
استراحت پذیر ہوئے کہ حال انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو فرتوت جادو کے پاس دریافت کیفیت صاحبقران کے واسطے گئے تھے تھوڑے عرصہ مین
فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت جادو نے جو انکو آتے دیکھا کہا تم لوگ اپنا کام انجام دیکر
آئے ہو سب نے کہا اے نائب خداوند ہمکو ایک خیال اور پیدا ہوا کہ ان لوگونکے نام و نشان آپ سے
دریافت کرکے سلطان بلج گیر کو اطلاع دین اسوقت جتنے اُن لوگونکو دیکھا سب جوانان شیر دل حسین
صاحب شوکت چہرے سے ہر ایک کے آثار جلالت پیدا ہین ہمکو یہ ضرورت ہوئی کہ اُن لوگونکے نام دریافت
کرین فرتوت نے کہا مین سب کے نام کہانتک بتاؤن مگر جو شخص کہ سب کا افسر ہے اُسکا نام حمزۂ ثانی ہے
اسی نے لاکھون ساحرونکو قتل کیا اور ہزارون طلسم برباد کیئے اپنے دین کی ترقی کیواسطے یہ کوشش کی
اسکا قتل کرنا تمھارے مذہب مین ثواب عظیم ہے ساحرون نے جواب دیا کہ ہمین قتل کرنے مین ذرا عذر نہ
تھا فقط نام اسکا آپ سے دریافت کرنا تھا ہم اُسکو قتل کرکے سلطان کے پاس یہ خبر پہونچائینگے وہ بہت خوش
ہونگے اور اُسکے عوض مین ہمارے واسطے بہت کچھ عزت و حرمت بڑھائی جائیگی فرتوت نے جواب دیا کہ اب
تم لوگونکو نام بھی معلوم ہوگیا اب جاؤ دیر نہ لگاؤ ایسا نہو وہ کسیطرف چلا جائے اور زندہ و سلامت اپنے مکان پر پہونچے
ساحر فرتوت جادو سے رخصت ہوئے پھر صحرائے کاخ باج کیطرف روانہ ہوئے امیر سرحد سے گذرے خاص
صحرا مین منزل کرچکے تھے ساحر جو صحرا مین پہونچے بارگاہین دیکھین ہر ایک نے اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیا

لشکر صاحبقران کی کیفیت دریافت کریں گو چند ساحر تک بڑھتے قریب بارگاہ کے پہونچ کر دیکھا سب
جوان ہوشیار ہیں کوئی بارگاہ سے آگے مثل رباب کوئی دوسرے سردار کی بارگاہ میں بیٹھا باتیں کر رہا ہے
ساحر واپس آئے اپنے ہمراہیوں سے آکر کہا اسوقت موقع نہیں ہے سب لوگ ہوشیار ہیں آج شب کو اس
صحرا میں آگ لگا دینگے یہ لوگ سوتے ہونگے اسوقت انکی بارگاہیں بھی جلینگی اور صحرا میں بھی چار طرف آگ پھیلے گی
رات کا وقت ہوگا کہیں بھاگ بھی نہ سکیں گے اس صلاح پر سب متفق الرائے ہوئے اسی صحرا میں پوشیدہ ہو کر
بیٹھے یہاں جب صاحبقران زمان اس صحرا میں پہونچے ابھی کچھ دن باقی تھا امیر نے وہیں قیام کرنے کی غرض سے
بارگاہیں استادہ کرائیں تمام سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں استراحت پذیر تھے آفتاب غروب ہوا سب لوگ بارگاہ
صاحبقران میں حاضر ہوئے تھوڑی دیر تک باتیں رہیں پھر امیر نے خلاصہ طلب فرمایا خادموں نے دسترخوان لا کر بچھایا
صاحبقران نے مع سب سرداروں کے خاصہ نوش فرمایا بعدہ تھوڑی دیر تک صحبت رہی پھر جلسہ برخاست ہوا سب
اپنی اپنی خوابگاہ کیطرف روانہ ہوئے امیر بھی محو خواب ہوئے ساحر تو اسی فکر میں تھے کہ ان لوگوں کو غافل پائیں
تو صحرا میں آگ لگائیں سب کو ساحروں نے محو خواب جو پایا موقع ہاتھ آیا اپنے ہمراہیوں کے پاس پہونچ کر کہا
اب سب مسلمان غافل ہو رہے ہیں ان لوگوں نے کہا آج اس بات کو ملتوی رکھو کل دیکھا جائیگا اگر اسوقت آگ
لگا دینگے تو خود کہاں بھاگ کے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنے مکانوں کا بندوبست کرنا چاہئے اگرچہ کچھ
مال و اسباب ہمارا اس صحرا میں نہیں ہے مگر پھر بھی اسباب عبادت یہاں رکھا ہے خداوندوں کی شبیہیں رکھی ہیں ان سب
چیزوں کو کل یہاں سے اٹھا لے جائینگے پھر آگ لگائیں گے سب لوگ راضی ہوئے اس شب کو جسقدر اسباب
ان لوگوں کا یہاں رکھا تھا اسکو وہاں سے اٹھانا شروع کیا کیونکہ یہ سب لوگ اسی صحرا میں عبادت کرتے تھے
ساحروں نے تو صبح تک اپنا اپنا اسباب وہاں سے اٹھایا مگر ادھر صاحبقران نے شب بھر بصد راحت آرام
کیا صبح کو ہر ایک سردار بیدار ہوا سب نے فریضہ سحر ادا کیا خدمت صاحبقران میں سب حاضر ہوئے امیر کو
ہر ایک نے متردد پایا عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کیسا ہے آج کچھ چہرۂ مبارک متغیر ہے امیر نے فرمایا شب
کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کے سبب سے مجھے بڑی فکر ہے یہ سنکر کرب نامدار نے عرض کی میں نے
بھی شب کو ایک خواب دیکھا ہے اسکے سبب سے مجھے بھی فکر ہے جب کرب نے کہا تو شاہزادہ سکندر رخ لقا
نے بھی عرض کی کہ میں نے بھی شب کو ایسا ہی خواب دیکھا ہے آج آپ سے تعبیر کا جویا تھا مگر آپ نے خود فرمایا
اسیطرح سب سرداروں نے عرض کی کہ ہمنے بھی شب کو خواب دیکھا ہے خواجہ بھی بارگاہ صاحبقران میں متصل آئے
امیر نے مزاج پرسی کی خواجہ نے عرض کی یا امیر میں نے شب کو اس طرح کا خواب دیکھا ہے جس کے
سبب سے بہت متفکر ہوں آپ تعبیر دیجئے کہ مجھے تسکین ہو امیر نے فرمایا خواجہ یہاں سب سرداروں
نے شب کو خواب دیکھا ہے کیا عجب ہے کہ ایک ہی کیفیت سب کو نظر آئے اور میں نے بھی
کیفیت عجیب دیکھی ہے لہذا میں پہلے بیان کرتا ہوں اگر یہی کیفیت سب نے دیکھی ہو تو بیان کرنے کی ضرورت
نہیں اسی کے موافق تعبیر تجویز کیجائے اور اگر اسکے خلاف کسی نے خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ خواب بیان فرمائیے امیر نے فرمایا کہ پہلے مجھے ایک صحرا
ہولناک نظر آیا وہاں کسی سردار کو میں نے نہیں دیکھا اس صحرا میں کھڑا تھا کہ ایک جانب سے کرب
کو آتے ہوئے دیکھا مگر کرب عجب حالت سے آتے ہیں بارگاہ میری اسکے قبضے میں ہے چہرے سے

آثار تردد پیدا ہین مین نے انھین رو کا کیفیت دریافت کی انھون نے کچھ ایسی حسرت آمیز باتین کین کہ
جو اسوقت مجکو اچھی طرح یاد نہین ہین پھر اسکے بعد اور سردارون کو دیکھا با حالت پریشان خاک
تنحو پر ڈالے ہوئے کپڑے پھٹے ہوئے نالان وگریان میرے پاس آکر پہونچے مین نے اُنسے
کیفیت دریافت کی انھون نے بھی کچھ اپنے ہی حالات بیان کیے کہ جو مجھے اسوقت یاد نہین
مگر اسقدر ضرور خیال ہے کہ سب سردار اسوقت گریان و نالان تھے اور ایسی عبرت آمیز
کیفیت مجھسے بیان کی تھی کہ جسکے سننے سے مجکو رونا آگیا تھا اُنسے اس حال کو سنکر مین افسوس کر رہا تھا
کہ ایک بزرگوار سامنے سے تشریف لائے انھون نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور
ایک طرف روانہ ہوئے مین بھی اُنکے ساتھ ساتھ چلا وہ بزرگوار قریب ایک باغ کے پہونچے اور
مع جملہ سردارون کے اُس باغ مین تشریف لیگئے مین نے جانیکا ارادہ کیا انھون نے منع فرمایا
اور کہا اے حمزہ ابھی تمھارے آنیکی اجازت نہین ہے انھین لوگون کیواسطے حکم ہے مین انکو اس
باغ مین لیے جاتا ہون مین نے بہت کچھ اُنسے کہا کہ مین ان لوگون سے ملکر رخصت ہو لون مگر انھون
نے میرا کوئی عذر قبول نہ کیا مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا وہ بزرگوار سب سردارونکو لیکر اندر باغ کے
گئے اور وہ دروازہ بند ہوگیا مین نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ اندر سے کب واپس
آئینگے انھون نے جواب دیا کہ جو اس باغ مین جاتا ہے وہ پھر واپس نہین آتا مین نے جو یہ خبر سُنی
سردارونکی مفارقت مین رونے لگا اتنے مین آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر پر پایا اسوقت سے پھر مجھے
نیند نہ آئی امیر نے جو یہ خواب بیان کیا خواجہ نے عرض کی یا امیر ایسا ہی کچھ مین نے بھی دیکھا ہے کرب نے
عرض کی یا صاحبقران جسقدر آپ نے بیان فرمایا مین نے بھی یہی دیکھا ہے اور اسکے علاوہ بھی کچھ کیفیت
نظر آئی امیر نے فرمایا کہ اے کرب اُس کیفیت کو بیان کرو کرب نے کہا کہ پہلے مین نے آپکو مع جملہ سردارون
کے ایک صحرائے ہولناک مین مقیم پایا اور اُس صحرا مین اس قسم کی ہوائے تیز چلی کہ سب سردار مانند برگ
درخت کے اُڑ گئے کافر مال و اسباب پر قبضہ کرنے کو آئے مین وہان تنہا موجود تھا اُنسے مقابلہ کیا وہ سب
فرار ہوئے جب مین بالکل اکیلا رہگیا تو بارگاہ لیکر ایک جانب روانہ ہوا راہ مین آپ سے ملاقات ہوئی اُسکے
بعد یہ سب کیفیت دیکھی جو آپ نے بیان فرمائی امیر نامدار نے فرمایا اے کرب جو کیفیت بارگاہ لانے
کی تمنے اسوقت بیان کی یہی باتین اُسوقت بھی کہی تھین تمھارے بیان کرنے سے مجھے بھی یاد
آیا دراصل تمنے مجھسے یہی کہا تھا اور سردار جو سامنے صاحبقران زمان کے موجود تھے اُن مین
سے بعض نے عرض کی یا امیر جسقدر آپ نے فرمایا یہ واقع ہمنے بھی دیکھا مگر ہمین کیفیت باغ
کے اندر کی بھی معلوم ہے جن جن لوگون نے عرض کی کہ ہم باغ کے اندر کی کیفیت سے بھی آگاہ
ہین امیر کو خیال آیا فرمایا بیشک تمھین لوگ اُن بزرگوار کے ہمراہ باغ کے اندر گئے تھے
کیفیت وہانکی بیان کرو اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران ہم جو باغ کے اندر گئے وہان جاکر عجیب کیفیت
دیکھی اپنے تمام عزیزان مردہ کو وہان حیات پایا سب کے مراتب دیکھے یا صاحبقران اس باغکی لطافت
کا کیونکر بیان کرین اور کس کس چیز کی تعریف کرین گو بہت سے بادشاہون کے باغ دیکھے اور بہت
سے طلسمون مین عجائب وغرائب دیکھے مگر وہ بزرگوار جس باغ مین لیگئے تھے اُسکی کیفیت سب سے

بجا تھی اول تو بہت سے عزیزان مردہ سے وہاں ملاقات ہوئی انکی خوشی کیا کم تھی علاوہ اُن کے وہاں
کسی کا ذکر نہ پایا سب باغ اہل اسلام سے بھرا ہوا تھا اور باغ کی وسعت کو جو دریافت کیا لوگوں نے
کہا تمام دنیا سے بڑا ہے اس باغ کی وسعت سے دنیا بہت چھوٹی ہے اسکے بعد ہم لوگوں کیواسطے
بہشت کو مکان تجویز ہوئے یا صاحبقران اُن مکانوں کی تعریف کس زبان سے کروں براے خدمت
چند کنیزیں آئیں اُنکے حسن وجمال کی توصیف میں بھی زبان قاصر ہے بڑی بڑی شاہزادیاں نگاہ سے
گذریں مگر ایسے حسن اور ایسے لباس اور اسطرح کے زیور نہیں دیکھے اسی لطافت کا نظارہ کر رہے
تھے کہ آواز اذان کی کان میں آئی آنکھ کھل گئی حسرت دید ہنوز باقی ہے صاحبقران نے سب کی
تقریر سنکر خواجہ کیطرف دیکھا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بھی خواب اسی سامان سے
دیکھا ہے جو آپ نے بیان فرمایا باغ کی لطافت اور کنیزان حسین کی صورت ایسی میری نگاہ سے نہیں گذری ان
لوگوں کو در باغ تک میں نے دیکھا پھر انکی صورت مجھے نظر نہیں آئی امیر نے فرمایا جن جن لوگوں نے
اس باغ کی سیر کی ہے وہ وہ الگ ہو جائیں اور جن لوگوں نے باغ کی سیر نہیں کی ہے وہ الگ ہو جائیں
میں شمار کروں تاکہ کون کون اُس باغ کی سیر کو گیا ہے یہ سنکر بہت سے سردار ایک طرف ہٹے مگر تہتر
سردار ایک جانب باقی رہے امیر نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ شب کو بہتر کس کیوں سیر باغ سے محروم
رہے ایک شخص زیادہ ہے یا آپ لوگوں میں سے کسی نے خواب اپنا فراموش کر دیا ہے سب نے
عرض کی یا صاحبقران ہم سب لوگوں کو اپنا خواب بہت اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ آپ کے ہمراہ
واپس آئے باغ کے اندر جانے نہیں پائے امیر تھوڑی دیر تک ساکت رہے خواجہ نے عرض کی
یا امیر آپ نے سکوت کیوں فرمایا صاحبقران نے کہا اس خواب کی تعبیر سوچ رہا ہوں مگر جسقدر فکر
کرتا ہوں اپنی طبیعت کو مغموم پاتا ہوں اے خواجہ کوئی امر عظیم وقوع ہونیوالا ہے یہ ہر ایک کا خواب
دیکھنا بے سبب نہیں ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران مجھے بھی یہی خیال ہے لیکن ایسا نہو کہ فی الواقع
مفارقت کی صورت پیدا ہو امیر نے فرمایا خواجہ آثار ایسے ہی نظر آتے ہیں خواجہ نے عرض کی یا امیر
اب یہاں سے تشریف لیچلئے یہ صحرا اس لائق نہیں ہے کہ یہاں قیام کریں امیر نے فرمایا خواجہ یہ صحرا کی
خطا نہیں ہے یہ امور تقدیری ہیں جو نوشتہ تقدیر ہے ہر طرح پیش آئیگا جہاں ہونگے محفوظ نہ
رہینگے آج شب کو اس صحرا میں اور قیام کرو کل دیکھا جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے سب
سرداروں نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اس خواب نے اسقدر جو متفکر کر دیا ہے
کہ حواس درست نہیں پروردگار عالم آپکی ذات کو سلامت رکھے جو آفت دشمنوں پر آنیوالی
ہو غلاموں پر آجائے صاحبقران نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ میں نے حظ زندگی بہت اچھی طرح حاصل
کیا اور دنیا کے سرد و گرم کو خوب دیکھا ہر ایک بات سے جی سیر ہے اس دنیا میں رہنا پسند نہیں ہے
میری یہی دعا ہے کہ خدا مجھے قدم مبارک حضرت پیغمبر آخر الزمان تک پہونچا دے اور میں زیارت آنحضرتؐ
سے مشرف ہوں اُسکے بعد اس دنیا میں رہنے کی حسرت نہیں مگر تم لوگ ابھی حظ زندگی سے آگاہ نہیں
ہو تمہیں خدا برکت عمر عطا فرمائے اور تمہاری اولاد کو ترقی دے مجھے اپنی زندگی سے زیادہ تم سبکی
حیات عزیز ہے دیر تک یہ باتیں رہیں سب سرداران امیر روئے عجب کیفیت رہی صاحبقران ایک

ایک کا منہ بحسرت ویاس دیکھتے رہے اور یہی کیفیت سرداروں کی بھی رہی کہ صاحبقران کو دیکھ دیکھ کے
رو دیتے تھے تمام دن بارگاہ صاحبقران ماتم سرا رہی جب آفتاب غروب ہوا امیر نے برائے وضو
پانی طلب کیا وضو کرکے فریضۂ مغرب کے بعد صاحبقران نے ہاتھ دعا کے واسطے اُٹھائے درگاہ
حق سبحانہ تعالےٰ میں عرض کی کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز آج تک تو نے اپنے اس عبد ذلیل
کو اس دار فانی میں باآبرو رکھا اور جملہ مقاصد دلی تیری طرف سے عطا ہوئے اے کریم جو تیری طرف
سے ہونیوالا ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور تیرا عبد ذلیل ناچیز بھی راضی برضا ہے مگر اسقدر دعا قبول فرمانا کہ جو
تو نے آبرو عطا فرمائی ہے مرتے دم تک اسمیں فرق نہ آنے دینا اور باآبرو دنیا سے اُٹھانا انجام بخیر کرنا امیر
کو اسوقت دعا میں اسقدر محویت تھی کہ مطلق خبر نہ تھی مگر گریۂ صاحبقران کی آواز سنکر اور سردار اپنی اپنی بارگاہوں
سے نکل آئے بارگاہ میں آکر امیر کو مصروف دعا دیکھا سب نے لفظ آمین زبان پر جاری کیا دیر تک
صاحبقران مشغول دعا رہے بعد دعا امیر مصلے سے اُٹھے خادموں نے مصلیٰ اٹھایا صاحبقران پھر
اپنے ٹھکانے پر آکے جلوہ فرما ہوئے پھر سب سردار جمع ہوئے امیر نے فرمایا صبح سے کسی نے
کھانا بھی نہیں کھایا ہے گو اسوقت از دیاد غم و رنج سے بھوک نہیں ہے مگر صبح کو یہاں سے سفر ہے اگر
اسوقت بھی یہ سب گرسنہ سو رہے تو صبح کو قطع منزل کرنا ہے نہیں معلوم کب قیام کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت
دسترخوان بچھے خادموں نے اسیوقت دسترخوان بچھایا صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے خاصہ
نوش فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی صاحبقران نے جلسہ برخاست کیا
سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے دن بھر کے تھکے ماندے تھے جاتے ہی سب محو خواب ہوئے
ساحر غدار تو اسی تاک میں تھے سب کو جو غافل پایا وقت ہاتھ آیا سب ملکر بارگاہوں کے قریب
آئے اور بارگاہوں پر سحر کیا کہ وہ لوگ بھی غافل ہوئے ساحروں نے روغن نفط بارگاہوں پر چھڑکا
جنگل کے درخت تو پہلے روغن سے تر ہو چکے تھے بارگاہوں پر روغن ڈالکر چاروں طرف آگ
لگا دی جنگل میں آگ پھیلنے لگی بارگاہیں جو جلیں سرداروں کی آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت میں
مبتلا پایا سب گھبرا اُٹھے صاحبقران کی بھی آنکھ کھلی امیر بھی بارگاہ سے باہر آئے دیکھا چاروں طرف
جنگل میں آگ لگی ہے کسی طرف بچنے کی جگہ نہیں ہے خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اُس
خواب کی یہ تعبیر تھی اب جان بچنا دشوار ہے اسی صحرا میں جلکر مرجائیں گے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی
ہے وہ ہوگا مگر اسوقت سب سرداروں کو ایک جا کرنا چاہیئے خواجہ نے عرض کی نہیں معلوم
کہاں کہاں منتشر ہو گئے ہیں امیر ایک جانب سرداروں کی آواز سنکر روانہ ہوئے خواجہ کو
دوسری جانب غول نظر آیا وہ اُس طرف چلے اور جو سردار تھے اسی طرح ایک دوسرے کی
تلاش میں چلا کرب نے بارگاہ سلیمانی کو لیا ایک طرف روانہ ہوئے چند سردار کرب کے
ہمراہ اُس طرف چلے امیر نے جب آگ کو شعلہ ور دیکھا اور صاحبقران کے قریب کے درخت
بھی جلنے لگے امیر نے سرداروں کو باآواز بلند پکارا بعض سردار صدائے امیر سنکر قریب آگئے
بعض دور نکل گئے تھے وہ نہ آسکے بعض آواز صاحبقران سنکر تڑپ گئے مگر کیونکر امیر کے پاس
پہونچتے آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی بعض سرداروں کی آواز امیر کے کان میں آئی تھی کہ یا

صاحبقران ہمہ جان آپ پر سے نثار کی غرضکہ یہی آواز آتی تھی کہ یا امیر ہماری خطائیں معاف فرمائیے گا حق نمک حضور سے ادا ہوسکے زمین امیر کی عجب حالت تھی چارو نطرف جھپٹتے تھے ایک طرف متوجہ ہوتے تو چار طرف سے آواز آتی کس طرف جاتے کیا کرتے آگ ہر ایک جانب جانے کو مانع تھی کچھ بن نہ پڑتا تھا عجب مشکل میں تھے سوائے خواجہ یا اور دو چار سرداروں کے امیر کے پاس اور کوئی نہ تھا صاحبقران کی اسوقت عجب حالت تھی مانند ماہی بے آب بیتاب تھے جس طرف جانے کا ارادہ کرتے تھے آگ کا لوکا بھڑک کے روکتا تھا صاحبقران پھر ٹھہر جاتے تھے جب قریب کے درخت جلتے تھے امیر وہاں سے سرک کے اور طرف جاتے تھے وہاں بھی تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے آگ کے شعلے جب زیادتی کرتے تھے امیر وہاں سے بھی آگے بڑھ جاتے تھے اسی حالت میں صبح ہوئی صاحبقران نے باشارہ نماز سوادا کی دست دعا بلند کرکے درگاہ قاضی الحاجات میں عرض کی کہ اے کس بیکسان اے فریادرس غریبان وقت مدد ہے تیری ذات کا بھروسہ ہے اسوقت مصیبت میں تیرے سوا کس کو پکاروں اور کس سے مدد چاہوں اس آفت سے نجات عطا فرما امیر نے برجوع قلب دعا جو کی مقبول درگاہ ایزدی ہوئی ایک جانب آگ ٹھنڈی ہوئی امیر اسطرف سے چلے دور جاکر دم لیا خواجہ سے کہا کہ نہیں معلوم سرداروں سے کون کون بچا اور کس کس کی اجل آئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم لوگ زندہ بچے اگر زیادہ سردار بچتے تو مجھے ضرور ملتے کیونکہ اور کوئی راہ ایسی نہ تھی جس طرف سے وہ لوگ نکل جاتے سوائے اس راہ کے جسطرف سے ہم لوگ آئے ہیں یہ بھی اسوقت کی آگ بجھ جانے سے یہ بات ہوئی ورنہ ممکن نہ تھا کہ راہ ملتی اسی صحرا میں جلکر مر جاتے مگر اے خواجہ اب میں اسی جگہ رہونگا خانۂ کعبہ نہ جاؤنگا والد ماجد کو منہ نہ دکھاؤنگا جب وہ مجھے دیکھیں گے کیا فرمائینگے خواجہ نے کہا یا امیر جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا اب یہاں رہنا بیکار ہے اس آگ کو سرد ہو جانے دیجئے دیکھئے کون کون سردار آکر آپ سے ملتے ہیں باقی لوگوں کے رسم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل کرکے تشریف لیچلیے میں نے سنا ہے کہ یہاں سے خانۂ کعبہ قریب ہے چھ ماہ کی راہ ہے دو ایک ماہ یہاں قیام فرمائیے سب کی رسم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل کیجیے اگر مزاج میں آئے تو بدیع الملک کو بھی اطلاع دیجئے کہ وہ بھی آپ کے شریک فاتحہ خوانی ہوں امیر نے کہا مجھے بدیع الملک کو مبتلائے صدمہ و غم کرنا منظور نہیں ہے اور وہ یقین ہے کہ اب ایوان نہ طاق کے اندر پہونچے ہوں اور وہاں کا فوجوں سے لڑائی چھڑ گئی ہو ایسی حالت میں وہ کیونکر آسکتے ہیں مگر مجھے امید قوی ہے کہ اگر اس بات کی خبر پائینگے تو ضرور انتقام لینگے میں اپنی خیریت سے انھیں مطلع کرونگا خواجہ نے عرض کی آپ کو لازم ہے کہ آپ سب سے پہلے اپنی خیریت کی خبر بدیع الملک کے پاس بھیجدیں جسوقت وہ اس کیفیت کو اور کسی سے سنیں گے اور آپکی خیریت سے آگاہ نہ ہوسکیں گے تو انکو زیادہ اضطراب ہوگا صاحبقران نے فرمایا میں پہلے انکو خبر دونگا صاحبقران اور خواجہ اور چند سردار صاحبقران سے باتیں کرتے رہے جنگل اسقدر جلد بھکا کہ شام تک سب خاک ہو گیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب خاک کو سمیٹ کر دفن کرنا چاہئے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مدت تک یہاں آگ باقی رہیگی اور زمین جلا کریگی وہاں جانا غیر ممکن

امیر نے فرمایا بہت سے سردار جل گئے ہیں انکی خاک برباد ہوگی خواجہ نے عرض کی یا امیر جو شدت
الٰہی کیا چارہ اسوقت ہیں وہان کون جا سکتا ہے صاحبقران اور خواجہ یہ باتیں کر رہے تھے
کہ ایک جانب سے ابر اٹھا اور ترشح ہونے لگا خواجہ نے عرض کی یا امیر یہ رحمت پروردگار ان
کشتگان حسرت پر نازل ہوئی کہ جنکے غسل و کفن کی تدبیر سوائے خدا کے دوسرا نہ کر سکتا تھا اور اب
اس بارش کے سبب سے زمین ٹھنڈی ہو جائیگی خاک سمیٹ لینے کا وقت ملیگا امیر خواجہ کی
باتیں سنا کیے مگر پانی اس شدت سے برسا کہ تمام صحرا میں یا تو گرمی کی شدت سے لیٹنا مشکل تھا یا سب
کو سردی معلوم ہونے لگی امیر نے فرمایا خواجہ واقعی یہ رحمت پروردگار انھیں لوگوں کیواسطے
نازل ہوئی ہے جب پانی برس کے نکل گیا صبح بھی ہوئی صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے نماز
پڑھی بعد فراغت نماز صاحبقران خواجہ اور جملہ سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اس ارادے سے
اٹھے کہ اب چلکر خاک ایک جا دفن کر دیں کہ سامنے سے رفیع الملک اور ربیع الملک گھوڑوں
پر سوار صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے دونوں شاہزادوں
کو گلے سے لگایا آبدیدہ ہوئے دونوں شاہزادے بھی روئے عرض کی نہیں معلوم کون کون زندہ
ہے اور کس کس نے گلزار جنان کی سکونت اختیار کی صاحبقران نے فرمایا بہتر آدمی زندہ ہونگے
کیونکہ جب میں نے خواجہ زادوں سے دریافت کیا تھا کہ ہم لوگ کسقدر خدمت باسعادت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہونچیں گے تو خواجہ زادوں نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس
مشرف زیارت سے ہونگے لہذا امید یہی ہے کہ بہتر آدمی زندہ بچے ہوں اور خواب میں داخل
گلزار بھی بہتر کس نہیں ہوئے تھے معلوم ہوتا ہے کسی نے اپنا خواب فراموش کیا تھا سب لوگ
امیر کی باتیں سنتے ہوئے مغموم و مضمحل چلے آتے تھے کہ بدیع الزمان نامدار ایک جانب سے آئے
صاحبقران سے ملاقات ہوئی امیر ثانی نے بدیع الزمان کو بھی گلے سے لگایا پھر امیر الزمان
آکر صاحبقران سے ملے اسیطور سے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے امیر نے فرمایا
کہ اب شمار کرو کہ کل سردار کسقدر ہیں خواجہ نے سب کا شمار کیا کہ کل بہتر سردار تھے امیر نے فرمایا
میں نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اگر جلنے سے بچے تو بہتر سردار بچ جائینگے باقی جل جائینگے یہ ذکر ہو رہا
تھا کہ صحرا سے گرد اڑی امیر نے فرمایا کوئی اور سردار آتا ہے اس عرصہ میں دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا کرب نامدار بارگاہ لیے ہوئے آتے ہیں خواجہ سے امیر نامدار نے عرض کی یا
صاحبقران معلوم ہوتا ہے بہت سے سردار نکل گئے تھے اور بعض لوگ اس آگ میں جل گئے
صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے مگر مجھے خواجہ زادوں نے یہی کہا تھا کہ کل بہتر کس خدمت آنحضرت
صلی اللہ میں پہونچینگے اور مشرف بزیارت ہونگے نہیں معلوم کسقدر سردار زندہ بچے ہیں
اتنے عرصے میں کرب غازی بھی امیر کے پاس آئے صاحبقران نے انکو بھی گلے سے لگایا
کرب نے جو سب کے حالات دیکھے بہت افسوس کیا صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے
خاک اس صحرا کی ایک جا جمع کی اور ایک چاہ عمیق سب نے کھودا اُس خاک کو اُسی چاہ میں
دفن کیا بعد دفن صاحبقران اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئے سرداروں نے

بھی یہی حالت طاری ہوئی امیر الزمان دیر تک حالت غشی میں رہے جب ہوش آیا سرداروں نے
سمجھایا امیر نے فرمایا اب میں جو کچھ آپ لوگوں سے کہوں اسکو قبول کیجئے سب نے عرض کی
آپ کا ارشاد بسر و چشم بجا لاوینگے امیر نے کہا خواجہ زادوں نے جو حکم لگایا تھا وہ بہت
صحیح تھا کہ اب سب جاکر تہتر کس ہیں لہذا میں توان دلاوروں کی قبر پر جاروب کشی کروں گا
آپ بہتر آدمی خدمت بابرکت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جائیے میں اب ہرگز
نہ جاؤنگا صاحبقران زمان امیر عالیشان والد ماجد جسوقت مجھسے حال دریافت کرینگے تو
میں کیا جواب دونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران والا شان آپ جو کچھ فرماتے
ہیں ہم اسکو کیونکر قبول کریں اگر آپ یہاں تشریف رکھیں گے تو ہم لوگ وہاں جاکر کیا کرینگے
صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو ضرور جانا ہوگا میں تنہا اس دشت پر خطر میں رہونگا اگر
ساحروں کو مجھسے دشمنی ہوگی میرے واسطے پھر کوئی ایساہی سامان کرینگے کہ میں انکے سبب
سے اپنے بچھڑے ہوئے سرداروں سے مل جاؤنگا میری یہی خوشی ہے کہ ایساہی ہو صاحبقران
نے جو ایسی باتیں کہیں سب سردار بہت روئے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تشریف نہ لیچلینگے
تو ہم لوگ اپنے تئیں ہلاک کرینگے صاحبقران نے جواب میں فرمایا کہ اگر آپ لوگ
میرے کہنے کو قبول نہ کرینگے تو میں اپنے تئیں ہلاک کردونگا اگر آپ کو میری ہلاکت گوارا ہے
تو آپ تشریف نہ لیجائیں ورنہ مجھسے احتراز فرمائیں خواجہ نے جو امیر کی گفتگو سنی اشارے سے
سب کو منع کیا سردار خاموش ہوئے خواجہ نے عرض کی یا امیر اگر یہی آپکی خوشی ہے تو ہم لوگ
آپکی خوشی کرینگے مجبوری واپس جاوینگے مگر یا صاحبقران آپکی جدائی ہم لوگوں کو زندہ
نہ رکھے گی امیر نے فرمایا یہ مجھے معلوم ہے مگر میں اب اس قابل نہیں ہوں کہ خانۂ کعبہ جاؤں اور
والد ماجد کو منہ دکھاؤں خواجہ خاموش ہوئے کچھ جواب نہ دیا امیر نے پھر فرمایا کہ خواجہ تم
جلد یہاں سے چلے جاؤ زیادہ ٹھہرنا اچھا نہیں ہے ہر ساحر دشمن ہے ضرور کوئی فساد برپا کرینگے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اسقدر آپ ہماری خوشی سمجھیے کہ ابھی ہمیں یہاں سے رخصت
نہ کیجیے جب ہم رسم فاتحہ خوانی سے فراغت پاوینگے خود ہی چلے جاوینگے ابھی کسطرح نہیں جاسکتے
کیونکہ ان کشتگان حسرت کو جی بھر کے روئے بھی نہیں ہیں اسوقت تک تو اس فکر میں تھے کہ کتنے سردار
باقی رہے اور کون کون راہی ملک بقا ہوا اب کیفیت معلوم ہوئی انکے واسطے ایک روز فاتحہ خوانی
کا قرار دینگے اس روز سب سردار جمع ہوکر آپس میں انکا پرسا دینگے پھر تلاوت صحیفۂ ابراہیم علیہ السلام
کی ہوگی اسکا ثواب انکی روح کو بخشا جائیگا حمزۂ صاحبقران نے فرمایا یہ تم لوگ وہاں بھی
پہونچ کے کرسکتے ہو یہیں پر تخصیص نہیں ہے خواجہ نے کہا یا امیر نامدار میری خوشی نہیں
ہے کہ میں یہاں سے جاؤں اور جاکر رسم فاتحہ خوانی ادا کروں اتنے میں دن بھی بہت ہو جاوینگے
اور اس رسم کا وقت بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مناسب وقت یہی ہے کہ اسی ہفتے
میں یہ رسم ہو جائے ہم لوگ زیادہ یہاں قیام نہیں کرینگے ایک ماہ تک رہینگے
صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ ساحر تم لوگوں کے نام کے دشمن ہیں وہ ضرور کوئی

بات پیدا کرینگے ایسا نہو کہ تم لوگون کی بھی جان مفت جائے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کا قول ہے
کہ جو مقدر میں ہوتا ہے وہ پیش آتا ہے اگر ہمارے مقدر میں مرنا ہے تو ہر طرح مرینگے اور اگر ہماری تقدیر میں ابھی
ہلاکت نہیں ہے تو ہمیں کوئی قتل نہیں کر سکتا ہے امیر خاموش ہو رہے خواجہ تھوڑی دیر تک صاحبقران کے پاس بیٹھے رہے
جب عرصہ ہوا دو تین سردارونکو امیر کے پاس چھوڑا اور سب اپنے ہمراہ لیکر اُسنے الگ آکر کہا اسوقت امیر
گرفتار رنج و محن ہیں امیر سے کوئی ایسی بات نہو جو صاحبقران کے خلاف ہو ایک ماہ کے بعد طبیعت اصلاح پر آجائیگی
اُسوقت صاحبقران کو سمجھا کے چلینگے ابھی ہر ایک صاحبقران سے یہی کہے کہ ہم صرف فاتحہ خوانی کشتگان کیواسطے
ٹھہر گئے ہیں بعد اس تقریب کے سب چلے جاینگے سب سردارون نے قبول کیا خواجہ نے کہا ایک تدبیر
اور ہے اگر وہ بن پڑے تو یقین ہے کہ صاحبقران یہان ٹھہر نہیں سکتے سردارون نے کہا اسکی کیفیت کو بیان کرو اگر
ایسا ہے تو ابھی سے اُس کی کوشش کریں خواجہ نے کہا وہ یہ تدبیر ہے کہ کسیطرح سے امیر عالی شان صاحبقران اول کو اطلاع
دو جسوقت صاحبقران اس کیفیت کو سنینگے وہ ضرور امیر کے لینے کو آئینگے اور سردارون کا پرسا بھی دینا انکو واجب
و لازم ہوگا جب وہ آکر صاحبقران سے کہینگے تو ہرگز انکار صاحبقران کو بن نہ پڑیگا ضرور اُنکے ہمراہ چلے جاینگے
سردارون نے کہا ایسے وقت میں کیونکر انکو اطلاع دے سکتے ہیں نہ کوئی نامہ بر موجود ہے جسکی معرفت امیر کو
پیام دیں نہ کوئی سردار اسوقت میں صاحبقران سے الگ ہوکر جا سکتا ہے خواجہ نے کہا میں اسکی تدبیر کرتا ہون
سنا ہے کہ یہان سے شہر کاف باج قریب ہے وہان جاؤنگا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کیطرف جاتا ہو تو اسکو اس حال
سے آگاہی دونگا وہ جاکر ضرور صاحبقران اول کو اطلاع کر دیگا امیر اس خبر کو سنتے ہی اسطرف تشریف لاینگے سردارون
نے کہا خواجہ یہ کام سوا تمھارے اور کسی سے انجام نہ پائیگا اگر تم کوشش کروگے تو صاحبقران کا یہان سے
تشریف لیجانا ہوگا اور سوا تمھارے اس کام کا انجام دینے والا کوئی نہیں ہے خواجہ اسی وقت
سب سردارون سے رخصت ہوئے اور چلتے وقت یہ بات کہی کہ اگر صاحبقران مجھے دریافت فرمائیں
تو ہرگز یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ میں جس ارادے سے جاتا ہون بلکہ یہ کہدینا کہ اسی صحرا میں کسی ضرورت سے
ایکطرف گئے ہیں یہ کہکے خواجہ شہر کاف باج کیطرف روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑئیے کہ ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی عرض کیجاتی ہے

کہ سب اس صحرا میں آگ لگا کے سب ساحر وہان سے فرار ہوئے اور فرتوت جادو کے پاس آکے
پہونچے فرتوت جادو نے پوچھا کہ تم اپنے کام سے فراغت حاصل کرکے آئے ہو سب نے کہا کہ
ہمنے آگ لگا دی دو تین آدمی ہمارے سامنے جل گئے تھے جو سب کا افسر تھا وہ گھبرا گیا تھا یقین ہے
وہ بھی جلگیا ہو مگر ایک جوان نے کمال کیا اُسوقت میں ایک بارگاہ اور چند سردارون کو اپنے ہمراہ
لیکر نکل گیا وہ تو بچ گیا ہوگا فرتوت جادو نے کہا بہر طور تمنے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا اب
جنگل سے اگر وہ جوان نکل گیا تو زندہ بچا ہوگا ورنہ وہ بھی جلگیا ہوگا اب تم سب لوگون کو یہ لازم ہے
کہ ایک نامہ سلطان باج گیر کے پاس روانہ کرو کہ اُسکو ہم لوگون کی جوانمردی سے آگاہی ہو اور
اُس جوان کو تلاش کراکے قتل کرے ورنہ ضرور کچھ لوگون کو جمع کرکے خون کا عوض لے گا اور

یہ جوانمردی سوائے صاحبقران کے اور دوسرے کی نہین ہے ہم لوگ ابھی اچھی طرح سے حمزہ کو پہچانتے نہین مین یقین کرتا ہون کہ حمزہ چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر نکل گیا ہو اب وہ ضرور لشکر فراہم کریگا اور پھر برائے مقابلہ یہان آئیگا اپنے عزیزونکے خون کا عوض لیگا اگر سلطان کو اسکی خبر پہونچ جائیگی تو وہ ضرور بندوبست کرینگے اور اُسکو تلاش کرکے قتل کرینگے کہ اُسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا ہم آج ہی سلطان کو نامہ تحریر کرتے ہین مگر آپ بھی کچھ سعی ہماری فرمایئے کہ سلطان کو یقین ہمارے کہنے کا آئے قرقوت جادو نے کہا مین بہت اچھی طرح تملوگونکی سعی کرونگا اور تمھارے کہنے کا یقین سلطان کو دلادونگا یہ نہین کہ سلطان کو تمھاری بات کا یقین نہو کیونکہ تم ایک مدت سے اس صحرا مین رہتے ہو عبادت کرتے ہو تمھاری سچائی اور حق اندیشی سے سلطان خوب ماہر ہین تمھین اپنے یہان کے ساحرون سے اچھا جانتے ہین اگر تم واقعی کوئی بات دروغ بھی بیان کروگے تو بھی سلطان کو یقین آجائیگا تمھین کسی کی سعی کی کیا ضرورت ہے اور اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مین ایک رقعہ اپنی طرف سے سلطان کو تحریر کرتا ہون مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ ان لوگون نے ایسا کارنمایان کیا ہے جو انھین کا کام تھا اور سوا انکے دوسرا نہین کرسکتا تھا ان لوگون نے اس شخص کو قتل کیا جس نے بڑے بڑے ساحرون کو اپنا مطیع بنالیا اور ہزارون طلسمون کو خاک مین ملادیا اور خداپرستی کو رواج دیا تھا آپ مدت سے اُسکے قتل کا ارادہ رکھتے تھے مگر آج تک آپ نے اپنا ارادہ پورا نہ کیا انکو خداوند کیطرف سے حکم ملا کہ اس شخص مغرور کو جاکر قتل کرو خداوند تمھاری مدد کریگا انھون نے جاکر اُس کو خاک مین ملادیا تم لوگ اسکا نام ونشان لکھدینا ساحر بہت خوش ہوئے اُسیوقت اپنے اپنے مکانون مین گئے ایک عرضی اس مضمون کی لکھی کہ اے سلطان باج گیر ہمنے محض آپکی خوشی کے واسطے ایسے شخص کو قتل کیا جسکو آپ مدت سے قتل کرنا چاہتے تھے مگر حکم خداوند کا نہوتا تھا اور آپ نے اکثر فرمایا تھا کہ ایک شخص مسلمان اس طلسم مین آئیگا اور وہ اس سلطنت کو تباہ وخراب کریگا بلکہ آپ نے یہی فرمایا تھا کہ وہ شخص صاحب اقبال بھی ہوگا ایک روز ہم لوگون نے اپنے ملک کی سرحدی حالات پر جو غور کیا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ کوئی شخص مسلمان یہان آیا ہے کچھ لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہین اور وہ شخص عالی خاندان بھی ہے صاحب اقبال بھی ہے بہت ساحر اُسکے ہاتھ سے قتل بھی ہوئے ہین چونکہ آپ سے اس نقل کو سن چکے تھے ہم لوگ نائب خداوند کے پاس گئے اُنسے اس حال کو بیان کیا اور اس شخص کی کیفیت دریافت کی نائب خداوند نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے بے شمار ساحرون کو قتل کیا ہے اور ہزارون طلسم برباد کئے ہین اسکو قتل کرنا ہمارے مذہب مین بڑا ثواب ہے اور خداوند کو جو اپنے سے زیادہ خوش کرنا چاہے وہ اس شخص کو قتل کرے یہ سنکر ہملوگون نے اس ارادے پر کمر ہمت باندھی کہ اُس شخص کو قتل کرین لہذا جس صحرا مین وہ مقیم تھا وہان جاکر آگ لگادی سب اُسکے ہمراہی جل گئے مگر ایک جوان اُن مین سے نکل گیا نائب خداوند کو یہ شک ہے کہ وہی حمزہ تھا دو تین آدمی اور بھی اُسکے ہمراہ تھے آپکو یہ مبارکباد دیجاتی ہے کہ آپکا دشمن ہم لوگونکے ہاتھ سے قتل ہوا مگر جو شخص اُن مین سے زندہ بچ گیا ہے اسکی ذات سے نائب خداوند کو یہ خوف ہے کہ وہ لشکر فراہم کرکے اپنے عزیزون کا عوض خون لینے آئیگا اگر کوشش کیجائے اور وہ تلاش کرکے قتل کرڈالا جائے تو بہت مناسب ہے جب یہ نامہ ختم ہوا تو ساحرون نے ایک ساحر کو بلایا کہ اس عریضہ کو لیجا کر سلطان کو دینا اور جو کچھ کیفیت گذری ہے اسکو زبانی بیان کرنا سلطان سے تجکو بھی خلعت وانعام بیشمار حاصل ہوگا ساحر اس عریضہ کو لیکر روانہ ہوا اور

ایک روز میں صحرا کی راہ قطع کر کے سلطان باج گیر کی ڈیوڑھی پر پہونچا لوگوں سے کہا کہ میں ایک عریضہ سلطان کی خدمت میں لایا ہوں چاہتا ہوں کہ ملاحظہ سلطان سے اسوقت گذر جائے لوگوں نے کہا در دولت سلطان پر لیجاؤ وہاں چوبدار اس کام کیواسطے مقرر ہیں وہ اسوقت عریضہ لیجائینگے ابھی سلطان کو دکھا دینگے وہاں سے جواب بھی اسیوقت حاصل ہوگا ساحر اُس عرضی کو لیے ہوا ایک پر آیا یہاں چوبدار موجود تھے ساحر نے وہ عرضی اُن چوبداروں کو دیکر کہا کہ یہ ساحران صحرائی نے حضور سلطان میں بھیجی ہے اور جواب طلب کیا ہے چوبدار اُس عرضی کو لیکر باج گیر شاہ کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر عرضی دی باج گیر شاہ نے کہا اے بر کاردہ یہ عرضی کون لایا ہے چوبداروں نے کہا یہ عرضی صحرا سے کان باج سے آئی ہے اور ساحران صحرائی نے حضور کی خدمت میں بھیجی ہے کوئی امر ضروری ہے اسیوقت جواب بھی مانگا ہے باج گیر شاہ نے اسیوقت عرضی کو کھولا پڑھنا شروع کیا ہنوز عرضی ختم نہوئی تھی کہ ان سے ساحر پر ایک پرچہ آسے گرا اُسنے عرضی کو معطل رکھا کہا نائب خداوند کا کوئی رقعہ آیا ہے پہلے اس رقعہ کو دیکھ لوں پھر عرضی کو پڑھوں یہ کہکے اُسنے رقعہ پڑھنا شروع کیا اسمیں لکھا تھا کہ ساحران صحرائی نے بہت بڑا کار نمایاں کیا حمزۂ عرب کو قتل کیا مگر اسکے بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حمزہ نکل گیا اور ہمراہی اُسکے جلکر خاک ہوئے اگر یہی ہوا تو بہت اچھا ہوا کیونکہ حمزہ کے عزیزوں نے بھی ہزاروں ساحروں کو قتل کیا تھا اور بہت سے طلسم خراب کیے تھے انکا قتل ہونا بھی بہت اچھا ہوا مگر اب تمھیں لازم ہے کہ اسکی تلاش کرواگر دو اس حمزہ نکل گیا ہے تو اسکو ڈھونڈھ کے قتل کراؤ ورنہ وہ پھر لشکر جمع کرکے عوض خون عزیزان لیگا اور یہ بزرگان دین لکھ بھی گئے ہیں کہ ایک مسلمان اس شہر کو تباہ کریگا کیا عجب ہے جو یہی ہو کیونکہ اب کوئی عزیزان حمزہ سے باقی نہیں ہے جو بدلا لے صرف حمزہ کی ذات باقی ہے وہ خود بدلا لیگا یہ بات ہمسے اکثر خداوند نے بھی کہی ہے کہ جب اس طلسم میں مسلمان آئینگے اور فساد مچائینگے اسوقت قدرت اُن لوگوں کی کسی بات میں دخل نہ دینگے جو کچھ وہ کرینگے قدرت کی خوشی کا سبب ہوگا مگر جب حد سے زیادہ سر اُٹھائینگے اور غرور و تکبر کے کلمات زبان پر لائینگے اسوقت قدرت اُنکو تباہ کر دینگے مگر سلطان باج گیر سے امتحان کیواسطے یہ سب باتیں کی جائینگی اگر سلطان اُن سے رزم کے کامیاب ہوا تو اسکا مرتبہ اور بڑھایا جائیگا اور اگر اسنے شکست اُٹھائی تو قدرت ہرگز اس معاملے میں دخل نہ دینگے اور باج گیر شاہ کو قتل ہو جانے دینگے بعد قتل پھر جو قدرت کے مزاج میں آئیگا وہ کرینگے اسی سبب سے میں نے تمکو اطلاع دیدی کہ حمزہ کو تلاش کرکے قتل کرو ورنہ تمھارے واسطے بہت خرابی ہوگی کوئی بات نہ بن پڑیگی آیندہ تمھیں اختیار ہے ابھی تم طریقۂ جنگ اہل اسلام سے آگاہ نہیں ہو اُنکے معرکہ آرائیوں کی کتابیں منگا کر دیکھو تو تمھیں سب کیفیت معلوم ہو ابھی تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ جب مسلمان آئینگے میں اُنکو قتل اور لوگوں کے اسیر کر لونگا یہ بالکل خیال خام ہے ایسا ممکن نہیں ہے جو تم مسلمانوں کو اسطرح قید کر سکو کہ جیسے اور اور بادشاہوں کو اسیر کر لیا مسلمانوں نے طلسم نہ طاق فتح کیا ابھی اسکی کیفیت ہمکو تحقیق نہیں بلکہ اسیطرف سے آئے ہیں میں نے یہانتک خبر پائی ہے کہ اب مسلمان اپنے اقبال کو ترک کرکے خانۂ کعبہ جاتے ہیں اب کسی ساحر کو تکرار نہ پہونچائینگے اور کسی سے مقابلہ نہ کرینگے مگر تمھیں لازم ہے کہ اپنا بندوبست

اگر دیکھو مبادا یہ لوگ کسی قسم کا فساد و فتنہ برپا کریں اور حمزہ کو ایک قسم کی اذیت پہونچی ہو وہ اس کا عوض ضرور لیگا
باج گیر نے جو یہ رقعہ نائب خداوند کا پڑھا اپنے مصاحبین سے کہا کہ نائب خداوند بھی بعض وقت ایسی باتیں تحریر فرماتے
ہیں کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ایسی دل سے انھوں نے لکھا بھلا یہ ممکن ہے کہ خداوند ایک مرد مسلمان کو مجھ پر فتح دلائیں
اور یہ جو بزرگ لوگ تحریر کرتے ہیں یہ سب غلط ہے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے شہر کو برباد کرسکے اور مجھے
ہلاک کرسکے یہ جو ہلاک کرینگے ان کو ان چیزوں کی ضرورت ہے جو امکان بشری سے باہر ہیں انسان تو کیا چیز
ہے انسان کا خیال بھی اتنی دور نہیں پہونچ سکتا ہے جہاں جہاں وہ اشیاء رکھے ہیں علاوہ دور ہونے کے
ایک بات یہ بھی ہے کہ ان اشیاء کی محافظت وہ لوگ کرتے ہیں جو کہ ہیں سامری و جمشید ہیں انھوں نے
عجائبات و غرائبات ایسے ایسے بنا رکھے ہیں جنکو انسان دیکھکر اسطرف جانے کے ارادے سے
باز رہتا ہے بھلا بیچارے حمزہ کی کیا ہستی ہے جو وہاں تک جائے اور ان اسباب کو لائے اور وہ لوگ
جو ان اسباب کی محافظت کرتے ہیں وہ کیوں گوارا کرینگے کہ کوئی شخص اگر لیجائے حمزہ ایک مرد غیر
ساحر ہے اگر نائب خداوند کو کچھ بھی دعوی ہو تو جاکر ان اسباب کو لائیں اگر وہ نائب خداوند ہیں تو میں بندۂ
خاص خداوند ہوں اور مجھے خداوند جسقدر عزیز رکھتے ہیں اسقدر نائب کا خیال بھی نہیں ہے وہ
ایک ملازم ہے اور میں جانشین خداوند ہوں جو اسوقت کہدوں وہ ہو جائے بھلا خداوند میرا قتل
گوارا کرینگے میں ہرگز حمزہ کی تلاش نہ کرونگا دیکھوں کسطرح حمزہ مجکو قتل کرتا ہے اور ابکی بار جو خدمت
خداوند میں جاؤنگا تو نائب صاحب کی ضرور شکایت کرونگا اور خداوند سے کہکے اسکو موقوف
کرادونگا اور کوئی نائب جو میرا ہم رتبہ دان ہو اسکو مقرر کرونگا وزراء نے جو اسے غصہ میں پایا کہا آپ
کسکی بات کا خیال کرتے ہیں اس خط کو ملاحظہ فرمائیے دیکھیے ساحران صحرائی نے کیا تحریر کیا ہے
باج گیر نے کہا یہ سب یہی لکھتے ہیں کہ ہمنے آپ کے دشمن کو جلا دیا اور آپ کی حفاظت کی امیدوار
ہیں کہ اسکے صلے میں ہیں عزت و آبرو عنایت ہو میں ان امیدواروں کی امید دن کو قطع کرنا نہیں
چاہتا انکے واسطے کچھ زر و جواہر روانہ کرتا ہوں اور ہر ایک کو وہیں جاکر اپنے ہاتھ سے دونگا تاکہ
سب کی عزت بھی بڑھے واقعی ان لوگوں نے کار نمایاں کیا اگر وہ انھیں نہ قتل کرتے تو میرا کچھ نقصان نہ
تھا مگر انھیں اس امر کا خیال تو ہوا کہ یہ شخص ہمارے بادشاہ کے دشمن ہیں انکا زندہ رہنا اچھا نہیں ہے میں
اس بات سے بہت خوش ہوا اگر وہ لوگ یہاں آنا منظور کرینگے تو انکو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہاں ان کی عزت
و آبرو زیادہ بڑھاؤنگا آیندہ انھیں اور خیالات پیدا ہونگے میرے کسی دشمن کو زندہ نہ چھوڑینگے کیونکہ مجھے
یقین ہے کہ وہ لوگ یہاں آنا قبول نہ کرینگے مگر میں تو کہونگا وزیروں نے چوبداروں سے کہا
کہ جو شخص یہ عرضی لایا ہے اس سے جاکر یہی بیان کردو کہ سلطان خود تشریف لائینگے اور وہیں آکر
خلعت و انعام مرحمت فرمائینگے تم لوگ خاطر جمع رکھو سلطان ہمارے حاتم سے بڑھ کے فیاض ہیں
جسکو دینگے ایسا دینگے کہ اس کی خواہش سے بڑھ جائیگا چوبدار وزیروں سے یہ سنکر باہر آئے جو ساحر
عرضی لیکر آیا تھا اس سے سب کیفیت بیان کی کہا یہ سب باتیں جاکر ان لوگوں سے کہدینا اور کہنا کہ کوئی
مایوس نہو سلطان بہت جلد تشریف لائینگے خداوند سے بھی کچھ باتیں عرض کرنا ہیں ساحر روانہ ہوا
پھر ان ساحروں کے پاس پہونچا جنھوں نے عرضی بھیجی تھی سب نے اپنے نامہ دار کو جو آتے

دیکھا خوش ہوئے نامہ دار سب کے پاس آیا جو کیفیت سفر آیا تھا سب بیان کر دی ساحروں نے کہا جو بات ہمنے چاہی تھی وہ حاصل نہوئی اب ہم تائب خداوند کے پاس جاتے ہیں یقین ہے انھوں نے ہم لوگوں کی سعی نہیں کی اگر وہ ہماری سعی کرتے تو ہرگز یہ بات نہوتی ابھی ہمارے واسطے خلعت و انعام آتا اور خود سلطان ہم لوگوں کے مشتاق دیدار ہوتے یہ کہکر سب نے اُس نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا اور فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت کو پہلے سلام کیا پھر کہا کہ آپ نے ہماری سعی نہیں کی اگر آپ ہماری سعی فرما دیتے تو اسوقت ہمیں وہ مراتب حاصل ہوتے کہ بڑے بڑے بادشاہ ہمارے حال پر رشک کرتے فرتوت جادو نے کہا میں نے تمہاری جانب سے اسدرجہ باج گیر شاہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ انھوں نے دیکھا ہوگا تو تم لوگوں کا مرتبہ اسی وقت سے اسدرجہ بڑھایا گیا ہوگا کہ وہاں کے ساحروں کو تمھارے حال پر واقعی رشک ہوا ہوگا مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ میرا نامہ تم لوگوں کی عرضی کے بعد پہونچا ہوگا وہ پہلے حکم کر چکے ہونگے اور تم لوگوں کا نامہ دار یہاں آچکا ہوگا اسوقت میری سعی پہونچی ہوگی اب کوئی نتیجہ نکلنا ہے وہ سے آنے والا ہے خاطر جمع رکھو جا کر اپنے ٹھکانوں پر مشغول عبادت ہو کئی روز ہوئے کہ تمنے خداوند کی پوجا نہیں کی ہے ایسا نہو عتاب خداوند کا تم پر نازل ہو تو اور غضب ہو جائے ساحر یہ سنکر واپس آئے سب نے کہا اب صحرا کا جہاں ہمیں عبادت کرنے کا ٹھکانہ نہیں ہے اگر کوئی اور مقام تجویز کریں تو مناسب ہے یہاں اب کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جو لائق عبادت ہو یہ جو سب کی رائے ہوئی ہر ایک نے اس بات کو پسند کیا اور تلاش جگہ میں ایک صحرا کی جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ کی شرح کیجاتی ہے

کہ یہ جو سب سرداروں سے رخصت ہوکر اس تلاش میں روانہ ہوئے کہ اگر کوئی جانب کعبہ جانے والا مل جائے تو اس کی اطلاع خدمت امیر میں ہو جائے تا صاحبقران کے تشریف لیجانے کی کوئی صورت نکلے خواجہ نے دو تین کوس کے بعد دیکھا کہ چند ہیزم فروش ایک غار میں سے لکڑیاں نکالکر گٹھے باندھ رہے ہیں خواجہ اُن ہیزم فروشوں کے قریب گئے دریافت کیا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ یہاں کسی جانب مسلمانوں کی بھی بستی ہے انھوں نے جواب دیا یہاں سے دو کوس پر ایک قریہ ہے وہاں ایک شخص ہے کہ نام اُسکا روشن بخت ہے اُس قریہ کی حکومت اسی کے قبضے میں ہے وہاں جسقدر لوگ ہیں وہ سب مسلمان ہیں گو قریہ بہت چھوٹا سا ہے مگر قریب دو چار سو آدمیوں کے وہاں رہتے ہیں خواجہ نے شکر خدا کیا اُس قریہ کے جانب روانہ ہوئے پتہ کو ہیزم فروشوں سے اچھی طرح دریافت کر چکے تھے تھوڑی دیر میں وہاں جا کر پہونچے خواجہ نے قریہ کو بستا ہوا پایا ہر ایک کو خوش لباس دیکھا خواجہ نے ایک شخص سے بطرز اہل اسلام جھک کر سلام کیا وہ بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا آپ کون ہیں کہاں سے تشریف لائے ہیں خواجہ نے کہا میری کیفیت ابھی بیان نہیں کر سکتا مگر حاجت میری یہ ہے کہ آپ کے حاکم سے ملوں اور کچھ امور ضروری اُنسے بیان کروں اگر آپ لوگ مجھ کو اُنسے ملانے کی کوشش فرمائینگے تو میں نہایت ممنون و مشکور ہونگا اور خدا آپ کو اسکی جزائے خیر دیگا اُن لوگوں نے کہا آپ اپنا

نام نامی تو ارشاد فرمایئے خواجہ نے کہا ابھی آپ کسی بات کو مجھسے دریافت نہ فرمایئے مین ابھی کوئی بات نہ
بتاؤنگا پہلے آپ کے مالک سے ملونگا آپ لوگون کو اُسیوقت میری کیفیت معلوم ہو جائیگی سب نے
کہا اگر بے اُسکے اپنا نام ونشان بتانے مین آپکو انکار ہے تو ہم ابھی آپکو اپنے آقاے نامدار کے
پاس لیے چلتے ہین یہ کہکے اُن لوگون نے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا اور مکان روشن بخت
پر آئے دروازے پر بہت سے لوگ بیٹھے تھے انھون نے کہا آپ لوگ اپنے ہمراہ کس کو اندر لیے
جاتے ہین ان لوگون نے کہا یہ بھی اہل اسلام ہین کسی ضرورت خاص کیواسطے آقاے نامدار کے
پاس آئے ہین لہذا آپ لوگ انکی اطلاع کر دین ان لوگون نے خواجہ سے کہا کہ آپ اپنا نام بتایئے
ہم جاکر آپکی اطلاع کرین خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر جائین اور اپنے مالک سے یہ عرض
کیجیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہے جو نام نہین بتاتا جو کوئی اس سے پوچھتا ہے وہی جواب دیتا ہے کہ جب تک مین
ملک روشن بخت سے نہ ملونگا اسوقت تک اپنا نام ونشان کسیکو نہ بتاؤنگا چوبدارون نے بہت
بہت پوچھا مگر خواجہ نے ایک کو نام نہ بتایا آخر کار سب مجبور ہوکے اندر آئے روشن بخت اُسوقت
اپنے وزرا سے کچھ کیفیت خواب کی بیان کر رہا تھا کہ چوبدارون نے جاکر سلام کیا اور دعاے
دولت دینے کے بعد عرض کی کہ ایک شخص مسلمان کہین سے آئے ہین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا
چاہتے ہین ہملوگون نے اُنسے نام دریافت کیا اُنھون نے یہی جواب دیا کہ ہم نام تمھارے
مالک کو بتلاینگے اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے روشن بخت نے کہا میرے پاس لاؤ مین
اُنکی صورت دیکھون نہین معلوم کون بزرگوار ہین جو ایسا فرماتے ہین چوبدار باہر آئے خواجہ
سے کہا آپکو آقاے نامدار طلب فرماتے ہین خواجہ نے قدم آگے بڑھایا دروازے کے اندر
آئے اُس مکان کی سات ڈیوڑھیان تھین جب ساتون ڈیوڑھیان طے ہوئین اور خاص ڈیوڑھی
پر پہونچے چوبدارون نے آگے بڑھکے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک جوان حسین کرسی مرصع
پر بیٹھا ہے تاج شہریاری سر پر ہے لباس نفیس پہنے ہوئے ہے خواجہ نے نعرہ سلام علیک
بلند کیا اُس جوان حسین نے جواب سلام دیا مسکرا کے مزاج پوچھا کرسی منگائی خواجہ سے کہا بسم اللہ
تشریف رکھیے تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد فرمایئے مین آپ کے
سرفراز فرمانے سے نہایت ممنون ہوا خواجہ نے جو روشن بخت کے اخلاق کو دیکھا بہت خوش
ہوکے کرسی پر بیٹھے کہا اے روشن بخت مین نے جو کچھ آپکے بابت سنا تھا اُس سے بڑھکے
آپکو پایا آپ ابھی ہملوگونسے واقف نہین ہین اگر سابق مین آپکو ہملوگونکے آنے کی کیفیت معلوم
ہوتی تو ضرور تھا کہ اس مصیبت سے ہملوگ بچ جاتے روشن بخت نے کہا خدا نکردہ آپ لوگون
پر کیا مصیبت پڑی خواجہ نے کہا صحراے کلنج بانج مین ہمارے شاہزادون نے شہادت پائی
ساحرون نے صحرا کو جلا دیا سب کو خاک مین ملا دیا اب چند لوگ اور باقی بچ گئے ہین روشن بخت
نے کہا آپ پہلے اپنے حسب ونسب سے آگاہ فرمایئے کس بادشاہ کے یہان آپ ملازم ہین
اور کون کون شاہزادے آپ کے ہمراہ تھے خواجہ نے جواب دیا اے روشن بخت مین اُس
بادشاہ کا ملازم ہون جسکو لوگ صاحبقران کہتے ہین جب دین اسلام سنتے ہوگے تو ضرور

آگاہ ہوگئے ہیں امیر عالیشان حمزہ بلند نشان صاحبقران دوران کا ملازم ہوں صاحبقران نے
عہد کیا تھا کہ میں بعد فتح زمرد شاہ کی خانہ کعبہ جاؤں گا یہاں تک نوبت پہنچی کہ بفضل ایزدی زمرد شاہ کی طلسم
نہ طاق میں قتل ہوا صاحبقران زمان نے بدیع الملک کو صاحبقرانی دی اور آپ عازم
خانہ کعبہ ہوئے اور ارادہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ جائیں حج سے فراغت حاصل کرکے پھر خدمت بابرکت
حضرت پیغمبر آخر الزمان میں تشریف لیجائیں مشرف زیارت آنحضرت ہوں اسی ارادے سے عزیزوں کو
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے صحرائے کالج بلج میں آئے تھے یہاں کے ساحر جیسے غدار ہیں
تمہیں ان سب کی کیفیت معلوم ہے انھوں نے صحرا میں آگ لگادی بہت سے عزیزان امیر درجۂ
شہادت پر فائز ہوئے بہت سردار جل گئے ہیں وہ بھی مبتلائے تکلیف ہیں صاحبقران زمان
کو اسدرجہ ملال ہے کہ امیر شب و روز آہ سرد بھرا کرتے ہیں ہم لوگوں نے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم سب
خانہ کعبہ جاؤ میں یہیں رہونگا سب کشتگان حسرت کی خاک ایک چاہ عمیق کھود کے اس میں دفن
کی ہے ارادہ کرتے ہیں کہ اسی جا بیٹھکر انکے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہیں اور سب کی قبروں
کی جاروب کشی کریں ہم لوگوں نے یہ خلاف سہے ہوئے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران قبول نہیں فرماتے
ہیں اب سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ یہاں سے کوئی صاحبقران اول کی خدمت
میں جائے اور اس کیفیت سے انکو آگاہ کرے جب صاحبقران زمان یہ خبر پائینگے تو خود ادھر بسرعت
تشریف لائینگے بعد رسم فاتحہ خوانی ہمارے صاحبقران ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائینگے مگر سوا آپ کے
اور یہ کام دوسرے سے نہوگا اگر آپ اتنی مہربانی فرمائیں کہ کسی آدمی کو جانب خانہ کعبہ روانہ کریں
اور وہ جاکر صاحبقران کو اس حال سے مطلع کردے تو ہم لوگ اس رنج دائم سے نجات پائیں گے
روشن بخت نے جو یہ حال سنا اپنے سر سے تاج اتار ڈالا آبدیدہ ہو تخت سے اٹھ کے خواجہ کے
قریب آیا عرض کی زہے قسمت میری کہ آپکی زیارت نصیب ہوئی بھلا صاحبقران زمان کا مرتبہ تو
اور ہے مجھے آپ کے قدم چومنا باعث فخر ہے میں نہایت بدقسمت تھا کہ پہلے سے تشریف آوری
صاحبقران سے واقف نہوا ورنہ کیا مجال تھی ساحران کالج باج کی جو ذرا بھی تکلیف پہونچا سکتے میں
بحفاظت تمام صاحبقران نامدار کو تابہ خانہ کعبہ پہونچاتا اور خود بھی حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر
ہمراہ صاحبقران زمان خدمت آنحضرت میں جاتا ایسے ایسے شرف حاصل ہوتے مگر اب جو
کچھ آپ فرماتے ہیں میں ابھی اسکی تعمیل کرتا ہوں اسکے بعد پھر صاحبقران زمان کی قدمبوسی کو چلونگا
خواجہ نے کہا اے روشن بخت اگر میرے ہمراہ چلوگے تو صاحبقران مجھسے آزردہ ہونگے اور
یہی فرمائینگے کہ ایسے وقت بیکسی میں تم مہمان کو لائے کہ ہم کچھ خاطر بھی نہیں کرسکتے علاوہ خاطر کے بیٹھنے
تک کی جگہ نہیں ہے امیر سب مجھسے بہت ناخوش ہونگے اگر تمکو ایسا ہی شوق قدمبوسی صاحبقران ہے تو
میں آگے جاتا ہوں بعد میں تم بھی آنا صاحبقران زمان سے یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ میں خاص آپ کی
تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں بلکہ کوئی حیلہ سیر و شکار کر دینا اور اس باب میں بھی کچھ نہ کہنا
کہ میں صاحبقران زمان کو خانہ کعبہ سے بلاؤں وہ آکے آپکو اپنے ہمراہ لیجائیں جو یہ بات کہوگے صاحبقران
کے خلاف ہوگی روشن بخت نے عرض کی جو آپ فرماتے ہیں مجھے سب منظور ہے مگر ایک

عرض ہوتی ہے کہ صاحبقران زمان وہان بالکل بے سروسامان ہین اگر حکم ہو تو کچھ اسباب ضروری اپنے ہمراہ لیتا جاؤن کچھ لازم برائے خدمت ساتھ لیلون جبتک صاحبقران زمان وہان رونق افروز رہین گے اُس وقت تک خادم خدمت صاحبقران کرتے رہینگے مین خود بھی حاضر خدمت رہونگا آپ اگر حکم دین تو یہ سب انتظام درست ہو خواجہ نے کہا اس بات مین تمھین اختیار ہے اگر امیر ان باتون کو گوارا کرین تو مین مانع نہین ہون مجھے تو امیر کی خوشی درکار ہے اور مین نے جن باتون کے اظہار کو منع کیا وہ امر ایسے ہین جو مخل صاحبقران کے بچنے کی تدبیرین ہین اور تمھین اپنے ہمراہ اس سبب سے نہین لیے جاتا ہون کہ صاحبقران نہایت بامروت ہین اور مہمان سے جسطرح ملتے ہین تمھین معلوم ہو جائیگا اور یہ وقت ایسا ہے کہ وہان بیٹھنے تک کا ٹھکانا نہین ہے اگر مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تو صاحبقران محجوب ہونگے اور تمھارے آنے کے بعد مجھسے شکایت کرینگے اس سبب سے ایسا کہا روشن بخت نے کہا خواجہ صاحب مین نے آدمیون کو طلب کیا ہے وہ حاضر خدمت ہوتے ہین جس کو آپ پسند فرمائین اسکو خانۂ کعبہ روانہ کیجئے خواجہ نے کہا جلد بلاؤ کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا روشن بخت نے اُسیوقت آدمی بلائے خواجہ نے ان لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ خانۂ کعبہ کتنے دنون مین پہونچ سکتے ہو ہر ایک نے اپنی اپنی زود رفتاری ظاہر کی جو شخص سب مین زود رفتار تھا خواجہ نے اسکو اُسیوقت ایک عریضہ اس مضمون کا لکھ دیا کہ اے صاحبقران زمان یہان آفت عظیم برپا ہوئی بہت سے سردار عازم باغ جنت ہوئے ساحرون نے اپنا کینہ نکالا اور صحرائے کاج باج مین آگ لگا دی اب ہمارے صاحبقران کی عجب حالت ہے بلو کو نسے فرماتے ہین کہ تم خانۂ کعبہ جاؤ مین ہرگز نہ جاؤنگا والد ماجد کو منہ نہ دکھاؤنگا جسوقت وہ سب سردارون کو مجھسے دریافت فرمائینگے مین کیا جواب دونگا ہملوگ سخت مصیبت مین گرفتار ہین اگر آپ کچھ کوشش فرمائین تو صاحبقران اپنے عہد سے باز آئین یہ عریضہ لکھکر خواجہ نے اس شخص کو دیا کہا جاتک ممکن ہو اس نامے کو جلد پہونچانا جواب لیکر بہت جلد واپس آنا روشن بخت نے اس ایک آدمی کے ہمراہ سو آدمی کئے کہا تم سب جلد جاؤ اور جواب لیکر بہت جلد واپس آؤ یہ لوگ تو اس طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمانکی عرض کیجاتی ہے

کہ لوگون نے خانۂ کعبہ مین امیر کو قتل زمرد شاہ ثانی کی خبر دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب صاحبقران ثانی بہت جلد یہان آئینگے آپکی قدمبوسی سے مشرف ہونگے امیر اس روز سے شادان و فرحان سے شب و روز یہی ذکر کرتے تھے کہ شکر ہے حمزہ ثانی نے زمرد کو قتل کیا اور اب یہان آئیگا ارادہ ہے یقین ہے بہت جلد اپنے تئین پہونچائین کیونکہ میرے دیکھنے کا انھین بھی اشتیاق حد سے زیادہ ہے بارہا جو پیغام ہر انکے بھیجے ہوئے یہان آئے انکی زبانی معلوم ہوا کہ حمزۂ ثانی شب و روز اپنے یارون سے یہی ذکر کرتے ہین کہ مین بعد قتل زمرد ضرور خانۂ کعبہ جاؤنگا اور مین نے بھی انھین یہی تاکید کر دی ہے کہ جب زمرد تمھارے ہاتھ سے قتل ہو اور تورج وغیرہ بھی باقی نہ رہے اُسوقت یہان چلے آنا کہ زمانہ

تماری صاحبقرانی کا ختم ہوا خواجہ اول عرض کرتے تھے یا امیر وقتی حمزۂ ثانی نے مثل آپ کے ترقی اسلام
مین کوشش و پیروی کی مگر آپ سے زیادہ مصائب اُٹھانے اُنکے جوان جوان پسر اُنکے سامنے قتل ہوئے مگر
دامن استقلال ہنوز اُنکے ہاتھ سے نہ چھوٹا شکر ہے کہ خدا نے اُنکی مراد دلی عطا فرمائی اور زمرد ثانی واصل جہنم
ہوا نہین معلوم اب کس انتظام مین ہین اور کیون عرصہ کیا ہے امیر فرماتے تھے ابھی بہت سے انتظام انھین کرنا
ہین بعض لوگ ایسے ہمراہ ہین کہ جنھون نے خدمت مین اپنی عمرین بسر کردی ہین اُنکی محنتون کے صلے انکو دینگے
مین نے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک کو صاحبقرانی دینے کا ارادہ ہے کیونکہ ابھی کچھ کافر ایسے باقی ہین جنسے
عوض خون عزیزان لینا ہے انھون نے چونکہ یہ عہد کیا تھا کہ زمرد کو قتل کرکے فرود خانۂ کعبہ جاؤنگا لہذا زمرد قتل ہوا
اب لوگ شکون انتقام لیگا بدیع الملک کی بہادری و شجاعت مین نے یہانتک سنی ہے کہ وہ میرے قدم بقدم
ہین اور انھون نے بہت سے طلسم فتح کیے ہین شان و عظمت بھی بہت کچھ پیدا کی ہے وہی شخص لائق
صاحبقرانی ہین بارہا حمزۂ ثانی نے مجھے لکھا کہ بدیع الملک بالکل آپ کے قدم بقدم ہے اور اصل
مین زینت صاحبقرانی وہی ہے اگر اسوقت مین بدیع الملک میرے لشکر مین ہوتا تو بڑی مشکل ترقی کوئی
ایسا نہ تھا جو ان کافرون سے مقابلہ کرتا بدیع الملک نے بحساب طلسم فتح کیے ہین اور بڑے بڑے
ساحرونکو زیر کیا اپنا مطیع بنایا تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ حمزۂ ثانی نے مجھکو تحریر کیا تھا کہ شہزادہ
بدیع الملک ایک ملک مین گئے تھے کہ اُسمین ایک شہر تھا اُسے گردستان کہتے ہین وہان کے
پہلوان دیو سے قوی ہیکل ہوتے ہین اُن سب کا افسر جسکو درشت جنگال کہتے ہین وہ اصل مین
انسان ہے مگر دیو سے چہار گونہ قد و قامت مین سوا ہے اسکو مع وہان کے سب پہلوانون کے
بعد دیگرے زیر کرکے مسلمان کیا اُن سب پہلوانون نے اطاعت اسکی قبول کی اسکے ہمراہ رکاب رہتے
ہین اور یہ بھی مین نے سنا ہے کہ توسج زمرد بجنتگان کو بھی اسی نے قتل کیا خدا اسکی عمر مین برکت دے
اور اُس کی صاحبقرانی کو ترقی دے مین جسقدر اسکی تعریف سنتا ہون مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے
شکر ہے کہ پروردگار نے میری نسل مین پھر ایک ایسا پیدا کیا جس سے میرا نام باقی رہیگا امیر شب و روز
ایسی باتین فرمایا کرتے تھے ایک روز خواجہ نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ابھی تک
امیر ثانی نہین آئے نہ کوئی عریضہ تہکی خدمت مین آیا جسکے سبب سے کچھ کیفیت معلوم ہوتی ہے
صاحبقران نے فرمایا اب راہ مین ہونگے اس سبب سے نامہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی یقین ہے دو
ایک روز مین یہان پہونچ جائین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران شاید ابھی اُن کے آنیکا ارادہ نہین ہے
جو جو کفار باقی رہ گئے ہین انکو قتل کرکے آئین یا اور کوئی سبب ہو صاحبقران نے فرمایا اس سبب سے وہ ہرگز نہ ٹھہرتے
کیونکہ وعدہ تھا کہ بعد قتل زمرد ثانی یہان چلے آئین بدیع الملک کافی تھے کوئی اور سبب ہوگا
انھین بہت سے کامون سے فراغت کرنا تھی علاوہ اسکے بدیع الملک نے روک لیا ہوگا کچھ
جشن نوشادی کا سامان ہوا ہوگا جب اُس سے رخصت پائی ہوگی تو وہان سے چلے ہونگے اب بہت جلد
یہان آئینگے ہو چکین سے تھوڑی دیر شب کو خواجہ سے باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر
خوابگاہ مین تشریف لیگئے آرام فرمایا تھا کہ خواب مین صاحبقران نے دیکھا کہ حمزۂ ثانی
ایک دشت ہولناک مین ہین اور ایک اژدر آتش فشان امیر ثانی کے قریب آیا ہے اور سردار بھی

صاحبقران کے پاس کھڑے ہین اُس اژدر نے چند سردارونکو نگل لیا ہے امیر ثانی فریاد کر رہے ہین
سب سردارون کی عجب حالت ہے یہ خواب پریشان جو صاحبقران زمان نے دیکھا گھبرا کے آنکھ
کھولدی امیر کو اُسیوقت صاحبقران ثانی کا خیال آیا دلمین کہا خدا خیر کرے یہ خواب ایسا نہین ہے
کہ جسکی کچھ اصلیت نہ ہو کوئی واقعہ عظیم ہونیوالا ہے شب بھر صاحبقران اسی خیال مین رہے صبح کو بعد ادائے
نماز خواجہ سے فرمایا کہ مین نے شب کو ایک خواب دیکھا ہے اُسوقت سے میری طبیعت کی عجب کیفیت
ہے خدا حمزہ ثانی کو خیریت سے رکھے مین نے ایک دشت ہولناک مین انکو دیکھا ہے اور اُسکے ساتھ
چند سردار اور بھی نظر آئے ہین ایک اژدر آتش فشان سردارونکو نگل گیا ہے اور مین نے جو خواب دیکھا
میری آنکھ اُسوقت گھبرا کے کھل گئی معلوم ہوتا ہے کہ امیر ثانی کسی مصیبت مین گرفتار ہین عرصہ ہونے کا بھی
یہی سبب ہے خواہ جسطرح ہو اس امر کو تحقیق کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کے فرمانے سے
پہلے مجھے بھی انتشار پیدا ہوا مگر مجبور ہون کہ کیونکر دریافت کرسکتا ہون یہ بھی تو نہین معلوم کہ امیر ثانی کہان
ہین اور کس طلسم مین مقیم ہین ورنہ وہان آدمی روانہ کرتا اب مجبور ہون وہ زمانہ باقی نہین کہ ہزارون
آدمی موجود تھے جس کسی کی تلاش کی ضرورت ہوتی تھی ہر چہار جانب آدمیون کو روانہ کردیتا تھا ایک
دم مین سب کیفیت معلوم ہو جاتی تھی اگر اُن لوگون کے دریافت سے میرا کام انجام نہ پاتا تھا خود فکر کرتا
تھا سب طرح کا سامان پاس موجود تھا ہر ایک منزل آسان و تخت زیر قدم تھی کسی بات کا خوف نہ تھا
جس امر کی فکر ہوتی تھی اُسکو پیدا کرتا تھا اب وہ سامان ممکن نہین مجبور ہون کیا کرون اور آپ نے اگر
کوئی تدبیر سوچی ہو ارشاد فرمایئے مین ابھی اسکی فکر کرون جسطرح بن پڑے خبر منگاؤن امیر نے فرمایا
خواجہ مین بھی اس بات مین کچھ نہین کہ سکتا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہے نہ کوئی آدمی ایسا ہے جو اُن
لوگون کا پتہ لگا سکے اور نہ کوئی ایسا ہی ہے جو بتا سکے کہ وہ لوگ کہان ہین خواجہ نے عرض کی صبر فرمایئے
اور اُنکے حق مین دعا کیجئے کہ خدا اُنھین آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے صاحبقران نے فرمایا
سوا اسکے اور کیا چارہ ہے یہ کہکے صاحبقران خاموش ہو رہے مگر دل مین اضطراب رہا کیفیت
صاحبقران کی یہ تھی کہ شب و روز دعائین کرتے تھے کہ یا رب العالمین تو حافظ حقیقی ہے حمزہ ثانی
کو بخیر و عافیت مجھسے ملانا اور اسکو صحیح و سالم رکھنا اُسنے تیری راہ مین بے انتہا جہاد کیے ہین اور
اب وہ عازم ہدایت اللہ ہوا ہے اسی حالت مین صاحبقران کو ایک ہفتہ گذرا آٹھوین روز امیر
کی طبیعت بہت گھبرائی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ آج میری طبیعت بہت گھبراتی ہے ابتک کسی قسم کی
خبر حمزہ ثانی کی نہین معلوم ہوئی اور زمرد کو قتل ہوئے مدت گذری اگر بہت قیام کرتے تو ایک
ماہ قیام کرتے اسقدر ہرگز نہ ٹھہرتے اب تک کوئی نہ کوئی خبر آتی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین بھی بہت
پریشان ہون واقعی ابھی تک خبر نہ آنا اور کچھ کیفیت نہ معلوم ہونا عجب ہے امیر نے فرمایا خواجہ میرے
تردد کے بڑھنے کا ایک سبب اور ہے کہ مین نے تین روز سے متصل خواب [illegible]
کا روز دیکھتا ہون اس سبب سے اور [illegible]
نے اگر صاحبقران سے عرض کی یا امیر [illegible]
ہے صاحبقران نے فرمایا فرزند حمزہ ثانی [illegible]

امیر نے فرمایا کہ میرے پاس لاؤ میں اُس نامہ دار سے کچھ باتیں بھی کرونگا خادمان صاحبقران گئے اُس نامہ دار کو اندر اپنے ہمراہ لائے امیر نے نامہ دار کی صورت دیکھی پوچھا اے شخص کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار نے عرض کی میں خواجہ عمرو ثانی کا نامہ لایا ہوں یہ سنکر امیر کی بیقراری اور زیادہ بڑھی جلدی سے نامہ لیا اُسکے لفافے کو چاک کیا پڑھا تو اسمیں لکھا تھا کہ یہان سب پر مصیبت گذری بہت سے سردار جل گئے بہت سے سردار اسطرح پر بچے ہیں کہ انکو بخت لکلیف ہے امیر ثانی جلوگو نسے یہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ یہانسے بچے جاؤ میں نہ جاونگا بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اس حالت میں صاحبقران کو تنہا چھوڑ کر آئیں اور اگر یہ حالت بھی نہوتی تو کب یہ ہوسکتا کہ ہم امیر کو اکیلا چھوڑتے لہذا ہم لوگون سے کچھ تدبیر نہیں پڑتی ہے اگر آپ کچھ کوشش فرمائیں تو کیا عجب ہے کہ صاحبقران ثانی یہانسے جانب کعبہ تشریف لے جائیں ورنہ ہم لوگون کی عرض قبول نہیں فرماتے ہیں آپکو اسیواسطے تحریر کیا ہے صاحبقران اس خط کو پڑھکے رونے لگے خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خیر ہے مجھے بھی اس خط کی عبارت سے آگاہ فرمائیے امیر نے سب مضمون خواجہ کو بھی پڑھکے سنایا خواجہ کو نہایت افسوس ہوا صاحبقران نے فرمایا میں جواب اس خط کا ابھی لکھے دیتا ہون نامہ دار کو رخصت کرکے پھر جو مناسب بات ہوگی وہ کیجائیگی خواجہ نے کہا بہتر بھی یہی ہے کہ آپ نامہ دار کو رخصت کردیں صاحبقران نے اسیوقت نامے کا جواب لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے عمرو ثانی جو کچھ افسوس ہوا اُسکو کہانتک لکھوں مگر جیسا کہ تمنے لکھا ہے اُسکا بندوبست میں اسیوقت سے کرتا ہون احتیاطاً جواب لکھدیا ہے خاطر جمع رکھو حمزہ ثانی کو میں اپنے پاس ضرور بلاؤنگا یا خود آؤنگا یہ لکھکر نامہ دار کے حوالے کیا کچھ زر وجواہر بھی نامہ دار کو عطا فرمایا اُسی وقت نامہ دار کو رخصت کیا نامہ دار کے جانے کے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمھاری کیا رائے ہے اب میں امیر ثانی کے بلانے کی کیا تدبیر کرون خواجہ نے عرض کی جو آپ مناسب تصور فرمائیں امیر نے فرمایا خواجہ یہ ایسا صدمۂ عظیم گذرا ہے جسنے میری کمر توڑدی ارادہ کرتا ہون کہ حمزہ ثانی کے پاس خود جاؤن اور جہان سب بہادر جل گئے ہیں وہانکی خاک ہی کو دیکھ لون اور حمزہ ثانی کو بھی اپنے ہمراہ لے آؤن اسوقت وہ آنے میں کچھ عذر نہ کرینگے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہے اگر آپکا ارادہ ہے تو سامان درست ہوا جاتا ہے امیر نے فرمایا بہت جلد سامان درست کرو کہ مجھے اب ایک گھڑی یہان ٹھہرنا شاق ہے خواجہ نے اسیوقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دو روز کے بعد صاحبقران نے دو نفر مع خواجہ عمرو اور چند خادمون کے سفر کیا جانب صحرائے کلخ باج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت روشن بخت اور خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب خواجہ نے نامہ دار کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تو روشن بخت سے کہا کہ اب میں خدمت امیر میں جاتا ہون اگر کہیں آنا منظور ہو تو جسطرح میں نے کہا ہے آنا میری کیفیت کچھ بیان نہ کرنا میرے ملکر ہوجاتے باتیں کرنا روشن بخت نے عرض کی خواجہ آپ تشریف لائے اور میری عزت بڑھائی اب امید وار ہون کہ دعوت بھی قبول فرمائیے کیونکہ دستور اہل اسلام ہے کہ جب کوئی مہمان آتے انکی دعوت فرض ہے خواجہ نے کہا اے روشن بخت مجھے دعوت قبول کرنے میں انکار نہیں ہے مگر تیسرا روز ہے کہ میں نے خاصہ نوش نہیں فرمایا ہے میں کیونکر گوارا کرون کہ تنہا کھانا کھاؤن روشن بخت نے عرض کی اگر یہی ہے تو میں ابھی صاحبقران زمان کیواسطے خاصہ تیار کراتا ہون آپ نوش فرمائیں

میں چلکر امیر کو بھی کھانا کھلاؤنگا خواجہ نے کہا میں ہرگز بے صاحبقران کے کھانا نہ کھلاؤنگا روشن بخت مجبور ہوا عرض کی اب میں ناچار ہوں آپ تشریف لیچلیں میں بھی اسی وقت حاضر ہوتا ہوں خواجہ روشن بخت سے رخصت ہوکر صاحبقران ثانی کے پاس حاضر ہوئے امیر کو اسی حالت بیقراری میں پایا سرداروں نے جو خواجہ کو دیکھا اشارت سے پوچھا کہ خواجہ جس کام کو گئے تھے اسکو بھی انجام دیا خواجہ نے سب کو اشارے سے جواب دیا کہ میں سب کام درست کرآیا ہوں اب جو مشیت الٰہی امیر نے جو دیر کے بعد خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ تم کہاں گئے تھے میں نے دیر سے تمہیں یہاں نہیں پایا خواجہ نے عرض کی یا امیر اسی صحرا میں گیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ اب بھی میرا کہنا قبول کرو سب سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر چلے جاؤ یہاں رہنا بیکار ہے اگر تم لوگ اس امید پر یہاں رہتے ہو کہ اسوقت میں از دریاے رنج و محن سے جینے میں انکار کرتا ہوں اور جب دو ایک ماہ کے بعد میرے آلام میں کمی ہوگی اسوقت میں تم لوگوں کے ہمراہ جاؤنگا یہ بات ہرگز نہوگی میں بھی اسی دشت میں رہی عمر بتاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہ امر تو جبراً ہم لوگوں نے منظور کر لیا آپ کیوں بار بار فرماکر ہمیں صدمہ دیتے ہیں ہم لوگ محض ایک ماہ تک بتقریب فاتحہ خوانی مقیم ہیں جب ہیں کل رسوم فاتحہ خوانی سے فرصت ہوگی چلے جاوینگے جبتک کہ زندگی ہے خدمت میں صاحبقران اول کی بسر کرینگے امیر و خواجہ میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک جانب سے گرد اڑی صاحبقران نے خواجہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ گرد کیسی اڑی ہے کیا کوئی لشکر آتا ہے یا کچھ سردار زندہ بچے وہ آتے ہیں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران جو کچھ ہوگا وہ سامنے آجائیگا امیر یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا ایک جوان حسین گھوڑے پر سوار شکیبر میں اور خادم و خدمتگار کچھ بارگاہیں لدی ہوئی کچھ خوان کھانے کے ہمراہ اسطرف چلا آتا ہے امیر نے کہا خواجہ ان لوگوں کی صورت سے شان اسلام معلوم ہوتی ہے خواجہ اگرچہ جانتے تھے مگر کچھ ظاہر نہ کیا صاحبقران سے کہا کیا عجب ہے مگر اس دشت میں مسلمانوں کی کیا ضرورت ہے یہاں سب ساحر رہتے ہیں امیر نے فرمایا جسطرح ہم لوگ اس صحرا میں آئے اسی صورت سے یہ لوگ بھی اس طرف آنکلے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ یہاں ساحروں کی عملداری ہے مسلمانوں کے آنے کی کیا ضرورت ہے مگر دعا کرنا چاہیئے کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہیں تو انکو خدا اس آفت سے محفوظ رکھے جسمیں ہم لوگ مبتلا ہیں اور بخیر و عافیت انکو منزل مقصود تک پہونچاوے امیر تو یہ فرما رہے تھے مگر وہ تاجدار قریب پہونچ کے گھوڑے سے اترا امیر کے سامنے پیادہ پا آیا جھک کے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا جوان قریب صاحبقران کے آکر ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا امیر نے فرمایا اے جوان تو کون ہے میں تجھسے واقف نہیں اس جوان نے عرض کی اے شہریار غلام بھی آپ سے واقف نہیں مگر آپکے چہرے سے شان و شوکت نمودار ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی بادشاہ جلیل ہیں اور خداپرست ہیں غلام بھی دین اسلام رکھتا ہے آج بہت دنوں کے بعد اس صحرا میں خداپرستوں کو دیکھا اور خوش نصیبی سے آپکی زیارت نصیب ہوئی اس سبب سے ٹھہر گیا اگر اجازت ہو تو ٹھہر جاؤں صاحبقران نے فرمایا بھائی میں تجھسے بہت محجوب ہوا تو میرا مہمان ہے اور صاحبان اسلام

یہ بات فرض ہے کہ مہمان کی خاطر کیجئے افسوس اس بات کا ہے کہ تو ایسے وقت میں میرے پاس آیا کہ میں کچھ خاطر تیری نہیں کر سکتا کہاں بیٹھنے کی اجازت دوں اس جوان نے عرض کی اے شہریار یہ بستر خاک مجھے فرش قاقم و سنجاب سے اولیٰ ہے آپکی زیارت ہو جانا ہی شرف کیا کم ہے صاحبقران نے فرمایا اے جوان میرے پاس بیٹھ جا زیادہ مجھے محجوب نہ کرو وہ جوان صاحبقران زمان کے قریب مودب بیٹھا خادموں نے اشارہ کیا بارگاہ میں استادگی کرو خادم ایسطرف بارگاہ میں استادگی کرنے میں معروف ہوئے ادھر اس جوان نے صاحبقران سے عرض کی اے شہنشاہ جہان سے غلام کی علمداری بہت قریب ہے میں آپ کا مہمان نہیں ہوں حضور میرے مہمان ہیں مجھپر آپکی خاطر واجب ہے امیدوار ہوں کہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمایئے یہاں تشریف لانے کا سبب بتایئے امیر نے فرمایا بھائی ان باتوں سے کیا غرض ہے نہیں معلوم میں کن آلام میں مبتلا ہوں تو میری سرگذشت سنکر کیا کریگا اس جوان نے عرض کیا اے شہریار امیدوار ہوں کہ اپنا نام ہی بتا دیجئے امیر نے فرمایا اس باب میں مجھے عاجز نہ کرو میں اپنے نام سے آگاہی دینا نہیں چاہتا اس جوان نے پھر عرض کی اے شہریار میں بھی خادمان اسلام سے ہوں اگر مجھپر آپ کی کیفیت افشا بھی ہو جائیگی تو کیا نقصان ہے اور مسلمان کو لازم ہے کہ برادر ایمانی سے کسی امر کا اخفا نہ کرے صاحبقران نے جب اسکو زیادہ مضطر دیکھا مجبور ہوکے نام بتایا اس جوان نے جیسے ہی نام صاحبقران کا سنا قدموں پر سر رکھدیا عرض کی یا صاحبقران میں آپ کا خطاوار ہوں میری خطا معاف فرمایئے میں نے پہچانا نہ تھا ورنہ پہلے ہی قدموں کو بوسہ دیتا امیر نے اسکا سر اٹھاکے چھاتی سے لگایا فرمایا اے جوان اپنا نام کس خاندان سے ہے بتا دے اس جوان نے عرض کی یا امیر میرا نام روشن بخت ہے آپ ہی کے گھر کے خادموں میں ہوں مگر حضور یہ تو فرمائیں کہ اس صحرا میں آپ کیونکر تشریف لائے اور کیا سانحہ ہوا جو لشکر آپکے ہمراہ نہ آیا صاحبقران نے جب اسکو ہمدرد پایا سب کیفیت بیان کی روشن بخت دیر تک افسوس کرتا رہا پھر صاحبقران سے عرض کی اب خادم امیدوار ہے کہ آپ بارگاہ میں تشریف لے چلیں اور سب سردار بھی مجھے سرفراز فرمائیں آپ فرماتے ہیں کہ تین روز کا زمانہ گذرا کہ یہ آفت پیش آئی تین دن سے خاصہ بھی نوش نہ فرمایا ہوگا آرام بھی نہ کیا ہوگا اب آپ بارگاہ میں تشریف لے چلیں کچھ خاصہ نوش فرماکر آرام فرمائیں اور سردار جو آبلوں کی سوزش سے بے چین ہیں انکا علاج ہو امیر نے فرمایا اے روشن بخت مجکو چلنے سے معاف رکھ اور سرداروں کو اپنے ہمراہ لیجا ان لوگوں کا علاج کر خدا تجھے اس سلوک کی جزائے خیر دیگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ ایسی بات فرماتے ہیں بھلا یہ لوگ قبول کرینگے کہ بے آپ کے میرے ہمراہ چلیں امیر نے فرمایا اے روشن بخت مجھے اس جگہ سے نہ اٹھاؤ یہیں رہنے دو روشن بخت نے عرض کی یا امیر جن کی قسمت میں سیر گلزار ارم تھی وہ تو راہی جنت ہوئے مگر اب یہ لوگ جو اس تکلیف شدید میں مبتلا ہیں انکا تو آپ کچھ خیال فرمایئے جبتک آپ تشریف نہ لے چلیں گے یہ سب بھی یہیں بیٹھے رہینگے اور جبتک یہ لوگ یہاں بیٹھے رہینگے اسوقت تک سخت تکلیف میں مبتلا رہینگے اگر آپکو انکی راحت کا خیال ہے تو بسم اللہ تشریف لے چلیے ورنہ غلام بھی آج سے اسی جا بیٹھا رہیگا اور اپنی جان قدم مبارک

پرنثار کریگا روشن بخت نے صاحبقران کو مجبور کردیا امیر کو سوائے چلنے کے دوسری بات بن نہ پڑی ناچار اپنی جگہ سے اٹھے جہان روشن بخت نے بارگاہ مین استادہ کرائی تھین وہان تشریف لائے روشن بخت خود آفتابہ لیکر کھڑا ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر ہاتھ دھوئیے صاحبقران نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے دسترخوان بچھایا کھانا چنا گیا صاحبقران کو ذرا بھی انکار کا موقع ہاتھ نہ لگا گو فرط غم سے کھانا نہین کھایا گیا مگر سب سردارون نے صاحبقران اور روشن بخت کی خوشی کردی بعد فراغ طعام امیر نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے عرض کی آپ آرامگاہ مین تشریف لیچلیے تھوڑی دیر استراحت فرمایئے مین نے جراحون کو طلب کیا ہے سب حاضر ہوتے ہین جو جو لوگ سوزش کے سبب پریشان ہین انکا علاج بھی ہونا ضرور ہے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت خدا اسکا تجھے اجر عظیم عنایت کرے ایسے وقت مین ہلوگون کے ساتھ سلوک کیا ہے کہ اس احسان سے تیرے تا عمر ادا نہو سکینگے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران مین نے اپنا فرض ادا کیا مین آپکا خادم قدیم ہون اگر اسوقت خدمت مین کوتاہی کرتا تو نمک حرام مشہور ہوتا روز قیامت خدا کو کیا جواب دیتا یہ کہکر روشن بخت صاحبقران کو آرامگاہ مین لیگیا اور سب سردار بھی گئے استراحت پذیر ہوئے روشن بخت نے اسیوقت اپنے خادمون کو روانہ کیا کہا اسیوقت جراحون کو حاضر کرو سب شاہزادے اور سردار انتہا درجہ تکلیف مین ہین انکا علاج جلد ہونا چاہیئے خادم اسیوقت اسکے شہر مین آئے جو جو سرکاری جراح تھے ان سب کو اپنے ہمراہ لیگئے روشن بخت نے جب جراحون کو موجود پایا سب کو اپنے پاس بلا کر کہا جسقدر جلد میرے مالکون کو تم شفا دوگے اسیقدر خلعت و انعام سوا پاؤگے جراحون نے عرض کی خدا مالک ہے ہم بیشک ان حضرات کی زیارت سے تو مشرف ہون یہی ہمارے واسطے انعام و خلعت ہے کہ ایسے بزرگواران دین کی زیارت سے مشرف ہوجائین روشن بخت آرامگاہ مین آیا سب کو سوتا پایا جگانا بمصلحت وقت نہ جانا واپس آیا جراحون سے کہا ابھی سب لوگ آرام کرتے ہین جب بیدار ہونگے اسوقت انکی زیارت سے مشرف ہولینا جراح رخصت ہوکر ایک خیمے مین آئے روشن بخت نے خادمون سے کہا سب کیواسطے کل اسباب ضروری کا انتظام کرو ابھی دو تین روز تو اسی صحرا مین رہنا ہے بعد دو تین روز کے مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان پر لیجاؤنگا امیر کا ملال و رنج دفع کرونگا جب طبیعت اصلاح پر آئیگی صاحبقران خانہ کعبہ تشریف لیجائینگے خادم پھر اسکے شہر کیطرف روانہ ہوئے استنے عرصے مین صاحبقران زمان بیدار ہوئے برائے وضو امیر نے پانی طلب کیا روشن بخت خود آفتابہ لیکر گیا صاحبقران نے وضو کرکے نماز ظہر ادا کی اور سب سردار بھی بیدار ہوئے روشن بخت نے جراحون کو طلب کیا جراح حاضر ہوئے جو جو سردار آگون کی سوزش سے پریشان تھے جراحون نے زخمون پر پھاہے لگائے وہ سوزش مٹی سب کو راحت ملی امیر نے فرمایا اے روشن بخت ابھی مین نے تمہاری خوشی کردی مجھے وہین جانے دو روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ یہان سے کیا دور ہین جب مزاج مین آئے وہان جاکر فاتحہ پڑھ آئیے امیر نے فرمایا مین

یہ چاہتا ہون کہ ہر وقت وہین مجاور رہون روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ سردارونکو تکلیف دینا چاہتے ہین یا راحت پہونچانا مطلوب ہے اگر آپ تشریف لیجاینگے یہ لوگ بھی آپکے ہمراہ ہونگے ابھی بیچارے چرہ جاب ہوئے گئے ہین سوزش مین کمی ہوئی ہے انکو راحت پہونچنی چاہیئے کہ جلد صحت ہو آپکو لازم ہے کہ انکو تشفی دیجیے اور جب آپ خود ایسے کلمات زبان پر جاری رکھینگے تو ان حضرات کے دلون کی کیا کیفیت ہوگی آپ صبح وشام قبور پر فاتحہ پڑھ آیا کیجیے صاحبقران مجبور ہوگئے روشن بخت نے اور باتین شروع کین اسیطرح صاحبقران کو آٹھ روز گذر گئے نوین روز جب روشن بخت نے امیر کی طبیعت کو رو باصلاح پایا عرض کی یا امیر ایک عرض ہے اگر قبول فرمایئے تو غلام کی عزت بڑہ جائے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمہین جو کہنا ہو بیان کرو روشن بخت نے عرض کی آجتک آپ نے غلام کی خاطر فرمائی اب مین امیدوار ہون کہ براے چندے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے شہر کی سیر کیجیے امیر نے فرمایا اے روشن بخت مجھے تمہاری ایسی ہی خاطر منظور تھی کہ تمہارے یہان اتنے دنون مہمان رہا اب مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی اپنے ملک کو جاؤ اور اب سردار بھی رو بصحت نظر آتے ہین میرے واسطے زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران غلام کی خوشی یہی تھی کہ ایکبار آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلیے دو ایک روز وہان تشریف رکھیے طبیعت بھی بہل جائے اور غلام کی خوشی بھی ہوجائے امیر نے کہا اے روشن بخت تمہین شاید یہ گمان ہے کہ میرا خیال جو پہلے تھا اب نہین رہا تو یہ گمان تمہارا بیجا ہے جسقدر دن گذرینگے مجھے مفارقت ان دلیرون کی زیادہ ستائیگی اگر تمہین یہی منظور ہے تو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجاؤ مگر مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا جب مین نے خانہ کعبہ جانے سے انکار کیا اور سردارون کے ہمراہ جانا گوارا نہ کیا تو اب مین کہین نہ جاؤنگا روشن بخت مجبور ہوکے خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اے روشن بخت معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہاری طبیعت گھبرا گئی تو میری وجہ سے کیون جبر اٹھاؤ اپنے شہر مین جاؤ سردار بھی یہان ایک ماہ تک اور ہین بعد ایک ماہ کے انکو رسم فاتحہ خوانی سے فرصت ہوگی یہ سب لوگ خانہ کعبہ امیر عالیشان کی خدمت مین جاینگے مین انھین شیرون کی قبور پر جاروب کشی کرونگا روشن بخت نے عرض کی ان امور کا آپکو اختیار ہے میری جسقدر خوشی تھی وہ مین نے عرض کی قبول فرمانا آپکا کام تھا اگر قبول فرمایئے تو میری عزت بڑہ جائے اگر نہین منظور ہے تو بھی غلام آپکی خدمت چھوڑکے کہان جائیگا جبتک آپ یہان تشریف رکھتے ہین مین بھی حاضر خدمت ہون امیر نے فرمایا اے روشن بخت یہ ممکن نہین کہ تم میرا ساتھ دے سکو جب مین سردارون کو یہان رہنے سے مانع ہون تو تمہین کب چاہونگا کہ صاحب ملک ہوکر میرے واسطے اسقدر زحمت گوارا کرو روشن بخت سنتا رہا کچھ جواب نہ دیا امیر نے دیر تک یہی باتین کین اسی گفتگو مین آفتاب غروب ہوا امیر نے فریضۂ مغرب ادا کیا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران خاصہ تیار ہے جسوقت حکم ہو دسترخوان بچھایا جائے امیر نے فرمایا اے روشن بخت تمنے خاص ہمارے واسطے بڑی زحمت اٹھائی اب آٹھ روز گذرے مہمانی ختم ہوئی ہم چاہتے ہین کہ تم اپنے ملک کو جاؤ روشن بخت نے عرض کی امیر اس

قسم کی باتین مجھے نہ فرمایا کیجئے مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید مجھسے کوئی خطا سرزد ہوئی اور آپ خدا نخواستہ مجھسے آزردہ ہوگئے یہ خیال مجھے بہت ہی پریشان کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تم کیا کہتے ہو کبھی اپنی جانب ایسا خیال نہ کرنا مین ہرگز تمسے آزردہ نہین ہون روشن بخت نے عرض کی پھر آپ اپنے کلمات ارشاد نہ فرمایئے امیر نے فرمایا اگر یہی خوشی ہے تو مین اب تمسے نہ کہونگا جبتک یہ لوگ یہان ہین اسوقت تک تم بھی یہان رہو جب یہ لوگ یہان سے چلے جاینگے اسوقت پھر تم بھی مجبور کیے جاؤگے روشن بخت نے عرض کی جب آپکے اودھر ہی چلے جاینگے غلام بھی رخصت ہوگا امیر خاموش ہوئے خواجہ نے روشن بخت کو اشارہ کیا کہ تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین الگ چلو روشن بخت صاحبقران کے پاس سے اٹھا الگ آیا خواجہ بھی اسکے پاس آئے روشن بخت نے پوچھا کہ خواجہ آپ مجھسے کیا ارشاد کرتے تھے خواجہ نے کہا مین تمسے یہ کہتا تھا کہ ابھی تک نامے کا جواب نہین آیا ہے روشن بخت نے جواب دیا کہ اے خواجہ یہان سے دور ہے نزدیک نہین ہے اور وہ لوگ بہت نزدیک کی راہ سے گئے ہین یقین ہے پہونچ گئے ہون ابھی کل آٹھ روز گذرے ہین انھون نے شب و روز مسافت طے کی ہوگی جواب لیکر ابھی واپس آینگے خواجہ خاموش ہوئے پھر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اسی صورت سے بیس روز تک امیر ثانی بارگاہون مین رہے جب صاحبقران کی طبیعت بہت گھبراتی تھی اسی چاہ پر تشریف لاتے تھے جہان ان جوانون کی خاک دفن کی تھی تھوڑی دیر وہان بیٹھکے گریہ وزاری کرتے تھے جب سردار سمجھا کر صاحبقران کو لے آتے تھے مجبور ہوکر چلے آتے تھے جب اکیسوان روز شروع ہوا روشن بخت کو اسکے خادمون نے آکے اطلاع دی کہ جو نامہ آپ نے خدمت مین صاحبقران کی روانہ کیا تھا اسکا جواب آیا ہے روشن بخت نے خواجہ کو الگ بلاکر کہا خواجہ صاحبقران نے جواب نامہ تحریر فرمایا ہے آپ تشریف لیچلیے خواجہ نے کہا میرے جانے کی کیا ضرورت ہے اس جواب کو یہین منگالو روشن بخت نے خادمون سے کہا کہ اس جواب کو یہان لے آنا خادم اسیوقت روانہ ہوئے جواب نامہ لاکر روشن بخت کو دیا روشن بخت نے خواجہ کے سپرد کیا خواجہ نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ صاحبقران عالیشان کو خط پہونچا امیر بہت جلد کچھ تدبیر فرماینگے اور کیا عجب ہے جو خود تشریف لائین خواجہ نے مضمون نامہ روشن بخت کو پڑھکر سنا دیا روشن بخت نے کہا میری قسمت کی خوبی ہے کہ صاحبقران اول بھی تشریف لائین مین انکی زیارت سے بھی مشرف ہوجاؤن خواجہ نے کہا تعجب نہین ہے جو خود صاحبقران تشریف لائین اس روز یہی ذکر رہا دوسرے روز صاحبقران ثانی قبور کشتگان پر بیٹھے گریہ فرما رہے تھے اور سب سردار بھی گرد حلقہ کیے رو رہے تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی روشن بخت کی نگاہ پڑی خواجہ سے کہا کہ خواجہ کیا عجب ہے جو صاحبقران تشریف لاتے ہون خواجہ نے کہا ابھی صاحبقران کیونکر تشریف لاینگے جب سامان سفر درست کرینگے اسوقت وہان سے روانہ ہونگے راہ مین کچھ عرصہ ضروری ہوگا روشن بخت نے کہا اور کوئی اسطرف سے اس صحرا مین نہین آتا ہے یہ راستہ خانۂ کعبہ کا ہے ساحر اور بت پرست اس جانب نہین جاتے ہین اور نہ اسطرف سے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا خواجہ نے جو نگاہ کی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان مع چند رفقا کے گھوڑے پر سوار آتے ہین خواجہ نے کہا اے

روشن بخت تمنے سچ کہا تھا یہ کہکے خواجہ نے امیر ثانی سے عرض کی یا صاحبقران آپ کے والد
ماجد تشریف لاتے ہیں امیر اسی سنانے میں بیٹھے رہے صاحبقران قریب آچکے تھے حمزہ ثانی کی جو نگاہ
پڑی اُسی حالت سے آہ وزاری کرتے ہوئے استقبال کیواسطے آگے بڑھے اور سب سردار بھی امیر
کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے جو امیر ثانی کی یہ حالت دیکھی ضبط نہوسکا رونے لگے امیر ثانی
نے جھک کے سلام کیا صاحبقران نے گلے سے لگایا اُسوقت سرداران صاحبقران میں اسدرجہ
شور گریہ وزاری بلند ہوا کہ سب کی ہچکیاں بندھ گئیں صاحبقران زمان بھی روتے روتے بیہوش
ہوگئے اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت ہوئی سب سرداروں کو بھی ہوش نہ رہا خواجہ عمرو ثانی نے
امیر کے منہ پر پانی چھڑکا صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی کو بھی ہوش آیا اور سب سردار
بھی اٹھکر بیٹھے جب تھوڑی دیر کے بعد حواس درست ہوئے تب صاحبقران نے امیر ثانی سے
فرمایا کہ اب مجھ کیفیت اسکی بیان کرو کہ یہ آفت کیونکر آئی امیر ثانی نے سب کیفیت بیان کی بعد
میں یہ بھی عرض کی کہ روشن بخت نے اس حالت میں مجھپر بڑا احسان کیا میرے سرداروں کا علاج کیا
اپنی بارگاہیں یہاں لاکر استادہ کرائیں آب و طعام کا انتظام انھیں کی ذات سے ہوتا رہا اگر اسوقت
میں یہ خبر نہ دیتا تو سوا خدا کے دوسرا نہ تھا میں اس شخص کا بہت ممنون ہوں اور اسکے ایسے احسانات
مجھپر ہیں جسکا عوض اس شخص کے ساتھ میں نہیں کرسکتا ہوں مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ کو اس
امر سے کیونکر آگاہی ہوئی اور کسنے آپکو اطلاع دی جو آپ تشریف لائے صاحبقران نے فرمایا
ایک نامہ میرے پاس پہونچا پہلے اس نامہ کے پہونچنے کے میں نے ایک خواب دیکھا تھا اور تمھیں
عجب حالت میں پایا تھا اسکے سبب سے میں بہت ہی متردد تھا کہ ایک نامہ پہونچا اسکا مضمون یہ تھا
کہ یہاں یہ کیفیت گذری اور صاحبقران ثانی کی یہ رائے ہے کہ تمام سرداروں کو رخصت کرکے
آپ ہمیشہ کے واسطے یہیں قیام کریں اور سرداروں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اس امر کو منظور کرے
امیر کسی کی بات قبول نہیں کرتے ہیں اور روز بروز غم سے حال ابتر ہے اگر چندے امیر ثانی اسی
حالت سے یہاں رہینگے تو امید زیست صاحبقران ثانی قطع ہے میں خواب کے دیکھنے سے تو اسدرجہ
پریشان تھا ہی نامہ پہونچتے ہی اور حال سے آگاہ ہوتے ہی دل نے قبول نہ کیا کہ میں وہاں رہوں
اسیوقت جواب نامہ تو نامہ نگار کو دیا تا اسکو تسکین ہوجائے اور دوسرے روز سامان سفر درست
کرکے اسطرف کوچ کیا گو بہت دور کی راہ تھی مگر بعض بعض لوگ ایسے میرے ہمراہ تھے جنکے سبب
سے بہت آسان راہ ملی اور بہت جلد یہاں پہونچا اب تمھیں یہ لازم ہے کہ رسم فاتحہ خوانی ادا کرو
اور یہاں سے خانہ کعبہ چلکر حج سے فراغت کرو میں تمھارا ہی منتظر تھا ورنہ جناب پیغمبر آخر الزمان مبعوث
برسالت ہوچکے ہیں انکی خدمت میں جاتا اور شرف زیارت حاصل کرتا امیر ثانی نے یہ گفتگو جو سنی
عرض کی یا صاحبقران میں بہت متعجب ہوں کہ آپکو نامہ کسنے لکھا اور کون لیکر گیا یہاں تو کوئی ایسا
اسوقت میں موجود نہ تھا جو میرے ساتھ ایسی دوستی کرتا گو یہ کام روشن بخت کا معلوم ہوتا ہے
مگر جب آپکو نامہ پہونچا اور جسدن کا یہ نامہ لکھا ہوا ہے اسکے دو روز کے بعد مجھسے اور روشن بخت
سے صحرا میں ملاقات ہوئی سب مجھے کمال تعجب ہے اور میرے نہ آنے کے دو سبب تھے ایک یہ کہ مجکو یہاں

بسبب قبور ایک قسم کی دلچسپی تھی کہ میں اُن سرداروں سے محبت رکھتا تھا اور اب بعد مردن اُن کے قبور تنہا رہیں یہ بات خلاف محبت ہے صاحبقران نے فرمایا یہ کوئی شرط محبت نہیں ہے کہ انکی محبت کیوجہ سے ایک کار ثواب کو ترک کرو یہ بات خلاف عقل ہے تمھین لازم ہے کہ خدمت باسعادت حضرت رسول خدا میں چلکر شرف زیارت سے مشرف ہو اور بعد اُسکے اپنی عمر عبادت الٰہی میں بسر کرو امیر ثانی نے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ فرمایا آخرکار امیر ثانی کو مجبور ہونا پڑا جب صاحبقران اور امیر ثانی سے یہ جھگڑا طے ہوا تو روشن بخت نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ مجھے اپنی قسمت پر ناز ہے کہ امیر ثانی کی قدمبوسی حاصل ہونے کے بعد آپکی زیارت سے مشرف ہوا مگر اب امیدوار ہوں کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلیں اور وہان رہیں یہان رہنا باعث ازدیاد رنج و الم ہے ہر وقت انھیں کشتگان حسرت کا خیال رہتا ہے ویسا ہجوم رنج و ملال رہتا ہے میں نے پہلے بھی خدمت میں امیر ثانی کی عرض کیا تھا مگر امیر نے قبول نہیں فرمایا میں مجبور ہو گیا اب آپ تشریف لائے ہیں ضرور غلام کی عرض قبول فرمائینگے صاحبقران نے جواب میں فرمایا اے روشن بخت ہمیں تمھارے یہان چلنے میں انکار نہیں ضرور چلیں گے مگر ابھی چند روز یہان اور رہیں جب رسم فاتحہ خوانی ہو چکے گی اسوقت تمھارے ساتھ چلیں گے اور تمھارے یہانسے خانہ کعبہ جائینگے روشن بخت خاموش ہو رہا امیر عالیشان ایک ماہ دس یوم وہان مقیم رہے جب سب کے چہلم سے فراغت ہوئی صاحبقران نے امیر ثانی سے فرمایا کہ روشن بخت کی خوشی کرنا بھی ضرور چاہیے اُسنے کئی بار کہا ہے کہ آپ لوگ میرے شہر میں چلیں کچھ روز وہان مہمان رہیں لہذا دو ایک روز کیواسطے اسکے شہر میں چلکر مقیم رہیں اور اسی طرف سے خانہ کعبہ چلیں امیر ثانی نے عرض کی آپکو اختیار ہے صاحبقران نے روشن بخت کو طلب فرمایا روشن بخت حاضر ہوا صاحبقران نے کہا اے روشن بخت تمنے ہمسے جب کہا تھا کہ ہمارے شہر میں چلو اُسوقت ہمیں پابندی قاعدے کی تھی اور بے اس رسم کے یہان سے جا نہ سکتے تھے اب اس رسم سے بھی فراغت حاصل ہوئی تمھارے شہر میں چلتے ہیں دو ایک روز وہان رہینگے پھر اُسیطرف سے خانہ کعبہ چلے جائینگے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہوں کہ جبتک میری خوشی نہو اُسیوقت آپ تشریف نہ لیجائیں امیر نے فرمایا سبب ایسا ہے کہ ہملوگ مجبور ہیں چونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہو چکے ہیں اور ہملوگوں کو اُنکی قدمبوسی حاصل کرنا ضرور ہے اور اب جسقدر اس کار خیر میں تعجیل ہو بہتر ہے تمھاری خوشی بھی ہم کیے دیتے ہیں دو ایک روز تمھارے یہان مہمان رہیں گے اور اگر اصل خیال کرو تو مدت سے تمھارے مہمان ہیں اور اے روشن بخت تمنے اسوقت میں ہمپر ایسے ایسے احسانات کیے ہیں جنکے سبب سے ہم تمھارے ممنون و مشکور ہوئے روشن بخت ہاتھ باندھ کے صاحبقران کے قدموں پر گر پڑا عرض کی یا امیر امیدوار ہوں کہ ایسے کلمات سے آپ مجھکو نہ یاد فرمایا کیجیے میں آپکا خادم قدیم ہوں اور ہمیشہ آپہی کے حضور سے پرورش پائی اگر میں ایسے وقت میں خدمتگذاری نہ کرتا تو نمک حرام کہلاتا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمنے جو کلمہ کہا ہماری سمجھ میں نہیں آیا خلاصہ بیان کرو کہ تمھاری کیفیت ہمپر ظاہر ہو جائے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران والد ماجد ہمیشہ حضور

کی خدمت میں رہے ہیں اُس زمانے میں نہایت صغیر سن تھا اس سبب سے محروم زیارت رہا آپ حضرت کی صورت سے بھی واقف نہ تھا میری خوش قسمتی سے آپ لوگوں نے مجھے سرفراز فرمایا امیر نے فرمایا اپنے والد کا نام بتاؤ میں معلوم کروں تم کون شخص ہو روشن بخت نے عرض کی یا امیر خورشید بخت میرے باپ کا نام تھا صاحبقران ثانی کی اطاعت اُس مرد دیندار نے قبول کی تھی امیر بسبب پیری کے اپنے ہمراہ نہ لیگئے تھے ملک خورشید حصار کی بادشاہت اُنکے قبضے میں تھی اب گردش فلکی سے بعد انتقال والد ماجد میں آوارہ وطن ہوا ملک پر اور لوگوں کا قبضہ ہوگیا میں اسطرف آیا یہاں آکے اس ملک کی حکومت ایک فقیر اللہ نے عنایت فرمائی اُس زمانہ سے اس ملک میں رہتا ہوں صاحبقران نے پوچھا اے امیر ثانی تمنے روشن بخت کی کیفیت سُنی امیر نے عرض کی اب مجھکو سب کیفیت سے آگاہی ہوئی یہ سنکے صاحبقران نے روشن بخت کو گلے سے لگایا فرمایا اے روشن بخت اس ملک میں آنے کا کیا سبب ہوا اور کیوں آئے اور تمھارا ملک کسنے چھین لیا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب آپ تشریف لیچلیئے گا میں سب کیفیت عرض کروں گا امیر ثانی نے کہا ہم اُس کا بندوبست کرینگے اگر منظور الٰہی ہے تو تمھاری سلطنت تمھیں ملجائیگی اور جسنے اُس ملک پر قبضہ کیا ہے وہ بھی سزاے معقول پائیگا صاحبقران پھر امیر ثانی کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا اب عرصہ کرنا مناسب وقت نہیں ہے اٹھو اور قبر شہیدان پر فاتحہ پڑھو اور یہاں سے روانہ ہو روشن بخت نے سب سامان سفر درست کر رکھا امیر ثانی کو کوئی عذر نہ تھا مجبور ہو کے اُٹھے اور اُسی جاہ کے قریب آئے جہاں خاک شہیدانکو دفن کیا تھا پہلے صاحبقران نے فاتحہ پڑھا دیر تک خوب روئے پھر امیر ثانی نے فاتحہ پڑھ کے اپنی حالت ابتر کی عرصہ تک روئے جب امیر ثانی اٹھے تو جملہ سرداروں نے فاتحہ پڑھ کے خوب گریہ وزاری کی قریب شام وہاں سے روشن بخت کے مکان کیطرف روانہ ہوئے وہاں سے روشن بخت کا شہر بہت نزدیک تھا تھوڑی ہی دیر میں سب لوگ وہاں جا کے پہونچے روشن بخت نے سب کے آنے کی وجہ سے یہاں بہت اچھی طرح سے انتظام کیا تھا مگر شہر کو کسی طرح کی زینت نہ دی تھی اور مکانوں کو آراستہ نہ کیا تھا کیونکہ صاحبقران پر رنج والم طاری تھا ایسی حالت میں زیب وزینت بیکار تھی امیر ثانی اور صاحبقران نے جو شہر کی کیفیت دیکھی بہت آباد پایا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت یہاں کچھ کافر بھی سکونت پذیر ہیں روشن بخت نے عرض کی یا امیر سوائے اہل اسلام کے کوئی کافر نہیں ہے اگر کوئی کافر یہاں آتا ہے بے اندیشہ قتل کیا جاتا ہے اُس سلطنت کے سبب سے کافروں کے دل میں داغ پڑا ہوا ہے مگر کسی کی مجال نہیں جو اسطرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے خود سلطان باج گیر جو اس ملک کا بادشاہ ہے وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا اگر اسکا کچھ بھی اختیار ہوتا تو وہ ضرور ہم لوگوں کو زندہ نہ چھوڑتا مگر کیا کرے وہ بھی مجبور ہے اُسے بھی کچھ بن نہیں پڑتا ہے جب اس شہر کا خیال آتا ہے کف افسوس ملتا ہے صاحبقران نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے روشن بخت نے عرض کی میں اپنی سرگذشت عرض کرونگا آپ تشریف لیچلیں براحت وآرام تشریف رکھیں میں اپنی سب کیفیت بیان کرونگا صاحبقران شہر کو دیکھتے ہوئے اسکے مکان پر آئے مکانات بھی نہایت نفیس پائے روشن بخت صاحبقران اور امیر ثانی کو اپنے ہمراہ پہلے محل کے اندر

لیگیا اُسکی ماں صاحبقران کے قدمبوس ہوئی دیر تک کشتگان حسرت کا پرسہ دیا امیر نے اُس باعفت
کو سمجھایا خاموش کیا تھوڑی دیر صاحبقران محل کے اندر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے روشن بخت
نے ایک مکان خاص امیر اور حمزہ ثانی اور جملہ سرداروں کیواسطے مقرر کردیا تھا صاحبقران وہان
تشریف لائے امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اب پہلے اپنی کیفیت بیان کرو پھر اور کاموں میں
مشغول ہونا روشن بخت نے عرض کی یا امیر ثانی آپ میری خطا سے گستاخی معاف فرمایئے
تو میں عرض کروں صاحبقران نے کہا جو تمہاری کیفیت ہو بیان کرو اگر خدا نے چاہا تو ہم کوئی تدبیر
بتا دینگے اور ملک و مال تمہارا تمہارے قبضے میں آئیگا غاصب سزائے مقتول پائیگا روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران جب والد ماجد نے اس سرائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت
کی تاج و تخت پر میرا قبضہ ہوا میں نے ایک سال تک عدل و انصاف سے کام رکھا رعیت دل
دلشاد رہی سب میرے مداح رہے بعد ایک سال کے میں نے دختر سلطان اکلیل جادو کی بہت
تعریف سنی شہرۂ حسن سنکر اسیر فریفتہ ہوا ایک : نامہ سلطان اکلیل جادو کو لکھا اوسکی خواستگاری کی جب وہ
نامہ بر ملک زرستان میں پہونچا تو نامہ دار شہر پناہ کے اندر نہ جاسکا بہت کچھ کوشش کی مگر وہان جانا
نہ ملا ایک ماہ کامل وہ وہان ٹھہرا جب کوئی صورت نامہ پہونچنے کی اُسکو نظر نہ آئی مجبور ہوکے واپس آیا
نامہ میرا مجکو واپس دیا میں نامہ دار پر بہت خفا ہوا دوسرا نامہ تحریر کرکے اور ایک نامہ دار کو روانہ کیا وہ
بھی نامہ دار اول کیطرح سے ایک ماہ کے بعد مجبور ہوکے واپس آیا بار سوم بھی میں نے ایسا ہی کیا اور ایک خط
لکھکر دوسرے نامہ دار کو دیکر روانہ کیا اُسکو بھی اندر جانا ممکن نہوا وہ بھی ایک ماہ کے بعد واپس آیا جب تین آدمی
وہانسے جاجاکر واپس آئے تو میں نے بار چہارم نامہ لکھا اور مجمع عام کیا اُس مجمع میں باواز بلند کہا کہ جو شخص اس
نامے کے جواب لا دینے کا وعدہ کرے اسکو ایک شہر انعام دیا جائیگا اور ساتھ شرط کرکے گیا اور جواب ممکن نہوا
مشکل اور نامہ داروں کے واپس آیا تو معہ زن و فرزند قتل کیا جائیگا میرے اس کہنے سے ایک مرد پیر ساحر قدیم
کھڑا ہوا اور سلام کرکے اُس نامے کو اُٹھا لیا اور جانب ملک زرستان روانہ ہوا وہان جاکر شہر پناہ پر روکا گیا
اُسنے سب سے کہا کہ ہم نامہ لیکر آئے ہیں سلطان کے پاس جائینگے مگر کسی نے اسکو نہ جانے دیا اُسنے سبب
دریافت کیا سب نے جواب دیا کہ ہمارے سلطان کسیکا نامہ نہیں لیتے ہیں کوئی انکا ہمسر نہیں ہے جسکا وہ نامہ لیں اُس
ساحر نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی بات نہیں کہ اپنے ہمسر ہی کا نامہ لیں اگر کسی نے کچھ عرض حال کیا ہو یا کوئی ضرورت
آپکے سلطان سے لاحق ہو ان لوگوں نے کہا اُسکا یہ دستور نہیں ہے بلکہ اُنسے عرض کرنے کی یہ صورت ہے کہ
سلطان ایک سال کے بعد شہر کے باہر بغرض سیر تشریف لاتے ہیں جسکو کچھ عرض کرنا ہوتا ہے عرض کرتا ہے وہ جسوقت اسکا
جواب بھی دیدیتے ہیں اُس ساحر نے پوچھا کہ وہ زمانہ کب آئیگا اُن لوگوں نے کہا کہ ابھی اُس زمانہ کے
آنے میں ایک ماہ کی مدت باقی ہے اگر تو صاحب غرض ہے تو یہان ٹھہر جا ایک ماہ کے بعد سلطان
شہر کے باہر سیر کرنے کی غرض سے تشریف لائینگے اسوقت تجھے جو کچھ عرض کرنا ہوگا وہ اُن سے عرض
کرنا اگر تیری عرض منظور ہوگی تو سلطان اپنے ہمراہ تجھے اندر لیجائینگے ورنہ اندر جانے کا تجھے حکم
نہ ملیگا یا صاحبقران وہ ایک ماہ تک وہان ٹھہرا رہا جب وہ دن آیا کہ جس روز اکلیل جادو
شہر کے باہر سیر کرنے آتا تھا اُس روز وہان سامان ہوا سب دوکاندار آئے وہ ویرانہ مثل

شہر کے آباد ہو گیا قریب شام اکلیل جادو بڑے جاہ و حشم سے باہر آیا میرے نامہ دار نے چاہا کہ نامہ دے لوگوں نے منع کیا کہا آج کوئی صاحب غرض اپنا مطلب عرض نہیں کرتا ہے جب تیسرا دن یہاں گذریگا اُس روز سب اپنی اپنی گذارش حال کرینگے تو بھی اُسی روز جو خواہش رکھتا ہو عرض کرنا اگر خوشی ہوگی سلطان قبول فرمائینگے اور اگر مرضی نہوئی انکار فرمائینگے مگر خبردار کوئی بات خلاف عرض نہ کرنا اُس ساحر نے کسی کے کہنے کو خیال نہ کیا تیسرے روز وہ نامہ اکلیل جادو کو دیدیا اکلیل جادو نے اُس نامے کو پڑھا مضمون سے جو آگاہی ہوئی اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ اے روشن بخت تو سلطان ہے تجھکو ایسا کہنا نہ چاہیے تھا میری ذات سے تو نے خوف بھی نہ کیا کہ ابھی میں چاہوں تو تجھے ایکدم میں فنا کردوں سحر میں بھی ایسا کمال حاصل ہے کہ ساحران زمانہ میرے خوف سے سر اُٹھا نہیں سکتے اور تو نے بے تکلف سب مجھے ایسا لکھا اسکی سزا یہ تھی کہ ابھی یہاں اشارہ کرتا اور وہاں تیرا سر اُڑ جاتا لیکن تیری جوانی پر مجھے افسوس آیا اور اپنے ارادے سے باز رہا اب شرط تیرے واسطے یہ کیجاتی ہے کہ اگر تو مجھسے مقابلہ کرے اور مجھپر فتح پائے تو میں اُسکا عقد تیرے ساتھ کردوں اور خود بھی تیری اطاعت قبول کردوں یہ جواب لکھکر اکلیل جادو نے اس ساحر کو دیا ساحر میرے پاس لیکر آیا میں نے جواب جواب کو دیکھا آپ کے نمک نے تاثیر دکھائی مجھے تاب نہ آئی لشکرکشی کرکے اُسطرف روانہ ہوا جب شہر پناہ کے قریب جاکر پہونچا ایک نامہ پھر اُسکو تحریر کیا کہ میں براے مقابلہ آیا ہوں اگر تجھے کچھ دعوی ہو تو مجھسے آکر مقابلہ کر جب نامہ دار میرا نامہ لیکر گیا وہاں یہی بات معلوم ہوئی کہ ایک سال یہاں قیام کرو جب سلطان اکلیل جادو براے سیر شہر کے باہر تشریف لائینگے اُسوقت اُنکو نامہ دینا نامہ دار واپس آیا مجھسے کل کیفیت بیان کی میں نے ایک سال کا قیام بھی قبول کرلیا یا صاحبقران ایک سال تک وہاں مقیم رہا جب وہ دن آیا وہاں سب سامان ہوا دوکاندار شہر کے بیرون شہر آئے بازار آراستہ ہوا اُسی روز شب کو اکلیل جادو شہر کے باہر آیا میں نے نامہ دار کو نامہ دیکر روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ اگر نامہ پڑھوے اکلیل جادو کلمات سخت سے کہے تو اُسے ویسا ہی دندان شکن جواب دینا سنکر خاموش نہ رہنا نامہ دار گیا میں دو روز اسکے یہاں مہمان رہا چوتھے روز اُسکو نامہ دیا اکلیل جادو نے نامہ پڑھا ہنس کر جواب دیا کہ اس لڑکے کی موت آئی ہے جو مجھسے اس طرح کی باتیں کرتا ہے ابھی اشارہ کردوں تو سر اُڑ جائے بھلا یہ مجھسے کیا مقابلہ کریگا نامہ دار نے جواب دیا کہ ایسا کوئی نہیں جو ایک اشارے میں کسی کا سر جدا کرسکے اکلیل جادو کو غصہ آیا سحر کیا کہ نامہ دار کا سر اُڑ گیا ہرکارے جو میری طرف کے وہاں موجود تھے انھوں نے اسیوقت مجھکو خبر پہونچائی مجھکو بھی غصہ آیا میں نے اسیوقت لشکر کو درستی کا حکم دیا لشکر میں فوراً سب نے ہتھیار لگائے گھوڑوں پر سوار ہوئے میں بھی جانے پر تیار ہوا ارادہ کیا کہ ابھی جاکر سر اُسکا ابھی کاٹ لوں مگر ایک پیرمرد میرے پاس آیا اُس نے سب مجھے سمجھایا اور فرمایا کہ اے جوان اسقدر تعجیل نہ کر تو نہیں جانتا کہ اکلیل جادو کون ہے اور یہ کس طرح مقابلہ کرتا ہے اول تو تو سحر سے آگاہ نہیں اور اسکو بخوبی تمام سحر میں دخل ہے وہ ایکدم بھر میں سب تیرے لشکر کو مبتلاے سحر کریگا اور سب اسیر ہوجائینگے تجھسے کچھ نہوسکے گا اسیر کرنیکے بعد جب شہر میں لیجائیگا اُسکی بیٹی قتل کا حکم دیگی میں نے دریافت کیا کہ اُسکی بیٹی کو کیا اختیار ہے جو کسی کو

حکم قتل دے انھون نے جواب دیا کہ یہ شرط اُسی نے مقرر کی ہے کہ جو میرے باپ سے لڑکر فتحیاب
ہو مین اُسکے ساتھ شادی کرونگی یا صاحبقران یہ کلمہ جو مین نے سنا شوق جنگ اور زیادہ ہوا مین
نے یون پیرمرد سے عرض کی کہ مین ضرور اُس سے جنگ کرونگا اور شرط پوری کرکے اپنی مراد کو
پہونچونگا ان پیرمرد نے فرمایا اے جوان اسقدر ہمت کو کام نہ دے اکلیل جادو سے
لڑکر فتحیاب نہوگا اسکا سحر آفت ہے ایک اشارے مین تم سب کو اسیر کرلیگا کیون اپنی جان دیتے
ہو اگر یہی ہے تو جو مین ترکیب تعلیم کرون اُسپر عمل کرو اور ابھی یہانسے واپس جاؤ پھر ساحرون کا لشکر جمع
کرو مگر جہانتک ممکن ہو ساحران ضعیف کو فراہم کرنا اور اُنسے اس جنگ کے بابت مشورہ کرنا وہ
اس حال سے بخوبی تمام آگاہ ہوجائنگے اور اس کے لڑنے کی ترکیبین بتادینگے مین نے بہت چاہا مگر
ان پیرمرد نے مجکو اُسوقت مقابلۂ اکلیل جادو مین نہ جانے دیا اور دیر تک سمجھا کر وہانسے واپس کیا یا
صاحبقران مین پھر اپنے ملک مین واپس آیا ساحرون کو فراہم کرنا شروع کیا ایک سال تک ساحرون
کو جمع کیا جہانتک ممکن ہوسکے ضعیف ساحر ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے جمع کیے جب قریب چار ہزار ساحرون کے جمع ہوگئے
اُسوقت مین نے ایک انجمن مشاورت قرار دیکر سب ساحرونکو اُس بزم مین جمع کیا اور اُنسے اپنا ارادہ بیان کیا جس نے
اکلیل جادو کا نام سنا اُسنے یہی جواب دیا کہ ہم اُس سے جنگ نہین کرسکتے چار ہزار ساحرون نے اُس
سے جنگ کرنے کیواسطے انکار کیا مین نے سب سے سبب دریافت کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ اُسکا سحر
ایسا ہے جسکا رد کسی ساحر کو معلوم نہین ہے خود وہانکے ساحر نہین جانتے بلکہ کوئی کیا مجال ہے جو اُسکے
سحر کو روک سکیں اور اسی سبب سے اُسکی بیٹی نے یہ شرط کی ہے کہ جو میرے باپ کو زیر کریگا اور اُسپر
فتح پائیگا مین اپنی شادی اُسی کے ساتھ کرونگی اُس سے مقابلہ کرنے کا ہرگز ارادہ نہ کرنا ورنہ سوائے
شکست اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا یا صاحبقران جب ساحرونسے یہ بات سنی مجھے بہت افسوس ہوا اور یہ
خیال کیا کہ اب تک اگر مین خود جاکر مقابلہ کرتا تو کچھ نتیجہ ضرور ظہور پذیر ہوتا اتنے دنون اسقدر محنت بھی
کی اور صرف بھی کثیر کیا مگر کچھ حاصل نہوا یہ جو خیال آیا مین نے سب ساحرونکو اُسی روز جواب دیا اور
لشکر پھر درست کرکے اکلیل جادو کیطرف روانہ ہوا سب قواعد سے واقف تھا ہی وہان جاکر قیام کیا
ایک سال ختم ہوا تو شہر کے باہر بازار آراستہ ہونے لگا سب دوکانداروں نے دوکانین لگائین مین نے
ایک نامہ پھر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے اکلیل جادو مین ایکبار تیرے مقابلے کیواسطے آیا مگر
تو نے میرے نامے کا جواب نہین دیا مین مجبور ہوکے چلا گیا پھر مجھے ملاقات ہونے کا دوسرا
وقت نظر نہ آیا اُس سال مین ایک ضرورت ایسی لاحق ہوگئی کہ مین نہ آسکا ورنہ اُسی سال مین آتا اور مقابلہ
کرتا اب مین اس ارادے سے آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو ایک دن مقرر کر ورنہ مین شہر کے اندر آؤنگا
قیامت برپا کردونگا یہ نامہ لکھکر مین نے ایک نامہ دار کی معرفت اکلیل جادو کو بھیجا اکلیل جادو
نے اُس نامے کو پڑھا پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار کو جواب دیا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اے
روشن بخت تیرے باپ سے مجھسے ملاقات تھی اُسکے سبب سے مین نے اب تک تیرا خیال کیا ورنہ
جسوقت چاہتا تیری مجال نہ تھی کہ تو میرے پاس ہاتھ باندھ کے نہ رہتا فقط تیرے باپ کی خاطر سے
ایسا ہوا اب تجھے لازم ہے کہ اپنی باتون سے باز آ اور جہان سے آیا ہے واپس جا ورنہ تیرے واسطے اچھا

نہو گا نامہ دار نے جواب دیا کہ آپکو جو کچھ لکنا ہے تحریر کر دیجیے مین زبانی نہ کہونگا ایسا نہو کہ مین خطاوار ہوکر لائق گردن زدنی سمجھا جاؤن اُسنے کہا دون تو مین کسی کا نام نہین لیتا کیونکہ دنیا مین کوئی میرا ہمسر پیدا نہین ہوا ہے اور روشن بخت کا نام جو لیا سبب اُسکا یہ تھا کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے مگر جواب ہرگز نہ لکھونگا جو کچھ زبانی کہدیا اُسی کو غنیمت جانو اور یہی جاکر کہدینا نامہ دار مجبور ہو کے واپس آیا مجھسے یہ سب کیفیت بیان کی مجھے غصہ آیا لشکر تو تیار ہی تھا اُسیوقت سب لوگونکو اپنے ہمراہ لیکر اکلیل جادو کے قتل کے ارادے سے روانہ ہوا اکلیل جادو اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا سامنے رقص ہو رہا تھا جب لشکر کو ہمراہ لیکر قریب بارگاہ پہونچا اور ارادہ کیا کہ بارگاہ کو گرادون لوگون نے اکلیل جادو کو خبر کی اکلیل جادو بارگاہ سے باہر آیا میری طرف دیر تک دیکھا مجھپر غشی طاری ہوئی میرے ہمراہی بھی سب بیہوش ہوکے گر پڑے اُسکے ہمراہیون نے ہملوگون کو اسیر کر لیا جب قید پہنا چکے تو سب کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم مین پایا دو روز تک اکلیل جادو وہان رہا تیسرے روز ہملوگون کیواسطے اُسنے کہا کہ اُن سب کو صحراے کاج ہاج مین لیجا کر چھوڑ دو وہان کے ساحران کو ہلاک کر ڈالینگے اسکی فوج کے لوگ ہمکو اُس صحرا مین لاے اور یہان مبتلاے سحر کر کے چھوڑ گئے صاحبقران ہملوگونکی یہ حالت تھی کہ مانند ماہی بے آب کے تڑپتے تھے اس صحرا مین سواے صداے نالہ و آہ کے دوسری آواز نہ آتی تھی یہان کے ساحرون نے جو یہ کیفیت دیکھی ہملوگون کے ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئے قریب دو سو آدمی کے اُن لوگون نے ہلاک کیے تھے کہ ایک پیر مرد تشریف لاے اُنکو دیکھکر ساحر گریزان ہوئے پیر مرد میرے پاس آئے بعد دلجوئی و تشفی کے میری کیفیت دریافت کی مین نے سب حال اپنا بیان کیا پیر مرد کو بہت افسوس ہوا مجھے اپنی چادر اُڑھائی سحر کے سبب سے جو تکلیف تھی وہ برطرف ہوئی ہاتھ پاؤن قابو مین آئے پھر تو اُن پیر مرد نے سب کو اپنی چادر اُڑھائی ہر ایک نے قید غم سے رہائی پائی سب کو اُنھون نے اپنے ہمراہ لیا ایک کوہ پر تشریف لیگئے دو روز سب مجھے اپنے یہان مہمان رکھا تیسرے روز مجھسے فرمایا کہ اپنے شہر کو جاؤ اب ایسا ارادہ نہ کرنا یہ فرما کے بہت کچھ مال و خزانہ مجھے بطور زاد راہ مرحمت فرمایا مین وہان سے روانہ ہوا جب اپنے شہر مین پہونچا شہر کو ساحرون کے قبضے مین دیکھا لوگون سے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ اکلیل جادو نے یہان آکے قبضہ کر لیا میری عجب حالت ہوئی اپنے ناموس کا خیال آیا ساحرون سے دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ تمھارے ناموس کیواسطے ایک مکان الگ بنایا گیا ہے وہان وہ لوگ رہتے ہین قصد کیا کہ وہان جاؤن ساحرون نے کہا کہ تمھارے واسطے شہر کے اندر آنے کا حکم نہین ہے اگر تم شہر کے اندر آؤگے تو پھر اسیر ہو جاؤگے اور اب کی بار تمھاری گردن زدنی کا حکم صادر ہوگا مین مجبور ہوا اُن لوگون سے کہا کہ اگر یہی ہے تو میرے ناموس کو بلا دو مین انھین اپنے ہمراہ لیکر چلا جاؤن اس شہر مین نہ آؤن اُن لوگون نے کہا ایک سال یہان قیام کرو ہم سلطان کو اطلاع کرتے ہین اگر اُنکی یہی راے ہوگی تو تمھارے ناموس کو بھی شہر سے نکال دینگے مجبور ہو کے وہان ٹھہرنا پڑا ایک سال تک وہان ٹھہرا رہا اُن لوگون نے اکلیل جادو کو ایک عرضی روانہ کی اکلیل جادو نے اُس عرضی پر لکھدیا کہ اُسکے ناموس بھی اگر اُسکا ساتھ دینا قبول کرین تو شہر کے باہر نکال دیے جائین جب عرضی کا یہ جواب آیا ساحر

میرے مکان پر لیگئے وہاں سب سے دریافت کیا ہر ایک نے میرا ساتھ دینا قبول کیا ساحروں
نے سب کو شہر کے باہر نکال دیا میں نے سب کو اپنے ہمراہ لیا اور پھر اسی صحرا کیطرف راہی ہوا ایک ماہ
کے بعد اس صحرا میں آکر پہونچا پھر اسی کوہ پر گیا اُن پیر مرد کی قدمبوسی حاصل کی پیر مرد نے جو مجھکو دیکھا
فرمایا اے روشن بخت اب کیوں واپس آیا میں نے سب کیفیت بیان کی پیر مرد نے فرمایا
افسوس ہے کہ میں اس صحراسے نکلنے کی قسم کھا چکا ہوں ورنہ ایکدم میں تیرا ملک تجکو دلادیتا مگر اُسکے عوض
یہاں کوئی صورت تیرے واسطے کیجاتی ہے ابھی چندے یہاں مہمان رہو میں کوئی جگہ یہاں تجویز
کرلوں تو تجکو وہاں کی حکومت دلادوں یا صاحبقران ایک ماہ کامل میں اُن پیر مرد کا مہمان رہا آخرکار
انھوں نے اس ملک کو تجویز فرمایا اور ایک نامہ لکھکر باج گیر شاہ کے پاس بھیجا کہ اُس ملک
کی حکومت روشن بخت کے حوالہ کرو ورنہ اچھا نہوگا باج گیر نے بخوف اُنکا کہنا قبول کیا اور
مجھے یہاں کی حکومت دی پیر مرد نے چلتے وقت ایک مہرہ مجکو مرحمت فرمایا اور کہدیا کہ یہ ہر وقت
اپنے پاس رکھنا ساحر گزند نہ پہونچا سکینگے اور تیرے ملک کی حفاظت رہیگی جب سے میں
یہاں مقیم ہوں مگر غم وطن اور الفت دختر اکلیل جادو میں شب و روز گریان رہتا ہوں گو ہر طرحکا سامان
عیش موجود ہے مگر سب ہیچ ہے جسوقت اسکا خیال آتا ہے دل بیتاب ہو جاتا ہے جب وطن کی
یاد آتی ہے یہاں سے طبیعت گھبراتی ہے مگر طرح مجبور ہوں کچھ بن نہیں پڑتا ہے صاحبقران نے
حال روشن بخت کا سنکر افسوس کیا امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اگر میرے سب سردار
موجود ہوتے تو میں اسکے نسبت کچھ کرتا کیسکو یہاں چھوڑ جاتا وہ تیری کل تمنا میں پوری کر دیتا مگر
اُن لوگوں میں سے ابھی کوئی یہاں کا رہنا قبول نہ کرتا کیونکہ سب ترک کرچکے تھے اور کسی کو اب
جنگ کرنا منظور نہ تھا اس سبب سے وہ لوگ بھی یہاں نہ رہتے مگر اب میں یہ بات مناسب جانتا
ہوں کہ بدیع الملک کو تمہارے حال سے مطلع کروں وہ جب اسطرف آئینگے ضرور تمہاری مرادیں
بر لاوینگے ابھی وہ ایوان نہ طاق میں ہیں جب ایوان کو فتح کرکے فراغت پاوینگے تو اس طرف
آوینگے میں انھیں ایک خط اپنی خیریت کا کسی طرح خانہ کعبہ پہونچکر روانہ کرونگا اسی میں تمہاری کیفیت
بھی لکھدونگا صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے ایک پرچہ لکھکر
روشن بخت کو دیئے جاؤ جب بدیع الملک یہاں آئیں روشن بخت پرچہ دکھا دینگے وہ سب
کام درست کر دینگے کسی کی ضرورت باقی نہ رہیگی ملک موروثی بھی وہ دلا دینگے اور اب اکلیل جادو
کی دختر کے ساتھ عقد بھی ہو جائیگا امیر ثانی نے ارشاد صاحبقران منظور کیا روشن بخت
سے فرمایا کہ قلم دوات منگاؤ میں ابھی رقعہ لکھکر تمہارے حوالے کروں جب بدیع الملک اسطرف آئیں
انھیں وہ رقعہ دکھانا وہ جو جو تمہارے کام ہیں سب کو انجام دینگے روشن بخت نے قلمدوات
طلب کیا اسیوقت صاحبقران نے سب کیفیت اپنی تحریر کی اور یہ بھی لکھدیا کہ روشن بخت
نے میرے ساتھ احسان کیے ہیں اگر اسکے کاموں کو انجام دوگے تو میری عین خوشی ہے یہ لکھکر
صاحبقران نے اور امیر ثانی نے اپنی اپنی مہریں اس رقعہ پر کیں اور روشن بخت کے سپرد
کیا روشن بخت رقعہ پاکر بہت خوش ہوا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت جب

مین خانہ کعبہ پہونچونگا اور اپنی خیریت کا خط بدیع الملک کو لکھونگا اُس خط مین بھی یہ کیفیت لکھ دونگا تم خاطر جمع رکھو بدیع الملک بہت جلد اسطرف آئینگے اور اُن کافرون سے بھی عوض خون عزیزان لینگے بعد اُسکے صاحبقران نے امیر ثانی سے بدیع الملک کے حالات دریافت فرمائے امیر نے کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی صاحبقران دیر تک بدیع الملک کو دعائیں دیا کیے روشن بخت حالات بدیع الملک کے سن سنکر تعریفین کرتا رہا تھوڑی دیر یہ صحبت رہی پھر روشن بخت نے صاحبقران کو واسطے خاصہ طلب کیا امیر نے مع جملہ سردارون کے خاصہ نوش فرمایا رات زیادہ آئی تھی صحبت برخاست ہوئی صاحبقران اور امیر ثانی اور جملہ سردار خوابگاہ مین تشریف لائے محو خواب ہوئے اسیطرح ایک ہفتہ امیر ثانی اور صاحبقران مع جملہ سردارون کے روشن بخت کے یہان رہے بعد گذرنے ایک ہفتہ کے صاحبقران نے روشن بخت سے کہا کہ اب ہم نے تمھاری خوشی کی اور بہت دنون تمھارے مہمان رہے چونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہو چکے ہین اسوجہ سے ہمکو یہانسے جانے کی جلدی ہے ورنہ جبتک تمھاری خوشی ہوتی یہانسے نہ جاتے اب ہمکو نہ روکو کہ یہان ہمارا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بدیع الملک جب آئینگے اُنکو اچھی طرح اپنے یہان مہمان رکھنا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب صاحبقران ثالث یہان تشریف لائینگے مین اُنکے ہمراہ رکاب رہونگا یہ شرف بھی حاصل کرونگا امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ چند روز یہان اور تشریف رکھیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے جس کیفیت تم سے بیان کردی اب ہم لوگون کو نہ روکو جانے دو روشن بخت مجبور ہوا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ سامان سفر درست کرو مین کل یہانسے روانہ ہونگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جسوقت ارادہ فرمائیے کا سب سامان درست ملیگا امیر ثانی نے فرمایا کہ میرے نزدیک بہتر ہے کہ ایکبار پھر فاتحہ پڑھ لین ورنہ کاہیکو کبھی اتفاق ہوگا کہ اسطرف آئین صاحبقران نے فرمایا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت امیر ثانی اور صاحبقران اور جملہ سردار مع روشن بخت کے صحرائے کاج باج مین آئے فاتحہ پڑھا دیر تک اشکباری کی وہان سے آکر اُس روز بیرون شہر قیام کیا دوسرے روز سب سامان تیار پایا صاحبقران نے ایک مہرۂ الماس بازو سے کھولکر روشن بخت کو دیا امیر نے ایک دانہ یاقوت سرخ عطا فرمایا روشن بخت کو دولت لازوال حاصل ہوئی تھوڑی دور تک روشن بخت ہمراہ آیا شہر سے دس کوس دور پہونچ کے شام ہوئی روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام فرمائیے غلام بھی حاضر ہے آج دعوت آخری بھی قبول فرمائیے امیر نے اسکا کہنا قبول کیا بارگاہین وہین استادہ ہوگئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے روشن بخت نے سامان دعوت پیشتر سے درست کیا تھا اُس روز صاحبقران کی دعوت آخری کی دوسرے روز امیر نے روشن بخت کو رخصت کیا اور آپ مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور نور الزمان اور کرب بن عادی اور غضنفر بن اسعد اور مظفر بن غضنفر و شیران بن اسعد اور ایلندر اور سلطان سعد طوقی اور داراب بن داراب اور قیس بن قاسم اور جسیم بن قاسم و قہور دلاور اور اختر بن سعد اور

ربیع الملک بن رستم اور رشیع الملک بن تورج اور سلیم بن فرخ اور نعیم بن شہسوار قلندر اور کیوان
بن نورالدہر اور طہماسپ بن عنقویل اور قہماسپ بن طہماسپ اور طغیان بن کرب و
موت بن سارنج اور روز قاسے زنگی اور لقماح حکیم اور طور بربری اور قوہستانی اور
سعید اور سعد چرگہ نشین اور شیر بن لقمان اور شاہزادہ ابوالعلاسے کاشانی اور
ترک جوش پوش اور سہیل باختری اور شہنشاہ زرین کمر اور شہریار مرصع پوش اور سلیمان
بن فارس اور بخناس کوہی اور آشوب حرامی اور مہار باختری اور علقمہ اور فرید اور ابوالفتح
عراقی اور سعید لنگری اور خواجہ عمرو ثانی اور عمران خطائی اور سیہ بار صحرائی اور سماک طباقی اور
شیر زنگ بن قران اور اسلم پیادہ رو اور سرہنگ کی اور سیارہ بن عمرو بدیع الزمان
وغیرہ صاحبقران ثانی وہان سے روانہ ہوئے راہ مین امیر ثانی نے سب کا شمار جو کیا تو
سب بہتر کس امیر کے ہمراہ تھے صاحبقران ثانی نے امیر کشور گیر سے عرض کی یا صاحبقران
فرزند خواجہ بزرجمہر نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس میرے ہمراہیون سے مع میرے مشرف زیارت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اور اسوقت کے شمار سے معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ بہتر کس مین
مجھے یہ خیال ہے کہ نہین معلوم اب ان مین سے کون مجھسے جدا ہونیوالا ہے اور کس کے فراق مین
ابھی سے مجھے رونا ہے صاحبقران نے فرمایا فرزندان بزرجمہر نے غلطی سے کہا ہو گا کہ اصل مین تہتر کس
ہونگے انھین اسوقت خیال نہ رہا انھون نے بہتر کس بتائے کچھ مضائقہ نہین ہے صاحبقران
ثانی نے عرض کی کہ مین نے مکرر خواجہ زادون سے اس بات کی تحقیق کی انھون نے بار دیگر بھی
یہی کہا مجھے بڑا اندیشہ ہے صاحبقران زمان نے فرمایا اس کی کچھ فکر نہ کرو اب سب صحیح و
سالم خانۂ کعبہ پہونچین گے اور مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے امیر ثانی
خاموش ہوئے جہان پر صاحبقران زمان یہ ذکر کرتے ہوئے جاتے تھے وہ صحرا بہت ہی
پرفضا تھا ہر طرف سبزہ مانند فرش بچھا تھا دیکھنے سے روح تازہ ہوتی تھی دماغ مین قوت پیدا
ہوتی تھی امیر ثانی کو وہ میدان وسیع بہت پسند آیا صاحبقران زمان سے عرض کی یا صاحبقران
آپ نے اس میدان کی فضا کو ملاحظہ فرمایا اور کیفیت صحرا کا معائنہ کیا واقعی عجب قدرت پروردگار
ہے جسطرف نگاہ جاتی ہے طبیعت خوش ہو جاتی ہے اگر اسقدر تعجیل نہوتی تو مین ایک روز اس
صحرا مین مقام کرتا لائق سیر کے ہے یہان کی کیفیت دیکھنے سے میری طبیعت بہت بہل جاتی صاحبقران
زمان نے جو امیر ثانی کی گفتگو سنی خیال فرمایا کہ حمزہ ثانی کو یہ صحرا بہت پسند آیا ہے اور ارادہ انکا یہ ہے
کہ اس صحرا مین قیام فرمائین اور سب سردارونکو بھی کیفیت صحرا کیطرف متوجہ پایا فرمایا صاحبقران زمان
نے خواجہ سے کہا کہ ایک روز ہمین قیام کرین یہان کی کیفیت حمزہ ثانی کو پسند آئی ہے اور یہ چاہتے
ہین کہ یہان مقام کیا جائے خواجہ نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرائین امیر ثانی گھوڑے سے
اترے صاحبقران زمان کے ہمراہ بارگاہ کے اندر گئے صاحبقران نے حمزہ ثانی سے فرمایا
کہ تم اس صحرا کی سیر کو ٹھہرے ہو تمھین لازم ہے کہ یہاں کی فضا کو دیکھ آؤ امیر ثانی نے عرض کی یا
صاحبقران آپ بھی تشریف لے چلیں یہان کی سیر قابل دید ہے صاحبقران زمان مجبور ہو کے اٹھے

اور سب سردار بھی ہمراہ گھوڑون پر سوار ہوے صحرا کے جانب روانہ ہوے جلو سردار صاحبقران زمان کے ہمراہ جاتے تھے بارگاہون سے کچھ دور گئے تھے کہ شہزادۂ بدیع الزمان نے دیکھا ایک آہو چوکڑی بھرتا ہوا صحرا کیطرف سے آتا ہے بدیع الزمان نامدار نے گھوڑے کی باگ لی تیر و کمان لیکر اُس آہو کے تعاقب مین چلے سب سردار مانع بھی ہوے مگر کچھ خیال نہ کیا جب سب نے دیکھا کہ بدیع الزمان تعاقب مین اس آہو کے جاتے ہین سب نے ناچار ہمراہی بدیع الزمان کی اختیار کی صاحبقران زمان نے اور امیر ثانی نے سردارون سے فرمایا کہ ساتھ نہ چھوڑنا جب آہو کو شکار کرین اپنے ہمراہ یہان سے آنا یہ کہکے صاحبقران اور حمزہ ثانی ایک سبزہ زار مین ٹھہر گئے مگر بدیع الزمان نامدار جو اُسکے تعاقب مین چلے دور نکل گئے سردارون نے بھی ساتھ نہ چھوڑا ایک میدان وسیع مین وہ آہو پہونچا بدیع الزمان نے چاہا اُسکو اسی حالت مین تیر لگائین یہ ارادہ کرکے شاہزادے نے تیر کمان مین جوڑا چاہتے تھے کہ سر کرین کہ گھوڑے نے سکندری کھائی زین پر سے بدیع الزمان کے گرا شاہزادے کی کمر مین اسدرجہ صدمہ پہونچا کہ مہرۂ کمر ٹوٹ گیا وہان کچھ پتھر پڑے تھے سر بھی پارہ پارہ ہوا پہلو بھی زخمی ہوے سردارون نے جانا کام تمام ہوگیا مگر قریب پہونچ کے جو دیکھا رمقے جان بدیع الزمان نامدار مین باقی تھی سب نے بہت کچھ حسرت و افسوس کیا کچھ سردار بدیع الزمان نامدار کے پاس ٹھہرے رہے باقی صاحبقران کے پاس خبر کرنے کو روانہ ہوے امیر اُس سبزہ زار مین منتظر کھڑے تھے کہ سردارون نے آکے گریہ شروع کیا امیر ثانی اور صاحبقران کے ہوش اُوڑ گئے فرمایا کچھ حالت بیان کرو سب نے عرض کی یا صاحبقران غضب ہوا جلد تشریف لیچلیے ورنہ دیدار آخری سے بھی محروم رہجائیے گا صاحبقران ثانی نے فرمایا خیر تو ہے کسکی بابت ایسا کہتے ہو سب نے عرض کی بدیع الزمان نامدار گھوڑے سے گرے سر پارہ پارہ ہوگیا مہرۂ کمر ٹوٹ گیا پہلو بھی زخمی ہوا ابھی قدرے جان باقی ہے آپکے دیکھنے کا اشارہ کرتے ہین یہ جو سنا صاحبقران کی آنکھون مین دنیا سیاہ ہوگئی امیر ثانی کلیجہ پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئے سردارون نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت یہان ٹھہرنے کا نہین ہے جلد تشریف لیچلیے صاحبقران نے فرمایا مجکو کچھ دکھائی نہین دیتا کسطرف چلون سردارون نے امیر کا ہاتھ پکڑا حمزہ ثانی نے فرمایا کہ مجھ مین بالکل طاقت رفتار باقی نہین ہے کلیجہ مین اسدرجہ درد ہے کہ مین اُٹھ نہین سکتا چند سردارون نے امیر ثانی کو بھی ہاتھ پکڑ کے اُٹھایا بہزار دشواری دونون بزرگوار وہان پہونچے جہان بدیع الزمان نامدار دم توڑ رہے تھے صاحبقران زمان نے جو اپنے نور نظر پارۂ جگر کا یہ حال دیکھا قریب آئے سرہانے بیٹھ گئے بدیع الزمان نے جو صاحبقران کو اپنے قریب پایا عرض کی آج غلام نے جان اپنی قدم مبارک پر نثار کی شکر ہے کہ آجتک آپکے اقبال سے پروردگار عالم نے بڑے معرکون مین آبرو رکھی کسی کافر کے ہاتھ سے زخمی ہوکر جان نہ دی مگر آپ سے امیدوار ہون کہ دعاے مغفرت سے فراموش نہ فرمائیے گا صاحبقران نے جو یہ تقریر اپنے فرزند دلبند کی سنی امیر کو فرط غم سے تاب نہ رہی آہ کرکے بیہوش ہوگئے کچھ جواب نہ دے سکے سب کو یہ گمان ہوا کہ صاحبقران بھی راہی ملک بقا ہوے سردار

روسنے لگے مگر امیر ثانی اپنی قوت بازو سے کے پہلو میں بیٹھے تھے بعد حسرت بدیع الزمان نے حمزہ ثانی
سے کہا بھائی صاحب آپ سے بھی امید ہے کہ دعائے مغفرت سے اور سورہ حمد سے
فراموش نہ فرمائیے گا امیر ثانی کی بھی وہی حالت ہوئی جو صاحبقران کی تھی یہ بھی کچھ جواب نہ دے
سکے سب سرداروں کو یہی گمان ہوا کہ امیر ثانی نے بھی انتقال کیا اتنی دیر میں بدیع الزمان
نامدار کی روح نے مفارقت کی سرداروں میں شور گریہ وزاری بلند ہوا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ
کبھی صاحبقران کے قریب آتے تھے سینہ پر ہاتھ رکھ کے سانس کو دیکھتے تھے کبھی بدیع الزمان کی
لاش کے پاس آتے تھے خاک اڑاتے تھے کبھی حمزہ ثانی کے قریب جاکر سانس دیکھتے تھے
سب کے آنسو مسلسل جاری تھے اور خواجہ عمرو ثانی کی بھی یہی کیفیت تھی بلکہ سب سردار اسی
مصیبت میں مبتلا تھے جنگل ماتم سرا بنگیا تھا جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے ضبط گریہ کرکے عمرو
ثانی سے فرمایا کہ لاش بدیع الزمان کی لیچلنا چاہیے اور صاحبقران اور امیر ثانی کو بھی یہاں سے
لیچلو ان دونوں صاحبوں کی حالت ابھی تک خلاصہ نہیں ہے میں نے سانس کو دیکھا بالکل محسوس
نہیں ہوتی معلوم ہوتا ہے افراط غم سے ان حضرات کی بھی جان گئی اور بدیع الزمان کے ہمراہ یہ بھی راہی
باغ جنان ہوئے سرداروں نے کہا خواجہ ان سب بزرگوار ونکو کیونکر لیچلیں خواجہ نے کہا سب
سامان ہوجائیگا آپ لوگ بارگاہ میں جائیں اور وہاں سے سب اسباب اٹھالیجانے کا لے آئیں
اسیوقت سب سردار بارگاہ صاحبقران میں آئے اسباب جو جو خواجہ نے طلب کیا تھا سب لیگئے
خواجہ نے پہلے لاش بدیع الزمان اٹھائی سردار کاندھا دیے ہوئے لاش کو بارگاہ صاحبقران
میں لائے یہاں خواجہ نے صاحبقران کے سینہ پر ہاتھ رکھا اب کچھ سانس کی آمد و شد معلوم
ہوئی خواجہ نے عمرو ثانی سے کہا کہ صاحبقران بفضل ایزدی زندہ ہیں اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت
ہے زیادہ تردد کا محل نہیں ہے امیر زخمی نہیں کے بیہوش ہوگئے ہیں سکتے کی کیفیت ہے ابھی ہوش
آجائیگا یہ کہکے خواجہ نے صاحبقران کی منہ پر پانی کے چھینٹے دیے عمرو ثانی نے امیر ثانی کو
ہوشیار کیا پہلے صاحبقران کی آنکھ کھلی امیر نے آہ کا نعرہ کیا پھر بیہوش ہوگئے خواجہ نے پھر
پانی کے چھینٹے دیے صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی بھی اٹھے صاحبقران نے اسطرف
نگاہ کی جدہر لاش بدیع الزمان کی تھی لاش وہاں نہ پائی خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ میرے
نور نظر کو میرے سامنے سے کون لیگیا ارے ابھی اسمیں کچھ دم باقی ہے افسوس میں اسکی بات کا جواب
بھی نہ دے سکا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ بارگاہ میں تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا اے خواجہ
بخدا اب مجھے دنیا اسوقت سیاہ معلوم ہوتی ہے کچھ نظر نہیں آتا کاش اسوقت میں بھی مرجاؤں تو اچھا ہے
خواجہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر کیا صبر ہوتا اتنی دیر میں سردار بھی لاش رکھکے واپس آئے خواجہ نے
سب سے کہا کہ صاحبقران کو بارگاہ میں لیچلو سرداروں نے امیر کی بغلوں میں ہاتھ دیے
صاحبقران بمشکل تمام زمین سے اٹھے کچھ سردار امیر ثانی کی بغلوں میں ہاتھ دیکر لیچلے اسوقت
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا بصد حسرت آہ وزاری کرتے ہوئے جاتے
تھے سرداروں سے امیر کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی سب سرداروں کی بھی عجب کیفیت تھی

غرض اس صورت سے سب سردار صاحبقران کو لیے ہوئے بارگاہ کے قریب پہونچے خواجہ نے سرداروں سے کہا جس بارگاہ میں لاشہ بدیع الملک کا رکھا ہے اُس بارگاہ میں ابھی امیر کو نہ لیجانا ورنہ پھر صاحبقران زمان کی وہی کیفیت ہو جائیگی سردار دوسری بارگاہ میں امیر کو لے گئے صاحبقران مسند پر جاکے بیٹھے خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ برائے خدا بتا دو کہ لاش اُس شیر بیشۂ ہیجا کی کہاں ہے اسے اور تھوڑی دیر اسکی صورت دیکھ لوں پھر کاہیکو ایسا وقت ہاتھ آئیگا جو اسکی صورت دیکھوں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب صبر فرمائیے اور سامان تجہیز و تکفین کیجیے امیر نے فرمایا خواجہ صبر تو ہر حال میں کرونگا مگر میں بہت مشتاق ہوں کہ ایک دفعہ صورت اور دیکھ لوں خواجہ نے جب صاحبقران اور امیر ثانی کو بہت بیتاب پایا امیر کو مع حمزہ ثانی اُس بارگاہ میں لائے جہاں لاشہ بدیع الزمان نامدار کا رکھا تھا امیر نے قریب لاش آکے اپنی حالت ابتر کی حمزہ ثانی کو بھی کچھ اپنا خیال نہ رہا جب عرصہ ہوا اور سب سرداروں نے دیکھا کہ اب کیفیت صاحبقران اور امیر ثانی شدت گریہ سے ایسی ہے کہ عجب نہیں روح ان حضرات کی بھی نکل جائے سب سردار قریب آئے اور صاحبقران سے کہا یا امیر اب گریہ کو موقوف فرمائیے دیکھئے سب کی کیا حالت ہے اور تجہیز و تکفین میں بھی عرصہ ہوتا ہے جب سب سرداروں نے بہت کہا تو امیر نے رونا موقوف کیا خواجہ سے فرمایا کہ اب سامان تجہیز و تکفین درست کرو خواجہ نے سب سامان درست کیا امیر نے بدیع الزمان نامدار کو بعد غسل و کفن دریائے جاون کے کنارے پر دفن کیا قبر بنائی صاحبقران قبر پر بیٹھ گئے سب سرداروں نے فاتحہ پڑھا امیر نے بعد گریہ و زاری فاتحہ پڑھکر رونا شروع کیا پھر امیر اور حمزہ ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ قریب ہلاکت پہونچے سرداروں نے پھر سمجھایا امیر کی کیفیت بہت ہی دگرگون ہو گئی تھی سب سردار بغلوں میں ہاتھ دیکر صاحبقران اور امیر ثانی کو قبر بدیع الزمان پر سے اٹھالائے صاحبقران نے تین روز اُس صحرا میں قیام کیا بعد فراغت رسم رسوم وہاں سے روانہ ہوئے دس روز کے بعد خانہ کعبہ میں پہونچے صاحبقران زمان اور امیر ثانی کی یہ کیفیت تھی کہ بصارت اور سماعت میں فرق آگیا تھا جب حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور وہاں سے فراغت کرکے آئے چند روز اپنی دولتسرا میں مقیم رہے بعدہ خدمت باسعادت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روانہ ہوئے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے بارہا ہمراہ جناب رسولخدا جنگ کو بھی تشریف لیگئے اکثر کفار کو قتل کیا عمر اپنی یاد الٰہی میں بسر کی

داستان آخری کیفیت وفات خواجہ عمرو بن امیہ ضمری و خاتمہ کتاب

راویان ماجرائے الم و محرران فسانۂ غم اس داستان حسرت بیان کو بعد یاس و الم اسطرح اظہار فرماتے ہیں کہ جب صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا میں پہونچے اور مشرف زیارت آنحضرت ہوئے اُس زمانہ میں کفار کی چڑھائی خانہ کعبہ پر ہوئی صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ یوں تو راہ خدا میں بہت سے جہاد کیے مگر اب ان کافروں کو قتل کرنا ضرور ہے امیر ثانی نے عرض کی میں تابع فرمان ہوں گو انکار کر چکا ہوں کہ اب تیغ برائے جہاد نہ

اٹھاؤنگا مگر ایسے وقت مین جہاد کرنا بھی باعث حصول ثواب ہے صاحبقران زمان مع امیر ثانی جنگ کفار کو تشریف لیگئے کافرون کو قتل کیا وہان سے کافر فرار ہوئے اور احد مین پہونچکر کفار احد کو آگاہ کیا صاحبقران زمان واپس آئے مگر یہ خبر کفار احد کو پہونچی کہ اب امیر حمزہؑ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین پہونچے ان سب لوگون کو نہایت صدمہ ہوا بادشاہ احد کو جاکر اس حال سے آگاہی دی کہ اے سلطان جو شخص حمزہ صاحبقران ایکبار یہان آیا تھا مگر اور کسی طرف جاتا تھا تبکی فوج کے سردارون نے جو لشکر وکا اُسنے بہت سے جوانون کو یہان کے قتل کیا اور آپ جس طرف جاتا تھا چلا گیا آپ نے آجتک اس سے اسکا عوض نہ لیا گو اُس روز آپ نے فرمایا تھا کہ مین اس عرب سے ضرور اسکا عوض لونگا اور لشکرکشی کرکے جاؤنگا جہان پر ہوگا اُسکو قتل کرونگا کیونکہ اُسنے اُن ان لوگون کو قتل کیا جو بزرگان دین مشہور تھے اس کو قتل کرنا باعث ثواب ہے لہذا آجتک آپ نے اپنے فرمانے کے بموجب اُس باب مین کچھ نہ کیا اور اب وہ تارک دنیا ہوکر خانہ کعبہ پہونچا وہان سے خدمت مین پیغمبر آخر الزمان کے گیا ہے ابھی بعض لوگ معبد گاہ مسلمانان پر چڑھائی کرکے گئے تھے اُسنے بہت سے پہلوانونکو قتل کیا آخرکار سب لوگ وہان سے بھاگ کے یہان آئے آپکے قلعہ مین آکر گوشہ گیر ہوئے اگر کچھ اُنھین کی مدد فرمائیے اور اُن کو بھی لشکر و سپاہ دیکر یہان سے روانہ کیجیے تو وہ لوگ ایسے نہین ہین جو حمزہ سے زیر ہوکر پلٹ آئین بلکہ حمزہ کا سر لاکر آپکو دینگے شاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کا کہنا سنا واقعی مین نے ایک وقت مین یہ بات کہی تھی کہ مین حمزہ سے ضرور اس خطا کا عوض لونگا بسبب اور کامون اور لڑائیون کے اتنی مہلت نہ ملی جو مین حمزہ سے اسکا عوض لیتا اب یہ موقع اچھا ہاتھ آیا ہے جو لوگ بھاگ کے آئے ہین اُنکو میرے پاس لاؤ مین اُنسے کچھ باتین دریافت کرون کیونکہ بیکار کسی سے جنگ کرنا خلاف ہے جبتک کوئی سبب نہو اُسوقت تک جنگ ہو نہین سکتی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم ابھی اُنکو حاضر خدمت کرتے ہین سلطان احد نے جواب دیا کہ ابھی کوئی ضرورت نہین ہے اور کسیوقت ان کو میرے پاس لانا مین اُنسے صرف اسقدر دریافت کرونگا کہ تم لوگ کسواسطے لڑنے کو گئے تھے اہل دربار نے وعدہ کیا کہ ہم اُن لوگون کو کل حاضر کرینگے آپ اُنسے کیفیت دریافت فرمالیجئے گا اُس روز تھوڑی دیر تک اسکا دربار رہا بعدہ برخاست ہوا حاضرین دربار جو اُٹھکر آئے تو ان لوگون کو بلایا جو مقابلہ صاحبقران سے بھاگ کے آئے تھے جب وہ لوگ جمع ہوئے تو سب نے اُنسے کہا کہ کل ہم تمھین سلطان کی خدمت مین لیچلین گے اور سلطان تمھاری کیفیت دریافت فرمائینگے کہ تم خانہ کعبہ پر کیون چڑھائی کرکے گئے تھے تم اسطرح اُنسے کیفیت بیان کرنا کہ سلطان کو بھی جوش جنگ پیدا ہو اور وہ تم لوگون کی مدد کرین اگر سلطان نے تمھاری مدد کی تو بہت ہی اچھا ہوا اُن لوگون نے جواب دیا کہ جیسا کچھ کہ ہم بیان کرینگے آپ لوگ سن لینگے اس روز تو سب مین اسی قسم کی صلاحین رہین دوسرے روز ملازمین شاہ احد ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر دربار مین بادشاہ کے گئے بادشاہ نے اُن لوگون کو دیکھا دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین اور کہان سے آئے ہین ملازمین نے کہا جنکے بارے مین کل عرض کیا تھا یہ وہی لوگ ہین اور آپ سے مدد طلب کرنے کو

آئے ہین بادشاہ احد نے انکو اپنے قریب بلایا کہا اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کسواسطے خانۂ کعبہ پر چڑھائی
کرکے گئے تھے ان لوگون نے جواب دیا کہ ہمین اسلام قبول کرنا منظور نہین ہے اور جب سے
حضرت پیغمبر مبعوث برسالت ہوئے ہین اُس زمانے سے یہ قاعدہ مسلمانون نے مقرر کیا
ہے کہ جو شخص اسلام قبول نہین کرتا ہے اُسکو قتل کرتے ہین اور انواع انواع طرح کی ذلتین دیتے ہین
اور آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمارے خداوندون کی شبیہین جو خانۂ کعبہ مین رکھی تھین اُنکے ساتھ کیا کیا بے ادبی
کی گئی بادشاہ احد نے کہا مین اس کیفیت سے آگاہ نہین ہان اسقدر مین نے سنا ہے کہ کسی شخص
نے بتون سے خانۂ کعبہ کو خالی کر دیا مین نے یہ گمان کیا تھا کہ بتون کو کہین اور رکھوا دیا ہوگا بے ادبی
کی کیفیت اسوقت تجھسے سنا چاہتا ہون اُن لوگون نے کہا کہ جسقدر شبیہین وہان رکھی تھین اُن سب کو
توڑ کر پھینکدیا اور اسطرح توڑا کہ اب اُسکا جوڑنا بھی مشکل ہے اگر اس لائق بھی ہوتین تو ہملوگ
انکو جوڑ کر اور جگہ لیجا کر رکھتے وہان سے اُٹھا لاتے مگر وہ بالکل ریزہ ریزہ ہو گئین اب انسے
کچھ کام نہین نکل سکتا ہے بادشاہ احد نے جو یہ کیفیت سنی اسکو غصہ آگیا مثل بید کے کانپنے
لگا کہا اگر یہ بات سچ ہے تو مین ضرور اسکا عوض مسلمانون سے لونگا سب نے کہا حضور اسکو تحقیق
فرمائین اسی سبب سے ہملوگ لشکر کشی کرکے گئے تھے وہان صاحبقران اور حمزہ ثانی اور بہت
سے عرب آئے آپ جانتے ہین کہ وہ لوگ کیسے قوی الجثہ ہوتے ہین ہملوگ بہت ہی کم تھے
اگر اُنکے برابر بھی ہوتے تو ایک عرب کی اتنی طاقت نہ تھی جو ہمسے لڑکر واپس جاتا مگر کیا کرین مجبور
ہین اور اب بھی اگر ہمارے ہمراہ مجمع ہو تو اُن لوگونکو کیفیت جنگ دکھادین بادشاہ احد نے کہا کہ ہم
تم لوگون کی مدد کرتے ہین تم یہان سے جاؤ اور اُن لوگون سے مقابلہ کرو سب نے کہا کہ اگر آپکا اقبال
شامل حال ہے تو ابکی بار فتح کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شکست اُٹھائینگے بادشاہ احد نے حاضرین دربار
سے کہا کہ کل سے لشکر کشی کا سامان کرو یہ سب لوگ لشکر گران ہمراہ لیکر جائین اور عربون سے مقابلہ
کرین اگر ابکی بار ان لوگون نے وہان کی لڑائی فتح کر لی تو مین ہر ایک کو انعام مین ملک تقسیم کرونگا
اور اگر یہ لوگ شکست اُٹھا کے واپس آئینگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب نے ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپکو اختیار ہے ہم آپ سے وعدہ مستحکم کرتے ہین کہ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے اور پھر خانۂ کعبہ
کو مسلمانون سے چھین لینگے بادشاہ احد نے اُسی روز سے حکم دیا کہ لشکر کشی کا سامان درست کرو
ملازمین اسکے ہی چاہتے تھے حکم پاتے ہی ان لوگون نے انتظام لشکر کشی کرنا شروع کیا ایک ماہ کے
بعد سب سامان جنگ درست ہوا ملازمین نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سب سامان حرب درست
ہے اب آپکی کیا راے ہے بادشاہ نے انھین لوگون کو طلب کیا جب سب آئے تو بادشاہ نے سب سے
کہا کہ اب مین لشکر بیشمار تمھارے ہمراہ کرتا ہون تمھین لازم ہے کہ اس حسن انتظام سے جنگ کرنا کہ
ابکی بار مسلمان تمھاری جنگ سے عاری ہو جائین اور خانہ کعبہ پر تم لوگون کا قبضہ ہو جائے سب نے
اقرار مستحکم کیا کہ ہم بے لڑائی فتح کیے واپس نہ آئینگے اور مسلمانون کو کفر ور ہلاک کرینگے بادشاہ احد
نے جب اُنسے اقرار لے لیا تو سب کو رخصت دی کہ کل یہان سے لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہونا سب
لوگ اُس روز تو شب کو وہین رہے دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے بادشاہ

بھی انکی روانگی کی کیفیت دیکھنے کو ایک مقام پر آیا لشکر باہر قلعہ کے نکلنے لگا دن بھر لشکر گذرا کیا بادشاہ
بھی سیر دیکھتا رہا جب قریب شام سب لوگ جا چکے تو بادشاہ واپس آیا لوگون نے کہا کہ اب آگے اطلاع
سے کیا ہوتا ہے مین نے لشکر اسقدر ہمراہ کیا ہے کہ دنیا مین کوئی اتنے لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے
سب اہل دربار نے لشکر کی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اسقدر لشکر سوا آپکے اور کسی کو ممکن نہین یہ آپ ہی
کا کام تھا کہ اسقدر جرأت کے لوگون کو اسقدر لشکر دیکر روانہ کیا اور خزانہ بھی اتنا انکے ہمراہ کیا جو اور سلطنتون
مین موجود نہین ہے شاہ احد کے دربار مین تو یہ باتین رہین مگر لشکر جو روانہ ہوا تو جانب خانہ کعبہ
چلا اور وہ لوگ جو ایکبار صاحبقران سے عین گرمی جنگ مین فرار کر گئے تھے آپس مین کہتے تھے کر
ابکی بار حمزہ کو قتل کرینگے اور خانہ کعبہ کو چھین لینگے ابکی بار واقعی مسلمان ہم سے نہ لڑ سکینگے اسقدر
لشکر بھی انکو ممکن نہین ہے یہ باتین کرتے ہوئے ایک ماہ کے بعد پھر قریب خانہ کعبہ پہونچے اور لوگون نے
پھر حمزہ صاحبقران کو خبر پہونچائی کہ کفار جانب خانہ کعبہ آگئے ہین آپکو پھر کچھ بند و بست کرنا چاہیے
صاحبقران نے پھر اپنے سردارون کو جو کہ اسوقت مین موجود تھے جمع کیا اور اہل عرب بھی شریک
ہوئے امیر کشور گیر بھی کچھ لوگ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار مین روانہ ہوئے جب خانہ کعبہ کے قریب پہونچے
صاحبقران نے دیکھا کہ کفار کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے ہر ایک مغرور یہ دعوی رکھتا ہے کہ ابکی بار اہل اسلام
کو قتل کر کے پھرینگے امیر نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ لڑائیان بھی قابل دید ہین افسوس وہ زمانہ
اب نہین ہے کہ سب سردار موجود تھے ہر طرح کی خوشی سے ہم بھی خوش تھے جرأت کے سبب سے ولولہ
جنگ روز افزون تھا اب بضرورت مقابلہ کرتے ہین زمانہ اب نہین ہے کہ شوق جنگ بیتاب کرے
اور حریف سے بصد شوق مقابلہ کرین اب محض اس غرض سے مقابلہ کیا جاتا ہے کہ کفار سر نہ اٹھائین
اور خانہ کعبہ کیطرف آنے کا ارادہ نہ کرین یہ ہم لوگون کی معبد گاہ ہے اسکی حفاظت اور اسکی خدمت کرنا
ہم لوگون پر فرض ہے ورنہ اب وہ دن کہان کہ شوق مقابلہ کرین اول تو وہ سن نہ رہا علاوہ اسکے کیسے
کیسے شیر جنکے لطف جنگ تھا آنکھون کے سامنے پیوند خاک ہو گئے آنکھون کی بصارت کم ہو گئی
ہاتھ مین رعشہ پیدا ہو گیا وہ ولولہ جاتا رہا اب کبھی ایسے خیال بھی نہین آتے ہین ہمراہیان صاحبقران
نے عرض کی یا امیر جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اب محض بغرض حفاظت خانہ کعبہ مقابلہ کیا جاتا ہے ورنہ
شوق جنگ کس مین باقی ہے اور دل کسکا خوش ہے صاحبقران یہ باتین کرتے رہے خواجہ نے بارگاہین
استادہ کرائین امیر بارگاہ مین داخل ہوئے اسطرف لشکر کفار مین جو سردار تھا اسکو ہرکارون نے خبر
پہونچائی کہ اہل اسلام بھی آگئے ہین سامنے بارگاہین استادہ ہوئی ہین مگر بہت تھوڑے سے
جو ان مین سردار لشکر کفار تھے کہا کہ ایک نامہ حمزہ کو روانہ کرنا چاہیے کہ جسکا مضمون یہ ہو کہ اے حمزہ
اب ہم لوگون سے مقابلہ نہ کرو ورنہ شکست اٹھاوگے فتح نہ پاؤگے ہمارے ہمراہ ابکی بار لشکر اسقدر ہے
کہ جسکی حد و انتہا نہین اور تم لوگ بہت ہی کم ہو اگر ہم اپنے لشکر کو اسوقت حکم دین اور لشکر تم لوگون پر
ایک ایک مٹھی خاک کی ڈالے تو تم لوگ دب جاؤ اور پتہ بھی تمھارا نہ ملے اسلئے اگر جان کو عزیز سمجھتے
ہو تو ہم سے مقابلہ نہ کرو اور واپس جاؤ ہم لوگ سلطان احد کا حکم بجا لاینگے خانہ کعبہ پر قبضہ کرینگے آخر اس مین
تم لوگون کا کیا نقصان ہے تم اپنی اور معبد گاہ بنا لو کیا اسی پر منحصر ہے یہ محض تم لوگون کا خیال ہے اب ہمسے

اس مکان کو تم ہرگز نہ پاؤ گے سردار لشکر نے جو یہ راے ظاہر کی سب نے اس رائے سے اتفاق کیا اُسیوقت اپنے میر منشی کو بلا یا اس مضمون کو لکھوا کر خدمت بابرکت صاحبقران مین روانہ کیا نامہ دار لیکر آیا امیر اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے سرداران عرب سے باتین کر رہے تھے کہ ایک ہرکارے نے خدمت مین حاضر ہوکے عرض کی ایک نامہ دار لشکر کفار سے آیا ہے اور نامہ لایا ہے امیر نے فرمایا نامہ دار کو میرے سامنے لاؤ مین اسکو دیکھون نامہ اُسکے ہاتھ سے لون چوبدار پھر باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا صاحبقران نے اس سے نامہ لیکر پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی امیر نے فرمایا اے نامہ دار اپنے سردار سے کہدینا کہ ہم اسکا جواب کل میدان جنگ مین دینگے اسوقت اسکا جواب تم معقول نہ پاؤ گے کل کیفیت معلوم ہوئی یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا نامہ دار سردار لشکر کے پاس آیا کہا اے سردار مین نامہ لیکر گیا حمزہ نے نامہ پڑھا اور مجکو یہ جواب دیا کہ جاکر اپنے سردار لشکر سے کہدینا کہ اس نامہ کا جواب کل میدان جنگ مین دینگے مین نے چاہا کہ مین کچھ کہون اور تحریری جواب لون مگر حمزہ ثانی نے کہا کہ اب اصرار کی ضرورت نہین ہے یہین جو اس کی بابت جواب دینا تھا وہ ہم دے چکے اب زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے مین نے اُسوقت اور کچھ کہنے کا موقع نہ سمجھا خاموش چلا آیا سردار لشکر نے کہا حمزہ بہت سے طلسم فتح کرکے بہت مغرور ہوگیا ہے ایکدن مین سب غرور رہتا دونگا سر میدان مجکو کیا جواب دیگا ہیبت لشکر سے آواز بھی نہ نکلے گی جواب دینا کیسا میدان مین گھبرا جائیگا مجکو اسکا منشا اسوقت معلوم ہوگیا اب مین اپنے یہان طبل جنگ بجواتا ہون کل میدان جنگ مین جاؤنگا اس سے مقابلہ کرونگا دیکھون حمزہ مجھے کیا جواب دیتا یہ کہکے اُسنے اشارہ کیا کہ لشکر مین جاکے کہو کہ طبل جنگ بجے اور سب لوگ تیار رہین کل میدان مین جاؤنگا اور حمزہ سے مقابلہ کرونگا اسکے ملازمین نے جاکر لشکر مین خبر کی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود تھے خبر لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران عالیشان لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے اور مقابلہ کرے صاحبقران نے فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی ہوتا ہے ربانی نقارہ رزمی پر چوب پڑی یہان طبل اسکندری پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہوئے لگین کفار کی یہ کیفیت تھی کہ جوانان اسلام کو دیکھکر ڈرے جاتے تھے کو کثرت سے تھے مگر ہر ایک کا یہ قول تھا کہ عرب بڑے قوی الجثہ ہین اُسنے سمجھکر فرنایہ لوگ وقت جنگ کسی کی حقیقت نہین جانتے اور اب ایک شخص انکے ہمراہ ہین ایسا موجود ہے جسکے سبب سے یہ سب لڑائی مین جان لڑا دینگے ذرا سمجھکے کل کارزار کرنا چاہیے ایسا نہو کہ عرب غالب آئین اور ہم لوگ شکست اٹھائین لشکریون کے تو یہ خیال تھے مگر سردار فوج نے اپنے یہان کے افسرون کو بلاکر کہا کہ صبح میدان کارزار مین جانا دشمن کو ہنر جنگ دکھانا تم لوگ اسقدر ہو کہ عرب تمھارے نصف بھی نہین ہین انکو خیال مین بھی نہ لانا لڑائی کا کل ہی فیصلہ کردینا اگر تم جا ہوگے تو ایک مسلمان کل باقی نہ رہے گا خانہ کعبہ پر قبضہ ہو جائیگا یہان سے فتح و فیروزی خدمت سلطان مین چلینگے وہان سے انعام تین حکومت ملیگی بہادرون مین نام آور ہونگے ہر ایک ہماری عزت کریگا آئندہ سلطان کو ہماری ذات سے تقویت ہوگی جب کوئی مہم عظیم پیش آئیگی پہلے ہم لوگون سے مشورہ لیا جائیگا بڑی

بڑی نیکنامیاں حاصل ہونگی تم لوگون کو یہی لازم ہے کہ کل خانہ کعبہ کو خالی کرالینا مسلمانونکو اسطرف نہ جانے
دینا اگر قتل کیے جائیں قتل کرنا اور اگر اسیر ہو سکین اسیر کر لینا جسطرح بن پڑے کل لڑائی کو فتح
کرکے واپس آنا لشکری یہ جواب دیتے تھے کہ ہم لوگ حتے الوسع جان لڑا دینگے مگر اسے سردار یہ لوگ
عرب میں انکی جرأت و شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوے ہیں انسے لڑکر ایک روز میں فتح پانا بہت مشکل
ہے اگر آپکا اقبال شامل حال ہوگا تو فتح بھی نصیب ہو جائیگی اور ظاہری کوئی صورت فتح کی معلوم نہیں
ہوتی ہے سردار لشکر نے کہا تم سب کم ہمت ہو یہ تو خیال کرو کہ تم لوگ انسے کسقدر زیادہ ہو اور وہ لوگ
کسقدر کم ہیں تمہارے یہان سامان جنگ کسقدر موجود ہے اور وہ لوگ کیسے بے سامان ہیں اس حال
میں وہ تمہارے مقابلہ میں آتے خوف نہیں کرتے اور تم ڈرے جاتے ہو سب نے جواب دیا
کہ آپ نے کبھی ان لوگون سے مقابلہ نہیں کیا ہے اور ہم بخوبی تمام سب کے حال سے واقف ہیں
بعض لوگ انمیں ایسے ہیں جو اسقدر فوج خیال میں بھی نہیں لاتے ہیں اگر انسے کوئی کہے تو تنہا مقابلہ
کریں اور وہی ظفر یاب ہوں خصوص وہ شخص جسکو سب صاحبقران کہتے ہیں کیا آپ کو نہیں معلوم
کہ اس شخص نے کہان کہان کی لڑائیاں فتح کیں اور کن کن لوگونکو زیر کرکے اپنا مطیع کیا حد کی بات
ہے کہ پردہ قاف گیا اور وہان جاکر دیوؤنسے مقابلہ کیا دیو تاب مقابلہ نہ لاسکے مجبور ہوئے کچھ دیوؤن
نے اسلام قبول کیا ان لوگونکے بیان جرأت میں بہت سی کتابیں ہیں اگر دیکھیے تو انکی کیفیت معلوم ہو آپ کو
ابھی ان لوگون سے سابقہ نہیں پڑا ہے یہ سب تلوار کے دھنی ہیں ہمت کے قوی ہیں مرجانیکو حیات ابدی
جانتے ہیں کیسی ہی مشکل پڑے مگر یہ کب ہارتے ہیں انکی بات بات سے بہادری ظاہر ہوتی ہے اصل یون ہے کہ
انسے بڑھ کر روئے دنیا پر تیغزن صف شکن پیدا نہیں ہوئے حال یہ ہے کہ ایسے بہادر ہیں اور بت پرستونکے
دشمن ہیں اسکے علاوہ خلق بھی ایسا وسیع ہے کہ آجتک ایسے خلیق کبھی نہیں دیکھے وہی جوان کی اطاعت
میں مزا ہے وہ سلطنت میں لطف نہیں ہے جس زمانہ میں حمزہ صاحبقران لشکر لیے ہوئے تلاش ساحران میں
پھرتے تھے ہمنے اسوقت میں انکے جاہ و حشم دیکھے ہیں بادشاہت ہفت اقلیم کی حقیقت ان لوگون کے
سامنے نہ تھی اور انکے یہان کے جملہ سردارون کی الگ الگ سرکار تھی سب کے سردار بھی الگ
الگ تھے ہر ایک کے لشکر کا بادشاہ بھی الگ تھا ان لوگونمیں جو گیا اور انکی اطاعت قبول
کی وہ بادشاہ ہفت کشور سے بڑھ گیا تحفہ جات ایسے ایسے ان لوگونکو دستیاب ہوئے تھے کہ کسی ساحر کا سحر
اثر تاثیر نہ کرتا تھا اور بڑے بڑے ساحر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے آپ ان لوگون کے حالات سے
ابھی واقف نہیں ہیں اسوقت میں جو آپ نے اس کیفیت سے ان لوگون کو دیکھا ہے تو یہ سمجھ لیا کہ مثل
ہمارے یہی ہونگے آپ ہرگز یہ تصور نہ فرمائیے بلکہ لازم ہے کہ دعا کیجے کہ انسے جان بچ جائے کس کی
طاقت ہے جو انسے لڑکر فتح پائے افسران لشکر نے جو سردار لشکر سے ایسی گفتگو کی سردار محو ہو گیا سب سے کہا
کہ تمنے عجیب بیان کیا یہ باتیں صحیح ہیں افسرون نے کہا ہم لوگون نے ابھی خیال سے ایسی کوئی بات آپسے بیان
نہیں کی جو تعجب خیز ہوتی اگر اور باتیں ان لوگونکی بیان کیجائیں تو آپ ہرگز یقین نہ لائیں سردار نے کہا ایک
بات تو ضرور ہے کہ یہ لوگ جری ہیں میں نے جو نامہ بھیجا اسکا جواب حمزہ نے ایسا دیا کہ جس سے جرأت
ظاہر ہے مگر خالی جرأت سے کیا ہوتا ہے جب وہ اسقدر کم ہیں کہ ہمارے نصف سے بھی چہارم حصہ مشکل سے ہیں

تو ایسے وقت مین انکی ہمت انکو کیا فائدہ پہونچا سکتی ہے بلکہ اور سراسر نقصان ہے کیونکہ وہ جوش جرأت مین
ہمسے مقابلہ کرینگے اور ہم لوگ انکو مارینگے انکی جرأت کچھ فائدہ انھین نہ پہونچائیگی افسرون نے جواب
دیا اے سردار ہمنے اسقدر آپکی خدمت مین عرض کیا مگر ابھی تک آپکو ذرا بھی خیال نہوا اُن لوگون مین
خالی جرأت ہی نہین ہے بلکہ جرأت کے برابر انمین قوت اور قدرت بھی ہے حمزہ نے اسوقت
آپکے پاس بجواب نامہ جو کچھ کہلا بھیجا ہے اُسکا ظہور دیکھے کل میدان مین ہوگا اور حمزہ صاحبقران
جواب دینگے آپ انکی جرأت کو اور قدرت کو کل سر میدان دیکھ لینگے سردار لشکر نے کہا مین تم لوگون کو
زیادہ اُن لوگون کا مداح پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے افسرون نے جواب دیا کہ اے سردار ہم جو کچھ کہتے
ہین یہ باتین بہت صحیح ہین انصاف کو کسیوقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور جو امر حق ہو اُسکے بیان سے
کنارہ کشی نہ کرنا چاہیے ہم اپنے مین اتنی قوت نہین دیکھتے جو ان لوگون سے مقابلہ کرکے فتح پائین
سردار نے کہا اگر اسیطرح تم لوگون کے دلون پر خوف ان لوگونکا غالب رہا تو فتح پانا تو درکنار ہے کل
سب لوگ انکی اطاعت قبول کر لوگے اور انکی طرف سے ہمین قتل کرنے آؤگے افسرون نے جواب
دیا کہ یہ آپکا خیال خام ہے اگر ہمین اطاعت قبول ہوتی تو ہم آجتک کسکے منتظر تھے اور کیون نہ انکی
اطاعت قبول کرتے بارہا اتفاق جنگ ہوا ہمارے اور ہمراہیون نے اطاعت قبول کی مگر ہمیشہ ہم لوگ
جان بچاکے نکل گئے اتنی عمر آئی ہمیشہ سے فن سپہ گری کے ذریعہ سے روٹی کھائی عمر بھر مین دو چار بار
متفرق مقامات پر صاحبقران سے مقابلہ کیا مگر آجتک فتح کبھی نصیب نہوئی سب جگہ شکست اٹھائی
آپ اسقدر نازان ہین اور ہم لوگون نے اُس لشکر کے ہمراہی مین تنہا صاحبقران سے شکست کھائی
ہے کہ جہان آپکے لشکر سے چارگونہ زیادہ مجمع تھا اور بڑے بڑے پہلوان شیر دل جمع تھے اور حمزہ
صاحبقران تنہا اُن لاکھون جوانان سے لڑے اور سب کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہم لوگ بپاس
مذہب آجتک بچے رہے اور اطاعت صاحبقران قبول نہین کی ورنہ بارہا جی چاہا کہ صاحبقران
کی خدمت مین جائین رسم بڑھائین مگر پھر یہی خیال آیا کہ اگر وہان جائینگے تو صاحبقران ترک
مذہب کے واسطے ضرور فرمائینگے دلائل ایسے پیش کرتے ہین کہ انسان اپنے مذہب کو حقیر سمجھنے
لگتا ہے اور اسی سبب سے جلدی سے مذہب اسلام اختیار کر لیتا ہے اور ہم لوگ تو ادنے درجہ کے
ہین وہ بادشاہ جو سحر مین یکتائے روزگار تھے انھون نے اپنے عمر بھر کے ریاض پر خاک
ڈالی سحر سے توبہ کی اطاعت صاحبقران زمان اختیار کی ہم لوگون کو خیال مذہب بہ نسبت اور
لوگون کے زیادہ رہا اس سبب سے آجتک اطاعت قبول نہین کی سردار لشکر نے جواب دیا کہ
تم لوگونکی کیفیت سے مجھے ٹھیک نہین معلوم ہوتی ایسا نہو کہ تم وقت جنگ حمزہ کے شریک ہو جاؤ
اور اُسکو مدد دو ہم لوگون کو قتل کرو تو ہم بالکل بے بس ہو جائین اس سے مین جنگ نہ کرونگا و تمھاری
کیفیت سلطان کو لکھونگا سلطان اسکی اور کوئی تدبیر فرمائینگے یا تو مجھے لشکر اور روانہ کرینگے یا ہم لوگون
کو وہان بلا کر اور کوئی انتظام کرینگے غرض اب ہم بے اطلاع سلطان لڑائی شروع نہین کرینگے
مجبور ہون کہ طبل جنگ بجوادیا ہے مجھے واجب ہے کہ کل میدان مین جاکر ایک مقابلہ کرون پھر جیسا کچھ
ہوگا دیکھا جائیگا افسرون نے جواب دیا کہ صاحبقران کو ہماری مدد کی ضرورت کیا ہے اگر کوئی اور

دشمن آپ کا آئے اور آپ پر حملہ کرے اُسوقت مین صاحبقران باوجود اس عداوت کے آپ ہی کی
طرفداری کرین گے اور دشمن کو آکے قتل کرینگے وہ خود ہر ایک کی مدد کرنے کو اچھا جانتے ہین
اور ہر ایک کی مدد لینے کو بُرا جانتے ہین اُنھین ہماری مدد کرنے کی خوشی جسقدر ہوگی اسقدر اگر ہم
اُن کی مدد کرین تو اتنی خوشی نہوگی اور اے سردار آپ کا خیال خام ہے یہ لوگ ہرگز کسی کی
اطاعت قبول نہ کرینگے اگر ہمین اطاعت ہی قبول کرنا ہوتی تو آجتک بیٹھے نہ رہتے بلکہ سراسر
شومی بخت تھی کہ ہمنے اطاعت قبول نہ کی ورنہ آج کسی ملک کے بادشاہ ہوتے سنا ہے کہ جب
صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کی طرف تشریف لانے کے ارادے سے جدا ہوسے تائب ہوگئے
تو اُس وقت صاحبقران ثانی نے اپنے ہمراہیون کو بہت ملک کی حکومتین عنایت فرمادین
اور جسقدر لشکر مین خزانہ رکھتے تھے سب بہادران لشکر پر تقسیم فرمایا بدیع الملک کو بھی صاحبقرانی
عطا فرمائی یہان تشریف لائے اب بدیع الملک مانند صاحبقران اول کے صاحبقرانی
کررہے ہین اور اُن کی صاحبقرانی کو فروغ ہوگا مثل صاحبقران اول اُن کے نام کا بھی ڈنکا از
قاف تا قاف بجیگا وہ امیر ثانی کے وقت مین بھی سب کاروبار صاحبقرانی کرتے تھے
حمزہ ثانی برائے نام صاحبقران تھے سردار لشکر دیر تک یہ باتین سنتا رہا جب رات زیادہ
گئی اُسنے افسرون کو رخصت کیا کہا اے افسران لشکر مجکو تمہاری ذات سے بڑا خوف ہے ایسا نہو
کہ تم وقت جنگ صاحبقران کی رفاقت قبول کرو اور اُن کی طرف سے میرے ہلاک کرنے پر
آمادہ ہو تو مین اُسوقت مین تمہارا کیا کرونگا پھر جو میرے مقدر مین لکھا ہے وہ ہوگا تم لوگ
اب جاؤ مین اپنا دربار برخاست کرتا ہون افسرون نے کہا اے سردار ہم لوگون سے یہ امید
نہ رکھو ہم ہرگز شریک نہونگے اور صاحبقران کی اطاعت قبول نہ کرینگے اسقدر باتین فقط آپکے
سنانے کو کہین کل آپ میدان جنگ مین ہم لوگون کی جان فشانیان دیکھیے گا کہ کسطرح حریف کو
مارتے ہین اور کیونکر لڑائی مین جان لڑاتے ہین سردار خاموش ہورہا سب افسر اُٹھکر اپنے
اپنے خیمون مین آئے سردار لشکر بھی اپنی خوابگاہ مین گیا مگر شب بھر خوف کے مارے نیند نہ
آئی اور افسرون کی بھی یہی کیفیت رہی بعض کی تو یہ حالت تھی کہ اپنے خیمے سے اُٹھکر دوسرے
کے خیمے مین جاتے تھے اور کہتے تھے کیون بھائی کل جان مفت جائیگی مسلمانون سے جنگ
کرکے کون فتحیاب ہوا ہے جو ہم لوگ امید رکھین وہ جواب دیتا تھا کہ یہی خیال مجکو بھی ہے
مگر کیا کرون مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا تو اتنی مسافت طے کرکے یہان آیا ہون واپس بھی نہین جاسکتا جو
قسمت مین لکھا ہے وہ پیش آئیگا اگر یہ جانتے تو ہرگز وہان سے نہ آتے اسی گفتگو مین صبح ہوئی اور لشکر
اسلام سے آواز اذان آئی سردار لشکر کفار اپنی بارگاہ سے باہر آیا لشکر تیار ہونے لگا فوجین
میدان کو جانے لگین اسطرف لشکر اسلام مین صاحبقران نامدار نے فریضہ سحری ادا کیا ہتھیار
لگائے اپنی بارگاہ سے باہر آئے اور سب غازیان دیندار بھی حاضر ہوئے امیر ثانی بھی دربارگاہ
صاحبقران پر آئے کھڑے ہوئے صاحبقران یہان بصد شوکت وشان بارگاہ سے برآمد ہوئے
خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے سب سردارون کو ہمراہ

لیکر جانب کارزار روانہ ہوئے مقابلہ لشکر حریف مین پہونچکر صاحبقران نے لشکر کو آراستہ کیا ادھر
طرف بھی صفین درست ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا جوانان شیردل کو
جوش جرأت نے بیقرار کیا سب نے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر ڈالے مرکبون کو مہمیز کرنے لگے ہر ایک
کے دل مین یہ جوش تھا کہ تلوار کھینچکر لشکر حریف پر جا پڑین اور تیغ زنی کرکے ابھی اس لڑائی کو فتح
کرلین اس اثنا مین سردار لشکر کفار سے آگے بڑھا وسط میدان مین آکے کھڑا ہوا اور صاحبقران
کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے حمزہ مین نے تمھاری جرأت کی تعریف اور تمھارے اخلاق کی
صفت بہت سنی ہے میرے سب افسرون نے بیان کی ہے مگر افسوس ہے کہ تمنے اتنی عمر اپنی جنگ
وجدل مین صرف کی اور ابتک یہ نہین جانتے کہ مقابلہ کس سے ہوتا اور کیونکر کیا جاتا ہے آج جو
تم میدان جنگ مین آئے ہو تو شاید اپنے سردارونکی جانین تمھین عزیز نہین تم لوگ ہمسے بدرجہا کم ہو
اگر مقابلہ ہوگا تو تم کیونکر ہم لوگون کو روک سکوگے اگر ابھی چاہین تو ہم خانۂ کعبہ پر قبضہ کرلین اور
تم منھ دیکھتے رہجاؤ مگر تمھاری خاطر سے ہمنے مقابلہ کرنا بھی گوارا کرلیا گو یہ امر بیکار ہے اور ہمارے
نامے کے جواب کے بارے مین نامہ دار سے تمنے کہا تھا کہ کل میدان جنگ مین جواب دینگے
مین اپنے نامہ کا اسوقت جواب چاہتا ہون صاحبقران نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے اگر اسوقت تیرے پاس اسقدر لشکر ہے تو تو ہمارا کیا کر سکتا ہے اور ہم
تجھسے کیا خوف کرینگے تو وہی ہے جو ایک بار ہمارے مقابلے سے فرار کرگیا تھا اب پھر لشکر جمع
کرکے آیا ہے تجھے ابھی تک بہادرون کی بات کہنے کا سلیقہ نہین ہے تجھے اپنے نامہ کا جواب طلب
کرتا ہے اسکا یہی جواب ہے کہ مین تیرے مقابلے مین موجود ہون اگر کچھ جرأت ہے تو اب لشکر
کیطرف واپس نہ جانا اور خانۂ کعبہ پر قبضہ کرلینا تو بہت دور ہے اور بالکل خلاف ہے کسی کی اتنی مجال
نہین جو خانۂ کعبہ کیطرف آنکھ اٹھاکے دیکھ سکے سردار فوج نے جو صاحبقران کی یہ گفتگو سنی کہا اے حمزہ
خالی جرأت سے کچھ کام نہ نکلے گا مفت تیری جان جائیگی اور سردار بھی قتل ہونگے صاحبقران
نے فرمایا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہے تو یا خود مقابلے مین آیا کسی اور کو میدان
مین بھیج اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہے سردار فوج واپس گیا لشکر مین آکے سپاہ پر دوڑ کر جوانون
پر نگاہ ڈالی ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا وہ پہلوان میدان مین آیا اور با آواز بلند کہا اے گروہ
خداپرستان مین تم لوگون سے مقابلے کیواسطے آیا ہون جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے
مین آئے یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران زبان سے عرض کی یا صاحبقران یہ جوان
قوی ہیکل ہے اگر اجازت مرحمت ہو تو مین اس کے مقابلے مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا
تمھین اختیار ہے ورنہ مین خود ارادہ کرتا ہون امیر ثانی نے عرض کی ابھی آپ توقف فرمائین
پہلے غلامان جانباز تو اپنی جانبازیان دکھالین پھر آپ کو اختیار ہے صاحبقران خاموش ہوگئے
امیر ثانی نے مرکب کو مہمیز کیا میدان مین آئے اس جوان نے جو امیر ثانی کو آتے ہوئے
دیکھا کہا اے عرب مین تجھے خوب جانتا ہون کہ تونے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور
بہت سے طلسم فتح کیے ہین بہت عبادت خانے ہمارے مذہب کے برباد کیے آگاہ ہو کہ میرا نام

ہلال مغربی ہوں آجتک تجھ جیسے پہلوان سے لڑنے کا اتفاق نہوا ہوگا صاحبقران ثانی نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کوئی فائدہ نہیں ہے تو بڑا بہادر ہے اسوقت بھی توبہ میدان سے سرخرو ہو کر جائیگا مگر مقابلہ کرنا منظور ہے یا نہیں ہلال مغربی نے جواب دیا کہ اسیواسطے میدان مین آیا ہون امیر ثانی نے فرمایا اگر اسیواسطے آیا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اس پہلوان نے پہلے صاحبقران سے دیر تک اسی بات پر اصرار کیا کہ اے امیر ثانی پہلے تم وار کرو مین ہرگز وار نہ کرونگا بھلا امیر ثانی اس بات کو کب قبول کرتے آخر مجبور ہوکے اسی نے پہلے نیزے کا وار صاحبقران ثانی پر کیا امیر نے اُس وار کو خالی دیکر فرمایا اے ہلال مجھ سے وار کرنا نیزہ تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا ہلال نے کہا آجتک بڑے بڑے آزمودہ کار دشمنے جنگ کرنے کا اتفاق ہوا مگر کسی نے میرے ہاتھ سے نیزہ نہیں نکالا تم عبث یہ دعوی کرتے ہو صاحبقران نے فرمایا دیکھا جائیگا اُسنے غصہ مین دوسرا وار کیا امیر نے ہاتھ کا طمانچہ اس کے ہاتھ پر مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا ہلال کو کمال خفت ہوئی جھٹ سے کمر سے تلوار نکالی صاحبقران زمان نے بھی تیغ آبدار نیام انتقام سے کھینچی ہلال نے تلوار کا وار کیا امیر نے سپر پر اسکا وار روکا پھر اسنے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اُس وار کو خالی دیا اسیطرح اسنے متواتر سات وار صاحبقران پر کیے امیر نے سب وار اسکے خالی دیکر خبردار خبردار کہکر تلوار لگائی ہلال نے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کو کاٹ کر سر مین درآئی اور سر کو دو پارہ کرکے گردن مین درآئی گردن سے گذر کر سینے تک پہونچی کمر کو کاٹ کے زین فرس پر بھی نہ ٹھہری زمین مین ایک بالشت اُتر گئی ہلال کے تن کے چار ٹکڑے ہوئے اس وار پر لشکرون مین شور تحسین و آفرین بلند ہوا سردار لشکر نے دیکھا اگر اسیطرح یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو تمام لشکر ختم ہو جائیگا کوئی امیر فتح نہ پائیگا یہ سوچ کے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو اس جوان کو مار لو خبردار زندہ واپس نہ جانے پائے اشارہ پاتے ہی سب لشکر بڑھا صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کیطرف لشکر کفار بلوہ کرکے آتا ہے صاحبقران زمان نے اپنا مرکب آگے بڑھایا امیر کا بڑھنا تھا کہ اور جسقدر سرداران عرب موجود تھے سب آگے بڑھے وسط میدان مین پہونچ کے دونون لشکر آپس مین مل گئے تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہونے لگی خون کے دریا بہنے لگے سر کفار کے اُڑنے لگے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا تا شام جنگ مغلوبہ رہی قریب غروب آفتاب لشکر کفار تاب مقابلہ نہ لایا لشکر کے پاؤن میدان سے اُٹھ گئے لاکھ سردار لشکر نے سب کے دل بڑھائے بہت کچھ لالچ دیا مگر کوئی میدان مین نہ ٹھہرا سرداران عرب نے تعاقب کیا دور تک کفار کے سر اُڑاتے چلے گئے جب بالکل اندھیرا ہوگیا اور کفار بھی دور نکل گئے صاحبقران نے سردارون سے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے کفار بہت قتل ہوئے اب انکو واپس جانے دو انکی قضا نہین سب لوگ ارشاد امیر سے ٹھہر گئے صاحبقران نے اُس روز وہین قیام فرمایا دوسرے دن اپنے لشکر گاہ کی طرف تشریف لائے مال کفار پر قبضہ کیا سب غازیون کو تقسیم فرمایا ایک

روز کے بعد وہان سے پھر یہی دولتسرا کو تشریف لائے مگر گنہگار جو قابو صاحبقران سے فرار ہوئے
تھے ایک روز ایک شب برابر بھاگتے ہوئے چلے گئے جب دو سرا روز ہوا ان لوگون
کی حالت بہت ہی ابتر ہوئی سردار لشکر مین بھی طاقت رفتار باقی نہ رہی مجبور ہوکے وہان
قیام کیا لشکریون سے کہا ایسا نہو کہ حمزہ یہان بھی آجائے تو آفت برپا ہو پھر سوا اسکے
مرجانے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا اب تو فرار کی بھی طاقت باقی نہین ہے افسرون نے کہا ہملوگ واقف
ہین حمزہ کا یہ دستور نہین ہے کہ فراریون کا اسقدر تعاقب کرے اب حمزہ بھی اپنے لشکر کیطرف
واپس گیا ہوگا سردار فوج نے کہا مجکو اب ایک خیال ہے افسرون نے کہا اپنے خیال کو ظاہر کیجیے
شاید کوئی اچھی بات نکلے سردار نے کہا اب اگر مین واپس جاؤنگا تو بادشاہ احد فرور مجکو قتل
کریگا اور میرے ہمراہی جو عربون کے ہاتھ سے نہین قتل ہوئے ہین انکو بھی زندہ نہ چھوڑیگا
کیونکہ اسنے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ فتح و فیروزی واپس آؤگے تو مین انعام مین ملک و مال
دونگا اور تمھاری بڑی عزت کرونگا اور اگر شکست اٹھا کے آؤگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
وہ ضرور ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا افسرون نے کہا اسکا یہی علاج ہے کہ اب اسکے ملک
مین واپس نہ چلیے اور کسیطرف کا عزم فرمائیے بادشاہ کو اگر خیال بھی ہوگا تو وہ براے
تحقیق کچھ آدمی روانہ کریگا یہان جو شخص آئیگا وہ اس کیفیت کو جاکر بیان کریگا بادشاہ ہم
لوگون کو کہان پائیگا اگر کچھ اپنا خیال کریگا تو اور لشکر یہان روانہ کریگا وہ لوگ بھی آکر اسیطرح
یہان سے واپس جائینگے جس طرح ہم لوگ جاتے ہین سردار لشکر کو یہ بات پسند آئی اس
شب تو اسی صحرا مین بے سر و سامانی کی حالت مین بسر کی دوسرے روز مع تمام
ہمراہیون کے ایک جانب روانہ ہوا کہ حال اسکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسنے لشکر جانب خانہ کعبہ روانہ کیا تھا تو روز اپنے دربار مین ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہ لوگ
ضرور فتح کرکے واپس آئینگے لشکر بھی بہت ہمراہ ہے اور میری تاکید کا بھی خیال ہے مین نے
یہ کہدیا ہے کہ اگر فتح کرکے واپس آؤگے خلعت و انعام ملک و مال پاؤگے اور اگر شکست اٹھاکے
آئے تو ہر ایک کا سر کاٹ کے شہر پناہ پر آویزان کیا جائیگا یقین ہے اس دھمکی سے اور جان
لڑادین اور لڑائی کو فتح کرین ہوا خواہ اسکے خوشامد کی راہ سے کہدیا کرتے تھے کہ جو کچھ آپ
فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا اور وہ لوگ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے کیونکہ لشکر آپنے انکے ہمراہ اسقدر
کیا ہے کہ تمام شہر عرب مین اتنی آبادی نہین ہے جسوقت یہ لوگ جائینگے اہل عرب خوف سے
مقابلے مین نہ آئینگے اسی گفتگو مین کئی ماہ گذر گئے اور بادشاہ احد کو خیال ہوا کہ اسقدر زمانہ گذرا
ابھی تک کوئی خبر ان لوگون کی نہ آئی اور کچھ حال کسی اور کی زبانی بھی نہ معلوم ہوا کہ ان سب پر کیا
گذری لڑائی فتح ہوئی یا سب مارے گئے بادشاہ کو جو یہ خیال آیا اسنے اہل دربار سے مخاطب
ہوکر کہا کہ چند آدمی عرب کیطرف روانہ کرو وہ جاکر دیکھین کہ جو لوگ یہاں سے لشکر لیکر گئے ہین

آخر کیا گذری ابھی جنگ ہو رہی ہے یا فراغت پائی اگر فراغت ہوئی تو کسکو فتح نصیب ہوئی اور کسنے شکست اٹھائی اہل دربار نے کہا ہم آج ہی اس خبر کے واسطے آدمی روانہ کرتے ہیں بہت جلد اسکی کیفیت آپکو معلوم ہو جائیگی یہ کہکے وزرا نے چند کس براے خبر جانب عرب روانہ کیے اور سب پر تاکید کر دی کہ خبردار جہانتک ممکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا وہ لوگ روانہ ہوئے ایک ماہ کے بعد یہاں آئے پہونچے ساکنان دیار عرب سے کیفیت جنگ دریافت کی ان لوگون نے سب حال بیان کیا یہ جاسوس پھر احد کی جانب روانہ ہوئے اور ایک ماہ میں قطع راہ کرکے شہر احد میں داخل ہوئے پہلے وزرا کو اپنے آنے سے اطلاع دی وزیرون نے ان سب کو اپنے پاس بلایا کیفیت دریافت کی ان لوگون نے کہا ہم لوگون نے ساکنان شہر سے کیفیت جو دریافت کی انھون نے کہا مدت ہوئی کہ ایک لشکر خانہ کعبہ کی طرف آیا دو روز کے بعد شکست کھا کے میدان سے بھاگ گیا بہت سے لوگ آپکے ساتھ کے مسلمان ہوئے اور نصف سے زیادہ قتل ہوئے باقی سب لوگ مال و خزانہ چھوڑ کے بھاگ گئے وزرا نے جو یہ سنا آپس میں کہا کہ ہم لوگون نے جو خیال کیا تھا وہ نہوا اور مسلمان پھر غالب ہوئے مگر اب ایسی فکر کرنا چاہیے کہ بادشاہ کو کد ہو جائے اور خود کوشش کرکے یہاں سے ... یہ سوچ کے وزرا نے ان لوگون سے کہا کہ جب ہم تمھین حضور بادشاہ میں طلب کریں اور سلطان کیفیت جنگ دریافت کریں تو اسطور سے کہنا کہ ہم لوگ حسب الحکم عرب میں گئے اور وہان کے باشندون سے کیفیت جنگ دریافت کی انھون نے جواب میں کہا کہ بادشاہ احد نے کیا فقری سوارونکو یہاں بھیجا تھا وہ لوگ ایک دن بھی مقابلے میں نہ ٹھہرے اور بخوف جان مسلمان ہو گئے اگر خود بادشاہ احد یہاں آئیں اور ایکبار جنگ کریں تو حال معلوم ہو یا تو انکو بھی ہم لوگ مسلمان کریں یا قتل کرکے چھوڑیں اور احد میں جاکر ہر ایک کو مسلمان کریں اس طور سے تم بیان کرنا ہم لوگ اسکی گفتگو سلطان سے کرینگے ان لوگون نے قبول کیا وزرا نے سب کو رخصت کیا آپ دربار میں بادشاہ احد کے آئے بادشاہ اسوقت بھی یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ لوگ بھی واپس نہیں آئے جنکو خبر لینے کے واسطے روانہ کیا تھا وزرا نے جاتے ہی کہا یا سلطان وہ لوگ وہان سے خبر لیکر آئے ہیں اگر حکم ہو تو دربار میں طلب کیے جائیں تا حاضر ہو کر جو کچھ انھون نے سنا ہے خود عرض کریں بادشاہ نے کہا بلاؤ میں خود بھی انھین کی زبان سے سننا چاہتا ہون وزرا نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر ان لوگون کو بلا لاؤ چوبدار بلانے آئے یہ لوگ تو پہلے سے یہاں منتظر تھے ہی جیسے ہی چوبدارون نے آکے اٹھنے کہا یہ ان کے ہمراہ اندر آئے بادشاہ کے پاس پہونچے شاہ احد نے دریافت کیا کہ تم لوگون نے وہان جاکے دریافت کیا تو کیا معلوم ہوا ان لوگون نے جواب دیا کہ جب ہم یہاں سے گئے پہلے خانہ کعبہ کے قریب پہونچے وہان کسی کا پتہ نہ پایا مجبور ہوکے لشکر عرب میں آئے اور وہان اس جنگ کی کیفیت دریافت کی ساکنان شہر نے جو جو کلمات آپکی شان میں کہے ہیں ہم لوگون کی مجال نہیں جو انکو زبان سے نکال سکیں مگر صرف اسقدر عرض کیے دیتے ہیں کہ آپ کے لشکر نے شکست کھائی اور سب فرار ہونے مسلمانون نے انکا تعاقب کیا خوب تلوار چلی سردار بخوف جان

مسلمان ہوئے اور بہت سے قتل ہوئے نصف سے کم زندہ بچے وہ نہیں معلوم بخوف حضور کس
طرف نکل گئے مگر ساکنان عرب کو اپنی جرأت و شجاعت پہ بڑا ناز ہے آپ کی شان مین جو جو
کلمات کہ ایسے ہوگ انکو کیونکر بیان کرین اگر خبر لینے کو نہ جاتے تو یہان واپس بھی نہ آتے جو کچھ
ہوتا جواب باصواب دیتے وہ لوگ یہی کچھ نہ سمجھے ہونگے کہ حق نمک سے ادا ہو جائے بادشاہ
نے جو یہ گفتگو ان سب کی کہا رستم ان لوگون نے سنا کیا کہا سب نے جواب دیا نہ جو کچھ آپ
کہا اسکو ہم کیونکر ظاہر کرین جو کلمات اُنھون نے اپنی زبان سے نکالے ہیں ہم ہرگز ادا نہ ہونگے
بادشاہ نے کہا مین نے تم لوگون کی گستاخی معاف کی بیان کرو مین بھی تو آگاہ ہون کہ انھون
نے کیا کہا ہے سب نے کہا کہ اہل عرب کا یہ قول ہے کہ شاہ احد اگر خود بھی آتے تو اسی طرح
ذلت اٹھا کر یہان سے جاتے کچھ بن نہ پڑتا یا تو ہم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے یا اسلام
قبول کرتے اے سلطان یہ سب اُن باتون کا خلاصہ ہے جو ان لوگون نے بیان کی تھین اور یہ بھی
کہا تھا کہ وہان جسقدر لوگ ہین سب فراری ہین کسی کو جنگ کرنے کا سلیقہ نہین ہے سب فراری
احد مین جمع ہین یہ لوگ کیا عرض کرتے اسکا مزہ جب ہے کہ آپ خود لشکر کشی کیجیے اور وہان چلکر
ان لوگون سے مقابلہ کر کے سب کو زیر کیجیے تب انھین کیفیت جرأت بہادران معلوم ہو بادشاہ
نے جو یہ تقریر سنی وزرا سے کہا مین نے ناحق ان فراریون کو کعبہ کی جانب روانہ کیا اگر جانتا کہ
یہ لوگ ایسے ہونگے تو ہرگز روانہ نہ کرتا اور خود لشکر ہمراہ لیکر جاتا مگر اب لازم ہوا کہ بہت جلد لشکر کشی
کر کے جاؤن اور ان لوگون کو اپنی جرأت دکھاؤن جب تک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ زیر نہونگے وزرا
نے کہا اے شہریار خادم آپ سے بہتر نہین سمجھ سکتے واقعی اسوقت جو کچھ حضور فرماتے ہین یہ بہت
صحیح ہے پہلے وہان ایکبار لشکر لیجانا ضرور ہے جبتک آپ وہان جاکر ایکبار ان لوگون کو زیر نہ
کرینگے اسوقت تک سب مسلمان ایسی ہی باتین کرتے رہینگے اور کسی کو آپ کی جرأت پر
یقین نہوگا بادشاہ احد نے کہا کہ لشکر مین حکم دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین اور تم لوگ
بھی انتظام کرو مین بہت جلد یہانسے جاؤنگا اور مسلمانون سے کعبہ کو خالی کرالونگا وزرا کا تو
خاص منشا یہی تھا اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا ایک ماہ تک درستی کی
بعد ایک مہینے کے وزرا نے بادشاہ سے آکر کہا کہ اے شہریار سب سامان درست ہے جب
مزاج مبارک مین آئے یہان سے سفر کیجیے بادشاہ احد نے کہا اگر سب سامان درست ہے
تو مین کل یہانسے روانہ ہو جاؤنگا وزرا بہت خوش ہوئے لشکر مین اُسیوقت اطلاع دی کہ کل
صبح سے سب لوگ مسلح و مکمل رہین سلطان یہان سے سفر کرینگے جانب ملک عرب روانہ ہونگے لشکر
مین سب لوگون نے اُسی شب چلنے کا سامان درست کر لیا جن جن کو عزیزون سے ملنا ضروری تھا
سب جاکر رخصت ہوئے دوسرے روز علے الصباح بادشاہ احد لشکر گران ہمراہ لیکر وہان سے
روانہ ہوا وزرا کو اپنے ملک مین براے انتظام چھوڑ دیا صاحب دفتر نے اس جگہ پر لکھا ہے کہ
جب سلطان احد روانہ ہوا اسکے ہمراہ سات لاکھ جوان زرہ پوش تھے اور علاوہ انکے اور
لوگ معمولی جیسے کہ لشکرون مین ہوا کرتے ہین کثرت سے تھے اُس روز تو شہر سے باہر نکلکر قیام

کیا لشکر بھی اترا دوسرے روز آگے روانہ ہوا ایک ماہ کے عرصہ مین قریب ملک عرب پہونچا لوگون نے صاحبقران زمان کو خبر دی اور امیر کو ضرورت اجازت ہوئی صاحبقران نے اجازت جنگ حاصل کی اور سرداران عرب کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت نے مکہ سے سفر کیا اور خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے جسوقت صاحبقران قریب خانہ کعبہ پہونچے امیر نے احرام باندھا پہلے حج بیت اللہ سے فراغت کی پھر مقابلہ حریف کے واسطے روانہ ہوئے جب صاحبقران قریب لشکر بادشاہ احد پہونچے سرداران عرب نے جو کثرت لشکر بادشاہ احد دیکھی صاحبقران سے عرض کی کہ آپ نے کثرت لشکر ملاحظہ فرمائی امیر نے فرمایا خدا مالک ہے وہی ظفر دیگا اُس مرتبہ جو لوگ لشکر ہمراہ لیکر آئے تھے وہ بھی بہت تھے مگر خدا نے انپر بھی فتحیاب کیا اب اُسی معرکہ کی ذلت اُٹھائے ہوئے لوگون نے جاکر بادشاہ سے شکایت کی انکو غیرت آئی لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے خدا اسپر بھی فتح دیگا کچھ زیادتی لشکر سے فتح نصیب نہین ہوتی ہے بلکہ افضال الٰہی سے اور امداد غیبی سے ایک دوسرے پر فتح پاتا ہے یہ فرماکر صاحبقران نے خیمون کے واسطے مقام تجویز فرمایا خواجہ نے بارگاہین وہین استادہ کرائین امیر بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب شریفان عرب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مصاحبین سلطان احد نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ لشکر مسلمانان بھی آگیا ہے بادشاہ نے جو یہ خبر پائی کہا مین بہت مشتاق ہون دیکھون عرب کے باشندے کیسے ہین مین نے ان لوگون کے قوی الجثہ اور حسین ہونے کی بہت تعریف سنی ہے ہوقت چلکر دیکھونگا یہ کہکے اپنی بارگاہ سے اُٹھا باہر آیا لوگون سے کہا بارگاہین لشکر عرب کی کسطرف ہین لوگون نے کہا آپ کے سامنے جو بارگاہین معلوم ہوتی ہین یہی لشکر ہے بادشاہ نے کہا اور لوگ اسکے کہان ہین یہ تو چند بارگاہین چند خیمے معلوم ہوتے ہین لشکر کے اور لوگ کہان ہین سب نے کہا کہ ان لوگونکا لشکر یہی ہے اور لشکر نہین رکھتے بادشاہ نے کہا مین ناحق اسکے مقابلے کو آیا اگر چاہون تو مین تنہا جاکر ان سب لوگونکو زیر کر لون مین یہ سمجھے تھا کہ وہ لوگ بھی لشکر بیشمار رکھتے ہونگے سب جوان قوی ہیکل ہونگے اتنے سے مجمع پر ان لوگون کو یہ ناز ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ کا فرمانا بہت بجا ہے ہم لوگون کو بھی یہ حال معلوم نہ تھا ورنہ آپ کو ہرگز رائے نہ دیتے کہ آپ تشریف لائین اور ان لوگون سے مقابلہ کرین مگر اب تو آپ تشریف لائے ہین ان لوگون سے مقابلہ کیجئے واپس چلنا بھی خلاف ہے نام بدنام ہوگا بادشاہ احد نے کہا مجھے ان لوگون سے مقابلہ کرتے یہی خیال ہوتا ہے کہ سب یہی کہین گے کہ سلطان نے کن لوگون سے مقابلہ کیا اگر ایسا ہی شوق جنگ تھا تو کسی برابر والے سے مقابلہ کرتے تو لطف جنگ حاصل ہوتا مصاحبین نے کہا اے شہریار یہ خیال بھی آپکا بجا ہے مگر اور کوئی ایسا نہین کر سکتا جسوقت سب یہ سنین گے کہ سلطان احد نے صاحبقران زمان کو شکست دی تو ہر ایک کے دل مین یہ خیال ہوگا کہ واقعی سلطان نے کار نمایان کیا کیونکہ پیشتر شان وشوکت حمزہ کی ایسی تھی جسکے سبب سے ہر ایک اسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہے اب اس حال کی کسی کو کیا خبر کہ حمزہ کا جاہ وحشم باقی نہین اگر یہ امر مشہور بھی ہوگا تو بھی آپ کی نیکنامی ہے اور

اس شخص کا آپ کے ہاتھ سے قتل ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ حمزہ نے کیسے کیسے بزرگان دین کو قتل کیا اور کیسے کیسے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اس سبب سے بھی سب آپ کی تعریف کرینگے اور بہت سے بادشاہون پر آپکی ہیبت بھی ہوگی مصاحبین نے جو یہ باتین کین سلطان احد نے کہا اگر تم لوگ ایسی باتین نہ کرتے تو مین ہرگز مقابلہ نہ کرتا بادشاہ احد یہ کہہ رہا تھا کہ صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان اپنی بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے کرسیان بچھا دین بادشاہ نے جو صاحبقران کو دیکھا اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ یہ عرب ضعیف کون ہے اس ضعیفی مین اسکی یہ کیفیت ہے کہ جوانون سے بہتر ہے کیا رعب وداب ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہی سردار ہے سب نے کہا کہ حمزہ عرب یہی ہے اسی نے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور اسی نے ہم لوگون کے عبادت خانے برباد کر دیئے ہین بادشاہ نے کہا اسکو اپنی جرأت پر ناز ہے اور سب لوگ جو اسکے ہمراہ ہین وہ اس رعب وداب کے نہونگے سب نے کہا کہ اگر کوئی اور باہر آئیگا آپ ملاحظہ فرما لینگے یہ ذکر تھا کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے بادشاہ نے امیر ثانی کو دیکھکر کہا کہ یہ شخص کون ہے سب نے کہا کہ یہ صاحبقران ثانی فرزند حمزہ عرب ہے امیر ثانی کے بعد اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون سے باہر آئے بادشاہ نے جو سب کو دیکھا بہت متعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا اس لشکر مین جسقدر لوگ ہین سب ایک صورت کے ہین واقعی یہ سب شجاع بھی ہونگے انکی قلت پر نظر نہ کرو یہ ضرور میرے لشکر سے اچھی طرح مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے یہ ذکر کرتا ہوا اپنی بارگاہ کے اندر آیا تخت پر بیٹھا سب لوگ اسکے سامنے آکر بیٹھے بادشاہ نے کہا اگر حمزہ میری اطاعت قبول کرے تو مین اسکو اپنی کل فوج کا سردار بناؤن اور تمام مملکت کو اسکے انتظام مین دون لوگون نے کہا یہ امر غیر ممکن ہے بادشاہ نے کہا مین ایک نامہ اسکے پاس بھیجتا ہون دیکھون کیا جواب دیتا ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار حمزہ بڑا حاضر جواب ہے آپ اسکو نامہ روانہ نہ کرین ورنہ وہ جواب ایسا دیگا کہ ناگوار خاطر مبارک ہوگا بادشاہ نے کہا اتنی کی سب ہی باتین ناگوار خاطر ہونگی اگر ایسا ہی ہوگا تو کیا مضائقہ ہے مین کونسا غافل ہون کیا اچھا ہو اگر وہ راضی ہو جائے اور میری اطاعت قبول کرے سب نے کہا ایسا بہت سے شہریارون نے کہا ہے مگر حمزہ نے آجتک کسی کی اطاعت قبول نہین کی آپ بیکار اسکو نامہ لکھتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ حمزہ مرد عاقل معلوم ہوتا ہے اسوقت مین کوئی جواب ایسا نہ دیگا کہ جو میرے خلاف ہو کثرت لشکر کو دیکھکر وہ بھی گھبرا گیا ہوگا جواب سمجھ کے دیگا سب لوگ خاموش ہو رہے بادشاہ نے میر منشی کو بلا کر کہا نامہ اس طریقہ سے لکھو کہ حمزہ کو معلوم ہو کہ بادشاہ کو میرے حال پر رحم آیا ہے اور از راہ قدردانی مجھکو طلب فرماتے ہین مطلب یہ کہ اے حمزہ مین ایک مدت سے تیری شجاعت کی تعریف سنتا تھا اور مجھے بہت شوق تھا کہ ایکبار تجھے دیکھون اتفاق سے یہ وقت ہاتھ آیا آج جو تجھے دیکھا بہت ضعیف پایا گو تیری شجاعت کے ذکر سنکر مجھے شوق جنگ پیدا ہوا تھا مگر تجھ مین وہ طاقت وقوت کہان باقی ہے اسی سبب سے مجھے تیرے حال پر رحم آیا کہ

اس ضعیفی مین تو میرے لشکریون کے ہاتھ سے ذلیل نہو یہان سب جوانان شیردل موجود ہین اور تیرے ہمراہی سب ضعیف ہین ایک دم مین یہ سب کو زیر کر لینگے سب کے ساتھ تو بھی مبتلاے مصیبت ہوگا۔ بس سے بہتر یہ ہے کہ اب ضعیفی مین بدنامی کا خیال کر اور میری اطاعت قبول کر کہ مین تجھے اب بھی اپنے لشکر کا سردار بناؤنگا اور انتظام ملک تیرے حوالے کرونگا منشی نے اس مضمون کو لکھا بادشاہ نے کہا ہمارا چوبدار خاص اس نامے کو لیجاے اور ابھی اسکا جواب لاے چوبدار اسی وقت اس نامے کو لیکر صاحبقران زمان کی بارگاہ کے قریب آیا لوگون نے اسکو روکا چوبدار نے نامہ دکھایا ملازمین صاحبقران نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین جو حکم صادر ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکے خادمان صاحبقران نے بارگاہ امیر مین اطلاع کی کہ ایک نامہ دار بادشاہ احد کا آیا ہے اور ایک نامہ بھی لایا ہے صاحبقران نے فرمایا اندر بلا لو ہر کارے باہر آے نامہ دار کو اپنے ساتھ اندر لیگئے امیر نے نامہ دار کو دیکھا لباس زرین پہنے ہوے سونے کا عصا ہاتھ مین لیے ہوے امیر نے اپنے سردارون سے فرمایا کہ یہ چوبدار خاص معلوم ہوتا ہے کسی غرض خاص سے بادشاہ نے نامہ بھیجا ہے مگر چوبدار نے جو امیر کی شان وشوکت پر نگاہ کی تو رعب صاحبقران اسپر غالب ہوا چوبدار نے جھک کے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر فرمایا اے چوبدار کسکا نامہ لایا ہے چوبدار نے نامہ نذر کیا صاحبقران نے لفافے کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا جب تمام وکمال عبارت پڑھ چکے نامہ دار سے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ جواب دینا کہ بہت سے کفار نے اس مضمون کے نامے بھیجے روانہ کیے اور اپنی جان بچانے کی صورتین نکالین مگر مین نے سب کے جواب مین جو شرط کر دی وہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے اور اگر تمھارا بادشاہ آگاہ نہو تو اس سے کہدینا کہ اسلام قبول کرنے سے عبث انکار کرتے ہو کفر کو ترک کرو شب و روز میرے پاس رہنا ہوگا تمھاری یہی غرض ہے کہ مین تمھارے لشکر کا انتظام کرون اسکے واسطے بھی مین تمھین ایک منتظم دونگا اور تمھاری سلطنت کی ترقی کی بھی صورتین بہت کچھ پیدا ہو جائینگی اور جبتک تم اسلام قبول نہ کروگے مین ہرگز تمھارا دوست نہین سر میدان تمھارا سر بھی جدا کرونگا اور تمھاری فوج کو بھی تباہ کرونگا جو جو تکلیفین مجھے پہونچائی جائینگی تمھین پہونچاؤنگا اگر تمھین اپنی جان عزیز ہے اور میری محبت تمھارے دل مین ہے تو اسلام قبول کرنے سے انکار نکرو باقی جواب اس نامے کا میدان جنگ مین دیا جائے گا چوبدار نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تحریر فرماوین تو مناسب ہے امیر نے فرمایا ایسے مہمل نامے کا جواب لکھنا بیکار ہے اگر کوئی مطلب ضروری ہوتا تو مین اسکا جواب لکھ دیتا چوبدار بخوف زیادہ نہ کہسکا سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بادشاہ احد اسکا منتظر تھا نامہ دار اسکی بارگاہ مین آیا بادشاہ نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا اسے نامہ دار کیا جواب لایا نامہ دار نے کہا کہ مجھسے حمزہ نے کچھ نہین کہا بادشاہ نے کہا کیا جواب نامے کا اپنے ملازم کے ہاتھ بھیجیگا نامہ دار نے کہا جواب بھی نہین آنے گا

بادشاہ نے کہا آخر جب تو نے نامہ دیا تو اُسنے نامہ پڑھ کے کیا کہا جو بدار نے جواب دیا کہ جو کچھ اُنھون نے کہا ہے مین سوے ادب سمجھکر اُسکو عرض کرنا نہین چاہتا ہون بادشاہ نے کہا جو کچھ کہا ہے تو شوق سے بیان کر تجھے کیا عذر ہے جو بدار نے کہا جب مین نے جاکر نامہ دیا اور حمزہ نے اُس نامے کو پڑھا تجھے یہ جواب دیا کہ ایسے نامے بہت کفار نے میرے پاس بھیجے مین نے اُنکے جوابات جو دیے وہ سب کو معلوم ہین اگر تیرے بادشاہ کو اُسنے آگاہی نہ ہو تو کہدینا کہ اسلام قبول کرنے مین کیا انکار ہے اگر میری محبت تمھارے دل مین ہے تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین حق اختیار کرو تمھاری سلطنت کی ترقی بھی کر دیجائیگی اور انتقام لشکر بھی ہو جائیگا یہ باتین بالکل خلاف ہین بہت سے کافر اپنی جان بچانے کی غرض سے ایسی ہی باتین بنایا کرتے ہین مین اسکا جواب تحریری ہرگز نہ دونگا زبانی جاکر کہدینا اور جو باتین علاوہ اسکے تحریر ہین اُن سب کا جواب کل میدان جنگ مین دونگا بادشاہ احد کو یہ بات سنکر غصہ آیا اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم لوگ جیسا حمزہ کو کہتے تھے ویسا ہی ہے اُسکو ذرا بھی عقل نہین ہے یہ بھی نہ سمجھا کہ بادشاہ احد کے پاس اسوقت اسقدر لشکر موجود ہے اگر وہ چاہیگا تو ایک دم مین ہم لوگون کو اسیر کر لیگا ایسا واہیات جواب دیا اب مین بالکل اُسکا لحاظ نہ کرونگا اور کل میدان جنگ مین اسکا سر اپنی تلوار سے جدا کرونگا خود اُس کے مقابلے مین جاؤنگا ہنر جنگ دکھاؤنگا مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ اُس سے کیسا مقابلہ فرمائینگے آپ کے واسطے باعث ہتک ہے کہ آپ اُس سے مقابلہ کرین غلامان جانباز کس واسطے موجود ہین یہ لوگ اُس سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے کہا ایسے شخص کا میرے ہاتھ سے قتل ہونا اچھا ہے اور کوئی اگر اُسکو قتل کریگا تو نازیبا ہے حمزہ نام آور شخص ہے اُسنے بہت سی لڑائیان سر کی ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہے اگر وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا تو لوگون کو میری ہیبت ہوگی اور سب یہی کہین گے کہ شاہ احد نے حمزہ کو قتل کیا مصاحبین نے پھر اس سے کہا کہ آپ اُس سے اگر مقابلہ کرینگے تو اسوقت جو بات آپ کو حاصل ہے یہ نہ رہیگی ابھی سب لوگ آپکو شجاعت و بہادری مین بیمثال جانتے ہین اور کسی کو آپ کا ہمسر تصور نہین کرتے غرض اس طرح کی باتین کرکے مصاحبین نے اس کے خیال کو تبدیل کیا بادشاہ نے کہا اسوقت طبل جنگ کے واسطے اجازت دو کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ملازمین لشکر مین آئے کہا بادشاہ کا حکم ہے کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ملازمین نے اُسی وقت طبل پر چوب لگائی ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین آئے پہلے ہاتھ اُٹھاکے دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران بادشاہ احد کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے وہان یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل میدان جنگ مین جائینگے ہنر جنگ دکھائینگے اُن لوگون کو اپنی کثرت پر زیادہ ناز ہے جانتے ہین کہ مسلمان بہت کم ہین کیونکر مقابلہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے فتح حقیقی اُسکا نام ہے وہی فتح دیگا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وہ دیتا ہے، بارے طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین

تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں اسی سامان میں رات بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے برآمد ہو کر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا دنیا میں چار سو روشنی ہوئی صاحبقران زمان بیدار ہوئے خادموں نے برائے وضو پانی حاضر کیا امیر نے وضو کرکے نماز پڑھی خادمین کشتیاں سلاح کی لیکر حاضر ہوئے امیر نے ہتھیار ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں سب سردار منتظر تھے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان جنگ روانہ ہوئے اُس طرف سے بادشاہ احد اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان میں آیا دونوں لشکروں کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی گرد کیست گرز کا کہکر ہٹے بادشاہ نے ایک پہلوان سے کہا کہ تو میدان میں جا اور کسی سردار نامی کو تاک کر اپنے مقابلے میں بلا پہلوان میدان میں آیا امیر کے لشکر کیطرف دیکھا نگاہ اسکی صاحبقران ثانی سے لڑی مانند دیو کے پکارا کہ اے امیر ثانی میرے تمہارے اور ایک جنگ میں بھی مقابلہ ہوا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت نہ نکلی تھی آج اتفاق سے پھر تمہیں یہاں پایا آج پھر میرے دل کی حسرت نکلے گی اگر شوق جنگ ہے تو میدان میں آؤ امیر ثانی صاحبقران زمان کے پاس آئے عرض کی یہ پہلوان مجھے اپنے مقابلے میں بلاتا ہے آپ سے اجازت کا امیدوار ہوں صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان میں آئے اُس پہلوان نے کہا اے حمزہ ثانی تم نے مجھے نہیں پہچانا میرا نام کاموس بن اشکبوس ہے ایک معرکہ میں مجھسے تمسے مقابلہ پڑا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت اچھی طرح نہ نکلی تھی آج میں دیکھونگا کہ تم میں کیسے ہنر جمع ہیں امیر نے فرمایا اے کاموس مجھے مطلق نہیں یاد کہ کب تجھسے مقابلہ ہوا اگر جانتا ہوں کہ تو بے فرار ہوئے میرے ہاتھ سے نہ بچا ہوگا یا کوئی اور مکر کرکے چلا گیا ہوگا کاموس نے جواب دیا کہ میں آجتک کسی لڑائی سے نہیں بچا تھا مگر اُسوقت اور ہی سبب تھا جو مقابلہ موقوف رہا تھا خیر آج امتحان ہو جائیگا امیر نے کہا تجھے اختیار ہے اب زیادہ باتیں نہ کر جنگ کے واسطے میدان میں آیا ہے پہلے اُسے انجام دے پھر اور باتیں کرنا کاموس نے گرز گران سر اُٹھایا صاحبقران کے سر پر لگایا امیر ثانی نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑا امیر گھوڑے پر قائم رہے ذرا بھی جنبش نہوئی کاموس متعجب ہوا کہا اے حمزہ ثانی میں جانتا تھا کہ تم میرا وار نہ اُٹھا سکو گے مگر کمال کیا کہ میرے گرز کا وار روک لیا اگر میں پہاڑ پر ایک گرز لگاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا حمزہ ثانی نے مسکرا کے فرمایا اے کاموس اسقدر تکبر کو دل میں راہ نہ دے کہ تکبر مرد کیواسطے بہت برا ہے اگر وار کرنا ہے تو دو وار اور کر اور اگر ہمت پست ہوگئی اور مقابلے کو جی نہیں چاہتا تو اپنے لشکر میں واپس جا اور کسی کو بھیج کاموس نے کہا اے امیر ثانی میں اپنے لشکر میں یوں واپس نہ جاؤنگا آج میرے تمہارے فیصلہ ہے کیا اتنی سی ضرب روک کے تمہیں کچھ ناز ہو گیا ہے میرا پورا ہاتھ نہ پڑا تھا اگلی ضرب اگر روک کر مرکب پر قائم رہو تو میں جانوں کہ تم مرد میدان ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا اے کاموس تو دو وار اور بھی کر لے تیرے دل میں حسرت باقی نہ رہجائے کاموس نے گینڈے

کو روک کے رکابون مین پاؤن جما کے دونون ہاتھون سے گرز اٹھایا صاحبقران نے پھری
نہ اٹھائی اسنے وار کیا امیر نے بیچ مین اُسکا ہاتھ روک لیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا لشکر مین
صدائے تحسین بلند ہوئی کاموس خفیف ہوا میان سے تلوار نکالی اور کہا اے امیر ثانی
یہ تیغ میری بے امان ہے کیا ہوا اگر کچھ وار گرز کے خالی گئے مگر اب اس تلوار سے پناہ
پانی مشکل ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے کاموس جیسے گرز کی ضرب مین تھین ویسا ہی کچھ تیغ زنی
بھی جانتا ہوگا امیر ثانی نے جو یہ فرمایا اس کو اور زیادہ ندامت ہوئی کہا اے عرب تو اپنے تئین
بڑا مرد میدان تصور کرتا ہے دیکھون اب میری تلوار سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکے اس نے
وار کیا صاحبقران نے تلوار کو سپر پر روکا اسنے دوسرا وار بعد چالاکی کیا امیر نے ہاتھ
بچا کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی توڑ کے پھینکدی پھر تو کاموس
اور زیادہ خفیف ہوا کہا او عرب تو نے مجھے دو لشکرون کے درمیان مین ذلیل کیا ہے
مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا پہلے اپنے حربے درست کر پھر مجھسے کچھ کہنا
کاموس نے کہا اے عرب اب مین تجھسے کشتی لڑونگا امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہے تو مین
انکار نہین کرتا یہ کہکے صاحبقران مرکب سے اترے کاموس بن شکیوس بھی گینڈے سے
نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران ثانی کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر نے اس کو زمین سے اٹھا لیا
صاحبقران اول امیر ثانی کی یہ قوت دیکھکر خوش ہوئے لشکر مین سب کی زبان سے
کلمۂ تحسین نکلا امیر ثانی نے چکر دینا شروع کیا کاموس نے جب اسلام قبول نہ کیا امیر ثانی
نے اسکو اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اس کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے بادشاہ احد
نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہ نوجوان بڑے صاحب
قوت ہین کاموس سے پہلوان کو زمین سے اٹھا لیا اُس کے سب حربے چھین لیے
اسنے مقابلہ کرنے کو دریوجا نہین یہ کہکر اُسنے ایک پہلوان کی طرف پھر اشارہ کیا وہ بھی صف سے
کلمات لاف وگزاف منہ سے نکالتا ہوا میدان کی طرف چلا امیر ثانی کے سامنے پہونچ کے کہا اے
حمزۂ ثانی آگاہ ہو کہ مین ارجند قوی گردن ہون مین نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے کہ بوہ انیزہ پہاڑ
مین غرق کر دیتا ہون ابتک فن نیزہ بازی مین کسی سے مقابلہ نہین کیا ہر شہر مین میرا نام
مشہور ہے تمھاری جرات وہمت کی بہت دنون سے تعریف سنتا تھا کہ تم بھی فنون جنگ مین
کامل ہو اس کی کیفیت جنگ مین بھی دیکھی اب چاہتا ہون آج تمسے مقابلہ ہو جائے امیر نے
فرمایا جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ارجند قوی گردن نے جواب دیا کہ مین سوائے نیزے کے اور
کسی حربے سے جنگ نہین کرتا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے نیزہ ہی سے جنگ
کر ارجند قوی گردن نے نیزہ اٹھایا بند باندھنا شروع کیا دو تین وار صاحبقران پر کیے
امیر ثانی نے سب وار اسکے خالی دیئے ارجند قوی گردن متحیر ہوا گھوڑے کو روک
کے کھڑا ہوا کہا اے صاحبقران ثانی واقعی مین نے تمھین جیسا سنا تھا پایا مگر اب مین
کچھ آخری وار کرتا ہون اگر اس سے بچ جاؤ تو مین تمھین مرد میدان تصور کرون امیر نے فرمایا

اجازت کی کیا ضرورت ہے میں تیرے مقابلہ میں موجود ہوں ہو وار تیرا جی چاہے کر ارچند قوی
گردن نے نیزے کے وار کرنا شروع کیے جب بہت سے وار صاحبقران نے خالی دیے
اور امیر ثانی کو یہ خیال آیا کہ یہ بھی اسکی ایک شعبدہ ہے مجکو تھکا کر قتل کرنا چاہتا ہے تو صاحبقران
ثانی نے تلوار میان سے لی اور کہا اے ارچند قوی گردن ہوشیار رہنا ورنہ پیچھے سے وار
کرنا ارچند قوی گردن نے کہا میں ہوشیار ہوں تم تلوار کا وار کرو میں نیزے پر روکوں گا
صاحبقران نے فرمایا میں وار کرتا ہوں ہوشیار رہنا ارچند ہوشیار ہو گیا صاحبقران
نے تلوار کا وار کیا ارچند قوی گردن نے چاہا نیزے کی ڈانڈ پر روکوں مگر دست
زبردست صاحبقران تلوار نے نیزے کی ڈانڈ کو کاٹا ارچند قوی گردن کے خود پر
پڑی خود کو کاٹ کے سر میں در آئی اسکو دو پارہ کر کے گینڈے کے دو ٹکڑے کیے
زمین پر جا کے ٹھہری صاحبقران نے آفرین و مرحبا ارشاد فرمایا امیر ثانی نے سلام کیا اسکے
بعد اور آٹھ پہلوان لشکر کفار سے آئے باری باری صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب دس پہلوان ایک وقت میں صاحبقران ثانی نے قتل کیے بادشاہ اصد کے ہوش
اڑ گئے اپنے سرداروں سے کہا کہ اب مجھے ان لوگوں کی جرأت معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
لشکر سے مقابلہ کرنا بڑی بات نہیں جانتے ہیں انکے واسطے مجھے اب اور انتظام کرنا پڑا
مگر اب تو وقت مراجعت آگیا ہے دن بالکل باقی نہیں اب طبل بازگشت بجوائے دیتا ہوں کل
دیکھا جائیگا یہ کہکے اپنے لشکر میں اطلاع دی کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے امیر ثانی میدان سے فتح و فیروزی
واپس آئے صاحبقران نے بہت کچھ تحسین و آفرین کی اپنے لشکر کیطرف واپس ہوئے
مگر بادشاہ اصد جو اپنی بارگاہ میں آیا اپنے مصاحبین سے کہا کہ آج میں نے ترکیب جنگ
مسلمانان دیکھی واقعی یہ لوگ بلا کے ہیں لشکر اگرچہ کم رکھتے ہیں مگر ان میں سے ایک ایک ہزار ہزار
پر بھاری ہے ان لوگوں سے یوں مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہے کل جس وقت کوئی سردار
میدان میں آئے اور اسکے مقابلے کے واسطے کوئی ہمارے لشکر سے بھی جائے تو سب
لوگ سپر جنگ کے واسطے آگے بڑھ جانا جب اسکو مصروف وغا دیکھنا اسوقت دھوکا دیکر ٹوٹ
پڑنا زندہ نہ چھوڑنا سب نے اس رائے کو پسند کیا بادشاہ نے کہا اگر اس طرف کچھ لوگ
مدد کو بڑھیں تو ادھر سے تمام لشکر ٹوٹ پڑے اور جنگ مغلوبہ کر کے عدوں کو پسپا کر دیں
مصاحبین بادشاہ اپنے لشکر میں آئے سب کو تعلیم کیا کہ کل اسطرح جنگ کرنا اور جو اسکے خلاف
کریگا وہ سزا سخت پائیگا لوگوں نے جواب دیا کہ جس حکم سلطان سے انحراف کرنے کا کیا سبب
ہے مگر مسلمانوں سے لڑ کر تھوڑا ہو نہ لگے مصاحبین بادشاہ نے کہا تمہیں ایسی باتیں کہنا زیبا نہیں
ہیں جو تمہیں حکم سلطانی ہو اسکے موافق کرو سب لوگ خاموش ہو رہے اس شب میں سبب کہ
اضطراب اسد رات بھر کسی کو نیند نہ آئی جب سحر ہوئی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی
تو سب کا لشکر خواب غفلت سے بیدار ہوئے بادشاہ اصد اپنی بارگاہ سے باہر آیا
گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان کے روانہ ہوا اس طرف سے

صاحبقران نامدار ادائے فریضۂ سحر سے فراغت حاصل کر کے سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ سے باہر آئے خادموں نے مرکب حاضر کیا امیر کشور گیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب سردار ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوئے امیر میدان جنگ میں تشریف لائے لشکر کی صفیں درست ہوئیں نقیبوں نے نشکر نقابت کی کیفیت کرو کا کر ہٹے بادشاہ احد نے ایک جوان کی طرف اشارہ کیا یہ بھی کہدیا کہ امیر ثانی کو بلانا اور کسی سے مقابلہ نہ کرنا وہ پہلوان لشکر سے نکلا میدان میں آکے کشوری دکھا کے لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوا کہا اے امیر ثانی کل تم نے دس جوان میرے لشکر کے قتل کیے آج میں چاہتا ہوں کہ تم سے مقابلہ کروں امیر ثانی صاحبقران زمان کے قریب حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران پہلوان مجکو اپنے مقابلے میں بلاتا ہے اجازت مرحمت فرمائیے امیر نے فرمایا جاؤ خدا کے حوالے کیا حفظ رسول میں دیا امیر ثانی میدان میں آئے اُس پہلوان نے کہا اے امیر ثانی آگاہ ہو کہ بہمن سرہنگ میرا نام ہے بہت سے پہلوانوں کو میں نے زیر کیا ہے سب میری اطاعت کے حلقے اپنے کانوں میں ڈالے ہیں تمہاری جرأت و شجاعت کے شہرے سنے ہیں آج میں دیکھوں کہ تو کیسا مرد میدان ہے امیر نے فرمایا میں تیرے سامنے موجود ہوں جو مزاج میں ہو تو پیش کر اُس نے تلوار میان سے لی صاحبقران پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے لشکر شاہ احد کے لوگ تماشا دیکھنے کو آگے بڑھ آئے امیر ثانی و بہمن میں تلوار چلنے لگی بہمن نے متواتر صاحبقران پر دس وار کیے مگر امیر ثانی نے سب وار خالی دیے صاحبقران تو اُس طرف جنگ میں مصروف تھے اور سرداران اسلام بھی بغور کیفیت جنگ دیکھ رہے تھے کہ بادشاہ احد نے اپنے لشکریوں کو اشارہ کیا وہ لوگ تو اس بات کے منتظر تھے چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کو چاروں طرف سے لوگوں نے گھیرا ہے امیر نے بھی اسپ صبادم کو مہمیز کیا امیر کے بڑھنے سے اور سب سردار بھی آگے بڑھے بادشاہ احد نے سب لشکر کو اشارہ کیا صاحبقران زمان بعجلت امیر کے قریب آپہونچے اُس طرف لشکر احد کے لوگ آئے تلوار چلنے لگی صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ تین شبانہ روز تلوار چلی اور صاحبقران زمان اور امیر ثانی برابر لشکر کفار سے جنگ کرتے رہے کیفیت لشکر کفار کی یہ تھی کہ جب سو تھک جاتے تھے تو وہاں سے ہٹتے تھے اُنکی جگہ پر اور سو پہلوان آتے تھے ایک ایک سردار کو سو سو دو دو سو پہلوان اسطرح گھیر کر لڑتے تھے جب تیسرا روز ختم ہوا تو بادشاہ احد تاب مقابلہ نہ لایا لشکر کی ہمت میں بھی فرق آگیا سب کے پاؤں میدان کارزار سے اُکھڑ گئے امیر نے بآواز بلند کہا ہاں اے بہادرو یہ وقت ایسا ہے کہ پھر ہاتھ نہ آئیگا ان کافروں کا تعاقب نہ چھوڑنا سب نے گھوڑوں کی باگیں اُٹھادیں لشکر کفار گریزاں ہوا ایک روز کامل سب لشکر بھاگتا چلا گیا جب دوسرا دن شروع ہوا اور باشندگان احد میں طاقت فرار بھی باقی نہ رہی بادشاہ تو چند سرداروں کے ہمراہ نکل گیا مگر اور سب لشکری مجبور ہو کے وہیں ٹھہر گئے اور سب نے صاحبقران کی خدمت میں عرض کی یا امیر ہم

اسلام قبول کرتے ہین ہمکو پناہ دیجیئے صاحبقران زمان ٹھہر گئے سب لوگ حاضر خدمت
فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے امیر نے سب کو کلمہ پڑھایا سب نے اسلام قبول
کیا صاحبقران ثانی نے اس روز وہین قیام کیا ملازمین امیر نے سب سامان درست
کیا صاحبقران زمان نے مع ہمراہیون کے خاصہ نوش فرمایا اور وہان سے اپنے لشکرگاہ
کیطرف روانہ ہوئے کہ حال انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو مع چند مصاحبین بھاگ کر نکل گیا دوسرے روز ایک شہر مین پہونچا وہان کا بادشاہ
تخشب تاجدار تھا اُسنے جو آمد سلطان احد کی خبر پائی براے استقبال شہر سے باہر آیا
اپنے ہمراہ شہر کے اندر لیگیا وہان پہونچ کے تخشب تاجدار نے کیفیت دریافت
کی کہ اے سلطان یہ تو فرمایئے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی جو آپ اس بے سروسامانی سے یہان
تشریف لائے بادشاہ احد نے سب کیفیت بیان کی تخشب نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین مسلمانون
سے اسکا عوض لونگا سب کو قتل کرونگا آپ یہان براحت و آرام تشریف رکھین مین کل یہان
سے ہرکارون کو روانہ کرونگا کہ وہ جاکر دیکھین مسلمان کہان پر مقیم ہین وہین لشکر کشی کرکے جاونگا
اور مسلمانون کو زندہ نہ چھوڑونگا سلطان احد بہت خوش ہوا تخشب تاجدار کے یہان مقیم
رہا دوسرے دن تخشب تاجدار نے اپنے ہرکارون کو بلایا اور کہا کہ جاکر تحقیق کرو کہ لشکر
مسلمان یہان سے کتنی دور پر مقیم ہے ہرکارے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر
کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو مع لشکر گران طرف اپنے لشکرگاہ کے روانہ ہوئے ایک دن کے بعد لشکرگاہ مین
آکے پہونچے مال و اسباب کفار کا قبضے مین آیا امیر نے غازیون کو تقسیم فرمایا خواجہ نے عرض
کی یا امیر تشریف لیچلیے اور اس جنگ کی کیفیت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
بیان فرمایئے کہ باعث خوشنودی ہے امیر نے فرمایا خواجہ مین اب یون واپس نہ جاونگا جسوقت
مین خدمت والا مین گیا تھا تو وعدہ کرکے آیا تھا کہ سر سلطان احد کا حاضر کرونگا اس سبب
سے مین اب بے سر لیے ہوئے نہ جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا امیر نہین معلوم اب بادشاہ
احد کہان گیا امیر نے فرمایا سب حال دریافت ہوجائیگا یہ فرما کے لشکریون کو بلایا سب
سے کہا کہ بادشاہ احد کو بتاؤ کہ کہان گیا ہے مین جبتک اسکو قتل نہ کرونگا مجھے اضطراب
رہیگا سب نے عرض کی یا امیر ہم لوگ اسکے حال سے آگاہ نہین ہان ہرکارون کو
روانہ کرتے ہین یہ لوگ بہت جلد پتہ لگا لینگے امیر نے کہا اسیوقت ہرکارون کو روانہ کرو
افسران فوج نے اسیوقت ہرکارون کو چارون طرف روانہ کیا تاکید کردی کہ سلطان احد

جہان ہے انکو مطلع نہ کرنا حرف دیکھکر چلے آنا صاحبقران زمان کا ارادہ ہے کہ اُس کو زیر تیغ کرین
ہرکارے چاروں طرف روانہ ہوئے کیفیت اُنکی وقت پر بیان کیجائیگی اب حال اُن ہرکارون کا
عرض کیا جاتا ہے جنکو تخشب تاجدار نے روانہ کیا تھا اور جو تلاش صاحبقران مین روانہ ہوئے تھے
یہ ہرکارے بہت دنون تک پریشان رہے کہین صاحبقران زمان کو نہ پایا ایک روز ایک صحرا مین
پہونچے شدت سے پیاسے تھے ایک چشمے کے قریب پہونچ کے پانی پینے لگے کہ سامنے سے کچھ لوگ آتے ہوئے
معلوم ہوئے ہرکارے اسطرف متعجب ہوئے جب وہ لوگ قریب آئے پہونچے ہرکارون نے کہا کیون بھائی
تمنے اسطرف کوئی لشکر تو نہین دیکھا ہے یہ لوگ لشکر اسلام کے ہرکارے تھے اور اُن لوگون کو پہچانتے
تھے اُنھون نے انکار کیا سبب پوچھا کہ تم لوگ لشکر کو کیون دریافت کرتے ہو کیا کام ہے سب نے
کہا کہ ہمین سلطان تخشب تاجدار نے بھیجا ہے کہ مسلمانون کے لشکر کو دریافت کرین جہان وہ
لوگ ہون انکے حال سے سلطان کو مطلع کرین ہرکارون نے کہا کہ لشکر اسلام کے دریافت کرنے
سے کیا غرض ہے اُن لوگون نے سب کیفیت بیان کی کہ بادشاہ احد وہان جاکر مقیم ہوئے ہین
انھین کے واسطے دریافت کرنے کی ضرورت ہے ہمارے سلطان کا یہ ارادہ ہے کہ
جہان حمزہ عرب ہو وہان جاکر اُسکو قتل کرین اور سلطان احد کی تکلیف کا بدلا لین لشکر اسلام کے
ہرکارون نے کہا بادشاہ احد بھی تمھارے سلطان کے ہمراہ آئینگے اُن لوگون نے
جواب دیا کہ وہ تو نہ آئینگے مگر ہمارے شہنشاہ اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آئینگے اور اُنکی طرف سے
لڑینگے لشکر اسلام کے ہرکارے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اُسی وقت اپنے لشکر کی طرف واپس
ہوئے دو روز کے بعد لشکر مین پہونچے صاحبقران ان لوگون کے منتظر تھے جیسے ہی امیر کو خبر
ہوئی کہ ہرکارے جو برائے تحقیق بادشاہ احد گئے تھے وہ سب واپس آئے ہین امیر نے
فرمایا سب کو میرے سامنے لاؤ مین کیفیت دریافت کرون کہ بادشاہ احد کہان ہے اور کسنے اُسکو
اپنے یہان چھپایا ہے لوگ ہرکارون کو امیر کے سامنے لیگئے صاحبقران کو ہرکارون نے
سلام کیا دعا دیکر عرض کی یا امیر یہان سے قریب ایک شہر ہے وہان کا بادشاہ تخشب
تاجدار ہے بادشاہ احد وہین جاکر چھپا ہے بلکہ تخشب تاجدار کا ارادہ یہ ہے کہ لشکرکشی
کرکے یہان آئے اور آپ سے مقابلہ کرے مگر بادشاہ احد وہین رہیگا وہ نہ آئیگا امیر
نے فرمایا مین خود کل یہان سے روانہ ہونگا اور اُس سے کہلا بھیجونگا کہ بادشاہ احد کو میرے
حوالے کر ورنہ تیرے شہر کو بھی تباہ کرونگا یہ فرماکے خواجہ کو بلایا خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ
سامان چلنے کا درست کرو مین کل یہان سے جانب شہر تخشب روانہ ہونگا بادشاہ احد وہین
جاکر پوشیدہ ہوا ہے گو تخشب تاجدار کا یہ ارادہ ہے کہ میرے مقابلے کے واسطے آئے مگر وہ
خود آئیگا اور بادشاہ احد کو اپنے ہمراہ نہ لائیگا اس سبب سے مین خود وہان جانے کا ارادہ
کرتا ہون خواجہ نے حکم پاتے ہی سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز صاحبقران
زمان نے بصد شوکت وکشان مع افسران لشکر و خدم وحشم کے وہان سے جانب شہر تخشب کے سفر
کی کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نخشب تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے ہرکارے چارون طرف روانہ کیے اور سب ہرکارون نے آکر اُس سے کہا کہ ہمین حمزہ عرب کا پتہ نہین ملتا ہے بادشاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کو پتہ بتا دیا تھا اگر وہان جاتے تو ضرور تمہین حمزہ راہ مین ملتا نخشب تاجدار نے کہا اب زیادہ تحقیق کی ضرورت نہین مین لشکر لیکر جانب کعبہ جاتا ہون اگر راہ مین حمزہ سے ملاقات ہوگئی تو مین مقابلہ کرونگا ورنہ جب خانہ کعبہ کے قریب پہونچونگا تو ضرور حمزہ میرے مقابلے کے واسطے آئیگا یہ کہکے اُسنے لشکر کو اطلاع دی کہ سب لوگ تیاری کرین مین دو ایک روز مین یہانسے جانب خانہ کعبہ جاؤنگا لشکر مین اسی وقت سے تیاری ہونے لگی دو روز کے بعد نخشب تاجدار نے بادشاہ احد کو اپنے تخت پر بٹھایا اور آپ تلاش صاحبقران مین جانب خانہ کعبہ روانہ ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اسکو صحرا کی فضا پسند آئی اپنے ملازمین سے کہا کہ مین آج یہین مقام کرونگا کل پھر یہان سے روانہ ہونگا بارگاہین استادہ ہوجائین ملازمین نے اُسی وقت بارگاہین استادہ کین نخشب تاجدار اپنی بارگاہ مین گیا اور سب اُسکے ہمراہی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے جب پھر نخشب تاجدار نے بستر کی صبح کو سرداروں نے آکے کہا کہ تشریف لے چلنے کیواسطے کون وقت قرار دیا ہے نخشب تاجدار نے کہا ابھی مین ایک روز اور رہونگا اس صحرا کی سیر اچھی طرح سے نہین کی ہے آج دن کو اس صحرا کی سیر کرونگا سب سردار خاموش ہو رہے نخشب تاجدار نے کہا مرکب تیار کرکے لاؤ مین اس صحرا کی سیر کو جاؤنگا ملازمین اسکے اُسی وقت مرکب تیار کرکے لائے نخشب تاجدار اپنے چند رفقا کو ہمراہ لیکر جانب صحرا برائے سیر روانہ ہوا چارونطرف جنگل مین پھرنے لگا ایک سبزہ زار کے قریب پہونچا وہان چشمۂ آب مصفا نظر آیا نخشب تاجدار اُس چشمے کے قریب بیٹھ گیا اپنے رفیقون سے باتین کرنے مین مصروف ہوا نخشب تاجدار رفقا سے باتین کر رہا تھا کہ ایک جانب صحرا سے گرد اڑی سب لوگ اُسطرف مخاطب ہوئے نخشب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر کہین جاتا ہے یہ کہکے نخشب تاجدار اٹھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ نزدیک سے چلکر لشکر کی سیر کرین رفقا اسکے ہمراہ ہوئے نخشب تاجدار ایک بلندی پر آیا سب رفیقون کو ہمراہ لیکر کھڑا ہوا اتنی دیر مین لشکر بھی قریب آیا نخشب تاجدار نے لشکر کو جو دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا ہم جسکی تلاش مین جاتے تھے وہ خود یہان آگیا یہ لشکر حمزہ کا ہے اور جو لوگ اسکے ہمراہ ہین یہ سب بادشاہ احد کی فوج کے ہین ان سب نے اطاعت حمزہ کی قبول کی ہے اب مجھے مسافت بھی طے کرنا نہ پڑی مین یہین اس سے مقابلہ کرلونگا اور لوگ جو اسکے قریب کھڑے تھے انھون نے کہا اگر آپ کو یہین مقابلہ کرنا منظور ہے تو ایک نامہ حمزہ کو لکھ بھیجئے کہ وہ آگے نہ بڑھے یہین ٹھہر جائے ورنہ وہ آگے بڑھ جائیگا نخشب تاجدار نے اس بات کو پسند کیا اور اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ اُسی وقت لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ تُنے ہمارے آقا و ولی نعمت کو ایسی تکلیف پہونچائی کہ جسکے سبب سے ہمین بڑا صدمہ پہونچا اور آقا ہمارے اُسوقت مجبور تھے ورنہ وہ ہرگز میدان جنگ سے فرار نہ کرتے اور

تم لوگون سے مقابلہ کرتے مگر انکی فوج نے انکو مجبور کر دیا ہے مین انکی تکلیفون کا عوض تمہارے ساتھ
کرونگا لازم تمکو یہ ہے کہ اب آگے نہ بڑھو یہین ٹھہرو مین بھی دیکھون کیسے بہادر ہو اور کیونکر جنگ کرتے
ہو یہ نامہ تحریر کر کے ایک بہادر کو دیا اور کہا کہ یہ جو لشکر جاتا ہے کسی سے دریافت کرنا کہ حمزہ
کون ہے مین اُسکے پاس نامہ لیکر آیا ہون لوگ بتا دینگے تو نامہ حمزہ کو دیدینا وہ جو کچھ جواب
دے جلدی میرے پاس لانا مین اب اُسکو آگے نہ جانے دونگا یہین اُس سے مقابلہ کرونگا نامہ دار
نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر صاحبقران اُسی طرف سے گذر رہا تھا بلکہ امیر بھی لوگون سے دریافت فرما رہے
تھے کہ یہ لشکر کسکا ہے اسکی تحقیق کے واسطے صاحبقران کے ملازمین بھی آگے بڑھے تھے
کہ تخشب تاجدار کے نامہ دار نے جا کر لوگون سے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون حمزہ عرب
کے پاس جاؤنگا لوگون نے کہا ارے بے ادب ہمارے آقاے نامدار کا اس طرح نام
لیتا ہے کس بدتمیز سرکار کا ملازم ہے خبردار اگر صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے سوا کوئی دوسری
بات منھ سے نکالی تو تیری زبان کھینچ لیجائیگی ہرکارہ ڈر گیا لوگون نے اسکی اطلاع صاحبقران
کو دی کہ ایک نامہ دار کسی کا نامہ لایا ہے اُس کے باب مین کیا حکم ہوتا امیر نے فرمایا
اُسکو میرے پاس لاؤ یہ نامہ دیکھون لوگ نامہ دار کو جناب صاحبقران زمان کے پاس
لیگئے نامہ دار نے نامہ صاحبقران کو نذر دیا امیر نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ تخشب
تاجدار نے خط لکھا ہے صاحبقران نے اپنے ملازمین اور ہمراہیون سے فرمایا کہ تخشب
تاجدار یہان ٹھہرا ہوا ہے وہ مجکو نامہ مین لکھتا ہے کہ مین آپ ہی کی تلاش مین جاتا تھا اور
یہان ملاقات ہو جاتا بہت اچھا ہوا اب بے مقابلہ کے آگے نہ جاؤ لہذا بارگاہین یہین استادہ
کرو پہلے اس سے مقابلہ کرین پھر آگے چلینگے خواجہ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ
کرائین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران
زمان نے نامے کا جواب تحریر فرمایا کہ اے تخشب تاجدار مین نے تمھارا نامہ پایا اور
کل مضمون معلوم ہوا مین یہان ٹھہر گیا ہون مگر تم نے عبث اپنے تئین زحمت مین ڈالا بہتر یہ ہے
کہ شاہ احد کو میرے حوالے کر دو اور تم جا کر اپنی سلطنت کے کاروبار مین مصروف ہو مگر
شرط یہ ہے کہ اسلام قبول کرو یہ جواب لکھکر صاحبقران زمان نے نامہ دار کو دیا نامہ دار
روانہ ہوا بارگاہ تخشب تاجدار مین آیا نامے کا جواب دکھایا تخشب تاجدار نے جو
جواب نامے کا پڑھا بہت غصہ کیا نامہ دار سے کہا ارے تو یہ جواب لیکر کیون آیا اُسی
کے سامنے پھاڑ کے پھینک دیا ہوتا نامہ دار نے کہا اے شہریار اگر جواب نامہ چاک
کر کے پھینک دیتا زندہ پھکر نہ آتا ذرا سی بات پر تو اسقدر وہان کے سردار برہم ہوئے
کہ مین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یہان سے جان سلامت نہ لیجاؤنگا مین نے جا کر وہان دریافت
کیا کہ حمزہ عرب کون شخص ہے مین نامہ لیکر آیا ہون اسکی فوج کے لوگون نے کہا تو بڑا بے ادب
ہے ہمارے آقاے نامدار کا نام اسطرح لیتا ہے کس بدتمیز کا ملازم ہے اگر ابکی بار سواے
صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے کچھ اور زبان سے نکالا تو زبان تیری کھینچ لیجائیگی اے

شہریار مین نے اُسوقت سے سواے صاحبقران کے یا امیر کشور گیر کے اور نام نہین لیا جب
صاحبقران کے قریب پہونچی اور اُنکی صورت دیکھی سب مجھے خوف معلوم ہوا اور نامہ دیکر مجھے یہ
خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کچھ نامے مین ایسی بات تحریر ہو جسکو پڑھکر صاحبقران زمان کو غصہ
آجاے اور امیر کشور گیر سب مجھے ہلاک کرین تو مین کیا کر سکتا ہون یہان کوئی ایسا بھی نہین ہے
جو مجھے بچا لیگا بارے اُسنے مجھے کچھ نہین کہا اپنے ایک ملازم کو بلا کر حکم دیا کہ بارگاہ مین جلد
استادہ کراؤ تخشب تاجدار نے لکھا ہے کہ ہم تمھاری تلاش مین جاتے تھے خیر تم سے یہان
ملاقات ہوگئی اب ہم تم سے مقابلہ کرینگے تم یہین ٹھہر جاؤ لہذا مین ٹھہرتا ہون جب بارگاہ مین
وغیرہ استادہ ہو چکین اور وہ بھی بارگاہ مین گیا سب رفیق اُسکے پاس آے اُسوقت اُسنے
یہ جواب پشت نامے پر لکھا مین ایسے وقت مین کیا کہہ سکتا تھا اگر کچھ گستاخی کرتا تو زندہ
واپس نہ آتا ابھی سب مسلمان میرے خون کے پیاسے ہوجاتے اور جان بچانا مجھے ممکن نہوتا
اس سبب سے جواب لیکر واپس آیا اب اگر آپ کو اور کچھ پیغام دینا ہے تو کسی پہلوان کی معرفت
بھیجیے کہ وہ جاکر کلہ بکلہ بڑے پہلوانون کی زبان سے وہان پہونچکر بات بھی نہ نکلیگی تخشب
تاجدار نے کہا اب مجھے اور کوئی بات نہین کہلا بھیجنا ہے تم جاکر لشکر مین اطلاع کردو کہ طبل جنگ
بجے مین صبح کو حمزہ سے مقابلہ کرونگا اور غرور اُسکا مٹا دونگا ہرکارے نے جاکر لشکر مین
اطلاع کی کہ شہنشاہ کا حکم ہے طبل جنگ بجے لشکر تخشب مین طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام
کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوے اور صاحبقران زمان کی بارگاہ مین آے پہلے
ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران تخشب تاجدار نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا
ارادہ ہے کہ کل میدان کارزار مین آکر مقابلہ کرے صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی دبدبۂ ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر
چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیارین ہونے لگی شب بھر تو دونون لشکرون نے سامان
جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان نے براے وضو پانی طلب کیا خادمون
نے پانی حاضر کیا امیر با توقیر نے نماز سحر پڑھکر سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر
تشریف لاے گھوڑے پر سوار ہوے سردارون نے امیر کو سلام کیا صاحبقران زمان
نے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان کارزار روانہ ہوے اُسطرف سے تخشب تاجدار اپنی
فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی کیفیت گرد کا کمک تخشب تاجدار نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا وسط میدان
مین آیا اور کہا اے حمزہ مین نے سنا ہے کہ تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا اور بہت
سے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اور بالفعل تمنے سلطان احمد کو ایسی تکلیف
پہونچائی کہ ہمارے آقا کو بڑا صدمہ پہونچا گو ہمارے بزرگ مجبور تھے اگر فوج سے قبل
میدان سے نہ اُٹھ جاتے تو وہ ہرگز نہ بچتے جب اُنکے غلام بھاگ گئے ہے تو وہ نہین
تو وہ تو اس امر سے بالکل بری ہین مگر فوج کی جان بچانے کے خیال سے وہ میدان سے

دور ہوئے لیکن ہمیں اس بات کا بڑا ملال ہے جب ہم نے بہت کچھ تسلی دی اسوقت انکو کچھ سکون ہوا لہذا
یہ سب باتیں جو تھے میں نے دریافت کیں یہ واقعی صحیح ہیں تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل
کیا اور ہم لوگوں کی عبادت گاہیں برباد کیں صاحبقران زمان نے فرمایا کہ میں نے لاکھوں
کافروں کو قتل کیا اور سب انتہا بت خانہ برباد کیے اب بھی ارادہ رکھتا ہوں اگر کافر
تیرے بزرگان دین سے تھے تو البتہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اب بھی جو کافر ہو گا
میرے ہاتھ سے قتل ہو گا اور جہاں بتکدہ دیکھونگا برباد کرونگا تخشب تاجدار نے کہا اے
حمزہ عرب تو نہایت بے خوف ہے ذرا بھی تجکو کسی کا ڈر نہیں صاحبقران زمان نے فرمایا
میں سوائے خدا اور رسول خدا کسی سے نہیں ڈرتا ہوں اور کون اس لائق ہے جس سے
میں خوف کروں تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ میں نے بہت سے مسلمانوں کو
قتل کیا اور بڑے بڑے پہلوان میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا قدیم قاعدہ یہ ہے
کہ میں پہلے سردار فوج سے جنگ کرتا ہوں جب مجھے سردار فوج پر فتح ہوتی ہے تو اسکی
فوج کو اپنا مطیع کر لینا کیا بڑی بات ہے لشکر جو میرے ہمراہ رہتا ہے محض بنظر آرائش ہے ورنہ
اور کوئی مطلب لشکر کے ذریعہ سے نہیں نکلتا ہے اسوقت میں چاہتا ہوں کہ تجھسے مقابلہ کروں
امیر نامدار نے فرمایا پھر مجھے کس بات کے سبب سے اسقدر عرصہ ہوا جیسے ہی میدان
میں آیا تھا تب مجھے اپنے مقابلے میں بلاتا میں تجھسے مقابلہ کرتا یہ کہکے صاحبقران عالیشان نے
گھوڑا بڑھایا میدان میں آئے تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ تیری ضعیفی پر مجھے رحم آتا
ہے کہ تو نامدار شخص ہے اور آج تک کسی نے تجھے زیر نہیں کیا ہے اب میرا کہنا قبول کر اور واپس
جا ورنہ میرے ہاتھ سے زیر ہو گا اور سوائے حسرت و افسوس کچھ تیرے ہاتھ نہ آئے گا
صاحبقران نے جواب دیا کہ میں ان باتوں کو پسند نہیں کرتا اگر مرد میدان ہے تو کچھ جوہر جرأت
دکھا بہادروں کے یہی شیوے ہیں ہم لوگوں کے واسطے حریف کے ہاتھ سے مر جانا حیات
ابدی ہے اور اسکا خوف نہیں کرتے اے تخشب تاجدار اگر ایسا ہی تجھے اپنی جرأت پہ ناز ہے
تو میں مجبور ہوں یہ کہکے اُسنے میان سے تلوار لی صاحبقران زمان نے بھی تیغ آبدار میان سے
کھینچی تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ آجتک کسی نے میری تیغ کا وار نہیں روکا دیکھوں تو
کیسا مرد میدان ہے یہ کہکے تخشب تاجدار نے تلوار صاحبقران عالیشان پر لگائی امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا تخشب تاجدار نے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اسکے وار کو خالی
دیکر تخشب تاجدار کی کمر پر تلوار لگائی یکجا امیر سر پر وار کرتے ہیں سپر کو اُٹھا دیا تلوار کمر پر
پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے ہوئے زمین پر گر کے تڑپنے لگا فوج نے جو اسکی یہ حالت
دیکھی سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے لشکر اسلام بھی تلواریں لیکر آ گیا جنگ مغلوبہ ہونے لگی
دیر تک خوب تلوار چلی آخرکار لشکر کفار میں سب عاجز ہوئے پناہ طلب کی صاحبقران نے
تلوار روکی سب لوگ رومال سے ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر
نے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ہر ایک جوان ایمان لایا صاحبقران زمان فتح و فیروزی اپنی بارگاہ

سے

کی طرف واپس آئے شب بھر عیش و عشرت رہی صبح کو صاحبقران زمان نے خواجہ سے فرمایا کہ اب شہر تخشب تاجدار میں چلنا ضرور ہے وہان بادشاہ احد پوشیدہ ہے اُس کو چلکر قتل کریں اور خدمت میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلکر میں اُسکا دکھا میں خواجہ نے اُسی روز سب سامان درست کیا صاحبقران عالیشان دوسرے روز مع لشکر گران جانب شہر تخشب تاجدار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب تخشب تاجدار برائے مقابلۂ صاحبقران زمان روانہ ہوا تھا تو بادشاہ احد نے چند آدمی اسکے ہمراہ کر دیئے تھے، اور اُسنے تاکید کر دی تھی کہ جب حمزہ صاحبقران سے مقابلہ پڑے اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہے چنانچہ جب تخشب تاجدار سے اور صاحبقران زمان سے جنگ شروع ہوئی اُن خبرداروں نے آکر بادشاہ احد کو خبر دی کہ حمزہ عرب سے اور تخشب تاجدار سے راہ میں ملاقات ہوئی حمزہ آپ کی تلاش میں اسطرف آتا تھا اور سلطان حمزہ عرب کی تلاش میں جاتے تھے راہ میں ملاقات ہوئی کل مقابلہ ہوگا اسنے اُسی وقت اور لوگون کو روانہ کیا اور اُنہیں بھی تاکید کر دی کہ جب مقابلہ شروع ہو اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے پہونچا نا دوسرے روز ہر کارون نے جاکر اسکو خبر دی کہ آج شہنشاہ تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارے گئے اور لشکر میں سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اور اسلام قبول کیا بادشاہ احد کو جو یہ خبر پہونچی اسکے ہوش اُڑ گئے جسقدر لوگ اسکے ساتھ جنگ سے بھاگ کر آئے تھے اسنے ان سب سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہیں ہے حمزہ نے تخشب تاجدار کو قتل کیا ہے اب وہ ضرور اس طرف آئیگا اور یہان سامان جنگ موجود نہیں ہے میں اُس سے کیونکر مقابلہ کرونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ میں اپنے ملک کو واپس چلون اور وہان جاکر انتظام کرون حمزہ کو اب میری تلاش ہے یہان بھی ضرور آئیگا سب لوگ تیار ہوئے تخشب تاجدار کے وزیرون نے شاہ احد سے کہا اے شہریار ابھی آپ تشریف نہ لیجائیے ورنہ سلطنت مسلمانون کے قبضے میں آجائیگی اور وہ لوگ یہان آکے ہم سب کو ہلاک کرینگے اور سلطنت پر قبضہ کرینگے اگر آپ یہان موجود ہونگے تو ہم آپ کو تخت پر بٹھائینگے اور سامان جنگ سب آپ کے واسطے حاضر کرینگے آپ حمزہ سے مقابلہ کیجئے لشکر بھی یہان کثرت سے موجود ہے کچھ اسکا خیال نہ فرمائیے آپ تشریف نہ لیجائیے لاکھ لاکھ وزراء نے کہا مگر بادشاہ احد وہان نہ ٹھہرا اُسی روز روانہ ہوا اور جانب احد چلا اسکو تو راہ میں چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر آئے گا

اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمائیے

کہ امیر کشور گیر جو تخشب تاجدار کے قتل کرنے کے بعد اُس صحراء سے روانہ ہوئے تین

روز کے بعد شہر میں پہونچے اہالیان شہر مجبور ہوئے کچھ بنائے بن نہ پڑا بہت سے لوگ بخوف جان وہاں سے فرار ہوئے اور بہت سے لوگ حاضر خدمت صاحبقران زمان ہوئے وزرا نے آپس میں یہ صلاح کی کہ اب یہاں سے بھاگ کے جانا بالکل بے سود ہے صاحبقران عالیشان کی اطاعت قبول کرنا اچھا ہے کیا عجب ہے کہ سلطنت یہاں کی ہاتھ آئے اور دولت دین بھی مل جائے یہ صلاح کرکے وزرا حاضر خدمت فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا وزرا صاحبقران کو دار الامارہ سلطانی میں لے گئے عرض کی یا صاحبقران زمان تخت آپ کے واسطے ہے امیر نے فرمایا اگر اسکی ہوس ہوتی تو اُسوقت سلطنت ہفت کشور اپنے قبضے میں ہوتی مگر اسکی تمنا آج تک نہیں کی اب کیا یہاں تخت پر بیٹھیں گے مگر پہلے یہ بتاؤ کہ بادشاہ احد کہاں ہے وزرا نے عرض کی یا صاحبقران جسوقت آپ نے بخشش سے تاجدار کو قتل کیا اور یہ خبر اُسکو پہونچی اسقدر اُسکو خوف آپ کا طاری ہوا کہ ہم لوگوں کے کہنے کا بھی کچھ خیال نہ کیا یہاں سے جانب احد روانہ ہوا گو ہم لوگ کہتے رہے کہ اے بادشاہ یہاں سے جانا اچھا نہیں ہے آپ تخت پر بیٹھیں اور ہم سب سامان جنگ دیتے ہیں لشکر بھی یہاں بہت موجود ہے آپ صاحبقران زمان سے مقابلہ کیجیے مگر اُسنے ہم لوگوں کا کہنا قبول نہ کیا اور یہاں سے جانب احد چلا گیا یقین ہے نصف راہ بھی طے کرچکا ہوگا کیونکہ اُسے گئے ہوئے چار روز کا زمانہ ہوا یہاں اُسنے اپنے ہمراہیوں سے کہا تھا کہ جسقدر ممکن ہو اُس راستے پر چلو کہ جلد پہونچیں ابھی وہاں بھی چلکر سامان درست کرنا ہے کیونکہ صاحبقران زمان وہاں بھی آوینگے اس خیال سے وہ بہت جلد جائیگا امیر نے فرمایا میں اس کافر کو احد میں جاکر قتل کرونگا تب مجھے چین آئیگا وزرا نے عرض کی یا صاحبقران عالیشان ابھی کچھ دنوں یہاں قیام فرمائیے اس شہر میں مال واسباب زیادہ ہے اس سب پر قبضہ کیجیے پھر تشریف لیجائیے کامیر کشورگیر نے فرمایا کہ وہ مال واسباب اور یہ سلطنت تملوگوں کو مبارک رہے مجھے پرواے مال وزر نہیں ہے وزرا نے عرض کی یا صاحبقران زمان آپ اسقدر مسافت اُٹھاکر تشریف لائے ہیں دو ایک روز تو یہاں قیام فرمائیے کہ خستگی راہ کی دفع ہو اور غلاموں کی بھی خوشی ہو جائے صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے دو روز ٹھہر جانے میں انکار نہیں ہے صاحبقران دو روز وہاں مقیم رہے تیسرے دن وہ سلطنت انھیں دونوں وزیروں کو مرحمت فرمائی اور وہاں سے جانب احد روانہ ہوئے خوشی خوشی راہ میں چھوڑیے کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا اب کیفیت اُن فراریوں کی تحریر کیجاتی ہے جو بار اول بادشاہ احد سے مدد لیکر براے مقابلہ صاحبقران خانۂ کعبہ کی طرف آئے تھے اور صاحبقران کے مقابلے سے فرار ہوئے تھے اور بخوف جان احد کو واپس نہ گئے تھے سامعین کو یاد ہوگا مؤلف نے ابتدا میں انھیں کا حال بیان کیا ہے جب وہ لوگ صحراے ایک جانب روانہ ہوئے اور بعد تھوڑی دور جانے کے بغرض صلاح ایک سبزہ زار میں ٹھہرے تو اُن میں سے جو شخص سب کا

سردار تھا اُسنے کہا کہ اب احد کو تو واپس نہ جا سکینگے مگر یہ فکر کرنا چاہیے کہ کسطرف چلین اور کیا کرین کئی روز کا زمانہ گذرا ہے کہ بالکل بے آب و طعام ہین کچھ آتش گرسنگی سے بریان ہوا جاتا ہے تشنگی کے سبب سے حلق خشک ہے کچھ بن نہین پڑتا اگر ایک روز بھی یہ حالت باقی رہی تو طاقت رفتار ذرا بھی نہ رہیگی اور رہروی سے بالکل معذور ہو جاینگے سب نے جواب دیا کہ سوا اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہے کہ یہانسے ایک بستی قریب ہے وہان چلین اور ایک شخص کے سلاح کو بیچ کرین جو کچھ دام وصول ہون اس سے کچھ سامان اکل و شرب مہیا کرین اسکے بعد کسی بادشاہ کے یہان چلین کے وہان ملازمت کرینگے اس رائے کو ہر ایک نے پسند کیا اور اس بستی کیطرف روانہ ہوئے بستی مین جا کر ایک شخص کے سلاح جنگ بیچ کیے جو کچھ دام ملے اوسکے ذریعہ سے اکل و شرب کا انتظام کیا جب غذا بہم پہونچی تو سب کے حواس درست ہوئے دو تین روز کے کھانیکو وہین سے لیلیا اور پھر جنگل مین پہونچے سب نے ارادہ کیا کہ یہانسے جانب یمن چلین اور وہان کے بادشاہ کے یہان چلکر ملازمت کے خواستگار ہون یقین ہے کہ وہان جاکر ضرور کوئی صورت نکلیگی یہ صلاح کر کے سب لوگ جانب یمن روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے استراحت کیواسطے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے اُسوقت سب کو سلطان احد کا خیال آیا آپسمین کہا کہ نہین معلوم ہم لوگون کے بعد بادشاہ احد نے کیا کیا مقابلہ حمزہ کیواسطے کچھ لوگ روانہ کیے یا نہین لڑائی شروع بھی ہوئی یا نہین لوگون کے سبب سے سلطان نے لشکر ہمارے ہمراہ کر دیا تھا اب وہ خیالات جاتے رہے نہین معلوم کیا کیا اور کیا انجام ہوا بعض نے کہا اب اگر کوئی مسلمانون کے مقابلہ مین جائیگا فتح نہین پائیگا ضرور شکست اٹھائیگا اُن لوگون کا طریقہ جنگ علیحدہ ہے دشمن سے کسطرح لڑتے ہین ایک ایک جوان دس دس کو قتل کرتا ہے اور پھر ہٹتا ہوا پیشتر لشکر کو واپس ہٹاتا ہے یہ کوئی بڑی بات ان لوگون مین نہین سمجھی جاتی کہ ایک جوان نے دس بیس کو قتل کیے یہ لوگ باتین کر رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے بعض نے کہا ایسا نہو مسلمان ہم لوگون کی تاک مین اسطرف آئے ہون اور ہمین یہان دیکھین تو غضب ہو جائے بعض نے کہا مسلمانون کو ایسی کیا ضرورت تھی جو ہماری تلاش مین اسقدر تکلیف اٹھاتے اور یہانتک آتے یہ سوچ کے سب اُس غرض سے آگے بڑھے کہ قریب چلکر دیکھو کسکا لشکر آتا ہے اور کون افسر لشکر ہے اسطرف سے یہ لوگ بڑھے تھے کہ دامن گرد شکافتہ ہوا اور لشکر قریب آیا اب جو سب نے خیال کیا تو شاہ احد کو سب کے آگے پایا اور لشکر کو تھوڑا سا اُسکی پشت پر دیکھا سب نے آپسمین کہا کہ سلطان کا اس دشت مین کیا کام ہے اور کسکی تلاش مین یہان آئے ہین یہ لوگ آپسمین یہ باتین کر رہے تھے مگر بادشاہ احد اُسیطرف آیا اب اُن لوگونکو کہین چھپنے بھی بن نہ پڑا قریب جاکر بادشاہ احد کو سلام کیا شاہ احد نے جوان لوگون کو دیکھا کہا اے جوانو تم اس جنگل مین کیونکر آئے اور تمپر کیا مصیبت پڑی تمھاری کیفیت تو کچھ بھی نہ معلوم ہوئی جب مجبور ہوے کے چند ہرکارون کو تمھارے دریافت حال کیواسطے روانہ کیا اُن سے یہ کیفیت سننے مین آئی کہ تم لوگون نے مسلمانون سے شکست کھائی اور عین گرمی جنگ مین وہانسے فرار ہوئے بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم بھاگ کر اس صحرا مین آئے اور اپنے شہر مین نہ گئے سب نے

جواب دیا اے سلطان مین آپکا خوف غالب تھا اس سبب سے شہر مین نہ حاضر ہوئے اور اس صحرا مین آکر قیام کیا ارادہ یہ تھا کہ اسی صحرا مین اپنی جان دین اور آپ کو صورت نہ دکھائین مگر حسن اتفاق کہ آپسے پوشیدہ نہو سکے اور زیارت نصیب ہوئی ہم واقعی خطاوار ہین جو مزاج مبارک مین آئے ہمین سزا دیجیے بادشاہ احد نے کہا اے جوانو تمھین لوگون کی ذات سے مین نے بھی بڑی ذلت اٹھائی مسلمانون سے لڑکر شکست کھائی ایک بادشاہ نے مجھے اپنے یہان رکھا میری طرف سے مسلمانون سے عوض لینے گیا تھا وہ بھی قتل ہوا اب مین اپنے شہر کو واپس جاتا ہون تم بھی ہمراہ چلو اب مجھے یقین ہے کہ حمزہ میری تلاش مین آئیگا اور میرے ملک مین آکر رہیگا اس سبب سے مجھے جلدی ہے ٹھہر نہین سکتا تم لوگ بھی سوار ہو میرے ساتھ چلو انھون نے جو یہ بات سنی سب نے بہت کچھ افسوس کیا بادشاہ احد کے ہمراہ جانب احد روانہ ہوئے سلطان احد دو ہفتہ کے بعد اپنے ملک مین پہونچا یا تو اس شان و شوکت سے نکلا تھا کہ لشکر گران بھی ہمراہ تھا خزانہ بیشمار بھی ساتھ تھا یا اس صورت سے پہونچا کہ شہر پناہ کے ملازمین نے اسکو دیکھکر نہ پہچانا اور اندر شہر کے نہ آنے دیا جب اسنے کہا کہ تم لوگ اپنے مالک کو نہین پہچانتے شہر مین جاکر خبر کرو کہ سلطان احد تشریف لائے ہین اسوقت وہ لوگ گھبرائے اور اپنی خطا کی معافی چاہی اسیوقت شہر مین اطلاع ہوئی وزرا استقبال کو جو آئے بادشاہ کی یہ حالت دیکھی سب کے چہرون سے رنگ اڑگیا اسوقت تو کسی نے کچھ نہ پوچھا جب بادشاہ شہر کے اندر آیا اور تخت پر بیٹھا اسوقت وزرا نے پوچھا کہ اے شہریار یہ کیا واقعہ گذرا کہ آپ اس صورت سے تشریف لائے غلام یہان روز یہی کہا کرتے تھے کہ اب ہمارے سلطان بفتح و فیروزی واپس آئینگے مگر آپکی تشریف آوری نے ہملوگون کی امیدین قطع کردین کچھ کیفیت تو بیان فرمائیے بادشاہ نے سب حال اپنا بیان کیا وہ سنکر نہایت مغموم ہوئے بادشاہ نے کہا اب جو کچھ مین کہون اسکی تدبیر جلد کرو ورنہ یہ ملک بھی ہاتھ سے جائیگا اور مین بھی قتل ہونگا حمزہ میرے تعاقب مین آتا ہوگا وزرا نے کہا جو کچھ ارشاد ہو وہ کیا جائے بادشاہ نے کہا قلعہ کی محافظت کا سامان کرو اور شہر پناہ پر ایک لشکر مسلح و مکمل ہر وقت موجود رہے یہان کیواسطے جدید فوج کے پہرے قائم کیے جائین جب حمزہ اسطرف آئے تو قلعے کے اندر نہ آنے پائے وہین ہلاک کرنا وزرا نے کہا یہ سب بند و بست بہت جلد ہو جائیگا مگر اے شہریار یہ تو فرمائیے کہ حمزہ کیا یہان ضرور آئیگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھے تو قوی امید ہے کیونکہ جب مین شہر تخشب مین پہونچا اور تخشب تاجدار نے مجھے اپنے یہان مہمان کیا تو اسنے مجھے وعدہ کیا کہ مسلمانون سے اس تکلیف رسانی کا ضرور عوض لونگا مگر یہ دریافت کرلون کہ حمزہ کہان ہے اسواسطے اس نے پہلے تو ہرکارون کو روانہ کیا جب انکے ذریعہ سے پتہ نہ معلوم ہوا تو تخشب تاجدار لشکر گران ہمراہ لیکر خود خانۂ کعبہ کی جانب روانہ ہوا حمزہ سے راہ مین ملاقات ہوئی وہ میری ہی تلاش مین آتا تھا وہان تخشب تاجدار سے مقابلہ ہوا تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا لشکر اسکا مسلمان ہوگیا سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حمزہ کو میرا قتل مدنظر ہے اور وہ میرے واسطے یہان بھی ضرور آئیگا اب اس کے پاس بھی لشکر جمع ہوگیا ہے جب اس بے سر و سامانی پر اسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو کیا کیفیت ہوگی

اسلیے مین چاہتا ہون کہ یہان سب سامان درست ہو جائے نہین معلوم حمزہ کس وقت آئے وزرا نے کہا ای
شہریار آپ کے حکم کی دیر تھی اسیوقت سے سامان درست کیے جاتا ہے دو ایک روز مین سب انتظام ہو جائیگا بادشاہ
احد نے کہا اب بار دیگر مجھے کہنے کی ضرورت نہو تم لوگ سب سامان درست کرلین وزیر اُسیوقت رخصت ہوئے
پہلے قلعے مین آئے یہان جو جو سامان نہ تھا وہ مہیا کیا گیا پھر چند رسالے قلعہ سے لیے اور شہر پناہ کے باہر روانہ
کیے سب پر تاکید کر دی کہ اگر لشکر حمزہ آئے تو ہرگز شہر کے اندر نہ آنے دینا باہر ہی اُس سے جنگ کرنا فوج کی
بھرتی شروع کر دی ہر اس طرف بادشاہ احد نے منشی کو بلایا چند ملکون مین بھیجنے کے واسطے نامے تحریر کیے
مضمون سب کے یہ تھے کہ بالفعل میرا لشکر مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہوا ہے اب میرے پاس لشکر باقی نہین
اور مسلمانون کو میرا قتل منظور ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ کچھ لشکر میری حفاظت کیواسطے روانہ کرین اور
ہوسکے تو خود ہی اسوقت مین میری امداد کو آئین جب کل سو نامہ تیار ہو چکا تو اسنے پھر وزرا کو بلایا اور کہا کہ مین نے
یہ چند ملکونکے واسطے نامے لکھوائے ہین امداد کیواسطے لشکر طلب کیا ہے ان خطون کو روانہ کرو بہت جلد یہان
اسقدر فوج جمع ہو جائے گی کہ حساب ممکن نہو گا وزرا نے نامہ دارون کو طلب کیا اور نامے انکو دیکر تمام ملکون مین
روانہ کیا کہ ذکر ان سب کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے راہ مین منزل بمنزل قیام کرتے ہوئے ہفتہ کے بعد قریب شہر پناہ
احد پہونچے یہان لشکر اسیواسطے موجود تھا ہرکارون نے سردار لشکر کو اطلاع دی کہ حمزہ مع لشکر گران آتا یقین
ہے آج ہی یہانتک پہونچ جائے سردار نے اُسیوقت لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہین یقین ہے لشکر
مسلمانون کا بہت جلد یہان پہونچے انکو آگے نہ بڑھنے دینگے یہین روکین گے لشکر اطلاع ہوتے ہی تیار ہو گیا
سردار سبکو ہمراہ لیکر اپنے لشکرگاہ سے کچھ دور آئے تھے ادھر صاحبقران زمان جو لشکر کو لیے ہوئے آتے تھے امیر
نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک لشکر سامنے سے آتا ہے خواجہ سے فرمایا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اس طرف کیون آتا
ہے خواجہ نے ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین ہرکارے آگے بڑھے اُس لشکر کے قریب آئے دریافت
کیا لوگون نے کہا کہ ہم لوگ سلطان احد کیطرف سے اس جگہ تعینات ہین ہمین حکم ہے کہ جسوقت حمزہ اسطرف
آئے اُسکو شہر کے اندر نہ جانے دین یہین قتل کرین ہرکارے یہ خبر لیکر واپس گئے خواجہ سے جاکر سب نے عرض
کی کہ یہ لشکر اسواسطے یہان مقیم ہے خواجہ نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
اب ٹھہرنا نہ چاہیے اگر خدا نے چاہا تو شہر کے اندر چلکر قیام کرین گے یہ کہتے ہوئے صاحبقران
بڑھتے آتے تھے کہ لشکر کفار کے سردار نے ایک ہرکارے کو صاحبقران کے پاس بھیجا ہرکارہ امیر
کشورگیر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران ہمارے سردار کا حکم ہے کہ آپ شہر کے اندر
تشریف نہ لیجائین ورنہ بڑا کشت و خون ہو گا امیر نے فرمایا جب ہم خاص اسی ارادے سے یہان آئے
ہین تو ہمین کشت و خون ہونے سے کیا خوف ہے ہان تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین اندر شہر کے جانے
دے ورنہ بہت برائی ہو گی ہرکارہ واپس آیا سردار لشکر سے آکر کہا کہ مین آپ کے حکم کے موافق حمزہ کے
پاس گیا اور آپ کا پیام دیا اسنے کہا جب ہم اسی غرض سے یہان آئے ہین تو ہمین کشت و خون سے کیا خوف ہے

تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین زر و سیم درکار [illegible] بڑی ہوئی سردار لشکر نے یہ سنکر فوج سے کہا کہ مین
حمزہ کو بڑھ کر روکتا ہون تم لوگ [illegible] تو حملہ کرنا اور جہانتک ممکن ہو تمامی سردارونکو قتل کرنا سب
نے اقرار کیا سردار لشکر آگے بڑھا ادھر صاحبقران زمان آگے بڑھتے چلے آتے تھے سردار نے جاتے ہی باگ پر
ہاتھ ڈالدیا اور کہا [illegible] امیر کو غصہ آگیا تلوار کھینچکر ہاتھ لگایا کہ سر دو
کاندھون سے جدا ہوا فوج نے جو کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے سرداران صاحبقران نے بھی تیغین علم
کین دم بھر مین [illegible] کی حالت دگرگون ہوئی بعض نے فرار کی بعض نے اطاعت صاحبقران زمان کی
قبول کی امان طلب کی [illegible] سب کو امان دی لشکری ہاتھ باندھ کر امیر کی خدمت مین حاضر ہوئے
صاحبقران نے سبکو [illegible] لشکری مسلمان ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آج
[illegible] قیام کرنا [illegible] اسقدر مسافت جنگ ہوئی نہین معلوم آگے اور کیا
بندوبست ہو خواجہ نے بارگاہین استادہ کین صاحبقران زمان بارگاہ مین داخل ہوے اور سب سردار بھی اپنی
اپنی بارگاہون مین [illegible] سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے جو
لوگ [illegible] مسلمان ہوے تھے صاحبقران نے انہین بھی طلب فرمایا وہ سب بھی آئے امیر نے سب سے
کیفیت دریافت فرمائی [illegible] خدمت کیا [illegible] کیا ہے کون کون لوگ برائے حفاظت مقرر ہین
اُن کی [illegible] عرض کی یا صاحبقران شہرپناہ کے پاس قلعہ ہے قلعہ پر
بہت سی فوجین [illegible] اور بہت سے نالے ملکونمین روانہ کیے ہین فوجین سب
جگہ سے طلب کی [illegible] زیادہ قوت بڑھے گی اس وقت بھی لشکر اسقدر موجود ہے
کہ شمار تصور کرنا [illegible] تمامت ہے کہ جہان کسی نے آپ کا نام لیا اور اسکے چہرے
سے رنگ اڑگیا [illegible] بھی امیر ہی کہ صاحبقران زمان یہان تشریف لائین گے
اور اُنسے کوئی مقابلہ کرسکے [illegible] امیر اس بات کو سنکر ہنسے فرمایا کہ کل انشاءاللہ تعالے
قلعہ پر [illegible] عرض کی یا صاحبقران قلعہ کے دروازے بند ہین اور خندق
مین چہار جانب آگ مشتعل [illegible] تختہ بالکل اُٹھادیا گیا ہے نقب کی راہ سے لوگ آتے جاتے ہین
امیر نے فرمایا [illegible] اور پل تختہ بھی ممکن ہوجائیگا سب سردارون نے
بھی عرض کی [illegible] اگر خندق کے چہار جانب آگ روشن ہو تو کیا مضائقہ ہے ہم لوگ
آپ کے [illegible] صاحبقران مین یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر نے خاصہ
نوش فرمایا [illegible] سب لوگ اپنی [illegible] گاہون مین گئے صاحبقران زمان خوابگاہ مین تشریف
لے گئے آرام فرمایا اور سب سردار بھی محو خواب ہوئے صباح صاحبقران زمان بیدار ہوے برائے وضو
پانی طلب کیا خادمون نے پانی حاضر کیا امیر نے وضو کرکے نماز ادا کی ہتھیار سج کر بارگاہ سے باہر تشریف
لائے بہت سردار [illegible] حاضر تھے صاحبقران نے سب کو ہمراہ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت سلطان احمد کی بیان کی ہے

کہ جس روز [illegible] روانہ ہوئے تھے اُسی روز سے اپنے وزرا کو [illegible] تھا کہ اب

ویلم کسی لشکر میں آیا ہوگا اور ترک کی فوج قریب ہوگی [illegible] بادشاہ کو خیال معلوم ہوا کہ [illegible] یہاں آنے کا قصد کیا
ہوگا حسب معمول ایک روز اپنے دربار میں بیٹھا ہوا [illegible]
اسکے پاس آنکر کہا کہ شہنشاہ غضب ہوا حمزہ [illegible] سے بہت سے سرپناہ
مقرر تھے ان سبکو اسنے تباہ و برباد کیا بہت [illegible] لشکر سپاہ کے
بیٹے قتل ہوا اب حمزہ شہر پناہ کی طرف آتا ہے یہ سنکر [illegible] وزیر سے
مخاطب ہوکر کہا اب کیا انتظام کیا جائے جو حمزہ اس طرف [illegible] شہر [illegible] آپ
اسکا عبث خوف کرتے ہیں حمزہ [illegible] تحفہ [illegible]
نقب کے ذریعہ سے آمد و رفت ہے اگر حمزہ قلعہ تک پہونچے [illegible] ایک بھی زندہ
واپس نہ جائے گا بادشاہ نے کہا تم لوگوں نے ابھی حمزہ [illegible] دلیری سے اسکے نزدیک قلعہ کے
اندر آجانا اور شہر میں داخل ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے خندق میں آگ روشن کرنے نازان نہو حمزہ ضرور قلعہ
کے اندر پہونچ جائے گا وزیر نے کہا اے شہریار قلعہ میں لشکر اسقدر موجود ہے وہ نکلکر مقابلہ کرے گا جبتک وہ
لوگ حمزہ سے لڑیں گے آپکے بلائے ہوئے لوگ بھی آجائیں گے آپ ہرگز اندیشہ نہ فرمائیے بادشاہ نے کہا
میں حمزہ کے حال سے بخوبی آگاہ ہوں مجھے خوب معلوم ہے کہ جسطرح وہ جنگ کرتا ہے وزرا نے کہا آپ
خاطر جمع رکھیں ہم لوگ یہ اقرار کرتے ہیں کہ آپ تک کوئی آفت نہ پہونچنے پائے گی آپ بصد عیش و آرام
یہاں بسر کریں ہم لوگ سمجھ لیں گے بادشاہ نے کہا سچ ہے اب راتوں کو نیند نہ آئے گی دن کو بیتابی میں بسر
ہوگی ہر وقت یہی خیال رہیگا کہ اب حمزہ مجھ تک آیا اور مجھے اسنے قتل کیا وزرا نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں ہم
لوگ آپسے اقرار کرتے ہیں کہ آپ تک حمزہ نہیں پہونچ سکیگا [illegible] لشکر کی طلبی کیواسطے بادشاہوں کو
نامے تحریر کیے ہیں وہ لوگ آتے ہونگے دو ہی تین دن میں یہاں جمع کثیر ہو جائے گا اسوقت خود حمزہ کے
حواس منتشر ہوجائینگے اور راہ فرار اختیار کرنے [illegible] بادشاہ نے [illegible] سب تم لوگوں کے خیال خام ہیں
اگر ساری خدائی ایک طرف ہو جائیگی تو بھی حمزہ ایسا نہیں ہے کہ وہ راہ فرار تلاش کرے اسکو اسوقت بھی
جنگ کرنے میں عذر نہو گا اور جنگ کرکے فتح بھی وہی پائے گا کیونکہ علاوہ صاحب جرأت ہونے کے
حمزہ صاحب اقبال بھی ہے اور اسکی قسمت میں فتح لکھی ہے جب ہی تو آجتک کسی بادشاہ یا کسی ساحر سے شکست نہیں
کھائی مجھسے زیادہ صاحبان جاہ و حشم نے اس سے مقابلہ بھی کیا مگر سبکا انجام کیا ہوا ہر ایک نے شکست
کھا کر یا تو اسکی اطاعت قبول کی یا اپنی جان سے ہاتھ دھوئے اور اسکے ہاتھ سے مارا گیا تم لوگ ابھی تک
اس خیال میں ہو جس خیال میں پہلے میں تھا مگر اب مجھے تجربہ ہوگیا اور کیفیت معلوم ہوگئی ہے تو حمزہ کو مان گیا اور
اب منفعل ہوں کہ کیوں میں نے اسے ستاکر اپنے سر آفت لی مگر تم لوگ جاؤ اور اسکے روکنے کا انتظام کردیں اگر
دو ایک ماہ جنگ رہی جبتک کوئی اور صورت نکالی جائیگی اور بادشاہ کے یہاں جاکر سکونت اختیار
کرونگا وزیر اس سے رخصت ہوئے اور قلعہ کی جانب روانہ ہوئے قلعہ کا جو راستہ مقرر تھا اس راہ سے
قلعہ کے اندر آئے یہاں فوج بیشمار جمع تھی افسران فوج نے جو [illegible] انکو دیکھا سب نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ
آگیا اسی واسطے یہ لوگ یہاں آئے ہیں اب سلطان بھی تشریف لاتے ہونگے مگر وزرا نے افسروں
کو اپنے پاس بلاکر کہا کہ حمزہ اسطرف آتا ہے اسکو یہیں روکنا اندر نہ جانے دینا مقابلہ کرنے میں

کسی کی اجازت کی ضرورت نہ رکھتا سلطان اس سبب سے تشریف نہیں لائے کہ یہ جنگ مختصر ہے اگر کوئی بڑی مہم
ہوتی تو سلطان بھی تشریف لاتے افسرون نے کہا ہم لوگ بہت اچھی طرح مقابلہ کرینگے واقعی سلطان کے
تشریف لانے کی ضرورت بھی نہیں ہے وزیرون نے کہا ہم لوگون کے واسطے اور بھی فوج آئیگی بہت سے ملکون
مین نامے لکھے گئے ہین سب لوگ آتے ہی ہونگے، افسران فوج نے جواب دیا کہ اور فوج کے آنے کی
کیا ضرورت ہے ہمین لوگ کیا کم ہین پہلے حمزہ ہی سے تو مقابلہ کر لے پھر اور لوگون سے ہمین مدد کی ضرورت ہوگی وزرا
سمجھا کر واپس آئے مگر ایک وزیر جو دستور سقط کے لقب سے مشہور تھا وہین رہا اُسنے کہا مین اپنے ہمراہ فوج کو
لیکر جاؤنگا اور حمزہ سے مقابلہ کرونگا دیکھون کیا ہوتا ہے اور حمزہ کیسا مرد میدان ہے اُس روز اُسنے قلعہ کے باہر
آکے دیکھا تو صاحبقران کو بہت قریب پایا لشکر مین آکر اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہین مین کل حمزہ سے
مقابلے کیواسطے جاؤنگا یہان سب فوج مین تیاری ہونے لگی وزیر نے ایک نامہ اُسی وقت تحریر کیا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ آگاہ ہو کہ تیرے قتل کیواسطے مجھے سلطان احمد نے بھیجا ہے اور مین قلعہ مین آکر مقیم ہوا
ہون سلطان نے اس جنگ کو جنگ مختصر تصور فرمایا اور اپنا تشریف لانا کسر شان جانکر مجھے روانہ کیا اگر تجھے اپنی
جان عزیز ہے تو واپس جا سلطنت آنے کا ارادہ نکر ورنہ بہت پچھتائیگا اور زک اُٹھائیگا یہان لشکر اسقدر
جمع ہے کہ جسکا شمار ممکن نہیں تو جو اپنے ہمراہ چند کس لیکر آیا ہے یہ کیا مقابلہ کرینگے اور اگر ارادہ جنگ
کا ہو تو تجھ جام سے ہم سب تجھسے مقابلہ کرینگے یہ نامہ جب تمام ہوا وزیر نے ایک سوار کو بلایا نامہ دیکر کہا اس نامے
کو حمزہ کے پاس لے جانا اور جواب اسیوقت لکھوا کر لانا سوار نقب کی راہ سے روانہ ہوا جب صاحبقران
قریب قلعہ خندق کے پاس پہونچ چکے تھے کہ سوار نے جاکر صاحبقران کو نامہ نذر دیا امیر نے اُس نامے
کو پڑھ خواجہ نے فرمایا کہ لشکر کو روک دو یہین مقابلہ ہوگا ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اسکا جواب
بھی ابھی دونگا خواجہ نے لشکر کو روکا اسیوقت بارگاہ مین استادہ ہوئین امیر سوار کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین
تشریف لائے اور سب سردار بھی جمع ہوئے صاحبقران نے جواب مین اُس نامے کے تحریر کیا کہ اے
وزیر مکار تیرا ایک نامہ میرے پاس پہونچا کیفیت معلوم ہوئی تم لوگ اپنے بادشاہ کے دشمن جانی ہو مگر رفاقت
کے پردے مین دشمنی کرتے ہو یہ تب مجھے معلوم ہوا کہ بادشاہ احمد خوف سے میرے مقابلے مین نہین آتا ہے مگر
کبتک چھپا رہیگا انشاء اللہ تعالی بہت جلد قلعہ پر قبضہ کرونگا اور اُس مکار کو تجھ کے اندر آکے قتل کرونگا یہ
جواب لکھکر صاحبقران نے اُس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر روانہ ہوا قلعہ مین آیا وزیر کو نامہ دیا وزیر نے
عبارت پڑھ کر بہت غصہ کیا کہا لشکر مین طبل جنگ بجے اُسیوقت طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو
قریب خندق موجود تھے صدائے طبل سنکر خدمت باسعادت صاحبقران مین حاضر ہوئے عرض کی یا امیر
کفار کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے لوگ اُس پار خندق کے باہر آتے جاتے ہین یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل مقابلہ ہوگا
امیر نے فرمایا خواجہ کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ
رزمی پر چوب پڑی جوانان شیر دل سامان جنگ مین مصروف ہوئے شب بھر جاگ کر سب نے بسر کی
صبح کو صاحبقران زمان [illegible] زینت بخش بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب سردار در دولت پر حاضر تھے
خادم مرکب لیئے موجود تھے امیر نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کی
طرف تشریف لیکر لشکر مخالف کو صف بستہ پایا صاحبقران نے اپنے لشکر کو بھی آراستہ کیا نقیب برائے

نقابت سنگے کر کیتون نے کرز کا کہا وزیر بادشاہ احد صف سے آگے بڑھا کہا اے حمزہ کل جو تجنے میرے
نامے کا جواب لکھا مین نے بہت ضبط کیا ورنہ اُسیوقت لشکر کو لیکر آتا اور تم سے اس صحرا کو خالی کرا لیتا جس قدر
لوگ تمھارے ہمراہ تھے ایمن ایک نہ ٹھہرتا سب بھاگ جاتے تمھین اسیر کرکے خدمت مین بادشاہ احد کے
روانہ کر دیتا صاحبقران نے جواب دیا اے وزیر اب ان لوگون کو زاری نہ تصور کرو جبتک یہ دین باطل رکھتے
تھے اُسوقت تک اُنکے عزان کی کیفیت اور تھی اب بفضل ایزدی یہ صاحب ایمان ہوئے اب انکے دل کی
اور حالت ہے کیا مجال جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹے اگر سر بھی کٹ جائیگا تو چار قدم آگے بڑھکر گرینگے
اگر تیرا خیال بجا نہ تھا کیونکہ تو اپنے یہان کے پہلوانون کے حال سے بخوبی آگاہ ہے اور یہ نہین جانتا کہ تبدیل
مذہب سے انکے دلونکی کیا کیفیت ہوگئی خیر آج انکی جرأت تجھپر ظاہر ہوگی اور یہ جو تونے کہا کہ مین نے صبر کیا ورنہ لشکر
کو اپنے ہمراہ لیکر آتا اے وزیر لشکر کے بھروسے پر جرأت کا دعوے کرتا ہے ابھی جاہون تو بفضل ایزدی تنہا
تیرے لشکر مین در آؤن اور ایک کو زندہ نہ چھوڑون میری نگاہ مین یہ سب لشکر مانند گلۂ گوسپند کے
ہین تو عبث ان تیاریون پر نازان ہے وزیر نے جواب دیا اے حمزہ زیادہ نازان نہو تو جس واسطے میدان
مین آیا ہے کچھ ہنر جنگ دکھا یا کسی اور سردار کو بھیج صاحبقران نے فرمایا تجھے آنے مین انکار ہے نہ کسی
سردار کے بھیجنے مین عذر ہے تیرے لشکر سے بھی تو کوئی میدان مین آئے یا تو خود مقابلہ کریگا وزیر پیچھے
ہٹا اپنے لشکر مین آیا ایک پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہ تو میدان مین جا کسی نامی سردار کو اپنے مقابلے مین
بلا وہ پہلوان بصد نخوت وغرور میدان مین آیا پہلے [illegible] سلحشوری دکھائی پھر مانند فیل مست چنگھاڑ
کے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان تم مین جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے صاحبقران نے چاہا مرکب
بڑھائین مگر سردارون نے آکے صاحبقران کو گھیر لیا سب نے اجازت مانگنا شروع کی امیر نے فرمایا ابھی
وزیر کا ایما یہ تھا کہ مین میدان مین جا کر مقابلہ کرون اسیواسطے اُسنے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا ہے مین
اسکے مقابلے مین جاتا ہون تم لوگ توقف کرو پھر دیکھا جائے گا سردارون نے عرض کی یا صاحبقران آپ
ہمین اجازت مرحمت فرمائیے ابھی خود میدان مین تشریف نہ لے جائیے امیر نے فرمایا مین اسوقت حیران ہون
کہ کسکو اذن جنگ دون اس سے بہتر یہ ہے کہ خود ہی میدان مین جاؤن گر ایک کو اجازت دونگا تو سبکو رنج ہوگا
اور یہ بات بھی رہ جائے گی وزیر اپنے دل مین خیال کرے گا کہ حمزہ نے اپنی جان بچائی خود میدان مین نہ آیا
ایک سردار کو بھیجا اس سبب سے مین اپنا جانا اچھا جانتا ہون سب سردار مجبور ہوئے صاحبقران
نامدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آئے اُس پہلوان نے جو صاحبقران زمان کو آتے ہوئے دیکھا کہا
اے صاحبقران آج مدت کے بعد میرے دل کی حسرت نکلی عرصے سے میرا یہ ارادہ تھا کہ آپ سے جنگ
کرون مگر موقع نہ ملتا تھا آج میری مراد برآئی یا امیر مین ایک شرط سے مقابلہ کرتا ہون صاحبقران نے
فرمایا پہلے شرط کو ظاہر کرو اس پہلوان نے عرض کی اگر مین آپکے ہاتھ سے زیر ہونگا تو آپکی اطاعت قبول
کرونگا اور اگر اسکے برعکس ہوا تو مین اطاعت قبول نکرونگا بلکہ اس کے خلاف ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مجھکو منظور ہے مین مقابلہ کرتا ہون پہلوان نے عرض کی یا امیر اورنگ [illegible] میرا نام ہے
میرے اور اعزا آپکی خدمت مین رہتے ہین ان لوگون نے اکثر مجھسے کہا کہ تو بھی اطاعت صاحبقران
کی قبول کر مگر مین نے ہر بار یہی جواب دیا کہ جبتک صاحبقران سے مقابلہ نہ ہوگا مین ہرگز

اطاعت قبول نہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ دمشقی اب دل سے جوش جنگ اور شوق مقابلہ جاتا رہا جوان جوان فرزند دن نے سامنے جان دی کمر ٹوٹ گئی مگر تیرا کہنا مجھے منظور ہے لاؤ جو حربہ کہ حربہائے جنگ سے رکھتا ہو اورنگ نے بہت افسوس کیا اور عرض کی یا امیر مجھے اب مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اطاعت قبول کرتا ہوں امیر نے فرمایا اے اورنگ یہ بات بالکل خلاف ہے جو کہا ہے اسکو پورا کر اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران میں مجبور ہوں اور منفعل ہوں کہ میں نے ایسی بات کیوں عرض کی صاحبقران نے فرمایا میں بہت خوش ہوا اور اگر اپنے کہنے کے موافق نہ کریگا تب مجھے رنج ہوگا اورنگ نے نیزہ سیدھا کیا صاحبقران نے بھی نیزہ اٹھایا اورنگ نے بند نیزہ بازی کے باندھنے شروع کیے جو بند اورنگ نے باندھا صاحبقران نے اس بند کو کھول دیا ایک مقام پر اورنگ نے گلوگاہ امیر کو تاکا اور نیزے کا وار کیا صاحبقران نے نیزے کو نیزے کے سنان پر روک کے چھٹیر مارا کہ نیزہ اورنگ کے ہاتھ سے نکل گیا اب اسکو بھی غصہ آیا تلوار میان سے لی وار کیا صاحبقران نے بازو دبا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اورنگ نے امیر کی کمر میں ہاتھ ڈالا صاحبقران اور اورنگ اسی صورت سے پشت مرکب سے زمین پر آئے زور ہونے لگا شام تک خوب خوب زور آزمائی ہوئی جب آفتاب قریب غروب پہونچا صاحبقران نے زیادتیاں کرنا شروع کیں اورنگ کے چہرے سے رنگ اڑا ایک مقام پر دم روک کے کھڑا ہوا عرض کی یا صاحبقران آفتاب قریب غروب ہو چکا ہے تھوڑی دیر میں شام ہو جائیگی اب آج جنگ موقوف رکھئے کل پھر آکے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ ہم لوگوں کا دستور نہیں ہے جس سے مقابلہ کیا فیصلہ کر کے میدان سے پلٹے ہیں اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران ایک زور آخری کرتا ہوں صاحبقران نے فرمایا جو تیرے مزاج میں آئے کر اورنگ نے زور کیا صاحبقران نے اسکے زور کو روکا جب اورنگ بالکل بیدم ہوا امیر نے اسکو بکہ دیکر زمین سے اٹھاکر سر سے بلند کیا چاہتے تھے کہ جلد دیکر زمین پر پٹکیں کہ اورنگ نے امان طلب کی اطاعت قبول کی صاحبقران نے اورنگ کو آہستہ سے زمین پر رکھ دیا اورنگ امیر کے قدموں پر گرا صاحبقران نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اورنگ مسلمان ہوا وزیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکے حواس بجا نہ رہے کہا آج حمزہ نے غضب کیا بڑے نامی پہلوان کو زیر کر کے مطیع بنایا اس وقت تو موقع جنگ کا نہیں ہے آفتاب غروب ہو گیا ہے مگر کل اسکا عوض لیا جانے کا کل ایک ایسے پہلوان کو میدان میں بھیجونگا وہ جاکر اسکے کسی نامی سردار کو یا تو زیر کریگا یا اسیر کرکے یہاں لائیگا اسوقت حمزہ کو لطف مقابلہ معلوم ہوگا یہ کہکے اسنے طبل بازگشت بجوا دیا صاحبقران شادان و فرحان میدان سے اپنی بارگاہ کی جانب واپس آئے اورنگ دمشقی بھی ساتھ آیا امیر داخل بارگاہ ہوئے اسطرف وزیر لشکر کو لیکر نقب کی راہ سے قلعہ کے اندر پہونچا سب نے وزیر سے کہا آج حمزہ نے بڑے نامی پہلوان کو کس شد و مد سے زیر کیا اور اسنے بھی اطاعت قبول کر لی وزیر نے کہا کل تم میں سے ایک جوان میدان میں جائے اور امیر کے کسی سردار کو قتل کرے یا اسیر کر کے لائے اسوقت لطف مقابلہ ہو اور اگر کل بھی صاحبقران کے ہاتھ میدان رہا تو اچھا نہوگا لوگوں نے وعدہ کیا کہ ہم کل ضرور ایک سردار نامی حمزہ کے قتل کرینگے وزیر نے سب کو بہت کچھ لالچ دیا شب بھر لشکر میں کسیکو انتشار کے سبب سے نیند نہ آئی جب شہسوار روشن اندام گردوں نیزہ خطوط شعاع ہاتھ میں لیکر قلعہ مشرق سے میدان چرخ زبرجدی پر پہونچا اور سلطان قمر نے شکست فاش پاکر معہ لشکر سیارہ جانب مغرب فرار کیا

لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی وزیر احد نے لشکر کو قلعہ کے باہر نکالا تھا غرض دونوں طرف
صاحبقران زمان نے نماز سے فراغت حاصل کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیا بارگاہ سے باہر تشریف
لائے سب سردار پہلے ہی سے صاحبقران کے در دولت پر حاضر تھے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران پشت
مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوئے میدان میں آکر حریف کو صف بستہ پایا لشکر
اسلام بھی آراستہ ہوا حسب دستور قدیم نقیب برائے نقابت نکلے اور کیفیت کہہ گئے تب وزیر احد نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان میں آیا سلحشوری دکھلائی پھر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم میں سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے میں آئے یہ صدا سنکر اورنگ دمشقی صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا
عرض کی یا امیر اجازت میدان اس خاکسار کو عطا فرمائیے صاحبقران نے فرمایا اے اورنگ تم لشکر
میں نئے ہو اور لوگ موجود ہیں اسکے مقابلے میں جائیں گے اورنگ نے عرض کی یا صاحبقران میری خوشی
یہی ہے کہ اس سے مقابلہ کروں امیر نے بہت کچھ سمجھایا کر اورنگ نے ہر بار یہی عرض کی یا امیر میری عزت بڑھ جائیگی
آپ انکار نہ فرمائیں مجھے اجازت دیں جب صاحبقران مجبور ہوئے تو اورنگ کو اجازت دی اور اورنگ
دمشقی گھوڑے کو مہمیز کر کے میدان میں آیا پہلوان نے اسکی صورت دیکھکر کہا اے اورنگ تو کل زیر ہو چکا
ہے میں ایسے سے مقابلہ نہیں کرتا تو اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی سردار حمزہ کو میرے مقابلے کیواسطے بھیج
اورنگ نے جواب دیا کہ لشکر امیر میں وہ کونسا سردار ہے جو صاحبقران سے زیر نہیں ہوا ہے اگر ارادہ
تیرا یہ ہے کہ صاحبقران خود تیرے مقابلہ میں آئیں تو [illegible] امیر تیرے مقابلے میں ہرگز نہیں آئینگے
اس جوان نے کہا اے اورنگ تو خوب جانتا ہے کہ میں مہیز کوتاہ گردن پہلوانان احد میں نام آور ہوں کوئی
پہلوان میرے مقابلے کا اس شہر میں نہیں ہے برسوں تیرا ساتھ رہا تو بھی خوب آگاہ ہے اورنگ نے
جواب دیا کہ تو بالکل خلاف کہتا ہے احد میں بہت سے پہلوان ایسے ہیں جو تجھ سے کہیں زور آور ہیں جس لشکر سے تو
آیا ہے اسی لشکر میں بہت سے پہلوان ایسے موجود ہیں کہ اگر چاہیں تو تجھے مع تیرے گھوڑے کے زمین
سے اٹھا لیں میرے سامنے اپنے دعوے باطل نکر مہیز نے کہا میں تم سے مقابلہ نکرونگا اورنگ نے
کہا اگر تجھے خوف ہے تو واپس جا اور کسی پہلوان کو اپنے لشکر سے بھیجدے مہیز نے کہا اے اورنگ کل
تو لشکر حمزہ میں کیا گیا ہے کہ ترکیب گفتار تیری بالکل انھیں لوگوں کی سی ہوگئی ہے ایسے ہی دعوے
بھی ہوگئے انھیں لوگوں کے سے خیال بھی ہوگئے اے اورنگ اگر وہ لوگ ایسے دعوے کرتے ہیں تو انکو
زیب ہے کہ انھوں نے آجتک بہت سے پہلوانوں کو شکست دی اور خود کسی سے زیر نہیں ہوئے مگر
تجھے ایسی باتیں زیبا نہیں ہیں کہ تو نے کل سب کے سامنے میدان ایسی ذلت اٹھائی [illegible]
دل سے اسکا داغ نہ جائیگا اور سب پہلوانوں کی نظر میں حقیر [illegible]
کیا مجال جو مثل ان لوگوں کے دعوی جرأت کر دوں [illegible]
ہیں جو انکی خدمت میں ہے وہ جری ہو جائے میں جیسا کل اسے لیا دعوی کر سکتا ہوں [illegible]
کہ مجھے صاحبقران زمان نے غلامی میں قبول فرمایا [illegible] انہوں نے فرمایا [illegible]
مطابق کام کرونگا مہیز نے کہا تیری قضا اس وقت دامنگیر ہے میں چاہتا تھا کہ تو کسی طرح اپنے شہر کو واپس
جائے اور میرے ہاتھ سے قتل نہو کیونکہ بہت دنوں تک ایک ہی سرکار میں ملازمی کی ہے [illegible]

گذار دی اب تجھین کو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرون ورا اسکا خیال تھا ورنہ اور کوئی بات نہین ہے مین تجھسے
ابھی مقابلہ کرتا ہون اورنگ نے جواب دیا او ہمیز اگر تجھین یہی خیال ہے تو اب بھی ممکن ہے کہ ہم تم ایک ہی
جا رہین اور اپنی عمر بسر کر دین ہمیز نے کہا اے اورنگ اب کیونکر ممکن ہے اورنگ نے جواب دیا کہ اب یون
ممکن ہے کہ تو بھی اپنے دین باطل کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی حاصل کر پھر صورت یکجائی پیدا
ہو جائے یہ امر مشکل نہین ہے تو عبث فکرمند ہے ہمیز یہ سنکر بہت ناراض ہوا کہا اے اورنگ اب ایسی بات
زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین زبان تیغ سے جواب دونگا میرا مذہب باطل ہے اورنگ نے کہا بیشک تیرا
مذہب بالکل باطل ہے ہمیز نے کہا مین بے قتل کیے جانے نہ دونگا یہ کہکے اسنے گرز اٹھایا اورنگ نے
سپر کو سر کی پناہ کیا ہمیز نے گرز لگایا اورنگ نے سپر پر روکا ہمیز نے دوسرا گرز لگایا اورنگ نے خالی
دیا ہمیز کا ہاتھ جو جھٹکا گرز لیکر وار کیا ہمیز نے بہت سنبھالا مگر تکان کے سبب سے گینڈے پر نہ سنبھل سکا
زمین پر گرا اورنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ ہمیز زمین پر گرا اسنے گھوڑے کو مہمیز کر دیا کہ ہمیز پامال ہوگیا اسکا
چور چور ہوا صاحبقران نے اورنگ کے وار خالی دینے کی بہت تعریف کی اورنگ نے جھکا کے
صاحبقران کو سلام کیا اور لشکر حریف کیطرف بنگاہ غضب دیکھا کیا وزیر نے پھر لشکر مین سے ایک
پہلوان کو روانہ کیا وہ اورنگ کے مقابلے مین آیا اورنگ نے اسکو بھی قتل کیا اسیطرح چار پہلوان اور
آئے مگر اورنگ کے ہاتھ سے قتل ہوے اسی ردو بدل مین شام ہوئی وزیر نے پھر طبل بازگشت بجوا دیا
اپنے قلعہ کی جانب پلٹا اور اورنگ اپنے لشکر مین آیا امیر نے اورنگ کی بہت کچھ تعریف کی شادان و فرحان
اپنے لشکر کیطرف واپس آئے لیکن وزیر جو قلعہ مین آیا اسنے اپنے یہان کے نامی پہلوانون کو بلایا کہا تم لوگو کی
قوت و جرأت کہان چلی گئی اورنگ کیا تم سے علیحدہ ہے وہ بھی تمہارے لشکر کا ہے اسنے کئی پہلوانون کو
قتل کیا اور تم مین سے کسی کو ذرا اونچی جرأت نہ پیدا ہوا جو اسکو جاکر قتل کرتے بڑے افسوس کی بات ہے
اگر کل بھی مسلمانون کے ہاتھ میدان رہا تو پھر فتح کی امید قطع ہو جائے گی اور کچھ تدبیر نہ بن پڑے گی سلطان
نہین معلوم تم لوگون واسطے کیا کرین گے سب نے کہا اے وزیر اگر ہم مقابلہ کیواسطے جاتے تو بے سر لیے
واپس نہ آتے آپ خود ایسے ویسے پہلوانون کو میدان مین بھیجتے ہین جنھون نے کبھی کسی سے مقابلہ نہین کیا ہو
اور دشمن کو اپنے قوی جانتے ہین وزیر نے کہا کل جو شخص مجھسے یہ وعدہ کرکے جائے گا کہ ہم سردار اسلام
کو ضرور قتل کرین گے یا اسیر کر کے لائین گے اور اپنے وعدے کے موافق کام بھی کریگا ہم اسکو ایک شہر کا
حاکم کرین گے چند پہلوانون نے کہا کہ ہم جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے جواب دیا کہ
جو ایک سر لا کر دیگا وہ ایک شہر کی حکومت پائے گا اور اگر دو سر لا دے گا تو دو شہر اسکو دیے
جائین گے بہت سے پہلوانون نے وعدہ کیا شب بھر آپس مین یہی گفتگو رہی الغرض مین سب یہی کہتے تھے کہ
ہم پہلے میدان مین جائین گے سر لیکر واپس آئین گے اسی جھگڑے مین سحر ہوئی وزیر لشکر کو باہر لیکر نکلا میدان
جنگ مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا صاحبقران زمان بھی بصد شوکت و شان لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان
مین آئے صف بندی کے بعد نقابت ہوئی گرز کیتون نے کڑکا کہا وزیر نے اپنے لشکر کیطرف
دیکھکر کہا اب کون میدان مین جاتا ہے اور سردار کا سر لاکر شہر کی حکومت پاتا ہے یہ سننا تھا کہ بہت
سے پہلوان بڑھے سب نے کہا کہ ہم میدان مین جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے

اُن سب میں سے ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا مگر تاکید بھی کر دی کہ اگر اپنا نام نیک نامی سے مشہور کرانا ہے تو سر لیکر واپس آنا ورنہ بعد مردن بھی تا قیامت بدنام رہوگے پہلوان نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھیں میں بے سر لیے واپس نہ آؤنگا یہ کہکے میدان میں آیا لشکر اسلام کیطرف دیکھکر آواز دی کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم میں سے جو پہلوان نامی ہو وہ میرے مقابلہ میں آئے مجھے وزیر احمد کا حکم ہے کہ نامی سردار کا سر لیکر جاؤں اور اُسکے عوض میں ایک ملک کی حکومت پاؤں یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران کے قریب حاضر ہوکے عرض کی یا صاحبقران یہ پہلوان بھی قوی ہیکل ہے اگر اجازت ہو تو میں جاکر اس سے مقابلہ کروں صاحبقران نے فرمایا میں خود ارادہ رکھتا ہوں امیر ثانی نے عرض کی آپ کے تشریف لے جانے کی ضرورت نہیں اس سے میں مقابلہ کرونگا صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان میں آئے اس پہلوان نے کہا اے شخص کیا اب تیرے لشکر میں تجھسے بڑھکر کوئی پہلوان نامی نہیں ہے امیر ثانی نے فرمایا اے مغرور اگر میں تجھسے مقابلہ نہ کرسکونگا تو کسی نامی پہلوان کو بلا دونگا اُسنے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے مقابلے میں وہ سردار آئے کہ جو لشکر بھر سے قوت و جرأت میں زیادہ ہو امیر نے فرمایا سب کی جرأت و قوت یکساں ہے تو مجھے اپنا ہنر دکھا اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے تو واپس جا کسی دوسرے پہلوان کو روانہ کر میں اب بے مقابلے میدان سے واپس نہ جاؤنگا اس پہلوان نے کہا اے عرب اگر تجھے اب واپس جانا منظور نہیں ہے تو میں تجھسے مقابلہ کرتا ہوں تیرا سر لیکر جاؤنگا اُسکے عوض میں ایک شہر کی حکومت پاؤنگا پھر کیا تیرے ہی قتل پر اکتفا کرونگا اور جو جو سردار میرے مقابلے میں آئیں گے اُن سب کے سر لے جاؤنگا جتنے سر وزیر کو دونگا اُتنے ہی ملک انعام میں ملیں گے صاحبقران ثانی نے مسکرا کے فرمایا پہلے مجھکو قتل کر لے پھر اور سرداروں کو بھی بلانا پہلوان نے کہا اے عرب تو اب اپنی قتل میں کچھ عرصہ بجا ہی یہ کہکے تلوار میان سے لی حمزۂ ثانی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اس نے تلوار کا وار کیا امیر ثانی نے وار اسکا خالی دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گینڈے کی گردن پر گری گینڈے کی گردن قلم ہوئی گینڈا زمین پر گرا وہ بھی ساتھ ہی گینڈے کے گر پڑا امیر وار کرنے والے تھے مگر اسکو جو گرتے دیکھا ہاتھ روک لیا جیسے ہی یہ پہلوان زمین پر گرا جلدی سے اُٹھا تلوار سنبھال کے اس غرض سے چلا کہ مرکب صاحبقران ثانی کو بھی ہلاک کرے امیر نے گھوڑے کو پشت پر لیا آپ زمین پر آگئے یہ تو بدحواس گھبرایا ہوا تھا صاحبقران نے فرمایا او بدحواس ہوشیار ہوجا یہ کہکے تلوار میان سے کھینچکر اس پر وار کیا تلوار کی چمک سے آنکھیں اس کی بند ہوگئیں چوٹ دکھائی نہ دی گھبرا کے اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار صاحبقران نے کمر پر لگائی پہلوان کے دو ٹکڑے ہوئے لشکروں سے شورِ تحسین و آفرین بلند ہوا وزیر ازحد دردمند ہوا اور ایک پہلوان آگے بڑھا وزیر سے کہا میں اس جوان کا سر لاتا ہوں مگر میری شرط قبول فرمایئے وزیر نے کہا اپنی شرط بیان کر اُس پہلوان نے کہا ایک ملک کی حکومت کوئی چیز نہیں ہے اگر اس پہلوان کے سر کے عوض میں دو ملک کی حکومت مجھے عنایت کیجیے تو میں ابھی سر حاضر کردوں وزیر نے منظور کیا کہا اے سواد ترکی مجھے منظور ہے بلکہ اسکے علاوہ کچھ نقد بھی تجھے انعام میں دیا جائے گا تو اس پہلوان کا سر لا دے سواد ترکی گینڈے کو مہمیز کرکے امیر ثانی کے مقابلے میں آیا کہا اے عرب میں تیرا سر لینے آیا ہوں مجھے وزیر احمد نے وعدہ کیا ہے کہ دو شہر کی حکومت کے علاوہ کچھ نقد بھی دونگا میں سر تیرا

ضرور سے جاؤنگا امیر نے فرمایا اگر یہ کام تجھسے انجام پائے تو میں تیرے سامنے موجود ہوں سواد ترکی نے یہ سنکر امیر پر گرز کا وار کیا حمزہ ثانی نے خالی دیا اسنے دوسرا وار کیا امیر نے تیغ ماری تلوار اس کے ہاتھ پر پڑی کہ مع گرز ہاتھ کٹ کر زمین پر گرا سواد نے دوسرے ہاتھ سے تیغ کمر سے کھینچی چاہتا تھا کہ امیر ثانی کے سر پر لگائے مگر امیر نے دوسرے ہاتھ کو بھی قلم کیا سواد ترکی بیکار ہوا امیر ثانی نے فرمایا اب اسی صورت سے اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیج سواد ترکی نے کہا اے عرب میں مجبور ہوں کہ ہاتھ میرے کٹ چکے ہیں ورنہ سب مزہ دکھا دیتا امیر ثانی نے فرمایا اے سواد ترکی اب زیادہ باتیں کرنے سے کیا حاصل ہے اپنے لشکر کو واپس جا اور دو شہروں کی حکومت سے نقد بھی کچھ بھول جائیگا سواد ترکی مجبور تھا کہ اب کیا جواب دوں اور کیونکر وار کروں جب دیر تک اسی کشمکش و پیچ میں رہا اور پھر اسکو تن مرڑا اپنے تئیں گینڈے سے زمین پر گرا دیا وزیر احد یہ کیفیت دیکھ رہا تھا اسنے دوسرے پہلوان کیطرف اشارہ کیا وہ صف سے آگے بڑھا وزیر کے قریب آیا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم میں ایک سبب سے میدان میں نہیں جاتا ورنہ اس عرب کا سر لانا کوئی بڑی بات نہیں ہے صرف اسقدر خیال ہے کہ ایک ملک کوئی چیز نہیں ہے اگر چار ملکوں کی حکومت دینا آپ گوارا کریں تو میں ابھی اس عرب کا سر لادوں وزیر نے قبول کیا پہلوان میدان کیطرف آیا امیر ثانی کے قریب پہونچ کے کہا اے عرب میں تیرا سر لینے کو آیا ہوں وزیر اعظم نے وعدہ فرمایا ہے کہ چار ملکوں کی حکومت مجھے دیں گے صاحبقران ثانی نے فرمایا اگر تو میرا سر قلم کرسکے تو میں تیرے سامنے موجود ہوں مگر ایک پہلوان تیرے ہی لشکر سے آیا تھا اس سے وزیر نے دو ملکوں کا وعدہ کیا تھا وہ سامنے تڑپ رہا ہے ہاتھ بھی باقی نہیں جو کف افسوس ملے کہ دو ملکوں کی حکومت نہ ملی کہیں تیرا بھی وہی حال نہو اس پہلوان نے کہا اے عرب تو نے میرا نام سنا ہوگا کہ مجھے لوگ محراب برہنہ سر کہتے ہیں آجتک میں نے خود نہیں پہنا ہزاروں تلواریں سر پر کھائیں مگر تلواریں کر گئیں اور سر میرا زخمی نہوا آج تیری تلوار کا بھی کاٹ دیکھونگا امیر نے فرمایا ابھی تو تجھے یہ دیکھنا ہے کہ تو چار ملکوں کی حکومت کیونکر پاتا ہے پہلے تو اپنا کام کر پھر میں بھی اپنے وار کرونگا محراب نے تلوار میان سے لی امیر پر وار کیا مجھسے صاحبقران نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے چاہا دوسرے ہاتھ کی مدد سے ہاتھ چھڑائے امیر ثانی نے طمانچہ مارا کہ کاسہ سر اسکا اڑ گیا مر کر گینڈے سے گرا صاحبقران زمان امیر ثانی کی قوت دیکھکر بہت خوش ہوئے مگر وزیر احد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے پہلوانوں کی طرف دیکھکر کہا کہ تم لوگوں نے کوئی کام سر میدان پر سانہ کیا کہ مثل اس عرب کے تمہارا بھی نام ہوتا دیکھو کیسے قوی ہیکل پہلوان کا سر ایک طمانچے میں اڑ گیا معلوم ہوا کہ تم لوگوں میں ذرا بھی قوت نہیں ہے جو ان عربوں سے مقابلہ کرسکو اب مجھے امید فتح جاتی رہی آج میں خدمت میں سلطان کے جاؤنگا اور سب کیفیت بیان کرونگا جب وہ کوئی اور انتظام کرلیں گے تو لڑائی شروع ہوگی ورنہ جنگ موقوف رہیگی پہلوانوں نے جواب دیا کہ اس میں ہماری کیا خطا جو لوگ میدان میں گئے اپنے حال سے ہم آگاہ نہیں کہ وہ کیسے تھے قابل مقابلہ تھے یا نہیں دیکھیے میں سب سے قوی تن قوی گردن ہوں مگر ہنر جنگ میں مقابلہ نکرسکا معلوم ہوتا ہے یہ عرب وہ ہے جو صاحبقران ثانی کے لقب سے مشہور ہے اس سے مقابلہ کرنے کیواسطے اور پہلوان چاہئیں ان لوگوں سے یہ زیر نہوگا وزیر نے کہا وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو اس کو زیر

کر سکتے ہین سب نے جواب دیا کہ آپ کے لشکر مین موجود ہین مگر آپ اُنکو میدان مین نہین بھیجتے ہین وزیر نے
کہا مین لشکر مین بہت کم رہا سب لشکریون کے حال سے بخوبی ماہر نہین ہون تم لوگ یہان سب کے افسر ہو سب
کے حال سے واقف بھی ہو تم ہی کسی پہلوان کو اچھا سمجھ کر میدان مین روانہ کرو پہلوانون نے کہا ہم اسکا
سر ابھی لاتے ہین مگر آپ یہ وعدہ فرمایئے کہ چہارم ملک کی حکومت ہمکو دیجئے تو ہم اس لڑائی کو فتح کر دین
کیونکہ یہ لڑائی اُن لوگون سے ہے جو آجتک کسی سے زیر نہین ہوے اور ہمیشہ بڑے بڑے پہلوانون
کو زیر کرکے اپنا مطیع بناتے رہے ان لوگون سے جبتک ہم خود برابر مقابلہ نہ جائینگے اسوقت
تک اسنے لڑکر کوئی عہدہ برآ نہ ہوگا وزیر نے کہا مین سلطان سے کہکر حکومت بھی چہارم ملک کی
دلا دونگا مگر اس لڑائی کو کسیطرح فتح کرو جن پہلوان نے وزیر سے یہ کہا تھا یہ پانچ شخص افسر اعلےٰ
فوج احد کے تھے جب یہ بات اسی وقت سے طے پا گئی اور وزیر نے چہارم ملک کی حکومت بھی دینے
کا وعدہ مستحکم کیا تو انہین سے ایک پہلوان شمشیر خنجر زن آگے بڑھا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اگر مین
اس جوان کو قتل کرونگا تو تم کل کی میدان داری مین اور کسی پہلوان عرب کو قتل کرنا اسیطرح اس لڑائی
کو ملکر فتح کرلینگے اور حکومت بھی ہمیشہ بشرکت کرتے رہینگے پانچون افسر اس بات مین
متفق الرائے ہوئے سب کے پہلے شمشیر خنجر زن میدان کی طرف روانہ ہوا امیر ثانی میدان جنگ مین
ٹہل رہے تھے کہ شمشیر خنجر زن نے امیر ثانی کے سامنے آکر کہا اے عرب مین نے اسوقت تیری جنگ
و جدل جو دیکھی دل مین شوق مقابلہ پیدا ہوا واقعی تو نے بہت اچھی طرح اُن پہلوانون سے مقابلہ کیا مگر
وہ پہلوان جیسے تھے خود تجھے اُنکی حالت ظاہر ہوگئی میرے کہنے کی ضرورت نہین اب مین تیرے
مقابلے مین آیا ہون وزیر اعظم نے تیرا سر لینے کو مجھے بھیجا ہے اور چہارم ملک کی حکومت دینے کا وعدہ
مستحکم کیا ہے اگر تو زیر ہوکے میری اطاعت قبول کریگا تو مین حکومت نہ لونگا تجھے اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تجھ
دونون مین فن سپہ گری تعلیم کرونگا تیرے سبب سے میرا نام ہوگا تو صاحب جرأت معلوم ہوتا ہے امیر ثانی نے
مسکراکے فرمایا جیسے وہ پہلوان میرے مقابلے مین آئے تھے مین تجھے اُنسے بھی کم جانتا ہون شمشیر
خنجر زن نے کہا اے عرب تم ایسی بات نہ کہو کیونکہ تو خوب دیکھ سکتا ہے کہ کون فن جنگ سے کسقدر
واقف ہے مین اس لشکر مین فن جنگ کا ایسا جاننے والا ہون کہ بہت سے لشکری میرے سکھائے ہوئے
ہین اور بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہے وہ بھی اسی لشکر مین موجود ہین تجھے میری
نسبت ایسا کہنا نہین چاہیے امیر ثانی نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر میرا سر لینے کو آیا ہے
تو دیر کیون کرتا ہے مین بھی دیکھون کہ کیسا تیغزن ہے شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے کہنے کو قبول کر
اور اپنی جرأت پر اسقدر نازان نہو میری شرکت قبول کر مین تجھے اپنے ہمراہ شاہ احد کے پاس لے چلونگا
وہان تیرا بڑا وقار ہوگا اور اگر میرے خلاف مرضی کریگا تو تیرا سر لے جاؤنگا امیر ثانی نے فرمایا اے شمشیر
خنجر زن بیہودہ گوئی سے کچھ حاصل نہین ہے کچھ ہنر جنگ دکھلا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب مین نے فن
ناوک افگنی مین مشق بہم پہونچائی ہے چاہتا ہون کہ تو بھی تیر و کمان ہاتھون مین لے پہلے اسی مین
مقابلہ ہو تو بہتر ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میرے کمان اُٹھانے سے تجھکو کیا غرض ہے تو اپنا کمال دکھا مین تیرے
تیر تلوار سے قلم کرونگا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے تیر کو قلم نہ کرسکے گا امیر مصر نے فرمایا

سے تجھے نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام میں مشغول ہو شمشیر خنجر زن نے کمان کاندھے سے اُتاری تیر ترکش
سے نکالا چلہ کمان میں پیوست کرکے طرف حمزہ ثانی کے تیر سر کیا امیر نے تلوار سے قلم کیا اس نے
دوسرا تیر سر کیا وہ بھی حمزہ ثانی نے کاٹا اسی طرح اسنے چالیس تیر حمزہ ثانی کی طرف پھینکے مگر امیر
نے سب ناوک اسکے قلم کیے جب ترکش اسکا خالی ہوا تو شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب یہ تو ایک
شغل تھا ابھی تک میں آمادہ پیکار نہیں ہوا تھا مگر تو نے بڑا کام کیا کہ میرے چالیس تیر قلم کیے اب میں
چاہتا ہوں کہ تیغ زنی میں میرے تیرے مقابلہ ہو جائے امیر نے فرمایا مجھے یہی منظور ہے شمشیر خنجر زن نے شمشیر میان
سے لی صاحبقران ثانی مرکب پر سنبھلے اس نے گینڈے کو مہمیز کرکے تلوار صاحبقران کے سر پر
لگائی امیر ثانی نے تلوار کو تلوار پر روکا اسنے دوسرا وار کیا امیر نے پھیرے ادھر لگائی تلوار شمشیر خنجر زن
کی ٹوٹ گئی اسکو سخت ندامت ہوئی امیر ثانی کیطرف بنگاہ غضب دیکھکر کہا اے عرب تو نے میری تلوار
توڑ ڈالی اب میں تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر ثانی نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے شمشیر خنجر زن اس وقت
میں چاہوں تو تیرا سر قلم کروں مگر یہ بات آئین جرات کے خلاف ہے اگر تو مقابلہ کرنا چاہے تو دوسری تلوار
منگالے شمشیر نے جواب دیا کہ اب مجھے تلوار منگانے کی ضرورت نہیں ہے میں تجھ سے کشتی لڑونگا امیر ثانی
نے تلوار میان میں رکھی گھوڑے سے اُترے شمشیر خنجر زن بھی گینڈے سے نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران
کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا امیر ثانی نے اسکو پورا زور بھی کرنے دیا بعد دیکر زمین سے اُٹھا لیا فرمایا اے
شمشیر خنجر زن اب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے اسنے کہا اے عرب میں اپنا مذہب آبائی
ترک نکرونگا صاحبقران نے چرخ دیکر اسکو زمین پر دے مارا شمشیر خنجر زن کی ہڈیاں چور چور ہو گئی لشکر دین
سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی دن تھوڑا باقی رہگیا تھا وزیر احمد نے طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا
صاحبقران زمان بصد سرور و شادمانی اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے امیر ثانی کی بہت کچھ تعریف کی مگر وزیر
لشکر کو لیکر قلعہ میں آیا اپنے سب پہلوانوں سے کہا کہ آج سے مجھے امید فتح جاتی رہی اب ایک بات
اور باقی ہے وہ کل کی میدان داری میں صرف کی جائیگی یا تو کل مسلمانوں کو پسپا کرو یا خود ہی شکست
کھاؤ اور اگر اس طرح جنگ کریں گے تو ہم مسلمانوں پر فتح پائیں گے افسران فوج نے کہا ہم لوگ
بھی سننا چاہتے ہیں وہ کون بات ہے وزیر نے کہا کل جنگ مغلوبہ کی فکر ہے یا تو مسلمانوں کو پسپا کر دونگا یا اب
مقابلہ نہ کیا جائے گا سب اسکی رائے سے متفق ہوئے اس شب کو بھی کفار سب بیدار رہے مارے
خوف کے کسی کو نیند نہ آئی صبح کو وزیر لشکر قلعہ سے لیکر نکلا اسطرف سے صاحبقران زمان اپنے سرداران
نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر میدان میں آئے وزیر نے لشکر کے سامنے آتے ہی اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ
مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو خبردار میدان سے قدم نہ اُٹھانا ورنہ ہر طرح جان جائے گی اس سے لڑکر مر جانا
مردوں کیواسطے اچھا ہے لشکر نے جو اشارہ پایا تلواریں کھینچ کر فوج اسلام پر آ گرا ایمان بھی سب نے تیغیں
علم کیں لشکر کفار سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک تلوار چلی قریب نصف کے لشکر کفار قتل ہوا جب
دن تھوڑا باقی رہا اور اہل اسلام نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے اسوقت کفار کے قدم میدان میں
نہ ٹھہرے سب قلعہ کیطرف بھاگے صاحبقران زمان نے بآواز بلند فرمایا ہاں غازیو یہی وقت ہے کہ
قلعہ پر قبضہ کر لو ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا سرداران عرب نے جو نعرۂ صاحبقران کی صدا سنی

سب نے گھوڑ دوڑ کی ہاگیں لین وزیر احد سے لشکر کو بہت کچھ لالچ دیا جایا یہ لوگ میدان مین ٹھہرین مگر لشکر کب ٹھہرتا ہے یہ لوگ جو بھاگے قلعہ کیطرف جھپٹے اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا وزیر نے دیکھا وقت اچھا نہین ہے اگر مسلمان قلعہ کے اندر پہونچ گئے تو کون انکو وہان سے بھگا سکے گا یہ سوچ کے اپنے چاہا کہ نقب کی راہ کو بند کرا دے مگر اسوقت کیا ہو سکتا ہے لشکری اُسیطرف سے قلعہ مین آئے سرداران عرب نے بھی انکا پیچھا نہ چھوڑا قلعہ پر آ کے قبضہ کر لیا اور ان فراریون کو بھی گھیر لیا اب یہ لوگ مجبور ہوئے کیا کرتے سب نے حمزہ صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی امیر کیخدمت مین دست بستہ حاضر ہوئے صاحبقران نے سبکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا سب مسلمان ہوئے مگر وزیر نکل گیا کہ حال اسکا وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

یہان صاحبقران زمان نے قلعہ مین سب بارگاہین اور جو جو اسباب امیر کے ہمراہ تھا منگا لیا اُسی وقت پل تختہ چڑھایا گیا سب اسباب اونٹون پر بار ہو کے آ گیا امیر نے فرمایا کہ آج شب بھر تو یہان قیام کرنا چاہیے صبح کو ہم شہر مین چلکر تختگاہ سلطان کو برباد کرین گے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران ایسا نہو بادشاہ کسی طرف بھاگ جائے اور پھر ہاتھ نہ آئے امیر نے فرمایا اُسکے واسطے یہ بندوبست کیا جائے کہ چند آدمی شہر پناہ پر موجود رہین اگر بادشاہ کہین بھاگنے کا ارادہ کرے اسکو گرفتار کر کے یہان لائین خواجہ نے سرداران عرب سے چند لوگون کو اسطرف روانہ کیا کہ وہ جا کر دروازہ شہر پر بیٹھے امیر شامی اور صاحبقران اور بہت سے سردار عرب قلعہ مین رہے شب بھر قلعہ مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان لشکر کو ہمراہ لیکر تختگاہ بادشاہ کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن نامہ دارون کی بیان کی جاتی ہے کہ جو سلطان احد کی جانب سے بعض ملکون مین گئے

چنانچہ پہلے جو نامہ پہونچا تو شاہ دیلم کو پہونچا اُس نے جو نامہ پڑھا اُسی دن اپنے ملک سے لشکر لیکر روانہ ہوا اور جانب احد چلا بعد اسکے سلطان بدخشان کو نامہ پہونچا وہ بھی اُسی روز لشکر گران لیکر روانہ ہوا اسکے بعد اور سلاطین کو نامے پہونچے اور سب اپنے اپنے ملکون سے لشکر بیشمار لیکر روانہ ہوئے مگر سلطان دیلم کہ سب کے پہلے روانہ ہوا تھا دس دن کے بعد احد کے قریب آ کر پہونچا اپنی اطلاع کیواسطے اس نے ایک نامہ سلطان احد کو تحریر کیا نامہ دار کو بلا کر وہ نامہ دیا کہ اس نامے کو سلطان احد کے پاس لے جانا اور جواب لیکر بہت جلد آنا یقین ہے جسوقت سلطان کو نامہ دیکھے گا خود میرے لینے کو آئے گا نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا تو یہان وہ وقت تھا کہ سرداران عرب دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے جو شخص شہر کے باہر جاتا تھا اُس کو روک دیتے تھے مگر آنے والے سے کوئی کچھ نہ کہتا تھا نامہ دار جو آیا اسکو بھی کسی نے نہ روکا یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا شہر کے اندر پہونچا تختگاہ سلطان احد کے قریب جا کر اپنی اطلاع کرائی اسوقت وزیر حالت جنگ بادشاہ سے بیان کر رہا تھا اور بادشاہ نہایت مضطر تھا کہ چوبدار نے جا کر کہا ایک نامہ دار آیا ہے بادشاہ احد نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ نے اس مضمون کا نامہ بھیجا ہو گا کہ اب مسلمان ہونے مین کیا انکار ہے وزیرون نے کہا آپ نامہ منگا کر ملاحظہ فرمایئے شاید کہین اور سے آیا ہو

بادشاہ نے چوبداروں سے کہا اس نامہ دار کو اپنے ہمراہ یہاں لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے سلطان احد نے نامہ لیکر جو دیکھا بہت خوش ہوا وزیرون سے کہا کہ مین نے ایک نامہ بادشاہ ولیم کے پاس روانہ کیا تھا وہان سے جواب آیا ہے دیکھون آئین کیا لکھا ہے یہ کہکے اس نے نامہ کھولا آئین لکھا تھا کہ حسب الطلب مین یہان آیا ہون قریب شہر پناہ آج قیام کیا ہے کل شہر مین داخل کرونگا اطلاعاً آپ کو تحریر کیا بادشاہ احد نے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے جو بادشاہ ولیم یہان آجائے یہ بات ضرور ہے کہ حمزہ کل یہان آئے گا اور قیامت برپا کرے گا اگر سلطان ولیم معہ لشکر اندر آگیا تو وہان اُن لوگون سے مقابلہ کریگا وزرا نے کہا آپ اس کیفیت سے انکو اطلاع دیجیے اور یہ کہہ دیجیے کہ جب رات زیادہ آئے بادشاہ ولیم اپنی فوج ہمراہ لیکر شہر کے اندر آئین صاحبقران اور جملہ سردار قلعہ مین ہونگے شہر پناہ پر جو لوگ بیٹھے ہونگے وہ بہت ہی کم ہین اگر لشکر اُنسے برسر جنگ ہوگا تو یقین ہے وہ لوگ کچھ نہ بنا سکین گے بادشاہ احد نے یہی نامہ مین لکھ دیا نامہ دار نے کہا اب مین جا نہین سکتا کیونکہ جو شخص شہر کے اندر آتا ہے سب وہ لوگ مانع نہین ہوتے مگر جو شہر کے باہر جاتا ہے اسکو روکتے ہین اگر مین شہر کے باہر جانے کا ارادہ کرونگا وہ لوگ مجھے بھی مانع ہونگے لہذا اپنے جانے کی کیا صورت کرون وزرا بھی اس بات مین حیران ہوے بادشاہ نے کہا کہ نامہ اسوقت بادشاہ ولیم کو ضرور پہونچنا چاہیے اگر نامہ اسوقت وہان نہ جائے گا تو صبح کو آکے حمزہ یہان قیامت برپا کردیگا جو کچھ تھوڑے سے پہلوان یہ لشکر یہان موجود ہے یہ مسلمانون کا کیا بنا لیگا وزرا نے کہا اے شہریار ہمارے نزدیک یہ بات مناسب ہے کہ اسوقت نامہ وہان روانہ نہ فرمائیے جب صبح کو حمزہ اسطرف آئے گا تو سب لوگون کو اپنے ہمراہ لائے گا اُسوقت آپ نامہ وہان روانہ کیجیے گا حمزہ اُن لوگون سے جو یہان موجود ہین جنگ کریگا اتنے عرصے مین سلطان ولیم آجائین گے حمزہ ضرور بدحواس ہوجائے گا اسوقت واجبی خوب تلوار چلیگی بادشاہ احد نے کہا کہ یہی عقل درست نہین ہے جو کچھ تم لوگ کہتے ہو یہی مناسب ہے وزرا شب بھر سلطان کے پاس بیٹھے رہے بادشاہ احد کی رات بھر یہ کیفیت رہی کہ کسی پہلو قرار نہ آیا جب بات کرتا تھا یہی کہتا تھا کہ اب زندگانی تمام ہوئی جام عمر لبریز ہوا صبح کو حمزہ قلعہ سے نکلکر اسطرف آئے گا ایک کو زندہ نہ چھوڑے گا ہان جو اطاعت اسلام قبول کریگا وہ امان پائیگا جو مذہب آبائی کو ترک نہ کریگا مارا جائے گا اسی کرب و بیچینی مین صبح ہوئی وزرا نے نامہ دار سے کہا کہ تو جلد یہان سے روانہ ہو شہر پناہ کے قریب جاکر ٹھہر جانا جبتک وہ لوگ وہان سے نہ ہٹین خبردار باہر جانے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ پچھتائے گا زک اُٹھائے گا مسلمان بڑے ظالم ہین کسی کا خیال نہین کرتے جو کوئی انکے خلاف مرضی کرتا ہے اُسکو ہلاک کرتے ہین نامہ دار نامہ لیکر اسطرف روانہ ہوا شہر پناہ وہان سے کئی کوس پر تھی جب نامہ دار قریب دو کوس کے پہونچا اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک لشکر عظیم آتا ہے نامہ دار ایک جانب پوشیدہ ہوگیا لشکر قریب آیا نامہ دار نے دیکھا کہ جوان قوی ہیکل تیغزن صف شکن گھوڑون پر سوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوے دھاوہ کیے ہوے تخت گاہ کی جانب جاتے ہین جب یہ لوگ آگے بڑھ گئے نامہ دار راہی ہوا بصد تعجیل شہر پناہ کے قریب پہونچا دیکھا چند آدمی وہان ابھی موجود ہین حفاظت کر رہے ہین نامہ دار اُن لوگون کے قریب آیا کہا صاحبو آپ کا خطا وار سلطان ہے رعیت نے کیا خطا کی ہے جو آپ نے سب کا راستہ بند کیا ہے مجھے ضرورت ہے شہر کے باہر جاتا ہے اگر جانے دیجیے تو کیا مضائقہ ہے اُن لوگون نے آپس مین

کہا کہ اس غریب کے روکنے سے کیا حاصل ہے جانے دو نامہ دار کو جانے کی اجازت ملی شہر پناہ کے باہر ہوا وہان
سے مانند ہوا کے دوڑتا ہوا اپنے بادشاہ کی بارگاہ تک پہونچا وہان دور تک لشکر اترے ہوئے دیکھے نامہ دار
کو تعجب ہوا پہلے بادشاہ ویلم کی بارگاہ میں آیا جواب نامہ دکھایا بادشاہ ویلم نے بہت افسوس کیا کہا کہ ہم ایسے
وقت میں پہونچے کہ پوری مدد بھی نکر سکے نامہ دار نے کہا اب عرصہ نہ لگایئے کہ مسلمان تخت گاہ کی بربادی کا ارادہ
کر کے اسطرف آ گئے ہیں اگر اسیوقت پہنچیے گا تو شریک کارزار ہو جایئے گا نہیں تو مسلمان بادشاہ کو اسیر کرلینگے
اور شہر پر قبضہ ہو جائے گا بادشاہ ویلم نے کہا ہم ابھی تیار ہیں بلکہ اور بھی چند لشکر رات کو آ گئے ہیں یہ سب
بھی ہمارے ہمراہ اسطرف چلینگے ان سب کو سلطان احمد نے بلایا تھا انھیں کے بلائے ہوئے
سب آئے ہیں یہ کہکے اپنے اپنے لشکر میں اطلاع کرائی اور جو جو بادشاہ وہان مقیم تھے سب کو اطلاع دی
اور سب سے خلاصہ کیفیت بیان کی سب اسیوقت چلنے پر تیار ہوئے اہل لشکر نے اسی وقت سامان
درست کیا بادشاہ ویلم اور بادشاہ بدخشان اور بادشاہ ترکان لشکر گران لیکر اسی وقت روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

کہ امیر شب بھر قلعہ احمد میں مقیم رہے صبح کو نماز سحر سے فراغت حاصل کر کے جانب تختگاہ روانہ ہوئے اس وقت
صاحبقران کے ہمراہ جمعیت کثیر تھی راہ طے کر کے جب قریب تختگاہ بادشاہ پہونچے یہان وزیرون نے
پہلے ہی لشکر درست کر رکھا تھا صاحبقران جو قریب پہونچے ان لوگون نے امیر سے مقابلہ کیا بادشاہ احمد
بمجبوری میدان میں آیا لشکر کو لڑانے لگا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران سب کے آگے بڑھتے
جاتے تھے یہانتک کہ قریب علمدار فوج پہونچے امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار نے تلوار کا وار کیا
صاحبقران نے اسکا وار روک کے ضرب تلوار سے علمدار لشکر کو قتل کیا اسکا قتل ہونا تھا کہ امیر قریب
بادشاہ احمد پہونچ گئے بادشاہ نے جو صاحبقران کو اپنے قریب پایا گھوڑے کو مہمیز کیا اسکا قدم اٹھنا تھا
کہ تمام فوج کا جی چھوٹ گیا سب نے گھوڑون کو تازیانے لگائے جس طرف جس کو منہ پڑا اسطرف بھاگا
بادشاہ احمد اور چند پہلوان ایک جانب چلے یہی کیفیت لشکر صاحبقران کی بھی ہوئی کہ ایک ایک کے ہمراہ
ایک ایک جانب نکل گئے لشکر بالکل منتشر ہو گیا مگر صاحبقران زمان تنہا بادشاہ احمد کے تعاقب میں
چلے اور بادشاہ احمد شہر پناہ کیطرف فرار ہوا تھوڑی ہی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی بادشاہ یہ سمجھا
کہ یہ لوگ بھی اہل اسلام سے ہیں مجھکو گھیر کر مارنا چاہتے ہیں یہ سوچ کے چاہتا تھا کہ جانب راست گھوڑے
کی باگ موڑ کے نکل جائے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا بادشاہ احمد نے دیکھا کہ سلطان ویلم اور بادشاہ بدخشان
اور چند سلاطین فوجین ہمراہ لیے ہوئے آ رہے ہیں بادشاہ احمد نہایت خوش ہوا گھوڑے کو اور تیز کیا
بصد تعجیل ان لوگون کے قریب پہونچا بادشاہ ویلم نے جو سلطان احمد کو اس حال میں مبتلا پایا زور سے
نعرہ کیا چونکہ صاحبقران کو اچھی طرح جانتا تھا بآواز بلند کہا اے حمزہ خبردار سلطان احمد پر دست درازی
نکرنا ورنہ ایک عرب کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا اور دیکھا کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے یہ سنا تھا
کہ بادشاہ ویلم نے اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ حمزہ کو چارونطرف سے گھیر لو خبردار یہ عرب زندہ بچکر نجانے

پاس کے ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا یہ سننا تھا کہ بادشاہ دیلم کی فوج نے صاحبقران زمان کو چاروں طرف سے گھیرا فوج دیلمی کے ہمراہ اور سلاطین کفار کی بھی فوجیں ٹوٹ پڑیں صاحبقران زمان اس وقت تنہا تھے ٹھہرا نہ تھنگا نہ دعا کرنے لگے دم بھر میں لاشوں کے انبار لگا دیئے مگر کہاں لشکر بے انتہا کہاں یکہ و تنہا چاروں طرف سے وار پڑنے لگے کفار نے تیروں کا مینہ برسا دیا صاحبقران زمان انتہا سے زیادہ زخمدار ہوئے مرکب پر ٹھہرا نہ گیا ہاتھوں نے دستگیری کی امیر نامدار صاحبقران عالی وقار پشت زین سے بر روئے زمین تشریف لائے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کے تلوار چلانے لگے کفار ہنوز بھی ہیبت صاحبقران سے نزدیک امیر نہ آتے تھے دور سے وار کرتے تھے کوئی تیر لگاتا تھا کوئی نیزہ مارتا آخرکار صاحبقران زمان میں اتنی طاقت بھی باقی نہ رہی امیر نامدار زمین پر گرے کفار نے جو دیکھا کہ اب صاحبقران میں بالکل دم باقی نہیں ہے چاہا کہ اب ظلم سے ہاتھ اٹھائیں مگر بادشاہ احد نے کہا کہ ابھی حمزہ کو مردہ نہ تصور کرو جب تک اسکی لاش سالم رہیگی سب کے اسی بات کا خوف رہیگا کہ ایسا نہ ہو حمزہ کے تن میں روح آ جائے اور یہ اٹھ کے سب کو قتل کرے میری رائے یہ ہے کہ لاش پر حمزہ کے گھوڑے دوڑا دو کہ لاشہ بالکل پامال ہو جائے اور ہر جزو بدن علٰحدہ علٰحدہ ہو جائے لشکری اس کے تابع فرمان تھے گھوڑے لاش صاحبقران پر دوڑا دیئے لاشہ امیر پامال ہوا بادشاہ احد نے اس پر بھی اکتفا نہ کی کئی بار گھوڑوں کو چکر دیئے اور ہر بار یہ کہتا تھا کہ گھوڑوں چکر لگاؤ کہ ریشہ ریشہ صاحبقران کے جسم کا اسکے جوڑوں کو ٹوٹے کہ وہ لوگ اسکی لاش کو دفن کرینگے اور یہ مجھے منظور نہیں سواروں نے ویسا ہی کیا کہ گھوڑوں کے چکر لگانے لاش امیر پارہ پارہ ہوگئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ لاش کہاں ہے جب فوج نے اس ظلم عظیم سے فرصت پائی تو بادشاہ احد نے کہا اب اور لوگوں کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ سب کس طرف ہیں انکے خوف سے میرا لشکر فرار کر گیا مگر وہ لوگ تعاقب میں لشکر کے چاروں طرف منتشر ہو گئے ہیں ان سب کو تلاش کرکے قتل کرنا چاہیے بادشاہ دیلم نے کہا انکو بھی تلاش کیجئے آج ان مسلمانوں کو زندہ نہ چھوڑو جہاں تک ملیں قتل کرو پھر یہاں کا سب انتظام کرکے خانۂ کعبہ کی طرف چلو وہاں کے لوگوں سے جنگ کریں بادشاہ احد سب کافروں کو لیکر تلاش میں اور سرداران اسلام کے روانہ ہوا مگر امیر ثانی اور سرداران عرب جو تعاقب میں کفار کے گئے ان لوگوں کو قتل بھی کیا بعض بھاگ کے نکل بھی گئے امیر ثانی کے ہمراہ خواجہ عمرو نامدار اور خواجہ عمرو ثانی بھی تھے جب کفار کا مجمع کم ہوا تو ان لوگوں نے کہا کہ اب اپنے ہمراہیوں کو تلاش کرنا ضرور ہے صاحبقران نامدار نہیں معلوم کسطرف تشریف لے گئے ہیں امیر ثانی نے کہا صاحبقران نامدار تعاقب بادشاہ میں گئے ہیں خواجہ بہت گھبرائے امیر ثانی سے کہا کہ پہلے صاحبقران زمان کو تلاش کرلو پھر اور طرف چلو امیر ثانی کی بھی یہی رائے ہوئی اس ارادہ سے کچھ دور بڑھے تھے کہ چند سردار اور ملے سب نے امیر ثانی سے کہا کہ فوج کفار بہت قتل ہوئی بعض لوگ بھاگ کے نکل بھی گئے انکا پتہ نہ ملا امیر ثانی نے فرمایا کہ صاحبقران زمان نہیں معلوم کسطرف تشریف لے گئے ہیں ابھی تک امیر سے ملاقات نہیں ہوئی اور جو جو سردار ملے تھے وہ سب مل گئے لوگوں نے کہا کہ صاحبقران بادشاہ کے تعاقب میں گئے اور بادشاہ شہر پناہ کی جانب بھاگا تھا کیا عجب ہے جو شہر پناہ سے نکلکر باہر شہر کے پہنچا ہو امیر نے بھی تعاقب نہ چھوڑا ہو حمزہ ثانی نے

کہ اسی طرف چلنا چاہیے یہ فرما کے امیر ثانی اُسی طرف روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی امیر ثانی نے فرمایا شاید صاحبقران زمان تشریف لائے ہیں خواجہ نے کہا صاحبقران کے ہمراہ اسقدر لشکر نہیں ہے جو اتنی گرد اُٹھے یہ ذکر تھا کہ وہ منہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بادشاہ احد گھوڑے پر سوار اور کئی بادشاہ اسکے ہمراہ عقب میں لشکر بیشمار سب رو اروی کرتے ہوئے آتے ہیں خواجہ نے جو بادشاہ احد کو اس کیفیت سے دیکھا امیر ثانی سے کہا کہ ابھی تو صاحبقران اسکے تعاقب میں گئے تھے کیا انہوں نے اس کا تعاقب چھوڑ دیا اور اسے اسقدر لشکر کہاں سے دستیاب ہوا معلوم ہوتا ہے یہ سب بادشاہ اسکے بلائے ہوئے ہیں امیر ثانی نے کہا اب اسکو یہاں پر روکنا فرض ہے خواجہ نے کہا آپ لوگ اس سے جنگ کریں مگر میں تلاش صاحبقران میں جاؤنگا امیر اُسی کے تعاقب میں گئے تھے نہیں معلوم صاحبقران کہاں رہے اور اس کو یہ لوگ کیونکر ملے امیر ثانی نے کہا خواجہ ایسے وقت میں تنہا نہ جاؤ کفار سب بھلوگون کے دشمن ہیں صاحبقران کا پتہ معلوم ہو جائیگا اگر تم تنہا جاؤ گے ہم لوگون کی طبیعت گھبرائی کی کہ جبتک تم نہ ملو گے اسوقت تک خیالات فاسد آئیں گے اس گھبراہٹ میں جنگ بھی اچھی طرح نہ ہو سکے گی خواجہ عمرو نے کہا میرا دم گھبراتا ہے دل بھرا آتا ہے جبتک صاحبقران کو نہ دیکھونگا اس وقت تک یہ حالت رفع نہو گی امیر ثانی نے کہا خواجہ ہم تمہیں جانے نہ دینگے صاحبقران زمان بھی تشریف لاتے ہونگے کیا عجب ہے ان لوگون کے تعاقب میں ہوں خواجہ امیر ثانی کے روکنے کے سبب سے ٹھہر گئے اتنی دیر میں لشکر قریب پہونچا امیر ثانی نے نعرہ کیا کہ اے کافران غدار خبردار آگے نہ بڑھنا اگر آگے جاؤ گے تو زندہ نہ جاؤ گے بادشاہ احد نے کہا اے مرد کون ہے جو اسطرح پکارتا ہے تجھے لازم ہے کہ اپنے سر پر خاک ڈال گریبان چاک کر صاحبقران کو میں نے قتل کیا امیر ثانی نے جو یہ بات سنی ہوش بجا نہ رہے تلوار کھینچ کر بادشاہ احد پر جا پڑے اور بادشاہ جو وہاں موجود تھے انہوں نے لشکر کو اشارہ کیا سب لشکر امیر ثانی پر ٹوٹ پڑا مگر صاحبقران ثانی نے اس وقت کچھ خیال نہ کیا صفون کو درہم برہم کرنا شروع کیا اور جو سرداران عرب امیر ثانی کے ہمراہ تھے وہ سب بھی لشکر پر تلواریں پکڑ کے ٹوٹ پڑے صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ چار روز کامل لڑائی رہی پانچویں دن کفار میں چند کس باقی رہے اور امیر ثانی بادشاہ احد کے قریب پہونچے اسنے چاہا گھوڑے کو بھگا کے نکل جائے مگر امیر نے تلوار اسکے سر پر لگائی کہ سر اسکا جدا ہوا بادشاہ ولیم نے جو دیکھا اس نے امیر ثانی پر وار کیا امیر کے سر پر تلوار پڑی ملتے تک اُتر آئی مگر اس حال میں امیر نے اس زخم کا بھی خیال نہ کیا بادشاہ ولیم کا بھی سر جدا کیا اور جسقدر بادشاہ سلطان احد کی مدد کو آئے تھے امیر ثانی نے سب کے سر کاٹ لیے ان لوگون کا قتل ہونا تھا کہ جو چند کس ان سب کے ہمراہیون سے باقی رہ گئے تھے انہون نے امان طلبی کی صاحبقران ثانی نے تلوار روکی یہ سب لوگ حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر چاہی امیر نے سب کو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا جنگ سے فراغت پائی امیر ثانی اسدرجہ زخمدار تھے کہ گھوڑے سے نہ اتر سکے سرداران عرب نے بغلون میں ہاتھ دیکر امیر کو زمین پر اُتارا امیر ثانی نے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا روح قالب سے پرواز کر گئی سرداران میں شور گریہ و زاری بلند ہوا خواجہ عمرو نامدار نے سردارون سے کہا کہ آپ لوگ یہان ٹھہریں میں لاش صاحبقران کی تلاش میں جاتا ہوں سب لوگون نے کہا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد آنا بعض سردارون نے کہا کہ خواجہ ہم تمہیں تنہا نہ جانے دینگے تمہارے ہمراہ چلینگے

خواجہ نے کہا آپ لوگون کو اختیار ہے قریب دو سو جوان کے خواجہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ تلاش لاشہ
صاحبقران مین روانہ ہوئے چارون طرف لاش کو تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا خواجہ کو سخت تردد ہوا ایک
ایک کوچے کو چار چار بار دیکھا مگر لاش کا پتہ نہ ملا جب خواجہ دن بھر کی رہروی سے مضمحل ہوئے تو ایک
جگہ پر بیٹھ کے رونے لگے اور درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز جب تو نے صاحبقران کو مجھسے
جدا کیا ہے تو مجھے کیون زندہ رکھا اب زندگی سے دل میرا سیر ہو چکا مگر اب کریم انجام بخیر کرنا خواجہ کو سردارون
نے سمجھایا خواجہ نے کہا کہ جبتک لاشہ صاحبقران نامدار کا نہ دیکھونگا اسوقت تک مجھے چین نہ آئیگا اس شب کو
بھی خواجہ نے شب بھر لاشہ کو تلاش کیا دوسرے روز سردارون نے کہا خواجہ امیر ثانی کا لاشہ اب تک
یونہین رکھا ہے اُسکے دفن وکفن کی کچھ فکر کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ جاکر اسکی فکر کرین مین
جبتک لاشہ صاحبقران نہ پاؤنگا اسوقت تک مجھے قرار نہ آئیگا سب سردار بھی مجبور ہوئے خواجہ
نے اُس روز بھی دن بھر لاش تلاش کی جب کہین لاشہ کا پتہ نہ ملا خواجہ سر شام ہی ایک جگہ پر تھک کے گر پڑے
اُسوقت خواجہ نے بصد الحاح وزاری عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز لاشہ صاحبقران
کا پتہ لگ جائے ابھی تک امیر بے گور وکفن ہونگے خواجہ یہ دعا کر رہے تھے کہ دیکھا ایک بزرگوار سامنے
کھڑے ہوئے فرماتے ہین اے خواجہ تو جسقدر ریزے تجھے اسوقت زمین پر روشن نظر آئین اُن سب
کو چنکر ایک جا کر و کفار نے لاش صاحبقران کو اس درجہ پامال سم اسپان کیا ہے کہ لاش صاحبقران
ریزہ ریزہ ہو گئی ہے تجھے لازم ہے کہ لاش صاحبقران بصد احتیاط دفن کر دیگا تم پر حق نمک صاحبقران ہے خواجہ
کی جو آنکھ کھلی دیکھا صحرا مین ہزارہا چراغ روشن ہین خواجہ نے قریب جاکر دیکھا گوشت کے ریزے پائے
خواجہ نے جمع کیے ایک چادر مین جمع کرکے خواجہ وہان سے واپس آئے جہان لاشہ امیر ثانی کا پڑا ہوا تھا
خواجہ نے وہان پہونچکے دونون لاشون کو غسل کر کے دفن کر دیا بعد اُسکے سب سردارون نے کہا کہ
اب آپ لوگ خانہ کعبہ تشریف لیجائین مین ان قبرون کی جاروب کشی کرونگا یہ میرا حق ہے اور ایک بزرگوار
نے شب کو خواب مین مجھسے یہ فرمایا تھا کہ خواجہ تمھین لازم ہے کہ حق نمک صاحبقران سے ادا ہو بس مین
اُن بزرگوار کے ارشاد کے موافق کرونگا سب نے کہا کہ خواجہ ہم بھی تمھارے ساتھ ہین جو تمھارے مزاج
مین آئے کرو سب تمھارا ساتھ دینگے خواجہ نے کہا ابھی مین یہان قیام کرونگا اور بعد مین سبکو اختیار ہے مگر
چند روز جاروب کشی قبر صاحبقران پر ضرور کرونگا سرداران نے کہا کہ خواجہ دو ماہ تک ہم تمھارے ہمراہ ہین
آئندہ تمھین اختیار ہے خواجہ بھی خاموش ہو رہے سب سرداران عرب دو ماہ تک وہان مقیم رہے جب
سب نے رسم فاتحہ خوانی اور چہلم سے فراغت پائی خواجہ نے بجبر سب کو رخصت کیا اور آپ ایک سال
تک قبر امیر پر جاروب کشی کی پھر خواجہ وہان سے جانب بغداد روانہ ہوئے اور کچھ شغل تجارت کیا مدت تک اس
تجارت مین بسر کی ایک بار خواجہ کو چند قزاقون نے حیلے سے اپنے ہمراہ لیجاکر ایک کنوئین مین ڈال دیا اُس
کنوئین مین تیغ وخنجر نیزہ و تیر بھرے تھے خواجہ کو اسقدر تکلیف پہونچی کہ ایک بار خواجہ کی زبان سے نکلا اے
پروردگار میرے نزدیک اس تکلیف سے موت بہتر ہے خواجہ اُس کنوئین مین اپنے دل سے یہ باتین
کر رہے تھے کبھی صاحبقران کو یاد کرکے روتے تھے کبھی خدا سے بصد الحاح وزاری عرض کرتے تھے
کہ اے کریم اس آفت ناگہانی سے تو ہی نجات عطا فرمائیگا اسی کیفیت مین خواجہ کو کئی روز اُس کنوئین مین

گذرے خواجہ نے عہد کیا کہ اے پروردگار اگر میں اس بلاے عظیم سے نجات پاؤں تو خانۂ کعبہ جاؤں اور جو کچھ مال و متاع آجتک پیدا کیا ہے اس غرض سے ایک جا جمع کر دوں کہ جو محتاج صاحب احتیاج آئے اُسکے ذریعہ سے نفع اُٹھاے بطور قرض کے جاے مگر جب کا وعدہ کرے دے جاے دعا خواجہ کی قبول ہوئی اور ایک قافلہ سوداگروں کا اُسطرف آیا اُس کنوئیں پر جوسب کی نگاہ پڑی قافلہ میں بہت لوگ پیاسے تھے پانی بھرنے کو کوئیں پر آئے جیسے ہی رسی کنوئیں میں ڈالی خواجہ نے اُس ریسمان کو پکڑا آواز دی کہ اے شخص اگر تو مجھکو اس کنوئیں سے نکالے تو میں عمر بھر تیرا احسان مند رہونگا ان لوگوں نے خواجہ کو کنوئیں سے نکالا خواجہ انتہا سے زیادہ زخمی ہو گئے تھے وہ لوگ خواجہ کو لیکر اپنے مالک کے پاس آئے خواجہ نے جو ایک مرد وضیع کو دیکھا نام و نشان دریافت کیا اُس نے شمشاد بازرگان اپنا نام بتایا خواجہ نے ایسی شیریں کلامی سے اُسکے ساتھ باتیں کیں کہ اُسکو خواجہ کے حال پر رحم آیا کہا اے شخص تو میرے ہمراہ رہ میں تیرا علاج بہت اچھی طرح سے کرونگا ایک ہی ہفتہ میں جسقدر رگیں زخم کاری تیرے جسم پر نمودار ہیں سب اندمال ہو جائینگے کوئی موقع گھبرانے کا نہیں ہے تم ابھی خواجہ نے اسی واسطے اشکر دا ہو تو میں اسیر کیا تھا چند دنوں خواجہ اس کے ہمراہ رہے شمشاد بازرگان نے خواجہ کا علاج خوب دل سے کیا جب خواجہ کو شفاے کامل ہوئی اس سے اجازت طلب کی شمشاد بازرگان نے کہا اے شخص میں نے اسواسطے تیرا علاج کیا تھا کہ جب تو صحت پائیگا میرے ساتھ رہیگا تیری خوش بیانی مجھے بہت پسند ہے جس وقت طبیعت گھبراتی ہے تیری باتیں سنتا ہوں دل بہل جاتا ہے تو مجھسے اجازت کا خواستگار ہے خواجہ نے جواب دیا کہ میں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ جب میں اس بلاے نجات پاؤنگا اور مجھے صحت کامل حاصل ہوگی تو حج کرونگا اگر تو منع کرے تو میں حج کو نہ جاؤں شمشاد بازرگان نے کہا بھلا میں کار خیر کیواسطے مانع کیوں ہونگا مگر مجھسے وعدہ کر کہ بعد ادائے حج پھر بھی میرے پاس آئیگا خواجہ نے کہا میں اسکا وعدہ نہیں کرتا کیونکہ جب حج کو جاؤنگا وہاں اور میرے اعزا ہیں اُن سب سے ملونگا اگر لوگ مجھے آنے کی اجازت دینگے اور میری غریب الوطنی قبول کرینگے تو ضرور آؤنگا ورنہ وعدہ پختہ نہیں کرتا شمشاد بازرگان مجبور ہوا خواجہ رخصت ہو کر جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوے چونکہ مال و اسباب خواجہ کے پاس بہت تھا اور عمرو ثانی سے زنبیل بھی لے چکے تھے اس سبب سے خواجہ نے عہد کیا تھا کہ اگر میں اس بلاے عظیم سے نجات پاؤنگا تو اپنے مال کو اسطور سے وقف کر دونگا خواجہ خانۂ کعبہ پہونچے پہلے حج بیت اللہ سے فراغت حاصل کی پھر خواجہ سرداران عرب سے ملے سب لوگوں کو خواجہ کے آنے کی خوشی بھی ہوئی مگر غم صاحبقران تازہ ہو گیا کچھ دنوں خواجہ وہاں مقیم رہے بعد چند سے خواجہ نے سب سے رخصت چاہی لوگوں نے بہت روکا پوچھا خواجہ اب یہاں سے کہاں جاؤ گے خواجہ نے جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے بدیع الملک نوجوان جواب صاحبقران ثالث ہیں اُنسے جا کر ملوں اور جو سب ہمراہ تھے اُن لوگوں سے پوچھا خواجہ بھلا اُنسے ملاقات کہاں ہوئی خواجہ نے کہا امیر ثانی نے کہا تھا کہ وہ طلسم ایوان نہ طاق کی جانب گئے ہیں اس کو فتح کر کے اور قاتلان اسلام سے انتقام خون ناحق اعزا لینگے میں یہاں سے ایوان نہ طاق کی جانب جاتا ہوں اگر وہاں اُنسے ملاقات ہوئی تو ایک نظر دیکھ لونگا زندگی کا اعتبار نہیں پھر اور لوگوں سے ملاقات کر کے ایک بار حج بیت اللہ پھر کرونگا اور ایک گوشے میں

بیٹے کے یاد آگئی یہن معروف رہون لوگون نے مجبوری خواجہ کو اجازت دی خواجہ عمرو نے خیال کیا کہ حج
سے فراغت کرلینا اور اپنے تمام عہدون کو پورا کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ پھر خانہ کعبہ مین آئے حج
سے فراغت کی بیرون کعبہ آکر ایک درخت خرما مین اپنی زنبیل کو آویزان کیا اور سرداران عرب کو
جمع کرکے کہدیا کہ جب تم لوگون کو کسی شے کی ضرورت ہو اس زنبیل سے آکر لے لینا جب تمھاری حاجت
رفع ہوجائے اُسیوقت مع کرایہ اس زنبیل مین لاکر رکھدینا اگر روپیہ کی ضرورت ہوگی تو روپیہ ہی دستیاب
ہوگا اگر جواہرات کی خواہش ہوگی تو جواہرات اسی زنبیل سے نکل جائیگا غرض کہ جو چیز چاہو گے
اس زنبیل سے پاؤگے ایمانداری سے جو چیز لے جانا رکھ جانا کرایہ دینے مین عذر نہ کرنا جب
تم لوگ شرائط کے خلاف کوئی بات کروگے یہ زنبیل یہان نہ رہیگی غائب ہوجائیگی سب
نے بسر وچشم نہایت خوشی کے ساتھ قبول ومنظور کیا خواجہ وہان سے جانب
طلسم ایوان نہ طاق روانہ ہوے راہ مین خواجہ کو خیال آیا کہ امیر ثانی نے کہا تھا کہ مین نے خواجہ زادون
کو مصر کی بادشاہی دی ہے اور مصر یہان سے بہت ہی قریب ہے مناسب یہ ہے کہ خواجہ زادون
سے بھی ملتے چلین پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا جو اُنسے ملاقات ہو یہ سوچ کے خواجہ اُسطرف
روانہ ہوے دو روز کے بعد قریب شہر پناہ مصر پہونچے یہان خواجہ زادون نے یہ انتظام
کیا تھا کہ شہر پناہ پر ایک حمام سنگین بنوایا تھا اور چند خیاط ملازم رکھے تھے سب کو تاکید یہ تھی
کہ جو مسافر یہان آئے پہلے اُس کو حمام مین لے جانا جب وہ غسل سے فراغت پائے اگر لباس اُسکے
پاس موجود ہو تو ضرورت نہین ورنہ لباس نو اُسکے واسطے اُسیوقت تیار ہو اور وہی لباس پہنا
کے شہر کے اندر بھیجا جاے خواجہ وہان پہونچے لوگون نے کہا میان مسافر صاحب ہمارے بادشاہ
کا حکم ہے کہ جو مسافر یہان آئے وہ پہلے غسل کرے اگر لباس کہنہ ہو تبدیل کرے اور اگر لباس
اُسکے پاس نہو تو یہان سے دیا جاوے لہذا آپ حمام مین تشریف لے جائین اور ہم سے
یہ فرمائین کہ لباس آپکے پاس موجود ہے یا نہین اگر موجود ہے تو آپ اُس لباس کو تبدیل فرمائیے گا
اور اگر لباس نہین ہے تو یہان ابھی تیار ہوتا ہے خواجہ نے کہا جناب آپکے بادشاہ کی کہان تک تعریف
کی جاسکتی ہے حاتم سے بڑھ کے ہمت رکھتے ہین اور آپ لوگون کی خیرخواہی کی کیونکر مدح بیان ہو مین ایک
مرد غریب ہون میرے پاس لباس کہان جو تبدیل کرون جسقدر لباس تھا پہنا تھا اب کچھ باقی نہین
رہا ایک شخص سے یہ کرتہ مانگ کر پہنا ہے اگر آپ لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ جیسا لباس مین ہمیشہ پہنا
کرتا ہون ویسا ہی اب مجھے آج بھی میسر آجائے تو بہت بہتر ہے اُن لوگون نے کہا ہمارے یہان وضع
کی قید نہین ہے جیسا لباس آپ چاہین تیار ہوجائے خواجہ نے کہا جب سے مین نے ہوش سنبھالا
آج تک ایک تھان کا پاجامہ اور ایک تھان کا کرتہ اور ایک تھان کی لنگی ایک تھان کی ٹوپی ایک
تھان کی عبا دو تھان کا عمامہ ہمیشہ پہنتا رہا اب بسبب محتاجی اس قابل نہین ہون جو پرانی وضع کو
اب بھی قائم رکھونگا باپ نصیحت کرتے تھے یہ کہتے تھے ایسی وضع اختیار کر جو ہمیشہ کے واسطے باقی رہے
اور کسی وقت مین مشکل نہ پڑے مگر نادانی کے سبب سے سمجھ مین نہ آیا اُس وقت عمری وضع پسند
آئی اختیار کی اب مفلس جو ہوا وضع مین فرق آنے لگا اپنے شہر کو چھوڑ دیا راہ مین

وہ لباس بھی نہ رہا ایک شخص سے یہ لباس میں نے مانگ لیا تھا اس نے محتاج سمجھ کے مجھے دیدیا آپ
لوگ اگر عنایت فرمائیں گے تو میں پھر وہی لباس پاجاؤنگا اُن لوگوں نے یہ جو باتیں سنیں سب کو ہنسی آئی
ہر ایک نے کہا اے شخص بھلا یہ کون سی وضع ہے ایک عمامہ کی ٹوپی کیونکر پہنے گا اور پائجامہ ایک تھان
کا کس طرح پہنے گا خواجہ نے جواب دیا جب آپ لوگ اس قسم کا لباس مجھکو مرحمت فرمائیں گے میں
پہنکر آپ لوگوں کو دکھاؤنگا اُن لوگوں نے کہا ہمارا کیا نقصان ہے اسکے واسطے ایسا ہی لباس تیار کرنا
چاہیے اور اسکی اطلاع بادشاہ کی خدمت اقدس میں کرنا چاہیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہوا ہے اور وہ
ایسے ایسے لباس پہنتا ہے سب شخص آپس میں اس بات پر متفق الرائے ہوے، خواجہ حمام میں براے
غسل گئے یہاں خیاط لباس سینے کے واسطے مستعد ہوے جب خواجہ غسل کر کے حمام سے باہر
آئے اتنے عرصے میں سب خیاط لباس بھی تیار کر چکے تھے خواجہ عمرو کو سب نے لباس دیکر کہا اس
لباس کو آپ ہمارے سامنے پہنیے کہ ہم لوگ بھی اپنی آنکھ سے دیکھیں کہ آپ کیونکر پہنتے ہیں خواجہ نے
کہا میں آپ لوگوں کے سامنے اس لباس کو پہنتا ہوں سب نے کہا اسکو آپ زیب جسم اقدس
فرمائیں پھر آپ کو بادشاہ کے حضور میں لے چلیں خواجہ عمرو نے کہا میں آپ کے بادشاہ کے
سامنے چلکر لباس پہنونگا سب نے کہا یہاں پہننے میں کیا بیجا بات ہے بلکہ یہ سب سے اچھا ہے بادشاہ
کے حضور میں چلکر جب یہ لباس پہنیے کیونکہ سلطان عالم ذرا یہ تماشا دیکھیں یہ کہکے ان لوگوں نے بادشاہ
عالم کی خدمت میں بار دیگر اطلاع کی وہاں سے طلب ہوے یہ لوگ خواجہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ کی خدمت
میں کسب کے سب آئے یہاں کی بادشاہت خواجہ زادے کرتے تھے ان لوگوں نے جو خواجہ کو
دیکھا تخت سے اٹھکر لپٹ گئے کہا اے خواجہ آج آپ کا اس طرف آنے کا اتفاق کیونکر ہوا صاحبقران
زمان اور امیر ثانی اور سب سرداروں کی خیر و عافیت بیان کرو کہ کان میں یہ سنا تھا کہ خواجہ عمرو کو
رونا آگیا سب کیفیت بیان کی خواجہ زادے بھی بہت روئے ایک ہفتہ تک خواجہ وہاں مہمان
رہے بعد گذرنے سات روز کے خواجہ نے کہا اب مجھے رخصت عطا فرمائیے کہ شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان سے ملنا ہے خواجہ زادوں نے کہا خواجہ اب تم سیدھے خانہ کعبہ چلے جاؤ
اور اب تم ہرگز ہرگز کسی طرف کا ارادہ نہ کرنا کہ اب زمانہ موت کا تمھاری بہت قریب آیا ہے اور
تم خود بھی تین بار اپنے منھ سے موت طلب کر چکے ہو خواجہ نے کہا میں نے دل سے کسی مرتبہ موت
طلب نہیں کی یوں زبردستی مرجاؤں تو کیا کر سکتا ہوں مگر آپ لوگوں نے اچھا کیا جو مجھے اطلاع دیدی
خواجہ طرف خانہ کعبہ کے اسی روز روانہ ہوے جب شہر پناہ مصر سے باہر آئے دیکھا قریب شہر پناہ
ایک قبر کھد رہی ہے خواجہ نے قریب پہونچ کے احوال دریافت کیا کہ یہ قبر کسکے واسطے تیار ہو رہی
ہے، لوگوں نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو نامدار کے واسطے یہ قبر جدید تیار ہوتی ہے خواجہ عمرو نے جو
یہ بات سنی وہاں سے فوراً فرار کیا قریب شہر بغداد کے پہونچے جیسے ہی شہر مذکور میں داخل ہوے
ایک بلندی پر کچھ لوگ نظر آئے خواجہ عمرو وہاں گئے دیکھا ایک قبر کھدی ہوئی تیار ہے خواجہ نے
وہاں بھی لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ قبر کسکی ہے سب نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو نامدار کے
واسطے تیار کی گئی ہے خواجہ یہ بات سنتے ہی وہاں سے بھی فرار ہوے سرحد روم میں پہونچے

قریب شہر پناہ پہونچے کہ ایک قبر کھدی ہوئی نظر آئی خواجہ قریب پہونچے دیکھا قبر کے اندر ایک لعل بے بہا پڑا ہے اور قریب قبر کے دو آدمی ضعیف بیٹھے ہین خواجہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ قبر کسکے واسطے بنائی گئی ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو کے لیے ہے خواجہ نے چاہا دہلانے ہی قبر کو کرین مگر لعل بے بہا کا خیال آیا خواجہ نے ان دونون آدمیون سے کہا کہ خواجہ عمرو دم طویل القامہ ہین میرے بالکل ہم قد ہین مجھے دوستی بھی زیادہ ہے مین اس قبر مین لیٹ کے دیکھون کہ قبر میرے دوست کی تنگ تو نہین ہے اُن لوگون نے کہا آپ کو اختیار ہے خواجہ اس حیلہ سے قبر کے اندر آئے اُن لوگون کے دکھانے کو لیٹنے سے کہ قبر بند ہوگئی بعض صاحبان دفتر نے یہ بھی لکھا ہے کہ خواجہ نے بند ہو کر مین وفات پائی ہے واللہ اعلم بالصواب

خاتمہ کتاب از مصنف

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لعل نامہ جسکا نام مانند آفتاب روشن تھا مگر خود عنقا صفت نظر مشتاقان سے معدوم تھا فی زمانہ حسب الحکم عالی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ فدوی نے اس دفتر کو بکمال کوشش بہم پہونچا کر ترجمہ کیا امید صاحبان والا دودمان سے یہ ہے کہ بروقت ملاحظہ جہان کہین غلطی پائین دامن عفو سے چھپائین فقط عاصی پُر معاصی عباد رب الثقلین شیخ تصدق حسین مولف اکثر کتب داستان امیر حمزہ صاحبقران

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدائے عز وجل کہ دفتر ہشتم داستان امیر حمزہ صاحبقران یعنے لعل نامہ جلد دوم کہ جو آخری دفتر داستان کا خیال کیا جاتا ہے اور بار اول چھپکر نذر ناظرین ہو چکا ہے اب باصرار مشتاقان اولی الابصار بار دوم بحسن انتظام حسب الحکم آقائے نامدار جناب منشی بشن نراین صاحب مالک مطبع ہذا مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بماہ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ماہ اپریل ۱۹۰۷ء زیور طبع سے آراستہ ہو کر فرحت افزائے قلوب شائقان قصص ہوا اگرچہ شیخ تصدق حسین مرحوم کے اور بھی بہت سے دفاتر مطبع ہذا مین طبع ہوے ہین مگر اسکا رنگ ہی کچھ جدا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ مصنف مرحوم نے دریا کو کوزے مین بھر دیا ہے۔ ہر ایک داستان دلگداز و جان فرسا ہے خصوصا امیر حمزہ صاحبقران اول ثانی کا اس جہان ناپائدار سے کوچ فرمانا اور کفاران پُر دغا بانی جور و جفا کا آپ کی نعش کو گھوڑون سے پامال کرکے ریزہ ریزہ کرنا اور امیر ثانی کا تلاش لاش مین سرگردان رہنا اور ایک پیر مرد کا خواب مین خبر دینا اور امیر ثانی کا ماتم صاحبقران مین سیاہ پوش ہونا اور راہ مین ایک ایک جگہ پر سرداران نامدار کا بچھڑنا اور ایک کا دوسرے کے لیے کف افسوس ملنا عجب عبرت افزا داستان ہے جسکا ایک ایک فقرہ جگر و دل کے لیے ایک پیکان ہے آخر مین خواجہ عمرو عیار کا موت کے خوف سے شہر بشہر بھاگنا اور ہر جگہ ایک قبر اپنے لیے کھدی پانا آخر کو ایک لعل بے بہا کی طمع سے ایک قبر مین داخل ہونا اور قبر کا بند ہو جانا نہایت پر مذاق نظارہ ہے

قیمت	نام کتاب
	طلسم نوخیز جمشیدی جلد سوم
	طلسم خیال سکندری جلد اول
	ایضاً جلد دوم
	ایضاً جلد سوم
	طلسم زعفران زار جلد اول
	ایضاً جلد دوم
	ے حیرت محمہ - غ
	تاج کامیابی - غ
	اخوان الصفا - اُردو چھاپہ ٹیپ مطبوعہ غیر-
	ترجمہ اُردو رابن سن کروسو - چھاپہ ٹیپ - غ
	ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر ہر چہار دفتر
	ترجمہ بوستان خیال حسب ذیل-
	- جلد مہدی نامہ
	- جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ
	- جلد ضیار الابصار موسوم بہ جمشید نامہ-
	- جلد شمس النہار یعنی ترجمہ خورشید نامہ
	- جلد مطلع الانوار-
	- جلد خزینۃ الاسرار-
	- جلد نور الانوار یعنی ترجمہ خورشید نامہ-
	- جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ-
	- جلد تفریح الاسرار ترجمہ معز الدین نامہ-
	الف لیلہ باتصویر دو کالم مین
	فسانۂ عجائب جلی قلم باتصویر - کاغذ سفید گندہ
۸ر	ایضاً کاغذ ختائی گندہ
	الف لیلہ جدید رسمی
	طلیع خرد-
	قصہ سندباد جہازی
	بادۂ تسخیر-
	فسانۂ عجائب متوسط قلم
۳ر	ایضاً بلا تصویر خفی قلم
	سروش سخن باتصویر بجواب فسانۂ عجائب-
	ایضاً بلا تصویر حسب مراتب باد-

قیمت	نام کتاب
۵/	طلسم حیرت-
۱۲/	باغ و بہار باتصویر-
۳/۶	ایضاً بلا تصویر-
۳ر	لطائف الظرافا از منشی دربی پرشاد-
۱ر	تفریح العلیا-
۹/	طلسم فصاحت-
۱/۶	آرائش محفل - قصہ حاتم طائی
۵/	ایضاً بلا تصویر-
۱/۶	نو طرز مرصع از محمد عوض-
۱ر	بستان حکمت اُردو ترجمہ انوار سہیلی
۳/۶	سیراب باغ-
۸/	فسانۂ دلپذیر-
۴/	فسانۂ جمیل-
۷	قصہ سیاہ پوش-
۳/۶	فسانۂ معقول-
۵/	فسانۂ دلفریب-
۱/۶	قصہ زاہد شمسی-
۳/۶	سنگاسن بتیسی-
۲/۶	ناٹک نل دمنتی-
۹	قصہ موتی تبولہ
۳/	بیتال پچیسی باتصویر-
۸/	گل بکاؤلی - مع فرہنگ
۲/۲	طوطا کہانی باتصویر-
۳/	افسانۂ پرفضا-
۱/۹	قصہ گل و صنوبر-
۵/	ایک روسی زمیندار کا قصہ-
۵/۶	نورتن
۲/	قصہ اگر گل
۲/۹	سیر مقبول-
۹	قصہ گوپی چند بھرتری-
۳/	لطائف ہندی-
۳/	قصہ چہار گلزار

نام کتاب	قیمت
ریاض تحقیق نادر یعنی اردو شرح سکندر نامہ بری قصہ دوم منگلہ	۶ر

قصہ جات نظم وغیرہ

نام کتاب	قیمت
الف لیلہ منظوم کی متفرق جلدیں حسب ذیل فروخت ہوتی ہیں۔	
کامل مجلد	عہ پ
جلد اول از منشی طوطا رام شایان۔	۱۲ر پ
ایضاً جلد دوم از منشی طوطا رام شایان کاغذ سفید	۱۰ر پ
ایضاً۔ جلد سوم ترجمہ منشی طوطا رام شایان۔	۶ر پ
ایضاً منظوم جلد چہارم از منشی شادی لال کاغذ خاکی و سفید۔	۱۳ر پ
مجموعہ قصص باتصویر شامل پانچ قصہ	۱ر۶
فسانہ الہ دین ولیلی ناول	ٹہر
بحر دانش۔ مطبوعہ غیر۔	۲
قصہ ماہی گیر۔	۲
ناٹک ہوت مالی معروف بہ گل بکاؤلی۔	۲ر
فسانہ حسرت وصل ناول	۶ر
فسانہ برطانیہ ناول	عار
قصہ بیجہ۔	۲
قصہ شاہ روم۔	۲
قصہ شیخ منصور۔	۲
سنگھاسن بتیسی منظوم۔	ٹہر
فسانہ دوجہان ناول	عہر
چشمۂ شیریں۔	۱ر
قصہ گلاب چنبیلی۔	۱۳
ایکا ورنگین۔	۱ر
مجموعہ چوبے نامہ وپلی نامہ وافیونی نامہ از منشی بینی رام۔	۱ر
قصہ حاجی بابا اصفہانی ناول	عہ
پدماوت اردو ترجمہ از فارسی مترجمہ شعر ملک محمد جائسی	عمر
پدماوت اردو از عبرت وعشرت۔	۳ر

نام کتاب	قیمت
فسانۂ عجائب منظوم۔	۱ر
نلدمن اردو۔	۱ر۳
ہدایہ انغار۔	۶
قصہ حاتم طائی منظوم۔	۸ر
قصۂ عابد وشیطان۔	۳
شیریں خسرو باتصویر۔	۲ر۹
بنجارہ نامہ۔	۳
لیلی مجنون۔	۲ر
بہار دانش۔	۲ر۹
مجموعہ قصہ سپاہی زادہ شامل بارہ قصہ۔	۱ر۳
شاہنامہ اردو باتصویر۔	۵ر۹
طلسم شایان۔	۲ر۱۱
بکٹ کہانی۔	۲
سراپائے تصویر غم۔	۱
قصہ گلنام۔	۹
باغ عاشق۔	۲ر
گلدستہ نجات ترجمہ سکندر نامہ بحری وبری	۱۲ر
سراپائے پیری۔	۲
قصہ گلشن۔ نظم معروف بہ رشک گلزار وموسوم باسم تاریخی نغمہ نازیہ عجیب وغریب قصہ ہے اور لائق دید ہے مترجمہ مولوی محمد تقی صاحب بزبان اردو۔	۸ر پ

نئے اور دلچسپ ناول اردو

نام کتاب	قیمت
سندر شانتا کامل چار حصہ	ٹکار
کرشن کانتا حصہ اول	۱۲ر
ایضاً حصہ دوم	ٹکار
بزم اکبری حصہ اول	عمر
مکاری کا پتلہ	
ناول ناتا	۸ر
الو کی دم فاختہ	۸ر
لنگ کی لنگوٹی یا بازیچۂ اطفال	۸ر

حسب ایمائے منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع بابو موہن لال صاحب بھارگو منیجر بکڈپو نے شائع کیا